جلد اول

سوانح عمری

لارڈ لارنس مرحوم سابق ویسرائے و گورنر جنرل ہند الملقب بہ حافظ الملک

SWANAH-I-UMRI LORD LAWRENCE

OR

URDU TRANSLATION OF THE LIFE OF LORD LAWRENCE.

VOL. I.

BY

R. BOSWORTH SMITH, M. A.

LATE FELLOW OF TRINITY COLLEGE, OXFORD &c., &c.,

PUBLISHED

AT THE SUGGESTION OF A. J. LAWRENCE ESQUIRE C. S., BY MUNSHI NEWUL KISHORE

DEDICATED TO

His Excellency the Right Honorable Sir Frederick Temple Hamilton Temple Earl of Dufferin K. P., G. C. B., G. C. M. G., P. C., F. R. S., D. C. L. G. M. S. I.,

VICEROY AND GOVERNOR GENERAL OF INDIA.

جسکو فاضل جلیل مسٹر باسورتھ اسمتھ صاحب سابق ممبر ترنٹی کالج آکسفورڈ نے بزبان انگریزی دو جلدون مین تالیف کیا

اور

حسب الایماے اے۔ جے۔ لارنس صاحب بہادر خلف لارڈ مرحوم کے جو آجکل منصب جلیلہ کمشنری الٰہ آباد پر حکمران ہین

منشی نولکشور صاحب نے

اس نادر الوجود تصنیف کے ترجمہ اور اشاعت کا ذمہ لیا اور منشی صاحب ممدوح کی فرمایش سے

منشی سید زوار حسین صاحب مترجم اودھ اخبار نے

کمال عرق ریزی اور احتیاط کے ساتھ بمشورت جناب مسٹر جان سی نیسفیلڈ صاحب بہادر انسپکٹر سررشتہ تعلیم صوبہ اودھ و ڈاکٹر تھیبو صاحب پرنسپل بنارس کالج کے ترجمہ کیا

اور آنریبل راجہ شیو پرشاد صاحب بہادر سی ایس آئی۔ رئیس بنارس نے کل ترجمہ کی نظر ثانی فرمائی اور مترجم کی لیاقت اور جانکاہی سے اعتراف

کیا اور اس ترجمہ کو مستند کیا

بہ پذیرائی نذر نظر ہز اکسیلنسی رایٹ آنریبل سر فریڈرک ٹمپل ہیملٹن ٹمپل ارل آف ڈفرن

کے پی۔ جی سی بی۔ جی سی ایم جی۔ پی سی۔ جی ایم ایس آئی۔ ایف آر ایس۔ ڈی سی ایل

ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند

سنہ ۱۸۸۶ء

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین طبع ہوئی

The Publisher of the Urdu translation of the life of Lord Lawrence is indebted to the following distinguished persons who have generously given their aid in the publication of the important work purchasing copies at the rate of Rs. 100 each.

1. His Highness Maharaja Pertab Singh of Jammo and Kashmir — 10 copies.

2. His Highness Maharaja Ishri Prasad Narain Singh of Kashi Narais — 5 copies.

3. His Highness Raja Moti Singh of Poonch — 3 copies.

4. Council of Regency Patiala — 2 copies.

5. Council of Raj Kotah — 1 copy.

6. Sahibzadai Mohammed Ubaid-ullah Khan Firozjang C. S. I., Naib Ryasat Tonk — 1 copy.

7. Pandit Madhopershad Deputy Collector — 1 copy.

8. Raja Kishen Kumar Rais Sahispur Zillah Moradabad — 1 copy.

مندرجۂ ذیل معاونین اور ارباب ہمم کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے

اِن بزرگواروں نے اِس سوانح عمری کے انطباع میں

خاص ہمدردی اور توجہ مبذول کی اور بوفور قدردانی

فی جلد ۱۰۰ سو روپیہ کی شرح سے خرید فرمائی

۱۔ عالی جناب سری مہاراجہ پرتاب سنگھ صاحب بہادر والی قلمرو جموں و کشمیر۔ دس جلد

۲۔ عالی جناب سری مہاراجہ ایسری پرشاد نرائن سنگھ صاحب بہادر کاشی نریس۔ پانچ جلد

۳۔ عالی جناب راجہ موتی سنگھ صاحب بہادر پونچھ ملک کوہستان۔ تین جلد

۴۔ کونسل آف ریجنسی پٹیالہ۔ دو جلد

۵۔ صاحبان عالی شان کونسل راجکوٹ۔ ایک جلد

۶۔ عالی جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی۔ ایس۔ آئی

نائب الریاست ٹونک۔ ایک جلد

۷۔ پنڈت مادھو پرشاد صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر۔ ایک جلد

۸۔ راجہ کشن کمار صاحب بہادر رئیس سہسپور ضلع مراد آباد۔ ایک جلد

ترجمۂ چٹھی صاحب پرپوٹ سکرٹری حضور والیسراے

مشعر پزیرائی نذر ترجمہ سوانح عمری

از پیشگاہ

ہز اکسلنسی والیسراے وگورنر جنرل کشور ہند

بنام منشی نول کشور

مقام لاہور مورخہ ۴ نومبر ۱۸۸۶ع

مائی ڈیر سر۔

مین نہایت خوشی سے آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ عالیجناب حضور والیسراے بہادر نے اردو ترجمۂ سوانح عمری لارڈ لارنس مصنفہ مسٹر باسورتھ اسمتھ کی نذر پزیرا فرمائی یہ وہ کتاب ہے جسکو اہل انگلستان نے ذوق کے ساتھ پڑھا ہے اور مجکو کوئی شبہہ اس امر مین نہین ہے کہ تعلیم یافتہ اشخاص ہند بھی کتاب مذکور کو اسی ذوق وشوق سے پڑھین گے۔

اس ملک پنجاب مین جہان جلیل القدر صاحب سوانح عمری نے اپنے بہترین زمانۂ زندگی کو گذارا ہے ہر کہ ومہ کی زبان پر جان لارنس کا نام جاری ہے اور ایک عرصہ تک اُنکا نام تعظیم وتکریم کے ساتھ یادگار اور جو لوگ بذات خاص اُنسے آگاہ تھے اُن لوگون کے بعد بھی قائم وبرقرار رہیگا۔ مرحوم کی جو قدر ومنزلت حالت حیات مین کی جاتی تھی اور اب جو تعظیم وتکریم وفات کے بعد مرحوم کے نام نامی سے وابستہ سمجھی جاتی ہے اُس سے لارڈ مرحوم اور اُن اشخاص دونون کی یکسان عزت افزائی متصور ہے جنکے مابین مرحوم نے اپنی زندگی بسر کی اور جنکے لیے جانکاہی کرتے رہے۔ کیونکہ لارڈ مرحوم ہمیشہ امن خلائق اور حسن انتظام کے سخت کوش اور موکد وکیل رہے۔ اپنی جانب سے لوگون کے دلون مین مرحوم نے جو اعتماد پیدا اور اپنا جو رعب اُنپر ہویدا کیا تھا اُسکی تصدیق ایام غدر مین بخوبی ہوگئی جب معدودے چند اشخاص کی حمایت سے جو مرحوم ہی کے ایسے جری اور بہادر تھے لارڈ آنجہانی نے نہ صرف اُس صوبہ کے سخت فسادات کو جو لارڈ مرحوم کے تحت حکومت تھا دور کیا بلکہ بیشمار خیر خواہ سپاہ برٹش فوج مقابل دہلی کی مدد کو روانہ کی بعد تسلط لارڈ مرحوم انگلستان کو گئے کہ جو فرصت اس خوش اسلوبی سے حاصل کی تھی اُس سے مستفید ہون لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد بہ نسبت سابق اور بھی زیادہ اعلیٰ اختیارات کے ساتھ بحیثیت گورنر جنرل مرحوم کو ہندوستان مین آنا پڑا اور اس منصب جلیلہ پر لارڈ مرحوم معمولی پنجسالہ مدت تک اسطور سے فائز رہے کہ مرحوم کو بھی ناموری حاصل ہوئی اور سلطنت کو بھی فائدہ پہونچا۔ اس طویل اور عظیم الشان ایام زندگی کے حالات مفیدہ نہایت توضیح اور تفصیل کے ساتھ ان دونون جلدون مین پائے جاتے ہین اور مین کہہ سکتا ہون کہ آپ نے اردو زبان مین اُنکا ترجمہ کرکے اپنے ہموطنون کی ایک گرانقدر خدمت انجام کی۔

آپ کا دوست صادق

ڈی۔ مکنزی والس

پرپوٹ سکرٹری والیسراے ہند

PREFACE.

It is three years since Munshi Newul Kishore the energetic Manager of the Newul Kishore Press Lucknow undertook at my suggestion. the translation into Hindustani, and publication of Mr. Bosworth Smith's Life of the late Lord Lawrence.

The Munshi naturally entertained the idea that the Princes and people of this country would wish to read, in their own language, the story of one who knew them so well, and who had done so much for them.

As yet there has been little or no response to the advertisements of the more elaborate addition of the Life.

The Munshi must therefore look to the masses for that support, which the classes have failed to afford him. But book buying is not an Indian custom. The non-existence of books worth buying, the general poverty, and the habits of the richer classes account for this.

The Munshi is however actuated more by the desire of making known to his countrymen what manner of man the late John Lawrence was than by the hope of gain. His wellwishers, and those who think that his efforts deserve encouragement will join me in hoping that he may not fail of material reward.

ALLAHABAD :
31st August, 1886.

A . J. LAWRENCE.

دیباچہ

تین سال کا عرصہ ہوا کہ منشی نول کشور اولوالعزم مہتمم مطبع نولکشور لکھنؤ نے میرے ایما سے سوانح عمری لارڈ لارنس مرحوم مصنفہ باسورتھ اسمتھ کو ہندوستانی زبان مین ترجمہ کرا کے شائع کرنے کا ذمہ کیا تھا۔

منشی صاحب کو پہلے خیال تھا کہ اس ملک کے رؤسا و عمائد خاص اپنی زبان مین اُس شخص کے حالات پڑھنے کی خواہش کرینگے جو اُنکو اسقدر جانتا تھا اور جسنے اُنکے بارے مین ایسے ایسے کام کیے تھے۔

ابتک اُس کتاب کے ایسے عمدہ ترین طبع کے اشتہار پر لوگون نے توجہ بہت کم بلکہ کچھ بھی نہ کی۔ اسلیئے منشی صاحب کو اُسی اعانت کے لیے جسمین خواص قاصر رہے عوام کیجانب نظر کرنا پڑیگی۔

اہل ہند مین کتابون کے خرید کرنے کا دستور نہین ہے اور عمدہ کتابین جو تیار نہین ہوتی ہین تو اسکی وجہ یہی ہے کہ عوام مفلس ہین اور اہل دول خرید کتب کے عادی نہین ہین۔

لیکن منشی صاحب کو اس کتاب کی اشاعت مین کچھ اپنا نفع مقصود نہین تھا بلکہ زیادہ تر اس بات کی خواہش تھی کہ اُنکے ہموطن اِس بات سے واقف ہوجائین کہ جان لارنس کس طریقہ کے آدمی تھے۔ منشی صاحب کے بہی خواہ اور وہ لوگ جنکا خیال ہے کہ انکی کوششین ہمت دلانے کے قابل ہین اس امید مین میرے شریک ہونگے کہ وہ اسکے اصلی نعم البدل کے پانے مین ناکام نہ ہونگے۔

اے۔ جے۔ لارنس

مقام الہ آباد مورخہ ۳۱ اگست ۱۸۸۶ع

فہرست مضامین جلد اول

باب اول

اوائل عمر ۱۸۱۱ء لغایت ۱۸۲۹ء

باب دوم

زمانہ قیام دہلی ۱۸۲۹ء لغایت ۱۸۳۳ء

باب سوم

زمانہ قیام پانی پت کے حالات اور واقعات ۱۸۳۴ء لغایت ۱۸۳۷ء

صفحہ

باب ہشتم

کمشنر علاقہ آنروے ستلج - ۱۸۴۶ع

باب نہم

قائم مقام رزیڈنٹ لاہور ۱۸۴۶ع لغایت ۱۸۴۹ع

باب دہم

سکھون کی دوسری لڑائی ۱۸۴۸ء

باب یازدہم

پنجاب بورڈ کی کارگزاری ۱۸۴۹ء لغایت ۱۸۵۲ء

صفحہ

باب دوازدہم

ہنری و جان لارنس ۱۸۴۹ء لغایت ۱۸۵۲ء

باب سیزدہم

چیف کمشنر پنجاب سنہ ۱۸۵۲ع لغایت سنہ ۱۸۵۳ع

باب پانزدہم

جان لارنس اور افغانستان۔ طوفان غدر کی سنسناہٹ

۱۸۵۶ء لغایت ۱۸۵۷ء

توضیحات جلد اول

سوانح عمری لارڈ لارنس مرحوم جلد اول

باب اول

اوائل عمر - سنہ ۱۸۱۱ء لغایت سنہ ۱۸۲۹ء

جزائر برطانیہ کی حد مین کوئی مقام ایسا نہین ہے جہان کے باشندون کی خصلت مین باشندگان شمالی وشمال مشرقی آیرلینڈ سے زیادہ لطف یا نمو یا استحکام پایا جاتا ہو۔ اسکاچ اور آیرش (اسکاٹلینڈ اور آیرلینڈ کے باشندون) کی اس مخلوط نسل سے جو لوگ پیدا ہوے ہین وہ اپنے عیوب ظاہری سے معرا نہین ہین۔ اور ظاہر ہے کہ جس قوم مین یہ شہزوری اور ساتھ ہی اُس سب کے اس طرح کی آمیزش ہوگی وہ ان عیوب سے کبھی پاک نہوگی۔ ایک طرح کی خشک اور احتیاط جو اکثر خود غرضی پر محمول ہوتی ہے ایک قسم کی ہوس جسمین خاموشی بھی اُسیقدر ہوتی ہے جسقدر تیزی پائی جاتی ہے اور ایک طور کی کاہلانہ اور نامستحسن مآل اندیشی یہ چند نقائص اُن مین ایسے پائے جاتے ہین جنکو اُن کے بُرے جاننے اور ماننے والے بھی قبول کرلینگے۔

پھر اُن مین ایسے لوگ بھی پائے گئے ہین جنھون نے طرح طرح کی حالتون مین برطانیۂ اعظم اور اُس دوسرے برطانیۂ اعظم مین جو آنر دوسرے بحر اٹلانٹک واقع ہے (یعنے امریکہ) اور ہمارے وسیع اور منتشر مضافات اور بالآخر (نہ بدرجۂ آخر) اُس مملکت مین جو ہمارے تمام مقبوضات محروسہ سے زیادہ بھاری ہے یعنی سلطنت ہندوستان مین بطور جرار سپاہیون قوی منتظمون اور عاقل اور دوراندیش مدبرون کے عمدہ ترین خدمات ملک انجام دی ہین۔ اس اسکاچ آیرش (یعنے باشندگان اسکاٹلینڈ اور آیرلینڈ کی مخلوط) نسل مین ایسے لوگ بھی پائے گئے ہین جنکی ذات مین خاص الخاص آیرش باشندون کی ظرافت اور محبت بشاشت اور ذکاوت جودت اور سخاوت اور خاص الخاص اسکاچون کے تحمل اور دانائی وفاداری اور خود اعتباری خلق عمیم اور صاف باطنی کی صفتین یکجا جمع ہوئی ہین۔ بعض خاندانون مین خاص الخاص قومی خصلت کی ان صفتون مین ایک صفت غالب ہے اور دوسری صفتین بالکل نہین

پائی جاتی ہین۔ باقی گھرانون کے لوگ ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہین۔ یعنے ایک خاندان مین خاص الخاص اِسکاچ اور دوسرے مین خاص الخاص ایرِش صفتین پائی جاتی ہین تاہم ہر ایک مین کوئی نہ کوئی بات ایسی ضرور رہے جو بالکل ایک اور ہی طور کی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ یہی موخر الذکر حالت اُس خاندان کی بھی ہے جو اتبک بہت کم لوگون مین مشہور تھا اور جسکا نام سَر ہنری اور جان لارنس نے ایسا بالا کر دیا کہ جہان جہان انگلش قوم کے لوگ ہون گے وہان گھر گھر مشہور ہوگا اور جسکی نسبت بلا تامل یہ پیشین گوئی کیجا سکتی ہے کہ جب تک انگلستان مین اعلیٰ اور اشرف شے کی قدر باقی ہے اُسوقت تک اس خاندان کے نام کی محبت اور عزت ضرور رہوگی۔

الگزینڈر لارنس اور لیٹیشیا کیتھرین ناکس کی ترویج سے جو بھاری اور نامی گرامی خاندان پیدا ہوا اُسمین ہنری لارنس پکے ایرش تھے لیکن اُن مین کسیقدر وہ مستحکم اور پرزور صفتین بھی پائی جاتی تھین جو علی العموم اِسکاچون سے منسوب کیجاتی ہین اور جان لارنس پکے اِسکاچ تھے مگر اُن اوصاف حمیدہ اور صفات پسندیدہ سے بھی متصف تھے جو خاص الخاص آیرش لوگ رکھتے ہین۔ اگر مشیت ایزدی یہ ہوتی کہ جسطرح اُن کے دادا اُن کے سامنے قلیل علاقہ کے ساتھ قصبۂ کولرین مین ایک حال پر معمولی طور کی زندگی بسر کرتے رہے اور عمر بھر اسی حال مین رہنے کے بعد راہی عدم ہوے اسی طرح ان دونون کی حیات اور ممات گذرتی تو بھی اِن دونون بہرہ مند بھائیون کی خلقی خصلت کا دریافت کرنا لطف بیحساب سے خالی نہ ہوتا۔ مگر یہ بات ہونے والی نہ تھی۔ کچھ عجب طرح کے انقلابات سے جو دنیا مین اہل دنیا پہ گذرا کرتے ہین یہ دونون بھائی جو اپنی اپنی صلاحیتون اور طبیعتون مین ایک دوسرے سے کہین مختلف تھے اور آغاز عمر مین علیحدہ علیحدہ ہوگئے تھے ہندوستان مین آکر گویا اس بات کے لیے ایک جگہ جمع ہوے کہ ایک صیغۂ فوج مین اور دوسرا سِوِل سَروِس مین بھرتی ہو مگر دونون ایک ہی کونسل بورڈ مین نشست کرین اور اُس عظیم الشان اور جنگجو صوبہ پر جسکی طرف سے دو ایک برس پیشتر ہماری سلطنت ہندوستان ہی کے قیام مین لالے پڑ گئے تھے باہمی اتفاق سے فرمانروائی کرین۔ گو ایک دوسرے کی طبیعت مختلف تھی مگر اس عظیم الشان صوبہ پر دونون نے اسطرح سے فرمانروائی کی کہ علی الاتصال کامیابی ہوتی رہی۔ آخر کو جب یہ باہمی اختلافات اگلے زمانہ کے اکابر اور اُن کے اصاغر خاندان کی طرح برداشت نہو سکے تو دونون اپنے اپنے اختلافات کے اظہار پر متفق ہوے۔ دونون نے اپنی اپنی راہ اختیار کی مگر اُسپر بھی اپنے اپنے خلوص مقصد اور سادہ روی اور اہل ہند کی محبت مین دونون کا رُخ ایک ہی جانب تھا۔ ہر ایک دوسرے کے اوصاف کا قدردان اور ہر ایک دوسرے کے مقاصد کا مدح و ثنا خوان رہا اور جیسا کہ مین کمال خوشی کے ساتھ آگے چلکر بیان کرونگا ہر ایک باوصف اس امر کے کہ اکثر رنجش ہو ہو گئی مرتے دم تک دوسرے سے وہی برادرانہ محبت کرتا رہا۔

ہر ایک کو ایک طور سے کچھ دنون کے لیے اپنے خاص پیشہ کو چھوڑکر دوسرے کام پر جانا پڑا۔ بڑے بھائی کو

جو توپخانہ کا ایک سرگرم افسر تھا نسبت اضافی کے ساتھ اوائل عمر ہی مین فن سپہ گری کو چھوڑ کر سِوِل سَروِس کا صیغہ اختیار کرنا پڑا اور اُسکے مقدر مین تھا کہ اپنی حین حیات مین پہلے اس شرط پر گورنر جنرل ہند نامزد کیا جائے کہ اگر لارڈ ڈلہَوزی کے عہد حکومت کے ختم ہونے تک اُسکی زندگی وفا کرے تو ہندوستان کا گورنر جنرل مقرر ہو مگر آخر مین اپنے صوبہ کی دارالسلطنت کو خوفناک باغیون سے بچانے کی حالت مین سپاہیون کی موت مرجاے اور ایسا ہر دل عزیز ہو جاے کہ ہندوستان مین اگر آج تک نہ کوئی ایسا ہر دل عزیز سپاہی پیشتر ہوا ہو اور نہ اُسکے بعد گذرا ہو۔

چھوٹا بھائی جو پیدایشی سپاہی تھا مگر قضا و قدر نے چاہا کہ سِوِلین ہو اُسکی تقدیر مین لکھا تھا کہ اپنی ذیشان حکومت پنجاب کے زمانہ مین جب ہم پر ایک بڑا گاڑھا وقت تھا وہ کار نمایان کرے کہ کبھی مجرد سپاہی سے نہو سکتا اور بڑے بڑے بہادر جنرلون پر ثابت کردے کہ جس بات کو تم ناممکن سمجھتے ہو مین اُسکو کر کے دکھائے دیتا ہون۔ ہزارہا مسلح آدمیون کو اسطرح سے طلب کرے کہ گویا وہ زمین سے نکلے چلے آتے تھے۔ اُنکے بعد دیگرے اُن کو اُس دور دراز مقام پر بھیجے جسکو اُسنے اپنے وقوف باطنی سے دریافت کر لیا تھا کہ قیام یا زوال سلطنت اُسی کے قبضہ مین رہنے یا نہ رہنے پر منحصر ہے اُسکے بعد اُس سلطنت پر جسکے بچانے مین اُسنے اسقدر کد کی تھی حکومت کرے اور آخر مین اپنی عمر طبعی کو پہونچکر اپنے گارہے بیارون مین وفات پاتے تمام ملک اُسکا غم کرے اور وہ وِسٹ منسٹر ایبی مین اس اعزاز کے ساتھ دفن کیا جاے کہ اُسکے پیشتر شاید کسی اینگلو انڈین کے لیے وہ بات نہ حاصل ہوئی ہو۔ یہ وہ شخص تھا جو کبھی بہاؤ پر نہین بہا بلکہ چڑھاؤ پر سوجین کاٹ کاٹ کر چلتا تھا۔ اُسکو عوام و خواص کی تعریف کی مطلق پروانہ تھی اور مرتے دم تک اُس بات سے جو اُسکے نزدیک واجب اور جائز معلوم ہوئی کبھی انحراف نہین کیا۔ جن لوگون کی زندگی مین ایسے حیرت انگیز پیچ در پیچ واقعات گذرے ہون اور جو مستجمع تواریخ نہین بلکہ خود تاریخ مجسم ہون اُنکی سوانح عمری اعلیٰ درجہ کے لطف اور فائدہ کے اعتبار سے بھی بیشبک بمنزلہ تواریخ کے ہے۔

ص ۴ ہنری لارنس کی سوانح عمری کامل یا اقل درجہ اُسکا بھاری حصہ مدت ہوئی کہ ایک ایسے شخص نے لکھا تھا جو اُن کے حالات سے بخوبی تمام واقف و ماہر تھا۔ لیکن جان لارنس کی سوانح عمری مین طبع آزمائی کرنے کا کام ایسی افسوسناک حالتون کے ساتھ میرے حصہ مین آیا کہ مین ہی خوب جانتا ہون اور شاید اس سوانح عمری کے پڑھنے والے بھی اُن حالتون پر صرف سرسری نگاہ سے نظر نہ کرین گے۔ کیونکہ جو زمانہ لارڈ لارنس کی مہمات اعظم کا تھا اُس زمانہ مین اُن کے حالات سے مین اُسیقدر واقف تھا جسقدر اکثر انگریز اسوقت اُنکو جانتے ہین لیکن خوشی کا مقام ہے کہ جب چندسال اُنکی وفات مین باقی رہ گئے تھے تو اُسوقت مجھکو اُن کے حالات دریافت کرنے کا بہت اچھا موقع ملگیا۔

مین بے کم و کاست بیان کرتا ہون کہ مجھکو یہی معلوم ہوتا رہا اور اب تک یہی معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص نے

ایسے کارنمایان کیے ہون اور ظاہر مین معلوم ہوتا ہو کہ وہ اُنسے محض لا علم ہے یا جس کا سینہ معلومات ہندوستان کا ایسا گنجینہ ہو اور وہ اسطرح سے اُن باتون کو بیان کرتا ہو جیسے کوئی معلم نہ کہ معلم بیان کرے یا جو دیو کا سا بہادر اور شہزور اور اکھڑ ہو مگر اُسپر بھی عورتون کے مانند رقیق القلب اور معصومون کی طرح بھولا ہو اُس سے باتین کرنے کا موقع اگر کسی ایسے ویسے آدمی کو ملتا تو اُسکا خیال ہی بدل جاتا۔

اگر مین کسی درجہ تک **جان لارنس** کا حال اس امر کے اعتبار سے بیان کر سکا کہ مین نے اُنسے اکثر خود ملاقات کی ہے اور اپنے نزدیک اُن کی طول طویل خط کتابت پر عبور حاصل کرنے اور اُنکے عزیزون دوستون اور مخالفون سے آزادانہ طور پر مباحثہ کرنے سے اُنکا حال مجھپر بہت کچھ منکشف ہوگیا ہے تو مین سمجھتا ہون کہ میری محنت رائگان نہ جائیگی۔ اسمین شک نہین کہ جو شخص برخلاف میرے اُنکی تمام عمر کے حالات سے آگاہ ہوتا اور معاملات ہند کے متعلق باستثناے **جان لارنس** سب سے زیادہ واقفیت رکھتا وہ اُنکی سوانح عمری زیادہ قابلیت اور آگاہی کے ساتھ لکھ سکتا لیکن جسقدر ذمہ داری اور سچی دلسوزی سے مین لکھ رہا ہون شائد کوئی دوسرا شخص اسطرح نہ لکھتا اور اس مقام پر مین صرف ایک مرتبہ اُس بات کو بیان کیے دیتا ہون جسپر عمدہ سوانح عمری کے لکھنے والے کو تکیہ کرنا چاہیے بعد اُسکے پھر اُس کا ذکر کسی مقام پر نہ کرون گا۔ اور وہ بات یہ ہے کہ مین نے جس جوش کے ساتھ اپنی اس سوانح عمری کے حالات سے واقفیت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے وہ ایک ایسے شخص کا جوش ہے جسکو بالکل سادی اور سچی کیفیت کے بیان کرنے مین کوئی باک نہو۔ **جان لارنس** مین سارا وصف سچائی کا تھا اگر وہ نہوتا تو کوئی وصف نہ تھا۔ اُنکا ظاہر و باطن آئینہ کی طرح صاف تھا اور میرا مقصد سب سے زیادہ یہ رہا کہ ایسے شجاع اور صاف باطن شخص کی شان مین جو کچھ بیان کرون وہ حرف حرف صحیح ہو اور اُسمین مبالغہ کا نام تک نہ آنے پائے جہانتک مجھسے ان باتون کا نباہ ہوسکا وہانتک مین نے نباہ کیا اور میرے نزدیک اُنسے احتراز کرنے مین کوئی بے لطفی نہین پیدا ہوئی۔ مین نے اُنکی خصلت ہر رنگ مین بیان کردی ہے۔ جن لوگون کو بعض مورخون نے بڑی خوشی سے کامل اور دنیا سے نرالے آدمی بیان کیا ہے اُنسے (اور مین یہ بھی کہ سکتا ہون کہ ایسے بے ذوق آدمیون سے) یہ ممکن نہ تھا کہ وہ **لارڈ لارنس** کی ایسی زندگی بسر کرتے۔ اگر یہ امر جسکو ایک ایسے شخص نے بیان کیا ہے جو **لارڈ لارنس** سے شائد چندان ہمدردی نہین رکھتا تھا صحیح ہے کہ "انقلابات عظیم چربی کے کارتوسون سے نہین پیدا ہوتے" تو یہ بات بہت کم صحیح ہوسکتی ہے کہ اگر وہ اپنی عمر بھر تکلفات کے قواعد کی پابندی رکھتے یا جن لوگون کا زمانہ دیکھتے انھین کے مطابق اپنی رائے قائم کرتے اور اُسی طرح کا برتاؤ رکھتے تو جو کام اُنھون نے کیا ہے اُسکا نصف بھی کرسکتے۔ اگر **جان لارنس** اپنے عمدہ ترین ایام مین دیو کی ایسی قوت اور ہمت رکھتے تھے تو اُنکے مزاج مین ظرافت بے انتہا شوخی اور اُس قسم کی وحشیانہ اولوالعزمی بھی موجود تھی جو علی العموم اہل نارد سے مین پائی جاتی ہے۔ اور بڑی خوشی کی

ص

بات ہے کہ یہ امور اُنکی سوانح عمری لکھنے کے لیے نہایت دلچسپ ہین۔ وہ ہمیشہ وہی مُنھ سے کہتے تھے جو اُنکے دل مین ہوتا تھا چنانچہ جو بہت سی چٹھیان مین محول کرون گا اُنسے ثابت ہوجائیگا۔ وہ ہمیشہ وہی کرتے تھے جو اپنی زبان سے کہتے تھے چنانچہ اُنکی زندگی کی ہر ایک کارروائی سے یہ امر صاف ظاہر ہے۔ اُنکے دشمن بہت سے پیدا ہوگئے تھے جیسا کہ ہر ذی اختیار حاکم زبردست منتظم اور نامی گرامی شخص کے ہوا کرتے ہین۔ لیکن اُنھین کارروائیون اور اُنھین سببون سے ہزارہا آدمی اُنکے معتقد اور خیرخواہ دوست بھی ہوگئے تھے۔ پس جو لوگ جان لارنس کو اُنکی اصل کیفیت کی نگاہ سے نہین دیکھتے بلکہ یہ کہتے ہین کہ اُنکو ایسا اور ویسا ہونا چاہیے تھا وہ راہ راست سے انحراف کرتے ہین اُنکے مقدس چہرے پر ناہموار لکیرین اور گہری شکنین جو ظاہر مین دکھائی دیتی تھین اور جنکی تصویر مین ابھی کھینچے دیتا ہون اُنکو جو شخص دیکھتا وہ معلوم کرتا کہ اُنسے کیسی عظمت اور سطوت مترشح ہوتی تھی۔

جان لارنس کے والد بزرگوار ویسے ہی شخص تھے اور اُسیطرح اُنھون نے اپنی زندگی بسر کی تھی جو ایسے فرزند کے باپ کے شایان حال تھی۔ وہ عمر بھر اپنی قسمت کے ہاتھون سے تنگ رہے دریا کی طغیانی سے اور میدان جنگ مین کئی مرتبہ اُنکی جان جاتے جاتے بچ گئی۔ بیشمار بہادری کے کام کیے جنکی بابت اُنکے اعلیٰ افسرون نے اکثر اُنکی مدح وثنا کی مگر اُنکا صلہ اُنکو بہت کم یا یہ کہیے کہ کچھ بھی نہین ملا۔ مختلف قسم کی آب وہوا مین موسم کی صعوبتین اور زخمون کی ص۶ ر۲
تکلیفین اُٹھاتے اُٹھاتے اُنکے جسم مین بیماری کا مادّہ جمع ہوگیا۔ عرصہ تک افلاک اور پریشانی مین مبتلا رہنا پڑا۔ اُنکو اس بات کا بخوبی خیال تھا کہ میری قدر نہوئی اور اگرچہ وہ بالطبع بڑے آزاد منش شخص تھے لیکن آخر کو مجبور ہوکر اُس بات کے لیے جو اُنکا حق تھا اُنکو استدعا کرنا پڑی اور انگلستان مین جن لوگون کی ملازمت کی تھی اُنکو توجہ دلانا پڑی حالانکہ اُنکو خود توجہ کرنا لازم تھا۔ الغرض اُنکی سخت اور سوسم زدہ عمر مین اسی طرح کی باتین واقع ہوتی رہین جنسے اُنکی زندگی تلخ ہوگئی۔ ہان ایک بات مین وہ البتہ خوش نصیب تھے یعنے یہ کہ اُنکو اولاد بہت اچھی ملی تھی۔ اُنکی نسبت بیٹون کو اپنی اپنی خدمتون کا معقول صلہ ملا اور اُنکے شکرگزار ہموطنون کو اُنکے حالات زندگی اسطرح سے یاد ہین کہ وہ اسوقت اور آیندہ زمانہ مین بھی ضرور اپنے دلون مین یہ خیال کرینگے کہ جس باپ کے یہ بیٹے ہین وہ کیسا ہوگا۔

سر ہربرٹ اِڈوَرڈس نے جو سوانح عمری سر ہنری لارنس کی لکھی ہے اُسمین الگزنیڈر لارنس کے مختلف عہدون کی طول طویل فہرست درج کی ہے اور یہ سوانح عمری سر ہربرٹ نے اپنے ہی پرطیش قلم سے تیار کی ہے۔ پس اس مقام پر بجز سرسری طور پر نظر کرنے کے زیادہ غور وفکر کی حاجت نہین ہے۔ الگزنیڈر لارنس دس ہی برس کے سن مین یتیم ہوگئے تھے اور مقام کُول رَین مین اپنی ہمشیر کی نگرانی مین رہتے تھے۔ اُنسے ایک مقام پر مقید ہوکر رہنے کا صبر کیا اولوالعزمی جوش پر تھی چنانچہ سترہ برس کے سن مین بغیر اس کے کہ وہ کسی عہدہ پر مقرر کیے جاتے بطور والنٹیر ہندوستان کو چلے گئے اور حالانکہ اُنمین لیاقت موجود تھی لیکن جب چار برس گذر گئے تو سرکاری عہدہ پایا کیونکہ اس چار سال کے

عرصہ مین اُنھون نے ایسے ایسے [illegible] دیکھے اور وہ کڑیان جھیلین کہ اگر آج کل کا زمانہ ہوتا تو وہ مستحق اس امر کے ہوتے کہ اپنے وطن مین واپس آکر ایک درجن تلوارین انعام مین اور ایک درجن ایڈرس مبارکباد حاصل کرتے اور اسیقدر سرکاری دعوتون شہر بشہر کیے جاتے۔ اُنھون نے لفٹنٹی کے عہدہ پر سری رنگ پٹن کو چین کلمبو دریاے کنوتی اور جنگ سداسیر مین داد شجاعت دے کر ناموری حاصل کی۔ بالآخر سری رنگ پٹن کے مشہور دھاوے کے وقت اُنکو پورا موقع اس بات کا حاصل ہوا کہ جو ہمت اور بہادری اُنمین کوٹ کوٹ کر بھری تھی اُسکو ظاہر کر دین۔

۴ - مئی ١٧٩٩ع کو اُنھون نے تین اور لفٹنٹون کے ساتھ اس موہوم کارروائی مین شریک ہونیکی از خود التجا کی کہ ٹیپو سلطان کی مشہور دار الریاست پر دھاوا کیا جاے۔ ان چار لفٹنٹون مین سے اکیلے وہی زندہ باقی رہے اور اُنکا بچنا اتفاقیہ تھا کچھ اُنھون نے اپنی جان بچانے کی کوشش نہین کی تھی۔ جب وہ قلعہ کے پشتے پر پہونچے تو اُنکے بازو مین ایک گولی لگی اور وہ گولی مرتے دم تک نہ نکلی۔ لیکن جسوقت اُنھون نے دیکھا کہ یہ دھاوا کرنے کا وقت ہے اور میرے سپاہی گولیان مارنے کے لیے صف بستہ خاموش کھڑے ہین تو وہ آگے بڑھے حالانکہ زخمی تھے لیکن عقب کی فوج کے داہنی جانب سے بائین جانب حرکت کرکے نعرے مارنے اور فوج کے دل بڑھانے لگے۔ جب اِسکا کچھ اثر نہوا تو صف پھاڑ کر آگے آئے اور زور سے یہ نعرہ بلند کیا کہ قلعہ کی دیوار مین جس مقام پر رخنہ ہوگیا ہے اُسطرف بڑھنے کا وقت یہی ہے۔ جب اُسکے نیچے پہونچے تو دوسری گولی لگی جس سے ایک اُنگلی اوڑ گئی اور دوسری پاش پاش ہوگئی۔ لیکن اسپر بھی اُنھون نے دم نہ لیا تا آنکہ اُنکے آدمی اندر داخل ہوگئے۔ اب اس عرصہ مین اسقدر خون بہا کہ وہ بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے اور جیٹھ بیساکھ کی تپتی ہوئی زمین پر اُسی جگہ پڑے رہے۔ جب لڑائی ختم ہوگئی اور اُنھین کے رجمنٹ کے ایک سپاہی نے جو گھومتا ہوا اُدھر نکلا تھا اُنکو دیکھا اور وردی سے پہچانا کہ یہ کوئی افسر ہوگا تو اُسنے سر پھیر کر چہرے پر نگاہ کی۔ جب اُسنے پہچانا کہ یہ انگزینڈر لارنس ہین اور اُنمین ابھی کچھ کچھ جان باقی ہے تو وہ جسطرح بنا اپنے کاندھے پر لاد کر اُنکو کیمپ مین اُٹھا لیگیا۔ اور جب راہ مین تھکا تو قسمین کھا کھا کر کہنے لگا کہ مین اور کسی شخص کے لیے یہ کبھی نہ کرتا۔

اُنکی فوجی کارروائیون کا مزید حال لکھنا زائد از ضرورت معلوم ہوتا ہے۔ اپنی ابتدائی لڑائیون کے زمانہ مین ایک مرتبہ شب کو مرطوب زمین پر پڑے رہنے سے اُنکو تپ آگئی۔ اسکے بعد جب تک وہ زندہ رہے باوقات مختلف یہ تپ اکثر اُنکو بیچین کرتی رہی۔ ١٨٠٩ع مین پندرہ سال کی سخت ملازمت کے بعد اس صورت سے وہ انگلستان کو واپس آئے کہ اُنکی تندرستی مین بالکل فرق آگیا تھا اور ابتک کپتان کے سوا اور کوئی منصب اُنکو نہین ملا تھا۔ اُنکی لیاقتون نے اُنکو دو ایک عہدے انگلستان مین بھی دلواے اور جب ١٨١٥ع مین وہ آئرلینڈ کے درمیان ایک کار آزمودہ پلٹن کے لفٹنٹ کرنل تھے تو ضرور واٹرلو سے وہ اتنے فاصلہ پر ہونگے جہان گولون کے چلنے کی آواز اُنکے کانون تک پہونچتی ہوگی۔ جس شخص نے سری رنگ پٹن ایسے قلعہ پر دھاوا کرکے اُسکی دیوارون کو روزن بنا دیا ہو اور اب

اس امر کہ جنگ مین شریک ہونے کی درخواست دے کر اسکی اجازت نہ پائے اسکو اس رعایت سے جسقدر قلق گذرے
وہ ظاہر ہے آنکی حالت اور بھی ردی ہونے لگی اور آخرکار جب اُنھون نے کوئی چارہ نہ دیکھا تو مجبور ہو کر اپنے کمیشن کے
فروخت کرنے پر آمادہ ہوئے کیونکہ اُنکے پاس سوائے اُسکے اور کوئی مالیت نہ تھی اور اُنکو خیال ہوا کہ اگر مین مرگیا تو میرے
اہل وعیال اُس سے محروم رہ جاینگے۔ اُسوقت اُنکے زخمی ہونے کے صلہ مین سو پونڈ سالانہ کی پنشن مقرر ہوئی
اس مختصر وظیفہ سے کیا شد نی تھا اس سے تو اُنکے ڈاکٹر کی فیس بھی ادا نہین ہوسکتی تھی چنانچہ اُنھون نے خود بھی ایک
مرتبہ غصہ مین آکر یہی کہا تھا۔ اس امر کے بیان کرنے سے لوگونکو خوشی خواہ رنج معلوم ہو لیکن آخر کو اس پنشن کی تعداد
(گو بغیر اسکے نہین کہ جب تک متواتر عرضیان نہ دی گئی ہون) بہت بڑھا دیگئی تھی۔ اور اس بہادر سپاہی نے اُسوقت
انتقال کیا جب اُسکے پانچون بیٹے جو انھی کے ایسے جری اور بہادر تھے اُس ملک کو جہان اُسنے اپنی ساری عمر بسر کی تھی ص
یکے بعد دیگرے روانہ ہوتے۔ اُنکے فرزند جان سینٹ پیٹرک جو بعد کو سکھون اور افاغنہ مین عاقلانہ بہادری اور بہادرانہ
عقلمندی کے لیے ضرب المثل ہوگئے تھے جسوقت انگلستان سے روانہ ہونے لگے تو اُنھون نے کسیقدر درشتی کے
ساتھ اُنسے کہا تھا کہ "سنو صاحب اگر کبھی فوجی عدالت مین تمھارے پیش ہونے کی نوبت آئی تو تم پھر مجھکو اپنی صورت نہ دکھانا"
اس درشت مزاج سفر کے مارے جہاندیدہ سپاہی نے اپنے ہر ایک بیٹے کو اُس ملک کی طرف جسنے سوتیلی مان کی طرح اُسکے
ساتھ سلوک کیا تھا روانہ کرتے وقت اُس سے زیادہ اثر پذیر اور اُسکے برابر سچی نصیحت کی ہوگی جو ورجل نے جنگ ٹروجن
کے غازی کو کی تھی کہ (ترجمہ شعر زبان لیٹن) بیاموز ای پسر از من شجاعت راستقت را ✦ ولے از غیر از من رہنمو نہاے
قسمت را ✦ مگر ہنیڈر لارنس کے حالات قیام انگلستان کا صرف ایک واقعہ اس مقام پر مجھکو اور بیان کرنا ہی سنہ ۱۸۰۹ع
یعنے ہندوستان سے واپس آنے کے تھوڑی ہی زمانہ کے بعد وہ اپنی رجمنٹ نمبر ۱۹ کے میجر مقرر ہوے جو رچمنڈ واقع
یارک شائر کے ایک چھوٹے قصبہ مین اُسوقت تعینات تھی یا آنکہ کچھ دنون کے بعد وہان تعینات ہوئی ۔ اور یہ مقام
وہی ہی جہان ۴ - مارچ سنہ ۱۸۱۱ع کو جان برڈ اُنکے چھٹے بیٹے خواہ آٹھوین لڑکے پیدا ہوے تھے - پس کوئی تعجب کا مقام
نہین ہی کہ جان لارنس جب اسکے پچاس برس بعد غدر کو رفع کر کے اور دنیا بھر کی ناموری حاصل کر کے وطن کو واپس
آئے اور شائد اس بات کا بھی خیال کیا کہ میری زندگی کی کارروائیان ختم ہوگئین اور اب میرے آرام کا زمانہ آیا ہی تو اُنھون
نے اپنے ایک معتمد دوست سے کسیقدر حسرت کے ساتھ کہا کہ مین پہلے اُس مقام کو جاؤنگا جہان مین پیدا ہوا تھا۔ اور
یہ بھی کوئی حیرت کی جگہ نہین ہی کہ چونکہ وہ ایک انگلش ٹون (انگریزی شہر) مین پیدا ہوے تھے اس سبب سے بہتیرے
انگلش مدبرون نے وفات لارڈ لارنس کے قومی جوش مین جو پہلے پہل محرک ہوا اُس "اسکاٹو آیرش مین" کو خاص
اپنا ہمقوم (یا بہرحال مخلوط النسل ہمقوم) قرار دیا اور شستہ ورفتہ تقریرون مین بیان کیا کہ اُسکی ذات مین برٹش جزائر کے
بہترین اوصاف اخلاقی ومعاشرت یعنی ایرلینڈ والون کی بہادری اسکاٹلینڈ والون کی احتیاط اور انگلستان والون کی

جفاکشی ممزوج تھی۔

اب جان لارنس کی والدہ ماجدہ کے اوصاف حمیدہ کا کچھ بیان اور اس بات کا ذکر کرنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ اُنھون نے اپنے بیٹے کی کس طرح سے تعلیم اور تربیت کی تھی۔ اور یہان بھی مین محض وہم وقیاس سے کام نہ لونگا۔ کیونکہ اُسکے چندسال بعد کا کچھ احوال سر ہربرٹ اِڈورڈس نے اُنکے ایک بیٹے کی زبانی کر کے بیان کیا ہی جسکو مین نے اندرونی شہادت سے دریافت کیا ہے کہ اُسکے بیان کرنیوالے خود جان لارنس ہونگے۔ سر ہربرٹ لکھتے ہین کہ "مجھکو بیان کرنا چاہیے کہ مجھ مین جو کچھ مادّہ ہے وہ میرے باپ کے سبب سے پیدا ہوا ہے۔ میرے والدین مین بڑے بڑے اوصاف موجود تھے۔ میری مان مین انتظام کی بڑی لیاقت تھی وہ سارے خاندان کو ایک جگہ سنبھالے ہوے تھین اور قلیل آمدنی سے ہم سب لوگون کی پرورش کر کے اُنکو تعلیم و تربیت دی۔ خرچ اُنھین کے ہاتھ تھا اور وہی سارے گھر کا بندوبست کرتی تھین۔ جب مین ہندوستان کو روانہ ہونے لگا تو میری غریب ضعیف والدہ نے مجھسے یہ الفاظ کہے تھے۔ "مین جانتی ہون کہ تجھکو نصیحت بھلی نہین لگتی اسواسطے مین تجھسے زیادہ نہ کہون گی۔ مگر میری دو باتین یاد رکھنا۔ ایک تو یہ کہ جس عورت کی مان نیک نہو اُسکے ساتھ شادی نہ کرنا اور دوسرے یہ کہ اپنے دل کا بھید یکبارگی کسی سے نہ بتا دینا کیونکہ تیرے باپ کی ساری آرزوئین اسی آخری بات کے خلاف عمل کرنے سے خاک مین مل گئین"۔ اس موقع پر دو ایک باتین اور بھی قابل بیان ہین۔ جس مان کی یہ باتین بیان کی گئی ہین وہ خاندان ناکس سے تھین اور ڈونیگل کے ایک پادری کی بیٹی تھین لیکن اصل مین وہ اسکاٹلینڈ کے رفارمر (مصلح ملک) کی نسل سے تھین۔ اُنکو اپنے نسب پر بڑا ناز تھا۔ اور چونکہ وہ کفایت شعار سیدھی سادی اور خداترس تھین اس سبب سے ہم کہ سکتے ہین کہ رفارمر مذکور سے خاندانی قرابت ہونے کے علاوہ اُسکے اور اوصاف بھی اُنمین پائے جاتے تھے۔ وہ وہی عقل سلیم اور استقلال مزاج رکھتی تھین جسکے لیے وہ اسکاچ جو السٹر مین آکر آباد ہوے کثرت سے مشہور ہین۔ پس اگر جان لارنس کا یہ قیاس صحیح تھا کہ اُنمین جو کچھ مادّہ یعنی یہ کہ جو بہادری فوجی لیاقت ثابت قدمی اور اولوالعزمی تھی وہ سب اُنکے باپ کی طرف سے تھی تو یہ امر بھی گو وہ خود اس سے واقف ہون یا نہون اُس سے کچھ کم صحیح نہین ہے کہ اُنکی سمجھ بوجھ تنفر تمکنت واسراف اور اُنکے مضبوط مذہبی خیالات جو خاص کر کے اُنکے آخری ایام مین ظاہر ہوے (مگر اصل یہ ہے کہ عمر بھر اُنکے یہی خیالات رہے) مان کی طرف سے تھے۔ یہ مان وہ تھی جسنے اپنے کسیقدر ضدی اور آزادمنش شوہر کا ساتھ عشرت وعسرت ہر حالت مین جوانی سے بڑھاپے تک نباہ دیا اور کبھی حرف شکایت زبان پر نہ آنے دیا جس مان نے بارہ لڑکون کو قلیل آمدنی سے پال پوس کر تیار کر دیا اور جس مان نے باوصف اس امر کے کہ اُسکو مجبوراً ایک مقام سے دوسرے مقام کو گھومنا پڑتا تھا تمام اہالیان خاندان کو ایک جگہ جمع رکھا اور جس جس مقام مین یکے بعد دیگرے سکونت اختیار کی اُسکو اپنے خاص وطن کا ذاتی مکان بنا دیا

اُسکے اثر کا اندازہ ان باتون کے خاص اور ظاہری نتیجون سے نہین ہوسکتا ہے۔ مرد لوگ اس بات کو بہت کم سمجھتے
اور شاید وہ سمجھ ہی نہین سکتے ہین کہ گھر کی بی بی کو سارے خاندان کے خوش رکھنے اور اُسکی خبرگیری کرنے مین کسقدر جانفشانیان اُٹھانا اور دنیا بھر کا جھگڑا بکھیڑا اپنے ماتھے منڈھنا اور ہزارہا باتین سُننا پڑتی ہین۔ جب اُسکو اِن باتون ص ۱۰
مین کامیابی ہوتی ہے تو اُسکی کوششون کا حال کسیکو معلوم ہی نہین ہوتا کہ کیا اُسنے کیا اور کیا نہین کیا تھا۔ اُسکی کامیابی کی کوششین کوئی نہین دیکھتا۔ اور اُسکی خواہش بھی بجز اسکے اور کچھ نہین ہوتی ہے۔ اور اگر ناکامی ہوتی ہے (کیونکہ اِسکو اکثر ہونا لازم آتا ہے) تو الزام اُسی کے سر پڑتا ہے۔ تاہم ایسی عورت کا اثر بہت قوی اثر ہے۔ یہ ظاہر مین محسوس نہین ہوتا باطن مین معلوم ہوتا ہے لوگ ظاہر مین اُسکے مقر نہین ہوتے مگر باطن مین معترف ہوتے ہین یہ اثر خاندان کے تمام لوگون پر موثر ہوتا ہے بلکہ جسوقت وہ یعنے گھر کی بی بی مرجاتی ہے تو بھی اُسکا اثر باقی رہ جاتا ہے اور جو لوگ اُس اثر کے فیضان سے تعلیم و تربیت پاتے ہین وہ عمر بھر اُسکے مقر و معترف رہتے ہین اور دل ہی دل مین اُسکا خیال رکھتے ہین۔ اسی طرح کے ایک اثر (اور وہ نہایت ہی مقدس اور عزیزترین یادداشت سے ہے) سے ہماری اس کتاب کے پڑھنے والون کو بھی آگاہی ہوگی اور اسیطرح کا اثر لیٹیشیا ناکس مین بھی تھا چنانچہ جو چھٹیان مجھکو دستیاب ہوئین اُنسے یہ امر بخوبی ظاہر ہوگیا۔

کچھ یہ بات نہین ہے کہ **جان لارنس** کی والدہ کا طریقہ بہت ہی مرغوب یا دل پسند ہو یا جو خاندان اُنسے مترتب ہوا تھا وہ ایسا ہو کہ آج کل کوئی خاندان اُس قسم کا نہ پایا جاتا ہو۔ مگر یہ کہ خانگی انتظام بہت پختہ تھا جو قاعدہ بندھا تھا اُس مین سرِمو فرق نہین ہونے پاتا تھا۔ اسراف کا تو نام نہین تھا بلکہ یہ کہیے کہ آسایش اور آرام کا سامان بھی نتھا سوائے اِسکے اور کوئی بات ممکن نہ تھی۔ بوڑھے کرنیل کا کتب خانہ بالکل مختصر طور کا تھا۔ **جان لارنس** تواریخی حالات کے شائق اور تحقیق کے طلبگار تھے اور ہنری لارنس منطقی خیالات اور دلائل و براہین کی طرف متوجہ تھے بس اس کتب خانہ سے اُنکی نوجوان طبیعتین کسیطرح سیر نہین ہوسکتی تھین۔ کرنیل کے کتب خانہ سے تو اُنکی زندگی کی داستانین زیادہ پُرماجرا تھین اور **جان لارنس** کی زبانی ہم نے سنا ہے کہ جب اُنکے بڑے بھائی نہین ہوتے تھے اور دیہات مین کہین جانیکا اتفاق ہوتا تھا تو وہ اکثر یہ قصے اپنے باپ کی زبانی سنا کرتے تھے۔ اُنسے زیادہ تر لطیف وہ مکان ہوگا جہان دایہ ضعیفہ مسماۃ مارگرٹ بچون کے فائدہ کے لیے غذا کے اُن سخت اور ناگوار قواعد کو شکست کردیتی تھی جو اُنکی تندرستی کے لیے ماں باپ نے مقرر کیے تھے اور ان سب باتون سے زیادہ اُنکی فرشتہ خصال خالہ کا نیک اثر پڑا ہوگا جنھون نے کئی سال تک لارنسون کے ساتھ سکونت اختیار کی اور اُنکے کمرے مین گھر بھر کے لوگ بڑی خوشی سے جا کر بیٹھا کرتے تھے۔ یہ وہ نیک محضر بی بی تھین جنھون نے اپنی ابتدائے عمر سے نیک کامون کی
ص ۱۱ طرف رغبت کی اور اپنی جوانی اُن پر تصدق کر ڈالی اور اب اُنکی ساری خوشی یہ رہگئی تھی کہ دوسرون کی خوشی سے

وہ مسرت حاصل کرین ۔

الگزینڈر لارنس اور آنکی زوجہ کی عکسی تصویرین اب تک موجود ہین اور قطع نظر اُس دلچسپی کے جو اس بات کا خیال کرکے پیدا ہوتی ہے کہ مان باپ سے لڑکون کا چہرہ کہانتک ملتا ہے ان تصویرون مین ہر ایک اپنا اپنا اثر الگ الگ دکھاتی اور اپنی اپنی داستان جدا جدا یاد دلاتی ہے ۔ اس بہادر تجربہ کار سپاہی کی شبیہ مین جو اُسکے سب سے بڑے فرزند حیّ القائم سر جارج لارنس کے پاس موجود ہے علاوہ چہرہ کی اُن شکنون کے جو خاندان لارنس کی شناخت کی علامت ہے اور جن کا حال تمام دنیا کو معلوم ہے کہ صاحب سوانح عمری ہذا کے چہرہ پر بھی پائی جاتی تھین عارض راست پر تلوار کے اُس گہرے زخم کی نشانی پائی جاتی ہے جو آنکی ابتدائی لڑائیون مین ایک مرتبہ اُنکے لگا تھا اور چونکہ داہنے ہاتھ کا صرف ایک حصہ باقی رہگیا تھا اسوجہ سے تصویر مین اُس ہاتھ کو دیکھکر یاد آتا ہے کہ قلعہ سری رنگپٹن کو گولون سے اوڑا کر اُنھین نے فتح کیا تھا ماں کا مرقع بڑا ہے اور اُنکے سب سے چھوٹے بیٹے جنرل رچرڈ لارنس کے پاس ہے جنکا حال مین آگے بیان کرونگا کہ غدر کے زمانے مین بمقام سیالکوٹ ولاہور اپنی مستعدی اور بہادری سے اُنھون نے کیسے کیسے کارنمایان کیے ۔ چونکہ یہ بی بی مزاج کی بڑی سیدھی تھین اور اُنکے بیٹے جو کچھ دیا کرتے تھے صرف اُسی سرمایہ سے اپنی ضعیفی مین سب کاروبار چلاتی تھین اس سبب سے اُنھون نے اپنی تصویر کبھی نہ اتروانے دی حالانکہ اُنکا گھر بھر آنکی منت و آرزو کرتا رہا ۔ شاید اُنکے ذہن مین یا تو یہ بات آئی ہوگی کہ تصویر کھچوانے مین مفت روپیہ برباد ہوگا یا جان ناکس کی نسل مین ہونیکی وجہ سے اُنکو یہ خیال گذرا کہ تصویر کھچوانے مین ایک طور کی نخوت و خود نمائی متصور ہے لیکن جس بات کو اپنے لیے اُنھون نے گوارا نہین کیا وہ بچون کے لیے کرنے پر رضامند ہوگئین ۔ چنانچہ آنکی بیٹی اُنکے پہلو مین بیٹھی اور مصور نے اپنا کام تمام کیا لیکن جب تصویر بنکر تیار ہوئی تو اُسکو دیکھکر وہ سخت متحیر ہوئین کہ بیٹی کی تصویر تو نہین خود اُنھین کی تصویر بنائی گئی ہے اور اپنے دل مین خیال کیا کہ بیٹی کا بٹھالنا محض دھوکا تھا ۔ فی الواقع یہ ایک قسم کا جائز فریب تھا اور ضعیف لیڈی بخوبی تمام اُس فریب پر راضی ہوگئی تھین ۔ مرقع مین وہ سیدھی بیٹھی ہین مصور کیطرف یا آنکہ تماشائی کی جانب نگاہ ہے صورت سے صفائی اور ستھراپن اور چہرہ سے سنجیدگی اور متانت مترشح ہوتی ہے ٹوپی اونچی قبہ دار اور چوڑا کالر اور شال پہنے ہوے ہین جو کاندھون پر الپینون کے سہارے تھما ہوا ہے ۔ یہ آنکی جوانی کے ایام کی وضع تھی اور وہ وضع اُنھون نے انقلاب ایام کی وجہ سے بدلی نہین تھی ہاتھ مین کوئی شے لیے بُن رہی ہین اور بالکل اپنے کام مین مصروف ہین اسکی کچھ خبر نہین کہ جس شخص کی طرف وہ دیکھ رہی ہین وہ اُنکے ساتھ کیا فریب کر رہا ہے ۔

یہ ایک مسلم الثبوت امر ہے کہ بھائیون اور بہنون کے کسی بڑے کنبہ مین اگر کوئی بہن سب مین بڑی ہوتی ہے تو اُسکا ہونا بہت غنیمت سمجھا جاتا ہے ۔ وہ اگر بزرگی کی لیاقت رکھتی ہے تو اُسکے اثر سے تمام خاندان کے لوگ نیک راہ اور بردباری سیکھتے ہین خراب باتون کو چھوڑ دیتے ہین اور اپنے اطوار درست کرکے عروج حاصل کرتے ہین ۔ وہ ص ۱۲

ایک مرکز ہوتی ہے جسکے گرد تمام خاندان کے لوگ محیط ہوتے ہین - اگر وہ کچھ بھی کسی امر مین اُس سے اتفاق کرتے ہین تو اُنکا اتفاق یہ ہے کہ اُسپر کامل بھروسہ کرنے لگتے ہین چنانچہ یہی بات خاندان لارنس کے حصہ مین بھی آئی تھی - سب سے بڑے بیٹے نے تین برس کے سن مین قضا کی اور جس روز اُسنے قضا کی اُسی دن لیٹیشیا پیدا ہوئی گویا بہن بھائی کے قائم مقام ہوکر آئی اور فی الواقع وہ اس قائم مقامی کے قابل تھی - وہ اپنے سب سے زیادہ نامور بھائی کے مانند ہمت اور حکمرانی کی قوت رکھتی تھی لیکن ان صفتون کے ساتھ اُسمین عورتون کا حلم اور رقیق القلبی بھی شامل تھی وہ دنیا کی اور عورتون کی ایسی نتھی جو اکثر دیکھنے مین آتی ہین کہ مردون پر اپنا دباؤ ڈالنے مین اپنا بڑا فخر سمجھتی ہین اور اس بات مین خوشنود ہوکر دوسری عورتون کی عادتین ایسی بگاڑ دیتی ہین کہ ہر شخص اُنکی جانب سے مُنھ موڑ لیتا ہے اور کوئی اُنکی طرف رغبت سے نہین دیکھتا ہے - ایسی عورت لیٹیشیا اور اُسکے بھائیون کو بھی مکروہ معلوم ہوتی - اُسکی بھاوجون پر بھی جنمین بعض بعض نہایت ہی نیک اطوار اور عدیم المثال تھین اُسکا اثر پڑتا تھا اور اُسنے آخر وقت تک اپنا واجبی اثر جو اپنے بھائیون پر قائم رکھا اُسکی وہ کبھی شاکی نہین ہوئی وہ کل خاندان کی مشیر اور رہنما تھی - اُسکی مرضی قانون کا اثر رکھتی تھی اور اسکا سبب کچھ یہ نتھا کہ اُسکے مزاج مین ضد ہو بلکہ باعث یہ تھا کہ اُسکے مزاج مین خود مطلبی نتھی - جسطرح قدیم زمانے مین لوگ اہیتھوفل سے غیب کی باتین دریافت کرنے آتے تھے اسیطرح اُسکے مستقل مزاج بھائی اُسکی صلاح لینے آیا کرتے تھے چنانچہ اُسکے بھائیون کے اطوار زیادہ تر اُسیکے درست کیے ہوے تھے جیساکہ مین آگے چلکر بیان کرونگا - جب بھائی بہن سے گفتگو کرنے لگتے تھے تو اُسوقت اُنکی سختی اور درشتی سب جاتی رہتی تھی - اُسکے وقت وفات تک اُسکے بھائی ہمیشہ اپنی ہر ایک مشکل بیان کرتے رہے اُسکے ہر رنج و راحت مین شریک رہے اور برابر شفقت اور کشادہ دلی کے ساتھ اُس سے خط کتابت کرتے رہے - سَر ہنری لارنس کا جو خیال اُسکی طرف اور اُسکا جو خیال سر ہنری لارنس کیطرف تھا وہ اُن لوگون پر مخفی نہین ہے جنھون نے دونون کی باہمی تحریرات کو پڑھا ہے - سر ہربرٹ اِڈورڈس نے ان تحریرات کا اکثر حوالہ دیا ہے - اسیطرح جان لارنس نے بھی باوصف عدیم الفرصتی اور کثیر الاشتغالی ہمیشہ بہن سے خط کتابت جاری رکھی اور جان لارنس ص۱۳
کا جو خیال بہن کے بارے مین تھا وہ اس بات سے بخوبی ظاہر ہے کہ جب اُنھون نے بہن کے انتقال کی خبر سنی تو جوش غم مین آکر کہنے لگے کہ اگر مین جانتا کہ اب بہن مجھکو پھر دیکھنے کو نہ ملیگی تو مین ہرگز ویسرائے ہوکر ہندوستان نجاتا - بھائی بہن کے درمیان جو خط کتابت ہوئی تھی اُسکو دونون نے بڑی حفاظت سے تبرک کیطرح رکھ چھوڑا تھا اور جب جان لارنس ہندوستان سے وطن کو واپس آئے تو دیدہ ودانستہ اُن چٹھیون کو نیست ونابود کر ڈالا -

اُنھون نے اِن چٹھیون کی اشاعت مین عذر کیا اور ظاہر ہے کہ اس طرح کی خانگی چٹھیون کی اشاعت کوئی شخص قبول نکریگا لیکن راقم سوانح عمری ہذا کو اس سے جسقدر نقصان پہونچا ہو وہ تھوڑا ہے کیونکہ اُسکا قصد تھا کہ اس بارے مین جو مصالح اُسکو مل سکے اُس کے ذریعہ سے لارڈ لارنس کے باطنی اوصاف اور حلیمانہ صفتون کے حق مین زیادہ

انصاف کرے۔ وہ چھٹیان جو مجھکو کسی نہ کسی طرح دستیاب ہوئی ہین اُنسے بیشک یہ باتین ثابت ہوتی ہین۔ مین پھر کہتا ہون کہ اُن چھٹیون کے ضائع ہونے سے مصنف سوانح عمری ہذا کا بڑا نقصان ہوا لیکن ایک بڑی دقت سے البتہ چھٹکارا ملا اور وہ یہ ہے کہ یہ تمام چھٹیان ایسی نایاب اور بیمثال ہونگی کہ اُن مین سے ایک کو شایع کرتے اور دوسرے کو چھوڑتے مجھسے بن نہ پڑتا
الغرض خاندان لارنس کی عام کیفیت اور اُسکے رہنے کے مکان کی حالت یہ تھی۔ کہ وہ ایک چلتا پھرتا گھر تھا جو ۱۸۰۹ء سے ۱۸۱۲ء تک رچمنڈ۔ ۱۸۱۲ء سے ۱۸۱۴ء تک گرنزی ۱۸۱۵ء سے کرنیل کی وفات تک آسٹنڈ اور کلفٹن رہا۔ الگزینڈر لارنس کے ہندوستان سے انگلستان واپس آنیکے بعد یہی جگہین صدر مقام خاندان رہین۔ پہلے پہل ۱۸۱۳ء مین اس خاندان کے لوگون مین تفرقہ پڑا۔ الگزینڈر جارج اور ہنری یہ تینون بڑے بیٹے مقام گرنزی لنڈن ڈیری کے فری گرامر اسکول کو بھیجے گئے۔ یہ مدرسہ سنیٹ آگسٹین گرجا گھر کے متصل مشہور ہیڈن فورٹرس کی چار دیواری کے اندر واقع ہے اور اُنکے ماموں پادری ناکس اُس زمانہ مین اُسکے مہتمم تھے۔ اُسوقت یہ مدرسہ ایک انقلابی حالت مین تھا کیونکہ دوسرے برس اُسکے متولیون نے ایک ایسی نظیر قائم کی کہ آج تک لنڈن کے بڑے اسکولون کے مہتمم اُسکی تقلید شروع کرتے جاتے ہین اُنھون نے اختیار دیا کہ مدرسہ مذکور شہر کے اندر سے منتقل کیا جائے اور ڈاکٹر ولیم ناکس کی مساعی جمیلہ سے جو اُسوقت ڈیری کے بشپ تھے ص ۱۱
اُنھون نے یہ مدرسہ ایک نہایت ہی عمدہ مقام پر از سر نو قائم کرایا۔

یہ جگہ جو اسکول کے لیے منتخب کی گئی تھی ایک پہاڑی پر واقع تھی جہان سے مذکورۂ بالا تاریخی قلعہ اور دریاے فوائل کے ڈھالو کنارے اور اُسکے اُس پار کے خوش سواد گانون صاف دکھائی دیتے تھے۔ اس دریا کا پاٹ بہت چوڑا تھا اور اُسی کے اعتبار سے اس مدرسہ کا نام فوائل کالج رکھا گیا۔ جو لڑکے یہان تعلیم پاتے تھے اُنکی اعلی طبعی گرمی اور تاریخی ذوق کے اُبھارنے کو یہ جگہ بہت ہی موزون تھی۔ لیکن سب سے زیادہ بوڑھے کرنیل کو یہان اپنے لڑکون کے بھیجنے کی اسوجہ سے رغبت ہوئی کہ ہیڈ ماسٹر یعنے افسر مدرس اُنکے عزیز ہین اور اسوجہ سے لڑکے سال بھر وہین رہسکینگے یعنے یہ کہ اُنکو کبھی تعطیلون مین چھٹی نہ ملا کریگی۔ جب تک وہ وہان رہے میرے نزدیک اُسوقت تک گورنسی سے لنڈن ڈیری کے آنے جانے مین کبھی اُنکا وقت یا روپیہ بیکار صرف نہین ہوا۔

خیر اب ہم ان تینون بڑے بھائیون کا ذکر چھوڑکر اُنکے چھوٹے بھائی کا ذکر کرتے ہین کہ اس زمانہ مین اُنکی کیا حالت رہی۔ اُنکے بارے مین ایک یا دو حقیقتین بطور یادگار باقی ہین۔ اُنکی بہن لیٹیشیا بیان کیا کرتی تھین کہ میرے دل مین اُنکی طرف سے پہلے پہل مادرانہ محبت اُس روز سے پیدا ہونے لگی جب مین نے ایک دن اُنکو زار زار روتے دیکھا اور وجہ دریافت کی تو یہ معلوم ہوا کہ کسی طرح سے ایک چنگاری اُنکی ٹوپی کے تسمہ اور گال کے درمیان آگئی تھی اُنکا سن اُسوقت بہت چھوٹا تھا اور بچپن کی ٹوپی پہنے تھے اس چنگاری سے اُنکے رخسار پر داغ ہوگیا تھا اور اُسکا نشان اُنکی تمام عمر نہ گیا۔
ایک اور افسوسناک واقعہ اُس مصیبت کی مماثلت سے جو بڑھاپے مین اُنپر پڑی تھی اس مقام پر قابل بیان ہے کیونکہ

ہُوبہُو وہی سانحہ تھا جو سن شیب مین اُنپر گذرنیوالا تھا۔ جب وہ پانچ برس کے تھے تو ایک مرتبہ بڑی شدت سے اُنکو آشوب چشم کا عارضہ ہوا جس سے سال بھر تک اُنکو ایک تاریک کمرہ مین مقید رہنا پڑا۔ وہ کوچ پر لیٹے رہتے تھے اور اپنا ہاتھ اپنی بہن یا دایہ پر رکھے رہتے تھے جو زور زور سے اخبار خواہ کتابین اُنکو پڑھ پڑھ کر سنایا کرتی تھین۔ اس زمانہ مین ان لوگون نے اُنکی جو خبر گیری کی تھی اُسی سے وہ اپنے آخری ایام مین دونون کے معتقد رہے اور کہا کرتے تھے کہ گو یہ کسی وقت اور کسی مقام مین ہون مگر مین اُنکے ہاتھون کو چھو کر پہچان لونگا۔ اُنکو اپنے بچپنے کی باتون مین بعض حالات اُس مشہور زمانہ کے بھی یاد تھے جب واٹرلو مین تین دن تک لڑائی رہی تھی اور چارون طرف گولون کی آواز گرجتی تھی۔ اُنکے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی سوانح عمری کا ایک حصہ مجھکو ملگیا ہے جسمین اُنھون نے بیان کیا ہے کہ چونکہ بڑے بھائیون کے مکان پر نہ رہنے سے مجھکو باپ کی صحبت کا موقع زیادہ تھا اسواسطے جب کبھی وہ سیر کرنے جاتے تھے تو مین بھی اُنکے ساتھ ہولیا کرتا تھا اور اُن عبرت انگیز لڑائیون کے حالات سُنا کرتا تھا جن مین اُنھون نے انتہاے مرتبہ کی اولوالعزمیان ظاہر کی تھین اور اُنکا کچھ صلہ نہ پایا تھا۔ شائد اس حرمان زدہ کار آزمودہ سپاہی کے دل مین یہ خیال نگذرا ہوگا کہ انھین قصّون سے لڑکون کے دل مین وہ فوجی امیدین اور ولولے پیدا ہوجائینگے جو کسیطرح رفع نہو سکینگے۔ کیونکہ اُسنے اپنی مایوسی کی حالت مین ٹھان لیا تھا کہ اگر میرا قابو چل سکا تو مین اپنے کسی بیٹے کو اُس صیغہ کی ملازمت مین نہ آنے دونگا جسکا صلہ مجھکو اچھا نہین ملا۔

جان لارنس کے ابتدائی ایام کا ایک واقعہ جو اُسکی دلپسند دایہ مسماۃ مارگرٹ سے تعلق رکھتا ہے مین اس مقام پر اُنکی چھوٹی بیٹی مسماۃ ماڈ کی زبانی اور قریب قریب اُنھین کی عبارت مین بیان کرتا ہون۔ وہ بہت شوق سے اس قصّہ کو بیان کیا کرتے تھے اور ایسے لوگ شاذ ہی ہونگے جنھون نے **لارڈ لارنس** کے مُنھ سے کوئی قصّہ سُنا ہو اور اُسکو فراموش کر گئے ہون۔ **جان لارنس** کہتے ہین کہ۔

جب مین چار پانچ برس کا تھا اور اپنے والدین کے ساتھ مقام آسٹنڈ مین رہتا تھا تو ایک روز میری دایہ مارگرٹ اُس دنکا کھانا پینا خریدنے کے لیے بازار کو بھیجی گئی اُسکو پانچ پونڈ کا نوٹ دیا گیا تھا کہ جو سودا درکار ہو وہ خرید کرے اور باقی نقد پھیرتی لائے جب مین نے سُنا کہ میری دایہ بازار کو جاتی ہے تو مین اُسی وقت دوڑا ہوا اپنی مان کے پاس گیا اور اُنسے اجازت مانگی کہ اگر آپ کہین تو مین بھی دایہ کے ساتھ بازار جاؤن اُسکے ساتھ جانیکا مجھکو بڑا شوق رہتا تھا کیونکہ وہ مجھسے ہمیشہ طرح طرح کے قصّے جادوگرون کے بیان کیا کرتی تھی اسوجہ سے مین اُسکے پہلو مین چلتا تھا اور وہ راستہ بھر مجھکو محظوظ کرتی گئی جب ہم بازار مین پہونچے تو اُسنے بہت سی چیزین خریدکین ایک جگہ دو چڑیان ایک جگہ ترکاری خریدی ایک مقام پر روٹی یا آٹا اور دوسری جگہ اور ضروریات کی چیزین مول لین۔ اب سُنیئے کہ اگرچہ مارگرٹ روز یہان آیا کرتی تھی اور سب لوگ اُسکو اچھی طرح سے جانتے تھے لیکن اسقدر روپیہ لیکر پہلے کبھی وہ نہین آئی تھی۔ اس سے شبہہ پیدا ہوا نوٹ کا روپیہ کسی نے

ندیا اور اکثر لوگون کو خیال ہوا کہ دال مین کچھ کالا ہے آخر کار اس کا ایک ہنگامہ مچ گیا دوکاندارون نے اُسکو متہم کرنا شروع کر دیا اور وہ یہی کہتی رہی کہ مین بیقصور ہون - انجام کار یہ راے قرار پائی کہ اسکو مجسٹریٹ کے پاس لیجائین اور وہان اُسکا اظہار لیا جاوے - جب لوگ اُسکو مجسٹریٹ کے اجلاس مین لیگئے تو اُسنے سوال کیا کہ تم کون ہو اور تمھارے مالک کا نام اور تمھارا پیشہ کیا ہے وہ بالکل حواس باختہ اور خائف ہوگئی اور ایک بات بھی اُس سے نہ کہی گئی اتنا تو اُسنے کہا کہ مین کرنل لارنس کی نوکر ہون اور اُنکا یہ چھوٹا لڑکا میرے ساتھ ہے مگر سواے اِسکے اور کچھ نکہا گیا - جب مین نے اپنا نام سُنا تو اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ مجھ سے کچھ کیون نہین پوچھا جاتا ہے حالانکہ سب کے پہلے مجھ ہی سے سوال کرنا تھا مین سوچا کہ اب تک جو مین مارگرٹ کے پیچھے کھڑا رہا تو اسکا موقع نہین تھا اور اب مجھکو آگے بڑھکر گفتگو کرنا چاہیے چنانچہ مین آگے بڑھا اور جسقدر میرے گلے مین سکت تھی اُس قدر زور سے چلاکر یہ کہنا شروع کیا کہ "صاحب یہ کیا بات ہے - یہ تو ہماری پُرانی دایہ مارگرٹ ہے یہ نہایت ہی نیکبخت عورت ہے - اور جو کچھ وہ کہتی ہے سب سچ کہتی ہے مین اُسکے ساتھ بازار مین کھانے کی چیزین خریدنے آیا تھا اور یہ نوٹ اُسکو ابا جان نے دیا ہے - مین سمجھتا ہون کہ اگر تم اُسکو چھوڑ دوگے تو تم بہت واجبی بات کروگے کیونکہ میرے ابا جان خوب جانتے ہین کہ مین جو کچھ کہتا ہون سب سچ کہتا ہون" اب مجسٹریٹ کو صاف صاف معلوم ہوگیا کہ یہ معاملہ بالکل صاف تھا اس سبب سے اُسنے کچھ تعرض نکیا اور ہمکو آشتی کے ساتھ گھر جانیکی اجازت دی جب ہم وہانسے چلنے لگے تو مجسٹریٹ نے مجھسے کہا کہ "شاباش میان صاحبزادے شاباش تمنے اپنی دایہ کی خوب ہی وکالت کی" مجھکو اِس بات پر بہت ہی فخر و ناز ہوا اور مارگرٹ کے ساتھ یہ سوچتا ہوا مکان کی طرف واپس چلا کہ مین بھی بڑا جلیل القدر شخص ہون مارگرٹ میری خبرگیری کر چکی اب مین خود اُسکی خبرگیری کرونگا -

سنہ ۱۸۱۶ء مین جب یہ تینون بھائی فوائل کالج سے واپس آئے تو جان لارنس کو پہلے پہل اپنے بھائی ہنری کی صحبت نصیب ہوتی یہ بھائی وہ تھا جسکے سوانح اور خصائل ایک دوسرے سے نہایت متحد تھے اور اُسپر بھی اُسکی اور جان لارنس کی باتون مین زمین و آسمان کا فرق تھا - یہ دونون بھائی کِرِیْن کالج واقع برِسْٹل کو مسٹر گِف کے اسکول مین پڑھنے کے لیئے بھیجے گئے جو دن کے پڑھنے کا مدرسہ تھا اور جان جو بقول خود ایک "آٹھ برس کے چھوکرے" تھے اپنے بھائی ہنری کے ساتھ جو اُس زمانہ مین ایک تیرہ برس کا لحیم شحیم لڑکا تھا اُس پہاڑی سے جو کلِفْٹَن اور برِسْٹل کے درمیان واقع ہے دن بھر مین چار بار آیا جایا کرتے تھے - جان لارنس کی بہن کو یاد ہے کہ جب وہ دن بھر کی محنت کرنے اور اتنی دور جانے آنے کے بعد تھکے ماندے آتے تھے تو رات کیوقت آتش خانہ کے قالین پر پانون پھیلا کر لیٹ جاتے تھے اور دوسرے دن کا سبق یاد کرتے تھے - اس طالبعلمی کے زمانہ کا ایک قصہ سر ہربرٹ اسٹوارٹ کے حوالہ پر خاص جان لارنس کی عبارت مین منقول ہوچکا ہے - لیکن چونکہ یہ حالات نہایت مستند ذریعہ سے دریافت ہوے ہین اسواسطے اُسی کے متعلق پھر ہم ایک واقعہ بیان کرتے ہین -

مجھکو یاد ہے کہ جب ہم دونون آدمی برسٹل کے اسکول مین تھے تو اُسوقت اسکول کا چپراسی اُو فلاہارٹی نام ایک غریب آیرشمین تھا اُسنے ہیڈماسٹر کا کوئی قصور کیا تھا جسپر ماسٹر موصوف نے تمام لڑکون کو بلایا اور میز پر کھڑے ہوکر ایک طول طویل تقریر کی اور اُسمین اُو فلاہارٹی کی نسبت بیان کیا کہ یہ میری آستین کا سانپ ہے اور بعض لڑکون کی نسبت جنھون نے او فلاہارٹی کی شرکت کی تھی کہا کہ وہ بمنزلہ قاتل کے ہین جنھون نے میرے گہرے زخم لگائے۔ اُس زمانہ مین میری عمر صرف آٹھ برس کی تھی یہ باتین کچھ میری سمجھ مین نہ آئین لیکن جب مین ہنری کے ساتھ جنکی عمر اُسوقت چودہ برس کی تھی گھر کو جانے لگا تب مین نے اُنکی طرف خطاب کرکے کہا کہ یہ قاتل کون ہے جسنے ہمارے ماسٹر صاحب کے زخم لگائے ہین۔ ص۱۱

ہنری نے بہت ہی آہستہ کہا کہ "وہ قاتل مین ہون"۔ اس خاص جھگڑے کی بابت مجھکو خوب یاد ہے کہ ایک روز ہنری کو بہت تڑکے بیدار ہوتے دیکھکر (کیونکہ ہم دونون بھائی ایک ہی کمرہ مین سوتے تھے) مین نے پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو۔ اُنھون نے جواب دیا کہ برانڈن ہل کو ٹامس سے لڑنے جاتا ہون۔ اور یہ ٹامس وہ تھا جسنے اسکول کے سارے لڑکون کو تنگ کر رکھا تھا۔ مین نے پوچھا مین بھی تمہارے ساتھ چلون۔ اُسنے کہا کہ تمہارا دل چاہے تو چلو۔ مین نے پوچھا تمہارا الکی کون ہے۔ ہنری نے جواب دیا کہ اگر تم چاہو تو تمھین بنو۔ الغرض ہم لوگ برانڈن ہل کو ٹامس سے مقابلہ کرنے گئے مگر ٹامس اُس اکھاڑے پر جہان کی بدابدی ہوئی تھی نہ آیا اور اس سبب سے ہم فتح کی جھنڈی اوڑاتے ہوے واپس چلے آئے اور ٹامس کو اسکول مین ہاری ماننا پڑی۔ پیدایش کے اعتبار سے تو ہنری ایک بڑا قوی ہیکل جوان تھا مگر ظاہر الملک برہما کے بخار نے اُسکو چور کر ڈالا اور وہان سے واپس آنیکے بعد وہ عمر بھر لاغر اندام اور ضعیف ہی رہا۔

ایسے اسکول مین نرمی کا برتاؤ ممکن نہین ہے اور شاید قمچی بہترین آلۂ نصیحت ہے۔ بہرکیف اسکے برسون کے بعد ایک شخص نے لارڈ لارنس سے جب پوچھا کہ کیا آپ کے اسکول مین قمچی کا استعمال بہت ہوتا تھا تو اُنھون نے کہا اور مجملاً کہا (اور مین نے بہت تلاش و تجسس سے اس بات کو بخوبی دریافت کر لیا ہے کہ جس مدرسہ کا یہ ذکر ہے وہ فوائل یار اگزال تھا بلکہ کالج گرین تھا) کہ "مجھپر اسکول مین روز مار پڑتی تھی ایک روز بچ گیا تھا تو دوہری مار پڑی" اب اُس اسکول مین اُنکے جانیکا وقت آیا جہان نرمی کا برتاؤ تھا اور ۱۸۲۳ء مین جب اُنکی عمر بارہ برس کی تھی تو فوائل کالج مین اپنے ماموں کے سپرد ہوئے۔ اس اسکول کو گذشتہ دو سو برس سے شمالی ایرلینڈ کے ساتھ وہی مناسبت ہوتی چلی آئی تھی جو اوکسفرڈ اسکول کو دو سو برس تک ڈیون شائر اور کارنوال سے رہی یعنے تعلیم تو ہوتی تھی مگر اُس گرد و نواح کے جیسے رئوسازادے تھے اُنکے موافق اعلیٰ درجہ کی تعلیم نہ تھی اور اگر مندرجۂ بالا بیان کے مطابق تصور کیا جائے کہ خاندان لارنس کے لڑکون کے حوصلے اسی اسکول سے بڑھے تو دیکھنا چاہیے کہ اُس زمانہ کے لڑکون کی ترقیان دیکھکر اس زمانہ کے لڑکون مین بھی وہی جوش پیدا ہونا چاہیے۔ جب سے السٹر کی آبادی ہونے لگی اُسی زمانہ سے برابر اِس

اسکول سے نامی گرامی طلبا نکلنے لگے۔ اور غالبًا اتنے بڑے اسکول کے برابر اُس زمانہ کا کوئی اسکول ایسا نہو گا جو اس ص۱۸
بات کے لیے مشہور ہو کہ اُس زمانہ مین فوایل کالج کے برابر اُس اسکول سے نامی گرامی طلبا تیار ہو کر نکلے ہون۔ اُنہین
سر جارج لارنس شیر دل اور بہادر قیدی افاغنہ وسکھ سر ہنری لارنس سر جان لارنس اور سر رابرٹ منٹگمری ایسے لوگ
تیار ہو کر نکلے تھے۔ یہ بھی ایک عجیب اتفاق کی بات ہے کہ سر جان لارنس اور سر ہنری لارنس اور منٹگمری نے ایک ساتھ
پنجاب کی فرمانروائی کی اور اُن بہادرون کی جدوجہد مین جنھون نے ہماری سلطنت ہندوستان کو بچا لیا ایک دل اور
ایک زبان ہو کر کارہاے نمایان انجام کیے۔

جان لارنس کے مرنے کے بعد اُنکے چند ہم مکتبون سے جو زندہ باقی رہگئے تھے بہت خبرداری کے
ساتھ مین نے استفسار حال کیا لیکن اُنکے بیان سے مجھکو یہ دریافت نہو سکا کہ اسوقت تک بھی جب انکی ساری کارگزاری
ختم ہو چکی اور اُنکے حالات پر از ابتدا تا انتہا لحاظ کرنیکا موقع حاصل ہے اُنکے نزدیک وہ کبھی ہونہار پائے گئے ہون یا وہ
یہ سمجھتے ہون کہ اُس زمانہ مین پائے جاتے تھے اُنکی موجودہ کیفیت سے اُنکی آیندہ حالت کبھی معلوم ہی نہین ہوئی رابرٹ منٹگمری
اُنکی طالبعلمی کے زمانہ مین اور اُس زمانہ کے بعد اور جنوبی کنسنگٹن مین بھی اُنکے جانی دوست اور رفیق رہے اُنکو صرف
یہ یاد آتا ہے کہ ”وہ ثابت قدم اور تندمزاج شخص تھے اور جب ہم دونون آدمی ساتھ ساتھ ٹہلنے جاتے تھے تو وہ مجھسے محاصرون
اور لڑائیون کے بڑے بڑے قصے بیان کیا کرتے تھے“۔ **جان لارنس** خود کہا کرتے تھے کہ مین نے اپنے لڑکپن
اور جوانی مین غیر مسلسل طور پر بہتیری تواریخین اور سوانح عمریان پڑھ ڈالین۔ اور چونکہ وہ عمر بھر ایک کارباری شخص رہے
اسلیے اُنکو اسی قسم کی تعلیم ہوئی اور اسی کے وہ طلبگار تھے۔ جب سے اُنھون نے ہندوستان مین قدم رکھا اسوقت سے
اُنکو دم بھر کی فرصت نہین ملی جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے لیے درکار ہے۔ ساری عمر کام ہی کرنے مین بسر ہوئی اس کے
اعتبار سے اُنکی تاریخ دانی قابل داد ہے۔ زمانہ سابق وحال کے نامی گرامی جنرلون نے جو جو معرکہ آرائیان کی تھین یہ
اُن سب کے حالات سے واقف تھے۔ اور زبردست منطقیون اور اصل واقف کارون کی طرح اُنپر بحث کر سکتے تھے
مجھکو خوب یاد ہے کہ اپنی وفات کے چند روز پیشتر باتون باتون تاریخ قدیم کے ایک زمانہ یعنے ہنی بال کی لڑائیون کا جسکا
مین نے اُس زمانہ مین مطالعہ شروع کیا تھا ایک مرتبہ جو ذکر آیا تو اُنھون نے اُسکے لیے مفصل حالات بیان کیے کہ مین دنگ
ہو گیا۔ پلوٹارک کی سوانح عمری اسکول اور گھر پر ہمیشہ اُنکے ہاتھ مین رہتی تھی۔ اور اپنے آخری زمانہ مین وہ کچھ ظرافت اور
متانت سے کہا کرتے تھے کہ جب مجھکو کسی اہم معاملہ مین کوئی شک ہوتا تھا تو مین اس کتاب کی ورق گردانی کرتا تھا تا آنکہ میرے
مطلب کا کوئی فقرہ اُسمین نکل آتا تھا اور سوانح عمری پلوٹارک کی اس مشورت سے دو ایک مرتبہ میری وہ کار برآری ہوئی ہے جسطرح قرن وسطیٰ ص۱۹
کے طلبا ورجیلیا نایا اس زمانہ کے ناخواندہ عیسائی انجیل مین فال نکالتے ہین۔ لیکن مین یہ اپنے ذاتی قیاس سے کہتا ہون۔
بہرحال اُس طالبعلم کے لیے جو تاریخ کا شوق یا فن سپاہگری کا ذوق رکھتا ہو گا لنڈن ڈیری اور اطراف

لنڈن ڈیری کیا ہی عمدہ شئ کی جگہ ہوگی قدیم زمانہ کی نفیس کلورن توپون کے درمیان جن مین گولون کے صرف ہوجانیکے بعد سیسہ کی منڈھی ہوتی اینٹین غنیم پر چلائی گئی تھین اس تاریخی شہر کی فصیلون پر گھومنا اُس کیتھیڈرل کی جو محاصرہ کی پرانی یادگارون اور نشانون سے معمور تھا سیر کرنا اُس کے برج پر جہان سے سنتری لوگ دریاے فواَئل کیطرف جھانک جھانک کر اُن جہازون کے بادبانون کو دیکھتے تھے جن پر معہودہ رسد آنیوالی تھی اور جو آئی بھی تو ایسے وقت آئی کہ اُنکی نگاہ سے پھر غائب ہوگئی چڑھنا پھر کشتی کے ذریعہ سے اُس مقام پر جانا جہان جہاز "مَوَنٹ جاے" اور "فِینِکس" آخر کو بڑی مشکلون سے راستہ نکال کر اُن فاقہ زدہ سپاہیون کے لیے غذا لے آئے جو لڑکھڑاتے ہوے بھی آگے نہ بڑھ سکتے تھے کہ اپنی خشکیدہ انگلیون سے کھانیکو تھام سکین اُس منبر پر کھڑا ہونا جہان خوشامدی بشپ اِزِکیَل ہاپکِنس وعظ کہتا تھا کہ حکام وقت کی اطاعت فرض ہے اور جارج واکر وطن دوست بہادر گرج گرج کر کہتا تھا کہ ہم مرتے دم تک اطاعت نہ قبول کرینگے اُس پھاٹک سے جس کو لنڈی نامے دغاباز نے کھول دیا تھا گذرنا اور اُس مقام کو جہان سے جوڈس کی طرح اندھیرے مین وہ دیوار کے اندر چلا گیا تھا اور آخر کو گرفتار ہوا جانا اور پھر اُن کارآموز لڑکون کا شریک ہونا جو پریم نامے مشہور تہوار مین مصروف تھے اور اپنی قوم اور فرقہ کے شیطان کی تصویر اب تک لٹکائے ہوے تھے الغرض ان سب باتون کو دیکھکر بالکل بے ذوق لڑکون کو بھی اسکول مین تاریخی جوش پیدا ہوتا ہوگا بلکہ آجتک اُس گرد و نواح کے سنجیدہ مزاج پیور ٹین لوگون کے دلون مین بھی وحشیانہ جوش خروج کرتا ہے۔

طلباے فواَئل کالج کا کھیل تماشا بھی قرب وجوار کی پرجوش کیفیتون کے اعتبار سے اولوالعزمی اور ولولہ کا باعث ہوتا تھا۔ اسکول مین قریب قریب سَو لڑکے تھے۔ جو طلبا شب و روز اسکول ہی مین رہتے تھے وہ خاصکر کے اطراف کے پادریون اور شریفون کے بیٹے تھے اور دن کے پڑھنے والے طالبعلم اصل باشندگان شہر ڈیری کے لڑکے تھے۔ ان رات دن اور صرف دن کے حاضر رہنے والون مین اکثر لڑکے خود بہت امتیاز رکھتے تھے چنانچہ فواَئل کی اُس نقلی جنگ سے بخوبی ثابت ہے جو کبھی دونون فریقون کے ایک ایک آدمی اور کبھی اُنکے مجموعی ص
گروہون کے درمیان ہوا کرتی تھی۔

اِن ہومَر کی سی لڑائیون کا ایک احوال مین اس مقام پر ڈاکٹر کینیڈی کی عبارت مین بیان کرتا ہون جو جان لارنس کے ہمعصر اور نسبتی بھائی تھے اور وہ بھی ان لڑائیون مین شریک ہوتے تھے جیسا کہ آگے کے بیان سے ظاہر ہوگا اُن لڑکون نے جو روز و شب اسکول مین رہا کرتے تھے مدرسہ کے پیچھے کھیت مین ایک ٹیلہ پر سخت مٹی کا ایک قلعہ بنایا تھا اس مین قاعدہ کے ساتھ رات دن پہرے کے سپاہی مقرر ہوا کرتے تھے رات کی کارروائیان کئی ایک باتون کے اعتبار سے خطرناک تھین کیونکہ بدلی کے وقت جو لڑکے سپاہیون کے طور پر جاتے تھے اُنکو اسکول کی کھڑکیون سے رینگ کر باہر نکلنا پڑتا تھا تاکہ اُنکے ماسٹرون کو اُنکے جانیکی اطلاع ہونے پائے اور دن والے طلبا بعض

اوقات آدھی رات کو سب کے سب یکبارگی خواب سے بیدار ہوکر ڈربری سے حملہ کرنیکے لیے کوچ کرتے تھے ڈاکٹر گینیڈی بیان کرتے ہین کہ۔

رات کو مہتاب کی روشنی اور تارون کی چمک مین غنیم کے بڑے بڑے خوفناک حملے ہوتے تھے اور ادھر سے ہم اپنے قلعہ کے بچانے مین جان لڑا لڑا کر کوششین کرتے تھے مگر اتنا غنیمت تھا کہ آلات حرب کے بدلے لاٹھیون کا استعمال نہین ہوتا تھا بلکہ گوبھی کی پیڑی سے کام لیا جاتا تھا جسکو ہم لوگ "کیل رنٹ" کہتے تھے۔ اگر کوئی طاقتور آدمی پتلے کنارہ کی طرف سے پکڑ کر اور ہاتھ گھوما کر مارتا تو یہ بھی لاٹھی کے برابر کام دیسکتی تھی۔ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ لوگون کے زخم زیادہ نہین لگتے تھے یا زخمیون کی فہرست طول طویل نہین ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ کی لڑائی مین کچھ دنون تک میرا ہی کام بند ہوگیا تھا بلکہ اصل تو یہ ہے کہ قریب قریب میرا کام تمام ہی ہوگیا تھا۔ ایک مرتبہ کی مشہور لڑائی مین ہم اپنے ساتھیون سمیت قلعہ سے دھاوا کرنے نکلے۔ بوقت بازگشت ہماری راہ بند ہوگئی اور مجھکو دو شخصون سے جنکے مین کاندھے تک تھا دست بدست جنگ کرنا پڑی مین موقع دیکھکر ایک اونچی آڑ کے پیچھے کے سرے پر چڑھگیا جس سے مجھکو بہت اچھا موقع ملگیا لیکن میری پشت کی جانب سڑک تھی اور جس مقام پر مین کھڑا تھا وہان سے نیچے تک بخط مستقیم بارہ فیٹ کی پستی تھی۔ انھون نے للکار کر کہا کہ خبردار ہتیار ڈالدے مین نے اس کے جواب مین اپنی گوبھی کی پیڑی حملہ آورون کے سر پر پھٹکارنا شروع کی۔ ایک شخص پر مین نے جب وار کیا تو اُسکے اور ساتھی مجھکو میرے پہرے کے مقام سے اور آگے نکال لیگئے اور میری ٹانگون پر ایک ایسی ضرب لگائی جس سے مین سر کے بل سڑک پر آرہا اسوقت تک مین نے یہ کثرت نہین سیکھی تھی کہ اپنے کو سر کے بل نہ گرنے دیتا بلکہ اپنے بازوون کو آڑ کر دیتا اور اس سبب سے میرا سر ہی پہلے زمین سے جا کر ٹکرایا خوش قسمتی سے اُسکو کچھ زیادہ صدمہ نہین پہونچا اور میری گردن بھی ٹوٹتے ٹوٹتے بچ گئی۔ چنانچہ جب مجھکو آرام ہوا تو میرے حملہ آور نے کہا کہ تمھاری گردن آج تو بچگئی مگر آیندہ کے لیے ہشیار رہنا۔ مین بچ تو گیا مگر میرے دماغ کو سخت صدمہ پہونچا۔

الغرض لارنسون کے وقت کے کھیل اور تماشے جن سے بہادری اور جسمانی قوت کو ترقی ہوتی تھی یہ تھے اس قصہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس زمانہ کے طالبعلمون مین کسقدر صحرائیت پائی جاتی تھی جسکا اب کہین نام ونشان نہین ہے اور مین نے جو بیان کیا تھا کہ جان لارنس مین انگلش اور آیرش دونون قومون کی صفتین تھین اُسکی تمثیل بھی اس واقعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ جب وہ پہلے پہل کلفٹن کے انگلش اسکول مین پڑھنے گئے تو اُنکے ہم مکتبون نے اُنکا نام "پیڈی" (آیرلینڈ کے عام باشندون کی کنیت) رکھا اور آیرش شخص سمجھ کر بہتیری لاتین مارین۔ اور جسوقت وہ آیرش اسکول مین پڑھنے کے لیے بھیجے گئے تو وہان کے طالبعلمون نے "انگلش جان" اُنکا نام رکھا اور یہان انگلشمین ہونیکی وجہ سے اور بھی زیادہ لاتین کھائین۔ ص ۱۲

فوائل کالج کے طرز تعلیم کا حال ہم نتائج اور اُن باتون سے جو اُن دونون بھائیون نے ببیل تذکرہ اپنے

آخری ایام مین بیان سنئے ہین دریافت کرسکتے ہین۔ یہ تو بہت قرین قیاس ہے کہ وہان اول درجہ کی تعلیم نہ تھی چنانچہ سرہنری لارنس نے بیان کیا ہے کہ "میری تعلیم تو صرف لاتین تھین سوائے اُنکے اور مجھکو کچھ نہین سکھایا گیا لیکن لڑکے اکثر اپنے قصوردن کو اگر کلاً نہین تو جزءً ضرور اپنے نزدیک کمال دیانت داری کے ساتھ اپنے اسکول ہی سے منسوب کرتے ہین۔ اور جان لارنس نے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی سوانح عمری کے اُس حصہ مین جو مجھکو دستیاب ہوگیا ہے اور جسکا حوالہ مین ابھی اوپر دے آیا ہون غالباً اس کیفیت کو اور بھی زیادہ انصاف کے ساتھ اسطرح پر بیان کیا ہے۔ "وہ اسکول اور کالج مین سلسلہ کے ساتھ علی الاتصال مین نے کام نہین کیا اور عمدہ تعلیم کا جو موقع مجھکو ملا تھا اُس سے فائدہ نہین اُٹھایا۔ میری تعلیم گنذہ دار رہی..... جب مین کالج (ہیلیبری) کو گیا تھا تو زبان لیٹن اور علم ریاضی مین معمولی دستگاہ رکھتا تھا اور یونانی زبان مین خام تھا لیکن غیر مسلسل طور پر مین نے بہت سی کتابین خاص کر کے تاریخین اور سوانح عمریان دیکھ ڈالی تھین اور بالعموم اپنے سن کے اعتبار سے اچھی واقفیت رکھتا تھا"

قانونی تعلیم سے مذہبی تعلیم مین زیادہ تاکید تھی۔ ہیڈ ماسٹر کی ایک نیک معمر بہن نے یہ تعلیم خاص اپنے ذمہ لی تھی اور دو دو تین تین دن کے بعد خراب لڑکے کو اپنی عبادتون مین شریک کرنے اور دعائین مانگنے کو ساتھ لیجایا کرتی تھی **جان لارنس** اور ہنری لارنس چونکہ شاگرد اور بھانجے بھی تھے اس سبب سے اُن پر دوہری توجہ رہتی تھی۔ اور سر رابرٹ منٹگمری کو خوب یاد ہے جسطرح وہ دونون اپنی خالہ کے کمرہ کے قریب سے دبے پانون نکلکر چلے جاتے تھے کہ کسی ڈھب سے بچ جائین مگر اس امر مین اکثر اُنکو ناکامی ہوتی تھی کیونکہ یہ ہوشیار خالہ اُنکی تاک رکھتی تھی اور اچانک دروازہ کھولکر اپنی وعظ سنانے کے لیے اُنکو پکڑ لیجاتی تھی۔ ایام تعطیل مین وہ سبکو زبردستی ایک جگہ جمع کرکے جب اُنکو وعظ ونصیحت کرتی ہوگی تو معلوم نہین اُنکو یہ امر کسقدر شاق گذرتا ہوگا۔ ص ۲۲

گو **جان لارنس** مین مذہبی صلاحیت عرصہ سے موجود تھی مگر اسمین شک نہین کہ اُنکے عقائد اسیوقت سے زیادہ تر مضبوط ہونے لگے۔ اور بگمان غالب فوائل کالج ہی کے جابرانہ قاعدہ سے اُنکا مذہبی عقیدہ اس قدر پختہ ہوگیا تھا کہ وہ ہمیشہ قانع اور نفس امارہ پر قادر رہتے تھے۔ وہ مذہب کا کبھی ذکر نہین کرتے تھے اور اپنے جانی دوستون اور عزیزون سے بھی کوئی ایسی بات نہین کہتے تھے جو صراحتاً مذہبی ہوتی تھی۔ اس پر بھی ہر شخص اُنکے باطنی عقیدہ سے واقف تھا۔ بدکاری اور لامذہبی اُنسے کوسون دور رہا کرتی تھی اُنکا مذہب ایسا پاک وصاف تھا کہ عام تذکرون مین اُسکی بابت کوئی کلام نہین کرسکتا تھا۔ اُنکا مذہب گہری جڑون اور نازک شاخون کا ایک پودا تھا جسکو وہ خود چھونا گوارا نہین کرتے تھے۔ دوسرے شخص کو وہ کب ہاتھ لگانے دیتے۔ اُنکی خواہش تھی کہ یہ پودا اسطرح بڑھتا رہے اور اُسکو کوئی ہاتھ نہ لگائے۔

سنہ ۱۸۲۵ء مین **جان لارنس** فوائل کالج سے نکلکر اپنی تعلیم کے پہلے حصہ کی تکمیل کے لیے ریگزال ہال کو گئے

یہ نارتھ وِلٹ شائر مین شہر باتھ سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - طرز عمارت ملکہ الزبتھ کے وقت کے مکانون کی سی ہے اور چونکہ اُسکے اندر ایک بڑا بھاری دالان اور باہر بائین باغ اور اُسکے سوا اور بڑے بڑے باغات اُسی کے متعلق واقع تھے اس سبب سے وہان کے رہنے والون کو سیر و تفریح کی کافی جگہ تھی رابرٹ منٹگمری جو جان لارنس کے یار غار تھے اور اُنکے سوا اور دو ایک آیرشمین وہان اُنکے ہمراہ گئے - اُن ہمعصرون سے جو چند لوگ زندہ باقی رہگئے تھے اُنمین سے ایک شخص یعنی مسٹر وِلنگٹن گوئیر متعلقہ سرای لنکن سے باتین کرکے اُنکا مندرجہ ذیل حال معلوم ہوا -

جان لارنس بڑے طویل القامت شخص تھے مجھکو اُنکا تکونہ چہرہ دیکھکر بڑی حیرت معلوم ہوتی تھی - وہ جہان مزاج کے اکھڑ تھے وہان رحم دل بھی تھے اور جہان تندمزاج تھے وہان نیک سیرت بھی تھے - ہم اسکول مین بڑی تکلیف سے رہتے تھے ہمارے سونے کے کمرون مین ایسی سردی تھی کہ اگر پانی وہان رکھا جاتا تھا تو جم جاتا تھا اور ڈاکٹر صاحب کہا کرتے تھے کہ تم لوگ ایسے تندرست ہو تو کچھ تعجب نہین ہے کیونکہ ہر کمرہ مین تازہ ہوا آتی ہے یہ بات کسیقدر صحیح تھی کیونکہ ہماری کھڑکیون کے دروازے پتھر کے تھے بیچ مین ایک آہنی سلاخ آمد و رفت رُکنے کے لیے لگی تھی لارنس نے کسی ترکیب سے اُسکو ایسا ڈھیلا کر لیا کہ جب چاہا نکالا اور جب چاہا لگا دیا کسیکو اُسکی خبر ہونے پاتی اور جب رات کو گرمی زیادہ ہوتی تھی تو وہ شبخوابی کا کُرتا پہنے ہوے کھڑکی کی راہ سے نکل کے ناشپاتی کے درخت کے سہارے سے جو دیوار سے ملا ہوا لگا تھا زمین پر اُتر جاتے اور اُس جگہ ایک چشمہ جو بہتا تھا اُسمین نہاتے تھے - ص ۲۳

ہم سب لوگون مین بڑی گاڑھی دوستی تھی اور وہ ایسے محبتی آدمی تھے کہ میرا جو کام ہوتا تھا اُسکے انجام کرنے پر مستعد ہو جاتے تھے - مجھکو آشیانہ طیور سے بڑا شوق تھا چنانچہ ایک مرتبہ مین نے اُنسے اِس کی فرمایش کی کہ ہمارے آتش خانہ کے اوپر ایک ابابیل نے گھوسلا بنایا ہے اُسکو لا دیجیے - جان نے کہا اچھا مین تمکو انڈے لائے دیتا ہون اور یہ کہکر وہ گھونسلے کے پاس گئے اور آتش خانہ کے اندر سے چڑھنا شروع کیا - اُنکا جسم چوڑا اور آتش خانہ کا مُنہ تنگ تھا تھوڑی ہی دور پر جاکر معلوم ہوا کہ اندر سے چڑھنے کا راستہ نہین ہے - جان نے کہا کچھ مضائقہ نہین مین تمکو انڈے لائے دیتا ہون یہ کہکر اُسیوقت سیدھے کھڑکی پر چڑھ گئے مین اور میرے بھائی اُنکے ساتھ ساتھ کھڑکی سے نکلے اور بارہ فیٹ کی ایک اونچی دیوار پر جو مکان کے ایک کنارہ سے نکلکر آئی تھی اور دالان کے ایک طرف کی آڑ تھی چڑھکر ہمنے اُنکو اوپر اُٹھایا کہ جہانتک ممکن ہو چھت کے قریب پہونچ جائین وہ شبخوابی کا کرتا پہنے تھے پانون اور ٹانگین دونون ننگی تھین - اس سبب سے دیوار مین جس مقام پر کوئی گرفت پائی اُس کے سہارے سے وہ خود اپنے بل سے چڑھ گئے جب چھت پر پہونچے تو وہان ترچھے پتھر لگے تھے اُسپر گھٹنون کے بل چلے اور آتش خانہ کے کنارے جانے لگے لیکن اب ٹانگون مین اسقدر درد ہونے لگا کہ وہ کسیطرح برداشت نہو سکا اور چلا کر کہا کہ "اپنی ایسی تیسی مین جاتے مجھ سے تو اب جایا نجائیگا" - یہ کہکر اپنا ارادہ فسخ کیا -

رَنگِزاآل مین جو کھیل تماشے ہوا کرتے تھے وہ ڈوایل کالج سے بالکل مختلف ہوتے تھے -
یہان لڑائی اور کرِکیٹ (گوئے چوگان کا کھیل) وغیرہ بہت کم ہوتا تھا۔ گولیان پر زنرس نہین (کبڈی) اور پتنگ بازی یہ خاص کھیل تھے - جان لارنس اول دو کھیلون مین بڑے مشاق تھے اور کبڈی مین تو ہم اُن پر اسطرح وَر رہتے تھے کہ بُری دُگی ہوتی تھی - ہم لوگون کے پاس ایک بڑا بھاری پتنگ تھا جسکو ہم سب لوگ یعنی پانچ چھ لڑکے ملکر سنبھالتے تھے - پُرانے اصطبل کا جو بڑی دور تک سلسلہ چلا گیا تھا اُس کے دروازے مین ایک بڑی بھاری زنجیر لگی تھی جسکا کنارہ پکڑکر ہم مین سے کوئی شخص تھام نہین سکتا تھا- پتنگ اس زنجیر سے باندھ دیا جاتا تھا جو بعض اوقات اُسکو گھنٹون کھینچے رہتا تھا- اسکول مین جان لارنس اپنے ہم مکتبون سے جو دلی مہربانی رکھتے تھے اُس کا حال اُنکے آخری ایام مین ایک قصہ سنکر پھر میری یادداشت مین تازہ ہوگیا- سَوتھ کینٹ مین آنکی بھانجیان جس آٹون کے سپرد تھین اُسکی ایک بہن پیرِس مین بیمار پڑی اور جان لارنس کو معلوم ہوا کہ وہ نہایت بے بسی کی حالت مین ہے اور کوئی اُسکا خبرگیران نہین ہے- چنانچہ سرجان نے انگلش سفارت کے پادری کو لکھا کہ آپ اُسکو تلاش کرکے کسی ایسے مکان مین جگہ دیجیے جہان اُسکو آرام ملے اور اُسکے علاج کا معقول ترین بندوبست کردیجیے اسمین جو کچھ خرچ ہوگا وہ میرے ذمہ ہے -
رَنگِزاآل کے ایک اور ہم مکتب یعنے رِیورنڈ ایف بی اَیشلی نے جو اُوبرن واقع بکنگھم شائر کے وِکار (محلہ کے پادری) تھے آنکی بیان کی ہوئی دو چار باتین اس مقام پر قابل ذکر ہین -
ص ۲۴ رَنگِزاآل مین لارنس کے پہونچنے کے بعد ہی میرے اُنکے بڑا ربط وارتباط پیدا ہوگیا اور جسوقت ہندوستان کو جہان وہ بھی جانیوالے تھے میرا جانا قرار پایا اور یہ معلوم ہوا کہ ہم لوگون کو ایک ہی کام کرنا پڑیگا تو ہماری دوستی اور بھی مستحکم و مضبوط ہوگئی- وہ بالطبع پنبہ دہن تھے اور میری بھی یہی کیفیت تھی- چنانچہ ہم دونون آدمی باتین کم اور غور و فکر زیادہ کرتے تھے- مجکو یاد ہے کہ ایک مرتبہ وہ ناک بھون چڑھائے بڑے غصہ مین میرے پاس آئے اور مجھسے بیان کیا کہ ماسٹر نے مجھ پر کچھ فاسد گمان کیا ہے- مین حقیقت حال سے واقف تھا اور مین نے سمجھا دیا کہ تم بیشک بے قصور ہو لیکن سوائے اسکے اور کچھ نہین ہوسکتا ہے کہ تم اپنی گردن اونچی کرکے ثابت کرو کہ ایسی ناشایستہ حرکت میرے شایان نہین ہے- طالبعلمی کے زمانہ مین میرے اور اُنکے درمیان راہ و رسم کا پیدا ہوجانا بہت غنیمت تھا- اُنکے اہالیان خاندان مقام کلفٹن مین جو میرا وطن ہے آکر مقیم ہوئے اور ایام تعطیل مین ہم لوگون کا ہمیشہ ساتھ ہوتا تھا- ایک روز ہم بال بال بچگئے- اُسکی تفصیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایام تعطیل مین ہم لوگ کلفٹن کے گرم چشمون کے اُس پار دامن کوہ مین سیر کررہے تھے جب ہم سینٹ وِنسینٹ مین تھے جہان فی الحال معلق پُل بنا ہے تو ہم کو یہ مجنونانہ خیال پیدا ہوا کہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جائیں جاڑے کی فصل تھی زمین پر دو تین انچ گہری برف جمی تھی اور ہم تھوڑی دور بھی نہ چلنے پائے تھے کہ ہمارے ہاتھ ٹھٹھرنے لگے کیونکہ پہاڑ پر سیدھا چڑھنا ناممکن تھا چٹانون کو اور چٹانون کے شگافون کے اندر جو گھاس لگی ہوئی تھی اُسکو تھام تھام کر چلنا پڑتا تھا

تھوڑی دیر مین ہمارے ہاتھ بالکل بے حس ہو گئے ہمنے کوشش کی کہ پلٹ چلین مگر پلٹنا کسیطرح سے ممکن نہین تھا۔ ہم نے ایک دوسرے کے چہرے پر نظر ڈالی اور اُسکے بعد ہمت باندھکر آگے بڑھے لیکن بار بار دیکھتے جاتے تھے کہ ہمارے ہاتھون مین کوئی گرفت ہے یا نہین کیونکہ ہاتھون کے ٹھٹھرنے کی وجہ سے کوئی شے محسوس نہین ہوتی تھی۔ کسی نکسی طرح سے ہم چوٹی پر پہونچے سنجیدگی سے ایک نے دوسرے کی طرف نگاہ کی اور چپ چاپ آگے بڑھے ہوئے چلے گئے۔

جس ہونہار لڑکے نے اسطرح خاموشی اختیار کر کے دل ہی دل مین سونچنا شروع کیا تھا وہ (جیسا کہ بعد کو معلوم ہوگا) وہی شخص تھا کہ جسوقت غدر شروع ہو جانے کی خبر تار برقی کے ذریعہ سے اُسکو پہونچی تو اُسوقت بلکہ اُس تمام دن اُسنے اپنے اُس دوست اور جلیل القدر افسر سے جو اُسکے ساتھ تھا ایک بات بھی نہ کہی بلکہ اپنے دل ہی دل مین سونچتا اور اُس امر پر غور کرتا رہا کہ یہ معاملہ کسقدر نازک ہے اور اُسکے علاج کی کیا فکر کرنا چاہیے۔

سنہ ۱۸۲۷ء سے جان لارنس کی حالت زندگی مین انقلاب پیدا ہونے لگا۔ جان ہڈلسٹون جو اُس خاندان کے ایک بڑے قدیم رفیق تھے جنہنے احاطہ مدراس مین اعلیٰ عہدہ پر عروج پایا تھا انگلستان مین واپس آنیکے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک ڈائرکٹر اور پارلیمنٹ کے ایک ممبر مقرر ہوئے اور اسطور پر جو رسوخ اور لیاقت انکو حاصل ہوئی اُسکو اُنھون نے بلا روعایت اُن لوگون کی فائدہ رسانی مین استعمال کیا جنکے درمیان اُنکی عمر کے بہترین ایام بسر ہوئے تھے۔ خاص کر کے دو کام اُنھون نے ایسے کیے جنکی بابت اُنکا نام اُن لوگونکے درمیان بشکوری قابل یادگار ہے۔ یہ دونون کام ایسے تھے جنکی نسبت شاید لوگ سوال کر سکتے ہین کہ دونون مین بھاری کون تھا اُنھون نے پارلیمنٹ اور دوسرے مقامون مین کوشش کر کے لارڈ ولیم بنٹنک کے ذریعہ سے رسم ستی موقوف کرا دی اور لارنسون کو ہندوستان بھجوا دیا۔ ص ۲۵

الگزینڈر جارج اور ہنری ان تینون بھائیون کو پہلے ہی عہدے مل چکے تھے اور وہ ہندوستان جا چکے تھے۔ الگزینڈر اور جارج رسالہ مین اور ہنری بخیال اس امر کے کہ مبادا کوئی یہ نکہے کہ لارنسون مین سے ایک بھی توپخانہ کا امتحان پاس نکر سکا اُس شاخ ملازمت مین جو علم حکمت سے زیادہ تعلق رکھتی تھی بھرتی ہوئے۔ اب جان کی باری تھی لیکن اُنکو فوجی عہدہ کے بدلے ہندوستانی سیول سروس مین جگہ دینے کا ایجاب کیا گیا جس سے اُنکو بڑی حیرت اور بیدلی ہوئی اُنکے والد بزرگوار سپاہی رہے تھے اور اسیطرح اُنکے تینون بڑے بھائی بھی اُسی کے کام پر مقرر ہوئے۔ وہ اپنے باپ کی لڑائیون کو سن چکے تھے کتب سیر و تواریخ پڑھ چکے تھے اور لنڈن ڈیری اسکول کی صحبتین اُٹھا چکے تھے ان سب باتون کی وجہ سے اُنکا دل فوجی ولولون سے بھر گیا تھا اور اپنے دل مین ٹھانے ہوئے تھے کہ اگر ہندوستان کو مین جاؤنگا تو سپاہی کی حیثیت سے جاؤنگا ورنہ اُدھر کا رخ بھی نکرونگا

اُنکے باپ نے اپنے زخم دکھائے اور فوجی ملازمت کی تکلیفون کا ذکر کیا کہ یہ یہ مجھپر گذر چکا ہے اور اُسپر بھی سوائے ایک محقر پنشن کے اور مجھکو کچھ نملا مگر آنکی باتین کچھ سود مند نہوئین۔ اسیطرح ہنری لارنس نے جو ابھی برما کی اول لڑائی مین بیمار ہوکر ہندوستان سے واپس آئے تھے اور اپنے ایسے اکثر اولو العزم اور لائق نوجوان افسرون کیطرح اس بات کے شاکی تھے کہ اس صیغہ کے افسرون کی نالائقی اور تشدد پابندی قواعد سے ترقی کی راہ بالکل مسدود رہتی ہے ایسی ایسی دلیلین بیان کین جنسے بھائی پر بہت بھاری اثر پڑنیکا گمان کیا جا سکتا تھا یعنی یہ کہ سِوِل سَروِس مین لیاقت زور طبیعت اور کارروائیان دکھانیکا بڑا بھاری موقع ہے لیکن اُنکی نصیحتین بھی بیسود ہوئین۔ جان لارنس اپنے ارادہ پر قائم رہے اور اگر اُنکے باپ اور بھائی سے بڑھکر گھر مین کوئی دباؤ ڈالنے والا نہوتا تو احتمال یہی ہے کہ وہ آخروقت تک اپنی ہی بات پر قائم رہتے اور ایک وقت ہندوستان کو اگرچہ ایک بڑا بھاری جنرل ملجاتا مگر ایک مدبر اس سے بھی زیادہ عظیم الشان اُسکے ہاتھ سے جاتا رہتا۔

اِسکا جو کچھ انجام ہوا اُسکا حال مین ایک چشم دید گواہ کی زبانی بیان کرسکونگا۔ یہ گواہ لارنسون کے ایک بڑے قدیم اور جدید رفیقون مین سے تھی جو اتفاق سے اس اہم معاملہ پر بحث ہونیکے وقت کلِفٹن مین موجود تھی۔ جو اثر جان لارنس کی تمام زندگی پر پڑا اور جسنے اُنکو حوصلہ دلایا اُسکی شہادت اسی مسماۃ کے بیان سے پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ اسکا حال مندرجہ ذیل عبارت سے منکشف ہوجائیگا۔ مسماۃ مذکورہ اِسٹر ِ پی بیان کرتی ہین ؎ ح ٢٦

جان لارنس کی بڑی بہن عجب بی بی تھین دل اور طبیعت پر قادر تیز فہم اور اُسپر بھی صاحبہ عقل سلیم اور صائب الرای روشن دماغ اور شائستہ اور ہر ایک پیاری اور عمدہ شے کی ازبس شائق تھین خلاصہ یہ کہ اُن مین عورتون کے حلم اور نیکی کے سوا اپنے سپاہی پیشہ بھائیون کے اعلیٰ اوصاف بھی پائے جاتے تھے اور حسب اتفاق کبھی کبھی جن صحبتون مین اُنکو شریک ہونا پڑتا تھا اُنسے اُنھون نے بہت کچھ فائدے اُٹھائے مسٹر ہڈلسٹون کے مکان پر منجملہ اور نامی آدمیون کے وِلبَر فورس اور تھارنٹن خاندان کے لوگون سے اُنکو اکثر ملاقات کا موقع ملا۔ وہ عرصہ سے یہان بیمار پڑی تھین اور اُن لوگون کے ظریفانہ اور عاقلانہ کلام بستر علالت پر لیٹے لیٹے سنتی جاتی تھین۔ شاید اُنکا بھائی ہنری جو خصلت اور مزاج مین اپنی بہن سے بہت ہی مشابہت رکھتا تھا سب سے بڑھکر اُنکا کہنا مانتا تھا۔ لیکن جان لارنس بھی باوصف اس امر کے کہ اُنکی آزاد مزاجی جو آخری ایام مین ظاہر ہوئی وہ اوائل عمر مین ترقی حاصل کر چکی تھی اُنکو بہت مانتے تھے۔ ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہین کہ جو کچھ بہن نے کہا یا بتایا جان لارنس نے اُسکو مٹھی مین باندھ رکھا اُسوقت فرض منصبی اور میلان طبعی کے درمیان جو سخت نزاع درپیش تھی اُسکے بارے مین بڑے شوق سے ارباب خاندان کی صلاح لیگئی۔ لیٹیشیا کے کمرہ مین اُسوقت جو کیفیت رہی تھی دیکھنے والے کبھی اُسکو فراموش

نکرینگے۔ شائد جان لارنس کی زندگی کا یہ ایک بڑا گاڑھا وقت تھا۔ وہ مرلینھ کے کوچ کے پائینتی بیٹھے ہوے بڑی سرگرمی سے اس وقت طلب مسئلہ پر بحث کرتے تھے کہ سول سروس کا جو عہدہ اُنکو دیا جاتا تھا قبول کرین یا نکرین۔ اُنھون نے اپنی "بالک ہٹ" کو کام مین لاکر کمال اصرار کے ساتھ اسطور پر کہ اُنکے قطعی ارادون مین کسی طرح کا شبہ باقی نہ رہجائے اور شائد اس بات کی دلیرانہ کوشش مین کہ جس رضامندی کو وہ ضروری اور لابدی سمجھتے تھے وہ حاصل ہوجائے چلاکر یہ کہا کہ "مین سپاہی کے گھر مین پیدا ہوا ہون اور وہی پیشہ اختیار کرونگا"۔ باایںہمہ عاقبت اندیش مشیر نے اُنکو اور ہی صلاح دی اور اُنسے اصرار کے ساتھ کہا کہ تم بلا تامل اس عطیہ کو قبول کرو کیونکہ اسمین ایسے ایسے فائدے ہین جو فوجی ملازمت مین کبھی نہین حاصل ہوسکتے ہین۔ اسمین شک نہین کہ بہن کے کہنے کے سوا اور باتون کا بھی اُنپر ایسا اثر پڑا کہ اپنی ذاتی خواہشون اور ولولون سے باز رہنے پر وہ راضی ہوگئے لیکن طوعاً وکرہاً اس امر کو اُنھون نے اصل مین لیٹیشیا ہی کے کہنے سے قبول کیا۔ فی الحقیقت لیٹیشیا ہی نے جان لارنس کا خیال بدل دیا اور اُنکی آیندہ ناموری کی صورت قائم کردی۔

بنا بر آن جان لارنس ہیلیبری کو اور اُنکے رنگ‌زال کے دوست اَینسلی تن تنہا اَیڈنسکومب کو گئے

گو ایسٹ انڈیا کالج واقع ہیلیبری مین کچھ ہی عیوب کیون نہون لیکن اُس زمانہ مین اس کالج سے بڑے بڑے کام نکلے اور میرے نزدیک ابتک اُس کا قائم مقام کوئی کالج نہین پایا گیا۔ اُس سے لوگون مین فوجی جوش اور ص ۲ اُنکے ارادون مین اتفاق پیدا ہوا ہمیشہ کی دوستی کی بنا پڑی اور جو اہم کام کسی ملک یا کسی زمانہ کے نوخیز لوگون پر آپڑتے ہین اُنمین مشغول ہونیکا جوش اور ولولہ پیدا ہوا۔ یہ کالج اُس زمانہ مین اچھے اچھے معلمون سے معمور تھا ڈاکٹر جوزف ہیلیٹ بیٹن جو ژیزس کالج واقع کیمبرج کے فلو تھے وہ اس کالج کے پرنسپل تھے اور اُنکی ماتحتی مین لائق پروفیسرون کا ایک گروہ مقرر ہوا پروفیسرون کے ذیل مین ریورنڈ سی ڈبلیو لی باس وین اور پروفیسر علم ریاضی ریورنڈ ہنری والٹر دوم رنیگلر پروفیسر علم طبعیات و علم کیمیا جو ایک بڑے ہوشیار اور عقیل شخص تھے ڈبلیو ایمپسن جو حال مین سرجیمس مکینٹاش کی جگہ قانونی پروفیسر تھے اور بعد کو فرانسس جیفری کے داماد اور اخبار اڈنبرا ریویو کے اڈیٹر ہوے۔ اور ریورنڈ ٹی آر مالتھس مشہور عالم پولیٹکل اکانومی جو اس علم اور علم تواریخ کے پروفیسر رہے تھے یہ سب لوگ شامل تھے۔ مشرقی علوم کے استادون مین میرزا ابراہیم کا نام بالتخصیص قابل ذکر ہے جو ایک عالم متبحر اور ہر امر کے اعتبار سے ایک نامی شخص تھے۔ لوگ ان مشرقی استادون کے بہت مشکور تھے کہ اُس قلیل وقت مین جو ان زبانون کی تعلیم کے لیے مقرر تھا اُنھون نے عربی سنسکرت فارسی ہندوستانی بنگالی اور تلنگانی زبان سیکھ لی۔

اس بات کو لوگ فوراً یقین کرلینگے کہ ایسے نامی گرامی پروفیسرون کے ہوتے ملک کے بڑے بڑے مشاہیر ہیلیبری کو جاتے تھے خاص کر کے یوروپ کے تمام حکما اور مدبر مالتھس کے مکان مین جمع ہوا کرتے تھے

پھر یہ بھی بخوبی روشن ہے کہ پروفیسرون کو پڑھانیکے لیے بہت عمدہ شاگرد یعنی سولہ برس سے لیکر اٹھارہ برس تک کے نوخیز طلبا ملے تھے وہ اکثر اوقات اپنے شاگردون کی بتائی ہوئی باتون پر بحث کیا کرتے تھے اور ہندوستان کے دوراندیش سویلینون کا علی العموم یہ قول تھا کہ ایسی کم عمری مین ہیلیبری کے طالبعلمون کی تعلیم نہ ہوتی تو اس سے اور بھی زیادہ فائدہ ہوتا اور وہ بہت شوق سے وہان جایا کرتے ۔

جب جان لارنس ۲ - جولائی سنہ ۱۸۲۷ع کو پہلے پہل روانہ کالج مذکور ہوے تو اُنکے بڑے بھائی ہنری لارنس اُنکی خبرگیری کے لیے ساتھ گئے اور چونکہ خود بڑے شوقین اور مستعد تھے اس وجہ سے جان لارنس کے ساتھ کتب خانہ مین بڑی دیر تک ٹہلا کیے اور بہت سی راز کی باتین جنکو وہ سمجھتے تھے کہ آیندہ امتحان مین بکار آمد ہونگی سمجھاتے رہے - لیکن ہنری لارنس کو جسقدر سمجھا دینے کا خیال تھا جان لارنس کو اتنا سمجھ لینے کا خیال نہین تھا - ایک اور مشتاق شخص نے جب یہ کیفیت دیکھی تب ہنری سے کہا کہ ذرا میرے بیٹے کی طرف توجہ کیجیے چنانچہ ہنری نے اُسکا کہنا مان لیا اور جو باتین جان لارنس کو بتاتے تھے وہ اُسکو بتادین جن سوالات پر ہنری نے بحث کی تھی اتفاق سے وہی سوال امتحان مین آئے اور اس مدد سے اُس طالبعلم کو امتحان مین جو کامیابی حاصل ہوئی اُسکا وہ بہت مشکور ہوا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ اُسی سبب سے مجھکو کامیابی حاصل ہوئی - جان لارنس بھی امتحان مین غنیمت رہے مگر کوئی بڑی کامیابی حاصل نہ کی ۔ ص ۲۸

اُس زمانہ مین نوجوان سویلینون کی ہندوستان مین اسقدر ضرورت تھی کہ ہیلیبری مین رہنے کے لیے حسب معمول جو چار امتحان یعنے دو سال تک قیام کرنیکی مدت مقرر تھی وہ آدھی بلکہ اس سے بھی کم کردی گئی یعنی اٹھارہ برس کا جو طالبعلم ہوتا اور ضروری امتحان عمدہ طرح سے پاس کرسکتا اُسکے لیے اتنے دنون بھی پڑھنیکے لیے ضرورت نتھی - اس آخری شرط کو جان لارنس نے پہلے ہی سال پورا کردیا تھا لیکن چونکہ اُنکی عمر سترہ برس کی تھی اسواسطے اُنکو بمجبوری ہیلیبری مین رہنا اور اس بات کو دیکھنا پڑا کہ اُنکے ہمعصرون مین بیس شخص اور پاس ہوکر چلے گئے اس دو سال کے زمانے مین نہ تو اُنھون نے کچھ زیادہ سستی اور نہ بہت چستی ظاہر کی اُنھون نے چند انعام اور تمغے پائے مگر اسقدر نہین پائے کہ لوگون کا خیال اُنکی طرف متوجہ ہوتا یا یہ امر ثابت ہوتا کہ وہ آیندہ زمانہ مین کوئی بڑی بھاری کامیابی حاصل کرینگے - دوسرے امتحان مین اُنھون نے تواریخ اور بنگالی زبان کی بابت انعام پایا تیسرے امتحان مین پھر بنگالی زبان کی بابت انعام ملا اور سیاست مدن مین دوم نمبر رہا - چوتھے اور آخری امتحان مین تیسری مرتبہ بنگلہ زبان کی بابت انعام حاصل کیا (اس زبان سے اُنکو چندان فائدہ حاصل نہین ہوا کیونکہ آیندہ زمانہ مین اُنکو پنجاب سے سابقہ پڑا) - قانونی امتحان کی بابت طلائی تمغہ حاصل کیا ہیلیبری کے محنتی اور اولوالعزم طالبعلم کی سب سے زیادہ خواہش یہ رہتی تھی کہ پہلا امتحان خاص اپنے احاطہ کی

بابت پاس کرلے چنانچہ دو برس پیشتر چارلس ٹریویلین کو یہی ناموری حاصل ہوئی تھی - جان لارنس احاطہ
بنگال کے لیے تیسرے نمبر مین پاس ہوے اور اسپر اُنکے دوستون اور خود جان لارنس کو دلجمعی ہوی -
اُنکے معاصرین ہیلیبری مین سب سے زیادہ نامی گرامی جان تھامسن (جو بعد کو جیمیس ٹامسن کے سکرٹری
کے نام سے مشہور ہوے) تھے - اور یہ صاحب ممالک مغربی شمالی کے بڑے نامور لفٹنٹ گورنر گذرے ہین
اُنکے سوا یہ لوگ بھی بہت مشہور ہوے جیسے اڈورڈ تھامسن جان تھامسن کے بھائی جو جان لارنس کی حکومت
پنجاب کے زمانہ مین اُنکے ایک بڑے لائق نائب اور ایک بڑے ہی نازک زمانے یعنے ایام غدر مین اُنکے
شریک مین رہے تھے - میکلیل پی ایجورتھ یہ بھی پنجاب کے کمشنر تھے - مارٹن گبنس مشہور کمشنر اودھ - ولیم فریر جو کونسل
بمبئی کے ممبر ہوے تھے - جان میور جنھون نے اوائل عمرہی مین بطور عالم متبحر علم سنسکرت کے یورپ بھر مین
شہرت حاصل کی - ڈانلڈ میکلیوڈ جو لارنس کے نہایت ہی معتمد مددگار پنجاب اور اُنکے جانی دوست تھے اور بالآخر
ایچ ایچ ٹیمپن پرنسپل ہیلیبری کے فرزند جو بعد کو کمایون کے مشہور کمشنر رہے تھے - ٹیمپن ہیلیبری مین اُسی دن
داخل ہوے تھے جسدن جان لارنس داخل ہوے تھے - وہ اپنا رفیق اُنھین کو کہتے تھے اور مین نے اُس زمانہ کے حالات
ہیلی بری کو جو بیان کیا ہے تو اُنھین کی بدولت بیان کرسکا جن لوگون کے نام مین نے بیان کیے ہین اُنمین ایسے لوگ بہت کم تھے
جن سے یہ امید نہوتی ہو کہ وہ اوّل درجہ جان لارنس کے برابر ناموری حاصل نکرینگے - یہ ایک مشہور بات ہے
کہ جان لارنس نے اپنے معاصرین پر بخوبی وہ نقش پیدا کردیا تھا جسکو اڈورڈ تھامسن اُنکے حالات کے
متعلق یاد رکھتے تھے اور وجہ یہ ہے کہ اڈورڈ تھامسن نے اُنکو اکثر اُنکی عجیب ہیئت سے اُس دروازہ کے راستہ
کے بیچ مین دیکھا جو درمیان کے مربع دالان سے پڑھنے کے کمرہ کو گیا ہے اور اپنی علو ہمتی سے وہ اس امر کی
یہ تاویل کرتے ہین کہ جان لارنس کھیلنے کے کمرہ کی نسبت پڑھنے کے کمرہ مین زیادہ جاتے تھے اور شاید
یہ بات بہت نادر اور فی الواقع کمال دلچسپ ہے کہ ٹیمپن سے جنھون نے آیندہ زمانہ کے گورنر جنرل کے ساتھ دوستی
کی تھی اُنکے والد یعنے پرنسپل ہیلیبری کالج اکثر کہا کرتے تھے کہ مجھے بڑا افسوس معلوم ہوتا ہے کہ تم ہر وقت ماجل یل لقامت
ایپرشمپن کے ساتھ لگے رہتے ہو اور کسی باقاعدہ طالبعلم کے ساتھ نہین رہتے ہو جن لڑکون کو خود شوق تھا اُنپر زیادہ تاکید
بھی نہین ہوتی تھی - ایک بجے لکچرون کا دینا ختم ہوجاتا تھا اور باقی حصہ دن کا زیادہ تر لڑکون کے اختیار پر چھوڑ دیا جاتا تھا
کالج ایک سبزہ زار کے درمیان واقع تھا جہان تازہ ہوا مفت کی تھی یہ ایک ایسا ملک تھا جہان ہمیشہ سہ پہر کی
کیفیت طاری رہتی تھی چنانچہ سر چارلس ٹریویلین نے بیان کیا ہے کہ یہ مقام سر گشتی کے لیے بہت موزون تھا
اس شغل سے جان لارنس کو بڑا شوق تھا لیکن بعض اوقات وہ یہان سیر کرنیکے سوا قرب وجوار کے تین
قصبون یعنے ہرٹفورڈ وئیر اور ہڈسڈن کی سیر کو بھی جایا کرتے تھے جو کالج سے تھوڑی ہی دور برابر فاصلہ پر

واقع تھے اور وہان جانیکی نہ ممانعت اور نہ اجازت تھی ان ایام مین جان لارنس کی جو عام خصلتین اور طرز زندگی تھا اُسکو مین اُنکے دوست جے اپچ پیٹن کی زبانی بہت اچھی طرح سے بیان کرسکتا ہون۔

جان لارنس کا چہرہ روکھا اور کچھ عجب طرح کا تھا لیکن اُنکے طویل قد اور دُبلے بدن کے بدلے ذکاوت اور ظرافت نے بہت کچھ اُنکا عیب کھو دیا تھا عام صحبتون مین کچھ اُنکا اثر بہت نہین پڑتا تھا اور اگرچہ اور لوگون کی طرح وہ بعض اوقات ویر یا ہر ٹفورڈ کو سوار ہوکر جایا کرتے تھے لیکن فی الجملہ درمیان کے مربع دالان اور پڑھنے کے کمرہ مین رہنا یا قریب کے سبزہ زار مین اِدھر اُدھر گھومنا اُنکو زیادہ پسند تھا اکثر کالج آرمس کے پشت مختلف کھیل کھیلا کرتے تھے اور وہ خراب بیر شراب جو یہان اور قریب کے مسافرخانون مین میسرآسکتی تھی آخری ایام مین جب وہ اپنا وطن چھوڑے ہوے بنگال مدراس بمبئی مین مقیم تھے تو اُنکو اکثر با فسوس یاد آیا کرتی تھی۔ اُس زمانہ مین لارنس کے مزاج سے ایرش لوگون کی خو بو بہت ظاہر ہوتی تھی اور پہلے پہل اپنے رازدان دوست سر چارلس ٹاڈ کے ساتھ جو تھوڑے دنون تک ہندوستان مین ملازمت کرنیکے بعد قضا کرگئے مجھ کو سینٹ پیٹرس کی آہون عالیشان و پندار زندہ جاوید شاہ ولیم اور کار آزمودہ اطفال ڈیری وغیرہ تہوارون سے آگاہ کرنیکو وہی لیگئے تھے کند ذہنی اور ناواقفیت زبان بنگلہ سے جسکا عذر قابل شنوائی نہین ہے اس آخری بات مین میرا نمبر چھٹا اور جان لارنس کا تیسرا ہوا۔ اس ناکامی کے متعلق مین ایک بہت دلچسپ قصہ بیان کرتا ہون ہمارے زمانہ تعلیم کالج کے اُس بڑے آخری دن ۲۸ مئی سنہ ۱۸۲۹ء کو میرے والد پرنسپل کالج کے مزاج مین عجیب ظرافت سمائی۔ باوصف اُس ناکامی کے جسکا مین نے اوپر بیان کیا ہے مین نے ایک بڑے عظیم الشان جلسہ کے روبرو ایک مضمون پر جسکے لیے انعام مقرر کیا گیا تھا کالج کے ہال مین ایک لکچر دیا اور وہ مضمون یہ تھا کہ "رومیون نے جو اقتدار مغرب مین حاصل کیا تھا وہی اقتدار برٹش نے مشرق مین حاصل کیا"۔ میرے والد نے اپنا چہرہ خشن بناکر جان لارنس کے پاس جاکر دل لگی سے کہا کہ "کیون بے بدمعاش تو میرے بیٹے پر سبقت لیگیا"۔ جان لارنس نے برجستہ یہ جواب دیا کہ "ڈاکٹر پیٹن صاحب یہ اپنے اعمال مین گستاخی معاف ہیملٹ میرے برابر مستعد نہین رہے"۔ پرنسپل نے کئی مرتبہ اپنے بیٹے کو جو تنبیہ کی تھی کہ تم اس طویل القامت آئیرش کے ساتھ گھوما کرتے ہو اُسکو جان لارنس نے اُنپر خوب ہی ڈھالا

اِس بات پر مجھے ایک اور قصہ یاد آیا جب مین غدر کے سال سنہ ۱۸۵۷ء مین رخصت فرلو پر وطن مین تھا تو اُس زمانہ مین ایک مرتبہ مسٹر لی باس کی ملاقات کے لیے جو عرصے سے ہیلیبری کالج کی پرنسپلی چھوڑ چکے تھے اور اُس عہدہ پر میرے والد کے جانشین رہے تھے برٹین کو گیا۔ جو لوگ اس شخص کو پہچانتے اور اُسکی طرفہ کرخت آواز اور کان پر ہاتھ رکھے رہنے کی عادت کو جانتے ہین وہ آسانی سے اس احوال کا قیاس کرلینگے۔ اُنھون نے ص ۲۱
مجھ سے کہا کہ "یہ جان لارنس کون شخص ہین جنکا اسقدر ذکر ہو رہا ہے"۔ مین نے جواب دیا کہ "آپ کو وہ دراز قد

لاغر اندام ایرِش یاد نہین ہے جس سے مین اکثر صحبت رکھتا تھا اور جسنے ایک مرتبہ ایرِش آتشبازی کے پٹاخے گھانس کے قطعہ پر حرف سی کے سامنے رکھے تھے اور آپ نے اُسکی مستعدی اور ظرافت پر اُسکو چھوڑ دیا تھا"۔ انھون نے کہا" ہان ہان مجھے یاد آیا وہ کوئی بُرا آدمی نتھا" اور اِسکے بعد اُنھون نے بڑے زور سے ایک قہقہہ لگایا اور آخر مین یہ بات کہی کہ "لیکن ہمارے اور سب طالبعلمون کی کیا گت ہوئی جو اچھے کہلاتے تھے"

سر چارلس ٹریولین جو جان لارنس سے دو برس پیشتر ہیلیبری کالج سے نکل گئے تھے اُنکی ایک چھٹی سے چند دلچسپ باتین اس مقام پر درج کرنیکے قابل ہین -

ہیلیبری کی سب سے زیادہ عمدگی یہ تھی کہ وہان ساری کیفیتین دیہات کی تھین مجھے معلوم ہے کہ طلبا کالج کے پھاٹک پر شام کو آدھ آدھ گھنٹہ تک اکٹھا کھڑے رہکر قرب وجوار کے جنگلون مین بلبلون کی صدائین سُنا کرتے تھے گرمی کے دنون مین رائی ہوس کے مرغزارون مین جاکر دریاے لی مین نہانا اُنکی ایک بڑی تفریح تھی اور مجھے یاد ہے کہ جاڑے کے دنون مین دو اعلیٰ اور دو ادنیٰ درجے کے طالبعلمون مین ہر روز گھنٹون گیند ہوا کرتا تھا اور آخر کو اُسمین مخالفت پیدا ہوئی اور موقوف کردیا گیا لیکن ہواخوری کے لیے ہر موسم مین ہم لوگ چارون طرف دور دور جایا کرتے تھے پہلوانی کی کثرت کا اُن ایام مین ایسا دستور نتھا جیسا آجکل ہے اور اگر ہیلیبری مین یہ دستور کم تھا تو اُسکی یہ وجہ ہے کہ جس پرفضا اور خوش سواد ملک مین وہ کالج واقع تھا اُسکی طرف لوگون کو زیادہ تر ترغیب ہوتی تھی جس شیطنت کے لیے بعض طلبا زیادہ انگشت نما تھے وہ ٹینڈم (ایک طور کے ٹمٹم کا کھیل جو لڑکے ایک گھوڑا آگے اور ایک پیچھے جوت کر شیطنت کے لیے کھیلتے ہین) کا ہانکنا تھا۔ مجھکو ایک مرتبہ کا واقعہ یاد ہے جس سے اُس زمانہ مین مین بہت محظوظ ہوا تھا اور یہان بھی اُسکا ذکر قابل درج ہے۔ دو طالبعلم ٹینڈم ہانکتے ہوے چلے جاتے تھے راستہ مین اُنھون نے دیکھا کہ پادری لی باس چلے آتے ہین وہ سمجھے کہ پادری صاحب ضرور ہمکو بُلائینگے اسوجہ سے وہ سوچنے لگے کہ اسوقت کیا کہنا چاہیے آخر کو جب تنبیہ کا وقت آیا تو اُنھون نے اپنی صفائی کے لیے یہ بیان کیا کہ "حضرت جسوقت دو گھوڑون کو برابر جوت کر ہانکنے مین کوئی عیب نہین تو ایک دوسرے کو آگے پیچھے کرکے ہانکنے مین کیا مضائقہ ہے"۔ پادری لی باس سٹ پٹا کر رہ گئے۔ سواے اس کے اور کچھ کہتے نہ بن پڑا کہ "وہ ٹینڈم خود ہی شیطان کا چرخہ ہے" -

اس مقام پر یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ جو ہمشیال سرکاری اسکول بجاے قدیم انڈیا کالج واقع ہیلیبری کے قائم ہوا ہے اُسمین کالج کے افتخار کے لیے کمرہ نمبر ۵ (نشان دہ) کی دیوار مین جہان پہلے ۱۸۲۹ عیسوی مین جان لارنس رہتے تھے ایک پیتل کی تختی لگائی گئی ہے اور اُسمین یہ الفاظ کندہ ہین کہ وہ جان لارنس ۱۸۲۹ء اور جن خوابگاہون مین وہ طالب علم رہتے تھے جو طلباے ہیلیبری کے نام سے موسوم ہین اور جنھون نے بعد کو ہندوستان مین ناموری حاصل کی مثلاً ٹریویلین اڈمنڈ اسٹون ٹامسن بارٹل فریر اور کالون یا قدیم کالج کے صل ۳۱

نامی پرنسپلون مین ٹیٹین لی باس ملول اُن سب مین ایسا نامی گرامی نام (ہیکاری کا قول ہے کہ اس نام سے ہر طالبعلم واقف ہے) کسی کا نہوگا جو چیف کمشنر پنجاب اور گورنر جنرل ہند یعنے جان لارنس کا ہے جان لارنس جب ہیلیبری مین رہتے تھے تو موسم گرما و سرما کے ایام درس کے ختم ہونے پر ہمیشہ مسٹر اسٹونس اپنے خاندان کے قدیمی دوست کے مکان واقع چلسی مین ہفتہ عشرہ ٹھہرنیکے بعد اپنے خاص مکان واقع کلفٹن کو جاتے تھے۔ اور جو احوال اُنکے کالج مین رہنے کے زمانہ کا مین نے اوپر بیان کیا ہے وہ بھی مسٹرس بی کی بدولت مجھکو ملا ہے جو مسٹر اسٹونس کی بیٹی اور جان لارنس کی عمر بھر کی دوست تھین۔ وہ اسوجہ سے اور بھی قابل درج ہے کہ اُسکے باعث سے اب اتنے زمانہ کے بعد بھی اُنکی روکھی پھیکی خصلت کے کچھ باطنی اور اشرف اوصاف عیان ہوتے ہین۔ مسٹرس بی بیان کرتی ہین کہ۔

اُن دنون اور ہفتون کی ہر ایک یادآوری بنہایت لطیف اور مسرت اندوز ہے جب وہ ہمارے مکان واقع چلسی مین رہا کرتے تھے۔ فی الواقع وہان کی صحبت کچھ ایسی بیحد دلبستگی سے معمور تھی کہ ہمارے مکان کو اپنے آخری ایام مین وہ خود بڑے شوق سے "فرح بخش کوٹھی" کہا کرتے تھے۔ وہ ہر شخص کو محظوظ کرتے تھے حتی کہ ہنری بھی جنکے مزاج مین بڑی متانت تھی اپنے چھوٹے بھائی کی اُچھل کود دیکھکر دل مین خوش ہوتے تھے۔ اور ایک بزرگ اسکاچ لیڈی جو ان سب بے اعتدالیون کی عادی نتھی مگر بیساختہ اُنپر فریفتہ ہو جاتی تھی وہ سوائے اسکے اور کوئی اعتراض نکرسکی کہ "جان لارنس ایک الماس ہین مگر ناہموار" اور یہ وہ محبت سے کہتی تھی۔ جب وہ گھر مین رہتے تھے تو کوئی کام نہین کرتے تھے اور کالج مین کسی شیطنت کے لیے بطور سزا اُنکو جو کام کرنے کو دیا جاتا تھا اُسکو وہ اپنے گھر کے دوسرے چھوٹے لڑکون کے سپرد کر دیتے تھے اور ان لڑکون سے جیسا مین پڑتا تھا اُسطرح فارسی حرفون کی نقل کر دیتے تھے۔ انعام کی جو متعدد کتابین وہ اسکول کی ہر ہر میعاد درس کے ختم ہونیکے بعد لایا کرتے تھے وہ مجھکو خوب یاد ہین۔ ان کتابون کا جب ذکر آتا تھا تو وہ کہا کرتے تھے کہ "یہ لٹیشیا کی کتابین ہین اور سب کی سب اُنھین کو دی جائینگی اگر اُنکا باعث نہوتا تو مجھکو ایک کتاب بھی نہ ملتی مین اُنھین کے بھروسہ پر کام کرتا ہون اور اُنھین سے ایک ایک کتاب اُنھین کو ملیگی" اسیطرح کی برادرانہ شکرگزاری کا اقرار اُس اعزاز (یعنے طلائی تمغہ) کے بارے مین اُنھون نے کیا تھا جو ہیلیبری کالج سے بیشتر از بیش اُنکو ملسکتا تھا اور جسوقت وہ کلفٹن مین پہونچے تو بیتابی سے قدیم کوچ کے پاس شکرگزاری کے ساتھ اُنکو ہدیہ دیا اور کہا کہ "لیجیے یہ سب آپ ہی نے حاصل کی ہین"۔ ص ۳۳

باب دوم

ایام ملازمت دہلی [illegible] لغایت [illegible]

اب ہم اُن معدودے چند تحریرات کی مدد سے جو اتنے دراز زمانے کے بعد دستیاب ہوسکتی تھین

جان لارنس کی سرگذشت ابتدا سے لیکر اٹھارہ برس کی عمر تک بیان کر چکے - ان برسون مین کوئی ایسا واقعہ نہین گذرا جو بالتخصیص قابل یادگار ہو - اُنھون نے تین مدرسون اور ایسٹ انڈیا کالج واقع ہیلیبری کو طے کیا لیکن نہ اُن مدرسون کا کوئی خاص اثر اُنپر اور نہ اُنکا مدرسون پر ایسا ہوا جو زیادہ یادگار رہتا - اُنکو اپنے باپ اور تین بڑے بھائیون کے خلاف اپنا پیشہ اختیار کرنا بہت شاق گذرا اُنکی ایک عزیزہ نے جسکا حال ہم بیان کر چکے کہ وہ حد سے زیادہ جان لارنس پر حاوی تھی اُنکے مقدرات کی شکل تشکل کردی (گو وہ یہی سمجھتے ہون کہ مین محروم کر دیا گیا) اور اب جان لارنس اُسکو بستر علالت پر چھوڑ سے چلے جاتے ہین - وہ مستقل مزاج کھرے محبتی خود پسند انتہا مرتبہ کے ظریف الطبع نیم تربیت یافتہ اور نیم تعلیم یافتگی سے کچھ ہی زیادہ متصف مزاج مین اُنکے آیرش خو واس زمانہ مین انکا چون کے خواص سے کچھ بڑھی ہوئی اور اس حیثیت سے وہ اپنے باپ کے گھر سے جنکی دوبارہ دیکھنے کی اُنکو اُمید نہین ہے ایک ایسے کام پر جاتے ہین جسکی اُنھون نے کبھی جستجو نہین کی تھی اور نہ جسکی نسبت اُنکا خیال تھا کہ مین اُس کام کی خاص لیاقت رکھتا ہون - بیسیون بلکہ سیکڑون نوجوان سویلینون مین کوئی شخص اسطرح سے ہندوستان کو روانہ ہوا ہوگا جس بیدلی اور ظاہری مایوسی کے ساتھ جان لارنس روانہ ہوے -

اُنکے ساتھ اُنکے بڑے بھائی ہنری بھی گئے جو پانچ برس تک ہندوستان اور ہندوستان کی رزمگاہون کو دیکھ چکے تھے اور اپنی مدت ملازمت کے گذرنے کے پیشتر علالت کیوجہ سے انگلستان کو واپس بھیجدیے گئے تھے - اُنکو بخار نے اسقدر چور کر ڈالا تھا کہ اُنکی مان نے اپنے روزنامچہ مین درج کیا ہے کہ "وہ علالت اور تکلیف مرض کیوجہ سے ایسا زار و ناتوان ہو گیا تھا کہ دیکھنے مین اپنی عمر سے دونا معلوم ہوتا تھا" - جان ہڈلسٹون جنھون نے اپنی مہربانی سے یکے بعد دیگرے جان لارنس کے تین بڑے بھائیون کو ہندوستان کی ملازمت دی تھی جب پہلے پہل ہنری کے گھر سے روانہ ہونیکے وقت اُنکی شکستہ دل بہن کی تشفی کرتے تھے تو اُنھون نے کہا تھا کہ "میرے نزدیک آپ کے سب بھائی اچھے رہینگے لیکن ہنری مین اسقدر ثابت قدمی اور ہمت ہے کہ آپ دیکھ لینگے کہ وہ جنرل ہوکر واپس آئینگے - وہ اپنی زندگی مین سر ہنری لارنس بنکر رحلت کرینگے" لیکن جہان تک مجھکو علم حاصل ہو سکا ہے جان کے بارے مین اُنکے کسی بہی خواہ نے بھی ایسی پیشین گوئی کرنیکی جرأت نہین کی - اُنکے بڑے سے بڑے سرگرم دوستون اور اُنکے نہایت ہی قدردان معلمان ہیلیبری کالج کو اس بات کا گمان تھا کہ وہ اپنی زندگی مین سر جان لارنس کہلائینگے اور یہ خیال کہ وہ ہندوستان کے بچانیکے اصل باعث ہونگے اُس ملک کے گورنر جنرل مقرر ہونگے اور "لارڈ لارنس پنجاب" کا خطاب حاصل کرینگے بعد وفات کرینگے تو ویسا ہی لغو اور غیر معتبر معلوم ہوتا تھا جیسا ڈک ہوئنگٹن کے طفلی کے قصون مین یہ پیشین گوئی باطل سمجھی جاتی کہ وہ ایک روز لارڈ میئر ہونگے بلکہ تین مرتبہ لندن کے لارڈ میئر کے رتبہ سے زیادہ عروج حاصل کرینگے -

جان لارنس نے ہیلیبری کالج کو ماہ مئی ۱۸۲۹ء مین پاس کرلیا تھا لیکن چار مہینے کے قریب قریب
اس خیال سے انگلستان مین اور ٹھہرے رہے کہ اپنے بھائی کی صحبت مین سفر دریا سے فائدہ اٹھائین چنانچہ
اُنھون نے خود بیان کیا ہے کہ "جس زمانہ مین ہیلیبری مین میرا قیام تھا تو ہنری کے انگلستان مین موجود ہونے سے
مجھکو بڑا فائدہ پہونچا وہ پہلے امتحان مین میرے ساتھ گئے اور مجھکو کوشش کرنے کی ترغیب دیتے رہے"۔ آج کل کے
زمانہ مین جب دخانی جہاز ہوا سے باتین کرتے ہین اور لوگ قلیل رخصت فرلو لیکر وطن کو جاتے اور تین مہینے کے
بعد پھر اپنے کام پر واپس چلے آتے ہین یہ امر حیرت انگیز معلوم ہوتا ہے کہ جان لارنس نے انگلستان مین
صرف اس غرض سے چار مہینے اور توقف کیا کہ بحری سفر مین اُنکو بھائی کی صحبت سے فائدہ حاصل ہو لیکن
اُس زمانہ مین دخانی جہاز نتھے اور اُس سے بھی بدتر بات یہ تھی کہ خشکی کی راہ سے ہندوستان جانیکا راستہ تھا
اور کیپ کے گرد گھوم کر بعض اوقات پانچ مہینے مین یا اُس سے زیادہ عرصہ مین بحری سفر تمام ہوتا تھا چنانچہ
ان دونون بھائیون کو بھی اسیقدر مدت صرف کرنا پڑی۔

دونون بھائی مع اپنی بہن ہونوریا کے جو بڑے بھائی سے چھوٹی اور چھوٹے بھائی سے بڑی تھین ۲-
ستمبر ۱۸۲۹ء کو پورٹس متھ کی بندرگاہ سے روانہ ہوے۔ جانؔ دریائی امراض یعنے دوران سر اور متلی وغیرہ مین
سخت مبتلا ہوے اور آخری ایام مین بھی اُنکی یہی کیفیت ہوتی رہی۔ چھ ہفتہ تک وہ جہاز پر اپنی کوٹھری سے باہر
نہین نکلے ایک مرتبہ اُنکو اپنی زندگی سے بالکل مایوسی ہوگئی تھی چنانچہ اس بات کو وہ اکثر کہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ص ۲۶
جنوبی افریقہ مین ایسا سخت طوفان آیا کہ "کیپ آف اِسٹارمس" (راس الطوافین) کے معنی صاف عیان ہوگئے
لیکن درمیان مین جب طبیعت درست ہوتی تھی تو دونون بھائی ہندوستان کی زبانون کے سیکھنے مین بڑی محنت
کرتے تھے گو دونون مین سے کیسکو اُنکا کام نہین پڑا لیکن وہ جانتے تھے کہ ہندوستان مین عمدہ کارروائی کرنیکے
لیے اُنکا جاننا واجب و لازم ہے۔ وہ ۹- فروری ۱۸۳۰ء کو کلکتہ مین پہونچے۔ یہان دونون بھائی جدا ہوگئے۔ ہنری
اپنے پیدل توپخانہ کے کیمپ واقع کرنال مین شامل ہونے کو روانہ ہوے جو دہلی کے اُترطرف ایک بڑی فوجی چھاونی
اور اُس زمانہ مین ہماری شمال و مغربی سرحد تھا۔ جانؔ اُن دیسی زبانون کی تحصیل کے لیے جو قبل اسکے کہ وہ اپنی
سِول خدمتون پر مامور ہوتے سیکھنا ضرور تھی فورٹ ولیم کالج مین داخل ہوے۔ اس مقام پر یہ بیان کرنا دلچسپی
سے خالی نہوگا کہ اُسی سال جان لارنس کے ساتھ دو نامی شخص اور بھی وارد ہندوستان ہوے یعنے انگلینڈ وقت
کلیسائے انگلینڈ کے پہلے پادری جنھون نے شائد اُسی قسم کی کارروائیان کین جو جان لارنس سے عمل مین
آئین اور سر ہنری ڈیورنیڈ جو چالیس برس کے زمانہ کے بعد وزیر صیغۂ خارجہ (فارن سکرٹری) اور بعدہ اُس نوجوان
رائیٹر (کاتب) کی کونسل کا ممبر ہوا جسنے اُس زمانہ مین عروج حاصل کرکے گورنر جنرلی کا عہدہ پایا تھا۔

جب تک جان لارنس فورٹ ولیم کالج مین رہے اُس وقت تک برابر علیل رہے - یہان کی آب وہوا
اُن کے موافق نہ آئی اُنھون نے اپنی خبرگیری بھی بہت کم کی اور اُنکی طبیعت اسقدر گھبرا گئی تھی کہ وہ انگلستان کو واپس
جانیکا خیال کرنے لگے تھے انگو لوگون نے اکثر یہ کہتے ہوے سُنا کہ اُس زمانہ مین اگر کوئی مجھکو انگلستان مین سَو پونڈ
سالانہ دینے کو کہتا تو مین سیدھا وہان چلا جاتا - شہر کی صحبت باشندگان شہر کا آراستہ اور پیراستہ گاڑیون پر سوار ہو کر
ٹھنڈی سڑک پر نکلنا شام وصبح میدان مین گھوڑون کا دوڑنا رقص و سرود کی محفلین اور دعوتین اور ضیافتین جو اکثر
نوجوان سویلینون کو اسقدر مرغوب معلوم ہوتی ہین اُنمین سے کوئی بات اُنکی طبیعت کو خط نہین دیتی تھی اور شاید
اِس بے تکلف سیدھے سادے نوجوان آیرش کو جو پوشاک اور لباس کی کچھ پروا نہین رکھتا تھا دار السلطنت کی
صحبتون مین شریک ہونیکا موقع بھی بہت کم ملتا ہو گا وطن کا اشتیاق اور دوستون کی محبت جسکا مین اوپر بیان کر آیا
ہون اور ہندوستان سے نفرت کلی اُن لوگون مین بھی عام طور پر پائی گئی ہے جنکی تقدیر مین جان لارنس کیطرح
بزمانہ مابعد اپنی لیاقتون کے دکھانے اور اعلیٰ مرتبہ تک ترقی پانے کا بڑا موقع مقدر تھا - بلند حوصلگی اور ہندوستانی
زبانون کے سیکھنے کا شوق بھی اُس موسم کی جگر خراش تاثیرات اور محلات شہر کے توت شکن ابخرات کو جب مقیاس الموسم ص ۳۰
مین ۹۰ درجہ پر تھا روک نہ سکا - لوگ کہتے ہین کہ رابرٹ کلایو جب رائٹرس بلڈنگ واقع مدراس مین رہتے تھے
تو اُنھون نے دو مرتبہ بعید الوطنی کا خیال کر کے یکایک اپنی ہلاکت کا قصد کیا مگر نتیجہ سر نہوا آخر کو وہ اپنی افسردگی طبع پر
غالب آئے اور خیال کیا کہ مجھکو ابھی بڑے بڑے کام کرنا باقی ہین لیکن جب تک یہ نہ معلوم ہو لیا کہ جس نتیجہ سے اُنھون نے
اپنی ہلاکت کا اقدام کیا تھا وہ اچھی طرح سے بھر گیا تھا اُسوقت تک اُنکو اطمینان نہوا - چارلس مٹکاف جو بعد کو لارڈ مٹکاف
ہوے وہ ہندوستان مین آنے کے بعد سال بھر تک برابر اپنے والد کو اس مضمون کی درخواستین بھیجتے رہے کہ مجھکو
قلیل وظیفہ پر انگلستان مین رہنا منظور ہے اور یہان کی جلاوطنی نہین قبول ہے پس جان لارنس پر بھی اگر اُسیطرح
کی مایوسی طاری ہوئی ہو تو کچھ تعجب کی بات نہین ہے - قصہ مختصر اُنھون نے اردو اور فارسی زبان کے ضروری
امتحانات پاس کیے اور فارسی کے تو وہ بعد کو زباندان ہی ہو گئے - اور پھر بالعوض اِسکے کہ وہ نشیبی بنگال مین جہان
زیادہ تسلط اور امن وامان تھی کسی عہدہ کی درخواست دیتے جہان بمقابلہ اور مقامات کے صرف معمولی طور کا کام کرنا
تھا اُنھون نے خاص اپنی التجا سے دہلی کی ملازمت قبول کر کے اپنا نام گزٹ مین مشتہر کرایا - اس درخواست سے
کسی قدر اس بات کا حال ظاہر ہو گیا کہ وہ کس خمیر کے آدمی تھے جیسا کہ آگے چلکر معلوم ہوگا - اب سستی یا تذبذب رائے
کا وقت نہین تھا اُنھون نے راستے مین قدم رکھا اور پھر پیچھے پھر کر نگاہ نہ کی - اُنھون نے سامسن کیطرح اپنے بدن کو
حرکت دی اور کام کے لیے بیدار ہو گئے اُسوقت سے سرکاری ملازمت کے آخری زمانہ تک ہمارے علم مین وہ کبھی
اسطرح مشغول نہین رہے جس طرح ہندوستان کی روانگی کے قبل چار مہینے تک بیکار رہے تھے یا جسطرح کلکتہ مین ص ۳۱

ولایت روانہ ہونیکے پیشتر دس مہینے تک افسردگی کی حالت مین رہے تھے - اِسوقت سے لیکر آیندہ زمانہ تک پھر اُنکو کبھی کسی بات مین یہ پس وپیش نہین ہوا کہ کیا ہوا اور کیا ہوگا - اُسوقت سے عمر بھر اُنکا یہی مستقل اصول قائم رہا کہ نہ کبھی اُنھون نے نتائج پر لحاظ کیا اور نہ داہنے بائین جانب مڑکر دیکھا بلکہ جو کام سامنے آیا اُسکو قرار واقعی طور سے انجام کرنے اور اپنے مقدور بھر ہاتھ پانون چلانے مین سرگرم رہے اور اب ہم بیان کرینگے کہ اس اصول کی تعمیل مین اُنکو کہانتک کامیابی ہوسکی -

نوجوان سِوِلیَنون کو امتحان پاس کرنیکے بعد چند مہینے کی مہلت دیجاتی ہے اور اُسکے بعد وہ اپنے عہدے پر آتے ہین لیکن **جان لارنس** معًا اپنے عہدہ پر کام کرنے لگے - اُس زمانہ مین سفر کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ تھا کہ لوگ دریاے گنگا کی راہ سے کشتی پر جاتے تھے لیکن جان نے پالکی کی ڈاک کا سریع السیر طریقہ پسند کیا اور ایسا بندوبست کیا کہ ۹۰۰ میل کا راستہ آٹھ دن مین طے کیا - جن وجہون سے اُنھون نے اپنی ابتدائی کارگزاریان دکھانے کے لیے ضلع دہلی کو منتخب کیا اُنکا دریافت کرنا کچھ دشوار نہین ہے - یہ ضلع اُنھون نے کچھ اس خیال سے نہین پسند کیا تھا کہ وہان کا کام سہل اور سیدھا ہوگا یا آنکہ باشندے تربیت پذیر اور فرمانبردار ہونگے بلکہ برخلاف اِسکے وہان کا کام نہایت سخت اور دقت طلب تھا اور باشندے ایسے شورہ پشت اور مفسد تھے کہ کمپنی کی سلطنت بھر مین کہین کے باشندے ویسے نہین ہین - لیکن خاص اسیوجہ سے امید تھی کہ جو کچھ بعد کو ظہور مین آنے والا تھا اُسکے لیے تیار ہو رہنے کا موقع ملیگا - اور اب چونکہ ہم **جان لارنس** کا احوال اُس شہر غدار تک پہونچنے کا لکھ چکے جو مع اپنے ضلع متعلقہ کے آیندہ تیرہ سال تک اُنکی لیاقتون کی ایسی حیرت انگیز زیر مشق رہا (اُنکی لیاقتین اعلیٰ درجہ کی تھین مگر ابتک استعمال مین نہین آئی تھین) اور جہان ۲۵ برس کے بعد اُنکی زندگی کی بلند ترین کامیابی حاصل یعنے باغیون کے پنجے سے دہلی کی فتح ہوئی اسواسطے اُسکی گذشتہ اور آیندہ تاریخ کا مختصر حال اس مقام پر بیان کر دینا مناسب ہے تاکہ لوگون کو معلوم ہو جاے کہ اس مقام اور وہان کے باشندون کی خاص خاص صفتون کا اُنپر کہانتک اثر پڑا اور کہانتک اُنکی کوشش اور مستعدی اُن چیزون کے متعلق کارگر ہوئی -

تاریخ وجغرافیہ کی رو سے دہلی ہندوستان کا سب سے بھاری شہر ہے ناف شمالی ہندوستان مین دریاے جمنا پر واقع ہونیکی وجہ سے بتوسط دریاے گنگا جسمین جمنا گرتی ہے اور بذریعہ اُن بیشمار نہرون کے جو جال کی طرح پھیلی اور مغلون اور انگریزون کی اولوالعزمیون سے ملک بھر مین جاری ہین قریب ہر مشہور شہر سے جو اُسکے اور خلیج بنگالہ کے درمیان واقع ہے براہ راست شہر مذکور کی آمد ورفت جاری ہوسکتی ہے - یہ شہر ایسے مقام پر آباد ہے کہ ہندوکش پہاڑ کی گھاٹیون اور کوہ سلیمان سے (یاد رکھنا چاہیے کہ سرحد کا یہی ایک ایسا مقام ہے جہان سے اگر ہندوستان پر حملہ کیا جاے تو ہمیشہ اندیشہ کے قابل ہے) شمالی اور وسط ہند کو اسی مین ہوکر بخط مستقیم راستہ

نکلا ہے۔ دہلی کے چالاک مستعد اور متعصب باشندون مین ایک طرف تو بنگالیون کی سی بزدلی اور فرمان پذیری اور دوسری جانب ناتربیت پذیر افغانون کی سی صحرائیت اور درشتی پائی جاتی ہے فی الجملہ غور کرنے سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ اس مقام پر مشیت ایزدی یہی ہے کہ ایک مرتبہ اور لڑائی ہوگی جس مین یا تو سلطنت ہندوستان نکل ہی جائیگی یا اگر باقی رہیگی تو اسی مقام کی لڑائی مین باقی رہیگی اسکی تاریخ اور روایتین پندرہ سو برس قبل سنہ عیسوی تک معلوم ہوئی ہین جب اندرپرست کے نام سے سنسکرت کے اشلوکون مین اسکا بیان کتاب مہابھارت مین درج کرنے کے قابل تصور کیا گیا ہے۔ اس زمانہ سے یا تو اسی موقع پر یا اسکے قریب قریب ایک شہر کے بعد دوسرا شہر آباد ہوتا رہا دولت و قوت مین ترقی کی یہانتک کہ دارالسلطنت ہوگیا اور اسکے بعد رفتہ رفتہ زوال پذیر ہوتا گیا یا جیسا کہ اکثر وقوع مین آیا ہے غارتگرون کے پاشنہ سے پامال ہوا۔ ان معدوم شہرون کے ویرانے پینتالیس مربع میل کے رقبہ مین محیط ہین اور اس وسیع میدان کے ایک گوشہ مین ایک شہر شاہجہان کا بسایا ہوا آباد ہے۔

ترکون۔ اور تاتاریون۔ ایرانیون۔ اور پٹھانون مغلون اور مرہٹون نے یکے بعد دیگرے دہلی کو بالکل تباہ کر ڈالا اسکی ساری دولت لوٹ لی باشندون کو قتل اور عمارتون کو مسمار کر دیا جب پانسہ پلٹا تو پھر ایک دراز سلسلۂ نسل سلاطین کا پایہ تخت بنایا اور تمام مشرقی شان و شوکت کا اُسپر خاتمہ کر دیا اس لحاظ سے شمالی ہندوستان کی تاریخ مین کوئی نام مشہور پادشاہون مین ایسا نہوگا جسکو دہلی کے بسانے یا فتح کرنے زینت دینے یا غارت کرنے سے تعلق نہو۔ گیارھوین صدی مین جب محمود بت شکن نے ہندوستان پر متواتر حملے کر چکنے کے بعد افغانستان کو مراجعت کی تو سومنات کے صندلی پھاٹکون کی نسبت دہلی کے جواہرات سے اپنے شاہی محل غزنین کو زیادہ مزین کیا۔ بارھوین صدی مین محمد غوری نے اسکو ہندوستان کے مسلمانون کی دارالسلطنت بنایا چنانچہ باستثناے چند وقفات درمیانی اسکی یہ حالت بعد اس زمانہ کے آخری وقت تک قائم رہی اور اسی نے غلامون کے مشہور خاندان کی بنیاد سلطنت قائم کر کے انکو اپنا باجگزار مقرر کیا۔

چودھوین صدی مین تیمور لنگ نے اس شہر کو تاخت و تاراج کیا۔ دہلی ہی مین بابر نے شہنشاہی کا لقب اختیار کیا اور دہلی ہی مین ہمایون مدفون ہوا شاہجہان نے بھی جسکو تمام معمارون کا اُستاد کہنا چاہیے اور جسنے موتی مسجد اور تاج محل ایسی عمارتین بنا کر دنیا مین طرز عمارت کے عجائبات کھلا دیے بمقابلہ آگرہ کے یہی مقام پسند کر کے اسکو اپنا دارالسلطنت قرار دیا اور اسکو از سر نو تعمیر کرا کے اپنے نام کے مطابق اسکا نام شاہجہان آباد رکھا (۱۶۵۶ء) اٹھارھوین صدی مین ایران کے نامی حملہ آور نادر شاہ نے دہلی کے باشندون اور اسکے مال و متاع کی وہی گت کی جو اسکے پیشتر تیمور لنگ نے کی تھی اور جو تھوڑی بہت بضاعت اور قدرت خاندان مغلیہ کی رہگئی تھی اسکو آخر مین مرہٹون نے تصرف کیا۔ اب خاندان مغلیہ کا بادشاہ مثل کٹھپتلی کے اُنکے اختیار مین آگیا اور آغاز صدی ہذا (۱۸۰۳ء) مین وہ

اُن تاجرون کی کمپنی کے اختیار مین آیا جنکی حکومت نہایت ہی حلیمانہ تھی۔ یہ وہ کمپنی ہے جو لیڈن ہال اسٹریٹ مین کاروبار تجارت اور حکمرانی کرتی تھی لیکن اُسکو اس بات کی بھی قدرت حاصل تھی کہ کلایو صاحب کوٹ صاحب لینک صاحب اور ولسلی صاحب ایسے قلعہ شکن جنرلون سے کام لے اور تلوارون کو نیام سے نکالنے کا حکم دے

جب لارڈ لیک تہلکہ انگیز سلسلہ فتوحات کے بعد دہلی مین داخل ہوے تو اُنھون نے معزز بادشاہ کو پیرانہ سالی شکستہ بالی مفلوک الحالی اور فقدان بصارت کی مجموعی مصیبتون مین مبتلا ایک چھوٹے اور بوسیدہ چتر کے نیچے جو اُسکی شان شاہی کا ایک اکیلا یادگار رہگیا تھا بیٹھا ہوا پایا۔ لیکن فاتحین انگلشیہ ایسی واجب الرحم حالت پر ترس کھاکر جسمین ممکن نتھا کہ اُنسے کوتاہی ہوتی شاہ عالم کے ساتھ اُس عزت و توقیر کی غمخواری سے پیش آئے جسکو کسی جلیل القدر شخص پر جو بے بس ہوگیا ہو ظاہر کرنے مین اُنھون نے کبھی دریغ نہین کیا گو اور عیوب اُنمین کیسے ہی کیون نہون اُنھون نے اُسکو اُسکا قلعہ جو شاہجہان کی نہایت بازینت تعمیرات سے ہے واپس کردیا اور اور شہر کے قرب وجوار کے وسیع اضلاع اُسکے اور اُسکے دربار کے مناسب گزارہ کیواسطے نکالدیے۔ ان اضلاع کا انتظام براہ دانشمندی اُنھون نے اپنے اختیار مین رکھا لیکن ایک لاکھ روپیہ (جسکی تعداد آخر مین بہت بڑھا دیگئی تھی) اندھے اور مجبور پیرمرد کے دامن مین ماہ بماہ انبار کردیا جاتا تھا قلعہ کے اندر جسکی عمارت بخوبی مستحکم اور بطور کافی اسقدر وسیع تھی کہ ایک فوج اور ایک دربار کے لوگون کو اُسمین رہنے کی جگہ مل سکتی بحیثیت فرمانروائے اعظم اُسکو سلطنت کرنیکا اختیار دیاگیا

اگر انگریزون کو کچھ انصاف یا فیاضی دکھلانا تھی تو وہ ہرگز اس سے کم سلوک نہین کرسکتے تھے۔ اور اُسپر بھی یہ امر شبہہ سے خالی نہین ہے کہ خود اس محترم کٹھپتلی یا اُن ردِ خلائق لوگون کے بہترین حقوق جنھون نے سارے دربار کو گندہ اور بدنام کررکھا تھا جس امر کے مقتضی تھے اُس سے زیادہ سلوک کیا گیا تھا یا نہین۔ سرگروہ کلیسائے روم جسکا تخت چھن گیا ہو اُس فرقہ کے ایک نہایت ہی معتقد فرمانروا سے جس شے کے پانے کی اُمید کرسکے اُسکے مقابلے مین وٹیکن اور ایک باغ اقل قلیل ہے لیکن ایک مشرقی بادشاہ پر جسکو نہ تو بادشاہی کے فرائض انجام کرنا تھے اور نہ بسبب اُس محافظت کے جسکی ذمہ داری ایک اعلیٰ دولت اجنبیہ نے کرلی تھی امن و امان کے متعلق کسی قسم کا ایسا خوف باقی رہگیا تھا جو تاجدارون کو ہوا کرتا ہے ایک قلعہ کا مع اُسکی آمدنی کے چھوڑنا اس امر کا ظن غالب پیدا کرتا ہے کہ وہ المضاعف فسق و فجور کا معدن بن جائیگا۔ چنانچہ ہمنے جان بحکر جو تجربہ ہندوستان مین حاصل کیا اُس سے بکرات و مرات اس امر کی تصدیق ہوچکی ہے۔ یہ وہ بے اعتدالی ہے جسکی اصلاح نہ تو شربت سے ہوسکتی ہے اور نہ زہر سے۔

لیکن انگلش لوگون نے تباہ شدہ بادشاہ پر اپنی فیاضی ظاہر کرنے مین اس سے بھی بڑھکر کام کیا۔ اُنھون نے ایک طور کی مہربانی سے جو بمنزلہ ظلم کے تھی اور جو اُنکے دلون کے اعتبار سے قابل تعریف ہو تو ہو

مگر دماغون کے اعتبار سے ہرگز قابل تعریف نہ تھی تیمور لنگ کے کمزور وارث کو اُن تمام وسیع ملکون پر جنکو اُسکے بزرگون نے فتح یا جن پر انھون نے اپنا حق قائم کیا تھا موسومہ شاہنشاہی کا اختیار دیدیا یہ سچ ہے کہ انھون نے صرف ایک نام کی شاہنشاہی کا اختیار دیا تھا۔ لیکن مشرق مین یہی تسمیہ یا یادگار یا علامت اکثر اُس حقیقت سے جسکی یہ مجاز سمجھی جاتی ہے قوت مین زیادہ قادر اور اصلیت مین اُس سے فائق ثابت ہوئی ہے۔ ہمارے دو ایک دانشمند تر مدبرون نے اپنے سرون کو ہلایا اور بتدریج دست درازیان کرکے بے سمجھے بوجھے شاہی حشمت گھٹانیکی فکر کی۔ لیکن اُنکی کوششین کلاً نہین بلکہ صرف جزءً کامیاب ہوئین۔ پہلا انگریزی رزیڈنٹ جو ایک رحم دل اور شریف النفس افسر تھا اس خیالی بادشاہ کے حضور مین گھٹنون کے بل حاضر ہوتا تھا اور یہ آداب وہ تھا جسکی بجا آوری مین ادنیٰ اہل دربار بھی یوروپین بادشاہ کے روبرو اکراہ کرتے۔ یکے بعد دیگرے ہر گورنر جنرل یا گورنر جنرلون کے نائب اُسکو نذرین دیا کیے جس سے ہندوستانیون مین عموماً اور ضعیف بادشاہ کے دل مین خصوصاً لامحالہ یہی خیال گذرا ہوگا کہ ہندوستان مین اعلیٰ اقتدار اُسی کو نہ کہ انگریزون کو حاصل ہے۔ سکہ رائج الوقت ملک پر اِس بادشاہ خاندان مغلیہ کی تصویر تو بیشک نہین ہوتی تھی کیونکہ اِسکو کوئی دیندار مسلمان جائز رکھتا لیکن مغلیہ بادشاہ کا کتبہ اور سنہ جلوس ص ۱۱ اُسپر ضرور کندہ ہوتا تھا۔ دیسی بادشاہ اپنے کو بلکہ انگلش فاتحون کو بھی مالک نہین سمجھتے تھے بلکہ ایک غیر دخیل کاشتکار جانتے تھے اور جب تک دربار دہلی سے اُنکے علاقون یا حقوق کا دعویٰ تسلیم نہین ہو جاتا تھا اُسوقت تک اُنکو اپنے تخت سلطنت پر دغدغہ رہتا تھا۔ اور اسیطرح ایک رزیڈنٹ کے بعد دوسرا رزیڈنٹ آتا تھا سیٹن کی جگہ مٹکاف اور مٹکاف کی جگہ آکٹرلونی اور پھر آکٹرلونی کی جگہ مٹکاف رزیڈنٹ مقرر ہوے تخت پر شاہ عالم کی جگہ اکبر شاہ بیٹھا اور اکبر کے بعد وقت معین پر بہادر شاہ نے تخت نشینی کی امید کی اور گو بعض مکروہ آداب وحقوق جو مغلیہ بادشاہ کو دیے گئے تھے رفتہ رفتہ مختصر کر دیے گئے تاہم اصل بنیاد فساد اُسی طرح قائم رہی اور اُسکا کچھ انسداد نہوا۔

اگر یہ امر صحیح ہے کہ اُس بدعملی کے زمانہ مین جو باعث زوال سلطنت مغلیہ ہوئی دار السلطنت قرب وجوار کے ملکون کے بدمعاشون کا امن بنگئی تھی تو اُسیطرح یہ امر بھی صحیح ہے کہ انگریزون کی حفاظت کے زمانہ مین شاہی قلعہ شہر کے بدمعاشون کا امن ہوگیا تھا۔ خاص شہر اور اُسکے مضافات مین تو انگلش حکومت سے بڑی تیزی کے ساتھ قانون کی پابندی ہوتی جاتی تھی سکہ بیٹھتا جاتا تھا اور جان ومال اور آبرو کی حفاظت ہوتی جاتی تھی۔ لیکن محل کی چاردیواری کے اندر وہی اسراف بیجا اور بدمعاشی حسد اور دغابازی اب تک جاری تھی گورنمنٹ کے خوف سے قتل اور ایذا رسانی مسدود تھی۔ نابکار باشندون یعنے قرم ساقون مخبرون حرمون خواجہ سراؤن کے وہی گروہ اب تک بکثرت موجود تھے۔ اور جن بدکاریون کو خود انگلش گورنمنٹ نے اپنے صادق ارادون سے جو تمام عالم مین مشہور ہین جائز کردیا تھا اُنکے خلاف رزیڈنٹ کیطرف سے بھی سوائے ایک خفیف مزاحمت کے اور کچھ نہین ہوسکتا تھا۔

گو حکومت مغلیہ کا اگیا بیتال روز بروز مکروہ ہوتا جاتا تھا اور سلطنت مغلیہ کی مشعل بالکل گل ہوا چاہتی تھی صرف ایک ذراسی جھلملاہٹ باقی تھی لیکن ابتک وہ بجھی نہین تھی اور ممکن تھا کہ اُتنی ہی جھلملاہٹ سے پھر ایسا شعلہ مشتعل ہو جاتا جو تمام ہندوستان مین آگ لگا دیتا۔ یہ باتین ہمارے ملک کے دو ایک عقلمندون نے اُسیوقت سوچی تھین اور ابتو یہ "مشت بعد از جنگ" ہر شخص کو یاد آتی ہے۔

پس آغاز ۱۸۳۱ء مین جان لارنس ایک مددگار رزیڈنٹ کے طور پر اس دارالسلطنت مین وارد ہوے تو اُسکی عام گذشتہ اور موجودہ حالتین یہ تھین اور جو کچھ مین نے اوپر بیان کیا ہے اس سے یہ نتیجہ نکالنا کچھ دشوار نہین ہے کہ ایک طرف تو دربار کی بدکاریون اور جماعت امرا کی بے اعتدالیون اور دوسری طرف عوام الناس کی مضطربانہ مصیبتون اور اُنکی عجیب وغریب صفتون کا اثر جان لارنس کی آخری کارروائیون کے زمانہ یعنے ایسے وقت مین کیا پڑا ہوگا جب اُنکی خواہش یہ تھی کہ مین محکوم نرہون بلکہ حاکم رہون معاملات کو سُلجھا ہوا دیکھا نکرون بلکہ اُنمین کارروائی کرون اور جو بدنامیان عائد کی جاتی ہین اُنکو نشانہ کرون بلکہ یک قلم دور کردون ص ۴۳

شہر دہلی اور ضلع دہلی اُسوقت سے جب لارڈ لیک نے اُسکو فتح کیا تھا برابر ایک انگریزی افسر کی زیر نگرانی رہتا چلا آیا جو رزیڈنٹ اور چیف کمشنر کہلاتا تھا۔ یہ عہدہ ایسا تھا جسکے لیے اعلیٰ اوصاف اور اُن اوصاف کی تعمیل درکار تھی اور جو انواع واقسام کی خدمتین اُسکے متعلق تھین وہ اس منصب دار کے غیر معمولی خطاب ہی سے ثابت ہوتی ہین اسپر دو مرتبہ چارلس مٹکاف مقرر ہوے جو وہان کے حاصل کیے ہوے تجربہ سے اُسیطرح جسطرح جان لارنس نے اس مقام سے عروج حاصل کیا اعلیٰ مراتب پر ترقی پانے لگے اور قبل وفات یکے بعد دیگرے گورنر جنرل ہندوستان اور اعلیٰ حاکم جمیکا اور کناڈا رہے۔

اُس زمانہ مین دہلی کی رزیڈنسی پر ٹامس تھیوفیلس مٹکاف مقرر تھے جو سر چارلس کے چھوٹے بھائی تھے یہان کا کام کچھ تو وہ تھا جو ہندوستان مین پولٹیکل کام کہلاتا ہے اور کچھ انتظامی کام تھا۔ پولٹیکل خدمات کے متعلق ابتدا مین اُنکا تعلق بادشاہ اور شاہی قلعہ سے رہا لیکن اُنکا اثر اُس وسیع ملک پر بھی پڑتا تھا جسکے جنوب مشرق طرف مالوہ اور شمال مغربی جانب پنجاب ہے اور دونون کے درمیان وہ خود واقع ہے۔ اسطرح سے اُن اختیارات مین وہ بیشمار ریاستین جو قدیم اور معزز اور نہایت زبردست راجپوت سردارون کی جاگیرین تھین اور جو بشمول میدانی اقطاع ریگستان کے اُس حصہ کو ترتیب کرتی ہین جسکو گویا جغرافیہ کی اصطلاح مین مملکت متحدہ راجپوتانہ کہتے ہین شریک تھین۔ اُنمین جہنید۔ پٹیالہ کیتھل۔ اور نابھ کی محروسہ ریاستین بھی شامل تھین جنمین اور بہت سے چھوٹے چھوٹے راجواڑے بھی حشرات الارض کیطرح برٹش علاقہ کے اندر داخل ہین۔

سِول کمشنر کی حیثیت سے رزیڈنٹ کو خاص انگریزی علاقہ مین یہ کام مقرر تھے کہ وہ امن وامان قائم

رکھے انصاف کا عمل درآمد کرے مالگزاری کی تحصیل و تقسیم کی نگرانی کرے اور جہانتک ممکن ہو اس ملک کی دولت
کو ترقی دے جسمین ابتک بہت ہی ناقص کوششین ہوتی آئی تھین اُنکے مددگار چار یا پانچ رہتے تھے عموماً ایک ص ۴۴
خاندان کے لوگون کیطرح مکان یا احاطہ رزیڈنسی مین رہا کرتے تھے اور کار آموزی کا ابتدائی زمانہ طے کرنیکے بعد
اُن مختلف خدمات مین سے جو خاص رزیڈنٹ کے متعلق تھین ایک نہ ایک خدمت پر مامور کردیے جاتے تھے
اسطور پر وہ ابتدا ہی مین مجسٹریٹ کلکٹر اور جج کے کامون سے بہت جلد واقف ہوجاتے تھے۔

دہلی کا ضلع اُسکے تمام متعلقین کی خوبی قسمت سے ملک غیر آئین تھا۔ باوصف اس امر کے کہ غیر ملک کے لوگون نے بارہا اُسکو فتح کرکرکے انواع و اقسام کے انقلابات پیدا کیے لیکن بہ نسبت اور مقامات ہندوستان کے یہان کی دیسی جماعتون مین تبدیلی بہت کم واقع ہوئی تھی۔ دیہات کی معزز جماعتون کو توہاتھ بھی نہین لگا تھا اور انگریزی افسرون کا منشا خوش نصیبی سے یہ نتھا کہ اُنکو برباد کیا جائے بلکہ اُنکو سلامت رکھنا اور اُنسے عمدہ کام لینا مقصود تھا۔ قانون نیلام بقایاے لگان جسکو سرجان کے نے "دوا سرار بے انصافی" سے خوب ہی تعبیر کیا ہے ابتک علاقہ دہلی مین جاری نہین ہوا تھا اور معدلت کا انتظام سخت اور سنگین قوانین پر نہ تھا بلکہ زیادہ تر دادرسی کے طبعی اصولون پر تھا۔ ان وجوہات سے یہ کہنا بیجا نہین ہے کہ ہر ایک نائب رزیڈنٹ کو اپنے مختلف کامون اور اُس آزادی اور جوابدہی سے جسکے برتاؤ کا اُسکو موقع دیا گیا تھا اپنی لیاقت دکھانیکا نہایت ہی بینظیر موقع حاصل تھا۔

۱۸۳۱ع کے نائب رزیڈنٹون مین چارلس ٹریولین تھے جنھون نے اپنی اس مستعدی قابلیت اور بیباکی سے اس ماتحتی کی حیثیت مین بھی بڑا نام پیدا کرلیا تھا۔ گو دنیا بھر طعن و طنز کرتی رہی مگر اُنھون نے مردانہ وار تمام اعلی مقامون کی بد اطواریان دور کردین اور آخر کو اسطرح سے اُنکو نیست و نابود کردیا کہ پھر کبھی اُنکے سر اُبھارنے کی اُمید نہین ہوسکتی ہے اور اُنکی ان کارروائیون کا ایک زمانہ تعریف کرتا ہے۔ نو وارد جان لارنس مین اُنھون نے اپنی ہی سی ہمت پائی جنکے یہان بلانے مین اُنھون نے خود ہی تحریک کی تھی۔ اور اسوجہ سے دونون مین ایسی دوستی ہونے لگی جو پچاس برس تک برابر قائم رہی تا آنکہ موت نے دونون مین قطع تعلق کرا دیا۔ یہ دونون دوست عرصہ تک ایک جگہ نرہنے پائے کیونکہ ٹریولین دوسرے ہی سال بھرتپور چلے گئے اور جان لارنس اسی شہر مین رہے جس سے اُنکو آئندہ اسقدر تعلق رہنے والا تھا۔

باایہمہ اُس خورد سال دوست نے اپنے سے بڑے دوست کی نسبت جسکو ہندوستان کی کارروائیون کا ص ۴۵
ابھی تک ذرا بھی تجربہ نہین ہوا تھا ایک بہت واضح خیال پیدا کیا اور اُس زمانہ کے پچاس برس بعد جب ایک مرتبہ مجھسے باتین ہوتی تھین تو اس صفائی کے ساتھ اُسنے اسکو ظاہر کیا "جب مین نے پہلے پہل جان لارنس کو دیکھا تو جاے حیرت ہے کہ اُس زمانہ مین بھی مثل سن رسیدگی کے وقت کے پایا نہین بلکہ مین تو کہتا ہون کہ

اُس زمانہ مین آخری ایام سے بھی ضعیف تر پایا کیونکہ اُنکے چہرہ کی شکنین کہین زیادہ گہری تھین - چہرہ مضطر اور متردد تھا مزاج مین پارہ کی خاصیت معلوم ہوتی تھی میری غرض یہ نہین ہے کہ اُنہین بے ثباتی یا آئیرش لوگون کے عیوب تھے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ اُنمین سرگرمی اور تیزی پائی جاتی تھی - مثلاً یہ کہ وہ سواری کے بڑے شائق تھے اور مین ہمیشہ اُنکو دیکھا کیا کہ سرپٹ گھوڑا دوڑاتے چلے جاتے ہین - اُس مرد کارکن کی ابتدا یہی تھی - اُس زمانہ مین مین نے اُن علامتون کو جو عموماً فضیلت یا بزرگی سے تعبیر کی جاتی ہین نہ تو دریافت کیا اور نہ اُنمین پائین لیکن اب جو مین گذشتہ کیفیت پر غور کرتا ہون تو مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ جو علامتین مین نے اُسوقت دیکھی تھین وہ اس قابل تھین کہ جو کچھ مین نے اُنکی تعبیر کی تھی اُس سے زیادہ کرتا "

جان لارنس کا پہلا عہدہ رزیڈنٹ کی ماتحتی مین شہر اور مضافات شہر کے اسسٹنٹ جج مجسٹریٹ اور کلکٹر کا تھا - قریب قریب آٹھ سو مربع میل کا رقبہ اور پانچ لاکھ کی آبادی اُنکے ماتحت تھی اُسمین سے دو لاکھ آدمی صرف شہر مین تھے اور اُنھین کے محدود مقاصد اور مشاغل اور خفیف جرائم اور قضایا سے اسسٹنٹ مجسٹریٹ کا کام خاص کر کے تعلق رکھتا تھا - شہر کے باشندون مین طرح طرح کی قومون کے لوگ تھے اس مسلمانون کی دارالسلطنت مین بیشک مسلمین ہند کی ایک بڑی بھاری تعداد تھی لیکن آبادی کا زیادہ تر حصہ ہندوون سے شامل تھا جنمین سکھ اور افغان بھی ملے ہوے تھے -

سلطنت مغلیہ کے زوال اور مرہٹون کے عروج کے زمانہ مین جان و مال کا عام خطرہ اسوجہ سے زیادہ پیدا ہو گیا کہ شمالی ہندوستان اور وسط ہند کے شورہ پشت لوگ بھیڑیا دھسان خلقت کے فطرتی قاعدہ سے وہین آکر جمع ہو گئے - ظاہر ہے کہ اس قسم کی آبادی مین جرائم پیشہ اشخاص کی جمعیت زیادہ ہو گی اور اکثر قلعہ معلی کے ذیل مجرم اس فوج کی جمعیت بڑھاتے رہتے تھے - قلعہ کے اندر انگریزی مجسٹریٹ کی کچھ دال نہ گلتی تھی - دستور غلامی کثیر الازواجی اور کثیر الازدواجی جو شرقی شخصی سلطنت کے ساتھ لازم و ملزوم ہین اُنکا ڈنکا بجتا تھا اور کوئی روک نہ تھی - شاہی خاندان کے اجزا یعنے وہ لوگ جنکو نہ خدا کا خوف اور نہ انسان کا ڈر تھا اور جنکا قلعہ کے باہر ایک روپیہ کا بھی اعتبار نتھا قلعہ کے اندر فضول خرچی شہوت پرستی اور ہر قسم کی بدفعلیون کی دھوم مچائے ہوے تھے بعض اوقات دو ایک نیم برہنہ لونڈیان جنکی پشت پر دُرون کے نشان لگے ہوتے تھے اپنے زینت دار قیدخانہ کے دریچون سے بھاگ آتی تھین اور صاحب رزیڈنٹ یا اُنکے نائب خوش ہو کر تعاقب کرنیوالے سپاہیون سے کہدیا کرتے تھے کہ یہ بندیان انگریزی سرزمین پر قدم رکھتے ہی آزاد ہو گئین قلعہ کے اندر قدیم مغلیہ دربار کے تمام آداب و قواعد بڑی احتیاط سے اُسیطرح باقی تھے - بعض اوقات یہ صاحب منزلت لوگ اپنے ہم جنس عمال پر بھی ہیتا صاف کرتے تھے اور باہمدگر چورون مین جو اعتبار رہتا ہے اُسکو بھی ملحوظ نہین رکھتے تھے - کبھی یہ ہوتا تھا کہ ذیحجہ

ص ۴۷

سر چارلس مٹر تو ئلین کے بیان کیے ہوے ایک واقعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے) ارتکاب جرائم کی مہارت اور ناجائز طور سے حاصل کی ہوئی واقفیت جو اُنھون نے قلعہ مین بہم پہونچائی تھی اُسکو قلعہ کے باہر دور دور تک کام مین لانیکا قصد کرتے تھے - نواب صدر اعظم نے جو برائے نام اس رتبہ سے موسوم یا اُسکے برابر کا امیر تھا جعلی دستاویزات بنانیکا ایک باقاعدہ کارخانہ جاری کیا تھا - یہ کام بہت آسان تھا کیونکہ عہدے کے اعتبار سے بادشاہان سلف اور اُنکے بڑے بڑے عہدہ دارون کی تمام مُہرین اُسکے قبضہ مین تھین - شہر کے تمام لوگ اچھی طرح سے جانتے تھے کہ یہ کارخانہ قائم ہے اور بڑے بڑے معزز لوگ بھی جب دیکھتے تھے کہ اُنکی اراضیات مین کوئی جھگڑا پیدا ہوا ہے تو جعلی حق قائم کرنیکے لیے اسی کارخانہ مین مُہرین بنوانے آتے تھے - ایک روز راجہ بلبھ گڈھ کے ایک وکیل نے ریزیڈنسی مین آکر یہ خبر دی کہ اسوقت میرے مالک کے علاقے کے ایک گانوُن کی بابت سابق صدر اعظم جعلی دستاویز تیار کر رہے ہین - کوتوال ایک پروانہ گرفتاری کے ذریعہ سے وہان بھیجا گیا اور اُسنے جاکر دیکھا تو درحقیقت وہی کارروائی ہو رہی تھی - معزول صدر اعظم جسکے پاس سابق حکام دہلی کی کم سے کم سو مُہرین موجود تھین گرفتار کیا گیا اور اُسکو پانچ برس تک سڑکون پر کام کرنیکی سزا دی گئی -

اُسکے چھبیس برس بعد تاریخ ضلع دہلی کے متعلق دہلی پر باغیون کا قبضہ ہو جانا ویسا ہی ہے جسطرح رومی تواریخ مین یہ امر گذرا ہے کہ روم کو قدیم باشندگان فرانس (قوم گال) نے جلا ڈالا تھا دونون مین قدرے قلیل ہی فرق ہے - اُس زمانے کے قریب قریب تمام کاغذات جسکا حال مین لکھ رہا ہون جلا ڈالے گئے تھے لیکن اُن کاغذات اور نیز کی تمام خانگی چٹھیون کی عدم موجودگی کی حالت مین بھی اس اعتبار سے کہ ہم جان لارنس کے خیال اور کارروائی زمانہ مابعد سے واقف ہین بہت اچھی طرح سے یہ قیاس کر سکتے ہین کہ جسوقت کوئی بدعنوانی کی بات اُنکو معلوم ہوئی تو اپنے تئین جوکھم مین ڈال کر کس بہادری کے ساتھ اُنھون نے انسداد کیا مثلاً ایک لونڈی کو اُنھون نے ایک ستمگار کے ہاتھ سے رہائی دی اور ایک بدمعاش کو جو اُسی زعفران زار مین پیدا ہوا تھا گرفتار کرکے سزا دی اور یہ وہ شخص تھا جسنے قلعہ کی چار دیواری کے باہر اپنی بدعملیون کی مشق کرنا چاہی تھی - صحیح

لیکن اسسٹنٹ مجسٹریٹ کے اشغال سب اسیطرح کے جوش انگیز نتھے اور نہ اُنکی سراغ رسانی صرف جرائم پیشہ اشخاص تک محدود تھی - جان لارنس بیان کرتے ہین کہ وہ دہلی کے اکثر سردار شہر مین باغات اور مکانات رکھتے تھے جہان کچھ تو ریزیڈنٹ کے سلام کرنیکو اور کچھ عیش و تفریح کو جایا کرتے تھے تاکہ لوگون کی صحبت سے حظ اُٹھاوین - اُس زمانہ مین دہلی مین قدیم خاندانون کے ذی مرتبت لوگ بھی تھے جنھون نے ایک نہ ایک حیثیت سے گذشتہ لڑائیون مین کام کیا تھا - یہ وہ لوگ ہین جو سر آرتھر ولسلی یا لارڈ لیک کے زمانہ مین بیقاعدہ طور سے فوج کا کام کر چکے تھے اور اُن دلچسپ ایّام کی داستانین بڑے شوق سے کہا کرتے تھے اور اُن لوگون کی

زبانون پر مسٹر سیٹن اول ریزیڈنٹ سر چارلس مٹکاف سر ڈیوڈ اکٹرلونی اور سر جان مالکم کے نام جاری رہتے تھے۔ اس قسم کے قصہ گویون کو جان لارنس اُن قصون کے سننے والے بھی بہت اچھے ملے تھے جو خود قصے بیان کیا کرتے تھے اور اس فن مین اُنسے زیادہ مشق رکھتے تھے اور اسطور پر اُنکو اپنے ابتدائی عہدہ مین ایسا تجربہ حاصل ہوگیا جو ہندوستان کے اور حصّون مین بتدریج حاصل ہوا چنانچہ اسطور پر اُنکو دیسی سردارون کے خاندانی حالات اُنکے خیالات اور خواہشین اور اُنکا عیب و ہنر بہت اچھی طرح سے معلوم ہوگیا اور یہ واقفیت مابعد زمانہ مین جب اُنکو ایک ذمہ دار فرمانروا کی حیثیت سے بیدخل اور غیر مطمئن سکھ سردارون کے ساتھ جو ایک نومفتوح صوبہ مین جابجا منتشر تھے وسعت کے ساتھ برتاو کرنا پڑا تو بڑے کام آئی۔

جان لارنس چار برس کے قریب قریب دہلی مین رہے اور اس زمانہ مین برابر مستعدی سے کام کرتے رہے کبھی کوئی تغیر اور تبدل نہین ہوا۔ ایک مرتبہ البتہ وہ ہنڈیل کے شکار مین شریک ہوئے تھے جسمین ٹریویلین نے بہت سے دوستون کو جھاؤ کے جنگل مین دریاے جمنا کے کنارے مدعو کیا تھا۔ ایک یا دو مرتبہ وہ عجالتًا اپنے بھائی جارج کے پاس گئے تھے جنکے یہان اُس زمانہ مین بمقام کرنال ہنری لارنس اور اُنکی بہن ہونوریا جو ہندوستان سے آئی تھین
ص ۴ یہ دونون آدمی مہمان تھے۔ ۶ - مارچ ۱۸۳۱ء کو ہنری نے کرنال سے اپنی بہن لٹیشیا کے نام ولایت کو یہ لکھا تھا کہ "آپ قیاس کرلینگی کہ جان نے جو دہلی مین اپنی تقرری کرائی اُس سے ہمکو کسقدر خوشی حاصل ہوئی وہ اب ہمارے یہان سے چند گھنٹے کی راہ پر اور بہت اچھے شخصون کے پاس ہین۔ مہینے کے آخر مین میرے کرنال واپس آنے پر وہ یہان آئینگے"۔ اور ایک چٹھی مین جسکو بتاریخ ۱۸ - فروری ۱۸۳۸ء ہونوریا نے (جنکی شادی مسٹر بارٹن کے ساتھ ہوئی اور جو اسوجہ سے اب مسٹر بارٹن کہلاتی ہین) مقام برائٹن سے (اس بات کے دیکھنے سے بڑا لطف حاصل ہوتا ہے کہ اس بہن کو کسقدر خیال اس بات کا تھا کہ خاندان کے لوگ آئندہ کس حالت سے رہینگے) مجھکو لکھا تھا کہ "اُس چند ماہ مہینے کے عرصہ مین جب ہم اپنے بھائی جارج کے ساتھ کرنال مین رہتے تھے جان کبھی کبھی ہماری ملاقات کو آیا کرتے تھے اور اُنکے آنے سے ہم لوگ بہت محظوظ ہوتے تھے وہ اپنے دہلی کے عہدہ سے خوش معلوم ہوتے تھے اور ہم کو معلوم ہے کہ کمشنر اور متعلقین کمشنر سے وہ بڑی گاڑھی دوستی رکھتے تھے"۔ یہ بات بھی بیان کرنیکے قابل ہے کہ گو کمشنر کو وہ بہت چاہتے تھے مگر شل اور نائبون کے ایوان ریزیڈنسی مین نہین رہتے تھے بلکہ ایک علیحدہ مکان مین جو وہان سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر تھا پادری ایورینٹ کے ساتھ رہتے تھے جنسے اُنھون نے نہایت دوستی پیدا کرلی تھی۔ اس بات کا بیان کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہین ہے کہ جو نوجوان افسر اسوقت وہان موجود تھے اُنمین سے ایک افسر رابرٹ نیپئیر بھی تھے جو اسی زمانہ مین سفرمینا کے ایک گروہ کی سرکردگی سے اُن قلعون کے استحکام مین مصروف تھے جنسے جان لارنس کے دور دراز صوبہ کی بھیجی ہوئی فوجون کا مقابلہ کیا گیا۔

باب سوم

قیام پانی پت کے حالات اور واقعات سنہ ۱۸۴۳ء لغایت سنہ ۱۸۴۷ء

ص ۴۹ دہلی مین چار برس کی کارآموزی کے ختم ہونیکے بعد جان لارنس شمالی قسمت علاقۂ دہلی کے ایک ضلع کو تبدیل اور اُسکے حاکم مقرر کیے گئے۔ اُسکا صدر مقام پانی پت تھا جہان سے بیس میل کے فاصلے پر کرنال کی بڑی چھاونی واقع تھی لیکن ضلع پانی پت مین اس امر کے لیے چھاونی کی کوئی حاجت نہین تھی کہ وہ فوجی جوش قائم یا جنگی تعلقات پیدا کیے جائین جواس کی تاریخ کے ساتھ اس طرح پیوست ہوگئے ہین کہ کبھی علحدہ نہین ہوسکتے کیونکہ ضلع پانی پت کو تاریخ جزیرہ نماے ہند سے وہی نسبت ہے جو میدان اِسٹدرائلن کو یہودیون اور وادی اِسٹرلنگ واسکاٹلینڈ یا حال مین ملک بلجیم کو کل یوروپ سے رہی ہے۔

قطع نظر اُن چھوٹے چھوٹے قضیون اور بیشمار لڑائیون کے تین مرتبہ اسی ضلع کی حد مین کل جزیرہ نماے ہندوستان کی قسمت آزمائی ہوئی۔ اسی مقام پر سنہ ۱۵۵۶ء مین مغلون کے سب سے بڑے بادشاہ اکبر نے جسکی عمر اُسوقت صرف تیرہ برس کی تھی بقول مشہور ایک عجیب و غریب طور کی ذاتی جرأت سے جسکے یقین کرنے یا نکرنے کا ہم کو اختیار ہے لیکن اُسپر یقین کرنا لازم ہے اپنے لائق سپہ سالار بہرام خان کی ہدایت سے جو برائے نام اُسکے زیر حکومت ملازم تھا وہ سلطنت جو اُسکے باپ ہمایون کے ہاتھ سے نکل جاچکی تھی پھر فتح کرلی۔ اسی مقام پر سنہ ۱۷۳۹ء مین نو دولت نادر شاہ نے جو ستاخرین بہادران ایران مین سب سے زیادہ جنگجو پیدا ہوا تھا تخت ایران پر متمکن ہونے اور رومیون اور روسیون کو پچھم اور اُتر طرف مار کر ہٹا دینے اور پورب سے دکھن تک ہرات قندھار غزنی اور کابل پر ص ۵۰ قبضہ کرلینے کے بعد محمد شاہ بادشاہ خاندان مغلیہ کی سپاہ کو تتر بتر کردیا اور اپنی جوانمردی کے صلے مین دہلی کا تمام مال و اسباب اُٹھالے گیا۔ اسی مقام پر سنہ ۱۷۶۱ء مین احمد شاہ درانی نے درۂ خیبر کی راہ سے ہندوستان پر متواتر حملے کرنیکے بعد آخرکار مرہٹون کے گروہون کو پسپا کیا اور ایسے کشت و خون کے بعد جو ہرگز قابل تعریف نہین ہے دکھن جانب تربدا پار باقی ماندہ لوگون کو ہٹا دیا اور شمال مین جو فتحمندیان انھون نے حاصل کی تھین اُنسے اُنکو بکلی محروم کردیا۔ اگر یہ زبردست فتح حاصل نہوئی ہوتی تو مرہٹے تمام شمالی ہندوستان کو اُسوقت سے جب ولسلی اُنکے روکنے کو آئے تھے تیس برس بلکہ اُسکے بھی پیشتر تاخت و تاراج کرکے فتح کرچکے ہوتے۔

شاید انھین تاریخی روایتون کے اثر سے ضلع پانی پت کے باشندے شورہ پشتی اور بغاوت مین قرب و جوار کے اور سب اضلاع سے بڑھے ہوے تھے۔ اور اگر ضلع دہلی سے جان لارنس کو ایسی واقفیت حاصل ہوگئی تھی جو اور مقامات مین رہکر ہر درجہ کے باشندگان شہر اور قدیم روسا کے بارے مین مشکل سے حاصل ہوتی تو یہ امر بھی یقینی ہے کہ بہت کم اضلاع کے ذریعہ سے باشندگان بہترین حصۂ ہندوستان کی خواہشون اور عادتون

زراعت پیشہ لوگون اور جاٹون کے حالات سے پوری پوری واقفیت حاصل ہوتی۔ جاٹون کا حال اس مقام پر بالتخصیص لکھنا ضرور تھا اس صوبہ کے بہترین باشندے یہی تھے جو چارون طرف منتشر تھے۔ پس جسطرح سے ہمنے شہر دہلی کا بیان کیا تھا اُسیطرح سے اُس قوم کی تواریخ اور خصائل کا بھی ہمکو مختصر ذکر کرنا لازم ہے جو مختلف نامون سے اُس بڑے حصہ ملک مین جہان جان لارنس کی محنت شاقہ کا زمانہ آنیوالا ہے آباد ہے جاٹون کی نسبت ٹاڈ صاحب مورخ راجپوتانہ نے لکھا ہے کہ وہ لوگ قدیم جٹائی یعنے سِیدِین نسل سے ہین۔ اسمین شک نہین کہ جٹائی اور جاٹ مین جو ظاہری مشابہت پائی جاتی ہے اُسی سے اِس فرقہ کی ابتدا سِیدِین قوم سے منسوب کی گئی ہے لیکن اُنکی وجاہت اُنکا نمودار قیافہ اور طویل اور جسیم قامت صاف صاف یہی شہادت دیتی ہے کہ وہ شمالی نسل سے ہین۔ وہ قریب قریب اُس تمام ملک مین پھیلے ہوے پائے جاتے ہین جو جہلم اور جمنا کے درمیان واقع بلکہ دکن جانب بھرتپور اور آگرہ تک چلا گیا ہے۔ شمالی حملہ آورون کے اور گروہون کیطرح جو آراب وغیرہ شاہان ایران کیوقت سے ہمیشہ وسط ایشیا کے صحراؤن سے نکل نکلکر ہندوستان مین پھاند پڑے اُنھون نے بھی اپنے وقت مین ملک کو فتح کیا اور اُسکی پیچ وپیچ تہذیب مین خلط ملط ہوکر اپنے اعتقادات اور رسمون مین قریب قریب برہمنون کے ایسے ہندو گئے۔ اصل تو یہ ہے کہ اسوقت ہندوستان مین وہی طریقہ مروج ہو رہا تھا جو یوروپ مین چوتھی صدی عیسوی اور اُسکے بعد کثرت سے ہوا تھا اور نتایج بھی اُسی قسم کے ہوے۔ آسٹرو گاتھ اور وِزِی گاتھ واَنڈل اور فرَنیک بَلگرِین اور سِلاوُنِین فرقون کے جن گروہون نے زوال پذیر سلطنت روم کو تاخت وتاراج کیا تھا وہ خود ہونہار دین عیسوی اور اُن سلطانی قانون کے پابند ہوے جو مغربی ممالک کے لیے نہایت ثمر دار اور ابد قرار و صحیح ہین۔ لیکن ہندوون کے اختراعی مذہب سے جاٹون کی روحانی خواہشون کو ویسا اطمینان نہو سکا جیسا کہ دین عیسوی کے چند جامع اور بالغ اصولون اُنکی ترقی کی بیحد صلاحیت اور مختلف زمانی ومکانی حالتون سے اُسکی موزونیت مغرب کی ترقی پذیر نسلون کی پوری پوری ضرورتین رفع کرسکی۔ اور جاٹ فرقہ کے لوگ اُس حد تک جو مشرقی لوگون مین بہت مشہور بات ہے ایک سربلند فرقہ کو دوسرے کے بعد جو اُنکے سامنے آتا گیا جاننے اور ماننے لگے۔

کبھی تو اسطرح کی مذہبی اور معاشرتی جنبش ایک بڑے زور کے ساتھ اُنمین پیدا ہوئی جیسی مکہ معظمہ کے ایک شبان اُمّی کے سینہ سے نکل کر نیم برہنہ عربون اور اُنکے مفتوح اور متبوع لوگون مین تمام پرانی سلطنتون اور مذہبون کے نیست ونابود ہو جانیکے بعد ایک ہی سلسلہ فتوحات مین جبرالٹر سے لیکر دہلی تک پہونچ گئی تھی۔ اور کبھی زاہد اور حلیم گرو نانک کی مذہبی تعلیم کے مطابق اندرونی اصلاح کی شکل مین صلح اور آشتی کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ اسطور سے اکثر جاٹ خاص کر کے جنوبی سندھ کے رہنے والے بڑے پکے مسلمان ہوگئے اور باقی لوگ اسکے کئی سو برس بعد خصوصًا اُن درمیانی اضلاع کے رہنے والے جو لاہور اور امرتسر کے آس پاس تھے اُسیطرح کے سرگرم سکھ

ص ۸۱

سیکھ یعنے گرو نانک کے چیلے بنے رہے۔

بادی النظر مین یہ امر نہایت حیرت انگیز معلوم ہوگا کہ ایک ہی فرقہ کے لوگ برابر سرگرمی کے ساتھ اسطرح کے دو مختلف مذہبون کو جیسا کہ مذہب اسلام اور گرو نانک فرقہ ہے قبول کرلین اور اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ دونون فرقون مین ایسی عداوت شدید ہوجاے کہ ایک نہایت ہی نازک زمانہ مین جان لارنس ص ۵۶ بلاخوف وخطر انمین سے ایک فرقہ کے ہاتھ مین اس بات کا پورا بھروسہ کرکے تلوار دیدین کہ اس تلوار کو وہ اپنے مشترک مالکون ہی پر نہین بلکہ اپنے خاص بھائیون پر صاف کرینگے۔ لیکن غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اصولاً دونون مذہبون کے عقائد ایک ہین۔ دونون کی بنا بت پرستی کی مخالفت ہے اور دونون کے برآوردہ اصول وحدانیت خدا اور انسان کی باہمی مساوات ہے۔ انسانی فطرت کے متعلق مغرب کی طرح مشرق مین بھی یہ ایک نہایت افسوسناک بات پائی جاتی ہے کہ جن دو فرقون مین مذہبی اختلاف بہت کم ہوتا ہے عموماً عداوت انھین مین زیادہ ہوتی ہے تاریخ اقوام اور مذہبی امور کے لحاظ سے یہ امر نہایت دلچسپ ہے کہ جس مشرقی فرقہ نے اس حیرت انگیز طریقہ سے مذہبی معاملات مین اپنی سریع الاعتقادی ظاہر کرکے یکے بعد دیگرے ہندو و اسلام سکھ ان تین مذہبون کو اختیار کرلیا ہو کیا ایسے وقت مین جب مناسب طور سے عیسائی مذہب قبول کرنیکا موقع دیا جاے تو وہ اسکو قبول نہ کریگا

دکھن جانب کرنال تک تمام جاٹون نے سکھون کے نام اور مذہب کو قبول کرلیا لیکن کرنال کے اس طرف کے جاٹ ابتک مذہب مین ہندو ہین اور اپنے اصل نام کو قائم رکھے ہوے ہین۔ سکھون کا پنتھ اصل مین صرف ایک اصلاح دیا ہوا ہندوون کا مذہب تھا مگر جیسا جیسا زمانہ بڑھتا گیا اسی طرح اسمین بھی ترقی ہوتی گئی اور اب اسکی تعریف یون کی جاسکتی ہے کہ وہ ایک اصلاح دیے ہوے پنتھ مین جنگی اور ملکی قوت زیادہ کردی گئی ہے سکھ لوگ جسطرح بڑے ہوشیار اور کفایت شعار کاشتکار زمین مشہور ہین اسیطرح کے مشقتی اور مہیب سپاہی بھی ہین۔ معاشرت اور تمدن کے بارے مین انکے خیالات بالکل سلطنت جمہوری کے طور پر ہین۔ اور گو وہ اپنی قوم کے سردارون کے گرد جمع ہوتے ہین مگر وہ اپنے کو ہمیشہ آزاد ہمنشین نہ کہ ملازم سمجھتے ہین۔ جن جاٹون نے نئے مذہب کو اختیار نہین کیا ہے وہ بالکل بیباک اور محنتی ہین لیکن بہ نسبت انکے سکھ بھائیون کے انکا میلان صلح آمیزی پر زیادہ ہے اگر اجیانا کوئی شخص انکے حقوق مین دست اندازی کرنا چاہے تو وہ اپنی پر اثر دلیلون سے انکی حفاظت کرنا خوب جانتے ہین اور شمالی ہندوستان کے فتح کرنے مین صرف انھین لوگون کیوجہ سے ہم کو اصل مین مشکل لاحق ہوئی تھی۔ مثلاً لارڈ لیک کی فاتحانہ کارروائیون کو بھرتپور کے جس سردار نے ایک زمانہ تک منقلب کر رکھا تھا وہ اسی جاٹ فرقہ کا سردار تھا۔

ص ۵۳ پس جان لارنس کو اپنے نئے عہدہ کلکٹری و مجسٹریٹی ضلع پانی پت مین جس فرقہ سے سابقہ پڑا تھا

اُسکے کفایت شعار محنتی اور آزاد باشندے اس طرح کے تھے جو اپنے گانؤن کی جماعتون اور اپنی موروثی اراضیات سے نہایت ہی مانوس تھے۔ اب دیکھنا چاہیے کہ اُنھون نے اُن لوگون کے ساتھ کیا برتاؤ کیا

مین اس مقام پر ایک ایسے انگلشمین کی پُراثر اور متمیز شہادت بیان کرونگا جس سے بڑھکر ذاتی واقفیت کے ساتھ جان لارنس کے حالات پانی پت کو کوئی شخص بیان نہین کرسکتا۔ لیکن مین عام طور پر یہ بحث کرونگا کہ کلکٹر اور مجسٹریٹ کی خدمتین اسوقت کیا ہین اور اُس زمانہ مین کیا تھین کیونکہ جان لارنس کے بعد اُنہین بہت سے تبادلے واقع ہوے اور مین یقین کرتا ہون کہ ایک تبادلہ جسکی خواہش جان لارنس نے بڑے افسوس کے ساتھ کی تھی ضروری التعمیل پایا گیا یعنے یہ کہ کلکٹر مال سے جوڈیشل اختیارات علٰحدہ کردیے جاتے۔ ہزارہا تعلیم یافتہ انگریزون کو جو جان لارنس کی بڑی قدر کرتے ہین اور اُنکو ایسے قومی بہادرون مین شمار کرتے ہین جن پر انگلستان کا فخر بجا اور سزا ہے اُس دراز اور دردناک زمانہ کا بہت خیال ہے جب ذاتی ہدایتون اور آزمایشون سے اُنکی کامیابی کا راستہ تیار ہوا تھا۔ اُنکو اس بات کا حال معلوم ہی نہین کہ جان لارنس کو کس کس طور کی محنتین کرنا پڑین اور اُنھون نے ایک طور پر اُن سب کو انجام دیا۔ وہ نہین جانتے کہ یہ محنتین کیسی بیدم کرنیوالی تھین مگر جان لارنس نے بشاشت کے ساتھ اُنکا اتمام کیا۔ وہ اِس بات سے آگاہ نہین ہین کہ ایک اعلیٰ افسر کی جوابدہی پر ہر شخص آزادی سے کیونکر کام کرتا ہے۔ ہندوستان مین جو انگریز آئے اُنکی کارروائیان یہی رہین اور انھین کارروائیون سے باوصف اکثر غلطیون اور نقصون کے یکے بعد دیگرے سپاہیون مین سے ایسے ایسے مدبر اور مدبرون مین سے ایسے ایسے سپاہی تیار ہوے کہ اور کبھی کسی شاہی ملک مین نہ تیار ہوے ہونگے اور جنکی طول طویل فہرست مین سرجان لارنس کے برابر شاذ ہی نام ہونگے

ایک ضلع مین عموماً لکھوکھا باشندون کی آبادی ہوتی ہے جو ہزارہا مربع میل کے علاقے مین منتشر اور صدہا گانوون اور قصبون مین منقسم رہتی ہے اس وسیع رقبہ اور ان کثیر التعداد مقاصد پر وہ کلکٹر مع بعض اوقات چند یورپین اسسٹنٹون کے ساتھ اور کبھی اُسطور سے جسطرح جان لارنس پانی پت مین رہتے تھے تن تنہا ایک قسم کے انسانی کارساز کیطرح حکمرانی کرتا تھا اُسکی اصلی خدمت جسپر اُسکا نام دلالت کرتا ہے تحصیل مالگزاری ہے جسکے وقت پر وصول ہونے سے سرکار ہند کا دیوالہ تھمتا ور نہ نکل جاتا ہے اور اُسکے باشندون کی کامیابی اور مرفہ حالی ص ۴۸ اس بات پر منحصر ہے کہ ابتدا مین خبرگیری کے ساتھ اُسکی تشخیص واجبی شرح سے اُسکا تقرر اور اوقات معینہ پر سہولت کے ساتھ اُسکا ایصال ہو اور ہماری گورنمنٹ ہند زیادہ تر اسی بات کے لیے قائم ہے۔

جن صوبون مین عرصہ سے بندوبست ہوگیا ہے وہان مالگزاری کے وصول کرنے مین کوئی دقت نہین ہے ہان اگر قدرتی اسباب مانع ہون تو اُسکی اور بات ہے۔ ممالک مغربی وشمالی اور پنجاب کے حیرت انگیز انتظام دیہات سے

جس مین خوش قسمتی سے ہمارے بڑے سے بڑے مدبّرون کو بھی اصلاح کی ضرورت نہین پڑی فی الحقیقت ہم کہسکتے ہین کہ خودبخود مالگزاری وصول ہوجاتی ہے۔ انگلستان کے ٹیکس وصول کرنیوالے شاید یہ سنکر تعجب ہونگے کہ ان ملکون مین قبل از مطالبہ محاصل کا وصول ہوجانا ایک عجیب وصف ہے لیکن کلکٹر مال مجسٹریٹ بھی ہے یا اسوقت نہین تو پہلے تھا اور وہ اپنے تمام ضلع مین عدالت گستری کا ذمہ دار ہے۔ ہر ایک مجرم کیت یا ٹھگ سے لیکر خفیف چوری کے قیدی تک اُسکے روبرو پیش ہوتا ہے۔ اُس سے ہر ایک شکایت کی دادرسی چاہی جاتی ہے مویشیون کی وبا اور زراعت کی ملخ خوری سے لیکر بازار کی نالیون یا بلکہ غلاظت اندازی تک کا دعویٰ اُسکے پاس ہوتا ہے ہر روز گھنٹون تک خواہ برسات کا موسلا دھار پانی برستا اور زمین سے وبائی ابخرات پیدا ہوتے ہون یا آنکہ گرمی کی دھوپ بھٹیون کیطرح شعلہ افگن ہوا ور لو ہے کیطرح ہاتھ پاؤن جلا ڈالے کلکٹر حبس دم کیے ہوئے کچہری مین بیٹھا رہتا ہے مقدمہ کی سماعت کرتا ہے اور فریقین کی تنبیہ تادیب تسکین کرتا ہے یا سزا دیتا ہے۔

کلکٹر کو پولیس پر بھی آنکھ گڑائے رہنا پڑتا ہے کیونکہ اسکو بخوبی معلوم رہتا ہے کہ اگر دونون یا بلکہ ہزار ہا آنکھون سے اُسپر نگرانی رہیگی تو وہ کچھ کام کریگا ورنہ کچھ بھی نہین کریگا بلکہ کام نکرنے سے بھی زیادہ خرابی پیدا کریگا تاریخ نگار نے اس بحث پر اخبار کلکتہ ریویو مین ایک بہت لطیف مضمون چھپوایا تھا جسمین وہ بیان کرتے ہین کہ "ہر امر جو اگریکلچر گورنمنٹ کرتی ہے اسکو ایک نہ ایک حیثیت سے کلکٹر ہی کرتا ہے۔ مسافرخانون کا سربراہ کار عامل نیلام ناظر عدالت معمار سڑک جنگلات کے ساکھو بیچنے والا سپاہیون کا بھرتی کرنیوالا درندون کا ہلاک کرنیوالا کتب فروش مویشیون کی ترقی نسل کا منتظم پوسٹماسٹر ٹیکا لگانیوالا ہنڈویون کا سکارنیوالا ان سب حیثیتون سے جو کام کرتا ہو وہی کرتا ہے۔ نئے تالابون کا بنوانا دریاؤن کا پل بندھوانا انمین نئی نئی نہرین کاٹنا یا پرانی نہرین بند کرانا نئی سڑکون کا نکالنا نئے دواخانے شفاخانے مدرسے جیلخانے بنوانا جنگل کاٹ کر زمین نکلوانا یا انمین پانی پہونچانا پرانے جنگلون کو کٹوانا نئے جنگل تیار کروانا زراعت مین نئی نئی فصلین پیدا کروانا اور نئے نئے طریقے نکلوانا یہ سب کام کلکٹر کی جائز اور معمولی کارروائیون مین داخل ہین۔ اب کسکا دماغ ایسا ہے جو اتنے کامون کو انجام کرسکیگا کسی شخص مین اس بات کا اتنا دماغ نہوگا لیکن ہم اپنے اُن منتظمون کی استعداد فراست پابندی اوقات انصاف پسندی اور دیسیون کے اوضاع واطوار سے واقف ہونیکا جسمین سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے وقت کے ملازم پوری قابلیت رکھتے تھے شکریہ ادا کرتے ہین اور اس بات پر تعجب کرتے ہین کہ انمین سے بہت کم لوگ ان باتون کے حاصل کرنے مین جو بیچارے انسان کی طاقت مین ہین ناکام ہوے۔ ص ۵۵

لیکن کلکٹر مجسٹریٹ کی زیادہ تر ضروری خدمتین صدر مقام کی حبس دم کچہری مین بیٹھکر انجام نہین ہوتی ہین

بلکہ ''کھری پشت زین'' یا بلکہ ایسے خیمون مین انجام ہوتی ہین جو آسانی کے ساتھ ایک مقام سے دوسرے مقام کو منتقل ہو سکتے ہین اور جو سال مین پانچ مہینے تک مثل کلدار گھرون کے رہتے ہین۔ جب موسم موافق ہوتا ہے یعنے یہ کہ جب طوفان بارش یا آفتاب کی بے انتہا تابش موقع دیتی ہے تو وہ اپنے علاقے مین دورہ کرتا ہے اسکا یہ سفر شاہانہ نہین ہوتا کیونکہ اُسکے کامون کے مقاصد کے موافق خیمہ آج یہان اور کل وہان گڑا کرتا ہے۔ اس صورت مین لوگون کو اُس سے ملاقات کرنیکی ضرورت نہین رہتی بلکہ وہ خود لوگون کی ملاقاتین کرتا پھرتا ہے جو امر اول سے انسب ہے۔ وہ گھوڑے پر سوار ہوکر مظلومون کی دادرسی کرتا پھرتا ہے۔ بلا حشم و خدم اور اکثر محض یکہ و تنہا اپنی عملداری کے ہر ایک موضع کو ملاحظہ کرتا ہے۔ وہ کسی کہنہ درخت کے سایہ یا کسی گانون کے کنوئین کے پاس اجلاس کرتا ہے اور یہان معززین دیہ اُسکے گرد شتابی سے جمع ہو جاتے ہین۔ وہ اُنسے گفتگو اُنکے قصون اور شکایتون کی ساعت اور موسم و فصل کی نسبت مباحثہ کرتا ہے اور پشتہا پشت سے جن حدبندیون کی بابت قلبی عداوتین اور مارپیٹ چلی آتی ہے اُنکا عین موقع پر کبھی تو دو باتون اور کبھی دس دس دن تک تحقیقاتین کرنیکے بعد تصفیہ کر دیتا ہے۔ اسطور پر وہ رعایا کا اور رعایا اُسکا حال جاننے لگتی ہے وہ اُنکے بہت سے قصورون سے
ص ۵۶ جو اجنبیون اور ملک والون کے صدہا برس کے ظلم سے وقوع پذیر ہوتے ہین درگذر کرتا ہے اُنکی سادہ خصلتون کی قدر کرتا ہے اور جب وہ اپنی شکرگذاری اور ادب اور محبت ظاہر کرتے ہین تو وہ سمجھتا ہے کہ مجھکو اعلیٰ درجہ پر ترقی پانے سے زیادہ معاوضہ مل گیا ہے فی الواقع ایسا اکثر ہوا ہے کہ جب کسی مجسٹریٹ نے اعلیٰ درجہ پر ترقی پائی تو اُسوقت چارون طرف سے بہتان اور حسد ناشکری اور خودغرضی اور دآب وآداب سرکاری کا نشانہ بنجاتا ہے اسکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک انبوہ کے درمیان محض یکہ و تنہا ہے اور اُسوقت وہ پھر اپنی سادہ زندگی آسان قواعد اور اُن تسلی بخش صلون کیطرف جو کسی زمانہ مین اُسکو حاصل تھے پھر خیال کرنے لگتا ہے۔

اور اب ہمکو یہ دیکھنا چاہیے کہ چارلس رکیس مصنف کتاب حالات ممالک مغربی و شمالی وغیرہ وغیرہ جو مثل چارلس ٹریولیین کے جان لارنس کے ایک اور دوامی دوست تھے اپنی ذاتی یادداشت سے اُن خدمتون کے بارے مین کیا لکھتے ہین جو ضلع پانی پت مین انجام کرنا ضرور تھین اور جان لارنس نے کیونکر اُنکو انجام کیا۔

آغاز ۱۸۳۵ء مین جان لارنس پانی پت کے قدیم اور مشہور تاریخی شہر مین تعینات کیے گئے۔ وہ ضلع مذکور کے قائم مقام مجسٹریٹ اور کلکٹر ہوے تھے۔ اس زمانہ مین اراضیات ضلع کی پیمایش ہو رہی تھی اسکی نگرانی بھی اُنکے سپرد ہوئی۔ ہمکو ایک نظر اس بات پر ایک طرفۃ العین کے لیے ڈالنا بہت مناسب ہے کہ کس کس قسم کا کام اس نوجوان آیرش آدمی کو اسوقت سپرد ہوا تھا اور اُسکے فرائض منصبی کیا تھے۔ پانی پت دہلی کے

اُتر اور پچھم طرف ستر میل کے فاصلے پر اُس سڑک کے کنارے جو دہلی سے پنجاب کو گئی ہے واقع ہے ۔ اس ضلع مین مندرجۂ ذیل قسم کے لوگ آباد ہین ۔ ہندو مزارعین جو زراعت کے کامون مین مصروف رہتے ہین اور اراضیات سے بہت مستحکم تعلق رکھتے ہین ۔ دوسرے گوجر جو مویشی پالتے ہین تیسرے رانگڑ (یعنی وہ راجپوت جو برائے نام مسلمان ہوگئے ہین) جو جاٹون کیطرح اپنی زمین پر جان دیتے ہین ۔ چوتھے چور جو گوجرون سے بھی بدتر ہین اور جنکو قتل اور چوریون کی یکسان چاٹ ہے ۔ یہ بات یاد رہے کہ یہ لوگ اصل بھولے ہندوون کے سے نہین ہین بلکہ برخلاف اسکے طویل القامت قوی الجثہ اور بیباک شخص ہین جنکو اپنی زمین اور چوپایون کی بابت لڑنے اور مرنے مین کچھ اندیشہ نہین رہتا ۔ اس زمانہ مین بغیر ڈھال تلوار لیے ہوے بلکہ کاندھون پر بندوق رکھے ہوے وہ ہل چلانے یا اپنی بھینسین چرانے نہین نکلتے تھے ۔ الغرض اسطرح کی چار لاکھ آبادی پر جو آٹھ لاکھ ایکڑ زمین کے رقبے مین بڑے بڑے گاوون تک منتشر تھی جان لارنس خود مختارانہ حکومت کرتے تھے ۔ اُس زمانہ مین خود اُنکی قطع بہت کچھ جاٹون سے ملتی تھی کیونکہ وہ تنا ور بلند بالا قوی الاعصاب بلکہ کسیقدر رنگ کے سانولے تھے اور ایک اُنکے بھی شحم یا لحم زائد اُنکے بدن پر تھا اُنھون نے انگریزی اور ہندوستانی لباس کے بین بین ایک پوشاک اختیار کی تھی جسکو علی العموم وہ پہنے رہتے تھے ہتیار ہر وقت لگاے رہتے تھے اور اُن لوگون مین اسطور سے رہتے تھے جیسے چند مساوی درجہ کے آدمیون مین ایک شخص اول ہو ۔ وہ اجنبیون کے طور پر نہین بسر کرتے تھے ۔ اگر کوئی شخص دلیری یا حماقت سے پوچھتا کہ اُنکے جائز اختیارات کیا تھے تو جواب یہی ملتا کہ وہ خود سر تھے لیکن ساتھ ہی اسکے اُنمین رحم دلی اور فرائض منصبی اور محنت شاقہ کرنیکی دل و جان سے مستعدی تھی ۔ بہ حیثیت مجسٹریٹ پولیس کا کام بھی اُنکے سپرد تھا ۔ چند سوار جنکے پاس ہندوستانی گھوڑے اور تلوار اور پستولون کے حربے تھے اکثر صدر مقام پر تعینات رہتے تھے اور کانسٹبلون کی معمولی سپاہ ضلع بھر کے مختلف تھانون مین تعینات تھی ہر تھانے مین ایک تھانہ دار ایک جمعدار ایک محرر اور دس بارہ برقنداز رہتے تھے جو تلوار یا سونٹا لیکر قواعد کراتے تھے ۔ لیکن اُنمین ایک کم رتبہ مگر نہایت لکار آمد دیہاتی عہدہ دار یعنے چوکیدار بھی ہوتا تھا جو تھانہ دار کے پاس اگر تمام جرمون ناگہانی موتون یا گاوون کے اور مشہور واقعات کو بیان کرتا تھا ۔ یہ پولیس کے انتظام کا وہ خاکہ بیان کیا گیا ہے جو صدہا برس سے شہنشاہان دہلی کیوقت سے اسیطرح چلا آتا ہے ۔ ایک منصف مزاج اور مستعد مجسٹریٹ کی ماتحتی مین یہ قاعدہ عامۂ خلایق کی حفاظت کے لیے ذاتی و کافی تھا اور طماع یا بدرجہ اولی بے پروا اور کاہل حاکم کی ماتحتی مین یہی قاعدہ جور و ستم کا ایک بھاری آلہ تھا ۔ بس اسقدر کہنا کافی ہے کہ جان لارنس اس عہدہ کے اور یہ عہدہ جان لارنس کے قابل تھا اور اسکی وجہ یہ ہین کہ اول ۔ وہ ہمہ وقت اور ہر مقام پر حتی کہ اپنی خوابگاہ کے کمرہ مین بھی اسطور سے رہتے تھے کہ ضلع کے لوگ اُنکے پاس جا سکین ۔ دیہاتی گنوارون سے قہقہے لگا کر باتین شہر کے مہاجنون سے گپ شپ اور دیسی رئیسون سے

مباحثہ کرنا یہ سب باتین آنکو بہت پسند تھین - جب وہ اپنے کتون اور بندوق کو لیکر باہر جاتے تو معلوم نہین کسقدر سوالات اُنسے پوچھے جاتے تھے - علاقے مین سرپٹ گھوڑا دوڑا کر ادھر اُدھر گھوم آنیکے بعد وہ ایک چارپائی پر آکر بیٹھتے اور گانون کے لوگون کا ایک بڑا ضروری لیوِی دربار جسمین مقدم موضع سے لیکر حجام تک شریک ہوتا منعقد کرتے تھے - لوگون مین یہ مشہور تھا کہ "جَانْ لَارِنْسْ سب جانتا ہے" - اسی وجہ سے وہ ایک بڑے مجسٹریٹ اور مین کہہ سکتا ہون کہ وہ ایک بڑے نمودار اور بیش قیمت مالی افسر تھے -

ثانیاً وہ کبھی کام سے گھبراتے نتھے - مجھکو ایک مرتبہ قتل عمد کے ایک مقدمہ مین اُنکے سراغ لگانیکا کچھ حال یاد آتا ہے کہ جسوقت اُنکو اس جرم کی خبر ہوئی تو خود اُسکا پتہ لگانے لگے - بہرحال جب اُنکو قتل عمد یا کسی ہنگامہ یا بھاری ڈاکہ کی خبر ملتی تھی تو خود گھوڑا کسوا کر موقع واردات پر پہونچتے تھے - زمین زراعت حقوق آبپاشی حدبندی وغیرہ کے ضروری معاملات مین وہ خود بڑی سہولیت مگر اُسیقدر جانفشانی کے ساتھ تحقیقات کرنیکے لیے عین موقع پر پہونچتے "قضیہ زمین برزمین" فارسی زبان کی یہ ضرب المثل ہروقت اُنکی زبان پر جاری رہتی تھی - ص ۵۵

ثالثاً - چونکہ وہ خود ادھر اُدھر جا کر مِن آتے تھے کہ ہر ہر شخص ہر ہر معاملہ مین کیا کہتا ہے اس سبب سے چاپلوسون خوشامد خورون اور ایسے مخبرون کو اپنے یہان پھٹکنے نہین دیتے تھے جو موقع پاکر ہندوستانی حاکم کی کارروائیون کو زیروزبر کر دیتے ہین - جو شخص خود ہی ہر چیز کو جا کر اپنی آنکھون سے دیکھ آتا ہو اُسکے لیے مخبر کی کیا حاجت ہے -

یہی سب باتین ڈانلڈ میکلیوڈ رابرٹ منٹگمری اور جَانْ لَارِنْسْ کے اور دوستون کے بارے مین جو ہندوستان کے نامی مدبر گذرے ہین بیان کی جاسکتی ہین - لیکن جَانْ لَارِنْسْ مین علاوہ ان اوصاف کے ایک طور کی سختی بھی تھی جو درشتی کی حد تک تو نہین پہونچی تھی مگر شدت سے البتہ پاک نتھی اور اسی سے بدمعاش لوگ اُنکے نام سے کانپتے تھے - ظاہرا اُنکے دل مین یہ خیال رہتا ہوگا کہ مجھکو کوئی پسند کرے یا نکرے مگر میری تعظیم ہر شخص ہر حالت مین کریگا -

مین نے اس بات کے ثابت کرنیکو بہت کچھ بیان کیا کہ اپنی ابتدائی ملازمت ہند کے زمانے مین وہ ایک مستعد اور زبردست مجسٹریٹ تھے - اور مین اس بات کے ثابت کرنیکے لیے کہ اُس زمانے کی تعلیم کیسی تھی جسکی بدولت اُنکو آیندہ ایسی ناموری حاصل ہوئی اُنکا حال بہ حیثیت مالی افسر کے اپنے اوپر لازم سمجھکر بیان کرونگا - قدیم اور عمدہ ایسٹ انڈیا کمپنی جسکے وہ ملازم تھے اُن لوگون کو جو اُسکے صوبون پر حکمرانی کرنیکے لیے طلب کیے جاتے تھے "رائیٹر" اور اعلیٰ عہدہ دارون کو جو اُسکی سلطنت کے لگان روپیہ کے وصول کرنے پر مقرر کیے جاتے تھے کلکٹر کہتی تھی - جَانْ لَارِنْسْ اُس زمانے مین کلکٹر اور مجسٹریٹ بھی تھے کلکٹری کا کام اس زمانے مین ایک انقلابی حالت مین تھا جسمین بڑی لیاقت اور محنت صرف کرنا پڑتی تھی اراضیات کی پیمایش اور بندوبست کا کام بڑی

دھوم دھام سے جاری تھا حدبندی کا نشان کرتا تھا ہر ہر موضع کی پیمایش کرنا اور اُسکے نقشے بنانا اور رجسٹروں مین رقبہ اور زمین اور کاشتکارون اور لگان اور ٹکس خلاصہ یہ کہ تمام واقعات اور حسابات متعلقہ زمین کا درج کرنا تھا۔

مین نہین کہسکتا کہ جَانْ لَارِنْسْ کی نسبت اس سب کام کے انجام کرنیکی کیونکر امید کیجا سکتی تھی مین صرف اسقدر بیان کرسکتا ہون کہ جب مین اُنکی مدد کو بھیجا گیا تو مجھکو یاد نہین آتا کہ سواے ہندوستانی اہلکارون کے جنکو اُس زمانہ مین صرف مالی محکمہ کے متعلق دفتر کے کام کے اختیارات حاصل تھے اور کوئی اُنکا ہاتھ بٹانیوالا ہو سات آٹھ مہینے تک وہ خیمہ مین زراعت پیشہ لوگون کے درمیان رہتے تھے اور اسطور پر مالی کام کے متعلق تمام فروعی باتون سے وہ بخوبی واقف و ماہر ہوگئے تھے۔

مین صاحب جَانْ لَارِنْسْ سے عمر مین چھوٹا تھا اور جب اُنکے ماتحت پانی پت مین مقرر ہوا تو مجھکو صرف تین چار ص ۵۹
برس ہندوستان مین ملازمت کرتے گذرے تھے۔ پہلے پہل اپنے اعلیٰ افسر سے ملاقات کرنیکا حال مجھکو کبھی فراموش نہوگا کیونکہ اسکی معقول وجہین ہین۔ اب مین یہ کہنے کو تھا کہ وہ اُسوقت قمیص پہنے تھے لیکن مجھکو یقین نہین ہے کہ وہ اُس زمانہ مین قمیص پہنے ہون (میرے نزدیک وہ چپکن پہنے ہونگے) کیونکہ اُسوقت دلیسیون کا بڑا ہجوم تھا اُنکے دو تین کتے پیرون کے پاس لیٹے ہوے تھے اور جَانْ لَارِنْسْ کچھ باتین کرتے اور کچھ سمجھاتے جاتے تھے یعنے یہ کہ وہ اُسوقت کچہری کر رہے تھے۔

مجھسے کچھ باتین کرنیکے بعد اُنھون نے خلاصتہً یہ ہدایت کی وہ اب آپ اس نقشہ کیطرف دیکھیے۔ پانی پت کا ضلع نو تھانون مین منقسم ہے شمال مغربی کنارے کے یہ تین تھانے مع کرنال کی بھاری چھاؤنی کے مین آپ کو تفویض کرتا ہون۔ پولیس اور مال کا کام آپکے حوالے ہے۔ اس بات کا خیال رکھیگا کہ فوجی افسرون سے کوئی تکرار ہونے پائے۔ اگر آپ اُنکے ساتھ اچھا برتاؤ کرینگے تو وہ آپکے ساتھ اخلاق سے پیش آئینگے۔ اگر آپ جرائم کا انسداد اور اپنے صیغہ کی مالگزاری وصول کرسکے تو مین آپکے کام مین دست اندازی نکرونگا۔ اگر آپکو مجھسے مدد لینا ہو تو بلاتکلف میرے پاس چلے آئیے۔ آپکے کل تھانون کی رپورٹین آپکے پاس آئینگی۔ اُنکے بارے مین آپ جو کارروائی کیجیے فوراً مجھکو اطلاع ہو۔ جاسیے مگر زمینداروں پر سختی نہ کیجیے گا اسمین شک نہین کہ سرکار کی مالگزاری کا ادا ہونا واجب و لازم ہے مگر سختی نہ کیجیے گا بچھڑے کو وہی دودھ ملتا ہے جو گاے کے تھنون مین باقی رہجاتا ہے۔ کبھی کبھی آیا کیجیے گا اور مجھسے ملاقات کیا کیجیے گا"۔

الغرض لَارِنْسْ نے اسطرح مجھپر اعتماد کیا اور مجھکو اپنی ذات پر بھروسہ کرنا سکھایا۔ سرکاری افسر بس اُسوقت سے میرے ہوا مین نے اپنا کام لائق ترین معلم کی ماتحتی مین سیکھا اور اُسدن کو مین ہمیشہ شکرگزاری کے ساتھ یاد رکھونگا جسدن مین نوجوان مجسٹریٹ وڈپٹی کلکٹر کا نائب مقرر کیا گیا تھا۔

جس ضلع کا حال اس شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے وہ دو سال کے قریب قریب (۱۸۳۳ء–۱۸۳۵ء)
جانؔ لارِنسؔ کے زیر انتظام رہا اور اس مدت کے بڑے حصہ مین یہی برٹش افسر سیاہ وسفید کے مختار رہے
جب وہ اس ضلع مین وارد ہوے تھے تو یہان کا انتظام بہت خراب تھا کیونکہ جو افسر اُنکے پیشتر اُنکے عہدہ پر
تھا وہ زیادہ لایق نہین تھا۔ علاوہ برین ۱۸۳۳ء و ۱۸۳۴ء کی خشکسالی سے اُسکے ایک حصہ کو نقصان پہونچا تھا
چنانچہ جانؔ لارِنسؔ بیان کرتے ہین کہ ”جو لوگ مفلس اور غیر مطمئن تھے اُنکو انتظام اور اطمینان سے رکھنا قسط بقسط اُنسے
مالگزاری وصول کرانا اور پشتہا پشت سے جو عادتین اُنمین چلی آتی تھین اُنکو دور یا اقل درجہ کم کرنا جس بندوبست کا زمانہ منقضی
ہوگیا تھا اُسکو از سر نو قائم کرنا اور ان سب کامون کے ساتھ عام انتظام اور اُسکی ترقی کرنا یہ کوئی منھ کا نوالہ نہین ہے“ اُنکے ماقبل افسر کے
زمانے مین مالگزاری اکثر سکھون کے طریقہ سے بزور تیغ وصول کیجاتی تھی۔ سپاہی اور توپین بطور معمول کلکٹر مال ص ۶۰
کے ساتھ جایا کرتی تھین۔ جانؔ لارِنسؔ کو یہ پسند نتھا اُنھون نے قصد کیا کہ بغیر سپاہیون اور توپون کے
مالگزاری وصول کیجاے۔ ایک گانوٗن جسکے گرد دیوار بنی تھی اور گڑھی کے طور پر تھا وہ اپنی شورہ پشتی کے لیے
انگشت نما تھا۔ جانؔ لارِنسؔ نے خاص اپنے پولیس کے لوگ لیکر رات کو اُسکا محاصرہ کیا۔ گانوٗن سے
جو جو راستہ چراگاہون کیطرف نکلکر گیا تھا ہر راستہ پر اُنھون نے چند آدمی مقرر کر دیے اور حکم دیا کہ صبح کو جو مویشی
ادھر سے نکلے وہ گانوٗن کیطرف پلٹا دیا جاے۔ پولیس نے حکم کی تعمیل کی اور چرواہے یہ خبر لیگئے کہ صاحب کا
حکم ہے کہ جب تک مالگزاری نہ ادا ہو جائیگی اُسوقت تک کوئی جانور چراگاہ کو جانے نپاویگا۔ چرواہون نے
مکرر جاکر شور وغل مچایا مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا اس عرصہ مین مویشی اور بھوکے ہوے اور وحشت کرنے لگے
آخر کو دیہات کے خاص خاص آدمی جمع ہوکر آئے اور صاحب سے ملاقات کرنیکی اجازت چاہی۔ اُنکی درخواست
پذیرا ہوئی لیکن صاحب کو معلوم ہوگیا کہ معمولی عذر ومعذرت کرنیکے سوا اور کچھ اُنسے ہونا نہین ہے کیونکہ اُنکے
پاس روپیہ نہین تھا اور نہ وہ ادا کر سکتے تھے۔ صاحب نے کہا کہ اچھا ہم تم لوگون کو دوسرے گانوٗن جانیکی اجازت
دیتے ہین اور اگر تم اپنے اپنے ذمہ کا واجب الوصول روپیہ لاؤ گے یا کسی مہاجن کا رقعہ لکھوا لاؤ گے کہ فلان
دن تک روپیہ ادا ہو جائیگا تو اسمین خیریت ہے ورنہ مویشی جہان ہین وہانسے ہلنے نپائینگے۔ لوگون نے دیکھا کہ
صاحب اسوقت غصے مین ہین اسواسطے وہ واپس جاکر فوراً روپیہ لے آئے اور جو مویشی صبح سے بھوکے
پڑے تھے اُنکو سہ پہر کیوقت تین بجے چراگاہون مین جانیکی اجازت ملی۔ اور اُس ضلع کے کسی حصے مین
پھر مالگزاری وصول کرنیکی دقت نہین ہوئی۔ توپون سپاہیون یا بلکہ پولیس کی بھی حاجت نہین پڑی۔ ایک اور
قصہ مسٹر رچرڈ پالگ نے مجھسے بیان کیا تھا اور اُس قصے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ افسر ضلع کی تبدیلی سے
پانی پت کی کیفیت کیا بدل گئی تھی۔ جانؔ لارِنسؔ کے پیشتر کا افسر جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون بداطوار دلنگ

محیط نہین تھا جہان مالگزاری باقی پڑی تھی وہان جرمون کا بھی کثرت سے ارتکاب ہوتا تھا۔ اور جان لارنس
نے یک قلم اصلاح کرنیکی جو کوشش کی اُس سے اُنکی تندرستی مین فرق آگیا۔ ایک روز اُنکا ہیلیبری کا ایک ساتھی
جو اُسی نواح کے ایک ضلع مین کام کرتا تھا سوار ہوکر اُن کی ملاقات کو گیا اور اُنکو بستر علالت پر پڑا پایا۔ کسی شے
مین اُنکی دلبستگی یا بیداری نہ پائی گئی باتون باتون جو بالکل اکطرفہ تھین اُنکے دوست نے حسب اتفاق یہ بیان س ۹۱
کیا کہ ایک مقام پر جہان مین نے صبح کو اپنا گھوڑا بدلا تھا مجھکو ایک فقیر کی منڈھی ملی اور مجھسے فقیر سے باتین ہونے
لگین تو مین نے اُس سے پوچھا کہ اس علاقہ کی تازہ خبر کوئی ہو تو بیان کرو فقیر نے جواب دیا کہ وہان تازہ خبر تو یہ
ہمارے صاحب چلے گئے ہر شخص کو اُنکا افسوس ہے کیونکہ کوئی لارنس صاحب اُنکی جگہہ پر آئے ہین جو کچھہ اور ہی
ڈھب کے آدمی ہین'' اور اسکے بعد وہ ایک خوفناک تصویر اس بات کی کھینچنے لگا کہ قواعد کا عملدرآمد کیونکر کیا جاتا ہے
بدمعاش لوگ کسطرح سزا پاتے ہین اور بقایاے مالگزاری کیونکر وصول ہوتی ہے۔ اس قصے کے بیان کرنے
مین جان لارنس نے مجھسے کہا کہ اسطرح کے آدمی نے میری کوششون کی نسبت جو اس طرح کا خیال کیا تو
یہ بات مجھپر نوشدارو کی تاثیر کر گئی اور اسیوقت سے مجھ مین اصلاح پیدا ہونے لگی۔ اسطور پر جان لارنس
کے ہاتھہ سے بخوبی تمام کام انجام ہونے لگا اور دیسی معلوم کرنے لگے کہ بادشاہی کسکی ہے۔ شام کیوقت
اُنکا دربار ہوا کرتا تھا یعنی وہ اپنے خیمہ کے باہر نہایت ہی ڈھیلے کپڑے پہنکر بیٹھتا اور ہر وارد و صادر سے باتین
کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک معمر ہندوستانی رئیس جو بزعم خود بہت زمانہ دیکھہ چکا تھا اُنسے یہ کہنے لگا کہ
''آپ فرنگی لوگ بلا کے آدمی ہین۔ آپ کی قوم کے دو آدمی کوسون تک ملک کا انتظام کر رہے ہین۔ جب میری
جوانی کے دن تھے تو ہم چار پانچ سوار ملکر اُسکے لوٹنے کو جایا کرتے تھے''۔ پانی پت کے قیام کے زمانہ مین
جان لارنس ہندوستانیون کی صحبتون اور سیر و تفریح مین اس کثرت سے شریک ہوا کرتے تھے کہ معلوم
ہوتا تھا کہ وہ اپنی آدھی زبان بھول گئے ہین۔ ایک نوجوان سویلین نے ایک مرتبہ دیہات کے دورہ مین عندالملاقات
جان تھارنٹن سے کہا کہ جان لارنس نے مجھسے جو باتین کین اُنمین فارسی الفاظ اور اصطلاحات اسقدر مخلوط
تھین کہ مین مشکل سے سمجھہ سکا۔

لیکن صرف ہندوستانی ہی اُنکے ہم جلیس نتھے اگر اُنکے پاس کوئی عمدہ گھوڑا یا کتا ہوتا تو اُنکو تنہائی کبھی
نہین معلوم ہوتی تھی اور اس اعتبار سے وہ کبھی اپنے کو تنہا نہین رہنے دیتے تھے۔ اُس زمانہ مین اُنکی آمدنی
قلیل تھی اور یہ اپنی ذات پر کبھی زیادہ صرف نہین کرتے تھے لیکن اگر کوئی عمدہ عربی گھوڑا اُنکے سامنے آجاتا تھا
تو پھر یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ اُنکی آمدنی قلیل یا کثیر ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کے قصے سے جسکو وہ خود بڑے شوق
سے بیان کیا کرتے تھے اور جسکو سٹر چیڈ پاک نے مجھ سے بیان کیا ہے بخوبی اسکی تصدیق ہوتی ہے۔

ایک دن ایک شیخ اُنکے صدر مقام مین چند گھوڑے لے آیا اور حسب قاعدہ کلیہ سب کے پہلے یہ کلکٹر اور مجسٹریٹ صاحب ہی اصطبل مین پہونچے۔ ایک نفیس عربی گھوڑا جسکا نام چنیدا تھا بالتخصیص اُنکے پسند پڑا لیکن چونکہ اسکی قیمت تین ہزار روپیہ طلب کی گئی اور مالک کسی تدبیر سے اُس قیمت کو کم کرنیوالا نہین تھا درحالیکہ جان لارنس کی ساری پونجی دو ہزار تھی اسواسطے آخر کو مایوس ہوکر اُنکو واپس آنا پڑا۔ اثناء راہ مین اُنکو یہ خیال گذرا کہ لاؤ ایک مرتبہ اور کوشش کر دیکھین اور مکان پر پہونچکر دو توڑے جسمین ہزار ہزار روپیہ بھرا ہوا تھا اُنھون نے نکالے ایک کو گھی پر داہنی طرف اور ایک کو بائین طرف رکھا اور سیدھے شیخ کے پاس واپس آئے اُترتے وقت اُنھون نے دونون توڑون کو خوب ہلا دیا کہ روپیون کی جھنکار شیخ کے کان تک گئی اور پھر ایک مرتبہ کہا کہ یہ زر نقد مین آپ کو دیسکتا ہون اس سے زیادہ میرے پاس نہین ہے۔ روپیون کی خوش آیند جھنکار سوداگر کے لیے کافی تھی چنانچہ لارنس خوش خوش عربی گھوڑے کے مالک بنکر مکان کو واپس چلے آئے لیکن اب اُنکے پاس ایک ٹکا بھی نہین رہگیا تھا۔

بہرحال یہ سودا کچھ بُرا نتھا ایک مرتبہ چنیدا نے اپنے مالک کی جان بچالی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جان لارنس حسب عادت مستمرہ بڑی رات گئے دیہات سے چلے آتے تھے اتنے مین ایک مقام پر اُنکا عربی گھوڑا یکایک ٹھہر گیا اور اپنے مالک کو گردن تک اُچھال لایا۔ لارنس نے مہمیز کی مگر چنیدا نے جنبش تک نکی اور جب جنبش کی تو دور تک اپنے سوار کو پیچھے ہٹا لیگیا اور بڑی دور تک چکر لگا کر سمت مقصود کو چلنے لگا۔ رات تاریک تھی اور لارنس جنھون نے اپنے گھوڑے کو یہ حرکت کرتے اسکے پیشتر کبھی نہین دیکھا تھا بہت متحیر ہوے۔ دوسرے روز وہ پھر سوار ہوکر اُسی مقام کو گئے اور یہ دیکھکر نہایت خائف ہوے کہ وہ اپنا گھوڑا سرپٹ دوڑاتے ہوے یکایک ایک زمین دوز تالاب کے کنارے پہونچگئے ہین جو تیس فیٹ کا گہرا تھا اس قسم کے تالاب اُس نواح مین کثرت سے ہوتے ہین اگر ایک قدم اور آگے رکھا گیا ہوتا تو گھوڑا اور سوار دونون ہلاک ہو جاتے۔ اور اسکے بعد اکثر وہ گھوڑے کے تیور دیکھکر اسکی طرف توجہ کرتے تھے۔ اُسکی گول آنکھین باہر اُبھر آتی تھین اور جو شے انسان کو نہین دکھائی دیتی تھی وہ فوراً معلوم ہو جاتی تھی۔ چنانچہ اُس اندھیری رات کو وہ عمیق خندق جو گھوڑے کے پانون کے متصل واقع تھی گھوڑے کو معلوم ہوگئی تھی۔ ایک روز مسٹر اُولنر کے کارخانہ مین جب وہ ایک عمدہ گھوڑے کے سر کا معائنہ کر رہے تھے تو کہا تھا کہ "وہ یہ آنکھ اُسی طرح کی ہے جسنے میری جان بچائی تھی"۔

عہدہ کلکٹری و مجسٹریٹی پانی پت جو اتنک صرف قائم مقامی کے لیے خالی تھا اب مستقل طور پر خالی ہوا ص ٦٣
اور جان لارنس جنکی عمر اس بات کے لیے کم نہین خیال کی گئی تھی کہ وہ ایک قلیل تنخواہ پانیکی حالت مین وہان کی بدانتظامی رفع کر سکینگے اب بدعملی رفع کرکے انتظام کر دکھانیکے بعد اس بات کے لیے کم عمر خیال کیے گئے

کہ وہ یہ کارروائی کر سکین اور مناسب تنخواہ پا سکین - اور تکمیل مایوسی کے لیے اُنپر ایک اور سویلین کو ترجیح دی گئی یہ صاحب ججی کے کام کو انجام کرنے مین قاصر رہے تھے اور جس عہدہ مین چندان وقت تھی اُس سے محروم کر کے کلکٹری اور مجسٹریٹی پانی پت کے زیادہ دقت طلب عہدے پر مامور کیے گئے - یہ ایک رنج کی بات تھی لیکن گو جان لارنس نے اُسوقت جب وہ اپنے جوش کا اظہار کرنیکے قابل ہوے تو اظہار کیا بااینہمہ تمام متعلقین کے لیے اس مایوسی کا اُنپر واقع ہونا بہتر ہوا - پانی پت سے نکلکر جان لارنس نے اپنے اصلی عہدہ اسسٹنٹ کلکٹر و مجسٹریٹ پر عود کیا اور ہندوستان کی ابتدائی پانچ سال کی کارروائی مین جو کچھ اُنھون نے دیکھا جو کام انجام اور جو فائدہ حاصل کیا تھا اُسکو کئی برس کے بعد اُنھون نے خلاصۃً اسطور پر بیان کیا ہے -

مین نے اپنے عہد انتظام ضلع پانی پت مین سول افسر کے طور پر اپنی تربیت کی تکمیل کی - اسمین شک نہین کہ وہ کام بہت مشکل تھا مگر مجھکو کبھی ملال کی وجہ نہین ہوئی - بعد کو جسطرح کے اور جیسے مشکل کام آئے سب اُس زمانہ کی واقفیت سے سہل ہو گئے مین بڑے شہر اور زراعت کے بھاری ضلع کا انتظام کرنے مین بہت اچھی طرح واقف و ماہر ہو گیا - اعلیٰ ادنیٰ ہر قسم کے باشندگان ضلع سے میرا سابقہ رہا مجھکو اکثر جرائم پیشہ اشخاص سے واقفیت حاصل ہو گئی اور اُنکے حرکات و سکنات سے بخوبی آگاہ ہو گیا مین نے اُس حصہ ہندوستان کی تمام زراعت پیشہ قومین نیز ہر ہر طرح کی اراضیات کی نوعیت زراعت ہندوستان کی حالتین نہرون اور آبپاشی کے کام رعایا کی حرکات و سکنات اُنکے سوشیل دستورات اور خاص خاص صفتون سے بخوبی واقفیت حاصل کرنا سیکھ لی - اس زمانہ مین مین نے اراضیات دیہ کی تصریح اور تعین کی جنکی بابت پشتہا پشت سے جھگڑے چلے آتے تھے بندوبست مالگزاری کی ترمیم کی ایصال مالگزاری کا اہتمام کیا خزانہ کا انتظام کیا بہتیرے مجرمون کا سراغ لگا کر اُنکے حق مین انصاف کیا پولیس کا انتظام کیا اور اصل تو یہ ہے کہ مجسٹریٹ اور کلکٹر کے مختصر لقب کے ساتھ مین ایک طور کا محور تھا جسکے گرد تمام ضلع کا انتظام گردش کرتا تھا - مین اپنی کثیر الاشکال خدمات کی انجام دہی مین جب کوئی اہم معاملہ ہوا تو موقع واردات کو اصالتاً معائنہ کر آیا - ان تمام کامون مین سے اکثر کامون مین میرے مددگار متفرق تحصیلون کے تحصیلدارون کے سوا اور کوئی بھی نتھے - علاوہ ان فرائض کے جہانتک مجھسے ہو سکا مین نے مریضون کی تیمارداری بھی کی اُس زمانہ مین ڈسپنسریان (دوا خانے) نتھین اور میڈیکل افسر کی سول خدمت صرف اسیقدر تھی کہ وہ جیلخانہ کو دیکھتا تھا - اور جب دن بھر کا کام ختم کر چکتا تھا تو ایک ہجوم خلائق مجھکو چارون طرف سے گھیر لیتا تھا یہ لوگ ہر قسم کے امراض مین مبتلا ہوتے تھے اور اُنکا علاج چاہتے تھے بہتیرون کو مین اس خوف سے واپس کر دیتا تھا کہ مبادا اُن بیچارون کو کوئی ضرر نہ پہونچنے پائے - دو برس کے قریب میری یومیہ سرگذشت یہ رہی اور قرب و جوار کے اضلاع مین میرے اور سویلین بھائیون کی بھی یہی کیفیت تھی ہمارا نصف وقت خیمون مین گذرتا تھا اور ضلع کا ہر ایک حصہ ہمارے زیر اہتمام تھا ایک نہ ایک وقت مین قرار واقعی

اُسکا معائنہ ہوجاتا تھا چنانچہ جب کوئی نیا واقعہ یا سنگین جرم وقوع مین آتا تھا تو ہم بہت صحت کے ساتھ اُسکے متعلقہ حالات مفصل اور مشرح طور پر دریافت کر سکتے تھے یہ بڑے خوشی کے ایام تھے۔ ہمارا وقت بالکل کامون مین صرف ہوتا تھا اور ہمارا کام اس قسم کا تھا جسمین ہماری تمام استعداد ہمدردی اور قابلیت درکار تھی۔ کام کے مقابلہ مین ہمارے فوائد کم تھے لیکن جو تجربہ اور ناموری ہمنے حاصل کی وہ آخری ایام مین ہمکو بہت سود مند ہوئی۔ ان ایام مین مجھکو انگریزی صحبت مین شریک ہونیکا بہت کم اتفاق پڑتا تھا کیونکہ مین دیکھتا تھا کہ اُن صحبتون مین شریک ہونا اور پھر اپنا کام بھی کرنا یہ دونون باتین ایک وقت مین ناممکن ہین چنانچہ مین سوائے اُس صورت کے جبکہ کوئی بڑی ضرورت کا کام ہوتا تھا چھاونیون مین بہت کم جاتا تھا اور اگر جاتا بھی تھا تو بطور قاعدہ کلیہ ایک ایک دن سے زیادہ نہین رہتا تھا۔ اُن دنون مین بہت سے عجیب عجیب واقعات پیش ہوے اور کئی مرتبہ میری جان خطرہ مین پڑگئی اور بعض اوقات تو جان پر آبنی لیکن اپنی خوش قسمتی اور ہوشیاری کے ساتھ انتظام کرنے کیوجہ سے مجھکو اُن سب باتون مین کامیابی حاصل ہوئی۔

آخر مین جو یہ صاف کلمات بیان کیے گئے ہین وہ بہت مذبذب ہین اُنسے خیال تو پیدا ہوتا ہے مگر اطمینان نہین ہوتا ہے۔ مجھکو ان دونون باتون کے معلوم کرنیکی بہت عمدہ وجہین ہین کیونکہ جانؔ لارنسؔ کے قدیم دوستون نے تحریرًا اور تقریرًا بھی مجھسے بیان کیا ہے کہ جب وہ پہلے پہل ہندوستان سے رخصت لیکر ولایت مین آئے تو وہ خفیۃً قتل ہونے دریامین ڈوبنے اور درندون سے ہلاک ہونے کے متعلق صدہا قصّے دریائے سوّاج کیطرح بیان کیا کرتے تھے کہ مین ایسے ایسے موقعون پر بال بال بچگیا انکے علاوہ وہ بہت سے مجرمون کے ہلاک کرنے کثرت سے مویشیون کے چوری جانے ہنگامون اور حملون ڈکیتی اور قتل اور ٹھگون اور ڈکیتون اور اپنے مرغوب الطبع کتون اور گھوڑون کے بارے مین اکثر قصّے بیان کیا کرتے تھے جو خاص اُنکے تجربہ اور واقفیت کے متعلق تھے۔ اور پھر اسکے کئی برس بعد جب وہ اپنے نزدیک نوکری سے کنارہ کش ہو چکے تھے اور سَوتھ گیٹ یا بَراکٹ ہال مین بچون کا ایک بڑا بھاری کنبہ مجتمع ہوتا جاتا تھا تو یہ معمول تھا کہ شب یکشنبہ کو کوئی نہ کوئی عجیب غریب قصہ بیان کیا جاتا تھا اور لڑکے اُسکو سنتے تھے۔ وہ قصہ شروع کرنیکے قبل ہمیشہ یہ پوچھا کرتے تھے کہ "شکار رہزنی یا قتل عمد کس چیز کا قصہ تم لوگ سننا چاہتے ہو"۔ لڑکے اُس مہیب خواہش کے ساتھ جو اُنمین ایک افسوس ناک مسرت اور ضعیفون اور معصومون مین ایک عجیب تاسف پیدا کرتا ہے علی العموم قتل کے قصہ کو سب سے پہلے پسند کرتے تھے۔ لیکن اُن کے پاس ہر طرح کے قصون کا ایک بہت بھاری ذخیرہ جمع تھا جسمین سے وہ ایک نہ ایک منتخب کر لیتے تھے۔

بدقسمتی سے نہ تو اُنکے ابتدائی ایام مین جب بہت کم لوگ اس بات کا خیال کرتے تھے کہ وہ کوئی بڑے نامآور ہونگے اور نہ آخری ایام مین جب وہ اس مرتبہ کو پہونچ چکے تھے کسی شخص کے دل مین گذرا

ص ۶۵

کہ ان قصون کو قلم بند کرلے اور اس سبب سے اکثر قصے نیست و نابود ہوگئے اور اب اہل جہان کو معلوم نہین ہو سکتے لیکن مین نے سنا ہے کہ ضلع دہلی اور دوآبہ جالندھر کے پیرانہ سال لوگ اب تک ذکر کیا کرتے ہین کہ دیہات کے کنوون کے پاس بیٹھکر وہ کیسے کارہاے نمایان اور دانشمندی کی باتین کیا کرتے تھے اور اپنے پوتون اور نواسون وغیرہ سے یہ سب باتین کہتے ہین۔ پس عجب نہین ہے اگر یہ سلسلہ آیندہ نسلون تک بھی جاری رہے اور اُنکی اقبال مندی اور کثرت کے ساتھ اُن قصون کی ترقی ہو اور صدہا برس کے بعد شمالی مغربی حصہ ہندوستان مین **جان لارنس** کی ذات سے وہ فائدہ پہونچ سکے جو ٹرڈلس اور جوٹنس یا ٹہارا اور اُوڈن کی ذات سے شمالی یوروپ کے مغموم اور ستین باشندون کو پہونچا ہے۔ اور مشرقی گیتون اور قصون مین جہان گذشتہ زمانیکے بڑے بڑے بہادرون یعنی زال و رستم و سلیمان اور اسکندر ذوالقرنین کے نام یادگار ہین وہان اُنکا نام بھی ابد تک قائم رہے۔ کیا خوب ہوتا اگر وہ لوگ بھی جنکے نام اسطور سے اب تک یادگار ہین اُس یادگاری کے ایسے ہی مستحق ہوتے یعنی ایسے کامون سے اُنکی شہرت ہوتی جنکے لیے کوئی نادم نہو سکتا اور جنکے واسطے کوئی انسان بدتر نہ کہلاتا مگر بہتر اکثر کہلاتے۔

اگر **جان لارنس** مین اسقدر تحمل ہوتا کہ وہ اپنا روزنامچہ لکھتے جاتے تو اُنکے ان ابتدائی ایام کے سوانح کیا ہی عجیب وغریب ہوتے۔ لیکن خوش قسمتی سے اس زمانہ کے روزنامچون اور چٹھیون کا موجود نہونا اس امر کا باعث نہین ہے کہ اُنکے حالات اُنکے ہموطنون سے بالکل ضایع ہوگئے ہون۔ جب بعد وفات حضرت رسول عربی ایک سورہ کے معنی اور ایک حدیث کے واجب العمل ہونے نہونے کے مباحثات پیدا ہوے اور استخوان شانہ گوسفند یا استخوان صدف یا لکڑی کے ٹکڑون یا درختون کے پتون سے جن پر وحی پاک ابتدا مین لکھی جاتی تھی کوئی جواب نہ مل سکا تو مومنون کے سینون کیطرف رجوع کیا گیا اور وہان ایک خاطرخواہ جواب یا قابل اطمینان وجہ ہمیشہ دستیاب ہوگئی۔ اسی طرح مختلف مقامات کے معتبر اشخاص سے جس کد و کاوش کے ساتھ مین نے ص ۶۶
جان لارنس کے حالات دریافت کیے مین کہ سکتا ہون کہ اسی مستعدی سے اُنھون نے بھی بلا تکلف بہم پہونچا دیے۔ منٹگمری اور کسنٹ بڑنویلین اور رنکیس تھارنٹن اور پاٹک اور اُنکے دوسرے ابتدائی دوستون کے سینون اُنکے اہل و عیال کی یادداشتون اور اُنکے آخری ایام قیام انگلستان مین جو بہت سے لوگ اُنکے دوست ہوگئے تھے اور اُنکی جان نثار لیڈی سکرٹری سے بھی بہت کچھ مین نے اُنکی ابتدائی تاریخ اور زیادہ اولوالعزمی کے زمانے کی باتین متفرق طور پر جمع کین اور ان باتون اور اُنکی گفتگو سے جو مجھکو اب تک یاد ہے اور اسکے علاوہ پانچ چھ قصے جو اُنھون نے اپنی شادی کے تھوڑے ہی دنون بعد اپنی ہر وقت کی مستعد اور ایماندار معینہ کی اعانت سے لکھے تھے تھوڑا بہت احوال مجرمون کے بے خطر سراغ رسان شیر افگن اور قوت و ہمت اکثر پن

۱۵/۱

اور مہربانی شکار اور کچہری کے دیو کا (جو اُس زمانہ مین جان لارنس کی کیفیت تھی) بیان کر سکونگا۔

ذاتی شجاعت موٹی ظرافت اور مظلومون کی فریاد رسی کے قصے جسقدر اُنکو معلوم تھے اُسقدر سامسن ہرکیولس میلو آف کروٹن ان مین سے کسیکو بھی معلوم نہونگے۔ قوت جسمانی کے اعتبار سے وہ ہرکیولس کے مشابہ تھے چنانچہ مسٹر اُولنر نے آدھے دھڑ کی عمدہ شبیہ اور مسٹر واٹس نے جو یادگار تصویر اُنکی بنائی ہے اور جنکی نسبت یقین ہے کہ کسی نہ کسی روز وہ قومی ملک ہوجائین اُنسے ایسے لوگون کو جنھون نے جان لارنس کے دیکھنے کا موقع نہین پایا ہے بخوبی یہ حال معلوم ہو سکتا ہے۔ قوت جسمانی بلند قامتی جسم کی پھرتی جو صفات ہر مقام پر اجزاے قوت تصور کیے جاتے ہین ہندوستانیون پر باوجود اس سے کہ وہ ناتوان بنگالی ہون یا کرارے سکھ یا بے رحم افاغنہ مگر انکا اثر سب پر زیادہ پڑتا ہے۔ بنگالیون مین بذات خاص یہ اوصاف نہین ہین پس وہ اگر تعریف کر سکتے ہین تو دوسرے اشخاص مین ان صفتون کو دیکھکر تعریف کر سکتے ہین مگر سکھ اور افاغنہ جو خود ان صفتون سے متصف ہین اُنسے کبھی اس قدردانی مین کوتاہی نہوگی۔ اور جب ان قدرتی صفتون مین وہ اخلاقی اور دماغی اوصاف بھی جو صراحتاً اکثر ہندوستانی اقوام مین نہین پائے جاتے موجود ہون مثلاً یہ کہ قول وفعل مین صداقت اور عملی طور کی نیکی اور اسطرح کی فراست جو محض چالاکی ہی پر محمول نہو بلکہ اُسمین صدق مقصد بھی پایا جاتا ہو اور انجام فرائض اور محنت شاقہ مین کمال غلو شامل ہو تو اُسمین شک نہین کہ اُن صفتون کا رکھنے والا ملک مین بڑا صاحب اختیار ہوگا۔ جس جہاز پر جان لارنس سوار ہو کر پہلے پہل روانہ ہندوستان ہوے تھے اُس پر باوصف اس امر کے کہ بحری امراض کی وجہ سے وہ ضعیف ہوگئے تھے ایک توپ کے گولہ کو جو اُنکے ہمسفرون مین کسی سے اُٹھائے نہین اُٹھتا تھا ایک ہاتھ سے سیدھا اُٹھا کر اُنکو متحیر کیا کرتے تھے اور جسوقت وہ جوش مین ہوتے تھے تو معلوم نہین کہان کی طاقت اُنمین پیدا ہوجاتی تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رات کے وقت کسی ہندوستانی گانوئن مین آگ لگ گئی۔ لوگون نے آگ بجھانے کی بڑی بڑی کوششین کین مگر کچھ فائدہ نہوا۔ ایک بڑھیا کے پاس اُس حالت مین ایک غلہ کا بھرا ہوا بورا تھا۔ مال ومتاع دنیا سے سواے اسکے اور کچھ وہ نہین رکھتی تھی اور جب اُسنے دیکھا کہ نہ میرے اور نہ میرے متعلقین مین سے کسیکو اسقدر جرأت ہوسکتی ہے کہ اُسکو اُٹھا لیجائے تو وہ اُسیطرح بورے پر جا کر بیٹھ رہی اور جسطرح قدیم رومی سینیٹرون نے اپنے دل مین یہ ٹھان لیا تھا کہ تبون کے ساتھ ہماری جان ہے اُسیطرح اس بڑھیا نے بھی قصد مصمم کر لیا تھا کہ اگر بورا جلا تو اُسکے ساتھ مین بھی اپنے کو ہلاک کر دونگی۔ جان لارنس جو عین اس موقع پر آئے تھے اور جن مین اُسوقت ایک عجیب قسم کا زور پیدا ہوگیا تھا سامسن کی طرح لپک کر بورے کے پاس جا پہونچے اور جسطرح سامسن نے دروازہ غزا کو اُٹھا لیا تھا اُسیطرح جلتے ہوے مکان سے اُسکو اُٹھا کر اتنے فاصلے پر لا کر رکھدیا۔

جہان آگ پہونچ نہین سکتی تھی - جب بڑھیا نے دیکھا کہ اُسکا بورا بچگیا تو وہ اپنی جان بچانے پر بھی راضی ہو گئی اور ہمارے لارنس جب دوسرے دن اُس مقام پر گئے اور بورے کو آزمایا تو ہرگز اُنکے اُٹھائے اُٹھ نہ سکا لیکن یہ قصے صرف اُنکی جسمانی قوت ظاہر کرتے ہین - ذیل مین ایک قصہ جو بیان کیا جاتا ہے اُس سے کچھ اور حال بھی ظاہر ہوگا -

عہدۂ کلکٹری دہلی پر مقرر ہونے کے تھوڑے ہی دن بعد بیرونجات کے ایک مفسد ہندوستانی رئیس نے جو ایک ریگستانی حصہ ملک مین رہتا تھا اپنی مالگزاری ادا کرنے سے انکار کیا - جان لارنس ایک اردلی کو ہمراہ لیکر (کیونکہ وہ ایک سے زیادہ بہت کم ساتھ رکھتے تھے) اس نیت سے علی الصباح اُسکے گانون کو جو تقریباً تیس میل کے فاصلہ پر تھا سوار ہو کر روانہ ہوے کہ پہلے اُس سے مالگزاری کا مطالبہ کیا جاے اور اگر اسطرح نہ وصول ہو تو بجبر وصول کیجائے - اس گانون کے گرد حصار بنا ہوا تھا پھاٹک بند تھے اور کسیطرف کا راستہ کھلا ہوا نہ تھا اور اُنکی قوت بھی اندر کی راہ نکالنے مین بکار آمد نہین ہوسکتی تھی - اب اس صورت مین وہ کیا کرتے - اگر واپس چلے جاتے تو وہ بمنزلہ اسکے تھا کہ اپنی شکست کے مقر ہوتے اور اسمین گرد و نواح کے اور ہندوستانی رئیسون کو اُسی طرح کی شورہ پشتی کرنیکا حوصلہ ہوتا - علاوہ برین جیٹھ بیساکھ کی گرمی تھی - نہ کوئی شے کھانے کی تھی نہ حفاظت کا کوئی مقام تھا چہار دیواری کے اس پار بجز ایک سوکھے ببول کے درخت کے اور کوئی چیز سایہ دار بھی نہین تھی پھر تیس میل کے اندر کوئی سرکاری سپاہ بھی نہین تھی - اُنھون نے اپنے اردلی کو ایک رقعہ کے ذریعہ سے فی الفور دہلی کی طرف روانہ کیا اور اُسکے ذریعہ سے چند توپین طلب کین اور خود صدر پھاٹک کے سامنے درخت ببول کے سایہ مین جا بیٹھے - اس جرأت کو دیکھیے کہ تن تنہا ایک مستحکم مقام کا محاصرہ کرکے اُسکو دھمکی دی - ہندوستان مین دنکو دھوپ کی جو شدت ہوتی ہے اُسنے اپنا کام تمام کیا شام ہونے لگی مگر توپین ابتک نہ پہونچین اور ثابت قدم کلکٹر اُسی طرح اپنی جگہ پر بیٹھا رہا - آخر کو ایک قریب کے گانون کا رئیس آیا اور عرض کی کہ اگر صاحب کی مرضی ہو تو مین رعایا کے مطیع کرنے مین مدد دون - جان لارنس نے جو اس بات سے واقف تھے کہ مثل اور مقامات کے ہندوستان مین بھی روسا کے آپس مین رشک و حسد بہت بڑھا ہوا ہوتا ہے اُسکے التماس کو جس قابل تھا اُسکے مطابق قبول کیا - جان لارنس کے مستقل ارادہ کے ساتھ اس سپاہ کے سامنے آتے ہی سرکش سردار نے اطاعت قبول کرلی مالگزاری کے سوا اُسکو جرمانہ بھی دینا پڑا کلکٹر صاحب مظفر و منصور دہلی کو واپس آئے - نہ ایک قطرہ خون کا گرا اور نہ یہ خبر جس سے اکثر دلیرون مین خوف طاری ہوتا گانون مین پہونچنے پائی کہ توپین آتی ہین -

اسکے کئی برس بعد جب کلکٹر دہلی کے عہدہ سے ترقی پاکر جان لارنس چیف کمشنر پنجاب مقرر ہوے

اور دہلی کو باغیون کے ہاتھ سے پھر فتح کیا تو اُن باغی سردارون کی ایک فہرست جنکی نسبت سزاے موت کا حکم صادر ہوا تھا اُنکے دستخط کے لیے پیش ہوئی۔ اس فہرست مین سب سے اول اُس گوجر رئیس کا نام تھا جسنے بیس برس پیشتر عین وقت پر اُنکو مدد دی تھی اس نام کو دیکھکر اُنکو خیال آگیا کہ یہ ہمارا مددگار تھا چنانچہ اُنھون نے اُسکا نام فہرست سے نکال کر اُسکی جان بخشی کی۔ یہ حالات تو ہمنے اس بات کے دکھانیکو بیان کیے کہ جَانْ لَارِنْسْ نے اپنے ضلع کے شورہ پشت زمینداروں کا کیا انتظام کیا تھا۔ اب ایک قصہ اس بات کی تشریح کے لیے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کس طریقہ سے مختلف درجہ کی ہندوستانی صحبتون مین جرائم کا پتہ لگاتے تھے۔ مین ابھی اس امر کو بیان کر چکا ہون کہ دہلی مین جرائم پیشہ اشخاص کس کثرت سے رہتے تھے اور مین نے اس بات کے ظاہر کر دینے مین بھی کوشش کی کہ گذشتہ سو برس سے کون کون حالتین اُنکو یہان لے آئین اور کیونکر اُنکے جرائم معاف ہوے یہ قصہ جو مین ذیل مین بیان کرونگا منجملہ اُن چار پانچ قصون کے ہے جنکو جَانْ لَارِنْسْ کی میم صاحبہ نے اپنے شوہر کے تبلانے سے موسم بہار ۱۸۴۵ء مین اپنے بچون کے خوش کرنیکو دہلی مین لکھا تھا۔ اس قصہ کو مین پورا پورا بیان کرتا ہون جس سے ظاہر ہوگا کہ جسطرح جَانْ لَارِنْسْ کام کرنے مین استعداد اور فراست رکھتے تھے اُسیطرح قصہ گوئی مین بھی اُنکو کمال تھا۔

دو بھائیونکا احوال

جب مین ضلع پانی پت واقع ممالک مغربی و شمالی ہند کا مجسٹریٹ تھا تو مجھکو یاد آتا ہے کہ ماہ جون ۱۸۳۵ء مین قتل عمد کی ایک واردات وقوع مین آئی۔ اس مقدمہ سے مجھکو ایسا تعلق رہا کہ اتنے برس گذر جانے کے بعد بھی اسوقت مجھکو کل مقدمہ کے حالات اسطرح یاد ہین کہ گویا کل کی بات تھی۔ جس رات کا یہ سانحہ ہے اُس شب کو بڑی گرمی تھی اور مین نے اپنا پلنگ بنگلہ کے باہر میدان مین بچھوایا تھا ہندوستان مین یہ عام دستور ہے کہ جب شب کو گرمی زیادہ ہوتی ہے اور موسم خشک ہوتا ہے تو لوگ رات کو باہر ہی رہتے ہین۔ اور اہل یورپ کے نزدیک یہ دستور چاہے جسقدر خطرناک ہو مگر ہندوستان مین اسکا مطلق لحاظ نہین کیا جاتا۔ مین مکان کے اندر اپنے کپڑے اُتار چکا تھا اور شب خوابی کا لباس جو اس حصہ ہندوستان مین پورا جوڑا ہوتا ہے اور سر سے پیر تک سب جسم کو ڈھانکے رہتا ہے پہنے ہوئے پلنگ کی طرف جارہا تھا۔ آگے آگے میرا بوڑھا بیرا تھا جو ہاتھ مین موم کی بتی لیے چلا جاتا تھا۔ اتنے مین میرا خانسامان جسکا نام علی خان تھا گھبرایا ہوا آیا اور لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے بیان کیا کہ حضور مین ابھی شہر کیطرف جاتا تھا راستہ مین حضور کی کوٹھی کے قریب مین نے دیکھا کہ ایک خون ہوگیا ہے۔ خانسامان کے اس بیان پر پہلے تو مجھکو شک ہوا مگر جب اور باتین پوچھین تو مجھکو یقین ہوگیا کہ بیشک یہ معاملہ سچ ہے۔ علی خان نے بیان کیا کہ مین رات کا کام ختم کر کے اپنے گھر کو شہر مین جاتا تھا راستہ مین کچھ فاصلہ پر مین نے دیکھا کہ بہت سے لوگ جمع ہین اور آپسمین کچھ دنگہ ہو رہا ہے۔ مجھکو دہشت معلوم ہوئی اس سبب

ص ۶۹

مین علیحدہ جاکر دیکھنے لگا کہ کیا ہوتا ہے۔ تین چار آدمیون نے ایک آدمی کو اُٹھاکر دے مارا اور اُسکا گلا کاٹ ڈالا بعد اُس کے وہان سے چلدیے۔ یہ دیکھکر مین فوراً یہان دوڑا ہوا چلا آیا کہ حضور کو اس سے آگاہ کرون۔ یہ سُنکر مین نے کہا کہ "اے پاجی تو نے دوڑکر اُسکی مدد کیون نہ کی"۔ علی خان نے جواب دیا کہ میرے پاس کوئی ہتیار نتھا اور اس سبب سے کوئی مدد نہ دیسکا۔ اگر مین شور وغل کرتا تو وہ مجھکو بھی مار ڈالتے۔

یہ سُنکر مین نے فی الفور اُسکو تو گارڈ کے سپاہیون کو بُلانے بھیجا اور بیرا سے کہا کہ تو میرا تمنچہ لے آ اور مین خود اُسکے ہاتھ سے بتی لیکر وہی شبخوابی کے کپڑے پہنے ہوے اُس رخ دوڑا جدھر خانسامان نے پتہ دیا تھا۔ وہان پہونچکر کیا دیکھتا ہون کہ لاش اوندھی پڑی ہے۔ خون مین شرابور اور زخمون سے چُور چُور ہے۔ چہرہ پر ہر طرف سے زخم لگے ہوے ہین اور گوشت کٹ کٹ گیا ہے۔ سر دھڑ سے قریب قریب بالکل جدا ہے اور ہاتھ اور بازو اور ٹانگین بھی زخمون سے بالکل چور ہین۔ لاش کو جو اتبک گرم تھی مین جھک کر دیکھنے ہی کو تھا کہ اتنے مین یکایک ایک جھونکا ہوا کا آیا اور بتی خاموش ہوگئی۔ مین نے دیکھا کہ جب تک مدد نہین پہونچتی ہے اسوقت تک کچھ نہین ہوسکتا ہے اسواسطے مین بیٹھ گیا۔ چند لمحے کے بعد جو مجھکو اضطراب مین ایک گھنٹہ کے برابر معلوم ہوے مین نے دیکھا کہ میرا بیرا تمنچہ لیے ہوے دوڑا آتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بُرے میان کو ڈر لگتا تھا کیونکہ چند قدم آگے چلکر وہ ٹھہر جاتا تھا اور پیچھے دیکھ دیکھکر زور زور سے گارڈ کو پکارتا تھا۔ باینہمہ میرے آواز دینے پر اُسمین کچھ ڈھارس آئی اور دوڑا ہوا میرے پاس چلا آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد گارڈ کے کچھ لوگ مشعلین اور فلیتے لیے ہوے آئے۔ لیکن نہ وہ پورے ہتیار لگائے تھے اور نہ پوری وردی پہنے ہوے تھے۔ اب چاندنی نکلنے اور مہتاب کی روشنی پھیلنے لگی۔ اس سے ہمکو بہت مدد پہونچی۔ سب کے پہلے ہم نے زمین کا حال دریافت کرنا شروع کیا اور چونکہ مٹی نرم اور ریتیلی تھی اس سبب سے تھوڑے ہی فاصلہ پر جاکر بآسانی قاتلون کا پتہ لگ گیا ہندوستان مین انسان خواہ جانور کے نقش قدم سے پتہ لگانا بڑی آسان بات ہے۔ اور مجھکو اس فن کے ایسے ایسے کامل لوگ معلوم ہین جو صدہا میل تک پتہ لگا سکتے ہین حالانکہ جو شخص اس فن سے ماہر نہو وہ کچھ تمیز نہین کرسکتا۔

ایک مرتبہ مین اہل دیہات اور ارباب پولیس کی ایک جماعت کے ساتھ چند ٹھگون کے تعاقب مین جاتا تھا جنھون نے اُسکے پیشتر کی رات کو پانچ مسافر قتل کر ڈالے تھے۔ زمین سخت تھی اور گھاس مین ڈھکی ہوئی تھی اور مجھکو جابجا یہ تو معلوم ہوا کہ یہان کسی لڑائی یا جھگڑے کے ہونیکی علامتین پائی جاتی ہین لیکن سوا اُسکے اور کچھ نہ معلوم ہوا باینہمہ جو لوگ ہمارے ساتھ تھے اصل موقع پر کافی تحقیقات کرنیکے بعد کئی میل تک نشانات کا پتہ لگاتے چلے گئے راستہ مین اُنھون نے مجھسے بیان کیا کہ جو جماعت اسطرف سے گئی ہے اُسمین اسقدر مرد عورتین لڑکے اور جانور تھے اور مقام حیرت یہ ہے کہ دوسرے روز جب وہ لوگ گرفتار ہوے تو معلوم ہوا کہ سراغ رسانون نے جو کچھ کہا تھا حرف بحرف صحیح ہے۔

المدعا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ مقتول اپنے گھر سے جو شہر مین تھا میری کوٹھی کو آتا تھا وہ تن تنہا چلا آتا تھا کہ ایک مقام پر بہت سے آدمیون نے ملکر یکبارگی اُسپر حملہ کیا وہ کچھ دور تک بھاگا مگر ایک آدمی دوڑکر اُسکی سدِ راہ ہوا اور باقی ماندہ لوگون کیطرف اُسکو پھیر دیا۔ یہان وہ کچھ دیر تک لڑتا رہا بعد اُسکے مارا گیا۔ ہمنے دو تین سو گز کے فاصلہ تک سراغ لگایا اور اتنی دور مین ہمنے ایک جوتا مقتول کا اور تین جوڑے اور لوگون کے ایک کاٹھی تلوار کی اور دو لاٹھیان جو تلوارون سے کٹ کٹ گئی تھین اور خون سے آلودہ تھین ڈھونڈھ نکالین۔

اب بارہ[۱۲] بجے چاندنی خوب کھلکر نکل آئی ہوا خنک تھی اور ہم سب لوگ لاش کے گرد جمع تھے۔ مین نہایت ہی مضطرب تھا کیونکہ ہم لوگون کی تحقیقات کا کوئی نتیجہ نہین نکلا اور نہ قاتلون کا ٹھیک پتہ لگا۔ اور زخمون کی کثرت سے مقتول کا چہرہ ایسا بگڑ گیا تھا کہ اُسکی قومیت اور پیشہ ہی کا دریافت کرنا دشوار تھا۔ نام ونشان معلوم ہونا تو اور بھی مشکل بات تھی۔ میرے وقت مین قتل عمد کے بہتیرے مقدمے ہو چکے تھے لیکن اس مقدمے سے میری عقل چکر مین آگئی تھی۔ جسوقت مین خیال کرتا تھا کہ میری کوٹھی سے چند گز کے فاصلے پر ایک آدمی مار ڈالا گیا اور قاتلون کا پتہ نہ لگا تو میرے کلیجہ مین ہوک اُٹھتی تھی۔

مین ایک پتھر پر بیٹھ گیا اور سپاہیون کو حکم دیا کہ مقتول کا چہرہ صاف کر کے غور کرو کہ وہ کون شخص اور کس فرقہ کا آدمی ہے۔ سب سے بھاری مشکل یہ تھی کہ اُسکے جسم پر سوائے ایک دھوتی کے اور کچھ نتھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اس شب گرمی تھی اسوجہ سے مقتول لنگی ہی باندھے ٹہل رہا تھا (یہ دستور اس ملک مین ازاعلیٰ تا ادنیٰ عموماً ہر درجہ کے لوگون مین جاری ہے)۔ استنے مین گارڈ کے ایک آدمی نے جو کلکٹری کی کچہری پر تعینات تھا مقتول کا چہرہ مل کر صاف کرنیکے بعد کہا کہ "ارے میں یہ تو میرا ساتھی رام سنگھ ہے۔ مجھکو یقین ہے کہ یہ وہی ہے کیونکہ مین اُسکی موچھون کے خم کو خوب پہچانتا ہون وہ ابھی کل رات کو میرے ساتھ حقہ پی رہا تھا"۔ دیرتک بحث ومباحثہ رہنے کے بعد اکثرون کی رائے یہ قرار پائی کہ یہ رام سنگھ کی لاش ہے۔ گو بعضون کو ابتک شک تھا۔ بااینہمہ اس بات پر سب کے سب متفق ہوے کہ رام سنگھ مفقود الخبر ہے اور یہ لاش اُسی کے قد کے برابر معلوم ہوتی ہے سہمنے یہ فرض کر کے کہ لاش رام سنگھ کی ہے اُسکے قاتلون پر قیاس دوڑانا شروع کیا۔ ص ۱۷

مین نے کہا "اُسکے قاتل چاہے جو لوگ ہون مگر یہ صاف ظاہر ہے کہ اُنھون نے کینہ کشی سے مارا ہے ورنہ لاش اسطرح سے پارہ پارہ نہوتی"۔ ایک شخص کے مُنھ سے نکلا کہ "جس شخص نے رام سنگھ کو دوڑکر پکڑ لیا اور اُسکو روکا وہ بڑا دوڑنے والا ہوگا کیونکہ رام سنگھ نہایت ہی تیز اور چالاک تھا"۔ دوسرا بولا "مین دیکھتا ہون کہ ایک جوتے مین نعل لگے ہین اور اسکی حاجت اُسی شخص کو ہوتی ہے جو ہمیشہ دوڑا کرتا ہے"۔ یہ سنکر مین غور کرنے لگا کہ دوڑنے والون کی ذیل مین کون شخص داخل ہوسکتا ہے۔ یکبیک میرے دل مین خیال گذرا کہ ملک مین پیادے لوگ ڈاک لیجاتے ہین چنانچہ مین نے

لوگون کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ڈاک والے بڑے دوڑنے والے ہوتے ہین۔ انہین سے کسی شخص کے ساتھ تو اُس سے عداوت نہین تھی۔ ایک سپاہی نے یہ سُنکر فوراً جواب دیا کہ "رام سنگھ کا ایک بھائی بلرام سنگھ تھا جو ڈاک والون مین نوکر تھا اور مین نے سُنا ہے کہ رام سنگھ نے بلرام سنگھ کی بی بی سے آشنائی کی تھی"۔ دوسرے نے کہا کہ "اجی یہ کیا جانیے کب کی باتین ہین بلرام اُنکو خوب جانتا تھا۔ سوائے اسکے یہ کب ہو سکتا تھا کہ اس بات کے لیے بلرام اپنے بھائی کو مار ڈالتا"۔ اب اس بات کا بیان کرنا بالتخصیص ضرور ہے کہ جاٹ فرقہ کے لوگون مین جسمین یہ دونون بھائی بھی داخل تھے ایسے تعلقات اکثر ہا کرتے ہین گو وہ ہماری نگاہ مین کیسی ہی عجیب کیون نہ معلوم ہون۔ اُن لوگون مین دستور ہے کہ جب بڑا بھائی مرجاتا ہے تو چھوٹا بھائی کو اُسکی شادی ہو چکی ہو بیوہ کے ساتھ رہتا ہے۔ چنانچہ اسوجہ سے ایسے ناجائز تعلقات پر جو رام سنگھ اور اُسکی بھاوج کے درمیان پائے جاتے تھے نہ تو آپسمین چندان خیال کیا جاتا تھا اور نہ ہم لوگون کے قیاس کے موافق اُنکی بابت تنبیہ کیجاتی تھی۔

گو یہ بات مین خوب جانتا تھا لیکن مجھکو فوراً اطمینان ہو گیا کہ آخر کو ہمنے پتہ لگا لیا۔ چنانچہ مین نے بڑا حصہ سپاہیون کا کوٹھی کو واپس کر دیا اور یہ حکم دیکر کہ ایک گھوڑا میرے لیے بھیجدیا جائے مین خود سراغ لگانے نکلا۔ ہم فوراً شہر کو جو یہان سے نصف میل کے فاصلے پر تھا روانہ ہوے اور بلرام کے گھر کی طرف چلے۔ یہان ہمکو اُسکی زوجہ ملی اُسنے بیان کیا کہ آج مین نے اپنے شوہر کو نہین دیکھا شاید وہ چوکی پر ہوگا بھائی البتہ شام کو آیا تھا۔ میرے ساتھ کھانا کھاکر دس بجے شب کے قریب قریب گھر سے گارڈ کو چلا گیا۔ اس عورت نے یہ بھی بیان کیا کہ جب رام سنگھ میرے پاس تھا تو ایک اور ہرکارہ جو میرے شوہر کا دوست ہے اُسکو پوچھنے آیا تھا لیکن اُسکو گھر مین نہ پاکر اُسیوقت واپس چلا گیا۔

یہان سے مایوس ہوکر ہم ڈاک خانہ کی طرف چلے احاطہ مین پہونچکر کیا دیکھتے ہین کہ بہت سے ہرکارے زمین پر پڑے غافل سو رہے ہین اور بلرام یعنی وہ شخص جسکے ہم سراغ مین تھے ایک گوشہ مین چپکا بیٹھا ہوا ہے اور حقہ پی رہا ہے مین فوراً اُسکے پاس گیا اور اُس سے اِدھر اُدھر کی باتین کرنے لگا مگر اُسنے اس اطمینان اور استقلال کے ساتھ جواب دیا کہ مین خیال کرنے لگا کہ میری راے غلطی پر ہے اور اُسنے جرم کا ارتکاب نہ کیا ہوگا۔ تاہم ایک چراغ لیکر مین بغور اُسکا چہرہ دیکھنے لگا گو وہ جانتا تھا کہ میری نگاہ اُسپر ہے مگر اُسنے ذرا بھی جنبش نہ کی اور بظاہر بلا تکلف حقہ پیتا رہا۔ میری طرف اُسیطرح دیکھتا رہا اور ذرا بھی اُسکی آنکھ نہ جھپکی۔

میرے پاس جو سپاہی کھڑے تھے اُنمین سے ایک شخص نے چھیڑنے کے لیے یہ بات کہی کہ "بلرام تم دیکھتے نہین ہو کہ یہ حضور تمھارے سامنے کھڑے ہوے ہین اور تم اُسیطرح بیٹھے ہوے ہو"۔ بلرام نے ذرا بھی حرکت نہ کی اور یہ معلوم ہوا کہ گویا اُسنے بات ہی نہین سنی۔ مین نے اپنا ہاتھ بڑھاکر اُسکے شانہ پر رکھا اور کہا کہ "بلرام اُٹھو تو ہم تمکو دیکھنا چاہتے ہین"۔ مین اُسوقت اُسکی طرف جھکا ہوا تھا اور وہ معمولی دیسی طریقہ سے اکڑو بیٹھا رہا۔ اور اب مجھکو خیال آیا کہ

اُسکے اس حالت مین بیٹھے رہنے کی کوئی خاص وجہ ہے بلرام فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور چونکہ دھوتی کے سوا اور کوئی شے پہنے نہین تھا اس سبب سے اُسکے جسم کا بالائی حصہ برہنہ تھا۔ مین نے اپنا ہاتھ اُسکے دل پر رکھکر کہا کہ "کیا سبب ہے کہ تمھارا قلب بہت زور سے دھڑک رہا ہے"۔ اُسنے جواب دیا کہ "مین نہا رہا تھا اور اس خوف سے کہ مبادا ڈاک کی دیر نہو جائے راستہ بھر دوڑتا ہوا آیا ہون"۔ ہرچند کہ وہ بڑی سہولیت اور مستعدی سے جواب دیتا تھا لیکن اُسکے انداز سے میرے پہلے کے سب شبہات پھر قائم ہونے لگے۔ مین غور سے اُسکے چہرہ کیطرف کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا اتنے مین مجھکو دفعتاً معلوم ہوا کہ اُسکی ران مین کچھ خون لگا ہوا ہے اور ظاہرا وہ دھوتی کے نیچے سے نکلتا ہوا چلا آتا ہے خون کی طرف اشارہ کر کے مین نے کہا "آہا۔ بلرام یہ خون کیسا ہے"۔ وہ یک لحہ بھر میری طرف دیکھتا رہا اور بعد اُسکے کہا کہ "آپ تکلیف نہ اُٹھائین مین نے اُسکو مار ڈالا"۔ مین نے ہاتھ اُٹھاکر ہر شخص سے اشارہ کیا کہ خاموش رہو اور اُس سے پوچھا کہ "تم نے کسکو مار ڈالا"۔ اُسنے جواب دیا کہ "رام سنگھ اپنے بھائی کو مین نے قتل کیا" مین نے پھر پوچھا "کیون اُسنے کیا کیا تھا"۔ اُسنے جواب دیا "میری زوجہ سے اُسنے آشنائی کی تھی اس سبب سے مین نے اُسکو مار ڈالا"۔ اِسپر اُسکے ہتکڑیان ڈالدی گئین اور ڈاکخانہ سے نکلکر گھوڑے پر جو اس اثنا مین آگیا تھا سوار ہوا اور کوٹھی کو روانہ ہوا۔ راستہ مین مین نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ "تمھارے ہمراہی لوگ بھاگ گئے اور تمنے بھاگنے کا قصد نکیا"۔ اُسنے جواب دیا کہ "مجھکو کیا معلوم تھا کہ آپ اسطرح سے میرا سراغ لگائینگے وہ لوگ بھاگے نہین ہین بلکہ ڈاک خانہ مین بڑی سڑک کی طرف ہین"۔ اُن لوگون کا نام دریافت کر کے مین نے فی الفور چار سوار اُنکی گرفتاری کے لیے اُس مقام کو جو وہان سے چار میل کے فاصلے پر تھا روانہ کیے۔ کوٹھی پر پہونچ کے مین نے لوگون کا ضروری بیان اور بلرام کا اقرار قلمبند کیا۔ دو بجے رات کو میری آنکھ لگی ہی تھی کہ پولیس والے اور قاتلون کو لیے ہوے پہونچے اور مجھکو بیدار کیا لیکن مین نے یہ سُنکر کہ اُنھون نے جرم سے بڑے شد و مد کے ساتھ انکار کیا اور اُنکے جسمون پر ایسی کوئی شے نہین تھی جس سے وہ مجرم قرار دیے جائین حکم دیا کہ وہ حراست مین رکھے جائین اور خود سونے کو چلا گیا۔ ص ۳۴

صبح کو قیدیون کا بلرام سے مقابلہ کرایا گیا۔ بلرام نے رات کو جو کچھ بیان کیا تھا اُسکی تائید کی مگر اور لوگون نے قطعی انکار کیا۔ اس اثنا مین سراغ رسانون کا ایک غول آیا اور اطلاع دی کہ ہم لوگ پتہ لگاتے لگاتے نشانون کی سیدھ مین موقع واردات تک گئے جس سے معلوم ہوا کہ ایک شخص شہر کو آیا اور دو آدمی بڑا چکر لگا کر ڈاکخانہ مین آئے۔ اسکے بعد مین چند ہوشیار آدمی لیکر موقع پر گیا اور بڑی محنت اور تجسس کے بعد اُنھون نے ایک کچے مکان کے چھپر کے نیچے مقتول کی پگڑی مع تلوار اور دو لاٹھیان جو خون سے بھری ہوئی اور تلوار یا کسی تیز آلہ سے جابجا کٹی ہوئی معلوم ہوتی تھین ڈھونڈھ نکالین۔ اِن مین سے ایک چیز قیدیون کے آگے جو اب تک منکر تھے

پیش کی گئی اور اُنھون نے بلرام کے بیان کی تصدیق کی - اُنمین سے ایک نے کہا کہ چونکہ ہم بلرام کے دوست تھے اسلیے اُسکے کہنے سے ساتھ ہو لیے تھے ورنہ مقتول سے ہمکو کوئی عداوت نتھی - صرف بلرام کی دوستی کا نباہ کیا - اُسنے یہ بھی کہا کہ مین دن کو بلرام کی بی بی کے پاس اُسکے شوہر کے دریافت کرنے کے حیلہ سے جو کچھ فاصلہ پر سیرا منتظر کھڑا تھا گیا تھا - لیکن اصل مین یہ دیکھنے گیا تھا کہ رام سنگھ گھر مین ہے یا نہین اسکے بعد ہم لوگ سڑک کے قریب ایک خندق مین جا کر تاک مین بیٹھے - جب رام سنگھ اُدھر سے نکلا تو ہم اُسپر چڑھ دوڑے - گو ہمنے اچانک رام سنگھ پر حملہ کیا تھا مگر اُسنے بہادری سے ہمارا مقابلہ کیا تا آنکہ ہم نے اُسکو مغلوب کر کے زمین پر گرا دیا - اور جب وہ گرنے لگا تو اُسنے اپنے بھائی کی ٹانگ زخمی کر دی - جو خون مین نے دیکھا اور جسکو مین نے مجروح کا خون تصور کیا تھا وہ اسی زخم کا خون تھا اور اسی کے چھپانے کو بلرام اُسوقت تک برابر بیٹھا رہا جب تک مین اُس سے باتین کرتا رہا تھا - دنکو وہ کمبخت عورت جو اس خوفناک کام کی باعث ہوئی تھی آئی اور لاش کے دیکھنے کی اجازت چاہی - اُسنے لاش کو اپنی گود مین لیا بار بار منھ پر بوسے دیتی تھی پھوٹ پھوٹ کر روتی تھی اور اُسکی بیوقت کی موت کے سوا اور کسی بات کا اسکو خیال نہین تھا - بعد کو جو تحقیقات ہوئی اُسمین بہت سی باتین کھلین اور اُنسے بلرام کا جُرم خفیف معلوم ہوتا تھا - دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اِن دونون مین سالہا سال سے آشنائی چلی آتی تھی اور شوہر اس حال سے بخوبی تمام واقف تھا - اسکے ایک سال پیشتر بڑا کال پڑا تھا اور اُس زمانہ مین رام سنگھ نے زوجہ اور شوہر دونون کی پرورش کی اور اُنکے ساتھ رہتا تھا - باایںہمہ واردات قتل کے پیشتر بلرام نے منع کیا تھا کہ تم میری زوجہ سے ربط و ضبط نرکھو - اور اس بات پر بھائی نے وعدہ کیا تھا کہ مین کبھی گھر نہ آؤنگا زوجہ نے جب یہ سُنا تو وہ فوراً شوہر کو چھوڑ کر اپنے میکے چلی گئی - میکے والے اور اُسکا شوہر ہر چند سمجھاتا رہا مگر وہ کسیطرح سسرال نہ گئی شوہر اُسکا ارادہ دیکھکر اپنے بھائی کے پاس گیا اور اُس سے سب ماجرا بیان کر کے التجا کی کہ تم میرے ساتھ چلو اور اپنا دباؤ ڈالو اور یہ بھی کہا کہ "تم جسطرح آیا جایا کرتے تھے اسی طرح اب بھی آیا کرو کیا تم میرے بھائی نہین ہو اور کیا تمنے مجھکو فاقہ کشی سے نہین بچایا تھا" - اسپر زوجہ واپس چلی آئی اور اسی کے چند روز بعد وہ سانحہ گذرا جسکا مین نے اوپر بیان کیا ہے -

قاتل دورہ سپرد کیا گیا جہان بلرام یعنی شوہر کو پھانسی کا حکم ہوا اور باقی دو آدمیون کو حبس دوام کی سزا ہوئی الغرض میری داستان یہ ہے اسکی وجہ سے اُس زمانے مین بڑی ہلچل پڑ گئی تھی - رام سنگھ کے انجام پر ہر شخص کو افسوس تھا اور بلرام پر کسیکو ترس نہین آتا تھا - ظاہرا عوام کا خیال یہ تھا کیا رام سنگھ بلرام کا بھائی نہین تھا پھر کیونکر اُسنے بھائی کو مار ڈالا - مقام دہلی مورخہ ۴ مارچ ۱۸۴۳ء -

گو جان لارنس کا ضلع بہت وسیع تھا مگر اُنکی سرگرمی اور مستعدی صرف اپنے ہی ضلع تک محدود نتھی بعض اوقات ضلع پانی پت کے باہر بھی اپنی کارروائی کرتے یا کرنا چاہتے تھے اور اُنکا نتیجہ بہتر ہوتا تھا مین

اس موقع پر اُسکی ایک مثال بیان کرتا ہون - چونکہ اس مقدمہ مین مقتول ایک اعلی درجہ کا شخص تھا اور سراغ رسانی قاتل عجیب و غریب طریقہ سے ہوئی اسوجہ سے مقدمہ مذکور پر اُسوقت ہر شخص کا خیال رجوع تھا - جَانْ لَارِنْسْ اس قصہ کو بہت شوق سے بیان کیا کرتے تھے - اور مین یقین کرتا ہون کہ وہ کئی مرتبہ چھپ چکا ہے - پچھلی مرتبہ جنوری ۱۸۷۸ء مین "بلیک وُڈ میگزین" کے ذریعہ سے جو داستان شایع ہوئی تھی اور خاص جَانْ لَارِنْسْ کے بیان کے مطابق تھی اُسمین سے مندرجہ ذیل عبارت اقتباس کرکے مین اس مقام پر لکھتا ہون - وہ ایک باتین جنکو اور موقعون پر اس قصہ کے متعلق اُنھون نے بیان کیا تھا مگر بڑھاپے مین اُنکو یاد نہ آئین اور جو اس اخبار مین چھپین اُنکو مین اور بڑھا دونگا -

۲۳ - مارچ ۱۸۳۵ء کو جَانْ لَارِنْسْ دنکو کئی گھنٹے تک کام کرنیکے بعد نہانے جاتے تھے کہ اتنے مین پولیس کی ایک مختصر چٹھی فارسی خط مین لکھی ہوئی اُنکے پاس آئی اور اُسمین لکھا تھا کہ دہلی سے خبر آئی ہے کہ کل شام کو جب وِلیَم فریزر کمشنر علاقہ کے کسی راجہ کی ملاقات کیے ہوے واپس آتے تھے تو ایک دیسی سوار گھوڑا اُڑاتا ہوا اُنکے قریب آیا اور اُنکے جسم مبارک پر ایک بندوق سر کردی - اور اُنکا کام تمام کردیا -

وِلیَم فریزر بڑے سلیم الطبع آدمی تھے اور ہر درجہ کے لوگ اُنکو عزیز رکھتے تھے - مگر چونکہ غربا کا وہ بہت صح
خیال رکھتے تھے اسوجہ سے امرا سے چشمک رہا کرتی تھی - وہ جَانْ لَارِنْسْ کے بھی بڑے دوست تھے - جَانْ لَارِنْسْ کچھ تو اس سبب سے کہ اُنکو اپنے دوست کے مرنیکا بڑا قلق گذرا اور کچھ اس خیال سے کہ چونکہ وہ دہلی کے ہر ہر گوشہ سے واقف ہین اور اسوجہ سے قاتل کا پتہ لگانے مین مدد دے سکینگے فی الفور اپنا گھوڑا طلب کیا اور عین تمازت آفتاب مین دہلی کی طرف جو وہان سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے روانہ ہوے وہان ٹامس مٹکاف اور سیمن فریزر یہی دو اعلی سول افسر رہگئے تھے جنسے ابتک قاتل کا کچھ سراغ نہین لگا اور اگرچہ چند گوجرونکو (یہ قوم سراغ رسانی کے لیے مشہور و معروف ہے) اس بات مین کامیابی ہوئی کہ اُنھون نے موقع واردات سے دہلی کیطرف کچھ دور تک گھوڑے کے سمون کے نشان سے کچھ پتہ لگایا - مگر بعد اسکے ایک مقام کے آگے جہان بہت سی سڑکین آکر ملی ہین پتہ نہ لگ سکا -

اس سے کچھ امید نہین پڑی - اتفاق سے ایک شخص مسمی فتح خان نے ٹامس مٹکاف سے جو بیان کیا تھا کہ اگر میرے بھتیجے نواب فیروزپور کو اس قتل کا کچھ حال معلوم ہو تو کچھ عجب نہین اسکی خبر جان کو بھی پہنچی مٹکاف نے یہ خیال کرکے کہ شاید عداوتاً یہ بیان کیا گیا ہو اُس بات پر کچھ توجہ نکی لیکن جَانْ لَارِنْسْ نے اسکو مٹھی مین باندھ لیا اور فوراً یہ امر دریافت کرکے کہ نواب مذکور اور وِلیَم فریزر سے کسی زمین کے بارے مین جھگڑا تھا وہ سیمن فریزر کو ہمراہ لیکر دہلی کے ایک مکان کو جو اُس رئیس کا تھا روانہ ہوے -

انھون نے صحن مین کسی شخص کو نپایا اور باوصف متواتر آوازون کے اندر سے کوئی جواب بھی نہین آیا۔ سیمن فریزر تو گھر کے اندر گھسے اور جان لارنس میدان مین گھومتے گھومتے ایک جگہ پر پہونچے جہان ایک سرنگ گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ اور اُسکے جوڑ بند دیکھنے لگے۔ گھوڑے کے سم پر اُنکو کچھ نشان ایسے مقامات پر پائے گئے جہان عموماً وہ نہین ہوا کرتے ہین۔ اُنکو معاً یہ خیال آیا کہ لوگ کہا کرتے تھے کہ ڈِک ٹرپن کبھی کبھی اپنے گھوڑے کے اُلٹے نعل لگا دیا کرتا تھا اور ساتھ ہی اسکے تعاقب کرنیوالے کو جرون مین سے ایک شخص نے ایک تنکا اُٹھا کر بڑی ہوشیاری سے گھوڑے کے اگلے اور پچھلے سمون کو ناپا اور کہا کہ "صاحب جن سمون کے نشان ہم سڑک پر دیکھ آئے ہین وہ ایسے ہی تھے اُنمین اِنمین ایک تنکے کا فرق نہین ہے اور قاتل اسی جانور پر سوار ہوا ہوگا"۔

یہان یہ دیکھ بھال ہو رہی تھی اتنے مین ایک سوار ننگے بدن آیا اُس سے دو ایک باتین پوچھی گئین جنکے جواب مین اُسنے کہا کہ مین نواب فیروزپور کا اردلی ہون میرے آقا نے مجھکو شہر مین ایک خاص کام کے لیے بھیجا تھا۔ جان لارنس نے کہا کہ "یہ تو بڑا عمدہ گھوڑا ہے" اُسنے جواب دیا "ہان گھوڑا تو بہت اچھا ہے مگر نہایت ناتوان ہے اور ہفتہ بھر سے نہ دانہ گھانس کھاتا ہے اور نہ سواری دیسکتا ہے" جان لارنس کو گھوڑے کی صورت دیکھکر خیال ہوا کہ یہ بات جھوٹ ہے۔ اور کچھ فاصلہ سے اُسکا زین اور باقی ساز کو زمین پر رکھا ہوا دیکھکر اُسکے پاس گئے اور یہ دیکھکر کہ توبڑا دانہ سے بھرا ہوا گھانس کے نیچے رکھا ہے چپکے سے اُٹھا کر گھوڑے کے منھ مین لگا دیا۔ جانور جو مریض بیان کیا گیا تھا نہایت ہی رغبت سے اُسکو کھانے لگا۔ اب ایک امر اور رہگیا تھا چنانچہ بغیر اسطرح کی کسی بات کہنے کے جس سے سوار کو شبہہ ہوتا جان لارنس نے اُس سے کہا کہ ہمارے ساتھ کچہری تک چلے چلو اور وہان پہونچکر حکم دیا کہ یہ شخص فوراً گرفتار کر لیا جائے۔ ص

اس اثنا مین سیمن فریزر مکان کے اندر جا کر ایک ڈول سے چند پرزے ایک چٹھی کے جو نکال لائے تھے اُنکو دونون آدمیون نے جوڑ کر درست کیا سیاہی پانی سے چھڑا ڈالی گئی تھی مگر بعض مصالحون کے دینے سے حرف پھر اُبھر آئے۔ اور فارسی زبان کی یہ عبارت نمودار ہوئی کہ "تم کو معلوم ہے کہ کس غرض سے مین نے تمکو دہلی مین بھیجا تھا۔ مین نے تمسے متواتر بیان کیا کہ تمکو میرے لیے کتون کا خریدنا کسقدر ضرور ہے۔ اگر ابتک تمنے یہ کام نکیا ہو تو اب اسمین تاخیر نکرنا"۔ جان لارنس کو جو دو چار باتین معلوم ہوئی تھین اُنکی مدد سے غور و فکر کر کے اس امر کا صفایا کر لینا اُنکی ذکاوت کے آگے کچھ مشکل نتھا کہ کتون سے کمشنر صاحب مراد تھے جنکی جان عرصہ ہوا کہ یہ سوار لیچکا تھا اور جان لارنس کے کہنے سے نواب کے پاس یہ پیام بھیجا گیا کہ آپ کا آنا دہلی مین ضرور ہے کیونکہ وسائل خان نامے آپ کے ایک ملازم پر کمشنر کے قتل کرنیکا شبہہ کیا گیا ہے۔ نواب نے حکم کی تو تعمیل کی لیکن انکار کرنے مین سوار کی تائید کی اور قتل سے اپنی لاعلمی ظاہر کی۔

نواب دہلی مین روکے گئے اور اُنکے علاقہ مین تحقیقات شروع ہوئی جس سے ظاہر ہوا کہ انیا میو نامے ایک پیادہ بھی قتل کیوقت موجود تھا۔ یہ شخص ایک لوٹیرا تھا اور اُسکی شہ زوری اور تیز رفتاری مشہور عام تھی۔ یہ شخص اُسی رات سے غائب تھا اور اُسوقت سے اب تک اُسکا پتہ نہین لگا تھا۔ اُسکے سُراغ لگانیکا کام کرنل اِسکِنر کے سپرد ہوا جو غیر قواعددان رسالہ موسومہ اِسکِنر کے افسر کمان تھے۔ اُس شخص کا پتہ بہت جلد معلوم ہوگیا جس سے خط کتابت شروع کی گئی اور وعدہ کیا گیا کہ اگر وہ اپنے تئین حوالہ کردے اور کافی ثبوت دے تو اُسکی جان بخشی کی جائیگی زیادہ عرصہ نہین گذرنے پایا تھا کہ رات کو ایک شخص آیا اور اُسنے کہا کہ انیا میو مین ہی ہون اور آپ کے ساتھ چلونگا

اُسنے اپنا قصہ جلد بیان کردیا اور یہ قصہ اُسی طرح کا سچ تھا جیسا ہیرُوڈوٹس نے قدیم دربار ایران مین بیان کیا تھا یا جسطرح الف لیلہ کے قصے مشہور ہین کہ کہین ایک لفظ بھی صحیح نہین ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اسکو نواب نے یہ حکم دیکر بھیجا تھا کہ تم ہر وقت سوار کے ساتھ رہنا اور اگرچہ گمان نہین ہے لیکن شاید اتفاقاً باوصف اس امر کے کہ وہ ہر وقت جان بکف رہتا ہے پہلی گولی مین کمشنر کو ہلاک نہ کرسکے تو تم فوراً دوڑ کر جانا اور اُسکا کام تمام کردینا۔ وسائل خان کی پہلی ہی گولی کمشنر کے جسم مبارک سے صاف نکل گئی اور اسوجہ سے انیا میو کے کام کی حاجت نہین رہی لیکن وہ اپنے آقا کو اس بات کی خبر دینے کے لیے فوراً روانہ ہوا کہ جس کام کے لیے ہم گئے تھے اُسکو انجام کر آئے۔

اُس شب صبح تک اور بعد اُسکے کئی پہر تک دِنکو وہ برابر دوڑتا ہی چلا گیا۔ اور شام کیوقت نواب کے قلعہ فیروزپور مین جو وہان سے نوے میل تھا پہونچا۔ سیدھا نواب کے کمرہ کو گیا اور فوراً باریاب ہونا چاہا اُسنے کہا کہ مجھکو ضروری خبر پہونچانا ہے۔

دیوانخانہ اور شاہ نشین کے درمیان صرف ایک گاڑھا پردہ حائل تھا اور اردلی کا اندر داخل ہونا تھا کہ اسکو شبہہ ہوا جو اس پیشہ کے لوگون کو بالطبع ہوا کرتا ہے چنانچہ انیا میو نے پردہ کا ایک گوشہ اوٹھایا اور ہمہ تن گوش وچشم ہوکر متوجہ ہوا کہ دیکھیے کیا ظہور مین آتا ہے۔ اُسنے نواب کو یہ حکم دیتے سنا کہ اس کمرہ سے نکلنے کے بعد یہ شخص قلعہ سے باہر کسی طرح جانے نہ دیا جائے۔ اب اسکو یہ بات بخوبی معلوم ہوگئی کہ چونکہ کام انجام ہوچکا تو میری موت بمقابلہ میری حیات کے میرے آقا کے حق مین زیادہ سودمند ہوگی۔ اور وہ سمجھ گیا کہ یہ حکم گویا موت کا فتویٰ ہے۔ جسوقت وہ اپنی داستان ختم کرچکا اور انعام کثیر کا اُس سے وعدہ ہوچکا (جسکے لیے اُسے صبح تک ٹھہرنے کو کہا گیا) اُسیوقت وہ چپکے سے ایک چور کھڑکی کی راہ قلعہ سے اسطرح باہر نکلگیا کہ کوئی شخص اُسکو دیکھنے نہین پایا۔ باہر نکل کر وہ اپنی جان بچانے کے لیے جنگل کی طرف بھاگا تاکہ وہ اپنی جھوپڑی مین جو وہان سے سات میل کے فاصلہ پر تھی جا چھپے۔

صؔ

وہ نوّے میل دوڑ چکا تھا اور اس سبب سے تھک گیا تھا لیکن دہشت کیوجہ سے اور تیزی و توانائی آگئی اور عین وقت پر گھر میں اپنی جوروون کے پاس پہونچا (اُسکے دو بی بیان تھین) اُنھون نے مکان کی سطح چھت پیال کے پولون کے نیچے چھپا دیا۔ کچھ دیر نہین گذری تھی کہ سوار جو اُسکا تعاقب کیے چلے آتے تھے اور جنکی آہٹ وہ اپنے پیچھے سنتا آتا تھا موقع پر آپہونچے۔ لیکن اُسکی دونون بی بیون نے راہب کیطرح اس راز کو خوب ہی مخفی رکھا اور اپنا میوہ رات بھر آرام کرنیکے بعد مخبر دن کیطرح پہاڑی کو بھاگ گیا۔ ہرچند جستجو کی گئی مگر وہ کیسلیے ہاتھ نہ لگا تاآنکہ اُسنے ازخود اپنے تئین کمان افسر رسالہ اشکنر کے حوالہ کر دیا جیساکہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

وسائل خان کی قرابین کے اتفاقیہ برآمد ہونے سے اور عجیب وغریب حالات مقدمہ کے ساتھ اُسکے بیان کی مزید تصدیق ہوگئی۔ دہلی کے کابلی پھاٹک کے قریب ایک کنوان تھا اُسمین ایک عورت پانی بھر رہی تھی اُسکی رسّی ٹوٹ گئی اور ڈول کنوئین مین گر پڑا۔ اُسکے نکالنے کے لیے کانٹا ڈالا گیا تو اُسمین بجاے ڈول کے گم شدہ قرابین برآمد ہوئی۔ دوسرے لوگون نے شہادت دی کہ جس شب یہ قتل کی واردات ہوئی تھی اُس شب کو ہمنے سوار کو اُسکے گھوڑے پر واپس آتے ہوے دیکھا تھا (یہ وہی گھوڑا تھا جو نہ دانہ گھانس کھا سکتا تھا اور نہ سواری دیسکتا تھا) گھوڑا پسینے مین تر بتر تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ سرپٹ دوڑتا ہوا بڑی منزل طے کر کے آیا ہے۔ نواب اور اُنکا سوار اب بھی جرم سے اپنی لاعلمی اُسیطرح بیان کرتے رہے۔ لیکن اُنکا مقدمہ ایک خاص کمشنر کے اجلاس مین تجویز کیا گیا جہان اُنپر جرم ثابت ہوا۔ اور کشمیری پھاٹک کے سامنے دونون کو ایک ساتھ پھانسی دی گئی۔ اِس قصہ کو جان لارنس بیشک بڑے شوق سے بیان کرتے ہونگے۔ اور اس بات کا بیان کرنا بھی ایک عجیب و عبرت اور افسوسناک دلچسپی سے خالی نہوگا کہ سیمن فریزر مقتول کے چچازاد بھائی جنھون نے سراغ لگانے مین مدد دی تھی وہی شخص تھے جو بائیس برس بعد دہلی کے کمشنر ہونیکی حالت مین ۱۱- مئی ۱۸۵۷ء کو ایوان مغلیہ مین باغیون کے تیر غضب کا نشانہ ہوے۔ اس موقع پر جان لارنس کو اسیطرح اپنی فراست سے یہ دریافت کرنیکی حاجت نہین تھی کہ مقتول کے قاتل کون لوگ تھے کیونکہ اس ہنگامہ اور اسکے دیگر حالات متعلقہ سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ ہماری سلطنت ہندوستان کی بیخ وبنیا دہل جائیگی۔ لیکن اس بات کے لیے اُنکی فراست بہادری اور دوسرے مردانہ اوصاف کی البتہ حاجت تھی کہ جو آفتین باغیون نے پیدا کی تھین وہ نیست ونابود کر دی جائین اور اس موقع پر جو کارگزاریان اُنھون نے کین اُنکا حال اس سوانح عمری کی جلد دوم سے ظاہر ہوگا۔

ذیل مین ایک اور تعاقب کا قصہ بیان کیا جاتا ہے۔ ہرچند کہ جو امر اُسوقت مقصود تھا وہ حاصل یعنی مجرم گرفتار نہین ہوا۔ لیکن گذشتہ معاملے سے مقابلہ کر کے وہ بہت سودمند معلوم ہوا۔ یعنی لوگون کو اس بات کا بڑا تعجب ہوا کہ ہندوستانی آدمی اپنے زبردست اور دیوزور فرمانرواؤن کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہین۔ ۴۰

ضلع پانی پت مین ایک بڑا مشہور ڈکیت تھا۔ جان لارنس کے دل سے لگی تھی کہ اُسکو کسیطرح گرفتار کرنا چاہیے۔ ایک مرتبہ وہ پکڑا بھی آیا تھا لیکن اُسکی زوجہ نے گارد کو رشوت دیکر اُسکو فرار کرا دیا۔ اُسنے بہت سے خون کیے تھے۔ ایک روز جان لارنس کو خبر ملی کہ آج شب کو وہ ایک جھوپڑے مین جو وہان سے بہت دور نہین تھا سوئیگا۔ اپنا ارادہ کسی پر ظاہر نہین کیا اور دس بجے رات کو کچھ پیدل اور کچھ سوار سپاہیون کی ایک جماعت کے ساتھ گانون کیطرف روانہ ہوے۔ رات بڑی سہاونی تھی چاندنی کھلی ہوئی تھی اور چند میل چلنے کے بعد راستہ مین ایک دریا ملا جسکو عبور کرنا ضرور تھا۔ لارنس کو امید تھی کہ یہان کشتیان ملینگی مگر اُس نواح مین کہین میلہ تھا وہان سب چلی گئی تھین۔ صرف ایک چھوٹی سی کشتی باقی رہگئی تھی۔ یہ کشتی پیدلون کے اُتارنیکو بخوبی کافی تھی مگر سوارون کے لیجانے مین البتہ کئی مرتبہ آنا جانا پڑتا۔ ضرورت شدید تھی۔ جان لارنس نے کہا "ہمکو اب پیر کر اُس پار جانا لازم ہے"۔ سپاہیون نے حیلہ حوالہ کیا اور کہا کہ اس دریا مین جابجا ایک ریگ روان پائی جاتی ہے اور دھارا بہت تیز ہے۔ ہم سب کے سب بہجائینگے۔ جان لارنس نے کہا کہ "اچھا نامردو تمھارا جی چاہے کرو مگر مین تو جاتا ہون"۔ یہ کہکر گھوڑا بیچ دھارے مین ڈالدیا۔ یہ دیکھکر رسالدار کو بھی ہمت ہوئی اور اُسنے کہا کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ صاحب تنہا آگے چلے جائین اور ہم لوگ رہجائین اُسنے پکار کر کہا کہ "مجھکو اندیشہ ہے کہ ہم دونون آدمی ڈوب جائینگے" اور گھوڑے سمیت پانی مین کود پڑا اُسکی دیکھا دیکھی اور لوگ بھی اُسکے ہمراہ چلے۔ لیکن اُسنے جو اندیشہ کیا تھا وہ بے بنیاد نتھا۔ کیونکہ سوار لوگ بحفاظت اُس پار پہونچ جانیکے قریب تھے کہ اتنے مین ایک مقام پر ریگ روان آگئی اس سے فوراً تمام لوگ منتشر ہوگئے۔ بعض لوگ تو پیر کر نکل گئے بعض گھوڑون سے گر پڑے سب مین ایک تہلکہ مچ گیا۔ لارنس کا گھوڑا نہایت قوی تھا اور اس زور سے اُسنے ہاتھ پانون مارے کہ اُسکا سوار دریا مین گر پڑا اور بڑی دقت سے کنارے پہونچا۔ یہان آکر اُنھون نے دیکھا کہ سب سوار جمع ہین اُنسے جان لارنس نے کہا "ٹھیک آخر ہم لوگ حفاظت کے ساتھ پار اُتر نہ آئے"۔ لوگون نے جواب دیا کہ "حفاظت سے کہان پار اُتر آئے رسالدار تو ڈوب گئے"۔ لارنس نے کہا کہ "بیچارے ہم سب لوگون مین وہی تو ایک بہادر شخص تھا۔ چلو پھر دریا مین پھاندین اور اگر ممکن ہو تو اُسکو بچالائین"۔ لیکن کسی نے جنبش نہین کی۔ مشرقی باشندون مین جیسا دستور ہے کہ دوسرون کے انجام پر لاپروائی سے خیال کرتے ہین اسیطرح یہ لوگ بھی سکوت مین آکر ایک دوسرے کیطرف دیکھنے لگے۔ (بلکہ ہم واجبی طور سے کہہ سکتے ہین کہ وہ خود اپنے بارے مین بعض اوقات ایسا ہی کرتے ہین) گو اُنکے [illegible] نے بہت کچھ تہدید کی لیکن اُنھون نے اپنے ساتھی کی جان بچانیکے لیے اپنے تئین خطرہ مین ڈالنا گوارا نکیا۔ ض

جان لارنس پھر ایک مرتبہ پاپیادہ جاکر دریا مین کود پڑے اور فوراً معلوم کرلیا کہ رسالدار دریا کنارے سے تھوڑے فاصلہ پر نیم بسملون کیطرح ہاتھ پانون مار رہا ہے۔ وہ اپنے گھوڑے کے نیچے آرہا تھا اور اگرچہ وہ

اپنا سرپانی کے اوپر کیے رہا مگر ظاہرا اُسکی قوت اور ہوش و حواس زائل ہوتے جاتے تھے۔ جان لارنس پیر کر اُسکے پاس گئے اور بڑا زور کر کے اُسکو سنبھالا تا آنکہ اُنکا سائیس ایک رسا لے آیا اور اس رسے کے ذریعہ سے جان لارنس اور اُنکا سائیس رسالدار کو کھینچکر خشکی پر لے آیا۔ اس ترکیب سے اُنھون نے رسالدار کی جان بچائی مگر گھوڑا جو بڑے زور سے ہاتھ پانون مار رہا تھا اُسکی لات البتہ زور سے اُنپر پڑ گئی۔

اسی شدید درد کی حالت مین وہ گانون کیطرف چلے وہان پہونچکر دیکھا کہ ڈونشیمن توگرم ہے مگر چڑیا نکل گئی اُسکے عیال و اطفال مکان کے اندر تھے لیکن ڈکیت نہین تھا۔ اصل مین رات کو گرمی بہت تھی اور یہ شخص اپنے مکان کے کوٹھے پر سونیکو گیا تھا۔

چند لمحے کے بعد یہ شخص چھاتی بھر اونچی دیوار سے جھانکتا ہوا نظر آیا۔ جان لارنس بھی چشم زدن مین چھت پر تھے اور اُسکا ٹیٹوا دبانیکو مستعد ہوے۔ مگر وہ بھی بڑا شہ زور اور تن و توش کا آدمی تھا اور غضب کا دوڑنیوالا تھا چنانچہ کئی مکان جو ایک دوسرے سے ملے چلے گئے تھے اُنکی چھتون پر دوڑکر بھاگ نکلا۔ جب اُسنے دیکھا کہ میرا تعاقب ہورہا ہے تو ایک مقام پر جہان کی زمین کا حال اُسکو معلوم تھا نیچے اُگر کود پڑا۔ لارنس نے اُسکا تعاقب کیا لیکن وہ بہت فاصلہ پر نکل گیا اور چونکہ وہ نشیب مین کودے تھے اسوجہ اُنکے پیر کا گٹا اُتر گیا اور زیادہ تعاقب نہ کرسکے۔ ڈکیت یہان سے تو بچگیا لیکن کچھ دنون کے بعد پھر گرفتار ہوآیا۔ بہرحال جان لارنس کی اُنکے ساتھیون کے سامنے کچھ بیوقری نہونے پائی۔ اُنکوان انوکھی اور خلاف قیاس باتونپر رہ رہکر تعجب ہوتا تھا کہ یہ شخص کیسی اُلٹی چالین چلتا ہے۔ اُدھر تو ایک راجہ کے پھانسی دینے مین ذرا بھی اندیشہ نہین کرے اور ادھر ایک رسالدار کے بچانے مین اپنی جان معرض ہلاکت مین ڈالے۔

مین اس باب کے خاتمہ پر ایک اَور مہم کا حال (ایک ڈکیت کی سراغ رسانی) بیان کرونگا۔ اور یہ قصہ بھی پیشتر کے قصہ سے دلچسپی مین کسیطرح کم نہین ہے۔ یہ وہ قصہ ہے جسکو مین نے خود جان لارنس کی زبانی سنا ہے کیونکہ سواے اُنکے اور کوئی اس قصہ کو بیان نہین کرسکتا۔ لیکن مین بہتر سمجھتا ہون کہ اُسکو بہت صحیح صحیح جس حیثیت سے وہ میرے پاس پہونچا ہے من حیث ہو ہو بیان کرون "دو بھائیون کے قصے" کی طرح اسکو بھی مسٹرس جان لارنس نے اپنے شوہر کے بتلانے مطابق موسم بہار ۱۸۴۵ء مین یعنی وقوع واقعہ کے پانچ ہی برس بعد قلمبند کیا تھا۔ خارجی طور پر اسمین بعض ذاتی حالات نہایت دلچسپ بیان ہوے ہین۔ اور لطف مزید یہ ہے کہ ہندوستانیون کی حرکات و سکنات کا حال بھی اُس سے ظاہر ہوتا ہے۔

بیوہ اور اُسکی روپیے کی تھیلیان

ہندوستان مین جہان ہر خواہشمند بقاے صحت علی الصباح پیدل خواہ سواری پر سیر کرنے نکلتا ہے میرا

معمول تھا کہ جیسا مشہور ہے اُسکے مطابق صرف فائدہ جسمانی ہی کے خیال سے نہین نکلتا تھا بلکہ کسی کام یا بہر حال دل بہلانے کے لیے باہر نکل جایا کرتا تھا۔ کوئی نکوئی بات ضرور ہوتی تھی۔ یعنے کسی گانون کا دیکھنا یا کسی نئی سڑک کا بنوانا یا کسی پُرانی سڑک کا مرمت کرانا یا کسی موقع قتل کا معاینہ کرنا انہین سے کوئی نکوئی کام ضرور نکل آتا تھا۔ اگر مین اپنے ضلع کے اندر سالانہ دورہ کو نکلتا تھا جسمین ہر سال پانچ مہینے سے کم نہین لگتے تھے اور خیمون مین مقیم ہوتا تھا تو شغل کی بہت سی باتین نکل آتی تھین۔ ہر پڑاؤ پر جب تک سات آٹھ میل تک ادھر اُدھر کے گانوون کو معائنہ نہین کر آتا تھا اسوقت تک وہانسے خیمہ نہین اُکھڑتا تھا۔ گانوون کے واقع ہونیکی جگہ زمین کی نوعیت آبپاشی کے وسائل (جو مشرق مین ایک نہایت ضروری امر ہے) باشندون کی عام کیفیت اُنکے آپس کا برتاؤ ان سب باتون مین مین بہت ذوق ظاہر کرتا تھا کیونکہ میری یوپیہ خدمتون کی انجام دہی مین یہ سب باتین نہایت ہی مفید تھین۔

سچ تو یہ ہے کہ میرے پاس اس کثرت سے کام رہتا تھا یا چاہو اسکو اسطرح کہو کہ مین نے اپنے لیے اسقدر کام پیدا کیا تھا کہ گو ضلع بھر مین کوئی یورپین یا یہ کہیے کہ کوئی ایسا شخص نتھا کہ میری دلیسی زبان سمجھ سکے اسپر بھی میرے نزدیک ایسا کبھی نہین ہوتا تھا کہ مجھکو کسی دن کام سے فرصت ملی ہو۔ بعض اوقات مین تنہا سوار ہو کر نکلتا تھا لیکن اکثر ایک سوار ساتھ لیتا تھا جو یا تو میری بندوق یا اپنا برچھا لیچلتا تھا۔ پس اگر کوئی شکار مل جاتا تھا تو موقع ہاتھ سے جانے نہین پاتا تھا اور اگر کسی قاصد کی ضرورت ہوتی تھی یا اور کوئی کام کرنا ہوتا تھا تو ایک تیز چالاک آدمی ہر وقت مستعد رہتا تھا اس طور پر مین بارہا ہرن کا شکار کر لایا اور اکثر بھیڑیے لکڑ بھگے اور بنڈیل کا تعاقب کیا۔ اسمین شک نہین کہ اگر کوئی ساتھی ہوتا جسکے مقابلہ مین نیزہ بازی ہوتی اور شکار گاہ کے داؤن گھاتون کا واپسی کیوقت ذکر مذکور ہوتا تو اُس سے مزید لطف ہو جاتا۔ باایہنمہ جب مین اسوقت اُن دنون کے حالات پر غور کرتا ہون تو مجھکو تعجب معلوم ہوتا ہے کہ اس ایک طور کی تنہائی مین مجھکو کسقدر لطف ملتا تھا۔

مین ہمیشہ ان موقعون پر تنہا بھی نہین رہتا تھا بعض اوقات میرے دو ایک دوست قریب ترین مقام سے آجایا کرتے تھے اور چھ سات روز تک میرے یہان رہتے تھے۔ یا ہم لوگ بندوبست کر کے اضلاع متحدہ کی سرحد پر سب لوگون کے جمع ہونیکے لیے کوئی مقام مقرر کر دیتے تھے اسوقت ہم لوگون کی چیخ و پکار اور دھما چوکڑی سے جنگل گونج اُٹھتا تھا۔ ہاے وہ بھی کیا دن تھے۔ کاشکے وہ دن پھر آتے کیونکہ جس شخص نے عمر بھر کام کرنے مین بسر کی ہو اسکو اس سہولت خاموشی اور بیکاری کی زندگی پسند نہین آتی۔ مین اپنے سب دوستون کو صلاح دیتا ہون کہ ہندوستان سے روانہ ہونیکے پیشتر یا بہر حال ایسے وقت تک جب وہ بالکل ضعیف اور بیساکھی کے محتاج نہو جائین دو مرتبہ سوچ سمجھ لین فی الجملہ اب ایسی چیزون کے خیال کرنے سے خوشی نہین بلکہ رنج معلوم ہوتا ہے۔

مین کیا بیان کرتا تھا اور کیا کہنے لگا خیر اب اصل قصہ سنیے۔ میرے اردلی کو حکم تھا کہ وہ مجھسے ایک معقول فاصلہ

رہے تاکہ جو شخص مجھکو راستہ مین ملجائے مین اُس سے بے تکلف باتین کر سکون - مین جس گانون کو جاتا تھا وہان کا ایک یا ایک سے زیادہ مقدم یا مالکان دیہ عموماً اپنی گھوڑیون پر سوار ہوکر دوسرے گانون تک مجھکو پہونچا دیتے تھے - وہ گویا راہبر کا کام کرتے تھے اور ساتھ ہی اُنکے راستہ کا غم غلط ہو جاتا تھا - اکثر کارآمد چیزین بیان کیا کرتے تھے ورنہ ہنسی دلگی کی گپ شپ ضرور ہوتی تھی - ایک روز مین اسیطرح کی ایک مہم پر اپنے گھوڑے پر سوار جاتا تھا - زیادہ دور نہین جانے پایا تھا کہ مجھکو ایک قریب کے قصبہ کا کوتوال ملا - جو دبے پانون لپکا ہوا چلا آتا تھا - مجھکو دیکھکر حسب معمول اُسنے سلامی دی اور رپورٹ کی کہ کل رات کو قصبہ مین نقب زنی کی ایک واردات ہوئی ہے - اور عرض کیا کہ حضور اگر خود موقع کا ملاحظہ فرماتے تو بہت خوب ہوتا کیونکہ مجھسے اور میرے پولیس والون سے اس مقدمہ کا کچھ سراغ نہین مل سکا -

مین فوراً چلنے پر راضی ہوگیا اور جب ہم دونون آدمی سوار ہوکر چلے تو دریافت ہوا کہ جسکے یہان چوری ہوئی تھی وہ ایک غریب بیوہ تھی جو قریب کے قصبہ مین ایک بڑے بھاری اور مضبوط مگر ویران مکان مین رہتی تھی - معلوم ہوا کہ اس چوری کے مقدمہ سے لوگون مین بڑی ہلچل مچگئی تھی کیونکہ بیوہ نے بیان کیا تھا کہ اُسکا بہت سا روپیہ اُٹھگیا حالانکہ اسوقت تک لوگ اسکو بالکل مفلس تصور کرتے تھے - کوتوال نے کہا "ہمسایہ کے بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ بیوہ کے یہان ہرگز چوری نہین ہوئی اور اصل تو یہ ہے کہ مجھکو بھی اسمین شک معلوم ہوتا ہے مین گمان کرتا ہون کہ اس معاملہ مین کچھ فریب ہے - ایسی بے بس بیوہ کو اسقدر روپیہ کہان سے ملجاتا - ابھی کل کی بات ہے کہ وہ چوکیداری کے محصول سے اسی بنیاد پر بری کردی گئی تھی کہ وہ بالکل مفلس ہے اور اب اُسکا بیان ہے کہ میرے ایک ہزار پچاس روپیہ جاتے رہے" مین نے کہا "خیر معلوم ہوا ہم خود دیکھینگے کہ وہ کیا بیان کرتی ہے - تم یہ حیلہ حوالہ نکرو کہ اُسکے یہان چوری نہین ہوئی ہے مین خیال کرتا ہون کہ مکان کے قریب مداخلت بیجا کی کچھ علامتین ضرور ہونگی" - اُسنے جواب دیا "حضور ہان نشانون سے تو مین انکار نہین کرتا دیوار مین ایک سیند ہے جس سے دروازہ کھولا گیا - صحن کے اندر پانون کے بھی دو نشان ہین حص ۸۳
مگر زمین ایسی سخت ہے کہ اُس سے کچھ پتہ نہین ملا - باایںہمہ مین نے کھوجیہ (سراغ رسان) بُلایا ہے اور اگر کچھ حال دریافت ہو سکتا ہے تو مجھکو یقین ہے کہ اُس سے بڑھکر وہاں کا کوئی حال دریافت نہین کر سکیگا"

اب اس اثنا مین ہم مکان کے دروازہ تک پہونچ گئے یہان ہمنے کچھ پولیس کے لوگ کچھ ہمسایہ والے بیٹھے ہوے پائے - بیوہ بھی وہین موجود تھی - اور کھوجیہ مکان کو دیکھ بھال چکا تھا - اُسنے مجھکو اطلاع دی کہ پانون کے نشان کا پتہ لگانا دشوار ہے کیونکہ زمین سخت ہے اور لوگون کی آمد و رفت بھی ہوئی ہے - لیکن ایک بات سے البتہ میرا اطمینان ہوگیا ہے کہ چور دو تھے دونون مکان کے اندر داخل ہوے مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہان سے ایک ہی شخص گیا ہے - مین اُن نشانون کی سیدھ مین دور تک گیا ہون جو ادھر اُدھر چکر کھانیکے بعد آخر کو ایک ایسے شخص کے مکان پر جاکر تمام ہوے ہین جسکو لوگ کہتے ہین کہ خود بیوہ کے بھتیجے کا ہے - اسکے بعد اُسنے بیوہ کے گھر کے اندر سے لیکر اُسکے

بھتیجے کی دہلیز تک وہ نشانات بنے ہوئے دکھلائے۔ اسمین شک نہین کہ بعض نشانات بیشک معلوم ہوتے تھے مگر وہ ایسے خفیف سے تھے کہ مین کوئی راے نہین قائم کر سکا۔ کھوجیہ کو البتہ اُنپر کامل یقین معلوم ہوتا تھا۔ اُسنے کہا کہ ایک قدم کا نشان جو بیوہ کے بھتیجے کے گھر تک گیا ہے چھوٹا اور سبک ہے اور دوسرے قدم کا نشان جو بڑا اور چوڑا ہے اُسکا پتہ صحن کے باہر نہین لگتا۔ بھتیجا طلب کیا گیا۔ اُسکا پانون نقش قدم سے ملایا گیا کھوجیہ نے اصرار کیا کہ دونون بالکل مطابق ہین اور فی الواقع جو شناخت اُسنے پیشتر بیان کی تھی وہی پائی گئی۔

اُسکے بعد ہم گھر کے اندر گھسے اور بغور اُسکے حدود کو دیکھا بھالا۔ معلوم ہوا کہ چورون نے دیوار مین ایک چھوٹا سوراخ جسمین آدمی کا ہاتھ جا سکتا کھود کر باہر کا دروازہ کھول لیا تھا۔ یہ بات صاف صاف معلوم ہو گئی کہ چوری کسی ایسے شخص نے کی تھی جو مکان کے ہر ہر مقام سے بخوبی واقف تھا کیونکہ روپیہ تین ہانڈیون مین بھرا ہوا ایک چھوٹے سے گڑھے کے اندر زمین کے نیچے گڑا تھا زمین عین اُسی مقام پر کھودی گئی جہان ہانڈیان گڑی تھین اور یہ کام آناً فاناً ہوا ہوگا کیونکہ ہانڈیان سطح زمین سے کچھ ہی نیچے گڑی تھین۔ معلوم ہوتا تھا کہ بھتیجے کیطرف سے بڑھیا اور اُسکے ہمسایون کے دل مین شبہہ تھا۔ کیونکہ وہ ایک آوارہ اور اوباش آدمی تھا۔ مین نے کہا "کیون بڑی بی کیا اُسکو تمھارا خزانہ معلوم تھا اور کیا وہ جانتا تھا کہ فلان مقام پر تمنے روپیہ گاڑا ہے" اُسنے جواب دیا "نہین۔ مین نہین کہسکتی کہ اُسکو معلوم تھا مین نے برسون سے اُسکو اپنے گھر مین آنے نہین دیا مگر ہان کبھی کبھی وہ دروازہ تک آیا اور مجھسے ربط و ضبط پیدا کرنا چاہا۔ لیکن مجھکو اُسکی طرف سے اندیشہ تھا اور مین نے اُسکو اپنی دہلیز کے اندر قدم نہین رکھنے دیا" مین نے کہا "یہ تو بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ تمھارے یہان چوری ہوئی لیکن اس بات کا کچھ پتا نہین لگتا کہ کسنے چوری کی۔ اب رہا یہ کہ تمھارا نقصان ہوا سو مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ تم جھوٹھ کہتی ہو کیونکہ مین نے سُنا ہے کہ ابھی چند مہینے ہوے تم بعذر مفلسی محصول چوکیداری سے بری کی گئی تھین"۔ بڑھیا نے جواب دیا "خداوند یہ سچ ہے کہ مین نے مفلسی کا عذر کیا تھا اور مین حقیقت مین غریب ہون باایہمہ میرے ایکہزار پچاس روپیے چوری گئے۔ میری سرگذشت تو یہ ہے اب حضور مالک ہین یقین کرین یا نکرین۔ چالیس برس یا کچھ زیادہ عرصہ ہوا کہ میرا شوہر ایک تاجر تھا اور اس شہر مین خوشحالی سے بسر کرتا تھا لیکن کچھ زمانے کے بعد اُسکے معاملات مین ابتری آگئی اور جب وہ مرگیا تو اُسکے قرضخواہون نے اپنے قرضہ کے بدلے تمام مال و اسباب پر قبضہ کر لیا صرف یہ مکان چھوڑ دیا مرتے وقت اُسنے مجھسے کہا کہ میرا کچھ روپیہ عرصہ سے متھرا جی مین باقی ہے۔ چنانچہ مین وہان گئی اور کچھ اوپر دو ہزار روپیہ وصول کیا وہ روپیہ لیکر مین یہان آئی اور اُسوقت سے لیکر اب تک اُسی مین گذارہ کرتی ہون"۔ مین بیچ مین بول اُٹھا کہ "کیا تم چالیس برس سے اسی روپیہ مین بسر کرتی آتی ہو اور پھر اُسمین ایک ہزار پچاس روپیے یعنے نصف کے قریب قریب باقی رہگئے"۔ وہ بولی "ہان مین اپنا دفینہ مہینے مین ایک مرتبہ کھولتی تھی اور اُسمین سے دو روپیے نکال لیتی تھی۔ جو میرے اور میرے بھتیجے کے مہینے بھر کے گذارہ کو کافی ہوتے تھے"۔ مین نے کہا "اس حساب سے تمکو یہ روپیہ اور چالیس ص ۷۴

برس کے لیے کافی ہوتا پھر تم محصول کیون نہین دیسکتی تھین وہ تھا ہی کتنا"۔ بڑھیا نے جواب دیا" دو پیسہ مہینہ لیکن یہ سب بیوہ ون کو معاف ہے"۔ ایک تماشائی نے جو اُس جگہ کھڑا تھا کہا" ہان معاف تو ہے مگر اُن لوگون کو جو مفلس ہین اور تم تو ایسی مالدار ہو جیسی لکشمی جی تھین۔ مجھکو یقین ہے کہ تمھارے جھوٹھ سے کالی دیبی نے تمکو ستیا ناس کیا ہے کیا تم کو یاد نہین ہے کہ جب تم پر ایک آنہ تشخیص ہوا تھا تو تم کیسی روئی تھین اور اپنے بال نوچ ڈالے تھے اور کہا تھا کہ مین بھوکون مرتی ہون۔ تم آپ اپنے مُنہ جھوٹی ثابت ہوتی ہو اور خوب ہوا کہ تمھاری یہ گت بنی۔ مجھکو اُمید ہے کہ اگر کسیطرح تمھارا روپیہ ملگیا تو صاحب تم سے مع بقایا محصول وصول کر لینگے"۔ بڑھیا نے ہاتھ جوڑ کر کہا" ارے میرے روپے مل جاتے تو مین زندگی بھر محصول دیا کرتی۔

چونکہ مجھکو مختلف حالات مقدمہ سے جو منکشف ہوے تھے شبہہ ہوا کہ بھتیجا اس چوری مین کسی نہ کسی طرح شریک ہے اسلیے مین نے حکم دیا کہ اُسکی خانہ تلاشی کیجاے۔ لیکن ایسی کوئی چیز برآمد نہوئی جس سے اُس کی ماخوذی لازم آتی پس مین مجرم کی سراغ رسانی سے مایوس ہو کر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور پولیس والون سے یہ کہکر کہ تم سراغ لگاتے رہنا اپنے خیمہ کیطرف روانہ ہوا۔ مین اسباب کو اپنے دل مین سوچتا ہوا تھوڑی دور گیا تھا کہ میرے دل مین یہ خیال گذرا کہ کھوجیہ ایک ہی چور کے گھر سے باہر نکلنے پر اصرار کرتا ہے یہ کیا معاملہ ہے چونکہ دیوارین بہت اونچی تھین اور سواے ایک صدر دروازے کے اور دوسرا دروازہ نتھا اس سبب سے میرے دل مین خیال گذرا کہ ہو نہو چور ابتک مکان کے اندر ہوگا۔ پھر مجھکو خیال گذرا کہ" توبہ توبہ یہ بھی کوئی بات ہے۔ مکان کی تو ہم تلاشی لیچکے اور چور اگر ہوتا بھی تو ابتک اسمین بیٹھا ہوا کیا کرتا۔ کھوجیہ مجھکو دھوکھا دے رہا ہے"۔ تاہم میرا اطمینان نہوا اور تھوڑی دور آگے جاکر مین نے گھوڑے ص ۵۵
کی باگ موڑ دی اور پھر اُسکو سرپٹ دوڑا کر اسی جگہ واپس آیا۔ پولیس کے لوگ جو ابتک وہین موجود تھے اُنسے مین نے کہا کہ" ہمکو پھر تلاشی لینا لازم ہے"۔ اور اسپر میرے تابعین مکان کے ادھر اُدھر چارون طرف پھیل گئے۔ وہ لوگ تو اندر تلاشی لے رہے تھے اور یہان مین نے ٹہلنا شروع کیا اور مین مقر ہون کہ اُسوقت مجھکو کچھ ایسی بیتابی نہین تھی کیونکہ مین خیال کرتا تھا کہ مین ایک لاحاصل کام کے لیے یہان پلٹ آیا ہون۔

یکایک مین نے ایک پولیس والے کو باآواز بلند یہ کہتے ہوے سُنا کہ" مین نے اُسکو تو نہین دیکھا مگر اُسکی آنکھین دیکھ لین" اور جب وہ یہ کہتا تھا تو جس مقام پر وہ کھڑا تھا وہان سے احاطہ کیطرف اُنگلی اُٹھاے ہوے اشارہ کرتا جاتا تھا وہان جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ محراب مین ایک مقام پر ہوا کے لیے ایک روشندان بنا تھا اور یہ شخص اصرار کرتا تھا کہ اسی کی راہ مین نے ایک آنکھ چمکتی ہوئی دیکھی۔ مین نے بڑھیا کی طرف مخاطب ہو کر اُس سے پوچھا کہ کیا زمین کے نیچے بھی مکان بنے ہین۔ اُسنے کہا کہ ہان نیچے تہخانے ہین جو میرے شوہر کے وقت وفات سے ابتک کبھی کھولے نہین گئے تھے اور جب پہلے پہل مکان کی تلاشی ہوئی تھی تو مجھکو اُنکے بتانے کا خیال نہین رہا۔ مین نے اپنے دل مین کہا کہ یہ تو

گائی فاکس" کا قصہ ہوا۔ اور بڑھیا سے مین نے تقاضا کیا کہ تم مجھکو دروازہ بتادو۔ مین کہ سکتا ہون کہ وہان کوئی نہ کوئی ضرور ہوگا۔ گو یہ کسی طرح میری سمجھ مین نہین آتا تھا کہ ایسا احمق کون ہوگا جو ابتک یہان بیٹھا رہا ہوگا۔ چنانچہ بڑھیا نے ایک مقام پر جو عرصہ سے اُسیطرح پڑا ہوا تھا اور ابتک کسی کی نگاہ اُسطرف نہین گئی تھی مجھکو ایک دروازہ بتایا۔ اُسکی راہ سے ہم نیچے اُترے اور وہان ایک بڑا وسیع تہ خانہ پایا اور تھوڑی دیر تلاش کرنے کے بعد اُسمین سے ایک آدمی کو پکڑکر باہر کھینچ لائے۔ روپیہ اُسکے پاس برآمد نہین ہوا لیکن کچھ دیر تامل کرنیکے بعد اُسنے وہ جگہ بتادی جہان ستون کی جڑ مین روپیہ پوشیدہ رکھا تھا۔ اُسنے اقرار کیا کہ مین قریب کے ایک گانوءن مین رہتا ہون بڑھیا کے بھتیجے نے مجھکو اپنے ہمراہ چوری کرنے کی ترغیب دی۔ اُسکو عرصہ سے بُڑھیا کے پاس روپیہ ہونے کا گمان تھا۔ معلوم ہوا کہ چور رات کو بُڑھیا کے بھتیجے کے مکان مین سویا تھا اور چونکہ لوگ کثرت سے آتے جاتے رہے اس سبب سے سویرے موقع نہ ملا بلکہ کچھ رات گئے چوری کی۔ اور اسی وجہ سے مال مسروقہ تقسیم ہونے یا حفاظت کے ساتھ کہین جانے نہ پایا اور صبح ہوگئی۔ عجلت اور گھبراہٹ مین اُسکو یہی مناسب معلوم ہوا کہ تہ خانہ مین چھپ رہے کیونکہ خیال کیا گیا ہوگا کہ ادھر کسی کو توجہ نہوگی۔ بھتیجا اُسکو اپنے گھر چھپانے مین ڈرتا تھا اور اتنی رقم کثیر کا شہر سے باہر لیجانے مین بھی اندیشہ تھا کہ مبادا چوکی والے اُسکو بھانپ نہ لین اور اجنبی جان کر روکین اور تلاشی لین۔ جب بھتیجے کا اُسکے شریک سے مقابلہ کرایا گیا تو اُسنے بیحیائی سے اقرار کیا کہ مین نے دہلیز سے بُڑھیا کو بارہا زمین برابر کرتے دیکھا تھا اور اسوجہ سے اور کچھ اس خیال سے بھی کہ وہ اکثر اسی جگہ رہا کرتی تھی مجھکو شبہہ تھا کہ اُسکا کچھ مال وہان گڑا ہے جسوقت روپیہ دکھلایا گیا تو عورت نے اپنی تھیلیون کو شناخت کیا۔ اور جسوقت وہ تھیلیان کھولی گئین اور روپیہ گنا گیا تو جسقدر بڑھیا نے بتایا تھا اُسیقدر یعنے ٹھیک ایک ہزار پچاس روپیہ نکلا۔ پس یہ عورت دو روپیہ مہینے کے حساب سے گذر کرتی آئی تھی اور اُس پر بھی کچھ عرصہ تک اسی مین اُسنے اپنے بھتیجے کی بھی پرورش کی تھی۔ جسوقت روپیہ گنا اور رسید لکھی جاتی تھی تو مین نے بڑھیا سے کہا "بہتر ہوگا کہ تم یہ روپیہ کسی مہاجن کے سپرد کردو جو تمکو سات آٹھ آنہ فیصدی سود دیا کریگا اور تمھاری جمع بھی حفاظت سے بنی رہیگی ورنہ اب بہت لوگون کو معلوم ہوگیا ہے کہ تم اسقدر مالدار ہو وہ تمکو تنہا اور بے بس سمجھکر تمھاری گردن کاٹ ڈالینگے۔ اُس ہیضہ کی خالہ نے روپیہ کی تھیلیون کو خوب زور سے دباکر پکڑ لیا کہ مبادا مین اُس سے چھین نہ لون اور چلائی کہ "نہین نہین مین ایسے مقام پر اُسکو دفن کرونگی جسکا حال کسیکو نہ معلوم ہوگا"۔ مین نے اُس سے کہا کہ اچھا اپنا روپیہ لیجاؤ اور وہ تھیلیون کے وزن سے لڑکھڑاتی ہوئی چلدی۔ ص ۸۶

ممکن ہے کہ میرے اس قصہ مین کچھ دلچسپی نہو لیکن اُس زمانے مین میرے دل پر اس کا بڑا اثر ہوا تھا۔ بڑھیا کی حرص اور طمع جو قبر مین پانوءن لٹکائے تھی اور ایسا مال رکھتی تھی جس سے فائدہ اُٹھانے کی اُسکو امید نہ تھی لیکن اسپر بھی اُس سے دو پیسے مہینا نہین دیا جاتا تھا کہ اگر جان کی حفاظت نہین تو مال ہی کی حفاظت چاہتی۔ بھتیجے کی

بدمعاشی اور اُسکی ناقص العقلی اور بیشعوری کہ اپنے شریک کو اُسی مکان مین جہان چوری کی تھی چھپا رکھا۔ سراغ لگانیوالے کی تیز طبعی اور تمیز جسنے صرف مجہول نشانات قدم سے سارا حال بتا دیا یہ سب باتین ایسی ہین جو فی الجملہ دلچسپی سے خالی نہین ہین۔ مجھکو پھر یہ نہین معلوم ہوا کہ بڑھیا کا انجام کیا ہوا کیونکہ اسکے تھوڑے ہی دنون بعد مین اُس حصۂ ملک سے چلا گیا لیکن اگر چوری سے وہ محفوظ رہی ہوگی تو اُسنے اپنے مال کو ایسی جگہ چھپایا ہوگا جو اُسکے مرنیکے بعد بھی اُسکے وارثون کے ہاتھ نہ لگا ہوگا۔ اسمین شک نہین کہ اس طور پر ہر سال بڑی بڑی رقمین گم ہو جاتی ہین کیونکہ گو اس ملک مین مال کی بڑی حفاظت ہے اور سود بہت ملتا ہے لیکن لوگ زیادہ تر زر و جواہرات کے چھپا کر رکھنے کے عادی ہین غالباً یہ عادت اُنھین ایام ماضیہ سے چلی آتی ہے جب کوئی سال ایسا نہین گذرتا تھا کہ مرہٹون اور پنڈارون کے گروہ کسی گانوں یا قصبہ پر اوگاہن نہ لگاتے ہون یا اُسکو تاخت و تاراج نہ کرتے ہون۔ مقام دہلی مورخہ ۱۴۔ اپریل ۱۸۴۵ء

ص ۹

باب چہارم

جان لارنس کے سوانح اور مہمات متعلقہ گوڑگانون و اٹاوہ ۱۸۳۷ء لغایت ۱۸۴۰ء

۱۸۳۷ء مین جان لارنس پر اُنکی سخت کوشی اور کامیابی کے میدان یعنی ضلع پانی پت سے قطع تعلق کرنے اور پھر ماتحتی کے عہدہ پر دہلی جانے مین جو مایوسی طاری ہوئی وہ ہندوستان مین ہر سول حاکم کے لیے جو قائم مقامی کی حیثیت سے مقرر ہوتا ہے لازمی ہے۔ پس ایسے لوگ معدودے چند ہونگے جنھون نے ثابت کردیا ہو کہ وہ اُس کام یا بلکہ اُس سے بھی اعلیٰ خدمت کے لائق ہین اور پھر بخوشی ادنیٰ عہدہ پر عود کیا ہو۔ اور عموماً ہندوستان مین لوگون کے خیالات جو اِن عارضی عہدون کے خلاف ہین تو یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے۔ باایںہمہ جان لارنس کا یہ خیال نہ تھا کیونکہ ۱۸۴۲ء مین جب وہ اول اول رخصت فرلو کے ختم کرنے کے بعد ہندوستان کو واپس جاتے تھے تو راستہ مین ایک نوجوان سویلین کا ساتھ ہوا جو اُس زمانے مین پہلے پہل ہندوستان کو جاتا تھا۔ جان لارنس اور اُسکے درمیان بہت باتین رہین اور اُنھون نے نوجوان سویلین کو یہ گر بتایا کہ "اگر تمکو کبھی کوئی قائم مقامی کا عہدہ دیا جاے تو اُسکو ہاتھ سے جانے نہ دینا۔ لوگ تم سے کہینگے کہ ایسے عہدون مین سواے کھٹراگ کے کوئی فائدہ نہین ہے اور اسواسطے اُنسے احتراز کرنا چاہیے۔ یہ سچ ہے کہ کبھی کبھی تمکو مایوسی ہوا کریگی اور اُس سلسلہ مین تمکو علی الاتصال ترقی بھی نہوگی لیکن تجربہ اور مختلف کامون کی مہارت حاصل ہوگی جو اُس سے بھی زیادہ مفید ہے اور اس سے تم اس قابل ہو جاؤگے کہ آیندہ جو کام تمھارے سامنے آئے اُسکو انجام کر ڈالو۔ مین نے قائم مقامی کی نوکری کرنے سے کبھی جواب نہین دیا اور اب مین بہت خوش ہون کہ مین نے خوب کیا۔"

یہ نوجوان سویلین جنکو جان لارنس نے مالٹا اور اسکندریہ کے درمیان رخصت ہوتے وقت یہ گر بتایا تھا ڈبلیو۔ ایس۔ سیٹن کار تھے۔ گو اُنکے جن مشیر نے اُنکو صلاح دی تھی کئی برس تک اُنکے کام کے مشاہدہ کرنیکا اُنکو

اتفاق

اتفاق نہین پڑا مگر جب وہ لارڈ ڈلہوسی کی ماتحتی مین ایک ادنیٰ عہدہ پر تھے تو جان لارنس کی ناموری بہت کچھ
سنی اور اُنکے بہت سے عاقلانہ رسالے مطالعہ کیے اور اُسکے کئی برس بعد جب جان لارنس منصب جلیلہ گورنر جنرلی ص ۸
پر فائز ہوے تو اُنکے فارن سکریٹری (وزیر معاملات خارجہ) مقرر ہوے۔ اُسکے بعد جب جان لارنس ملازمت
ہندوستان سے کنارہ کش ہونیکے بعد ولایت گئے اور کوئنس گیٹ مین سکونت اختیار کی تو وہ ہر روز جان لارنس
کی ملاقات کو جایا کرتے تھے اور اُنکے جانے سے جان لارنس بہت خوش ہوتے تھے۔ چنانچہ دونون مین مرتے
دم تک یہ ربط وضبط رہا اور اس ملاقات کا خاتمہ جان لارنس کی وفات کے پیشتر والے ہفتہ کو ہوا۔ اور اسکے
بعد جب مینشن ہوس مین ایک بڑا بھاری جلسہ متوفی شجاع کی قومی یادگار قائم کرنیکے چندہ کے لیے منعقد ہوا تو
اُنھون نے ایسی ایسی فصیح اور دلچسپ اسپیچین دین کہ شاید و باید۔ اور وہ فی نفسہ لارڈ لارنس کی یادگار مین ٹھہرے
ہوا یا مین ... سکے بعد ایک مرتبہ اور کیونکہ میرے نزدیک امر مذکور کے اعتراف کا یہ نہایت مناسب موقع ہے) اس سے
بھی بھاری ثبوت اس امر کا اُنھون نے بہم پہونچا دیا کہ وہ اپنے افسر سابق سے نہایت محبت رکھتے تھے۔ کیونکہ اُنھون
نے بڑی احتیاط سے ان جلدون کے ترمیم شدہ قلمی مسودات کو ملاحظہ کرکے بہت سی غلطیون کی درستی مین دی
اور معقول اعتراضات اور مفید رائین ظاہر کرکے مجھکو فائدہ بخشا۔

... نی درجہ پر عود کرنیکی خلش عرصہ تک قائم نہین رہی۔ کیونکہ قدیم عہدہ دہلی پر تین مہینے تک کام کرنیکے بعد
جنوبی قسمت علاقہ دہلی کے عہدہ جنٹ مجسٹریٹی و ڈپٹی کلکٹری پر جان لارنس کی ترقی ہوگئی اور ساتھ ہی اسکے
خاص شہر کی مجسٹریٹی اور کلکٹری کی قائم مقامی بھی اُنکے سپرد ہوئی۔ اس آخری عہدہ کا کام جو دہلی کے ہر درجہ کے
لوگون سے اُنکی واقفیت سابقہ کی وجہ سے بہت آسان ہوگیا ہوگا انجام کرنیکے بعد جولائی ۱۸۳۶ء مین وہ اپنے
مستقل عہدہ قسمت جنوبی پر گئے۔ یہانکا کام ملک اور باشندون کی حالت شمالی حصہ سے کہین مختلف تھی اور اس
طور پر اُنکو انواع واقسام کے تجربے حاصل ہوے جنکو مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ جان لارنس بہت گران بہا
سمجھتے تھے۔ اس کا رقبہ دو ہزار مربع میل اور آبادی سات لاکھ تھی جسمین نصف ہندو اور نصف مسلمان تھے۔ پس ایک
طور سے وہ تمام قومین جنسے پانی پت مین اُنکا سابقہ رہا تھا اس آبادی مین شامل تھین۔

اِسکے علاوہ اور بھی بہت سی قومین تھین مثلاً مینا اور میواتی جنکے بارے مین شاید اُنکو پہلے کچھ علم نہ تھا۔ یہ لوگ
بڑے چور تھے بلکہ شمالی ہندوستان مین شاید اُنسے بڑھکر کہینگے چور ہونگے۔ زمانہ سابق مین وہ مرتب گروہون مین منقسم
تھے اور چھوٹے چھوٹے لشکرون کے طور پر شہر پناہ دہلی تک ہر ہر گانون کو آگ اور تلوار سے غارت کرتے تھے اب تک ص ۹
بھی باوصف اس امر کے کہ علانیہ زیادتیون سے رُکے رہتے تھے اور زبردست سرکار کی حکومت مین کچھ کچھ تربیت
پذیر ہوگئے تھے۔ اُنکی چوری کا شوق اُسی طرح موجود تھا اور بارہا اس امر کا کافی ثبوت ملا کہ اگر اُنکو موقع دیا جاتا تو پھر وہی

حرکتین کرنے لگتے شمالی اضلاع کے رانگڑون کیطرح یہ لوگ اور نگ زیب کے زمانہ مین ہندو سے مسلمان کیے گئے تھے۔ اور بلاشبہہ اُنمین اکثر دستور و رواج ہندوون کے باقی تھے۔ جان لارنس اُن اچھے قدیم دنون کی نسبت اکثر اُن لوگون سے ذکر کیا کرتے تھے۔ اور جب بے تکلفی سے جان لارنس اُن لوگون سے باتین کرتے تھے اُسیطرح وہ بھی بات چیت کرتے تھے۔ اور صاف صاف بیان کرتے تھے کہ جسوقت ہم اُن فتحمندی کے دنون پر خیال کرتے ہین جب ہم لوگ اس ضرب المثل کے مصداق تھے کہ "جسکی لاٹھی اُسکی بھینس" تو ہمکو نہایت افسوس ہوتا ہے۔

یہ ضلع اُنکی غارت گری کے برتاؤ کے لیے بالتخصیص موزون تھا۔ اُسکی شکل بےقاعدہ تھی۔ دو طرف تو خود مختار ریاستین واقع تھین درمیان مین بہت سی چھوٹی چھوٹی پہاڑیون کے سلسلے وار پار نکل گئے تھے۔ بہت سے گہرے پہاڑی نالے ایسے واقع تھے جو برسات کے سوا سال بھر خشک رہتے تھے۔ اور عرب اور شام کے صحراؤن کے وادیون کیطرح قزاقون کے مامن تھے۔ جو مسافر اس راہ سے بدون کافی حفاظت کے نکلنے کا قصد کرتے تھے اُسپر یہ لوگ ٹوٹ پڑتے تھے۔ جان لارنس کہتے ہین کہ "یہ لوگ اپنے آبا و اجداد کی کارروائیون کے بہت سے عجیب و غریب قصے اسیطرح کے بیان کیا کرتے تھے" ۱۸۳۳ع کے قحط کے تھوڑے ہی زمانہ بعد ۱۸۳۷ع مین جو مصیبت ناک خشکسالی شمالی ہندوستان کے اکثر بالائی حصون مین پڑی تھی اُس سے اس ضلع کے باشندے سخت مصیبتون مین مبتلا ہوے۔ حتی کہ جن مقامات مین لوگ دراصل فاقہ کشی سے نہین ہلاک ہوے تھے وہ بھی تکلیف مین مبتلا رہے مگر ان مصیبتون سے باشندون پر حکومت کرنیکی مشکلین کچھ کم نہین ہوئین۔ اِسکی زیادتی راجپوتانہ بھرتپور بندیلکھنڈ کی ہندوستانی ریاستون مین تھی مگر ممالک مغربی و شمالی کی قسمت اگرہ خصوصاً اضلاع آگرہ اور اٹاوہ اور مین پوری مین لوگون پر بڑی تکلیفین گذرین اور جانین بھی تلف ہوئین۔ جان لارنس کے ضلع جات مین گو مصیبت زیادہ تھی لیکن جانون کا نقصان نہین ہوا۔ یہان کی زمین جو برخلاف شمالی ہندوستان کے دوسرے حصون کے لوہے کیطرح تپنے لگتی ہے ہلکی اور پولی ہے اور اُسکے لیے بارش کی زیادہ حاجت نہین ہے علاوہ برین اس ضلع مین چاہات اور جھیلین کثرت سے تھین جو آبپاشی کے کامون مین استعمال کی جاسکتی تھین چنانچہ اسی سے یہ امر ظہور مین آیا کہ جان لارنس اور اُنکے شریک نامی گرامی مارٹن گبنس کی متواتر کوشش اور مستعدی سے باوصف اس امر کے کہ عام باشندے مصیبت زدہ غارتگر اور جنگجو تھے اور ضلع بھر مین ایک سپاہی بھی تعینات نہین تھا ظلم و تعدی ایک معتدل حالت تک محدود رہی۔ اگر وہ اصل مین گھٹی نہین تو بڑھی بھی نہین اور بعض اوقات اور موقعون کی نسبت ہم صحت کے ساتھ کہہ سکینگے کہ سنگین جرمونکی جو ترقی نہوئی تو اُسکا سبب یہ ہے کہ اُنکے انسداد مین انتہا سے زیادہ کوششین ہوئین اور جسقدر کامیابی کی وہ کوششین مستحق تھین اُسیقدر کامیابی حاصل ہوئی۔ اور اس مقام پر

ص ۹

مجھکو ایک ایسا قصہ بیان کرنا مناسب ہے جس سے اُن دقتون کی پوری پوری تصویر کھنچ جائیگی جنکا انسداد مجسٹریٹ کو قریب قریب تنہا کرنا پڑتا تھا۔ اور وہ دقت ایسی ہے جو آجتک بالکل معدوم نہین ہوئی چنانچہ ملتان اور دیگر مقامات مین جو تازہ واقعات گذرے ہین اُنسے یہ امر بخوبی ثابت ہے۔ مین اسکو بہت اختصار کے ساتھ مگر حتی الامکان جان لارنس ہی کی عبارت مین بیان کرونگا کیونکہ اس سے اُنکی پوری نوعیت اور بہت نمودار طور پر اُنکی ہمت مردانگی اور سخاوطاہر ہوتی ہے

تحمل کے ساتھ تعرض

موسم بہار ۱۸۳۸ء مین جب ہنوزوہ قحط رفع ہونے نہین پایا تھا جس سے باشندگان ممالک مغربی وشمالی ہند سخت مصیبت مین مبتلا تھے۔ میرا خیمہ ایک مقام پر جو ریواڑی سے چندان دور نہین تھا نصب ہوا تھا۔ اس پرگنہ مین جدید پیمایش ہوئی تھی اور مین وہان مالگزاری کا سی۳۰ سالہ بندوبست کرنے گیا تھا۔ جب مین وہان تھا تو قصبہ کے مسلمانون اور ہندوون مین ایک جھگڑا پیدا ہوا۔ یہ جھگڑا ایسا تھا کہ اگر حکام سرکاری موقع پر پہونچکر دست اندازی نکرتے تو بلوہ ہوجاتا یا اگر بلوہ نہوتا تو خونریزی ضرور ہوتی۔ بنا فساد ہندوون کا مشہور تعصب یعنے گاؤکشی کی مخالفت تھی جسکو وہ مقدس جانور تصور کرتے ہین۔ مسلمان لوگ اپنی طرف یہ چاہتے تھے کہ گائے کا گوشت کھانیکو ملتا کیونکہ بھیڑی یا بکری کے گوشت سے یہ ارزان تھا اور گو بمقابلہ کل آبادی کے مسلمانون کی تعداد بہت کم تھی لیکن اُنھون نے ٹھان لیا تھا کہ ضرور اپنا مقصد پورا کرینگے۔ وہ لوگ ہرسال اس ممنوع جانور کے ذبح کرنیکی اجازت طلب کیا کرتے تھے کہ خاص قصبہ کے اندر یا اُسکے باہر ایک مناسب فاصلہ پر اپنا کام انجام کرین۔ لیکن اُنکی کوششون کا کوئی فائدہ نہین ہوا کیونکہ ہندوؤن نے عہد کرلیا تھا کہ اگر اُنکے مذہبی عقائد سے لاپروائی کی گئی تو وہ زبردستی کرینگے اور اس سبب سے مسلمان لوگ کشیدہ خاطر اور دبے رہے۔

آخرکار مسلمانون کے سربرآوردہ اشخاص نے جب مین خیمہ مین تھا ایک تازہ عرضداشت قریب قریب اس مضمون کی دی۔ "غریب پرور سلامت۔ حضور پرنور پر روشن ہے کہ اس قصبہ کے ہندوون نے برسون سے اس وقت تک حکام بالادست سے باطل اور مغالطہ آمیز بیانات کرکے مسلمانون کو گاؤکشی سے روک رکھا ہے اور یہ بہانہ کیا ہے کہ یہ جانور مقدس ہے۔ ہمارے خداوندان نعمت یعنے انگریزون کا ابتک یہ قاعدہ رہا کہ ایک قسم کی رعایا دوسرے گروہ پر ظلم نکرنے پائے اور ہر شخص کے ساتھ بلا امتیاز ذات مذہب رنگ و قوم ایک طرح پر انصاف کیا جائے۔ اصل تو یہ ہے کہ اُنکے سایہ حمایت مین سب لوگ یکسان فائدہ اُٹھاتے ہین اور بھیڑیا اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین۔ پس ہم مظلومون نے کیا قصور کیا ہے کہ جو فوائد اور لوگون کو حاصل ہین وہ ہمکو نہین ملتے۔ امید ہے کہ حضور ہمارے استغاثہ پر جلد لحاظ فرماکر یہ حکم صادر کردینگے کہ ہم لوگ گائے کا گوشت کھاسکین۔ الٰہی آفتاب دولت واقبال ہمیشہ تابان رہے"۔ یہ درخواست بارعام مین ہزارہا ہندوون اور مسلمانون کے سامنے پڑھی گئی۔ اور جو کچھ ہورہا تھا اُسکو ہر شخص دیکھ سُن رہا تھا۔ کیونکہ خیمہ کی قناتین تینون طرف سے ہٹادی گئی تھین۔

عرضی کے پڑھنے کے وقت تمام حاضرین اجلاس ادب کے ساتھ خاموش کھڑے رہے۔ مسلمان لوگ لو لگائے کھڑے ہوے تھے کہ مین کیا فیصلہ صادر کرتا ہون اور ہندو لوگ بغور میرے چہرہ کو گھور رہے تھے کہ اگر ممکن ہو تو قیافہ سے دریافت کرین کہ مین کیا فیصلہ صادر کرنیوالا تھا۔ مجھکو اس موقع پر بیان کرنا چاہیے کہ دنیا بھر مین کہین کے آدمی ایسے نہین ہین جو ہندوستانیون سے زیادہ قیافہ شناس زود فہم یا رائے قائم کرنے مین مشاق ہون۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر حرکت اور اشارہ سے اندرونی حال دریافت کر لیتے ہین۔ یہ کچھ تعجب کی بات نہین ہے صدہا برس سے وہ ایسے لوگون کے تحت حکومت رہتے آئے جنکی مرضی ہی قانون تھی۔ لہذا عادت کا قیاس کرنا اور اپنے حاکمون کے خیال کو پہلے سے دریافت کر لینا اُنکی تعلیم کا ضروری حصہ ہو گیا ہے۔

مجھکو معلوم ہوا کہ قانون اور انصاف مسلمانون کی طرف ہے مگر یہ دیکھکر کہ ہندوون مین مخالفت کرنیکا خیال بہت قوی ہے مین نے صلاح دی کہ وہ ایک باضابطہ درخواست صاحب کمشنر کے حضور مین جو سپرنٹنڈنٹ پولیس کے اختیارات رکھتے تھے پیش کرین۔ چنانچہ صاحب موصوف نے گاؤکشی کا حکم نافذ فرمایا۔ مین نے قصبہ سے پون میل کے فاصلہ اس کام کے لیے ایک جگہ مقرر کی تاکہ ہندوون کو اس سے جو کچھ صدمہ پہونچا ہے وہ کم ہو جائے۔ لیکن اُنکے غصہ اور طیش کی حد ہی نہ تھی اور جہان جہان مین جاتا تھا مستغیث مجھکو گھیرے رہتے تھے۔ جب اُنھون نے دیکھا کہ مین اُنکی شنوائی نہین کرتا تو وہ اپنے گھرون کو لوٹ گئے۔ اور فریق ثانی سے کچھ نہ بولے۔ اُنکے دلون مین یہ کینہ بھرا رہا۔ اور جب اس واقعہ کے چھ ہفتہ بعد محرم کے ایام آئے تو دفعتاً اُٹھ کھڑے ہوے اور مسلمانون کے تعزیون پر یورش کی اور ہر طرح کے ہتیار اینٹ اور پتھر اُنکے خلاف استعمال کیے حتی کہ مردہ سور اور کتے جن سے اس مذہب کے لوگ نہایت ہی نفرت کرتے ہین اُنپر پھینکے۔ ص ۹۲

اس سے نہایت خوفناک طور کی شورش اور فساد پیدا ہوا اور گمان تھا کہ انجام کو نہایت ہی سخت ہنگامہ اور نقصان جان واقع ہوگا مگر خیریت یہ ہوئی کہ تحصیلدار نے جو ایک بڑا مستقل مزاج اور رعب دار ہندوستانی شخص تھا فوراً پولیس کو موقع پر طلب کر لیا اور گو وہ خود ہندو اور ذات کا برہمن تھا مگر مسلمانون کی طرفداری کر کے اُنکے تعزیے بحفاظت شہر سے نکلوا لیگیا۔ دونون فرقون کے لوگ جو ایک دوسرے سے جدا کر دیے گئے تھے وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ مسلمان لوگ اپنے بزرگون کی تربتون کی قسمین کھا کھا کر کہتے تھے کہ ہم اس توہین کا داغ قصبہ کے ہر ہر ہندو کے خون سے دھوئینگے اور اگر مر گئے تو شہادت پائینگے۔

تحصیلدار کو اپنی کامیابی پر بڑی خوشی ہوئی۔ اُسکو خیال گذرا کہ مزید نقصان صرف مجسٹریٹ کے آنے سے رک سکتا ہے اور اسواسطے اُسنے میرے پاس خاص قاصد بھیجے اور جہان میری موجودگی درکار تھی وہان تک گیا۔ مین دورہ پر تھا اور وہان سے چالیس میل کے فاصلہ پر میرا خیمہ پڑا تھا۔ راستہ تو سیدھا تھا لیکن درمیان مین بے راہ

کھڑی پہاڑیون کا سلسلہ چلا گیا تھا اور اسوجہ سے نشیب و فراز مین میل کی مسافت اور بڑھگئی تھی اسلیے میرے
پاس دوسرے روز دوپہر کے وقت خبر پہونچی۔ یہ مجھکو ایک دلگی کی بات ملگئی باد سموم نہایت تیز چل رہی تھی اور اس
شدت کی دھوپ اور جلتی ریت مین ان دونون جانیکے لیے کچھ حوصلہ درکار تھا بااینہمہ کچھ نکچھ کرنا ضرور تھا اور وقت
عجلت کا تھا۔ چنانچہ دس منٹ کے غور کرنیکے بعد مین نے قرب وجوار کے گاؤن والون کو طلب کیا۔ اور اُنسے
کہا کہ تم لوگ ان پہاڑیون کی راہ سے سیدھا راستہ بتا دو گے اور اس مسافت کے طے کرنیکا کچھ بندوبست کر دوگے
اُنھون نے جواب دیا کہ راستہ تو ہم لوگون کو بہت اچھی طرح معلوم ہے لیکن پیدل کا راستہ ہے یا بکریان جاسکتی ہین
مین نے جواب دیا کہ کچھ پروا نہین ہے مین جاسکتا ہون تم لوگ صرف مجھکو راستہ بتا دو۔ ہندوستان کا قاعدہ ہے
کہ صاحب لوگون مین سے جب کوئی شخص کچھ کرنیکو کہتا ہے تو ہندوستانی پاس ادب سے مخالفت نہین کرتے اور
رضامند ہوجاتے ہین۔ ملازمون کو فوراً حکم دیا کہ کچھ کپڑا وغیرہ لیکر جسقدر جلد ممکن ہو کوچ کرین اور باقی ماندہ لوگ خیمہ
اور اسباب کے ساتھ پیچھے پیچھے آوین۔ اور ایک رہنما اُسیوقت روانہ کردیا گیا کہ پہاڑیون کے نیچے منتظر رہے تاکہ
ٹھنڈا وقت ہوجاتے اور مین میدان سے گذرنیکا ارادہ کرسکون۔

تین بجے دنکو مین اپنے سب سے عمدہ عربی گھوڑے پر سوار ہوا اور ایک سوار کو اپنی اردلی مین لیکر پہاڑی
کیطرف چلا جہان رہنما کو منتظر پایا۔ وہان ہم لوگ گھوڑون سے اُتر پڑے اور حکم دیا کہ گھوڑے پہاڑی پر چڑھائے
ص ۹۳ جائین۔ کچھ دور نہین گئے تھے کہ اردلی کا گھوڑا گر پڑا اُسکو ہمنے اُسکی قسمت پر چھوڑ دیا کیونکہ تاخیر کا موقع نہین تھا
اب بہت ڈھلاو کا راستہ آنے لگا۔ بعض مقامات سے تو گذر کرنا ناممکن معلوم ہوتا تھا اور اگر وہان اتنا راستہ ہوتا کہ مین
اپنے گھوڑے کا مُنہ پھیر دیتا تو میرا ایسی ارادہ ہوگیا تھا کہ اپنا قصد فسخ کرکے واپس چلا جاؤن۔ بااینہمہ ہم آگے بڑھے
چلے گئے یہان تک کہ چوٹی پر پہونچے۔ میرے غریب گھوڑے پر رینگ رینگ کر پہاڑی کے چڑھنے مین تو مصیبت
پڑ ہی چکی تھی مگر اب اسطرف اُترنیکی مشکل اور خطرہ اس سے بھی زیادہ تھا۔ اگر ذرا بھی اُسکا قدم لغزش کھاتا تو اوندھا
نیچے آرہتا لیکن جب وہ پھسلنے یا لغزش کرنے لگتا تھا تو ہم خبرداری سے اُسکو سنبھال لیتے تھے۔ آخر کار ہم پہاڑیون کے
نیچے پہونچ گئے اور کوئی ضرر نہین پہونچنے پایا۔ یہ کام چھ بجے تمام ہوا بس ایک گھنٹہ سے کچھ ہی زیادہ دن کی روشنی مین
چلنے کا وقت رہگیا تھا۔ اور تیس میل سے زیادہ ریگستانی اور بے لیک میدان کا راستہ طے کرنا تھا جسمین جابجا نالے
اور غار واقع تھے۔ سوا ے مغربی ستارے یا کسی گاؤن کے جو راستہ مین ملجاتا تھا اور کوئی رہنما نہین تھا لیکن اپنے
بہادر گھوڑے کی رفتار اور ثابت قدمی پر جسکو مین پیشتر بھی اکثر محنت کے ایام مین آزما چکا تھا بھروسا کرکے مین نے راہبر کو
رخصت کیا۔ اور گھوڑے کو پوئی پر ڈالدیا۔ دس بجے رات کو مجھکو ہزار ہا چراغون کی روشنی جو ہندوستانی شہرون مین
جلائے جاتے ہین نظر آئی۔ اور شہر مین داخل ہوتے وقت مجھکو معلوم ہوا کہ سب لوگ بیدار ہین۔ اُنھون نے مجھکو

فوراً پہچان لیا کیونکہ میرے گھوڑے کو اور مجھکو وہ خوب جانتے تھے۔ ہر شخص کے مُنھ پر حیرت کے ساتھ یہ کلمہ جاری ہوا کہ "لارنس صاحب آگئے"۔ کیونکہ انکو معلوم تھا کہ ایک روز پیشتر مین ریواڑی مین تھا۔ اچانک میرے وہان آجانے سے یہ لوگ ڈرے اور اپنے اپنے گھرون مین دبک رہے۔ تھوڑی دیر تک مین نے گلیون مین گشت کیا اور جب دیکھا کہ بہت لوگ خاموش ہوگئے ہین تو تحصیلدار کے پاس گیا اور اُس کے ایک روز پیشتر جو خلفشار مچگیا تھا اُس سب کی کیفیت سنی مین نے قرب وجوار کے اہالیان پولیس کی طلبی کا حکم بھیجا اور اُسکے بعد شہر پناہ کے باہر جو خراب خستہ سرائے تھی اُسمین قیام کیا۔ خوش قسمتی سے یہان پولیٹکل محکمہ کے ایک افسر یعنے کپتان آر — مل گئے جو علالت کیوجہ سے بمقابلہ خیمون کے یہان کے رہنے مین زیادہ آرام سمجھے کیونکہ مین نے سرائے کے دو تین کمرون کی مرمت کرا رکھی تھی اور اُنمین کچھ سامان بھی جمع کر دیا تھا کہ اگر کوئی اشد ضرورت جیسی اسوقت تھی پیش آئے تو تکلیف نہو۔ گھوڑے کو اپنے سامنے ملوانے اور دانہ کھلوانے کے بعد مین سونے چلا گیا۔ صبح کیوقت مین نے پولیس کو پھاٹکون بازارون اور دوسرے صدر مقامون مین تعینات کیا کہ اگر ہنود ہتیار اُٹھائین تو یہ لوگ اُنکے روکنے کو تیار ہین اور یہ لوگ تین ہفتہ تک ان مقامات مین تعینات رہے۔

اسطور پر خطرہ گذر گیا کیونکہ اول تو اہل اسلام خود ہی چست و چالاک و جنگجو تھے پھر اُنکو یورپین سپاہ نے مدد دی پس وہ اپنے مخالفین پر بخوبی غالب ہوسکے۔ ہندوون نے مجھکو ایک نئی عرضی دیکر بالکل ہی انوکھا طریقہ عمل مین لانا چاہا کیونکہ مین نے اُنکی درخواست کی سماعت نہین کی اُنھون نے پیشتر سے منصوبہ باندھکر باتفاق رائے تدبیر کر رکھی تھی چنانچہ اب اُسی کے مطابق اُنھون نے ساری دُکانین بند کر دین ہر قسم کا لین دین اور کام موقوف کر دیا۔ اور ظاہر کیا کہ جب تک یہ حکم منسوخ نہ کر دیا جائیگا اُسوقت تک ہم نہ کوئی چیز خریدینگے اور نہ فروخت کرینگے بلکہ اپنے فریق مخالف سے کسی قسم کی داد و ستد نہ رکھینگے
تحمل کے ساتھ تعرض کرنے کی جو یہ تدبیر اُنھون نے نکالی وہ فی الحقیقت نہایت کارگر تھی۔ اس سے اُنکے مخالفین کا کام کاج بالکل بند ہوگیا اور مجسٹریٹ صاحب کو سخت تردد ہوا کیونکہ رسد رسانی مطلقاً اُنھین لوگون کے ہاتھ تھی اور اُسکا سبب یہ تھا کہ شہر مین تھوک فروشی اور خوردہ فروشی وہی لوگ کرتے تھے۔ دوسرے روز صبح کو مسلمان ہی نہین بلکہ ہندو لوگ بھی حسب معمول روزمرہ کی ضروریات کی چیزین خریدنے آئے تو اُنھون نے دکانین بند پائین۔ چونکہ یہ لوگ دن بھر کما کر شام کو جو کچھ لاتے تھے اُسی مین بسر کرتے تھے اسوجہ سے سخت مایوسی مین مبتلا ہوئے اور میری قیامگاہ مین آکر ملتجی ہوئے کہ اگر آپ دکانداروں سے دکانین نہ کھلوا سکتے ہون تو ہم لوگ غلہ خانون کے قفل توڑ کر اپنا کام نکال لین مین نے جواب دیا کہ بیوپاریون نے کوئی امر خلاف قانون نہین کیا ہے اور مجھکو کسی طرح سے اُنپر جبر کرنیکا اختیار نہین ہے مجھکو اس بات کا بھی خیال ہوا کہ اگر مین نے غلہ خانون پر یورش کرنے سے ان لوگون کو باز نہین رکھا تو بدعملی اور لوٹ شروع ہوجائیگی۔ باایں ہمہ لوگون کو غذا کا پہونچنا لازمی ہے اور اُسمین عجلت بھی درکار ہے۔ ص ۹۴

آخر کو مجھے ایک تدبیر سوجھی کہ اُس سے مین ہندوون سے حجت کرنیکا موقع پاؤنگا اور اگر اُس سے وہ راہ راست پر

آجاوین

آجائین توبھی کچھ عجب نہین ہے - مین نے قرب وجوار سے بہت سے چھکڑے غلہ کے اپنی ذمہ داری پر منگوا کر جمع کیے اور مجھکو بھروسا تھا کہ جب گورنمنٹ کو اس تباہی کا حال منکشف ہوگا تو مجھکو قیمت ملجائیگی - یہ سب غلہ مین نے ایک مقام پر جمع کرایا اور بعض بعض لوگون کو منتخب کرکے گلیون مین اُنکو بٹھایا اور خوردہ فروشی کے لیے غلہ اُنکے سپرد کیا - اسطور پر وہ سب قلیل حاجتین جو اہل ایشیا کو ہوتی ہین رفع ہوگئین اور یہ سب بندوبست اس ہوشیاری سے کیا گیا کہ آخر کو گورنمنٹ کا کچھ بھی خسارہ نہین ہوا - اس اثنا مین مین نے اشتہار جاری کرا دیے کہ ہندو لوگ اپنے پنڈتون کے کہنے پر ناجائز کامون مین عمل نہ کرین ورنہ اگر کسی طرح کی زیادتی ظاہر ہوئی تو فوراً اُسکا تدارک کیا جائیگا - بعض بعض جداگانہ صورتون مین مین نے اس کارروائی کا بھی اکثر موقع پایا کیونکہ اتفاق کا پیدا ہونا اب اُنمین ناممکن تھا - پہلے تو اُنھون نے صاحب کمشنر اور اُسکے بعد بہار پر گورنمنٹ کو عرضیان بھیجین اور اُنمین میری اور تحصیلدار کی شکایت لکھی - معمولی وقت پر یہ عرضیان حسب ضابطہ میرے یہان کیفیت لکھنے کے لیے آئین - مین نے اپنی شکایتون کی نسبت تو جواب دینا مناسب نہ سمجھا لیکن تحصیلدار کی البتہ خوب تائید کی -

بیس روز تک ہندو بیوپاری اُسیطرح ضد کیے گئے اور مین علی الاتصال نگرانی سرکوبی اور شکایتون کی جوابدہی کرتے کرتے عاجز آگیا - آخر کو اُن ہندوون نے جو زیادہ غریب تھے دیکھا کہ اسمین ہمارا اور مسلمانون دونون کا نقصان ہے - چنانچہ جا بجا بتدریج دُکانین کھلتی گئین اور بائیسوین دن کے ختم ہونیکے بعد شام کو ایک گروہ ہندوون کا بڑی عاجزی ص۹۵
کی حالت سے میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ ہمکو ہمارے پنڈتون نے بہکا دیا تھا - ہمارا قصور معاف کیا جاوے اور اب ہم لوگ قسم کھاتے ہین کہ پھر ایسی خطا نہ کرینگے اور دُکانین ابھی کھولے دیتے ہین - مین اس امر پر راضی ہوگیا اور اسطور سے وہ یورش جس سے قصبہ بھر مین کھل بھلی مچ گئی تھی موقوف ہوگئی اور شر و فساد و نیست و نابود ہوگیا - اس معاملہ مین میری کسیقدر آزادانہ کارروائی پر گورنمنٹ نے جو بازپرس کی تھی اُسکی نسبت مین قرار واقعی گورنمنٹ کا اطمینان کرسکا اور تحصیلدار کی کارگزاری ایسی ثابت کردی جسکے صلہ مین اُسکا خاص شکریہ ادا کیا گیا - لیکن اس واقعہ کے بعد وہ بہت دن تک زندہ نہین رہا کہ جو واہ واہ اُسنے حاصل کی تھی اُس سے فائدہ اُٹھا سکتا - چند مہینے کے بعد اُسکو یکایک ہیضہ ہوا اور مر گیا -

جنوبی حصہ ضلع دہلی سے جسکی نسبت مین اوپر بیان کر آیا ہون کہ ممالک مغربی و شمالی کے شدید قحط سے وہ بچگیا تھا جان لارنس یکایک ایسے ضلع کو تبدیل ہوگئے جہان ہر جگہ سے زیادہ قحط کی شدت ہوئی تھی ماہ مئی ۱۸۳۸ء مین عہدہ مہتممی بندوبست اٹاوہ کے لیے رابرٹ مرٹنس برڈ نے اُنکو بالتخصیص منتخب کیا - ان صاحب کا نام عموماً انگریزون مین بہت کم معروف ہے اور مین کہ سکتا ہون کہ اتنے عرصہ دراز کے بعد ممالک مغربی و شمالی کے دو کروڑ تیس لاکھ باشندون کو بھی جنکی مصیبت اور تباہی کے انسداد مین اُنھون نے اسقدر کوشش کی تھی

بہت کم یاد ہوگا۔ لیکن اُنکی خدمات کا اندازہ اس امر پر موقوف نہین ہے کہ آیا دنیا مین اُنکی کچھ شہرت ہوئی یا نہین ہوئی اور اُنکو کچھ صلہ ملا یا نہین ملا۔ صاحب موصوف بیس برس تک ججی کا کام کرتے رہے بعد اُسکے بکبارگی محکمہ مال مین داخل ہوے۔ یہ محکمہ ایسا ہے کہ بہتیرے آدمی عمر بھر اُس مین در دسری کیا کیے اور پھر مایوس ہی رہے مگر اُنکے بارے مین بہت جلد اعتراف ہونے لگا کہ اس محکمہ کے کام مین وہ اعلی درجہ کی دستگاہ رکھتے ہین اور آیندہ تیرہ برس تک ایک نہایت پیچیدہ اور دشوار کام کی تدبیر اور اُسکا انصرام کرتے رہے اور باوصف اس امر کے کہ وہ ایک بڑا بھاری کام تھا درجۂ اتمام پر پہونچا دیا یعنی کل ممالک مغربی وشمالی کی پیمایش اور بندوبست کر ڈالا۔

تیس برس کی ملازمت کے بعد جب وہ اِنگلِستان کو واپس آئے اور جو لوگ اس بات سے واقف تھے کہ اُنھون نے کیا کیا کام کس کس طرح سے انجام دیے بدرجۂ غایت اُنکے مقر ومعترف ہوے تو اُنھون نے خاموشی کے ساتھ زندگی بسر کی کسی کو اُنکا حال معلوم نہ ہونے پایا اور بغیر کسی ظاہری نشان امتیاز کے عروس اجل سے ہمکنار ہوے۔

ہمارے اکثر عمدہ ترین منتظمون کا مقسوم یہی ہوا ہے اور اُس مقسوم پر بلاشکایت اُنکو شاکر رہنا پڑا ہے
ص ۹۶ کوئی تو ترقی پاکر ناموری اور عزت حاصل کرتا ہے مگر باقی لوگ عمر بھر برابر محنت شاقہ کیا کرتے ہین اور اُنکو اپنے علاقہ کے اندر اسقدر اختیار حاصل رہتا ہے کہ یوروپ کے بہت کم سلاطین کو اُسقدر اختیار ہوگا اور اپنی رعایا کی بہبودی مین اسقدر مصروف ومشغول رہتے ہین کہ یوروپ کے سلاطین مین بہت کم اُسقدر تکلیف گوارا کرتے ہونگے۔ اُنکو اپنی زندگی کے نہایت ہی اثر پذیر زمانہ مین اپنے اطفال کو چھوڑنا پڑتا ہے اور اُنکی ازواج اکثر مجبور ہو جاتی ہین کہ شوہر کے حقوق پر اطفال کے حقوق کو ترجیح دین۔ پس ہندوستان کسی امر کے اعتبار سے اُنکا وطن نہین ہوسکتا اور آخر کو جب وہ انگلستان واپس جاتے ہین تو اکثر یہی ہوتا ہے کہ اُنکی تندرستی مین فرق آجاتا ہے کوئی شخص نہ تو اُنسے خبر ہوتا ہے اور نہ اُنکو جانتا ہے اُنکے لڑکے بالے ہی اُنکو اجنبی سمجھتے ہین اور ایک طور کی نیم شاہی حیثیت مین رہنے کے بدلے نیم جنگلی طور پر علٰحدہ سکونت اختیار کرتے ہین جہان پانچ چھ اُنھین کے ایسے پُرانے ہم وطنون کے سوا اور کوئی شخص ملاقات کے لیے نہین آتا۔ اور یہ وہ شخص ہین جو اُنکے ساتھ ہندوستان کا بار گران اُٹھائے اور وہان کی دھوپ برداشت کیے ہوے ہوتے ہین اور اب وقتاً فوقتاً اُن پُرانے زمانہ کے حالات اور مقاصد پر گفتگو کرنیکے لیے جمع ہوتے رہتے ہین جو محض اُنھین سے تعلق رکھتے ہین اور جنکا حال اُنکے سوا دنیا کے اور لوگون کو کچھ معلوم نہین ہوتا۔ اسمین اُنکو حظ بیشک حاصل ہوتا ہے مگر وہ حظ ایسا ہوتا ہے جسکی قدر وقیمت اغیار کو کچھ نہین معلوم ہوتی۔

جس کار عظیم مین رَابَرٹ بَرڈ مصروف تھے اسمین جَانْ لَارِنْس کا بطور اُنکے مددگار کے مقرر ہونا

بزمانہ مابعد ہمیشہ ایک ایسا امر تصور کیا گیا جس سے وہ اُن لوگون کے بھی سرتاج خیال کیے گئے جو اپنی یاوری بخت یا اور کسی سبب سے بہت جلد اپنے قدیم مربی پر فوق لیجانے والے تھے۔ جان لارنس جو بعد کو خود ہی ایک مسلم حاکم مال ہوگئے اُنکو یہ گوارا نہ ہوا کہ گوڑگانون مین اپنے سخت اور خوش آیند کام کو ترک کرین بلکہ اُنھون نے یہ خیال کیا کہ رابرٹ برڈ کی طلبی واجب التعمیل ہے۔ اُنھون نے ایک ہی مکتب مین تعلیم پائی تھی اور جو شریفانہ خیالات جان لارنس کے تھے وہی اُنکے بھی تھے اور جان لارنس نے اُنکی بہت سی باتین اختیار بھی کرلین پس راقم سوانح عمری جان لارنس پر دوگونہ فرض ہے کہ جس شخص کا جان لارنس پر اسقدر احسان تھا اور جسکو اُسکے ہموطن بہت کم جانتے تھے اُسکا کچھ حال دلسوزی کے ساتھ گو وہ کیسا ہی محقر اور سرسری ہدیہ کیون نہو بیان کیا جائے سر جان کے نے وکٹر جیکمنٹ نامے ایک باشندہ فرانس کا قصّہ لکھا ہے کہ اُنسے اپنی قوم کے پوچ طریقہ پر ہولٹ میکنزی سے جو مال کے کام مین اعلیٰ درجہ کے واقفکار تھے یہ سوال کیا کہ مین آپ سے پانچ منٹ باتین کرونگا اسقدر وقت مین آپ مجھکو سمجھا دیجیے کہ ملک کے مختلف حصون مین مالگزاری اراضی کے قواعد کیا ہین اس تجربہ کار سویلین نے جواب دیا کہ مین بیس برس سے اس امر کے سمجھنے کی کوشش کر رہا ہون مگر ابھی تک جیسا چاہیے ویسا نہین سمجھا۔ سر جان کے جو یہ آگاہی دے گئے اُن بہتیرے لوگون کے بڑے کام آئیگی جو بے سمجھے بوجھے اس میدان مین قدم رکھنے کی تیاریان کرتے ہین۔ لیکن مین ایک سہل اور خفیف امر کو بیان کرونگا۔ مین کسی ایسے امر کو جسکا بیان کرنا اور سمجھانا ناممکن ہے نہ بیان کرونگا بلکہ صرف عام طور پر اُن خرابیون کا اظہار کرونگا جن سے برڈ صاحب اور اُنکے شرکا نے ملک کو بچانے کی کوشش کی تھی اور نہایت ہی عام الفاظ مین ممالک مغربی وشمالی کے بندوبست متعلقہ برڈ صاحب کا ذکر کرونگا جسکا ایسا قوی اثر بعد کو لارنسون کے ذریعہ سے پنجاب پر پڑا تھا۔

جب اُنیسوین صدی کے آغاز مین سر آرتھر ولسلی اور لارڈ لیک نے شمالی ہندوستان کا اسقدر حصہ فتح کرکے ہمارے تابع کردیا تو پہلا امر جسکے تصفیہ کی ضرورت پیش ہوئی یہ تھا کہ اس ملک کے انتظام کی بہترین سبیل کیا ہونا چاہیے۔ تمام مشرقی ریاستون مین یہ قاعدہ ہے کہ پیداوار اراضی کا کسیقدر حصہ جسکی تعداد مختلف ہوا کرتی ہے گورنمنٹ کا قرار دیا جاتا ہے اور ہندوستان مین اتنی بات اور بڑھی ہوئی ہے کہ اگر مالک وہ حصہ سرکار کو دیتا رہے تو اُسکے قبضہ مین فتور نہین آسکتا۔ لیکن مطالبات سرکاری کے وصول ہونے کا بندوبست کسکے ساتھ کیا جائے یا یون کہو کہ مالک جائز کون تھے۔ بہرکیف بنگال مین آئندہ ہمیشہ کے لیے ہم نے ایک نظیر قایم کردی تھی کہ یہ مسئلہ کبھی حل ہی نہ کیا جائے کیونکہ لارڈ کارنوالس کی رعایت سے ممکن ہے کہ بہت عمدہ نیت سے استمراری بندوبست مالگزاری کا کیا گیا ہو لیکن اُسکے نتائج نہایت ہی خراب نکلے یعنی یہ کہ سرکار اور اُسی طرح بہترین حصہ رعایا کا ہمیشہ کے لیے نقصان پیدا ہوگیا۔ یہ بندوبست بغیر اس امر کی قرار واقع تحقیقات کے عمل مین آیا تھا کہ اصل مالک

ص ۹

کون تھے اور آیندہ زمین کی کیا حیثیت رہیگی - بہرکیف یہ بات گورنمنٹ کو بالضرور زیادہ تر آسان معلوم ہوئی کہ متعدد چھوٹے چھوٹے آدمیون کے بدلے ایک شخص کے ساتھ جو زیادہ دولتمند اور صاحب اختیار ہو معاہدہ کیا جائے یعنی یہ کہ صدہا رعایا اور انکے قائم مقامون کے بدلے ایک زمیندار (اصطلاح بنگالہ) سے کے ساتھ بندوبست کردیا جائے اور اس استمراری بندوبست کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک روز صبح کو جب وہ بیدار ہوے تو انھون نے دیکھا کہ سرکار نے انکو مالک زمین مقرر کردیا ہے یعنی یہ کہ اصل موروثی مالکون پر انکو سبقت دیگئی اور جو اصل مالک تھے وہ بالکل غیر دخیل کاشتکار یا شاید انسے کچھ بہتر ہوگئے اور اکثر بحیاب شرح سے انکا بندوبست کیا گیا - باایہمہ قانون نیلام کے جاری ہونے سے زمیندار بھی اپنی نوبت مین اس امر کے مستوجب کردیے گئے کہ وہ بیدخل ہوجاوین اور دوسرے مالدار یا اولوالعزم لوگ جو ان سے بھی کم انجام بین ہوتے ہین ان اراضیات کو حاصل کرلین -

یہ امر تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ تجربہ حاصل ہونے سے یہ غلطیان اس امر کی باعث ہوئین کہ ممالک مغربی وشمالی کے بندوبست مالگزاری مین انکا ارتکاب نہونے پائے - تاہم انکی مدافعت مین ہمکو بہت تھوڑی کامیابی حاصل ہوئی - ہم اس امر سے آگاہ ہوگئے کہ کن کن خاص حالتون مین جن سے ہم واقف نہین تھے استمراری بندوبست فائدہ کے ساتھ عمل مین آسکتا ہے چنانچہ پہلے ہم حقیقت حال دریافت کرنے لگے - المختصر اسی کے مطابق بندوبست کیا گیا مگر استمراری نہین بلکہ میعادی پختہ بندوبست ہوا اور یہ بندوبست اسوقت تک عمل مین نہین لایا گیا جب تک اس بات کی کچھ تحقیقات نہین کرلی گئی کہ اصل مالک کون تھے - لیکن بدقسمتی سے وہ لوگ جنکو ہم نے مالک جائز قرار دیا تھا اکثر عندالتحقیقات ناجائز نکلے - قانون نیلام گویا یہ خیال کرکے کہ بنگالہ مین اسکی روسے کافی بے انصافی نہین ہونے پائی تھی ممالک مغربی وشمالی مین بھی جاری کیا گیا - جمع اسقدر زیادہ تشخیص ہوئی کہ حد انصاف سے گذر گئی اکثر تو یہی ہوا کہ کل پیداوار کے نصف کے برابر ثابت ہوئی - مالکان اراضی علاقہ کی عدالتون مین چارہ جوئی کرنے جاتے تھے مگر کچھ فائدہ نہوتا تھا - ان عدالتون کے حکام کامل حفاظت نہین کرسکتے تھے کیونکہ انکو تاکیدی قوانین کی پابندی لازم تھی اور رعایا کے حالات اور خواص سے واقف نہ تھے - اصل مالکون کے لیے جو تھوڑی بہت وجہ معیشت باقی رہ گئی تھی وہ قانونی پیچیدگیون کے پھندے مین آگئی - اور کڑوا کریلا نیم چڑھ گیا - اکثر مالک کو خبر نہونے پاتی تھی اور محالات نیلام پر چڑھ جاتے تھے اور ہندوستانی عہدہ دار سازش کرکے فرضی قیمت پر نیلام کو ختم کردیا کرتے تھے - اور جسوقت آدھی ستیاناسی ہوچکتی تھی تو ہم کو اسکے انسداد کی سوجھتی تھی - عجیب بے تکی کارروائی ہوتی تھی - سزا بیشتر دیجاتی تھی اور تحقیقات جرم بعد کو ہوتی تھی - راڈامنتھس کی سی کارروائی تو کیجاتی تھی کہ پہلے مقدمہ کی سزا کا حکم صادر ہوتا تھا اسکے بعد تحقیقات ہوتی تھی لیکن راڈامنتھس کے برابر انصاف البتہ نہین ہوتا تھا کیونکہ وہ قبل از تحقیقات واجبی سزا دیتا ہے -

۱۸۲۲ء مین ہولٹ میکنزی نے وہ قاعدہ جاری کیا جو واجبی طور سے جماعت دیہات ہندوستان کا ص ۹۹
"میگنا چارٹا"[1] کہا جاسکتا ہے۔ شائد وہ بدرجہ اولے ایسا کہا جاسکتا ہے کیونکہ میگنا چارٹا ہی کی طرح اسکی تعمیل
ہوئی اور اسیطرح آئندہ زمانہ مین اسکی تجدید اور ترقی لازم ہوئی۔ مختلف سببون سے جنکا اس موقع پر بیان کرنا
لاحاصل ہے صاحب موصوف کے ترمیم شدہ بندوبست مین دس سال تک بہت کم ترقی ہوئی لیکن آخر کو ۱۸۳۳ء
مین جب لارڈ ولیم کی گورنر جنرلی کا زمانہ تھا اس کام کے لیے رابرٹ اسی طرح کے آدمی دستیاب ہوے جیسے
آدمی کی اس کام کے لیے ضرورت تھی۔ اُنھون نے بڑی مستعدی اور جانفشانی سے اس کام کو جسکے لیے وہ
عرصہ سے تیار تھے شروع کیا کیونکہ باشندگان ممالک مغربی و شمالی کے حالات سے وہ نہایت ہی واقفیت
رکھتے تھے اور اپنی خدمات مفوضہ کے سوا کارروائی بندوبست مین بھی مہارت تامہ حاصل کی تھی۔ اکثر غلطیان
جو اُنکے جانشین سابق سے سرزد ہوئی تھین اُنکو اُنھون نے رفع کیا اور لاانتہا نزاعات ملکیت و حدود اراضی
کے انفصال کا ایک سریع العمل اور آسان قاعدہ نکال دیا کہ گانوون کی پنچایت موقع پر آکر صاحب کمشنر کی زیر نگرانی
فیصلہ کر دیا کرے۔ اس امر کی اجازت پاکر کہ اپنی پسند سے وہ اپنے ماتحت مقرر کرلین اور ہندوستان بھر سے
تمام سویلینون اور ارباب فوج سے انتخاب کر کے اپنی پسند کے آدمی مقرر کیے۔ چنانچہ ٹامسن ریڈ مینٹل
اڈمنسٹون جیمس ایبٹ ہنری اور جان لارنس کے نام اس امر کے شاہد ہین۔ چند ہی سال کے عرصہ مین
۷۲۰۰۰ مربع میل کے رقبہ کے اندر گانوون کی پیمایش ہوگئی شجرہ کشتوار مرتب ہوگیا تعیینات اراضی درج کا غذات اور لگان
بشرح مناسب بست سالہ میعاد تک کے لیے مشخص ہوگیا۔ جان لارنس جیسا اہم کام کے لیے اُسوقت طلب کیے گئے تھے وہ بھی اسی قسم کا کام تھا
یہ خیال کرنا کسی حالت مین مناسب نہین ہے کہ اتنا بڑا کام اول سے آخر تک اس طرح انجام ہوگیا کہ
نہ کوئی غلطی اور نہ کسی شخص کے معاملہ مین بے انصافی ہونے پائی۔ سلطنت کے عزل و نصب مین ہمیشہ
بے انصافی کا واقع ہونا قیاس کیا گیا ہے۔ اور مشرقی ملکون مین ہمیشہ اسکا مفہوم یہ رہا ہے کہ تمام موجودہ حقوق درہم برہم
ہوجاتے ہین قطع نظر اس امر کے کہ مشرقی اقوام کے خیالات مغربی اقوام کے خیالات سے اصولاً اسقدر مختلف ہین کہ جو امر
ہماری نظرون مین عین حق متصور ہوتا ہے وہ اُنکی نظرون مین سراسر باطل سمجھا جاتا ہے۔ اب نئے بندوبست کا ص ۱۰۰
آئین یہ قرار پایا کہ کاشتکاران دیہ اصل مالک ہین اور کسی قسم کے درمیانی اشخاص جو بحیثیت مستاجر مالگزاری سرکار
اُنکے اور سرکار کے مابین متوسط ہون وہ مثل شہد کی اُن نرمکھیون کے خیال کیے جائین جو شہد کو ناجائز طور سے صرف
کرتی ہین۔ اس امر کے واجب ہونے سے کوئی شخص انکار نہ کریگا اور اُسکے خلاف (اس زمانہ کے بہت سے عہدہداران
مہتمان بندوبست سے بھی جو ابتک زندہ ہین) چند لوگ یہ بات کہنے والے بھی پائے جائینگے کہ اس امر کے واجب

[1] دیکھو تمام مباحثات مندرجہ یادداشت ممالک مغربی و شمالی ہندوستان مصنفہ رکیس صاحب باب دوم۔ اور کتاب حالات مصنفہ ٹامس صاحب جلد اول باب چہارم ۱۲

ہونے مین ذرا بھی شک وشبہہ نہین ہے - موروثی مستاجران مالگزاری بھی جو ممالک مغربی وشمالی مین تعلقہ دار اور بنگال مین زمیندار کہلاتے تھے مالک جائز نہ تھے - جس حصہ یا تمام ضلع کا اُنھون نے اجارہ لیا ہو اُسکے وہ مالک ہون یا نہون یہ دونون باتین ممکن تھین - لیکن گو ان دونون باتون کو ایک دوسرے سے علاقہ نہین تھا تاہم یاد رکھنے کی بات ہے کہ مشرقی خیالات کے مطابق وہ ایک طور کی ملکیت سمجھی جاتی تھی -

تمام ملکیتون مین جو دنیا مین پائی جاتی ہین زمین سب سے زیادہ عزیز اور وقیع خیال کی گئی ہے لیکن یہ نہین ہے کہ اب سوائے اُسکے اور کوئی ملکیت اچھی ہی نہ سمجھی جائے - انتظام جائداد مین جسپر برسون بلکہ شاید پشتہا پشت سے عملدرآمد ہوتا چلا آیا ہو دست اندازی کرنا ایک بڑا بھاری کام ہے چنانچہ تمام تاریخین علی الخصوص قوانین اراضیات روم (رومتہ الکبریٰ) اسکے شاہد ہین - روم مین وہ سرکاری زمین "قانوناً رعایا اور اصل مین بادشاہ وقت کی تھی جو ہر وقت خاص مقاصد کے لیے جنکی کوئی قید نہ تھی اور جنکی رو سے وہ بندوبست کی گئی تھی بازیافت کر لیجا ئے - جو لفظ سرکاری زمین کی مقبوضیت کے لیے استعمال کی گئی تھی (پزیشیو) اسمین اس امر کی احتیاط کی گئی تھی کہ ملکیت کا مفہوم اُس سے نہ پیدا ہونے پائے صرف دخل سے مراد رہے - باایہمہ سرکار نے بازیافت زمین کی میعاد اسقدر گذار دی تھی کہ ملکیت کا خیال یکقلم نیست و نابود ہو گیا تھا - یہ اراضیات نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ ایک دوسرے کے پاس منتقل ہو گئین - اُنکی بارہا فروخت ہوئی اور بارہا خریداری عمل مین آئی اُنکے تصرف کے حقوق بہت سی شرطون اور قیدون کے ساتھ جو مالکان اراضیات کو حاصل ہین منضم ہو گئے پس ایسے انتظام کو جو بظاہر پایدار اور قدیم زمانہ کا معلوم ہوتا تھا درہم برہم کرنا (گو وہ کسی تلبیسی ہیئت سے ظہور مین آتا) ایک انقلاب تھا - گو وہ انقلاب کیسا ہی واجبی اور ضروری تھا مگر پھر بھی انقلاب ہی تھا اور سوائے اُسکے اور کچھ نہ تھا - صلا

ممالک مغربی وشمالی مین چاہے جس قسم کا بندوبست کیا جاتا اُسکا اصل وقت یہی تھا کیونکہ پچیس تیس برس سے جو مذبذب اور بےضابطگی چلی آتی تھی اُس سے بہتر یہی تھا کہ کسی نہ کسی طرح کا بندوبست عمل مین لایا جاتا - اب ہر ایک معقول تجویز کے لیے کسی ایک قاعدہ یا چند قواعد کا ہونا ضرور ہے جنکے مطابق عمل کیا جائے اور رابرٹ برڈ نے عملدرآمد کے لیے جو عام اصول مقرر کیا تھا وہ فی الجملہ مثل اور عام اصولون کے مقرون بہ صواب تھا اور گو اُسمین کیسے ہی نقائص کیون نہون مگر بمقابلہ اور کسی ضابطہ کے اُس سے اکثر لوگون کی بہبودی ایک بڑے درجہ تک متصور تھی - مگر بیان کیا گیا ہے[1] کہ بعض افسران متعلقہ نے نہایت سختی کے ساتھ بلا لحاظ و غور اُسکا عملدرآمد کیا - وہ ہر تعلقہ دار کو اس نگاہ سے دیکھتے تھے کہ گویا ہر تعلقہ دار نے اپنا تعلقہ زبردستی اور فریب سے حاصل کیا ہے - پس اُن لوگون کی رائے مین وہ بڑا ہی خوش قسمت شخص تھا جسکو علاقہ کے بدلے

[1] مثلاً کتاب مصنفہ کئے صاحب جلد اول صفحہ ۱۴۳ - سر جان لارنس نے بھی بہت سی چٹھیون مین جو اُن کے کاغذات کے متعلق برآمد ہوئین ظاہراً اس بیان کی تصدیق سے انکار کیا ہے -

کوئی نقدی معاوضہ دلوایا گیا۔ انکا منشا یہ تھا کہ ایسے شخص اور اُسکے خاندان والون نے سالہا سال تک بطور جاگیر جو کچھ مزے سے کھایا ہے وہ مستوجب اسکا ہے کہ اب اُس سے اُگلوا لیا جاے۔

یہ امر بآسانی سمجھ مین آسکتا ہے کہ اچھے لوگون نے اس بارہ مین کیسے مخالف خیالات ظاہر کیے ہونگے اور ممالک مغربی وشمالی کے بندوبست مین گو مصلحین کی جماعت کو غلبہ تھا لیکن دونون طرف لائق وکلا تھے۔ تعلقدارون کی طرف رابرٹس لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی رابرٹ بی ہیملٹن کمشنر آگرہ اور ایک ماتحت حیثیت سے ہنری لارنس جو بذات خاص مجمع کل تھے یہ سب لوگ تھے۔ ہنری لارنس نے کچھ دن پیشتر اپنے بھائی جارج کی سفارش سے محکمہ پیمایش مین ایک عہدہ حاصل کیا تھا۔ جماعت مزارعین کیطرف انسے بھی اعلیٰ عہدہ دار محکمہ بورڈ مع اپنے افسر رابرٹ برڈ ٹامسن صاحب جو بعد کو لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی مقرر ہوے اور اکثر افسران محکمہ بندوبست جنکے معاون اب ایک اور لارنس (یہ بھی بذات خاص مجمع کل تھے) یعنی جان لارنس مقرر ہوے یہ سب لوگ شامل تھے۔ اور مثل اُس مشہور بورڈ کے جسنے بعد کو پنجاب کا انتظام کیا تھا یہ امید کی جاسکتی ہے کہ جس کام مین دونون طرف ایسے ایسے برابر کے لائق لوگ وکیل مقرر ہوے ہون اُس مین دونون طرف کی کارروائی ہم پلہ ہی ہوگی۔ اور جو نا انصافی کسی ایک فریق کیطرف سے ہوئی ہوگی وہ طرف ثانی کی دقیقہ رسی سے کامل زور پکڑنے کے بعد بھی گھٹتے گھٹتے ایک اقل مقدار کو پہونچ گئی ہوگی۔ ص ۱۰۲

ضلع اٹاوہ جو جان لارنس کے اہتمام مین سپرد ہوا تھا وہ دریاے جمنا کے بائین کنارے پر واقع اور دریا دریا آگرہ اور مین پوری سے متصل ہے۔ یہ کوئی دلچسپ مقام نہین تھا جیسا کہ مندرجہ ذیل بیان سے ظاہر ہوگا ایک انگریز کے سفرنامہ ہندوستان مین درج ہے کہ "ہندوستان کے کسی حصہ مین بیان سے زیادہ سخت لو نہین چلتی ہے۔ یہ ہوا مارچ کے مہینے سے شروع ہوتی ہے اور اپریل اور مئی کے مہینے تک برابر اسکی شدت رہتی ہے۔ عموماً آٹھ بجے دن سے اسکی شدت ہونے لگتی ہے اور غروب آفتاب کے وقت کم چلتی ہے گو بعض اوقات رات کو بھی چلتی ہے۔ اسباب مکان سے جس شے مین ہاتھ لگائیے جلتا ہے۔ مضبوط سے مضبوط لکڑی اگر اُسپر گیلا کمل نہ لپیٹا جائے تو پھٹ جائے اور ایسی آواز ہو کہ جیسے تپنچہ چھوٹتا ہے۔ پانی مین بھگویا ہوا سفید کپڑا اور چینیخانہ کی صافی کیطرح گرم معلوم ہوتا ہے۔ دن کو اگر یہ خرابی ہے تو رات اس سے بھی بدتر کہ ہر کمرہ مین شدت کی گرمی ہوجاتی ہے جسکی مثال تنور کے سوا اور کسی شے سے نہین دی جاسکتی ہے۔ اس گرم ہوا کے چلنے کے بعد برسات کا زمانہ آتا ہے اور تبدیل فصل کی علامت یہ ہے کہ شدت کی آندھیان چلتی ہین۔ نصف النہار کے وقت کثرت غبار سے یہ معلوم ہونے لگتا ہے کہ گویا آفتاب غروب ہوگیا اور رات ہوا چاہتی ہے۔ آندھی اتنے زور و شور سے آتی ہے کہ جب بہت دیر تک زور سے بادل گرجتا ہے تو

شاذ و نادر اسکی آواز سنائی دیتی ہے اور بجلی کبھی کبھی تاریکی مین کوند جاتی ہے ورنہ اندھیرا ہی رہتا ہے۔ آخر کو موسلادھار پانی برسنے لگتا ہے ملک مین سیلاب جاری ہو جاتا ہے۔ اور حیوانات و نباتات کو کچھ دنون تازہ کر دیتا ہے"۔

اٹاوہ کو خشکسالی سے سخت نقصان پہونچا تھا اور جب نومبر ۱۸۳۸ء مین جان لارنس بہ حیثیت افسر بندوبست وہان پہونچے تو ہنوز خشکسالی کا اثر باقی تھا۔ مالگزاری مین بیشک ابتری آگئی تھی اور نوعیت کاشت مین بھی بالکل بدانتظامی تھی۔ جان لارنس نے پہلے پہل اپنی آنکھ سے یہان اگر قحط ہندوستان کی مصیبتین مشاہدہ کین یہان انھون نے ہر روز فاقہ کشون سے آمد و رفت رکھنے کیوجہ سے انکی مصیبتون مین پوری پوری ہمدردی کرنا سیکھا اور اسی مقام پر انھون نے آیندہ استعمال کے لیے پھر ان اصولون کا ایک ذخیرہ جمع کیا جن سے انھون نے بزمانہ مابعد انتظام پنجاب کیوقت مین نہایت ہوشیاری اور عمدگی سے فائدہ حاصل کیا (یعنی یہ کہ حاکم پر فرض ہے کہ ہر ایک سرکاری محکمہ مین جہان تک ممکن ہو کمال کفایت شعاری کا برتاؤ کرے اور جب زیادہ خوفناک آفتین ظہور مین آئین تو اسوقت زیادہ کشادہ دلی کے ساتھ صرف کر سکے اسی انتظام سے آیندہ کے لیے اس قسم کی آفتون کا انسداد ص ۱۰۳ ہو سکتا ہے) یعنی انھون نے تالاب اور نہرین بنوائین اور سڑکین اور پل تعمیر کیے۔

اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہندوستان کی کل آبادی قریب قریب زراعت پیشہ ہے۔ انکی دولت صرف انکی محنت اور مویشیون پر منحصر ہے۔ اور قحط کے سال مین ان دونون چیزونکا عدم وجود برابر ہے تجارت پیشہ اشخاص سے قحط منجملہ بہت سے وسائل کے صرف ایک وسیلۂ معاش سلب کر سکتا ہے مگر زراعت پیشہ اشخاص کے تمام وسائل یکقلم نیست و نابود ہو جاتے ہین۔ ایسے وقت مین مویشیون کے چارہ کی قیمت انسان کی خوراک سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور اس خاص سال مین اگر غلہ کی قیمت اصل سے دہ گونہ تھی تو بھوسہ اور چارہ کے دام سولہ گونہ سے کم نتھے۔ ایک روپیہ کو بہت اچھی گاے ملسکتی تھی۔ مصنوعی طریقہ کی آبپاشی جسقدر اسوقت ہندوستان مین ہوتی ہے اس سے بھی اس بات کا یقین ہو سکتا ہے کہ خراب سے خراب فصل مین بکثرت غلہ پیدا ہو۔ مگر جو اگاہین جنکو نہ زمین اور نہ آسمان سے مدد ملتی ہے وہ بالکل سوکھ ساکھ جاتی ہین۔ قحط ہندوستان کے طول طویل غمناک فسانہ مین یہ فقرہ بھی کچھ کم افسوسناک نہین ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ قحط زدہ لوگون کو ڈھیرون غلہ خریدنے کا موقع ہوتا ہے مگر اسقدر مقدور نہین رکھتے جو خرید سکین۔ وہ اپنی آنکھ سے دیکھا کرتے ہین مگر زبان مین لگانے کو نہین ملتا۔ انکی کیفیت بجنسہ اسیطرح کی ہوتی ہے جیسے نہر پر سقہ پیاسا مرجاتے۔

جان لارنس گورگانون اور اٹاوہ مین جو کچھ دیکھ چکے تھے اسپر سات برس کے بعد خیال کر کے ۱۸۴۵ء مین جب وہ دہلی کے مجسٹریٹ اور کلکٹر تھے بیان کرتے ہین کہ "ہندوستان کو قحط سے جو اس خوفناک طور کا نقصان پہونچتا ہے تو اسکا سبب جیسا بعض کوتاہ بین لوگ تصور کرتے ہین یہ نہین ہے کہ سرکار انگریزی زیادہ ستانی کرتی ہے

بلکہ وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے لوگ زراعت پیشہ ہین اور آمدورفت کے وسائل اُنکو بہت کم حاصل ہین۔ گو سرکاری مطالبات بالتخصیص اعتدال آمیز نہ معلوم ہوتے ہون لیکن جسوقت اُنکا مقابلہ ہندوستانی ریاستون اور اُس ادنے معاوضہ کے ساتھ جو لوگون کو اُن ریاستون کی ماتحتی مین ملتا ہے کیا جاے تو اُسوقت البتہ وہ اعتدال آمیز معلوم ہون۔ ہندوستان مین عمدہ سڑکین اور نہرین بنوادو آمدورفت کے وسائل مین ہر طرح سے ترقی پیدا کروا ور اس بات کا حوصلہ دو کہ اُنکے کامون مین سرمایہ صرف کیا جاے پھر دیکھو کہ قحط کا جو انسداد ان تدبیرون سے ہوجائیگا وہ اور کسی تدبیر سے نہوگا"۔ جو ہدایتین یہان پر بیان کی گئی ہین اُنکے متعلق ۱۸۶۸ء کے بعد سے ایسی الگیزر وائیان ہوئین کہ جان لارنس کے کلام کی حرف بحرف تصدیق ہوگئی۔ لیکن یہ باتین اُسوقت اصول مسلمہ نہ تھین۔ اور اسوقت بھی بہ حالت تحریر کتاب ہذا (سنہ ۱۸۸۰ء) جب تمام اخراجات متعلقہ تعمیرات سرکاری اس غرض سے بند کردیے گئے ہین کہ لکھوکھا روپیہ مع سرمایہ قحط افغانستان کی بنجر پہاڑیون پر پھینک دیا جاے یہ امر مشکوک رہتا ہے کہ آیا آج تک بھی ان خیالات کی کچھ وقعت ثابت ہوئی۔ ص ۱۴۸

ان دو خوفناک برسون مین ہزارہا ہندوستانی اپنے گھر چھوڑ چھوڑ کر ممالک مغربی و شمالی سے نکل گئے اور غذا کی تلاش مین ادھر اُدھر مارے پھرا کیے مگر کچھ فائدہ نہوا۔ بہتیرے سڑکون کے کنارے پڑے پڑے مرگئے اور یہ ایک معمولی بات تھی کہ جب جان لارنس سڑک پر سوار ہوکر صبح کو گشت کے لیے نکلتے تھے تو راہ مین بہتیری لاشین شب گذشتہ کے مرے ہوے لوگون کی اُنکو ایسی ملتی تھین جنکو بھیڑیون یا گیدڑون نے کھا کھا لیا تھا۔ یہ جانور غول کے غول آدمیون کے گوشت کی بو پاکر آبادی مین آتے تھے اور قحط زدہ مردون کی لاشون پر دھاچوکڑی مچاتے تھے۔ یہ بات اکثر جان لارنس کے سننے مین آئی کہ ان ذلیل اور بزدل جانورون کو جو انسان کا گوشت کھانے کو ملا تو وہ برسون تک آبادی مین آیا کیے۔ اور خوفناک تیندوون کیطرح جو بچون اور زیادہ سن کے آدمیون کو بھی کھا جاتے ہین اُنمین دلیری پیدا ہوگئی۔

اس زمانہ مصیبت کا ایک ماجرا مین یہان بیان کرتا ہون۔ اُسکی بعض فروعی باتین عام طور کی ہین اور جو انگریزی افسر بدقسمتی سے ایک قحط زدہ ضلع کی نگرانی کرنے اور ایسی حالت مین بنی نوع انسان کی مصیبت دیکھنے پر مجبور ہوا ہو جب اُنکا انسداد اُسکے امکان سے باہر ہوا ور ایک محدود درجہ تک کے سوا زیادہ تدارک کرنے کی اُمید نکرسکتا ہو اُسکو اسیطرح کی باتین معلوم ہوسکتی ہین۔ مگر اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ایام مین جان لارنس کا وقت ہر روز نیکی کے کامون مین صرف ہوتا تھا اور ہندوستانیون کے بہت سے خواص ایسے نمایان طور پر اُس سے ظاہر ہوتے ہین کہ اس مقام پر قصۂ مذکور قابل بیان ہے۔

ہندوستان کے لوگ تیرتھ کو اپنا فرض سمجھتے ہین۔ جمنوتری اور گنگوتری جو کوہ ہمالیہ مین علی سبیل الترتیب

دریاے جمنا اور گنگا کے مخارج پر واقع ہین الہ آباد جہان اُن دونون دریاؤن کا سنگم ہوا ہے اسکے اور آگے بڑھکر بنارس اور جگناتھ جو کٹک مین سواحل خلیج بنگالہ پر واقع ہے یہ سب متبرک جگہین ہزارون بلکہ لاکھون جاتریون کو ص ۱۰۰
سال بسال اپنی طرف کھینچتی ہین۔ اور شش اور ممالک دنیا کے ہندوستان مین بھی یہ مذہبی میلے تجارت کی بھی منڈیان ہوجاتی ہین۔ ہندو جاتری اکثر بنارس یا الہ آباد سے پاک صاف ہوینکے سوا دولتمند بھی اُسیطرح بنکر آتا ہے جسطرح حجاج وسط ایشیا یا افریقیہ مکہ معظمہ سے پلٹ کر آتے ہین۔ سال کے بعض ایام مین یہ متبرک مندر بڑے بڑے میلے ہوجاتے ہین کثرت سے سایبان کھڑے کیے جاتے ہین اور قرب وجوار کے ملکون کا تمام مال تجارت فروخت کے لیے کھولا جاتا ہے۔ گڈھ مکتیشر جو دریاے گنگا کے کنارے اُس جگہ سے بہت دور نہین واقع ہے جہان دریاے مذکور پہاڑون سے نکلکر وسیع سطح زمین مین ہوکر بہا ہے کثرت سے جاتری جمع ہوتے ہین اور بالائی ہند کا سب سے بڑا گھوڑون کا میلہ یہان لگتا ہے۔ چونکہ جان لارنس کو گھوڑون سے بڑا شوق تھا اسواسطے کچھ شک نہین ہے کہ اُنھون نے اپنے دلپسند عربی اور کابلی گھوڑے اکثر ایسی مقام پر خریدے ہونگے۔ یعنی ممالک مغربی وشمالی ... مترجم

لیکن ان تیرتھ گاہون کے علاوہ جو تمام دنیا کو معلوم ہین اور بھی چھوٹی چھوٹی پرستشگاہین ہین جو اُسقدر وقعت تو نہین رکھتی ہین لیکن آس پاس کے لوگون مین بہت مشہور ہین۔ جان لارنس کی کوٹھی سے نصف میل کے فاصلہ پر اسیطرح کی ایک جگہ تھی اور چونکہ وہ بڑی جنوب مغربی سڑک جو مندر مین آئی تھی اُنکی کوٹھی کے نیچے سے ہوکر نکلی تھی لہذا جان لارنس کو جاتریون کے اوضاع واطوار دیکھنے کا بہت آسان موقع ملگیا۔ کیونکہ وہ اپنے دریچون سے بیٹھے دیکھا کرتے تھے۔ اس سے اُنکو ہندوستانیون (بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ عام بنی نوع انسان) کی کیفیتون سے بڑی مہارت ہوگئی یہ سیتلا کا استھان تھا یعنے چیچک کی دیبی جسکے اختیار مین یہ مہلک بیماری ہے جو ہندوستان مین بہ نسبت اور عوارض کے زیادہ نقصان پہونچاتی ہے) حساب لگایا گیا ہے کہ دہلی مین جو ممالک مغربی وشمالی کا سب سے زیادہ آباد شہر ہے دو برس سے کم عمر کے بچے دو ثلث اسی چیچک کے عارضہ مین ضایع ہوتے ہین۔ پس جو والدین ایسی مکروہ موت سے اپنے بچون کی حفاظت چاہتے تھے اگر دور و نزدیک سے اس مہیب دیبی کے استھان پر آکر جمع ہوتے تھے تو کوئی تعجب کی بات نہین ہے۔

گو جان لارنس دیسیون کے حالات سے ذرہ ذرہ واقف تھے اور کچھ دنون تک اس مقام سے بیس ہی میل کے فاصلہ پر رہ چکے تھے مگر اُنکو اس استھان کے ہونے کی مطلق خبر نہوئی الا اُسوقت کہ جب وہ اتنے قریب آکر سکونت پذیر ہوے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ "پس یہ بات بہت صحیح ہے کہ جس امر مین ہندوستانیون کو ص ۱۰۱
کمال دلچسپی ہوتی ہے وہ اکثر انگریزون کو بالکل نہین معلوم ہوتا حالانکہ اُنھین کے درمیان یہ لوگ بھی رہتے ہین ۔۔۔ ہر ایک مان جب اپنے بچہ کو دیبی کے سامنے لیجاتی تھی تو ایک بکری کا بچہ بھی چڑھاتی تھی اور دیبی سے التجا کرتی تھی

کہ بچہ کے بدلے اسکو قبول فرمایئے (ترجمہ شعر زبان لیٹن) تن بر تنت قربان کنم دل بررات سازم نثار + این حیات خود دہم باآن حیات پایدار + ساتھ ہی اسکے استھان کے پنڈون اور اُنکے ذریعہ سے سیتلامائی کے خوش کرنے کو اپنے مقدور کے موافق اور چیزین بھی نقد خواہ جنس چڑھاتی تھی - لیکن یہ چڑھاوے نہ تو استھان اور نہ دیبی کی تزئین مین صرف ہوتے تھے بلکہ کچھ اور ہی کامون مین خرچ کیے جاتے تھے - مندر کے وسط مین یہ دیبی ایک کندۂ ناتراش کی حیثیت سے استادہ تھی کیونکہ نہ معلوم کس زمانہ سے اس ہیبت ناک بھونڈی مورت پر برہمن لوگ تیل اور سیندور ڈالتے چلے آئے تھے - اور اُسکے آگے ہزارہا آدمی ڈنڈوت کرتے تھے - سیتلاماتا کا جو عقیدہ اُنکے دلون مین مرکوز تھا وہ کسی بات سے دور نہین ہوسکتا تھا - اگر کسی بچہ کو اُسکے مان باپ دیبی کے روبرو پیش کرچکے اور پھر اُسکے چیچک نکلی اور شفا ہوگئی یا اُسکو یہ بیماری ہی نہوئی تو دیبی کی حقیت کا یہ قطعی ثبوت ہے - یعنے یہ کہ اُسنے اُنکی دعا قبول کرلی اور اُنکو مصیبت سے بچالیا - اور اگر برخلاف اسکے بچہ ہلاک ہوگیا تو مان باپ پر اور بھی فرض ہوگیا کہ دوسرے بچہ کو لیکر دیبی جی کے خوشنود کرنے کو جائین اور پہلے سے بھی زیادہ چڑھاوا چڑھائین - یہ ایک عجیب پرتاثیر کیفیت ہے - دلی اعتقاد رجوع قلب سے چڑھاوون کا چڑھانا دعا کا قبول یا نا قبول ہونا اور دونون حالتون مین اعتقاد کا بڑھنا مذہبی جوش کا دوچند ہونا بے انتہا چڑھاوون کا چڑھانا یہ سب باتین عجب اثر پیدا کرتی ہین لیکن یہ کچھ ہندوستان ہی پر موقوف نہین ہے بلکہ تمام عالم کی یہی کیفیت ہے

بڑے میلون کیوقت لوگون کا اسقدر ہجوم ہوتا تھا کہ ملک کی نگرانی جاتریون کی حفاظت اور خود اُنکی اور لوٹیرون کی نگرانی کے لیے پولیس کی تعداد بڑھانے کی ضرورت پڑتی تھی - جان لارنس ان خدمتون کے مناسب طور سے انجام کرانے کو اکثر خود سوار ہوکر استھان کو جاتے اور جو کچھ وہان ہوتا جاتا اُسکی نگرانی کرتے تھے - اور ہم قیاس کرسکتے ہین کہ کس زندہ دلی کے ساتھ جاتریون کے اس انبوہ مین کچھ اُسیطرح کی کاروائی کرتے ہون گے جو ترکی سپاہی عیسائیون کے مقدس روضہ پر اُسوقت کرتے ہین جب وہان ہر سال متبرک آگ نکلتی ہے اور وہ کوڑے پھٹکار پھٹکار کر اس امر کی کوشش کرتے ہین کہ عیسائیون کے چھ سات فرقون مین امن وامان رہے -

جان لارنس اپنے گھوڑے پر چڑھے ہوے اُن عورتون کی نگرانی کیا کرتے تھے جو ایک ہاتھ مین اپنا اور دوسرے ہاتھ مین بکری کا بچہ بھینٹ کے واسطے لیے ہوے بڑے اشتیاق سے دیبی کیطرف لپکی ہوئی چلی جاتی تھین - چونکہ اُنکی عادت مین داخل تھا کہ وہ اپنے خیالات کبھی نہین چھپاتے تھے اسوجہ سے وہ بعض اوقات سہولت اور محبت کے ساتھ اُنکے پوجا کرنے پر مسکرادیتے تھے - جو لوگ سچے دل سے پوجا کرنے آتے تھے اُنسے تو نہین مگر ہٹے کٹے مسٹنڈے برہمنون سے جو مندر کے پنڈے تھے وہ اکثر یہ سوال کیا کرتے تھے - کہو آج تمھاری دیبی جی کیسی ہین کچھ ناراض تو نہین ہین - اس ہفتہ مین اُنھون نے کتنے بچون کا خون کیا ہے - ان پنڈون کو یہ باتین ناگوار نہین معلوم ہوتی تھین - یا اگر معلوم ہوتی ہون تو وہ اپنی ناراضی ظاہر نہین کرتے تھے کیونکہ

اسپنے بیوپار کی کامیابی سے ایسے خوش ہوتے تھے کہ جان لارنس کے مضحکون سے آنکو کوئی رنج نہین پہونچتا تھا لیکن اگر وہ خود کسیوقت اس مرض مین مبتلا ہوتے تو وہ لوگ ضرور یہی کہتے کہ دیکھا صاحب وہی ما تا کے ساتھ ٹھٹھا کیا تو یہ پھل پایا اور اسکی شکتی دیکھی - ان میلون مین جان و مال کا بڑا نقصان ہوتا تھا عموماً لوگ پیدل چلتے تھے یہ بیقدری اسکی وجہ سے نہین کیا جاتا تھا بلکہ زیادہ تر اسکا سبب یہ تھا کہ اسطرح سفر کرنیکی تکلیف و ماندگی جھیلنے مین بڑا پُن اور دیوتاؤن کی خوشنودی کا باعث ہے - رفتار کی مقدار خواہ مخواہ کم ہوتی تھی - کیونکہ اُسوقت ہندوستان مین نہ تو ریلین وغیرہ تھین اور نہ سرائین تھین بلکہ عمدہ سڑکین تک نہ تھین - اصل تو یہ ہے کہ سفر مین کسیطرح کی آسائش نہین ہوتی - مسلمان فرمانروائون کیوقت کی بنی ہوئی سرائین البتہ جابجا خالی دیوارون کی حیثیت سے پائی جاتی تھین جنمین کشادہ صحن ہوتا تھا اور حفاظت کے لیے ایک پھاٹک لگا ہوتا تھا جورات کو ہمیشہ بند اور مقفل کر دیا جاتا تھا - سرامین چند کوٹھریان ہوتی تھین جنمین چھ فیٹ کی لمبی اور دو دو فیٹ کی چوڑی چارپائیان پڑی ہوتی تھین - سوائے اِسکے بچھونا تکیہ وغیرہ کچھ بھی نہ تھا - ایسی جگہ بابت کرایہ کی دو پیسہ کے قرار پر عموماً مل سکتی تھی - ہر شخص اپنا بوریا اور پیتل کی لوٹیا جل کھانے اور اشنان کرنے کے لیے اپنے ہمراہ رکھتا تھا - گو یہ چیزین چندان وزنی یا تعداد مین زیادہ نتھین تاہم پیادہ چلنے والے کے لیے بڑا بار ہین - اور یہ بات آسانی سے سمجھ مین آسکتی ہے کہ چند سو میل کی مسافت طے کرنا مہینونکا کام ہوگا -		ص ۱۰

بیچارے جاتری پر صرف یہی تکلیفین نہین پڑتی تھین جو بدتر سے بدتر خیال کی جاتین - ہر شخص ہتیارون سمیت سفر کرتا تھا تاکہ اگر جان و مال پر حملہ ہو تو حفاظت رہے گو ایسا شاذونادر ہوا کہ جب ایسا موقع آیا ہو تو ہوش حواس درست رہے ہون - بعض اوقات ایسا ہوا کہ دوکانداروں یا اور کسی ضلع جو قوم کا پودا اگر وہ چپکا کھڑا رہا اور چند دلیر شخصون نے آنکو راہ مین روک کر لوٹ لیا - یہ لوگ ہر شخص پر فوراً اعتماد کر لیتے تھے اور یقین کر لیتے تھے کہ وہ دیانت دار ہے - ہر شخص کو جو انکی ذات مین ہونیکا اقرار کرتا تھا اپنی جماعت مین شریک کر لیتے تھے اور اسیوجہ سے وہ بآسانی ٹھگون و کیتون اور ہر قسم کے بدمعاشون کا شکار بنجاتے - ان بدمعاشون نے یہ ترکیب نکالی تھی کہ خوشامد اور چاپلوسی کی چند باتین کرنیکے بعد مسافرون کے دوست بنجاتے تھے - آنکی رازداری کی باتین اور یہ امر کہ وہ کہان جانیوالے ہین اور ہر ہر شخص کے پاس کسقدر دولت ہے دریافت کر لیتے تھے اور بعد اُسکے جب آنکو موقع ملتا تھا تو چن چنکر انکا شکار کرتے تھے تمام مشہور تیرتھون کے مقام مین اس قسم کے بدمعاش ضرور پہونچکر وہان اپنی گندگی پھیلاتے تھے اور سیکڑون جاتری لُٹ جاتے تھے یا ہلاک ہوتے تھے اور اکثر اُنکا کوئی پتہ نہین لگتا تھا - غریب مسافر اس قدر مقدور نرکھتے تھے کہ پولیس مین نالش کرین اور اسی بات کو مناسب سمجھتے تھے کہ اپنا نقصان گوارا کر کے منزل مقصود کیجانب سعی کرین اور اپنے ساتھ کے جاتریون کی مدد سے یا شاہراہ پر جو گاؤن ملتے تھے وہان بھیک مانگ مانگ کر بسر کرتے چلے جائین - جان لارنس بیان کرتے ہین کہ ہندوستان کی تمام قومین علی الخصوص ادنی درجہ کے لوگ مخیر ہین

مسلمان ہندو دونون کے مذہب مین خیرات کی عام تاکید ہے۔ اور جب کوئی فقیر سوال کرتا ہے تو یہ لوگ خوشی سے رحم دلی اور خوش اخلاقی کے ساتھ داد و دہش کرتے ہین"۔

جب آغاز ۱۸۴۳ء مین جانؔ لارنسؔ اس ضلع کا دورہ کر رہے تھے تو ایک جاتری کا عجیب دلچسپ واقعہ جانؔ لارنسؔ کی نگاہ سے گذرا جو سیتلا دیبی کے تیرتھ کو جاتا تھا۔ اُنھون نے اپنی لین ڈوری ایک بڑھیا نے کو جہان ایک نفیس تالاب ایام خشکسالی مین بھی پانی سے بھرا موجود تھا روانہ کر دی تھی۔ ہندو لوگ وہان اشنان کر رہے تھے اور جانؔ لارنسؔ قرب وجوار کے کھیتون مین گھومتے گھامتے اپنے نزدیک ایک گٹھری کے قریب آئے جو کچھ اور آگے جاکر اُنکو لاش معلوم ہوئی لیکن جب بہت قریب سے جاکر دیکھا تو کچھ علامتین زیست کی بھی پائی گئین۔ یہ ایک ص ۱۰۹ بوڑھے آدمی کا جسم تھا جسکے چہرہ سے آثار بزرگی معلوم ہوتے تھے اس شخص کی عمر پورے ستر برس کی تھی وہ نہایت ہی ناتوان اور غلیظ مین آلودہ تھا اور اُسکے بدن پر ایک چیتھڑا بھی نہین تھا۔ اُسکے پاس نہ گٹھری نہ جھولا اور نہ کسی قسم کا اور اسباب تھا اور معلوم ہوا کہ وہ بیماری کی آخری نوبت مین ہے۔ جانؔ لارنسؔ نے کوشش کی کہ اُسکو کسیطرح ہوشیار کرین مگر وہ نہ چونکا اُسکی طبیعت بھٹکتی پھرتی تھی مُنھ سے صاف آواز نہین نکلتی تھی۔ اور اُسکی گردش چشم سے ظاہر ہوتا تھا کہ اگر فوراً اُسکا علاج نکیا جائیگا تو مرجائیگا۔ جانؔ اُسکی مدد کے لیے اپنے خیمہ کی طرف دوڑے چلے گئے لیکن اُنکے نوکرون نے ایسے شخص کے چھونے مین (حالانکہ جنیو سے ثابت ہوگیا تھا کہ برہمن ہے) جو غلاظت سے آلودہ تھا اور جسکے بچنے کی کچھ امید نہین تھی تامل کیا۔ آخرالامر وہ اپنے اُنھین آدمیون سے مریض کو خیمہ مین اٹھوا لے گئے۔ اور اُسکو اپنے ہاتھ سے نہلایا پلنگ پر لٹایا اور کھانا کھلایا۔ دن بھر کے عرصہ مین جاتری اسقدر تندرست ہوگیا کہ اُسمین اپنے قصہ کے بیان کرنے کی قوت پیدا ہوگئی جو بہت ہی دلچسپ تھا۔

اُسکے بیان سے معلوم ہوا کہ وہ جنوبی ہند کا باشندہ تھا تیرہ مہینے کا عرصہ ہوا تھا کہ وہ اپنے اہل وعیال سمیت ہیبت ناک دیبی کے استھان کے درشن کو روانہ ہوا تھا۔ یہ وہ استھان ہے جسکے ہونے نہونے کا حال جانؔ لارنسؔ کو اُسوقت تک جب وہ استھان کے قریب آکر بسے تھے معلوم نہین ہوا تھا۔ چنانچہ مین اسبات کو پیشتر بیان کر چکا ہون۔ جانؔ لارنسؔ اُسکا قصہ یہ بیان کرتے ہین کہ۔

یہ لوگ راستہ مین بیمار پڑے اور لڑکا جسکے لیے خاص کر کے اس وقت طلب تیرتھ کی تکلیف اُٹھائی گئی تھی دیبی کی حفاظت مین آنےکے پیشتر ہی مرگیا۔ مان گرتی پڑتی کچھ دور تک چلی بعد اُسکے وہ بھی بیمار ہوکر مرگئی۔ باپ شمالی ہندوستان مین بالکل یکہ وتنہا رہگیا جہان کسیکو نہ وہ جانتا تھا اور نہ اُسکو کوئی جانتا تھا۔ اُسنے ارادہ کیا کہ لاہور کو جو اُس زمانہ مین انگریزی سرحد کے اُس پار بہت دور دراز فاصلہ پر واقع تھا جائے کیونکہ وہان بیس برس پیشتر سے اُس کے ایک بھائی نے سکونت اختیار کر لی تھی اُسنے نو سو میل کی مسافت اُس طریقہ سے جو مین نے اوپر بیان کیا ہے طے کی تھی اور ابھی لاہور سیکڑون

میل باقی تھا۔ تھکا ماندہ وہ برابر اپنا راستہ چلتا رہا اور شہر سے دو منزل کے فاصلہ پر پہونچگیا تھا کہ ڈاکوؤن نے اُسپر حملہ کیا
تھوڑی بہت پونجی جو اُسکے پاس تھی لوٹ لی اور اُسکو زخمی کردیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہان آکر اُسکا حوصلہ پست ہوگیا تھا
اب اُسمین ایک قدم آگے چلنے کی سکت نہین تھی۔ جس کام کے لیے صعوبت اُٹھاکر یہان تک آیا تھا اب اُسکا ارادہ
اُسنے چھوڑ دیا تھا۔ اور بھائی کی ملاقات سے بھی کنارہ کشی اختیار کرکے وطن کا رخ کیا تھا۔ چونکہ وہ جاتری اور برہمن بھی
تھا اس سبب سے پہلے تو اُسکی خوب گذران ہوئی کیونکہ راستہ مین جو گانوٴن ملے وہان کے لوگون نے اُسکے ساتھ دان پُن ص ۱۱
کیا۔ لیکن آخر کو وہ پھر ستلج کے اس پار اُترا اور پھر انگریزی عملداری مین آگیا۔ یہان آکر اُسنے دیکھا کہ لوگ قحط مین مبتلا ہین
اور اب اُسکو اور تکلیف ہونے لگی۔ جس مقام پر مین نے اُسکو پایا وہان تک افتان وخیزان اپنے وطن کا تہائی راستہ کاٹ چکا تھا
یہان اُسکو پیچش شروع ہوئی۔ اُسنے مجھسے بیان کیا کہ جہان مجھکو آپ نے بیری کے درخت کے نیچے پڑا پایا تھا وہان مین
پندرہ دن سے پڑا ہوا تھا۔ مجھ مین رینگنے کی بھی سکت نہین تھی اور کسی شخص سے اتنا نہو سکا کہ مجھکو اپنے گھر اُٹھا لیجاتا۔
لیکن گانوٴن کی جو عورتین اُدھر سے آتی جاتی تھین اُنمین سے کوئی نکوئی کچھ غذا دیجاتی تھی اور تھوڑا سا پانی میری لوٹیا مین
بھر جاتی تھی۔ ایک مرتبہ غشی کے دورہ مین میری وہ دو چار چیزین جو باقی رہ گئی تھین اُٹھگئین۔ دو دن سے مین نے کچھ غذا
نہین پائی تھی اور مین نے اپنے کو مرتا جان کر قسمت پر چھوڑ دیا تھا۔ اُسوقت نارائن نے کرپا کرکے آپ کو بھیجدیا۔ اب
جو مین نے پیٹ بھر کھانا کھایا تو مجھ مین طاقت آگئی۔ میری زندگی اب اسقدر کفایت کریگی کہ مین اپنے وطن کو پہونچ جاؤن اور
وہان میری جو دو بیٹیان بیٹھی ہین اُنکی شادی کرون اور صاحب آپ نے میرے ساتھ جو یہ کرپا کی ہے تو اُس سے پھر میرا گھر آباد
ہو جائیگا۔ شاید پرمیشر مجھکو ناتی دیدے جو میرا کریا کرم کرے"۔

آخر کو یہ بوڑھا برہمن تھک کر لیٹ گیا اور اپنا سر رکھکر سو گیا آدھے گھنٹہ کے بعد میرا نوکر آیا اور کہا کہ "وہ بوڑھا برہمن
تو مر گیا"۔ مین گیا اور اُسکی لاش دیکھی معلوم ہوا کہ وہ نیند ہی مین آخر ہو گیا۔ غالباً اس بات کی خوشی کے بعد کہ میری تکلیفین
اب دور ہو گئین تکان کیوجہ سے اُسکو نیند آگئی اور اُسیوقت وہ مر گیا۔

اٹاوہ مین جان لارنس کا کام جیسا کہ مین بیان کرچکا ہون شل اور مقامون کے کامون کے ایسا تھا
جسمین صبح رات دن مصروف رہتے۔ اور بمقابلہ اور کامون کے یہان کا کام اُنکے ناپسند تھا۔ قبل اِسکے کہ وہ اپنے
مناسب کام مین مشغول ہوتے یہ ضرور تھا کہ مساحی پیمائش سے تمام علاقہ کی پیمایش کی جاتی اور گانوٴن کی حدین
قائم ہوتین۔ جب اس کام کو ہندوستانی افسر انجام دے رہے تھے تو اُنھون نے اپنے لیے یہ شغل نکالا کہ
رفع قحط کے کامون مین مدد دیتے تھے۔ شجرہ کشتوار کی نگرانی کرتے تھے جسکی بنیاد پر ترمیم شدہ بندوبست قائم ہونیوالا
تھا۔ اور حقوق زمیندار واسامی یا حد بست کے جسقدر مقدمات ہوتے تھے اُنکی نگرانی کرتے تھے۔ اس قسم کا
کام اُنکے لیے نیا نہین تھا کیونکہ اُس زمانہ مین ضلع دہلی ایک انقلابی حالت مین تھا اس سبب سے اُنھون نے پانی پت

اور گوڑگانون مین مہتمم بندوبست کا بہت سا کام کلکٹری کے عہدہ سے شامل کر دیا تھا۔ پانی پت کے معاملہ مین تو میری بڑی خوش قسمتی ہے کہ مین ایک ایسے شخص کی راے کو محول کر سکتا ہون جو جان لارنس کے اس مقام کی کارگزاریون کی شہادت اپنے ذاتی تجربہ سے بیان کر سکتا۔ اسیطرح اٹاوہ کے معاملہ مین چند تفصیلات انکی خدمت اور کارگزاریون کی ایک ایسے انگریز کی زبانی بیان کر سکتا ہون جسکو انکی کارروائیون کے دیکھنے کا بڑا موقع ملا تھا اور شاید اسکے سوا اور کوئی یہ حالات بیان نہین کر سکتا تھا۔ یہ شخص مسٹر جے کیومن ساکن راٹری واقع ابرڈین شائر ہین اور وہ بیان کرتے ہین کہ۔ ص ۱۱۱

"افسوس ہے کہ ۱۸۳۹-۱۸۴۰ع کی بابت جان لارنس کی کارروائیون کا حال بیان کرنے والا سواے میرے اور کوئی شخص زندہ نہین ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب وہ اور مین دونون آدمی اٹاوہ مین ایک جگہ رہتے تھے اور آپس مین بڑا ربط وضبط تھا۔ وہ مہتمم بندوبست اور مین مجسٹریٹ وکلکٹر تھا۔ یہ ضلع اس زمانہ مین نیا نیا قائم ہوا تھا اور چونکہ اس زمانہ مین مکانات بہت کمیاب تھے اس باعث سے جس مکان مین مین تھا اس سے جان لارنس کا کام بھی نکل سکتا تھا۔ اصل تو یہ ہے کہ ہمنے آپسمین تقسیم کر لیا تھا۔ یہ عہدہ انکی پسند نتھا۔ کیونکہ وہ پیشتر دہلی کے مختلف علاقون مین بڑی محنت کے کامون مین مشغول رہ چکے تھے لیکن چونکہ رابرٹ برڈ نے جو انکے بڑے معترف تھے انکو خاص کرکے اس کام کے لیے منتخب کیا تھا تو اس باعث سے انھون نے یہ کام قبول کر لیا تھا بندوبست کا ابتدائی کام مہتمم بندوبست کو بہت کم کرنا پڑتا تھا اسوجہ سے کام کا نہونا جان لارنس کو بہت ناگوار تھا"۔

مجھ کو اس مقام پر بیان کرنا چاہیے کہ ایک چھٹی مین جو میرے ہاتھ لگ گئی ہے اور جسکو لارنس نے اپنے اسی دوست کے نام ۱۸۴۶ع مین لاہور سے بھیجا تھا ان مختلف مقامون کا ذکر کرنے کے بعد جہان وہ رخصت فرلو سے ہندوستان مین واپس آنے کے بعد چند روزہ کام کرتے رہے تھے اپنے اٹاوہ کی سرگذشت کا یہ اشارہ کیا ہے "مین نے اس امر کی خاص احتیاط کی کہ اس تنگناے اٹاوہ سے جسمین مین اور آپ سات برس تک گویا مدفون رہا تھا کنارہ کشی کرون" گو یہ ایک معمولی فقرہ ہے لیکن مین اسکو دو وجہون سے محول کرتا ہون اول یہ کہ انکی لکھی ہوئی ہزارہا چھٹیان مین نے بڑی ہوشیاری سے مطالعہ کی ہین ان سب مین یہی ایک ایسی چھٹی ہے جسمین جان لارنس نے اپنے عہدے کے مقام کا ایک ایسا نام رکھا جو بہت سے سرکاری افسرون کی زبان پر اس مقام پر مقرر ہوتے ہی جاری ہوگا اور وہ اسکو کبھی پسند نکرینگے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اٹاوہ کے بارے مین بیشک جو انھون نے اپنا تنفر ظاہر کیا اور وہ اس لفظ کے اس مقام پر مستعمل ہونے سے معلوم ہو گیا تو اسکا باعث یہ نہین ہے کہ اٹاوہ مین انکو زیادہ بیچینی یا وقت یا کام پڑا ہو بلکہ سبب یہ ہے کہ وہان انکو کچھ کام کرنے کے لیے نہین تھا۔ مسٹر کیومن اور آگے چلکر بیان کرتے ہین کہ۔

ایسے اُداس مقام مین کبھی کبھی جو سیر و تفریح کا شغل نکلتا تھا اور جو اِسوقت بالکل لڑکون کا کھیل معلوم ہوتا ہے تو ص ۲۱۰
جان لارنس اُسمین بڑے استحظاظ سے شریک ہوتے تھے - صبح کیوقت کوٹھی کے سایہ دار اطراف مین بندوق سے
کبوترون کا شکار کھیلا جاتا تھا (ہم بلا اندیشہ کہسکتے ہین کہ اگر اس تفریح مین سنگدلی قماربازی یا اس سے بھی زیادہ خراب باتون کو
تعلق ہوتا جیسا کہ اور مکروہ جلسون یا قریب تر زمانہ کی صحبتون مین ہوا کرتا ہے تو وہ ہرگز اُسمین شریک نہوتے) تیسرے پہر
کو چکر اندازی کی بازی یا بڑے حوضون مین پیرنا ہوتا تھا اور اُسمین بقاعدہ طور سے گھوڑدوڑ بھی ہوتی تھی - لارنس بندوق
بہت اچھی چلاتے تھے لیکن بعد کو دوآبہ جالندھر مین جن جانورون کے شکار کی بابت وہ مشہور ہوے اُنکی نسبت یہ جانور
زیادہ حلیم تھے - تیترین خرگوش اُجلے اور کالے تیتر یہی جانور تھے - وہ میرے نہایت ہی عمدہ دوستون اور رفیقون مین تھے
ہماری اور اُنکی عمر برابر تھی اور چونکہ ہم لوگ اپنی خدمت کے متعلق اپنے کامون سے زیادہ دلچسپی رکھتے تھے اس سبب سے
بجز اُس حالت کے جب ہم دفتر مین جاتے تھے کبھی جدا نہین ہوتے تھے - رات کو ہم دونون کی چارپائیان ایک ہی
پنکھے تلے بچھتی تھین - مین دیکھا کرتا تھا کہ وہ ایک بڑے صاف اور قطعی طور سے تمام معاملات کی تجویز کیا کرتے تھے اور
بڑی مستعدی سے کام مین مصروف ہوتے تھے - اس امر خاص اور دوسری باتون مین وہ کرامول سے ایسے مشابہ تھے
کہ مین اُنکو اُولیور کرامول کہا کرتا تھا اور اُنکے استقلال اور ارادہ کی نسبت جو میرا خیال تھا اُسکو اس خوش طبعی سے بیان کرتا تھا

جان لارنس اور اس بڑے نامور سیدھے سادے اور خدا ترس انگریز کے مابین جو مشابہت تھی اُسپر
اُنکے اس ابتدائی دوست ہی کو نہین بلکہ اُنکی شبیہ اور صورت بنانیوالون اور بے انتہا دوستون کو بھی حیرت ہوئی
اور اب جو جان لارنس اپنی عمر طبعی کو پہونچکر عزت اور ناموری کے ساتھ اس دنیا سے کوچ کر چکے تو یہی امور
بیسیون اخبارون جریدون اور گیتون مین بیان کیے گئے ہین - لیکن یہ ظاہر کرنا دلچسپی سے خالی نہین ہے کہ یہ
نسبت کسقدر ابتدائی ایام مین معلوم کی گئی تھی اور یہ ظاہر کرنا بھی مناسب ہے کہ کس دوست کو پہلے پہل اُنکی طرف توجہ ہوئی

کرامول کیطرح جان لارنس بھی اپنے تمام افعال و اقوال مین اکھڑ اور سیدھے سادے تھے اور کرامول
ہی کیطرح اُنھون نے نمایش کی کبھی پروا نہین کی - جو کچھ کہنا ہوا بے تکلف بیان کر دیا - اپنا راستہ ہمیشہ صاف رکھا
خود ہمیشہ گھوڑے کیطرح کام کیا اور دوسرون پر بھی کام مین محنت کرنے کی تاکید کی - دیسی لوگ اگر اُنکی محبت
نکرتے ہون تو ہوسکتا ہے مگر اُنکی تعظیم و توقیر ضرور کرتے تھے یا بہرحال اُنکے حکم کو واجب التعمیل جانتے تھے - وہ لوگ
ایسے شخص کی تعظیم کرتے ہین جو اُنکی خطا کی حالت مین مثلاً اُنکو متنبہ کرے بشرطیکہ وہ خود بھی انصاف پر ہو - اور
جان لارنس ہمیشہ ایسے ہی رہے - اُنکی آواز بلند اور اجلاس رعب دار تھا - اُنکی صاف آنکھ سے جو اندر گھسی ص ۲۱۱
ہوئی تھی اور ہر شخص پر مہربانی سے نگاہ کرتی تھی اُس وقت اُنسے عجب طرح کا قہر برسنے لگتا تھا جب وہ کسی ناشایستہ
بات یا بزدلی یا خطا سے برانگیختہ ہوتے تھے - وہ اپنی طبیعت پر حالانکہ تمام لارنسون کی سرشت مین تند مزاجی تھی

قادر تھے لیکن جب جُونا کیطرح اُنکو معلوم ہوتا تھا کہ "میرا غصہ بجا ہے" تو اسمین شک نہین کہ اُنکی طبیعت برہم ہوجاتی تھی اُنکے پُرانے مکتبی دوست رابرٹ منٹگمری نے جو اُس زمانہ مین کانپور کے مجسٹریٹ تھے اور جنکو جان لارنس کا حال اُنکے ہندوستان مین آنے کے وقت سے معلوم نہین ہوا تھا ایک دیسی افسر محکمہ بندوبست سے جسکو جان نے وہان بھیجا تھا یہ سوال کیے کہ "جان لارنس اٹاوہ مین کسطرح رہے اُنکے بارے مین تمھاری کیا رائے ہے وہ اچھی طرح سے کام کرتے اور تم لوگون سے اچھی طرح کام لیتے ہین یا نہین"۔ ہندوستانی افسر نے کانپکر جواب دیا کہ "یہ حضور کیا فرماتے ہین جب وہ غصہ مین ہوتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیر گرج رہا ہے اور جو عمّال کمرہ مین ہوتے ہین اُنکے ہاتھ تھرتھرانے لگتے ہین"۔

جان لارنس اُس زمانہ مین جب سال بھرتک اٹاوہ مین رہے اکثر اپنے افسر بالادست یعنی رابرٹ نارتھ کولی ہیملٹن کمشنر آگرہ کی ملاقات کو اُنکے مکان پر جایا کرتے تھے۔ مالی معاملات کے متعلق ہیملٹن اُس فریق کے طرفدار تھے جنکے اصول اُس زمانہ کے قواعد کے خلاف تھے اُنکا خیال تھا کہ تعلقدارون اور رجواڑون علی الخصوص راجہ مین پوری اور بلکہ راجہ اٹاوہ کے ساتھ بھی زیادتی ہورہی ہے کیونکہ تجویز یہ ہورہی تھی کہ آیندہ سے علاقون پر اُنکا کچھ اختیار نرہے اور اُنکو صرف کچھ فیصدی یا ایک رقم معینہ نقد (مالکانہ) ملا کرے۔ ہیملٹن نے یہ بات بیان کی کہ اگر اس قسم کی حکمت عملی اختیار کی گئی تو اُسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ سرکار کو ہندوستانیون سے سررشتہ تعلیم محکمہ پولیس اور تعمیرات مین جو مدد ملا کرتی ہے وہ نہ مل سکیگی۔ اور ان قدرتی فرمانروایون کا اختیار اُنکے ہاتھ سے نکلکر نہایت ہی ناعاقبت اندیش اشخاص یعنی گانوَن کے مہاجنون اور لین دین رکھنے والون کے ہاتھ مین چلا جائیگا۔ لیکن ان اختلافات آرا سے دونون شخصون کی دوستی مین کوئی خلل نہین پڑا اور جیسا کہ ہم آیندہ چلکر بیان کرینگے ہیملٹن اپنے راستہ سے علیحدہ ہوگیا اور جان لارنس کو رخصت فرلو سے واپس آنے کے بعد ایک عمدہ موقع دیا یہ خدمت ایسی تھی جسکے جان لارنس ہمیشہ بزمانہ مابعد مقر و معترف اور شکر گزار رہے۔

ص ۱۱۴ اٹاوہ مین جان لارنس کو بہ حیثیت مہتمم بندوبست جو ضروری خدمتین انجام کرنا پڑی تھین اُنمین سے ایک خدمت گانوَن کی حدبندی تھی۔ اسکا موقع اُس وقت آتا تھا جب اُنکے بارے مین کوئی جھگڑا پیدا ہوتا تھا اور وہ دیسی کارپرداز جو عموماً ان کامون پر مقرر تھے فیصلہ نہین کرسکتے تھے۔ یہ کام اُنکے لیے نیا ہرگز نہین تھا کیونکہ پانی پت مین آنے ہی کے زمانہ سے اُنھون نے ہندوستانیون کی خوبو دریافت کرنا شروع کی تھی علی الخصوص باشندگان دیہات سے جنکے خواص اور بھی عجیب اور جو آبادی کے اصل ارکان تھے۔ اسکے چالیس برس بعد مسٹر ہنری مَین نے اپنی مشہور کتاب موسومہ "جماعت مزارعین ممالک شرقی و غربی" مین یہ جو بیان کیا ہے کہ مین نے ہندوستانی صحبتون کا حال دریافت کرنے کی وجہ سے اس کتاب کے لکھنے کی قابلیت پیدا کی تو اُسکا

باعث یہی ہے کہ اس بارے مین لارڈ لارنس سے اُنھون نے بہت کچھ بحث مباحثہ کیا تھا۔ اور اُنھون نے یہ بہت صحیح بیان کیا ہے کہ لارڈ لارنس جو اس ملک کی اعلیٰ حکمرانی کے قابل اس فضیلت کے ساتھ سمجھے گئے تو یہی وجہ ہے کہ اُنھون نے بڑے غور و فکر کے ساتھ ہندوستانیون کے خیالات اور دستورات سے آگاہی پیدا کی تھی۔

جان لارنس نے اٹاوہ مین سرحدی نزاع کے متعلق ایک ایسے مقدمہ کا فیصلہ کیا تھا جسکا قصہ میرے نزدیک اس مقام پر قابل بیان ہے۔ کیونکہ اول تو اُس سے ایسے ایسے حالات ظاہر ہوتے ہین جو ہماری حکومت کے زمانہ مین بالکل نیست و نابود ہوگئے اور دوسرے اُس زمانہ کے مردمیدان کے تحمل فراست اور ثابت قدمی کا حال بہت وضاحت کے ساتھ معلوم ہوتا ہے۔

متنازعہ فیہ سرحد

ہندوستان مین جن باتون کیوجہ سے بکثرت ارتکاب جرم ہوا کرتا ہے اُنین سب سے زیادہ سرحدی نزاعات کے نتیجے خراب پیدا ہوتے ہین۔ اور ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا جب تک یہ جھگڑے ملک بھر مین ہر ہر جگہ پیدا ہوتے رہتے تھے اس قسم کی نزاعون مین جو خانہ جنگیان پیدا ہوتی تھین وہ نسلاً بعد نسلٍ اور بطناً بعد بطنٍ چلی آتی تھین اور جانبین سے یکسان متواتر فساد ہوتے تھے۔ اسمین بڑے بڑے سخت ہنگامے برپا ہوتے تھے۔ اور قبل اسکے کہ اِدھر اُدھر کے بہت سے آدمی مقتول و مجروح نہو جائین رفع شر نہین ہوتا تھا اور جب عارضی طور سے سوائے اُس صورت کے کہ سب لوگ راضی ہون کوئی فیصلہ بھی ہو جاتا تھا۔ تو پھر اُس سے اور زیادہ عداوت بڑھجاتی تھی۔ جن مقامات مین اپنے اپنے فرقہ کا خیال لحاظ ہوتا تھا وہان یہ فساد قرب و جوار کے تمام گانوءن مین پھیل جاتا تھا۔ اور وہان کے باشندے قومیت یا مذہب کے لحاظ سے فریقین کے طرفدار ہو جاتے تھے۔

یہ ایک مشہور بات ہے کہ تمام قومون کے لوگ زمین سے عشق رکھتے ہین اور گانوءن کے متعلق ہر ایک شے کو بزرگ سمجھتے ہین۔ اصل مین اپنے اپنے مقامات کی یہ الفت ان لوگون مین بجائے وطن دوستی کے پائی جاتی ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستانی یہ خیال نہین کرتا کہ اُسکا بھی کوئی ملک ہے۔ اُسکو ذرا بھی اس امر کی پروا نہین ہوتی کہ دنیا مین کیا ہو رہا ہے اور کون اُسپر حکمران ہے۔ اُسکی رغبت و نفرت امید و بیم یہ سب باتین صرف اُسکے گانوءن کے حلقہ تک محدود رہتی ہین باہر جو کچھ ہو رہا ہو نہ اُسکو معلوم ہوتا ہے اور نہ اُسکو معلوم کرنے کا خیال ہے۔ اُسکے ملک پر اسقدر مختلف خاندانون کی سلطنت رہی اور اتنی مرتبہ اُسکے فرمانروا تبدیل اور متغیر ہوئے کہ اب جب تک اُسکے گانوءن کی کوئی بات نہین ہوتی ہے اُسوقت تک وہ کچھ پروا نہین کرتا لیکن اُسکے گانوءن پر کوئی حملہ ہوا یا اُسکی اُوسر بنجر زمین کے ایک وجب پر بھی کسی نے دعویٰ کیا تو ہر شخص سمجھتا ہے کہ اُسکا قبضہ بحال رکھنے کے لیے جان و مال سے مستعد ہو جاتا ہے۔

مندرجۂ ذیل کیفیتین گو کم وبیش طور پر قلمرو برطانیہ کے مختلف حصون پر حاوی ہوسکتی ہین مگر خاص کرکے ممالک مغربی وشمالی اور اس سے بھی زیادہ خصوصیت کے ساتھ اُس قطعہ ملک سے نسبت رکھتی ہین جو دریاے جمنا کے داہنے کنارے واقع ہے۔ یہان کے لوگ آزادمنش اور جنگجو ہین۔ چونکہ یہان ضوابط دیہہ مین کبھی دست اندازی نہین کی گئی اس سبب سے ہمارے اکثر مقبوضات کی نسبت وہ زیادہ مکمل ہین۔ زمین زرخیز ہے آبپاشی دریا اور نہرون کے پانی سے بخوبی ہوسکتی ہے۔ یہ قطعہ زمین بہت سے مالکون کے درمیان شکمی طور پر تقسیم ہے جو اپنی اراضیات کی آپ ہی کاشت کرتے ہین۔ ہر گانون کے زیادہ تر لوگ یا تو باہمدگر قرابت رکھتے ہین یا بہرحال ہم قوم ہین۔ چونکہ یہ علاقہ سکھون اور راجپوتون کی ریاست کے قریب واقع ہے جہان کے لوگون سے ابتک متواتر فساد رہا کرتا ہے اور ہماری حکومت کے قبل علانیہ جنگ وجدل ہوا کرتی تھی۔ اسواسطے حالات متعلقہ کی جہت سے اب ایک بڑے درجہ تک اُنہین ہم قومی اور ہم جنسی پیدا ہوگئی ہے

پھر اس ملک مین بڑے بڑے قطعات زمین چراگاہون کے طور پر چھوڑ دیے جاتے ہین۔ اُنہین ہر طرح کے لوگ اپنے مویشیون کے بڑے بڑے غول چراتے ہین۔ اراضیات مزروعہ گانون کے گرد یا اُسکے متصل ہوتی ہین۔ اور ہر ہر شخص کی تقسیم یا ملک مین رہتی ہین مگر جو حصۂ زمین چراگاہ کے طور پر چھوڑ دیا جاتا ہے وہ عموماً سب لوگون مین مشترک ہوتا ہے۔ گانون کی حد کے اندر داخل رہتا ہے مگر حد بست کا نشان نہین ہوتا ہے اور اسیوجہ سے اکثر جھگڑے پیدا ہوا کرتے ہین۔

گانون کے چرواہے ہر روز صبح کو دودھ دوہنے کے بعد اپنے مویشی چرانے لیجاتے ہین اور رات کے وقت جسکا جو جانور ہوتا ہے اُسکے یہان پہونچا دیتے ہین۔ اس چوپایون کے ملک مین گانون والے اکثر ہزارہا مویشی رکھتے ہین۔ جہان مویشی بہت اور چراگاہ کی زمین محدود ہوتی ہے تو چرواہے قرب وجوار کے گانون علی الخصوص اُن مقامات کی زمینون مین دست درازی کرتے ہین جہان کے باشندون کی تعداد اُنکی نسبت کم ہوتی ہے اور جو اُنکے برابر طاقتور نہین ہوتے۔ حدود موضع غلط طور پر مشخص تھین اور اسوجہ سے اکثر جھگڑے پیدا ہوا کرتے تھے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک فریق کے لوگ غاصبون کو متواتر آگاہ کرنے کے بعد اس بات کا قصد کرتے ہین کہ اُنکے مویشی گرفتار کرلین۔ چوپایون کا شوروغل فوراً آگاہ کردیتا ہے اور تمام گروہ کے لوگ اسطرح سے آکر جھپٹ پڑتے ہین جسطرح شہد کے چھتے کی مکھیان یکبارگی نکل آتی ہین۔ مرد عورتین بلکہ بچے تک تلوارین برچھے لاٹھیان خلاصہ یہ کہ جو آلہ اُنکے سامنے آجاتا ہے اُسکو لیکر حفاظت کے لیے دوڑ پڑتے ہین۔ مخالفین کی پشتی پر اُنکے رفقا ہوتے ہین اور ایک بڑا غضبناک معرکہ ہوجاتا ہے زمین متنازعہ فیہ کی قیمت کچھ یون ہی سی ہوتی ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ اُسکی کچھ بھی قیمت نہین ہوتی ہے مگر اُن لوگون کو اس سے کچھ بھی بحث نہین۔ یہ ایک نوک کی بات سمجھی جاتی ہے اور ہر شخص اس بات کے لیے تیار رہتا ہے کہ چاہے جان رہے یا نہ رہے مگر موروثی زمین سے ایک وجب بھی جانے نہ پائے۔

ص ۱۱۶

ان مقدمات کا فیصلہ کرنا نہایت ہی دقت طلب اور دشوار ہے۔ مجسٹریٹ بالکل حیران ہو جاتا ہے دونوں طرف کے گواہ کسی بات کے لیئے جو انکے فریقون کے مفید مطلب ہو حلف اُٹھانے کو تیار رہتے ہین۔ مین نے کئی مرتبہ یہ واقعہ دیکھا کہ اسی سرحدی تکرار کی بدولت کچھ تو مقتول و مجروح ہوے اور کچھ لوگ جو اصل بانی فساد تھے سزا سے بچنے کے لیئے فرار ہو گئے اور بہتیرون کو قید کی سزا ملی پس اسطور پر ایک پارۂ زمین کے لیئے جسکی مالیت شاید چند اٹھنیون سے زیادہ نہوگی گانون بھر کے باشندے تباہ ہو گئے۔

گورنمنٹ برسون سے بخوبی تمام واقف ہوتی چلی آتی تھی کہ ان خرابیون کے سبب سے ملک کے امن اور آسودگی مین فرق آگیا ہے اور اس خیال سے اُسکی دلی خواہش یہ تھی کہ احتیاط کے ساتھ گانون کی حدبندی ہو جائے۔ شمالی صوبون مین سالہا سال سے بقاعدۂ مساحی پیمائش ہوتی چلی آئی ہے اور اب (۱۸۴۷ء) قریب الاختتام ہے۔ پیمائش کے پیشتر تمام حدود کی تشخیص ہو گئی اور انکا نشان بنا دیا گیا تھا۔ اور اسوجہ سے تمام نزاعین جو اس معاملہ مین پیدا ہوتی تھین فی الجملہ مسدود ہو گئین۔ اسمین شک نہین کہ کبھی کبھی یہ پرانے جھگڑے نکلتے ہی رہتے ہین لیکن بیشتر ایسا نہین ہوتا اور جب ایسا ہوتا بھی ہے تو مقامی افسر نقشہ دیہ کے مطابق بآسانی فیصلہ کر دیتے ہین۔ اور کوئی شر و فساد نہین ہونے پاتا۔

مین اس مقام پر بیان کر سکتا ہون کہ پیمائش کا عمل مین آنا بدرجۂ غایت مفید ہوا کیونکہ اُس سے گورنمنٹ واجبی طور پر مالگزاری اراضیات کی تقسیم کر سکیگی۔ لیکن اگر پیمائش نے حدبندی سے زیادہ فائدہ نہین دیا تو بھی رعایا کو بیقیاس نفع پہونچایا۔ مین بہت برسون تک مختلف اضلاع مین مالگزاری کے حصّے قائم کرنے مین مشغول رہا اور منجملہ اور خدمات کے مجھکو بندوبست اور گانون کی حدبست کی بھی نگرانی کرنا پڑی۔ اس کام مین معزز ہندوستانی افسر مقرر تھے وہ گانون گانون جاتے اور وہان کے مقدمین کو فراہم کرتے اور اگر کوئی جھگڑا نہین ہوتا تھا تو تمام فریقون کے روبرو کوئلہ گڑوانے یا نشان قائم کرنے کے ذریعہ سے سرحد کی تعین کر دیتے تھے۔ جب کوئی نزاع ہوتی تھی تو افسر مذکور اُسکے تصفیہ کی کوشش کرتا اور اگر یہ اُسکے امکان مین نہوتا تو افسر بالادست کو اُسکی اطلاع کر کے دوسرے گانون کو روانہ ہو جاتا۔ اُسکے بعد اعلیٰ درجہ کے دوسرے افسر اُن غیر منفصلہ مقدمات کے تصفیہ کو جاتے اور بڑی تکلیف اور تاخیر کے بعد شاید فیصدی نوّے مقدمات کا فیصلہ کر سکتے ص ۱۱
باقی ماندہ مقدمات انگریزی افسرون کے لیئے اُٹھا رکھے جاتے تھے جو خود بر سر موقع جا کر از روے پنچایت یا اور کسیطرح سے فیصلہ کر دیتے اسطور پر ہزارہا حدبندیان قائم ہو گئین اور ایک مختصر زمانہ مین اُنکا فیصلہ ہو گیا۔ اکثر مقدمات مین جب افسر موقع پر ہوتا ہے تو معاملہ بڑی آسانی سے طے ہو جاتا ہے۔ لیکن مجھکو معلوم ہے کہ بعض صورتون مین صرف ایک سرحدی تکرار کے لیئے کئی دن بلکہ کئی ہفتون تک اُسکو ٹھہرنا پڑتا تھا۔ ایسے مقدمات مین وہ اپنا خیمہ گانون کے قریب نصب کرتا ہے اپنی اور خدمتین انجام کرتا جاتا ہے اور اُس معاملہ کے فیصل ہو جانے تک حتّی الامکان بڑے تحمل سے مقیم رہتا ہے۔ اُسوقت بڑی دلگی ہوتی ہے جب ہر فریق دعوے کا دینے یا فیصلہ کے اپنے خلاف صادر ہونے کے گمان سے باوصف اُس کے

اسکو سخت پریشانی ہوتی ہے فیصلہ سے بچنے کے لیے حیلہ جوئی منصوبہ بندی مغالطہ دہی اور دروغ گوئی سے چارہ ... ہے۔ اُسکے لیئے قضیہ کا خود تصفیہ کرنا لاحاصل ہے کیونکہ واقعات سے اُسکو مطلق آگاہی نہین ہوتی اور شہادت لینا بالکل بیکار ہو جاتا ہے۔ اظہارات سے چاہے وہ دفتر کے دفتر سیاہ کر ڈالے مگر اصل حال کچھ معلوم نہوگا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ مغالطہ مین پڑ جائیگا۔

مین جانتا ہون کہ ان باتون کی تشریح کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ منجملہ اُن بہت سے مقدمات کے جنمین مجھکو خود جانا پڑا ایک مرتبہ کا حال اس موقع پر بیان کر دون۔

عرصہ کی بات ہے مجھکو ٹھیک یاد نہین ہے مگر شائد یہ مقدمہ تخمیناً بیس سال سے دائر رہتا چلا آیا تھا۔ گو بہت سے افسران ضلع باوقات مختلف موقع پر آئے اور جھگڑے کے فیصل کرنے کی کوشش کی مگر آخر کو تنگ اور عاجز ہوکر چلے گئے اس مقدمہ مین نہایت عمدہ قسم کی کئی سو ایکڑ زمین کی بابت جو ایک دریا کے کنارے واقع تھی تکرار تھی اور اس سبب سے فریقین کی حیثیت اور بات اُسپر منحصر تھی دونون مخالف گانون مین ایک ہی قوم کے لوگ آباد تھے یہ لوگ اس علاقہ مین بڑے زبردست تھے اور اس سبب سے عوام کا خیال مقدمہ کی طرف بہت رجوع تھا۔ اس مقدمہ کا تصفیہ زیادہ تر اس سبب سے دشوار ہو گیا تھا کہ ایک گانون انگریزی عملداری مین اور دوسرا گانون قریب کی ایک ہندوستانی ریاست مین واقع تھا۔ چنانچہ اُسکے فیصلہ کے لیئے ضرور تھا کہ گانون اور ضلع دونون کی حدبندی قائم ہو۔ دونون گانون مین بڑی آبادی تھی۔ سب ملاکر پانچ سو مالکون سے کم نہون گے۔ ان لوگون کے درمیان ہر ہر گانون مین آٹھ یا دس ہزار ایکڑ زمین تھی جسپر وہ خود دخیل تھے۔ اور مزروعہ اراضی جدا جدا تقسیم ہوگئی تھی اور اُسپر جداگانہ قبضہ تھا مگر اراضی جنگل شاملاتی تھی جس گانون کے لوگ کثرت سے گو ہار جمع کرنے کی قدرت رکھتے تھے وہ اس بحث کے قانونی تصفیہ کے ہونے پر رضامند نہ تھے۔ انھون نے تمام رقبہ متنازعہ فیہ پر تصرف کر لیا تھا اور اپنا قبضہ علیحدہ قائم رکھنے کی پوری قوت رکھتے تھے۔ اسواسطے ص ۱۱
وہ خیال کرتے تھے کہ جسطرح کا فیصلہ ہوگا اُنکو فائدہ کم اور نقصان بہت پہونچیگا۔

لیکن مین نے اپنے دل مین ٹھان لیا تھا کہ اس تکرار کا ہمیشہ کے لیئے فیصلہ کر دینا چاہیے۔ پس مین نے ہندوستانی رئیس کے نام اس مضمون کی ایک چٹھی بھیجی کہ آپ اپنے کسی معتمد افسر کو مقرر کر دیجیے کہ وہ مجھسے سرحد پر ملے اور اُسکے بعد مین موقع کو روانہ ہوا اور اپنا خیمہ گانون کے قریب نصب کرایا۔ رئیس مذکور نے خوشی سے میری تجویز مان لی۔ اور ایک بزرگ سفید ریش جسکی عمر کوئی ستر برس کی ہوگی میرے روبرو حاضر ہوا اور اپنی تقرری کے اسناد دکھانے کے بعد بیان کیا کہ میرے فریق کے لوگ حاضر ہین۔ اور تکرار کے فیصلہ پر آمادہ اور خواہشمند ہین مین یہ سنکر بہت خوش ہوا اور سب کام اُسیوقت بند کر دیے اور دونون گانون کے سرغناؤن کو طلب کیا جو زمین پر پالتی مار مار کر ہمارے گرد آبیٹھے۔ لیکن مجھکو فریقین کی کیفیت دیکھکر فوراً معلوم ہوگیا کہ مقدمہ کے جلد فیصل ہونے کے آثار نہین

پائے جاتے ہین۔ اس لحاظ سے مین نے انکو آپس مین مباحثہ کرنے کے لیے چند روز کی مہلت دی۔ لیکن اس بات کا سخت حکم دیا کہ صبح سے شام تک حاضر رہین۔ جب مین نے خیال کیا کہ اب جانبین کے لوگ ایک دوسرے سے تنگ آگئے ہونگے تو کبھی کبھی جاکر دیکھنے لگا کہ اس معاملہ مین کیا کارروائی ہو رہی ہے۔ تیسرے دن مجھکو معلوم ہوا کہ معاملہ بدستور ہے وہ گفتگو کرتے کرتے تھک گئے اور اب اکڑو بیٹھے ہوے صبر کے ساتھ چپ چاپ حقہ پی رہے تھے۔

ایسے مقدمات مین معمول ہے کہ چھ ایک طرف اور چھ دوسری طرف یہ بارہ پنچ (جوری) مقرر ہوتے ہین۔ مگر ہر گانون کیطرف سے ایسے ایسے ضدی لوگ مقرر ہوے کہ اس بات کی مایوسی صاف ظاہر ہوگئی کہ اتفاق راے کے ساتھ فیصلہ نہو سکیگا۔ ایسے بے لوث آدمیون کا جو سرحد کا فیصلہ کرنے کے لیئے مقامی حالات سے کافی واقفیت رکھتے دستیاب ہونا تو سخت دشوار تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص ایک یا دوسرے فریق کا ضرور طرفدار ہے آخر کو جب مین نے دیکھا کہ ان باتون سے کچھ شدنی نہین ہے تو مین نے فریقین کو راے دی کہ وہ اپنے معاملات ایک شخص کے سپرد کردین جسکا فیصلہ قطعی تصور کیا جائے۔ خواہ ہمارے گانون کے آدمی اُنکے گانون اور خواہ اُنکے گانون کے آدمی ہمارے گانون کا ایک شخص منتخب کرین۔ اسکو لوگون نے منظور کیا اور اس سبب سے جھگڑے مین کسیقدر تخفیف ہوگئی۔ اُسکے بعد یہ بحث پیدا ہوئی کہ ثالث کس گانون سے منتخب کیا جائیگا۔ مین پہلے سمجھا تھا کہ ثالث کے منتخب کرنے مین تردد ہوگا۔ لیکن برخلاف اسکے ہر فریق کی خواہش یہ ہوئی کہ اُسکے فریق مخالف ہی ثالث کو تجویز کرین کیونکہ انکو بخوبی اطمینان تھا کہ دونون گانون مین کسیطرف کا آدمی ایسا کمینہ نہوگا جو پراے شگون کے لیے اپنی ناک کٹوانے پر رضامند ہو جائیگا۔ بوڑھا سردار جو میری شرکت مین ہندوستانی ریاست سے کام کرنے آیا تھا ایک بزرگ اور حقیقت مین اپنے طریقہ کا ایک معزز شخص تھا لیکن اُسنے بالکل طرفداری کی اور اپنے رسوخ اور روپیہ کے اپنے فریق کی تائید کے لیئے صرف کرنے مین دریغ نہین کیا۔ اکابر موضع بلکہ چھوٹے بڑے سب یہی چاہتے تھے کہ اس معاملہ کا چاہے جو تصفیہ ہو مگر انکو ایک قلیل پارۂ زمین بھی ملجاے تو غنیمت ہے۔ اور انکو یہ خوف تھا کہ مین اپنے فریق کی کامیابی کے لیئے کوشش کر رہا ہون۔ کیونکہ یہ بات اُنکے خیال مین نہین آتی تھی کہ مین صرف اس بات کا خواستگار تھا کہ سرحد کا جلد تر فیصلہ ہو جاے۔ خود میرے فریق کے لوگ جو میرے حالات سے اچھی طرح واقف تھے اس بات کا چندان اطمینان نہین رکھتے تھے کہ اُنکے معاملے مین میرے ارادے کیا ہین۔ اصل تو یہ ہے کہ میری پیشتر کی باتون سے انکو خوب معلوم تھا کہ جو امر میرے نزدیک واجب ہوگا اُسکے مطابق فیصلہ کرنے مین مجھکو کوئی تامل نہین ہوگا گو اسمین اُن لوگون کا کیساہی ضرر کیون نہ متصور ہو۔ ص ۱۹

جب فریقین تنگ آگئے تو کئی فریق کے لوگ یہ دیکھکر کہ اگر وہ فیصلہ کرانے مین قاصر رہے تو پھر کبھی فیصلہ ہو سکیگا آخر کو اس بات پر رضامند ہوگئے کہ اُنکے فریق مخالف کے لوگون کا ایک ثالث مقرر ہو۔ برٹش گانون کے لوگ جو پیشتر بھی یہی خیال کرتے تھے کہ ہم کو فتح حاصل ہوگی اب سمجھنے لگے کہ ہم کو فتح نمایان حاصل ہوگی۔ ایک دن اس بات کے لیئے مقرر

کیا گیا کہ انتخاب ثالث کے پیشتر آپس مین صلاح کرلی جاے۔ دوسرے دن دس بجے کا وقت اس بات کے لیے مقرر کیا گیا کہ سب لوگ حاضر ہون اور جب یہ وقیع شخص مقرر ہوگیا اور چند کاغذات پر جسکی روسے فریقین نے اقرار کیا تھا کہ فیصلہ کے پابند رہینگے اور اگر پابندی نکرین تو سخت سزا کے مستوجب ہونگے دستخط ہوگئے تو ہم لوگون کے لیے یہ بات قرار پائی کہ سب کے سب موقع پر جائین اور قرب وجوار کے گانون مین جو معزز لوگ تھے اُنکے سامنے ڈانڈا قائم کرنے کا اہتمام کرین۔

اس تجویز کے مطابق دوسرے روز علی الصباح ہر شخص ایک نفیس سایہ دار باغ مین جو میرے خیمہ کے قریب تھا حاضر آیا۔ یہ مقام ایسا پر فضا تھا کہ چارون طرف سے گھرے ہوے خیمہ کی نسبت یہان زیادہ لطف تھا۔ مین فوراً اُن لوگون کے پاس آیا اور طرف ثانی کے لوگون سے کہا کہ وہ اپنے آدمی کو نامزد کرین۔ معزز لوگ سب اُٹھ کھڑے ہوے۔ اور ایک بزرگ سفید ریش نے مجھسے یہ خطاب کیا "۔ اے وحید العصر۔ آپ نے شب گذشتہ جو ہدایتین کی تھین اُسکے مطابق ہم تفریق دارون کی پنچایت ہمارے چوپال مین جمع ہوئی ہے۔ اُنسے ہمنے بیان کیا کہ ایک مشترک مقصد کے لیے حضور کے اجلاس مین بحث کرنے کو ہم لوگون نے کسقدر محنت وتکلیف اُٹھائی۔ ہمنے اُنکو یاد دلایا کہ سالہا سال سے ہم لوگ بطور بیجا اراضیات متنازعہ فیہ کے استعمال سے محروم رہتے چلے آتے ہین ہمنے اُنسے اس امر کی تفصیل بیان کی کہ دادرسی کے لیے ہمنے کسقدر روپیہ صرف کیا اور کچھ فائدہ نہوا۔ ہمنے اُنکو یاد دلایا کہ ہماری طرف کے لوگ ایسے قوی اور زبردست تھے کہ بہت سے صاحب لوگ موقع پر آئے اور سرحد کے فیصلہ مین کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہوا۔ ہمنے اُنسے بتلایا کہ اب خدا کی خاص مہربانی اور ہماری خوش قسمتی سے ایک ایسے صاحب آتے ہین جنکی نظر مین دونون فریق یکسان ہین اور جو بے بس فریق پر ظلم نہونے دینگے ص ۱۲۰
ہمارے دعون کے تصفیہ کا بس یہی حق تھا کیونکہ ہمنے اگر اس موقع کو ہاتھ سے نکل جانے دیا تو پھر ہم ہمیشہ اپنے حقوق کے پانے سے محروم رہجائینگے۔ بنابر آن ہمنے تجویز کیا کہ ایک ثالث گو وہ ہمارے مخالف گانون ہی کا کیون نہو منتخب کیا جائے لیکن قطعی طور پر ہمنے اُسکی تقرری اس بات کے لیے ملتوی رکھی کہ جو لوگ معاملہ سے سروکار رکھتے ہین اُن سب کی رائین یکجا ہوجائین"۔

اس کے بعد مقرر نے بیان کیا کہ گانون کے تمام لوگون نے بالاتفاق یہ تجویز قبول کی کہ اگر طرف ثانی کے لوگ رضامند ہون تو مین ثالث کے نامزد کرنے پر آمادہ ہون اور مین نے وعدہ کیا کہ اگر منتخب کیا ہوا شخص فیصلہ سرحد مین قاصر رہا تو مین خود فیصلہ کرونگا۔ اسپر مین اور میرے گانون کے لوگ رضامند ہوگئے۔ اسکے بعد اُس چودھری نے کہا کہ "ہم صاحب سنگھ ولد بلرام کو اپنا پنچ مقرر کرتے ہین اور ہماری خواہش ہے کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو گود مین لیکر اور اُسکے سر پر ہاتھ رکھکر اس بات کی قسم کھائے کہ مین راستی اور ایمانداری سے سرحد کا فیصلہ کرونگا اگر مین جھوٹی قسم کھاؤن تو میرا بیٹا مرجائے اور میرے کوئی اولاد پیدا نہو جڑ بنیاد سے ستیاناس ہوجاؤن کوئی میرا کریا کرم کرنیوالا باقی نرہے اور آئیندہ کے لیے میری نسل منقطع ہوجائے"۔

مجھکو اس مقام پر بیان کرنا چاہیے کہ تمام قومون مین عموماً اور ہندوون مین خصوصاً مذہبی اعتبار سے صاحب اولاد ہونے کی کوشش کرنا انسان پر پہلا فرض ہے۔ اسطور سے لاولد مرجانا کہ باپ کا کریا کرم کرنے والا کوئی باقی نرہ جائے جو اُسکو

پت یعنی جہنم سے بچائے یہ ایک بڑی بھاری بدقسمتی کی بات ہے۔ ہندوستانیون کو اپنی آل اولاد سے بڑی محبت ہوتی ہے اور اولاد کی محبت تو حد سے زیادہ ہوتی ہے مجھکو ایک سوداگر کا قصہ ابتک یاد ہے جسکا اکلوتا بیٹا مرگیا تھا۔ اس صدمہ سے بدنصیب باپ کے دماغ مین فتور آگیا بی بی اور دو چھوٹی لڑکیون کو مار ڈالا اور خود پھانسی لگا کر مرگیا۔

القصّہ جب بوڑھا آدمی اپنی تقریر ختم کرچکا تو دست بستہ ہوکر پیچھے ہٹا اور اپنے ساتھیون مین جاکر شامل ہوگیا۔ مین نے کہا کہ "کہو صاحب سنگھ تم کیا کہتے ہو تم اس بات پر رضامند ہو یا نہین"۔ صاحب سنگھ ایک خوبصورت موٹا تازہ تیس برس کا آدمی تھا اور ایک مقدم کا بیٹا تھا جسکو مرے ہوے تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا۔ ہمارے گانون مین وہ بڑے بڑے تھوکون کا تھوک دار تھا۔ صاحب سنگھ فورًا رضامند ہوگیا۔ تمام دست آویزون پر جو پیشتر سے تیار رکھی تھین اُسوقت دستخط ہوے اور آخر کو معلوم ہوا کہ اب اس معاملہ کے واجبی طور سے فیصل ہو جانے کی تدبیرین درست ہوگئین۔

صاحب سنگھ کے بیٹے کو لانے کے لیے اُسکے مکان پر فورًا ایک اردلی روانہ کیا گیا۔ آدھے گھنٹہ تک انتظار کرنے کے بعد ایک اور اردلی بھیجا گیا لیکن ہنوز کسی لڑکے کی صورت دکھائی نہ پڑی آخر کو جب ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ گذر گیا تو دونون اردلی واپس آئے اور بیان کیا کہ لڑکا نہین ملتا اور لڑکے کی مان اور دادی دونون کہتی ہین کہ معلوم نہین وہ کیا ہوا۔ اب یہ ہمارے کام مین ایک نئی مشکل پڑی۔ باایہمہ چونکہ مین لوگون کے طریقون سے بخوبی واقف ہونے کی وجہ سے بآسانی دھوکے مین نہین آسکتا تھا اسواسطے مین نے اپنے فریق کے لوگون سے کہا کہ تم اپنے غول کے دو آدمی لڑکے کی تلاش مین بھیجو اُسکے لیے مین آدھ گھنٹہ کی مہلت دیتا ہون اگر اس عرصہ مین لڑکے کو پیش نکروگے تو مین خود فیصلہ کر دونگا۔ اسپر وہ دو اردلیون کو ہمراہ لیکر شتابی سے دوڑے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد لڑکے کو لیکر واپس آئے جسکو شاید اُسکی مان نے کسی چوبی صندوق مین چھپا دیا تھا مگر جب مقدم نے دھمکایا تو حوالہ کر دیا۔ مین بہت ہی خوش ہوا اور لوگون سے کہا کہ اپنے کام کو چلو اُنھون نے بظاہر صدق دلی سے جواب دیا کہ جسقدر حضور کو اشتیاق ہے اُسی قدر ہماری بھی خواہش ہے کہ مقدمہ کی تنقیح ہو جاوے اور بجز انصاف کے ہم کو کچھ اور مقصود نہین ہے۔

چونکہ زیادہ وقت ضایع کرنا منظور نہین تھا اسوجہ سے ہم سب لوگ اپنے گھوڑون پر سوار ہوے۔ چھوٹا لڑکا بوڑھے سردار کے ساتھ ہاتھی پر سوار کرایا گیا گانون والے سیکڑون ہمراہ ہوے۔ بہتیرے اپنے یہان کی پیدا ہوئی گھوڑیون پر سوار اور اکثر پیادہ پا چلے اور ہم سب لوگ اس حیثیت سے سرحد متنازعہ فیہ کی طرف روانہ ہوے۔ جس سڑک پر ہوکر ہم جاتے تھے وہ گانون کے پاس ہوکر نکلی تھی اور جیسے ہی ہم وہان پہونچے کئی سو عورتون کا غول جنکے آگے آگے صاحب سنگھ کی مان اور بی بی تھی ہم کو ملا اور یہ سب عورتین ضد کرنے لگین کہ ہمارا بچہ ہمکو دیدو۔ صاحب سنگھ مقدم اور خود مجھکو اپنی ہندوستانی زبان مین جو مغلظات سے بھری ہوئی تھی صدہا گالیان دینا شروع کین۔ اُسوقت وہ کہرام مچا ہوا تھا جسکا بیان نہین ہوسکتا یہ عورتین اپنی چھاتی پیٹتی تھین سر کے بال نوچے ڈالتی تھین اور اسقدر نالہ و فریاد کررہی تھین

کہ ہوا گونج اٹھی تھی۔ تھوڑی دیر تک تو گالیون کی بھرمار کے سوا مجھکو کچھ سنائی ندیا لیکن آخر کو معلوم ہوا کہ عورتون کو یقین کامل تھا کہ صاحب سنگھ کے فیصلہ سے لڑکے کی جان جائیگی اور وہ ٹھانے ہوئی تھین کہ جسطرح ہوگا لڑکے کو ضرور بچا دینگے۔ مین نے اُنسے کہا کہ یہ سب باتین باپ پر منحصر ہین لڑکے کی جان اُسکے اختیار مین ہے یہ ممکن نہین کہ وہ منصفانہ فیصلہ کے سوا کچھ اور کرے اور ایسی حالت مین لڑکے کیطرف سے کوئی اندیشہ کی بات نہین ہے۔ مگر ان باتون کا کچھ فائدہ نہین ہوا۔ اُنکی کسیطرح سے دلجمعی نہین ہوتی تھی اور رو رو کر منت و آرزو کرتی تھین کہ بچہ اُسکی مان کے حوالہ کردو صاحب سنگھ اس درمیان مین اپنے گھوڑے پر چپکا بیٹھا رہا اور کسیطرح مدد نہین دی۔ جب مین نے دیکھا کہ سمجھانے کا کوئی فائدہ نہین ہوتا تو مین نے حکم دیا کہ سوارون کا غول آگے بڑھے اسپر ان مردانہ عورتون نے میرے گھوڑے کی باگ پکڑلی اور کہا کہ جب تک بچہ کو ہمارے حوالہ نکردو گے اُسوقت تک ہم آگے نہ بڑھنے دینگے۔ آخر کو بڑی دقت اور تاخیر کے بعد ہمکو ان بی بیون سے چھٹکارا ملا اصل تو یہ ہے کہ اگر لڑکا ایسی جگہ نہ بٹھا دیا گیا ہوتا جہان اُنکا کچھ قابو چل نہین سکتا تھا تو میرے نزدیک وہ ضرور چھین لیجاتین۔

اسیمین شک نہین کہ اکثر لوگ میری اس کارروائی پر معترض ہون گے کہ تم نے لوگون کے اس بدبخت تعصب مین کیون دست اندازی کی مگر مین اُسکا جواب یہ دیتا ہون کہ یہ قسم خود انھین لوگون کی تجویز کی ہوئی تھی مین نے نہین تجویز کی تھی اور اگر اُسمین ذرا بھی کوتاہی ہوتی تو فریقین متعلقہ مقدمہ کا ہرگز اطمینان نہوتا۔ اُنھون نے اکثر اپنے مذہب کی مختلف بیہودگیون پر مجھکو ہنستے دیکھا تھا۔ ایسے موقعون پر مین نے اُنکے ساتھ دلیلین کین مگر بیہودہ ہوئین۔ وہ کہتے تھے کہ "آپ انگریز بڑے عقلمند ہین اسکو ہم تسلیم کرینگے لیکن آپ ہمارے مذہب کو نہین سمجھتے"۔ فی الواقع جہان تک میرا تجربہ ہے ایسے مباحثون مین وقت اور محنت صرف کرنا محض بیکار ہے۔ اگر کبھی کسی طریقہ سے ہندوستانی لوگ راہ راست پر آسکتے ہین اور اُنکے خیالات کا تصفیہ ہوسکتا ہے تو وہ طریقہ یہی ہے کہ اطفال کی تعلیم مین بتدریج ترقی کیجائے۔ بالغ آدمیون کے عقائد بدلنے مین آج تک جو کوششین ہوئین اُنمین ناکامی ہوئی مجھکو اندیشہ ہے کہ یہ ناکامی ہمیشہ اسیطرح ہوتی رہیگی۔ ص ۱۲۲

الغرض اپنے حملہ آورون کو ادھر اُدھر کرکے ہمنے شتابی سے سرحد کی راہ لی اور دونون گانؤن کی غیر متنازعہ فیہ سرحد پر موقع کو قرار واقعی طور سے جانچنے اور شناخت کرنے کے بعد صاحب سنگھ سے کہا گیا کہ ثالث کی حیثیت سے جو کام اُسپر فرض تھا اُس کو ادا کرے یعنی اپنے لڑکے کو گود مین لیکر یہ تبلادے کہ پُرانی سرحد کون ہے۔ اس قسم کے مباحثون مین ثالثون کا معمول ہے کہ بشرط ضرورت اردگرد کے علاقہ کی حدون اور کیفیتون کو جانچتے ہین اور اُسکے بعد جب اطمینان ہوجاتا ہے تو دونون گانؤن کی غیر متنازعہ فیہ زمین کی نشان دہی شروع کرتے ہین یا اگر کل حد پر تنازع ہوا تو نوک سے ابتدا کرتے ہین۔ اس جگہ سے ثالث آگے بڑھتا ہے اور جہان ہوکر وہ جاے وہی حد قرار پاتی ہے۔ یہ پنچ کو اختیار رہتا ہے کہ فریقین سے سوال کرے یا جو بات اسکو ضروری معلوم ہو اسکو پوچھے مگر یہ بہت کم ہوتا ہے کیونکہ جو شخص منتخب کیا جاتا ہے وہ عموماً اسی خیال سے کیا جاتا ہے کہ اسکو مقامی حالات سے بخوبی آگاہی حاصل ہوگی۔ مجھکو یقین کامل ہے کہ اس مقدمہ

خاص مین پرتاب سنگھ ہی کو نہین بلکہ دونون گانون کے ہر شخص کو اصل قدیمی سرحد اچھی طرح سے معلوم تھی۔
صاحب سنگھ آگے بڑھکر کھڑا ہوا اپنے بچہ کو گود مین لیا۔ اُسکی طرف دیکھا پھر اُس انبوہ کیطرف جو اُسکے چارون طرف
جمع تھا نظر کی اور ایک بار پھر اپنے بچہ کیطرف منھ پھیرا اور چند لمحہ تامل کرنے کے بعد چپکے سے اُسکو بٹھا دیا اور کہا کہ "مین سرحد کا
فیصلہ نہین کرسکتا"۔ ایکطرف کے لوگ تو سب کے سب بڑبڑانے لگے اور دوسری طرف کے لوگون نے کسیقدر دبی زبان
سے تحسین کا نعرہ مارا۔ مین گھوڑا بڑھا کر فوراً وہان پہونچا اور کہا کہ "لے بس صاحب سنگھ ادھر چلے آؤ یہ پیچ نہین چلیگا تمکو یا تو سرحد کا
فیصلہ کرنا پڑیگا اور اگر یہ نہین تو اُسکا خمیازہ اُٹھانا پڑیگا"۔ صاحب سنگھ نے اپنے کو زمین پر گرا دیا اور چلایا کہ "حضور چاہین مجھکو مار ڈالین
چاہین بوٹی بوٹی کاٹ ڈالین چاہے جو کچھ کرین مگر مین ہرگز ہرگز سرحد کا فیصلہ نہین کرونگا"۔ مین نے جواب دیا "بہت اچھا"
اور اُسکے فریق کے مقدم کیطرف متوجہ ہوکر کہا کہ "تمھارے سب حیلے حوالہ ہوچکے تم مجھکو موقع پر لائے اور اب سرحد کا ضرور بالضرور
فیصلہ کیا جائیگا۔ مین تمکو ایک گھڑی (چوبیس منٹ) کی مہلت دیتا ہون اگر تم صاحب سنگھ کو اُس کام پر راضی کرلوگے جسکو
اُسنے خود خوشی سے قبول کیا تھا اور جو تمنے طرف ثانی کے کسی آدمیون کیواسطے نہین مانا اور جسکو اُنھون نے بطور آخری تدبیر کے ص ۱۲
تمھارے حوالہ کیا تو خیریت ہے ورنہ مین خود سرحد کا فیصلہ کردونگا اور تمکو خوب معلوم ہے کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا"۔
یہ کہکر اپنے گھوڑے سے نیچے کود پڑا باگ سائیس کے حوالہ کردی اور خود بیٹھکر چرٹ پینے لگا۔ چرٹ پینے کے وقت
یہ سوچتا جاتا تھا کہ اس موقع پر جب گمان غالب یہی ہے کہ صاحب سنگھ سرحد کا فیصلہ نکریگا مجھکو کیا کرنا مناسب ہے۔
بعض وجوہ سے مین رضامند تھا کہ خود فیصلہ کرنے کا ذمہ اُٹھاؤن۔ ان مباحثون سے جو کچھ حالات مجھکو معلوم ہوچکے تھے
اُنسے قرار واقعی مجھکو اطمینان ہوگیا تھا کہ میرا ہی فریق مظلوم تھا۔ ہمارے مخالفین نے اپنا مقدمہ ایک اعتبار سے مجبور چھوڑ دیا
تھا اور مجھکو افسوس ہوا کہ انکو نقصان پہونچے۔ اپنے دل مین مجھکو اطمینان ہوگیا تھا کہ ثالث کا ارادہ یہ ہے کہ وہ اپنے فریق کے مفید مطلب
سرحد کا فیصلہ کرے۔ اُس فریق کا یہ تردد کہ صاحب سنگھ ضرور کارروائی کرے بحث کے وقت اُسکا خود سکوت مین آنا اور عورتون کا بچہ کیواسطے
اندیشہ کرنا ان سب باتون سے صاف صاف ظاہر ہوتا تھا کہ ثالثی کا نتیجہ بگمان غالب کیا ہوگا۔ یہ سچ ہے کہ مین قدیم تھوکون کے
اصل نشانون کو دریافت نہین کرسکتا تھا لیکن دونون فریقون سے یہ دریافت کرکے کہ وہ اپنے اپنے حقوق کہانتک خیال
کرتے ہین اور قرب وجوار کے گانوون کے معززا کابر سے پوچھکر ایسا فیصلہ کرسکتا تھا کہ قریب قریب اصل موقع پر سرحد
قرار پاجاتی۔ لیکن اس طرح کا فیصلہ عام پسند نہوتا۔ اسکو خود میری ہی طرف کے لوگ ناپسند کرتے اور گو مجھکو اسکی مطلق پروا
نہ تھی مگر اس امر کا غالب گمان تھا کہ آیندہ پھر تکرار ہوتی اور کچھ بعید نتھا کہ آیندہ کسیوقت یہ سرحد برباد کردی جاتی۔
یہ ایک بڑا ضروری امر تھا کہ اگر ممکن ہو تو ایسا فیصلہ کیا جائے جو عام رائے پر مبنی ہو اور وہ چونکہ خود انھین کا کیا ہوا ہوگا
تو انکو اُسکی خلاف ورزی کرتے ہوے شرم آئیگی۔ الغرض مطلب یہ تھا کہ کوئی ایسا بندوبست کیا جائے جس سے کسی فریق کو
واجبی طور سے اعتراض کرنے کی گنجائش نہو اور اُسکے باعث سے ضلع کے ایک اس حصہ مین امن وامان اور خاموشی قائم

اور یہ بات جسقدر صاحب سنگھ کے فیصلہ سے متصور تھی اُسقدر اور کسی کے فیصلہ سے نہین ممکن تھی۔ اگر وہ اپنے فریق کے خلاف فیصلہ کرتا تو پھر وہ کبھی کچھ عذر نہ کر سکتے اور اگر طرف ثانی کا نقصان ہوتا تو یہ امر خود اُنکے کہنے سے کیا گیا تھا اور پھر یہ بھی تھا کہ پیشتر کی نسبت کچھ نہ کچھ فائدہ ہی ہوتا نقصان نہوتا۔

ادھر تو مین اپنے دل مین یہ باتین سوچ رہا تھا اور اُدھر اب تب مقدمین کو سرگوشیان کرتے اور ایک طرف صاحب سنگھ سے باتین کرتے سنتا جاتا تھا۔ ظاہرا وہ لوگ اُس سے اصرار کر رہے بلکہ دھمکی بھی دیتے تھے مگر وہ صاف انکار کرتا جاتا تھا۔ آخر کو صاحب سنگھ نے جھپٹ کر یہ کہنا شروع کیا کہ "تم سب کے سب دو فصلے بدمعاش ہو تم چاہتے ہو کہ مین تمھاری حد کے لیے اپنے بچہ کی جان ہلاک کر ڈالون تم صاحب سے کچھ کہتے ہو اور مجھسے کچھ کہتے ہو۔ تم نے مجھکو مجبور کر دیا ہے سو مین فیصلہ کر دونگا مگر میرا فیصلہ ایسا ہوگا جو تمھارے حق مین بہتر نہوگا"۔ یہ کہکر اُسنے شتابی سے اپنے بچے کو گود مین لیا اور چلا کر کہا کہ "مین تیار ہون اور سرحد بتا دونگا"۔ اسکی آواز سن کر مین کھڑا ہو گیا اور اُسکے جوش کو دیکھکر مین نے خیال کیا کہ وہ بظاہر بڑی گرمجوشی مین ہے اور اُس سے کہا کہ "شاباش صاحب سنگھ شاباش۔ تم ان لوگون کی طرف سے کچھ اندیشہ نہ کرو مین تمھاری حفاظت کرونگا مجھکو صرف اتنا بتا دو کہ اصل سرحد کون تھی"۔ ص ۱۲۴

اب ہر شخص ہمہ تن چشم و گوش بن کر توجہ کرنے لگا۔ بعض مقامات پر چونکہ گھاس بہت اونچی لگی تھی اسوجہ سے صاحب سنگھ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا بچے کو اپنے آگے بٹھا لیا اور میرا ایک اردلی گھوڑے کی لگام تھام کر اُسکی ہدایت کے مطابق لیچلا ہم سوار ہوے چلے جاتے تھے اور قبل اسکے کہ ایک خاص مقام پر پہونچتے یہ کوئی نہین جانتا تھا کہ وہ کیا کارروائی کریگا لیکن جب وہ اُس نشان سے گذرا اور داہنے ہاتھ کی سمت گھوما تو ہمارے گانوٴن والون کی طرف سے لعنت ملامت کا شور بلند ہوا جس سے معلوم ہوا کہ صاحب سنگھ نے اپنی عمر بھر مین کم سے کم ایک مرتبہ راستی کا کام کیا ہے۔ مین نے پکار کر کہا "کچھ پروا نہین۔ صاحب سنگھ تم ان لوگون کی طرف مت خیال کرو"۔ لیکن جو ہنگامہ اسکے بعد برپا ہوا وہ بڑے غضب کا تھا۔ گانوٴن والون نے اُسپر پتھر اور مٹی کے ڈھیلے مارنا شروع کیے اور چارون طرف سے اُسکو مارنے مین ڈالنے لگے۔

میرے ساتھ کچھ سوار اور ایک دو چند پیادے تھے اُنھون نے اُس انبوہ کے روکنے کی کوشش کی۔ مین نے بھی شور غل مچایا اور دھمکی دی مگر کچھ فائدہ نہوا کیونکہ ہنگامہ ایسا برپا تھا کہ میری آواز سنائی نہ دی اگر چند لمحہ کا اور وقفہ ہوتا تو یہ لوگ صاحب سنگھ کو اُسکے گھوڑے سے کھینچ ہی لیتے۔ جب مین نے یہ حالت دیکھی تو گھوڑا بڑھا کر ایک مفسد کے نزدیک گیا جو اپنے فریق سے آگے تھا اور انکو حملہ کرنے کی ترغیب اور اشتعالک دے رہا تھا۔ اس شخص کو کچھ خوف نہ آیا اور اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ مین نے دیکھا کہ عین وقت یہی ہے اور اسی پر تمام باتون کا دارمدار ہے اسلیے مین نے اپنا چابک ڈنڈی کی طرف سے اُسکے سر پر اس زور سے مارا کہ وہ فوراً گر پڑا۔ جو لوگ اُسکے پیچھے آتے تھے جب اُنھون نے یہ کیفیت دیکھی تو فوراً پچھلے پیرون بھاگ گئے۔ جھٹ پٹ امن ہو گیا اور انتہا تک نشانہی ہو گئی تھا اور خلل اندازی نہین ہونے پائی۔

جب سرحد کی تعیین ہوگئی توسب معاملات درستی پر آ گئے - جا بجا گوملا دفن کر دیا گیا اور جن جن خاص مقامات پر سرحدی خط گھوما تھا وہان وہان مضبوط ستون گچکاری کے بنا دیے گئے سرحد کا نقشہ گو اندازی طور کا تھا مگر جلد تیار کر کے باضابطہ داخل دفتر ہوا - کسی نے اسمین کچھ تعرض نہین کیا - وہ سارا جھگڑا تمام ہوگیا جسمین فریقین نے بڑے بڑے زور مارے تھے - ہمارے فریق کے خلاف جو فیصلہ صادر ہوا تو یہ اُسکی غفلت نہین بلکہ نصیب کی بات تھی - اسکے چند روز بعد صاحب سنگھ میری ملاقات کو آیا اور دریافت کرنے پر اُسنے بیان کیا کہ گو بعض لوگ شاکی ہین مگر فی الجملہ سب خوش ہین - ظاہرا عام لوگون کو یہ خیال ہوا کہ "وہ اور کیا کر سکتا تھا یہ ممکن نہ تھا کہ وہ اپنے بچہ کو ہلاک کرا دیتا" - اصل باعث یہ تھا کہ صاحب سنگھ کے دوست اور رشتہ دار گانون مین زبردست تھے - چنانچہ جو لوگ کمال برہم تھے وہ بھی بمجبوری اس عام نقصان پر رضامند ہو گئے - شیر سنگھ ص ۱۲۵
جسکا سر اسری مین مین نے سر توڑا تھا وہ بھی میری واپسی کے قبل میری ملاقات کو آیا - ان حضرت کو ظاہرا اپنا سر تڑانے پر بڑا ناز تھا - مین نے تنبیہاً اُس سے کہا کہ "شیر سنگھ دیکھو یاد رکھنا اب پھر کبھی اسطرح کا فساد نہ کرنا اُس روز بڑی خیریت ہوئی کہ تم زندہ بچگئے" اُسنے مسکرا کر جواب دیا "جی ہان وہ موقع ہی ایسا ہی تھا - اگر اُس روز مین مخالفت نہ کرتا تو گانون مین مُنھ دکھانے کے قابل نہ رہتا - حضور کی وہ ضرب گو بہت بھاری تھی لیکن اُسنے میری آبرو رکھ لی ہر شخص نے یہی کہا کہ مین گانون کے حقوق کا سچا مددگار ہون - خدا حضور کی ہزارہا برس کی زندگی کرے لیکن پھر کبھی ایسی بھاری ضرب نہ لگائیے گا" - خاتمہ پر مجھکو بیان کرنا مناسب ہے کہ اس فیصلہ اور اُسکے عملدرآمد کے طریقہ کی دور و نزدیک کے ہر مقام پر بڑی تعریف ہوئی اور اُس سے بھی بہتر یہ ہوا کہ اس طرح کی اور نزاعات کے تصفیہ مین آسانی ہوگئی - اُن ایام مین پھر اور کوئی سرحدی جھگڑا ایسا نہین ہوا جسمین مجھکو جانا پڑتا - مقام دہلی مورخہ ۲۰ - مارچ سنہ ۱۸۵۵ع

اور آخر مارچ سنہ ۱۸۳۹ع مین قبل اِسکے کہ جان لارنس کو اٹاوہ کے بندوبست کے کام کا ایک مشکل حصہ انجام کرنا پڑا تھا وہ اور اُنکے دوست کیومن صاحب دونون سخت علیل ہوگئے اور یکبارگی ضلع اپنے کلکٹر اور افسر بندوبست کے کامون سے محروم ہوگیا - کیومن صاحب کو پہلے شفا ہونے والی تھی اور وہ فوراً الہ آباد کیطرف روانہ ہوگئے جہان کی آب و ہوا یہان کی نسبت تندرستی کے حق مین زیادہ مفید تھی لیکن جان لارنس کی علالت کہین زیادہ سخت تھی - اُنکو صحرائی بخار ہوگیا تھا - ایک مہینے کے قریب تک اُنکی زندگی مخطور رہی اور کچھ دنون تو اُمید زیست منقطع ہوگئی تھی - اور مین اس مقام پر ایک ایسے قصّے کو بیان کر سکتا ہون جسکو وہ خود کہا کرتے تھے اور اُس سے اُنکی مستعدی اور ثابت قدمی بھی کچھ کم ظاہر نہین ہوتی ہے - اُنکو ایّام شباب اور جوانی کی اُمنگ مین لوگون نے اکثر یہ کہتے ہوے سُنا ہوگا کہ اگر انسان حوصلہ کرے تو مجھکو یقین ہے کہ وہ اپنے کو مرنے نہ دے - لیکن اب اُنکی حالت روز بروز ابتر ہوتی جاتی تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ بالکل بیدل ہوگئے ہین
۱۲۶ ایک روز اُس ڈاکٹر نے جو اُنکا معالج تھا اُنسے کہا کہ مجھکو اندیشہ ہے کہ شائد آپکو اب دوسری صبح زندگی مین نہوگی

اور اسلیے انسے رخصت ہوکر چلا گیا۔ ڈاکٹر کا جاتا تھا کہ وہ یکبارگی اپنے ایک بڑے نہ دری کام کے لیے اُٹھ بیٹھے۔ اُنھون نے کہا کہ میرے دلپسند مقولہ کے امتحان کا بس یہی وقت ہے۔ اُنھون نے ارادہ کیا کہ مین اپنے کو مرنے نہ دونگا اور برگنڈی شراب کا ایک بکس جو اُن کے پلنگ کے نیچے رکھا تھا اُسمین سے ایک بوتل لانے کے لیے اپنے خدمتگار سے کہا۔ وہ اُس بوتل کو چڑھا گئے۔ اور دوسرے روز جب ڈاکٹر دستور کے مطابق آیا اور دل مین یہ امید رکھتا تھا کہ مریض کا کام تمام ہوگیا ہوگا تو اُسنے دیکھا کہ جان لارنس کپڑے پہنے ہوے میز لگائے بیٹھے ہین ہوش و حواس بخوبی درست ہین اور درحقیقت اپنے کاغذات بندوبست کا ملاحظہ کر رہے ہین۔ صفحہ

کتابون مین لکھا ہے کہ شاہنشاہان روم مین ایک نہایت نیک محضر بادشاہ نے جو عمر بھر اپنے فرائض منصبی کے انجام کرنے مین ساعی رہا تھا جب دیکھا کہ اُسکی موت قریب آگئی ہے تو اُسنے اپنے نوکرون کو حکم دیا کہ مجھکو سیدھا کھڑا کردو۔ کیونکہ شاہنشاہ کے لیے لازم ہے کہ وہ کھڑے کھڑے مرجائے"۔ اور دراصل اسی طرح وہ مرگیا بیشک یہ ایک شاہانہ ارادہ تھا جان لارنس کا نتیجہ کچھہ اور ہوا لیکن ہمت اولوالعزمی تیزفہمی اور محبتون کا وہ زور جو جسمانی قوتون کے فوت ہوتے ہوتے زائل نہین ہوتا۔ (بلکہ اُس مشکل کے وقت مین اور بھی تیز ہو جاتا ہے اور یقیناً بعد مرگ بھی باقی رہتا ہے) دونون مین یکسان باقی رہا تھا۔ شاہنشاہ رومی اپنا کام کرچکا تھا اور اب اُسکے لیے صرف یہی ایک بات باقی رہگئی تھی کہ ایک شاہنشاہ اور جوانمرد کی طرح مرجاے۔ اور لارنس نے خود اُنکو خیال ہو خواہ نہو (اور یہ ممکن نہین کہ اُنکو خیال نہو) اپنے کار عظیم کی اب تیاری ختم کی تھی شاعر کہتا ہے کہ۔

"اگر انسان چاہے تو مرتے مرتے ایک نہ ایک ناموری کا کام کرسکتا ہے۔
اسکو دیوتاؤن سے جھگڑنا نہ کہینگے جو اُسکے لیے نازیبا ہو۔
اگرچہ عالم شیب مین قوت بہت گھٹ جاتی ہے مگر اُس پر بھی کام کرنے کے لیے بہت کچھ باقی رہ جاتی ہے
اسوقت وہ قوت تو آنے سے رہی جب انسان زمین آسمان کے قلابے ایک مین ملاتا تھا اور یہ بھی صحیح ہے کہ اس عالم مین جو قوت ہے وہی رہیگی لیکن پھر بھی یہ بہت ہے۔
اسوقت مین بھی ہمارا بہادر دل وہی رہتا ہے گو کبرسنی اور دوسرے مقدرات کی وجہ سے بہت ضعیف ہو جاتا ہے
پس ہمکو چاہیے کہ ہمت باندھکر جد و جہد اور کد و کاوش کرین یہ نہین کہ مردہ بنکر بیٹھ رہین"۔

جان لارنس کے دل مین اُسوقت یہ خیالات تھے اور وہ حقیقت مین واجبی تھے۔ اگر یہ یا اس قسم کے دوسرے خیالات اُنکے دل مین آئے تو اُنھون نے کرکے بھی اُنکو دکھلا دیا۔ اور اگر ایسا نہین ہوا تو جو ہمت جانبازی اور خاصۂ طبیعت اُن خیالات سے ظاہر ہوتا ہے وہ سب اُنمین موجود تھے اور بہرکیف وہ اتنی مدت تک

بخوبی زندہ رہے جس سے بدرجۂ اولیٰ اُنکی تصدیق ہوجاتی۔

جب اُنکو بیماری سے اسقدر افاقہ ہوگیا کہ نقل وحرکت کی صعوبت اُٹھاسکتے تو آخری مرتبہ کے لیے ویرانۂ قدیم اٹاوہ کی مانوس ومربوط گلیون کیطرف سے گاڑی کی سواری پر گھاٹ تک لائے اور ایک کشتی پر سوار کرائے گئے اور اپنے دوست میجر رائٹ کے ساتھ جو اُنکی علالت کی حالت مین اُنکے تیماردار رہے تھے دریاے جمنا کے شفاف اور سرد دھارے پر الہ آباد کیطرف کوچ کیا۔ یہان آکر پھر وہ اپنے دوست کیومن صاحب سے ملے جو چندروز قبل ایک ناؤ پر سوار ہوکر یہان پہونچ گئے تھے اور پندرہ دن کے عرصہ مین اُس سفر کو ختم کیا تھا۔ ۱۹۔ نومبر کو سب ملکر براہ دریاے گنگا کلکتہ کو روانہ ہوے۔ تبدیل آب وہوا اور فرصت آرام کی وجہ سے پھر تندرستی اور طاقت عود کرآئی اور بقول کیومن صاحب "وہ توان بھوکھون مرنے کے بعد اب ایک شترمرغ کی اشتہا پیدا ہوگئی"۔ غازی پور مین رابرٹ ٹگر سے جو بعد کو ایام غدر مین اپنے مکان پر مارے گئے تھے ملاقات ہوئی۔ یہ لوگ ایک روز اُنکے مہمان رہے دوسرے روز دینا پور اور تیسرے دن مونگیر مین قیام ہوا۔ مونگیر کے سبزہ زار کی خوب سیر ہوئی جو بیشتر قلعہ کا اندرونی حصہ تھا اور جہان سے سنسن گولیان چلتی تھین۔ ایک رات چندر نگر مین بھی بسر ہوئی اور ۲۲۔ دسمبر کو سب کے سب کلکتہ مین داخل اور اسپنس ہوٹل مین فروکش ہوے یہان جان لارنس پھر نہایت علیل ہوگئے اور بعد صحت ڈاکٹر نے صلاح دی کہ آپ تین برس کی رخصت فرلو لیکر ولایت جائیے۔ ناتوانی کی وجہ سے تین مہینے تک کلکتہ مین رہے اور تین مہینے اور دریا کے سفر مین گذرے۔ اِس مدت کے گذرنے کے بعد ماہ جون سنہ ۱۸۴۰ع مین داخل انگلستان ہوے۔ سن

الغرض اس مقام پر جان لارنس کی کارگذاری ہندوستان کی ابتدائی نوبت یعنی تربیت اور کارآموزی کا زمانہ ختم ہوا۔ اُنھون نے اپنے تمام مدارج جو نوجوان سویلین کی تعلیم کے ہین بسبیل ترتیب نہین بلکہ جیسا اکثر علاقۂ دہلی مین قاعدہ ہوا اسطور سے طے کیے کہ کبھی کچھ سیکھا کبھی کچھ حاصل کیا اور یہ سب کام ایسے مختلط طور پر کیے کہ نہایت ہی قلیل عرصہ مین اُنکو اتمام مرتبہ کا تجربہ اور طرح طرح کے کامون سے واقفیت حاصل ہوگئی۔ دہلی پانی پت گوڑگانون اٹاوہ جس جس مقام پر وہ گئے خوش نصیب رہے اور اُنتک جن اعلیٰ افسرون یا ساتھیون سے سابقہ رہا اُنکی طرف سے بھی خوش نصیب رہے۔ لیکن بس اسی حدتک اُنکی خوش نصیبی محدود رہی۔ اِسکے سوا اور جو کچھ ہوا وہ اُنکی ثابت قدمی بہادری خود اعتباری جانفشانی اور سب سے زیادہ دیسیون سے ہمدردی کرنے کی بدولت ہوا۔ اگر بقول ایک شخص کے جسنے اُنکے بارے مین کہا تھا کہ "وہ اپنے ساتھیون سے آدھے سر کے برابر اونچا ہے"۔ اس دس برس کے زمانے مین اُنھون نے عروج حاصل کیا ہوتا تو اِسکا باعث اُنکی عالی خاندانی یا سعی یا سفارش یا کسیطرح کی خوش نصیبی نہوتی بلکہ اُنکی ذاتی لیاقتین ہوتین۔ شاید ان ابواب کے آخر مین جو مین نے اُنکے ابتدائی اور خصوصاً زیادہ اولوالعزمی کے حالات مین لکھے ہین اور جو غالباً بعض باتون کے اعتبار سے اُنکی سرگذشت کے عمدہ تر ایام سے تعلق رکھتے ہین انسب ہوگا شعر!!

کہ مندرجہ ذیل حالات محول کیے جائین - یہ حالات رسالہ لیٹر آور ۱۸۶۱ء مین مندرج ہین - اور ایسے شخص کے لکھے ہوے ہین جو بعد کو برسون تک پنجاب مین اُنکے ماتحت کام کرتا رہا انکے بڑے عزیز اور معتمد دوستون مین تھا اور جسکو اُنھون نے اپنے نامی گرامی بھائی سر ہنری لارنس کی تاریخ لکھنے کیواسطے منتخب کیا تھا - یہ شخص سر ہربرٹ ایڈورڈس ہین اور وہ بیان کرتے ہین کہ جان لارنس کو بہت جلد صدر مقام دہلی کو چھوڑکر ضلع کے اور مقامات مین جانا پڑا - اور جان لارنس کو جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل ہوئی وہ اسی مقام سے حاصل ہوئی جہان اُنکی اعانت اطاعت خدمت کامیابی اور بلکہ ہمدردی کے لیے بھی سب دیسی ہی دیسی لوگ تھے انگریز ایک نہین تھا - وہ سخت محنت کرتے تھے اور اپنے عملہ سے بھی اسیطرح کام لیتے تھے - رشوت ستانی کے انسداد کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے کیونکہ اپنی کچہری کے مالک و مختار حاکم تھے - اس کے بعد فروعات کے سیکھنے کا زمانہ آیا (اور یہ زمانہ وہ ہے جو ایک مرتبہ ہر کار آموز کو پڑتا ہے مگر سوائے ایک مرتبہ کے دوبارہ نہین پڑتا) اور اس زمانہ مین اُنھون نے بہت دل لگاکر کام کیا - سرکاری مال عدالت معاشرت زراعت تجارت ان تمام باتون سے بیحد واقفیت پیدا کی بلکہ اصل تو یہ ہے کہ جن قومون پر حکومت کرنا اُنکے مقدر مین تھا اُن سب سے آگاہی حاصل کی - ادھر کام ختم ہوا اور اُدھر گھوڑے پر سوار ہوکر یا بندوق لیکر نکل جاتے تھے - کیونکہ جسم کی مضبوطی اور جفاکشی کی وجہ سے جنگل کی سیر اُنکو بہت پسند تھی - لیکن وہ ہمیشہ کام پر نظر گڑائے رکھتے تھے جنگل مین بھی جب جاتے تھے تو قزاقون کے مامن تلاش کرتے تھے یا راستہ مین کسی جرم کی تحقیقات کرتے تھے یا غافل لوگون کے سر پر اچانک جا پہونچتے تھے اور اسیطرح سے جب غروب آفتاب کے وقت گھر پلٹ کر آتے تھے تو اُس سادی غذا کے کھانے کے لیے خوب ہی اشتہا ہوجاتی تھی جو ایسے شخص کی معمول ہے جسکو دنیا کے اور لوگون کی مدد کرنا ہوتی ہے - اس کے بعد آرام کرسی بچھاکر چاندنی مین جہان زیادہ ہوا ہوتی تھی ہمارے جان لارنس بیٹھتے تھے (کیونکہ رات کو گرمی بہت ہوتی ہے) - کوٹ یا واسکٹ کچھ نہین ہوتا تھا کنیون تک کی فتوحی تھی ٹانگین دوسری کرسی پر پھیلی رہتی تھین پہلو مین ایک طرف چار کا پیالہ اور منھ مین چرٹ دبا ہوتا تھا اور اُسکو بڑی شان سے پھکپھاکر پیتے تھے معلوم ہوتا تھا کہ میدان بھر کی ہوا ہی کھا جائینگے - اب ایک ایک کرکے ضلع کے سفید ریش لوگون کا تانتا شروع ہوتا تھا - پوشاک لباس کی کوئی قید نہ تھی ادھر آفتاب غروب ہوا اُدھر بے بلائے لوگ آنے لگے لیکن اُنکی بڑی آؤ بھگت ہوتی تھی اور مشرقی وضع سے پالتیان مارکر اور حلقہ باندھکر اپنے ولایتی خانصاحب (یعنی جان لارنس) کے گرد آاکر بیٹھ جاتے تھے اور بیٹھنے کیوقت ہر شخص سلام کرتا تھا - ہندوستان کی چاندنی رات مین گورے اور کالے آدمیون کا یہ خلط ملط عجیب لطف دیتا تھا - ضلع اور رعایا کا ذکر ہوتا تھا مغلون کی فتحمندی کے پارینہ قصے بیان کیے جاتے تھے کہ اُنھون نے اپنے پُرانے عالیشان مالکون پر دہلی کے ضلع کو کیونکر تقسیم کردیا تھا جنھون نے لال لال اینٹون کی مینارین کنوون کی تعمیر کرائین جو ابتک موجود ہین اگرچہ خوش قسمتی سے امن وامان ہونے کے بعد وہ پُرانی ہوگئین بچپن سے لیکر اُسوقت تک کیا کیا انقلاب ہوئے تلوارین اور برچھے گلا گلا کر ہل بنائے گئے مشہور و معروف تیز دم گھوڑون کی نسل جاتی رہی گاؤمیشون کی ترقی ہوئی سال بسال ایک ایک کرکے وہ سب مشہور و معروف ڈکیت گرفتار ہوے جنکا خود جان لارنس نے آخری وقت تک تعاقب کیا سخت قحط پڑا کون کون گانون نیست و نابود ہوگئے کون باقی رہے چنانچہ جو لوگ یہان بیٹھے ہین وہ سب جانتے ہین - کیونکر محاصل بڑھا اور اُسکی وجہ سے مقدمات کی کثرت ہوئی ان سب باتون کا ذکر ہوا کرتا تھا - کل جان لارنس کے اجلاس مین جو طول طویل مقدمہ پیش ہونے والا ہوتا تھا اُسکے بارے مین آج ذکر ہوتا تھا اور جان لارنس اُسکی بابت

بعض بعض سچی باتین منتخب کر لیتے تھے۔ الغرض آدھی رات تک یہی کیفیت رہتی تھی تا آنکہ ہوا ٹھنڈی چلنے اور نیند آنے اور ولایتی خانصاحب جماہی لینے لگتے تھے اور کالے لوگ اپنے سرہانے انگریز سے خوش خوش رخصت ہو جاتے تھے۔

باب پنجم

رخصت فرلو اور شادی ۱۸۴۲ء لغایت ۱۸۴۲ء

ص ۱۳ راقم سوانح عمری جان لارنس کو اپنی کتاب بھر مین تو اس سخت مشکل کا مقابلہ کرنا پڑا ہی تھا کہ اُس زمانہ کے تمام روزنامچون اور قریب قریب کل خانگی مراسلات کا کہین پتہ نہین لگتا مگر ایسے مقام پر وہ دقت اور بھی زیادہ ہوگئی کہ شلاً اسوقت جب اُنھون نے تین برس کی رخصت فرلو حاصل کی تو اُنکی سرکاری ملازمت کا زمانہ اہل و عیال مین رہنے کے زمانہ سے خلط ملط ہوگیا۔ امید تو یہ کی جاسکتی تھی کہ کلفٹن مین اہالیان خاندان کے ساتھ جان لارنس کے رہنے کا مفصل حال لکھنے مین اوّل درجہ اُس زمانہ کے حالات سے زیادہ آسانی ہوگی جب وہ ہزارون سانولی صورت کے صحرائی باشندگان پانی پت اور سارتھان گور گانون کے درمیان ایک اکیلے گورے چمڑے والے آدمی کے طور پر رہتے تھے۔ لیکن بدقسمتی سے قضیہ اسکے بالعکس ہے۔ اِدھر اُدھر کی جن متفرق خبرون کے جمع کرنے اور نباہ دینے کے تمیز کرنے مین میرے ہفتے کے ہفتے صرف ہوگئے اس کتاب کے پڑھنے والے اُنکو چند منٹ مین دیکھ ڈالینگے چنانچہ اسطور پر کسیقدر مین اس قابل ہوا کہ جان لارنس کے خاندان اور جو تغیر جان لارنس نے اہل خاندان اور اہل خاندان نے جان لارنس مین دس برس بعد دیکھا تھا اُس تغیر اور جس طریقہ سے وہ اپنے غیر معمولی فرصت کے وقت کو کام مین لاتے تھے اُسکا حال بیان کرون۔ اور ان مواد تحریر کا فقدان جن پر عموماً مورخ کا زیادہ تر دارمدار ہے اس بات کے خیال کرنے پر اور بھی نادر معلوم ہوتا ہے کہ بمقابلہ راقم مورخ سر ہنری لارنس کے لیے تاریخ لکھنے کا سامان بکثرت تیار تھا۔ سر ہربرٹ اڈورڈس جنھون نے اُنکی سوانح عمری لکھی ہے اول تو اُن سے اور سر ہنری لارنس سے بڑا ربط و ضبط اور عمر بھر کی دوستی تھی جن جن حالات کو اُنھون نے لکھا ہے اُنمین سے اکثرون کے مقام وقوع پر وہ

ص ۱۳ موجود تھے۔ پھر وہ بیشمار خانگی چٹھیان جو سر ہنری لارنس نے اپنے مختلف اہالیان خاندان کو اور مختلف اہالیان خاندان نے اُنکو لکھی تھین اور وہ روزنامچے جو خود سر ہنری لارنس کو اُنکی والدہ اور اُنکی اہلیہ نے لکھے تھے اور بالآخر وہ چٹھیان جو اُن لائق بی بی نے اپنے شوہر اور شوہر کے دوستون کے نام دنیا کے مختلف حصون مین روانہ کی تھین اور جن مین اُن تمام مختلف کارروائیون کے مفصل حالات عین موقع پر کے لکھے ہوے درج تھے جنمین اُن کی کوئی شرکت پائی جاتی تھی یہ سب تحریرین مورخ موصوف کے پاس جمع تھین۔ مین ان تمام فوائد سے ایک بڑے درجہ تک محروم ہون اور مین یاد سے زیادہ بس اسیقدر کر سکتا ہون کہ جو قدرے قلیل سامان مجھکو میسر آیا ہے اُسکو اچھی طرح سے کام مین لاؤن۔

ہنری لارنس کی سوانح عمری کے لیے ضروری سامان کی کثرت اور جان لارنس کے لیے اُسکی قلت کا ایک سبب (خواہ رشک یا اور کسی سبب سے) یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بڑے بھائی کے احباب اور اقارب نے ابتدا ہی سے یہ خیال کیا تھا کہ وہ ایک بڑا آدمی ہوگا اور اس بات کے دریافت کرنے مین وہ قاصر رہے کہ آئندہ زمانہ مین چھوٹے

بیان

بھائی کے عروج کی کوئی علامت پائی جاتی ہے اور اس سبب سے اُنھون نے ایک بھائی کی چٹھیان محفوظ رکھین اور دوسرے کی برباد کر ڈالین۔ اگر اس بیان مین کچھ صداقت ہو تو کچھ تعجب نہین ہے کیونکہ جان کی ترقی بمقابلہ ہنری کے بیشک دیر مین ظہور پذیر ہوئی اور بڑے بھائی کی بعض صفتین جن پر لوگ نہایت ہی فریفتہ تھے چھوٹے بھائی مین نہ تھین جو بہر حال اگر ہون تو بالکل مخفی تھین۔ لیکن قطع نظر اس امر کے دونون بھائیون کی عادت اور طبیعت کا اختلاف انکی طرز تحریر کے تفاوت کا زیادہ سبب تھا۔ کیونکہ ہنری کے دماغ مین نیم ترقی یافتہ خیالات اور دل مین گرمجوشی اور شدت کی خواہشین پیدا ہوتی رہتی تھین اس سبب سے انکو ایک طور کی عادت پڑگئی تھی کہ تحریر مین انکا بخار نکال کر تسکین حاصل کرتے تھے جان کو ایسی باتون کی حاجت یا آنکہ اس درجہ تک نہین تھی۔ وہ بغیر کسی اشد ضرورت اور خاص مقصد کے کبھی کچھ نہین لکھتے تھے اور جب اس قسم کا کوئی موقع ہوتا تھا تو پھر وہ اپنے زمانہ کے بڑے زبردست اور قلم برداشتہ منشی تھے اور ہم ایک مرتبہ پھر اس بات کو یاد دلاتے ہین کہ جو چٹھیان وہ عمر بھر اپنی پیاری بہن کو لکھتے رہے تھے اور جسمین انھون نے بیشک اپنے خیال اور طبیعت کا پورا پورا چربہ کھینچا تھا انکو بہن کے مرنے کے بعد انھون نے ضائع کر ڈالا جیسا کہ پیشتر مین بیان کر چکا ہون۔

المختصر جان لارنس اپنے مکان واقع کلفن مین پہونچے مگر یہ گھر نہین تھا جسکو وہ چھوڑ کر گئے تھے۔ تسلیم کرتا ہون کہ کوئی شخص خاص کر کے جسکا کنبہ بہت بھاری ہو دس برس باہر رہنے کے بعد اسطور پر گھر کو واپس نہ آیا ہوگا کہ اسکو جسقدر زندہ لوگون کے پانے کی خوشی ہوئی کم سے کم اسیقدر مُردون پر افسوس کرنا پڑا۔ جو لوگ انسے محبت رکھتے اور جنکو وہ چاہتے تھے انکی یہ کیفیت تھی کہ بوڑھون مین تو بہت مر چکے تھے اور جوانون مین سب کی شادیان ہو گئی تھین۔ اور انمین جو لوگ باقی بھی رہ گئے تھے وہ انکے نزدیک مثل مُردون کے تھے۔ ستر برس کی مقررہ زندگی مین دس برس کا زمانہ بہت بڑا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہندوستان کی ملازمت کے بعد جو لوگ وطن مین واپس آتے ہین وہ خوب جانتے ہین اور اس سے انکی دلچسپیون مشغلون اور ہمدردیون مین ان لوگون کے درمیان بھی جو بالطبع محبتی اور رحم دل ہوتے ہین اسقدر رخنہ پڑ جاتا ہے کہ زندگی کے چشمے جو ایک ہی منبع سے نکلے ہین اور جو چین کے دو بڑے دریاؤن کیطرح آخر مین پھر باہم گر ملنے والے ہین وہ درمیانی انقلاب مین انھین دو دریاؤن کیطرح مختلف دھارون مین ادھر اُدھر بہ جاتے ہین اور ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ ہو جاتے ہین۔

کلفن والے مکان سے جان لارنس کے جانے کے بعد دو بڑے انقلاب واقع ہوئے تھے وہ بزرگ سیرت باپ جسنے اپنے بیٹے سے اسکی کم سنی کی حالت مین ہوا خوری کے وقت بارہا ساتھ لیجا کر اپنی مہمون اور جانبازیون کے صدہا قصّے بیان کیے تھے اور جو اگر زندہ رہتا تو اب اس ضعف پیری مین کرسی پر بیٹھکر اونگا اونگھ کر انھی بیٹے کے منہ سے کم سے کم اسیقدر نادر اور حیرت انگیز قصّے اُسکے ۱۸ ابتدا سے منتہا ۲۲ برس کی عمر کو پہونچکر اس کٹھن زندگی کاٹنے کے بعد ماہ مئی سنہ ۱۸۳۵ء مین بوسے گل کیطرح دنیا سے چل بسا تھا۔ اسکا بڑا بیٹا الگزنڈر جو انکا نہایت پیارا مشہور تھا مدراس سے ایسے وقت واپس آچکا تھا کہ باپ کی آنکھین خوش کرنے کے بعد انکو سپرد خاک کر سکا

دوسرا انقلاب بھی قریب قریب ایسا ہی عظیم تھا۔ جانؔ کی بڑی بہن لیٹیشیا جنکے ساتھ بچپنے ہی سے سب بھائی کمال محبت [illegible] تھے اپنے میکے سے رخصت ہوگئی تھی اور ایک بزرگ سیرت مسٹر پادری یعنی مسٹر ہیئر کے ساتھ جن سے شاید اہالیان خاندان پیشتر واقف بھی نتھے شادی کرلی تھی۔ خوش قسمتی سے وہ مہربان اور سادہ دل ماں جسکا بیان میں نے اس کتاب کی ابتدا مین کیا ہے ابتک زندہ تھی اور بمقابلہ سابق کسیقدر آسایش سے رہتی تھی گو اُسکے شوہر نے کوئی جائداد نہین چھوڑی تھی جسپر وہ بسر کرتی۔ چونکہ اُسکا شوہر مثل آئرش لوگون کے کشادہ دل تھا اور جو کچھ اُسکے پاس تھا سب اپنے دوستون کو دے دلا دیا اور اپنے پاس ایک حبہ نہین رکھا اس جہت سے شوہر متوفی بی بی کے لیے سوائے اپنے تمام اپنی ہمت اور اپنے بیٹون کے کچھ نہین چھوڑ گیا تھا۔ اسلیے اُسکی اوقات بسری اُس سرمایہ کی آمدنی سے ہوتی تھی جو برسون سے اُسکے چار بہادر بیٹون کے حصہ رسدی چندہ سے بتدریج ہندوستان مین جمع ہوتا چلا آتا تھا (ان چارون میں سے کسیکے پاس بھی سوائے اُسکے جسکی بکمال ضرورت تھی اور کوئی دنیا کا سامان نہین تھا) اس رقم کو وہ "لارنس فنڈ" یا "سرمایہ خاندان لارنس" کہتے تھے اور سب کے پہلے ہنری نے اسکی ابتدا کی تھی۔ وہ ہنری ہی تھا جسنے سست طبیعت جان لارنس کو "پکڑ دھکڑ کر" (یہ الفاظ اُنھین کی ایک چٹھی کی عبارت سے محول کیے جاتے ہین) پہلے اُسکے لیے آمادہ کیا تھا لیکن تھوڑے ہی دنون مین جیساکہ کشادہ دلی سے اُس چٹھی مین اعتراف کیا گیا ہے اس تجویز کے قبول کر لینے کے بعد جانؔ نے اپنی گرمجوشی سے جو اُنھون نے اس بارے مین ظاہر کی "اپنے تمام بھائیون کو غیرت دلا کر اسپر آمادہ کر لیا"۔ اسکے بعد پھر جانؔ ہی نے اس سرمایہ کا اہتمام کیا۔ خود حصہ کثیر دیتے رہے اور یکے بعد دیگرے [illegible] دینے کی تاکیدین کین اور اُسکے علاوہ عام طور سے خاندان کے دیوان کیطرح کام کیا۔

ہنری جو اپنے باپ کیطرح شدت سے فیاض تھے اور انجام کی کچھ پروا نہین کرتے تھے اُنکے معاملات کا اہتمام اگر جانؔ لارنس اپنے ہاتھ مین نہ لے لیتے تو وہ اپنے اہل و عیال کے لیے ایک حبہ بھی بچا نہین سکتے چنانچہ اُنھون نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ برخلاف اسکے جانؔ روپیہ کی سچی قدر کرتے تھے۔ وہ خسیس نتھے خست تو اُنمین نام کو نہین تھی چنانچہ اُنکے صدہا قصون سے دو ایک مرتبہ کے واقعات جو آگے چلکر بیان کیے جائینگے اُنسے یہ امر بخوبی ثابت ہو جائیگا۔ وہ فیاض تو تھے مگر اُنکی فیاضی عاقبت اندیشی کے ساتھ ملی ہوئی تھی اور رشتہ دارون کے حقوق اورون سے مقدم جانتے تھے۔ وہ روپیہ کو کبھی فضول خرچ نہین کرتے تھے بلکہ اسکے بالعکس دوسرون کے لیے پس انداز کرنے اور [illegible] رکھنے مین بڑی تکلیف اُٹھاتے تھے۔ اُنھون نے یہ اہتمام یعنی بہت سے ایسے لوگون کی آمدنی کا انتظام جن سے اُنکو کوئی تعلق نہین تھا اور جو آپ اپنا اہتمام دراصل یا بظاہر نہین کر سکتے تھے صرف اپنی خالص محبت کے سبب سے اپنے ذمہ لیا تھا اور اُسکی تکلیف گوارا کی تھی۔

تیسرا انقلاب جو بمقام کلفٹن اُنکے اہالیان خاندان مین ہوا وہ بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہین ہے۔ ضعیف العمر دایہ مسماۃ مارگرٹ جسنے تمام ارکان خاندان کو سن طفولیت سے عمر بلوغ تک پرورش کیا تھا اور جسکا کمرہ اُس گھر کے لوگون مین جو کسیقدر تند و درشت تھے ایک گوشہ امن و امان کا تھا اور جو اپنی مناسب خدمت کے انجام کرنے کے بعد

بھی ایک بڑی مدت تک زندہ رہ چکی تھی اور برابر اس خاندان مین رہتی چلی آئی تھی اُسکا بھی انتقال ہوگیا تھا۔ جس گھر مین
پُرانی معتمد دایہ ہو تو اُس گھر کے کم سن بلکہ زیادہ سن والے آدمی بھی اُس سے کمال الفت رکھتے ہین اور ان لوگون کا ص ۱۳
رشتہ دایہ کے ساتھ ایسا پاک اور استوار ہوتا ہے کہ اور رشتے بہت کم ہوتے ہونگے۔ چنانچہ اس بات کی شہادت
بہت سی پرانی کتابون سے بہم پہونچ سکتی ہے۔ مثلاً ڈیبورا کے وقت سے دیکھنا چاہیے کہ جب ربیکا کی وہ بوڑھی
دایہ تھی جسکا ذکر کتاب آفرینش مین ہے اور ایلین بکلیتھ (دی اوک آف ٹیرس) یا یوری کلیا جو یولیسس اور پنی لوپ کی
دایہ اور مصاحبہ تھی جسکا بیان کتاب اوڈیسی مین ہے۔ اُسکے بعد "لارڈ آف آئلس" اور "لیڈی آف دی لیک" یا
ٹینی سن شاعر کی نو دسالہ دایہ ہے جسکی سچی طفلانہ باتون سے مان کی اشکباری کو تسکین ہوتی تھی جو تازہ بیوہ تھی اور اُسے
اسکو گونہ تسلی ہو جاتی تھی کہ اگر شوہر نہین ہے تو اُسی شوہر کا بچہ موجود ہے جو زندگی کو سوارت کریگا۔

جان لارنس کی طبیعت سے یہ بہت بعید تھا کہ جن لوگون سے گھر خالی ہوگیا تھا اُنکے گذر جانیکا اُنکو بیحد
قلق نہ گذرتا۔ مگر ایک ایسے شخص کا خیال کر کے جو اسقدر پختہ مغز اتنا تیز طبیعت اس طرح کا ضابطہ دان ہو اور بروقت
ضرورت اسقدر سخت بات کا دھنی اور بہادر ہو جاتا تھا کوئی تعجب نہین معلوم ہوتا کہ انگلستان مین واپس آنے کے
بعد اُسنے اول سفر اُس دور دراز مقام کی زیارت کا کیا جہان اُسکی قدیم دایہ دفن کی گئی تھی۔ جب جان لارنس
دایہ کی قبر پر جاکر کھڑے ہونے ہونگے تو اُنکو بہت سی باتین یاد آئی ہونگی لیکن جنگ واٹرلو کے سال کی بات جو
صبح کیوقت آئیرلینڈ مین گذری تھی جب اپنی کم سنی کے زمانہ مین اُنھون نے بہادری کر کے مجسٹریٹ کے شبہات
کو رفع کر دیا تھا اور بڑے فخر کے ساتھ یہ سوچتے ہوئے دایہ کے ہمراہ آئے تھے کہ آیندہ سے بجاے اسکے کہ وہ
میرا خیال رکھے مین اُسکی خبر گیری کرونگا شاید اس سے بڑھکر اور کوئی بات اُنکو نہ یاد آئی ہوگی۔ پس کوئی تعجب کی بات
نہین ہے کہ اُسکے بہت برسون کے بعد بھی اُنکو اپنی دایہ اُسیطرح یاد رہی ہو اور نہ یہی امر حیرت انگیز ہے کہ اُنکو اپنی ایک
بیٹی کے تسمیہ کے لیے اپنی پرانی دایہ مارگرٹ سے بہتر کوئی نام نہ ملا۔

اس امر کا حال ہمکو کسی تحریری بیان سے نہین معلوم ہوا کہ ضعیف العمر مان نے اپنے بیٹے جان لارنس
کو دیکھکر جو خاندان کے اصل تحویلدار اور مان کو کشادہ دلی کے ساتھ خرچ دینے والے تھے کن ہاتھون لیا۔
کیونکہ اُس طرح کی کوئی چٹھی یا تحریر دستیاب نہین ہوئی جس طرح کے نوشتون مین اُسکے بڑے بیٹے ہنری کے
تین برس پر اول اول ہندوستان سے واپس آنے تک کے تغیرات خاندان درج کیے گئے تھے۔ یہ تو بخوبی
معلوم ہوگیا ہے کہ جان لارنس پر بیماری کا جو اثر پڑا تھا اُس سے کچھ دنون تک اُنکو مخلصی نہین ہوئی لیکن
جو حالات مجھکو دریافت ہوئے ہین اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہایت گرمجوشی مین تھے۔ ملک ملک سفر کرتے
پھرتے تھے جہان جو شے قابل دید ہوتی تھی اُسکو دیکھتے تھے اور اس تجسس مین تھے کہ نوجوان سویلین کو ہندستان

ص ۱۳۴ سے رخصت میں فرلو لیکر آنے کے بعد عموماً جو کام کرنا چاہیے اُسکو قرار واقعی طور پر انجام کرین۔ اس امر کی کوشش مین طرح طرح کے انقلابات نشیب و فراز اور امید و بیم کے اس طریقہ سے مزنے اُٹھائے جو اُنکی نیک خصلتی سادہ دلی اور آزمبانی کو بخوبی ظاہر کرتا ہے۔

ولایت مین آنے کے دو مہینے کے بعد ہمکو دریافت ہوتا ہے کہ اگست کے مہینے مین وہ شہر گلاسگو مین تھے یہان اُنکو اُنکے اٹاوہ کے دوست کیوس صاحب ملے جنکے ساتھ اُنھون نے مغربی ہائی لینڈ (یعنی کوہستان) کی سیر کی۔ اس سیاحت مین اُنکو دو چند لطف ہوا کیونکہ سر والٹر اسکاٹ اور اُنکے رہنے کے مقامات ہمیشہ اُنکی یادداشت مین تازہ تھے۔ حقیقت مین مثل اپنے اور بہت سے معاصرین کے وہ بھی اسکاٹ کے بڑے شائق تھے اور اُنکا اشتیاق بجا تھا۔ عہد طفلی مین اس جادولسان کی تحریرین علی الخصوص وہ داستانین جو تاریخی حالات سے زیادہ متعلق تھین اُنکی معلمہ رہین۔ یہ منجملہ اُن چند کتابون کے تھین جنکو وہ اپنی محنت شاقہ ہندوستان کے زمانہ مین پڑھنے کی فرصت پاتے یا خواہش کرتے تھے۔ جب اُنکی بصارت جاتی رہی تھی اور موت کے اکثر آثار نمودار تھے تو انھین مین سے ایک کتاب موسومہ "گائی مینرنگ" اُنکی لیڈی سکریٹری (محررہ) مس گاسٹر اُنکو پڑھ پڑھ کر سناتی تھین اور معلوم نہین کتنی مرتبہ اُنکو پڑھکر سنائی گئی ہوگی۔

ماہ ستمبر مین وہ آئرلینڈ کو گئے اور فوائل کالج کی سیر کی اور لنڈن ڈیری کی فصیلون کو دیکھا۔ اور اسی سیاحی کے زمانے مین یہ امر وقوع پذیر ہوا کہ ایک مرتبہ جب وہ مسٹر نگٹ ساکن کلڈاف ہوس واقع ڈونیگال کونٹی کی ملاقات کو جنکا مکان علاقہ کے پیرش مین پادری رچرڈ ہیملٹن کے متصل واقع تھا گئے تھے کہ وہان پہلے پہل اُنکو اُس بی بی کی ملاقات حاصل ہوئی جو آخر کو اُنکی قسمت مین شریک ہونے والی تھی۔ اُسوقت کا کوئی قول یا فعل ایسا دریافت نہین ہوا جس سے ظاہر ہوتا کہ اُسکے ایک سال کے بعد کیا انجام ہوگا۔ لیکن "تمام خاندان ہیملٹن کو معلوم ہوا کہ ایک عجیب غریب شخص اُنکی صحبت مین آکر شریک ہوا اور اُسکی زندہ دلی اور قصون کا اُن لوگون مین علی الاتصال مذکور ہونے لگا۔ یہ سب لوگ ابتدا سے ٹوری فرقہ کی تعلیم پائے ہوے تھے جنکو اُسنے تمام ہندوستانی سویلینون کے اصلاح دینے والے خیالات سے بہت درشت اور نرم صدمے پہونچائے تھے۔

اسکے بعد موسم خزان مین جان لارنس نے یورپ کی سیر کی اور کچھ دنون تک مقام بان مین اپنی پیاری بھاوج مسٹرس جارج لارنس کے گھر مین جنکے شوہر افغانستان مین تھے مقیم رہے۔ کرنل رامزے جو جان لارنس سے وہان ملاقی ہوے تھے بیان کرتے ہین کہ "وہ اپنا مکان برابر کھولے رکھتے تھے اور اکثر طلبا اُسکے ساتھ بڑی

ص ۱۳۵ الفت کرتے تھے اور اُنمین یہ یہ اشخاص تھے۔ شاہزادہ ہوہنلوہن جو فی الحال بادشاہ ڈنمارک ہین۔ شاہزادہ فریڈرک ہارمنی جو بعد کو اُسکے برادر نسبتی ہوے۔ شاہزادہ مکلن برگ شویرن جو اسوقت سینٹ ونسنٹ کا ڈیوک کہلاتے ہین

راقم سوانح عمری ہذا وغیرہ شام کیوقت اُنکے مکان پر بڑے لطف سے ہم سب لوگ شریک صحبت رہتے تھے اِسکے بہت برسون کے بعد جب مین ہارس گارڈس کا افسر تھا تو اُس زمانہ مین شاہزادہ کرسچین والی ڈنمارک جو پہلے شاہزادہ ہولسٹین کہلاتے تھے مع اپنی بیٹی (شاہزادی وکٹوریا) اور شاہزادہ ہسی کے اِس ملک مین وارد ہوئے ان سب کو یاد آیا کہ مین مقام بان مین انکا ہم مکتب تھا تو مجھسے بڑے ذوق کے ساتھ پوچھا کہ جان لارنس کیا ہوئے جنکی مہمان نوازیان ہمکو ابتک یاد ہین"۔ یہ بات آسانی سے قیاس مین آسکتی ہے کہ ان مہمان نوازیون نے اُنکی جیب کو جو اُس زمانہ مین چندان پر نتھی خالی کر دیا ہوگا اور آغاز سال مین وہ مجبور ہوے کہ اِنگلستان کو واپس جائین اور زیادہ کفایت شعاری کے ساتھ اپنے دوستون مین بسر کرین۔

ماہ اپریل آیندہ مین وہ دو ہفتہ کے لیے مسٹر اور مسٹرس ہنٹر کی ملاقات کو گئے جو اُسوقت مارلبرا ہلڈنگس مین رہتے تھے اور خوش قسمتی سے اس مقام پر جان لارنس کے بارے مین کچھ مشرح حالات بیان کر سکتا ہون یہ حالات مجھکو مسٹرس کننگھم کے ذریعہ سے جو ایک لڑکی کیطرح مسٹرس ہنٹر کے ساتھ رہتی تھین اور جنھون نے اس دو ہفتہ کے عرصہ مین ایسی دوستی کی بنیاد قائم کر لی تھی جو عمر بھر تک باقی رہی معلوم ہوے ہین۔ وہ بیان کرتی ہین کہ جان لارنس دو ہفتے گھر مین رہے اور عام طور پر جو اثر اُنھون نے میرے دل پر پیدا کیا وہ اُنکی عجیب و غریب مستعدی اور ہر امر مین راست روی کا تھا۔ اُسوقت اُنکی زندگی کے دو مقاصد اعظم یہ تھے کہ اُنکو تندرستی حاصل ہو جائے اور ایسی بی بی ملے جو اُنکو مدد دے سکے اور مین اور میری بہن بڑی دلگی سے دیکھا کرتی تھی کہ کس مہاجنی طریقہ سے وہ ان دونون مقاصد کی پیروی کر رہے تھے وہ ہنوز لاغر اور علیل معلوم ہوتے تھے اور چونکہ اُسوقت بھی بڑی شہرت حاصل کر چکے تھے تو مین نے اُنکو پہلے سخت مزاج تصور کیا مگر جب دیکھا کہ وہ اپنی بہن لیٹیشیا کی گردن مین ہاتھ ڈالے تخت پر بیٹھے ہین تو میرا وہ خیال جاتا رہا وہ بہن کو پیاری لیٹیشیا کہا کرتے تھے بہن کی محبت اُنکے بشرہ سے عیان تھی اور اسکا اظہار اسطرح سے ہوتا تھا کہ جو لوگ ہماری طرح ایک معمولی طور کی عورت نہین سمجھتے تھے جسمین متانت نہ پائی جاتی ہو اُنکو بڑی حیرت ہوتی تھی وہ بہن کے ساتھ ہمیشہ اُچھلتے کودتے اور مغز چاٹتے رہتے تھے مسٹر ہنٹر کا سن اور عادتین اُنکا تماشا تھین مگر اُسپر بھی اُنکا بڑا ادب کرتے تھے البتہ خوش طبعی کی راہ سے بہنوئی کے بارے مین بہن کو چھیڑتے اور یہ کہتے تھے کہ تمھارا شوہر بجنسہ ایک چاپلوس ٹھگ ہے۔ اُنکی تقریرین ہمیشہ زندہ دلی اور دلچسپی ہوتی تھی۔ ہندوستانیون اور گھوڑون کے بارے مین اپنے عجیب غریب تجارت ہندوستان کے بیشمار قصے بیان کیا کرتے تھے گھوڑونکا خاص کر کے اُنکو بڑا شوق تھا۔ دنیا کے عیش و عشرت سے اُنکو بہت کم رغبت تھی اور جو لوگ ان باتون کو داخل ضروریات سمجھتے تھے اُن پر وہ بہت مضحکہ کرتے تھے جو شخص زیب و زینت اور تکلف و نفاست پر زیادہ دلدادہ رہتے تھے اُنکو وہ زنانہ کہا کرتے تھے۔ ناشتہ کے وقت اُنکی عادت تھی کہ پاوروٹی کے اوپر کا گول ٹکڑا تراش لیتے تھے اُسکو کھا کر اور ایک پیالی سادی چائے کی پی کر گفتگو کرنے کو مستعد ہو جاتے تھے۔ اگلی رات کو پی کی تلاش مین جسکو وہ "بلاے بے درمان" کہا کرتے تھے جن مختلف صحبتون مین جاتے اُن سب مقامات کی سرگذشت

ص ۱۳۰

بیان کرتے تھے اور ہم سب لوگ سن سنکر ہنستے تھے (اس بارے مین اُنکے خیالات بڑے قطعی اور منزہ تھے کہ کس قسم کی عورت سے انکو شادی کرنا منظور تھا۔ وہ کہتے تھے کہ عورت کے لیے صحت طبیعت اور سمجھ کی عمدگی ضروری امر ہے اور اگر ان خوبیوں مین خوبروئی بھی ہو تو پھر کیا کہنا لیکن مقام باتھ کی محافل رقص و سرود مین جو عورتین نکھر نکھر کر آیا کرتی تھین انکی طرف سے اُنھون نے فوراً اپنا خیال پھیرلیا جین آسٹین کے فسانے جن لوگون نے پڑھے ہین انکو معلوم ہوگا کہ مقام باتھ اُسوقت تک انگلستان کے ایک نہایت وضعدار مقامون مین تھا۔

جان لارنس کے طریقے اور شباہت مطلقاً اُن نوجوان آدمیون کے مانند نتھی جو ہمکو باتھ مین ملا کرتے تھے پہلے جب انکی خشک مزاجی عدم صحبت یافتگی مین نے دیکھی تو کسیقدر خیال مجھکو ضرور ہوا تاہم انکی تمام سیرتون مین اسقدر وقعت اور جدت عیان تھی کہ اُسکے انداز کے عیوب جلد فراموش ہو جاتے اور انکی بات چیت مین دل لگتا۔ مین یاد کرتی ہون کہ میرے نزدیک اُنمین وہ اوصاف پائے جاتے تھے جن سے پروفیسر ہنری مورلی نے اعتراف کیا ہے اور جن سے انگریزون کا نام تمام جہان مین روشن ہوگیا ہے یعنی یہ کہ "انسان کا ارادہ یہ ہونا چاہیے کہ جو بات حق دیکھے اُسپر فوراً عمل کرے اور جو امر باطل سمجھے اُسکو اُسیوقت چھوڑ دے" مجھکو خوب یاد ہے کہ اُنھون نے کس محنت سے قائل کیا کہ یہودیون کا پارلیمنٹ مین داخل ہونا قرین انصاف ہے۔ وہ اکثر اپنے گھوڑون کا تذکرہ کیا کرتے تھے کہ کیونکر مین انکو اپنے خیمہ مین چھوڑ دیا کرتا تھا اور جو ہندوستانی لوگ آتے تھے وہ پہلے مجھکو سلام کرنے کے بعد گھوڑے کو سلام کیا کرتے تھے۔ وہ مجھسے یہ بھی کہا کرتے تھے کہ جب مین شکار کرنا چاہتا تو دیسی باجے والون سے کہتا کہ تم باجا بجاؤ جس سے بندر خائف ہو جاتے تھے (اُسی سال (۱۸۴۱ع) کچھ عرصہ کے بعد ہم سے اُنسے مقام نیشن واقع شمالی ڈیون مین جہان مسٹر اور مسٹرس ہیز ہمیشہ موسم سرما بسر کیا کرتے تھے پھر ملاقات ہوئی۔ "بلائے بیدرمان" کی تلاش کرنے کا معاملہ ہنوز زیر تجویز تھا اور وہ ابتک اُسی اُدھیڑ بن مین تھے۔

ص ۱۳۱ اسی مقام لنٹن کے قیام کرنے کے زمانہ مین جان لارنس ایک مرتبہ اپنے دوست اور قرابتمند مشہور و معروف جان اسٹرلنگ کی ملاقات کو گئے تھے جو اُسوقت مقام فالموتھ مین رہتے تھے۔ مقام پنجرگ وہان سے بہت قریب فاصلہ پر واقع تھا یہ مقام خاندان فاکس کا قریب قریب اصل مسکن ہوگیا تھا اور ہر قسم کی پاکیزگی عمدگی اور ناموری کا مخزن تھا۔ اس امر کی توقع نتھی کہ جس خاندان مین اسٹرلنگ اس کثرت سے جایا کرتے تھے اور وہان کی مین اسقدر محبوب تصور کیے جاتے تھے جان لارنس کو نہ لیجاتے اور وہ بغیر اسٹرلنگ کی ملاقات کیے ہوے اپنے وطن کو واپس چلے آتے۔ اور کیرولائن فاکس کے روزنامچون اور چٹھیون کی کتاب مین جو ایک بڑی ہردلعزیز بی بی تھین اس نوجوان سویلین کے بارے مین مندرجہ ذیل حالات میری نظر سے گذرے۔

"دسوین مئی ۱۸۴۲ع بڑی اُمنگ کا دن مسٹر لارنس نامے ایک ہندوستانی جج جو اسٹرلنگ کے دوست اور عزیز اُنکے ساتھ ملاقات کو آئے۔ خاص کر ہندوستان کے متعلق صحبت رہی۔ لارنس نے اپنی ایک مرتبہ کی علالت کا حال بیان کیا جسمین ہندوستانی ملازمون نے

اُنکی بڑی خدمت کی تھی اور اُنکے ساتھ تکلیف اُٹھائی تھی۔ اِسٹرلنگ نے کہا کہ "صبر فرمان برداری اور نفس کشی یہ وہ صفتین ہین جو ایک حلقہ بگوش قوم سے خصوصیت رکھتی ہین اُسکی اولوالعزمی اور بہادری جب کبھی وقت پڑتا ہے تو اُسوقت ظاہر ہوتی ہے" لارنس نے ذکر کیا کہ عیسائیت کا فروغ اُنمین سستی کے ساتھ ہوتا ہے جب کوئی ہندوستانی اس نئے دین کو قبول کرتا ہے تو اپنے پرانے پختہ تعصبات کو اُسیطرح لیے رہتا ہے اور نئے مذہب کی صرف آزادی اُسمین بڑھ جاتی ہے۔ لارنس نے یہ بات متواتر ثابت کی چنانچہ اُنھون نے کہا کہ مین ہرگز ہرگز ان نومذہبون کو نوکر نہین رکھونگا۔ اُنکو جو امید ہے وہ اطفال کیطرف سے ہے جو منچلے اور ذہین ہین۔ ہندوستانی لوگ جو کچھ تم کہو پاس ادب سے مان لینگے اگر تم اُنسے کسی عیسوی معجزے کا ذکر کرو تو اُنکو کچھ ناگوار نہ معلوم ہوگا مگر وہ معاً ایک محمدی معجزہ بیان کرینگے جو اُس سے بھی زیادہ بدیع ہوگا اور تمھارے اخلاق سے اُمید کرینگے کہ تم اُسکو یقین لاؤ گے انکار نہ کرو گے۔ اگر تم اُنکو اس بات پر یقین دلانے کی کوشش کرو کہ قرآن مجید کی کوئی بات خلاف قیاس یا ناموافق ہے تو وہ یہ کہکر تم کو روک دینگے کہ "کیا آپ کے نزدیک میرے ایسے لوگ بھی اُسکے سمجھنے کا زعم کر سکتے ہین"۔ اِسٹرلنگ نے کہا "کیا آپ نے اسطرح کی باتین اِنگلستان مین نہین سنی ہین"

۲۴ مئی۔ جوزف بوناپارٹ اُسکے بیٹے اور پوتے سے بندرگاہ (فالموتھ) مین بارکلی اور لارنس نے سفارتخانہ امریکہ کے قریب ملاقات کی اُنھون نے مصافحہ کیا اور سن رسیدہ شخص سے کچھ دیر تک باتین رہین چھوٹے لڑکے کو جو نپولین کا ہم شبیہ ہے دیکھکر کچھ دیر تک نہایت تعجب کرتے رہے اسکا باپ شاہزادہ چارلس بوناپارٹ ایک بڑا وجیہ شخص ہے[1]۔

ماہ جون سنہ ۱۸۴۰ء مین وہ باتھ ۔ صحبت ۔ چلٹنہم اور لنڈن کی وضعدار اور ناچ رنگ کی محفلون مین جانے والے خوبرویون کو چھوڑ کر پھر ایک مرتبہ آئرلینڈ مین آئے اور اُسکا کوئی افسوس اُنکو نتھا۔ یہان جب اُس نوجوان آئرش نازک تحفہ لڑکی سے جسکی عمر کا بہترین حصہ ڈونیگال کے باغات مین بسر ہوا تھا پھر ملاقات کی۔ اس لڑکی مین جیسا کہ نتیجہ سے ثابت ہوا وہ تمام خوبیان جنکو ہم اپنی خوبصورت آئرش لڑکیون سے عموماً منسوب کرتے ہین یعنی بھولاپن تیزی شگفتگی اور ناز و انداز یہ سب صفتین اُسمین شامل تھین اُنکے علاوہ وہ زیادہ مستحکم خصلتین بھی اُسمین تھین جو ایک نہایت محنتی اور بہادر شخص کی رفاقت اور شرکت اور آسایش مین بڑی قابلیت کے ساتھ مدد دیسکتین یہ اس بات کا نتیجہ تھا کہ وہ عرصہ تک لائق بی بی کے متلاشی رہے اور ہر چند کہ وقتاً فوقتاً طرح طرح کی خوبروئین اُنکو مفتون کرتی رہین مگر اور کسی پر نظر نہ ڈالی۔ ممکن تھا کہ ان خوبرویون پر وہ ایک طرفۃ العین کے لیے فریفتہ ہوتے کیونکہ عمر بھر کی سلطنت حاصل کرنے کے پیشتر یہ جذبات بمنزلہ عشق کے سفیرون کے تھے جو اُنکے خیالات کو درہم برہم کیے دیتے تھے۔ ص ۱۲۹

حقیقت مین یہ ایک عمر بھر کی سلطنت تھی جیسا کہ اس سوانح عمری کے سلسلہ مین امید کی جاتی ہے کہ بہت

[1] کیرولین فاکس اُنکے روزنامچون اور چٹھیون کی کتاب صفحہ ۲۳۸ وغیرہ مطبوعہ سمتھ ایلڈر کمپنی سنہ ۱۸۸۲ء۔

اچھی طرح سے بغیر اس نقاب کے اٹھانے کے ظاہر ہو جائینگی جو ایوان کتخدائی دل کے روبرو آویزان ہوتی ہے اور ایسا ہوا بھی ہوگا۔ اور جان لارنس کو معلوم ہوا کہ اس محبت نے انکی زندگی ہی پر تسلط نہین کیا بلکہ اس کا [illegible] اثر دل مین پیدا ہوا۔

اب دیکھنا چاہیے کہ ہیریٹ کیتھرائن ہملٹن کا نسب کیا تھا گو وہ فقرات جو نسب نامہ کے متعلق بیان کیے جاتے ہین تاریخ کے عام پڑھنے والے کو سب سے زیادہ ہیچ خراش اور فضول معلوم ہوتے ہین مگر اس نسب نامہ کا بیان کرنا ضروری اور لابدی معلوم ہوتا ہے۔ اس امر کو نہایت ہی سخت نکتہ چین بھی تسلیم کرینگے کہ خاندان اور نسب کو ترکیب خصائل سے کوئی تعلق نہین ہے۔ اس لیے مین ایسی تفصیلات سے جو سر برنارڈ برک اور انکے مثل دوسرے اشخاص کی تصنیفات مین پائی جاتی ہین قلم انداز کرتا ہون مگر ساتھ ہی اسکے مسٹر مسز جان لارنس کے مورثون اور بزرگون کا اسقدر حال ضرور بیان کرنے کا قصد رکھتا ہون جس سے یہ امر ثابت ہو سکے کہ جس خاندان مین انکے شوہر کو ایسی لائق بی بی دستیاب ہوئی تھی وہ کسطرح کا تھا۔

ہیملٹنون کی پیدائش اس نام کے خاندان ڈیوک ملک اسکاٹلینڈ سے ہے۔ یہ پہلے پہل بعہد ملکہ الیزبتھ ملک آیرلینڈ مین داخل ہوے۔ انمین سے ایک نے اپنے نوسکن ملک مین بادشاہ جیمس کی عمدہ خدمت کی جسکے صلہ مین کونٹی ڈوون مین بڑی بڑی جاگیرین پائین اور وائکونٹ کیلنڈی بوئی اور ڈفرن کا خطاب ملا۔ انکے دوسرے بھائی بھی ملک آیرلینڈ کے بڑے بڑے زمیندار ہو گئے اور انمین سے ایک کی نسل بلافصل سے ہیریٹ ہملٹن پیدا ہوئین۔ بیان ہے کہ انکے دادا جیمس ہملٹن نے جو شیپ ہل واقع کونٹی ڈبلن کے رہنے والے تھے تین مرتبہ شادی کی اور انکے خاندان مین بڑی کثرت اولاد ہوئی۔ سر برنارڈ برک نے تو بیان کیا کہ انکے چھتیس بیٹے اور بیٹیان تھین مگر خاندانی روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ کل ۳۹ لڑکے تھے۔ اس زمانہ کی بعض مروجہ اصولون سے اس روایت کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ خاندان بڑا متعصب پروٹسٹنٹ تھا اور اس سبب سے بعضون نے تو "تھرٹی نین آرٹیکلس" (انتالیس احکام) سے تعداد اولاد کی تعبیر کی ہے اور بعض ہوشیار لوگون نے یہ بات پیدا کی ہے کہ وہ تعداد "فارٹی اسٹرائپس سیو ون" (ایک کم چالیس نشانات تازیانہ) سے مناسبت رکھتی ہے۔ ریچرڈ ہملٹن یعنی ہیریٹ کے باپ کو پہلے پہل کونٹی میتھ مین ڈبلن سے دس میل کے فاصلہ پر ایک معاش ملی۔ اس خوش قسمت زمانہ کی اور بہت سی معاشون کیطرح یہ معاش بھی بہت عمدہ خیال کی گئی کیونکہ اسمین کچھ کرنا دھرنا نہین تھا۔ لیکن جدید رکٹر ایک بڑا مستعد اور ذی حوصلہ تھا۔ جب اسنے دیکھا ہوگا کہ میرے پاس کچھ کام نہین ہے تو اسنے اپنے واسطے کچھ شغل ضرور نکالا ہوگا اور جسطرح انکے آیندہ داماد نے کلکٹری اور مجسٹریٹی دہلی کا عہدہ لیکر پولیس اور مجسٹریٹی دونون کا کام اپنے واسطے پیدا کیا تھا اسیطرح اسنے بھی جسٹس آف دی پیس مقرر ہو کر اپنی

ص ۱۳۱

بیحد کوششون کے عمل مین لانے کا میدان تلاش کرلیا۔

اُس زمانہ مین مزارعین کے مفسد گروہون نے گونجی پتھو مین بڑا ہنگامہ مچار کھا تھا یہ لوگ کارڈز کہلاتے تھے کارڈ ایک آلہ ہے جس سے اُون صاف کیا جاتا ہے اور اُس مین فولاد کے لمبے لمبے دانت ہوتے ہین اور چونکہ جس آلہ سے یہ مفسد لوگ اپنے کشتون کو اذیت پہونچاتے تھے وہ اسی کارڈ کے مشابہ تھا اس جہت سے اُنکا نام کارڈز پڑگیا اُنکے جور وظلم سے ضلع مین بڑا خوف پیدا ہوگیا تھا اور انسداد کے لیے ہر قسم کی کوشش درکار تھی۔ اُنکے بیٹے کا جواب آرچ ڈیکن ہیملٹن کہلاتے ہین بیان ہے کہ۔

میرے والد ہر شب کبھی تو ایک چھوٹی سی جماعت اور کبھی صرف اپنے ایک معتبر ملازم کو جسکا نام اینڈریو راپ تھا اور وہ بمنزلہ داروغہ کے تھا اپنے ساتھ لیکر جایا کرتے تھے اُنکے گھر والے یہ رات کی عزیمتین بہت ناپسند کرتے تھے اور دروازہ کی زنجیر کے بند ہونے اور قفل چڑھنے کے وقت سے صبح تڑکے تک جب اُنکا مالک پلٹ کر آتا تھا نہایت خوف کی حالت مین رہتے تھے اس گرد آوری کی سرگذشتون مین کے وہ اکثر قصے بیان کیا کرتے تھے۔ منجملہ اور قصون کے ایک بالتخصیص مجھکو یاد ہے۔ ایک مرتبہ وہ اپنے معتمد ملازم کے ساتھ ایک مشہور ومعروف مجرم کے سر پر جسکی عرصہ سے تلاش ہو رہی تھی آپہونچے اور اُسکو گرفتار کرلیا۔ اس مجرم کو اُنھون نے اپنے مکان سے بڑے فاصلہ پر ایک ایسی سڑک کے قریب جہان اُسکے بھاگنے کا بہت عمدہ موقع تھا گرفتار کیا تھا۔ میرے باپ اور اُنکا ملازم اینڈریو راپ دونون بڑے موٹے تازے آدمی تھے اور عمدہ گھوڑون پر سوار تھے لیکن اُنکا قیدی لومڑی کا ایسا چالاک تھا اور بروقت واپسی اُسکے فرار ہونے کا انسداد دشوار تھا۔ میرے باپ نے دونوان گھوڑون کو سنبھالا اور راپ جونک کیطرح اُس سے چمٹ گیا لیکن اُسکو دبوچتے وقت چلا اُٹھا کہ "ہم دیکھتے ہین کہ اسکا گھر تک بحفاظت لیجانا ممکن نہوگا" میرے باپ نے جنکو وقت پر ہمیشہ نئی بات سوجھتی تھی جواب دیا کہ "اُسکے پایجامہ کا کمربند کاٹ دو" یہ لباس اُس زمانہ مین علی العموم سب لوگ پہنتے تھے اور ابتک گونجی پتھو کے اکثر دہقان پہنتے ہین۔ قیدی نے یہ دیکھکر اب اُسکی کچھ چالاکی چل نہ سکیگی اور دوڑ دھوپ کام نہ آئیگی اطاعت قبول کرلی اور قبل طلوع آفتاب بحفاظت جیلخانہ مین داخل ہوگیا

کاشکے آج کل کے زمانہ مین ریچرڈ ہیملٹن کے ایسے دو چار سو آدمی بیرونی اضلاع آئرلینڈ مین ہوتے اِس قسم کی ایک شہر پناہ کتنے جابرون کی سدباب ہوتی کتنے لوگ فوراً سزا پاجاتے اور کیتنی جابرانہ تدبیرین بیسود ہوجاتین اس قسم کے ایک آدمی کے پڑوس رہنے سے معلوم نہین کسقدر خوف اور ہیبت اُن کمبخت لوگون کے درمیان پہیلجاتی جنکی سب سے بڑھکر بہادری یہ ہے کہ سیاہ چہرے کے ساتھ اپنے غیر محفوظ شکار کی تاک مین اک روزن دیوار کے پیچھے جمع ہوکر بیٹھین یا اُن لوگون کے بیزبان مویشیون کو لولا لنگڑا کر ڈالین جو اپنے فرائض کے ادا کرنے مین ہمت اور دیانت داری سے کام لین ۱۸۱۰ء مین اِس محافظ امن خلائق نے کیتھرائن ہیننگ کے ساتھ شادی کی یہ لڑکی بڑی ہنر مند اور نیک سیرت تھی۔ اسکے چند برس بعد جب کثرت[۱] کا زمانہ آیا تو گونجی ڈونیگال مین کلڈاف اور کلنچا

ص ۱۴۱

۱؎ کثرت کے زمانہ سے وہ زمانہ مراد ہے جب ایک پادری دو یا دو سے زیادہ معاشین ایک وقت حاصل کرسکتا تھا۔ ز۔ م

کی دو معاشین انکوا ور ملین اور وہ اپنی زرخیز اور آباد میتھہ کی کونٹی سے جو ڈبلن سے دس میل کے فاصلہ پر تھی دور دراز اور غیر آباد ساحل السٹر کو گئے کہتے ہین کہ جب اس نوجوان بی بی کو پہلے پہل اپنا نیا گھر نظر آیا تو اُسکا دل بھر آیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ لیکن یہ صرف ابتدائی کیفیتین تھین بعد کو وہان اُسکے بہت دوست طلبا اور بہتیرے دوست پیدا ہو گئے۔ اور ویرانی اور تنہائی سے ابتدا مین جو وحشت ہونے لگی تھی وہ دور ہو گئی۔ تھوڑے ہی زمانہ مین وہ ڈونیگال کے ملک سے مانوس اور مربوط ہو گئی اور وہان کے لوگ بھی اُس سے الفت کرنے لگے۔ ایسی نفیس اور لطیف آب و ہوا مین جہان خوش سواد اور پر فضا ساحل واقع تھا ہیرییٹ ہیملٹن کے ابتدائی ایام بسر ہوے اُسکی ایک بہن کی شادی ڈاکٹر ایوٹری کینیڈی کے ساتھ ہوئی تھی جو اس خاندان کے ایک موروثی دوست تھے ان کی دلچسپ یادداشتین جو خود انکے اور لارنسون کی طالب علمی کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہین مین اوپر محول کر چکا ہون اور اُسکی اس خاموش زندگی کے خاص واقعات یہ ہین کہ اب وہ کبھی کبھی اپنی بہن کے گھر ڈبلن مین جایا کرتی تھی اور بعض اوقات اُسکے دونون بھائی جب اسکول اور کالج مین تعطیل ہوتی تھی تو آیا کرتے تھے۔ وہ لکھتی ہے کہ

جس سادے طریقہ سے مین رہتی تھی اُسطرح بہت کم لڑکیان رہتی ہونگی لیکن مین بہت خوش تھی کام کاج مین دل بہلاتی تھی اور قوی و تندرست تھی میری ماں بہت ناتوان تھین اور مجھکو اپنے والدین کی نگرانی کے متعلق بہت کچھ کام کرنا پڑتا تھا باپ بھی اب نحیف ہونے لگے تھے مین ماں کے ساتھ بہت کتابین پڑھا کرتی تھی اور اگرچہ آج کل کی لڑکیون کے نزدیک وہ زندگی کاہلانہ خیال کیجاتی لیکن بہرطور مجھکو ویسا نہین معلوم ہوا۔ ہمارے عیش و تفریح کی باتین معدودے چند اور سادہ طور کی تھین لیکن جو کچھ ہون ہم اُنسے بخوبی حظ حاصل کرتے تھے اور گھر والے حقیقت مین نہایت خوشی سے زندگی بسر کرتے تھے۔ والدہ کی زندگی بڑے ذوق کی تھی کیونکہ وہ تمام کامون مین والد کی مدد کرتی تھین مجھکو خوب یاد ہے کہ مین والدہ کے ساتھ غربا کے درمیان جایا کرتی تھی ہمارے جانے سے وہ لوگ بہت خوش ہوتے تھے اور اُنسے محبت کرتے تھے۔ مین خیال کرتی ہون کہ بہ نسبت اور پادریون کے جو عموماً آیرلینڈ مین تھے والد زیادہ کشادہ دل تھے کیونکہ انھون نے قومی تعلیم کی تجویز کو بہت خوشی سے قبول کیا اور کونٹی کے رومن کیتھولک پادری سے ہمیشہ اُنسے بہت بنتی رہی۔ میری والدہ رومن کیتھولک اور خاص ہمارے فرقہ کے لوگون مین بھی جایا کرتی تھین اور پادری لوگون نے کبھی کوئی عذر نہین کیا۔

الغرض ہیرییٹ ہیملٹن کی ابتدائی عمر کا حصہ اس اطمینان کے ساتھ بسر ہو رہا تھا تا آنکہ اُن تک جان لارنس کی رسائی ہوئی زندہ دلی صاف باطنی تو اُنکے مزاج مین موجود ہی تھی مگر آنکی قوت جسمانی بھی اعلیٰ درجہ کی تھی معلومات ہندوستان کا ذخیرہ جس سے قزاقان میتھہ کے شکاری یعنی رچرڈ ہیملٹن کو بھی کچھ کم ہمدردی نہین تھی اُنکے پاس بہت بھاری موجود تھا۔ دو مہینے تک سلام و پیام رہا اور ۲۶۔ اگست ۱۸۴۱ء کو رسم شادی عمل مین آئی۔ ایک چھوٹے سے پیرش مین یہ بڑی بھاری تقریب تھی اور امیر غریب اعلیٰ ادنیٰ کیتھولک اور پروٹیسٹنٹ دور و نزدیک سے دُلھن اور

اُسکے خاندان کی عزت افزائی کو شریک ہوے۔

اگر غور کرکے دیکھا جاے تو شادی ایسی شے نہین ہے جسمین سواے خوشی کے کسیطرح کا غم نہو۔ لڑکی والون کے نزدیک تو رسم شادی بمنزلہ اُسکے ہوتی ہے جیسے کسیکے گھر مین غمی ہو جاے اگر نئے رشتے قائم ہوتے ہین تو پرانے رشتے ٹوٹ جاتے ہین اور اگر دو آدمیون کے لیے آیندہ خوشی کا زمانہ آتا ہے تو کئی آدمیون کی گذشتہ خوشی مین فرق آتا ہے یہ ضرب المثل جو جاری ہے کہ دُلھن کے ماں باپ بیٹی سے نہین محروم ہوتے بلکہ انکو ایک بیٹا مل جاتا ہے بہت کم صحیح ہے اگر شادی کسی ہندوستانی افسر کے ساتھ ہوئی ہو تو اور بھی صحیح نہین ہے۔ ان صورتون مین لڑکی ماں باپ کے ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور چونکہ لڑکی کا آیندہ مکان ایک بڑے دور دراز مقام مین معین ہوتا ہے لہذا یہ کسی طرح نہین کہا جا سکتا کہ لڑکی کے ماں باپ کو ایک بیٹا مل جاتا ہے پس اس قسم کی شادی مین ماں باپ کی سچی محبت کا سخت امتحان ہوتا ہے۔ لیکن مس ہملٹن کے ماں باپ اس آزمائش مین ثابت قدم رہے اور جہان تک اُنکے امکان مین تھا اپنی بیٹی کی خوشی رکھنے مین ذرا بھی دریغ نہین کیا شادی کے روز آیرلینڈ کی آب و ہوا کے اعتبار سے مطلع صاف تھا اور جان لارنس اور انکی بی بی اُس روز کے عروج وزوال پر اکثر آپسمین ہنسا کرتے تھے کہ پہلے تو چار اسپہ گاڑی پر سوار ہوے لوگ خوشی کے نعرے مارتے اور دعائین دیتے ہمراہ چلے آتے تھے۔ دوسرے روز چار اسپہ گاڑی کے بدلے جوڑی ہی رہگئی اور پھر تیسرے دن ایک ہوا خوری کی گاڑی اور ایک گھوڑا رہگیا

اس پیوند سے عمر بھر کی بے مثل خوشی کا جو رشتہ قائم ہوا تھا اُسکا ثبوت اس تمام سوانح عمری سے صراحتاً خواہ معنًا ملتا رہیگا۔ مین اس مقام پر صرف دو شہادتین پیش کرتا ہون وہ دونون خود جان لارنس کی ہین ایک تو دیدہ و دانستہ سوچ سمجھکر اور دوسری بے سمجھے بوجھے بلکہ قریب قریب نا واقفانہ طور پر بیان ہوئی ہے۔ جان لارنس اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی سوانح عمری کے اُس ٹکڑے مین جسکو مین کئی جگہ محول کر چکا ہون اور جو شاید زمانۂ اسیری کے اختتام پر شادی کے تیس برس بعد لکھی گئی ہوگی تحریر کرتے ہین کہ "ماہ اگست ۱۸۴۱ء مین مین نے اپنی زندگی کا بہت بڑا اور بڑی خوشی کا کام کیا یعنی اپنی شادی کی مجھکو میرے دل کی بی بی ملی"۔

دوسری شہادت شاید اس سے بھی زیادہ مفید مطلب ہے کیونکہ جیسا مین بیان کر چکا ہون اُسکا اظہار بھی بلا ارادہ ہوا اور جو صفائی اور زور اُس سے ظاہر ہوتا ہے وہ جان لارنس کے اصل خواص کو بتاتا ہے — ایک روز جان لارنس شام کے وقت اپنے سوتھ گیٹ والے مکان کے دیوانخانہ مین بیٹھے ہوے تھے اُنکی ص ۱۴۱
بی بی اُنکی بہن لیٹیشیا اور خاندان کے اور لوگ بھی موجود تھے اور سب کتابین وغیرہ پڑھ رہے تھے۔ جان لارنس بڑی توجہ سے اپنی کتاب کے پڑھنے مین مشغول تھے ایک مرتبہ نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُنکی بی بی وہان نہین اپنی بیٹی سے خطاب کرکے اُنھون نے کہا کہ "تمھاری اماں کہان گئین" لڑکی نے جواب دیا کہ "کوٹھے پر ہین"

وہ پھر کتاب کو پڑھنے لگے اور پانچ منٹ کے بعد اپنی بہن سے پھر وہی سوال کیا اور وہی جواب پایا تیسری مرتبہ پھر وہ اپنی کتاب پڑھنے لگے اور تھوڑی دیر کے بعد پھر وہی سوال کیا۔ آنکی بہن لٹیشیا سے اب رہا نگیا تو اُنھون نے کہا کہ اُگیون جان مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ تم پانچ منٹ بھی اپنی بی بی بغیر نہین رہسکتے ہو" اُنھون نے جواب دیا کہ "اسیلئے تو مین نے اُنکے ساتھہ شادی کی ہے"۔

ہنی مون (شادی کا پہلا مہینہ) کے ایام برّاعظم یوروپ کی سیر مین بسر ہوے۔ اس سیاحت مین جو ستمبر ۱۸۴۱ء سے شروع اور ماہ مارچ سنہ الیہ مین ختم ہوئی جان لارنس اور آنکی بی بی نے بلجیم فرانس سوئزرلینڈ اور اٹلی کی سیر کی دولھن کی سالگرہ (۴ نومبر کو) فلارنس مین ہوئی اور میان بی بی قریب اختتام ماہ مذکور روم مین پہونچے صبح کا وقت ہر روز کیفیتون کی سیر مین جو طرح طرح کی تھین صرف ہوتا تھا شام کو زبان اٹالین کی کتابون کا مطالعہ ہوتا تھا۔ ہندوستان کی آب و ہوا کا جو خراب اثر جان لارنس پر پڑا تھا ابھی وہ بخوبی رفع ہونے نہین پایا تھا اس سبب سے یہان کی آب و ہوا بھی ان پر بہت جلد اپنا اثر کر گئی اور جو اندیشہ پہلے سے تھا اُسکے مطابق تندرستی مین فرق آنے لگا۔ جان لارنس نے اپنے دوست کیوسن صاحب کو ایک چٹھی لکھی تھی جسمین تحریر کیا تھا کہ "روم ایک ایسا مقام تھا جہان دیکھنے اور سُننے مین ہمکو بہت کچھ حظ حاصل ہو سکتا تھا مگر افسوس ہے کہ کچھ بھی نہونے پایا" اس سیاحت مین مسٹر اور مسٹرس ہیبر بھی کچھ دور تک اُنکے ساتھ گئے تھے۔ اور لیٹیشیا نے اپنے کسی دوست کو ایک چٹھی لکھا ہے کہ "ہنی مون کے ایام ختم ہوگئے اور مین نے کسی ابرو پر شکن نہین پائی۔ مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ میرا بھائی اپنی بی بی سے محبت کر سکتا ہے اور اسکی بہن کو بھی کچھ کم الفت نہین ہے"۔

ہماری تباہ حال فوج کابل کے خلاف افغانون کے فساد کرنے جان لارنس کے بھائی کے گرفتار ہونے بلکہ غالباً اُنکے مارے جانے کی خوفناک خبرین جان لارنس کو شہر نیپلس مین پہونچین۔ جنسے اُنکے ابرو پر شکن پڑنے کے علاوہ اُنکی کیفیت کچھ اور بھی دگرگون ہوئی ہوگی۔ اور جان لارنس نے ایک چٹھی مین جو بڑی عجلت کے ساتھ اپنی بھاوج یعنی ہنری کی زوجہ کو لکھا تھا مندرجہ ذیل حالات درج کیے ہین۔ اس چٹھی کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ اسمین قاعدہ صرف و نحو کی غلطیان نہایت فاش پائی جاتی ہین۔ لیکن مثل اُس مشہور چٹھی کے جسکو جنگ بلنہیم کے بعد ڈیوک آف مارلبرا نے اپنی بی بی کو لکھا تھا اور جسمین املا اور انشا کی غلطیان حد سے زیادہ تھین اس امر سے انتشار کی علامتون کے ظاہر ہونے کے سوا اسکی تاریخی دلچسپی مین بھی اضافہ ہوتا ہے۔ یہ پہلی چٹھی ہے جسمین اُنھون نے افغانستان کی نسبت اپنی رائے ظاہر کی اور جب وہ اُس فوج کے جوش کی پیروی کر رہے تھے جو اس زمانہ کے چند ہفتہ کے بعد انتقام لینے کے لیے روانہ انگلستان ہوئی یا جب بحیثیت اصل فرمانروا سے پنجاب کے وہانکی نہایت دشوار اور شاید غیر مستحق مگر اپنی نگرانی کی حالت مین بیشک بخوبی محفوظ رہنے والی سرحد کی حفاظت کے ذمہ دار تھے یا جب بحیثیت گورنر جنرل

وہ اس بات کی ہر ایک کوشش کر رہے تھے کہ افغانستان کے اندرونی انتظامات مین دست اندازی نکرین یا جب
اپنے اس خیال کے مطابق جو مرتے دم تک قائم رہا اس حکمت عملی کی مخالفت کر رہے تھے جسکو (عام اس سے
کہ وہ برسر حق یا غلطی پر ہون) وہ خلاف مصلحت ملک اور غیر منصفانہ تصور کر کے سمجھتے تھے کہ آئندہ یقیناً یہی پیچیدگیان
پڑینگی جو بیس برس پیشتر اٹھوان نے نپلیس مین خیال کی تھین اور جسکو وہ ہماری کل سلطنت ہند کی حفاظت کے خلاف
جانتے تھے المختصر ان تمام حالتون مین انکی وہ راے کبھی نہین بدلی جو انھون نے پیشتر قائم کی تھی۔ پس یہ چٹھی نہایت
ذہن اور تاریخی مقصد کے اعتبار سے بھی دلچسپ ہے اور مین اسکو اسکی ہیئت اصلی سے نقل کرتا ہون صرف
ونحو یا نشانات وقف ووصل کی غلطیون مین کسی مقام پر مین اصلاح نہین دونگا۔ اسکا مفہوم ہی میرے مطلب کے لیے کافی ہے

مقام نپلیس مورخہ ۲۳ مارچ ۱۸۴۲ع

میری پیاری ہونوریا۔ ایکی ڈاک کے ذریعہ سے سر ولیم (میگناٹن) کی وفات بیچارے جارج کی قید یا غالباً
اسکی بھی وفات اور کل فوج کابل کی تباہی اور بربادی کی ایسی خوفناک خبرین میرے پاس پہونچی ہین کہ مجھسے کچھ لکھتے بن
نہین پڑتا ہے واقعی بڑے خوف کی بات ہے ایسی خبر کبھی اور میرے نزدیک تو فی الواقع کبھی ہندوستان سے
نہین آئی کاغذات سے معلوم ہوتا ہے کہ جارج اور میکنزی دونون مین سے کسی کی جان نہین بچی مین خیال کرتا ہون کہ چونکہ
گرفتار ہونے کے ساتھ ہی دشمنون نے انکو ہلاک نہین کیا تو عجب نہین ہے کہ اپنے قیدیون کے چھڑانے کے لیے انکو بچا
رکھا ہے۔ گو انسان کی امید مرتے دم تک نہین جاتی لیکن ہم نہایت ہی خراب نتیجہ کا یقین کرتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ
بد انتظامی انتہا سے زیادہ ہوتی سامان رسد ایسی طرف نکل جانے دیا گیا جدھر سے اسکا راستہ بند ہو گیا تھا فوج متفرق ہو گئی
درمیان مین دریا کا حائل ہونا اسپر کسی پل کا موجود نہونا اور بالآخر بیسود حملون مین فوج کی ہمتون کا پست اور زائل ہونا اور
اسکے بدلے حملہ نکیا جانا ان سب باتون سے ثابت ہے کہ انتظام بالکل نہین تھا۔ مین یقین کرتا ہون کہ یہ افواہ صحیح نہوگی کہ مورچہ
کے خالی کرنے کے بعد حملہ ہوا اور تباہی آئی میرے نزدیک یہ زیادہ مناسب تھا کہ لوگ کھلے میدان مین ہو کر غزنین کیطرف پلٹ
جاتے۔ تم خیال کر سکتی ہو کہ ہم لوگون کو مزید خبرون کے آنے کا کسقدر اضطراب ہوگا۔ اس ہنگامہ کے قبل عام خیال یہ تھا کہ
ص ۱۴۶ افغانستان مین جسقدر جلد ہم پہونچ جاتے اسیقدر بہتر ہے۔ اور لارڈ ولنبرا سنتے ہین کہ یہی قصد کر کے گئے تھے۔ اب مین یہ خیال
نہین کرتا کہ ہم لوگ بغیر اپنی بدنامی کا داغ مٹاتے ہوے اس ملک سے واپس آسکتے ہین گو وہ داغ کیسا ہی بھاری ہو میرا قصد ہے
کہ اگر مطلع صاف رہا تو ۸ تاریخ بذریعہ جہاز مارسیلیز کو روانہ ہون اور وہان سے شہر پیرس مین اگر دو دن تک قیام کرون بعد اسکے
انگلستان چلا آون۔ مجھکو بڑا اضطراب ہے کہ کسیطرح جلد انگلستان پہونچ جاون اور اگر بیچارہ جارج درحقیقت دنیا سے اٹھگیا ہو تو
جارج اور اسکے بچون کی خبر گیری کرون۔ دو دن کا عرصہ ہوا مین نے مسٹر لیس سے سنا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت اس خوفناک
خبر کا حال جارج سے نہین کہا گیا تھا کہ اگر جارج مرے تو تم اسکے وصی ہوگے ..... تم جو کچھ کرو مجھکو لکھ بھیجنا کیونکہ ہنری کو ان باتون کا

بہت کم وقت سے لگا اگر تمسے ممکن ہو تو ہنری کو افغانستان سے علیحدہ رکھنا۔ کاشکے مین ہندوستان مین چلا گیا ہوتا میرا سب دل وہین لگا ہوا ہے اٹلی کی سیر کرتے کرتے مین تھک گیا۔ لیتیشیا اور شرہنری خشکی کے راستہ سے واپس جائینگے اور غالباً ماہ جون کے قبل انگلستان مین نہ پہونچ سکینگے۔ سنتے ہین کہ گیارہ ہزار فوج ہندوستان کو جانے والی ہے گو میری سمجھ مین نہین آتا کہ چین کے سوا اس قدر فوج کی کیا ضرورت ہے۔ مین نہین سمجھتا کہ اس مہم کا خاتمہ ہو گیا مجھکو تو وہ ختم ہوتی نہین معلوم ہوتی۔ یہ چٹھی براہ راست کانسل کی ڈاک کے ساتھ نیپلس کو جاتی ہے اس راستہ سے مین نے دو تین چٹھیان بھیجی ہین۔ اگر جارج کے بارے مین کچھ حال سُننا تو خیال رکھنا کہ مجھکو اسکی فوراً اطلاع ہو۔ میری زیست ابتک اسی امید پر ہو رہی ہے کہ انکی زندگی وفا کریگی۔ رقیمہ محبت جان۔

اُسی روز اور اُسی چٹھی کے دوسری طرف انکی بہن لیٹیشیا نے اُسیطرح کی عبارت لکھی لیکن اس سے زیادہ اضطراب و رنج مترشح ہوتا ہے۔

"ہندوستان کی تباہیان آخر کو ہمارے خاندان پر پڑنے ہی لگین اور سب کے پہلے وہ شخص ہدف ہوا جو سب مین اچھا اور سب سے زیادہ بے لوث تھا۔ یہ تباہی شروع تو ہو گئی مگر دیکھیے کب اور کہان ختم ہوتی ہے مین ہر صبح کو اپنے ہر وقت پاس رہنے والے ہادی اور ضامن سے دعا کرنے کے بعد اٹھتی ہون لیکن دن کو میرا یہ ضعیف دل ڈوبنے لگتا ہے اور یاس چارون طرف سے مجکو گھیر لیتی ہے"۔ پھر اس خوف سے کہ مبادا آیندہ اُنکے بھائی ہنری کی باری نہ آئے انھون نے سخت قلق کے ساتھ ہنری کیطرف خیال کیا ہے اور انکو لکھا ہے کہ مجھکو یقین ہے کہ کیا آپ انگلستان مین آکر نوکری کر لیجیے گا اور میرے اور میرے شوہر کے پاس جو بود گی ہے اُسمین مین آپ کو شریک کر لونگی"۔ پس میرے پیارے یہان ہنٹ آؤ ویرنکرو۔ اما جان ہارے معلوم نہین انکی کیا کیفیت ہو۔ مین خوب جانتی ہون کہ اُن پر کیا گذر رہی ہوگی۔ اور اُس غریب جھاوج پر تو غم کا پہاڑ ہی پھٹ پڑا ہے اُسکے بارے مین کیا لکھون"۔

الغرض ہنی مُون کے ایام (جسطرح اس غم کے سال مین اور بہت سے لوگون کو گذرے تھے) سخت بیچینی اور امید و بیم کی عجب افسوسناک حالتون مین (کیونکہ وہ امیدین عرصہ تک معرض تعویق مین رہین) تمام اہالیان خاندان لارنس کو گذرے جان لارنس اپنی میم صاحبہ سمیت فی الفور اس غرض سے روانہ لندن ہوے کہ خراب ترین اندیشون کے صحیح ثابت ہونے کی حالت مین بیوہ اور اُسکے اطفال کی غور و پرداخت کرین لیکن اس موقع پر وہ ایسے دیرپا اور خطرناک مرض مین گرفتار ہو گئے جس سے اُنکے ڈاکٹرون نے ظاہر کیا کہ اب پھر ہندوستان جانے کا خیال آپ یک قلم اپنے دل سے دور کر دیجیے۔ یہ بڑی بیڈھب بات تھی کیونکہ انکی رخصت قریب اختتام تھی اور ضرور تھا کہ اس بارے مین فوراً کوئی فیصلہ کیا جاتا۔ چونکہ ہندوستان کے کام مین انکا نہایت دل لگا تھا اس سبب سے غالباً انکو یہ کہنے مین کچھ بھی تامل نہوا ہوگا کہ چاہے جو کچھ ہو مگر مین نے قصد مصمم کر لیا ہے کہ ضرور ہندوستان جاؤنگا۔ چنانچہ انھون نے یہی فقرہ لکھا تھا کہ "اگر مین ہندوستان مین جا کر زندہ نہین رہ سکتا ہون تو ص ۱۴۱

مجھکو لازم ہے کہ وہان جاکر مرجاؤن "۔

جب کچھ افاقہ ہوا تو وہ تبدیل آب وہوا کے لیے آیرلینڈ گئے اپنی سسرال والون سے رخصت ہوے ستمبر کا مہینہ اپنی ضعیف مان کے ساتھ اُنھون نے کلفٹن مین بسر کیا اسوقت اُنکے نو لڑکے اور دس پوتے اور پوتیان نواسے اور نواسیان اُنکے گرد جمع تھین اور جنکو دیکھ دیکھ کر وہ خوش ہوتی تھین اور یکم اکتوبر کو وہ بذریعۂ ڈاک خشکی سفر ہندوستان کرنے کی غرض سے سوتھ ایمپٹن سے روانہ ہوے۔ مان اور بیٹے کی یہ آخری ملاقات تھی جسکا شاید دونون کو خیال ہوا ہو لیکن اس خیال سے کہ اب وہ اکیلے ہندوستان کو نہین جاتے ہین مان کا رنج کسیقدر کم ہوگیا جب جان لارنس سنہ ۱۸۳۹ء مین اٹاوہ مین تھے تو مان نے ایک چٹھی مین اُنکو لکھا تھا کہ " مین قبر مین پاؤن لٹکائے بیٹھی ہون اگر میری زندگی مین تیرا بیاہ ہوگیا تو میرے دل کی یہ بھی حسرت نکل جائیگی "۔ اور اُنکی شادی کے ایک دن پیشتر (۲۵-اگست سنہ ۱۸۴۱ء) اپنے بیٹے ہنری کے نام کی ایک چٹھی مین اُنھون نے اپنے یہ خیالات ظاہر کیے تھے " مجھکو اس بات کے معلوم ہونے سے کہ اگر خدا کا فضل ہوا تو جان کی شادی اُس کے عزیزون مین سے ایک ایمان دار آیرش لڑکی کے ساتھ ہوگا جسکو وہ سب بخوبی جانتے ہین۔ مجھکو یقین ہے کہ ہارئیٹ نے اُسکے بارے مین جو حالات لکھے ہین وہ بہترین ثبوت ہین۔ مین چاہتی تھی کہ خود اپنے تجربہ کے مطابق اُسکا کچھ حال بیان کرتی مگر اتنا میرے لیے کافی ہے کہ جان اُس سے خوش ہے "۔ اس ضروری امر کی نسبت اُنکو ذاتی تجربہ حاصل کرنے کا موقع آیا اور ہاتھ سے چلا گیا اور اُنکو اس بات کا یقین آگیا کہ میرے فرزند کو جیسا شادمان ہونا چاہیے تھا ویسا خوش ہی نہین ہے بلکہ مسرور ہونے کے بہترین وجوہ بھی اُسکو پاتے جاتے ہین۔ ص ۱۴۱

اور جان لارنس اسطور پر دوسری مرتبہ انگلستان سے ہندوستان کو روانہ ہوے کہ نہ اُنکی کسی نے خبر لی اور نہ اُنکو کوئی جانتا تھا اور جو صفتین اُنمین موجود تھین اُنسے کسیطرح کا اعتراف نہین ہوا تھا۔ اُنکے قریب ترین اعزا اور اقارب بھی ابتک یہ خیال نہین کرتے تھے کہ وہ آیندہ نام پیدا کرینگے اور خود جان لارنس کو بھی اس بات کی کچھ کم تشویش نہ تھی (جیساکہ نتیجہ سے بدلائل ثابت ہوا) کہ دیکھیے اب ہندوستان مین جاکر کیا کام بنتا ہے۔ اُسکے بعد بیس سال کے گذرنے پر وہ اس حیثیت سے انگلستان کو واپس آئے کہ تمام معصرون کی نگاہین اُنھین پر تھین۔ ہندوستان و انگلستان مین گھر گھر ہر شخص کی زبان پر اُنھین کا نام جاری تھا اور وہ سب لوگ جنکی ہمت سے اُنھون نے اسقدر عروج حاصل کیا تھا اور جنکے بہترین اوصاف اُس عمدگی کے ساتھ اُنمین شامل تھے تمام اطراف و جوانب سے جوق جوق اُنکے ملنے کو چلے آتے تھے اور اس بات کی تمنا رکھتے تھے کہ عظیم الشان فرمانرواے پنجاب اور اُس شخص کے عظیم الشان چہرہ کو (یہ چہرہ اب ہر شخص کو مانوس و مربوط ہوگیا تھا) ایک نظر دیکھ لین جسنے ہماری سلطنت ہندوستان کی حفاظت مین وہ کام کیا تھا جو کسی تنہا آدمی سے ممکن نہین تھا۔

ص ۱۴۹

باب ششم

افغانستان کی پہلی لڑائی ۱۸۳۹ء لغایت ۱۸۴۲ء

اِس تین سال کی مدت مین جب جان لارنس ہندوستان سے واپس جاکر انگلستان مین مقیم رہے تو انکی عدم موجودگی مین انگریزون کی تاریخ ہندوستان بلکہ قریب قریب تمام سلسلہ تاریخ انگلشیہ کا ایک نہایت تاریک اور ذلت آمیز حصہ درجۂ تکمیل کو پہونچا۔

جنگ افغانستان کی داستان ایک ستر مرتبہ کی کہی ہوئی کہانی ہے اور امید ہے کہ اُس سے جو سبق حاصل ہوا ہے وہ تختۂ قلوب قوم پر بطور موعظہ قلم پُرکار فولادی سے کالنقش فی الحجر ہو جائے۔ اُسکے منصوبہ اور کارروائی سے بیشک جان لارنس کو کوئی واسطہ نہ تھا۔ اسواسطے بادی النظر مین معلوم ہوگا کہ اُنکی سوانح عمری کے میدان سے جو یون ہی بعید وسیع ہے اُسکو تعلق نہین ہے۔ لیکن گو اُنھون نے جنگ افغانستان پر اپنا اثر کچھ نہین پیدا کیا لیکن اُسکا اثر جان لارنس پر البتہ بہت بھاری پڑا۔ بعد کو اُنکی حکومت کے زمانہ مین خواہ بحیثیت چیف کمشنر پنجاب خواہ بحیثیت گورنر جنرل ہند ہمیشہ اُسکی طرف اُنکا خیال اسقدر رجوع رہا۔ ۳۵ برس کے عرصہ مین یکے بعد دیگرے جو آٹھ گورنر جنرل مقرر ہوے اُن سب کی بیرونی حکمت عملی مین اُسکا غلبہ اسقدر رہا کہ عام طور پر اُن وجوہ عام اور تدابیر متواترہ کا بیان کرنا جن سے اس سانحہ کا وقوع ہوا لازم معلوم ہوتا ہے تاکہ خود جان لارنس اور اُنکی کارروائیون اور اُنکے زمانہ کا حال صحیح صحیح لوگون کو معلوم ہو جائے۔ یہ داستان ہوش ربا اور بے لطف بھی ہے۔ ہوش ربا اس جہت سے کہ ایسا خوفناک اور پورا سانحہ گذرا اور بے لطف اس اعتبار سے کہ ابتدا سے انتہا تک ایک تدبیر بھی ایسی نہین ہوئی جسپر حماقت یا حماقت سے بھی بڑھی ہوئی کسی چیز کا ایسا داغ نہ لگا ہو جو حک نہین ہوسکتا۔ یہ ایسی مہلک حماقت تھی جسکا بیان یونان کے سب سے بڑے مرثیہ گو کے سوا اور کسی سے ممکن نہین ہے اس دیوانگی نے اُن لوگون کی تدبیرون کو بالکل ساقط الاثر کردیا جنکی ہلاکت خدا کو منظور تھی اور اس سبب سے خدا نے پہلے اُنکے حواس ہی معطل کر دیے۔ اس طول طویل اور غمناک ناٹک کے ابتدائی کرتب سے لارڈ آکلینڈ کی کارگزاری ہندوستان کا آغاز ہوا اور آخری امر پر اُسکا خاتمہ ہوگیا۔ ص ۱۵۰

اس صورت معاملات کے پیدا ہونے کا اصلی سبب یہ تھا کہ انگلش مدبرون نے روس کے عاجلانہ اقدام کے لحاظ سے اپنے نزدیک نہایت سوچ سمجھ کر اور بڑی دستیازی سے یہ حکمت عملی اختیار کی تھی لیکن بالعوض اسکے کہ اُس سے کوئی کام نکلتا اُسوقت اُنکے ہوش و حواس بلکہ قوت تمیز نیک و بد بھی سلب ہوگئی۔ اب دیکھنا چاہیے کہ روسیون کا وہ اقدام کس طرح کا تھا اور کس درجہ تک اُسکی ترقی تھی۔ جن لوگون نے اندیشہ کے لحاظ سے کل معاملات

کو دیکھا ہے اُنمین سے کوئی شخص منکر نہو گا کہ روسی بہت جلد بڑھ رہے تھے اور حقیقت مین ہوشیار ہو جانے کا موقع تھا۔ یوروپ کی جانب تخمیناً پچاس برس کے اندر فنلینڈ کا ملک فتح کر لیا گیا تھا سلطنت روم بالکل تہ و بالا کر دی گئی تھی اور اُسکے بعض عمدہ ترین صوبے چھن گئے تھے۔ ملک پولینڈ کی تقسیم اُس ناانصافی کے ساتھ تجویز کی اور تجویز کرنے کے بعد عمل مین لائی گئی کہ حال کے زمانہ مین کبھی اسطرح کی ناانصافی نہوئی ہوگی اور اُسمین روسیون کو مال غنیمت کا حصہ شیر کے برابر (یعنی سب سے بڑا) ملا۔ بجانب ایشیا روس سیبیریا کے جنوب طرف اُن تمام وسیع علاقون تک بڑھ آیا تھا جہان کرغیز فرقہ کے لوگ پھرا کرتے ہین۔ رفتہ رفتہ اُسنے دریاے جیکزارٹیز (سیحون) پر اپنے قلعے قائم کر لیے اور دریاے آکسس (جیحون) کی جانب تاک لگائے تھا اور بلکہ خیوا بخارا اور قوقند کی تینون خود مختار ریاستون کو بھی دھمکی دے رہا تھا۔ اس سے بھی زیادہ خوفناک امر یہ تھا کہ اُسنے ایران کے شمالی صوبے فتح کر لیے تھے اور اُس سلطنت کو صرف اپنا کٹھ پتلا بنا رکھا تھا۔ برٹش اور ایران دربار سے متواتر ایلچی آئے گئے وظیفہ مقرر ہوا وعدے وعید عمل مین آئے (یہان بیان کرنا چاہیے کہ وقت پر ان وعدون سے ایک عجیب مخالفانہ طور پر علیحدگی اختیار کی گئی) مگر ایران اور انگلستان مین دوستی نہونے پائی اور اسواسطے نیم آزاد صوبۂ ہرات پر جو سابق کیطرح ابتک مشرقی حصے کی کنجی ہے ایرانیون کے بڑھنے کو انگلش مدبر بوجوہ معقول بمنزلۂ روسیون کے اُس ملک کی طرف بڑھنے کے خیال کرسکتے تھے جو ابتک اُنکے اور دریاے سندھ کے مابین حائل ہے اب یہ ایک بڑا بھاری واقعہ یا سلسلۂ واقعات اور ایک بڑا خطرہ یا سلسلۂ خطرات تھا جسکی نسبت انگلش مدبرون کے لیے بڑی کوشش و فکر درکار تھی۔ ایران اور ہندوستان کے درمیان جیسا مین نے بیان کیا صرف ایک ملک تھا لیکن اُسکی کیفیت اور اُسکے باشندون کی حالت نے اُسکو کچھ اسطور کا بنا رکھا تھا کہ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ اگر معقول انتظام کیا جائے تو روسیون کی مزید پیشقدمی کے لیے وہ بہت عمدہ اور کامل روک ہوگا۔ یہ ملک بنجر کوہستانی اور دشوار گزار تھا اور ملک کے باشندے ایسے وحشی مفلس اور بےتمیز تھے کہ سواے وہان کے اور کہین نہین پائے جاتے ہین۔ یہ لوگ بیشمار فرقون مین منقسم تھے جن مین سے ہر شخص خوفناک طریقہ کی آزادی اور اپنی مرضی کے مطابق اپنے ہمسایون کے گلے کاٹنے کا حق چاہتا تھا لیکن جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے وہ وقتاً فوقتاً نیم مذہبی اور نیم فوجی نامور پیشواؤن کے ذریعہ سے جنکو مسلمان لوگ اس اپنے ظاہری زوال کے زمانہ مین بھی ظاہر اہر وقت سامنے پیش کر سکتے ہین کچھ دنون کے لیے سازش کر کے بےترتیبی کے ساتھ ایک قسم کے اتفاق کا سلسلہ قائم کر سکتے تھے۔ اس قسم کے اتفاق کا جو عاقل شخص بانی تھا اُسکے ساتھ یہ اتفاق بھی جاتا رہا اور اب دو ہی تدبیرین باقی رہگئی تھین جنکے ذریعہ سے مختلف لوگون کے درمیان ملکی اتفاق قائم ہوسکتا تھا اور وہ دونون باتین اجنبیون کی نفرت اور بیرونی حملہ کا خوف تھا۔ چنانچہ ایک افغانی سردار نے مونٹ اسٹوارٹ الفنسٹون سے کہا تھا کہ "ہم نااتفاقی سے رضامند ہین خطرات سے راضی ہین خونریزی ہمکو قبول ہے مگر یہ کہ ہمکو کسی مالک کا اپنے اوپر متسلط ہونے دینا پسند نہین ہے"۔

سنہ ۱۸۳۷ء مین تخت کابل پر دوست محمد خان متمکن تھا یہ ایک ہوشیار آدمی تھا جسکا نام اس سوانح عمری مین اکثر جگہ آئیگا۔ یورُوپین خیالات کے موافق چاہے وہ غاصب تصور کیا جائے لیکن افغانستان ایسے ملک مین اسطرح کا شخص واجبی طور سے اپنی وراثت کا دعویٰ کرسکتا ہے اور اہل مشرق کے خیالات کے مطابق تو وہ عاقل و عادل فرمانروا تھا۔ پس ہمارا مقصد صرف اسی شخص سے تھا جو ہر طرح ہمارا ہاتھ بٹانے کے لیے آمادہ تھا۔ مگر اب دیکھنا چاہیے کہ ہمنے اُسکے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔

ہمنے الگزینڈر برنس نامے ایک سفیر کو اُسکے دربار مین مقرر کیا۔ اُسنے مشرقی ممالک کی تحقیقات مین بڑی بڑی اولوالعزمیان کی تھین اور اُسنے فوراً دریافت کرلیا کہ افغانی فرمانروا متمنی ہے کہ ہمارے ساتھ دوستی کرے اور ایرانی اور روسی وکلا ہمارے خلاف جن تجویزون کے عمل مین لانے پر مصر تھے ان سب سے انکار کرے اُسنے اپنے اعلیٰ افسرون کو یقین دلایا کہ مجھکو دوست محمد پر اعتماد ہے اور اُنسے باصرار کہا کہ دوست محمد از خود ہماری دوستی کے لیے جو استدعا کرتا ہے اُسکو قبول کرلینا چاہیے کیونکہ جن سرحدی خطرات کا اندیشہ کیا جاتا ہے اُنکی حفاظت کامل اس مین متصور ہے۔ لیکن اُنھون نے اس آسان اور سچے طریقہ کو اپنی شامت اعمال سے قبول نہین کیا اور برابر اُسی امر پر ضد کرتے رہے جسمین اُنکی تباہی متصور تھی۔ اس صورت مین جو شخص ہماری دوستی کا خواہان تھا اُسکے ساتھ دشمنی کا برتاؤ لازم آیا اور آنکی تجویز یہ ہوئی کہ افغانون کا ایک فرمانروا تخت سے اُتار دیا جائے ص۱۵ اور ایک کمزور چھوٹا دعویدار جسکو افغانون نے نکال دیا تھا اور ہماری پنشن پر اُسکی ایام گزاری ہوتی تھی بزور تیغ دوست محمد کی جگہ بٹھایا جائے۔ جن سخت مزاج سفیرون نے اس پلہ درجہ کی ابلہانہ کارروائی اختیار کی تھی معلوم ہوتا ہے کہ اُنھون نے نیک و بد کا ذرا بھی لحاظ نہین کیا۔ اور جب اسکے چند برس بعد الگزینڈر برنس اُسی حکمت عملی کا جسکو اُسنے ناپسند کیا تھا پہلا شکار بنا اور جب ہماری تباہیون اور بدنامیون نے ہمکو مجبور کیا کہ اب اس خرابی بصرہ کے بعد ہم تمیز نیک و بد کے اسی پیچیدہ مسئلہ پر پھر غور کرین تو اُس زمانہ مین ایک ایسا سکریٹری آف اسٹیٹ پایا گیا جسنے بالکل بیشرمی اختیار کرکے اس ترکیب سے اُٹھتے ہوے طوفان کو خاموش کرنا چاہا کہ مردہ کے مراسلات کا انتخاب کرکے اس امر کو مشتہر کرایا کہ اُسنے ایک ایسی کارروائی کو قرین مصلحت اور جائز تصور کرکے اشاعت دی جسکو مین نے ہمیشہ خلاف مصلحت اور ناجائز قرار دیا پس جو حکمت عملی فی نفسہ ایسی مبتذل تھی وہ اور بھی مبتذل وسائل سے ایسے وقت مین جائز قرار دیگئی جب اُسکے باعث سے خونریزی اور تباہی بخوبی عمل مین آچکی تھی اور باضابطہ طور پر اُس سے انکار کیا گیا تھا۔

اس اثنا مین ہم شاہ شجاع کو اُسکے گوشۂ عزلت سے نکال لائے اور اُسکے اور سکھون کے ساتھ افاغنہ کے موروثی دشمن ہین دوستی قائم کی۔ ایک انگریزی فوج نے راستون کے خطرون کو رفع کرکے

بہادرانہ مقابلہ کے بعد دوست محمد کو ملک سے نکال کر جلاوطن بنایا اور ستر ہزار اونٹوں کا نقصان اٹھا کر اپنے کٹھ پتلے کو تخت پر بٹھانے مین کامیابی حاصل کی (یاد رکھنا چاہیے کہ دشوار گزار ملکون مین ساری کارروائی اونٹون ہی پر منحصر ہوتی ہے) انگلش حکام نے کشادہ دلی کے ساتھ انعامات تقسیم کیے۔ کامیاب جنرل سر جان کین اپنی فتحمندی کو ساتھ لیکر اور پیرَی کا خطاب حاصل کرکے روانہ انگلستان ہوے۔ ہماری فوج کا ایک بڑا حصہ ہندوستان کو واپس طلب کیا گیا اور باقی ماندہ لوگ اس بات کے لیے وہان ٹھہرے رہے کہ ایک برافروختہ قوم کو ہمنے جو فوائد دیے تھے وہ قائم رہین۔

یہ وہی قصہ ہوا جو افریقہ مین رِگولس کا ہوا تھا جسطرح غیر معمولی طور کی کامیابی سے اندھون کی سی حفاظت کا یقین اُس معاملہ مین کر لیا گیا تھا اُسیطرح اس معاملہ مین بھی ہوا۔ ہمارے افسرون کی ہلاکت بھی اُسی طرح سے عمل مین آئی۔ رومی جنرل نے ملک روم کو یہ لکھ بھیجا تھا کہ "مین نے اسقدر ہیبت پیدا کر دی ہے کہ کارتھیج کے پھاٹک بند ہو گئے ہین" اور اُن شرائط صلح کے بیان مین جو ایک شکست یافتہ مگر بلند حوصلہ غنیم کے نزدیک ہرگز قبول کے قابل نہ تھے اُسنے یہ عبارت لکھی تھی کہ "جو لوگ کچھ وقعت رکھتے تھے اُنسے مین نے کہا کہ تم اپنے سے بہتر لوگون کو یا تو فتح کر لو یا اُنکی اطاعت قبول کرو" انگریزی جنرل نے یہ شیخی بگھاری تھی کہ "افغانستان مین مثل وِلٹس کے امن و امان ہے" حالانکہ یہ وہی وقت تھا جب وہ ایک ایسے فرمانروا کو تخت پر بٹھانے کے لیے متوقف تھا جس سے وہ خوب جانتا تھا کہ تمام افاغنہ نفرت کرتے ہین۔ فوج حملہ آور کا انجام بھی یہی ہوا۔ ہان ایک نرالی بات یہ البتہ تھی کہ یہان اور بھی زیادہ اچانک طور پر اور اُس سے بھی زیادہ خوفناک اور کامل طریقہ سے تباہی پڑی اور حقیقت مین ہم لوگ اس تباہی کے مستوجب بھی زیادہ تھے۔ ہونرئیس کی عقل آرائی سے آخری ایام مین رِگولس کا نام بھی ہو گیا مگر اِلفنسٹون یا شِلٹن کے آخری ایام مین اُس قسم کی تھوڑی ناموری کے لیے بھی ہونرئیس سے کہین زیادہ عقل آرائی کی حاجت تھی۔ جنگ افغانستان کا انجام ظاہرا یہی ہوا کرتا ہے کہ کامیابی کا درجہ ناکامی سے کچھ ہی کم غمناک ہوتا ہے اور اصل بات تو یہ ہے کہ وہان کی کامیابی عین ناکامی ہی ہے۔ چنانچہ شاعر کا قول مصداق ہے بتجویز رب ہے یہی کہ لڑائی ضرور ہو ٭ لیکن رہے شکست قرین فتح دور ہو ٭ ہم اس امر کو بھی اس اختصار کے ساتھ بیان کر دینگے کہ ہماری فوج کو کسلیے واپس آنا پڑا۔ پہلے تو شادی کے باجے کیطرح ہر ایک بات اچھی ہی معلوم ہوتی تھی۔ دوست محمد وسط ایشیا مین بہت سی دلچسپ مہمین سر کرنے کے بعد اُزبکون کے ایک بڑے بھاری گروہ کی سرکردگی سے ہمارے ساتھ تیغ آزمائی کرنے کے لیے واپس آیا اور ایک جنگ کے بعد جسمین اُسکو اپنی بہادری کے مطابق کامیابی حاصل ہوئی از خود اپنے تئین حوالہ کر دیا جسکو دیکھکر ہر شخص کو تعجب گذرا لیکن دوست محمد کے تخت سے اُتارے جانے اور ہندوستان مین آنے سے یہ نتیجہ نہین نکلتا ہے کہ شاہ شجاع کو بے کھٹکے تخت

ملگیا - ابھی یہ اشتہار کہ "افغانستان مین مثل پلیٹ کے امن و امان ہے" مشتہر بھی نہین ہونے پایا تھا کہ اٹھے ہوے طوفان کی کچھ کچھ سنسناہٹ کان مین آنے لگی خان قلات نے لڑائی کے آغاز ہی مین کہدیا تھا کہ "آپ قندھار غزنین بلکہ کابل کو بھی فتح کر سکتے ہین مگر برف کو مغلوب نہین کر سکتے اور جسوقت برف گرنے لگیگی تو آپ کو اپنی فوج نہ قائم رکھتے اور نہ واپس کرتے بن پڑیگی" اور خان قلات سے بھی بڑھکر ایک شخص نے جو بورڈ آف کنٹرول کا پریسیڈنٹ تھا اور خود گورنر جنرل سے اپنے قول کے ساعت کرانیکا مدعی ہو سکتا تھا (یعنی ڈیوک اعظم ولنگٹن) اسطور پر متنبہ کیا تھا کہ "جب آپ کی فوجی دقتین ختم ہو جائینگی تو اصل مشکلین شروع ہونگی" اسیطرح کا انتباہ ہمارے تمام بلند خیال اور واقف کار ہندوستانی مدبرون یعنی لارڈ ولزلی ماؤنٹ اسٹوارٹ الفنسٹون لارڈ ولیم بنٹنک اور سر چارلس مٹکاف نے کیا گورنر جنرل کی کونسل نے جب آخر کو اس اسرار سے جو ابتک مخفی رکھا گیا تھا اطلاع پائی تو اسنے بھی یہی کہا - کورٹ آف ڈائرکٹرس نے انگلستان سے اسیطرح متنبہ کیا لیکن چونکہ گوش شنوا نہین تھے اس سبب سے کسی نصیحت پر عمل نہین کیا گیا - آیا ہم یہ ۱۸۳۹ یا ۱۸۷۸ع کی تاریخ پڑھ رہے ہین - ص ۱۵۱

فوج قابض کے اخراجات روز بروز ناقابل برداشت ہوتے جاتے تھے اور ہر ایک شخص (جیسا اس کتاب کی تحریر کے وقت آج کل لوگ خیال کر رہے ہین) اسپر بھی خیال کرتا تھا کہ جس کٹھ پتلے کو ہمنے اس کا انجام جانکر تخت پر بٹھایا تھا اسکو اسکی قسمت پر اور افغانستان کو بدانتظامی پھیلنے کے لیے اسکے حال پر چھوڑ دینا بالکل بیغیرتی کی بات اس خیال سے ہم وہان کچھ دنون اور ٹھہرے رہے اور جنگلی قومون کو ہماری خطرناک سرحد کی تیرہ و تار گھاٹیون پر قبضہ رکھنے کی بابت جو وظیفے دیے جاتے ہین انکو کم کرکے اپنا تھوڑا بہت خرچ چلایا - اتنے مین ان لوگون نے پھر اپنے قدیم دستور غارتگری و خونریزی سے ہر ہر مسافر کو لوٹنا اور مارنا شروع کر دیا اور ہم لوگ ایک طرفۃ العین مین ہندوستان سے جدا ہو گئے - دریا اپنے کنارون تک لبالب بھر آیا اور قریب تھا کہ ہم لوگون کو بہا لیجائے - مگر میکناٹن جو کٹھ پتلے امیر کے دربار کا رزیڈنٹ تھا الفنسٹون جو سپاہ کا کمانیر تھا اور الگزینڈر برنس جو گیوگنسری کیطرح خود اپنی مستعدی اور جاہلانہ بہادری کا شکار ہوا یہ سب لوگ ابتک اس تنبیہ سے انکار ہی کرتے گئے - انگریزی سپاہ جسکو قلعہ مین ہونا چاہیے تھا بالکل واہیات چھاؤنیون مین تعینات تھی جو شہر سے تھوڑے فاصلہ پر بنی ہوئی تھین اور چارون طرف کے پہاڑون کی زد پر تھین - فوجی خزانہ چھاؤنیون اور قلعہ سے تھوڑی دور پر تھے اور ایک چھوٹے سے قلعہ کے اندر بند تھے شاہی خزانہ بھی اسیطرح شہر کے بیچ بیچ گویا حملہ کرنے کی ترغیب دینے کے لیے جمع تھا - بالاحصار کے اندر بد نصیب بادشاہ تھا جسکو یقین دلایا گیا تھا کہ وہ اپنا مرتبہ قائم رکھ سکیگا اور ملک کی حکومت کریگا اسکے اور اسکے محافظون یعنی چھاؤنی کی انگریزی سپاہ کے درمیان جو شائد کچھ حفاظت کر سکتے تمام شہرون کے مفسدون اور متعصبون کا برانگیختہ انبوہ مجمع تھا - سب سے زیادہ خرابی کی بات یہ تھی کہ بعض ایسے ایسے افسر بھی اسی فوج مین شامل تھے جن سے زیادہ عاقل

بقیہ

ہوشیار مدبر ہندوستان کی سلطنت مین کبھی نہین پیدا ہوے حالانکہ اُسوقت یہ لوگ ماتحت عہدون پر تھے مثلاً
الگزینڈر برنس وِنسنٹ آیر ولیم براڈ فوٹ کالن مَیکنزی جارج لارنس اور آلدرڈ پاٹنجر ان لوگون مین سے اگر کوئی شخص
کمانیر ہوتا تو ممکن تھا کہ اب بھی جان بچا لیتا یا بہرحال ہمارے بچانے کے قابل ہو سکتا مگر یہ اعلیٰ اختیار جنرل الفنسٹون ص ۵۱
کو دیا گیا تھا - یہ ایک بہادر سپاہی تھے مگر رائے صائب نہین رکھتے تھے اور اب ضعیف اور ایک موذی بیماری کیوجہ
سے اور بھی معذور ہو گئے تھے اُنکے بعد بریگیڈیر جنرل شِلٹن کا اختیار تھا یہ اُنسے لائق تر تھے مگر طبیعت مین تخالف
اور تناقض تھا اُنکی باتین بالکل ناممکن ہوتی تھین اپنے اعلیٰ افسر سے سخت گفتگو کرتے تھے اور باانیہمہ نہ اُن کے
ساتھ اور نہ تنہا کام کر سکتے تھے - اصل تو یہ ہے کہ ہر شے اور ہر شخص ٹھیک اُس جگہ پر تھا جہان اُسکو نہین ہونا
چاہیے تھا - اور یہ کیفیت ایسے وقت پائی جاتی تھی جب پندرہ ہزار آدمیون کی جانون پر آبنی تھی - برنس جو اپنے
مکان کے اندر شہر مین کافی سپاہ محافظ کے ساتھ رہتے تھے سب کے پہلے شکار ہوے - ۲ - نومبر کو ایک غضبناک
انبوہ نے اُنکا گھر چارون طرف سے آکر گھیر لیا اُنھون نے چھاؤنی سے مدد طلب کی مگر کوئی مدد نہ آئی اور بہادری
کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد وہ خود اپنے باغ مین ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گئے -

اسکے بعد چھوٹے قلعہ مین جو سامان رسد تھا اُسپر حملہ کیا گیا - یہ قلعہ گولون سے اوڑایا جاتا تھا اور ہمارے
سپاہی اپنی چھاؤنیون سے اُسکو دیکھ رہے تھے اسمین جو غلہ تھا وہ سب چھن گیا اور اسی سے ہم فاقہ کشی مین مدد
لے سکتے تھے - دوست محمد خان کے پیارے بیٹے اکبر خان کے آجانے سے افغانون مین اور جوش پیدا ہو گیا
اور ہمارے افسرون نے اپنی کوشش اور ہمت مین جو قصر ظاہر کیا تو اُس سے انگریزی فوج اور بھی بیدل ہو گئی
اپنے افسر کمان کے حکم کی پابندی کرنے سے وہ بار بار انکار کرتے تھے اور بار بار ایسے وقت مین بغیرتی اختیار
کرکے بھاگ جاتے تھے جب فتح کے حاصل کرنے کا موقع ہوتا تھا - اب فاقہ کشی کی وجہ سے وہ تکلیف
مین مبتلا ہونے لگے اور اسوقت سوائے اسکے اور کچھ نہین باقی رہگیا تھا کہ جہانتک ممکن ہو سکے عمدہ شرطون کے ساتھ
ملک کو خالی کرکے اپنے بیرحم غنیم کے حوالہ کر دین - یہ شکار اکبر خان کے ہاتھ مین تھا اور اگر بھیڑیے نے کبھی بکری
کے بچہ پر مہربانی کی ہو تو البتہ فرنگی لوگ غضبناک غلزیون سے بچنے کی امید کر سکتے تھے -

جب مَیکناٹن اپنی جان عزیز کے بچانے کی کوشش کر رہے تھے تو بدقسمتی سے اُنکو حیلہ باز اکبر خان نے
ترغیب دی کہ پہلے نج کے طور پر مجھسے کچھ عہد و پیمان کر لیجیے (اور یہ دوسرا عہد اُنکے خلاف اُسکو مقصود تھا)
حالانکہ مَیکناٹن صاحب بعض دوسرے سردارون سے گفت و شنید کر رہے تھے - یہ چال اس غرض سے چلی گئی
تھی کہ جو سردار لوگ جمع ہوے تھے اُنپر انگریزون کی بے ایمانی ثابت کیجائے اور اُسمین کامیابی حاصل ہوئی -
مَیکناٹن صاحب بلطائف الحیل ایک مجلس شوریٰ مین طلب کیے گئے اور وہان جو گفتگو چھیڑ کر نکالی گئی اُس کی تکرار

ص ۱۵۱ مین اکبر خان نے انکو گولی سے مار ڈالا انکا سر کاٹ ڈالا گیا اور لاش بازار کابل مین تشہیر کرائی گئی اسوقت پانچہزار
سپاہی گولی کے ٹپہ پر کھڑے ہوے تھے مگر کیسکی یہ جرأت نہوئی جو انکی حمایت مین انگلی اٹھا کر اشارہ کرتا۔ اسمین اور
تاخیر اور گفتگو اور امان کی اور طلبی ہوئی۔ عاجزون نے یہ عذر کرنا شروع کیا کہ "دوستی مین مہربانی اور رعایت ضروری
ہے اور کمزور کو زیادہ ستانا روا نہین ہے الغرض یہانتک نوبت پہونچ گئی تھی"۔ نوجوان انگریزون کو یاد دلانا چاہیے
کہ کمزور سے یہان انگریز مراد ہین اور جس دوستی کا دعوی کیا گیا تھا وہ اُن لوگون کی دوستی نہے جنکے ملک پر بے
عنایت کرکے حملہ کیا تھا اور جنکے فرمانروا کو جان بوجھکر تخت سے اتار دیا تھا۔ الڈریڈ پاٹنجر نے لاکھ لاکھ کہا کہ دشمن
لوگ بے ایمان ہین اور ہماری کمک کو جلال آباد سے فوج آیا چاہتی ہے مگر کچھ فائدہ نہوا۔ الڈریڈ پاٹنجر نے بہت کچھ
واویلا مچائی کہ فوج کے جنرل اپنے سپاہیون کو ایک مرتبہ پھر اس امر کی اجازت دیدین کہ وہ کوشش کرکے یا تو دشمنون
کیطرف سے ہوکر نکلجائین یا جس صورت مین مرنا ضرور ہے تو سپاہی کی موت مرین۔ انکی ہر ایک دلیل سے جان
کی امید زیادہ قوی تھی اور انجام کار ۲۴۔ دسمبر کو ملک خالی کردینے کے قطعی اقرارنامہ پر دستخط ہوے۔ اور شرطین
یہ قرار پائین کہ چھ توپین چھوڑکر باقی توپین اور تمام خزانہ افغانون کے حوالہ کردیا جاے دوست محمد پھر تخت پر بٹھا دئے
جائین اور شاہ شجاع جہان اور جسطرف چاہین افغانستان سے نکل جائین۔ ناٹ صاحب قندھار سے اور سیل صاحب
جلال آباد سے واپس جائین۔ اور ان شرطون کے ساتھ واپس جانے والی فوج کو رسد دیجاے اور جلال آباد تک
بحفاظت پہونچا دی جائے۔

اس عہدنامہ کی تصدیق بہت دنون کے بعد عمل مین آئی وہ برف جسکی نسبت خان قلات نے آگاہی دی
تھی اب جمنا شروع ہوئی۔ اور ۶۔ جنوری کو چار ہزار پانچ سو سپاہی اور بارہ ہزار ہمراہیان کمپ جسمین بہت سی عورتین
اور بچے بھی داخل تھے چھاؤنی کے باہر برف مین گلنے لگے۔ ابھی یہ لوگ کمپ سے نکلے ہی تھے (اور بدقسمتی سے
یہ شام کا وقت تھا) کہ ایکبارگی غضبناک اور فتحمند افغانون نے دھاوا کرکے اُن خیمون مین جو ابھی خالی ہوئے تھے
آگ لگا دی۔ واپس جانیوالی فوج نے آہستہ آہستہ کابل خُرد کی ہولناک گھاٹی مین قدم بڑھایا۔ زمین پر برف گہری
جمی ہوئی تھی اور اسی برفستانی زمین پر جہان نہ غذا نہ کسی قسم کی جلانے کی شے اور نہ کسی طرح کا سایہ تھا اس شدت کی
سردی اور برف باری مین تابستان ہندوستان کے کالون اور انگریزون کے مردون اور عورتون اور گود کے بچون کا
ص ۱۵۰ یہ بوقلمون اور بدنصیب گروہ دو رات تک برابر اسیطرح کھڑا رہا۔ ہمراہیان کمپ فوج کے قراول تھے سب کے پہلے
انکو تعاقب کرنیوالے غلزئیون کے حملہ کرنیکا حال معلوم ہوا لیکن جب تیسرے روز فوج کے آگے کا حصہ مہلک برفستان
مین داخل ہوا تو اُسپر بھی دشمن کی آگ چارون طرف سے برسنے لگی۔ اس تیرہ و تار درہ مین غنیم کی گولیون کی آواز لامسہ
اور سامعہ سے تو محسوس ہوتی تھی مگر باصرہ سے نہین محسوس ہوتی تھی پہاڑ کے ہر ہر پتھر کی اوٹ مین ایک ایک

افغانی قدر انداز چھپا ہوا تھا اور جو شخص پیچھے رہگیا یا ماندہ ہوکر رستہ مین گر پڑا اُسکو سگا افغانون نے اپنی چھریون سے ریزہ ریزہ کر دیا اکبر خان سے جو طائر منحوس کیطرح ہمارے اوپر منڈلا رہا تھا اقرار نامہ کے بعد اقرار نامہ اور شرط کے بعد شرط ہوتی تھی - پہلے وہ ماتحت افسر جو مردہ دل سپاہیون کا حوصلہ قائم رکھ سکتے تھے اور شاید فی الجملہ اُن کی حفاظت بھی کرسکتے تھے یعنی لارنس مَیکنزی اور پاٹنجر بطور یرغمال کے دیے گئے اُسکے بعد عورتون اور بچون کی باری آئی اور اُسکے بعد دونون افسران کمان یعنی الفنسٹون اور شلٹن بھی حوالہ کر دیے گئے جنکا بچا رکھنا سب پر مقدم تھا۔

غلزئی گِدھ اب انسان کے گوشت کی بو پا چکے تھے اور جو خون وہ بہا چکے تھے اُسکا مزہ چکھ چکے تھے اس صورت مین اُنسے اُمید نہین تھی کہ اکبر خان سے کسی عہد و پیمان ہوجانے کے سبب سے وہ اپنے پنجہ مین آیا ہوا شکار چھوڑ دینگے اور خود اکبر خان جو شاید ان لوگون کی یورش روکنے مین کچھ نکچھ کارروائی کرسکتا تھا انگلش لیڈیون اور خزانون کا قیمتی مال غنیمت لیکر کابل کو چلدیا تھا - واپسی فوج عرصہ سے تباہ ہوچکی تھی اور اُس مین ہنگامہ مچا ہوا تھا - جو تھوڑا بہت غلہ تھا وہ بھی ہاتھ سے جاتا رہا تھا اور اب گولی باروت بھی کوتاہی کرنے لگی - سب کے بعد مقام گنڈمک مین جانبازی کرکے یہ لوگ کھڑے ہوے - یہ منحوس نام اُس عہد نامہ مین بھی متروک نہین ہوا جسکی اس زمانہ کے ستائیس برس بعد پھر ضرورت ہوئی - اور ۱۳ جنوری کو قلعۂ جلال آباد سے ایک مردہ ٹٹو پر ایک شخص روحاً و جسماً نیم مردہ دکھائی دیا جو فقدان غذا اور نقصان خون جسم اور راہ کی کسل اور ماندگی سے قریب بمرگ تھا - دس روز پیشتر جو پندرہ ہزار فوج کابل سے روانہ ہوئی تھی اُسمین سے صرف یہی ایک شخص زندہ بچکر آیا تھا - بیشک تمام سلسلۂ تواریخ مین بیجا کام کرنیکا بدلا ایسا خوفناک اور واجبی نہ ملا ہوگا - اگر اُس سے کوئی اطمینان کی بات پیدا ہوسکتی ہے تو وہ یہ ہے کہ ہم کو ایک ایسا سبق حاصل ہوگیا جسکی تعلیم کی پھر کبھی ضرورت نہوگی۔

معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ آکلینڈ جو بیدل ہوکر انگلستان کو چلے گئے تھے اُنکی فاسد روشنی طبع کا اثر کچھ دنون ص ۱۵۱
تک اُنکے مستعد اور بہادر جانشین پر بھی باقی رہا - لارڈ النبرا ایک بڑی لیاقت کے آدمی تھے مگر اُن کی طبیعت مین غصہ بہت تھا - وہ ایک مشہور مقرر تھے مگر اُنکے مراسلات مین اکثر بڑے بڑے سوئے لفظ ٹھنسے ہوتے تھے - اپنی سنی سُنائی باتون پر وہ زیادہ عمل کرتے تھے - اُنکی رائے نیک نیتی اور ہوشیاری یہ سب باتین اکثر کسی جملہ کی ترکیب یا کسی لفظ کے قافیہ مین جاتی رہتی تھین - وہ ہمیشہ ہر شے کی انتہا پر نظر رکھتے تھے اور ایک بہادرانہ اشتہار دینے کے بعد جسمین اُنھون نے بڑی صدق دلی سے ہماری غلطیون اور ناجائز کارروائیون کا ذکر کیا اور ہماری آیندہ حکمت عملی کے اصول قائم کیے اُنھون نے تمام ہندوستان کو اِس کنارے سے اُس کنارے تک جواب دینے کے لیے برافروختہ کر دیا جو ناموری اُنھون نے حاصل کی تھی اُسکو مبدل بہ ذلت و رسوائی کر دیا اور پالک اور ناٹ کو متواتر یہ حکم دیا کہ وہ افغانستان سے چلے آئین اور قیدیون یعنی ہمارے بہادر افسرون اور اُنکی بے بس ازواج و اطفال کو

اُنکی تقدیر پر چھوڑ آئین - لیکن ناٹ اور پالک سے جو کچھ کہا گیا تھا اُسمین وہ مزاحم ہوے اور اُسکی تکمیل نہ کر سکے اور اُس روز خراب کو آنے نہ دیا اور آخر کو جلال آباد اور قندھار سے براہ کابل واپس آنے کی مشہور اجازت ملی کہ اگر ایسا مناسب سمجھا جاسکے تو اُسپر عمل کیا جاسکے جنرلون نے نہایت دلدادگی کے ساتھ اس اجازت سے کام لیا دار السلطنت پر انتقامی فوج نے قبضہ کیا اور ہمارے افسرون کی وسیع کوششون کی بدولت باشندون سے باعتبار اسکے جیسا کہ ہمارے برافروختہ سپاہیون سے امید کی جاسکتی تھی بہت کم انتقام لیا گیا - بالاحصار اُڑا دیا گیا - جس بڑے بازار مین میکناٹن کی لاش تشہیر کی گئی تھی وہ مع مسجد کے جو بازار سے متصل تھی مسمار کر دیا گیا - افغان لوگ جن پر جرم کا احتمال ہوسکتا تھا اور ہندو لوگ جو بالکل بیقصور تھے اُنکی دکانین لوٹ لی گئین - جو قیدی ترکستان مین زندہ درگور کیطرح بھیجے گئے تھے وہ ایک طلسماتی طور پر ہندوکش کے بلند پہاڑون سے اُتر کر گویا یکایک ہمارے ہاتھون پر واپس آکر بیٹھ گئے - اور بالآخر وہ صندلی پھاٹک جو سومنات کے یقین کیے جاتے ہین فخر کے ساتھ غزنین سے واپس لائے گئے - اور ہندوستان کے حیرت زدہ دیسیون کو گورنر جنرل کیطرف سے مبارکباد دی گئی یعنی مسلمانون کو اس بات کی مبارکباد دی گئی کہ مسلم فاتح جو کچھ یہان سے لے گئے تھے اُسکو عیسائی لوگ پھر یہین لائے اور ہندوون کو یہ مبارکباد دی گئی کہ جس مندر کا نام مدت دراز سے معدوم ہوگیا تھا وہ از سر نو قائم ہوا اور نشان فتح یعنی سومنات کے پھاٹک کے لیے ایک آخری مستقر مندر سومنات مین نہین بلکہ انگریزی سلح خانہ قلعہ آگرہ مین ملگیا - اس اشتہار کو پڑھکر انگلستان اور ہندوستان دونون جگہون سے قہقہہ کی آواز بلند ہوئی - الغرض نظائر مسلمہ کے مطابق وہ طول طویل مصیبت جسکے مانند سرکار ہندوستان پر اور کبھی کوئی بلا نہین آئی تھی اگر ایک سیدھی سیدھی نقل نہین تو ایک ہیبتناک سوانگ پر ختم ہوئی ص ۱۵۱

یکم اکتوبر ۱۸۳۸ء کو لارڈ آکلینڈ نے شملہ سے اپنا وہ مشہور شاہی فرمان نافذ کیا جسمین کمال بے احتیاطی اور بیباکی سے اُنکے مقاصد حملہ ہندوستان کا ذکر تھا اور اب ایک عجیب طرح کی مناسبت کے ساتھ ٹھیک چار برس کے بعد یکم اکتوبر ۱۸۴۲ء کو لارڈ النبرا نے جو ہمیشہ سوانگ کی کیفیتون کی تاک مین رہتے تھے اُسی مقام بلکہ اُسی کمرہ سے مندرجہ ذیل اعلان شایع کیا -

جو لاتعد و لاتحصی مصیبتین ہم پر پڑی تھین اُنکے عین مقام وقوع پر ایک چھوٹی سی لڑائی مین بدلا لیا جا سکتا تھا گر یہ کہ اُنکا ظہور غلطیون کے سبب سے ہوا تھا اور فریب سے اُنکا تکملہ ہوا - یہ امر برٹش گورنمنٹ کی حکمت عملی اور اصول دونون کے خلاف ہے کہ جس حاکم سے رعایا ناراض ہو وہ جبراً اُنپر متسلط کیا جائے جس سے رعایاے مذکور کی فوج اور وسائل حملہ آوری اُسکے اختیار مین آجائین اور ایک فرمانروا کے قائم رکھنے کا بار بغیر اس امر کے کہ اُسکی دوستی مین کوئی فائدہ ہو اپنے ذمہ اُٹھا لیا جائے اور بالآخر سرکار ہند اُن حدود پر جو قدرتی طور پر سلطنت سے متعلق ہین اتفاق کر کے آیندہ سے

اپنی تمام کوششین اس بات مین صرف کریگی کہ عام امن وامان قائم رکھی جائے اور جو فرمانروا اور سردار اُسکے دوست ہین اُنکی حفاظت کیجائے اور اُسکی خاص وفادار رعایا مرفہ حال اور خوش رہے اور پنجاب کے دریا اور دریاے سندھ کوہستان کی گھاٹیان اور افغانستان کی وحشی قومین آیندہ سے برٹش فوج اور مغرب جانب سے آنے والے دشمن کے درمیان رکھی جائینگی فوج اور اُسکے سامان رسد کے درمیان نہ رکھی جائینگی۔

یہ کلمات آب زر سے لکھنے کے قابل تھے لیکن اگر ۱۸۷۸ء کی انگلش گورنمنٹ کے افعال ومقاصد انگلش قوم کے افعال ومقاصد تھے تو وہ صرف نصف درجہ تک صحیح ہین۔ اس اثنا مین عین اُسی روز جدن لارڈ ایلنبرا نے اپنا مشہور اشتہار جاری کیا تھا انگلستان سے بوابسی سفر ہندوستان وہ نوجوان سوبلین روانہ ہوا
ص ۱۳۰ جنکو ابتک کوئی نہین جانتا تھا۔ اور جو تمام باتون مین لارڈ ایلنبرا کے بالکل برعکس قول وفعل اور خیال مین لڑکون کیطرح سیدھے تھے اور اُنکے مقدر مین تھا کہ اس عاقلانہ اور اشرف حکمت عملی پر جو اشتہار مذکور سے مترشح ہوتی ہے عمل کرین اور تمام متعلقین اُسکے نتیجہ سے خوش ہون۔ اس مضمون خارج از بحث یعنی جنگ اول افغانستان کو جو طول تو ہے مگر میرے نزدیک غیر ضروری نہین ہے چھوڑکر اب جان لارنس کیطرف رجوع کرتا ہون جنھون نے ہمیشہ یہی راے دی کہ افغانستان سے سواے اُس صورت کے حسب براہ نیک نیتی محض اپنی حفاظت منظور ہو کبھی جنگ نہ کیجاے۔

باب ہفتم

مجسٹریٹ دہلی اور سکھون کی پہلی لڑائی ۱۸۴۳ء لغایت ۱۸۴۶ء

ص ۱۳۱ دریا کے سفر کی معمولی سختیان جھیلنے کے بعد جان لارنس مع اپنی زوجہ کے ۱۴ نومبر ۱۸۴۲ء کو بمبئی مین داخل ہوے۔ جہاز پر بہت ملاقاتی پیدا ہوگئے تھے مگر برخلاف اکثر جہازی دوستون کے سیشن کارکی دوستی پائدار نکلی۔ میان بی بی دونون نے بمبئی کو کبھی نہین دیکھا تھا اس شہر غدار مین جسکو مختلف قومون اور زبانون کا پایہ کہنا چاہیے دس دن تک اُنھون نے خوب سیر کی۔ اُسکے بعد آمادہ سفر ہوے چونکہ معلوم ہوا کہ بندیلکھنڈ مین جو ممالک مغربی وشمالی کے جانیکا سیدھا راستہ تھا لڑائی ہو رہی ہے اسوجہ سے اُنھون نے زیادہ دور دراز دشوار گذار اور غیر مشہور راستہ سے ممالک متوسط مین ہوکر الہ آباد جانیکا قصد کیا۔ یہ سفر مرد ہی کے لیے پرخطر تھا چہ جائیکہ عورت کے لیے تو اور بھی خطرناک تھا۔ مسٹر جان لارنس کو پہلے پہل ہندوستان مین آکر یہ تجربہ ہوا کہ وہ ہیضہ کے سخت عارضہ مین مبتلا ہوگئین مگر اُنکے شوہر کی خبر گیری اور تیمارداری سے افاقہ ہونے لگا تھا۔ اُس زمانہ مین عمدہ حالتون کے ساتھ بھی ہندوستان کا سفر نہایت سستی سے قطع ہوتا تھا کیونکہ نہ تو ریلین چلتی تھین اور نہ عوام کے اہتمام سے ڈاک یا اُس قسم کی کوئی سواری ملتی تھی چند سرائین اور دو چار سڑکین یا بلکہ پگڈنڈیان تھین۔ مگر یہ سفر ہندوستان کے

اعتبار سے بھی بدرجۂ غایت سخت اور دشوار تھا۔ گھاٹون کی سخت ہوا اور دلچسپ سواد سے آگے بڑھتے ہی خود
جانؔ لارنسؔ کو اس مہلک مرض کے عارض ہونے کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ لیڈی لارنس لکھتی ہین کہ
"ہم دو مسافر اس اجنبی ملک مین ایسے بیکس و مجبور تھے کہ شاید ہی کوئی شخص ویسا مل سکیگا۔ لیکن ہم جوان تھے
گھبراہٹ نہین ہوئی اور چونکہ میرے شوہر کو ترکیبین معلوم تھین اس سبب سے اُنھون نے مرض کے ظاہر ہوتے ہی
اُسکی اصلاح کی اُسکی خوفناک علامتون کو ترقی نہین ہونے پائی اور وہ پھر بہت جلد صحت یاب ہو گئے"۔

چند روز تک اُنھون نے سر چارلس نیپیئر کے مکان پر پونا مین قیام کیا یہ صاحب وہان کمانیر تھے مگر اتفاق
سے مقام پر موجود نہین تھے۔ اورنگ آباد کے بعد اُنکے قیام کا مقام ناگپور تھا جو وہان سے تین سو میل کے فاصلہ پر ص ۱۲۴
واقع تھا راستہ جنگلی ملک مین ہو کر گذرا تھا جسمین آبادی بہت کم تھی اور سفر کی آسایشن تو مطلق نہین تھین۔ ایلچپور تک
تو وہ پالکی ڈاک مین گئے مگر یہان اُنکو رکنا پڑا کیونکہ آگے کوئی باقاعدہ ڈاک نہین تھی اور جانؔ لارنسؔ بڑی وقت سے
چالیس کہارون کا بندوبست کر کے وہان سے ناگپور پہونچے۔ سفر کا طریقہ اُنھون نے یہ رکھا تھا کہ تین سے چار بجے
شام تک کسیوقت سوار ہوتے تھے اور بہت رات گئے تک چلتے رہتے تھے آخر کو جب کوئی گانون آتا تھا تو
اُسکے قریب ٹھہر جاتے تھے کھانے پینے اور سونیکا سامان کرتے تھے۔ سونیکا سامان تو بیشک پالکی ہی ہوتا ہوگا
چند گھنٹے سونے کے بعد پھر سفر کرتے تھے اور جب تک آفتاب کے نکلنے سے مجبور نہین ہو جاتے تھے اور ٹھنڈا وقت
رہتا تھا اُسوقت تک اسیطرح چلتے رہتے تھے۔ اس صحرائی سفر مین ایسا بہت کم اتفاق ہوا کہ اُنکو کوئی ڈاک بنگلہ
ملا ہو چونکہ اُنکے پاس صرف ایک ہی نوکر تھا اس سبب سے قریب قریب سب کام اُنہین کو کرنا پڑتا تھا۔ چھریرے بدن کے
کلکٹر کو اپنے چالیس کہارون کو انتظام سے رکھنے کے علاوہ جسمین بمقام پانی پت وہ اسقدر مہارت حاصل کر چکے تھے
اکثر قصاب اور باورچی کا بھی کام کرنا پڑتا تھا یعنی یہ کہ اُنکو بھیڑ بکری دو ایک چڑیان جنپر اُنکی زندگی منحصر تھی تلاش کر کے
لانا اور پھر اُسکو پکانا پڑتا تھا اور یہ روکھا پھیکا کھانا جس ناپسندیدہ طریقہ سے تیار کیا جاتا تھا اُسکو اپنی نوجوان اور رقیق القلب
بی بی سے چھپانے کے لیے وہ اکثر ادھر اُدھر کے حیلے حوالے کر کے آتے جاتے رہتے تھے۔ چنانچہ ان باتون کو
وہ خود بیان کیا کرتے تھے۔

سال کے آخری روز وہ ناگپور مین پہونچے اور جو انگریز لوگ وہان اُنکو ملے اُنکو دیکھکر وہ سخت متعجب ہوئے۔ ایک
اولوالعزم انگریز سیاح یعنی مسٹر جیمس برلٹس نے جو تن تنہا کوہ ارارات کی اُس چوٹی پر گشت کر آئے تھے جہان کسیکا
قدم نہین پہونچا تھا ابھی حال ہی مین مجھسے بیان کیا کہ جب مین نے خانقاہ ایچمیازن کے سردار کو پہاڑ سے نیچے اُتر کر اپنی
سرگذشت سے مطلع کیا تو اُس مقدس پیر مرد نے اخلاق کے ساتھ کہا کہ مجھکو اس بات کا یقین نہین آتا اور متبسم ہو کر
کہنے لگا کہ وہ نہین ایسا نہین ہوسکتا۔ وہان کوئی شخص نہین گیا ہے اور یہ امر بالکل ناممکن ہے"۔ اسیطرح انگلش باشندگان

ناگپور کو بھی یقین نہین پڑتا تھا کہ ایک لیڈی ایسے سفر صعب کو تمام کر سکتی اور وہ بھی اسطور سے کہ تمام تکلیفون اور دقتون
مین کبھی کوئی شکایت نہین کی جیسا کہ جان لارنس نے خود زور دیکر اس بات کو بیان کیا ہے۔

ناگپور کے آرام دہ مکانون مین جان لارنس پر اور زیادہ سخت مشکلین پڑین کیونکہ یہان اگر انکو معلوم ہوا
کہ نوکری کے ملنے کا موقع اب بہت کم ہے۔ ہماری فوج ابھی ابھی افغانستان سے واپس آئی تھی اور لارڈ ایلنبرا نے ص ۱۶۳
اسکے استقبال کے لیے ایک بڑا عظیم الشان مگر مقتضاے وقت کے اعتبار سے نہایت ہی بیموقع اور طفلانہ دربار
فیروزپور مین منعقد کیا تھا۔ یہ مقام سکھون کی سرحد پر ہماری خاص چھاؤنی ہے۔ اور جیسا کہ سر ہربرٹ لارنس کی سوانح عمری
سے ظاہر ہوتا ہے انھین کی کوشش اور مستعدی سے اسکا ظہور ہوا تھا۔ اس موقع پر بیشمار رنگے ہوے ہاتھی صفین
جما کر کھڑے کیے گئے تھے مبارکبادی کی محرابین بنائی گئی تھین جھنڈیان لہرا رہی تھین توپخانون مین توپین گرج رہی تھین
الغرض یہ سب تو بڑی رونق کی باتین تھین لیکن اُن لوگون کے نزدیک جو اصل واقعہ کا خیال کرتے تھے کہ کیا گذری
ہے یہ بڑی غمناک کیفیت تھی۔ خوش قسمتی سے ایک جزو اس تماشہ کا موجود نتھا جو ایک بہت عمدہ بات ہوئی۔ لارڈ ایلنبرا کا
منشا تھا کہ وہ اسیر بادشاہ جسکو ہمنے اُس کے تخت سے علحدہ کرایا تھا اور اب پھر اُسکے تخت نشین کرنے کو مجبور کیے
گئے تھے اس فتحیابی کے جلوس کو اپنی ذات سے زینت بخشی۔ لیکن عمدہ مشیرون کی صلاح کو غلبہ رہا اور وہ اور ہم
دونون اس خفت عظیم سے محفوظ رہے۔

ہندوستان مین کوئی شخص ایسا نہین تھا جو اس بات سے خوش نہوا ہو کہ ہمنے افغانستان سے جو ہماری کامیابی
اور شرم دونون کی جگہ تھی کسی نکسی شرط پر نجات پائی۔ ملک مین انتشار اور بیدلی پھیلی ہوئی تھی۔ کام کرنے کو بہت کچھ
تھا مگر کام کے کرنیوالے اور بھی زیادہ تھے۔ ہر شخص گویا بیکار معلوم ہوتا تھا اور جان لارنس نے ناگپور سے کسیقدر
اضطراب کے ساتھ لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی کو اپنے آنے کی رپورٹ کی سیج کے طور پر انھون نے اپنے اعلیٰ
افسر اور دوست رابرٹ ہملٹن کمشنر آگرہ کو بھی اس مضمون کی چٹھی لکھی کہ آپ کسی عہدہ کے لیے میرے حقوق کا زور
ڈالیے۔ اس اثنا مین وہ آگرہ آباد کیطرف روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو فریڈرک کری نے جو مابعد برسون مین اعلیٰ
عہدون پر اور اُنسے اسقدر واسطہ قریب رکھنے والے تھے اُنکی مہمانداری کی۔ یہان اُنھون نے اپنی پہلی جوڑی کے گھوڑے
خریدے یہ تو اُنکی عادت کے مطابق تھا کیونکہ وہ اکثر شاید کسیقدر شرم مگر زیادہ تر خوش طبعی اور فخر سے کہا کرتے تھے
کہ ایک مرتبہ مین نے ایک عمدہ عربی گھوڑا اپنی ساری ہوا گی دیکر خرید تھا اور اپنے پاس ایک پیسہ بھی نہین رہنے دیا تھا
چنانچہ اسکا حال مین پیشتر بیان کر چکا ہون۔ اسی چندہ گھوڑے کی پشت پر بعد کو برسون تک انھون نے نہایت عمدہ عمدہ ص ۱۶۴
کام انجام کیے وہ اُنکی پھرتی پشت زین[1] اسی گھوڑے پر لگتی تھی۔ بڑے بڑے مجرمون کا انھون نے اسی گھوڑے سے

[1] جلد اول ص ۳۶۶

تعاقب کیا۔ صبح اور شام کو بھی گھوڑا وہ سڑک پر دوڑاتے۔ ہوا کھانے اور شکار کرنے کے لیے اسی گھوڑے پر نکلتے تھے اور با وصف تنہائی اسی گھوڑے پر چڑھ کے لکڑبھگے یا بھیڑیے یا بنڈیل کا تعاقب کرتے تھے۔

کانپور مین ایک مہینے تک وہ رچرڈ لارنس کے مکان پر جو انکے بھائیون مین سب سے چھوٹے تھے مقیم رہے۔ یہ اُسوقت فوجین بھرتی کرنے کے لیے وہان تعینات تھے۔ قبل اسکے کہ جان لارنس کی سرکاری اور جوابدہی کی بھاری خدمتون کا زمانہ شروع ہوا تھا دم لینے کے لیے اتنا زمانہ انکو بہت غنیمت ملگیا۔ لیکن چونکہ آیندہ کا تردد اور پھر کام کرنے کا شوق تھا اس سبب سے بے شغلی اُنپر نہایت شاق تھی۔ جس چیز کی انکو سب سے زیادہ ضرورت تھی (یعنی گھوڑون کی جوڑی) اُسکو تو وہ خرید چکے تھے۔ اور اب اُنھون نے ایک دوسری شے جسکی ضرورت انکو کم تھی یعنی دوسری جوڑی خریدی۔ اور پھر ایک بگھی خیمون کا ساز و سامان اور ضروریات کی مختلف چیزین جمع کرنے اور آیندہ کاربرآری کے لیے ملازمون کو نوکر رکھنے کے بعد قدیم زمانہ کے بزرگون کیطرح اپنے ہمراہیون کا بھاری قافلہ ساتھ لیکر آگے کا راستہ لیا۔ اور یہ کچھ نہین معلوم تھا کہ کہان ہمکو جانا اور کہان ٹھہرنا پڑیگا اور کوئی کام ملیگا یا نہ ملیگا۔

اس مسافرت مین رہنے کا اتفاق انکی بی بی کو پہلے پہل پڑا تھا اور اس سے وہ بہت خوش ہوئین۔ معمولی طریقہ یہ تھا کہ لین ڈوری پیشتر سے دس بارہ میل آگے بھیجدی جاتی تھی اور اُسکے بعد میان بی بی بگھی پر سوار ہوکر یہ فاصلہ طے کرتے تھے اور عین طعام چاشت کیوقت جو بالکل لیس رہتا تھا پہونچ جاتے تھے اور جب تک گرمی رہتی تھی اُسوقت تک لکھنے پڑھنے اور بات چیت کرنے مین مشغول رہتے تھے۔ آگرہ مین اُنکے خیمے باغات تاج محل کے عین کنارے پر نصب ہوے اور اسواسطے اس بے نظیر عمارت کے دیکھنے کا (جسکو دیکھکر تمام دنیا کے معمارون کو خوشی اور مایوسی حاصل ہوتی ہے) صبح تڑکے نصف النہار کی دھوپ اور ٹھنڈی چاندنی مین ہروقت ہر طرح کا موقع ملا۔ یہ سیر ساری جماعت کے لوگون مین سے اقل درجہ ایک شخص کو بیس برس کے بعد اُس زمانہ مین بالتخصیص یاد آئی ہوگی جب دونون میان بی بی عہدۂ وئیسرائی کے تمام حشم و خدم کے ساتھ پھر وہان داخل ہوے۔ لیڈی لارنس لکھتی ہین کہ ”گو مین اُسوقت بہت خوش اور اپنے شوہر پر نازان تھی لیکن میری یہ خوشی اُن ابتدائی ایام کی مسرت سے ہرگز زیادہ نتھی جب ہمنے دنیا کا کچھ نہین دیکھا تھا اور زندگی کی حقیقت کا مطلق اثر نہین ہوا تھا۔ اور مین اپنی اسی خوشی مین رہی“۔

ان سہولت کے سفرون مین ایک مرتبہ ایک عجیب خانگی ماجرا وقوع مین آیا جان لارنس اور انکی بی بی دونون ایک روز اپنے خیمہ کیطرف بگھی پر سوار چلے جاتے تھے کہ یکایک ایک مقام پر سڑک کے قریب اُنھون نے دیکھا کہ ایک لشکر پڑا ہوا ہے۔ اُسمین سے انکا بھائی جارج جو ابھی حال مین عرصہ تک قید افغانستان کی مصیبتین جھیل کر یہان آیا اور ایک افغانی پوشاک پہنے تھا برآمد ہوا۔ بھائی کی صورت دیکھکر انکو اسقدر مسرت اور حیرت ہوئی کہ بیان سے باہر ہے یہ ایک عجیب طرح کی ملاقات عزیزون مین ہوئی جس سے ضرور اُنکے دل بھر آتے ہونگے۔ فتحمندی کے ساتھ کابل

کیطرف بڑھنے اور تباہی کے ساتھ وہان سے واپس آنے قید ہونے لڑبھڑ کر قتل ہونے اور زندہ درگور رہنے کی مصیبت سے نجات پانے کی سرگذشتین جو بڑے بھائی پر گذری تھین اور امیدون کے منقطع ہونے دودراز مقامات کی خبرین سننے کی یہ سب کیفیتین ہمیشہ ایک اجنبی ملک مین بڑی خوش آیند معلوم ہوتی ہین - لیکن شاید ویسی خوش آیند کبھی نہین معلوم ہوتین جسطرح اُسوقت چھوٹا بھائی براہ راست انگلستان سے لے آیا تھا - جارج لارنس جو صرف ایک روز جان کے ساتھ سفر کرسکتے تھے اُنکو اس قلیل عرصہ مین معلوم نہین کیسے دلخراش قصّے بیان کرنا ہونگے - چنانچہ جن لوگون نے اُنکی کتاب موسومہ "چالیس برس ہندوستان مین" کے حالات پڑھے ہین اُنکو بخوبی معلوم ہین - لیکن شاید مندرجۂ ذیل قصہ سب سے زیادہ دلخراش ہے میرے نزدیک وہ اس کتاب مین درج نہین ہے اور جسطرح مین نے اُنکے مُنھ سے سُنا ہے وہ اس مقام پر بیان کرنے کے قابل ہے

ایک روز جب جارج لارنس اَلڈرڈ پاٹنجر اور دوسرے قیدی اُس کمرہ مین جہان وہ قید کیے گئے تھے ایک کنارہ پر اکٹھا بیٹھے تھے تو اکبر خان جسنے اپنے ہاتھون سے میکناٹن کو قتل کیا تھا اور دغابازی کرکے ہماری بیدل فوج کو گانٹھنا چاہا تھا مع اور مشہور سردارون کے اُس مکان مین آیا اور کمرہ کے دوسرے کنارہ بیٹھکر فخر آمیز اور اشتعال انگیز مباحثہ کرنے لگا - ان لوگون مین جو بطور یرغمال کے قید کیے گئے تھے صرف پاٹنجر صاحب پشتو زبان سمجھتے تھے اور وہ اُنکی طرف کچھ آگے بڑھکر غور سے اُنکی باتین سننے لگے - آخر کو پھر اپنے غول مین آئے اور جارج لارنس سے کہا کہ "آیا تم جانتے ہو یہ لوگ کیا بحث کررہے ہین" - لارنس نے جواب دیا "نہین" - اسپر پاٹنجر نے چپکے سے کہا کہ "بحث یہ ہورہی ہے کہ آیا اُنکے حق مین یہ بہتر ہے کہ ہم لوگون کو اسی مقام پر اسیوقت مار ڈالین یا زندہ رہنے دین - بالفعل کثرت راے اسی امر پر ہے کہ ہم کو مار ڈالین" - لارنس نے بھی اُسی استقلال کے ساتھ کہا کہ "تو بہتر ہے کہ آپ پھر اُسی جگہ چلے جائیے اور دیکھیے کہ کیا ہورہا ہے بعد اُسکے ہم لوگون کو مطلع کیجیے" - پاٹنجر نے یہی کیا اور جب یہ بڑی مجلس شوریٰ تمام ہوئی تو وہ واپس چلے آئے اور اپنے گروہ کے لوگون سے آکر کہا کہ اَب کثرت راے اور طرف ہے اور اسوقت ہم لوگ مارے نہ جاینگے" - اسکے بعد قیدیون کے ساتھ عمدہ برتاؤ ہونے لگا لیکن یہ پہلی ہی مرتبہ اُنکی جانین مخطور نہین ہوئی تھین - قبل اسکے ایک موقع پر یہ تجویز ہوا تھا کہ ہر ہر سردار اپنے اپنے ہاتھ سے ایک ایک قیدی کو مار ڈالے - اور اسطرح پر سب کے سب انگریزون کی حد معذرت سے یکسان باہر ہو جائین - اور اکبر خان نے ایسے موقع پر جو قیدیون کی جانین چھوڑ دین تو یہ اُنکی رحمدلی کا باعث تھا کہ اُسکے ذاتی فائدے کی شوخ دماغی کا نتیجہ تھا ص ۱۶۶

بھائی سے رخصت ہوتے وقت جارج نے سرسری طور پر پوچھا کہ آپ کہان جاتے ہین - جان نے جواب دیا کہ "میرٹھ کو جاتا ہون" بھائی نے کہا کہ "کیون ایسے مقام پر آپ کسلیے جاتے ہین جہان آپ کا کوئی شناسا نہین ہے آپ دہلی مین جائیے جہان ہر شخص آپ کو جانتا ہے اور یقین ہے کہ وہان آپ کو کام بھی ملے" - جان نے بھائی کی

صلاح پر عمل کیا اور دہلی کے راستہ مین تھے کہ معلوم ہوا کہ کمشنر آگرہ کی سفارش سے وہ دہلی کے سِوِل اور سیشن جج مقرر ہوے۔ گو یہ تقرری صرف ایک مہینے کے لیے تھی تاہم اُنکو خوشی حاصل ہوئی۔ اور اسطور پر اُسی مقام مین جہان ابتدا مین اُنھون نے محنت کی تھی ایک مرتبہ اور اُنکو کام شروع کرنے کا موقع حاصل ہوا۔ اور اُس مقام پر واپس آنے کا جو ضروری اثر اُنکے مابعد کارروائیون پر پڑا اُسکے دیکھنے اور اُن کارروائیون کی نوعیت پر خیال کرنے سے اس بات کا تردد نہین ہوتا کہ بہتیرے شخص چاہتے تھے کہ ہم اُنکو مقام مذکور پر بھیجنے مین سعی کرکے اپنے حصہ کی شاباشی حاصل کرین بہر حال لسکے برسون کے بعد جَان لارِنس نے ہَمِلْٹَن صاحب کو لکھا تھا کہ "سنہ ۱۸۴۳ء مین آپ نے مجھکو دہلی بھیجا تو مجھکو بنا دیا اور مین اُسکو کبھی نہین بھولونگا"۔ اور بعض بدباطن لوگ جو کہتے ہین کہ شکرگزاری اکثر اس لیے کیجاتی ہے کہ آیندہ اُسکے ذریعہ سے کچھ کام نکلے اُنکو یہ بات سنکر بہت دلچسپی حاصل ہوگی کہ فی الجملہ جَان لارِنس کی مشکوری اس قسم کی تھی۔ کیونکہ اِسکے بھی کئی برس بعد جب چیف کمشنر پنجاب انگلستان مین واپس آئے اور انڈین کونسل کے ممبر مقرر ہوے تو اُنھون نے سَر رابرٹ ہَمِلْٹَن کی اس گذشتہ خدمت کا بڑی محبت کے ساتھ ذکر کیا اور اپنے اختیار کا عہدہ سب کے پہلے اُنکے بیٹے کو دینے کے لیے کہا۔ سَر رابرٹ کہتے ہین کہ "اُنمین یہ ایک بڑے وصف کی بات تھی"۔ اور حقیقت مین بہت کم لوگ اس سے انکار کرینگے۔

اب آرام و آسایش کے ساتھ سفر کرنے کا وقت نہین رہا تھا جَان لارِنس بی بی سمیت بسبیل تعجیل روانہ دہلی ہوے اور ایک مہینے کی تقرری کا زمانہ ٹامس مِٹکاف کمشنر دہلی اور جَارج لارِنس کے نسبتی بھائی کے گھر پر بطور مہمان کے صرف ہوا۔ یہ صاحب جَان لارِنس کے بھی بڑے دوست تھے اور آٹھ برس پیشتر صاحب موصوف ہی نے
ص ۱۶۱ قاتلان وِلیم فریزر کے گرفتار کرانے مین جَان لارِنس کی مدد کی تھی۔ جَان لارِنس بہت خوش تھے کہ اس مقام سے اُنکو آگاہی حاصل تھی اور جسکو وہ اسقدر عزیز سمجھتے تھے وہین اُنکی تقرری ہوئی اور ایک مہینے کے ختم ہونے کے بعد پھر اُنکو ضلع دہلی مین قائم مقامی کا عہدہ ایک ایسے مقام پر ملا جو اُس جگہ سے جہان پانی پت کے ضلع مین پیشتر اُنھون نے بڑی بڑی کارروائیان کی تھین بہت دور نتھا۔ اُنکا صدر مقام کرنال تھا جسکو وہ پیشتر ایک بڑی بھاری چھاؤنی سمجھتے تھے اور گو چھہ مہینے کی ایک مختصر مدت کے لیے تقرری ہوئی تھی مگر اُسپر بھی اطمینان کے ساتھ سکونت پذیر ہونے کی اُنکو بڑی خوشی ہوئی۔

لیکن سردست اُنکی قسمت مین یہ اطمینان نہین تھا کیونکہ قریب کی ریاست کیتھل مین فساد ہوگیا تھا وہان کا راجہ لاولد مرگیا تھا اور انگلش گورنمنٹ کو مناسب معلوم ہوا کہ علاقہ ضبط کرے۔ لیکن محافظ محل نے یہ خیال کرکے کہ محل کے مال غنیمت پر اُنکو اگر زیادہ نہین تو انگریزون کے برابر ہر حالت مین حصہ ملے دیسی سپاہ کو ترغیب دی کہ سرکار انگریزی کو مال غنیمت نہ لے جانے دو اور اُنکی مخالفت کرو۔ اس ہنگامے کے فرو کرنے کی نامستحسن خدمت ہِنری لارِنس کو

سپرد ہوئی جو پشاور مین پالک صاحب کی ہزیمت یافتہ فوج کی رسد رسانی مین سخت مشقتین اُٹھا کر ابھی حال ہی
مین واپس آئے تھے اور بمقام انبالہ سول کام پر مقرر تھے۔ اُنکو بطور قاعدہ کلیہ ہندوستانی ریاست کے
شامل سلطنت کرنے مین سخت مخالفت تھی پس یہ کام اُنکے کچھ پسند تھا لیکن اس معاملہ مین اُنکو اپنی رائے پر
عمل کرنے کا اختیار نتھا۔ وہ بعجلت کمک کے لیے کرنال مین گئے اور اُنکے بھائی جان نے باتفاق حکام فوج
کمک فراہم کردی۔ اور جان لارنس کچھ تو اپنے بھائی کی ملاقات حاصل ہونے اور شاید (بخیال ایلیٹ صاحب)
اس سے بھی زیادہ تھوڑی سی جنگی چھیڑ چھاڑ کے اشتیاق مین موقع جنگ پر جانے کے لیے فوج کے ساتھ ہوئے
غنیم کی طرف سے مخالفت تو کچھ بھی نہین تھی لیکن برٹش سپاہ مین انتظام کا قائم رکھنا البتہ ایک دشوار امر تھا جنہین سے
بعض بعض لوگون نے درحقیقت اُس مال کو جسکی حفاظت کے لیے مقرر ہوے تھے لوٹ لیا۔

لیکن خوش قسمتی سے اس موقع کے حالات کا بیان مین ایک شاہد عینی یعنی اپنے دوست کرنل ہنری یول کے شرح الفاظ مین بیان کر سکتا ہون
راجہ کیتھل کے خاندان کے لوگون نے اُس ہندوستانی سپاہ کو جو وہان قبضہ کرنے گئی تھی محل کے حوالہ کرنے سے انکار کیا۔ میرے دوست
اعلیٰ افسر سر ولیم بیکر جو اُسوقت کپتان اور صیغہ نہر کے سپرنٹنڈنٹ تھے اُنکو حکم ملا کہ اگر انجنیری کے کامون کی ضرورت ہو تو وہ اور اُنکے ساتھ مین بھی مدد ص ۱۶۵
دون ہمکو راستہ مین جو سپاہ ملی وہ کسیقدر نقصان اُٹھا کر واپس چلی آتی تھی۔ اسلیے ہمکو توقف ہونا پڑا تا آنکہ ایک معقول فوج جمع ہوئی اور ہم کیتھل کیطرف
بڑھے۔ وہان جاکر دیکھا تو محل خالی پایا گیا اور عجب طرح کی پریشانی نظر آئی۔ جلوس کی تمام چیزین اور وہ سب سامان جو دولتمند ہندوستانی رئیس کے پاس
ہوا کرتے ہین اسیطرح پڑا ہوا تھا اور لوٹنے کی دیر تھی۔ مجھکو خوب یاد ہے کہ ایک خوبصورت آبنوس کی بیساکھی تھی جسکے پشب کے دستہ کے دونون طرف
مینڈھے کا سر بنا ہوا تھا۔ مین نے اُسکو لیکر اس ارادہ سے پولیٹیکل افسر کے پاس بھیجدیا کہ جب نیلام ہو تو مین خرید کرون۔ نیلام تو ہوا مگر میری وہ بیساکھی
کہین نظر نہ آئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص کو مجھسے زیادہ پشب کا شوق تھا۔ مجھکو یہ بھی یاد ہے کہ ایک آئرش افسر نے ایک صندوق کی تلاش مین کسی مذہبی
زبان کی ایک کتاب نکالی جسکی لوح پر انگریزی لکھی ہوئی تھی اور اُسنے اپنے طور پر اُسکو پڑھ بھی لیا کیونکہ اُسنے مجھسے پکار کر کہا کہ "اس کتاب کا نام اپسٹل ٹو پاولی
ہے مجھکو اول صفحہ کے دیکھنے سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے"۔ اس موقع پر مین نے چار نامی شخصون سے پہلے پہل ملاقات کی یعنی سر جارج کلارک ہنری
ایڈورڈیز اور جان لارنس۔ اول تین شخصون سے تو مجھسے ملاقات ہوئی مگر چوتھے صاحب کو صرف آنکھ سے دیکھا۔ لیکن جسطریقہ سے مجھکو انکا پتا
بتلایا گیا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ مین بھی وہ ایک ذی اعتبار شخص تھے۔

عام طور سے جو خانہ تلاشی ہو رہی تھی اُسمین گورون کی پلٹن کا ایک افسر محل کے اُس حصہ پر تعینات کیا گیا جہان خزانہ ہونے کا گمان تھا اور یہ
(افسر وغیرہ سب) لوٹ رہے تھے یہ ہنری لارنس اُن پولیٹیکل افسرون مین سے تھے جو (مسٹر) جارج کلارک کی ماتحتی مین آگئے تھے۔ جب اس معاملہ
کی اُنکو خبر کی گئی تو مین موجود تھا۔ محل مین ایک سنگ مرمر کا حجرہ تھا جسمین سنگ مرمر کی ایک کرسی یا تخت فرش پر بچھا تھا۔ لارنس اس تخت پر نہایت برہم
بیٹھے تھے۔ وہ ایک افغانی چغہ پہنے تھے اور یہ چغہ اور لنگی کا کلین اور داڑھی مونڈنے اوڑھی تھی۔ وہ مجھکو ابتک اسطرح سے یاد ہین جیسے یونانی غیب دان یعنی اُن مین نکلکر سامنے بیٹھا تھا
اس بات کے بیان کرنے کی کچھ حاجت نہین ہے کہ جن لوگون نے بدعنوانی کی تھی ہنری لارنس نے

اُنکی خوب سیاست کی اور اسکے بعد اپنی فطرتی مستعدی سے اُنھون نے اُس چھوٹی سی ریاست کا انتظام اور اُسکی مالگزاری کا بندوبست شروع کیا۔ اس اثنا مین جان لارنس کرنال کو واپس آئے اور یہان ایک بڑا ضروری خانگی واقعہ وقوع مین آیا کیونکہ ۱ ؍ جون ۱۸۴۳ء کو عین گرمی کی فصل مین اُنکی سب سے بڑی بیٹی کیٹ پیدا ہوئی جان کا دفتر اُنکے بنگلہ ہی پر تھا یہ رعایت ہندوستانی افسرون کے ساتھ بہت کم ہوتی ہے اور اُنکو صرف اس امر کی شکایت تھی کہ اُس ضلع مین ہیضہ کی شدت سے اُنکو کوئی نوکر نہین ملتا تھا جو اُنکا کام کرتا۔

ماہ اکتوبر مین جب گورنر جنرل کا محکمہ شملہ سے برخاست ہوا اور سب لوگ کلکتہ کو جانے لگے تو جان لارنس ہی کے بنگلہ مین جو چھاونی بھر مین آباد تھا بڑے بڑے عہدہ دارون کا قیام ہوا۔ اسمین اُنکے بعض بعض پُرانے دوست بھی تھے اور ۶۔ نومبر کو اُنکے بھائی ہنری اپنی زوجہ سمیت نیپال جاتے ہوے اُنکے مکان مین داخل ہوے۔ اِس موقع پر پھر اعزا کی خوب ملاقات ہوئی۔ جان اور ہنری لارنس کی بی بیان جب نا کتخدا تھین تو شمالی آئرلینڈ مین برسون تک ساتھ کھیلی تھین اور اس زمانہ کے بعد سے اب یہان اُنکی یکجائی کا موقع آیا۔ اور دونون کو یہ بات دیکھکر کہ اُنھون نے کس کس طرح کے شوہر سے شادی کی ہے اور آپسمین کسطرح کی مددگاری ہمدردی اور شادمانی سے ہتی ہین اپنا اطمینان حاصل کیا۔ دونون نے ایک دوسرے کی یہ باتین بہت اچھی طرح سے دیکھ لین۔ چند روز اس آباد بنگلہ مین باہم بسر ہوئی جسمین بقول ہنری لارنس "چارون طرف بڑی دور تک بارکون اسپتالون اصطبلون بنگلون اور باغون کی قطارین چلی گئی تھین جھنڈا گڑا ہوا تھا اور گنبد گھر اور گرجا بنا ہوا تھا یہ بڑی بڑی عمارتین سب خالی پڑی تھین اور معلوم ہوتا تھا کہ گویا کسی طوفان عظیم نے رات بھر مین تباہ کر دیا تھا"[1]۔

اس مقام کو وبا نے رات بھر مین نہین بلکہ ایک سال یا یون کہیے کہ کئی برس مین تباہ کر دیا تھا پچھلی مرتبہ جب جان لارنس کو اس مقام کا حال اس مرتبہ آنے کے قبل معلوم ہوا تھا تو اُنکا خیال تھا کہ ہندوستان بھر مین یہ چھاونی سب سے بہا ہی صحتبخش اور عام پسند ہے۔ اس کام کے لیے اُسکے مقامی حالات بڑے فائدہ کے تھے۔ کیونکہ ملک کھلا ہوا تھا اور فوجون کی صف آرائی کے لیے یہ مقام بہت موزون تھا۔ زمین ہلکی اور ریلوی تھی اور اسواسطے صحت کے حق مین مفید تھی گھانس اور پانی کثرت سے بہم پہونچتا تھا۔ پھر دہلی اور میرٹھ کی دونون کلان سڑکین اسجگہ پر آکر مل گئی تھین۔ اور چونکہ یہ مقام عین شاہراہ پنجاب و ہندوستان کے درمیان واقع تھا اس سبب سے وہ ہندوستان کا تاریخی میدان کارزار ہو چکا تھا جیسا کہ اوپر بیان کر آیا ہون۔ آیا کون ایسا سبب تھا جسنے ایسے مقام کو شہر خموشان بنا دیا۔ یہ بات نہین تھی کہ بلاد ملک کی عام حالت ردی ہو گئی ہو بلکہ بر خلاف اسکے ہر ہر جگہ شادابی کے آثار نمایان تھے ۱۸۳۴ء مین جب جان لارنس پیشتر وہان تعینات ہوئے تھے تو وہان کے لوگ بوجہ جابرانہ بندوبست سنین ماضیہ اور قحط کے بہت ہی ادنی ص ۱۲۹

[1] سوانح عمری ہنری لارنس جلد اول ص ۳۴۲

حالت

حالت کو پہونچ گئے تھے اور بہت سے گانون بالکل ویران ہو گئے تھے۔ لیکن تاوقتیکہ جان لارنس نے اپنی آنکھ سے ان باتون کی اصلاح نہ دیکھ لی اور ایک بڑے درجہ تک اسمین سعی نکر لی اسوقت تک وہان سے نہ ہٹے! اُنھون نے بدانتظامی کے بدلے امن وامان قائم کیا اقساط مالگزاری کو ملتوی رکھا اور ہمیشہ کے لیے تخفیف کی بنیاد ڈالی۔ یہ ایک ایسا کام تھا جسکو اور لوگ بزمانہ مابعد خاطرخواہ طور پر انجام کر سکے۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ اس وبا اور اس مصیبت کا جو وبا کے سببسے پیدا ہوئی تھی باعث کیا تھا۔ کام نہونے کی وجہ سے بیزار ہو کر اور یہ دیکھکر کہ فوج کے آدمی پچاس فیصدی بخار مین مبتلا ہین اور باقی ماندہ ایسے ناتوان ہین کہ وہ اُنمین سے کوئی شخص ہتیار لیکر ایک منزل سفر نہین کر سکتا" اور علی ہذالقیاس آس پاس کے گانون کے ہندوستانی لوگ بھی مصیبت مین مبتلا ہین اُنھون نے اپنا باقیماندہ وقت فرصت اس امر کی تحقیقات مین صرف کیا کہ وبا کا سبب کیا ہے اور اُسکے انسداد کی کیا تدبیرین ممکن ہین تحقیقات کے نتائج اُنھون نے ایک بیش بہا تحریر مین درج کیے اور آیندہ موسم بہار مین بمقام دہلی اُنکو مرتب کیا۔ اس قسم کا یہ پہلا ہی رسالہ تھا جو مجھکو ملا۔ ص ۱۷۱

اُن بہتیرے اعلی افسرون کیطرح جنھون نے بعد کو اس قسم کی تحقیقاتون مین وبا کا سبب نہرون کی آبپاشی قرار دی اور اس سے جا خواہ بیجا طور پر اُس امر کو ناقص ٹھہرایا جو قحط کا اصل انسداد اور اندرونی آمد و رفت کا آسان طریقہ ہے انھون نے وبا کے یہ اسباب نہین بتائے بلکہ برخلاف اسکے یہ وجہ بتائی کہ آبپاشی کے کامون مین جو احتیاط مناسب ہے وہ نہین کیجاتی ہے۔ سبزہ کائی اور جھاڑیان نہرون کے کنارے خودرو طور پر اُگنے کے لیے چھوڑ دی جاتی ہین اور وہان کی زراعت کثرت سے ہوتی ہے یاد رکھنا چاہیے کہ اس حصہ ہندوستان کے لوگ برخلاف دیسی باشندگان بنگال کے اسی زمانے کی کچھ مدت پیشتر تک چانول پر نہین بلکہ گیہون جو اور مختلف قسم کی دالون پر بسر کرتے تھے۔ اِن آخری قسم کی فصلون کے لیے وہان کے مقابلہ مین پانی کی بہت کم ضرورت ہوتی ہے اور دہان کی زراعت کے لیے ضرورت ہوتی ہے کہ ہر وقت سیلاب مین ڈوبے رہین ورنہ معقول فصل کبھی نہ پیدا ہوگی وہ اصل تو یہ ہے کہ دہان صرف پانی مین پیدا ہوتا ہے اور گزشتہ چند سال کے عرصہ سے یہ زراعت بنگلون تک بڑھ آئی تھی۔ چھاونی ہر طرف دہان کے کھیتون سے بالکل گھری ہوئی تھی۔ پس خرابی کا ایک سبب تو یہی تھا اور پھر فوجی حکام کی غفلت سے بھی یہ ہوا تھا کہ بڑے بڑے گھور جمع ہو گئے تھے۔ چیلون گدون پہاڑی کتون اور سؤرون نے ایک آفت برپا کر رکھی تھی۔ جانورون بلکہ آدمیون کی بھی لاشین جہان جو مرے تھے اُسی جگہ پڑی ہوئی تھین۔ کسی نے ایک مشت خاک بھی اُنپر نہین ڈالی تھی۔ جان لارنس جب صبح تڑکے گھوڑے پر سوار ہو کر جاتے تھے تو یہی کیفیت دیکھتے تھے اور پولیس کو اُنکے اُٹھوانے کا حکم دیتے تھے۔ ان خرابیون کے رفع کرنے کے لیے اُنھون نے یہ تدبیرین بتائین کہ دہان چھاونی سے چار میل کے فاصلہ پر کسیطرف نہ بویا جائے۔ اس بات کا انتظام کیا جائے کہ ایک معین مقدار ص ۱۷۲

زیادہ عمیق پانی نہرون مین نہ رہے نہرون کے کنارون پر سبزہ کی قسم سے جو چیزین اُگین وہ فوراً اکھاڑ ڈالی جائین تاکہ کسی جگہ کی گیلی زمین یا سڑی ہوی نباتات پر آفتاب کی شعلہ افگن شعاعین اپنا اثر نہ پیدا کرنے پائین - نالیون کی مرمت کیجائے - حفظان صحت کے لیے پولیس پر تاکید رہے - بازار بارکون بنگلون اور اسپتالون کے قریب سے ہٹا کر زیادہ فاصلہ پر مقرر کیے جائین - اور اُنکی از سر نو تعمیر ہو اور درمیان کی گلیان یا سڑکین کشادہ رہین - یہ سب باتین اُسوقت تو بہت بدیہی معلوم ہوتی ہین لیکن جسوقت کا ذکر ہے اُسوقت ایسی نہین معلوم ہوتی تھین - یہ امر اُنکے خاصہ طبیعت کا تھا اور تواریخ کے اعتبار سے بھی دلچسپ ہے کیونکہ اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدا ہی سے اُنکی طبیعت اُس اصلاح حفظان صحت اور آشتی کے ساتھ ترقی پھیلانے کی طرف مائل تھی جو اُنکے عہد وئیسرائی کا اصل مقصد اور کامیابی کا باعث رہا - جنگ و جدل اور ملک گیری اُنکو مقصود نہین تھی - ان اصلاحون سے جنکو اُنھون نے تجویز کیا تھا کرنال کی چھاونی محفوظ نہین ہوئی کیونکہ وہ پہلے ہی تباہ ہو چکی تھی - لیکن وہان کی وبا اور اُس وبا کی پریشانیون سے جو تجربہ اُنھون نے حاصل کیا اُس سے وہ بزمانہ مابعد ہزارہا بندگان خدا کی جو ہندوستان مین رہتے تھے جان بچا سکے - اسیطرح اوائل ایام مین بمقام پانی پت دفتر کی باریکیون اور گوڑگانون اور اٹاوہ کے قحط زدہ لوگون کے افلاس سے جو تجربہ اُنھون نے حاصل کیا تھا اُس سے اس امر کا عقیدہ جسپر اُنکا بعد کو ہمیشہ عمل رہا اُنکے دل پر خوب جمگیا تھا کہ ہتیار اُسیکو دینا چاہیے جسکے ہاتھ ہتیار رکھنے کے لیے سب سے زیادہ موزون ہون - اور ہندوستانی فرمانروا کے لیے سب سے مقدم خدمت یہ نہین ہے کہ سلطنت کو وسعت دے یا چند دولتمندون کو ملتفت رکھے بلکہ وہ کام یہ ہے کہ ہزارہا عام مصیبت زدہ باشندون کی خبر گیری کرے -

جان لارنس کی توجہ اسی قسم کے اور امور کی جانب بھی متوجہ ہوئی اور قیام کرنال کے زمانے مین اُنکی توجہ خاص کر کے قاعدہ رسد رسانی اور دیسی عورتون کی حالت کی جانب رجوع رہی - رسد رسانی سے میری مراد وہ قاعدہ ہے جسکے ذریعہ سے گورنر جنرل یا کمانڈر انچیف ایسے ایسے نامی اشخاص کے سفر کرنے کی حالت مین اُنکی آمد و رفت کے راستہ مین رہنے والے دیہاتی لوگ نہ صرف گاڑیون اور بار برداری کے جانورون کے مہیا کرنے پر جو بڑے بڑے خیمون کے لیجانے کے لیے درکار ہوتے ہین مجبور کیے جاتے ہین بلکہ اکثر اُنکو بڑا نقصان اُٹھا کر یہ چیزین فراہم کرنا پڑتی ہین اور اُنکا معاوضہ نہین ملتا ہے - خوش قسمتی خواہ بدقسمتی سے عین اسی زمانہ مین گورنر جنرل نے دریافت کر لیا تھا کہ گرمی کی فصل مین پہاڑ پر جانا ہمیشہ ضرور ہے اور اُسکے بیشمار ہمراہیون کی بھی کسی نہ کسی طرح امداد ہونا چاہیے اگر ہندوستانی پولیس کے لوگ چھکڑون اور جانورون کے جمع کرنے پر مقرر کیے جاتے تھے تو وہ ہندوستانیون ہی کو تباہ کرتے تھے اور اگر اُنسے کام نہین لیا جاتا تھا تو نہ کوئی چھکڑا اور نہ کوئی جانور میسر آتا تھا - اگر یہ جانور قلبہ رانی یا درو فصل کے زمانے مین جیسا کہ اکثر ہوتا تھا پکڑ لائے جاتے تھے تو صاف ظاہر ہے کہ معمولی شرح کی کسی اجرت سے اُنکا معاوضہ

ممکن نہین ہے اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ یہ قلیل رقم بھی اُنکو نہین ملتی تھی یا اگر ملتی تھی تو اُسکو یار لوگ اوڑا لیجاتے تھے۔
اس امر خاص اور اسی طرح کے دوسرے امور کی بدنامی بیشک گورنمنٹ پر تھی اور جان لارنس نے واقعی بہت ٹھیک کہا تھا کہ "یہ قباحت اُسوقت تک ہے جبتک ہم اپنے ملازمون کو عمدہ برتاؤ نہین سکھاتے ہین۔ ہندوستانی اہلکار بالتخصیص خراب ہوتے ہین۔ ہندوستانی سپاہی ارباب پولیس افسران مال یہ سب لوگ ہر چیز کو مفت لینا اپنا حق المحنت تصور کرتے ہین" اسکے بعد اُنھون نے ایسی تدبیرین نکالین جنکا اس مقام پر بیان کرنا کچھ ضرور نہین ہے کیونکہ اُنپر بہت عرصہ سے عمل کیا جاتا ہے۔ ہندوستانی عورتون کی حالت دیکھکر اُنکا دل اور بھی بھر آیا۔ مرد لوگ اپنی بی بیون یا بیوہ بھاوجون کو بیچ ڈالتے تھے یا اُنکو اپنے پاس رکھنے کے لیے مجبور کرتے تھے۔ بہترین حالت مین بھی عورتین صرف مزدورنین تھین اُنکو محنت شاقہ کرنا پڑتی تھی اور اُنکے ساتھ بدسلوکی کیجاتی تھی اور خودکشی کی کثرت ہوتی جاتی تھی ۱۸۴۵ء مین بمقام گوڑگانون جان لارنس نے دریافت کیا تھا کہ پانچسو سے زیادہ عورتین کنوون مین ڈوب مری تھین اور اگرچہ اس ملک مین کنوؤن کے کھلے اور خطرناک حالت مین رہنے کی وجہ سے بھی اکثر یہ وارداتین ہوا کرتی تھین مگر اُنمین سے زیادہ عورتین خودکشی کے قصد سے گر پڑتی تھین یا دوسرے لوگ دھوکا دیکر گرا دیتے تھے۔ کچہری کا کام ہر روز گھنٹون تک ایک ہی قسم کا کرنا پڑتا تھا اسمین طبیعت تھس ہو جاتی تھی اور اسکی اصلاح اکثر ان مقدمات کے ذریعہ سے ہوا کرتی تھی جو فی نفسہ غمناک ہوتے تھے مگر اسپر بھی اُنمین ایک طور کا مذاق ملتا تھا۔ ایک روز ایک شخص نے اپنے ایک دوست کے خلاف یہ استغاثہ دائر کیا کہ وہ میری زوجہ کو بھگا لیگیا ہے اور اُسکو ایک دوسرے شخص کے ہاتھ چھتیس روپیہ کو بیچڈالا۔ جان لارنس کو پہلے تو اس قصہ کا یقین نہوا مگر آخر کو اُسکا بیان صحیح نکلا۔ عورت کا شوہر گھر پر نہ تھا اور وہ خود علیل تھی مجرم نے یہ موقع پاکر اُسکو ڈولی مین سوار کرایا اور بھگا لیگیا۔ تیسرے شخص نے خریداری سے اقرار کیا اور بیان کیا کہ وہ اپنی رضا و رغبت سے زوجہ کیطرح میرے یہان رہتی ہے۔ مجرمون کو چھ چھ مہینے کی قید ملی اور میان بی بی دونون خوش خوش چلے گئے۔ دونون سے کسی شخص کو ظاہرا اس بات کا کچھ خیال نہ تھا کہ اُنپر کوئی خرابی گزری یا کیا ہوا۔

ایک اس سے بھی زیادہ دردانگیز ماجرا جسکو سنکر ہر بنی نوع انسان کا دل بھر آئیگا جان لارنس کی کچہری مین جب وہ پیشتر اس ضلع مین رہتے تھے تو پیش ہوا تھا اور اس موقع پر وہ قابل ذکر ہے۔ مین اُسکا احوال اُنھین کی عبارت مین بیان کرونگا کیونکہ اُسپر جلا دینا ناممکن ہے۔ ص ۱۴۳

جذامی کا قصہ

اُن تمام بیماریون سے جنمین بنی نوع انسان مبتلا ہوتے ہین جذام کا مرض ہمیشہ نہایت ہی مکروہ اور خوفناک عارضہ خیال کیا گیا ہے۔ اس سے بڑھکر کسی عارضہ مین انسان بے بس نہین ہو جاتا ہے اور اُسپر طرہ یہ کہ

ایسے مریض کی اعانت اور ہمدردی کرنے والا بھی مشکل سے ملتا ہے۔ یہ مرض ایسا منحوس اور استقدر ساری ہے کہ ہر شخص مجذوم سے دور دور بھاگتا ہے۔ لوگ کہتے ہین کہ اُسکی جلد بلکہ کپڑون تک کے چھونے اور جس مقام پر وہ بیٹھا ہو وہان کی ہوا مین دم لینے سے مرض کی سرایت پیدا ہوتی ہے۔ گو اسکے نتائج ایسے مہلک اور حکمی ہوتے ہین لیکن عموماً اسکی ترقی بدیر اور بتدریج ہوتی ہے۔ ہتیلی یا ہونٹ پر پہلے پہل ایک ذراسی چھینٹ کے نمودار ہونے سے لیکر جسم بھر مین پھیلنے تک برسون کا زمانہ ہو جاتا ہے۔ اور ظاہرا اس زمانہ مین مریض کی تندرستی مین کوئی فرق نہین ہوتا ہے وہ اپنے یومیہ اشغال مین مصروف رہتا ہے اور اگرچہ اسکو کوئی شخص از خود نہین چھوتا اور نہ اسکو اپنے ساتھ کھانا کھلاتا ہے لیکن لوگ اُسکی صحبت مین بیٹھنا خطرناک نہین سمجھتے ہین۔ مجھکو ایک ہندوستانی رسالہ دار یاد ہے جو ایک بہت عمدہ افسر اور معزز شخص تھا۔ یہ شخص اگرچہ اس مرض مین مبتلا تھا مگر برسون تک اُسی حالت مین کام کرتا رہا اور مین نے اُسکے رسالہ والون کو بارہا ایک ہی فرش پر دیر تک بیٹھے ہوئے دیکھا۔ لیکن جون جون مرض بڑھتا جاتا ہے اسیطرح لوگ اُس سے کنارہ کشی کرتے جاتے ہین۔ دوست اعزا اقربا سب کے سب اُسکو چھوڑ دیتے ہین۔ مان جسنے اُسکو دودھ پلایا ہے اور بیوی جو اُسکی پارہ جان ہوتی ہے وہ بھی دور دور بھاگنے لگتی ہے۔ ابنائے جنس کی آمدورفت کے مقام سے کچھ فاصلہ پر اُسکے لیے ایک جھونپڑا بنا دیا جاتا ہے اور ہر روز اُسکا کھانا کچھ فاصلہ سے ایک پتھر کے اوپر رکھدیا جاتا ہے جہان وہ کھانا دینے والے کے چلے جانے کے بعد آہستہ آہستہ اپنے مشلول جسم کو لے جاتا ہے۔

یہ سب خیالات میرے دل مین ایک عجیب وغریب اور خوفناک واقعہ سے پیدا ہوتے ہین جو چند سال پیشتر اُس ضلع مین جہان مین مجسٹریٹ تھا گذرے تھے۔ مین کچہری مین بیٹھا ہوا اپنے کام مین مشغول تھا اتنے مین انبوہ مین سے ایک گنوار نے پکار کر کہا کہ مجھکو ایک بڑی ضروری عرضی دینا ہے امیدوار ہون کہ آپ فوراً اُسکی سماعت کرینگے۔ "مین اُسکو صندوق عرائض مین نہ ڈالونگا کیونکہ مین چاہتا ہون کہ اپنے ہی ہاتھ سے پیش کرون"۔ مین نے اُسکی التجا قبول کی اور وہ چلا آیا اور اپنی درخواست میز پر رکھدی۔ یہ استغاثہ ایک جذامی کی طرف سے تھا اور اُسکا یہ ایک رشتہ دار تھا جو عرضی لیکر حاضر ہوا تھا اور وہ استغاثہ یہ ہے۔

فریاد درس ستمدیدگان سلامت

حضور پرنور پر روشن ہے کہ کمترین عقیدت گزین سالہا سال سے مرض جذام مین مبتلا رہتا چلا آیا ہے۔ فدوی کے اعضا پارہ پارہ ہو کر گھل گئے۔ فدوی کا سارا جسم بگڑ کر ایک فاسد مضغہ گوشت ہو گیا ہے۔ فدوی اب زندگی سے تنگ آگیا ہے اور موت کا خواستگار ہے۔ میری زندگی تمام گانون کے لیے وبال جسم ہے اور سب عاجز آگئے ہین اور ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ فدوی مرجائے۔ یہ ایک مشہور بات ہے کہ اگر جذامی موت پر رضامند ہو جائے اور اپنے تئین زندہ مدفون ہو جانے دے تو اُس سے دیوتا خوش ہونگے اور اُسکے گانون کے کسی دوسرے

شخص پر اسطرح کی بلا نازل نہونے دینگے۔ اسواسطے فدوی استدعا کرتا ہے کہ اُسکو زندہ مدفون ہو جانے کی اجازت
ملے۔ گانون کا ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ فدوی مرجاے اور فدوی بھی اس سے خوش اور راضی ہے۔ حضور مالک
ملک ہین اور اگر بغیر حضور کی اجازت کے ایسا کیا جائیگا تو وہ داخل جرم ہوگا۔ امیدوار ہے کہ درخواست ہذا منظور
فرمائی جاے۔ الہی آفتاب دولت تابان باد۔ دستخط رام بخش جذامی "

اسمین شک نہین کہ اس عرضی کو پڑھکر میرا دل بھر آیا لیکن مین مقر ہون کہ مذکورہ بالا درخواست کو پڑھکر مین
سخت متحیر ہوا۔ مین نے اپنی عمر مین عجیب عجیب مقدمے دیکھے اور نرالی درخواستین میرے یہان پیش ہوئین مگر
یہ درخواست سب سے انوکھی تھی پہلے تو مین نے یہ سوال کیے کہ "تم کون ہو۔ تمھارا نام کیا ہے۔ تم جذامی کے
قرابت مند ہو۔ آیا وہ مجنون ہے۔ بیشک اُسکے حواس بجا نہین ہین " ان باتون کے جوابات پانے کے بعد مین نے
پوچھا کہ وہ شخص خود کہان ہے۔ دیہاتی نے جواب دیا کہ " وہ کچہری کے باہر ہے ہم یہان اُسکو ڈولی پر سوار کرا کے
لائے ہین اگر آپ باہر آئیے اور اُس سے باتین کیجیے تو آپکو اطمینان ہو جاے کہ جو کچھ مین نے کہا ہے وہ صحیح ہے "
مین اُٹھ کھڑا ہوا اور اُس شخص کے ساتھ چلا وہان جاکر دیکھا تو ایک درخت کے نیچے ایک ڈولی سایہ مین رکھی تھی۔ اور
گانون والون کا ایک انبوہ اُس سے کچھ فاصلہ پر جمع تھا۔ میرے رہنما نے مجھسے اشارہ کر کے بتلایا کہ " دیکھیے یہ تو
مستغیث بیٹھا ہے اور وہ اُسکا باپ اور بھائی ہے اور ہمارے گانون کے اور مقدم لوگ کھڑے ہین "۔ مین فوراً
اُس سے باتین کرنے لگا اور اُن سب نے پہلے شخص کے بیان کی تصدیق کی۔ اور خود بدنصیب مریض جسکے دیکھنے
سے معلوم ہوتا تھا کہ مرض اسپر اپنا پورا کام کر چکا ہے اُسکی یہ کیفیت تھی کہ دیکھنے سے خوف معلوم ہوتا تھا۔ اُسکے ہاتھ
کہنیون تک پانون ٹانگون تک گل گل کر گر گئے تھے اور اُسکا تمام جسم ایک فاسد مضغہ گوشت معلوم ہوتا تھا۔ اُسنے چلاکر
کہا کہ " او صاحب خدا کے لیے میری درخواست سُن لیجیے۔ مجھکو زندہ دفن ہو جانے دیجیے مین بہت جی چکا اب
مجھکو مرنے دیجیے "۔ مین نے جواب دیا کہ " اے مرد خدا میرے امکان مین نہین ہے کہ تیری درخواست قبول
کرون یہ کام تو بڑا دردانگیز ہے مگر بالکل خلاف قانون ہے یہ قتل عمد ہو جائیگا اور اُسکی اجازت نہین دیجا سکتی "۔
جب وہ واویلا مچانے لگا تو مین نے حکم دیا کہ اُسکو یہان سے اُٹھا لیجاؤ اور اُسکے عزیزون سے کہا کہ اُسکی خبرگیری کرنا۔
ص ۱۶۱ کچہری کے برخاست ہونے کے بعد جب مین ایک فہمیدہ ہندوستانی کے ساتھ جو دن کو موجود تھا اور جسنے
یہ ساری کیفیت دیکھی تھی بات چیت کرنے لگا تو اُسنے مجھسے پوچھا کہ آپ نے مجذومی کی درخواست کیون نہ قبول کی اور پھر
اُسنے کہا کہ " اُسکے لیے لازم ہے کہ جلد ہلاک ہو کیونکہ اُسپر بڑی مصیبت گذر رہی ہے اسمین اُسکا اور گانون والون کا بھی
فائدہ ہے "۔ مین نے کہا کہ " کیا درحقیقت تم کو بھی یقین ہے کہ اُسکے گانون والون مین سے کوئی شخص جذام
مین نہین مبتلا ہوگا "۔ اُسنے جواب دیا کہ " بیشک مجھکو اور اسیطرح تمام ملک کو اس بات کا یقین ہے "۔ مین نے کہا کہ " اعتقاد

کے بارے مین توکوئی دلیل نہین ہوسکتی لیکن میرے نزدیک یہ امر مہمل معلوم ہوتا ہے - بہرحال کمپنی بہادر کی عملداری مین ایسا فعل داخل جرم ہوگا - اگر مین چاہون توبھی اس بات کی اجازت نہین دیسکتا ہون" ہندوستانی افسر نے جواب دیا کہ "حضور جوکچھ فرماتے ہین وہ سب توصیح ہے مگر دیکھیےگا کہ گانون والے اُسکو بلا اجازت زندہ دفن کردینگے" یہ کہکر اُسنے سلام کیا اور وہان سے چلاگیا -

مین نے یہ خیال کرکے کہ ایسا امر ممکن نہین ہے اُس بات کو دل سے دور کردیا - لیکن چند روز کے بعد مفصلات کے ایک افسر پولیس نے مجھسے آکر یہ رپورٹ کی کہ مجھکو معلوم ہوا تھا کہ ایک آدمی زندہ دفن کردیا گیا ہے جسکو مین کسی موقع پر گیا اور وہان جاکر دریافت حال کے لیے زمین کھدوائی اور لاش نکلوائی اور معلوم ہوا کہ وہ کسی جذامی کی لاش ہے - جب مجرم لوگ گرفتار ہوے تو معلوم ہوا کہ وہی لوگ تھے جنھون نے مجھسے مجذومی کے دفن کرنیکی اجازت چاہی تھی بعد کو جو تحقیقات ہوئی اُس سے معلوم ہوا کہ اُس روز درخواست کے نامنظور ہونے کے بعد وہ لوگ پلٹ آئے اور گانون بھر کے لوگون کو جمع کرکے مشورہ کیا جسمین یہ راے قرار پائی کہ مجذومی کو دفن کردینا چاہیے - چنانچہ یہ کام دن دوپہر تمام معمولی رسمون کے ساتھ عمل مین لاگیا اور گانون کے سب لوگ اُسمین شریک ہوے - موضع کا مقدم چوکیدار اور دوسرے اہلکار لوگ جو گانون مین تھے دورہ سپرد کیے گئے جہان سب نے جرم سے اقبال کیا اور قید کی سزا پائی اسمین شک نہین کہ سزا کا دینا ضرور تھا - لیکن مین خوش ہون کہ سزا خفیف ہوتی - مین خیال کرتا ہون کہ اوسطاً ضلع کے جیلخانے مین چھ چھ مہینے قید رہنے کا حکم ہوا - میرے نزدیک وہ قابل الزام نہین بلکہ زیادہ تر قابل افسوس تھے اور گو اُس بدنصیب شخص کے ہلاک کرنے کا طریقہ ہمارے خیالات کے کیسے ہی خلاف ہو مگر وہ بقول خود "بہت جی چکا تھا"

مقام دہلی مورخہ ۷ مارچ ۱۸۴۵ء

ایسا شخص جو اسطرح کے قصہ کو سُنے اور اُسکا دل نہ بھر آئے یا جو سالہا سال تک ایک منصب حکومت پر ایسے زود فہم مگر سریع الاعتقاد اسقدر مفلس مگر صابر ایسے تربیت پذیر مگر اپنے ضعیف حقوق پر دلدادہ اور آتنے عرصہ دراز تک بارہا اجنبی حملہ آورون کے ستاتے ہوے مگر اُسپر بھی اپنے موروثی اطوار و عقائد کے اسقدر پابند لوگون مین رہے اور پھر اُنکی طرف ایسا خیال نہ رکھے جو کوئی باپ اپنے آوارہ مگر بے لیس اور وفادار لڑکے کی نسبت رکھتا ہو مشکل سے دستیاب ہوسکتا ہے اور اگر دستیاب ہو تو وہ محسود نہوگا - ہندوستان مین پیشتر بھی ایسے بہت انگریز رہ چکے اور اب بھی رہتے ہین جو اپنی قومیت یا لون اپنی اعلی قوت جسمانی یا عقلی کے زعم مین ہندوستانیون کو حقیر جانتے اُنسے الگ رہتے اُنکو ذلیل سمجھ کر کالا لوگ کہتے اور اُنکو اسطرح سے ستاتے یا اُنکے ساتھ بدسلوکی کرتے ہین کہ اسطرح کا برتاو کسی یورپین کے ساتھ وہ ہرگز نہ کرینگے - لیکن خوش قسمتی سے ایسے انگریزون کی تعداد ہندوستان مین ہمیشہ قلیل رہی ہے اس قسم کے لوگ بعض اوقات ہندوستان کے عارضی سیاحون یا قلیل العمر اور کوتہ اندیش فوجی افسرون یا بڑے بڑے

شہرون کی لغو پرتکلف یا عیب جو صحبتون مین ملسکتے ہین لیکن ارکان سول سروس یا اُن فوجی مدبرون مین جنھون نے سلطنت ہندوستان کی بنا قائم کرکے اُسکی حفاظت کی ہے کہین نہین پائے جاتے ہین۔ سر ٹامس منرو یا لارڈ ملکاف اوٹرم یا ہوپ یا لاک ہنری یا جان لارنس اوراسیطرح کے دوسرے صدہا نیک مضر اور راستباز اشخاص کی تحریرات اقوال یا افعال سے ہمکو ایک لفظ یا ایک فعل بھی ایسا نہین ملتا جس سے اور کوئی بات پائی جائے بجز اسکے کہ جن کروڑون بے بس اور بے زبان آدمیون پر وہ حکومت کرتے تھے اُن سب پر کمال شفقت اور محبت مبذول رکھتے تھے۔ جان لارنس اپنی باتون کا زیادہ احتیاط سے کبھی موازنہ نکرتے اگر وہ کسی شخص کو بداطوار یا بیوقوف سمجھتے تھے تو بیدھڑے اُسکے منہ پر کہہ گذرتے تھے۔ اگر وہ کسیکو سزا دینا چاہتے تھے تو معًا سزا دیدیتے تھے لیکن اُن ہزارہا عجلت کی گھسیٹی ہوئی چٹھیون مین جو میری نگاہ سے گذری ہین کہین ایک فقرہ بھی مجھکو ایسا نہین ملا جس سے بڑے سے بڑے شاندار ہندوستانیون کے اعزاز کو کوئی صدمہ پہونچ سکتا ہو۔ اور کہین ایک مقام پر بھی وہ کلمہ تحقیر کا اکثر نوجوان افسرون یا ہندوستان کے اتفاقی سیاحون کی زبان پر سب کے پہلے جاری ہوتا ہے انھون نے کہین استعمال نہین کیا یہ وہ لوگ ہین جو ہندوستانیون کو جانتے اور ملتے ہین اُنسے محبت کرنا سیکھا ہے۔ خالص امپیریل قومی جوش سے اپنے تئین اُن لوگون کا خادم سمجھتے ہین جنپر وہ حکومت کرتے ہین اور انھین کی خدمت کرکے حکمرانی کرتے ہین۔ اور ہماری قسمت یا قصور سے مختلف رنگ کے لوگون قومون اور مذہبون مین جو آہنی دیوار حائل ہے اُسکے انہدام مین ہر ایک طرح کی کوشش کرتے ہین۔ جب تک یہ دیوار کسی نہ کسی طرح سے منہدم نہوگی جائیگی اُسوقت تک گو ہمارے مقاصد کیسے ہی نیک ہون اور ہماری حکومت سے کیسے ہی فوائد متصور ہون لیکن ہم گویا بزور تیغ ہندوستان پر قابض ہین اور جب تک ہم بزور تیغ قابض ہین اُسوقت تک ہم کو اپنے حقوق کیطرف سے اطمینان بہت کم اور خطرہ زیادہ رہیگا

ماہ نومبر سنہ ۱۸۴۳ء مین کرنال کی قائم مقامی کے عہدہ کا خاتمہ ہوا اور جان لارنس اپنے بوریے بستر سمیت مقام دہلی مین جہان کی سرزمین سے وہ اسقدر مانوس اور مربوط تھے ایک عارضی عہدہ پر گئے یہان جب سال مابعد ختم ہوا تو مستقل عہدہ خالی ہوا اور آخر کو اُسوقت مناسب عہدہ کے لیے مناسب شخص بہم پہونچا اور جان لارنس خود اپنے استحقاق کی رو سے دہلی اور پانی پت ان دونون ضلعون کے مجسٹریٹ اور کلکٹر مقرر ہوے۔ ہندوستان سے رخصت فرلو پر روانہ ہونے کے قبل انکو جو مشاہرہ ملتا تھا ان پچھلے دو سال تک اُسکے نصف سے بھی کم تنخواہ انکو ملی اور اس قسم کے میہمان نواز اور ایسے مخیر آدمی کو اس قلیل آمدنی مین اپنے عیال و اطفال نوکر چاکر اور گھوڑون کی دو جوڑی کے رکھنے مین معلوم نہین کسقدر مشکل پڑی ہوگی اور وہ اپنے عہدہ اور درجہ کے اعتبار سے اُس منصب تک پہونچ چکے تھے جسپر ہندوستان سے علیل ہوکر جانے کے قبل وہ مامور تھے ہندوستان مین جنگ افغانستان اور اُسکے بعد کی لڑائی جو داعی مایوسی چھائی ہوئی تھی اُس سے اور شاید امراء سندھ کی اور

حصہ ۱

بھی ناانصافانہ لڑائی سے اُنکے دوسرے ہمعصر بھی اُنھین کی طرح ایک ضیق کی حالت مین تھے۔ ماہ نومبر ۱۸۴۴ء مین اُنکے ایک دوسری بیٹی پیدا ہوئی جسکا نام اِمیلی رکھا گیا اور یہ عین وہ زمانہ تھا جب باپ کی آمدنی اُنکی ضرورتون اور حاجتون کے برابر پہونچی۔ آیندہ دو سال کے عرصہ مین جان لارنس نے بہ حیثیت کلکٹر و مجسٹریٹ دہلی جو کام انجام کیے بدقسمتی سے اُنکے بارے مین بہت کم بیان کیا جاسکتا ہے۔ لیکن جو کچھ مین اُنکی ابتدائی تقرری دہلی کے بارے مین بیان کرچکا ہون اُس سے بیشک عام طور پر قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اس زمانہ مین کیا کام کیا گیا ہوگا۔ عام طور پر وہی باتین فتور ناراضی اور دشواری کی اب بھی تھین پیرانہ سال مغلیہ بادشاہ کے دربار مین جسکے یک قلم نیست و نابود ہو جانے کے دس برس اور باقی رہ گئے تھے وہی بدعنوانیان موجود تھین اُسیطرح کے لغو آدمی دربار کو گندہ کیے ہوے تھے اور اُس تاریخی دارالسلطنت کے جرائم پیشہ اور کمینہ لوگون کا گروہ اُسیطرح شورش مچاے ہوے تھا۔ سَر رابرٹ منٹگمری کو اُس شہرت کا حال یاد ہے جو جان لارنس نے حاصل کی تھی اور جسکا چرچا الہ آباد تک پھیلا ہوا تھا یعنی یہ کہ وہ ایک مختصر گروہ پولیس کو لیکر اچانک قماربازون قزاقون اور ہر قسم کے بدمعاشون کے غول مین جا پہونچے اور سبکو اسطرح سے گرفتار کرلیا کہ نہ تو ایک قطرہ خون کا گرنے پایا اور نہ کہین کچھ فتور ہوا۔ ص ۱۷۱

۱۸۴۵ء کے موسم بہار مین اُنکو اس بات کا موقع ملا کہ اپنی ہمیشہ کی وفادار محرم اور رفیقہ کی مدد سے اپنے ابتدائی قیام ہندوستان کے ایام کی وہ دلچسپ حکایتین تالیف کرین جنمین سے اسقدر قصے مین نے نقل کیے ہین۔ اُنھون نے چند نہایت معقول چٹھیان طرز معاشرت کے متعلق دہلی گزٹ کے اڈیٹر کو بھی لکھین جیسے اصلاح جیلخانہ اور انتظام پولیس وغیرہ اور اُنمین سے دو ایک فقرہ اس مقام پر نقل کرنے کے قابل ہین کیونکہ اُنسے ثابت ہوتا ہے کہ اس زمانے مین جان لارنس کا قلم برداشتہ طرز بیان اور طرز خیال کیا تھا۔ گورنمنٹ نے تجویز کیا تھا کہ ممالک مغربی و شمالی کے جیلخانون کا ایک سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا جائے۔ جان لارنس نے مخالفت کی کہ اس تجویز مین خرچ کثیر متصور ہے اور اُسمین کوئی فائدہ نہین ہے اور عجب نہین اگر اُسکے سبب سے اور ضروری اصلاحین ملتوی رہ جائین۔ چنانچہ اس امر کے متعلق جان لارنس نے اپنی یہ راے ظاہر کی تھی۔

ممالک مغربی و شمالی کے واسطے ایسی حالت مین جب جیلخانے کے داروغہ جو ہر ایک کام کو انجام دیتے ہین صرف پچیس روپیہ ماہوار پاتے ہین ۲۵۰۰ روپیہ کی تنخواہ پر ایک دورہ کرنے والا سپرنٹنڈنٹ مقرر کرنا سراسر غلطی ہے۔ اسطرح کا سرکاری افسر جو آج یہان اور کل وہان پھرتا رہے گا اُسکا اصل مین کیا دباؤ پڑ سکتا ہے۔ اُسکو ہر ہر ضلع مین جاکر سرسری دورہ کرتے ہوے بھی سال کا سال گذر جائیگا۔ لیکن فرض کرو کہ جس وقت وہ سہارنپور مین ہوگا تو اُسکو کیونکر معلوم ہوسکے گا کہ باندہ بنارس یا گورکھپور مین کیا ہو رہا ہے یا جسوقت وہ ان مقامات مین ہوگا تو اُسکو کیونکر معلوم ہوسکیگا کہ روہیلکھنڈ اور دہلی کے جیلخانون مین کیا ہو رہا ہے شاید بعض لوگ یہ کہینگے کہ رپورٹون اور نقشون کے ذریعہ سے اس کام کا انجام کیا جاسکتا ہے۔ یعنی یہ کہ تمام صاحبان مجسٹریٹ و

جنٹ مجسٹریٹ مجبور کیے جائین کہ وہ اپنے معمولی فرائض منصبی کے علاوہ نقشون کی تیاری مین بھی اپنے دماغ کو پریشان کرین لیکن یہ نقشجات اگر تیار ہوتے ہین تو ہرگز پڑھے نہین جاتے اور اگر پڑھے جاتے ہین تو اُنکا خلاصہ ایک مجموعی نقشہ مین مرتب نہین کیا جاتا اور اگر یہ بھی کیا جائے تو جو محنت اور مشقت اُسمین کیجائیگی وہ وصول نہوگی کیونکہ چھ مین پانچ بالکل لغو ہوتے ہین۔

اس تجویز کو جس سے ایک مصنوعی اصلاح صرف زر کثیر خرچ کرنے کے بعد عمل مین آسکتی تھی نامستحسن قرار دینے کے بعد اُنھون نے اصلاح کے اصل امور کو تجویز کیا۔ اور یہ امور وہ ہین جنکو اُنھون نے بزمانہ مابعد پنجاب مین مقرر ہوکر وہان اور اصل تو یہ ہے کہ تمام ہندوستان مین جاری کیا۔ یعنی یہ کہ صدر جیلخانے اور ضلع کے جیلخانے قائم ہون جرائم پیشہ اشخاص کے اقسام قرار پائین۔ جیلخانون مین اول درجہ کے ڈاکٹر مقرر ہون۔ اور جن سرکاری افسرون پر دنیا بھر کی جوابدہی اور ساری محنت اور مشقت پڑتی ہے مگر اُنکو تنخواہ کم ملتی ہے اُنکے مشاہرہ مین ترقی کیجائے کیونکہ اُنھین کے رو یہ پر ساری کارروائی منحصر ہے۔ چنانچہ جان لارنس نے بیان کیا ہے

مجسٹریٹ ہمیشہ چاہے جیسا مستعد اور لائق ہو لیکن اگر یہ عملہ بدمعاش ہوا اور موجودہ انتظام مین یہ بات ہر جگہ پائی جائیگی گو بظاہر معاملات کی صورت کیسی ہی معقول اور قابل تعریف کیون نہ معلوم ہوتی ہو تو ممکن نہین کہ اندر اندر ہر طرح کی بدعملی نہوتی جائے اور اسکو دیکھکر جاہل شخص بھی حیرت مین آجائیگا۔ نقشہ جات آپ کے پاس بہت درست لکھے کے پہونچائے جائینگے لیکن اُنسے جیلخانے کی اصل کیفیت اُسیقدر معلوم ہوگی جسقدر مین ٹمبکٹو کا حال بیان کرسکتا ہون۔ لوگ بڑے شوق سے کہا کرتے ہین کہ دیسی آدمی بڑے بدچلن ہین اور اسمین شک نہین کہ وہ ایسے ہین بھی لیکن دیکھنا چاہیے کہ زیادہ تر اُنکو کسنے ایسا بنا رکھا ہے۔ اُن کے آگے کس نے وہ دام طمع پھیلا رکھا ہے جس سے وہ خودبخود جاکر پھنس جایا کرتے ہین۔ مجھکو بہت اچھی طرح سے یقین ہے کہ اس قسم کی طمع اگر دیجائے تو اکثر یوروپین اُسمین مبتلا ہو جائین۔ ہم سب لوگ خوب جانتے ہین کہ سویلینون کو لارڈ کارنوالس نے ایماندار بنایا۔ ۱۸۴۳ء مین جب اس دستور کے متعلق ایک بڑا بھاری انقلاب پیدا ہوا اور نیٹو کے لوگ کثرت سے عہدون پر مقرر کیے گئے تو پہلی کارروائی یہی عمل مین آئی کہ اُنکی تنخواہون مین اضافہ کیا گیا۔ علی ہذا القیاس تحصیلدارون کی جماعت کثیر پر خیال کیجیے کہ گذشتہ برسون سے اُنکی حالت کسقدر درست ہوگئی ہے اور اسوجہ سے اُنکا چال چلن کہانتک سنبھل گیا ہے۔ مجھکو تامتر یقین ہے کہ اس زمانہ مین جیسا ایماندار ایک تحصیلدار پایا جاتا تھا اب ویسے دس پائے جاتے ہین۔

ماہ نومبر ۱۸۴۵ء مین جان لارنس کی سوانح عمری کے متعلق ایک انقلابی زمانہ پیش آیا۔ اتبک اعلیٰ اشخاص کی رعایت یا توجہ سے اُنکو کوئی نفع نہین حاصل ہوا تھا۔ قسمت نے جسقدر اُنکی یاوری کی تھی اُس سے زیادہ اُنھون نے قسمت کی یاوری کی تھی۔ وہ تمام درجہ کے سول سروس کو پاس کر چکے تھے گو معمولی سویلینون کی نسبت اسمین اُنھون نے تیزی نہین ظاہر کی تھی بلکہ سستی سے پاس کیا تھا۔ خاص طور کا جسقدر تجربہ اُنھون نے حاصل کیا تھا اپنی ذات خاص سے حاصل کیا تھا اور اسمین بیحد کوشش کی تھی۔ اُنکی شہرت جسقدر ہوئی تھی وہ سب

انکی کارگذاری کے باعث سے تھی سواے اسکے اور کسیوجہ سے نہین تھی - برخلاف سر جارلس نیپیر کے (جن سے باعتبار اس عروج کے جسکو بزمانہ مابعد اُنھون نے حاصل کیا تھا جان لارنس کا مقابلہ کرنا بہت بیجا ہے اور جنکو آتے کے ساتھہ ہی لارڈ ڈلہوزی نے اپنے پرون کے نیچے کرلیا اور ایک عہدہ سے دوسرے عہدہ تک بھنداتے چلے گئے) جان لارنس کو گورنمنٹ ہوس کی سرپرستی سے کوئی واسطہ نہین رہا - وہ ہندوستان مین اگر لارڈ ولیم بنٹنک لارڈ آکلینڈ اور لارڈ اِلنبرا ان تین گورنر جنرلون کا زیادہ تر زمانہ دیکھ چکے تھے اور ایسی کوئی بات ظاہر نہین ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ اچھی طرح سے اُنکا نام بھی جانتے ہون - اِس بارے مین اُنکے اور اُنکے بھائی ہنری کے مابین جو تفاوت ہے وہ بخوبی روشن ہے - کیونکہ جارج لارنس نے اپنے بھائی ہنری کے لیے جب وہ صرف ۲۲ برس کے تھے براہ راست کمانڈر انچیف کو درخواست بھیجکر گھوڑ چڑھے توپخانہ مین ایک عہدہ دلوا دیا تھا - دوسرے سال اسی طرح گورنر جنرل کو درخواست دلواکر محکمہ پیمایش مال مین ایک جگہ بہم پہونچا دی - پھر ۱۸۳۹ء مین اُنکے دوست فریڈرک کری نے گورنر جنرل مابعد کے ذریعہ سے سرحدی اسٹیشن فیروزپور مین اُنکو ایک عہدہ دلوایا - اور اسطور پر (جیساکہ اُنھون نے خود بیان کیا ہے "میرا قدم رکاب پر جما دیا جہان سے ایک جست مین زین کاٹھی پر جاکر ممکن ہو سکا") - یہ بات نہین ہے کہ اُنمین سے کسی عہدہ کے ملنے مین کسی طرح کا لوث یا بیجا رعایت کو تعلق ہوا ہو - ہر صورت مین عہدہ کے دینے والون نے جب اُنکو منتخب کیا تو اُنکو اُسی کام کے لیے سب مین لائق ہی پایا بلکہ عہدہ سے زیادہ لیاقت دیکھی - لیکن مجھکو اس امر کا بیان کرنا مقصود ہے کہ اس زمانہ تک خواہ جس سبب سے ہو جان لارنس کا نام عوام کی سرپرستی کرنے والے حکام کے آگے پیش نہین ہوا تھا - لیکن اب بڑے بڑے طوفان خیز زمانے آرہے تھے اور جن اتفاق سے ابتدائی زمانہ ملازمت ہندوستان مین انکو گورنر جنرل سے تقرب حاصل ہوگیا -

لارڈ اِلنبرا کو الحاق سندھ کی نیکنامی خواہ بدنامی کے ساتھہ جو اُنسے منسوب ہے اُنکی افراط و تفریط کے عین زمانہ شباب مین لارڈ موصوف کے اُن حاکمون نے جنکو وہ ابتک اپنا محکوم سمجھتے آتے تھے واپس طلب کرلیا - "پکیوی آئی ہیو سِنڈ" یہ مختصر اور دنیا بھر مین مشہور فقرہ جسکو پنچ نے اُس نامی گرامی اور خودراے سپاہی پر چسپت کیا تھا بالکل درست تھا اور اسکی کل ذمہ داری لارڈ موصوف کو گو وہ مزاج کے بہت شاندار تھے برداشت کرلینا چاہیے تھی لیکن بدقسمتی سے یہ نہو سکا - اُسکو بالعموم تمام قوم نے برداشت کیا اور ہماری قومی تاریخ پر اسکا ایک ایسا گہرا داغ ہمیشہ باقی رہ جائیگا - اُس کارروائی پر نہ صرف سر جیمس اوٹرم ایسے بہادر سپاہیون اور مسٹر شیکسپیر ہنری پاٹنجر اور کپتان ایسٹوک ایسے سول حاکمون نے جو برسون سے عین موقع پر رہتے تھے اور جو حقیقت حال سے بخوبی تمام آگاہ تھے الزام لگایا تھا بلکہ مطابق اسکے جیسا مسٹر گلیڈ اسٹون نے حال مین بیان کیا ہے اُسکو ایک ایسے جلسہ وزرا نے بالاتفاق ناپسند کیا جسمین مختلف لیاقتون اور مختلف وسیع تجربہ کے لوگ شامل تھے یعنی سر رابرٹ پیل ڈیوک آف ولنگٹن اور خود مسٹر گلیڈ اسٹون کے شامل تھے

مگر جس حالت مین ایک بات ہو چکی تھی تو خیال کیا گیا کہ اب اُسکا معدوم کرنا ممکن نہین ہے۔ گورنمنٹ نے اپنی اعلیٰ ذمہ داریون کے اعتبار سے تجویز کیا کہ اب امر مذکور کے معدوم کرنے مین اور بھی زیادہ خرابی پڑے گی اور اس سبب سے ارکان سلطنت مجبور ہوے کہ اس فخر آمیز موروثی قباحتون کے خوفناک ترکہ کو آیندہ نسلون کے لیے چھوڑ جائین۔ بیشک صوبون کے وہ فرمانروا بڑا غضب کرتے ہین جنکو انگلستان کی وسیع اور بھاری سلطنت کے اعتبار سے بڑا اختیار دیا گیا ہے اور وہ اُس اختیار کو ناجائز لڑائیون اور بلا ضرورت ملکون کے شامل سلطنت کرنے مین استعمال کرتے ہین اور اسطور پر قوم کے ہاتھ اور ایمان کو پہلے ہی سے مجبور اور اُسکی تاریخ سے ناانصافی کو ہمیشہ کے لیے ملحق کر دیتے ہین۔ یہ امر ضروری خیال کیا جا سکتا ہے کہ اُنکو یہ اختیار سپرد کیا جائے اور بعض اوقات اُس اختیار کا عمل مین لانا بھی ضروری متصور ہو سکتا ہے لیکن جس حالت مین وہ اس اختیار کو بُرے طور پر استعمال کرین تو اُنکو سمجھنا چاہیے کہ وہ قدیم زمانے کی کنسروینیو نوآبادی یونان کے جدید قانون تجویز کرنے والون کی طرح آپ رسی سے گردن باندھتے ہین۔

دریاے ستلج کے اُس پار کے ملکون مین جری اور مفسد سپاہیون کی ایک جماعت نے شورش مچا رکھی تھی۔ یہ لوگ گذشتہ چند سال (اور اصل تو یہ ہے کہ رنجیت سنگھ شیر پنجاب کی قوی حکومت ختم ہونے کے زمانہ) سے خود اپنی گورنمنٹ کو نیچا دکھاتے چلے آتے تھے اور اب یقین کیا جاتا تھا کہ برٹش انڈیا پر یہ لوگ جس وقت حملہ کر بیٹھین اُنسے تعجب نہین ہے۔ پس ایسی حالت مین وہان کے معاملات سنبھالنے کے لیے لارڈ ایلنبرا کے بعد بہترین سپاہی کی حاجت تھی۔ اس کام کے لیے وہ استاد کامل فن تلاش کیا گیا جسنے ادنی درجہ کی فوجی ملازمت کے زمانے مین چار زخم کھائے تھے، چار گھوڑے لڑائیون مین اُسکی رانون کے نیچے ہلاک ہوے تھے اور جنگ پنینسولا یعنی جزیرہ نما مین وہ تمغے حاصل کیے تھے۔ اور بحیثیت لفٹنٹ کرنیل جنگ البوئیرا کے طوفان کو پلٹا دیا تھا بلکہ اُس سے گویا جنگ پنینسولا کی صورت بدل گئی تھی۔ یہ عالی دماغ معرکہ آرا سر ہنری ہارڈنگ صاحب کا ذکر ہے۔ اُنکو انگلستان کی کورٹ آف ڈیرکٹرس نے معمول سے کہین زیادہ بھروسہ کے ساتھ اس غرض سے گورنر جنرل مقرر کیا تھا کہ (اگر ممکن ہو تو) امن و امان قائم کرین اور نئے نئے جو گورنر جنرل مقرر ہوتے ہین شاید اُنکی نسبت معمول سے کہین زیادہ اقرار صالح کے ساتھ اُنھون نے امن و امان قائم کرنے کا بیڑا اُٹھایا تھا۔ چنانچہ مسٹر گلیڈ اسٹون نے جو اُنکے عہد کی وزارت کے سبب سے پچھلے حی القائم اور سب سے زیادہ نامی گرامی ممبر باقی رہ گئے ہین ابھی حال ہی مین بیان کیا ہے کہ "میرے بادشاہ وقت کے عہد مین جو کونسلین قائم ہوئین اُنمین ایسا کوئی شخص مقرر نہین ہوا جو اُنسے زیادہ معزز اور فن جنگ سے ماہر ہو باایں ہمہ فوجی ناموری حاصل کرنے کی اُنسے کم خواہش رکھتا ہو"۔ لیکن یہان اگر اُنھون نے صورت معاملات کو اپنی تدبیرون کے مقابلہ مین قوی تر پایا۔ اُنھون نے دریافت کیا

کہ اُنکے پیشتر کے جنگ پسند گورنر جنرل نے استحفاظ سرحد کی جو تیاریان کی تھین وہ روز افزون خطرہ کے مقابلہ مین ناکافی تھین اور اپنی ساری ہنرمندی صرف کر کے (گو ابتک اُنکو صلح کی اُمید تھی مگر جنگ کی تیاری کے خیال سے) ہندوستان مین پہونچنے کے ایک سال سے کچھ ہی زیادہ عرصہ تک کے اندر اُنھون نے اس خوبصورتی کے ساتھ مقامات محظور پر ہماری فوجون کی تعداد المضاعف کر لی کہ عوام ہند پر اُسکا کچھ حال ظاہر ہونے پایا۔

اسطرح کا کامل سپاہی بغیر اسکے کہ سرحد پر جاکر بذات خاص ملاحظہ کرتا قانع نہین رہ سکتا تھا۔ اُنکا راستہ دہلی کی طرف سے تھا اور ۱۱ نومبر ۱۸۴۵ء کو وہ پہلے پہل وہان کے کلکٹر اور مجسٹریٹ یعنی صاحب سوانح عمری ہذا سے ملاقی ہوے۔ چونکہ وہ سپاہی کے گھر مین پیدا ہوے تھے اور سپاہیون ہی مین تعلیم پائی تھی اس سبب سے گمان نہین ہو سکتا کہ وہ سول معاملات سے بہت کچھ واقفیت رکھتے ہون لیکن جیسا کہ آخر کو ظاہر ہوا وہ ایک ہی نگاہ مین جان لارنس کی فوجی اور سول خلقی اور کسبی صفتون کو تاڑ گئے اور اُنکے معرف ہوے۔ بادی النظر مین دونون پر ایک دوسرے کا عمدہ اثر پڑا۔ گورنر جنرل کے دل پر مجسٹریٹ کی استعداد فراست اور واقفیت کھب گئی کیونکہ ویران حصہ شہر مین جو آباد حصہ شہر کے چارون طرف واقع تھا جب گورنر جنرل سوار ہو کر سیر کے لیے گئے تو یہ مجسٹریٹ اُنکے ساتھ ہوے اور آبپاشی اور ایصال مالگزاری کے سب رموز بیان کیے۔ اور ادھر مجسٹریٹ کے دل پر گورنر جنرل کی بے تکلفی ملنساری اور فوجی اُمنگ کا اثر ظاہر ہوا۔ چنانچہ جان لارنس نے اپنے بھائی ہنری لارنس کو جو چٹھیان لکھی تھی اُنمین میری تلاش کی ہوی چٹھیون سے مقدم ترین تواریخ کی ایک چٹھی مین جان لارنس لکھتے ہین کہ "وہ مین گیارھوین تاریخ گورنر جنرل سے ملا۔ وہ کل یہان داخل ہوے۔ مین اُنکو بہت پسند کرتا ہون۔ وہ ایک پسندیدہ خصائل اور مآل اندیش شخص ہین لیکن اُنکی باتون سے عام طور پر مجھکو یہ نہین معلوم ہوتا کہ وہ ذی قابلیت آدمی ہون۔ کری اور بنٹن صاحب یہ دو آدمی تو اچھے اُنکے ساتھ ہین باقی اور سب کے سب محض کندۂ ناتراش ہین۔ ابتو ہر بات سے صلح کے آثار نمودار ہین میرے نزدیک اب لڑائی ہوتی معلوم نہین ہوتی۔ وہ انیسوین تاریخ یہان سے رخصت اور براہ راست انبالہ کو روانہ ہونگے۔ مجھکو تو بظاہر یہ نہین معلوم ہوتا کہ وہ سول معاملات سے زیادہ واقفیت یا ایسی باتون سے ذوق رکھتے ہون لیکن فوجی صیغہ کے تمام اُمور مین بڑے چوکس ہین"۔

ایک دوسری چٹھی سے جو اُسکے چند روز بعد یعنی ۲۷ نومبر کی لکھی ہوئی ہے خود جان لارنس کی کاروائیون کا حال کسیقدر ظاہر ہوتا ہے۔ اُسمین لکھا ہے۔ "میرٹ کی سپاہ بڑی عجلت مین طلب کی گئی ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ اُسکو براڈفوٹ صاحب نے طلب کیا ہے۔ کوپٹ صاحب کا دماغ بالکل جنگی خیالات سے معمور ہے لیکن میرے نزدیک یہ جھوٹ موٹ کی دھمکی ہے اسمین شک نہین کہ گورنر جنرل کو بھی اس معاملہ سے کچھ آگاہی نہین تھی کیونکہ اُنکے بعض خاص الخاص ایڈیکانگ گھوڑ دوڑون کے تماشہ مین مشغول تھے۔ . . . . مجھکو دم بھر کی

ص ۱۸۳

مہلت نہین ہے کیونکہ میرے مددگار سب کے سب چلے گئے اور میرے شریک مجسٹریٹ کا یہ حال ہے کہ وہ بیچارہ جسکی شادی کو ابھی چند مہینے گذرے ہین قریب مرگ ہے ۔ مین الیسن صاحب کو آپ کے پاس بھیجونگا ۔ وہ ایک عمدہ انشاپرداز ہے لیکن بالکل یکطرفہ آدمی ہے ۔ اور اگرچہ وہ ہمیشہ گویا بہت دلائل اور اسناد کے ساتھ انشا کرتا ہے لیکن اُسکی تحریر اُسکے خیال کے برابر ہمیشہ صحیح نہین ہوتی ۔ اور اس بات کا خیال کرنا کچھ دشوار نہین ہے کہ جان لارنس نے جو تاریخ جنگ کے بڑے شائق تھے جسوقت سَر ہنری ہارڈنگ کے پہونچنے پر الیسن صاحب (اور اُنکی تعریف ابھی بیان ہو چکی ہے) کی تحریرات متعلقہ جنگ البوئیرا کا خیال کرکے اُنکو پڑھا ہوگا اور اُس نوجوان لفٹنٹ کرنل کی نسبت جنسے اب گورنر جنرلی کے عہدہ پر ترقی پائی تھی یہ عبارت دیکھی ہوگی کہ ”وہ ایک نوجوان سپاہی ہے جو جنرل کی آنکھ اور غازی کا دل رکھتا ہے“ تو اُنکو کسقدر لطف حاصل ہوا ہوگا ۔

جن چٹھیون کا مین نے اوپر حوالہ دیا ہے اُنکی نسبت دو ایک باتون کی تفصیل اس موقع پر لازم ہے ۔ اولاً یہ یاد رکھنا چاہیے کہ گورنر جنرل کی عدم قابلیت کی نسبت جو خیال پیدا ہوا تھا وہ جان لارنس کا ابتدائی خیال تھا جسکو اُنھون نے قلم کی رو مین لکھدیا کیونکہ یہ جان لارنس کا معمولی طریقہ تھا لیکن بعد کو اس خیال مین بہت کچھ ترمیم ہو گئی ۔ البتہ آخر مین جان لارنس نے گورنر جنرل موصوف کے بارے مین جو راے قائم کی وہ قریب قریب اُس راے کے برابر تھی جسکو اُنکے بھائی ہنری نے اپنی نہایت قریب واقفکاری کے ذریعہ سے قائم کیا تھا اور جو اُنکی وفات کے بعد اُنکے مضامین کے مجموعہ مین مشتہر ہوئی [1] ۔

ثانیاً سَر ہنری ہارڈنگ اس بات سے بخوبی آگاہ تھے کہ سول معاملات مین مجھکو مداخلت نہین ہے ۔ اور اس نادانستگی کی حالت مین جو اُنھون نے معاملات مذکور مین دست اندازی نہین کی تو یہ بڑی دانائی کی ۔ انگلستان سے روانہ ہونے کے قبل شل اور دانشمند گورنر جنرلون کے اُس شخص کی صلاح لی جو اُس زمانے کے زندہ اشخاص مین سب سے بڑھکر ہندوستان کے حالات جانتا تھا ۔ اور اگر بعد کے تمام گورنر جنرلون نے بھی اس بات کی پیروی کی ہوتی تو کیا عمدہ بات تھی ۔ اسوقت مونٹ اسٹوارٹ الفنسٹون صاحب نے جنکی جانب یہ اشارہ تھا سب سے بڑھکر اس بات کی صلاح دی کہ ”محکمہ سول کی فروعات مین دست اندازی نہ کیجیے گا“ چنانچہ جب وہ کلکتہ مین داخل ہوے تو اسی صلاح پر عمل کرکے اُنھون نے گورنمنٹ کے سکرٹریون کو طلب کیا اور کہا کہ آپ لوگ بہتر سے بہتر جو صلاح مجھکو دینا چاہتے ہون وہ تحریر کے ذریعہ سے دین اور اُنکو متنبہ کر دیا کہ اگر آپ لوگ میرے ایسے معاملات کے متعلق میرے ناواقف ہونیکی وجہ سے کچھ اپنا فائدہ حاصل کرینگے تو خواہ اُسوقت خواہ بعد کو آپ لوگون کے حق مین نہایت مضر ہوگا ۔ ص ۱۸۷

[1] مارشمین صاحب کی تاریخ ہندوستان صفحہ ۲۷۲ جلد سوم

ثالثاً اُن چٹھیون سے ایک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ”ظاہرا ہر شے سے خاموشی معلوم ہوتی ہے میرے نزدیک لڑائی نہوگی“۔ کہان تو یہ بات اور کہان اُسی روز (۷ نومبر کو) یہ لکھا آیا کہ دربار لاہور سے نے برٹش انڈیا پر حملہ کرنے کا قصد کیا ہے۔ سوا اسکے اور کوئی بات نہ تھی کہ منجمون نے کہا تھا کہ ابھی ساعت نہین ہے جس سے صرف ایک روز کارروائیان معطل ہوگئی تھین۔ مابعد مہینے کی گیارھوین تاریخ سکھون کی فوج نے دریاے ستلج سے عبور کرنا شروع کیا اور پندرھوین تاریخ تک تمام فوج خالصہ جسمین ساٹھ ہزار سپاہی اور چالیس ہزار اُنکے ہمراہی اور ۱۵۰ بھاری توپین تھین بلامزاحمت انگریزی عملداری مین اُتر آئی۔ اب اس مقام پر بہت اچھی طرح سے یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ خود جان لارنس اور گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف اور سرحد کے سب سے بڑھکر تجربہ کار افسر یعنی لٹلر اور براڈفٹ وغیرہ سب کے سب بالاتفاق کیونکر یہ راے قائم کرسکے کہ فی الحال کوئی اندیشہ کی جگہ نہین ہے۔ یہ خیال انکو البتہ تھا کہ اگر اکالیون کے گروہ (جو مسلمانون کے غازیون کے مشابہ تھے) کسیوقت حملہ کرکے اُنکی جانستانی کی کوشش کرین تو کچھ تعجب نہین ہے۔ لیکن اُنمین سے ایک شخص کو بھی یہ خوف نہین تھا کہ کوئی فوج بالقصد قریب آکر ان پر حملہ آور ہوگی۔ اصل امر یہ ہے کہ دربار لاہور سے حملہ کرنے کے خفیہ احکام زیادہ تر اس امید پر نہین کہ برٹش ہندوستان فتح ہو بلکہ خود اپنی حفاظت قائم رکھنے کی غرض سے صادر ہوے تھے۔ انکو اس بات کے اندیشہ کی وجہ پائی جاتی تھی کہ اُنکی فتنہ انگیز فوج جو مقام پر شیوریا کی طرح لاہور کی محافظ تھی اُنکے ہٹانے اور پامال کرنے مین کوشش کرے گی۔ کیا یہ بہتر نہوتا اگر وہ دوسرے مقامات کے لوگون کو بھی اس سے مطلع کر رکھتے۔ اگر سکھ فوج ہندوستان پر حملہ آور ہوتے مین پامال ہوجاتی تو سرداران پنجاب اسوقت تک بھی برٹش حکام کی رعایت پر اُمید کرسکتے تھے۔ اور اگر وہ کامیاب ہوتی تو وہ اطمینان کے ساتھ مال غنیمت مین حصہ بٹانے کے لیے دوڑتے۔ دربار کے باہر شخص کے لیے یہ امر دشوار تھا کہ ایسی بیخبری اور ظلم کی حکمت عملی کا حال پہلے سے معلوم کرسکتا کہ کیا ہوگا۔ جیسا کہ جان لارنس نے اپنی ایک چٹھی مین خوب ہی لکھا ہے اُسکے مطابق وہ کوئی شخص نہین کہہ سکتا تھا کہ بیوقوف لوگ کیا کرینگے“۔ لیکن انگریزی حکام کی صفائی کر دینے کے واسطے اس بات کا بیان کر دینا بھی پر ضرور ہے کہ اُنھون نے ایسے امور کی بھی تیاریان کی تھین جنکا انکو اندیشہ تک نہ تھا۔ اور سکھ لوگ انگریزی عملداری مین داخل بھی نہونے پائے تھے کہ ایک فوج اُسقدر کافی سامان کے ساتھ اُنکے مقابلہ کے لیے آگے بڑھائی گئی کہ جو کچھ احاطہ امکان کے اندر ہو اُسکو انجام کرسکے۔ ص ۱۱۵

فیروزپور مین سر جان لٹلر نے بڑی بہادری کے ساتھ سکھون پر حملہ کیا۔ حالانکہ اُنکی تعداد انگریزی فوج کی چھ گونی تھی مگر وہ تاب مقاومت نہ لاسکے اور دو گروہون مین اپنی جمعیت کو تقسیم کرکے ایک کو بجانب مُدکی اور دوسری کو بسمت فیروزشاہ روانہ کیا۔ اور ۱۸ اور ۲۱ دسمبر کو صف بندی کی دو لڑائیان ایسے غنیم سے ہوئین کہ خوش قسمتی سے بیشتر اُس طرح کے غنیم سے کبھی سابقہ نہین پڑا تھا۔ اس لڑائی کی دلچسپی بالکل اُس جنگ کے مشابہ ہے جو زوم اور

پرسیس کے مابین ہوئی تھی جب پہلے پہل رومی لشکر اہل مقدونیہ کی صفوف کے مقابل ہوا اور ایک قومی پیادہ بندی کے سپاہیون نے اپنے تئین ایک اعلی درجہ کی قواعددان اور آزمودہ کار عارتیی فوج کے مقابلہ مین پایا۔ ستلج کے معرکہ مین جو اسوقت کہلاتا تھا سکھون نے جو فرانس اور اٹلی کے افسرون کی تعلیم پائے ہوے تھے اور جنمین مذہبی اور قومی جوش بھرا ہوا تھا اول اول بنگال کے سپاہی سے جو کمپنی کا نمکخوار تھا اور صرف اسی پاس نمک کی وجہ سے لڑتا تھا تلوار کی۔ اگر ہماری فوج مین صرف ہندوستانی سپاہی ہوتے تو نتیجہ اُنکے مفید مطلب نہ پیدا ہوتا۔ بگڑی ہوئی لڑائی کے سنبھالنے مین نامی گرامی آزمودہ کار کمانڈرانچیف سرہیو گف کی بیباکانہ شجاعت اور گورنر جنرل کی بہادرانہ سرگرمی باعث ہوئی جنھون نے قدیم زمانے کے اِسکیپیو اَفریکانس کی طرح خوشی سے اپنی اعلی جگہ چھوڑکر اس بات پر قناعت کرلی تھی کہ درجۂ دوم کے منصب کو اختیار کرین اور سکھ سپاہی جو پسپا ہوے اور طوفان کو آتا دیکھکر سرعجز خم کرنے لگے تو یہ لال سنگھ اور تیج سنگھ وغیرہ سکھ کمانیرون کی دغابازی کے سبب سے ظہور مین آیا۔

لیکن جنگ مدکی ایک اور بڑی بھاری لڑائی کا مقدمہ تھی۔ اسکے تین دن بعد اصل لڑائی مقام فیروزپور مین ہوئی سکھون کی فوج نے جسکی تعداد پینتیس ہزار تھی ایک حصن حصین بناکر نہایت بھاری مورچہ قائم کیا تھا۔ اور ایک سَو بھاری توپین حفاظت کے لیے لگائی تھین۔ جس روز یہ لڑائی ہوئی وہ سال بھر مین سب سے چھوٹا دن تھا اور اُس روز سہ پہر کے وقت سرہیو گف نے اپنی معمولی بیباکی سے حکم دیا کہ غنیم کے مورچون کو توپون سے اوڑادو۔ بار بار ہمارے توپخانے کے گولے غنیم کی توپون کے منھ پر جا جاکر پڑتے تھے اور بار بار پیادہ سکھ پلٹن کے لوگ جو انکے مقابلہ مین قدم جمائے کھڑے ہوے تھے نقصان عظیم پہونچا پہونچا کر انکو پیچھے ہٹا دیتے تھے۔ ہندوستانی لڑائی مین اس بات کا ہمکو پہلے پہل تجربہ ہوا اور اُسیوقت پہلے پہل ہمکو اپنے دشمنون کی وقعت تسلیم کرنا پڑی۔ جب رات ہوگئی تو ہماری فوج نے اپنی تئین نصف دشمن کے مورچہ کے اندر اور نصف اُسکے باہر پایا جہان سے وہ نہ آگے بڑھ سکتی تھی اور نہ پیچھے ہٹ سکتی تھی۔ اس سخت وحشت ناک ہنگامہ مین رجمنٹین رجمنٹون مین اور افسر سپاہیون مین خلط ملط ہوگئے تھے۔ غنیم کے معسکر مین کئی جگہ آگ لگی ہوئی تھی اور رہ رہ کر جب باروت اوڑتی تھی تو اور زیادہ اشتعال ہوتا تھا۔ لیکن انکی بھاری توپین ابتک ہمارے آدمیون پر جو تھکے ماندے برفستانی زمین پر تین سوگز سے بھی کم فاصلہ پر پڑے ہوے تھے چل رہین تھین اس رات کو جو بہت واجبی طور سے "شب پرآشوب" بیان کی گئی ہے گورنر جنرل نے جنکی کیفیت یہ تھی کہ کبھی تو ایک شکستہ دل آدمیون کے گروہ اور کبھی دوسرے کے پاس جا بیٹھتا اور دوسرے دن کے کام کرنے کے لیے انکو شاباش کرتے اور پھر دوسرے وقت اُسی تاریکی مین انکی رہبری کرکے جنگی توپ موسومہ "فتح جنگ" کے مقابلے مین جو ہماری فوجون کا کام تمام کیے ڈالتی تھی دعاوا کرتے اور کامیابی کے ساتھ اُسمین کیل ٹھکوا دیتے وہ کام کیا جسکا خیال کرکے بس کسی نہ کسی نامی سردار یا اسکندر اعظم

یا ہینی بال یا قیصر روم ہی کا قصہ یاد آتا ہے یہ پنسولر وار (جنگ پنسولا) کے غازی کا یہ کہنا کچھ بیجا نہین تھا کہ "مین نے ایسی عجیب رات کبھی نہین دیکھی تھی" اور پھر صبح کے طالع ہونے پر پیرس کی طرح جسکی دلچسپ لڑائی جو رومیون کے مقابلہ مین ہوئی تھی اسکے بہت مشابہ معلوم ہوتی تھی وہ یہ بھی بہت واجبی طور سے کہہ سکتے تھے کہ "اگر اسطرح کی فتح ایک مرتبہ اور ہوئی تو پھر ہم کسی کام کے نرہینگے"[۱]

لیکن سلطنت ہندوستان کی خوش نصیبی سے لال سنگھ کی دغابازی دوسرے دن صبح کو اور بھی آشکارا ہوگئی اور ہماری بدل جیدسے جو فتح حاصل ہوئی تھی وہ اور بھی زیادہ قطعی ثابت ہوئی۔ غنیم کے معسکر پر ہمارا قبضہ ہوگیا اُسکی فوج بھگا دیگئی اور ایک نئی فوج جو بسرکردگی تیج سنگھ فیروزپور سے آئی تھی اور جسنے ابتک تلوار نہین کھینچی تھی پہلے تو بعض نامعلوم وجوہ سے ہماری تھکی ماندی فوج پر حملہ کرنے مین جسنے چھتیس گھنٹہ سے مُنہ مین دانہ نہین لگایا تھا اور جسکے پاس اب ایک آواز بھر کا بھی گولہ باروت نہین رہا تھا تامل کرتی رہی اور شام تک سکھون کی تمام فوج علانیہ پیچھے ہٹنے لگی۔ غدر کے عین نازک زمانے کے سوا غالبًا ہندوستان کے لیے کبھی اُس سے بھاری خطرہ نہ پیدا ہوا ہوگا جیسا ان دو دنون اور اس شب پرآشوب کو رہا تھا ہمنے جو فتح حاصل کی تھی وہ بالکل مثل کاڈمیا کی فتح کی تھی اور اگر سر ہنری ہارڈنگ نے جنکی فوج کا ساتوان حصہ تباہ ہوگیا تھا اور دس بارہ اِیڈیکانگ اُنکے پہلو مین مجروح یا مقتول پڑے تھے اور جو منجملہ اور نامی گرامی اشخاص کے جنھون نے حال کی تاریخ ہندوستان مین ناموری حاصل کی تھی ڈی آرسی ٹاڈ صاحب اور براڈفوٹ صاحب کی ہلاکت پر ماتم کر رہے تھے اُس جفاکش اور مستعد مجسٹریٹ کا جسکے ساتھ انھون نے حال مین اتنے دلچسپ ایام بمقام دہلی گذارے تھے خیال کیا ہوتا تو یہ فتح ویسی ہی رہتی جیسی کاڈمیا کی فتح رہی تھی۔ اسی زمانے مین جب اس ہنگامہ کی عین نازک حالت تھی گورنر جنرل نے بوجہ عدم موجودگی سامان جنگ و توابع محاصرہ و سامان رسد اپنی فتمندی کے سنبھالنے اور اپنی فرودگاہ تک واپس آنے سے بدیتوجہ معذور ہوکر کہ اسمین سکھون کی شکستہ دل فوج کو پھر حملہ کرنے کا موقع ملتا اپنے دست خاص سے بکمال عجلت (جیسا کہ چٹھی کے مضامین سے ظاہر ہے) ایک نہایت تاکیدی چٹھی دہلی کے کلکٹر اور مجسٹریٹ کے نام اس مضمون کی روانہ کی کہ آپ ہماری مدد کو چلے آئین۔ چنانچہ اسطور پر یہ موقع اس شخص کو جو اُسکے قابل اور وہ موقع اُسکے قابل تھا ملا۔ اُسنے اپنا پاؤن رکاب پر رکھدیا اور یہ ممکن نہ تھا کہ وہ اچک کر زین تک نہ پہونچ سکتا۔

دہلی کے قرب و جوار مین جنگ کی تیاریون فوجون کی آمد و رفت اور یہ بھی کہنا چاہیے کہ گورنر جنرل یا کمانڈر انچیف کے خیمہ و خرگاہ سے جو صلح کے ایام مین بھی بڑی سڑک کی راہ شمال مغرب طرف جانے مین ادھر سے گذرتے تھے ہر شئے کی قلت ہو رہی تھی۔ ہم ابھی بیان کر چکے ہین کہ جان لارنس قاعدہ بیکاری کی مدت

[۱] دیکھو حالات دلچسپ جنگ مذکور کننگھم صاحب کی مشہور تاریخ سکھ ص ۳۰۱ تا ص ۳۰۲

کے اظہار مین قاصر نہین رہے تھے اور عجیب بات ہے کہ اب وہی قاعدہ نہایت اکثار کے ساتھ جیسا کہ پیشتر کبھی نہین ہوا تھا خود انکو برتنا پڑا۔ انکو نیک و باطل کی تمیز کا جو خیال رہتا تھا اس سے وہ اور بھی اس قابل ہوئے کہ جو کام انکے ذمہ عائد کیا گیا تھا اسکو اور عمدہ طور سے انجام کرین نہ یہ کہ وجہ مذکورۂ بالا سے انکے کام مین کچھ خلل اندازی پڑتی۔ انھون نے کچھ تو اپنے ذاتی دباؤ اور کچھ کامل معاوضہ دینے کے وعدے سے جسکے بارے مین انھون نے یہ خیال رکھا کہ وہ مستحق آدمیون کو پہونچے اس قلیل آبادی کے ملک مین تھوڑے ہی عرصے کے اندر چار ہزار چھکڑون کی ایک حیرت انگیز تعداد جمع کرلی اور یہ انتظام کیا کہ ہر گاڑی کو اسکا مالک ہانکے چنانچہ انکے حسن انتظام کا نتیجہ یہ ہوا کہ گاڑیبانون مین سے ایک بھی غائب نہونے پایا۔ جسوقت دہلی کا بڑا میگزین جہان لوگ رات دن بندوق کی گولیون اور توپ کے گولون کے ڈھالنے اور ہر قسم کے مہلک آلات کے بنانے مین مصروف تھے اپنے حصہ کا کام تمام کرچکا تو جان لارنس نے معًا تمام گاڑیان بار کراکے شمالی سڑک کے راستہ سے دو سو میل کے سفر پر روانہ کردین تاکہ اس سے سوبراؤن کی فتح عظیم مین سب سے بھاری مدد پہونچ سکے۔ اسمین شک نہین کہ اگر جان لارنس کوشش نکرتے تو سوبراؤن کی لڑائی فتح نہ ہوتی یا بہر حال اگر ہوتی تو معلوم نہین کس زمانہ تک اسمین تعویق ہو جاتی۔ سکھون کو یہ دیکھکر کہ مقام فیروزپور مین جو فتح ہمکو حاصل ہوئی تھی اسکو ہم سنبھال سکے اور حوصلہ ہوا اور اس امر کو ہماری بزدلی پر محمول کرکے بسرکردگی رنجور سنگھ دریاے ستلج سے عبور کرکے مقام بدوال مین سر ہیری اسمتھ کو شکست فاش دی مگر صاحب موصوف نے بتاریخ ۲۸ - جنوری مقام علیوال مین ہزیمت دی گو پامال نکر سکے

۹ - فروری کو بھاری توپون کی طول طویل قطار جو عالیشان ہاتھیون پر بار کراکے روانہ کی گئی تھین اور آلات حرب خزانہ اور ہر قسم کے سامان رسد کا ذخیرہ دہلی کے لشکرگاہ مین پہونچ گیا۔ ان سب چیزون کو دیکھکر افسرون اور سپاہیون مین تازہ جان آگئی اور دوسرے روز وہ گھمسان کی لڑائی ہوئی کہ سب قضیہ فیصل ہوگیا۔ سکھون کی فوج جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اسکے افسرون نے درپردہ ہم سے سازش کرلی تھی (اور یہ امر کسیقدر صداقت سے بھی خالی نہین ہے) غازیون کے طور پر ہم سے نبرد آزما ہوئی ایک بوڑھا سردار جسکا نام (شام سنگھ) نمک حرام وفادارن کی ذیل مین لکھنا چاہیے اور جو سفید پوشاک پہنے ہوے قدیم زمانے کے ڈیشیئس کی طرح جان دینے پر تلا ہوا تھا اپنے گرد و پیش کے لوگون کو لڑنے اور مرنے کے لیے گیسان اور گرو کی قسمین دلانے لگا اور آخر کو اپنے ادھر ادھر کے لوگون کو ہلاک کرکے خود اپنی موت کا باعث ہوا۔ سکھون کو پھر ایک مرتبہ اپنی پسند کا موقع ملا اور تند مزاج کمانڈر انچیف نے برخلاف قواعد جنگ کمال دلاوری کے ساتھ غنیم کی توپون پر سامنے سے حملہ کیا۔ اور اس ایک امر کے اعتبار سے جنگ فیروزشاہ پھر آنکھون کے نیچے پھر گئی۔ لیکن چونکہ سرہیو گف تجربہ اٹھا چکے تھے اس سبب سے انھون نے چار بجے دن کے بدلے سات بجے صبح سے لڑائی شروع کی اور گیارہ بجے دن تک جنگ کا خاتمہ ہوگیا۔ جس مقام

ص ۱۶۹

سکھ لوگ لڑے تھے اُسکے پس پشت بڑے چوڑے پاٹ کا چڑھا ہوا دریا واقع تھا اور اس سبب سے صدہا آدمی
جو توپون کے گولون یا تلوار سے بچ جاتے دریا مین بہ گئے۔

جنگ سبراؤن نے معرکہ اور کارزار دونون کا خاتمہ کر دیا۔ ملک پنجاب لارڈ ہارڈنگ کے قبضہ قدرت مین
درآیا اور چونکہ خالصہ فوج نے بے سبب ہمارے علاقون پر حملہ کیا تھا اسلیے لارڈ موصوف کو بلا مزاحمت احدے
اس بات کا حق حاصل ہو گیا کہ کل ملک کو سلطنت انگریزی مین شامل کر لین۔ لیکن اسمین بڑی بڑی مشکلین تھین۔ موسم
ناموافق تھا۔ ہماری فوج جو صرف ۲۰۰۰۰ گورون سے شامل تھی بالکل خستہ تھی۔ ایسے وسیع اور مفلس ملک کے انتظام
مین اخراجات کثیر ہونے کا گمان غالب تھا۔ سرکار کمپنی اور اُسکے بہترین ملازمین کے نزدیک غیر ضروری علاقجات ص ۱۸۹
کا شامل سلطنت کرنا طوعاً و کرہاً ناپسند تھا۔ اس بات کا خیال کیا جاتا تھا کہ خوفناک اور ناتربیت پذیر افاغنہ اور ہملوگون
کے مابین ایک بہادر اور کسیقدر شائستہ قوم کا آڑ مین رکھنا بدرجہ غایت ضرور ہے کیونکہ افاغنہ کے فتح کرنے مین نہ تو
ہمارا کوئی کام نکلتا ہے اور نہ نام ہے۔ پس یہ جمیع امور پنجاب کے شامل سلطنت کرنے کا خلاف تھے اور سر ہنری
ہارڈنگ نے اپنی دور اندیشی اور اس اعتدال پسندی سے جو اُنکی عادت مین داخل تھی یہ تجویز کیا کہ صرف ایک
حصہ ملک پر قناعت کیجاے (حالانکہ وہ کل ملک پر تسلط کر سکتے تھے) اور سکھون کو اپنی آزادی قائم رکھنے کا ایک مرتبہ
اور موقع دیا جاے بشرطیکہ وہ دیانتداری کے ساتھ اس موقع سے فائدہ حاصل کرین۔ جب پہلے پہل سکھون نے
خروج کیا تھا تو سر ہنری ہارڈنگ نے ضابطہ کے ساتھ یہ اشتہار دیا تھا کہ دریاے ستلج کے اس پار سکھون کا جو محفوظ
ملک واقع ہے وہ سب شامل سلطنت انگریزی کر لیا جائیگا اور اب انھون نے تجویز کیا کہ خالصہ کا زور توڑ دیا جاے
اور اس مقصد کے حاصل ہونے کے لیے دوآبہ جالندھر یعنی وہ وسیع ضلع جو دریاے ستلج کے اُس پار اُسکے اور دریاے بیاس کے
مابین واقع ہے مع اور پہاڑی اضلاع کے جو دریاے بیاس کے اُس پار قرب و جوار مین واقع ہین اور علاقہ کانگڑا نورپور اور رنادون
اور وہان سے لیکر ملک تبت کے کنارے تک سارا ملک سرکار انگریزی کی عملداری مین شامل کیا جاے مقررہ دستور
کے مطابق اخراجات جنگ بھی قوم مفتوح کے ذمہ عائد کیے گئے لیکن دربار نے جو اوباشی اور مفلسی مین بھی مبتلا
تھا ظاہر کیا کہ وہ اخراجات کے ادا کرنے کی قدرت نہین رکھتا چنانچہ اسکے بدلے گورنر جنرل نے تجویز کیا کہ کوہستان
جمون اور خطہ جنت نظیر کشمیر پر قبضہ کر لیا جاے لیکن پنجاب کے خود سر رہنے کی حالت مین یہ ممکن نہ تھا کہ خاطر خواہ
طور پر ملک جمون قبضہ مین رکھا جاتا۔ چنانچہ ایک بڑی معیوب حکمت عملی کی بنا پر جو پہلے سے تجویز کی گئی تھی اور جسکی
وجہ سے بدقسمت کشامرہ ابتک مصیبتون مین مبتلا رہتے چلے جاتے ہین ہم نے وہ ملک دوگرا راجپوت مسمی
گلاب سنگھ کے حوالہ کر دیا اور اُسنے اُسیوقت ہمکو وہ نقد روپیہ دیدیا جو اُسنے دربار لاہور سے کاٹ کاٹ کر جمع
رکھا تھا۔ وہ ایک ناعاقبت اندیش اور شریر شخص تھا مگر بڑا لائق فرمانروا تھا اور ہماری حکومت کے تابع

ہونے کی قابل تھا اور اُسوقت خالصہ والون کی مزید یورش رکنے مین وہ صرف ایک امر کے خیال سے شائد ہماری مدد کرنے پر رضامند ہوسکتا تھا جو سوائے اُسکے ذاتی فائدہ کے اور کچھ نہین تھا۔

مگر اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس ملک کو ہم نے شامل سلطنت کرکے اُسکو اپنے قبضہ مین رکھنے کا قصد کیا تھا اسپر یعنی دوآبہ جالندھر پر حکومت کرنے والا کون شخص تھا۔ سوائے اُس زوردار کلکٹر کے اور کون ہوتا جسنے تمام ضلع دہلی مین اپنی لیاقت حُسن انتظام کفایت شعاری اور محنت و جانفشانی مین اپنے تئین گھر گھر مشہور کر رکھا تھا اور جس سے وثوق کے ساتھ یہ اُمید کیجا سکتی تھی کہ جسطرح دہلی کے اطراف مین وہ جاٹون رانگھڑون اور گوجرون پر حکومت کرچکا ہے اُسیطرح کوہستان کے راجپوتون گودیون اور کشمیریون کو اپنے تابع فرمان رکھ سکیگا۔ اس شورانگیز زمانے مین صرف دو قلیل التعداد دیسی پلٹنون اور ایک دیسی توپخانے کے ذریعہ سے تمام ہندوستان کی دارالسلطنت پر قبضہ رکھا حالانکہ اُسوقت جنگ کا بازار گرم ہورہا تھا اور یہ سب تیاریان ہماری جانب سے نہین بلکہ ہمارے خلاف تھین۔ ہمارے علاقہ سے دو سو میل کے فاصلے پر یورش ہو رہی تھی۔ باوصف اس امر کے کہ دہلی کی آبادی بالکل برانگیختہ تھی وہ خطرہ کے اس تین مہینے کے زمانے مین ایام صلح کی طرح صرف ایک اردلی ساتھ لیے ہوے شہر بھر مین گھوڑے پر سوار پھرا کیا۔ سر ہنری ہارڈنگ کو چونکہ پہلے ہی سے معلوم تھا کہ پنجاب کا ملک شامل سلطنت کیا جائیگا اسوجہ سے اُنھون نے ممالک مغربی و شمالی کے نامی گرامی لفٹنٹ گورنر ٹامسن صاحب کو ایک چٹھی مین لکھا تھا کہ آپ جان لارنس کو بھیجدیجیے ہم دریاے ستلج کے اُس پار والے ملک مین جو حال ہی مین شامل سلطنت کیا گیا ہے اُنکو ایک عاملانہ عہدہ دینگے ٹامسن صاحب نے جو سب کے پہلے اپنے خاص صوبہ کی حفاظت کے ذمہ دار تھے خیال کیا کہ ایسے نازک وقت مین جان لارنس کا جدا کرنا ناممکن ہے اور اسلیے اُنھون نے ایک دوسرے افسر کو جو اُس عہدہ کے لیے بخوبی موزون تھا بھیجدیا۔ لیکن وہ "بخوبی موزون افسر" اُسیطرح جہان سے آیا تھا وہانکو واپس کیا گیا اور اُسکے بعد جو یہ تاکیدی پیام گیا کہ "جان لارنس کو فوراً بھیجدیجیے" اُس سے ظاہر ہے کہ گورنر جنرل کی نگاہ کچھ ایسی ویسی نہ تھی اُنھون نے ٹھان لیا تھا کہ اس عہدہ پر اسی شخص کو مقرر کرینگے اور جسوقت جنگ کا خاتمہ ہوا تو دوآبہ جالندھر کی فرمانروائی سوائے جان لارنس کے اور کسی شخص کو نہین ملی[1] بنابران یکم مارچ سنہ ۱۸۴۶ء کو جان لارنس ص ۱۹

[1] مین نے اس واقعہ کے حالات ایک دلچسپ اور تحقیق کتاب سے جسکو جان تھارنٹن نے جان لارنس کے بارے مین تصنیف کی تھی اخذ کیے ہین جس زمانے کا ذکر ہے اُسی زمانے مین جان تھارنٹن گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کے سکریٹری تھے۔ پہلے پہل جو افسر دہلی سے ٹامسن صاحب نے لارڈ ہارڈنگ کے پاس روانہ کیا تھا اُسکی نسبت وہ لکھتے ہین کہ وہ گو یہ شخص بڑی علمی اور عقلی قابلیت رکھتا تھا لیکن اُسنے اس طرح کی استعداد دماغی اور جسمانی کبھی نہین ظاہر کی تھی جو اس نئے صوبہ مین ہمارے انتظام کے لیے موزون ہوتی۔ جس عہدہ پر آخر کو جان لارنس مقرر کیے گئے اُسکے لیے یہ شخص بمقابلہ جان لارنس کے بہت کم موزون تھے۔ اور ٹامسن صاحب ایسے منصف مزاج اور قدردان اور بے نظیر منتظم سے ایسے شخص کے اسطرح کے عہدے پر مقرر کرنے مین جیسی چوک ہوئی ایسی حقیقت مین اُن سے بہت کم ہوتی ہوگی"۔

سکے نام حکم پہونچا کہ وہ سکھون کی مذہبی دار السلطنت امرتسر مین جاکر اپنے اُس دشوار اور معزز عہدہ کی بابت جسپر وہ صرف اپنی لیاقتون کی وجہ سے مقرر ہوے تھے گورنر جنرل کی ہدایتین حاصل کرین۔

مین اب اس باب کو ختم کرتا ہون اور خاتمہ پر کرنل بالکارس رامزے کی چند ذاتی یادداشتین بیان کرونگا یہ صاحب وہ ہین جنھون نے چند سال بیشتر مقام پونہ مین جان لارنس سے نیاز حاصل کیا تھا اور اب اتفاق سے اُسوقت پھر دونون مین یکجائی کی صورت پیدا ہوگئی تھی ان یادداشتون سے بہت واضح طور پر چند نامی گرامی اشخاص متعلقہ معرکہ ستلج کی کیفیت ہویدا ہوتی ہے۔ اپنی یادداشت مین وہ لکھتے ہین کہ۔ حص ۱۹۱

جب سکھون کی پہلی لڑائی کے ایام مین مین بمبئی سے صدر مقام لشکرگاہ مین شریک ہونے کے لیے جاتا تھا تو دہلی مین پہونچکر مجھکو معلوم ہوا کہ میرے پونہ کے پرانے دوست وہان کے کلکٹر ہین۔ مجھکو اس ملاقات کا حال خوب یاد ہے وہ اپنی کوٹھی کے باہر والے زینہ پر ہندو راو سے جو اُس زمانے مین انگریزون کی رفاقت کا بڑا دم بھرتا تھا اور جسکا مکان بعد کو اسواسطے بہت مشہور رہا کہ دہلی کی پہاڑی پر سب سے زیادہ خطرناک وہی مقام تھا کچھ باتین کر رہے تھے۔ اور اپنی آستینون کو چڑھا چڑھا کر مٹھے مل رہے تھے جو انکی عادت مین داخل تھا۔ مجھکو دیکھکر وہ بہت خوش ہوے اور کج خلقی کے ساتھ اپنے مہمان سے یہ کہکر کہ "مسٹر راو اب تم جاؤ" اسکو رخصت کیا۔ اُسنے جھک کر سلام کیا اور وہان سے چلتا ہوا پرانے زمانے کی کچھ باتین کرنے کے بعد اُنھون نے مجھسے کہا کہ مجھکو ابھی آج ہی کل مین کسی ضروری کام کے لیے لارڈ ہارڈنگ نے لشکرگاہ مین طلب کیا ہے اور اگر آپ دو دن ٹھہر جائین تو میرا آپ کا ساتھ ہو جائے۔

اس تجویز کے مطابق ہم دونون شخص پالکی ڈاک کی سواری پر ساتھ ساتھ روانہ ہوے۔ رات کے وقت اُنکو سخت ہیضہ ہوا۔ اُنکی طبیعت ایسی علیل ہوگئی کہ مین تو سمجھا کہ وہ راستہ ہی مین مرجائینگے۔ لیکن خوبی قسمت سے ایک سویلین یعنی ولیم فورڈ صاحب کے خیمے ملگئے۔ وہ ضلع کے دورے کو جاتے تھے اور یہان ہم بخوبی تمام مریض کا علاج معالجہ کرسکے جس سے اُنکی جان بچگئی۔ وہ ایسے قوی الجثہ شخص تھے کہ چند ہی گھنٹہ بعد وہ سفر کرنے کے قابل ہوگئے۔ اسکے بہت برسون کے بعد عین اُس زمانے مین جب وہ گورنر جنرل مقرر کیے گئے تھے مجھکو ایک مرتبہ وہ لندن کی سڑکون پر ملے۔ اور یہان اُس شب کا اشارہ کرکے اُنھون نے کہا کہ "اگر آپ نے اس روز میری جان نہ بچائی ہوتی تو مین آج گورنر جنرل کاہے کو ہوتا"۔

لودھیانے مین ہمارے اُنکے مفارقت ہوئی۔ وہ تو صدر مقام لشکرگاہ کی طرف روانہ ہوے اور مجھکو چونکہ اُسوقت تک کوئی سرکاری منصب نہین حاصل ہوا تھا اسلیے مین کچھ دنون تک وہین ٹھہرایا گیا۔ باایہمہ مجھکو کچھ روزون کے بعد سر ہنری لارنس کے ماتحتی مین رہنا اور اُنکی ناراضی ایک امر مین اُٹھانا پڑی۔ بعد اسکے مجھکو حکم ملا کہ کچھ گھوڑے لودھیانے اور فیروزپور کے مابین بیگار پکڑوالاؤ۔ یہ گھوڑے مہاراجہ پٹیالے کے تھے۔ ایک مقام پر مجھکو ایک نہایت ہی عمدہ گھوڑا ملگیا تھا لیکن بدقسمتی سے وہ مانجھا کے کسی سکھ کا جانور نکلا جو عہدنامہ کے تعمیل ہونے کے بعد پٹیالہ کے رسالے مین اپنے کسی عزیز سے ملنے آیا تھا

مین جب گھوڑے پر سوار جاتا تھا تو اُسنے میرے اوپر بندوق چلائی اور مین بہت بچا کر وہان سے نکل گیا - لاہور کے لشکرگاہ مین

مین اُسوقت پہونچا جب گورنر جنرل اور اُنکے مصاحبین نوجوان مہاراجہ سے ملاقات کرنے اور اُسکو اپنا مطیع بناتے جاتے تھے

وہان ایک بڑا دربار مجتمع ہوا اور جسوقت کوہ نور والا ہیرا ہمارے ملاحظہ کے لیے پیش کیا گیا تو ڈبلیو اڈورڈس انڈر سکریٹری صیغہ خارجہ ص ۱۹۲

اُسکے تحویلدار مقرر ہوے - ظاہرا وہ بڑے شکی آدمی تھے اور ہر ہر اسٹاف افسر سے خود جاکر اُسکو لے لیتے تھے - جسوقت

اُنھون نے ہیرا میرے ہاتھ مین دیا تو اُسیوقت سر ہنری ہارڈنگ نے اُسکو دیکھنے کے لیے طلب کیا - مین نے معمولی طور پر

دوسرے افسر کو دیدیا اور مجھکو وہ وقت آج تک نہین بھولتا جب وہ نہایت بیتابی سے اُس کے لینے کے لیے دوڑے

اور ایک اسٹاف افسر سے کہنے لگے کہ لائے بس اب مجھکو دیدینگے -

اُس شب مین نے گورنر جنرل کی میز پر کھانا کھایا جہان نامی گرامی اشخاص کا ایک مجمع کثیر فراہم تھا - انمین سر چارلس نیپیر لارڈ دالہوزی لفٹننٹ لارڈ گف چارلس ونسٹ (جو بعد کو ارل ڈی لاوار ہوگئے) سر ہنری لارنس ہربرٹ اڈورڈس اور مین سمجھتا ہون کہ جان لارنس بھی موجود تھے - چونکہ روشنی سے میری آنکھ جھلملائی جاتی تھی اور مین بمبئی سے دور دراز سفر کرکے اُسیوقت تھکا ماندا آیا تھا اس سبب سے کھانے کے لیے بیٹھتے ہی مجھکو نیند آگئی - اسی اونگھنے کی حالت مین مین نے سر ہنری ہارڈنگ کو یہ کہتے ہوے سُنا کہ "وہ سونے دو یہ بیچارہ لڑکا بہت خستہ ہے" - میز کے بڑھتے وقت ایک قہقہہ ایسا پڑا کہ مین بیدار ہوگیا اور اُسکی سرگذشت یہ ہے کہ ہربرٹ اڈورڈس بھی اسی جلسہ مین شریک تھے اور وہ "برہمنی بل" کے نام سے بڑے پُرزور مضامین کچھ دنون سے اخبارات مین چھپوا رہے تھے - پس جسوقت لوگ کھانا کھا چکے تو آرتھر ہارڈنگ (بیچارے ڈیل آرتھر) نے جو اُنکے باپ کے بڑے دوست تھے اُنسے کہا کہ آپ میرے ساتھ ایک گلاس شراب نوش کرین - ہر شخص عموماً اور سر چارلس نیپیر خصوصاً اڈورڈس کی طرف دیکھنے لگے کیونکہ بیان کیا گیا تھا کہ اس زمانے مین اس نوجوان افسر کو جو عہدہ دیا گیا تھا وہ صرف اس خیال سے دیا گیا تھا کہ وہ پُرجوش مضامین کے لکھنے سے باز آئے - الغرض لشکرگاہ مین یہ گپ اوڑ رہی تھی - اور اس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ جب اُس "ڈیر لیل آرتھر" نے اپنے فصیح طفلانہ لہجہ سے یہ کہا ہوگا کہ "مین سمجھتا ہون کہ اب آپ برہمنی بل والے آرٹکل پھر نہ لکھینگے - کیون مسٹر اڈورڈس شاید آپ اب تو نہ لکھینگے" - تو حاضرین جلسہ مین اُسوقت کیسا قہقہہ پڑا ہوگا - لارڈ ہارڈنگ سے زیادہ دل کھولکر کوئی نہین ہنسا اور اُنھون نے خوش طبعی کی راہ سے مٹھی باندھ کر اپنے بیٹے کی طرف ہاتھ ہلایا -

کھانے کے بعد مجھکو ایک طویل القامت مہیب شخص نے آگھیر لیا اور کہا کہ "آپ کو دیسیون کے ساتھ ایسی زبردستی نہ دکھانا چاہیے" - مین نے کہا اس سے آپکا مطلب کیا ہے - اُسنے جواب دیا کہ "آپ نے ابھی اُس روز میرا گھوڑا پکڑ لیا" - مین نے کہا "مجھکو سڑک پر کے گھوڑے پکڑنے کا حکم ملا تھا" - اُسنے کہا کہ "یہ سچ ہے لیکن سکھون کے گھوڑے پکڑنے کا تو حکم نہین تھا" - مین نے جھڑک کر کہا کہ "مگر اُسنے تو مجھکو گولی سے مار ہی ڈالا تھا" - یہ مہیب شخص سر ہنری لارنس تھے اور اُنھون نے کہا "تو اُسکا یہ فعل بیشک جائز تھا - عہدنامہ پر دستخط ہوچکے تھے

اور وہ اپنے دوستون کو دیکھنے جاتا تھا درمیان مین آپ اُنکا مال غصب کرنے لگے"۔ ایسے موقع پر سواے سر تسلیم خم کرنے کے
اور مجھسے کچھ نہ بن آئی کیونکہ اُنکا کوئی جواب نہین تھا۔ بیچارے سر چارلس نیپیر بہت اُداس تھے کہ جنگ کی شدت کے زمانے مین ص ۱۹۳
وہ پہونچ نہ سکے۔ جب مین گورنر بمبئی کے اسٹاف مین جاکر شریک ہونے کے لیے واپس چلنے لگا تو اُنھون نے مجھسے کہا کہ
سندھ تک ہمارے ساتھ ہی چلئے۔ مگر جس روز وہ جانے والے تھے اُسکے پیشتر کی رات کو مین علیل ہوگیا۔ سر چارلس نے
پہلی منزل ۳۰ میل کی گھوڑے کی سواری پر طے کی اور دوسری منزل مین پھر اسیقدر فاصلہ طے کیا۔ پس اب کوئی امید
اس بات کی نہین رہ گئی تھی کہ مین اُنسے جاکر ملجاؤنگا۔ باایہمہ خوش قسمتی سے اسکا نتیجہ اچھا نکلا کیونکہ سر ہنری ہارڈنگ نے
مجھکو اپنے پرسنل اسٹاف مین داخل کرلیا۔

اس زمانے کے حالات **جان لارنس** مین نے بہت کچھ دیکھے۔ وہ ہمیشہ بڑی ہنسی دلگی کیا کرتے تھے اور اب اسوقت بھی اُنکی یہ ظرافت روکنے سے نہین رک سکتی تھی۔ ایک روز اتفاق سے مین اور وہ اور تین چار دوسرے اشخاص ایک ہی ہاتھی پر لاہور کی سڑکون پر جسکے سامنے ہماری لشکرگاہ تھی چلے جاتے تھے ایک افسر کو اُنھون نے تن تنہا ایک ہاتھی پر آتے ہوے دیکھکر اپنا ہاتھی اُسکے قریب بڑھایا اور مجھسے کہا کہ "بھائی دیکھو یہان بڑی چپقلش ہے اگر تم ایک شخص اسمین سے چلے جاؤ جب بھی بہت جگہ نکل آسکے۔ اُس پر ایک بڑے بزرگ سیرت شریف النفس حضرت بیٹھے ہین وہ بڑی خوشی سے تمکو بلا لینگے۔ بیے بس جاؤ یہان سے اچک کر اُس ہاتھی پر ہو رہو"۔ مین مقر ہون کہ مجھکو ان بزرگ سیرت شریف النفس حضرت کی طرف سے شک تھا اسلیے مین نے اُنکی گردن مین ہاتھ ڈالدیے کہ مبادا دونون ہاتھیون کے درمیان مین نہ آجاؤن جب مین اسطرح سے دوسرے ہاتھی پر چڑھ گیا تو وہ حضرت میری طرف غرّا کر بولے کہ "یہ آپ جو اسطرح سے مجھپر پھاند پڑے تو اسکا کیا منشا تھا"۔ مین نے کہا "حضرت اسمین میرا قصور نہین ہے۔ بلکہ **جان لارنس** نے مجھسے کہا کہ وہ بڑے خلیق شخص ہین اور تمکو ہاتھ پھیلا کرلے لین گے"۔ اُنھون نے جواب دیا کہ "بہت اچھا مین اُنسے اسکا بدلا لے لونگا"۔ یہ بزرگ لفٹیننٹ کرنل اسٹوارٹ فوجی سکرٹر گورنمنٹ ہند تھے۔ یہ صاحب گو نہایت ہی لائق شخص تھے مگر خلیق تو نہ تھے۔

باب ہشتم

کمشنر علاقجات آنروے ستلج ۱۸۴۶ع

ص ۱۹۴

اب ہم سوانح عمری **جان لارنس** کی اُس نوبت پر پہونچے ہین جب وہ سابق کی نسبت زیادہ کارگزاری کے عہدہ پر آئے اور اُن عہدون سے جو کیسی ہی نازک کیون نہون مگر پھر بھی ماتحتی کے تھے نکل کر خود سری کے منصب پر فائز ہوئے۔ اور اُس رعایا پر حکمرانی کرنے کے درجہ سے جو ہماری تابع فرمان رہتی چلی آئی تھی ایسی قوم کی فرمانروائی پر مامور کیے گئے جس پر اب تک ہماری حکومت کا کبھی دباؤ

نہین پڑا تھا اور جو ابھی حال ہی مین اس بات کی کوشش بلیغ کر چکی تھی کہ شمال مغربی ہندوستان سے ہمکو قطعاً خارج کر دے جسمین ایک مرتبہ وہ قریب قریب کامیاب ہی ہوگئی تھی -

یہ ترقی اس طرح کی تھی جیسے شیر یکبارگی جست کر کے دور تک پہونچ جاتا ہے چنانچہ اسی جست مین بحالت عنفوان شباب یعنی جب انکی عمر ۳۴ برس کی تھی وہ اپنے اکثر برابر والون بلکہ بہتیرے بڑون سے گوے سبقت لیگئے اور جن لوگون کو اسطور سے انھون نے نیچا دکھایا تھا انکے دلون مین رشک وحسد کی آگ بھڑکا دی جسکا اثر آج تک رفع نہین ہوا ہے بقول شاعر

تھی نہ جب تک دوستی کوئی نہ تھا اپنا رقیب ۔۔۔ یار سے یاری جو کی دشمن زمانہ ہوگیا

جان لارنس کے جو خیالات خطوط اور افعال اس زمانے کے ہین وہ صرف انکے احباب واقارب ہی سے تعلق نہین رکھتے اور نہ صرف انھین ہندوستانیون سے جن پر وہ حکمران تھے - بلکہ اس زمانے سے انمین وسعت پیدا ہوتی گئی - وہ گورنمنٹ ہند اور اس زمانے کے قریب الوقوع اہم معاملات پر بھی حاوی ہین - اور جان لارنس اب بخوبی تمام اس نئے عہدے کی قدر کرنے لگے اور اپنے دل مین سمجھنے لگے کہ اس سے آیندہ میرے حق مین بہبودی متصور ہے اور یہ ضرور نہین ہے کہ محض انتظار پر خواہ مخواہ قناعت کرون - چنانچہ یہ سب باتین اس امر سے ثابت ہوتی ہین کہ انھون نے مثل اور ہونہار افسرون کے بڑی بڑی جلدون مین ان چٹھیون کو جمع کرنا شروع کیا جو نہ محض خانگی اور نہ بالکل سرکاری کہی جا سکتی ہین مگر انسے حکام ہند کی خط وکتابت کا ایک بڑا بھاری ذخیرہ مترتب ہوتا ہے اور ہندوستان مین وہ "نیم سرکاری" مراسلت کے نام سے معروف ہین

ص ۱۹۵ اس طریقہ کو بزمانہ مابعد انھون نے پھر کبھی فروگذاشت نہین کیا اور سوانح نگار کو اس زمانہ تک جو یہ شکایت چلی آتی تھی کہ مواد تحریرات کی قلت ہے اب اسکے بالکل برعکس یہ شکایت پیدا ہوتی ہے کہ اس زمانے کے بعد کی تحریرات لاتعد ولاتحصی ہین جنکے دیکھنے سے طبیعت پریشان ہوتی ہے - انسے اصل امر مقصود عنقا کامل طور پر ظاہر نہین ہوتا بلکہ وہ تاریخی باتین جو خاص لطف رکھتی ہین یا جن سے جان لارنس کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے انتخاب واقتباس معقول کرنے کے بعد اخذ کی گئی ہین -

جان لارنس کے ایام ملازمت مین کمشنری جالندھر بڑی کثیر الاشغالی کا زمانہ تھا - اسواسطے پہلے اس بات کی تحقیقات بہتر ہوگی کہ جس ملک پر وہ اعلی حاکم مقرر کیے گئے تھے اسکی کیفیت جغرافیہ اور تاریخ کی رو سے کیا تھی - دوآبہ جالندھر دریاے ستلج اور بیاس کے درمیان واقع ہے اور اسکا زیادہ تر حصہ سرسبز اور جاٹون سے آباد ہے - جاٹون کی کیفیت جان لارنس نے یہ لکھی ہے کہ "یہ لوگ نہایت محنتی اور مشقتی اور بڑے حلیم اور فرمان پذیر قوم سے تعلق رکھتے ہین - انھون نے تمام ملک کی زمین کو آباد کر دیا اور ہماری حکومت کے تابع رہنے مین بہت خوش ہین" اس دوآبہ کا شمالی حصہ پست پہاڑیون سے

جسکے اندر تنگ گھاٹیان واقع ہین شامل ہے اور وہ راجپوتون سے آباد ہے - اور یہ لوگ اُس زمانہ مین بہت سے فرقون کے مابین منقسم ہو گئے تھے اور اپنے اپنے خاص رئیسون کی نگرانی مین رہتے تھے - دوآبہ خاص کے علاوہ ۱۳۰۰۰ مربع میل کا ایک اور پہاڑی حصہ ہے جسمین ۷۵۰۰۰۰ - آدمی ہین - یہ حصہ زمین اُس برفستانی سلسلہ کوہ کے نیچے جسکی چوٹیان ۱۶۰۰۰ فیٹ تک بلند ہین حدود لداخ واقع چینی تاتار تک اسیطرح پھیلا ہوا چلا گیا ہے - اور اس بلند ملک مین بوقلمونی عالم آب وہوا اور قوم کی ہر ایک کیفیت عالیشان راجپوت سے لیکر مسکین گوجر اور جُلاہے تک مشاہدہ مین آسکتی ہے - پنجاب کے تین بھاری دریا بیاس راوی اور چناب بھی یہین سے نکلے ہین - جس شہر کی وجہ سے اس ملک کی خاص تاریخی شہرت ہوی اور جسکی کیفیت مین تفصیل کے ساتھ آگے بیان کرونگا وہ کانگڑہ کا مشہور قلعہ ہے - لیکن یہ کل ملک جسمین بہتیرے چھوٹے چھوٹے کوہستانی (اور اگر صنعتاً نہین تو قدرتاً مضبوط) قلعے واقع ہین اور ایک ایک قلعہ پر ایک ایک رئیس حاکم ہے اپنی بہادری اور وقار ذاتی کے لیے مشہور ہے - کیا یہ ممکن تھا کہ یہ چھوٹے چھوٹے قلعے اُس صلح آمیز طریقہ سے جسطرح اس زمانے کے چند برس پیشتر اُس شہر پناہ والے موضع کے لوگون نے یکہ وتنہا گلگشر ہلی کی تالیف قلوب سے اطاعت قبول کر لی تھی نو وارد کمشنر کا حکم مان لیتے - ص ۱۹۶

جان لارنس نے ذرا بھی اپنے کام کے انصرام مین تاخیر نہین کی - یکم مارچ ۱۸۴۶ء کو بمقام امرتسر گورنر جنرل نے آنکو اس عہدہ پر مقرر کیا تھا اور ۲۰ - ماہ مذکور کو گورنر جنرل ممدوح جالندھر مین آنکی ملاقات بار دیگر کرنے گئے جہان آنھون نے وہ کام جو ایک نو مکسوب صوبہ کے فرمانروا کے لیے سب سے زیادہ ضروری اور دشوار ہے یعنے بندوبست مال کا کام شروع کر دیا تھا گو اس زمانے مین یہ بندوبست اصل مین سرسری ہی طور کا تھا آنکو اُمید تھی کہ اُنکے صوبہ کے کامون کا یہ خاص حصہ ماہ اپریل کے پہلے ہفتہ تک تکمیل پا جائیگا - لیکن دریاے بیاس کی دوسری جانب سے ایک سکھ سردار نے جو حملہ کیا اور کوہستانی ملک مین شورش مچائی تو انھون نے اپنے قلم کو طاق پر رکھدیا اور تلوار ہاتھ مین لیکر آتر طرف ہوشیار پور کو روانہ ہوئے - اس پہلے مہینے مین وہ اپنی نئی عملداری مین تن تنہا کام کرتے رہے - چنانچہ وہ خود بیان کرتے ہین کہ " ابتک میرے کسی ماتحت نے میرا ہاتھ نہین بٹایا - مین ہر روز دس گھنٹہ سے لیکر ۱۲ گھنٹہ تک کام کرتا ہون - اور اسپر بھی ہر روز کا بہت کچھ کام پڑا رہ جاتا ہے - ۱۰ - اپریل تک منجملہ اُن چار ماتحتون کے جنکا اُنسے وعدہ کیا گیا تھا دو افسر آئے اُنمین سے ایک تو کسیقدر ناتجربہ کار اور بیقاعدہ شخص تھا اور جب تک وہ رہا کانٹے کی طرح آنکو کھٹکتا ہی رہا - دوسرا شخص بڑی لیاقت اور استعداد کا آدمی تھا اور وہ اگرچہ مالی معاملات سے بہرہ وافی نہین رکھتا تھا اور اسی سبب سے اس محکمہ خاص مین اُسکی خدمت سے مدد نہین پہونچ سکتی تھی لیکن جان لارنس کی تعلیم سے وہ آخر مین اس صیغہ کا

ایک مستند ماہر ہوگیا - یہ رابرٹ کسٹ کا ذکر ہے اور اُنسے جان لارنس سے جو دوستی ہوئی وہ عمر بھر قائم رہی رابرٹ کسٹ نے پہلے پہل اپنے اعلی افسر سے ملاقات کرنے کا حال تیس برس کے زمانے کے بعد اسطور پر ضبط تحریر کیا ہے -

ماہ اپریل ۱۸۴۶ء مین بمقام ہوشیارپور صدر مقام دوآبہ جالندھر جہان مین پہلے پہل مقرر ہوا تھا جان لارنس سے پہلے پہل ملاقات ہونے کی کیفیت مجھکو ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے کل کی بات تھی - جب مین اُنکے حضور پہونچا تو اسوقت وہ پوشماسٹر جنرل سے ڈاک کی نئی سڑکون کی بابت گفتگو اور اپنی چھاونیون کی حدبندی کے متعلق کمانیر افسر فوج سے بحث کر رہے تھے ہیری لمسڈن جو اسوقت ایک کم عمر ماتحت فوجی افسر تھے چٹھیون کی نقل کر رہے تھے - چند یوروپین اشخاص کے غول مین چیون سکھ اور مسلمان زمیندار جمع تھے اور اپنے نئے حاکم سے لگان نقدی کی تشخیص کا عہد و پیمان کر رہے تھے جان لارنس ہمہ تن مستعد بیٹھے تھے (کوٹ اتار ہمراہ رکھا تھا آستینین کہنیون تک چڑھی تھین) اور اپنی رعایا پر واجبی مطالبہ سرکاری کی بابت افہام و تفہیم کر رہے تھے اور انصاف کے قدرتی اصول اُنکو سمجھاتے جاتے تھے کیونکہ ہر شخص جب اپنے پٹے پر دستخط کرنے کے لیے قلم چھونے لگتا تھا (جو ناخواندہ اشخاص کے دستخط کرنے کی علامت ہے) تو وہ انگلش گورنمنٹ کا ایک نیا اصول تثلیث اُسکو آواز بلند پڑھ کر یہ سناتے تھے کہ

بیوہ کو مت جلاؤ

بیٹی مت مارو

کوڑھی کو زندہ مت دفن کرو

اور پرانے سفید داڑھی والے لوگ جنمین سے بعض بعض کے گھرون مین نہ کوئی بیوہ اور نہ کوئی عورت تھی - وہ اس نئے سونے کے احکام کو گاتے ہوے چلے جاتے تھے جو دوسرے سال نہایت سختی کے ساتھ نافذ کرائے گئے - یہان اگر مجھکو پہلے پہل مستعدی کے انتظام اور معجل تعمیل احکام کے معنی معلوم ہوے جو عمدہ نظم و نسق کے خاص ارکان ہین - اور اس مقام پر مجھکو اول اول اُس شخص سے آگاہی ہوئی جو میرا مقتدا میرا دوست اور میرا استاد رہا تا آنکہ اُسکے تیس برس بعد مین بمقام کلکتہ اُسکے کونسل بورڈ مین بیٹھا اور چرچ مشن سوسائیٹی کے معاملات پر بالتفصیل مشورہ لیا اور اُسکی کمیٹی مین برخلاف اُس امر کے جسکو وہ جنگ دوم افغانستان کی غلط حکمت عملی سمجھتا تھا شریک ہوا -

ہرکیولیز اسکاٹ کہ وہ بھی جان لارنس کے ایک ابتدائی ماتحت تھے اس زمانے کا کچھ حال اپنے اول اول خیالات کے مطابق بیان کرتے ہین جو اس مقام پر قابل ذکر ہے -

مجھکو ہندوستان مین آئے ہوے تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا اور مجھکو اپنے فرائض منصبی کے متعلق بہت ہی کم واقفیت پیدا ہوئی تھی کہ دفعتاً ماہ مئی ۱۸۴۶ء مین علاقجات ستلج کے ضلع مین بماتحتی مسٹر جان لارنس میرا تبادلہ ہوگیا

ص ۱۹۷

مین نے اپنے آنے کی رپورٹ لکھنے مین اس بات کی خواہش اُنسے ظاہر کی کہ آپ مجھکو ہی سویلین کی ماتحتی مین مقرر کرینگے فوجی شخص کی ماتحتی مین نہ مقرر کرینگے۔ اُنھون نے میری چٹھی کا جواب مختصراً چند سطرون مین لکھا اور اُسمین یہ تحریر کیا کہ "آپ کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ کسی عمدہ افسر کی ماتحتی مین رہیے عام اس سے کہ وہ فوج کا آدمی ہو یا سویلین ہو"۔ اس فقرہ کے ساتھ جس سے سختی اور انکی طبیعت کا خاصہ ظاہر ہوتا ہے اُنھون نے مجھکو حکم دیا کہ آپ جالندھر کو روانہ ہون اور وہان کے ڈپٹی کمشنر کی اسسٹنٹی کا کام کرین۔ اسکے بعد جب سال ختم ہونے کے قریب پہونچا تو جالندھر مین آئے اور مین انکی خدمت مین نیاز حاصل کرنے کے قابل ہوسکا۔ پہلے تو مین نے انکو ایک بیب شخص تصور کیا اور چونکہ وہ اپنے ماتحتون کی تمام کارروائیون کو بڑے غور سے دیکھتے رہتے تھے اسوجہ سے میرا وہ خیال اور بھی بڑھ گیا اور کچھ بات یہ بھی تھی کہ انکی حرکات وسکنات اور خارجی شکل وشباہت روکھی معلوم ہوتی تھی لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ ان بظاہری علامتون کے اندر نہایت ہی محبتی اور رحیم قلب چھپا ہوا تھا۔

ص ۱۹۱

میرے کام مین ضرور بیجا بطگیان اور غلطیان ہوتی ہون گی جنکا ضابطہ کے ساتھ اظہار کیا جاتا تھا لیکن چونکہ مین ایک ناتجربہ کار کم عمر سویلین تھا اسوجہ سے اُنھون نے بہت کچھ درگذر کیا اور گورنمنٹ کی خدمت مین میری رپورٹ اچھی کی۔ اسکے بعد ڈپٹی کمشنر کی علالت کے سبب سے بارہا مجھکو کمشنر سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ ابتدا مین انکی طرف سے جو خوف مجھکو پیدا ہوا تھا وہ بہت جلد جاتا رہا اور مجھسے اُنسے بخوبی دوستی اور محبت ہوگئی۔ گو وہ خود بالکل عدیم الفرصت تھے مگر جس شخص کو اپنی خدمات کے انجام مین اُنسے صلاح اور مشورہ کرنے کی حاجت ہوئی اُس سے اُنھون نے کبھی اغماض نہین کیا۔ انکی اصولی اور فروعی واقفیت تمام معاملات متعلقہ خزانہ ومال وپولیس وعدالت مین بہت وسیع تھی۔ اس سے بڑھکر انکو اور کسی بات مین لطف نہین ملتا تھا کہ اپنے وسیع معلومات کے ذخیرہ کو ہملوگون کے فائدہ سے استعمال کرین۔ انکو خود کام کرنے کا اسقدر ہوکا رہتا تھا جسکی کچھ حد نہین ہے اور وہ چاہتے تھے کہ ہر شخص کو میری طرح کام کرنے کی خواہش رہے اور میرے نزدیک انکا یہ خیال بیہودہ نہین تھا۔ کاہل اور کام چور آدمی کو وہ اپنے پاس پھٹکنے نہین دیتے تھے۔ میرے نزدیک ہدایت کے چند اصول وہ ایسے رکھتے تھے جو اسکے خمیر مین داخل ہوگئے تھے اور جو برابر ہم لوگون کے دلون پر مرتسم کیے جاتے تھے۔ اور وہ یہ تھے کہ گورنمنٹ کی خدمت ادا کرنا چاہیے وکیسیون کا خیال رکھنا چاہیے کام کو ترتیب اور تعجیل کے ساتھ انجام کرنا چاہیے اپنی جان کو عزیز نہ رکھنا چاہیے اور لوگون کے مابین انصاف کرنا چاہیے۔ اُنھون نے اپنے برتاؤ سے ان اصولون کی تمثیل پیدا کردی اور بہت سے مقلدین دبستان پنجاب نے اپنے دماغ کی ان باتون کا اثر اپنے افعال پر بھی پڑتے ہوئے دیکھ لیا۔

جان لارنس اپنے فرائض منصبی کے انجام مین جو ہمت باندھتے تھے اُسکے سامنے دقت اور دشواری سب دور ہوجاتی تھی اور انکو دوآبہ مین آئے ہوئے ابھی ایک مہینے سے زیادہ عرصہ نہین گذرا تھا کہ اُنھون نے اُس مردانہ صاف باطنی اور سادگی سے جو اُنکے تمام زمانۂ ملازمت مین نمودار رہی فریڈرک کرئی صاحب سکریٹری گورنمنٹ منصفۂ جات سے صاف صاف بیان کردیا کہ کسقدر کام اُنھون نے کیا اور کسقدر نہین کیا ہے اور اپنے

نزدیک کس تاریخ تک کون سا کام کر سکینگے۔ جو افسر اور لوگون کی نسبت خودستائی پر محمول کیا جاتا وہ جان لارنس کی نسبت محض اظہار حقیقت حال تصور کیا گیا یعنی یہ کہ نہ تو اُس مین کسی طرح کا عجز وانکسار تھا اور نہ کسی قسم کی خودستائی اور نمائش تھی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ

جہانتک بحیثیت افسر نگران میری ذات خاص سے تعلق ہے وہانتک تو مین کہہ سکتا ہون کہ جسقدر ملک میرے حوالہ کیا گیا ہے مین اُسکے دوچند ملک کا انتظام کر لیتا۔ لیکن ان باتون کے نتائج عال افسران کی قابلیت پر منحصر ہین۔ میری ماتحتی مین جو پانچ افسر نامزد کیئے گئے اُنمین تین شخص ابتک اپنے کام پر نہین آئے باقی دو آدمیون کو آئے ہوئے ابھی صرف چار روز کا عرصہ ہوا ہے۔ اگر پانچون شخص موجود ہوتے تو مین کوہستان اور میدان ہر جگہ کا انتظام عمدہ ترین طریقے سے کر لیتا اگرچہ باستثناے ــــ ہر شخص اپنے کام سے بالکل ناآشنا ہے۔ ممکن ہے کہ نکلسن صاحب میری نسبت دوچند علاقہ (واقع این روے دریاے ستلج) پر حکمرانی کر سکتے ہون مگر خیال کیجیے کہ اسمین سے دو ثلث پُرانا ملک ہے جسکا بندوبست عرصہ سے ہو چکا ہے یا آئندہ اُسکو ہو جانا چاہیے تھا۔ مین آپ سے صرف چھ مہینے اور انتظار کرنے کی استدعا کرتا ہون۔ اُس زمانے کے گذرنے کے بعد آپ دونون مقامون کے سول انتظام کا باہمدگر مقابلہ کر لیجیے گا . . . ــــ بہرحال میرے نزدیک آپکو چاہیے کہ ہنیری لمسڈن صاحب کو میری ماتحتی مین مقرر کرین۔ وہ ایک اچھے زباندان اور بہت مستعد شخص ہین۔ اگر آپ کم عمر سویلینون کو بھیجین گے تو پہلے سال اُنکی ذات سے بہت کم کام نکل سکیگا۔ بہرکیف جیسا آپ بہتر سمجھین ویسا کرین۔ میرا کام صرف اسقدر ہے کہ جسطرح کے آدمی آپ بھیجین اُنسے مین اپنے مقدور بھر عمدہ طور سے کام لون ــــ ص ۱۹۹

جو درخواست اسطور سے کی گئی تھی وہ باضابطہ منظور کی گئی اور ہنیری لمسڈن جنکی تلوار سے اُس زمانے کی بہت سی سرحدی لڑائیون مین اچھے اچھے کام انجام ہو چکے تھے اور جو بہت برسون تک جان لارنس کے "سرحدی افسرون" مین ایک بڑے اولوالعزم شخص رہے فوراً آن پہونچے۔ اُنکے ساتھ لفٹننٹ اڈورڈ لیک متعلقہ انجنیران بنگال بھی آئے جو بعد کو پنجاب کے ایک بڑے لائق مدبر اور سپاہی گذرے اور جنکو اُسوقت نورپور کے مالی بندوبست کا کام سپرد کیا گیا۔ جان لارنس اپنے بھائی ہنری کو لکھتے ہین کہ "مین لیک کو بہت پسند کرتا ہون وہ ایک اچھے نوخیز افسر ہین لیکن آپ کے تمام پولیٹکل افسران فوج زیادہ تر حکمت عملی کا خیال کرتے ہین رعایا کے حالات اور ملک کی اندرونی فلاح پر اسقدر توجہ نہین کرتے" اس بات پر لحاظ کرنے سے ایک خوشی معلوم ہوتی ہے کہ دوآبہ جالندھر مین جان لارنس کے جو ماتحت ابتدا مین مقرر ہوے تھے اُنمین سے چار شخص یعنی کنسٹ صاحب لمسڈن صاحب لیک صاحب اور ہر کیولیئر اسکاٹ صاحب اُنکے عمر بھر کے دوست ہو گئے حالانکہ اُنکی حکومت بہت سخت تھی اور کام کرنے کا ہوکا تھا یا شاید انہین سببون سے اگر اُنمین اور جان لارنس مین دوستی ہو گئی ہو تو کچھ عجب نہین ہے ــــ

جَانْ لَارِنْسْ جنوبی ملک مین اپنا کام ابھی انجام بھی نہ کرچکے تھے کہ کوہستان پر سے اُنکے پاس خبر پہونچی کہ قلعہ کوٹ کانگڑہ کے پھاٹک باغیون نے بند کر دیے اُسکے برجون اور خندقون وغیرہ کی مرمت کرائی اور اُنکے اولوالعزم سرغنہ نے تین سو آزمودہ کار سکھ سپاہیون کی جمعیت سے لفٹننٹ جوزف ڈیوی کننگھم کی قلیل سپاہ پر جو سکھون کے ایک بڑے لائق اور محقق مورخ تھے تین گولے توپ کے چلائے اور اعلان کیا کہ جب تک رنجیت سنگہ شیر پنجاب خود قبر سے اُٹھکر نہ آئیگا اور قلعہ کی کنجیان نہ طلب کریگا اُسوقت تک ہم کوٹ کانگڑہ کی کنجیان نہ دینگے جس کوہستانی قلعہ سے یہ متمردانہ صدا بلند ہوئی تھی اُسکی تاریخ کا گذشتہ دوہزار برس سے پتہ لگتا تھا اور وہ تاریخ بھی مشکوک اور مشتبہ نہین تھی۔ "اُس زمانے مین جب ہمارے اباواجداد غیرمہذب اور وحشی تھے اور سلطنت روم محض ابتدائی حالت مین تھی اس ملک مین کٹوچ نام کی ایک ریاست تھی اُسکی ایک باقاعدہ گورنمنٹ کانگڑہ مین تھی"[1]۔ اور وہان کے فرمانروا کم و بیش اُس زمانے سے گردونواح کی پہاڑی ریاستون پر حکومت کرتے رہے ہے۔ یہ قلعہ ایک ڈھالوا اور جداگانہ پہاڑی پر جو چار سو فیٹ بلند ہے واقع ہے اور اصل پہاڑیون کے سلسلہ سے صرف ایک تنگ چٹ کے ذریعہ سے جو کوئی بیس گز چوڑی ہوگی ملحق ہے یہ چٹ مضبوط حصارون کے ذریعہ سے جو ٹھوس چٹانون مین ملاکر بنائے گئے ہین مستحکم کی گئی ہے یعنی اس کام کے لیے چٹان تراشے گئے ہین۔ اور ایک چکردار راستہ سات پھاٹکون کی راہ سے ہوتا ہوا قلعہ تک گیا ہے۔ ہنری لَارِنْسْ نے سمعی خبر کے مطابق اُسکا حال سَرجَانْ کِے کو یہ لکھا تھا کہ "اس قلعہ کو بمنزلہ جبرالٹر کے سمجھنا چاہیے۔ وہ پانچ میل کے حلقہ مین ہے اور اندر جانے کا صرف ایک راستہ ہے اور اُس راستہ کی حفاظت کے لیے بھی ۱۳ پھاٹک ہین اور ہر پھاٹک ایک دوسرے کے بعد واقع ہے"۔ ایسے قلعہ کو جسکے نیچے ایک دائمی چشمہ بہا کرتا ہے کوئی دیسی سلطنت یا تو بتدریج فاقہ کشی کی نوبت کو پہونچاکر یا دغابازی سے فتح کرسکتی تھی۔ اور ان کوہستانی لوگون سے برخلاف سکھ سرداران لاہور کے عموماً یہی یقین تھا کہ وہ آخری وقت تک جنگ کرینگے۔

وِلیَم فاتح کے اُنگلستان مین داخل ہونے کے پچاس برس پیشتر محمود غزنوی نے کانگڑہ کی دولت کا شہرہ سنکر اُسپر دہاوا کیا اور اپنے سخت تعصب کے اشتعال مین وہان کے مقدس مندر جوالا مکھی کو غارت کیا۔ سولھوین صدی عیسوی مین شاہنشاہ اعظم اکبر نے بزمانہ الزبتہ ملکہ انگلستان خود وہان عزیمت کی اور بقول ٹوڈرمل جو اُسکا وزیر خزانہ تھا "اُسکا سارا مغز نکال لیا صرف ہڈیان چھوڑدین"۔ جس سے مراد یہ ہے کہ جن گھاٹیون کے لیے کانگڑہ کی دولت اور خوبصورتی مشہور ہے اُن سب پر قبضہ کرلیا اور صرف ویران

[1] دیکھو کانگڑہ رپورٹ مرتبہ جانج بارنس صاحب اُسمین قلعہ ایان علاقہ اُسکی تاریخ کا بہت دلچسپ حال مرقوم ہے اور اس تحریر کا مین بہ وجہ غایت شکر گذار ہون۔

صفحہ ۲۰۸

(پہاڑیان)

پہاڑیان چھوڑ دین - آغاز صدی موجودہ مین سنسار چند نے جو کٹوچ راجپوتون کا خاندانی راجہ تھا شاہنشاہ مغلیہ کے مقابلہ مین علم بغاوت بلند کیا اور قلعہ کانگڑہ پر جو اُنکے آبا و اجداد کا وطن تھا قبضہ کرکے وہان سے قرب وجوار کی پہاڑی ریاستون کو فتح کرنا شروع کیا - جن پہاڑیون کو حملہ کا اندیشہ تھا اُنھون نے گورکھاؤن کو اپنی حمایت کے لیے طلب کیا اور سنسار چند نے سکھون کو اپنی مدد کے لیے بلایا - اور اس اچھوتے قلعے کے سامنے جسپر پیشتر کبھی دھاوا نہین ہوا تھا سکھ اور گورکھا لوگ پہلے پہل ایک خونریز لڑائی مین مصروف ہوے - سکھ لوگ فتحیاب ہوے اور روباہ باز رنجیت سنگھ نے اس لڑائی کی جڑ پر خود اپنا تصرف کرکے اُسکے ذریعہ سے کل پہاڑی ملک کے تابع فرمان رکھنے کا بندوبست کر لیا - الغرض جس قلعہ نے برٹش گورنمنٹ کے لیے اپنے پھاٹک کھولنے سے انکار کیا تھا اُسکی تاریخ اور حالت یہ تھی -

جان لارنس نے اس ضروری معاملہ پر بخوبی توجہ کی اور بتاریخ یکم مئی ہیری لمسڈن کو ہمراہ لیکر معرکہ پر روانہ ہوے - اثناے راہ مین تمام پہاڑی سردارون نے اطاعت قبول کی اور بعضون نے دل سے مدد دینے کا بھی وعدہ کیا جنمین راجہ منڈی اور راجہ نادون کا نام قابل بیان ہے - وہان پہونچکر اُنکو معلوم ہوا کہ ہنوز قلعہ سر نہین ہوا حالانکہ ایک لشکر ہندوستانی پیادون کا جو ایک مہینے پیشتر آشتی کے ساتھ اُسپر قبضہ کرنے کے لیے روانہ کیا گیا تھا اُسکا محاصرہ کیے ہوے تھا - وقت اسی طرح گذرتا جاتا تھا - انگلش فوجی حکام جالندھر اس بات کو گوارا نہین کرتے تھے کہ حال کی جنگ مین جو گورے سپاہی شریک ہوکر مبتلاے مصیبت رہے تھے اور ابھی آرام تک نہین لینے پاتے تھے وہ کانگڑہ کی گھاٹیون مین کسی تعداد تک بھیجکر وہان کی سخت دھوپ مین تباہ ہون اور یہ بھی گمان نہین تھا کہ بھاری توپین وہانتک پہونچ سکینگی کیونکہ سڑک وہان کوئی بھی نہ تھی - آغاز صدی حال مین اس قلعہ نے جب اُسکا گورکھاؤن نے محاصرہ کیا تھا تین برس تک مقابلہ کیا تھا اور جان لارنس کے دل مین یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ پیشتر جتنے سال تک اس قلعہ نے گورکھاؤن کا مقابلہ کیا تھا اگر انگریزون سے اُتنے مہینے تک بھی مقابلہ رہا تو تمام کوہستان مین از سر نو جنگ قائم ہو جائیگی - اسلیے اُنھون نے ہوئلر صاحب کو جو اُس کے نیر جنرل تھے لکھا کہ آپ کچھ بھاری توپین بھیجدیجیے - اور ہیری لمسڈن صاحب کو اس بات کے واسطے روانہ کیا کہ دریاے بیاس سے جہان سب سڑکین آکر ملی ہین آگے کا سب سے عمدہ راستہ تجویز کرین -

ہنری لارنس جو اس اثنا مین رزیڈنسی لاہور کے دشوار بلکہ مشکل خدمتون کے انجام کرنے پر مقرر کیے گیے تھے اُس موقع پر جہان اسقدر خوف پیدا ہو رہا تھا بعجلت تمام آئے وہ اپنے ساتھ راجہ دینا ناتھ کو بھی جو دربار سکھ کا سب سے لائق اور ذی اختیار رکن تھا اس امید پر لیتے آئے کہ قلعے کے تین ہزار آزمودہ کار سکھ سپاہیون کو ترغیب دیجاے کہ وہ آشتی سے اطاعت قبول کر لین - لیکن دینا ناتھ رنجیت سنگھ نہ تھا اور یہان قلعہ کے دلاور افسر

ص ۲۰

کہان نے پھر بہی کہلا بہیجا کہ جب تک رنجیت سنگہ قبر سے اُٹھکر نہ آئینگے اُسوقت تک ہم اطاعت نہ قبول کرینگے بلکہ تا دم مرگ لڑتے رہینگے۔ دینا ناتھ نے بہت کچھ وعدہ وعید کیے کہ ہم وہان کی فوج متعینہ کی باقی تنخواہ ادا کرینگے انکو سفر خرچ دینگے اور بحفاظت تمام اُنکے مکانون کو پہونچا دینگے مگر کچھ فائدہ نہوا۔ اُنھون نے ایک نہ مانی اور اطاعت قبول کرنے سے انکار ہی کرتے گئے اور جو کچھ نتیجہ ہوا اُسکو مین حتی الامکان بہت قریب خاص جان لارنس کی عبارت مین بیان کیے دیتا ہون۔ وہو ہذا

اس اثنا مین دیسی سپاہ کی اور کمک معہ دو ضرب سنگین توپون کے دریاے بیاس کے ایسے مقام تک پہونچ گئی جہان سے کانگڑہ بہت ہی قریب ہے۔ یہان پر میدانی ملک تمام ہوتا ہے اور کانگڑہ کی پہاڑیون مین اقواپ محاصرہ کی قسم سے آج تک کوئی چیز کبھی نہین گئی ہے۔ وہان سواے ایک تنگ پگڈنڈی کے اور کوئی سڑک نہین تھی لیکن ہیری لمسڈن مناسب راستہ تجویز کر چکے تھے اور انجنیرون نے توپین لیجانے کے واسطے ایک عارضی سڑک تیار کرنا شروع کر دی۔ ص ۲۰

ایک ہفتہ کے اندر سڑک کا کام تمام ہوگیا اور توپین ہمارے کیمپ سے چالیس میل کے فاصلے تک آگئین۔ ہمارا کیمپ اس پہاڑی کے نیچے قائم ہوا تھا جسپر قلعہ واقع تھا۔ شام کو منجملہ محصورین قلعہ کچھ لوگ بطور سفارت ہماری شرطون کی سماعت کے لیے آئے۔ اسمین تین بوڑھے شخص تھے جو صلح پسند اور خلیق مگر مستقل مزاج تھے۔ وہ کرنل لارنس اور مجھسے کئی گھنٹہ تک معاملہ کی گفتگو کرتے رہے آخر کو جب وہ سلام کرنے کے لیے اُٹھے اور قریب تھا کہ رخصت ہون تو مین نے اُنسے کہا کہ آپ لوگ ٹھہر جاے اور علی الصباح بچشم خود توپونکو پہاڑی پر چڑھتی ہوئی دیکھ لیجیے۔ اُنھون نے اس بات کو سنا اور ہماری تجویز پر رضامند ہوے لیکن اُنکے قیافہ سے معلوم ہوتا تھا کہ جیسے انکو اس بات پر یقین نہین تھا۔ چار بجے رات کو یہ لوگ خوشی کے نعرون کی گونجتی ہوئی آواز سنکر بیدار ہوے۔ اپنے اپنے کاواک بسترون سے اُٹھکر یکبارگی باہر نکل پڑے اور سمجھے کہ قلعہ والون نے باہر نکل کر حملہ کیا ہے۔ لیکن تھوڑی دیر مین اُنکا یہ شک رفع ہوگیا کیونکہ اسکے چند لمحہ کے بعد اُنھون نے دیکھا کہ دو بڑے بڑے ہاتھی اٹھارہ پونڈ والی توپ کو دبدبہ کے ساتھ آہستہ آہستہ کھینچے لیے جاتے ہین اور ایک تیسرا ہاتھی اُسکو پیچھے سے ڈھکیلتا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے یکے بعد دیگر ہر ایک توپ تنگ راستہ سے نکالی گئی اور صدہا ہندوستانی سپاہیون کی مدد سے وہ نوکیلی پہاڑیونکی طرف سے نکالی گئین جنکی کہوہ مین آگے بڑھنا بالکل محال معلوم ہوتا تھا۔ سکھ سردار جو آئے تھے بڑی حیرت سے دیکھتے رہے مگر زبان سے کچھ نہین بولے جب پچھلی توپ بھی نکل گئی تو وہ لوگ رخصت ہوے اور اپنے قلعہ کو واپس آئے۔ ایک گھنٹہ کے عرصے مین سفید نشان بلند کیا گیا۔ وہانکی متعینہ فوج کی جمعیت ایک ایک آدمی کے چلے جانے سے شکست ہوگئی۔ ہر شخص اپنے ہتیار رکھدیتا تھا اور چپ چاپ میدان کے ملک کا راستہ لیتا تھا۔ یہ ایک بڑا بھاری ہنگامہ تھا مگر خیریت ہوئی کہ بلا ٹل گئی اور سب کے سب چلے گئے

جب یہ فوجی حرکتین عمل مین آرہی تھین اور بغیر اسکے کہ ایک قطرہ خون کا گرتا اس مستحکم قلعہ پر فتحمندی حاصل ہورہی تھی اور فتحمندی بھی اسطرح کی کہ جہان کوئی قطرہ خون کا نہین گرا وہان یہ بات بھی ہوئی کہ کامل فتح حاصل

ہوئی جسطرح دہلی کے سابق کلکٹر یعنی جانؔ لارنسؔ نے اُس ضلع کے ایک موضع مین حاصل کی تھی جسکا ذکر اوپر آچکا ہے) تو ضلع کے انتظام سے ایک روز بھی غفلت نہین رہی - پولیس کے لوگ ملک بھر مین تعینات کر کر دیے گئے مناسب مقامات پر عدالتین مقرر کی گئین اور سرسری بندوبست مال کی بھی تکمیل کردی گئی - جس زمانے مین کسٹ صاحب یہ کام جسکو اُنکے اعلی حاکم نے بمقام جالندھر و ہوشیارپور شروع کیا تھا ختم اور لنک صاحب نورپور مین مالی بندوبست کرتے تھے تو صاحب کمشنر نے اس بات کی تدبیر کی کہ خود کانگڑہ ہری پور نادون اپنی اور گلو کا بندوبست ختم کردین - اُنھون نے اس کام کے انجام مین صدہا میل کا سفر کیا اور یکم مئی یعنی سرکاری سال کے شروع ہونے کے پیشتر یا آنکہ اپنی تقرری کے دو مہینے کے بعد تک تمام کام اتمام کو پہونچا دیا - ص ۲۰۳

جانؔ لارنسؔ نے اپنے ابتدائی ایام مین دیسیون سے جو ربط و ارتباط پیدا کیا تھا وہ اب اُنکے بڑے کام آیا - جس اصلاح کے عمل مین لانے کی اُنکو دلی آرزو تھی (یعنی یہ کہ بٹائی کے بدلے نقدی لگان قائم ہو) وہ دیسیون کے خیالات کے بالکل خلاف تھی کیونکہ اُنکے اباو اجداد قدیم الایام سے سرکاری مطالبات بجاے نقد جنس مین ادا کرتے آتے تھے - اُنکی خوشی اسی مین تھی کہ اُنکے ساتھ قدیم زمانے کا برتاو قائم رکھا جاے اور بعض اوقات بجماعت کثیر اور کبھی فرداً فرداً جانؔ لارنسؔ کے پاس آنے اور اس امر کی استدعا کرنے لگے کہ جو کچھ وہ قدیم زمانے سے کرتے آتے تھے اُسکی اُنکو اجازت دیجاے - صاحب کمشنر نے جو اپنی تجویز کے عمل مین لانے پر (خواہ اُنکو رضامند کرکے خواہ اور کسی صورت سے) مصمم بالقصد ہوچکے تھے ان دقیانوسی زمانیکے آدمیون کو بہت کچھ سمجھایا کہ جدید طریقہ مین یہ فوائد اور پُرانے طریقہ مین انواع و اقسام کے نقصانات متصور ہین - اُن لوگون نے خوشی سے تو نہین مگر اپنی مجبوری اور مفلسی کی وجہ سے رضامندی کی - اور جب ایک مرتبہ یہ اصلاح عمل مین آگئی اور اُسکے فوائد معلوم ہونے لگے تو پھر کسی کو بھی پُرانے طریقہ پر عود کرنیکی خواہش باقی نہین رہ گئی - درمیانی اشخاص اور مستاجران مالگزاری جو زراعت پیشہ اشخاص کو اپنا شکار بنایا کرتے تھے ہمیشہ کے لیے نیست و نابود ہوگئے اور اندازاً دریافت کیا گیا کہ اس طریقہ کی اجرا نے ہر شخص کے مطالبہ مین پندرہ سے لیکر بیس فیصدی تک کی تخفیف ہوگئی - حالانکہ سرکاری خزانے مین قریب قریب وہی میزان رہی جو سابق مین آکرتی تھی -

مجھکو خوب یاد ہے کہ جنگ روم و روس کے شروع ہونے کے کچھ پیشتر جب مجھسے اور لارڈ لارنس سے ملاقات ہوی تھی تو اُنھون نے بیان کیا تھا کہ دیسی باشندگان ہند کو بٹائی کے قدیم طریقہ کو چھوڑکر نقدی لگان کے طریقہ پر رضامند کرنے مین انتہاے مرتبہ کی دقت پڑی تھی - اور اُنھون نے یہ بھی کہا تھا کہ ملک روم مین جو جو خرابیان وہان کی رعایا پر پڑتی ہین بجنسہ اسیطرح کی خرابی دیسی حکومت مین ہے اور رعایاے روم اُس خاص اصلاح کے جاری ہونے مین ضرور مزاحمت کرے گی جو اسیطرح کی اور اصلاحون کی ابتدا ہوگی -

جانؔ لارنسؔ نے اس ملک مین جو اصلاحین کی تھین وہ عموماً بہت مفید تھین چنانچہ یہ امر جارج بارنس ص ۲۰۴

کی تجویز سے جو بعد کو انکی جگہ مقرر ہوے صاف ثابت ہوتا ہے - جارج بارنس صاحب اُسکے سات برس بعد اپنی کانگڑہ رپورٹ مین لکھتے ہین کہ -

بٹائی کی جگہ نقدی لگان بہت خفیف شرح کے حساب سے قائم کیا گیا اور لوگ کچھ دنون تک دونون طریقون کا فرق دیکھنے کے بعد نئے طریقے سے رضامند ہونے لگے - مجھکو بیان کرنا چاہیے کہ صاحب کمشنر (جان لارنس) کی اس تدبیر مین بڑی بھاری کامیابی حاصل ہوی - بندوبست بھی ضلع مین بہت واجبی طور سے اور بہتر طور پر عمل مین آیا اور لوگ اس تبادلہ سے اسقدر خوش ہین کہ وہ اپنے طریقہ کے اختیار کرنے کے بدلے کچھ زائد شرح لگان کا دینا قبول کرلین گے - نقدی لگان کے مشخص ہو جانے سے وہ لوگ اپنے اپنے رقبہ اراضیات کے مالک ہوگئے - اب اُنکو اختیار ہے کہ جس قسم کا غلہ چاہین بوئین - وہ اب سلف گورنمنٹ اور سلامت روی کے اصول سیکھ گئے اور جاہل محض ہل جتون کے بدلے ہوشیار اور چالاک مزارعین ہوگئے - اُنکو اسوقت اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کا جو اختیار دیا گیا ہے اُس کے وہ بڑے معترف ہین اور محنت اور مشقت کرنے پر جو بہبودی کے آثار وہ دیکھتے ہین اُس سے اُنکے دل مین ولولہ پیدا ہوتا ہے -

اس پہاڑی ملک اور وہان کے راجاؤن کا جو حال ابھی مین نے بیان کیا اُس سے یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ منصفانہ طور پر اگر کوئی خاطر خواہ فیصلہ کیا جاتا اور اُنکے دعوون کا تصفیہ ہوتا تو یہ بڑی ضروری بات تھی - اس امر پر فی الفور توجہ کی گئی - ہر ہر زمیندار کی حالتون پر کامل طور سے غور کیا گیا - تمام جاگیرین جو اُنکے قبضہ مین پائی گیئن وہ بحال رکھی گیئن اور ساتھی اُسکے سکھون کے عہد حکومت مین جو فوجی خدمت اور اوگاہن اُنسے لیجاتی تھی اور وہ تنگ و پریشان رہتے تھے یہ سب چیزین معاف کردی گیئن ہمارے قبضہ کرنے کی حالت مین آزادی کے جو اختیارات اُنہین پاتے گئے وہ سب بحال رکھے گئے لیکن جان لارنس نے اُن اصولون پر جو اکثر اُنکے آخری ایام ملازمت مین پیش آینگے عمل کرکے ثابت قدمی کے ساتھ کہا کہ اگر اس قسم کے حقوق ایک مرتبہ ساقط ہوگئے ہون گے تو وہ پھر نہ دیے جاینگے - سر فریڈرک کری کے نام اُنھون نے جو چٹھیان لکھی تھین اُنمین سے ایک چٹھی کا ایک فقرہ اس مقام پر بالتخصیص قابل ذکر ہے کیونکہ اُس سے اب اتنے عرصہ دراز کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ایک امر کے متعلق اُنکے اور اُنکے بھائی کے مابین اُسوقت زمین آسمان کا فرق تھا جب وہ پنجاب کی ایک ہی کونسل بورڈ مین نشست کرتے تھے - اور وہ مضمون یہ ہے جو ذیل مین درج کیا جاتا ہے -

مین نے ارسکن صاحب کی رپورٹ جو کوہستان شملہ کے بارے مین ہے پڑھی - اُنکے خیالات شاہی خاندانون اور تاجدارون کی نسبت قابل تضحیک ہین - یہ راجہ لوگ بمنزلہ اُنکے ہین جیسے ہمارے ملک مین بزمانہ سابق چھوٹے چھوٹے بیرن لوگ ہوتے تھے - اُنکے چھوٹے چھوٹے قلعے تھے جہان سے وہ ملک گیری کے لیے ایک دوسرے پر حملہ کرتے تھے وہ صرف تلوار کے زور سے حکومت کرتے تھے اور اسی حق کے ذریعہ سے اپنی اراضیات پر قابض رہتے تھے - زبردست

کمزوروں کو پامال کرتے تھے۔ گورکھا لوگ اُنکو فتح کر لیتے لیکن اُنھون نے سکھون کو طلب کیا اور سکھون نے گورکھاؤن کو نکال دیا اور خود ملک کو فتح کر لیا۔ پہاڑی لوگ سکھون سے جو اُنکو تنگ کرتے تھے نجات پانے مین بہت خوش تھے اسلیے اُنھون نے ہمکو بھی اپنی مشترک غرض مین شامل کر لیا۔ میری راے فی الحقیقت یہی ہے کہ اُنکو پھر اُنکی قدیم قوت اور بڑے بڑے علاقے واپس دینا بالکل خبط ہے۔ سکھون کے زمانے مین جو جاگیرین اُنھون نے اپنے قبضے مین رکھی تھین وہ بحال رکھی جائین اور اگر گذشتہ جنگ مین اُنھون نے عمدہ خدمت انجام کی ہو تو اُنکے معاوضہ مین اُنکو نقد انعام دیا جائے یا اگر سالانہ رقم دینا منظور ہو تو وہ بھی بطور نقدی وظیفہ کے دیجائے لیکن اُنکو مزید اختیار ہرگز نہ دینا چاہیے۔ پہاڑی لوگ میدانی ملک کے لوگون سے عقل مین کہین کوتاہ ہین اور وہان کے سردار لوگ عوام سے بدتر ہین۔ اُنکے تحت حکومت بیشک تہذیب کو عروج نہ ہوگا۔ دخترکشی ستی کی رسم اور جادوگرون کے سزا دینے کا عام رواج ہے۔ علاوہ برین یہ خیال کرنا بھی ایک غلطی ہے کہ راجاؤن اور سرداروں کو ذی اختیار کرنے سے ملک بادشاہ کا دوست ہو جاتا ہے۔ اگر ایک لاکھ روپیہ جمعبندی مین کم کر دیا جاے اور لوگ آرام و آسائش سے اپنے اپنے گھرون مین رہنے پائین تو یہ امر اس سے بہتر ہے کہ راجاؤن کو تین لاکھ روپیہ حوالہ کر دیا جاے۔ اصل بہبودی اسی مین ہے کہ ہمارے قوانین ہمارا ضابطہ جاری کیجیے اور ہماری قابلیت اور دوراندیشی اُنکو تعلیم کیجیے۔

ایک اور رسم بد جو ستی کے دستور سے بھی زیادہ لوگون کے دلون مین جاگزین ہو گئی تھی ممالک مغربی و شمالی اور دوآبہ جالندھر کی اقوام مین پائی جاتی تھی۔ وہ دستور دخترکشی کا تھا جو دنیا کے اور حصون مین یا تو محض سنگدلی یا افلاس کے سبب سے مگر ہندوستان کے اس حصہ مین زیادہ تر خاندانی نخوت کی وجہ سے جاری تھا۔ راجپوت لوگ اپنی قوم مین کسی دوسرے گھرانے کے لڑکے کو جو اُنسے ذات مین کم ہو اپنی بیٹی دینا گوارا نہین کرتے اور خاص اپنے گھرانے کے کسی لڑکے کے ساتھ بیٹی کی شادی کرنا ناجائز سمجھتے ہین۔ پس بیٹی کے لیے معقول شوہر کا تلاش کرنا اور زمانہ سلف سے جو دستور چلا آتا ہے اُسکے مطابق جہیز کے لیے اوقات سے زیادہ اخراجات کا بہم پہونچانا اور کنواری عورت کی نسبت اہالیان خاندان کا شک رکھنا اور اپنے موروثی مکان کی خلوت مین چین و آرام کے ساتھ بسر کرنا یہ سب باتین ایک جگہ جمع ہو کر پدرانہ محبت کو لڑکی کی طرف سے منقطع کر دیتی ہین ص ۲۰۶ دخترکشی کی یہ کثرت تھی کہ جسوقت انسانی ہمدردی کرنے والون نے پہلے پہل اس امر کی جانب توجہ کی تو معلوم ہوا کہ دیہات کی جماعتون مین کسی کے گھر ایک لڑکی نہین ہے۔

لیکن اس مقام پر بیان کرنا مناسب ہے کہ دخترکشی کچھ ہندوستان ہی پر موقوف اور منحصر نہین رہی جب ہندوستان مین ہماری توجہ اس جانب مبذول ہوئی تو اُسکے بارہ سو برس بلکہ کچھ اور زمانہ پیشتر ملک عرب کے مصلح اعظم نے اس امر کو معیوب قرار دیکر اُسکی ممانعت کی تھی۔ عربون مین یہ ایک ضرب المثل جاری تھی کہ عورتون کو اس عالم سے دوسرے عالم کو منتقل کر دینے مین بڑا فائدہ ہے اور قبر بہترین داماد ہے

ایسی افسوسناک حالتون مین نوکتخدا عربی دولہا دولھن کے حقین سب سے بہتر یہ دعا تھی کہ "خدا میان بی بی مین موافقت پیدا کرے دونون کو قائم و برقرار رکھے اولاد ہو مگر آل نہو"۔ اس رواج پر جو اُس زمانے مین بہت متداول تھا رسول معظم عربی نے نہایت درشت الفاظ سے نفرین کی اور فرمایا ہے کہ "روز قیامت کو معصوم لڑکی اپنے قاتل سے پوچھے گی کہ تو نے مجھکو کس سبب سے قتل کیا تھا" اور پھر عجیب شریف لہجہ سے وہی رسول متنبہ کرتا ہے کہ "[۱] اور مقرر کرتے ہین واسطے اللہ کے بٹیان پاکی ہے اُسکو اور واسطے اُنکے ہے جو کچھ کہ چاہین اور جب خبر دیا جاتا ہے ایک اُن کا ساتھ بیٹی کے ہو جاتا ہے مُنھ اُسکا کالا اور غم سے بھرا ہوتا ہے چھپتا پھرتا ہے قوم سے برائی سے اُس چیز کی کہ بشارت دیا گیا ہے ساتھ اُسکے آیا نگاہ رکھے اُسکو اوپر ذلت کے یا گاڑے اُسکو بیچ مٹی کے"۔ ساتوین صدی مین عرب لوگون کے درمیان حضرت محمد صلعم نے جس اصلاح کی ابتدا کی تھی یا ایک حد تک جسکو پورا کیا تھا وہ اس بات کے لیے رہگئی تھی کہ عیسائی فاتحان ہند اُسکو اپنے ذمہ لین اور انیسوین صدی مین ایک درجہ تک اُسکی تعمیل کرین۔ اور یہ بات لارنسون اور اُنکے تابعین (شاید سب سے زیادہ چارلس ریکس) کے لیے رہگئی تھی کہ بمقام پنجاب و اضلاع متصلہ ملک پنجاب سب سے بڑھکر اس مہم مین شریک ہون پھر یہ دستور کچھ راجپوتون ہی تک محدود نہین تھا۔ بیدیون مین جو کھتری قوم کا ایک فرقہ ہے اور جن کے نسل کا سلسلہ گرو نانک تک پہونچتا ہے یہ دستور اور بھی زیادہ عام تھا۔ اُنھون نے اپنے گھرانون مین کبھی ایک لڑکی بھی زندہ نہین رہنے دی تھی۔ اور جسوقت بیدی اونا کو جو اس فرقہ کا افسر (بلکہ اصل تو یہ ہے کہ مذہب سکھ کا دینی پیشوا) تھا جان لارنس نے اطلاع دی کہ تم اپنی جاگیر کے اندر دخترکشی کے رسم کو موقوف کراؤ تو اُسنے یہ جواب دیا کہ اگر صاحب کی یہ مرضی ہے تو مین اپنے حریم مین جانا ہی ترک کر دون گا اور جہانتک بن پڑیگا اور لوگون پر دباؤ ڈالون گا کہ اس رسم سے وہ بھی احتراز کرین لیکن یہ بات البتہ میرے امکان سے خارج ہے کہ مین اپنے کل تابعین کو حکم دیدون کہ وہ اتنے قدیم دستور کو ترک کر دین۔ جان لارنس نے اسکے جواب مین پھر کھلا بھیجا کہ "تمکو یہ ضرور کرنا ہوگا ورنہ اُسکے بدلے جاگیر کو چھوڑنا پڑیگا"۔ اس پرانے خیال کے خشک مغز گرو نے [۲] امر آخر کو جسمین خطرہ کم تھا قبول کر لیا اور اپنی اراضیات سے دست بردار ہوا۔

جن لوگون نے جان لارنس کو کبھی دیکھا نہین ہے بلکہ مین نے اُنکے احوال کی تحریر سے جو زندگی کا نقشہ کھینچکر دکھانا چاہا ہے اُسکی پیروی یہانتک میرے ساتھ کی ہے وہ بہت اچھی طرح سے قیاس کر سکتے ہین کہ جس فرقہ کے ایسے ہر دل عزیز دستور کو وہ بیخ و بن سے اکھاڑنے کی تدبیر مین تھے جب اُس کل دینی فرقہ کی ایک سنجیدہ نیابت اُنکے خدمت مین حاضر ہوئی اور گورنر جنرل کے اس اشتہار کی بنیاد پر اپنا دعوی قائم

---

[۱] قرآن مجید سورہ نحل پارہ شانزدہم

کیا کہ اُنکے تمام حقوق اور دساتیر قائم رکھے جائینگے تو انھون نے کس صبر و تحمل کے ساتھ اُنکی سماعت کی ہوگی -
چنانچہ وہ اپنے ایک دوست کو لکھتے ہین کہ

یہ بیدی لوگ کچھ عجیب خلقت کے آدمی ہین آپ کو میرے اس بیان کا مشکل سے یقین ہوگا کہ اُنھون نے علانیہ مجھکو اس امر کی درخواست دی کہ اُنکو تمام لڑکیون کے ہلاک کرنے کی اجازت دیجائے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ تک وہ برابر اس دستور کو جاری رکھتے آئے تھے - مین نے اُنکے بعض بعض لوگ جو بہت معزز تھے طلب کیے اور اُنسے کہا کہ یہ بڑا بھاری جرم ہے صدہا آدمیون کے سامنے بیان کیا کہ ہملوگ اس دستور کو نہایت ہی نامستحسن سمجھتے ہین اور آخر مین اُنسے یہ کہدیا کہ گورنمنٹ اس رسم بد کو تو کبھی اپنی عملداری مین برتنے نہ دیگی اسمین تو کسی طرح کا شک ہی نہین ہے بلکہ مزید برآن وہ ہر شخص کو جو اس قسم کے قتل مین ماخوذ ہوگا پھانسی کی سزا دیگی - مین نے اُنسے یہ بھی کہا کہ جب تک خاطر خواہ طور پر اس امر کا فیصلہ نہو جائیگا اُسوقت تک گورنمنٹ اُنکی کوئی جاگیر بحال نہ کرے گی - اب وہ اپنی جماعت کے سربرآوردہ اشخاص کو اس امر کے استصواب رائے کے لیے جمع کر رہے ہین - اس اثنا مین تمام سردارون کے نام مین نے اشتہارات جاری کیے اور چٹھیان لکھ بھیجی ہین - اُنمین بیدیون کا تو ذکر نہین کیا ہے لیکن یہ اعلان کر دیا ہے کہ سرکار رسم دختر کشی اور جذامیون کے زندہ دفن کرنے یا اُنکو دریا مین ڈال دینے سے نہایت برہم ہے اور جو لوگ ایسا کرینگے اُنکو سخت سزا دیگی - بیدیون کے پاس سے جواب آتے ہی مین فوراً ان سب امور کی گورنمنٹ کو رپورٹ کرونگا -

اور جن لوگون نے جان لارنس کو دیکھا ہے اور نہایت متانت کی باتون مین بھی اُنکے مذاق سے حظ اُٹھایا ہے اور اُنکی تجھری پڑے ہوے اور موسم زدہ چہرہ کی شکنون پر غور کیا ہے وہ اس اشارے اور رمز کی بات کو بہت اچھی طرح سے سمجھ جائینگے کہ اپنے آخری ایام مین اثناے دید لیڈیون کے غول مین پھنسکر جب وہ کسی ایسے خاندان کی نسبت جسمین کثرت سے لڑکیان موجود ہوتی تھین یہ سنتے تھے کہ اس خاندان مین اور کوئی لڑکی پیدا ہوتی ہے تو کہتے تھے کہ "وہ بیدی ہے" - وہ بیدی لوگ فی الجملہ کچھ ایسے خراب نہ تھے - مجھکو اپنی حکومت ہندوستان کے متعلق صرف اسی بات کا افسوس ہے کہ مین نے دختر کشی کے معاملہ مین اسقدر سختی کی "

اس زمانے مین اُنھون نے جو چٹھیان لکھی تھین اُنمین سے ادھر اُدھر کے بعض فقرات (گو اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس زمانے مین اور اُنکی تمام زندگی کے ایام مین بھی یہ چٹھیان خاص کر کے فروعی باتون کے متعلق رہین اور اسواسطے آیندہ نسل کے لوگون کو اُنسے بہت کم حظ مل سکتا ہے) سے ظاہر ہوگا کہ وہ کسی کاہل یا نالائق ماتحت کی طرف سے کسقدر مشکوک رہتے تھے اُنکے مزاج مین ظرافت کیسی بڑھی ہوئی تھی اور ایک ذرا سے خطرہ کو جو سارا ہندوستان تباہ کر دیتا وہ پہلے ہی سے تمیز کر لیتے تھے

صق

جب سپاہ کانگڑہ کی بغاوت کے بارے مین اُنھون نے لکھا تھا کہ اُسکی جانب سے سخت مخالفت کا احتمال پایا جاتا ہے تو اُسوقت یہ راے ظاہر کی تھی کہ میرے نزدیک کانگڑہ کے باغی لوگ زیادہ عرصے تک بغاوت قائم نہ رکھ سکینگے جبوقت ملک اُنکے خلاف ہے اور خود اُنکا دربار اُنسے برسر راہ نہین ہے تو اُنکی مخالفت فضول ہے مگر ہان احمق لوگ جو کرگزرین اُنسے بعید نہین ہے"۔ انسان کی حماقت کی طرف سے جو یہ معقول بے اعتباری اُنکے دل مین رہتی تھی وہ عوام الناس کے ساتھ برتاو کرنے مین اکثر اُنکے کام آئی۔ سکھون کے ایک گیریزن کے مقابلے مین جب اُنھون نے ایک مرتبہ چڑھائی کی تھی تو رنجور سنگھ کو (کیونکہ وہ بھی سکھ تھا) اپنے ہمراہ لیجانا اسوجہ سے منظور نہین کیا کہ" وہ پہاڑی ریاستون کا باجگزار تھا اور اس سبب سے وہان کے گانوؤن پر تصرف کرنے کی اُسکو بہت موقعے مل سکتے تھے اور ظاہرا اُسکی طرف سے یہ امید نہین معلوم ہوتی تھی کہ وہ ایسے موقعون سے مستفید ہونے مین کوتاہی کریگا"۔ جب بیدیون نے شکایت کی کہ ہمارے قریب دار کے ملک سے آپ کے یہان جو سپاہ بھرتی کی گئی ہے اُسنے بڑی غارتگری اور ایذارسانی کی ہے تو جان لارنس نے جواب دیا کہ "اگر اُنھون نے ایسا کیا ہو تو کچھ عجب نہین ہے لیکن مضائقہ ہی کیا ہے قتل الموذی قبل الایذا"۔

اور سرکش ماتحت کے بارے مین جسکا ذکر اوپر مین کرچکا ہون وہ اپنے بھائی ہنری کو لکھتے ہین کہ۔

مجھکو ـــــ کی تمام رپورٹین واپس کرنا پڑین جو محض خراب تھین۔ وہ کام تو کچھ نہین کرتے اور کہتے یہ ہین کہ کام مجھکو مارے ڈالتا ہے۔ یہ مار واقعی بڑی بیقصوری کی ہوگی۔

اور پھر دوسری چٹھی مین تحریر کرتے ہین کہ

میری سمجھ مین واقعی کچھ نہین آتا کہ مین ـــ کو کیا کرون۔ وہ برا ے نام کام کرتے ہین بلکہ بالکل نہین کرتے۔ گو صوبہ بھر مین اُنکے ماتحت سب سے زیادہ ہین مگر اسپر بھی وہ کثرت کار کے شاکی ہین۔ اُنمین کسیقدر لیاقت تو ہے مگر مزاج کے بڑے سخت اور تندا ور محض بیقاعدہ شخص ہین۔ اُنھون نے ابھی چند روز ہوے ایک شخص کو تحقیر عدالت کے جرم مین قید کردیا۔ کاش کہ گورنر جنرل اُنکو ریزیڈنٹ مقرر کردیتے۔ بلوہ پیدا کرنے کے لیے اُنکی ذات تنہا کافی ہے۔ ص ۲۰۹

اور چونکہ اُنھون نے ہمیشہ اس اصول پر عملدرآمد کیا کہ پیٹھ پیچھے ایک حرف کسی کی ایسی شکایت نہ کرنا چاہیے جو اُسکے مُنھ کے سامنے بیان کرنے کے قابل نہو اسلیے مشارالیہ کے نام وہ یہ مضمون تحریر کرتے ہین

میرے پیارے ـــــ ـ

آپکی چٹھی مجھکو ملی۔ چونکہ مین کسی طرح اُن خیالات سے جو آپ نے چٹھی مذکور مین ظاہر کئے ہین اتفاق نہین کرسکتا اسواسطے مین بہتر اور مناسب تر سمجھتا ہون کہ قبل اسکے کہ مین سرکاری طور سے اس معاملہ پر کوئی توجہ کرون بنج کے طور پر

آپکو اسکی اطلاع دیدون - میرا خیال یہ ہے کہ حال کی خط کتابت مین مین کسی طرح مورد الزام نہین ہوسکتا ہون - مین سمجھتا ہون کہ جس دن سے آپ اس قسمت مین آئے مین نے ہرطرح سے آپ کا خیال رکھا اور جب میرا اختیار چلا تو آپ کی اعانت کی مگر چونکہ مجھکو اپنے فرائض منصبی کا بھی کسیقدر خیال ہے اسلیے بمجبوری مجھکو آپ کی بیضابطگیون کی خبر لینا پڑی اور مین سمجھتا ہون کہ جو کچھ مین نے اس بارے مین کیا ہے اُسکے بیان کرنے مین مجھکو کوئی باک نہین ہے - آپ کے حساب سے مین بالکل غلطی پر ہون اور اپنے نزدیک مین برسر صواب ہون - لیکن مین آپ کی چٹھی کو بغیر جواب لکھے ہوے داخل دفتر کرنا نہین چاہتا - آپ چاہین اس امر کو تسلیم کرلین کہ آپ کو شکایت کی وجہ ہے - ممکن ہے کہ آپ نے محنت شاقہ کی ہو لیکن مین تو صرف نتائج کے ذریعہ سے اپنی رائے قائم کرسکتا ہون اور مین بلا تامل کہتا ہون کہ جو کچھ آپ نے کیا ہے اُسمین میرے نزدیک آپ اپنے اندازہ کے مطابق بھی کام کرنے مین قاصر رہے ہین -

اس قسم کی بھی ایک چٹھی جانؔ لارنسؔ کے مجموعہ چٹھیات مین درج نہین ہے بلکہ اور بھی ہین لیکن اب یہ بھی نہین کہ وہ کثیر التعداد ہون کیونکہ عموماً وہ اپنے اس قسم کے ماتحتون کو [illegible] مین [illegible] تو اس قسم کے دوسرے عہدون پر جو اُنکے لیے موزون ہوتے تھے بھیجدیا کرتے تھے - جب کوئی تعریف کا موقع ہوتا تھا تو وہ اکثر اسکے خلاف اصول پر عمل کرتے تھے - وہ کسی شخص کی تعریف اس کے مُنھ پر بہت کم کرتے تھے اور اسی وجہ سے بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ وہ دوسرے اشخاص کی لیاقت سے اعتراف کرنے مین بہت کوتاہی کرتے تھے - لیکن جیساکہ مین آخر مین بیان کرونگا وہ ہر مستحق شخص کی تعریف اُسکی غیبت مین بہت زیادہ کیا کرتے تھے -

اس مقام پر اُنکے کاغذات سے مین ایک بہت ابتدائی زمانے کا اشارہ ایک خطرہ کی نسبت بیان کرتا ہون جسکے معنی اگر قرار واقعی حکام کے دلنشین ہوتے تو ہندوستان کا بلوہ ٹل جاتا یا اُسمین تاخیر ہوتی اور وہ یہ ہے کہ سرکار کو جسقدر راجپوتون کی حاجت ہو کوہستان سے قواعددان خواہ غیر قواعددان سپاہ کے لیئے مل سکتے ہین - ہزارہا آدمی سکھون کی فوج مین ملازم تھے اور اسیطرح وہ ہماری فوج مین بھی ملازمت کرینگے ہماری قواعددان سپاہ مین یہ لوگ بڑے کام آئینگے کیونکہ وہ ملک کے مختلف حصون کے رہنے والے ہونگے مین نہین سمجھتا کہ وہ کہین جانے یا کچھ کرنے مین انکار کرینگے اور ہمارے اودھ کے سپاہیون کے مقابلہ مین اُنکے خیالات اور مقاصد بالکل مغائر ہونگے - موجودہ انتظام کے بموجب ہمارے سپاہی سب کے سب یا وہ خواہ اطراف ملک اودھ کے ہین - اور اُنمین سے اکثر برہمن ہین چنانچہ اسی وجہ سے جب کوئی جھگڑا ہوتا ہے تو سب کے سب ایک ہوجاتے ہین - یہان کے راجپوت لوگ بہت اچھے آدمی ہین اور چونکہ گھرون پر اُنکے وجہ معیشت کی کوئی شے نہین ہے اسواسطے وہ خوشی سے ہماری ملازمت قبول کرتے ہین -

اون مشاغل مین جنکا مین نے بیان کیا جَانْ لَارِنسْ کے زمانہ کمشنری کے تین مہینے بسر ہوے تین برس تک وہ اس عہدے پر ممتاز رہے اور اُس سارے زمانے کی کیفیت اسی تین مہینے کے حالات سے قیاس کیجا سکتی ہے۔ اور اُنسے (گو کسیقدر چھوٹے نمونہ مین) معلوم ہوگیا کہ پنجاب بورڈ اور چیف کمشنری پنجاب مین کیا کیا خدمتین انجام کرنا ہونگی۔ یہ مہینے محنت شاقہ اور جلد جلد ترقی ہونے کے تھے اور ماہ جون مین جب اُنکو کسیقدر امید اس بات کی پیدا ہونے لگی تھی کہ اب بارہ گھنٹہ روز کام کرنے سے کسیقدر نجات ملا کرے گی تو وہ دفعتاً تپ ولرزہ کے عارضہ مین سخت مبتلا ہوگئے۔ اس علالت کی وجہ سے اُنکو بنظر تبدیلی آب وہوا شملہ پر جہان اُنکے اہل وعیال رہتے تھے جانا پڑا۔ اُنکے جانے کے پیشتر اُنکے بھائی ہنری عام معاملات پنجاب کے متعلق گورنر جنرل سے کچھ صلاح ومشورہ کرنے کے لیے پہاڑ پر روانہ ہوچکے تھے۔ لیکن وہ بھی ریزیڈنسی لاہور کا کام کرتے کرتے چور ہوگئے تھے اور چونکہ جارج مَیک گریگر نے بھی جو اس عہدہ کے متعلق اُنکے خاص ماتحت تھے رخصت طلب کی تو چند ہفتے کی آرام کے بعد لارڈ ہارڈنگ نے جَانْ لَارِنسْ سے جو یون ہی کثرت کار سے چور ہوچکے تھے کہا کہ جہان آپ جالندھر کی کمشنری کا کام کرتے ہین وہان کچھ دنون کے لیے دارالسلطنت پنجاب مین اپنے بھائی کے دشوار عہدہ کا کام بھی دیکھ لیجیے۔ جَانْ لَارِنسْ نے جسطور پر دونون کامون کو ایک مین شامل کرلیا اور پھر ایک کو دوسرے کے توسط سے مدد پہونچائی اُسکا حال آیندہ باب سے معلوم ہوگا۔

باب نہم

قائم مقام ریزیڈنٹ لاہور ۱۸۴۶ء لغایت ۱۸۴۸ء

جس واحد العین فتاح پنجاب نے اپنے طول طویل عہد مین اُس مقام سے لیکر جہان پانچ دریاؤن کا پانی ایک دھارے مین ملکر ایک بحر زخار بنتا ہے کوہ ہمالیہ کی اُن چوٹیون تک جو ہمیشہ برف سے منجمد رہتی ہین بلکہ اُنکے اُس پار بھی سلسلہ کوہ قراقرم تک اپنی سلطنت قائم کرلی تھی اور ایک طرف افاغنہ اور دوسری جانب عظیم الشان مغلون سے اُنکے بعض بعض نہایت عمدہ صوبے نکال لیے تھے اُسنے ۱۸۳۹ء مین انتقال کیا۔ اتفاق سے اسی سال مین وہ نوجوان انگریز سویلین جسکے مقسوم مین ایک دن رنجیت سنگہ کے فتح کیے ہوے ملک پر حکمرانی کرنا اور پیا دین پنجاب مین رنجیت سنگہ نے جو تخم ریزی کی تھی اُسکی فصل درو کرنا یعنی اُس سے فائدہ اُٹھانا لکھا تھا اُس وہ مین قریب مرگ پڑا تھا مگر اُسنے گویا اسطور پر کہ جیسے اُسکو آیندہ کسی بڑے کام کے انجام کرنے کے لیے کارکنان قضا وقدر نے محفوظ کر رکھا تھا اپنے دل مین ٹھان کر پہنچا تھا کہ مین اپنی تئین مرنے نہ دونگا۔ رنجیت سنگہ نے اپنے عہد مین آتش مزاج خالصہ سپاہ کے لیے بہت سا کام تلاش یا پیدا کر دیا تھا لیکن اُسنے اپنے شہزور ہاتھ سے

انکو روکے بھی رکھا اور سوائے ایک مرتبہ کے (یعنی ۱۸۰۹ء مین جب اسنے دریاے ستلج کے بدلے دریاے جمنا کو اپنی جنوب مشرقی سرحد قرار دینے کا دعوی کیا ہے) اپنے انگریز پڑوسیون سے ربط وضبط ہی رکھا۔ یہ بات نہین تھی کہ وہ آیندہ کی کیفیت سے بیفکر اور غافل ہو۔ گو وہ پڑھنے لکھنے سے نابلد تھا لیکن اُس پر بھی بڑا دوراندیش تھا اور ایک مرتبہ جیسا کہ مشہور عام ہے اُسنے ایک نقشہ اس بات کا طلب کیا تھا کہ انگریز لوگ ہندوستان کے کن کن مقامات پر قابض ہین۔ ان مقامات کا نشان سرخی سے دیا گیا تھا اور جسوقت تبلانے والے نے یکے بعد دیگرے مدراس بمبئی بنگال اور ممالک مغربی وشمالی پر انگلی رکھ رکھ کے دکھانا شروع کیا کہ یہ ایک طرح کا جو رنگ معلوم ہوتا ہے وہ سب مغصوبہ ملک ہے تو اُسنے چلا کر کہا کہ "بس اب کچھ دنون مین سب لال ہی لال ہوجائیگا" اُسنے امر ناگزیر سمجھکر سر تسلیم خم اور نقشہ کو بند کیا (شاید مسلمان بھی امر ناگزیر کے مسئلہ پر اسقدر قناعت نہ کرتے یعنی تقدیر پر شاکر نہوتے) لیکن نہایت ثابت قدمی بالعمل کے ساتھ یہ خیال کیا کہ اگر دوراندیشی کے ساتھ انسداد کیا جائیگا تو خرابی میرے عہد مین نہین بلکہ میرے جانشین کے عہد مین واقع ہوگی۔

رنجیت سنگھ کی وفات کے بعد چھ برس تک بدعملی رہی۔ زبردست شخص تو اُٹھ چکا تھا۔ اور حکومت اور جان اُسیطرح سے ضائع ہونے لگی جسطرح مشرقی بادشاہون کی وفات کے بعد بطور معمول ہوا کرتا ہے۔ یکے بعد دیگرے اُسکے خاص قرابتمند اور وزرا آگے بڑھے لیکن نتیجہ صرف یہ ہوا کہ جو تخت پر بیٹھا وہ (جسطرح بعہد زمرئی۔ ٹینبی اور افرئی مقام سمریا مین بعد گلبا آؤتھو اور وٹیلیس روم مین گذرے تھے) تھوڑے ہی دنون مین حکومت اور زندگی دونون سے محروم ہوا۔ "جو لوگ امرئی کے پیرو تھے انکو تابعین ٹینبی پر غلبہ ہوا اور اسیطرح سے ٹینبی مرگیا اور امرئی نے سلطنت کی"۔ یہ بڑا جامع اور مانع فقرہ اس بات کے سمجھنے کے لیے ہے کہ مشرقی خاندانون اور اکثر مشرقی لوگون کی یہی گت ہوتی ہے۔ اگر صفحے کے صفحے اس بات کی تشریح کے لیے سیاہ کیے جاتے تو اُنسے اسقدر صراحت نہوتی جسقدر اس ایک فقرہ سے ہوتی ہے۔ جس طرح کی حکومتین اُس زمانے مین لاہور مین نہین بااِسوقت کابل مین ہوتی ہین اُنہین سے منجملہ دس کے نو کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ آج قاضی کل قاتلون کو قتل کیا اور کل خود مقتول ہوے۔ آخرکار دلیپ سنگھ رنجیت سنگھ کا ایک فرزند خوردسال جو فی الحال انگلستان مین شاہی شان وشوکت کے ساتھ بطور ایک انگلش جنٹلمین کے سیر وشکار مین مشغول ہے اپنے باپ کا جانشین قرار دیا گیا۔ لیکن ایک طفل صغرسن کو خالصہ کی حکومت سپرد کرنا بمنزلہ اسکے تھا کہ آیندہ سالہا سال تک کے لیے حکومت اُنکی مان رانی جنداں (جو سازشین کیا کرتی تھین) اور لال سنگھ کے حوالے کردیجاے جو رانی پر ہر طرح سے حاوی تھا۔

رانی مان اور نابالغ لڑکا اور نالائق وزرا ان سب لوگون کو معلوم تھا کہ انکی بادشاہی محض براے نام ہے

کچھ انکو حکومت نہین ہے اور وہ بادشاہی بھی صرف خالصہ فوج کی بدولت ہے - یہ ایک فتنہ انگیز گرم جوش اور متعصب سپاہ تھی جسکو یہ کچھ نہین معلوم تھا کہ کس مقام پر وار کرنا چاہیے - اُسکی تعداد تقریباً ۸۰ ہزار تھی جسکو فرانس اور اٹلی کے جرنیلون نے تعلیم دی تھی اور اُس زمانے مین جس طرح کا توپخانہ عمدہ سے عمدہ تیار ہوسکتا تھا اُسکے پاس موجود تھا - سردارون نے جیسا کہ مین ابھی بیان کرچکا ہون اپنی پر طیش اور بیباک سپاہ کے اندیشہ سے بنظر حفاظت ذاتی انگریزون سے مخالفت اختیار کرلی تھی اور معرکہ ستلج کی تاریخ سے لیکر دو مہینے تک کے عرصے مین جو چار لڑائیان ہوئین اُنسے اگر سپاہ خالصہ کو آخر مین یہ معلوم ہوا کہ اُنکا حریف اُنسے بھی زیادہ قوی ہے تو انگریزون پر بھی یہ ثابت ہوگیا کہ ابتک جن دشمنون سے اُنکو مقابلہ کرنا پڑا تھا اُنمین سکھون کے برابر کوئی نہین تھا - چنانچہ جان لارنس بیان کرتے ہین کہ -

جس طرح اس معرکہ کے قبل اور بعد ہم نے اور لڑائیون کو ابتدا مین حقیر سمجھکر شروع کیا تھا اسی طرح اس لڑائی کو بھی شروع کیا - لیکن ابھی جنگ شروع بھی نہ ہونے پائی تھی کہ ہم اپنے غنیم کا لوہا ماننے لگے اور ہم پر ثابت ہونے لگا کہ وہ نہایت بہادر مستقل مزاج اور خوفناک دشمن ہین اور آئندہ ایسے دشمن سے ہمکو ہندوستان مین کبھی مقابلہ نہین کرنا پڑا تھا ابتک تمام لڑائیون مین ہم یہی خیال کرتے آئے تھے کہ جسوقت غنیم سے مقابلہ ہوگا تو ہمکو ضرور فتح حاصل ہوگی گو اُنکی تعداد کیسی ہی بیشمار کیون نہو - لیکن اس معرکہ مین ہم نے دیکھا کہ سکھ لوگ ثابت قدمی سے اپنی توپون پر کھڑے ہوے جان ہی نہین دیا کیے بلکہ توپون کے چھن جانے کے بعد اُنکی پیادہ سپاہ بھی ہمت نہین ہاری اور ہم پر فتح حاصل کرنے کے عزم سے گرم پیکار رہی

باوصف ایسے ایسے بہادرون کی موجودگی کے جو فیروزشاہ اور سبراؤن کی لڑائیون کے فتح کرنے والے تھے سر ہنری ہارڈنگ معقول شرطون پر صلح کرنے کے لیے رضامند ہوگئے - اُنکی آزادی اُنکے حوالے کی گئی صغیر سن مہاراجہ اور مہارانی کے آشناؤن کے حقوق جنھون نے اس جنگ مین خالصہ فوج کے ساتھ واسطے کی سازش کی تھی حسب ضابطہ تسلیم کیے گئے اور گورنمنٹ پنجاب متعینہ لاہور کی صریحی استدعا سے ایک انگلش رزیڈنٹ جسکی مدد کے لیے دس ہزار آدمی تعینات کیے گئے نو مہینے تک مقرر رہا - اُسکی خدمتین نہایت نازک تھین - ہنگامہ کا فرو کرنا بگڑی ہوئی فوج کے بیشمار آدمیون کو قتل کرنا دربار کو اس امر کی مدد دینا کہ ناخوش رعایا کو خوش رکھ سکے اور بدانتظامی کے بدلے امن وامان قائم کرسکے گورنمنٹ سکھ کو سال کے ختم ہونے کے بعد اس قابل کردینا کہ وہ اپنے بھروسہ پر قیام کرسکے اور اسطور پر سکھون کی بہادر قوم کو ایک مرتبہ پھر اپنی اصلاح کا موقع مل سکے یہ سب شریف کام رزیڈنٹ کے ذمہ عائد کیے گئے جنکا کوئی صلہ نہین تھا - یہ موقع اس صورت کے واسطے دیا گیا تھا جب سکھ لوگ نیک نیتی سے عمل کرین اور ہم کسی زیادہ مناسب موقع کے منتظر نہین تھے اور جو بے جانے استقلال انکے ساتھ جو یہ معاملہ کیا تھا تو وہ کچھ ہماری حاجتون کے خیال سے نہین کیا گیا تھا - اور

ان تمام باتون کی تعمیل ہونے کا بھروسہ صرف عہدہ رزیڈنٹ کے انتخاب پر کیا گیا تھا۔ اس کام کے لیے بہتر سے بہتر ہندوستان بھر مین جو شخص دستیاب ہو سکتا تھا اور جو افتادہ لوگون کا صرف اُنکی افتادگی کے لحاظ سے حامی تھا یعنی وہ شخص جو اپنی اولوالعزمی اور بہادری کے برابر حلم اور سمجھ بھی رکھتا تھا سرہنری لارنس کے حکم سے اس عہدہ پر مقرر ہونے کے لیے روانہ کیا گیا۔ اور اگر شہر پنجاب کسی حق شناس ہاتھ سے فتح ہو سکتا تھا اور ص ۲۱۴
کوئی ہندوستانی ریاست باوصف ہندوستانی ہونے کے بھی اُس ایک طرح کے سرخ رنگ سے جو تمام جزیرہ نماے ہند مین ہمالیہ سے لیکر راس کماری تک پھیلتا جاتا تھا بچ سکتی تھی تو وہ حق شناس ہاتھ ہنری لارنس کا تھا انھون نے فوراً دل لگاکر کام کرنا شروع کیا۔ دربار کی مرضی سے انھون نے سپاہ کی تعداد کم کردی۔

اسمین سے بہتیرے سپاہیون کو ہماری فوج مین پھر بھرتی ہونے پر آمادہ کیا۔ جو لوگ مدتون سے اپنے سردارون کے ہاتھ سے مصیبتین اُٹھاتے آتے تھے اُنکی کینہ کشی کے خیال کو دور کیا اور لاہور مین گاوکشی کا جو ہنگامہ ہوا تھا اُسکو فرو کیا۔ یہ معاملہ ایسا تھا جسمین ایک خوفناک بلوہ قائم ہو جاتا لیکن انھون نے صرف مجرم کی ایک جان ہلاک کر کے سارا جھگڑا فیصل کر دیا۔ گاوکشی کا مسئلہ جیسا کہ مین سابق کے ایک باب مین بیان کر چکا ہون ہندوستان کے منتظمون کے لیے ایک اہم امر ہے۔ ایک دیسی رئیس نے کپتان ایسٹوک سے کہا تھا کہ "آپ انگریز لوگ جب تک گاے ذبح کرتے اور اُسکی کھال اُدھیڑتے رہینگے اُسوقت تک ہمارے آپ کے درمیان ہمیشہ ایک آہنی دیوار حائل رہے گی جو ہرگز ہٹ نہین سکتی"۔ اور اگرچہ سکھون نے اپنے ہندو مذہب کی بہت سی باتین چھوڑدی ہین لیکن اس مقدس جانور کی بزرگی اب تک اُنکے دلون مین اُسیطرح (اور شاید تمام چیزون سے زیادہ) باقی ہے۔ لیکن ہنری لارنس جیسا کہ مین بیان کر آیا ہون کانگڑہ اور وہان سے شملہ کو قبل اسکے کہ وہ اپنا دشوار کام شروع کرتے طلب ہو گئے تھے اور اس لیے اُنکی غیرحاضری کے ایام مین یہ بار اُنکے بھائی جان کی چوڑی پشت پر پڑا جسکو اُنھون نے خوشی سے قبول کیا۔

اِس بات کے بیان کرنے مین جان لارنس کی کسیطرح سے سُبکی متصور نہین ہے کہ رزیڈنسی لاہور کا کام جسقدر ہنری کے لیے موزون تھا اُسقدر جان لارنس کے لیے نہین تھا۔ یہان ہر طرف دیسی امیرون سے سابقہ تھا جنسے وہ بہت کم ہمدردی رکھتے تھے۔ اور شاید اُسکی وجہ کچھ تو یہ ہے کہ وہ اُنکے حالات ذرہ ذرہ جانتے اور اُنکو بخوبی پہچانتے تھے اور میرے نزدیک کچھ وجہ یہ بھی تھی کہ وہ ان دو قسم کی برائیون مین اپنے بھائی کے برابر بہت کم تمیز کر سکتے تھے یعنی ایک تو وہ جو ایسے انتظام کے لازمی اور ضروری نتیجے ہین جسکے باعث سے اُنکا ظہور ہوتا ہے اور ایک وہ جو خاص خاص شخص کی بدمعاشی کے سبب سے پیدا ہوتی ہین۔ بہرحال اُنکو بہت کم وثوق کے ساتھ اس بات کا اعتقاد تھا کہ ہندوستانی حکومت کے تحت مین ازسرِنو کوئی خاطرخواہ

انتظام ہو سکیگا۔ پس انکی شاباشی کی یہی ایک بڑی بھاری بات ہے کہ جس امر کی طرف سے انکو یقین نہ تھا اسکی تعمیل کے لیے انھون نے اپنے تئین مصروف کیا۔ ہنری لارنس کے ہاتھ مین جو کام بے انتہا نازک اور دشوار معلوم ہوتا وہ جان لارنس کے ہاتھ مین اور بھی زیادہ نازک اور دشوار اسوجہ سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے بھائی کی قائم مقامی پر مقرر ہوے تھے اور اسلیے انکو لازم ہوا کہ جن جن باتون کے متعلق انکے اور ہنری کے خیالات مین اختلاف عظیم تھا انمین بھی وہ اپنے بھائی کے عام خیالات کی پیروی کرتے۔ پھر شملہ کچھ بہت دور نہ تھا اور ہنری لارنس اس خبر کے ذریعہ سے جو انکا نائب انکے پاس برابر پہونچایا کرتا تھا ہر ایک ضروری امر مین جو بمقام لاہور کیا جاتا دست اندازی کر سکتے تھے۔ اور چونکہ انکو معلوم تھا کہ عام باتون مین میرے بھائی کی راے مجھسے مختلف ہے اس سبب سے وہ اس صورت مین بھی اختلاف پر خردہ گیری کرنے کے لیے آمادہ رہتے تھے جب نہ وہ اختلاف مقصود ہوتا تھا اور نہ اسکا وجود پایا جاتا تھا۔ پس منفرد اور متفرق ذمہ داریون مین جو عیوب ہوتے ہین وہ ان سب باتون کی وجہ سے اور بھی بڑھ گئے تھے۔ کیونکہ ہنری حرف گیری اور بطلان کے لیے ہمہ دم بہت نزدیک رہتے تھے مگر ضروری مشکل معاملات مین مدد دینے کے لیے اسقدر نزدیک نہین رہتے تھے۔

ماہ اگست سے دسمبر ۱۸۴۶ء تک مین نے جان لارنس کی کارروائیون کو تین قسم کے خطوط کے ذریعہ سے دریافت کیا ہے اور یہ بات صرف اسی زمانے کی بابت مجھکو حاصل ہو سکتی ہے۔ اسمین سے ہر قسم کی ایک چٹھی ہر ہر روز کی لکھی ہوئی ہے پہلی قسم کی چٹھیان سرکاری مراسلات سے شامل ہین جو بڑی احتیاط اور تفصیل کے ساتھ گورنمنٹ ہند کے نام لکھی گئی ہین۔ دوسری قسم کی چٹھیان نیم سرکاری ہین اور وہ انکے دوست سر فریڈرک کری کے نام ہین۔ تیسری قسم کی چٹھیان خانگی ہین اور بڑی عجلت کی گھسیٹی ہوئی ہین۔ انمین طرز عبارت بلکہ قواعد صرف و نحو کا بھی خیال نہین کیا گیا ہے۔ اور یہ چٹھیان انکے بھائی ہنری کے نام ہین۔ چونکہ مجھکو اور بہت ضروری واقعات لکھنا ہین اس سبب سے مین بجز چند چٹھیون کے اقتباسات کے زیادہ نہین محول کر سکتا اور مین ان سب مین خانگی چٹھیون کو ترجیح دیتا ہون کیونکہ وہ بہت کم مجھکو دستیاب ہوی ہین اور جسقدر دستیاب ہوئی ہین تھوڑا تھوڑا سب کا ذکر کر سکتا ہون۔ تین چٹھیون کے اقتباسات ذیل مین درج کرتا ہون جنکے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ وہ انکے اس عہدہ پر پہونچنے کے ساتھ ہی ایک ایک کرکے تین دن مین لکھی گئی تھین۔ ان چٹھیون سے صرف انکے ابتدائی خیالات مگر کمال تازگی کے ساتھ ظاہر ہوتے ہین اور انسے ہیئت مجموعی ان خود غرض اور سازشی سردارون کی ایک صاف تصویر نمودار ہوتی ہے جو انگریزون سے مزید نفرت رکھنے کیساتھ آپسمین بھی ایک دوسرے سے عداوت رکھتے تھے۔ ان چٹھیون سے عیاش مہارانی اور اسکے وزیر لال سنگھ کا احوال اور قائم مقام رزیڈنٹ کی ان کوششون کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے جو سپاہ کی باقی تنخواہ کے دلوانے

خزانہ کو ایک خاطر خواہ حالت پر پہونچانے اراکین سلطنت مین رفاہ خلائق کا تھوڑا بہت خیال پیدا کرنے اور ملک کو پھر ایک مرتبہ اس بات کا موقع دلوانے مین کی گئی تھین کہ جسوقت ہماری فوج کی واپسی کا زمانہ آئے تو وہ بذات خاص اپنے تئین سنبھال سکے۔ مجھکو اس مقام پر یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ ان تینون قسم کی چٹھیون ص ۲۱۶
کو ہیئت مجموعی دیکھنے سے جان لارنس کے اس غیر دلچسپ اور نا محسود کام مین مصروف ہونے کا حال جیسا کچھ ظاہر ہوگا وہ اُنکے اقتباسات سے گو کسی نہج پر کیون نہ کیے جائین ہرگز ظاہر نہین ہو سکتا۔ کیونکہ ان چٹھیون سے بخوبی تمام ذہن نشین ہو جائیگا کہ اُنھون نے کیسی مستعدی اور لیاقت ثابت قدمی اور تحمل اور اپنے بھائی کی خیر خواہی اور محض بے غرضی سے کام کیا۔ وہ چٹھیان یہ ہین۔

مقام لاہور ۲۶ اگست سنہ ۱۸۴۶ع

میرے پیارے ہال۔ مجھکو یہان کے حالات کا طومار بیان کرنے کی بہت کم فرصت ہے۔ کام اسقدر رہتا ہے کہ مجھکو دن بھر اُس مین مشغول رہنا پڑتا ہے۔ اور گرمی کی وہ شدت ہے کہ جسقدر کام ہو سکتا ہے بس اُسیکو غنیمت سمجھتا ہون۔ صورت معاملات مین خموشی ہے۔ فوج مین قواعد وانتظام اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ مین نے اپنی یاد مین شاید اُس سے زیادہ نہ دیکھا ہوگا اور شہر ایسا صاف اور آب وہوا کے اعتبار سے موافق ہے کہ شائد ہندوستان کا کوئی شہر ویسا نہ ہوگا۔ ہم روزمرہ سوار ہو کر نکلتے ہین لیکن جو سپاہ موقوف کردی گئی ہے اُسمین کا کوئی سپاہی ہمکو کبھی نہین ملا۔ مین نے سُنا ہے کہ وہ سب چپ چاپ اپنے گھرون مین بیٹھے ہین اور حقیقت مین بھی ایسا ہی ہے۔ مجھکو تو کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ ہماری فوج کے واپس چلے آنے کے بعد راجہ لال سنگھ اپنی سلطنت کو سنبھال نہ سکین۔ اور اگر وہ اُسمین قاصر رہے تو اُنکا خاص قصور رہے میرے نزدیک اگر وہ دیانتداری سے کارروائی کرین تو سردارون کو موافق کر لینے مین اُنکے واسطے کوئی دقت نہین ہے وہ وعدہ تو ہر ایک امر کا کرتے ہین لیکن میری رائے مین وہ گورنمنٹ کی خواہش پر عمل کرنے کی فکر نہین کرتے اور اُسکی وجہ کچھ یہی نہین ہے کہ وہ لارڈ ہارڈنگ کی مخالفت چاہتے ہون بلکہ اصل مین اُنکو مقصود یہ ہے کہ سردارون کے بارے مین وہ اب تک جس حکمت عملی کا برتاؤ کرتے آئے ہین اُسکو قائم رکھ سکین۔ لوگ رانی سے واسطہ رکھنے کی وجہ سے اُنکو بہت ذلیل سمجھتے اور اُن سے نفرت بھی کرتے ہین لیکن مجھکو اس بات کا بھی یقین کلی نہین ہے کہ اُنکا جانشین عام اس سے کہ کوئی ہو زیادہ ہر دل عزیز ہوگا۔ ظاہرا وہ میرے آنے سے بہت خائف معلوم ہوتے ہین اور مین نے بعض بعض رئیسون کو جو اپنی ملاقات کی اجازت دی تو اُس سے بھی اُنکو اندیشہ ہوا ہے۔ با اینہمہ اس سے اُنکو فائدہ پہونچیگا۔ جب تک وہ ہم کا اختیار رکھتے تھے یا اپنے دل مین سمجھتے تھے کہ مجھکو وہ اختیار حاصل ہے اُسوقت تک وہ اس زمانے کی نسبت لاپروا تھے مین نے اُنسے بیان کیا کہ مین آپ کا سچا دوست ہون اور اگرچہ مین ہر شخص کی بات سننے پر آمادہ ہو گیا مگر اس امر پر آمادہ نہین ہون کہ جو کچھ سنون وہ سب قبول کر لون۔ اور سوائے اسکے جس بات کو مین سمجھون گا کہ وہ قابل اطمینان

نہین ہے اسکو مین تم سے مخفی نہ رکھون گا - مہارانی بہت اچھی ہین - لوگ کہتے ہین کہ اب انکی نظر عنایت بہان راجہ پر تھی وہان محلسرا کے اور دو ملازمون پر مبذول ہوگئی ہے اور غالباً ان صغیرہ گناہون کی معافی کے لیے فقرا کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتی ہین -

مقام لاہور مورخہ ۲۷ - اگست

میرے پیارے ہال - یہانکے معاملات بدستور ہین - ارکان دربار کسیقدر اضطراب مین ہین اور آپسمین خفیہ صلاح و مشورہ کر رہے ہین - سنتے ہین کہ فی الحال راجہ کے چال چلن مین کچھ اصلاح ہوئی ہے علی الخصوص اسوقت سے جب مین یہان داخل ہوا - لیکن سردار لوگ انکے بہت کم معترف ہین اور کہتے ہین کہ راجہ صرف ہماری وجہ سے ایسا کرتے ہین - بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ ہماری فوج کے چلے جانے سے متاسف نہون گے کیونکہ اس صورت مین ان کا اختیار اور بھی کامل ہو جائیگا اور اسوقت جو انکے دل مین آئیگا کر سکین گے - اسمین شک نہین کہ بعض اوقات وہ ہماری مداخلت کو نہایت رنجیدہ سمجھتے ہین لیکن فی الجملہ مجھکو یقین ہے کہ وہ اور رانی بھی ہمارے چلے جانے سے ڈرتی ہین - مجھسے ایک بڑے ہوشیار شخص یعنی رنجور سنگھ کے ایک رفیق - سے جسکو مین دوآبہ جالندھر مین رہنے کی وقت سے جانتا ہون کہ اسپر رنجور سنگھ کو بڑا بھروسہ ہے دیر تک ملاقات رہی - اسکا بیان ہے کہ تمام سردار لوگ لال سنگھ وزیر کے خلاف ہین مگر یہ کہ جب تک انگریز لوگ یہان رہینگے اسوقت تک وہ کچھ نہ کرینگے اور اصل تو یہ ہے کہ جب انگریز لوگ چلے جائینگے تو بھی وہ کچھ نہ کرینگے کیونکہ انکو اور انکے ساتھ فوج کو بھی دوسری جنگ کا خوف ہے مگر یہ کہ وہ لال سنگھ سے نفرت کرتے ہین - مین نے اس سے پوچھا کہ سردار لوگ آخر چاہتے کیا بات ہین وہ میرے پاس کیون نہین آتے اور اپنی شکایتون کا حال مجھسے کیون نہین کہتے - اسکے جواب مین اس نے کہا کہ اگر سردار لوگ ایسا کرین تو انگریزی فوج کے واپس روانہ ہوتے ہی لال سنگھ انسے انتقام لینے پر آمادہ ہو جاتے - مین نے استفسار کیا کہ سردار لوگ کس بات سے خوش ہونگے - اگر انکا معاملہ انھین کی راے پر چھوڑ دیا جاے تو وہ کیا تجویز کرینگے - اسنے کہا کہ جب تک مہاراجہ سن بلوغ کو پہونچکر آپ اپنا کام کرنے کے لائق نہین ہوتے اسوقت تک سردار لوگ یہ چاہتے ہین کہ کوئی ایسا افسر مقرر رہے جو انکے اور وزیر کے درمیان متوسط ہو - وزیر کو اس بات کی اجازت نہ ملنے پائے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق جاگیرین دے دیکر قدیم سردارون کی بیعزتی کرے اور سرکاری معاملات مین سردارون سے بھی مشورہ لیا جائے یہ نہین کہ جو کچھ وزیر چاہے بطور مالک خود مختار کر گزرے - اسنے کہا کہ بحیثیت قومی سکھ لوگ لال سنگھ کی اطاعت نہ کرینگے اور ابتک جو لوگون نے اچھا برتاو کیا تو یہ صرف انگریزون کا ڈر تھا - مین نے کہا یہ سب باتین تو بہت اچھی ہین لیکن سردار لوگ بھی تو ایک دوسرے سے برابر عداوت رکھتے ہین اور اگرچہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ وزیر کے برباد کرنے پر باہد گر متفق ہو جائین مگر جس شخص کو وہ خود پیش کرینگے اسکے ساتھ بھی وہ اسی طرح کا برتاو کرینگے - وزیر کا ہونا ہی لوگون کے ناپسند ہے - اسنے کہا کہ اگر آپ ایک تحریر کو جسپر سردارون کے دستخط ثبت ہین اور جسمین انھون نے اپنے خیالات ظاہر کیے ہین گورنمنٹ کے

پاس بھیجنے کو کہین تو مین وہ تحریر آپ کو دکھاؤن۔

میرے دل مین تو یہ بات آتی ہے کہ جسوقت فوج یہان سے جانے لگے تو بہتر ہوگا کہ (بشرطیکہ صاحب گورنر جنرل بہادر معترض نہون) تمام جاگیرون کی ایک فہرست مرتب کرلیجاے اور ہماری رضامندی سے ایک مرتبہ ہمیشہ کے لیے ہر ہر سردار کی جاگیر اُسقدر کم کر دیجائے جہان تک ریاست کی ضرورتین اسکی مقتضی ہون اور بعد اسکے (۱) وزیر کو اجازت نہ رہے کہ وہ بغیر ہماری رضامندی کے مزید اراضیات ضبط کر سکے (۲) مہاراجہ کی نابالغی کے زمانے مین راج کی اراضیات کو منتقل نہ کر سکے اور اصل مین تو یہ ہونا چاہیے کہ وہ کسی طرح کی جاگیر نہ دے سکے۔ (۳) بعض بعض سردار جو سب سے زیادہ ذی عزت ہون تمام ضروری معاملات کے متعلق وزارت مین وزیر کے شریک کئے جائین تاکہ اُن پر سب ... کے سامنے بحث ہوا اور اہم معاملات کے متعلق اصولاً کوئی تغیر و تبدل عمل مین نہ آنے پائے الا اُسوقت جب کثرت راے سے انکی منظوری ہو جائے۔ مین سمجھتا ہون کہ اس طرح کی بعض بعض باتون سے گورنمنٹ سکھ کو استحکام اور وقعت ہو جائیگی۔ اگر وزرا معمولی طور کی مستعدی بھی ظاہر کرتے ہین تو کوئی وجہ نہین ہے کہ وہ معاملات کا بندوبست نہ کر سکین مگر اس پر بھی مجھکو اندیشہ ہے کہ وہ ناکام ہونگے۔ جب تک کوئی انگریز وزیر کی گردن پر سوار اور اسکی ناک مین نکیل دیے رہیگا اسوقت تک وزیر سیدھا چلا جائیگا لیکن ادھر وہ ہٹا اور اُدھر وزیر شتر بے مہار کی طرح غلط راہ کی جانب چلنے لگا۔

ص ۲۱۶

۲۸ اگست

میرے پیارے ہال۔ مین خوش ہون کہ آپ موت سے بچگئے گو اپنے علم مین مین نے کسی سے یہ نہین کہا کہ آپ مرنے والے تھے۔ یہان کے معاملات بالکل خاموشی کی حالت مین تو نہین مگر کسیقدر ساکت ہین۔ سردار لوگ لال سنگھ سے روز بروز برا فروختہ ہوتے جاتے ہین۔ وہ بڑی حفاظتون سے باہر نکلتا ہے اور بغیر ہماری بدرقہ کے حرکت نہین کرتا۔ خود بھی ہتیار لگاے رہتا ہے۔ آج صبح کو وہ شالامار باغ مین ہمارے ساتھ تھا۔ اور مین نے دیکھا کہ اسکی ڈاب مین ایک دو ضربہ طپنچہ لگا ہوا تھا جو تیار تھا اور ٹوپی چڑھی ہوئی تھی۔ اسپر بھی مین سمجھتا ہون کہ کسی نہ کسی روز وہ مارا جائیگا اور شاید پنجاب کے لیے یہ سب سے بہتر بات ہوگی۔ کیونکہ اس صورت مین سردار لوگ یا تو سردار لہنا سنگھ یا تیج سنگھ کو وزیر قرار دینگے۔ اور لال سنگھ صرف ہمارے ہی قوی بازو کے زور سے علیحدہ ہو سکتا ہے۔ اگر پنجاب مین وہ چھوڑ دیا گیا تو اسکی وجہ سے تمام ملک مین ناراضی پھیل جائیگی اور رانی اسکو کسی طرح سے نہ چھوڑین گی۔ اس روز کچھ رد و بدل ہوئی تھی جسمین رانی نے کہا کہ مین دنیا بھر مین تمہارے ساتھ پھرون گی مگر تمکو نہ چھوڑون گی۔ وہ ایک بڑا کاذب مگر اسپر بھی لیاقت کا آدمی ہے۔ اگر کوئی شخص صرف اتنی بات پر اسکو آمادہ کرلے کہ وہ واجبی طور سے کارروائی کیا کرے تو پھر تمام خرابیون کو وہ دور کر سکتا ہے۔ مین نے آج دیکھا کہ اُسنے جنرل رام سنگھ پر بڑی توجہ کی۔ یہ شخص لیاقت اور کارگذاری دکھانے کی

استعداد اور کھتا ہے اگر اسطرح کے چند سکھ سپاہی بھی اُسکے قریب جمع ہو گئے تو اُسکی حالت بہت کچھ بدل دینگے۔لیکن آپ اُن باتون پر خوب غور کرینگے جو کل مین نے وزیر کے اختیارات محدود کرنے کے بارے مین لکھی تھین۔بغیر اسکے کہ اُسکے اختیارات محدود کیے جائین اُسکا قیام دشوار ہے۔

مین سَرجَانؔ لِٹلَر کو بہت پسند کرتا ہون۔ وہ فوج سے خوب قواعد لیتے ہین اور خود بھی ابتک بہت اچھے شخص ہین۔مین نہین سمجھتا کہ مین نے ہندوستانی سپاہیون کے ساتھ کبھی ایسا عمدہ سلوک ہوتے دیکھا ہو جیسا وہ کرتے ہین۔ اگر بعد کو لڑائی ہوئی تو ہمکو وقت کم ہوگی۔ہماری فرمانروائی کے بارے مین پیشتر یہان کے لوگ جو رائے رکھتے تھے اب وہ بدل گئی۔یہ بڑی خرابی کی بات ہے کہ جب ہم کسی ملک پر قبضہ کرتے ہین تو وہان کے معاملات خوب درست رہتے ہین کیونکہ ملک کے لوگ دیکھتے ہین کہ نئی سلطنت ہونے سے بڑے فائدے پہونچتے ہین اور اس سبب سے وہ خوش رہتے ہین۔لیکن جسوقت وہ لوگ مرکھپ جاتے ہین یا پرانے زمانے کی وقت اور بدعملی کو بھول جاتے ہین تو پھر ذرا ذراسی باتون مین ہمارے انتظام سے مکدر اور ناراض ہونے لگتے ہین۔جالندھر کے معاملات بخوبی طے ہوتے جاتے ہین۔میرے نزدیک کسٹ صاحب اور لیک صاحب اچھے افسر نکلینگے ــــ صاحب سے ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ مشقت کی روٹی کھائین۔بوڑھے طوطے تھوڑا ہی پڑھتے ہین۔پیاری ننھی بی بی کے خبر گیران رہیے گا۔

اسکے چند روز بعد جب جَانؔ لَارنسؔ نے دیکھا کہ ملک مذکور کو اُسکے حال پر چھوڑ دینے کی دقتین روز بروز بڑھتی ہی جاتی ہین تو رفتہ رفتہ اُنکے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ جب تک خرد سال مہاراجہ سن بلوغ کو نہ پہونچین اُسوقت تک ملک کا انتظام ہم لوگون کے اختیار مین رہنا بہتر ہے۔چنانچہ ایک چٹھی مین وہ لکھتے ہین کہ

۱۰ ستمبر

مجھکو یقین ہے کہ اگر ہم نے ملک چھوڑ دیا تو یہان کے معاملات سنبھل نہ سکین گے۔جہانتک مین اپنے طور پر دیکھ سکتا ہون وہانتک مجھکو یہی امر صائب اور قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ ملک چیفشپ کے سپرد کیا جائے یعنی یہ کہ مہاراجہ کے سن بلوغ کو پہونچنے تک اُنکے ملک کا انتظام ہمارے ہاتھ رہے مجھکو یقین ہے کہ سردار لوگ اس امر مین اتفاق کرینگے۔ ص ۱۹۳

دوسری چٹھیون مین جس آزادی سے اُنھون نے اُس دغابازی کا حال بیان کیا جو اُن کے گرد و پیش ہو رہی تھی اور جس آزادی کے ساتھ اُسکی نسبت اپنی رائے ظاہر کی اُس سے کسیقدر اُنکے بھائی اور شاید بھائی سے بھی زیادہ بالادست حکام کو ناراضی ہوئی اور وہ اسطور پر اپنی برارت کرتے ہین

۱۲۔ستمبر۔

میرے پیارے ہال۔ اِڈ وَرڈ ڈُس صاحب آج شبکو روانہ ہوتے ہین اور پندرھوین تک جمون مین پہونچ جائینگے۔مجھکو امید ہے کہ لمسڈن صاحب دو ایک روز کے عرصہ مین واپس آجائینگے کیونکہ شہر کے صیغہ متفرقات کا کام اسقدر ہے جسکے انجام کرنے مین ایک آدمی کا پورا وقت درکار ہے۔مین نے آج ایک مختصر چٹھی گورنمنٹ کو لکھی ہے۔مین نے حتی الامکان رائین بہت کم دین۔باایہمہ اکثر واقعات لفظی اعتبار سے بمنزلہ رایون کے ہین اور یہ رائین بھی غیر لوگون کی ہین۔مین نے اپنی سب چٹھیان دیکھین اور اُنسے کوئی بڑا بھاری اختلاف نہین پیدا ہوتا سواے اُسکے جو ملکی معاملات پر راے دینے مین کسی شخص کے لیے متنی کیے جاسکتے ہین۔بے حاشیہ چھوڑے ہوے تو نقشہ کا بنانا ذرا مشکل امر ہے۔مین نے بیان کیا تھا کہ میرے نزدیک راجہ کے لیے سب سے بھاری دقت یہ ہے کہ سردار لوگ رضامند رکھے جائین اور اگر اس امر کا وہ بندوبست کر سکین تو تمام معاملات سنبھل جائین۔وہی راے میری اسوقت بھی ہے۔لیکن اُسنے سردارون کو رضامند نہین کیا اور زیادہ خرابی کی بات یہ ہے کہ دوسرے امور کے متعلق جو کچھ وہ کر سکتا تھا وہ بھی نہین کیا۔اب مجھکو کلی یقین ہے کہ اسکو ناکامی ہوگی لیکن اسکی یہ ناکامی اسی کے قصورون سے ظہور مین آئیگی خارجی اسباب کو اس سے کچھ تعلق نہوگا۔بعض باتون کے اعتبار سے تو وہ عمدہ کارروائی کرنے کا بڑا خواہشمند ہے لیکن اُسکا طریقہ غلط ہے اور بالعوض اسکے کہ دلائل کے ساتھ نصیحتون پر لحاظ کرے وہ محض جھوٹ بولتا ہے۔شترمرغ کی طرح اُسکا بھی یہی خیال ہے کہ اگر سر چھپ جائے تو اُسکے نزدیک سارا جسم چھپ جائیگا۔چنانچہ اُسکا خیال یہ ہے کہ اگر ہم لوگون کو اُسکی کارروائی کا حال معلوم نہوگا تو سب طرح سے بہتری ہوگی۔مین قیاس کرتا ہون کہ یہ کشمیر کا مسئلہ گورنمنٹ کی حکمت عملی پنجاب کو منقلب کر دیگا۔مالگزاری کے نقشہ جات جو آج آئے ہین وہ قابل اطمینان ہین۔بیس لاکھ روپیہ مجھکو وصول ہوچکا۔آیندہ ایک ہفتہ کے اندر سب مالگزاری وصول ہوجائیگی۔

اگر ملک پر قبضہ کرلینا ضرور معلوم ہوا تو دیوان مولراج سے علیحدہ بندوبست کرکے اسکو اپنی ماتحتی مین بحیثیت دیوان بحال رکھنا ایک عمدہ تدبیر ہوگی۔وہ سکھون کو اکیس[۲۱] لاکھ روپیہ دیتا ہے اور ایک بڑی بھاری فوج قائم رکھے ہوے ہے۔اس ملک کے تفصیلوار نقشجات ہمکو دستیاب نہین ہوسکتے کیونکہ کبھی نقشے تیار ہی نہین کیے گئے بیان کیا گیا ہے کہ اقل درجہ چالیس لاکھ روپیہ وصول ہوتا ہے۔مین سمجھتا ہون کہ جب جواہر سنگھ مارا گیا تھا تو اُس زمانے مین دیوان بائیس لاکھ دینے پر رضامند ہوا تھا۔اگر ہم پنجاب کو لے لین تو میرے نزدیک اس قسم کے بندوبست سے معاملات سلجھ جائینگے۔مین اس حکمت عملی کی صلاح نہین دیتا ہون بلکہ میری راے اسکے بالکل برعکس ہے مین صرف اس امر کو سوچ رہا ہون کہ ویسا کرنے کی حالت مین ہملوگ کیا انتظام کر سکینگے۔مجھکو آجتک محنت شاقہ کرنا پڑتی ہے۔ہرروز دس گھنٹہ تک برابر کرسی سے سرکنے کی مہلت نہین ملتی۔میری سمجھ مین درحقیقت یہ نہین آتا کہ

صنح ۲۲

اگر خبرگیری کے لیے مین نہوتا تو اُس ملک کی کیا گت ہوتی۔

جس صفائی اور قابلیت کے ساتھ جان لارنس نے اپنے خیالات ان باتون اور اسیطرح کے دوسرے معاملات کے متعلق گورنمنٹ کی خدمت مین پیش کیے اور جس مدبرانہ واقفیت کے ساتھ اُس زمانے مین بھی وہ معاملات بتا دئے جو ایک دن نہایت ہی اہم ثابت ہونیوالے تھے اور جن کے حل کرنے کی پوری جوابدہی اُنھین پر آنے والی تھی ایک طول طویل اور فصیح و بلیغ مراسلہ مورخہ ۱۱ ستمبر کے مندرجہ ذیل اقتباس سے ظاہر ہو جائیگی۔

چونکہ مجھکو بیقین معلوم ہے کہ گورنمنٹ اگر لاہور سے اپنی فوج واپس طلب کرلے گی یا وہان قائم رکھے گی تو ان دونون باتون کا نتیجہ کیا ہوگا اس سبب سے شاید اُسکے بارے مین کوئی چارۂ کار بتانا میرے حد فرائض منصبی سے خارج ہے پس اس بات کا الزام گوارا کرکے مین عالیجناب گورنر جنرل بہادر کو صلاح دیتا ہون کہ گورنمنٹ کے لیے مصلحت اسی مین ہے کہ جب تک مہاراجہ سن بلوغ کو نہ پہونچین اُسوقت تک کے لیے ولائیاً گورنمنٹ ملک کو اپنے انتظام مین داخل کرلے۔ مین کہ سکتا ہون کہ بدعملی پھیلانے کے لیے اس ملک کو چھوڑ دینا ہرگز قرین مصلحت اور جائز نہین ہے اور مین خیال کرتا ہون کہ اگر ہم لوگ خود ملک کو لے لینگے تو عوام پنجاب جو قومی خیال رکھتے ہین اُسکو پسند نہ کرینگے۔ اسمین شک نہین کہ جن لوگون کو ہماری فرمانروائی کے فوائد معلوم ہین اور جو لوگ حفاظت جان و مال کو عزیز جانتے ہین کامل مذہبی اعتدال اور ترقی تجارت و زراعت کے قدردان ہین وہ ضرور خوش ہونگے لیکن ذی اختیار اشخاص کے گروہ مین ایسے بہت لوگ ہین جو ہماری فرمانروائی کے مخالف ہین۔ اس قسم کے اشخاص مین سردار اور بڑے بڑے جاگیردار اور ہندوون اور مسلمانون کے علما اور خاص کر کے نوکری پیشہ لوگ داخل ہین۔ اُنکے لیے ہمارے انتظام مین کوئی وجہ معیشت پیدا نہین ہوتی یا اُنکہ جس طریقے سے وہ چاہتے ہین اُس طریقے سے نہین ملتی۔

میرے نزدیک ہملوگون کا قیام صرف اس بات پر منحصر ہے کہ ایک ملک کے دیسی رئیسون کا رعب و اختیار رفتہ رفتہ کم کردین اور جب اُنکو دوامی جاگیر بھی عطا کرین تو اُن لوگون کو جو کبھی کسی قانون کے پابند نہین رہے اور ہمیشہ اپنی خوشی اور مرضی کے مطابق عمل کرتے رہے قواعد و قوانین کا پابند کردین۔ دیسی انتظام کے بموجب ہر ایک جاگیردار ایک چھوٹا بادشاہ ہے جو جان چھوڑ دینے اور جان لینے کا اختیار رکھتا ہے۔ وہ مالگزاری وصول کرتا ہے محصول لگاتا ہے۔ فیصلہ مقدمات کے لیے کچہری کرتا ہے مختصر یہ کہ قدیم زمانہ کا بیرن ہوتا ہے۔ جب تک وہ دربار سے رسم و راہ قائم رکھ سکتا ہے یا اُس سے مخالفت کرسکتا ہے اُسوقت تک اُس پر دنیا کے کسی شخص کی کوئی جوابدہی نہین رہتی۔ لیکن ہماری حکومت مین یہ سب باتین بدل جاتی ہین وہ صرف قانون کی رو سے مالگزاری وصول کرسکتا ہے اپنی رعایا کے چوپائے یا اطفال گرفتار کرنے سے ممنوع رکھا جاتا ہے

اور جن افعال کے لیے کچھ مدت پیشتر وہ معفو تھا اور اُنکا ارتکاب کرتا تھا اب اُنکے لیے ماخوذ کیا جاتا ہے اور سزایاب ہوتا ہے
پس ایسا شخص کیونکر ہماری عملداری سے رضامند ہو سکتا ہے۔ وہ نہ ہماری ملازمت کی قابلیت رکھتا ہے اور نہ اُسکو
ہماری نوکری کرنے کی آرزو ہوتی ہے۔ اُسکا شغل گیا گذرا ہوا اور اب نئے شغل کے سیکھنے کا یا تو سن نہین رکھتا یا کاہلی سے
نہین سیکتا ہے۔ غیر قواعددان سواروں اور پیدلوں کے بڑے بڑے گروہ بے روزگار پڑے ہوے ہین اور بدطین
لوگون کی جمعیت بڑھاتے جاتے ہین۔ اہل قلم تنگ شاکی ہین۔ دیسی حکومت کے زمانے مین جو ہیشار دولت اُنھون
نے جمع کی تھی اب ہماری عملداری مین وہ نہین جمع ہو سکتی ہے۔ تحصیلدار ضلع یا کسی دفتر صیغہ حساب کا محرر جو ہماری عملداری
مین مستعدی اور جانفشانی کرکے بیس روپیہ سے لیکر ۲۰۰ روپیہ ماہوار تک ترقی کر سکتا ہے وہ پنجاب مین بشرطیکہ تیز
چالاک آدمی ہو لکھوکھا روپیہ جمع کر سکتا ہے۔ امام الدین نے جو اسوقت کشمیر کا حاکم ہے دس برس کے عرصے مین
ایک کرور روپیہ جمع کرلیا ہے۔ اس شخص کا باپ جب پہلے پہل کام کرنے لگا تھا تو اُسکے پاس ایک حبہ بھی نہ تھا۔
...۔ جن لوگون کو ہماری حکومت سے بے انتہا فائدہ ہے وہ بھی ہماری حکومت سے خوش نہین ہین۔ وہ پیشتر کی
خرابیون کو بھول جاتے ہین اور موجودہ زمانے کی خفیف باتون پر لحاظ کرتے ہین۔ سوداگر اور مہاجن لوگ جو ہماری
حکومت مین بہت جلد روپیہ پیدا اور کامیابی حاصل کرتے ہین اور جنکی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ آپر کسی طرح کا محصول
نہین لگتا وہ بھی اکثر نہایت ہی خفیف باتون اور بالکل بیوجہ امور مین چنگھاڑ چنگھاڑ کر شکایت کرنے لگتے ہین۔ مین نے
یہ باتین اسوجہ سے بیان کی ہین کہ مبادا ہملوگ اس خیال کی ترغیب مین نہ آجائین جو بالیقین میرے نزدیک پنجاب کے
اکثر درجہ کے لوگون مین عموماً اس امر کے مفید مطلب پایا جاتا ہے کہ ہملوگ اس ملک کی حکومت اپنے اختیار مین کرلین
یوماً فیوماً بڑے بڑے سردار جانْ لارِنسْ کی ملاقات کو آنے لگے اُنمین سے ہر شخص کے
دل مین وزیر کی طرف سے اور بلکہ اپنے اکثر ہمجنس سردارون کی جانب سے بھی عناد ہوتا تھا اور ہر شخص
خود غرضی سے یہی چاہتا تھا کہ میرا کام نکلے۔ ضلع دہلی مین دیسی اشخاص سے جانْ لارِنسْ جو ضبط و ربط
رکھ چکے تھے اُس سے اُنکو بڑا تجربہ حاصل ہوگیا تھا۔ اسوجہ سے وہ نیک و بد مین تمیز کرکے اصل اصل
باتین چن لیتے تھے اور اُن باتون کے ذریعہ سے گورنمنٹ لاہور کی اذیت دہ حکمت عملی اور اُن تمام مناقض
حقوق کا جو دربار مین ظاہر کیے جاتے تھے حال دریافت کر لیتے تھے۔ وہ دغابازون کے ساتھ اُنکے
جواب مین دغابازی نہین کرتے تھے بلکہ راستبازی کا برتاو کرتے تھے۔ یہی برتاو اُنھون نے ہمیشہ کیا چنانچہ
بعد اُس زمانے کے کلاپو صاحب نے اُومی چند کے ساتھ جو ناشدنی عہد و پیان کیے اُن سے لیکر لارڈ ولنگٹن
کے عہد و پیان کے زمانے تک جو امیر شیر علی سے کیے گئے تھے ہندوستانیون کے ساتھ برتاو کرنے مین
ہم نے دورنگی کے بدلے راستبازی اور ملکی وکالت کے بدلے مدبری ہی پر عمل کیا اور جہان کہین یہ برتاو

کیا گیا آخر مین اُس سے عمدہ ترین حکمت عملی پایۂ ثبوت کو پہونچی۔

جَانْ لَارِنْسْ کی چٹھیات موسومہ گورنمنٹ گویا لاہور کے ہر ہر مشہور سکھ سردار کی تصویرون کا ایک تصویر خانہ ہین۔ طوالت کے خوف سے مین اس مقام پر اُنکو درج نہین کر سکتا۔ جسوقت لال سنگھ دربار کی تمام عیاشیون شرارتون اور سازشون کا بانی مبانی تھا جَانْ لَارِنْسْ کی ملاقات کو آیا تو اُسکو اس بات کے معلوم ہونے سے کمال حیرت ہوئی کہ ان باتون سے جَانْ لَارِنْسْ اُسی کے برابر واقف تھے۔ یہ تو بنی حدا دا ور الیشا کا قصہ ہوا۔ بادشاہ شام کے رفقا جب حیران ہوے تو انھون نے اپنے مالک سے کہا کہ "وہ پیغمبر بنی اسرائیل بادشاہ بنی اسرائیل سے وہ باتین بتا دیتا ہے جو تو اپنی خوابگاہ مین بیان کرتا ہے"۔ وزیر نے جو اپنے ملازمون سے دریافت کیا کہ جَانْ لَارِنْسْ کو ہر ہر بات کی خبر کیونکر پہونچ جاتی ہے محض بیسود تھا۔ اس زمانے کے بارہ برس پیشتر پانی پت کے تمام لوگ بیساختہ یہی کہا کرتے تھے کہ "وہ جَانْ لَارِنْسْ سب جانتا ہے" اور ملازمان دربار لاہور بھی اپنے سراسیمہ مالک سے سواے اسکے اور کچھ جواب نہ دے سکے کہ "وہ جَانْ لَارِنْسْ سب جانتا ہے"۔

اُنکی چٹھیون کے چند مختصر اقتباسات اس غرض سے مین درج ذیل کرتا ہون کہ دربار کے اندر اور باہر کی کارروائیون سے جَانْ لَارِنْسْ کے واقف ہونے کی نسبت جو کچھ مین نے اوپر بیان کیا ہے وہ بخوبی سمجھ مین آجاے۔ مہارانی اور لال سنگھ کے درمیان جو اُنکا آشنا تھا روز لڑائی اور روز ملاپ ہوا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ اس قیاسی قصور پر کہ لال سنگھ نے خبر نہین لی مہارانی کو نہایت غصہ آگیا۔

انھون نے ایک لٹیا پانی سے بھری ہوی اُٹھائی اور اُسکو وزیر کے سر پر دے مارا۔ منگلا نامی بڑھیا نے شور و غل سنکر اور اس امر کی ناواقفیت سے کہ اصل سبب کیا تھا اور لوگونکو خبر کر دی اور جسوقت مکان کی دوسری عورتین دوڑی ہوی آئین تو انھون نے دیکھا کہ راجہ اپنا ٹوٹا سر لیے ہوے محل سے چپکے چپکے بھاگا جاتا ہے۔ اس روز وہ بہت مغموم تھا اور کھانا نہین کھایا باایں‌ہمہ اب سب باتین گئی گذری ہو گئین۔ . . . . . کل ایک افغان نے ایک خفیف جھگڑے مین شہر کی ایک عورت کو زخمی کیا۔ اُسکے بعد ایک درزی کو جو اُسکے پکڑنے کے لیے گیا تھا زخم پہونچایا اور بعد اُسکے اپنے تئین زخمی کیا۔ اب وہ مر گیا۔ باقی دونون آدمیون کے بھی بچنے کی کوئی امید نہین ہے . . . . راجہ بہ نسبت اور امور متعلقہ رفاہ خلائق کے اس طرح کی بدمعاشیون مین زیادہ متوجہ رہتا ہے۔ پنجاب بھر مین سواے مہارانی کے کوئی شخص اُسکی تائید نہ کریگا اور مہارانی بھی اپنی صاحب تبر راشتے کے خلاف ایسا کرینگے۔ محلسرا کی ایک یہ خبر سُنی گئی ہے کہ دسہرہ کے روز مہارانی کے سارے بدن کو لال سنگھ نے گلاب سے تر کیا۔ یہان کے لوگون کا خیال ہے کہ راجہ مذکور مہارانی کا یار ہوا ہے۔ مین نے لوگون سے بارہا وہی الفاظ کہے جو آپ کی چٹھی مین درج تھے یعنی یہ کہ

ہم نے اُسکو صرف اسوجہ سے مقرر کیا کہ اُسکو مہارانی نے منتخب کیا تھا۔ مجھکو یقین ہے کہ راجہ کو اسقدر خوف کسی سے نہین ہے جسقدر میری طرف سے ہے اور اس پر بھی مین دیکھتا ہون کہ مین کچھ نہین کر سکتا۔ . . . . کل مین بھائی رام سنگھ کے جنازے کے ساتھ گیا تھا اور جہان وہ جلایا گیا تھا وہان جاکر شریک ہوا۔ لوگ کہتے ہین کہ وہ پچاس لاکھ روپیہ چھوڑ کر مرا ہے اسمین کا ایک بڑا حصہ لڑائیون کے شروع ہونے کے پیشتر بنارس کو بھیجدیا گیا تھا۔ ایسے موقعون پر یہان کا دستور ہے کہ لاش کو کشمیری دوشالون مین لپیٹتے ہین اور وہ بھی لاش کے ساتھ جلا دیے جاتے ہین۔ جسقدر دوشالے لاش کے لیے درکار تھے اُسقدر متوفی کی ازواج اور ورثا مین سے کسی نے مہیا نہ کیے حالانکہ بیان کیا گیا ہے کہ متوفی کئی سو دوشالے چھوڑ کر مرا ہے۔ آخر کو تین دوشالے راجہ نے ایک دوشالہ دیوان مولراج نے اور تین پرانے دوشالے متوفی کے گھر والون نے دیے۔ یہ عزت اور ایمان کھوکر دولت جمع کرنے کا نتیجہ ہے کہ اُسکے حریص ورثا تجہیز و تکفین کے لیے اتنی بے حقیقت شے کا دینا بھی گوارا نہ کر سکے۔ . . . . جس دن مولراج نے مجھ کی ملاقات کرنے کی اجازت حاصل کی تھی اُس روز اصالتاً وہ نذر دینے کو کہی جو پہلے اُسنے وکالتاً دینا چاہی تھی۔ مین نے اُس سے کہا کہ صاحب لوگ رشوت یا نذر نہین لیتے ہین۔ ظاہرا اس سے اُسکو بڑا تعجب گزرا اور اُسنے کسیقدر طنز کے ساتھ مجھسے پوچھا کہ کیا صاحب لوگون مین سے کوئی بھی ایسا نہین کرتا ہے۔ مین نے جواب دیا کہ کہین سو مین ایک اور وہ ایک شخص اس قابل نہین ہے جسکو رشوت دیجائے کیونکہ اُسپر جا ہے جسقدر بھروسہ کیا جائے مگر اُسکا نہ تو کچھ اختیار اور نہ وقعت ہوتی ہے"۔ ظاہرا یہ سنکر وہ بہت متحیر ہوا اور مجھسے کہا کہ ابتک تو مین نے آپ لوگون سے بہت کم واسطہ رکھا مگر آیندہ مین آپ لوگون کا سچا دوست رہون گا اور جو کچھ حکم ہوگا اُسکی تعمیل کرنے پر مستعد رہونگا۔ ص ۲۲۳

اپنی روزمرہ کی ملاقاتون اور غور و فکر بلیغ سے جان لارنس نے جو عام نتیجہ نکالا تھا وہ قابل تسلیم یالائق اعتماد ہی نہین تھا بلکہ بالکل صحیح تھا۔ اور وہ نتیجہ اُنھون نے یہ نکالا تھا کہ "میری راے مین یہان کے کسی شخص یا کسی جماعت پر ذرا بھی اعتماد نہ کرنا چاہیے۔ یہان صداقت اور ایمانداری کسی مین نام کو بھی نہین پائی جاتی۔ ہر شخص بس اسی امر پر تیار رہتا ہے کہ اپنے ہمسایہ کے خلاف فساد اور سازش کر کے اُسکو زک پہونچاے یہ لوگ ہر طرح کی قسم کھائینگے ہر ایک قول و اقرار کو مان لینگے مگر سب کچھ اس بات کے لیے کرینگے کہ دغابازی کرنے کا اور زیادہ موقع ملجائے"۔

اُدھر تو خاص پنجاب مین ناراضی پھیلنے کے یہ پرانے اور روزافزون اسباب موجود تھے۔ اور ایک نامنصفانہ بندوبست . . کے ذریعہ سے ملک کشمیر اور اُسکے بدقسمت باشندے اپنی مرضی کے خلاف گویا یہ متصور ہوکر کہ وہ محض لکڑی کے کندے تھے گلاب سنگھ کے نام منتقل ہونے والا تھا۔ گلاب سنگھ ایک دوگرا راجپوت تھا جسکو اہالیان کشمیر سے کسیطرح کا تعلق نہین تھا۔ یہ انتظام صفائی کے ساتھ عمل مین آنے والا نہین معلوم ہوتا تھا اور اس سے اندیشہ تھا کہ کسی نہ کسی وقت خطرناک فوجی کارروائیون مین ہملوگون کو مصروف ہونا پڑے گا۔

پھر ادھر امام الدین اور گلاب سنگھ کے مابین عرصہ سے جھگڑا چلا آتا تھا۔ امام الدین اُس زمانے مین دربار لاہور کے ماتحت کشمیر کا فرمانروا تھا اور گلاب سنگھ وہ شخص تھا جسکو اصل مین ہم نے اُسکی جگہ مقرر کرنے کی ذمہ داری کی تھی امام الدین نے ایسے نفع کے عہدہ کو کسی دوسرے شخص علی الخصوص اپنے باطنی عدو کے لیے چھوڑنا گوارا نہ کیا اور جیسا کہ بعد کو معلوم ہوا لال سنگھ نے بھی اُسکو تقویت دی جو اس انتظام مین شریک تھا۔ پس ان سب باتون کے زور پر امام الدین نے احکام دربار کی تعمیل سے انکار کیا اور ایک اعلی افسر جو اُسکے اختیار سے ملک کو نکالکر اپنے انتظام مین رکھنے کے لیے گیا تھا اُسکو امام الدین نے مار ڈالا اور اُسکی فوج کو ہٹا دیا۔ ۲۲۴ ص

لارڈ ہارڈنگ نے اس عہد شکنی کے فعل سے برافروختہ ہو کر اور اس بات کا اندیشہ کر کے کہ آخر مین اُس کا نتیجہ کیا ہوگا بتوسط جان لارنس دربار کے نام تاکیدی حکم بھیجا کہ وہ امام الدین کو خارج کر کے اپنے عہد و پیمان کی تعمیل کرے۔ دربار نے پہلے تو یہ حیلہ و حوالہ کیا کہ یہ سب قصہ غلط ہے۔ اُسکے بعد اور عذر و معذرت کر کے اس بات کی کوشش کی کہ جہانتک ممکن ہو یہ بات ٹال دیجائے۔ لیکن جان لارنس نے ثابت قدمی کی اور دربار کو اس بات پر مجبور کیا جو بالطبع اُس کو ناگوار تھی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ "تیج سنگھ نے کوچ کرنے مین بڑی سستی کی۔ اور مین خیال کرتا ہون کہ وہ بڑا بزدل ہے۔ اگر ہم لوگون نے تاکید نہ کی ہوتی تو وہ ایک انچھ آگے نہ بڑھتا۔ مین نے جا کر اُسکو تسلی دی اور اُس سے کہا کہ اگر تم ذرا بھی محنت کرو گے تو تمھارا بڑا نام ہوگا اور ہماری خوشنودی ہوگی"۔

آخر کو سات ہزار سکھ ایک جگہ جمع ہوے اور جان لارنس کی آنکھون کے سامنے دریاے راوی سے اُس پار اُتارے گئے جان لارنس ۲۔ اکتوبر کو لکھتے ہین کہ

میرے سامنے ساری فوج آج صبح کو دریا پار اُتاری گئی۔ سکھ لوگ ہم لوگون کی نسبت اپنی فوج زیادہ آسانی کے ساتھ دریا پار اُتارنا جانتے ہین۔ سپاہی تو خیر بہت کچھ ثابت قدمی کے ساتھ روانہ ہوے لیکن سردارون کو البتہ ڈھکیل ڈھکیل کر شہر سے نکالنا پڑا۔ سپاہیون نے بہت عمدہ برتاو کیا۔ اُنکی طرف سے مجھکو ذرا بھی دقت نہین پڑی۔ مگر سردارون نے اُسیقدر برائی کی۔ ایسے کمبخت لوگ مین نے کبھی نہین دیکھے۔ رنجور سنگھ اور دو ایک آدمی اور ابھی تک روانہ نہین ہوے۔ وہ ساعت ہی پکار رہے ہین اور مین ہر روز دو مرتبہ ایک سوار اُنکے یہان بھیجتا ہون کہ ابھی تک ساعت بنی یا نہین۔

لیکن فوجی حرکتون کو دیکھکر جیسا کہ ہمیشہ ہوتا آیا تھا جان کے دل مین پھر ولولہ جنگ و جدل پیدا ہو آیا۔ پرانی اولوالعزمی جسکو اُنکی بہن اور اتفاقات زمانہ نے خاموش کر دیا تھا اُتنک قوت کے ساتھ اُنمین موجود تھی اور اُسکے بارے مین اُنھون نے اپنے دوست کرنی کو اپنے یہ خیالات ظاہر کیے۔ سینحوالی لارنس

سے۔ اکتوبر۔

اگر گورنمنٹ کی مرضی ہوتی تو مین بڑی خوشی سے سیالکوٹ کو تیج سنگھ کے ساتھ جاتا۔ اس سے بہتر مجھکو اور کچھ نہین معلوم

ہوتا ۔ کاشکے کمان مجھکو ملجاتی تو مین بات کہتے شیخ جی کا فیصلہ کردیتا ۔ لیکن لارڈ ہارڈنگ کو شاید یہ خیال ہوگا کہ سپاہ گری میرا کام نہین ہے اور شاید میرے لیے یہی بہتر ہے کہ یہان مقیم رہون اور دربار مین امن وامان قائم رکھون ۔ جب تک ہملوگ ان لوگونکو شکنجہ مین نہ کسین گے اسوقت تک اُنسے کچھ نہوگا ۔

ص ۲۲۵ اس اثنا مین جان لارنس کو چارناچار یہ یقین ہوتا جاتا تھا کہ شیخ امام الدین کو برابر دربار سے خفیہ ہدایتین پہونچتی ہین اور اگر ایسا ہے تو لال سنگھ بیشک اپنی تمام کوشش اسی بات مین صرف کریگا کہ مہم کو ناکامی ہو اور بلکہ جو مطلب اُسکی روانگی کا تھا وہ حاصل نہونے پائے ۔ چنانچہ اس خیال سے بندوبست کیا گیا کہ ہنری لارنس شملہ سے آئین اور کچھ اپنی خاص سپاہ لیکر سکھ فوج کے ہمراہ جاکر اسکو اپنے اختیار مین رکھین ۔ ہربرٹ اڈورڈس بھی یہی کام کرنے کے لیے گلاب سنگھ کے ساتھ کیے گئے جو مخالفت کرنے پر آمادہ تھا اور یہ چاہتا تھا کہ نئی رعایا کے لوٹنے کا کوئی بہانہ ملجائے ۔ یہ نیا شخص جسکو ہم نے نامزد کیا تھا اُسپر حقیقت مین ہمکو فخر کرنے کی بہت کم وجہ تھی ۔ جان لارنس بیان کرتے ہین کہ "وہ جالندھر اور لاہور مین گو وہ مشہور عام ہے لیکن مین نے کسی شخص کو اُسکے حق مین ایک کلمہ نیک کہتے ہوئے نہین سنا" ۔ ایک تیسرا شاہد جسکو اُسکے حالات کے موازنہ کرنے کا بہت عمدہ موقع حاصل تھا بیان کرتا ہے کہ "وہ خلقتاً حریص اور ظالم ہے ۔ وہ دیدہ ودانستہ اس غرض سے انتہاے مرتبہ کی سنگدلی کے افعال کا مرتکب ہوتا ہے کہ اُسکے نام سے ہر شخص خوف کھانے لگے اور کوئی شخص اسکی قوت مین دست اندازی کرنے کی جرات نہ کرسکے"[1] ۔ الغرض بدقسمتی کی صورت مین جس شخص کو بذریعہ افواج سکھ سکھون کی خواہش اور بلکہ اُس رعایا کی خواہش کے خلاف بھی جو بدقسمتی سے شخص مذکور کے تحت مین آنے والی تھی دنیا کے سب سے زیادہ دلچسپ ملک کے تخت حکومت پر بٹھانے کا کام ہمارے سپرد تھا اسکی یہ کیفیت تھی ۔

اور بیچارے ہنری لارنس کو جو اپنے نہایت اعلی اصول (گو اسمین انکی غلط فہمی تھی کہ یہ اصول اعلی تھے) کی تحریک سے اس انتظام کی صلاح دینے پر راغب ہوئے تھے اپنے بہترین احباب کی نکتہ چینیون اور خود اپنے ایمان کے خیال سے "اپنے دوست گلاب سنگھ" (جیسا کہ جان لارنس انکو دلگی مین کہا کرتے تھے) کی تائید کرنے مین اکثر بڑی مشکل معلوم ہوئی ۔ یہ ایک نہایت ہی ناگوار کام تھا تسکین کی صرف یہ بات البتہ تھی کہ جس شیخ کو اسکی جگہ مقرر کرنا تھا وہ اُس سے بھی بدتر تھا ۔ ایک شخص نے جو امام الدین کی خصلتون سے بخوبی تمام واقف تھا اسکی نسبت بیان کیا ہے کہ "حرص نخوت ظلم فساد یہ سب باتین لاپروائی عیاشی شہوت پرستی اور بزدلی کے ساتھ خلط ملط ہوکر اسمین عجیب طرح کی کیفیت سے پائی جاتی تھین ۔ فی الواقع ان دونون شخصون کے مابین مابہ الامتیاز بہت کم تھا ۔ جان لارنس کہتے ہین کہ "اگر گلاب سنگھ نے ایک زندہ سردار کی

[1] اس فقرہ کو ایڈون آرنلڈ نے اپنی کتاب موسومہ "عملداری لارڈ ڈلہوزی" جلد اول صفحہ ۲۳ مین منقول کیا ہے ۔

کھال کھنچوائی تھی تو امام الدین نے ایک پنڈت کو گرم پانی مین ابلوا ڈالا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ دونون کے دونون بڑے محبوب آدمی تھے ماما۔

ص ۲۲۶ جب یہ مہم ایک مرتبہ ہنری لارنس کی نگرانی مین روانہ ہوگئی تو پھر اسکی کیفیت غنیمت رہی۔ ہنری لارنس کو معلوم تھا کہ لاہور مین میرے پیچھے سازش ہوتی ہوگی اور جو فوج میرے ساتھ آئی ہے وہ بھی اسی گھات مین ہوگی۔ لیکن وکیل لال سنگھ کے کان مین کسی نے یہ کہدیا کہ اگر ہنری پر ذرا بھی آنچ آئی تو اُن کے بھائی جان جنکی مستقل مزاجی کا حال لال سنگھ کو بخوبی تمام معلوم تھا فوراً قلعہ پر قبضہ اور لال سنگھ کو قید کر کے خود مہاراجہ کو گرفتار کر لینگے۔ اور اس سبب سے اُس نواح کا سارا خطرہ رفع ہوگیا۔ بعد کو جو کچھ ہوا وہ خود ہنری لارنس کی مرضی اور مستعدی سے عمل مین آیا۔ امام الدین نے عین اُسوقت جب سکھون کی فوج جو اُسکے مقابلہ کو بھیجی گئی تھی یہ بحث کر رہی تھی کہ آیا ہم امام الدین پر چڑھائی کرین یا نہ کرین اطاعت قبول کر لی اور سب لوگ رضامندی کے ساتھ لاہور کو واپس آئے۔ یہان شیخ سے جسنے برسون سے جمع خرچ کا حساب نہین سمجھایا تھا کہا گیا کہ اپنی نظامت کے زمانے کا حساب سمجھا جائے اور اپنی فوج کی تنخواہ ادا کر کے اُسکو موقوف کرے اور اپنے مخالفانہ افعال کی جوابدہی کرے۔ امام الدین کی جب غرض لاحق تھی تو اُسنے لال سنگھ کی ہدایتون پر عمل کیا تھا مگر اب اُس سے گوارا نہ ہوسکا کہ لال سنگھ کے لیے خاموشی اختیار کر کے اپنے تئین مصیبت مین پھنسائے۔ اسلیے لاہور جاتے ہوے اُسنے وہ تمام خفیہ احکام جنکے مطابق وہ ابتک عمل کرتا آیا تھا پیش کر دیے۔

اب ۲۔ دسمبر کو اصل مجرم وزیر لال سنگھ خاص اپنے وزیرون اور بڑے بڑے سردارون کے آگے جہان برٹش کمشنر سر فریڈرک کری سر جان لٹلر کرنل گولڈی ہنری لارنس اور جان لارنس بھی موجود تھے تحقیقات کے لیے پیش کیا گیا۔ یہ ایک بڑا بھاری شاہی مقدمہ تھا اُسکے حالات سابقہ حالات موجودہ اور نتیجہ آیندہ یہ سب باتین سخت حیرت انگیز تھین۔ دربار مین لال سنگھ کے دستخطی کاغذات کا پیش ہونا انکی اصلیت سے لال سنگھ کا بلا حجت و دلیل انکار کرنا اپنے ہی وزیرون سے اُسکا ماخوذ ہونا مہارانی کا اس بات کو سُنکر شور و فریاد کرنا کہ لال سنگھ وزارت ہی سے جدا نہ کیا جائے گا بلکہ مہارانی کے پاس عمر بھر نہ جانے پائے گا پھر جس خیمہ مین لال سنگھ شاہانہ تجمل سے داخل ہوا تھا وہان سے قیدی کی حیثیت سے اُسکا نکلنا اور بغیر اسکے کہ ایک قطرہ خون کا گرتا یا ہنگامہ کی ذرا بھی کوئی علامت پائی جاتی سکھون کی دار السلطنت سے برٹش سرحد کی چھاونی فیروزپور کو اُسکا منتقل کیا جانا یہ چند باتین اس مقدمہ کی تحقیقات مین بڑی وحشت انگیز تھین۔

لیکن اُسکے نتائج اور بھی قابل لحاظ ہین۔ کیونکہ آٹھ سردارون کی جس کونسل نے لال سنگھ کی جگہ حکومت ص ۲۲۷ کا کام اختیار کیا تھا اُسنے دیکھا کہ ہملوگون کا ارادہ یہ ہے کہ اگر ملک پر ہمارا کامل اختیار نہ رہیگا تو ہم اُسکو چھوڑ دینگے

یعنی یہ کہ پنجاب کا کل انتظام انگریزی سپرنٹنڈنٹ کے سپرد کیا جاے جو دربار کے ذریعہ سے کام کرے اور جسوقت مہاراجہ سن بلوغ کو پہونچین تو ملک کو خودمختارانہ طور پر واپس کردے۔ یہ دریافت کرکے کل سردارون اور ارکین سلطنت کا ایک گروہ جسمین سب اکاون شخص تھے ہمارے پاس آیا اور اُسنے یک دل و یکزبان ہوکر اس بات کی التجا کی کہ جو شرطین آپ کو منظور ہین اُنھین شرطون کے ساتھ ملک مین رہیے۔ اور اسطور پر بذریعہ عہدنامہ بیرا اول خود سردارون کی خواہش اور نابالغ راجہ کی مان کی رضامندی سے گو وہ رضامندی کیسی ہی ناگواری کے ساتھ ہوئی ہو ہنری لارنس آٹھ برس کے لیے پنجاب کی مسند فرمانروائی اعظم پر متمکن کیے گئے۔

اس نئے انتظام سے انکو اپنی لیاقت اور خلائق دوستی دکھانے کے لیے کسیقدر آزادی حاصل ہوئی اب تک اُنکے ہاتھ پاؤن گویا بندھے ہوے تھے اور صرف اسطرح کے لوگون کو صلاح دے سکتے تھے جنھون نے اپنے کان بند کرلیے تھے یا اُنکے صلاح کے ناپسند ہونے کی حالت مین ایسا کرتے۔ مگر اب اسوقت سے بذریعہ عہدنامہ انکو ریاست کے ہر ایک محکمہ مین غیر محدود اختیار دیا گیا تھا اور اُنھون نے معًا اپنے ماتحتون کا ایک ایسا گروہ اپنے پاس لاکر جمع کیا جنکی ایسی باہمی محبت اور ہمدردی کبھی ہندوستان کے افسرون مین نہین پائی گئی۔ جارج لارنس۔ ہربرٹ اڈورڈس۔ جان نکلسن۔ اڈورڈ لیک۔ جمیس ایبٹ۔ آرتھر کاکس۔ لیون بورنگ۔ ہیری لمسڈن۔ ریل ٹیلر۔ جارج نیک گرگیر۔ رچرڈ پالک۔ اور جان بیچر۔ انمین سے ہر ایک کا نام کم و بیش تاریخی طور پر مشہور ہوگیا اور اکثر نام اس سوانح عمری مین بکرات و مرات آئینگے۔ ان لوگون نے ہنری لارنس کی ماتحتی مین جان لگا کر اس بات کی کوشش کرنا شروع کی کہ سکھون کی عملداری مین جو خرابیان واقع ہوئی تھین وہ رفع ہوجائین اور اپنی کشادہ دلی سے خیال کیا کہ آخر کو یہ ملک داخل سلطنت انگریزی نہونے پائے۔ اور اسی دلسوزی سے اُنھون نے اسوقت بھی کام کیا جب الحاق پنجاب واجب العمل ہوگیا اور اُنکا ہردل عزیز چیف پنجاب کے بورڈ آف ایڈمنسٹریشن کا اعلی افسر مقرر ہوا۔ جسوقت بورڈ جسمین بہت سے ایسے ایسے لوگ جمع تھے جو چھوٹے بھائی کے مختلف اوصاف کے اسیقدر مقر و معترف تھے جسقدر بڑے بھائی کے تھے تو اُنھون نے اسی طرح کی گرمجوشی سے جان لارنس کی ماتحتی مین جب وہ چیف کمشنر مقرر ہوے کام کیا۔ جسوقت غدر شروع ہوا تو یہ لوگ اور بھی پہلو بہ پہلو ہوکر کھڑے ہوے (مگر ہمارا یہ قول اسیوقت صادق ہوسکتا ہے اگر پہلو بہ پہلو کا لفظ ان لوگون کے بارے مین استعمال کیا جاسکتا ہو جو ایک دوسرے سے صدہا میل کے فاصلہ پر تھے اور جنکو کبھی شاذ و نادر کسی گورمنٹے چہرے والے آدمی کی صورت دکھائی دیتی تھی) اور صوبہ کا انتظام اسطور سے کیا کہ گویا بالکل امن و امان ص ۲۲۵
کا زمانہ تھا اور اپنی اپنی حد اختیارات سے کہین بڑھ بڑھکر کام کیا۔ اور پھر اُسکے بعد ایک مرتبہ اُس زمانے کے گذرنے پر ایک نہ ایک طور سے دور دراز مقامات مین جداگانہ عہدون پر نہایت کامیابی کے ساتھ قریب

[illegible]

بل ہندوستان کی حکومت کی ۔

عہدنامہ نمبر اول کی تکمیل سے ہنری لارنس کو تو اتنا بھاری عہدہ ملا اور جان لارنس اُنکا بھائی کو دوآبہ جالندھر مین اپنی مناسب خدمت پر عود کرنے کی فرصت ملگئی - اپنے بھائی کی محبت اور سرکاری کام کے جوش مین اُنھون نے نو مہینے اپنے اہل وعیال کو بالکل فراموش کردیا اور پانچ مہینے (اگست سے دسمبر تک) بلا شکایت لاہور کے کام مین اپنے تئین مشغول و مصروف رکھا - لیکن جو کام اُنکے حوالے کیا گیا تھا اُسکی مجبوریون اور مایوسیون سے وہ نہایت تنگ ہوگئے تھے اور اُسکی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ اُنکو معلوم تھا کہ جالندھر مین جو میرے نائب ہین وہ سب نئے ہین اور جن خدمات کے انجام کے لیے ممالک مغربی وشمالی کے سب سے زیادہ تجربہ کار اشخاص کی ضرورت ہے اُنکو وہ بوجہ احسن انجام نہ کرسکینگے - چنانچہ ۴ - نومبر کو جان لارنس نے کری صاحب کو یہ چٹھی لکھی تھی -

لاہور کوئی خاطر خواہ مقام نہین ہے - مجھکو جب اس مقام سے رخصت ہونے کی اجازت ملے گی تو کچھ افسوس نہوگا - مہربانی کرکے مجھے اطلاع دیجیے کہ جسوقت شیخ امام الدین کا استیصال ہوجائیگا اور میرے بھائی واپس آجائینگے تو مین جالندھر مین آسکونگا یا نہین - گورنمنٹ مجھسے جس بات کی خواہش کریگی مین وہی کرونگا لیکن میری اپنی خواہش یہ ہے کہ مین جالندھر ہی مین رہون - یہ ایک نیا ملک ہے اور میرے ماتحتون کے لیے ضرور ہے کہ کوئی اُنکو ہدایت کرتا رہے - اور مین چاہتا ہون کہ اُس ملک مین اپنا نشان چھوڑ جاؤن تاکہ بزمانہ مابعد لوگ میرے ایام حکومت کو خوشی کے ساتھ یاد کرسکین -

یہ ایک دلیرانہ خواہش یا بلکہ پیشین گوئی تھی - اور یہ پیشین گوئی اسطرح کی تھی کہ جب کسی اس قسم کے آدمی کے مُنھ سے نکلتی ہے تو وہ ضرور پوری ہوجاتی ہے - یہ پیشین گوئی کچھ دوآبہ جالندھر ہی مین پوری نہین ہوئی بلکہ جسوقت یہ الفاظ منھ سے نکلے تھے اُسکے دو سال کے عرصے مین جان لارنس کو معلوم ہوا کہ جس حالت مین ہندوستان کے دوسرے مقامات مین لڑائیان ہورہی تھین تو وہان بالکل امن وامان تھی - اور پھر کچھ یہ بھی نہین کہ صرف پنجاب کے وسیع ملک مین جہان کے دیسی لوگ اُنکو اپنا خودمختار فرمانروا کہتے ہین بلکہ تمام ہندوستان مین وہ صلح قائم رکھ سکے - اِسوقت (۱۲ مئی ۱۸۸۱ء کو) جب مین یہ الفاظ لکھ رہا ہون تو ساتھی اُسکے اخبار ٹیمس مین مین بہت سے ہندوستانی راجاؤن کی چھپوائی چٹھیان دیکھ رہا ہون گو اُنکو اُنمین سے کسی صوبے سے تعلق نہین ہے جسپر براہ راست جان لارنس کی حکومت رہی مگر اُسپر بھی "سرمایہ یادگار لارنس" کے لیے اُنھون نے بڑے شکرگزاری کے الفاظ سے اپنے اپنے حصہ کے چندہ پر دستخط کیے ہین - چنانچہ ازانجملہ راجہ شیوراج سنگھ کاشی پور نے یہ یادگار الفاظ استعمال کیے ہین - "ہم نے لارڈ لارنس کی افسوسناک وفات کا حال سنا تو اُس سے انتہا سے مرتبہ کا صدمہ ہوا - ہندوستان مین ایسا لائق اور عاقل فرمانروا کبھی نہین گزرا - اُنکا بے لوث انصاف

ص ۲۲۹

اور عاقلانہ انتظام لوگون کے دلون پر ایسا گہرا اثر پیدا کر گیا ہے جسکا نشان کبھی مٹنے والا نہین ہے۔ پس ہم لوگون پر ایک ایسے عظیم الشان مدبر کی یادگار مین اپنے اپنے حصے کی عزت افزائی ضرور حاصل کرنا چاہیے جسنے ایک نہایت ہی نازک وقت ملک مین امن و امان قائم کی اور لوگون کو خوش رکھا۔ اور اپنی بے نظیر دانائی دور اندیشی انصاف اور جرات دکھا کر انگلستان اور ہندوستان کے رشتہ محبت کو استوار کر دیا" پس ایک نوجوان شخص کی یہ خواہش کہ وہ ملک مین اپنا نشان "چھوڑ جائے اور بزمانہ مابعد دیسی لوگ اسکے ایام حکومت کو خوشی کے ساتھ یاد کر سکین" اس سے زیادہ کثرت اور زیادہ کامیابی کے ساتھ کیا پوری ہوگی۔

جب جان لارنس لاہور سے واپس جا کر جالندھر مین پہونچے تو انھون نے دیکھا کہ بندوبست مالگزاری کی کارروائی جارج کرسچین کی نگرانی مین خوب ہو رہی ہے۔ یہ صاحب ایک نوجوان سویلین تھے جنکو جان لارنس نے لاہور مین دیکھکر حد سے زیادہ پسند کیا تھا کہ اس شخص سے بہت بڑے بڑے کام ظہور مین آئینگے۔ سب کے پہلے اسکا ذکر میرے پاس کے کاغذات مین اس وقت کا ہے جب امام الدین نے اطاعت قبول کر لی تھی اور دوستانہ طور سے (کرسچین صاحب کے خیال کے مطابق نہایت ہی دوستانہ طور سے لاہور کو واپس آتا تھا) لاہور کو آتا تھا اور اس مضمون سے راقم مضمون کا خاصہ طبیعت نہایت عمدہ طور سے ہویدا ہوتا ہے۔ چنانچہ جان لارنس نے لکھا ہے کہ "کرسچین صاحب یہ پوچھنے جاتے ہین کہ کیا کسی شخص کو بھی پھانسی نہ دیجائیگی اور اس آواز بازگشت کے سننے سے اوداس معلوم ہوتے ہین کہ پھانسی کسی کو نہ دیجائیگی" اور جان لارنس نے لاہور سے جا کر اپنے بندوبست کے کام مین مشغول ہونے کے قبل کرسچین صاحب کو جو ہدایت کی تھی وہ اس سے بھی زیادہ نادر ہے۔ جان لارنس نے کہا تھا کہ "مین امید کرتا ہون کہ زیادہ سے زیادہ دیر ہونے کی حالت مین ماہ دسمبر تک مین جالندھر مین پہونچونگا۔ لیکن اگر اس عرصہ مین میرا آنا نہوا تو خیال رکھیے گا کہ بندوبست کم شرح سے عمل مین لایا جاے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو مین عمر بھر آپ کا دشمن رہونگا۔ دیکھیے کسیوجہ سے آپکو سخت بندوبست کرنے کی ترغیب نہونے پائے"۔ اسی زمانے مین ایک دوسرے لائق افسر یعنی جارج بارنس صاحب جنکی رپورٹ کانگڑہ کو مین اوپر اقتباساً منقول کر چکا ہون بندوبست کے کام مین مقرر کیے گئے تھے اور کسٹ صاحب اور لیک صاحب اور ہنری کیولیز انگاث صاحب بہت تیزی کے ساتھ اپنی کمسنی اور ناتجربہ کاری کے الزام کو جو ان پر عائد کیا گیا تھا (اور یہی ایک الزام ایسا ہے جو ہمیشہ دور کیا جا سکتا ہے اور اسکی اصلاح کیجا سکتی ہے) دور کرتے جاتے تھے۔ ص ۲۳

لیکن اب جان لارنس کو ایک بڑی بھاری مشکل یعنی اس بات کا سامنا پڑا کہ معزول گورنمنٹ کے جاگیرداروں کی نسبت کیا برتاو کیا جائے۔ یہی وقت بزمانہ مابعد انکو پنجاب مین بھی پیش آئی تھی۔ اس معاملہ کی

اصل تکرار اور اُسکا جو کچھ فیصلہ کیا گیا بہتر ہے کہ مین یکبارگی اُسکا حال بیان کرون اور جہانتک ممکن ہوسکے خود جان لارنس کے الفاظ سے اُسکی صراحت کرون۔

پنجاب کے دوسرے حصون کی طرح دوآبہ جالندھر کی بھی زیادہ تر زمین جاگیردارون کے قبضہ مین تھی یہ لوگ اُن سکھ فاتحون کے جاگیردار تھے جنھون نے مغلون کے قبضہ سے ملک کو نکال لیا تھا۔ عہدنامہ امرتسر کی رو سے یہ کل علاقہ برٹش گورنمنٹ کے حوالہ کردیا گیا تھا۔ اور بحیثیت فاتح یہ ہملوگون کا حق تھا کہ انصاف اور حکمت عملی کا قرار واقعی لحاظ کر کے جسطرح ہمکو بہتر سے بہتر معلوم ہوتا اسطرح عمل کرتے۔ اسمین شک نہین کہ ملک کے قبضہ اور انتظام کا خرچ آمدنی سے نکالنا ازبس ضرور تھا۔ اور اب تجویز طلب یہی امر تھا کہ کس طریقہ سے اُسکا بندوبست کیا جائے ٹکس اراضی کا بڑھانا غیر ممکن تھا (جو ہندوستان مین اصل آمدنی خزانے کی ہے) کیونکہ عوام الناس کی قلیل آمدنی اسقدر وسعت نہین رکھتی تھی جسمین اضافہ کی گنجائش ہوتی۔ اور اصل تو یہ ہے کہ اسمین اضافہ اُسوقت بھی ہوچکا تھا۔ پس ہمکو صرف ایک تدبیر عمدہ معلوم ہوئی اور وہ یہ تھی کہ جاگیرون کی مقدار کم کردیجائے۔ اکثر جاگیردار فوجی یا کسی عام خدمت اور بعض بعض لوگ مذہبی خدمت کے عوض جاگیرین پائے ہوے تھے۔ اس قسم کے انتظامات کی اب کوئی ضرورت باقی نہین رہی تھی۔ اور جان لارنس کے روبرو جاگیرون کے قیام کے بارے مین جو درخواستین گزرتی تھین تو وہ کسیقدر بیباکانہ طور پر اُنکا جواب دیتے تھے۔ یعنی یہ کہ "ہمکو نہ تمھارے سپاہی درکار ہین اور نہ تمھاری دعاؤن کی حاجت ہے اور ہم جاگیرون کا بار اُٹھا نہین سکتے"۔ بنا بران اِن تمام جاگیرون کا معاوضہ نقدی قرار دیدیا گیا۔ حسب رسدی جاگیرون کی مقدار گھٹا دیگئی اور اُنکا باقی حصہ قائم رہنے دیا گیا۔ جو جاگیرین زیادہ قدیم تھین وہ ورثاے ذکور کے لیے دواماً بحال رکھی گئی اور جو جاگیرین قریب تر زمانہ کی تھین وہ صرف قابض جاگیردارون کی حین حیات تک کے لیے چھوڑ دی گئین۔

اِن تدبیرون سے بعض بعض دقتین البتہ پیش آئین اور کچھ عداوت بھی پیدا ہوئی اور اس بات کا افسوس بھی کیا گیا۔ لیکن اصل تو یہ ہے کہ اسمین کوئی بات خلاف انصاف نہین ہوئی اور دیسی خیالات کے مطابق بھی کوئی ناانصافی نہین ہوئی۔ آج تک کوئی دیسی نسل دوسری نسل کے بادشاہون پر غالب آنے کے بعد ایسی نہین گزری جسنے اپنے پیشتر کے بادشاہ کی کارروائیون مین تغیر و تبدل نہ کیا ہو۔ پھر سب بات کی ایک بات یہ ہے کہ عوام الناس کے فائدے کے لیے اس تغیر کی ازبس ضرورت تھی۔ ملک (اور ملک سے میری مراد ہر حالت مین جمہور عوام کو سمجھنا چاہیے۔ اور اسمین سے جس شخص کے نشتر لگتا اسی کے زخم سے خون نکلتا) دو قسم کے انتظامات کا متحمل نہین ہوسکتا تھا یعنی ایک تو ہمارا انتظام جس کی رو سے باقاعدہ وظائف اور نقد مشاہرہ مقرر ہوتا ہے اور دوسرا بڑے بڑے علاقون کا انتظام جو جاگیرون کے برقرار رکھنے مین متصور تھا ص ۲۳۱

یہ سب جاگیردار باوصف اس امر کے کہ انمین سے اکثر لوگ فی الواقع ہماری عملداری مین جاگیرین رکھتے تھے اور ہمارے زیر حفاظت تھے اسوقت جب سکھون نے ملک گیری کے لیے ہمارے علاقجات پر حملہ کیا تو انکے شریک ہوگئے۔ اگر یہ امر جائز تھا کہ گورنمنٹ پنجاب برٹش علاقہ پر حملہ کرنے کی پاداش مین ایک بڑے بھاری علاقہ سے محروم کیجاتی تو یہ بھی اوسیطرح جائز تھا کہ اُسکے جاگیردار لوگ بھی اپنے حصہ کے موافق اپنے افعال کا خمیازہ اُٹھاتے۔ اسمین شک نہین کہ اگر وہ لوگ کسی ملک کو فتح کرتے اور اسکے ساتھ کوئی برتاؤ کرتے تو اُس برتاؤ سے ہماری یہ کارروائی بیشک زیادہ فیاضانہ اصول پر مبنی ہوتی۔ خاص کر کے اس امر کی نسبت ہماری کشادہ دلی اور بھی زیادہ ثابت ہوتی ہے جو رنجیت سنگھ نے میدانی ملک کے لوگون کو فتح کر کے اُنکے ساتھ کیا تھا بہرحال ہماری تدبیرین کامیابی کے ساتھ جائز قرار پائین۔ بڑے بڑے جاگیردارون نے بہیئت مجموعی اپنی تبدیل شدہ حیثیت کو قبول کر لیا کسی طرح کی مزاحمت نہین کی اور وفادار رہے اور سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ گو بہ نسبت قرب و جوار کے کوہستانی سردارون کے انکی طرف کسیقدر لاپروائی کی گئی مگر سوائے ایک شخص کے جنگ دوم سکھ مین سکھون کے اغوا کرنے پر بھی انکا کوئی شریک نہین ہوا۔ اور یہ مستثنیٰ شخص بیدی بکرم سنگھ سکھون کا بڑا گرو اور دختر کشی کا خاص حامی تھا جسنے اپنی حکومت ثابت کرنے کے لیے ایسا کیا تھا۔

لیکن چونکہ یہ معاملہ بڑا اہم ہے اور چونکہ بڑے بھائی اور چھوٹے بھائی کے مابین اس بارے مین نہایت اختلاف ہوگیا تھا اسواسطے ہم اُسکا بیان خاص جان لارنس کی عبارت سے کرینگے۔ ذیل مین سر فریڈرک کری کے نام کی ایک چٹھی مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۸۴۷ء درج کیجاتی ہے جس سے اُنکے خیالات بالتفصیل ظاہر ہو جائینگے۔

مین مندرجہ ذیل معاملہ مین آپکی رائے کا ازبس خواہشمند ہون۔ جالندھر مین کوئی ۵۰۰ گانون ہون گے جو پانچ لاکھ روپیہ کی مالیت کے ہین۔ ان گانوون کو مختلف سکھ سردارون نے تخمیناً اسّی برس کا زمانہ ہوا جب فتح کیا تھا۔ بعض صورتون مین چار چار بلکہ پانچ پانچ گانون ایک ایک یا دو دو اشخاص کے قبضہ مین ہین اور باقی گانوون مین تیس تیس بلکہ چالیس چالیس ہی دار ہین۔ مین نے گورنمنٹ سے اس امر کی سفارش کرنے کی تجویز کی ہے کہ ان تمام صورتون مین صرف حین حیاتی قبضہ بحال رکھا جائے اور ہر شخص قابض کے فوت ہونے پر اُسکا حصہ ضبط سرکار ہو جائے۔ میرے بھائی کی یہ رائے ہے کہ کچھ لگان مقرر کر کے اُنکا قبضہ دوام کے لیے بحال رکھا جائے۔ آپ کی کیا رائے ہے۔ یہ ذاتی املاک نہین ہے بلکہ گورنمنٹ کے حقوق ہین جو منتقل کر دیے گئے ہین ان لوگون نے وہ املاکین زبردستی سے حاصل کی تھین اور اب اسی قاعدہ زور تیغ سے ضبط کیجاتی ہین۔ ہم گورنمنٹ کا حق کیون چھوڑنے لگے۔ مین اس بات کے کرنے مین کوئی حکمت عملی نہین پاتا۔ اگر انکی تعلقات کا خیال کیا جائے تو یہ لوگ کبھی ہماری مدد کرنے والے نہین ہین اور ملک کے حق مین انکی ذات سے بڑا نقصان متصور ہے بس کیا وجہ ہے کہ وہ رفتہ رفتہ دور نہ کیے جائین اور انکی اولاد پھر اسی قلبہ رانی کے کام پر پہونچا دیجائے جو اُنکا آبائی پیشہ تھا۔ ص ۲۳

سب سے زیادہ مشکل کی بات تو یہ ہے کہ قانون وراثت ہنود کی رو سے یہ اراضیات رفتہ رفتہ جزو لایتجزی تک منقسم ہو جائینگی۔ اور چونکہ یہ قبضہ دار لوگ مالک نہین ہین اسی سبب سے وہ اپنی اپنی زمین کے چھوٹے مستاجر ہونگے بلکہ خواہ مخواہ کے مرد آدمی بنے رہینگے نہ تو شیخی کے مارے مزدوری محنت کرینگے اور نہ بھوکون مرنے پر رضامند ہونگے۔ اگر آپ یہ قاعدہ مقرر کیجیے کہ وراثت صرف خلف اکبر کو ملا کرے تو اس سے بھی کوئی اصلاح نہوگی کیونکہ اسمین اگر ایک خوش تو دس ناراض ہونگے اور پھر دستور و رواج کی خلاف ورزی بھی کرنا پڑے گی۔ رنجیت سنگھ رفتہ رفتہ ان جاگیرداروں سے نجات حاصل کرتے جاتے تھے اگر آپ یہ رائے دین کہ ورثا مقدار ہین تو مین کہتا ہون کہ ایسا کیون نہ کیا جائے کہ جس وقت تقسیم مین ایک گانون کی پٹیان ہونے لگین تو حصہ دارون کو مستی کا حساب لگا کر نقد معاوضہ دلوا دیا جائے۔

گو جان لارنس کا کام جالندھر مین نہایت سخت تھا لیکن اُنھون نے اس بات کی کبھی کوشش نہین کی کہ اُنکو کام کم کرنا پڑے۔ اور جسوقت اُنھون نے سُنا کہ اُن کے ہمجنس کمشنر آنروے دریاے ستلج یعنی کرنل سنگسن کا کام ایک سشن جج مقرر کرکے کم کیا جاتا ہے تو اُنھون نے ایلیٹ صاحب سکرٹری گورنمنٹ کو بہت زور دیکر ایک ایسی یعنی سول صیغہ کے مال سے جدا کرنے کی تدبیر پر اعتراض کیا جسمین اُنکے نزدیک ہندوستان کے لیے سخت خطرات متصور تھے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ۔

مین اپنے بیان کے لیے کوئی سشن جج نہین چاہتا۔ گو میرے یہان کثرت سے کام ہے مگر مین یہ نہین کہتا کہ میرے انجام کیے نہین ہوتا۔ مجھکو صیغہ سول کے صیغۂ مال سے جدا کرنے مین سخت اعتراض ہے۔ عدالت دیوانی ایک ادبار کی نشانی ہے اُسکا ضابطہ تو عیت اراضیات ملک کے حق مین بدرجۂ غایت مضر ہے۔ کیونکہ زراعت پیشہ اشخاص اُس عدالت مین اپنے حقوق کو حاصل نہین کر سکتے۔ وہ ضابطہ ممالک مغربی و شمالی کے لوگون کو تباہ کیے ڈالتا ہے۔ اور جہان جہان جاری ہوگا وہان یہی حال کریگا۔ یہان ہم بخوبی کام کر رہے ہین۔ مین سمجھتا ہون کہ یہ ضلع ممالک مغربی و شمالی کے لیے ایک نمونہ ہوگا اور اگر آپ بہت سی جاگیرین رہنے نہ دینگے تو گورنمنٹ کے اخراجات نہایت عمدگی کے ساتھ چلے جائینگے۔ طس ۲۳

ماہ جولائی ۱۸۴۷ء مین جان لارنس یہی سشن عدالت کرنے اور اپیلین سُننے کے لیے جالندھر مین آئے اور جب وہ اس کام مین مشغول تھے اور شہر اور خزانہ سے تھوڑی ہی دور کے فاصلہ پر ایک مکان مین کچہری کر رہے تھے تو گاؤکشی والا ہنگامہ ہوا۔ یہ وہ ہنگامہ تھا جسنے اُنکے ابتدائی زمانہ کی کارروائیون کو بہت اچھی طرح سے یاد دلا دیا ہوگا۔ ہندو لوگ جو سکھون کے عہد حکومت مین اپنے اس مقدس جانور کی حفاظت رکھنے کے عادی چلے آئے تھے بتعداد کثیر اُس کچہری مین آکر جمع ہوئے جہان ہیر کیولیئر اسکاٹ اسسٹنٹ کمشنر اجلاس کر رہے تھے اور حال مین جو حکم دیا گیا تھا کہ غذا کے لیے گایون کے ذبح کرنے کی اجازت ہے اُسکے خلاف استغاثہ کرنے لگے۔ اسکاٹ صاحب نے اُس حکم مین دست اندازی کرنے سے انکار کیا۔ اسپر

کوئی پندرہ سو آدمی کے قریب کمشنر صاحب کی کچہری کو ڈرانہ چلے گئے اور چارون طرف سے کچہری کو گھیر لیا۔ اور جب جان لارنس نے کہا کہ وہ حکم گورنر جنرل کا ہے اور مسترد نہین ہو سکتا تو وہ علانیہ تمرد و شعاری کرنے لگے اُنکے نوکرون پر حملہ ہوا اور مارے گئے۔ جن پندرہ سوارون نے اُنکے منتشر کرنے کا قصد کیا تھا اُنکو اُن لوگون نے گھوڑون پر سے کھینچ لیا اور جسوقت جان لارنس باہر نکلے تو خود اُنپر پتھر پڑنے لگے۔ اُنھون نے حکم دیا کہ سول خزانہ سے ایک کمپنی سپاہیون کی طلب کیجائے اور اُنکا صوبہ دار ایک مجمع کثیر اور جم غفیر کو دیکھکر اُنکے پاس اُکھڑا ہوا اور جسوقت سپاہیون پر یورش ہونے لگی اور گورون کی جان مخطور ہوئی تو اُسنے اپنے سپاہیون کو حکم دیا کہ کھڑے ہو جاؤ اور بندوقون پر سنگینین چڑھاؤ۔ اس حکم کا دیا جانا بدمعاشون کے لیے کافی تھا۔ وہ لوگ منتشر ہو کر بھاگ گئے اور خطرہ جاتا رہا۔ جسطرح پیشتر جان لارنس کو ایک مرتبہ اتفاق پڑا تھا اُسیطرح اس مرتبہ بھی ان لوگون نے کینہ کشی کی راہ سے بازار کی دکانین بند کر دین۔ دو ہفتہ تک دکانین بند رہین اور سب کاروبار معطل رہا۔ لیکن اُس سے کچھ اور نقصان نہین ہوا اور نہ جان لارنس کو اُس مرتبہ کی طرح غلہ منگوا کر بازار مین رکھوانا پڑا۔

جان لارنس کا وقت یہ دیکھ دیکھکر بڑے لطف سے گزرتا تھا کہ اُنکی نگرانی مین دوآبہ جالندھر کا کام بوجہ احسن انجام ہو رہا ہے۔ لیکن ماہ اگست مین اُنکو پھر یہ کام چھوڑنا اور اُس بے لطف سفارت پر لاہور کو جانا پڑا۔ ہنری لارنس ایک مدت سے پنجاب مین جانفشانی کا کام کرتے آتے تھے اور اُنکا بدن کام کرتے کرتے تھک گیا تھا اور اب پورے اختیارات کے ساتھ اتنا بڑا بھاری کام جو اُنکے سپرد ہوا تو وہ اور بھی چور ہو گئے۔ اپنے لائق ماتحتون کی اعانت اور فائدہ رسانی خلائق کے اُس میدان وسیع کے جوش مین جو اُسوقت اُنکو نئے اختیارات کی رو سے سپرد ہوا تھا گذشتہ سات مہینے کے عرصے سے (جسمین تین مہینے شدت کی گرمی کے تھے) جان پر کھیل کر کام کرتے آئے تھے۔ جنگ ستلج کے قبل جس زائد از ضرورت فوج کی تعداد ...۵ ہزار تک پہونچ گئی تھی اُسکو گھٹا کر بیس ہزار کی تعداد تک پہونچانا موقوف کیے ہوے سپاہیون کی تنخواہین دلوا کر اُنکو صلح آمیز کامون مین مشغول کرانا جو سپاہی باقی رہگئے تھے اُنکو قواعد کا پابند کرانا اور اُنکی تنخواہ ماہ بماہ ادا کر کے اُنکو اُنکی قسمت پر شاکر رکھنا ناجائز ٹکسون کو موقوف کرانا اور جو باقی رکھے گئے تھے اُنکو ایک درجہ اعتدال مین لانا خالصہ عہد کے ٹکس وصول کرنے والون سے جو ٹڈیون کی طرح ملک کو چاٹ گئے تھے اُنکی ناجائز وصول کی ہوئی رقمون کو واپس لینا اور آیندہ کے لیے اُنکو اس بات پر کہ جو کچھ وہ وصول کرین وہ سرکاری خزانہ مین داخل کرین قائم رکھوانا اور ایک آسان طور کا مجموعہ تعزیرات جو ملک کی حاجتون اور سمجھ بوجھ کے مطابق ہو مرتب کرانا یہ چند امور منجملہ اُن باتون کے ہین جنکی تکمیل مین ہنری لارنس مصروف تھے اور کچھ کچھ درجہ تکمیل کو پہونچنے بھی لگے تھے مجموعہ تعزیرات کی ترتیب کے لیے عین اُس زمانہ کے پیشتر جب اُنکی تندرستی نے جواب دیا تھا اُنھون نے سواضع کے

حل ٢٣

پچاس سکھ سردارون کو لاہور مین طلب کیا تھا جنھون نے چند مہینے نہایت خاموشی سے گوشہ مین بیٹھکر رعایا کے غیر منضبط التحریر رواجون اور دستورات کو ایک تحریری قانون مین منضبط کیا جسکا اسیوقت ہمیشہ کے لیے نفاذ ہونے والا تھا۔[۱]

عہد نامہ کی روسے ہنری لارنس کو جو "غیر محدود اختیار" دیا گیا تھا اسکو عملدرآمد کے وقت انھون نے اچھا خاصہ محدود پایا۔ کیونکہ اُنکے کامون کی فہرست کا ایک جزو یہ تھا کہ جہانتک ممکن ہو وہ دربار کے ذریعہ سے کارروائی کرین۔ اور دربار کا قریب قریب ہر ممبر جیسا کہ اُنھون نے خود تسلیم کیا ہے راشی اور خودغرض تھا اور رانی سے جو ابتداہی سے انگریزی مزاحمت کی دشمن تھی اب اور بھی امید نہین رہی تھی کہ وہ دوستانہ برتاؤ کریگی کیونکہ اُسکا آشنا اُس سے جدا کر دیا گیا تھا۔ اس ہندوستانی مِسَلینَا نے (جیساکہ لارڈ ہارڈنگ اور ہربرٹ اڈورڈس نے جاخواہ بیجا طور پر اُسکو موسوم کیا) بہرکیف اپنے پرانے آشنا کے بدلے نئے آشنا تلاش کرکے اپنی تسکین کرلی اور اُسکے تھوڑے ہی دنون کے بعد اُسکی لونڈی مسماۃ منگلا لال سنگھ اور مولراج طاقتور اور نیم خودمختار فرمانرواے ملتان کے نام کی بغاوت آمیز چٹھیان لیجاتے ہوئے پکڑی گئی۔ آخرکار اُسنے رزیڈنٹ وزرا اور کل دربار کی توہین کرکے اپنی بے اعتدالیون کا خاتمہ کیا۔ بندوبست کیا گیا تھا کہ ایک بڑا دربار جمع ہو اور اُسمین تیج سنگھ پریسیڈنٹ کونسل کو راجہ سیالکوٹ کا خطاب اور گدی دیجائے اور دوسرے مستحق سردارون کے ساتھ بھی علی قدر مراتب سلوک کیا جاے۔ اس کام کے لیے نجومیون سے حسب معمول مشورہ کیا گیا اور اس تقریب مین تمام مشاہیر عہد خالصہ شریک ہونے کے لیے بلائے گئے۔ لیکن جسوقت تیج سنگھ خردسال راجہ کے سامنے تلک لگوانے کے لیے جو راجہ مقرر ہونے کی علامت ہے جھکا تو اُسنے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور اپنی مخملی کرسی پر اکڑکر ایک سکھائے ہوے طریقہ سے کہنے لگا کہ ہم تلک نہ لگائینگے اور کسی طرح اپنی ہٹ سے باز نہ آیا۔[۲]

یہ توہین ایسی نہین تھی جس سے چشم پوشی کیجاتی اور ہنری لارنس نے جو اس بات کو خوب جانتے تھے کہ مہارانی برابر میراز ورتوڑنے کے لیے سازشین کرتی آئی تھی دربار کی پوری منظوری اور رضامندی سے حکم دیا کہ خردسال راجہ اپنی ناعاقبت اندیش مان سے علٰحدہ کیا جائے۔ وہ بہت کچھ روئی پیٹی لیکن کچھ فائدہ نہوا اور ایک ڈولی مین سوار کراکے شنکرپور کو جو وہان سے بیس میل کے فاصلے پر تھا بھیجدی گئی۔ اُسمین کچھ زیادہ وقت نہین پڑی۔ لال سنگھ کی طرح وہ بھی علٰحدہ کردی گئی۔ یہان آکر اُسنے اور خوفناک سازشین کرنا شروع کین اور اُسکے انسداد کے لیے تازہ تدبیرین عمل مین لانا پڑین۔ دوسری جنگ افغانستان کے زمانہ کے

---

[۱] "کَنِے صاحب کے لکھے ہوے حالات متعلقہ افسران انگریزی" جلد دوم صفحہ ۲۹۷

[۲] تاریخ حکومت لارڈ ڈلہوزی مصنفہ آرنالڈ صاحب۔ جلد اول صفحہ ۵۱

قریب وہ بنارس کو منتقل کردیگئی جہان سے وہ ورزن کا بھیس بدلکر نیپال کو بھاگ گئی اور پھر طرح طرح کے انقلابات کے بعد وہان سے انگلستان چلی گئی -

رانی کا لاہور سے نکلوانا ہنری لارنس کا رزیڈنٹ کی حیثیت مین پچھلا کام تھا - اُنکی تندرستی نے اُنکو جواب دیا اور ماہ اگست مین وہ شملہ کو چلے گئے جہان سے انگلستان جاتے وقت وہ سیاحانہ طور پر ایک مرتبہ لاہور مین اور آئے - اُنکی زندگی کے حالات کا ایک نہایت ضروری اور شاید بڑی خوشی کا باب اسوقت اختتام کو پہونچا - لاہور مین اُنکو اُنکے حوصلہ کے برابر کام ملا - وہ طرح طرح کا کام اور مختلف مشاغل اور افکار کی باتون کو بہت پسند کرتے تھے اور اُنکو گویا انفاس حیات سمجھتے تھے - چونکہ اُنکے مزاج پر ہر ایک بات کا اثر بہت جلد پیدا ہو جاتا تھا اس باعث سے جب کسی دیسی ریاست کو دیکھتے تھے کہ اسمین کچھ تاریخی عمدگی اور عقلمندی پائی جاتی ہے تو اسکے بچانے کی کوشش کرنے لگتے تھے اور حال مین الحاق کا جو قصد کیا گیا تھا اور جس سے ہندوستان کی بیشمار خودمختار ریاستون کی بربادی متصور تھی تو اُنھون نے بڑی کوشش کی کہ ایسا نہونے پائے - اُنکو سرکاری حکمت عملی کے اہم معاملات کو اُسطرح سے دیکھنا نہین پڑا جسطرح بعد کو ایک اس سے بھی زیادہ حیثیت اور مرتبہ کے عہدہ یعنی پریسیڈنٹی بورڈ آف ایڈمنسٹریشن پنجاب کے متعلق انگلستان سے واپس آتے ہی کام کرنا پڑا کیونکہ باوصف اُنکی تمام فیاضانہ کوششون کے اب اسکا الحاق ضروری پایا گیا - اُنکا کام بالکل خلائق دوستی کا تھا اور ایسے کام مین معززا ور ہوشیار آدمیون کو زیادہ اختلاف کرنے کی مشکل سے گنجائش ملے گی - اُنکے گرد ایسے ماتحتون کا ایک گروہ جمع تھا "جنمین سے ہر شخص اُنکا دوست تھا اور انمین سے اکثر لوگ پنجاب مین اُنھین کے لائے ہوے تھے" - اور اُنکے تمام خیالات اور ہمدردیون مین اُنکے شریک تھے - اُسکے علاوہ بروقت ضرورت اُنکے بھائی نے اُنکی مدد کی - اور یہ بھائی وہ تھا جسکا بازو اسیقدر زورآور تھا جس قدر اُسکا دل کشادہ اور باقاعدہ اور طبیعت کام اور محنت کرنے کی طرف مائل تھی - ہنری لارنس بیان کرتے ہین کہ "میرے ماتحتون مین ہر شخص بہت عمدہ تھا - اُنمین سے اکثر چیدہ اور منتخب لوگ تھے لیکن مجھکو خاص مدد اپنے بھائی جان سے ملی - اگر وہ نہوتے تو بیشک مجھکو اپنی کارروائی مین سخت دقت ہوتی - تین مرتبہ جب مین چند دنون کے لیے غیر حاضر ہوا تو میرا کام اُنھون نے انجام دیا . . . . بہت سی باتون کے متعلق وہ میرے بڑے کام آئے اور ہمیشہ مجھکو اُسیطرح کی مدد دی جسطرح بھائی بھائی کی مدد کر سکتا ہے" -

یہ شکرگزاری کشادہ دلی کو بھی اُسیطرح ظاہر کرتی ہے جسطرح بشاشت کو ظاہر کرتی ہے - اور اسواسطے اُسکی جانب خاص توجہ کرنا چاہیے - کیونکہ ہنری کے بعض زیادہ عمدہ کام کرنے والون کا اور شاید ہنری سے بڑھکر اپنے ماتحتون کو زیادہ مستعد رکھنے اور اُس مستعدی کے ذریعہ سے عمدہ کام کرنے کے لیے مجبور رکھنے مین

اور کوئی شخص استاد نہوگا) نے شکایت کی ہے کہ جان نے جو پنجاب کے انتظام مین کامیابی حاصل کی تو یہ پھل اُن تخمون کا تھا جنکے بونے مین اُنھون نے بہت کم شرکت کی تھی - لیکن یہ راے ہنری لارنس کی البتہ نہین تھی جیسا کہ مندرجہ بالا چٹھی سے ثابت ہے -

بمقابلہ ان عمدہ کام کرنے والون کے بڑی عقلمندی اور صحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ جان مین بالکل ہنری اور ہنری مین بالکل جان کی تعلیم کا اثر تھا - جسطرح لوتھر کے شاگرد لوتھر اور سینٹ پال کے چیلے سینٹ پال سے اُسیطرح ہنری اپنے استاد جان اور جان اپنے استاد ہنری سے بڑھ گئے تھے - اگر زمانہ ملازمت کا خیال کیا جائے تو دیکھنا چاہیے کہ اس دو برس کے زمانہ مین جو عہدنامہ امرتسر (واقع مارچ ۱۸۴۶ء) اور غدر ملتان (واقع اپریل ۱۸۴۸ء) کے درمیان ختم ہوا ہنری تو صرف دس مہینے لاہور مین رہے تھے اور جان نے کم سے کم چودہ مہینے وہان قیام اور ہنری کی قائم مقامی کی - اور پھر جو کام اُنھون نے انجام کیا وہ اُن چٹھیون سے جنکو مین نے محول کیا ہے بخوبی ثابت ہو سکتا ہے - یہ سچ ہے کہ بعض بعض چھوٹی باتون کے متعلق حکمت عملی مین دونون بھائیون کی راے جیسا کہ اسطرح کے مختلف المزاج آدمیون مین ہوا کرتا ہے مختلف تھی لیکن وہ ایک دوسرے کے رقیب کسی طرح سے نہین تھے اور نہ ایک کو دوسرے کا حسد تھا - دونون مین سے کسی نے اس بات کی کبھی کوشش نہین کی کہ ہم اپنے دوسرے بھائی کو نیچا دکھائین - استعداد قابلیت اور جانفشانی مین دونون بھائی بخوبی ایک دوسرے کے مماثل تھے اور جو شخص ایک کی مذمت کر کے دوسرے کی تعریف کرتا تو دونون کو برا معلوم ہوتا -

بالآخر اس بات کے اندازہ کے لیے کہ ہنری کی اس زمانہ کی خوشی بمقابلہ اُنکے دوسرے اور مشہور تر زمانہ کے کیسی تھی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ رزیڈنٹ کی حیثیت مین وہ اپنے ایک ایسے اعلیٰ افسر کی ماتحتی مین کام کرتے تھے جو بہادری اولوالعزمی اور خلائق دوستی مین اُنھین کا مثل اور اس سبب سے اُنکے دل کا شخص تھا - یہ اُنکو اور وہ اُنکو آزادانہ اور دوستانہ طور پر تحریر کیا کرتا تھا چنانچہ میرے پاس دونون کی چٹھیون کا ایک ذخیرہ اس بات کے ثبوت مین موجود ہے - جب ہنری لارنس انگلستان سے پلٹ کر آئے تو وہ باتین بالکل اور ہی طرح کی ہوگئین - کیونکہ لارڈ ڈلہوزی اور اُنکے مابین اسی طرح کا اختلاف تھا جیسا دو بڑے بھاری شخصون اور پختہ اصولون کے آدمیون کے درمیان ہوا کرتا ہے - دونون مین سے ہر شخص اسقدر اپنا اختلاف ظاہر کرتا تھا کہ بڑے سے بڑے تحمل اور کمزور شخص کی خاموشی مین بھی فرق آجاتا - ہنری لارنس کا لارڈ ہارڈنگ کے بارے مین جو کچھ خیال تھا اسکو ہنری نے خود اپنی عاقلانہ تحریرین جو اُنکے انتظام کے حالات مین لکھی گئی ہے اور اُنکے مجموعہ تحریرات مین محفوظ اور منضبط ہے بیان کر دیا ہے اور جو خیال لارڈ ہارڈنگ کا

یعنی لارڈ ڈلہوزی

ہنری لارنس کے بارے مین تھا وہ اس راے سے جو ہندوستان مین مشہور عام تھی کہ گورنر جنرل ہنری لارنس کے اختیار مین ہین صریح البیان ہے اُس زمانے مین بیان کیا جاتا تھا کہ گورنر جنرل نے سرحدات برٹش انڈیا کے اُس پار "مین لارنسون" کی ایک حکومت قائم کی ہے اور اُس ملک کے اندر وہ خود لارنسون ہی کے محکوم ہین - لارڈ ہارڈنگ اپنے دوست کو اپنے ہمراہ انگلستان لے گئے اور اثنا ے راہ مین اُنکے لیے سر جان ہاب ہوس پریسیڈنٹ بورڈ آف کنٹرول کو یہ چھٹی لکھی -

میرے پیارے سر جان - مین آپ سے چند باتین ایک ایسے امر کی نسبت بیان کرنا چاہتا ہون جس پر سابق مین بھی آپ نے توجہ کی تھی مین کرنل لارنس کو خطاب کے سی - بی - ملنے کے بارے مین یہ اشارہ کرتا ہون - اپنی نسبت کوئی تاکید کرنا مجھکو مقصود نہین ہے - اور اُنکا استحقاق ایسا زبردست اور واجبی ہے کہ اگر مجھکو کوئی خطاب ملتا تو مین اپنے اوپر اُنھین کو سبقت دیتا - اگر انگلستان واپس جانے پر حضور ملکہ معظمہ کی طرف سے اُنکو یہ خطاب مرحمت ہو سکا تو میری بڑی خوشی ہوگی - آغاز ۱۸۴۶ء مین جنگ کے ختم ہونے کے بعد سے ابتک وہ علی الاتصال جانفشانی کرتے آتے ہین جسمین اُنکو نہایت کامیابی حاصل ہوئی - اُنکی جسمانی قوت اور دماغی اوصاف کا حال اُسوقت بہت اچھی طرح سے ظاہر ہوگیا جب وہ موسم برسات ۱۸۴۶ء مین سکھ سپاہ کو کشمیر کی گھاٹیون سے لے گئے تھے یہ وہ فوج جو غدر کے وقت سے ابتک خود اپنی گورنمنٹ کی بغاوت اور ہماری مخالفت سے باز نہین آئی تھی - اور نامبردہ نے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے بڑی قابلیت اور کامل کامیابی سے گورنمنٹ پنجاب کا کام انجام کیا - ایک نہایت ہی مستحق افسر کے بارے مین یہ سعی کرنے کا میرا پچھلا کام ہے جسکو مین بہ نیت صالح انجام کرتا ہون اور ہندوستان مین جو افسر مین چھوڑ آیا ہون اُنمین میرے دوست کرنل لارنس سے بڑھکر کوئی شخص گورنمنٹ کی عنایت کا زیادہ مستحق نہین ہے - اور کوئی کام جو آپ میری خوشی کا کر سکتے ہین اس سے بڑھکر نہین ہے کہ مین اس مستحق عزت شخص کو اُس عزت سے سرفراز ہوتے ہوے مشاہدہ کر لون -

یہ بیان کرنے کی حاجت نہین معلوم ہوتی ہے کہ لارڈ ہارڈنگ کی یہ سعی نہایت توجہ سے سنی گئی اور انگلستان مین پہونچنے سے ایک مہینے کے اندر ہنری لارنس کو عام تحسین اور آفرین کے ساتھ وہ عزت حاصل ہوگئی جسکا اُنھون نے ایسا عمدہ استحقاق پیدا کیا تھا اور جسکی بابت اُنکے شفیق دوست ٹملنسون ابتدا ہی سے جب اُنکی ملازمت ہندوستان کا زمانہ شروع ہونے والا تھا پیشین گوئی کر چکے تھے اور اونکی بہن سے کہا تھا کہ "وہ دن تو تمھارے سب بھائی اچھا کام کرینگے لیکن ہنری جب تک سر ہنری لارنس نہو جائینگے اُسوقت تک نہ مرینگے"

باب دہم

سکھون کی دوسری لڑائی ۱۸۴۸ء

جان لارنس دوسری مرتبہ لاہور مین اپنے بھائی کی قائم مقامی کرتے وقت عرصہ دراز تک جو مقیم رہے اُسکا حال اُنکے پہلے مرتبہ کے قیام شہر مذکور کی نسبت اگر زیادہ اختصار کے ساتھ بیان کر دیا جائے تو کچھ مضائقہ نہین ہے۔ کیونکہ جو تصویر اول مرتبہ کے قیام کی مین نے جد و جہد کر کے کھینچی ہے کسیقدر الٹ پھیر کے ساتھ وہی اس مرتبہ بھی کام دے سکتی ہے۔ لال سنگھ اور مہارانی کے خارج البلد کر دینے سے تردد کے بعض اصل اسباب تو رفع ہو گئے تھے لیکن زیادہ مزمن مشکلین مثلاً زر پرستی اور خود غرضی سازشون کا عمل مین آنا اور اُن سرداروں کے خزانون کا خالی ہونا جنکی وساطت سے رزیڈنٹ کارروائی کرنے کا پابند تھا یہ باتین اب بھی اپنی اصلی حالت پر تھین۔ یہ امور بالقوی اُن کوششون کے مانع ہوے جو مذکورہ بالا وقتون کی انگریزی طریقہ سے اصلاح کرنے کے متعلق شاید حد سے زیادہ مستعدی کے ساتھ عمل مین لائی گئی تھین اور جان لارنس کی طبیعت والے آدمی کے لیے کسی اور ارادی مخالفت کی نسبت اس غیر ارادی مزاحمت کو تحمل کے ساتھ تسلیم کر لینا اور بھی مشکل تھا۔ اسمین کچھ شک نہین کہ جو کامل اختیارات اُنکو عہدنامہ کی رو سے ملے تھے اُنکے سبب سے اُنکے استفادہ کا میدان بہ نسبت اُسکے جو پیشتر اُنکے واسطے کھلا تھا اور زیادہ وسیع ہو گیا اور اپنے بھائی کے ماتحتون کی مدد سے جنھون نے سرسری بندوبست کی تکمیل اور ستی دختر کشی اور بردہ فروشی ان تین بڑی اخلاقی برائیون کے استیصال کی غرض سے تمام ملک کا دورہ کیا تھا اُن اختیارات سے پورا فائدہ حاصل کیا۔ جسوقت ہم اُن انقلابات کو جو رنجیت سنگھ کے مرنے کے بعد واقع ہوے یاد کرتے ہین تو اس بات پر کمال حیرت ہوتی ہے کہ یہ کم عمر انگلش اشخاص اپنی خدا ترسی کے کامون پر محض یکہ و تنہا کس اطمینان سے ہر چہار طرف گھومتے پھرتے

لیکن باوصف ان تقویتون کے دوسری مرتبہ کے قیام لاہور کے متعلق کچھ اور باتین تھین جو جان لارنس کو قیام سابق کی باتون سے بھی زیادہ ناگوار معلوم ہوین۔ اُنسے کہا گیا تھا کہ وہ اس عہدہ پر براہ راست اپنے بھائی کے قائم مقام نہین کیے جاتے ہین جو خود ہنری لارنس کی خواہش تھی بلکہ وہ فریڈرک کری صاحب کے قائم مقام کیے جاتے ہین جو آیندہ کسیوقت غیر مقررہ پر اچک کر اُس عہدہ کا اختیار اُنکے ہاتھون سے لے لینگے۔ کری صاحب کو کونسل کلکتہ کی ممبری مل ہی چکی تھی۔ اُنکو پنجاب کے حالات کم معلوم تھے اور لارنس اُنسے خوب آگاہ تھے علاوہ برین خود وہ سردار جن پر اوائل مین جان لارنس کے سیدھے سادے اقوال اور بے تکلفی کسیقدر گران گذرتی تھی اب اُنکی حاضر جوابی بیباکانہ گفتگو اور اُس محبتی دل کی قدر کرنے لگے تھے جو اُنمین سے بعضون کو اپنے ساتھ ملا لیتا اور بعضون کو علیحدہ کر دیتا تھا۔ اپنے بھائی کو وہ لکھتے ہین کہ وہ ارکان دربار میرے جانے سے ملول ہین اور مجھے

تیج سنگھ نے مجھسے ایک سال کی رخصت مانگی - دینا ناتھ تک اس تبادلہ کو پسند نہین کرتا - حالانکہ مجھکو بیقین معلوم ہے کہ مین اُسکے نزدیک عزیز نہین رہ سکتا ہون - کل اُسنے بسبیل تذکرہ مجھسے کہا کہ کام ہرگز نہ چلے گا - اُسنے یہی الفاظ استعمال کیے کہ "آپ سے ہم بات چیت اصرار ردوبدل سب کچھ کرسکتے ہین آپ ہماری سنگت کے آدمی ہین لیکن کرِی صاحب سے ہماری کچھ نہ چل سکیگی" - اسیطرح یہ کہ لارڈ ہارڈنگ کے اس انتظام کو خود کرِی صاحب نے بھی ناپسند اور اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ مین لارنسون کو صرف تنگ کرنے جاتا ہون - تھوڑا بہت رنج طرفین کو ہوا - لیکن اس قسم کی کدورت اگر جان کے سینہ مین اسوقت بھی ذرا طھوربا قی رہگئی تھی تو وہ آخر مین کرِی صاحب کے آنے پر اُنکی باہمی ملاقات کے تپاک اور اُس چٹھی سے جو انگلستان کو روانہ ہونیکے چندہی روز پیشتر لارڈ ہارڈنگ نے انکو لکھی تھی ضرور رفع ہو گئی ہوگی - وہ چٹھی یہ ہے -

مقام سینڈ ہڈز مورخہ ۲۰ جنوری ۱۸۴۸ء

میرے پیارے لارنس - ہمارا جہاز گھنٹہ بھر مین روانہ ہوگا اور یہ اپنی پچھلی چٹھی مین ساحل بنگالہ سے صرف اُس شکرگزاری کے اظہار کے لیے لکھ رہا ہون جو مجھکو اس امر کے لیے ادا کرنا چاہیے کہ آپ اور آپکے بھائی ہنری اور جارج لارنس نے میری اُن امیدون سے جو مین نے ابتدا مین آپ لوگون کی قابلیت و صوابدید راے کے بارے مین قائم کی تہین اسقدر بڑھکر کام کیا - مین نے آپکی بیش بہا خدمتون سے اپنا عہدہ چھوڑنیکے قبل اعتراف کیا ہے اور مین نے سفارش کی ہے کہ آپ یا تو کشمیر مین اسی سال یا وہ مین دوسرے سال یا کرِی صاحب کے کلکتہ واپس آنیکی حالت مین قبل اسکے کہ آپکے بھائی تندرست ہوکر گورنمنٹ پنجاب کا پھر کام کرنیکے لائق ہون لاہور مین مقرر کیے جائین - مین نے یہ جو باتین آپکو لکھی ہین یقین ہے کہ اُنسے آپ کے بھائی نے آپکو اطلاع دی ہو کیونکہ لاہور کے انتظامات کے متعلق (اور وہ ظاہرا آپکے مقاصد کے خلاف ہین) جو فیصلے ہوے ہین وہ ظاہری مقاصد کی تکمیل کے سوا امور کی تکمیل کے لیے کئے گئے ہین - . . . پار سال ص ۲۴۱
کے جاڑون مین بمقام لاہور آپ کے بھائی جیسے تھے اُس سے اب یقیناً کہین اچھے ہین - اگر کونسل مین کوئی فوجی جگہ خالی ہوئی تو مین یہی نہین خیال کرتا ہون کہ انکو ٹکر صاحب کی جگہ مقرر ہونا چاہیے بلکہ فی الواقع وہ اُنکی جگہ مقرر ہونگے اور لندن مین ہونے سے اُنکی یہ سب جائز امیدین جنکی اُنہین بخوبی قابلیت ہے پوری ہوجائنگی - اُنکے عروج کے لیے صرف اُنکی صحت درکار ہے اور میرے نزدیک اُنکی تندرستی مین کوئی بڑا خلل نہین واقع ہوا ہے جو لاعلاج ہو -

رقیمہ محبت ہارڈنگ

مگر یہ حالات مین قبل از وقت بیان کررہا ہون - ماقبل موسم برسات مین جان لارنس کے لاہور مین پہونچتے ہی سکھ سردارون کی کونسل معہ اپنے صدر انجمن دیوان دینا ناتھ کے اُنکی خدمت مین حاضر ہوئی اور یہ تمہید اُٹھا کر کہ لارڈ ہارڈنگ مہاراجہ اور عام ریاست کے اصل سرپرست ہین اولاد کی طرح بھروسہ کرکے یہ استدعا کی کہ قیام فوج انگریزی کے مصارف ادا کرنے کا ریاست کی طرف سے جو وعدہ کیا گیا تھا تو اب وہ روپیہ یکقلم معاف کردیا جاے - اور عرض کی کہ ہمارے پاس روپیہ مطلق نہین ہے اور ہم کسیطرح یہ روپیہ ادا نہین کرسکتے

جان نے بیساختہ یہی جواب دیا کہ یہ ہونے کا نہین۔ اگر ریاست کی آمدنی سلامت روی اور انصاف کے ساتھ صرف کیجاے تو ریاست کے تمام اخراجات بخوبی اُس سے نکل سکتے ہین۔ اور اپنی عادت کے مطابق اس معاملہ کی اصل کیفیت سے بخوبی آگاہی حاصل کر کے اُنھون نے اپنے بھائی کو یہ تجویز لکھ بھیجی کہ معاملات مال کی درستی کے لیے یہ ضرور ہے کہ کاردار یعنی تحصیلدار لوگ اس بات پر مجبور کیے جائین کہ وہ اوقات معینہ پر اپنے حسابات رزیڈنٹ کے روبرو پیش کیا کرین اور رزیڈنٹ کے دستخط بغیر کوئی رقم خرچ نہونے پائے۔ اور یہ بات سب سے زیادہ وقیع تھی۔ چنانچہ اصل تحریر یہ ہے۔

مجھکو معلوم ہے کہ حتی الامکان آپ گونسل کے توسط سے کام ہونے کی زیادہ خواہش رکھتے ہین اور اسمین شک نہین کہ جہانتک عملدرآمد ہو سکے یہ اصول بہت درست ہے۔ لیکن ابتک جسقدر مداخلت فروعی باتون مین ہم کرتے آئے ہین میرے نزدیک اُنسے زیادہ باتون مین دست اندازی کرنے کی ضرورت ہوگی۔ مین خیال کرتا ہون کہ مجھکو اپنا راستہ صاف معلوم ہوتا ہے اور مین دیکھتا ہون کہ فلان امر مجھسے ہو سکے گا۔ ممکن ہے کہ آپ کے خیالات یہ نہون اور مین بہر حال ایک مسافر پڑا ہون۔ پس کہیے زیادہ اور کہیے کم دست اندازی کرون۔ کہیے سب باتون کو اسیطرح رہنے دون اور کہیے تمام دربار کو زیر و زبر کر دون۔ مین سرکاری خوانچے کے طور پر گورنمنٹ کو اس بارے مین کچھ نہ لکھونگا۔ جو کچھ آپ مناسب سمجھین سو کرین شیخ امام الدین کا روپیہ آج جالندھر مین پہونچا خزانہ مین بس اسیقدر روپیہ ہے۔

گو یہ تجویز تمام پہلوؤن سے مدلل تھی مگر اُسکی وجہ سے جیسا کہ امید تھی جان لارنس کی اُنکے بھائی کی طرف سے سخت چشم نمائی ہوئی کیونکہ ہنری لارنس مدبرون کی نگاہ سے واصلباقی کا جانچنا کبھی منظور نہین کرتے تھے اور جان نے جواب مین لکھا کہ الحاق کے روکنے کا بس یہی ایک آخری موقع تھا جس سے ہر شخص پناہ مانگتا تھا۔

رزیڈنسی کے ایک ماتحت لیفٹنٹ بوزنگ صاحب نے جو بعد کو میسور کے ایک نامی گرامی چیف کمشنر ہوے اپنے چیف کے کچھ دلچسپ حالات اس زمانہ کے متعلق جو اپنی یادداشتون مین لکھے تھے وہ مجھکو بھی ملگئے اور ذیل مین درج کیے جاتے ہین۔ صاحب موصوف لکھتے ہین کہ۔ سکھ رزیڈنسی

اُن ابتدائی ایام مین جان لارنس تقریر کے بڑے چست تھے اور جہانتک مجھکو یاد ہے وہ زمانہ حلم کی نسبت اُنکی سختی کا زیادہ اظہار کرتا تھا۔ وہ نیم متبسم ہوکر پنجاب کے سردارون کو بڑی بڑی باتین کہ جاتے تھے جنکو سنکر وہ جھجک اُٹھتے تھے حالانکہ یہ کسیقدر ہنسی کی راہ سے ایسا کرتے تھے۔ وہ اُس زمانہ مین واقعی سخت زبان تھے اور سردار لوگ اُنسے بہت ڈرتے تھے۔ لیکن باوصف سخت کلامی کے ہم ماتحت لوگ اُنکو اسقدر عزیز سمجھتے تھے کہ جس وقت ہم لوگون نے سنا کہ سر ہنری کی جگہ اُنکے بھائی کے بدلے جن پر ہمکو بے انتہا بھروسہ تھا سر فریڈرک کری آئینگے تو ہم لوگون مین ایک کھلبلی مچگئی۔ سر ہنری کی غیر حاضری کے زمانے مین اُنکے وقت طلب کامون مین عارضی طور پر جان نے اُنکی اعانت کی

اور وہان کی بدانتظامی کے بعد انتظام قائم کرنے مین بڑی تکلیف اُٹھائی - فروعی باتون مین وہ اپنے بھائی کی نسبت کہین زیادہ قابلیت رکھتے تھے گو وہ سردارون کی طرف کم لحاظ کرتے تھے - اُنھون نے ایک ایسی حالت مین مالگزاری کا بندوبست قائم کیا جب اُسکی حالت بالکل ابتر تھی - جوڈیشل صیغہ کے متعلق بہت سی اصلاحین کین اور ایک قاعدہ جو ہمارے یہان کے پرمٹی پوسٹیج کے مشابہ ہے جاری کیا جس سے بڑا فائدہ ہوا - اخراجات کم کرنے کی کوشش مین اُنھون نے اس بات کی سخت تاکید کی کہ خرچ کی کوئی رقم بغیر میرے دستخط کے برآمد ہونے نہ پائے - اس تجویز کے متعلق دربار نے بہت کچھ عذر و معذرت کی اور شائد اُس کے عذرات بالکل بیوجہ بھی نہین تھے کیونکہ دستخط کرنے کا یہ اختیار اصل مین تمام محکمہ کی صدارت تھی -

جب راے بھاج سنگھ وکیل دربار ہر روز صبح کے وقت اُنسے کاغذ دستخط کرانے لاتے تھے تو وہ کہا کرتے تھے کہ "وِل بھاج سنگھ آج کیا لیا دغا ہے" اور دربار مین سردارون سے وہ مطلق العنانی کے ساتھ گفتگو کرتے تھے تکلف کے فقرے نہین استعمال کرتے تھے - چنانچہ نورالدین کو جو کونسل کا ایک رکن تھا یہ بات بہت بُری معلوم ہوتی تھی - دربار کے لوگ گو اُنکی بڑی تعظیم کرتے تھے لیکن اُنکے بھائی کے برابر اُنکی محبت نہین کرتے تھے - اُنکی عادت مین تصنع مطلق نہین تھا اور اپنے کرے مین آستین چڑھا کر اور چرٹ مُنھ مین دبا کر بیٹھتے تھے اور ہندوستانی محرر کو احکام لکھواتے جاتے تھے - وہ زمین پر بیٹھتا تھا اور کاغذات پڑھ پڑھ کر سناتا جاتا تھا اور اُنکی بی بی اُنکے پاس بیٹھکر اپنے سینے پرونے کا کام کرتی تھین - اُنکے سادے اور بے تکلف طریقہ کو ہم سب لوگ پسند کرتے تھے گو اُنکی بیباکانہ گفتگو سے بعض اوقات تکلف والے آدمیون کو برا لگتا تھا - ہم سب لوگ جانتے تھے کہ وہ ایک بڑے رعب داب کے آدمی ہین - اُس زمانہ مین بھی وہ فرمانروائی کی باتون سے بہت اچھی طرح واقف تھے کیونکہ مجھکو یاد ہے کہ جس زمانے مین آئرلینڈ مین بڑا فساد برپا تھا تو اُنھون نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ اگر آئرلینڈ کا انتظام مجھکو ملے تو مین ابھی اُسکا بیڑا اُٹھاتا ہون - اُنھون نے اس امر کو کچھ شیخی کی راہ سے نہین بیان کیا تھا بلکہ اپنی ہمیشہ کی عادت کے مطابق صرف اپنی راستبازی کی وجہ سے اُنھون نے ایسا کہا تھا -

لاہور مین جان لارنس کی سرکاری خدمتون کی دقت اور پریشانی کسی زائد خانگی راحت سے بھی کم نہین ہوئی - نہ اس زمانہ مین اور نہ اور کسی زمانہ مین برادران لارنس نے سامان عیش و نشاط یا تزک و احتشام کی جانب توجہ کی - ایوان رزیڈنسی مین اسباب آسائش سے معدودے چند چیزین تھین اور جو چیزین علی العموم ضروریات زندگی سے تصور کیجاتی ہین وہ بھی افراط سے نہ تھین - بناؤ سنگار کی جانب سے ہنری کو جان لارنس ہی کیطرح کچھ عدم توجہی نہ تھی - بلکہ اُنکو اپنے گرد و پیش کی چیزون کی اون سے بھی زیادہ لاپروائی تھی - جس خیمہ مین وہ اور اُنکی میم صاحبہ بیٹھکر کام کرتی تھین اُسمین صرف ایک بتی جلتی تھی اور اُسکے جلنے یا خاموش ہو جانے کی بھی کچھ خبر نہ تھی اور یہ بتی بھی کسی شمعدان مین نہین جلتی تھی بلکہ جیسا کہ ایک شاہد عینی نے مجھسے بیان

کیا ہے بیئر شراب کی ایک خالی بوتل کے مُنھ پر لگی رہتی تھی - اور ایک مرتبہ جب کسی دوسرے کام کے لیے ایک اور شمع کی ضرورت ہوئی تو ہنری نے کمال سادہ پن سے کہا کہ پہلے کوئی شخص بیئر کی ایک اور بوتل پی لے تو دوسری شمع تیار ہو - "تزک مشرقی" کی یہ ایک عجیب شرح ہوتی لیکن سب کے پہلے شاید پیوریٹین فرقہ کا وہی سب سے بڑا شاعر اُسکا قدردان تھا - چونکہ ہنری لارنس نہایت ہی مہمان نواز شخص تھے اس باعث سے وہ اکثر اتنے آدمیونکو دعوت مین طلب کیا کرتے تھے جنکے بیٹھنے کی بھی اُنکے گھر مین جگہ نہین ملتی تھی - اور پھر اُنکے کھانے کے لیے کسی چیز کا منگوانا بھی بعض اوقات بھول جاتے تھے - اور کبھی کبھی کوئی عاقبت اندیش دوست جو اپنے چیف کے معاملات کی خبرگیری رکھتا پوشیدہ طور سے دریافت کرلیتا کہ آیا کھانے کے لیے آپ نے کہلا بھیجا ہے اور نہین تو جو چیز کم پڑتی اُسکو اپنی میز سے لیکر بھیجدیتا -

جب جان لارنس اپنے بھائی کی جگہ رزیڈنسی مین آئے تو اُنھون نے بہت کچھ عاقبت اندیشی کی لیکن اُسپر بھی ایسی کوئی شے مہیا نہین ہوئی جسکو عیش وآرام کی شے سے منسوب کیا جاسکتا ہو - اُنکے عیال واطفال بیشک اُنکے ہمراہ تھے اس نعمت سے سنہ ۱۸۴۶ع مین نو مہینے اور سنہ ۱۸۴۷ع مین پانچ مہینے وہ محروم رہے تھے - لیکن یہ مکان جو برادران لارنس کی ایسی بڑھی ہوئی مہمان نوازیون اور سادی حاجتون کے لیے کفایت کرتا تھا اور جسمین بزرگانہ طور پر اکثر لوگون اور ماتحتون کے ایک بڑے گروہ کی پرورش ہوتی تھی کرِی صاحب کے آنے پر اُنکے واسطے کفایت نہ کرسکا جو جان لارنس کی جگہ مقرر ہوئے تھے - اسطور پر ملک اور کام کی دقتون مین مکان کی دقتون کا اور اضافہ ہوا اور جان لارنس کی چٹھیون سے انتخاب کرکے خانگی انتظامات کے متعلق جو دو ایک فروعی باتین مین اس مقام پر درج کرتا ہون شاید دوسری اور زیادہ ہوشیار نسلون کے لیے خالی از منفعت نہونگی - جان لارنس آنکی میم صاحبہ تین لڑکے اور ایک انگریز ملازم ان سب کے درمیان دو کمرے بٹے ہوئے تھے جو دو افیٹ کے لیے اور دو افیٹ کے چوڑے تھے - ہنری لارنس اور رابرٹ نیپیر (جواب لارڈ نیپیر آف میگڈالا ہین) یہ تیسرے کمرے مین رہتے تھے اور ماتحت لوگ خوش قسمت تھے کہ جسطرح آدھے مکان مین اُنکے افسر جان لارنس رہتے تھے اسیطرح آدھا مکان اُنکے حصہ مین تھا - الغرض جس مدرسہ مین ہندوستان کے بعض بڑے بڑے منتظمون نے تعلیم پائی تھی اُنکے طرز معاشرت کی یہ کیفیت تھی - یہ فروعی باتین حقیر معلوم ہونگی لیکن وہ ایک خاص وقعت اور فائدہ رکھتی ہین کیونکہ وہ مقام یہی تھا جہان سے (ہنری اور جان لارنس ان دونون بھائیون کی استادانہ تعلیم کی بدولت) ایک پورے گروہ نے سادگی اور قناعت کام مین مصروف رہنے اور جو اب تک ہندوستان کی اصلی قوت کہی جاسکتی ہے دیسیون کے ساتھ غمخواری کرنے کا سبق سیکھا اور اُنکو پھر کبھی نہین بھلایا - اسی طرح کے اسباب اور اسیطرح کے اثر سے ہماری عمارت سلطنت

ہندوستان کے عمدہ ترین حصے تیار ہوئے - یہ وہ سلطنت ہے جو اپنی عظمت مین سلطنت رومۃ الکبری کے برابر ہوگی اور فی الجملہ اُسکی حکومت اسی خالص نیت سے کی گئی کہ اُسکے باشندون کو نفع پہونچے یہ بات رومیون کو کبھی خواب مین بھی نہ میسر ہوئی ہوگی - قدیم زمانہ کے سَیَبَینی لوگون نے بھی اسی طرح کی زندگی اختیار کی تھی - رِمیس اور اُسکے بھائی رُوبیولَس نے بھی ایسا ہی کیا تھا - اور سلطنت روم کو جو شرف حاصل ہوا وہ سب اسی بات کے طفیل سے تھا"

جان لارنس نے اس مرتبہ لاہور مین ایک ایسی دوستی پیدا کی تھی جسمین پھر کبھی خلل نہین ہوا اور اُسکا بیان اس مقام پر درج کرنیکے قابل ہے ہماری مقابضت پنجاب کی خاص حالتون کے سبب سے لاہور ہندوستان بھر مین سب سے زیادہ ضروری چھاونی تھا - سر جان لٹلر جو ایک نہایت عمدہ جنرل تھے وہ اس قسمت کے کمانیر تھے اور جسوقت کالن کیمبل صاحب (یہ وہ مشہور سپاہی ہین جنھون نے بازگشت مقام کرونا کے وقت بڑا بھاری کام کیا تھا وِتُوریا مین جنگ کی تھی اور نا اُمیدی کی حالت مین بمقام سَین سِبَاسْٹین زخمی ہوئے تھے) چین کی فوجی کاروائیون سے کنارہ کشی کرکے اپنی نامی رجمنٹ نمبر ۹۸ کی سرکردگی سے واپس آتے تھے تو لارڈ ہارڈنگ نے خطرہ کے مقام پر معین کرنے کے لیے اُنکو بھی ٹھہرالیا اور لاہور مین ایک بریگیڈ کی کمان دی - یہان پہلے تو ہنری اور بعد اُسکے جان لارنس سے وہ بڑے دوست ہوگئے - اپنے روزنامچہ مین وہ لکھتے ہین کہ "مجھکو اس بات کے معلوم ہونے سے نہایت خوشی حاصل ہوئی کہ جان لارنس اپنے بھائی کی غیر حاضری کے زمانہ مین اُنکے قائم مقام مقرر ہونگے" شکار مین وہ اکثر جان لارنس کے ساتھ جاتے تھے اس کام مین مشق دیرینہ کے سبب سے سویلین افسر فوجی افسر سے زیادہ ماہر تھا - جان لارنس حکمی نشانہ لگاتے تھے - مین نے اُنکے دوستون کی زبانی سُنا ہے کہ وہ بگھی پر بیٹھے بیٹھے چلتی گاڑی سے پستول لیکر لومڑی کا شکار کر لیتے تھے اور ادھر کالن کیمبل صاحب افسوس کے ساتھ اس امر سے اعتراف کرتے ہین کہ "مجھکو ہاتھی کی پشت سے بھی کبھی ایک پر نہین ملا" جسوقت یہ بندوبست کیا گیا کہ جان لارنس اپنا عہدہ کری صاحب کو خالی کردین تو لاہور کے تمام افسرون مین کسیکو اُسقدر صدمہ نہین ہوا جسقدر کالن کیمبل کو ہوا - چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ "مجھے کمال افسوس ہے کہ جان لارنس یہان سے جاتے ہین وہ ایک نفیس (کیمبل صاحب کی سوانح عمری دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جسوقت کسی کی بے انتہا تعریف کرتے تھے تو اس لفظ کو استعمال کرتے تھے -) یار باش اور ایماندار ہی آدمی نہین تھے بلکہ پولیٹیکل معاملات مین وہ ایسے مستند شخص تھے کہ اگر میرے ایام قیام پنجاب مین کوئی فتور برپا ہوتا تو اُنسے بڑھکر کوئی شخص نہین تھا جس سے مین صلاح لیتا"[1]

---

[1] سوانح عمری لارڈ کلائیڈ مولفہ جنرل شیڈول جلد اول صفحات ۱۸۴ و ۱۵۹ -

لارڈ ڈلہوسی جدید گورنر جنرل جب ۱۲ جنوری ۱۸۴۸ء کو داخل ہندوستان ہوے تو معمولی اعزاز کے ساتھ گورنمنٹ ہوس مین اُنکا استقبال ہوا اور دوسرے ہفتہ مین لارڈ ہارڈنگ مع ہنری لارنس بسواری جہاز روانہ انگلستان ہوتے اور اپنے جانشین کی دلجمعی کر گئے کہ جہانتک مین دیکھ سکتا ہون "آیندہ سات برس تک ہندوستان مین ایک ضرب توپ کے چلانے کی ضرورت نہوگی"۔ لیکن کری صاحب ابتک لاہور مین نہین پہونچے تھے اور جان لارنس بشاشت سے کام کرتے جاتے تھے حالانکہ وہ اپنے اس مقام کے عہدے سے بالکل مطمئن نہ تھے۔ بتاریخ ۱۲ نومبر اُنھون نے اپنے موسومہ جانشین کو لکھا وو مجھے اُمید ہے کہ جہانتک جلد آسانی کے ساتھ آپ سے ممکن ہوگا یہان پہونچ جاینگے۔ میری کیفیت تو یہ ہے کہ پنجاب سے جسقدر جلد مین باہر نکلون اسیقدر بہتر ہے لیکن آیندہ فروری کے مہینے مین وہ پھر پنجاب سے نہ نکلنے پائے اور آخر کو جب اُنھون نے سُنا کہ کری صاحب درحقیقت روانہ ہوچکے ہین تو اُنھون نے اپنی معمولی بیغرضی کے ساتھ اپنے بھائی ہنری کو لکھا کہ بہتر ہوگا کہ آپ اب مناسب وقت پر لاہور مین آئین۔ یہ مناسب نہین معلوم ہوتا کہ آپ بغیر تندرستی حاصل کیے انگلستان سے چلے آئین۔ چنانچہ وہ بھائی کو لکھتے ہین کہ۔

اگر ضرورت ہوگی تو قبل اسکے کہ آپ آئین مین یہان پھر چلا آؤنگا جیسا کہ پیشتر بھی مین آپ کو تحریر کر چکا ہون۔ لیکن بہتر ہوتا کہ کری صاحب برابر قیام کرتے۔ اس گھڑی گھڑی کے تبادلہ مین بڑی خرابی پڑتی ہے۔ کسی شخص کو اپنی تدبیرین پوری کرنیکا وقت نہین ملتا اور اسواسطے وہ کوئی زیادہ عمدہ کام نہین کر سکتا۔ .... اگر میری یا آپکی نیکنامی کا تعلق ہوتا تو بھی خراب بات تھی لیکن اب اُس سے بھی بدتر ہے میرے یا آپ کے ہونے کی حالت مین تو خرابی ہی تھی مگر اب اور بھی زیادہ خرابی ہوگی کیونکہ ہولے پر کاتو اپنا کوئی شخص پسند نہین کرتا۔ گورنمنٹ کے پاس سے ابھی ابھی میرے یہان اس مضمون کی ایک تحریر آئی ہے کہ جب تک کری صاحب آنہ لینگے اسوقت تک کچھ نہوگا اس صورت مین چھ ہفتے اور ضائع ہونگے۔ دو مہینے کے عرصے مین ملتان بھر کی تشخیص کروا لیتا۔ وسط مارچ مین جو لوگ وہان بھیجے جاینگے وہ ادھر اُدھر گھومنے مین علیل ہوجانے کے سوا اور کچھ نہ کر سکینگے اور دو چند وقت مین بھی کام اُنکے کرنے سے تمام نہوگا۔

پنجاب مین جو آتش فساد عنقریب مشتعل اور اُسکے سبب سے الحاق ہونے والا تھا اُسکے متعلقہ حالات کے اعتبار سے لازم تھا کہ جان لارنس کے مندرجہ بالا اقوال پر فی الفور لحاظ کیا جاتا۔ اگر جان لارنس کو اپنے طور پر اس معاملہ مین کارروائی کرنے کا اختیار دیا جاتا تو وہ اڈنبر کانس کو جنوری کے مہینے مین بجانب ملتان روانہ کردیتے اور سکھون کی دوسری لڑائی جسمین محض بیجا غلطیان سرزد ہوئین اور بے سود فتحمندیان حاصل ہوین ہرگز نہونے پاتین جس رزیڈنٹ کا عرصہ دراز سے انتظار ہورہا تھا وہ ۶ مارچ کو پہونچا اور باوصف سابق کی تکرر نجیون کے دونون مین خوب یکجائی رہی۔ دونون مین تمام ضروری معاملات پر بحث ہوئی اور آخر کو بالکلیہ اتفاق راے رہا۔ نئی عمارتین

تیار ہو چکی تھین اور دو شخصون کے سوا سب ماتحت میانمیر کو بھیجدیے گئے - رزیڈنسی مین ماتحت لوگ جو ابتک اپنے گھر کی طرح اور ہنری اور جان لارنس اُنکے بزرگون کی طرح رہتے آئے تھے اب وہ زمانہ ہمیشہ کے لیے گیا گذرا ہوا چنانچہ جان لارنس اپنے بھائی کو لکھتے ہین کہ " میرے اور آپ کے زمانہ مین جس مقام پر نہ تخلیہ اور نہ آسایش تھی اب وہان غالباً دونون باتون کی افراط ہوگی" ۲۷ مارچ سینٹ پیٹرکس ڈے کو جان لارنس کے ایک دوسرا فرزند ہنری (جیسا کہ اُسکا باپ شاید اپنے خاندانی نسب اور ایام طفولیت کی خانہ بدوشیون کو جو ابتک اُسکو خوب یاد ہونگی خیال کر کے بڑی خوشی سے لکھتا ہے) پیدا ہوا اور ۱۳ اپریل کو کل خاندان لارنس معہ بچہ کے جو اس زمانہ مین صرف پندرہ روز کا تھا جالندھر کو روانہ ہوا اور اسپنے اس روانگی سے نہایت خوش تھا - جان لارنس بسبیل تعجیل اپنے صوبہ کا دورہ کر کے مع الخیر دھرم سالہ کے خوش سواد پہاڑ پر جہان اُنھون نے ایک مکان خرید کیا تھا پہونچے - یہان آکر جان لارنس سمجھے کہ اب اس سرد آب و ہوا مین چند ہفتے بفراغت رہنا ملے گا صرف ایک مرتبہ ضرورت کے وقت مقدمات سشن کرنے کے لیے میدانی ملک مین جانا پڑے گا - اور اس خیال سے اُنکو ایسی مسرت حاصل ہوئی کہ وہ اپنے دل مین خیال کرنے لگے کہ دیکھیے یہ اُمید پوری ہوتی ہے یا نہین - چنانچہ وہ اُمید پوری نہونے پائی - کیونکہ چند روز بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ یہ خبر آئی کہ وانس اگنیو اور اینڈرسن صاحب یہ دونون افسر جو ملتان کو بھیجے گئے تھے فریب سے مار ڈالے گئے - اور اب گورنمنٹ اس بات مین جسکو جان لارنس نے پہلے ہی سے دریافت کر کے اُسکے دور کرنے کی کوشش کی تھی پس و پیش کرنے لگی کہ آیا ہم فوراً فوجی کاروائیان شروع کر دین جن سے وسط موسم گرما مین ہندوستان کے گرم ترین مقام کو جانا پڑتا تھا یا آیندہ موسم سرما تک کاروائیان معطل رکھنے کی حالت مین اس بات کا اور بھی زیادہ خطرہ اُٹھائین کہ دشمن لوگ ہمکو سمجھین کہ وہ لڑائی مین ہچکتے ہین اور اس بات کا موقع دین کہ پہلے تو ملتان مین ہر طرح کی بغاوت پھیلے اُسکے بعد تمام ملک پنجاب مین اُسکے شعلے پہونچ جائین
اب دیکھنا چاہیے کہ کن حالتون کی وجہ سے ہم اس افسوسناک پس و پیش کی حالت مین پھنسے تھے -

مولراج دیوان ملتان مشہور و معروف ساون مل کا بیٹا اور جانشین تھا جسکو رنجیت سنگھ نے اس مستحکم قلعہ کی خبرگیری کا کام سپرد کیا تھا جو آخر مین اُسکے ہاتھ سے فتح ہوا - ملتان کے قلعجات اسکندر اعظم کے زمانہ سے مشہور و معروف ہین اور یہ ممکن نہین معلوم ہوتا تھا کہ جو سردار اُسپر قبضہ رکھتا تھا وہ اور کسی شخص پر بھروسہ کرتا - مشرقی فرمانروایون کے اعتبار سے ساون مل ایک اچھا فرمانروا تھا - اور بیس سال تک فرمانروائی کرنے کے بعد جسمین اُسنے بیشمار دولت جمع کر لی تھی اپنے بیٹے مولراج کو اپنی دولت اور سلطنت کا وارث چھوڑ کر ۱۸۴۴ء مین فوت کیا - سکھون مین چاہیے جو عمدہ صفتین پائی جاتی ہون لیکن وہ شدت سے زر پرست ہین اُنکو جزیرہ نمائے ہندوستان کے یہودی اور ارمنی کہنا روا ہے چنانچہ لال سنگھ نے بحیثیت قائم مقام مہاراجہ مولراج سے ایک

کرور روپیہ بطور نذرانہ طلب کیا۔ اس امر مین طرفین سے جو کد ہوئی وہ صرف روپیہ کے لیے ہوئی اختیار کے لیے نہین ہوتی اور مولراج نے پہلے ہی سے اس خرابی کے مقابلہ کا بندوبست کر رکھا تھا۔ لیکن آخر کو جان لارنس نے ترغیب دیکر اور اُسکی حفاظت کا وعدہ کر کے لاہور مین طلب کیا۔ اور یہان سخت مگر دوستانہ قول اقرار کے بعد زر نذرانہ ادا کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا۔ لیکن جب مولراج نے ایک مرتبہ بیزاری کی حالت مین استعفا دینے کی خواہش ظاہر کی تو اُسکا استعفا قبول کر لیا گیا۔ ایک دوسرا سردار اُسکی جگہ مقرر کیا گیا اور دو انگریزی افسرون کو حکم دیا گیا کہ وہ سردار مذکور کے ساتھ ملتان کو جائین اور جسطرح پنجاب کے اور حصون مین کارروائی ہوتی ہے اسی طرح وہان بھی کرین۔ آرتھر کاکس صاحب جنکو جان لارنس نے ایک عمدہ دلیر نیک مزاج شخص بیان کیا ہے اور جو سکھون سے بہت اچھی طرح واقفیت رکھتے تھے اُنکو دونون بھائیون نے اس نازک کام کے لیے منتخب کیا۔ لیکن چونکہ صدر مقام سے ایک حکم اس مضمون کا آگیا تھا کہ جب تک نئے رزیڈنٹ صاحب نہین اسوقت تک کوئی کارروائی نہ کیجاے اسلیے تین مہینے کی اور تاخیر ہو گئی۔ اور بغاوت ملتان کی ترقی کے لیے اور وقت ملگیا۔ جب کری صاحب آئے تو اُنھون نے وانس اگنیو (یہ ایک سویلین تھے) اور لفٹنٹ اینڈرسن (یہ لومزم صاحب کے نسبتی بھائی تھے) کو اس خطرناک کام کے لیے منتخب کیا۔ اور سکھون اور گورکھاؤن کی پانچ سو مخلوط فوج کے ذریعہ سے نئے دیوان کو مولراج سے گورنمنٹ لینے کے لیے روانہ کیا۔ بدقسمتی سے یہ لوگ اپنے محافظ فوج کے ہمراہ نہین گئے۔ وہ دریا کے راستہ سے گئے اور فوج محافظ خشکی کی راہ سے گئی۔ چنانچہ اس طور پر سفر کے ختم ہونے کے بعد اُنکے اصل محافظون نے اُنکو معلوم بھی نہین کیا کہ کون ہین۔

اُسکے بعد جو کچھ ظہور مین آیا وہ بخوبی تمام مشہور ہے۔ اور اُسکو ایسے ایسے اہل قلم لکھ چکے ہین کہ اب اُسکے بیان کی حاجت نہین ہے۔ وانس اگنیو اور اینڈرسن صاحب جب مولراج کی طرف والے پھاٹک کی راہ سے گھوڑون پر سوار جاتے تھے تو اُنپر حملہ ہوا اور اُنکی سپاہ کا جو حصہ اب تک وفادار رہگیا تھا اُسنے بارہ گھنٹہ تک بہادری سے مقابلہ کیا تاہم دونون صاحب نہایت ظلم سے مارے گئے اور اُنکی لاش کے ساتھ طرح طرح کی بیحرمتی کی گئی ابتدا مین جو حملہ (اور یہ حملہ اُسی کے مشابہ تھا جو فی الحال ہماری سفارت کابل پر ہوا ہے) کیا گیا تھا اُسکا حملہ آورون نے پیشتر سے کوئی قصد نہین کر رکھا تھا۔ اور حکام نے تو اور بھی اُسکا ارادہ نہین کیا تھا۔ لیکن ایشیائی شہرون مین یورپ کے شہرون سے بھی زیادہ عام لوگ برے افعال کے وسائل پاکر اُنکے مرتکب ہو جاتے ہین زیادہ دلیر اور لاپروا لوگ بیدل یا خیر اندیش آدمیون کو بحض دیکھا دیکھی اپنا شریک بنا لیتے ہین اور اسطور پر چند آدمیون کے قصور مین تمام شہر شریک ہو جاتا ہے۔ لیکن بہرحال مولراج نے برخلاف بدقسمت سابق غرمانروا ے کابل کے جرم مذکور کے ہو جانے کے بعد اُسکو خود اختیار کر کے اپنا جرم بنا لیا اور سکھون ہندوؤن اور افاغنہ

تمام باشندگان پنجاب کے نام اس مضمون کا اشتہار جاری کر دیا کہ سب کے سب اجنبیون کے دور کرنے پر آمادہ ہو جائین ۔

اب اگر عجلت اور مستعدی سے کارروائی کرنے کا کوئی وقت تھا تو وہ یہی تھا ۔ اس موقع پر سپاہیون کے چال وچلن کا امتحان کرنا اور ہر ہر صاحب حکومت آدمی کو جانچنا لازم تھا ۔ لارڈ ہارڈنگ اور ہنری لارنس اس موقع پر جو کچھ کارروائی کرتے وہ اس کارروائی سے بخوبی ثابت ہو سکتی ہے جو کشمیر مین امام الدین کی نسبت کی گئی تھی ۔ اور جو کچھ کرنی صاحب آزادانہ اختیار پانے کی حالت مین کرتے اسکا قیاس ان تدبیرون سے کیا جا سکتا ہے کہ انھون نے فوراً ملتان کی جانب سپاہ بھجوائی اور اگر حکام بالادست کے صریح احکام کے خلاف نہین تو انکی خواہشون کے خلاف ہر حالت مین بعد کو فوج کشی کی ۔ اور جان لارنس کو اس معاملہ مین جو کچھ کرنا تھا اسکا حال بلاشک وشبہ ان چٹھیون سے ظاہر ہے جو اسوقت میرے سامنے رکھی ہوئی ہین ۔ یہ چٹھیان اس اعلم دانشمندی کے ذریعہ سے نہین لکھی گئی تھین جو وقوع واقعہ کے بعد ہر شخص مین آجاتی ہے اور اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ راقم اس صورت مین جب اسکے کرنے کا کوئی اختیار باقی نہ رہگیا ہو کیا کر سکتا تھا ۔ بلکہ جس روز خبر مذکور آئی اُسی روز اُنھون نے ایلیٹ صاحب سکریٹری گورنمنٹ کرنی صاحب ریزیڈنٹ گورنر جنرل اور ویلر صاحب بریگیڈیر جنرل کمان جالندھر کے نام اُسی وقت گھسیٹ کر روانہ کین ۔ ریزیڈنٹ گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف کے مابین متواتر جوابار وپیام رہا اور اُسکا کوئی نتیجہ نہ نکلا اُسکی تلاش مین محنت کرنے سے میرے لیے زیادہ تر یہی لازم ہے کہ جان لارنس کی چٹھیون اور اُنکے خیالات کو ظاہر کر دون ۔

اب اس بات کو دیکھنا چاہیے کہ صورت معاملات کیا تھی ۔ کمانڈر انچیف ایک بہادر اور شیر دل شخص تھے لیکن وہ ہمیشہ افراط پر مائل رہتے تھے ۔ جسوقت وہ جوش مین ہوتے اور کہین بندوق کی ایک آواز سن لیتے تو پھر انکی کارروائی اور جرات مین کوئی بات اُٹھ نہ رہتی ۔ اور جسوقت وہ سرد پڑتے تھے تو اُنمین اسطرح کی عاقبت اندیشی آجاتی تھی جو کسی کم بہادری والے آدمی مین اگر پائی جاتی تو وہ سستی بلکہ بزدلی مین مطعون ہوتا ۔ گورنر جنرل ابھی نئے نئے ہندوستان مین آئے تھے ۔ انکی عمر ابھی صرف ۳۶ برس کی تھی اور جیسا کہ ایسے موقعون پر اکثر ہوا کرتا ہے جسوقت یہ نازک معاملہ اُنکے روبرو پیش ہوا تو اپنی تیزی طبیعت اور پختہ ارادے کے کام مین لانیکے بدلے دوسرون کی مشورت پر بھروسہ کیا ۔ ہندوستان کی تمام کارروائیون مین جو اُنکے گورنر جنرلی کے زمانے مین اُنکے ذریعہ سے عمل مین آئین شاید اِسی موقع کی بابت اُنکے اوپر اعتراض ہو سکتا ہے ۔ اُن دونون حکام بالادست کی رائے آخر مین یہ قرار پائی کہ اب کسی جنگی کارروائی کا قصد کرکے انگریزی سپاہ کو جوکھم مین پھنسانے کا وقت نہین رہا ۔ یا جیسا کہ ہنری لارنس نے طنزاً کہا ہے اُنھون نے یہ قطعی قصد کیا کہ موسم سرما مین ایک بڑا شکار کھیلین گے اور گورنر جنرل کو

ص ۲۵

اپنا رہنما بنائینگے - اگر اُس صلاح پر جو جان لارنس نے دی تھی اور ایک بڑے درجہ تک کری صاحب نے بھی جسکی تائید کی تھی عمل کیا جاتا تو ہم بلا مبالغہ کہ سکتے ہین کہ گمان غالب فساد ملتان (جیسا کہ اسیطرح کی اور حالتون مین ہم ہمیشہ ہندوستان مین دیکھ چکے ہین) شروع ہوتے ہی ختم ہو جاتا اور صرف ایک مقامی ہنگامہ ہو کر رہ جاتا - قتل کا ارتکاب ۲۰ - اپریل کو ہوا - اور جان لارنس کے دور دراز پہاڑی اسٹیشن پر جو کوہ ہمالیہ کی برفستانی چوٹیون کے نیچے واقع ہے ۳۰ - اپریل کو اس معاملہ کی خبر پہونچی - اسی روز اُنھون نے نہایت زور دیکر اپنے ڈھب سے دو چٹھیان ایلیٹ اور کری صاحب کے نام لکھین جنکے اقتباسات مین آگے درج کرونگا - جسوقت ہم ان چٹھیون کو پڑھتے ہین تو ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص مین کیسی خداداد ذکاوت اور عقل تھی کہ بادی النظر ہی مین اصل حقیقت اس فساد کی اُسکو معلوم ہوگئی اور ایسی تدبیرین دفعتاً سوچ لین جن سے فی الحقیقت اُسکا انسداد متصور تھا - اُسکی یہ باتین اُس بڑے نازک وقت کا مقدمہ تھین جو بزمانہ مابعد اُسکے اوپر آن کر پڑا تھا - گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف دونون سے وہ جدا (اور شاید یہ خوش نصیبی کی بات تھی کہ وہ جدا) ہوگیا تھا - اُسوقت اُسکا کام تجویز بتلانے یعنی راے دینے کے بدلے حکم دینا خیال کرنے کے بدلے کارروائی کرنا اور داب وآداب اور افسری کے قواعد کو اس مقصد کے لیے شکست کرنا تھا کہ اُن باتون سے بدرجہا بڑھکر کوئی کام کیا جاے اور جو طوفان اُس زمانہ مین اُٹھا تھا وہ خاموش کیا جائے - خیر - ایلیٹ صاحب کے نام اُنھون نے یہ چٹھی لکھی تھی -

میرے پیارے ایلیٹ صاحب - مجھکو کری صاحب کی تحریر مورخہ ۲۵ - ماہ روان سے ملتان کے افسوسناک واقعہ کی ابھی ابھی خبر پہونچی ہے - اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیچارے اگنیو اور اینڈرسن صاحب مارے گئے - مین نے کری صاحب کو لکھا ہے کہ اگر میری خدمت کام آسکتی ہو تو مین وہان آنے کے لیے موجود ہون - مین ایسی جگہ پر جہان میری ضرورت نہو خواہ مخواہ کو نہ اپنے تئین ٹھونسنا نہین چاہتا لیکن اس قسم کے نازک وقت مین مین اپنی طرف سے کام کرنے کی استدعا کرنا مناسب سمجھتا ہون - کری صاحب اس بات پر آمادہ معلوم ہوتے ہین کہ اس معاملہ کو دربار پر چھوڑ دین اور ملتان پر فوج کشی نہ کرین - مین نے اُنکو جو جواب لکھا ہے اُسکی ایک نقل آپکے پاس بھی روانہ کیے دیتا ہون - اسمین شک نہین کہ آج کل کا موسم فوج کشی کے لیے موزون نہین ہے لیکن جو خرابیان فوج کشی مین ہین خاموش رہنے مین اُنسے بھی زیادہ متصور ہین - اگر فوراً باغیون کا انسداد نہ کیا جائے گا تو نیون پشاور اور ہزارہ کے تمام انگریزون کی جانین معرض خطر مین رہینگی - دو سال کا عرصہ ہوا کہ کشمیر مین ہمارے آدمی اسی طرح کے خطرہ سے بال بال بچگئے اُسوقت یہ مسئلہ زیر بحث تھا کہ یا تو شیخ اطاعت قبول کرلے یا اُسپر فوج کشی کیجائے - اگر ہم ایسا نہین کرتے تو ما نجھا کی جو سپاہ ابھی نوکری سے چھوڑائی گئی ہے وہ سب ایک جگہ جمع ہو جائیگی اور باغیون کی شریک ہو کر یورش کرے گی -

اُسی دن جان لارنس نے کری صاحب کو یہ چٹھی لکھی -

گو مولراج کا چال چلن کیسا ہی برا کیون نہو مگر اس بات مین مجھکو شبہ ہے کہ وہ اصل ہنگامہ کا بانی ہے - آپ اس ۲۰

بات پر یقین کیجیے کہ وہ مقتضاے وقت سے مجبور ہوگیا ہوگا - یہ ایک مشہور بات ہے کہ وہ انتہا مرتبہ کا بزدل ہے اور ابتدا مین انتہی
جن خاص باتون پر اصرار کیا تھا انمین سے ایک بات یہ تھی کہ قبل اسکے کہ اسکا ملک کو چھوڑ دینا عوام مین مشتہر ہو اسکو وہان سے چلے
جانے کی اجازت دیدیجاے - یہ اکثر واقع ہوا ہے کہ کسی ہنگامہ مین سکھ لوگ آپسمین ایک دوسرے سے نہین لڑے اور کمزور
فریق اپنے قوی تر فریق سے شریک ہوگیا - تاہم یہ بات باور نہین آتی کہ خان سنگھ کی سپاہ نے اُسطرح کا برتاو کیا ہو جیسا کہ
بیان کیا گیا ہے اب مجھکو اس بات کا بڑا اندیشہ ہے کہ دربار کی کوئی فوج ملتان پر چڑھائی کرنے کی حالت مین وہی برتاو نہ کرے جو خان سنگھ
کی سپاہ نے کیا ہے - باوصف گرمی اور خراب فصل کے مین اسی بات کی صلاح دونگا کہ فوج کشی کیجاے - ورنہ جو آپ کو اندیشہ
ہے بنون ہزارہ اور پشاور مین بھی فساد ہوگا - ملتان کوئی زبردست مقام نہین ہے افسر لوگ رضامند یا غیر رضامند ہون مگر انکو اپنے
سپاہیون کے بچانے کے لیے ضرور جانا ہوگا - آپ کے دفتر مین وہان کی قلعہ بندیون کا ایک نقشہ ہوگا جسکو بیچارے اینڈرسن صاحب
نے کھینچا تھا - میرے نزدیک ایک برگیڈ فیروزپور اور جالندھر سے لینا اور دو تین ٹوپخانے اور چہ دیسی حصص فوج لیکر ملتان پر چڑھائی
کرنا چاہیے - یہ مقام محاصرہ کی تاب نہ لاسکیگا - وہان سے تھوڑی ہی بلندی پر اگر گولے چلائے جائینگے تو قلعہ سر ہوجائیگا -
اس کارروائی مین میرے نزدیک بھی بہت سے اعتراضات ہوسکتے ہین لیکن مین سمجھتا ہون کہ دوسری کارروائیان اس سے
بھی بڑھکر قابل اعتراض ہونگی - دربار نہ تو کچھ کرتا ہے اور نہ کریگا - مین نے اسکو کبھی کچھ کرتے ہوے نہین دیکھا - بہرحال
سبقت ہماری جانب سے ہونا چاہیے اگر آپ مجھکو کسی کام کے لائق خیال کرین تو صرف آپکے کہنے کی دیر ہوگی - مین
بارنس صاحب کو اپنا کام حوالہ کرکے کانگڑہ سے پانچ روز کے عرصہ مین پہونچ سکتا ہون - اس معاملہ مین میری کوئی ذاتی
خواہش نہین ہے لیکن اگر مین کسی کام آسکون تو ایسے نازک وقت مین مجھپر آپکی اعانت کرنا فرض ہے مین دینانگر کے راستہ
سے آؤنگا -

ص ۲۵۲ دوسرے روز پھر انھون نے ایک چٹھی کری صاحب کے نام اس مضمون کی لکھی -

میرے پیارے کری صاحب - مین نے جبسے آپکی تحریر کے ذریعہ سے معاملہ ملتان کی خبر سنی اسوقت سے اُسپر غور
کرتا رہا - میری راے ابتک یہی ہوتی ہے کہ قلعہ پر ہماری فوج چڑھائی کرے اور یہ چڑھائی سکھون کی اعانت کے طور پر نہین
بلکہ خاص ہماری طرف سے ہو - میری خواہش یہ ہے کہ وہ مقام محصور کیا جاے اور اگر وہان کی باغی سپاہ اطاعت نہ قبول
کرے تو مصلحت وقت دیکھکر قلعہ گولون سے اوڑایا جائے اور خالصہ سپاہ کو ایک ایسا سبق پڑھا دیا جاے جو ہمیشہ کے لیے
انکو یاد رہے - اگر آپ موسم سرما تک کچھ کارروائی نہ کرینگے تو مجھکو اندیشہ ہے کہ ملک مین بلوہ ہو جائیگا اور دوسرے مقامات پر
بھی فساد ہوگا - آپ نہ تو اُس حصہ ملک سے مالگزاری وصول کرسکینگے اور نہ قرب وجوار کے اضلاع کی مالگزاری وصول ہوگی
اصل تو یہ ہے کہ اگر تاخیر ہوئی تو معلوم نہین کیا ہو جاے - اگر آپ ہماری فوجین بھیجنا مصلحت نہ سمجھین تو اُس صورت مین بہتر
ہوگا کہ آپ کسی سکھ کو روانہ کرین کیونکہ وہ بالیقین باغیون کے شریک ہو جائینگے - مین نہین سمجھتا کہ مولراج نے سازش کی ہے

اسمین اُسکا نقصان سب طرح کا ہے اور فائدہ کسی طرح کا نہین ہے اگر وہ چاہتا تو ملتان مین رہ سکتا تھا لیکن اسمین شک نہین کہ آپ نے اُسپر ثابت کیا کہ وہ آپکی خواہش کے مطابق ملتان مین رہے - اپنی خوشی سے نہ رہے - یہ ہو سکتا ہے کہ نہ تو ملتان کا چھوڑنا اور نہ ہماری شرطون کا پابند ہوکر وہان رہنا پسند کرکے اُسنے اپنے نزدیک اس فساد کو خفیف سمجھکر جائز رکھا ہو تاکہ یہ بات ظاہر ہوجائے کہ اس صوبہ کی فرمانروائی کسقدر مشکل ہے - جو کچھ ہوا اب اسوقت باغیون کی تنبیہ مین ایک روز کی بھی تاخیر مناسب نہین ہے - جس روز انکو یہ خبر پہونچیگی کہ لاہور سے فوج روانہ ہوئی ہے اسی روز انکی آدھی قوت زائل ہو جائیگی اور اگر تاخیر ہوئی تو ہزارہا آدمی اُنکے نشان کے نیچے جمع ہو جائینگے

آپ کا دوست صادق جان لارنس

مکرر یہ کہ ہمکو اپنے افسرون کا بدلہ جن سے لینا چاہیے وہ سکھون کی گورنمنٹ نہین ہے - فقط

اِن عجلت کی گھسیٹی ہوئی چٹھیون مین جو صلاح دی گئی تھی اُس سے زیادہ صائب صلاح کا دینا محال ہے لیکن بدقسمتی سے اُس پر عمل نہین کیا گیا یا اگر عمل ہوا تو اتنی تاخیر کے بعد جب اُس سے کوئی فائدہ نہوا - یہ سچ ہے کہ جان لارنس کو ملتان کی قوت کے بارے مین غلط اطلاع ملی تھی جیسا کہ اُنھون نے اُس زمانے کے چندروز کے بعد خود ہی اعتراف کیا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ بغیر قلعہ شکن توپخانہ کے چڑہائی کرنا خلاف مصلحت ہے - لیکن کیا قلعہ شکن توپخانہ حکم دینے کے ساتھ ہی کوچ کرنے کے لیے فیروزپور مین تیار نہین بیٹھا تھا - جو دریاے ستلج کی راہ سے ایسے مقام تک جا سکتا تھا جہان سے قلعہ صرف چالیس میل رہ جاتا - اور کیا لارڈ ہارڈنگ نے فیروزپور جالندھر اور لاہور مین تین گشتی بریگیڈ بمجرد حکم چڑہائی کرنے کے لیے جو تعینات کر رکھے تھے وہ صراحتاً اس بات کے واسطے نہین تھے کہ اسی طرح کی بغاوتون کے وقت اُنسے کام لیا جاتا - اُس زمانہ تک مولراج نے محاصرہ کے لیے کوئی تیاری نہین کی تھی اور اگر فوراً چڑھائی کیجاتی اور اسکے ساتھ یہ خبر پہونچتی کہ توپین پیچھے آتی ہین تو شائد اس باغی جمعیت کا بالکل زور ٹوٹ جاتا جو گوہار کی طرح جمع ہورہی تھی - اور گرمی کی یہ کیفیت ہے کہ اگر انگریزون نے ہمیشہ عمدہ موسم کے لیے ساری کارروائیان موقوف رکھی ہوتین تو ہندوستان کبھی اُنکے ہاتھ سے فتح نہو سکتا - قلعہ سری رنگ پٹن ۴ مئی کو عین وسط فصل گرما مین سر ہوا تھا - اور جیسا کہ جان لارنس کو اسی بات کا خیال تھا وہ بڑے اطمینان سے اس بات کو یاد کرتے تھے کہ قلعہ سر کرنے والی جمعیت کے افسر اُنکے والد تھے جو تپتی ہوئی زمین پر رخنہ دیوار قلعہ کے پاس کئی گھنٹہ تک زخمی پڑے رہے تھے لیکن اسپر بھی جھگڑا تمام کر دیا تھا - جب علیگڈہ فتح ہوا اور آسائی کی لڑائی ہوئی تو ستمبر کا مہینہ تھا اور یہ فصل تندرستی کے حق مین اور بھی زیادہ خراب ہے اور جون کے مہینے مین خود جان لارنس نے شیلکھا بائی سے دہلی کی طرف اپنی فوجون کو جمع کرکے چڑھائی کی تھی -

خوش قسمتی سے پنجاب کے ایک دوسرے حصہ یعنی ڈیرہ جات مین ایک نوجوان ماتحت اُس زمانے مین مالی پیمائش کے کام پر تھا جو گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف سے نہین بلکہ کمشنر دوآبہ جالندھر کی رائے سے تمامتر متفق اور

فوراً کارروائی کرنے کا موقد تھا۔ اڈورڈس صاحب کی طرف سے چند عجلت مین گھسیٹی ہوئی سطرون کی ایک چٹھی جسکے لفافہ کی عبارت یہ تھی "بنام جنرل وان کورٹ لینڈ بمقام بنون یا آنجاکہ صاحب موصوف باشند موصول باد" ۲۲- اپریل کو ڈیرہ فتح خان کے قریب ہربرٹ اڈورڈس صاحب کے ہاتھ آگئی جہان وہ خیمہ زن تھے اور اُسکے ذریعہ سے اس واقعہ کی اُنکو خبر پہونچی۔ اُنھون نے اپنے کسی اعلی افسر سے استصواب رائے کرنے کی انتظار نہ کی اور دل مین یہ ٹھان لی کہ جہانتک ہوسکے مین اس بارے مین اعانت کرونگا۔ اُس پرشور ضلع مین ایک افسر مال کے ساتھ حفاظت کے لیے جو چند آدمی تھے اُنکو ہمراہ لیکر اور اس بات سے بخوبی آگاہ ہوکر کہ اُن مین سے صرف چند ہی آدمی بھروسہ کے قابل ہین اُنھون نے کشتیان جمع کرکے دریاے سندھ سے عبور کیا اور لیہ پر جو دوآبہ سندھ ساگر کا صدر مقام ہے قبضہ کیا اور وہان یا اُسی جگہ کے کسی قریب مقام سے اُنھون نے بقول خود اسطرح سے مولراج کے حملہ کا انتظار کیا "جیسے ٹریر چیتے پر بھونکتا ہے"۔ چونکہ وہ خوب جانتے تھے کہ پنجاب مین مختلف اقوام کے لوگ آپسمین سخت عداوت رکھتے ہین اس سبب سے اُنھون نے ... ۳ پٹھان بھرتی کیے اور اسطور پر بالکل اُس قاعدہ کے برعکس کارروائی کی جس سے بزمانہ مابعد غدر کے ایام مین ہمکو بڑا فائدہ حاصل ہوا۔ اُنھون نے سرحد کے مسلمانون کو ملتان کے سکھون اور مسلمانون سے مقابلہ کرنے کے لیے ہتیار دئیے جسطرح سے بعد کو اُنھون نے سکھون کو دہلی کے مسلمانون اور ہندوون سے مقابلہ کرنے کے لیے مسلح کیا تھا۔ اِدھر تو اُنھون نے یہ سپاہ جمع کی اور اُدھر وان کورٹ لینڈ صاحب کو جو ایک بڑے لائق افسر تھے اور سکھون کی فوج مین نوکر رہ چکے تھے بنون سے طلب کیا اور کچھ سپاہ بسرکردگی لیک صاحب بہاولپور سے منگائی اور اس سب فوج کے ذریعہ سے ۱۸- جون کو جو جنگ واٹرلو کی سالگرہ کا روز تھا مقام کینیری مین ایک سخت جنگ کے بعد مولراج کو شکست دی اور سید ھا ملتان کی طرف اُسکو بھگا دیا۔ بعد اُسکے چند روز کے گزرنے پر تعاقب کرکے پھر ایک دوسری لڑائی مین بمقام سَدّوسائین اُسکو زک دی اور مولراج اور اُسکی سپاہ کو درحقیقت اُسکے قلعہ کے اندر بند کردیا۔ کری صاحب کو صاحب موصوف نے لکھا کہ "اب وعا واکرنے کا بس یہی وقت ہے مجھکو اس بات کا خیال کرکے سخت قلق گزرتا ہے کہ میری گردن کی رسی بس اسی مقام تک مجھکو پہونچاسکتی ہے اور آگے نہین بڑھ سکتا"۔ اُنھون نے چڑھائی کرنے کے قبل "چند بھاری توپین ایک بم کے گولون کا توپخانہ کچھ سفرمینا کے لوگ اور اُسکی نگرانی کے لیے سپرنٹنڈینٹ بس اسیقدر مدد چاہی تھی لیکن بدقسمتی سے یہ مدد نہ پہونچی اور اب وہ اپنے اختیار کے باہر کام نہین کرسکتے تھے کیونکہ "اُنکی گردن کی رسی اُنکو آگے بڑھنے نہین دیتی تھی"۔ لیکن ایک نوجوان ماتحت فوجی عہدہ دار کی حیثیت سے اُنھون نے جو کوششین کین وہ بیشک اُس شخص کے مناسب حال تھین جسنے اس زمانہ کے چند برس بعد ایک اور بھی زیادہ خطرناک وقت مین خاص ملک کے باغیون اور بیرونی ممالک کے دشمنون کا مقابلہ کرکے سرحدی مقام

پشاور کو بہادری سے محفوظ رکھا۔ اس دو مرتبہ کی فتح کا حال سنکر رزیڈنٹ نے جسکی مخالفت اتبک حکام بالا دست کرتے جاتے تھے یا اگر اعانت دیتے تھے تو محض برائے نام دیتے تھے خاص اپنی ذمہ داری سے ایک سپاہ بسر کردگی جنرل ہوش فوج ملتان کی شرکت کے لیے لاہور سے روانہ کی۔ لیکن اب وقت گزر چکا تھا۔ عام بلوہ اُسکے روکے رک نہین سکتا تھا۔ زیادہ سے زیادہ وہ صرف اسقدر کر سکتی تھی کہ فساد کی ترقی نہونے دیتی اور سب سے زیادہ خرابی کی بات یہ ہے کہ جان لارنس نے جو تنبیہ کی تھی کہ سکھون کی فوج سے کام نہ لیا جاے ورنہ وہ اپنے ہموطنون سے سازش کر لینگے اُس سے لاپروائی کی گئی اور اُسکا نتیجہ جو کچھ ہوا وہ ظاہر ہے۔ شیر سنگھ سکھ کمانیر اس نازک وقت مین غنیم کے مقابلہ کو گیا۔ ملتان کا محاصرہ جو شروع ہو چکا تھا وہ وقوع مین آنے لگا اور مذہبی نقارہ جسکی پہلی آواز شمال و مغرب جانب بمقام ہزارہ و پشاور کانون مین آچکی تھی اب بجانب جنوب زور و شور سے ملتان مین بجنے لگا اور سکھون کو ندا کرنے لگا کہ ہر ہر مقام کے لوگ جمع ہو جائین اور گرنتھیان اور گرو کے نام پر اجنبیون سے لڑنے کے لیے تیار ہو جائین۔ فیروزشاہ اور سبراؤن کے آزمودہ کار سپاہی پھر ایک مرتبہ کھرپا اور ہل چھوڑ چھوڑ کر جدید جمہوری سلطنت خالصہ کی اعانت کے لیے دوڑنے لگے۔ وہ لوگ فیروزشاہ کی مشتبہ لڑائی کے بدلے چلیان والا کی لڑائی مین اسی طرح کی شکست اُٹھانے اور برٹش لوگون کو سبراون مین جو سربلند ترین فتحمندی حاصل ہوئی تھی اُسکے بدلے گجرات کی اور بھی زیادہ سربلند لڑائی مین منہ کی کھانے بغیر واپس آنے والے نہین تھے۔ ص ۲۵

پس ملتان کا فساد ہماری تاخیرون کی وجہ سے بڑھتے بڑھتے پنجاب بھر مین پھیلگیا تھا اور ۱۸۴۶ء کے بعد سے اتبک جو کچھ اصلاح ہوئی تھی وہ سب برباد ہوئی جاتی تھی۔ اسکے علاوہ حدود پنجاب کے اُس پار گلاب سنگھ جسکو ہمنے کشمیر کا بادشاہ بنایا تھا اُسکی نسبت بیان کیا جاتا تھا کہ وہ صرف دفع الوقتی کر رہا ہے۔ اور دوست محمد جو سب سے زیادہ مہیب تھا اُن لوگون سے نفرت کر رہا تھا جنھون نے اُسکے تخت کے چھنوانے مین اپنی مرضی ظاہر کی تھی اور پھر صرف اپنی مجبوری کے باعث سے اُسکو اُسکا تخت واپس کر دیا تھا۔ اب اُسنے اپنے جانی دشمنون کے ساتھ بھی جو اُسکی قوم اور مذہب کے عدو تھے ہمارے خلاف دوستی کر لی۔ گویا خرابی کے لیے آب و آتش مین اتفاق ہوا تھا سکھ اور افغان اپنی تواریخ مین پہلے پہل پہلو بہ پہلو استادہ ہو کر ہم سے لڑنے کے لیے تیار ہوئے۔ پشاور جو شیر پنجاب کا بہترین ملک مفتوحہ تھا وہ پھر افغانون کے ہاتھ مین جانے لگا اور دوست محمد اپنی عمر بھر جو شیخ چلی کے منصوبے باندھتا رہا ہو گا اُنکی اصل مین تکمیل ہونے لگی۔

خطرہ کی شدت دیکھکر آخر کو انگریزی شیر بھی جھپٹنے کے لیے تیاری کرنے لگا۔ مدد کے لیے بڑی بڑی سپاہ بمبئی سے طلب کی گئی دوسری فوجین بسبیل تعجیل بنگال سے روانہ ہوین۔ لارڈ ڈلہوسی اپنی عاقبت اندیشیون

۵۱

اور صلاح کارون کو دور کر کے ماہ اکتوبر مین کلکتہ سے میدان کارزار کی جانب روانہ ہوئے۔ جسوقت وہ روانہ ہونے کو تھے تو بمقام بارکپور ایک مجمع عام مین اُنھون نے یہ تقریر کی کہ "قوم سکھ نے جسطور سے جنگ طلب کی ہے ایسا کبھی سننے مین نہین آیا اور اسطرح سے کسیکو جنگ کی ترغیب نہوئی ہوگی مگر صاحبو یاد رکھنا کیونکہ اُنسے اس کا انتقام لیا جاتا ہے" اور ماہ اکتوبر مین (یعنی اگینیو اور اینڈرسن صاحب کے قتل ہونے کے ٹھیک چھ مہینے کے بعد) وہ فوج ظفر موج جو انتقام لینے والی تھی فیروزپور مین آکر مجتمع ہوئی۔

اس جنگ کی اُن تفصیلات سے جو جان لارنس اُنکے صوبۂ دوآبہ جالندھر اُنکے شرکاے کار اور اُنکی آیندہ کارروائی سے تعلق نہین رکھتی ہین راقم سوانح عمری ہذا کو کوئی سروکار نہین ہے۔ صرف ایک مختصر بیان کافی ہوگا۔ یہ عظیم الشان فوج جو جمع ہوئی تھی اُسکی کمان لارڈ گف کو نومبر کے مہینے مین ملی۔ یہ فوج اپنے تمام شعبون سے درست تھی سوارون بار برداری کے جانورون سامان جنگ اور توپون سے بخوبی تمام تیار تھی۔ ہندوستان مین عرصہ سے جو لوگ تجربہ اُٹھاتے آئے ہین اُنکا قول ہے کہ ہمارے نزدیک یہ فوج جہان جاتی وہان جو چاہتی سو کرتی۔ لیکن پہلے پہل ۲۲ نومبر کو بمقام رام نگر واقع دریاے چناب پر جو لڑائی ہوئی اُس سے ایک بڑا خلل پڑگیا اور منجملہ اور بڑے بڑے نقصانات کے کیورٹن صاحب اور ڈبلیو ہوِیلاک صاحب بھی کام آئے۔ دوسرا معرکہ جو ۳ دسمبر کو سعد اللہ پور مین ہوا گو اُسکی نسبت گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف دلیری سے دعوی کرتے تھے کہ ہمکو فتح حاصل ہوئی لیکن اصل یہ ہے کہ سکھ لوگ مصلحت وقت دیکھکر ترتیب و انتظام کے ساتھ چناب سے جہلم یعنی ایک عمدہ مقام جنگ سے ایک اور زیادہ بہتر مقام کو بجانب عقب چلے گئے۔ اور اب لارڈ گف نے جنکی عادت سے گورنر جنرل بخوبی تمام واقف تھے اور اسیلیے اُنسے عاقبت اندیشی کی سخت تاکید کردی تھی چھ ہفتے کی اور مہلت مانگی۔ آخر کار ۱۱ جنوری کو وہ آگے بڑھے اور تیرھوین تاریخ سہ پہر کو تین بجے (کیونکہ چند توپ کے گولے جنکی آدھی قوت ہنوز باقی تھی آآکر ڈھلکنے لگے اور اس سے اُنمین جنگی جوش شدت سے پیدا ہوگیا) اس آتش مزاج بوڑھے جنرل نے برخلاف اُس عبرت انگیز تجربہ کے جو مدکی اور فیروزشاہ کی لڑائیون مین حاصل ہوچکا تھا حکم دیا کہ حملہ کیا جائے۔

چلیان والا کی لڑائی اس طرح کے تذبذب اور مایوسی سے شامل تھی کہ گو ہماری فوج کے ایک بہت بڑے حصے نے داد شجاعت دی لیکن وہ قطعی شکست سے زیادہ ہمارے حق مین خطرناک تھی۔ پیادون کے ایک برگیڈ نے اس عجلت سے چڑھائی کی جس سے وہ بالکل خستگی اور ضیق کی حالت مین غنیم کی توپون کے سامنے پہونچگیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ نقصان عظیم اُٹھاکر فوراً پیچھے پلٹا۔ سوارون کا ایک برگیڈ اسطور سے غنیم کے مقابلہ کو بڑھا کہ نہ تو اُسکے آگے چھیڑ چھاڑ کرنے کے لیے سکرمشر لوگ تھے اور نہ عقب مین کوئی جمعیت مدد کرنے کے لیے تھی۔

پھر ہماری توپین اُنکے عقب مین اسطور سے رکھی گئی تھین کہ بِرگیڈ کی مدد کے لیے اُنمین سے ایک ضرب بھی نہین چھوڑی جاسکتی تھی۔ کمانیر جو حکم دیتا تھا کبھی تو سُنا اور کبھی غلط سُنا اور کبھی بالکل سُنا ہی نہین جاتا تھا اور جو لوگ برخاستہ خاطر تھے وہ اُس سے خوش ہوکر یہ مطلب نکالتے تھے کہ اب پیچھے ہٹنا چاہیے۔ پیچھے ہٹنے مین ہر شخص اپنی اپنی جان لیکر بھاگا۔ اسمین ڈریگون کی رِجمنٹ نمبر ۱۴ نے ہماری توپون اور گولہ اندازون اور اُن لوگون کو بھی جو عقب مین رحیمانہ کام کرتے تھے پامال کردیا۔ تین رِجمنٹون کی جھنڈیان اور چار توپین غنیم کے قبضہ مین آگئین اور ہمارے کل ۸۹-۱ افسر اور ۲۳۵۰- سپاہی مارے گئے۔ الغرض اس مصیبت خیز لڑائی کے حالات یہ ہین جسکو اس اعتبار سے (جیسا کہ قیاس کیا گیا ہے) کہ ہم نے بارہ توپین غنیم سے چھین لی تھین گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف نے اپنے سرکاری مراسلات مین اسطور پر بیان کرنے کی کوشش کی کہ ہمکو ایک اور فتح حاصل ہوئی لیکن گورنر جنرل نے ایک جج کی چٹھی مین جو میرے آگے رکھی ہوئی ہے اس جنگ کی نسبت مع سابق کی دو لڑائیون کے یہ بیان کیا ہے کہ "تین افسوسناک غیر خاطر خواہ لڑائیان یکے بعد دیگرے ہوئین" حقیقت حال سے تمام ہندوستان آگاہ تھا اور جو لوگ اس بات سے واقف ہین کہ "دو فتح چلیان والا" کی خبر پہونچنے پر انگلستان مین کیسا تردد اور ساتھ اُسکے رسوائی ہوئی اُنکو یہ بھی یاد ہوگا کہ اُس پُرانے بہادر سپاہی مگر بیباک جنرل کی موقوفی سے جو ہماری سکھ لڑائیون کا مارشیلس تھا عوام انگلستان کو ایک طرح کی تسکین ہوئی۔

سول اور فوجی حکام اعلی نے ابتک جنگ مین جو کارروائیان کی تھین اُنسے اطمینان کی وجہ بہت کم پیدا ہوئی۔ لیکن ایک گروہ کے آدمی یعنی بانیان مدرسہ تعلیم افسران پنجاب یا وہ لوگ اور بھی تھے جنھون نے فوجی ملازمت مین انتظام ملک اور انتظام ملک کے کام پر فن جنگ کی قابلیت حاصل کی تھی۔ یہ لوگ ماتحتین رزیڈنٹ کے حیرتقب سے بیرونی حصہ جات پنجاب مین رہتے تھے اور اس تاریک زمانہ مین اعزاز حاصل کرکے اپنے اعلی افسرون کے عیوب کے دور کرنے مین بے انتہا کامیابی حاصل کی تھی۔ جو کچھ ہربرٹ اڈورڈس نے اس ضلع مین اور اسکے باہر کیا تھا اُسکا حال بیان ہوچکا ہے۔ لیکن جارج لارنس بمقام پشاور جیمس ایبٹ بمقام ہزارہ ہربرٹ بمقام قلعہ اٹک رینل ٹیلر بمقام ڈیرہ جات اور جان لارنس بمقام دوآبہ جالندھر اور جو مثل اور اکثر افسرون کے بیرونی ملک سے بالکل جدا ہوگئے تھے یا ایسی سپاہ رکھتے تھے جسپر مطلق بھروسہ نہین کیا جاسکتا تھا اور سب کے سب ایک ایسی ویسی آبادی کے درمیان محصور تھے جسکی حقیقت دریافت کرنے کا ابھی تک اُنکو بہت کم موقع ملا تھا) یہ لوگ اپنی بہادری سے اس امید پر اپنے اپنے عہدون پر جمے ہوئے تھے کہ جب تک اعلی حکام حقیقت حال پر یقین کرکے لڑائی کا سامان نہ کرین اس وقت تک عام بلوہ کو روکنا یا اسمین خلل ڈالنا چاہیے۔ اب ہم خوشی کے ساتھ اعلی حکام کی لغزش رائے بیجا یا کارروائی مستقل الاختیار

ص ۲۵

حکام متناقض احکام غیر قطعی لڑائیون اور جھوٹی فتحمندیون کے بدلے اُس ثابت قدمی بیباکی مستعدی اور عاقبت اندیشی ص ۱۵۵
کے بیان پر آتے ہین جو سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے ان تمام ملازمون مین پائی جاتی تھی - جن لوگون کی مدد سے
جنگ چلیان والا کا حال سننے کے قابل ہوا اور جنگ گجرات کی فتح ممکن ہوئی وہ یہی لوگ تھے - اُنہین سے
بعض اشخاص سلسلہ قرابت بعض بعض سلسلہ اتحاد اور بعض لوگ سلسلہ ملازمت یکجائی کی وجہ سے متفق تھے
اور صاحب سوانح عمری ہذا کی ہمدردی مین تو سب کے سب متحد اور شریک تھے - سکھون کی دوسری لڑائی مین
انھون نے جان لارنس کے پہلو بہ پہلو جو کچھ کیا وہ گویا اُسی بات کی تیاری تھی جو نو برس کے بعد بلوہ ہندوستان
کے فرو کرنے مین اُنکو یا اُنکے جانشینون کو کرنا تھی - اُنہین سے ہر ایک کے حال کا بیان بجنسہ مثل اُسکے باقی
ہمجنسون کے ہے چنانچہ اُنہین سے بعض سربراوردہ ترین اشخاص کا جو حال مین لکھتا ہون اُس سے بخوبی تمام
ظاہر ہوگا -

پہلے جارج لارنس کو لیجیے - یہ پشاور مین تعینات تھے اور اگرچہ اُنکی فوج کو چتر سنگھ نے جو فوج مذکور کے
سپاہیون کا اصل فرمانروا تھا منت و آرزو کر کے فساد کرنے پر آمادہ کر دیا تھا لیکن اُنھون نے سکھون پر اپنا رعب
قائم رکھا جو اُنکے تمام اہالیان خاندان کو ظاہرا ایک موروثی حق کے طور پر حاصل رہا - وہ غازیانہ بہادری کے
ساتھ سکھون اور افغانون کے بھی مقابلہ مین اپنے عہدہ پر جمے رہے تاآنکہ جب دم بھر کے لیے بھی وہان ٹھہرنا
ممکن نہوا تو محصور رزیڈنسی سے خفیتًا نکل پڑے اور ایک افغان نے جسکو سر ہنری لارنس نے خاص فرمداریون
کا پابند کیا تھا پکڑ کر دشمنون کے حوالہ کر دیا - سکھون نے جو ایک بڑی شریف قوم ہے اور جس مین فطرتی دغابازی
اور ناشکری نہین پائی جاتی ہے اُنکے ساتھ قیدی کے طور پر نہین بلکہ اپنے معزز مہمان کی طرح سلوک کیا اور کہا
کہ ہمارے ساتھ آپ اور آپ کے بھائیون نے سوائے مہربانی کے کچھ نہین کیا ہے ہمنے جو بظاہر مجبوری سے
اسقدر سختی دکھائی اُسکی بابت آپ سے معافی مانگتے ہین اور کچھ دیر کے بعد اُنکو اجازت دی کہ ہمارے حق مین
کوئی برائی نہ کرنے کا اقرار کر کے اپنے انگریزی ہڈکوارٹر کو چلے جائین -

لفٹننٹ ہربرٹ کی یہ کیفیت ہے کہ جب افغانی حملہ کا خوف تھا اور چتر سنگھ سب سے زیادہ ضروری
چھاونی اٹک پر (جو دریاے سندھ کے اس مقام پر واقع ہے جہان اُسکا پانی پایاب ہے) قبضہ کرنے کے لیے
بغاوت پھیلا چکا تھا تو نکلسن صاحب کی جگہ پر جارج لارنس نے اُنکو روانہ کیا تھا - وہ پٹھانون کی ایک قلیل
سپاہ سے چھ ہفتے تک اُس ویران قلعہ کو سنبھالے رہے - اور ان پٹھانون کا یہ قول تھا کہ جب تک خود دوست محمد
ہمارے سامنے نہ آئیگا اُسوقت تک ہم آپکو نہ چھوڑینگے - اور جسوقت یہ بات بھی وقوع پذیر ہوئی اور اُنھون نے
دیکھا کہ ہمارے اہل و عیال امیر کے قبضہ مین ہین تو اُنھون نے افسوس کے ساتھ کہا کہ اب ہم کچھ نہین کر سکتے

ص ۲۵۹ جیمس ایبٹ صاحب کا حال اور بھی حیرت انگیز ہے (یہی ایک انگریز ایسے تھے جو ابھی تک خیوا کی جانب انگلینڈ گئے تھے) اِن صاحب کی کیفیت حکام بالادست اکثر غلط سمجھا یا اُنکو ناپسند کیا کیے جیسا کہ بعد کو ظاہر ہو جائیگا لیکن یہ نہایت مہربان اور بہادر شخص تھے اور شاید ہنری لارنس کے دوستون مین یہی ایک شخص تھے جنھون نے اُنکی عادات کا حال سب سے زیادہ قدردانی کے ساتھ بیان کیا ہے[۱]۔ وہ ایسے لوگون کے درمیان تعینات کیے گئے تھے جو وحشی اور جاہل تھے اور اِس قسم کے باشندگان ہزارہ کے درمیان وہ قریب قریب یکہ وتنہا رہتے تھے۔ سکھون کی سنگدلی اور ظلم سے بھی جو اُنکے ملک مین ہمیشہ دس رجمنٹین تعینات کیے رہے وہ کبھی اُنکے مطیع نہین ہوئے اور اب اُنکی اعانت سے اُنھون نے سکھون کی ایک بڑی بھاری فوج کے مقابلہ مین جو چتر سنگھ کے زیر کمان تھی پانچ مہینے تک قلعہ سری کوٹ کو بچایا اور قلعہ مذکور کو اُسوقت چھوڑا جب لڑائی کا خاتمہ ہوگیا۔ اپنی حکومت کے زمانہ مین جو بعد اسکے پانچ برس تک رہی اُنھون نے اس خطہ کے سب سے زیادہ وحشی اور مطلق العنان لوگون کو پنجاب کے سب سے زیادہ مرفہ حال اور صلح پسند اضلاع کے باشندون کے مثل بنا دیا۔ اور اگر اُنکو گورنمنٹ کی طرف سے کوئی ظاہری نشان اعزاز کا حاصل نہین ہوا تو وہ بات جو اُنکو سب سے زیادہ پسند تھی حاصل ہوئی یعنی یہ کہ اُنکی رعایا دل و جان سے اُنکی دوست ہوگئی اُن لوگون کے درمیان سے اُنکے چلے جانے کے بعد برسون تک دیسی لوگ اُنکو محبت یاد کیا کیے کہ کیونکر اُنکے اطفال کو وہ شیرینی کھلایا کرتے تھے کیونکہ اُنکی عادت تھی کہ جب کبھی باہر نکلتے تھے تو لڑکون کے دینے کے لیے شیرینی اپنے ساتھ لیجایا کرتے تھے اور جس پتھر پر وہ تھوڑی دیر جاکر بیٹھا کرتے تھے اُسکی طرف یہ لوگ اشارہ کرکے کہا کرتے تھے کہ "بابا ایبٹ اسی پتھر پر بیٹھا کرتے تھے[۲]" اس شخص مین جو صفتین تھین اُنکا یہ نعم البدل بہ نسبت اُس پرستش کے کہین بہتر تھا جو بنون کے جنگلی باشندے نکلسن غازی کی کیا کرتے تھے جسکا حال آگے چلکر بیان کیا جائیگا۔ پس یہ امر بہت صحیح ہے کہ جس شخص مین شیر کی ایسی بہادری ہو اُس مین عورت کے مانند رقیق القلبی اور بچون کی ایسی معصومیت کا بھی موجود ہونا کچھ بعید از قیاس نہین ہے اور اسلیے بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ اُسکا حقیقی اور مناسب نعم البدل نہ ملے۔

لفٹنٹ ٹیلر کا یہ حال ہے کہ جب ایڈورڈس صاحب ملتان کو روانہ ہوئے تھے تو اُنکو دیرہ جات مین چھوڑ گئے تھے اور اُنھون نے بھی جس موقع پر جو کرنا تھا وہ کیا۔ کچھ ناتجربہ کار پٹھان لوگون کو بھرتی کرکے اُنھون نے

ص ۲۶۰ سکھ سپاہیون سے سرحد کو صاف کیا نواب ٹانک سے ایک حصہ توپخانہ کا مستعار لیا اور قلعہ لوکی کو جسپر سکھون کا

---

[۱] دیکھو اُنکی یادداشت مندرجہ سوانح عمری سر ہنری لارنس جلد دوم صفحہ ۱۰۶ تا ۱۰۸

[۲] ایڈورڈس صاحب کی کتاب موسومہ "ریو ولیٹس اِن ناتھ ڈیسٹرکٹ پراونسز" صفحہ ۲۰۔

دور رجمنٹین دس توپون سے قابض تھین دفعتاً چارون طرف سے گھیر لیا۔ اُنکے جب گولے صرف ہو گئے تو نالہ سے گول پتھر لے لیکر اپنے کمزور توپخانہ سے مارنا شروع کیے۔ فوج مین نام کو ایک گورا نہ تھا اور نہ کہین سے مدد پہونچنے کی امید تھی چارون طرف متعصب مسلمانون کی آبادی تھی اور اُدھر یہ خوف تھا کہ کابل سے ایک فوج آتی ہے جو خرّم کی طرف کوچ کر چکی ہے۔ مگر باوصف اِن سب باتون کے اُنھون نے اپنے ارادہ کو فسخ نہین کیا اور ایک مہینے تک محاصرہ کیے رہنے کے بعد قلعہ کو سر کیا اور دریاے ستلج کے اُس پار والے صوبجات پر ہمارا قبضہ قائم رکھا[1]۔ اس بہادری کے کام کا حال انگلستان مین بہت کم مشہور ہے۔ جہانتک مین جانتا ہون کسی انگریزی کتاب مین بھی یہ حال مذکور نہین ہے اور اگرچہ اسکے بعد بھی اسی طرح کی سرحدی مہمین اور بھی اُنکے ہاتھ سے سر ہوئین جو ہرگز نظر انداز کرنے کے قابل نہین تھین لیکن رنیل ٹیلر اتبک اُسی طرح رنیل۔ سی۔ بیس۔ آئی رہ گئے۔ لیکن سوانح عمری ہذا مین اس بات کا لکھنا بے محل نہوگا کہ ۵ رجولائی ۱۸۷۹ء کو وہ ایک ایسے اعزاز سے معزز ہوے جو (اگرچہ یہ غمناک مضمون ہے) اُنکے نزدیک سرکاری طور سے اعلیٰ سے اعلیٰ خطاب کی نسبت بھی زیادہ وقیع معلوم ہوا ہوگا۔ کیونکہ اُس روز جان لارنس کا جنازہ وسٹ منسٹر کے قبرستان مین دفن ہونے جاتا تھا تو بیشمار ہندوستان کے فوجی افسرون اور مدبرون مین اُس تاجدار[2] ٹوپی کے پہننے کے لیے وہی منتخب کیے گئے تھے جسکو اُنکے دوست اور چیف نے اس لیاقت کے ساتھ حاصل کیا اور پہنا تھا۔

اِس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ نکلسن صاحب گاگس صاحب لمسڈن صاحب اور لیک صاحب کا جہان جہان کام ہوا یا جہان اُنھون نے اپنے لیے کام پیدا کیا وہان اُنھون نے اپنے فرض منصبی کو بخوبی تمام ادا کیا۔ لیکن اب دیکھنا چاہیے کہ خود جان لارنس نے کیا کیا۔

اُنکا ذکر ہم نے اس بیان پر چھوڑا ہے کہ فتور ملتان کے بعد اُنھون نے گویا غصّہ ہو کر گورنر جنرل اور جالندھر کے بریگیڈیر اور لاہور کے رزیڈنٹ کو لکھا کہ فوراً سخت کارروائی کرنا لازم ہے۔ اُنکی راے پر جس سبب سے عمل نہین کیا گیا اور نتیجہ وہی ہوا جو اُنکو پہلے سے معلوم تھا۔ اُنکو بذات خاص ملتان جانے کی بڑی اضطرابی تھی لیکن فساد اسقدر جلد پھیلنے لگا جس سے گمان یہی پیدا ہوا کہ ملتان کے باغی یا اُنکے جاسوس خاص اُنھین کے صوبہ مین پہونچ جائینگے۔ اُنکو معلوم تھا کہ اگر پنجاب مین بلوہ ہوا تو اُنکے دوآبہ پر بھی اُسکا اثر پڑیگا اور اسلیے اُنھون نے اُسکی تیاریان شروع کر دین۔ اب ہم اختصار کے ساتھ اُنکی کارروائیون کا کچھ حال بیان کرینگے۔

اس صوبہ کو انگریزی عملداری مین شامل ہوے دو برس سے کچھ ہی زیادہ عرصہ ہوا ہوگا اور ایک بہادر

[1] دیکھو مضمون مندرجۂ جریدۂ ٹیمس مطبوعہ ۸ رجولائی ۱۸۷۹ء جسکا عنوان یہ ہے کہ "اینگلو انڈین لارڈ لارنس کے جنازے کے ساتھ"

اور مستعد رعایا کو جو ہمارے مقابلہ مین گرم پیکار ہو چکی تھی دھیما کرنے پر آنے انتظام کی سخت ترین برائیون کے دور کرنے اور "عمدہ تر برتاو اور زیادہ انصافانہ قوانین" کے نئے قواعد کو اشاعت و ترویج دینے کے لیے یہ ایک بہت قلیل زمانہ تھا۔ لیکن اسپر بھی باوصف اس امر کے کہ اکثر وہ لاہور مین رہے جانؔ لارنسؔ کو مندرجۂ بالا باتون کی تکمیل مین کامیابی حاصل ہوئی اور اب انکو اُسکا ثمرہ ملا۔ اسمین شک نہین کہ بغیر بیشمار سختیان جھیلے ہوئے یہ ممکن نہین ہے کہ کسی گورنمنٹ کا انتظام موقوف ہو کر اُسکے بدلے دوسرا انتظام قائم ہو جائے۔ صدہا اشخاص جو گورنمنٹ سابق کی ماتحتی مین عہدے پائے ہوئے تھے یا اُسکی ذات سے توقع رکھتے تھے خواہ مخواہ اُنکی وجہ معیشت جاتی رہی اور صدہا سپاہیون نے یہ دیکھکر کہ اب ہر جگہ امن و امان اور حفاظت کو ترقی ہے خیال کرنا شروع کیا کہ اب ہمارا کام جاتا رہا بیسیون جاگیردار اس بات کو دیکھکر کہ اُنکے انتظام یا بدانتظامی کا حق اُنسے لے لیا گیا برہم ہو گئے اور ہمکو بیان کرنا چاہیے کہ جانؔ لارنسؔ نے ایک واحد شخص کی تنبیہ اور تادیب مین جب اُنکے نزدیک اُس سے انصافاً اور ضرور تاً رفاہ خلائق متصور ہوا تو کبھی دریغ نہین کیا۔ ایسی حالت مین یہ کوئی تعجب کی بات نہین تھی کہ اسقدر ناراضی پھیلی تھی بلکہ تعجب کی بات یہ ہے کہ اُنکے عاقلانہ اور اعتدال آمیز تبادلون سے وہ ناراض بہت کم ہوے۔ اور مقام حیرت یہ نہین ہے کہ اُس حکومت کے خلاف جو باوصف ہر طرح کے اعتدال کے مع مفسدون کی سرکوبی کر دیتی تھی اسقدر اور ایسے بے اثر فسادات اُٹھے بلکہ متحیر اس بات پر ہونا چاہیے کہ ایسے قلیل فسادات ہوئے اور اُنکی اعانت کرنے والے بہت کم تھے اور اس آسانی کے ساتھ رفع ہو گئے۔

دوآبہ جالندھر مین جسقدر کام کے آثار پائے جاتے تھے اُسکے مقابلہ مین وہان کی سپاہ بہت قلیل تھی خاص جالندھر مین چار دیسی اور ایک ولایتی رجمنٹ تھی اور کچھ غیر قواعددان سوار اور ایک باڑہی توپخانہ کی تھی۔ انکے علاوہ دیسی فوج کی چھوٹی چھوٹی جماعتین تھین جو ہوشیارپور اور کانگڑہ ایسے ضروری مقامات پر تعینات تھین۔ اور (جانؔ لارنسؔ کے کام کے لیے سب سے زیادہ ضروری اس باعث سے کہ فوراً حکم کی تعمیل ہو سکتی تھی) لوکل جنگی پولیس کے دو حصے تھے جنمین سے ایک حصہ سکھون اور دوسرا پہاڑی راجپوتون سے شامل تھا۔ الغرض صرف اسقدر فوج کل صوبہ کی حفاظت کے لیے تھی اور اسمین سے بھی ایک بہت بڑا حصہ باری دوآبہ کی لڑائیون مین کھینچ گیا تھا۔

طوفان بغاوت کے آثار پہلے پہل ماہ مئی مین یعنی اگنیو صاحب کے قتل سے دو ہفتہ کے اندر ظاہر ہوئے۔ ملتان کے جاسوسون نے پہاڑی اضلاع مین جا کر وہان کے سردارون کو بغاوت پھیلانے پر آمادہ کرنا شروع کیا اور اُنسے وعدہ کیا کہ تمہارے تمام حقوق اور دستورات از سر نو بحال کیے جائینگے۔ اسی زمانہ مین بھائی مہاراج سنگھ نے جو ریذیڈنٹ کے روبرو ایک سازش کرنے کی بابت قانونی حقوق سے محروم ص ۲۶۲

کر دیا گیا تھا اپنے تقدس کے ذریعہ سے لوگون کو اپنی راہ پر لانا شروع کر دیا اور دریاے بیاس کے اطراف کئی سو آدمی اُسنے جمع کر لیے۔ اُسکا قصد جیسا کہ اسکی حرکتون سے ظاہر ہوا یہ تھا کہ برٹش عملداری پر حملہ کیا جاے لیکن دریاے مذکور کے اصل اولیا کو یہ بات معلوم نہ تھی کہ کس کس مقام پر اُسکا پانی پایاب ہے اسلیے وہ دریاے چناب کی طرف پلٹ گیا۔ وہان بعض مسلمانون نے جو یہ جانتے تھے کہ سکھون کی حکومت سے انگریزون کی حکومت بہتر ہے اسپر حملہ کیا اور لوگ کہتے ہین کہ اپنے مشہور مشکی گھوڑے پر سوار ہو کر دریا مین کود پڑا اور پھر وہان سے غائب ہو گیا۔ لیکن یہ ممکن نہین کہ کوئی گرو کتے کی موت مرا ہو۔ وہ اچھی خاصی طرح زندہ رہا ہوگا اور اسلیے جا بجا پھر نمودار ہوتا تا آنکہ آخر کو وانسٹارٹ صاحب نے جالندھر مین اسکو گرفتار کیا جسکا حال آگے چلکر بیان کیا جائیگا۔

اواخر اگست مین اور ایک فتور برپا ہوا۔ رام سنگھ نے جو وزیر نورپور (اور یہ ایک چھوٹی سی پہاڑی ریاست ہے) کا بیٹا تھا اُن سفاکون کا ایک گروہ ساتھ لیکر جسکو اُسنے جمون کی پہاڑیون سے جمع کیا تھا دریاے راوی عبور کیا اور شاہ پور کے قلعہ پر قبضہ حاصل کر کے یہ منادی کرا دی کہ انگریزی حکومت اُٹھگئی اور نورپور مین ایک بڑے موقع کی جگہ پر اپنا مورچہ قائم کیا۔ چارلس سانڈرس صاحب ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور جو بقول جان لارنس ایک بڑے عاقبت اندیش افسر تھے اور میری ماتحتی مین عمدہ سے عمدہ جو لوگ رہے اُنمین ایک یہ بھی تھے مائیسب کے پہلے فشر صاحب کی غیر قواعددان سپاہ کو ہمراہ لیکر موقع واردات پر پہونچے اُنکے بعد فوراً بارنس صاحب ڈپٹی کمشنر کانگڑہ اور خود جان لارنس کمشنر جاکر موجود ہوے۔ اور سپاہ بھی آئی اور چند روز کے عرصہ مین باغی کا مورچہ شکست کر دیا گیا (۱۵ ستمبر ۱۸۴۸ء) بیشمار مال غنیمت ہاتھ لگا اور رام سنگھ بڑی مشکلون کے ساتھ جان بچاکر سکھون کی اُس فوج مین جو بمقام رسول مجتمع تھی جا ملا۔

اس اثنا مین جیسا کہ مین نے بیان کیا ہے تمام پنجاب مین فساد پھیلتا جاتا تھا۔ حکام بالادست نے ایسی کوئی کارروائی نہین کی جو اُس فساد کو دور کرتی۔ چھ مہینے پیشتر سے یکم نومبر کی تاریخ لڑائی شروع کرنے کے واسطے مقرر کی گئی تھی اور فساد جو تیزی کے ساتھ ملک مین پھیلتا جاتا تھا وہ کمانڈر انچیف کی راے مین ایسا متصور نہین ہوتا تھا جس سے وہ اپنی تدبیر کو بدل دیتے۔ صوبہ کے ایک انتہائیہ کنارہ پر شیر سنگھ اور دوسرے پر چتر سنگھ نے فتور برپا کیا اور اسی وجہ سے ملتان کا محاصرہ کیا گیا اُٹھ گیا اُدھر شیر سنگھ نے جو چڑھائی کی اُسکا کچھ جواب نہین دیا گیا اور ادھر لاہور کا بھی خطرہ تھا جسکی کمزوری کا حال اگر اُسکو معلوم ہوتا تو وہ ضرور اُسپر فوراً قبضہ کر لیتا۔ ان سب باتون کا جو نتیجہ ہونا چاہیے وہی ظہور مین آیا۔ دو سردارون کے سوا اور سب سردار باغیون کے شریک ہو گئے اور تمام میدانی ملک اُنکے اختیار مین آگیا۔

ص ۲۶۳

۲۵-ستمبر کو جان لارنس نے برگیڈیر ٹہویلر متعینہ جالندھر کو جو چٹھی بھیجی تھی اُسکے چند اقتباسات اس نظر سے ذیل مین درج کیے جاتے ہین تاکہ لوگون کو معلوم ہو جاسے کہ اس عام بلوہ کے خیال سے اُنکو کن کن خطرات سے محافظت کرنا تھی اور اُس کام کے لیے کسقدر قلیل وسائل اُنکو حاصل تھے - وہ اقتباسات یہ ہین

مجھکو آپکی چٹھی مورخہ ۱۹- ستمبر ابھی ابھی وصول ہوئی - قطعی طور پر جو کچھ قرار پاے آپ یقین رکھیے کہ آپ کے ساتھ اُسکے انجام کرنے مین مین دل سے مستعد اور رضامند رہونگا - اور اگر آپ کو ظاہر مین یہ معلوم ہو کہ مین اپنے خیالات کے اظہار مین اپنے حد اختیارات سے بڑھا جاتا ہون تو آپ مجھے معاف کرینگے - مین نے کانگڑہ اور نورپور کے بارے مین جو کچھ تجویز کیا ہے اُسپر آپکے اعتراضات اسی صورت مین عائد ہو سکتے ہین جب فوج آپکی تجویز کے مطابق تعینات کیجائے - یہ امر میری خواہشون کے بالعکس ایک ایسی مشکل پیدا کرتا ہے جو کسی طرح سے رفع نہین ہو سکتی - لیکن مین عنقریب آپ کو لکھونگا کہ جو کچھ مین نے تجویز کیا ہے اُسکے لیے کیا انتظام کرنا ہوگا اور اس بات کو آپ ہی کی راے پر چھوڑتا ہون کہ میری راے کیسی ہے - کانگڑہ کے بارے مین میرا یہ خیال ہے کہ اگر ایک پرانی کسی حصہ سپاہ کا خالی ہو سکے تو وہ وہان کے قلعہ پر تعینات کیا جائے کیونکہ اس انتظام سے کسی فساد کی حالت مین تمام کوہستانی سپاہ اُسکے انسداد کے لیے پہونچ سکیگی - سپاہی ایسے کام کے لیے بہت موزون ہین اور قواعد دان سپاہیون کی نسبت زیادہ آسانی سے اُنکی نقل و حرکت عمل مین آسکتی ہے - موجودہ انتظام کے بموجب زیادہ سے زیادہ صرف دو کمپنیان یعنی ۱۵۰ آدمی مین علیحدہ کر سکتا ہون باقی لوگ قلعون مین ہین کیونکہ زیادہ جمعیت کانگڑہ مین درکار ہے - اگر وقت پر ایک قلیل سپاہ بھی پہونچ جاتی ہے تو باغی لوگ پریشان ہو کر تتر بتر ہو جاتے ہین اور اپنی جمعیت بڑھانے نہین پاتے ہین - اگر اُنپر یکبارگی حملہ نہ کیا گیا تو روز بروز اُنکی جمعیت بڑھتی جائیگی دوست دشمن سب اُنکے شریک ہو جائینگے کیونکہ وہ گانوون کو لوٹ لیتے ہین اور برباد کر ڈالتے ہین اور لوگون کو جبراً اپنے ساتھ شامل کر لیتے ہین - چنانچہ رام سنگھ کی یہی کیفیت تھی - وہ ہر گانون کے مقدم کو مار ڈالتا تھا اور لوگون کو گرفتار کر لیتا تھا - جس روز ہم نے اُسپر حملہ کیا تھا اُسکے دو روز پیشتر ان مقامات کے ۱۵۰ آدمی اُسکے شریک ہو گئے تھے - کوہستانی سپاہ کیطرف مین بے اعتمادی نہین کرتا میرا خیال ہے کہ وہ ہماری وفادار رہے گی حالانکہ لاہور کے لوگ اِسکے خلاف کہتے ہین - لیکن اگر وہ سپاہ کسی مقام پر پوری جمعیت کے ساتھ اور اُدھر قواعد دان سپاہ کانگڑہ مین رہے گی تو اسمین بلوۂ عام کے ہونے کا خطرہ رہے گا - . . . . ان پہاڑیون پر سب نوکری سے چھوڑائے ہوے سپاہی بھرے ہین جو ہمارے دشمن تو نہین ہین لیکن وجہ معیشت اور نوکری کی تلاش مین ہین اور رسیدان دوآبہ جالندھر کی نسبت ایسے مقامات پر اور بھی زیادہ خطرہ ہے - . . . . دوآبہ جالندھر مین نوکری سے چھوٹائے ہوے سپاہی معدودے چند ہین ملک کھلا ہوا ہے اور کوئی قلعہ نہین ہے - میرے نزدیک دو جماعت سپاہ پیدل اور دو جماعت غیر قواعد دان سوار اور ایک توپخانہ سے سب طرح کی حفاظت ہو جائیگی - کوہستان کا رقبہ تین ہزار مربع میل ہے جسمین تمام سپاہی بھرے ہوے ہین اور اُنکی حفاظت کے لیے صرف تین کمپنیان نورپور مین اور تو گل سکھ سپاہ کا ایک حصہ کانگڑہ مین ہے - اگر گوبندگڑھ مین کسی حصہ سپاہ کے تعینات ۱۸۴۸ع

کرنے کی ضرورت سمجھی جائے تو اسمین شک نہین کہ کانگڑہ کی بھی خبرگیری لازم ہے اور اگر ہمنے کوئی بڑا حصہ سپاہ کا جدا کر لیا تو پھر یہ ممکن نہوگا۔ آپ صرف اس بات پر خیال کیجیے کہ اگر کوہستان مین عام فساد برپا ہوا تو اُسکا نتیجہ کیا ہوگا۔ سڑکین غیر محفوظ ہوجائینگی شہرلٹ جائینگے اور مالگزاری وصول نہوگی۔

مین اس بات کے دریافت کرنے مین قاصر رہا کہ جان لارنس کی درخواست آخر کو پزیرا ہوئی یا نہین لیکن بہرحال وہ دو تین مہینے تک اپنی گشتی کوہستانی سپاہ کو لیے ہوے آج یہان اور کل وہان گھومتے ہی رہے اور جہان کہین فساد پایا گیا فوراً اسکا انسداد کیا اور صفت یہ کہ جان اور روپیہ کا نقصان بہت ہی کم ہوا۔ انھین کی کامل منظوری اور صلاح سے ہوبئیلر صاحب نے جو جالندھر کی کسی جماعت سپاہ کو کوہستانی ملک کے لیے دینا گوارا نہین کرتے تھے اسمین کا ایک حصہ ساتھ لیکر خاص اُنکے ضلع سے باری دوآبہ پر چڑھائی کی اور وہان کے فساد کو دور کرکے وہان کے چند قلعون پر قبضہ کیا۔

ماہ نومبر مین خبر آئی کہ پٹھان کوٹ کے سرحدی قلعہ کو جہان صرف پچاس سکھ سپاہی کانگڑہ کے اور کچھ پولیس کے لوگ حفاظت کے واسطے تعینات تھے ایک ہزار باغیون نے گھیر لیا ہے جو باری دوآبہ اور کشمیر مین جمع ہوے تھے۔ یہ بڑے خطرہ کا مقام تھا کیونکہ قلعہ بھاری اور سپاہ محافظ قلیل تھی۔ وہان صرف پانچ دن کا گولہ بارود اور رسد تھی اور چونکہ قلعہ مذکور پر سکھ سپاہی تعینات تھے اس سبب سے خیال یہی تھا کہ مبادا وہ لوگ اسکو غنیم کے حوالہ کردین۔ بارنس صاحب نے رات بھر مین کوچ کرکے وہان کے سپاہیون کو بچا لیا اور محاصرین کو بجانب دینانگر جو سکھون کی سرحد پر ہے پلٹا دیا۔ اور دوسری شب جان لارنس نے (حضرت یوشع کی طرح جب اسی طور کی ضرورت سے اُنکو جبعونین لوگون نے طلب کیا تھا) رات بھر سفر کرکے دریاے بیاس سے عبور کیا اور پنجاب مین داخل ہوکر اُسوقت باغیون پر چھاپہ مارنے کا قصد کیا جب وہ خواب مین تھے۔ اُنکو ایک گھنٹہ کی دیر ہوگئی لیکن بہادری سے اُنکا تعاقب کرکے اُنکو بھگا دیا۔ اپنی رپورٹ مین وہ لکھتے ہین کہ دوگو سکھون ص ۲۶۵
کی فوج اس بات سے واقف تھی کہ ہملوگ اُنکی سرکوبی کو جاتے ہین مگر اسپر بھی اُنھنے بڑی جرات اور پھرتی ظاہر کی"

یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ میدانی ملک کے باشندون کے خلاف جو ہماری حکومت سے رضامند ہی سمجھے تھے بلکہ اُسکو پسند کرتے تھے کوہستان کے تمام سردار اپنے قدیم دستورات کے موقوف ہوجانے سے کم وبیش واجبی طور سے برہم تھے اور جو شعلہ اُسوقت نکلا تھا وہ چارون طرف بھڑک بھڑک کر پھیلتا جاتا تھا۔ کوہستانی ملک کے دوسرے کنارے پر کوٹچ کے سردار نے علم بغاوت بلند کرکے مقام ٹیرہ کے قدیم محل اور اُسکے متصل قلعون کو سر کیا اور برٹش راج کے موقوف ہونے کی سلامی سر کرکے اشتہار دیا۔ اسی زمانے مین راجہ جسوان نے کوہستان کے نشیب مین اور راجہ دتاپور اور بیدی اُونا نے میدانی ملک سے ہمارے خلاف بغاوت

شروع کی۔ لارنسؔ صاحب نے اپنی فوج کے دو حصہ کرکے ایک حصہ کی سرداری بارنسؔ صاحب کو دی اور انکو سردار کٹوچ کی طرف روانہ کیا اور خود پانچ سو سکھ سپاہی اور چار توپین لیکر دوسرے باغیون کی سرکوبی کے لیے وادی جلیسوانؔ کو روانہ ہوے۔ دونون مہمون مین بخوبی کامیابی حاصل ہوئی۔ بارنسؔ صاحب نے اپنے حریف کو گرفتار اور اُسکے قلعجات پر قبضہ کیا اور لارنسؔ صاحب نے بھی یہی کہا۔ اور بعد اُسکے اپنی فوج کے اور دو حصہ کرکے ایک کے ذریعہ سے امبؔ کے اوپر کی پہاڑی جو دشمنون کے قبضہ مین تھی فتح کی اور دوسرے سے قلعہ کو برباد کیا۔ دونون راجہ گرفتار ہوآئے۔

بیدیؔ اُونا کو اگر زک نہ دیجاتی تو وہ بڑا بڈھب دشمن تھا اُسکے قبضہ مین کوہستان اور میدانی ملک کے بڑے بڑے علاقے تھے اور نہایت ہی حریص اور متکبر شخص تھا۔ علاوہ برین جیسا کہ مین اوپر بیان کرآیا ہون وہ سکھون کا بڑا گرو تھا کیونکہ سب سے بڑے گرونانک کی نسل سے تھا۔ یہ حیثیت اُسنے اپنے بھائی کو مغلوب کرکے پیدا کی تھی جسکو اُسنے لڑائی مین مارڈالا تھا۔ ایسا شخص ہماری مخالفت کرنے مین کبھی قاصر نہ رہتا اور ہمارا عدو اسوجہ سے وہ اور بھی ہوگیا تھا کہ ہم نے دختر کشی کے موقوف کرنے مین جو بیدی فرقہ کے لوگون کو اسقدر عزیز ہے اسطرح کی کوششین کی تھین۔ باایہمہ اُسکے اکثر لوگون نے اسکی طرف سے لڑنا قبول نہین کیا اور جب جانؔ لارنسؔ جو ظاہرا راجگان کوہستان کی طرح اُسکے خلاف بھی فوج کشی کرنے پر تُلے ہوئے تھے سکھون کے ایک گروہ کے ساتھ آگے بڑھے تو اُسنے اپنا قلعہ چھوڑدیا اور شیرسنگھ کے معسکر مین جاکر پناہ لی۔ مجھکو طل ۲٦
یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ اجر کی لڑائی مین جو مایوسی اور تباہی آئی اُسکو برداشت کرنے کے بعد آخر مین اسنے اطاعت قبول کرلی اور پھر اپنی عمر بھر امرتسر مین انگریزون کا پنشنخوار رہا۔

بیدی کے علاقہ سکھ کی جانب پلٹ جانے پر جانؔ لارنسؔ کی کارزار کا خاتمہ ہوگیا۔ یہ کارزار صرف تیرہ دن تک رہی لیکن باوصف اس امر کے کہ سب معاملات چھوٹے چھوٹے تھے کامیابی مثل بڑے معرکون کے حاصل ہوئی۔ جس کارزار مین کشت وخون نہین ہوتا اُسپر مورخ کی نگاہ بہت کم جاتی ہے اور اُسکی وجہین (بشرطیکہ وفیہ مرض معالجہ اور حفاظت جان کسی کی ہلاکت سے بہتر ہو) وہ ہین جنکے باعث سے اُسکی طرف اور زیادہ توجہ کرنا لازم آتا ہے۔ اس تاریخ کے بعد سے پھر دوآبہ جالندھر مین کبھی ایک توپ بھی نہین چلی حتی کہ جب مصیبت انگیز جنگ چلیان والا کے نتیجہ کی صدا پہونچنے سے احتمال تھا کہ ایک آدہ کوشش باغیون کی طرف سے ہوگی تو اُسوقت بھی کچھ نہین ہوا۔ اور یہ سب صرف کمشنر صاحب کی دانائی لیاقت محنت اور استقلال مزاج کا نتیجہ ہے۔ معدودے چند آدمیون کے بھروسہ پر جو اصل کارزار کے وقت جا پہنچنے تک قابل اعتماد بھی نتھے انھون نے اپنے صوبہ کے نہایت ہی برانگیختہ مقامات کا فتور رفع کرنے کا بیڑا اُٹھایا۔ خود اپنے انتظام کے

ذریعہ سے گورنمنٹ کا سامان تیار کیا فوجی انتظام کو کام کی طرف متوجہ رکھا مگر نئی ہوئی گورنمنٹ قایم رکھی سکھوں کو سکھوں سے مقابلہ مین لڑوایا اور نہایت متعصب المذہب اشخاص کو اُنکے اعلیٰ گروہون کے مقابلہ مین کھڑا کیا ۔ اُس ناگوار سال کے ماہ نومبر مین میزان پنجاب اور بھی لغزش کھانے لگا جیسا کہ ابتدائی لڑائیون سے ظاہر ہوتا تھا سکھون کی جانب جھکنے لگا ۔ اگر دوآبہ جالندھر مین بھی آتش فساد مشتعل ہوتی اور ہماری مجبور فوج کے ... دلیا اور عقب کی طرف سے بھی خطرہ متصور ہوتا تو معلوم نہین کسقدر خرابی پڑتی ۔ اگر گلاب سنگھ اپنے حال پر چھوڑ دیا جاتا اور چارون طرف سے باغیون کے بس مین آجاتا تو یقیناً وہ بھی اُنکا شریک ہوجاتا اور غالباً ... جنگ گجرات کے پیشتر چلیان والا کی ایسی ایک اور لڑائی ہوتی ۔

ایسے کارہاے نمایان پر توجہ کرنے مین وہ نامی گرامی اور کامل شخص قاصر نہین رہ سکتا تھا جو لارڈ ہارڈنگ کی جگہ گورنر جنرل مقرر ہوا تھا اور جو پس و پیش کرنے کی اُن خفیف علامتون کو بھی چھوڑنے لگا تھا جنکی وجہ سے ابتداے ورود ہندوستان مین اُسنے اورون کی راے سے سہل انگاری کی تھی اور جو اسوقت سے ہر شخص کو شائد بے انتہا رکھائی کے ساتھ یہ ظاہر کرنے لگا تھا کہ مین صرف اپنے بھروسہ پر رہنا گوارا کرسکتا ہون ۔ لارڈ ڈلہوسی جنکی طرف یہ اشارہ تھا فیروزپور سے ہنری لارنس کو لکھتے ہین کہ "بخیال اس امر کے کہ کوئی اشتہار بغیر میری سابق منظوری کے جاری نہو اور بخیال اس امر کے کہ گورنمنٹ اور اسکے افسر اتفاق کے ساتھ کارروائی کرین اور اختلاف راے نہونے پاے مین اس مقام کو جو بالکل سرحد کے کنارے ہے چلا آیا ہون اور صرف اسی سبب سے مین یہان ٹھرا ہوا ہون "۔ ص ۱

اس بات کو لوگ فوراً یقین کرلینگے کہ جو بے سلیقگی اور تاخیر اور خرابیان اوائل کارزار مین واقع ہوین اُنکے وقوع کے پیشتر جہاندیدہ کمانڈر انچیف اور نوجوان اور اپنی دُھن کے گورنر جنرل کے درمیان بہت کچھ طول کلام اور ردوبدل ہوئی ہوگی ۔ لارڈ ڈلہوسی کی معتمد چٹھیات موسومہ ہنری لارنس سے جنکو اُنکے حق القائم فرزند نے عنایت کرکے میرے حوالہ کردیا ہے چند اقتباسات ذیل مین درج کرتا ہون ۔ لارڈ لارنس کی چٹھیات اکتوبر ۱۸۴۸ء لغایت ستمبر ۱۸۴۹ء مین جو باتین رہگئی ہین وہ بہت کچھ اقتباسات مذکور سے پوری ہوجائینگی اور اُنسے ایک کام یہ بھی نکلیگا کہ اس زمانے کے بعض مقدرات برادران لارنس پر جو شخص اسقدر اثر پیدا کرنے والا آیا تھا اُسکی کیفیت ایک امر کے متعلق (اور مین سمجھتا ہون کہ وہ امر نہایت ہی نامرغوب ہے) بہت وضاحت کے ساتھ ظاہر ہوجائیگی ۔ اُن چٹھیون کے ذریعہ سے برادران لارنس اور صاحب موصوف یعنی لارڈ ڈلہوسی کے باہمی تعلقات کے متعلق اسقدر مسرت خیز اور درد انگیز باتین معلوم ہونگی کہ اس مقام پر مین ضرور اُنکو درج کرونگا ۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ لارڈ ڈلہوسی کی خط و کتابت مین ایک خاص لطف یہ ہے کہ اُنکا زیادہ تر حصہ یعنی وہ سب چٹھیان

جن پر اُنکے اوصیا کا کلی اختیار رہے) اُنکی وفات سے پچاس برس بعد تک کے لیے مہر کرکے رکھدیا گیا ہے کہ کوئی
کھولنے نہ پائے۔ چونکہ وہ اپنی تدبیرات کے مسلم ہونے پر یقین رکھتے تھے اسلیے اُنھون نے یہ بندوبست کیا
کہ اُنکے ہمعصر لوگ تعجیل کے ساتھ تعریف یا مذمت پر مستعد نہو جائین اور اسواسطے اسکو رہنے دیا ہے کہ آیندہ نسلوں کے
غور و فکر کرنے کے بعد اُسکی نسبت رائے دین۔ پس جو کچھ نتیجہ ہملوگ اُنکی خط کتابت کے اس جزو سے نکالین
اسکو کسیقدر احتیاط سے نکالنا چاہیے گو وہ برادران لارنسؔ ہی کی خط کتابت کے برابر وسعت اور وقعت کیون نہ رکھتی ہو۔

ہنری لارنسؔ جیسا کہ مین اوپر بیان کر آیا ہون ایک سال کی رخصت لیکر انگلستان کو گئے تھے جسمین یہ
شرط تھی کہ ضرورت کی حالت مین وہ دو برس تک بڑھ سکتی ہے۔ لیکن غدر ملتان کی خبر سے اُنھون سے قصد
کیا کہ جسقدر جلد ممکن ہو وہ اپنے تئین اپنے عہدہ پر پہونچائین۔ وہ نومبر کے مہینے مین انگلستانؔ سے روانہ ہوئے
دسمبر مین بمبئی پہونچے وہان سے بسبیل تعجیل ملتان کو گئے وہان کے آخری محاصرہ مین شریک ہوئے پھر ملتان
سے ۹ جنوری کو کوچ کیا اور شہر مذکور کے فتح ہونے کی خبر (گو قلعہ کے فتح ہونے کی خبر نہین لائے تھے) سب سے
پیشتر لارڈ ڈلہوسی کو پہونچائی۔ وہان سے کمانڈر انچیف کے لشکر کو گئے اور ۱۳ تاریخ کو چلیان والا کی مصیبت
انگیز لڑائی مین آکر موجود ہوے۔ وہ ابھی انگلستانؔ سے ہندوستان مین آنے بھی نہ پائے تھے کہ اُنکی نیکی کا اثر ہونے
لگا۔ سکھون نے یہ کہنا شروع کیا کہ اُنکے جانے کے ساتھ ہی فساد اُٹھکھڑا ہوا اور ہمکو امید ہے کہ اُنکے آنے کی
خبر پہونچتے ہی امن و امان ہو جائیگی۔ ہنری لارنسؔ کے اقبال کا یہ عام عقیدہ ہی لارڈ ڈلہوسی کا یہ جوش
ابھارنے کو کافی تھا کہ وہ اپنا قدم آگے بڑھا کر اپنے ماتحت پر ظاہر کرین کہ اقبال یا ادبار کے پیدا کرنے والے
ہنری لارنسؔ نہین ہین بلکہ لارڈ ڈلہوسی ہین اور وہ اب کوئی بات بغیر اپنا آخری حکم لگائے ہوے ہونے نہ دینگے۔
ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ اُنکا یہ خیال بیجا تھا۔ اُس زمانے مین افواہین اُڑرہی تھین کہ مولراج کا قصد تھا کہ جسوقت
ہنری لارنسؔ آئین تو اُسیوقت اُنکی اطاعت قبول کرلے کیونکہ اسکو اُمید تھی کہ بہ نسبت کسی دوسرے شخص کے
وہ زیادہ رعایتی شرائط کو قبول کر لینگے۔ لیکن ۱۲ دسمبر کو گورنر جنرل نے سرہند سے ایک چٹھی اس ارادہ سے بھیجی کہ
سر ہنری لارنسؔ کو پہونچنے کے ساتھ وہ چٹھی ملی اور امر مذکور کے متعلق جو غلط فہمیان ہون وہ رفع ہو جائین۔ اُس چٹھی کا اقتباس یہ ہے
"مجھے آپ کو یہ اطلاع دینا ہے کہ مین مولراج کی ایک شرط بھی کسی طرح کی نہ قبول کرونگا اور نہ سوائے اس امر کے
کہ وہ بلا شرط اطاعت قبول کرلے اور کسی تجویز کی سماعت کرونگا۔ اگر وہ گرفتار ہوا تو اسکے مقدمہ کی انصافانہ طور پر گو وہ اس
بات کا مستحق نہین ہے تحقیقات ہوگی۔ اور اگر اُس تحقیقات مین (جیسا کہ دراصل بھی وہی ہے) ثابت ہوا کہ وہ دغاباز ہے
مہینون تک سرکار انگریزی کے مقابلہ مین شمشیر بکف رہا یا انگریزی افسرون کے قتل مین اُسکی سازش تھی تو جسقدر مجھکو اپنے
زندہ ہونے کا یقین ہے اُسیقدر آپ اس بات کا یقین کیجیے کہ اُسکو ضرور پھانسی دیجائیگی۔ لیکن آپ کو اب صرف یہی ایک جواب

اسکو دینا ہوگا کہ ”وہ بلا شرط اطاعت قبول کرے“۔ جو کچھ مین نے آپکو لکھا ہے بعد کو وہی ظہور مین آئیگا۔

قبل اسکے ۱۳ نومبر کو جب لڑائی نہین شروع ہوئی تھی اُنھون نے ایک چٹھی الہ آباد سے لکھی تھی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لارڈ ڈلہوزی نے اُس زمانہ مین بھی الحاق کی ضرورت اپنے دل مین تسلیم کرلی تھی۔ اور جن لوگون نے اس سوانح عمری کو یہانتک دیکھا ہے اُنہین سے بہت کم لوگ ایسے ہون گے جو اس امر مین ہنری لارنس کی راے سے اتفاق کرینگے اور اُنکی راے سے نہ کرینگے۔ لارڈ ڈلہوزی لکھتے ہین کہ

ہماری قطعی حکمت عملی کا اظہار اسوقت تک ضرور نہین ہے جب تک ملتان فتح اور سکھون کا فساد رفع نہ کردیا جاے لیکن مین اس امر سے اعتراف کرتا ہون کہ درمیان مین مین کوئی ٹھراؤ کا مقام رکھنا نہین چاہتا ستلج اور خیبر کے درمیان ایک قوی ہندو گورنمنٹ کے قائم رکھنے کے متعلق مجھسے بڑھکر لارڈ ہارڈنگ کی حکمت عملی کا سچا موید کوئی نہوگا۔ ایسی گورنمنٹ کے قائم رکھنے کے لیے انسان سے جہانتک تائید ہوسکتی ہے وہانتک مین نے تائید کی اور اس حکمت عملی کو قائم رکھا لیکن اب مین ایسا کرنے مین کسی طرح کی مصلحت نہین دیکھتا۔ اور جو کچھ مین کررہا ہون اپنے نزدیک بہترین امر سمجھکر کررہا ہون۔

۱۸ - جنوری کو یعنی جنگ چلیان والا کے پانچ دن کے بعد ہنری لارنس اپنی قدیم قیامگاہ لاہور مین آگئے جہان یکم ماہ بعد سے اُنکو اپنے سابق کے عہدہ رزیڈنٹی پر پھر عود کرنا تھا اور یہان جنگ چلیان والا کی ”فتحمندی“ کا نتیجہ اُنھون نے یہ دیکھا کہ کمان کے برگیڈیئر نے اُنسے مفتوح سکھون کے آگے بڑھنے مین خلل ڈالنے کے لیے پھاٹکون کے بنولنے اور پلون کے تڑوانے کا ذکر کیا۔ لارڈ ڈلہوزی ہنری لارنس کو لکھتے ہین کہ

آپ کہتے ہین کہ مین نے لاہور جاکر جو کچھ دیکھا اور سنا اُس سے مجھکو رنج ہوا اور وہی رنج مجھکو بھی ہے اور عرصہ سے چلا آتا ہے لیکن یہ البتہ مجھکو معلوم نہین ہے کہ ہم سب لوگون کا رنج ایک ہی امر کے متعلق ہے یا اور امورات مین ہے۔

ایک اور چٹھی مین فیروزپور سے لکھتے ہین۔

آپ اس کا کچھ خیال نہ کرین کہ صوبجات دریاے ستلج پر آپ کی حکومت کے بارے مین اور لوگ کیا کہتے اور اُسکو پسند کرتے یا نہین کرتے ہین۔ مین سمجھتا ہون کہ آپ نفع سرکار کے خیال سے اُسکو بہتر سمجھینگے اور یہ ہر شخص کے لیے کافی صلہ ہے۔ کرنل —— کی گوشمالی کیجیے کیونکہ بے اسکے چارہ نہین ہے۔ جنرل —— مین انسان کا صبر و استقلال نام کو چھو نہین گیا ہے۔ برگیڈیر —— کو بلطائف الحیل یا خوف دلاکر نکال دیجیے۔

جس چٹھی مین لارڈ ڈلہوزی نے جو ابھی ہندوستان مین تازہ وارد تھے اور پنجاب کو دیکھا تک نہ تھا ہنری لارنس کی زجر و توبیخ کی تھی اور اسکا سبب وہ اشتہار نہین تھا جسکو اُنھون نے خود اپنے حکم سے مشتہر کرایا تھا بلکہ ایک اور اشتہار کا مسودہ تھا جسکو اُنھون نے گورنر جنرل موصوف کی کامل منظوری سے تیار اور بعد اُسکے آخری منظوری کے لیے اُنکے پاس بھیجا تھا اور اُنکی ناراضی کی اصل وجہ یہ ہوئی کہ ہنری لارنس نے ایک بہادر دشمن کی نسبت

ص ۲۶۹

کچھ بیان اپنے ذاتی خیالات کے مطابق کیا تھا) اُسکا ایک بڑا حصہ ہرمین مریویل صاحب اپنی[1] لائف عمری سَر ہنری لارنس مین چھپوا چکے ہین۔ بس اب اس مقام پر اُسکے مکرر محول کرنے کی کچھ حاجت نہین ہے۔ اگر اس قسم کی چٹھی ہنری لارنس سے کمتر ذہین اور ناد شخص کو ملتی تو وہ برق ہو جاتا اور جو لوگ اس بات کو جانتے ہین کہ کیا انھون نے کیا اور کون وہ تھے وہ [illegible] بھی اس چٹھی کو پڑھکر افسوس کرینگے۔

الغرض ہمارے بعض عمدہ ترین سرکاری ملازمان ہندوستان کا یہ نتیجہ ہوا اور وہ ایک ناگزیر نتیجہ ہے۔ اور یہ اُنکی حالت کے متعلق ایک ایسا سقم ہے جو انقلاب حالات گورنمنٹ ہند اُسکے اور انگلستان کے مابین سہولت آمد و رفت یورپ اور ہندوستان کے پولیٹکل معاملات کی روز افزون ترقی اور اس [illegible] جماعت کے ساتھ جو اسطور پر دور دراز کے ممالک پر پڑتا ہے اور بھی بڑھتا جاتا ہے۔ نیا وائسرائے جیسا کہ ابھی حال ہی مین ہوا ہے عاقلانہ خواہ غیر عاقلانہ طور پر اسی قصد سے آتا ہے کہ اپنے جانشین سابق یا جیسا کہ اکثر ہوا کرتا ہے اپنے عاقل ترین جانشین سابق کی کارروائی کو بدل دے۔ اس کام کے لیے اُسکو حکمت عملی مذکور کے ادنی سربراہ کارون کو آزاد کرنا یا اُنسے نجات حاصل کرنا پڑتا ہے اور یہ امر کہ اس بات سے وہ اُنکے زوال مین سہولت پیدا کرتا ہے یا عداوت کو اور زیادہ بڑھا دیتا ہے اُسکی ہمدردی اور کشادہ دلی پر موقوف ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جسقدر ایک سربراہ کار کو ایک گورنر جنرل معتمد سمجھتا ہے اُسیقدر دوسرا گورنر جنرل اُسکو غیر معتمد سمجھتا ہے۔ کسی خاص امر سے جسقدر زیادہ اُسکو واقفیت حاصل ہوتی ہے اُسیقدر اُسکے بارے مین اُسکی رائے کم لیجاتی ہے۔ شاید سرشت انسانی کا خاصہ یہی سب ہے۔ صرف شہر ایتھنز کے عوام الناس ہی دنیا مین ایسے نہ تھے جنھون نے ارسٹائڈیز کو صرف اسوجہ سے نکال دیا تھا کہ اُسکو "محتسب" کہتے کہتے وہ عاجز آگئے تھے۔ پس نیا گورنر جنرل ہندوستان کے کسی افسر سے جس طرحکا برتاؤ کرتا ہے بعض اوقات افسر مذکور کی لیاقتون کے بالکل برعکس ہو جاتا ہے۔ اور یہ بات اُس صورت مین اور بھی زیادہ ہوتی ہے جب نیا وائسرائے صرف اسی بات کا بیڑا اُٹھا کر ہندوستان آتا ہے کہ وہ ایک نئی حکمت عملی پیدا کریگا بلکہ پہلے ہی سے اُسکا نقشہ کھینچ لاتا ہے۔ کیونکہ ادھر تو وہ خود (سوائے اُن بعض شاذ و نادر صورتون کے جب سِوِل سَروِس کے ذریعہ سے اُسکی ترقی ہوتی ہے) اپنے تجربہ کے مطابق ہندوستان کے حالات سے محض نابلد ہوتا ہے اور ادھر انگلستان مین اُسکو ایسے اشخاص تعلیم دیتے ہین جو قیاساً اُس سے بھی کم واقف ہوتے ہین۔ اسلیے سب کے پہلے اُسکی کارروائی یہی ہوتی ہے کہ جو لوگ حقیقت حال سے واقف ہوتے اور اُسکے خلاف رائے دیتے ہین اُنکو وہ کسی نہ کسی طرح سے گھنٹی مار مار کر نکال دیتا ہے حالانکہ وہ اتنے برسون کا تجربہ رکھتے ہین جتنے گھنٹون کا اُسکو تجربہ نہوگا۔ حال کے ایک وائسرائے نے کہا تھا کہ "

[1] جلد دوم صفحہ ۱۲۴

مین مقامی تجربہ کے متعلق ایک بات بھی نہ سنونگا" اور یہ اُس وقت کی بات ہے جب ایک ایسے افسر نے جو سرحد افغانستان سے اپنے گھر کے برابر واقفیت رکھتا تھا اپنے تجربہ کے نتائج پیش کیے تھے اور اُسوقت مقتضاے حالات کے اعتبار سے مناسب یہی تھا کہ اُن باتون سے وائیسراے موصوف حرف حرف کا فائدہ اُٹھاتا۔ اُسنے تو یہ کہکر فرصت پائی کہ مین مقامی تجربہ کے متعلق ایک بات بھی نہ سنونگا مگر اُسکا نتیجہ جو کچھ ہوا وہ ہندوستان و انگلستان کو اپنے نقصان کا خیال کر کے برسون تک نہ بھولے گا۔

ص ۲۷ یہ بات نہین ہے کہ مین لارڈ ڈلہوسی کو دم بھر کے لیے بھی لارڈ ڈلٹن سے تشبیہ دون یا ہنری لارنس کی مثال کسی امر کے اعتبار سے اُن عمر بھر کے "پاسبانان سرحد" سے دون جنکو حال کے وائیسراے نے "جھک کر سلام کیا" اور کہا کہ "بس رخصت" حالانکہ اُنکو لازم تھا کہ پوچھتے پوچھتے اُنکا دماغ چاٹ جاتا یا اگر اُنکی نصیحت اُنکو پسند نہ آتی تو بہرحال اُنکو یاد رکھتا اور اپنی خدمتون مین اُنکے ذریعہ سے فائدہ اُٹھاتا۔ لارڈ ڈلہوسی مین چاہے جو عیوب ہون مگر اُنکی نظر بالکل رفاہ خلائق پر تھی اور اُنکا ارادہ یہی رہتا تھا کہ جو کچھ کرین اُسکے پیشتر جہانتک اُسکے بارے مین واقفیت حاصل ہوسکے حاصل کرین۔ وہ اپنے ہر ایک ماتحت پر جسکو اس قابل سمجھتے تھے اعتماد کرتے تھے مگر اس شرط سے کہ ماتحت مذکور اپنا اختلاف ظاہر کرنے کے بعد پھر اُنکے حکم کی تعمیل کرتا۔ اور جب کوئی اچھا شخص ہوتا تو وہ ضرور اُسکو اچھا تسلیم کرتے تھے چنانچہ اس سے اُنکے دشمن بھی اقرار کرینگے۔ ۱۴ فروری کو ہنری لارنس کے نام کی چٹھی مین وہ لکھتے ہین کہ آپ اپنے خیالات آزادانہ طور سے ظاہر کرتے ہین اور مجھکو امید ہے کہ آیندہ کے لیے بھی اسی طرح ظاہر کرتے رہینگے۔ اگر ہم لوگون کی راے خلاف ہوگی تو ہم کہ دینگے کہ ہماری راے خلاف ہے لیکن میرے اس قول سے (اور اس مقام پر وہ بیشک ہنری کے دماغی سقم کی نسبت اشارہ کرتے ہین) یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ کچھ بے اعتباری ہے"۔ اس سے بھی پیشتر ۳ فروری کی ایک چٹھی مین اُنھون نے ہنری لارنس کو لکھا تھا کہ "ابھی مین آپکو کمال راستی کے ساتھ یہ لکھ چکا ہون کہ مجھکو آپ کی قابلیت آپ کے زور اور آپ کے تجربہ پر پورا بھروسہ ہے۔ اور جب مجھکو آپ مین ان اوصاف کے موجود ہونے کا یقین ہے تو اپنی جو کچھ راے آپ ظاہر کرینگے مین اُسکو نہایت وقیع سمجھکر اُسپر کامل غور کرونگا"۔

میرے نزدیک لارڈ ڈلہوسی کا اپنے ماتحتون کی نسبت یہی انداز رہا اور اب اس تشریح کے بعد مین اُنکی چٹھیون کے بعض بعض فقرات اس بات کے سمجھانے کے لیے بیان کرتا ہون کہ اُنکی تحریر مین کیسا زور تھا اپنی ذات پر وہ کسقدر بھروسہ رکھتے تھے خاص اپنی راے پر چلنا اُنکو کسقدر پسند تھا اور فوجی حکام علی الخصوص بہادر اور جہاندیدہ کمانڈر انچیف کی غلطیون اور عیبون پر کیسی چشم نمائی کرتے تھے (بعض اوقات یہ چشم نمائی ایک سپہ سالار کی کوتہ بینی ہوتی تھی جو اُن تمام دقتون کو نہین دیکھ سکتا تھا جنکی کیفیت فوجی حکام پر اظہر من الشمس تھی)۔

وہ مسئلہ جسکی بابت ہنری لارنس ایسے فرمانبردار افسر پر بھی عتاب آیا تھا مفتوح سردارون (بشرطیکہ وہ مفتوح کہے جاسکتے ہون) کے ساتھ برتاؤ کرنے کا معاملہ تھا۔ ہنری لارنس جو انکے حالات سے بخوبی آگاہ اور ان لوگون مین خود بھی متعارف تھے اپنی معمولی کشادہ دلی سے یہ چاہتے تھے کہ جہانتک ممکن ہو آسان شرائط پر انکے ساتھ معاملہ کیا جائے لیکن لارڈ ڈلہوسی کہتے تھے کہ ہم اس قسم کی ایک بات بھی نہ سنین گے۔ یہ مغرور طاقتور سردار اگر اطاعت بھی قبول کرلینگے تو سوائے اسکے انکے ساتھ اور کچھ نہین ہو سکتا کہ "انکی جان بخشی کیجائے اور کچھ گزارہ مقرر کر دیا جائے"۔ اور آخر کو جب یہ لوگ انکے ہاتھ لگے تو جو کچھ انھون نے کہا تھا وہی کیا۔ "چتر سنگھ اور شیر سنگھ کو اس بات کی اجازت نہین دیجاسکتی کہ وہ اپنے گھر پر رہین اور فرصت پاکر سازشین کیا کرین"۔ انھون نے جارج لارنس اور انگلش لیڈیون کے ساتھ جو بہادرانہ برتاؤ کیا تھا (اور جسکی رہائی کے متعلق لارڈ ڈلہوسی نے بھی جیسا کہ انکی خط وکتابت سے ثابت ہے بڑی ہمدردی ظاہر کی تھی) وہ لارڈ ڈلہوسی کے نزدیک اس بات کی کوئی وجہ نہین تصور کیا گیا کہ ان لوگون کے ساتھ بھی علو ہمتی کا برتاؤ ہوتا۔ چنانچہ ایک چٹھی مین لارڈ موصوف لکھتے ہین کہ "انکے ساتھ آسان شرطین اس بنیاد پر کہ انھون نے قیدیون کے ساتھ عمدہ سلوک کیا ہے کرنے کے بارے مین میری کچھ اور رائے ہے۔ میرے نزدیک چتر سنگھ اور اسکے بیٹون نے جو اپنے بہترین دوستون کو گرفتار کر کے قیدی بنایا تو اسمین انکی خونخواری کچھ کم نہین ظاہر ہوتی ہے اور انکے ساتھ جو بدسلوکی نہین کی تو اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ انھون نے غیر ممکن الحصول بدنامی سے اپنے تئین محفوظ رکھا سوائے اسکے اور کچھ نہین ہے"۔ ہنری لارنس نے یوماً فیوماً ان سردارون کے بارے مین جنکا قصور کم تھا نہایت زور دے دیکر چٹھیان لکھین مگر انکا کچھ فائدہ نہوا۔ لارڈ ڈلہوسی نے جواب دیا کہ

"انکے لیے گزارہ کے سوا اور کچھ نہین ہے۔ گزارہ کی مقدار پر بحث کرنے کی اجازت دیجائیگی لیکن انکی جائداد ہر قسم کی ضبط سرکار ہوگی۔ ... اس اثنا مین انکو کسی مقام پر نظربند رکھا جائے لیکن مقام کے مقرر ہونے تک انکی جائداد مقروق رہے۔ اگر وہ بھاگ گئے تو یہ عہد کالعدم ہو جائیگا اور اگر گرفتار ہوآئے تو مین انکو قید کرونگا۔ اور اگر انھون نے پھر فتور کیا تو جسطرح انکے اسوقت اور میرے اس وقت تک زندہ رہنے کا یقین ہے اسیطرح اس بات کا بھی یقین کرنا چاہیے کہ مین انکو پھانسی دونگا۔

پھر گیارہ فروری کو لکھتے ہین کہ۔

"کیمپ مین جہانتک کمانڈر انچیف کا تعلق ہے ہر شے روز بروز بدتر ہوتی جاتی ہے ... مجھکو عمدہ خبر کے آنے کی کوئی امید نہین رہی اور اب مین اس خوشخبری کے آنے کا منتظر ہون کہ ہز اکسلنسی کے خون نے جوش نہین مارا" بلکہ چند روز کا انتظار کمک پہونچنے کے لیے اور کیا جس سے آیندہ کارروائی مین یقین کے ساتھ کام کرنے کا انکو

موقع ملیگا۔ مین نے آج انکو آیندہ کاروائیان کرنے کی ہدایت ایسے الفاظ مین دی ہے جو انکو بہت ناگوار گذرینگی لیکن اُسکی ضرورت اور مصلحت تھی تاکہ انکو انتباہ ہوجائے اور یہ سمجھ جائین کہ مین انکو اپنی جوابدہی مین رکھنا چاہتا ہون۔

دوسرے روز ہنری لارنس کی اس درخواست کا اشارہ کرکے کہ وہ لشکرگاہ مین جائین اور زیادہ عاقبت اندیشی پیدا کرنے کے لیے اپنا اثر ڈالین اُنھون نے یہ چٹھی لکھی۔

ص ۲۷

یہ بات ابھی سے بدنامی کے ساتھ مشہور ہوچکی ہے کہ نہ آپ اور نہ کوئی دوسرا شخص کمانڈر انچیف کے دل پر اپنا کوئی بھاری اثر ڈال سکتا ہے۔ اگر آپ ایسا کرسکتے تو چلیان والا کی لڑائی کا وہ حال نہوتا جو ہوا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ہم چاہے جو کچھ کرین لیکن ہندوستان مین ہماری حکومت کا وہ رعب جو پہلے تھا مشکل سے پیدا ہوگا۔ اور نہ ہماری فوجی عظمت کا اثر ہوگا جسکی وجہ کچھ تو وہ ہے جو واقعات سے ثابت ہوتی ہے اور کچھ یہ ہے کہ بے عقل منافق طبع اور ذلیل باتین تمام ہندوستان کے انگریزون مین از اعلیٰ تا بہ ادنیٰ اختلاف پیدا کررہی ہین۔ ۔ ۔ ۔ علاوہ برین مین بھی کسی کا محکوم ہون اور اُسنے سب کے پہلے مجھکو ملک کے فتح کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسکی مین تعمیل کرونگا انشاءاللہ تعالےٰ۔

اس مقام پر بیان کرنا چاہیے کہ لارڈ گف خود لارڈ ڈلہوسی کی ہدایتون کے بموجب اُس کمک کے منتظر تھے جو جنرل وہوش بڑی تعجیل کے ساتھ ملتان کو لیے جاتے تھے تاکہ وہ کمک آلیتی تو دوسری لڑائی کی جوکھم اُٹھاتے۔ اور اسی معطلی کی حالت مین یہ خبر پہونچی کہ غنیم جو ہمارے مقابلہ مین بمقام رسول لشکر ڈالے پڑا تھا وہ یکبارگی اپنی جگہ چھوڑکر خدا جانے کس طرف چلدیا کیونکہ ہمارے بعض مخبرون نے خبر دی تھی کہ وہ لوگ پورب طرف جہلم کو اور باقیماندہ پچھم طرف گجرات کو چلے گئے ہین۔ لارڈ ڈلہوسی بتاریخ ۱۵ فروری ہنری لارنس کو لکھتے ہین کہ۔

آپ نے خوب لکھا ہے کہ جاے حیرت ہے کہ سکھ لوگ اسطور سے ہمارے گرد گھوم رہے ہین اور کچھ تعرض نہین کیا جاتا۔ اسکے بارے مین جو کچھ کہا جائے ٹھیک ہے۔ میرے پاس کمانڈر انچیف کی آج ایک چٹھی آئی ہے جو چیستان سے کم نہین۔

یہ معما بہت جلد حل ہوگیا اور یہ دریافت ہوا کہ شیر سنگھ لارڈ گف کی داہنی جانب کا مورچہ چھوڑکر انکے عقب مین آیا اور گجرات مین اپنا صدر مقام قائم کیا اور اپنی فوج کا ایک حصہ دریاے چناب کے بھی اُس پار اُتارا اور اسطور پر غیر محفوظ شہر لاہور پر حملہ کرنے کی دھمکی دی یا آنکھ دکھلانے کے لیے ایسا کیا۔ اس اثنا مین لارڈ گف کو جو مہینہ بھر سے اپنے بھاری سازوسامان کے اخراجات کے شاکی تھے لیکن اپنے کمپ سے اُسکے منتقل کرنے پر رضامند نہین تھے قریب سے دشمن کا تعاقب کرنا غیر ممکن پایا اور اُسکے عبور دریا مین مانع ہونے کے لیے ایک بریگیڈ کو بھی علیحدہ کرنا ممکن نہ سمجھا۔ لارڈ ڈلہوسی لکھتے ہین کہ۔

افسوس ہے کہ ہماری سپہ سالاری یوماً فیوماً تنزل پزیر ہوتی جاتی ہے ۔ ۔ ۔ مین نہایت تحمل کے ساتھ اس

اعلان کا انتظار کر رہا ہون کہ غنیم کہان ہے اور ہماری طرف سے کیا کارروائی ہوتی ہے - فی الحال تو میرے پاس کمانڈر انچیف کی خبر آئی ہے جسکے معنی تاویلاً یہ لگائے جا سکتے ہین کہ کل تک کے لیے انکا حکم منسوخ کر دیا گیا ہے"۔

لارڈ ڈلہوزی کی ایک چٹھی مورخہ ۲۰ فروری موسومہ ہنری لارنس لارڈ موصوف کے خاصہ طبیعت کو اس شدت سے ظاہر اور انکے زور دماغ پختگی راے اور قوت بیان کو اس وضاحت کے ساتھ عیان کرتی ہے اور ساتھی اُسکے اس امر کو کہ جسطرح کی فرمانبرداری وہ اپنے ماتحتون سے چاہتے تھے اُسیطرح یہ بھی چاہتے تھے کہ وہ لوگ اپنے ماتحتون کو اُسیطرح سے مطیع رکھین اس صفائی کے ساتھ ثابت کرتی ہے کہ مین اسکو پورا پورا درج کرنے مین کسیطرح کی عذر خواہی نہین کرتا ہون - وہو ہذا -

آپ نے جو خبرین بھیجین فی الجملہ قابل تسکین ہین اور مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ بہت جلد مجھکو فتح نمایان حاصل ہو جس سے سب خوش ہون اور ملک مین امن وامان ہو - آپ نے جنرل کیمپبل (سر کالن) کے بارے مین جو لکھا ہے کہ اُنھون نے آپ سے ذکر کیا کہ وہ جہلم سے اس سال عبور کرنے کا کوئی خیال نہین پایا جاتا اُسپر مین نے بہت غور کیا"۔ آپکے بجائے اسکے بیشتر آپکو اس امر کے متعلق یقین دلا چکے ہونگے جسکا اُنھون نے اتفاقیہ طور پر مجھسے بیان کیا - کمانڈر انچیف کے معسکر مین جو خیال ہے اُسکا تو اور بھی کچھ مطلب نہین نکلتا - کمپ کا کام یہ ہے کہ وہ لڑائی تلاش کرے اور مین خیال کو تلاش کرتا ہون اور کمپ نے ابتک جو خیال پیدا کیا ہے وہ ایسی معیوب اور بری طرح کا ہے کہ اُس سے مجھکو اس بات کی ترغیب نہین ہوتی کہ مین اپنے مناسب لوازم منصبی کی تعمیل سے انحراف کرون - آپکی چٹھی کا تفصیلی جواب اس شب کو لکھنے مین بڑا طول ہوگا - مین عام طور پر صرف یہ بات بیان کیے دیتا ہون کہ کمپ مذکور اسی فصل مین دریاے جہلم اور اگر خدا نے چاہا تو دریاے سندھ سے بھی عبور کریگا اور کمانڈر انچیف اور جنرل تھیک ول یا محکمہ کے لوگ نہ عبور کرینگے ۔ جنرل گلبرٹ کمان کرینگے اور مجھکو امید ہے کہ سب کام بوجہ احسن انجام پائیگا - یہ سب باتین کچھ روز پیشتر مین کمانڈر انچیف کو لکھ چکا ہون اور انکو اختیار اور ہدایت دی ہے کہ بشرط ضرورت خود بندوبست کرین اور جو باتین مناسب سمجھین حتی الامکان انکو درست کر دین -

آپ نے میجر اڈورڈس کے بارے مین جو کچھ لکھا ہے اُس سے مجھکو سخت تعجب ہوا بلکہ یہ کہیے کہ تعجب تو کچھ نہین مگر کمال رنج ہوا - (یہان اس بات کو بیان کر دینا چاہیے کہ اڈورڈس صاحب پٹھانون کی ایک رجمنٹ کو جسکی وفاداری مین انکو شبہ تھا بغیر اسکے کہ سر ہنری لارنس سے پہلے اجازت لے لیتے شکست کر دیا تھا) - آپکے طرز عبارت سے مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ مجھکو یہ کہنے کی حاجت نہین ہے کہ آپ کو میجر اڈورڈس سے سخت باز پرس کرنا لازم ہے - مگر اس بات کو جو مین بار با بیان کر چکا ہون یہان ایک مرتبہ پھر مین بیان کرتا ہون کہ رزیڈنسی مین میجر اڈورڈس کے علاوہ ایسے ایسے لوگ ہین جو بظاہر اسوقت اپنے تئین اقل درجہ گورنر جنرل تصور کرتے ہین - اُنکے سر سے آپ یہ سودا جسقدر جلد نکال دینگے

اسیقدر اُنکے اور آپکے آرام کے حق مین بھی مفید ہوگا - مجھکو اس بات مین شک نہین ہے کہ آپ بہت جلد اُنکے لیے ترقی اور زرینہ تلاش کرلینگے - اور مین تو جسوقت کچھ ادرامن وامان قائم ہوئی دم بھر کے لیے یہ باتین گوارا نہ کرونگا اور میجر اڈورڈس سی - بی - سے لیکر ادنی درجہ کے عہدہ دار تک جو حال مین بھرتی ہوا ہو جو کوئی ایسا کریگا اُسکی خبر لونگا - کل پھر آپکو لکھونگا -

راقم آپکا صادق دوست ڈلہوسی

معرفین لارڈ ڈلہوسی (اور یہ امر ضرور قابل تسلیم ہے کہ یہ نوک جھوک مذاق اور اکثر موقع کی چھیان ایسی نہین ہین جن سے کوئی شخص اُنکے ساتھ محبت کرے) اور معرفین لارڈ گف (جن کے ساتھ باوصف اُنکی غلطیون اور لغزش رائے کے اُنکی بہادری اور فوجی سطوت کے سبب سے لوگ الفت کرتے تھے) یکسان طور پر خیال کرینگے کہ گو کمانڈر انچیف مذکور پر صاف صاف یہ نوکین اور چشم نمایان ہوتی تھین مگر وہ نہایت غور وفکر کے ساتھ اور مسلسل اُستادانہ کارروائیون کے ذریعہ سے ایک ایسی سربلند فتح کی تیاریان کررہے تھے جو ابتک کہین ہندوستان مین نہوئی ہوگی - جنگ گجرات ۲۱ فروری کو ہوئی - لارڈ گف نے ۲۰۰۰۰ سپاہیون اور سو توپون سے سکھون پر حملہ کیا جو ایک منتخب اور مستحکم مقام مین ۵۰۰۰۰ سپاہیون اور ساٹھ توپون کی جمعیت سے صف آرا تھے - اپنے سخت تجربہ یا یہ کہیے کہ لارڈ ڈلہوسی کی پرزور چٹھیون کی مدد سے جو اسوقت میرے سامنے رکھی ہوئی ہین اُنھون نے اپنی صف آرائی کے قواعد کو بدل دیا اور سرجان چیپ انجنیر اور سرپیٹرک گرینٹ کی عاقلانہ نصیحت سے جو اُنکے داماد تھے اُسوقت تک اپنے تئین اور اپنے سپاہیون کو روکے رکھا جب تک توپخانہ کا مناسب کام درجہ اتمام کو نہ پہونچ گیا - جب سکھون کی توپین خاموش کردی گئین تو اُسوقت بھی وہ بہادرون کی طرح لڑے گئے لیکن وہ بالکل برباد کردیے گئے اور گلبرٹ صاحب نے جو ہندوستان بھر مین سب سے عمدہ شہسوار تھے کئی دن تک بسواری پشت زین تباہ شدہ فوج کا تعاقب کیا تاآنکہ آخر مین اُنسے اپنی توپین سامان جنگ اور انگریزی قیدی (جو لارڈ ڈلہوسی کے نزدیک سب سے زیادہ ضروری تھے) اُنکے حوالہ کردیے -

جسوقت سکھون کی اس فوج نے جو عالیشان سپاہ خالصہ کی یادگار رہگئی تھی آخری مرتبہ اطاعت قبول کی اُسوقت کی کیفیتین اسطرح کی حیرت انگیز تھین کہ ہندوستان مین بہت کم دیکھنے مین آئی ہونگی - بقول اڈون آرنالڈ "۳۵ سردارون نے شریفانہ نفس کشی سے اپنی تلوارین گلبرٹ صاحب کے قدمون پر ڈالدین اور سکھ سپاہی گورون کی دورویہ قطار کے درمیان سے جو سڑک پر آراستہ کی گئی تھی ایک ایک کرکے گذرتے اور ہتیارون کے انبار پر جو بڑھتا جاتا تھا اپنی ڈھال تلوار اور بندوق ڈالتے اور پھر اُسکی فولادی روح کو سلام کرکے میدان کی طرف عام آدمیون کے طور پر چلے جاتے تھے" - لیکن اُسوقت کی کیفیت (جیساکہ مجھسے ایک شاہد عینی نے بیان کیا ہے) اور بھی زیادہ دلکش تھی جب ہر ایک سوار ہمیشہ کے لیے اُس جانور سے جسکو وہ اپنی ملک

سمجھتا تھا جدا ہوتا تھا (یہ وہ بہادر گھوڑا تھا جسنے بڑے بڑے سخت معرکون مین اُسکو حفاظت کے ساتھ رکھا تھا) یہ امر ایسا تھا کہ سکھ لوگ بھی باوصف اپنے اس تحمل کے اُسکو برداشت نہین کر سکتے تھے۔ وہ اپنے وفادار رفیق کے ہر ہر جزو بدن کو چومتے اور تھپکی دیتے تھے اور بعد اُسکے استقلال کے ساتھ چلے جاتے تھے۔ لیکن اُنکا یہ استقلال شکست ہو جاتا تھا وہ پھر پیٹھ پھیر کر دیکھتے ایک بار اور پیار کرتے اور پھر آخر مرتبہ چلتے وقت آنکھ مین آنسو بھر لاتے اور چلا کر یہ کہتے تھے کہ "آج رنجیت سنگھ مر گئے"۔ یہ الفاظ ہمارے اور سکھون کے باہمی تعلقات اُنکی بہادرانہ مخالفت اور اس سے بھی زیادہ بہادرانہ ناگزیر تبعیت کی کلید ہین۔

لیکن گلبرٹ صاحب کا کام ابھی تمام نہین ہوا تھا۔ وہ سیدھے آگے بڑھتے اور تعاقب کرتے چلے گئے اور افغانی سپاہ کو جو سکھون کی مدد کو آئی تھی دریاے سندھ کے اُس پار نکال کر پشاور اور وہان سے خیبر کی محرابون تک جو خوش قسمتی سے اُنکی سدراہ ہوئین بھگا دیا۔ اسطور پر جنگ گجرات سے صرف لڑائی ہی نہین بلکہ کارزار ہی کا خاتمہ ہو گیا۔ فتحمندی کے جوش مین پیشتر کی سب خرابیان فراموش ہو گئین اور فاتح گجرات نے بڑی آب و تاب سے اپنی کمان سر چارلس نیپیر کے حوالہ کر دینے کا موقع پایا جو کمال عجلت کے ساتھ اُنکی جگہ مقرر کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے اور آغاز ماہ مئی مین انگلستان سے یہان پہونچ گئے تھے۔

اب فتحیابی کے صلہ مین کل ملک پنجاب معہ پشاور و صوبجات آنروے دریاے سندھ لارڈ ڈلہوسی کے قدمون پر آگرا اور وہ ایسے شخص نہین تھے جو عام خواہ خاص اسباب کا خیال کر کے اُسکی طرف سے اپنے پاؤن سمیٹ لیتے۔ اپنے ایک سرکاری کاغذ مین جو اُس زمانے کے ایک یا دو سال کے بعد لکھا گیا تھا اُنھون نے تحریر کیا تھا کہ "مین یہ موقع پا کے اپنی قوی اور سمجھی بوجھی راے ظاہر کرتا ہون کہ سرکار انگریزی ایک صائب اور عاقلانہ حکمت عملی کی عملدرآمد مین اپنے تئین پابند سمجھتی ہے کہ اسطرح جب اُسکو علاقہ یا مالگزاری کے بڑھانیکا کوئی جائز موقع ملے تو اُسکو ترک یا فراموش نہ کرے" (یہ راے انصافانہ خواہ غیر انصافانہ اور ضروری خواہ غیر ضروری صہ ۲ اور قرین مصلحت خواہ خلاف مصلحت ہو مگر بہت سی دیسی ریاستون کے لیے بمنزلہ سزاے موت کے تھی)۔

لیکن پنجاب کے بارے مین انصاف کے متعلق کوئی اعتراض نہین ہو سکتا تھا اور مصلحت یا ضرورت کے بارے مین بہت کم کہا جا سکتا تھا بلکہ وہان کے لیے بطور قاعدہ کلیہ وہ راے چسپان ہو سکتی تھی۔ ہمارے اوپر سکھون نے دو مرتبہ بغیر اسکے کہ اُنکو کسیطرح کا اشتعال دیا جاتا حملہ کیا اور دوسری مرتبہ تو ایسی حالتون سے اُنھون نے مخالفت کی جن سے صراحتًا اُن پر دغابازی ناشکرگزاری اور قلبی عداوت کا جرم عائد ہو سکتا ہے۔ خالصہ حکومت کو اُسکی اندرونی بکھیڑون سے بچانے کے لیے لارڈ ڈلہوسی اور لارڈ ہارڈنگ اور جان اور ہنری لارنس نے نہایت ایمانداری اور سب سے زیادہ رعایت کے ساتھ جو تجربہ کیا اُسمین ناکامی حاصل ہوئی۔ ابتدا مین ہم لوگ اپنی خواہش کے

بالکل خلاف اور سردارون کی متفق علیہ استدعا اور اصرار سے اُنکے ملک مین رہے اور اُدھر ہم لوگون نے اُنکی استدعا قبول کی کہ دغابازی سے وہ مستعد بجنگ ہو گئے اور اپنی گرمجوشی فوجی قواعد اور بہادری سے پھر ایک مرتبہ ہماری سلطنت ہندوستان کی حفاظت مین خطرہ پیدا کر دیا۔

لارڈ ڈلہوسی نے اس لڑائی کی ایک ابتدائی ہی نوبت مین اس طرف توجہ کی تھی کہ اُسکا آخری نتیجہ کیا ہوگا اور ہنری لارنس ایسے شخص نے بھی جو دیسی ریاستون کے ایسے بہادر موئد تھے صرف آدھے دل سے اپنے خیالات اُنکی بربادی کے خلاف ظاہر کیے۔ گو وہ اس امر سے انکار کرتے تھے کہ الحاق قرین مصلحت ہے لیکن وہ اس امر کو تسلیم کرتے تھے کہ اُسکے قرین انصاف ہونے مین کچھ شک نہین ہے۔ جان لارنس نے اُن باتون کا جن سے ہندوستان کی حفاظت متصور تھی خیال کر کے صاف صاف یہی راے دی کہ الحاق قرین مصلحت اور قرین انصاف بھی ہے۔

اِس زمانہ کے جو کاغذات میرے سامنے رکھے ہوے ہین اُنکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہ جنوری سے دونون بھائی لاہور مین یکجا رہتے تھے۔ اور جب قریب الوقوع معاملہ الحاق پنجاب کے متعلق گورنر جنرل اور رزیڈنٹ کی باہمی ملاقات ضرور ہوئی تو ہمکو اس بات پر تعجب نہ کرنا چاہیے کہ اُنھون نے خود جانے کے بدلے ایک ایسے کام کے لیے جو اُنکے ناپسند تھا اپنے بھائی کے بھیجنے کو ترجیح دی۔ یہ ضروری ملاقات ۱۲ مارچ کو فیروزپور مین واقع ہوئی اور دوسرے روز جان لارنس "دو مرتبہ بڑی دیر تک گفتگو کرنے کے بعد" لاہور کو "اپنے بھائی سے اُس امر کا خلاصہ بیان کرنے کے لیے" واپس آئے جسپر بحث ہوئی تھی یعنی یہ دو باتین کہنے آئے کہ لارڈ ڈلہوسی

صفحہ ۲۰۷ کا ارادہ کیا ہے اور اُسکی کسطرح سے تعمیل کیجائیگی۔ میرے نزدیک لارڈ صاحب ڈلہوسی کو اُس شخص پر جو بزمانہ آیندہ اُنکے تمام ماتحتون سے زیادہ نام پیدا کرنے والا تھا اپنی نظر ڈالنے کا یہ پہلا ہی موقع ملا تھا۔ لیکن جان لارنس نے سکھون کی پہلی لڑائی مین بحیثیت مجسٹریٹ دہلی جو زور ظاہر کیا تھا اور صلح اور جنگ کے ایام مین دوآبہ جالندھر پر جسطرح حکومت کی تھی اور اُنکی خط کتابت موسومہ سکریٹری گورنمنٹ کو جو دیکھا بھالا تھا اُن سب باتون کا نتیجہ نکال کر لارڈ موصوف نے پہلے ہی اُنکو پرکھ لیا تھا اور جس حیثیت کے وہ آدمی تھے اُسکے مطابق اُنکو سمجھنے لگے تھے۔ گو لارڈ ڈلہوسی اسطرح کے آدمی تھے کہ وہ اپنے ہی اوپر اعتماد رکھتے اور اپنی ہی راے کو کافی سمجھتے تھے مگر اسپر بھی اپنے ماتحت سے جسکی صلاح بزمانہ مابعد اُنھون نے اکثر اور ایسی حالت مین بھی پوچھی جب اُنکا جواب پیشتر کے دیے ہوے جواب سے متفق نہین پایا گیا اُنھون نے پوچھا کہ "کہیے کیا کرنا ہوگا۔ پنجاب کے بارے مین اب کیا کیا جائے"۔ اور جان لارنس نے جو خوب جانتے تھے کہ گورنر جنرل نے ہر حالت مین صوبہ مذکور کے شامل سلطنت کرنے کا قصد مصمم کر لیا ہے کمال اختصار کے ساتھ یہ جواب دیا کہ "اُسکو اب ملحق

کر لیجیے"۔ گورنر جنرل نے مشکل کے بعد مشکل کا بیان کرنا شروع کیا لیکن جسطرح ڈیماستھینیز حکیم نے اس سوال کے جواب مین کہ "فصیح البیان کے لیے کون سی تین باتین درکار ہین" یہ کہا تھا کہ "کام۔ کام۔ کام" اسی طرح جان لارنس نے بھی ہر مشکل کے جواب مین جیساکہ وہ سب سے بہتر اور انسب سمجھتے تھے بس یہی ایک جواب دیا کہ "اب اُسکو ملحق کر لیجیے"۔ پنجاب کے فوراً شامل سلطنت کر لینے مین آسانی تھی کیونکہ اُسوقت لوگ قدمون کے نیچے روندے پڑے تھے۔ پھر گزشتہ سال موسم گرما کی جو مشکلات اور خطرات ایسے مہلک نتائج دکھا چکے تھے اُنسے بھی نجات ممکن تھی اور سب کے بعد فوراً صوبہ کے ملحق کرنے مین یہ بات بھی متصور تھی کہ ڈیرکٹران انگلستان بھی معاً اُسکو قبول کر لیتے۔

۲۹۔ مارچ کو لارڈ ڈلہوسی نے اپنے سکرٹری سر ہنری الیٹ صاحب کو اس بات کا اختیار سپرد کر کے لاہور روانہ کیا کہ پنجاب کے بارے مین جو کچھ اُنکا ارادہ تھا اُسکو الیٹ صاحب بار عام مین ظاہر کر دین۔ اور دوسرے دن سر ہنری لارنس رزیڈنٹ اور اُنکے بھائی جان لارنس اور سکھ دربار کے وہ لوگ جو وفادار باقی رہگئے تھے ان سب کے روبرو جہان وہ خردسال مہاراجہ بھی موجود تھے جو آخری مرتبہ کے لیے رنجیت سنگھ کے تخت پر بیٹھے تھے الیٹ صاحب نے اس اشتہار کو جو سرنوشت مین لکھ گیا تھا آواز بلند اسطور سے پڑھا کہ رنجیت سنگھ کا خاندان تخت نشینی سے معزول کیا گیا خردسال مہاراجہ کا پانچ لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ مقرر ہوا اور اختیار دیا گیا کہ حدود پنجاب کے باہر جہان چاہین سکونت اختیار کرین اور پانچ دریاؤن (پنجاب) کا ملک معہ زر و زیورات راج علی الخصوص عدیم المثال الماس موسومہ "کوہ نور" برٹش سلطنت کے قبضہ مین در آیا۔ حاضرین نے اس اشتہار کو خاموشی اور کسیقدر بے اعتنائی سے سماعت کیا۔ الحق کہ یہ کارروائی خرابی اور بہبودی کے ہیبت ناک احتمالات پر محتمل تھی۔ اُسکی وجہ سے ہنری لارنس کی نہایت مشتاقانہ امیدین اور انتہا ے مرتبہ کی فیاضانہ آرزوئین خاک مین مل گئین لیکن جو کچھ گزر چکا تھا اُسکی روسے یہی جائز قرار دیا گیا حالانکہ غیر ضروری الحاقون کا بڑے سے بڑا مستقل مزاج مخالف بھی اس بات کو تسلیم کریگا کہ نتائج کے اعتبار سے جو کچھ جائز ہو سکتا تھا اُس سے بھی یہ کارروائی بڑھکر ہوئی۔

باب یازدہم

پنجاب بورڈ کی کارگزاری ۱۸۴۹ء لغایت ۱۸۵۳ء

پنجاب کا الحاق تو ہو چکا تھا لیکن اُسپر حکومت کس طریقہ سے ہوتی۔ ایک تو یہ ممکن تھا کہ سندھ کی طرح وہ بھی ایک خالص فوجی حکومت کے اختیار مین کر دیا جاتا۔ یہ طریقہ خودراے اور نامور سر چارلس نیپیر فاتح سندھ کو دل سے پسند تھا جو اب بحیثیت کمانڈر انچیف ہندوستان مین داخل ہوا چاہتے تھے۔ صاحب موصوف تمام سویلینون کے نام سے تو نفرت کرتے ہی تھے لیکن اپنی نفرت اور تحقیر کا ایک خاص حصہ اُن "فوجی مدبرون"

کے لیے اُنھون نے رکھ چھوڑا تھا جنھون نے لال کوٹ اُتار کر اور کالا کوٹ پہنکر یہ ظاہر کیا تھا کہ وہ دیدہ ودانستہ نور چھوڑ کر ظلمت کو پسند کر رہے ہین۔ مگر باینہمہ (جیسا کہ خود سر چارلس نیپیر اس بات سے انکار نہین کر سکتے تھے) ہندوستان کو اُسکی اصلی حالت پر لانے کے واسطے بہت کچھ کوشش کر رہے تھے۔ اور اگر وہ نہین تو دوسری بات یہ ممکن تھی کہ اکثر صوبے جو زیادہ عرصہ سے ہماری حکومت مین رہ چکے تھے اور جہان زیادہ امن وامان تھی اُنکی تقلید کیجاتی یعنی یہ کہ پنجاب کے لیے ایک خالص سول گورنمنٹ کسی تربیت یافتہ سولین کی ماتحتی مین مقرر کیجاتی جسکا پہلا مقصد یہ ہوتا کہ وہ پنجاب کو مزید فتوحات کا پاتراب نہ قرار دیتا بلکہ ایسٹ انڈیا کمپنی پر یہ ثابت کرتا کہ اُس ملک پر بخوبی حکمرانی بھی ہو سکتی ہے اور ساتھ ہی اسکے یہ بات بھی اُس سے پیدا ہو سکتی ہے کہ اُسکے ذریعہ سے روپیہ فوج اور ملکی عظمت حاصل ہو۔ یہ وہ طریقہ تھا جسکی نسبت امید کیجا سکتی تھی کہ ایسے گورنر جنرل کو اگر وہ پسند آئے تو کچھ عجب نہین ہے جسنے سکھون کی سرحد تک پہونچنے کے پیشتر کبھی ایک گولی چلنے کی بھی آواز نہین سُنی تھی اور جو (اُسوقت لوگ یہی یقین کرتے تھے) فوجی حکومت کو اسیقدر ناپسند کرتا تھا جسقدر سر چارلس نیپیر سول حکومت کو ناپسند کرتے تھے۔

پس اس صورت مین سر چارلس نیپیر کے طریقہ پر عمل ہوتا یا لارڈ ڈلہوسی کے طریقہ پر دونون مین سے کسی طریقہ پر نہین اور پھر دونون یعنی دونون کے بین بین ایک طریقہ پر۔ لارڈ ڈلہوسی اس بات کی بنیاد پر کہ صوبہ ملحقہ پر حکومت کرنے کا جن لوگون کو حق مرجح حاصل ہے مین اُنسے خوب واقف ہون جس تدبیر کو بتاتے تھے وہ ہماری سلطنت ہند کی تواریخ مین ویسی ہی نادر تھی جیسی کہ وہ بادی النظر مین بھی بیہود معلوم ہوتی تھی۔ پنجاب کی ص ۲۸۱
حکومت کسی شخص واحد کے ہاتھ مین عام اس سے کہ وہ سپاہی یا مدبر یا دونون مین ایک مشترک حیثیت کا کامل شخص ہوتا نہین دیجاتی تھی بلکہ وہ حکومت ایک بورڈ کے سپرد کیجاتی تھی جسکا ہر ممبر دونون صیغون کے افسرون سے منتخب ہو کر مقرر ہونے والا اور "اپنی اپنی محنت اور سب کی جوابدہی" کے ایک طریقہ سے کام کرنے والا تھا

اس جدید انتظام کی تردید مین سر چارلس نیپیر نے لکھا تھا کہ "بورڈ مین شاذونادر کسی طرح کی قابلیت پائی جاتی ہے"۔ اور دوسرے مبصرون نے جو کم مخالف تھے اس خاص بورڈ کے متخالف اور متناقص ارکان سے آگاہ ہونے کی وجہ سے کہا تھا کہ وہ ابتدا ہی سے فی نفسہ قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ ابتدا ہی سے اُسکی موقوفی کے اسباب جمع کیے گئے تھے۔ یہ اقوال صحیح تھے لیکن صرف ایک محدود درجہ تک صحیح تھے۔ بورڈ فی نفسہ ایک "امر بین بین" ہے اور اسواسطے ایک شخص واحد (علی الخصوص اُسوقت جب شخص مذکور کی طبیعت مین جوش ذکاوت ہو) اپنے محکومون مین جو اتفاق عجلت جمعیت اور انفراد پیدا کر سکتا ہے وہ بورڈ کے ذریعہ سے نہین پیدا ہو سکتا ہے۔ پھر ایک یہ امر ناگزیر تھا کہ ہنری اور جان لارنس ایسے

ہو مختلف آور اسپر بھی اپنے اپنے ڈھنگ کے کامل عناصر مجتمع ہوئے تھے اونکے مابین کسی نہ کسی روز آتش اختلاف کے مشتعل ہو جانیکا اندیشہ تھا۔ گو وہ آتش فشان برسون تک خاموش کیون نہ رہے لیکن پھر بھی وہ کوہ آتش فشان ہے ۔

لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ چونکہ بورڈ کا انتظام زیادہ عرصہ تک قائم رہنے والا نہین تھا اس سبب سے اُسمین ابتدا ہی سے خاموشی پائی جاتی ہو۔ اُسنے ٹھیک ٹھیک وہی کام کیا جو اُس سے مقصود تھا اور ویسا عمدہ کام فی الواقع تینون ممبرون مین سے کوئی شخص اکیلا نہ کر سکتا۔ یہ بورڈ تین برس تک قائم رہا اور اُس تین سال کے عرصہ مین جو کام (خواہ ممبرون کی کیسی ہی جانفشانی سے) انجام ہوا اگر ایک ممبر تنہا عمر بھر مین وہی کام انجام کرتا تو اُسکو پشیمان نہونا پڑتا۔ اگر بورڈ مذکور کو اس امر مین کامیابی حاصل ہوئی کہ اُسکے ذریعہ سے نہایت جنگجو اور مفسد لوگ جنہون نے کبھی ہماری حکومت ہندوستان کی اطاعت نہین قبول کی تھی مطیع ہو گئے ہون اور صرف مطیع ہی نہین بلکہ خوش رہے ہون اگر بورڈ کے ذریعہ سے صراحتاً اور رمزاً اُنکی تلوارون کے پھل اور برچھیون کے ہنسیے بنگئے ہون اور اگر بورڈ نے مختلف قومون اور مختلف درجونکے باشندون کے ساتھ جو پنجاب مین پائے جاتے ہین برتاو کرنے مین اسطور پر پُرانا قاعدہ موقوف اور نیا قاعدہ جاری کر دیا ہو جس سے فی الجملہ تکلیف اور نقصان معدودے چند اور فائدہ بہتیرے اشخاص (اور مین آگے چلکر بیان کرتا ہون کہ اُسنے یہ اور اسکے علاوہ اور ص ۲۸۲
بھی بہت سے کام انجام کیے) کو پہونچا ہو تو بیشک اُسکی وجہ سے ایک بڑا شریف کام انجام کو پہونچا۔ وہ کام ہی اُسکی عمدگی کا بہترین ثبوت ہوا اور اُسکے بانی کو جو کچھ توقع اور اُسکے نامی گرامی ممبرون کو اُس سے جو بڑی بڑی امیدین تھین وہ سب پوری ہوئین ۔

بورڈ مذکور کے لیے تین ممبر یعنی رکن مقرر ہونے والے تھے۔ اُنکا افسر گویا موروثی حقدار کے طور پر وہ شخص مقرر کیا گیا جو قبل الحاق پہلے بحیثیت رزیڈنٹ اور پھر گویا بطور ریجنٹ ملک بھر مین سب سے اعلیٰ عہدہ پر رہا تھا۔ یہ بہادر اور اولوالعزم محنتی اور جفاکش ہنری لارنس تھے ایک نئے صوبہ کے انتظام پر اُنکا مقرر ہونا لارڈ ڈلہوزی ایسے خود رائے آدمی اور خود ہنری لارنس کے لیے بھی قابل تعریف ہے۔ لارڈ ہارڈنگ کے دوست اور معاون اور اُنکے جانشین کے مابین کچھ شکر رنجی ہو چکی تھی اور دونون کے درمیان اسطور کا اختلاف پیدا ہو گیا تھا جو بظاہر کسی طرح کی باہمی بردباری سے رفع ہونے والا نہین معلوم ہوتا تھا۔ لیکن لارڈ ڈلہوزی جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون اپنے مخالف لوگون سے بھی جنہین وہ جانتے تھے کہ کوٹ کوٹ کر میری مخالفت کا مادہ بھرا ہوا ہے بعزت و اعتماد برتاو کر سکتے ۔ اور فی الواقع وہ اسطرح کے آدمی نہین تھے کہ محض اختلاف مزاج کی جہت سے ہنری لارنس کے اُن دعوون کو نظر انداز کرتے جو صاحب موصوف کو اپنی سابق خدمات سکھون کی واقفیت اور اُن پر رعب رکھنے مین

حاصل ہے۔ اگر لارڈ ڈلہوسی اس بات کی خواہش کرتے کہ ہنری لارنس راستہ سے ہٹا دیئے جائین اور کوئی دوسرا
شخص انکی طبیعت کے موافق مقرر ہو جو صرف ایک کل کے طور پر انکے ہاتھون کے ذریعہ سے کام کرے
اور جو احکام وہ صادر کرین انھین کی تحریر اور تعمیل پر قانع رہے تو انکے لیے یہ نہایت آسان بات تھی اور وہ
اس بات کو بغیر مطعون ہونے کے عمل مین لا سکتے تھے۔ کیونکہ ہنری لارنس نے یہ دیکھکر کہ الحاق کے خلاف
انکے جو شکوک تھے وہ آخر مین مسترد کردیے گئے از خود لارڈ ڈلہوسی کے ہاتھون پر اپنا استعفا رکھدیا تھا اور اگر لارڈ ڈلہوسی
نے انسے مکرر غور کرنے کے لیے باصرار نہ کہا ہوتا کہ جو باتین آپ کو منظور ہین وہ جانے نہ پائینگی اور آپکے لاہور مین
رہنے سے انکو اور تائید پہونچیگی تو فی الواقع وہ اپنا ارادہ پورا ہی کر دیتے لیکن لارڈ ڈلہوسی کی اس دلیل کا کوئی جواب
نہ تھا۔ اور اس دلیل کے لیے لارڈ ڈلہوسی بھی قابل تعظیم ہین کیونکہ جس حالت مین انکو اپنے اور اپنے اس ماتحت کے
درمیان اختلاف ہونے کا حال معلوم تھا تو گویا انھون نے اپنی طبیعت کے خلاف یہ امر کیا تھا اور پھر ہنری لارنس بھی ص ۲۸۳
خیال کرسکے ہونگے کہ گو یہ امر انکو کیسا ہی ناگوار کیون نہ گزرتا ہو مگر ہر حالت مین واجب التعمیل ہے ؎

ہنری لارنس کے بعد بورڈ مین اگر قدامت کے اعتبار سے نہین تو خاندانی نام اور ضلع دہلی و دوآبہ جالندھر
اور خاص لاہور کے کارہاے نمایان کے اعتبار سے جان لارنس کا نمبر تھا۔ اقوام سکھ کے متعلق انکی واقفیت
انکے بھائی کی نسبت کم تھی لیکن فروعات کی مداخلت مالی کام کا سلیقہ علی الاتصال کام کرنے کی صلاحیت اور
سول صیغہ کی عام تعلیمات مین وہ اپنے بھائی سے بڑھے ہوئے تھے۔ جو شخص گزشتہ دو سال کے عرصہ سے
دوآبہ جالندھر کی حکومت (مثل جان لارنس کے) کرتا آیا تھا اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سکھون کی دوسری لڑائی مین
عرصہ تک جو مشتبہ کارزار رہی اسمین اس حکومت سے نہایت فائدہ پہونچا وہ صراحتاً چار اور دوآبون کی حکومت مین
جو ہمارے ہاتھ آئی تھی ایک پر زور آواز سے اپنی راے ظاہر کرسکتا تھا ؎

لیکن بورڈ مین دو ممبرون سے زیادہ کا مقرر ہونا لازم ہے اور چارلس گریول مینسل تیسرے ممبر جو بورڈ مذکور
کا کام کرنے کے لیے بلائے گئے تھے ہر دو برادران لارنس سے زیادہ ہموار اور حکیمانہ مزاج رکھتے تھے۔ جان کی
طرح وہ بھی ایک سویلین تھے جنھون نے اپنی کار آموزی کا زمانہ اسوقت کے ایک نہایت عمدہ اسکول مین جو
ہندوستان بھر سے بڑھا ہوا تھا یعنی مرٹنس برڈ اور ٹامسن صاحب کی صحبت مین بمقام ممالک مغربی و شمالی ختم
کیا تھا۔ وہ صاحب عمل نہین بلکہ صاحب فکر تھے اور شاید انکا اسی صفت سے متصف ہونا بہتر ہوا کیونکہ یہ دونون
بھائی گو بڑے بڑے عمدہ اوصاف رکھتے تھے لیکن پہلے درجہ کے صاحب عمل تھے۔ پس اس صورت مین
مینسل صاحب دونون کو روکتے تھے مگر جسطرح وہ دونون ایک دوسرے کو روکتے تھے انسے انکے روکنے کا
طریقہ مختلف تھا۔ وہ ایک بڑے حیرت انگیز طور پر ہر کارروائی مین جو تجویز کیجاتی تھی اسکے معائب کو تلاش

کر لیتے تھے اور ایک طور کی پرجوش بے لوثی کے ساتھ کبھی تو جان کی مخالفت سے ہنری اور کبھی ہنری کی مخالفت مین جان کی طرفداری کر کے دلیل پیش کرتے تھے۔ اسطور پر وہ ایسے معاملات کے متعلق اصل عاقلانہ تدبیر سے عمل کر سکتے تھے جو اور صورتون مین خواہ ہنری لارنس کی شخصی یا جان لارنس کی جمہوری میلان طبع کے سبب سے نہایت افراط اور تفریط کے ساتھ وقوع پزیر ہوتے۔ اگر وہ خاص اپنی رائے سے کوئی بات کرنے مین اچھے نہ تھے تو یہ امر بہت قرین قیاس ہے کہ اُنکے شرکا کے خیالات جنکو شرکائے مذکور اپنی اپنی کوششون کی افراط و تفریط کے ساتھ عمل مین لانا چاہتے تھے مینسل صاحب کی خاص صفتون ص ۲۴۷ کے سبب سے نہایت اصلاح پاکر ظہور مین آتے تھے جس سے اُسمین خرابی بہت کم ہوتی ہے اور بعض اوقات زیادہ عمدگی آجاتی تھی۔

لیکن بورڈ کی ترکیب مین لارڈ ڈلہوسی نے جسطرح سے سول اور فوجی دونون قسم کے حکام شامل کیے تھے اُسی طرح سے براہ عاقبت اندیشی لارڈ موصوف نے اُنکے ماتحتون کو بھی دونون صیغون سے برابر برابر منتخب کیا۔ جارج کرسچین سکرٹری جن پر جان لارنس نے عرصہ سے آنکھ گڑا رکھی تھی اور ملول صاحب کے علاوہ جنکو بالتخصیص لارڈ ڈلہوسی نے اسسٹنٹ سکرٹری مقرر کیا تھا جدید صوبہ کی چار قسمتون (یعنی لاہور جہلم ملتان اور لیّہ) کے لیے چار کمشنر مقرر کیے۔ پھر اُنکی ماتحتی مین ۵۲ ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر جہانتک ممکن ہو سکا سول اور فوجی صیغہ سے برابر برابر منتخب کر کے مقرر کیے۔ قریب الوقوع الحاق کے ذکر مین لارڈ ڈلہوسی نے بتاریخ ۲۶ فروری ہنری لارنس کو لکھا تھا کہ "آپ کو آپ کی مدد کے لیے ہندوستان کے بہترین اشخاص ملینگے جنمین آپ کے بھائی جان کا نام سب پر مقدم ہے"۔ اور لارڈ موصوف نے جو کہا تھا وہ ہی کیا بھی۔

لیکن قبل اسکے کہ مین بورڈ کی کارگزاریون کا حال عموماً اور (جہانتک کہ دونون کا حال جدا جدا کر کے بیان کرنا ممکن نہے) جان لارنس کا خصوصاً بیان کرون بہتر ہوگا کہ کچھ مختصر کیفیت اُس ملک کی وسعت رعایا اور خاص خاص قدرتی امور کی ظاہر کرون جن پر صاحبان بورڈ حکومت کرنے والے تھے اور جو (مین بلاخوف خطا یہ پیشین گوئی کر سکتا ہون) دنیا کے قائم رہنے تک لارنس کے نام کے ساتھ یادگار رہیگا۔

وہ پانچون عظیم الشان دریا (یعنی ستلج بیاس راوی چناب اور جہلم) جنکی وجہ سے اُس ملک کا نام جسمین ہو کر وہ نکلے ہین "پنجاب" قرار پایا ہے کوہ ہمالیہ کی برفستانی چوٹیون سے عموماً ایک ہی سمت یعنی شمال مشرقاً و جنوب مغرباً بہتے ہوئے چلے گئے ہین اور آخر کو سب کے سب دریائے سندھ کے چوڑے پاٹ مین آکر ملگئے ہین۔ ان چھ دریاؤن سے جو اُتر سے دکھن طرف بتدریج تنگ ہوتے چلے گئے ہین پانچ چٹین زمین کی گھر گئی ہین اور ہر چٹ دو دریاؤن کے درمیان واقع ہونے سے دوآبہ کہلاتی ہے۔ دوآبہ جالندھر جو

دریاے ستلج اور بیاس کے مابین واقع ہے اُن سب سے زیادہ زرخیز اور پرامن ہے۔گزشتہ دوسال کے عرصہ
ص ۲۲۵ سے یہ دوآبہ جان لارنس کے زیر حکومت رہ چکا تھا اور اُسکی خاص خاص باتین کافی طور سے مین اوپر
بیان کرچکا ہون۔ باری دوآبہ جو اسکے بعد دریاے بیاس اور راوی کے مابین واقع ہے وہ نہایت اہم وری
ملک ہے اور اول درجہ اُسکا شمالی حصہ پانچون دوآبون سے زیادہ آباد ہے۔ اسمین کل ملک کا صدر مقام سلطنت
یعنی لاہور اور تجارتی اور مذہبی صدر مقام امرتسر بھی واقع ہے۔ وہ قوم سکھ کا مانجھا یعنی "درمیانی مکان" ہے
جہان سکھون کے نہایت متبرک گرو رہتے ہین۔ رنجیت سنگھ کا دربار معہ ذی اختیار سردارون کے اور رنجیت سنگھ
کی فوج ظفر موج اور اُسکے معرکہ آرا غازی سب یہین گزرے ہین۔ بارے دوآب کے اُس پار اور اُسکے بعد
دریاے راوی اور چناب کے درمیان رچنا دوآبہ اور پھر اُسکے بعد چناب اور جہلم کے مابین چج دوآبہ ہے۔
چلیان والا اور گجرات جہان ابھی نامی گرامی لڑائیان ہوچکی تھین وہ اسی دوآبہ مین واقع ہین۔ ان سب کے بعد
سندھ ساگر کا دوآبہ ہے اور اُسکو سندھ ساگر اسوجہ سے کہتے ہین کہ دریا کے سیلاب سے اس دوآبہ کی بہت سی زمین پانی
مین ڈوب جاتی ہے۔ یہ دوآبہ سب سے بڑا اور سب سے زیادہ آباد اور شور ہے۔

دریاے سندھ کے اُس پار اُسکے اور کوہ سلیمان کے مابین درہ پشاور اور ڈیرہ اسمٰعیل ڈیرہ فتح اور
ڈیرہ غازی خان کا ضلع ہے جو ان تین ڈیرون کی وجہ سے ڈیرہ جات کہلاتا ہے۔ یہ خطہ افغانی سردارون کا
معسکر رہا ہے۔ وہ خاص پنجاب کا کوئی حصہ نہین ہے لیکن اُسکی حفاظت کے انتظام پر کل صوبہ اور ہماری
کل سلطنت ہندوستان کی مضبوطی منحصر ہے جیساکہ بعد کے بیان سے ظاہر ہوگا۔

پنجاب کے چھ دریاون کے اِدھر اُدھر چند میل کے چوڑے قطعات زمین ایسے واقع ہین جو دریا کی
طغیانی اور سیلاب سے شاداب رہتے ہین اور اُنہین افراط سے غلہ پیدا ہوتا ہے لیکن ان قطعات ملک سے
زرخیزی وسعت اور ہر ایک قدرتی فائدہ مین بڑھکر وہ چپٹ زمین کی ہے جو دامن کوہ ہمالیہ مین واقع ہے اور دریا کے
تین دوآبون کا شمالی حصہ اُسی کے اندر واقع ہے۔ بمقابلہ اور مقامات کے یہان کی ہوا بہت معتدل ہے۔
بارش اچھی ہوتی ہے بیشمار چشمے اور نالے جن سے دریاؤن کو اعانت پہونچتی ہے اُسمین واقع ہین۔ اور تھوڑی سی
محنت اور تھوڑی سی کاریگری مین ہر سال دو بھاری فصلین تیار ہو جاتی ہین۔ اگر کل پنجاب اپنے اس زرخیز ترین
ص ۲۲۶ حصہ کے برابر ہوتا تو وہ اپنے مقابلہ مین قریب قریب بنگالہ کو بھی مات کردیتا۔ لیکن یہ بات نہین ہے۔ کیونکہ زرخیز
زمین کی چھوٹی چھوٹی چٹون کے درمیان جو صرف بڑے بڑے دریاؤن کی وجہ سے شاداب ہین بڑے بڑے شور قطعات
زمین واقع ہین جہان غلہ یا روئی تمباکو یا نیشکر ہی کی زراعت کیا بلکہ نہین ہے بلکہ گھاس یا جنگل اور خاردار درخت
بھی صرف جابجا پائے جاتے ہین۔ اس زمین مین اکثر مقامات پر سجی یا کھار پائی جاتی ہے۔ گرمی انتہا سے زیادہ

شدید ہے اور جنگلون مین بیشمار درندے اور موذی جانور بھرے پڑے ہوئے ہین جنگلی غذا سالہا سال سے یہ تہی چلی آئی ہے کہ آباد اضلاع کے مویشی پکڑ لیجاتے ہین اور انھین کو کھاتے ہین۔

پس پنجاب ایک ایسا ملک ہے جو انتہا مرتبہ کا آباد اور انتہا درجہ کا ویران بھی ہے۔ اسکا ایک حصہ تو مثل بنگالہ کے آباد ہے اور دوسرے حصہ مین نام کے لیے بھی کہین ایک آدمی نہین پایا جاتا۔ ایک حصہ تو مثل جنت کے لہلہاتا ہے اور دوسرا حصہ مثل ریگستان سندھ اور راجپوتانہ کے بالکل اوسر اور بنجر ہے۔ پہاڑی اضلاع جنمین مری سے ڈلہوزی اور وہان سے تا بہ وادی کانگڑہ و دھرم سالہ و شملہ گرمیون مین رہنے کے لیے ایسے ایسے مقامات پائے جاتے ہین جنکو "فردوس برروے زمین" کہنا زیبا ہے۔ یہ مقامات گرمی کے دنون مین بھی نہایت لطیف رہتے ہین۔ اور لاہور اور ملتان کے میدان قریب قریب اس طرح کے ہین جہان گرمیون مین یورپین لوگونکا رہنا ناممکن ہے۔ جسوقت رفقاے رسول عربی نے ملک عرب کی تمازت آفتاب مین لڑنے سے کچھ سہل انگاری ظاہر کی تو آنحضرت نے جواب دیا کہ اگر ریگستان عرب مین بڑی گرمی ہے تو "جہنم کی گرمی اُس سے بھی زیادہ تیز ہے" اور اس بات کو سنکر وہ لڑنے اور مرنے کے لیے مستعد ہو گئے کہ جہان کام ہو وہان چلینگے۔ لیکن بدقسمتی سے ملتان مین جس یورپین کو گرمی کے ایام مین اگر رہنا پڑیگا وہ وہان کے لوگون کی اس ضرب المثل کو صحیح سمجھنے لگیگا کہ "جب ملتان موجود تھا تو خدا نے جہنم کو ناحق بنایا"۔

پنجاب اور ہندوستان کی حدود کارکنان قضا و قدر نے خود نہایت صفائی کے ساتھ معین کر دی ہین۔ اتر طرف کوہ ہمالیہ چینی تاتاری یا روسی حملون کا محافظ ہے۔ پچھم طرف سلسلہ کوہ سلیمان جو دریاے سندھ کے برابر برابر بہ خط متوازی چلا گیا ہے ہمالیہ ہی کے برابر مستحکم اور دشوار گزار سرحد ہے۔ اسمین شک نہین کہ کوہ سلیمان کے اندر گھاٹیان نکلی ہین اور موافق حالتون مین اسکندر اعظم اور تیمور تاتاری اور بابر اور نادر شاہ ایسے حملہ آورون کو اسطرف سے راستہ ملگیا۔ لیکن اُن فاتحون کا کسی ایسے غنیم سے مقابلہ نہین ہوا جو قابل ذکر ہو اور پھر ہم لوگون کی خوش قسمتی سے اصل پہاڑ کے بعد اور چھوٹے چھوٹے سلسلے چلے گئے ہین اور پھر اُنکے بعد لق و دق ریگستان دور دور تک واقع ہین اور انمین آبادی بھی اسیطرح کی ناہموار جنگلی اور خونخوار ہے جیسا ملک ہے اور یہ سب باتین ہندوستان کی حفاظت کے حق مین بہت مفید اور غنیم کے لیے مضر ہین۔ کوئی دشمن جو افغانستان کی جانب سے آئے اُسکے لیے عملی خواہ قدرتی کسی قسم کی حصاربندی اُس سے زیادہ دشواری نہین پیدا کر سکتی۔ اور اس بات کو بھی بیان کرنا چاہیے کہ اُن مقامات سے کوئی بھاری دشمن نہین پیدا ہو سکتا ہے۔

پنجاب کی حدود کے اندر صرف نمک والا پہاڑ ہے جو دریاے سندھ کو بمقام کالاباغ طے کر کے پورب

طرف پنڈی وادن خان واقع دریاے جہلم تک چلا گیا ہے اور دوآبہ سندھ ساگر کو دو حصون مین تقسیم کرتا ہے۔ تجارت کے اعتبار سے وہ بہت ہی ضروری پہاڑ ہے۔ کیونکہ نمک انسانی ضروریات مین سب پر مقدم ہے اور اُسمین جسقدر نمک نکل سکتا ہے اُسکی کوئی حد نہین ہے۔ اُسکے نیچے سے بڑی بڑی نمک کی کانین نکل گئی ہین اور خاص کر کے کالاباغ مین ایک عجب طرح کی دلچسپ کیفیت پائی جاتی ہے جہان خونی رنگ کی چٹانون کے درمیان برف کی ایسی سفید چوٹیان دکھائی دیتی ہین۔ نمک والے پہاڑ کے اُترطرف راولپنڈی کا ضلع ہے اور پھر اُسکے اُس پار جنگلی اور پہاڑی ملک ہزارہ کا ہے۔ اس ملک مین تمام نالے اور کھوئے چلے گئے ہین جنمین وہ پہاڑی ڈاکو بستے ہین جو اسکندر اعظم کے وقت سے قرب وجوار کے لوگون سے نعلبندی لیتے چلے آتے تھے اور نہ بزور تیغ اور نہ بزور و فریب آج تک کبھی مطیع ہوئے لیکن اب جمیس ایبٹ اور اُنکے لائق جانشین جان نکلسن کی پدرانہ شفقت سے وہ لوگ بھی ہمارے مطیع ومنقاد ہوگئے تھے۔

پنجاب کی قومین بھی اسیطرح کی مختلف ہین جیسی وہانکی قدرتی کیفیتین انواع واقسام کی پائی جاتی ہین۔ گو اصل سکھ لوگ کل آبادی مین چیدہ ومنتخب ہین لیکن شاید اُنکی تعداد بہت قلیل یعنی کل آبادی صرف چھٹا حصہ ہے۔ ایک اور چھٹا حصہ قدیم زمانہ کے گوجرون اور گکھڑون اور حال کے راجپوتون اور دوسری اقوام ہنود سے شامل ہے۔ باقیماندہ لوگ (یعنی باشندگان دوآبہ سندھ ساگر واضلاع ملتان ہزارہ پشاور و دیرہ جات کم وبیش) سب مسلمان ہین۔ فاتحان انگلشیہ کو جنھون نے پنجاب پر تسلط کیا تھا اس بات کے خیال کرنے سے کچھ کم اطمینان نہوا ہوگا کہ اگر اُنھون نے سکھون کی سلطنت معدوم کردی تو اُنکی چہار چند رعایا کو اقل درجہ مذہبی آزادی اور ظلم وجبر سے نجات بخشی۔ سکھ لوگ ہندوستان کی تمام اقوام سے زیادہ بہادر اور جری ہین۔ اُنھون نے دو بڑی بھاری لڑائیون مین ہمارے ساتھ انتہا مرتبہ کی خیرخواہی کی اور اب بظاہر اُنھون نے مردانہ نفس کشی سے یہ بات قبول کرلی تھی کہ اگر ہم انصاف واعتدال سے اُنکے ساتھ برتاؤ کرین گے تو وہ ہماری اعلیٰ حکومت کے مقر ومعترف رہینگے۔ ص ۲۱۹

سب سے زیادہ سخت مشکل اُن صحرائی اور جنگجو قومون کا مطیع رکھنا تھا جو ہزارہ کے اُترطرف سے سندھ تک ہماری کل مغربی سرحد پر آباد تھین۔ یہ قومین مدتون سے میدانی اقطاع کے صلح پسند اور مستقل باشندون سے آپسمین لڑتی اور جھگڑتی آئی تھین اور رنجیت سنگھ کے سودمند ترکہ کو جن ورثا نے پایا تھا وہ مشکل سے اس بات کے شاکی ہوسکتے تھے کہ اُنھون نے ایک عمدہ شے ایک خراب شے کے ساتھ پائی۔ پشاور کے لیے افاغنہ اور سکھ لوگون کے درمیان ہمیشہ جنگ وجدل ہوتی رہی۔ وہ ایک ایسے مقام پر واقع ہے جسکے سامنے درہ خیبر منھ کھولے کھڑا ہے۔ درہ خیبر تین طرف پہاڑون سے گھرا ہوا ہے اور وہان اسطرح کے لوگ آباد ہین

جو زمانہ سلف سے اُن مسافرون پر جنکا اُدھر سے گزر ہوتا ہے نعلبندی وصول کرتے رہے اور دنیا کے سب سے نامی گرامی فاتح تحفہ رشوت خواہ خراج کے طور پر ہمیشہ کچھ نہ کچھ اُنکو دیتے رہے اور اُنھون نے خود کبھی کسی طرح کا محصول کسیکو نہین دیا۔ پس درہ پشاور پر بادی النظر مین بھی خیال کرنے سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ اُس زرخیز گھاٹی مین انتہا مرتبہ کے منافق لوگ انواع و اقسام کے بھرے پڑے ہین اور اُسپر قبضہ قائم رکھنے کے لیے لوگون کو بیشمار ہتیارون دنیا بھر کی فکر اور پریشانی اور کبھی کبھی مہم روانہ کرنے کا بار اُٹھانا پڑا ہے بلکہ بعض اوقات جب کلکتہ کے شکان عقل کی طرف سے کچھ بدعنوانی ہوئی تو دور دراز فاصلہ تک فوجین بھیجکر جنگ کرنا پڑی ہے جسمین اگر فتح بھی حاصل ہوئی تو وہ شکست سے بدتر ثابت ہوئی۔

اور جو بیان ضلع پشاور پر صادق آتا ہے وہ ایک کمتر مناسبت کے ساتھ کل سرحد آنروے دریاے سندھ پر صادق آسکتا ہے مثلاً درہ کوہاٹ کو پشاور سے جو دو طول طویل اور خطرناک راستہ گئے ہین وہ آفریدیون کے علاقہ مین ہوکر نکلے ہین اور اُنمین پانی کا قحط ہے۔ درہ بنون کو بھی کوہاٹ سے اسی طرح کے دو راستہ گئے ہین اور اسیطرح جہانتک کوہ سلیمان ہے وہان تک ڈاکو لوگ راستے مین بستے ہین اور دیرہ جات کے لوگ قدرتی طور پر اُنکے ہاتھ کا شکار بنے ہوئے ہین۔ فی الجملہ اندازہ کیا گیا تھا کہ یہ سرحدی جرگے ایک لاکھ آدمیون کی جمعیت سے ہمارا مقابلہ کرینگے جو سب کے سب متعصب تب کے سب متشلم تب کے سب مسلح بسلاح حرب تب کے سب انتہا مرتبہ کے قادر انداز تھے اور سب کے سب ایک ایسے ملک مین بستے تھے جو اُنکی لوٹ مار کے لیے انتہا مرتبہ کو موزون لیکن باقاعدہ ص ۲۸۹
فوجی کارروائیون کے لیے بالکل ناموزون تھا۔

پس پنجاب کے بورڈ کو جو فی الحال قائم کیا گیا تھا ایسے ملک اور ایسے لوگون کے ساتھ سابقہ پڑنے والا تھا جسکی عام کیفیت اور خاص عادتین یہ تھین۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو ملکی خواہ تمدنی دستورات خاص کر کے رنجیت سنگھ کی زبردست گورنمنٹ کے قائم کئے ہوئے کامل خواہ ناقص دستورات باقی رہ گئے تھے اُنسے بورڈ کے کام مین آسانی یا دقت پیدا ہوئی۔

اسمین شک نہین کہ رنجیت سنگھ ایک لائق اور بہادر فرمانروا تھا لیکن یہ بہادری اور قابلیت اسیطرح کی تھی جیسی اہل مشرق سمجھتے ہین۔ اُسکی گورنمنٹ کے دو مقصد صرف یہ تھے کہ ایک عمدہ سپاہ تیار اور خزانہ پُر رہے ملک کے لوگ چونکہ بڑے تن و توش کے تھے اور فوجی اور مذہبی دونون طرح کا جوش اُنمین بھرا ہوا تھا اس سبب سے رنجیت سنگھ کا اول مطلب بخوبی حاصل ہوگیا۔ اور پھر جب فتح کے بعد فتح اور ایک صوبہ کے بعد دوسرا صوبہ بذریعہ سپاہ خالصہ عمل کیا گیا تو دوسرا منشا بھی جس نے سلطنت کے نام کو ڈبو دیا پورا ہوگیا۔ اس وقت طلب مسئلہ یہ ہے کہ روزمرہ کی ضروریات کی چیزون مین کن اشیا پر ٹکس لگانا اور کن اشیا پر ٹکس نہ لگانا چاہیے رنجیت سنگھ نے

مطلق توجہ نہین کی - کیونکہ اُسنے یکسان سب اشیا پر محصول لگا دیا۔ مکانات و اراضیات بازار کے غلات اور کھیت کی استادہ فصل تجارت داخلہ و خارجہ اشیاے صنعت و حرفت و اشیاے قدرتی تکلفات کی چیزون اور ضروریات زندگی کی چیزون پر یکسان محصول لگا دیا گیا - ذی اختیار حکام صوبجات شل ساون مل وغیرہ اور مفصلات کے کاروار لوگ آزادانہ طور پر ٹکس لینے کے لیے چھوڑ دیے گئے کہ وہ جس شخص سے پائین چھین جھپٹ کر بڑی بڑی رقمین لاہور کو روانہ کرین اور خاص اپنی جیب جسطرح چاہین بھر لین - صدر مقام کی گورنمنٹ نہ اُنسے کسی طرح کا حساب طلب کرتی تھی اور نہ وہ بھیجتے تھے - خود رنجیت سنگہ کی بہی ایک دندانہ دار لکڑی تھی اور ظاہر ہے کہ جو شخص نہ لکھنا اور نہ پڑھنا جانتا ہو وہ سواے اسکے اور کیا کر سکتا ہے - فرد واصلباقی کا نام ہی نہ تھا کہ وہ کیا شے ہے بخشی فوج کو فرد حساب تیار کرنے کی فکر اُسوقت ہوتی تھی جب اسکو دنیا مین کوئی کام کسی طرح کا کرنا نہین ہوتا تھا - جسوقت یہ ملک شامل سلطنت انگریزی ہوا تو ہمنے دریافت کیا کہ سولہ برس کی واصلباقی اُنسے پیش کی - سزائین بہت کم اور سادہ طور کی دیجاتی تھین - سرقہ یا معمولی قتل عمد کے جرم مین صرف جرمانہ کیا جاتا تھا - غایت درجہ کے سنگین جرائم مین سزاے
ص ۲۹ قطع اعضا دیجاتی تھی یعنی ناک کان یا ہاتھ کاٹے جاتے تھے اور جو سب سے زیادہ سنگین جرائم کے مجرم ہوتے تھے انکی رگین کاٹ ڈالی جاتی تھین - اَوِیٹبِل نامے ایک اٹلی کے سپاہی نے جو بڑھتے بڑھتے ضلع پشاور کا حاکم ہو گیا تھا عبرت کے لیے اور بھی زیادہ ظالمانہ سزائین دینا شروع کین جو معلوم ہوتا ہے کہ خاص اسی کام کے لیے رکھ چھوڑا گیا تھا - اسکی فرمانروائی ایک قہر مجسم تھی اسکو نہ تو خدا کا خوف اور نہ انسان کا ڈر تھا - وہ ہر قسم کا ظلم و جبر کرتا پھرتا تھا جو لوگ اسکی بیرحم نیت کی مخالفت کرتے تھے انکو وہ توپ کے سامنے کھڑا کر کے اُڑا دیتا تھا یا انکو برہنہ کر کے اور اُنکے بدن پر شہد ملکر باہر نکال دیتا تھا کہ وہ تمازت آفتاب سے ہلاک ہو جائین - بعضون کو وہ سولی پر چڑھا دیتا یا انکی کھال ادھڑوا ڈالتا تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے بعض اوقات اس سنگدلی کے کام کو وہ اپنے ہاتھون سے شروع کرتا تھا -

جیلخانے معدودے چند تھے اور جو کچھ ہکو ملے وہ بھی خالی پائے گئے - رنجیت سنگہ کی پولیس کا اصل کام یہ نہ تھا کہ جرم کا انسداد کرے یا اُس کا سراغ لگائے بلکہ اُسکا کام یہ تھا کہ کوئی ہنگامہ ہونے نہ دے اور فوج کی نقل و حرکت مین آسانی پیدا کرے - وہ سڑکین جو سڑکین کہلاتی ہین وہان ایک بھی نہ تھی - ریل یا ڈاک وغیرہ کی قسم سے کوئی سواری یا پل نہ تھا اسپتالون اور پاگلخانون کا کہین نام نہ تھا - پس بورڈ کو جہان کام بہت کچھ کرنا تھا وہان کسی کیے ہوے کام کو مٹانا کم تھا - ہنری لارنس اپنے ماتحتون کی مدد سے بحیثیت ریزیڈنٹ بہت سی خرابیون کی شکایت کر چکے تھے اور فوج کی تنخواہ ادا کرنے اور ٹکسون کی ترمیم اور ٹکس وصول کرنے والون کے ظلم و جبر کے روکنے مین بہت کچھ کوشش اُنکی جانب سے ہو چکی تھی - اور اب جس حالت مین وہ ریزیڈنٹ بورڈ

اور اُنکے بھائی جان اُنکے اصل مددگار مقرر ہوئے تو وہ اب بغیر اُس کام کے انجام کیئے ہوئے خاموش نہین رہنے والے تھے جسمین اُنھون نے ہاتھ لگایا اور ایک نہایت ہی قلیل زمانہ مین ایک حیرت انگیز طور پر مضاف اور آئین جہانداری کی ایک ایسی عمارت کھڑی کر لی تھی جو ہماری ضرورت کے وقت یقینی طور پر ایک بڑی مدد پہونچانے والی تھی ۔

سب کے پہلے اور سب سے مشکل کام جو بورڈ کو انجام کرنا تھا وہ یہ تھا کہ ملک مین امن و امان قائم ہو ۔ اسمین شک نہین کہ جن بڑے بڑے بہادر دشمنون نے مقام فیروزشاہ اور چلیانوالا کی لڑائیون مین ہماری سلطنت ہندوستان ہی کو ہلا دیا تھا اُنمین سے ایک بڑا حصہ جنگ گجرات کے بعد اس بات کا معترف ہو گیا تھا کہ ہمارا ستارہ ابھی عروج پر ہے اور پھر جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون بتاریخ ۱۴ - مارچ اپنی تلوارین رکھ رکھکر ایک انبار جمع کر دیا تھا اور ہر شخص ایک ایک روپیہ اپنی جیب مین لیکر پھر اُس ہل پر کام کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا جسکو چھوڑ کر وہ فوج مین بھرتی ہوا تھا ۔ اب اُن معدودے چند آدمیون کا پانسہ پلٹا تھا جو اس لڑائی کے زمانہ مین ہمارے خیرخواہ رہے تھے ۔ ہمارے بلانے پر ہمارے حکم کا اتباع کر کے وہ قدیم سکھ سردارون کے حشم و خدم کے ساتھ یکجا جمع ہو کر لاہور مین آئے تھے ص ۲۹۱ اُنمین جو لوگ ضعیف اور ناتوان تھے اُنکو پنشن دیدی گئی ۔ باقی لوگون کو اُنکی باقیماندہ تنخواہ ادا کر دی گئی اور اس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ پھر ہماری نوکری کرین جس سے بعد کو اُنھون نے بہت کچھ فائدہ حاصل کیا ۔

اسطور پر ہم نے سکھون کی فوج کو شکست کیا ۔ اور اب یہ کام باقی رہا کہ رعایا کے ہتیار لے لیے جائین تاکہ وہ ارتکاب جرائم سنگین اور غدر و فساد پیدا کرنے سے جو ہتیارون کے پاس رہنے مین متصور تھا باز رہین ۔ ہتیار کا باندھنا جیسا کہ مشرقی یورُوپ کی تواریخ سے ابتک ظاہر ہے ایک ایسا حق ہے جو نیم شایستہ اور وحشی دونون قسم کے لوگون کے نزدیک عزیز سمجھا اور اکثر اُنکی سلامتی کے حق مین مفید خیال کیا گیا ہے ۔ لیکن اب سے ملک پنجاب مین وہ امن جسکو کامل امن کہنا چاہیے ہماری امید کے موافق قائم ہونے والا تھا ۔ چنانچہ الحاق کے چھ ہفتہ بعد اس مضمون کا اشتہار ہر جگہ جاری کیا گیا کہ کل رعیت اپنے اپنے ہتیار رکھدے اور عجیب بات ہے کہ ہر ہر جگہ اُسکی تعمیل ہوئی ۔ ایک لاکھ بیس ہزار ہتیار ہر قد اور ہر قسم کے لوگون نے از خود داخل کر دیے ۔ اُنمین سے اکثر ہتیار دشمن کی نسبت اُنکے باندھنے والون کے حق مین زیادہ خطرناک تھے ۔ اور انیسوین صدی عیسوی کی توپ اور بندوق سے لیکر زمانہ راجہ پورس اور اسکندر اعظم یعنی ۳۰۰ برس قبل سنہ عیسوی تک کے چکر یا کمان اور تیر تھے اس قاعدہ سے صرف ہزارہ اور سرحد آنسوے سندھ کے کوہستانی مستثنے کیے گئے اور ان لوگون کو اجازت اور صرف اجازت ہی نہین بلکہ حکم دیا گیا کہ وہ ہتیار باندھین کیونکہ اُنسے اس ابتدائی زمانے مین ہتیار لے لینا بمنزلہ اسکے تھا کہ وہ اپنے سرحد پار کے ہمسایون کا بے عذر شکار بنا دیے جاتے ۔

جو ملک اپنے قدرتی محافظان امن (یا یہ کہیے کہ شکست کنندگان امن) سے محروم کر دیا گیا اوس کی حفاظت کا کام واجبی طور سے فاتحون کے سر پڑا۔ پرخطر سرحدی راستہ کی حفاظت کے لیے یہ بندوبست کیا گیا کہ دس رجمنٹین (پانچ پلٹنین اور پانچ رسالے) خاص ملک کے لوگون سے قائم کیجائین۔ اور مختلف قومون (ہندوستانی پنجابی اور مسلمان) کے لوگ خوشی سے آکر بھرتی ہوئے۔ اندیشہ اس بات کا تھا کہ سکھ لوگ بکثرت بھرتی ہونگے مگر صرف وہی لوگ پیچھے رہ گئے اور اوسوقت یہی معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہم برخلاف اپنے تمام اصولون کے اس بات پر مجبور ہونگے کہ پنجاب پر ایک ایسی فوج کے ذریعہ سے قبضہ رکھین جسمین اوس ملک کے سب سے زیادہ بہادر لوگ شامل ہون۔ یہ خطرہ بہت جلد رفع ہوگیا۔ سکھون کے شبہات بہت جلد جاتے رہے اور اوس زمانہ کے بعد جب جب اور جہان جہان اونکی ضرورت ہوئی وہان انھون نے بڑی بہادری سے ہماری خدمتین انجام کین نہ وہ ہماری طرف سے اپنی خاص سرحد پر جس ثابت قدمی سے لڑے اوسیطرح ہندوستان کے دوسرے مقامات اور دریاے اراودی اور دریاے یانگسی کیانگ مین انھون نے داد شجاعت دی۔ سنگدالے کے فتحمند کوچ مین وہ شریک ہوے۔ اور جزیرہ سناپرسن پر جو تازہ تازہ شامل سلطنت برطانیہ ہوا تھا ایک آسیب کی طرح جا پڑے اور پھر اس سے بھی زیادہ قریب زمانہ مین وہ ہمارے ساتھ قلعہ تل الکبیر کی فصیل کے روبرو شانہ بشانہ کھڑے رہے اور قاہرہ کے فیض رسان وعادے مین بھی وہ ہمارے شریک تھے۔

بہت سی غیر قواعددان پنجابی رجمنٹون نے اپنے بھرتی ہونے کے ایک ہی سال کے اندر ہماری ملازمت مین اپنا خون بہایا اور پھر اس زمانہ کے بعد کسی اور معاملہ مین اونکو بہت کم اپنا خون بہانا پڑا۔ آفریدیون سواتیون اور سرحد پار کی دوسری سرکش قومون کو معلوم ہوگیا کہ اونکے پڑوس مین جو بڑے صلح پسند لوگ رہتے ہین اونمین اندر اندر غضب کی قوت بھری ہوئی ہے جسکو اپنی حفاظت کے متعلق کسی طرح کا اندیشہ ہونے سے اشتعال نہین پیدا ہوسکتا۔ اور ان قومون کے لوگون نے اپنی لوٹ مار کسیقدر کم کر دینے کی نسبت میلان کرنا شروع کیا۔ تین گھوڑچڑھے توپخانہ کی باڑیون اور ایک حصہ سپاہ شتر سوار متعینہ ڈیرہ اسمعیل خان مین اور مشہور حصہ سپاہ گائیڈز(۱) پر گشتی سپاہ حفاظت سرحد کا بندوبست ختم کر دیا گیا۔

لیکن "سپاہ گائیڈ" وہ مشہور فوجی جماعت تھی اور اوس کا بیان اس کتاب مین آگے استنے مقامات پر آئیگا کہ اوسکے کچھ خاص حالات اس مقام پر لکھنا مناسب ہین۔ اس فوج کی ابتدا اوس راے سے ہوئی جو عالی دماغ ہنری لارنس نے سکھون کی پہلی لڑائی کے ختم ہونے کے بعد دی تھی۔ اوائل مین صرف ۲۰۰ سوار اور پیادون سے یہ جماعت قائم ہوئی لیکن بخیال اون خدمات کے جو روز بروز اوسپر پڑتی گئین اوسکی تعداد سہ چند کر دی گئی۔ اس سے بڑھکر بے پروا اور ساتھ ہی اوسکے بیش بہا جماعت آدمیون کی کبھی نہ قائم ہوئی ہوگی۔ اگلے زمانہ کی فوج

کارِ نیجینا کی طرح جسمین اُس ہر ایک ملک کی ہر ہر قوم کا ایک ایک آدمی نمونہ کے طور پر شامل کیا گیا تھا جہان اس بڑی جمہوری سلطنت کا ہر جگہ موجود رہنے والے جہازات کا بیڑا پہونچ سکتا تھا اس گائڈس والی سپاہ مین بھی ہر قوم ہر مقام ہر زبان اور ہر مذہب کے وہ لوگ جو شمالی اور شمال مغربی ہند مین دستیاب ہو سکتے تھے شامل تھے۔ اسمین ہر طرح کے چال چلن کے لوگ اور بعض اس قسم کے اشخاص شامل تھے جو کسی وضع کے پابند نہ تھے۔ سراغ رسانی مین انتہاے مرتبہ کے عیار سویشی چرانے مین انگشت نماے عالم اور ڈاکہ ڈالنے مین بالکل بیباک لوگ اس سپاہ مین بھرتی کیے گئے تھے وہ ایک اوسط درجہ کی قواعد کے پابند کیے گئے تھے زیادہ تاکیدی قواعد کے پابند نہین کیے گئے تھے انکو بھوری وردی پہنائی جاتی تھی تاکہ جس مقام پر وہ جاتے ہون وہان سے تھوڑے فاصلہ پر بھی انکو کوئی تمیز نہ کر سکے۔ انکو ایک بھاری شرح سے مشاہرہ دیا جاتا تھا اور تھوڑے ہی عرصہ مین وہ اس بات کے واسطے تیار ہو گئے کہ "جس مقام پر جس بات کے کرنے کی ضرورت ہو اسکو انجام کرین"۔ انکی کارروائی کا اصل اصول یہ تھا کہ "ہمہ وقت تیار رہنا چاہیے"۔ جفاکشی بہادری فراست مقامی واقفیت ثابت قدمی یہ وہ صفتین تھین جو سپاہ گائڈس کے ہر آدمی مین پائی جاتی تھین۔ ہماری پانچسو میل کی مغربی سرحد پر جہان بیسیون وحشی قومین آباد تھین جہان کہین کارروائیون کی ضرورت ہوتی تھی وہان کے لیے سپاہ گائڈس مین ایسے لوگ ضرور نکل آتے تھے جو ضلع مذکور کی زبان مین گفتگو کر سکتے تھے۔ یہ لوگ وہان کی خطرناک گھاٹیون سے پہلے بھی واقف تھے اور اب بھی وہان جا سکتے تھے اور یہ بتا سکتے تھے کہ غنیم کے لشکر کا پڑاؤ یا قزاقون کا قافلہ کس مقام پر ٹھہرا ہوا ہے۔ اسطور پر گائڈس کے لوگ ایک نئے مگر صحیح مفہوم کے اعتبار سے گویا "محکمہ مخبری" پنجاب کے برابر تھے۔ یہ لوگ دلاوری سے غنیم کی نقل و حرکت کا سراغ لگاتے تھے لمبے کوچ کرتے تھے اور مایوسی کی حالت مین کام آتے تھے۔ چونکہ انکو لفٹنٹ ہنری لمسڈن صاحب نے بھرتی کیا تھا اسوجہ سے وہ اُسوقت بھی سرحد کی لڑائیون اور جنگ دوم سکھ مین عمدہ خدمات انجام کر چکے تھے۔ انکو عنقریب سر کالن کیمبل صاحب کی ماتحتی مین میمندون اور انھین کے مثل دوسرے جرگون سے لڑنا اور آخر مین کامیابی حاصل کرنا تھا۔ پھر سب کے بعد اُس عظیم الشان سلسلہ کمک کی پہلی کڑی اُنھین کو بننا تھا جسکی وجہ سے نہایت خطرہ کے زمانہ مین پنجاب بالکل فوج سے خالی ہو گیا اور ساری فوج انتہاے مرتبہ کی عجلت کے ساتھ دہلی کو روانہ کر دی گئی۔ جسوقت ہنری ڈیلی صاحب کمانیر فوج مذکور اپنی معزز سفارت پر نہایت عجلت کے ساتھ روانہ ہونے لگے تو اُنھون نے کہا کہ "مین ایک ایسا لمبا کوچ کرتا اور اُسکا ارادہ رکھتا ہون جیسا آج تک ہندوستان مین کسی نے نہ سنا ہوگا"۔ اور جو کچھ اُنھون نے اپنے منھ سے کہا تھا اُسکو کر کے دکھا دیا۔ سال کے گرم ترین موسم مین اُنھون نے ۲۲ روز کے عرصہ مین پشاور سے دہلی تک ۵۸۰ میل کا سفر طے کیا۔

ص ۲۴۳

پس کوئی تعجب کی بات نہین ہے جو دہلی کی قلیل محصور فوج نے متواتر خوشی کے نعرے مار کر اُنکا استقبال کیا اور یہ استقبال صرف اُنھین لوگون کی جمعیت کا نہین کیا گیا جسمین بالائی ہندوستان کے قریب قریب ہر فرقہ کے خیرخواہ اور ہوشیار لوگ نمونہ کے طور پر شامل تھے بلکہ لطور اُس کمک کے مقدمہ کے اُنکا استقبال ہوا جو پنجاب سے بحکم جَانْ لَارِنْسْ اور باعانت مِنْتگُمرِیْ نِکلسَنْ اِڈْوَرْڈِسْ وِچِمبِرْلین صاحب اور اسیطرح کے اور دس بارہ افسرون کے اس خطرناک مہم پر متواتر تیزی کے ساتھ چلی آتی تھی —

وہ تمام سرحدی فوج جسکا مین نے بیان کیا طول طویل بحث کے بعد براہ راست بُوْرْڈ کے ماتحت کی گئی اور بِرِیْگیڈِیْر جنرل ہَاْجْ سَنْ اُسکے کمانیر مقرر کیے گئے - سرحد کا ایک اور صرف وہی ایک حصہ لاَرْڈْ ڈَلْہَوسِیْ کے نزدیک کل سلطنت کی حفاظت کے لیے اسقدر ضروری خیال کیا گیا کہ وہان قواعددان سپاہ تعینات کی گئی - یہ مقام درہ پشاور تھا جسکی حفاظت کے لیے (معہ درہ خیبر کے جو افغانستان اور وہان سے آگے بڑھکر وسط ایشیا کے جانے کا سیدھا راستہ تھا اور چونکہ وہان پر دریاے سندھ سے عبور کرنے کے بہت اچھے پایاب مقامات واقع ہین اسلیے بجانب عقب ہندوستان کا بھی وہان سے عمدہ راستہ تھا) دس ہزار کی ایک فوج جسمین ...۳ گورے تھے تعینات کی گئی - بُوْرْڈ اپنی تدبیرات سے ظاہر کر چکی تھی کہ وہ اس یونانی ضرب المثل پر عمل کرنے لگی تھی کہ "شہر دیوارون سے نہین بلکہ آدمیون سے تیار ہوتا ہے" - لیکن اُسکے اختیار مین آدمی قلیل تھے اور خطرناک پہاڑ بہت قریب تھے - بعض بعض جگہ ہماری سرحد سے صرف دو میل کے فاصلہ پر واقع تھے اور ایسے قریب تھے کہ مثل دوسری سرحدات ہندوستان کے وہان پر صرف "اہل اسپارٹا کے حصار" کی طرح حصار قائم کرنے کا کوئی فائدہ نہ تھا - اسلیے تجویز کیا گیا کہ ہزارہ سے ڈیرہ اسمعیل خان تک صرف اُن مقامون پر جو نہایت خطرناک ہون بھاری قلعے بنائے جائین اور وہ اسطرح کے ہون کہ محاصرہ کی تاب لا سکین پھر اسکے بعد وادی ٹانک سے لیکر سندھ تک بارہ بارہ میل کے فاصلہ پر چھوٹی چھوٹی مسلح چھاونیان مقرر کیجائین اور یہ سب چھاونیان ایک عمدہ فوجی سڑک کے ذریعہ سے ایک مین ملا دی جائین اور اُس سڑک سے ایک جانب خطرناک پہاڑون کی طرف اور دوسری جانب دریاے موافق کی سمت سڑکون کی شاخین نکالی جائین —

یہ حفاظت کی تدبیرین ایسی عاقلانہ اور کامل تھین اور دلیرون کا تحمل اور واقفیت ایسی قابل تعریف تھی اور جو افسر اُس کام کے انجام کرنے کے لیے مقرر کیے گئے تھے وہ ایسے ثابت قدم چابک دست اور بیباک تھے کہ اُس زمانہ کے بعد سے آیندہ پھر کبھی پنجاب کی امن و امان مین بیرونی جانب سے کوئی خلل نہین پڑا پس اسطور پر بُوْرْڈ نے جو جنگی کارروائیان کین وہ لڑائی کے لیے نہین بلکہ صلح کے لیے کی گئین اور تمام فوجی تیاریون کو صلح کے واسطے ہونا چاہیے - مخالفت کے بدلے مدافعت اور مخالفت کی حکمت عملی کے بدلے

ص ۲۹۵ مدافعت کی حکمت عملی کی تیاری کرنا چاہیے لیکن ارادہ یہ ہونا چاہیے کہ جو کوئی اپنے راستہ مین آئے تو اُسکے مقابلہ مین سچے کھڑے رہین۔ اور مین نے ان انتظامات کو جو بالارادہ سب کے پہلے بیان کیا تو اُسکی غرض یہ تھی کہ وہ انتظام پنجاب کے متعلق سب سے زیادہ بھاری بات تھی بلکہ اس نظر سے بیان کیا ہے کہ چونکہ اُنمین پوری کامیابی حاصل ہوئی اسواسطے وہ انتظام پنجاب کے متعلق سب سے کم مشکل کی تدبیرین تھین۔ سرحدی حفاظت کے متعلق اور جو تدبیرین ہوئین اُن سب کے اصل اصول یہی تھے جو اوپر بیان کیے گئے اور اب اُنکا بیان جسقدر کم کیا جائے اُسیقدر زیادہ یقین کے ساتھ یہ سمجھنا چاہیے کہ اُنکا منشا بخوبی تمام پورا ہوا۔ لارنسون نے ان خطرہ اور دقت کی چھاونیون پر بطور "پاسبانان سرحد" جارج لارنس رینیل ٹیلر نکلسن اڈورڈس ایبٹ ہجبر کینڑ پا لگن لمسڈن (بصیغہ جمع) اور چیمبرلین (بصیغہ جمع) کو جو منتخب کیا تھا تو یہ سب کے سب چیدہ آدمی تھے اور حسن تحمل اور بہادری کے کام کے لیے وہ مقرر کیے گئے تھے اُسکی کمال لیاقت رکھتے تھے۔ افسوس ہے کہ ان لوگون کی تاریخ کے لکھنے والے نہین ہین۔ تاہم یہ لوگ وہی تھے جنکو بشمول دوسرے اشخاص کے جو ایمانداری سے اُنکے قدم باقدم چلے تھے حال کے ایک ویسراے نے ایک نئی سرحدی حکمت عملی قائم کرنے کی غرض سے اپنے سرکاری کاغذات مین راستبازی کو چھوڑ کر دیدہ و دانستہ ذلیل کرنا چاہا۔ لائق مستعد پختہ راے سرکاری ملازمون پر جو یکے بعد دیگرے نسلاً بعد نسلٍ مقرر ہوئے اس سے زیادہ ظالمانہ اور ناانصافانہ حملہ کبھی نہوا ہوگا۔ لیکن اُنکی ناموری اس حملہ کے بعد بھی باقی رہ گئی اور اُنکی حکمت عملی کی دانشمندی بخوبی تمام اُن افسوسناک نتائج سے ثابت ہوگئی جو ایک مرتبہ کے انحراف کرنے مین پیدا ہوئے۔ بہرحال اُنکا کام (یعنی مخالفت کا نہین بلکہ مدافعت کا اور ملک گیری کا نہین بلکہ اشاعت تہذیب کا) جان لارنس کی نمود اور شہرت کے اس سبب سے زیادہ اُبھرے ہوے زمانہ مین اس عمدگی سے درجہ تکمیل کو پہونچا کہ اُنکا سوانح نگار صلح کی مفید اور پایدار کامیابیون کے خیال مین جنگ کی کامیابیون کو فراموش کرکے اس بات پر قناعت کر سکتا ہے کہ لارڈ نے سرحد کا جو کچھ اور جن عام اصولون سے حفاظت کے لیے بندوبست کیا تھا اُسکے مندرجہ بالا بیان کے بعد بالکل اُسکو قلم انداز کر دے اور صرف شاذونادر موقعون کا جب زیادہ خطرہ ہوا جا بجا بیان کرے کہ لارڈ نے ضرورت کے وقت کس طرح سے تدارک کیا۔

جب رعایا سے ہتیار لے لیے گئے اور سرحد کی حفاظت کر دی گئی تو اُسکے بعد لارڈ نے سراغ رسانی اور انسداد جرائم کی طرف توجہ کی۔ اس مقصد کے پورا کرنے کو اُسنے دو بڑی بڑی جماعتین پولیس کی قائم کین ایک کا کام یہ تھا کہ جرم کا انسداد کرے اور اُسکا انتظام فوجی قاعدہ کے طور پر تھا اور دوسری کا کام یہ تھا کہ ص ۲۹۶ مجرمون کا سراغ لگائے۔ اول قسم کی پولیس کے لوگ معہ پیادہ و سوار . . . . تھے اُنمین سے اکثر لوگ دربار سابق کی نوکری مین عمدہ خدمتین انجام کر چکے تھے اور سکھون کی دوسری لڑائی مین ہمارے خیرخواہ رہے تھے

انکو یہ خدمت سپرد تھی کہ خزانون جیلخانون اور سرحدی تھانون پر پہرا دین سڑکون کی نگہبانی اجسوقت کہ ضرورت ہو اُسیوقت کرین۔ اور صوبہ مین جہان قریب قریب امن وامان قائم ہوگئی تھی جس مقام پر ڈاکوون کا گروہ پایاجاے اُسکا تعاقب کرین۔ دوسرا گروہ جسکی تعداد ....۷ تھی اور جو ۲۳۰ تھانون پر منقسم تھا اُسکا کام یہ تھا کہ جرمون کا سراغ لگاے گزرگاہون پر پہرا رکھے اور فوج کے لیے سامان رسد اور دریا مین جانے کے لیے کشتیان مہیا کرے۔

بوزڈ نے عقلمندی کے ساتھ اپنے عمّال پر اعتماد کرکے دیسی تحصیلدارون کو پولیس کا انتظام رکھنے اور اُنکی نگرانی کرنے کا اختیار دیدیا اور اسطور پر جو مقامی واقفیت اُنکو حاصل تھی اور سواے اُنکے دوسرا شخص نہین جانتا تھا اُس سے فائدہ حاصل کیا۔ دیہات کے چوکیدارون کو جو قدیم انتظام کے موجب بہت ضروری اشخاص تھے اور جنکی تنخواہ موضع والون سے لیکر دیجاتی تھی اُن افسرون نے بدستور بحال رہنے دیا جو شمالی مغربی دیہات کی جماعتون کے بیش بہا فوائد کو بخوبی تمام جانتے تھے۔

جن اضلاع مین بہت کثرت سے جرمون کا ارتکاب ہوا کرتا تھا اُنکے لیے خاص خاص تدبیرین عمل مین لانا پڑین۔ مثلاً درہ پشاور سقاکون کا مسکن تھا۔ یہان بڑے بڑے جرم علانیہ ہوا کرتے تھے۔ جس مقام پر زمین مین کوئی غار تھا جہان کہین کوئی خندق اور خاص کرکے کسی مسلمان پیر کا مزار تھا وہان ضرور بیباک رہزن بھرے رہتے تھے۔ پھر دوآبون کے درمیان بھی جو جنگلون جھاڑیون یا لمبی لمبی گھاس سے جیسا کہ مین بیان کرآیا ہون زمانہ قدیم سے ڈھکے ہوے پڑے تھے مویشیون کے چور رہتے تھے۔ اس قدرتی گھنی چراگاہ مین تمام بیل جو قریب کی زرخیز اراضیات واقع ساحل دریا سے چرنے آتے تھے اپنے خوشی کے مطابق ادھر اُدھر پھرا کرتے تھے مگر اُسپر بھی اپنے اصل مالکون کی نگاہ سے غائب ہوجاتے تھے۔ اب اگر کوئی کسان اس تنگلاپ کے غار مین اپنے مویشی کے تلاش کرنے کے لیے جسکو جنگلی چور اپنا واجبی حق تصور کرکے پکڑ لیجاتے تھے جاتا تو اس سے زیادہ اور کیا حماقت تھی۔ جانور کا دستیاب ہونا تو درکنار وہان سے اُنکے صحیح سلامت اور زندہ بچ آنے ہی کی امید نہین ہوسکتی تھی۔ پنجابی لوگون کی سرشت مین یہ بات داخل نہین ہے کہ وہ موہوم امید پر کوشش کرین اور اسلیے درمیانی دوآبے قدیم زمانہ کے آوُٹلاین کی طرح صدہا گیکستون سے آباد تھے جنھون نے برٹش قبضہ کے زمانہ تک ہر کیولیز کے ایسے کسی شخص سے خوف کرنے کی کوئی وجہ نہین پائی تھی۔

اب دیکھنا چاہیے کہ بوزڈ نے ان اضلاع کے متعلق کیا کارروائی کی۔ شہر پشاور کے گرد پولیس کی چوکیون کی قطارین بندھ گئین۔ خندق اور غار پاٹ دیے گئے اور اضلاع متصلہ تک سڑکون کا ایک جال باندھ دیا گیا۔ اُن دوآبون مین جہان اونٹون کی پگڈنڈی کے سوا اور کسی طرح کا راستہ کبھی نہین دیکھا گیا

مختلف اطراف مین سڑکین نکالی گیئن اور اُنپر گرداوری کے لیے پولیس کے سوار تعینات کیے گئے اور سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ پیشہ ور سراغ رسان مقرر کیے گئے۔ یہ وہ لوگ تھے جنکے حیرت انگیز ہنر سے جان لارنس نے بمقام دہلی و پانی پت و گوڑگانون مجرمون کا تعاقب کرنے مین بارہا فائدہ حاصل کیا۔ یہ وہ لوگ تھے جنکے محسوسات قدرتی خواہ مصنوعی قوت تجویز سے تجاوز کر کے ایک غیر معمولی درجہ کی قوت کو پہونچ گئے تھے۔ وہ ایک سخت زمین پر ایسا نقش قدم محسوس کر لیتے تھے جو معمولی آنکھ کو کبھی دکھائی نہین دے سکتا۔ وہ بتا دیتے تھے کہ کسقدر مویشی نہایت گھنے جنگل اور موٹی گھاس مین ہوکر کسطرف سے گئے ہین اور پچاس پچاس میل تک تعاقب کر کے اسکا پتا لگا لیتے تھے اور یہ پیشتر کہہ دیتے تھے کہ کتنے آدمی اور کتنے جانور ادھر سے بھاگے ہین۔ یہان تک کہ پتہ لگاتے لگاتے آخر کو کسی دور دراز پڑاو تک پہونچ جاتے تھے اور وہان انکی ہنر مندی کا چشمدید ثبوت بہم پہونچ جاتا تھا۔

لیکن بورڈ کو جن جن جرائم کا تدارک کرنا ضرور تھا اُنین مویشیون کی چوری ہی سب سے زیادہ بڑھی ہوئی نہین تھی۔ پنجاب کی تاریخ مین ڈکیتی ہمیشہ ہوتی چلی آتی تھی۔ سکھون نے اسکے گہوارے مین پرورش پائی اور جون جون وہ بڑھتے گئے اُسیطرح اسکی بھی ترقی ہوتی گئی۔ اور جسطرح اس زمانہ مین یورپ کی تواریخ کے واقعات وقوع پزیر ہوئے اُسیطرح یہان بھی ڈاکوؤن کے ان گروہون نے جو نہایت کامیاب ہوے اپنی تلوار کے یقینی زور سے بیشمار روپیہ اور مویشی جمع کر کے حسب معمول آخر مین اپنے لیے بڑے بڑے علاقے اور زبردست ریاستین پیدا کر لین۔ اسطور پر لوٹیرون کے سرغنہ کو اپنے پیشہ سے نادم ہونے کا کوئی سبب نہین رہگیا۔ نہایت رقیق خون جو پنجاب مین پایا جاتا ہے اکثر انکی رگون مین دوڑنے لگا اور اُنکے پیشہ سے اُنکو اُسقدر عزت حاصل ہوئی جسقدر انکی ذات سے اُنکے پیشہ کو حاصل ہوئی تھی۔ رنجیت سنگھ کی زبردست حکومت کے پابند ہونے یا یہ کہیے کہ اُسکی بیرونی فتوحات سے اور زیادہ وسعت پانے کی وجہ سے اس بدعملی کے زمانہ مین جو رنجیت سنگھ کی وفات کے بعد آیا ڈکیتی کو اور بھی زیادہ ترقی ہوئی اور جب آخر مین ہم نے اُسکی فوج کو بالکل شکست کر دیا تو اُنین سے زیادہ دلیر لوگ جو ہماری ملازمت حاصل نہ کر سکے یا اُسکی خواہش نہ کی اپنے مروجہ وقت پیشہ کی جانب بالطبع راغب ہونے لگے۔ اضلاع لاہور و امرتسر مین یہ لوگ جوق جوق جمع ہونے لگے۔ لیکن سخت تدبیرون اور معقول تدارک سے بہت جلد خرابی رفع کر دی گئی۔ پہلے سال صرف امرتسر مین ۲۴ ڈکیتون کو سزاے موت دی گئی دوسرے سال صرف سات آدمیون کو پھانسی ہوئی اور چند ہی سال کے عرصہ مین پنجاب سے یہ جرم بالکل موقوف ہوگیا۔

لیکن ایک جرم اس سے بھی زیادہ پر دغا و ہان ہوا کرتا تھا جسکی نسبت پیشتر پنجاب مین کسی کو شبہ بھی نہین ہوا تھا۔ ہندوستان کے دوسرے حصون مین ٹھگی کا مروج ہونا چند سال پیشتر سے دریافت ہوا تھا۔ لیکن بوجہ علیات سیحوا کے متعلق کیے جاتے تھے اور مذہبی رسوم در پردہ سازشون انتہا درجہ کی سنگدلی اور عیاری

اور اس پیشہ کے لوگون کی بیحد گرمجوشی سے اُسکی عام شہرت ہوگئی تھی - کرنل سلیمن نے اُسکے رموز کو مع تمام دقائق متعلقہ کے دریافت کیا اور اُسکے بعد کرنل مینڈوز ٹیلر نے ایک مشہور قصہ سے جسمین کچھ مبالغہ نہین کیا گیا ہے تمام جہان پر اُسکی حقیقت ظاہر کر دی -

ڈکیتون کے کامل استیصال کے بعد جب کنوون اور جنگلون مین لاشین دریافت ہوئین تو اول اول اُسی امر سے یہ شبہ پیدا ہوا کہ ہماری عملداری کے اندر اسطرح کے دوسرے جرائم بھی ہوتے ہون گے - مُردون کو تو کوئی حال آنکی زبانی معلوم نہین ہو سکتا اور ہندوستان کے ٹھگ ایسے کچے نہین ہین کہ وہ اپنا کام ادھورا چھوڑ جائین - ان ٹھگون کی کیفیت یہ تھی کہ راہ مین مسافرون کے ساتھ ہو لیتے تھے اُن پر اپنا اعتماد پیدا کر دیتے تھے آنکی ساری کیفیت دریافت کر لیتے تھے اور پھر جب اُنکے ساتھ مسافر لوگ بیٹھکر کھانا کھانے لگتے تھے تو اپنے مہلک انگوچھے کے پیچ سے تھوڑی دیر کے لیے آنکو بیہوش کر دیتے تھے اور کوئی آدھا گلا گھوٹا ہوا مسافر کبھی اُنکے ہاتھ سے بچ کر جانے نہین پاتا تھا کہ وہ اپنے ساتھی مسافرون کا حال اورون سے جا کر بیان کرتا - لیکن پنجاب کے ٹھگ اپنے پیشہ کے کچے تھے - یہ ہنر ابھی چندہی عرصہ سے اُن لوگون مین ہندوستان سے آکر مروج ہوا تھا اور پہلے پہل جس اُستاد نے اُسکو اختیار کیا تھا رنجیت سنگھ نے اُسکا پتہ لگا کر اُسکو پھانسی دیدی تھی - اُسکے جانشین انگوچھا استعمال کرنے کی ترکیب مین مشاق نہین تھے اور اس سبب سے وہ اپنے شکار کو تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے تھے اور بعد اُسکے اُسکی لاش کو اُسیطرح گرم اُس قبر مین دفن کر دینے کے بدلے جسکو اُنکا اُستاد مسافرون سے باتین کرتے وقت کھود لیتا تھا اکثر لاپروائی کے ساتھ سڑک پر سڑنے کے لیے چھوڑ دیتے تھے آخر کو ایک برہمن جسکا گلا دو تہائی کے قریب گھوٹا گیا تھا اور جو مردہ سمجھکر چھوڑ دیا گیا تھا اچھا ہو گیا اور اُسنے اپنا قصہ بیان کیا - اُس پتہ سے اُنکا سراغ لگایا گیا - ٹھگون کی سراغ رسانی کے لیے انعامات مقرر ہوئے اور وعدہ کیا گیا کہ جو لوگ سرکاری گواہ بن جائینگے اُنکا قصور معاف کر دیا جائیگا اور تحقیقات کے لیے ایک خاص افسر مقرر ہوا - سرکاری گواہون نے دو سو چوسٹھ آدمیون کی جو حال مین شکار ہوئے تھے ایک فہرست پیش کی - اُنھین لوگون نے پیشہ ور ٹھگون کی ایک دوسری فہرست پیش کی جو چھپوا کر ہر مقام پر مشتہر کرائی گئی - اُنھین سے اکثر لوگ گرفتار ہوے اور اُنکے اقرار قلمبند کیے گئے - اور لوگ بالکل مفقود الخبر ہو گئے - وہ سرکاری گواہ اکثر پرنٹش افسر کو جنگلون مین کوسون تک لیجاتے تھے جہان بظاہر کوئی ایسی علامت نہین پائی جاتی تھی جس سے اُنکو کچھ پتہ معلوم ہو یا کوئی نئی بات یاد پڑے - لیکن آخر کو تکلیف اور زحمت اٹھانے کے بعد ایک مقام پر پہونچکر وہ کھڑے ہو جاتے تھے اور کہتے تھے کہ "یہان کھودو یہان کھودو" اور چند پھاوڑے جہان پڑے وہان مقتول کی لاش یا اُسکی ہڈیان نکل آئین - ایک پگڈنڈی پر اسطور سے تھوڑی ہی وسعت مین ۳۰ قبرین برآمد ہوئین ص ۲۹۹

اور سب مین کھودنے پر لاشین نکلین - ایک ٹھگ سے جب آسکے مقتولین کی تعداد دریافت کی گئی تو اُسنے اُمنگ مین آکر سچے جوش سے یہ جواب دیا کہ "صاحب یہ کیونکر مین تبلا سکتا ہون بھلا آپ کو یاد ہے کہ ہر ہر شکار مین آپ نے کتنے جانور مارے تھے - ٹھگی ہملوگون کا شکار ہے"[۱۵۱]

دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ پنجاب کے ٹھگ خاص کر کے مذہبی یعنی حلال خورون کی قوم سے تھے - وہ ضعیف الاعتقاد اسی طرح کے تھے جیسے ٹھگ اور سنگدل تھے - کسی بدشگون چڑیا یا چوپایہ کے دیکھنے سے اُنکا ایسا ارادہ بدل جایا کرتا تھا جو رحمدلی یا چشم نمائی سے کبھی نہ بدلتا - اس قسم کے ہزارہا مذہبی سکھ لوگ چند ہی سال کے اندر اپنی بداطواریون کی سزا کو پہونچائے گئے - سکھ لوگون نے اُنکو خارج از ذات قرار دیا اور یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ وہ اسقدر جلد ذات سے خارج ہو گئے - پنجاب بورڈ نے ایک بہت عمدہ ارادہ کیا تھا کہ اگر وہ ذات کے خیالات کو بدل نہ سکے تو اوّل درجہ اُن کمبخت لوگون کی حالت کو زیادہ درست کر دین اور سخت نگرانی رکھنے اور اُنکے لیے کوئی شغل پیدا کر دینے کے ذریعہ سے اُنکو ایک شائستہ قوم بنا دین - کئی برس تک یہ لوگ انتظام پنجاب کے سب سے زیادہ مفید کامون یعنی نہرباری دوآبہ اور بڑی سڑک پر جنکا حال آگے بیان کیا جائیگا شاغل رکھے گئے - اور غدر کے زمانہ مین جب دہلی سے سفرمینا کے لیے صدا بلند ہونے لگی تو جانؔ لارنسؔ نے انھین لوگون کو جنھون نے اپنے تئین خارج از ذات بنا رکھا تھا اُس کام کے لیے منتخب کیا اور اُنھون نے دہلی اور لکھنؤ دونون جگہ نہایت قابل تعریف کام کیا - ان آدمیون کو پھر اصلاح پر لانا اور ایک نہایت قلیل زمانہ مین ڈکیتی اور ٹھگی ان دونون بھاری جرمون کا ہمیشہ کے لیے انسداد کر دینا پنجاب بورڈ کی تعریف اور رفاہ خلائق کے متعلق کوئی چھوٹا کام نہین ہے -

دختر کشی بھی اسی قسم کا ایک معاملہ تھا جسکا انسداد ڈکیتی اور ٹھگی کے بعد بالطبع لازم سمجھا گیا - لیکن اسکے بارے مین پیشتر مین کچھ بیان کر چکا ہون اور اسکا انسداد جو ان چار دوآبون کے درمیان کیا گیا تھا زیادہ تر جانؔ لارنسؔ کی چیف کمشنری کے زمانہ سے متعلق ہے جنھون نے پہلے دوآبہ جالندھر مین اسکا تدارک کیا تھا بورڈ کے زمانہ سے اسکو چندان تعلق نہین ہے -

جرمون کی بحث پر غور کرنے مین برادران لارنس نے سزا دینے کے ضمنی مقصد یعنی مجرمون کی اصلاح سے بھی عدم توجہی نہین کی - چونکہ رنجیت سنگھ کے سزا دینے کا سیدھا طریقہ یہ تھا کہ وہ مجرمون پر جرمانہ کرتا یا اُنکی ران کی رگین کٹوا ڈالتا تھا اس سبب سے اُسپر جیلخانہ پُر کرنے کا الزام کبھی عائد نہو سکا - اسکے انتظام مین دو سو سے زیادہ آدمی جیلخانہ مین نہین تھے اور ہمارے انتظام کے زمانہ مین دس ہزار قیدی جیلخانہ مین رہتے تھے -

---

[۱۵۱] آنالڈ صاحب کی سوانح عمری لارڈ ڈلہوزی - جلد اول صفحہ ۲۵۹

لیکن ان لوگون کو بعوض ہاتھ پاؤن کٹوانے یا زنجیرون سے ستون مین باندھنے یا کسی خشک کنوین مین ڈالدینے کے بدلے ایک سخت قاعدہ کا تو حقیقت مین پابند کیا گیا اور سخت کام لیا گیا لیکن اُنکو اچھا کپڑا اچھا کھانا عمدہ مکان دیا گیا اور کچھ لکھنے پڑھنے اور پیشہ وری کی ابتدائی باتین تعلیم کی گئین - پچیس جیلخانے مختلف قد اور مختلف نمونون کے پنجاب بورڈ کے مختلف اضلاع مین تعمیر کرائے گئے - لاہور کا صدر جیلخانہ کفایت شعاری تندرستی اور قیدیون کی نگرانی تقسیم اور اخلاقی اصلاح کی نظر سے بھی ایک نرالی وضع کا بنوایا گیا - اسطور پر جان لارنس ڈاکٹر چارلس ہیتھ اینے کی کوشش اور مستعدی سے اُس طریقہ کے مطابق جسکو وہ عرصہ سے برتنا چاہتے تھے اصلاح کے کام عمل مین لاسکے -

واضع قوانین کے متعلق جہانتک ممکن تھا دیسیون کا رواج بنا رآئین قرار دیا گیا - قدیم زمانہ کے عقلا کی طرح بورڈ اس بات سے خوب واقف تھی کہ عمدہ رواج عمدہ آئین سے بھی زیادہ ضروری ہے - اصل تو یہ ہے کہ قانون صرف اُسی حدتک کارگر ہوتا ہے جہانتک کہ رواج صحیح کا ماخذ یا قائم مقام ہوتا ہے - بنابران ایک مجموعہ دیسی دستورات کا جمع کیا گیا جو دستورات بالکل خراب تھے اور قابل اصلاح نہین تھے اُنکی ممانعت کی گئی اور جو جو دستورات نکاح اور طلاق کے متعلق تھے اور شل اور مشرقی ملکون کی عورتون کے ذلیل کرنے کے بارے مین تھے پہلے اُنمین ترمیم کی گئی بعد اُسکے وہ منظور کیے گئے - جو دستورات وراثت یا تبنیت یا اسی قسم کی اور باتون سے متعلق تھے وہ فوراً جاری کیے گئے - تحصیلدار لوگ جو مقامی واقفیت کے باعث سے چھوٹے چھوٹے مقامی معاملات کے بہترین مبصر خیال کیے گئے اُنکو اختیارات پولیس مفوضہ حال کے سوا جوڈیشل اختیارات بھی سپرد کیے گئے - اسطور پر ہر گانون یا زمرہ دیہات قریب کے لیے اُسکی ایک عدالت قائم کی گئی جو رواج قدیم الایام کے ذریعہ سے اُسیطرح رائج چلی آتی ہے - اور اگرچہ ڈپٹی کمشنر کے یہان اپیل کرنے کا حق معین کر دیا گیا لیکن زیادہ تر مقدمات خاص اُنھین عدالتون مین طے ہو جاتے تھے اس مقام پر یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ ہر درجہ کے انگریزی افسر اُن ضوابط پر صرف نام کے لیے نہین بلکہ درحقیقت عملدرآمد مین کاربند ہونے لگے اور سب کے سب اہل مشرق کے اس مرغوب الطبع اصول کی پابندی کرنے لگے کہ اگر عدالت گستری کی تمام غلطیان رفع نہو سکین تو تاخیر کو ہر حالت مین دور کرنا چاہیے -

لیکن اُنمین سے کوئی اصلاح بغیر اسکے عمل مین نہین آسکتی تھی کہ مال اور خاص کر کے اُس بڑی رقم یعنی مطالبہ اراضیات کا جس پر ہر شے کا دارمدار ہے بندوبست کیا جاتا - مطالبہ اراضیات پیداوار زمین کا وہ مختلف القسم حصہ ہے جسکا گورنمنٹ کو بطور اپنے حق کے دعوی رہتا ہے - دیسی گورنمنٹ کے زیر انتظام اکثر وہ جنس کے ذریعہ سے ادا کیا جاتا ہے اور جب فصل زرد ہوتی ہے تو قلیل تنخواہون کے

صل ۳

افسر جو پوری رشوت پانے کی حالت مین کاشتکار سے بہت کم اور نہ پانے کی حالت مین انتہا سے زیادہ غلہ لیا کرتے ہین اوسکو وصول کرتے ہین۔ اور دونون صورتون مین ایک بڑی مقدار تک کی رقمین خزانہ شاہی مین جانے کے بدلے ٹکس وصول کرنے والون ہی کی جیبون مین رہ جاتی ہین۔ انگریزون کے انتظام سے ضلع کی پیداوار کی اوسط مختلف برسون کے تشخیصات سے لگا لگر اسکے مطابق گورنمنٹ کا نقدی حصہ مروجہ نرخ کی اور بھی کم شرح کے حساب سے لگا کر قرار دیا گیا۔ اس انتظام سے سب کا فائدہ ہوا لیکن سب سے زیادہ کاشتکار کا فائدہ ہوا۔ اسمین ہرطرح سے بڑی بچت ہوئی کیونکہ ایک سال کے دوچند یا سہ چند تخمینہ کے بدلے دس مین یا تیس سال کا یکبارگی اندازہ کیا گیا۔ اور تحصیل بالجبر اور دوسری خرابیون کا جہانتک ممکن تھا انسداد کیا گیا۔ اگر انگلش گورنمنٹ نے ہندوستان کے حق مین سوا اسکے اور کوئی بہبودی کی بات نہین کی تو صرف یہی ایک بات اوسکے قیام کے لیے کافی تھی۔ صفحہ ۳۳

اب دیکھنا چاہیے کہ جسوقت پنجاب ورثاے رنجیت سنگھ کے ہاتھ سے نکلکر بورڈ کے اختیار مین آیا تو اسکی مالی حالت کیا تھی۔ برادران لارنس اپنی ریزیڈنسی کے زمانہ مین رنجیت سنگھ کے کاواک اور جلدبازی کے انتظام مین اسقدر اصلاح پیدا کر چکے تھے کہ بورڈ کو کوئی بات ازسرنو شروع کرنا نہ تھی بلکہ جو کچھ شروع ہو چکا تھا صرف اسکو ترقی دینا تھی۔ قسمت آنروے ستلج مین (قطع نظر اس سرسری بندوبست کے جو جان لارنس نے اس خوبی کے ساتھ کیا تھا) نہایت احتیاط سے پیمائش اور سی ساله بندوبست کا کام ہو رہا تھا اور اب عنقریب ختم ہوا چاہتا تھا۔ خاص پنجاب کے بڑے بڑے حصون مین سرسری بندوبست ہو گیا تھا اور اب اسمین صرف اسقدر کام اور باقی رہگیا تھا کہ جہان جہان غلطی پائی جائے اسکی ترمیم ہو جائے اور باقیماندہ حصون کی اسیطرح سے پیمائش ہو جائے۔ چونکہ یہ پیمائش ایک ایسے ملک کی تھی جس سے ابتک بالکل ناقص طور پر ہمکو واقفیت حاصل تھی اسلیے اسکی میعاد تین برس سے کم اور دس برس سے زیادہ نہین مقرر ہونے والی تھی نوعیت اراضیات کی قسمین بھی بیشمار اور پیچیدہ تھین لیکن اسوقت انپر لحاظ کرنا لازم تھا۔ اور بورڈ کی معزز جماعت نے انکو کسی حالت مین برباد نہین کیا بلکہ ازسرنو تازہ کر کے قائم رکھا۔ رنجیت سنگھ کے زمانہ مین اراضی کا ٹکس نصف پیداوار خام تھا اور عموماً بذریعہ اجناس ادا کیا جاتا تھا۔ اس جنس کے قاعدہ ادائے مالگزاری کو ہم نے موقوف کیا (گو امر مذکور بغیر اسکے عمل مین نہین آنے پایا کہ ٹکس دینے والون کی جانب سے سخت مخالفت ہوئی) اور اسکی تعداد سابق کی نسبت نصف بلکہ چوتھائی رہ گئی۔ اور اس رعایت سے سرکار کا بھی کچھ نقصان نہین ہوا کیونکہ پنجاب کے سب سے زیادہ ضروری خطہ ملتان اور دوسرے بیرونی مقامات کی مالگزاری ملنے لگی اور ٹکس وصول کرنے والون کو جو ناجائز رقمین ملتی تھین اونکے موقوف اور مفسد جاگیرداروں کی جائداد

[illegible]

ضبط کرنے ...سے ہماری تحصیل وصول کی کارروائیون مین اور زیادہ سہولت پیدا ہو گی۔

مین دوآبہ جالندھر کے حالات مین جاگیرون اور دوسرے حقوق انتقالات مالگزاری سرکار کے فیصلہ کا وقت طلب مسئلہ بیان کر چکا ہون - اس مسئلہ کے متعلق برادران لارنس کے مابین نہایت اختلاف تھا اور چونکہ اس مسئلہ کو ہر ایک بھائی کی آیندہ کارروائی سے ایک بہت بھاری تعلق رہا اسلیے مین اُسکا بیان باب آیندہ کے لیے اُٹھا رکھتا ہون کیونکہ اُس باب کو حالات متعلقہ کے اعتبار سے بلکہ سوانح عمری کے مضامین سے تعلق ہوگا جیسا کہ باب ہذا کو خاص کر کے تاریخی حالات سے تعلق ہے۔ حصہ ۲

معاملات خزانہ کے متعلق بورڈ کی حکمت عملی ہمیشہ فیاضانہ رہی - تیز نگاہ رنجیت سنگھ نے جن ۴۷ اشیا پر محصول تجارت قائم کیا تھا ہنری لارنس نے اُنکی تعداد گھٹا کر صرف ۲۰ تک محدود کی - اور ان محدود محصولون کے بھی وصول کرنے مین حفاظت کے لیے یہ ضرور پایا گیا کہ سرحد کے چارون طرف انسداد رکھنے والی پولیس کی جمعیت قائم رکھی جائے - راہداری اور گھاٹون کا محصول پنجاب کے جس جس مقام مین جہانتک ممکن تھا اُس درجہ تک رنجیت سنگھ نے جاری کیا - تجارت کی کوئی چیز جو ملک مین ہو کر گزرتی تھی اُسکی بابت کم سے کم دس بارہ مرتبہ محصول دینا پڑتا تھا - یکم جنوری ۱۸۵۰ء کو یعنی الحاق کے دس مہینے بعد تمام محاصل شہر اور راہداری اور محصول اشیاے تجارت داخلہ وخارجہ بلکل موقوف کر دیا گیا - سرحد کی انسدادی سپاہ موقوف کر دی گئی اور تجارت کے راستے چارون طرف سے کھول دیے گئے کہ جس جانب اُسکا بالطبع میلان ہو وہان بلا تقید وہ ترقی حاصل کر سکے - ان تخفیفون کے پورا کرنے کے لیے شرابون پر محصول لگایا گیا جسکی ہر امر کے اعتبار سے ضرورت تھی محصول اِسٹامپ کا قاعدہ جاری ہوا - گھاٹون کا محصول صرف خاص خاص معبرون پر قائم رکھا گیا اور ایک محصول نمک (جو اُسوقت کے حالات کے اعتبار سے تو ضروری تھا لیکن اصولاً وہ خالی از اعتراض نہین تھا کیونکہ ضروریات زندگی کی ایک شے) پر لگایا گیا تھا - نمک والے پہاڑ مین جو یہ معدنی شے بمقدار کثیر برآمد ہوتی تھی آیندہ سے اُسکا انتظام گورنمنٹ نے اپنے ہاتھ مین لیا اور اُسکے محصول کی مضبوطی کے لیے اس بات کی ممانعت کر دی گئی کہ قرب وجوار کے اور اضلاع سے ملک مین نمک نہ آنے پاتے - مالی انتظام مین جو اور سب طرح سے نہایت ہی عمدہ تھا بس یہ ایک داغ لگ گیا - لیکن دیسیون نے اُسپر کچھ اعتراض نہین کیا اور وہ اُنپر کچھ بار نہین ہوا -

اب اسطرح کے انتظامات سے اگر ملک یکبارگی مرفہ حال نہین معلوم ہوا تو یہ گورنمنٹ کا قصور نہین ہے بلکہ ان حالتون کا قصور ہے جن پر کچھ قابو نہین چل سکتا تھا - الحاق کے بعد تین فصلین نہایت عمدہ ہوئین خالصہ فوج کے سپاہیون نے کسانی یا مزدوری کرنا شروع کی اور چونکہ لگان کے کم اور ملک مین امن وامان کے

قائم ہونے سے زراعت کو ترقی ہوئی اسوجہ سے مدتون کی افتادہ اراضیات بھی آباد ہوگئین - اسطور پر بازارون مین جنس کے انبار لگ گئے اور اُسکے بیچنے کے ابتک کافی وسائل بہم نہین پہونچائے گئے تھے جس سے فوراً سب غلہ منتقل ہوجاتا - کاشتکارون کو تخفیف شدہ شرح سے بھی لگان کے ادا کرنے مین وقت معلوم ہوئی مزید کمی لگان کی فریاد بلند ہوئی اور چونکہ گورنمنٹ اسقدر فیاض تھی اس سبب سے وہ فریاد بیکار نہین گئی - اسطور پر ملک کی ترقی کرنے سے عارضی طور پر جو ناراضی پیدا ہوئی تھی اُسکے سبب سے باشندون کی حالت اور بھی زیادہ سرسبز ہوگئی -

مین اس بات کو بیان کر چکا ہون کہ لارڈ نے پنجاب مین جیلخانے بنوائے اور مغربی سرحد پر قطار در قطار قلعے تعمیر کرائے لیکن اُنکے سوا اور بھی سرکاری عمارتین اور تعمیرات کے کام تھے جنکی اگر ہماری حکومت کی ابتدائی حالت مین چندان ضرورت نہ تھی تو اُسکے قیام اور کامیابی کے اعتبار سے ہر حالت مین اشد ضرورت تھی - ہم عام طور پر جن کامون کو "ترقی وسائل ملک" (اور یہ ملک وہ تھا جہان کے بعض بعض حصون مین کارکنان قضا و قدر نے اسقدر برکتین دی تھین اور انسان نے اُنسے غفلت کی تھی) کہا کرتے ہین اُنکے لیے ایک محکمہ اور اگر محکمہ نہین تو ایک زبردست حاکم کی ضرورت تھی اور لارڈ ڈلہوسی نے جو ہنری لارنس سے وعدہ کیا تھا کہ "ہم آپ کو ملک بھر سے چنکر عمدہ آدمی دینگے" مثل اور باتون کے حرف حرف اُسکو پورا کیا - کیونکہ اُنھون نے اُنکو ایک ایسا سول انجنیر دیا جو اُس زمانے مین (بلکہ شاید ہر زمانہ مین) ہندوستان بھر کے انجنیرون سے اس کام کے لیے چیدہ و منتخب تھا - کرنل رابرٹ نیپیر نے ریزیڈنسی کے زمانہ مین بطور سول انجنیر کے ہنری لارنس کی ماتحتی مین کام کیا تھا اُنھون نے اس پار سے اُس پار تک کل ملک کا دورہ کیا تھا اور اُسکی حالتون اور ضرورتون سے خوب واقف تھے - علاوہ برین وہ نہایت بلند خیال شخص تھے - اُنمین بعض بعض باتین عالی طبع ارسطاطالیس کی پائی جاتی تھین وہ بہادری اور کشادہ دلی کے گویا دیوتا تھے جیسا کہ اُنکے مابعد کی کل کاروائیون سے بخوبی ظاہر ہے - اگر کوئی شخص یہ چاہتا کہ ایک کام نہایت ہی عمدہ اور بہت ہی کم خرچ مین ہوجائے تو نیپیر کو اُسکا اہتمام سپرد کر دیتا - وہ عمدہ سرکاری عمارتین جو پنجاب کی فخر ہین اور ہندوستان مین آج تک عمارتون کا نمونہ خیال کیجاتی ہین نیپیر کی ذکاوت کا اظہار کر رہی ہین -

نیپیر صاحب کی ماتحتی مین ایک معقول اسٹاف مقرر کیا گیا - ان سب مین اول نمبر لفٹنٹ الگزینڈر ٹیلر کا ہے جن کا نام اکثر مقامات پر اس سوانح عمری مین آئیگا اور جو نیپیر اور نکلسن ہنری اور جان لارنس ایسے مختلف الطبائع اشخاص کے مورد الطاف رہ سکے چیف انجنیر موصوف کو ہر کام کے مصارف کے لیے بھاری رقمین حوالہ کی گئین - اور بڑی سڑک اور بڑی بڑی نہرون کے عالیشان کامون کے لیے

خاص خاص رقمین اُنکو دلوائی گیئن - لیکن سڑکین اور نہرین ایک دن مین نہین بنتی ہین اور ایسے معاملات مین ص ۳۰۵
بورڈ کا کام تکمیل کے بدلے تیاری اور کامیابی حاصل کرنے کے بدلے دقتین اُٹھانے کا تھا - لیکن اس
ابتدائی زمانہ مین بھی سڑکون کی صرف تجویز اور پیمائش ہی نہین ہوئی بلکہ دراصل وہ تیار کی گیئن - نیپیر صاحب
کے دفتر مین جو نقشہ تیار کیا گیا تھا اور جو اول رپورٹ پنجاب کے ساتھ منسلک ہے اُسمین سڑکون کا ایک پورا
جال بندھا ہوا ہے (جسمین کچھ فوجی سڑکین کچھ داخلہ اور خارجہ تجارت کی سڑکین چوراہے اور چارون طرف
کی شاخون کے نشانات بنے ہین) بعض بعض سڑکون کی صرف تجویز اور پیمائش ہوئی تھی بعضون کی داغ بیل
لگی تھی یا کامل طور سے تیار ہو گئی تھین اور ملک کے نقشہ مین ایسی معلوم ہوتی تھین جیسے انسان کے جسم مین
شرائین و رباط وغیرہ رگین پھیلی ہوتی ہین -

اُس رپورٹ پنجاب کے ایک فقرہ مین (اور اس رپورٹ سے انتظام پنجاب کے متعلق میری اس
مختصر تحریر کو بڑی مدد ملی) وہ تمام کارروائیان ایک جگہ جمع کر دی گئی ہین جو ہمارے قبضہ کی تاریخ سے تین برس
تک کے عرصے مین سڑکون کی تعمیر کے متعلق عمل مین لائی گیئن - وہ فقرہ یہ ہے "۱۳۴۹ میل سڑک کا راستہ
صاف کر کے اسپر سڑک تعمیر ہو گئی - ۸۵۳ میل سڑک زیر تعمیر ہے - ۲۴۸۷ میل پر داغ بیل لگ گئی ہے اور
۵۲۷۲ میل کی پیمائش ہو گئی ہے اسمین چوراہون اور شاخون کی سڑکین نہین شامل ہین" - رومن لوگ قدیم زمانہ
مین سڑکون کے بڑے بنانے والے تھے اور یہ اُنکی ناموری کی بڑی بھاری بات ہے - لیکن وہ بڑی سڑک
بھی جو کلکتہ سے پشاور کو گئی ہے باعتبار اُن دقتون کے جو پیدا ہوین اور باعتبار اُس طریقہ کے جسطرح وہ
رفع ہوین فن انجنیری کے متعلق رومیون کی سب سے بڑھی ہوئی کاریگری یعنی اپیین وے کی کامیابیون سے
مقابلہ کا دعوی کر سکتی ہے جسکے ذریعہ سے شہر روما الکبری برنڈزیم اور شہر فلیمینین شہر آرمینم سے ملحق ہو گیا تھا
اور رابرٹ نیپیر کی ناموری اعلٰی کارروائی کا بھی اُن تمام باتون مین جو خواہ بڑے مردم شماری کرنے والے اپیین
خواہ کانسل فلیمینئس مین پائی جاتی تھین بہت اچھی طرح سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے - یہ کانسل حکومت امرا اور
حیلہ سازی کا بڑا دشمن تھا اور وہان کے مشہور سرکس اور سڑک کی تعمیر اسی نے کی تھی جس سے اُسکا نام ہمیشہ
یادگار رہے گا -

سابق کی گورنمنٹون نے سڑکون کی نسبت نہرین تعمیر کرنے کے ذریعہ سے پنجاب کی ترقی مین بہت کچھ
کوشش کی تھی - مغلون نے جو ہر کام مین ہاتھ لگا کر اُسکو درجہ کمال تک پہونچا دیتے تھے اس نہر کے کام مین
سب سے زیادہ ناموری حاصل کی - ضلع ملتان مین نہرون کا جال بندھا ہوا تھا - اور دیسیون کے اُس طریقہ
ص ۳۰۶ کو جس سے ہر گانون والے کو نہرون کی مرمت کے متعلق اپنے حصہ کے مطابق محنت کرنا خواہ روپیہ

دینا پڑا تھا نیپیر صاحب نے ایسا عمدہ اور بکار آمد پایا کہ اسکو اسی طرح چھوڑ دینے پر انھون نے قناعت کی ۔ پھر دوآبہ باری کے شمال مین ہنسلی یا شاہ نہر کے نام سے ایک نہر دریاے راوی کے اس مقام سے جہان وہ پہاڑون سے جدا ہوتا ہے لاہور تک (یہ فاصلہ ۱۰۰ میل ہے) گئی تھی ۔ یہ ایک بڑا بھاری کام تھا ۔ لیکن اس نہر کی وجہ سے کوئی افتادہ زمین آباد نہین ہوئی اور نہ نئے گانون بسے ۔ اس سے صرف شاہی کامون یعنی شاہی محلسراے لاہور کے حوضون اور فوارون مین پانی پہونچتا تھا ۔ اسلیے بورڈ نے ایک دوسرا بھاری کام تجویز کیا جو انگلش گورنمنٹ ہند کے لیے اسی طرح کی ناموری کا باعث ہے جس طرح نہر ہنسلی سے دیسیون کی شہرت ہوئی ۔ دریاے راوی کے عین اسی مقام سے جہان ہنسلی نہر نکالی گئی ہے (گویا اسکے جواب کے طور پر) ایک نہر نکالنے کی تجویز کی گئی کہ وہ شہر دینا نگر بٹالہ اور امرتسر سے گزرتی ہوئی اور کل دوآبہ مین ہوتی ہوئی اوپر کی جانب ان اضلاع مین جہان اسکی کمال ضرورت ہے ساٹھ میل سے لیکر ۸۰ میل تک کی تین شاخین پہونچاے اور بعد اسکے جنوب کی طرف جہان بڑی دور تک زمین افتادہ ہے وہان کے خالی تالابون اور خشک نالون کو بھرے ہر ہر مقام پر نئے موضعون کے آباد ہونے کی ضرورت پیدا کرے اور جو مواضع ویران ہو گئے ہین انکو ازسرنو شاداب کرکے ۲۴۷ میل کے چکر کے بعد پھر دریاے راوی سے ملتان کے اسطرف ملجاے ۔ یہ نئی نہر واقعی کئی برس کا کام تھا لیکن ہر طرح کا بھروسہ کرکے شروع کیا گیا اور جان لارنس کی کمشنری کے زمانہ مین درجہ تکمیل کو پہونچا ۔ موجد تواریخ " اپنے حالات مصر کے بیان مین جو ہمیشہ تازہ اور نیا معلوم ہوتا رہیگا وہان کے جان بخش دریا کی طلسماتی قوت سے متحیر ہوکر اسکو ایک زندہ شخص قرار دیتا اور یہ کلمات اسکی نسبت استعمال کرتا ہے ۔ کہ " اے دریاے نیل مصر کی کل زمین کا خالق تو ہے محنت اور مشقت تو ہی کرتا ہے ۔ فیض تیری ہی ذات سے پہونچتا ہے ۔ کبھی یہ اور کبھی وہ خیال لوگون مین تو پیدا کرتا ہے تیرا ہی سب اختیار ہے جو چاہے کرے اور جو چاہے نہ کرے " ۔ لیکن جن الفاظ سے ہیروڈوٹس نے دریاے نیل اور اسکے اندر دریاے دیوتا کے رہنے کا ذکر کیا ہے وہ کمال مشابہت کے ساتھ پنجاب کے دریاؤن اور اس خلائق دوست مدبر کے بارے مین صادق آسکتے ہین جسنے بیسون نہرون اور صدہا خندقون اور نالیون کے ذریعہ سے ان دریاؤن کو موڑ موڑ کر ریگستانون کو شاداب کر دیا ہے اور ایک خوش سواد زمین کو ایسا بنا دیا ہے جسمین ضرورت سے زیادہ اجناس پیدا ہوتی ہین ۔

اب مین ان سب سے زیادہ اہم معاملات پر بحث کر چکا جن پر بورڈ کو فوراً توجہ کرنے کی ضرورت تھی لیکن انکے علاوہ دوسرے معاملات بھی تھے جن پر کم مستعد فرمانروا اس وقت تک مطلق توجہ نہ کرتے جب تک انپر کام کا بار زیادہ ہلکا نہ ہو جاتا ۔ ایک وقت طلب معاملہ یہ پیش آیا کہ ملک کے سکے انواع و اقسام کے تھے

دوسری بات زبانون کا اختلاف اور تیسرا امر یہ تھا کہ ناپ اور تول کے پیمانے مختلف تھے۔ تعلیم اور زراعت کا انتظام نہین تھا۔ جنگلات اور حفظان صحت اور گرمی مین حکام کے رہنے کے مقامات کا انتظام ان تمام باتون کے لیے فوراً توجہ درکار تھی اور اسی ضرورت کے مطابق بہت جلد اپنر توجہ کی گئی۔ چند چند سطرین ہر ایک امر کے بیان کو کافی ہون گی تاکہ برادران لارنس کے نقشہ کارگزاری کی خانہ پُری ہو جاے۔

پنجاب مین جو مختلف قسم کے سکون اور زبانون کا خلط ملط پایا گیا اسکی وجہ بہت آسانی کے ساتھ یہ بیان کیجا سکتی ہے کہ اس ملک پر علی الاتصال بیرونی حملے اور ملک کے اندر طرح طرح کے انقلابات ہوتے رہے۔ سکون کا مضروب کرانا ہر مقام پر ایک شاہی قوت خیال کیا گیا ہے لیکن مشرق مین اس بات کا جیسا خاص خیال رکھا جاتا ہے ویسا اور کہین نہین ہے۔ اس لحاظ سے پہلا امر جو کوئی فاتح یا نوخیز چند روزہ حاکم کرتا ہے وہ یہی ہوتا ہے کہ اپنے نام کا سکہ جاری کراتا ہے۔ چنانچہ اس طور پر صرف ایک قسمت لیہ مین ۲۸ قسم کے مختلف سکے رائج پاے گئے اور کشمیر کا روپیہ کمپنی کے روپیہ کے صرف دو ثلث کے برابر تھا اور پھر یہ کمپنی کا روپیہ مال کی کھرائی اور قیمت مین قدیم نانک شاہی روپیہ سے ادنی درجہ کا تھا۔ یہ نانک شاہی روپیہ سکھون کے مذہب اور قوت کی علامت تھا جو امرتسر اور لاہور مین ضرب ہوتا تھا۔ اور پھر صرف اتنی ہی خرابی نہین تھی کیونکہ نانک شاہی روپیہ بھی کم سے کم تیس طرح کا رائج تھا۔ تجارت پیشہ لوگون کی حیرانی اور پریشانی ناجائز طور کا منافع اور بٹہ کا خسارہ یہ سب خرابیان جو سکون کے اس اختلاف کی وجہ سے پڑتی تھین بہت اچھی طرح سے قیاس مین آسکتی ہین۔ ناخواندہ لوگون کا اسمین سب سے زیادہ نقصان اور سکون کے ضرب کرنے والون صرافون اور شاطر سردارونکا بھی خاص فائدہ تھا۔ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جسمین فوراً ہماری دست اندازی درکار تھی۔ متروک الرواج سکے فوراً طلب کیے گئے اور گلانے کے لیے بمبئی اور کلکتہ کو بھیجدیے گئے اور وہان سے اُنکے بدلے نئے سکے جن پر بڑے گرو یا عالیشان مغل بادشاہ کا کتبہ نتھا بلکہ ملکۂ انگلستان کا سکہ بنا تھا ضرب ہو کر پنجاب کو روانہ کیے گئے اسطور پر ملک کے سکے سب یکسان ہونے لگے اور تین سال کے عرصہ مین یہ ہوا کہ سرکار کی جو مالگزاری برٹش ص ۳۰ خزانہ مین داخل ہوئی اُسمین تین ثلث انگریزی سکے تھے۔

اسی طرح پنجاب کی زبانین بھی مختلف تھین۔ گورمکھی یا گرنتھہ کی زبان مثل سنسکرت کے بولنے کی نہین بلکہ صرف لکھنے کی تھی۔ پچھم طرف بالکل کنارہ سرحد پر جو دوآبے واقع ہین وہان فارسی یا اسی کی اور شاخین رائج تھین اور مشرقی کنارے پر پنجابی جو ایک طور کی بگڑی ہوئی اردو ہے بولی جاتی تھی۔ سندھ کے ایک ضلع مین پشتو اور دوسرے ضلع مین بلوچی بولی جاتی تھی۔ پس ایسے اختلاف السنہ کی حالت مین جو شہر بابل کی السنہ کے مشابہ ہے کسی مستقل طور کی گورنمنٹ کا قائم ہونا اور عدالت گستری کا عمل مین آنا سخت مشکل بات تھی۔ لیکن اسمین کوئی ترکیب

کارگر نہین ہوسکتی تھی کہ (قطع نظر عدالت گستری کے) سب لوگون پر ایک زبان بولنے کے لیے اس طرح سے جبر کیا جاتا جسطرح روسیون نے ملک پولینڈ مین کیا ہے۔ آخر کو ایک بندوبست یہ قرار پایا کہ نصف مشرقی حصہ پنجاب مین دفتری زبان اردو اور نصف مغربی حصہ مین فارسی قرار دیجائے اور اس مین بین کی تجویز کی ابھی طرح سے عملدرآمد ہوسکے

تعلیم کے متعلق پہلے تین برسون کا کام صرف ابتدائی طور پر رہا۔ امر اول اس بات کا دریافت کرنا تھا کہ دیسیون نے اسمین کیا تدبیر کی ہے اور رابرٹ منٹگمری (پنجاب کے متعلق یہ نام اس مقام پر پہلے یہان بیان کیا گیا ہے لیکن بعد کو اُسکا تعلق پنجاب سے مثل برادران لارنس کے رہیگا) نے بڑی چستی سے اپنے تئین اس کام مین مشغول کیا۔ اُنکو اس امر کے دریافت ہونے سے بڑی حیرت اور مسرت ہوئی کہ تمام ملک پنجاب مین ہر درجہ کے لوگون کے لیے ابتدائی مکتب مہیا تھے اور برخلاف ہندوستان کے اور حصون کے زراعت پیشہ لوگون کے اطفال ادنیٰ درجہ راجپوت برہمن کھتری ان اعلیٰ ذات کے اطفال کے برابر پڑھنے جاتے تھے اور اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز امر یہ دریافت ہوا کہ تعلیم نسوان کی جانب سے بھی جو ہندوستان کے اور حصون مین کہین نہین ہے وہان غفلت نہین کیجاتی تھی۔ مثلاً لاہور مین لڑکیون کے ۱۶ مکتب تھے اور اوسطاً چھ لڑکیان ہر مکتب مین پڑھتی تھین اور اسپر طرہ یہ کہ سب کی سب مسلمان تھین۔ اصل تو یہ ہے کہ وہان پڑھنے لکھنے کی خواہش علی العموم پائی جاتی تھی۔ اسمین شک نہین کہ ان دیسی مکاتب مین کچھ بہت بھاری پڑھائی نہین ہوتی تھی۔ صرف اسقدر تعلیم دیجاتی تھی کہ ہر ہر مذہب کے طالب علم اپنی مذہبی مقدس کتاب کا پڑھنا اور کچھ لکھنا اور حساب سیکھتے تھے۔ بہرحال یہ کیا کم تھا کہ سکھ لوگ اپنے سود در سود کا حساب صحیح صحیح لگا لیتے تھے اور گانون کے پٹواری کا کام کرنے کے لائق اپنے تئین بنا لیتے تھے۔ ان مکتبون کی عمارتین بالکل حقیر قسم کی تھین۔ کہین کوئی چھپر یا کھپریل کہین کسی مسجد یا مندر کا احاطہ مکتب خانہ کا کام دیتا تھا۔ بعض مقامات پر درخت کے سایہ کے سوا کچھ بھی نہین ہوتا تھا۔ معلم کا وظیفہ جو کچھ مقرر تھا اُسکا خیال کرکے کچھ ہنسی اور کچھ رونا آتا ہے — کبھی لڑکے اور کبھی اُنکے والدین کچھ اناج یا شیرینی اُسکو دیجایا کرتے تھے اور اسی پر وہ پڑھاتا تھا۔ ممبران بورڈ اس ابتدائی حالت مین تعلیم کے متعلق کوئی معقول اور وسیع تدبیر نہین نکال سکتے تھے۔ لیکن اُنھون نے عاقبت اندیشی سے تمام موجودہ تعلیمی اوقاف کو قائم رکھا اور پنجاب کے ہر ہر شہر مین ایک صدر اسکول قائم کیا گیا۔ امرتسر کا مدرسہ زیادہ اولوالعزمی کے ساتھ قائم ہوا۔ وہان کے مدرسہ مین اُسقدر شاخین مقرر کی گئین جسقدر مذاہب یا زبانین شہر مین پائی جاتی تھین۔ الحاق کے دوسرے سال اُس مدرسہ مین ۱۵۳۔ اور چوتھے سال ۲۰۵ طالب علم پڑھتے تھے۔ اُسوقت یہ امید کی گئی کہ اسطور پر پنجابی لوگ جب تعلیم پا جائینگے تو اُن کم و بیش ضروری عہدون پر مقرر ہونے لگین گے جو ابتک صرف ہندوستانیون کے ہاتھ مین تھے —

درختون کے جنگلون مین نہونے کے متعلق جہانتک انسداد ممکن تھا یہ احکام جاری کیے گئے کہ تمام
موجودہ جنگلون کی احتیاط کے ساتھ حفاظت کیجائے سرکاری عمارتون کے گرد اشجار لگائے جائین بڑی بڑی
سڑکون کے دونون طرف اور بڑی بڑی نہرون کے برابر برابر درخت لگائے جائین۔ اسطور پر آیندہ نسلون
کے لیے سایہ اور درختون کا بندوبست معقول کردیا گیا اور جلانے کی لکڑی کے لیے جو ایسے ملک مین جہان کوئلہ
کا قحط ہو نہایت ضروری شے ہے یہ حکم دیا گیا کہ بڑے بڑے جنگلون کی حفاظت کیجائے اور لکڑی بیچنے والے
بے احتیاطی سے جو درخت کی جڑ تک کاٹ کر خراب کر ڈالتے ہین وہ ممتنع کیے جائین اور جنگلون مین ازسرنو درخت
بوئے جائین اور اُنکی حفاظت کیجائے۔ گھاس کے مشہور میدان جہان کی عمدہ پیداوار نگہبانی کرنے والے بردار
لوگ خود اپنے تصرف مین لاتے تھے اور رنجیت سنگھ کے رسالے کے لیے صرف خس و خاشاک بھیجدیا کرتے تھے
آیندہ سے انگریزی افسر اِڈوَرڈ پرنسپ صاحب کی نگرانی مین سپرد کیے گئے اور اُنھون نے اس بات کی
تدبیرین کین کہ آیندہ سے سرکار کا مال خاص سرکار کے کام مین آئے۔

کھیتون مین جو چیزین بوئی جاتی تھین فصل و ضرورت کو دیکھکر مناسب طور پر اُنکے بدلتے رہنے کا
مسئلہ زراعت پیشہ اشخاص کی سمجھ مین نہین آتا تھا اور جہانتک سمجھتے تھے اُسپر اسقدر بھی عمل نہین کرتے تھے ص ۲۱۳
کیونکہ پنجاب کے یہ زراعت پیشہ اشخاص اس ہاتھ سے کماتے اور اُس ہاتھ سے کھاتے رہتے ہین اور جب
کھانے بھر کو بھی میسر نہین آتا تو قناعت کے ساتھ اپنے تئین حوالہ مرگ کر دیتے ہین۔ غور کرنے سے معلوم
ہوا کہ ٹکس کم کرنے کا پہلا نتیجہ ایک یہ ظہور مین آیا کہ ناعاقبت اندیش کاشتکارون نے ہر جگہ غلہ بونا شروع کردیا
اسلیے بازارون مین غلہ کی مانگ کم ہوگئی اور زمین کو بھی اُسی مناسبت سے نقصان پہونچا۔ اس خرابی کے
رفع کرنے کے لیے پنجاب بورڈ نے مزاحمت کرکے روئی تمباکو پٹوہ نیشکر اور اُن چیزون کی کاشتکاری کو
مروج کرایا جنکی جڑین کام آتی ہین اور اس مین کامیابی حاصل ہوئی۔ ملک مین توت کے درخت کثرت سے
موجود ہی تھے اور ریشم کے کیڑون کی پرورش کرنے سے خاص پنجاب مین ریشم کی تجارت کھل گئی۔ جو قطعات زمین
لکڑی کے درخت بونے کے لیے علیحدہ کیے گئے تھے اُنمین پچاس نئی قسمون کے جنگلی درخت نصب کرائے
گئے اور چائے کی زراعت جسکو ٹامیسن صاحب اور اُنکے ماتحتون نے ممالک مغربی و شمالی مین رواج دیا تھا اُس
کے پہاڑون اور مشہور کانگڑہ گھاٹی کے نشیبی میدانون مین رواج دی گئی۔ اسطور پر ایک نیا ملک ایک تازہ تجارت
کے لیے کھل گیا اور یہ تجارت اُس قسم کی تھی جو افیون کیطرح تمامتر قابل اعتراض نہ تھی۔

خدا کے فضل سے ممالک مشرقی مین تدابیر حفظان صحت سے بالکل غفلت رہا کرتی ہے۔ بڑے سے
بڑے شہرون کا بھی یہ حال ہوتا ہے کہ نہ سڑکون پر کھڑنجہ ہوتا ہے نہ نالیان بنی ہوتی ہین اور نہ صفائی کیجاتی ہے

جانورون کی لاشین جہان وہ مرتے ہین اسی جگہ سڑنے کے لیے چھوڑ دیجاتی ہین اور مضافات شہرون سے بھی بدتر ہوتے ہین۔ وہ اصل مین مثل اُن "انبارون" یا "تودون" کے ہوتے ہین جنکا انجیل مین ذکر کیا گیا ہے اور شرقی شہر کے گرد و پیش اسطرح کے مزبلے ضرور ہوا کرتے ہین۔ اسوجہ سے ہوا خراب ہو جاتی ہے پانی کثیف رہتا ہے ہمیشہ وبائین آیا کرتی ہین اور جب سے یوروپین لوگون نے سرکاری نقشہ جات تیار کرنے کا خوفناک خیال اہل شرق کے دلون مین پیدا کیا اُسوقت سے یہ اور بھی زیادہ خوفناک بات معلوم ہونے لگی کہ انھین وجہون سے مشرقی شہرون مین بے انتہا آدمی ہلاک ہوا کرتے ہین۔ لاہور کی نسبت مشہور ہے کہ وہ "ہر کہ لاہور ندید از شکم مادر نزائید" لیکن باوصف اس شہرت کے شہر مذکور کی گندگی اور مقامات سے بھی بڑھی ہوئی تھی۔ جب انگریزی فوج ایک مقام پر حوالی شہر مین ویران مکانون اور پشتہا پشت کی وبائی قبرون کے درمیان تعینات ہوئی تو فطرت نے نمیسس دیبی کی طرح اپنا انتقام انگریزی فوج سے لینا شروع کیا۔ اور ابتدا سے حفظان صحت کی جو تدبیرین کی گیئن اُن سے اور بھی خرابی پیدا ہوئی۔ علم حکمت کے ذریعہ سے بغیر اسکے ایسی غلاظت کی کانون سے بیماری کے اسباب رفع نہین ہوسکتے جب تک اُنکی روزافزون ترقی کا استیصال نہ کیا جائے۔ لیکن چند سال کی کوششون سے ایک ایسے ملک مین بھی جہان ہمیشہ بیماری رہتی تھی صفائی پیدا ہونے لگی۔ لاہور مین جارج میکگریگر اور امرتسر مین ہی۔ بی۔ ساندرس صاحب مجسٹریٹ مقام مذکور کی بدولت جلد سے اُن شہرون کی ہیئت ہی بدل گئی۔ گو اُنکے ناگزیر انتظام مین کسیقدر شہر کی وہ خوبی اور رونق جو اہل شرق کی آنکھون کو بھلی معلوم ہوتی ہے جاتی رہی لیکن باشندون کی تندرستی آسودگی اور خوشحالی کو اُس سے بہت ترقی ہوئی

ان معاملات کے متعلق بورڈ نے رعایا کے ساتھ صرف پدری سلوک کرنے پر قناعت نہین کی۔ یہ بات اکثر بیان کی گئی ہے کہ شرقیون کے لیے سب سے عمدہ گورنمنٹ وہ ہے جو فیاض اور خود مختار ہو۔ یعنی یہ کہ ایسی گورنمنٹ ہو جو اپنی رعایا کے لیے خود سب باتین کرے اور رعایا آپ کچھ نہ کرے۔ لیکن لارنسون نے یہ خیال ہرگز اپنے دلون مین نہین پیدا کیا ہر ایک شہر مین جو بات ہوتی تھی انگریزی مجسٹریٹ کے حکم سے ہوتی تھی اور اُسکی مدد کیواسطے خاص اُس شہر کے لوگونکی ایک کونسل ہوتی تھی اور اُن لوگون کو جب ایک مرتبہ حرکت دیدیجاتی تھی تو وہ سیدھے راستے رو مین چلے جاتے تھے۔ پس پہلے پہل جس ملک مین میونسپلٹی کی بنیاد قائم ہوئی وہ اُسکے لیے کچھ بالکل ناموزون نہین تھا۔

میدانی ملکون کی اس تدبیر حفظان صحت کے ساتھ پہاڑون پر بھی تبدیل آب و ہوا کے لیے مکانات کا بندوبست کیا گیا۔ پشاور راولپنڈی اور جہلم کی بڑی بڑی چھاونیون کی فوجون کے لیے ۱۸۵۱ء مین مری کے خوش سواد پہاڑ پر ایک پہاڑی چھاونی قائم کی گئی۔ اس مقام کا ذکر اس سوانح عمری مین اکثر جگہ آئیگا کیونکہ آیندہ آٹھ سال تک افسران پنجاب پر حد سے زیادہ مشقت کرنے کا کام پڑا تو اُس زمانہ مین وہ لوگ اپنی تعیناتی کے

مقام کی نسبت زیادہ آرام حاصل کرنے کے لیے عارضی طور پر وہین جایا کرتے تھے اور کچھ دنون کے بعد پھر اسپنے اصل مقام پر محنت کرنے کے لیے تازہ ہوآیا کرتے تھے۔ دوسری پہاڑی چھاونی پنجاب کی غیر قواعددان سپاہ کے لیے جو تجویز کی گئی تھی وہ دریاے سندھ کے اُس پار کوہ مدار الدین پر قائم کی گئی اور لاہور اور سیالکوٹ کے لیے ایک تیسری چھاونی کوہستان چمبا پر قائم ہوئی۔ اس آخری چھاونی کا نام لارڈ نسون کی تجویز سے گورنر جنرل کے نام پر رکھا گیا جنکی علاقلانہ تجویز کے مطابق وہ غور و فکر اور کارروائی کرنے پر ہمیشہ قانع رہے تھے۔ ساتھی اسکے ملک کے مشہور مقامات مین ڈسپنسریان مقرر کی گیئن۔ اُنکا ص ۳۱۲ انتظام اُن دیسیون کے سپرد کیا گیا جنھون نے انگریزی تعلیم پائی تھی۔ مشرقی مرضیٰ دوا علاج کے بدلے عموماً دعا تعویذ پر زیادہ اعتقاد رکھتے ہین اور جسوقت ہم یہ خیال کرتے ہین کہ مشرقی اطبا محض جاہل ہوتے ہین تو ہم اسی بات کو غنیمت سمجھتے ہین۔ لیکن پنجابی لوگ دیسی ڈاکٹرون کے ہاتھ سے وہ دوائین خوشی کے ساتھ لینے لگے جنکے انگریزی ڈاکٹر کے ہاتھ سے لینے مین اُنکو انکار تھا۔ اور اُمید کی گئی کہ جسوقت اُنکو انگریزی دواؤن کی خوبیون کا یقین ہو جائیگا تو وہ اُنکے بنانے والے انگریزون پر بھی بہت جلد اعتماد کرنے لگین گے

انتظام ڈاکخانہ بار برداری کے جانورون اور چھکڑون کے بیگار مین پکڑے جانے کا انسداد نمک کی کانون کے کام مین ترقی اور ملک کی تاریخی عمارتون وغیرہ کی مرمت مین توجہ غرض اس طرح کی چھوٹی چھوٹی باتون کے متعلق پنجاب کو جو فائدہ پہونچایا گیا اسکا بیان کرنا کچھ ضرور نہین ہے۔ اس بات کے ظاہر کرنے کے لیے کافی بیان ہوچکا کہ برادران لارنس نے ہر امر پر برابر توجہ کی اُنکا منشا ہمیشہ یہی رہا کہ جو کام کیا جاسکتا ہو وہ تلاش کیا جاۓ اور اس بات کا حیلہ اُنھون نے کبھی تلاش نہین کیا کہ فلان کام انجام نہو سکیگا۔ اور اُن فروعی باتون مین سے جنکا عام انتظام پنجاب کے متعلق مین نے اوپر بیان کیا ہے اگر کسی شخص کو کوئی بات چندان قابل لحاظ نہ معلوم ہو تو مین اسکا جواب یہ دیتا ہون کہ ادنی چیزون سے کمال کی حالت پیدا ہوتی ہے لیکن فی نفسہ کمال کوئی ادنی شے نہین ہے۔

اب صرف یہ بات بیان کرنا باقی رہی کہ پنجاب مین آمدنی اچھی خاصی ہوئی اور ہندوستان مین جسطرح کا افلاس پایا جاتا ہے اُسکے اعتبار سے یہ امر بہت لحاظ کرنے کے قابل ہے۔ گو یہ امر صحیح ہے کہ بھاری سلطنتون کی فرد واصلباقی ہمیشہ مہاجنی کوٹھی کی فرد واصلباقی کے برابر نہین ہوتی اور بہادری کے ساتھ آمدنی کی طرف چندان توجہ نکرنا انجام کو سچی عقلمندی ہی نہین ثابت کرتا بلکہ کفایت شعاری کو بھی ثابت کرتا ہے۔ لیکن لونزڈ کی کوششون اور یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ زیادہ تر جان لارنس کی اعلی واقفیت معاملات خزانہ کے سبب سے ایسے وقت مین بھی جب کل ملک کا انتظام نئے سر سے اور وہ بھی انجمن کی ایسی عجلت کے ساتھ ہو رہا تھا ملک پنجاب

کا انتظام نہایت سخت تجارتی ازمایشون کی حالت مین سنبھل سکا - ہم اول تین سال کی افراد واصلباقی کی
نسبت کچھ نہین بیان کرتے ہین جب ایک سال ۵۲ دوسرے سال ۶۴ - اور تیسرے سال ۷۰ لاکھ روپیہ ص ۱۲۱
کی بچت ہوئی تھی (کیونکہ یہ بچت زیادہ تر جاگیرون کی قرقی اور نزولی املاک کے نیلام کی وجہ سے ہوئی تھی -
مگر چوتھے سال جب یہ خاص خاص آمدنیان قریب قریب بالکل موقوف ہوگئی تھین اور بڑی سڑک اور
بڑی نہر کی تعمیر مین بحساب روپیہ صرف ہو رہا تھا تو ۳۵ لاکھ روپیہ کی بچت ہوتی تھی - بورڈ نے نہ تو خود اس امر سے
چشم پوشی کی اور نہ اپنے حکام بالادست سے اسکو مخفی رکھا کہ انھون نے آئندہ دس سال کے زمانہ تک ان تعمیرات
سرکاری کے متعلق زرکثیر صرف کرنے کی تجویز کی تھی - بلکہ انھون نے اپنے سچے اعتماد سے ٹھان لیا تھا کہ اگر
اس مد مین روپیہ صرف کیا جائیگا تو اُس سے مزید فائدہ ہوگا اور اس قلت کے دس سال کے عرصہ مین بھی جسکے
بعد بہتیرے دس دس سال کثرت کے آئینگے بارہ بارہ لاکھ کی بچت ہوا کریگی - یہ پیشینگوئیان گو کیسی ہی خیالی کیون
نہ معلوم ہوئی ہون مگر واقعات سے صحیح ثابت ہوین — بندوبست اراضیات مین برابر تخفیف ہوتی گئی مگر اسپر بھی آمدنی
بڑھتی گئی - ۱۸۴۹ء مین جب صوبہ پنجاب سرکاری عملداری مین شامل کیا گیا تھا اُسکی آمدنی ایک کرور ۳۴ لاکھ تھی
اور غدر کے سال یعنی ۱۸۵۷ء کی آمدنی دو کرور پانچ لاکھ تھی - اُس جانکندنی کے سال مین چیف کمشنر نے صرف
اسقدر آمدنی ہی نہین وصول کی (اور یہ آمدنی ان وسیلون سے وصول کی گئی جو صرف امن وامان کے ایام مین
کام دے سکتے ہین) بلکہ توفیر سے نقد بیس لاکھ روپیہ دہلی کو بھیجدیا -

حکومت پنجاب کے باریک بینون نے جو یہ اشارہ کرکے کہ صوبہ مذکور کی حدود کے اندر پچاس ہزار سپاہیون
کی ایک بھاری فوج تعینات ہے یہ بحث کی کہ اُسکا سارا خرچ پنجاب کے حساب مین شامل کیا جائے اُسکا کچھ
فائدہ نہوا کیونکہ لارڈ ڈلہوزی نے بڑے فخر کے ساتھ اسکی یہ تردید کی کہ اگر ہماری سرحد دریاے ستلج ہی قرار پاتا تو وہان
جسقدر فوج رکھنے کی ضرورت ہوتی وہ اُس فوج سے کچھ کم نہوتی جسکی کوہ سلیمان کی سرحدات کی حفاظت کے لیے
ضرورت ہوئی ہے - پنجاب پر واجبی طور سے صرف اسقدر فوج کا بار عائد کیا جاسکتا ہے جو اُس مفروضہ
سرحد کی نسبت موجودہ سرحد کی فوج مین زیادہ پڑتا ہے (اور یہ صرف دو یورپین رجمنٹون کا خرچ تھا) لیکن
اگر یہ خرچہ پنجاب سے نہین دیا گیا تو بھی نتائج کے لحاظ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمین حد سے زیادہ کامیابی
ہوئی ہے ایسے ابتر ملک مین یہ امر ہمیشہ بلکہ اکثر اوقات ضروری نہین ہے کہ لڑائی کا خرچہ اُس لڑائی کے جائز پائے جانے
ہونے کے حساب سے لیا جائے - لیکن اس بات پر غور کرنے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ سکھون کی دو لڑائیون
ص ۱۲۲ مین جو جبراً ہمکو لڑنا پڑین اور جو اصل مین مدافعت کی لڑائیان تھین علاوہ اُن بیشمار فائدون کے جو مفتوح لوگونکو
پہونچے مالی معاملات کی طرف سے بھی کامیابی حاصل ہوئی - اور افاغنہ کی لڑائیون مین جو بالکل فوج کشی کی

بنیاد پر تھین اور جسکی تاریخ سخت بیوقوفی اور بی انصافی کا الزام عائد کرتی ہے روپیہ کا اُسیقدر نقصان ہوا جسقدر کہ اُس غلطی کی پاداش مین لازم تھا۔ جنگ اول افاغنہ کی غلطیون اور جرمون کے نقصانات جو کل خزانہ ہند پر پڑے تھے ابھی تک وہ پورے نہین ہوئے اور دیکھیے دوسری لڑائی کے نقصانات کب پورے ہوتے ہین۔

مین پنجاب بورڈ کے انتظام کا بیان اس سے بہتر طریقہ پر ختم نہین کرسکتا ہون کہ آخر مین یہ تین مضامین (یعنی اولاً رپورٹ پنجاب کا آخری فقرہ جسکی بنیاد پر زیادہ تر یہ باب لکھا گیا ہے ثانیاً لارڈ ڈلہوزی کی تحریر جو اُس فقرہ کی نسبت لکھی گئی تھی ثالثاً ڈیرکٹران انگلستان کا جواب) محول کرون۔

اپنی واجبی ذاتی قدردانی کے جوش مین اور اسیطرح جھوٹے انکسار اور تکبر سے احتراز کرکے صاحبان بورڈ نے اپنی گزشتہ محنتون اور آیندہ امیدون کا خلاصہ حال اسطور پر تحریر کیا ہے۔

بورڈ نے زمانہ الحاق سے لیکر اپنے تمام صیغون کے انتظام کی کیفیت اُسقدر اختصار کے ساتھ بیان کی ہی کہ اصل مطلب کے سمجھنے اور ہر شے کے علیحدہ علیحدہ ظاہر ہو جانے مین کوئی دقت نہ واقع ہو۔ یہ بیان کر دیا گیا ہے کہ کیونکر ملک کے اندر امن و امان قائم کیا گیا سرحد کی حفاظت کی گئی مختلف سرکاری محکمجات قائم کیے گئے سنگین جرائم کا انسداد کیا گیا اور قانون تعزیرات نافذ کیا گیا اور حیلجا فون مین ضابطہ مقرر کیا گیا کیونکر سول عدالتون کا انتظام ہوا۔ کیونکر ٹکس مقرر اور مالگزاری وصول کی گئی۔ تجارت کو آزادی اور دستکاری کو مدد دی گئی۔ کیونکر آیندہ ترقی کے لیے تدبیر کی گئی اور بالآخر خزانہ کا کیونکر انتظام کیا گیا۔ جناب معلی القاب گورنر جنرل بہادر نے ملک کو دیکھا اور انتظامی عملہ کا بنفس نفیس ملاحظہ کیا ہے۔ اور حضور ممدوح اس امر کی نسبت رائے دینگے کہ آیا گورنمنٹ کی خواہشین پوری ہوئین یا نہین ملک زیادہ تر دولتمند اور رعایا زیادہ خوش اور آسودہ حال ہے۔ کوئی بڑا بھاری انقلاب اُسوقت تک نہین پیدا ہوسکتا جب تک کسی گروہ عوام کو نقصان نہ پہونچے گا۔ جب کسی سلطنت کو زوال آتا ہے تو اُسکے رئیسون اور کسیقدر اُسکے مویدون کو بھی نقصان پہونچتا ہے۔ کوئی ذی اختیار فرقہ یا جماعت جسکو کسی زمانہ مین ملکی اولوالعزمی یا مذہبی جوش رہا ہوگا وہ معمولی طور کی معاشرت اور عام مشاغل زندگی کو بغیر اسکے قبول نہین کرسکتی کہ اپنے ذی اختیار مگر خلایق دوست فاتحون سے کسیقدر ناراضی اور کچھ عداوت ظاہر کرے۔ لیکن گمان غالب یہی ہے کہ انگریزی عملداری کے اثر سے جمہور عوام کی حیثیت اور اخلاقی حالت مین ترقی ہوگی۔ ص ۳۱۵
ارکان بورڈ اس امر سے چشم پوشی نہین کرتے کہ انھون نے اُس انتظام کی عملدرآمد مین اکثر گورنمنٹون کے تجربہ متعلقہ ملک ہندوستان کو پیش نظر رکھا علی الخصوص گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کے ذریعہ سے انکو ایک نہایت عمدہ مثال ملی۔ جو کچھ عیوب ہین اُنسے بھی ارکان بورڈ چشم پوشی نہین کرتے لیکن اُسپر بھی وہ اس بات کے بیان کرنے کی جرات کرسکتے ہین کہ اس گذشتہ کارگزاری کے حالات سے انکو آیندہ کے لیے عمدہ امید پیدا ہوتی ہے۔

(دستخط) ہنری مینٹگمری۔ لارنس پریسیڈنٹ جان لارنس سینیر ممبر رابرٹ منٹگمری جونیر ممبر

مقام لاہور مورخہ ۹ اگست سنہ ۱۸۵۲ء

لارڈ ڈلہوسی رپورٹ مذکور کی نسبت طول طویل کیفیت لکھنے کے بعد مندرجہ ذیل عبارت تحریر کرتے ہین اور ایسے بہت کم لوگ ہون گے جو غور و فکر کرنے کے بعد اسپر صاد نہ کرینگے۔

اس مفید و خاطر خواہ نتیجہ پر آنریبل کمپنی ممبران بورڈ آف ایڈمنسٹریشن یعنی سر ہنری لارنس مسٹر جان لارنس مسٹر مینسل اور اُنکے جانشین مسٹر منٹگمری کی خاص شکرگزار ہے۔ مین خود اپنی جانب سے نہایت پُرزور طور پر ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ اُن نامی افسرون کی گورنمنٹ ہند شکرگزار او رانکی قابلیت و مستعدی صواب دید رائے اور محنت و جانفشانی کی معترف ہے کہ انھون نے اپنی دشواری اور جوابدہی کے کام کو اسطرح سے انجام دیا اور مین کئی برس سے نہایت غور کے ساتھ بشکرگزاری اُن کارگزاریون کو دیکھتا آتا ہون۔ مین استدعا کرتا ہون کہ وہ گورنر جنرل باجلاس کونسل کی کمال خوشنودی اور شکرگزاری قبول کرینگے۔ اور ساتھ ہی اسکے مین اس بات کی اجازت طلب کرتا ہون کہ اُن کارروائیون کی کیفیت آنریبل کورٹ آف ڈیرکٹرس کے غور اور ملاحظہ کے لیے پیش کرون۔

(دستخط) ڈلہوسی

۹ مئی ۱۸۵۳ء

بالآخر ڈیرکٹران ایسٹ انڈیا کمپنی نے جنکی نسبت اُنکے نامی گرامی اور خاص مشیر سر جان کئے نے بہت واجبی طور سے کہا ہے کہ "وہ بہت اچھے مالک ہین لیکن کلمات تحسین کے استعمال کرنے مین سخت ڈلکر ہین" رپورٹ پنجاب اور اسکے متعلق لارڈ ڈلہوسی کی لکھی ہوئی کیفیت کے وصول ہونے پر کلمات تحسین ہی نہین استعمال کیے بلکہ اپنا سچا جوش ظاہر کیا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ۔

ہم اس امر کے بیان کرنے مین تاخیر نہ کرینگے کہ ہمکو اس عاقلانہ اور بدرجہ غایت کامیاب انتظام کی رپورٹ پڑھکر کمال اطمینان ہوا۔ الحاق پنجاب کے بعد جو قلیل عرصہ گزرا اسمین امید سے کہین بہتر نتائج پیدا ہوے جو برسون کی کوشش اور محنت کا ثمرہ معلوم ہوتے ہین۔ وہ ہیبتناک تعداد کی فوج جسکے مطیع کرنے مین اسقدر لڑائیون کی ضرورت ہوئی تھی خاموشی سے شکست کر دی گئی اور اسکے مفسد سپاہی محنت و مشقت کے کامون مین مشغول ہوگئے۔ اب ملک بھر مین امن و امان اور آسودگی کا ڈنکا بج رہا ہے۔ اور جرائم کی تعداد مثل ہمارے اور صوبون کے جہان عمدہ سے عمدہ انتظام ہوتا ہے بہت کم ہے۔ دادرسی کی ہر شخص کے لیے بغیر اسکے کہ اسکو ضوابط سرکاری مین زیادہ فکر کرنا پڑے آسانی ہوگئی۔ تجارت اور صنعت و حرفت بالکل آزاد ہوگئی۔ اس قسم کا ٹکس جس سے ظلم متصور تھا اور لوگون پر ایک بار عظیم معلوم ہوتا تھا بہت کچھ موقوف کر دیا گیا۔ سرکاری لگان جو پیشتر بٹائی تھا اب اسکے بدلے نقدی مقرر کر دیا گیا اور قریب قریب کل ملک مین مالگزاری کا بندوبست مکمل ہوگیا۔ اور یہ بندوبست اس طور پر عمل مین لایا گیا کہ سابق کی نسبت بہت کچھ تخفیف مطالبہ سرکار کے متعلق کر دی گئی۔ اثناے بندوبست مین جو تازہ باتین پایہ تحقیق کو پہنچین اُنسے بہت کچھ فائدہ حاصل کیا گیا اور ہندوستان کے متعلق جو ہماری واقفیت ناقص تھی اور اُسکی

ص ۱۲۱

وہ

وجہ سے غلطیان ہوتی تھین اب بڑی ہوشیاری سے اُسکے بارے مین کوشش کی گئی کہ وہ غلطیان نہونے پائین۔ زراعت مین ایک بڑے درجہ تک ترقی ہوئی ہے۔ گو بحساب اخراجات وقوع مین آئے تاہم سول اور فوجی صیغہ کا خرچ منہا کرنیکے بعد پہلے سال ۵۲ دوسرے سال ساڑھے چوسٹھ لاکھ روپیہ کی بچت ہوئی۔ . . . اس قسم کے نتیجون سے یورلارڈشپ باجلاس کونسل اور گورنمنٹ ہند کے عام حسن انتظام کا بخوبی اثبات ہوتا ہے۔ ہم اگر اس بات پر ناز کرین تو بجا ہے کہ ہمارے سول اور فوجی صیغون کے افسر بہم پہونچے جو اسقدر قلیل زمانہ مین ایسی عاقلانہ اور فیاضانہ تدبیرین عمل مین لاسکے۔ ان ادنی درجہ کے ماتحت افسران عامل نے اپنی کارگزاری مین وہ اعزاز حاصل کیا جو انکی عزت افزائی کی راہ دیکھ رہا ہے۔ ممبران بورڈ انتظامیہ یعنی سرہنری لارنس مسٹر جان لارنس مسٹر منسل اور مسٹر منٹگمری نے اپنے تئین اس امر کا مستحق ثابت کردیا کہ وہ اعلی درجہ کے منتظمان ہند مین قرار دیے جائین۔

مقام لندن مورخہ ۲۶ - اکتوبر ۱۸۵۳ء

ہم ہین آپ کے دوستان صادق

(دستخط) آر - ایلیس جے - اولیفینٹ وغیرہ

اگر اس مقام پر کوئی نکتہ چین عداوتاً یا اور کسی طرح سے یہ کہے کہ لارڈ ڈلہوسی نے جو کلمات تحسین بورڈ کے بارے مین استعمال کیے تھے وہ اقل درجہ کچھ کچھ خاص لارڈ موصوف ہی کی کارگزاریون سے نسبت رکھتے تھے اور اسلیے انکی بابت لارڈ موصوف ہی کی تعریف ہوئی اور ڈائرکٹرون نے صرف رپورٹ کی تشریح کرنے والون ہی کی تحریر پر اپنی راے ظاہر کی انکو بذات خاص حقیقت حال سے چندان آگاہی نہ تھی تو شاید اُسکے جواب مین صرف یہ امر کافی ہوگا کہ بلوہ ہندوستان کی طرف اشارہ کرکے پوچھا جائے کہ پنجاب کے انتظام کے متعلق جو کچھ صاحبان بورڈ نے اپنا تجربہ ظاہر کیا تھا آیا حرف حرف واقعات سے بھی انکی تصدیق ہوگئی یا نہین۔ اگر اُس انتظام مین کسی طرح کا نقص ہوتا تو اُس سخت آزمائش کے زمانہ مین ضرور اُسکا حال کھل گیا ہوتا اور وہ حال اُس نقص کو بالکل عیان کردیتا۔

ص ۲۱

لیکن اس مقام پر اتنا اور بیان کرنا دوسرے اشخاص کے لیے عموماً اور میرے نزدیک خصوصاً لطف خاص سے خالی نہین ہے کہ اُس شخص سے جسکو شاید منجملہ اور تمام اشخاص کے جو اسوقت بقید حیات ہین حقیقت حال پر سب سے زیادہ آگاہی حاصل ہے اور جو جان لارنس کے عمدہ ترین زمانہ ملازمت مین برسون انکا رازدار رہا ہے یعنی مسٹر ریچرڈ ٹمپل سے ایک مرتبہ کئی گھنٹہ تک بات چیت کرنے کے بعد دوران مین مین نے یہ پوچھا تھا کہ اتنے عرصہ دراز کے بعد اب غور کرنے سے آیا آپ کو یہ خیال گزرتا ہے کہ دورہ پورٹ ہاے پنجاب کے کسی حصہ مین بے انتہا رنگ آمیزی کی گئی تھی اور اگر وہ دوبارا لکھی جائین تو آیا آپ یہ چاہینگے کہ انمین کچھ ترمیم کیجاے۔ مسٹر ریچرڈ ٹمپل سکریٹری بورڈ نہ تھے لیکن جیسا کہ باب آیندہ سے ظاہر ہوگا قطعی طور پر

آسکے موقوف ہونے کے کچھ مدت پیشتر اُنھون نے سکرٹری کے ایک ضروری حصہ کا کام انجام دیا تھا۔ وہ قلم اُنھین کا تھا جسنے لارنسون کے خیالات کو ضبط تحریر مین لانے اور اُنکی کارگزاریون کے درج کتاب کرنے مین زیادہ تر مدد دی اور یہ بھی لکھنے کی کچھ حاجت نہین ہے کہ بعد کو ہندوستان کا ایک گوشہ بھی ایسا نہین رہا جسکو اُنھون نے ملاحظہ نہ کیا ہو یا جو خاص اُنکے تحت حکومت نہ رہا ہو۔ پرانے زمانہ کے جہان گشت یولیسیز کی طرح اُنھون نے ایسے ایسے شہرون کو دیکھا جہان مختلف قومون کے آدمی آباد ہین اور اُنکے خیالات سے آگاہی حاصل کی۔ وہ لارنس کے اکثر ہمعصرون کے بعد تک زندہ رہے اور ایک دوسری پشت کی حکومت یا خدمت کی جو اُنسے اور اُنکے ہمعصرون سے واقف نہین ہے۔ لیکن میرے سوال کا اُنھون نے بجواب یہ تاکید جواب دیا کہ "رپورٹہاے پنجاب" مین ایسا ایک لفظ بھی نہین ہے جسکو مین چاہتا کہ وہ نہ لکھا جاتا برخلاف اِسکے مین اس امر کو واجب سمجھتا ہون کہ اسوقت بورڈ کی کارگزاریون کو اُسوقت سے بھی زیادہ شد و مد کے ساتھ بیان کرون۔ اُس زمانہ کے بعد مین قریب قریب ہر صوبہ ہندوستان کی حکومت مین شریک رہا اور اب اُن سب گزشتہ باتون پر خیال کرکے مین آپ پر ظاہر کرتا ہون کہ مین نے ایسی کوئی گورنمنٹ نہین دیکھی جسکا لارنسون کی حکومت پنجاب سے مقابلہ کیا جا سکتا ہو"۔

باب دوازدہم

ہنری اور جان لارنس ۱۸۵۳ء لغایت ۱۸۵۷ء

باب سابق مین جہانتک ہوسکا وضاحت اور اختصار کے ساتھ مین نے بورڈ انتظامیہ پنجاب کے نظم و نسق کی کیفیت بیان کی کہ اُسنے کن کن باتون کے انجام کرنے کا ارادہ کیا تھا اور کن کن باتون کی تکمیل کر دی۔ اسمین شک نہین کہ باب مذکور من حیث ہو ہو سیاق سوانح عمری کے مطابق نہین ہے کیونکہ اُسمین مین ایسی کوئی بات بہت کم بیان کرسکا جو خاص جان لارنس کے متعلق ہوتی اور اُنکے دوسرے شرکا سے اُسکو کچھ لگاؤ نہ ہوتا۔ امر مذکور مین دشواری اس وجہ سے لاحق ہوئی کہ ہر سہ ممبران بورڈ بالاشتراک کام کے ذمہ دار تھے اور انتظام پنجاب کے تمام ضروری تدبیرین اُنکے روبرو اُنکی مشترک حیثیت سے پیش ہون اور اُنکے کام کا قاعدہ یہ بندھا ہوا تھا کہ اصولاً ہر حالت مین وہ مشترک مقصد سے کارروائی کرتے تھے۔ پس مین اس بات کو پھر ایک مرتبہ بیان کرتا ہون کہ باب سابق سیاق سوانح عمری کے مطابق نہین ہے۔ لیکن اُس وجہ سے سوانح عمری ہذا کے لیے اپنے ضروری ہونے مین وہ کچھ کم نہین ہے۔ کیونکہ خانگی خطوط کی عدم موجودگی کی حالت مین ہم مجبور ہین کہ زیادہ تر جان لارنس کی کارروائیون سے اُنکی نسبت اپنی رائے قائم کرین۔ اور اُنکو جو شہرت حاصل ہوئی میرے نزدیک اُسکا اصلی باعث یہی ہے کہ اُن ایام مین اور بعد اُسکے جب اُنکو بذات واحد ذمہ داری اور اختیار

حاصل ہوا تھا اُسوقت بھی اُنھون نے پنجاب مین ایسی ایسی کارگزاریان کین۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب فساد برپا ہوا تو وہ اُسکا مقابلہ اور استیصال کرسکے۔ اگر وہ پیشتر سے اپنے زبردست انتظام سے بھی بڑھکر کوئی بات نہ کرسکے ہوتے تو اُنکا زبردست انتظام بھی اُس نازک زمانہ مین پنجاب کو اپنے پنجہ مین نہ رکھ سکتا۔ بلوہ ہندوستان کا استیصال بڑے فخر کی بات ہے لیکن جس بات سے اُس استیصال کا عمل مین آنا پیشتر ہی سے ممکن معلوم ہوسکا اُسکے افتخار کا پایہ اور بھی بڑھا ہوا ہے۔

اب اس باب مین میرا قصد ہے کہ اُس زمانہ انتظام نو برڈ (مارچ ۱۸۴۹ء لغایت جنوری ۱۸۵۳ء) تک کے متعلق جان لارنس کے وہ حالات بیان کرون جو اُنکے ذاتی اور خانگی معاملات سے زیادہ تر خصوصیت رکھتے ہین۔ اور اُنکی خاص کارگزاریون کو زیادہ وضاحت کے ساتھ ظاہر کرون۔ اور اس مقصد کے لیے اُنکی نیم سرکاری چٹھیون کے ایسے مضامین اقتباس کرکے درج کرون جو ہر زمانہ مین مذاق پیدا کرسکتے ہین۔

ایک اعتبار سے یہ اُنکے نہایت رنج یعنی دونون بھائیون کی مفارقت (جو ناگزیر اور لاعلاج تھی) کا زمانہ ہے جو ایسے لائق اور عالی ہمت اور اپنے فرائض منصبی مین سرگرم تھے اور اُنمین سے ہر ایک دوسرے بھائی پر اسطرح سے جان دیتا تھا کہ اسطرح کے بھائی بہت کم نکلینگے۔ لیکن وہ معاملہ ایسا نہین ہے جسکے قلم انداز کرنے کا مجھکو اختیار ہو۔ ہرمن مریویل صاحب نے بحیثیت سوانح نگار سر ہنری لارنس نہایت قابلیت اور انصاف کے ساتھ اپنے مذاق کے مطابق اسپر بحث کی ہے اور اب میرے لیے یہ لازم ہے کہ حتی الوسع نہایت عمدگی کے ساتھ بحیثیت سوانح نگار جان لارنس اپنے مذاق کے موافق اُسکے بارے مین طبع آزمائی کرون۔ خوش قسمتی سے مجھکو کسی ایسے امر کے مخفی رکھنے کا میلان نہین پیدا ہوتا ہے جو دونون مین سے کسی بھائی کی حقیقت حال کا اظہار کرتا ہو۔ دونون کے حالات صاف صاف بیان کردیے جائینگے۔ دونون مین سے کسی کے حالات عیوب سے پاک نہ پائے جائینگے اور جن باتون کو مین عیوب قرار دیتا ہون اُنکے بھی بلا تکلف اور بلا رورعایت بیان کردینے کی کوشش کرونگا کیونکہ دونون بھائی اپنے اپنے سوانح نگارون سے اسی امر کے خواہشمند ہوتے۔ لیکن ایسی کوئی بات ہی نہین ہے جسکے بیان کرنے مین کچھ پس و پیش کی حاجت ہو یا جو دونون مین سے کسی کے لیے (گو وہ کیسی ہی درد ناک کیون نہو) نامدوح ہو۔ مثل مشہور ہے کہ آنرا کہ حساب پاک از محاسبہ چہ باک۔

جان لارنس کا بیان مارچ ۱۸۴۸ء تک لکھکر ہم نے چھوڑا تھا جب وہ اطمینان (بشرطیکہ اطمینان کا لفظ اُنکی محنت شاقہ کے زمانہ کی نسبت صادق آسکتا ہو) کے ساتھ اپنے اہالیان خاندان مین رہتے تھے بعد اُسکے اُنہون نے وقت طلب عہدہ قائم مقامی لاہور سے مخلصی حاصل کرکے اپنے اہل و عیال سمیت اس امید پر کمشنری جالندھر کو واپس آئے کہ پہاڑی چھاونی دھرم سالہ مین کچھ دنون تک اپنے اہل و عیال کے ساتھ خیر و تفریح مین بسر کرینگے۔ اُنہی نواح مین اُنکا دفتر رہتا تھا۔ اور خوش قسمتی سے مین اُنکے

ایام شکار کا ایک دلچسپ واقعہ قریب قریب اُنھین کی عبارت مین بیان کرسکتا ہون وہو ہذا ـ

سنہ ۱۸۴۱ء کا ذکر ہے کہ میرے بھائی رچرڈ میرے اہل و عیال اور مین خود کوہستان کے ایک مقام کو جو دھرم سالہ
کے نام سے مشہور اور کانگڑہ کے قریب واقع ہے گیا ـ وہان کے نواح مین ریچھ کا شکار بہت کثرت سے تھا اس لیے ایک
روز رچرڈ اور جارج (کہ بہنچین اور) مین بہت سے اور ہمراہیون سمیت جو جھاڑیون کو ہلاکر جانورون کے نکالنے کے لیے ساتھ گئے تھے
باہر نکلا ـ تھوڑے ہی دیر کے بعد ہملوگون کو دریافت ہوا کہ ایک بڑا بھاری ریچھ ایک غار مین چھپا ہوا ہے ـ اس بات کی بڑی بڑی
کوششین کی گئین کہ وہ باہر نکلے مگر کسیطرح سے نہ نکلا ـ تاآنکہ ایک پہاڑی آدمی نے کسی نہ کسی طور پر پیچھے سے ایک برچھا اُسکے ص ۲۲
اندر چلایا پہلے تو یہ معلوم ہوا کہ ریچھ کو اس سے کچھ صدمہ نہین پہونچا لیکن آخر کو جب وہ بار بار وہی آزمائش کرنے لگا تو ریچھ طیش
کھاکر ایک مرتبہ باہر نکل پڑا اور اپنے دشمنون پر دوڑا ـ مین نے نگاہ پڑتے ہی اُسپر گولی ماری لیکن وہ گولی سے صرف زخمی
ہوکر رہگیا گرا نہین ـ مگر زخم کی وجہ سے اور بھی زیادہ طیش مین آگیا ـ وہ میری طرف دوڑا ـ پیچھے ہٹنے مین میرا پاؤن لغزش
کھاگیا اور مین ڈھالو پہاڑی پر کانٹون مین ڈھلکتا ہوا نیچے جارہا ـ آناً فاناً وہ میرے اوپر آن پہونچا اُسکی گرم سانس میرے
چہرہ پر محسوس ہونے لگی اور مین سمجھا کہ بس اب میرا خاتمہ ہوگیا ـ لیکن میرے ساتھی مجھکو بچانے دوڑے اور ریچھ خوف کھاکر
ایک ایک کو دیکھنے لگا کہ کس پر حملہ کرون لیکن قبل اسکے کہ رچرڈ لارنس اُسپر گولی چلائین اُسنے ایک دراز قد خوبصورت ہندوستانی
سپاہی کو دھردبوچا اور اُسکی ناک صاف چہرہ پر سے اوتار لی ـ اب میرے بھائی کی گولی چلگئی لیکن اس مرتبہ بھی وہ صرف زخمی
ہوکر رہگیا ـ خوش قسمتی سے مین نے اتنے عرصہ مین پھر اپنی بندوق تیار کرلی تھی اور ایک گولی اُسکے سر مین مارکر اُسکا کام تمام
کردیا کیونکہ گولی اُسکے مغز کے اندر رہگئی ـ مین نے فوراً ایک شخص کو اپنے مکان کی طرف روانہ کیا اور اُس سے خوب سمجھاکر
کہدیا کہ میم صاحب سے کہدینا کہ پٹیان اور دوسری ضروری چیزین تیار کررکھین گی ـ لیکن دیکھو کہین یہ نہ کہنا کہ مین زخمی ہوگیا
ہون ـ ادھر تو مین نے آدمی کو مکان پر روانہ کیا اور اُدھر اُس بیچارے کو ایک ٹکٹھی پر لٹاکر ہم سب لوگ بھی گھر کی طرف چلے
اس بیچارے کے شدت سے درد تھا اور اُسکا چہرہ بالکل بگڑگیا تھا ـ لیکن اُسکو بجز اس بات کے اور کچھ تردد نہ تھا کہ اُسکی شادی
عنقریب ہونے والی تھی اور اُسکو اندیشہ تھا کہ شاید اُسکی نوجوان منگیتر نکٹا دیکھکر اُسکو قبول نہ کرے ـ مین نے اُسکی بہت کچھ تسلی
اور تشفی کی لیکن کچھ فائدہ نہوا ـ

اس اثنا مین وہ آدمی میرے مکان پر پہونچ گیا تھا اور اُسنے میری زوجہ کو میرا پیام دیکر یہ بھی کہدیا تھا کہ مین زخمی ہوگیا
ہون ـ معلوم نہین اس بدمعاش کو یہ کیا سوجھی لیکن ہان اتنا البتہ ہوا کہ میری میم صاحب بالکل ہول کھاگئین اور کینٹ اور
ایمی اپنی ان دونون بیٹیون کو لیکر میرے ملنے کے لیے روانہ ہوئین ـ جب اُنھون نے لوگون کو ٹکٹھی لاتے ہوئے دیکھا
تو وہ سمجھین کہ بس میرا کام تمام ہوگیا لیکن اُنھون نے اور لوگون کے درمیان مجھکو بھی آتا ہوا دیکھکر فوراً پہچان لیا اور جب
مین نے کہا کہ مین بخوبی تندرست اور صحیح ہون تو اُنکو اس بات کا یقین نہ آیا ـ ہم سپاہی کو اُسکے خیمے مین لیگئے اور جاسے

خاص ڈاکٹر نے فوراً اُسکے زخم دیکھے مگر یہ راے دی کہ اُسکی صورت اب عمر بھر اُسی طرح بے چھڑی ہوئی رہیگی - اب میرے دل مین یہ خیال آیا کہ ایک دیسی ڈاکٹر اُس نواح مین اس بات کے لیے بہت مشہور تھا کہ وہ ناک کا زخم اچھا کر کے چہرہ کو اصلی ہیئت پر بنا دیتا تھا - مین نے پیشتر کبھی اس امر کی طرف توجہ نہین کی تھی لیکن اب مجھکو یہ خیال آیا کہ سب کے پہلے اُسی کو بلانا اور اس بات کو آزمانا چاہیے کہ میری خدمت مین جس سپاہی کی ناک زخمی ہوگئی ہے اُسکا وہ کسطرح سے علاج کرتا ہے - چنانچہ مین نے اُسکو طلب کیا اور اُسکو مریض کے دکھلانے کے لیے اپنے ساتھ لیگیا - اُسنے کہا مین ایک نئی ناک ایسی بنا دونگا جو اُسکی اصلی ناک سے کہین عمدہ ہوگی - مین نے اُس سے کہا کہ تم اپنا کام شروع کرو اور اُسنے میرے کہنے کے ساتھ ہی زخمی سپاہی کی پیشانی سے مثلث کی شکل کی تھوڑی کھال کاٹ ڈالی - اس کھال کو اُسنے اُسی مقام پر ص ۲۳۱
جہان ناک کو ہونا چاہیے تھا لگایا اور بعد اسکے اُسکے چہرہ کی کھال کو کبھی اِس طرف اور کبھی اُس طرف سے کھینچنا شروع کیا تا آنکہ اُس آدمی کے چہرہ پر ناک کے طور کا کچھ چمڑا اُبھرا ہوا دکھائی دینے لگا - ایک ہفتہ تک برابر وہ اسی طرح سے کھال کو کھینچتا رہا اور آخر کو ایک ایسی ناک اُسکے چہرہ پر پیدا کر دی جو اگر اُسکی اصلی ناک کی ایسی عمدہ نہ تھی تو ایسی بھی نہ تھی کہ ظاہر مین کوئی شخص اُسکو مصنوعی تصور کر سکتا - اب یہ نہ پوچھیے کہ سپاہی کسقدر خوش ہوا علی الخصوص اس سبب سے کہ اُسکی نوجوان بی بی نے بالکل اصلی ناک کے طور پر اس نئی ناک کو پسند کیا - مجھکو یقین ہے کہ اُسنے اس شخص کو ضرور ایک بہادر آدمی خیال کیا ہوگا -

سپاہی کا تو یہ حال ہے مگر خود جان لارنس ہی بال بال بچگئے - جارج کریچین نے جو اُس غول کے ساتھ تھے اپنے چیف سے کہا کہ "جب مین نے دیکھا کہ ریچھ اور آپ ڈھلکتے ہوے چلے جاتے ہین تو مین اپنے دل مین تصور کرنے لگا کہ میری ترقی کی ترازو جھونکے کھا رہی ہے" - اسپر اُنکے چیف نے کہا کہ "ارے بچہ جی تم بڑے گرو ہو" - اور جسوقت وہ اس قصہ کو بیان کیا کرتے تھے تو کہتے تھے کہ جب لڑھکنے کے بعد مین سنبھل کر کانٹون مین کھڑا ہوا تو اُسوقت ساہی کی طرح میرے تمام بدن پر کانٹے ہی کانٹے معلوم ہوتے تھے چنانچہ میری میم صاحبہ کو میرے سر کے کانٹے نکالتے ہوے ایک ہفتہ گزر گیا تب وہ نکلے -

اَگنیو اور اَینڈرسن صاحب کے ملتان مین قتل ہونے اور قریب الوقوع طوفان کی گھڑگھڑاہٹ پنجاب مین بلند ہونے سے جان لارنس کو ریچھ کا شکار چھوڑ کر اُس سے زیادہ اضطراب انگیز کیفیتون کے موقع پر جانے کی ضرورت پڑی - اہل و عیال کو اُنھون نے رہنے دیا اور ہدایت کر دی کہ جسوقت مین خبر بھیجون تو تم فوراً میدانی ملک کے کسی محفوظ مقام کو چلے جانا - یہ دھرم سالہ کی چھاونی بہت عمدہ جگہ تھی اور وہان کے پہاڑی لوگ یعنی گودی سیدھے سادے اور دلپسند لوگ تھے - چنانچہ پہلے پہل اس مقام پر لارنسون کے آنے کی ایک چھوٹی مگر پر تاثیر کیفیت بیان کیجاتی ہے - جان لارنس اپنے بھائی کی مدد کے لیے لاہور کو گئے تھے اور اُس چھوٹے سے مقام مین اُنکی میم صاحبہ رہگئی تھین اور سواے اُنکے کوئی دوسرا انگریز وہان نہین تھا چنانچہ

اس لحاظ سے وہ چلتے وقت اُسی جگہ کے ایک مقدم موضع سے کہہ گئے تھے کہ تم میری میم صاحبہ کی خبر لیے رہنا اوراس بات کا خیال رکھنا کہ انکو کسی شے کی دقت نہ ہونے پاے۔ یہ بوڑھا آدمی انوکھی وضع کی پہاڑی پوشاک پہنکر اکثر اُنکے دیکھنے کے لیے آیا کرتا تھا۔ ایک بڑا بھاری جبّا یا لمبا کرتا کمر پر تسمہ سے بندھا ہوتا تھا اور اس لمبے چوڑے کرتے کے نیچے سے لکڑیان یا بھٹے یا اسی طرح کے اور بیشمار تحائف اور کبھی کبھی کوئی چڑیا یا بکری کا بچہ بھی دیا کرتا تھا اُسکو میم صاحبہ کا بڑا خیال رہتا تھا اور ہمیشہ نہایت مہربانی اور اخلاق ظاہر کیا کرتا تھا۔ اُسنے یہ خیال کر کے کہ میم صاحبہ اکیلی گھبراتی ہون گی ایک خفیہ چٹھی اُنکے شوہر جان لارنس کو بمقام لاہور روانہ کی اور اُسمین لکھا کہ میم صاحبہ اُداس رہتی ہین ہمیشہ سر نہوڑاے رہتی ہین اسلیے مین آپکو صلاح دیتا ہون کہ جسقدر جلد ممکن ہو آپ اُنکے پاس چلے آئے ورنہ چکور کی طرح اڑکر یہان سے چلدینگی اور پھر آپ کو پتہ بھی نہ ملیگا کہ کہان گئین۔ الغرض اس سیدھے سادے اور نیک مخضر آدمی کو اسطرح کا انوکھا وسوسہ پیدا ہوا تھا۔ ص ۳۴۲

لیکن اس معتمد گودی کی خبرگیریون سے بھی دھرم سالہ ایک ایسا محفوظ مقام نہین ہوسکتا تھا کہ ۱۸۴۸ء کے فصل گرما مین مسٹرس جان لارنس وہان رہ سکتین۔ کیونکہ بہتیرے پہاڑی سردار بلوہ کرنے کی تیاری مین تھے اور اُنکے شوہر نے بعجلت تمام اُنکو خبر دی کہ بہتر ہوگا کہ تم کوہستان قلعہ کانگڑہ کو چلی جاؤ جہان میرے بھائی رچرڈ تمھاری مدد کرینگے۔ کانگڑہ وہان سے صرف ۱۲ میل کے فاصلہ پر تھا لیکن سفر آسان نہین تھا اور اسواسطے اُسکے طے کرنے مین بہت زمانہ صرف ہوا۔ اُنکو جھپان کی سواری پر جانا پڑا۔ راستہ مین کئی نالون سے جو طغیانی پر تھے عبور کرنا پڑا اور ان نالون کے عبور کرنے مین کہارون کو جھپان کاندھے پر رکھکر لیچلنے کے بدلے سر پر اونچا کر کے لیچلنا پڑا اور دوسرے آدمیون کو اُنکی مدد کے لیے ادھر اودھر چلنا پڑا تاکہ وہ کہارون کو سنبھالے رہین اور اُنکے پاؤن لغزش نہ کھائین۔ قبل غروب آفتاب یہ مسافر لوگ بخیروعافیت قلعہ کانگڑہ کی دیوارون کے قریب پہونچگئے اور وہان پہونچنے کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد جان لارنس کے پاس سے اور خبرین آئین کہ تملوگ ہوشیار رہو اور جالندھر کو چلے آؤ۔ یہان اُنھون نے میم صاحبہ کے لیے ایک مکان لیا تھا اور وہین اُنھون نے اپنی نند مسٹرس بارنَن کے ساتھ جنکے شوہر مہم چلیان والا مین جان لارنس کے شریک تھے فصل سرما بسر کی۔ اس فصل سرما مین جان لارنس جو اوپر بیان کی ہوئی بیشمار مہمون مین فوج کے ساتھ رہے تھے عارضی طور پر کئی مرتبہ میم صاحبہ کے دیکھنے کو آیا کیے۔ لیکن آغاز موسم بہار مین اُنکو اپنے بھائی ہنری سے جو ابھی حال مین انگلستان سے آے تھے ملنے کے لیے لاہور جانا پڑا۔

آخر مارچ مین ملک پنجاب داخل سلطنت انگریزی کیا گیا اور جان لارنس کو یہ دیکھکر کہ وہ جدید بورڈ انتظامیہ کے ممبر مقرر ہوئے کسیقدر اطمینان ہوا جیساکہ اُنکی چٹھیون سے ثابت ہوتا ہے۔ گرمی کی فصل بہت تیزی کے

ساتھ چلی آتی تھی اور ریزیڈنسی مین اُسوقت انتہا سے مرتبہ کا کام انجام کرنا تھا چنانچہ اس بات کو مجھسے عمدہ واقفکارون نے بیان کیا ہے - پچاس افسرون کے قریب اپنے اہل وعیال بمعیت ہندوستان کے مختلف حصون سے روانہ کیے گئے تھے جنکو حکم تھا کہ وہان کے بے سڑک راستون اور سنسان وحشی ملک سے ہوکر جسقدر جلد ممکن ہو اپنے اپنے منازل مقصود مین پہونچائین - برادران لارنس اور اُنکے سکریٹری ہر گھنٹہ مین پورے ۶۰ منٹ برابر کام کرتے رہتے تھے جیساکہ ہمکو بخوبی یقین ہے - ریزیڈنسی کا ہرایک کمرہ اور ہرایک خوابگاہ آدمیون سے بھری ہوتی تھی بلکہ جسقدر جگہ تھی اُس سے کہین زیادہ آدمی تھے اور ہر مقام پر ایک ہجوم مجتمع تھا - لیڈی لارنس کہتی ہین کہ باوصف اُس شدت کی گرمی اور شور وغل کے ہلوگون کو کام کی کثرت اسقدر تھی جس سے شائد بیمار پڑجانے کا اندیشہ پیدا ہوسکتا تھا - ان ایام مین طلسماتی طور پر کام ہوتا تھا اور اسمین شک نہین کہ مجھکو وہ ایام بڑی خوشی کے ساتھ یاد رہینگے - مین اپنے شوہر کے ساتھ شام کیوقت سیر کے لیے نکلنا اُس زمانہ مین کیسا غنیمت سمجھتی تھی اور وہ بھی اُن ایام مین کیسے قوی اور توانا تھے - باوجود کثرت کار کے اُنھون نے میری جانب سے کبھی عدم توجہی نہین کی اور ہمیشہ مجھکو میرے کاروبار مین مدد دیتے رہے اور باوصف اپنی کثیر الاشتغال کے وہ اپنے بھائی کے خانگی معاملات کو بھی دیکھتے بھالتے رہتے تھے - اسمین شک نہین کہ جیسا اُنکے بھائی کا قول تھا وہ اپنے عیال واطفال کے لیے ایک حبہ بھی پس انداز نہ کرسکتے اگر جان نے اُنکو جبرًا انگریزی طور سے مدد نہ دی ہوتی - میرے شوہر جو اپنی جیب خاص کے روپیہ مین ہمیشہ کشادہ دل رہے اور دوسرون کی مدد مین تلے رہے اپنی ذات خاص پر بہت کم خرچ کرتے تھے اور سرکاری روپیہ کے بچانے مین بڑی کفایت شعاری کرتے تھے ہر شخص پر زور ڈال کر یہی کہتے تھے کہ نوملحقہ صوبہ کے انتظام مین نہایت سلامت روی کے ساتھ چلنا چاہیے - لیکن یہ ایک ایسی مشہور بات ہے جسکے متعلق میرے بیان کی کچھ حاجت نہین ہے - مجھکو صرف یہ بات ظاہر کرنا مقصود ہے کہ دوسرون کے لیے تو وہ بڑی کفایت شعاری کرتے تھے لیکن اپنا روپیہ یا وقت یا تکلیف کسی کی مدد کرنے مین اُنکو عزیز نہین تھی -

بورڈ کے اجلاس ہوا کرتے تھے اور صدہا قسم کی باتین ایسی پیش ہوتی تھین جنپر فورًا توجہ کرنے کی حاجت تھی - سر ہنری لارنس کے متعلق بحیثیت پریسیڈنٹ نوملحقہ صوبہ کا وہ کام تھا جو ہندوستان مین پولیٹکل (بمقابلہ سول) کہلاتا ہے - گورنمنٹ عالیہ سے خط کتابت کرنے کا اختیار اُنھین کو تھا اور لارڈ ڈلہوزی کی دلچسپ اور طنز آمیز چٹھیان جو میرے سامنے رکھی ہوئی ہین اور ہر روز ایک ایک یا بعض اوقات دو دو اور تین تین الحاق کے چند مہینے پیشتر اور چند مہینے بعد ہنری لارنس کے نام آتی رہین اُنسے دوسرے کاغذات کی عدم موجودگی کی حالت مین بخوبی تمام ظاہر ہوسکتا ہے کہ ہنری لارنس کو بحیثیت پریسیڈنٹ اور بعد اُسکے دوسرے ممبران بورڈ کو کس کس طرح کی مختلف اور بیشمار خدمتین انجام کرنا ہوتی تھین - سکھون کی فوج کو موقوف کرنا اور بعد اُسکے اُنمین سے چیدہ چیدہ اشخاص کو پھر بھرتی کرنا رعایا سے ہتھیار رکھوانا معزول سردارون کے ساتھ بندوبست کرنا غیر قوم عہدہ داران سپاہ کو بھرتی کرنا فوج کے لیے

ص ۲۲۲ چھاونیون اور سپاہیون کے لیے باغات کی جگہین تلاش کرنا گائیڈس اور انجنیرون کے لیے بندوبست کرنا کپتان کنگہم کو حسب الحکم صاحبان ڈایرکٹر انکی عاقلانہ اور انصافانہ تاریخ قوم سکھ کی اشاعت کی بنیاد پر (شاید یہ تاریخ نہایت ہی سچائی سے لکھی گئی تھی) موقوف کرنا مولراج کے مقدمہ کی تحقیقات کرنا خورد سال مہاراجہ کی خبرگیری اور مہارانی کا بھاگنا جواہرات راج کا حفاظت سے حراست مین رکھنا (جسکا مفصل حال آگے بیان کیا جائیگا) آفریدیون کی شورہ پشتیان جو بقول لارڈ ڈلہوسی "ایک بدمعاشون کا گروہ" تھے دور کرنا اور سرچارلس نیپیر جو کل انتظام پنجاب پر حملہ کرنے والے تھے اسکے لیے تیاریان کرنا یہ چند باتین منجملہ ان بیشمار امور کے ہین جن پر لارڈ ڈلہوسی کی چٹھیون مین بحث کی گئی تھی اور وہ سب باتین بحیثیت ممبر بورڈ جان لارنس کے روبرو پیش ہوتی تھین گو انکو جان لارنس نہین بلکہ انکے بھائی پیش کرتے تھے۔

جان لارنس کی خاص خدمات متعلق انتظام علی الخصوص بندوبست مال کے متعلق تھین۔ یہ ایک ایسا کام تھا جسکے انجام کرنے کے لیے اپنی اعلی درجہ کی تعلیم سول سروس کی وجہ سے وہ بالتخصیص موزون تھے۔ سالہا سال تک پانی پت مور گوڑگانون اٹاوہ اور دہلی کے لکھو کھا تیرہ فام لوگون مین رہکر جو تجربہ انھون نے حاصل کیا تھا اب اسکا ثمرہ (ثمرہ سے مراد یہ نہین ہے کہ انکو اب آرام تھی بلکہ اور دوچند کام اور ذمہ داری انکے ذمہ عائد تھی) اٹھاتے تھے۔ انھون نے ہر درجہ کے ہندوستانیون مین رہکر اور ان سے واسطہ قریب رکھکر جو واقفیت پیدا کی تھی (اور یہ واقفیت سوائے اس طریقہ کے اور کسیطرح حاصل نہین ہو سکتی) اور جسکو انھون نے ہمیشہ حفظ رکھا اور اسکی مزاولت ترک کرکے کبھی اسکو دل سے فروگذاشت نہین ہونے دیا اب اسکی انتہائی مرتبہ کو ضرورت ہوئی۔ مالی پیمائش اور ترمیم بندوبست کے اسرار انکے نزدیک اسرار نہین رہگئے تھے کیونکہ انہین جسطرح کی دقتین پیدا ہوتی ہین ان سب دقتون سے عرصہ تک انکو مقابلہ کرنا پڑا اور اس مقابلہ مین وہ کامیاب ہوتے۔ سرجان کے جو دونون بھائیون کے دوست تھے لکھتے ہین کہ۔

انکو خوب معلوم تھا کہ محالات کی حدبندی کیونکر ہوتی ہے۔ انکی پیداوار مین ترقی پیدا کرنے کا کیا ذریعہ ہے اور اسطرح سے مالگزاری سرکار وصول کرنے کی کیا تدبیر ہے جسمین سرکار کا بے انتہا فائدہ ہو اور رعایا کے حق مین ذرا بھی نقصان نہونے پائے۔ اور اس وسیع تجربہ کے سوا انمین اعلی درجہ کی استعداد اور چابکدستی بھی موجود تھی۔ انمین جوانون کی ایسی اولوالعزمی اور بوڑھون کا ایسا تجربہ تھا اور کینہ اور بدگوئی کے بارے مین کوئی بات انکے متعلق نہین کہی جاسکتی سوائے اسکے کہ وہ ہنری لارنس کے بھائی تھے۔

فی الواقع پنجاب مین اسقدر کام انجام کرنا تھا کہ اس تمام تجربہ تمام استعداد اور اس تمام سرگرمی کی بدرجہ غایت اس کام کے لیے ضرورت تھی۔ حکمت عملی معاملات کے متعلق دونون بھائیون کا باہمی اختلاف رائے بہت

جلد آشکار ہونے لگا یا یون کہیے کہ چونکہ اب دونون شخص برابر کی کرسی پر ایک میز کے پاس بٹھائے گئے تھے تو اسوجہ حص ۲۶
سے وہ اختلافات اور بھی شدت کے ساتھ ظاہر ہونے لگے۔ ان اختلافات مین کبھی رنگ آمیزی نہین کی گئی
برخلاف اسکے دونون نے ایک دوسرے کے اختلافات کو قرار واقعی جائز گردانا چنانچہ جان لارنس کی ان چٹھیون
سے جو انکے بھائی کے نام لکھی گئی تھین اور جنکا اقتباس مین اوپر درج کرچکا ہون یہ امر بخوبی تمام ثابت ہے۔ علاوہ
برین جب تک الحاق پنجاب عمل مین نہین آیا تھا صرف اسکی تجویز ہو رہی تھی اسوقت تک جاگیرون اور دیسی رئیسون
کے حقوق و منصب کے بارے مین دونون کے درمیان جو تکرار پیدا ہوئی وہ صرف علمی طور کی تھی عملی نہین تھی
لیکن اب پنجاب کا الحاق ہوگیا تھا اور جو مسائل پیش ہوتے تھے وہ واجب العمل پولیٹکل معاملات کی مد مین داخل کیے
جاتے تھے۔ اور اختلافات زیادہ زور کے ساتھ ظاہر کیے جاتے تھے۔ دونون بھائیون کا مزاج تیز تھا اور ہنری
کا مزاج اور بھی کم اختیار مین تھا۔ ہر ایک روشندماغ اور ارادہ مین پختہ تھا۔ بورڈ مین ہر ایک کو بدرجہ مساوی کلام
کرنے کا منصب حاصل تھا اور ہر ایک اپنی جو رائے قائم کرتا تھا اسکے قرین مصلحت اور صائب ہونے کا قرار واقعی
یقین رکھتا تھا۔ لیکن یہ اختلافات بمنزلہ اسکے تھے جیسے کوہ آتش فشان مین آتش فشانی کے قبل پہلے کچھ
گھڑگھڑاہٹ کی آواز آتی ہے اور اسکے بعد مہینون تک بلکہ سال سال بھر (اور بعض اوقات مطلق) مادۂ آتش فشان
خروج نہین کرتا اور اس آتش فشان بورڈ کی بعض ابتدائی مجلسین بڑی دلگی کی منعقد ہوتی ہونگی۔

ذیل مین اسکی ایک مثال بیان کیجاتی ہے۔ فرمان الحاق کے صادر ہونے کے کچھ ہی پیشتر لارڈ ڈلہوزی
نے ہنری لارنس کو لکھا تھا کہ ریاست کے جو جواہرات عنقریب ضبط سرکار ہونے والے ہین انکی حفاظت کا
ہر طرح سے بندوبست کیا جائے اور پھر بتاریخ ۲۷۔اپریل جب مہارانی کے بارے مین جو ہمارے ہاتھ سے
نکلکر چلی گئی تھی لارڈ موصوف نے چٹھی لکھی تو انمین درج کیا کہ "وہ یہ واقعہ اگر آج کے تین مہینے پیشتر گذرا ہوتا تو
اس سے بڑی تکلیف واقع ہوئی ہوتی۔ اب اس سے کچھ خلل نہین پیدا ہوسکتا۔ ساتھی اسکے یہ ایک نامستحسن
بات ہوئی اور مجھکو واقعہ مذکور سے رنج پیدا ہوا۔ جس حالت مین محافظ لوگ ایسے بے اعتماد ہین تو مجھکو امید ہے
کہ وہ جواہرات اور املاک لاہور اچھی طرح سے حفاظت مین رکھے جائینگے جو ضبط سرکار ہونگے اور اگر وہ اُٹھگئے
تو مہارانی کے بھاگ جانے کی نسبت وہ ایک بڑا سنگین معاملہ ہوگا"۔ یہ بات اکثر وقوع مین آچکی ہے کہ جب
ص ۳۲ ہماری سلطنت مین جو خواہ تفویض خواہ انقضاے میعاد معینہ خواہ جزیہ الحاق سے اسقدر جلد بڑھ رہی ہے بڑھتی
جاتی ہے کوئی نیا صوبہ شامل ہوا تو ریاست مذکور کے زر و جواہرات غائب ہوگئے۔ میرے سامنے جو چٹھیان
رکھی ہوئی ہین انمین اس بات کو پڑھکر ہنسی آتی ہے کہ بارہا جب یہ خیال کیا گیا کہ ملحقہ ریاستون مین بڑا مال و اسباب
نکلیگا اور تلاشی کے وقت بالکل خزانہ خالی اور زر و جواہرات غائب پائے گئے تو ہمارے افسرون نے

مالکان سابق کی فضول خرچی خواہ غارتگری خواہ لاپروائی پر کیسا غصہ اور طیش ظاہر کیا۔ اسلیے اس معاملہ مین بڑی احتیاط درکار تھی خاص کر کے اس خیال سے کہ عدیم المثال الماس موسومہ "کوہ نور" بھی اُسی مین تھا اور اُسکی نسبت یہ ارادہ تھا کہ خرد سال مہاراجہ خوشی سے ملکہ انگلستان کو نذر کرے گا۔

اس بے نظیر الماس کی ابتدا کا اصل حال اسوجہ سے کچھ نہ معلوم ہوا کہ خدا جانے کس کس زمانہ کی کہانیان اُس سے منسوب کیجاتی ہین۔ پہلے پہل ہندوستان پر جب تاتاریون نے حملہ کیا تھا تو یہ اُسکے ہاتھ آیا تھا اور اُنکے مغلون کے پاس پہونچا۔ عظیم الشان شاہنشاہ بابر نے جو مشرقی بادشاہون مین سب سے زیادہ ہردل عزیز تھا بیان کیا ہے کہ "میرے بیٹے ہمایون نے ایک راجہ کو شکست دیکر اُسکے مال غنیمت مین ایک ایسا ہیرا حاصل کیا ہے جو تمام عالم کے نصف روزانہ خرچ کے قیمت کے برابر ہے"۔[1] اسکے سوا دو سو برس بعد ایرانی فاتح نادرشاہ نے بابر کی ایک مفتوح اولاد کے سر مین اُسکو چمکتا ہوا دیکھکر عاشقانہ ظرافت اور کسیقدر اپنے مطلب سے بھی کہا کہ "ہمارے آپ کے دوستی رہے گی لائے اس دوستی کے استحکام کے لیے اپنی اپنی پگڑی بدل لین"۔ چنانچہ فی الواقع پگڑی بدلوّل ہوگئی۔

اسکے بعد جب افغانی فاتح احمدشاہ کی باری آئی تو اُسنے نادرشاہ کے وارثون سے اسکو چھین لیا اور اسطور پر وہ شاہ شجاع کے قبضہ مین آیا جو آخر کو انگریزون کا پنشنخوار اور کٹھ پتلا اور اول جنگ مہلک افغانستان کا حیلہ تھا۔ جب وہ رنجیت سنگھ کا نصف قیدی اور نصف مہمان بنا تو اُس واحد العین زرپرست سکھ نے ایسی قیمتی شے کی جوابدہی سے اُسکو سبکدوش کر دیا۔ جب رنجیت سنگھ اپنے مرض الموت کے بستر علالت پر تھا تو ایک شوخ چشم برہمن نے اُس سے کہا کہ آپ اس خوبصورت الماس کو جگناتھ جی کے مندر پر چڑھا دین اور چونکہ مرنے کے وقت اکثر لوگ بڑے اللہ والے ہو جاتے ہین اس سبب سے رنجیت سنگھ بھی اس امر پر کچھ نیم راضی ہوگیا تھا لیکن نوشتہ تقدیر تو یہ تھا کہ وہ پنجاب بورڈ کی حفاظت مین آئے اور وہان سے تاج انگلستان کے قبضہ مین رہے۔ مین اُسکے منتقل ہونے کا ایک قصہ جو مشہور عام نہین ہے بہت مستند ذریعہ سے بیان کر سکتا ہون۔

ابتدا مین جب بورڈ کے جلسہ منعقد ہوتے تھے تو ایک مرتبہ الماس مذکور گورنمنٹ پنجاب کے حوالہ کردیا گیا اور گورنمنٹ پنجاب نے اُسکو جان لارنس کے سپرد کر دیا۔ شاید بورڈ کے اور ممبرون نے اُنکو سب سے زیادہ مشاق اور کاروباری لا اور اسمین شک نہین کہ بعض معاملات مین وہ ایسے ہی تھے) تصور کیا یا یہ خیال کیا کہ اُنکی شاندار وضع اور وہ گرہ دار لکڑی (جو اُنکا نہایت موزون نشان تھا اور) جسکو وہ ہمیشہ اپنے

[1] اڈورڈ آرنالڈ صاحب نے اس بیان کو اپنی کتاب موسومہ "انتظام ڈلہوزی" جلد اول صفحہ ۱۹ مین درج کیا ہے۔

ساتھ لیچلا کرتے تھے (اس لکڑی کو سکھ لوگون نے ایک قسم کی چابک یا آسیب سمجھکر صاحب عصا کے نام کے اعتبار سے اُسکو بہ تسمیہ "جَانْ لَارِنْسْ" موسوم کیا تھا) الماس مذکور کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہوگی لیکن اس بارے مین اُنکا خیال غلط تھا۔ جو شخص تکلفات زندگی سے اسقدر نابلد تھا اور جسنے اُسوقت تک اپنی ذاتِ خاص کا کوئی زیور نہین پہنا تھا جب خطاب وغیرہ حاصل کرنے پر بمجبوری اُسکو تمغے لگانا پڑے اور اُسوقت بھی جسنے اس بے قرینہ طور سے اُنکو پہنا تھا کہ کورٹ کَنْسُو یٔیر نے متاسف ہوکر کہا تھا کہ باوصف تمام جانفشانیون کے آپ کی وجہ سے آپ کی ساری نامُوری خاک مین ملجاے گی تو مین پوچھتا ہون کہ ایسے شخص سے کیونکر ایسی بات کی امید ہوسکتی تھی کہ جو بیش بہا الماس اُسکے سپرد کیا گیا تھا اُسکی وہ حفاظت کریگا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ لکھوکھا آدمیون کی جس بہبودگی کے لیے وہ علاوہ اس کے ذمہ وار تھے بمقابلہ اُسکے اُنکے نزدیک اسکی کیا پرواتھی۔ بہرکیف کچھ ہوشیاری کچھ لاپروائی کے ساتھ اُنھون نے بہت سی چیتھڑون مین اُسکو لپیٹ کر ایک بالکل بے حقیقت ڈبیہ مین بند کیا اور وہ ڈبیا اپنے وَاسْکَٹْ کی جیب مین ڈالدی۔ ظاہر ہے کہ ایسی حالت مین اُسکے بچنے کی کوئی امید نہین تھی۔ بعد اسکے وہ اپنے کام مین حسب معمول متوجہ رہے اور اُس بیش بہا الماس کا کبھی خیال بھی نہین کیا۔ وہ کھانا کھانے کے وقت اپنے کپڑے بدلتے تھے اور اپنے وَاسْکَٹْ کو اوتار کر علحدہ پھینک دیتے تھے اُنکو کبھی اس امر کا خیال بھی نہین گزرتا تھا کہ ڈبیہ مین وہ ہیرا بھی ہے۔

اسکے چھ ہفتہ کے بعد لَارْڈ ڈَلْہَوزِیْ کے پاس سے یہ خبر آئی کہ حضور ملکہ معظمہ نے حکم دیا ہے کہ الماس مذکور فی الفور بہیان بھیجدیا جاے۔ سَرْ ہَنْرِیْ نے یہ مضمون بُورْڈْ مین آکر بیان کیا۔ اُسپر جَانْ نے بڑے اطمینان سے کہا کہ "وہ اُسکو فی الفور منگوا بھیجیے"۔ سَرْ ہَنْرِیْ نے کہا "منگوا کس سے بھیجون۔ وہ تمھارے ہی پاس تو ہے"۔ یہ سنتا تھا کہ وہ چونک اُٹھے اور نہایت مضطرب ہوگئے اور اپنے دل مین کہنے لگے کہ "بس آج البتہ مجھپر ایک مشکل پڑی ہے"۔ چنانچہ بعد کو یہ کیفیت اُنھون نے خود لوگون سے بیان کی تھی۔ لیکن وہ اپنے بشرہ پر اسقدر قادر تھے کہ ظاہر مین اپنے اضطراب کی کوئی علامت اُنھون نے پیدا ہونے دی۔ ہنری کا کلام سنکر اُنھون نے کہا کہ "ہان ٹھیک تو ہے مین بھول گیا تھا" اور بعد اُسکے اسطور سے اپنے اجلاس کے کام مین مشغول ہوگئے جیسے یہ کوئی بات ہی نہ تھی۔ لیکن تھوڑی دیر مین اُنکو اپنے رہنے کے کمرے مین جانے کا موقع ملگیا اور چونکہ جو کچھ اُسکے دل مین ہوتا تھا وہی زبان پر رہتا تھا اسوجہ سے اُنھون نے اپنے بوڑھے بیرا کو بلا کر معًا اس سے صاف صاف یہ پوچھا "کیون تمنے کوئی ڈبیہ تو کہین نہین دیکھی۔ کچھ زمانہ ہوا مین نے ایک بکس اپنے وَاسْکَٹْ کی جیب مین ڈالدیا تھا"۔ اُس نے جواب دیا "وہ کیا صاحب آپ ڈبیہ کو پوچھتے ہین وہ ملی تھی مین نے اُسکو کسی ٹین والے بکس مین ڈالدی ہے"۔ صاحب بولے "ہان

داروغۂ توشہ خانہ کی طرف تعریض

ص ۳۲۵ ب

وہی چاہیے اُسکو لے آؤ"۔ یہ سُنکر بوڑھا بیرا ایک ٹوٹے ہوئے ٹین کے صندوقچہ کے قریب گیا اور اُسمین سے وہ ڈبیہ نکالکر اُنکو لا دی۔ جَانْ لَارِنْسْ نے کہا "اُسکو کھولو اور کھولکر دیکھو کہ اُسمین کیا ہے"۔ جسوقت وہ شخص کپڑے کی تہین ایک ایک کرکے کھول رہا تھا تو جَانْ لَارِنْسْ اُسکی طرف نگاہ کرتے جاتے تھے اور جسوقت اُسکے اندر وہ قیمتی الماس نکل آیا تو اُنکو اُسکے دیکھنے سے بڑی تشفی ہوئی۔ بیرا کو مطلق اس بات کا حال نہین معلوم تھا کہ اُسکے پاس اسقدر قیمتی جواہر رکھا تھا۔ اُسنے کہا "صاحب اسمین ایک شیشہ کا ٹکڑا ہے اور کچھ نہین ہے"۔

اسکے بعد "کوہ نور" فوراً "بورڈ" کے سپرد کر دیا گیا تاکہ وہ حضور ملکہ معظمہ کی خدمت مین روانہ کر دے۔ اور جسوقت جَانْ لَارِنْسْ نے صاحبان "بورڈ" سے اپنا قصہ بیان کیا تو وہ بہت ہنسے۔ مجھکو مستند ذریعہ سے خبر پہونچی ہے کہ تاج انگلستان مین جڑے جانے کے پیشتر یہ الماس اور بھی کئی انقلابی حالتون سے گزرا۔ لیکن ترکون یا مغلون کے تاج یا ایرانیون یا افغانون اور سکھ فاتح کی جابرانہ تلوار علم ہونے کے زمانہ مین کبھی ایسی انقلابی حالت سے اُسکو گزرنا نہین پڑا اور نہ گم ہو جانے کا کبھی اسقدر خطرہ ہوا جیسا جَانْ لَارِنْسْ کے واسکٹ کی جیب یا اُنکے بوڑھے بیرا کے ٹوٹے ہوئے ٹین کے بکس مین وہ رکھا رہا۔ "بورڈ" کے روبرو اوائل ایام مین جسقدر اور جیسے جیسے مشکل کام پیش ہوتے تھے مین نے اُنکو بیان کر دیا۔ الحاق پنجاب کے زمانہ مین ہنری لَارِنْسْ کی طبیعت بخوبی تندرست نہین تھی۔ اُنکے لیے ڈاکٹرون نے تجویز کیا تھا کہ چھہ دنون تک آرام کرنا اُنکی صحت کے لیے ضروری ہے مگر قبل اُس قدر آرام لینے کے وہ انگلستان سے واپس چلے آتے اور جن بدانتظامیون کی وجہ سے وہ سمجھتے تھے کہ سکھون کی دوسری لڑائی واقع ہوئی ہے اُنکے خیال سے اُنکو سخت تردد تھا۔ الحاق پنجاب سے عمر بھر کی یہ منصوبہ بازی بالکل درہم برہم ہو گئی کہ ایک زبردست دوستانہ خود مختار دیسی ریاست ہمارے اور افغانستان کے وحشی جرگون کے درمیان قائم ہو

اُنھون نے اپنی تمام فطرتی بہادری اور کشادہ دلی سے ابتدا ہی مین الحاق پنجاب کی مخالفت کی تھی۔ اُسوقت تک صرف تجویز ہی تجویز کیجاتی تھی۔ اور اب جسوقت درحقیقت اُسکی عملدرآمد ہو گئی تو اُنھون نے بلا کم و کاست اُسکو قبول کیا اپنے تئین اُس سے ہر طرح کا فائدہ حاصل کرنے مین مشغول کیا اور اُس بہادری اور کشادہ دلی سے رعایتی اشخاص کے زوال پذیر ہونے کے وقت اُنکی طرفداری کی۔ اُنھون نے لارڈ ڈلہوسی اور اپنے بھائی جَانْ لَارِنْسْ سے ایک ایک انچھ زمین کے لیے رد و بدل کی کیونکہ ان دونون صاحبون کے نزدیک باعتبار افلاس عوام دو طریقون کی گورنمنٹ (یعنی ایک تو دیسی جاگیرون کا انتظام جو بھاری بخششون اور سیاقی لگان اور فوجی خدمات پر منحصر تھا اور دوسرا ہمارا انتظام جو قانونی مساوات یکسان اور ہلکی تشخیص

اور ہر قسم کی اصلاحات و ترمیمات منحصر تھا کا قائم رہنا بالکل ناممکن تھا۔ ہنری لارنس کا خیال یہ تھا کہ سردارون کا مرتبہ اور انکا اختیار اور املاک اور انکے حقوق جسقدر قائم رکھے جائینگے اُسیقدر بہبودی متصور ہے اور جان لارنس اور لارڈ ڈلہوسی کے نزدیک اُن باتون سے اسیقدر خرابی متصور تھی۔ صورت اول مین معدودے چند اور صورت دوم مین بہتیرے اشخاص کا فائدہ متصور تھا۔ یہ مسئلہ منجملہ اُن مسائل کے تھا جن پر ایماندار معزز اور دوراندیش اشخاص بہت اچھی طرح سے اختلاف راے ظاہر کر سکتے ہین۔

شائد لوگ یہ بات کہ سکتے ہونگے کہ ہنری لارنس کی دلی کیفیتون کے ساتھ اتفاق نہ کرنا اُسیقدر مشکل ہے جسقدر جان لارنس کے خیالات سے ہمدردی نہ کرنا مشکل ہے۔ ایک بھائی مین ہمارے فطرتی خواص کے متعلق جوش طبیعت اور دوسرے بھائی مین ذہنیات اور عملیات کی قوت غالب تھی — دونون کے دونون رحمدل اور حق شناس تھے اور دونون مین بلاشک و شبہ نیک و بد کے تمیز کرنے کی قوت مثل مطالب قانون کے پائی جاتی تھی۔ لیکن ہنری مین چونکہ رحمدلی کی قوت بہت بڑھی ہوئی پائی جاتی تھی اس سبب سے بعض اوقات اُنکی راے پر اُسکو غلبہ ہوجاتا تھا اور جان لارنس مین راے کی صفائی اس قدر بڑھی ہوئی تھی جو بعض اوقات اُنکی دلی کیفیتون کو مغلوب کرلیتی تھی۔ اگر ایک بھائی کے طرفدار دوسرے بھائی کو متلون المزاج اور ناتجربہ کار اور دوسرے بھائی کے طرفدار اُس پہلے بھائی کو جابر اور سخت مزاج کہتے تو کچھ بیجا نہ تھا۔ لیکن یہ غیرممکن تھا کہ جان کے طرفدار ہنری اور ہنری کے طرفدار جان سے محبت نہ کرتے

ہر ایک بھائی اس امر کی کامل واقفیت کے ساتھ کہ دوسرا بھائی جہانتک ممکن ہوگا تمام باتون مین میرے خیالات کی مخالفت کریگا شائد اور بھی زیادہ زور دیکر اُنکو ظاہر کرتا تھا۔ یہ فطرت انسانی کا مقتضا تھا۔ دونون بھائیون مین رد و بدل گرمجوشی اور عداوت بہت بڑھ گئی کیونکہ سردارون کے ساتھ برتاؤ کرنے کا یہ معاملہ ایسا تھا ص ۳۳
جسکے متعلق درپردہ اور بہت سے معاملات تھے اور اُس مسئلہ کی بنیاد پر ان سب معاملات کا باہدگر تعلق پیدا ہوتا تھا۔ لیکن اُسکا نتیجہ جیساکہ مین بیان کرچکا ہون بیشک سلطنت کے حق مین مفید تھا۔ رعایتی اشخاص جیساکہ اُنکے لیے لازم تھا مورد زوال ہوے لیکن ہنری لارنس کی سخت مخالفت کی بدولت اُنکو بتدریج اور بہ تخفیف زوال پہونچا۔ عوام الناس کی قومی آزادی جو جاتی رہی تھی اُسکے بدلے اُنکو ظلم سے نجات اور جان و مال سے حفاظت حاصل ہوئی بڑی بڑی باتون کی تشخیص لگان مین اصلاح ہوگئی اور اُسپر کمی تشخیص ہلکی قائم ہوئی اور یہ سب باتین خاص کرکے جان لارنس کے مدبرانہ خیالات اور سخت کوشش سے ظہور مین آئین —

اسمین شک نہین کہ سردار لوگ جنھون نے مفسدون کی طرفداری کی تھی اگر لارڈ ڈلہوسی ہی کی راے پر چھوڑ دیے جاتے تو اُنکے حق مین بہت خرابی واقع ہوتی۔ لارڈ ڈلہوسی نے تو کہا تھا کہ وہ بجز اسکے کہ اُنکی جان بخشی کی

ہوا اور کچھ گزارہ دیا جائے اُنکے حق مین اور کسی طرح کی رعایت نہو گی" لیکن ان باتون کے سوا اگر اُنکو کچھ اور حاصل ہوا تو صرف ہنری لارنس کی پرزور اور تاکیدی التجاؤن کا نتیجہ تھا۔ ۲۵ اگست کو ہنری لارنس کے مبالغہ آمیز بیان کے مطابق نہین بلکہ خود لارڈ ڈلہوزی کے بیان کے مطابق ڈیریکٹران انگلستان کی غلط فہمیون سے کیونکہ اُنکو سردارون کی طرف سے پنجاب مین اور لڑائی کے پیدا ہونے کا خوف تھا سرداران مذکور کی حلیہ یہ تھی —

وو تمام خطابات موقوف تمام املاک ضبط ہر ہر شخص کے لیے صرف دو سو روپیہ ماہوار کا وظیفہ۔ ہر شخص ایک محدود رقبۂ زمین کے اندر مقید اور زیر حراست اور اس حکم سے واقف و متنبہ کہ اگر بھاگنے کا قصد ظاہر ہو تو جان سے محروم"

الحاق پنجاب کی وجہ سے جو کثرت کار اور وقت اور پریشانی لاحق ہوئی تھی اُسکا اثر اُنکے ناتوان جسم پر ابھی سے پڑنے لگا تھا۔ گرمی اس شدت کی تھی کہ اس فصل مین کبھی اسقدر شدت نہین ہوئی تھی بجوبی لارڈ ڈلہوزی اُن لوگون کے لیے جو اس گرمی مین کام کرنے پر مجبور تھے بمنزلہ ملک الموت کے تھے۔ لاہور مین ہر شخص پر اور سب سے زیادہ ہنری لارنس پر تکلیف تھی اور آخر کو مجبوری اُنکو ایک مہینے کی رخصت لیکر کسولی جانا پڑا۔ اس سبب ۱۲ مئی کو جان لارنس پر بہ نسبت ایام رزیڈنسی کے دو چند پیچیدگی اور وقت کے کام کا بار پڑا۔ لاہور مین اکیلے وہ اور اُنکے ایک شریک ممبر رہ گئے گو وہ صاحب بہت قابلیت رکھتے تھے مگر نکتہ چینی کے سوا اپنی طبیعت سے کوئی بات کم پیدا کرتے تھے اور بجاے اسکے کہ وہ کسی دقت کو رفع کرتے صرف اُسکا اظہار کر دیتے تھے حش ۳۳
اس سبب سے جان لارنس کو معلوم ہوا کہ ملک کے تمام موجودہ معاملات کے انصرام کا بار انھین کی پشت پر آپڑا ہے —

ہنری لارنس فطرتاً ایک حرکت دینے کی کل تھے۔ دفتر کا کام اُنکے ناپسند تھا۔ اُنھون نے عرصہ تک سِوِل معاملات مین تعلیم نہین پائی تھی اور اسوجہ سے وہ اس کام کے لیے موزون نہین تھے۔ اُنکے میلان طبع ناتوانی جسم اور بورڈ کے اختلافات سے جو اُنکو ابھی سے ناگوار معلوم ہونے لگے تھے اور کچھ اس اعتبار سے بھی کہ وہ ایسی نوکری چاہتے تھے جسمین اُنکو حد سے زیادہ فائدہ پہونچانے کا یقین ہوتا بہیئت مجموعی یہ گمان پیدا ہوتا تھا کہ جسوقت وہ جائز موقع پائینگے تو لاہور چھوڑ کر دوسرے مقام پر کام کرنے چلے جائینگے۔ ایک نوجوان سِولین نے جو ضلع جالندھر مین عمدہ خدمات انجام کر چکا تھا اور جو ایک بڑا بذلہ سنج شخص تھا اُسنے ایک مرتبہ لاہور مین اگر شاید اسیقدر سچائی اور صفائی سے جو لطیفون مین ہوا کرتی ہے یہ کہا تھا کہ پنجاب کا نظم و نسق ایک مشترک تجارتی کوٹھی کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے جسمین تین شریک ہین — اور اُنمین سے ایک کی عادت "چلتے پھرتے" دوسرے کی عادت "کام کرتے" اور تیسرے کی عادت "سوتے" رہنے کی ہے ہر سال چار یا پانچ مہینے خیمون کے نیچے بسر کرنا اور ہر روز تیس سے چالیس میل تک کا سفر کرنا نمک کی کان

قلعہ جیلخانہ شفاخانہ وغیرہ یا بازار کا معائنہ کرنا نہایت جلدی کے ساتھ کسی مضمون کا گھسیٹ دینا اور اپنی ہر وقت مستعد بی بی کے لیے صرف نحو یا مطالب کی غلطیون کو درست کرنے کے لیے چھوڑ دینا آپنے صوبہ کے ہر ہر حصہ کو خاص اپنی آنکھ سے ملاحظہ کرنا اور اپنی رعایا کے ہر درجہ کے لوگون سے بلاتکلف باتین کرنا اور اپنے ہر ایک اور تمام ماتحتون سے حتی الامکان اُنکے مکانون پر جاکر ملاقاتین کرنا اور اپنے فیاضانہ خیالات اُنین پیدا کرنا انھین سب باتون مین ہنری لارنس کو اپنی زندگی بسر کرنا اور مشاغل کا بدلنا اور تازگی حاصل کرنا اُنکی اُنکے دماغ مین رہنا اور رفاہ خلائق کا لحاظ کرنا پسند تھا اور انھین سب باتون سے اُنھون نے ایک ایسی قوت پیدا کی تھی جسکے ذریعہ سے وہ اپنے تمام معاصرین مین بےنظیر تھے یعنی یہ کہ انکی لوگون کے دلون مین اپنی طرف سے انتہا درجہ کی محبت پیدا کردی تھی۔ وہ ایک اس طرح کے آدمی تھے کہ جن لوگون کو اُنکے حالات دریافت کرنے کا عمدہ موقع ملا تھا اُنکو اپنی جان اُنکے لیے عزیز نہ تھی اور وہ ہر وقت جان نثاری کے لیے تیار تھے۔ پنجاب مین اس قسم کا ایک ہی آدمی نہ تھا بلکہ دس بارہ شخص ایسے تھے جو اُن کے لیے سرکبف رہا کرتے تھے۔ چنانچہ مین نے ان باتون کو پیشتر بھی کئی جگہ بیان کیا ہے۔

گو ہنری لارنس کے لیے سفر کرنا اکثر ضروری ہی ہوا کرتا تھا اور جس صوبہ کو وہ جاتے تھے اُسکو اُنکے دورہ سے ہمیشہ فائدہ پہونچتا تھا لیکن بعض اوقات اسمین ایسی خرابیان پڑتی تھین جنکا اثر بلافصل اُنکے شرکیون اور بالآخر خاص اُنھین پر پہونچتا تھا۔ کچھ بھی بات نہین ہوتی تھی کہ اُنکے چلے جانے سے اُنکے ماتحتون پر کام کا بار زیادہ ہو جاتا تھا بلکہ ماتحت لوگ جس کام کو کرتے تھے اُسمین اُنکو شک و شبہات بیشمار واقع ہوا کرتے تھے۔ اگر وہ اپنے نزدیک بہت غور و فکر کرکے بھی کام کرتے تو یہ معلوم نہین ہو سکتا تھا کہ اُنکے پریسیڈنٹ صاحب کو بھی اُنکی رائے سے اتفاق ہوگا یا نہوگا۔ ہنری لارنس کو تو اکثر خود اپنی طبیعت کا حال نہین معلوم ہوتا تھا۔ وہ تنک مزاج اور متلون الطبع تھے اور اسوجہ سے اس بات کا پہلے ہی سے دریافت کرلینا نہایت دشوار تھا کہ اُنکی طبیعت کس امر کی جانب راغب ہوگی کیونکہ یہ صفتین ایسی ہین جو ہر وقت بھٹکتی پھرتی ہین اور کبھی اُنکو قرار نہین رہتا۔ اور پھر ایک نازک وقت مین ممکن تھا کہ اُنکو پھر کسی طرح کا خیال آجاتا کہ فلان معاملہ مین کیا کارروائی ہوئی ہے اُسوقت وہی کیفیت ہوتی جسطرح مسٹر گلیڈ اسٹون چند روز کے لیے پارلیمنٹ سے کنارہ کشی کرنے کی حالت مین بہت سی باتون کو جو پوری خواہ ادھوری انجام ہو چکی ہوتی ہین معدوم کر دیتے ہین۔ انگلینڈ اگر موجود نہو تو بھی وہ انگلینڈ ہے۔ پھر لاہور سے اکثر غیر حاضر رہنے کے باعث سے اُنکے بھائی جان کی نمود ہوئی۔ وہ یہ ہرگز نہین چاہتے تھے کہ مین اپنے کو شہرت دون بلکہ اس امر سے وہ احتراز کرتے تھے۔ لیکن بعض ضروری باتون کے متعلق بورڈ اور لارڈ ڈلہوسی کے مابین اُنکو رسل و رسائل کا متوسط بننا پڑا اور اسمین ہوشمند گورنر جنرل کو اس بات کا موقع ملا کہ دونون بھائیون کی استعداد

اور قابلیت کا باہم مقابلہ کرنے اور اگر کبھی ضرورت پڑے تو دونون مین سے ایک کو منتخب کرنے کے لیے اپنی راے قائم کر رکھے۔ چنانچہ اگر ہنری لارنس اکثر غیر حاضر نہ رہتے تو یہ موقع ہرگز نہ پیدا ہوتا۔

ماہ ستمبر مین ہنری لارنس ہزارہ اور کشمیر کے طول طویل دورہ پر روانہ ہوے لارڈ ڈلہوسی کو یہ بات کچھ ناگوار نہ تھی کہ پریسیڈنٹ بورڈ خود جاکر اپنی آنکھون سے ضلع ہزارہ کا معائنہ کر آئے۔ یہ ضلع جمیس ایبٹ صاحب ہی کے تحت حکومت رہا تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ ڈلہوسی اُس حکومت کو شبہ اور غلطی پر مشتمل سمجھتے تھے کیونکہ جمیس ایبٹ صاحب کی بزرگانہ حکومت کی نسبت کسیقدر طنز کے ساتھ اُنھون نے کہا تھا کہ "وہ حکومت پیغمبر اور بادشاہ کی ایسی ہے"۔ لیکن لارڈ موصوف نے اس بارے مین اپنا شبہ ظاہر کیا تھا کہ باقی ممبران بورڈ ہنری لارنس کی عدم موجودگی مین وہان کا کام انجام کر سکینگے "مہلک گرمی" بخوبی تمام اپنا کام کر چکی تھی۔ افسران پنجاب مین سے دس شخص ابھی سے کام کے لائق نہین رہ گئے تھے مینسیل صاحب بورڈ کے تیسرے ممبر اور کرسچین صاحب سکریٹری بورڈ علیل تھے۔ اڈورڈس اور نکلسن صاحب جو بذات خاص بہتیرے آدمیون کے برابر تھے عنقریب رخصت پر جانے والے تھے۔ لیکن جان لارنس اس کل نقصان کے پورا کرنے پر آمادہ ہوگئے اور اسطرح سے اس نقصان کو پورا کیا کہ بہت کم لوگ اُنکی طرح سے کر سکتے۔ اس زمانہ کے بعد سے ظاہر ہوتا ہے کہ پھر برابر لارڈ ڈلہوسی سے وہی خط کتابت کرتے رہے ہر ایک معاملہ کی نسبت جسوقت وہ پیش ہوا اُنھون نے بلا تکلف اپنی راے ظاہر کردی اور اس بات کا خاص خیال رکھا کہ جس امر مین اُنکے بھائی کی راے اُنکے خلاف ہوئی تو اُس بات کو زور دیکر ظاہر کر دیا۔ اب اس زمانہ مین ایک مہم کی جو خبر آئی تو اس سے اُنکو کام کی کثرت نہین معلوم ہوئی بلکہ وہ یہ سمجھے کہ کچھ دنون کے لیے کام سے سبکدوشی حاصل ہوئی اور اُنکو اپنے پرانے ایام پانی پت کا خیال آگیا۔

چتر سنگھ اور شیر سنگھ کے بارے مین ہنری لارنس اور لارڈ ڈلہوسی کے مابین عرصہ تک بے انتہا خط کتابت رہی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ اپنے مساکن خاص واقع اٹاری مین رہنے کے مجاز کیے گئے لیکن جیسا کہ بعض حکام لاہور کو خیال ہوا وہ ابھی سے آثار بغاوت ظاہر کرنے لگے۔ وہ ہر روز اپنے یہان بیشمار برہمنون اور کھتریون کو کھانا کھلاتے تھے اور یہ بات مشہور عام ہو رہی تھی کہ اٹاری سیالکوٹ اور امرتسر کے درمیان برابر قاصد آتے جاتے رہتے تھے جہان دوسرے زوال رسیدہ سردار رہتے تھے۔ اور اس بات کی بھی سرگوشیان ہو رہی تھین کہ کشمیر سے گلاب سنگھ اور کابل سے دوست محمد مفسدہ آمیز خط کتابت کرتے تھے۔ جان لارنس لارڈ ڈلہوسی کو لکھتے ہین کہ "برہمن اور حجام یہ دو طرح کے لوگ جو ہمیشہ ہر طرح کی سازشون کے لیے مقرر کیے جاتے ہین بارہا مقام اٹاری مین دیکھے گئے"۔ یہ ایک اس طرح کا کام تھا جو بحفاظت تمام مقامی افسرون پر چھوڑا جا سکتا تھا لیکن جس شخص نے ولیم فریزر کے قاتلون کا پتہ لگا لیا تھا اُنکی طبیعت پھر جوش مین آگئی اور اُنھون نے خود اس

کام مین سب سے زیادہ شریک ہونے کا عزم کیا۔ یکم اکتوبر کو رات کے ایک بجے مونٹگمری صاحب کمشنر لاہور اڈورڈس صاحب اور ہاڈسن صاحب اور تھوڑی سی سپاہ کو ہمراہ لیکر اس مہم پر روانہ ہوئے اسوقت چاندنی خوب کھلی ہوئی تھی مطلع صاف تھا اور گھوڑے کو جو ایک ذرا ایڑ دے دی تو صبح ہوتے ہوتے وہ موقع پر پہونچ گئے۔ ان سب لوگون نے خاموشی کے ساتھ گانون کا محاصرہ کر کے چتر سنگھ کو خاص اُسکے مکان مین گرفتار کر لیا اُسکے بیٹے جو بھاگ نکلے تھے اور گھوڑون پر سوار ہو کر چلنے کے ارادہ مین تھے انکا بھی تعاقب کر کے اُنھون نے گرفتار کیا اور کامیابی کے ساتھ اس کل جماعت کو اسطرح سے لاہور مین لے آئے کہ اُسوقت تک شہر کے کسی آدمی کو اس مہم کے روانہ ہونے کا شبہہ تک نہین ہوا تھا۔ قریب قریب اسی کے ساتھ ہی امرتسر اور سیالکوٹ کے دوسرے سردار گرفتار ہوے۔ مختلف مقامون مین ہتھیار مدفون نکلے دوست محمد اور گلاب سنگھ کی کچھ باہمی مشتبہ خط کتابت جسکو لارڈ ڈلہوسی نے کٹی جھاڑیون کے ایک ہرن " سے تعبیر کیا ہے پکڑی گئی اور بدنصیب سردار تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ہندوستان کے اور مقامات کو جہان اُنکے رہنے مین خطرہ کی زیادہ تر حفاظت متصور تھی منتقل کر دیے گئے۔

بھائی مہاراجہ سنگھ گرو جو سال سابق مین دوآبہ جالندھر کے فساد کا بانی مبانی ہوا تھا اور جو حسب خبر مشہور دریائے چناب مین غرق ہو جانے کے بعد دینانگر مین پھر زندہ ہو گیا تھا اب آخر کو اسی زمانہ مین اسکا بھی قلع قمع کر دیا گیا۔ جسطرح ارسٹومینز قدیم زمانہ کے باشندگان مسینیا یا شمالی باشندگان کوہ قاف کے مابین خرق عادت سے غائب ہو کر اور مردون کے درمیان سے واپس آکر صاحب کرامات سمجھا گیا اُسیطرح یہ بھی خیال کیا گیا۔ اُسکے تابعین نے چالاکی سے اُسکا پتہ نہین تبلایا اور قبل اسکے کہ کوئی مہم اسکے مقابلہ مین روانہ کیجاتی وہ پھر جالندھر کیجانب واپس چلا گیا اور وہان وانسیٹارٹ صاحب نے اُسکو گرفتار کیا۔ اس شخص کے مفسدون سے جدا کر دینے کے بعد پھر پنجاب مین فتور برپا ہونے کا دغدغہ نہین رہ گیا۔

دوسرا امر جس پر بورڈ قائم ہونے کے بعد اول ایام بارش مین جان لارنس کا خیال متوجہ رہا وہ ایک کامل رپورٹ کی تیاری تھی جسمین اُنھون نے نہایت جرات کر کے یہ صلاح دی تھی کہ پنجاب مین راہداری کے کل محصولات موقوف کر دیے جائین۔ چنانچہ وہ لارڈ ڈلہوسی کو لکھتے ہین کہ "ہماری اصل حکمت عملی یہ ہے کہ جس جس قید کے اُٹھا دینے سے ہمارے انتظامات مین کوئی خلل نہین پڑ سکتا وہ سب اُٹھا دیجائین صرف مالگزاری اراضیات قائم رکھی جائے۔ اس تدبیر سے عوام الناس خوش ہو جاوینگے خاص کر کے محنت پیشہ اشخاص تو ہمسے بہت ہی رضامند ہونگے۔ دوسرے محصولات تمام ملکون مین نہایت ناگوار سمجھے جاتے ہین اور اس ملک کے لیے تو وہ بالکل موزون نہین ہین۔ طول طویل خط کتابت کے بعد یہ اصلاح جسکی عرصہ سے

خواہش تھی عمل مین لائی گئی اور اس زمانہ کے بعد سے پنجاب کی تجارت اپنی اصلی راہ پر چھوڑ دی گئی اور اُسکی تمام قیدین اور شرطین جو قائم کی گئی تھین دور کر دی گئین —

افسران نظم و نسق پنجاب کو جس امر سے بورڈ کی تقرری کے پہلے سال زیادہ وقت واقع اور بیشمار وقت صرف ہوا وہ یہ تھا کہ جنگ چلیان والا کے بعد عوام الناس نے شور و فریاد بلند کر کے ایک ایسی عقل کے آدمی کو انگلستان سے افواج ہند کی اعلی کمان پر طلب کیا جسکی تجویزین کسی طرح سے ممکن العمل نہین تھین — سنتے ہین کہ جسوقت اس عہدہ کے لیے سر چارلس نیپیر سے کہا گیا اور اُنھون نے اُسکے قبول کرنے سے انکار کیا تو ڈیوک آف ولنگٹن نے کہا "اگر آپ نہین جاتے ہین تو مین اُس عہدہ پر جاؤنگا" اُنکا تذبذب بہت جلد مغلوب ہوا اور اُنکی اولوالعزمی شعلہ زن ہوئی اور وہ فتوحات و اصلاحات کے ایسے بڑے بڑے منصوبے باندھکر انگلستان سے روانہ ہوے جو ہندوستان ایسے ملک مین بھی عمل مین نہین لائے جا سکتے تھے — ۶ مئی سنہ ۱۸۴۹ء کو وہ کلکتہ مین داخل ہوئے اور نہایت عجلت کے ساتھ اُنھون نے بجانب شملہ کوچ کیا — ص ۳۲۵ لیکن ابھی سے اُن پر مایوسی ظاہر ہونے لگی — اُنکو تو یہ امید تھی کہ وہان جنگ کی تیاریان ہونگی مگر جا کر دیکھا تو سب طرح کی امن و امان کا ڈنکا بج رہا تھا — ہمارے نیم مفتوح حریف جنگ چلیان والا امن و امان اور نیم خلوص کے ساتھ ہماری مطیع رعایا ہو گئے تھے اور اُس مایوسی کی قرار واقعی تکمیل کرنے کے لیے ملک مفتوحہ ایسے مدبران ملکی کے اختیار مین منتقل کر دیا گیا تھا جنکی مفروضہ نالائقی پر فاتح اور امن قائم کنندہ سندہ صلح و جنگ مین برابر حقارت و نفرت کا مینہ برسایا کیا — ۲۲ جون کو اُنھون نے (کمانڈر انچیف) اپنے بھائی کی چٹھی مین لکھا تھا کہ "کاش مین کمانڈر انچیف ہونے کے بدلے گورنر پنجاب ہوتا" خوش قسمتی خواہ بدقسمتی سے وہ اب گورنر پنجاب نہین ہو سکتے اور اپنے غصہ مین اُنھون نے ایسے موقعون کو جو کمانڈر انچیف کے عہدہ کے باعث سے اُنکو حاصل ہوے تھے ایسی باتون مین استعمال کیا جنکی وجہ سے (اگرچہ ارادے سے نہین) اور کسی شخص کے لیے دونون مین سے کسی عہدہ کا ملنا دوچند دشوار ہو گیا —

اُنکی سوانح عمری مین جو اُنکے بھائی ولیم کی لکھی ہوئی ہے اور اُس سے بھی زیادہ رسالہ "بدنظمی ہند" مین جو اُنکی وفات کے بعد لکھا گیا عجب عجب طرح کی مناقق طبعی خود رائی اور ہرزہ درائی کے مضامین بھرے ہوے ہین اور جو دور اندیشی اور عقلمندی اُسمین ظاہر کی گئی ہے اُسکی تکذیب اور تردید کرتے ہین — یہ دونون کتابین اور اُنکے ساتھ خود سر چارلس نیپیر لارڈ ڈلہوزی اور بورڈ پنجاب کی یادداشتین اور میرے پاس کی وہ چٹھیان جو برادران لارنس اور گورنر جنرل کے مابین آئی گئی تھین میری اس بحث کے لیے ایک سمع خراش مادہ پیدا کرتی ہین — اس مخالفت کی تصریح مین ایسی کوئی بات نہین ہے جو کوئی پایدار ذوق پیدا کر سکے — لیکن اُنکی

بازگشت کی صدائین ابتک اُن اختلافات سے پیدا ہوسکتی ہین جنکی وجہ سے سندھی فرقہ پنجابی فرقہ سے جدا ہوگیا ہے پنجابی فرقہ سے وہ گروہ مراد ہے جو فوجی انتظام (صدیوں انتظام) کا مشیر تھا اور جسنے اب بعد کے ایام مین ایک دوسری خطرناک صورت اختیار کرکے منتظمین ہندوستان کو دوگروہون مین تقسیم کردیا ہے۔ انمین سے ایک گروہ وہ ہے جو روسیون کی پیشقدمی جانب ہند کے خیال سے یہ چاہتا ہے کہ آگے بڑھکر غنیم کا مقابلہ کیا جائے اور اس تدبیر کے عمل مین لاتے وقت افغانستان اور اُسکے قرب وجوار کے ملک شامل یا داخل سلطنت کرلیے جائین اور دوسرا گروہ وہ ہے جو نہایت استقلال کے ساتھ اصلی قدرتی سرحد یعنی دریاے سندھ اور کوہ سلیمان پر تکیہ کرکے یہ چاہتا ہے کہ صرف سرحدات مذکور کے اس پار والے وحشی ممالک پر اُنکے دوست کے طور پر کسی محتمل حملہ کے روکنے کو چڑھائی کیجاے۔ شائد سب سے زیادہ نامی قائم مقام ایک فرقہ کے سر بارٹل فریرا اور دوسرے فرقہ کے قائم مقام بلاشک وشبہ لارڈ لارنس ہین اسلیے وہ اختلاف تمامتر اس سوانح عمری سے تعلق رکھتا ہے۔ ص ۲۴۲

یہ بات تو پیشتر ہی سے معلوم ہوگئی ہوگی کہ اسطرح کے دو کامل استاد اور خودمختار اشخاص کے درمیان جیسے گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف تھے اعلی اقتدار کے لیے ضرور اختلاف واقع ہوگا۔ لیکن اسی طرح یہ امر بھی صاف ظاہر تھا کہ جو شخص بلاحجت وتکرار اعلی اختیار سے مسلح اور اپنی نفس پر اسقدر قادر تھا وہ میدان کارزار سے اوس مشہور اور بدمعب بوڑھے سپاہی کو ضرور بھگا دیگا جو "بلاوجہ یقین اور بلااشتعال نفرت کرنے کی خاصیت رکھتا تھا" اور اُسوقت تک کسی بات کو صحیح خیال کرنے پر راغب نہین ہوتا تھا جب تک وہ بات اُسی کی کی ہوئی یا اُسی کے خواہش کے مطابق کی ہوئی نہین ہوتی تھی۔ سر چارلس نیپیر اُسوقت ساٹھ برس (یعنی اپنے بوڑھے رقیب سے دوچند عمر) کے تھے لیکن اس بات کے خیال نے کہ وہ ۳۰۰۰۰۰ سپاہیون کے کمانیر تھے اُنکو جوان کردیا تھا۔ اور باوصف ایک سخت بیماری کے جو آخر مین بڑی مہلک ثابت ہوئی اُنھون نے شملہ مین جاکر سخت کوشش کرنا شروع کی اور جیسا کہ وہ خود بیان کرتے ہین ہر روز پندرہ گھنٹہ میز پر بیٹھکر کام کیا کرتے تھے۔ اگر ہم اُس کتاب کا جو سر چارلس کے بعد لکھی گئی یقین کرین تو اُسکے مطابق پایا جاتا ہے کہ جسوقت اُنکے اور گورنر جنرل کے مابین پہلے پہل ملاقات ہوئی تو دونون کے بشرے سے اختلاف کے آثار ہویدا تھے۔ لارڈ ڈلہوزی نے کہا "مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ آپکو اپنے اختیارات مین دست اندازی نہ کرنے دون اور مین اس بات کی بڑی خبرداری رکھونگا کہ آپ میرے اختیار مین دست اندازی کرنے پائین" جس شخص سے بورڈ (یہ بورڈ ابھی نئی نئی قائم ہوئی تھی اور اس سبب سے اُسکو اپنے اصلی سرپرستون سے اعانت کی بست کچھ امید ہوسکتی تھی) پنجاب کو اب سابقہ پڑنے والا تھا خود اسی کی چٹھیون اور روزنامچون

سے اقتباسات جو ادھر اُدھر سے منتخب کر کے اس مقام پر محول کیے جاتے ہین اُن سے شخص مذکور یعنی سَر چارلس نیپیر کی کیفیت بہ نسبت کسی دوسرے طول طویل بیان کے زیادہ معلوم ہوگی - کلکتہ مین پہونچنے کے بعد ہی ۲۲ مئی کو انھون نے مقام مذکور سے یہ چٹھی لکھی تھی -

پنجاب کی حکومت پولیٹکل اشخاص کے ایک محکمہ کے ذریعہ سے ایک عجیب بات ہے اور یہ بات مشکل سے یقین کیجا سکتی ہے کہ ڈلہوزی کا یہ مطلب ہوگا..... لکڑیون کا گٹھا ایک مین باندھنے کے بدلے یہ پولیٹکل انتظام اسکو اور بھی ٹکڑے ڈالتا ہے - فوجون کی حالت دیکھ دیکھ کر مجھے خوف معلوم ہوتا ہے - ہر مقام پر کام دینے کے حق مین وہ کم اور جمعیت مین زیادہ ہے.... پنجاب مین ہم ۵۰۰۰ سپاہی رکھتے ہین یہ فوج وہان کے لیے ضرور نہین ہے اگر عمدہ حکومت ہو تو.... ۲۰۰۰ سپاہی کافی ہین لیکن یہ جو بورڈ انتظامیہ کہلاتی ہے اُسکے انتظام مین البتہ اسقدر آدمی کافی نہونگے اس بورڈ کے پاس ابتک پولیس کا ایک سپاہی نہین ہے اور ۱۸۰۰۰ آدمی اُسکے یہان کی پہرہ داری کا کام دیتے ہین جنکے بارے مین کمانڈر انچیف اور نہ ایڈجٹنٹ جنرل کو کوئی بات معلوم ہے - اور کوئی چھاونی ایسی نہین ہے جو اُن لوگون سے قریب ہو - ۱۶ میل سے لیکر ستر میل تک کے فاصلہ سے کوئی کم نہین ہے -

پھر لکھتے ہین کہ

گو یہ امر عجیب معلوم ہوگا مگر اصل یہ ہے کہ میرا کوئی سرپرست نہین ہے - لارڈ ہارڈنگ نے ۱۸ انفنٹری رجمنٹین بھرتی کی تھین اور لارڈ گف کو ایک کمیشن کے تجویز کرنے کا بھی اختیار نہین دیا تھا - لارڈ ڈلہوزی نے دس رجمنٹین بھرتی کین اور ایک کمیشن کے تجویز کرنے کا مجھکو اختیار نہین دیا - اصل تو یہ ہے کہ میرے آنے کے پیشتر ہی سارے کمیشن طے کر دیے گئے تھے - صاحبان گورنر جنرل نے یہ کمیشن اپنے پیے مستثنی کر رکھے ہین -

۴ - اگست کو وہ اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ

لارڈ ڈلہوزی کے نام اس مضمون کی ایک چٹھی لکھی گئی کہ اگر فوج سول اختیار کی کشش سے سبکدوش نہ کی گئی تو ہندوستان محفوظ نہ رہیگا - اسوقت کا دستور تو یہ ہے کہ ہر سول ملازم کے اعزازی گارڈ مقرر ہین خزانہ مین گارڈ ہین اور خدا جانے کہان کہان اسیطرح کے گارڈ مقرر ہین - یہانتک کہ جب فوجی گارڈ اور خدمات بھی انہین شامل کیجاتی ہین تو سپاہی بالکل نیست و نابود ہوے جاتے ہین - اگر مین اس کا انسداد کر سکا تو پھر یہ بات قائم نہ رہنے پائیگی اور لارڈ ڈلہوزی میری مدد کرنے بہت اچھی طرح سے آمادہ ہین - وہ ایک اچھے آدمی اور ہوشیار شخص معلوم ہوتے ہین لیکن اس بات مین مجھکو شبہ ہے کہ اُنکی قابلیتین اتنی بڑی وسیع سلطنت کے سنبھالنے کے لائق ہو سکین گی -

الغرض لارڈ ڈلہوزی کے بارے مین سَر چارلس نیپیر کی یہ رائے تھی - اب مندرجہ ذیل مضمون سے اُنکی رائے برادران لارنس اور اُنکے تعلقات گورنر جنرل کے بارے مین معلوم ہوگی -

برادران لارنس لارڈ ڈلہوزی پر جبراً مسلط ہین۔ انتظام پنجاب لارڈ ڈلہوزی کا کیا ہوا نہین ہے۔ یا بہر حال خود انھین کے قول کے مطابق ایسا نہین ہے۔۔۔ ہنری لارنس ایک عمدہ شخص ہین لیکن انکی لیاقت مین مجھکو شک ہے۔ اُنکے بھائی جان لارنس کی نسبت لوگ کہتے ہین کہ وہ ایک ہوشیار شخص ہین اور مین بھی کہہ سکتا ہون کہ وہ ایسے ہونگے لیکن ممکن ہے کہ ایک آدمی عمدہ سمجھ رکھتا ہو مگر اسپر بھی ایک بڑے ملک کی فرمانروائی نہ کر سکتا ہو۔

اب یہ مضمون وہ خاص اپنے بارے مین جیسا کہ انکو خود معلوم ہوا بیان کرتے ہین۔

مین فوج ہندوستان کا کمانڈر انچیف ہون لیکن ایک آدمی کو بھی حرکت کرنے کا حکم نہین دے سکتا ہون مجھکو ایک چٹھی ایک سکرٹری کے نام لکھنا پڑتی ہے جو دوسرے کو اور وہ دوسرا تیسرے کو لکھتا ہے اور وہ گورنر جنرل سے اس امر کی استدعا کرتا ہے کہ بٹالا سے ایک کمپنی کے واپس طلب کرنے کا حکم ملے۔ ضابطہ کیا ہے ایک گورکھ دھندا کیا غضب ہے کہ۔۔۔ فوج کا نیر بلا اجازت حکام سول تین کمپنیون کو خطرے کے مقام سے علیحدہ جانے کی اجازت نہ دے سکے۔ مین تو ہندوستان مین نہ ٹھہرون گا۔

ص ۳۳۳ اور اس مقام پر ایک مرتبہ اور انکا بیان جو انھون نے خاص اپنے بارے مین کیا تھا لکھا جاتا ہے اور وہ یہ اعتبار ہے کہ اگر سر چارلس نیپیر بادشاہ انگلستان یا بادشاہ انگلستان سر چارلس نیپیر ہو جاتا تو اپنے خیال کے مطابق وہ افلاطون کی طرح فیلسوف بادشاہون اور بادشاہ فلسفیون کی نظیر تھے عظیم الشان اور بحر لطیف و دلکش شے کا ایک عجیب معجون مرکب ہے۔

کاش کہ مین ہندوستان کا بادشاہ ہوتا۔ ماسکو اور پیکن تک تہلکہ مچا دیتا۔۔۔ پنجاب کے پانچون دریا ملک سندھ اور دریاے سندھ بحیرہ قلزم اور مالٹا یہ سب تری اور خشکی کے مقامات انگلستان کو ہندوستان سے ملا دینے کے لیے کیا ہی موزون تھے۔ اگر مین انگلستان کا بادشاہ ہوتا تو ایوان دہلی سے روس و فرانس کے دانت کھٹے کر دیتا۔ انگلستان کی بحری فوج کو سرتاسر مغرب اور ہندوستان کی بری فوج کو سرتاسر مشرق مین رہنا لازم ہے۔ اگر ایسا ہو تو ہندوستان ایک دن کے لیے بھی آیندہ "نالائق ظالمون" کے ہاتھ مین نہ رہنے پائے اور نہ اُسکا دارمدار فروخت افیون پر رہے بلکہ اُسکی آبادی کو کثرت ہو اور رعایا صلح آمیز پیشیون مین مشغول ہو۔ اُسکے لیے لازم ہے کہ انگلستان کی صنعت و حرفت کی چیزین اُسکے بڑے بڑے دریاؤن کی راہ سے جا کر بکثرت فروخت ہون اور جو مختلف اشیا وہان پیدا ہوتی ہین غیر ملک کو جانے کے لیے انھین دریاؤن پر انکا ذخیرہ جمع رہے سا سے کراچی بندر تو اب بھی ملک مشرق کا فخر ہو سکتا ہے۔ خدا کرے کہ مین پھر زندہ جان تیری شان و شوکت دیکھنے کے لیے آسکون۔

ہندوستان کے جو اعلی حکام اُنکے مخالف تھے یا جنکو انھون نے مخالف تصور کیا تھا انکی نسبت انھون نے اپنے خیالات اُسی صفائی کے ساتھ ظاہر کیے۔

تجربہ کار ہندوستانی حاکم سے میری مراد وہ شخص ہے جو چکنی چپڑی اور بدمحاورہ ہندوستانی باتون سے واقف ہو
جگر چوڑا ہو اور دماغ نہ رکھتا ہو لیکن اپنے دل مین یہ بخوبی سمجھتا ہو کہ سوائے اُس شخص کے جسکو برانڈی شام مین پانی خوب
کے بکرے کا گوشت پورٹ اور حقہ سے عرصہ تک تجربہ نہ رہا ہو ہندوستان کے حالات سے اور کوئی آدمی واقفیت
نہین حاصل کرسکتا ہے[۱]۔

۱۴۔ اکتوبر کو یہ بہادر بوڑھے کمانڈر انچیف جس فوجی دورہ پر شملہ سے روانہ ہوئے تھے اُس دورہ مین
ایسے ایسے آدمیون سے اُنکو بات چیت کرنے کا موقع ملا جنکے بارے مین اُنکے وہ خیالات تھے جو اوپر بیان
کیے گئے اور اُنسے اعلی اور ادنی اور اُنکے برابر والے اشخاص کے بارے مین اُنکی وہ رائین تھین جو
اوپر درج کی گئین یہ دورہ اس قصد سے کیا گیا تھا کہ اُسکے باعث سے آخر مین بڑی بڑی اصلاحین عمل مین
آئینگی اور ہر طرح کی فریادین اور شکایتین اوسمین بھری ہوئی تھین۔ اسمین شک نہین کہ اُنھون نے اپنی تیز نگاہ
کے ذریعہ سے فوجی انتظام کے متعلق بہت سی غلطیون کی گرفت کی لیکن اُنھون نے بلا تمیز نیک و بد تمام
موجودہ انتظامات پر ایک سرے سے جو اعتراض کرنا شروع کردیا تو اس سے اُنکی نکتہ چینیون کا اثر اسقدر نہین
پیدا ہوا جسکی وہ سزاوار تھین۔ اسمین شک نہین کہ بارکین ہر ہر مقام کی اصلاح طلب تھین۔ لیکن جس حالت مین ص ۳۲۹
اُنھون نے بورڈ کو "جہنمی فوجی بورڈ" اور اُسکی بارکون کو کلکتہ کے "بلیک ہول" اور "مذابح" سے تشبیہ دی تو
یہ امر بیقین معلوم تھا کہ اس سے حکام اور برہم ہونگے اور یہی چاہینگے کہ اُنکی بارکین صرف بلیک ہول اور مذابح
کی سی رہ جائین۔ بہرحال انتظامات فوج کے متعلق اُنھون نے جو کچھ اعتراض کیا وہ اصل مین خاص اُنہین کے
صوبہ کے متعلق تھا جسکی نسبت قیاس کیا جاسکتا ہے کہ شائد اُنھون نے کچھ واقفیت پیدا کی ہوگی۔ لیکن اُنھون
نے اپنے حملہ مین جو کل پنجاب کو شامل کرلیا تو اُنکا بیان ایسے معاملات کے متعلق سمجھا گیا جن سے اُنکو مطلق
واقفیت حاصل نہ تھی اور نہ اُس واقفیت کے حاصل کرنے کا وہ ارادہ رکھتے تھے۔ اس بات کو یاد رکھنا
چاہیے کہ جوقت وہ اپنا اعتراض نامہ تیار کرنے لگے تھے تو سرسری طور پر اُنھون نے صرف دو روز کے لیے
پنجاب کا دورہ کیا تھا ہنری لارنس سے صرف ایک مرتبہ نج کی ملاقات کی اور اُسکی نسبت بھی اُنکو خفگی حاصل
ہوئی تھی اور جن جن باتون کی اطلاع اُنھون نے بہم پہونچائی اُنکی صاف صاف توہین کی۔ چونکہ اُنکو اس بات کا
کامل یقین تھا کہ ہندوستان بھر مین وہی ایک لائق اور ایماندار آدمی تھے اور ہر ایک سول منتظم باستثنائے مسٹر
ڈبلیو ایڈورڈس صاحب جنپر کسی نہ کسی طور سے ظاہرا کچھ اُنکی نظر عنایت ہوگئی تھی اُنکے نزدیک یا تو بیوقوف
یا بدمعاش یا دونون صفتون سے متصف تھا اسلیے گمان نہین تھا کہ وہ "جاہل سویلینون اور خالی دماغ مدبرون"

[۱] سوانح عمری سر چارلس نیپیر جلد چہارم صفحات ۱۶۶ و ۱۷۰ و ۱۷۳ و ۱۸۱ و ۱۸۳ و ۲۰۸ وغیرہ۔

یعنی اُن جنٹلمینون کو چھوڑ دینگے جو لال کوٹ تو پہنے تھے لیکن سپاہی نہ تھے" اور جنھون نے اس بات کے موقع سے اُنکو محروم کر دیا تھا کہ جسطرح اُنھون نے سندھ مین حکومت کی تھی اُسیطرح سے پنجاب مین حکومت کر سکین اور جنگی کارگزاریون کی تشخیص کرنے کا اختیار اب اُنکے ہاتھ مین آیا تھا۔ اور اسلیے اُنھون نے واقعات کے بدلے اپنے تعصبات اور پیشین گوئیون کے بدلے اپنی خواہشات کا خاکہ کھینچکر اس بات مین سہولت پیدا کر لی کہ لارڈ ڈلہوسی کے روبرو پنجاب کی ایک بالکل سیاہ تصویر اس امر کے دکھلانے کے واسطے پیش کرین کہ پیشتر اُسکی کیا کیفیت تھی اور کیا اب ہونے والی تھی۔

وہ ۲۰۔ نومبر کو لاہور مین پہونچے۔ اُسوقت تک اُنکی رپورٹ تمام نہین ہوئی تھی اسلیے اُنکو اس بات کا موقع ملگیا تھا کہ جو شخص رائے ظاہر کرنے کے زیادہ مجاز اور خواہشمند تھے اُنکے ذریعہ سے مقامی حالات دریافت کر لیتے۔ لیکن اُنھون نے لارنسون کی صحبت سے احتراز کیا اُنسے کسی سرکاری معاملہ پر بحث کرنا پسند نہ کیا اور جن جن باتون پر اُنکی بیشمار تدبیرین منحصر تھین اُنکی نسبت علی الخصوص بڑی سڑک کے راستہ کی بابت (اور یہ امر ایسا تھا جسپر صوبہ کے تمام فوجی انتظامات کا دارمدار تھا) جو کچھ لارنسون نے پوچھا اُسکا اُنھون نے کچھ جواب نہ دیا۔ برادران لارنس کو اُنسے اتنا بھی دریافت نہوسکا کہ کوئی ایک ہی چھاونی کس مقام پر رہیگی یا آیا وہ لوگ حفاظت سرحد اور محافظان سرحد کے انتظام کے ذمہ دار ہین یا نہین۔ اُنھون نے کہا کہ جب تک ہم اپنی آنکھون سے ہر ہر مقام کو نہ دیکھ لینگے اُسوقت تک کسی چھاونی کی جگہ کے بارے مین کچھ رائے نہ دینگے حالانکہ پیشتر کئی مہینے سے اس امر کے لیے سر والٹر گلبرٹ اور سر کالن کیمپبل ایسے دو تجربہ کار سپاہی اُنکے اختیار مین موجود تھے جو تمام حالات سے واقف تھے اور دونون صاحب پنجاب مین اعلیٰ کمان پر ممتاز تھے

جس حالت مین ایسی ایسی باتون کے ہوتے ہوئے اُنکی رپورٹ تیار اور پوری کی گئی تھی تو ہم کو اس بات سے کچھ تعجب نہین معلوم ہوتا کہ اُسکے مضامین محض مبالغہ آمیز اور زیادہ تر بے بنیاد اور ناراست ہین۔ اُنھون نے بیان کیا تھا کہ سکھ لوگ (یہ امر نہ تو پنجاب گورنمنٹ اور نہ کسی دوسرے شخص کو معلوم تھا مگر سر چارلس نیپیر کو معلوم نہین کہان سے اُسکا القا ہو گیا تھا) روزمرہ جنگلون مین غارون کے اندر توپین ڈھالتے ہین اور ہنگامہ برپا کرنے کی فکر مین ہین۔ گلاب سنگھ کا اختیار بیحد بڑھا ہوا ہے (حالانکہ ہنری لارنس نے اُنکو کشمیر سے مفصل حالات اصل مقام پر دریافت کر کے لکھے تھے اور اُنکے قول کے بالکل برعکس ثابت کر دکھایا تھا) اور وہ بھی جنگ کی تیاریان کر رہا ہے۔ دوآبہ جالندھر کے اُسطرف پہاڑی ضلع کے باشندے بمنزلہ مفسد سکھ سپاہیون کے ہین سابق مین فرمان پذیر اور رضامند راجپوتون کی طرح جو وہ رہتے تھے اُسطرح اب نہین ہین۔ پہلے راولپنڈی اور پھر وزیر آباد مین تنخواہ کے کم ہونے کی بابت بعض بعض رجمنٹون مین جھگڑے

ص ۳۲

ناراضی ظاہر ہوئی تھی وہ ایسی حالت مین حق بجانب تھی۔ لیکن سر چارلس نے جیسا کہ ما بعد برسون مین انکو معلوم ہوا اسکو بڑھا کر ہیں پلٹنون کا اچھا خاصہ بلوہ قرار دیدیا اور یہ لکھا کہ اگر مین اُس مقام پر موجود نہوتا تو اُس سے ہماری سلطنت ہندوستان کا خطرہ متصور تھا حالانکہ لارڈ ڈلہوزی جو اُس سلطنت کے قیام کے ذمہ دار تھے سر والٹر گلبرٹ جو پنجاب مین اعلیٰ کمان رکھتے تھے ہنری اور جان لارنس جو فوج کے ساتھ ایک اور ملک باہر جاتے آتے تھے اور ڈیوک ولنگٹن جنکو بزمانہ ابتداے بلوہ [illegible] شہادت خود سر چارلس [illegible] جا پہنچے [illegible] کہ لیے بھیجی تھی ان سب صاحبون نے بھی یہی راے دی کہ بلوہ وغیرہ کچھ نتھا صرف سر چارلس د چاہت طبع کا نتیجہ تھا۔ مفتوحہ صوبہ پر ۵۴۰۰۰ فوج جو حفاظت کے لیے تعینات تھی اُسکی نسبت سر چارلس نے بیان کیا تھا کہ اگر مین گورنر ہوتا تو اسکو گھٹا کر صرف ۲۰۰۰۰ باقی رہنے دیتا اور اُسکے بعد اس تعداد مین بھی تخفیف کر دیتا۔ اس فوج کی صرف اسوجہ سے ضرورت واقع ہوئی تھی کہ گورنمنٹ پنجاب ناقص تھی اور دوسرے بغاوت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ غیر قواعد دان سپاہ اور پولیس وغیرہ جو انکے اختیار کے باہر تھی اور جو ملک کی حفاظت کا اصل کام کرتی تھی وہ انکے نزدیک مفت کی تنخواہ کھاتی تھی اور سول ملازمان تاج کی مطلق حفاظت نہین کرتی تھی۔ فوجی معاملات کے متعلق انکی راے کا خلاصہ یہ ہے کہ منتظمین پنجاب محض نکتہ چینی کے قابل ہین اور انکے انتظام سے ہماری فرمانروائی ابتدا ہی سے مکروہ ہوتی جاتی ہے اور بلوہ کا گمان پیدا ہوتا جاتا ہے ۔۔۔۔ یہ گورنمنٹ کمزور اور مسرف ہے حالانکہ اسکو زبردست اور کفایت شعار ہونا چاہیے تھا پھر اپنی ایک معمولی دیانتداری اور ایک طرح کے انکسار سے جو انمین شاذ و نادر ظاہر ہوتا تھا بیان کرتے ہین کہ خراج کثیر اور خاموش رعایا مجھکو ایک پیغمبر کاذب ثابت کرے گی"۔ لیکن اس اثنا مین کل رپورٹ کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ سندھ مین جو فوجی انتظام تھا وہ پنجاب اور باقی حصص ہندوستان کے لیے ایک نمونہ قرار دیا جاے۔ اور تمام قسمون کی سول گورنمنٹ بیجا قابل الزام ہے[1]۔ ص ۱۸۴۹ء

اس قسم کے کاغذ سے ممکن نہ تھا کہ لارڈ ڈلہوزی کو شبہات نہ پیدا ہوتے۔ اُس سے لارڈ ڈلہوزی کو بہت ہی ملال ہوا کیونکہ گورنمنٹ پنجاب انہین کی قائم کی ہوئی تھی۔ لیکن اُس سے جو رنج پہونچا تھا وہ خوشی سے خالی نہ تھا کیونکہ اُس سے لارڈ موصوف اور ممبران بورڈ کو جن پر براہ راست حملہ کیا گیا تھا دندان شکن جواب دینے کا موقع ملا اور اس موقع کو انہون نے فروگذاشت نہین کیا۔ گورنر جنرل کی یادداشت کو خود سر چارلس نیپیر نے چھپوایا تھا لیکن اس بات سے مجھکو آگاہی نہین ہے کہ بورڈ کا جواب بھی اسیطرح سے شائع کیا گیا ہو۔ وہ جواب لارڈ لارنس کی خانگی چٹھیون مین محفوظ رکھا گیا اور اندرونی شہادت اور جابجا کے دوسرے اشارات سے جو انکی چٹھیون مین کیے گئے ہین مین یہ راے قائم کرتا ہون کہ یہ سب انہین کے قلم کا زور تھا۔ وہ ایک سندی سرکاری کاغذ ہے طرز بیان بہت

[1] دیکھو رسالہ بد نظمی ہند مطبوعہ ۱۸۵۳ء سر چارلس نیپیر اور اسکا مقابلہ کرو سر ہنری لارنس کے جواب سے جو اخبار کلکتہ ریویو جلد ۲۲ مین چھپا تھا۔

اعتدال آمیز ہے اور اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ راقم مضمون کو اپنے زور طبیعت دکھانے کی کمال قدرت تھی لیکن
اُسنے قلم انداز کیا اور اُس کی عبارت نہایت دلچسپ ہے - مین بخوف طوالت اس مقام پر اُسکو تمام وکمال درج
نہین کرسکتا ہون - اُسکے سب فقرات جو شمار مین ۱۰۶ ہین اگر اس کتاب مین نقل کیے جائین تو اُسکی ضخامت
بیحساب بڑھ جائیگی اور یہ امر میرے نزدیک اور بھی قابل اعتراض معلوم ہوتا ہے کہ کاغذ مذکور کے صرف چیدہ فقرات
محول کیے جائین کیونکہ اُسکا ہر ایک فقرہ دوسرے فقرات ماقبل ومابعد سے تعلق رکھتا ہے اور ایک کا استدلال ص ۳۴۴ ج
دوسرے سے ہوتا ہے - اس قسم کے کاغذ کی اگر جانچ کیجائے تو اُسکے کل مضامین پڑھکر اُسکی جانچ کرنا چاہیے
اور امید ہے کہ شاید یہ کاغذ اور اسیطرح کے دوسرے ضروری کاغذات سرکاری جو لارڈ لارنس کے لکھے ہوے ہین
اور جو اس سوانح عمری مین طوالت کے لحاظ سے محول نہو سکے کسی نہ کسی روز ایک جداگانہ جلد مین شائع ہوکے
معاملات کی صورت مشرق مین بھی بہت جلد جلد بدلتی رہتی ہے اور انقلاب ایام سے لارڈ لارنس کے بھی کثر
خیالات بظاہر تقویم پارینہ معلوم ہوتے ہونگے لیکن اُنکی تمام تحریرات خیالات اور افعال مین جو ضروری اصول مستتر
ہین وہ آج سے سو برس کے بعد بھی اُسیطرح کے صادق معلوم ہونگے جیسے اِسوقت معلوم ہوتے ہین اور ان
اصولون سے مثل خزائن زر مدبران ہند کی بہتیری نسلین نئے اور پرانے خزانے جمع کرینگی اور یہ دونون باتین ایک
طرح سے سیکھین گی کہ کن کن عملی باتون مین ہندوستان کے منتظمون کو اُنکی تقلید کرنا چاہیے اور وہ کون سے
خطرات ہین جنسے اُنکو احتراز کرنا مناسب ہے - پس بالعوض اسکے کہ اس مقام پر جان لارنس کے جواب حملۂ
سر چارلس نیپیر سے دو چار غیر مسلسل فقرات اخذ کیے جائین میری راے ہے کہ ایک مختصر بیان جو پہلے شاید مسودہ
کے طور پر لکھا گیا تھا اور جسمین نہایت صحیح مگر منکسرانہ عبارت سے تقرر بورڈ کے بعد پہلے سال کی تجویزون اور
کارگزاریون کا حال قلمبند کیا گیا تھا یہان پر درج کرون - ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ آخر مین جو جواب تیار ہوا اُسمین
یہ بات خاصکر اس خیال سے رہنے دیگئی کہ بورڈ نے اپنے اس الزام کے جواب کو کہ "اُسکا انتظام کمزور اور ڈھیلا
تھا" گورنر جنرل کی راے کے لیے چھوڑ دینا بہتر سمجھا جسکے ملاحظہ سے بورڈ کی کارگزاری کا ہفتہ وار خاکہ برابر گزرتا رہا تھا
یہ کارگزاریون کا ایک بڑا بیش قیمت اور سندی کاغذ ہے اور باب سابق سے یہ بات بہت اچھی طرح ثابت ہوگئی ہوگی
کہ پہلے سال جن جن باتون کے انجام کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا وہ کس خوش اسلوبی سے انجام ہوئین اور دوسرے
اور تیسرے سال امید سے بھی زیادہ ترقی ہوئی - جان لارنس اُس کاغذ مین تحریر کرتے ہین کہ -

اس سال جسقدر کام طے کیا گیا اُسکی مقدار بیحساب تھی - تمام پرانے ملازمون کا جائزہ لیا گیا اُنکی تنخواہین جو کئی مہینون
سے باقی تھین ادا کی گئین اور بڑا حصہ برخاست کیا گیا - اکثرون کو انعامات دیے گئے اور بہتیرون کو پنشن ملی -

خزانہ اور پولیس کے عملہ کا جدید انتظام کیا گیا اور آسان اور صاف قواعد اُنکی ہدایت کے لیے مقرر کیے گئے -

بیشمار جاگیرون کی نوعیت جانچی اور کیفیت لکھی گئی اور انکا معاملہ طے کیا گیا ۔

ص ۳۴۳ جاگیرداروں اور قابضان اراضیات کے مابین جو نزاعین پیدا ہوا کرتی ہین انکی تحقیقات اور فیصلہ کے لیے قواعد مقرر کیے گئے ۔ فوجون کے حصے سب یکجا جمع کیے گئے اور جائزہ لینے کے بعد برخاست کردیے گئے جو لوگ نوکر رکھنے کے قابل تھے انکی پولیس کے سوارون مین بھرتی کی گئی اور انکی تنخواہ گورنمنٹ کے ذمہ قرار دیگئی ۔ جو اراضیات بطور مدد معاش اُنکے نام منتقل کی گئی تعین ضبط سرکار ہوئین ۔

آئندہ موسم سرما مین جو مساحت ہونے والی تھی اُسکے مقدمہ کے طور پر گانوؤنکی نشان دہی اور حد بندی کرنے کے لیے افسر مقرر ہوئے اور ملک مین جو اراضیات معافی تعین انکی تحقیقات کے لیے قواعد مرتب اور شائع کیے گئے ۔ تجارت داخلہ و خارجہ پر جو محصولات لگائے گئے تھے وہ سب موقوف کیے گئے اور صرف نمک کے محصول کو جو دو روپیہ من لگایا گیا چھوڑ کر (اسمین کھودائی اور گودام تک کی باربرداری کا حصہ بھی شامل ہے) پنجاب کی کل تجارت آزاد کر دی گئی ۔ صرف ان محصولات سے چھ لاکھ روپیہ کی آمدنی تھی مگر شاید اُنکے موقوف ہو جانے سے رعایا کے حق مین اُسکا دو چند فائدہ پہونچا ہوگا ۔

اس بات کے متعلق بھی تدبیرین عمل مین لائی گئین کہ پرانے سکے مسترد کیے جائین اور اُنکے بدلے کمپنی کا سکہ رواج دیا جائے اس انتظام سے تمام پنجاب کے لوگون علی الخصوص کاشتکارون کو جو فائدہ پہونچا اسکا بہت آسانی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ لوگ اکثر اپنی پیداوار کو ایک طرح کے سکے پر بیچتے اور لگان ادا کرنے کے لیے اُسکو دوسرے قسم کے سکہ سے بدلتے تھے ۔ پھر نانک شاہی روپیہ اکیلا سترہ قسم کے سکون کا رائج تھا اور پورے پچاس طرح کے دوسرے سکے تھے ۔

اس بات کا بھی بندوبست کیا گیا کہ رفتہ رفتہ سہولت کے ساتھ پرانے بٹون اور پیمانون کا رواج شکست کر کے اُنکے بدلے نئے پیمانے اور نئے بٹے جاری کیے جائین کیونکہ پرانے پیمانے اور بٹے گانوؤن گانوؤن اور شہر شہر مین طرح طرح کے تھے ۔

گورنمنٹ نے پانچ لاکھ روپیہ ملکی اصلاحون کے لیے علیحدہ رکھ چھوڑا ہے ۔ اگر وہ ہر سال اس رقم کا پانچ گونہ روپیہ دس سال تک نئی سڑکون اور نئی نہرون کے نکالنے مین صرف کرتی رہے گی تو غالبًا اُس زمانہ کے ختم ہونے کے بعد آمدنی دوچند ہو جائیگی اور بہ نسبت اس امر کے کہ بیس ہزار آدمی اور فوج مین داخل کیے جائین اس خرچ سے امن و امان اور حفاظت ملک کے متعلق زیادہ فائدہ ہوگا ۔ انجنیرون کا عملہ ابھی سے مرتب ہو گیا ہے اور باری دوآبہ مین انجنیرون کے گروہ پیمائش کے لیے نکل چکے ہین ۔

ہمارے افسرون نے ۱۸۵۲ء مین جو جمع تشخیص کی تھی وہ بحیثیت موجودہ قائم رکھی گئی اور جہان جہان مثلاً ملتان یا سولراج کے ماتحت اضلاع مین تشخیص نہین ہونے پائی تھی وہ اس سال کے آخر تک پوری کردیجائیگی ۔ اس تدبیر کو زراعت پیشہ اشخاص بہت خوشی سے قبول کرینگے کیونکہ اسکے سوا دوسری صورتون مین بھاؤلی مالگزاری سرکار وصول کرنے والے اشخاص

انکا شکار کر ڈالتے۔

یہ سب بڑی بڑی تدبیرین جو عمل مین لائی گئی ہین انکا نتیجہ بہت جلد یہی پیدا ہوگا کہ جمہور عوام کی اصل آسائش بڑھتی جائیگی اور وہ لوگ ہماری حکومت سے رضامند ہوتے جائینگے فاتحون کی حیثیت سے یہ ممکن نہین ہے کہ جن لوگون کا اختیار ہم نے چھین کر انکو اپنا مطیع بنایا ہو انکی موجودہ نسل ہم سے موافقت کرے۔ سپاہیون اور دفاتر کے ملازمون کے ایسے بڑے بڑے گروہ ہین جو اس انقلاب سے بے روزگار ہوگئے ہین۔ یہ لوگ اپنے زور یا سازش سے فتور برپا کرنے مین اسیوقت چونکہ ہی کرسکینگے جب انکے لیے کوئی وجہ حیثیت پیدا ہوگی۔ یہ عظیم الشان تبادلے بغیر کسی شور و شر کے عمل مین لائے گئے ہین انکا حال خاص ہمارے ہم وطنون مین سے بہتیرون کو نہین معلوم ہے انمین فوجی فتحمندی کی کوئی شان و شوکت نہین ظاہر ہوئی لیکن اسمین شک نہین کہ جن لوگون کی فائدہ رسانی کے لیے انکی عملدرآمد ہوئی وہ لوگ بخوبی سمجھتے اور انکی قدر کرتے ہین۔

بیان کیا گیا ہے کہ ملک پنجاب کی حالت ایسی نہین ہے جو سِول گورنمنٹ کے لیے موزون ہو یعنی یہ کہ اسپر فوجی قانون کے ذریعہ سے حکومت ہونا چاہیے اور اسکے باشندون کو کورٹ مارشل کی برکتون کا پابند کرنا چاہیے ہمکو امید ہے کہ جو لوگ یہ رائین رکھتے ہین وہ صرف اپنی ہی پیشین گوئیون کا ظہور نہ چاہینگے۔ ہم نے قریب قریب انھین کی خواہشون کو لکھدیا ہے۔ انتظام پنجاب کی کارروائیان جس مدد اور اعانت کی مستحق ہین اور اسکی تدبیرین جس مدد اور اعانت کا نتیجہ ثابت کرتی جاتی ہین صرف اسکے پہونچنے کی دیر ہے اور جسوقت یہ بات حاصل ہوجائیگی تو ہم بخوف و خطر پیشین گوئی کرسکتے ہین کہ ملک مین رفتہ رفتہ امن و امان قائم ہوجائیگی اور حملہ وسط ایشیا کی شاہراہ اور ہندوون اور مسلمانون کی جنگگاہ ہونے سے جو دولت اور آسائش مدتون سے اسپر حرام ہوگئی وہ پھر عود کرنے لگے گی۔

سرکاری افسران ہند کے اطمینان کو یہ بات بہت عمدہ ہوی کہ جن کا غذات کا مین نے اوپر بیان کیا دسمبر ۱۸۴۹ء تک انمین سے ایک بھی پیش نہونے پایا۔ کیونکہ بڑے بڑے مخالف اس مہینے مین سب بمقام لاہور آکر جمع ہوئے تھے۔ جس صوبہ کو گورنر جنرل نے شامل سلطنت کیا تھا اسکی دارالسلطنت مین اس موقع پر پہلے ہی پہل انھون نے قدم رکھا تھا۔ ہنری لارنس انکے استقبال کے لیے بہت عجلت کے ساتھ کشمیر سے واپس روانہ ہوئے اور سر چارلس نیپیر جیسا کہ مین ابھی بیان کرچکا ہون اپنے فوجی دورہ کی تقریب سے وہان آگئے۔ چونکہ وہ دونون مخالف شریک تھے اسوجہ سے دونون ایک جگہ آرہے اگر ایسا نہوتا تو شاید انکو ایک جگہ آجانے کی چندان خواہش ہوتی اور سر چارلس نیپیر نے ظاہرا اپنا زیادہ وقت لاہور کی ان قلعہ بندیون کی تضحیک مین صرف کیا جو نوزڈ نے تجویز کی تھین اور برخلاف انکے اپنی راے کے مطابق دوسری قلعہ بندیون کی تجویز مین بھی وہ مصروف رہے۔ یہ ایک اس قسم کی دل لگی تھی جسکے متعلق بایام مابعد ہنری لارنس نے انکو اپنا نشانہ بنایا اور جیسا کہ اخبار کلکتہ ریویو کے صفحات

(جنوری ۱۸۵۲ء) سے ظاہر ہوتا ہے بدلائل اُس کو ثابت کیا۔ سرحدی فوج اور چھاؤنیون بلکہ خاص السلطنت وزارت کے ضروری معاملات اُسی طرح سے ناتمام رہ گئے اور اُنکے بارے مین کچھ فیصلہ نہوا۔ غیب دان گنگ تھا اور جب تک وہ کلام کرنے پر آمادہ نہ کیا جا سکتا اُسوقت تک تمام انتظامات ضرور بالضرور معطل رہنے والے تھے جس طور پر یہ معاملہ ختم ہوا اُسکا حال مین ایک ایسے شخص کے ذریعہ سے بیان کر سکتا ہون جو اُس موقع پر موجود اور ایک بڑے درجہ تک اُس کام مین شریک تھا۔ مجھکو یقین ہے کہ اس قصہ کو اب تک کسی نے نہ بیان کیا ہوگا اور سر چارلس نیپیر کی خاصیت اُس سے بہت اچھی طرح ظاہر ہوتی ہے۔

جب سر چارلس نیپیر کے قیام لاہور کا زمانہ قریب اختتام تھا تو ایک روز حسب اتفاق ہر سہ ممبران بورڈ اور منٹگمری صاحب جو اُس زمانہ مین قسمت لاہور کے کمشنر تھے صبح کی سیر کو نکلے اور راستہ مین کچھ فاصلہ پر اُنھون نے دیکھا کہ کمانڈر انچیف اور اُنکے اسٹاف کے لوگ بھی سیر کرنے جاتے ہین۔ ہنری نے جان سے کہا "چلو اسوقت سیدھے کمانڈر انچیف کے پاس چلی چلین اور لاہور کی چھاونیون کی بابت اُنسے کہین کہ آخر آپ کچھ جواب دینگے یا نہین"۔ چنانچہ اُنھون نے ایسا ہی کیا۔ سر چارلس نے کہا کہ "آپ یہی بات دریافت کرنا چاہتے ہین کہ چھاونیان کہان بنین گی بہت اچھا آپ لوگ میرے ساتھ چلین" اور یہ کہکر اُنھون نے اپنے گھوڑے کو زور سے مہمیز کیا اور سرپٹ دوڑاتے ہوے تین چار میل باہر نکل گئے۔ اُنکے اسٹاف کے لوگون نے جہانتک ممکن ہوسکا اُنکا ساتھ دیا اور ہنری لارنس جان لارنس مینسل صاحب اور منٹگمری صاحب جو غالباً کچھ اچھے گھوڑون پر سوار تھے جہانتک ہوسکا پیچھے پیچھے وہ بھی گئے۔ یہ دوڑ بالکل مثل جان گلپن کے تھی جسمین سائیس اور ٹرنک کے جنٹلمین "چور چور" پکارنے والے تو نہین تھے لیکن معاملہ اُسی طرح کا تھا۔ اور یہان سول اور فوجی حکام پنجاب کے بڑے بڑے نامی لوگ تھے۔ آخر کو بوڑھے جنرل نے بیچ میدان مین جاکر اپنے گھوڑے کی لگام اسطرح سے روکی جس سے ظاہر مین معلوم ہوا کہ اتفاق سے وہان گھوڑا ٹھہرالیا گیا اور اتنی دور دوڑنے کے بعد گھوڑے کے تھمتے ہی اُنھون نے پسینہ مین ڈوبے ہوے گھوڑون اور ہانپتے ہوے سوارون کے درمیان سے چلاکر کہا کہ "آپ لوگون نے مجھسے پوچھا تھا کہ چھاونیان کہان بنین گی سو مین بتاتا ہون کہ اس مقام پر بنین گی"۔ بدقسمتی سے جس مقام پر اُنھون نے ایک چپہ زمین کا کھودا تھا وہ خاص کر کے دلدل اور وبائی خس و خاشاک سے بھرا ہوا نکلا۔ لیکن حکم صادر ہو چکا تھا اور اب اُن انجنیرون نے جو تعمیر کے کام پر مقرر ہوئے تھے صرف اپنے اختیار سے تجاوز کر کے چھاونیون کو کسیقدر پیچھے ہٹادیا یہ جگہ بھی ویسی ہی کثیف تھی مگر بمقابلہ اُسکے کسیقدر غنیمت تھی۔ الغرض میانمیر کی مشہور چھاونیون کی ابتدا یہ ہے۔

جب یہ معاملہ طے ہوگیا تو سر چارلس کو اپنے فوجی دورہ پر آگے بڑھنے کا موقع مل سکا۔ جان لارنس

ساتھ لیکر وہ جمون مین گئے اور وہان گلاب سنگھ سے ملاقات کی - اُنکا ہمراہی بیان کرتا ہے کہ ''کمانڈر انچیف ایک ص ۱۴۳
نیک اور خلیق شخص'' اور ہیبت ناک مہاراجہ ''شاید بہ نسبت اور کسی زمانہ کے زیادہ تر خلیق اور پسندیدہ خصائل ما
پاتے گئے - جب سر چارلس اور آگے بڑھے اور وزیرآباد جہلم راولپنڈی اور پشاور کو گئے تو اس امر کا خیال کر
کہ اسی زمین کو اسکندر اعظم نے بھی طے کیا تھا اُنکو بڑی خوشی حاصل ہوئی - وزیرآباد مین جاکر اُنکے خیال کے
مطابق ہندوستانی سپاہیون مین ہونے بغاوت پیدا ہونیکا اُنکو تازہ ثبوت ملا اور پشاور مین جاکر جارج لارنس سے
جو وہان کے افسر تھے اُنسے بڑی دوستی ہوگئی - گو ایک لارنس وہ بھی تھے اور گو ''صلاح دینے کی کوشش'' کرنیکے
جرم مین جو قابل عفو نہین تھا مجرم تھے مگر اسپر بھی سر چارلس نے اُنکو ''ایک بہت معقول شخص'' بیان کیا ہے -

کچھ مختصر فوجی کارروائیان مشہور درۂ کوہاٹ کے آفریدیون کے انسداد مین اسی زمانہ مین شروع ہوئی تھین - ان
وحشی پہاڑیون نے اقرار کیا تھا کہ ایک رقم معینہ کے ملنے پر ہم اپنے علاقہ کی کچھ زمین سڑک بنانے کو دینگے
لیکن جب سفر مینا کے کچھ لوگ اُس کام مین جاکر مشغول ہوئے تو اُنھون نے اپنی معمولی عادت کے مطابق
رات کے وقت جاکر اُنپر حملہ کیا اور جن خیمون مین وہ تھکے ماندے لوگ پڑے سوتے تھے اُنکی طنابین کاٹ ڈالین
اور قبل اُسکے کہ وہ بیچارے اُنمین سے نکلنے پاتے چھریان مار مار کر اُنکو ہلاک کر ڈالا - سر چارلس ان کارروائیون
مین شریک ہوئے جو فی نفسہ چندان قابل لحاظ نہین ہین مگر صرف اس نزاع لفظی کے اعتبار سے قابل یادگار ہین
جو تلوارون کے میان مین داخل ہوتی ہے پیدا ہوئی تھی - کیونکہ کمانڈر انچیف کا بیان ہے کہ اگر مین نہوتا تو دونون
رجمنٹین جو اس مہم پر بھیجی گئی تھین بوڑڈ کی حماقت سے ہلاک ہو جاتین اور اُسکے جواب مین بوڑڈ کا یہ بیان ہے کہ کوئی
بھاری لڑائی ہونے ہی نہین پائی اور بالعوض اسکے کہ سر چارلس فوج محافظ کی حفاظت کرتے وہ خود گولا و بارود کی حفاظت
کی حفاظت مین پشاور کو روانہ کیے گئے - بہر حال اس عظیم الشان بوڑھے سپاہی کو آگ کے نیچے آنے کا یہ پچھلا موقع
ملا تھا اور اپنے فوجی دورہ مین گو وہ ایک طوفانی طریقہ کا تھا اقل درجہ اُسنے ملک کو دو فائدے پہونچائے - ایک تو
یہ کہ کمانڈر انچیف کے ساتھ کوچ کے وقت بطور معمول جو فضول سامان حشم و خدم ساتھ ہوتا ہے اور جو اکثر اپنے راستہ کے
ضلعون کو ٹڈیون کے بادل کی طرح چاٹ جاتا ہے وہ کچھ زمانہ کے لیے موقوف رہا - اور ثانیاً لارڈ ڈلہوسی کو اس
بات پر آمادہ کرنے مین اُسکو کامیابی حاصل ہوئی کہ کچھ گورکھاؤن کو فوج مین داخل کرکے ہندوستانی سپاہیون کی
سازش کا خطرہ کم کر دیا جائے - صاحب موصوف نے بقول خود ''نیپیئر کی طرح ہیبت ناک چھوٹے غازیون کی تلوار کو ص ۱۴۴
زیر و زبر کر دیا'' اور اس آزمایش مین باوصف لارڈ ڈلہوسی اور ہنری لارنس کی غلط فہمیون کے آخر مین نہایت
کامیابی حاصل ہوئی - ہماری سلطنت کے جس حصہ مین گورکھا سپاہی تیغ آزمائی کے لیے طلب کیے گئے وہان
اُنھون نے ہماری اعانت کے متعلق نہایت عمدہ خدمتین انجام کین -

جب لارڈ ڈلہوسی سیاحت دریا کے لیے گئے اور سر چارلس نیپیر گویا بحیثیت گورنر جنرل انکی قایم مقامی کرنے لگے تو اُنھون نے فوج کی تنخواہ کی بابت گورنمنٹ کے حکم کو اپنی راے سے معطل کر دیا۔ اختیار کا اس طور پر غصب کر لینا سراسر ظلم تھا جسپر گورنر جنرل نے واپس آکر سخت چشم نمائی کی اور سر چارلس نے اُسیوقت اپنا استعفا داخل کیا اور ڈیوک آف ولنگٹن نے جو پہلے اُنکے ہندوستان جانے کے لیے بہت مصر ہوے تھے مگر اب بلا تامل یہ کہدیا کہ وہ غلطی پر ہین اُنکا استعفا قبول کر لیا الغرض وہ نامی گرامی تجربہ کار کامل سپاہی اسطرح پر ہندوستان سے چلا گیا اُنکا آفتاب جو درحقیقت کئی بڑے بڑے دنون تک چمکتا رہا تھا اب آخر کو عین سمندر مین طوفان کے وقت غروب ہوگیا۔ وہ اپنا غصہ مابعد تحریرون کو شایع کر کے برابر نکالتے رہے تاآنکہ اُنکی شورانگیز روح نے قبر کے اندر جا کر قرار لیا۔ اُس زمانہ مین جان لارنس نے جو چٹھیان لکھی تھین اُنمین سے بعض بعض کے اقتباسات اس مقام پر درج کیے جاتے ہین۔ اُنسے ظاہر ہوگا کہ جان لارنس کے ذاتی تعلقات ان دو بڑے مخالفون سے کیا تھے اُس زمانہ کے سب سے زیادہ اہم معاملات پر اُنکی کیا راے تھی ماتحتون سے اُنکو کسطرح کا تعلق رہا اور اُنکی علالت اور صحت دونون حالتون مین اُنکو کیسی کیسی خدمتین انجام کرنا پڑین اور کس خوشی سے اُن خدمتون کو اُنھون نے قبول کر لیا۔ ذیل مین اُنکا خیال سرحدی فوج کے مسئلہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے یہ خیال اُنکے بھائی کی راے اور اُس راے سے بھی جو آخر کو بحال رہی مختلف ہے۔

بنام لارڈ ڈلہوسی

۱۸ دسمبر ۱۸۴۹ء

کمانڈر انچیف ابتک یہین مقیم ہین اور یہ کیسیکو نہین معلوم ہے کہ وہ یہان سے کب تک جائینگے میرے بھائی نے سرحد اور غیر قواعد دان سپاہ کے بارے مین جو یاد داشت اُنکو لکھی تھی اُسکا ابتک اُنھون نے جواب نہین دیا حضور سے ملاقات ہونے کے بعد مین نے اس معاملہ مین بہت کچھ غور کیا اور مین مقر ہون کہ میرے نزدیک کمانڈر انچیف کا خود سرحد پر انتظام رکھنا مرجح ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ میرے بھائی کا انتظام عمدہ ہے اور اگر بخوبی تمام اُسکی تعمیل کیجاے تو اُس سے کمال بہبودی متصور ہے لیکن مجکو اندیشہ ہے کہ اگر ہم کو وہ کام کرنا پڑا تو جسقدر کام کی خواہش ظاہر کیجاتی ہے اُسکا صرف ایک حصہ انجام ہو سکیگا۔ مجکو فوجی اعزاز کی طمع نہین ہے بلکہ اصل تو یہ ہے کہ مین اُس سے کنارہ کشی کرتا ہون۔ ہر ایک سیول اور پولیٹیکل افسر جسکو ایسے معاملات مین دست اندازی کرنا پڑیگی وہ گویا اپنی گردن رسی سے بندھوا دیگا۔ عزت اور فائدہ تو فوجی حکام کو حاصل ہوگا اور بدنامی اور نقصان پولیٹیکل افسرون پر پڑیگا۔ مین یقین کرتا ہون کہ غیر قواعد دان سپاہی بہ نسبت قواعد دان سپاہیون کے تمام عارضی لڑائیون کے لیے زیادہ موزون ہین لیکن مجکو دل سے یقین ہے کہ اگر غیر قواعد دان سپاہی ہماری ماتحتی مین سرحد کے محافظ رہے تو قواعد دان

سپاہیون کے بہتیرے افسر جیسا چاہیے اور جیسا خواہ مخواہ ضرور ہوگا ہماری اعانت کے لیے طلب کیے جاینگے مین چاہتا ہون کہ فوجی افسر اپنا اور سول افسر اپنا کام کرین - سرحد ایک خطرہ کا مقام اور اسواسطے عزت کا مقام ہے اور اسکا ہم لوگون کے سپرد ہونا خلاف قاعدہ ہے - پنجاب مین ہمارے پاس قواعددان اور غیر قواعددان سب ملاکر چوّن ہزار فوج ہے اور تین ہزار سے کچھ ہی کم نئے آدمی بھرتی ہونے والے ہین یہ تعداد میرے نزدیک ایسے ملک کے لیے زائد از ضرورت ہے -

اِسکے تین روز کے بعد پھر وہ اسی رنگ مین لکھتے ہین کہ -

کمانڈر انچیف کل روانہ ہونے والے ہین جہانتک مین خیال کرسکتا ہون وہانتک تو مجکو یہی معلوم ہوتا ہے کہ فوجون کی تقسیم اور نئی چھاونیون کی بابت فیصلہ کرنے کے لیے وہ سابق سے کچھ زیادہ آمادہ نہین ہین - مین دیکھتا ہون کہ اگر فوراً کام شروع نہ کردیا جائیگا تو اس سال بہت کم کارروائی ہوسکیگی . . . بلکہ کچھ بھی نہو سکیگا - اگر پنجاب مین سول گورنمنٹ ہونیکی وجہ سے وہ چاہتے ہین کہ تمام فوجین وہین جمع ہون تو یہ خواہش کس خیال سے کرتے ہین کہ ساری جمعیت سڑک پشاور ہی پر رہے اور ملک کے پانچ حصون مین سے چار حصے فوج سے بالکل خالی چھوڑ دیے جائین -

میرے نزدیک شاید اب وہ خیال کرنے لگے ہین کہ گلاب سنگھ ویسا خوفناک اور جنگ پر آمادہ نہین ہے جیسا وہ تصور کرتے ہین - مین کل لاہور سے سیالکوٹ کو روانہ ہون گا اور مہاراجہ سے ایک بار ملاقات کرکے پلٹ آؤنگا - مجکو معلوم ہوتا ہے کہ دس دن مجھکو لاہور سے غیر حاضر رہنا پڑیگا - یہان ایک خبر یہ مشہور ہوئی ہے کہ تیسویں ہندوستانی پلٹن نے وزیرآباد مین بلوہ کیا ہے لیکن مجھکو یقین ہے کہ یہ خبر مبالغہ آمیز ہے - مین سمجھتا ہون کہ میرے بھائی کی یہ راے بہت صحیح ہے کہ ہمکو دیسی فوج کثرت سے جمع نہ کرنا چاہیے - برگیڈ سب ظاہر مین اچھے معلوم ہوتے ہین آٹھ یا دس فوجی حصون کا ایک جگہ رہنا اچھا نہین ہے - اس مین خطرہ متصور ہے علی الخصوص ایسی حالت مین جب انکو کوئی کام کرنا نہین ہے —

پھر ۳ - جنوری ۱۸۵۰ء کو وہ لکھتے ہین کہ

جسطرح سے کمانڈر انچیف فوجون کو تقسیم کررہے ہین یا یہ کہیے کہ انکو چھوڑتے جاتے ہین اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ چاہتے ہین کہ کوئی بلوہ ہوجاے اور وہ اوچک کر اس بلوہ کے دور کرنے مین نامورری حاصل کرین - وہ کہتے ہین کہ سول گورنمنٹ کے لیے اسقدر فوج کا رہنا ضروری ہے اور اسپر بھی وہ اضافہ اور گلاب سنگھ کا حوالہ دیکر انکو مجتمع کررہے ہین - سول کام کے لیے مزید فوجی حصون کے طلب کرنے سے حضور کو تعجب ہوگا - لیکن اگر قواعددان سپاہ متفرق رکھی جائیگی تو پھر اس بات کی ضرورت نہوگی اور وہ بھی اسوقت جب سول خدمت ان سے نہ لیجاے - اس صورت چھ ہزار پیدل اور ۲۰۰۰ سوار میرے نزدیک کافی ہونگے - حضور کو معلوم ہے کہ سرحد کی حفاظت کے بارے مین میری کیا راے ہے - سول افسرون کے سرحد کی حفاظت کرنے مین جو بڑے بڑے اعتراضات عائد

ص ۲۴۹

ہوتے ہین منجملہ اُنکے ایک اعتراض یہ عائد ہوتا ہے کہ اس سے اُنکی جائز خدمات کے انجام کرنے کا وقت اور بھی نہ ملے گا۔ انکو اتنا وقت نہین ہے کہ سپاہی اور سیٹلمنٹ دونون کا کام کرین۔ اگر اُنہین عقلمندی اور واقفیت ہو تو بھی وہ اس کام کو انجام نہین کرسکتے ہین اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سول خدمتون کی طرف سے فروگذاشت ہوگی۔

مندرجہ ذیل فقرہ اس امر کے اعتبار سے بالتخصیص دلچسپ ہے کہ لارڈ ڈلہوزی کی نسبت علی العموم جیسا خیال کیا جاتا ہے اُسکے مطابق لارڈ موصوف نے جاگیرداران پنجاب کے بارے مین سختی نہین کی تھی۔

جاگیردارون کے متعلق حضور نے حال مین جس انتظام کی ہدایت کی ہے اس سے بڑا اطمینان ہوا اور یہ نتیجہ امید سے بھی بڑھ گیا۔ ایک سکھ سردار نے مجھسے کہا کہ ہم لوگون کو اُس سے زیادہ ملا جو رنجیت سنگھ سے ملتا اور اسپر بھی تمام خدمتون سے ہلونگ معاف کردیے گئے۔ اُسنے بیان کیا کہ جب ہری سنگھ جو سکھ سردارون مین سب سے زیادہ بہادر تھا افاغنہ کے خلاف جنگ کرنے مین مارا گیا تو رنجیت سنگھ نے اُسکی ازواج کو اُسوقت تک قید رکھا جب تک اُنھون نے متوفی کی دولت کا پتہ نہ بتلا دیا۔ مجھکو اطمینان ہے کہ محصولات کی موقوفی سے بھی لوگ خوش ہونگے علی الخصوص جمہور عوام کو تو اور بھی زیادہ خوشی ہوگی کیونکہ اس تبادلہ سے اُنکے مقاصد اصلی کو بہت جلد فائدہ پہونچیگا۔ اب ہمکو صرف اس بات کی خواہش باقی رہی کہ ملک مین نہرین جاری ہو جائین۔ اگر حضور کو اس بارے مین کوئی شک ہو تو سرسری طور پر حضور کے ملتان مین تشریف لانے سے وہ رفع ہو جائیگا۔ رابرٹ نیپیر میان اپنے کام پر ہین افسوس بیچارے کی بی بی حال ہی مین انتقال کر گئی۔

لفٹنٹ جیمس کو جنھون نے چار برس تک سندھ مین کام کیا تھا (اور اُس مدت کا زیادہ تر حصہ سول کامون مین صرف ہوا تھا) اور جو اُس زمانہ کے بعد جان لارنس کے بہترین ماتحتین پنجاب ہونے والے تھے اُنھون نے دو طولانی چٹھیان لکھین اور اُنمین انتظام سندھ کے مفصل حالات کی نسبت استفسار کیا کیونکہ اُنھون نے چارلس نیپیر کے حملون سے اپنے تئین بچانے کی حالت مین اس بات کو بہتر سمجھا کہ لڑائی غنیم ہی کے ملک مین قائم کیجائے مین اُنمین سے بعض منتخب فقرات محول کرتا ہون علی الخصوص وہ فقرات جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مفصل حالات دریافت کرنے کا اُنکو کسقدر شوق تھا اور جس شخص کو وہ پنجاب مین بلاتے تھے اُسکے حالات پہلے کس طرح ہوشیاری سے وہ دریافت کرلیتے تھے یا وہ فقرات جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاملہ سندھ پر اُنھون نے کس راستبازی سے نگاہ کی اور اُنکی خواہش یہی رہی کہ اُنکے حریف کی حکومت مین جو بات عمدہ ہو اُسکی تعریف کرین اور جو بات خراب ہو اُسکو چھوڑ دین۔

مین آپ سے یہ بات دریافت کرنا چاہتا ہون کہ سندھ مین کپتان فلیمنگ کس طرح کے افسر ہین۔ آیا وہ لائق افسر ہین آیا وہ مالی معاملات کو جیسا چاہیے ویسا سمجھتے ہین۔ آیا وہ بٹائی ٹھیکہ یا گانون کی جمعبندی سے واقف ہین براہ مہربانی ان سوالون کا جواب دیجیے اور یہ بھی لکھیے کہ آیا وہ دماغ اور جسم قوی رکھتے ہین یعنی یہ کہ وہ آیا محنت شاقہ کرسکتے ہین یا کرینگے۔

مین چاہتا ہون کہ آپ گذشتہ و موجودہ انتظام سندھ سے مجھکو آگاہ کرینگے یعنی یہ کہ سر چارلس نیپیر کے عہد مین کیا انتظام تھا اور پرنگل صاحب کے زمانہ مین کیا انتظام ہوا۔ علی الخصوص آپ سر چارلس نیپیر کے انتظام سے زیادہ تر اطلاع دینگے۔ وہ ایک اول درجہ کے سپاہی اور بالعموم بڑی لیاقت کے آدمی ہین لیکن مین نہین سمجھتا کہ وہ سول صیغہ کی فروعی باتون کا کیونکر بندوبست کر سکینگے انکو رعایا کی زبان دستورات یا عادات اور مالی محصولات یا پولیس کے انتظامات سے بالکل واقفیت نہین تھی حالانکہ یہ پچھلی دونون باتین صرف شعور اور سلیقہ پر منحصر ہین۔ مین اُنکے سکریٹری براؤن صاحب کو خوب جانتا ہون۔ وہ ایک اچھے شخص ہین لیکن سکریٹری کے کام کے لیے تو فی الواقع وہ ناموزون تھے۔ پھر سب سے مقدم بات یہ ہے کہ اُنکے افسران ضلع کو سول معاملات کی تعلیم حاصل نہین ہوئی۔ مین مقر ہون کہ جسوقت مین ان سب باتون کا خیال کرتا ہون تو مجھکو انتظام سندھ کی ان غلطیون ہی پر جو بیان کیجاتی ہین تعجب نہین ہوتا بلکہ مجھکو تو اس بات کی حیرت ہے کہ کوئی ایسی بات عمل مین آئی ہو جسکو انتظام کہا جاسکتا ہو۔

مین خیال کرتا ہون کہ مین نے سنا تھا کہ مالگزاری اراضی بذریعہ اجناس وصول کیجاتی تھی اور اُسکی تعداد ہر موضع مین مقرر نہین تھی بلکہ بٹائی ہوجاتی تھی۔ لیکن شائد حال مین سہ سالہ بندوبست کیا گیا ہے۔ آیا یہ امر صحیح ہے اور اگر ایسا ہے تو یہ بٹائی کا قاعدہ کب تک جاری رہا آپ نے اُسکو جاری ہی کیون رکھا کیا اُسمین کچھ خرابی نہین واقع ہوتی تھی۔ آیا گورنمنٹ اور رعایا دونون لوٹے جاتے تھے یا صرف گورنمنٹ ہی لُٹتی تھی۔ محصولات کی قسم سے آپ کیا کیا وصول کرتے تھے آیا صرف تجارت داخلہ و خارجہ ہی کا محصول تھا یا راہداری کا بھی محصول لیا جاتا تھا۔ آیا شہرون مین بھی چنگی لیجاتی تھی۔

قاعدہ پولیس کچھ اُسکا بھی بیان کیجیے۔ جوڈیشل صیغہ مین اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ افسر اور گورنر تھے مگر عاملانہ اختیار کسکو تھا آیا ڈسٹرکٹ افسر کو یا اسسٹنٹ کو یعنی یہ کہ آیا اسسٹنٹ لوگ تمام فروعات اور ڈسٹرکٹ افسر ایک قسم کے جج کے طور پر کام کرتا اور اپیلون کو سنتا تھا جیساکہ مدراس مین میرے نزدیک قاعدہ ہے یا آنکہ ہمارے بنگال کی طرح افسر ضلع کو عاملانہ کامون کی جوابدہی تھی اور اسسٹنٹ لوگ صرف اُسکی مدد کو رہتے تھے اس صورت مین اپیلین کون سنتا تھا۔ اگر گورنر سنتے تھے تو ہر اپیل کا انگریزی ترجمہ ضرور داخل ہوتا ہوگا۔ اسکا وقت آنکو کہان سے ملتا تھا آیا گورنر کبھی خود بھی کچہری کرتے تھے اور اگر کرتے تھے تو کس قسم کے مقدمات اُنکے یہان تجویز پاتے تھے۔ جو مقدمات ہمارے یہان کے کمشنرون کو سپرد ہوتے ہین وہ کیونکر تجویز کیے جاتے تھے۔

صیغہ مال کے متعلق آپ سندھ کی اصل آمدنی کیا خیال کرتے ہین۔ سول صیغہ کے اخراجات مع خرچہ سپاہ و پولیس کیا تھے مین آپ سے ٹھیک اصل تعداد نہین پوچھتا ہون آپ صرف اندازًا لکھ دیجیے وہی کفایت کریگی۔ مثلاً یہ کہ اگر آمدنی چالیس لاکھ تھی تو خرچ اُسکا آدھا تہائی چوتھائی تھا۔ جسوقت فرصت ہو مہربانی کرکے اول وقت آدھ گھنٹہ صرف کرکے اس چٹھی کا جواب لکھیے گا۔

ص ۵۲ پس جیمس صاحب کے لیے یہ ایک بڑے طولانی "آدھ گھنٹہ" کا کام دیا گیا تھا لیکن اُنکا جواب دس دن کے اندر یعنی واپسی ڈاک کے وقت تک پہونچ گیا اور جان لارنس اور بہت سے سوالات اور اشارات کا دریا بہا سکے۔ اُنمین چند باتین اقتباس کرکے مین ذیل مین درج کرتا ہون۔

مین نے تین کلکٹرون اور اُنکے مباحثون کا تھوڑا بہت حال سُنا ـ سر چارلس ایسے شخص کے لیے صلاح دینے کو یہ کیا ہی عمدہ قاعدہ ہے ـ یہ کیا اچھا انصاف ہے کہ ایک شخص کی پشت بیدون سے لال کردی گئی پانچ سو روپیہ تک جرمانہ ہوا اور اُسکے مقدمہ کی نہ کوئی مِسل تیار ہوئی نہ حق اپیل دیا گیا ـ مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کے بعض لوگون نے اس سے بھی زیادہ نقصان پہونچایا ہوگا ـ جالندھر مین میرے ماتحت ایک مسٹر ــــــ تھے جو سندھ مین بھی رہ چکے تھے اور اُنکے ہاتھون سے مین نے بعض بعض اسیطرح کی سنگدلی کے مقدمات دیکھے جنکا مین نے فوراً تدارک کیا ۔ ۔ ۔ مین سمجھتا ہون کہ اگر سندھ پر ایک انصافانہ طور سے اور خیال کو وسعت دیکر کوئی مضمون لکھا جاے اور اُسمین تمام کیفیتین مفصلاً و مشروحاً قلمبند کی جائین اور تمام عیب وصواب کی باتین راست راست بلا کم و کاست ظاہر کیجائین تو خاص کر کے ایسے وقت مین لوگ اُسکو بڑے مذاق اور خوشی سے پڑھین ـ

جان لارنس نے سر چارلس نیپیر کے حملہ کا حسب ضابطہ جو جواب لکھا تھا معلوم ہوتا ہے کہ وہ آخر مارچ کے قریب قریب ختم ہوا ـ ۲۱ مارچ کو لارڈ ڈلہوزی کے نام اُنھون نے جو چٹھی لکھی تھی اُسمین اسطور پر اُسکا ذکر کیا ہے ہم نے سر چارلس نیپیر کی تحریر کا جو جواب لکھا ہے امید ہے کہ حضور اُسکو پسند کرینگے ـ ممکن تھا کہ ہم اور بہت کچھ تحریک کرتے لیکن ہماری خواہش ہوئی کہ جہانتک ممکن ہو اپنے طرز بیان کو دوستانہ رکھین ـ ملکی معاملات خواہ جنگ مین ہمیشہ نقصان اُسی کا ہوتا ہے جو مدافعت کے لیے لڑتا ہے حملہ آور کو بہت سے فوائد رہتے ہین اول تو یہ کہ اُسکا نام بہت بھاری ہوتا ہے ـ مین یقین کرتا ہون کہ میرے حملہ آور نے سندھ مین نہایت حیرت انگیز کام کیا اسیطرح کی وقتون مین اور کوئی شخص جو کچھ کرتا اگر اُس سے بہتر نہین تو اُسکے برابر ضرور کیا گیا ہے ـ لیکن یہ خیال میرے نزدیک بالکل محال معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص رعایا کے اوضاع و اطوار عادات اور زبان سے بالکل ناواقف ہو اور اُسکے ماتحت لوگ محض ناتربیت یافتہ ہون وہ ایک ملک پر دراصل اسیطرح سے حکومت کرسکیگا جسطرح سے سر چارلس نیپیر خیال کرتے ہین کہ مین نے سندھ کی حکومت کی ہے ـ اُنکو ایک بات کا ہمیشہ بہت بڑا فائدہ حاصل رہا کہ وہ اپنا قصہ آپ ہی اپنے طور پر بیان کیا کرتے ہین ـ ممکن ہے کہ ایک شخص بہت سی غلطیان کرے اور اُسپر بھی امیر سندھ سے بہتر فرمانروا ہو ـ

آفریدیون کی شورہ پشتی کے مطابق جو کچھ اُنھون نے لکھا تھا اُن سے بہت اچھی طرح پر ظاہر ہوتا ہے کہ ان وحشی جرگون سے برتاؤ کرنے مین کیا کیا دقتین پڑین تھین ـ یہ دقتین صرف اُنکے اور اُنکے جانشینون کے عاقلانہ انتظام سے بتدریج کم ہوتی گئین اور یہ تو ابتک نہین کہا جاسکتا کہ اُنکا قرار واقعی تدارک ہوگیا مندرجہ بالا باتون سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سرحدی جرگون کے مقابلہ مین جہان جہان ضرور تھا فوج کشی کی صلاح دینے مین بھی وہ غافل نہین رہے ـ

کوہاٹ کی موجودہ حالت قابل اطمینان ہونے سے بہت بعید ہے مجھے بڑا اندیشہ ہے کہ ہمارے امکان مین جو کچھ ص ۲۵۴

باتین ہین اُنمین سے کوئی بات آفریدیون کو راہ راست پر نہین لاسکتی ہے۔ اگر کوئی دوسری مہم غور و فکر کرنے کے بعد کافی سپاہ کے ساتھ روانہ کیجائے تو اُس سے البتہ اسطرح کی کسی بات کا ظہور مین آنا ممکن ہے۔ صاحب کمانڈر انچیف جنھون نے پہلے ہی پہل پشاور مین آتے ہی کہا تھا کہ اگر میرے ہاتھ پانون جکڑے ہوئے نہوتے تو مین ایک ہفتہ کے اندر کابل کی راہ مین ہوتا اب یہ خواہش ظاہر کرتے ہین کہ صلح کے عہدنامے عمل مین آئین اور وظیفے مقرر کردیے جائین۔ اگر اس طریقہ مین بھی امن و امان اور حفاظت غالبًا متصور ہو تو اُسکی آزمایش کرنے مین کچھ مضائقہ نہین لیکن حضور اس بات کو خوب یقین کرلین کہ اس طور پر نہ تو سندھیون اور نہ افاغنہ کا تدارک ہوسکتا ہے۔ جب تک ایک مرتبہ اُنکی معقول تنبیہ نہو جائیگی اُسوقت تک وہ ہمارا لوہا نہ مانین گے اگر اس تنبیہ کے بعد ہر ہر فرقہ کے سرغنہ کو امتیاز کے ساتھ کچھ زر نقد دیا جائیگا تو اُس سے فائدہ ہوگا۔ لیکن اس زربخشی کے قاعدہ مین بھی بڑی بڑی قباحتین ہین۔ کسی ذی اختیار شخص کو زر نقد کے دینے ہی مین رعب کا کم ہونا متصور ہے۔ اس بات کا دریافت کرنا بہت مشکل ہے کہ روپیہ کسکو دیا جائے اور کسکو نہ دیا جائے کیونکہ اُن لوگون مین رعب و اختیار برابر بدلتا ہی رہتا ہے۔ جسقدر ہم اُنکو دیتے جائینگے اُسیقدر اُنکی خواہش بڑھتی جائیگی۔ لارڈ آکلینڈ نے ہرات کابل اور خیبر مین اسیطرح سے لکھوکھا روپیہ صرف کرڈالا مگر اُس سے بہت کم بلکہ کچھ بھی فائدہ نہوا۔ جس حالت مین کمانڈر انچیف صلح کی صلاح دے رہے ہین تو ایک پولیٹکل افسر کے لیے فوج کشی کی صلاح دینا بہت مشکل ہے۔ آفریدی لوگ اِسوقت بھی ہم سے برہم ہین اگر اُنکی تنبیہ کی جائیگی تو اُس سے کچھ زیادہ برہم نہون گے مگر یہ البتہ ہوگا کہ وہ ہم سے ڈرنے لگینگے ہماری طرف سے جسطرح اِسوقت بیخوف ہین ویسے بیخوف نرہینگے۔ سر کالن کیمبل کی ایک چھٹی میرے پاس آئی تھی اُسکو مین اپنی اس چھٹی کے ساتھ منسلک کرتا ہون اس چھٹی سے ظاہر ہوگا کہ آفریدیون کے بارہ مین اُنکے خیالات کیا ہین اور جدید غیر قواعددان سپاہ اور ہمارے دلیسی پیادون کے مابین مابہ الامتیاز کیا ہے۔ مجھکو تو بذات خاص اول قسم کی سپاہ کی افضلیت پر علی الخصوص کوہستان کے تمام کامون کے لیے کامل اطمینان ہے۔ ہمارے اودھ کے لوگ اس ملک کے لوگون کے برابر نہین ہین اگر ایک ایک آدمی کا مقابلہ کیا جائے چنانچہ اس بات سے ہر دو فریق واقف ہین

جب کمانڈر انچیف نے تھوڑے زمانہ کے لیے جان لارنس کو تنگ کرنا موقوف کیا اور اُنکو فرصت ملی تو چھبیسوین اپریل کو اُنھون نے ممالک مغربی و شمالی کے نامی گرامی لفٹنٹ گورنر ٹامسن صاحب کو ایک ایسے امر کے متعلق جو خاص اُنھین کے مذاق کا تھا ایک چھٹی لکھی یعنی اُنسے دریافت کیا کہ کل ملک پنجاب کی مالی پیمایش اور بندوبست کا بہترین طریقہ کیا ہے۔ اس زمانہ مین اس معاملہ کی تجویز ہورہی تھی۔ معاملہ مذکور نہایت دلچسپ اور ضروری ہے کیونکہ ایک ایسے ملک کے لیے جو پہلے پہل شامل سلطنت کیا گیا ہو بندوبست ہر شے کی بنیاد ہے اس لیے مین اُنکی چھٹی کا صرف آخری فقرہ محول کرتا ہون۔ اُسمین جس امر کی استدعا کی گئی تھی اُسکو اشخاص متعلقہ کی آیندہ حالتون سے بہت کم لگاؤ تھا جیسا کہ بعد کو معلوم ہوگا۔

ص ۳۵۳ براہ مہربانی مجھکو اس بات سے آگاہ کیجیے کہ اُن باتون کے بارہ مین آپ کی راے کیا ہے اپنی راے مین نے کامل طور سے

بیان کردی حالانکہ یہ مجھکو معلوم ہے کہ ان باتون کا تجربہ بمقابلہ آپ کے مجھکو بہت کم ہے۔ لیکن آپ کو بھی اُنسے آگاہ کردینے مین کوئی مضائقہ نہین ہے۔ ایک بات یہ بھی مین دریافت کرنا چاہتا ہون کہ اگر دوآبہ جج کے لیے اڈورڈ تھارنٹن کی ماتحتی مین ٹمپل صاحب کو مین آپ سے مانگون تو آپ کو کچھ عذر نہوگا مجھے معلوم ہے کہ آپ ٹمپل کو بہت عزیز رکھتے ہین۔ اگر آپ انکو میرے یہان آنے دینگے تو یاد رہے یہ بھی کشادہ دلی کا کام ہے۔ ہم کو عمدہ آدمیون کی بڑی خواہش ہے۔ ہمارے انتظام کی ساری کامیابی انھین کے ملنے نہ ملنے پر موقوف ہے

اس زمانہ مین جان لارنس کو لارڈ ڈلہوزی نے شملہ مین طلب کیا اور یکم مئی ۱۸۵۰ع کو انھون نے لارڈ موصوف کی چٹھی کا جو جواب لکھا اس سے کچھ کچھ ان وقتون کا حال ظاہر ہوتا ہے جنسے اسوقت تک بھی وہ لاہور مین مقابلہ کر رہے تھے۔

مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ شملہ مین اگر حضور کی قدمبوسی حاصل کرون اور مجھکو یقین کامل ہے کہ اگر کچھ دنون تک مین وہان ٹھہر سکا تو اس سے مجھکو بڑا فائدہ ہوگا لیکن یہان کام کی بہت کثرت ہے اور مجھکو اپنی راے کے مطابق اُسکے تعمیل ہونے کی اُمید بہت کم ہے اسلیے مین مناسب سمجھتا ہون کہ کچھ دنون کے لیے یہان اور ٹھہر جاؤن حتی الامکان مین جلدی کرونگا۔ جب سے کام کی تقسیم ہوگئی اُسوقت سے ہم سب لوگون نے خاطر خواہ کام کیا لیکن بہت سے معاملات ایسے ہین جسمین ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ مین اپنی راے کے مطابق کام کرون اور اس صورت مین میری عدم موجودگی کے وقت میری راے کے مطابق کام کرنے کا ہرگز کسیکو خیال نہوگا مین اپنے محکمہ کے کام کا اپنے ایام غیر حاضری کی بابت بندوبست کرکے آؤنگا اور جو کام میری عدم موجودگی مین انجام کے قابل نہین ہے اُسکو اپنے وقت واپسی تک کے لیے چھوڑ دونگا۔ میرا قصد ہے کہ یہان سے چہارشنبہ کی صبح کو کوچ کرون اور مجھے امید ہے کہ ہفتہ تک مین شملہ پہونچ جاؤن۔ مجھے یقین ہے کہ اس تاخیر کی بابت حضور کوئی اعتراض نہ فرمائینگے

...۔ کل کی ڈاک مین مجھکو اس بات کے دریافت ہونے سے بڑی خوشی ہوی کہ سر رابرٹ نیپل نے لارڈ گف کے عظیم الشان جلسہ دعوت مین حکام سول سروس کی ایسی تعریف کی۔ اس بات کے دیکھنے سے خوشی ہوتی ہے کہ انگلستان مین اگر کسی کی کچھ لیاقت دیکھی جاتی ہے تو لال کوٹ پہننے والے آدمی کے سوا دیکھی جاتی ہے۔

جان لارنس آخرکار شملہ کو گئے وہان صرف دو ہفتہ تک قیام کیا اور اس زمانہ مین بہت کچھ کام انجام ہوا جان لارنس کو شملہ جانے سے تندرستی کے حق مین بہت فائدہ پہونچا اور طول طویل اور سخت موسم گرما مین یہ چندروز کا سفر بمنزلہ قیلولہ کے ہوگیا۔ ایک افسر کے بارے مین جو سرحد پر ایک پولٹیکل خدمت پانے کا خواہشمند تھا اور یہ بھی چاہتا تھا کہ اگر وہ خدمت نہ ملے تو جسطرح سندھ مین اسکو ایک مجسٹریٹی کا عہدہ ملا تھا اُسیطرح کا کوئی کام پاوے ۳۔ جولائی کو لارڈ ڈلہوزی سے انھون نے یہ باتین بیان کین۔

وہ ایک معقول سپاہی ہے لیکن مجھکو بیان کرنا چاہیے کہ سول کام کے لیے وہ کسیطرح موزون نہین اور نہ اُس عہدہ کے جسکی وہ خواہش رکھتا ہے اُس سے کام ہوسکے گا۔ کوئی شخص دو مالکون کی خدمت نہین کرسکتا علاوہ برین ایسے انتظامات مین

ہمیشہ یہ یقینی خرابی متصور رہتی ہے کہ اُس سے کسی سپاہی کو اگر وہ چاہے تو ہنگامہ پیدا کرنے کی بڑی آسانی رہتی ہے - لیکن حکومت ص ۲۵
در حکومت بھی ایک خراب بات ہے اور اُس سے بالیقین افسر ضلع اور اسیطرح کے دو وار مجسٹریٹون کے مابین مخالفت پیدا
ہونے کا اندیشہ رہتا ہے - ہمارے افسر لوگ جب کسی سول افسر کے بارے مین کچھ اور کہنے کی جگہ نہین پاتے ہین تو اُسکو وقت
کبھی کبھی اُسکی نوعمری کا جال پھیلاتے ہین نوعمری فی نفسہ کوئی عیب نہین ہے جو افسر عامل کی مانع ہو ہندوستان ایسے ملک
مین جہان کاہلی اور سستی عام عیوب ہین اگر کوئی نوعمر شخص اپنے کام سے واقف ہو تو اُس سے اور بھی فائدہ متصور ہے -
ہم روزمرّہ دیکھا کرتے ہین کہ اکثر زیادہ سن والے آدمی تجربہ کار نہین ہوتے جس حالت مین دونون ناتجربہ کار ہون تو مین نوعمر
آدمی کو زیادہ سن والے آدمی پر ترجیح دیتا ہون کیونکہ شخص اول مین سیکھنے کی صلاحیت زیادہ پائی جاتی ہے اور شخص ثانی زیادہ تر
اپنے پرانے خیالات مین محو رہتا ہے -

۲۲ - جولائی کی ایک چٹھی مین ایک فقرہ ایسا درج ہے جس سے کچھ کچھ دریافت ہوتا ہے کہ اوائل ایام مین اعلیٰ
و ادنیٰ ہر ہر افسر پنجاب پر کام کا کسقدر بار تھا - برادران لارنس گویا طالبعلمون کے طور پر ایک ایسے اسکول مین گئے تھے
جہان کبھی کوئی تعطیل نہین ملتی تھی اور افسران پنجاب کو ظاہرا ایک تعطیل بھی جہانتک اُنکے معلمون کا قابو چل سکتا تھا
نہین ملتی تھی یا بہرحال اُسوقت تک تو ہرگز نہین ملتی تھی جبتک وہ جی توڑ کر کام نہین کر لیتے تھے - محنت شاقہ کی خواہش
گو کیسی ہی کیون نہو لیکن ماہ بماہ جیسا جیسا اُنکے کامون کا میدان زیادہ وسعت کے ساتھ اُنکے سامنے کھلتا جاتا تھا
اُسیقدر اُنکی خواہش دور ہوتی جاتی تھی مصلحت اسی مین تھی کہ لکھو کہا تیرہ فام باشند گان پنجاب کے لیے چند گورے
آدمی مبتلائے مصیبت ہون اور بشرط ضرورت اپنے تئین ہلاک بھی کرین اسی اصول پر جان لارنس کام
کرتے تھے اور جو شخص اُنکی ماتحتی مین آتا تھا اُس سے بھی بشرطیکہ وہ شخص اُنسے نباہنا چاہتا اسیطرح کے کام کرنے کی
توقع رکھتا - لارڈ ڈلہوسی نے صاف صاف تو نہین مگر اشارتاً جان لارنس سے لارڈ ڈلہوزی کے بارے مین
جو لارڈ ڈلہوسی کے ایک عزیز قریب اور اُنوڈ کی ماتحتی مین ایک عہدہ پر ملازم تھے تھوڑی رخصت کے لیے کچھ سعی کی اُسکے
جواب مین جان لارنس نے لکھا کہ -

اگر لارڈ ڈلہوسی ہم لوگون کے اختیار پر چھوڑ دیے جائینگے تو ہم ایک امر لازمی سمجھکر کبھی اُنکو رخصت نہ دینگے - ہم لوگون نے
بالاتفاق تجویز کیا ہے کہ جبتک لوگ بیمار نہون اُسوقت تک ہرگز رخصت کے بارے مین سعی نہ کرین - ہم لوگون کو ابتک بہت کچھ
کام کرنا باقی ہے اور ابھی دو برس تک یہی کیفیت رہیگی - ایک ایک روز جو گزرتا ہے وہ ہم لوگون کے نزدیک نہایت بیش قیمت
ہے اور عمدہ افسر کی نسبت جو رفاہ خلائق کا کام کرے یہ نہین خیال ہو سکتا کہ اُسپر بڑی محنت پڑی یا اُسکا اوسنے بہت دنون
تک کام کیا ہمارے یہان بہت سے آدمی بیماری کے سارٹیفکٹ پر رخصت گئے ہین اور قریب قریب ہر ہفتہ مین اسطرح
کی درخواستین آتی ہی رہتی ہین اور مجھے اندیشہ ہے کہ اکتوبر تک یہی حال رہیگا اگر بارش نے جسکی طرف سے مجھکو اندیشہ ہے

دھوکا دیا تو ہم لوگ بالکل بیدست وپا ہو جائینگے۔ کام اُسوقت تک کبھی انجام نہو سکے گا جبتک پنجاب کے تمام عامل افسر جی توڑ کر محنت نہ کرینگے ۔ ص ۲۵۵

پس ایسی حالت مین یہ کوئی تعجب کی بات نہ تھی کہ افسران پنجاب قوت سے زیادہ کام پڑ جانے کی وجہ سے اُسکو چھوڑ چھوڑ کر چلے جانے کے لیے مشہور ہو گئے اور اپنے اعلی افسرون کی مرضی کے خلاف اپنی خستہ اور پژمردہ طبیعتون کو بہلانے کے لیے اُنکو بغرض تبدیل آب وہوا مری یا چمپا یا شملہ کے پہاڑ پر جانا پڑا۔

عارضی تبدیل آب وہوا اور نقل مقام کو جان لارنس نے صرف اُسی حالت مین اپنے لیے جائز رکھا جب اُس زمانہ کے واسطے بھی کسی نہ کسی طرح کا کام مقرر کر لیا کہ اُسکو دورہ مین انجام کرتے جائینگے اور وہ ہمیشہ اس بات کے واسطے مستعد رہے کہ اگر دورہ کرنے کے کام پر اُنکے بھائی جنکو وہ کام بہت اچھا معلوم ہوتا تھا جائین تو مین اپنی میز ہی پر بیٹھا کام کرتا رہون۔ مثلاً یہ بندوبست عرصہ سے ہوا تھا کہ جب لارڈ ڈلہوزی شمالی مغربی پنجاب کے دورہ کو نکلین تو جان لارنس اُنکے ساتھ جائین۔ اور وہ بہت خوشی سے اُسوقت کا انتظار کر رہے تھے لیکن ۱۵ ستمبر کی لکھی ہوئی چٹھی کے ایک فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُنکو اپنے بھائی کے خلاف یا اُن پر ترجیح حاصل کرکے ہرگز کسی امر کی خواہش نہین تھی۔ وہ فقرہ یہ ہے ۔

مجھکو اس بات کا نہایت ہی شوق ہے کہ سرحد کی سیر کرون۔ لیکن میرے بھائی کو بھی علی الخصوص ایسی حالت مین جب آفریدیون کے خلاف ہمکو کوئی کارروائی کرنا ہو وہان جانے کی خواہش ہے۔ اور عوام کی راے مین اُنکی خدمتین میری خدمتون کی نسبت زیادہ مفید اور کارگر ہونگی۔ اسلیے مین نے حضور کے ساتھ سرحد پر جانے کی جو استدعا کی تھی اُسکو خوشی سے واپس لیتا ہون۔ مجھے اس بات کے بیان کرنے مین سخت افسوس معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے افسر روز بروز علیل ہوتے جاتے ہین۔ میجر لینک اور ہز کیولیئر اسکاٹ دونون بیمار ہین اور عجب نہین اگر انگلستان چلے جائین۔ ہمارے سول افسرون مین جان نیکلسن اور گسٹ بہترین افسر ہمارے ہاتھ سے جاتے ہین اور اُنکی جگہ مقرر کرنے کے لیے اُنکی لیاقت کے برابر کوئی آدمی نہین ہے ۔ جب مین آیندہ حالات پر خیال کرتا ہون تو مجھے ایک طرح کی مایوسی پیدا ہوتی ہے ۔

سرحدی فوج کے زیادہ بحث طلب مسئلہ کے متعلق جو آخر کو اب حل ہونے کے قریب پہونچتا جاتا تھا اور جسطرح سے جان لارنس چاہتے تھے اُسطرح اُسکا فیصلہ نہین ہوتا معلوم ہوتا تھا مین ایک دوسری چٹھی محول کر سکتا ہون کیونکہ گو اُسمین زیادہ تر پرانی دلیلین درج ہین لیکن عام راے ہندوستان کا بھی تذکرہ ہے اور وہ رائے جیسی اُس زمانہ مین صحیح سمجھی جاتی تھی ویسی آجتک سمجھی جاتی ہے۔ چٹھی مذکور کے محول کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اُسمین جان لارنس اور اُنکے شرکاے بورڈ کے مفصل حالات چند الفاظ مین نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیے گئے ہین ۔

اصل امر تجویز طلب یہ ہے کہ پنجاب مین جو دس فوجی حصے رہتے ہین وہ کمانڈر انچیف کے سپرد کر دیے جائین

یا دریائے سندھ کے داہنے ساحل پر پشاور کے جنوب مین ملک کی حفاظت کے لیے بورڈ کے اختیار مین چھوڑ دیے جائین - اس صفحہ ۳۴
بات سے تو مین صاف صاف اعتراف کرتا ہون کہ اگر یہ فوجی حصے ہمارے اختیار مین رکھے جائینگے اور سرحد کی حفاظت ہمارے
ذمہ مقرر کیجائیگی تو اُسمین بڑے بڑے فوائد متصور ہین لیکن مین اس بات کی صلاح دینے سے ہمیشہ پہلو تہی کرتا رہا کہ اُسمین بڑی بڑی
مشکلات لاحق ہونگی - اسمین شک نہین کہ اگر کوئی اچھا بریگیڈیر ہو یعنی ایسا جسپر ہم بھروسہ کرسکین اور جو ہمارے خیالات کے مطابق
عمل کرنے پر تیار رہے تو یہ دقتین بہت کم ہو جائین - اسپر بھی مجھکو وہ بہت بھاری معلوم ہوتی ہین بعض دقتین تو ایسی ہین جنکا
بذات خاص مجھکو تجربہ ہوا ہے اور جو شخص فوجی آدمیون کے ساتھ رہچکا ہے اور اُن لوگون مین شامل رہا ہے وہ ضرور اُن دقتون
سے اعتراف کریگا - ہندوستان مین عام رائے بالکل فوجی خیالات کے مطابق ہے اسواسطے فوجی رایون اور فوجی خیالون اور
فوجی مقاصد کو سب پر غلبہ ہے - اگر معاملات مین عمدگی ثابت ہوئی تو شاباشی فوجی حکام کو ملیگی اور اگر کچھ خرابی ہوئی تو اسکا الزام
انھین افسرون پر عائد کیا جائیگا - کمانڈر انچیف کی رائین بالضرور انکی وردی کے مطابق ہین آئین شائد بہت کچھ مبالغہ ہے لیکن
پھر بھی کمانڈر انچیف کی رائین ہین - اس بات پر کامل اطمینان نہین ہوسکتا کہ میدان کارزار کا افسر کمان کبھی کسی مشکل کے وقت مین
محض نا قابل نہ ثابت ہوگا گمان تو ہر امر کے اعتبار سے یہی ہے کہ بعض اوقات اسکی یہ حالت بھی ہوگی لیکن اُسکی نالایقی کے نتیجے
سول انتظام پر عائد کیے جائینگے - یہ ایک لازمی بات ہے - اگر مین سپاہی ہوتا تو غالباً مین بھی اس فریاد مین شریک ہوتا - ہندوستان
نے سر ولیم نیگناٹن سے زیادہ لائق اور بہتر اشخاص بہت کم بہم پہونچائے ہونگے - اگر انکی صلاح پر عمل کیا جاتا تو فساد کابل کا جو نتیجہ
ہوا ہے وہ کبھی نہوتا بلکہ کچھ اور ہی ظہور مین آتا لیکن لوگ آجتک انکو بدنام کیے جاتے ہین اور جو جو خرابیان واقع ہوئی ہین اُن
سب کے باعث وہی خیال کیے جاتے ہین - فوجی حکام کے سول افسرون کو عاجز کرنے کے ہزار ہا طریقے ہین جنکا کوئی علاج
نہین ہے اور انکا شاکی ہونا دانشمندی کے خلاف ہے - مین کہتا ہون کہ یہ کوئی رنجش کی بات نہین ہے کیونکہ فی الجملہ مین نے
بہت توجہ کے ساتھ اس بارے مین برتاؤ کیا ہے - لیکن یہ مجھکو اکثر دریافت ہوا کہ میری عزت اور ناموری ایک چڑچڑے بوڑھے
آدمی کے ہاتھ مین ہے - سرحد ایک خطرہ کی جگہ اور اسواسطے ایک اعزاز کا مقام ہے اور فوجی حکام بہ ہیئت مجموعی اس بات کو
کبھی گوارا نہ کرینگے کہ وہ ہمارے سپرد کیجاتے - جب تک سب طرح کی امن وامان رہیگی وہ لوگ رضامند رہینگے مگر جہان ذرا گڑبڑ
ہوئی اور وہ بددماغ ہوگئے - قطع نظر اُن امور کے بورڈ کی جمعیت اس قسم کے اختیار کی سپردگی کے خلاف ہے - ہم نے سُنا ہے
کہ مشیرون کی کثرت مین حفاظت متصور ہے لیکن اس بات پر بھی یقین کرنا چاہیے کہ اُس صورت مین زیادہ کارگزاری نہین ہوسکتی
ہر شخص اپنی اپنی رائے کے مطابق خیال کریگا اور اس اختلاف کے ہوتے ہوتے کارروائی کرنے کا وقت گذر جائیگا - مجھکو
اندیشہ ہے کہ تیزی اور زور جو فوجی انتظامات کے جزو اعظم ہین انکا اکثر فقدان رہیگا اس لیے اگر حضور سرحد کی حفاظت بورڈ کے
حوالہ کرنا مناسب سمجھین تو میری التجا یہ ہے کہ اُسکے صرف ایک ممبر کو یہ اختیارات سپرد ہون - ایسا ایک مسئلہ بھی نہین ہے صفحہ ۳۵
جسپر ممبران بورڈ تمام تر متفق الرائے ہون اگر وہ اصول مین اتفاق کرتے ہین تو عمل درآمد مین اختلاف رہتا ہے میرے بھائی کا جو

میرے مزاج کے بہت مشابہ ہے لیکن ہم دونون نے جداگانہ مکتبون مین تعلیم پائی ہے چونکہ میرے بھائی مجھسے زیادہ پُرزور اور اعلی درجہ کی عقل رکھتے ہین اس سبب سے وہ اپنی عادت اور کچھ علالت کے سبب سے بھی سلسلہ وار کوشش نہین کر سکتے مینسیل صاحب ایک صاحب فکر اور حکیمانہ مزاج کے آدمی ہین لیکن کارروائی کرنے سے وہ ہاتھ پانون سمیٹتے ہین مین مضطرب المزاج اور بیصبر آدمی ہون اور کوئی شے جو ادھوری رہجاتی ہے اُسکو سمجھتا ہون کہ اب نہوگی اور توقف مین مجھکو غصہ معلوم ہوتا ہے جسوقت ہمارے بورڈ کے ارکان کی کیفیت یہ ہے تو میری راے بالکل اُسکے خلاف ہے کہ سرحد کا انتظام ہم لوگون کے سپرد ہو کیونکہ اُسکے لیے ضرور ہے کہ زور اور تیزدستی کی کارروائی زیادہ سلسلہ اور قاعدہ کے ساتھ عمل مین لائی جاے۔

مین ملتجی ہون کہ حضور میری ان باتون کو سُستی پر محول نہ کرینگے مین سرکار دولتمدار اور حضور عالی کی سچی خدمت بغیر اسکے ہرگز انجام نہین کرسکتا کہ اپنے خیالات کشادہ پیشانی ظاہر کرون۔ اگر سرحد کا انتظام ہم لوگون کے سپرد ہونا ہے تو میری راے ہے کہ میرے بھائی کے سپرد کیا جاے۔ مجھکو اُمید ہے کہ وہ اس خدمت کو پسند کرینگے اور اُنکے بارے مین میری جو کچھ راے ہے اُسکے ذریعہ سے قیاس کرکے مجھکو کہنا چاہیے کہ وہ اپنے شریکون کے ساتھ ساری ذمہ داری اُٹھالینا بہتر سمجھینگے

اسی سال (۱۸۵۰ء) ہنری لارنس ایک طویل دورہ پر روانہ کشمیر ہوے۔ اس سفر مین اُنکی بی بی اور اُنکی بیٹی ہنوریا (جاب مسٹرس ہنری ہارٹ ہین) کچھ دور تک اُنکے ساتھ گئین۔ ان صاحبزادی کا سن اُس زمانہ مین صرف ڈیڑھ مہینے کا تھا۔ ڈاکٹر ہیتھوآدمنے جو اُنکے پرنیوٹ سکریٹری رہے تھے اور اس زمانہ مین سول اسٹیشن لاہور کے سرجن تھے اور ہاڈسن صاحب جو بعد کو رسالہ ہاڈسن کے افسر مقرر ہوے یہ لوگ بھی اُس گروہ کے ہمراہ تھے۔ اس سفر مین ایسی ایسی بعید دلچسپیون کی کیفیتین پائی گئین جو بجنسہ ہنری لارنس کے حسب حال تھین۔ سواد کشمیر کی بے نظیر خوبیان اب تمام عالم مین مشہور ہوگئی ہین۔ لیکن اُس زمانہ تک ایک انگریز کا بھی وہانتک قدم نہین پہونچا تھا۔ یہ ایک ایسی ہندوستانی ریاست تھی جو سرکاری عملداری مین شامل ہوتے ہوتے رہ گئی تھی۔ اور اگر کُل نہین تو اقل درجہ اُس کا ایک حصہ ہنری لارنس کی بہادرانہ کوششون سے ضرور بچگیا تھا۔ اُس ریاست کی مسند پر گلاب سنگھ متمکن تھا جسکی بدعنوانیون کی بابت ہنری لارنس کو اُسکے سرپرست کے طور پر کبھی تو ایک عجب ظالمانہ مقدر کے باعث سے الزام لگانا اور کبھی بھی کہنا اور حامی بننا پڑتا تھا۔ اس دورہ مین اُترطرف اِسکرڈو اور لداخ تک اُنکا اور آگے بڑھنا ہوا اور یہ سیاح لوگ ایک نامعلوم ملک مین جسقدر آگے بڑھتے جاتے تھے اُسیقدر بے انتہا دلچسپی کے اسباب بکثرت بہم پہونچتے جاتے تھے ہنری لارنس نے اپنے بھائی جارج کو فخر کے ساتھ جو کچھ لکھا اُسکے مطابق "...۱۴ فیٹ کی پانچ کوتل بلندی پر اُنکا گذر ہوا۔" اُنھون نے دور دراز مقامات کے دیسی تاجرون کی جو یارقند مین تجارت کرتے تھے دعوت کی ان لوگون کی تعداد جو دعوت مین شریک کیے گئے تھے ...۳ کے قریب قریب تھی (گو ہنری لارنس بڑے مہمان نواز تھے لیکن اس بے تکلفی خوبی سے بے انتہا مصارف اور بعید دشواری کے ساتھ اُنھون نے بھی کبھی دعوت نہ دی ہوگی) اور

مقام اِسکَرڈو کے تاجرون اور سپاہیون کی ایک متفرق جماعت کو اس سے بھی زیادہ بھاری دعوت دینے کی فکر مین تھے۔

اس سفر کی ہر منزل پر ہاڈسن صاحب کی اولوالعزمی جرات اور ناعاقبت اندیشی کا ثبوت ملتا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ اپنی جان کو بالکل جوکھم مین ڈال کر ایک برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے جو مینز ہارن کے مشابہ تھی اور جسپر "سواے ہاڈسن یا عقاب کے اور کوئی چڑھنے کا قصد نہ کرتا"۔ چنانچہ اس بات کو بزمانۂ مابعد ہنری لارنس نے بیان کیا ہے۔ اُنکی تقدیر نے اُنکو اس سے بھی زیادہ بہادری کے بہتیرے کامون اور اس سے بھی کم عمدہ انجام کے لیے بچا رکھا۔

اس مہم کا ایک اور بے لطف امر لارڈ ڈلہوزی کی خط کتابت تھی جو پہلے ہی سے جاری تھی۔ ہنری لارنس نے اس خیال سے برسات بھر کے لیے رخصت کی استدعا کی تھی کہ وہ بخار کی صعوبت سے جو فی الحال حد سے زیادہ شدت پر تھا بچ جائین۔ اور لارڈ ڈلہوزی نے درخواست مذکور اس بنیاد پر نامنظور کی کہ اگر آپ سال بھر مین چھ مہینے لاہور سے غائب رہینگے تو یہ آپکے دفتر کے حق مین مناسب اور آپ کے شرکا کے اعتبار سے جائز نہوگا کیونکہ وہ لوگ آپکے واپس آنے تک دارالسلطنت سے حرکت نہ کر سکینگے۔ چنانچہ لارڈ موصوف لکھتے ہین کہ "مسٹر مینسل کی عادتون سے مجھکو کچھ بھی آگاہی نہین ہے لیکن جس حالت مین آپ کے بھائی اتنے برسون تک برابر چلنے پھرنے کے کامون پر رہ چکے ہین تو اب ایک مقام پر مقید ہوکر رہنا اُنکے واسطے کبھی بہتر نہوگا۔ اسلیے مین چاہتا ہون کہ قبل موسم برسات جب آپ روانہ ہون تو آپکی روانگی کے پیشتر وہ شملہ مین چلے آئین اور وہان مجھسے ملاقات کرین"۔ لارڈ ڈلہوزی نے کسیقدر رنجش کے ساتھ اجازت دی اور ہنری لارنس جو ایک بیباک شخص تھے اُنھون نے بھی اسیطرح کے لہجہ سے جواب دیا ہوگا۔ لیکن جان لارنس کی تندرستی کے مخطور ہونے کی بابت اُنھون نے جو پیشینگوئیان کی تھین وہ صحیح نکلین۔ دس برس تک علی الاتصال جو محنت شاقہ کرنا پڑی تو اس سے اُنکا بھی فولادی جسم کچھ کھنے لگا۔ جس برسات کے بچا جانے کی ہنری نے خواہش ظاہر کی تھی اُسنے ابتدا ہی مین جواب دیا اور خشکسالی کے سبب سے آب و ہوا اور بھی بگڑگئی۔ انارکلی کی پرانی چھاونیان بیماری کے باعث سے ویران ہوگئین اور سر چارلس نیپیر نے میانمیر مین جو نئی چھاونیان تیار کرائی تھین اُنکی حالت اور بھی بدتر تھی۔ وزیرآباد کے متعلق اِنگلس صاحب نے بیان کیا کہ "میرا کل محکمہ بیماری مین ص ۲۵۹
مبتلا پڑا ہے"۔ اور پنجاب کے عام دیسی باشندے انگریزون سے بھی زیادہ علیل ہوتے۔

جان لارنس کی باری سب کے بعد آئی۔ وہ گرمی کی فصل بھر محنت شاقہ کرتے رہے تھے اور ابتداے اکتوبر مین اُنکی نوبت آئی پہلے تپ نائبہ کا خفیف اثر اُن پر ظاہر ہوا بعد اُسکے مرض بڑھنے لگا۔ سر مین شدت کا درد

اور بخار حد سے زیادہ محسوس ہونے لگا اور پھر آخر مین قے ہونے لگی اور سرسام کے آثار نمایان ہونے لگے۔ اُسکے ہمنشین تصور کرنے لگے کہ اب نہایت اندیشہ کی بات ہے لیکن ڈاکٹر ہیتھوآوٹ نے ایک تبرید ایسی پلادی جسنے اکسیر کا کام کیا۔ اُنکو غفلت کی نیند آگئی اور جسوقت بیدار ہوے توکسی طرح کا خطرہ باقی نہین رہگیا تھا۔ توانا آدمیون مین بطور قاعدہ کلیہ جیسا اکثر دیکھا گیا ہے اُنکی قوت یکبارگی جسطرح سے سلب ہوگئی تھی اُسیطرح پھر عود کرآئی اور سولھوین تاریخ جو گورنر جنرل کے دور دراز سفر مین ساتھ جانے کو اُنکے واسطے مقرر کی گئی تھی اُس تاریخ کو وہ ہمراہ جانے کے قابل ہوگئے۔ لارڈ ڈلہوزی نے کشادہ دلی سے اُنکے ساتھ لیجانے کی جو خواہش ظاہر کی تھی اُسکو اُنھون نے [illegible] منسوخ کردیا اور یہ حکم دیا کہ اب جان لارنس کے بدلے اُنکے بھائی ساتھ جاینگے۔ ۱۶ ستمبر کو وہ لکھتے ہین کہ "مین راے پور مین خوشی سے آپکی ملاقات کرونگا۔ لیکن مین یہ بھی چاہتا ہون کہ دورہ کے آخری ایام مین آپ میرے ساتھ ہون۔ اگر آپ کے بھائی اکتوبر مین واپس آگئے تو بمقام وزیرآباد گلاب سنگھ سے ملاقات کرنے کے لیے وہ میرے ساتھ جاسکتے ہین۔ اسکے بعد آپکی باری لاہور مین رہنے کی ہوگی اور آنکو وہان رہنا پڑیگا۔ میری خواہش ہے کہ آپ میرے ساتھ ہون"۔ لارڈ ڈلہوزی کی خواہش بمنزلہ حکم کے تھی اور درمیان کے کچھ مختصر عرصہ کو چھوڑکر جبکہ لاہور مین اُنکا آنا ہوا جان لارنس چھ مہینے تک برابر گورنر جنرل کے کیمپ کے ساتھ جو شمالی اور شمال مغربی حصہ پنجاب کو اُس حد تک ملاحظہ کرنے کے لیے گئے تھے جہانتک اُنسے ممکن تھا گھومتے پھرتے تھے۔

لارڈ ڈلہوزی کو جان لارنس کی انجام دہی خدمات سرکار کا جو کچھ خیال تھا اور خاص جان لارنس کی نسبت اُنکی جو کچھ راے تھی وہ اُنکی مندرجہ ذیل چٹھی مورخہ ۱۲۔ اکتوبر سے جو اُنکی ناگہانی اور خطرناک علالت کے ظاہر ہوتے ہی لکھی گئی تھی ظاہر ہے۔

جب سے مین نے آپکی علالت کا حال سُنا اُسوقت سے مین نے آپکو کوئی چٹھی لکھکر تکلیف نہین دی۔ مجھکو اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ آپکی سخت علالت کا حال سُنکر مجھکو کس درجہ ملال ہوا۔ اور اب کسقدر اس بات کے سننے کا مین خواہشمند ہون کہ اس سفر مین آپکی طبیعت درست ہوتی جاتی ہے اور آپ اپنے تئین پھر کام مین حد سے زیادہ مشغول کرکے اپنی سادہ لوحی سے تندرستی مین مخل نہین ہورہے ہین۔ مجھکو یہ سُنکر نہایت انتشار ہوا کہ آپ بمجبوری کام چھوڑکر وطن چلے جانیکا ارادہ رکھتے ہین اور مین اُسکے جواب مین یہ کہتا ہون کہ جسطرح مین اپنے داہنے ہاتھ کے بچانے کی کوشش کرتا اسطرح سے آپ کے بچانے کی کوشش کرنا چاہتا ہون کہ آپ انگلستان نہ جائین۔ آپ لوگون مین سے دو آدمیون نے حد سے زیادہ جانفشانی کی۔ تیسرے کا حال خدا کو معلوم ہوگا اب دو اور آدمیون کی باری ہے کہ وہ آپ دونون کی جگہ کام کرین۔ آپ بس اُسیقدر کام مین اپنے تئین مشغول کیجیے جو آپ سے انجام ہوسکتا ہو اتنا کام نہ لیجیے جو آپ پر بار ہوجاتے۔

ایسی حالت مین یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ جب گورنر جنرل کو اپنے نائب کے منظور ہونے کا

قرار واقعی یقین ہوگیا تو اُنھون نے تاکید کی کہ نائب مذکور آیندہ فصل گرما کو تابستان لاہور مین نہین بلکہ بہارستان شملہ مین بسر کرین اور اس مقام پر بطور واقعہ قبل از وقت یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ جو برجستہ تشخیص ڈاکٹر ہیتھ آویے نے اس نازک وقت مین کی تھی علاوہ اُس قابلیت کے جو ایک عرصہ دراز تک بطور ہمدم ہندوستان مین ساتھ رہنے سے جان لارنس پر ظاہر ہوئی تھی وہی چودہ برس کے بعد اس کام آئی کہ جب جان لارنس عالمگیر سبین کے ساتھ سلطنت ہند کے سب سے بھاری منصب وائیسرائی و گورنر جنرلی کے لیے طلب کیے گئے تو اُنھون نے اپنے پرائیوٹ سکرٹری کے عہدہ پر اُنکی تقرری کے لیے سعی کی۔

جان لارنس جیسا کہ مین بیان کرچکا ہون اپنی بیم صاحبہ سمیت ۱۷ اکتوبر کو اپنے بھائی کے واپس آنے کے بعد لاہور سے روانہ ہوئے۔ اُنھون نے امرتسر اور جالندھر کی راہ سے سفر کیا جیسا کہ اُنھون نے بندوبست کر رکھا تھا اُسکے مطابق دونون مقامات پر اُنھون نے بہت سا کام انجام کیا اور بعد اسکے آغاز نومبر مین مقام روپڑ جو ایک چھوٹی سی بستی دریای ستلج کے کنارے آباد ہے گورنر جنرل سے ملاقات کی۔ گورنر جنرل کا کیمپ بہت بھاری تھا۔ اُنکے خاص سامان حشم و خدم کے علاوہ جن اضلاع مین وقتاً فوقتاً اُنکا گذر ہوتا رہتا تھا وہان کے افسر بھی کیمپ مین آکر مقیم ہوتے تھے اور اسطور پر جان لارنس کو اپنے حاکم اعلیٰ اور ماتحتون سے بھی اُس زمانہ کے ضروری معاملات اور ملک کی آیندہ امیدون کے بارے مین بھی بہت کچھ صلاح و مشورت کرنے کا موقع ملا۔ جو کاغذات میرے پاس موجود ہین اُنکے ذریعہ سے دریافت نہین ہوتا ہے کہ اس دورہ مین جان لارنس کا کس کس مقام مین گذر ہوا تھا اور کیا کیا کام اُنھون نے انجام کیے۔ اکتوبر ۱۸۵۱ء سے نومبر ۱۸۵۱ء تک کی چٹھیان بالکل نہین ہین اور یہ امر لازمی بھی ہے جس حالت مین جان لارنس گورنر جنرل کے ساتھ رہے تو نہ جان لارنس کو لارڈ ڈلہوسی اور نہ لارڈ ڈلہوسی کو جان لارنس کے نام چٹھی بھیجنے کی حاجت تھی۔ ہنری لارنس لاہور رہین تھے اور اس سبب سے محنت طلب خط کتابت (جو ابتک خاص کر کے اُنکے بھائی کے ذمہ تھی) کمشنر ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنرون سے رکھنے کا کام بطور واجبی اُنکے ذمہ عائد ہوا اور ان لوگون کی کیفیت یہ تھی کہ آج یہان کل وہان گھومتے پھرتے تھے کسی ایک مقام پر جمکر اُنکا رہنا نہین ہوتا تھا اور اس مقام پر ایک مرتبہ یہ بات اور بیان کردینا چاہیے کہ جان لارنس کے کوئی پرائیوٹ سکرٹری نہین تھا اور چند برس کی چٹھیان جو اس کتاب کے مولف کو دستیاب ہوئی ہین وہ خاص کر زوجہ جان لارنس کا کام ہے جو اس خاص سفر مین جا بجا اُنکے ساتھ رہین گورنر جنرل کے انتظامات سفر کی بابت جان لارنس اور لارڈ ڈلہوسی کے مابین مہینون سے خط و کتابت ہوتی آئی تھی اور اُنکی چٹھیون سے مین قیاس کرتا ہون کہ اس سفر مین مندرجہ ذیل باتین انجام کرنے کے لیے تجویز کی گئی تھین۔ شمالی اضلاع پنجاب مین سہولت کے ساتھ سیاحت کی جاے۔ لاہور مین عرصہ تک قیام رہے جہان

بقول لارڈ ڈلہوسی اور ظاہرا زیادہ تر انکی مرضی کے مطابق دو سال سابق کی نسبت کام زیادہ اور رسوم تکلفات کم ملحوظ رہین" وزیر آباد اور راولپنڈی کا دورہ کیا جائے - وہان سے بذریعہ نو تعمیر اور دشوار گزار سڑک کے کالاباغ کو جو دریاے سندھ کے اس پار واقع ہے سفر کیا جائے اس مقام پر گورنر جنرل کا قصد یہ بھی تھا کہ بورڈ نے محصولات نمک کا جو بندوبست کیا تھا بصورت امکان اُسکی بھی اصلاح کی جائے گورنر جنرل کے مطابق ارباب بورڈ نے بس یہی ایک غلطی کی تھی"۔ بالآخر اگبوٹ کے ذریعہ سے دریاے سندھ کی راہ سے ڈیرہ اسمعیل خان کا مختصر سفر کیا جائے اور گورنر جنرل کی خواہش تھی کہ اس مقام پر کوہستانی سرداران ڈیرہ جات کا ایک دربار منعقد ہو- اسکے بعد گورنر جنرل کی تجویز تھی کہ اگر پہاڑی جرگے مزاحمت نکرین تو ڈیرہ جات ہوکر کوہاٹ اور پشاور اور وہان سے گرینڈ ٹرنک روڈ یعنی بڑی سڑک کی راہ سے اٹک اور اٹک کے درمیان ہوتے ہوئے اور بالآخر ہزارہ اور کشمیر سے گذر کر شملہ مین آئین - یہ ایک بڑی بھاری تجویز تھی جسکے کم اولوالعزمی والے حصے بظاہر طے ہوگئے تھے لیکن کشمیر مین ہوکر آنے کا نازک اور مشکل راستہ برادران لارنس کی عاقبت اندیشانہ مزاحمت سے چھوڑ دیا گیا -

جان لارنس پشاور دن کرنے کے لیے لاہور مین آئے اور گورنر جنرل دریاے سندھ کے اس پار اپنا دورہ تمام کرنے کے لیے رہگئے - آئندہ موسم بہار (۱۸۵۱ء) مین کام کرنے کے لیے جان لارنس نے جو فہرست تیار کی تھی اسمین صرف یہی ایک خلل اندازی ہوئی کہ وہ درمیان مین پشاور چلے آئے اور یہان سرکاری کاغذات اور نقشجات فوجداری کے جانچنے مین دو ہفتہ تک نہایت سرگرمی سے مستعد رہے قلعہ جیلخانہ اور چھاونیون اور شہر کا ملاحظہ کیا - گورنر جنرل کے ساتھ باڑہ اور جمرود کو گئے اور اپنے طور پر ہر درجہ کے لوگون اور ہر قسم کے اہل الراے سے بلا تکلف ملاقاتین کین - اُنکو دریافت ہوا کہ اُس زمانہ مین (بلکہ غالباً اُسوقت تک بھی) اُس ضروری مقام کی حالت قابل اطمینان نہوتی درہ مذکور پر دس ہزار قواعد دان سپاہ موجود تھی اور مین یقین کرتا ہون کہ اُسکی تعداد کا گھٹانا ابتک کبھی ممکن العمل نہ سمجھا گیا - اُس ملک کی قدرتی کیفیتین ایسی تھین جنسے نہ تو اُسپر قبضہ کرتے اور نہ اُسکو چھوڑتے بنتا تھا - کیونکہ دو بڑے بھاری دریا اور بیشمار کوہستانی چشمے اُسمین سے ہوکر نکلے ہین گہرے گہرے نالے اور ناہموار پہاڑیان واقع ہین اور چارون طرف ایسے ایسے پہاڑون سے وہ ملک محصور ہے جسمین ہر قسم کے بدمعاش لوگ کشت وخون کرکے جا چھپتے ہین اور اُنکا کچھ پتہ نہین لگتا ہے سکھ لوگ جنھون نے ہمارے پیشتر اس مقام پر قبضہ کیا تھا اور تھوڑے زمانہ تک اپنے تئین اُسکا مالک قرار دیا اپنے فوجی تھانون کے اُس پار ایک گز بھی آگے ملک پر تسلط نہ کرسکے اور کوہستانی خواہ میدانی اضلاع قرب وجوار مین جو لوگ آباد ہین اُنسے ہواے اُسکے کہ جب اُنکے سرون پر تلوار رکھدی گئی کبھی ایک روپیہ وصول نہ کرسکے پس کوئی تعجب کی بات نہین ہے اگر باوصف اس امر کے بھی کہ ہماری حکومت مین اعتدال اور انصاف کا

لحاظ کیا گیا ہر قسم کے محصولات معاف کردیے گئے مالگزاری اراضیات مین تخفیف کردی گئی اور اقل درجہ اس حصہ
ملک مین احتیاط کے ساتھ جاگیرداران موضع یا سرداران ضلع کا گذارہ مقرر کر دیا گیا ایسے مفلس لوٹیرے اور جنگجو لوگ
اپنی آبائی حرکت سے باز نہین آسکے ہوہ ابد قرار پہاڑ ابتک موجود ہین جہان کسی کا گذر نہین ہوسکتا مگر وہان کے
لوگ میدانی ملک کے کمتر جنگجو باشندون پر ٹوٹ پڑتے ہین ہوہ پہاڑ ایک کام یہ بھی دیتے ہین کہ جب کبھی میدانی ملک کے
باشندے اپنے وطن کا مال غنیمت لیکر یا مکروہ فرنگیون کے خون مین اپنے ہاتھ آلودہ کرکے پہاڑیون مین جاملتے
ہین تو وہان نہایت ثواب سمجھکر اُنکو پناہ ملتی ہے - چونکہ یہ دیسی باشندے اس بات کے عادی تھے کہ اپنے نقصانات
کی خود ہی چارہ جوئی کر لیتے تھے اور بنی نوع انسان کا مطلق خیال نہین کرتے تھے اس سبب سے ہم کو باشندگان
ملک کے کسی حصے سے ہتیار رکھوانا ممکن نہ معلوم ہوا پس جس ملک مین ہمیشہ ظلم و جبر ہوتا رہا ہو وہان قانونی عملدرآمد
صرف آہستہ آہستہ اور بتدریج ممکن ہے جان لارنس کی تحقیقات کے مطابق اُنکے پہونچنے کے اڑھائی مہینے ص ۳۶۳
پیشتر کی مدت مین قتل عمد یا ضرب شدید کی اکاون وارداتین گذر چکی تھین - اور انھین حالتون کو دیکھکر اُنھون نے
ضلع پشاور کی حفاظت اور تنظیم کے لیے نہایت قابلیت کے ساتھ دو تحریرین تیار کی تھین - آئین جو ان مین ظاہر
کی گئی تھین اُنپر اتبک عمل ہوتا آیا اور رفتہ رفتہ (دو ایک فصلون ہین جہانتک امید ہوسکتی ہے) اُنکے باعث سے
اس امر مین کامیابی بھی حاصل ہوتی رہی کہ قرب و جوار کے ڈاکو اپنی حرکتین چھوڑکر زیادہ آشتی کے ساتھ زندگی بسر
کرنے لگے - چھاؤنیون کے گرد جو ناہموار زمینین پڑی تھین اُنکو اسطور سے چورس کرنا کہ ڈاکو یا قاتل لوگ چھپکے
تاک مین بیٹھنے نپائین رات اور دن کو گرد آوری کرنے کے لیے پولیس کا ایک زبردست انتظام کرنا - اندرونی ملک
اور سرحد پر بھی مسلح تھانون کا ایک سلسلہ قائم کرنا - ہمارے افسر اور سپاہی دورہ کرنے کے وقت جو طمع واریان
کرتے ہین اُنکے متعلق تاکیدی شرطین مقرر کرنا - کوہستانی سوداگرون سے ہماری سرحد کے تھانون پر پہونچنے
اُنکے ہتیار لے لینے اور پھر واپسی کے وقت بالضرور واپس کر دینے کا انتظام کرنا - ہر ہر موضع کے مقدمون کو اُن
جرمون کے لیے جو گانؤن کے اندر واقع ہوتے تھے اُنکو جوابدہ مقرر کرنا - اور فوج پشاور کے سب سے آگے
بڑھے ہوئے تھانے کے طور پر غیر قواعد دان سپاہ کا جمرود پر قابض کرا دینا یہ چند تدبیرین وہ ہین جو سبکے
پہلے جان لارنس نے بتائی تھین اور جن پر کم و بیش اُس زمانہ سے اتبک لحاظ ہوتا آیا ـــ

ماہ اپریل مین جان لارنس اپنے اہل و عیال کو ساتھ لیکر شملہ کو گئے اور یہان اُنکو اور اُنکے اہالیان
خاندان کو اس بات کی بیحد خوشی حاصل ہوئی (مین خیال کرتا ہون کہ جس شخص کو بذات خاص تجربہ نہین ہوا ہے
یا اُنکہ جیسے جان لارنس کی طرح تابستان ہندوستان کی صعوبت نہین پڑی ہے اُسکی سمجھ مین یہ بات کبھی نہین
آسکتی) کہ بیس سال کے بعد ہر موسم گرما کے ایام تابستان مین گذارنے کے بعد اس مرتبہ پہلے پہل گرمی

ایام کوہ شملہ پر بسر کرنا نصیب ہوئے۔ چہل قدمی کے لیے دور دور تک جانا لطیف صحبتین اُٹھانا اُس قسم ووس
بر زمین کی دلچسپ آب وہوا سے فرحت حاصل کرنا لارڈ اور لیڈی ڈلہوسی کی مہربانی اور سخت دشوار کام ایسی
حالتون مین جب وہ بالکل آسان معلوم ہوتا تھا کر دیتا یہ سب باتین بہیئت مجموعی اُنکے کل ایام ملازمت
ہندوستان مین اسوقت محض اتفاقیہ طور پر نمودار ہوئین اور جب بی بی نے اُنکے ساتھ یہ خط اوٹھایا تھا تین برس
کے بعد جب اُسکا خیال کیا تو اُسکو کچھ رنج اور کچھ خوشی محسوس ہوئی لیکن لاہور کی مہلک آب وہوا کا جو اثر اُن پر
پڑا تھا اُس سے وہ یہان بھی بچ نہ سکے۔ سال سابق مین جو بخار اُنکو آیا تھا اُسنے اس مرتبہ اور بھی شدت سے
ظہور کیا اور چار ڈاکٹرون نے جو اُنکے معالج تھے (ان چارون مین لارڈ ڈلہوسی کا خاص طبیب بھی داخل ہے)
بالاتفاق یہ راے دی کہ جب تک وہ انگلستان کو واپس نہ جائینگے اُسوقت تک اُنکی تندرستی عود نہ کریگی۔
ص ۱۰۲ اس زمانہ کے دس برس پیشتر جب اُنکی نئی نئی شادی ہوئی تھی اور کوئی خاص کام بھی اُنکو نہین ملا تھا اور جب
ڈاکٹرون نے اُنکو متنبہ کیا تھا کہ ہندوستان کی آب وہوا مین جانیکا ہرگز قصد نکرنا تو اُنھون نے یہ جواب دیا تھا کہ
"اگر مین ہندوستان مین جاکر زندہ نہین رہ سکتا تو اس قصد سے وہان جاؤنگا کہ وہان پہونچکر ہلاک ہو جاؤن"
اور اب اُسوقت جب ایک اتنے بڑے صوبہ کے ایسے ایسے فوائد عظیم کا اُنپر دارمدار تھا ممکن نہین تھا کہ اُنکا خیال
کچھ اور ہو جاتا۔ اُنھون نے کہا کہ جب تک مین اُس کام کو جو میرے ہاتھ مین ہے انجام نکرلونگا اُسوقت تک
کسی امر سے مجھکو وطن جانے کی ترغیب نہ ہوگی اور جب ایکمرتبہ بخار مین تخفیف ہوئی تو وہ اس عجلت کے ساتھ
اپنے کام کی طرف بڑھے کہ ہر شخص یہی خیال کرنے لگا کہ اب اُنکے ڈاکٹر اور اُنکی بی بی نے اُنکے انگلستان
جانے کے خیال کو بالکل دور کر دیا۔

بااینہمہ لارڈ ڈلہوسی کو آسانی سے اطمینان نہین ہوا اور جس شخص کو وہ اپنا داہنا ہاتھ سمجھتے تھے اُسکے
بچانے کی آرزو مین اُنھون نے ڈایرکٹران ایسٹ انڈیا کمپنی سے التجا کی کہ جان لارنس کو خاص رعایتی
شرطون پر وطن جانے کی اجازت ملے۔ اس استدعا سے سرکاری وجوہ پر انکار کیا گیا لیکن انکار کے ساتھ
ایسے کلمات بیان کیے گئے جنسے ظاہر ہوتا ہے کہ جان لارنس کی خدمتین نہایت بیش قیمت سمجھی گئین
اس بارے مین اُنھون نے لارڈ ڈلہوسی کو جو چٹھیان لکھی تھین اُنمین سے ایک چٹھی کی چند سطرین خاص کر کے
اس خیال سے مین یہان درج کرتا ہون کہ اُنسے صاحب موصوف کی آیندہ تدبیرون کا حال ظاہر ہوتا ہے۔

مین نے قصد کیا ہے کہ اب وطن کو نہ جاؤن میرے سن اور اُن دعوون کے اعتبار سے جو میرے اہل و عیال
مجھپر رکھتے ہین اسوقت وطن کو واپس جانا میرے حق مین سراسر مضر معلوم ہوتا ہے میری تندرستی نہایت مشکوک ہے
مین نہین سمجھتا کہ تین چار برس سے زیادہ ایمانداری کے ساتھ عمدہ کام کرنے کی قوت مجھمین باقی رہگئی ہو۔ مئی ۱۸۵۲ء

تک مین اپنی پوری مدت ملازمت کی صرف کر چکونگا اور اُسوقت تک اسقدر وجہ معیشت بھی مہیا کر سکونگا جو میری ادنی حاجتون اور میرے اہل وعیال کے لیے کفایت کرے - میرا قصد یہ نہین ہے کہ مین اُس زمانہ تک بالکل ترک ملازمت کرون لیکن مین چاہتا ہون کہ اُس امر کے عمل مین لانے کے قابل ہو جاؤن - اگر مین اِسوقت بلا تنخواہ جاتا ہون تو اس بات کی کچھ بھی امید باقی نہین رہتی کہ جو کچھ میرا خیال ہے اُسکے مطابق مین ترک ملازمت کرنے کے قصد سے اس ملک کو واپس آسکونگا کیونکہ اس عارضی سفر مین میری توقیر کا بہترین حصہ صرف ہو جائیگا مین نہایت شکر گزار ہون کہ حضور نے مہربانی اور نوازش سے میرے بارے مین رعایت ہونے کی سعی کی اور جس تالیف قلب کے ساتھ اس رعایت سے انکار کیا گیا اُسکا بھی ممنون ہون -

ایسی حالت مین جب راقم کا طول طویل پُرماجرا زمانہ ختم ہوگیا یہ امر دشوار ہے کہ جو سادی حاجتین اور کم حقیقت پیشین گوئیان اس چٹھی سے ظاہر ہوتی ہین اُنپر خیال نکیا جائے اور گو اس امر کا بیان کردینا جسکو اس سوانح عمری کے آخر مین لکھنا مناسب ہے شاید قبل از وقت متصور ہوگا مگر یہ بات اور بھی دشوار معلوم ہوتی ہے
کہ اس چٹھی کی تحریر کے وقت جسقدر کام اُنکے انجام کرنے کے لیے جمع تھا اُسپر سرسری طور سے جس شخص نے ص ۳۶
خیال کیا تھا کہ وہ تین چار برس سے زیادہ ایمانداری کے ساتھ عمدہ کام کرنے کی قوت مجھ مین باقی نہین رہ گئی ہے اور میرا انگلستان جانا بغیر اسکے نہین ہو سکتا ہے کہ میری توقیر کا بہترین حصہ سفر مین صرف ہو جائے گا اُسکو اور بھی زیادہ جوابدہی اور اختیار کے ساتھ تین ہی چار برس تک نہین بلکہ سات برس تک اسطرح سے کام کرنا پڑا کہ اکثر لوگ جس کام کو دس بارہ دن مین انجام کرین اُسکو اُنھون نے ایک دن مین انجام کیا اور اخیر کے دو سال مین اُنکو اسقدر پریشانی و دشواری اور خطرہ کا سامنا رہا کہ اگر کوئی ادنی درجہ کا آدمی ہوتا تو یا اچھی طرح سے بن ہی جاتا یا ہلاک ہی ہو جاتا - جب غدر کے بعد وہ بیماری سے چور ہو کر انگلستان کو واپس آئے تو اُنھون نے آرام نہین کیا بلکہ چار برس تک انڈیا کونسل مین کام کرتے رہے اور جو وسیع تجربہ اُنھون نے حاصل کیا تھا اُسکو اور اپنی عقل سلیم کو اُسوقت کے مشکل مسائل کے حل کرنے مین جو حکومت ہندوستان کی کمپنی کے اختیار سے بادشاہ وقت کے اختیار مین منتقل ہونے سے پیدا ہوتے تھے صرف کیا اس زمانہ کے ختم ہونے کے بعد جو بمقابلہ ایام ملازمت ہندوستان اُنکے کسیقدر آرام کے دن تھے وہ بہ حیثیت وائسرائے و گورنر جنرل ہندوستان کو واپس آئے اور پورے پانچ برس تک ایسی محنت شاقہ اور کامیابی کے ساتھ کام کیا کہ شاید ہی اور کسی گورنر جنرل نے کیا ہوگا - جب وہ انگلستان کو پھر واپس آئے تو عظیم الشان وائسرائیون کے زمانہ عروج سے لندن اسکول بورڈ کے بے لطف اور غیر مشکورانہ کام پر تنزل قبول کیا اور اس کام پر جو وہ مقرر ہوئے تو اسکی وجہ یہ نہین تھی کہ وہ عام تعلیم کے صیغہ سے کوئی خاص واقفیت رکھتے ہون بلکہ اسوجہ سے اُنھون نے اس کام کو قبول کیا کہ ایک کار نیک تھا اور اسمین سخت محنت درکار تھی - اسکے بعد جب اُنکی تندرستی

نے قطعی طور پر جواب دیا بصارت چشم قریب قریب بالکل زائل ہوگئی اور جب اُنھون نے اپنے پاؤن گویا قبر مین لٹکا دیے تو اپنے فرائض کا خیال کرکے وہ ایک مرتبہ پھر بیدار ہوگئے طعنہ زنی اور ہر قسم کی غلط فہمی کا کچھ خیال نہ کرکے اُنھون نے آخر درجہ تک ایک ایسی حکمت عملی کی مخالفت کرنے مین جانفشانی کی جو اُنکے نزدیک محض خلاف انصاف تھی اور جس سے اِنگلِستانؔ اور ہندوستان کے بہترین مقاصد کا خطرہ اور نقصان متصور تھا۔ اگر کسی شخص کے سوانح عمری اول سے آخر تک محض محنت (اور محنت بھی وہ جو ایمانداری جانفشانی اور بیغرضی کے ساتھ کی گئی ہو) کے اعتبار سے قابل تعظیم ہین تو وہ سوانح جانؔ لارنسؔ کے ہین۔

ماہ نومبر مین جانؔ لارنسؔ اُن تمام سول اسٹیشنون کو جو راستہ مین ملے دیکھتے ہوئے لاہور کو واپس آئے اور اپنے ساتھ ایک شیر خوار بچہ (اڈورڈ ہیز) کو بھی جو ماہ جون مین بمقام شملہ پیدا ہوا تھا ساتھ لائے۔ یہ نہایت پیارا بچہ تھا جسنے اپنے پیدا ہونے ہی کے وقت سے اپنے باپ کی اندرونی محبت جو اُنکے دل مین نہان تھی عیان کردی تھی گو ظاہر مین اُنکی صورت سے محض بے اُنسی پائی جاتی تھی لیکن جو لوگ اُنکے حالات سے بخوبی تمام واقف ہین اُن سب کو معلوم ہے کہ باطن مین وہ بڑی محبت کے آدمی تھے بچے اور خاص کرکے شیر خوار بچے سے اکثر (چنانچہ ایک مشہور واقعہ سے جسکو مین اُنکے آخری ایام کے حالات مین درج کرونگا ثابت ہوگا) پریشانی کے وقت جانؔ لارنسؔ کی بڑی تسکین ہوتی تھی اور جب اپنے یومیہ اشغال کے تردد و افکار سے وہ نہایت خستہ ہوجاتے تھے تو بچون سے اُنکا دل بہت بہلتا تھا۔ یہ بچہ روز اول ہی سے نہایت نازک اندام تھا اُسکی نازک اندامی اس بات سے عیان ہے کہ جب جانؔ لارنسؔ کو پنجاب مین موسم سرما کے کئی مہینے تک اس زمانہ مین دورہ کرتے رہنا پڑا تو ماں نے بچہ کو وہان کے سخت موسم مین لیے لیے پھرنا گوارا نہ کیا چنانچہ جب تک باپ اپنے صوبہ مین دورہ کرتے رہے اُسوقت تک ماں بچہ کی پرورش کے لیے مکان پر ٹھہری رہین لیکن افسوس کہ موت نے وہان بھی نچھوڑا اور وہ معصوم بوئے گل کیطرح باغ عالم سے چل بسا۔

حیف درچشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

یہ ایک جانکاہ صدمہ تھا اور وہ اکیلی ماں ہی پر نہین ہوا لارنسؔ کے خاندان مین پہلے پہل یہ موت ہوئی تنومند باپ صدمہ سے بالکل چور ہوگیا پھر جسوقت وہ لاش کو قبر کیطرف لیکر چلا تو بچون کیطرح پھوٹ پھوٹ کر روتا تھا اس بات سے ناواقف لوگون کو سخت حیرت ہوئی مگر اُنکے سوا اور کسی کو نہین ہوئی۔ جانؔ لارنسؔ کو کسی نے بار بار روتے ہوے نہ دیکھا ہوگا دو ایک مقام پر جو اُنھون نے آنسو بہاتے اُسکی سوانح عمری مین مین نے تصریح کردی ہے لیکن اُنکے آنسو اُن کے دائمی چشمہ محبت کی جو اندر بھرا ہوا تھا صرف ظاہری علامتین تھین جو کبھی کبھی نمایان ہوجاتی تھین۔ یہ محبت شاید زیادہ سچی تھی کیونکہ وہ ظاہر بہت کم ہوا کرتی تھی

اور جن لوگون پر عادتاً اُسکا اثر پہونچتا رہتا تھا انکو حقیقت مین زیادہ تقویت اور اعانت پہونچتی تھی کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ کسی ضعیف آدمی کی صحبت نہین ہے بلکہ ایک شہ زور اور اکھڑ شخص کی صحبت ہے۔

یہ پہلی موت تھی مگر تفرقہ خاندان پہلا نہین تھا کیونکہ سال الحاق پنجاب (۱۸۴۹ء) کے موسم برسات مین وہ ناگزیر مفارقت واقع ہوئی تھی جسکی تلخی موت سے بھی زیادہ ہے اور جو تمام انگریزی افسران ہندوستان کے خاندانون کے لیے لازم ہے اور یہ خاص مفارقت ایسے وقت واقع ہوئی جب بچون کو والدین کی خبرگیری حد سے زیادہ درکار ہوتی ہے اور والدین کو اپنے بچون کا چھوڑنا انتہا سے مرتبہ کا ناگوار گذرتا ہے جان لارنس ص ۳۶
کی بڑی دو بیٹیان کسیقدر نادر حالتون مین انگلستان کو بھیجی گئی تھین۔ ہربرٹ اڈورڈس اور جان نکلسن اتفاق سے رخصت فرلو پر جانیوالے تھے اور انھون نے از خود اس بات کا بیڑا اٹھا لیا کہ ہم لڑکیون کو انگلستان پہونچا دینگے گو یہ دونون صاحب لارنسون کے بڑے دوست تھے مگر اسپر بھی اُنکے دل مین کبھی یہ خیال نہین پیدا ہوا کہ لڑکیون کو انگلستان لے جانے کا کام جسمین سراسر تکلیف اور جوابدہی تھی اُنکے لیے تجویز کرین لیڈی لارنس بیان کرتی ہین کہ "یہ امر کسیقدر حیرت انگیز تصور کیا گیا کہ دو کم سن لڑکیون کو صرف دو نوجوان مردون کی حفاظت مین بھیجدیا جائے لیکن وہ دونون بڑے شفیق اور معتمد دوست تھے اور کمال شرافت سے انھون نے اپنی امانت کا کام پورا کر دیا کم سن لڑکون کے سنبھالنے مین جو تکلیف و پریشانی ہوتی ہے اُسکا کچھ لحاظ نہین کیا اور راستہ بھر اپنی شفقت و مہربانی کرتے ہوئے لیگئے"۔ جان لارنس نے ان لڑکیون کو فیروزپور پہونچایا اور وہان دونون کو انکی آیا سمیت اُنکے مہربان محافظون کے سپرد کر دیا جو دریاے سندھ کی راہ سے انکو بمبئی لیگئے اور وہان سے بخیر و عافیت انگلستان مین پہونچا دیا۔ جسوقت ہم اس بات کا خیال کرتے ہین کہ علی العموم نوجوان نا کتخدا افسرون کی کیا کیفیت ہوتی ہے اور اسطرح کا کام اگر وہ چاہتے ہین تب بھی اُنسے انجام نہین ہو سکتا ہے تو بیشک ہم کو یہی خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان دونون نوجوان غازیان ملتان کے نیلیے جو بعد کو دہلی کے بھی نامی گرامی بلکہ ملتان کی نسبت اور بھی بڑھے ہوئے غازی ہوئے یہ کام نہایت دلچسپی اور محبت کا تھا۔ جب جان لارنس ۱۸۵۰ء مین عارضی طور پر شملہ کو گئے تھے تو ممبران بورڈ کے متعلق ایک بڑا ضروری تبادلہ واقع ہوا پنجاب بورڈ کے تین ممبرون مین سے ایک ممبر کے عام خصائل مین بیان کر چکا ہون اور اس بات کو بھی ظاہر کر چکا ہون کہ ایک بے لوث شخص کی راے کے مطابق جنرل میا کے اعتدال آمیز اور حکیمانہ مزاج سے باقی دونون ممبرون کے تیز و تند مزاجون کی جیسے کہ اُسوقت وہ پائے جاتے تھے کیسی اصلاح ہوتی ہوگی۔ جہانتک مین دریافت کر سکا اُس سے تو یہی دریافت ہوتا ہے کہ انکی دماغی صلاحیتون کے دونون بھائی بڑے قدردان اور انکی نسبت نہایت ہی دوستانہ خیال رکھتے تھے لیکن یہ بات بھی تھی

کہ دونون بھائی انکواپنی راہ کا کانٹا سمجھتے تھے - یہ دونون بھائی تو ہمیشہ اور اگر ہمیشہ نہین تو اکثر کام کرنے پر اور منٹگمری صاحب اسیطرح بک بک کرنے پر آمادہ رہتے تھے ہر ایک امر مین جوان کے روبرو پیش ہوتا تھا اُسکے لیے اپنے ڈھب کے دوسرے آدمیون کی طرح کم سے کم وہ تین طریقے نکالتے تھے - قطعی طور پر تو وہ کوئی امر طے نہین کرتے تھے مگر انکا تیسرا طریقہ جسپر وہ زیادہ تر راغب ہوا کرتے تھے عموماً اُنکے باقی دو ہمجنسون کی راے سے بالکل مختلف ہوا کرتا تھا یہ اکثر ہوتا تھا کہ جب کسی اہم مسئلہ کے متعلق ہنری لارنس نے اُسکے حل عقد کی ایک تدبیر بتائی اور جان نے دوسری راے دی اور وہ دونون طریقے فیصلہ کے لیے منٹگمری صاحب کے روبرو پیش ہوئے تو اُنھون نے دونون کو اُٹھا کر کھٹائی مین ڈالدیا یعنی یہ کہ دونون تجویزون کو اُٹھا کر اپنی جیب مین رکھ لیا اور پھر اُس مسئلہ کا تصفیہ ایک وقت غیر مقررہ کے لیے اُٹھا رکھا - مین نے ایک شاہد عینی کے قول کو جو بیان کیا ہے اُسکے مطابق بعض اوقات وہ دو دو گھنٹے رزیڈنسی کے سامنے والے برآمدہ مین ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر ٹہلتے اور ہنری کی کسی نہ کسی تجویز پر بڑی گرمجوشی سے بحث کر کے اُسکی تردید کرتے جاتے تھے اور جسوقت بحث ختم ہو جاتی تو بڑی سہولت سے کہنے لگتے کہ "آپ سے مین بحث تو بڑی دیر سے کر رہا ہون مگر ابھی مین نے اپنی کچھ راے نہین ظاہر کی ہے صرف اسیقدر کہتا تھا کہ آپکی تجویز کے خلاف جان لارنس کی کیا راے ہوگی اور اکثر یہی برتاؤ جان لارنس کے ساتھ بھی وہ کرتے - یہ طریقہ عملدرآمد دونون بھائیون سے کسیکو مرغوب نہین معلوم ہوتا تھا جان لارنس بحث کے بڑے شائق تھے مگر اس شرط سے کہ وہ بحث کسی کارروائی کے مقدمہ کے طور پر کیجاتی لیکن منٹگمری صاحب کے مباحثہ کو وہ خوب سمجھتے تھے کہ اس سے کوئی نتیجہ نہ پیدا ہوگا اور ہنری لارنس جو زیادہ تند مزاج تھے اور مخالفت کو بہت کم جائز رکھتے تھے بعض اوقات منٹگمری صاحب کی ردوبدل کو ضرر رسان ہی نہین بلکہ موجب توہین سمجھتے تھے پس اس سے ظاہر ہے کہ دونون مین سے کوئی بھائی سقراطی طریقہ تحقیقات کو پسند نہین کرتا تھا اور کبھی کبھی دونون بھائی مستعدی اور جلدی کے کام مین مانع سمجھکر اس ناتجربہ کار حکیم کو اپنے راستہ سے ہٹا دینے پر مائل ہو جایا کرتے تھے چنانچہ جسوقت ماہ نومبر ۱۸۵۱ء مین رزیڈنسی ناگپور کا عہدہ خالی ہوا اور یہ عہدہ ایسا تھا جسکے لیے دونون بھائی منٹگمری صاحب کو زیادہ موزون سمجھتے تھے تو اُنھون نے باتفاق راے لارڈ ڈلہوزی سے اس امر کی استدعا کی کہ منٹگمری صاحب وہان بھیجدیے جائین لارڈ ڈلہوزی راضی ہوگئے اور منٹگمری صاحب نے اُس عہدہ کو غالباً بڑی دادرسی سمجھکر قبول کیا -

اسمین شک نہین کہ بورڈ کی تیسری ممبری کی جگہ عام اس سے کہ اُسپر کوئی شخص مقرر کیا جاتا فرش مخمل تھی ہنری لارنس نے تو اسکو اپنے تجربہ کے مطابق کانٹون کا بستر بیان کیا ہے اور ایک عجیب طرح کے اتفاق سے اُس جگہ پر ایک ایسے شخص کی تقرری ہوئی جو جان لارنس کے ایام طفولیت سے اُنکے خاندان کا دوست

رہا تھا۔ ہنری اور جان لارنس دونون بھائیون کے ساتھ فوائل کالج مین تعلیم پائی تھی دونون بھائیون کی بیویون کو اُسوقت سے جانتا تھا جب وہ بالکل چھوٹی چھوٹی لڑکیان تھین اور ڈونیگال کے صحرائی ملک مین اُس کے ہمسایہ رہتی تھین ان دونون لڑکیون سے جسطرح اُسکو الفت اور محبت تھی اُسیطرح اُنکے شوہرون سے اُس زمانہ مین دوستی رہی جب وہ ممالک مغربی وشمالی مین روزافزون شہرت کے ساتھ تدریج ایک عہدہ سے دوسرے عہدہ پر ترقی پاتے جاتے تھے۔ ہنری لارنس کی سفارش سے الحاق پنجاب کے بعد وہ لاہور مین طلب کیا گیا اور اب پچھلے ڈیڑھ برس کے عرصہ مین اس نوملحقہ صوبہ کے دریائی اور سب سے ضروری ضلع کی کمشنری پر ہنری اور جان دونون بھائیون سے سرکاری طور پر واسطہ قریب رکھتا آیا تھا اسطور پر وہ اپنے گذشتہ حالات اپنے موجودہ منصب اور اپنی آیندہ امیدون کے اعتبار سے بھی بورڈ کی ممبری کے لیے بالتخصیص موزون تھا اور اسلیے بطور مستحق تمام وہ اس خالی عہدہ پر مامور ہوا۔

چونکہ اُس شخص کو ہنری لارنس سے یہ واسطہ تھا کہ وہ اُنکی بڑی قدر اور اُنسے نہایت محبت کرتا تھا اور جان سے یہ نسبت رکھتا تھا کہ اُنسے کمال اُنس تھا اور جو صلاحیتین سرکاری معاملات کی واقفیت اور شاہانہ حکمت عملی کے متعلق اسمین تھین وہی جان مین بھی پائی جاتی تھین اور اس سبب سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ دونون بھائیون سے بہت اچھی طرح برتاو رکھ سکیگا دونون کے اختلافات کو اصلاح پر لانے کی فکر کریگا اور اگر دونون کی شکایتون اور شکر رنجیون اور غلط فہمیون کو بکلی دور نہ کر سکیگا تو اُسمین کمی ضرور پیدا کردیگا یہ سب باتین ایسی تھین جنسے ابتک سلطنت کے حق مین بہت فائدہ ہوتا آیا تھا لیکن جن لوگون کے ہاتھ مین عنان سلطنت تھی اُنکے دلونکو تسکین نہین رہی۔ چونکہ اُسکو کام کرنے کا شوق لارنسون کی خواہش پوری کرنے کو قرار واقعی طور پر تھا اور اس کام کے انجام کرنے کا موقع شاید اُسکو اور بھی حاصل تھا طبیعت مین ذکاوت ایسی تھی جو کبھی خطا نہین کرتی تھی مزاج مین اسقدر اعتدال تھا جو بشرہ سے ظاہر ہوتا تھا اور کبھی اُسمین تغیر نہین پیدا ہوتا تھا اور بہت دور اندیشی کے ساتھ ایسی ملی ہوئی تھی جس سے نہایت اہم باتون کی نسبت بھی اُنکو شک نہین رہتا تھا کہ اُنکا انجام اچھا ہوگا اور جو لوگ زیادہ تندمزاج نہین تھے وہ اُس پر کامل بھروسہ کرتے تھے اس سبب سے وہ اس جگہ کے لیے بالتخصیص موزون تھا۔ پنجاب مین اُسوقت امن وامان کا ڈنکا بجتا تھا لیکن اگر آجاتا کوئی عزل ونصب کا وقت آتا تو بھی وہ اپنے کام کو بخوبی انجام کرنے کے قابل تھا۔ ہندوستان مین کچھ زمانہ کے بعد جو طوفان آنے والا تھا ابھی اُسکا حال کوئی نہین کہہ سکتا تھا کیونکہ ابھی سے کوئی راے اُس بارے مین قائم کرنا بالکل ناممکن تھا لیکن اگر کسی شخص کو وہ حال پہلے سے معلوم ہوجاتا اور اُسکی نسبت کوئی شخص صحیح پیشین گوئی کرتا تو بھی یہ امر مشتبہ تھا کہ ملک بھر مین ایسا کوئی شخص بہم پہونچ سکتا جو اُس عہدہ کے لیے جسپر فساد کے شروع ہونے کے وقت وہ مقرر کیا گیا تھا اس سے

ص ۳ زیادہ موزون ہوتا۔ ایام غدر مین جان لارنس کے ہاتھون نے جو کارہاے نمایان انجام کیے انکی طول طویل فہرست مین اگر کوئی کام ایسا تھا جو عین وقت عین مقام اور خاص اس طریقہ سے جسطور پر اسکا انجام ہونا چاہیے تھا انجام کیا گیا (یعنی دوراندیشی اور بہادری سے اسکی تجویز کی گئی اور نہایت کامیابی کے ساتھ اتمام کو پہونچایا گیا اور اسکی کارروائی کے آغاز ہی سے اسکے عمدہ نتیجہ کے آثار معلوم ہونے لگے) تو وہ کام ۱۳ مئی ۱۸۵۷ء کی صبح کو لاہور مین ہندوستانی سپاہیون سے ہتیارون کا رکھوانا تھا اور جنرل گاربٹ کے بعد جن پر ساری جوابدہی تھی تمام عالم کی رضامندی سے جو شخص انکی جانشینی کا مستحق تھا وہ رابرٹ منٹگمری صاحب تھے۔

جو تین شخص بالکل مختلف مگر اسقدر محنت و دشواری کی زندگی بسر کرنے کے بعد پھر ایک ہی کونسل بورڈ مین اگر جمع ہوئے انکی حالت پر نظر ڈالنے سے ممکن نہین کہ ان لوگونکی ابتدائی طالبعلمی کا زمانہ یاد نہ آئے جب وہ دہلی کے مدرسہ مین پڑھتے تھے تو ہر طرح کی ہنسی دلگی اور عیش و تفریح کی باتین کیا کرتے۔ ادنی درجہ کی تعلیم حاصل کرتے تھے اور جوش انگیز صحبتین گرم کرتے تھے چنانچہ ان سب باتون کا حال مین اس سوانح عمری کے باب اول مین بیان کرچکا ہون۔ خوش قسمتی سے مین اس مقام پر ایک ایسا قصہ بیان کرسکتا ہون جسکو سنکر کوئی شخص بات فراموش نکریگا کہ جن تین شخصون سے لاہور مین گورنمنٹ قائم کی گئی تھی انھون نے فوایل کالج مین بھی اسیطرح کا ایک تگڈم مقرر کیا تھا اور دونون بڑے بھائی جو بعض معاملات متعلقہ حکمت عملی عام مین اتفاق نہین کرسکتے تھے وہ ایک زیادہ تر ضروری امر مین بہرحال متفق الراے تھے یعنی یہ کہ دونون کی یادداشتین الفت اور کام کرنے کی خواہش گو یہ سب باتین کیسی ہی ادنی درجہ اور کتنے ہی پرانے زمانہ کی کیون نہون مگر دونون بھائیون مین متحد اور مشترک تھین فیاض دونون بھائی تھے لیکن بڑے بھائی کی فیاضی اسطور کی تھی کہ جو کچھ انکے پاس ہوتا تھا سب دے ڈالتے تھے اور چھوٹا بھائی فیاضی کے وقت اس بات کا خیال کرلیتا تھا کہ مجھپر دوسرے کن کن اشخاص کے حقوق ادا کرنا ہین قصہ مذکور اول توجہ کو ڈاکٹر چارلس ہتھیراڈ کے ذریعہ سے جو اسکے شاہد عینی ہین ہم تک پہونچا ہے لیکن مجھکو یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ سر رابرٹ منٹگمری نے جو ان اصحاب ثلثہ مین سے زندہ رہگئے ہین اسکی صحت کی تصدیق کی ۔اس زمانہ مین انکو قصہ مذکور تفصیل کے ساتھ یاد نہین تھا لیکن جب اون کے سینہ گنجینہ معلومات کو اشتعال دیا گیا تو انھون نے بھی اصل حال کو حرف حرف بیان کردیا۔

ص ۳۱ ۵ ۔ دسمبر ۱۸۵۱ء کو یہ تینون ارکان بورڈ مع اپنی میم صاحبون کے قدیم ایوان رزیڈنسی واقع انارکلی مین بڑے دن کی دعوت کھارہے تھے ۔میزبان بیشک جلسہ کے پریسیڈنٹ یعنی سر ہنری لارنس تھے دوسرے مہمانون مین جو اسوقت رہگئے تھے صرف ڈاکٹر ہتھیراڈ پریسیڈنٹ تھے لیڈیان سب چلی گئی تھین چند منٹ سے لوگ خاموش بیٹھے تھے کہ اتنے مین سر ہنری نے دفعتاً اپنے بھائی کی طرف خطاب کرکے کہا وہ معلوم نہین کہ

اسوقت بیچارے ہمسن دونون ضعیف بھائی کیا کرتے ہونگے معلوم نہین آج بھی روزمرہ کی غذا سے بہتر انکو کچھ کھانے کو ملا ہے یا نہین" اس بات کو بیان کرنا لازم ہے کہ ہمسن نامے دو بھائی نہایت غریبی مین بسر کرتے تھے اور فوایل کالج کے اُوسٹر تھے - یہ امر قرین قیاس نہین پایا جاتا ہے کہ ایک پرائیوٹ اسکول کی ملازمی مین چندنا ہموار ایرش لڑکون کے درمیان ایک اُوسٹر جیون بھی خوشحال نہین رہتا زیادہ فراغت سے زندگی بسر کریگا اور برادران لارنس کو اس بات سے قرار واقعی آگاہی تھی کہ انھون نے اپنے طالبعلمی کے زمانہ مین کوئی ایسا سلوک نہین کیا تھا جس سے ان اُوسٹرون کی حالت اُس زمانہ مین کچھ درست ہوتی ہنری کے دفعتاً اس اشارہ کرنے سے لندن ڈیری اسکول کی طالب علمی کے متعلق بہت سی پرانی باتین یاد آگئین اور کچھ دیر تک اس عجیب اتفاق پر کہ بیشتر جو تین شخص مذکورہ بالا اسکول مین برسون تک طالب علمی کرتے رہے تھے اب ایک مرتبہ انکو پنجاب مین آکر ایک جگہ فرمانروائی کرنے کا کام ملا ہنری لارنس نے جوش فیاضی سے جو انکی سب صفتون سے بڑھی ہوئی پائی جاتی تھی کہا کہ "تمھے جو کچھ کرنا ہے دیکھو مین اسکو بیان کرتا ہون برادران ہمسن اب بہت ضعیف ہوگئے ہونگے اور مین خیال کرتا ہون کہ انکی بصارت مین بھی فرق آگیا ہوگا وہ ہرگز عمدہ حالت سے نہون گے لاؤ ہم سب لوگ بچاس بچاس پونڈ (پانچ پانچ سو روپیہ) جمع کرین اور اسکو کل اس پتہ سے روانہ کرینا "تیرھے دن کا ایک خیراتی صندوقچہ جسکو دور دراز ملک سے تین پرانے شاگرد جو فی الحال پنجاب بورڈ آف ایڈمنسٹریشن لاہور کے ممبر ہین حسب اللہ روانہ کرتے ہین"

جان نے کہا "بہت خوب مین پچاس پونڈ دونگا" منٹگمری صاحب بولے "اچھا مین بھی اسیقدر دونگا" اسکے بعد چکین تیار کی گئین اور دوسرے روز خزانہ کے ذریعہ سے حسب ضابطہ انگلستان کو ہنڈوی روانہ کی گئی یہ مہربانی کا پیام ہنڈوی سمیت بہ حفاظت تمام سمندر پار روانہ ہوا - کئی ہفتے گذر گئے ممبران بورڈ اپنے سخت اور دشوار کام مین مشغول ہوے اور وہ بات کسیکو یاد بھی نہین رہی کہ اتنے مین ایک روز صبح کو ڈاک کی بیشمار چٹھیون کے انبار مین ایک چٹھی مہر ڈاکخانہ آیرلینڈ کی برآمد ہوئی یہ چٹھی برادران ہمسن کی لکھی ہوئی لندن ڈیری سے آئی تھی اُسکے حروف تھراتے ہوے ہاتھون کے لکھے ہوے تھے اور بعض بعض جگہ کاتب کے آنسوؤن سے جو ظاہرا تحریر کی نسبت زیادہ جلد آنکھ سے روان ہوئے تھے حروف بالکل پڑھے نہین جاتے تھے - اگر وہ چٹھی دستیاب ہوسکتی تو چھاپنے کے لائق تھی بگمان غالب سر ہنری نے اُسکو رکھ چھوڑا ہوگا اور اگر بدقسمتی سے انکے کاغذات آیندہ نسلون کے لیے انکی سوانح عمری تیار کرنے کی غرض سے دست بدست منتقل ہوتے نہ پھرتے تو وہ چٹھی بھی انکے کاغذات مین ضرور برآمد ہوتی لیکن جس شخص کے ذریعہ سے مجھکو یہ قصہ معلوم ہوا ہے اُسکو تیس برس گذرنے کے بعد بھی بہت اچھی طرح سے چٹھی کا عام مضمون اور اُسکے ضروری مقامات یاد رہے

انسکا اتفاق ایسا یہ تھا کہ "میرے پیارے لڑکون" لیکن بعد اسکے شاید پیرمردسنے "لڑکون" کا لفظ قلمزد کردیا تھا کیونکہ
اُسکے ادب در دوستون کا لفظ لکھو بدلہ کے لکھا تھا بعد اسکے کاتب اور اُسکے بھائی کیطرف سے اُنکے محسنون کی فیاضی
کا ذکر تھا اور یہ بیان ہے کہ اس زندگی کے باقی رہگئے ہین اس عطیہ سے بخوبی تمام کٹ جائینگے لیکن عطیہ سے بڑھکر
اس بات کا شکریہ ادا کیا گیا تھا کہ ان دونون بھائیون کو اُنکے پرانے شاگردون نے ایسے عہدہ پر بھی پہونچکر فراموش
نہین کیا کیونکہ اُسکے نزدیک یہ عہدہ نہایت بھاری متصور ہوا کاتب کو یہ نہین معلوم تھا کہ بورڈ آف اڈمنسٹریشن کیا
شے ہے لیکن اس بات کا اُسکو یقین بیشک تھا کہ یہ کوئی بڑا بھاری عہدہ ہے اور اسکے بعد مکرر کرکے بچون کیطرح
محض سادگی سے یہ لکھا تھا کہ "مین نے مدرسہ کی پرانی اٹلسون یعنی کتاب نقشجات ملک مین بہت تلاش کیا مگر اُسمین
کہین لاہور کا پتہ نہین لگا" کچھ دنون کے بعد جب ڈاکٹر تیموآئے کے سامنے یہ فقرہ پڑھا گیا تو سرہنری نے
کہا کہ "وہ آپ اسکی وجہ نہین سمجھے مین سمجھ گیا مدرسہ مین جو پرانی اٹلسین تھین اور جو تیس برس کے استعمال سے
اب اور بھی پرانی ہو گئی ہونگی اُنمین اس بیچارے بوڑھے آدمی نے لاہور کا نام تلاش کیا ہوگا اور وہ اُنمین
کہین درج نہین ہے -

اب صرف اس بات کا بیان کرنا اور باقی رہا اور قصہ کے آخر مین یہ ایک نہایت دلچسپ بات ہے
کہ گو کاتب خط سن رسیدہ تھا لیکن اُسکی زندگی نے اسقدر کفایت کی کہ اُسنے اپنے تین شاگردون مین سے ایک
کو صحیح سلامت دیکھ لیا اور جب سر رابرٹ منٹگمری بلوہ ہندوستان کے بعد اعزاز حاصل کرکے داخل وطن ہوئے
تو ایک جلسہ دعوت مین جو اُنکے پہونچنے کے بعد ہی منعقد ہوا تھا وہ نیم نابینا اسکول ماسٹر بھی کسی نہ کسی طرح سے
ایک ٹکٹ جو اُسکو دیا گیا تھا حاصل کرکے جلسہ مین پہونچگیا تھا۔ اُسکی جیب تو خالی ہوگئی ہوگی مگر اُسکا دل شل اور	ص ۱۳
تیماقون کے جو وہان جمع تھے غنی ہوگا اور مین بلا تامل یہ کہ سکتا ہون کہ اب اس زمانہ مین ملک پنجاب کے تلاش کرنے
مین اُسکو "اسکول کے قدیم اٹلسون" کے دیکھنے کی بھی ضرورت نہ رہی ہوگی کیونکہ اُسی ملک پنجاب کے ذریعہ
سے کل ملک ہندوستان بچایا گیا تھا اور جن لوگون کے ذریعہ سے خاص کرکے ہندوستان محفوظ رکھا گیا وہ اُسی کے
تین پرانے شاگرد اور محسن یعنی ہنری لارنس جان لارنس اور رابرٹ منٹگمری تھے - اسکے تھوڑے ہی دنون
کے بعد اُسنے قضا کی مگر اس بات سے خوش تھا کہ یولیسیز کے وفادار کتے کی طرح (جو ایک قدیم زمانہ کا قصہ ہے)
اُسکی عمر نے اپنے شاگردون کا عروج اپنے مالک کی واپسی کا زمانہ دیکھنے کو کفایت کی [1]

ماہ جنوری ۱۸۶۰ء مین لارڈ اسٹینلی (جو اب ارل آف ڈربی ہین) جو اُسوقت ہندوستان کی سیاحت مین

---

[1] اس کتاب کے چھپنے کے بعد مجکو دریافت ہوا کہ سمسن صاحب کو جو روپیہ بھیجا گیا تھا اُسکے متعلق اُنکے چوتھے شاگرد نے کہ وہ بھی ایک
لارنس تھے یعنی سر جارج نے جواب بھی بقید حیات ہین بعد کو پچاس پونڈ کی ایک ہنڈوی روانہ کی ۱۲

مشغول تھے لاہور مین آئے اور چند دنون تک جان لارنس کے مہمان رہے اسی مقام پر اُنکنے پہلے پہل اُس شخص سے ملاقات ہوئی جسکو اس زمانہ کے سات برس بعد جدید انڈین کونسل کا ممبر مقرر کیا اور پھر اُسکے دس برس بعد اُس جلسہ کی اسپیچ مین جو "یادگار لارنس" کے چندہ کے لئے مینشن ہوس مین منعقد ہوا تھا دو لفظون سے اُنکی تعریف کی اور وہ دو لفظین جان لارنس کی خصلتون کو اسقدر ظاہر کرتی ہین کہ اور بڑی بڑی باتون سے بھی اسقدر صراحت نہین ہو سکتی۔ لارڈ اسٹینلی نے اپنی اس اسپیچ مین کہا تھا کہ "مین اس بات کا دعوی نہین کرتا کہ مجھکو لارڈ لارنس کے حالات سے کوئی خاص واقفیت ہے مگر اسقدر البتہ کہسکتا ہون کہ مین اُنسے خوب واقف ہون اور اُنکے چال ڈھال کا جو نقش میرے دل پر ہمیشہ رہگیا اُسکے اعتبار سے مین صرف اسقدر بیان کر سکتا ہون کہ وہ بالیقین ایک معصوم شجاع تھے۔ لارڈ ڈلہوسی نے جب یہ خبر سنی کہ لارڈ اسٹینلی پنجاب کی سیر کو آنے والے ہین تو انھون نے پیشتر سے دونون بھائیون کو لکھ بھیجا کہ اگر ممکن ہو تو لارڈ موصوف کا سفر شمال مغرب کی زیادہ خطرناک سرحد کی طرف نہ بڑھنے پاوے جہان مہمندون اور سیواتیون نے اسقدر شورش مچا رکھی تھی۔ لارڈ ڈلہوسی نے لکھا تھا کہ "اگر کچھ نعوذ باللہ ہوئی تو لارڈ اسٹینلی اور سر ہنری لارنس یا جان ٹاکنس اور بلہگنس کے مابین بڑا اختلاف پیدا ہو جائیگا"۔ لیکن خوش قسمتی سے ہند برطانیہ روسی ترکستان نہین ہے اور کوئی انگریزی یا روسی سیاح جو کسی حصہ سلطنت ہندوستان کی خواہش کرے تو اُسکے ارادون مین عاقبت ص ۳۷۴ اندیش ترین گورنر جنرل بھی پند و نصیحت کرنے کے سوا اور کسی قسم کی ممانعت نہین کر سکتا۔ جواب مین جان لارنس نے گورنر جنرل کو لکھا کہ "لارڈ اسٹینلی لاہور مین جو چیزین دیکھنے کے قابل تھین اُن سبکو دیکھنے کے بعد ابھی ابھی یہان سے روانہ ہوے یہان سے ہزارہ جاکر وہ میرے بھائی سے ملین گے اور وہان سے براہ پشاور دیرہ جات کو جائینگے اور درہ کوہاٹ کی سیر سے بھی باز نہین رہینگے" ہنری لارنس کا یہ دورہ جیسا کہ آخر کو معلوم ہوا اُس صوبہ کی سرحد کے متعلق جسکو وہ بہت عزیز جانتے تھے اور جہان کے لوگ اُنکو عزیز جانتے تھے آخری تھا۔

اُس زمانہ مین جب جان لارنس کے بڑے بھائی اسی دورہ پر یا پھر اُسکے بعد درمیانی ملک کی سیر کو گئے تو جان لارنس اور گورنر جنرل کے درمیان بہت کچھ خط کتابت رہی لیکن اُن چٹھیون کا کوئی عام یا اس سوانح عمری کے متعلق ایسا مضمون نہین ہے جو کچھ لطف رکھتا ہو مہمند سیواتی اور "متعصبین ستانا" جنکی بعد کو اسقدر شہرت ہوئی یہ سب لوگ اسباب مخالفت ظاہر کر رہے تھے اور جان لارنس جیسا کہ اُنکی چٹھیون سے ظاہر ہوتا ہے اس رائے کے موید تھے کہ اُنکے خلاف فوج کشی کی جائے۔ سر کالن کیمبل اپنی معمولی عاقبت اندیشی سے اس معاملہ مین گریز کرنا چاہتے تھے۔

یہ صاف ظاہر ہے کہ سر کالن کیمبل کی رائے کوہستان پر قبضہ کرنے کے کسقدر خلاف ہے گو اپنی رائے کی تائید مین کوئی وجہ بیان کرین مگر انکی اصل دلیل یہ ہے کہ قواعددان دیسی پیدل فوج پر اعتماد نہین ہو سکتا اس رائے مین صرف حضور ملکہ معظمہ کی فوج کے افسر نہین بلکہ کمپنی کے بھی بہت سے افسر شریک ہین مین یقین کرتا ہون کہ اگر انھون نے اپنی اصل رائے ظاہر کی تو انکا منشا یہی ہوگا کہ وہ پیدل سپاہ کو قواعددان سپاہ پر ترجیح دیتے ہین۔ گائیڈس کے لوگ گورکھا اور پنجاب کے غیر قواعددان سپاہی کوہستان کی لڑائیون کے لیے قواعددان سپاہیون کی نسبت زیادہ موزون سمجھے جاتے ہین پس ایسی حالت مین حضور کیا یہ مناسب نہین سمجھتے کہ قواعددان سپاہیون کی تعداد گھٹا دی جائے اور غیر قواعددان پیادون کی تعداد زیادہ کر دی جائے مین یہ نہین صلاح دیتا کہ قواعددان سپاہ کے لوگ سب بے انتہا گھٹا دیے جائین۔ چونکہ یہ لوگ معتمد اور فرمان پذیر ہین اسلیے وہ ہمیشہ قابل قدر رہینگے لیکن اگر فوج مین مختلف قومون کے لوگ شریک کر دیے جائین گے تو لڑائی کے وقت انسے زیادہ کام نکلے گا اور صلح کے وقت بالکل حفاظت رہیگی۔۔۔۔۔ مجھکو یقین ہے کہ جب تک مہمندون اور سواتیون کی پوری تنبیہ نہ کر دی جائیگی اوسوقت تک درہ پشاور بالکل صاف نہوگا اور اس تنبیہ مین جسقدر تاخیر ہوگی اسیقدر زیادہ خرابیان ظاہر ہوتی جائینگی۔ مین نہین یقین کرتا کہ اگر ہمت باندھکر یہ کام کیا جائے تو اسمین ناکامی واقع ہوگی۔

اس اثنا مین جارج اڈمنڈ سٹون لائق فائق کمشنر علاقہ آنروے ستلج علیل ہوے اور بمجبوری انگلستان جانے کا خیال کرنے لگے انکی قائم مقامی اور اس سے بھی زیادہ ضروری عہدہ کمشنری لاہور پر مقرر کرنے کے لیے جو منٹگمری صاحب کی ترقی سے خالی ہوا تھا انکی جگہ عمدہ افسرون کے تلاش کرنے مین جان لارنس کا بڑا وقت صرف ہوا اور بہت کچھ غوض وفکر کرنا پڑی انھون نے تمام امیدوارون کی درخواستین جو پیش ہوئین لارڈ ڈلہوسی کے حضور مین جنکو اس بارے مین اعلی اختیار تھا روانہ کین اور ذرا بھی رو رعایت نہین کی اور پہلے اپنے دل مین ہر ایک کا بخوبی اندازہ کرکے آخر مین عہدہ اول کے لیے جارج بارنس اور عہدہ دوم کے لیے چارلس ریکیس کلکٹر مین پوری کو جو لوگون کو یاد ہوگا کہ سابق مین بمقام پانی پت انکے ماتحت تھے منتخب کرکے انکی۔ سفارش کی ۔ ہنری لارنس چاہتے تھے کہ دوسرا انتظام ہو اور اس کے لیے سفارش کی لیکن گورنر جنرل نے جیسا کہ انکا معمول تھا جان لارنس کی رائے سے اتفاق کیا جان لارنس نے انکو لکھا تھا کہ۔ ص ۳۴

جب تک کمشنر اول درجہ کا افسر نہو اور جو باتین اسکو سمجھانا پڑتی ہین انکو قرار واقعی نہ سمجھتا ہو اوسوقت تک اسکی ذات سے کسی بہبودی کے نتیجہ کی امید کرنا بے سود ہے الحاق پنجاب کو تین سال کا زمانہ گذرتا ہے اور مین سمجھتا ہون کہ زیادہ انھین افسرون سے کام نکلا۔ ہم لاکھ قواعد واصول مقرر کیا کرین لیکن جب تک کمشنر لوگ انکا منشا اور مطلب نہ سمجھائین اور انکی عملدرآمد کرائین اوسوقت تک کچھ حاصل نہین ہے ہر قسمت مین جو کچھ ترقی ہوئی ہے وہ کمشنران قسمت کی مستعدی محنت اور تجربہ کاری سے جدا جدا مناسبت رکھتی ہے۔ مین حضور کو بلا تکلف صاف صاف لکھ رہا ہون میرا خیال ہے کہ ملک کی بہبودی اور خوبی

نامورى اُن لوگون پر منحصر ہے جو اعلی عہدون کے لیے منتخب کیے جائین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تھامسن صاحب مین اعلی درجہ کی صفتین موجود ہین وہ ایک بہت عمدہ مالی افسر ہین ۔ شاید ہمارے عمدہ ترین افسرون سے وہی ہین اور تمام صیغون کی ملازمت کے لیے کامل لیاقت رکھتے ہین ۔ اصل صفت اُنمین یہ ہے کہ وہ اپنے ماتحتون کی تعلیم و تربیت مین بڑی جانکاہی کرتے ہین ۔

جس بورڈ نے پنجاب مین ایسے ایسے کارہائے نمایان کیے تھے چونکہ اب اُسکا زمانہ قریب اختتام پہونچنے والا ہے اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ سب مین سربرآوردہ یا ہونہار افسر تھے اور جنکی نسبت برادران لارنس اس بات کے تحریر کر جانے کی خواہش رکھتے تھے کہ زیادہ تر اُنھین کی وجہ سے کامیابی حاصل ہوئی اُنکی فہرست ایک جگہ درج کی جائے اُنمین سے اکثرون کے نام اس سوانح عمری مین پیشتر مذکور ہو چکے ہین اور اکثرون کے نام اب جابجا آتے جائینگے ۔ ان مین سے بعض بعض افسر فوجی اور سول خدمت زمانہ غدر بعض بعض ہندوستان کے اندرونی اور بیرونی معرکون کے لائق فائق سپہ سالارون اور بعض بعض ایسے صوبون کے لائق منتظمون کے طور پر جو پنجاب کے برابر بلکہ اُس سے بھی زیادہ وسیع تھے اور دوسرے لوگ بطور سول انجنیرون اہل القلم اور محققین و مدبرین کے قابل یادگار ہین لیکن سب کے سب دوستی خواہ مرتبہ کے اعتبار سے صاحب سوانح عمری ہذا سے تعلق رکھتے ہین اور سبھون نے ایک ایسی تعلیم گاہ مین اُنکے ساتھ کام کیا ہے جہان لاپروا کاہل اور نالائق آدمی کا کام نہین تھا ۔ ص ۲۶۳

اُس زمانہ مین سکھون کا علاقہ جو شامل سلطنت ہوا تھا چھ کمشنریون پر منقسم تھا ازانجملہ کمشنری لاہور پر پہلے منٹگمری بعد اُسکے ڈنکین صاحب کمشنری جہلم پر اڈورڈ تھارنٹن صاحب کمشنری ملتان پر اجورتھ صاحب کمشنری لیہ و ڈیرہ جات پر راس صاحب کمشنری ہزارہ و پشاور پر مکسن صاحب کمشنری علاقہ اینروے ستلج پر پہلے اڈمنڈ منسٹون بعد ازان بارنس صاحب کمشنری علاقہ آنروے ستلج پر جو خود جان لارنس کا سابق عالیشان عہدہ تھا ڈونلڈ میکلیوڈ صاحب مقرر تھے ۔

لیکن بہت سے ماتحت عہدون پر ایسے ایسے لوگ تھے کہ اوپر جن افسرون کا حال مین ابھی بیان کر آیا ہون اُنھین کے برابر ہونہار تھے اور بعضون نے اُنسے بھی زیادہ ناموری پیدا کی ایسے اشخاص مین مندرجہ ذیل افسر داخل ہین یعنی رابرٹ نیپیر اور نویل چیمبرلین جان نکلسن اور ہربرٹ اڈورڈس جارج میک گریگر اور جیمس منگفرسن جارج لارنس اور ہنری لمسڈن جان بیچر اور الگزینڈر ٹیلر جارج کیمبل اور رچرڈ ٹیمپل ہنری یول اور رابرٹ کسٹ اڈورڈ لیک اور جارج بارنس ہرکیولیز اسکاٹ اور رچرڈ لارنس لوئن بورنگ اور اڈورڈ برینڈرتھ رچرڈ پالک ہنری جیمس اور ڈگلس فورسائیتھ ہندوستان مین ہماری سلطنت کی تاریخ جب سے شروع ہوئی شاید اُسوقت سے اب تک ایک واحد صوبہ کے اندر کبھی اسقدر لائق افسر ایک جگہ جمع نہوئے ہونگے اور کوئی صوبہ بھی ایسا نہ پایا گیا ہوگا جسمین اتنی قلیل رعایت کے ساتھ بھی اسقدر لائق لوگون کو کارگزاری کرنے کا اتنا بھاری میدان

ملا ہو۔ لیکن برادران لارنس نے جنکی شہرت کی خاص وجہ سے یہ نامی گرامی لوگ ایک جگہ جمع ہوگئے اور پنجاب کی ملازمت کے لیے ہندوستان بھر کے افسرون کو خواہشمند بنا دیا اب جیسا کہ ظاہر مین معلوم ہوتا تھا ملک کا کام اسقدر عمدگی کے ساتھ جیسا کہ دنرات کی محنت مین اتنے عرصہ کے اندر انجام ہوسکتا تھا درجہ اتمام کو پہونچا دیا۔ بورڈ کی نسبت لارڈ ڈلہوسی جو اسکے بانی مبانی تھے یا ممبران بورڈ نے جو اسمین شامل تھے سوا اسکے کبھی اور کچھ خیال نہین کیا کہ یہ ایک عارضی انتظام عارضی ضرورتون کے لیے کیا گیا تھا۔ یہ ضرورتین جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون ایک ایسے طریقہ سے رفع ہو چکی تھین جو شاید اور کسی انتظام سے نہین ہوسکتی تھین۔ بورڈ کی حکومت مین ملک مین امن وامان قائم کردی گئی اسکے جنگلی اور متعصب سپاہی آشتی سے کسانی کرنے لگے۔ سرحد کی حفاظت کے لیے فوج کا بندوبست کردیا گیا۔ انسداد جرم اور بقاے امن کے لیے انتظامات پولیس کی تکمیل ہوگئی صف بستہ ڈاکوون اور سنگین جرائم کا تدارک کردیا گیا محصول اراضیات مین تخفیف کردی گئی اور بندوبست مال کی ازسر نو ترمیم ہوئی ہر قسم کی ملکی اصلاحون کے مطابق مثلاً پلون سڑکون نہرون کچہریون بارکون اسکولون شفاخانون اور دوسری عمارات متعلقہ رفاہ خلائق کے کام جاری کیے گئے اور انکی تجویزین عمل مین لائی گئین اصل تو یہ ہے کہ پرانا انتظام بالکل بدل گیا اور نیا انتظام اسکے بدلے جاری کیا گیا اور اگر اب بھی بہت کچھ کرنے کو باقی رہگیا تھا تو ملک کا انتظام بخوبی تمام اسطرح کا کردیا گیا تھا کہ صلح آمیز طریقون سے اسکی بہبودی اور فلاح ہو اور اب چونکہ اس تو لمحقہ صوبہ کی کیفیت غیر معمولی حالت سے کسیقدر بدلگئی تھی تو اب اسکے واسطے بورڈ کی نسبت زیادہ باقاعدہ گورنمنٹ کی حاجت تھی۔ ص ۴

تبدیل انتظام کا جو عام خیال تھا وہ ان تین افسرون کی عقل آرائیون سے اور بھی قوت پکڑ گیا۔ بورڈ کے قائم ہونے کے قبل دونون برادران لارنس کے درمیان طبیعت تعلیم قابلیت اور طرق انصرام کار مین جو اختلافات پائے جاتے تھے وہ بورڈ کی نشستون کے شروع ہوتے ہی عیان ہونے لگے اور ممبرون کے ہاتھ مین جو جو کام بڑھتا گیا اسیطرح وہ اور زیادہ ظاہر ہوتے گئے اور گو صورت معاملات کی درستی کے لیے جو ارکان بورڈ سے برداشت نہین ہوسکتی تھی وہ اختلافات افسوس کے قابل تھے لیکن تمام باتون سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ اب یہ اتفاق شکست ہوجائیگا منٹگمری صاحب کے آنے سے جو دونون بھائیون کے دوست تھے باوصف اس امید کے کہ انکی ذات سے اسوقت بڑا فائدہ ہوگا اور بھی بدتر حالت ہوگئی یا بہرحال جس بھائی نے پہلے پہل انکو پنجاب مین بلایا تھا اسی کے نزدیک یہ بات پائی گئی۔ خاص خاص لوگون کے خیال کے مطابق منٹگمری صاحب ہنری کے دوست تھے لیکن اپنی تعلیم اور حکمت عملی کے عام خیالات کیوجہ سے تمام مختلف فیہ مسائل مین انھون نے جان کی راے سے اتفاق کیا بورڈ کی ممبری کے لیے ہنری لارنس نے اسواسطے انکی سعی کی تھی کہ وہ جان سے اختلاف

رائے کرینگے لیکن بالام کیطرح اسکا نتیجہ اُسکے خلاف پیدا ہوا ہنری لارنس مین جیسا کہ معلوم ہوتا ہے یہ بڑا عیب تھا کہ وہ بعض اوقات دیانت داری کے اختلاف اور خودغرضی یا مفاد ذاتی کے اختلاف مین تمیز نہین کرسکتے تھے اسلیے اہیتھفل کیطرح اُنکو ایک مرتبہ پھر یہ معلوم ہوا کہ جسکو وہ اپنا جانی دوست سمجھے تھے اسی نے اُنکی مخالفت کی

جس پبلک حکمت عملی کے متعلق جیسا کہ مین کئی جگہ بیان کرچکا ہون، دونون بھائیون مین زیادہ اختلاف تھا وہ جاگیردارون کا معاملہ تھا ان جاگیرون کی روسے خاص خاص اضلاع کی مالگزاری اراضیات منتقل تھی اس مسئلہ کے متعلق ہر مقام پر دقتین واقع تھین لیکن پنجاب مین بالتخصیص زیادہ تھین کیونکہ پنجاب کی جاگیرین بیشمار اور بڑی بڑی تھین۔ رنجیت سنگھ کی سپاہ مین سوارون کا ایک بڑا حصہ انھین جاگیردارون کے بہم پہونچائے ہوئے سوارون سے شامل تھا۔ خاص خاص وزرائے دربار لاہور۔ خاص خاص سرداران رنجیت سنگھ جو لڑائیون پر جاتے تھے اُنکے اہل وعیال بی بیان بیوائین۔ حرمین خود رنجیت سنگھ اور اُسکے تین چند روزہ جانشین شاہی حجام شاہی عطار شاہی منجم اور شاہی باورچی جسنے ایک خاص قسم کی نئی غذا مہاراجہ کے مرغوب الطبع ایجاد کی تھی۔ برہمن اور فقیر۔ مکتب اور خیراتخانے ان سب کو الحاق پنجاب کے وقت بذریعہ نقد خزانہ سے نہین بلکہ جاگیرون کے ذریعہ سے مدد دی جاتی تھی یا اصل تو یہ ہے کہ خاص خاص اضلاع اُنکے لیے علیحدہ کردیے گئے تھے اور اختیار دیدیا گیا تھا کہ جو کچھ پائین اُن اضلاع سے چھین جھپٹ کر وصول کرلین اُنمین سے بعض بعض جاگیرین تو دیسی فرمانروایون کے وقت مین نسلاً بعد نسلٍ قائم رہین اور بعض فوراً سختی کے ساتھ ضبط کرلی گئین لیکن گورنمنٹ کو ہر حالت مین اختیار تھا کہ جب چاہے اُنکو کالعدم کرے اس قسم کا انتظام اُس گورنمنٹ کے لیے البتہ موزون تھا جسکو صرف یہ خواہش تھی کہ بلادقت روپیہ وصول ہوجائے اور بلاکد وکاوش اور ادائے تنخواہ کے بروقت فوج تیار رہے لیکن انگلش گورنمنٹ نہ ان طریقون کو جائز رکھ سکتی تھی اور نہ اُسکا یہ منشا ہوسکتا تھا سکھ لوگ جاگیردارون کے ذریعہ سے ملک کا انتظام کیے ہوئے تھے اور انھین جاگیرون کے ذریعہ سے اُنکا حق المحنت دیتے تھے۔ انگریزون نے بشقرار ولایتی افسرون کے ذریعہ سے انتظام کرنے کی کوشش کی اور ساتھ ہی اُسکے ملک کی بڑی بڑی اصلاحین کرنا چاہین پس اصل سوال یہ تھا کہ ان دونون طریقون کی گورنمنٹ کیونکر بالاشتراک قائم ہوسکتی تھی اور اس کا جواب اُس فیصلہ پر منحصر ہے جو ہم دونون بھائیون کے اصل سبب اختلاف کی نسبت صادر کرینگے۔

یہ تکرار دونون کے درمیان اصولی نہین بلکہ فروعی تھی۔ بعض عام اصول گورنمنٹ عالیہ نے مقرر کردیے تھے جو اُس زمانہ کے حالات کے اعتبار سے بہت کچھ فیاضانہ تھے مثلاً ایک قاعدہ یہ مقرر کردیا گیا تھا کہ جو جاگیرین اگلے فرمانروایون کے وقت مین جائز رہی تھین وہ اور تمام سرکاری وظائف اُسوقت تک برابر بحال رکھے جائین جب تک اُنکے عطیہ کا منشا پورا نہو۔ اختلاف اُن صورتون مین پیدا ہوا تھا جنکی بابت کوئی مضبوط و مستحکم قاعدہ

نہین مقرر کیا گیا تھا بلکہ براہ دانشمندی غور خاص کے لیے چھوڑ دی گئی تھین ان صورتون مین ہنری نے اپنی طبیعت اور حکمت عملی کے اعتبار سے بھی ہمیشہ جاگیرداروں کے مفید مطلب راے ظاہر کی اور جان نے اُسیطرح نفع خلائق اور بمقتضاے انگلش گورنمنٹ کے اعتبار سے اپنی راے ظاہر کی ۔

ابتدائی تحقیقاتین جو ہونیوالی تھین وہ بہت بھاری تھین ۔ صرف پنشن کے مقدمات دس ہزار کے قریب تھے اور جاگیرون کا جو ایک ایک علاقہ سے لیکر ایک ایک گاؤن تک تھین کوئی حساب نہین تھا ہربرٹ اڈورڈس ہر مقدمہ کی ابتدائی تحقیقات کے لیے خاص افسر مقرر کیے گئے اور جب دوسری جگہ اُنکی ضرورت ہوئی تو جان نے اُنکی قائم مقامی کی نیپیر صاحب کی راے ہنری کی راے سے بالعموم مطابق تھی اور اسوجہ سے علی العموم اُنکی سفارشین جاگیردارون کے زیادہ مفید مطلب ہوتی تھین ۔ وہ ہر مقدمہ کو پہلے پریسیڈنٹ کے پاس جو ریذیڈنسی کے ایک کمرہ مین کام کرتے ہوتے تھے اور ہمیشہ اُنکی سفارشون پر دستخط کر دیا کرتے تھے اور بعد اُسکے جان کے پاس لے جاتے تھے جو اُسی کے متصل ایک دوسرے کمرہ مین کام کرتے تھے اور جو ایک ایسے تبسم کے ساتھ جسکی جان نیپیر سے بڑھکر اور کوئی شخص قدر نکرتا ہوگا یہ کہتے تھے کہ "آہا آپ چاہتے ہین کہ مجھکو مغلوب کرین اور ان کاہل الوجودون کو سرکاری روپیہ برباد کرنے کو دلوا دین یہ مجھسے ہرگز نہوگا مین ایک نہ مانونگا" ۔ اسکے بعد نیپیر اُس مقدمہ کو منٹگمری صاحب کے پاس لیجاتے تھے جو علی العموم جان کی راے سے اتفاق کرتے تھے چنانچہ اس سبب سے ان معاملات مین جب ایک بھائی دوسرے کی کارروائی مین مانع رہتا تھا تو ساتھ ہی اُسکے ایک دوسرے کے عیوب کی بھی تصدیق کرتا تھا اور ریچرڈ ٹمپل نے بھی یہ بات ایک مرتبہ ہربرٹ اڈورڈس سے کنایتاً بیان کی تھی ہنری اپنی تمام تجویزات مین گو وہ کسیطرح کی ہوتین ضرور کشادہ دلی
ص ۳۱۲ صرف کرتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جان ضرور اُنمین تراش خراش کریگا اور اُنھین وجوہات سے جان بڑی سختی اور دل گرفتگی سے اپنی راے ظاہر کرتے تھے ۔

ماہ اکتوبر ۱۸۵۱ء مین جب منٹگمری صاحب کا آنا ہوا اور جان نے باہمی صلح قائم رکھنے کے خیال سے چاہا کہ آپسمین کام تقسیم ہو جاتے تو اُس زمانہ مین کچھ دنون کے لیے بظاہر یہ اختلاف کم ہو گیا لیکن یہ حالت تھوڑے ہی عرصہ تک قائم رہی ۔ ماہ مئی ۱۸۵۲ء مین (یعنی سرحد دیرہ جات کے دورہ اور دھرم سالہ کے دورہ پر جانے کے مابین جو وقفہ گذرا تھا) منٹگمری صاحب نے ایک طول طویل چٹھی جان کی شکایت مین لکھی اور اُسمین یہ خواہش ظاہر کی کہ یہ چٹھی ہنری کو دکھا دیجیگا ۔ دوسرے دن جان نے اُس سے بھی زیادہ طول طویل چٹھی اُسکے دندان شکن جواب مین لکھی اور آخر مین اُنھون نے بھی اُسیطرح کی استدعا ظاہر کی منٹگمری صاحب نے جو "دو اعلیٰ درجہ کی قوت کے انجنون کے درمیان ایک روک تھے" جان لارنس کا جواب

جب ہنری لارنس کو روانہ کیا تو انکو ایسی نصیحت آمیز عبارت لکھی جسکی لفظ لفظ اُن لوگون پر جو اُنکے حالات سے واقف تھے صاحب موصوف کی خصلتون کو آشکار کرتی ہے۔ منٹگمری صاحب نے لکھا تھا کہ "اس چٹھی کو بہت سہولیت اور سکون کے ساتھ پڑھیگا اور میرے نزدیک تو آپ کو اُسکا جواب ہی لکھنا مناسب نہین تھا مین خوب جانتا ہون کہ اگر آپ چاہتے تو دفتر کے دفتر اس چٹھی کے جواب مین سیاہ کر ڈالتے لیکن میرے نزدیک یہ امر تحصیل حاصل ہے جب آپ دونون کے خیالات مختلف ٹھہرے تو ضرور ہے کہ آپ اختلاف مین اتفاق کرینگے پس آپ اسی اتفاق کو غنیمت سمجھیے اگر سرکاری معاملات کے متعلق آپ دونون بھائیون کی رائین متفق ہوتین تو میرے نزدیک بہت بہتر ہوتا۔ مین خوش ہون کہ مین آپ دونون بھائیون کا دوست ہون گو آپ لوگون کی رائے سے مین نے اکثر اختلاف کیا لیکن مجھکو یہ کبھی نہین معلوم ہوا کہ آپ مجھکو کچھ بُرا سمجھتے ہین مین بھی کوشش کرتا رہتا ہون کہ جہانتک ممکن ہو ایمانداری کے ساتھ برتاؤ کرون اور میری دلی آرزو یہی رہتی ہے کہ آپ سے اتفاق نہ کہ اختلاف کرون"۔ اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ باوصف اس عمدہ نصیحت کے ایک پورا دورقہ جواب مین لکھا گیا۔ لیکن چونکہ منٹگمری صاحب ہمیشہ صلح قائم رکھنے پر آمادہ رہتے تھے اس سبب سے اُنھون نے وہ چٹھی نہین دکھلائی کیونکہ اُنھون نے خیال کیا کہ اس سے معاملات کی صورت اور بھی بگڑ جائیگی اونھون نے بیان کیا تھا کہ "اے بھائی مسٹر جان مین ہنری لارنس سے زبانی کہدونگا کہ اُنکی چٹھی سے تمکو بُرا رنج ہوا اور بعض بعض ضروری باتین جو تمنے بیان کی ہین اُنکو بھی حتی الامکان سہولت سے بیان کر دونگا" اسمین شک نہین کہ دو آدمیون کے درمیان صلح کرانے کا کام اس سے بڑھکر کسی نے نکیا ہوگا اور نہ اس بہادری سے کسی شخص نے دو اعلی درجہ کی قوت کے انجنون کو ایک دوسرے سے ٹکر کھا کر نقصان پہونچنے کو روکا ہوگا۔

اس خط وکتابت کے اقتباسات ہرمین مریویل صاحب نے اپنی سوانح عمری سر ہنری لارنس صاحب مین بخوبی تمام اسقدر درج کیے ہین جنسے اُن چٹھیون کا عام منشا بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور مین اُنکی طرح اس بابت مین کوئی فائدہ نہین دیکھتا کہ اب اتنے عرصہ دراز کے بعد اُن دونون اولوالعزم اور عالی ہمت بھائیون کی تحریرین جو ایک دوسرے پر الزام لگانے کے بارے مین ہین شایع کرون۔ دونون بھائیون کو باہم جسقدر اپنا ذاتی خیال تھا اُس سے کہین زیادہ اُنکو اپنی سرکاری خدمات کا لحاظ رہتا تھا ص ۳۸۱

بہت سی باتین جو بطور عیوب کے ظاہر کی گئی تھین مثلاً یہ کہ ایک بھائی کا دوسرے بھائی کی خدمتون مین خلل انداز ہونا وہ ہرگز داخل عیوب نہ تھین بلکہ خالص نیکی پر دلالت کرتی تھین بعض باتین اگر کسیطرح پر داخل عیوب ہوسکتی ہین تو بہرحال اُنکا میلان بجانب صواب ہے اور اُنسے خلائق کے حق مین نہایت ہی فائدہ ہوا باقی اور قسم کے عیوب جو بیان کیے گئے ہین وہ صرف راقم کتاب کی پُرجوش قوت متوہمہ کے نتائج ہین۔ دونون بھائیون کی آلیں

تمتون سے جنکا اظہار کیا گیا ہے بعضون کو مین بھی مدلل بدلائل پاتا ہون مثلاً یہ کہ ہنری لارنس اپنے دفتر کے کام مین ترتیب اور قاعدہ اور ضابطہ پر چندان لحاظ نہین کرتے تھے جان لارنس مزاج کے اکھڑ تھے طبیعت مین حکومت اور راے مین خود اختیاری تھی اور جو لوگ بدانتظامی کیوجہ سے قصوروار ہوتے تھے اُنکے ساتھ کسیقدر ہمدردی کرتے تھے چنانچہ ان سب باتون کو مین بیشتر بیان کرچکا ہون مین دیکھتا ہون کہ مین زیادہ ترمنٹگمری صاحب کی نصیحت پر عمل کر رہا ہون اور ساتھ ہی اُسکے وہ بات کر رہا ہون جو آشتی کے وقت دونون بھائی کرتے تھے اگر مین دونون بھائیون کی اُلٹے الزامون کو ظاہر نہ کرون بلکہ اُسکے بدلے جان لارنس کی ایک چٹھی موسومہ لارڈ ڈلہوسی مورخہ ۲۳ نومبر (یہ چٹھی بہت پیشتر یعنی الحاق پنجاب کے پانچ برس اُدھر کی ہے اسمین نہایت انصاف کے ساتھ وہ اختلافات بیان کیے گئے ہین جنکی نسبت اُس زمانہ مین بھی جان لارنس یہ نہین سمجھتے تھے کہ اُنکی کسی کوشش سے وہ فرو ہونگے اور اُس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت نوح کیطرح وہ ہر وقت اس بات پر آمادہ رہتے تھے کہ اگر اُن کے دریا مین کود پڑنے سے جہاز سلطنت زیادہ بادبان کا متحمل ہو سکے اور بآسانی منزل مقصود کیطرف چل سکے تو وہ سمندر مین بھی کود پڑین) کو محول کرون تو مین سمجھتا ہون کہ منٹگمری صاحب کی نصیحت پر زیادہ تر عمل اور ساتھ ہی اسکے ایسا کام کر سکون گا جو دونون بھائیون کے نزدیک عمدہ متصور ہوتا۔ وہ چٹھی یہ ہے

حضور عالی مفاخرت نامہ مورخہ ۲۰ نومبر وصول ہوکر باعث سرافرازی و ممتازی ہوا۔ حضور نے جن الفاظ سے میری خدمات کی نسبت اپنی راے ظاہر فرمائی ہے اُنکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون واقعی اس سے بڑھکر کوئی بات نہین ہے کہ جو شخص کوئی خدمت کرے گو وہ کیسی ہی حقیر کیون نہو اور اُس خدمت کی نسبت ایسا شخص جو سب سے زیادہ راے دینے کا مجاز ہو اپنا اعتراف ظاہر کرے۔ حضور عالی یقین فرمائین کہ جب تک لاہور مین میرا قیام ہے میری بہترین کوششون مین گو کسی جگہ پر میری قسمت مجھکو مقرر کرے مجھسے کوتاہی نہوگی۔

ص ۱۸۲ مین اپنی تمام عمر محنت شاقہ کرتا آیا اور اب گویا یہ میری طبیعت ثانیہ ہوگئی ہے اسلیے مین کچھ عادت اور کچھ اصول سے کام کرتا ہون۔ میرا جثہ قدرتی طور پر قوی ہے اور مین نے کوشش کرنے مین کبھی راست بازی سے تجاوز نہین کیا لیکن جسقدر وقت مین صرف کر سکتا ہون اُس سے زیادہ مشقت اور کام کرنے کی حاجت ہے۔

اگر مین نے اپنی ذاتی خواہشون کے مطابق اپنی راے پر عمل کیا ہوتا تو علاقہ آنروے ستلج کے قدیم ہی عہدہ پر مین قائم رہا ہوتا جہان خوش قسمتی سے دماغی کامون کے ساتھ مجھکو جسمانی محنت بھی کرنا پڑتی۔ یہ عہدہ مجھکو کچھ اچھا نہ معلوم ہوا جب مسٹر مینسل میری جگہ مقرر کیے گئے تو وہ تنہائی اور اولوالعزمی کی بات جاتی رہی بااینہمہ مجھکو خیال ہوا کہ یہ عزت کا عہدہ ہے اعلیٰ افسرون کی خواہش بھی ہے کہ مین اس عہدہ کو قبول کرون اور اس سے انکار کرنے مین غلط فہمیون کے واقع ہونے کا گمان ہے اس عہدہ کے قبول کرنے کے بعد مین نے کوشش کی کہ اپنے فرائض منصبی جہانتک ممکن ہون نہایت عمدگی سے

ساتھ ادا کرون جاننے والون پر یہ بات مخفی نہین ہے کہ میری یہ خدمتین کسقدر دشوار ہین گو یہ عہدہ کیسا ہی اعلی اور ممتاز کیون نہو مگر قطع نظر خیال تندرستی کے اور خاص کر کے ایسے شخص کے لیے جسکی رائین مستقل اور طبیعت ایک خاص طور کی ہو اُسمین بہت سی خرابیان ہین۔ اگر میری راے غلطی پر نہین ہے تو مین یقین کرتا ہون کہ خاص اپنی راے کے موافق عمل کرنے مین میری خوشی اور سرکار کا فائدہ زیادہ متصور ہے۔ مین اپنی سرشت کے مطابق اس حکومت ثلثہ کے لیے موزون نہین ہون میری راے صحیح خواہ غلط ہو لیکن عادت یہی ہے کہ اکثر باتین جو میرے ذہن مین آتی ہین اُنکو یہی چاہتا ہون کہ فوراً عمل مین لائی جائین اور اپنے خیالات کے موافق عمل کرنے کی جوابدہی اُٹھانے مین مجھکو پس وپیش بہت کم ہوتا ہے میرے بھائی صاحب جو مجھسے کہین زیادہ لائق فائق ہین اُنکے خیالات میرے خیالات کے خلاف ہین مین چاہتا ہون کہ انتظام جلد سے بدل دیا جائے اور وہ یہ بات ہرگز نہین چاہتے ہین۔ وہ عمر مین مجھسے بڑے ہین اور ہم دونون بھائیون مین ہمیشہ نہایت الفت رہی۔ اب اُنسے اختلاف کر کے رہنا مجھکو نہایت شاق گذرتا ہے۔ اُنسے بہتر اور اُنسے زیادہ ایماندار شخص مین نے نہین دیکھا یعنی یہ کہ اپنے فرائض منصبی کو اُنسے زیادہ ایمانداری کے ساتھ انجام کرنے والا میری نگاہ مین کوئی نہین معلوم ہوتا ہے لیکن سِوِل معاملات کی حکمت عملی کے متعلق میری اور اُنکی راے مین بڑا اختلاف ہے مسٹر منسل کا مین بڑا دوست ہون لیکن اُنکے خیالات کا رجحان میری نسبت بھائی کیطرف زیادہ ہے۔ اور اس وجہ سے مجھکو اپنا کام ہی نہین کرنا پڑتا ہے بلکہ اپنے شریکون سے بحث ومباحثہ بھی کرنا ہوتا ہے یہ بات سرکاری کام کے لیے اچھی نہین ہے کیونکہ اُس کی اشد ضرورتون کے لیے ایک متحد اور قوی انتظام کی حاجت ہے۔

مجھکو حضور کی سرپرستی کا کوئی دعوی نہین ہے لیکن اگر کوئی عہدہ ایسا خالی ہو جسمین میری قابلیتون اور تجربہ کا عمدہ طور پر استعمال ہو سکتا ہو تو مین خوشی سے اُسکی نسبت اپنی امیدواری ظاہر کرتا ہون مجھکو ہمیشہ کچھ نہ کچھ عاملانہ کام ملتا رہا ہے اور الحاق پنجاب کے تین برس پیشتر جب مین علاقہ آنر وسے ستلج پر مقرر تھا تو اُس مقام پر وہ بہبودگی جو اسوقت وہان پائی جاتی ہے نہین پیدا کی بلکہ اول دو برسون مین مہینون تک ایسی خدمتوں پر جو میرے عہدہ سے بالکل تعلق نہین رکھتی تھین لاہور مین بھی مقرر رہا۔ اگر مین سِوِلین نہوتا بلکہ سپاہی ہوتا تو ابتک اعلی عہدہ پر میری ترقی ہوگئی ہوتی۔ جو لوگ میرے ماتحت تھے اور ابھی نئے نئے کام پر مقرر ہوئے تھے اُنکی ترقی تو ہوگئی اور بہت واجبی طور سے ہوئی۔

جب گورنر جنرل سابق ہندوستان سے روانہ ہوتے تھے تو اُنھون نے میرے نام کی آخری چٹھی مین میری خدمتون کی شکرگزاری ظاہر کر کے لکھا ہوگا کہ اگر میرا قیام کچھ دنون اور رہتا تو مین آپکی ترقی کرتا۔ گو جس طریقہ سے سر فریڈرک کری کو لاہور مین مجھپر ترجیح دی گئی تھی اُس سے مجھکو کسیقدر رنج ہوا لیکن مین اُس جگہ کا چندان خواہشمند نہین تھا کیونکہ مجھکو اس عہدہ کی دقتین اور خطرات خوب معلوم تھے اور مجھکو جو جگہ دی گئی تھی اُس سے مطمئن ہوگیا اب مین دیکھتا ہون کہ مین ایک ناموزون جگہ پر ہون اور اگر عزت کے ساتھ میری رہائی ہوئی تو بہت خوشی سے اُسکو قبول کرونگا۔

ص ۲۹۳

مین اپنی امیدون اور خواہشون کو اس بیباکی کے ساتھ ہرگز نہ بیان کرتا لیکن سابق مین حضور نے جو نظر توجہ مبذول فرمائی تھی

اُس سے یہ عبارت ہوئی ہے۔ اب مین حضور کو اپنے معاملات کی نسبت زیادہ تکلیف نہ دونگا صرف اسقدر عرض کرتا ہون کہ اگر میرا لاہور ہی مین رہنا ضرور ہے تو مین خوشی سے ٹھہرا رہونگا اور جب تک میری تندرستی اور قوت قائم رہیگی اُسوقت تک اپنی خدمت کو انجام کرونگا ۔

جو درخواست اس دردناک بیان سے پیش کی گئی تھی اُسکو لارڈ ڈلہوسی نے یہ انصافانہ اور پرمعنی کیفیت لکھکر داخل دفتر کردیا کہ گو دونون بھائیون پر کیسی ہی تکلیف کیون نہ گذرتی ہو لیکن نتیجہ بالضرور سرکار کے حق مین مفید ہوگا اور اسطور پر اولوالعزم جان لارنس نے بہادری کے ساتھ اور تین برس تک اُس جہاز کے چلانے کا بیڑا اُٹھالیا لیکن جو لوگ اُسپر کام کرنیوالے اور ہر طرح کے موسم مین سکان کے چلانے والے تھے اُن کے بہم پہونچانے کے لیے اور بھی زیادہ کوشش کرنے کا ارادہ باندھا آخرکار ۱۸۵۲ء مین طوفان آہی گیا۔ رزیڈنسی حیدرآباد کا عہدہ خالی ہوا اور دونون نے (قریب قریب ایک ہی طرح) لارڈ ڈلہوسی کی خدمت مین اس مضمون کی درخواست بھیجی کہ اس خالی عہدہ پر ہم دونون مین سے ایک نہ ایک کا تبادلہ کردیا جائے دونون نے صاف صاف یہی لکھا کہ پنجاب مین رہنا ہم بہتر سمجھتے ہین لیکن ساتھ ہی اُسکے اس بات کی آمادگی بلکہ خواہش بھی ظاہر کی کہ موجودہ انتظام قائم رہنے کے بدلے ایک نہ ایک کا یہان سے چلا جانا بہتر ہے۔ دونون بھائیون کی درخواستون کا ماحصل یہی تھا کہ ہم لوگون کو ہر ایک انتظام جسمین سرکار کا فائدہ متصور ہو منظور ہے لیکن بندوبست ایسا کرنا چاہیے جسمین ہر ہر شخص کی مختلف رائے اُسکی خدمتون کے لیے موزون ہوسکے۔ جان لارنس نے مندرجہ ذیل چٹھی کورٹنی صاحب کو جو گورنر جنرل کے سکرٹری تھے تحریر کی۔ چٹھی بہت طول طویل ہے لیکن چونکہ اُسکے مضامین بہت ضروری ہین اسلیے مین اُسکا زیادہ تر حصہ منتخب کرکے محول کرتا ہون ۔

۵ - دسمبر ۱۸۵۲ء مقام لاہور -

میرے پیارے کورٹنی صاحب مین نے سُنا ہے کہ جنرل فریزر عنقریب حیدرآباد سے کنارہ کش ہونے والے ہین اسلیے مجھکو بھی کچھ کچھ امید (شاید وہ امید موہوم ہی ہے) ہوئی ہے کہ ہماری موجودہ حالت مین کچھ تغیر کی شکل پیدا ہوجائے - مجھے خوب معلوم ہے کہ پارسال گورنر جنرل کی رائے میرے پنجاب سے چلے جانے کے بارے مین قطعاً خلاف تھی اور منٹسل صاحب کو ناگپور مین مجھپر کیسی مہربانی کرکے مقرر کیا۔ لیکن عجب نہین کہ وہی عذرات اسوقت بھی پیش آئین۔ بہرحال مین نہایت خواہشمند ہون کہ اپنے موجودہ عہدہ کی پریشانیون کا حال آپ سے بیان کرون سرکاری کام مین مجھسے اور میرے بھائی سے جیسی پیشتر بنتی تھی ویسی اب نہین بنتی ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ میرے اور اُنکے درمیان اب بیگانگی بہت بڑھ گئی ہے ہمارے اُنکے یکجائی بہت کم اور سرکاری معاملات کے متعلق بحث و مباحثہ اور بھی کم ہوتا ہے۔ مین اُنپر کوئی الزام نہین عائد کرنا چاہتا۔ اُنکے گذشتہ حالات میرے گذشتہ حالات سے ایسے مختلف ہین اور ہم دونون آدمیون نے

ایسی مختلف تعلیم گاھون مین تربیت پائی ہے کہ اندرونی حکمت عملی نظم ونسق کے متعلق شاذ ہی مسائل پر ہمارے اُنکے اتفاق ہے - فی الحال کثرت سے کام رکھا ہوا ہے اور الحاق پنجاب کے وقت سے ابتک یہی کیفیت چلی جاتی ہے مین نے چاہا تھا کہ آپسمین کام تقسیم ہوجائے لیکن وہ نہوا حالانکہ اُس سے میری خواہش کچھ یہ نتھی کہ مین کسیکی صلاح پر عمل کرنے یا اپنے ہمجنسون کی رائین سننے سے نجات پاتا بلکہ اسوجہ سے اسکی کوشش کی تھی کہ یہ باہمی اختلاف جو برابر چلا جاتا ہے وہ کسیطرح سے فرو ہوجائے مین اس بات کو سمجھتا ہون کہ تینون ممبر آپس کے اتحاد سے ایک جگہ بیٹھکر کام کرین اور اسطور پر اُن سب کا کام انجام ہوتا جائے لیکن خرابی تو یہ ہے کہ دو ایسے آدمی ایک جگہ جمع ہوئے ہین جو اپنی اپنی راے کے موافق عمل کرنا چاہتے ہین اور ایک دوسرے کی راے بالکل مختلف اور دستور اور عادت کام کرنے کی جدا جدا ہے - گورنر جنرل نے ایک مرتبہ مجھکو لکھا تھا کہ گو موجودہ انتظام سے دونون بھائیون کو کیسی ہی تکلیف کیون نہو مگر اُس سے ابتک سرکار کے حق مین فائدہ ہوتا آیا - شائد یہ ہوسکتا ہو لیکن اب تو اُسکے آثار روز بروز کم ہوتے جاتے ہین آپ نے ایک مرتبہ مجھکو لکھا تھا کہ اگر تم موقع دیتے تو بعید از قیاس نتھا کہ تمھارے بھائی ابتک کب کے ولایت چلے گئے ہوتے لیکن یہ غلطی ہے - وہ جب تک رہ سکینگے اُسوقت تک ضرور ہندوستان مین رہینگے انگلستان اُنکے پسند نہین ہے اور اُنکی بی بی کے اور بھی ناپسند ہے - وہ کاٹھی ہی پر بیٹھے بیٹھے مرنا چاہتے ہین جیسا کہ اکثر اُنھون نے خود بیان کیا ہے مگر بہر حال مجھکو یہ ہرگز ہرگز منظور نہین ہے کہ مین اُنکے نقصان سے اپنا فائدہ حاصل کرون - علاوہ برین یہ امر محض ناممدوح اور ناربیا ہے کہ سرکاری معاملات کے متعلق جو خیالات عرصہ سے میرے ذہن نشین ہوگئے ہین اور جن پر مدتون سے مین غور و فکر کرتا آیا ہون اُنکو اپنے ذاتی فائدے کے لحاظ سے چھوڑ دون نظم ونسق کا نتیجہ بھی مختلف پیدا ہوا ہم لوگون کے اختلاف کا اثر یہ ہوا کہ دونون رایون کے بین بین ایک طریقہ پر عمل کیا گیا لیکن اُسمین انتظامی قوت کا زور گھٹ گیا کامون کے انجام مین تاخیر ہوئی خط کتابت اور حکمت عملی کے متعلق بے ترتیبی اور بدعنوانی رہی اور ہمارے ماتحتون پر جو رعب رہنا چاہیے تھا وہ کم ہوگیا یہ حالتین مجھکو ایسی سوہان روح معلوم ہوتی ہین ص ۳۸۵
کہ اگر مجھکو چھٹکارا مجائے تو مین بڑی بڑی منتون کو مان لون - اگر مجھکو صرف اسقدر اختیار مل جائے کہ مین اپنی راے کے مطابق عمل کرسکون تو مجھکو اس بات کی کچھ پروا نہین کہ کام کسقدر زیادہ ہے اور میرے اوپر ذمہ داری کسقدر عائد ہوتی ہے لیکن ہر وقت تیر و کمان لگائے رکھنا اور خواہ مخواہ کو تیغ بکف رہنا ستم ہے - مین اپنے تئین اس بات کے لیے بورڈ کا ممبر سمجھتا ہون کہ خبر رسی کی حد تک بھی کفایت شعاری کرون اور بھائیصاحب اس بات کے لیے اپنے تئین بورڈ کا ممبر سمجھتے ہین کہ اپنی فیاضی اسراف کے درجہ سے بھی بڑھا دین مین دیکھتا ہون کہ ملک کے اخراجات روز بروز بڑھتے اور آمدنی گھٹتی جاتی ہے اور اسطور پر اُس خرچ سے جو مفید اور ضروری ہے انکار کیا جاتا ہے - مجھسے برابر اس بات کی تاکید ہوتی ہے کہ جو امر تمہارے نزدیک خلاف مصلحت ہو اُسمین مخالفت کرو اور جب مین اُس سے انکار کرتا ہون تو میرا انکار ذاتی ایذارسانی پر محمول کیا جاتا ہے - [illegible] اس بات کے خلاف ہون کہ کسی مسئلہ کو بے دیکھے بھالے

فیصل ہو یا نے دو ن یا کسی تدبیر کے عمل مین لانے کی صلاح دو ن میرے بھائی ضرورت کو نہین خیال کرتے یعنی یہ کہ وہ صرف ایک مختصر کارروائی کے ذریعہ سے اپنا اطمینان کر لیتے ہین اور اس سبب سے فروعات پر مجھکو توجہ کرنا پڑتی ہے اگر مین کبھی چند دنون کے لیے چلا جاتا ہون توبھی میری محنت کم نہین ہوتی کیونکہ جو کام خاص مجھسے متعلق ہوتا ہے وہ تو میرے ساتھ ہی رہتا ہے اور علاوہ اسکے جب مین پلٹ کر آتا ہون تو بقایا کا ایک ذخیرہ جمع ہوتا ہے مین تو اپنے دل مین یہ سمجھتا ہون کہ اس عہدہ پر مجھکو انتہا درجہ کی تکلیف ہے اور اُدھر میرے بھائی کا یہ خیال ہے کہ میری طرح وہ بھی مبتلائے بلا ہین وہ خیال کرتے ہین کہ بہ حیثیت پریسیڈنٹ جو اختیار اور رعب انکو حاصل ہونا چاہیے یا آنکہ آنکی عام لیاقت اور اقتدار جن باتون کا مقتضی ہے وہ انکو حاصل نہین ہے وہ سمجھتے ہین کہ ہر طرف سے میری راہ رُکی ہوئی ہے اور لوگون نے مجھکو گرفتار کر رکھا ہے اگر حیدرآباد میرے لیے موزون نہ سمجھا جائے یا یہ کہ وہان کے عہدہ پر کوئی دوسرا شخص مقرر ہو تو جو کوئی عہدہ خالی ہو مین اُسکو قبول کر لون گا۔ راجپوتانہ لکھنؤ اندور ان مقامون مین جہان میری گنجایش ہو مجکو بخوشی منظور ہے بلکہ اگر عزت کے ساتھ مجھکو پھر ممالک مغربی اور شمالی کی کسی کمشنری پر جا کر وہان کا بے ذوق کام کرنا پڑے تو اُسکو بھی مین خوشی سے قبول کرونگا پہلے میرے ذہن مین آیا تھا کہ حضور گورنر جنرل کو ایک چٹھی لکھون لیکن پھر جو مین نے خیال کیا تو آپ کا لکھنا بہتر معلوم ہوا آپکے انکار کرنے سے مجھکو اُسقدر بیدلی نہوگی جسقدر حضور گورنر جنرل کے انکار سے ہوگی آپ کو اختیار ہے کہ اس بارے مین جو کچھ مناسب سمجھین وہ گورنر جنرل سے کہین۔ نواب ممدوح نے ہمیشہ خوشی اور مہربانی سے میرے ساتھ برتاؤ کیا اور مین یہ نہین چاہتا کہ نواب موصوف خیال فرمائین کہ مین اُن باتون پر معترض نہون گا جسقدر آسانی کے ساتھ مین نے آپکو لکھا ہے شاید نواب گورنر جنرل کے نام کی چٹھی مین اسطرح نہ لکھ سکتا۔

پس اسطور سے جب مستعفی ہونے کی دو درخواستین یکبارگی لارڈ ڈلہوسی کی خدمت مین پیش کی گئین تو نواب ممدوح کو پھر اُس مسئلہ کے فیصل کرنے کی وقت واقع ہوئی جسکو وہ آدمیون کے درمیان اُسوقت تک اپنی ترکیب سے وہ معطل رکھتے آئے تھے اگر آنکی اب بھی یہ خواہش ہوتی کہ بورڈ کا انتظام قائم رکھا جائے تو جو سیاہی انکی حکمت عملی کے اسقدر خلاف تھا اور جو سولیین دل سے اُسکو پسند کرتا تھا اُن دونون مین سے ایک کے پسند کر لینے مین کسیطرح شک وشبہہ نہین تھا لیکن اُنھون نے پیشتر ہی سے قصد کر لیا تھا کہ جسوقت وہ موقع آئیگا تو بورڈ ہی کو جسکا کام اب تمام ہوگیا تھا شکست کر دینگے اور اُسکے بدلے ایک شخص کی حکومت قائم کرینگے۔ ص ۳۵ اس سے اُنکے فیصلہ مین کسیطرح کا شک نہین رہا۔ یہ ممکن نہین تھا کہ کوئی واقفکار گورنر جنرل اتنے بھاری اور ایسے ضروری صوبہ کو اُس شخص کے اختیار مین دیدیگا جسکی راے سے اُسکو کامل ہمدردی نہین تھی اور جسپر باہمی اختلاف کی وجہ سے کبھی اُسنے پورا بھروسہ نہین کیا کیونکہ بمقابلہ اُسکے ایک اور امیدوار موجود تھا جسپر وہ کامل بھروسہ کر سکتا تھا اور جسکے ساتھ پوری ہمدردی ہوسکتی تھی حیدرآباد مین جو جگہ خالی ہوئی تھی اُسپر کرنل لو مقرر ہو چکے تھے لیکن ایجنٹ

گورنر جنرل متعینہ راجپوتانہ کا عہدہ خالی تھا جو بہت سی باتون کے اعتبار سے اُس شخص کے لیے نہایت ہی موزون معلوم ہوتا تھا جسکو دیسی خاندانون سے اسقدر ہمدردی تھی۔ پھر جو شخص اس عہدہ پر مقرر ہوتا اُسکے لیے اس بات کا بھی موقع تھا کہ موسم سرما بھر دورہ کرتا پھرتا اور جب گرمی کے دن آتے تو مزہ سے کوہ آبو پر جاکر مقیم ہوتا۔ چنانچہ اُنھین سب باتون کی وجہ سے یہ عہدہ جان کے بدلے ہنری لارنس کو دینے کے لیے کہا گیا

لیکن راجپوتانہ کا ملک پنجاب نتھا وہ ایسا ملک نہین تھا جہان ہزارہا دلی دوست پیدا ہوجاتے اور جہان عمر بھر کی محنتون اور اولوالعزمیون کے نتیجے جلوہ پذیر ہوتے۔ ہان یہ بات البتہ تھی کہ ہنری لارنس کا مشاہرہ اس ایجنسی کی حیثیت مین ممبری بورڈ کے مشاہرہ کے برابر کردیا گیا تھا۔ کام بمقابلہ بورڈ کے چندان مشکل اور دقت طلب نتھا اور گورنر جنرل نے اس دارو ے تلخ کو گلے سے اوتارنے کے لیے شیرنی ڈالنے کے طور پر یہ کہدیا تھا کہ اگر خود مسٹر ٹامس منرو بورڈ کے ممبر ہوتے تو مین انپر ترجیح دیکر ایک ”تربیت یافتہ سویلین“ کو اس چیف کمشنری کے عہدہ پر مقرر کرتا مگر یہ سب باتین بمنزلہ نمک کے تھین جو اُنکے زخمون پر چھڑکی گئین۔ کیونکہ ہنری لارنس درحالیکہ وہ ایک ”تربیت یافتہ سویلین“ نہ تھے اور اسواسطے سویلین کی خدمتون مین جو زیادہ ضروری تھین قاصر رہے (یعنی ضابطہ دانی فروعات سے صحیح واقفیت اور کام مین علی الاتصال مصروفیت) تو وہ اس ناکامی سے بالکل بے خبر تھے اور یہ بات مین بلا مبالغہ بیان کرتا ہون کہ گذشتہ بیس سال کے عرصہ سے ممالک مغربی و شمالی سرحد پنجاب اور خاص پنجاب مین ایک ایسے طریقہ سے سول اور پولیٹکل عہدونکا کام کرتے رہے ہے جس طریقہ سے ہندوستان کے بہت کم سویلینون نے کیا ہوگا اب اس زمانہ سے انکی زندگی بالکل غمگین ہوگئی اور تادم مرگ آنکو یہی خیال رہا کہ لارڈ ڈلہوسی نے مجھکو نقصان پہونچایا۔ ص ۳

اُنکا یہ خیال حق بجانب تھا سرشت انسانی مقتضی اسی امر کی تھی لیکن اگر اُنکے لیے اس امر کے یقین دلانے کی حاجت باقی رہگئی ہو کہ آنکی کارگزاریون کا نتیجہ کیا ہوا اور اُنکے چلے جانے کے بعد اُنکے مرغوب الطبع ملک پر آنکا کیا اثر باقی رہگیا تو اُسکی وجہ اس بات سے بخوبی تمام معلوم ہوسکتی ہے کہ جسوقت لارڈ ڈلہوسی کے فیصلہ سے خبر دی گئی تو لاہور مین لوگون کی عجیب کیفیت ہوگئی (گو یہ بخوبی معلوم تھا کہ کیا فیصلہ ہوگا لیکن جب خبر آئی تو لوگ قریب قریب بیہوش ہوگئے اور اگرچہ واقعات کی رو سے وہ بالکل جائز تھا لیکن لوگون کا ناراض ہونا اور الزام لگانا بھی حق بجانب تھا) چنانچہ بہت سے لوگون نے جو اس موقع پر موجود تھے اس کیفیت کو بیان کیا ہے۔ ہر شخص کے چہرہ پر ملال چھایا ہوا تھا برنا و پیر غریب و امیر فوجی لوگ اور سویلین افسر انگریز اور ہندوستانی ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ اب ہمارا ایک دوست چھوٹ جائیگا۔ بڑے بڑے شہ زور لوگ جنمین ہربرٹ اڈورڈس سب سے نمودار تھے بچون کی طرح بلک بلک کر روتے تھے اور جسوقت وداع کی آخری ساعت آئی اور ۲۰ جنوری ۱۸۵۳ء کو ہنری لارنس اپنے اہل و عیال سمیت ہمیشہ کے لیے لاہور اور بلکہ پنجاب سے رخصت ہونے لگے تو معمر ہندوستانی رئیسون کی ایک پلٹن کی پلٹن اُنکے

پیچھے پیچھے ساتھ ہوئی بعض لوگ پانچ اور بعض لوگ دس اور بعضے بعضے بیس بلکہ پچیس میل تک شہر سے باہر جاکر انکو رخصت کر آئے یہ وہ لوگ ہین جنکو اب اُنسے کسیطرح کی امید نہین رہی تھی کیونکہ اوّل درجہ پنجاب مین ہنری لارنس کا آفتاب ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا تھا۔لیکن اُنکی آرزو یہی تھی کہ جن بے حقیقت علامتون سے ممکن تھا اپنے رنج شکر گزاری اور قدردانی کا اظہار کرین۔لاہور سے قریب قریب امرتسر تک گویا ایک زندہ آدمی کا جنازہ گیا تھا رابرٹ نیپیر کو جواب لارڈ نیپیر آف میگڈالا ہین سب کے بعد اُس شخص کے فراق مین جو اُنکو بھائی سے بھی زیادہ عزیز تھا دامن چاک کرنا پڑا۔جسوقت نیپیر صاحب الوداع کہکر شکستہ دل کے ساتھ لاہور کیطرف روانہ ہونے لگے تو ہنری لارنس نے اپنی بہن سے کہا کہ "ان کو بوسہ دو بہن اُنکو بوسہ دو کیونکہ یہ میرے بہترین و عزیز ترین دوست ہین" جب وہ امرتسر مین جاکر چارلس سانڈرس ڈپٹی کمشنر کے مکان پر پہونچے تو وہان دیکھا کہ ماتمیون کا ایک نیا گروہ جمع ہے اور تازہ شور و فریاد برپا کرنے کے لیے منتظر ہے اور وہان سے بقول ہربرٹ اڈورڈس دو شکستون اور ناپسندیدگیون سے مشابہ ہوکر جو دیکھنے والون کی نگاہ مین اعزاز کی نشانیان تھین وہ راجپوتانہ کو روانہ ہوے"۔یہ علامتین مثل اعزاز کی تھین کیونکہ سب کے سب نتیجے اُنکے بہادرانہ برتاؤ سے جو "انھون نے کمزورون کے بچانے مین کیا تھا" انکو پہونچی تھین اُنکا ایک دوست کہتا ہے کہ "سر ہنری لارنس کے حال سے جو شخص واقف ہوجاتا وہی اُنکے ساتھ محبت کرنے لگتا"۔اُنکے ایک دوسرے دوست کا بیان ہے کہ "سر ہنری لارنس کی دعوت مین جس شخص نے کھانا کھایا ہوگا وہ ضرور یہ سیکھ گیا ہوگا کہ ہندوستانیون کے ساتھ مہربانی کرنا چاہیے"۔لارڈ اسٹینلی نے بیان کیا ہے کہ "گو وہ اپنی ملکی خدمتون کی وجہ سے بہت نامور ہوئے لیکن اُنکی کارگزاریون سے بڑھکر اُنکی وضع نے اُنکا نام بالا کیا"۔لارڈ کیننگ نے جب اُنکے سپاہی کے لکھنؤ مین مارے جانے کی خبر انگلستان اور ہندوستان بھر مین مشہور ہوئی تو بیان کیا تھا کہ "مجھے یقین ہے کہ ہندوستان بھر مین کوئی ایسا انگریز نہوگا جو سر ہنری لارنس کی موت کو سرکار کے حق مین ایک آفت عظیم تصور نہ کرتا ہو اور جن جن صوبون مین انھون نے حکومت کی ہے وہان ایک ہندوستانی بھی ایسا نہوگا جو اُنکے نام کو بطور ایک دوست اور فیاض محسن اقوام ہندوستان کے نہ یاد کریگا"۔اسی سوانح عمری کے لکھنے مین اپنے فرائض کا خیال کر کے مجھکو اُنکی تعلیمات اور اطوار کے متعلق چند خاص باتین ایسی بیان کرنا پڑی ہین جن سے میرے نزدیک ظاہر ہوتا ہے کہ چیف کمشنری پنجاب کے لیے وہ اپنے بھائی کی نسبت کم موزون تھے پس اس بات کا بیان کردینا مجھ پر فرض ہے کہ جسوقت مین نے اُنکی غیر مطبع خط کتابت کا ایک بڑا حصہ پڑھا اور اُنکے اکثر عزیزون اور دوستدارون سے جو ابھی جیتے ہین گفتگو کی تو میری ٹھیک یہ راے قائم ہوئی کہ اُنکی تمام اخلاقی اور دماغی صفتون کے اعتبار سے ہندوستان مین آنیوالے انگریزون سے ایسا کوئی شخص نہین گذرا ہے جسنے اورون کو عمدہ کام کرنیکی اُنسے بڑھکر ترغیب دی ہو یا مختلف قوم اور مختلف رنگ کے لوگون کے درمیان حد فاصل کے اٹھا دینے مین پیروی کی ہو یا کوئی شخص ایسا ہر دل عزیز ہونیکا ایسا مستحق ہوا ہو جیسے سر ہنری لارنس تھے۔

ص ۳۱۹

باب سیزدہم

چیف کمشنر پنجاب ۱۸۵۲ع لغایت ۱۸۵۳ع

سر ہنری لارنس کے پنجاب سے چلے جانے کی وجہ سے اگرا ُس بھائی کو جو اُنکے ساتھ ایسے پیچیدہ تعلقات مگر اصل برادرانہ الفت سے کام کرتا رہا گو اُسوقت کی غیر قابل برداشت کشمکش سے چندے نجات ہوگئی مگر اُسکا قلق بھی بہت گذرا اس واقعہ سے جسقدر صدمہ اور رنج اُنپر گذرا اُسکا پورا اندازہ سوا ے اُن لوگون کے جو اُنکے قریبی دوست اور یگانے تھے اور کوئی نہین کر سکتا۔ لیکن وہ اندازہ حالات مندرجہ باب سابق کے تمام و کمال پڑھنے سے بھی ہوسکتا ہے۔ جان لارنس اکثر اپنی طبیعت اور تندرستی کے خلاف اور اہل و عیال کو برسون چھوڑکر دراصل ہمارے آغاز تعلق پنجاب کے زمانہ سے ہنری لارنس کی قائم مقامی کی حیثیت مین اور اُنکے ساتھ بھی کام کرتے رہے اور بعد اسکے آخر مین اُنکو ایسے عہدہ پر جانا پڑا جو اُنکے بھائی کو ملنے والا تھا بلکہ بھائی خود اُس عہدہ کا متمنی تھا۔ جان لارنس سوچتے تھے کہ بعض بہترین افسران پنجاب جو ہنری کے ذریعے سے وہان بلوائے گئے تھے اور کمال دلسوزی کے ساتھ اُنسے محبت کرتے تھے وہ میری جانب ترچھی آنکھون سے دیکھ رہے ہین بلکہ شاید ناشایستہ کارروائیان اور نازیبا تدبیرین میری جانب منسوب کررہے ہین اور بلکہ نکلسن کیطرح اس بات پر بھی آمادہ ہین کہ مجھکو چھوڑکر اپنے اگلے مالک کا دامن پکڑین جان لارنس یہ بھی تصور کرتے تھے کہ میرا بھائی مجھ سے اسقدر ناراض ہوگیا ہے کہ اب وہ کبھی میری ملاقات کی پروانہ کریگا اور نہ "ہال"[۱] کے قدیم مانوس اور مربیانہ خطاب سے مخاطب کریگا۔ پس جسوقت جان لارنس ان سب باتون کا خیال کرتے ہونگے تو اُنکو بے انتہا قلق گذرتا ہوگا اور اقل درجہ اُس زمانہ مین تو بیشک کچھ دنون کے لیے اُنھون نے رفاہ خلائق کی اور باتون کو فراموش کردیا ہوگا۔ ہنری لارنس نے عین اپنی روانگی

ص ۳۲۰ کے وقت ایک پردرد چٹھی اپنے بھائی کو تحریر کی تھی اور اُسمین لکھا تھا کہ معزول پنجابی سردارون پر مہربان رہنا کیونکہ وہ لوگ افتادہ ہین" اور بعد اسکے دعا دی تھی کہ نئے عہدون مین تمکو کامیابی حاصل ہو۔ جان لارنس نے اُسکا یہ جواب دیا۔

میرے پیارے ہنری۔ سرفراز نامہ پہونچا اُسکے جواب مین مین صرف اسقدر بیان کرسکتا ہون کہ میری دلی خواہش یہی تھی کہ آپ پنجاب مین رہجاتے اور اپنی رایون کے مطابق عمل کرتے اور مجھکو کوئی دوسری جگہ ملتی۔ مجھکو یہ بھی بیان کرنا چاہیے

[۱] اس زمانہ کے بعد اُنھون نے اپنے بھائی کو ہمیشہ یہی القاب لکھا "میرے پیارے ہنری"۔

کہ جب کبھی مین نے آپ سے اختلاف کیا تو اپنے اصل عقیدہ کے مطابق نہ کہ متعصبانہ طور پر یا خود غرضی سے کیا۔ مین ہر شخص کے عذر کو معقول طور پر سنون اور اس بات کی کوشش کرونگا کہ جو جس بات کا مستحق ہے اس سے محروم نرہے۔ اسکے سوا کسیکو کیا امید رکھنا چاہیے ...... یہ امر قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ میرے اور آپ کے پھر یکجائی نہوگی لیکن یقین ہے کہ میرے اور آپ کے درمیان کسی طرح کی کدورت باقی رہجائیگی۔

آپکا محبتی بھائی جان لارنس

چیف کمشنری کا عہدہ (اور یہ عہدہ وقعت مین ہندوستان کے چندہی عہدون سے ادنی تھا) ایسا عہدہ تھا جسکے لیے خود سرچارلس نیپیر نے کہا تھا کہ مین کل ہندوستان کی سپہ سالاری پر اسکو ترجیح دیتا ہون یہ افسوس ناک آغاز تھا لیکن اس بات پر ایک مرتبہ اور لحاظ کرلینا چاہیے کہ یہ تبادلہ جو عمل مین آیا جسقدر دونون بھائیون کے حق مین مفید تھا اسی قدر سرکار کے حق مین بھی سودمند ہوا۔ ہنری لارنس نے دیسی اور انگریزی انتظام کے باہمی اختلافات کو فرو کردیا تھا۔ رعایتی لوگون کی افتادگی مین اُنکی حمایت کی تھی ہر درجہ کے لوگون کو اپنا دوست بنا لیا تھا اور اسطور پر ایک امر کے اعتبار سے نئی گورنمنٹ کے لیے اپنا استحقاق ثابت کردیا تھا جو فی الواقع جان سے نہین ہوسکتا تھا۔ صلح قائم کرنے کا کام (جو ہنری لارنس کے لیے بالتخصیص موزون تھا ختم ہوگیا تھا) نئی عمارت کی بنیاد بڑے بڑے اختلافات کے بعد مگر دونون بھائیون کے نہایت ہی غلو آمیز خیالات کے مین بین قائم کردی گئی تھی اب صرف یہ باقی تھا کہ اس بنیاد پر عمارت بنتی جائے اور اسکی ترقی درستی اور مضبوطی ہو۔ یہ کام تین شخصون کی نسبت ایک آدمی اچھی طرح کرسکتا تھا اور ہنری لارنس کے بڑے سے بڑے معرف اس بات کے مقر ہونگے کہ جب اسکے چار برس کے بعد بلوہ کا زمانہ آیا تو اُسوقت انگلستان اور ہندوستان کی خوش قسمتی سے اُس زمانہ مین چار برس پیشتر سے صلاح دینے والے متعدد نہین تھے۔ اسلیے یہ نہایت بہتر ہوا کہ ایک ہی دماغ روشن ایک ہی ارادہ مستقل تھا جسکی جانب ہر آدمی اور تمام شخص دیکھتے تھے اور جو آزادی سے احکامات جاری کرتا تھا اور خاص اپنی ذمہ داری سے بلا شرکت احدے ہر ایک کارروائی کرتا تھا۔

جان لارنس کا اصل کام جیسا کہ مین بیان کرچکا ہون اب از سر نو کارروائی کرنے کا نہین رہگیا تھا بلکہ جو بنیادین قائم کردی گئی تھین اُنکے مطابق ترقی مین کوشش کرنے کا تھا۔ پس یہ کچھ ضرور نہین معلوم ہوتا کہ اس کے چار برس بعد تک جو صلح و آشتی کا زمانہ رہا اُسکے حالات تفصیلوار بیان کیے جائین۔ بورڈ کی تقرری کے پیشتر وہان کی افتادہ زمین اور نئی نئی کارروائیون اور تیر دستیون کے متعلق جسطرح تفصیلی حالات کا لکھنا ضرور تھا ویسا اس زمانہ کے متعلق لکھنا اب ضرور نہین ہے بحیثیت چیف کمشنر جان لارنس کے روبرو وہی مسائل پیش ہوے جو بورڈ کی ممبری کے زمانہ مین اُنکے روبرو پیش ہوتے تھے۔ اُس سنگلاخ کوہستانی سرحد کی اسوقت بھی حفاظت درکار تھی

وہی شورہ پشت اور بیوفا جرگے اِسوقت بھی موجود تھے جنکو خواہ مہذب خواہ وحشت یا دشمن بنایا جاتا - طرز معاشرت کی وہی خرابیان جو لوگون کے دلون پر نقش کالحجر ہوگئی تھین اور جنکا اُسوقت تک صرف تدارک ہوا تھا استیصال نہین ہوا تھا اب بھی موجود تھین - وہ قدیم مسئلہ کہ مالگزاری اراضیات کے وصول کرنے کی بہترین تدبیر کیا ہے ابتک اُسی طرح لاحل پڑا تھا (اور اصل تو یہ ہے کہ آج تک اُسکی وہی کیفیت ہے) جس سے کاشتکار پر بیجا جبر ہوا اور ملکی اور تمدنی اصلاحون کے جو بڑے بڑے کام جاری کیے گئے تھے اُنکے اخراجات کی بھی گنجایش ہے - بالآخر ان ماتحت افسرون کے گروہ مین جو پنجاب مین آکر جمع ہوے تھے اور ہندوستان کے تمام حصون سے دقت طلب کام کے انجام کرنے کو آئے تھے چال چلن اور طبیعت کے اختلاف بدستور باقی تھے جنکے حالات سے آگاہی کرکے اُنکو اصلاح پر لانا اُنمین آمادگی پیدا کرنا اور اُنکو رضامند اور تابع رکھنا تھا -

لارڈ لارنس نے قریب تر زمانہ مین جو چٹھیان لکھی تھین اور جنکو مین نے بھی بیشک اول سے آخر تک پڑھکر اُنکے مطالب کو ذہن نشین کیا ہے وہ چھ جلدون مین مجلد ہوئی ہین اور اُنکے ذریعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اُنھون نے اُنمین سے ہر ایک اور اُسیطرح کی دوسری صدہا دقتون کے متعلق کیا برتاو کیا - لیکن اُسکے لیے اقل درجہ ایک جلد کے برابر اور لکھنا درکار ہوگا اور میرے نزدیک اس زمانہ خواہ ایام وائسرائی کے متعلق اگر اسطرح کی کارروائی کیجائیگی تو راقم سوانح عمری کا اصل منشا یعنی یہ امر فوت ہو جائیگا کہ جن سربرآوردہ باتون کو زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرنا چاہیے وہ رہ جائینگی - اسطرح کی جلد کے پڑھنے مین ناظرین کتاب فروعات کی جانب متوجہ ہو جائینگے اور اکثر بے لطف اور نہایت دشواری کے چھوٹے چھوٹے کامون پر خیال کرنے لگین گے - اُنھون نے جو جو کام کیا اگر وہ بخوبی تمام ہم پر ظاہر ہو جائیگا تو اس صورت مین اُنکی ذاتی کیفیت دریافت کرنے کا میلان کم ہو جائیگا - اسلیے میرا قصد نہین ہے کہ جن جن تدبیرون کے ذریعہ سے ایک ایک وحشی قوم جو ہماری سرحد کے اسطرف چلی آتی تھی وہ نکالی جاتی اور سزایاب ہوتی تھی اور بعض اوقات بتدریج صلح و آشتی سے رہنے کی پابند کر دیجاتی تھی اُن سب کا حال ترتیب اور تفصیل کے ساتھ بیان کرون بلکہ میرا مقصد صرف اسقدر بیان کرنے کا ہے کہ سرحدی حکمت عملی کے متعلق کیسے کیسے حملے اور اسطرح کے غلط بیانات کیے گئے تھے لیکن میرے نزدیک لارڈ لارنس کے نام سے ہمیشہ اُسکو اعزاز کے ساتھ تعلق رہیگا اُنکا منصوبہ کیا تھا - یہ حکمت عملی وہ ہے جس سے ہندوستان کی حفاظت کا یقین ہوگیا اُسکی ترقیون کی امید بڑی کمزور اور وحشی باشندون کے حقوق جائز ٹھہرائے گئے اور صیغہ فوج کے تندمزاج اور حریص افسرون مین ہمیشہ ملک گیری کی جو خواہشین پائی جاتی ہین اور جو ہمیشہ قابل الزام بھی نہین ہوتی ہین - اُنکا ہمیشہ کے لیے تدارک ہوگیا - اور نہ مین یہ قصد رکھتا ہون کہ پنجاب کی رپورٹون سے اخذ کرکے اس امر کے متعلق تفصیلی حالات بیان کرون کہ مالگزاری سرکار مین کسقدر کمی یا بیشی ہوئی یا جرم کہان تک کم یا زیادہ ہوگیا یا اُنکے ماتحتون کے دلون مین ایک ہمجنس افسر یا اپنے چیف کی طرف سے جو غلط فہمیان جاگیر

ص ۴۲

ہوگئی تھین وہ چیف مذکور کی بیجا مستعدی اور تحمل سے کہان تک رفع ہوگئین۔ بلکہ مین صرف ان باتون کا اشارہ کردونگا کہ اُنھون نے اپنی قوی ذاتی صفتون اور سرکاری کامون مین حد سے زیادہ مصروف رہنے کی خواہش کو اپنے ماتحتون کے کسقدر ذہن نشین کیا۔ نالائق لوگون مین سے کتنون کو خارج کردیا اور کاہلون مین سے کتنون کو تیز بنادیا اور جو لوگ تیز و چالاک تھے اُنمین بھی دوچند قوت اُس تیزی اور چالاکی کی پیدا کردی۔ پس اُنکے انتظام کی تواریخ لکھنے کے بدلے اس قسم کے مختصر خلاصہ سے مین امید کرتا ہون کہ جسطرح مجھپر بے انتہا محنت کے بعد سب حالات روشن ہوگئے ہین اسیطرح اورون پر بھی دو ہی تین ابواب کے ذریعہ سے یہ ظاہر کردون کہ جب غدر کا نازک زمانہ آیا تو جان لارنس اپنے اُن ماتحتون کے ذریعہ سے جنکو اُنھون نے فراہم کرکے اپنے زیر انتظام رکھا تھا اُسکا تدارک کرسکے اور ملک پنجاب اور اسیطرح پنجاب کے باہر دوست دشمن ہندوستانی اور انگریز ہر ایک نے یہی خیال کیا کہ جب تک عنان حکومت اُنکے ہاتھ مین ہے اسوقت تک کسی طرح کی خرابی نہوگی۔

ماہ فروری ۱۸۵۳ء مین جب بورڈ شکست ہوا تو جان لارنس بحیثیت چیف کمشنر پنجاب مشتہر کرد‌یے گئے ص ۴۹۳
پنجاب کے نظم و نسق کی ساری جوابدہی اُنھین کے ذمہ عائد کی گئی۔ تمام صیغون کی عاملانہ افسری اُنھین کو مفوض ہوئی علاقجات متصلہ سے پولیٹکل تعلقات قائم رکھنے کا کام اُنھین کے سپرد کیا گیا۔ سرحدی فوج سپاہ گائڈس جنگی پولیس اور سول انجنیر کا محکمہ اُنھین کی نگرانی مین کیا گیا۔ اُنکے ماتحت دو "پرنسپل کمشنر" ایک افسر صیغہ جوڈیشل اور دوسرا افسر صیغہ مال مقرر کیا گیا۔ اسطور پر کام کی تقسیم جسکے لیے ممبری بورڈ کے زمانہ مین اُنھون نے اسقدر کوشش کی تھی بخوبی تمام ہوگئی۔ دونون افسر جو اُنکی ماتحتی مین مقرر کیے گئے تھے اُنکو بشرکت کام کرنے کے بدلے اپنے اپنے صیغہ کی خاص ذمہ داری دیگئی۔ اس طور پر اُنکے غور و فکر کے ایک کام پر صرف کرنے کا موقع پیدا ہوا اور اُنکی خاص ذمہ داری کی تعین ہوگئی۔ اور پھر ایک شخص واحد کی تقرری سے ایک طرح کی تجویز اور ایک طور پر تعمیل کرنے کا بھی موقع پیدا ہوا۔

جان لارنس کے بعد بھاری عہدون پر جو دو شخص مقرر ہوے وہ بالکل اُنکے دل کے تھے۔ اُنمین سے ایک منٹگمری صاحب تھے۔ وہ جوڈیشل کمشنر مقرر کیے گئے اور اس حیثیت مین وہ عدالت سشن اور اپیل کے جج اعلی ہی نہین مقرر ہوے بلکہ بہت سی باتین جو خالص عاملانہ حکومت کے متعلق تھین وہ بھی سپرد کی گئین جیسے تعمیر سڑک کا اہتمام محکمہ پولیس کی افسری لوکل اور میونسپل سرمایون کی نگرانی اور مختلف صیغون علی الخصوص سررشتہ تعلیم کی اصلاح۔ صیغہ مال کا کام جارج اڈمنڈ سٹون کے سپرد ہوا جو کمشنری علاقہ اندرونی ستلج کے وقت طلب اور پیچیدہ عہدہ پر رہ چکے تھے اور جنکے عزم ولایت کی خبر سنکر جان لارنس کو چند ہفتے پیشتر سے تردد ہوا تھا

ہر ایک کام عمدگی سے انجام ہو رہا تھا پسماندہ کام بعجلت صاف ہوتا جاتا تھا جن افسرون نے غصہ مین آکر پنجاب سے چلے جانیکی دھمکی
دی تھی اُنھون نے اُس دھمکی پر عمل نہین کیا اور پھر شاذ ہی کسی نے اُسکا ذکر کیا جو لوگ رخصت فرلو پر سے
اور غصہ مین کہتے تھے کہ جس حالت مین ہنری لارنس وہان سے چلے گئے تو پھر ہم کبھی وہان نہ جائینگے انھون نے
جب سُنا کہ جو جو باتین ہنری لارنس کے انتظام مین تھین وہ جان لارنس کے انتظام مین بھی پائی جاتی ہین تو
خوشی سے مراجعت کرنے لگے۔ نکلسن صاحب کی کیفیت ان لوگون مین بالتخصیص قابل ذکر ہے۔ اُنکی نسبت
چند مہینے پیشتر جان لارنس نے بیان کیا تھا کہ ملک بنون کے وحشی جرگون کے درمیان اُنکا ہونا "رجمنٹ کے
ایک پرے" کے برابر ہے۔ گو صاحب موصوف اپنا وہ عزم بالجزم کر چکے تھے جسکو مین پیشتر تحریر کر آیا ہون اور ص ۲۹۴
باوصف اس امر کے بھی کہ اُنکی خود مختارانہ طبیعت اور پرجوش مزاج سے اُنکے دل مین اکثر غلط فہمیان آگئی تھین
لیکن جب اُنکے چیف نے دباؤ ڈالکر ایک ترکیب سے کہا کہ آپ اپنے عہدہ سے اور کہین نہ جائین تو وہ راضی ہو گئے
اور اپنے اسی عہدہ پر غدر کے ایام تک ٹھہرے رہے۔ جان لارنس نے پہلے پہل اُنکو جو چٹھی لکھی تھی (اور چیف کمشنر
ہونیکے بعد پہلی چٹھی اُنھون نے یہی لکھی تھی) اُسکے بعض فقرات اس مقام پر مین اس خیال سے درج کرنا مناسب سمجھتا ہون کہ اُنسے مکتوب الیہ
کے متعلق نہایت دلچسپ حال اور کاتب کے متعلق صاف دلی اور دوستی کی ایک عجیب مجموعی کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔

مقام لاہور مورخہ ۲۲ جنوری

میرے پیارے نکلسن . . . . میرے بھائی کے چلے جانے سے آپ کا ایک معقول دوست آپ کے ہاتھ سے
نکل گیا لیکن مین یقین کرتا ہون کہ مین بھی اپنے تئین آپکا اسیقدر وفادار دوست ثابت کرونگا۔ مین آپکی سرگرمی جانفشانی اور انتظامی
لیاقتون کا کمال معترف ہون گو بعض اوقات مجھے یہ بھی خیال آتا ہے کہ آپ کو ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے۔ یاد رکھیے کہ انتظام حکومت
اور آئین کا برتاؤ وہی لوگ خوب کرینگے جو ان باتون کو بخوبی سمجھ سکتے ہین اور اس بات کو جانتے ہین کہ اُنسے کسطور پر کام لینا چاہیے
اگر لائق آدمی ہو تو انھین باتون مین وہ چند قوت آجاتی ہے اور اگر وہ نہو تو معمولی آدمی سے کچھ نہو سکے گا۔
مجھکو امید ہے کہ آپ کوشش کر کے اسی موسم سرما مین تشخیص لگان کی تمام کارروائیان ختم کر دینگے۔ جمع بشرح اوسط قائم کیجیگا
تاکہ مزارعین کے حق مین فائدہ ہو اور فیاضانہ طور پر اُنکے ساتھ برتاؤ ہو۔ اس صورت مین وہ اپنی زراعت مین ترقی کرینگے اور
مالگزاری کا اسطور پر بندوبست کر سکینگے کہ کسی خراب فصل مین اُنکو پریشانی نہو سکے۔ درمیانی اشخاص کو دور کیجیے۔ یہ لوگ ہر مقام
پر بدنام کنندہ ملک ہوئے ہین۔ مالگزاری اراضی کا بندوبست اسطور پر کرنا چاہیے کہ سرکاری لگان ادا ہو جاسکے مزارعین کی بھی
پرورش ہو اور مالکان اراضیات کو اعانت پہونچے۔ اگر جمع ایک اوسط شرح سے قائم کر کے اراضیات موضع مین برابر
برابر تقسیم کر دیجائیگی تو آپکی نصف محنت بچ رہیگی اور آپکو انتظامات پولیس کے لیے پورا وقت صرف کرنے کا موقع مل سکیگا۔
آپ کا دوست صادق جان لارنس

جان لارنس نے جو وعدہ کیا تھا کہ ہم نکلسن صاحب کی تمام محنتون مین انکی مدد کرینگے اُسکو اُنھون نے کیا ہی پورا کیا چنانچہ دونون کے درمیان کی سوچیٹیان جو آئی گئین اُنسے اور دونون کے حالات مابعد سے بھی یہ امر بخوبی تمام ظاہر ہے۔ جمیس ایبٹ صاحب البتہ پنجاب سے چلے گئے اور اُنکے چلے جانے سے شاید اُنکے بلا فصل اعلی افسرون (مکیسن اور لارڈ ڈلہوسی کو جنھون نے اُنمین بعض بعض باتین ضد اور مطلق العنانی کی پائی تھین) کو چھٹکارا ملا۔ لیکن ہزارہ کے جنگلی باشندون کو جو اُنکو اپنا مربی سمجھتے تھے بڑا افسوس ہوا۔ جان لارنس

ص ۲۹۵ نے اُنکی بہت سی اعلی واشرف باتون کے متعلق (اور اُنمین اعلی واشرف اکثر باتین پائی جاتی تھین) کمال دلسوزی سے اعتراف کیا اور یہ کلمات بحیثیت چیف کمشنر اُنکی نسبت استعمال کیے "وہ ایک نہایت معقول آدمی ہین اور اعلی درجہ کی لیاقت رکھتے ہین"۔ یہان بیان کر دینا چاہیے کہ اُنکے جدا ہونے کا بندوبست بورڈ کی موقوفی کے پیشتر ہی ہو چکا تھا اور اعلی احکام کی تبدیلی سے اس بارے مین کچھ نہین ہوا تھا۔ ہزارہ مین ہربرٹ اڈورڈس اُنکے جانشین مقرر ہوئے اور یہ جگہ بقول جان لارنس پشاور کے زیادہ ضروری مقام اور ہزارہ کے درمیان تھی۔ عہدہ مذکور کے لیے اس شورانگیز زمانہ مین جواب عنقریب آنے والا تھا صاحب موصوف بالتخصیص موزون تھے ہاڈسن صاحب جو ایک زمانہ مین ہنری لارنس کے دوست اور ایک بڑے بہادر اور محنتی آدمی تھے لیکن ایک قسم کا دماغی نقص رکھتے تھے جو کبھی کبھی اُنکو سیدھے راستہ سے منحرف کر دیتا تھا بجائے ہیری لمسڈن کے سپاہ گائیڈن کے کمانیر مقرر ہوے کیونکہ ہیری لمسڈن رخصت فرلو پر ولایت گئے تھے۔ ہینہ آو نے صاحب انسپکٹر جیلخانجات کیے گئے رنکیس صاحب لاہور کی کمشنری پر جسکو بارنس صاحب نے خالی کیا تھا بھیجے گئے اور بارنس صاحب بجائے اڈمنڈ سٹون علاقہ اینر وے ستلج پر مقرر ہوگئے۔ اوائل زمانہ چیف کمشنری مین بس یہی چند بھاری تبدیلیان عمل مین آئین اور اسطور پر اصل اصل کارگزار لوگ وہی رہ گئے صرف معدودے چند اشخاص جدا ہوے۔ یہ ایک نئی کارروائی اور نئی کیفیت تھی لیکن حکمت عملی وہی تھی اور جو منصوبہ پیشتر باندھا گیا تھا وہی اسوقت تک بدستور قائم رہا۔

اس موقع پر یہ بھی بیان کر دینا چاہیے کہ جب ایک بھائی کے چلے جانے سے باہمی اختلاف کا جوش ایک بارکم ہوگیا تو جاگیرون اور معافیون کے متعلق جان لارنس کی حکمت عملی بھی کسیقدر ہنری کی حکمت عملی کی جانب (گو سمجھ بوجھ کے ساتھ) میلان کرنے لگی۔ یہ شاید ہنری لارنس اپنے رخصت ہونے کے وقت اُنسے جو کہگئے تھے کہ "وہ زوال رسیدہ سردارون کا خیال رکھنا" اُسکا جان لارنس کے دل پر بڑا اثر پڑا گو اسوقت اُنکو کچھ نہ معلوم ہوا ہو کہ اُنکے کلمات نے مجبور کیا تاثیر کی۔ لیکن بہرحال اس قسم کے حقوق (جو قریب ساٹھ یا ستر ہزار کے تجویز کیے گئے تھے) کے متعلق بحیثیت چیف کمشنر اُنھون نے جو سفارشین کین وہ اُس زمانہ کی نسبت جب وہ بورڈ کے ممبر تھے

زیادہ فیاضانہ اصول پر مبنی تھیں - وہ فیاضانہ اصول پر اسقدر بھی مبنی تھیں کہ گورنمنٹ نے اکثر انکو نامنظور کیا اور آخر کو لارڈ ڈلھوسی نے خود ایک چشم نمائی کی چٹھی لکھی اور یہ خیال کیا کہ پیشتر جان لارنس کی جو رائے تھی اب وہ بہت کچھ بدلگئی - ہنری لارنس کو جسوقت یہ حال معلوم ہوا ہوگا تو انکی ناراضی کسیقدر مبدل بہ خوشی ہو گئی ہوگی -

ذاتی برتاؤ کے متعلق بھی مین سمجھتا ہون کہ اس زمانہ سے جان لارنس زیادہ تر اپنے بھائی کے مشابہ ہونے لگے اور پھر برابر انکی وہی کیفیت رہی - ان کے مزاج مین جو جانفشانی اور خود مختاری تھی اسمین تو ایک ذرہ بھی فرق نہین آیا لیکن انکا روکھاپن یا وہ بات جسکو غیر شخص سختی یا ترشروئی قرار دیتا جاتی رہی - ریزیل ٹیلر صاحب جو دونون بھائیون کے حالات سے بخوبی واقف اور دونون کے معرف تھے کہتے ہین کہ "دونون برادران لارنس اپنی اوضاع و اطوار مین قریب قریب ایک دوسرے کے مماثل تھے - دونون مین خاص خاص قابلیت اور خاص الخاص صفتین پائی جاتی تھین اور جب دونون مین سے ایک شخص چلا گیا تو دوسرے بھائی مین بہت سی عمدہ صفتین دوسرے بھائی کی پیدا ہو گئین - پس اس اعتبار سے میرے نزدیک یہ بات صحیح معلوم ہوئی ہے کہ ہنری لارنس کا رعب انکے بھائی پر اسوقت جب وہ ہمیشہ کے لیے پنجاب سے چلے گئے بہ نسبت اس زمانہ کے کہین زیادہ تھا جب وہ زندہ تھے اور ملک مذکور کے اندر کام کرتے تھے - چنانچہ اسیطرح مردون کے کلمات اور انکی صورتین اکثر زندہ لوگون سے اس سے زیادہ اثر پیدا کرتی ہین جو خاص انکی ذاتی خوبیون کے وجود سے انپر پیدا ہوتا - یہ قابل یادگار الفاظ کہ "اگر کوئی شخص مجھے بر دہ زمین سے اوپر اٹھالیگا تو مین دنیا کے سب لوگون کو اپنی طرف کھینچ لونگا" صرف اپنے لفظی اور لغوی معنی کے اعتبار سے صحیح نہین ہین بلکہ وہ ایک بڑے اصول فطرت انسانیہ سے خبر دیتے ہین - اور جسطرح انکے پہلے بہل بتلانے والے نے اشارہ کیا ہے اسکے تمام پیروی کرنے والون علی الخصوص ان اشخاص کے بارے مین جو نہایت اعتقاد سے اسکی پیروی کرتے ہین صادق آسکتے ہین -

جان لارنس کی آیندہ کارروائیون کے زمانہ مین جب کوئی پیچیدہ اور ضروری مسئلہ سامنے آتا تھا تو سب کے پہلے اپنے دل مین وہ اس بات کا خیال کرتے تھے کہ اس حالت مین ہنری اسکے متعلق کیا کارروائی کرتے - جو لوگ انکے حالات سے بخوبی تمام واقف ہین انھون نے اکثر یہ الفاظ انکی زبان سے نکلتے ہوے سنے ہین کہ "میرے بھائی ہنری ایسا ایسا یعنی فلان امر کہا کرتے تھے" اور اپنی وفات کے چند مہینے پیشتر اس امید پر کہ شاید وہ جنگ افغانستان کی بیجا کارروائی کو موقوف رکھ سکین انھون نے مسٹر برس ہارٹ سے جو سر ہنری لارنس کی اکلوتی بیٹی تھین بڑی محبت سے کہا تھا کہ "مجھے یقین ہے کہ اگر تمھارے والد زندہ ہوتے تو وہ اس کارروائی مین جو مین اسوقت کر رہا ہون مجھسے اتفاق کرتے" -

اور اب اس زمانہ مین اس امر کی نسبت کہ وہ اپنے ذات خاص کے بھروسہ پر کہان تک رہ سکتے تھے

ص ۳۹۶

ص ۳۹۷

اور پیشتر کے مقابلہ مین بہت کم پریشانی کے ساتھ اُسکا دوچند کام کر سکتے تھے گورنر جنرل پر اپنے خیالات وہ اسطور پر ظاہر کرتے ہین ۔

میرا نیا عہدہ جس مہربانی اور عمدگی کے ساتھ میرے سپرد کیا گیا اُسکا مین انتہا سے زیادہ شکریہ ادا کرتا ہون جس طریقہ سے میرے ساتھ یہ رعایت کی گئی اُس سے عہدہ مذکور کی وقعت بہت کچھ بڑھ گئی ۔ اب مین صرف اس بات کے لیے دست بدعا ہون کہ جو اعزاز مجھکو دیا گیا ہے اپنے تئین اُسکے لائق ثابت کرون ۔ ۔ ۔ نئے انتظام کا جو کچھ نتیجہ ہو لیکن مجھکو اُسکے متعلق کوئی خوف نہین ہے اور نہ کسی طرح کی غلط فہمی واقع ہے ۔ میرے پاس چند اول درجہ کے لوگ کمشنرون کی حیثیت سے موجود ہین ۔ گو مجھکو احتمال نہین ہے لیکن اگر محنت مین کسیطرح کی کمی واقع ہوئی تو خیال رکھنا چاہیے کہ کل سول سروس کی عزت زیادہ میرے ہاتھ مین ہے ۔ مین بہت صدق دل سے یہ بات ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ جس شخص کی سولین کے طور پر تعلیم و تربیت کی گئی ہو وہ ایک نئے ملک مین کیا کارروائی کر سکتا ہے ۔

اپنے دوست رکیٹس صاحب کو بھی اُنھون نے اسی طرح کی چٹھی لکھی ۔ "ہمارے یہان کی کارروائیان بہت اچھی طرح انجام ہوتی جاتی ہین ۔ نئے انتظامات سے جو امن و امان اور آسایش پیدا ہوئی ہے وہ لوگون کی بہبودی کے متعلق حد سے زیادہ مفید ہے ۔ مین مشکل سے یہ خیال کر سکتا ہون کہ اس آسایش کا مجھکو استحقاق ہے " ان کلمات سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اُنکو فرصت زیادہ ہو گئی تھی کیونکہ ایک چٹھی مین اُنھون نے بیان کیا ہے کہ "میرے ہاتھ سے کبھی قلم نہین چھوٹتا " اور دوسری چٹھی مین وہ لکھتے ہین کہ "آپ زیادہ خطوط مجھکو نہ لکھا کیجیے کیونکہ ہاتھ کی لکھی ہوئی عبارت پڑھتے پڑھتے میری بصارت مین فرق آگیا ہے " ۔ اُن پر آخر مین جو مصیبت پڑنے والی تھی اُسکا اظہار میری دریافت مین اس مقام پر اول اول کیا گیا ہے ۔ اسمین شک نہین کہ دشواریان کثرت سے واقع ہوئین لیکن تقسیم محنت اور کام کی پسماندگی اُن دشواریون مین کبھی داخل نہین ہوئی ۔ ہان ایک موقع پر جب وہ بڑے جوش مین تھے تب البتہ اُنھون نے یہ امید ظاہر کی تھی کہ جدید انتظام کی وجہ سے میرا کام آدھا رہ جائیگا اور آیندہ سے غور و فکر کرنے کے لیے مجھکو زیادہ فرصت مل سکیگی لیکن یہ امید پوری نہین ہونے پائی اور اگر پوری ہوتی تو اُنکی طبیعت ایسی نہین تھی جو وہ اس سے خوش ہوتے ۔

افسران پنجاب کی تنخواہین اس درجہ تک بڑھوانا کہ ہندوستان کے دوسرے حصون کے افسر لوگ جو مشاہرے پاتے تھے اُنکے برابر ہو جائین اور اسطور پر اُن دقتون کو اُٹھا دینا جنسے بشرط دوسرے افسران ہند کے استحقاق کے وہ بھی نجات پانے کے مستحق تھے نو عمر اور ناتجربہ کار سولینون کو اُنکی معمولی خدمتین (بذات خاص ص ۲۹۵
اور بحیثیت افسر اعلی) سکھانا اور اس طریقہ پر اُنکے ایام ملازمت کے آغاز ہی سے اُنمین اپنا اثر پیدا کرنا جو لوگ نکلسن خواہ ایکسن صاحب کی طرح لڑائی بھڑائی کے لوگ تھے اس بات کے بھی قابل کرنے کے لیے رجو

اور بھی زیادہ مشکل اور عمدہ گورنمنٹ کے لیے اور بھی ضروری ہے) آمادہ کرنا کہ وہ کاروبار کے معاملات کو بھی دیکھین اور اپنی رپورٹین سلسلہ کے ساتھ تیار کرتے اور بھیجتے رہین۔ نکلسن صاحب بار دیگر یا اڈورڈس وجیمس صاحب ایسے لوگون کو جو ہر بات مین سپاہ گری کا برتاو کرتے تھے اور جنکے خیالات انصاف بھی در اصل فوجی طور کے تھے (یعنی یہ کہ جس کام مین بھڑ جاتے تھے تو اُسمین سرگرم رہتے تھے اور جسکو چھوڑتے تھے پھر اُس سے خبر نہین ہوتے تھے) ترغیب دیکر نصفت شعاری کا زیادہ تر پابند کرنا۔ اس بات کا خیال رکھنا کہ مثلاً اگر کوئی قاتل خون آلودہ ہاتھون کے ساتھ بھی سرحد آر زوے ستلج پر گرفتار ہوتا تو اُسکے لیے لازم تھا کہ گواہ طلب کیے جاتے اُسکو گواہون کے بلانے کا موقع دیا جاتا اور اُسکے اظہارات اور تجویز مقدمہ ہوشیاری کے ساتھ قلمبند کیجاتی ایسے آدمیون کو جو مثل نکلسن صاحب (اُن کا نام ایک مرتبہ اور اس موقع پر بیان کیا جاتا ہے) کے اپنی بے نظیر حکمرانی اور اپنی اعلی درجہ کی فوجی قابلیت پر نازان تھے ترغیب دیکر ایسا کر دینا کہ وہ ہمیشہ اپنے اعلی افسر فوج سے صلاح لینے اور اُسکے حکم کی پابندی کرنے پر تیار رہین۔ کوک صاحب ایسے اولوالعزم فوجی مدبرون کو جو ہمیشہ اس بات پر تلے رہتے تھے کہ اُنکے سول اسٹیشن سے شاید پچاس میل کے فاصلہ پر جو فوجی کارروائیان ہوتی تھین اُنمین شریک ہون اس بات پر راغب کر دینا کہ عمدہ افسر کی بہترین شناخت یہ ہے کہ وہ اپنی جگہ موجود رہنے پر رضامند رہے۔ صاحبان انجنیر کو جن کے افسر رابرٹ نیپیر تھے بڑے بڑے کامون کی تعمیل کے متعلق جادۂ اعتدال کے اندر رکھنا اور اُنکو یقین دلانا کہ (اگرچہ اس بارے مین وہ خود بھی کامیابی نہین حاصل کر سکے چہ جائیکہ دوسرے اشخاص کے لیے تو اور بھی دقت تھی) اُنکے لوازم منصبی کا سب سے زیادہ ضروری حصہ یہ تھا کہ اپنے حسابات نہایت جانچ پرتال کے ساتھ ہر وقت تیار رکھین اپنے دوست گورٹنی صاحب پرائیوٹ سکرٹری گورنر جنرل سے نہایت قابلیت کے ساتھ طول طویل خط کتابت ضروری اور اہم معاملات سرکاری پر کرتے رہنا تاکہ وہ بتدریج لارڈ صاحب کی طبیعت کو آمادہ رکھتے اور پھر اُن چٹھیون کو مناسب طریقہ سے موزون وقت پر فیصلہ کے لیے پیش کرتے خود گورنر جنرل کی خدمت مین انصافانہ طور پر بلا رورعایت ہر ایک ضروری عہدۂ پنجاب کے متعلق ہر ہر امیدوار کے متناقض دعوون کو پیش کرنا اور جسقدر ممکن ہوسکتا گورنر جنرل کو ترغیب دیکر نالائق یا کام چور یا ناشایستہ افسرون کو اپنے اصول کے مطابق جسپر وہ ہمیشہ کاربند رہتے تھے یعنی یہ کہ ایک آدمی کا خلق اللہ کے لیے ذبح کرنا اس سے بہتر ہے کہ ایک گروہ خلائق کسی خاص شخص کے لیے تباہ کر دیا جائے اُن لوگون کے نکالنے کی ترغیب دینا جو لوگ حد سے زیادہ کام کرتے اور ضرورت سے زیادہ کام کرنے پر مستعد رہتے تھے (مثلاً جان نیکلسن) اُنسے یہ کہدینا کہ اُنکو اپنی جان کا بچانا نہایت ضرور ہے (اس ضرورت کو اُنھون نے خاص اپنے لیے حقیقت مین کبھی

ص ۲۹۹

جائز نہین رکھا) اور ان طریقون کا ٹھیک ٹھیک بتانا کہ اُنکو کیونکر کام کرنا چاہیے ڈانلڈ میکلوڈ کیطرح جو لوگ بہترین نیت سے کام کرتے تھے اور اعلیٰ درجہ کی قابلیت رکھتے تھے لیکن اپنی ناگزیر نارسائی ذہن کیوجہ سے ہمیشہ التویٰ مین مبتلا رہتے تھے اور کام باقی رہتا تھا اُنکے صدہا کاغذات کو خود اپنی نگاہ سے دیکھ دیکھ کر طے کرنا دیسیون کو عموماً اور دیسی سپاہیون کو خصوصاً اُس بدسلوکی سے محفوظ رکھنا جو کبھی کبھی پنجاب مین بھی ظہور پذیر ہوتی تھی یعنی یہ کہ افسر لوگ اُنکو مارتے یا سخت وسست کہتے یا حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اس بات کو فراموش کر دیتے تھے کہ رنگ اور قوم کے اختلاف سے بجز اسکے اور کچھ ممکن نہین ہے کہ اخلاقی جوابدہی بڑھجائے ہماری سرحد پر وحشی جرگے عرصہ تک ہمارے تحمل کرنے سے جو بیباکانہ حملے کرنے لگے تھے اور اکثر اُنکا کوئی تدارک نہین ہو سکتا تھا اُنکے انسداد کے لیے احکام کا جاری یا منسوخ کرنا یا انصاف اور اعتدال کی حد تک اُنکو محدود رکھنا اسطرح کے مفلس ملک مین کفایت شعاری کی اشد ضرورت ہونے کی وجہ سے زائد ماتحتون کے لیے صاحبان کمشنر اور ڈپٹی کمشنر اپنے یہان کا کام زیادہ دیکھکر جو درخواستین بھیجا کرتے تھے اُنکو ایک عمدگی کے ساتھ نامنظور کرنا بی بیان اپنے شوہرون اور مائین اپنے بیٹون کے لئے جب اُنکی نوکری کی سعی کرتی تھین اور وہ لیاقت نہین رکھتے تھے تو اُنکی درخواستین خلق کے ساتھ مگر قطعی طور پر نامنظور کرنا اپنے ماتحتون پر ذہن نشین کرنا کہ مین خود ہر جنس و ہر نوع کے ناجائز کام سے ترسان رہتا ہون اسلیے جہانتک ممکن ہو (یہی اُنھون نے خود بھی کیا تھا اور جب تک اُنکی صحت نے جواب نہین دیا اور ڈاکٹرون نے یہ صلاح نہین دی کہ اب اُنکے لیے ہندوستان مین ٹھہرنا مناسب نہین ہے اُسوقت تک وہ کام چھوڑکر کہین نہین گئے) اُنکو اُنکے کامون پر موجود رکھنا اور پہاڑون کیطرف جانے سے باز رکھنا (کیونکہ وہ اس بات کو سمجھتے تھے کہ ایک طور کی ناجائز طمع ہے جس مین کام اور فرائض فراموش ہو جاتے ہین) الغرض چیف کمشنر مقرر ہونے کے بعد اول اول چند مہینے تک جن باتون کے متعلق وہ خط کتابت کرتے رہے اور جن جن ذمہ داریون کا کام اُنھون نے انجام کیا منجملہ اونکے یہ چند باتین بطور مشتے نمونہ از خروارے بیان کی گئی ہین لارڈ ڈلہوسی اور جان نکلسن سے جو خط و کتابت اُنھون نے کی صرف اُسی سے ایک جلد جمع ہو جائیگی اور ایک جلد تاریخی اور سوانح عمری کے متعلقہ حالات سے فراہم ہوگی۔ لارڈ ڈلہوسی سے اُنھون نے جو خط و کتابت کی اُسکے تمام و کمال دیکھنے سے شاید سب سے بڑا خیال اُنکی نمک حلالی مردانہ صاف باطنی دور اندیشی اور عالی دماغی کا پیدا ہوتا ہے اور جو خط و کتابت نکلسن صاحب سے ہوئی اُس سے اُنکی دور اندیشی اور صبوری تحمل اور علو ہمتی پیدا ہوتی ہے۔ سب سے بڑھکر تو اس بارے مین اُنکی ثابت قدمی ظاہر ہوتی ہے کہ گو نکلسن صاحب اُنھین کے ایسے سرکش اور خود مختار تھے مگر اپنے ذہن مین یہ سمجھ کر کہ وہ اعلیٰ درجہ کے ہوشیار صاف باطن اور جان نثار ملازم سرکار ہین اپنے دل مین ٹھان

لیا تھا کہ اُنکو پنجاب سے کبھی جدا ہونے دینگے۔ جَانْ لاَرِنسْ کی ایک قسم کی چھٹیون سے تو یہ ثابت ہوتا ہے
کہ وہ اطاعت قبول کرنے پر ہر وقت تیار رہتے تھے اور دوسری قسم کی چھٹیون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُنکو
حکومت کرنے کے بڑے بڑے دعوے تھے۔ ایک سے تو نہایت ہی واجب التسلیم شہادت اُنکی قوت
دماغی اور دوسری سے اُنکی عمدہ دلی صفتون کا اور بھی بین ثبوت پیدا ہوتا ہے مندرجہ بالا مسئلون کے مطابق
جَانْ لاَرِنسْ نے جو برتاؤ کیا اُسکی قرار واقعی کیفیت اُن انتخابات سے بخوبی تمام ظاہر ہو جائیگی جو ذیل مین درج
کیے جاتے ہین اور اسلیے اُن چٹھیون کو تمام وکمال پڑھکر جو راے مین نے قائم کی تھی وہ پہلے ہی درج کردی۔
با اینہمہ میرا ارادہ ہے کہ چند چٹھیون کے اقتباسات اور درج کرون۔ گو اُن سے تمام وکمال حالات کی تصدیق
وتشریح نہین ہوگی مگر کچھ کچھ ضرور ہو جائیگی۔

ایک ناتجربہ کار مگر محنتی اور ہونہار سویلین مسمی ٹمسن دفعتًا ایک ضلع کی حکمرانی پر جسکے انتظام مین اُسکے
جانشین سابق نے بالکل فراموشی اختیار کی تھی مقرر کردیا گیا اور جب اُسنے دیکھا کہ اُسکے کام مین بڑی بڑی
مشکلین لاحق ہین تو اکثر براہ راست چیف کمشنر سے اعانت طلب کی۔ چیف کمشنر نے اسطور پر اُسکو جواب لکھا
آپ سے جہانتک محنت ہوسکے جان لڑا کر کام کیے جائیے اور تمام معاملات کو درست رکھیے اگر اسمین آپ کو کامیابی ہوئی
تو سب سے پہلے آپ کی ترقی پر خیال کیا جائیگا اور جہانتک میرا اختیار ہے اسمین کوتاہی نہوگی۔ مجھے یاد آتا ہے کہ ۱۸۳۲ء مین اسیطرح
مین بھی ضلع لیّہ مین مقرر ہوا تھا وہان مین نے دو برس تک دن رات صبح وشام کام کیا اور اُسپر بھی ایک اور شخص کو مجھپر ترجیح دی گئی
با اینہمہ مجھکو جو کچھ کامیابی حاصل ہوئی وہ اُسی زمانہ سے ہوئی اب آپ جو اُس ضلع مین مقرر ہوے تو آپ کی بھی وہی کیفیت ہوگی۔۔۔۔
مین اپنے مقدور بھر کوشش کرونگا کہ آیندہ سے معاملات درست رہین اور گذشتہ زمانہ کی جو شکایتین ہین حتی الامکان اُنکو چھوڑ دونگا خراب
افسرون کو خارج کردونگا اور ایک سرسری مگر جائز طریقہ سے جابجا نظیرین قائم کردونگا۔۔۔۔ آپ ضابطہ اور سیاق کا چندان لحاظ نہ
کیجیے جو کچھ گذرے اُسکو ضبط تحریر مین لاتے جاتے اور اِس بات کا خیال رکھیے کہ ہر ایک کارروائی قانون اور انصاف کی رو سے
عمل مین آئے۔۔۔۔ تخفیف کے متعلق جو باتین آپ کے نزدیک معقول اور جائز پائی جائین وہ عمل مین لایے لوگون کی فریاد پر توجہ
نہ کیجیے اپنی ضرورت کو دیکھیے زکٰوة زیادہ کمی پر بہتر ہے بلکہ زیادتی پر رہے یہی اصول انجام کو سچا ثابت ہوگا۔

رکلسن صاحب نے جو بمقام نیون ٹمسن صاحب کے ہمسایہ مین رہتے تھے اُنکی شکایتون اور مشکلون
سے ہمدردی نہین کی اور چیف کمشنر کو بھی اُسی کے مطابق لکھ بھیجا۔ چیف کمشنر نے یہ جواب دیا کہ "ٹمسن واقعی
شور و فریاد کیا کرتے ہین لیکن جو طریقہ وہان رائج ہے اُسکے خلاف لوگ اُنسے زیادہ فریادی ہین"

مجھکو منظور ہے کہ شیورانیون کے خلاف جنھون نے حال مین ہمارے ایک گانون کو آگ لگا کر لوٹ لیا ہے ایک
مہم روانہ کی جاتی با اینہمہ مین چاہتا ہون کہ برگیڈیر (ہاجسن) اس مہم کی ضرورت کو تسلیم اور اُس سے اتفاق راے کرین اور

ص ۱۱۰

کمان خواہ انکو خواہ فنٹر جرالڈ صاحب کو ملے - میری یہ خواہش نہین ہے کہ آپ یا کوک صاحب پہاڑون پر جائین الا اسوقت کہ اگر انکی لیاقت کا دوسرا افسر نہ مل سکے - چونکہ دونون آدمی ڈسٹرکٹ افسر ہین اسلیے انکا اپنے اپنے ضلع ہی مین رہنا قرین مصلحت ہے اگر دونون مین سے ایک بھی مقتول یا مجروح ہوا تو اسکے نتیجے نہایت خراب پیدا ہونگے کیونکہ کل انتظام درہم برہم ہو جائیگا -

یہ کیا ہی عاقلانہ راے ہے جسکو شاید اسوقت مکتوب الیہ نے پسند نکیا ہوگا - ایسا شخص بہت کمتر پایا گیا ہے جو اپنے مجروح یا مقتول ہونے کا صرف اس اعتبار سے خیال کر لے کہ ان دونون کا اثر گورنمنٹ وقت پر کیا پڑیگا اور وہ جائز طور سے اس گورنمنٹ کے افسر سے ناراض نہو جو دونون مین سے ایک بات کرتا لیکن جان لارنس کا طریقہ ہمیشہ یہی رہا کہ وہ سرکاری خیالات کو ہمیشہ مقدم رکھتے تھے اور خانگی امور کو انھین کے حال پر چھوڑ دیتے تھے کہ جسطرح علی العموم ہوا کرتا ہے انکا خود بخود اظہار ہو جائیگا اور اگر نکلسن صاحب اس بات پر خیال کر سکتے کہ انکا مختلف الراے تربیت دہندہ ایسے وقت مین بھی انکی نسبت لارڈ ڈلہوسی وغیرہ کو انکی عمدہ لیاقتون اور کارآمد صلاحیتون کا ذکر کن الفاظ سے کرتا تھا تو انکی ذاتی پاسداری بلکہ گرمجوشی کی تعریف کا اور بھی زیادہ خیال پیدا ہوتا کیونکہ جسوقت یہ خبر آئی (اور یہ ایک عمر بھر کی خبر تھی) کہ دہلی ہمارے قبضہ مین آگئی تو انکی ساری خوشی جاتی رہی اور آنکھ مین آنسو بھر آئے جسکی وجہ یہ تھی کہ فتح کی خبر کے ساتھ نکلسن صاحب کو ان باتون کا خیال ہوتا تو مذکورہ بالا چٹھی اور اسیطرح کے دوسرے فقرون سے انکو اپنے افسر بالا دست کے دلکا حال معلوم ہو جاتا اور جسطرح وہ اپنا حاکم سمجھکر اپنا عزیز جانتے تھے اسیطرح انکے خانگی برتاؤ سے بھی انکی قدر کرتے -

ظاہرا یہ معلوم نہین ہوتا کہ نکلسن صاحب کے جواب سے انکے افسر بالا دست کا یہ شک رفع ہوگیا ہو کہ تھوڑی ترغیب اور دینے سے وہ اپنی جوابدہی پر اس مہم کا بیڑہ اٹھا لیتے اور جان لارنس نے پھر انکو یہ چٹھی لکھی

اگر آپ شیورانیون کی تنبیہ کرینگے تو یہ امر میری بڑی خوشی کا باعث ہوگا لیکن آپ کو ایسا بندوبست کرنا چاہیے کہ ماجسن صاحب آپ کی تدبیرون مین اتفاق کرین آپ یہ نہ سمجھیے کہ میری خواہش یہ ہے کہ آپ ایک محض قلیل سپاہ لیکر پہاڑ پر جائین یہ جوکھم ہرگز ہرگز نہ اٹھائیگا . . . مہربانی کرکے اپنے دورون کی رپورٹ حسب ضابطہ بھیجا کیجیے اگر آپ ایسا نکرینگے تو مجھے زحمت ہوگی صاحب گورنر جنرل تحقیق کرتے ہین کہ جو واقعات گذرین انسے اطلاع دیجاے اور انکی یہ تاکید بیوجہ نہین ہے لیکن جب تک مجھکو

لہ یہ اشارہ بجانب اس امر کے ہے کہ ۱۳ اگست سنہ ۱۸۵۳ء کو انھون نے نکلسن صاحب کے بارے مین یہ لکھا تھا "مین میجر نکلسن کو سرحد کا بہترین افسر ضلع تصور کرتا ہون انمین بڑی ہمت اور سطوت ہے اور ساتھ ہی اسکے ہوشیاری اور ذکاوت بھی پائی جاتی ہے - سرحد پر وہ بذات واحد ایک پرے کے برابر ہین - کیونکہ کوہستان اور نشیبی ملک مین بھی رعایا پر انکا نہایت رعب ہے وہ ایک بڑے عمدہ سول افسر ہین اور اپنے ضلع کے معاملات کی درستی مین انھون نے بہت کچھ کام کیا ہے "

تفصیلی حالات معلوم ہونگے اسوقت تک مین کچھ [illegible]

اسکے چند روز بعد بھی خطرہ کا اندیشہ [illegible] رہا۔

اگر آپ خود پہاڑون پر جائینگے تو صرف [illegible] برگیڈیر بھی آپ کے اس ارادہ کو منظور کرلین انکی راے کے خلاف کارروائی کرنے مین فایدہ نہین ہے [illegible] ویسے ہی کیون نہون لیکن اگر کوئی ناشدنی بات ہوئی تو انکی مخالفت مین سخت نقصان ہوگا اسلیے آپ [illegible] اور انکی مرضی کے خلاف نہ کیجیگا۔اگر آپکو کامیابی ہوئی تو بھی آپ کی کارروائی جائز نہوگی اگر انکی راے مین آپ کے لیے زیادہ سپاہ کا لیجانا مناسب ہو تو انسے کہیے کہ ملتان سے ایک حصہ سپاہ کا منگوا دین اور انسے کہدیجیے کہ چیف کمشنر نے انکو اس بات کا اختیار دیا ہے۔آپ یہ تصور کیجیے کہ مجھکو پہاڑ پہ جانے کے لیے آپ کو اجازت دینے کی جوابدہی سے خوف ہے۔مین خوشی سے اس جوابدہی کو قبول کرتا ہون لیکن میرے نزدیک یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ برگیڈیر جو سرحد کے کمانڈر ہین وہ اس تدبیر سے اتفاق راے کرینگے گورنمنٹ نے بورڈ کو اختیار دیا تھا اور اسیطرح مجکو بھی دیا ہے کہ فوج کشی کی تدبیرین نہایت سخت ضرورت کی حالت مین کی جائین لیکن اگر کچھ خرابی واقع ہوئی اور ہمنے برگیڈیر کی راے کو باطل کردیا تو ان تدبیرون سے کچھ مدد نہ پہونچے گی اسلیے براہ مہربانی اس بات کا خیال رکھین گے۔

ص ۴۰۲ پھر اسکے چند روز بعد وہ لکھتے ہین کہ آپ کی سرکاری اور خانگی چٹھیان معاملہ شیورانی کے بارے مین پہونچین اور یہ معلوم ہوا کہ ہاجسن نے حملہ کرنے مین تاخیر کی مین یہ نہین کہتا کہ فوراً کارروائی کرنے کے لیے جو آپ نے تاکید کی یہ عمدہ بات نہین لیکن چونکہ ہاجسن صاحب اسکے خلاف تھے اور یہ معاملہ بالکل صیغہ فوج سے تعلق رکھتا ہے اسلیے وہی اسکا فیصلہ کرسکتے ہین اس معاملہ مین ایک مرتبہ راے دینے کے بعد اب مین کچھ اور راے نہین دے سکتا میرے نزدیک یہ یا وہ تدبیر تجویز کرنے سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ لوگون کے درمیان آپسمین اتفاق رہے۔

لارڈ ڈلہوزی کا یہ کہنا بہت بجا تھا کہ "بیقاعدہ لڑائیون کے لیے نکلسن صاحب ایک اول درجہ کے افسر ہین لیکن مین بیقاعدہ لڑائیون کی حکمت عملی پسند نہین کرتا" اسمین شک نہین کہ اگر اقتدار اور بردباری مین جان لارنس سے کم قابلیت کا کوئی افسر اعلی فرمانروائی پر مقرر ہوتا تو پانچ سو میل کی سرحد پر اس اشتعال کے اعتبار سے جو ہمیشہ سرحدی افسرون کو پہونچتا رہتا تھا ہمیشہ بے ترتیب لڑائی ہوا ہی کرتی۔صرف اسقدر بیان کرنا اور درکار ہے کہ مہم آخر کو روانہ ہی ہوئی مگر وہ ایک معقول حدود تک محدود رکھی گئی جو کچھ اسکا مقصد تھا پورا ہوا اور جان لارنس کی کوششون سے برگیڈیر اور برگیڈیر کے تند مزاج ماتحت کے درمیان ناچاقی نہین ہونے پائی۔

مسٹر رابرٹ نیپیر صاحب کی ذات سے جنکے خیالات نہایت اعلی تھے مگر مصارف کی پروا مطلق نتھی جس قدر مدد پہونچی اسی قدر دشواری لاحق ہوئی جو کام انھون نے کیا بہت عمدہ کیا جس سے بہتر شاید ممکن نتھا نکلسن کی طرح

وہ بھی ہنری لارنس کی تحریک سے پنجاب مین آئے تھے اور جسوقت جان لارنس جو بقول خود خبر رسی کی حد تک کفایت شعاری کرنے کے لیے بورڈ کے ممبر تھے" اپنے بھائی کی جگہ پر متقرر ہوئے تو یہ امر لابدی تھا کہ کچھ دوستانہ اختلاف راے اُنکے درمیان واقع ہو نیپیر صاحب جو بیشک اپنے اعلیٰ اختیارات پر نازان تھے اور قریب قریب جان لارنس ہی کے برابر کام کرنے کے شائق تھے (اور اُنکی یہ خواہش حق بجانب تھی) کہ رفاہ خلائق کے بیشمار کام جہان تک ممکن ہو بہترین طریقہ سے اور نہایت جلد شروع کردیے جائین - چیف کمشنر صاحب جو بہیئت مجموعی کل صوبہ کی بہبودی اور اسواسطے اس بات کے بھی جوابدہ تھے کہ اُسکے مصارف آمدنی سے بڑھنے نہ پاوین مجبور ہوئے کہ اسمین کچھ تامل کرین اور اس بات کی استدعا کرین کہ قبل اسکے کہ پرانے کامون کی تکمیل ہوجائے نئے کام شروع نکیے جائین اور جو نیا کام شروع کیا جاے پہلے حسب ضابطہ اُسکی اجازت لے لی جاے اور سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ جسقدر کام ہوتا جاے اُسکی رپورٹین اور حسابات جہانتک ممکن ہو ترتیب وار روانہ کرتے رہین - مجکو یہ بیان کرنا لازم ہے کہ اسمین نیپیر صاحب کو صرف جزوی کامیابی حاصل ہوئی اور ایسا جب ہوا تو شاید سرکار کے حق مین بالکل مضر بھی نہین ہوا - اسطور سے نیپیر صاحب پر اُنھون نے جو بار ڈالا تھا وہ آپ ہی آپ نہ ڈالا تھا میرے روبرو جو بیشمار چٹھیون کا ذخیرہ جمع ہے اسمین اس بات کے دیکھنے سے بڑا مذاق حاصل ہوتا ہے کہ مہتمان سرکار کمپنی کفایت شعاری کے لیے برابر لارڈ ڈلہوسی اور اُسکے مطابق لارڈ ڈلہوسی جان لارنس اور جان لارنس نیپیر صاحب پر جنکی عادت سے وہ بخوبی واقف تھے کفایت شعاری کے لیے تاکید کرتے تھے اور اسی طرح نیپیر صاحب بہت کچھ باطنی مخالفت اور غالبًا نہایت تخفیف کے بعد اپنے ماتحتون پر جنکے حالات سے وہ بھی آگاہ تھے بڑی تاکید کرتے تھے - یہ وہی قصہ ہوا کہ نہ پانی سے آگ بجھے گی نہ آگ سے رسّی جلیگی اور نہ رسی سے پھانسی لگ سکیگی ؎

نیپیر صاحب کے ماتحت (مثلًا الگزنڈر ٹیلر جنکے اہتمام مین پشاور کی سڑک تھی اور اُس زمانہ کے معاملات مجھسے بیان کیے ہین) ہر روز چارون پہر اُن بڑے بڑے کامون مین جنپر اُنکی تعیناتی کیگئی تھی مصروف رہتے تھے اور اُنکو اسقدر وقت یا خیال نہین رہتا تھا کہ اپنے چیف کو کامل رپورٹ کرین تاکہ نیپیر صاحب وقت پر اُنکو جان لارنس کے پاس بھیج سکتے اور جان لارنس پنجاب کی ششماہی رپورٹون مین اُنکو چھپوا سکتے یا گورنر جنرل کو صیغہ خزانہ کے متعلق جو تردداتِ تھے اُنکو رفع کرسکتے - اسلیے انجنیرون سے چیف کمشنر کو برابر پریشانی ہوتی رہتی تھی گو وہ دیدہ و دانستہ اُس پریشانی کے باعث نہین تھے اور چیف کمشنر اُنکی نسبت دلگی سے کہا کرتے تھے کہ جبتک انجنیرون کے منھ مین ایک لاکھ روپیہ نہ بھر دیا جائیگا اُسوقت تک اُنکی زبان نہ کھلیگی "لیکن جیسا کہ مین بیان کرچکا ہون اس انتظام مین سرکار کا چندان نقصان نہین ہوا اور جان لارنس کو نیپیر صاحب کا جو پاس و

ص ۳۰

[illegible] [illegible] سے بیان [illegible] چٹھیون [illegible] نیپیر صاحب [illegible]

لحاظ سے اسمین بھی کچھ فرق نہین آیا ۱۸۵۴ء مین جو نیپیر صاحب پنجاب کے چیف انجینیر مقرر ہوئے تو اسکا سبب یہ تھا کہ جان لارنس نے خود استدعا کی تھی اور گورنر جنرل کو بھی یہی مناسب معلوم ہوا کہ یہ عہدہ اُنکے لیے مناسب ہے - ۶ مئی ۱۸۵۴ء کو جان لارنس نے لکھا تھا کہ "مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ گورنر جنرل نے نیپیر صاحب کو چیف انجینیری کے عہدہ پر بحال کیا وہ ایک بڑے معقول شخص ہین اور اسمین کوئی شک نہین کہ اس عہدے کے قابل تھے - الحاق پنجاب کے بعد اُنھون نے اسقدر کام کیا ہے جسکی کچھ حد و حساب نہین ہے بہتیرے آدمی ایسی مشقت مین ہلاک ہوجاتے - اور اُسکے برسون کے بعد جب جنگ ابیسینیا کے آثار دکھائی دیے اور جان لارنس سے پوچھا گیا کہ وہ اس مہم کی خاص کمان پر کس شخص کو مقرر کیا چاہتے ہین تو اُنھون نے جواب دیا کہ "فلان فلان
ص ۵۰۴ انتظام بہتر معلوم ہوتا ہے - لیکن اگر آپ چاہتے ہین کہ نہایت عمدگی کے ساتھ کام انجام ہو (اور پنجاب کی بڑی سڑک اور نہر باری دوآبہ کے لحاظ سے جو قبل اُنکے دل مین پیدا ہوا تھا بیشک اُسی کے سبب سے اُنھون نے یہ کہا تھا) تو نیپیر کے پاس جانا چاہیے" چیف کمشنری پر مقرر ہونے کے پہلے سال اُنھون نے جو چٹھیان لکھین تھین اُنمین سے بعض بعض چٹھیون کے خلاصے اسبات کے ظاہر کرنے کے لیے ذیل مین درج کیے جاتے ہین کہ بدعمل شخص کی وہ کیونکر چشم نمائی کرتے تھے مستعد یا تربیت یافتہ شخص کی کسطرح پر مدد کرتے تھے اور فضول خرچی دفع کرنے اور نالائق افسرون کے نکال دینے مین کہان تک کد کرتے تھے -

کپتان کوک صاحب کے نام ۲ مارچ ۱۸۵۳ء کو اُنھون نے یہ چٹھی لکھی تھی - کپتان موصوف ایک بڑے مستعد اور لائق افسر تھے لیکن سول کام مین اُنکو چندان تجربہ نہین تھا اور اس زمانہ مین وہ کوہاٹ کے علاقہ مین مقرر تھے -

آپکو کوہاٹ سے اپنی رجمنٹ کے ساتھ کچھ دور آگے جانے کی جو اجازت نہین ملی تو امید ہے کہ آپ اس سے ناراض نہونگے مقتضائے طبیعت و سپہ گری سے کچھ بعید نہ تھا جو آپ نے یہ خواہش کی لیکن مجھپر بھی فرض ہے کہ سرکار کی بہبودی کا خیال رکھون اور اُسکے اعتبار سے ضرور ہے کہ آپ کوہاٹ مین رہین علی الخصوص اس زمانہ مین جب ایک حصہ سپاہ کے چلے جانے سے وہ مقام اور بھی کمزور ہوگیا ہے مین اسبات کو دیکھتا ہون کہ کوہاٹ یا بنون سے افسر ضلع کا چلا جانا بمنزلہ اُسکے ہے کہ پلٹن کا ایک پرا نکل جائے - علاوہ برین اگر آپ چلے گیے تو سول کام کیونکر ہوگا اگر آپ مقتول یا مجروح ہوئے تو آپکی جگہ کون شخص کام کرسکیگا آپ میری نصیحت پر عمل کرین "رسالہ محاسبین" کی ایک جلد منگوالین اور ہفتہ مین آدھ گھنٹہ اُسکا مطالعہ کرکے اُسکے مضامین سے آگاہی حاصل کرین اُسکے بعد جب کسی امر مین آپکو شک گذرے تو رسالہ مذکور کو نکال کر دیکھ لیا کرین یا اپنے منشی سے کہین کہ وہ دیکھ لے اور اگر آپ ایسا کرینگے تو آپ کا دفتر درست ہوجائیگا اور چھ مہینے کے عرصہ مین اِن تمام معاملات کے متعلق آپ خود مسٹر گمرنیٹ کے برابر واقف کار ہوجائینگے - اگر آپ ایسا نکرینگے تو آپکو ہمیشہ دقت ہوتی رہیگی اور کسی نہ کسی

ورنہ آپ کا نام نالائق افسرون مین لکھ لیا جائیگا - اگر آپ سول افسر ہونا چاہتے ہین تو اُس محکمہ کے فروعات سے آگاہی حاصل کرین مین نے بلا تکلف جو یہ باتین لکھی ہین اُنسے آپ ناراض نہونگے - درستی معاملات کا بہترین طریقہ یہی ہے - ان باتون کے متعلق آپ کو کار آموزی کرنا لازم ہے - نکلسن صاحب جبتک بکی تمام ہنڈویان جاری نہ کردین یا جب تک وہ جاری نہو جائین اُسوقت تک اُنکو دم نہ لینے دیجئے مین آپ کی مدد کرونگا لیکن یہ کام عمدہ طور پر صرف اُس صورت مین مجھ سے ہوسکتا ہے جب آپ باضابطہ کارروائی کرین ... مین مستعد ہون کہ ہر ایک کام کے کرنے کا طریقہ آپ کو دکھلا کر آپ کی مدد کرون افسوس کی بات ہے کہ آپ کے کمشنر خود یہ نہین کرتے -

کپتان ـــــ کے نام ۱۳ مارچ کو انھون نے یہ چٹھی لکھی -

مین نے سنا ہے کہ آپ کے ضلع کے سردار لوگ آپ کے انتظام سے نہایت ناراض ہین مین سمجھتا ہون کہ اسکے متعلق مجھکو کچھ لکھنا لازم ہے - مجھکو معلوم ہوا ہے کہ وہ لوگ آپ کے جاسوسون اور مخبرون اور عملہ والون سے نالان رہتے ہین مین ملتجی ہون کہ آپ اس بات کا لحاظ کرین ہم لوگون کو اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کی اسطور پر کوشش کرنا چاہیے کہ لوگون کو ضرر نہ پہونچنے پاوے جاسوسون کا انتظام رکھنا ایک نہایت دشوار امر ہے - ص ۲۱۸

۱۷ - جولائی کو نکلسن صاحب کے نام لکھتے ہین -

چھ سو اکاسی روپیہ ماہواری بیشک فی نفسہ کوئی بھاری رقم نہین ہے لیکن صرف یہی ایک معاملہ نہین ہے جسپر خاتمہ ہو جاے پنشنون اور تنخواہون مین پنجاب کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ صرف ہوتا ہے اور کوئی دن ایسا نہین آتا کہ نئے دعوے پیش نہون - نتیجہ اسکا یہ ہے کہ رفاہ خلائق کے عمدہ اور مفید کامون مین خرچ کے خیال سے انکار یا سہل انگاری کی جاتی ہے - ہمارے اور بہت سے دوستون کی طرح شاید آپ بھی ایسی باتون پر خیال نہ کرینگے لیکن مجھپر ایسا خیال کرنا فرض ہے خواہ جلد خواہ بدیر اس خیال کو اور باقی ماندہ باتون پر ضرور سبقت ہوتی ہے -

مین دیکھتا ہون کہ بجاے کورٹ آف ڈائرکٹرس (کچہری مہتمان سرکار کمپنی) کی بنیاد جنگ افغانستان مین پندرہ ملین بیکار صرف کرنے سے ہل گئی اور ہندوستان مین ترقی ملک کے لیے جو اصلاحین درکار ہین انکا خرچ نہ دیسکی جب تک مقدمہ ایسا ہی ضروری نہو آپ اور لوگون کو سزاے موت دینے کے لیے براہ راست چالان نہ کیجیے اور جب ایسا کیجئے تو اظہارات کا خلاصہ انگریزی زبان مین روانہ کیجیے اور اُسکو کمشنر کے ذریعہ سے بھیجیے -

جس معاملہ کے متعلق اُنکا خیال نہایت ہی مضبوط تھا اور جسکے بارے مین اُنھون نے بہت سی چٹھیان لکھی تھین یعنی یہ کہ ہندوستانیون کے ساتھ انگریزی افسرون کو کیا برتاؤ کرنا لازم ہے اس مضمون کی ایک چٹھی ذیل مین درج کی جاتی ہے - سکھون کی تیسری مقامی پلٹن مین بمقام ہزارہ سخت ناراضی پیدا ہوئی تھی یہان تک کہ بلوہ ہوجانے کے آثار پیدا تھے اور تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا کہ اس معاملہ مین جسقدر سپاہی لوگ قصوروار تھے اُس سے

زیادہ افسر کمان کا قصور تھا چنانچہ جان لارنس لارڈ ڈلہوزی کو لکھتے ہین کہ :-

کپتان ـــــ کو اسطرح کی آسان خدمت مین بھی کامیابی حاصل نہوئی اول مقامی پلٹن فی الواقع نہایت فرمانبردار اور تربیت یافتہ ہے لیکن ظاہرا مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ ایک غیر قواعددان سپاہ کی ضروری اور نازک افسری کے لیے جو صفتین درکار تھین وہ انمین ہرگز نہین پائی جاتین - یہ ایک مشہور بات ہے کہ ہمارے پاس بعض انگریزی افسر ہندوستانیون سے اخلاق کے ساتھ بات چیت نہین کرتے - اگر کسی بات مین وہ ناراض ہوتے ہین تو کالا چہرہ دیکھکر بے سخت و سست کہے انسے رہا نہین جاتا کپتان ـــــ بھی ظاہرا اسی قسم مین داخل ہین - اڈورڈس صاحب اپنی خانگی چٹھیون مین لکھتے ہین کہ "کپتان مذکور نہایت واہیات باتین لوگون کو کہ جاتے ہین ہا! کیا عجب ہے اگر وہ ہمیشہ لوگون سے اسیطرح خیال کرتے ہون - معلوم نہین پھر وہ کیونکر کہتے ہین کہ مین ہندوستانی افسرون کا بڑا لحاظ کرتا ہون - ہر طبقہ کے ہندوستانی لوگ گو وہ ظاہر نکرین مگر اس بات پر بالتخصیص خیال کرتے ہین مہربانی کے ساتھ آزادانہ طریقہ کا برتاو کرنا میٹھی بولی بولنا اپنے افسران بالادست تک عام طور پر رسائی رکھنا یہ سب باتین ایسی ہین جو نہایت عزیز سمجھی جاتی ہین اور شائد بے لوثی اور پاس آبرو سے بھی زیادہ محبوب ہین -

غیر قواعددان سپاہ کے افسرون کا جو موجودہ انتظام ہے اسمین شائد یہ بڑے فائدہ کی بات ہے کہ نالایق افسر اپنی اپنی ص ۴۷
رجمنٹون کو واپس بھیجدیے جائین اور اسطور پر انسے نجات حاصل کی جائے - مین بہت شد و مد کے ساتھ اس امر کا ساعی ہون کہ کپتان ـــــ کے ساتھ بھی یہی کیا جائے - انکی راے یا طبیعت یا استقلال پر کوئی بھروسہ نہین کیا جا سکتا -

لارڈ ڈلہوزی کے پرائیوٹ سکرٹری کو بھی انھون نے یہی مضمون لکھا تھا -

سکھون کی تیسری پلٹن کی نسبت جو کچھ مین بیان کرتا ہون آپ اسپر خیال کرینگے انکا شکست کر دینا کچھ ضرور نہین ہے مفسدون کو نکالدیجیے اور ـــــ کو پھر انکی سپاہ پر بھیجدیجیے اور انکے موجودہ عہدہ پر کوئی معقول سپاہی مقرر کر دیجیے اس سب معاملات درست ہو جائینگے - کمپنی کی فوج مین اچھے اچھے افسر ہین اور انکے ہوتے ـــــ ایسے آدمی کا منتخب ہونا بھی مناسب نتھا مجھے اندیشہ ہے کہ آپ مجھکو ایک سخت دل آدمی تصور کرینگے لیکن جب مین دیکھتا ہون کہ برے اوزارون کے استعمال کرنے سے کیا کیا خرابیان پیدا ہوتی ہین تو مین سمجھتا ہون کہ ان دو باتون کے کرنے مین عاقبت اندیشی درجہ اعتدال سے نہ بڑھجائیگی یعنی اول یہ کہ جو شخص کسی عہدہ پر مقرر کیا جائیگا دیکھ بھال کر مقرر کیا جائیگا اور جس شخص کی نسبت معلوم ہو کہ وہ کام کے لائق نہین ہے وہ خارج کر دیا جائیگا - مین دیکھتا ہون کہ اگر ـــــ موقوف نکر دیے جائینگے تو بڑی غلطی ہو جائیگی - میرا یہ خیال ہرگز نہین ہے کہ دیسی افسر سامنے کیے جائین اور انگریزی افسر بچا دیے جائین لوگ کہینگے کہ تمام عزت و افتخار انکو حاصل ہوا اور انگریزی افسرون کو کچھ نہوا کیونکہ جسوقت کوئی خرابی پڑتی ہے تو سارا الزام ہندوستانی افسرون پر عائد کیا جاتا ہے

اب صرف اسقدر اور بیان کرنا باقی رہا کہ چیف کمشنر کو اپنی شکایتون مین کامیابی حاصل ہوئی رجمنٹ مذکور پر ایک نیا افسر کمان مقرر ہوا اور چند ہی مہینہ کے بعد رپورٹ ہوئی کہ وہانکا سب بندوبست درست ہو گیا اور رعیت بھر مین

یہان کہین ضرورت ہو وہ بخوبی تمام کام دے سکتی ہے۔

جب سے ہندوستان مین انگریزون کی عملداری ہوئی خوش قسمتی سے یہ کبھی نہین ہوا کہ کسی انگریزی افسر نے رشوت لی ہو لیکن ایک مرتبہ پنجاب مین یہ بھی ہو گیا۔ مندرجہ ذیل چٹھی مجرم کے نام لکھی گئی تھی۔

۱۶- جولائی ۱۸۵۳ء۔ آپ کی چٹھی مورخہ ۱۴ جولائی پہونچی افسوس ہے کہ اُسکا جو جواب مین لکھ رہا ہون اُسکے سوا سرکاری طور پر اور کچھ تحریر نہین کر سکتا۔ مجھے حقیقت مین سعی کرنا معلوم نہین ہے اور اگر معلوم بھی ہوتا تو مین آپ کی مدد نہ کرتا۔ مقام حیرت ہے کہ آپ کے لیے سب سے آسان طریقہ یہ تھا کہ مسٹر جے۔ پی گرینٹ کو لکھتے اور آپ گورنر جنرل کی امداد چاہتے ہین۔ آپ تسلیم کرین کہ آپ ایک احمق اور پاگل شخص ہین اور خود اپنی زبان سے کہین کہ جیسا مین نے کیا ہے اُسکی پاداش کے لیے تیار ہون۔ مین دیکھتا ہون کہ سوا اسکے آپ کے لیے اور کوئی چارہ نہین ہے۔

یہ ایک نہایت افسوس کی بات ہے۔ مین اس مصیبت مین آپکو اور رنج دینا نہین چاہتا لیکن جب سے مین نے سرکاری ملازمت اختیار کی ہے مین نے کبھی نہین سُنا کہ کسی سویلین نے رشوت دی یا لی ہو۔ آپ نے اپنی ترقی کے بارے مین مجھسے سعی کیون نہ کرائی۔

آپ کی مدد کے لیے میرا کوشش کرنا بیکار ہے۔ آپ نے جو غلطی کی ہے اُسکا علاج سوا اس کے اور کچھ نہین ہے کہ اُسکی پاداش اُٹھائے اور سر پیٹ پیٹ کر روئے۔

اپنے بڑے بھاری دوست جان نکلسن کو جنھون نے حال ہی مین سول کام کرنا شروع کیا تھا وہ اپنی معمولی طرز تحریر کے خلاف ایک عجیب عبارت سے لکھتے ہین کہ آپ زیادہ کام نہ کیجیے بلکہ کم کیجیے چنانچہ اُسی باعث سے مین اُسکے چند جملے اس مقام پر محول کرتا ہون۔

امرتسر- ۲۲- اپریل ۱۸۵۳ء

آپ کی چٹھی مورخہ ۲۰- اپریل پہونچی جب ہمارا گذر اُسطرف سے ہوا تھا تو ہم بہت خوشی سے چاہتے تھے کہ آپکی ملاقات ہو لیکن آپ کی تجویز کچھ اور ہوئی جسکو ہم پسند کرتے ہین۔ مجھے اندیشہ ہے کہ بٹالا مین آپکی زندگی بڑی بے لطفی سے کٹتی ہو گی اور کام کا بار آپ پر نہایت ہی گران گذر رہا ہو گا۔۔۔۔۔ آپ حد سے زیادہ مشقت نہ کرین اور اکثار نہ ہونے دین۔ اپنا کام تقسیم کر دیجیے اور سب کا حصہ علیحدہ علیحدہ مقرر کر دیجیے۔

نکلسن صاحب کی تبدیلی عین وقت پر ہزارہ کو کر دی گئی اور اُنھون نے اپنے تئین جیمس ایبٹ اور ہربرٹ ایڈورڈس کا بہت اچھا جانشین ثابت کیا وہ ابتک اپنے کام سے سخت عاجز تھے اور اُنکے اعلیٰ افسر یعنی چیف کمشنر جو انکی مستعدی اور لیاقت کا حال خوب جانتے تھے اُسی رنگ مین اس امید پر کہ وہ کوئی چارہ کار تلاش کرینگے لکھتے ہین۔

اُنھون نے اپنے کام کرنے کی قوتون مین سرسری طور پر جو باتین لکھی ہین وہ سوانح عمری کے مذاق سے

خالی نہین ہے -

۱۶- مارچ ۱۸۵۴ء -

مین نہین سمجھا کہ دو آدمی کیونکر آسانی کے ساتھ ہزارہ کا کام نہین کر سکتے - مین جانتا ہون کہ آپ بڑی مشقت کرتے ہین شاید حد سے زیادہ کام آپ انجام کرتے ہین اور اسمین تو کوئی شک نہین کہ جسقدر محنت کرنے مین آپ تندرست رہسکتے ہین اُس سے زیادہ محنت کرتے ہین - اسلیے کام مین تاخیر ہونے کے بدلے مین ہمیشہ یہ سمجھا گیا کہ اسقدر زمانہ مین پس ماندہ کام کا نام بھی نرہیگا ہوگا جب مین افسر ضلع تھا تو اقل درجہ سال مین چھ مہینے دورہ پر رہتا تھا اور اُسپر بھی ہر کام انجام کرلیتا تھا اور ہر ایک بات کے لیے مجھکو وقت رہتا تھا مین نے بندوبستون کی تکمیل کی حدود کے فیصلے کیے اور معافی اور فوجداری کے مقدمات طے کیے مجھے شبہ ہے کہ آپ کو اپنے اوپر بھروسہ نہین ہے اور اگرچہ آپ ہمیشہ چلی کیطرح پسائی کرتے رہتے ہین اوسپر بھی قطعی فیصلہ کے وقت آپ تعویق کرتے ہین - یا تو ایبٹ صاحب نے باقی کام ڈالدیا ہے جسکی مجھکو اطلاع نہین ہے یا پیرسن صاحب اپنے حصہ کا کام انجام نہین کرتے کہین نہ کہین تساہلی ضرور ہوئی ہے - ہزارہ ایک کوہستانی ملک ہے جسکی آبادی نہایت گنجان ہے اور تجارت بہت کم ہوتی ہے اس سبب سے میری سمجھ مین نہین آتا کہ ایسے مقام پر کام کیونکر بڑھگیا - مین ایک طور سے مگر اصل مین آخر اگست سے اسوقت تک دورہ پر رہا اور میرے دفتر کا کام جیسا اسوقت مرتب ہے ویسا کبھی نہین رہا - مین یہ اپنی شیخی جتانے یا اپنی محنتون کو حقیر ظاہر کرنے کے لیے نہین لکھتا ہون بلکہ یہ مین نے اسلیے لکھا ہے کہ آپ غور کرین اور بعد غور کرنے کے یہ دریافت کرین کہ غلطی کا سبب کیا ہے نکلسن صاحب یہان ہین وہ ایک اول درجہ کے دوّار ہین ضلع بہت عمدہ حالت مین ہے -

اپنی چیف کمشنری کے اوائل ایام مین جان لارنس نے اپنے ماتحتون کے ساتھ جو برتاؤ کیا اُسکے بیان کی تکمیل کے لیے مین ذیل مین ایک ایسے شخص کی سخت مگر دوستانہ نکتہ چینی کی کیفیت درج کرتا ہون جسکو شاید وہ اپنے تمام دوستون سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے - (یہ وہ شخص ہے جس سے عنقریب اُنسے واسطہ قریب پیدا ہونے والا تھا کیونکہ اڈمنڈ سٹون صاحب کی جگہ عہدہ فینانشل کمشنری پر اُسکی تقرری ہونے والی تھی ایام غدر مین جان لارنس کے ساتھ باہمی اتفاق سے وہ کام کرنے والا تھا اور اُسکے بعد جب جان لارنس ویسرائے ہوے تو عہدہ لفٹنٹ گورنری پنجاب کے لیے اُنھون نے اُسکی سعی کی) اور وہ شخص سر ڈانلڈ میکلیوڈ صاحب ہین - جان لارنس اُنکی نیک نفسی کیوجہ سے اُنکو بہت عزیز سمجھتے تھے اور ایسی حالت مین جب جان لارنس کو خود کثرت سے کام کرنا ہوتا تھا خوشی سے صاحب موصوف کا کام اپنے ہاتھ مین لیکر اُنکے تمام کاغذات خود دیکھ ڈالتے تھے - صاحب موصوف کا وہ بیان نہایت دلچسپ ہے اور اُسکی عمدگی اور صداقت سے جسقدر خود میکلیوڈ صاحب اعتراف کرنے کے لیے تیار تھے اُسقدر کوئی شخص نہوگا -

یکم اگست ۱۸۵۴ء

ص ۴۰۹

پیارے اڈورڈس صاحب مین ڈانلڈ میکلیوڈ صاحب کو پچیس برس سے جانتا ہون اور انکی خوبیون اور قابلیتون کو اُسیقدر عزیز جانتا ہون جسقدر اور کوئی شخص جانیگا اخلاقی اور دماغی قوت مین پنجاب بھر مین کوئی ایسا شخص نہین ہے جو انسے بڑھا ہوا ہو شاید انکے برابر کوئی نہو گا۔ لیکن بہ حیثیت منتظم انکا نمبر اڈمنڈ سٹون صاحب ریکس صاحب بلکہ بارنس صاحب سے بھی گھٹا ہوا ہے وہ جلا دینے کے بڑے شایق ہین اور جسقدر تجویز کرتے ہین اُسقدر تعمیل اُنسے نہین ہوتی ہے غیر ضروری معاملات مین انکا وقت بہت صرف ہوتا ہے جسقدر وقت وہ کسی بھاری مقدمہ مین صرف کرتے ہین اُسیقدر وہ چھوٹے معاملہ مین بھی صرف کرتے ہین انکی کمشنری مین کسی لیاقت اور علم والے آدمی کے لیے راستبازی اور دیانت داری سے چھ گھنٹے روز بھی کام کرنے کو نہین ہے۔ مجھکو وہان کے حالات اسوجہ سے معلوم ہین کہ مین اُس زمانہ مین تین برس تک وہان کا کمشنر رہا جب پہلے پہل ہر ایک چیز کا ڈھانچہ باندھا تھا۔ اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ پہلے ہمکو کیفیت اور کمیت مین امتیاز کرنا چاہیے۔ جب تک ہم دونون کا خیال نہ کرینگے اسوقت تک آخر مین ضرور ناکامی ہوگی۔ بہت سی باتین ایسی ہین جنکو ضابطہ کے ساتھ اور ایک وقت معین کے اندر انجام کرنا ہوتا ہے۔ عمدہ اور لائق منتظم اپنے اوقات کا اسطور پر انضباط کر لیتا ہے کہ تمام کامون کو انجام کر سکے۔ جہان تک وقت بچ سکتا ہے وہانتک وہ ضرور بچاتا ہے اور جب اُسکو محنت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تب محنت کرتا ہے اڈمنڈ سٹون صاحب مین دماغی قوت اُسقدر نہین ہے جسقدر ڈانلڈ صاحب مین ہے انکو رعایا کے دستور و عادات سے بذات خاص آگاہی نہین ہے لیکن پابندی اور انضباط اوقات اور اپنی محنت شاقہ کے ذریعہ سے انھونے ڈانلڈ صاحب کا سہ چند کام کیا اور فی الجملہ جو کچھ کیا اچھا ہی کیا۔ کوئی خاص مقدمہ شاید وہ بہت اچھا نہ کر سکینگے لیکن جتنی دیر مین وہ سو معاملہ طے کر دینگے اور لوگ دس بھی نہ کر سکینگے اور اُسپر بھی اُن دس والون سے اچھا کرینگے۔ ڈانلڈ صاحب اپنا آدھا دن رنگین نیم سرکاری چٹھیون کے لکھنے مین صرف کرتے ہین مین دس بارہ چٹھیان ہر روز گھسیٹ ڈالتا ہون اور اسپر بھی پورا گھنٹہ صرف نہین ہوتا جو رنگینی انکی چٹھی مین ہوتی ہے وہ تو بیشک اُمین نہین ہوتی لیکن مطلب ادا ہوجاتا ہے اور جو ضرورت ہے وہ رفع ہو جاتی ہے۔ اڈمنڈسٹون ریکس اور بارنس صاحب نے میکلیوڈ صاحب سے زیادہ کام بندوبست کے متعلق انجام کر ڈالا ہے ملک کی آمدنی زیادہ آدمیون کی تقرری کا خرچ ادا نہین کر سکتی۔ ہمکو لازم ہے کہ یا تو تنخواہین کم کر دین اور جو آمدنی اسطرح بڑھے اُس سے اور لوگ مقرر کرین یا اسطرح کے ڈانلڈ والون سے زیادہ کام انجام کرائین دفتر کا متفرق کام جو کچھ ہوتا ہے اسکا انجام کرنا میر منشی کو جو ایک تعلیم یافتہ شخص کی تنخواہ پاتا ہے لازم ہے۔ اگر کوئی تجربہ کار شخص ہوتا تو وہ ـــــ ایسے آدمی کو ایک مہینہ بھی اپنا میر منشی نہ رکھتا۔ ڈانلڈ صاحب شکایت تو کر رہے ہین مگر اسکو رکھے ہوے ہین۔ گذشتہ تین سال کی انتظامیہ رپورٹ اُنھون نے ابتک نہین بھیجی ہے اور کئی سو مقدمات اپیل زیر دوران ہین اُمین بعض بعض مقدمات چار چار برس کے ہین۔ بعض بعض لوگ جیلخانہ مین ایک ایک سال سے پڑے ہوے ہین اور انکے مقدمات ابھی تک طے نہین ہوے ہین۔ نظم و نسق مین بس اس ضرب المثل پر عمل کرنا چاہیے کہ ”سخی سے سوم بھلا جو سویرے دے جواب“۔ ڈانلڈ صاحب

نئے ملک مین کام کرنے کے لیے موزون نہین ہین جہان اُنمین سب اوصاف ہین وہان برائیان بھی بہت بھاری ہین مین یہ باتین دیکھتا ہون باوجودیکہ مین اُنسے محبت رکھتا ہون بس اب اسکے سوا اور کچھ نہین کہ سکتا ہون۔

پنجاب یا مضافات پنجاب مین جان لارنس کی چیف کمشنری کے اول دو برسون کے زمانہ مین ایک جھگڑا تو بہاولپور کی متصل ریاست کی جانشینی کا ہوا اور دوسرا معاملہ یہ واقع ہوا کہ نکلسن صاحب پشاور مین مارے گئے سواے اسکے اور کوئی سانحہ ایسا نہین گذرا جسمین پولیٹکل پیچیدگیان واقع ہوئی ہون اب دیکھنا چاہیے کہ ان دونون معاملات کے متعلق اُنھون نے کیا برتاو کیا۔ بہاولپور ایک وسیع علاقہ دریاے ستلج کے دکھن جانب پنجاب اور راجپوتانہ کے درمیان واقع ہے اس ریاست نے ۱۸۰۹ء ہی سے ہماری اطاعت قبول کر لی تھی لیکن اپنے اندرونی معاملات کو اُسنے ہمیشہ آزاد رکھا۔ نواب بہاولپور نے جو ۱۸۵۲ء مین قضا کر گئے سکھون کی دوسری لڑائی کے زمانہ مین ہماری بڑی عمدہ خدمتین انجام دی تھین اور خاص انھین کی استدعا سے ہمنے اس بات کو منظور کر لیا تھا کہ بہ محرومی اُنکے خلف اکبر حاجی خان کے اُنکے تیسرے بیٹے سعادت خان مسند ریاست پر بٹھائے جائین۔ چونکہ انگریزون کے تعلق سے انسانیت مین کے خیال کو بیشک مزید تقویت ہوئی اسلیے وہ نوبت نہین آنے پائی جو خالص ہندوستانی درباروں مین ہوا کرتی ہے اور بڑے بھائی کی جان بچگئی صرف مقید ہونا پڑا۔ مگر وہ بہت جلد نکل گیا اور خانہ جنگی شروع ہوگئی صاحب چیف کمشنر نے پہلے تو یہ قصد کیا تھا کہ چھوٹے بھائی کی مدد کر کے وہ فسادات نہ پیدا ہونے دین جو غالبًا پھیلتے پھیلتے اضلاع متصلہ پنجاب تک پہونچ سکتے تھے لیکن جب اُنھون نے دیکھا کہ داؤد پوترا فرقہ کے لوگ جو ملک بھر مین سب سے زیادہ سربرآوردہ تھے بڑے بھائی کے طرفدار ہین تو براہ دانشمندی اور بصلاح لارڈ ڈلہوسی اُنھون نے اس معاملہ کو اسکے حال پر چھوڑ دیا (جیسا کہ عمومًا مشرق مین ہوا کرتا ہے) کہ جو شخص سب سے زیادہ لایق ہو وہ مسند حاصل کرے۔ بڑے بھائی کو کامیابی حاصل ہوئی اُسکے بعد چیف کمشنر نے صرف یہ وجہ نکالکر کہ کسی آدمی کا خون نہ ہونے پائے دست اندازی کی اور چھوٹے بھائی کو مقید یا ہلاک ہونے سے بچا کر اس خیال سے اسکو لاہور مین پناہ دی کہ وہ پھر اپنا دعوی تازہ نکر سکے۔ گو یہ ایک چھوٹا معاملہ تھا لیکن بڑی ہوشیاری سے اُسکا بندوبست کیا گیا اور میرے نزدیک اگر دست اندازی نہ کی جاتی تو نتایج بہت خراب پیدا ہوتے کیونکہ قرب وجوار کی دیسی ریاستون کے متعلق اس زمانہ سے جان لارنس کی حکمت عملی کا جو یہ اصول مقرر ہو گیا تھا کہ ایک معقول طور سے اُنکے اندرونی معاملات مین دست اندازی کرنے سے احتراز کیا جاے اُسکی یہ پہلی مثال تھی چنانچہ بعد اسکے وہ برابر اسی اصول پر قائم رہے حتی کہ ایسے وقت مین بھی اُنکی عملدرآمد کی جب لوگ آپ پر بہت آسانی سے مضحکہ کر سکتے تھے اور اُن لوگون کی سخت مخالفت کا اندیشہ تھا جو متواتر فوجکشی یا غیر ضروری لڑائیون سے سرحد کے اُس پار قبضہ پاکر کے ہماری سرحد ہندوستان کو مستحکم یا محفوظ رکھ سکتے ہین چنانچہ شیر علی اور امارت افغانستان کے

مخالف دعویدارون کی نسبت اُسی حکمت عملی کا برتاؤ ہوا۔ اس معاملہ مین دست اندازی نکرنے کی حکمت عملی سے جان لارنس نے جنگ اور جنگ سے بھی بڑھکر اس خرابی کو واقع نہونے دیا کہ وہان کی رعایا کے خلاف اُنپر زبردستی کوئی حاکم مقرر کیا جائے۔ اگر اسکے خلاف کسی حکمت عملی پر اُنھون نے عمل کیا ہوتا اور گورنمنٹ انگلستان اور گورنمنٹ ہندوستان نے اُس حکمت عملی کو بحال رکھا ہوتا تو معلوم نہین اُسکے پیشتر ہمکو کتنی سرحدی لڑائیون مین مبتلا ہونا پڑتا قرب وجوار کی مسندون پر بہتیرے کٹھ پتلے بٹھائے اور اُسکے بعد اُتارے گئے ہوتے۔

ہماری مغربی سرحد کے جرگون سے (جسکی وجہ کچھ تو شاید یہ تھی کہ ہمنے اُنکے ہولناک ظالمون یعنی سکھون کو جو زیر کیا تو اس سے وہ ڈر گئے اور کچھ وجہ یہ بھی ہے کہ ہمنے جو اُنکے معاملات مین دست اندازی نہین کی تو وہ متحیر اور مطمئن تھے) اُنکے ملک اور اُنکی کل تواریخ کے اعتبار سے جسقدر نقصان پہونچنے کا ہمکو گمان تھا اُس سے کم پہونچا لیکن غیر مہذب لوگ اکثر تحمل اور اعتدال (یہ وہ صفتین ہین جو خود اُنمین بہت کم پائی جاتی ہین) کو ایک قسم کی کمزوری پر محمول کرنے لگتے ہین چنانچہ ہمارے اعتدال کا اصل سبب اُنکو اُسوقت دریافت ہونے لگا جب مختلف جرگون کو ہماری سرحد پار آنے اور ہمارے مواضعات لوٹنے کے بعد سخت نقصان اُٹھا کر یہ بات پایۂ تحقیق کو پہونچ گئی کہ مداخلت اور مدافعت دونون کے لیے ہمارے سرحدی تھانے اور سرحدی سپاہ کافی صلاحیت رکھتی ہے یہ ایک صحیح اور دانشمندانہ اور معقول حکمت عملی تھی جو ہماری کمزوری کے علم پر نہین بلکہ قوت کے علم پر مبنی تھی۔ اسطرح کے اکثر حملون مین حملہ آورون کی زجر و توبیخ اسطور سے کر دی گئی کہ جان و مال کا نقصان بہت کم ہوا لیکن پشاور کے تین طرف چونکہ مخالف یا حال مین زیر کیے ہوئے جرگے رہتے تھے اس سبب سے وہان کے معاملات ابتک تردد کے قابل تھے جان لارنس نے یکم ستمبر کو لکھا کہ۔

پشاور کی کیفیت ویسی نہین ہے جیسی دوسرے مقامات کی ہے۔ مقام بنون شاید اس سے مستثنی ہے ان دونون ضلعون مین تمام لوگ آبائی ڈاکو اور خونخوار بستے ہین اس قسم کے لوگون کا کوئی ایک فرقہ نہین ہے جس کا ہم تدارک کرین بلکہ جمہور عوام کی یہی کیفیت ہے۔

یہ چٹھی ابھی پوری لکھی بھی نگئی ہوگی کہ ناگہان خبر آئی کہ میکسن صاحب کمشنر پشاور جو ایک اول درجہ کے سپاہی ایک بڑے عمدہ پولیٹکل افسر تھے خود دھوکے سے مار ڈالے گئے۔ وہ اپنی کوٹھی کے برآمدہ مین جہان ایک سنتری کا بھی پہرا نہین تھا بیٹھے تھے اتنے مین ایک شخص جو موچی تھا ایک درخواست لیے ہوئے آیا اور جب وہ اپنی یہ درخواست پیش کر چکا اور وہ اُسکی درخواست پڑھنے لگے تو اُسنے ایک پیش قبض مار کر اُنکا کام تمام کر دیا۔ اس سانحہ سے جو کھلبلی مچی اُسمین لوگون کو خیال پیدا ہوا کہ امیر کابل کے اغوا کرنے سے آخوند سوات اس قتل کے بانی ہوئے اور معلوم نہین کسقدر دوسرے صاحب اختیار لوگ اس سازش مین شریک تصور کیے گئے۔ پشاور

کی چھاونیون اور اسٹیشن مین جو غیر ذمہ دار مدبران ملک رہتے تھے وہ سب یہی تذکرہ کرتے تھے کہ ان تمام لوگون
کے خلاف مہمین بھیجی جائینگی۔ مینکیسن کی جگہ پر جمیس صاحب قائم مقام کمشنر پشاور مقرر ہوئے انھون نے بغیر اسکے کہ
عدالت کے کسی ضابطہ کی پابندی کرتے قاتل کو سزاے موت کا مستوجب قرار دیدیا۔ فوجی حکام نے وزیر آباد سے
راولپنڈی اور راولپنڈی سے پشاور کو فوجون کی روانگی کا حکم دیدیا اور قبل اسکے کہ وہ منازل مقصود پر پہونچنے پائین
اُن احکام کو منسوخ کرکے برعکس احکام جاری کیے جس سے عوام مین اور بھی تردد و انتشار پیدا ہوگیا۔ ایک امر یہ دریافت
یا قیاس کیا گیا کہ باغیون نے سازش کی ہے کہ جب حفاظت کی فوج نہ رہے تو راولپنڈی کی چھاونیون پر قبضہ کرلینا چاہیے
اور نادر خان جو راجہ منڈلا کا ایک باغی بیٹا تھا پہاڑیون کو جمع کرنے کے لیے کوہستان کی طرف بھاگ کر چلا گیا۔ لیکن ص ۲۱۳
جان لارنس جو اتفاق سے شملہ مین تھے اسیطرح ثابت قدم رہے واپسی ڈاک پر جمیس صاحب کی سخت
چشم نمائی کی کہ انھون نے ضابطہ کی پابندی نہین کی اور عوام کے دل مین جو دہشت سمائی تھی اسمین وہ بھی آگئے
قاتل کی نسبت حکم دیا کہ جب تک قانونی ضابطون کی عملدرآمد اور اس بات کی کوشش نہوے کہ اُسکے جرم مین اور لوگ
تو شریک نہین تھے اُسوقت تک اُسکو پھانسی نہ دیجاے۔ پشاور اور نواح پشاور کی نسبت تجویز کیا کہ جو جو تدبیرین ضرور
معلوم ہون عمل مین لائی جائین اور جسطرح اُنکو بذات خاص یقین ہوچکا تھا اُسیطرح دوسرے اشخاص کو انھون نے
یقین دلایا کہ جس حالت مین پشاور خود ہی تعصب کا سرچشمہ ہو رہا ہے تو اس بات کا خیال کرنا بالکل فضول ہے
کہ اس معاملہ مین کابل یا سوات کی طرف سے تحریک ہوئی۔ مقدمہ کی تحقیقات حسب ضابطہ ہونے کے بعد قاتل
کو پھانسی دیگئی اور جان لارنس کی تجویز سے اُسکی لاش جلا ڈالی گئی اور خاکستر ہوا مین اڑا دی گئی تاکہ مقتول کا مدفن
زیارت گاہ نہونے پائے اور اسطور سے قرب وجوار کے غیر مہذب جرگے تازہ کشت وخون کے مرتکب نہونے پائین
سولی پر جاکر اُسنے جو اقرار کیا اُس سے چیف کمشنر کی اس راے کی تائید ہوگئی کہ اُسنے یہ فعل کسی کے اغوا کرنے سے
نہین کیا تھا اور اڈورڈ تھارنٹن نے اپنی مستعدی اور ہمت سے نادر خان کا تعاقب کرکے قبل اسکے کہ کوہستان
پر کوئی بلوہ واقع ہو اُسکو گرفتار کرلیا اسمین ایک گولی بھی اُنکے گلے پر پڑ گئی جو ایک دشمن نے کمینگاہ مین بیٹھکر ماری تھی
حفاظت کی دوسری تدبیرین جو کی گئی تھین انکا بھی معقول نتیجہ پیدا ہوا اور جس کھلبلی سے کچھ دنون تک بدنامی اور خطرہ پھیلا
رہا تھا وہ اُسیطرح جلد جاتی رہی جسطرح اُسکا ظہور ہوا تھا۔

لیکن منکیسن صاحب کے مارے جانے سے تردد کرکے جو کیفیتین دریافت ہوئین اور اُسکے بعد جو نتائج
ظہور پذیر ہوئے اُن سب کا خیال کرکے جان لارنس نے قصد کیا کہ خود پشاور کو جائین اور دریافت کرین کہ
اس زمانہ کے دو برس پیشتر جو تدبیرین انھون نے بتائی تھین اُنکی کہانتک تعمیل ہوئی ہے۔ ان تدبیرون سے
بہت اچھی طرح پر امید کی جاسکتی تھی کہ جان ومال کی حفاظت ہوجائیگی اور رعایا ہماری حکومت کو پسند کرنے لگیگی

پشاور جانے سے ایک امر یہ بھی اُنکو مقصود تھا کہ جہانتک ممکن ہو سکیگا ۔۔۔ چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ
مَیکسن صرف پولیٹکل اور فوجی معاملات کو دیکھتے تھے سِوِل انتظام سے جو ہر گز اُن کی سمجھ مین نہین آیا
لاپروائی کرتے تھے ۔ آنکی نگاہ ہمیشہ سرحد کے اُس پار ہی رہتی تھی اور اندرونی انتظامات سے گویا اُنکو واسطہ ہی نتھا ۔ ص ۱۴۴
ملک کے لوگ ہمکو اجنبی اور کافر سمجھتے ہین اگر اُنکے لیئے امن وامان اور حفاظت کا انتظام نکیا جائیگا تو وہ کیونکر ہماری حکومت کو پسند کرینگے
گو یہ ضروری اور ممکن بھی نہین ہے کہ جسطرح اندرونی ملک مین جلا رہتی ہے اسی طرح سرحد پر بھی رہے لیکن بہ نسبت اور مقامات کے
ایسی جگہ کے لیے زیادہ زبردست اور ہوشیار افسر عامل درکار ہے کیونکہ غفلت کے نتائج اور بھی زیادہ مہلک اور مضر ہین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
میرے نزدیک ہملوگون کی غلطی یہ ہے کہ ہم نالائق لوگون کو چھاونیون کی کمان پر مقرر کرتے ہین اور بعد اُسکے درستی معاملات کے لیے عمدہ
سپاہیون کو سِوِل انتظام کے کام پر تعینات کرتے ہین ۔ اسطور پر دونون محکمے ستیاناس ہوتے ہین پشاور کی کمان بِریگیڈیر گرینٹ یا فرینکس
متعلقہ رجمنٹ حضور ملکہ معظمہ نمبر ۱ کو دیجیے وہان کے فوجی انتظام کو ترمیم کر کے درست کیجیے بلکہ از سرنو دوسرا انتظام مناسب کیجئے ۔ سپاہ کو
کوہستان پر کام کرنے کے لیے مسلح اور لیس رکھیے پہاڑیون مین سے جو فرقہ جسوقت کوئی بدعنوانی کرے فوراً اُسکی تنبیہ کیجیے اور اپنے
سِوِل افسرون کو آمادہ کیجیے کہ وہ نہایت محنت اور جانفشانی سے انتظام ملک مین مصروف رہین ۔ جب یہ سب باتین ہو جائنگی تو جرگے
خود مغلوب اور رعایا خوش ہو جائنگی اور ہر جگہ کے لوگ ادب مانین گے ۔ لیکن جو کیفیت اسوقت ہے اُس سے نہ تو ہمارے دشمن ہمارا
رعب مانتے ہین اور نہ رعایا ہمارا ادب کرتی ہے مَیکسن صاحب مین جو اعلیٰ صفتین تھین مجھسے بڑھکر اُنکا معترف کوئی شخص نہوگا لیکن
کام اُنکے کیے نہین ہوتا تھا ۔ اگر کسی معمولی امر کی نسبت آنسے استفسار کیا جاتا تھا تو جب تک پانچ مرتبہ سرکاری طور پر اور تین مرتبہ خانگی
طور پر اُنکو چٹھی نہین جاتی تھی اُسوقت تک جواب نہین آتا تھا ہر ایک کام لپٹ ماندہ پڑا رہتا تھا ملک کے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے معاملات
پر کبھی خیال ہی نہین کیا جاتا اور اُسپر بھی لوگ تعجب اور تاسف کرتے ہین کہ رعایا ہماری حکومت پسند نہین کرتی ہے ۔

اب اسوقت سب سے ضروری مسئلہ فوراً تجویز کرنے کے لیے یہ تھا کہ پشاور کا نیا کمشنر کون مقرر ہو ۔ لارڈ ڈلہوسی
اپنی رائے کے امیدوار رکھتے تھے اور چیف کمشنر نے حال مین جب کئی مرتبہ اس معاملہ کے متعلق سفارشین کین تو
اُسکے جواب مین جیسا کہ خود چیف کمشنر خوشی سے کہا کرتے تھے "بادشاہون کا صیغہ نفی" استعمال کیا گیا لیکن یہ ایسا
موقع نہین تھا کہ جان لارنس خاموش رہتے اور اپنی ساری گرمجوشی اور ثابت قدمی صرف کر کے اُنھون نے بڑے
شدومد کے ساتھ پشاور کے لیے ہربرٹ اِڈورڈس اور ہزارہ کے لیے جان نِکلسن کے دعوے گورنر جنرل کے
روبرو پیش کیے ۔

جواب یہ آیا کہ اچھا اب وہ مقرر ہو سکتے ہین لیکن یہ بخوبی سمجھ لیا جائے کہ اُنکی تقرری صرف عارضی طور کی ہوتی ہے
لیکن جان لارنس خاموش رہنے والے نہین تھے اور اُنکا جواب کئی باتون کے لحاظ سے نہایت دلچسپ ہے
یعنی اوّل تو اپنے ماتحت کے بارے مین اُنھون نے آزادانہ رائے ظاہر کی تھی جو از روئے نتیجہ اسقدر صحیح ثابت

ص ۱۴۰ ہوتی۔ دوسرے ایک اور امر اُس سے ظاہر ہوتا ہے جو میرے نزدیک سابق مین کبھی مشتہر عوام نہوا ہوگا نہ اُس اصل ہی شخص کو معلوم تھا بلکہ اُسکے سوانح نگار کو بھی معلوم نہین ہوا۔ یعنی یہ کہ کمشنری پشاور کے لیے لارڈ ڈلہوسی کا امیدوار ایک اور بھی زیادہ نامی گرامی شخص جسکو رستم ہندوستان کہنا چاہیے یعنی سر جیمس اُترم متوفی تھے۔ اس تقرری مین بہت سے بدیہی اعتراضات عائد ہوتے تھے جنکے ظاہر کرنے مین جان لارنس قاصر نہین رہے۔ لیکن اس امر سے اُن لوگون کو ضرور حظ حاصل ہوگا جو حقیقت حال سے واقف تھے اور یہ تصور کر سکتے تھے کہ اگر سرحد سندہ کا سب سے زیادہ نامی "فوجی مدبر" پنجاب کے اس خطرناک عہدہ پر منتقل اور پنجاب کے اُس عظیم الشان سویلین کے زیر حکومت کیا گیا جو ایسا قوی دل سپاہی تھا تو دونون آدمیون اور دونون صوبون کے حق مین کیا نتیجہ پیدا ہوگا۔ مثلاً کیا سر جیمس اُترم اس امر کی تکمیل یا خواہش کر سکتے کہ سرحد پنجاب کی حکمت عملی مین کوئی ایسا امر داخل کیا جاتا جو سندہ مین مناسب معلوم ہوا تھا کیا وہ اس بات کے قابل ہو سکتے کہ اپنی جانب سے مداخلت کر کے لڑائیان نہ لڑتے اور ناتربیت یافتہ آفریدیون اور مہمندون پر اُسیطرح کا رعب قائم کر دیتے جیسا بلوچیون اور بھیلون پر جو بنسبت اُنکے زیادہ فرمان پذیر اور صلح پسند تھے اُنھون نے قائم کیا تھا۔ بالآخر کیا دیسی شاہزادون اور ہر مقام کے دیسی خاندانون کا محافظ پھر انپر وہی تلوار علم کرتا جو ہنری لارنس نے اپنے ہاتھ سے رکھدی تھی اور اس کارروائی سے بورڈ کی کوششون کی ضرورت از سر نو پیدا کر دیتا یا اپنے نئے مالک کے اعتدال آمیز خیالات کی تائید کر کے اتفاق کے ساتھ اُنکی شرکت مین کام کر سکتا۔ ۶۔ اکتوبر ۱۸۵۳ء کو جان لارنس لکھتے ہین کہ۔

مقام لاہور۔

حضور عالی۔ حضور کی چٹھی سے جو نوازش ظاہر ہوتی ہے اُسکا مین شکریہ ادا کرتا ہون اور اُسکا بہترین معاوضہ یہ ہے کہ کمشنر پشاور کی نامزدگی کے متعلق جو ایک ضروری مسئلہ ہے ایمانداری کے ساتھ اپنے تمام و کمال خیالات ظاہر کرون۔

اس بات سے حضور کو اطلاع دیچکا ہون کہ میرے نزدیک اڈورڈس صاحب بخوبی تمام اس عہدہ کی لیاقت رکھتے ہین معاملہ مذکور پر بخوبی غور و فکر اور اُنکی قابلیتون کو دوسرے اشخاص کی قابلیتون سے اپنے دل مین مقابلہ کرنے کے بعد مین بلا تامل یہ کہسکتا ہون کہ میرے نزدیک اس جگہ پر اُنھین کا مقرر ہونا بہتر ہے۔ اپنی خلقی قابلیت اور علم مین وہ ہر ایک سول اور فوجی افسر سے جسکو مین جانتا ہون بخوبی تمام مقابلہ کر سکتے ہین اُنکی راے نہایت صائب مزاج بہت معقول ہے وہ ایک رعب دار افسر ہین اور ص ۱۴۱ ہندوستانیون کے حالات سے نہایت ہی واقفیت رکھتے ہین سول معاملات مین اُنکو چندان تجربہ نہین ہے لیکن دو برس تک اسمین بھی مشق حاصل کر چکے ہین جو اُنکی لیاقت والے آدمی کے لیے بمقابلہ عام اشخاص کے دوچند ہے۔ چونکہ اُنکے اختیار مین ایک ضلع ایسا رہچکا ہے جسکا ضابطہ کے ساتھ بندوبست اور انتظام ہوا تھا اسلیے سول انتظام کے تمام فروعات دیکھنے کا اُنکو موقع ملا اور اُنھون نے ہندوستان کے لائق ترین کمشنر (ڈونلڈ میکلیوڈ) کے متعلق کام کیا۔ جب وہ جالندھر سے رخصت ہوئے تو میکلیوڈ صاحب نے اُنکی نسبت یہ راے ظاہر کی کہ مین نے جو افسران ضلع دیکھے اُن سب مین اُنکو بہتر پایا۔ اڈورڈس صاحب بڑے اعلیٰ خیالات

رکھتے ہین مزاج کے بڑے ملنسار اور رحیم ہین اور سِوِل انتظام کی ایک خلقی صلاحیت رکھتے ہین جسکے وہ بڑے معرف ہین ۔ پشاوریون سے نباھنے کے لیے اور دن کی نسبت ایسا آدمی زیادہ تر موزون ہے ۔ پھر اپنے فوجی ساتھیون کا لحاظ رکھنے اور سرحدی جرگون کا خیال کرنے کے لیے جو باتین درکار ہین وہ سب اُنمین موجود ہین ۔

مین آنکے حالات سے سات برس کا زمانہ ہوا جب سے واقفیت قریبہ رکھتا آیا ہم دونون مین سن کی چھوٹائی بڑائی بہت ہے اور مجھے یقین ہے کہ انپر میرا بہت کچھ دباؤ ہے اسلیے میری خواہشین اور رائے اُنکے نہایت موافق ہے ۔

اسمین شک نہین کہ اڈورڈس صاحب کی ناموری سے خاص اُنھین کے صیغہ سِوِل سَروِس مین جسکا اُنھون نے نام روشن کر دیا ہے حسد کو ترقی ہوئی لیکن جب سے وہ انگلستان سے واپس آئے وہ خیالات بہت کچھ بدل گئے ۔ جالندھر مین وہ بہت ہردلعزیز تھے وہ بیشک ایک نوجوان سپاہی ہین لیکن اُنکی عمر تیس تینتیس برس کی ہے اس سے کم نہین ہے اور یہ عمر صیغہ فوج کی ملازمت کے لیے بخوبی موزون ہوسکتی ہے ۔

اُٹرم صاحب کے بارے مین اُنکے چال چلن پر بھی بحث کرنے مین مجھکو بہت خط حاصل ہوتا ہے وہ ایک بڑے عمدہ سپاہی اور شریف شخص ہین لیکن اُنکی عمر مجھسے بہت بڑی ہے اور وہ بڑے بڑے عہدون کا کام انجام کرنے کے عادی رہے ہین اس قسم کا آدمی میرے ہی اختیارات مین خلل اندازی نہین کریگا (اور اتنی ہی بات مین بڑی بڑی خرابیان لاحق ہوسکتی ہین) بلکہ جوڈیشل کمشنر اور فینانشل کمشنر کے اختیارات مین بھی حارج ہوگا اُنکی پولیٹکل اسکول مین یک قلم تعلیم ہوئی ہے اور اسواسطے وہ اسی کے مسلمہ اصولون پر چلنے لگے وہ اعلیٰ درجہ کے لوگون کے خیالات اور حقوق پر لحاظ کرینگے خلق اللہ کے فوائد نہ دیکھین گے ۔ جو امر اُنکو معلوم نہین ہے اُسکو کوئی شخص تعلیم نہین کرسکتا اُنکے ارادے چاہے جو کچھ ہون لیکن وہ بالضرور اپنے خیالات اور تجربہ پر عمل کرینگے یہ باتین کہ فروعات کے انتظامی کامون پر حسب ضابطہ محنت اور مشقت کے ساتھ لحاظ کیا جائے جو باتین پوچھی جائین بظاہر وہ کیسی ہی کم حقیقت معلوم ہون اُنکا فوراً جواب دیا جائے اور جو جو ہدایتین کی جائین حرف حرف اُنکی تعمیل کی جاے ان سب باتون کے انجام ہونے کا یقین صرف اُن افسرون کیطرف سے ہوسکتا ہے جنکو قاعدہ کے ساتھ اُنکی خدمتون کی تعلیم ہوی ہے ۔

ص ۱۸۶ ہم اُن لوگون کے نزدیک جو دشوار گذار ملک مین دریاے سندھ کے اُس پار رہتے ہین اور از بس متعصب اور جنگجو ہین زبان رنگ اور مذہب مین بالکل اجنبی ہین ۔ اُنکو موافق کرکے اپنے تحت حکومت رکھنے کے لیے نہایت دوراندیشی اور قابلیت کے انتظام کی ضرورت ہے ۔ طرز معاشرت کے متعلق ہر ایک تکرار جو پیدا ہوتی ہے اُسکا فیصلہ پولیٹکل معاملہ کے برابر اہم ہوجاتا ہے ۔ ہمارے واسطے ضرور ہے کہ ایک اوسط درجہ اور انصافانہ شرح سے اراضیات کا ٹکس لگایا جائے اور ہوشیاری کے ساتھ اُسکی تقسیم ہو تاکہ حکام اختیار اور عیار لوگ اپنے بار کا کوئی حصہ اپنے عاجز ہمسایون پر نہ ڈال سکین ۔ ہمکو انتظام کرکے پولیس ایسی مقرر کرنا چاہیے جو تیز دست ثابت قدم ہو اور نیک و بد مین تمیز کرے لیکن ظالم نہو ضابطہ ایسا ہونا چاہیے جو نہایت سیدھا ہو مگر ساتھ ہی اُسکے اس بات کی بھی بہت اچھی طرح حفاظت ہونا چاہیے کہ لوگون کو ظلم کرنے مین آسانی نہونے پاوے ۔ جوڈیشل انتظام مستحکم اور قطعی ہونا چاہیے لیکن

ایضاً

اسطرح کا جو بخوبی سمجھ مین آئے۔ اگر انتہا مرتبہ کی عمدہ تدبیرین کیجائینگی تو بھی ان باتون کا پیدا ہونا مشکل ہے لیکن اگر افسر لوگ ہوشیاری کے ساتھ تربیت نہ پاوینگے تو کسی ضابطہ سے انکا پیدا ہونا امید سے باہر ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مجھکو جو کچھ بیان کرنا تھا بیان کرچکا اب صرف اسقدر اور عرض کرتا ہون کہ حضور جس شخص کو پسند کرینگے مین اپنے مقدور بھر یہی کوشش کرونگا کہ اسکو اپنے معاملات کی درستی مین آسانی اور کام مین سہولت ہو۔

اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین کہ جو امور اس شد و مد کے ساتھ ظاہر کیے گئے تھے اُسکا جواب شاہانہ "صیغہ اثبات سے دیا گیا اور اِڈورڈس صاحب کا نام فوراً گزٹ مین چھپ گیا کہ وہ پشاور کے کمشنر مقرر ہوئے وسط مارچ کے پیشتر جان لارنس نے ارادہ کیا کہ پشاور مین جاکر اُنسے ملین۔ اُنکی نیت یہ تھی کہ پشاور مین جو بہت سے نہایت ضروری معاملات ملتوی پڑے رہے تھے جہان تک ممکن ہو عجلت کے ساتھ دونون آدمی ملکر انکو طے کردین یعنی یہ کہ سرحد کی حفاظت کا بندوبست کردین فوج متعینہ کے سپاہیون کے بھرتی کرنے کی تدبیرین بتائین کہ کیا تبدیلی ہونا چاہیے اُن آفریدیون اور وحشی جرگون کی تنبیہ کرین جنھون نے اپنے عہود فسخ کرکے ہمارے قبضہ کوہاٹ مین خلل اندازی کی تھی اور بالآخر میکیسن صاحب جو کام باقی چھوڑ گئے تھے (منجملہ اُسکے "چوبیس مقدمات سشن ایک سال بلکہ اور زیادہ عرصہ سے ملتوی پڑے ہوے تھے") انکو طے کرڈالین۔ یہ کام کرنے کے بعد اُنھون نے تجویز کیا تھا کہ ملتان کا دورہ کرین۔ یہ پنجاب کا ایک حصہ ہے مگر عجیب بات ہے کہ اُنھون نے ابتک اسکو نہین دیکھا تھا اور جسکی نسبت وہ بلاتأمل یقین کرتے تھے کہ انتظام اور ترقی کے اعتبار سے بمقابلہ باقیماندہ ملک کے وہ بہت پیچھے رہگیا ہے بعد اسکے اُنکا قصد تھا کہ ڈیرہ جات سے لیکر پشاور تک برابر دورہ کرتے جائین اور تمام سرحدی تھانون اور قلعون کو پھر معاینہ کرلین اور بذات خاص اس امر کو دیکھ لین کہ انتظام مین کیا کامیابی حاصل ہوئی ہے اور ہر ہر ضلع کی رعایا کی حالت کیا ہے۔ گو یہ ایک بڑی بھاری فہرست تھی لیکن اُنھون نے حرف بحرف اُسکی تعمیل کی یہ پورے چھ مہینے کا کام تھا جسکے ابتدائی حصہ مین لارڈ ڈلہوزی اور گورنی صاحب وغیرہ کو بیشمار چٹھیان لکھین مین تو کہتا ہون کہ شاید اپنے ایام ص ۴۱
ملازمت مین کبھی اس کثرت سے چٹھیان لکھی ہونگی اور اگر یہ نہین تو ایک روزنامچہ تو اُنسے بہت اچھی طرح تیار ہو سکتا ہے ان چٹھیون سے مین ایسے ایسے مضامین منتخب کرکے لکھتا ہون جو کوئی خاص لطف رکھتے ہین یا جنسے جان لارنس اور اُنکی کارگزاریون کا کوئی نیا حال معلوم ہوتا ہے ۔

بنام گورنی صاحب

۱۱۔ اکتوبر ۱۸۵۳ء

پشاور کے انتظام مین کوئی ایسی دقت نہین ہے جو معمول سے زیادہ بڑھی ہوئی ہو بشرطیکہ ہم ٹھیک طریقہ سے اُسکا بندوبست کرین ۔ ۔ ۔ ۔ مین اقرار کرتا ہون کہ اِڈورڈس صاحب کی مدد سے چھ مہینے کے اندر اُسکا انتظام نہایت درست کردونگا جو کام فوج کے

متعلق ہے وہ چندان آسان نہین ہے ۔ آدھی فوج تو فوج کشی کی سخت ضرورتون کی تکلیف سے شور و غل مچا رہی ہے باقیماندہ نصف فوج کوہستان پر جانے کے خلاف ہے اس آخری امر کی بہت سی وجہین ہین کہ نگران افسرون پر انکو بھروسہ نہین ہے اور ہمارے دیسی سپاہی اپنے موجودہ ہتیارون اور سامان کے ساتھ پہاڑیون کا مقابلہ نہین کر سکتے ۔ اگر اصل وقت یہی ہے تو انکا علاج ہمارے ہاتھ مین ہے افسر ایسا منتخب کیجیے جو پشاور کی کمان کرے اور آئرم صاحب یہ کام خوب کر سکتے ہین ۔ انکو اعزازی عہدہ عطا کیجیے قواعددان پیدل سپاہی وہان سے بلوا لیجیے اور انکا ایک حصہ اٹک مین تعینات کیجیے پیادے گورون کی تین پلٹن پشاور اور نوشہرہ مین رکھیے اور جسقدر مناسب معلوم ہو انکو توپین دیجیے اور مختلف قومون کے آدمیون سے پیادون کی بہت سی غیر قواعددان پلٹن بھرتی کیجیے ۔ انپر اول درجہ کے افسرون کے سوا اور کسیکو نہ مقرر کیجیے جسوقت یہ سب باتین ہوجائینگی تو پھر بغاوتون اور جہادون کی یہ دہشتین اور خطرے نہ باقی رہینگے ۔

بنام ایضاً

توپون کو خاموشی کے ساتھ چڑھانے کی یہ غرض تھی کہ تہلکہ نہ ہونے پائے جب کسی شخص کو تعذیر دینے کا قصد ہو تو میرے نزدیک اسکو پہلے سے دہمکی دیکر یاغی کر دینا چاہیے ۔ گو توپین خاموشی کے ساتھ چڑھائی گئی ہون مگر اسپر بھی لوگون کو معلوم ہی ہوگیا میری راے مین ہندوستانیون کو دہمکی دینے کے لیے خاموشی اور مستعدی کے ساتھ کارروائی کرنے سے بہتر اور کوئی بات نہین ہے یہ وہ شامتی اور چاپلوسی لوگ ہین کہ جو شخص انکے سامنے آجاتا ہے اسکو ملا لیتے ہین یہ لوگ فوجون کو بڑھاتے اور ہٹاتے رہتے ہین انھین کی وجہ سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہے اور ہندوستانی رعایا سمجھتی ہے کہ ہم فریب کرتے ہین ۔ اگر ایسے موقعون پر کمان دیجاے تو ول مین یا آئرم صاحب کا ایسا ایک سپاہی بیشک ایک بریگیڈ کے برابر ہوگا ۔ اگر مینٹ صاحب کیطرح ہم ایک آفریدی فرقہ کی تنبیہ کر سکتے تو اس بدمعاشی اور شرارت کا پھر کبھی ذکر سننے مین نہ آتا ۔ ماتھیسن صاحب کے مرنے سے بڑا نقصان ہوا یہ نقصان بہتیرون کی سمجھ مین نہ آیا ہوگا کہ کتنا ہوا وہ ایک پکے منتظم تھے یا وہ گو تھے ۔ گورنر جنرل نے انکی جو کچھ ثنا و صفت لکھی وہ سب بجا تھی مین نے جسوقت بیچارے ماتھیسن کی وفات کی خبر سنی تو اسیوقت اشارہ کیا تھا کہ انکی جگہ پر جان کا نون مقرر ہون .... مین نے خود اس تقرری کا ہرگز خیال نہین کیا مین دیکھتا ہون کہ میری سرکاری ملازمت کا باقی ماندہ زمانہ پنجاب ہی سے وابستہ ہے لیکن مین امید کرتا ہون کہ یہ زمانہ بہت طول نہوگا ۔

بنام اڈورڈس

مقام جہلم مورخہ ۱۶ اکتوبر

مجھکو بڑی خوشی ہے کہ آپ اٹھارھوین تاریخ تک پشاور مین پہونچ جائینگے میرے نزدیک یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے افسرون کی تحریر اور تقریر کا یہ حال ہے ۔ ظاہراً انکا قصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اپنے اور اپنے ساتھ انتظام ملک کو بھی قرار واقعی نقصان پہونچائین ۔ جان نیکلسن کے پاس سے جو اس مضمون کی ایک چٹھی آئی تھی کہ ہزارہ کی رعایا کا آشتی کے ساتھ بندوبست کر دیا گیا اور جس سے آپ کے بھی بیان کی تصدیق ہوئی اُس سے مجھکو تازہ اطمینان ہوگیا ۔

نبام لارڈ ڈلہوسی

کمپ ہٹی - ۴۴ میل اٹک سے
مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۸۵۳ء

قواعددان سپاہی پشاور سے نفرت کرتے ہین حالانکہ وہان کھانے کی چیزین ارزان ہین - وہ لوگ دریاے سندھ کے اس پار بلا بھتہ رہنا پشاور مین بھتہ پاکر رہنے سے بہتر سمجھتے ہین اپنی عادت قواعد اور انتظام کے اعتبار سے وہ کوہستان پر کام کرنے کے لیے موزون نہین ہین لیکن زیادہ تجربہ کار سپاہیون کی بھی برابری کر سکتے ہین - پشاور مین امن وامان قائم رکھنے کے لیے ایک نہایت کامل اور عام پسند انتظام اور کوہستانی جرگون کے بخوبی زیر کرنے کی ضرورت ہے - زیر کرنے سے میری مراد یہ ہے کہ وہ ہمارا خوف اور اطاعت کرنے لگین یہی نہین کہ ہماری رعایا ہو جائین - اگر منتخب سپاہی اس کام پر مقرر ہون اور انکو بندوق اور ہلکی وردیان دیجائین تو وہ گھنے سے گھنے جنگلون اور اونچی سے اونچی پہاڑیون مین خوف اور رعب پیدا کر دین -

بنام گورنمنٹ صاحب

کمپ نوشہرہ ۱۹ اکتوبر

مین سمجھتا ہون کہ بیچارے چارلی نیپیر کے مرنیکے بعد انکی جو کتاب چھپی ہے تو غالبًا وہ انکو گدھا ثابت کریگی - جسطرح فالسٹاف کی زنبیل مین اور تمام اخراجات کا پیسہ بحساب مگر روٹی کے دام بہت کم ہوتے تھے اسیطرح نیپیر صاحب کی اس کتاب مین خاص انکے متعلق تو بہت کچھ بیان ہے لیکن ہندوستان کے بارے مین کچھ بھی نہین ہے انکے مزاج مین غصہ اور تعصب اسقدر تھا جو انکے تمام عمدہ اوصاف کو پست کر دیتا تھا -

لارڈ ڈلہوسی نے اپنے نائب یعنی چیف کمشنر سے ایک چٹھی مین کسیقدر طنز کے ساتھ استفسار کیا تھا کہ آیندہ سے آپکی نگاہ کونسل کیطرف ہیگی یا آگرہ کیطرف" اور اسکے بعد مکرر کرکے ایک فقرہ اور لکھا تھا جو اس مقام پر نقل کرنیکے قابل ہے کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جان لارنس اور ان "لارڈ صاحب" کے درمیان جو نہ یہ بات کبھی خود بھولتے اور نہ دوسرون کو کبھی فروگذاشت ہونے دیتے تھے کہ مین گورنر جنرل ہون کسطرح کا ربط وارتباط تھا - وہ فقرہ یہ ہے "میری نگاہ ابھی اتفاق سے آپکی چٹھی پر پڑگئی جو مائی لارڈ کے لفظ سے شروع اور اسی پر ختم کی گئی ہے پیشتر یہ بات آپکی چٹھی مین مین نے کبھی نہین دیکھی تھی - کیا آپ یہ خیال نہین کرتے کہ میرے اور آپکے جو دوستی اور یکجہتی عرصہ سے چلی آتی ہے اسکے اعتبار سے میرے پیارے لارڈ کا القاب زیادہ تر موزون ہوگا یہ مین نے اپنی خاص راے لکھی ہے" چٹھی مذکور کا جواب یہ بھیجا گیا -

میرے پیارے لارڈ مین سمجھتا ہون کہ لفٹنٹ گورنری ممالک مغربی وشمالی کے لیے جان کالون صاحب جو منتخب کیے گئے تو اس سے عوام الناس خوش ہونگے اس صوبہ مین انکے سوا اور کوئی ایسا شخص نہین تھا جو انکے مقابلہ کا دعوی کرسکتا ہو - مجھکو اسوقت تک پنجاب کے

ص ۴۲

چھوڑنے کا کبھی خیال نہوگا جب تک مجھ مین تندرستی اور قوت باقی ہے اور گورنمنٹ میری خدمتون سے مطمئن ہے جن حالتون مین اس عہدہ پر میری تقرری ہوئی تھی اُنکے اعتبار سے مجبور واجب اور لازم ہے کہ اگر مجھکو اپنی عزت قائم رکھنا ہے تو سوائے اُس منصب کے اور کسی جانب نگاہ نہ کرون یہ ایک بڑا مشکل عہدہ ہے اور ایسا نہین ہے جسمین ہمیشہ ہملوگ کامیابی کی امید کرسکتے ہون مجھکو ممبر کونسل ہونے کی حرص نہین ہے اگر آگرہ کا منصب مجھکو دینے کے لیے کہا جاتا اور مین عزت کے ساتھ اُسکو قبول کرسکتا تو شاید مجھکو مشکل سے اقرار کرنا لازم آتا لیکن مین یہان عرصہ تک یعنی جب تک معقول طور پر اپنا فرض ادا کرسکتا ہون رہنا پسند کرتا ہون مین چاہتا ہون کہ ملک کے نظم ونسق مین اپنا نشان قائم کرجاؤن اور اس بات کو دکھلا دون کہ ایک نئے ملک مین ایک سویلین بھی کیا کچھ کرسکتا ہے۔

حضور کو معلوم ہوگا کہ حضور کی چٹھی مین مکرر کرکے براہ مہربانی جو رعایت کی گئی تھی اُس سے مین افادہ لیتا ہون اور بکمال ادب اسطور پر اپنا نام لکھتا ہون کہ اے میرے پیارے لارڈ مین ہون۔

آپکا دوست صادق

جان لارنس

جان لارنس ۲۱ اکتوبر کو پشاور مین پہونچے لیکن جو فوج وہان کی حفاظت کے لیے تعینات تھی اُسکے اسقدر لوگ بیماری مین مبتلا پائے کہ اُن دو درون کے مخالف آفریدیون کی سرکوبی کے لیے جو وہان سے کوہاٹ کی مشہور گھاٹی کو گئے ہین ایک آدمی بھی اُن کے ساتھ جانے کے لیے بہم نہ پہونچ سکا لیکن اُنکو اور بھی بہت سا کام انجام کرنیکے لیے تھا۔ رابرٹ نیپیر کے ساتھ اُنھون نے شہر کی قلعہ بندیون کا معائنہ کیا بڑی سڑک کے اس حصہ کی تکمیل کے لیے جواتنے دور دراز فاصلہ پر واقع ہے گلاب سنگھ سے پانچ سو کشمیریون کی مدد لیکر کوشش کی۔ ہر روز صبح تڑکے سے دوپہر تک وہ غنیم کے مورچے کی سراغ رسانی مین رہتے تھے اور دوپہر کے بعد ہر روز سشن کے مقدمات جو سال بھر سے میکسن صاحب نے زیر دوران چھوڑ رکھے تھے فیصل کیا کرتے تھے اور بقول جان لارنس یہ مقدمات سب کے سب نہایت بیڈھب تھے جس قلعہ کی عرصہ سے خبر گرم تھی وہ درہ کوہاٹ کے دہانہ یعنی باب پر اس غرض سے تعمیر کرایا گیا کہ درہ مذکور کے آفریدی لوگ خاموش رہین اور صلح قائم رکھنے کی اُنھون نے ایک تدبیر اور کی کہ دوسرے درون مین جو آفریدی لوگ رہتے تھے اُنکے ملوک (ملک کی جمع) کو طلب کرایا اور اُنسے تین دن تک صلاح ومشورت کرنیکے بعد اُنکو شرائط صلح پر رضامند کرلیا۔ لیکن اُن لوگون کے درمیان ایک فرقہ اور تھا (یعنی بوری آفریدی) جو حجت ودلیل کو چندان تسلیم نہ کرتے تھے یہ لوگ چند گانوون یا پہاڑیون کی ناف مین ایک مقام پر انکھا آباد تھے اور ص ۱۲۲ یہ سب گانون دشوار گذار تصور کیے جاتے تھے۔ گذشتہ دو برس سے یہ لوگ برابر درہ پشاور پر حملہ کرتے آئے ضلع کے بدمعاشون کو پناہ دیکر صرف لوٹ مار کی غرض سے گھوڑے دیے اور بارہا انگریزی رعایا کو پکڑ لیگئے اور اُنکے اُنسے زرفدیہ کے طالب تھے چیف کمشنر نے تقاضا کیا کہ قیدی رہا کر دیے جائین لوٹ کا مال واپس کردیا جائے

اور ڈاکوون کے گروہ نے جو گھوڑے لیے ہین اُن لوگون کے حوالہ کردین۔ اس مطالبہ کو اُنھون نے صاف صاف نامنظور کیا اور بوری فرقہ کے لوگون نے کہلا بھیجا کہ تمھارا جو جی چاہے سو کرو چیف کمشنر اس بات کے کب سننے والے تھے اُنکا قدیم ولولۂ جنگ پھر جوش مین آگیا۔ اُنکا دعوی جائز تھا اور جس موقع کی اُنکو عمر بھر آنے کی اُمید تھی وہ بھی حاصل ہوتا تھا یعنی یہ کہ فوجی کارروائیون کی بذات خاص تدبیر اور تعمیل کرتے۔ اُنھون نے بذات خاص یہ معقول تجویز مرتب کی کہ پہاڑیون پر یکے بعد دیگرے مختلف مقامات سے حملے کیے جائین تاکہ اُنسے بخوبی تمام انتقام لیا جائے اور اُسکا نتیجہ زیادہ پائدار پیدا ہو۔ اس تجویز کو نارمن لسٹڈن کاٹن اور جیمس ایسے عمدہ عمدہ سپاہیون نے پسند کیا جس سے وہ بہت خوش ہوئے اور یہ تجویز اُسوقت متروک ہوئی جب دریافت ہوا کہ جنرل رابرٹس ہنوز اُس حصہ فوج کو جو اُس مہم کے لیے اور کار تھا بہم نہین پہونچا سکتے ہین۔ جنرل رابرٹس اُسوقت پشاور کے کمانیر تھے اور اُنکا نام آیندہ نسلون مین خاص کر اسوجہ سے زیادہ یادگار رہیگا کہ وہ اپنے نامی گرامی بیٹے سر فرڈرک رابرٹس کے باپ تھے۔ جان لارنس نے کہا کہ "اچھا جو باتین درکار ہین اگر ہم اُن سب کو انجام نہین کر سکتے تو اقل درجہ جہانتک امکان مین ہے اُسکو ضرور کرینگے" اور اُنھون نے فوراً گائڈس کے لوگون کو ہوتی مردان سے طلب کیا جنکے آنے سے اُنکے پاس کی سب سپاہ ملاکر تیرہ سو آدمیون کے جمع ہو جانیکی اُمید تھی کوک صاحب جنکے بارے مین بیان کیا گیا تھا کہ "وہ ایک بڑے عمدہ چالاک مستقل مزاج اور خودرائے مگر ایماندار اور راستباز سپاہی ہین" ابتک دوسری تدبیرون کی کوشش مین تھے لیکن چیف کمشنر اپنے ارادہ پر قائم رہے اُنھون نے کہا کہ "اسوقت آفریدیون کی سرکوبی بدرجہ غایت ضرور ہے مین خیال کرتا ہون کہ آپکی تدبیرون کی تائید مین

ص ۴۲۲ عرصہ سے کرتا آیا اور اب اس بات کا وقت آیا ہے کہ پھر اپنی تدبیرین شروع کرون . . . . مین نے جو تجویز کی تھی کہ منگل کو بوری آفریدیون پر حملہ کرونگا اُس پر قائم ہون اور کسیوجہ سے اسمین باز نہ آؤن گا"۔ بنابر آن ۲۹- نومبر کو حملہ کیا گیا اور جو کچھ نتیجہ ہوا وہ مندرجہ ذیل چٹھی سے جسکو حملہ کے دوسرے دن اُنھون نے بڑے جوش سے لارڈ ڈلہوزی کو لکھا تھا ظاہر ہو جائیگا۔

۳۰ نومبر ۱۸۵۳ء

میرے پیارے لارڈ مین چند سطرین اس امر کے بیان کرنے کو لکھتا ہون کہ کل مین نے پست پہاڑیون کو طے کیا اور جس گھاٹی مین بوری آفریدی رہتے ہین اسمین داخل ہو کر اُنکے گانون کو غارت کیا اور اُسی روز چلا آیا ہم لوگ اس مہم مین سولہ گھنٹے باہر رہے چنانچہ دن بھر سپاہی محنت ہی مین رہے۔ ہمارے ساتھ ایک معقول مختصر فوج تھی جسمین گائڈس کے لوگ چار سو پچاس گورکھا چار سو گورے چار سو اور تین توپ سنافی پیادے تھے۔ آفریدی خوب لڑے اور گائڈس کے لوگ اور گورکھا اسطور سے پہاڑ کی بلندی پر چڑھے کہ ہر ایک افسر جو وہان موجود تھا تعجب کرتا تھا حقیقت مین یہ بڑے کام کے آدمی ہین۔ ہماری طرف یہ نقصان ہوا کہ آٹھ آدمی مقتول اور چوبیس مجروح ہوئے۔ ان لوگون کو مین پانی میسر نہین ہوا اور اسوجہ سے وہ بڑی تکلیف مین رہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ اس مہم سے بڑا فائدہ ہوگا۔ بوری آفریدیون کی گھاٹی مین صدہا برس سے

کوئی دشمن نہین گیا اور مجھکو یقین ہے کہ اس مہم مین جسقدر کامیابی حاصل ہوی ہے اُسقدر لوگون پر ہمارا رعب پڑیگا۔ درہ کے دہانہ پر جو پست پہاڑیان واقع ہین وہان کے آفریدیون نے بہت ہی عمدہ برتاؤ کیا یہ لوگ چارون طرف بلند مقامات پر بیٹھے رہے مگر ایک گولی نہین چلائی۔

اس بات کو سمجھا دینا ضرور ہے کہ پست پہاڑیون والے آفریدی وہ تھے جنسے ابھی حال ہی مین ہم لوگون نے عہد و پیمان کیا تھا اور اُنکے معمولی شیوہ سے یہی کھٹکا تھا کہ اسوقت وہ ہمارے خلاف فساد کرین کچھ بعید نہین۔

چیف کمشنر لکھتے ہین کہ "لیکن اس کارزار کے زمانہ مین مین کل دو گھنٹے تک موضع تورانہ مین ٹھیرا رہا پہاڑی پر دونون طرف یہ مسلح آدمی تھے اور مین نے اپنے سپاہیون کو دیکھا کہ وہ گھاٹی سے گذر گئے اور ایک گولی بھی اُنپر کسی نے نہین چلائی۔ یہ لوگ ہمارے سپاہیون کے لیے پینے کا پانی لے آئے اور فی الواقع ہمارے ساتھ بہت اچھی طرح سے پیش آئے"۔ اس موقع پر چیف کمشنر کو اپنی تدبیرون مین بھی اُسیطرح کی کامیابی حاصل ہوئی جیسی بزور تیغ حاصل ہوئی تھی۔ گو یہ کارروائیان چھوٹی تھین لیکن مین نے اُنکا حال تفصیل وار اسوجہ سے بیان کیا ہے کہ ایک چشم دید گواہ نے مجھسے خود کہا کہ جان لارنس نے عجیب طرح کی خوشی اور سرگرمی سے ان کارروائیون کا منصوبہ باندھکر اُنکی تکمیل کی اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جب صاحب موصوف کبرسنی اور بیماری سے بالکل ناتوان ہو گئے تھے تو مین نے خود اُنکے منھ سے سُنا تھا کہ وہ اس کیفیت کو طفلانہ اشتیاق اور ظاہرا اُن چمکتی ہوئی آنکھون کے ساتھ جنکی بصارت قریب قریب جاتی رہی تھی اُس موقع کا حال بیان کرتے تھے جب بہ حیثیت چیف کمشنر اُنھون نے اپنے آرام و اطمینان کو یہان تک بالاے طاق کر دیا تھا کہ ایک روز خود گولیون کی بوچھار مین چلے گئے۔ مجھکو بیان کرنا چاہیے کہ ایسے مستحکم مقام کے برباد ہونیکا نتیجہ نہایت ہی عمدہ پیدا ہوا اور پھر پوری آفریدیون کے ملک سے کبھی کوئی دقت نہین پہونچی۔

میکسن صاحب کے مارے جانے کے بعد ہی بڑی تیزدستی کے ساتھ لفٹنٹ گاڈبائی متعلقہ سیاہ گائڈس متعینہ مردان کے مار ڈالنے کا بھی قصد کیا گیا لیکن اس سنگدلی کے وقوع کے پیشتر وہ اضطراب جو میکسن صاحب کے قتل سے پیدا ہوا تھا خوش قسمتی سے کم ہو گیا تھا اور اس سے بڑھکر خوش قسمتی کی بات یہ ہے کہ جب یہ واقعہ ہوا تو چیف کمشنر پشاور ہی مین موجود تھے اور اب ممکن نہین تھا کہ اُنکے ہوتے ہوئے کوئی کھلبلی مچتی۔

پشاور ۲۔ دسمبر آٹھ بجے شب۔

میرے پیارے لارڈ۔ مین یہان آج داخل ہوا اور بافسوس بیان کرتا ہون کہ دو بجے دن کے قریب ہوتی مردان سے جہان لفٹنٹ گاڈبائی رسالہ گائڈس کے ساتھ تعینات تھے آیا اور اُسنے یہ بیان کیا کہ آج صبح کو ایک شخص نے افسر مذکور کی پشت پر چھری مار کر اُنکو زخمی کر ڈالا اور اس شخص کو گائڈس کے لوگون نے اُسیوقت ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ جو آدمی یہان خبر لایا ہے وہ ایک جمدار اور بڑا ہوشیار شخص ہے اُسکا بیان ہے کہ بیچارے گاڈبائی لشکرگاہ کے وسط مین کھڑے ہوئے کچھ اُونٹون کو بار کرا رہے تھے اتنے مین ایک مقام کے چند

پتھرون کے نیچے سے ایک سانپ نکلا جسکے سر کو اُنھون نے لپک کر اپنے پانون سے کچل ڈالا جب وہ زمین پر جھکے ہوے سانپ کو کچل رہے تھے تو ایک پستہ قد آدمی جو دیکھنے مین سن دار معلوم ہوتا تھا اور جسکی طرف پیشتر کسی نے خیال نہین کیا تھا دوڑا ہوا آیا اور افسر مذکور کی پشت کو چھریون سے زخمی کر دیا۔ ظاہرا یہ کسی شخص کو نہین معلوم تھا کہ یہ کون آدمی تھا اور کہان سے آیا تھا۔

خوش قسمتی سے گاڈبائی ایک نوجوان افسر تھے اور اُنکا جثہ نہایت قوی تھا اسی سے زخم اُنپر کچھ کارگر نہین ہوئے اور دس ہی دن کے عرصہ مین اُنکی ہلاکت کا خطرہ جاتا رہا۔

سرحدی قلعہ جات واقع شمال پشاور کے ملاحظہ کے بعد چیف کمشنر ۹ دسمبر کو اسغرض سے پشاور مین واپس آئے کہ اپنے خاندان مین تفرقہ عظیم پڑنیکے قبل اور چند روز اُسکے ساتھ بسر کر سکین اُنکو اپنے تین لڑکے (یعنی دو بڑے بیٹے جان اور ہنری اور اُنکی تیسری بیٹی الس مارگرٹ) انگلستان کو بھیجنا پڑے۔ لیکن چونکہ اُنکی بڑی دو بیٹیون کو اُنکے بعض مہربان دوستون (یعنی مسٹر اور مسٹرس چارلس سانڈرس مقیم امرتسر) نے ازخود اپنے ساتھ لے جانیکا وعدہ کر لیا اسوجہ سے اُنکی روانگی کے چند روز بعد جان لارنس اور اُنکی زوجہ مع ایک طفل شیرخوار کے جو اب اُنکے پاس باقی رہگیا تھا خوشی کے ساتھ یہ تبادلہ عمل مین لاسکے اپنے ویرانہ مکان کو جو لاہور مین تھا اور جسمین کسیطرح کی دلچسپی نہین تھی چھوڑ کر چند روز خیمہ مین رہنے کی کیفیتین دیکھین اور ملتان اور دیرہ جات کا دورہ کیا۔ ص ۲۲۴

لاہور سے روانہ ہونے کے ساتھہی اڈورڈس صاحب کے نام اُنھون نے جو چٹھی لکھی تھی اُسکا کچھ خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے جس سے کچھ کچھ حال اس امر کا پایا جاتا ہے کہ اُنمین کام کرنے کی کسقدر قوت تھی اور یہ باتین سوانح عمری کے متعلق ایک لطف خاص رکھتی ہین۔ وہوہذا۔

ہمارے افسرون کے لیے لازم ہے کہ وہ نوجوان جفاکش اور مستعد ہون اور عدیم الفرصتی اور پریشانی کا مقابلہ کر کے ہر ایکطرح کے کام کو انجام کرنیکی صلاحیت رکھتے ہون۔ مین یہ یقین نہین کر سکتا کہ خزانہ کے کام مین ایک افسر کا پورا وقت درکار ہے اگر مین ڈپٹی کمشنر ہوتا تو ضرور اس بات کو ثابت کر دیتا کہ اسمین نصف وقت بھی صرف نہین ہوتا ہے یہ بات مین بے حجت و دلیل نہین بیان کرتا خزانہ کا کام نچھ برس تک میرے سپرد رہا جسمین کوئی میرا معین و مددگار نہین تھا اور جو وقت اُسمین صرف ہوتا تھا وہ نہایت عزیز تھا۔ مثلاً جب مجھکو روپیہ گنوانا ہوتا تھا مین خزانہ کا کام کرنے لگتا تھا۔ اُدھر تو مین کانون سے رپورٹون اور مقدمات کو سنتا جاتا تھا اور ادھر آنکھ سے دیکھتا جاتا تھا کہ روپیہ گنا جا رہا ہے ایکطرف مین ہنڈیون پر دستخط کرتا اور چکین جاری کراتا تھا اور دوسری جانب شہادت سنتا جاتا تھا۔ حسابون کے دیکھنے بھالنے مین ہر روز آدھا گھنٹہ صرف ہوتا تھا اور دو ایک مہینہ کے بعد شاید دو دن کام اور کرنا پڑتا تھا۔

ملتان مین آکر اُنھون نے سپاہیانہ مذاق کے ساتھ اُن مقامون کو ملاحظہ کیا جو اگنیو اور اینڈرسن صاحب کے قتل اور اڈورڈس صاحب کی بہادرانہ کارروائیون اور اُس محاصرہ کیوجہ سے مشہور تھے جنمین ابتدءً بڑی تکلیف مگر آخر کو نہایت کامیابی حاصل کی تھی بعد اسکے ایک صحرائی اور جنگلی ملک سے جہان یہ دیکھکر اُنکو بہت تعجب اور غصہ معلوم ہوا کہ ابتک دزدی نقب زنی

اور سرقہ مویشی کے جرائم کا کثرت سے وہان ارتکاب ہوتا تھا ڈیرہ غازی خان مین پہونچے - یہان اُنھون نے اپنے غول کی لیڈیون (یعنی آپکی زوجہ اور مسٹرس سینکفرسن جو اُنکے جفاکش فوجی سکرٹری کی بی بی تھین) کو رہنے دیا اور گھوڑے پر سوار ہوکر ایک چھوٹے خیمہ کے ساتھ دریائے مٹھن کوٹ یعنی سندھ کو روانہ ہوے - یہ دریا دکھن جانب اُنکے صوبہ کی آخری حد ہے اور یہان پر ایک اتنا بھاری دھارا پنجاب کے پانچون دریاؤن کا دریاے سندھ مین آگرتا ہے جسکی جسامت خاص دریائے سندھ سے بھی کچھ کم نہین ہے - یہان سے وہ پھر سرحدی تھانون اور قلعون سے گذرتے ہوئے ڈیرہ غازی خان مین آئے - ڈیرہ غازی خان مین ایک پہاڑی سردار فرقہ کھاترن نے جسکا نام حاجی خان تھا اُنسے آکر ملاقات کی یہ ہماری سرحد کے بڑے دور دراز مقام سے آیا تھا اور اُسوقت تک کبھی کسی انگریز کو نہین دیکھا تھا" اُسنے قندھار کی کچھ چٹھیان جان لارنس کے روبرو پیش کرنے کو کہین (جنگ روس کے اعتبار سے یہ چٹھیان اُسوقت بہت ہی ضروری تھین) اور اُسنے آپ ہی آپ خوفناک اہل مری کے مقابلہ مین ہماری مہم کے ساتھ جانے کی خواہش ظاہر کی

جان لارنس کی اس چٹھی کے جواب مین جسمین اس ملاقات کی کیفیت بالتفصیل بیان کی گئی تھی لارڈ ڈلہوزی نے لکھا کہ فرقہ کھاترن کے اس سردار مسمی حاجی خان سے شاید آپ کچھ کام نکال سکینگے - چونکہ اس شخص نے پیشتر کسی انگریز کو نہین دیکھا تھا تو ملکی مصلحت کے اعتبار سے بہت بہتر ہوا کہ آپ نے بطور نمونہ قوم فاتح اپنے تئین اُسکو دکھلا دیا - مجھکو اس بات مین کوئی شک نہین ہے کہ وہ میری طرح آپ کے یاد رکھنے کا خواہشمند رہیگا اور مین اپنی نسبت حال ہی مین ظاہر کرچکا ہون کہ آپ کو کسقدر یاد رکھنا چاہتا ہون کیونکہ مجھکو آپ سے اس امر کی عذرخواہی کرنا ہے کہ مسٹر چارلس سانڈرس نے آپ کی جو تصویر بنالی تھی اُسکا ایک عکس مین نے بھی اتروالیا ہے یہ تصویر بہت ہی مشابہ ہے اور مین بہت خوش ہون کہ وہ میرے پاس رہیگی مجھکو امید ہے کہ بلا اجازت آپکے مین نے جو یہ تصویر اتروائی ہے تو آپ اُسکو معاف کرینگے -

لارڈ ڈلہوزی نے تجویز کیا تھا کہ فتح خان خٹک کو جو رسالہ گائڈس کا ایک رسالدار تھا اُسکی خدمتون کے صلہ مین ایک جاگیر دی جائے - اس شخص نے ہماری طرف سے بڑے بڑے نمایان کام کیے تھے اور اب اس زمانہ مین بوری آفریدیون کی لڑائی مین ہماری عمدہ خدمت کی تھی لیکن ہاڈسن صاحب کمانیر رسالہ گائڈس سے کچھ ناچاقی ہوگئی تھی اسوجہ سے وہ اپنی رجمنٹ کو چھوڑکر چلا آیا تھا جان لارنس اُسکی خدمتون کے معترف تھے لیکن جس طریقہ سے اُسکو وہ صلہ دیا جاتا تھا اُسمین اُنکو عذر تھا اور اُنھون نے اس شخص کا حال اسطور پر بیان کیا ہے جو بجنسہ اسی مقام پر نقل کرنیکے قابل ہے -

مین صاف صاف اس امر سے اقرار کرتا ہون کہ فتح خان کو جاگیر دینے مین مجھکو خوف معلوم ہوتا ہے مین نے اس شخص کے بہت کچھ حالات دیکھے اور اُس سے زیادہ سنے ہین - اُسکی فوجی خدمتون کو مین تسلیم کرتا ہون اور اُسکی حیرت انگیز سپاہگری کا معترف ہون لیکن مین دیکھتا ہون کہ جسوقت اس شخص کا خون جوش مین آتا ہے تو وہ بھوت بنجاتا ہے اور یہ اکثر واقع ہوتا ہے ایسی حالت مین وہ اپنے قریب ترین اور عزیزترین دوست یا اعزا کو ہلاک کر ڈالیگا خٹک فرقہ کے لوگون مین بہتیرون سے وہ عناد رکھتا ہے اور اُنپر گرفت

اور رعب حاصل کرنے مین بیشک بے انتہا جھگڑے پیدا ہونگے۔ اگر ایسا شخص جاگیردار بنایا گیا تو کاشتکارون کو عاجز کر ڈالیگا مالکان اراضی کو بیدخل کر دیگا اور اپنے ہمسایون کی سرحد پر حملہ کریگا۔ اگر وہ اپنے حال پر چھوڑ دیا گیا تو بلائے بے درمان ہو جائیگا۔ اگر اُسکے دبانے کی کوشش کیجائیگی تو وہ اپنی عادت کے مطابق مخالفت کریگا لیکن اُس سے کچھ ہو نہ سکیگا۔

مین اقرار کرتا ہون کہ جب ایکمرتبہ اُسنے اپنے اصلی یا فرضی نقصانات کی حکایت بیان کرنا شروع کی اور اُسوقت مین نے دیکھا کہ اُسکی آنکھین لال ہو گئی تھین اور اُسکا سارا جسم مارے غصہ کے کاپنے لگا تھا تو اُسوقت میرے دل مین یہی خیال گذرا تھا کہ وہ کوئی اختیار پانیکی حالت مین کیسا مہیب دشمن ہوگا۔ لمسڈن صاحب فتح خان کے بڑے دوست اور معین و مددگار تھے لیکن اُنکو بھی اُسکے ساتھ نباہنے مین دشواری معلوم ہوئی فتح خان نے اپنے افعال سے لمسڈن صاحب کی اس ناموری کو بہت نقصان پہونچایا۔

مین نے خود لمسڈن صاحب کے منھ سے ایک مرتبہ فتح خان کا ایک قصہ سُنا تھا جسکو اس موقع پر بیان کرتا ہون۔ فتح خان اور اُسکے دونون ص ۴۲۶
بھائیون کے درمیان اکثر جھگڑا رہتا تھا اگرچہ اغیار کے مقابلہ مین وہ سب ایک ہو جاتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ اسیطرح کا جھگڑا ہوا تھا اُسکی وجہ سے تینون بھائی بغیر تلوار لیے ہوئے آپسمین ملاقات نہین کرتے تھے حتی کہ ایک جگہ کھانا کھانے کی وقت بھی اپنے ہتیارون کو برہنہ کر کے رکھ لیتے تھے کہ بروقت ضرورت فوراً استعمال کر سکین۔ چھوٹے بھائی دونون ایک طرف تھے اور فتح خان دوسری طرف تین مہینے تک یہی کیفیت رہی تاآنکہ ایک روز سب سے چھوٹا بھائی دفعتاً کسی ضرورت کے لیے باہر گیا فتح خان نے موقع پاکر دوسرے بھائی پر حملہ کیا اور اُسکے سپٹے پکڑ کر اُسکا مُنھ جلتی ہوئی راکھ مین کھونس دیا اور جب تک اُسنے توبہ نہ کر لی اُسوقت تک اُسکا سر راکھ مین کھونسے رہا ..... فتح خان سالہاسال تک ایک مطلق العنان لوٹیرا رہا تھا اور اب اُسکو پھر اُس پیشہ کے اختیار کر لینے مین کوئی تامل نہین ہو سکتا تھا۔

کسی دیسی سردار کے ذریعہ سے کسی علاقہ کا انتظام کرنا نہایت اہم اور دشوار ہے اگر کوئی شخص یہ سمجھکر کہ وہ رحمدلی سے انتظام کریگا کسی علاقہ کو اُسپر چھوڑ دے تو اُس طریقہ سے ہرگز انتظام نہین ہو سکتا ہے۔ ہماری ماتحتی مین ایک سردار بہ نسبت اُسکے زیادہ نقصان کر سکتا ہے کہ اگر وہ خودسر یا کسی دیسی فرمانروا کے ماتحت ہو کیونکہ اُس صورت مین ایک بڑے درجہ تک اُسکو عوام الناس کے راضی رکھنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہماری ماتحتی مین اس بات کی ضرورت نہین ہے۔ یہ مشکل سے کہا جا سکتا ہے کہ آیا ایک کمزور دیسی سردار سے زیادہ نقصان پہونچتا ہے یا زبردست سے اگر زبردست ہوا تو وہ خاص اپنے فائدہ کے لیے لوٹ مار کریگا تمام لوگ اُس سے نفرت کرنے لگینگے اور اُسکی بدنامی ہمارے ذمہ عائد ہوگی اگر کمزور ہوا تو اُسکے ساتھی لوٹ مار کرینگے اور لوگ اُس سے نفرت کرنے لگینگے اور ملک مین بدعملی ہو جائیگی۔ حقیقت حال کا دریافت کرنا بھی نہایت ہی مشکل ہے جو لوگ صاحب اختیار ہین وہ اصل امر کو چھپاتے ہین جن لوگون کے حق مین ظلم ہوتا ہے وہ مبالغہ کے ساتھ اپنی بیداد کو بیان کرتے ہین اور جو لوگ عمدہ اطلاع پہونچا سکتے ہین وہ دوستون اور خطرون سے چشم پوشی کر کے مداخلت کرنے مین سستی کرتے ہین۔

اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ ایسی چٹھی کے لکھے جانے کے بعد پھر فتح خان کی جاگیر کا ذکر سننے مین نہین آیا اُسنے جو خدمتین کی تھین اُنکا اعتراف دوسرے طریقہ سے کیا گیا جسمین عذر کم ہو سکتا تھا۔

اس کل زمانہ مین جان لارنس زیادہ تر ناسعد ہاڈسن صاحب کے متعلق مشکلات مین پھنسے رہے جو رسالہ گائڈس کے

کمانیر تھے اُنھون نے اس بارے مین بیسیون چٹھیان لکھین جنمین سے چند منتخب چٹھیان اس مقام پر درج کیجاتی ہین اور انکو لوگ مذاق سے پڑھینگے۔ اس کل خط کتابت سے بہیئت مجموعی نہایت یقین کے ساتھ ثابت ہوتا ہے کہ جان لارنس نے ہاڈسن صاحب کے معاملہ مین نہایت تامل کیا اُنکے فنون سپہ گری اور مختلف لیاقتون کی بڑی قدر کی اُنکے عیبون سے نہایت چشم پوشی کی اور جہانتک اُنکا بس چل سکا ہاڈسن صاحب کے بارے مین کوئی بُری بات گوارا نہین کی ۔۔ ہاڈسن صاحب کے عیبون سے اُنھون نے بہت دیر کے بعد اور وہ بھی نہایت اکراہ سے یقین کیا مین تو کہتا ہون کہ ایسی باتون کے یقین کرنے مین اُنھون نے نہایت ہی سُستی کی کیونکہ اُنکی بہادرانہ خواہش یہی تھی کہ
ص۲۴۴ جس شخص کو اُنکے بھائی ہنری نے اپنے ابتدائی اور عمدہ ترین ایام مین اپنی سرپرستی مین لیا تھا اُسکے کفیل رہین۔ اس بات کو جو جان لارنس کے بہتیرے دوستون کو بہت اچھی طرح سے معلوم تھی جان لارنس نہین جانتے تھے کیونکہ سر ہنری نے خود مجھسے بیان کیا تھا کہ جب ہاڈسن صاحب اُنکے بھائی کے ساتھ کشمیر کے دورہ مین گئے تھے اور وہان کی تحویل اُنکے اختیار مین آئی تھی تو اُسوقت سے ہنری لارنس نے ہاڈسن صاحب کی وفاداری کا یقین کرنا چھوڑ دیا تھا یہ امر یقینی ہے کہ ہاڈسن صاحب مین بہت سی عمدہ اور دلفریب صفتین تھین اور یہ بھی سچ ہے کہ اُنکے اخلاقی اوصاف مین یکبارگی نہین بلکہ رفتہ رفتہ فرق آیا سچ ہے زوال آتے آتے بھی ایک زمانہ چاہیے۔

یہ امر بھی بہت صحیح ہے کہ جب وہ پہلے پہل پنجاب مین ہنری لارنس کے دوست کے طور پر آئے تو ہنری لارنس کا ہر ایک دوست (اور پنجاب مین کوئی شخص ایسا نہین تھا جو انکا دوست نہو) اس بات کے لیے تیار تھا کہ اُنکا استقبال کرے اُنکو مدد دے اور اُنکو پسند کرلے۔ پس ہاڈسن صاحب کے مصنف سوانح عمری نے برادرانہ شفقت کے ساتھ جیسا خیال کیا ہے کہ اُنکے خلاف ہندوستان بھر مین عام سازش تھی ویسا تصور کرنا بالکل لغو ہے۔ اس سازش کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ اُسمین ہندوستان کے بعض بہترین اور لائق ترین افسر شامل تھے یہ وہ لوگ ہین جو ہنری لارنس کے نہایت عزیز ترین دوست تھے اور حقیقت حال سے ذرہ ذرہ واقف تھے یعنی خود ہاڈسن صاحب کی رجمنٹ کے افسر اور خود اُنکے اور دوسرے متصلہ اضلاع کے کمشنر اور ڈپٹی کمشنر۔ اس خیال پر سخت تعجب معلوم ہوتا ہے ۔

ہاڈسن صاحب کو رسالہ گائڈس کی کمان پر لارڈ ڈلہوسی نے مقرر کیا تھا اور جان لارنس کی منظوری سے یوسفزئی کا ضلع کا سول انتظام بھی اُنکے سپرد کیا گیا تھا۔ یہ وہ عہدہ تھا جسپر سب سے زیادہ اُنکا دانت لگا تھا اور فن سپہ گری کے متعلق اُنمین جو نمایان اوصاف تھے اُنکے دکھلانے کا بہترین موقع اسی عہدہ مین حاصل تھا پس اسمین کوئی شک نہین کہ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۵۲ع مین جب اُنکو یہ کمان ملی تو نہ لارڈ ڈلہوسی اور نہ جان لارنس کو اُنکی طرف سے کوئی شک تھا۔ وہ اپنی خدمتون مین اچھی طرح مصروف بھی نہونے پائے تھے کہ ارباب فوج اور عمال ملک کیطرف سے اُنکے بیقاعدہ اور جابرانہ برتاؤ کی شکایتین آنے لگین اور مین دیکھتا ہون کہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۵۳ع کو جان لارنس نے کورٹنی صاحب کے نام یہ چٹھی لکھی تھی ۔

میں یقین کرتا ہون کہ ہاڈسن صاحب کو رسالہ گائیڈس اور عام فوج کے لوگ بھی پسند نہین کرتے مین نہین جانتا کہ اسکا سبب کیا ہے یہ بات بھی نہین ہے کہ انکو قبل از وقت ترقی دی گئی ہو کیونکہ اگرچہ وہ ایک نوجوان سپاہی ہین مگر قریب متوسط عمر کے ہین سو وہ اول درجہ کی لیاقت کے آدمی ہین اور انکی تعلیم بھی بہت اچھی ہوئی ہے۔ وہ ایک بہادر مستعد اور ہوشیار افسر ہین مگر اسپر بھی بہت کم لوگ انکو پسند کرتے ہین۔ یہ تو وہی معاملہ ہوا جو نامور ڈاکٹر فل کا ہوا تھا کہ نوجوان لیڈی انکو پسند نہین کرتی تھی مگر اسکا کچھ سبب نہین بتاتی تھی۔

اگر جان لارنس ان شکایتون کو سنتے تو بغیر انکا سبب رفع کیے ہوئے وہ کارروائی نکرتے جو انھون نے کی تھی۔ اور اب جس چٹھی کے چند جملے مین ذیل مین درج کرتا ہون وہ دوستانہ طرز تحریر کے خلاف معلوم ہوتے ہین۔

۷۔ اگست ۱۸۵۳ء

رجمنٹ کے لوگون کا جو خیال علی العموم آپ کے بارے مین ہے اسکے متعلق مین جو کچھ بیان کرون تو امید ہے کہ آپ ناراض نہون گے کیونکہ مین صرف آپکی بہبودی کے لیے یہ بیان کر رہا ہون۔ آپ یقین مانیے کہ نہ انگریزی نہ دیسی افسر آپ سے اسقدر راضی ہین جیسا کہ انکو ہونا چاہیے یہ بات پانچ چھ مختلف مقام سے میرے سننے مین آئی ہے۔ لاہور مین مین نے بہت سے گروہون کو یہ ذکر کرتے سنا۔ مین نے براہ راست پشاور اور کلکتہ سے بھی یہ کیفیت سنی ہے ممکن ہے کہ ان لوگون کے بھی قصور ہون اور قواعد کی پابندی جیسی انکو چاہیے ویسی نہوتی ہو لیکن ناگہانی تبادلون سے پرہیز کرنا لازم ہے لمسڈن صاحب کی ماتحتی مین اس سپاہ نے بڑا نام حاصل کیا تھا۔ اور مین کہہ سکتا ہون کہ قطع نظر اپنے اوصاف کے وہ اپنے عیوب کے لیے بھی ہر دل عزیز ہے اگر اچھے آدمی بُری راہ چلینگے تو لوگ آپکو الزام دینگے۔ مین نہین خیال کرسکتا کہ یہان لوگ نہایت ہی سخت قواعد کے متحمل ہوسکین گے اور جتنے عرصہ مین آپ چاہینگے اُتنے عرصہ مین قواعد کرنے لگین گے پس ان سب وجہون سے میری رائے ہے کہ مین اپنی اصلاحین رفتہ رفتہ اور ہوشیاری کے ساتھ عمل مین لاؤن اور اس طریقہ سے انکی عملدرآمد کرون کہ جہانتک ممکن ہو لوگون کو اُس سے کم رنج پہونچے۔

جو کچھ مین نے لکھا ہے وہ خانگی طور سے صرف آپ کے سننے کے لیے لکھا ہے۔ مین چاہتا ہون کہ آپ مجھ سے صلاح لیتے رہین جو کچھ مین لکھون اُسکو دوہرا دوہرا کر نہ لکھیے کیونکہ اس سے اور بھی خرابی پیدا ہوتی ہے مین نے سنا ہے کہ آپ نے فتح خان کا القاب بطور فتح خان معزول کے استعمال کیا یہ بات ایسے شخص کے برہم ہونے کو کافی تھی۔ دوسرے اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کشیدگی اور بڑھتی جاتی تھی۔

کیمپ ملتان ۲۰ فروری ۱۸۵۴ء

میرے پیارے ہاڈسن۔ سرکاری طور پر جسکا آپ سے استفسار کیا جاتا ہے اُسکا آپ جواب کیون نہین دیتے اگر آپ چٹھیون کا جواب نہ دینگے تو اسکا نتیجہ آپ کے حق مین خراب ہوگا اسطرح پر کارروائی چل نہ سکے گی

ص ۲۸۴

مین سنتا ہون آپ کہتے ہین کہ مین دن رات کام کیا کرتا ہون لیکن یہ میرے ذہن مین نہین آتا کہ آخر وہ کون سا کام ہے آپ کے ایسے چالاک شخص کے لیے اس بات مین بہت کم دقت ہونا چاہیے تھی کہ مناسب وقت تک کام کی تکمیل ہوجاتی کمانیر سپاہ گائیڈس کے حکم سے دیسی افسرون کی تقرری اور موقوفی کے بارے مین جو استفسار کیا گیا ہے مین چاہتا ہون کہ اسکا جواب ملے گورنمنٹ کے کسی استفسار کا مین اسوقت تک جواب نہین دیسکتا جب تک آپ اسکے بارے مین نہین لکھتے ہین —

ایک اور امر یہ ہے جسکے بارے مین ہلواں صاحب نے مجھسے استفسار کیا ہے — یہ اشارہ میرے بھائی کے حسابات کشمیر کی طرف ہے — جو بات آپ سے پوچھی گئی ہے اگر آپ وہ بتا نہین سکتے تو ویسا کہ کیون نہین دیتے — اور اگر بتا سکتے ہین تو لکھ بھیجیے — ہر ہر مہینہ کی تاخیر سے اُنکا فیصلہ اور بھی دشوار ہوتا جاتا ہے .... — آپ قادر خان کو حوالات مین کسلیے رکھے ہوئے ہین باپ کے افعال سے اسکو کیا واسطہ — کیا وجہ ہے کہ قادر خان کے مقدمہ کی کمشنر کے اجلاس مین تحقیقات نہین ہوتی — ص ۴۴۹

اسکے بعد کی چٹھی کشش کو اور بھی زیادہ ثابت کرتی ہے —

ڈیرہ اسمعیل خان ۹ رمارچ ۱۸۵۴ء

میرے پیارے ہاڈسن — منسلکہ یادداشت کو پڑھیے اور لکھیے کہ اسکے متعلق اطلاع دینے کا آپ کب تک ارادہ کرتے ہین — آپ کی سپاہ کے افسرون کی تقرری اور موقوفی کے بارے مین چھ مہینے ہوئے جب آپ سے استفسار کیا گیا تھا مطلوبہ یادداشت کے بھیجنے مین اگر آپ نے اور تساہل کی تو مین کسیوجہ سے یہ خیال نہین کرسکتا کہ کام چل سکیگا — سرکاری طور پر یاد دلانے کے سوا مین نے ایک مرتبہ نج کی چٹھی بھی لکھی مگر اُسکا کچھ جواب نہ ملا مین چاہتا ہون آپ اس امر کو بخوبی سمجھ جائین کہ اگر ہمکو ایک جگہ کام کرنا ہے (جسکی مین دل سے امید کرتا ہون کہ ایسا ہی ہوگا) تو آپ کو آمادہ رہنا چاہیے کہ جو بات پوچھی جاے اسکا آپ بروقت جواب دیجیے آپ کا یہ لکھنا کارگر نہین ہوسکتا کہ پس ماندہ کام سے فرصت نہین ملتی وقس علی ہذا — مین کہتا ہون کہ اگر آپ چاہین تو چٹھیون کے لکھنے کا آپ کو وقت مل سکتا ہے — پس مہربانی کرکے ہر امر کے وقت پر جواب دینے کو تیار رہیے — اس امر کے متعلق مین آپ کو یہ آخری مرتبہ لکھتا ہون —

مندرجہ ذیل اقتباس ایک لطف خاص رکھتا ہے کیونکہ اس زمانہ مین برادران لارنس کے درمیان جو چند چٹھیان آئین گئین اُنمین سے ایک چٹھی کا خلاصہ درج کرتا ہون —

مری ۶ رمئی ۱۸۵۴ء

میرے پیارے ہنری — آپ کی چٹھی مورخہ ۲۴ اپریل ابھی میرے پاس پہونچی . . — مین رسالہ گائیڈس کے کمانیرہ ہاڈسن صاحب سے بہت تنگ آگیا ہون میری سمجھ مین نہین آتا کہ اُنکے ساتھ کیا برتاؤ کرون اُنکی بہادری اور قابلیت مین کوئی شبہ

شبہ

نہین ہے۔ اُنکے ماتحتون سے جو اُنسے نہین بنتی ہے تو بہرحال اسکا ایک بہانہ مین بیان کرسکتا ہون کہ لمسڈن ایسے آدمی نے بھی اپنے اکثر ماتحتون کو برباد کیا یا یہ کہ وہ بہرحال کسی اور گما ئیڈ سے اچھے ہین ظاہر المسڈن نے بھی حسابات مین بہت ابتری ڈالدی اور ہاڈسن نے اُنکی درستی کی فکر نہ کی۔ وہ اپنے پٹھانون اور آفریدیون کے ایک بڑے حصّہ کو نکالتے جاتے ہین یا انکو نکال دیا ہے شاید یہ بات اُن لوگون کے رکھنے سے بہتر ہے جو انکو ناپسند کرسکتے ہین۔ لیکن اب مین سنتا ہون کہ تمام گورے انکو ناپسند کرتے ہین اور ممکن ہے کہ وہان دنگہ ہوجائے۔ کل گائیڈس کے ایک منشی سے اُنسے تکرار ہوگئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس شخص نے اُنکے منھ پر ایک تھپڑ مارا۔ مین اُن سب باتون کو اس وجہ سے نہین بیان کرتا ہون کہ اُس سے کوئی فائدہ ہے بلکہ اسلیے بیان کرتا ہون تاکہ آپ یہ نہ خیال کرین کہ مین نے اُنسے نفرت کی ہے۔ مین ایک قسم کے ناقابل بیان خیال سے کہ وہ اس سپاہ کے لیے موزون نہین تھے اس امر کے خلاف تھا کہ انکو یہ کمان ملتی لیکن جب سے انکو کمان ملگئی جہانتک ممکن ہوسکا مین نے اُنکے ساتھ نباہنے کی کوشش کی میرے نزدیک بذات خاص تو وہ ہمیشہ پسندیدہ اور نہایت خلیق معلوم ہوئے لیکن اورون کے نزدیک مجھکو انکا حال کچھ اور پایا گیا کیونکہ مین ہنگامہ کا اندیشہ کرتا ہون — ص ۴۳

لیکن اسکے تھوڑے ہی دنون کے بعد اُنکی رجمنٹ کتابات حساب کے متعلق اور بھی تکلیف دہ مسائل پیش ہوئے۔ اس موقع پر اُنکی تفصیل لکھنا ناممکن ہے لیکن جان لارنس کی طول طویل چٹھیون کے ایک طومار سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر بعض اوقات انکو کتب مذکور کے بدترین نتایج کی راہ دیکھنے مین چارہ نہین ملا تو اس بات کی اُمید وہ ہمیشہ بآرزو کرتے رہے ہے کہ اُنکا نتیجہ عمدہ ثابت ہو۔ مین اس موقع پر ایک چٹھی کا خلاصہ نقل کرتا ہون "ایک سپاہی کی بارہ برس کی سوانح عمری" اس نام کی کتاب مین جان لارنس پر جو تہمتین رکھی گئی تھین اُنکا کافی جواب اس چٹھی سے بہم پہونچ سکتا ہے۔

۲۷ جون ۱۸۵۵ء

آپ کے معاملہ کی تجویز مین میرے سبب سے تاخیر نہین ہوئی اور نہ مین نے آپ کے چال وچلن کی نقصان رسانی مین ذرا بھی کچھ کہا یا کیا۔ مین نے یہ چاہا ہے کہ آپ کا مقدمہ ایک ایسی عدالت کے ذریعہ سے تجویز کیا جاے جسکے حاکم آپ ہی کے ہمجنس افسر ہون لیکن یہ مین صحیح صحیح کہسکتا ہون کہ بحیثیت جنٹلمین آپ کے چال وچلن کے خلاف کوئی امر ثابت نہوگا جسکو مین بارہا بیان کرچکا ہون۔ مین یقین کرتا رہا اور ابتک یقین کرتا ہون کہ در اصل آپ سے یہ قصور ہوے ہین کہ بے ضابطگی تساہلی اور عام بدانتظامی کے آپ مرتکب ہوے۔ ممکن ہے کہ ایک افسر مجرم نہو مگر قابل سزا ہو۔ یہ ہوسکتا ہے کہ اُسنے کوئی بات بددیانتی کی نہ کی ہو اور اسپر بھی گائیڈس ایسی سپاہ کی کمانیڈری کے قابل نہ سمجھا جائے . . . . مین نے یہ چٹھی آپ کے رقعہ کے جواب مین لکھی ہے تاکہ میری خاموشی سے آپ اور کچھ نہ سمجھین۔ اگر مین نے کوئی ایسی بات اس چٹھی مین لکھی ہے جس سے آپ کو

رنج ہو تو اسکا مجھکو بہت افسوس ہے اور آیندہ مین آپ کے حالات مقدمہ کے متعلق کچھ نہ لکھون گا۔ اگر آپ سمجھتے ہون کہ مزید تحقیقات سے آپ کے حق مین فائدہ متصور ہے تو میری راے ہے کہ آپ اس بارے مین کمانڈر انچیف سے استصواب کرین ــــ

تحقیقات کے لیے جو عدالت مقرر ہوئی تھی اُس نے شہادت پر بخوبی تمام غور کرنے کے بعد آخر مین ایسی راے دی جو ہاڈسن کے چال وچلن کے حق مین نامستحسن تھی اور کاغذات متعلقہ حسب ضابطہ فیصلہ کے لیے لارڈ ڈلہوسی کی خدمت مین روانہ کیے گئے لیکن قبل اسکے کہ لارڈ موصوف کو ان کاغذات پر غور کرنے کا موقع ملتا ہاڈسن صاحب ایک اور دقت مین مبتلا ہو گئے جس سے صورت معاملات اور بھی نازک ہو گئی۔ لیکن جیسا عوام الناس مین خیال کیا جاتا ہے ہاڈسن صاحب سے رسالہ گائڈس کی کمان انکی بدچلنی کیوجہ سے نہین لے لی گئی اصل وجہ اسکی یہ ہے کہ اُنھون نے ایک دولتمند دیسی سردار مسمی قادر خان کے ساتھ جسکا نام مندرجہ بالا چٹھیون مین آچکا ہے ظالمانہ اور جابرانہ برتاؤ کیا۔ لارڈ ڈلہوسی نے جنکے پاس اس مقدمہ کی رپورٹ بھیجی گئی تھی انکو اُنکی فوجی کمان اور سول اختیار سے بھی محروم کر دیا۔ چنانچہ (۲۶ ستمبر ۱۸۵۵ء کو) وہ لکھتے ہین کہ "لفٹنٹ ہاڈسن کا مقدمہ میرے روبرو حال مین پیش ہوا یہ مقدمہ بدتر از بد ہے۔ اور مین نے نہایت افسوس کے ساتھ بہ مجبوری انکو رجمنٹ سابق کو منتقل کر دیا کیونکہ وہ ایک بہادر سپاہی اور ایک لائق شخص ہین"۔ دربار اراکین ایسٹ انڈیا کمپنی واقع انگلستان نے اُنکے چال چلن پر اور بھی سخت نگاہ کر کے یہ حکم دیا کہ کسی حالت مین انکو کوئی اور کمان نہ ملنے پائے اسطور پر وہ پنجاب سے غائب ہی ہو گئے۔ لیکن غدر کے نازک زمانہ مین وہ پھر میدان مین آ کر کھڑے ہوئے یہ ایسا وقت تھا جسمین انکی بعض بہترین صفات اور بعض بدترین اوصاف کے ظاہر ہونے کا گمان تھا ــ

ڈیرہ غازی خان مین یہ دیکھکر کہ وہان کی مالگزاری اراضی کے متعلق جسکا سرسری بندوبست حال مین ڈانکومزٹ لینڈ صاحب ہردل عزیز ڈپٹی کمشنر مقام مذکور نے کیا تھا بعض باتون کی شکایتین پیدا ہوتی ہین چیف کمشنر نے خود اس معاملہ مین توجہ کی اور موجودہ جمعبندی مین تیرہ ہزار روپیہ اور بھی کم کر دیے اور اسطور پر وہان کے لوگون کو خوش کر گئے۔ وہ لکھتے ہین کہ "فی الجملہ یہان کے لوگ بڑے خیر سگال معلوم ہوتے ہین انمین اور پشاور کے لوگون مین زمین آسمان کا فرق ہے مالیہ نہایت انصافانہ تحقیق ہے اور جیسا کہ بعد کو معلوم ہوگا سندھی اور پنجابی سرحدی فرقون کے جھگڑے کی جڑ یہی ہے۔ کیونکہ جنوبی ڈیرہ جات کے لوگ اور اس سے بھی زیادہ وہ اشخاص جو ریگستان سندھ مین رہتے ہین بلوچی الاصل ہین وہ چال وچلن کے بہت سیدھے ہین اور خاص کر کے

اخلاقی طریقون سے انکا انتظام ہوسکتا ہے - شمالی ڈیرہ جات کے فرقے اپنی اصل کے اعتبار سے پٹھان ہین یہ لوگ بے صبر خوفناک اور ناقابل تربیت ہین اور صرف اُسیکا لوہا مانتے ہین جو بزور تیغ انکو دبائے رہتا ہے چیف کمشنر کی عام رائے ہمارے مقبوضات آنروے سندھ کے متعلق زیادہ وافق نہین تھی - کرنل لمسڈن کو وہ لکھتے ہین کہ -

مین اس سرحد کا دورہ کررہا ہون ملک ویران اور رعایا مفلس اور صحرائی ہے لیکن عموماً لوگ تربیت پذیر اور چال چلن کے اچھے پائے جاتے ہین - صیغۂ خزانہ کے فوائد کے اعتبار سے وہ اراضیات جو دریاے سندھ کی داہنی جانب واقع ہین رکھنے کے قابل نہین ہین لیکن پنجاب مین امن وامان قائم رکھنے کو ضرور ہے کہ دونون جانب ہمارا قبضہ رہے اور بیرونی مداخلت کے لیے ایسا بندوبست ہو کہ مقابلہ مین ہم لوگ ور رہین - کوہاٹ کے اطراف کے لوگ بمقابلہ باشندگان پشاور کمتر متعصب اور مخالف ہین - ڈیرہ جات کا کل ملک بالکل خراب ہے تاآنکہ کوہ پیازو کا سلسلہ نہ آجائے اس خط کے دکن جانب کی زمین سخت چکنی مٹی کی ہے اور وہ ایسی سخت اور مسطح ہے جیسے ساکھو کی لکڑی کا تختہ ہوتا ہے - نباتات کا کہین نام نہین - پانی کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ زمین قابل زراعت نہین - مروت کا ملک بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے - ہمکو بنون نہایت ہی خوش سواد معلوم ہوا قرب وجوار کے جنگلون مین اسکو باغ عدن کہنا چاہیے - اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ اس باغ عدن اور اسکے متصلہ جنگل کا ڈپٹی کمشنر وہ رستم وقت تھا جس سے اُنکے چیف سال سابق مین برابر ایسی تیز خط کتابت کرتے رہے تھے -

صلح اور جنگ کے زمانہ مین جان نکلسن نے یہان جو کارروائیان کی تھین انکی علامتین ہر طرف نمودار تھین اور جو وفادار رفیقہ اس چار مہینے کے طول طویل اور سخت سفر مین جسکا اسوقت خاتمہ ہو رہا تھا اُنکے ساتھ رہی تھی اسکو ابتک یاد ہے کہ اسکو اپنے شوہر اور شوہر کو اسکی صحبت سے کیسی خوشی حاصل ہوئی - اور سفر انگلستان مین اپنی بڑی دو بیٹیون کی جس بہادر محافظ نے انکی خبرگیری کی تھی اب وہ ساری شفقت اُس سب سے چھوٹے بچے پر کرنے لگا جو اُسکے ساتھ تھا - کوہاٹ مین جہان کے شورہ پشت باشندے گذشتہ فصل خزان کی فوجی کارروائیون سے کسیقدر صلح اور آشتی کے ساتھ رہتے آئے تھے جان لارنس کو یہ خبر پہونچی کہ ایڈمنڈسٹون صاحب فنانشل کمشنر جنھون نے بقول جان لارنس اپنے تئین پنجاب مین ایک قلعہ کے برابر قوی ثابت کیا تھا لارڈ ڈلہوزی کے سکرٹری معاملات خارجہ مقرر ہوے - انکی جگہ پر جان لارنس کے پیارے دوست ڈانلڈ میکلیوڈ مقرر ہوئے - غالباً یہ اُنکے بڑے ہی پیارے دوست تھے اُنکی اس ترقی پر جان لارنس نے انکو جو چٹھی لکھی وہ دونون آدمیون کے خصائل اور اُنکے باہمی تعلقات کو بخوبی ظاہر کرتی

ص ۳۲

سلہ پنجاب کی جنوبی حد جو حال کے نقشہ جات مین کوہستان تیغ بوین کے نام سے موسوم کیا گیا ہے -

راولپنڈی ۱۵ اپریل ۱۸۵۸ء

میرے پیارے "ٹیکلیوڈ" مین آپکی چٹھی مورخہ ۱۱ اپریل کے پہونچنے اور اس بات کے دریافت ہونے سے کہ آپ لاہور مین چارج لینے کیواسطے آتے ہین بہت خوش ہوا مجھے یقین ہے کہ آپ ایک مشہور فیننانشل کمشنر ہونگے اگر آپ صرف اس امر کا قصد مصمم کرلینگے کہ جو امر ایک وقت طے ہوسکتا ہو اُسمین تاخیر نہو اور جو کام سامنے آئے وہ روز کا روز ہوتا جائے تو اور کوئی ایسی بات نہین ہے جسکی خواہش کیجائیگی - مین سمجھتا ہون کہ تم دل کھول کر کام نہین کرتے ہو تمثل گھوڑ دوڑ کے اُس سوار کے ہو جو بجائے اُسکے کہ اشارہ کے ساتھ ہی بھاگے اُسوقت تک منتظر رہتا ہے کہ اور لوگ بخوبی اُسکے آگے نکل جائین اور اُسکے بعد وہ اپنا گھوڑا دوڑاے یا شاید اس سے بھی زیادہ اشبہ مثل یہ ہے کہ جب پورے ایک من کا بوجہ آپ کی گردن پر ہوجاتا ہے تو آپ دوڑنے کا قصد کرتے ہین مہربانی کرکے آپ میری ان روکھی باتون کو معاف فرمائینگے - آپ کا لحاظ اور پاس رکھنے والا مجھسے بڑھکر کوئی شخص نہوگا اور نہ آپکو شریک کار کرنے کی مجھ سے زیادہ کسیکو خوشی ہوگی - مین دیکھتا ہون کہ آپ کے سرکاری اعمال نامہ مین صرف ایک دھبہ ہے اور بطور ایک کاروباری دوست کے چاہتا ہون کہ آپ اُسکو شاڈالین -

یہ صاحب جنکو جان لارنس نے "ٹیکلیوڈ" کا بہت ہی موزون خطاب دیا تھا گو کیسی ہی آمادگی ظاہر کیون نہ کرتے مگر اب اس سن مین وہ اپنے اصولون کو کسیطرح بدل نہین سکتے تھے لیکن اپنے رومی گروکی طرح جسکے وہ مقلد تھے اگر اُنھون نے "اپنی تاخیر" سے سلطنت کو بچا لیا تو اس بات مین ضرور اعانت پہونچائی کہ اپنے استقلال دیانت داری اور شادمانی سے جو صرف اُنکی موجودگی (اُنکی موجودگی کو جان لارنس ہمیشہ اعلی درجہ کی انسانی خوشی کا باعث سمجھتے رہے) سے ایک ایسے شخص کو حاصل ہوئی تھی جسنے قریب الوقوع ہنگامہ مین سب سے زیادہ سلطنت کے بچانے مین کوشش کی وہ مطلب بھی حاصل ہوگیا -

راولپنڈی مین اڈورڈ تھارنٹن صاحب کمشنر نے سول اسٹیشن جہلم نے کچہریون اور چھاونیون کو ایک ہی مقام پر نزدیک نزدیک بنانے کی جو تجویز کی تھی اُسکو جان لارنس نے نہایت دلسوزی سے قبول کیا بعد اُسکے اپنی زوجہ اور بیٹی کو جو دونون کی دونون دیرہ جات کے اس کوچ مین خستگی اور صعوبت آب و ہوا سے علیل ہوگئی تھین ساتھ لیے ہوئے مری کی نئی پہاڑی چھاونی کو روانہ ہوئے اس مقام پر وہ پہلے بہل گئے تھے لیکن وہان کا آخری مرتبہ کا سفر یہ البتہ نہین تھا کیونکہ اُن کے ڈاکٹرون کے حکم اور لارڈ ڈلہوزی کی تاکیدی تحریرون سے اگر اپنے نفع کے لیے تھین تو بہرحال بنظر فائدہ سرکار وہ مجبور ہوئے کہ فصل گرما کے زیادہ تر ایام اُسی مقام پر بسر کرین - اُنھون نے اپنے دوستون ڈاکٹرون اور گورنر جنرل کسیکی درخواست کو قبول نہین کیا اور یہ لازمی امر تھا کیونکہ ابتک وہ ہمیشہ اپنی اور

ص ۳۴

اپنے ماتحتون کی اس خواہش کو ہمیشہ روکتے آئے تھے کہ گرمی کے ایام مین اُن دلفریب پہاڑون پر جو آنطرف سے لوگون کو فریفتہ کرکے اپنی طرف پکار رہے تھے چلے جائین۔ یہ ایک بڑی مشکل اور بے لطف تکرار تھی جسکو وہ اسوقت صرف اسوجہ سے متروک نہ کرسکے کہ اب امتداد ایام سے اُنکی حالت بدل گئی تھی۔ اور ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جس امر کو اُنھون نے اپنے لیے قبول کرلیا تھا اُس سے دوسرون کے لیے انکار کرنا اور بھی نامستحسن ہوتا۔ اُن کے ماتحتون نے اس بارے مین بوجہ اُنکو سخت مزاج تصور کیا لیکن بالعموم یہ لڑائی دونون طرف سے اچھے دلون کے ساتھ لڑی گئی اور کسی شخص نے اُنکے سرکاری جوش یا اُن کے خیالات کی صداقت پر اعتراض نہین کیا فی الواقع اُنکی خواہش ابتک یہ تھی کہ شدت کی گرمی کے زمانہ مین بھی وہ پہاڑون سے میدانون کیطرف چلے جائین حالانکہ اُنھون نے ایسا جسوقت کیا اُنکی تندرستی کو نقصان ہوا اور بعض اوقات جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا اُنکی جان پر بن گئی۔ ذیل مین منٹگمری صاحب کے نام کی ایک چٹھی نقل کی جاتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ اسی امر مین اُنھون نے اپنا فرض سمجھکر اپنے ایک کمشنر سے جو دونون کا دوست تھا انکار کیا تھا۔

مجھکو افسوس ہے ـــــ صاحب میرے انکار سے ناراض ہوگئے۔ مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ میرے انکار ہی سے اصل مین ناراض ہوئے۔ جو کچھ ہو میرا اسمین اختیار نہین تھا مین نے جو کچھ کیا سرکاری فائدہ کے خیال سے کیا ایسے معاملات مین نہ میرا کوئی دوست اور نہ دشمن ہے یا بہرحال مین ہی اس کوشش مین رہتا ہون کہ میرا کوئی دوست دشمن نہو۔ چمبا کے معاملہ مین اگر مین نے اپنے خیالات کے خلاف عمل کیا تو صرف آپ کے لحاظ سے جب آپ کمشنر تھے تو مین نے راے دی تھی کہ علاقہ چمبا لاہور کی سلطنت مین شامل کیا جاے۔ اور مین خیال کرتا ہون کہ میرا وہ خیال صحیح تھا اُس امر کے فائدہ سے تو مین اعتراف کرتا ہون جو اکثرون کو پہاڑ پر جانے سے ملتا ہے لیکن مین اس امر سے چشم پوشی نہین کرسکتا کہ سرکاری کام کے حق مین اُس سے کسقدر نقصان پہونچتا ہے۔ بطور قاعدہ کلیہ کمشنر لوگ جو پہاڑون پر جاتے ہین پوری فصل بھر وہان رہتے ہین وہ انگلی پکڑتے پکڑتے پہونچا پکڑ لیتے ہین اس بارے مین صرف ڈانلڈ صاحب نے راہ راست پر عمل کیا ہے۔

ایک اور چٹھی آخر ترین تاریخ کی ہے جو یہان نقل کی جاتی ہے۔ یہ چٹھی اُنکے ایک ایسے دوست کے نام ہے جس سے وہ بہت الفت کرتے تھے مگر وہ اسی طرح اُنکو رنج پہونچایا کرتا تھا۔

کیمپ گورکھپور ۲۲ نومبر ۱۸۶۵ء

میرے پیارے بارنس۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کے انگلستان جانے کے قبل مین آپ کو دیکھ نہ سکونگا معلوم نہین اب پھر ملاقات ہو یا نہ ہو۔ میرے نزدیک فی الجملہ آپ نے علاقہ این روے ستلج کی اچھی کمشنری کی

مگر اُن مُنڈ شُون کے برابر نہین کی وہ بڑا بھاری کارگزاری آدمی ہے جیسے آپ کبھی نہو سکینگے ـ آپ کا خیال زیادہ تر اس امر پر رہتا ہے کہ کام جلد طے ہو جائے مگر نیک و بد نہین دیکھتے آپ جوڈیشل صیغہ کی نسبت مالی صیغہ کی طرف زیادہ جھکتے ہین ـ جوڈیشل صیغہ کے لیے زیادہ جلدبازی جیسی آپ مین ہے نہین درکار ہے تاہم ممکن تھا کہ کالون صاحب کو اور بھی خراب جج ملتا ـ اگر آپ پھر میرے یہان واپس آئینگے تو مین خوش ہونگا اور اگر آپ کو دوسری جگہ ترقی مل گئی تو مین راضی رہونگا ـــ

لیکن اگر کوہستان پر آپ کے لیے پانچ مہینے کا رہنا کافی نہین ہے تو جسوقت اگرہ مین گیارہ مہینے تک آپکو رہنا پڑیگا اُسوقت کیا کیجیے گا ـ مجھکو یہ دیکھکر افسوس معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ پر جانے کے متعلق مین نے جو کارروائی کی ہے اُس سے آپکو رنج پہونچا ـ لیکن مجھکو امید ہے کہ سرکاری فائدہ کے لحاظ سے مین جو کارروائی کرونگا اُسکو آپ پسند کرینگے ـ مین نہین خیال کرتا کہ آپ پر جو کچھ فرض ہے اُسکو انجام کرکے آپ زیادہ عرصہ تک ٹھہر سکین ـ مین نہین سمجھتا کہ اُس زمانہ سے زیادہ عرصہ تک کسی شخص کو پہاڑ پر رہنا چاہیے ـ مین نہین دیکھ سکتا کہ آپ سات مہینے وہان گزارین اور کمشنران جہلم و علاقۂ این روے ستلج اُسکے کہین پیشتر پہاڑیون سے چلے آئے ہین ـ یکم مئی کے پیشتر مین کبھی پہاڑ پر نہین گیا ہون اور اس سال کے سوا ہمیشہ آغاز اکتوبر مین چلا آیا ہون آپ اور آپ کے سوا دوسرے لوگ بھی خیال کرتے ہین کہ مین بڑا سخت کام کا لینے والا ہون شاید ایسا ہی ہو لیکن میرا منصب بھی اُسیکا مقتضی ہے ـ ہر بات کو آسان سمجھکر چھوڑ دینے سے کچھ شدنی نہین ہے مین خیال کرتا ہون کہ کمشنران علاقۂ این روے ستلج و قسمت لاہور جسقدر کام اچھی طرح سے انجام کر سکتے ہین اُس سے زیادہ اُنکو کام رہتا ہے مین گورنمنٹ سے دومرتبہ اس امر کو بیان کر چکا ہون لیکن گورنمنٹ اُسکو تسلیم نہین کرتی اور اسواسطے مجھکو لازم ہے کہ کوشش کرون اور جسطرح ہوسکے کام کو انجام کراؤن مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ مین فرش مخمل پر نہین سویا کرتا ہون اگر میرا بس چل سکتا تو مین کل ہی انگلستان کو چلا جاتا ـــ

وہ گفتگو مین اس مکتوب الیہ سے ظریفانہ مدح و ذم کے اختلاط سے جو اونکی عادت سے تھا یہ کہا کرتے کہ ووآہا ـ بارنس صاحب تم تو بڑے چالاک شخص تھے ہم لوگ جس کام کو ایک گھنٹہ مین کر سکتے ہین تم اُسکو اسی عمدگی سے آدھ گھنٹہ مین کر لیتے اور اگر تم اس بات کی کد نہ کرتے کہ مین اُسکو پاؤ ہی گھنٹہ مین انجام کرونگا تو تم بہت ہی اچھی طرح اُسکو انجام کرتے ،، اپنے دوست کی قوت اور کمزوری کا اب اس سے زیادہ صفائی کے ساتھ اور کیا کوئی بیان کریگا ـ چیف کمشنر کا اپنا کام اُنکے تین کمرے والے مکان واقع مری مین جو اُنکی اور اُنکی زوجہ کی سادہ حاجتون کے لیے کافی تھے علی الاتصال ہوتا چلا جاتا تھا ـ ۳ جون کو وہ لکھتے ہین کہ ،، مین ہر وقت کام ہی مین مشغول رہتا ہون کسیوقت قلم میرے ہاتھ سے نہین چھوٹتا ـ طول طویل رپورٹون کا لکھنا واقعی تکلیف دہ ہے اور اب میری آنکھین ویسی نہین رہین جیسی پہلے تھین ـ مجھکو اندیشہ ہے کہ اگر پچاس برس تک میری زندگی

ص ۳۵۳

وفا کی تو مین اندھا ہو جاؤن گا۔ اسکے چندروز قبل ۲۷ مئی کو ایک چوتھا بیٹا (چارلس نیپیر) پیدا ہوا اور چندہی روز کے
بعد جب مان اس قابل ہو گئی کہ بچہ کو لیکر بہار ہ سکے وہ لاہور کو روانہ ہو گئے۔ لیکن یہ اسطرح کی آزادی تھی جسکی ص ۲۳۶
بہت جلد اُنکو کچھ مکافات اُٹھانا پڑی کیونکہ وہ بخار مین سخت مبتلا ہو گئے تھے جس سے اُنکی جان کے لالے
پڑ گئے تھے۔ اُنکے طبی مشیر پہلے تو فصد کھولنے کے معمولی علاج سے کسیقدر خائف ہوئے لیکن جب اُنھون نے
بہت اصرار کیا تو آخر کو ڈاکٹرون نے اُنکے بازو مین ایک رگ کھولدی۔ اس سے اُنکا کسیقدر ہلکا
ہو گیا لیکن ڈاکٹرون کے قطعی احکام اور اپنی بیحد کمزوری سے وہ متنبہ کیے گئے کہ جہانتک جلد ممکن ہو مری کو واپس
چلے جائین۔ جب لارڈ ڈلہوزی نے اپنے نائب کے اس افاقہ کا حال سنا تو اُنھون نے بہت توجہ کی
اور اسیطرح بارہا اُنھون نے پہاڑ جانے کے لیے صلاح دی جس سے میری آیندہ تحریرات کی تصدیق ہوگی

ستمبر

مری مین جانے سے مجھکو امید ہے کہ آپ یکبارگی بخوبی تندرست ہو جائین گے۔ ابکے سال موسم گرما کے
شروع ہونے کے بعد آپ ہرگز ہرگز پہاڑ سے نیچے نہ اُتریگا۔ آپ چاہین کچھ کرین یا نکرین مگر اپنی تندرستی کو قائم رکھین۔

اور اسکے دو دن بعد وہ پھر لکھتے ہین کہ۔

مین صدق دل سے افسوس کرتا ہون کہ مین نے زیادہ تاکید کے ساتھ آپ سے اس بارے مین اصرار
نہین کیا کہ گرمی کے موسم مین آپ مری کو چھوڑ کر لاہور چلے جائین۔ لیکن ادھر کچھ دنون سے آپ کی طبیعت ایسی
تندرست رہی کہ اُسوقت میرے ذہن مین یہ نہین آیا کہ کچھ دنون کے لیے میدانی ملک مین جانے سے آپ کو کچھ ضرر ہوگا
اب پھر مین آپ کو اُنھین باتون کی ممانعت کرتا ہون جنکے بارے مین پچھلی چٹھی مین مین نے ممانعت کی تھی یعنی یہ کہ آپ اپنی عملداری
کے ہر ایک پہاڑی مقام پر آیندہ موسم گرما مین چلے جائینگے جو وہان کثرت سے ہین اور پھر اپنی تندرستی کو جسپر سرکار کا
اسقدر فائدہ منحصر ہے خطرہ مین نہ لائینگے۔ اسوقت کے لیے مین اصرار کے ساتھ آپ سے کہتا ہون کہ جب تک اُنکی تندرستی
اور قوت پھر عود نہ کر آئے اُسوقت تک اگر آپ سے ممکن ہو یا اقل درجہ جہانتک ممکن ہو سکے کامل آرام حاصل کیجیے۔
پنجاب رپورٹ یا اور کسی رپورٹ کا آپ کچھ خیال نہ کیجیے بلکہ خوب اپنا دل بہلائیے اور اپنی تئین کاہل بنا ڈالیے اور اس تدبیر سے
پھر اپنی طبیعت درست کر لیجیے۔

اس سیاحت لاہور کے زمانہ مین جان لارنس اس تبادلہ کے عمل مین لانے کے قابل ہو سکے
جسکی عرصہ دراز سے اُنکو خواہش تھی کیونکہ اُس زمانہ مین اُنکو اُس کثرت کار اور پریشانی سے جو انپر جبر کر رہی تھی
نجات رہی اور اُنکو ساتھی بھی ایسا مل گیا جسکا مستعد قلم اب بھی بہت کچھ کام کر چکا تھا اور آیندہ کئی برسون کے بعد
اُنکے سکرٹری کی حیثیت سے اُنکے نہایت ہی مقرب لوگون مین آنے والا تھا جسطرح سے یہ باتین وقوع

مین آئین وہ تشریح طلب ہین جب پہلے پہل بورڈ مقرر ہوا تو لارڈ ڈلہوسی نے ظاہرا ایک طور کی غلط فہمی سے
فلپ ملول کو وہانکا انڈر سکریٹری مقرر کر دیا تھا یہ صاحب ایک ذی لیاقت اور تعلیم یافتہ آدمی تھے اور ہمیشہ ص ۲۴۳
برتاو مین عمدہ پائے گئے لیکن جیسا کہ نتیجہ سے ظاہر ہوا انکی تعلیم اور صلاحیتین اس خاص عہدہ کے لیے
بالکل ناموزون نکلین۔ کرچین صاحب جنکو بورڈ نے سکریٹری مقرر کیا تھا کچھ دنون کی ملازمت کے بعد ممالک
مغربی وشمالی کو چلے گئے۔ اور ایک مرتبہ پھر غلط فہمی کی جہت سے جو اور بھی لائق عفو نہین تھی لارڈ ڈلہوسی
نے ملول صاحب کو اس عہدہ پر مقرر کیا اسطور پر شمل پنجاب کے اور عہدون کے جنکو بالکل بورڈ کے اختیار
پر چھوڑ دینا چاہیے تھا یہ بھی بلکہ شاید یہی ایک عہدہ تھا جسکے بھرنے مین بورڈ کو زبان ہلانے کی اجازت نہین دی گئی
ماہ جون ۱۸۵۱ء مین جیسا کہ مین ابھی بیان کر چکا ہون جان لارنس شملہ مین لارڈ ڈلہوسی کی ملاقات کو
آئے اور وہان رچرڈ ٹمپل سے بھی جو ایک نوجوان سویلین تھے ملے اور پلٹتے وقت جالندھر مین ٹھہر کر اُس
کام کو دیکھا بھالا جو صاحب موصوف نے بہ حیثیت افسر ضلع انجام دیا تھا اپنے دوستون سے بہ سبیل تذکرہ
انھون نے بیان کیا تھا کہ ''بس ایسے ہی شخص کو ہم اپنا سکریٹری مقرر کرنا چاہتے ہین۔ جو کچھ مین کہتا ہون
وہ اسکو سمجھ سکتا ہے اور اُسکو اول درجہ کے طریقہ سے ضبط تحریر مین لا سکتا ہے لیکن ہمارا کیا بس چل سکتا ہے
لارڈ ڈلہوسی نے ملول کو ہمیشہ کے لیے ہمپر متسلط کر دیا ہے'' اور اُسکے تھوڑے ہی دنون کے بعد خود
گورنر جنرل کے نام کے ایک مراسلہ مین اُس کام کی نسبت جسکو اُنھون نے دیکھا بھالا تھا اس طور پر
اپنی رائے ظاہر کرتے ہین ''نوعمر ٹمپل نے بندوبست جالندھر کا کام ابھی حال ہی مین ختم کیا ہے۔ اور اس پندرہ
مہینے کے عرصہ مین جب تک وہان اُسکا قیام رہا اُسنے اول درجہ کی کارگزاری ہی نہین کی بلکہ اسقدر کام انجام دیا ہے
جو ملک کے اور کسی تین آدمیون سے انجام نہو سکتا۔ وہ پنجاب کا ایک نہایت ہی ترقی پذیر افسر ہے''۔
بدقسمتی سے اس ''نہایت ہی ترقی پذیر افسر پنجاب'' کو کچھ دنون کے بعد ٹامسن صاحب نے ممالک
مغربی وشمالی مین بلوا لیا۔ لیکن جان لارنس نے جب نہایت ہی اصرار کے ساتھ لکھا (اور اس امر کو مین اوپر
بیان کر چکا ہون) کہ ایک نئے ملک مین مسن آدمی کی نسبت ٹمپل صاحب کے استعداد والے آدمی کی زیادہ
حاجت ہے تو ٹامسن صاحب انکی درخواست قبول کرنے پر راضی ہوگئے اور اُسکے بعد ہی ٹمپل صاحب دوآبہ رچنا
کے عامل بندوبست مقرر کر دیے گئے۔ اپنے نئے عہدہ پر جاتے ہوئے جنوری ۱۸۵۳ء مین جب وہ
لاہور سے گذرے تو انھون نے پہلے پہل ''جلیل القدر ارباب ثلثہ'' سے ملاقات کی اور اکثر ''ہیراڈ کے
آگے رقص کیا''۔ چنانچہ جو شخص بزمانہ آیندہ اُنکا اعلیٰ افسر ہونے والا تھا اُسنے ٹمپل صاحب کے اپنے

ص ۴۳۸ پاس بار بار آنے کے بیان مین یہی الفاظ استعمال کیے تھے ۔ اُنھون نے دوآبہ پنجاب مین اسیطرح کی محنت شاقہ کی جیسی
جالندھر مین کی تھی اور جب لارڈ ڈلہوزی نے یہ راے دی کہ ایک رپورٹ اس امر کی تیار ہونی چاہیے جس سے ظاہر ہو
کہ الحاق کیوقت سے ابتک پنجاب مین کیا ہوا تو ممبران بورڈ کا خیال خودبخود انکی طرف رجوع ہو گیا ۔ یہ کام اصل مین
ملول صاحب کا تھا جنھون نے اسمین طبع آزمائی کی ۔ لیکن انکی کوششون کے نتیجے ایسے ناکافی پیدا ہوے کہ لارڈ ڈلہوزی
اور ممبران بورڈ کی عام رضامندی سے کام کرنے کا ایک دیوتا یعنی وہی نوعمر افسر بندوبست طلب کیا گیا ۔ ٹمپل صاحب
کو یہ اطلاع شام کو پہونچی اور اسی رات کو وہ گھوڑے پر سوار ہو کر شکار گدھ سے لاہور کو پہونچ گئے یہ شتر یا اسی میل کا فاصلہ
تھا راستہ مین بہت سے چڑھے ہوئے دریاؤن کو عبور کرنا پڑا ۔ اس طی الارض سے یہ معلوم ہو گیا کہ وہ کس خصلت کے
آدمی تھے اور فقط یہی بات انکے آیندہ چیف کی خوشنودی کے لیے بخوبی تمام کافی تھی ۔

ٹمپل صاحب کا یہ کام نہایت ہی نازک اور دشوار تھا رپورٹ کے بعض بعض حصون کو ہنری اور بعض بعض حصون
کو جان پہلے ہی لکھ چکے تھے اور لارڈ ڈلہوزی اور ہر سہ ممبران بورڈ کی مشورت لینا تھی اور سب کے سب یہی بات انکے
ذہن نشین کرنا چاہتے تھے کہ یہ مشورت اسطرح سے لی جائے جسمین ذرا بھی صحت مین فرق نہ آنے پائے ۔ بہرحال
یہ کام اتمام کو پہونچایا گیا اور ایک ایسے طریقے سے اسکی تکمیل ہوئی کہ اسکی اشاعت نے ہندوستان کی تاریخ مین ایک نیا زمانہ کھولدیا
یا بہرحال جو خیال غیر لوگون کو اس تواریخ سے پیدا ہوگا اسکے اعتبار سے ایک نیا زمانہ کھلا ۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اسکی
اشاعت کے قبل ہندوستان یا انگلستان مین اور کبھی ایسی تحریر شائع نہین ہوتی تھی تو اس سے کچھ مضائقہ نہین ہے
جو رپورٹین شائع ہوتی تھین وہ ایسی تھین کہ انکو کوئی پڑھ سکتا یا سمجھ سکتا ۔ انمین بیشمار ہندوستانی اور فارسی لفظین
ملی ہوتی تھین اور بحیثیت مجموعی انکی ایک مکروہ صورت معلوم ہوتی تھی ۔ اسطور پر ٹمپل صاحب کی انشاپردازی
نے انمین ایک جان ڈالدی اور اگر وہ اس کام مین ہاتھ نہ لگاتے تو بہت سی باتین جنکو لارنسون نے انجام
کیا تھا ضبط تحریر مین نہ آتین یا بہرحال محکمہ گورنمنٹ کی الماریون کے خانے یا حدود پنجاب کے باہر ان کا حال
کسیکو نہ معلوم ہونے پاتا اور نہ انکا بلافصل اثر اور مقامات پر پڑنے پاتا ۔

ٹمپل صاحب نے سکرٹری کا کام تو انجام کیا مگر سکرٹری کے عہدہ پر ابتک مقرر نہین کیے گئے
اور جب بورڈ موقوف ہو گیا اور اسکے بدلے چیف کمشنری مقرر ہوئی تو بھی گورنر جنرل سکرٹری کے بدلنے
سے انکار ہی کرتے گئے ۔ جان لارنس نے کورٹنی صاحب اور لارڈ ڈلہوزی کو بہت کچھ لکھا کہ
ص ۴۳۹ مجھپر بہت سا غیر ضروری کام پڑا ہے اور ملول صاحب کو اس مقام کی رزیڈنسی یا اور کوئی دوسرا عہدہ جو انکی لیاقت
کے قابل ہو دیا جائے مگر کچھ اسکا فائدہ نہین ہوا ۔ بورڈ کے زمانہ مین انھون نے سکرٹری کے عہدہ سے
متعلق اور خاص اپنے عہدہ کا کام بھی بہت سا انجام کیا تھا اور اب طرہ یہ ہوا کہ کارون صاحب نے ٹمپل صاحب

اگرہ مین ایک اعلیٰ عہدہ دیدینے کو کہا تو اُس سے بھی احتمال پیدا ہوا کہ جان لارنس جس شخص کو اپنا سکریٹری مقرر کرنا چاہتے تھے وہ آخر کو ہمیشہ کے لیے پنجاب سے چلا جائے گا اُنھون نے اس بارے مین اپنی پہلی حکمت عملی تمام کردی۔ گورنمنٹ صاحب کو اُنھون نے لکھا کہ ٹمپل کو مین عرصہ سے چاہتا ہون کہ ملول کی جگہ پر سکریٹری مقرر کرون بشرطیکہ ملول صاحب کو کوئی اچھی جگہ مل جائے۔ چونکہ مین یہ نہین کرسکتا اسواسطے مجھکو امید ہے کہ گورنر جنرل ٹمپل صاحب کو جانے دینگے کیونکہ کسی لائق شخص کی ترقی مین صرف اسوجہ سے کہ وہ کبھی شخص کا مدنظر ہے مانع ہونا قیامت ہے ؎؎ لیکن گورنر جنرل نے اجازت دینے سے انکار کیا۔ مگر جب اُسکے بعد ہی ملول صاحب قضا کرگئے (یہ ایسے شخص تھے جنکا جان لارنس کو ہمیشہ خیال رہا اور ہمیشہ نہایت تحمل اور شفقت سے اُنکے ساتھ پیش آئے) تو آخر کو ٹمپل صاحب کے لیے وہ عہدہ خالی ہوا جسکی وہ اسقدر لیاقت رکھتے تھے۔

ٹمپل صاحب اپنے اس کام پر ماہ جولائی ۱۸۵۴ء مین یعنی اُس سخت بخار کے تھوڑے ہی دنون بعد جسکو مین اوپر بیان کرآیا ہون پہونچے۔ پہلی ملاقات مین دونون کے درمیان جو باتین ہوئین اُنکو مین ایک بڑے مستند ذریعہ سے بیان کرسکتا ہون اور اُنسے دونون آدمیون کی خصلتین خوب ہی ظاہر ہوتی ہین ٹمپل صاحب نے یہ تفصیل ذکر مجھسے بیان کیا ہے کہ جان لارنس نہایت ہی علیل تھے اُنکے سر مین نہایت شدت کا درد تھا اور ایک تاریک کوٹھری مین لیٹے ہوئے تھے اور بہت ہی بیچین تھے۔ جب اُنھون نے سُنا کہ مین باہر والے کمرہ مین اگر بیٹھا ہوا ہون تو بے محابا یہ کہنے لگے کہ مین بہت ہی خوش ہوا کہ آپ آگئے اسوقت اُن چٹھیون کو دیکھ ڈالیے اسکے بعد کچھ نہین کہا۔ سہ پہر کو وہ اور بھی اچھے ہوگئے اور اپنے کمرہ سے باہر نکلنے کے قابل ہوسکے مجھکو دیکھکر کہنے لگے کہ آپ آخر کو اپنے مناسب عہدہ پر جو آئے تو اُس سے مجھکو بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ مین آپ کی راے سے بہت خوش ہون اور آپکی تحریر سے اور بھی زیادہ خوش ہون لیکن یاد رکھیے کہ حکمت عملی اور خیالات میرے ہی رہینگے آپ کے نہ رہینگے۔ آپ کا دن بھی آئیگا لیکن فی الحال میرے دن ہین ہرگاہ کہ اُنکا دن ضرور ملیگا۔ ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ میری آیندہ ترقیون کے متعلق بڑی دور تک اُنکے خیال کی اُس وقت رسائی ہوگئی تھی اور اب بھی ہے لیکن ایک امر کے اعتبار سے اُنکی باتین صادق آئین کیونکہ بعد کو مین اُنھین کے سے عہدون پر مامور رہتا آیا ؎؎۔

اور اس مقام پر شاید مین ایک چٹھی کو جو سر رچرڈ ٹمپل کی طرف سے مجھکو ملی ہے اور جسمین اُنکے نئے چیف کے بارے مین بعض بعض ابتدائی خیالات ظاہر کیے گئے ہین نہایت موزونیت کے ساتھ درج کرسکتا ہون۔ سر رچرڈ ٹمپل لکھتے ہین کہ۔ ضمیمہ

آپکی درخواست کے مطابق مین اپنی یادداشت سے بعض باتین اس بارے مین بیان کرتا ہون کہ جان لارنس اپنے ہمنشینون کے ساتھ کسی طرح پیش

باتین کیا کرتے تھے حالانکہ مجکو اپنے مغزز مالک کی جو باتین یاد ہین اُنکے قرار واقعی بیان کرنے کی اِس مختصر چٹھی مین گنجایش نہین ہے

وسط جون ۱۸۵۱ء مین جارج بارنس نے مجکو جان لارنس کے روبرو جو اُسوقت مُوشُنٹ جنکلو واقع وسط شملہ کے ایک خوبصورت مکان مین رہتے تھے ایک دن پیش کرایا آپ خیال کر سکتے ہین کہ جس شخص کی شہرت کا ایسا گہرا اثر سرکاری ملازمون کے دل پر پڑا تھا اور جسکی تحریک سے مین نے ہندوستان کے ایک نہایت آرام وہ مقام کی ملازمت چھوڑ کر ملک پنجاب مین جہان اُسوقت تک پختہ انتظام نہین ہوا تھا ایک نئے عہدہ کے کام پر روانہ ہوا تھا اُس سے پہلے پہل ملاقات کرنے مین مجھکو کس قدر ذوق اور اشتیاق ہوگا - میرے دماغ مین اُسوقت جان لارنس کی یہ صورت گھُپی تھی کہ وہ ایک سخت مزاج آدمی ہین گفتگو اور صورت مین کسی قدر روکھے بھوین بھاری مُنھ لمبا اور لب ایک دوسرے سے پیوند - باتین بہت کم کرتے ہین اور جو دو ایک باتین کرتے ہین وہ بالکل خشک اور کاروبار کی - مجھکو خیال ہے اکہ اُنکی باتین صرف سرکاری منصوبہ بندی یا ملکی دور اندیشی کی طرف راجع ہونگی اور بجز نفس مطلب کے اور کسی جانب روے سخن نہوگا لیکن جسوقت مجھکو یہ معلوم ہوا کہ وہ شگفتہ رو ہین اور پیشانی چوڑی صورت بشاش اور محبتی اور گفتگو مین زندہ دلی پائی جاتی ہے تو مجھکو بڑا تعجب گذرا - کہان تو لب بند رہتے تھے اور کہان اب مین نے دیکھا کہ ہمیشہ مسکرانے اور ہنسنے مین کھلے رہتے ہین - بات چیت اِس امر کی ہونے لگی کہ شملہ اور پنجاب کے درمیان کا ملک کیسا ہے اور موسم برسات جو اُسوقت شروع ہوا چاہتا تھا زراعت پر اُسکا کیا اثر پڑیگا اور درہ ستلج سے لیکر کوہ ہمالیہ کی بلندیون تک سفر کرنے مین کیا کیا واقعات پیش آتے ہین جنسے ظاہر ہو کہ ملک کی حالت کیا ہے اور رعایا کے اوضاع و اطوار کیا ہین - اُسوقت وہ زندہ دلی مین سرگرم تھے اور چاہتے تھے کہ مجکو بھی بے تکلف کردین لیکن جسوقت اُنکا قیافہ بدلا اور اثناے گفتگو مین اُنکی صورت متغیر ہوگئی تب البتہ مجکو اُنکے دماغ کی پوری قوت اور استحکام دریافت ہوا اور مین نے معلوم کیا کہ جب اُنکو کوئی تردد یا کسی بات کا مصمم قصد ہوتا ہے تو اُنکی پیشانی پر شکنین آجاتی ہین اُنھون نے میرے بندوبست کے کام کے متعلق دو ایک باتین پوچھکر آخر مین گفتگو کی صورت ہی بدل دی اور ایک تاریخ مقرر کی کہ اُس روز آپ اپنے کاغذات مجکو لاکر دکھلائیگا - اِسکے بعد پھر جب کئی مرتبہ مجھسے اُنسے ملاقات ہوئی اور بندوبست کے کام کا ذکر آیا تو اُنھون نے اس بات کو نہین ظاہر کیا کہ ضروری واقعات کو وہ بہت جلد گرفت کر لیتے تھے اور ملکی تحقیقات کی بڑی بڑی باتون کو دور اندیشی کے ساتھ اپنے تجربون سے ملانے لگتے تھے بلکہ ایک نوجوان افسر کو عموماً اتنے بڑے اعلی افسر سے جسقدر امید ہوسکتی ہے اُس سے کہین زیادہ تحمل اور توجہ ظاہر کی

اِسکے تھوڑے ہی دنون کے بعد اُنھون نے بیان کیا کہ گورنر جنرل (مارکوئس ڈلہوسی) نے مجھسے چاہا ہے کہ مین گورنمنٹ ہوس مین اطمینان کے ساتھ آپ کی دعوت کرون اور چونکہ اور کوئی مہمان اِس موقع پر نہین تھے اسلیے مجکو اس بات کے دیکھنے کا خوب ہی موقع ملا کہ دونون مدبران اعظم علاقہ این روے ستلج کی جاگیرون کی بابت جسکا اُسوقت گورنمنٹ بندوبست کر رہی تھی کیسی بحث کرتے ہین - لارڈ ڈلہوسی مین متانت اور نفاست کا انداز پایا جاتا ہے جو عموماً مدبران ملک مین

ہوا کرتا ہے۔ اور لارڈ لارنس مین بھی حالانکہ خودی تھی مگر وہ نہایت جوش اور زندہ دلی مین تھے اور بڑی سرگرمی سے وہ خیالات ظاہر کرتے تھے جنکو لارڈ ڈلہوسی حرف حرف قبول نہین کرتے۔ کھانا کھانے کے بعد وہ پھر چوکی پر بیٹھکر گفتگو کرنے لگے۔ لارڈ لارنس اپنے تجربون کو بیان کرتے تھے اور لارڈ ڈلہوسی بڑی توجہ سے اُنکو سنتے تھے اُسوقت مین یہ سمجھتا تھا کہ لارڈ ڈلہوسی لارڈ لارنس کی سرسری تحریرات کو نہایت دلچسپ اور سلیس سمجھکر اُنکی تعریف کرتے ہین۔

مین نہین جانتا کہ ایک سوانح نگار کے قبضہ مین جسقدر کاغذات آئے ہین اُنسے کہانتک اُس رسائی ذہن بلند پردازی جدت تشبیہات شیرین بیان اور تازگی مضامین کا اظہار ہوتا ہے جو جان لارنس کی باتون سے اُس وقت مترشح ہوتے تھے جب وہ اپنے ہمیشہ کے کسی مقرب دوست سے گفتگو کیا کرتے تھے یہ صفتین اُس وقت ضرور ظاہر ہوتی تھین جب وہ "کام پر نہین ہوتے تھے" گو درحقیقت کام کرنے کے وقت وہ کیسے ہی سنجیدہ اور متین معلوم ہوتے ہون۔ وہ اکثر تمثیلات کا وہی مشہور طریقہ اختیار کرتے تھے جسمین ملک کی کیفیتین انسان کے تراشے ہوے استعارات سے بیان کیجاتین یا بالعکس اسکے انسان کی طبیعت اور مزاج کا احوال عالم اسباب کی اشیا سے مثال دیکر بیان کیا جاتا ہے۔ گو ملکی کیفیتون کی نازک یا فطرت کی زیادہ تر لطیف خوبیون مین اُنھون نے بہت کم ترقی کی تھی اور شکل سے اُنکے قدردان تھے تاہم اگر وہ کسی صحرا یا جنگل کی نئی کیفیت دیکھتے تھے تو کچھ نہ کچھ مصور کی سی ذکاوت اور شاعر کے سے خیالات ظاہر کر دیتے تھے۔ مین نے دریاے سندھ سے عبور کرنے پشاور گھاٹی باغ درۂ خیبر اور کوہاٹ کے پہاڑی ملک سے گذرنے اور دریاے ستلج کے سیلابون اور کوہ ہمالیہ مین بادل کے گرجنے کی کیفیتین بیان کرتے ہوئے ایسے تاثیر پذیر اور دردناک فقرات سے سُنا ہے جو شاید ناہموار تو تھے مگر بہت کم لوگ اُنسے عمدہ فقرات مین اُن کیفیتون کو بیان کر سکتے ہین۔ وہ مشرق کے مشہور جانورون یعنی ہاتھی شیر ہرن بھینسا عقاب اور باز کا ذکر اشارتاً عجب الفاظ سے کرتے تھے۔ ہندوستان کے کسان جن جانورون کو پالا کرتے ہین اُنسے یعنی گایون بیلون بھیڑون اور بکریون کے بچون سے اُنکو نہایت اُنس تھا۔ ہندوستان مین گھوڑون کی نسل کی ترقی دینے کے فن مین عام اس سے کہ گھوڑون کے کھیتون یا گاؤن مین اُنکی پرورش کرنا ہوتی نہایت محقق واقفیت رکھتے تھے اور جب کوئی شخص بچھڑون اور بچھیڑون کے متعلق ردوبدل اور اُنکی ساخت غذا تعلیم مزاج اور تربیت پذیری کے متعلق بحث کرتا تھا تو وہ بہت شوق سے سنتے تھے۔ اس بات کا بیان کرنا زائد از ضرورت معلوم ہوتا ہے کہ افسر بندوبست کا کام کرنے کے بعد اُنکو کسقدر اقسام زمین فصل پیدا کرنے کی صنعت اور فصلون پر موسم کے اثر اور ہندوستانی کسانون کے عیب وہنر سے بھی آگاہی ہوگئی تھی اور ہندوستان مین آج تک جو انگریز آیا اس بارے مین کسی نے اُنسے بڑھکر واقفیت پیدا نہین کی۔ زراعتی کاروبار کے جاری ہونے کے زمانہ مین جو کوئی شخص اُنکے ساتھ سوار ہو کر کھیتون کی طرف جاتا تھا اُسکو وہ کچھ نہ کچھ تعلیم دیا کرتے تھے کہ اس بات کو دیکھنا چاہیے اور یہ اُنکے پیشہ اعظم کی ایک شاخ تھی کہ ایک ہی نظر مین وہ ہر درجہ اور ہر طبقہ کے ہندوستانیون کی اصلی کیفیت دریافت کر لیتے تھے۔ وہ اپنی کشادہ دلی سے غریب درجہ کے لوگون کی مفلسی اور تباہی کی علامتون کو سمجھ لیتے تھے اور اکثر اوقات

ص ۲۴۴

اُسکی شرح کرتے تھے۔ اُنکے ساتھ بڑے موضعون کے ناہموار رستون اور گلیون مین پھرنے اور وہان کے عیوب وہنر اور صلاحیتون اور آمدنی کے وسیلون کا حال سننے مین بڑی دلبستگی تھی انسانی چال چلن سے آگاہی حاصل کرنا اُنکی دوراندیشی کا خاص حصہ تھا اور یہ اُنکے بہترین فرائض سے تھا کہ وہ دیسیون کے مزاج سے اُسکی عملی صورت مین واقفیت حاصل کرتے رہتے تھے وہ ہندوستانیون کے ایسے خیالات سے جو اُنکے روزمرہ کے کاروبار سے تعلق رکھتے ہین بہت اچھی طرح سے واقف تھے گو جیساکہ عوام کہا کرتے ہین شاید بیحد واقفیت نہ رکھتے ہون ان باتون کے متعلق اُسے گفتگو کرنے مین ایک نئے ہی رنگ کی رائین اور خیالات معلوم ہوتے تھے۔ اسمین شک نہین کہ فلاسفہ نظریات اور علم مابعد الطبیعت کے مطابق ہندوون کا جو کچھ خیال ہے اُسکی طرف اُنھون نے ظاہرا کچھ نہین کیا۔ اور مسلمانون کے علما اور پختہ مذہب لوگون کے حالات سے بہت اچھی طرح سے صحت کے ساتھ واقفیت رکھتے تھے اور اُن سب باتون کو پرزور عبارت مین لکھ سکتے تھے۔

ہرچند کہ وہ ہجوگو یا تارک الدنیا نہ تھے لیکن ہرایک بات کے متعلق اپنی خوش مزاجی سے ظرافت کے پہلو کو ضرور تلاش کر لیتے تھے۔ اُنکے قریب ترین دوست غالبًا یہی سمجھتے تھے کہ ہنسی مذاق کے وہ اسقدر شائق ہین جو شاید غیر لوگون کے خیال مین بھی نہ آسکے۔ لیکن اُنکا عمل بالکل اس مقولہ پر تھا کہ المزاح فی الکلام کالملح فی الطعام۔ جب وہ گھوڑے پر سوار ہوکر باہر نکلتے تھے یا اپنی کرسی پر محکمہ مین بیٹھے ہوتے تھے تو اُسوقت مذاق کو چھوڑ دیتے تھے لیکن کھانا کھاتے وقت یا کھانے کے بعد یا سیر کے وقت یا جب صرف اپنے سکرٹری کے ساتھ ہوا کھانے نکلتے تھے تو اُنکے منہ سے کوئی ایسی بات نہین نکلتی تھی جو ظرافت سے شامل نہو۔ جب مین درمیان کے بہت سے گذشتہ برسون کو چھوڑ کر اُس زمانہ کا خیال کرتا ہون جب ۱۸۵۱ء سے ۱۸۵۹ء تک مین برابر اُنکی صحبت مین رہا تو اُنکی شستہ ورفتہ گفتگو اور خاص طور کی ظرافت مجھکو مثل اُس روے خندان کے معلوم ہوئی جسکو شاعر نے سمندر کی وسعت اور حرکت کے بیان مین استعمال کیا ہے۔

اُنھون نے کالج مین اسقدر تعلیم نہ پائی تھی کہ اپنی تقریرون کو علما کے منتخب کلام سے زینت دیتے اور شیکسپیر کے سوا کسی دوسرے شاعر انگلستان کے کلام سے بھی عمومًا کسی مضمون کا حوالہ نہین دیتے تھے۔ لیکن شیکسپیر کے اقوال وہ اکثر بڑے موقع سے استعمال کرتے تھے اُنکی مجلت بازیان اکثر فارسی زبان کی ہوتی تھین کیونکہ اس زبان مین اُنھون نے واقفیت تامہ حاصل کی تھی اور عدالت اور سرکاری محکمون کی بھی یہی زبان تھی۔ غالبًا اِس رنگین زبان کی عمدہ تشبیہات کے وہ کم قدردان تھے اور مروجہ واقعات اور عام معاملات کے متعلق جب وہ ان تشبیہات کو استعمال کرتے تھے تو اکثر لوگ ہنسنے لگتے تھے۔ اور بعض اوقات جب وہ فارسی سے انگریزی مین لفظی ترجمہ کرتے تھے تو لوگون کو ہنسا دیتے تھے۔ جب دیسیون سے ہندوستانی زبان مین وہ باتین کرتے تھے تو ضلع اور مجلت کو کام مین لاتے تھے جس سے وہ لوگ بے ساختہ ہنس پڑتے تھے حالانکہ اُنکی عادت ہے کہ اپنے اکابر کے روبرو وہ مسکراتے بھی نہین ہین۔ زیادہ سنجیدگی اور متانت کی تقریرون مین وہ متفرق قسم کی باتین اور مختلف مضامین کم استعمال کرتے تھے۔ ایسے موقعون پر جو کچھ وہ پڑھتے تھے وہ عمدہ ترین مضامین سے ہوتا تھا اور بخوبی تمام اُنکے دل مین ذہن نشین رہتا تھا

وہ مکالئے صاحب کی تاریخ ایرلینڈ کے ابواب بڑے شوق سے پڑھا کرتے تھے۔ بہرحال نپولین کے بعض معرکون اور پنینسولا کی لڑائیون سے بہت اچھی طرح واقف تھے۔ ہنیبال کے حملہ اطالیہ اور سکندر کی تاخت ہندوستان پر اُنھون نے خاص توجہ کی تھی۔ اُنکا میلان طبیعت یہ تھا کہ قدیم یا جدید تاریخ سے کسی ملکی یا فوجی معاملہ کو منتخب کرکے اپنے تجربے کے ذریعہ سے اُسکی جانچ کرتے تھے اور اس طور سے عملی طور پر اُسمین جرح وقدح کرتے تھے۔ اگر اسبات کا وقت اور موقع ہوتا تھا (اور یہ بات بہت کم پائی گئی) کہ وہ تاریخی حالات کے ایک طول طویل سلسلہ کو سمجھا اور نقشہ کو سامنے پھیلا کر دکھلا سکین تو حاضرین جلسہ دنگ ہوجاتے تھے کہ کس صفائی کے ساتھ وہ ملکی معاملات کو باہم مقابلہ کرتے ہین اور آنکھ کے اشارے سے تبلادیتے ہین کہ جغرافیہ اور ملک کے اعتبار سے کن کن باتون کا کہان کہان اثر پڑیگا۔ علم سیاست مُدن مین اگرچہ اُنھون نے علمی یا اصطلاحی شعبون کو بہت کم سیکھا تھا مگر مہاجنی اور سرکاری معاملات خزانہ کے متعلق بڑی قابلیت ظاہر کرتے تھے اور جیسا کہ امید کیجاسکتی ہے اُن تمام باتون کی بھی مہارت ظاہر کرتے تھے جو لگان اور نوعیت اراضی علی الخصوص رعایا کے حق سے متعلق ہین۔ قصے اور کہانی کی کتابین اُنھون نے بہت زیادہ نہین دیکھی تھین۔ اُنھون نے اپنے تئین صرف عمدہ ترین اقسام کے بعض مورخون تک محدود رکھا تھا جنکی شہرت مسلم الثبوت تھی۔ مین نے خود ایک روز شام کو والٹر اسکاٹ کے ناولون سے چند چیدہ مقامات سُنائے تھے۔ جب اُنکی عمر نے اور تجاوز کیا اور انجیل کے مقامات وہ کثرت سے دیکھنے لگے تو اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ضروری امور کے تذکرہ مین شاید بیساختہ انجیل کے فقرات اُنکی زبان سے نکل جاتے تھے۔

بعض لوگون کو تعجب ہوگا کہ جب اُنہین گفتگو کرنے کی ایسی خلقی قوت خود موجود تھی تو تقریرون مین اُنکو زیادہ کامیابی کیون نہین حاصل ہوئی اور دربار عام مین تقریر کرنے سے وہ کیون محترز رہتے تھے۔ اسکا سبب شاید یہ ہے کہ ابتدائے ایام مین جب اُنکے زور آور ہونے کا زمانہ تھا اُنکو کسی جلسہ عام کے سامنے انگریزی زبان مین تقریر کرنے کا موقع نہین پڑا۔ دربارون اور سرکاری محکمون مین دیسیون کے درمیان مشرقی زبانون مین گفتگو کرنے کی اُنکو ضرورت رہتی تھی۔ آخری برسون مین جب اُنکو اپنے ہموطنون سے خطاب کرنے کی زیادہ حاجت اور ضرورت ہوئی تو وہ دماغی بیماریون مین ایسے مبتلا رہے جس سے تقریر کرنے کے قصد مین اُنکو شرم وحجاب معلوم ہوتا تھا۔ ۱۸۵۱ء کے موسم گرما مین اُنکو دوران سر کا عارضہ شدت سے ہوا جسکے دورون کے زمانہ مین وہ مجھسے کہا کرتے تھے کہ "مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی راجپوت میرے دماغ مین سلاخین چبھو رہا ہے" اسکے بعد وہ وقتاً فوقتاً مجھکو یقین دلاتے رہے کہ میرا سر ماؤف ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ "گویا کوئی ہوا کا جھونکا میرے دماغ مین زور کرتا چلا آتا ہے"۔ مگر اُنکی مستقل مزاجی کا ثبوت اس بات سے بخوبی پایا جاتا ہے کہ جس حالت مین اُنکے ملک کی خدمت انتہا مرتبہ کی دماغی مشقت اُنسے لینے کی مقتضی ہوئی تو اُنھین دماغی تکلیفون کی حالت مین وہ عمدہ سے عمدہ دور اندیشی کی باتین سوچ لیتے تھے۔ اس سے اکثر اُنکی طبیعت پژمردہ ہوجاتی تھی لیکن جب افاقہ ہوتا تھا تو گویا پھر بادل کھل جاتا تھا اور وہی لطافت اور عشرت پھر ظہور پذیر ہوجاتی تھی۔

چونکہ ابتدا ہی سے اُنکو عادت پڑی تھی اسوجہ سے نہایت وثوق کے ساتھ وہ عام جلسون کے سامنے دیسی زبان مین تقریر کرتے تھے۔ اور ایسے گورنر جنرل بہت کم گذرے ہین (بلکہ اصل تو یہ ہے کہ سوائے اُنکے کوئی نہین ہوا) جنھون نے دیسی راجاؤن اور سرداروں سے بھرے ہوئے درباروں مین بارہا ہندوستانی زبان مین طول طویل تقریرین کی ہین اُنکی زندگی کے آخری زمانہ مین مجکو اُنکی ملاقات کا شرف نہین حاصل ہوا لیکن میرا خیال یہی ہے کہ انگلستان کے عام جلسون مین اُنھون نے چاہے جو تقریر کی یا نہ کی ہو لیکن جو شخص اُنسے تقرب رکھتا تھا اور اُس سے اُنھون نے کبھی گفتگو کی ہے اُسپر ضرور اُنکی باتون کا پورا اثر پڑا ہوگا۔

کام سے تھکے ہوئے چیف کمشنر کو ٹمپل صاحب کے اُنکے سکرٹری مقرر ہونے سے جو مدد پہونچی اُسکا نتیجہ فوراً ہی یہ ظاہر ہونے لگا وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر یہ میرے سکرٹری نہوتے تو مین بالکل ٹوٹ جاتا۔ جن صورتون مین پیشتر اُنکو ایک طومار کا طومار لکھنا یا پوری چٹھی کا (جب وہ چاہتے تھے کہ جیسا چاہئے ویسا کام ہو) تحریر کرنا پڑتا تھا اب مثل اور مشقتی سرکاری افسرون کے وہ ایک سطرین گھسیٹ دیا کرتے تھے اور اس بات سے مطمئن ہوجاتے تھے کہ میرا سکرٹری میرا مطلب سمجھ جائیگا اور صحیح اور موزون عبارت مین پورا مضمون لکھ دیگا۔ ٹمپل صاحب کو کام کرنے سے جیسا شوق اور جیسی صلاحیت تھی بجنسہ جان لارنس کے مطابق تھی۔ دونون آدمی کامل اتفاق سے کام کرتے تھے اس اتفاق سے بعض اوقات ایسے امیدوار جو اپنے مقصود عہدون کی لیاقت نہین رکھتے تھے یا وہ ماتحت جو کسی نہ کسی وجہ سے اپنے چیف کے مورد عتاب ہوتے اور جنکا بغیر اصالتاً ملاقات کرنے کے اطمینان نہوتا ناراض اور غصہ ہوتے تھے۔ وہ خیال کرتے تھے کہ چیف کمشنر سے تو کام نکالنا آسان تھا کیونکہ بعض اوقات سانڈ بھی اپنے دشمنون کو تتر بتر کرنے یا ایسی ضرب کے لگانے مین جسکا کوئی مقابلہ نہین کرسکتا نہایت ہی کمزور حملہ آورون کے ہاتھ سے جھجک جاتا ہے یا سینگ مارنے سے معذور ہوجاتا ہے لیکن دو آدمیون پر غلبہ حاصل کرنا بڑی مشکل بات ہے یعنی ایک تو وہ قوی دست افسر ہے جو اپنے مزاج کا آدمی ہے اور دوسرے وہ "مکروہ سکرٹری" جو وہان چپکا بیٹھا رہتا ہے مُنھ سے ایک بات بھی نہین کہتا مگر اپنے چیف کی تمام باتون اور خیالون کو سمجھتا اور اُسکو پہلی انگریزی زبان مین لاتا جاتا ہے۔

قریب قریب پہلی خدمت جو بہ حیثیت سکرٹری چیف کمشنر اُنکے سپرد ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ باتباع احکام گورنمنٹ ایک دوسری رپورٹ اس بات کی تیار کرین کہ گذشتہ دو سال کے عرصہ مین پنجاب مین کیا ترقی ہوئی۔ رپورٹ سابق کے مقابلہ مین تو فی الحقیقت یہ رپورٹ کوئی نئی بات بیشک نہین رکھتی تھی لیکن مضامین اور طرز بیان کے اعتبار سے بخوبی تمام اُسکا موزون تتمہ تھی۔ مین سمجھتا ہون کہ اس باب کے خاتمہ پر اُسکا بیان کرنا نہایت موزون ہے اور اسلیے اُسکے چند فقرات ذیل مین درج کرتا ہون تاکہ لوگونکو معلوم

ص ۴۴۵

ہو جائے کہ مصنف کے طرز بیان کا نمونہ یہ ہے اور چیف کمشنر اور اُنکے ماتحتون نے اِس جدید صوبہ مین جو جو ترقیان پیدا کر دی تھین اُنکا صحیح صحیح حال یہ ہے - وہو ہذا

الغرض ایک طرف تو اگلے زمانہ کی حکومت اُمراء دفعتہً نہین بلکہ بتدریج اور ایک مخلوط طور پر معدوم ہوتی جاتی ہے اور دوسری جانب محنتی کسان زبردست رعایا ہوشیار تاجر اولوالعزم مہاجن نہایت ترقی کے ساتھ اقبال مند ہوتے جاتے ہین تاکہ اُس سرکار کے مستقل اور معتبر حامی ہو سکین جو اُنکی حفاظت کرتی ہے اور اُنکو دوست رکھتی ہے - تمام درجہ کے لوگون
ص ۴۴۶ مین اس بات کاخیال زیادہ پایا جاتا ہے کہ اُنکی موروثی جائداد اور اُنکے مقررہ اصولون کا حق اُنکو تفویض کر دیا جاوے - اخلاق و معاشرت کے امور مین بھی اُنکو ترقی ہو بہت سے وحشیانہ دستورات کا استیصال ہوتا جاتا ہے اور اُنکی عورتون کی حالت زیادہ محفوظ اور معزز ہوتی جاتی ہے - تمام درجہ کے لوگون مین علم کی خواہش اور علمیات مین مشاقی حاصل کرنیکا شوق بڑھتا جاتا ہے - قطع نظر ان جماعتون کی ترکیب کے آمد و رفت اور آبپاشی کے متعلق بڑے بڑے سرکاری کامون کے جاری ہونے سے ملک کی ظاہری حالت عروج پذیر ہوتی جاتی ہے اور اگر قدیم زمانہ کی تاریخی عمارتین زوال پذیر ہوتی جاتی ہین تو ہر مقام پر عمدہ عمدہ چھاونیان اور سول اور فوجی صیغہ کے سرکاری مکانات عظمت و ساخت مین ایسے ایسے بنتے جاتے ہین کہ بالائی ہند کے کسی مقام پر اُنسے اچھی عمارتین نہونگی یہ تبدیلیان جسقدر شہرون مین ہو رہی ہین اُسی قدر دیہات مین ہوتی جاتی ہین - سڑکون کی کیفیت سابق کی نسبت تو کم خوشنما اور رونق دار معلوم ہوتی ہے لیکن نالیون کی درستی اور بازارون کی سڑکون پر کھرنجہ کرنے کے متعلق ایسی ایسی ترقیان عمل مین آئی ہین جن سے عام طور کے دیکھنے والے پر بھی ظاہر ہو جائیگا کہ اب مستقل آسایش اور صحت جسمانی اور صفائی کا زمانہ شروع ہوا -

نظم و نسق کے متعلق پنجاب مین جو کارروائیان ہوئین وہ زیادہ تر قدیم تر صوبون کے تجربے کے مطابق تجویز کی گئین سرحد کا استحفاظ شاید سلطنت بھر مین سب سے زیادہ مشکل ہے - مُلک پنجاب اپنے پولیس کی قوت اور زور سِول انصاف کی آسانی اور صحت اور ریونیو سِول انتظامات کی عام پسندی مین ہندوستان کے ہر صوبہ سے مقابلہ کر سکتا ہے - علاوہ برین ڈکیتون سے بہادر کرنا ٹھگی کا معدوم کر دینا - دختر کشی کے خلاف کوشش کرنا مجرمون کی سراغ رسانی جیلخانون مین کفایت شعاری اور صفائی کا انتظام قیدیون کی محنت سے منفعت حاصل کرنا - مالی انتظام کی تکمیل - کھیتون کی ساحت - پٹواریان دیہہ کی تعلیم - اندراج حقوق - ملکی پیشہ ورون کی جانچ - آبادی کی مردم شماری - ملکی نقشہ جات کی خانہ پُری - سڑکون پُلون اور عسیر و دشوار گزار مقامات پر پٹے ہوے راستون کا بنانا - نہر کا کندہ کرانا - عام شاہراہون کا انتظام - کاروان سرایون اور گوداموں کا کام ہونا - شفاخانون کا قائم رکھنا - تعلیم کی اشاعت - مویشیون کی نسل کی ترقی - درختون کا نصب کرانا - علم زراعت کی تحصیل - معدنیات کی تحقیقات - اور بالآخر خزانہ کی نگرانی - یہ سب باتین جو پنجاب مین پائی جاتی تھین ممکن ہے کہ پہلے اُنکی نظیرین باوقات و بہ مقامات مختلف کچھ ممالک مغربی و شمالی کچھ بنگال اور کچھ دوسرے احاطون مین بھی پائی گئی ہین

لیکن صاحب چیف کمشنر خیال کرتے ہین کہ ایسے بہت کم صوبے ہونگے جہان پانچ برس کے اس قلیل زمانہ مین اپنی مختلف باتون پر بمقابلہ پنجاب کے زیادہ خیال کیا گیا ہو - صاحب موصوف یہ امید نہین کرتے کہ جن کامون مین ہاتھ لگایا گیا ہے اُنمین پوری پوری کامیابی حاصل ہوگی لیکن اگر کسی وقت کسی بات مین کچھ ناکامی حاصل ہو تو اُس سے بیدل نہونا چاہیے - جہان کہین ایسی ناکامی واقع ہوئی اُسکے متعلق موجودہ رپورٹ مین قصداً دیانت داری سے مفصل حال لکھدیا گیا ہے - کسی کام کے شروع کرنے سے اسکا منصوبہ باندھنا اور اُسکو درجہ تکمیل پر پہونچانے سے اسکا شروع کرنا زیادہ آسان ہے چیف کمشنر سے بڑھکر اس بات کا معترف کوئی شخص نہین ہوسکتا کہ پنجاب مین جن بہت سی باتون کی تکمیل کا قصد کیا گیا ہے اُنکے لیے نہایت ثابت قدمی اور استقلال کی ضرورت ہے -

پس لارڈ ڈلہوزی نے جو معمولی باضابطہ فقرات مین اس رپورٹ سے اعتراف نہین کیا تو کوئی تعجب کی بات نہین ہے - ۲۱ - نومبر ۱۸۵۴ء کو وہ لکھتے ہین کہ -

(پرایویٹ)

میرے پیارے لارنس - آپ کی دوسری رپورٹ چھپ گئی اور مین نے اُسکو ایک خلاصہ کے ساتھ ابھی شائع کیا ہے اور آپ اور آپ کے ماتحتین پنجاب نے جو جانفشانیان اور کارگزاریان کی ہین اُنکے بارے مین پورا انصاف (یہ کوئی آسان بات نہ تھی) کیا ہے اسمین شک نہین کہ جو معاملات گذرتے جاتے تھے اُنسے مین ناواقف نہین تھا لیکن تمام نتیجون کو بہ ہیئت مجموعی دیکھنے اور یکے بعد دیگرے ہر سال جو ترقی واصلاح ہوئی اُسکی مجموعی حالت پر خیال کرنے سے اور بھی تازگی اور تقویت حاصل ہوتی ہے - آپ سال بسال اپنی خدمتون کی ایک معزز یادگار قایم کرتے جاتے ہین اور مین نہایت ہی دلی گرمجوشی اور سچی طینت سے آپ کو مبارکباد دیتا ہون - مجکو امید ہے کہ دربار ہتمان سرکار کمپنی مثل رپورٹ سابق کے اس رپورٹ کے چھپوانے اور شایع کرانے کی طرف مائل ہوگا اور اُسکا نتیجہ بہت عمدہ ظہور پذیر ہوگا -

اے میرے ہمیشہ کے پیارے لارنس

آپکا نہایت ہی صادق دوست

ڈلہوزی

باب ہذا اور اُسکے دونون مابعد ابواب مین مین نے زیادہ تر ملک پنجاب کی اُس اخلاقی اور ملکی ترقی کی شہادتون پر تکیہ کرنا مناسب سمجھا جس سے سابق کے اقتباسات خاص کر کے متعلق ہین جان لارنس کے انتظام کے متعلق اُنکی ذاتی کیفیت پر زیادہ توجہ نہین کی - میرے نزدیک انھین آخری دو ابواب سے اُنکی اصلی کیفیت زیادہ معلوم ہوتی ہے - دو پنجاب بورڈ کی کارگزاری" والے باب مین طوالت کے ساتھ مین نے اُن اخلاقی اور ملکی تبادلون کا حال بیان کیا ہے جو لارنسون کی وجہ سے اس صوبہ مین ظہور پذیر

ہوے اور ان باتون کے متعلق مین ابھی بیان کر چکا ہون کہ چیف کمشنر کا کام نئی بات پیدا کرنے کی نسبت زیادہ تر وسعت اور ترقی دینے کا تھا۔ لیکن اس مقام پر ناظرین کتاب ہذا کو ایک مرتبہ اس بات کا یاد دلانا اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ (خواہ جان لارنس دیرہ جات کی ترقی مین سرگرم رہے یا لاہور کی رزیڈنسی مین مقیم رہے یا اپنے تین کمرہ والے مکان واقع مری مین ٹھہرے خواہ سرکاری معاملات کے متعلق لارڈ ڈلہوزی سے خط کتابت کرتے رہے یا دیکھنے والونکے نزدیک اپنے ماتحتون کے کسی نہ کسی جھگڑے کی تحقیقات مین مصروف رہے مگر ان تمام حالتون مین) اُنکی اُنگلی ہمیشہ اُنکے صوبہ کی نبض پر رہی۔ اور وہ نبض کی حرکت کو پہچانتے جاتے تھے اور ہاتھ سے دبا دبا کر دیکھتے اور ہر ایک حس و حرکت کو جو اندر ہوتی اپنے اختیار مین رکھتے تھے اور صلح و آشتی کے ساتھ ترقی قائم کرنے کے امر اعظم مین کبھی ایک دن بھی اُنکی طرف سے کوتاہی نہین ہوئی۔

باب چہاردہم

اُنکے تعلقات اپنے افسر بالادست اور ماتحتون سے

۱۸۵۴ء لغایت ۱۸۵۶ء

صاحب چیف کمشنر پنجاب کو اپنی اس حکومت کے ابتدائی پندرہ مہینے کے زمانہ مین جو اس بات کا موقع ملا تھا کہ ملک پنجاب کی صرف اندرونی ترقیون ہی کے بارے مین توجہ کر سکین اسمین آخری چند ماہ سے جنگ کریمیا اور اُن پیچیدگیون کے باعث سے جنکے شمالی مغربی سرحد مین پڑنے کا اندیشہ ہو سکتا تھا کسی قدر خلل پڑ گیا تھا جان لارنس نے جیسا کہ اُنکی چٹھیون سے ہویدا ہے بڑے غور سے اُن تدبیرون پر جنکی وجہ سے یہ لڑائی پیدا ہوئی تھی اور انگلستان اور فرانس کی مداخلت پر لحاظ کیا تھا۔ اور جب لارڈ ڈلہوزی نے حکام انگلستان کے تردداتکی پابندی کر کے کچھ ظرافت اور کچھ متانت کے ساتھ یہ حکم جان لارنس کو دیا کہ وہ درہ خیبر مین شاہزادہ منچیکف سے ہوشیار رہنا،، تو اس انتباہ کی آواز بازگشت ہربرٹ اڈورڈس نے بلند کر کے سفارش کی کہ ہمکو لازم ہے کہ فوراً امیر افغانستان کی شرطون کو قبول کر کے اُنسے دوستی کا عہدنامہ کر لین اور زر نقد اور سامان جنگ اُنکے لیے مہیا کرین۔ جان لارنس کی چٹھیون کے چند اقتباسات جو اس مقام پر محول کیے جاتے ہین اُنسے ظاہر ہوگا کہ اس ابتدائی زمانہ مین بھی جان لارنس اُس سرحدی حکمت عملی کی جانب کسقدر راغب تھے جسکی صلاح بایام مابعد وہ ہمیشہ دیتے رہے۔

بنام گورنر جنرل

۷ جنوری ۱۸۵۴ء

ص ۵۴

مین بڑے غور سے کابل کی طرف دیکھ رہا ہون۔ اگر جنگ جاری رہی تو روس ضرور اُس ملک مین سازش کریگا لیکن جب تک روس ایرانی فوج افغانستان پر حملہ آور ہو اسوقت تک اس سازش سے کچھ شدنی نہین ہے تاہم یہ نہین معلوم ہے کہ کیا پانسہ پڑیگا۔ اگر اس طرح کا حملہ ہوا تو افغانستان اور کسی طرف ملکر مخالفت کریگا ہمکو درون کے اس جانب مستحکم ہو رہنا چاہیے پھر ہم اُس سب کو جو کابل مین ہوتا رہیگا دیکھکر ہنستے رہینگے مین اُس پار کے ملک مین فوج اور نہ زر نقد برباد کرنا چاہتا ہون۔ اگر ایرانیون نے ترکون پر حملہ کیا تو جیسا چند برس اُس طرف لارڈ ڈاکلینڈ بیان کرگئے ہین جزیرہ قارق (ایسا ہی کچھ نام ہے) پر حملہ کرکے خلیج فارس مین دل لگی دیکھینگے۔ اور وہان سے آگے بڑھنے کی دھمکی دینگے۔

اسکے بعد جو اقتباس محول کیا جاتا ہے وہ راقم مذکور کے بیان کیے ہوے واقعات کی نسبت تازہ ترحالات سے تعلق رکھتا ہے۔

۴ فروری ۱۸۵۵ء

گزشتہ ڈاک کے ذریعہ سے مجکو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے پرانے دوست ترک لوگ تباہ ہوے جاتے ہین۔ انگلستان کے حق مین یہ ایک بڑی بدنامی کی بات ہے۔ چونکہ ترکون کو ہماری دوستی کے سبب سے مخالفت کرنے کی زیادہ ہمت ہوئی اس سبب سے ایمانداری کے ساتھ کسی طرف شریک نہونے کے نسبت ہماری دوستی زیادہ مضر ہوگی۔ مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم لوگ انگلستان کے لیے نکولاس والی بازی کھیل رہے ہین۔

جس چٹھی مین اُنھون نے افغانستان سے دوستی پیدا کرنے کی تجویز پر جو اڈورڈس صاحب نے کی تھی اعتراضات لکھے تھے وہ بحیثیت اصلی سرسری نگاہ سے زیادہ غور کرکے پڑھنے کے قابل ہے۔

کمپ سکی قریب ٹیون ۴۲ مارچ ۱۸۵۵ء

میرے پیارے لارڈ۔ اڈورڈس صاحب نے ۲۰ مارچ کو حضور کے نام جو عرضی بھیجی تھی اُسکی ایک نقل مجکو آج ملی۔ گذشتہ جنگ کے بعد دوست محمد خان کابلی کا جو برتاو رہا اُسکے بارے مین جو خیالات چٹھی مذکور مین ظاہر کیے گئے ہین اُن سے مجکو اتفاق نہین ہے۔ ۔ ۔ ۔ لیکن مجکو بخوبی تمام یقین ہے کہ امیر ہمسے اسوقت دوستانہ شرطین کرنے پر راضی ہین اگر اُنھون نے ہمسے دوستی کرلی تو اُنکی حالت بہت مضبوط ہو جائیگی اور اُنکے بیٹون کے لیے بھی اس بات کا موقع رہیگا کہ امیر کے مرنے کے بعد وہ اپنی سلطنت قائم رکھ سکین۔ اُنکو اس بات کا بھی موقع ملسکیگا کہ دوسرے مقامات کی طرف بغیر اسکے کہ اُنکا خیال بٹنے پائے توجہ کرسکین۔ اسمین شک نہین کہ ایسے دوستانہ تعلقات ہمارے حق مین مفید ہونگے اور سرحد پر امن وامان قایم ہونے کے حق مین معین ہونگے لیکن وہ کچھ زیادہ ضروری نہین ہین۔ ہم ہر ایک بیرونی حملہ آور کے مقابلہ مین اپنی حفاظت کرسکتے ہین چونکہ ہمکو اطمینان ہے کہ انگلستان مین ایک عہدنامہ کی تکمیل ہوگی اسلیے ہم اُس تدبیر کی تائید مین اس دلیل کو قوی پاتے ہین۔

باانیہمہ موجودہ صورت معاملات یورپ کے متعلق ایسی کوئی بات نہین پائی جاتی ہے جس سے ہمکو ایسی تدبیر کا اختیار

کرنیکی ترغیب ہوسکے کہ امیر کی آسان شرطین قبول کر لی جائین مین نہین خیال کرتا کہ اس امر کی تعمیل مین کابل اور ہندوستان
مین بھی ہمارے مرتبہ اور رعب کو نقصان نہ پہونچے تمام دور اندیش آدمی یہی کہینگے کہ یہ واقعی نہایت خوفناک نازک زمانہ ہوگا اور روس
بیشک ایک ہولناک دشمن ہوگا) جب ممالک مشرقی یعنی انگریز فرانس اور ٹرکی کو اپنے پشت پناہ کے طور پر لیکر اس طریقہ سے کابل کے
داہنے ہاتھ سے اپنا ہاتھ ملائینگے - ہم چاہے اس امر سے اپنا اطمینان کرلین مگر دوسرے اشخاص کبھی اس سے مطمئن نہونگے کہ یہ طریقہ کمزوری
پر دلالت نہین کرتا اور جسوقت اس کمزوری کا حال امیر کو معلوم ہوگا تو وہ ایسے ایسے دعوے کرینگے جنکو ہم قبول نہین کر سکتے - یورپ سے ص ۴۵۱
جو اخیر خبرین آئی ہین اُنسے مین سمجھتا ہون کہ روس ضرور خاموش ہوجائیگا - جس حالت مین تمام یورپ اُسکے خلاف اتفاق کریگا تو وہ
ہرگز جنگ کرنیکا دعویٰ نہین کرسکتا - بالفرض اگر وہ لڑائی کرنے پر آمادہ ہوا تو اُسکو یورپ مین پورا مصروف ہونا پڑیگا - وسط ایشیا
مین سوائے سازش کے اور وہ کچھ نہین کرسکتا - گر ہربرٹ ایڈورڈس خیال کرتے ہین کہ ایسی سازشون سے امیر مجبور ہوجائینگے کہ ہماری طرف
رجوع کرین اس صورت مین اُسوقت تک ہم کو انتظار کیون نہ کرنا چاہیے . . . - ایک امر اور بھی قابل لحاظ ہے وہ یہ کہ دوست محمد
ایک مسن شخص ہے جسکی تندرستی مین فرق آگیا ہے وہ اکثر سخت علالتون مین مبتلا رہتا ہے اور دو مرتبہ اُسکے مرنے کی خبر آچکی ابھی
ایک سال کا عرصہ نہین گذرا کہ کابلیون کو اُسکے زندہ ہونے کا اُسوقت یقین ہوا - مین نہین سمجھتا کہ وہ زیادہ عرصہ تک زندہ رہیگا - یہ عام
(بلکہ مین کہہ سکتا ہون کہ ایک زمانہ کی) رائے ہے کہ اُنکے بیٹے کبھی اپنے تئین سنبھال نہ سکینگے اُنکے آپسمین سخت عداوت ہے ہر ایک
دوسرے کی گردن کاٹنے پر مستعد ہے ان لوگون کے درمیان لیاقت کا صرف ایک آدمی غلام حیدر ہے مگر وہ ہمت مین قاصر ہے
ان لڑکون کا چچا سلطان محمد ایک بڑے زبردست فریق کا سرغنہ ہے جو اُن لوگون کے خلاف ہے ظاہرا یہی معلوم ہوتا ہے
کہ آیندہ دو سال کے عرصہ مین یہ سب جلاوطن ہوجائینگے اور پشاور مین آکر ہماری پناہ مانگینگے -

فوجدار خان ایک وضعدار اور لائق آدمی ہے اور ہم لوگون کا خیر خواہ ہے میرے نزدیک ایسا کوئی ہندوستانی نہین ہے
جسکو ہم اپنے خیالات اور مقاصد سے زیادہ اطمینان کے ساتھ آگاہ کرسکتے ہون - لیکن مین یہ سفارش کبھی نہ کرونگا کہ کسی ویسے
شخص کو برٹش گورنمنٹ کی طرف سے کوئی پیام دیکر بجانب کابل بھیجنا قرین مصلحت ہو - مین نہین خیال کرتا کہ کوئی انگریزی افسر
حفاظت کے ساتھ وہان روانہ کیا جاسکتا ہو - امیر بیشک راست بازی سے پیش آئینگے لیکن ایسے بہت سے لوگ ہین جو خوشی سے
سفارت کو دوست محمد خان کے بدنام کرنے کے لیے ہلاک کر ڈالینگے -

مین اس بات کو کسی طرح سے قرین مصلحت نہین سمجھتا کہ امیر کو کسی صورت مین مدد دی جاے - ایشیائی لوگ اس طرح کے
برتاؤ کو نہین سمجھتے ہین - بلکہ اس سے اُنکا غرور اور بڑھجاتا ہے - وہ مختلف حیلون سے مزید مطالبہ کرتے جائینگے اور جسقدر ہم
ہم دیتے جائینگے اُسیقدر اُنکی خواہش بڑھتی جائیگی - سر جان مالکم کی سفارت ایران کے زمانہ مین ہمنے بہت سا روپیہ اسمین
صرف کیا لیکن کچھ فائدہ نہوا - قبضہ افغانستان کے زمانہ مین ہمنے اور بھی اسراف کے ساتھ اپنا روپیہ صرف کیا اور اُسکے
بھی وہی نتیجے ہوئے -

میری راے صرف یہ ہے کہ ہملوگ امیر کو ضمناً سمجھا دین کہ ہم گذشتہ باتون کو فراموش کر کے بشرط خواہش امیراب اُنسے نئی دوستی پیدا کرنا چاہتے ہین اگر وہ اِن شرطون پر راضی ہون تو کوئی معزز ہندوستانی آدمی مثل فوجدار خان کے جلال آباد یا علی مسجد کو چلا جائیگا اور وہانسے امیر کے بیٹے کو پشاور مین لے آئیگا تاکہ اُسکے ساتھ اگر موقع ہوا تو حضور یا اور کوئی شخص جسکو حضور نامزد کرین عہدنامہ کی تکمیل کر لیگا۔

ص ۴۵۲ **اِڈورڈس** صاحب کو بھی اُنھون نے اِسی طرح کا مضمون لکھا۔

مین نہین خیال کرتا کہ امیر کے ساتھ صلح کرنے مین ہماری سبقت کسی طور مناسب ہو سکے۔ یہ بات بغیر اِسکے کہ ہمارے رعب اور مرتبہ کو نقصان پہونچے کبھی نہین ہو سکتی اِس سے دوست محمد کا دل بڑھ جائیگا اور اُسکو نامعقول مطالبات کرنے کی ترغیب ہوگی میرے نزدیک یہ بھی مناسب نہین ہے کہ اُسکو روپیہ دیا جاے کیونکہ اُسوقت یہ مومن لوگ یہ کہنے لگینگے کہ ہم (یعنی انگریزون) نے امیر کو خراج دیا اور اُسوقت تقاضے بڑھتے ہی جائینگے۔ جب سَر جان مالکم ایران کو گیے تھے تو وہان اور ہرات مین بھی اِس ملک کو ہمنے آزمایا تھا اُن دونون صورتون مین نتیجہ یہی ہوا کہ ہمسے روپیہ لیا اور بعد اُسکے ہمپر قہقہہ اوڑایا آپ یقین مانئے کہ اگر کابل مین درحقیقت خطرہ پیدا ہوا تو دوست محمد ہماری طرف جھکیگا علی الخصوص ایسی حالت مین جب وہ ہمکو دوست پائیگا۔ مین پیشین گوئی کر سکتا ہون کہ دوست محمد زیادہ عرصہ تک زندہ نہین رہ سکیگا۔ اور یہ امر حفظ ماتقدم کی ایک دلیل زائد ہے اُسکے بیٹے یقیناً اپنے تئین سنبھال نہین سکینگے۔

لارڈ ڈلہوسی کا جواب مورخہ ۱۱۔ اپریل بھی بہت ضروری ہے۔ ذیل مین اُسکا اقتباس مین درج کرتا ہون۔

میرے پیارے لارنس۔ آپ کی کئی چٹھیان میرے پاس پہونچین۔ یہ بہت سچ ہے کہ کابلیون سے اگر عہدنامہ ہوا تو امیر اُسیوقت تک اُس کی پابندی کرینگے جب تک اُنکو ضرورت رہیگی۔ یہ بہت سچ ہے کہ افاغنہ بالطبع روسیون اور ایرانیون کے دشمن ہین۔ یہ بہت سچ ہے کہ ہمنے بہت سا روپیہ ہرات مین صرف کیا اور اُسکا کچھ فائدہ نہوا۔ یہ بہت سچ ہے کہ اگر روسی افغانستان مین آجائین تو بھی ہم اُنکو ہندوستان مین آنے سے روک سکینگے۔ یہ سب باتین بہت سچ ہین مگر میرے رفیق . . . . آپ میری اِس بات کو یقین کرینگے کہ ہمکو پانچ دریاؤن کے باہر کی عام راے پر بھی خیال کرنا چاہیے اور (دنیا کے دوسرے حصون کی عام راے پر خیال کر کے) ہمارے لیے مقتضاے دانشمندی یہی معلوم ہوتا ہے کہ کچھ کوشش اور کسی قدر نقصان بھی کر کے ایسے وقت مین جب دنیا کے معاملات کی یہ صورت ہے امیر سے ایک عام عہدنامہ کر لین۔ آپ نے جیسا بیان کیا ہے کہ جب تک خود دوست محمد کی طرف سے پیام صلح نہ آئے اُسوقت تک ہماری طرف سے کوئی تحریک صلح کی نہ کیجاے تو مین نظر بوجوہات بالا آپ کی اِس راے سے اتفاق نہین کرتا۔ باایں ہمہ اُسوقت اِس مسئلہ پر بحث کرنا کچھ ضرور نہین ہے کیونکہ ناظر خیر اللہ کی تجویز سے جسکو اِڈورڈس صاحب نے نیم سرکاری طور پر بذریعہ رپورٹ بھیجا ہے بظاہر اِسطور پر یہی احتمال پیدا ہوتا ہے کہ دوست محمد کی طرف سے بعض خطوط ضرور آئینگے . . . . ہمارا حم

(دلیپ سنگھ یہان ہین اور ۱۹ ارتاریخ یہان سے روانہ ہونگے اب وہ قد مین بہت کچھ بڑھ چلے ہین انگریزی خوب بولتے ہین وضع قطع بھی اچھی ہے اور مین سمجھتا ہون کہ اگر لوگون نے اُنکو خراب نہ کرڈالا تو وہ انگلستان مین ہماری ناموری کا باعث ہونگے۔

آپ کا دوست صادق

ڈلہوزی

جان لارنس نے اس چٹھی کے جواب مین لکھا کہ مجکو جو کچھ کابل کے مجوزہ عہد و پیمان کے متعلق کہنا تھا اُسکو عرض کرچکا اور اب اپنا فرض سمجھا مین اس بات کے لیے تیار ہون کہ دل و جان سے حضور کی راے پر عمل کرون لیکن دوست محمد کے پاس جو کچھ پیغامات بھیجے گئے تھے اُنکا اُنھون نے فوراً جواب نہین دیا- سچے ایشیائی آدمی کی طرح اُسنے عجلت کو ناز یبا اور خلاف مصلحت ملک سمجھا اور **جان لارنس** نے اپنے چیف اور اپنے ماتحت متعینہ پشاور کو جو دونون اس عہد پیمان کی تکمیل کے بڑے خواہشمند تھے یقین دلادیا کہ اگر اُنکی طرف سے حد سے زیادہ خواہش ظاہر کیجائیگی تو جس مطلب کے لیے گئے ہین وہ فوت ہوجائیگا- اس زمانہ مین اُنھون نے جو چٹھیان (علی الخصوص وہ چٹھیان جو گورنمنٹ صاحب کے نام اُنھون نے) لکھی تھین وہ سب افغانون کے چال چلن کے پورے حالات سے مملو ہین- ص ۴۵۳

مری ۶ ر مئی ۱۸۵۴ء

دوست محمد سے عہدنامہ کرنے کے بارے مین جو کچھ آپنے بیان کیا ہے اُس سے انکار نہین ہوسکتا ہے یہ صرف پارلیمنٹ کی راے کی تبعیت ہے -مین صرف اس بات کی امید کرتا ہون کہ ہم لوگ کوئی سنگین نقصان نہونے دینگے ایسا کیا گیا تو بڑی بھاری غلطی ہوگی کلکتہ کے لوگ جو خیال کرتے ہین کہ اُس کارروائی مین صرف ایک آدمی پشاور کا اختلاف راے کریگا تو یہ محض حماقت ہے نہ اس سے اختلاف ہوسکتا ہے اور نہ ہونا چاہیے -مین تمام افاغنہ اور اُنکی مکاریون پر ہنستا ہون بقول حاجی بابا مین اُنکے اجداد کی داڑھی پر تھوکتا ہون لیکن مین زیادہ ضرور سمجھتا ہون کہ بعد صلح ہمکو اُنسے صلح کے قبل سے بھی زیادہ ہوشیار رہنا چاہیے جب کوئی افغان اپنے دشمن کو دھوکا دینے کی نیت اور کوشش کرتا ہے تو وہ وعدون اور قسمون سے بسم اللہ کرتا ہے- وہ اپنا خاندانی قرآن کھیچتا ہے اور اپنے صدق مقال پر حلف دیتا ہے- اگر امیر سے عہدنامہ ہوا تو اُسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب تک افاغنہ کو ہماری دوستی پر بھروسہ رہیگا اور جب تک امیر اس دوستی کے قائم رکھنے مین اپنا فائدہ سمجھینگے اُسوقت تک سرحد پرامن وامان رہیگی سواے اسکے اور کچھ نہین ہوگا- کابل اور اسکے مضافات مین جتنے متعصب بدمعاش بستے ہین اپنی سازشون سے اصلا باز نہ آئینگے- اگر آپ آج کی تاریخ سے آیندہ ہمیشہ کے لیے امیر کا دو لاکھ روپیہ سالانہ مقرر کردینگے اور اُسکو معلوم ہوگا کہ ہمارے خلاف سازش کرنے مین اس سے زیادہ ملیگا تو وہ فوراً سازش کریگا- اگر اُسکو کچھ تامل یا شبہہ ہوگا تو صرف اس بات کا ہوگا کہ اُسکے لیے کس حکمت عملی کا اختیار کرنا زیادہ تر موزون ہے

افغان لوگ خلقی آزادہ مزاج اور متلون الطبع ہین - ملک مفلس اور زبردست ہے - اگر وہان کوئی غنیم جا کر رہے تو وہانکی تمام پیداوار کو کھاجاے اور ملک کے لوگون کو اپنا بدظن کریگا . . . . . - میری خاص راے یہ ہے کہ اِس طرح کا کوئی حملہ موجودہ زمانہ مین نہوگا - لیکن اگر ایسا وقت آئے تو ہمارے لیے بہتر ہے کہ افغانون کو اپنی طرف سے لڑانے کے لیے روپیہ دینے بدلے اسی روپیہ کو اپنے مورچہ کے استحکام مین صرف کرین -

۱۴ جون کو وہ لکھتے ہین کہ

ص ۴۵۴ مین کہہ سکتا ہون کہ امیر کے ساتھ عہدنامہ کرنے کے بارے مین میرے خیالات بالکل غلط ہین جس حالت مین کہ گورنر جنرل اور آپ (گورنمنٹ) اور اڈورڈس صاحب یہ سب کے سب مختلف الراے ہین تو ایسی حالت مین اُنکا مقابلہ کرنا سراسر حماقت ہے - مگر اِس راے کے ظاہر کرنے سے مجکو کوئی چارہ نہین ہے کہ اگر کبھی روسی ہرات تک پہونچ گئے تو ہمکو اپنے ہی داہنے ہاتھ سے لڑائیان لڑنا پڑینگی - یہ امر اچھی طرح سے میری سمجھ مین نہین آتا کہ افاغنہ اپنے فائدہ کے خیال سے ہمارے طرفدار کیون ہونے لگے - اُنکو ہم چاہین جس طرح کی نقدی مدد دین مگر وہ اِس طرح سے اپنے ملک کی حفاظت نکر سکینگے کہ روسیون کو اُس ملک کے تاخت و تاراج اور قبضہ کرنے سے باز رکھین گو اِس بات کے ہوجانے کے بعد ممکن ہے کہ وہ بیجد تکلیف دین - کابل پر بہ نسبت اِس طرف کے ہرات کی جانب سے حملہ ہونے کا زیادہ موقع ہے لیکن ہم اگر چاہین تو کل ہی دس ہزار سپاہی اور ایک اچھا کمانیر لیکر وہان پہونچ جائین اور قبضہ کرلین - یہ بات نہین ہے کہ مین ایسی تدبیر کی صلاح دیتا ہون کیونکہ وہ تو بالکل خلاف عقل ہوجائیگی بلکہ اگر ہم بیس لاکھ روپے سالانہ ایسے مجنونانہ کام مین صرف کرنا پسند کرینگے تو اُسپر قابض رہ سکینگے -

اسکے بعد ۱۸۵۵ء کے موسم برسات مین وہ امیر کی چٹھی جسکا عرصہ سے انتظار کیا جاتا تھا پہونچی - جو بقول لارڈ ڈلہوزی وہ نہایت ہی عاجزی اور شائستگی ،، سے شامل تھی - بعد اسکے ایک چٹھی ماہ جنوری مین وصول ہوئی اُسمین امیر نے لکھا تھا کہ مین عہدنامہ کی گفتگو کے لیے اپنے کسی بیٹے کو جمرود بھیجدونگا اور اِس بات کی خاص استدعا کی تھی کہ جان لارنس نامے انگریز جسکا مین نے اسقدر ذکر سُنا ہے وہ بذات خاص میری ملاقات اور بحیثیت وکیل انگلستان کارروائی کرے - جان لارنس کو یہ منظور تھا کہ اِس معاملہ کی کُل شائستگی جو ایسے عہدنامہ کی تکمیل سے پیدا ہونے کا احتمال رکھتی تھی جسکو وہ بکلم پسند نہین کرتے تھے اُنکے دوست کمشنر پشاور کو حاصل ہو جو اِس تجویز کے بانی تھے اور اُسکو حرف بحرف پسند کیا تھا لیکن جیسا کہ لارڈ ڈلہوزی نے بیان کیا تھا دوست محمد کی درخواست سے اب اِس معاملہ مین لارڈ موصوف کے تجویز کرنے کا کوئی موقع نہین رہ گیا تھا اُنکو فوراً معاملہ فہمی کے لیے جانا پڑا اور اپنے علاقانہ بندوبست معاملات اور کامیابی کے ساتھ عہدنامہ کی تکمیل کرنے سے وہ اِس امر کو ثابت کرسکے کہ یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ ملکی معاملہ فہمی مین فریب و تزویر بھی کرنا پڑے - اور جو

مدبر اپنے اندرونی خیالات چھپانے کے لیے الفاظ کو استعمال نہ کرے بلکہ ٹھیک ٹھیک بات کے بیان کرنے مین سچے الفاظ زبان پر لاوے غالباً ٹیلی رانڈ یا سٹرنگ کی طرح اپنا اصل مطلب نکال لیگا (علی الخصوص مشرقیون کے معاملہ مین جو ہمیشہ انگریزون کو دام فریب مین پھنسانا چاہتے ہین)۔

جان لارنس اپنی میم صاحبہ سمیت لاہور مین ٹرادن کرنے کے بعد پشاور کو روانہ ہوے اور پھر اڈورڈز صاحب اور چیمبرلین نام کے دو صاحبون اور بہت سے اور ہمراہیون کو ساتھ لیکر بتاریخ ۱۸۔مارچ جمرود کی طرف جو ہماری سلطنت کا آگے بڑھا ہوا تھانہ تھا اس غرض سے روانہ ہوے تاکہ وہان پر ولیعہد امیر افغانستان کا بطرز مناسب استقبال کرسکین۔ ۲۰۔تاریخ بمقام چھاؤنی پشاور ایک دربار عام مین اُنسے ملاقات کی گئی اور ۲۳۔تاریخ کی صبح سے گفتگو شروع ہوئی۔ ص ۴۵۵

چونکہ لارڈ ڈلہوسی بمقام گیلی سخت علیل ہوگئے تھے اور مجبوری اوٹاکمنڈ واقع کوہستان نیلگری مین چند مہینے تک اُنکو قیام کرنا پڑا اسلیے اُنکی غیرحاضری مین چیف کمشنر نے اپنی کارروائیون کا مفصل احوال جے۔ اِئیے۔ ڈارن پریسیڈنٹ کونسل کلکتہ کو لکھ بھیجا۔ اِن تحریرات اور اُنکے سوا دوسرے ذریعون سے اِس معاملہ کے متعلق جو چند ضروری حالات اور واقعات مجکو بہم پہونچ سکے ہم اُنکو اِس مقام پر لکھنا مناسب ہے۔

غلام حیدرخان بیٹا اور قائم مقام اُس امیر اعظم کا جسکو ہم ایسا بُرا سمجھتے تھے بہت سی باتون کے اعتبار سے ایک معزز شخص تھا۔ وہ نہایت سمجھ رکھتا تھا اور ایک افغانی سردار کو جیسا ہونا چاہیے اُسکے اعتبار سے وہ واقف کار بھی خوب تھا۔ وہ خود سوچتا اور اپنی طرف سے خود گفتگو کرتا تھا اور اپنے رعب وداب سے اپنے ہمراہیون کو روکے ہوے تھا طبیعت مین بشاش اور مزاج مین پسندیدہ تھا۔ وہ ایک عرصہ تک ہندوستان مین رہ چکا تھا اور جب جنگ افغانستان کے زمانہ مین وہ قید رکھا گیا تھا تو اُسنے بہت سے انگریزی افسرون سے دوستی پیدا کرلی تھی اور اکثر مقامات اور بہت سی چیزون کو جو اپنے سفر کے زمانہ مین اُسنے دیکھی تھین یاد کرکے فخر کرتا تھا۔ اُسنے چیمبرلین نام کے دونون صاحبون کو پہچان لیا اور بطور احباب قدیم اُنکے ساتھ پیش آیا۔ وہ انگریزی بوٹ پہنے ہوئے تھا انگریزی کاٹھی پر سوار تھا علی الخصوص اُس انگریزی تلوار اور تپنچہ سے جو جان لارنس نے اُسکو دیا تھا بہت خوش تھا وہ خرامان خرامان ہربرٹ اڈورڈز کی کوٹھی مین چلا آیا اور وہان کی تصویرین اور اسباب کو دیکھا اپنے سردارون سے ہر ایک شے جو اُسکے پسند آئی اُسکو اشارہ کرکے بتایا اور اُسکی خوبیون کو بیان کیا۔ اُسنے باصرار تمام تلوار اور تپنچہ کے بدلے جان لارنس کو ایک گھوڑا دیا جو اُسکو نہایت عزیز تھا (غالباً اُسنے دریافت کرلیا ہوگا کہ میرے مہربان کو گھوڑے کا بہت شوق تھا) اور جب جان لارنس نے اُسکے واپس کرنے کی اجازت مانگی تو اُسنے جواب دیا کہ اگر آپ گھوڑا واپس کرینگے تو مین اِسکو گولی ماردونگا۔ اُسکی جسمانی صفتون مین ایک صفت یہ تھی کہ وہ بھدا

بہت تھا جس سبب سے وہ گھوڑے پر سوار نہین ہو سکتا اور نہ کسی طرح کی محنت جسمانی برداشت کر سکتا تھا -
جان لارنس بیان کرتے ہین کہ وہ اسکی آنکھین نہایت کمزور ہین اور چشمہ لگائے رہتا ہے شب کو نیند نہین آتی
اور دو دو مہینے کے بعد ہمیشہ اسکی فصد کھولی جاتی ہے - جب ہم لوگون سے معاملہ کی گفتگو ہوتی تھی تو درمیان مین
اُسنے بارہا پانی منگوا منگوا کر پیا - اُسکی عمر صرف ۳۷ - برس کی ہے - مگر یہان کے سول سرجن صاحب جنسے اُسنے
اپنا معالجہ کرایا تھا کہتے ہین کہ اُسکی زندگی اس قابل بھی نہین ہے جسپر چھ مہینے کا زرثمن دیا جاے وہ کسی نہ کسی دن سکتے
کے عارضہ مین مر جائیگا اور زیادہ عرصہ تک تو وہ کسی حال مین نہین جی سکتا ہے - " باانیہمہ اُسنے اس بات پر بہت کچھ
اصرار کیا کہ میرا نام بحیثیت ولیعہد عہد نامہ مین درج کیا جاے اُسکے اس اصرار سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ بہت
عرصہ تک زندہ رہیگا یا بیوقوفی سے یہ امید کرتا ہو کہ اگر انگریز لوگ میری ولیعہدی سے اقرار کر لینگے تو سلطنت کے
بارے مین جو جدال وقتال یقیناً باپ کے مرنے کے بعد ہوگی اسمین یہ اقرار کام آئیگا - الغرض اِس دس روز کے عرصے
مین چیف کمشنر کو جس شخص سے سابقہ رہا اُسکی بعض بعض کیفیتین اس طور کی تھین -
جان لارنس کی تجویز سے بندوبست یہ کیا گیا تھا کہ فریقین کے درمیان اصالتاً گفتگو ہو وکیلون سے کام
نہ لیا جاے کیونکہ ان لوگون سے دقتین اور بھی بڑھ جائینگی جان لارنس کے ساتھ اڈورڈس صاحب اور ولیعہد کے
ساتھ صرف تین چار معتمد سردار جایا کرین اور گفتگو ایک مرتبہ افغانی کمپ مین اور ایک مرتبہ کمشنر پشاور کی کوٹھی مین
ہوا کرے - اس گفتگو کے متعلق مین چند نہایت دلچسپ فقرات جان لارنس کی چٹھیون سے نقل
کرتا ہون -
چیف کمشنر نے آغاز گفتگو اس بیان سے کی کہ حضور گورنر جنرل کو سوائے اسکے اور کچھ خواہش نہین ہے
کہ باہمی اتحاد کے متعلق ایک عہد نامہ کی تکمیل ہو جاے لیکن اگر دوست محمد کچھ اور چاہتے ہین تو بہتر ہے کہ اُنکے
فرزند اُسکو بیان کرین -
ولیعہد نے جواب دیا کہ ہملوگ بہادر اور جنگجو ہین مگر بالکل مفلس ہین آپ سے معاہدہ کرنے مین روسی اور ایرانی
ہمارے دشمن ہو جائینگے اور اسلیے ہمکو امید ہے کہ آپ بطور پرورش ہمکو کچھ عنایت کرینگے - روپیہ ہو تو ہم ہر ایک شخص کا مقابلہ
کر سکتے ہین بغیر روپیہ کے ہمسے کچھ نہین ہو سکتا ہے ہرات ہمارا ہی ملک ہے گر وہ ایران کے سرحد پر واقع ہے اور
ایران کی شاہراہ ہے - اگر ایرانیون اور روسیون نے جیساکہ سو بسوہ یقین ہے حملہ کیا تو اُسوقت آپ الگ کھڑے
ہونگے اور یہ کہنے لگینگے کہ ہمسے کچھ واسطہ نہین ہے -
چیف کمشنر نے جواب دیا کہ مجکو تو ابھی کوئی خطرہ معلوم نہین ہوتا ہے - ایران سے ہمنے ایک عہد نامہ
کر لیا ہے جسمین وہ تنبیہ کر دیا گیا ہے کہ اپنی سلطنت اور ہندوستانی کے درمیانی ملک پر حملہ نکرے اور روسیون کو

ابھی یورپ مین بہت کچھ کرنا باقی ہے اور یہ ممکن نہین کہ جس حالت مین ہم وہان لڑتے ہون تو ہم انکو افاغنہ پر حملہ کرنے دینگے - حیدر خان نے جواب دیا کہ "ایران روس کے متصل ہے وہ روس کو پسند نہین کرتا مگر روس سے ڈرتا البتہ ہے اور اسلیے روس جو کچھ کہیگا ایران اُسپر ضرور عمل کریگا - افاغنہ فضل خدا سے جیسے اسوقت متفق ہین اگر اُسی طرح متحد و متفق رہے تو انکو ایران سے بشرطیکہ روس اُسکا شریک نہو جائے کچھ ڈر نہین ہے - اگر روس کا قصد درحقیقت ہندوستان پر نہین ہے تو پھر وہ قندہار پر کیون حملہ کرتا ہے اُسنے آک مسجد پر کیون قبضہ کر لیا اور وہان اپنی فوج کی چھاونی کیون قایم کی"۔

چیف کمشنر نے جواب دیا کہ "ہم ساحل ایران پر اپنی مخالفت دکھلا کر ہمیشہ ایران کو روک سکتے ہین اور ہم نہین چاہتے کہ اس عہدنامہ مین ہرات کا کوئی ذکر کر کے بیوجہ اُسکو ناراض کر دین -"

حیدر خان نے جواب دیا کہ "آپ کو ایران کا جسقدر خیال ہے اُسقدر ایران کو آپ کا نہین ہے اگر کہیے تو مین آپکو ایک عہدنامہ کی نقل دکھا دون جسکو اُسنے اسواسطے تجویز کیا ہے کہ جب آپ افغانستان کے ملک مین دست اندازی کرین تو وہ ہمسے اس عہدنامہ کی باہمی تکمیل کرالے -"

چیف کمشنر نے جواب دیا کہ "یہ سب ایران کا زبانی جمع خرچ ہے -"

حیدر خان نے جواب دیا کہ "ہان زبانی جمع خرچ بھی ہے اور سرکشی بھی ہے - لیکن جس حالت مین ایران اور افغانستان برسون ہندوستان کو لوٹتے رہے تو کوئی امر عجیب نہین ہے اگر اس انقلاب زمانہ کو دیکھکر ایران کے دل مین یہ کھٹکتا ہو کہ اب وہی ہندوستان سال بسال خراسان کی طرف بڑھتا آتا ہے - مگر آپ یہ تو بتائیے کہ افغانستان آپ کس سے مراد لیتے ہین آیا موجودہ حدود کے مطابق یا اُسکی سابق حدود کے موافق -" یہ اشارہ واقعی پشاور کی طرف تھا جسکی نسبت اُسوقت اور بعد کو بھی جان لارنس یہی خیال کرتے رہے کہ اُسپر قبضہ رکھنا ہمارے دلائل مین ایک طرح کا ضعف پیدا کرتا ہے مگر اُنھون نے جو کچھ جواب دیا وہ صاف صاف دیا "موجودہ حدود افغانستان بیشک قایم رکھی جائینگی - ہماری خواہش یہ نہین ہے کہ ہم افغانستان مین مزاحمت کرین اور نہ ہم اپنے ملک مین افغانستان کو مزاحمت کرنے دینگے - اس عہدنامہ سے ہماری غرض صرف یہ ہے کہ آپس مین دوستی رہے تاکہ سرحدی اضلاع مین امن و امان قائم رہے اور تجارت اور زراعت مین ترقی ہو - اگر پشاور کی طرف سے اطمینان رہیگا تو آپ کے فرمانبردار کو زیادہ مالگزاری وصول ہوسکیگی اور وہ اپنے دشمنون کا زیادہ آسانی کے ساتھ مقابلہ کر سکیگا -

حیدر خان نے جواب دیا کہ "ہان ہمکو کسی دشمن سے بشرطیکہ روس اُسکی مدد نکرے کھٹکا نہین ہے اور بخارا سے تو ہمکو مثل آپ کے بڑے بڑے پرانے جھگڑون کی کسر نکالنا ہے - کیا شاہ بخارا نے اسٹوڈارٹ اور کانلی صاحب کو

ص ۵۳ نہین مار ڈالا ہے اور کیا میرے بعض بعض اقربا کو قتل نہین کر ڈالا ہے ہم ضرور اُسکو جا کر سزا دینگے۔ افغان کو ترکمان سے وہ نسبت ہے جو بھیڑیے کو بھیڑ سے ہے"

اس موقع پر چیف کمشنر نے اپنے دوست کو اطمینان دلایا کہ افغانستان پر ہمارا کوئی قصد نہین ہے بلکہ صرف یہ خواہش ہے کہ وہ زبردست اور خودسر ہے اصل مین دونون سلطنتون کے مقاصد ایک ہین۔ ہم دونون ایک ہی کشتی پر ہین۔

حیدر خان نے برجستہ یہ جواب دیا کہ "اچھا اگر ہم دونون ایک ہی کشتی پر ہین تو ساتھ ہی ڈوب جائینگے یا ساتھ ہی پیرتے رہینگے۔ آپ ہماری مدد کا وعدہ کرین ورنہ آپ کے جانشین کو معلوم بھی نہوگا کہ آپ نے کیا کہا تھا اور مشکل کے وقت وہ ہم سے علحدہ ہو جائینگے" الغرض پہلی ملاقات کا اسطور پر خاتمہ ہوا۔

دوسرے روز پھر ہرات کے مسئلہ کا ذکر ہوا اور جان لارنس نے پھر اُن عہود و مواثیق کا جو ہمارے اور ایران کے درمیان عمل مین آئے تھے حوالہ دیا۔

حیدر خان نے جواب دیا کہ "ہرات افغانستان کا دہنا ہاتھ ہے اور (چیف کمشنر پشاور کے زخمی ہاتھ کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ) دیکھیے اگر آپ کا یہ ہاتھ جاتا رہے تو کیا آپ کو صدمہ نہوگا۔ اسیطرح ہرات کے جانے کا ہمکو صدمہ ہوئیگا۔ اگر اُسپر کوئی حملہ کریگا تو ہمکو اُسکی مدد کے لیے جانا لازم ہے۔ اگر اس عہدنامہ سے ہمکو کوئی فائدہ دینا مقصود ہے تو ہرات کو اُسمین ضرور شامل کرنا چاہیے"

جان لارنس کو نہ تو اس بات کا اختیار تھا اور نہ خود اُنکو منظور ہوا کہ اس بات کو مان لین کیونکہ اسمین بڑی بڑی پیچیدگیان تھین۔ لیکن اُنھون نے کہا کہ اڈمنڈ سٹون صاحب کی چٹھی مین جو ہدایتین کی گئی ہین اُنمین سے بعض مضامین کا اقتباس کرکے مین آپکو لکھدونگا جس سے ظاہر ہو جائیگا کہ ہرات کے بارے مین ہماری خواہشین کیا ہین اور اسکے بعد حیدر خان نے بخوشی اس بات کو منظور کر لیا۔

دوسرا قضیہ خاندانی اور سرکاری باتون کے خیال سے بھی چیف کمشنر کو بہت دلچسپ معلوم ہوا کیونکہ محمد خان جسکے بارے مین امیر نے استدعا کی تھی کہ سابق مین جو جاگیرین اُسکے پاس تھین واپس کر دی جائین وہی شخص تھا جسنے جارج لارنس کو ایسی حالتون مین سکھون کے حوالہ کر دیا تھا جسنے افاغنہ بھی اُسکو مورد الزام ٹھہراتے۔

چیف کمشنر نے کہا کہ "محمد خان کو خود سکھون نے معزول کر دیا تھا اور جسوقت ہمنے لاہور کو فتح کیا تھا تو وہ آزاد آدمی کے طور پر نہین بلکہ قیدی کے طور پر رہتا تھا۔ میرے بھائی سر ہنری لارنس نے اُسکی نہایت عزت اور پاس و لحاظ کیا تھا اور اُسکو اجازت دی تھی کہ پشاور اور کوہاٹ مین جاکر پھر اپنی جاگیرات پر قابض ہو۔ وہان اُسنے میرے بڑے ص ۵۴ بھائی کرنل جارج لارنس کے خلاف سازش کی اور جب افسر مذکور اپنے اہل و عیال سمیت محمد خان کے کمال منت و آرزو

کرسنے سے کوہاٹ مین جا کر پناہ گزین ہوئے تو اُسنے اُنکو باغیون کے حوالہ کر دیا- اس موقع پر محمد خان سنے چیف کمشنر کے دونون ہاتھون کو پکڑ کر یہ صدا بلند کی کہ "اب برائے خدا اُسکا نام نہ لیجیے- میرے عزیز کی دغابازی کا حال جسنے میری تمام قوم کو بدنام کر دیا اب میرے بیان کرنے کو چھوڑ دیجیے کون شخص نہین جانتا کہ قزوینی لوگ آجتک خوک وینی کھلاتے ہین کیونکہ اُنھون نے ایک خوک کو پناہ دی تھی جسکو اُنکے بادشاہ نے اُنکے خیمے تک تعاقب کر کے شکار کیا تھا" ایک اور سردار نے پکار کے کہا کہ "سلطان محمد خان نے اپنی قوم کو جسطرح سے بدنام کیا ہے اُسکے واسطے کوئی افغان ایسا نہین ہے جو اُسکو مکروہ نہ سمجھے میہمان نوازی افغانون کی خاص صفت ہے"-

اسکے بعد حیدر خان نے اس ذکر کو چھوڑ دیا اور کہا کہ مین اب اپنے چچا کا ذکر نہ کرونگا- محمد خان نے امیر سے نہایت ہی آرزومنت کی تھی اس سبب سے مین نے اس مسئلہ کو چھیڑا تھا- جسوقت دوسرے مسئلہ پر بحث ہونا شروع ہوئی تو اسطرف کے سب لوگ ظاہرا بہت خوش ہوئے کہ ایک امر قبیح کی گفتگو سے چھٹکارا ملا- حیدر خان نے ایک مرتبہ پھر اس امر کا وعدہ لینا چاہا کہ جسوقت روسی افاغنہ پر حملہ کرین یا حملہ کرنے کی دھمکی دین تو فوج اور روپیہ سے مدد ملے لیکن چیف کمشنر نے اپنے استقلال کو کام مین لا کر پھر اشارتاً یہی کہا کہ اگر وہ لوگ کبھی ملک مین داخل ہوئے تو گمان یہی ہے کہ انگریزون اور افغانون کے مابین نزاع ہو جائیگی- اور پھر اس باہمی سمجھوتہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا کہ آیندہ ملاقات کے وقت چیف کمشنر مباحثات کے مطابق عہدنامہ کا مسودہ تیار کر کے پیش کرینگے- یہ مسودہ جسوقت پیش کیا گیا تو اُسمین تین شرطین تھین- ایک شرط کے ذریعہ سے امیر اس بات کے پابند کیے گئے تھے کہ "وہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے دوستون کے دوست اور دشمنون کے دشمن رہینگے"- مگر انگریزون پر اسطرح کی کوئی بات واجب و لازم نہوگی- حیدر خان نے اس ظاہری عذر کو پیش کیا کہ عہد و پیمان طرفین سے ہونا چاہیے- لیکن چیف کمشنر نے جواب دیا کہ دونون گورنمنٹون کے درمیان فرق عظیم ہے- ہمنے تو اس امر پر قناعت کی کہ اپنی موجودہ حالت پر قائم رہینگے اور آگے بڑھنے کی خواہش نہ کرینگے اور امیر نے اپنے حریصانہ خیالات کو تسلیم کیا ہے ہمارے کوئی دشمن ایسے نہین ہین جنسے ہمکو خوف ہو اور امیر کو احتمال ہے کہ وہ برابر لڑتے جھگڑتے رہینگے اور اگر ہمنے مثل افغانستان کے اپنے تئین پابند کیا تو اسکی رو سے یہی لازم آئیگا کہ افغانستان کے معاملات مین دست اندازی کرتے رہین جو ہمکو اور افغانون کو بھی برا معلوم ہوگا- حیدر خان نے جب دیکھا کہ چیف کمشنر اپنے ارادہ پر قائم ہین تو اُسنے ہماری خواہشون کو قبول کر لیا گو بظاہر یہ امر اُسکے خلاف گذرا اُسکے بعد وہ اپنے مشیرون سمیت (جسطرح ارباب جرگہ اپنے فیصلہ پر غور کرنے جاتے ہین) قریب کے کمرہ کو چلے گئے اور ایک گھنٹہ کے بعد عہدنامہ کے مسودہ مین دو ایک خفیف مگر بھاری ترمیمین بنا کر لے آئے پھر یہ چاہا گیا کہ امیر صرف امیر کابل کے لقب سے ملقب نہون بلکہ والی کابل اور افغانستان کے اُن تمام ملکون کے والی بھی کہلائین جو اُنکے قبضے مین ہین (ایک سردار نے کہا کہ) "کیونکہ کابل صرف ایک شہر کا نام ہے اور افغانستان ایک

بڑا بھاری ملک ہے۔ ایک اعلی فرمانروا کے لیے والی کا لقب موزون ہے درحالیکہ لہیر ایک والی کے ماتحت متعدد ہوتے ہین"۔ اس امر پر بیشک رضامندی ظاہر کی گئی اور اسی طرح یہ امر بھی منظور کیا گیا کہ سردار مذکور اپنی طرف سے بھی عہدنامہ پر دستخط کرین۔ اب کام ختم ہوگیا اور سردار مذکور نے رخصت حاصل کی لیکن اس اثنا مین یورپ کی ڈاک بھی آگئی جس سے چیف کمشنر اُس فتح کی بابت جو عمر پاشا نے روسیون پر بمقام یوپیٹوریا حاصل کی تھی ہزہائی نس کو مبارکباد دے سکے اور اس امر کو عہدنامہ کے متعلق عمدہ شگون سمجھکر لوگ بہت خوش ہوئے۔

۱۵ کی صبح کو غلام حیدر کی خاص درخواست کے بموجب اُنکی یادگار مین انگریزی فوج کی قواعد ہوئی اور ۳۰ تاریخ کو سات بجے صبح کے عہدنامہ پر دستخط اور مہر ہوئی اور بعد اُسکے بھرے دربار مین وہ حوالے کیا گیا۔

شرط اول

مابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و ہزہائی نس امیر دوست محمد خان والی کابل و والی ممالک افغانستان جو فی الحال اُنکے قبضے مین ہین وورثاے امیر ممدوح ہمیشہ صلح اور دوستی رہے گی۔

شرط دوم

آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی عہد کرتی ہے کہ جو ممالک فی الحال ہزہائی نس کے قبضہ مین ہین اُنکا کمپنی ممدوح خیال رکھیگی اور کبھی اُنمین دست اندازی نہ کریگی۔

شرط سوم

ہزہائی نس امیر دوست محمد خان والی کابل و والی ممالک افغانستان جو فی الحال اُنکے قبضہ مین ہین اپنی جانب اور اپنے ورثا کی جانب سے بھی یہ عہد کرتے ہین کہ علاقجات آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کا خیال رکھینگے اور اُنمین کبھی مزاحمت نہ کرینگے۔ اور آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے دوستون کے دوست اور دشمنون کے دشمن رہینگے۔

اس عہدنامہ کی تکمیل ہوئی آج بمقام پشاور تیرھوین مارچ سنہ ایک ہزار آٹھ سو پچپن مطابق گیارھوین رجب سنہ ایک ہزار دو سو اکہتر ہجری۔

جان لارنس

چیف کمشنر پنجاب

غلام حیدر ولیعہد

بحیثیت قائم مقام امیر دوست محمد خان

واصالتاً منجانب خود بحیثیت ولیعہد

عالیجناب گورنر جنرل بہادر نے بمقام اوٹاکمنڈ مین آج بتاریخ یکم مئی سنہ ایکہزار آٹھ سو پچپن اس عہدنامہ

کی تصدیق کی۔

ڈلہوزی

جی۔ یف۔ اِڈمنڈ سٹون

سکرٹری گورنمنٹ ہند ہمراہی گورنر جنرل

ماہ مارچ کی اخیر تاریخ کو غلام حیدر خان رخصت لیکر جانب افغانستان روانہ ہوا۔ ۲ اپریل کو چیف کمشنر نے لارڈ ڈلہوزی کے نام یہ چٹھی لکھی تھی۔

اس بات کے انتظار کرنے کے بعد کہ غلام حیدر خان بحفاظت برٹش علاقہ کے اُس پار نکل جائین آج شام کو مین پشاور سے روانہ ہوتا ہون۔ کل شب کو اِڈورڈس صاحب دیکھ آئے کہ سردار مذکور کا خیمہ بفراغت درہ خیبر کے دہانہ پر نصب تھا۔ لفٹنٹ کرنل آج صبح کو اُسکے کنارے تک پہونچانے جائینگے۔ یہان آنے پر سردار مذکور کا جسطور سے استقبال اور سلوک کیا گیا اُس سے وہ بہت خوش ہوئے اور بات ہی ایسی تھی جس سے وہ خوش ہوئے کیونکہ اگر وہ ہماری ملکہ کے بیٹے ہوتے تو اس سے زیادہ عمدگی کے ساتھ ہم اُنسے پیش نہ آسکتے۔ وہ ہمارے ہی اخراجات سے اصل مین یہان رہے بلکہ کچھ زر نقد ملتیمین کو بھی لیگئے۔ ہم نے انکو ایک بہت عمدہ قواعد دکھائی جسمین ہماری فوج علی الخصوص توپخانہ اور گورے پیادون نے اپنا کمال دکھایا گورون کی قواعد دیکھکر وہ بہت ہی متعجب ہوئے اپنے ساتھیون سے کہنے لگے کہ" اہا ہا! دیکھو تو یہ کسطرح دہاڑ کرتے ہین ! واقعی یہ جان جنگ ہین"" اور اسمین شک نہین کہ حضور ملکہ معظمہ کی رجمنٹ نمبر ۲۷ بہت ہی عظیم الشان معلوم ہوتی تھی لوگ کہتے ہین کہ سردار مذکور اور اُنکے معتمد مشیر اس عہدنامہ سے بہت خوش ہوئے جو امیر کے حق مین لاکھ روپیہ کے برابر ہے کیونکہ اُسکے ذریعہ سے نہایت ہی خوفناک دشمنون کیطرف سے اطمینان ہوگیا اور اس بات کا موقع ملا کہ اندرونی ملک مین انتظام اور دوسرے مقامات کیطرف توجہ کرسکین۔ مین خیال کرتا ہون کہ تھوڑے ہی دنون مین وہ خیبریون وغیرہ کی تنخواہین کم کردینگے ان لوگون کو امیر سے چھبیس ہزار روپیہ سالانہ ملتا ہے . . . اصل مین افغانون کا دانت پشاور کے قبضہ پر ہے اس ملک کے نکل جانے پر وہ اکثر سخت افسوس ظاہر کرتے ہین اور جسوقت اس ملک کی خوبیون پر اُنھون نے آنکھ پھیلا کر نگاہ کی تو دنگ ہوگئے۔ اُنھون نے کہا ہمکو امید ہے کہ اپنی عمدہ خدمات سے کسی روز اُسکے مستحق ہوسکینگے۔ حیدر خان نے یہ خیال کرکے کہ اُسکی استدعا کرنا بیکار ہے بطور ایک عقلمند آدمی کے خاموشی اختیار کی . . .۔ ایک موقع پر اُنھون نے مجھسے پوچھا کیا یہ سچ ہے کہ آپنے اس گھاٹی سے آٹھ لاکھ روپیہ وصول کیا کیونکہ سکھ لوگ اس سے چودہ لاکھ وصول کرتے تھے۔ مین نے کہا ہان یہ سچ ہے لیکن سکھون کا انتظام جابرانہ تھا اور ہم لوگون نے اُسیقدر وصول کیا جسقدر واجب اور لازم تھا۔ ص ۲۲

جان لارنس خود اس عہدنامہ کے تکملہ کے بعد بہ نسبت اُسکے جو اُنھون نے سابق مین کیا تھا کوئی بڑا کام نہین سمجھے اور نہ اپنی کارگزاریون پر نازان تھے۔ تکمیل عہدنامہ کے بعد اُنھون نے نکلسن صاحب کی ایک

چٹھی مین لکھا تھا کہ وہ عہدنامہ پر دستخط ہو گئے اور اُسمین کوئی نقصان نہین ہے۔ بارک زئیون نے بہت اور ہمنے تھوڑے وعدے کیے ہین۔ تاہم جیسا ہوتا آیا ہے اُنکو ہمسے زیادہ اور ہمکو اُنسے کم فائدہ ہوگا،، اور جب اُس سال اور تھوڑا زمانہ گذرنے کے بعد لارڈ ڈلہوسی نے اُنکو اس مضمون کی چٹھی لکھی کہ میرا قصد ہے کہ آپ کی کارگزاریون کے صلہ مین کسی خاص اعزاز کے لیے آپ کی سفارش کرون تو انھون نے گورنمنٹ صاحب کے نام کی ایک چٹھی مین اس امر کی نسبت یہ تحریر کیا "گورنر جنرل نے جن الفاظ سے میرے اعزاز کے بارے مین سفارش کرنے کے لیے مجھکو لکھا ہے اُس سے عمدہ تر کوئی بات نہوگی عہدنامہ کا تکمیل ہو جانا بیشک ایک عمدہ بات ہوگئی اور اسمین شک نہین کہ انگلستان مین اسپر بہت کچھ لحاظ کیا جائیگا لیکن مین سمجھتا ہون کہ اگر اُس بارے مین میرا کوئی استحقاق ہے تو اُن محنتون کی بابت ہے جنکو مین نے ایک سول منتظم کے طور پر انجام دیا ہے۔ اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین معلوم ہوتی کہ گورنر جنرل کے نام کے تمام مراسلات مین انھون نے خاص زور اس بات پر دیا کہ تکمیل عہدنامہ کے متعلق اڈورڈس صاحب نے بڑی کارگزاری کی "اس معاملہ مین جتبک گفتگو ہوتی رہی اڈورڈس صاحب نے نہایت دلسوزی اور لیاقت سے مجھکو مدد دی اگر انھون نے مدد نہ دی ہوتی تو بیشک مجھکو اس کام مین بڑی مشکل ہوتی۔،،

اب چیف کمشنر کو اس بات کے لیے بخوبی فراغت حاصل ہو گئی کہ اپنے انتظام کے معمولی کام پر معاودت کرین اور (جو امر اُنکو اپنے کام کی بہت سی مشکلون و پریشانیون مین بالتخصیص زیادہ بھلا معلوم ہوا ہوگا وہ یہ تھا کہ پنجابی اسکول کے بہت سے پرانے لوگ جنکو ابتدا مین اُنکے بھائی ہنری اس ملک مین لے آئے تھے اور جو انکے معتقد پیرو تھے جب رخصت فرلو سے پھر ہندوستان کو واپس آئے تو انھون نے ہنری کے جانشین کی ماتحتی مین کام کرنے سے اغماض نہین کیا مثلاً اڈورڈس لیک جو علاقہ آنز دی ستلج کو جان اُنسے اور جان لارنس سے پہلے پہل شناسائی ہوئی تھی واپس آئے۔ یا رینل ٹیلر مقدمہ الجیش معرکہ موڈکی جنھون نے بحیثیت ڈپٹی کمشنر کانگرہ غدر کے زمانہ مین عمدہ خدمتین انجام کی تھین اور اُسکے بعد سرحد کے کام پر واپس آئے جسمین ایک طریقہ سے اُنھون نے اپنا کمال ظاہر کیا تھا کہ پھر اُسکے بعد سے ہمیشہ سوا اپنے اور کسیکو اپنا نظیر نہونے دیا۔ یا ہنری لمسڈن جنکو جان لارنس نے "بایر دوستانہ،، کے لقب سے ملقب کیا ہے وہ دوسرے سال گائڈس کی مشہور رجمنٹ کی کمان پر جسکو ابتدا مین انھین نے خود ہی بھرتی کیا تھا واپس آئے۔ انھین لوگون مین نیول چیمبرلین صاحب بھی تھے یہ وہ بہادر اور عالی دماغ سپاہی ہین جو ہاجسن صاحب کی جگہ سرحدی فوج کے کمانیر مقرر ہوے تھے جان لارنس اپنی اس خوشی اور مدحت سرائی کو جو اس آخرالذکر نیک فرجام تبادلہ سے پیدا ہوئی تھی اپنی کاروباری چٹھیون کے خشک مضمون مین بھی ظاہر کرتے تھے۔ اس خوشی اور تحسین کو ایسے الفاظ مین ظاہر کیا کہ اُنکی طول طویل اور شاندار ملازمت ہند کا جو زمانہ ابھی ختم ہوا تھا اُس سے بدرجۂ اتم اسکی تصدیق ہو گئی جان لارنس خود نیول چیمبرلین کو لکھتے ہین کہ

فوج بنگالہ بھر مین ایسا ایک شخص بھی نہین ہے جسکو مین سپاہ پنجاب کی افسری پر بمقابلہ آپ کے زیادہ خوشی کے ساتھ دیکھ سکتا اور ایسے لوگ تو شاذ ہی ہونگے جنکا لحاظ و پاس مجکو بہ نسبت آپ کے زیادہ ہو ایک اور دوست سے وہ بیان کرتے ہین کہ "شاید کوئی شخص یعنی ایک آدمی بھی ایسا ہوگا جسکی قدر و منزلت اُسکے ہمجنس سپاہی بہ نسبت اُسکے زیادہ کرتے ہون - اور لائق لوگ بھی جو کسی لارنس کے فرقہ سے بالتخصیص منسوب نہین کیے جا سکتے (مثلاً جارج کیمبل جنھون نے بعد کو ہندوستان کے مختلف حصون مین ناموری حاصل کی اور جنکی نسبت اُنکے اس نئے افسر نے بھی یہ خیال پیدا کیا تھا کہ "وہ ایک عجیب مستعد اور لایق آدمی ہین"، چنانچہ اس بارے مین آگے چلکر ذکر کیا جائیگا) اب پنجاب کو واپس آئے - پشاور کی قواعد دان سپاہ جسپر جان لارنس کو براہ راست کوئی اختیار نہین تھا اُس شخص کے اختیار مین آئی جسکو وہ عرصہ سے اس عہدہ پر لانے مین محنت کر رہے تھے یعنی بریگیڈیر سنڈنی کاٹن - جو سراپا سپاہی کا خمیر رکھتے تھے چنانچہ غدر کے زمانہ مین یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ گیا حالانکہ اُس زمانہ کے قبل اُنھون نے کبھی ایک گولی کی بھی آواز نہین سُنی تھی - جان لارنس گورنر جنرل کو لکھتے ہین کہ "کاٹن صاحب باتفاق عام اُن چند بہترین سپاہیون مین سے ہین جو ایک عرصہ دراز تک ہمارے یہان تعینات رہے - اور پشاور واقعی ایسا ہی مقام ہے جہان بہترین سپاہی کو بھیجنا چاہیے اسمین شک نہین کہ اس عہدہ کے لیے وہ اور یہ عہدہ اُنھین کے قابل ہے"- اس زمانہ کی چٹھیون مین ہمکو یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ اُنھون نے پہلے پہل ایک اعلیٰ درجہ کے سپاہی کا ذکر کیا ہے جسکو وہ کچھ دنون کے بعد ایک خطرناک کام پر مقرر کرنے والے تھے - وہ کون "پیٹر لمسڈن" "ہیری" کے چھوٹے بھائی جنکی نسبت جان لارنس لکھتے ہین کہ "وہ ایک عمدہ نوجوان شخص ہے ہندوستانی فوج سے ایسے لوگ بہت کم تیار ہوئے ہین"- ص ۲۶۴

اس طور پر جان لارنس کو اپنے بھائی کی طرح بڑے بڑے لائق آدمیون کے ایک گروہ کے جمع کرنے مین کامیابی ہوئی - لیکن یہ امر بہت جلد اُنپر منکشف ہو گیا کہ ایسے آدمیون کا بہم پہونچانا آسان ہے مگر اُنکا کام دیکھنا بہت مشکل ہے مسلم الثبوت اطوار اور مستقل ارادون کے لوگ اگر کسی طور پر "وہ ایک ہی گاڑی مین برابر برابر جوتے جا سکتے ہین"، (یہ جان لارنس کی نہایت مرغوب تشبیہ ہے جو اکثر اُنکے استعمال مین رہتی تھی) تو اُنکے لیے ایک ایسا حاکم درکار ہے جو اُنسے اعلیٰ اختیار اور اُس سے زیادہ مستقل ارادہ اور اُس سے بھی زیادہ لیاقت ہی نہ رکھتا ہو بلکہ ایسا حاکم ہو جسمین انتہا سے زیادہ تحمل اور بُردباری اور دباغت اور امتیاز افعال کی صلاحیت پائی جاتی ہو - اب جان لارنس کی چٹھیون سے ظاہر ہے کہ برخلاف معمولی رائے اور ظاہری مخالفت اور تُندخوئی اور بے تکلفی کے بھی وہ آخری دو صفتین نہایت افضلیت کے ساتھ اُنمین پائی جاتی تھین - کاہل یا نالایق یا حیلہ باز یا خود فراموش ماتحت کو وہ اپنے پاس پھٹکنے نہین دیتے تھے بلکہ جہانتک جلد ممکن ہوتا تھا کسی

ترکیب سے اُسکو دوسرے صوبے مین منتقل کراکے اپنے پاس سے نکال دیتے تھے لیکن اگر وہ کسی شخص کو دیکھتے تھے کہ اُسمین کچھ "مادہ" یا "سنگینیت" یا "جوہر" ہے تو اُسکی اعانت اور اصلاح کرنے اور جوے کے اندر (یعنی عہدہ پر) قائم رکھنے کے لئے ہر طرح سے کوشش کرتے تھے گو اور عیوب اُسمین کیسے ہی کیون نہ پائے جاتے ہون - سر رچرڈ ٹمپل نے بسبیل تذکرہ مجھ سے بیان کیا کہ "جس جس شخص کا مجکو علم ہے اُن تمام لوگون مین مین نے کسیکو جان لارنس کا ایسا نہین پایا - وہ اِس اصول کے معترف تھے کہ سرشت انسانی پھر وہی سرشت ہے جو نیکی بدی اور عیب و ہنر کی ایک معجون مرکب ہے - اگر کوئی شخص اُنکو بیحد تکلیف دیتا تھا تو اُسکی نسبت وہ یہی کہتے تھے کہ "وہ کچھ یون ہی وا ہین اُسمین تیزی آگئی ہے اور وہ منچلا ہوگیا ہے" - وہ خوب جانتے تھے کہ اگر کوئی مضبوط گھوڑا ہوگا اور لگام کھنچی رہیگی تو وہ آخر مین زیادہ اور اچھا کام دیگا اور اگر ناتوان گھوڑا ہوگا اور اپنے حال پر چھوڑ دیا جائیگا تو ممکن ہے کہ اپنا سر ڈال دے - اگر وہ کسی شخص کو چال چلن مین ناقص پاتے تھے تو اُس سے علحدہ ہو جاتے تھے - چال چلن کے آگے وہ اور اوصاف پر لحاظ نہین کرتے تھے - ہم بلا مبالغہ بیان کرتے ہین کہ عہدنامہ افغانستان کی تکمیل کے بعد اگر جان لارنس اور سب کامون کو چھوڑ کر صرف اسی بات مین مشغول رہتے کہ اُنکے ماتحت اُنکے ضبط مین رہین تو بھی پورے سال بھر اُنکو اِس سے فرصت نہ ملتی لیکن اُنھون نے یہ کام بھی کیا اور اپنے معمولی کام کا نظم و نسق بھی کیا - اُنکے انتظامی کام مین ایک لحظہ بھی فرق نہین آیا - جان لارنس کی سوانح عمری چاہیے جس طرح کی لکھی جاے - لیکن اگر اُسمین پوری پوری چٹھیون کو نقل کرکے عام طور پر یہ بیان نہو کہ اِس امر کے متعلق اُنپر کیا کیا مشکلین پڑین اور اُنھون نے کس طرح سے مقابلہ کرکے اُنکو مغلوب کیا تو وہ ضرور ناقص رہجائیگی - اگر یہ عذر کیا جائے کہ اُنکے کام اور برتاؤ کے اس حصہ کا بیان بغیر اِسکے ممکن نہین ہے کہ ذرا ذرا سی باتین نہایت بھاری باتون کے طور پر بیان کیجائین اور اُنکے بعض بہترین احباب کے عیوب ظاہر کیے جائین تو مین اُسکا یہ جواب دیتا ہون کہ گو یہ اختلافات کم حقیقت ہون مگر جس سرگرمی سے اُنھون نے اِن باتون کو طے کیا اُسکے اعتبار سے ان باتون کو بے حقیقت سمجھنا مناسب نہین ہے - اور جو کوششین وہ بدعملون کے مطمئن یا مخالفون کے متفق کرنے کے لیے عمل مین لائے وہ نامستحسن نہ تھین بلکہ اُنسے ثابت ہوتا ہے کہ نہایت موزون اور مناسب تھین اُنسے ظاہر ہوتا ہے کہ جان لارنس کی راے مین ایسے لوگ ایک "مادہ" یا "سنگینیت" یا "جوہر" رکھتے تھے جسکے مقابلہ مین اور عیوب بمنزلہ اُن داغون کے تھے جو آفتاب مین دکھائی دیتے ہین - کبھی جان کوک کا مقدمہ پیش ہوا جو ایک گردنکش مگر عالیشان سپاہی تھے - کوہاٹ کے سول اور فوجی اختیارات اُنھین کے سپرد تھے جب اُنکو اپنی مرضی کے موافق کام کرنے کا موقع نہ ملا (مثلاً اُنھون نے ایک مخالف قوم کے درمیان ایک قلعہ بنوا لیا اُن پہاڑیون پر جو ہماری سرحد کے اُس پار رہتے تھے نعلبندی مقرر کرنا چاہا تھا) تو اُنھون نے اپنا کام کمشنر پشاور پر ڈالدیا اور چند مہینے کے بعد ایک مرتبہ جان لارنس کو یہ دھمکی دیتے تھے کہ مین اپنے عہدہ سے استعفا دیدونگا - کبھی رابرٹ نیپیر اور انجمیر فون

راہ پر لانا پڑا- جان لارنس نے تاکیدی احکام اور التجاؤن کے ذریعہ سے بھی چاہا کہ انکے اخراجات ایک حد تک محدود رہین اور اب خزانہ مین روپیہ کی کمی اور گورنمنٹ عالیہ کی ہدایتون کے بموجب وہ مجبور ہوے کہ کسی نہ کسی تدبیر سے ان لوگون کو راہ پر لائین- کبھی ڈانلڈ میکلوڈ کے پس ماندہ کام کا معاملہ پیش ہوا کبھی اڈورڈس صاحب کی فوجی معدلت کا قضیہ پیدا ہوا- کبھی پہاڑون پر جانے کی تکرار پیش ہوی جسکی نسبت جان لارنس کے نزدیک سوائے انکے پیارے دوست ڈانلڈ کے اور سب لوگ یکسان مائل تھے اور کسی طرح کہنا نہین مانتے تھے- مثلاً نکلسن اور چیمبرلین صاحب کے معاملہ پر مین اسوقت بحث کرتا ہون- مسعود وزیریون نے ایک حملہ کیا اور ایک دیسی سردار ازمان خان جسکو نکلسن صاحب اپنا داہنا ہاتھ سمجھتے تھے) ہمارے سرحدی تھانون کے عقب مین مارا گیا- جہان کے محافظ ایکث ایک سبب سے مدد کے پہونچانے مین قاصر رہے- نکلسن صاحب نے چیف کمشنر کو اس فوج کے بارے مین جسکے افسر چیمبرلین صاحب تھے نہایت سخت الفاظ سے شکایت لکھی اور ادھر چیمبرلین صاحب نے اسی طرح کے الفاظ سے شکایت کی تردید کی- اب ایک قیامت کی لڑائی شروع ہو گئی جسکی مدافعت مین چیف کمشنر کو بہت سے رنج کا غذ اور بہت سا وقت عزیز صرف کرنا پڑا- گو یہ مجادلہ دو ہی آدمیونکا تھا لیکن ایک تیسرا شخص جو دونون مین صلح کرانا چاہتا تھا اسکو بھی کئی وجہون سے معلوم ہونے لگا تھا کہ ان دونون آدمیون کے صلح کرانے مین مجکو بھی ایک فریق جنگ بننا پڑیگا- اسمین شک نہین کہ اپنی کوششون سے اس جھگڑے مین دونون طرف عتاب کا اپنے تئین سپر کیا- کبھی تو وہ سہولت کے ساتھ مگر صاف صاف الفاظ مین ہر ایک کو چشم نمائی کرتے تھے- کبھی سرکاری تعلقات کا اشارہ کر کے سمجھاتے تھے کہ زیادہ مخالفت نامناسب ہے- کبھی وہ نکلسن صاحب کو چیمبرلین صاحب کے حیرت انگیز اوصاف کی نسبت لکھتے تھے کہ یہ انکے خفیف عیوب سے بہت بڑھے ہوئے ہین اور کبھی اسی طرح سے نکلسن صاحب کے معاملہ مین چیمبرلین صاحب کو لکھتے تھے- اور پھر ایکبار اپنی اشکاچ یا ایرش ظرافت کو کام مین لا کر اپنے مکتوب الیہ کے دل مین تھوڑی دیر کے لیے ایسے سنگین معاملہ کی تلخی کو بھی شربت مذاق سے کم کر دیتے تھے- خوش قسمتی سے رابرٹ منٹگمری ڈانلڈ میکلوڈ اور ہربرٹ اڈورڈس یہ چند قریبی دوست انکے ایسے تھے کہ اپنے دکھ درد کا حال انسے بیان کر سکتے تھے حالانکہ اس زمانہ مین ہربرٹ اڈورڈس صاحب اور کوک صاحب کے درمیان بھی نہایت چٹکی ہوئی تھی- ان چٹھیون مین سے مین پہلے ایک چٹھی کا خلاصہ درج کرتا ہون جس سے کچھ کچھ معلوم ہو جائیگا کہ نکلسن اور چیمبرلین صاحب کے درمیان کسطرح کی تکرار تھی اور جان لارنس نے اسکی مدافعت مین کیا کوشش کی-

بیچارے بوڑھے کوک کو تو مین چاہتا تھا کہ اگر میرا اختیار چلتا تو بریگیڈیر کا عہدہ اور کے- سی- بی- کا خطاب دیدیتا

... - اور چیمبرلین کو مین بافسوس دیکھتا ہون کہ اسکو رنج پہونچا ہے مین نے دریافت کیا تو یہی بات پائی اور حتی الامکان کوشش کی کہ انکا یہ رنج دور کر دون- وہ چاہتے تھے کہ مین نکلسن کو نکال دون مگر یہ مجھسے نہین ہو سکتا نکلسن کو آپ جانتے ہین کہ وہ کیا تند مزاج اور بے کہے کا آدمی ہے

زمان خان کے مرنے سے اُسکو نہایت ہی قلق گذرا اور سرحدی تھانون کے رسالہ کی نسبت صاف صاف بلکہ حد سے زیادہ صفائی کے ساتھ اُسنے اپنے غصہ کا اظہار کیا اسمین خاصکر رسالہ والون کا قصور نہین تھا گویا سّا اُنکا یہ قصور تصور کیا جاتا ہے کہ لوٹیرے اُنکے سامنے اور اُنکے تھانون کی طرف سے ہوتے ہوئے نکلگئے اور دس میل تک چلے گئے - یہ امر اُنکے حق مین مضر ہے - مگر اصل یہ ہے کہ تھانون کے دستے دیرہ جات مین کبھی کام نہین آتے وہ لوٹیرونکا بہت کم مقابلہ کرتے ہین اور میری یادمین تو ابتک اُنھون نے لوٹیرون کو نہین مارا - نکلسن نے جو کچھ بیان کیا اُسکا دسوان حصہ بھی مین نے چیمبرلین سے نہین بیان کیا گو بظاہر اکثر باتین صحیح صحیح معلوم ہوتی تھین - مین نے اُنکو لکھا ہے کہ اگر آپ کبھی کوئی شکایت لکھین تو اپنے قلم سے زیادہ احتیاط اور اعتدال سے کام لین - بیرونی تھانون پر جو دستے تعینات ہین وہ قرار واقعی طور پر سرحد کی حفاظت نہین کرتے ہین نکلسن صاحب نے بس اسی امر کو بنا رجرم قرار دیا ہے - اگر بیرونی تھانون کے دستے سرحد کی قرار واقعی حفاظت کرتے ہین تو اسکے ثابت کرنے مین بیشک چیمبرلین صاحب کو کوئی دقت نہونا چاہیے اور اگر نہین کرتے تو اس بات کو کیون نہ بیان کرنا چاہیے - نکلسن صاحب بیان کرتے ہین کہ اس طرح کی چار واردا تین متواتر گذر چکی ہین کہ لوٹیرے صاف بچکر نکلگئے -

اسکے بعد مین دو خلاصے اور نقل کرتا ہون ایک چیمبرلین صاحب کے نام کی اُس چٹھی کا جو نکلسن صاحب اور دوسرا نکلسن صاحب کے نام کی اُس چٹھی کا جو چیمبرلین صاحب کی تائید مین تھی - اور اُن دونون خلاصون سے معلوم ہوتا ہے کہ جان لارنس نے دونون آدمیون کے درمیان صلح کرانے مین کس قدر دانائی اور تحمل کو صرف کیا -

مری ۲۵ - مئی ۱۸۵۵ء

میرے پیارے چیمبرلین صاحب میکفرسن نے آپ کی چٹھی مورخہ ۲۰ مئی کو میرے پاس بھیجدیا ہے جسمین آپکی رائین اور خیالات نکلسن صاحب کی اُن تحریرات کے بارے مین درج ہین جو اُنھون نے اول رسالہ پنجاب کے دستے کے بارے مین معاملہ قتل زمان خان کے متعلق لکھی ہین - آپ یقین مانئے کہ آپ کی چٹھی سے مجھے سخت صدمہ ہوا - تمام فوج بنگالہ مین ایسا کوئی شخص نہین ہے جسکو مین فوج پنجاب کی افسری پر آپ کے مقابلہ مین زیادہ خوشی سے دیکھ سکون - میری دلی خواہش یہ ہے کہ اُن تمام معاملات مین جو آپ کی کمان سے تعلق رکھتے ہون آپ کی رایون اور خیالات سے مشورت کرون مین بالکل ہی سمجھا تھا کہ میری چٹھی مورخہ ۲ مئی (نیم سرکاری) سے آپ کا اطمینان ہوگیا ہوگا -

اگر مین اپنی تئین پہچانتا ہون تو مجھے یقین ہے کہ ارباب فوج پنجاب اور بیوجہ الزام لگانے والون مین میرا نمبر سب کے بعد آئیگا - میری ملازمت کا سارا زمانہ اُنھین لوگون کے درمیان صرف ہوا اور میرے بعض احباب اُسی وردی کے ہین میری یہ خواہش نہین ہے کہ بیوجہ نکلسن کی تائید کرون اور مین صاف اقرار کرتا ہون کہ اُنکی آج کل کی تحریرات مین جیسا

چاہیے ویسا دوستانہ طرز نہین پایا جاتا۔ مگر وہ نہایت دیانت دار اور راستباز شخص ہین اور مجھے یقین ہے کہ وہ منافقانہ خیالات نہ رکھتے ہونگے۔ وہ صرف یہ بات دیکھنا چاہتے ہین کہ سرحد محفوظ رہے۔ اسمین بیشک کوئی خلل نہین پڑ سکتا۔ سوائے اُس صورت کے جب اُس دستہ سپاہ کی کارروائیون مین جو تھانون مین تعینات ہے اس بات کے ظاہر ہونے سے کہ وہ کسی طرح قابل الزام ہے کچھ نکتہ چینی کیجائے اس خاص معاملہ کے متعلق جسمین زمان خان مارا گیا ان لوگون کو کسی طرح کی اطلاع نہین دیگئی تھی اور اس واسطے نکلسن صاحب کا الزام بخیال امر مذکور بیجا ہے۔ تاہم اس امر سے کہ وہ لوگ اس حملہ سے آگاہ نہین ہوتے اور مظلومون نے انکی اعانت نہین طلب کی نکلسن صاحب کے اس قیاس کو کچھ کچھ تائید پہونچ سکتی ہے کہ اس سپاہ پر لوگون کا بھروسا نہ تھا۔ ص ۴

میرے نزدیک سوائے اسکے کہ انھون نے جو کچھ کیفیت لکھی تھی آپ کے پاس بھیجدیتا اور کسی امر کی حاجت نہین تھی۔ لیکن چونکہ بظاہر آپ ابتک خیال کرتے ہین کہ اس معاملہ مین انصاف نہین ہوا اسواسطے مین پوچھتا ہون کہ آخر انصاف کیونکر ہو تا فرض کیجیے کہ ہم اس مقدمہ کی تحقیقات کسی عدالت کے سپرد کرین اگر اسوقت یہ ثابت ہو کہ نکلسن نے رسالہ پر تہمت لگائی یا بہرحال جسقدر کہنا جائز تھا اُس سے زیادہ کہا تو لازم آئیگا کہ وہ معافی مانگین۔ لیکن مجکو یقین ہے کہ وہ ایسے سچے آدمی نہین ہین جو معافی مانگین گے۔

آپ کے بارے مین مجھے معلوم ہے کہ وہ بڑی خوشی اور نہایت بھروسہ سے منتظر تھے کہ آپ پنجاب مین آئین اور کمان حاصل کرین۔ جب یہ بات مشہور بھی نہین ہوئی تھی کہ آپ کو اس برگیڈیری کا عہدہ ملیگا۔ یعنی کیمپ سے آپ کے روانہ ہونے کے بعد ہم انھون نے مجھ سے پوچھا تھا کہ اس کمان کے خالی ہونے پر آپ کا کیا منشا ہے۔ مین نے جواب دیا کہ گو آپ نے کبھی میری صلاح نہین پوچھی مگر مین نے از خود آپ سے کہا تھا کہ مین آپ کے اس کمان پر مقرر ہونے کی آرزو رکھتا ہون۔ اور مجکو اس بات کے باور کرنے کی وجہ تھی کہ گورنر جنرل بھی یہی نیت رکھتے تھے۔ نکلسن نے دستی اک پر جواب دیا کہ مجکو چیمبرلین کا ہرگز خیال نہین تھا۔ اور اگر وہ امیدواری کرینگے تو مین اس عہدہ کا ہرگز ارادہ نہ کرونگا کیونکہ مجکو یقین ہے کہ میری نسبت وہ اس عہدہ کی زیادہ قابلیت رکھتے ہین۔ اب مین سمجھتا ہون کہ جس شخص کی تحریرات اور خیال آپکے بارے مین اس طرح کا ہو وہ آپ کی ماتحت فوج پر مشکل سے الزام لگانے کا مقصد رکھتا ہوگا۔

خاص اپنے متعلق مین ہر ایک بات کے لیے جو جائز اور صحیح ہو آمادہ ہون۔ آپ نے میکفرسن کو جس چٹھی مین لکھا تھا کہ جون کے مہینے مین میرا قصد مری کو جانیکا ہے ہم اسکو مین نے دیکھا آپ ضرور آئین۔ وہان اس معاملہ مین ہمارے آپ کے باتین ہونگی اور اسوقت اگر ثابت ہوا کہ مین نے آپ کے بارے مین ٹھیک کارروائی نہین کی ہے تو مین اسکو تسلیم کرونگا۔ اگر آپ مجکو اسکا یقین نہین دلا سکتے تو ہربرٹ اڈورڈس ہم دونون کے درمیان فیصلہ کر دینگے۔

۲۶ مئی-

میرے پیارے نکلسن - مین اس خط کے ساتھ ایک چٹھی اڈورڈس صاحب کی اور دوسری چیمبرلین صاحب کی جو اڈورڈس صاحب کے نام ہے آپ کو روانہ کرتا ہون - اس آخری چٹھی مین اس منحوس معاملہ کے متعلق جسمین بیچارے زمان خان کی جان گئی آپ کی تحریرات کا ذکر ہے -

چیمبرلین کو نہایت رنج ہے اور وہ صاف صاف بیان کرتے ہین کہ اگر اس معاملہ مین معذرت نہ کی گئی تو مین استعفا دیدونگا - مین سمجھتا ہون کہ اس بارے مین انکی راے کسی قدر خلاف عقل ہے تاہم انکے مستعفی ہونے سے سرکار کا بڑا نقصان ہوگا اور بڑی بدنامی آئیگی - اسلیے مین امید کرتا ہون کہ آپ اسی طرح لکھ بھیجینگے اور اپنا افسوس ظاہر کرینگے - کہ راقم کو آخر مین یہی نتیجہ نکالنے کی ترغیب ہوئی کہ جو دستہ تھانہ پر تعینات تھا اُسکو اُس معاملہ کی خبر ہوگئی تھی مین نے دو تین مرتبہ سرکاری طور پر آپ کو لکھا کہ مجکو اُن چار حملون کے صحیح واقعات اور تاریخین جنکا آپ نے زمان خان کے قتل کی رپورٹ مین ذکر کیا ہے لکھ بھیجیے اور اب پھر مین لکھتا ہون کہ اِن باتون کے لکھنے مین توقف نہ کیجیے اور اس تحریر مین یہ بھی ظاہر کر دیجیے کہ اس غلطی کے واقع ہونے کا مجکو تاسف ہے -

ایک مرتبہ جان لارنس نے خیال کیا کہ جلکو مخاصمین کے ما بین صلح کرا دینے مین کامیابی حاصل ہوئی اور اس سے وہ اپنے دل مین بھی خوش ہوے اور ان دونون کو بھی پیار کیا دی لیکن پھر نئے جوش کے ساتھ اس طوفان نے خروج کیا اور اس معاملہ کی کلفت اور دوسری باتون کے رنج اور اپنے زانو کے درد سے بھی (جسکی وجہ سے کئی مہینون سے اُنکے ٹہلنے اور سیر کرنے مین معذوری رہتی تھی اور شیاخط کتابت ٹانگ کو سیدھی بل رکھے ہوے کرنا پڑتی تھی) بعض اوقات اُنکو نہایت ہی بیدلی ہوتی ہوگی - اس حالت مین اُنھون نے اپنا مافی الضمیر اڈورڈس صاحب پہ اس طور پر ظاہر کیا -

۲۲ - جون ۱۸۵۵ء

مین دیکھونگا کہ قلعہ ایبٹ آباد کے بارے مین کیا کیا جاسکتا ہے لیکن نیپیر صاحب نے اپنا دفتر اور اپنا کام قریب قریب ایک ناممکن العمل حالت مین کر دیا ہے - میری سمجھ مین نہین آتا کہ نیپیر اور اُنکے دفتر اور کام کے بارے مین کیا کرون - گورنمنٹ نے دھمکی دی ہے کہ سواے اُن کامون کے جو نہایت ضروری ہون اور سب کام بند کر دیے جائین کیونکہ وہ اپنے تخمینجات کو داخل نہین کرتے ہین ایک مصیبت مجھ پر اور یہ پڑی ہے کہ نیویل چیمبرلین پھر سست ہوگئے ہین وہ تو نہ نکلسن صاحب کی چٹھی کو پسند کرتے ہین اور نہ میرا سمجھانا جایز رکھتے ہین - مین آپ سے صاف صاف بیان کرتا ہون کہ ہر ایک بات سے پریشانی ہی پریشانی ہوتی ہے اور اب میری خواہش بالکل یہی پیدا ہوتی ہے کہ اگر ممکن ہوتا تو مین قطع تعلق کرتا - گورنر جنرل کی نسبت کچھ میری سمجھ مین نہین آتا کہ کیا خیال کرون وہ بیچارے بہت ہی مضمحل معلوم ہوتے ہین وہ مجکو لکھتے ہین کہ وہ مین ایک ایسے کمرہ مین بھی

اس طرف سے اس طرف جانے مین بعنوۂ۔ ہون جو شل انٹا کھیلنے کی میز کے ہموار و مسطح ہو"۔ جہان یہ سب مصیبتین تھین وہان یسم صاحبہ بھی بیمار ہوگئین۔ کل اُنکی حالت نہایت ہی متغیر ہوگئی تھی مگر آج کچھ افاقہ ہے۔ چیمبرلین صاحب کی چٹھی اس خط کے ساتھ منسلک کیجاتی ہے۔

کسیقدر اُسی قسم کے خیالات سے گو دوسرے اشخاص اور دوسری دقتون کے بارے مین بتاریخ ۷ امئی منٹگمری صاحب کو وہ تحریر کرتے ہین کہ

اصل نقص خود ہمارے افسرون مین ہے۔ مین صرف اُنھین آلات کے ذریعہ سے کام کرسکتا ہون جو مجکو گورنمنٹ دیگی۔ اُنکی تقسیم تو مین حتی الوسع اپنی ساری لیاقت صرف کرکے کرتا ہون لیکن مین لیاقت اور استقلال کو اُنمین حلول نہین کرسکتا جس طرح لوگ یہ کہتے اور آپ کے ملک مین یہ کہتے ہین کہ وہ شلجم سے خون نہین نکلسکتا"، اُسی طرح آپ یہ کہتے ہین کہ ۵۷ سے مقام گوگیرہ مین کچھ نقصان نہین پہونچیگا۔ لیکن مین کہتا ہون کہ ڈیرہ غازی خان مین اُس شخص کے رہنے کی نسبت گوگیرہ مین رہنے سے کم نقصان پہونچ سکتا ہے۔ کیا آپ مجکو تبلائینگے کہ اُسکو کہان رکھون اور ملتان مین کسکو بھیجون مین افسرون کی تقسیم کے بارے مین نہایت ہی حیران ہون۔ لوگون کے مقاصد اور مراعات کا خیال کرنا اور پھر سرکار کے مقاصد کا بھی لحاظ رکھنا اُسی طرح کی ایک پہیلی ہے جسکو اسفنکس نے اڈیپس سے پوچھا تھا۔ مین چاہتا ہون کہ جو افسر اسوقت موجود ہین اُنکو آپ ایک جگہ بٹھیکر جسطرح مناسب تصور کرسکین تقسیم کردین میرے پاس ماتحت افسر بہت کم ہین اور روز نکلتے جاتے ہین۔

لیکن جان لارنس اسوقت مین بھی جب یہ ستیزہ نہایت تاریکی کی حالت مین تھا اُسکو اپنی روشنی ظرافت سے منور کرسکے۔ مثلاً ۲۔ جولائی کو وہ اڈورڈس صاحب کے نام کی ایک چٹھی مین لکھتے ہین کہ

مین نکلسن صاحب کی چٹھی کو واپس کرتا ہون۔ میرے پاس چیمبرلین صاحب کی ایک سرکاری چٹھی آئی ہے جسمین اُنھون نے نکلسن صاحب کے چاردن حلون پر بیس بیس سوال کیے ہین"۔ اب اگر کوئی بات نکٹ کو راہ راست پر لاسکتی ہے تو وہ یہی سوالات ہین — وہ ایک نہایت ہی بیڈھب قلعہ مین سے ایک قوم کو صاف کردینگے یا سرحد پر لگے زمانہ کے مستقل مزاج "لوگون کی طرح گھوڑا اوڑا لیجائینگے لیکن ایک سوال کے لکھنے مین کم سے کم اُنکو ایک یا دو مہینے صرف ہونگے دو قلم اور سیاہی کا کام"، جیسا کہ وہ خود لکھتے ہین دو اُنکے حسب حال نہین ہے"۔

خود نکلسن صاحب کو بتاریخ یکم جولائی وہ لکھتے ہین کہ

مجکو ایک طول طویل سرکاری چٹھی نکلسن صاحب کی بھیجی ہوئی پہونچی ہے جسمین اُنھون نے آپ کی رپورٹ کیئے ہوے چار حلون کی بابت بیس جواب پوچھے ہین۔ اگر کسی امر سے آپ کا منھ بند ہوگا تو وہ یہی جوابات ہین کیونکہ مجکو تو اکثر ایک جواب کا تلاش کرنا دشوار ہوجاتا ہے۔ بہرکیف اگر آپ اُن سب کا جواب بلا توقف دے سکتے ہین تو

تو اس چٹھی کا جواب لکھتے وقت یہ بھی ظاہر کر دینگے کہ چیمبرلین صاحب کے رنجیدہ ہو جانے کا مجکو بڑا افسوس ہوا اور اسمین یہ بھی بیان کر دینگے کہ فوج پر الزام لگانے کا میرا مقصود نہین ہے اور اگر آپ میری چٹھی کے جواب مین یہ عبارت لکھدینگے تو مین بہت خوش ہونگا - ایسے معاملات مین چیمبرلین صاحب کو بڑا خیال رہتا ہے - تاہم وہ ایک عمدہ شخص ہین اور سپاہ کو انکی ذات سے بہت فائدہ پہونچیگا - اور اگر ناخوش ہوکر چلے گیے تو عام اس سے کہ اسکا سبب اصلی یا خیالی ہو مجکو انکا چلا جانا نہایت شاق گذریگا -

اسکے پانچ مہینے کے بعد چیمبرلین صاحب بالکل آمادہ تھے کہ ان باتون کو معاف کردین اور بھلا ڈالین لیکن جنگجو نکلسن صاحب اسی ضد پر قائم تھے اور ابتک انکو یہی یقین تھا کہ وہ میرے ناراض ہونے کا معقول سبب تھے لیکن جان لارنس صاحب صلح آمیزی کی ان علامتون سے جو چیمبرلین صاحب کے طریقہ سے ظاہر ہوتی ہین کام نکالنے مین قاصر نہین رہے -

کمپ قریب گجرانولہ - ۲ ر دسمبر ۱۸۵۵ء

میرے پیارے نکلسن - . . . آپ کے اور چیمبرلین کے درمیان جو کشیدگی پیدا ہوگئی ہے اس سے مین نہایت بیزار ہون اور میری دلی خواہش یہی ہے کہ انکے اور آپ کے میل ہو جاے - ایسے دو سپاہیون کے درمیان نقیض نہ رہنا چاہیے - تھانون کے قاعدہ کے متعلق آپ کی تحریرات پر انھون نے جو گرفت کی تھی میرے نزدیک یہ انکی غلطی ہے اور مین نے سرکاری اور رنج کے طور پر بھی انکے مقابلہ مین آپ کے خیالات کی تائید کی - بااینہمہ یہ کوئی وجہ نہین ہے کہ چونکہ ہماری دلیلون سے انکی دلجمعی نہین ہوئی اور ہمارے پیدا کیے ہوے نتیجون سے انھون نے اتفاق نہین کیا لہذا انکے اور آپ کے درمیان اب کبھی دوستی نہو - سرکاری خدمت کو نقصان پہونچنے کی کیا وجہ ہے - اور وہ خدمت قرار واقعی اسوقت تک انجام نہین ہو سکتی جب تک انکے اور آپ کے درمیان ملاپ نہو جاے - چیمبرلین صاحب اس مضمون کے متعلق میرے نام کی آخری چٹھی مین لکھتے ہین کہ وہ مین نے اس مسلہ کو کبھی ذاتی نہین خیال کیا اور بلکہ آپ کو آخری چٹھی لکھنے کے بعد سرکاری طور پر بھی اسکا مباحثہ رفع کر دیا - اگر میری راے صحیح ہے تو وہ میری جانب سرد مہری سے خیال کرتے ہین لیکن مین بخوشی اس عزت اور توقیر سے انکا استقبال کرنے کو موجود ہون جو مین ہمیشہ انکی نسبت کرتا رہا - انکو صرف اسقدر کرنا چاہیے کہ میری جانب اتنی دور تک آجائین کہ میرے ہاتھ ان تک پہونچ سکین اور اگر وہ اتنی دور آجائین تو دونون ہاتھ بڑھا کر مین انسے بغلگیر ہو جاؤن - اس امر مین مجکو دوچند خوشی حاصل ہوگی کیونکہ اسمین گورنمنٹ کا فائدہ ہوگا جسکے وہ اور مین دونون شخص ملازم ہین " - مین سمجھتا ہون کہ چیمبرلین صاحب کے یہ خیالات قابل قدر ہین اور مجکو امید ہے کہ آپ بھی اسی طرح کا برتاؤ کر کے پیشتر کی باتون کو اگر معاف نہین کر سکتے تو ضرور معاف کر دینگے - چیمبرلین صاحب ایک بڑے معقول آدمی ہین اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہماری فوج مین انکے ایسے زیادہ لوگ نہین ہین - جنوب سے کون

پاک ہے جسطرح ہم مین ہمارے عیب ہین اسی طرح اُنمین اُنکے عیوب ہین۔ لیکن اُنکے عمدہ اوصاف اُنکے عیوب سے کہین بڑھے ہوے ہین۔ جو کچھ مین نے لکھا ہے اُسپر مہربانی کرکے غور فرمایے کیونکہ مجھسے بڑھکر آپ کا دوست اور سچا خیر خواہ کوئی نہوگا

اب صرف اسقدر اور بیان کرنا باقی رہا کہ ثابت قدم صلح کار کو ایک مدت دراز کے بعد اپنی محنتون کا ثمرہ حاصل ہوا۔ کیونکہ اُسنے چیمبرلین اور نکلسن صاحب کو ایک دوسرے کا گاڑھا دوست بنا دیا اور اُنکو پنجاب مین روکے رکھا تا آنکہ آزمایش کا دن آپہونچا اور اُسوقت اُنکو یکے بعد دیگرے دہلی کی طرف روانہ کیا جہان اُنکو غازیون کے کام کرنا تھے۔ اور جسوقت نکلسن صاحب موت کا زخم کھاکر زخمی ہوے اور اپنے بستر مرگ پر ڈھیر تھے تو اُنکی ہولناک صعوبتون کے آخری دس ایام مین نیول چیمبرلین صاحب ہی بھائی سے زیادہ اُنکی تیمارداری اور خبر گیری مین مصروف رہے تھے۔ پس جن طول طویل تکرارون کی وجہ سے جان لارنس پنجاب مین ایسے دو شخصون کو اس طرح کے کام پنجاب اور پنجاب کے باہر انجام کرنے کے لیے روک سکے اُنپر خیال کرنے سے ہر حالت مین اُنکو فخر اور اطمینان ہوا ہوگا اور اس اعتبار سے شاید اُنکے بارے مین میرا یہ طول طویل بیان نامناسب نہین ہوا۔

اس بحث کے خاتمہ پر مین مناسب سمجھتا ہون کہ جان لارنس کی دو ایک چٹھیان میجر گوک کے نام کی جو چیمبرلین اور اڈورڈس صاحب سے دوہری لڑائی لڑ رہے تھے اور دو ایک چٹھیان نیپیر صاحب کے نام کی بھی محول کرون۔ یہ آخری قسم کی چٹھیان انجنیرون کی مشکلات کے بارے مین ہین جو اسوقت نہایت نازک حد کو پہونچ گئی تھین۔ ان چٹھیون کا ماحصل اُنھین کی عبارتون سے بخوبی سمجھ مین آجائیگا۔

مری ۱۲ جولائی۔

میرے پیارے گوک۔ آپ کی چٹھی مورخہ ۹ ماہ حال اور اُسکے ساتھ کے کاغذات کو پڑھکر مجھے تاسف ہوا۔ کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ ان مباحثات کا نتیجہ یہی ہوگا کہ آپ ہمارے ہاتھ سے جاتے رہینگے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہر ایک بات مین اپنی ہی کرینگے یا قطع تعلق کر دینگے۔ ایسی حالت مین مجکو یہ خیال کرکے کہ آپ میرے نزدیک ہمارے عمدہ ترین اشخاص سے ایک شخص اور فوج پنجاب بلکہ اصل تو یہ ہے کہ عام حکومت پنجاب کی عزت ناموری اور قوت کے ایک مخزن ہین اس بات پر ایک صدمہ روحی ہوتا ہے کہ آپ یہ راہ اختیار کر رہے ہین۔ اگر بریگیڈیر آپ ہی ہوتے تو بیشک آپ کو اپنی ہی کرنے اور اپنے ہی خیالات اور حکمت عملی کے مطابق کاربند ہونے پر اصرار ہوتا۔ اور جب یہ بات ہے تو بیشک آپ کو اس امر کے تسلیم کرنے کو تیار ہونا چاہیے کہ چیمبرلین صاحب اپنے خیالات کے مطابق عمل کرینگے۔

اس فساد کی جڑ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ آپ کے مقابلہ مین ایک کم عمر سپاہی ہین۔ اگر آغاز عمر مین آپ کو امتیاز کے وہی موقعے حاصل ہوتے جو اُنکو حاصل ہوے تو بیشک آپ اُنھین کے برابر نمود ار اور کامیاب ہوتے لیکن آپکے

نصیب مین یہ نہ تھا - مین نہین خیال کرتا کہ سپاہ پنجاب مین داخل ہونے کے بعد سے آپ کو فی الواقع شکایت کی بہت وجہین ملین - آپکو یکبارگی ایک عمدہ کمان ملگئی اور اُسکے تھوڑے ہی دنون بعد آپ کو ایک ضلع سپرد ہوگیا حالانکہ آپ نے کسی طرح کی تعلیم نہین پائی تھی اس سے آپ کی کچھ وجہہ معیشت بھی بڑھ گئی اور اختیار و عزت مین تو بہت کچھ ترقی ہو گئی - اب اسوقت ۰۰ ۸ میل کی سرحد کے آپ کیلیے افسر ہین جسکو سول اور فوجی دونون اختیارات حاصل ہین -

ہندوستان مین کوئی شخص عام اس سے کہ کوئی منصب کیون نہ رکھتا ہو ہمیشہ اپنی منشا کی راہ نہین اختیار کرسکتا ہے - مین یقیناً اپنی منشا کی راہ اختیار نہین کرسکتا - مجکو برابر ایک نہ ایک بات مین سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے - کسی بات کو چھوڑ دیتا ہون کسی مین اپنے خیالات کی ترمیم کرتا ہون - میرا زیادہ تر وقت اس کوشش مین صرف ہوتا ہے کہ لوگون کو متفق رکھون اور عمدہ اشخاص کو جھگڑنے نہ دون - ممکن ہے کہ چمبرلین صاحب مین عیوب ہون لیکن مجکو تو کوئی اور شاید ایک بھی ایسا شخص نہین معلوم ہے جو ایسے عام طور پر اپنے ہمجنس افسرون مین اسقدر باوقار سمجھا جاتا ہو - مین سمجھتا ہون کہ سپاہ پنجاب کے عہدۂ برگیڈیری پر اُنکے انتخاب کو عام طور پر ہر شخص نے نہایت موزون تصور کیا - . . . .

اگر آپ میری نصیحت (اور وہ نصیحت ایک سچے دوست کی ایسی ہے) مانین تو اس معاملہ کو گورنمنٹ کی تجویز پر چھوڑ دین اور چپکے بیٹھکر دیکھین کہ یہ جنگ کرکرانا کیا نتیجہ پیدا کرتی ہے - مین ابتک آپ کو اس حیثیت سے دیکھ سکتا ہون کہ آپ ایک برگیڈیر ہین جو ایران اور جابجا مین روسی بٹالین کو توپون سے اڑا رہے ہین - اگر آپ نے شیخی مین آکر اپنا عہدہ چھوڑ دیا تو آپکی ناموری اور آیندہ امیدون کو ضرور نقصان پہونچیگا -

تعمیرات سرکاری کے بارے مین صاف صاف یہ ہے کہ ہملوگون نے بڑی تیز قدمی کی اور خزانہ خالی کر ڈالا - علاوہ برین عامل افسر اپنا کام کرتے جاتے ہین ہمارے پاس کوئی حساب یا تخمینہ یا رپورٹ نہین بھیجتے - مختصر یہ ہے کہ اُنھون نے اپنی ناتھ توڑ ڈالی ہے اور شتر بے مہار کی طرح جدھر چاہتے ہین چلے جاتے ہین - اب اُنکے انتظام سے رکھنے اور خالی خزانہ کی کمی پوری کرنے مین نقیض پیدا ہوگی - مین نے عزم بالجزم کیا ہے کہ ہوس آف کامنس کے طریقہ پر عمل کرونگا اور جبتک میری خواہشون اور رایون کی تعمیل نہوگی اُسوقت تک دانہ معطل رکھونگا -

لیکن صلح کرانے کی اُن کوششون مین ابتداءً ویسی کامیابی نہین حاصل ہوئی جیسی نکلسن اور چمبرلین والے معاملہ کے متعلق اُنکی کوششون مین کامیابی حاصل ہوئی تھی اور وہ پھر لکھتے ہین -

مری - ۲۶ - جولائی ۱۸۵۸ء

میرے پیارے کوک - میرے سامنے آپکی دو چٹھیان جو دو دو ہاتھ کی لمبی ہین جواب لکھنے کو رکھی ہوئی ہین اور وقت مطلق نہین ہے کیونکہ جہانتک میری آنکھین گوارا کرسکتی ہین یا جہانتک مجھ مین طاقت ہے اُس سے زیادہ لکھنے پڑھنے کا کام میرے پاس رکھا ہوا ہے - خطا معاف آپ معاملات کو مبالغہ آمیز اور نا انصافانہ نگاہ سے دیکھتے ہین - آپ ہی بتائیے کہ

جب کوئی شخص یہ کہے کہ میری اپنی مرضی کے مطابق عمل کرونگا ورنہ استعفا دیدونگا تو کیونکر کام چل سکتا ہے - گر آپ اکثر اسی دُہن مین اپنا راگ گاتے ہین، آپ کا جہان دل چاہے جایے - لیکن یاد رکھیے کہ آپ اپنی ہی راہ ہمیشہ اختیار نہ کرنے پاییے گا اگر آپ وطن چلے جائینگے ۔۔ وہان شادی کرینگے اور بڑھاپے مین الاؤ کے پاس جاکر بیٹھینگے تو کیا آپ سمجھتے ہین کہ اسوقت ہمیشہ اپنی ہی راہ اختیار کر سکینگے - ارے بھائی ہر حالت اور ہر موقع پر آپ میری اس بات کا یقین رکھیے گا کہ۔

نہ ہر جاے مرکب توان تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

لیکن مجکو نقص یہ دریافت ہوتا ہے کہ آپ اپنی طبیعت پر قادر نہین ہین بلکہ ہمیشہ ہر مرتبہ کے اختلاف راے مین اپنا استعفا داخل کرنے یا یہ کہنے لگتے ہین کہ مین چلا جاؤنگا - یہ ایک اس طرح کا طریقہ ہے جس سے ہر آدمی کو یہی ترغیب ہوگی کہ آپ کو روکے - گویا کسی سے کہلوانا ٹھہرا کہ ”دونہین،، - ”بریگیڈیر“ اور ”کمشنر“ اپنے عہدون پر اسلیے مقرر کیے جاتے ہین کہ افسران کمان اور مجسٹریٹون کو اپنے ضبط مین رکھین اور بغیر اس بات کے خیال کرنے کے کہ وہ دغاباز یا احمق ہین اُنکی راے سے اختلاف کرین - پس اگر ہر ہر بات مین اسی طرح کا اختلاف پیدا کیا جاے تو کوئی گورنمنٹ چل نہین سکتی - اگر آپ کے بعض ماتحت یہی آپ کے ساتھ کرین تو آپ اُنسے کیا کہینگے -

اڈورڈس اور چیمبرلین کے بارے مین یہ ہے کہ گو ہمیشہ میری راے اُنکی راے سے متفق نہین ہوا کرتی ہے لیکن مین سمجھتا ہون کہ اُنکے ایسے دو شخصون کا اُنسے بہتر دستیاب ہونا مشکل ہے - دیکھیے آپ ہی کیسے بے کہے کے آدمی ہین - اگر اڈورڈس صاحب چست و چالاک ہوتے تو آپ اُنکو جانور خیال کرتے چونکہ وہ ایک ملنسار آدمی ہین اس سبب سے چاپلوس ہوگیے - اچھا تو اب آپ کی نسبت سواے اسکے لوگ اور کیا کہینگے کہ تاوقتیکہ آپ اپنی راہ پر چلنے نہ پائینگے ”خود راے اور بے کہے کے،، آدمی بنے رہینگے -

آپ خیال تو کیجیے کہ معاملہ ”کوتل،، کے متعلق آپ نے مجکو کس جھگڑے مین پھنسادیا - مین یہ بات آپ کے رنجیدہ کرنے کے لیے نہین کہتا ہون لیکن انجام جو اُس معاملہ کا ہوا اگر وہی انجام نہوا ہوتا تو مجکو بھی اپنا استعفا داخل کرنا پڑتا پس آپ چاہتے ہین کہ جنگ کیجاے اور آخر مین صلح ہو - یہ کام عمل مین آئے اُس کام مین ترمیم ہو - لیکن یہ سب آپ ہی کی مرضی مطابق عمل مین آے - اسمین شک نہین کہ کبھی کبھی آپ کی راے صحیح ہوتی ہے - لیکن ہمیشہ ایسا نہین ہوتا - کیونکہ گو آپ عموماً راستبازی اور انصاف سے خیال کرتے ہین مگر آپ کو تاہ بین حد سے زیادہ ہین آپ تصور کرتے ہین کہ تمام عالم کوہاٹ ہی کے اندر رکھا ہوا ہے -

چیمبرلین صاحب سے جو آپ نے کہا کہ مین اپنی راے کو قائم رکھونگا ورنہ مین استعفا دیدونگا تو اُسکے معنی یہ ہوے کہ انمین اور آپ مین اُس بات کے کہنے ہی کے وقت سے سروری کی تکرار پیدا ہوگئی میرا جو شخص بالادست حاکم ہوتا اُس سے بیل ایسی

بات بس آخری ہی نوبت پر کہتا ہین حجت دلیل کرتا سوال وجواب کرتا لیکن استعفا نہ دیتا۔ استعفا دینے کی دھمکی ایک آخری امر ہے جسمین پھر کسی بحث کی گنجایش نہین ہے۔ پھر مین خیال کرتا ہون اور ظاہرا آپ بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ آپ اکثر اپنے خیالات اور خواہشون پر بہت زور دیکر اُنکی بابت اصرار کرتے ہین آپ کے قول کے بیان اور آپکی رایون کے ظاہر کرنیکے بعد اب اُنکے اعادہ کی ضرورت نہین معلوم ہوتی۔ ۔ آپ اس معاملہ کی نسبت اگر کوئی اور را ے نہین قائم کرسکتے تو پھر اپنی راے آپ اپنے پاس کیون نہین رکھتے۔ آپ خود رائی اور ضد کے ساتھ دوسرون پر اپنی راے کا زور کیون ڈالتے ہین۔ آپ کے اصل اوصاف کو اس عیب نے غارت کر رکھا ہے۔ . . . مین نے اپنے خیالات آزادی اور صفائی کے ساتھ آپ کو لکھے ہین اور یہ مین نے اسوجہ سے کیا ہے کہ آپ نے اُسکی درخواست کی تھی۔

اس بات کا بیان کرنا لطف سے خالی نہین ہے کہ چیف کمشنر کی بیحد ثابت قدمی اور استقلال سے اس معاملہ مین بھی صلح ہوگئی اور کوک صاحب پنجاب مین ٹھہرے رہے تا آنکہ اپنی شاندار رجمنٹ کی سرکردگی سے دہلی کو بھیجے گیے۔ یہان اُنکو اپنی اعلیٰ درجہ کی فوجی قابلیتون کے دکھانے کو بڑا بھاری میدان ملا اور رفتہ رفتہ اپنی بیشمار خدمتون کے صلہ مین کے۔ سی۔ بی کا خطاب حاصل کیا۔ یہ خطاب اُنکو ۱۸۵۸ء مین حاصل ہوا مگر جان لارنس نہایت ہی خوش ہوتے اگر یہ خطاب اُنکو ۱۸۵۵ء کے عین شورش کے زمانہ مین ملا ہوتا۔

اسی زمانہ کے قریب جیساکہ مین بیان کر آیا ہون انجنیرون کا قصہ پیش ہوا۔ جان لارنس ۵ جون کو لکھتے ہین کہ "صیغۂ تعمیرات سرکاری ابھی سے اسقدر تکلیف اور پریشانی مجکو دے رہا ہے کہ اُسکو چھوڑ کر پنجاب کے تمام باقیماندہ کامون کے انجام کرنے مین مجکو اُسوقت تکلیف اور پریشانی نہین ہوتی ہے" چیف انجنیر باوصف صدہا اعلیٰ اور اشرف خوبیون کے کوئی کاروباری آدمی نہین ہین۔ اُن صدہا اشرف صفتون کی قدردانی اور اُن نمودار کامون کی وجہ سے جو نیپیر صاحب نے آزادانہ اختیار پانے کی حالت مین انجام کئے تھے جان لارنس ابتک درگذر کرتے آئے سواے سوال وجواب یا اُنکی ناتجربہ کارانہ کارروائیون پر افسوس کرنے کے اور کچھ نہین کیا۔ لیکن اب گوارن صاحب کے پاس سے جو لارڈ ڈلہوزی کی غیرحاضری مین کونسل کے پریسیڈنٹ رہے تھے ایک چٹھی باظہار تاسف خلوے خزانہ جو آئی تو اس معاملہ مین کوئی چارہ نہین رہگیا کیونکہ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ صیغۂ تعمیرات سرکاری مین فی الفور بے انتہا تخفیف کی اشد ضرورت ہے جان لارنس جیساکہ مندرجۂ ذیل چٹھی سے ظاہر ہوگا پہلے ہی ایک نرمی کے ساتھ صورت معاملات کو نیپیر صاحب پر ظاہر کرچکے تھے۔

راولپنڈی ۱۵۔ اپریل ۱۸۵۵ء

میرے پیارے نیپیر۔ آپکے محکمہ کی نسبت اُس روز جو ذکر ہوا تھا اُسپر مین بہت کچھ غور و فکر کرتا رہا۔ وہ ایک ایسا امر ہے جسپر تون سے ص۴

مین نہایت تردد کے ساتھ خیال کرتا آتا ہون جس طور پر معاملات رہتے آئے ہین اُسکو مین پسند نہین کرتا اور مین نے چاہا ہے کہ اب رفتہ رفتہ مگر قطعی طور پر اُس طریقہ کو بدل دون - اسکے لیے مین نے قصد کیا ہے کہ نئے کامون مین جو ہر امر کے اعتبار سے ضروری ہون ایک پیچ کس دون اور جن صورتون مین کام ضروری معلوم ہوتا ہو لیکن اخراجات کے بارے مین شک ہو تو اُنکے بارے مین تخمینے اور کیفیتین طلب کرون - مین دیکھتا ہون کہ یہ طریقہ آپ کو حیران اور پریشان کرتا ہے اور اُسکے باعث سے آپ ہی کے قول کے مطابق وہ آپ کو اپنا خون جگر کھانا پڑتا ہے،، پیشتر آپ کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کا بہت موقع مل چکا ہے جیسا کہ آپ نے خود بیان کیا ہے اور آپکو اجازت رہی کہ جو چاہین سو کرین - اب ہر ایک معاملہ مین آپ سے باز پرس ہوتی ہے -

مجکو اس موقع پر بیان کرنا چاہیے کہ مین ہمیشہ اِس قاعدے کے خلاف رہا اور بُورڈ کے زمانہ مین اُسکے تدارک کی فکر اور اِس امر کی کوشش کرتا رہا کہ حسابات ٹھیک وقت پر پیش ہوتے رہین - مین نے دیکھا کہ میری کوششین بے سود ہین کیونکہ اُنکا نتیجہ صرف یہ ہوا کہ میرے اور ہنری کے مابین تکرار ہو گئی - اور اِس لحاظ سے مین نے اُس بات کو ترک کر دیا -

مین نہین سمجھتا کہ آپ مجھسے بڑھکر اپنا کوئی سچا دوست رکھتے ہون شاید میرے بھائی بھی مجھسے زیادہ آپ کے دوست نہونگے ایسا کوئی شخص نہین ہے جو مجھسے زیادہ آپ کا دلی خیر خواہ ہو یا جسکو آپ پر کسی مصیبت کے نازل ہونے کی حالت مین زیادہ رنج ہو - لیکن سرکاری معاملات سے متعلق اصول اور تجربہ دونون سے جہانتک مین دیکھتا ہون دستور اور قاعدہ ضروری ہے - مین دیکھتا ہون کہ اِن باتون سے لاپروائی کرنے پر بھی پنجاب مین بہت کچھ کیا گیا ہے لیکن مجکو یہ بھی یقین ہے کہ اگر اُس دستور اور قاعدہ کی پابندی کیجاتی تو اُسی قدر کام کمتر خرچ مین انجام پاتا - بہرحال گورنمنٹ نے آپ کے محکمہ کی ہدایت کے لیے ایک باضابطہ مجموعہ قوانین منضبط کیا ہے اور ہم پابند اس امر کے ہین کہ یا تو اُسکے احکام کی تعمیل کرین یا اگر اُسمین کوئی نقص معلوم ہو تو اُسکو ظاہر کر کے اُسکی ترمیم کرائین - ہملوگون کو یہ نہین لازم ہے کہ اُسکو منسوخ کر دین - اگر مین کبھی آپ سے کوئی ایسا نقشہ یا کیفیت طلب کرون جو ضروری نہو یا جس سے مجکو کوئی سروکار نہو تو آپ صرف اُس امر کو ظاہر کر دیجیے تاکہ اُسکا علاج کیا جائے -

جان لارنس نے لارڈ ڈلہوسی کے نام جو چٹھیان بھیجی تھین اُنسے بھی کوئی علامت اِس بات کی نہین پائی جاتی کہ وہ ہنری کی طرف سے کچھ رنج رکھتے ہون - جان لارنس ہمیشہ عالی ہمت رہے -

کودمری - ۲۶ - اگست ۱۸۵۵ء -

میرے پیارے لارڈ حضور کی چٹھی مورخہ ۱۴ جولائی کے جواب لکھنے مین میری طرف سے تاخیر ہوئی - اسکی وجہ یہ ہے کہ مین نے اِس امید مین کچھ انتظار کیا کہ اگر چہ مجکو تو ڈیپارٹمنٹ کے متعلق اپنے اطمینان کے مطابق مفصل حالات لکھنے کے قابل

ہو سکوں - پسماندہ کام کے طے کرنے اور معاملات کی درستی کرنے کے متعلق ادھر دو مہینہ کے عرصہ مین بہت کچھ کارروائی ہوئی -
مجھسے نیپیر صاحب سے کئی مرتبہ دیر دیر تک باتین رہین اور اُنھون نے وعدہ کیا ہے کہ جو کچھ آپ کی خواہش ہوگی اُسی کے مطابق
مین عمل کرونگا - جو صورت اب معاملات کی ہوگئی ہے اُس سے بیشک نیپیر صاحب ناراض ہین اور اُنکو اس بات سے متیقن کرانا ص ۴۷۴
کہ کس امر کی اصلاح ضروری ہے کوئی آسان بات نہین ہے - وہ ہمہ تن اسبات پر آمادہ ہین کہ جو کام جاری ہین وہ بدستور قائم
رکھے جائین اور نئے نئے کام نکالے جائین - لیکن وہ تفصیلات اور ہر قسم کے حسابات کو ناپسند کرتے ہین اور اُنکے دل مین یہ
خیال نہین آتا کہ اُنکے ماتحتون مین سے کوئی شخص مورد الزام ہوگا - اصل تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اُنکے کسی ماتحت پر کوئی الزام
لگائے تو وہ اُس ماتحت کی طرف سے جوابدہی کرنے پر آمادہ ہوجائینگے - اُن مین جیسا چاہیے کفایت شعاری کا بھی خیال
نہین ہے جیسا کہ کل شب کو اُنھون نے خود سادگی سے بیان کر دیا تھا اُنکو یہ خیال نہین ہے کہ وہ حد سے زیادہ جلدی
کر سکینگے - لیکن وہ تصور کرتے ہین کہ گورنمنٹ کو یقین ہوجائیگا کہ کافی روپیہ کے خرچ نہ ہونے کے سبب سے کام
ابھی کافی طور کا نہین ہوا -
حضور مطمئن رہین کہ جہانتک معاملات کی درستی میرے امکان مین ہے وہانتک مین اُنکو ایک مناسب بنیاد پر قائم کرونگا اور اگر
ممکن ہوا تو اس بات کا مین اس طور سے بندوبست کرونگا کہ نیپیر سے جنکا ہمکو خود بڑا خیال ہے کچھ بگڑنے نہ پائے - وہ ہر قسم کے
تخمینون سے نفرت کلی رکھتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ تخمینے دو انجینیرون کے پھنسانے کے جال ہین سوائے اسکے اور
کچھ بھی نہین ہین ''
مندرجہ ذیل چٹھی سے گو نیپیر صاحب کی رنجش کا حال بہت کچھ ظاہر ہوتا ہے تاہم یہ پایا جاتا ہے کہ دونون
آدمی قابل تعریف تھے -

کوہ مری - ۲۰ - اگست ۱۸۵۵ء

میرے پیارے نیپیر - کل کا رقعہ پہونچنے کے پیشتر ہی میرا ارادہ تھا کہ ہفتہ کو میرے آپ کے جو باتین ہوئی
تھین اُنکے بارے مین کچھ آپ کو تحریر کرون لیکن مجکو بیشمار کاغذات دیکھنا تھے -
پہلے مجکو یہ بیان کرنا چاہیے کہ مین بالکل اُس خیال کا شریک ہون جو آپ رکھتے ہین اور مجھے یقین کامل ہے کہ آپ
میری رایون کے خلاف کارروائی کرنا نہین چاہتے - ہمنے آپ نے مختلف مکتبون مین تعلیم پائی ہے ہمارے آپ کے خیالات
بھی مختلف ہین اور ابتک ہمارے آپ کے درمیان کبھی یکجائی بھی نہین رہی اِن سب باتون کی وجہ سے فرائض منصبی اور
ذمہ داریون کے متعلق ہماری اور آپ کی رائین بھی مختلف ہین - میری ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ پنجاب مین آپکے محکمہ کو
مین اپنے ضبط مین رکھون جسکی وجہ کچھ تو یہ ہے کہ ضرورت اس بات کی مقتضی ہے مگر زیادہ تر اس وجہ سے کہ مجھپر فرض ہی ہے
لیکن یہ حقیقت مین مجکو نہین معلوم ہوا کہ اس بات کا کس طور پر بندوبست کرون جسمین آپ کو کوئی بھاری صدمہ نہ پہونچے

پہلے تین نے اِس امید اور اِس بھروسہ پر معاملات کو اُنھین کے حال پر چھوڑ دیا کہ خودبخود اُنکی اِصلاح ہوتی رہیگی اور جس قطعی طور پر مجلو کارروائی کرنا چاہیے شاید اُس طور پر مین نے کارروائی نہین کی۔

ایک مدت دراز تک معاملات بالکل آپ کی نگرانی پر چھوڑ دیے گیے مجکو یہ معلوم ہوا کہ حسابات پس ماندہ پڑے ہوے ہین لیکن یہ نہین معلوم ہوا کہ اسقدر کام بلا اختیار جائز عمل مین آرہے ہین جیساکہ بعد کو منکشف ہوا۔ اگر میرے پاس آپکی ششماہی کارگزاریون کی رپورٹین اور اُسی طرح کے دوسرے نقشہ جات معمولی وقت پر برابر ہوپنچتے رہتے تو ہمکو مداخلت کرنے کی ضرورت جلد تر معلوم ہوجایا کرتی۔

آپکے کاغذات جب اول اول ہوپنچے تھے تو اُسوقت بھی مین نے اُنکے مطابق عمل کرنا پسند نہین کیا۔ کیونکہ اُنسے مجھکو یہ نہین معلوم ہوا کہ کس قسم کے کامون کے لیے روپیہ درکار رہے اور کن کی بابت منظوری ہوئی اور کن کی بابت نہین ہوئی ہے ... ۔ آپکے محکمہ کا مجھکو جو اختیار حاصل ہے اگر مین اُسکی تعمیل نکرون تو یہ میرے لیے ایک اور بھی لغو بات ہے ۔ مین اس اختیار کو بالکل خودمختارانہ اور بیباکانہ طور پر کرسکتا ہون لیکن میری راے یہ نہین ہے ۔ مین نے آپ سے دوستانہ خیالات قائم رکھکے صرف بنظر مصلحت وقت اس بات کی کوشش کی ہے کہ آپ سے آپکے محکمہ کے معاملات کو درست کراؤن اگر وہ انقلابات گلاب کے چھڑ کنے سے وقوع مین نہین آتے" تو کوئی اصلاح بھی بغیر اسکے عمل مین نہین آتی کہ پرزور الفاظ سے اظہار مطلب کیا جاے اور ماتحت حکام پر قطعی مگر دوستانہ طور پر ظاہر کیا جاے کہ ایک شخص کی خواہشون کے مطابق تعمیل ہو

آپ کہتے ہین کہ تمھارے حکم سے جو سرکاری چٹھیان روانہ ہوتی ہین اُنکے بالکل خلاف تم بیان کرجاتے ہو۔ شاید یہ بیان بہت کچھ صحیح ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ چونکہ مین فطرتًا تندخو ہون اسلیے جہانتک ہوسکتا ہے مین حتی الامکان اپنے کلام مین بہت احتیاط رکھتا ہون۔ پھر چونکہ مین یہ بھی چاہتا ہون کہ آپ کے دل کو رنج نہ ہوپنچے اور آپ نے جس شایستگی اور ملنساری کا شیوہ میرے بارے مین اختیار کرکے اُسکا بیحد اثر مجپر پیدا کیا ہے اُسکے اعتبار سے مجھکو یہ خیال کرنے کی ترغیب ہوئی ہے کہ آپکے محکمہ کے متعلق دراصل جسقدر عیوب کا (میرے نزدیک) مجھکو خیال پیدا ہوا اُنسے بہت کم مین نے سختی ظاہر کی۔ ....

اگر اِس چٹھی مین کوئی ایسی بات مین نے بیان کی ہو جس سے آپ کو رنج ہوپنچے تو مجھے معاف کیجیگا۔ مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ یہ دوستانہ طور پر مین نے بیان کیا ہے۔

ذیل مین اُس مراسلہ کا اقتباس درج کیا جاتا ہے جسکو لارڈ کیننگ نے غدر کے فرو ہوجانے کے کچھ دن بعد سر چارلس وُڈ کے نام تحریر کیا تھا۔ اِس تحریر سے مندرجہ بالا خط کتابت کی نہایت دلچسپ تشریح پیدا ہوتی ہے حالانکہ اُسکے مضامین کچھ بقصد قائل اُس تشریح کے متعلق نہین بیان ہوے ہین کیونکہ یہ تحریر وقوع واقعہ کے بعد کی ہے۔

خیمہ گاہ ہوشیارپور واقع سڑک لاہور و پشاور۔

ص ۴۷۷

۳۰- مارچ ۱۸۵۶ء

۹۷ حال مین پشاور کو جاتے اور وہان سے آتے ہوئے اُس سڑک کے مسئلہ پر جو سرحدی چھاونی مذکورہ بالا کو لاہور سے
گئی ہے فی الحقیقت میرا خیال بہت رجوع رہا۔ یہ سڑک جیسا کہ آپ آگاہ ہین الحاق پنجاب کے بعد ہی بنتا شروع ہوئی تھی۔
ابتدا مین جو اندازی تخمینے کیے گئے تھے اُنکے بالکل ناکافی ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کام یکبارگی شروع کر دیا گیا اور اس بات کا
پورا پورا اندازہ نہین کیا گیا تھا کہ اُسمین کیا کیا دشواریان لاحق ہونگی- کئی برس تک بے قید اخراجات کے ساتھ یہ کام جاری رہا
لیکن ساتھ ہی اسکے ایسی مستعدی اور قابلیت کے ساتھ اُسکی کارروائی ہوتی رہی جو سَر رابرٹ کی تدبیرات مین بالتخصیص پائی
جاتی تھی۔ . . . — اس سڑک پر سفر کرنے کے قبل میرا خیال تھا کہ اُسکی تعمیر مین کسی قدر لاپروائی کی گئی ہے لیکن بذات خاص
اُسکے ملاحظہ کے بعد میرے اُس خیال مین ایک بڑے درجہ تک ترمیم ہو گئی ہے۔

۱۸۵۱ء اور ۱۸۵۶ء کے مابین جس چستی کے ساتھ یہ کام ایک ایسے ملک مین شروع ہو کر جاری رہا جہان ہوشیار
مزدوروں کا بالکل قحط اور گاڑیون وغیرہ کا نام نہین تھا اُسکے لحاظ سے خرچ کثیر درکار تھا- پھر جس پیمانہ اور جس استحکام کے ساتھ
ص سڑک کے کنارے بنائے گیے اور نشیب و فراز کی رعایت اعلیٰ درجہ کے جس حساب سے (فیصدی ۲) رکھی گئی اُس سے ظاہر
ہوتا ہے کہ جہانتک ہم اس کام کی تکمیل کے متعلق اخراجات کا منظور کرنا قرین مصلحت سمجھتے اُس سے کہین زیادہ خرچ مین کام
تکمیل پائیگا- اب ہمکو اُسکے اخراجات کا بہت اچھی طرح سے اندازہ معلوم ہو سکتا ہے کیونکہ یہ معلوم ہو گیا کہ کام کسقدر کرنا پڑیگا
کتنے دنون مین اُسکی تکمیل ہوگی اور سرمایہ کے نہونے سے کام مین اگر خلل پڑیگا تو ہمکو اسکا ہرجہ کس قدر برداشت کرنا پڑیگا-
لیکن اس امر سے چشم پوشی نہ کرنے کی حالت مین بھی مجکو اس امر سے اعتراف کرنا چاہیے کہ ایسے وقت مین بھی گورنمنٹ کا
میلان طبع چندان خرچ کے تخمینے پر نہین ہے بلکہ زیادہ تر اُسمین سہمت دلانے کا ہے - اور جہان مین اس بات کا متمنی ہون کہ
اب پھر کبھی بغیر مناسب تخمینا کیے ہوے اس قسم کے کام یکدم سے جاری نہونے پائین وہان بعض بعض اشخاص کے اس عقیدے
۹۸ سے بھی مین چشم پوشی نہین کرتا کہ سَر رابرٹ نیپئیر کی صلاح اور عام ہدایت سے جو اس عالیشان کام مین محنت پیشہ اشخاص کو
ایک بڑے درجہ تک ترقی کرنے کا موقع ملا اور اس کام اور پنجاب کے ایسے ہی دوسرے بھاری کامون مین جو روپیہ صرف
ہوا اُس سے اقل درجہ ہندوستان کی سب سے زیادہ جوانمرد قوم پر برٹش حکومت کے زور اور فائدہ رسانی کے خیالات بخوبی
مرتسم ہو گئے اور خدا کی مہربانی سے اس امر مین معین ہوے کہ پنجاب مین امن و امان اور خیر خواہی قائم رہے اور اُسکے ذریعے سے
ہندوستان کی سلطنت ہاتھ سے نکلجانے کے بعد پھر حاصل ہو جائے۔

مین نے نہایت (شاید میری اس کتاب کے پڑھنے والون مین سے بعض لوگ خیال کرینگے کہ ضرورت سے
زیادہ) طوالت کے ساتھ اس بات کا بیان کیا کہ جان لارنس نے اپنی گاڑی کے گھوڑون کے یکجا رکھنے
مین کیا کیا کوششین کین اور انمین کہانتک کامیابی (جن آدمیون کے ساتھ جان لارنس کو سابقہ تھا اُنکا

خیال کرکے یہ کامیابی بڑی بھاری بات معلوم ہوتی ہے) حاصل ہوئی اُن باتون کے بیان کرنے کی جو مین
مین پیشتر تحریر کرچکا ہون - جان لارنس اور اُنکا کام صرف انھین کوششون کے لیے مشہور ہے - اس بات
کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ اسکے چند سال کے بعد غدر شروع ہونے کے زمانہ مین (اگر اسی طرح کی
کوششین نہ کی گئی ہوتین تو) معلوم نہین کیا کیفیت گذرتی - اگر یہ کوششین نہوئی ہوتین تو بالعوض اسکے کہ پنجاب
مین ایسے افسر ہوتے جو اپنے کام اپنی رعایا اور اپنے افسران اعلی سے قرار واقعی واقف ہوتے وہان ایسے
لوگ افسر ہوتے جو کسی کے حال سے مطلق واقف نہوتے (اور یہ کوئی اُنکا قصور نہوتا) اور اُسوقت یہ تو مکسوب
صوبہ ہماری مستحکم مدد ہونے کے بدلے ہماری پریشانی کا اصل باعث ہوتا - پنجاب مین نکلسن اور
چیمبرلین اور کوک اور نیپیر (اور اسی طرح کے ایک مجمع کثیر) ایسے لوگون کے رہنے کی گنجایش اور موقع جو
ملا تو اُسکی وجہ صرف انھین چٹھیون سے جنکو مین نے اس طوالت کے ساتھ محول کیا ہے ظاہر ہوگی - یہ چٹھیان
سب چیف کمشنر ہی کے نام کی ہین سوائے اُنکے اور کسی کے نام کی نہین ہین -

جس طریقہ سے جان لارنس نے اپنے ماتحتون کے ساتھ برتاؤ کیا اُسکی نسبت اُنکا یہ طریقہ بھی کچھ کمتر ص ۴۷
قابل لحاظ نہین ہے کہ اُنھون نے کسی مقام پر اپنے اصول سے ذرا بھی انحراف نہین کیا اور نہ کبھی اپنے خیالات
پر پردہ ڈالنے والے الفاظ استعمال کیے اور اس التزام کے ساتھ بھی وہ برابر اُس عالی دماغ شخص کے اتفاق
مین کام کرتے رہے جو گورنمنٹ کا سب سے اعلی افسر تھا -

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیونکر اس کام کے قابل ہوسکے - اس سوال کا جواب کچھ آسان نہین ہے
اور کوئی جواب اُسوقت تک شافی بھی نہین ہوسکتا ہے جب تک اُسقدر غور و تعمق کے ساتھ جو مین پیشتر سے
کرتا آیا ہون ایک ایسے گورنر جنرل کے حالات پر لحاظ نکیا جاسے جو ہندوستان کے نہایت ہی با اقتدار گورنر جنرلون
سے ایک گورنر جنرل ہوگیا ہے -

باوصف اُن بڑی بڑی خوبیون کے جنکی نسبت امید ہے کہ وہ سوانح عمری کے ذریعہ سے بطور
کافی نمایان ہوئی ہونگی (بلکہ انھین کے باعث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ) لارڈ ڈلہوسی مین بعض بعض عیوب بھی
تھے جو اُنھین خوبیون کے برابر ظاہر ہوسکتے ہین - وہ متکبر اور حریص اور جابر تھے - وہ کسی شخص کو جو اُنکی
نافرمانی یا مایوسی کا باعث ہوتا یا جو اُنکے اختیار مین دست اندازی کرنے کا میلان ظاہر کرتا پامال کردیتے تھے
ایسی حالتون مین اُنسے تحمل ممکن نہ تھا - جان لارنس جب کبھی غیر مناسب وقت پر اپنی آزادی کے اظہار سے
چونکائے جاتے تھے تو وہ بڑی رنگین بیانی کے ساتھ کہا کرتے تھے کہ "لارڈ ڈلہوسی نے اپنا پاؤن ٹیک دیا"
ایک اور بات وہ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ "لارڈ ڈلہوسی میری درخواست کے جواب مین خسروانہ صیغہ نفی کو

استعمال کیا - جان پیٹر گرینٹ نے جو لارڈ موصوف کے لایق ترین ماتحتون سے تھے کہا تھا کہ وہ لارڈ صاحب ایک مرجدانی ہین" کوئی خاص شخص یا مجمع اشخاص کانٹون پر لات چلانے کی حالت مین جسقدر زیادہ مرتبہ یا حیثیت رکھتا ہے اسی قدر زور سے اسکے پانؤن مین وہ کانٹے چھبتے ہین - انکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ بورڈ ؤن کمشنرن اور چیف کمشنرؤن سے تو انکو کسی طرح کی ہمدردی نہ تھی مگر حقیر ڈپٹی کلکٹرؤن کو وہ بچا دیتے تھے اور آسانی سے انکو چھوڑ دیتے تھے - جس طرح پر وہ اوائل گورنر جنرلی پر لارڈ گف ہنری لارنس اور ہنری لارنس کے مستحکم طبع ماتحتون کے ساتھ پیش آئے اسکی کیفیت مین سابق کے ابواب مین بیان کر چکا ہون - ان حالتون مین انھون نے چشم نمائی کی جو چٹھیان تحریر کین وہ فولاد سے زیادہ صاف اور صیقل کی ہوئی تھین پس اگر انمین کوئی بات لایق تعریف تھی تو پسند کرنے کے قابل (میرے نزدیک) ہرگز نہین تھی - علی الخصوص ایک صفت سے تو وہ بہت کم متصف تھے اور یہ صفت ایسی ہے کہ کوئی شخص چاہے جیسا لایق ہو انسان کی فرمانروائی کا بار قرار واقعی نہ اٹھا سکیگا - وہ یہ ہے کہ انمین خیالات سے ہمدردی کرنے کی صلاحیت نہین تھی - مین یہان اس اخلاقی کیفیت محسوسات کا ذکر نہین کرتا جو کم و بیش عام بنی آدم مین پائی جاتی ہے جسکی وجہ سے دنیا کے آدمی خوشی کرنے والون کے ساتھ خوشی کرنے اور رونے والون کے ساتھ رونے لگتے ہین اور وہ کیفیت ایسی ہے کہ اگر کوئی آدمی پتلے ڈھانچہ کا ہوا تو وہ اپنے کسی بلند خیال ماتحت پر کوئی تکلیف بمجبوری پہونچانے کے وقت اسی کیفیت کی وجہ سے اقل درجہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ گویا وہی تکلیف دوسرے اشخاص خود اسی کو پہونچا رہے ہین - کیونکہ لارڈ ڈلہوسی مین اس کیفیت کی کمی ہرگز نہین تھی - چونکہ وہ سپاہی تھے (کیونکہ انکے باپ ہندوستان کے کمانڈر انچیف رہ چکے تھے) اسواسطے جب انھون نے سنا کہ نمبرا ڈرینگون رجمنٹ مقام چلیان والا مین بھاگ گئی تو انکی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے - جس وقت سر فریڈرک ہیلیڈی اُن حالات کو جو ملتان مین اگینیو اور اینڈرسن صاحب کے مارے جانے کے متعلق انکے پاس پہونچے تھے بیان کرنے لگے تو لارڈ ڈلہوسی انکو سنکر روتے جاتے تھے اور پھر جب اسی معتمد ماتحت کو اسکی پیاری بی بی (جسکو وہ نہایت ہی عزیز رکھتا تھا اور جو ساحل انگلستان کے سامنے پہونچتے ہی سمندر کی بیماری سے ہلاک ہوگئی تھی) کے مرنے کے بعد پہلے پہل انھون نے دیکھا تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے - جب لیڈی ڈلہوسی کے مرنے کی خبر اول اول انکو پہونچی تو اس رنج مین وہ کئی ہفتہ تک گورنمنٹ ہوس کے باہر نہین نکلے اور سوائے اس شخص کے جسکی ملاقات بغایت ضرور تھی اور ہر ایک شخص کی ملاقات سے انکار کیا لیکن گورنمنٹ کے تمام کام ایمانداری اور ہمدردی کے ساتھ بذریعہ تحریر انجام کرتے رہے جیسا کہ وہ ہمیشہ کیا کرتے تھے ہنری لارنس کے نام اس تردد کے زمانہ مین جب انکے بھائی اور بھاوج کو سکھون نے قید کر لیا تھا جو چٹھیان روانہ کین وہ پوری دلسوزی اور سچی ہمدردی سے خبر دیتی ہین اور جان لارنس کے نام جو چٹھیان انھون نے روانہ کی تھین انسے ابتدا سے انتہا تک یہی

بات ظاہر ہوتی ہے کہ لارڈ ڈلہوسی کو نہایت الفت اور محبت کے ساتھ ہنری لارنس اور اُنکی زوجہ کا خیال تھا۔ اُنکے پرسنل اسٹاف مین بھی ایسا کوئی ممبر نہ تھا جو ایسی باتون کو نہ بیان کر سکتا جنسے ظاہر ہوتا کہ لارڈ موصوف کو اُن دونون قیدیون کا کسقدر خیال تھا۔ انمین سے اکثر لوگ آنکے معتقد تھے اور اپنے کثرت کار کے زمانہ مین جو دو ایک باتین وہ کہتے یا دو ایک لفظین ایسے افسرون کی کارگزاری کے اعتراف مین لکھتے تھے جنکو ایسے فاصلہ دراز پر لارڈ صاحب کے اِس خاص اعتراف کی کوئی امید نہین تھی وہ عمر بھر اُن لوگون کو یاد دیا اُنکی الماریون مین عمر بھر رکھی رہین پس جو کچھ مین بیان کرونگا اُسمین ایسی کوئی بات نہین ہے جس سے ظاہر ہو کہ اُنکے دل مین سچی مہربانی یا وہ بات جو عموماً ہمدردی کہلاتی ہے نہین ہے۔

لارڈ ڈلہوسی کے جو عیوب مجکو معلوم ہوے وہ زیادہ تر اُسی قسم کی ہمدردی سے متعلق ہین جو نہایت وسعت رکھتی ہے اور شاذ و نادر دیکھنے مین آتی ہے وہ جسقدر اخلاقی قوت سے تعلق رکھتی ہے اُسی قدر دماغی قوت سے بھی تعلق رکھتی ہے اور وہ خاصکر تیزی قوت متصرفہ پر منحصر ہے۔ لارڈ ڈلہوسی اپنی چٹھیون کے اعتبار سے جو صدہا میرے سامنے رکھی ہوئی ہین میرے نزدیک اس قابلیت سے معرا تھے کہ کافی طور پر اپنے محکومون کی دلی کیفیتون اور حقوق اور اولوالعزمیون اور خیالات سے ہمدردی کر سکتے اور اسواسطے وہ اس امر کے سمجھنے سے معذور رہتے کہ باشندگان ہندوستان (جیساکہ اُنمین سے اکثرون نے کیا) ہمارے ارادون کی عام فیض رسانی اور ہماری حکومت کے یقینی فائدون کو تسلیم کرنے کے بعد بھی ٹھنڈھی سانسین لے لیکر اُن گذشتہ ایام کے یاد کرنے پر مائل تھے اگر اُنپر ظلم کیاجاتا تھا یا وہ لوٹے اور مارے جاتے تھے تو خود اپنی قوم اپنی بولی اور اپنے ہی فرقہ کے لوگون کے ہاتھ سے اُن سب باتون کو برداشت کرتے تھے۔ پھر جیساکہ مجھپر ظاہر ہوتا ہے وہ بہیئت مجموعی اس بات کو اپنے دل مین سوچنے سے معذور رہے کہ الحاق کی جس حکمت عملی کا اُنھون نے علانیہ اقرار اور سلطنت مین جائز خواہ ناجائز طور پر جو بیشمار اضافے کیے تھے (یہ اضافے بھی مثل الحاق کے مصلحت وقت کے اعتبار سے بجبوری اُنھون نے کیے تھے یا یہ کہو کہ یہ مصلحت وقت خواہ مخواہ اُنھون نے پیدا کر لی تھی) اُنکا اثر ہندوستانیون کے دل پر بہیئت مجموعی کیا پڑا ہوگا۔ علی الخصوص ایک اِس امر مین مجکو شبہہ ہے کہ اُنھون نے اپنے دل مین یہ خیال کیا ہو کہ تبنیت کے مقدس حق مین خلل پہونچاکر رعایا کے مذہبی خیالات اور قدیم الایام کے دستورات مین دست اندازی کرنا ایک ایسا امر ہے جسپر روشن دماغ فرمانرواکو نہایت ہی غور و فکر کرنا لازم ہے۔ گو اُنکی چٹھیان سب کی سب بڑی فصیح و بلیغ اور لطیف ہین لیکن کسی مین بھی کوئی ایسا فقرہ نہین ہے جسپر پڑھنے والا ٹھہر جاے اور ٹھہر کر مثل خطوط مٹکاف صاحب یا اوٹرم صاحب یا ہنری یا جان لارنس کے جو فصاحت و بلاغت مین اُنسے کمتر ہین کسی مقام پر اُنگلی رکھکر یہ کہے کہ "دیکھو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اِس شخص کا کل ہندوستان پر حکمرانی کرنے کا خاص دعوی اسوجہ سے تھا کہ وہ اُس کلی طور پر رعایا کی خواہشونکو

ص ۴۸

سمجھا تھا - پس اگر ہندوستان کے گورنر جنرلون مین لارڈ ڈلہوزی سے بڑھکر کوئی گورنر جنرل لائق یا ذی سطوت یا ایماندار نہین گذرا ہے تو میرے نزدیک یہ بات بھی ہے کہ دیسیون سے ہمدردی کرنے اور ان لوگون مین ہر دل عزیز رہنے کے اعتبار سے انسے بڑے ہوئے گورنر جنرل بہت سے گذرے ہین -

باانیہمہ وہ ہر ایک امر کے اعتبار سے ایک ذی سطوت شخص تھے - انمین جو کچھ عیوب تھے وہ چھوٹے آدمیونکے نہین بلکہ خاص الخاص بڑے شخصون کے تھے - انکا جسم اور قد تو چھوٹا یعنی قریب قریب اسکے تھا کہ کسی کو اسکی جانب خیال بھی نہین ہوتا لیکن دل البتہ وہ بہت بھاری رکھتے تھے بقول شاعر

چھوٹے سینے مین لیے تھے وہ بڑا بھاری دل

گو انکی تندرستی بہت ضعف کی حالت مین تھی اسپر بھی وہ قوی سے قوی آدمی کی نسبت بھی زیادہ کام کرتے تھے - گو وہ ایک جسمانی عارضہ مین مبتلا تھے جسکی وجہ سے زیادہ صعوبت کی حالت مین انکو اکثر اپنے کپڑے اوتار کر اپنے کمرہ کے اندر بقیہ ہوکر بیٹھنا پڑتا تھا اور اس کمرہ مین بھی جو وہ اتنا کھیلنے کی میز کے برابر سطح تھا ، وہ چلنے پھرنے سے معذور تھے تاہم وہ ہندوستان کو اس کنارے سے اس کنارے تک طے کر آئے - ہر شے کو اپنی انکھون سے دیکھ آئے اور اپنی آٹھ برس کی مدت ویسرائی مین جس مدت تک قریب قریب کوئی گورنر جنرل اس منصب پر نہ رہا ہوگا ایسے عہدہ کی ہر ایک خدمت کو جو صاحب منصب کو وہ سرداری دیگر دار پر سر چڑھا دیتا ہے ،، یعنی درجہ اعلی پر پہونچاکر ہلاک کر ڈالتا ہے کمال عمدگی تیز دستی درستی اور نمود کے ساتھ اسطور پر انجام کیا کہ بہت کم گورنر جنرل ان باتون مین انکے برابر کہے جا سکتے ہین - صرف صوبہ پنجاب کے متعلق انکو اسقدر کام رہتا تھا کہ کسی معمولی لائق آدمی کو اپنی ساری کوششین اسی کے انجام مین مصروف رکھنا پڑتین - جسوقت ہم انکی چٹھیات موسومہ برادران لارنس کو پڑھتے اور اس جامع اور مانع رای پر جو پنجاب کے اکھاڑے کے متعلق (جہان تمام لائق لوگ بھرے ہوے تھے اور ہر ایک نے اپنے اپنے وقت مین کار نمایان کیا) ہر ہر واقعہ اور ہر ہر کیفیت پر وہ دے سکے خیال کرتے ہین تو ہمکو بہت مشکل سے یقین ہوتا ہے کہ انکی کل خدمات کے مقابلہ مین پنجاب کا کام صرف ایک جزو قلیل تھا اور وہ آٹھ برس کی مدت مین کچھ زمانہ تک اور یہی پانچ چھ صوبون کے صریحاً جواب دہ رہے جنکو انھون نے شامل سلطنت کیا تھا اور ان کامونکے علاوہ انکی خاص دشوار خدمتین تھین جو ابتدا سے انکے سپرد ہوئی تھین اور جنھون نے خود انکے قول کے مطابق اسقدر بار انپر ڈال دیا تھا جو انکے بڑے سے بڑے شائقین مین سے بھی کسی پر نہ پڑا ہوگا - الغرض اگر وہ آسمان سے بھیجے ہوے فرمانروا نہین تھے تو اسمین کوئی شک نہین کہ وہ فرمانروائی کے لیے خلق ہوے تھے - اگر وہ حریص تھے تو انکی حرص مثل قیصر روم کی حرص کے تھی - انمین خود غرضی کی باتین بہت کم اور کمینہ پن کی باتین مطلق نہ تھین انکا ریشہ ریشہ بادشاہی کرنے کے لیے بنا تھا - وہ اپنے دل مین سمجھتے تھے کہ مین فرمانروائی کر سکتا ہون اور کرورون

ص ۴۵۲

ایشین ... ایک مصرع ...

آدمی جو انکے زیر حکومت سپرد کیے گئے تھے اُنکی بہبودی کے حق مین بہتر یہی ہوا کہ لارڈ موصوف ایسا سمجھتے تھے۔

اور ادھر جان لارنس بھی بالکل اسی طرح کے حاکمانہ مزاج اور اپنی دُھن کے آدمی تھے جیسے لارڈ ڈلہوسی تھے۔ پس ایسے لوگون مین جنکی نسبت ہم اس بات کی امید کرین کہ وہ لارڈ ڈلہوسی کی ماتحتی عمدگی کے ساتھ نباہ سکے ہونگے جان لارنس آخری شخص تھے۔ لیکن شاید ہم بہت اچھی طرح سے اس بات کو دیکھ سکتے ہین کہ جان لارنس نے اُنکی ماتحتی اسی طرح نباہ دی۔

پنجاب جو جان لارنس کے زیر حفاظت تھا لارڈ ڈلہوسی کا نہایت محبوب صوبہ تھا۔ جان لارنس اسکے چیف کمشنر تو ہو سکتے تھے مگر یہ بات بھولنے والے وہ کب تھے کہ مین اسکا خود مختار فرمانروا نہین ہون۔ اگر انھون نے کبھی اس بات کو بھلا دیا اور اگر اپنی جوابدہی سے انھون نے ایک دوست کو پنجاب کی مقدس حدود کے اندر کام کرنے کے لیے طلب کیا یا ان حدود کے باہر ایک سرحدی جھگڑے مین بلا سابق منظوری گورنر جنرل اپنے تئین پھنسایا تو اُنسے بھی جواب طلب کیا گیا اور انکو بھی معلوم ہوا کہ لارڈ ڈلہوسی کس جبروت کے آدمی ہین۔ لیکن اس موقع پر انھون نے اعلیٰ اختیار کی تبعیت اور خیر خواہی کے خیال سے عمل کیا۔ سرکاری فرائض کا خیال انکو اس درجہ تھا جو سوائے ہابنیز کے چیلہ کے اور کسی شخص مین نہین پایا جا سکتا لیکن جس شخص کو عوام الناس سے اسطرح کی ہمدردی ہو اور جو ایسا حاکمانہ مزاج رکھتا ہو اسمین مشکل سے ایسے خیال کے پائے جانے کی امید ہو سکتی ہے۔ اپنے چیف کی بعض اوقات کی چشم نمائیون کو اگر انھون نے گوارا کر لیا تو اسی سرکاری فرلضیہ کے خیال سے گوارا کیا۔ اگر یہ چشم نمائیان اور کسی مقام سے کیجاتین تو وہ اپنے حملہ آور سے خم ٹھونک کر لڑنے پر مستعد ہو جاتے۔ لیکن لارڈ ڈلہوسی بھی ایک بڑے عالی ہمت شخص تھے اور اُنسے بعید تھا کہ اپنے ماتحتون کو آزادی کے ساتھ اپنے اپنے خیالات ظاہر کرنے کی خواہش نہ کرتے۔ جان لارنس یہ بات ہمیشہ کیا کرتے تھے کہ لارڈ ڈلہوسی نے پنجاب مین ایسی کوئی کارروائی یا تقرری ایسی نہین کی اور کوئی کلمہ ایسا نہین بیان کیا جسکی بابت جان لارنس نے اسکے ناپسند کرنے کی حالت مین اپنی بہادرانہ صاف دلی کے ساتھ گرفت یا تردید نکی ہو۔ اور اسکے بعد اگر انکو اپنے چیف کے خیالات بدلنے مین کامیابی نہین ہوتی تھی تو وہ اُن خیالات کے قبول کرنیکا اپنی تئین مجاز ہی نہ سمجھتے تھے بلکہ اُنپر عمل کرنے کا اپنی تئین پابند جانتے تھے۔ اور لارڈ ڈلہوسی سے جو انھون نے نباہا تو اسکی وجہ یہی تھی کہ انمین مخالفت کے ساتھ اطاعت اور خیر خواہی اور رضاجوئی کے ساتھ تقریر کی بے تکلفی اور بیباکی پائی جاتی تھی جو انکی دوسری بڑی صفتون کے ساتھ مین ملکر لارڈ ڈلہوسی سے ٹھیک ٹھیک مطابق ہو جاتی تھی۔ اور اسکی وجہ سے اس طرح کے دو اپنے اپنے دھن کے آدمی (اگر مین نے اُنکی خاصیتون اور تحریرات کو صحیح صحیح سمجھا ہے تو بیشک وہ ایسی ہی تھے) ایک ہی احاطہ کے اندر اسطور سے رہ سکے کہ ایک شخص دوسرے کا قدردان رہا اور کبھی کسی نے ایسی کوئی بات نہین ہونے دی جس سے خطرناک قسم کی مخالفت دونون کے درمیان ظہور پذیر ہوتی۔

لارڈ ڈلہوسی مین جان لارنس کی طرف سے اُنکی قدر و منزلت اور خوبی کے خیالات پہلے ہی سے پیدا ہونے لگے تھے اور اب اُنکو اسقدر ترقی ہوتی گئی کہ دونون مین بھائیون کی ایسی الفت اور محبت پیدا ہوگئی تھی حکمت عملی مین دونون آدمیون کے درمیان عام طور کا اتفاق تھا لیکن اس بات کے لیے اختلاف بھی بجنبہٖ تمام پایا جاتا تھا کہ اُنکے باہمی مراسلات مین مذاق اور لطف اور شوخی پیدا ہو سکے۔ ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ دونون کی کل مراسلت مین صرف ایکمرتبہ جان لارنس نے ایک ایسی بات پر زیادہ زور ڈالا جو اُنکے چیف نے اُنسے کہی تھی۔ جان لارنس نے ایک عہدہ پر ایک سویلین کے مقرر ہونے کی بابت نہایت شدومد سے اعتراض کیا تھا کیونکہ اُنکے نزدیک یہ شخص اُس عہدہ کے قابل نہین تھا اور گورنر جنرل نے ظرافتاً اُنکو جواب مین لکھا کہ "جان تم خوب سمجھتے ہوگے کہ تم بڑے نفرت کرنے والے آدمی ہو" ظاہر ہے کہ اس جملہ کے معنون مین غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے اور جان لارنس نے اپنے بھولے پن سے یہ خیال کرکے کہ لارڈ ڈلہوسی کا اس لفظ سے مطلب کچھ اور ہے بڑی گرمجوشی سے اُنکو جواب لکھا اور اُس الزام کی تردید کی۔ اُنکی چٹھی نہایت ہی خاص طریقہ کی ہے اور لارڈ ڈلہوسی کا جواب بھی اُسی طرح کا ہے۔

۲۱ - اپریل ۱۸۵۵ء

میرے پیارے لارڈ . . . . مجھے سخت افسوس ہے کہ حضور کو اس بات کے خیال کرنے کی وجہ پائی گئی کہ مین بڑا نفرت کرنے والا ہون اگر مین اپنے افعال کا کوئی تمیز کرنے والا خیال کیا جا سکتا ہون تو مین یہی کہونگا کہ وہ بات نہین ہے۔ میرے نزدیک دنیا مین ایسا کوئی شخص نہین ہے جسکی نسبت مجھے وہ خیال ہو۔ یہان اور دوسرے مقامات پر ایسے بہت سرکاری افسر ہین جنکے بارے مین مین ایک حقیر راے رکھتا ہون۔ پنجاب مین ایسے بہت سے افسر ہین جنکی نسبت رپورٹ کرنا مین نے اپنا فرض تصور کیا۔ لیکن میرے علم مین ایسا کوئی شخص نہین ہے جسکو مین ذاتی نقصان پہونچانا چاہتا ہون۔ ہر ایک سرکاری افسر جسکو مین نے نالائق خیال کیا وہ مجھسے بیشک نفرت کرتا ہے اور یہ بھی سمجھتا ہے کہ مین اُس سے نفرت کرتا ہون۔ یہ بالکل لازمی امر ہے۔ مجکو معلوم ہے کہ مین قوی اور قطعی رایین رکھتا ہون اور جب موقع آیا تو مین نے بلا قید اُنکے بیان کرنے مین کوئی تامل نہین کیا۔ لیکن اس بات کو مین اپنا فرض اور اپنی حیثیت کی ضرورت سمجھتا رہا کہ اگر مجکو اپنے انتظام مین کامیابی پیدا کرنا ہے تو اُسی پر عمل کرنا چاہیے۔ اِن صورتون مین نہ تو مین نے اُس شخص کو بری رکھا جو میرے پسند کا تھا اور نہ اُس شخص کو چھوڑا جسکی نسبت میرا یہ خیال نہین تھا اور ترقی کے بارے مین سفارش کرنے کے لیے میری دلی خواہش یہی رہی کہ بے لوث رہون۔

لارڈ ڈلہوسی نے یہ جواب لکھا۔

۱۴ - مئی ۱۸۵۵ء

میرے پیارے لارنس . . . ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ مین نے جو کچھ لکھا اُس سے آپ کو رنج ہوا اور آپ نے اپنے یقین مین ـــــ کے بارے مین بیان کیا ہے کہ آپ سے کوئی غیر واجبی امر نہین سرزد ہوا اور آپ کسی شخص کی نسبت

ایسا برتاؤ نہین کر سکتے ہین۔

اگر آپ مہربانی کر کے میری چٹھی مورخہ ۱۲ مارچ کو نکال کر دیکھیے تو آپ کو معلوم ہو جائے کہ مین نے آپکی بے انصافی کا ہرگز اور خاص اس خاص امر مین کوئی ذکر کیا ہے۔ برخلاف اسکے مین نے صراحتًا بیان کیا ہے کہ ”مجکو اس بات کے تصور کرنے کی کوئی وجہ نہین پائی جاتی کہ آپ نے اس شخص کے حق مین ناانصافی کی ہے،،

آپ تصور کرتے ہین کہ مین نے یہ کہا کہ آپنے ——— سے نفرت کی یا آنکہ ”آپ بڑے نفرت کرنے والے ہین“ ان امور کی نسبت اے میرے دوست مین بات نہین بدل سکتا۔ مجھے یاد ہے کہ ۱۸۴۹ء مین اس شخص کی تقرری کی نسبت آپ نے کن وجوہون پر مخالفت کی تھی اور اسکے بارے مین اپنا کیا خیال ظاہر کیا۔ ص ۴۸۵

اپنے عام طریقہ کے مطابق آپ تسلیم کرتے ہین کہ آپ کی رائین قوی اور قطعی ہین جنکے بلا قید بیان کرنے مین آپ کبھی تامل نہین کرتے۔ یہ بہت ٹھیک ہے اور مین نے اور میرے نزدیک ڈاکٹر جانسن نے جو آپ کو ”ایک بہت بڑا نفرت کرنے والا،، کہا تو اسکی وجہ یہی تھی کہ ہملوگون نے ان قطعی مخالفانہ رایون کو بحال اور برقرار رکھا۔ لیکن یہ کہنا کہ آپ ”بڑے نفرت کرنے والے،، ہین اس بات پر محمول نہین ہو سکتا کہ آپ پلہ کش یا نامنصف ہین چنانچہ اسی طرح سے اگر یہ کہا جائے (جیسا کہ مین کہہ سکتا ہون) کہ آپ ایک بڑے پکے دوست ہین تو اسکا مطلب یہ نہوگا کہ آپ کوئی غیر واجبی رعایت یا طرفداری کرتے ہین۔

لیکن لارڈ ڈلہوسی کا طول طویل زمانہ ملازمت مع اپنی صلح و جنگ کی نمودار کارروائیون اپنی بے نظیر ”اخلاقی اور ملکی ترقی،، اپنی ریلون اور تار برقیون اور اپنی فتح مندیون اور طاقتون کے اب قریب اختتام پہونچا جاتا تھا۔ چنانچہ اس زمانہ ملازمت کے ختم ہونے کے بارے مین اُنکے ایک لائق ترین لفٹنٹ کو کچھ خوشی اور کچھ رنج کے ساتھ ایک چٹھی کے ذریعہ سے لارڈ موصوف نے یاد دلایا کہ ہم دونون کے درمیان اب قریب مفارقت ہونے والی ہے۔

اوٹاکمانڈ ۱۸۵۵ء

میرے پیارے جان آپ کا عہدنامہ کل پہونچا اور مین اسکے آپ سے بیان کرنے مین تاخیر نہین کرتا ہون کہ مین اُسکی تمام و کمال کارروائی کو بہت بڑی شکرگذاری کے ساتھ دیکھتا آیا اور اسی طرح اس بات کی بھی شکرگذاری بلاتاخیر ظاہر کرتا ہون کہ آپ نے کامیابی کے ساتھ اس عہدنامہ کی تکمیل کر کے مجکو مرہون منت کیا۔ مین خیال کرتا ہون کہ ہندوستان اور انگلستان دونون ملکون مین یہ عہدنامہ نہایت ہی گران قدر تصور کیا جائیگا اور اس وجہ سے وہ میرے نظم و نسق کی عزت افزائی کا باعث ہوگا۔ مین نے اپنی رائین اور خیالات پر زور اور سچی عبارت مین ظاہر کیے ہین اور مین امید کرتا ہون کہ آپ اور آپ کے شریک خیال کرینگے کہ گورنمنٹ درحقیقت آپکی کوششون کی قدردانی کرتی ہے اور اسکے بھی چاہتا ہے کہ آپ کی خدمتون کے ساتھ پورا انصاف کیا جائے۔

پس اسطور پر اراکین سلطنت کی خوشنودی کا زائد استحقاق اور میری ذاتی مشکوری کی وجہ جو پیدا کی ہے اُسکے اعتبار سے مناسب یہی ہے کہ ایک امر کی بابت مین آپ سے فوراً استفسار کرون کیونکہ میری ملازمت کا زمانہ عنقریب ختم ہونے والا ہے اور اس صورت مین اُس امر کے متعلق زیادہ تاخیر کرنے کا اب موقع نہین رہا۔

آپ نے ہندوستان مین ایسی بھاری خدمتین انجام دی ہین جنسے آپ کو اس امر کے یقین کرنے مین قاصر یا کسی طرح مشتبہہ نہ رہنا چاہیے کہ مین بذات خاص اپنا فرض اور عین خوشی سمجھتا ہون کہ سلطنت کی طرف سے آپ کی قابلیتون کے صلہ مین کوئی مناسب اعزاز دلواؤن۔

جو امر آپ سے مجھکو پوچھنا ہے وہ یہ ہے کہ یہ اعزاز کس شکل مین آپ کو سب سے زیادہ پسند ہوگا آیا آپ بیرونٹ بننا چاہتے ہین یا دو نایٹ گرانڈ کراس آف دی باتھ "" کا خطاب لینا چاہتے ہین۔ اعزاز اول اسوجہ سے بالاتر ہے کہ وہ موروثی ہے لیکن بہت سے لوگ معترض ہونگے کہ جب تک اس اعزاز کے ساتھ بیشمار دولت بھی شامل نہو اسوقت تک اُس سے کچھ فائدہ نہین ہے۔ ط ص ۴۸

اِن دونون مین آپ جاہین جسکو ترجیح دین مین اپنے نہایت سچے دل سے اپنا فرض سمجھون اور اسی بات کی کوشش کرونگا کہ ہندوستان سے جانے کے پیشتر وہ آپ کو حاصل ہوجاے۔ یہ تو آپ کو بہت اچھی طرح سے معلوم ہے کہ مین دونون مین کسی کے دلوانے کا ذمہ نہین کرسکتا ہون لیکن آپ کو اپنے اس عزم بالجزم سے یقین دلاسکتا ہون کہ آپ کی خواہشون کی تکمیل کے لیے مین زمین اور آسمان کو ایک کردونگا اور مین سمجھتا ہون کہ آپ کے دعوون اور میری درخواستون سے اراکین سلطنت بمشکل انکار کرسکینگے۔

میرے پیارے جان مجھکو سمجھنا اپنا ہمیشہ کا سچا دوست

ڈلہوسی

اِس بارے مین ایک چھٹی جو جان لارنس نے لارڈ ڈلہوسی کی چھٹی کا جواب (اور یہ وہ بہت اچھی طرح سے اپنے دل مین تجویز کرچکے تھے کہ کیا جواب دینا چاہیے) دینے کے پیشتر اپنے جانی دوست ہربرٹ ایڈورڈس کو تحریر کی تھی سوانح عمری کے مذاق سے خالی نہین ہے اس واسطے وہ ذیل مین درج کیجاتی ہے۔

مقام کوہ مری ۲۴۔ مئی ۱۸۵۶ء

میرے پیارے ایڈورڈس۔ آج صبح کو میرے پاس گورنر جنرل کی ایک چھٹی پہونچی ہے جسکو مین اس اپنے خط کے ساتھ محول کرتا ہون۔ مجھکو امید ہے کہ جب اُنھون نے میرے خطاب کے لیے استفسار کیا ہے تو وہ "میرے شریک" کو وہ فروگذاشت نہ کرینگے۔ مین کہہ سکتا ہون کہ حال مین جس عہدنامہ کی تکمیل ہوئی ہے اُسکے صلہ کا استحقاق اگر زیادہ نہین تو میرے برابر فی الواقع رکھتے ہین۔

اس کلمہ کا فائدہ یہ ہے کہ جانسن کے خط کے علاوہ کسی شخص عہدی کی عبارت نقل کی گئی - جناب عہدیدوران "میرے شریک" یعنی ... عہدنامہ ... سے منسوب کی ... مترجم

بانیہمہ آپ کو اس چٹھی کے لکھنے سے میرا اصل منشا یہ ہے کہ لارڈ ڈلہوسی کی چٹھی کا جواب لکھنے مین آپ کی کیا راے ہے۔ کسی قسم کا اعزاز حاصل کرنے مین میری اصل خوشی وہی ہے جسمین میری پیاری بی بی خوش ہون گو مین یہ بھی نہین چاہتا کہ سرکاری ملازمت سے کنارہ کشی کر کے چلا جاؤن اور میری خدمتون کا کچھ اعتراف نہو۔ سوال یہ ہے کہ آیا مین بیرونٹ کا اعزاز قبول کر دن یا کے۔ سی۔ بی۔ کا میری بی بی اول ہی اعزاز کو افضل سمجھتی ہین گو اسمین شک نہین کہ جسکو مین پسند کرونگا اُس سے بھی وہ خوش رہینگی مین اُن وجہون سے جنکو گورنر جنرل نے بیان کیا ہے خطاب کے۔ سی۔ بی۔ کو ترجیح دیتا ہون میرے پاس کوئی ایسی دولت نہین ہے جو اپنے بیٹے کے لیے چھوڑ جاؤن اور مین فرض سمجھتا ہون کہ جو کچھ ہو اپنے تمام بیٹون کے ماہین تقسیم کر جاؤن۔ اب دیکھنا چاہیے کہ ایک مفلس (اور مین کہ سکتا ہون کہ ایک تہی دست) بیرونٹ بننا نہ بننے سے بہتر ہے۔ اس اعزاز سے کوششون کو کچھ تقویت ہو سکتی ہے مگر وہ کچھ ٹھیک نہین ہے۔ مجکو تو یہ اندیشہ ہے کہ اُس سے دوسرونکا منہ دیکھنے کی ترغیب ہوگی اپنی ذات سے کوئی کامیابی نہ حاصل ہوگی۔ مہربانی کر کے اس بارے مین بذریعہ ڈاک واپسی اپنی راے سے مجھے مطلع کیجیے۔

اس چٹھی کے خاتمہ پر مجکو اسقدر اور بیان کرنا ہے کہ آپ کو پشاور کا کمشنر مقرر کرنے کے لیے مین نے جو جد و جہد کی تو مثل اُس لنگڑے کاریگر کے ہے جسکا ذکر وہ ٹیڈ آف پرتھہ ،، مین کیا گیا ہے یہ کوشش گویا مین نے اپنے ہی لیے کی۔

لارڈ ڈلہوسی کو بھی اُنھون نے اسی طرح کی چٹھی لکھی اور گورنر جنرل نے پھر ایک مرتبہ اسکا جواب یہ لکھا

۲۶ - جون ۱۸۵۵ء

آپ کی چٹھی مورخہ یکم ماہ حال کل مجکو وصول ہوئی مین پھر آپکو یقین دلاتا ہون کہ ہندوستان سے جانے کے قبل آپکو خطاب کے۔ سی۔ بی۔ کے دلوانے مین اپنے امکان بھر کوئی بات اُٹھا نہ رکھونگا مین ناممکن سمجھتا ہون کہ مجکو اس قصد مین ناکامی حاصل ہو کیونکہ آپ سے بڑھکر کسی شخص نے واجبی طور پر اسکا استحقاق نہ پیدا کیا ہوگا۔

آپ نے جو اس خطاب کو بیرونٹ ہونے پر ترجیح دی تو میرے نزدیک بڑی عقلمندی کی۔ انگلستان سے جو چٹھیان میرے نام آئی ہین اُمیں کچھ حال اس بات کا ظاہر نہین ہوتا کہ میرے بعد کون میرا جانشین ہوگا اصل تو یہ ہے کہ میرے انگلستان کے دوستون کو خود ہی نہین معلوم ہے اور موجودہ گورنمنٹ اپنی اس کمزوری کی حالت مین بہت اندیشہ کر رہی ہے کہ کس کو منتخب کرے۔

میرا پاے چوبین کچھ دنون سے بہت روبراہ ہے۔ کہیے آپ کا پانون کیونکر چلتا ہے۔

آپ کا دوست صادق

ڈلہوسی

اس چٹھی کے لکھے جانے کے بعد ہی لارڈ ڈلہوسی کے جانشین کا نام ہندوستان کے لوگون پر ظاہر ہو گیا اور یہ ایک ایسے شخص کا نام ہے جسکو انگلش لوگ شکر گزاری اور اعزاز کے ساتھ زبان پر لاتے رہینگے۔ لیکن

اُسکی صلاحیتین لارڈ ڈلہوسی کی صلاحیتون سے بالکل مختلف طور کی تھین اور اس بات کا صحیح صحیح اندازہ کہ لارڈ ڈلہوسی کے چلے جانے سے گو اُنکا جانشین کیسا ہی افضل کیون نہو ہندوستان کے حق مین بدرجۂ غایت مضر ہوگا لارڈ ڈلہوسی کے لفٹنٹ خاص کے سوا اور کوئی شخص نہین کرسکتا تھا -

کوہ مری ۲۰ - اگست ۱۸۵۵ء

میرے پیارے لارڈ - مجھے یہ سُنکے خوشی حاصل ہوئی کہ حضور کے نزدیک ہلوگ لارڈ کیننگ کو پسند کرینگے اور مجکو امید ہے کہ وہ ہملوگون سے رضامند رہینگے - تاہم مجکو یہ لکھنا لازم ہے کہ حضور کے جانے سے نہایت ہی نقصان ہوگا -

حضور کی وجہ سے ہندوستان کے عام انتظام کو ایک جوش اور حرکت ہوگئی تھی اور تمام محکمون مین ایک طور کی قوت پیدا ہوگئی تھی جس سے وہ تمام بدنامیان جو گورنمنٹ سابق پر عائد تھین بالکل رفع ہوجاتین صرف اس بات کی کسر تھی کہ جو انتظامات کیے گیے تھے اُنکی سبیل ہوجاتی -

خاص میرے لیے تو بڑا بھاری تبادلہ ظاہر ہوگا - مین مشکل سے یہ امید کرسکتا ہون کہ مجکو ایسا مہربان شفیق اور دوست مالک ملیگا - جب کوئی شخص زیادہ عمر کو پہونچتا جاتا ہے تو وہ قریب قریب یہی چاہتا ہے کہ نئے تعلقات نہ پیدا ہون سرکاری تعلقات کی بھی یہی کیفیت ہے - نظم ونسق کے لیے زور طبیعت اور صوابدید راے دونون مطلوب ہین اس اعلی افسر کو اپنے ہم وطنون کے اور بڑے گروہ کو اپنے اختیار مین رکھنا پڑتا ہے یہ لوگ مختلف اصولون کے پابند اور مختلف مکتبون کے تعلیم پائے ہوئے ہوتے ہین - اس اعلی افسر کو اپنے خاص برتاؤ کے سوا اور کسی طرح سے سطوت اور قوت کم حاصل ہوتی ہے - وہ چاہے جو کچھ کرے لیکن اُسکو زیادہ تر اسی بات پر بھروسہ رکھنا چاہیے کہ دور والے آدمی اُسکے افعال کی نسبت کیا راے رکھتے ہین -

ص ۴۸۸

حضور کو تو اپنے وطن جانے مین غالبًا زیادہ خوشی ہوگی لیکن جو رفیق آپ یہان چھوڑے جاتے ہین (اور اُن مین مین صادق ترین رفقا سے اپنے تئین شمار کرتا ہون) اُنکو حضور کے جانے سے واقعی نہایت افسوس ہوگا

جان لارنس اور اعلی افسر گورنمنٹ ہند کے باہمی تعلقات مین عنقریب جو تبادلہ ہونے والا تھا اُسکا خیال جان لارنس کو لارڈ ڈلہوسی کی مندرجۂ ذیل چٹھی سے اور بھی بڑھ گیا - اور اس چٹھی مین لارڈ ڈلہوسی نے جان لارنس کو لکھا تھا کہ آپ کلکتہ مین آکر مجھ سے رخصتی ملاقات بھی کریجیے اور میرے ساتھ چلکر میرے جانشین سے تعرف حاصل کیجیے -

کوہ نیلگری ۲۰ ستمبر ۱۸۵۵ء

اب اس وقت تک تو آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ یہ امر صحیح نہین ہے کہ لارڈ کیننگ فی الفور یہان چلے آتے ہین وہ ایسے وقت آئینگے جب مجکو یہان سے جانا منظور ہے میرا جانا یکم فروری یا یکم مارچ اور غالبًا اسی آخری تاریخ تک ہوگا -

مجکو ذرا بھی اس بات کا شبہہ نہین ہے کہ آپکے اس ضروری عہدہ کے متعلق وہ آپ کا پورا اعتماد اور آپکی دلی اعانت نہ کرینگے میرے آپ کے ذاتی شناسائی ہونے اور باہمی راہ و رسم بڑھنے کے بعد جو برتاؤ میکدا اور آپ کے درمیان مین رہا بجنسہ اُسی طرح کا برتاؤ تو اب بیشک نہین ہوسکتا لیکن بہت جلد یہ بات پیدا ہوجائیگی - اور اسکا موقع بہت جلد پیدا ہوسکتا ہے کیونکہ میری خوشی یہ ہے کہ اگر آپ کو موقع مل سکے تو چند روز کے لیے کلکتہ چلے آئے مجھسے رخصتی ملاقات کر لیجیے اور میری روانگی کے قبل بذات خاص لارڈ کیننگ سے تعرف حاصل کر لیجیے مجکو یہ بھی امید ہے کہ مین اُسوقت تک آپکو خطاب کے - سی - بی - دے سکون -

اس قسم کے انتظام سے واقعی مجکو بڑی خوشی ہوگی اور مجکو یقین ہے کہ آیندہ کے اعتبار سے سرکاری معاملات کو بھی فائدہ پہونچیگا - مجکو اور آپ کو بہت اچھی طرح سے معلوم ہوگیا ہے کہ ذاتی ملاقات کا ہونا کتنی عمدہ بات ہے -

میری اپنی کیفیت یہ ہے کہ مین اسکاٹ لینڈ کو واپس جانے کا منتظر بیٹھا ہوا ہون ایک زمانہ مین وہان جانے کا میرا خیال کچھ اور تھا اور اب اور ہی کچھ ہے - اگر مین ہندوستان سے جانے کی خواہش کر رہا ہون تو اُسکی اصل وجہ یہی ہے کہ اب میری حالت ایسی نہین رہی جو اُس طرح سے ہندوستان کا کام انجام کر سکون جیسا مجکو کرنا چاہیے مین سمجھتا ہون کہ اگر مجھ مین زور و توانائی ہوتی تو اُسکے لیے بہت کچھ کر سکتا اور مجھے اُس ملک کا اور اپنا بھی خیال کر کے افسوس معلوم ہوتا ہے کہ مین اس موقع کو چھوڑے دیتا ہون -

ہندوستان کے جن جن لوگون سے مین جدا ہو رہا ہون اُنمین اے میرے پیارے جان کوئی شخص ایسا نہین ہے جسکی مفارقت کا آپ سے بڑھکر مجکو دلی افسوس ہو - اور مجکو امید ہے کہ ہم لوگون کی دوستی اب بھی قایم رہیگی گو دونون کے درمیان بڑا فصل پڑ جائیگا - ادھر کچھ دنون سے میری طبیعت درست نہین رہی اور اب باقی تین مہینے کلکتہ مین رہنا اور ستم ہے لیکن مجکو امید ہے کہ آخر نومبر تک وہان پہونچ جاؤنگا -

آپ کا صادق دوست

ڈلہوسی

جان لارنس کا عرصہ سے جو ارادہ تھا کہ کشمیر کو جائینگے اور وہ کئی مرتبہ فسخ ہوگیا اُسکی نسبت اس اثنا ص ۴۲۹
مین اُنکو امید ہوئی کہ موسم برسات تک اُنکا وہ ارادہ پورا ہوجائیگا - لیکن وہ ارادہ ایک مرتبہ پھر اس وجہ سے فسخ ہوگیا کہ اُنکی بی بی سخت علیل ہوگئین اور ہر طرح سے اُنکو یہی آثار معلوم ہوے کہ اُنکی بی بی کو انگلستان جانا پڑیگا - چنانچہ اُنھون نے لکھا ہے کہ "میری بی بی نہایت علیل ہین اور ڈاکٹر لوگ کہتے ہین کہ اُنکو اسی سال وطن جانا چاہیے - اس سے مین نہایت حیرانی مین ہون اور مین نہین چاہتا کہ وہ چند دنون کے لیے بھی مجھسے جُدا ہون کیونکہ ہمکو نہایت ہی جلد یہ مفارقت برداشت کرنا پڑیگی . . . مین کچھ خیال نکرتا اور

خود بھی چلا جاتا لیکن مین سات لڑکون کے ساتھ وہان جاکر اوقات بسری نہین کرسکتا بعض اوقات مین خیال کرتا ہون کہ انکو کشمیر لیے جاؤن اور پھر مجکو یہ خیال ہوتا ہے کہ وہان جانے کا ارادہ ملتوی رکھون اور یہین (مری) ٹھہرا رہون تا آنکہ موسم سرما آوے اور مین انکو لیکر میدانی ملک مین جا سکون"۔ خوش قسمتی سے اُنکی زوجہ نے وطن جانے سے انکار کیا اور وطن جانے کا خیال کچھ دنون کے لیے ٹل گیا۔ ماہ نومبر مین جان لارنس اپنی بی بی سمیت حسب معمول پھر موسم سرما کا دورہ کرنے نکلے اور خیمہ کا رہنا اختیار کیا لیکن خیمون مین دنکی گرمی اور رات کی سردی اُنکی بی بی پر اسقدر موثر ہوئی کہ وہ اُسکو برداشت نہ کرسکین۔ لاہور جاتے ہوے وہ ایسی علیل ہوگئین کہ مجبور ہوکر ایک چھوٹے سے پولیس کے تھانہ مین جو راستہ پر تھا (کیونکہ سواے اسکے اور کوئی سایہ دار جگہ نہین مل سکی) قریب قریب بیس روز تک اُنکو ٹھہرنا پڑا جسمین سے دس روز گکھڑ اور دس روز کے قریب گجرانولہ مین صرف ہوے ڈاکٹرون نے پھر اصرار کیا کہ اُنکو انگلستان واپس جانا چاہیے اور اُنکی علالت کے زمانہ مین اُنکے وطن جانے کا سب بندوبست کردیا۔ لیکن جب اُنکو کچھ افاقہ ہوا تو پھر اُنھون نے ناراضی ظاہر کی اور کہا کہ اگر مین اپنے شوہر کے ساتھ ہندوستان مین نہین بسر کرسکتی ہون تو انگلستان مین اُنکے بغیر اور بھی نہ بسر کرسکونگی اور اِس بارے مین اُنکو پھر ایک مرتبہ کامیابی حاصل ہوئی یہ کامیابی اُنکے اور اُنکے شوہر کے خیال سے بھی بڑی خوش نصیبی کی بات تھی۔ اگر وہ اپنے ارادہ پر ثابت قدم نہ رہتین تو اُس بڑے شور انگیز زمانہ یعنی بلوہ ہندوستان مین ایک نہایت ہی وفادار بی بی اپنے میان سے دور رہتی۔ جان لارنس کی کارگذاریون کا حال تو بہت کچھ اُنکے سُننے مین آتا کیونکہ انگلستان اور ہندوستان دونون ملکون مین اُنکی شہرت کا ڈنکا بج رہا تھا لیکن ان سب باتون کو فقط سُن سکتین دیکھ نہ سکتین۔ میان بی بی کے درمیان تیس میل فاصلہ کے بدلے جو بوقت ضرورت رات بھر مین طے ہوسکتا تھا سات ہزار میل کا سمندر حائل رہتا۔ اسوقت مین جب جان لارنس کی پر ماجرا زندگی کا زمانہ ختم ہوگیا ہے یہ کہنے کو رہ جاتا کہ ان دونون خوش دل میان بی بی کی متحد مسرت کے زمانہ مین ذرا بھی تفرقہ کا داغ رہ گیا اور وہ زمانہ ایسا تھا جس مین ایک دوسرے کو نہایت تقویت دے سکتا تھا اُس خطرناک زمانہ مین ساتھ دیکر اُس سے نجات پانے کے وقت ایک دوسرے کی خوشی کو دوچند کرسکتا تھا۔

ص ۴۹ جان لارنس کم و بیش مہینہ بھر لاہور مین ٹھہرے رہے اور یکم فروری ۱۸۵۶ء کو (یعنی جسوقت اُنکی بی بی نقل و حرکت کرنے کے قابل ہوسکین اُسی وقت) لارڈ ڈلہوزی سے آخری ملاقات کرنے کے لیے کلکتہ کو راہی ہوے۔ اپنے دونون چھوٹے لڑکون کو اُنھون نے لاہور مین مسٹر رِسِن منٹگمری کے پاس جو جان لارنس کے حد سے زیادہ محنتی فوجی سکرٹری کی بی بی تھین چھوڑ کر پوری تعطیل صرف کرنے کے لیے روانہ ہوے۔ رخصت فرلو سے واپس آئے ہوے اُنکو چودہ مہینے گذرے تھے۔ اور اِس مدت کے اندر یہ پہلی تعطیل تھی جو اُنھون نے

اپنے لیے جائز رکھی تھی اور یہ تعطیل بھی ظاہرا اُنھون نے اپنی طبیعت پر بہت جبر کرکے لی۔اڈورڈس صاحب کی چٹھی مین اُنھون نے لکھا تھا کہ "مجکو اسوقت جاتے ہوے نہایت ہی افسوس معلوم ہوتا ہے"۔اور اِس چٹھی سے اُنکی بعض اور مشکلون کا حال بھی منکشف ہوتا ہے جو اُنپر پڑنے والی معلوم ہوتی تھین۔چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ۔

مجکو یہ امید نہین ہے کہ اس سفر مین زیادہ عیش و آرام حاصل ہو اور جسوقت پلٹ کے آؤنگا اُسوقت تک پس ماندہ کام اسقدر جمع ہو جائیگا جسکو طے کرتے کرتے ناک مین دم آجائیگا۔ خطابون کے بارے مین اب تک کوئی شافی جواب نہین آیا اور مجکو "شرمندہ بلی"،لہ کی طرح واپس آنا پڑیگا۔ . . . . نکلسن کے بارے مین مین اس بات کی مدد نہ دونگا کہ وہ پنجاب کو چھوڑ دین حالانکہ مین اُنکے جانے مین مخالفت بھی نکرونگا۔اُنھون نے میرا دل بہت دُکھایا۔آپ سے اگر وہ کچھ کشیدگی ظاہر کرین تو آپ بھی ویسا ہی کر سکتے ہین۔ذرا دیکھیے تو سہی کل آپ نے ایک آدمی کو صرف اس بات پر گولی ماردی کہ وہ تلوار کھینچے ہوے اُنکی طرف چلا آتا تھا . . . . ہان اودھ ایک بڑے کام کی جگہ ہے اور اگرچہ مین جانتا ہون کہ اُوٹرم صاحب ایک اچھے آدمی ہین لیکن مین نہین دیکھ سکتا کہ وہ کیونکر مناسب طور پر کام انجام کر سکینگے۔مین سنتا ہون کہ ـــ اُنکے کمشنر مقرر ہونے والے ہین۔وہ ایک لائق آدمی ہین لیکن اُنکو کہنا چاہیئے کہ اس عہدہ کے قابل نہین ہین۔بہرحال مارا چہ ازین قصہ۔مجھے صرف اس بات کا خیال ہے کہ وہان والے میرے یہان کے عمدہ آدمیون کو طلب نکرینگے۔تاہم مین بہت سے ایسے آدمیون کو دے سکتا ہون جو بہت مستعد اور محنتی ہین۔

یہان اِس بات کا بھی بیان کرنا بے محل نہوگا کہ سال ماقبل مین جب لارڈ ڈلہوسی بمقام اوٹاکمنڈ بیمار پڑے تھے تو اُسی زمانہ مین اودھ کا مسئلہ نازک حالت پر پہونچا تھا اور لارڈ ڈلہوسی نے اُسی مقام پر اپنے پرزے اور یادداشت تیار کی تھی جسکا عنوان یہ تھا کہ "یادداشت بنظر سہولیت اُن اشخاص کے جنکو اودھ کے آیندہ معاملات کے متعلق فیصلہ کرنا پڑیگا"،اور اِسکے ساتھ وہ وجہ ثبوت مرتب کیا تھا جو گورنمنٹ اودھ کی بدنامیون کی تردید کے لیے جمع ہوا تھا اور بعد اُسکے لارڈ موصوف نے صلاح دی تھی کہ یہ ملک شامل سلطنت کرلیا جاے یا اسی طرح کا اور کوئی انتظام ہو۔یہ ایک ایسا کاغذ ہے جس سے (باوصف بے حد جسمانی تکلیف راقم کے) دماغی اختلال یا کمزوری کی کوئی علامت نہین ظاہر ہوتی ہے علاوہ برین وہ ایک ایسا کاغذ ہے جسپر ہر ایک بے لوث شخص یقین کریگا کیونکہ اُسکی بنیاد شہادت اور شہادت کے سوا دیسی خاندانون کے بڑے حامیون اور ایسے لوگون کی سفارشون پر قائم تھی جو حقیقت حال سے ذرہ ذرہ واقف تھے جیسے کرنل سلیمن جنرل لو اور مسٹر جیمس۔آؤٹرم۔اور کورٹ آف ڈائرکٹرس بورڈ آف کنٹرول اور جلسہ وزراے انگلستان نے جسکے ایک ممبر مسٹر گلیڈاسٹون بھی تھے بعد غور کامل اُسپر عبارت ظہری ثبت کی تھی۔ ص۴۹

اِس تجویز اور اُسکے جواز کے مفصل حالات درج کرنے کی اس سوانح عمری مین جا نہین ہے لیکن

لہ - دونون اردو لفظین اسی طرح انگریزی کتاب مین درج ہین ہمارے بیان کا محاورہ دیکھنا ہی بمبئی ۔ ر ۔ ح

اسقدر بیان کر دینا لازم ہے کہ حکام انگلستان نے جو سخت ترین طریقہ اختیار کیا تھا اُسکو بھی جان لارنس نے بالکل پسند کیا یعنی یہ کہ ملک ضبط کر لیا جائے اور گدّی موقوف ہو مثل الحاق پنجاب اور مین خیال کرتا ہون کہ برخلاف اور صورتون کے جب لارڈ ڈلہوسی نے دوسرے ملکون کو شامل سلطنت کیا تھا یہ کارروائی شرایط عہدنامہ ہی کی روسے لازم نہین تھی بلکہ صوبہ کی رعایا سے ہمنے جو ذمہ داری کی تھی اُسکی روسے ہم پر فرض ہی تھا یعنی ہمپر یہ بات فرض تھی کہ وہان کی رعایا کو اُس خود مختارانہ سلطنت سے محفوظ رکھین جو کم زور اور ظالمانہ اور مسرفانہ تھی اور یہ سلطنت ایسی تھی کہ صرف ہماری ہی اعانت سے بچ گئی ورنہ جیسا مشرق کا دستور ہے یا تو بلوہ واقع ہوتا یا گدی نشین مارڈالا جاتا۔ نوین جنوری کو جان لارنس نے اپنے دوست کورٹنی صاحب کو لکھا تھا کہ "مین خیال کرتا ہون کہ لکھنؤ کی بابت احکام آگئے ہین اور مجکو امید ہے کہ وہ ملک شامل سلطنت ہوجائیگا۔ سوا اسکے اور کوئی کارروائی کرنے مین غلطی ہے۔ قوالون حجامون اور اسی قسم کے اور لوگون کے سوا اور تمام لوگ اس کارروائی سے خوش ہونگے کاشکے میری عمر پینتالیس ۴۵ برس کے عوض پینتیس ۳۵ برس کی ہوتی اور یہ انتظام مجکو کرنا پڑتا۔ دو برس کے اندر وہان کا انتظام پنجاب کے برابر ہوجاتا۔ وہان کا انتظام یہان کی نسبت زیادہ سہل ہے کیونکہ وہان کوئی خطرناک سرحد نہین ہے"۔

جان لارنس ۱۷ فروری ۱۸۵۶ء کو کلکتہ پہونچے اور وہان پہونچکر ظاہرا اُنکی پہلی خواہش یہ ہوئی کہ پھر اپنا کام درست کر ڈالین۔ اپنے پیچھے جو کام وہ چھوڑ گئے تھے اور جو اُنکی غیر حاضری کے زمانہ مین منٹگمری صاحب پر پڑا تھا (منٹگمری صاحب خود بھی بے شمار کام رکھتے تھے اور میکلیوڈ صاحب کمشنر مال کا کام حسب معمول پس ماندہ پڑا تھا) ظاہرا وہ چارون طرف سے اُنکو گھیرے ہوے تھا لارڈ ڈلہوسی ابتک بارک پور مین تھے اسواسطے جان لارنس مونٹینس ہوٹل مین مقیم ہوے۔ اسوقت کلکتہ کی بہار کا زمانہ شباب پر تھا۔ اور زرق برق پوشاکین متواتر جماعتین اور سابق گورنر جنرل کی روانگی اور نئے گورنر جنرل کی آمد کے متعلق گورنمنٹ ہوس مین شاہی ضیافتون اور تقریبون کا ہونا یہ سب کیفیتین بہیئت مجموعی چیف کمشنر پنجاب اور اُنکی بی بی کی نگاہون مین جو سادی طور کی زندگی بسر کرنے والے معمولی عیش و تفریح سے حظ اُٹھانے والے اور ہمہ تن کام مین مشغول ہونے والے اور اُس سے کسیوقت سر نہ اُٹھانے والے تھے عجیب حیرت انگیز اختلاف پیدا کرتی تھین

ط ۴۹۲ اپنے پہونچنے کے دوسرے روز اُنھون نے منٹگمری صاحب کو یہ چٹھی لکھی تھی۔

مین یہان کل بسواری ریل پہونچا (اُسوقت تک صرف بردوان تک جو کلکتہ سے ستر میل ہے ریل کی سڑک تیار ہوئی تھی) ہملوگ بہت خوش ہین کہ سفر ختم ہوگیا۔ میری بی بی تندرست اور بشاش ہین گو بہت خستہ ہوگئین۔ دیکھیے کب لاہور کو واپس آتی ہین۔ عورت کے لیے یہ سفر بہت سخت ہے اور ایک مہینہ کے بعد اور بھی سخت ہوجائیگا۔

شیر گھاٹی مین میجر مارٹن اور آپکے چھوٹے بیٹے ہنری سے ملاقات ہوئی دونون آدمی تندرست معلوم ہوتے تھے مارٹن دو ایک دن بردوان مین رہنے والے تھے لیکن وہ چوبیسوین کو جہاز روانہ ہونے کے قبل کوشش کرکے ہنری سے ملاقات کرینگے ۔ آپ یقین مانئے کہ اس شہر مین جسکو بابل کہنا چاہیے کسی شخص کا تلاش کرنا دل لگی نہین ہے مین آج صبح کو مختلف لوگون کی تلاش مین جنھون نے یہان سکونت اختیار کی ہے گھومتا رہا لیکن کچھ حاصل نہوا . . . . ۔ گورنر جنرل سے ابتک ملاقات نہین ہوئی ۔ وہ بارک پور مین ہین اور انکی طبیعت اچھی نہین ہے لیکن جیسا لوگون نے ظاہر کیا ہے ویسے علیل بھی نہین ہین ۔ افسوس ہے کہ وہ سترھوین ماہ آیندہ تک ہندوستان سے روانہ نہونگے ۔ یہ ہر طرح سے ایک بڑی دقت کی بات ہے ۔

لارڈ ڈلہوسی نے اپنے لفٹنٹ خاص کے پہونچنے پر بارک پور سے ایک نہایت دوستانہ چٹھی لکھکر انکا خیر مقدم کیا ہندوستان مین جان لارنس کے نام کی یہ آخری چٹھی انھون نے لکھی تھی اور اسکے بعد کی چٹھیون مین بھی عموماً یہ چٹھی قریب قریب آخری تھی ۔

میرے پیارے پیر ہل جان ۔ آپ کی چٹھی ابھی پہونچی اور چونکہ مین کل شام کو کلکتہ مین پہونچونگا اس لیے مین آپکو یہان آنے کی تکلیف نہ دونگا بلکہ آپ سے نہایت سچی خوشی کے ساتھ منگل کے دن دوپہر کو ملاقات کرونگا ۔ میرے جان لارنس میری تندرستی کا حال یہ ہے کہ مین ہر ایک امر کے اعتبار سے رینگنے والا کیڑا ہو رہا ہون ۔

مورخہ ۔ روز یکشنبہ وقت شام ۔ آپکا دوامی دوست صادق
ڈلہوسی

جان لارنس نے اس دو ہفتہ کے دلچسپ زمانہ مین جو چٹھیان لکھین بدقسمتی سے وہ کاروباری کے متعلق تھین اور ان چٹھیون اور چند ایسے لوگون کے ساتھ بات چیت کرنے سے جو اس زمانہ مین زندہ باقی رہ گئے ہین اور اسوقت کے واقعات سے واقفیت رکھتے ہین ایسی کوئی بات دریافت نکرسکا جو اس مقام پر لکھنے کے قابل ہو ۔ روزنامچون اور خانگی چٹھیون کا کچھ پتا نہین لگتا اور اس لیے مجکو (سوانح عمری ہذا کے اور مقامات کی نسبت اس مقام پر زیادہ تر) یہی کہنا پڑتا ہے کہ کاشکے کوئی اور شخص اس زمانہ مین موجود ہوتا اور جن لوگون نے اپنی باہمی شرکت سے ایسے ایسے کارنمایان اور دلیری کی باتین کی تھین اور جو ہر طرح سے یاد رکھنے کے قابل ہین انکی نسبت کچھ تحریر کرجاتا ۔ اس رخصتی کیفیت کے متعلق جب لارڈ ڈلہوسی اپنے مردنی چھائے ہوے چہرے کے ساتھ لارڈ کیننگ کے استقبال کو گورنمنٹ ہوس کے زینون پر بڑھنے والے تھے ایک دلچسپ واقعہ مین دوسرے مقام پر لکھنے کے لیے اٹھائے رکھتا ہون کیونکہ اسکا بیان اس موقع پر زیادہ تر موزون ہوگا ۔ ص ۴۹۳

لارڈ ڈلہوسی کی نہایت مایوسی کے ساتھ انگلستان سے ایسے وقت گزٹ نہین پہونچا کہ لارڈ موصوف

نایٹ کمانڈر آف دی باتھ کا خطاب جان لارنس کو دیتے اور جان لارنس اس خطاب کو لارڈ موصوف کے ہاتھ سے لینے مین خاص مسرت حاصل کر سکتے۔ لیکن اگر اسوجہ سے جان لارنس کو کچھ رنج ہوا ہوگا تو وہ دو اور غیر مترقبہ واقعون کے وقوع سے اقل درجہ کچھ کچھ جاتا رہا ہوگا۔

لارڈ ڈلہوسی نے جو یادداشت اس امر کی سفارش مین لکھی تھی کہ ملک پنجاب مین لفٹنٹ گورنری قائم کیجائے اور بطور امر لازمی وہان کے چیف کمشنر ملک مذکور کے لفٹنٹ گورنر مقرر کیے جائین وہ اسی زمانہ مین لکھی گئی تھی۔
دوسرا امر یہ تھا کہ یہان جان لارنس سے (لاہور کی غمناک مفارقت کے بعد پہلی اور پچھلی مرتبہ) اُنکے بھائی ہنری سے ملاقات ہوئی اور تین دن کے عرصہ مین خوب باتین چیتین ہوئین۔ جان لارنس اڈورڈس صاحب کو لکھتے ہین کہ وہ کلکتہ مین تین دن تک میرے اور ہنری کے یکجائی رہی۔ مین نے اس سے بہتر حالت مین اُنکو کبھی نہین دیکھا تھا۔ اُنکی داڑھی سابق سے لمبی اور سفید تو زیادہ ہوگئی ہے مگر وہ خود زیادہ قوی اور بشاش معلوم ہوتے ہین۔ وہ بالکل وطن جانے کی آرزو مین تھے اور کچھ خواہش یہ بھی رکھتے تھے کہ اُسی وقت چلے جائین لیکن جے پور کے ایک معاملہ کی وجہ سے اُنکو رکنا پڑا۔ مین خیال کرتا ہون کہ آئندہ سال وہ ضرور جائینگے
گورنر جنرل نے جو یادداشت اس بارے مین لکھی تھی کہ پنجاب کی چیف کمشنری بدلکر اُسکی جگہ لفٹنٹ گورنری قائم کیجائے وہ تاریخ اور سوانح عمری دونون کے اعتبار سے قابل لحاظ ہے۔

کلکتہ ۲۵- فروری ۱۸۵۶ء

۱- اودھ مین برٹش عملداری کے قائم ہونے کے متعلق جو کارروائیان ہوئی ہین اُنکی تکمیل کی لحاظ سے مجھے لازم آتا ہے کہ اپنا کچھ عقیدہ اُس ضرورت کے مطابق منضبطہ تحریر کر جاؤن جو اس بات کے لحاظ سے پیدا ہوتی ہے کہ گورنمنٹ ہند کو اپنے موجودہ بار اور کثرت کار سے جسکی حد درجہ اعتدال سے بے انتہا بڑھ گئی ہے چھٹکارا ملے۔

۲- آٹھ برس پیشتر جب مین نے ہندوستان کی حکومت اختیار کی تھی تو ہر چہار طرف یہی پکار تھی کہ یہ عہدہ نہایت ہی مشقت اور جوابدہی سے شامل ہے۔ اب اس بات کا اندازہ کرنا کچھ دشوار نہین ہے کہ جبوقت گورنمنٹ ہند کے فرائض ۱۸۴۸ء کی نسبت بے حد بڑھ گئے ہین تو اُنکے ساتھ وہ جوابدہی اور مشقت کسقدر بڑھ گئی ہوگی۔

ص ۴۹۴ ۳- انتظام سلطنت پنجاب اور انتظام صوبہ پیگو و اسٹریٹس سٹلمنٹس و صوبہ جات تناسرم و ناگپور و اضلاع مفوضہ حیدر آباد الغرض ان سب باتون کا بار ۱۸۴۸ء کے بعد گورنمنٹ پر پڑ گیا۔ اب ان نئی خدمتون مین انتظام سلطنت اودھ کی درستی اور ہدایت کا بھی مشکل کام شامل ہو گیا ہے پس ۱۸۴۸ء سے لیکر اسوقت تک بہت سے سابق کے صوبون اور جدید علاقون کی براہ راست حکومت کرنے کا بار گورنر جنرل باجلاس کونسل پر عائد ہو گیا۔ ان سب ملکون کی سرکاری مالگزاری چالیس لاکھ پونڈ سے کم نہوگی۔

۴- ان سب باتون کے سوا اندرونی انتظام کے تبادلون اور اصلاحون کی وجہ سے بہت سے نئے بار گورنمنٹ عالیہ پر پڑ گئے ہندوستان بھر کے کل ڈاکخانون کی نگرانی اسوقت آخری درجہ مین گورنمنٹ عالیہ کے ذمہ نہین ہے - اسی طرح ہندوستان کی تمام تاربرقی کا انتظام بھی گورنمنٹ کے سپرد ہے - ہندوستان کی ریلون کے متعلق معاملات کی خاص نگرانی گورنر جنرل باجلاس کونسل کے ذمہ عائد کی گئی ہے اور صیغہ تعمیرات سرکاری کے سکرٹریٹ کا محکمہ جس مین تمام سلطنت کی تعمیر وغیرہ کی نگرانی شامل ہے - وہ بھی براہ راست گورنر جنرل باجلاس کونسل کے زیر اختیار کر دیا گیا ہے -

۵- تمام محکمون مین کام کرنے کا میدان بڑھتا جاتا ہے لیکن جب اسمین سات سلطنتون اور صوبون کے معاملات اور بیشمار محکمون کی نگرانی (اور انمین سے ہر ایک محکمہ کل سلطنت پر حاوی ہے) بھی شامل کر دیجائیگی تو کوئی تعجب نہین ہے کہ اسقدر بار انسان کے اُٹھائے نہ اُٹھ سکے -

۶- یہ سچ ہے کہ گورنمنٹ ہند کا کام ایک لفٹنٹ گورنر کے سپرد ہے لیکن اس تدبیر مین صرف گورنر جنرل کو ایک گونہ سبکدوشی حاصل ہے گورنمنٹ عالیہ و ممبران کے لیے وہی بات اس صورت مین بھی باقی رہتی ہے اور اُدھر لجسلیٹیو کونسل نے اُنکی محنتون کو اور بڑھا دیا ہے اور اسمین بڑا وقت صرف ہوتا ہے -

۷- یہ خرابی علی الاتصال اور بعجلت بڑھتی ہی گئی کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ فروری ۱۸۵۵ء سے روزمرہ کے کاروبار مین نہایت زیادتی ہو گئی ہے -

۸- مین نے کبھی مدد کی استدعا نہین کی اور اگر گورنمنٹ کا اختیار اپنے ہاتھ مین رکھتا تو کبھی ایسا نکرتا - لیکن چونکہ میرا اسوقت کا فعل شاید غلط نہ سمجھا جائیگا اور نہ اس بات پر محمول ہو گا کہ مین اپنے تئین بچانا چاہتا ہون اسواسطے مین بلاتامل اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتا ہون کہ اگر اودھ کی سلطنت کا کام گورنمنٹ کے لیے اور بڑھا دیا گیا تو یہ کبھی ممکن نہ ہوسکیگا کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل اُن تمام خدمتون کو جو اب گورنمنٹ عالیہ پر پڑینگی انجام کر سکے -

۹- چارہ کار کا کوئی طریقہ تلاش کرنا ازبس ضروری ہے - ص ۴۹۵

۱۰- گذشتہ کچھ دنون سے گورنمنٹ ہند نے نئے صوبون کے انتظام کا کام براہ راست جو اپنے ہاتھ مین لیا ہے اُسکو عوام مین بہت معقول قرار دیا ہے - لیکن یہ خدمت ایسی ہے جو گورنمنٹ ہند کی نوعیت سے مختلف ہے جسکا مناسب کام یہ نہین ہے کہ وہ خود لوکل گورنمنٹ ہو جاوے بلکہ یہ ہے کہ وہ دوسری گورنمنٹون کی نگرانی رکھے - پس رفتہ رفتہ اور جو نئے صوبے علاوہ اپنا کام چلانے کے لائق ہوتے جائین اُسی طرح سے ایسے صوبون کے انتظام کا ظاہری اختیار گورنمنٹ کو چھوڑ دینا چاہیے -

۱۱- پس مین گورنر جنرل باجلاس کونسل کی مخلصی کے لیے جو طریقہ تجویز کر رہا ہون اُسکی تعمیل اسی اصول کے

تاثیر دینے سے ہوسکتی ہے بشرطیکہ میرے معزز شرکا اس اصول کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کرین-

۱۲- پنجاب قریب قریب سات برس کے عرصہ سے گورنر جنرل باجلاس کونسل کے زیر انتظام ہے- مین سمجھتا ہون

کہ اب وہ اس حالت مین ہے کہ اسکی ایک علحدہ گورنمنٹ کر دیجاے- میری تجویز یہ ہے کہ قانون شاہی کے اختیار

کی روسے پنجاب مین لفٹنٹ گورنری قائم کردیجاے اور مسٹر جان لارنس یعنی وہی لائق اور نامی آدمی جو ابتدا

سے اسکی گورنمنٹ مین شریک رہے لفٹنٹ گورنر پنجاب مقرر ہون-

۱۳- میرے نزدیک اس بات کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ کسی صوبہ مین صرف اُسکے صوبہ غیر آئین ہونے

سے لفٹنٹ گورنری نہ قائم ہو-

۱۴- اگر خیال کیا جاے تو پنجاب بذات خاص اسقدر چھوٹا ملک ہے جسمین لفٹنٹ گورنری کی گنجایش نہین ہے

تو اس صورت مین میری تجویز یہ ہے کہ لفٹنٹ گورنری مین صوبہ سندھ بھی شامل کردیا جائیگا- سندھ کے شامل ہوجانے

سے صرف مالی ہی اختیار کو وسعت نہوگی بلکہ ملکی اختیار بھی بہت بڑھ جائیگا . . . .

۱۸- بہرحال مین بہت زور کے ساتھ یہ صلاح دیتا ہون کہ اب پنجاب مین مع سندھ یا بلا شمول سندھ لفٹنٹ

گورنری قائم کردیجاے-

۱۹- لفٹنٹ گورنری کا قائم ہونا کورٹ آف ڈایرکٹرس پر منحصر ہے- اگر اُس معزز دربار نے

اسجگہ کا قائم ہونا منظور کرلیا تو اُسکے منصب دار کی نامزدگی میرے جانشین پر منحصر ہوگی- اور مجکو بخوبی تمام

یقین ہے کہ میرے جانشین کی تجویز اور ترغیب یکسان طور پر یہی ہوگی کہ عہدۂ مذکور کے لیے اس شخص کو منتخب کرے

جسکو ایک زمانہ تعریف و تحسین کے ساتھ فوراً پسند کریگا یعنی جان لارنس کو-

دستخط- لارڈ ڈلہوسی

گورنر جنرل کی تجویز کو ممبران کونسل نے جسمین جنرل لو جان پیٹر گرینٹ اور بارنس پیکاک ایسے

ہر طرح کے نامی گرامی لوگ شامل تھے ”دو تحسین کے ساتھ“ قبول کیا اُن سب سے افضل شخص (جو بعد کو

سر پیٹر گرینٹ اور گورنر جمیٹیکا ہوے) کی یادداشت کے چند فقرات اس مقام پر قابل

درج ہین-

مجکو ہر ایک امر کے اعتبار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آخری چارٹر ایکٹ کے وضع کرنے والون نے جو وقت کی

پیشین گوئی کی تھی وہ وقت اب آگیا ہے اور علاقہ واقع سواحل دریاے سندھ کی ایک جداگانہ گورنمنٹ ایک

لفٹنٹ گورنر کی ماتحتی مین فوراً قائم کردینا چاہیے- اسکو ہندوستان کا ہر ایک شخص ایک عمدہ بات تصور کریگا کہ اس تبادلہ سے

ہندوستان کے ایک نہایت لائق اور کامیاب منتظم کے عہدہ مین ترقی ہوگی جسکا وہ مستحق ہے . . . . . مین یقین کرتا ہون کہ سندھ

حق مین بالتخصیص یہ بات مفید ہوگی کہ وہ صوبہ پنجاب مین شامل کردیا جاے - اسکی وجہ چاہے جوکچھ ہو لیکن یہ امر یقینی ہے کہ موجودہ انتظام مین اُدھر تو سِوِل اور فوجی محکمون کا خرچ زیادہ رہا اور ادھر ملک مذکور یعنی سندھ مین بہ نسبت اور کسی نو مفتوح صوبہ کے جو ہندوستان کے اِسطرف واقع ہے خاطر خواہ نتیجہ کم پیدا ہوگا - مجکو اس بات پر غور کرنے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ ملک سندھ کی یہ حالت (اور اگر ہم نقشہ جات مالگزاری پر لحاظ کرین تو ہم کہہ سکتے ہین کہ پسپا) حالت قدرتی اور ناگزیر علتون سے پیدا ہوئی پس خرابی کی علت کے لیے ہمکو طریقۂ انتظام پر نظر کرنا چاہیے اگر ملک سندھ پنجاب مین ملا دیا گیا تو اُسکے مالی انتظام کا طریقہ ویسا ہی ہوجائیگا جسکی وجہ سے اسوقت ممالک مغربی اور شمالی گلزار ہورہا ہے اور وہی کیفیت پنجاب کی بھی ہے پس کوئی وجہ نہین ہے کہ سندھ مین بھی وہی نتیجہ پیدا ہو-

مسٹر بارٹلس پیکاک نے جو ایک اعلےٰ درجہ کے مقنن تھے اپنی راے زیادہ احتیاط مگر اُسی قدر زور کے ساتھ ظاہر کی -

مین اس راے سے متفق ہون کہ پنجاب مین لفٹننٹ گورنری قائم کردیجاے اور میرے نزدیک نہایت ضرور ہے کہ سندھ بھی اُسکے ساتھ ایک گورنمنٹ کے ماتحت کر دیا جاے - مین تہ دل سے اُس سفارش مین شریک ہون جو مسٹر جان لارنس کے لیے کی گئی ہے -

لارڈ کیننگ فروری ۱۸۵۶ء کے آخری روز کلکتہ مین داخل ہوے اور لارڈ ڈلہوسی نے اُن زینون پر اُنکا استقبال کیا جہان بہتیرے بادشاہ بنے اور بگڑ گیے اور ایک نہایت ہی دلچسپ اور لطیف تقریب کے ذریعہ سے وہ اپنے پہونچنے کے ۵ منٹ کے اندر ،، (جیسا کہ اُنھون نے اپنے ایک دوست کو لکھا تھا) وہ ہندوستان کے گورنر جنرل ہوگئے - ایک ہفتہ تک گورنمنٹ ہوس مین یہان آنے اور یہان سے جانے والے فرمانروا ایک جگہ متوقف رہے اور صلاح و مشورہ مین اس سرگرمی کے ساتھ اور راتنی اتنی دیر تک مصروف رہے کہ لارڈ کیننگ کو جیسا کہ اُنھون نے ولایت کی ایک چٹھی مین لکھا تھا ،، اُس کل زمانہ مین ایک مرتبہ کے سوا کھڑکی کے جھانکنے کی مہلت نہین ملی ،، جس شخص نے اس سوانح عمری کے صفحات کو اُلٹ پلٹ کر دیکھا ہے اُسکے ذہن مین کچھ خیال اِس بات کا پیدا ہوجائیگا کہ ایک کو کسقدر بیان کرنا اور دوسرے کو کسقدر سننا اور یاد رکھنا تھا - اور اِس بات کا پورا پورا خیال شاید اُن چند لوگون کے سوا اور کسی کے ذہن مین نہین پیدا ہوسکتا ہے جو خود گورنر جنرلی کے عہدہ پر ممتاز ہوے اُسکے بار سے پست نہین ہوے اور بعد کو اُسپر خیال کرنے کے لیے زندہ باقی رہگئے -

دونون گورنر جنرلون کی گفتگو کے زمانہ مین جان لارنس نے جیسا کہ لارڈ ڈلہوسی کو منظور تھا اپنے نیے چیف سے بہت اچھی طرح ملاقاتین کین اور اُسکے اوپر اپنا اثر پیدا کیا جسکی قوت اُس چند روزہ یکجائی کے

زمانہ مین اُسقدر نہ معلوم ہوئی ہوگی جسقدر اُس سخت آزمایش کے زمانہ مین معلوم ہوئی جب ملک بھر مین طوفان پھیل گیا اور اُسوقت جانؔ لارنسؔ شمالی او رشمال مغرب ہندوستان کے قریب قریب ویسے ہی اصل گورنر جنرلؔ ہوگئے جیسے لارڈ کیننگ مشرق اور جنوب کے گورنر تھے۔

۶۔ مارچ کو لارڈ ڈلہوسی بہ سواری ریل کلکتہ سے روانہ ہوے۔ اُنکی روانگی کے وقت انگریزون اور ہندوستانیون کا ایک مجمع کثیر مجتمع تھا اور اُن مین سے ایک شخص بھی اُس فرمانروا کی عزت و توقیر مین قاصر نہین رہا جسنے سلطنت کے بڑھانے اُسکے وسایل کو ترقی دینے اور اُسکی عام رعایا کی حالت کو عروج پر پہونچانے مین اسقدر کوشش کی تھی اور جس نے ایسی بیباکی اور اپنی خالص ایمانداری سے کام کیا تھا اور اب محنتون سے چور ہوکر وطن جاتا تھا۔ اُن لوگون مین جو جہاز تک لارڈ ڈلہوسی کے ساتھ گئے تھے، جانؔ لارنسؔ بیشک سب مین زیادہ معزز تھے اور جن لوگونکو لارڈ موصوف اپنے پیچھے چھوڑے جاتے تھے ان سب سے جانؔ لارنسؔ ہی کا افسوس اُنکو زیادہ تھا۔ وہ اب تک صرف "جانؔ لارنسؔ" تھے کیونکہ گزٹ اگرچہ ہندوستان کو روانہ ہوچکا تھا لیکن لارڈ ڈلہوسی کو کلکتہ مین ایسے وقت نہ پہونچ سکا کہ وہ اُسکو دیکھ سکتے اور اُنکو یہ گزٹ لنکا مین ملا۔ اسمین سَر ولیم سلیمنؔ اور سَر جیمسؔ اُٹرمؔ اور سَر جانؔ لارنسؔ کا بھی نام تھا اور چیف کمشنر ابھی لاہور مین نہ پہونچنے بھی نہ پائے ہونگے کہ اُنکے اُس اعزاز کی خبر کے ساتھ جواب انجام کار اُنکو دیا گیا تھا لارڈ ڈلہوسی کی مبارکباد کی چٹھی بھی اُنکو پہونچی۔ یہ چٹھی سمندر مین جہاز پر سے لارڈ موصوف نے لکھی تھی۔ ص ۴۹۰

جہاز فیروز مقام سمندر ۲۰۔ مارچ ۱۸۵۶ء

میرے پیارے لارنسؔ۔ لنکا مین ولایت کی جو خبرین آئین اُنسے مجھکو معلوم ہوا کہ آخر کو آپ کا نام خطاب کے۔ سی۔ بی۔ کے ساتھ مندرج گزٹ ہوگیا۔ آپ تصور کیجیے کہ آپکی لیاقتون اور کارگزاریون کے اعتراف سے مجھکو کسقدر خوشی حاصل ہوئی ہوگی لیکن اسپر بھی مجھکو تحریرًا اپنی خوشی ظاہر کرنا چاہیے اور اُس خوشی کو مین تہ دل سے ظاہر کرتا ہون۔ اس سے بڑھکر کسی شخص نے اس اعزاز کا استحقاق نہ پیدا کیا ہوگا اور آپ کے تمام عزیزون اور دوستون مین کوئی شخص ایسا نہو گا جسکو آپ کی یہ عزت افزائی دیکھکر مجھسے زیادہ خوشی حاصل ہوئی ہو۔ براہ مہربانی میری طرف سے لیڈی لارنسؔ کو میری دلی مبارکباد دیجیے اور تہ دل سے میری دعا کہیے۔

اُس روز گھاٹ پر آپ سے رخصت ہوتے وقت میری حالت بہت نقیہ تھی۔ اور مین اچھی طرح سے آپ کو رخصت نکر سکا لیکن جن لوگون کو مین اپنے پیچھے چھوڑے جاتا ہون اُنمین سے کسی کی دوستی میرے نزدیک گران قدر نہین ہے اور نہ کسی کی کارگزاریون کا مین آپسے زیادہ معترف ہون میرے پیارے جانؔ خدا آپ کو خوش رکھے۔ حسب الوعدہ مجھکو خطوط لکھتے رہیے گا اور مجھکو اسوقت اور ہمیشہ سمجھتے رہیگا کہ مین ہون۔

آپ کا دوست صادق۔ ڈلہوسی

بنام سر جے لارنس کے۔ سی۔ بی

اس طور پر جان لارنس کی زندگی کا ایک بڑا زمانہ آیا اور گذر بھی گیا۔ وہ اب اپنے زمانہ ملازمت کے ایسے مقام پر پہونچے تھے جو ہمارے بعض مدبرین ہندوستان کے اطمینان قلب کے حق مین جیسا کہ اُنکے بھائی ہنری کے حق مین ثابت ہوا ہے اسقدر مضر نکلا۔ یہ وہ وقت تھا جب اُنکو اپنے پورے اختیار اور تجربہ کے ساتھ حتی الامکان نہایت عمدگی یا بہر حال ضرورت کے مطابق اپنے نئے مالک سے نباہنا تھا یہ تبادلہ عمدہ سے عمدہ حالتون مین بھی ہمیشہ نہایت سخت ثابت ہوا ہے کیونکہ بے کید گفتگو پوری ہمدردی اور بے تکلفانہ دوستی کے بعد اقل درجہ ایک اجنبیت متانت اور مجبوری کا زمانہ آنے والا تھا جس طرح سے اُنھون نے اس آزمایش اور اس سے بھی بڑی بڑی آزمایشوں کا امتحان کیا اُسکی کیفیت آیندہ بیان کیجائیگی۔ لیکن اُنکے ایام ملازمت کے اس نازک زمانہ مین قبل اسکے کہ قریب الوقوع طوفان کے سنسناہٹ کی پہلی آواز ہندوستان مین سنی جاتی اور ایسے وقت جب اُنکے صوبہ مین ہر طرح سے امن و امان اور ترقی تھی یہ باب شاید خاتمہ پر نہایت ہی موزون ہوگا۔

ص ۱۷۹

باب پانزدہم

جان لارنس اور افغانستان۔ طوفان غدر کی سنسناہٹ

۱۸۵۶ء لغایت ۱۸۵۷ء

لارڈ ڈلہوسی کی روانگی اور اُس بلوۂ عظیم کے شروع ہونے کے مابین جس سے چیف کمشنر پنجاب مبدل بحاکم خود مختار ہوگیا ایک سال سے کچھ زائد عرصہ گذرا ہوگا۔ اور میرا قصد ہے کہ اس باب مین جواب مین اُنکے صلح آمیز ایام حکومت کے متعلق لکھ سکتا ہون جہانتک ضرورت یا گنجایش ہے سر جان لارنس اور دوست محمد کی باہمی ملاقات مقام پشاور کا ذکر کرون جس سے ایام غدر مین افغانون کو ہمارے ساتھ اور سر جان لارنس کو اُس زمانہ کے بعد عمر بھر افغانستان کے ساتھ برتاؤ رکھنے مین مدد پہونچی۔ میرا یہ بھی قصد ہے کہ جابجا بعض ایسی چٹھیون کے خلاصے درج کرتا جاؤن جنسے اُنکے نظم و نسق اُنکے برتاؤ اور اُنکی رایون کے ایسے حالات لوگون پر عیان ہوجائین جو ابتک کافی طور پر زور دیکر بیان نہین کیے گئے یا جنکو اُس مناقشۂ عظیم سے کوئی تعلق ہے جو عنقریب ظہور پذیر ہونے والا تھا مگر لوگ اُس سے قریب قریب بے خبر تھے۔

مین ابھی بیان کرچکا ہون کہ تبدیلی حکام کی وجہ سے ایسے شخص پر جو سر جان لارنس کی ایسی بھاری لیاقت مسلم خیالات اور وسیع تجربہ رکھتا ہو کیا مصیبت پڑتی ہے سال ماقبل مین اُنھون نے لارڈ ڈلہوسی کو لکھا تھا کہ "مجھے امید ہے کہ یہ امر صحیح نہوگا کہ لارڈ کیننگ یکبارگی چلے آئینگے اور جس طرح

لوگ کہ رہے ہین اسقدر جلد ہمکو حضور کے جانے کا صدمہ اٹھانا پڑیگا مجھکو ضرور بیان کرنا چاہیے کہ اُس ملک سے حضور کے چلے جانے کا مجھکو کمال تلق گذریگا گو مجھے یقین ہے کہ ہمین آپکا ذاتی فائدہ اور آسایش متصور ہے۔ جس عہدہ پر مین ہون اُس عہدہ کے منصب دار کے لیے لازم ہے کہ گورنر جنرل اُسپر ذاتی بھروسہ رکھتے ہون اور مین مشکل سے یہ امید کرسکتا ہون کہ جیسا خوش نصیب مین حضور کے زمانہ مین رہا ویسا آپ کے جانشین کے زمانہ مین رہ سکون اگر ایسا ہوا تو مین بہت جلد انگلستان مین حضور کی قدمبوسی حاصل کرونگا اور امید ہے کہ اُسوقت تک حضور کی تندرستی اور اعزاز مین بہت کچھ ترقی ہوجاے،، لارڈ ڈلہوسی اور اُنکے جانشین کے مابین جیسا دو عالی دماغ اور لائق شخصون کے درمیان ہونا چاہیے نہایت ہی اختلاف تھا لیکن جان لارنس نے جو کلکتہ مین گورنر جنرل سے ملاقات کی اور اُسکے بعد لارڈ کیننگ نے تپاک اور محبت سے اُنکو چٹھیان لکھین تو اُس سے اُنکو بڑی خوشی ہوئی اور آیندہ کے لیے اطمینان حاصل ہوا پہلی چٹھی ہین اُنھون نے بڑی گرمجوشی سے اُنکے خطاب حاصل کرنے کی مبارکبادوی اور صرف اِس بات کا افسوس ظاہر کیا کہ خود لارڈ کیننگ اُنکو یہ خطاب تفویض نہ کرسکے۔ لارڈ ڈلہوسی کے چلے جانے کے چند ہی مہینے بعد جان لارنس نے اُنکو لکھا کہ وہ لارڈ کیننگ سے مین بہت خوش ہون حضور نے جیسا کہا تھا مین نے اُنکو ویسا ہی پایا وہ رحم دل خلیق اور سمجھدار اور ساتھ ہی اُسکے تیز دست اور لائق حاکم ہین مجھے امید ہے کہ جب تک مین یہان ہون اُسوقت تک لارڈ ممدوح ہندوستان مین رہین اور ایکمرتبہ پنجاب کو بھی آکر ملاحظہ کرین۔ ضمن ۵

لارڈ کیننگ کو ابھی اپنے عہدۂ جلیلہ کے معمولی کامون سے واقفیت حاصل کرنے کا وقت بھی نہ ملنے پایا تھا کہ یکایک جنگ ایران کے آثار اُنکے پیش نظر ہوے اور یہ امر اُنکی طبیعت کو نہایت ہی ناگوار گذرا۔ دستور کے مطابق مہتممان ایسٹ انڈیا کمپنی نے اُنکی روانگی کے قبل انگلستان مین اُنکی دعوت کی اور اس دعوت مین اُنھون نے جو تقریر کی اُس سے دنیا کے لوگون پر ظاہر ہوگیا کہ جس طرح اُنکی شریف صورت صفائی کے سانچہ مین ڈھلی ہوئی تھی اُسی طرح اُنکی ذاتی کیفیت اور حکمت علمی بھی سنجیدہ اور تحقق تھی یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ فوجی ناموری کے خواہان نہین تھے اور یہ بھی اُنھون نے انکسار اور بہادری کے ساتھ بیان کردیا تھا کہ جو وسیع ذمہ داریان گورنر جنرل کے عہدہ سے متعلق ہین اُنمین مین کوئی اضافہ نہین چاہتا اسلئے جنگ ایران اُنکی پیدا کی ہوئی نہین تھی بلکہ اُسکی ابتدا وہ حماقت محض ہے جسکی وجہ سے اول جنگ افغانستان کی ذلتین اور مصیبتین حاصل ہوئی تھین۔ وہ جوش وخروش جو ابتدا مین پیدا ہوا تھا گذر جاچکا تھا اور انگلستان یا ہندوستان مین ایسے بہت کم لوگ تھے جو یہ نہ سمجھتے ہون کہ ایک آزاد اور کشیدہ خاطر قوم پر اپنی طبیعت سے پسند کرکے جو ہمنے ایک خودمختار فرمانروا کو مسلط کرنا چاہا تو یہ ایک بڑی فاش غلطی اور سنگین جرم کیا۔ ابتدا تو بُری ہی تھی لیکن بعد کو جب ان غلطیونکا حال معلوم ہوگیا تو بھی طیش وغضب مین پھر اُسکا اعادہ کیا گیا۔ جس امر مین ہمکو کابل مین ناکامی حاصل ہوئی تھی اُسکے لیے ایک طور پر ہمنے ہرات پر کوشش کی

یہ مقام ہماری سلطنت ہندوستان سے کوئی دو سو میل کے فاصلے پر واقع ہے ایک امر کے اعتبار سے تو ہمنے کچھ دانشمندی (ص ۵۰۰)
کی تھی ہمارا قصد چنداں یہ نہ تھا کہ ہرات کے تخت پر کسی خاص شخص کو بٹھائین بلکہ زیادہ تر یہ ارادہ تھا کہ بعض لوگون کو اسپر
قابض ہونے سے باز رکھین چونکہ ہرات افغانستان اور ایران کے درمیان واقع ہے اسلیے ہمارا قصد یہ ہوا کہ جہانتک
اختیار چل سکے دونون مین سے کسی کے پاس نہ رہ سکے ہملوگون کو خیال یہ ہوا کہ ملک ہرات فرقہ بارک زئی کے لوگونکے
قبضہ مین نہ رہنے پائے کیونکہ ہمنے دوست محمد کو اسقدر نقصان پہونچایا تھا جس سے امید نہین رہی تھی کہ وہ خواہ مخواہ
کو ہمارے اختیار کے بڑہنے کی خواہش کریگا ہم یہ بھی نہین چاہتے تھے کہ ہرات ایران کے قبضہ مین رہے کیونکہ بیچیدار
معما ان لوگون پر جو حالات سے واقف ہین نہ اسوقت کھلا تھا اور نہ اب کھلا ہے کہ ایران روسیون کا کٹھ پتلا ہے
اور اگر ایرانیون نے ہرات پر قبضہ کرلیا تو ایران نہین بلکہ روس چڑھائی کریگا اور یہ چڑھائی ہندوستان پر نہین (یہ تحقیقات
جغرافیہ زمانہ حال کے لیے اٹھا رکھی گئی تھی) بلکہ افغانستان پر ہوگی چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جب ۱۸۵۳ء مین ایران کی
طرف سے ہرات پر حملہ ہوا تو ہماری طرف سے سخت مخالفت ہوئی اور شاہ سے وعدہ لیا گیا کہ وہ ہرات کو آزاد رہنے دینگے
لیکن اسکے بعد جنگ کرامیا واقع ہوئی اور چونکہ شاہ کو انگریزون کی نسبت جنھون نے سباسٹوپول پر قبضہ کیا تھا روسیون
کا زیادہ خیال ہوا کیونکہ انھون نے خیوا اور قرص پر قبضہ کرلیا تھا اور اب پھر ہرات کی جانب دندان طمع تیز کرنے لگے
تھے دونون ملکون کے درمیان معاملہ فہمی کے تعلقات منقطع ہوگئے تھے اور دوست محمد نے پھر اپنے مشترک دشمن کے
خلاف ہماری مدد چاہی تھی گورنمنٹ انگلستان نے یہ معاملہ اپنے ہاتھ مین لیا اور ۱۱- جولائی ۱۸۵۶ء کو اتمام حجت کے
لیے ایران کو لکھا کہ اگر ہرات پر حملہ کیا گیا تو انگلستان سے جھگڑا خریدنا پڑیگا۔

ایران کے متعلق جو نامدوح اور خرچ کثیر پیدا کرنے والی کارروائیون کے یہ آثار ظاہر ہوسے وہ
لارڈ کیننگ اور سر جان لارنس دونون کو ناگوار گذرے اور انکو یہ تجویز ہرگز پسند نہین آتی تھی کہ افغانستان سے
نیا عہدنامہ کیا جاے اور جدید پیچیدگیان پیدا کیجائین دونون کا خیال یہ تھا کہ اگر لڑائی ہو تو بہتر ہے جسمین افاغنہ
ہمارے دشمن نہون بلکہ دوست ہون اور اگر افاغنہ سامان رسد اور بندوقین لیکر خوش ہوجائین تو جس بات کا
ہمکو سب سے بڑھکر خطرہ ہے وہ ٹل جاے یعنی یہ کہ انگریزی فوج افغانستان سے ہوکر گذرجاے اور افغانستان کے
ملکی معاملات مین جدید مداخلت پیدا ہوجاے۔ ہماری طرف کی کارروائی کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ بحری قوت (ص ۵۰۲)
کا خلیج فارس مین کچھ اظہار کیا جاے اور ایک قلیل انگریزی سپاہ ساحل پر اوتاری جاے اور باقی جو کچھ ہے
وہ افغانستان کی طرف سے ہرات پر فوج کشی کرنے مین پورا ہوجائیگا۔

چنانچہ لارڈ کیننگ نہایت ثابت قدمی کے ساتھ کام مین مصروف ہوے جان لارنس کو
لکھا کہ اس مہم کے لیے پنجاب کی غیر قواعددان سپاہ سے کسقدر لوگ آپ ہم پہونچا سکتے ہین انکو تحریر یہ کیا کہ آپ اس بات مین

اپنے عام خیالات سے آگاہ کرین اور مہم کے اعلی کمانیر کی تقرری کے بارے مین جو ایک بڑا نازک مسئلہ تھا اُنسے صلاح پوچھی۔ ایک چٹھی کے جواب مین جان لارنس نے لکھا تھا کہ

۲۸ جولائی ۱۸۵۶ء۔ (نہایت رازکی چٹھی)

پیارے حضرت۔ آپ نے ۱۱ اپریل کی چٹھی مین مہم ایران کی کمان کے لیے کسی لایق کمانیر کی تقرری کے بارے مین لکھا ہے کہ یہ معاملہ نہایت ضروری ہے اور اسمین شک نہین کہ یہ مسئلہ جسقدر بھاری بیان کیا جاے اسمین کوئی مبالغہ نہین ہوسکتا آپ بہت صحیح فرماتے ہین کہ اس مہم کے کمانیر کو ملکی اور فوجی معاملات مین بھی ازبس لائق اور صاحب قوت ہونا چاہیے مین اس خیال سے بالکل اتفاق راے کرتا ہون لیکن ایسا شخص کہان میسر آئیگا۔ اگر آپ کوئی ایسا شخص رکھتے ہون یا آپ کی نگاہ مین اگر کوئی شخص اسطرح کا پایا جاتا ہو تو اس سے مجھے آگاہ فرمائے . . . . مین التجا کرتا ہون کہ اس بارے مین آپ اپنے نہایت مخفی خیالات سے مجکو اطلاع بخشینگے۔

جن دو آدمیون کی نسبت لارڈ کیننگ نے لکھا تھا کہ وہ ضرورتون کو پورا کر سکینگے اُنمین سے ایک سر ارچ سٹ سومرسٹ اور دوسرے جنرل لیث کاٹن تھے جان لارنس نے اسکے جواب مین جو لکھا وہ اُنکی خاصیت کا اسقدر اظہار اور اُنکے دل و دماغ کی صفتون کو اسقدر ثابت اور لاہور مین دونون بھائیون کے جدا ہونے کی پُر درد کیفیت اس عمدگی کے ساتھ عیان کرتا ہے کہ مین اسکو حرف حرف اس مقام پر درج کرتا ہون۔

مقام مری ۹ اگست ۱۸۵۶ء

حضور عالی۔ حضور کے مکتوبات مورخہ ۲۸ جولائی پہونچے حضور ملکہ معظمہ اور سرکار کمپنی کی ملازمت مین جو افسر ہین اُنکی فہرست کو بغور مین نے معائنہ کیا اور اس مہم ایران کی کمان کے لیے میرے نزدیک وہی لوگ لائق ہین جنکے نام فہرست منسلکہ مین درج کیے گیے ہین مین نے اپنے خیال کے مطابق چند الفاظ مین ہر ایک افسر کی قابلیت کا حال درج کر دیا ہے۔ مجکو سر ارچ سومرسٹ کا حال زیادہ معلوم نہین ہے لیکن جو افسر مہم کیپ پر گئے تھے اُنکے بیان سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ صاحب موصوف سے یہ کام انجام ہوسکیگا۔ برگیڈیر سڈنی کاٹن میرے نزدیک ہندوستان بھر مین بہترین افسر ہین وہ ایک بڑے تجربہ کار افسر ہین اپنے پیشہ سے اُنکو کمال ذوق ہے اور انتظامی لیاقت بھی بہت کچھ رکھتے ہین۔ جن افسرون کے نام مین نے فہرست مین درج کیے ہین اُنمین ایک کو مستثنے کرکے لیث کاٹن صاحب شاید سب سے اچھے ہین لیکن وہ ایسے افسر نہین ہین جنکو پولٹیکل اختیار دیکر کچھ فائدہ کی امید کیجاسکے جس شخص کو مین اس مہم کے لیے نامزد کرنا چاہتا ہون وہ میرے اپنے بھائی ہنری ہین۔ مین حضور کو یقین دلا سکتا ہون کہ اسمین مین اُنکی کچھ ذرا بھی رعایت نہین کرتا وہ بہت کچھ کام کر چکے ہین۔ وہ برما کی پہلی لڑائی افغانستان کی دوسری لڑائی اور ستلج کے دونون معرکے جھیل چکے ہین وہ ایسے افسر نہین ہین جنکو ہر صیغہ کے حالات سے واقفیت حاصل ہو ہان اپنے خاص صیغہ ملازمت (توپخانہ) سے خوب آگاہ ہین اور فروعات کے سیکھنے کا

ص ۵۰۳

انکو چندان شوق نہین ہے لیکن برخلاف اسکے انمین بڑی ذاتی لیاقت اور کمال رعب پایا جاتا ہے اپنے ماتحت افسرون مین نہایت عزیز رہتے ہین اور ملکی اور انتظامی معاملات مین بڑی قابلیت رکھتے ہین وہ قوی الجثہ اور قوی الدماغ بھی ہین اور پنجاب یا شاید بلائی ہندوستان مین فوج بنگالہ کا کوئی عمدہ سپاہی ایسا نہوگا جو انکی ماتحتی مین خوشی سے جانا منظور نکرے اگر وہ کمانیر اور ییش گاٹن انکے ماتحت کمانیر مقرر ہون تو انتظام بہت ٹھیک اور بہت کامل ہو جائیگا اگر میرے بھائی پر کوئی سانحہ گذرا تو اسوقت تک گاٹن صاحب اِن معاملات سے جنہین فی الحال وہ خام ہین ہوشیار ہو رہینگے - گاٹن صاحب صیغۂ فوج کے متعلق تمام فروعات سے خوب آگاہ ہین اور اپنی ساری محنت اور خیال اپنے سپاہیون کی بہبودی مین صرف کرتے ہین - لیکن جو قابلیت اور بلند خیالی میرے بھائی مین پائی جاتی ہے وہ انمین نہین ہے - ایران ایسے ملک پر حملہ کرنے مین صرف لڑائی ہی کا سامان نہین کرنا چاہیے بلکہ مشرقی قومون اور سردارون سے برتاؤ کرنے کا بھی بندوبست ہونا ضرور ہے - جناب والا میری اس تحریر سے کچھ اور خیال نکرینگے اگر مین اپنی طبیعت سے آگاہ ہون تو ایسے برتاؤ کو مین کبھی گوارا نکرونگا - مین یقین کرتا ہون کہ میرے اور میرے بھائی مین ایک بڑی سچی اور مستحکم دوستی ہے لیکن سرکاری معاملات کے متعلق میرے انکے اکثر نا اتفاقی رہی اور بعض اوقات تو وہ یہانتک بڑھی کہ میرے انکے درمیان بیگانگی ہو گئی - جو کچھ مین نے بیان کیا ہے یہ سب بنظر فائدہ سرکار ہے اور حضور میرے بیانات کو اپنے گرد و پیش کے افسرون کے بیانات سے تو ار واقعی مقابلہ کرلینگے -

ایسے مضامین لکھنے کی شاذ ہی لوگون کو جرأت اور یکسوئی ہوتی یہ گویا انکی پوری تصویر کھینچی گئی ہے - غلط بیانی سے انکو نفرت کلی تھی لیکن اس بزدلی سے وہ اور بھی نفرت کرتے تھے کہ امر واجب کو اس خیال سے نہ بیان کرتے کہ مبادا وہ دروغ بیانی پر محول ہو - ایک اور موقع پر جب لارڈ ڈلہوزی کو انھون نے لکھا تھا کہ اگر فلان طریق سے کارروائی کیجائیگی تو جو بیضا بطگیان پنجاب کے محکمۂ تعمیرات مین ہوئی ہین وہ اودھ مین ہونے پائینگی انھون نے مندرجہ ذیل عبارت تحریر کی تھی - ص ۵۰

جس طرح حضور نے مجھ سے چاہا اُسی طرح مین نے بھی نہایت صفائی اور آزادی کے ساتھ حضور کو لکھا تھا - اگر ترک ادب نہو تو مین اتنی التجا اور بھی کرون کہ ان تحریرون کو حضور صرف اپنے ہی ملاحظہ کے لیے موقوف رکھینگے - اگر ایسا ہو تو مین ہمیشہ سرکاری ملازمون اور سرکاری معاملات کے متعلق زیادہ آزادی کے ساتھ لکھا کرون - لیکن حضور اس بات سے مطمئن رہین کہ سوا سچ امر کے مین اور کچھ نہ بیان کرونگا میرے خیالات سرکاری معاملات مین اسقدر محو رہتے ہین جس سے مین کہہ سکتا ہون کہ میرا کوئی ایسا دوست نہین ہے جسکی نسبت ان باتون سے چشم پوشی کرکے کوئی برتاو کرنا چاہون - میرے بہترین دوست وہی افسر ہین جنکی نسبت سرکاری تعلقات کا خیال کرکے مین بہترین راے رکھتا ہون -

اسمین شک نہین کہ اس آخری بیان مین جو بہت وسعت رکھتا ہے بعض صورتین مستثنیٰ بھی ہین مگر وہ مستثنیات بھی منجملہ قواعد کلیہ کے پائے گئے - اور انھون نے اپنے بارے مین عام طور پر جو خود بیان کیا ہے اُس سے

سر جارج کیمبل کی بعض یادداشتین جو مجھکو دستیاب ہوئین مطابقت کرتی ہین گو صاحب موصوف نے جان لارنس کی ماتحتی مین تعلیم نہین پائی تھی لیکن جان لارنس ہی کی طلبی سے اسوقت وہ اُنکی ماتحتی مین بطور کمشنر علاقہ اینروے ستلج کام کرتے تھے۔ ایک چٹھی مین جو اسوقت میرے سامنے رکھی ہوئی ہے جان لارنس لکھتے ہین کہ وہ کیمبل ایک ثابت قدم شخص تھا اور اگر وہ چاہے تو مین اُسکے لیے پنجاب مین بلانے کی سفارش کرسکتا ہون اور سر جارج کیمبل اپنے سابق چیف کی نسبت اسطور پر لکھتے ہین۔

جان لارنس کے اوصاف اور اُنکے حسن انتظام سے مجکو اسوقت آگاہی ہوئی جسوقت مین علاقہ این روی ستلج مین مقرر ہوا اُس زمانہ مین وہ فی الحقیقت ہر اعتبار سے عنفوان شباب پر تھے گو میرا مزاج کچھ ایسا پُرجوش نہین تھا اور اُس زمانہ مین چیف کمشنر کا ذاتی معتقد نہین تھا لیکن تو بھی اس زمانہ مین اُنکی بڑی قدر کرنے لگا تھا چونکہ وہ سرکاری ملازمت مین از حد سرگرم رہتے تھے اپنا کام نہایت جانفشانی اور قابلیت سے انجام کرتے تھے اور اپنی مستعدی اور جانفشانی دوسرون مین بھی پیدا کرنا چاہتے تھے اسوجہ سے مجپر اُنکا بڑا اثر پڑا اور میرے دماغ اور سمجھ مین بھی بڑی صفائی آگئی جسقدر کام وہ انجام کرڈالتے تھے اسکا خیال کرکے ایک حیرت معلوم ہوتی ہے وہ صرف اپنے ہی حصہ کا کام انجام نہین کرتے تھے بلکہ دوسرون اور خاصکر اپنے پیارے دوست کو اٹلڈ میکلیوڈ کا کام بھی کردیتے تھے جو بڑے ہردل عزیز اور میرے نزدیک ہوشیار بھی تھے لیکن اُنکے دفتر مین کام ہمیشہ باقی پڑا رہتا تھا سر جان قاعدے ص ۵۰۵
کے بڑے پابند تھے اور جس طرح وہ اپنے تئین محنت سے نہین بچاتے تھے اُسی طرح دوسرون کو بھی نہین بچانے دیتے تھے کاہلی کے وہ دشمن تھے اور ہر قسم کی بدعنوانیون کو بھی وہ مکروہ سمجھے تھے اسمین شک نہین کہ ان سب باتون کو وہ ایک ایسے درجہ تک تعمیل کرتے تھے جس سے کسی قدر اُنکی سختی معلوم ہوتی تھی لیکن مین اپنی ذات سے اُنکے اصولون کو بہت پسند کرتا تھا گو اُنسے کسی قدر مجکو دقت بھی ہوتی تھی۔ جب مین رخصت فرلو سے واپس آیا تو اُنھون نے مہربانی سے مجکو کام دینا چاہا لیکن جیسا کہ میرا خیال تھا اُسکے مطابق میرے جائز دعوی سے کچھ کم تنخواہ کی جگہ دینا چاہی زیادہ تنخواہ کی جگہ اُسوقت دینے کو کہی جب اُنکو معلوم ہوا کہ ممالک مغربی و شمالی مین مجکو بہتر جگہین ملتی ہین اُسپر بھی مجکو معلوم ہوا کہ جس طرح وہ گھوڑا خریدنے کا معاملہ کیا کرتے تھے اُسی طرح سرکاری معاملات مین بھی مجھ سے یہ سودا کررہے ہین اسی طرح ایکمرتبہ اور جب مین اپنی عملداری کے پہاڑی حصے کے دورہ پر جانیوالا تھا تو اُنھون نے اس بارے مین اپنی ناراضی ظاہر کی تھی کیونکہ وہ پہاڑون پر زیادہ جانا پسند نہین بلکہ ناپسند کرتے تھے لیکن جب مین نے ثابت کردیا کہ مین صرف کوہستان کو گیا تھا اور آپنے کچھ اور خیال کیا تو اُنھون نے میرے عذرات کو جو مین نے بہت زور دیکر لکھے تھے قبول کرلیا۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ اُنکو صرف سرکاری مقاصد کا خیال تھا لیکن اصل یہ ہے کہ گو مین اُنکے ساتھ نباہ سکا اُنپر کوئی ذاتی دعوی نہین رکھتا تھا اور اُنکی کارروائی کے اصول کو سمجھتا تھا کہ اُس زمانہ مین اور بعد اُسکے بھی ایسے بہت سے لوگ علی الخصوص جنکو اُنسے زیادہ تقرب تھا اور اُنپر بڑے بڑے دعوی رکھتے تھے پائے گئے جو اُنکی رائے سے متفق نہین تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ وہ اُن لوگون کے مقاصد پر چندان لحاظ نہین کرتے تھے اصل یہ ہے کہ قرار واقعی طور پر چند آدمیونکی

سرگرمی کرنے کیلیے کسی قدر یہ بات ضرور ہے کہ ملازمون کا کشادہ دلی کے ساتھ لحاظ رکھا جاے - لارڈ لارنس نے یہ نہین کیا - اسمین شک نہین کہ وہ بالکل برسر صواب تھے لیکن آخر مین اُنکو اس بات سے کسی قدر محرومی حاصل ہوئی کہ لوگ کسی بڑے آدمی کی شہرت مین ترقی کرنے کے لیے جو ذاتی جوش اور ولولہ ظاہر کرتے ہین وہ نہین ظاہر ہوا -

مسٹر جارج کیمبل نے جو کچھ اس عمدگی کے ساتھ لکھا ہے دراصل اُسکے صحیح ہونے مین کوئی شک نہین ہے جو چٹھیان میرے سامنے رکھی ہوئی ہین اُنسے بخوبی تمام اس امر کی تصدیق ہوتی ہے لیکن جو نتیجے اُس سے اخذ کیے جا سکتے ہین وہ میرے نزدیک جیسا کہ مسٹر جارج کیمبل بھی سب کے پہلے تسلیم کرینگے کسیقدر تفسیر اور ترمیم کے محتاج ہین سب کے پہلے تو مجھے یہ بیان کرنا چاہیے ہے کہ وہ جو شخص اپنے دوستون کی کبھی تیج نکرے اُنکے عیوب کے ظاہر کرنے مین اگو کیسی ہی عمدگی کے ساتھ اُنسے نباہ سکے قاصر نہ رہے لوگون کے پس پشت چاہے جسقدر تعریف کرے مگر اُنکے بررو ایک کلمہ بھی نہ بیان کرے اگر ذرا سا کام بھی باقی رہ جاے تو یہ سمجھے کہ کچھ بھی نہین ہوا ہے - جو شخص سرکاری فرائض کا اپنے اور دوسرون کے لیے بھی انجام کرنا ایک لابدی امر سمجھے اور اُسپر بھی ایسا بندوبست کرے کہ منٹگمری اڈمنڈسٹون اڈورڈس میکلیوڈ ٹمپل تھارنٹن نارمن تھجر یا لک لیسٹ برادران چیمبرلین لمسڈن برینڈرتھ میکناب وغیرہ وغیرہ (اسمین اُن لوگونکا ذکر نہین ہے جو اُنکی گورنر جنرلی کی حیثیت یلنج کی ملاقات کے وقت مثل ایسٹوک میئو سر انچیسن سیٹن کار برادران اسٹریچی کے اُنکے گرد جمع رہتے تھے) ایسے اشخاص کو جو سرکار کے خیر خواہ اور اکثر صورتون مین اُس شخص سے اور آپسمین بھی اختلاف رکھتے تھے جمع کر رکھے وہ حقیقت مین ایسے شخص سے عظمت قوت بذات خاص حکومت کرنے کی قابلیت اور لوگون پر بادشاہی کرنے کی لیاقت مین کہین بڑھا ہوا ہے جو زیادہ ہردل عزیز کہلاتا ہے اور اُن صفتون کے ذریعہ سے اپنے گرد دوستون کو جمع کرتا ہے اور اُنسے ایک ایسی اعانت لیتا ہے جو بذات خاص اُس شخص مین نہین پائی جاتی پس جان لارنس مین اُس شخص اول کی صفتین پائی جاتی تھین -

اُنکو ہردل عزیز ہونا کچھ ناپسند نہ تھا اس صفت سے نہ وہ نفرت کرتے تھے اور نہ اُسکی کوشش کرتے تھے - اپنے دوست کٹن سے اُنھون نے ایکمرتبہ بیان کیا تھا وہ ہردل عزیز ہونے کی خواہش جسقدر مجکو کم ہے اسقدر کم شاید کسیکو ہوگی لیکن ہردلعزیز ہونا اور لوگونکو ناراض رکھنا یہ کمزوری کی دلیلین ہین اور ایسا کوئی شخص نہین ہے جو اُنکو ایمانداری کے ساتھ حاصل کر سکتا ہو اور اُسپر بھی اُنکے حاصل کرنے سے احتراز کرے" ایک دوسرے موقع پر وہ بیان کرتے ہین کہ "اگر صرف نام کے لیے ہردلعزیز ہونے کی جستجو کیجاتے تو اُس سے کچھ فایدہ نہین ہے ہندوستان مین یہ امر ہر جگہ سے بڑھکر دشوار ہے کہ آدمی اپنا کام بھی کرے اور گرد و خلائق کو خوش بھی رکھے" چونکہ اُنمین زیادہ ہردلعزیز ہونے کی صفتین کم تھین اسلیے بعض اوقات بیشک اُنکے نہایت دلی دوستون اور ماتحتون کو رنج پہونچا لیکن باستثناے چند اُن سب لوگون نے اُنھین کی جانب کشش کی اور اپنے چیف اور سرغنہ کے خیر خواہ تو سب کے سب رہے - اُنکے جانی دوست معدودے چند تھے اپنے منتخب دوستون سے ایک دوست سے جب وہ اپنے آخری ایام ملازمت کے لیے ہندوستان کو جاتے تھے اُنھون نے کہا تھا کہ "مین زیادہ دوستون کی پروا نہین کرتا لیکن جو چند دوست مین رکھتا ہون اُنمین سے ایک آپ بھی ہین" لیکن یہ معدودے

چند اور اُنکے بہتیرے دوست بھی خوب جانتے تھے کہ اُنکا یہ روکھا پن صرف ظاہری تھا - چنانچہ اُنکے ایک دوست نے مجھسے بیان کیا ص ۵۰۷
تھا کہ "اُنمین بجز کوٹ کے ریچھ کی کوئی بات اور نہین تھی" ایک دوسرے دوست سے اُنھون نے کہا تھا کہ اُنکا روکھا پن مثل نیوفونڈلینڈ
بلکہ سینٹ برنارڈ کتے کے تھا -

کام کرنے کی اُنکو جسقدر خواہش رہتی تھی اُسکی نسبت مبالغہ کے ساتھ بیان کرنا مشکل ہے اُنکی یہ خواہش کبھی پوری ہی نہین ہوتی تھی - یہ قوت اُنمین اسقدر پائی جاتی تھی کہ اُنکے ماتحت لوگ جو جسمانی قوت اور مستعدی مین اُنسے کم تھے اُنکو کام کرنے کا دیو کہا کرتے تھے اور اُنکا یہ کہنا بہت واجبی تھا لیکن اب اُنپر بھی محنت کرنے کا اثر پیدا ہونے لگا تھا - اُنکے طبی مشیر بھی صلاح دینے لگے کہ آپ معمول سے ایک مہینہ پیشتر کوہ مری کو چلے جائین اور اِس سے بھی اُنکو بہت کم فائدہ پہونچا - اپنے ایک دوست کو وہ لکھتے ہین کہ "مین بہت علیل رہا اور اپنے کام کے سوا اور کچھ نکر سکا اور وہ بھی بہت جد و جہد کرنے سے انجام ہوا - میرے جگر مین کچھ خلل آگیا ہے" - ایک دوسرے دوست کو لکھتے ہین کہ "مین کام کرنے سے قریب قریب معذور ہوگیا اور میری طبیعت اچھی نہین ہے - مجھکو روزمرہ دس گیارہ گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے اور اسپر بھی انجن کی رفتار کے برابر تیزی کرنا پڑتی ہے - اگر میرے سات لڑکے نہوتے تو مین کب کا قطع تعلق کر چکا ہوتا - ایک عاقل کیا ہی خوب کہہ گیا ہے کہ "جبتک جسم مین روح موجود ہے اُسوقت تک دنیا بھر کا جھگڑا اور جھنجٹ رہیگا" ناتوان آدمی کو دیکھکر لوگ کہتے ہین کہ یہ کام اُسکے لیے کافی ہے مگر اُنکو بعض اوقات اپنے حال پر نہایت افسوس ہوتا تھا وہ کہا کرتے تھے کہ "لوگ مجھکو جان قوی الجثہ کہتے ہین لیکن مین جان ناتوان ہون جبکہ مین گذشتہ دو سال کے حال پر خیال کرتا ہون اور یہ دیکھتا ہون کہ سرکاری کامون کی درستی مین بہت کم کام ہوا تو مارے شرم کے اپنی گردن نہوڑا لیتا ہون میری اصل تسلی صرف اس بات سے ہوجاتی ہے کہ شاید اس سے زیادہ کام کرنا میرے امکان مین نہین تھا" اس زمانہ مین علی العموم جو یہ غوغا مچا تھا کہ افسران پنجاب پر حد سے زیادہ کام پڑتا ہے اس سے اُنکو بڑا غصہ تھا چنانچہ منٹگمری صاحب کو وہ لکھتے ہین کہ "کثرت کار کی فی الحال جو صدا بلند ہوئی ہے وہ مہمل ہی نہین بلکہ مہلک ہے اگر اسکو تسلیم کیا گیا تو نتیجہ یہی ہوگا کہ افسرون کی تعداد بڑھا دیجائیگی اور تنخواہ کم کر دیجائیگی مین اپنے بعض دوستون کے لیے جو کثرت کار کے شاکی ہین یہی تجویز کرونگا کہ وہ اپنی تنخواہ سے نائب مقرر کرین لیکن اصل مین یہی باعث ہے جس سے فی الحال غوغا بلند ہوا ہے" ایک اور موقع پر جب اُنکی شکایت کی گئی تھی کہ اُنھون نے ایک افسر کو جو بالکل نالائق تھا چھڑا دیا وہ لکھتے ہین کہ "اخبار والونکی عادت پڑ گئی ہے کہ وہ میری نسبت یہی لکھا کرتے ہین کہ مین اپنے ماتحتون پر سختی اور ظلم کیا کرتا ہون لیکن جس حالت مین سول فوجی اور غیر متعہد افسر چار پانچسو کے قریب میری ماتحتی مین کام کرتے ہین تو یہ ممکن نہین ہے کہ مین اپنا کام بھی کرون اور کسیکو رنج بھی نہ پہونچنے پائے لیکن مین کہتا ہون کہ جس شخص کو دعویٰ ہو وہ میرے سامنے آئے اور میری سرکاری خط کتابت جسمین مین نے سختی کی ہے ص ۵۰۸
یا ایسے کلمات بھی استعمال کیے ہین جو حسب مقتضاء وقت قرار واقعی جائز نہ تھے اُنکو پیش کرے - آپ لوگ بیشک کبھی نہ تصور کیجیے گا کہ اس قسم کے ملک پر "دو بھائی اور میان" "کہکر حکومت اور دوست شفقت" "پھیر پھیر کر انتظام ہوسکتا ہے دہلی مین جن ماتحتون نے میرے ساتھ کام کیا تھا اُنسے پوچھا جاے کہ مین نے اُنکے ساتھ کیا سلوک کیا" ایسے وقت مین دہلی مین اُنھون نے جو کچھ کیا تھا اُسکا حوالہ دینا بہت مناسب تھا کیونکہ آنریبل مسٹر رایکس نے جو دہلی کے جائنٹ مجسٹریٹ و کلکٹر تھے اور اب علاقہ ساگر اور نربدا کے جج تھے حال ہی مین نہایت تپاک کے الفاظ سے

لکھا تھا کہ مجھے امید ہے کہ آپ پنجاب مین اپنے ماتحت کام کرنے کے لیے مجکو طلب کرینگے اور جان لارنس نے فی الفور اُنکی درخواست لارڈ کیننگ کے حضور مین بھیجدی تھی اور اُنکے لیے ایک جگہ کی سفارش کی تھی۔

اسمین شک نہین کہ اُنکی تندرستی کی ایسی ردی حالت مین اُنکے عہدہ کی مشکلات کا اثر اُنپر بہت زیادہ پڑا ہوگا۔ ۱۵ اکتوبر ۱۸۵۶ع کو وہ لکھتے ہین کہ مین کثرت کار اور طول طویل رپورٹون کے باعث تنگ آگیا ہون ایک نہ ایک پریشانی ہر وقت رہتی ہے ان پریشانیون مین سب سے بڑھکر نکلسن صاحب کی مطلق العنانی اور اضطرابی تھی گو اُنکے چیف ہر طرح سے اُنکا خیال رکھتے تھے مگر وہ اپنا راگ الگ ہی گایا کرتے تھے۔

یہ بات نہ تھی کہ جان نکلسن کی تشفی کا سامان مہیا نہین تھا وہ ہر وقت لڑکون کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور ہنری لارنس یا ہربرٹ اڈورڈس کے نزدیک وہ خود بھی مثل لڑکے کے تھے ہنری لارنس یا ہربرٹ اڈورڈس جو چاہتے وہ اُنکے ساتھ کرسکتے تھے نکلسن صاحب ضابطہ کی دواب کو برداشت نہین کرتے تھے وہ اسقدر ضدی مغرور اور سرکش تھے کہ کسی قاعدے کے وہ پابند نہین ہوتے تھے قواعد گویا اُنکے ہاتھ سے شکست ہونے کے لیئے موزون ہوے تھے اُنکے ہمجنس افسر جو اُنکو شاہنشاہ روس کہا کرتے تھے تو کچھ بیجا نہین تھا اور دیسی لوگ جیسا کہ مین بعد کو لکھونگا اُنکو دیوتا کی طرح پوجنے پر موجود تھے یہ امر بھی حق بجانب تھا سرحد پر وہ جان لارنس کے ماتحت بھی آزادی کے ساتھ جو چاہتے سو کرتے۔ بہتیرے کام انھون نے ایسے کیے کہ اگر ہندوستان کے اور حصون مین کرتے تو بلوہ عام ہوجاتا یا وہ نوکری سے چھوڑا دیے جاتے اور انمین سے کوئی بات بے وجہ نہ ٹھہرتی۔ کرنل آرمسٹرن نے جو اسوقت پشاور مین اسسٹنٹ کمشنر تھے مجھسے بیان کیا ہے کہ ایک روز نکلسن صاحب فقط ایک اردلی لیے ہوے ایک گانون سے ہوکر نکلے اثنا راہ مین ایک مسجد پڑی اور انھون نے دیکھا کہ مسجد سے نکلکر ایک ملا نے اُنکو سلام نہین کیا بلکہ نفرت یا حقارت سے دیکھا جب وہ گھر پر پہونچے تو انھون نے اپنی اردلی کو حکم دیا کہ ملا کو پکڑ لاؤ اور جب ملا پکڑا آیا تو اُسکی داڑھی مُنڈوا ڈالی۔ وہ ہمیشہ کام مین شتابی کرتے تھے ایک روز مقام بنون مین اپنے باغ کے پھاٹک پر دو انگریز اور چند ہندوستانیون کے ساتھ کھڑے ہوے تھے اتنے مین ایک شخص تلوار لیے ہوے اُنکے پاس چلا آیا اور اُنکے چہرے کی طرف گھور کر پوچھا کہ ان لوگون مین نکلسن کون ہے نکلسن صاحب اُسکے ارادہ کو سمجھ گئے اور ایک سنتری کے ہاتھ سے جو اُنکے قریب آگیا تھا بندوق چھینکر اُسکے سامنے کردی اور کہا کہ تلوار رکھدے نہین تو ابھی گولی ماردونگا۔ وہ آدمی تلوار لیکر اُنکی طرف جھپٹا اور نکلسن نے جو کہا تھا وہی کیا مقتول کے گلے مین ایک حمائل پڑی ہوئی تھی اور لوگ کہتے تھے کہ جب اُسکے اوراق کھولے گئے تو معلوم ہوا کہ گولی نے جو حمائل سے گذرتی ہوئی مقتول کے دل مین گھس گئی تھی حمایل کے اُس صفحہ کو توڑ دیا تھا جسمین لکھا ہوا تھا کہ جو لوگ کافرون کو قتل کرنے مین مارے جائینگے اُنکو جنت ملیگی۔ نکلسن صاحب نے جس پھرتی اور بیباکی سے یہ کام کیا تھا اسیطرح چیف کمشنر کو اُسکی رپورٹ بھی کردی اور وہ یہ ہے

جناب من مین ادب کے ساتھ آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ مین نے ابھی ابھی ایک آدمی کو جو میرے مارنے کے لیے آیا تھا گولی سے مار ڈالا

آپ کا تابعدار خادم — جان نکلسن۔

ایک مرتبہ کچھ ناراض ہوکر نکلسن نے ارادہ کیا کہ مین کرائمیا کو جاؤنگا لیکن اُنکے چیف نے کچھ حکومت اور کچھ مذاق کی راہ سے اُنکے اس قصد پر اعتراض کیا۔ جان لارنس نے اُنکو لکھا کہ مجھے امید ہے کہ لارڈ ہارڈنگ آپ کو جنگ کرائمیا مین

یعنی جان لارنس ورح

ص ۵۰۹

کام نہ دینگے آپ سے ہم لوگون کے ساتھ زیادہ کام نکلسکتا ہے مجکو امید ہے کہ اَنسن صاحب (نیک مزاج مگر کسی قدر کمزور کمانڈر انچیف)
کرامیا کے بشاپ یا کمانڈر انچیف کردیے جاینگے اور اُنکا عہدہ آپ ہی کو ملیگا- وہ ہمیشہ یہان رہنے کا ارادہ نہین کرسکتے- کرامیا مین
معاملات کی جو شکل ہے مجھ کو وہ قابل افسوس معلوم ہوتی ہے اور قطع نظر اس بات کے کہ مین آپ کو اپنے ہی پاس رکھنا چاہتا ہون آپکے
لحاظ سے بھی مجکو اس بات سے بڑا رنج ہوگا کہ آپ کرامیا جائین- یہان تو مشہور ہے کہ لارڈ ہارڈنگ مستعفی ہونگے اور ڈیوک آف کیمبرج
انگلستان کے کمانڈر انچیف مقرر ہونگے- کرامیا کا خطرہ تو اسطور پر گذر گیا لیکن ایک اور خطرہ اس سے بھی بڑھکر پیدا ہوا اَسر جان
لارنس نے نہایت دوستانہ الفاظ سے جو یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ چیمبرلین صاحب کے ساتھ اپنے پرانے دشمنون یعنی مسعود وزیریون ص ۱۵
پر جاکر چڑھائی کرین تو اس سے ایک اور طوفان پیدا ہوگیا- اور نکلسن صاحب نے اپنے چیف اور اُسی طرح چیمبرلین صاحب
سے بھی ناراض ہوکر اپنا یہ ارادہ ظاہر کیا کہ مین پنجاب کو یکقلم چھوڑ دونگا- لارنس صاحب نے نہایت افسوس کے ساتھ اڈورڈز
صاحب کو لکھا کہ "مین پنجاب کے چھوڑنے مین اُنکی ہرگز مدد نہین کرسکتا لیکن اس بات مین مین اُنکا مانع بھی نہین ہوسکتا-"
مگر جب نکلسن صاحب کی طرف سے اور بھی شدومد کی چٹھیان آنے لگین تو آخر کو لارنس صاحب نے مجبور ہوکر لارڈ کیننگ کو لکھا
کہ میرا سرکش نائب بھر تمور کو بدل دیا جاے جہان وہ میرے بھائی ہنری کے ماتحت رہیگا لیکن مشیت ایزدی کچھ اور تھی اور جان
لارنس کی اجازت سے فصل گرما تک کشمیر کی سرد آب و ہوا مین رہنے اور ایران اور جنگ ایران کی طرف جو وہان ہورہی تھی نگاہ
طمع دیکھنے کے بعد نکلسن نے خود اپنی خوشی سے پشاور کی ڈپٹی کمشنری قبول کرلی اور ہندوستان اور پنجاب کی خوش قسمتی سے
اُسوقت جب غدر شروع ہوا تو وہ پشاور ہی مین موجود تھے- جان لارنس نے کثرت کار اور پریشانیون سے عاجز آکر (ایمین
سے بعض باتین ایسی تھین جو نکلسن صاحب کی وجہ سے رفع ہوسکتی تھین) بہت صحیح لکھا تھا کہ "مجکو یہان جسقدر کام کرنا پڑتا ہے
وہ میری قوت سے کہین زیادہ ہے مجکو رات دن چکی کی طرح پیسنا پڑتا ہے ایام خشک سالی مین زراعت کی آبپاشی کے لیے
بوڑھے بیل پر کثرت سے پانی کھینچنے مین جو صعوبت پڑتی ہے وہ بھی میری صعوبتون سے زیادہ نہوگی- کوئی نہ کوئی جھگڑا یا
ذاتی قضیہ نکلتا ہی رہتا ہے اور مین اسی کا ہوجاتا ہون سرکاری کام سب بند ہوجاتا ہے- اگر آپ ـــ کو پنجاب مین واپس
بھیجدین تو وہ دونون صیغون کے بدمعاش ملازمون کی بخوبی سرکوبی کریگا-" جان لارنس کے اطمینان قلب کے ساتھ
اس سال انسانی نیرنگیون سے قدرتی حوادث نے کچھ کم عداوت نہین کی- پنجاب کے مختلف حصون علی الخصوص لاہور اور
فیروزپور مین وباے ہیضہ نے شدت سے خروج کیا- بخار بھی ہر جگہ موجود تھا اور طوفان اور سیلاب کثرت سے آئے جسمین جان و مال
کا سخت نقصان ہوا- ضلع لیہ کا ایک بڑا حصہ تباہ ہوگیا اور ڈیرہ غازی خان کا آدھا ضلع بالکل غارت ہوگیا- مزید بران ہستمان
ایسٹ انڈیا کمپنی نے جنکو اس بات سے مطلق آگاہی نہ تھی کہ پردہ کے پیچھے کیا ہورہا ہے اور جان لارنس نے خرابیون کے انسداد
مین کیا کیا تدبیرین کین اور اُنمین اسقدر کمی کی کہ نیپیر ایسے شخص سے جنکی وہ بڑی قدر کرتے تھے اُنسے بگڑ گئی اور نیپیر اس بات کا سخت
الزام رکھا کہ سول انجینیرون کو اُنھون نے اسقدر جلد رخصت کردیا- اور سب سے بڑھکر خرابی کی یہ بات ہے کہ ادھر تو اُنکی تندرستی نے بالکل ص ۱۱۵

جواب دیا اور کام کی کثرت ہوئی اور اُدھر اُنکے سکرٹری ٹمپل صاحب جنکو اپنے چیف کے برابر کام کرنے کا شوق تھا رخصت فرلو لیکر انگلستان کو چلے گئے اور پنجاب مین ایسا کوئی شخص نہین چھوڑ گئے جو اُنکی جگہ کام کر سکتا ٹمپل صاحب کے جانے مین چندہی روز باقی رہگئے تھے جب جان لارنس نے اڈورڈس صاحب کو لکھا تھا کہ وہ ٹمپل بذات واحد کئی آدمیون کا کام کر سکتا ہے اور میرے خواہ کسی شخص کے ساتھ انتہا درجہ کی محنت کر سکتا ہے،، اس موقع پر ٹمپل صاحب کی شکر گزاری ظاہر کرنے مین اُنھون نے اغماض نہین کیا۔ ۱۰ ستمبر ۱۸۵۶ء کی وداعی چٹھی مین وہ لکھتے ہین کہ گذشتہ چھ مہینے کے اندر جو رپورٹین آپنے بھیجین اُنکی فہرست میرے سامنے رکھی ہے یہ فہرست ہی ایک طومار ہے تعجب معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کیونکر یہ کام انجام کیا۔ . . مین آپکو خیرباد کہتا ہون خدا کرے آپکو ہمیشہ کامیابی حاصل ہو اگر مناسب سمجھیے تو امید ہے کہ آپ پھر واپس آئیگا لیکن بہرحال مجھے یہ کہنا لازم ہے کہ مجکو جسقدر امید تھی اُس سے بڑھکر آپ لائق سکرٹری نکلے اور آپکی ذات سے مجکو مدد اور ہر طرح کی خوشی حاصل ہوئی۔ کلکتہ سے اور اسکے بعد ولایت مین پہونچکر وہان سے بھی مجکو چٹھی لکھیے گا۔،،

اپنے دوستون کی چٹھیون مین بعض اوقات اُنھون نے چاہے جن دقتون اور مایوسیون کو بیان کیا ہو اور پریشانی کے وقت چاہے جو کلمات لکھے ہون مگر یہ ہرگز خیال نکرنا چاہیے کہ وہ کبھی بیدل ہوئے یا انھی کوششین چھوڑ دین یا اپنے صوبہ کی آیندہ بہبودیون سے اُنکو کبھی مایوسی حاصل ہوئی بعض اوقات تو ایسا ہوا ہے کہ ایک ہی روز ایک دوست کو اُنھون نے یاس کے کلمات اور دوسرے کو کچھ اور ہی مضمون لکھا ہے مثلاً اپنے دوست گورٹنے کو وہ لکھتے ہین کہ وہ یہان کے حالات کسی نہ کسی طرح بدستور سابق چلے جاتے ہین دس گھنٹے روز میز پر بیٹھکر کام کرتا ہون اور شام کو گردن نہوڑایے ہوے ٹھنڈھی سڑک پر ٹہلنے جاتا ہون۔ پنجاب روز بروز شادابی حاصل کرتا جاتا ہے اور اگر خدا نے چاہا تو جبتک میرے ہاتھ مین عنان حکومت ہے اسی طرح ترقی ہوتی رہیگی۔ جہانتک میرا قابو چلسکتا ہے کسی طرح کی ابتری نہ واقع ہونے دونگا،، اور لارڈ ڈلہوسی کو لکھتے ہین کہ وہ ظاہرا ہمارے یہان ہر طرح ترقی ہے سرحد پر خاموشی ہے اور چارون طرف اصلاحین عمل مین آرہی ہین مین نے اور ٹمپل صاحب نے ملک پنجاب کی ایک تیسری رپورٹ تیار کی ہے یہان سے وہ روانہ ہو چکی اور وقت مناسب پر بیشک آپ کے ملاحظہ سے گذریگی مجھے امید ہے کہ حضور ایک جلد اپنے لیے رکھ لینگے اور انڈیا ہوس کے لیے تو بہت سی جلدین چاہیے ہونگی۔،، پھر لارڈ کیننگ کو لکھتے ہین کہ حضور نے میرے انتظام پنجاب کے متعلق جو شفقت آمیز کلمات ارشاد فرمایے اُنکا مین شکریہ ادا کرتا ہون جب تک میرا یہان قیام ہے امید ہے کہ انتظام مین کوئی خلل نہ آئیگا اور جہانتک میرا قابو چلسکتا ہے مین کوئی خلل نہ آنے دونگا لیکن اسکی ترقی صرف کام کرنے والے افسرون کی ذات پر منحصر ہے اگر افسر عامل لائق تجربہ کار اور مستعد ہون تو عمدہ قوانین اور عمدہ قواعد فوراً بے اثر ہو جاتے ہین،، ص ۵۱۲

لیکن اب مین ایران کی جنگ اور افغانستان کی مجوزہ دوستی کا حال بیان کرتا ہون۔

۱۸۵۵ء کے عہدنامہ کے بعد دوست محمد نے قندھار پر قبضہ کرلیا اور فتح خان ختک نے جسکو ہمنے تصدیق صلحنامہ کے متعلق خاص سفارت پر وہان بھیجا تھا واپس آکر فرمانروای افغانستان اور

اور اُن مشکلات کے بارے مین جو اُسکو وہان لاحق ہوئی تھین سخت حال بیان کیا کہ دوست محمد کی عمر قریب ستر برس کے ہے داڑھی بالکل سپید ہے جسپر وہ خضاب کرتا ہے صورت سے بیماری ظاہر ہوتی ہے باہر بہت کم نکلتا ہے اور جب نکلتا ہے تو ہاتھی کی سواری ہوتی ہے "افغانستان مین یہ ایک بڑا عیب تصور کیا جاتا ہے کیونکہ وہ ملک شہسواری کے لیے مشہور ہے" ہر شخص علی الخصوص اُسکے کثیر التعداد بیٹے اُسکی موت مانگ رہے ہین ادھر وہ مرا اور اُدھر اُسکی لاش ہی پر جنگ و جدل ہونے لگے گی اُن بھائیون مین سخت عداوت تھی لیکن اپنے باپ کے دباو سے وہ ایک دوسرے کی گردن پر تلوار نہ پھیر سکے گو دوست محمد ضعیف ہے لیکن اُسکی نیت تھی کہ وہ بذات خاص ہرات پر فوج کشی کرے۔ اُسکا سامان فراہم نہو سکا آدمیون کی اُسکو حاجت نہین جو اُسکے پاس کثرت سے موجود ہین بلکہ اُسکو روپیہ کی خواہش ہے کیونکہ روپیہ اُسکے پاس مطلق نہین ہے اُسکی فوج بھوکون مر رہی ہے اور اسلیے شہر کے باشندون اور گانون کے کسانون کو لوٹنے پر مجبور ہے۔ فتح خان نے یہی کلمات کہے تھے کہ قندھار بمنزلہ ایک باجرہ کے کھیت کے ہے اور باشندگان شہر جو مکانون کی چھتون پر رہتے ہین مثل اُن لوگون کے ہین جو مچانون پر بیٹھ کر ہانکا کرتے اور چڑیون کو اُڑاتے ہین اس زمانہ مین امیر کو کوئی برا نہین کہتا اُسنے "بھائی" اور "میان" کہکر ہر شخص کو اپنا دوست بنا لیا ہے جسکا اثر روپیہ سے زیادہ پیدا ہوتا ہے وہ قندھار مین آیا اور اپنے ایک دوست کو لکھا کہ مین چاہتا ہون کہ اپنے باپ کی قبر جو وہان سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ایک خشک ٹیلہ کی زمین مین واقع ہے دیکھ آؤن تاکہ مین بھی اپنی ماں باپ ہی کی لاش کے قریب دفن کراؤن۔ الغرض اُسکی حالت اور ظاہری آثار تو یہ تھے مگر لوگ اُسپر بھی یہ کہتے تھے ص ۱۳ کہ وہ اپنی فوج لیکر ہرات پر چڑھائی کریگا اور ہم لوگون کا ارادہ تھا اُسکو ہتھیار اور روپیہ دین۔ جان لارنس نے بہت صحیح کہا تھا کہ اُسکو ہتھیار اور روپیہ دینا کنوین مین پھینکنا ہے۔

لیکن دوست محمد مین ابتک بھی کچھ کچھ جان باقی تھی اور غلام حیدر خان کو (جسکی نسبت دو برس پیشتر جان لارنس نے کہا تھا کہ اُسکا جینا چھ مہینے بھی محال ہے) نو طعۂ صوبہ قندھار کا گورنر مقرر کرکے ۱۴ ستمبر کو وہ شہر سے روانہ ہوا اور اپنی فاقہ کش فوج کو کابل مین لے آیا اور اڈورڈس صاحب کو سرکاری حکام سے ملاقات کرنے کے لیے کہلا بھیجا اڈورڈس صاحب کی راے جیسا کہ اُنکے حالات سے قیاس کیا جا سکتا ہے یہی تھی کہ ملاقات کی جائے جان لارنس کی راے اسکے خلاف تھی۔

مجھکو تو بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ امیر کی ملاقات مین سواے اِسکے کہ کچھ خرچ کرنا پڑیگا اور کچھ فائدہ نہین ہے ایسی حالت مین میری راے نہین ہے کہ ملاقات کی جائے۔ اگر امیر ملاقات کے لیے آئے اور اُنکا مطلب حاصل نہوا تو بالیقین وہ ہمسے ناراض ہوکر جائینگے اگر ہمنے اُنکو بیس تیس لاکھ روپیہ دیدیا تو بھی ہمکو اس بات سے کوئی اطمینان اور مضبوطی نہین ہو سکتی کہ وہ ہرات کے معاملہ مین ہاتھ نہ ڈالینگے۔ جیسا لوگ روسیون کے بارے مین کہتے ہین اُسیطرح اُنکے معاملہ مین بھی کافی ضمانت درکار ہے

... خیال کر لیجیے کہ کرنل جیکب نے کس اطمینان سے گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ افغانستان سے تمام تعلقات میرے حوالہ کر دیجیے۔ جہانتک مجھکو اپنی ذات خاص سے تعلق ہے وہانتک مجھکو کسیطرح کا افسوس نہوگا۔

لارڈ ڈلہوزی کی بھی راے تھی کہ امیر سے ملاقات کی جائے لیکن سر جان لارنس کی راے سے تمام تر اتفاق کر کے اُنھون نے بھی یہی کہا کہ افغانون سے جسقدر کم تعلق رکھا جاے اُسیقدر بہتر ہے اور سر جان لارنس کو چونکہ اس بات کی پروا نہین تھی کہ جو امر اُنکے نزدیک سراسر مستحسن نہو اُس سے کسیطرح کی تعریف حاصل کرین اسلیے اُنھون نے کشادہ دلی سے اڈورڈس صاحب کو جواب دیا کہ جب تک امیر خود کسی مقام پر آنے کے لیے نہ کہین اسوقت تک میری راے یہی ہے کہ اس بارے مین خاموشی اختیار کی جائے اور یہ معاملات اُنھین پر چھوڑ دیے جائین لیکن اڈورڈس صاحب بھی مثل اپنے چیف کے کشادہ دل تھے۔ جان لارنس نے لارڈ ڈلہوزی کو لکھا کہ "مین نے اس بات کی تجویز اڈورڈس صاحب پر چھوڑ دی کہ آیا مجھکو وہان جانا یا نجانا چاہیے اور اُنھون نے نہایت علو ہمتی سے جواب دیا کہ تمھارا آنا بہتر ہے" بنا بر آن ۱۲ نومبر کو جیسا کہ اُنھون نے اپنے دوست منٹگمری کو لکھا تھا "ایک جنگلی بط کے شکار" کے لیے راولپنڈی کیطرف روانہ ہوے اُنکا قصد تھا کہ خوشحال گڈھ کے راستے دریاے سندھ مین ہو کر کوہاٹ مین جائین اور وہان اُس امر کے دریافت ہونے تک منتظر رہین کہ آیا امیر وادی خرم مین جو وہان سے سو میل آگے ہے ملاقات کرنا تجویز کرینگے یا پشاور مین۔

جب وہ وہان انتظار کر رہے تھے تو جس خبر کی عرصہ سے راہ دیکھی جاتی تھی اور جس سے اُسوقت بھی کسیقدر وحشت پیدا ہوئی اُس سے اطلاع ملی یعنی یہ کہ ہرات پر ایرانیون نے قبضہ کر لیا اور اڈورڈس صاحب نے عین انتشار مین جان لارنس کو ایک یادداشت لکھی کہ آپ اُسکو گورنمنٹ کے پاس بھیجدیجیے اور کابل و قندھار کیطرف فوراً انگریزی فوج روانہ کیجیے۔ مابعد زمانہ مین یا اپنے اطمینان کے وقت اڈورڈس صاحب کو بھی معلوم ہوا ہوگا کہ اُنکی یہ تجویز نہایت خوفناک تھی لیکن اُنکی چٹھی نے بڑا کام کیا کیونکہ اُنکے چیف نے اُسکی تردید کر کے صاف صاف لکھا کہ افغانستان کے بارے مین یہ حکمت عملی خلاف مصلحت ہے اور گو وہ خاص خاص حالات معاملہ پر مبنی تھی مگر اسپر بھی وہ عمر بھر اُسی راے کے موئد رہے اور اچھی بری جسطرح کی خبر آئی اُسکو سنکر اپنی اسی راے پر قائم رہے۔

جس تاریخ کو اڈورڈس صاحب کی تجویز جان لارنس کے پاس پہونچی اُسی دن یعنی ۲۵ نومبر کو اُنھون نے یہ جواب لکھا۔

مین نہین سمجھتا کہ گورنمنٹ کوئی فوج افغانستان کو روانہ کریگی میری راے مین تو یہ کارروائی غلط معلوم ہوتی ہے اگر ہرات کے اس حملہ مین روس در پردہ شریک نہین ہے تو جن باتون کا آپکو خوف ہے وہ ظہور مین نہ آئینگی لیکن اگر یہ معاملہ

روس ہی کا پیدا کیا ہوا ہے (اور مجھے یقین کامل ہے کہ روس ہی کی اشتعالک ہے) تو میری رائے مین ہندوستان کے لیے یہ لڑائی کوہ سلیمان کے اِس پار نہ کہ اُسطرف لڑنا ہوگی - افغانستان کے بچانے مین اگر اُس طریقہ سے جو آپ نے اپنی یادداشت مین لکھا ہے ہمکو روپیہ صرف کرنا پڑیگا تو ہندوستان مین ہمارا کچھ بس نہ چل سکیگا قندھار مین ایک مختصر فوج بغیر بھاری توپون اور سامان رسد کے بھیجنا سراسر بیعقلی معلوم ہوتی ہے اگر ایران نے قندھار پر چڑھائی کی تو اُسطرح کے بریگیڈ سے یقیناً ناکامی حاصل ہوگی کیونکہ قندھار مین قلعہ بندی کا سامان بالکل بے حقیقت ہے - ہمکو لارڈ ہارڈنگ کی یہ بات کبھی فراموش نہ کرنا چاہیے کہ اگر ہم کسی غنیم کے مقابلہ پر صف آرا ہون تو ہمکو بطور اصل فریق کے نہ کہ مددگار بنکر جانا چاہیے کیونکہ لڑائی کا سارا بار ہمارے ہی اوپر پڑیگا اگر ہم جمبرلین صاحب کو چار ہزار آدمیون کے ساتھ آج قندھار پر بھیجدین تو نتیجہ یہ ہوگا کہ آخر مین ہمکو بیس ہزار آدمی کمزور اور نالائق جنرلون کی سرکردگی سے بھیجنا ہونگے - اگر ہمنے افغانستان مین لڑائی چھیڑدی تو ہمارا خزانہ تباہ ہوجائیگا اور اگر لڑائی کا نتیجہ کچھ اور پیدا ہوا تو بھی افغان لوگ ہمکو ہمارے دشمنون کے ہاتھ بیچنے لگینگے وہ ہمسے منحرف ہوکر غنیم سے ملجائینگے برخلاف اسکے اگر روس و ایران کی فوج نے شریک ہوکر باہم چڑھائی کی اور درہ بولان یا خیبر کے مونہ پر ہمسے مقابلہ ہوا اور اُنکو ہزیمت حاصل ہوئی تو جو افاغنہ اُنکے شریک ہونگے وہ اسیطرح کی دغابازی اُنکے ساتھ کرینگے -

ص۵۱۵ دوسرے روز اُنھون نے ایک اور بھی پر معنی چٹھی اپنی حکمت عملی کے اظہار مین لارڈ کیننگ کے نام لکھی جسکو مین قریب قریب تمام وکمال ذیل مین درج کرتا ہون حال کے واقعات اور افغانستان مین تازہ معاملات کے واقع ہونے کے احتمال سے وہ چٹھی ایسی ضروری معلوم ہوتی ہے جسکی تعریف مین مبالغہ کرنا مشکل ہے -

مقام کوہاٹ ۲۶ نومبر ۱۸۵۶ء

مین چٹھی ہذا کے ساتھ نہایت ادب سے لفٹنٹ کرنل اڈورڈس کی ایک یادداشت جو کل میرے پاس پہونچی منسلک کرتا ہون - یادداشت مذکور اس بارے مین ہے کہ اگر ہرات پر ایرانیون کا قبضہ ہوگیا تو صاحب موصوف کی رائے کے مطابق اس بارے مین کیا تدبیر کرنا چاہیے - اس بات کے بیان کرنے کی مجھکو حاجت نہین معلوم ہوتی کہ صاحب موصوف کے ان خیالات سے مین اتفاق نہین کرسکتا اس مسئلہ پر جہانتک میری عقل رسائی کرسکتی ہے نہایت ذہن لڑا کر مین نے بارہا غور و فکر کی ہے جو حالات مجھکو دستیاب ہوسکے اُن سب کو مین نے مطالعہ کیا اور باوقات مختلف عمدہ ترین افسران فوج سے اس امر پر بحث کی اور آخر مین بلا اختلاف میری یہی رائے قرار پائی کہ وسط ایشیا کے معاملات مین فوج کشی کرکے دخل دینا سراسر غلطی ہے کل مین نے اڈورڈس صاحب کو عجلت مین جو ایک چٹھی لکھی تھی اُسکی نقل اپنی اس عرضی کے ساتھ منسلک کرتا ہون - بادی النظر مین اُنکی تدبیرون کے خلاف جو اعتراضات میرے دل مین گذرے وہ مین نے اُسمین درج کردیے ہین -

ہرات کے بارے مین مین یقین کرتا ہون کہ اِسوقت وہ ایک نہایت مستحکم مقام ہے اگر میری یادداشت غلط نہین ہے تو میجر سانڈرس صاحب متعلقہ انجنیران بنگال نے جو مہاراج پور مین مارے گئے تھے مقام مذکور کو دیکھا تھا اور اُنکے اور متوفی

تیجر ڈیی آرسی ٹاڈ کے زیر اہتمام وہان کی قلعہ بندی مین زر کثیر خرچ کیا گیا لیکن اس بارے مین لفٹنٹ کرنل جیمس ایبٹ جو فی الحال علیحدہ ہیں حضور کو پورے حالات سے مطلع کرینگے - مجھکو تو ہر طرح سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری فوج کے پہونچتے پہونچتے روس اسقدر انجینیرون اور توپخانہ کے لوگون کو اپنی خواہش اور ضرورت کے مطابق بخوبی تمام فراہم کریگا اور یہ افسر مع اُس مدد کے جو ایران دوسری قسم سے روس کو دے سکتا ہے ہماری تمام تدبیرون کو جو اُسکے مقابلہ مین ہندوستان سے کیجائینگی شکست کر دینگے میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ اگر اسیطرح کا کوئی قصد کیا گیا تو اُسکا انجام یہی نہوگا کہ لکھوکھا روپیہ برباد ہو بلکہ بالیقین تباہی بھی واقع ہوگی - مین تسلیم کرتا ہون کہ افاغنہ کے مقاصد فی الحال ہماری اغراض کے مطابق ہین لیکن یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ یہی حالت ہمیشہ قائم رہے اگر اس مناقشہ مین ہمکو کامیابی حاصل ہوئی تو بیشک افاغنہ ہمارے دوست رہینگے لیکن اگر قضیہ اسکے بالعکس ہوا تو پھر اُنکو مصلحت اسی مین معلوم ہوگی کہ طرف ثانی سے ملجائین - اگر ہمنے کوئی فوج افغانستان کو بھیجی تو اُسکے لیے ہر قسم کے اتفاقات کی تیاری کر لینا چاہیے کہ جو کوئی سامنے آئے اُسکا مقابلہ کیا جائے اور خود اپنے ذریعہ اور وسیلہ پر پورا بھروسہ کیا جائے اور ہرات تو ہماری سرحد اور اُس مقام سے جہانسے بطور کافی مدد پہونچ سکتی ہو صدہا میل دور ہے -

مجھکو ابتک میرے بھائی کرنل جارج لارنس کے دلچسپ بیانات یاد ہین کہ درۂ بولان سے کیونکر کوچ کیا گیا تھا اور قندھار مین کسطرح داخلہ ہوا اُنھون نے مجھکو یقین دلایا کہ سپاہ بھر مین صرف پانچسو گھوڑے ایسے رہگئے تھے جو اپنے سوارون کو لے چلنے کے قابل تھے اور یہ سوار ایسے تھے کہ نصف میل تک بھی اپنے گھوڑون کو تیز نہین دوڑا سکتے ہین توپخانہ کے گھوڑون کی کیفیت اس سے بھی بدتر ہے اور قطع نظر ان سب باتون کے اُس فوج کی قوت بھی کیا تھی شاہ شجاع کی تمام سپاہ ملا کر میرے نزدیک بارہ ہزار آدمی سے زیادہ نہین تھے - ص ۱۱۴

یہ بہت صحیح ہے کہ اُس زمانہ کے حالات اس زمانہ کے حالات سے بدرجہا مختلف ہین سندھ اور پنجاب ہمارے قبضہ مین ہے ہم افاغنہ کی حمایت کو جاتے ہین لڑنے نہین جاتے ہین بااینہمہ ہمکو خیال کرنا چاہیے کہ سندھ اور بولان کے راستہ بھر مین اور وہان سے قندھار اور پھر غزنین تک کسی نے ایک گولی بھی نہین چلائی اور نہ کسیطرح کی مخالفت کی گئی اسکے سوا فی الحال اور کوئی پیشین گوئی نہین کی جا سکتی -

کابل اور وہ ملک جو ہندوستان اور ہرات کے مابین واقع ہین اس قابل نہین معلوم ہوتے کہ بڑی فوج کی پرورش کر سکین مجھکو یقین ہے کہ اگر اُن ملکون سے رسد لی جائیگی تو لوگ پریشان ہونگے اور کم و بیش ہماری مخالفت کرینگے - پنجاب کے بھی بعض بعض حصون مین تین ہزار سے لیکر چار ہزار سپاہ کے لیے ایک مقام مین سامان رسد کا بہم پہونچانا مشکل ہے - سنہ ۱۸۵۰ء مین جب مین براہ دریاے سندھ لارڈ ڈلہوزی کے ساتھ راولپنڈی سے کالاباغ کو گیا تو ہم سب لوگون کو نہایت خطرہ تھا کہ کہین فاقہ کشی کی نوبت نہ آئے کیونکہ وہان تین چار دن تک ٹھہرنا پڑا - ہمکو اپنے کھانے پینے اور مویشیون کے چارہ کی چیزین پچاس پچاس بلکہ ساٹھ ساٹھ میل کے فاصلہ سے منگوانا پڑین -

افاغنہ حرص اور تعصب کے لیے ضرب المثل ہو رہے ہین اور اُنکے فرمانروا صرف نام کے لیے حکومت رکھتے ہین اگر وہ چاہین توبھی سامان رسد پہونچانے کا قطعی اقرار نہین کرسکتے اور کمسریٹ کے کارپرداز اور ٹھیکہ دار اگر وہان گئے تو نتیجہ نہایت خراب ہوگا قندھار کی حفاظت کے لیے غیر قواعددان سپاہ روانہ کرنیکی تدبیر مین کم خواہ زیادہ خطرہ متصور ہو لیکن میری راے اُسکے بھی خلاف ہے اگر امیر اپنی لڑائیان خاص اپنی سرزمین مین نہین لڑسکتے تو ہمارے واسطے اُسکا قصد کرنا بے سود ہے ایرانیون کو قندھار پر قبضہ کرنے مین چاہے کچھ دنون تک کامیابی رہے لیکن اسمین غالباً آیندہ کے لیے خطرہ متصور ہے۔ اگر افاغنہ کسی سے سازش کرنے پر کبھی مائل ہوسکتے ہین تو ایسے حملہ آور سے نجات حاصل کرنے کے لیے ضرور اتفاق کرلینگے۔ اسمین شک نہین کہ افغان لوگ باوصف اپنے ملک کی قدرتی قوت اور سپاہیانہ صورت کے اصل مین اس وجہ سے کمزور ہین کہ باہمدگر آن مین جھگڑا رہا کرتا ہے اور ملک کے لوگ طامع اور بیوفا ہین چنانچہ اسیوجہ سے مین نے لارڈ ڈلہوزی کو لکھا تھا (یہ حوالہ مین اپنی یادداشت سے دیتا ہون) کہ مجھے یقین ہے کہ اگر کوئی خوفناک حملہ آور ہرات تک آکر ہندوستان کی طرف حرکت کریگا تو وہ کبھی اُسکا مقابلہ نہ کرسکینگے۔

ص ۵۱۴

اگر ہم نے قندھار کو کوئی فوج روانہ کی تو اُسکے لیے ملک پر قبضہ کرنا ضرور ہوگا اُسوقت افغانستان ہندوستان کی جگاہ ہو جائیگا اور ہم کو اپنی حالت سنبھالنے کے لیے جو خرچ اُٹھانا پڑیگا اُس سے ہندوستان کا دیوالہ نکل جائیگا اور اگر نتیجہ کچھ اور ہوا تو ہم کو خالی خزانہ اور بیدل فوج کے ساتھ پلٹنا پڑیگا اور اُدھر برخلاف اُسکے اگر افغانستان کو چھوڑ دیا اور کوہ سلیمان کے اس جانب اپنے وسائل کو فراہم کیا تو ہم اپنے حملہ آور سے ایسی حالت مین مقابلہ کرسکینگے جب وہ بالکل خستہ اور پریشان ہوگا۔ اُسکا توپخانہ ضعیف ہوگا اور اُسکے وسائل درون سے گذرتے ہوئے دور رہجائینگے۔ ایسی حالت مین شکست یقینی نہ ہے اور اگر شکست ہوئی تو اسمین سراسر تباہی رکھی ہوئی ہے

جو روپیہ ہمکو ہرات کے محاصرہ کرنے اور افغانستان کی لڑائیان لڑنے مین صرف کرنا پڑیگا اُس سے ہمارے گورون کی فوج ہندوستان مین دوچند ہو جائیگی ہماری اکثر ضروری ریلون کی تکمیل ہو جائیگی اور پنجاب کے دریا جہازون کے نیچے چھپ جائینگے مجھے یقین نہ ہے کہ جنگ کابل مین ابتدا سے انتہا تک بارہ ملین پونڈ صرف نہوا ہوگا اور اگر ہمنے روس اور ایران کی مشترک قوت کے مقابلہ مین وسط ایشیا پر چڑھائی کی تو اسمین جو نقصان ہوگا اُسکی کوئی حد و حساب بمقابلہ اُسکے نہین ہے۔ مجھے یہ بھی بیان کرنا چاہیے (یہ امر ایسے بھاری مسئلہ کے سامنے اگرچہ چندان ضرور نہین ہے) کہ ہم مشکل سے کوئی ایسی سپاہ (یعنی فوج پنجاب کا ایک حصہ) دیسکتے ہین جسکی قندھار بھیجنے کی تجویز کی جاتی ہے وہ سب سے زیادہ اُن خدمتون کے لیے موزون ہے جسکے لیے تعینات کی گئی ہے اکثر سپاہی اور افسر ہمارے ہندوستان بھر کی فوج مین چیدہ و منتخب ہین۔ سات برس کی محنت کے بعد اب وہ اس حالت مین پہونچی ہے کہ کوہستانی جرگون کا مطیع کرنا جو درکنار ابھی تک اُنکی تنبیہ بھی نہین ہوئی اور جس فوج کو کرنل اڈورڈیس نے بیان کیا ہے کہ وہ اس بات کے لیے کارآمد ہو سکتی ہے اُسکو ہم مشکل سے دیسکتے ہین ہمارے اس حصہ ہندوستان مین ایسی بندوقین بھی نہین ہین جو ہم اُنکو دینگے اور قواعددان دیسی سپاہیون کو سول خدمتون پر مقرر کرنے مین نہایت زحمت و پریشانی متصور ہے مین نے حضور کو جو اطلاع دی تھی وہ ابھی تک مجھکو فراموش نہین ہوئی ایران مین کام کرنے کے لیے مین پنجاب کی فوج دو ہزار سے زیادہ نہین

دیکھتا ہون لیکن اسقدر لوگ بھی بڑی مشکل سے دیے جا سکتے ہین اور اگر قریب قریب اُسکے دو چند آدمی لیے گئے تو سواے اسکے کہ ہم ایک حلقہ کے اندر ہمیشہ کے لیے اپنے تیئین بند کر کے بچا یا کرین اور کچھ نہو سکیگا اور اس طریقہ مین بالکل کمزوری تصور ہے اور کچھ فائدہ نہین ہو سکتا۔

مین کل درہ کوہاٹ مین جاؤنگا اور امید ہے کہ ۲۹ کی صبح کو پشاور مین پہونچ جاؤن ۔

جان لارنس نے اس شدومد کے ساتھ اپنے جو خیالات ظاہر کیے اُنسے لارڈ کیننگ نے بالکل اتفاق کیا اور آخر کو جان لارنس نے یہ سنکر کہ دوست محمد وادی خرم مین نہین بلکہ درہ کوہاٹ مین ملاقات کرنا چاہتا ہے درہ کوہاٹ سے گذر کیا اور ۲۹ تاریخ پشاور مین پہونچے یہان کچھ عرصہ کے بعد راولپنڈی سے اکر آنکی میم صاحب بھی ملین ۔ دوست محمد نے مثل سچے ایشیائی لوگون کے اپنی نقل و حرکت مین سستی اور شکوہ ظاہر کیا اور جب ایک مہینہ اور گذر گیا تب یہ خبر آئی کہ وہ درہ خیبر کے اس کنارہ تک پہونچے ہین ۔ چیف کمشنر پنجاب کمشنر پشاور جنرل سڈنی کاٹن جو فوج پشاور کے کمانیر تھے اور ہیری لمسڈن جو سپاہ گائیڈ کے کمانیر تھے فوراً روانہ جمرود ہوے اُنکے ساتھ تین ہزار سپاہی ہر قسم کے اور تھے اور یہ سب سامان اسلیے کیا گیا کہ جسوقت فرمانرواے افغانستان ہندوستان کی سرحد پر قدم رکھے تو اُسکے استقبال کے لیے ہر طرح کی تیاری ہو رہے لیکن امیر نے افغان ہونیکی وجہ سے اپنی قوم کی عادت کے مطابق فریب کا اندیشہ کر کے یہ التجا کی کہ پہلے سر جان لارنس افغانون کے علاقہ مین اگر مجھسے ملاقات کرین سر جان اسپر رضامند ہو گئے اور انگریزی نوروز ۱۸۵۶ء کی صبح کو دوست محمد کے دو بیٹے جنگلی صورت سوارون کے ایک غول سمیت برٹش کیمپ مین اس بات کے لیے حاضر ہوے کہ جان لارنس کو اپنی حفاظت مین لیجا کر امیر کے پاس پہونچا دین ۔ انگریزی ملاقاتیون کے لیے یہ سفر معمول دلچسپی کا نہو گا کیونکہ جو لوگ وہان موجود تھے اُنکو پہلے ہی پہل (حالانکہ اُنمین سے اکثر لوگ سالہا سال سے گھاٹی کے سوہانہ ہی پر رہتے آئے تھے) اِس ہولناک گھاٹی پر نگاہ کرنے کا اتفاق ہوا ہوگا اُسکے تیرہ و تار غار اسی قابل تھے جنپر مشہور شاعر ڈینٹی کا یہ مصرعہ بطور کتبہ کے لکھا جاتا ہے ۔

"قدم رکھے وہ اندر زندگی سے ہاتھ جو دھوئے"

فی الواقع ذاتی حفاظت کے متعلق یہ بڑی احتیاط کی جگہ تھی اور گورنمنٹ نے تاکیدی حکم دیدیا تھا کہ کوئی انگریز گو وہ تحقیقات کا کیسا ہی شائق اور کیسا ہی اولوالعزم کیون نہو ان وحشتناک خیبریون کے علاقہ مین قدم نرکھے جو فاقہ کشی سے نیم جان رہتے اور لومڑیون کیطرح زمین کے اندر غارون مین بسر کرتے تھے انسان کے ہاتھ سے ابتک کبھی وہ مطیع نہین ہوئے تھے ہر ایک فاتح جو اُنکے غارون سے ہوکر نکلا اُس سے اُنھون نے فعلبندی وصول کر لی اور اُسکے حملے کر کے گذشتہ چند سال کے اندر انگریزی رعایا کے بہتیرے آدمی ہلاک کر ڈالے ص ۱

اور ہندوستانیون کی صدہا گائین اور بکریان سپاہ متعینہ پشاور کے سامنے سے لیکر چلے گئے - پس جسوقت قلیل
جماعت اس ممنوع علاقہ کے اندر اور کئی میل تک درہ مین جہان کہ ہر ایک گوشہ اور گڑھے مین ایک ایک افغانی
قدر انداز بخوبی چھپ سکتا تھا گئی ہوگی تو اُسکو نئی نئی باتون کے دیکھنے کا ذوق وشوق ہی نہوگا بلکہ کچھ اور ہی خیال ہوگا

ص ۵۰۹ جان لارنس کو خوب معلوم تھا کہ مین نے اپنے اوپر کیا جوکھم لی ہے اور اس لیے وہ سِڈنی کاٹن صاحب
سے (جنکے ذریعہ سے مین اکثر باتین اس داستان کے متعلق لکھ چکا ہون) کہہ گئے کہ آپ اپنی سپاہ کو حکم دیدینگے کہ اگر درہ
کے اندر سے بندوق کی کوئی آواز آئے تو وہ فوراً چلے آئینگے اور مدد کے لیے پہونچینگے - یہ ایک اسطرح کا حکم تھا کہ جو جو
بعد کو گذرا اگر اُسکے موافق حکم کی تعمیل کی جاتی تو کل گروہ کی جان جاتی کیونکہ جسوقت یہ لوگ امیر کے خیمہ مین داخل ہوے
تو جو بھاری توپین امیر کے خیمہ کے سامنے لگائی گئی تھین اُنکے ذریعہ سے سلامی سر ہوئی اُسکے بعد نشیبی پہاڑیون پہ
افغانی سپاہ کے بندوقچیون نے سلامی کی باڑھ ماری اور اُسکے بعد کوہستانیون نے جو کئی میل تک درہ کے دونون طرف
صف بستہ کھڑے تھے سلامی سر کی یہانتک کہ کل درہ خیبر توپون اور بندوقون کی آواز سے گونج اُٹھا اور اُسکی آواز بازگشت
سے بہت اچھی طرح اس بات کا دھوکا ہوسکتا تھا کہ آپسمین کچھ فساد ہوگیا - اگر اُس افسر نے جو برٹش سپاہ کی کمان پر
پیچھے چھوڑ دیا گیا تھا اُس حکم کی جو اُسکو دیا گیا تھا تعمیل کی ہوتی اور عجلت کے ساتھ درہ کے اندر گھس گیا ہوتا تو جیسا
سِڈنی کاٹن صاحب دلیل کرتے ہین اسمین کوئی شک نہین کہ افاغنہ اس فریب کو جسکا اُنکو اندیشہ تھا دیکھنے یا دیکھنے
کا بہانہ کرنیکے بعد اُن بے بس فرنگیون پر ٹوٹ پڑتے اور ایک ایک آدمی کا کام تمام کر دیتے لیکن صاحب موصوف
نے یہ خیال کر کے کہ آوازین ایک قرینہ کے ساتھ آتی ہین یہی نتیجہ نکالا کہ یہ سلامی کی آوازین ہین اور عقلمندی سے
اپنی جگہ پر کھڑے رہے جو خطرہ تھا وہ جاتا رہا اُسکے بعد ایک بڑا بھاری دربار منعقد یعنی بقول چیف کمشنر "عجیب کترون
اور بدمعاشون کا ایک ایسا گروہ مجتمع ہوا جسکے دیکھنے کا پیشتر مجھکو کبھی اتفاق نہین ہوا تھا" سعادت خان سردار فرقہ
مہمند جو ہمارا جانی دشمن تھا ان سب مین سربرآوردہ تھا لیکن مسٹر جان لارنس کی استدعا سے دوست محمد نے حکم دیا کہ
دربار سے چلا جائے - اسکے دو روز کے بعد دوست محمد جسکی داڑھی سپید اور چہرہ مقدس تھا (کیونکہ اب اُسنے خضاب
لگانے کی پروا نہین کی) اور اونٹ کی کھال کا لباس پہنے ہوئے تھا انگریزی علاقہ مین داخل ہوا سات ہزار انگریزی
سپاہ جو اعزاز کے لیے صف بستہ ایک میل تک کر کے دو رویہ کھڑی کی گئی تھی اُس سے گذر کر جمرود مین آیا اور وہان
اپنا خیمہ نصب کرایا اور اس مقام پر ۵ جنوری کو مجلس شوریٰ کا کام شروع ہوا -

امیر کے پیچھے اُسکے لڑکے بیٹھے اور بائین جانب اُسکے نہایت معتمد سردار کھڑے ہوے - اور وہ خود تعلقات
کے ساتھ اپنے تعلقات ایران کو بیان کرنے لگے اور نہایت پر درد طور سے بیان کیا کہ انگریزون سے دوستی
کرنے مین شاہ ہمارے دشمن ہوگئے - اور اُن سے اب ہرات نکل گیا بعد اسکے امیر نے سوال کیا کہ مجھکو

کیا کرنا چاہیے - آپ لوگ جو کچھ حکم دین مین اسکی تعمیل کیواسطے موجود ہون اور اللہ و پیمبر کو شاہد کرتا ہون کہ آیندہ سے چاہے تمام عالم پھر جائے مگر مین آپ لوگون کا دوست رہونگا - چیف کمشنر کی اس اول ملاقات مین زیادہ تر یہ خواہش تھی کہ امیر کے خیالات معلوم ہون اپنی باتین بیان کرنے کی انکو چندان خواہش نہین تھی اور جب اصل معاملہ کی گفتگو آئی تب دوست محمد نے کمال فصاحت صرف کرکے ظاہر کیا کہ میری دلی خواہش یہ ہے کہ ہرات کو حاصل کیا جائے - اور اگر انگلش لوگ خلیج فارس مین ایک بھاری بحری قوت دکھا کر مجھکو مدد دین اور دوسرے طریقہ سے بھی میری اعانت کرین تو مین دریاے جیحون پر تمام جنوبی ملکون سے ایک فوج جمع کرکے اپنے دشمنون کو عین معرکہ مین نیچا دکھاؤن ہرات کی شہرپناہ کو مسمار کردون برجیان توڑ ڈالون اور بزور شمشیر اسپر قبضہ کرلون -

یہان تک گفتگو کی نوبت آئی تھی کہ اتنے مین ایک سوار دوڑا ہوا سر جان لارنس کے پاس آیا اور لارڈ کیننگ نے کلکتہ سے تار پر جو ایک خبر بھیجی تھی اسکو لاکر پہونچایا اس خبر کے ذریعہ سے جان لارنس کو اطلاع دی گئی تھی کہ عنقریب پچاس ہزار کی ایک سپاہ کمک کے لیے خلیج فارس کو روانہ کی جائیگی اور ایران سے جو عہدنامہ کیا جائے اسمین ایک شرط یہ ہوگی کہ وہ افغانستان پر کسیطرح کا دعوی باطل نکرے اور ہرات سے اپنی فوج واپس طلب کرلے تار برقی کے آخر مین یہ پرمعنی الفاظ درج تھے کہ "اس جز سے اگر کوئی کام نکل سکتا ہو تو آپ اسکو استعمال مین لاسکتے ہین" اور جان لارنس نے اسکے پہلے حصہ سے اسیوقت کام لیا لیکن دوسرا حصہ جو زیادہ ضروری تھا وہ آیندہ موقع پر دوسرے روز کام مین لانے کے واسطے اٹھا رکھا گیا - اس اثنا مین انھون نے امیر سے اس بات کی کیفیت طلب کی کہ انکے اختیار مین کیا کیا وسائل ہین - امیر نے اسکے جواب مین کہا کہ یہ بڑا مشکل معاملہ ہے اور اسپر غور کرنے کے لیے ایک پورا دن درکار ہے - اسلیے جلسہ برخاست ہوا -

اسکے دو روز کے بعد ۷ رجنوری کو پھر جلسہ منعقد ہوا اور اس مرتبہ چیف کمشنر کے خیمہ مین اسکا انعقاد ہوا - امیر کے بیان سے ظاہر ہوا کہ ۴۳۰۰۰ سپاہی اور ۱۴ توپین انکے اختیار مین ہین اور انھون نے کہا کہ میرے نزدیک مہم ہرات کے خیال سے اسکی تعداد بڑھا کر ۵۰۰۰۰ سپاہی اور ۱۰۰ توپین کر دینا لازم ہوگا - "لیکن اگر آپ کہیے تو یہ تعداد زیادہ یا کم کر دیجائے آپ انگریز لوگ ایران کے حالات سے بخوبی واقف ہین" چیف کمشنر نے یہ بیان کرنا شروع کیا تھا کہ یہ بڑی بھاری مہم ہے اور اسکے ساتھ یہ بھی کہتے تھے کہ افغانون کی باہمی "نااتفاقی سے اٹک کشمیر اور پشاور کا ملک علحدہ ہوگیا" اتنے مین سردارون مین سے ایک حافظ جی نے یہ متمردانہ سوال کیا کہ "کیا آپ کا ارادہ یہ بھی ہے کہ افغانستان کو کوئی انگریزی افسر روانہ کیجیے" سر جان نے جواب دیا کہ "اگر آپ کی مہم ہرات مین مدد کرنے کے لیے ہمنے روپیہ اور دوسرا سامان بہم پہونچایا تو ہم اپنے افسرون کو اس بات کے دیکھنے کے لیے ضرور روانہ کرینگے کہ وہ سب چیزین مناسب کامون مین صرف کیجاتی ہین لیکن ان افسرون کو کسیطرح کا اختیار یا حکومت نہ دیجائیگی" پھر اس وقت کے

لیے وہ معاملہ ملتوی ہو رہا اور دوسرے روز امیر کے بیٹے اپنی فوج کے متعلق اور تفصیل حالات لے آئے جن سے یہ امر صاف ہویدا ہوگیا کہ اگر مہم ہرات مین ایک برس کا زمانہ گذرا تو اُسکے واسطے ترسٹھ لاکھ روپیہ پچاس ضرب توپون اور آٹھ ہزار سپاہیون کے ہتیارون کی علاوہ بیشمار سامان جنگ کے ضرورت ہوگی - یہ ایک بڑی بھاری درخواست تھی چنانچہ اُسپر خیال کرکے جان لارنس آخر کو یہ پوچھنے پر مائل ہوئے کہ اگر بالکل اپنی حفاظت کرنے کی حکمت عملی ایران کے معاملہ مین اختیار کی جائے تو اُسکے لیے کن کن باتون کی حاجت ہوگی سردارون مین سے ایک شخص نے جواب دیا کہ "ایرانیون اور افغانون کے درمیان جو جھگڑا ہے وہ صرف اسی عالم کا نہین ہے بلکہ دوسرے عالم کا بھی ہے کیونکہ سنیون اور شیعون مین کبھی اتحاد نہین ہو سکتا ہے لیکن اس امر پر خیال کیا جائیگا اور اگر آپ لوگون نے پسند کیا تو افاغنہ اپنی خواہشون اور معمولی دستور کے خلاف صرف اپنی حفاظت کرنے ہی کی کارروائی پر قائم رہینگے اس صورت مین چار ہزار سپاہیون کے ہتیار اور سامان جنگ مع اسقدر روپیہ کے جو آٹھ ہزار سے زائد پیادون کی پرورش کو کافی ہو سکے بس اسیقدر آپ سے طلب کیا جائیگا" - ان شرطون اور اس حکمت عملی کو چیف کمشنر نے پسند کیا اور گورنمنٹ ہند کو اُسکے بارے مین خبر دیکر سفارش کی - لارڈ کیننگ نے جواب مین اپنی رضامندی ظاہر کی بعد اُسکے جان لارنس نے دوست محمد کو صلاح دی کہ مہم ہرات سے دست بردار ہون اور چار ہزار بندوقین اور ایک لاکھ روپیہ ماہوار کا وظیفہ اسوقت تک دینے کو کہا جب تک لڑائی قائم رہے یا گورنمنٹ اپنی خوشی سے دیتی رہے وظیفہ کی ایک شرط ایسی تھی جس سے بڑا مباحثہ پیدا ہوا یعنی یہ کہ برٹش افسرون کو کابل بھیجنے کا حق دیا جائے اور وہ وہان جاکر اس بات کو دیکھین کہ وظیفہ مذکور مناسب کامون مین لگایا جاتا ہے - امیر نے "ایک نہایت ہی صاف اور قطعی طور سے" کہا کہ مین اس قسم کے سمجھوتہ پر صرف اس غرض سے راضی ہوا ہون کہ ہم لوگون کی مشترک مدد سے ہرات پر پھر قبضہ حاصل کرنے کا قصد کیا جائے - دوسرے روز جب عہدنامہ کی مجوزہ شرطون پر بحث ہو رہی تھی تو سردارون نے امیر سے وہی ذکر چھیڑکر پھر نئے عذرات پیش کیے - وہ یہ حجت کرتے تھے کہ انگریزی افسرون کا کابل مین جانا چندان امیر کے نزدیک قابل اعتراض نہین ہے زیادہ تر وہان کی رعایا معترض ہوگی اُسکے قومی اور مذہبی خیالات کو اشتعال ہوگا جسوقت وہ انگریزون کو دارالسلطنت مین دیکھینگے تو یہی کہینگے کہ شاہ شجاع کا قدیم زمانہ پھر آگیا انھون نے کہا کہ ایک ہندوستانی وکیل کابل مین مقرر کردیجیے اور اگر انگریزی افسرون کے بھیجنے مین گورنمنٹ کو اصرار ہے تو وہ قندھار کو روانہ کیے جائین جہان بلحاظ جنگ اُنسے زیادہ کام نکلے گا اور رعایا کے حق مین ضرر بھی کم پہونچیگا - افاغنہ اور انگریزون کے درمیان رفتہ رفتہ ضرور دوستی ہو جائیگی "ہمکو بہت دور کر نہین چلنا چاہیے"۔

یہ ایک نہایت عاقلانہ نصیحت تھی اور عقلمندی کے ساتھ تسلیم بھی گئی ورنہ جو حادثہ جانکاہ ۱۸۷۸ء مین ہوا ہے وہ ۱۸۵۸ء ہی مین وقوع پذیر ہو جاتا - یا دران لمشدن کا وہی نتیجہ ہوتا جو گذری اور اُنکے مابین کا ہوا ہے

صلہ ۲۲

جہان غدر کی شورش تھی وہان جنگ افغانستان کا بھی جھگڑا پیدا ہو جاتا اور پنجاب مین جو کچھ سامان تھا وہ علی الاتصال دہلی مین جمع ہونے کے بدلے پشاور ہی مین جمع ہوتا۔ کیا ہندوستان ایسے طوفان کو فرو کر سکتا۔

اسمین شک نہین کہ عارضی طور پر افسرون کے کابل بھیجنے کے قانونی حق پر اصرار کیا گیا لیکن یہ خاطر جمعی کر دی گئی تھی کہ فی الحال اسکی تعمیل نہ کی جائیگی اور یہ بھی ظاہر تھا کہ اگر چیف کمشنر کا کہنا چل سکتا تو کبھی اس حق کی تعمیل ہی کی جاتی اس امر کے اظہار کو کہ جب کبھی ایران سے عہدنامہ ہوگا تو افاغنہ علیحدہ نہین چھوڑ دیے جائینگے بلکہ اس عہدنامہ مین شامل کیے جائینگے جان لارنس نے آخر وقت تک موقوف رکھا تا آنکہ سردارون نے خود صاف وہی سوال کیا وہ انکے جواب سے خوش ہوئے مگر کسی نہ کسی وجہ سے اس بات کو پوچھنا بھول گئے کہ وہ وعدہ بھی عہدنامہ مین درج کیا جائے گا سر جان لارنس اپنی خاص عادت کے موافق لارڈ کیننگ کو لکھتے ہین کہ "لیکن مین خیال کرتا ہون کہ مین نے جن باتون کا زبانی یقین دلایا ہے انکی بابت گورنمنٹ کو بطور ایک تحریری شرط کے ذمہ دار ہونا پڑیگا"

۲۶ جنوری کو چار بجے عہدنامہ کی شرطون پر امیر کے خیمہ مین مہر و دستخط ہوگئے چیف کمشنر پنجاب اور کمشنر پشاور اور ڈپٹی کمشنر ایک فریق اور امیر افغانستان سردار اعظم خان انکے بھائی اور بہت سے اور سردار طرف ثانی کیطرف سے موجود تھے امیر نے باواز بلند کہا کہ "اب مین برٹش گورنمنٹ کے ساتھ دوستی کر چکا اور چاہے جو کچھ ہو دم واپسین تک مین اسپر قائم رہونگا" ص ۵۵ اور یہ امیر نے جو کہا تھا اسکو حرف حرف پورا کیا۔ چیف کمشنر نے عمدہ عمدہ تحائف سردارون کو تقسیم کئے اور امیر کیطرف سے چند گھوڑے وکلاء انگلستان کو دیے گئے جو کسی کام کے نہ تھے۔ افاغنہ نہایت مطمئن ہوکر اپنے وطن کو واپس گئے لیکن سر جان لارنس کو اسقدر خوشی نہین ہوئی کیونکہ گو عہدنامہ کی تکمیل ہوگئی تھی اور نہایت معقول طور پر اسکے خطرات کم کرنے کی تدبیر کر دی گئی تھی اور اسکے علاوہ گورنر جنرل نے بھی تہ دل سے شکرگزاری ظاہر کی تھی لیکن انکو رہ رہکر یہی خیال ہوتا تھا کہ جس ایک لاکھ روپیہ کا ماہ بماہ امیر کو دینے کا وعدہ کیا گیا ہے اگر وہ خاص اپنے ملک کی تقویت دینے یا پنجاب کے بڑے بڑے سرکاری کامون کی تکمیل کرنے مین جو اسوقت تک بھی روپیہ کے نہونے سے معطل پڑے تھے صرف کیا جاتا تو کیا اسمین اس سے زیادہ فائدہ نہوتا۔

سر جان لارنس کو اپنے بزرگ سیرت مہمان کے اعتماد سے چندان دلجمعی نہین ہوئی تھی اور لارڈ کیننگ کے نام کے چٹھی مین ایک واقعہ انھون نے ایسا عمدہ بیان کیا ہے جو اس مقام پر قابل درج ہے۔

۳۰ جنوری ۱۸۵۷ء مقام پشاور۔

امیر کے بارے مین یہ راے دینا نہایت دشوار ہے کہ انکے اصل منصوبے اور خیالات کیا ہین مین مقر ہون کہ انھون نے جو کچھ بیان کیا اسپر مجھکو کسیطرح کا اعتماد نہین ہے اسوقت وہ اپنی غرض سے ہماری طرف متوجہ ہوئے لیکن یہ یقین نہین ہے کہ اپنے مطلب کے گذر جانے کے بعد ایک دن بھی وہ ہمارے دوست رہینگے انکو حیا مطلق نہین ہے انھون نے بطور

ہیرے کے دس گھوڑے اور دو خچر مجھکو بھیجے جو بالکل مردہ اور نیجان تھے۔ اُن سب کی قیمت ہزار روپیہ سے بھی زیادہ نہین لگی حالانکہ مین نے اُنکی بہت کچھ تعریف و توصیف کی تھی۔

ایک روز امیر کی صحبت مین کرنل اڈورڈس اور مین نے بڑی دلگی دیکھی۔ جب ہمارا سرکاری مباحثہ طے ہوگیا تو مین نے کہا مین چاہتا ہون کہ چند منٹ امیر سے تنہائی مین ملاقات کرون اسپر اُنکے سردار و اہل دربار چلے گئے۔ مین نے اُنسے کہا کہ گذشتہ جنگ کے زمانہ مین مہاراجہ گلاب سنگھ کی جو چٹھیان آپ کے پاس آئی ہون اگر آپ اُنکو مجھے دیکھا دین تو مین سمجھون کہ واقعی آپکو ہم لوگون کی دوستی کا بڑا خیال ہے۔ مین نے اُنسے کہا کہ یہ امر نہایت مشہور ہے کہ امیر اور مہاراجہ کے مابین عہد و پیمان کی گفتگو ہوئی تھی بلکہ معاہدہ بھی عمل مین آیا تھا لیکن مہاراجہ اُسپر قائم نہین رہے ہے اسلیے اگر آپ اُس امر کو ظاہر کردین تو آپ کی بات مین کچھ فرق نہین آسکتا اور اسمین شک نہین کہ اگر آپ اصل واقعہ کا حال مجھسے بیان کرینگے تو ہمارے آپ کے درمیان دوستی کو اور استحکام ہو جائیگا مجھکو اسمین شک نہین ہے کہ یہ سب باتین وقوع مین آئی تھین۔ لڑائی کے ختم ہو جانے کے بعد سردار چتر سنگھ اور راجہ شیر سنگھ نے بھی مجھسے سب حال کہدیا تھا اور یہ بات تو مشہور عام ہے کہ امیر نے علانیہ مہاراجہ کی بیوفائی کی شکایت کی ہے۔ ہرچند مین نے مبالغہ کیا لیکن امیر قطعًا انکار کرتے گئے کہ اس قسم کی کوئی بات وقوع مین نہین آئی ہے۔ جب مین نے اس بارے مین حد سے زیادہ اصرار کیا تو امیر نے چلاکر کہا کہ "مین حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت یوشع حضرت عیسیٰ اور اگر اُنکے سوا اور انبیا ہون تو اُنکی بھی قسم کھاکر کہتا ہون کہ میرے پاس اس قسم کا کوئی کاغذ نہین ہے اور میرے اور مہاراجہ کے درمیان کبھی کوئی عہد و پیمان نہین ہوا تھا" جب مین نے امیر سے کہا کہ مین آپ کے بیان پر اعتبار نہین کرسکتا تو اُنکو کسیطرح ناراضی نہین ہوئی بلکہ ظاہر مین معلوم ہوا کہ کچھ مایوسی ہوئی۔ اُنکے بیٹے سردار اعظم خان نے جو اس موقع پر موجود تھا کہا کہ اگر کوئی کاغذ کہین پایا گیا تو مین اُسکی تلاش مین رہونگا اور جب برآمد ہوگا تو وہ ضرور پیش کیا جائیگا۔ پھر اُسنے کہا کہ مین نہین جانتا کہ امیر کے پاس کوئی کاغذ تھا مگر غالبًا سلطان محمد خان کے پاس کچھ کاغذات تھے جب اعظم خان نے ہمسے پوچھا کہ کیا آپ امیر کی باتون پر یقین نہین کرتے ہین اور ہمنے جواب دیا کہ نہین تو وہ قہقہہ مارکر ہنسنے لگا اور مجھے خوب یقین ہے کہ سابق کی نسبت اُسکو ہماری عقلمندیون کا زیادہ خیال ہوا۔

ہرات کے مقابلہ مین اس طرف سے کسی مہم کے جانے کی نسبت حضور نے جو کچھ بیان فرمایا اُسکو سنکر مجھے نہایت خوشی حاصل ہوئی میرے نزدیک یہ رائے سراسر عقلمندی پر دال ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ یہ امر کسی وجہ سے عمل مین نہ لایا جائیگا۔ اسمین جو کچھ خرچ ہو جائیگا اُسکا نقصان بیس برس تک پورا نہوگا ہماری فوج ایسی مہم کے لیے موزون نہین ہے اگر اپنے ملک سے اتنے فاصلۂ بعید پر کوئی ناشدنی امر ظہور مین آیا تو اسکا نتیجہ نہایت ہی بُرا ہوگا اور اگر کامیابی حاصل ہوئی اور ہرات پر قبضہ ہوگیا تو بھی اس بات کی کوئی حفاظت نہین ہے کہ آیندہ دو چار سال کے عرصہ مین پھر اُسپر غنیم قبضہ نکرلیگا۔ یہ تو اپنی اپنی رائے ہے کہ ہرات پر دشمن کے قبضہ کرلینے سے ہندوستانیون کے دل پر کیا اثر پیدا ہوگا۔ مین تو یہ خیال نہین کرتا کہ وہ لوگ اس بارے مین تکلیف کرینگے مین یقین کرتا ہون کہ مجھکو ہندوستانیون اور اُنکی رایون سے مثل اکثر برٹش افسرون کے واقفیت حاصل ہے اور جس

ص ۲۱۵

زمانہ مین مین دہلی مین جو مسلمانون کا صدر مقام ہے مقیم تھا تو ہرات کا پہلا محاصرہ ۱۸۳۹ء مین ہوا تھا۔ اور میرے نزدیک نہ تو اُس زمانہ مین اور نہ اُسوقت تک ہندوستانیون کو اس معاملہ مین کچھ توجہ ہوئی تھی ۱۸۳۹ء مین جب افغانستان پر چڑھائی کرنے کی تجویز پیش ہوئی تو اُسوقت ایک دلیل اُسکے خلاف یہ کی گئی کہ بالائی ہندوستان مین عوام کے خیالات ہماری حکومت کے خلاف ہین مین نے بذاتِ خود کبھی یہ علامت نہین دیکھی اور اسکا بہترین ثبوت یہ ہے کہ بڑی بڑی تباہیون کے بعد بھی ایسی کوئی علامت ظاہر نہین ہوئی۔ مین یقین کرتا ہون کہ جو آدمی اسوقت زندہ ہین اُنمین سے تو کوئی شخص ہندوستان مین روسی فوج کو نہین دیکھ سکتا اور کسیطرح کی ایشیائی فوج بمقابلہ ہماری سپاہ کے کھلے میدان مین ٹھہر نہین سکتی۔ میدان مین ہمارے مقابلہ کے لیے جو شخص آئے اُسکو لازم ہے کہ ولایتی سپاہیون کی ایک فوج عظیم اور بھاری توپخانہ رکھتا ہو اور ان سب کا انتظام درست ہو۔ وسط ایشیا مین جو ملک واقع ہین اُنسے بلکہ دریاے جیحون اور سندھ کے درمیانی ملکون سے بھی کوئی فوج عجلت کے ساتھ بغیر اسکے گذر نہین سکتی کہ انجام کو بالکل بیدل ہو جاتے اگر قلیل فوج چڑھائی کریگی تو شکست پائیگی اور اگر کثیر فوج بتدریج آنے کا قصد کریگی تو اُسکو غذا کا سامان بہم نہ پہونچ سکیگا۔ افغانستان مین اسقدر غلہ نہین پیدا ہوتا کہ غیر ملک کی کسی بھاری فوج کے لیے کافی ہو سکے اُس سے تو خاص وہین کی آبادی بہ مشکل پرورش پاتی ہے پھر ایسی فوج کے لیے وہان باربرداری کا سامان کافی طور سے مہیا نہین ہو سکتا نہ تو وہان چھکڑے ہین اور نہ ایسی سڑکین ہین جنپر چھکڑے چل سکین چند نہرین جو ملک مین پائی جاتی ہین اُنسے باربرداری کا کافی سامان بہم نہین پہونچ سکتا۔ چنانچہ سردار اعظم خان نے باتون باتون خود اس امر کو بیان کیا تھا. . . . ۔ معاف فرمائیے گا مین نے یہ چٹھی بڑی عجلت مین لکھی ہے کل مین لاہور کو روانہ ہونگا اور اِسوقت مجھکو اسقدر کام کرنا ہے جسکا باسانی مین بندوبست نہین کر سکتا۔ ص ۵۲۵

یہ بات نہین ہے کہ سر جان لارنس اور دوست محمد کے درمیان جسکے عیوب آپپر اِس وضاحت کے ساتھ ظاہر ہوگئے تھے اچھی طرح ملاقات نہوئی ہو۔ دوست محمد جیسا ذی رتبہ شخص تھا ویسا ہوشیار بھی تھا اور سب سے بہتر بات یہ ہے کہ مثل اکثر ایشیائیون کے قصہ گوئی مین اُسکو بڑا ملکہ تھا۔ وہ رات رات بھر چیف کمشنر سے دلچسپ قصے بیان کیا کرتا اور چیف کمشنر بھی جیسا کہ مین بخوبی ثابت کر چکا ہون قصہ گوئی مین کچھ اُس سے کم نہین تھے اور وہ بھی امیر کے ہر ہر قصہ کے جواب مین دوسری حکایت بیان کیا کرتے تھے۔ دوست محمد اپنی مفلسی کا حال بیان کرنے کا بڑا شائق تھا اور اس بات کی شکایت کرتا رہا کہ گو مین بہت احتیاط کرتا ہون مگر اُسپر بھی میرا خرچ آمدنی سے بڑھ جاتا ہے سر جان نے پوچھا کہ "تو پھر آپ کی بسر کیونکر ہوتی ہے" دوست محمد نے اپنا چہرہ نہایت شمگین بناکر جواب دیا کہ "مین ہر سال مہاجنون سے قرض لیتا ہون جو علی العموم ایرانی ہوتے ہین وہ سمجھتے ہین کہ جسوقت مین مرا تو میرے سب بیٹے ایک دوسرے کا گلا کاٹنے لگینگے ملک بھر مین بدعملی ہو جائیگی اور اُنکو اپنے روپیہ سے ہاتھ دھونا پڑیگا۔ اسلیے جسوقت وہ تقاضا کرتے ہین تو مین اُن سب کو بلاکر جمع کرتا ہون اور اُنکو اپنا چہرہ دکھاکر کہتا ہون کہ مین روپیہ کے تردد مین ہلاک ہوا جاتا ہون وہ دیکھتے ہین کہ قرض کا معاف کر دینا بہتر ہے اور مجھکو کچھ دنون کے لیے اور زندہ چھوڑ دیتے ہین اُسوقت

ہم لوگون مین ازسرنو تازگی پیدا ہو جاتی ہے"۔

برٹش افسرون کی سفارت افغانستان جسکے متعلق مجلس شوریٰ مین اسقدر بحث رہی تھی امیر کی خواہش سے ص ۲۲ه
۳ مارچ آئندہ تک نہین روانہ کی گئی جو افسر اس خطرناک اور خالی از منفعت کام کے لیے منتخب کئے گئے تھے اُن مین
ہیری لمسڈن جنکا نام پیشتر اسی سوانح عمری مین اکثر جگہ آچکا ہے اور اُنکے چھوٹے بھائی پیٹر لمسڈن تھے پیٹر لمسڈن
کی نسبت چیف کمشنر نے بیان کیا ہے کہ" وہ ایک بڑے معقول نوجوان اور نہایت ہر دلعزیز اعلیٰ درجہ کے شہسوار
اور مساح خوشمزاج اور زیرک اور ہوشیار ہین" لیکن پیٹر لمسڈن میل ہو گئے اور سر جان لارنس نے یہ خیال کر کے
کہ علیل آدمی کو اتنے فاصلہ پر جہان کوئی ڈاکٹری مدد نہین پہونچ سکتی بھیجنا مناسب نہین ہے لفٹنٹ ہنری نارمن
کو جو ایک نوجوان ہونہار افسر اور اُسوقت بہ حیثیت اسسٹنٹ اجیٹن جنرل میرٹھ مین تعینات تھے تار دیا کہ آپ فوراً
چلے آئین لیکن چونکہ تجویز یہ ہوئی کہ مہم کے ساتھ ایسے ڈاکٹر کو بھیجنا چاہیے جسکی دواؤن کے بکس سے قندھار مین
سفارت اور کسی امر کی نسبت زیادہ عزیز ہو اسلیے اسمین دشواری لاحق ہوئی اور نارمن صاحب دہلی کیواسطے رکھ
لیے گئے۔ آخر کو معلوم ہوا کہ قندھار کی نسبت دہلی ہی مین اُنکے رہنے سے زیادہ فائدہ ہوا ڈاکٹر بلو جنکا نام اسوقت
اُنکی تحریرات متعلقہ ایران و افغانستان کی وجہ سے بہت مشہور ہو گیا ہے سفارت کے ساتھ جانے کے لیے
منتخب کیے گئے اصل منشاء سفارت یہ تھا کہ امیر کا جو وظیفہ مقرر کیا گیا تھا اُسکو امیر اور کامون مین صرف یا برباد کرنے
پائین لیکن ممبران سفارت کو جو ہدایتین کی گئین اُنمین ایک امر یہ بھی ذہن نشین کر دیا گیا کہ" انگریزی سلطنت ہندوستان
کے حق مین اُنکی بہترین خدمت یہی ہے کہ جن جن لوگون سے اُنکو ملاقات کا سابقہ پڑے اُن سب کی دلجمعی کردین
کہ ہم کو فوج افغانستان کی مرضی کے خلاف مسلح خواہ غیر مسلح ایک آدمی کے بھی سرحد پار بھیجنے کی خواہش نہین ہے
ہماری سفارت فقط عارضی اور ایک خاص مقصد کے لیے وہان رہیگی اور لڑائی کے موقوف ہوتے ہی چلی جائیگی
ہماری خواہش صرف اسقدر ہے کہ افاغنہ ہمیشہ آزاد اور خود مختار رہین اور جسطرف سے کوئی پیشقدمی کیجائے اُسکو
روکین فقط اس امر کے لیے ہماری طرف سے مدد دی گئی ہے اور اُسکے بدلے مین ہم صرف اسقدر چاہتے ہین
کہ وہ ہماری خالص نیتون پر اعتماد رکھین"۔

لوگون کو یاد ہوگا کہ جب جنگ ایران کے آثار پہلے پہل ظاہر ہوئے تو سر جان لارنس نے یہ خیال کر کے
کہ جو شخص اعلیٰ کمان کے لیے منتخب کیا جائے اُسمین ملکی اور فوجی معاملات کی لیاقتون کا ہونا ازبس ضروری ہے
بڑے شد و مد سے اس عہدہ کے لیے اپنے بھائی کی سفارش کی تھی دوسری چٹھی مین لکھا تھا کہ اگر وہ نہون تو جنرل سر جیمس اوٹرم ص ۲۶ه
اور اگر وہ بھی نہون تو کرنل جیکب مقرر کیے جائین کیونکہ اُنھون نے خیال کیا کہ کرنل جیکب نے سندھ مین ملکی اور فوجی
دونون طرح کے معاملات مین تجربہ حاصل کیا ہے اور گو اُنمین "تندمزاجی اور خودنمائی" کے عیوب پائے جاتے ہین

گر وہ اس عہدہ کے لیے بخوبی موزون ہین۔ لیکن بعد کو یہ معلوم ہوا کہ اس عہدہ کی تقرری کا اختیار لارڈ کیننگ کو نہین بلکہ گورنمنٹ انگلستان کو ہے اور جس زمانہ مین لارڈ کیننگ اور سر جان لارنس اس مسئلہ پر بحث کر رہے تھے تو گورنمنٹ انگلستان اُس شخص کو منتخب کر چکی تھی جسکا نام سر جان نے دوسرے نمبر پر لکھا تھا۔ اڈورڈ صاحب ظاہرا اپنی عرصہ دراز کی مشقتون اور بڑے بڑے کامون کی محنتون سے چور ہو کر ماہ مئی مین انگلستان کو چلے گئے تھے۔ لیکن بوڑھے جنگی گھوڑے کیطرح جو دور سے لڑائی کی بو سونگھ لیتا ہے ہتیارون کی جھنکار سنکر اُنمین تازہ قوت پیدا ہو گئی اور نئے سال (۱۸۵۷ء) ع کے آغاز مین وہ نہایت مستعدی کے ساتھ اپنی سپاہ کا دوسرا حصہ بمبئی سے جنگ ایران پر روانہ کرنے مین مصروف تھے۔

لیکن تھوڑے ہی دنون کے بعد لارڈ کیننگ نے ہنری لارنس کو ایک ایسا عہدہ دینے کے لیے کہا جو شاید مہم ایران کی کمان سے بھی اُنکے لیے زیادہ موزون تھا۔ وہ چار برس سے راجپوتانہ کے زوال رسیدہ رجواڑون مین اپنا زور وہمت پیدا کرنے کی کوشش کرتے اور اُنکی تمردشعاری اور خفیہ مخالفت پر سراہن بھرتے آئے تھے اور یہ خبر کہ اُنکو نو ملحقہ صوبہ اودھ کی چیف کمشنری دی گئی اور اُنھون نے قبول کر لیا جان لارنس کو آغاز فروری مین جب وہ لاہور سے پشاور کو واپس آتے تھے پہونچی۔ یہ عہدہ اُنکے لیے نہایت موزون معلوم ہوا جسمین وہ بلا دخل و مزاحمت ہندوستانیون کو دیسی سلطنت سے انگریزی سلطنت مین لانے کے متعلق اپنی فیاضانہ تجویزون کو جو پنجاب مین اُنکی خواہش کے مطابق عمل مین نہین آنے پائی تھین بخوبی تمام تعمیل کرنے کا موقع پا سکتے تھے یہان نہ تو کوئی بورڈ مقرر ہونے والی تھی اور نہ بھائی بھائی مین عداوتون کا موقع تھا وہ بقول خود "پانچ چھ عارضون مین مبتلا تھے" لیکن انگلستان جانیکا قصد اُنھون نے فوراً فسخ کر دیا جیمس اڈورڈ کیطرح اُنمین تازہ تندرستی اور قوت دفعتاً پیدا ہو گئی اور لارڈ کیننگ سے پہلے یہ شرط کر کے کہ جو جگہ مین خالی کرتا ہون اُسپر میرے بڑے بھائی جارج مقرر کیے جائین وہ یکبارگی راجپوتانہ سے روانہ ہو گئے۔

لیکن اس سفر مین جو آخری ثابت ہوا اُنکی میم صاحب جو سفر کرتے کرتے چور ہو گئی تھین اُنکے ساتھ نہین گئین وہ ایسی رفیقہ تھین کہ جسوقت پنجاب سے کوچ کرنے لگین تو اپنے شوہر کیطرح اُنکو بھی مفارقت کا کمال صدمہ ہوا اور اب ہندوستانی افسرون کی کثرت کار اور پریشانیون اولوالعزمیون اور ناامیدیون سے ہمیشہ کے لیے قطع تعلق کر کے اُنھون نے کوہ آبو پر رہنا اختیار کر لیا تھا۔ یہ تو مجھکو دریافت نہو سکا کہ آیا ہنری لارنس نے جنکو سول انتظام کے متعلق اپنی ناتجربہ کاریون کا حال خوب معلوم تھا اپنے بھائی کو اس نئے عہدہ پر کام کرنے کے لیے اُنسے کچھ صلاح پوچھی ہو یا جان نے خود اس بات کا اندیشہ کر کے کہ اُنکے دستورات کی خرابیون سے بورڈ مین رہنا اُنکو عذاب ہو گیا اور عجب نہین اگر اب اودھ کی چیف کمشنری پر تنہا رہنے کی حالت مین اور بھی بُرے نتیجے پیدا ہون سب سے پہلے

یہ قصد کیا ہو کہ مین اپنی غلطی کا حصہ پورا کردون — لیکن اس قسم کی ہدایتون سے بھری ہوئی چٹھی کا ایک طویل طویل اقتباس میرے ہاتھ آگیا ہے اور اُسکو مین ایک مرتبہ اس امر کے ثبوت مین پھر یہان درج کرتا ہون کہ دونون بھائیون مین جہان باہمی اختلافات تھے وہان برادرانہ خیالات بھی پائے جاتے تھے چنانچہ جو کچھ اس چٹھی مین بیان کیا اور جو کچھ چھوڑ دیا گیا ہے اُس سے یہ باتین بخوبی پیدا ہوتی ہین —

۱۸ فروری ۱۸۵۷ء

. . . . اب سرکاری معاملات کے متعلق مین یہ کہنا چاہتا ہون کہ سوائے اُس صورت کے جب اشد ضرورت ہو کمشنرون یا ضلع کے افسرون کے نام کوئی حکم نہ بھیجیے جب ایسا کرنا ہو تو اُسکی ایک نقل جوڈیشل کمشنر یا فینانشل کمشنر کے نام جیسی حالت ہو روانہ کیجیے — اگر آپ ایسا کرینگے تو وہ آپ کے ساتھ عمدہ طور سے کام کرنے پر آمادہ رہینگے — ماتحت رہنے والے آدمیون کا بہم پہونچنا بہت دشوار امر ہے اگر آپ ایسی کارروائی کرنے دینگے جسمین وہ اپنے اوپر کے خاص افسرون کو بھولنے لگینگے تو پھر اُنکے دماغون مین ہوا سما جائیگی اور معاملات پیچیدہ ہو جائینگے ماتحت افسرون سے جو چاہیے وہ باتین کیجیے اور اسطور پر اپنے عام خیالات اُنپر ظاہر کیجیے لیکن احکام معمولی قاعدہ کے مطابق جاری کیجیے اگر آپ براہ راست اپنے ماتحتون کے نام حکم جاری کرینگے تو یہ آپ کے دوستون کو بھی ناگوار گذریگا پھر اگر آپکے پاس درخواستین آئین اور آپ یہ چاہین کہ زیادہ وقت نہ صرف ہونے پائے اور نقصان بھی نہو تو معاملات کو براہ راست لوکل افسرون کے سپرد کیجیے — لیکن اگر آپ ایسا کیجیے تو اُنسے کہدیجیے کہ اپنے اعلیٰ افسرون کے ذریعہ سے جواب لکھین مثلاً اگر کوئی شخص کہے تمھارے گانون کی جمع سنگین تشخیص کی گئی ہے یا اسی قبیل سے کوئی بات اور ظاہر کرے تو آپ اُس درخواست کو ڈپٹی کمشنر ضلع کے پاس کیفیت لکھنے کو بھیجدیجیے وہ اُسکو کمشنر کے پاس بھیجیگا اور بعد اُسکے کمشنر اپنی راے لکھکر اُسکو روانہ کریگا اسمین کچھ تاخیر ضرور ہوگی لیکن اسطور پر جو کام ہوگا وہ قطعی ہوگا میری یہ بھی عادت ہے کہ مین ایسی درخواستون کو بہت کم قبول کرتا ہون ہر ہندوستانی یہی چاہتا ہے کہ سب سے اوپر کے زینہ پر چڑھ جائے اور حقیقت حال بہت کچھ جانچنے اور پرتال نے کے بعد ظاہر ہوتی ہے اور اسطور پر بھی ہمیشہ مفصل حال نہین کھلتا جب کوئی آدمی مجھکو درخواست بھیجتا ہے تو سب کے پہلے مین اُس سے یہ پوچھتا ہون کہ تم ڈپٹی کمشنر کے پاس بھی گئے تھے "اگر وہ کہتا ہے کہ "ہان" مگر اُسپر بھی اُسکا اطمینان نہین ہوتا تو مین پھر پوچھتا ہون کہ "کمشنر کے پاس گئے تھے" اور یہ سوال بھی اُسیطرح حل ہو جاتا ہے تو مین آخری حکم کی نقل طلب کرتا ہون اگر وہ نقل نہین لاتا ہے تو مین اُس سے کہدیتا ہون کہ عدالت مناسب کے ذریعہ سے چارہ جوئی کرے لیکن اگر مین دیکھتا ہون کہ کوئی بے انصافی ہوئی ہے تو اُسکے لیے کیفیت طلب کرتا ہون —

چیف کمشنر کو براہ راست زیادہ اختیار نہین ہوتا لیکن ماتحت حکام کے توسط سے اُسکا بہت کچھ زور پڑتا ہے مثلاً وہ عدالت کے فیصلون کو مسترد نہین کرسکتا لیکن اُنکی جواز یا صحت پر اعتراض کرسکتا ہے وہ یہ حکم دیسکتا ہے کہ ازسر نو اُنپر غور کیا جائے اور اگر اُس سے انکار کیا جائے (یہ بات کبھی نہین ہوتی) تو وہ گورنمنٹ کو لکھتا ہے انتظامی معاملات مین اُسکو بڑا اختیار ہوتا ہے

عام انتظام کے متعلق علی العموم اُسکی راے قطعی ہوا کرتی ہے یہ بات آسانی سے نہین کہی جا سکتی ہے کہ کن کن باتون مین مشکلین اور دقتین واقع ہونگی - آپ چاہین جو کچھ کرین دقتین ضرور پیدا ہونگی - ایک سب سے بڑا قاعدہ ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہانتک ممکن ہو فیصلہ کرنے کے قبل طرفین کے حالات سے آگاہی ہو جاوے گورنمنٹ سے بھی بہت کچھ خط کتابت اور استصواب راے کرنا پڑتا ہے غور کرنے اور خلاصہ لکھنے کا کافی وقت نہین مل سکتا ہے انتظامی کام اسقدر ہوا کرتے ہین جسمین دن بھر صرف ہو جاتا ہے -

جب سے آپ تشریف لیگئے یہان کا کام بہت بڑھگیا مین اکثر پریشان ہو ہوگیا حالانکہ طعام چاشت کے قبل (درمیان مین دس منٹ اُسمین بھی صرف ہوتے ہین) اور اُسوقت سے چراغ جلے تک بلکہ اصل تو یہ ہے کہ جب آنکھون سے کچھ دکھائی نہین دیتا اُسوقت تک بیٹھا ہوا کام کرتا رہتا ہون - مین نہ کبھی کوئی تعطیل دیتا ہون اور نہ کبھی درمیان مین ایک گھنٹہ کے لیئے اُٹھتا ہون - محکمہ تعمیرات کی جہت سے میرا کام بہت بڑھ گیا ہے فی الحال اُسمین میرا نصف وقت صرف ہوتا ہے - مین نے کوشش کی کہ جہانتک ممکن ہو رفتہ رفتہ سب باتون کو درست کرلون اور پھر جو ضرور ہون وہ کام کرون مگر اُسمین مجھکو بڑی ناکامی ہوئی - انجنیر لوگ تو میری مداخلت پر حملہ کرتے ہین اور گورنمنٹ اور دربار مہتمان ایسٹ انڈیا کمپنی اس بات پر معترض ہے کہ مین نے معاملات کا انتظام نہین کیا خرچ سب سے زیادہ ہوا اور اُسکا نتیجہ یہ ہے کہ ہم چارون طرف سے بے قابو اور مجبور ہو رہے ہین اور چونکہ ضرورت کیوقت بھی بغیر معمولی ضوابط کی تعمیل کیے ہوئے ہم کوئی کام نہین کرسکتے اور نہ کوئی رقم خرچ کرسکتے ہین اسلیے ہزار روپیہ کی منظوری کے واسطے بھی جو سابق کے بجٹ مین درج نہین ہوتی گورنمنٹ کو رپورٹ کرنا پڑتی ہے -

اور کوئی بات میرے ذہن مین ایسی نہین آتی جو قابل ذکر ہو آپ کے کام کرنے کا طریقہ البتہ اس قابل ہے جسکے بارے مین کچھ بیان کیا جائے سول انتظام کے متعلق ایک بڑا گر یہ ہے کہ کام کبھی باقی نہ رہنے پاتے اگر آپ اسکا خیال رکھینگے تو گاڑی ہمیشہ چلتی رہیگی اور آپ حتی الامکان کوشش کرینگے کہ ہر روز کا کام اُسیدن تمام ہو جائے - آپ چاہے سال بھر مین وہ کام ختم کر لیجیے لیکن جو طریقہ مین نے بیان کیا ہے اُسمین بڑا فائدہ متصور ہے خود آپکے محکمہ کے لوگ اُسوقت تک کبھی اپنا کام انجام نہ کر سکینگے جب تک بہتے دریا کے پانی کیطرح وہ آگے نکلتا نہ جائیگا - اور ماتحت صیغون کی کارگزاری کے لیے یہ امر اور بھی مقدم ہے قبل اسکے کہ کوئی کام یا انتظام شروع ہو آپ خود اُسمین کوشش کر کے احکام صادر کیجیے اگر یہ نہ ممکن ہو تو جہانتک ہو سکے دوسرون کی باتون کو قبول کیجیے گو وہ بالکل آپ کی راے کے خلاف ہون -

ہمکو دوست محمد کے ساتھ بڑی پریشانیان اُٹھانا پڑین وہ ضعیف و ناتوان معلوم ہوتا ہے لیکن اصل مین بڑا شہ زور ہے . . . اُسکے سپاہی بھی بڑے موٹے تازے ہین لیکن قواعد بالکل نہین جانتے ہین اور ہتیار اور وردیان بھی بالکل واہیات ہین - اُنکی تنخواہ اسقدر ہے جس سے اُنکا پیٹ بھی نہین بھرتا ہے فاقہ کشی کرتے ہین مین نے حضور ملکہ معظمہ کی رجمنٹ نمبر ۸۱ کی وردیان تین سو روپیے کو خرید کین اور سردار اعظم کو دیدین جس سے وہ نہایت خوش ہوئے - افاغنہ سمجھتے ہین کہ ساری قوت انھین چیزون کی ہوتی ہے -

ص ۴۰ ج

اس زمانہ مین لارڈ ڈلہوزی کے نام اُنھون نے جو ایک چٹھی لکھی تھی اور جسمین یہ استدعا کی تھی کہ انجنیرون کا ایک افسر اُنکے دفتر مین بطور سکریٹری محکمہ تعمیرات کے مقرر کیا جاے اُس سے کچھ اور ثبوت اس بات کا پیدا ہوتا ہے کہ چیف کمشنر کی حیثیت مین اُنکا کام کسقدر بڑھگیا ہے کام کیا تھا گویا سسیفس کا پتھر تھا جو اُنکو ہمیشہ دھکیل کر پہاڑ پر چڑھانا پڑتا تھا - اصل یہ ہے کہ جسقدر زیادہ سرگرمی سے وہ اور اُنکے ماتحت اس غرض سے کام کرتے تھے کہ اُنکی ضرورتین رفع ہو جائین اُسیقدر اُنکا کام بڑھتا جاتا تھا اور حق بات تو یہ ہے کہ اُن کے حق مین یہی بہتر ہوا - جان لارنس لکھتے ہین کہ

اس قسم کے افسر سے مجھکو بڑی مدد پہونچے گی جب سے مین چیف کمشنر پنجاب ہوا میرا کام ڈیوڑھا ہوگیا تین سال کے عرصہ مین میرے دفتر مین جو چٹھیان آئی ہین اُنکی سالانہ تعداد آٹھ ہزار ایک سو چالیس سے دس ہزار پانچ سو دو اور جو دفتر سے روانہ ہوئین اُنکی نو ہزار ترانوے سے تیرہ ہزار نو سو چونسٹھ تک پہونچگئی اِن مین مراسلات اور نیم سرکاری چٹھیان شامل نہین ہین - ۱۸۵۶ء مین مین نے معافی کے پندرہ سو مقدمے فیصل کیے یہ کام ایسا تھا جسکے لیے بنگال یا ممالک مغربی و شمالی مین جہان اسیطرح کی تحقیقاتین ہوتی تھین کم سے کم دو کمشنرون کا وقت صرف ہوتا میرا قلم کسیوقت میرے ہاتھ سے نہین چھوٹتا مجھکو کوئی شکایت نہین کرنا ہے - جب تک کام ہو سکتا ہے اُسوقت تک کیے جاؤنگا لیکن اگر کوئی ایسا انتظام کیا جاے جسمین کچھ آسانی ہو تو اُسکو مین بڑی خوشی سے قبول کرونگا - اور ایک امر جو مین نے تجویز کیا ہے اُسمین یہ بات تصور ہے اگر وہ عمل مین آیا تو میری ذات سے زیادہ کام نکل سکیگا کیونکہ مجھکو اس بات کا وقت ملیگا کہ غور و فکر کرون اور بہت سی ضروری تدبیرین جو میرے ذہن مین ہین انکو منضبط کرون اس انتظام مین گورنمنٹ کا ایک روپیہ بھی صرف نہوگا -

فروری اور مارچ ۱۸۵۷ء کا زمانہ جان لارنس نے اپنے صوبے کے شمالی اور شمال مغربی حصون یعنی راولپنڈی شاہپور جھنگ اور فتح پور گوگیرا کے انتظامی کامون مین صرف کیا اور ۲۷ مارچ کو لاہور مین پہونچے بدقسمتی سے اس زمانہ کے متعلق اُنکے چھ ہفتون کی خط کتابت کا کہین پتا نہ لگا اُنکے دوستون کی یادداشت سے بھی یہ نقصان پورا نہو سکا - اُنکی تندرستی مین فرق آگیا تھا درد اعصاب شدت سے تھا اور ایک مرتبہ آپر اسقدر ڈاکٹرون نے زور دیا کہ وہ کچھ دنون کے لیے انگلستان جانیکا قصد کرنے لگے اور منٹگمری صاحب کو جنکو وہ چاہتے تھے کہ میرے قائم مقام ہون اپنے عہدہ پر قائم کرنے کے لیے لکھا -

ہمکو دوسرے وسیلون سے اب یہ بات بخوبی تمام معلوم ہوگئی ہے کہ اس نازک زمانہ مین مسلمانون اور ہندوون کے درمیان بھی بازارون اور چھاونیون مین کیا کھچڑی پک رہی تھی ہمکو معلوم ہے کہ وہ آتش فساد جسکا لارڈ کیننگ نے انگلستان سے روانہ ہوتے وقت ذکر کیا تھا مشتعل ہو چکی تھی اور حکام کو معلوم خواہ نہ معلوم ہو مگر اُسکے شعلے چارون طرف لپکتے جاتے تھے - جان لارنس کو بذات خاص اس طوفان کے برپا ہونے کا خیال ابھی بہت کم ہوا تھا چنانچہ اُسکا ثبوت یہ ہے کہ وہ پھر ایک مرتبہ کشمیر جانے کا قصد کر رہے تھے اور اپنے اس قصد سے وہ اُسوقت

باز آئے جب گورنر جنرل نے انکو جواب مین لکھا کہ شاید آپکے پنجاب ہی مین رہنے کی زیادہ تر ضرورت ہوگی۔

یہ بات بہت صحیح ہے کہ خلفشار کی کچھ علامتین نئے سال کے آغاز ہی سے قرب و جوار کلکتہ مین ظاہر ہونے لگی تھین اور اب اس زمانہ مین انبالہ اور ہزار ہا میل کے فاصلہ پر کوہ ہمالیہ کے کنارے اور خود جان لارنس کی عملداری کے اندر عیان ہونے لگی تھین ممالک مغربی کے گانون گانون اور ضلع ضلع مین چپاتیان پھرنے لگی تھین انکا حال کسیکو معلوم نہین تھا ص ۵۴۲ اور نہ کسی کی سمجھ مین آیا کہ انکا مطلب کیا ہے۔ وہ گویا اشتہار جہاد تھین جو جامع مسجد دہلی مین برٹش حکام کی آنکھون کے سامنے دیا گیا تھا۔ ہر ہر شخص کی زبان پر یہ پیشین گوئیان جاری تھین کہ فرنگیون پر عنقریب آفت آنے والی ہے اور اُسمین کسیکا کچھ نقصان نہین ہوا۔ چھاونیون مین بارہا مفسدون نے آگ لگا دی یہ گویا اُس زیادہ خوفناک آتش فساد کی خارجی اور حسّی علامتین تھین جو سپاہیون کے دل مین شعلہ افگن ہو رہی تھین بالآخر انفیلڈ بندوق کی جگہ پراون بس اور معمولی کارتوس کے بدلے چربی دار کارتوس کے جاری ہونے سے ہماری بدقسمتی خواہ ہمارے قصور نے اُن تمام مہمل اور بے بنیاد وسوسون کو پھر اُبھار دیا جو ہندوستانی خاندانون کے معدوم ہو جانے اور دیسی ریاستون کے شامل سلطنت کیے جانے تعلقہ دارون اور جاگیردارون کے علاقجات ضبط ہونے "آتشی انجنون" اور "روشنی کے ستونون" الغرض ہر ایک تدبیر سے جو "اخلاقی اور ملکی اصلاح" ہندوستان کے لیے کم و بیش ہر ہر مقام پر کی گئی تھی ہمارے شکم سیر جاہل اور شکی ہندوستانی سپاہیون مین خطور کرنے لگے تھے۔

کارتوسون مین چونکہ چربی لگی تھی اسوجہ سے ہندوون نے یہ خیال کیا کہ انکی مقدس گائے اور مسلمانون نے یہ تصور کیا کہ اُنکے نجس جانور خوک کی یہ چربی ہے اور اسوجہ سے اُن لوگون مین ہول ہوگیا۔ کیونکہ انکو اس بات کا ایک اور ثبوت ملگیا کہ گویا گورنمنٹ دونون فرقون کے مقدس خیالات اور مقدس جماعتون کو براہ عداوت معدوم کرنا چاہتی ہے۔ انسان جسوقت ہول کھا جاتا ہے تو اوسکو کچھ نہین سوجھتی ہے اُسکی خود بخود ترقی ہوتی ہے اور اُسکے روکنے کا جو علاج کیا جاتا ہے اُس سے اُس مرض کی اور زیادتی ہوتی ہے اُسوقت کا فساد رفع کرنے کے لیے جو اشتہارات جاری کیے گئے اور عذر و معذرت کی گئی اُس سے آخر مین لوگون کا خوف اور زیادہ ہوا۔ جسطرح کوئی نیک مزاج جنرل ایک دوسرے جنرل کے بعد سپاہیون کو تسلی دیتا ہے کہ تمہارا خوف بیجا ہے اور اُس سے وہ اور زیادہ خائف ہوتے ہین اُسیطرح اُن لوگون نے بھی خیال کیا کہ فی الواقع ہماری دہشت بجا ہے چنانچہ دمدم اور ص ۵۴۳ بارکپور سے جو دارالسلطنت ہندوستان کے قریب واقع ہین یہ دہشت کے خیالات آگرہ تک جو ممالک مغربی و شمالی کا صدر مقام ہے اور وہانسے میرٹھ کو جو ہندوستان بھر مین سب سے بڑی فوجی چھاونی ہے اور ہر قسم کے ولایتی سپاہیون کا سب سے بڑا قیامگاہ ہے اور بعد اُسکے دہلی کو جو خاندان مغلیہ کی دارالسلطنت ہے اور جہان مغلیہ بادشاہ کے زوال رسیدہ قائم مقام اپنی سلطنت اور زندگی کی آخری نیند مین جھوم رہے تھے اور بعد اُسکے اسیطرح انبالہ تک پہونچگئے یہ جگہ

وہ ہے جہان بندوق چلانیکی تعلیم ہوتی ہے (یعنی اس مہلک فن کی جس سے اگر سپاہیون کو دشمنون کا مارنا سکھایا گیا تو یہ تعلیم بھی ضرور ہوئی کہ

کس نیاموخت علم تیر از من کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

ان اطلاعون سزاؤن ترمیمون توجیہون اور انکارون سے جو نہایت عجلت اور ہراس مین یکے بعد دیگرے کیے گئے کوئی فائدہ نہوا۔ ہندوستانی پیادون کی رجمنٹ نمبر ۱۹ جسنے ماہ فروری مین بمقام برہانپور غدر کیا تھا وہ توڑ دی گئی چونتیسوین پلٹن کے جس متعصب پانڈے نے بارکپور مین ایک انگریزی افسر کو مارا تھا اسکو پھانسی دیگئی اور وہ سات کمپنیان جو قاتل کے اس فعل کو خاموشی کے ساتھ دیکھتی رہی تھین گو انھون نے اُسکے اس فعل مین ہمدردی نہین کی تھی موقوف کر دی گئین۔ لیکن اسکا بھی کچھ فائدہ نہوا۔ کارتوسون کی چربی جسکی بابت یہ فساد ہوا تھا تحقیقات کر کے دکھائی گئی کہ اُسمین کچھ ضرر نہین ہے اور آئندہ سے سپاہی لوگ اپنی خوشی سے جو روغن چاہینگے وہ اُسمین لگائینگے اور کارتوسون کو وہ منھ سے نہ توڑین بلکہ ہاتھ سے چاک کرین اس نجس شئے کو اپنی زبان سے نہ چکھین صرف ہاتھ سے چھوئین مگر یہ باتین بھی سودمند نہوئین وہشت زدہ سپاہی چلا چلا کر یہی کہتے تھے کہ نہ تو ہم اُسکو چھوئینگے نہ چکھینگے اور نہ ہاتھ مین لینگے" ان لوگون کی ناقص عقل مین یہ آیا کہ گورنمنٹ ایک طور پر اس بات کو موقوف کر کے دوسرے طور پر جبریہ اُنکے واسطے مقرر کریگی۔ وہ یقین کرنے لگے کہ اگر کارتوسون کو ہاتھ سے چھونے کی ممانعت کر دی گئی ہے تو وہ انھین نجس جانورون کی ہڈیان پیس پیس کر انکے کھانے کے آٹے مین ملا دینگے اور آئندہ سے ہم لوگ ذات باہر ہو جائینگے (اور اصل مین تو اُنکے زیادہ خوش قسمت ساتھی جو انفیلڈ بندوق سے اعزاز حاصل کرنے کے قابل خیال نہین کیے گئے انکو ابھی سے ایسا سمجھنے لگے تھے) اور دنیا اور عاقبت مین بھی بدنام رہینگے۔

لارڈ ڈلہوزی کی رخصتی دعوت کی اپیچون کا جو رسالہ شائع ہوا تھا اسکے ان الفاظ کو کہ "ہندوستانی سپاہیون کی کوئی حالت ہرگز قابل اصلاح نہین ہے" اُنکے جانشین نے کس کراہت کے ساتھ اُسوقت خیال کیا ہوگا جب وہ اس بات سے واقف ہوے ہونگے کہ کل فوج بنگالہ کے باغی ہو جانیکا احتمال ہی نہین ہے بلکہ وہ ضرور اور در اصل یعنی ہو جائیگی واقعی بہت تعجب معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ ڈلہوزی نے ایک ہی برس پیشتر کیونکر ایسا فقرہ استعمال کیا اور اس سے بڑھکر تعجب کی بات یہ ہے کہ اس طرح کی وہشت فی الواقع اس عجلت کے ساتھ دور دور تک جیسا کہ مین نے بیان کیا پھیل گئی اور لوگون کے دلون سے نکالے نہ نکلی مگر اسپر بھی ان لوگون کو جو ہندوستان کی حفاظت کے ذمہ دار تھے اندیشہ نہ ہوا لیکن جو کچھ ہو بات یہی ہوئی۔ ہماری فوج ہندوستان کی عام حالت برٹش سپاہ کی تخفیف اور معمولی حفاظتون سے غفلت کرنیکے متعلق مجمل تنبیہین سر چارلس نیپیر سر ہنری لارنس سر جیمس اوٹرم اور سر جان لارنس کی تحریرات مین بھی دریافت ہو سکتی ہین لیکن فوجی خواہ سول صیغہ کے کسی انگریزی عہدہ دار ہندوستان نے ظاہرا یہ نہین تصور کیا تھا کہ فی الواقع اسقدر جلد غدر برپا ہو جائے گا۔ جسوقت غدر شروع ہو گیا تو سب کے سب یکسان طور پر متحیر رہگئے۔ ص ۵۵

انبالہ مین جان لارنس کی عملداری کے اندر جو کچھ گذرا وہ دوسرے مقامات کے واقعات کا ایک نمونہ ہے

انبالہ مین ولیسی پیادون کی رجمنٹ نمبر ۳ کا ایک حصہ تھا یہ رجمنٹ جنرل انسن کمانڈر انچیف کی حفاظت پر جو اس زمانہ مین پنجاب کا دورہ کر رہے تھے تعینات تھی جب وہ شملہ کو جاتے ہوئے انبالہ مین پہونچے تو اس سپاہ کے غیر کمیشن یافتہ افسر اپنے ساتھیون سے صاحب سلامت کرنے گئے اُن لوگون نے ترچھی آنکھون سے انکو دیکھا حقہ پانی کچھ ندیا اصل تو یہ سبب ہے کہ انکو ذات باہر تصور کیا اور وہ لوگ شکستہ دل ہوکر اپنے یہان واپس چلے آئے انکا یہ قصہ جنگل کی آگ کی طرح انبالہ کے اور سپاہیون تک پہونچگیا اور کپتان مارٹینو نے بھی جو بڑی ہمدردی سے بندوق چلانے کی تعلیم کرتے تھے سنا انکو اس سے کچھ تعجب نہین ہوا اور انھون نے لکھا کہ "ہم نہین کہہ سکتے کہ غدر یہان یا وہان برپا ہوگا کیونکہ ہم سب لوگون کی متفق رائے یہی ہے کہ وہ ہر مقام پر ہوگا - لیکن بدقسمتی سے ہر مقام پر غدر برپا ہونے کی صحت سے بالاتفاق تمام لوگون نے اقرار نہین کیا اور جس شخص نے سب سے کم اُسکے آثار دیکھے وہ کمانڈر انچیف تھے - اُنھون نے فوج کے لوگون سے مہربانی کے کلمات کہے اُسنے بیان کیا کہ کارتوسون کے بارے مین ہم لوگ غلطیون مین پڑے ہین اور شاید کچھ دنون تک اس بات کے یقین دلانے مین انکو کامیابی بھی حاصل ہوئی کہ واقعی یہ ہم لوگون کی غلطی ہے لیکن ادب کے ساتھ کہا کہ اگر ایک شخص ان قصون کو باور نہین کرتا ہے تو اُسکے بدلے دس ہزار آدمی دل سے یقین کرتے ہین - اگر وہ حکم دیتے تو یہ لوگ ممنوع کارتوس کے چھونے ہی پر نہین بلکہ اُسکے اوڑانے پر بھی راضی ہو جاتے لیکن اُنھون نے التجا کی کہ ہم کو اس بات مین دین و دنیا سے بیکار نہ کیجیگا - کمانڈر انچیف نے غور کرنے کے لیے مہلت لی اور چٹھی کے ذریعہ سے گورنر جنرل سے مشورہ کیا یہ دونون باتین بیڈھب تھین اور ان اعلی حکام نے بیشک اُس بات کو پسند کیا جسمین انکو خطرہ کم معلوم ہوا سپاہیون کو کارتوس استعمال کرنے کے لیے دیے گئے اور کمانڈر انچیف نے یہان تک مبالغہ کیا کہ جن لوگون نے اپنے ساتھیون کو ذات باہر ہونے کا طعنہ دیا تھا انھین کی چشم نمائی نہین کی (اور یہ امر اُنکے لیے مناسب تھا) بلکہ جن بدنصیب افسرون نے اس کام سے سہل انکاری کی تھی انکو بھی الزام دیا -

سپاہیون نے حکم کی تعمیل تو کی لیکن اُس دن کی شب کو چھاونی کے تمام حصون مین دو چند قوت کے ساتھ جو آتش فساد دوبارہ مشتعل ہوئی اُس سے بخوبی تمام ظاہر ہوگیا کہ اُن لوگون کے دل مین کیا تھا - اُسپر بھی کمانڈر انچیف ظاہرا یہ یقین کرکے کہ اُنھون نے طوفان کو فرو کر دیا ہے اپنے موسم گرما کی سرد قیامگاہ واقع شملہ کو چلدیے جس حالت مین کمانڈر انچیف کو جو ہر روز سپاہیون کے درمیان جاتے آتے رہتے اور اُنکی خیر خواہی اور وفاداری کے صریحاً جوابدہ تھے کسی خوفناک حملہ کا خطرہ نہ معلوم ہوا تو ہم مشکل سے اس بات پر تعجب کر سکتے ہین کہ چیف کمشنر پنجاب کو جو فوج سے صرف ایک واسطہ بعید رکھتے تھے اور جنکو صرف وہی بات معلوم ہو سکتی تھی جو انکو بتائی جاتی اور جو ان سب باتون کے سوا خاص اپنا کام انجام کرنے کے لیے کثرت سے رکھتے تھے اُسکا خطرہ کم معلوم ہوا ہو یا اقل درجہ اُسکے بھاری یا ضروری ہونیکا ص ۳۰۵

خیال اُنکے دل مین کم پیدا ہوا ہو۔

مسٹر جان لارنس تندرست نہین تھے۔ لاہور مین جس زمانہ تک اُنکا ٹھہرنا صحت کے حق مین مضر نہین خیال کیا جا سکتا تھا اُس سے زیادہ ایام گذر جا چکے تھے اور مری کو جاتے ہوئے وہ اپنے بھائی رچرڈ کے ساتھ سیالکوٹ کی طرف جو نئی بندوقین استعمال کرنے کی تعلیمگاہ مقرر کیا گیا تھا اس غرض سے چلے گئے تاکہ بذات خاص ہندوستانی سپاہیون کے دل کی کیفیت دریافت کرین اور یہ بات دیکھ آئین کہ اُن لوگون نے رفل مین کے چلانے مین کہانتک مشق بہم پہونچائی ہے۔ اس کا نتیجہ نہایت ہی قابل اطمینان پیدا ہوا اور اُنھون نے جو کچھ دیکھا تھا اُن سب باتون کی نسبت اپنی راے ایک چٹھی مورخہ ۴ مئی کے ذریعہ سے جو اُس مقام سے تحریر کی گئی تھی لارڈ کیننگ کو لکھ بھیجی۔ جسوقت ہم اس بات کو یاد کرتے ہین کہ اُس چٹھی کے بعد دوسری چٹھی لکھنے کے پیشتر اُسی مقام مین غدر برپا ہو چکا تھا تو ہمکو اُس اول چٹھی کے مضامین پر خیال کرکے نہایت صدمہ معلوم ہوتا ہے۔ اُنھون نے لکھا تھا کہ تعلیمگاہ یعنی اسکول مین اکثر پنجابی پلٹنون کے حصے ایسے ہین جنمین سے سب کو نئے طریقہ کے مطابق تعلیم دیجاتی ہے۔ بعض لوگ بندوقون کا تھیانا اور بعض لوگ گولی چلانا سیکھتے ہین اور بظاہر سب کے سب اُس ہتیار سے خوش معلوم ہوتے ہین جسکے ذریعہ سے سو گز کے فاصلہ کی نسبت اب ہزار گز کے فاصلے سے وہ اپنے دشمن کو ہلاک کر سکینگے اور جو اُنکی کوہستانی لڑائیون کے لیے بالتخصیص موزون ہے۔ جس روز اُنھون نے یہ چٹھی لکھی تھی اُسی کے دوسرے دن صبح کو وہ بریگیڈیر کے ساتھ چاندماری کی سیر کرنے گئے اور قواعددان پیدل سپاہ کو چپ چاپ مشق کرتے ہوے اُنھون نے ملاحظہ کیا۔ افسرون سے بھی اُنھون نے خاص خاص باتین پوچھین اور اُن سب نے یکزبان ہوکر یہی بیان کیا کہ سپاہیون کی طرف سے کوئی کھٹکا نہین ہے۔ خود اُنکے دل مین بھی خیال پیدا ہوا تھا کہ کسی شخص کی طرف سے کوئی اندیشہ کی بات نہین ہے اور مشق کے ختم ہو جانے کے بعد اُنھون نے چھ چادرین بریگیڈیر کو اس غرض سے دی تھین کہ وہ بازی کے انعام کے طور پر تقسیم کر دی جائین۔ ابھی اُن بازیون کے نشانے ختم بھی نہونے پائے تھے کہ اُن چادرون کے سوا جنکو صاحب چیف کمشنر نے اس مہربانی سے دینے کو کہا تھا اور انعامات پانے کے خیال سے وہ دوسرے نشانے لگانے لگے۔

جان لارنس سیالکوٹ سے راولپنڈی کو روانہ ہوئے۔ وہان سے وہ مری کو جایا ہی چاہتے تھے کہ راستے مین ۱۲ مئی کو دہلی سے وہ پُر خطر تار برقی آگئی جسنے دفعتاً تمام پنجاب مین کھلبلی مچادی اور جان لارنس کے گرمی مین رہنے کے مقام کو بدل دیا۔ اُس تار برقی کی عبارت یہ تھی "ہندوستانی سپاہی میرٹھ سے یہان پہونچگئے اور ہر ایک شے کو خاک سیاہ کیے ڈالتے ہین مسٹر ٹاڈ مارے گئے اور ہمنے سنا ہے کہ بہت سے دوسرے انگریز بھی کام آئے۔" یا چاہو اُسی عبارت کو اسطرح سے سمجھو کہ ہندوستان کا بلوہ شروع ہوگیا اور دہلی یعنی شاہنشاہان مغلیہ کا پاے تخت اور کل ہندوستان کی دار السلطنت پر باغیون کا قبضہ ہو گیا

خاتمہ جلد اول

جلد دوم

سوانح عمری

لارڈ لارنس مرحوم سابق ویسرائے و گورنر جنرل ہند المخاطب بہ حافظ الملک

SWANAH-I-UMRI LORD LAWRENCE

OR

URDU TRANSLATION OF THE LIFE OF LORD LAWRENCE.

VOL. II.

BY

R. BOSWORTH SMITH, M. A.

FELLOW OF TRINITY COLLEGE, OXFORD &c., &c.,

PUBLISHED

SUGGESTION OF A. J. LAWRENCE ESQUIRE C. S, BY MUNSHI NEWUL KISHORE

DEDICATED TO

His Excellency the Right Honorable Sir Frederick Temple Hamilton Temple Earl of Dufferin K. P., G. C. B., G. C. M. G., P. C., F. R. S., D. C. L. G. M. S. I.,

VICEROY AND GOVERNOR GENERAL OF INDIA.

جسکو فاضل جلیل مسٹر باسورتھ اسمتھ صاحب سابق ممبر ٹرنٹی کالج آکسفورڈ نے بزبان انگریزی دو جلدون مین تالیف کیا

اور

حسب الایماے اے - جے - لارنس صاحب بہادر جو لارڈ مرحوم کے بھتیجے ہین اور فی الحال منصب جلیلہ کمشنری الہ آباد پر حکمران ہین

منشی نول کشور صاحب نے

اس نادر الوجود تصنیف کے ترجمہ اور اشاعت کا ذمہ لیا اور منشی صاحب موصوف کی فرمایش سے

منشی سید زوار حسین صاحب مترجم اودھ اخبار نے

کمال عرق ریزی اور احتیاط کے ساتھ بمشورت جناب مسٹر جان سی نسفیلڈ صاحب بہادر انسپکٹر سررشتہ تعلیم صوبہ اودھ و ڈاکٹر تھیبو صاحب پرنسپل بنارس کالج اسکا ترجمہ کیا

اور آنریبل راجہ شیو پرشاد صاحب بہادر سی ایس - آئی - رئیس بنارس نے کل ترجمہ کی نظر ثانی فرمائی اور مترجم کی لیاقت اور جانکاہی سے اعتراف

کیا اور اس ترجمہ کو مستند کیا

بہ پذیرائی نذر نظر ہز اکسلنسی رایٹ انریبل سر فرڈرک ٹمپل ہیملٹن ٹمپل ارل آف ڈفرن

کے پی - جی سی بی - جی سی ایم جی - پی سی - جی ایم ایس آئی - ایف آر ایس - ڈی سی ایل

ویسراے و گورنر جنرل کشور ہند

سنہ ۱۸۸۸ع

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین طبع ہوئی



فہرست مضامین جلد دوم سوانح عمری لارڈ لارنس مرحوم

باب اوّل

مشکل کا وقت اور حلال مشکل مئی لغایت جون ۱۸۵۷ع

باب دوم

جان لارنس کی حکمت عملی بلوۂ ہندوستان کے متعلق مئی لغایت جون ۱۸۵۷ع

صفحہ

باب سوم

پنجاب اور دہلی - جون لغایت جولائی ۱۸۵۷ء

باب ششم

جان لارنس کی فیاضی کا زمانہ - ستمبر لغایت فروری ۱۸۵۹ء

باب ہفتم

جان لارنس کی صلح آمیز کارروائی کا زمانہ - ستمبر ۱۸۵۷ء لغایت جولائی ۱۸۵۸ء

باب نہم

قیام انگلستان - فروری ۱۸۵۹ء لغایت دسمبر ۱۸۶۳ء

باب دہم

سر جان لارنس بحیثیت والیسراے ہند - ۱۸۶۴ع

باب یازدہم

دربار اعظم لاہور۔ اکتوبر ۱۸۶۴ء

باب دوازدہم

وائسرائی کا زمانہ۔ ۱۸۶۵ء لغایت ۱۸۶۶ء

باب سیزدہم

والیسرائی کا زمانہ (تتمہ) - ۱۸۶۷ء لغایت ۱۸۶۸ء

باب پانزدہم

جان لارنس کے آخری ایام ۱۸۶۹ء لغایت ۱۸۷۹ء

توضیحات جلد دوم

سوانح عمری لارڈ لارنس مرحوم

جلد دوم

باب اول

مشکل کا وقت اور حلّال مشکل

مئی لغایت جون ۱۸۵۷ء

ہندوستان کے بلوہ کی داستان ایک ستر مرتبہ کی کہی ہوئی کہانی ہے جسکو باوصف اُسکی مبالغہ آمیز ندرت اور اُس محنت کے جو مجھکو اُسکے تمام و کمال حالات پر عبور حاصل کرنے مین صرف کرنا پڑی ہے میرا منشا نہین ہے کہ اِس کتاب مین پھر دوہرانے کا قصد کرون - میرا کام بحیثیت راقم سوانح عمری سَر جَان لَارِنس بہت محدود ہے حالانکہ محدود ہونے کے سبب سے دِقّت مین کچھ کم نہین ہے - میرا کام صرف اسقدر ہے کہ جہان تک ممکن ہو اختصار کے ساتھ اُن کارروائیون کا حال بیان کرون جو سر جان لارنس کی مساعی جمیلہ و عاقبت اندیشی اور اُنکے اور اُنکے لفٹنٹون کے استقلال سے ظہور مین آکر پہلے تو اِس امر کی باعث ہوئین کہ وہ جس صوبہ پر حکمران تھے وہ قریب الوقوع خطرہ سے محفوظ ہوگیا پھر اُنکے سبب سے صوبۂ مذکور غلہ خانہ اور سلح خانہ اور نئے سپاہی بھرتی کرنے کا میدان بن گیا اور آخر مین اُنھین کارروائیون سے اُنکے دوران زندگی کی سربلند ترین کامیابی (بلکہ وہ ہر شخص کے دوران زندگی کی سربلند ترین کامیابی ہوسکتی ہے) حاصل ہوئی یعنی دہلی کے محاصرے اور تسخیر کا کام اتمام کو پہونچا - اِسمین شک نہین کہ محاصرۂ دہلی اُس شہر کی تواریخی ناموری اور محصورین کی قوت او رکثرت اور فراہمی وسائل اور اُن معدودے چند آدمیون کی کمزوری اور بے سروسامانی اور مشکلات اور کامیابی یا ناکامی کی اُمید و بیم کے اعتبار سے جو محاصر کہلاتے تھے ایک ایسا کام تھا کہ حال کی تواریخ مین اُسکی کوئی نظیر مشکل سے مل سکتی ہے -

باوصف اِس قید کے بھی جس میدان کے طے کرنے کا مین نے قصد کیا ہے وہ بہت وسیع ہے - اُس میدان کے ص ۲

خاص خاص نبرد آزما ایسے خود سر ہین اور اُنکی کارروائیان ایسے دور دراز مقامات تک چارون طرف پھیل کر اور جوابدہی اور اختیار کے ایسے مختلف مدارج کے ساتھ منضم ہو کر عمل مین آئی ہین کہ اُنکو ایک مناسب طریقہ اور قرار واقعی موزون طور اُس شخص سے منسوب کرکے بیان کرنا نہایت مشکل بات ہے (شاید میری تمام مشکلون سے بڑھکر یہی مشکل ہے) جس سے وہ لوگ متفق الرائے ہون خواہ مختلف الرائے ہون خواہ اُسکو ضرورت سے زیادہ محتاط یا تندمزاج خواہ حد سے بڑھکر رحیم یا بے رحم خواہ پلّے سرے کا خودپژوہ یا کانون کا ہلکا تصور کرتے ہون لیکن سب کے سب یکسان اپنا حاکم خیال کرتے تھے اور جو ایسا شخص تھا جسکی قابلیت اور تجویز اور مرضی سے ہر شخص اسلیئے مطمئن رہتا تھا کہ جس بات کی وہ خواہش یا فیصلہ یا تعمیل کریگا (خواہ اُن لوگون کی تجویز کے مطابق ہو یا نہو) وہ آخر مین منجر بصواب ثابت ہوگی۔

ابھی غدر کا دَور ختم نہونے پایا تھا (گو مشکل آسان ہو چکی تھی) کہ سر جان لارنس کے پاس رزیڈنٹ برار کی ایک چٹھی آئی جسمین اِس بات کی استدعا کی گئی تھی کہ اُنکا جو ضابطہ ہو اُسکے متعلق مختصر ہدایت کیجاے۔ اُنھون نے جواب مین لکھا کہ "ہمارا کوئی ضابطہ نہین ہے ضابطہ ہمارے آدمی ہین"۔ چنانچہ سر جان لارنس کے بھائی اور خود جان لارنس نے پہلے آدمیون ہی کو جمع کیا اور پھر اُن طریقون سے جنکا سابق کے ابواب مین بیان کیا گیا ہے سب کو ایک جگہ فراہم رکھا۔ یہ وہ لوگ تھے جنکو موصوف الیہ باوصف اُنکی کجروی کے کام کے آدمی سمجھتے تھے اور جو اِس آزمایش کے وقت مین اُنکی ہمت اور سرکاری کامون مین سچی دلسوزی دیکھکر مستعد ہو گئے تھے اور جوابدہی سے کچھ اندیشہ نہین کرتے تھے اور جنمین سے ہر ایک شخص اکثر دوسرے کی کارروائیون سے محض ناواقف ہونے کی حالت مین بھی اپنے حصے کے مطابق مخلصی کے اہم کام مین شرکت کرتا تھا۔

پس سب کے پہلے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پنجاب کو کیا کیا وسائل حاصل تھے کیونکہ ہمکو یقین کرنا چاہیے کہ صاحب چیف کمشنر کے دل مین اُسوقت بار بار یہی سوال گذرتا تھا جب راولپنڈی کی وحشت ناک خبر سُنکر وہ تمام خطرات اور اُن وسائل کا خیال کرکے جنکے ذریعہ سے وہ خطرات قرار واقعی رفع دفع ہو سکتے تھے (جیسا کہ مین نے اِس سوانح عمری کے باب اول مین بیان کیا ہے) خاموشی کے ساتھ متفکر رہا کرتے تھے۔

پنجاب ہماری سلطنت کا سرحدی صوبہ تھا۔ اور اِس لحاظ سے یہان جسقدر ولایتی اور ہندوستانی دونون قسم کی سپاہ رہتی تھی اُسقدر شاید ہندوستان کے اور باقی پانچ صوبون کی سپاہ بہیئت مجموعی بھی نہو گی۔ ولایتی فوج تخمیناً ۱۲ رجمنٹ یعنی گیارہ ہزار کے قریب قریب تھی ہندوستانی سپاہ جو خاص کر قواعددان آدمیون سے شامل تھی ۳۶ ہزار اور پنجابی سپاہ جسمین خاص کر کے غیر قواعددان سپاہی تھے ۱۴ ہزار تھی۔ یہ فوج کیا کم تھی لیکن خیال کرنے کی بات ہے کہ یہ کمزوری کا ذریعہ یا قوت کا وسیلہ تھی۔ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہندوستانی سپاہ جسکی نسبت ابھی سے اِس امر کے باور کرنے کی وجہ پائی جاتی تھی کہ زیادہ تر حصہ مین غدر اور بدگمانی کا خیال پھیل گیا تھا ولایتی اور پنجابی دونون

قسم کی سپاہ سے تعداد مین ڈیوڑھی تھی - پس لیٹن زبان کی ضرب المثل "جتنے غلام اُتنے ہی دشمن" بہ تبدیل الفاظ روم* کے مبتذل غلامون کی طرح پنجاب کے سپاہیون پر بھی جو ناز و نعمت سے پالے گئے تھے صادق آتی تھی - اور جب یہ بات تھی تو ظاہر ہے کہ ہمارے دشمنون یعنی مسلح پنجابی سپاہیون کی تعداد جنکو ہم نے خود تعلیم دیا تھا گورون کی تعداد سے سہ چند تھی -

اب غیر قواعد دان سپاہیون پر خیال کرنا چاہیے کہ وہ نمک حلال تھے یا نہ تھے - اگر تھے تو صوبہ پنجاب اِس قابل تھا کہ جب تک باہر کی مدد پہونچے اُسوقت تک وہ اپنے کو سنبھالے رہتا اور اگر اسکے قابل نہین تھے تو صاف ظاہر ہے کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا تھا - اُسکے اتفاقات چیف کمشنر کی مشتاق اور منتظر آنکھ مین جیسے اُسوقت معلوم ہوتے تھے اُسیطرح اِسوقت بھی جب واقعات سے تجویز کرنے کا موقع حاصل ہے معلوم ہوتے ہین - اُدھر تو لوگون کو خالصہ اور رنجیت سنگھ اور فیروزشاہ اور چلیانوالہ کا زمانہ یاد تھا جسکو ابھی مشکل سے دس برس گذرے تھے اور کالے چمڑے کے ہندوستانیون اور گورے چمڑے کے اجنبیون کے مابین اگر بالفعل عداوت نہ تھی تو ناچاقی ضرور تھی اور یہ ناچاقی ابھی رفع نہین ہوئی تھی بہت سے ہندوستانی پُلیس ایسے تھے جو بیدخل ہو گئے تھے اور اسوجہ سے وہ کسیقدر بدظن تھے ادھر تو ہزارہا جنگجو سکھ جو اسوقت امن و امان کے ساتھ اپنے کھیت جوت رہے تھے ابھی اُنکے ہاتھون کو عیاری نہین بھولی تھی اور اب "دگرو اور خالصہ" کی صدا انہین بیجا جوش و خروش پیدا کرکے اُنکو میدان جنگ مین طلب کرسکتی تھی - اور اُدھر یہ بڑی بات تھی کہ ملک مین امن و امان اور آسودگی اور اطمینان تھا اور پچھلے آٹھ سال سے سرجان لارنس اور سرہنری لارنس اِن دونون بھائیون کی ایسی حکومت رہ چکی تھی کہ بہت کم ملکون پر اُسطرح کی حکومت رہی ہوگی - صح سکھ لوگ مسلمانون کے خون کے پیاسے بیٹھے تھے جنھون نے اُنکو قتل کیا تھا اور اب یہ اُنکو ہلاک کرتے تھے پنجاب کے کڑے سپاہی (ہر مذہب اور ملت کے) اودھ اور بنگال کے لوگون سے جو بہ نسبت اُنکے جوانمردی مین کم تھے نفرت کرتے تھے - اور سب کے بعد باغی شہر یعنی دار السلطنت شاہان مغلیہ کو کمپنی کے اقبال سے لوٹنے کی امید تھی -

اب خیال کرنا چاہیے کہ جس فوج کے اجزا کا مین نے اسطور پر بیان کیا ہے وہ ملک مین کسطرح تقسیم کی گئی تھی - فوج کا ولایتی حصہ جسپر سب کے پہلے ہمکو کامل بھروسہ ہوسکتا تھا اور جسکے سوا اور کسی دوسرے پر نہین ہوسکتا تھا خاص کرکے دو مقامون مین جمع تھا - اولاً بمقام انبالہ جو قبل فتح پنجاب ہماری سرحد کا حصار تھا اور ثانیاً بمقام یا قریب پشاور جو افغانستان کی جانب ہمارے آگے بڑھی ہوئی چوکی تھا - کل ۱۲ رجمنٹون مین سے انبالہ اور اُسکے متصل مقامات مین چار رجمنٹین اور درہ پشاور مین تین رجمنٹین تھین - لیکن اُن دونون مقامات پر بھی جو زیادہ عزیز تھے ہندوستانی سپاہیون کی تعداد ولایتی سپاہیون کی تعداد سے کہین زیادہ تھی - لاہور راولپنڈی فیروزپور جالندھر اور ہوشیارپور مین

* روم یعنی دار السلطنت ملک اٹلی واقع یورپ

ہندوستانیون کی تعداد ولایتی سپاہیون سے اسرحد سے بھی زیادہ تھی اور امرت سر سیالکوٹ گرداس پور جہلم اور ملتان مین یا تو کوئی ولایتی سپاہی نہ تھا یا اگر ولایتیون کی کچھ سپاہ تھی تو بمقابلہ ہندوستانی سپاہیون کے اُسکی کوئی مناسبت نہ تھی۔ غیر قواعد دان سپاہ کی یہ کیفیت ہے کہ وہ (جو بعد کے غدر مین سب سے زیادہ کٹھن ثابت ہوئی) سرحد کی طرف چھ سو میل کے فاصلے مین ہزارہ سے متھن کوٹ تک مختلف مقامات پر کہین کم اور کہین زیادہ تعینات تھی اور جیسا کہ مین نے بیان کیا ہے الحاق کے زمانہ سے یہ فوج کافی طور پر اِس کام کے لیے سرحد پر مامور کردی گئی تھی کہ اُس دشوار گذار ملک کو بیرونی جرگون کے حملون سے بخوبی تمام محفوظ رکھے اور اگر وہ لوگ ہمارے خیرخواہ تھے تو بھی سرحد سے اُنکا واپس طلب کرنا اور اُسکے بعد کسی دوسرے مقام کو بھیجنا بمنزلہ اسکے مقصود نہین ہوسکتا تھا کہ باہر سے اور بڑے بڑے خطرات اپنے لیے پیدا کر لیے جائین۔ غیر قواعد دان سپاہ کی دو رجمنٹون کا حال بالتخصیص بیان کرنے کے قابل ہے۔ ہوتی مردان مین گائیڈس کا حصہ فوج ڈیلی صاحب کی ماتحتی مین تھا جنکی نسبت تجربہ ہوچکا تھا اور پھر ایک بار یہ بات ثابت ہونے والی تھی کہ وہ ہر ایک جگہ جانے اور ہر ایک کام کے انجام کرنے پر آمادہ تھے اور پشاور کے اُس پار سرحدی تھانون پر ایک اور رجمنٹ تھی جو اپنی بے قیاس بہادری کے سبب سے جسکا اظہار قلات غلزئی کے بچانے مین بزمانۂ جنگ اول افغانستان ہوا تھا "قلات غلزئی رجمنٹ" کہلاتی تھی اور امید کیجاتی تھی کہ گائیڈس کی رجمنٹ کی طرح اُسپر بھی اِس بات کا بھروسہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ عمدہ کام دیگی۔ اِنکے علاوہ ایک فوج اور تھی یعنی جنگی پولس اور اُسکا جو حصہ قسمت لاہور مین زیر کمان رچرڈ لارنس رہتا تھا وہ ڈکس اِنونسبلس (ڈکس صاحب کی وہ فوج جو ہٹائے نہین ہٹ سکتی تھی) کہلاتی تھی اور یہ لقب اُنکے بھائی کا دیا ہوا ہے۔ ایک جماعت پندرہ ہزار کی اور تھی جو غیر قواعد دان ص۵ سپاہ کی قسم سے تھی اور اُس سے امید تھی کہ خواہ ہماری تائید مین ہے خواہ برخلاف مگر اسی کی پیروی کریگی۔

پس اب صاف ظاہر ہے کہ پنجاب مین کوئی ایسا ضروری مقام نہ تھا جسکی نسبت اِس بات کی امید ہوسکتی کہ غدر پھیلنے کے زمانے مین اُسکا کچھ تردد نہ کرنا پڑیگا۔ لیکن اگر خطرہ کا مقام ایسی سپاہ کے اختیار مین نہین تھا جسپر پورا بھروسہ ہوسکتا تو افسرون مین بھی ایک کے سوا ایسا کوئی شخص نہ تھا جسپر یہ اعتماد ہوسکتا کہ وہ آدمی ہے کل نہین ہے اور ہمارے استحفاظ کی وہ وہی تدبیر کریگا جو ممکن العمل ہے اور وہ تدبیر نہ کریگا جو ممکن العمل نہین ہے۔ لاہور مین منٹگمری صاحب اور میکلیوڈ صاحب اور اُرتھر رابرٹس صاحب کمشنر رچرڈ لارنس صاحب اعلیٰ افسر محکمۂ پولس اور جیمس میکفرسن صاحب فوجی سکرٹری تھے اُنمین سے ایک ایک شخص بذات واحد ایک لشکر کے برابر تھا اور لوگون کو یاد ہوگا کہ ہر ایک شخص چیف کمشنر کا یا تو ہم مکتب یا ذاتی دوست تھا۔ سب سے بڑھکر خطرناک جگہ پشاور مین اڈورڈس صاحب کمشنر اور نکلسن صاحب ڈپٹی کمشنر اور سِڈنی کاٹن صاحب کمانیر فوج قواعد دان" تھے۔ کوہاٹ مین اور معہذا خوش قسمتی سے ایک ایسے مقام پر جہان سے حکام پشاور ہر طرح کی مدد حاصل کرسکتے تھے سرحدی سپاہ کے بریگیڈیر اور سرحد کی بیش لڑائیون کے مقدمۃ الجیش سر نیول چیمبرلین تھے۔ ملتان مین ہیملٹن صاحب کمشنر اور کرافورڈ چیمبرلین کمانیر اول رسالۂ غیر قواعد دان تھے جو اِسکنرس ہارس" (اسکنر صاحب کے رسالے) کے

نام سے زیادہ تر مشہور تھا- دریاے ستلج کے اُس پار والے علاقہ کے اعلی افسر لیک صاحب اور اس پار والے علاقہ کے اعلی افسر بارنس صاحب تھے اور یہ دونون افسر جان لارنس کے دل کے تھے- فیروزپور مین مارسڈن صاحب اور روان گورٹ لینڈ صاحب خالصہ عہد کی شہرت والے لوگ مقرر تھے امرتسر مین کوپر صاحب انبالہ مین ڈگلس فورسایتھ صاحب لودھیانہ مین جو تمام شہرون سے زیادہ مفسد شہر تھا رکٹس صاحب جالندھر مین فیرنگٹن صاحب اور کانگڑہ مین برٹش ٹیلر صاحب تھے- سب کے بعد راولپنڈی مین اڈورڈ تھارنٹن صاحب کمشنر ضلع تھے اور خوش قسمتی سے اسی مقام پر سویلینون کا وہ افسر اعظم اور رستم دوران بھی تھا جو غدر کے ابتدائی تین مہینے کے اندر اپنے تمام صوبے کو اپنی باریک بین آنکھون سے چھانتا پھرا تھا اور خیبر کے تاریک دروازون سے دہلی تک بھی اپنے آہنی ہاتھون سے قبضہ کیے ہوے تھا اور اسی زمانہ مین صح
وقتاً فوقتاً اپنی خلقی سطوت سے بھی مثل ناگہانی اتفاقات کے گورنر جنرلی اور سپہ سالاری کے عہدہ کا کام ایک ساتھ انجام کر کے ہر شخص کی مدح و ذم اور سزا اور جزا اور اجازت اور ممانعت کا کام کرتا تھا اور ہر مہم کی تحریک ہر تقرری کی منظوری اور ہر فوج کشی کی ہدایت کرتا تھا- سر جان لارنس کے لاہور مین نہ رہنے سے اُٹھنے والے غدر کی ابتدائی اور قطعی ضرب اُن لوگون پر پڑگئی جنکو وہ اپنے پیچھے لاہور مین چھوڑ گئے تھے- شاید اس امر کا وقوع اچھا ہوا اور یہ بات بھی شاید اچھی ہوئی کہ لاہور اور راولپنڈی کے مابین تار برقی کی آمد و رفت کچھ دنون تک بند رہی اور جو خبر ۱۲- مئی کو منگل کے روز عین صبح کے وقت دار السلطنت مین پہونچی تھی یعنے یہ کہ دہلی پر باغیون نے قبضہ کر لیا وہ براہ راست صاحب چیف کمشنر کے پاس نہین پہونچی- کیونکہ آمد و رفت کی انھین دقتون کے سبب سے اُسکے ماتحت شروع ہی مین اُن کارروائیون کے مستحق یا اُنپر مجبور ہو گئے تھے جنپر خود سر جان لارنس اُسی کے تھوڑے دنون بعد زیادہ آزادی سے یکبارگی اور قطعی طور پر مجبور ہوے اور اسطرح پر غدر کے شروع ہوتے ہی نمایان طریقہ سے ایک عمدہ مثال دی کہ جن لوگون کو ہر ایک جگہ اپنے اوپر افسر ہونے کے ہولناک خیال کا اندیشہ نہین ہوتا (جو جوابدہی کا بھوت کہلاتا ہے) کسقدر کام کر سکتے ہین-

کچھ دنون تک سر جان لارنس کا کام اُنکے نائب خاص اور عمر بھر کے دوست رابرٹ منٹگمری پر پڑا- اور جیسا مین نے بیان کیا ہے یہ بار اُٹھانے کے قابل اُنسے بڑھکر اور کوئی شخص لائق بھی نہ تھا جو ملک اور باشندگان ملک کی واقفیت اور خطرون کے مقامات اور ہمارے فوجی قوت کے وسائل اور خاص اپنے عجیب خواص سے ضرورت کے وقت زیادہ قابلیت کے ساتھ اس کام کو انجام کر سکتا- منٹگمری صاحب نے جو کچھ کیا وہ بہت عجلت کے ساتھ اور سوچ سمجھکر اور اپنی رغبت سے کیا- اگر اُنھون نے تمام دقتون کی خبرگیری کا جو ہر ایک کارروائی کی راہ مین حائل تھین خیال نہین کیا تو اسمین شک نہین کہ اکثر اس بات مین اُنکو ضرور کامیابی حاصل ہوئی کہ اُنکو راہ سے ہٹا دیا- مگر برخلاف اسکے جان لارنس اپنی وسیع قوت اور ثابت قدمی سے جو خلقی اور کسبی بھی تھی ایسے ہوشیار اور خبردار رہتے تھے کہ اُنکے دشمنون نے اکثر اُنکی مزید احتیاط سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی ہے- قبل اسکے کہ وہ کسی بات کو تجویز کرتے صح

پہلے وہ اپنے دل مین اُس بات کا خیال کرتے تھے کہ جو کچھ اُس امر کی تائید یا تردید مین معلوم ہو سکے اُس سے یقین حاصل کیا جاے۔ عین وقت پر وہ بہت جلد خیال کر لیتے تھے لیکن اکثر وہ فرصت کے وقت غور کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔ محض طبعی تحریک پر وہ بہت کم عمل کرتے تھے۔ وہ اکثر یہ بات کہا کرتے تھے کہ اگرچہ ایک مشکل مسئلہ پر غور کرتے وقت مین اکثر اپنی راے بدل ڈالتا ہون لیکن آخر مین میری راے وہی قائم ہوتی ہے جو مین ابتدا مین محض طبعی شعور سے خیال کرتا ہون اور اِس سبب سے وہ عین ضرورت کے کامون مین بلا تامل اُس سے بڑھکر اعتماد کے ساتھ فی الفور کام کر سکتے تھے جو عموماً اُنکی عادت والے آدمیون سے ہو سکتا ہے۔ اب دیکھنا چاہیے کہ اُس حادثہ خیز صبح کو منٹگمری صاحب اور اُنکے ساتھیون کو فی الفور تجویز کرنے کا مسئلہ جو آن پڑا تھا اُسکے بارے مین سر جان لارنس نے جنکو لاہور سے باہر اپنے کُل صوبہ کی حفاظت اور پھر اُسکے باہر تمام سلطنت ہندوستان کی حفاظت کا کام انجام کرنا لازم تھا صاحب موصوف کو اُسقدر خاطی نہ تصور کیا ہوگا جسقدر وہ ظاہر مین معلوم ہوتے تھے اور اِسمین شک نہین کہ جسوقت اُنھون نے پہلے پہل ہتھیار رکھوانے کی خبر سُنی تو باوصف منٹگمری صاحب کی کامیابی کے اُنکو اُنکی کارروائی پر اعتراض کرنے کی ترغیب ہوئی۔ یہ بات اُنکی خاص دیانت داری ہی کے شایان تھی کہ اُنھون نے اس بارے مین اپنا شک ظاہر کیا جسطرح دنیا کے لوگ کہتے ہین کہ "منڈھتے بنتی ہے تو خوب بجتی ہے" اُسطرح سر جان لارنس نے ہر موقع کے لیے اِس مثل کو صادق نہین تصور کیا۔ فوج کے صدر مقام کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا تھا کہ "منٹگمری صاحب نے یا تو دنیا بھر سے عقلمندی کا کام کیا ہے یا دنیا بھر سے بیوقوفی کا کام کیا ہے"۔ اور یہ قول اگرچہ مجمل تھا لیکن اُسکی صحت مین کوئی شبہہ نہین ہے۔ اگر لاہور کے سپاہیون نے اپنے ہتھیار رکھنے سے انکار کیا ہوتا اور علانیہ بغاوت برپا کر کے اُنمین سے بعض لوگ مارے جاتے اور باقی اِدھر اُدھر ملک مین بھاگ جاتے اور ہر طرف فتنہ و فساد اور کشت و خون کی آگ بھڑکا دیتے تو اِسکا کیا نتیجہ ہوتا۔ اُس صورت مین جس خطرے کا ہمکو انتہا سے زیادہ اندیشہ تھا وہ خود ہماری ہی تدبیرون سے پیدا ہو گیا ہوتا۔ پنجاب کے دور دراز مقامات کو اِس امر کی خبر پہونچانے کو کہ ہم لوگون پر کیا آفت آنے والی ہے قاصدون کے بھیجنے کا بھی موقع نہ ملتا اور ملتان کے سپاہی اور پانچ چھ دوسرے ضروری مقامون کے لوگ جہان ولایتی سپاہیون کی تعداد بہت کم تھی اِس بات کو دیکھکر کہ لاہور مین اُنکو ضرر پہونچانے کی پیش بندی ہوئی ہے اور یہ سمجھکر کہ وہان کے بعد ہماری باری آئیگی فوراً اپنی مصیبت کی پیشین گوئی کر دیتے اور ملک کے تمام حصون مین غدر برپا کر کے ایک مرتبہ اور قسمت آزمائی کرتے۔

اِن ابتدائی ایام مین بیشک یہ مسئلہ کہ آیا برافروختہ سپاہیون کی طرف سے اپنی آنکھین بند کر لینا چاہیے یا اُنکو اور بھڑکانا چاہیے اور اپنے شبہات کو اُنپر ظاہر کر دینا چاہیے یا اُنسے چھپانا چاہیے ایسا تھا جسکی نسبت بڑا اختلاف راے واقع تھا اور جسطرح پنجاب کی خوش قسمتی سے اعلیٰ افسر ایسا تھا جو اپنی بھاری ذمہ واریون سے بیشتر کے عہدے کی نسبت وہ چند احتیاط کا کام انجام کر سکتا تھا اُسی طرح اُسکے ماتحت لوگ بھی ایسے تھے جنھون نے خطرے کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھکر بلا تاخیر

اور بلا تامل سب کے پہلے ضرب لگانے کا ارادہ کرلیا یہ عین وقت پر کا مسئلہ غدر کے زمانے مین بارہا سامنے آتا تھا۔ اور یہ خیال کرنے کی بات ہے کہ اُدھر تو رجمنٹون کے کمان افسر اپنی نہایت ایمانداری کی وجہ سے قریب قریب ہمیشہ تاخیر کرنے اور انتہا تک اپنے آدمیون پر بھروسہ کرنے کے واسطے تھے اور اِدھر سِوِلیَین لوگ مع اپنے اعلیٰ افسر جان لارنس کے ہمیشہ فوری کارروائی کرنے پر تلے رہتے تھے۔ جب ایک مرتبہ برف کا ٹکڑا پگھل گیا اور لاہور کے اول مرتبہ کے قصد کی کامیابی کا شگون بہتر ہوا (جو صرف سُست اعتقادون یا زیادہ مشتاق لوگون ہی کے نزدیک بیش قیمت نہین تھا) تو اُس مسئلہ کے حل کرنے کا کام فی الواقع بہت آسان ہوگیا۔

ہتھیار لے لینے کا قصہ اکثر بیان ہوا ہے۔ لیکن جو باتین آخر مین واقع ہوئین اُنپر اُسکا اثر ایسا پڑا اور وہ اُن لوگون سے جنکو صاحب چیف کمشنر نے بڑی خوشی سے جمع کر رکھا تھا ایسا خاص تعلق رکھتا ہے کہ مین اُسکے عام حالات کو ضرور بیان کرونگا۔ دہلی کا تار ۱۲ مئی کو صبح کے وقت لاہور مین پہونچا تھا اور منٹگمری نے قبل اسکے کہ اِس راز کا افشا ہو فی الفور تمام سول افسرون کو طلب کرکے ایک کونسل جمع کی۔ یہ تاخیر کا موقع نہین تھا کیونکہ رچرڈ لارنس صاحب کے ذریعہ سے منٹگمری صاحب کو یہ اطلاع پہونچی تھی کہ میانمیر کی بڑی چھاونی مین جو چارون رجمنٹین رہتی تھین وہ اِس بات پر تیار تھین کہ چاہے جو کچھ ہو مگر جو کچھ ہمارے بھائیون نے دہلی مین کیا ہے ہم بھی اُسی کی تقلید کرینگے۔ ایک معتمد برہمن منشی نے جو اِس خاص کام کے واسطے مقرر ہوا تھا کہ شہر کے لوگون مین جاکر اِس بات کو دریافت کرے کہ اُنکے خیالات کیا ہین اپنے مالک رچرڈ لارنس کے سامنے اپنے گلے پر اُنگلی پھیر کر کہا کہ "وہ لوگ شہر مین ہمکو یہ کرڈالنے تیار بیٹھے ہین" منٹگمری صاحب کے واسطے بس اتنا اشارہ کافی تھا چنانچہ کونسل مین فوراً یہ تحریک کی گئی اور اُسکو بالاتفاق ہر شخص نے قبول کیا کہ یہ بات نہایت ضرور ہے کہ ہندوستانی سپاہیون کی اُن رجمنٹون سے فوراً توپ کی ص ۹ ٹوپیان اور سامان جنگ رکھوا لیا جاوے۔ لیکن سول افسرون کو اِس بارہ مین کوئی اختیار نہ تھا اور اسواسطے منٹگمری صاحب اور میکفرسن صاحب سوار ہوکر میانمیر کو گئے کہ بریگیڈیر سے فوری کارروائی شروع کرنے پر اصرار کرین۔ جنرل کاربٹ نے جیسا کہ لازم تھا پہلے اِس تجویز کے مطابق عمل کرنے مین تامل کیا لیکن سپہر کو اپنے اوپر کامل بھروسہ کرکے تجویز کی کہ اِس سے بھی تجاوز کیا جاوے اور سپاہیون سے صرف گولہ باروت ہی نہین بلکہ اُنکے ہتھیار بھی رکھوا لیے جائین۔

اُسی شب کو وہان کے گورون کی رجمنٹون کی طرف سے ایک دعوت (بال) ہونے والی تھی اور چونکہ موجودہ فوج سے ہتھیار رکھوانے مین کامیابی حاصل کرنے کے واسطے اخفاے راز کی ضرورت تھی اِسلیے اسمین تاخیر نہین کی گئی۔ اُن چند افسرون کے نزدیک جو اِس راز سے واقف تھے اور معہذا اپنے دل مین یہ خیال کرتے تھے کہ اِس محفل کی صبح کو جنگگاہ مین جانا اور قبر مین پانون لٹکانا پڑیگا یہ محفل رقص وسرود بیت الحزن معلوم ہوتا ہوگا

ایک دوسرے کا دلی شہر بَرسلز کے اوس اور مخمل کی طرف خوب ہی جاتا ہوگا جہان سے توپون کی باڑھ کی آواز آتی تھی اور واٹر لو کی فتح نمایان کی امید ظاہر ہوتی تھی۔

معمول کے مطابق ۱۳-تاریخ کی صبح کو ایک عام قواعد کا حکم دیا گیا اور منٹگمری اور میکلیوڈ صاحب میکفرسن اور رابرٹ صاحب رچرڈ لارنس رابرٹ اجرٹن اور ہیگنسن صاحب سوار ہوکر اُس مقام کو گئے جو اِس بات کے دیکھنے کے واسطے مرتب کیا گیا تھا کہ کاربٹ صاحب نے جو بہادری کی تجویز کی تھی یا تو کامیابی کے ساتھ وہ انجام کو پہونچیگی یا اگر اُسمین ناکامی ہوئی تو سب سے بڑھکر شکست حاصل ہوگی۔ہندوستانی سپاہی جنکے ہتھیار لینا مقصود تھے اُنکی تین پلٹنیں نمبر ۱۶ و نمبر ۲۶ و نمبر ۴۹ اور ایک رسالہ (لَیٹ گیولری) نمبر ۸ تھا۔ ولایتیون مین جو ہتھیار رکھوانے گئے تھے صرف ایک رجمنٹ نمبر ۸۱ کی پانچ کمپنیان اور ۱۲ توپین تھین ہندوستانی سپاہیون کی رجمنٹین بالکل ناواقف تھین کہ خلاف معمول اُنکے لیے کیا تیاری ہوئی ہے اور اسیطرح وہ بھی چھاونی کے میدان مین آکر جمع ہوئین۔ صرف ایک مرتبہ کی قواعد مین وہ گورون کے مُنھ کے سامنے آکھڑی ہوئین اور یہ بڑے خطرے کا مقام تھا کیونکہ اُنکے لیے بڑی آسانی تھی کہ اپنے دشمنون سے کینہ کشی کرتے۔جسوقت اُن رجمنٹون کے سپاہی اِسطرح آکر صف بستہ ہوگئے تو صیغۂ جنگ کا ایک افسر سوار ہوکر وہان آیا اور اُسنے باواز بلند بریگیڈیر کے احکام پڑھے۔ اُسنے سپاہیون کے گذشتہ چال چلن کی تہ دل سے تعریف کی لیکن آخر مین اِس اعلان پر حکمنامہ کو ختم کیا کہ چونکہ باہر کے حصون مین ہندوستانی فوج کے درمیان بدی کا خیال پھیلا ہوا ہے اسواسطے مناسب ہوا کہ اغیار سے اُنکے ہتھیار بچائے جائین اور اُنسے حفاظت کرنے کے لیے اُنکے ہتھیار لے لینا چاہیے۔ ابھی افسر مذکور حکمنامہ پڑھ ہی رہا تھا کہ پانچ سو گورے اپنی توپون کے پاس جو اب تک اُنکی نظرون سے چھپائی ہوئی تھین آرہے اور سپاہیون کو ۱۲ توپون کے کالے کالے مُنھ کے آگے چھوڑ دیا جو گولون سے بھری ہوئی تھین اور گولنداز لوگ فلیتے سُلگائے ہوے توپون پر آ گئے۔ اِدھر تقریر کا ختم ہونا تھا کہ اُدھر یہ حکم باواز صاف دیا گیا "ہان رجمنٹ نمبر ۸۱ کے سپاہیو بندوقین تیار کرو" اب اُسوقت کی بیتابی کا حال کچھ نہ پوچھیے ہر ہر لمحہ جو گذرتا تھا وہ نصف عمر کی برابر معلوم ہوتا تھا۔ لوگ کہتے ہین کہ پہلے تو سپاہیون نے کچھ تامل کیا لیکن بندوقون کے بھرنے مین یکبارگی گز کی جھنکار جو آئی تو اُس سے بزبان فصیح یہی صدا پیدا ہوئی کہ اطاعت قبول کرلو چنانچہ سات سو سنگینین یکبارگی زمین پر ڈھیر کردی گئین۔ قلعۂ لاہور مین جو ہندوستانی فوج تعینات تھی رجمنٹ نمبر ۸۱ کے لوگون نے آناً فاناً اُنکے ہتھیار رکھوائے اور پنجاب کی دارالسلطنت باغیون کے ہاتھ سے بچ گئی۔ اِسکی کل جوابدہی بریگیڈیر کاربٹ پر تھی اور اسواسطے اصل تعریف کے وہی مستحق ہین۔

کاربٹ صاحب اور منٹگمری صاحب نے صرف لاہور ہی کے محفوظ کرنے پر قناعت نہین کی بلکہ پنجاب کی اِس روز عید (اور اگر پنجاب کے لیے روز عید تھا تو تمام ہندوستان کے لیے روز عید تھا) ختم ہونے کے قبل اُس بہادر جنٹل

ایک کمپنی کے ساتھ جسنے بغیر ایک آواز سر کرنے اور ایک خون کا قطرہ گرانے کے اپنے سات گنے سپاہیون سے ہتھیار رکھوا لیے تھے امرتسر کو روانہ ہوے امرتسر کے قریب اور اُسکے حصار کے طور پر گوبند گڑھ ہے جو ایک قلعہ ہے اور گورو گوبند کے نام سے مشہور ہے اِسکے قریب طلائی مندر اور رام تسر تالاب ہے۔ پس یہ مقام وہ تھا جہان تمام قوم کے لوگ آآ کر جمع ہوتے تھے اب اُنکو خواہ خالصہ سلطنت کے حکمران سپاہی یا نانکشاہی فرقہ کا مرید خیال کیا جاے اِسی وجہ سے یہ مقام بہت ضروری تھا۔ گوبند گڑھ پر ایک ہندوستانی سپاہیون کی فوج تعینات تھی لیکن قبل اسکے کہ دوسری صبح طلوع ہونے پائے انگلش فوج درمیانی تیس ۳۰ میل زمین کو طے کر کے اُسکی شہر پناہ کے اندر داخل ہو گئی۔

جس روز لاہور مین ہندوستانی رجمنٹون کے ہتھیار رکھوائے گئے تھے اُسکے ایک دن پہلے منٹگمری صاحب نے فوراً تدبیر کر کے اور اُسی وقت سوچ سمجھکر اپنے معتبر قاصد فیروزپور کو جو ہندوستان کے سب سے بڑے سلح خانون کے ذیل کا ایک سلح خانہ تھا اور ملتان کو جو تجارت کا ایک مشہور مقام تھا اور وہان کا قلعہ تواریخ مین مشہور تھا اور توپخانہ کے گورون کی صرف ایک کمپنی جہان رہتی تھی اور قلعۂ کانگڑہ کو جسکا رعب اوتر طرف بڑی دور تک سرحدی جرگون پر پھیلا ہوا تھا جسکا مین ابھی ذکر کر چکا ہون روانہ کیے۔ اِسطور پر دہلی سے خبر آنے کے چالیس ۴۰ گھنٹہ کے اندر لاہور اور رامتسر دونون بچائے گئے گوبند گڈھ اور فیروزپور کی فوج بڑھادی گئی اور ملتان اور کانگڑہ کی سپاہ کو اطلاع کر دی گئی۔ ص۱۱

لیکن منٹگمری صاحب نے صرف بڑے شہرون اور بھاری سلح خانون ہی کی طرف اپنا خیال رجوع نہین کیا۔ بلکہ پنجاب کے چھوٹے چھوٹے سول مقامات مین بھی چارون طرف قاصد روانہ کیے اور افسرون کو حکم دیا کہ اپنے اپنے یہان کا تمام خزانہ اُس فوجی چھاونی مین جو سب سے قریب ہو پنجابی پولس کی حراست مین روانہ کر دین اور ہندوستانی گاردون (پہرے کے سپاہیون) پر بھروسا نہ کرین اور ہندوستانی سپاہیون کی جو چٹھیان ڈاکخانون مین آئین اُنکو جانے ندین۔ منٹگمری صاحب اِس جرأت کے ساتھ کام کرتے وقت اسطور اپنی قابل تعریف ہدایتین کرتے تھے کہ مین اِس ولولہ کے ساتھ کام کرنے اور نازک وقت کی ضرورت دیکھنے کی حالت مین بھی سنجیدگی سے یہ راے دیتا ہون کہ خاموشی اور اطمینان سے سب کام کیا جاے خوف یا انتشار کی کوئی علامت ظاہر نکرنا چاہیے بلکہ کام کے لیے مستعد رہنا چاہیے اور جس ذریعہ سے معتبر خبر دریافت ہو سکے اُسکو تمام اطراف سے دریافت کرانا چاہیے چونکہ سر جان لارنس یہان نہین ہین لہذا جب تک وہ نہ آئین اُسوقت تک مین چاہتا ہون کہ ہر روز یا دوسرے دن چند سطرین اِس مضمون کی مجھکو لکھ بھیجا کیجیے کہ آپ کے ضلع کے لوگون کے خیالات کیسے ہین۔ الخ۔ اِس مشکل کام مین مجھکو آپ کی مستعدی اور راے پر کامل بھروسہ ہے۔ سر جان لارنس نے اِسکے چند روز بعد اُس شخص کی نسبت جسنے اُنکی طرف سے ایسی تحریرا ور تقریرا ور اُنکے کامون کی تعمیل کی تھی اپنے حقیقی جوش طبیعت سے جو اُنھون نے بہت شاذ و نادر ظاہر کیا ہے الا اُسوقت جب کسی شخص نے ایسا ہی غیر معمولی طور کا قابل تعریف کام کیا منٹگمری صاحب کی جو یہ چٹھی لکھی تو کچھ بعید نہ تھا۔ "آپ کے لاہوریون نے بڑا کار نمایان کیا۔ میرے دل مین آتا ہے کہ اُنکو اپنے گلے سے

لگالون"۔ ڈونلڈ رائبرٹس میکفرسن اور ڈکس صاحب سب کے سب (گرگ باران دیدہ) ہین" سرجان لارنس جنکی بہت تعریف کرتے تھے اُسکی شان ہین یہی کلمات استعمال کرتے تھے اور اسیطرح انھون نے اور بھی شاندار الفاظ مین سرکاری طور پر مسٹر منٹگمری کو یہ لکھا کہ "مسٹر منٹگمری کسی تدبیر سے غافل نہین رہتے ہین اور نہ کسی بات کا خوف کرتے ہین اور ہر شخص کے دل مین اپنے اعتماد اور مستعدی سے ولولہ پیدا کرتے ہین۔ . . . . ." اور آگے بڑھکر لکھتے ہین کہ "ہمین شک نہین کہ تمام سول اور فوجی افسر اُس اطمینان اور مستعدی کو ثابت کر رہے ہین جوکسی وقت پر انگلش جنٹلمینون (شرفاء) سے امید کیجاسکتی ہے اور اُنسے کافی طور پر دل کو اطمینان ہوتا ہے کہ جو کچھ ممکن ہے اُسمین کسیطرح کی کوتاہی نہوگی"۔

اوراب اِس اثنا مین سرجان لارنس کی جسطرح بسر ہوئی اُسکو دیکھنا چاہیے۔ میرٹھ مین غدر پھیلنے کی تاربرقی جو پہلے پہل روانہ کی گئی تھی وہ ۱۲۔ تاریخ منگل کے دن صبح تڑکے اُنکے پاس پہونچی۔ اور ابھی تک وہ بستر علالت ہی پر پڑے ہوے تھے۔ دو مہینے کے عرصے سے اُنکے اعصاب مین درد رہتا تھا اور اُسکے پیشتر کی رات کو ڈاکٹر نے تسکین کے لیے کنپٹی پر اکونٹ (ایک قسم کا روغن زہردار جو بھیڑیے کی چشم سے نکالا جاتا ہے) کی مالش کی تھی۔ سرجان لارنس اُسی چٹھی مین جو اُنھون نے ۱۳۔ تاریخ اِڈورڈس صاحب کو بھیجی تھی لکھتے ہین کہ "یہ ایک مہلک زہر ہے اور رات کے وقت اُسکا اثر میری آنکھون پر چھا گیا اور اُنسے مطلق کچھ سوجھتا نہین تھا"۔ جسوقت یہ خبر آئی تھی اُسوقت سرجان لارنس کی کیفیت یہ تھی۔ لیکن لیڈی لارنس کو خوب یاد ہے کہ اُسی تکلیف اور بیچینی مین کیونکر وہ اپنے بستر سے اُٹھکر چلے گئے اور چارون طرف تاربرقیان اور چٹھیان بھجوائین۔ ناشتا کھانے کے بعد اِڈورڈ تھارنٹن کمشنر قسمت عیادت کے لیے آگئے اور جسوقت وہ باتین کر رہے تھے اور لیڈی لارنس اور اُنکی بھتیجی ماؤف آنکھ مین دوا ڈال رہی تھین (یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ ایسے موقع پر جو ایک بڑا تاریخی زمانہ بنانے کا وقت تھا اُن لوگون کے دل پر جو سرجان لارنس کے پاس موجود تھے ذراسی بات کا بھی گہرا اثر پڑا ہو) اِسوقت ایک اور تاربرقی جو پہلی تاربرقی سے بھی زیادہ وحشت ناک تھی اس مضمون کی آئی کہ دہلی پر باغیون نے قبضہ کرلیا اور یورپین اشخاص کو قتل کرڈالا اور یہ خبر آواز بلند پڑھی گئی۔ بات چیت سب موقوف ہوئی۔ یہ وقت سوچنے اور غور کرنے کا تھا باتین کرنے کا وقت نہ تھا کیونکہ تاربرقی مذکور نے جیسا کہ صحیح خیال کیا گیا تھا یہ خبر دی کہ اِس خاص مقام میرٹھ مین باغیون نے کچھ ناراضی ظاہر کی تھی جو جنرل ہیوٹ کمانیر بریگیڈ میرٹھ کی مستعدی اور کوشش سے رفع ہوسکتی تھی اب اُنکی لغزش سے جو نہایت مہلک تھی دہلی تک بڑھ گئی اور وہان بڑی دور تک ملک مین انقلاب پھیلا ہے جس سے سوائے اسکے کہ سلطنت ہند کا تاک کیا گیا ہو اور کوئی منشا نہین ہے مجھکو ایسی کوئی تحریر دستیاب نہین ہوئی جس سے معلوم ہوتا کہ اُس تاریخی دن کے باقی حصہ مین سرجان لارنس نے کیا خیال یا بیان یا تحریر کیا۔ لیکن اُسکا لب لباب اُن چٹھیون کے کامل ذخیرے سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے جنکی کیفیت اور تعداد ایک غیر معمولی طور کی تھی اور جنکو جان لارنس نے دوسرے دن بنام کمانڈر انچیف شملہ کو

ص۱۲۱

اور بنام بریگیڈیر جنرل پشاور کو اور سرحدی سپاہ کے بریگیڈیر اور گورنر جنرل کے نام روانہ کیا تھا - یہ چٹھیان میرے سامنے ایک بڑی بھاری جلد مین مجلد رکھی ہوئی ہین اور اُنسے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی دوسرے شخص سے ذاتی ملاقات کرنے بغیر وہ ہر امر کی تہ سے بخوبی واقف ہو چکے تھے -

سر جان لارنس کا پہلا کام خاص اپنے صوبے کی حفاظت تھی - لیکن اُنکی لاعلمی مین منٹگمری صاحب اور اُنکی کامل واقفیت اور رضامندی سے اِڈورڈس اور نکلسن صاحب پشاور مین بروقت تدبیرین کر چکے تھے اُنکا دوسرا کام ص ۱۳
(جان لارنس کے نزدیک جیسا کہ اُنکی تار برقیون اور چٹھیون سے ظاہر ہوتا ہے دوسرا کام ہرگز نہ تھا بلکہ وہ اِس کام کو مقدم سمجھتے تھے) یہ تھا کہ اپنے صوبے کے ذریعہ سے دہلی پر پھر قبضہ کر لینے کے وسائل پیدا کرین - سرکاری منصبدار کی (اگر وہ فی الحقیقت کوئی بڑا صاحب اختیار شخص نہ ہو) عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر شے پر ضابطہ کے ساتھ خیال کرنے مین اپنے دائرہ عقل کو تنگ کر دیتا ہے اور کسی چھوٹی جماعت یا عالی دماغ افسر کے اصولون یا روایتون کا اپنے کو غلام بنا لیتا ہے - بہ نسبت اور ممالک کے جو انگلستان سے زیادہ قریب ہین ہندوستان مین یہ بات شاید کم ہے - اگر کسی مقام کی بابت یہ بات صادق آسکتی ہے کہ "خلائق کا کوئی ملازم نہین ہے بلکہ سب سرکار کے ملازم ہین" تو وہ ہندوستان ہی پر صادق آسکتی ہے - لیکن باایں ہمہ ہندوستان مین بھی افسرون کی وہ عادت پائی جاتی ہے - انگلستان کے ہندوستانی (اینگلو انڈین) مورخون اور مصنفون کا یہ فقرہ پڑھتے پڑھتے طبیعت گھبرا جاتی ہے کہ وہ فلان شخص کے مقلد ہین لیکن یہ اقرار واقعات کا ہے - شاید یہی ہر حالت مین ہوتا ہوگا - ہندوستان مین ایسے وسیع حساب سے کام کرنا پڑتا ہے اور ایک افسر ضلع کی عملداری بھی اتنی بڑی اور اُسکا کام اُسکے حد سے زیادہ محنت کرنے کی حالت مین بھی اسقدر زیادہ ہوتا ہے اور اُسکی ذات سے ہزارہا بلکہ لکھو کھا آدمی اسطرح متعلق ہوتے ہین اور اُسکے برابر والے یا اعلیٰ افسر ایسے قلیل التعداد ہوتے ہین کہ اُسکے ضلع کو اُسکی دنیا (یہ لفظ دیکھنے مین بڑا معلوم ہوتا ہے لیکن اُسکی صحت مین کوئی شبہہ نہین ہے) کہنا چاہیے لیکن اِس دنیا کا سارا کام اُسی کے ذمہ ہے - اور سر جان لارنس جو پنجاب اتنے بڑے اور جنگجو اور برافروختہ صوبے کی حفاظت کے ذمہ وار تھے اگر یہ خیال کیا ہوتا تو کوئی تعجب کی بات نہ تھی کہ اُنپر درحقیقت یہی فرض ہے کہ اپنے خاص صوبے پر باستحکام قبضہ کیے ہین اور ۳۶ ہزار باغی سپاہیون کو جو پنجاب مین تھے اپنے اختیار مین رکھین اور دہلی کی طرف سے فساد روکنے کے لیے تاکہ وہ اُدھر نہ بڑھنے پائے کوئی مستحکم حصار قبضہ مین کرین یا افغانستان کی طرف حملہ روکنے کے لیے خاص اپنے صوبے کو انگلش حکومت کے تحت مین مستقل طور پر محفوظ رکھین اور جب تک مغلیہ دار السلطنت کی فتح کرنے کے لیے انگلستان سے کمک نہ پہونچے اُسوقت تک اِس صوبہ پنجاب پر مستحکم طور سے قبضہ کیے رہین -

لیکن سر جان لارنس نے گو وہ ہندوستان ہی کے عہدہ دارون مین تعلیم پائے ہوے تھے اور اُن سب سے

زیادہ ہوشیار اور لائق افسر تھے محض ضابطہ ہی کی پابندی کا دل نہین پایا تھا۔ اُنکے دماغ مین بادشاہت کے خیالات تھے
کسی خاص صوبے کی نظامت کے خیال نہ تھے۔ وہ پنجاب کے باہر اُس وسیع سلطنت کی طرف نگاہ کرسکتے تھے جسکے
مقابلہ مین اُنکا صوبہ صرف ایک چھوٹا جزو تھا اور بالعوض اِسکے کہ وہ اپنے صوبے کے بچانے کے لیے ہندوستان پر
آنچ آنے دیتے وہ بعض حالتون مین جنکا بیان اِسکے بعد آئیگا اپنا کل صوبہ یا اُسکا کوئی جزو اِس غرض سے سلطنت پر ص ۱۴۹
قربان کرنے کے واسطے تیار تھے کہ شاید وہ بچ جاے۔ چنانچہ جسوقت اُنھون نے چٹھی اور تار برقی کے ذریعہ سے اُن
لوگون کی تجویزات کو پسند کیا جنھون نے پنجاب کی کامل حفاظت کے واسطے نیک اور سچے آدمیون کی ایک جماعت
قائم کی تھی اور جب وہ بہت سی تدبیرین اپنی طبیعت سے نکال رہے تھے تو اُنھون نے اِس اہم مقصد کو نظرانداز نہین کیا
جو اُنکے اختیار سے باہر تھا اور جسمین چار مہینے کامل تک اُنکا دماغ صرف ہوتا رہا۔

۱۲۰ - اِن ابتدائی ایام مین سر جان لارنس نے جو وحشت انگیز چٹھیان اور تار برقیان بھیجی تھین وہ ضرور
اِس قابل ہین کہ اِس مقام پر انتخاباً درج کی جائین کمانڈر انچیف اور گورنر جنرل کے نام کی چٹھیون سے شاید بہت
واضح طور پر معلوم ہوسکتا ہے کہ کیونکر اُنھون نے چارون طرف سے اِس مہم مین اپنے کو پھنسایا تھا اور کیونکر اِس بات کو
دیکھکر کہ خطرہ کا اصلی مقام کون ہے وہ پیشتر سے (اگر حکام کی طرف سے کوئی تاخیر یا راے مین لغزش ہوتی تھی) حکم
لگا دیتے تھے کہ غدر ضرور ہوگا۔ اور کیونکر اپنے مقصد کی تائید مین وہ اپنے ضابطہ اور شان اور معمولی کام کے خس
و خاشاک کو صاف کر ڈالتے تھے۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ بحیثیت چیف کمشنر پنجاب اُنکو ذاتی یا قانونی کسیطرح کا
کوئی حق اِس امر کی نسبت حاصل نہین تھا کہ وہ کمانڈر انچیف کو کسی امر کی صلاح دیتے۔ کمانڈر انچیف بیشک
سول اختیار کے پابند تھے لیکن چیف کمشنر پنجاب کے اختیار کے پابند نہ تھے۔ اور اگر جنرل اینسن نے اِس بات پر
لحاظ نہ کیا ہوتا کہ یہ شانداری کا موقع نہین ہے تو وہ بہت اچھی طرح "موچی سے کہہ سکتے تھے کہ قالب سے جوتا بڑھنے نہ پائے"۔
جسطرح جنرل اینسن کی بڑی تعریف کی بات یہ ہے کہ اُنھون نے عام مقصد کے حاصل ہونے کی غرض سے اپنی راے
متحد رکھی اور گھنٹہ گھنٹہ کے بعد ادنی ماتحتون سے لیکر سر جان لارنس تک جس شخص نے جو راے ظاہر کی اُسکے رموز
و نکات پر مدبرانہ طریقہ سے غور کیا اُسی طرح سر جان لارنس اِس بات کے واسطے قابل تعریف ہین کہ وہ گویا ایک کوہ
آتش فشان پر جسکے نیچے سے ہروقت شعلون کے مشتعل ہونے کا خوف تھا بلا تامل قدم رکھے ہوے چلے جاتے تھے۔

یہان اُنکی اول تار برقی کا بیان کیا جاتا ہے جو اگرچہ ڈگلس فورسایتھ ڈپٹی کمشنر انبالہ کے نام تھی لیکن اصل مین
بذریعہ ڈپٹی کمشنر موصوف کمانڈر انچیف کے پاس بھیجی گئی تھی تاکہ اُنکے ذریعہ سے جلد پہونچ جاے۔

۱۶ - مئی۔ مین سمجھتا ہون کہ کوہستان کی تمام ولایتی رجمنٹون اور جتوگ کی گورکھاؤن کی رجمنٹون کو یکبارگی ص ۱۵۰
انبالہ مین لاکر جمع کرنا چاہیے اور اُس چھاونی کی حفاظت کی تدبیرین عمل مین لانا واجب و لازم ہے۔ اس اثنا مین اگر

اگر میرٹھ کی فوج نے وہان کے باغیون سے ہتھیار نہ رکھوا لیے یا اُنکو ہلاک نہ کیا تو کمانڈر انچیف کے پاس پیشتر سے اس مضمون کے احکام جاری ہونا چاہیے - اُسوقت میرٹھ سے گورون کی ایک بھاری فوج مع اُسقدر ہندوستانی سپاہیون کے جن پر بھروسہ ہو سکے دہلی کو بھیجنا چاہیے اور انبالہ سے بھی ایک منتخب بریگیڈ کو براہ کرنال لمبے کوچ کے ذریعہ سے دہلی کی طرف روانہ کرین تاکہ ہماری سپاہ جمنا کے دونون طرف سے ایک ساتھ کام کر سکے - شہر دہلی اور میگزین پر یکبارگی قبضہ کر لینا چاہیے مہاراجہ پٹیالہ کو اس بات پر آمادہ کیجیے کہ ایک رجمنٹ تھانیسر کو اور دوسری لودہیانہ کو روانہ کرین -

اول چٹھی جو جان لارنس نے کمانڈر انچیف کے پاس روانہ کی تھی وہ یہ ہے -

راولپنڈی ۱۴ مئی ۱۸۵۷ء - میرے پیارے صاحب - مین اس لفافہ مین ایک تار برقی کی خبر جسکو مین نے مسٹر فورسایتھ ڈپٹی کمشنر انبالہ کے نام ابھی روانہ کیا ہے ملفوف کر کے بھیجتا ہون - مجھکو گمان ہے کہ میرٹھ کے گورون کی سپاہ وہان کے باغیون کے خلاف یعنی زیر کرنے مین اب کارروائی کر چکی ہوگی لیکن اگر ایسا نہ کیا ہو تو مین سمجھتا ہون کہ پیشتر سے اُس مضمون کا حکم بھیج دینا چاہیے غالباً وہان مختلف عہدون کے ۱۰۰۰ گورے ہین جو یکبارگی اس کام کو انجام کر سکینگے -

دوسرا کام دہلی اور دہلی کے میگزین پر قبضہ کرنے کا ہے - دہلی کا میگزین تمام ہند کا سلح خانہ ہے - اگر دہلی اور انبالہ سے ایک چیدہ فوج جائیگی اور جمنا کے دونون اطراف سے ایک ساتھ کارروائی اور مستعدی ہوگی تو وہ دہلی پر قبضہ حاصل کرنے مین ناکام نہوگی - جب تک یہ نہو گا اُسوقت تک یقیناً فساد بڑھتا ہی جائیگا اور گورون کی سپاہ جدا ہو جائیگی اور شاید اِدھر اُدھر لڑنے بھڑنے مین برباد جائیگی -

مین خیال کرتا ہون کہ گورون کی پلٹنین اور سوار انبالہ کے معاملات کو طے کرنے اور جو سپاہ کام کی ہے اُسکے جمع کرنے کے بعد اپنی دو ثلث تعداد کو بحفاظت دہلی کی طرف روانہ کر سکتے ہین؟ - یہ مقام اوسط درجہ کی دس منزلون کے فاصلے پر واقع ہے فوج چھ سات دن مین اِس فاصلے کو طے کر سکتی ہے - اگر قطعی تدبیرین کیجائین تو ہم یکبارگی باغیون کی سرکوبی کر سکتے ہین اور خیر خواہ اور بزدل لوگون کو مدد دے سکتے ہین - ایسے معاملات مین وقت کا لحاظ رکھنا سب سے زیادہ ضروری بات ہے -

ستلج کے اس پار خیبر تک جو ملک واقع ہے اُسکے واسطے مین مندرجہ ذیل تدبیرین بتلاتا ہون - مندرجہ ذیل گشتی کالم فوج کو یہان جمع کیجیے اور اُسکے بعد جہلم کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیجیے - گورون کی دو پلٹنین یعنی حضور ملکہ معظمہ کی ۲۷ پلٹن نوشہرہ اور چھ منتخب کمپنیان ۲۴ پلٹن مقام مذکور کی - انہین شمس آباد کے غیر قواعددان رسالے اور دو پنجابی پلٹنون کو بھی شامل کیجیے اِس فوج پر ایک منتخب شخص یعنی بریگیڈیر سڈنی کاٹن کو مقرر کر کے اِس بات کا حکم دیجیے کہ جہان جہان ضرورت ہو جا کر ہنگامۂ فساد کو فرو کرین - اسطرح سرحد بالکل صاف ہو جائیگی سیالکوٹ لاہور فیروزپور اور جالندھر اپنے کو آپ سنبھال سکتے ہین مگر انھین مقامون کے لیے خطرہ ہے جہان گورون کی فوج نہین ہے جیسے جہلم ہوشیارپور ملتان اور پھلور گشتی کالم فوج جیسا کہ اُسکے نام سے ظاہر ہے بہت فائدہ دے سکیگا اور جس مقام پر خطرہ ہوگا وہان جا کر غدر اور فساد کو فرو کر دیگا -

ص ۱۶

اب ہر ایک بات کوشش اور مستعدی پر منحصر ہے اسکے دو ایک ہفتے کے بعد پھر موقع نرہیگا- اگر یور اکسلنسی ان انتظامات کو منظور فرمائینگے تو برگیڈیر سیڈنی کاٹن اور مین ہر ایک بات کا بندوبست کرلونگا- مین اِس چٹھی کی ایک نقل صاحب موصوف کے پاس بھیج کر اُنسے اِس بات کی استدعا کرونگا کہ وہ ۲۷ پلٹن کو اِس بات کے واسطے تیار رکھین کہ ایک گھنٹے کی مہلت مین وہ نقل کرنے کے واسطے آمادہ ہوجائے- پشاور گوروں کی دو رجمنٹوں سے بخوبی محفوظ رہیگا- اور چونکہ وہ دیسی قواعد دان فوج ہے جس سے ہمکو حفاظت کرنا پڑیگی اسواسطے مین سمجھتا ہون کہ اُسکا جو حصہ سرحد پر ہے وہ اپنی عمدگی اور ایک غیر ملک مین ہونے کے سبب سے اور مقامات کی نسبت کم خطرناک ہے- مجھکو اِس بات مین کوئی شبہہ نہین معلوم ہوتا کہ اِس ملک کے لوگ اُسوقت تک امن وامان سے رہینگے جب تک کہ ہندوستانی فوج امن وامان سے رہیگی اور اگر ہم زور کے ساتھ اور قطعی طور پر کارروائی کرینگے تو اُسکے بعد بھی صلح سے رہینگے- موسم یا کسی اور سبب سے مجکو تاخیر کرنا جائز نہین ہوسکتا-

مین نے یور اکسلنسی کو عام طور پر ایسی طول طویل جو چٹھی لکھی ہے تو یور اکسلنسی معاف کرینگے- مین سمجھتا ہون کہ اب تک ہندوستان مین جو نازک وقت پڑا ہے وہ کبھی اِس سے بڑھکر نازک نہوگا- ہماری ولایتی سپاہ ایسی قلیل ہے کہ جب تک ابتدائی طور پر اُسکا انتظام نہ کیا جائیگا اور سختی کی عادت نہ ڈالی جائیگی اُسوقت تک وہ اِس قابل نہوگی کہ ضرورت کا مقابلہ کرسکے لیکن کوشش اور عجلت کرنے سے خدا کی مدد سے اُسکا کوئی مقابلہ نہ کرسکیگا-

آپ کا بڑا صادق دوست جان لارنس

بنام

ہز اکسلنسی جنرل دی آنریبل جارج انسن-

التماس مکرر یہ کہ اگر آپ کے نزدیک برگیڈیر سِیس کاٹن اِس کام کے لیے منتخب نہ کیے جاسکتے ہون تو آپ اور کوئی افسر جو اپنے نزدیک لائق سمجھتے ہون نقل کرنے والے کالم فوج کے واسطے مقرر فرمائین- مین برگیڈیر چیمبرلین کو بتاتا ہون لیکن اُنکا فوجی عہدہ ایک دقت کی بات ہے-

جو تار برقی اُسی روز اڈمنڈسٹون کے ذریعہ سے لارڈ کیننگ کے نام روانہ ہوئی تھی وہ بھی اُسیطرح کی تھی جو فورسایتھ صاحب کے ذریعہ سے جنرل انسن کو بھیجی گئی تھی-

پنجاب مین اب تک ہر طرح سے خیریت ہے- لیکن آثار بُرے پائے جاتے ہین کُل دیسی قواعد دان فوج بغاوت پر کمر باندھے بیٹھی ہے- اور جب تک فوراً تنبیہ نہ کیجائیگی اُسوقت تک ضرور اِس بات کا کھٹکا رہیگا کہ غیر قواعد دان سپاہ سب بلکہ اُسکی پیروی کریگی-

ہماری فوج جو ایران مین ہے اُسکو طلب کرایئے- جو فوج چین کو جاتی ہے اُسکو راستے مین روک کر کلکتہ مین بُلا لیجیے- اگر کُل دیسی سپاہ ہم سے پھر گئی تو ملک کی حفاظت کے لیے ایک ایک گورے کو بچانا پڑیگا- یہان ہر ایک مشہور شخص کی رائے یہی ہے

پیش بینی کے ذریعہ سے جو تدبیر مناسب معلوم ہوتی ہے وہ اِس غرض سے عمل مین لائی جاتی ہے کہ ہم اپنے ہی سپاہیون پر بھروسہ رکھین اور ہندوستانی سپاہیون سے کچھ واسطہ نہ رکھین۔

سر جان لارنس نے اپنی ایک چٹھی مین جو گورنر جنرل کے نام تھی اپنی ایک چٹھی موسومۂ جنرل اینسن کی نقل ملفوف کی تھی اور اِس آخری چٹھی سے مین مندرجۂ ذیل مطالب اقتباس کرتا ہون۔

راولپنڈی ۱۵ مئی ۱۸۵۷ء - مائی لارڈ - ہمارے یہان کی کیفیت یہ ہے کہ میرٹھ مین غدر دہلی مین غدر اور کشت و خون اور انبالہ مین غدر ہی غدر مچا ہوا ہے - کچھ معلوم نہین ہوتا کہ ان سب باتون کا سبب کیا ہے - مین نے سنا ہے کہ کارتوس کا معاملہ اِس ناراضی کی ابتدا ہے اور اب سپاہی لوگ خیال کرتے ہین کہ گورنمنٹ کا منشا یہ ہے کہ اُنکو روٹیون سے محروم کرے یعنی یہ کہ نوکری سے چھوڑا دے مجھسے لوگون نے بیان کیا ہے کہ چند مہینے پیشتر جو چپاتی پھری تھی وہ اِسی خیال سے تعلق رکھتی تھی - چپاتی اُنکی غذا کی علامت تھی اور اُسکے مشتہر کرنے سے یہ امر مقصود تھا کہ اگر سب ملکر اُسکو بچائینگے تو بچیگی ورنہ ہاتھ سے جاتی رہیگی - بہرحال اِس بات مین کوئی شک نہین ہے کہ علی العموم دیسی فوج مین ہم لوگون کی نسبت بہت بُرا خیال پھیلا ہوا ہے - ہماری ولایتی فوج ہندوستان مین ایسی قلیل ہے کہ وہ رفتہ رفتہ کم ہوتے ہوتے بالکل معدوم ہو جائیگی - پس یہ بہت ضرور ہے کہ ہم اپنی غیر قواعد ان سپاہ کو جہان تک ہو سکے ترقی دین لیکن ضرورت کے لیے مجھکو ایک ہزار سوار تک بھرتی کرنے کی اجازت ملنا چاہیے - مین بیشک اُسوقت تک یہ بات نہ کرونگا جب تک کہ انتہا مرتبے کی ضرورت نہ ہوگی۔

جس غیر قواعد ان سپاہ کے بڑھانے کا سر جان لارنس نے مندرجۂ بالا چٹھی مین اشارہ کیا ہے اُسکی تجویز پیشتر ہی سے بذریعۂ تاربرقی ظاہر کر دی گئی ہے - اُسکا مضمون یہ تھا کہ پچاس پچاس آدمیون کی تین تین کمپنیان ہر ایک پنجابی رجمنٹ مین اور سکھون کی ہر ایک سپاہ اور پولس کی ہر ایک بٹالین مین شامل کر دی جائین جو سب ملاکر ۲۰۰۰ آدمی ہوے - اِس بہادرانہ اور پُرزور کارروائی سے اُنھون نے غدر کی ابتدا ہی مین ثابت کر دیا کہ جہان تک وہ پھیلیگا اُسکا مآل ابھی سے مجکو معلوم ہے اور مجبیرا بھی سے اپنی رعایا پر اِس بات کے اعتماد کرنے کی ترغیب ہوتی ہے کہ انکو ہتھیار دیے جائین مگر ہندوستانی سپاہیون سے بشرائط مناسب استحفاظ کیا جاوے - اُسی روز اُنھون نے صلاح دی کہ رخصت کا دینا یکقلم موقوف کر دیا جاوے اور کشمیر کے تمام افسر وہان سے طلب کر لیے جائین - سر جان لارنس نے حکم دیا کہ ہندوستانی سپاہیون کی جو چٹھیان ڈاکخانون مین پڑین وہ کھول ڈالی جائین اور اگر اُنکے مضامین مشتبہ ہون تو رکھ چھوڑی جائین - جان لارنس نے یہ بھی حکم دیا کہ ہر مقام پر نئے آدمی بھرتی کیے جائین جو باہر کے مقامون مین تعینات ہون اور دیسی پلٹن کے جو گارد مشتبہ پائے جائین اُنکی جگہ تعینات کیے جائین - اُنھون نے بریگیڈیر کیمبل متعینہ راولپنڈی سے اِس بات کے قصد کرنے کی استدعا کی کہ کارتوسون کے بارے مین کامل تحقیقات کرنے کے بعد سپاہیون کے دل کا شک

ص ۱۵

رفع کردیا جاے اور جو توہمات اُنکے دماغ مین سمائے ہین وہ دور کردیے جائین ۔ اُنھون نے اڈورڈس صاحب کاٹن صاحب اور چیمبرلین صاحب کو یہ راے دی کہ نقل کرنے والے کالم فوج کی اِسطور سے ترتیب دیجاے اور جسقدر جلد ممکن ہو وہ حرکت کرے ۔ علی الخصوص اُنھون نے گائڈس کے لوگون کو یہ حکم دیا کہ وہ ہوتی مردان سے نوشہرہ مین آئین اور راولپنڈی سے ایک گھنٹہ کی مہلت مین روانہ ہونے پر تیار رہین ۔ جان لارنس نے اڈورڈس صاحب کو لکھا تھا کہ ہم پر کارروائی مین غفلت ہونے سے خرابی پڑسکتی ہے فوج کے کم ہونے سے نہین پڑسکتی ہے اور اِس اول ہی روز کے کام سے اُنھون نے بہت معقول وجہ ثابت کردی کہ جہان تک پنجابی سپاہیون اور پنجابی افسرون سے واسطہ ہے دونون مین سے کسی کی کمی نہین ہے ۔

اِڈورڈس صاحب اور نکلسن صاحب دونون ملتانی رسالہ کی کمان لیکے نقل کرنے والے کالم فوج کے ساتھ جانے کے خواستگار تھے اور اِس کالم کے تیار ہونے کی راے پہلے پہل انھین دونون شخصون نے دی تھی ۔

مین نکلسن صاحب اور آپ کا بڑا مشکور ہون کہ دونون صاحبون نے اِس کام مین شریک ہونے کا ایجاب کیا اور آپ دونون آدمیون کے سوا اور کوئی شخص اِس کام کے قابل معلوم نہین ہوتا لیکن مین نہین سمجھتا کہ جس عہدہ پر آپ لوگ اِسوقت مامور ہین اُسکو چھوڑکر دوسرے کام پر آپ لوگون کا جانا قرین مصلحت ہو ۔ علی الخصوص سڈنی کاٹن صاحب اور بھی اپنی جگہ سے ہل نہین سکتے ہین جنرل کاٹن کو ساری مدد آپ لوگون سے لینے کی ضرورت ہوگی ۔

یہ بڑی دانشمندی کا جواب تھا ۔ اگر غدر اسیطرح سے پھیلا رہتا تو وہ وقت ضرور آتا جب نکلسن صاحب کی خدمتین
ص ۱۹ پنجاب کے اندرونی ملک مین دہلی پشاور کی نسبت زیادہ مفید ہوتین لیکن وہ خیال کرتے تھے کہ جب تک پشاور مین جب ۶۰۰۰ مفسد مزاج اور مسلح ہندوستانی سپاہی موجود رہینگے اور اُنکی نگرانی اور تہدید کے لیے صرف ۳۰۰۰ گورے ہونگے اور جب تک مہمند آفریدی یوسف زئی اور اسیطرح کے اور دس بارہ نیم مخالف سرحدی جرگے ہمارے طرفدار نہو جائینگے اور جب تک اُنکے پیچھے (اگرچہ خوش قسمتی سے پہاڑون کے اُس پار) بوڑھے امیر افغانستان رہینگے جنکو عارضی طور پر ہمنے تاج دیا اور دوامی طور پر اُنکے دلپسند صوبے سے اُنکو محروم کیا ہے اور جنکو ہمنے حال کے دو عہدنامون سے ابھی نیم راضی کیا ہے اُسوقت تک پشاور ایک خطرہ کا مقام رہیگا اور خطرہ کے مقام پر ایسے شخص کی کارگزاریون کی حاجت ہے جسکے استقلال اور رعب کا لحاظ کرکے اسکے بہت پیشتر اُنھون نے کہا تھا کہ وہ بذات واحد ایک رجمنٹ کے پرے کے برابر ہے ۔ اور اِس سے بڑھکر دانشمندی کا جواب وہ تھا جسکو جان لارنس نے چندروز بعد مقام پشاور کی اِس تجویز جدید کے بارے مین لکھا تھا کہ اگر نکلسن صاحب کو ملتانی رسالہ کی کمان یا کوئی اور بھاری فوجی عہدہ نہ ملے تو بہرحال وہ پولیٹکل افسر کے طور پر کالم کے ساتھ کیے جائین —

سر جان لارنس نے فوراً دریافت کرلیا کہ اِس قسم کا انتظام ادنی ماتحتون کے حق مین خلاف انصاف ہوگا جنکو اُنھون نے بڑی احتیاط سے منتخب کرکے ایسے ایسے عہدون پر مقرر کردیا تھا جو اُنکے لیے سب سے زیادہ موزون تھے ۔ یہ بات ہرگز

قرین مصلحت نہ تھی کہ اُنکے مقامی تجربہ کی وقعت نقل کرنے والے کالم فوج کے ساتھ ایک پولیٹکل افسر کو روانہ کرکے کم کردی جاتی- ہر ایک پنجابی افسر کا حق تھا اور بعہدا اُسپر از روے منصب فرض تھا اور افتخار کی بات تھی کہ وہ اپنے خاص ضلع کا جواب دہ رہتا- اِس سے زیادہ کی اُسکو خواہش نہ تھی اور اِس سے کم پر اُسکو قناعت نہین ہوسکتی تھی-

کونسل پشاور نے ایک اور تجویز یہ کی تھی کہ جنرل ریڈ جو پنجاب کے اعلی افسران فوج سے تھے راولپنڈی کو بھیجے جائین اسکو سر جان لارنس نے بڑی خوشی سے منظور کیا- اسطور پر صوبے کے خاص سول اور فوجی حکام ایک ہی جگہ پائے جاتے تھے اور جن لوگون نے یہ تجویز کی تھی اُنکی بہتری اُنھین لوگون کے ہاتھ سے نظرائی پڑتی تھی- جنرل ریڈ ایسے شخص نہ تھے جو فطرتاً اِس بات کے واسطے موزون ہوتے کہ ہنگامہ اور فساد کے زمانے مین آگے بڑھتے اور وہ ایسے شخص نہین تھے کہ بلاضرورت اپنی اپنے مرتبے مین فرق آنے دیتے- برخلاف اسکے وہ ایسے عاقل
ص ۲۰ اور وطن دوست تھے کہ اُنھون نے اپنے سے زیادہ روشن دماغ اور اپنے سے بڑھکر ثابت قدم شخص کی ہدایت چاہی جن سے اُسوقت اُنکو سابقہ ہوا تھا- ۱۶ تاریخ وہ چیمبرلین صاحب کے ہمراہ راولپنڈی کو گئے اور اُسی روز شام کو اڈورڈس صاحب کمشنر اِس جماعت مین شریک ہونے کی غرض سے طلب کیے گئے- چنانچہ چند ہی روز کے عرصہ مین جان لارنس کے اُس مختصر مکان کے تین کمرون مین سے جو چھاؤنی کے میدان مین واقع تھا ایک کمرے مین ریڈ صاحب اور اڈورڈس صاحب اور چیمبرلین صاحب سے ایک کونسل جمع تھی اور اُسی کے متصل دوسرے کمرے مین چیف کمشنر اور اُنکے سکرٹری جمیس صاحب اسطرح بیٹھے ہوے کام کرتے تھے کہ بہت کم لوگون نے اُسطرح کام کیا ہوگا- اسی کمرے سے وہ جوش دلانے والی چٹھیان اور تار برقیان تیار ہو ہو کر نکلتی تھین جو اسوقت کثرت سے میرے سامنے جمع ہین اور جو ہر روز بلکہ ہر گھنٹے کے بعد نکلسن صاحب اور کاٹن صاحب کے نام پشاور کو جنرل اینسن کے نام انبالہ کو بارٹل فریر صاحب کے نام سندھ کو لارڈ الفنسٹون کے نام بمبئی کو لارڈ کیننگ کے نام کلکتہ کو اور منگلز صاحب چیرمین کورٹ آف ڈائرکٹرس کے نام انگلستان کو روانہ ہوتی تھین-

مین اِن سب چٹھیون مین سے آخری چٹھی کو منتخب کرکے اِس مقام پر لکھتا ہون- کیونکہ یہ بات جان لارنس کی ذہانت اور کمال واقفیت سے خبر دیتی ہے کہ اُنھون نے ڈائرکٹرون کے چیرمین کو جو اُسوقت بالکل غیر مشہور عہدہ تھا اِس مضمون کی چٹھی لکھی اور اُسمین ظاہر کیا کہ پنجاب کی طرف سے اُسقدر کھٹکا نہین ہے جسقدر سلطنت کی جانب سے ہے اور ہمارے خاص فوجی ضابطہ پر نکتہ چینی کی اور اب اِس قسم کے نازک وقت مین بھی جو بقول اُنکے ہندوستان پر کبھی نہین پڑا تھا اُسکی اصلاح کی تدبیر بتائی- وہ چٹھی یہ ہے-

راولپنڈی ۱۵ مئی ۱۸۵۷ عیسوی-

میرے پیارے صاحب- مین ایسے نازک وقت مین براہ راست آپ کو جو چٹھی بھیجتا ہون اُسکی گستاخی معاف فرمایئے- اِس چٹھی کے ساتھ ایک یادداشت کی نقل جو لارڈ الفنسٹون کے نام کی ہے آپ کی خدمت مین روانہ کرتا ہون- جہان تک مجھکو معلوم ہے

اس سے کہہ سکتا ہون کہ غیر قواعد دان سپاہی نمک حلال رہینگے لیکن قواعد دان دیسی سپاہیون مین اکثر بلکہ مجھکو یہ کہنا چاہیے کہ یک قلم ناراضی پھیلی ہوئی ہے۔خدا کی مدد سے پنجاب مین ہماری حالت ایسی مستحکم ہے کہ ہم اپنے صوبے کو بخوبی بچا سکینگے لیکن بنگال اور شمالی صوبون کی حالت بہت نازک ہے۔کلکتہ اور آگرے کے درمیان پانچ چھ ہزار گورون سے زیادہ لوگ نہونگے اور یہ لوگ ملک بھر مین اِدھر اُدھر پھیلے ہوے ہین۔میرٹھ مین بھی جہان ہر درجے کے اٹھارہ سَو گورے تعینات ہین ہمنے سنا ہے کہ اُنھون نے باغیون پر حملہ کرنے کی خود تیاری نہین کی بلکہ اُنکی طرف سے حملہ ہونے کا اندیشہ کیا۔

یہ حال کے مفسدے ظاہرا نئے کارتوسون کے سبب سے ہوے ہین۔سپاہیون کے دل مین یہ بات سما گئی ہے ص۲۱
کہ کارتوس کے کاغذ مین گائے کی چربی لگائی گئی ہے اور وہ کسیطرح سے نکل نہین سکتی۔ظاہرا اُنکے دل مین یہ خیال گذرا ہے کہ اُنکے مذہب کا ناک کیا گیا ہے۔ان لوگون سے باتین کرنا اور وجہ دلیل پیش کرنا بے سود ہے جو سپاہ باغی نہین ہے وہ کہتی ہے کہ ہم خیر خواہ ہین اور جسوقت اُسکو موقع ملتا ہے تو بگڑ جاتی ہے۔افسر لوگ اِسکی کچھ اور وجہ بیان کرتے ہین لیکن مین مجھکو کچھ شبہہ ہے جاہل اور متعصب آدمیون کے دماغ مین جو بات ایک مرتبہ آجاتی ہے وہ پھر کسی صورت سے نکالے نہین نکلتی۔باینہمہ اسمین کوئی شک نہین کہ مکار اور فطرتی لوگون نے یہ فساد اُٹھایا ہے۔تیسرے رسالہ کے سپاہیون مین جسکے تمام لوگ مسلمان ہین ناراضی پھیلنے کی اور بھی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی۔اور مجھکو یہ قیاس کرنا چاہیے کہ کسی قسم کی بدانتظامی سے اِن لوگون مین بدی آگئی ہے اور چونکہ وہ بات فوراً اُنکے دلون سے دور نہین کی گئی اسواسطے وہ قواعد دان پلٹنون سے جا کر شریک ہوگئے۔

سب سے بڑھکر خرابی کی بات یہ ہے کہ قریب قریب یہ سب لوگ اودھ اور اُسکے گرد نواح کے ہین اور اُنمین اکثر لوگ برہمن ہین۔اسی سے انمین اسقدر تعصب اور ایسا خیال ہے اور بڑی آسانی سے وہ آپس مین اتحاد پیدا کرسکتے ہین۔دیسی قواعد دان سپاہ کے یورپین افسر کافی طور پر اپنے سپاہیون سے نہین ملتے ہین اُنکے اصل خیالات کو کسیطرح اُنکے دماغ سے نکال نہین سکتے اور روزمرہ کی نشست برخاست مین اُنکی غمخواری نہین کرتے۔

غیر قواعد دان اور قواعد دان سپاہیون کے مابین ایک دوسرے سے ربط نہین ہے اور چونکہ وہ مختلف فرقون سے تعلق رکھتے ہین اور اُنکے کمان پر ایسے افسر ہین جن مین اپنے عہدے کے موافق لیاقت نہین ہے اسپر بھی وہ بھرتی کے لوگ ہین اور دوسرے لوگون کو دیکھکر وہ بھی اور رنگ پکڑتے ہین۔

اب تک ہندوستان پر جو نازک وقت آئے میرے نزدیک اُن سب سے یہ وقت گاڑھا ہے اور اِس فساد کے رفع کرنے کے لیے ایک نہایت زبردست انتظام کرنا ہوگا مین بہت زور سے اِس بات پر اصرار کرتا ہون کہ جسقدر جلد ممکن ہو ایک کثیر التعداد گورون کی سپاہ انگلستان سے ہندوستان کو روانہ کرنا چاہیے۔جو کچھ واقع ہوا ہے اُسکے بعد اگر اب ہم لوگ اسطور سے اپنا استحکام نکرینگے تو نہایت خرابی واقع ہوگی۔موجودہ فوجی ضابطہ کی خرابی ثابت کرنے کے لیے اِس قسم کی

چند باتون کا بیان کرنا ضرور ہے-مین یقین کرتا ہون کہ بعض لوگون کو اس خرابی پر ضرور تعین حاصل ہوگا اور انہی سے وہ اپنی اپنی قوم کی پیچ کرینگے-ایک بیجا فوجی جوش مین افسر لوگ معمولی اوقات مین اس بات کو تسلیم نہین کرتے کہ کوئی بات غلط ہے-کُل قواعد دان ہندوستانی سپاہ اس قابل ہے کہ اُسکا از سرِ نو انتظام اور ترتیب کی جائے-دیسی سپاہ کے لیے صرف چند افسرون کی ضرورت ہے-لیکن اِن افسرون کو چیدہ اور منتخب ہونا چاہیے اور جسوقت کوئی افسر ہمارے نام ہو تو نیہ بندوبست رہنا چاہیے کہ فوراً اُسکی جگہ دوسرا شخص مقرر کیا جائے بہت سے افسر جو ہندوستانی سپاہ کے ساتھ ہین اُنکی ذات سے بڑا نقصان ہوتا ہے کیونکہ اُنکو کچھ کام نہین کرنا ہوتا ہے اور وہ چاہتے ہین کہ کچھ کام کرین مگر جب اُسمین ناکامی ہوتی ہے تو بیدل ہوجاتے ہین-تمام دیسی فوج کو غیر قواعد دان سپاہ کے اصول پر ہونا چاہیے اور اُسمین جو کچھ بچت ہو اُس سے گورون کی ص ۲۳
ایک کافی سپاہ طلب کرکے اُسکا خرچ چلانا چاہیے-

لیکن ان تمام ضرورتون اور ترددات مین چیف کمشنر کی زندہ دلی کہین نہین گئی تھی اور نہ یہی بات تھی کہ غدر کے اس ابتدائی زمانے مین سواے اِسکے اور کسی بات کا ذکر نہ ہوتا ہو جو شخص اُنکے جلسہ مین شریک تھا اُسکو اب تک یاد ہوگا کہ اُنکے برآمدے مین شام کے وقت جب ٹھنڈی ہوا چلتی تھی تو ایسے ایسے اجنب امورات پر جیسے رکن حنا کی شادی تھی بحث ہوتی تھی- اڈورڈس صاحب جو سب لوگون سے بڑھکر ذی علم تھے (جیسا کہ چاہیے تھا) وہی ابتدا کرتے تھے-پھر دوسرے اشخاص کو یاد ہوگا کہ ایک روز جب علی الصباح ہوا کھانے نکلے تھے اور راستہ مین تار برقی کے محکمے کا ایک ہندوستانی آدمی ملا تو چیف کمشنر نے چہرہ بنا کر اُس سے یہ پوچھا کہ "یہ شور جو تم تار مین سُن رہے ہو اُسکا سبب کیا ہے" اُسنے جواب دیا کہ مجھکو نہین معلوم ہے-جناب صاحب چیف کمشنر نے کہا "خوب محکمہ تار برقی مین رہ کر تمکو اتنا بھی معلوم نہوا" وہ شخص سمجھا کہ صاحب مجکو بیوقوف بنا رہے ہین اور شاید اُسنے اِس بات کا بھی خیال کرکے کہ غدر کے اِس ابتدائی زمانے مین یہ سوال اسی کے بارے مین کیا گیا ہوگا جواب دیا کہ "حضور اِس عہدے پر آئے ہوے ابھی مجھکو تھوڑا ہی زمانہ ہوا ہے لیکن مجھکو بہت جلد اُسکا حال معلوم ہو جائیگا" اسیطرح جب بارنس صاحب کمشنر علاقہ این روے دریاے ستلج نے جو اپنی قسمت کے بڑے بڑے سردارون کو ہمارا طرفدار بنانے کے کام مین عمدہ کارگزاریان کر رہے تھے چیف کمشنر کو اِس مضمون کا تار دیا کہ "جنرل انسن کا نادر شاہی مزاج ہے-وہ کہتے ہین کہ ہم دہلی کے سفر مین گنجیفہ کے اوراق کی طرح پریشان نہ پھرینگے بلکہ انبالہ مین جاکر خانہ نشینی کرینگے" تو اُسکا جواب چیف کمشنر کی اجازت یا اُنکی راے سے یہ دیا گیا کہ "ابھی نہین مانتے ہین جب نادری چڑھیگی تو آپ ہی مانینگے"-یہ ایک ایسا جواب تھا کہ کمانڈر انچیف نے اُسکی بڑی داد دی ہوگی کیونکہ گنجیفہ بازی کے فن مین ایک بڑا مستند رسالہ اُسی زمانے مین اُنھون نے مشتہر کرایا تھا اور علاوہ اسکے مذکورۂ بالا جواب سے اُن سنجیدہ تار برقیون کا بھی اشارہ ہوگیا جنکو جان لارنس اپنے مستقل ارادہ پر ثابت قدم رہکر اِس بات پر اصرار کرنے کی غرض سے برابر بھیجے جاتے تھے کہ گو کسی طرح کا خطرہ ہو مگر ہر حالت مین دہلی پر فوراً چڑھائی کرنا چاہیے-

اب دیکھنا چاہیے کہ اِس زمانے مین صدر مقامات کی کیا کیفیت ہو رہی تھی - یہ خبر انبالہ مین ۱۱- تاریخ پہونچی اور جنرل برنارڈ کے ایک فرزند فوراً ڈاک کی سواری پر شملہ کو روانہ کیے گئے - وہ ۱۲- تاریخ اپنی منزل مقصود پر پہونچے اگر کمانڈر انچیف نے اُسی شب اِس امر کی بھاری ضرورت کو سمجھ لیا ہوتا تو ہمکو یقین کرنا چاہیے کہ وہ ضرور انبالہ مین اپنی فوج کے سامنے پہونچ گئے ہوتے اور اُس بڑے شہر مین جو فوجی اور سول ضلع کا صدر مقام ہے دہلی کی جانب فوراً چڑھائی کرنے مین ہر طرح کی کوشش کرتے - لیکن اُنھون نے ایسا نہین کیا بلکہ تاخیر کرکے صرف ۱۵- کی صبح کو وہان پہونچے اور اگر پیشتر نہین تو اسوقت صاحب چیف کمشنر کی جوش دلانے والی چِٹھی جسکو مین اوپر محول کر چکا ہون پہونچ گئی ہوگی - اُسکے بعد فوراً ایک چِٹھی اور آئی جسمین نہایت تاکید کی گئی تھی کہ سپاہیون کو پھر اُنکے عہدے پر اِس مضمون کا اشتہار جاری کرکے واپس بلانے کی ہر طرح سے کوشش کیجائے کہ نئے کارتوس جو طلب ہو کر آئے ہین اُنکا استعمال ہی نہ موقوف کیا جائیگا بلکہ جدید کارتوس آیندہ سے طلب ہی نہ کیے جائینگے -

ہمارا یہ کہنا محض فضول ہے کہ سپاہی لوگ ہمارے کہنے پر یقین کرینگے ان کارتوسون مین ایسی کوئی شے استعمال نہین کی گئی ہے جسپر کوئی اعتراض ہو سکے - وہ کبھی اِس بات کا یقین نہ کرینگے - وہ سمجھتے ہین کہ ہمارا مذہب جاتا ہے اور مخالفت اور بغاوت کرنے پر بھی آمادہ ہین - جو تدبیرین ہم اُنسے اپنی حفاظت کرنے کی غرض سے کر رہے ہین اُس سے اُنکا خوف اور بڑھتا جاتا ہے - فی الحال سوائے اسکے اِس بات کا کوئی چارہ نہین ہے کہ بہرحال کچھ دنون کے واسطے اِس بارہ مین دست اندازی نہ کیجائے اور جو کچھ ہوا ہے اُس سے آیندہ کے لیے سبق حاصل کیا جائے گورون کی فوج کو ہندوستان مین بڑھانے کی تدبیر کیجائے اور دیسی فوج کا از سر نو انتظام کیا جائے -

مین یور اکسلنسی کو بلا تقید کل حالات کا لکھنا فرض سمجھتا ہون - بیان کیا جاتا ہے کہ کلکتہ سے خط کتابت بند ہے یا بہر حال اِسقدر موقع نہین ہے کہ گورنر جنرل سے استصواب رائے کیا جائے - ہماری حکمت عملی یہ ہے کہ یکبارگی کارروائی شروع کر دی جائے جو لوگ ہم سے پھرے ہوے ہین اُنکو پھر سمجھا بجھا کر نوکری دیجائے جو لوگ متزلزل الرائے ہین اُنکی دلجمعی کیجائے - اور جو لوگ بغاوت مین شریک ہین اُنکی سرکوبی مین ہر طرح سے کوشش کیجائے -

کارتوسون کے بارے مین جو رائے دی گئی تھی فوراً اُسکی تعمیل کی گئی لیکن اب وقت گذر چکا تھا جسوقت اپریل کے مہینے مین جنرل انسن شملہ کو جاتے تھے اور بغاوت کے آثار ہر طرح سے پائے جاتے تھے اور کوئی قطرہ خون کا نہین گرنے پایا تھا اگر اُسوقت یہ اشتہار جاری کیا جاتا تو معلوم نہین اُس سے کیا نتیجہ پیدا ہوتا -

تین دن کے بعد "آگے بڑھنے کی حکمت عملی" پر اعتراضات ہونے کا گمان کرکے (اور مسلم نظائر سے ثابت ہے کہ انبالہ مین کمانڈر انچیف کے صلاح کارون نے اُن پر اِس حکمت عملی کی پیروی کرنے کا اصرار کیا تھا) اِس امید سے پھر ایک چِٹھی لکھی کہ اُن اعتراضون مین کچھ کمی واقع ہو - اور اُنھون نے اپنی رائے کو اِس خوشخبری سے اور رنگین کر دیا کہ گائڈس کے

لوگ دہلی کی طرف روانہ ہو چکے اور پنجاب کے لیے گشتی کالم فوج تیار بھی ہو رہا ہے بلکہ وہ قریب قریب تیار ہو چکا۔

راولپنڈی ۱۹ مئی ۱۸۵۷ء

میرے پیارے صاحب۔ گائیڈس کے لوگ آج یہان سے روانہ ہوتے ہین اور امید ہے کہ ۲۵- تاریخ تک لاہور مین پہونچ جائین وہان سے یہ لوگ براہ فیروزپور کرنال جائینگے۔ گشتی کالم فوج ۲۵- تاریخ تک وزیرآباد پہونچ جائیگا اور وہان حضور ملکہ معظمہ کی پلٹن نمبر ۵۲- اور توپخانہ اور ایک ہندوستانی پلٹن کے لوگ ساتھ ہونگے اور یہ سب سیالکوٹ کے ہونگے۔

مجھکو دل سے امید ہے کہ آپ میرٹھ کی سپاہ کو بہت جلد باغیون سے صاف کر دینگے اور اُنکو کام کرنے کے قابل بنا دینگے میرٹھ مین محصور رکھنے سے کچھ دنون کے لیے حفاظت ممکن ہے لیکن اُس سے کوئی فائدہ نہین ہے بلکہ عوام الناس بیدل ہو جائینگے اور آخر مین یہ ہوگا کہ غلہ کا آنا بند ہو جائیگا- اور اگر میرٹھ کی فوج آزاد کر دی گئی جو اب تک معطل بیٹھی تھی تو وہ ملک کی نگرانی کریگی جن دیسی سپاہیون نے ابھی تک غدر نہین کیا ہے مگر اُسکی کوشش مین ہین اُنسے ہتھیار رکھوائیگی اور پھر جیسا موقع ہوگا اُسکے مطابق کام کریگی- اگر آگرہ اور ممالک مغربی وشمالی مین خطرہ ہے تو مین کہتا ہون کہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو گورون کی سپاہ ساتھ لیتے ہوے نقل وحرکت کی جائے اور دشمنون کی سرکوبی کی جائے دریاے ستلج کے اِس پار ہم لوگ بخیریت رہینگے اور گائیڈس وغیرہ کے طور پر دیسی سپاہ سے آپ لوگون کو مدد دے سکینگے۔

اگر آپ ایک دیسی قواعددان سپاہ کو گورون کی ایک مناسب تعداد اور اپنی تمام لیڈیون اور ولایتی عورتون اور خزانے کے ساتھ ایک جگہ جمع کر کے چھوڑ دیجیے گا اور دوسرے مقام کی ہندوستانی سپاہ طلب کیجیے گا تو سب کام اچھی طرح سے انجام ہوتا رہیگا- ہمکو اِس بات کی احتیاط لازم ہے کہ علیحدگی نہونے پائے اور ہر مقام کے کمانیر صرف اپنی ذمہ داری کا کام دیکھتے ہین سلطنت کے مشترک فوائد کا لحاظ نہین کرتے- مجھکو کھٹکا ہے کہ بہت سے لوگ تاخیر اور تامل کی صلاح دینگے لیکن میرے نزدیک اِس حکمت عملی پر عمل کرنے مین خرابی رکھی ہوئی ہے- گورون کی روانگی کے لیے تھکے ماندے اور زخمی سپاہیون کو ہاتھیون اور دوسرے جانورون سے بھی جہان تک ممکن ہوگا مین مدد دونگا- میرٹھ اور کلکتہ کے درمیان گورون کی صرف پانچ رجمنٹین ہین جو تمام ملک مین ایک دوسرے سے فاصلۂ بعید پر اِدھر اُدھر تعینات ہین- اگر ہم نے یہ کیا کہ جو مقام مستحکم ہے اُسی قبضہ کیے بیٹھے رہین تو اُنکا اور ہمارے دوسرے ہموطنون کا کیا حال ہوگا۔

اِس مقام پر ایک بات اور ایسی ہے جو مشکل سے نظرانداز ہو سکتی ہے- وہ یہ ہے کہ اگرچہ جان لارنس کی آنکھ اور امید دہلی ہی پر تھی لیکن وہ اِس خیال سے کوسون دور تھے کہ دوسرے مقامات مین ہماری فوجین اور بھی زیادہ تاکید کے ساتھ طلب نہ کی جائین- وہ صرف دو باتون پر مصر تھے ایک تو یہ کہ کارروائی فوری ہو گو وہ کسی طور کی ہو یعنی کچھ نہ کچھ اِس بات کے دکھانے کے لیے کہ آپ خائف نہین ہین کیے جائے- ابتدائی کارروائی آپ ہی شروع کیجیے جو لوگ متزلزل الراے ہین وہ ضرور ہماری پلہ کی طرف رجوع کرینگے- میرٹھ مین خاموشی اختیار کرنے سے

ص ۲۵ دہلی کا قبضہ جاتا رہا اور انبالہ مین خاموشی کرنے سے ہندوستان جاتا رہیگا - انکی نصیحتون کا لب لباب یہی تھا -
دوسری یہ (اور یہ بھی بہت ضروری بات تھی) کہ خیال مین وسعت رکھیے - ویسا نہ کیجیے جیسا لوگ اسوقت میرٹھ مین
کر رہے ہین - صرف اپنی ہی چھاؤنی یا قلعہ یا سپاہ یا صرف اپنے ہی صوبے کا خیال نہ کیجیے بلکہ سب پر بہیئت مجموعی
نگاہ رکھیے - اس سے بڑھکر دانشمندی یا عمدگی کی اور کون صلاح ہوگی - اگر جان لارنس بہ حیثیت سویلین محض
فوجی معاملات کے ہر حالت مین قدردان نہین تھے تو وہ اخلاقی اور ملکی حالتون پر (جو بہت ضروری باتین تھین)
کامل طور سے حاوی تھے - وہ ہندوستان کے لوگون سے بخوبی تمام واقف تھے اور انسے واقفیت رکھنے کی حالت مین
انکو اس بات کے بتانے کا حق حاصل تھا کہ کن خطرات کا مقابلہ کرنا اور جنگ کے کن قواعد سے لاپروائی کرنا ضرور ہے -

جنرل اینسن کو انبالہ مین آکر پریشانی ہی پریشانی حاصل ہوئی یہان سے انکو کوئی مدد یا جرأت نہ ملی - دریاے ستلج کے
اس پار کی قسمت جو پنجاب بھر مین سب سے زیادہ کٹھن اور پیچیدہ تھی انکے اختیار مین تھی اور قریب قریب باقی تمام اضلاع کی بھی
یہی کیفیت تھی - لارنس صاحب کمشنر اور ڈگلس فورسایتھ صاحب ڈپٹی کمشنر انبالہ اور رکمندرو صاحب جو پنجاب کے
اسسٹنٹ کمشنرون مین تھے اور جارج رکٹس صاحب ڈپٹی کمشنر لودھیانہ یہ سب لوگ ایسی کارروائیان کرتے تھے
جو ایسے نازک وقت مین اچھے سے اچھا آدمی کرسکتا ہے - چیف کمشنر کی اس تار برقی کو جو اوپر محول کی گئی ہے پاکر فورسایتھ صاحب نے
پیش بینی کی اور ریاست (محفوظہ) پٹیالہ کے مہاراجہ سے جو چارون طرف ہماری عملداری سے محصور تھی تحریک کی کہ
جہان تک انسے ہوسکے اپنے محافظون کی مدد کرین مہاراجہ اسکا جواب دے چکے تھے ملاقات کے لیے خود آگئے تھے اپنی
تمام فوج ہماری رائے پر محول کردی تھی اور ایک دستہ سپاہ کا تھانیسر کو گرینڈ ٹرنک روڈ کی حفاظت کے لیے بھیج دیا تھا
جو پنجاب اور دہلی کی آمد و رفت کا اصل راستہ ہے - راجہ جھیند نے جو ایک دوسرے باجگزار سردار تھے اپنی فوجین لے
ص ۲۶ لیے ہوے جمع کر کے کرنال کو روانہ کی تھین جو اسکے نزدیک آگئی تھین - راجۂ نابھہ جو تیسرے باجگزار سردار تھے لودھیانہ کی
طرف روانہ ہوچکے تھے جسکی نسبت سر جان لارنس نے ۱۳ مئی کی تار برقی مین اپنا خطرہ ظاہر کیا تھا انبالہ کا سول خزانہ
اور سول لین معتمد سکھ سپاہیان پولس کی حفاظت مین منتقل کر دیا گیا تھا دریا کے معابر پر تاکیدی چوکی اور پہرا مقرر تھا
اور اسکے سوا سکھون کے اور بہت سے چھوٹے سردارون کو جنکو سالانہ خراج پر جاگیرین عطا ہوئی تھین بارنس صاحب نے
بلاکر کہا کہ خراج کے بدلے ایک حصہ فوج جمع کر کے روانہ کرین اور اسکی بھی تعمیل ہوچکی تھی -

یہ سب باتین بہت اچھی معلوم ہوتی تھین لیکن چڑھائی مین بہت بڑے بڑے موانع بھی عارض تھے جنکی بابت
کمانڈر انچیف پر صرف اپنے حصے بھر کی جوابدہی تھی - کمانڈر انچیف اپنے پیچھے جتوگ کے نمک حلال گورکھاؤن مین بھی
کچھ آثار بغاوت چھوڑ آئے تھے اور اس سے زیادہ خوف و ہراس جو نہایت ہی ذلت کی بات تھی شملہ کے گورون مین
دیکھ آئے تھے - گورون کی جو رجمنٹین بعجلت تمام پہاڑ سے انبالہ مین آئی تھین انھون نے آنے کے ساتھ معمولی بات

جو ضرورت کے وقت انگلش فوج روانہ کرنے کی حالت مین پائی جاتی ہے اور جسمین کبھی اختلاف نہین پڑتا ہے معائنہ کی کوئی شے تیار نہین تھی۔ خیمون اور ڈاکٹری کے اوزارون اور گاڑیون اور باربرداری کے جانورون کا قحط تھا نہ بھاری توپین تھین اور نہ کوئی محفوظ توپخانہ تھا۔ تھوڑا سا سامان جنگ جو ساتھ آیا تھا اُسقدر بھی وہان موجود نہ تھا محاصرہ کا توپخانہ پھلور مین تھا جو وہان سے ۱۰۰ میل کے فاصلے پر ہے اور بدرقہ کی کوئی فوج ایسی نہ تھی جو اُسکو حفاظت کیے ساتھ یہان تک لے آتی۔ چھاونیون مین جہان کثرت سے آدمی موجود تھے ہیضہ شروع ہو گیا تھا اور سب سے زیادہ خرابی کی بات یہ تھی کہ شملہ سے آتے وقت اپریل کے مہینے مین کمانڈر انچیف جن لوگون کو بغاوت کی حالت مین دیکھکر اُسی طرح چھوڑ آئے تھے وہ اُسوقت سے شورش مچا رہے تھے اور میرٹھ مین غدر شروع ہوتے ہی بغاوت پھیلانے لگے اُس موقع پر باغی لوگ زیر نہین کیے گئے تھے بلکہ گویا بغاوت کا اُنکو اور حوصلہ دیا گیا تھا اور اب اینسن صاحب کو صاف معلوم ہوا کہ نہ تو وہ ان لوگون کو دہلی مین لیجا کر کچھ کر سکینگے اور نہ اُنکو انبالہ ہی مین مسلح چھوڑ کر مطمئن رہ سکینگے۔ پس لاہور کی طرح یہان بھی کارروائی کیون نہ کی گئی اور گورون کی جو سپاہ کثرت سے بہم پہونچ سکتی تھی اُنکے ذریعہ سے ہندوستانی نمک حرام سپاہ کے ہتھیار رکھوا کر اُنکی سرکوبی کیون نہ کر دی گئی۔

جنرل اینسن نے اُنکو یہ حکم دیکر کہ "اُنکا ایک ایک پرا آگے بڑھے" اُنکی بغاوت کا اِس امر سے اور اظہار کر دیا کہ اُنھون نے حکم کی تعمیل نہ کی۔ سر جان لارنس نے بھی چٹھیون اور متواتر تار برقیون کے ذریعہ سے بیکار اُن باتون پر اصرار کیا جو محض شعور طبعی سے ذاتی حفاظت کے لیے عمل مین لانا ضرور تھین۔ باغی رجمنٹون کے افسر اب تک یہ یقین کرتے جاتے تھے کہ وہ لوگ ہم سے برگشتہ نہین ہین۔ اینسن صاحب نے اپنی بہتر تجویز پر اُن افسرون کی تجویز کو ترجیح دی اور چیف کمشنر کی التجاؤن کا اُسی مسئلہ محالات سے جواب دیا جو جب ایک مرتبہ کسی کے دماغ مین سما جاتا ہے تو پھر کسی طرح نکالے نہین نکلتا اینسن صاحب نے جن ہتھیارون کے رکھنے کی باغیون کو اجازت دی تھی تھوڑے دنون کے بعد وہی ہمارے مقابلہ مین استعمال کیے گئے اور جو بات قرار واقعی طور پر یکبارگی بغیر اِسکے کہ ایک گولی بھی چلنے پاتی انجام ہو سکتی تھی آخر مین اُسکا نصف حصہ بھی انجام کو نہ پہونچا اور بے انتہا وقت صرف کرنا پڑا اور دقت اُٹھانا پڑی اور لوگون کی جانین تلف ہوئین

لیکن ہمکو اس بات کی احتیاط لازم ہے کہ جنرل اینسن پر خلاف انصاف کوئی الزام عائد نہونے پائے۔ اسواسطے ہم اس بارے مین اور دوسرے امورات کے متعلق بھی دونون کی چٹھیون کو نقل کرتے ہین جنسے اصل حال آپ معلوم ہو جائیگا۔ ۱۷ مئی کو جب اینسن صاحب انبالہ مین پہونچے تو اُنھون نے صاحب چیف کمشنر کو یہ جواب لکھا۔

میرے پیارے جان صاحب۔ مجھکو آپ کی چٹھی مورخہ ۱۲ ماہ حال وصول ہوئی جسکا اصل مطلب یہ تھا کہ دہلی پر فوراً قبضہ کرنے کی تدبیر کی جائے۔ باینہمہ اُس تاریخ سے حالات بدل گئے۔ کل دیسی سپاہ کی نسبت اب کہا جا سکتا ہے کہ وہ غدر کی حالت مین ہے آپ نے جو کامیابی سے رعب پیدا ہونے کا خیال کیا تھا اُسکے علاوہ دہلی سے کر فتح کرنے مین دو باتون کا اور بڑا بھاری فائدہ تھا

اول یہ کہ یورپین اشخاص کی جانین بچ جاتین اور دوسرے میگزین پر قبضہ ہوجاتا۔ امر اول یعنی یورپین لوگون کی جانین تو زیادہ تر تلف ہوگئین اور امر دوم یعنی میگزین اُڑادیا گیا۔

لیکن خیمون کے نہونے سے آگے بڑھنا غیر ممکن تھا اور اب تک غیر ممکن ہے۔ گورون کی دوسری رجمنٹ کہین آج صبح کو پہونچی ہے اور سب کے سب ایسی تعجیل اور جلدی مین طلب کیے گئے ہین کہ اُنکے پاس کوئی شے نہین ہے۔ ہم نے سُنا ہے کہ بہت سی رجمنٹین دہلی کے باغیون کی شریک ہوگئی ہین۔ جسکے پھاٹک بند کرلیے گئے ہین اور اُن پر توپین چڑھادی گئی ہین۔ شہر پناہ کی دیوارین بھاری مُنھ کی توپون کے آگے کوئی حقیقت نہین رکھتی ہین لیکن پھلور سے قریب تر کسی مقام پر کوئی توپ نہین ہے۔ اور چھ پونڈ کے گولہ کی صرف دو توپین ہین میرٹھ مین ایک لیفٹ فیلڈ توپخانہ نو پونڈ والی توپون کا ہے میرٹھ سے میرے پاس خبرین بہت کم پہونچتی ہین۔ مین نے جنرل ہیوٹ کو ہدایت کی ہے کہ وہ جسقدر سپاہ چھاؤنیون کے استحفاظ کی تدبیر کرنے کے بعد بچا سکین اُسکو لیکر مجھسے ملنے کے لیے تیار رہین۔ مین نے اُنکی تحریر سے اِس بارے مین ابھی کچھ نہین سُنا ہے۔

ہم اپنی دو ہندوستانی پلٹنون اور ایک رسالہ پر بھروسا نہین کرسکتے۔ اُنھون نے اپنے تئین حوالہ نہین کردیا تھا اور میجر جنرل اور اُنکے کمانیرون نے ظاہر کیا کہ اُنکا چال چلن اچھا ہے یہان تک کہ مین نے بھی کہدیا کہ وہ معتمد تصور کیے جائین اور جہان فوج کوچ کریگی وہان وہ بھی جائینگے۔ مین نے سُنا ہے کہ اُنھون نے پرون مین تقسیم کیے جانے سے انکار کیا اور کہا کہ اگر ہم اپنے جھنڈے کے ہمراہ بھیجے جائینگے تو خیرخواہ رہینگے۔ باایہمہ اِن لوگون مین سے کسی پر اعتماد نہ کرنا چاہیے اور مین اِس بات سے بہت خوش ہون کہ اُنسے نجات حاصل کی جاے۔ نصیری کے توپخانے کا میدان مین جانے سے اِنکار کرنا بڑی قیامت ہے۔ اتنا اچھا ہوا کہ اُنھون نے کچھ تیزی نہین ظاہر کی لیکن مین نے سُنا ہے کہ ظاہرا وہ اپنی راہ جانے پر آمادہ تھے۔ اور مین نے بمجبوری نمبر ۵ کے کچھ آدمی کسولی کو واپس بھیجدیے تاکہ کسولی اور شملہ کی حفاظت کرین پس اِسوقت غنیم ہمارے عقب مین ہین اور یہ بات مشکل سے کہی جاسکتی ہے کہ کس طرف سے وہ لوگ آئینگے۔

اب یہ بات آپ کے غور کرنے کی ہے کہ یہان جو قلیل فوج ہے اُسکو جوکھم مین ڈال کر کیا دہلی کی مہم پر بھیجدیا جائے۔ مین سمجھتا ہون کہ یہ بات مناسب نہین ہے۔ میرے نزدیک اِس کام کے لیے اُسکی تعداد بالکل ناکافی ہے اسمین شک نہین کہ جسوقت ہمکو موقع مل جائیگا تو دیوارون کو بھاری توپون سے ضرور منہدم کردینگے۔ ممکن ہے کہ پھاٹک کھل جائین اور مقابلہ بہت کم کیا جاے لیکن اتنے قلیل آدمی اِس بھاری شہر کی ایسی تنگ گلیون مین جہان ہر گوشہ مین وہان کے لوگ ہتھیارون سے مسلح بیٹھے ہین جاکر میرے نزدیک بہت بُرے پھنسینگے۔ اور اگر چھ سات سو آدمی مجروح یا مقتول ہوے تو پھر کتنے باقی رہ جائینگے۔ کیا ہم اِس شہر کو اتنے باغیون کے مقابلہ مین بچا سکینگے۔ آیا ہم شہر کے اندر یا باہر ٹھہر سکینگے۔ اِن تمام معاملات پر نظر ڈالنے سے میری راے یہ ہوتی ہے کہ اگر ہم ہوشیاری کے ساتھ اپنی تمام فوج کو ایک جگہ جمع کرکے اسمین سے مشکوک آدمیون کو خارج کرڈالین اور اُنکی جگہ معتمد آدمیون کو مقرر کرین تو بھی اِس بات کے لیے بہت زمانہ درکار ہے کہ بغیر اِس بات کے خطرے کے کہ شاید ہمکو ناکامی

حاصل ہو جسطرف چاہین اُدھر چلے جائین-

جدید سپاہ کی بھرتی کے بارے مین آپ نے تار پر جو خبر بھیجی اُس سے میری راے مستحکم ہوئی- مجھکو یہان بیان کر دینا چاہیے کہ میجر جنرل بریگیڈیر اجیٹنٹ جنرل کوارٹر ماسٹر جنرل کامیسری جنرل یہان کے جن جن لوگون سے مین نے مشورہ کیا اُن سب نے یہی راے دی- کامیسری جنرل نے البتہ اِس بات سے قطعی انکار کر کے رخنہ اندازی کی کہ ایسی مہم کے لیے جو سامان درکار ہوگا سولہ سے لیکر بیس دن تک اِس سے کم عرصہ مین بندوبست نہین ہو سکتا- میرا خیال تھا کہ یہ سامان اُس سے کم زمانے مین فراہم ہو سکیگا لیکن یہ راے مین سابق مین رکھتا تھا جب کرنل ٹامسن سے ملاقات نہین ہوئی تھی- بیشک مجھکو یہان آئے ہوے چالیس گھنٹہ سے کچھ ہی زیادہ عرصہ گذرا ہے اور ہر گھنٹہ ایک ایسی بات ہوتی ہے جس سے سابق کی راے بالکل بدلنے کے قابل ہو جاتی ہے- .... اگر آپ اِس مشکل امر کے بارے مین اپنی راے ظاہر کرینگے تو مجھکو بڑا اطمینان ہوگا- کیونکہ مین اپنے تجربے کی نسبت اُسپر زیادہ اعتماد کرونگا- ص ۲۹

آپ کا بڑا صادق دوست

جارج اینسن

چیف کمشنر نے اِس چٹھی کے پانے کے بعد بلا تاخیر اپنے خیالات ظاہر کیے اور اِس بات کے بیان کرنے کی مشکل سے حاجت معلوم ہوتی ہے کہ وہ کمانڈر انچیف کے خیالات سے مطابق نہین تھے- مین اس چٹھی کا ایک لفظ بھی نہین چھوڑ سکتا-

راولپنڈی ۲۱- مئی ۱۸۵۷ء

میرے پیارے صاحب- مین نے آپ کی چٹھی مورخہ ۱۷- ماہ حال کا جواب کل تار پر بھیجدیا ہے- مین اپنے نزدیک تو یہ نہین سمجھتا کہ ملک مین کسی مقام کے آدمی ہمارے خلاف ہون- اسمین کوئی شک نہین ہے کہ یہان سے اُس مقام تک جہان سے دہلی چند میل کے فاصلے پر رہ جاتی ہے ملک کے لوگ کسی مقام پر ہمارے خلاف نہین ہین- مین نے قریب قریب ۱۳ برس تک دہلی مین کام کیا ہے اور وہان کے لوگون سے خوب واقف ہون- مجھکو یقین ہے کہ اگر سول افسرون کی طرف سے عمدہ انتظام ہوگا تو ہماری فوج کے پہونچتے ہی شہر کے پھاٹک کھل جائینگے- یہ بات کسیطرح سے باور نہین آتی کہ باغی دہلی پر قبضہ قائم رکھ کے اُسکو بچا سکینگے- تاہم مین تسلیم کرتا ہون کہ جنگی اصول پر موجودہ صورت معاملات مین دہلی پر چڑھائی کرنا قرین مصلحت نہین ہے- اور جب تک میرٹھ کی فوج کام کرنے پر تیار نہو اُسوقت تک اور بھی مناسب نہین ہے اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب وہان کے سپاہی آزاد کر دیے جائین- میرٹھ کو ایک مرتبہ بچا لیجیے پھر سارے ملک کی طرف سے اعتماد ہو سکیگا- باربرداری کے بارے مین کوئی دقت نہین ہو سکتی ہے- عمدہ انتظام سے گاڑیون کے مالک آپ ہی چلے آئینگے لیکن بہرحال وہ بخوبی جمع ہو سکتی ہین-

میرٹھ سے آپ لوگ ایک معقول راے اِس امر کے متعلق قائم کر سکینگے کہ اُسکے بعد کونسا طریقہ اختیار کیا جائیگا- اگر آگے کے ملک مین فتنہ و فساد پھیلا ہوا ور سپاہیون نے غدر قائم کیا ہو تو مین خیال کرتا ہون کہ ہم پر فرض ہوگا کہ آگے بڑھین اور ہر ایک

مقام کو مدد دین اور باغیون کے ہتھیار رکھوالین اور باغیون کی سرکوبی کرین - اگر برخلاف اسکے ہر مقام محفوظ ہو تو امر تجویز طلب یہ ہوگا کہ آیا آپ اپنی فوج وہان جمع کیجیے یا دہلی پر چڑھائی کیجیے گا -

مین سمجھتا ہون کہ یہ امر قابل قبول ہے کہ ہماری گورون کی سپاہ نہ یہان اور نہ وہان قبضہ رکھنے کے واسطے جمع کی گئی ہے بلکہ اس بات کے واسطے تیار رکھی گئی ہے کہ جہان کہین ضرورت ہو وہان جانے پر مستعد رہے ان سپاہیون کے رہنے کے لیے عمدہ آب و ہوا کے اور رصد مقامات منتخب کیے گئے تھے لیکن جب تک ہمارا رعب قائم ہے اور ملک خاموش ہے اُسوقت تک اس بات کے کوئی مضائقہ نہین ہوسکتا کہ کتنی چھاونیان ہم نے چھوڑ دی ہین - لیکن یہ ہم اُسوقت نہین کرسکتے ہین جب گورون کی بڑی بڑی جماعتون کے مقابلہ مین یہ ہندوستانی سپاہ کے دو دو یا تین تین حصے چھوڑ دین - یہ بات بالکل وقت پر منحصر رہیگی - رفتہ رفتہ مگر یقیناً ہندوستانی سپاہ ہم لوگون کو ہلاک کرڈالیگی -

اپنے استحکام کی جو تدبیرین ہم سے ممکن ہین اُن سب کو ہم یہان عمل مین لا رہے ہین اور چاہتے ہین کہ اپنے یا دوسرون کے ذریعہ سے جسطرح ممکن ہو مدد دین - لیکن کیا یوئر اکسلنسی ایک طرفۃ العین کے لیے بھی یہ تصور کرسکتے ہین کہ غیر قواعد دان سپاہ اس بات کے دیکھکر خیرخواہ رہیگی کہ ہمارے گورے اپنی چھاونیون مین بیٹھے ہوے اس بات کے منتظر ہین کہ دیکھیے کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے -

یوئر اکسلنسی نے کہا ہے کہ ہکو اپنی فوج احتیاط کے ساتھ جمع کرنا چاہیے - لیکن اس فوج مین سوا ے گورون اور توپون اور سامان جنگ کے اور کیا ہے - یہ سب ابھی سے مہیا ہین اور بڑے بڑے نتیجے پیدا کرنے کے لیے صرف عقلمندی اور مستعدی کی کاروائی درکار ہے - ہمارے پاس روپیہ بھی ہے اور ملک پر بھی اختیار حاصل ہے - لیکن اگر ناراضی پھیلی تو بلوہ ضرور ہوگا اور اُسوقت نہ تو ہم مالگزاری وصول کرسکینگے اور نہ سامان رسد مہیا کرسکینگے -

مہربانی فرماکر ذرا کل تواریخ ہندوستان کو ملاحظہ فرمائیے - جب ہم نے مستعدی سے کارروائی کی تو ہمکو کب ناکامی حاصل ہوئی اور جب ہمنے بزدل مشیرون کی صلاح پر عمل کیا تو کب کامیاب ہوے کلایو صاحب نے بارہ سو آدمی لیکر اپنے ان کل نامی فہمیدون کی راے کے خلاف پلاسی مین جنگ کرکے چالیس ہزار آدمیون کا مقابلہ کیا اور بنگال کو فتح کرلیا - مانسن صاحب چنبل سے پلٹ آئے تھے اور قبل اسکے کہ وہ آگرے تک آتے اُنکی فوج کا انتظام بگڑگیا اور ایک حصہ فوج کا تباہ ہوگیا - کابل کے ساتھ پر خیال کیجیے - اگر استقلال اور جرأت سے کارروائی کی جاتی تو یہ بلا رد ہوجاتی - غیر قواعد دان سپاہ اور قزلباشون مختصر یہ کہ ہمارے دوستون نے جو تعداد مین بہت سے تھے ہمارا ساتھ صرف اُس وقت چھوڑا جب اُنھون نے دیکھا کہ ہم اُنکے دوست نہین ہین - کیونکہ یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ غیر ملک کے محض تنخواہ دار لوگ جان و مال ہم پر نثار کرنے کے لیے تیار ہوجائینگے - ایک مدت تک وہ ضرور ہمارے ساتھ رہینگے کیونکہ وہ جانتے ہین کہ ہکو آخر مین ہمیشہ فتح حاصل ہوئی اور ہم لوگ بہت اچھے مالک ہین - لیکن اس حد سے تجاوز کیجیے تو معلوم ہو کہ ہر شخص اپنے حال کے نفع اور موجود حفاظت کا خیال کریگا -

پنجاب کے غیر قواعد دان سپاہی نہایت جوش سے اس امر پر نازان ہوکر کہ اُنپر اعتماد کیا گیا ہے اور قواعد دان سپاہ پر ۹۰

اپنی فوقیت دکھانے کے اشتیاق مین گورون کے ساتھ پہلو بہ پہلو ملکر جنگ کرنے پر مستعد ہین۔ لیکن اگر پہونچنے کے بعد وہ دیکھینگے کہ گورے کان مین تیل ڈالے بیٹھے ہین تو وہ یہ سمجھنے لگین گے کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا۔ اِس بات کو یاد رکھیے کہ جب تک ہم لوگ توقف کرینگے اُسوقت تک باغیون کے جاسوس برابر ہر ایک چھاونی مین جائینگے اور وہان کے حالات دریافت کرکے لکھتے رہینگے۔

مجھکو اِس بات کے خیال کرنے سے افسوس معلوم ہوتا ہے کہ ابھی باغیون پر کہین مصیبت نہین پڑی بریگیڈیر کاربٹ نے بیشک بڑی تعریف کے قابل انتظام کیا ہے۔ چھ کم زور کمپنیون اور اپنے توپخانہ سے اُنھون نے تین رجمنٹون کے ہتھیار رکھوا لیے اور اسطور پر اُنکو ایسا بنا دیا کہ کوئی نقصان اُنکی ذات سے نہین ہو سکتا ہے۔ میرے نزدیک بریگیڈیر ارٹز کو اِن سپاہیون کی تنبیہ کرنے کا بہت عمدہ موقع حاصل تھا لیکن اُنھون نے ہاتھ سے نکل جانے دیا۔ بریگیڈیر موصوف نے اگر کارروائی کی ہوتی تو سیکڑون میل تک خاموشی پیدا کر دیتے حضور ملکہ معظمہ کی پلٹن نمبر ۸۱ نے کوشش کرکے پلٹن نمبر ۲۶ کا حملہ روک دیا لیکن باغی سپاہی صاف نکل گئے اور اُنکو ذرا نقصان نہین پہونچا۔ اور اِسوقت تک بھی اُنکے دل مین نہین ہے کہ ایک جگہ جمع ہون بلکہ ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہتھیار چھوڑکر بھاگ گئے۔ دہلی مین سپاہیون نے اپنے افسرون کو مار ڈالا اور ہماری توپین چھین لین لیکن وہان بھی یہ لوگ نہین ٹھہرے۔ اگر گورون کی ایک قلیل تعداد ہتھیارون سے اچھی طرح مسلح ہو تو اِن سپاہیون کی تعداد کثیر بھی اُنکا مقابلہ نہین کر سکتی ہے۔ پچھلے چند برسون مین تو اُنھون نے ایسے وقت مین بھی کوئی کار نمایان نہین کیا جب ہمارے نشان کے نیچے ایک معقول سبب کے لیے اُنکو لڑنا پڑا اور یوروپین افسر اُنکے سر پر اور انگلش رفیق اُنکے پہلو مین موجود رہے۔ باغیون کی حیثیت سے تو وہ لڑ نہین سکتے۔ وہ آگ لگائینگے لوٹ مار اور کشت و خون کرینگے مگر جنگ نہ کرینگے۔

مجھکو یہ خیال کرنا لازم ہے کہ انبالہ کے سپاہیون سے اگر کوئی ذمہ داری کی گئی تھی تو وہ اُسی وقت سے جاتی رہی جب اُن لوگون کو علٰحدہ پرے باندھکر چڑھائی کرنے کا حکم دیا گیا اور اِس حکم کی اطاعت سے اُنھون نے انکار کیا۔ اور جب یہ کیفیت ہے تو میری خواہش یہی ہے کہ اُن لوگون سے پہلے ہتھیار رکھوا لیے جائین اُسکے بعد اُنکو نوکری سے چھوڑا دیا جائے۔ رسالہ کے سوارون سے گورون کی سپاہ اِس قابل ہو سکیگی کہ بغیر دقت اور پریشانی کے آگے بڑھے۔ لیکن اگر آپ یہ خیال فرماتے ہین کہ جن لوگون نے ہم پر اعتماد نہین کیا اور نہ کرینگے اُن پر ہم خواہ مخواہ اعتماد کرین تو جس طرح ہو سکے ایک رجمنٹ کو اپنے ساتھ لیجیے اور اِس بات کا بندوبست کر لیجیے کہ وہ یکبارگی ہم سے بدظن ہوکر گورون کی سپاہ کو ہلاک نہ کرنے لگے۔

مین نہین سمجھ سکتا کہ محکمہ کمسریٹ نے جو ظاہر کیا ہے کہ سامان رسد کے جمع کرنے مین ۱۶ سولہ روز سے لیکر ۲۰ بیس روز تک صرف ہونگے اِسکا کیا مطلب ہے مجھکو ہر طرح سے اِس بات کے یقین کرنے کی ترغیب ہوتی ہے کہ جو کچھ فوج کے ہمراہ بھیجنا ہوگا وہ ۳ تین دن مین بخوبی فراہم ہو سکتا ہے۔ آج کل یہان نہایت عمدہ فصل کٹی ہے اور انبالہ اور میرٹھ کے درمیان بافراط غلہ فراہم ہو سکتا ہے۔ ملک کے زیادہ تر حصہ مین تر اور اچھی زراعت ہوئی ہے۔ ہم اپنی فوج بلا دقت ایسے ایسے علاقون کی راہ بھیج رہے ہین جو بمقابلہ یہان کے محض ریگستان کہے جا سکتے ہین۔

ہماری سچی حکمت عملی یہ ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جھیند اور علی العموم ملک پر (کیونکہ ان سب نے ہماری طرفداری کی وجہ ثابت کی ہے) اعتماد کیا جاے لیکن قواعددان ہندوستانی سپاہیون پر بھروسہ نہ کیا جاے مین تو ہر طور سے اس بات کی کوشش کرونگا کہ ہر ایک گورے کو یہان سے بچاؤن یا بہرحال دو مین ایک تو ضرور رجائیگا۔ رہ رہ کر چڑھائی کرنے اور اپنی قوت کے برابر حملہ آور ہونے سے انکی ہمتین قائم رہینگی۔ چنانچہ اسی لحاظ سے ہم گائیڈس کے لوگون سکھون کی جو پلٹن اور نمبر اول اور نمبر چہارم پنجابی پیادون کی رجمنٹون کو پنجاب کے دور دراز حصون کی طرف بھیجے دیتے ہین۔

اگر پنجاب مین کوئی ایسا افسر ہو جسکو حضور اپنی طرف رکھنا چاہتے ہون تو بلا تامل اسکو طلب فرمالین۔ ہڈکوارٹرز مین فی الحال ایک نوجوان افسر ہے جو اگرچہ کم عمر ہے لیکن اسنے بہت سے معرکے دیکھے ہین اور اپنے کو ایک نہایت عمدہ سپاہی ثابت کیا ہے۔ وہ افسر کپتان نارمن متعلقہ دفتر ایجوٹنٹ جنرل ہین۔ سر کالن کیمپبل صاحب انکی نسبت بہت اعلی راے رکھتے ہین اور جب وہ پشاور مین چھوڑ دیے گئے تھے تو لوگون نے خیال کیا کہ ایک نہایت عمدہ افسر انکے ہاتھ سے جاتا رہا۔

جان لارنس نے غدر کے زمانے مین جو چٹھیان تحریر کین میرے نزدیک ان تمام چٹھیون مین ایک خط بھی ایسا نہین ہے جسمین ایک طرف کی راے اس سے زیادہ زور کے ساتھ ظاہر کی گئی ہو۔ یہ کسی طرح ممکن نہین ہے کہ ان سب باتون کو پڑھکر ہماری آنکھون کو وہ کیفیت محسوس نہو جو جان لارنس نے لکھی ہے اور اس زور و قوت کا اثر کچھ نہ کچھ ہمارے دل مین نہ پیدا ہو جسنے اس وقت انکے تمام ماتحتین کے دل پر اپنا اثر پیدا کیا تھا سر جان لارنس کی چٹھیون اور تاربرقیون کے بارے مین جو اسوقت لکھی اور بھیجی گئی تھین ایسے لوگون کا جو انکی ضرورت سے قرار واقعی واقف تھے جو کچھ خیال تھا میرے نزدیک ایک کتاب مین اسکی تصویر نہایت دلکش طریقہ سے کھینچی گئی ہے جسکا نام ہے "میرٹھ والنٹیر سوارون کی خدمت اور مہمین غدر کے زمانے مین" آر ڈی ڈنلوپ صاحب جو جان لارنس کے ماتحت کبھی نہین رہے اس کتاب کے مصنف ہین وہ لکھتے ہین کہ

شملہ مین علی العموم جو خوف اور ہیبت طاری رہی اس سے مسٹرس بی۔۔۔ اور انکے شوہر مستثنیٰ ہین۔ انکے شوہر ایسے وقت مین اپنی جگہ پہنچنے کے واسطے گئے تھے جسوقت انسان کو داد شجاعت دینا چاہیے۔ اور جو خوف ناک کام ہمکو کرنا پڑا تھا اسکا ذکر مسٹرس موصوفہ نہایت اطمینان اور بشاشت کے ساتھ جیسا انگلشئینون کے لیے لازم ہے کرتی تھین۔ جان لارنس کی نسبت وہ بھی اسی طرح کہتی تھین جسطرح اور لوگ کہتے تھے۔ یعنی یہ کہ جان لارنس نے خود ہی محنت شاقہ نہین کی بلکہ تمام لوگون کو جو کام مین سستی پیدا کرتے تھے اس بات پر مجبور کیا کہ وہ اپنے فرائض منصبی کا خیال کرین انھون نے جہان جہان ضرورت دیکھی کمال لیاقت سے فی الفور تار پر تار روانہ کیا۔ جان لارنس کی تاربرقیون کے ایک جملہ ابتدائی حالت غدر مین ایک شخص کی جان پر بن گئی تھی۔

مندرجہ بالا خط جس روز لکھا گیا تھا اسکے دوسرے دن راولپنڈی مین ایک خط پہونچا جو اس چٹھی کا

کچھ جواب نہین تھا اس خط مین کمانڈر انچیف نے اپنی مشکلات کا حال ظاہر کرکے اس امر سے انکار کیا تھا کہ بیجا حور پر تاخیر نہین ہوئی۔ اسمین لکھا تھا کہ مجھسے بڑھکر کسیکو اس بات کی خواہش نہین ہوسکتی تھی کہ کام مین جلدی کی جاتی لیکن خیمے تھے نہ سامان جنگ تھا اور نہ گورا پلٹن ہین آو اسکے جتنے بھی پاس نہ تھے باربرداری بغیر فوج حرکت نہین کرسکتی تھی۔ جو اونٹ اور بیل گاڑیان گورون کو پہاڑ سے لائی تھین مجبوری خیمون کے لیے وہ پھر واپس کی گئین اور سپاہیون کی ایک جماعت ۱۔ کی شام کو کرنال کی طرف بھیجی گئی۔ اسواسطے کمانڈر انچیف خیال کرتے تھے کہ جیمس صاحب نے پارس صاحب کو جو اس مضمون کا تار دیا تھا کہ کمانڈر انچیف کے تاخیر کرنے سے کمال نقصان ہو وہ بیجا تھا۔

جان لارنس نے اپنی طرف سے اظہار تاسف کرکے جواب دیا کہ میرے لکھنے سے اگر کچھ برا معلوم ہو تو اسکا مجھکو نہایت افسوس ہے اور اسی جواب مین اپنے عام خیالات ظاہر کیے اور دہلی کے حالات سے انکو جو ذرہ ذرہ آگاہی تھی اسکے متعلق بہت سی باتون کی صلاح دی۔

ص ۳۴ راولپنڈی - ۲۳ - مئی ۱۸۵۷ء

مائی ڈیر جنرل انسن - مین کپتان جیمس کی اس تار برقی کی ایک نقل جسکا آپ نے اپنی ۱۹ - کی چٹھی مین حوالہ دیا ہے اس چٹھی کے ساتھ روانہ کرتا ہون - اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ جو قابل اعتراض مطلب آپ اس سے پیدا کرتے ہین وہ اس تار برقی کی عبارت سے نکل نہین سکتا - اگر میری کسی چٹھی یا تار برقی سے آپکے دل کو رنج پہونچا ہو تو مجھکو اسکا بڑا افسوس ہے — مین نے بڑی دلسوزی اور تاکید سے چڑھائی کرنے کی راے دی ہے کیونکہ مجھکو بخوبی یقین ہے کہ یہ حکمت عملی بہت صائب ہے - گو ہمارے اوپر کیسا ہی ناگہانی حملہ کیون نہ کیا جائے لیکن ہمارا فوجی انتظام گنجایش اس امر کی رکھتا ہے کہ ہم فی الفور کارروائی کرسکین - اس بات کا یقین ہے کہ ملک کے لوگ ہمارا ساتھ دینگے بشرطیکہ ہم انکے ساتھ اس امر مین کوشش کرینگے کہ انکو مصیبت اور پریشانی سے بچالین - اور اسوقت لوگ ہمارا ساتھ دینگے جب ہم خاص اپنے ملک کی فوج سے ان لوگون کے مقابلہ مین کمر باندھینگے جن سے عام لوگ محبت نہین رکھتے -

اگر کوئی مقام ایسا ہے جہان لوگ ہمارے خلاف سر اٹھائینگے تو وہ درۂ پشاور ہے کیونکہ یہان کے لوگ طبعاً مفسد اور پلہ درجے بدطینت اور متعصب ہین اور وہان کے سردار ہم سے پھرے ہوے ہین - لیکن اب تک ہم نے انکو وفادار پایا - اگر سردار لوگ علیحدگی اختیار کیے ہوے ہین تو مقدمین مواضع آتے اور اپنے حصہ کے آدمی اپنے ہمراہ لاتے جاتے ہین — . . . . — میری سمجھ مین نہین آتا کہ کرنل ٹامسن کسواسطے اسقدر سامان رسد مانگ رہے ہین - اسقدر غلہ وغیرہ فوج کے ساتھ بھیجنا مفت مین فوج کو زیربار اور ہمارا روپیہ برباد کرنا ہے - احتیاطاً تین چار روز کی غذا کافی ہے اس سے زیادہ کی کوئی حاجت نہین ہے میرا عقیدہ یہ ہے کہ دس ہزار فوج بخوبی تمام گوشۂ شمال مغرب کی طرف بھیجی جاسکتی ہے اور اگر ضرورت کے موافق روپیہ کی تدبیر کردی گئی

تو سامان رسد کے حاصل کرنے مین کوئی دقت نہوگی - مین اب تک یہ سمجھتا ہون کہ دہلی مین ہمارے مقابلہ کا کوئی قصد نہ کیا جائیگا لیکن میرٹھ کی فوج کو بیشک سب کے پہلے ہمکو درست کرنا چاہیے اور دہلی کے مقابل حرکت کرنے مین ہمکو جنگ کی تیاری کرنا لازم ہے میرا خیال ہے کہ ہماری فوج کے پہونچنے پر باغی لوگ یا تو منتشر ہو جائینگے یا شہر کے لوگ فساد کرکے پھاٹک کھول دینگے -

اگر کوئی ہوشیار افسر ہو تو وہ تھوڑے سے غیر قواعد دان سپاہیون کو ہمراہ لیکر میرٹھ سے شاہدرہ کو جو دریاے جمنا کے بائین کنارے پر دہلی سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے جاسکتا ہے - شاہدرہ مین جاکر وہ بخوبی تمام محفوظ ہو جائیگا اور خیر خواہ باشندون سے راہ و رسم پیدا کرسکیگا - اُسوقت مذکورۂ بالا افسر کو صدہا آدمی مل سکینگے جو تمام ضروری باتون کی خبر لاسکینگے - دریا سے پار اُترنے مین بہت سے مقامون پر کوئی دقت نہوگی - شہر کے اِدھر اُدھر بھی بہت سے معبر ہین - مین نے خود چند سوارون کے ساتھ گھوڑے کی سواری پر آدھی رات کو اس دریا سے عبور کیا ہے لیکن سیلاب کے زمانے مین بھی لوگ بھینسے کی دُم پکڑکر دریا سے عبور کر جاتے ہین اور اِس طریقہ سے ہمارے آدمی اسطور پر دریا کو عبور کر جائینگے کہ کسیکو شبہہ بھی نہوگا اور اُس پار سے خبر لاسکینگے - مین سمجھتا ہون کہ کرنال پانی پت اور سون پت کے راستے سے جو دہلی کو شاہراہ عام گئی ہے اُسپر دو تین سو سوار اتنی دور تک جاسکتے ہین جہان سے دہلی صرف دو ایک میل رہ جاتی ہے - ہماری فوج جہان تک ممکن ہے اُسقدر جلدی کے ساتھ کوچ کر رہی ہے لیکن آپ کے حصہ کی طرف پہونچتے پہونچتے تھوڑا بہت وقت صرف ہوگا . . . . . . —

مکرر یہ کہ مین نہایت زور دیکر اس بات کی صلاح دیتا ہون کہ قواعد دان سپاہیون کے جو لوگ باغی ہوگئے ہین اُنکی جگہ پر اور لوگون کو مستقل طور پر مقرر کرنے کا کوئی قصد نہ کیا جاے - اگر فوجی انتظام کے تبدل و تغیر کا کوئی وقت ہے تو وہ وقت یہی ہے -

اس کتاب کے پڑھنے والون پر ظاہر ہوگا کہ معاملات انبالہ کی نسبت جان لارنس کو سب سے بڑھکر اس بات کی وجہ سے پریشانی تھی کہ کرنل تامسن کمسریٹ جنرل نے سامان رسد کے جمع کرنے کے لیے سولہ روز کی میعاد مانگی تھی — جان لارنس کو اُس زمانہ مین یقین تھا (جس طرح غدر کے ختم ہونے کے بعد تمام معاملات پر خاموشی کے ساتھ غور کرنے پر اُنکو یہ یقین ہوتا تھا) کہ اگر ہماری طرف سے دشمن کو نقصان پہونچانے کی کوئی کارروائی نہوگی تو جمنا اور ستلج کے درمیان کی کل آبادی باغی ہو جائیگی اور سرداران پٹیالہ جھیند اور نابھہ کو جنھون نے بزمانۂ مابعد نہایت عمدہ خدمتین انجام دین خود اُنکی فوج (گو وہ سردار ہمارے طرفدار بھی رہے) چھوڑ دیگی یا اگر یہ نہوا تو وہ بھی باغی فوج کے شریک ہو جائینگے - جان لارنس ابھی اس بات کو بھولے نہ تھے کہ اِس زمانہ کے دس برس پیشتر میجر براڈفوٹ ایجنٹ سرحد متعینۂ گورنر جنرل نے سکھون کی لڑائی کے شروع ہونے کے وقت خاص اسی مقام سے صرف دس دن کے عرصہ مین فوج کے بڑھنے کے لیے تمام سامان رسد فراہم کرلیا تھا - اگرچہ اُسوقت کے کامیسریٹ جنرل نے لارڈ گینگ سے کہا تھا کہ ایک مہینہ یا چھ ہفتے سے کم وقت ضروری سامان رسد کے جمع کرنے مین صرف نہوگا - جان لارنس اس بات کو اور بھی نہین بھولے تھے کہ جب وہ کلکتہ دہلی تھے اور لارڈ ہارڈنگ نے خوفناک جنگ فیروز شاہ کے بعد اُنکو گف کی فوج کی

بار برداری کے لیے لکھا تھا تو اُنھون نے خود چند ہی روز کے عرصہ مین چار ہزار چھکڑے اور بار برداری کے جانور جمع کر دیے تھے اور مالکون کی کمال رضامندی کے ساتھ اُنکو اِس بات کے واسطے روانہ کیا تھا کہ سب اُون کی نمایان فتح کے حاصل کرنے مین وہ سب شرکت کرین۔ پس جان لارنس نے جو تاکید کی تھی وہ واقعات کی رو سے جائز تھی۔ جو کچھ ایک مرتبہ ہوا تھا وہ دوبارہ پھر ہو سکتا تھا۔ اور خوش قسمتی سے بارنس صاحب اور فورسایتھ صاحب سِول حکام کے لکھنے پر وہی ہوا جو ملک کے حالات سے اُسوقت کے اور لوگون کی نسبت زیادہ واقف تھے اور جنکو اختیار بھی اسقدر حاصل تھا کہ فوجی حکّام کو ہرگز اُسقدر اختیار حاصل نہین ہو سکتا تھا چنانچہ اِس سبب سے افسران مذکور نے ایک ہفتہ سے کم مین دو ہزار اونٹ اور دو ہزار مزدور اور پانچ سو چھکڑے جمع کر لیے۔ ص ۳۵

اسطور پر فوجی چڑھائی کی ایک گاڑھی مشکل کٹ گئی اور لارڈ کیننگ اور جان لارنس کی متواتر تاربرقیون کے اتباع سے جنرل اینسن نے تجویز کیا کہ بلا انتظار فوج محاصرہ یکبارگی آگے کی طرف کوچ کیا جاے۔ جنرل اینسن نے جنرل ہیویٹ کو لکھا کہ اِس بات کا ہر ایک طرح سے بندوبست کیا جاے کہ میرٹھ کی فوج بمقام باگھپت ساتھ ہو جاے جنرل موصوف نے بتفریق خاص اپنی فوج روانہ کی اور ۲۰ تاریخ باقی ماندہ گورون کو ہمراہ لیکر خود بھی انبالے سے کوچ کیا۔ یہ جنرل موصوف کے کوچ کا پہلا اور پچھلا دن بھی تھا۔ کیونکہ اُسی کے دوسرے روز وہ کرنال مین کشتہ پڑے تھے انبالہ کی بارکون مین جہان آدمیون کی کثرت سے تِل رکھنے کی جگہ نہ تھی اُن لوگون کے غدر مچانے سے جو عہدے اور مرتبے کی کوئی قدر نہ کرتے تھے ایک فساد کے اُٹھنے سے جنرل اینسن کی جان گئی۔ سر ہنری برنارڈ جو جنگ کریمیا کے ایک جنرل تھے بسبیل تعجیل انبالہ کی طرف روانہ کیے گئے اور ٹھیک ایسے وقت پہونچے کہ قریب برگ جنرل سے چارج لے سکے اور اُنکی وصیت کے کلمات کو سماعت کر سکے۔ جنرل اینسن کی قسمت حقیقت مین بُری تھی جس وقت لارڈ کیننگ نے کلکتہ سے اور جان لارنس نے راولپنڈی سے اُنکو لکھا کہ باغیون کی سرکوبی کرین حالانکہ اُنکے محکمہ کے افسر بالاتفاق راے دیتے تھے کہ آگے بڑھنا ناممکن ہے تو ایسی حالت مین اُنکی طبیعت کو چین نہین حاصل ہو سکتا تھا۔ اور ہر شخص اِس بات پر افسوس کریگا کہ ایسا بہادر سپاہی اپنی اہم مشکلات سے بعض بعض وقتون کو رفع کرنے کے بعد اتنے عرصے تک زندہ نہ رہ سکا کہ جو جوانمردی بہت سے لوگون کے عقیدے کے موافق اُسمین پائی جاتی تھی اُسکو ظاہر کرتا اور اگر میدان جنگ مین نہین تو جو کیفیت چھ ہفتے کے بعد اُسکے قائم مقام کی ہوئی اُسی طرح اوّل درجہ کامیابی کے ساتھ دشمنون سے تیغ آزمائی کر کے ایسے مقام پر اُسکی جان جاتی جہان سے دہلی کے منارے دکھائی دیتے۔ جنرل اینسن کی لاش ایک متصل کمرے مین ابھی رکھی ہوئی تھی کہ جنرل برنارڈ نے کشادہ دلی سے چیف کمشنر کو جنھون نے اُنکی تاخیر پر خفگی ظاہر کی تھی ایک چٹھی لکھی اور اُسمین بیان کیا کہ جنرل اینسن کو بڑی بڑی مشکلین لاحق ہوئی تھین اور اُنکے آسان کرنے مین جنرل مذکور نے انتہا مرتبہ کی سعی و کوشش کی۔ اِس بات کا لکھنا بھی خالی از منفعت نہین ہے کہ چیف کمشنر خود

جنرل انسن کی بابت کے روز ایک ایسی چٹھی [illegible]
اشارہ [illegible] تھا اور خاص کرکے یہی بات بیان [illegible] ہے۔

جان لارنس اور گانڈر انچیف کے مابین غدر کے اول [illegible] ہو خط و کتابت ہوئی تھی اُسکو ص
طوالت کے ساتھ مین نے اس لحاظ سے نقل کیا ہے کہ بغیر اسکے [illegible] پڑھے ہوئے مصنف کے اصل طریقہ
اور حکمت عملی کا حال معلوم نہین ہوسکتا۔ یہ تکرار اس امر سے تعلق نہین رکھتی ہے کہ کون تجویز زیادہ صحیح تھی اور اُن سب
شرطون کے ساتھ اصرار کرکے چاہی گئی تھی جنکو خاص فوجی کام یا وہ لوگ جو موقع اور وقت کی مصلحت کو جانتے ہین
بلکہ مسئلہ مذکور یہ ہے کہ بہیئت مجموعی جان لارنس نے کسقدر معاملات پر صحیح غور کیا اور کس طریقہ سے اس بات کو ثابت
کردکھایا کہ جو نقصان اسوقت واقع ہوا ہے یا جو غدر کے پھیلنے سے آیندہ ہوگا اُسکا پورا کرنے والا مین ہون — خود
غدر کی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ آخرکار یہ موقع اُنھین کے ہاتھ آیا۔ اول چند روز کی تدبیرون سے بخوبی منکشف
ہوتا ہے کہ سر جان لارنس ایسے نہ تھے جو موقع کی کارروائی کرنے مین قاصر رہ سکتے۔ بیشک اس امر مین ذرا بھی
گنجایش اعتراض نہین ہے کہ جان لارنس نے جنرل انسن کو یہ بہت صائب رائین دی تھین کہ انبالہ کے سپاہیون سے
فوراً ہتھیار رکھوا لیے جائین اور جہان تک جلد ممکن ہو دہلی پر چڑھائی کی جائے۔ اور انبالہ اور میرٹھ سے ایک ہی طور پر
بعجلت فوج روانہ ہو۔ بعض حکام یہ رائے دیتے تھے کہ جب تک انگلستان سے مدد نہ پہونچے اُسوقت تک دہلی کو اُسی طرح
چھوڑ دینا چاہیے اور باغیون کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرنا چاہیے لیکن اسکا جو کچھ نتیجہ ہندوستان پر پڑتا وہ اس
بات سے بخوبی قیاس کیا جاسکتا ہے کہ دہلی کا نام اور رعب اور خاندان مغلیہ کا نیا اختیار پشاور سے کلکتہ تک ہر ایک
چھاونی اور بازار کے سپاہی پر اپنا اثر پیدا کرتا تھا اور جسوقت ہم نے دہلی پر دھکی دی بلکہ اُسکے مسخر ہونے کے وقت تک
وہ اثر برابر قائم رہا۔

انبالہ کے باغی سپاہیون کی نسبت وہان کے فوجی حکام کی حکمت عملی صائب نہین تھی بلکہ سر جان لارنس کی
حکمت عملی صائب تھی چنانچہ یہ بات نتیجہ سے بلاشک وشبہہ ثابت ہوگئی۔ ایک رسالہ اور دو پلٹنین ان تین رجمنٹون سے
جنکے ہتھیار رکھوائے جاسکتے تھے (لاہور مین ابھی سے رکھوا لیے گئے تھے اور پشاور مین عنقریب اسطور سے انکے لے لینے کی
تدبیر ہوتی تھی کہ ایک قطرہ بھی خون کا نہ گرنے پائے اور ایک ضرب بھی نہ چلنے پائے) ایک رجمنٹ (یعنی لیٹ کیولری)
اس غرض سے کہ وہ زیادہ مضرت نہ پہونچا سکے حصہ حصہ کرکے ایسے مقامون پر بھیجدی گئی جہان اُسکی کوئی ضرورت
نہ تھی۔ پلٹن نمبر ۵ انبالہ مین ایک اور جماعت کے ساتھ جو حفاظت کے لیے مقرر کی گئی تھی چھوڑ دی گئی۔ اور آخر کو جب یہ بات
دریافت ہوئی کہ اُس رجمنٹ کے لوگون نے محاصرہ کے توپخانہ کی توپین چھیننے مین سازش کی تھی تو انکے ہتھیار لیے گئے اور وہ ص
خفیہ طور پر جاکر باغیون کے شریک ہوگئے۔ پلٹن نمبر ۶۰ کی نسبت کمانڈر انچیف نے تجویز کیا تھا کہ جب وہ آگے بڑھین

تو اپنے ہمراہ لیتے جائین - لیکن جب اُنکی قلیل ولایتی فوج نے خاص اپنی فوج کے مشتبہ دشمنون کے علاوہ ایک اور پلٹن مشتبہ دشمن کا مقابلہ کرنے سے انکار کیا اور یہ انکار کچھ بیجا نہین تھا تو کمانڈر انچیف نے اپنے ہمراہ لے جانے کے بدلے ان لوگون کو رہتک بھیجدیا اور یہان تھوڑے ہی دنون کے بعد اُنھون نے غدر پیدا کر کے اپنے افسرون پر گولیان چلائین اور باغیون کی جماعت کو تقویت دینے کی غرض سے دہلی چلے گئے -

سر ہنری برنارڈ اس ملک مین ابھی نئے نئے آئے تھے اور اِس سبب سے اُنکی بعض بعض ذاتی مشکلون نے بھی اُنکو بتلا کر رکھا تھا لیکن اُنھون نے بہت جلد اِس امر سے چیف کمشنر کی دلجمعی کی کہ جسوقت مین کام مین ہاتھ لگاؤنگا تو پھر اُس سے مُنھ نہ موڑونگا - چنانچہ جس روز اُنکے جانشین سابق نے انتقال کیا اُسی روز سر ہنری برنارڈ نے یہ تحریر کیا -

انبالہ مین ضروری سامان جنگ آج تک نہین پہونچا آج البتہ مین اُسکے پہونچنے کا منتظر ہون - مین نے تجویز کیا ہے (مین ضمیر واحد متکلم اِس جہت سے استعمال کرتا ہون کہ جب مین کل رات کو یہان پہونچا اور جنرل انسن نے کمان میرے سپرد کی تو سوائے اُن بیچارے کے اور کوئی شخص مجھکو پہچانتا تک نہ تھا) کہ محاصرہ کے توپخانہ کا انتظار نہ کرون بلکہ آج جسوقت چھ پونڈ والی توپون کا نو پونڈ والی توپون سے باہمی تبادلہ ہو جائے تو کل باقیماندہ سپاہ انبالہ سے لیتا آؤن - فوج محاصرہ کی نگرانی مسٹر بائنس نے اپنے ذمہ لی ہے نمبر ۵ ہندوستانی پلٹن کو مین نے علحدہ کر کے اِس کام کے لیے روانہ کر دیا ہے کہ وہ باغیون کا راستہ روکے یا اگر وہ آگے بڑھنے کا قصد کرین تو اُنکو پیچھے ہٹائے - ابھی تو یہ دھمکی سی دھمکی معلوم ہوتی ہے لیکن اِس انتظام سے اُن سپاہیون کے لیے ایک معزز کام بھی نکل آیا اور وہ علحدہ بھی ہو گئے -

اور اسکے دوسرے دن سر ہنری برنارڈ نے یہ چٹھی لکھی -

میرٹھ کے بارہ مین مجھکو کچھ کہنا نہین ہے مگر کہا جائے تو بہت کچھ ہے - اسمین شک نہین کہ اگر آپ کی ولایتی فوج ہر ایک لشکر کی مقدمۃ الجیش نہ بنادی جائے تو اس ملک مین ہر وقت موت کا سامنا ہے - انبالہ مین بھی بڑی مستعدی اور سرگرمی کی گئی لیکن بایک طور وہ سب معطل رہ گئی کیونکہ ہر شخص سب سے زیادہ اپنے اعوان و انصار کی حفاظت کے لیے ہمہ تن غور و فکر اور سعی و کوشش کرنے مین مصروف تھا معرکہ آرائی کا کسیکو خیال نہ تھا - مین اِس بات کا کوئی الزام نہین دیتا ہون ہان افسوس البتہ کرتا ہون - جہان تک میرا بس چل سکتا تھا مین نے ہر طرح کی مدد دی جنرل انسن نے مجھکو کمان دی اور جسوقت تک میرا اختیار چل سکیگا آپ مطمئن رہیے کہ جو امر اسوقت میرے پیش نظر ہے مین ہمہ تن اُسمین ساعی رہونگا - یعنی باگھپت کے پُل کو محفوظ رکھ کے جسقدر فوج مجھ سے جمع ہو سکتی ہے اُسقدر فوج ایک مقام پر جمع کرونگا اور میرٹھ کی آمد و رفت قائم رکھونگا - اِس مقصد کے لیے اسوقت تمام تدبیرین عمل مین آرہی ہین - - - - - - جنرل ریڈ نے خبر دی ہے کہ مین تمھارے وہان آنے والا ہون لیکن اصل یہ ہے کہ اُنکے پہونچنے کے انتظار مین کسی امر کی تاخیر نہ کی جائیگی - مین کُل حالات سے بذریعہ تار برقی آپ کو مطلع کرتا ہون -

ص ۳۹ جان لارنس نے سر ہنری برنارڈ کی اُن چٹھیون کا مع اُنکے اور خطوط کے ۲۰ مئی کو یہ جواب لکھا -

میرے پیارے ۔ سَر ہنری ۔

آپ کی مختلف چٹھیون کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہون مجھکو دل سے اِس بات کی امید ہے کہ جو کچھ مین نے جنرل اَنْیسَن کو لکھا تھا اُسمین کوئی ایسی بات نہو گی جس سے اُنکو اپنے بستر مرگ پر اور بے چینی ہوئی ہو ۔ حاشا میرا مقصد یہ نہ تھا کہ مین اُنکو کوئی لِم لگاتا یا اُنکا دل دُکھاتا ۔ مین نے فقط اسیقدر ظاہر کرنا چاہا تھا کہ وہ بڑا نازک وقت تھا اور اُنکے پاؤن گویا قبر مین لٹکے تھے جس سچے دل سے مجھکو ولایتی سپاہیون کا خیال ہے شاید اُس سے بڑھکر کسی شخص کو نہوگا کیونکہ مین اُنکی قدر و قیمت خوب جانتا ہون لیکن بعض وقت ایسا آتا ہے کہ اُنکو تلوار کے سامنے کرنا پڑتا ہے ۔ اب تک تو مجھپر اِس قسم کی کوئی بات ظاہر نہین ہوئی کہ سامان حرب اور کوچ کرنے کے ضروری اسباب سے وہ ایسے مفتقر تھے ۔

جو افسر کمانڈر انچیف کے پاس تھے یعنی جو چڑھائی کرنے کی راے کے خلاف تھے اُنکو کبھی یہ خیال نہ گذرا ہوگا کہ ایک مہینے تھوڑے دنون بعد برسات شروع ہو جائیگی اور معہذا اگر ہم دہلی پر قبضہ کرنے مین تاخیر کرینگے تو پھر ہمکو موسم سرما تک انتظار کرنا پڑیگا لیکن مین اِن افسرون سے پوچھتا ہون کہ اُس زمانے تک برٹش انڈیا کی کیا کیفیت ہو جائیگی سواے اسکے کچھ نہو گی کہ ملک دشمنون کے قبضہ مین آجائیگا ۔ ہماری سب سپاہ (سپاہ سے گورون کی سپاہ مراد ہے) جس مقام پر جس تعداد سے کھڑی ہو جاتی وہان سے ٹالے نہ ٹلتی لیکن اور کچھ نہین کر سکتی تھی اور دیسی قواعددان سپاہیون کی نسبت مین یقین کرتا ہون کہ وہ سب بدظن اور ساقط الاعتماد ہین بلکہ اکثر غیر قواعددان ہندوستانی سوار بھی اُنھین کے غمخوار ہین لیکن انبالہ کے سپاہیون کو اِن سب سے بدتر شمار کرنا چاہیے ۔ مین پوچھتا ہون کہ انبالہ مین اِدھر کئی مہینے سے جو روز آگ لگتی تھی اِسکا منشا کیا تھا اِسکے بانی کارکون لوگ تھے ہر شخص جانتا ہے کہ یہ ہندوستانی ہی سپاہیون کی شرارت تھی ۔

مین دیکھتا ہون کہ جن ہندوستانی سپاہیون نے غدر مچایا ہے اُنکے ساتھ یہی برتاو کرنے مین حفاظت ہے کہ اُنکو معطل کیا جاے یا اُنکے ہتھیار لے لیے جائین اگر ہم یہ نہین کرتے ہین تو ہر وقت اُنکی طرف سے یہ کھٹکا ہمکو لگا رہیگا کہ مبادا وہ یکبارگی ہم پر پلٹ پڑین اور ہمکو ایک مہلک صدمہ پہونچائین علاوہ برین سب سے زیادہ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم ایک عمدہ سپاہ اُنکی نگرانی کے لیے مقرر کرین تاکہ ہمکو اگر کمزوری حاصل ہو تو ایسے وقت مین ہوجب ہر ایک برٹش سپاہی جو دشمن کے مقابلہ مین کھڑا کیا جا سکتا ہے غنیم کا مقابلہ اچھی طرح سے کرے ۔

اسطور پر اب آخر کار چیف کمشنر کے نہایت اطمینان کے ساتھ جنرل برنارڈ کی فوج پوری منزلین طے کرنے کے ارادہ سے دہلی کی طرف جانے لگی ۔ جنرل برنارڈ علی پور مین جو اُنکی تعیناتی کے مقام سے ۲ میل کے فاصلے پر واقع ہے ۵ ۔ جون کو پہونچے ۔ لیکن یہان اُنکو محاصرہ کے توپخانہ کے انتظار مین ٹھہرنا پڑا جو پھلور سے آنے والی تھی اور کچھ اُس سپاہ کا بھی انتظار تھا جو بریگیڈیر جنرل وِلسَن کی ماتحتی مین دریاے جمنا کے دوسری طرف میرٹھ سے آتی تھی ۔ جنرل برنارڈ کو دونون مین سے کسی کے انتظار مین زیادہ توقف نہین کرنا پڑا کیونکہ دوسرے ہی روز صبح کے وقت چند حادثون کے بعد

جنکو وہ لوگ جو فوج مذکور کی حفاظت کے ذمہ دار تھے اور جنکو معلوم ہوا کہ کیا گذرا بہت واجبی طور سے معجزہ خیال کر سکتے تھے محاصرہ کا توپخانہ پہونچ گیا۔ محاصرہ کا توپخانہ تیاری کے حکم پہونچنے پر نامعتبر کوششون سے سات دن کے عرصے مین مرتب کیا گیا۔ لیکن پھلور انبالہ سے اسّی میل کے فاصلے پر تھا۔ خود ہماری فوج سے ایسا بدرقہ تیار نہین ہو سکتا تھا جس پر بھروسہ کیا جاسکتا اور ان دونون مقامون کے درمیان دریاے ستلج کا دھارا آنکھین نکالتا ہوا بہ رہا تھا ہر گھنٹہ اُسکا پانی بڑھتا جاتا تھا اور سواے کشتیون کے جنکو ایک جگہ جمع کرکے اُترنے کی تدبیر کی گئی تھی اور کوئی پُل نہ تھا۔ یہ اصل مین ایک گھوڑدوڑ تھی جسکی بازی ہوا اور موج سے لگی ہوئی تھی اور محاصرے کے توپخانے نے دو گھنٹہ مین یہ بازی جیت لی۔ کیونکہ آخری توپ کے اُس پار پہونچنے کے بعد دو گھنٹے بھی گذرنے نہ پائے تھے کہ کُل پُل ایک طرفۃالعین مین بہ گیا؎۔

پھلور کی تیسری رجمنٹ کے سپاہیون کی نسبت جنھون نے محاصرہ کے توپخانہ کی حفاظت کرنے کو کہا تھا پہلے ہی سے معلوم تھا کہ وہ دل مین ہم سے بدظن ہین۔ اور اُنھون نے جو علیحدگی اختیار کی تو اُسکی ایک معقول وجہ ہے۔ ایک نازک وقت یا غفلت کے وقت مین اُنھون نے بھاری توپون کو دریا کے اُس پار روانہ کرا دیا اور جسوقت پُل بہ گیا تو اُنھون نے دیکھا کہ ہم اب اور طرف رہ گئے۔ بالفعل اُنکی خدمتین معطل رکھی گئین اور راجہ صاحب نابھہ نے جو ہمیشہ مدد دینے پر مستعد رہے بدرقہ کے لیے ان لوگون کے بدلے اپنی فوج کے آدمی ساتھ کر دیے۔ ۲۷۔ تاریخ یہ فوج انبالہ مین پہونچی اور پانچوین دیسی پلٹن کی سازشون سے بچ کر تاریخ ۶۔ جون جنرل برنارڈ سے آکر مل گئی۔

ساتوین تاریخ وِلسن صاحب کا قلیل بریگیڈ جسکو اپنے میرٹھ کے مختصر سفر مین دو مرتبہ دشمنون کا مقابلہ کرنا پڑا اور دو مرتبہ دہلی کی طرف واپس بھیجنا پڑا پہونچ گیا اور اُسکے دوسرے روز دونون فوجین اُس فتحمندی سے خوش ہوکر جو اُنکو حاصل ہوئی تھی اور اِس اشتیاق کے جذبہ مین کہ انگلش افسرون اور عورتون اور بچون کا جو بیجا خون ہوا تھا راہ مین جو کالا آدمی ملجائیگا اور تلوار کریگا اُس سے انتقام لینگے شاداں و فرحاں ہوکر ایک ساتھ روانہ ہوے۔

”بادلے کی سرائے کی نامی گرامی جنگ مین جو صبح کے وقت واقع ہوئی تھی ان لوگون نے دشمنون کو ایک مضبوط مقام سے جسکو اُنھون نے دہلی سے پانچ میل کے فاصلے پر منتخب کیا تھا ہٹا دیا۔ اور پھر ایک دوسری جنگ مین جو ماہ جون کی عین تمازت آفتاب مین واقع ہوئی تھی اُنکو ایک دوسرے مقام سے بھگا کر شہر کے اندر کر دیا۔ دشمنون کو کامل تباہی حاصل ہوئی۔ ہم نے اُنکی تیرہ توپین چھین لین اور ایک مرتبہ پھر اپنی چھاونیون کے خود مختار مالک ہوگئے اور وہ پہاڑی بھی ہمارے ہاتھ آگئی جہان آیندہ ۱۲ ہفتے تک اُن اذیتون اور تکلیفون سے جو انسان کے گوشت و استخوان پر پڑ سکتی ہین اِس قسم کی کوئی بات باقی نہین رہ گئی تھی جو ہم لوگون پر نہ گذری ہو اور جہان سے ہم دشمنون کی تنبیہ کے سوا کبھی نیچے نہین اُترے اور جب تک وہ مجرم شہر جسکو وہان سے خوف دلایا جاتا تھا یا سچ تو یہ ہے کہ جو اُسکو خوف دلاتا تھا ہاتھ نہ آگیا اُسوقت تک ص ۴۴

؎ کوپر صاحب کی کتاب ”پنجاب و دہلی“ جلد اول۔

پہاڑی چھوڑی نہین گئی۔

یہ پہاڑی ایک خطرناک مال غنیمت تھی اور وہ ایسی تھی جسکی نسبت شاید ہماری فوج کے اکثر صاحب الرائے اور جوانمرد لوگون نے اپنے سامنے کے کام کو دیکھکر یہ خیال کیا ہوگا کہ اُسکے ملنے کی نسبت نہ ملنے کی حالت مین زیادہ عمدگی سے کارروائی ہوسکتی۔ تین ہزار آدمیون کی ایک فوج نے مع بیس توپون اور قلیل توپخانہ محاصرہ کے اُسکے وسیع رقبہ کے ایک گوشہ مین ایک ایسے شہر کا محاصرہ کرنے یا اقل درجہ محاصرہ کی دھمکی دینے کی کوشش مین مورچہ بندی کی تھی جسمین ۱۵۰۰۰۰ باشندے تھے اور مضبوط خندق شہر پناہ اور بُرجون سے جنکو ہم نے خود بنوایا اور مرمت کرایا تھا محصور تھا اور جسمین ہماری فوج سے کہین زیادہ اور کہین بھاری توپین لگی ہوئی تھین۔ شہر کے اندر ایک سلح خانہ تھا جہان ہر قسم کے ہتھیار موجود تھے صرف حکم کی دیر تھی اور یہ سب شہر مع اس کل سامان کے اُن باغی سپاہیون سے محفوظ تھا جنکی تعداد ہمارے مجمل قیاسات سے کہین زیادہ تھی اور جنکو خود ہم نے تعلیم کیا تھا اور حربے دیے تھے اور جنمین ہر ایک شخص تعصب مذہبی اور قومی جہالت کے نشہ مین چور تھا اور ہر شخص اس بات پر کمر باندھے ہوے تھا کہ جب فوج سے بھاگ آنے کے سبب سے ہر وقت اُنکی جان کا خطرہ تھا تو معرکہ مین لڑکر جان دینا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ اور وہ سب سر کٹانے اور جان دینے پر آمادہ تھے۔

پھر جسوقت ہماری فوج کے سرغناؤن نے اس نامی گرامی شہر اور اُسکے مشہور قلعہ اور گنجان آبادی اور اُسکی تواریخی باتون اور رونق دار مسجدون اور مینارون پر لحاظ کیا ہوگا تو اُنکو یہی معلوم ہوا ہوگا کہ ہم ایک فعل عبث کرنے آئے ہین۔ لیکن اُس پہاڑی کے پیچھے گرینڈ ٹرنک روڈ یعنی بڑی سڑک واقع تھی جسپر وفادار سکھ سردار قبضہ کیے تھے اور جہان تک نظر جاتی تھی اُسکے آگے سڑک کی سیدھ کے دونون طرف ملک پنجاب تھا جسمین ابھی تھوڑے زمانے سے انگریزی عملداری ہوئی تھی مگر لوگ نہایت جنگجو اور تمام مقبوضات ہند سے زیادہ معتمد تھے۔ اور پنجاب پر ایک ایسے شخص کا اعلیٰ اختیار تھا جو اُسپر قبضہ ہونے کے زمانے سے اُسکو اپنے اختیار مین رکھتا اور اُسکی پرورش کرتا گیا تھا اور جسنے اُسپر ہماری حکومت قائم کی تھی اور اب تیار تھا کہ وہان سے ہر ایک رجمنٹ اور معتمد اور لائق افسر لیکر دہلی کو بھیجدے اور ایک رجمنٹ اور ایک افسر بھی وہان نہ رہنے دے۔ یہ بھی نہین بلکہ اُس شخص کی خواہش یہ تھی کہ اگر ممکن ہو تو دہلی کا تمام خطرہ اپنی سرحد کی طرف کرلے اور دہلی کو جسپر تمام سلطنت کا دار و مدار تھا بچالے اور اُسپر کسیطرح کی آنچ نہ آنے دے پس جو لوگ خیال کرتے تھے کہ گرینڈ ٹرنک روڈ ایک ایسے صوبے کو گئی ہے جہان کا ہر ایک شخص اپنی ٹھیک جگہ پر متعین ہے (اور اُسی کے راستے ہماری مدد کو بتعجیل و تواتر نوجوان سکھون کی وہ رجمنٹین جو ہمارے سایہ مین پلی تھین اور قدیم سکھ سپاہیون کے وہ لوگ جو ہمارے مقابلہ مین لڑے تھے اور سرحد کے وہ اکھڑ مسلمان جنھون نے اکثر ہماری جان ہم پر وبال کردی ہے آئینگے۔ ص ۱۴

چھکڑون اور باربرداری کے جانورون کی بڑی بڑی قطارین اور گولیون اور گولون کے ذخائر اور تمام سامان رسد اور سامان حرب اور مزید بران کوک صاحب اور ہڈسن صاحب وٹائلڈ اور نکلسن صاحب اور ڈیلی صاحب اور روتھنی صاحب

چیمبرلین اور نکلسن صاحب اِن سب کے آنے کی راہ یہی تھی اور سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ راولپنڈی سے کُل صوبہ پر سَر جَان لَارِنس حد سے زیادہ محتاط آدمیون سے اصرار کر رہے ہین اور زیادہ بیباک آدمیون کو پیچھے ہٹا رہے ہین اور سب کے دل مین اتحاد و اتفاق سے کام کرنے کا خیال پیدا کر رہے ہین اور ہر کام کو دیکھ بھال کر اسطور سے انجام کر رہے ہین کہ کبھی اُسمین ناکامی نہ ہو) اُنکے قالبون مین تازہ جان آگئی ہوگی اور سمجھنے لگے ہونگے کہ اگر ناممکن شے ممکن ہو سکتی ہے تو انھین کے ذریعہ سے ہوگی۔

ص ۱۲

باب دوم

جان لارنس اور حلمت عملی غدر

مئی لغایت جون ۱۸۵۷ء

باب آخر مین ہمنے وضاحت کے ساتھ اُن تدبیرون کے بیان کرنے کی کوشش کی ہے جنکو سَر جَان لَارِنس اِس غرض سے عمل مین لائے تھے کہ اِس غدر کے اعضا پر نہین بلکہ اُسکے دل پر کاری ضرب پڑے اور اپنی اُس فوج کے اجتماع اور کوچ کا بیان کیا ہے جو شملہ کی سرد چوٹیون سے دہلی کی مشتعل بھٹی تک اُنکی موجودگی اور ولولہ کو کچھ سمجھنے لگی تھی۔ اب اُنکو صرف اُس صلاح کی صوابدید کا دکھلانا باقی رہا تھا جو اُنھون نے دی تھی اور جسکو بعض لوگ جوانمردی مگر ساتھ ہی اُسکے بے وقوفی کی صلاح تصور کرتے تھے اور جس حالت مین وہ اپنے صوبے کو اپنے ہاتھ مین لیے ہوے تھے اور اسطور سے اُسپر حکمرانی کر رہے تھے کہ گویا ایک بڑی امن و امان کا زمانہ تھا یعنی سپاہی اور روپیہ اور سامان جنگ اُس مہم عظیم او رمعرکہ خطرناک کے واسطے بھیج دیا تو کیونکر اُنھون نے اِن معاملات کو انجام دیا۔

لاہور اور امرتسر یہ دونون مقام بچا لیے گئے تھے فیروزپور اور پھلور کو منٹگمری صاحب اور اُنکے ساتھیون سے تقویت دی گئی اور انگریزی حکومت کی خوش قسمتی سے وہ وحشتناک خبر جو تار پر آئی تھی ابھی تک صرف انگلش حکام کے کانون تک پہونچی تھی۔ لیکن دیکھنا چاہیے کہ پنجاب کے دور دراز حصون یعنی ملتان اور سیالکوٹ ہزارہ اور دیرہ جات اور سب سے بڑھکر پشاور کی کیا کیفیت تھی۔ ہر ایک طریقہ مین جسکی پیروی کی جا سکتی تھی خطرہ ہی خطرہ تھا لیکن چند ہی گھنٹے کے غور و فکر مین جَان لَارِنس پر بخوبی تمام ثابت ہو گیا کہ کس طریقہ کے اختیار کرنے مین خطرہ کم ہے اور وہ سیدھے اُسی طریقہ مین مشغول ہو گئے۔

غدر کے اِن ابتدائی ایام مین سَر جَان لَارِنس نے اپنے صوبے کے ماتحتون کو جو چٹھیان لکھی تھین اُن مین عام طور پر یہ اصول ظاہر کیے گئے تھے۔

نہ غیر قواعد دان سپاہیون اور پنجاب کے باشندون پر علی العموم بھروسہ کرو لیکن قواعد دان سپاہیون کا اعتبار مت کرو۔ غیر قواعد دان سپاہیون سے جو کام تم نکال سکتے ہو اُسکو نکالو سرحد سے جہان اُنکا کام ختم ہو چکا ہے اُنکو اندرونی ص ۱۳

ملک کے ایسے محفوظ مقامات پر لے آؤ جہان اُنکو کثرت سے نیا نیا کام کرنا ہے۔ ہر ایک موجودہ رجمنٹ کی تعداد کو کثرت سے بڑھاؤ۔ بروقت ضرورت جدید رجمنٹین بھرتی کرو لیکن یہ کام مناسب احتیاط کے ساتھ انجام کرو اور اِس بات کو یاد رکھو کہ جس ہتھیار سے تم اپنے کو مسلح کر رہے ہو اگر وہ اچھے شخص کے ہاتھ مین نہ دیا جائیگا تو تمھارے ہی مقابلہ مین چلایا جائیگا۔ قواعد دان سپاہیون کا تاک رکھو اُنکو ایک دوسرے سے علحدہ کرو اور سرحد کے متفرق قلعون کو جہان کی آبادی اُنکے مخالف ہے اور جہان اتفاق سے اُنکی کارروائی کا عمل مین آنا دشوار ہے اُنکو بھیجدو۔ اگر وہ کوئی علامت غدر کی ظاہر کرین تو فوراً اُنکے ہتھیار رکھوا لو۔ اگر وہ غدر برپا کر چکے ہون تو بصورت امکان اُسی جگہ اُنکا قلع قمع کر دو اگر وہ بھاگ جائین تو دیسی باشندون کو بھڑکا دو کہ وہ سب ملکر اُنکا شکار کر ڈالین۔ اگر ابتدا مین دو چار سخت کارروائیان کی جائینگی تو آخر مین کشت وخون بہت کم ہوگا۔ تمھارے جن جن اضلاع مین سکھ سردار ہون اُنکو دریافت کرو اور اُنمین سے جو سلیقۂ جنگ اور ہندوستانیون سے قطعی عداوت رکھتے ہون اُنکے نام درج فہرست کر لو۔ مناسب مقامات مین اونٹ اور باربرداری کے جانورون کو جمع کرو تاکہ وہ فوج جو آگے بڑھ رہی ہے نہایت عمدہ حالت مین غنیم کا مقابلہ کر سکے۔ پولیس کے سوارون کو ایک جگہ جمع کرو تاکہ جس مقام پر خطرہ ہو فوراً وہ اُس مقام پر پہونچ کر ہر مفسدہ کو ابتدا ہی مین رفع دفع کر دین۔ تمام ہندوستانیون کو امانت یا ضرورت کے عہدون سے موقوف کر دو۔ ہر ایک سیاح فقیر کو گرفتار کر لو ہر گھاٹ پر پہرہ رکھو اور ہر سپاہی کی چٹھی کو جانچ لو۔ انتظام ملک کا کام حسب معمول ہر مقام پر جاری رکھو۔ اگر تم اطمینان کے ساتھ رہوگے تو اور لوگون کے مطمئن رہنے مین بھی اعانت کر سکوگے۔ اپنی ذمہ داری سے کام کرنے مین خائف نہو بلکہ جو کچھ واقع ہو اُسکی نسبت ہر امر سے مجھکو اطلاع دو اور جو کچھ تم کرو اُس سے مجھکو ہو بہو خبر دو"۔

چنانچہ اِس حکم کے اتباع مین اور بعض صورتون مین (خاص کر کے پشاور اور لاہور مین) دور اندیشی کا خیال کر کے پنجاب کا ہر ایک منصب دار خبردار رہتا اور اسطور سے کارروائی کرتا تھا کہ گویا کُل صوبے کی حفاظت خاص اُسی کی ذاتی کوششون پر منحصر تھی۔ ہر شخص کا یہ قول تھا کہ ؎ آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من۔ این منم کاندر میان خاک وخون بینی سرے۔

اُن پانچ رجمنٹون مین سے جو پشاور کی محافظ تھین۔ بلکہ یہ کہیے کہ جنکے سبب سے پشاور محصور تھا اور سب سے زیادہ بدظن تصور کی جاتی تھین اُنکو کاٹن اور اِڈورڈس صاحب نے اُسی روز جس دن میرٹھ کے غدر کی خبر پہونچی دو حصون مین تقسیم کر کے مہمندون کے خیالی حملہ کے روکنے کو مچنی شب قدر اور اباز ئی کے سرحدی سنسان تھانون پر بھیجدیا۔ اُسی تاریخ رجمنٹ نمبر ۵۵ جو مشتبہ تھی اور درۂ پشاور کے دوسرے کنارے پر بمقام نوشہرہ تعینات تھی اور شاید نوشہرہ اور اٹک کے درمیان کے راستے مین خلل بھی ڈال سکتی تھی شمالی جانب پہاڑون پر مردان کو جو گائڈس کی پلٹن کا صدر مقام تھا بھیجدی گئی۔ جان لارنس کی ہدایت کے مطابق یہ بے نظیر سپاہ ڈیلی صاحب کی ماتحتی مین یکبارگی

نوشہرہ کی طرف روانہ کر دی گئی اور بجز اسکے کہ راستہ مین کسی مقام پر ٹھہر کر دم لینے کا موقع دیا جاتا وہ اٹک پہونچا دی گئی اور وہان سے بلا توقف دہلی کے معرکے کو روانہ کی گئی - جنرل رابرٹس نے جس طرح کابل سے قندھار کو کوچ کیا تھا ایک مرتبہ اور اسکی کیفیت آنکھون کے تلے پھر گئی - جان لارنس کی اجازت خاص سے اڈورڈس صاحب اور نکلسن صاحب جو کوچ کرنے کے بادشاہ تھے اپنی عملداری کے رعب وسطوت کو کام مین لا کر دیرہ جات کے جنگلی مگر موافق خوانین سے متقاضی ہوے کہ وہ ہماری مدد کے لیے ایک ہزار ملتانی سوار بھرتی کرین - شمالی اور مغربی سرحد کے ہر ایک مقام سے یکبارگی غیر قواعد دان سپاہیون کی رجمنٹین خطرے کے مقامات پر گیرزن کا کام کرنے کے واسطے یا نقل کرنے والے کالم فوج کی شرکت کے لیے یا آخر مین دہلی کے معرکے مین شریک ہونے کی تیاری کرنے کے ارادہ سے روانہ ہوئین - انمین سے اول پنجابی پلٹن تھی جو کوک صاحب کی ماتحتی مین تھی اور جسکو جان لارنس نے اپنے انتہاے تحمل اور عفو سے اس آزمایشی وقت مین بھی بمقام بنون روک رکھا تھا اگرچہ اُسکا روکنا ناممکن العمل تھا - اِس فیل مین پنجاب کی دوسری پلٹن بھی تھی جو گرین صاحب کی ماتحتی مین دیرہ غازی خان سے آئی تھی اسی طرح چوتھی پلٹن وائلڈ صاحب کی ماتحتی مین بنون سے اور پانچوین پلٹن واگن صاحب کی ماتحتی مین کوہاٹ اور دوم رسالہ پنجاب کا ایک بازو بھی چارلس نکلسن صاحب کی ماتحتی مین اُس مقام سے آیا تھا - مری کے پہاڑ سے جو ٹھیک اُسطرف واقع ہے کماؤن کے گورکھاؤن کی پلٹن آئی اور اُسی طریقے سے قواعد دان سپاہیون کی انتالیسوین پلٹن متعینہ جہلم جس سے آثار بغاوت ص۶ پائے جاتے تھے جان لارنس کی صلاح سے سنسان اور دور دراز دیرہ جات مین غیر قواعد دان سپاہیون کی جگہ پر کام کرنے کے واسطے بھیجدی گئی اور بظاہر سفر کی گرمی اور بیچینی سے بغاوت کا جوش اور اُنکا سارا حوصلہ جاتا رہا - فتح خان خٹک جو ایک نہایت شجاع اور بہادر شخص تھا ایک مرتبہ اور سرحد سے ہماری مدد کے لیے یہان آیا اور ننو پٹھانون کو جمع کر کے گذرگاہ اٹک کے تمام ضروری مقامات کو ہماری مدد کے لیے مستحکم کر لیا -

اِس مقام پر مین اِس بات کو بھی بیان کر سکتا ہون کہ ابتداے غدر مین سر جان لارنس جو لاہور مین نہ تھے بلکہ راولپنڈی مین تھے تو اُنکے اور اُنکے صوبے بلکہ تمام ہندوستان کی ایک بڑی خوش قسمتی کی بات تھی - اول تو چند سال سے جس گرمی نے اُنکی راحت جسمانی پر اپنا اثر پیدا کیا تھا اور جس سے اگر موت کا اندیشہ نہین تو اس بات کا خطرہ ضرور تھا کہ اُنکو اُسکے سبب سے انگلستان کو جانا پڑیگا وہ اُنکے قویٰ مین بہت خلل پیدا کرتی - ثانیاً اگر وہ گورنمنٹ کے صدر مقام مین رہتے تو ہزارون چھوٹے چھوٹے مسئلے جنکو اُس حیرت انگیز انتظام سے جو عرصہ سے اُنکے صوبے مین جاری تھا اور جسمین اب بھی زیادہ دست اندازی نہین ہوئی تھی جان لارنس کے ماتحت افسر بھی مثل اُنکے انجام کر سکتے تھے خواہ مخواہ براہ راست اُنکے روبرو پیش کیے جاتے - سیکڑون سرکاری نقشون پر غور کرنا پڑتا اور ہزارون ملاقاتین خواہ مخواہ کرنا پڑتین - کیونکہ جس شخص کے پاس کوئی اپنا گھوڑا تھا (اور اِس امتحان کے وقت مین امید نہین ہے کہ ایک شخص کے پاس

خاص اپنے کئی گھوڑے نہون) وہ ضرور یہ چاہتا کہ لاؤ اُسکو جبست دیکر چیف کمشنر کی ملاقات کراؤن۔ پس اِسطور سے چھوٹے چھوٹے کام اُنکو عاجز کردیتے جو وقت اور کام مین صرف ہوسکتا تھا وہ وقت اور قوت زیادہ تر بیکار صرف ہوتی اِن سب باتون کے لحاظ سے راولپنڈی کا جانا بہت اچھا ہوا۔ اُنکے لفٹنٹ بھی نرالے تھے مَنٹگمری مَیکلیوڈ مَیکفرسَن اور رابرٹسن صاحب لاہور مین تھے اِڈورڈس صاحب نِکلسَن اور کاٹن صاحب پشاور مین تھے۔ یہ وہ لوگ تھے کہ اِدھر کسی بات کو سوچے اور اُدھر اُسکا انجام ہوگیا۔ اِدھر ایک خطرہ دیکھا اور اُدھر اُسکا دفعیہ ہوگیا۔ یہ وہ لوگ تھے جو سر جان لارنس کی غیبت مین اسطور سے کام کرتے تھے کہ اُنکی موجودگی مین کبھی ویسی سخت محنت نہ کرتے۔ خاص کر کے منٹگمری صاحب کے پاس سے برابر تیسرے دن رپورٹ آیا کرتی تھی جسمین اُن تمام خبرون کا لُب لباب درج ہوتا تھا جو مشرقی حصۂ پنجاب کے تمام افسران ضلع کے پاس سے لاہور مین آتی تھین۔ ص ۳۶

اگر شاید کوئی یہ کہے کہ کسی اور مقام پر جان لارنس کا رہنا زیادہ تر قرین مصلحت تھا تو وہ بھی ممکن نہین ہے۔ راولپنڈی گرینڈ ٹرنک کی سڑک پر ایسے مقام مین تھی جہان سے شمالی اور مغربی دونون طرف کی سرحد مین گذر ممکن تھا پشاور ایسے ضروری مقام کی خبر تار کے ذریعہ سے ساعت بساعت پہونچتی تھی اور جو کاملین فن اُنکی تحتی مین وہان کام کرتے تھے اُنکے پاس اور دوسرے اطراف مین وہ اپنی خواہشون اور رایون اور احکام سے لاہور امرتسر جالندھر کرنال اور دہلی کو خبرین بھیجتے تھے اور جب تک کُل خط و کتابت بند نہین ہوئی (بند ہوجانا بہت اچھا تھا) اُسوقت تک سپریم گورنمنٹ کے پاس کلکتہ کو بھی خبرین روانہ کرتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ کہ "مجھکو تار پر خبر دینا بہت اچھا معلوم ہوتا ہے کیونکہ جنکے نام مین خبر بھیجتا ہون تار پر نہ تو وہ مجھ سے اپنے دلائل بیان کرتے ہین اور نہ میری دلیلین پوچھتے" پس اِسطور سے وہ پُرضروری مقام کے قریب تھے اور پھر کسی کے بھی قریب نہ تھے۔ اُنکو زبانی جمع خرچ سے نجات حاصل ہوگئی تھی اور اُس کثیر التعداد صلاح کارون کی مصلحت سے بھی چھٹکارا ملگیا تھا جسمین اگر حضرت سلیمان کی راے بھی طلب کی جاتی تو اُنکی تمام قوت اور زور اور چُستی اور اتفاق ختم ہوجاتے لیکن اِس نازک وقت کے مناسب حال کوئی راے نہ پیدا ہوتی۔ افسرون کی بھرمار سے نجات پاکر جان لارنس زیادہ اطمینان اور وسعت خیال کے ساتھ اِس معاملہ پر بہیئت مجموعی غور کرنے کے لیے زیادہ سچی نگاہ سے کارروائی کرسکے اپنے قائم مقام سکرٹری جیمس صاحب اور اِڈورڈ تھارنٹن صاحب کمشنر ضلع کو مستثنیٰ کرکے جو ہر روز اُنکی ملاقات کے خواہشمند رہتے تھے اور جنھون نے میرے سامنے گفتگو مین اپنی مستعدی اور استقلال اور بہادری کا بہت عمدہ ثبوت دیا ہے وہ بالکل تنہا رہتے تھے اور اُس بلند مقام پر بیٹھے ہوے اِسطرح اپنے تمام صوبے پر اُسکو اپنے قبضہ مین رکھنے کے لیے نگاہ کرتے جاتے تھے جیسے باز بلندی پر اُڑا جاتا ہے مگر اُسکی نگاہ اپنے آشیانہ ہی پر رہتی ہے۔ اور اُسکے باہر بھی دہلی کابل اور کلکتہ پر بھی نگاہ تھی جنگ ایران پر جو ابھی فتح ہوئی تھی اور جنگ چین پر جو اَب شروع ہورہی تھی اُسپر بھی اُنکا خیال رجوع تھا اور اِس بات کا

۱۸۵۷ء

اندازہ کرتے جاتے تھے کہ ہر ایک کا اثر بحیثیت مجموعی اِس معاملہ پر کہان تک پڑ سکتا ہے۔ وہ اپنے ماتحتون کے طبعی
ص۴۳ خواص کو خوب جانتے تھے کہ کون پیٹ کا ہلکا اور کون متحمل کون محتاط اور کون بدحواس کون چُست و چالاک اور
کون سُست مزاج ہے اور اسلیے جو رپورٹین وہ لوگ روانہ کرتے تھے اُنکو وہ مناسب وقعت دیتے تھے۔ وہ خوب جانتے تھے
کہ ہمت دلانے یا خبردار کرنے کے لیے کس قسم کی عبارت استعمال کرنا اور جہان ضرورت ہو وہان کشادہ دلی اور سچائی سے
تعریف کا دریا کس طور پر بہانا اور کبھی (گو ایسے افسرون کے ساتھ یہ کبھی نہین ہوا) تنبیہ کا تازیانہ کیونکر لگانا چاہیے۔
سر جان لارنس جس استعارہ کے بہت شائق تھے اُسکو استعمال کر کے ہم کہتے ہین کہ "وہ اِس بات سے بہت ہوشیار
رہتے تھے کہ اُنکے گھوڑے اپنی راہ نہ جانے پائین" بلکہ بہتر سے بہتر یہ سمجھتے تھے کہ اُنکا کوچبان ہر وقت کوچ بکس پر بیٹھا ہوا
ہاتھ سے ہر وقت راس تھامے ہے اور اُسکی نگاہ ہمیشہ سڑک کی طرف لگی ہے کہ کوئی خطرہ نہ پہونچنے پائے جسکو وہ کوچبان کی
طرح بلنکر (پٹے) لگائے ہوئے بھی دیکھ نہین سکتے تھے (یعنی خاص اپنے صوبے کے کامون مین اِسقدر مشغول تھے کہ سوائے
اُنکے اور کسی بات کا خیال نہین کر سکتے تھے)۔ جان لارنس کے ماتحت افسر اس بات سے واقف تھے اور اُسکے
سبب سے خوش تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اُنکو حکومت کرنے کا مرجح ترین حق حاصل ہے اور اگر وہ کسی شخص یا معمولی
آدمی کی کمزوری کو جائز نہین رکھتے تھے تو اُسکا اصل باعث یہ تھا کہ رفاہ خلائق کے کامون مین وہ بہت سرگرم تھے
اگر ماتحتون کو سُستی کے وقت وہ تازیانے سے سزا دیتے تھے تو اپنی طبیعت پر بھی وہ انتہاے مرتبہ کا جبر کرتے تھے اور اگر وہ
اپنے ماتحتون کو کم بچاتے تھے تو اپنے کو اُس سے بھی کم بچاتے تھے۔

یہ بات تھوڑی بہت اُن تمام اشخاص کو جو اُنکی ماتحتی مین کام کرتے تھے یا جنھون نے ہندوستان کے غدر کی
پوری تواریخ کبھی پڑھی ہے معلوم ہے کہ کیونکر وہ اپنا کام کرتے اور کیونکر اُس کام کا منصوبہ باندھتے تھے اور کس طرح سے
بڑی بڑی و دور کی باتون کا لحاظ کرتے تھے۔ لیکن شاید اُنکی سوانح عمری کے راقم کی طرح اِس بات سے بہت کم لوگ
واقف ہونگے کیونکہ وہ ہمیشہ ہر روز بلکہ ہر گھنٹے اِس اعتبار سے اُنکے ساتھ رہا ہے کہ جو ڈھیرون کاغذات صوبۂ پنجاب کے
مختلف مقامات سے سر جان لارنس کے نام آتے اور اُنکی طرف سے اُن لوگون کے نام جاتے تھے اُن سب کو راقم نے
حرف بحرف پڑھا ہے سر جان لارنس کے ماتحتون مین سے بیشک ہر شخص بہ نسبت اور اشخاص کے اِس بات کو
بہتر جانتا ہوگا کہ اُنھون نے بذات واحد اُس شخص کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا۔ لیکن جس شخص کو میری طرح کل کاغذات کے دیکھنے
پڑھنے کا موقع نہین ملا ہے اِس بات کو مجھ سے بڑھکر نہین جان سکتا ہے کہ بحیثیت مجموعی وہ سب کے ساتھ کس طرح
پیش آتے تھے کیونکر وہ ہر ایک ڈور اپنے ہاتھ مین لیے ہوئے تھے اور کیونکر وہ دیرہ جات مین دس بارہ سوارون کے
بھرتی ہونے کے طریقہ کو اُسی غور کے ساتھ دیکھتے تھے جس طرح برنارڈ ریڈ ولسن گریتھڈ نارمن چیمبرلین اور نکلسن صاحب سے
ص۴۴ خط کتابت کرکے اُس اہم کارروائی کی پیروی اور ایک طور سے حکم اور ہدایت کرتے تھے جو آہستہ آہستہ اور رنج دہی کے ساتھ

دہلی کی پہاڑی پر ظاہر ہوتی تھی۔

جسوقت غدر کے شروع ہونے کی خبر پہلے پہل سر جان لارنس کے پاس پہونچی تو لیڈی لارنس اسوقت اُنکے ہمراہ تھین لیکن چندروز بعد بجبر و اکراہ اُنکو اپنے لڑکون سمیت مری کو جانا اور سر جان لارنس کو ایک ایسی آفت کے سامنے چھوڑنا پڑا جسکو لیڈی ممدوح نے قرائن سے فی الفور دریافت کر لیا تھا کہ وہ بڑا گاڑھا وقت ہے جیسا انپر عمر بھر کبھی نہ پڑا ہو گا۔ اِن چند حادثہ ناک ایام کی بابت لیڈی موصوفہ نے جو یادداشتین لکھی تھین اُنہین سے چند باتون کا اس موقع پر بیان کرنا خالی از لطف نہین ہے۔

بچ کے معاملات کے متعلق میرے شوہر نے پہلے یہ کام کیا کہ اپنے برادر نسبتی ڈاکٹر برنارڈ کو ایک چٹھی لکھی اور اُسمین اطفال کے بارے مین تمام ضروری باتون کی ہدایت کی اور اُسوقت تک جو قلیل سرمایہ ہم لوگون کو میسر تھا اُس سے اُنکا بندوبست کیا۔ میرے شوہر نے ضرورت معاملات پر نگاہ کر کے دریافت کیا کہ شاید ہم لوگون مین سے بچ کر بظاہر وطن کو کوئی واپس نہ جاسکیگا۔ لیکن اُنکو کبھی دم بھر کے لیے بھی بیدلی نہین ہوئی۔ اُنھون نے اپنے مکان کا صرف یہ بندوبست کر دیا تھا کہ جو بات واقع ہو اُسکے لیے اُسی طرح کا سامان مہیا رکھا جائے اِسکے بعد اُنھون نے اپنے کو سرکاری کام مین مشغول کیا اور اپنے خانگی معاملات کو یک قلم چھوڑ دیا۔ جو کچھ اُنھون نے کہا اور جس خوش اسلوبی سے انجام کیا وہ ہر شخص کو معلوم ہے اور خدا نے کس رحم کے ساتھ اُنکی صحت اور قوت کو قائم رکھا۔ جوش اور ولولہ مین اُنکی ساری بیماری جاتی رہتی تھی اور رات دن جسوقت کام آجاتا تھا فوراً اُسکو انجام کرتے تھے۔۔ اِس زمانے مین جو وہ تندرست رہے سب سے بڑھکر اُسکا سبب یہ ہے کہ اُنکو اپنے خواب پر پوری قدرت حاصل تھی۔ رات کے وقت جب کوئی تار برقی آتی تھی تو وہ فوراً اُٹھ بیٹھتے تھے اور اُسوقت جو کچھ اُنسے ہوسکتا تھا اُسکو انجام کرتے تھے اور اُسکے بعد واپس آکر پھر غافل سونے لگتے تھے اور ضرورت کے وقت پھر بیدار ہو جاتے تھے۔ تمام مروجہ کام برابر جاری رہتا تھا اور اِسکے سوا غدر کی وجہ سے جو کام اُنکے ذمہ عائد ہوتا اُسکو بھی انجام کرتے تھے۔ جسوقت وہ راولپنڈی مین تھے تو مجھکو اپنے لڑکے لیکر دو مہینے تک مری مین رہنا پڑا اور اِسکے بعد وہان سے پھر لاہور جانا ہوا۔ یہ ہجرت کا زمانہ مجھپر بہت شاق گذرا۔ مین اپنی کیفیت تو یہ بیان کرتی ہون کہ مین اِنگلستان کے نہ جانے سے بہت خوش ہوئی کیونکہ اگرچہ مین علحدہ اور میرے شوہر علحدہ تھے لیکن خط کتابت برابر جاری رہی۔ میرے شوہر نے یہ بندوبست کیا تھا کہ وہ چند سطرین ہر روز مجھکو لکھ بھیجتے تھے اور مین بھی سمجھتی تھی کہ بشرط ضرورت کسی نہ کسی طور سے مجھکو بھی اُن تک رسائی ہونا چاہیے۔

لیڈی لارنس نے جو لکھا ہے کہ جوش اور ولولے کے وقت اور کسی نئے کام کے شروع کرنے کے اضطراب مین وہ اپنی بیماری کو بھول جاتے تھے یہ بہت صحیح ہے لیکن یہ بات بھی اُسیقدر صحیح ہے کہ انتشار کے وقت مین بیماری زیادہ بھی ہو جاتی تھی۔ یہ بات لیڈی لارنس کے نام کی چٹھیون سے تو نہین مگر جان لارنس کے دوستون کے نام کی چٹھیون سے بخوبی ہویدا ہے۔ اُنکی بیماری (یعنی درد اعصاب) پھر عود کر آئی اور جو کام نہایت ہی اہم اور دشوار تھے وہ عارضے کی

عین شدت مین انجام کرنا پڑے - ایک شخص یعنی اڈورڈ تھارنٹن کمشنر قسمت راولپنڈی نے جوابتک زندہ ہین اس حادثہ ناک زمانہ مین جان لارنس کی کیفیت بہت کچھ دیکھی ہے اور اُنسے مین نے ملاقات کرکے جو بات چیت کی اُسمین سے بعض امور خاص اِس موقع پر بیان کرنے کے قابل ہین - اور پہلے مین بذریعۂ قیاس یہ کہتا ہون کہ تھارنٹن صاحب نے جان لارنس کے مدرسہ مین تعلیم نہین پائی تھی (اِس فقرے کے معنے معمولی طور پر سمجھنا چاہیے) تھارنٹن صاحب جان لارنس کے نیچے کبھی نہین بیٹھے - وہ اُنکے ہم سن تھے اور پہلے پہل جب وہ ہندوستان مین آئے تھے تو عہدہ اور کام مین بھی اُنکے برابر تھے - پس جو کچھ صاحب موصوف کا بیان ہے اُسکو مین تلمیذانہ حسن اعتقاد پر محمول کرکے نہین بیان کرتا ہون بلکہ ایک حلیم المزاج اور دور اندیش ہم عصر سمجھکر جو جان لارنس سے بہت فاصلے پر تھا اُنکی باتون کو بیان کرتا ہون - صاحب موصوف نے ایک مرتبہ کی گفتگو مین مجھ سے بیان کیا کہ -

جان لارنس زیادہ تر اپنی طبیعت سے بات نہین پیدا کرتے تھے - غدر کے معاملات مین سوائے بعض صورتون کے اُنھون نے اپنی طبیعت سے کوئی بات نہین پیدا کی - وہ ہر ایک مقام سے رائین طلب کرکے اُنکو پڑھتے تھے اور سب باتون پر غور کرکے ایک امر اُس سے تجویز کرتے تھے - اصل مین وہ ہر مقام پر اپنے دماغ سے کام لیتے تھے - اڈورڈس اور نکلسن صاحب ایسے بعض اشخاص کو روکنا پڑتا تھا کہ وہ پیچھے کھینچے جائین اور اُنٹین یا برنارڈ یا ولسن صاحب ایسے آدمیون کو وہ آگے بڑھاتے تھے کہ معرکے مین جاکر کام کرین - جان لارنس ہی ایک ایسے شخص تھے جو غلطی نہین ہونے دیتے تھے اور جو غلطی کرنے والا تھا اُسکو روکتے تھے - اکثر اُنسے زیادہ ہوشیار یا مستعد اشخاص جب اپنی دلیلین پیش کرتے تھے وہ اُنکی سماعت کرتے تھے اور بعض اوقات اُنکا اثر بھی اُنپر پڑتا تھا لیکن آخر مین وہ اپنے فہم معمولی کی حیرت انگیز کسوٹی پر ضرور اُسکو کس لیتے تھے - میرے دل مین کبھی ایسی بات کا خیال نہین پیدا ہوا کہ یہ سب کارروائیان جان لارنس کی ہین اسوقت تو خیر مگر خاص اُس زمانہ مین جب کی یہ باتین ہین کبھی خیال نہین ہوا تھا لیکن جو کچھ وقوع مین آیا اُس سب پر اسوقت غور کرکے مین بوضاحت اِس بات کو دیکھ سکتا ہون کہ پنجاب جان لارنس ہی کی ذات سے محفوظ رہا اُنکے کسی ماتحت کے سبب سے ایسا نہین ہوا -

بہادر آدمیون مین جو باتین ہونا چاہیین وہ سب جان لارنس مین موجود تھین - وہ اپنے مکان کے کمرے کے باہر بیٹھتے تھے جہان چیمبرلین صاحب اور مین ہوا کرتا تھا اور بڑے اطمینان سے معاملات پر بحث ہوا کرتی تھی - جسوقت وہ بہت خستہ ہو جاتے تھے تو وہ اپنے تنومند جسم کو عین دروازے کے قریب ایک چارپائی پر ڈھیر کر دیتے تھے اور وہان سے لیٹے لیٹے باتین کرتے جاتے تھے پہلے اُنکے مکان پر ایک چوکیدار بھی نہ رہتا تھا جب کونسل جنگ نے جو بریڈ صاحب اڈورڈس اور چیمبرلین صاحب سے شامل اور اُنکے مکان مین مجتمع ہوئی تھی بہت اصرار کیا تو اُنکے اصرار سے ایک سنتری پہرے پر کھڑا ہونے لگا مگر سوائے ایک سنتری کے دوسرا نہین رہتا تھا - اور یہ شخص جو مقرر ہوا اُسکی بھی یہ کیفیت تھی کہ مکان کے ایک پہلو مین ایسے مقام پر کھڑا رہتا تھا کہ اگر کوئی شخص دوسری طرف سے آکر اُنکا کام بستر خواب پر تمام کر دیتا تو اُسکو اُدھر کی خبر بھی نہوتی -

ص مجھکو اِس مقام پر بیان کرنا چاہیے کہ جان لارنس کو اپنی جان کا کبھی خوف نہین رہا۔ایک مرتبہ سکھون کی دوسری لڑائی کے زمانے مین وہ دن بھر کی محنت شاقہ کے بعد ایک مقام پر بے کھٹکے غافل سو رہے تھے آدھی رات کو کچھ کھٹکا ہوا اور اُنکے ماتحتون مین سے ایک شخص مارے خوف کے بوکھلایا ہوا آیا اور نہایت اضطراب مین بیان کیا کہ "کیا آپ کو معلوم نہین ہے کہ اسوقت ہم ایک ضغطہ مین پھنسے ہین"۔ جان لارنس چونک اُٹھے اور اُس سے یہ کہکر کہ کچھ پروا نہین پھر اُسی طرح سو رہے اور جتنی دیر تک سونا مقصود تھا اُتنی دیر سوئیے۔اڈورڈ تھارنٹن صاحب بیان کرتے ہین کہ

مین اُسی زمانے مین جب صورت معاملات سے بالکل مایوسی ظاہر ہوتی تھی اور کوئی تدبیر ممکن نہین معلوم ہوتی تھی جان لارنس کے پاس آیا اور اُنکو دیکھا کہ کچھ کاغذات سامنے رکھے ہوے اکیلے بیٹھے ہین اُنکا کوٹ اور قمیص الگ پڑا ہوا ہے گردن اور بازو برہنہ ہین اور سر پشت کی جانب پھرا ہوا ہے مین نے خیال کیا کہ گویا ثابت قدمی اور استقلال کی ایک تصویر کھنچی ہوئی ہے اُنھون نے مجھسے کہا کہ "مین سمجھتا ہون کہ ابھی کچھ امید ہو سکتی ہے" اور اُنکے اس کہنے سے مجھکو معلوم ہوا کہ اُنکی صورت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اِس بات کو کرکے دکھا دینگے۔مین نے خیال کیا کہ اگر وہ ہلاک ہوے تو بہت سخت موت مرینگے اور اگر ہم لوگون کی جانین بچ گئین تو مجھکو خیال ہوا اور اِسوقت بھی یہی خیال ہے کہ اُنھین کے طفیل سے ایسا ہوا۔غدر کے اول دو مہینے کے زمانے مین جان لارنس کو سوا ایک روز کے مین نے ہر روز دیکھا۔اس روز بھی حسب معمول مین اُنکے پاس گیا مگر اُس روز دیکھا کہ وہ نہ تھے۔وہ اصل مین اپنی زوجہ کی ملاقات کو مَری چلے گئے تھے یہ ایک صریحی بیقاعدگی تھی جسکا کوئی بہانہ نہین ہے لیکن اُس سے چارہ نہ تھا۔جان لارنس نے جہان تک ممکن تھا اِس سفر مین عجلت کی مَری جاکر تھوڑی دیر اپنی زوجہ کو دیکھا اُنکو تسلی اور دلاسا دیا اور چوبیس گھنٹے کے بعد واپس آکر پھر اپنے کام مین مشغول ہوے۔

یہ سرشت انسانی کا ایک لطیف اثر تھا بعض لوگ اِسکو انسانی کمزوری بھی خیال کرسکتے ہین بہر حال وہ ایسی بات ہے کہ اگر اُسکو نہ سُنتا تو مجھکو بڑا افسوس ہوتا اور سنکر اگر نہ کہتا تو اور بھی تاسف ہوتا۔یہ ایک دن کا سفر ایسا تھا جیسے کسی متلاطم سمندر مین کوئی جزیرہ ملجائے یا یہ کہیے کہ ہتھیارون کی دائمی جھنکار اور فوجون کی حرکت اور انتظام ملک کے بیشمار افکار و تردوات کا ایک قیلولہ تھا۔بلکہ اصل تو یہ ہے کہ اِس بات کا خیال کرکے کہ آہن سرشت جان لارنس کی اُس زرہ مین بھی جو برچھی کی نوک کو توڑ دیتی تھی ایک آدھ کڑی کمزور تھی ہم کو جان لارنس کی قدر کچھ کم نہین بلکہ زیادہ کرنا چاہیے۔

دوسری قسم کے سب دعوون کو جنکو کمتر بہادری کے قالب کے ڈھلے ہوے آدمی بعض اوقات بہت بڑا سمجھ سکتے ہین (یعنی کنبہ یا احباب یا آسایش و آرام یا تندرستی یا دولت کا خیال) جان لارنس عادتاً اور بڑی احتیاط سے اپنے ص فرض منصبی کے مقابلہ مین مقدم نہین سمجھتے تھے۔اپنے فرض منصبی کے مقابلہ مین اُن دعوون کو ہیچ سمجھتے تھے دنیا مین صرف ایک ہی شے ایسی تھی جسکے دعوون کو وہ بمقابلہ سرکاری کام کے ایک ساعت کے لیے جانچنا جائز جانتے تھے۔اُس شے یعنی اپنی زوجہ کی حاجتون کی جانب عدیم الفرصتی کے زمانے مین بھی وہ ہمیشہ متوجہ ہوجاتے تھے۔یہ خلاف قاعدگی

ایک لطف کی تھی اور اُس قلب فولادمین یہ کم زوری خداداد تھی جسکے بارے مین اُنکو چھوٹا بہت کم اشخاص اور بڑا بہت سے لوگ خیال کرینگے - وہ خیال دن بھر کی محنت اور بیچینی کے بعد جو اُنکی کٹھن زندگی مین اُنپر پڑتے تھے بمنزلہ اسکے تھا جیسے دن بھر کام کرنے کے بعد انسان طبیعت بہلانے کے لیے کُچھ سوچتا یا کوئی داستان یا مثنوی پڑھتا ہے نہین بلکہ وہ خیال اس سے بھی کُچھ زیادہ تھا یعنی وہ اُنکی کُل زندگی کا مخفی چشمہ تھا گویہ ممکن ہے کہ زیادہ جوش کے زمانے مین بعض اوقات اُسکی روانی کی آواز سنائی دیتی تھی - ملک اِسپین مین ایک بڑا بھاری دریا ہے جو بہتے بہتے ایک مقام پر زمین کے نیچے گُھس گیا ہے اور وہان سے اندر اندر تیس میل تک بہتا چلا گیا ہے - لیکن بعض اوقات معینہ پر وہ پھوٹ نکلتا ہے اور سطح زمین پر ڈبرے بھر جاتے ہین جنکو ناواقف شاعرون نے "دریاے گاڈِیانا کی آنکھین" باندھا ہے - وہ ڈبرون کے سوا کُچھ اَور نہین ہین لیکن وہ یقینی اور مقررہ علامتین اِس بات کی ہین کہ وہ دریاے زخار برابر بلا مزاحمت نیچے بہ رہا ہے -
یہی کیفیت جَانْ لَارِنْس کی تھی - اور اُنکی زندگی اور عیال و اطفال کی خوشی کے اِن مخفی چشمون کے اُبلنے پر بغیر اسکے کہ کُچھ فشاے راز کرون (کیونکہ اُس سے لطف بیان جاتا رہیگا) میرے لیے اِس بات کا بیان کرنا جائز ہوسکتا ہے کہ اُنکا منشا کیا تھا -

اِس قسم کے ایک ماجرے کو جو اپنی لطافت اور حُسن معنوی مین آپ اپنی نظیر ہے مین نے اِس سوانح عمری کی جلد اول (صفحہ ۱۴۳) مین بیان کیا ہے - اُسی طرح کا ایک اور قصہ جو اُس سے بھی زیادہ عام پسند مگر خاص طور کا ہے اِس موقع پر درج کرتا ہون - ایک روز جَانْ لَارِنْس اپنے ایک نہایت لائق ماتحت افسر سے اِس مسئلہ پر بحث کر رہے تھے کہ آیا افسر بندوبست اپنے صیغہ کا کام اُس صورت مین زیادہ عمدگی سے انجام کرسکتا ہے جب اُسکی شادی ہوچکی ہو یا اُس حالت مین جب وہ بن بیاہا ہو - افسر ماتحت کی راے مین یہ آیا کہ جسکی شادی ہوگئی ہو وہ عمدہ کام کرسکیگا اور اِس بارے مین اپنے خیالات کو اِس عبارت سے ظاہر کرنا چاہا کہ "آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ نے بارہا یہ کہا ہے کہ بندوبست کا بھاری کام مجھ سے بہتر کوئی شخص نہین کرسکتا ہے" جَانْ لَارِنْس نے جواب دیا "اگر یہ بات ہے تو آپ سے بُرا کوئی شوہر نہوگا" - اِس سے اِنکا منشا یہ تھا کہ اُنکا نائب اپنے کامون مین اِسقدر مشغول تھا کہ اپنی بی بی کے لیے وقت اور دھیان نہین دے سکتا تھا جو ہر شوہر پر لازم ہے - اب جَانْ لَارِنْس کے علم و عمل کو دیکھیے - کو وہ مُرمی جانے کی صریح بیقاعدگی کا حال جو ابھی بیان کیا گیا وہ "دریاے گاڈِیانا کی ایک اور آنکھ" ہے - اور یہ بھی اُن تینون مثالون سے جو اوپر بیان کی گئی ہین کُچھ کم نہین ہے - جو شخص سن شیب مین شباب کا گذشتہ زمانہ یاد کرکے یہ صحیح مقولہ کہ سکتا ہو کہ وہ مجھکو بی بی بغیر پانچ منٹ چین نہین پڑ سکتا اگر اُسنے اِسقدر طول طویل کٹھن زمانے مین ایک مرتبہ چند گھنٹے اِسطور پر دم لے لیا ہو جس سے زمانۂ حال کے لیے اُسمین قوت اور استقلال کے واسطے تازہ امید پیدا کی گئی ہو تو اُسکی خطا بخوبی معاف کرنے کے قابل ہوسکتی ہے - جَانْ لَارِنْس نے اپنی آرزوے دل کی صرف ایک مرتبہ شنوائی کی کیونکہ بحیثیت چیف کمشنر پنجاب اصل مین وہ اُسکی حفاظت کے ذمہ دار تھے اور ایسے مقصد سے ص٣ع

کام کرتے تھے کہ بہت کم لوگون نے کیا ہوگا - ایک مرتبہ اپنے دل کی خواہش کو جو اُنھون نے جائز رکھا تو اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ باوصف اپنی تمام ظاہری رُکھائی اور سرکاری کامون مین ہمہ تن مستعد رہنے کے وہ سچے اور رحیم طبیعت کے آدمی تھے -

لیکن اب اُس امر کے ثابت کرنے کا وقت ہے جسکو مین نے سَر جَانْ لَارِنْس کی محنت اور مشقت اور مستعدی اور دوراندیشی کے بارے مین بیان کیا ہے اور وہ امر جَانْ لَارِنْس کی اُن چٹھیون کے مختصر اقتباسات سے جو اُنھون نے اوائل غدر مین تحریر کی تھین ثابت ہوسکتا ہے اُن اقتباسات کو مُشتے نمونہ از خروارے سمجھکر پڑھنا چاہیے اور سب کے پہلے ہم اُنکی خبرداری کا حال بیان کرینگے -

مَنْٹگُمرِی صاحب کو جو اصل مین بمقام لاہور اُنکی قائم مقامی کرتے تھے جَانْ لَارِنْس نے ۵ مئی کو یہ تحریر کیا تھا -

فَارِنگٹَن صاحب کو مناسب نہین ہے کہ راجہ کپورتھلہ کو سپاہیون کے بھرتی کرنے کی اجازت دین - مین نے چند روز کا عرصہ ہوا کہ اِس بات سے بذریعہ تار برقی اُنکو خبر دی تھی لیکن اگر اُنکو خبر نہ پہونچی ہو تو کچھ عجب نہین ہے - مین سمجھتا ہون کہ ہمارا کم بھیجے ہوے آدمیون سے اُسی طرح کا خطرہ پیدا ہوگا جیسا اور لوگون کی بھیجی ہوئی سپاہ سے قیاس کیا جاتا ہے -

مین نے مَیکفرسَن صاحب کو آپ سے اِس امر کا بندوبست کرنے کی بابت لکھا ہے کہ پولس کے سوارون اور پیادون کی جگہ جہان تک ممکن ہو اور بر قدر از بھرتی کرکے اُنکو فرصت دی جاے - لیکن بندوبست ایسا کرنا چاہیے کہ پُرانے اور نئے آدمی باہم گر شامل رہین اور جیلخانون مین چھوٹے چھوٹے فوجی پولس کے گروہ خطرے کے مقامات پر متعین کردیے جائین اصل غرض یہ ہے کہ پولس کے سوار اور پیادے فتنہ و فساد کے فرو کرنے یا اور ناگہانی ضرورت کے لیے مستعد رہین - ہمکو اپنے وسائل کو اختیار مین رکھنا چاہیے - عجب نہین کہ کسی وقت روپیہ کا توڑا ہو جاے -

۱۸ - مئی کو اُنھون نے مَنٹگُمرِی صاحب کے نام ایک اور امر کی خبرداری کی بابت جو ابتداے نوبت غدر مین اور بھی زیادہ ضروری تھا لکھا کہ ص ۵۳

کل قریب قریب دن بھر میری طبیعت بہت علیل رہی لیکن میرے پاس بہت سی خبرین آئین - مین پُرانے سکھون کو کثرت سے بھرتی کرنا نہین چاہتا - مجھکو اُنکے قومی اتفاق کا زور زیادہ ہے اسوقت سے بارہ برس قبل کیونکر اُنھون نے خرابی پیدا کی اور ہماری بربادی سے اُنکا کسقدر فائدہ ہے - پس مین پُرانے سکھ سپاہیون کے بھرتی کرنے پر رضامند نہین ہون - سکھون اور ہندوون مین بڑی محبت ہے اور اگرچہ مین بتدریج و احتیاط سکھون کی بھرتی کرنے پر رضامند ہون لیکن مین چاہتا ہون کہ مسلمانون اور کوہستانیون کے ساتھ ملا کر اُنکی بھرتی ہو - مین کسی حالت مین اُس تعداد سے زیادہ آدمی بھرتی نہ کرونگا جسکی کمال ضرورت ہے - کیونکہ اگر فوراً کوئی انسداد نہو گا تو یہ سب لوگ ہمارے حریف ہو جائینگے اور سواے گورون کے اور کسی پر اعتماد نہو سکیگا - مین ہزاہ اور بعد ئہ غازی خان کے جدید سپاہیون کے سوا پیرہ جات مین ہزار ملتانی سوار بھرتی کر رہا ہون - اور اُنکے علاوہ

پنجابی پیادون اور پولس کی پلٹنون کی کل ۱۸ رجمنٹون کے لیے چار چار کمپنیان اور رقائم کر رہا ہون - ان سب لوگون سے پورے وس ہزار آدمی ہوجائینگے - کورٹ لینڈ صاحب فیروزپور مین کام کرنے کے لیے ایک ہزار آدمی بھرتی کر رہے ہین — اگر بہت ضرورت ہوگی تو ان لوگون کی تیاری کے قبل ہم لوگ اور آدمی بھرتی کر سکتے ہین - ہمکو اپنے امکان بھر اس بات کی بڑی کوشش کرنا چاہیے کہ یا تو جانچے ہوے اور خیر خواہ آدمی بھرتی ہون یا بہرحال کم عمر لوگ ہون جنپر پرانے زمانے کی باتون کا اثر نہ پڑے -

مجھکو اس مقام پر یہ بھی لکھنا چاہیے کہ جان لارنس کو تجربہ سے فوراً یقین ہوگیا کہ مالوہ کے پرانے سکھ سپاہیون پر بھی اعتماد ہوسکتا ہے اور جب ایک بار اعتماد ہوگیا تو انھون نے ایک واجبی خوشدلی سے انکو بھرتی کیا اور نتیجہ بھی عمدہ ہوا - اسکے بعد ہمکو یہ کہنا چاہیے کہ جان لارنس کو اپنی ہر درجہ کی رعایا کی بہبودی کا خیال کسقدر تھا جو انکی تفصیلی ہدایتون سے بخوبی ثابت ہوتا ہے -

منگمری صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کو بتاریخ ۱۹ مئی انھون نے لکھا کہ

فوج سیالکوٹ کے زیادہ تر حصہ کو حکم ہوا ہے کہ وزیر آباد مین جا گرشتی کالم فوج کی شرکت کرے - انگریزون کے تمام عیال واطفال لاہور کو یا اتنی دور تک روانہ ہونے والے ہین جہان اسی طرح کے دوسرے گروہ لاہور کے باشندون کے ملجائین - اگر آپکو باربرداری کی حاجت ہو تو گوجرانوالہ اور لاہور سے مدد لیجیے ڈپٹی کمشنر لاہور کو لکھدیا جائیگا کہ جسقدر عمدہ گاڑیان اور یکے وہ جمع کرسکتے ہون انکو فراہم کرکے آپ کے پاس بھیجدین - عورتین جہان تک لاہور کو روانہ ہوسکین اسیقدر عمدہ بات ہے - یہان وہ خطرے سے محفوظ اور آزاد رہینگی -

بنام اوزلے ڈپٹی کمشنر شاہپور ۲ - مئی -

ص ۵۹ ہم نے سنا ہے کہ کوک صاحب ۱۹ - کے قبل بنون سے روانہ ہونے کا قصد نہین رکھتے تھے - پس اس صورت مین آپ کو اس بات کے واسطے بہت وقت ملا کہ عیسیٰ خیل مین ان سے جا کر ملیے - جسقدر اونٹ آپ کے جمع کرنے سے ممکن ہون جمع کرلیجیے (کوک اور وائلڈ صاحب کی) ہر رجمنٹ کے لیے چار چار ہزار سے کم نہون - اور انکو یا تو شاہپور مین تیار رکھیے یا فوج کے پاس بھیجدیجیے - شاید سب سے عمدہ بات یہ ہوگی کہ تلو تلو اونٹ ہر رجمنٹ کے پاس بھیجدیے جائین اور مابقی شاہپور مین جمع رہین مہربانی کرکے اسکا لحاظ رکھیگا اور اونٹون کے جمع کرنے مین کوتاہی نہ کیجیے گا - ابھی ہم یہ نہین کہسکتے کہ ان سب انتظامات پر کس کس بات کا دارمدار ہوگا -

بنام منٹگمری صاحب ۱۲ - مئی -

یہان سب خیریت ہے لیکن اس بات مین مجھکو شبہہ ہے کہ کمانڈر انچیف کی ذات سے کوئی فائدہ ہوگا - انکے ساتھ جو لوگ ہین نارمن صاحب کو چھوڑکر سب کے سب محض ناکارے ہین - مین اڈورڈس صاحب کو بھی انکے حوالہ کرنے کو

نہ کھونگا۔ اڈورڈس صاحب کی ضرورت جہان ہے وہان ہے۔ اگر پشاور مین نکلسن صاحب کی کچھ نعوذ باللہ ہوئی تو وہان کے برگیڈیر کا کوئی رہنا نہ رہیگا۔ بااینہمہ مین نے کمانڈر انچیف کو لکھا ہے کہ اور جس افسر کو چاہین طلب کرلین اور بیشک اگر وہ اڈورڈس صاحب ہی کو پسند کرینگے تو وہ جائینگے۔ لاہور مین جسقدر اونٹ جمع کیے جاسکین جمع کرلیجیے۔ سردار خان رئیس موجنگ اور دوسرے اشخاص اُنکو جمع کرسکتے ہین۔ ہم پلٹن گائڈس چوتھی پلٹن سکھ اور کوک اور وائلڈ صاحب کی رجمنٹون کو ایک ایک اونٹ پر دو دو آدمی سوار کرکے بھیج رہے ہین تاکہ وہ موقع پر جہان تک جلد ممکن ہو پہونچ سکین کے کمانڈر انچیف کو شاید کچھ گاڑیون کی بھی ضرورت ہوگی۔ جو کچھ منظور کیا جاے فوراً ادا کردیا جاے۔ گائڈس کے لوگ کل جہلم مین پہونچ جائینگے۔ لفٹنٹ سی نکلسن پنجابی رسالہ نمبر ۲ کے ۱۹۰ سوارون کے ساتھ ایک دن بعد پہونچینگے۔ روتھنی صاحب کی سپاہ ۲۲۔ تاریخ پہونچیگی۔ کوک اور وائلڈ صاحب سیدھے لاہور کی جانب شاہ پور کی راہ سے روانہ ہوے ہین۔ میری کنپٹی مین شدت سے درد ہے لیکن جہان تک ہوسکتا ہے وہان تک مین اپنا کام کیے جاتا ہون۔

اِسکے بعد منٹگمری صاحب اور اُنکے رفقاے لاہور کے نام تعریفی چٹھیون کی بوچھار رہی جنکو مین اوپر نقل کرچکا ہون۔

بنام لارڈ الفنسٹون گورنر بمبئی ۲۲۔ مئی۔

ہم سب لوگ اِس حصۂ ملک مین خیریت سے ہین لیکن بلوے کے روکنے کی اب تک کوئی تدبیر نہین کی گئی۔ کمانڈر انچیف اب تک انبالہ سے میرٹھ یا دہلی کو نہین گئے۔ اور انبالہ کی فوج ظاہرا بالکل بیکار رہے۔ ہم غیر قواعددان سپاہیون کو اس غرض سے سرحد سے طلب کراکے لاہور کی جانب ریلتے جاتے ہین کہ وہ آگے بڑھ کر میرٹھ کے بچانے کی بہادرانہ مہم مین کمانڈر انچیف کی اعانت کرین یا دہلی کو فتح کرین یا آگرہ اور ممالک مغربی وشمالی کو بچائین اگر غیر قواعددان سپاہ خیرخواہ رہی توسب اچھا ہوگا کھٹکا یہ ہے کہ اگر ہم نے تاخیر کی تو یہ بگڑ جائیگی اور ولایتی سپاہ آب وہوا سے نقصان اُٹھاتے اُٹھاتے برباد ہوجائیگی۔ ہم پشاور پر جب تک ممکن ہوگا قبضہ رکھینگے اور پھر لاہور مین اگر جمع ہونگے۔ ملک مین ہم اب تک اپنا تسلط کیے ہوے ہین اور رعایا خیرخواہ اور فرمان بردار ہے۔ مہربانی فرماکر احتیاطاً کراچی مین ہمارے لیے روپیہ تیار رکھیے۔ دریاے سندھ کے اسٹیمر بہت کام آئینگے اور اُنکے ذریعہ سے ہم ملتان پر قبضہ رکھ سکینگے۔

فیروزپور کی نسبت جان لارنس نے صحیح خواہ غلط طور سے یہ خیال کیا تھا کہ وہان کے فوجی حکام نے کچھ بدعنوانی کی اور جہان حقیقت مین چند دنون کے بعد بدعنوانی ہوئی۔ سر جان لارنس نے وہان کے ڈپٹی کمشنر مسٹر مارسڈن کو تاریخ ۲۲۔ مئی یہ چٹھی لکھی۔

فیروزپور مین آپ نے جو کوششین کین اُنکا حال سُنکر مجھکو بڑی خوشی ہوئی اگر میگزین ہاتھ سے نکل جاتا تو ہم لوگون کو بہت بڑا نقصان پہونچتا۔ مجھکو افسوس فقط اِس بات کا ہے کہ باغی لوگ بہت کم ہلاک ہوے اور اچھی طرح اُنکی تنبیہ اور تادیب ہونے پائی۔ مجھکو اس بات کے سُننے سے بڑا رنج معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ میگزین پر حملہ کرتے

اور ہمارے گرجاؤن اور بنگلون کو جلاتے اور اُسکے بعد صاف بچ کر نکل جاتے تھے مین تو اُنپر گولیون کی بوچھار کر دیتا اور جسقدر مارے جا سکتے اُسقدر مار ڈالتا۔ اُنکی تنبیہ کرنا اِسوقت نہایت ضرور ہے۔ مجھکو یقین ہے کہ برگیڈیر صاحب کو کسی امر سے اُن پر بھروسا کرنے کی ترغیب نہوگی۔

میجر ہیملٹن کمشنر ملتان کو جو پنجاب اور بیرونی ممالک کی آمد و رفت کے راستہ مین یہی ایک مقام کُھلا ہوا تھا اور جہان صرف ساٹھ آدمی گورون کے توپخانے کے ۳۵۰۰ ہندوستانی سپاہیون کے روکنے کو تھے اور اُنمین سے اکثر بے شک وشبہہ مکدر تھے جان لارنس نے مندرجۂ ذیل چٹھی لکھی۔ یہ ظاہر تھا کہ وہ سپاہ ایسی مخالف حالت مین بہت کم کام کر سکتی تھی لیکن استقلال دوراندیشی اور خبرداری سے بہت کچھ ہو سکتا تھا۔

۲۲-مئی۔

سِول اور فوجی حکام نے ملتان مین خوب کارگزاری کی۔ براہ مہربانی اپنی حفاظتون سے غافل نرہیگا اور قواعدان سپاہیون پر اعتماد نہ کیجیگا۔ اِس بات کی ہر طرح سے کوشش کیجیگا کہ پُرانا قلعہ جہان تک محفوظ کیا جا سکے وہان تک کیا جائے۔ اندر کا کام چھوڑ دیجیے مگر آڑ کی عمارت کو اسطور سے درست کر لیجیے کہ چند سپاہی بہت سے لوگون کا مقابلہ کر سکین۔ اِس بات کا بندوبست کر لیجیے کہ عارضی طور کی اُسکی ایک سقف بھی ہو جاے۔ پہلے حملہ مین تمام عورتون اور لڑکون کو اندر داخل کر دیجیے جسقدر سپاہ آپ ضرور سمجھتے ہون اور جو وعدہ وعید کرین اور جس جس کو انعام دینے کو کہین مین سب کی تائید کرونگا لفٹننٹ گورنر آپ کی اجازت سے جو کچھ خرچ کرینگے مین اُسکو مجرا دونگا۔ ہم نے اُس رسالۂ پنجاب اور دوسری پلٹن پنجاب کو آسنی اور ڈیرۂ غازی خان سے ملتان جانے کا حکم دے دیا ہے۔ اگر اُنکے پہونچنے پر ہر طور سے امن وامان پائی جائے تو ہماری تجویز ہے ص۵۶
کہ رسالۂ پنجاب کرنال مین کمانڈر انچیف کی کمک کے لیے فیروزپور کو روانہ کیا جاے۔ گورون کی ایک حصہ سپاہ کو کراچی سے ملتان جانے کا حکم ہوا ہے اُنکے لیے کسی نہ کسی قسم کے سایہ کا بندوبست کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ ہمکو ملتان پر آخری وقت تک قبضہ رکھنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ گورون کی پانچ پلٹنین مدراس سے کلکتہ کو جاتی ہین۔ اگر ہندوستانی سپاہی فساد کرین تو آپ کو اُنکی ہلاکت مین ہر طرح کی کوشش کرنا چاہیے اور اگر وہ اِدھر اُدھر پھیل جائین تو ملک کے لوگون سے تاکید کرنا چاہیے کہ اُنکا تعاقب کر کے اُنکو لوٹ لین۔ اور اگر وہ مقابلہ کرین تو ہلاک کرین۔ ہتھیارون کو اپنے پاس رکھ لینا چاہیے اور مال غنیمت گرفتار کرنے والون کو ملنا چاہیے۔

جان لارنس کی ایسی چٹھی بمنزلۂ زلزلہ کے تھی۔ حکام کی کوشش اور مستعدی سے ملتان کا فساد روز بروز کم ہوتا گیا یہان تک کہ جب جالندھر کے غدر سے ملتان مین بھی اُسی طرح کے غدر پھیلنے کا یقین ہوا تو جان لارنس نے جیسا کہ ہم آگے چل کر بیان کرینگے اُسی تدبیر پر عمل کرنے کا قصد کیا جسمین اُنکے نزدیک کم خطرہ متصور تھا۔ ایک قطعی حکم اِس مضمون کا صادر کیا گیا کہ ہتھیارون کے رکھوانے کا قصد کیا جاے۔ اور عقلمندی اور ہوشیاری سے اُسکا قصد ہی نہین بلکہ اتمام بھی ہو گیا۔ اور بہر طرہ یہ کہ میجر کرافورڈ چیمبرلین نے جنکو چیف کمشنر نے اِس خطرناک کام کے واسطے تجویز کیا تھا

خون کا ایک قطرہ بھی گرنے نہین دیا۔

بارنس صاحب کے نام کی ایک مختصر چٹھی سے وہ حکمت عملی منکشف ہوجائیگی جو باج گزار سکھ سرداران (کبار وصغار) اُن روے دریاے ستلج کے بارے مین اختیار کی گئی تھی اور جس سے عمدہ نتائج پیدا ہوچکے تھے۔

۲۳- مئی-

جسقدر روپیہ کی آپ کو ضرورت ہونا بھہ اور پٹیالہ سے قرض منگوا لیجیے کمانڈر انچیف سے اصرار کیجیے کہ وہ پلٹن نمبر ۵۴ کے اُن آدمیون کی تحقیقات اور پھانسی دینے کی بابت جو مرتکب قتل عمد کے ہوے ہین ایک کمیشن مقرر کرین۔ جو لوگ قتل عمد یا ارتکاب قتل عمد مین ملوث پائے جائین اُنکو گولی ماردی جائے۔ ہم سپاہ بھرتی کر رہے ہین اور قواعد دان سپاہیون کی تنبیہ اور تہدید کر کر کے ملک پر قبضہ رکھے ہوے ہین۔ سردارون اور ذی اختیار آدمیون سے آپ جو جو وعدے کیجیے گا مین اُنکی تائید کرونگا۔

مندرجۂ ذیل چٹھی سے جو منٹگمری صاحب کے نام کی ہے سر جان لارنس کی راے عدوکش ہاڈسن صاحب کی ص۵ نسبت ظاہر ہوتی ہے جو اُسوقت سرحد سے آئی تھی اور اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ سختی کی ضرورت کے وقت وہ نہایت سختی اور تشدد کر سکتے تھے اِس بات کو زور دیکر بیان کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ آگے چل کر مین یہ ثابت کرونگا کہ جہانتک اپنے اور ہم وطنون کے جسوقت ممکن ہوتا تھا وہ انصاف کی رحم دلی کرنے پر بھی آمادہ ہوجاتے تھے۔ انسان کی جان سے وہ کبھی لاپروائی نہین کرتے تھے۔ وہ لڑتے فقط اِس غرض سے تھے کہ حفاظت کرسکین سواے حفاظت کے لڑنے سے اور کچھ اُنکو مقصود نہ تھا۔ اور بے محابا خونریزی اور اُس بے قید کینہ کشی کی اپنے خاصۂ فطری سے مخالفت کیا کرتے تھے جو دہلی کے مسخر ہوجانے کے بعد بھی جب ہمارا کوئی مقابلہ کرنے والا نہ تھا کئی مہینے تک ایک قاعدۂ عام تصور کی گئی۔

۲۳- مئی-

میرے پیارے رابرٹ۔ باغیون کے ساتھ پھر رحم دلی اور ہمدردی کرنے کا جو قصد کیا جائے مہربانی کر کے اُسکی مخالفت کیجیے۔ یہ صحیح ہے کہ انھون نے ہماری بربادی کا جو قصد کیا تھا اُسمین اُنکو ناکامی ہوئی لیکن اِسکے باعث سے ہمکو یہ نہ چاہیے کہ اپنے کو بے وقوف بنالین اور یہ سمجھنے لگین کہ اُن پر ہم لوگون کی طرف سے ظلم ہوتا ہے۔ مجھکو ہندوستانی قواعدان سپاہ پر کسی طرح کا اعتماد نہین ہے۔ لیکن اِس بات مین مجھکو ذرا بھی عذر نہین ہے کہ جن چند آدمیون نے حرکت کرنے والی فوج کی طرفداری نہین کی ہے وہ اِسوقت چھوڑ دیے جائین اور جسوقت نافرمانی کی کوئی علامت پائی جاے تو پہلی ہی علامت کے ظاہر ہونے پر اُنکو ہلاک کر ڈالین مجھکو امید اور یقین ہے کہ جو کچھ خرابیان واقع ہوئی ہین اُن سب کا نتیجہ اچھا پیدا ہوگا لیکن اگر آپ کے افسر ابھی سے باغیون کے ساتھ رحم دلی کرنے لگین تو پھر مجھ سے کوئی اصلاح نہو سکیگی۔

ہاڈسن صاحب ایک بڑے بہادر اور لائق شخص ہین مگر باینہمہ اُنپر بھروسہ نہ کرنا چاہیے مین خوش ہون کہ وہ ہمارے ہتھے

نہین پڑے اُنکی مدد جس طور پر آپ کا دل چاہے کیجیے لیکن ایک ذی اختیار شخص کی دوامی خدمت کے لیے ضرورت سے زیادہ لوگ مقرر کرنا کچھ اچھی بات نہین ہے۔ مین جو یہ راے دیتا ہون کہ مستقل طور پر اعلیٰ افسرون کی طرف سے کام نہ دیا جائے تو اُسکی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ بہت سی قطع برید کے اُلجھاوے مین مبتلا ہونگے۔ اگر اُنکو رکھ لینے کی اجازت دی گئی تو ظاہر ہے کہ رسالہ ناکافی ہے۔ اگر وہ موقوف کر دیے گئے تو افسرون پر ظلم ہوگا۔ مین اِس بات سے خوش ہوا کہ آپ نے محکمۂ تار برقی کے ملازمین کو ایک مہینہ کی تنخواہ ادا کر دی۔ وہ بیشک اِسکا استحقاق پیدا کرتے آئے ہین۔

جن چٹھیون کو مین نے صدر مین محول کیا اُنسے کسیقدر یہ بات معلوم ہوگئی ہوگی کہ جان لارنس ہر مقام خاص کی کیسی کیسی فروعی باتون کا دل مین دھیان رکھتے تھے۔ چنانچہ مین نے اسی امر کے لحاظ سے اُن چٹھیون کو نقل کیا ہے۔ مذاق یا ضرورت کے لحاظ سے ایسا نہین کیا ہے۔ اور یہ بات بھی دیکھی جاسکتی ہے کہ مین نے غدر کے صرف ابتدائی دو ہفتون کی لکھی ہوئی چٹھیون کو نقل کیا ہے۔

ص۵۹ ایک چٹھی جو ابتدائی دو ہفتون کے ختم ہونے کے قریب لارڈ کیننگ کو لکھی گئی تھی اور جسمین پہلے غدر کے تمام حالات اور اُسکے انسداد کی تدبیرین بالتفصیل بیان کی گئی تھین اُسکے مندرجۂ ذیل اقتباس سے ظاہر ہوگا کہ وہ اپنے کام کی تفصیل مین کبھی خطا نہین کرتے تھے بلکہ وہ اِس ابتدائی زمانے مین بھی ایسی ایسی تدبیرین نکالتے تھے جن سے امن و امان کے قائم ہوجانے کا احتمال ہی نہین تھا بلکہ یہ امید تھی کہ مستقل طور پر امن و امان قائم ہوجائیگی۔

۲۳-مئی-

مائی لارڈ- حضور عالی نے بیشک اِس حصۂ ملک کے تمام حالات سُنے ہونگے۔ مین نے بارنس صاحب کمشنر قسمت این روے ستلج کو لکھا تھا کہ جو خبر ضروری معلوم ہوا کرے اُس سے مطلع کیا کرین مجھکو امید ہے کہ خدا کی مدد سے ہم اچھے رہینگے اور اپنی حکومت قائم رکھینگے اور کمانڈر انچیف کو مدد بہونچا سکینگے۔ سب سے مقدم بات یہ ہے کہ کمانڈر انچیف میرٹھ کو روانہ ہون وہان کی فوج کو مخلصی دیکر اُسکو کام کرنے کے قابل کردین۔ اُسوقت صاحب کمانڈر انچیف جیسی حالت ہوگی اُسکے مطابق دہلی خواہ دوآبہ ہوکر آگرہ کو جاسکینگے . . . ہمکو اُسوقت تک برابر تردد رہیگا جب تک دہلی کو باغی لوگ سنبھالے رہینگے اور میرٹھ کا فساد رفع نہو جائیگا جب تک غیر قواعد دان سپاہ خیر خواہ رہیگی اُسوقت تک سب اچھا ہی اچھا ہوگا۔ لیکن اگر وہ ہم سے پھر گئی تو ہمکو بڑی مشکل جھیلنا پڑیگی اور اُسوقت سرحد کو چھوڑنا اور ولایتی فوج کو یہان جمع کرنا پڑیگا۔ لیکن اُس صورت مین بھی مین سمجھتا ہون کہ موسم سرما تک ہم لوگ ملک کو سنبھال سکینگے۔ بعض ہندوستانی رجواڑے گورون کی ثابت قدم جماعت کے مقابلہ مین جو استقلال ثابت کرینگے ہمیشہ ہمارے طرفدار ہوجائینگے۔ غیر قواعد دان سپاہ کے لوگ فی الحال جو برتاؤ کر رہے ہین وہ قابل تعریف ہے جو خطرہ اسوقت مجھکو معلوم ہوتا ہے وہ اِس بات سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ لوگ ہمکو خاموش

سلہ میرٹھ کی فوج کو صرف اُسی کی مجبوری اور نالائقی سے نکالنے کی ضرورت ہوئی۔ ۱۰ مئی کے بعد اُسکی طرف سے پھر کوئی خطرہ نہین رہا۔

اور صرف بچانے کی تدبیرین ساعی دیکھکر مطمئن نہونگے۔ ملک بھی ہمارا طرفدار ہے اور رعایا خیرخواہی کا برتاؤ کر رہی ہے۔ اڈورڈس صاحب اور نکلسن صاحب نئے آدمی بھرتی کر رہے ہین اور فی الجملہ مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ ہم پشاور پر قبضہ قائم رکھ سکینگے گو تمام دیسی سپاہ باغی ہوجائے۔ یہان (راولپنڈی مین) ہمارے پاس دو سو گورے پیادون کی رجمنٹ کے ہین جنمین سے اکثر کمزور ہین لیکن لڑسکتے ہین اور اُنکے سوا ایک ترپ ولایتی توپخانہ کی ہے۔ ایک پلٹن دیسی پیادون کی بھی ہے جنھون نے اب تک اچھا برتاؤ کیا ہے اور جنکو ہم بوقت ضرورت مغلوب کرسکتے ہین لاہور جالندھر اور فیروزپور مین فی الحال تو امن وامان ہے یہان کی ہندوستانی سپاہ اب تک مسلح ہے اور ہوشیارپور اور پھلور سے اُسکو مدد پہونچ سکتی ہے پھلور اور فیروزپور کے میگزین اور لاہور اور گوبندگڈھ کے قلعون پر گورون کی سپاہ حفاظت کے لیے تعینات ہے اور ہم اُسکو سامان رسد بھیج رہے ہین۔

حضور عالی ہم لوگون کی طرف سے کچھ اندیشہ نفرمائین۔ پنجاب مین ہمارے پاس بعض بعض نہایت عمدہ افسر ہین
اور سول اور فوجی دونون قسمون کے حکام اپنے دلون مین ٹھانے بیٹھے ہین کہ اپنی عزت اور حفاظت کے قائم رکھنے کے لیے ص۵۹
جو جو تدبیرین عمل مین آسکتی ہین اُنمین کسی طرح کی فروگذاشت نہ کی جائیگی۔ اور کسی قسم کے افسر اس سے بہتر کام نہین کرسکتے تھے۔

مجھکو دل سے اس بات کی امید ہے کہ حضور عالی کسی قسم کی قواعد دان سپاہ بھرتی فرمانے کی اجازت نہ دینگے۔ اگر دیسی فوج کی کامل طور پر اور جڑ سے کبھی اصلاح ہونے والی ہے تو وہ وقت یہی ہے۔ ادھوری تدبیرون سے کچھ شدنی نہین ہے۔ حال مین جو معاملات کیے گئے ہین اُنسے بڑھکر اس بات کا اور کیا ثبوت ہم پہونچ سکتا ہے کہ پُرانا قاعدہ حماقت اور کمزوری پر دلالت کرتا ہے۔ مین نہایت منت سے عرض کرتا ہون کہ حضور غیر قواعد دان سپاہیون کو قواعد دان کرنیکے کسی مسئلہ کو جائز نفرمائینگے۔ چند سال کے عرصہ مین وہ پُرانے آدمیون سے کسی طرح اچھے نہین ہوسکتے ہین۔ سپاہی اور دیسی افسر اسکو پسند نہ کرینگے کیونکہ اس صورت مین انکا عدم وجود برابر ہوجائیگا۔ قواعد دان فوج کے جو حصے خیرخواہ رہے ہین وہ نوکری پر قائم رکھے جاسکتے ہین باقی اور سب لوگون کو موقوف کردینا چاہیے۔ زاید غیر قواعد دان سپاہ کے بھرتی کرنے سے ہم گورون کی اور رجمنٹون کے خرچ کا بندوبست کرسکینگے۔ مین یہ بھی راے دونگا کہ جن دیسی رجمنٹون نے اصل مین ہم سے جنگ نہین کی ہے لیکن اپنے فعل سے اپنے دل کے حال کو ظاہر کیا ہے اُنکو آیندہ موقوف کردینا چاہیے۔ ہم ہندوستانی فوج کے تین درجے قائم کرسکتے ہین۔ ایک تو وہ جو درحقیقت ہماری خیرخواہ رہی اور اُسکو نوکری پر قائم رکھنا چاہیے اور خاص خاص صورتون مین انعام بھی دینا چاہیے۔ دوسرے بدظن اور مفسد لوگ جو اُن چھاؤنیون پر تعینات تھے جنمین برابر آتش زدگی ہوتی رہی اور ان لوگون کو موقوف کردینا چاہیے۔ تیسرے وہ باغی سپاہ جنھون نے ہمسے جنگ کی اور علانیہ ہماری بغاوت کرکے ہمارے افسرون کو مار ڈالا ان لوگون کو مین ڈکیتون اور ٹھگون کی طور پر شکار کرونگا اور جسوقت وہ گرفتار ہونگے تو اُنکو یا تو پھانسی دونگا یا حبس دوام کی سزا دونگا یا معین میعادون کے لیے ۶۰

قید کرونگا۔ جہان کی دیسی رجمنٹون یا اُنکے کسی حصہ نے عمدہ خدمت کی ہے اُنکے نام مشکوری کے احکام جاری کرونگا۔ مین نے صاحب کمانڈر انچیف کو راے دی ہے کہ دسوین رسالہ فیروزپور اور تیسرے رسالہ میرٹھ کے باقیماندہ سوارون کے ساتھ اِس قسم کا برتاؤ کیا جائے۔

جان لارنس نے صرف اُنھین لوگون سے خط وکتابت کرنے پر قناعت نہین کی جو اُنکے افسرون یا ماتحتون کی حیثیت مین مستحق اِس امر کے تھے کہ اُنکی رپورٹون کی راہ دیکھتے بلکہ شہر دہلی وضلع دہلی و باشندگان دہلی کے متعلق ہندوستان مین دس برس تک رہنے سے جو عمدہ واقفیت اُنھون نے پیدا کی تھی اُس واقفیت کے سبب سے اُنکو اشتیاق ہوا کہ جن جن لوگون کا فائدہ اُس سے متصور تھا اُن سب کے پاس اُن تحریرات کو روانہ کرین۔ جان لارنس نے قصد کیا کہ اپنے نام سے ایک حکم ضلع دہلی کے سردارون کے نام اِس مضمون سے جاری کرین کہ ہماری فوج کے پہونچنے پر وہ لوگ اُسکی امداد واعانت کے لیے دوڑنے اور اپنی اپنی اطراف مین امن وامان قائم کرنے اور سامان رسد اور ضروری حالات کے متعلق اطلاع پہونچانے کے ذریعہ سے اپنی خیر خواہی ثابت کرین۔ لیکن اِس بات کو دیکھکر کہ ہروے گریتھیڈ کو کالون صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی نے جو اب تک شہر دہلی کے حاکم تھے (یا اُنکہ اپنے اخلاق سے لوگ ایسا تصور کرتے ہون) فوج میرٹھ کے ہمراہ جانے کو بھیجا ہے جان لارنس نے لفٹنٹ گورنر موصوف کے ذریعہ سے کارروائی کرنا چاہی اور اُنسے خط وکتابت جاری کی جو محاصرہ کے زمانے تک برابر جاری رہی اور اُسکا نتیجہ عمدہ منتج ہوا۔ اپنی پہلی چٹھی مین جان لارنس نے اُن سردارون کی بہت لکھی جنکے نام اُنھون نے حکم بھیجنے کی تجویز کی تھی۔ اور یہ صلاح دی کہ بعض بعض اراکین دربار کو جنکی نسبت وہ اپنی ذاتی واقفیت کے سبب سے خیال کرتے تھے کہ وہ دل سے ہمارے دوست ہین علٰحدہ علٰحدہ چٹھیان بھیجی جائین اور شہر کی خندقون اور دیوارون اور پھاٹکون کی کیفیت جو یاد تھی اُسکو درج کیا اور اِس امر کی بحث کی کہ کن کن مقامون پر حملہ کرنے مین بہتری متصور ہے۔ کرنال اور دہلی کے مابین جو گانون اِس قسم کے واقع تھے کہ وہان سامان رسد بافراط فراہم ہوسکتا تھا یا جہان نہایت دلیر اور اعلیٰ درجہ کے واقف کار جاسوس یعنی ایسے ایسے لوگ مل سکتے تھے جنکو شہر کے اندر کی خبر لانے مین چندان دقت نہ تھی اُنکے نام بھی درج کیے۔ کالون صاحب کو براہ راست بھی جان لارنس نے چٹھیان لکھین اور اُنھین ہدایت کی کہ ملک پنجاب مین اُنکے نزدیک کن کن باتون کی احتیاط کرنا قرین مصلحت تھا خاص کر جان لارنس نے یہ صلاح دی کہ ممالک مغربی وشمالی کے ہر ایک افسر ضلع کو سوار اور پیدل دونون قسم کے سپاہیون کو بھرتی کرکے پولس کی بڑی بڑی جماعتین قائم کرنا چاہیے تاکہ اُسوقت تک جب شہر دہلی پر قبضہ ہوجانے کے بعد وہان کی سپاہ کو آزادی حاصل ہوجاے ہر ایک ضلع مین امن وامان قائم رہے مسٹر بارٹل فریر سے جو چیف کمشنر سندہ اور معتمد ایک ایسے انتظام کے طرفدار تھے جو پنجاب کے بالکل خلاف تھا

سر جان لارنس برابر خط کتابت کرتے رہے۔ فریر صاحب رخصت فرلو سے واپس آکر ایسے وقت کراچی مین پہونچے جب غدر شروع ہو جاچکا تھا اور آتے ہی اُسکے بندوبست مین مشغول ہوے اور جوابدہی سے بیخوف ہوکر اس عجلت سے کارروائی کی کہ قرب وجوار کے اور کسی صوبہ مین کسی شخص نے اُس سے بڑھکر کارروائی نہ کی ہوگی جس وقت راولپنڈی مین خبر پہونچی اُسکے دوسرے روز جان لارنس نے فریر صاحب کو اطلاع دی لیکن فریر صاحب نے بغیر اسکے کہ اُنکی ہدایت کا انتظار کرتے یا بمبئی سے لارڈ الفنسٹون کی اجازت طلب کرتے یکبارگی اور رخاص اپنی جوابدہی سے اُسقدر فوج کمک جسکو وہ اِس کام کے لیے بچا سکتے تھے (بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ وہ مشکل سے ایسی فوج بچا سکتے تھے لیکن کسی کسی طرح) ایسے ایسے مقامون کی جانب جہان اُنکے نزدیک خاص خطرہ متصور تھا بھیجدیا۔ یورپین رجمنٹین اور ایک ترپ گھوڑچڑھا توپخانہ اپنے دس لاکھ باشندون اور چار دیسی رجمنٹون کے سنبھالنے کے لیے چھوڑکر صاحب موصوف نے دوسو فیوزیلیر (ریچھ کی کھال کی ٹوپی پہننے والے پیادے) ملتان کو روانہ کردیے ص ۱۱
فریر صاحب نے دیکھا کہ ہندوستان کی حفاظت آخر مین سندھ پر منحصر ہوجاےگی پنجاب پر نہ ہوگی اور جسطرح سے جان لارنس نے محاصرۂ دہلی کے لیے فوج بھیجنے کی غرض سے پنجاب کو فوج سے خالی کرنے کا مصمم قصد کرلیا تھا اُسی طرح کسیقدر کم مناسبت کے ساتھ مگر جہان تک ممکن تھا اپنے وسائل کو انتہا تک کام مین لاکر فریر صاحب نے جان لیا کہ پنجاب کو فوجی کمک دینے کے لیے سندھ فوجون سے خالی کردیا جائے۔ صاحب موصوف نے یہ فقرہ کہ "جسوقت دل و دماغ پر آبنی ہو تو ہاتھ پاؤن کی فکر کو موقوف رکھنا چاہیے" (یعنے اول خویش بعدہ درویش) ایسے الفاظ مین تحریر کیا کہ اُنکا اثر سیدھا جان لارنس کے دل تک پہونچا ہوگا۔ اور اُنھون نے جو کچھ مُنھ سے کہا تھا اُسپر اُسی طرح قائم رہے۔ بمبئی فیوزیلیر سپاہیون کی اول ترپ نمبر اول بلوچی پٹالین نمبر دوم بلوچی پٹالین یہ سب باعجلت تمام یکے بعد دیگرے پنجاب کو روانہ کی گئی اور باوصف تمام خطرات کے جنکا ہر طرح سے اندیشہ تھا ملتان اور فیروزپور ایسے تمام ضروری مقامات پر استحکام کے ساتھ جو قبضہ ہوگیا یہ کچھ کچھ صاحب موصوف ہی کی بے انتہا امداد و اعانت کا نتیجہ تھا۔ جان لارنس نے اسقدر پیشتر یعنی بتاریخ ۱۸ مئی فریر صاحب کو یہ مضمون تحریر کیا تھا۔

آپ نے جو یادداشتین تحریر کین اور ہم لوگون کی خبرگیری مین جو جو کوششین کین اُنکا مین بہت بہت شکر کرتا ہون۔ دوسو یورپین کی مدد ملتان کے لیے بڑی بھاری مدد ہے۔ سو گورون کی جماعت کے ایک توپخانہ سے تمام طرح کی حفاظت ہوجائیگی۔ جسقدر جلد یہ لوگ پہونچین اُسیقدر اچھا ہے۔ کیونکہ اُنکے آنے سے ہم پنجاب کی پلٹنون سے جو ڈیرہ غازی خان سے یہان آئی ہین کام لے سکینگے۔

اور جسوقت یہ نازک زمانہ گذر گیا تو جو کچھ واقع ہو چکا تھا خاموشی کے ساتھ اُسکا خیال کرکے جان لارنس نے اپنی رپورٹ مین جو غدر کی بابت تیار کی گئی تھی یہ مضمون تحریر کیا۔

ابتدا سے انتہا یعنی آغاز غدر سے آخری فتحیابی کے زمانے تک سر ایچ-بی-فریرنے انتظام پنجاب مین اسطرح کی مدد دی کہ گویا وہ خاص پنجاب کے ایک کمیشن یافتہ افسر تھے ..... صاحب چیف کمشنر یقین کرتے ہین کہ غالباً ہندوستان مین کوئی سول افسر ایسا نہوگا جو اپنی عظیم الشان کوششون کے صلہ مین مسٹر ایچ-بی-ای-فریر سے بڑھکر گورنمنٹ کی خوشنودی کا مستحق ہو

بہت سی باتون مین دونون صاحبون کے مابین اُسوقت بھی بڑے بھاری بھاری اختلافات تھے اور جون جون زمانہ گذرتا گیا اُسی طرح یہ اختلافات اور بڑھتے گئے۔ ایک ہندوستان کے بے انتہا افلاس پر نظر کرکے سرکاری روپیہ کے بارے مین اپنے کو کفایت شعاری کیا معنی بلکہ جزرسی کا پابند بیان کرتا تھا اور دوسرا خاص کرکے اس بات کو دیکھکر کہ ہندوستان مین انگلش اولوالعزمیون کے لیے ایک بڑا بھاری میدان ہے حد سے زیادہ اسراف پر آمادہ تھا۔ ایک اِس امر کے خلاف تھا کہ بلاضرورت ہندوستان مین سلطنت کا کوئی حصہ نہ بڑھایا جائے دوسرے کی راے یہ تھی کہ حکمت اور جنگ کے زور سے جہان تک ہوسکے آگے بڑھے جانا چاہیے ایک کی حکمت عملی کا میلان یہ تھا کہ افغانون کو اپنا دوست بنالیا جائے اور اُس سے ایک بڑے جرم اور بھاری خطا کے سہو محو ہونے مین مدد پہنچے جو کبھی ہندوستان کے متعلق سرزد ہوئی ہوگی اور دوسرے کی حکمت عملی نے میرے نزدیک براہ راست اُس خطا اور جرم کو پھر تازہ کردیا اور اُسکے سبب سے ہمکو افغانستان کی جنگ دوم مین پھنسنا پڑا۔ لیکن جسطرح ایک کی قوت اور لیاقت اور بےغرضی اور سچے مقصد پر اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہین پائی جاتی تھی وہی دوسرے کی بھی کیفیت ہے۔ بہرحال اِس امر کے یاد پڑنے پر بڑی خوشی معلوم ہوتی ہے کہ ایک وقت مین (اور شاید وہ ایسا نازک وقت تھا جو عمر بھر دونون پر کبھی نہ پڑا ہوگا) اُس اہم مقصد کے متعلق جو دونون کو عرصہ تک کبھی فراموش نہوا ہوگا دونون نے یکجان دو قالب ہوکر کوشش کی یعنی سلطنت کی حفاظت اور رعایا کی بہبودی کا دونون کو یکسان خیال تھا۔

سر ہنری لارنس کی سوانح عمری کے مصنف نے لکھا ہے کہ ہندوون کے مندرون مین ایسے مختلف المزاج دیوتاؤن کی بھی جگہ ہے کہ جیسے اَوُرَمُ اور نَپِیُر تھے۔ یہ امر یقین اور اگر زیادہ نہین تو اُسیقدر صحت کے ساتھ بیان کیا جاسکتا ہے کہ اِسوقت مین بھی جب فرقون کا خیال بہت جوش پر ہے اور جس حالت مین یہ امر صاف صاف معلوم نہین ہے کہ آیندہ اُن دونون حکمت عملیون کا اونٹ کس کل بیٹھیگا ہندوستانی مندر مین ایک جانب پیش قدمی کے عظیم الشان اور اپنی دُھن کے ثابت قدم طرفدار اور دوسری جانب حکمت عملی قناعت کے مستقل مزاج اور مدبر اور بہادر اور مقدمۃ الجیش یعنی سر بارٹل فریر اور لارڈ لارنس کے اختلافات کی بہت کچھ گنجایش ہے۔ ص ۶۲

جسوقت سر جان لارنس اسطور سے اپنے صوبے کی نبض پر ہاتھ رکھے ہوے تھے اُسوقت پیشاور پہ ایک بڑا نازک وقت آیا اور گذر بھی گیا۔ آخر مین ہمنے دیکھا کہ سر جان لارنس نے ہربرٹ ایڈورڈس اور اس صوبہ کے اور عقلمند افسرون سے راولپنڈی مین مشورت کی اور ۱۲ مئی کو ایڈورڈس صاحب اپنے افسر کی ایوان سے جدا

عمل کرنے پر بخوبی تیار اور اِس بات پر مستعد ہو کر کہ اگر ذرا بھی کھٹکا معلوم ہو تو وہان کی قواعد دان فوج سے ہتھیار
رکھوا لینے کا حکم دین پشاور کو واپس آئے۔ یہ عین نازک وقت تھا۔ نکلسن صاحب جو ایسے شخص نہ تھے کہ سوا ے
اُسقدر فوج کے جسکی اُنکو انتہا سے زیادہ ضرورت ہوتی اپنے پاس رکھتے اِس بات کو دیکھکر کہ پشاور کو جس قسم کے
خطرون کا سامنا ہے اُنکے مقابلہ کے لیے وہ بہت کمزور ہے پیشتر سے یہ تار دے چکے تھے کہ رجمنٹ نمبر ۲۲ جو سرحد سے
اندرونی ملک کو جاتا تھا اور اٹک سے راہ مین تھا اُسکا ایک پرا قلعہ اور معبر اٹک کی حفاظت کو واپس طلب کر لیا جائے۔
پشاور کی دیسی رجمنٹون کی طرف سے سرحدی قلعون کے سپاہیون کے نام کی چٹھیان پکڑی جا چکی تھین جنمین لکھا تھا
کہ فلان تاریخ وہ پشاور مین جمع ہونگے اور "اِدھر اُدھر کھاتے پیتے ہونگے" اور اِسی پُرزور بیان کے سبب سے
زیادہ عجلت کی ضرورت ظاہر ہوئی۔ حکام کے پاس خط کتابت کے ڈھیرون پلندے جمع ہو چکے تھے جنسے ظاہر ہوتا تھا
کہ سرحدی مقام سیتانہ کے متعصبون اور پٹنہ اور بنارس کے باغیون نے غدر کا ایک سلسلہ قائم کرنے کی جو تجویز
کی تھی اُس سلسلہ کی ایک کڑی پشاور بھی ہے۔ اور اب آدھی رات کو اِڈورڈس صاحب کے پاس یہ خبر پہونچی کہ
اٹک اور نوشہرہ اور مردان کی مغویانہ کارروائیون سے بوے بغاوت آشکار ہے۔

اب تاخیر کا موقع مطلق باقی نہین رہ گیا۔ پشاور سے ایک آدمی بھی اِن باغیون کے روکنے کو منتخب نہین
کیا جا سکتا تھا اور سپاہیون کی ایک تعداد کثیر جنکے دلون مین بغاوت اور ہاتھون مین ہتھیار تھے وہان کی چھاؤنیون مین
چھوڑ دی گئی۔ اور اُدھر چند ہی گھنٹہ کے عرصہ مین یہ خبر جو ابھی تک صرف حکام ہی کو معلوم تھی تمام شہر اور ہندوستانی
سپاہیون مین پھیلنے کو تھی اور بغاوت کی چنگاریان ایک ایسا شعلہ مشتعل کرنے کو تھین جو ساری سلطنت کے بجھائے
نہ بجھتا۔ ایک معتمد سکھ سردار نے امرتسر کے مجسٹریٹ سے کہا کہ "اگر پشاور کہین ہاتھ سے نکل گیا تو کُل پنجاب اِسی طرح سے
اُلٹ پلٹ جائیگا"۔ اور جسوقت اُسنے یہ فقرہ بیان کیا تھا تو اپنے انگرکھے کے دامن کو نیچے سے چٹکی مین لیکر کمر تک
لپیٹ گیا[١]۔ اِڈورڈس صاحب چیف کمشنر کو لکھتے ہین کہ "آپ جانتے ہین کہ ہم بھڑون کے چھتہ کے پاس ہین ذرا چھوا
اور غضب ہو گیا"۔ اور اِڈورڈس صاحب اور اُنکے ہمراہیون کا منشا ہرگز یہ نہ تھا کہ وہ اپنے قدم اُٹھاتے بلکہ برخلاف
اِسکے اُنکا قصد تھا کہ اپنا پاؤن نیچے ہی رکھے رہتے لیکن قدم جارہا تھا۔

اِڈورڈس اور نکلسن صاحب نے پیشتر سے جو بندوبست کر رکھا تھا اُسکے مطابق ایک ہی کمرے مین اپنے
کپڑے پہنے ہوے سو رہے تھے تاکہ ضرورت کے لیے بر وقت تیار رہین۔ ٹھیک آدھی رات کا وقت تھا کہ نوشہرہ مین
غدر ہو جانے کی خبر آئی اور اِسکے چند ہی منٹ بعد وہ بریگیڈیر کاٹن کے پاس آئے اُنھون نے اپنا مقصد اُسی وقت
ظاہر کر دیا اور ایک کونسل جنگ منعقد کی گئی۔ پولیٹکل (ملکی) اشخاص نے جب حسب معمول یہ صلاح دی کہ فوراً

[١] گریو بیز ڈاؤن صاحب کی کتاب "پنجاب و دہلی" ۲۲ جلد اول صفحہ ۱۵۳-

کارروائی کی جائے اور افسران جنگ نے اپنے معمول کے مطابق اپنی بہادرانہ نابینائی کی وجہ سے جسکا نہ ماننا غیر ممکن بلکہ کسقدر مقام تعجب ہے [illegible] اپنے آدمیون پر کامل بھروسہ کیا - اس بحث مین سخت گفتگو ہوئی - کاٹن صاحب نے طرفین کی سماعت کرکے تجویز کیا کہ باغیون سے ہتھیار رکھا لیے جائین - چار رجمنٹون سے جنمین تین پیادون کی تھین اور ایک [illegible] کی تھی علی الصباح ہتھیار رکھوا لیے گئے اور اکیسوین پلٹن کے لوگ جن سے اب تک [illegible] ہتھیار رکھوا لیے گئے اور انپر اعتبار کیا گیا - بڑا نازک وقت تھا - شاید یہ وقت قریب قریب ویسا ہی نازک تھا جیسا کہ [illegible] پیشتر لاہور مین پڑا تھا - اور لاہور کی طرح یہان کے سول افسر بھی اس کام مین شریک [illegible] باغی برسر صلح ہون تو خیر ورنہ انکی سرکوبی کی جائے - یہ چارون رجمنٹین مخالفت کرسکتی تھین کیونکہ [illegible] افسران نے جو انکی خیرخواہی پر وثوق کرتے تھے عجب طرح کے اختلافات سے پیشین گوئی کی کہ وہ رجمنٹین ضرور مخالفت کرتین ممکن تھا کہ انکے اور ہمجنس جو عارضی طور پر اسوقت بچا دیے گئے تھے انکے شریک ہوجاتے لیکن یہ ضرور [illegible] سمجھتے ہونگے کہ آیندہ انکی باری آئیگی - شہر اور اطراف شہر کے شیطانون کی پلٹن اسوقت اپنے کام مین مشغول ہو جاتی -

پھر دو گوئین کی رجمنٹین اور توپخانہ کی دو باڑیان اور سب سے بڑھکر تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک گروہ آفریدی وَالنٹیرون کا جو حال ہی مین درہ کوہاٹ سے منتخب ہوکر ہتھیار رکھوانے کا کام کرنے آیا تھا اور اسکو انجام کیا ہمارا جانی دشمن تھا چارون مشتبہ رجمنٹون نے جو ایک دوسرے سے جدا کر دی گئی تھین اور جنکو سمجھنے بوجھنے یا بات چیت کرنے کا موقع نہین دیا گیا تھا جسطرح سے حکم دیا گیا تھا اُسکی تعمیل کی اور جیسا کہ سرہربرٹ ایڈورڈس بیان کرتے ہین "اِدھر اُدھر ہتھیارون کے انبار جون جون بڑھتے جاتے تھے انگلش افسرون کے جوتون کے کانٹے اور تلوارین ہمدردی کے ساتھ اُن ڈھیرون پر گرتی جاتی تھین -"

ہتھیار رکھوا لینے کا نتیجہ جو بقول جان لارنس ایک "کاری ضرب" تھی قرب و جوار کے اضلاع مین فوراً اور علی العموم سرحد مین بہت جلد محسوس ہوا - چند روز پیشتر دو ہزار ملتانی سوار جو طلب کیے گئے تھے اُن مین سے اب تک صرف سو سوارون نے ہماری طلبی پر عمل کیا تھا - ان ناہموار سرحدی سوارون کو کیا پڑی تھی کہ ایک ہارتے ہوے اور مشتبہ فریق کی طرفداری کرتے لیکن اب قضیہ بالکل برعکس ہوگیا تھا چنانچہ ایڈورڈس صاحب دوسرے مقام لکھتے ہین کہ "جس وقت ہم لوگ چھاونیون سے سوار ہوکر واپس جانے لگے تو رفاقت کے لیے لوگ گرمیون کی مکھیون کی طرح چارون طرف سے جمع ہونے لگے اور اُسی وقت سے سپاہی آنے لگے" - اور صاحب موصوف نے ایک بڑے مشرح فقرے مین جو طوالت کے سبب سے یہان محول نہین کیا جاسکتا بیان کیا ہے کہ کس طریقہ سے اب یوماً فیوماً سپاہی بھرتی ہونے لگے - اب چونکہ آزادی کے ساتھ روپیہ پیدا کرنے اور جان لینے کا موقع ہاتھ آیا تھا

تو ہر ایک کو چہ گرد کابل اور آبائی ڈاکو اور موکوی اور پنڈت کی دلی آرزو یہی تھی کہ پہلے پہل جو سپاہی بھرتی ہوتے تھے اُسمین داخل ہو۔ اور ہر ایک مطلق العنان بدمعاش جانور جسپر اُسکا مالک کسی طرح سوار نہین ہو سکتا تھا اور ہر ایک مَریَل گھوڑا جسکو میدان جنگ یا بلکہ چمار کے گھر تک بھی گھسیٹ کر لیجانا دشوار تھا خواہ مخواہ ہمارے گلے منڈھا گیا۔ اور اُسنے ایک جدید غیر قواعدؔ دان (بالکل ہی غیر قواعد دان) رسالہ کی جماعت قائم کی۔ اور بدمعاش آفریدی مہمند اور یوسف زئی یعنے وہ لوگ جو ہماری رعایا کو لوٹ مار کر اپنا پیٹ پالتے تھے یا ایسے جرگون سے علاقہ رکھتے تھے جو اب تک ہمارے تابع فرمان رہے تھے غضبناک چہرون اور خونی آنکھون کے ساتھ پُرانے سپاہیون سے جنکو وہ ''کالا قوم'' کہتے تھے خوش خوش اپنی کسر نکالنے کو اِسواسطے جمع ہوے کہ ایسے لوگون سے ہماری حفاظت کرین جو خود ان لوگون سے ہماری حفاظت کرنے کے بدرجۂ اَولی مستحق تھے اور یہ غرض بھی تھی کہ جسوقت موقع ملے حشرات الارض کی طرح اُنکو ہلاک کر ڈالین۔

اب آخر کو پشاور گیریزن (فوج متعینہ) کچھ لوگ اُن باغیون کے خلاف جو مردان مین جمع ہوے تھے کارروائی کرنے مین ہم لوگون کی شرکت کے لیے بچا سکا جس روز باغی سپاہیون کے ہتھیار رکھوا لیے گئے تھے اُسکے دوسرے روز ۳۰۰ یوروپین پیادون اور ۲۵۰ غیر قواعد دان سوارون اور آٹھ توپون کی ایک فوجی جماعت زیر کمان کرنل چوٹ اور بمعیت نِکلسن صاحب جو بحیثیت پولیٹکل افسر (ملکی افسر) ساتھ ہوے تھے پشاور کی طرف روانہ ہوئی۔ اور دوسرے دن علی الصباح وہ اپنے منزل مقصود کو پہونچ گئی۔ اِس جماعت کو آتے ہوے دیکھکر رجمنٹ نمبر ۵۵ کے سپاہی ۱۲۰ آدمیون کو جو زیادہ تر پنجابی تھے اور اپنے افسرون کے ساتھ رہ گئے تھے چھوڑکر باقی سب کے سب سرحد سوات کی جانب بھاگ گئے۔ یوروپین پیادے جو سفر کے باعث سے بالکل تھکے ماندے تھے اُنکا تعاقب نہ کر سکے اور غیر قواعد دان سوارون کے سست تعاقب سے ظاہر ہوا کہ وہ اپنے بھائیون کے خلاف کوئی کارروائی کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ اِس بات کا پیشتر سے خطرہ تھا لیکن نصف سے زیادہ لوگون نے کبھی اِس امر کو تسلیم نہین کیا اسواسطے اِسوقت نِکلسن صاحب کو موقع ہاتھ آیا۔ نِکلسن صاحب نے اسطور سے کہ جیسے وہ اپنے افسر کے اس قول کو حرف بحرف تعمیل کرنے کو بیٹھے ہی تھے کہ وہ بذات خاص ''رجمنٹ کے ایک پرے کے برابر ہین'' معدودے چند سوارون کو ساتھ لیکر اِس ہمت سے جسکے خیال کرنے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین فراری دشمنون پر دھاوا کیا اور جسوقت وہ سوار ہوکر چلے تو اپنے دل مین یہ سمجھکر کہ گویا ایک جمیعت کثیر اُنکے ساتھ ہے اپنے قوی ہاتھ سے بیسیون آدمیون کو زمین پر گرا دیا جو نہایت اطمینان سے لڑتے تھے اور اِس امر کو خود نِکلسن صاحب نے آخر کو تسلیم کیا ہے اور سچے دل سے اُنکی تعریف کی ہے اُس ابد قرار دن کو شدت کی دھوپ مین برابر تعاقب جاری رہا تا آنکہ ۱۰۰ سپاہی مقتول اور اُنمین اکثر اشخاص خود نِکلسن صاحب کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اِسکے دو چند لوگ

گرفتار کر لیے گئے اور رانسو کے قریب جنمین سے اکثر زخمی تھے سرحد سوات کی طرف جہان کے لوگ اُنکے موافق تھے کسی نہ کسی تدبیر سے بھاگ گئے جس مقام تک تعاقب کیا گیا تھا وہان سے یہ رستم وقت (ہومرکِ چیُفڈن) بین گھنٹہ تک کاٹھی پر رہے اور بغیر گھوڑا بدلنے کے، ۷۰ میل کا سفر ختم کرنے کے بعد اُس وقت واپس آئے جب رات کے سات بج گئے تھے نکلسن کے کارہاے نمایان مین سے جنکا خاتمہ بوقت فتح دہلی اُنکی جان کے ساتھ ہوا یہ پہلا کام تھا۔

نکلسن کی تیغ انتقام سے بچ کر جو ۵۰۰ سپاہی بھاگ گئے تھے اُنپر اس سے بھی بڑھکر مصیبت پڑی۔ ایک مہینہ صعب سفر کے بعد سوات مین پہونچ کر جب وہان کے متعصب باشندون نے ان باغیون کو ہٹایا اُنھون نے مشکون اور بیڑون پر دریاے سندھ سے عبور کرنے کا قصد کیا اور محض مایوسی کی حالت مین جنگلی ملک اور کوہستان کے ناہموار راستہ سے گذر کر کشمیر کو جانے کا قصد کیا۔ لیکن جان بیچر ڈپٹی کمشنر ہزارہ اُن لوگون کی تاک مین بیٹھے تھے۔ ڈپٹی کمشنر مذکور نے کوہستان کی وحشی قومون کو اُن باغیون کے خلاف اُبھار دیا۔ سامنے ایسے دشمن تھے جو اُنکے تنگ راستہ کو روکے ہوے تھے اور جسوقت اُنکے پیچھے سے تعاقب ہوتا تھا تو وہ لڑتے یا یون کہیے کہ ہاتھ پانوٗن مارتے تھے چنانچہ دو ہفتے تک اُنکی یہی کیفیت رہی۔ اور چلتے چلتے تھک گئے۔ ہر ہر قدم پر اُنکی مشکلین اور خطرات بڑھتے جاتے تھے۔ یہان تک کہ آخر کو جب اُنکا سب روپیہ صرف ہوگیا اور قوت زائل ہوگئی اور ہتھیار اس خیال سے پھینک دیے کہ زخمی پیرون سے پھسل پھسل کر کسی طرح اپنی خالی جان بچا کر کسی طرف بھاگ جائین تو اُن بھوکے پیاسے ۱۲۴ باقی ماندہ سپاہیون نے جنکے چہرے بالکل زرد ہوگئے تھے آپ ہی آپ اپنے کو حوالہ کردیا اور اُنکو یا تو پھانسی دیدی گئی یا ضلع ہزارہ کے مختلف مقامون کی توپون کے مُنھ پر اُڑا دیے گئے۔ اُنکی مصیبتین ایسی تھین کہ پتھر بھی اُنکا حال دیکھکر پگھل جاتا اور جو لوگ بیچر صاحب سے واقف ہین وہ اِس بات کو بھی جانتے ہونگے کہ چونکہ وہ ایک بڑے بہادر شخص تھے اِس سبب سے اُنکے دل مین نہایت ہی رحم آیا ہوگا لیکن بیچر صاحب نے یہ خیال کیا اور شاید ایسا خیال کرنے کی وہ کافی وجہ رکھتے تھے کہ اُس غدر کے اِس ابتدائی اور نہایت نازک زمانہ مین اگر سختی کیجائیگی تو اُسکا انجام نہایت ہی سچے رحم کو ثابت کریگا۔ جان لارنس لکھتے ہین کہ "ہم ہر ایک ضلع مین عمدہ کارروائی اور بیچر صاحب کار نمایان کر رہے ہین۔

لیکن اگرچہ چار رجمنٹون کے ہتھیار لے لیے گئے تھے اور ایک رجمنٹ بالکل نیست و نابود ہوگئی تھی اُسپر بھی ضلع پشاور مین تمام خطرون کا خاتمہ نہین ہوا یہ بیشک ہوا کہ رجمنٹ نمبر ۵۵ کے مردان کی طرف بھاگ جانے کے چند ہی دن بعد رجمنٹ نمبر ۶۴ کے باغی دستون سے نکلسن اور چیوٹ صاحب نے بلا وقت ہتھیار رکھوا لیے لیکن یہ کارروائی ایک روز بھی پہلے سے عمل مین نہین آئی کیونکہ اجون خان ایک مشہور لوٹیرا جسکو اخوند سوات کی طرف سے مدد پہونچتی تھی ہماری سرحد پر آچکا تھا اور بیشتر سے سپاہیون نے جو بندوبست کر رکھا تھا اُسکے ذریعہ سے قلعہ مین

داخل ہونے ہی کو تھا علاوہ برین مردان تک تعاقب کرنے سے ایک اور خطرہ بھی پیدا ہو گیا تھا کہ غیر قواعد دان سوار علی العموم بگڑ گئے تھے یا بہر حال اُنھون نے یہ بیشک ارادہ کر لیا تھا کہ اپنے بھائیون کے خلاف کوئی کارروائی عمل مین نہ لائین۔ اُسوقت اندیشہ کیا جاتا تھا کہ اِن لوگون کے بگڑنے سے وہ چار رجمنٹین بھی مدد کرینگی جنکے ہتھیار برے نام رکھوائے گئے تھے۔ مین نے برائے نام اِسلیے کہا ہے کہ پشاور ایسے جنگلی ملک مین جہان ہر ایک ہندوستانی ہتھیار باندھتا ہے اور [illegible] شروع کرتا ہے ذراسی کوشش مین ہتھیار مہیا ہو سکتے تھے اور افواہ مشہور ہوئی تھی کہ بیشمار ہتھیار اُسوقت بھی فوجی لینون مین چھپائے ہوے رکھے تھے۔ آیا ایسے وقت مین مصلحت یہ تھی کہ سوارون [illegible] ون سے ہتھیار لینے کا قصد [illegible] کے جان جوکھم مین ڈالی جاتی یا اِس امر مین بہتری متصور تھی کہ خارجی تدبیرون سے وقع الوقتی کیجائی کیونکہ اُسوقت خیال کیا جاتا تھا کہ یہ نازک زمانہ مہینون کی خبر نہ لیگا بلکہ چند ہی روز تک رہیگا اور دہلی کے فتح ہو جانے کی خبر سے ہم لوگ سیاہ و سفید کے مالک ہو جائینگے۔ نکلسن صاحب نے یہ دیکھکر کہ پہ مین پوربین رجمنٹون کے جو لوگ نوکر تھے وہ بھی بازارون مین جاکر جہاد کا تذکرہ کرتے تھے توقف کی صلاح دی اور جس حالت مین نکلسن صاحب نے توقف کرنے کی راے دی تو بیشک ہر شخص نے یہی خیال کیا ہوگا کہ اِسمین کوئی بھاری بات ہے۔ نکلسن صاحب نے خود اور اِڈورڈس اِرگاٹن صاحب نے بھی جان لارنس کے نام اِس مضمون کی تاکیدی چٹھیان تحریر کین کہ جسطرح ممکن ہو کمک کی فوج روانہ کی جائے حتیٰ کہ جو فوجین دہلی کو روانہ ہو چکی ہون اگر ضرور سمجھا جاے تو اُنھین کو واپسی کا حکم دیا جائے۔

سر جان لارنس کا یہ نہایت سخت امتحان تھا لیکن اُنھون نے ضرورت کو تسلیم کرکے بلا تامل کارروائی کی۔ جان لارنس نے وائلڈ صاحب کو جو ۷۰۰ آدمی ساتھ لیے ہوے دہلی کی جانب روانہ ہو چکے تھے حکم دیا کہ واپس چلے جائین۔ اور اٹک پر قبضہ رکھین۔ جان لارنس نے ہینڈرسن صاحب کو یہ حکم دیا کہ اڑھائی سو سوار کوہاٹ سے پشاور کو روانہ کرین اور بیچر کو لکھ بھیجا کہ جسقدر آدمی وہ ہزارہ سے اِس کام کے لیے بچا سکتے ہون بھیجدین اور اُنھون نے خود پولیس کے ۲۲۰ سپاہی راولپنڈی سے بھیجدیے۔ سر جان لارنس اِڈورڈس صاحب کو لکھتے ہین کہ "ہم نے کوئی ہندوستانی سپاہی جو کچھ بھی کام دینے کے لائق ہے یہان نہین رکھا ہے۔ ہم تم لوگون کی حفاظت کے لیے بہت متردد ہین مجھکو تو صاف یہی معلوم ہوتا ہے کہ تمھاری حالت بہت خطرناک ہے" جنرل ریڈ دہلی کے مقابلہ مین صوبہ کی کمان لینے کے لیے راولپنڈی سے روانہ ہو چکے تھے۔ اور سر جان لارنس اِس بات کا اختیار دے چکے تھے کہ گشتی کالم فوج کو کرنال تک لیجائین۔ سر جان لارنس بشاشت سے لکھتے ہین کہ "یہ ایک ایسی سپاہ ہے جو دہلی کے لینے اور اُسپر قبضہ رکھنے کے لیے اکیلی کافی ہے پشاور کی حفاظت کے لیے جس سپاہ کو واپس بھیجنا پڑا تھا وہ اِسی فوج کا ایک حصہ تھی" اور بدقسمتی سے سر جان لارنس کو کسی زمانہ مین

صہ ۱۸۵

جلد ۲

جنرل رینڈ نے اطلاع دی کہ جنرل جانسٹون جو اُسوقت جالندھر مین تھے بریگیڈیر جنرل مقرر ہونگے اور قسمت پشاور کی جو کمان ابھی خالی ہوئی ہے اُسپر متعین کیے جائینگے۔

اِس تجویز کا مطلب جس سے جان لارنس بخوبی واقف تھے یہ تھا کہ ایک اعلیٰ درجہ کے لائق اور مستعد فوجی افسر کی جگہ ایک نالائق اور متلون المزاج شخص مقرر کیا جاے یہ باتین ہر مقام کے لیے خطرناک ہین جیسا کہ چند ہی روز کے تجربہ سے جالندھر مین اُسکا اثبات ہو گیا۔ لیکن پشاور کے حق مین اور بھی مہلک تھین۔ یہ زبان داب کے خاموش ہو رہنے یا اِس امر کے استفسار کرنے کا وقت نہ تھا کہ اُسمین دست اندازی کرنے کی اجازت ہے یا نہین۔ سر جان لارنس نے توصلح کے زمانہ مین کمشنری پشاور کی ایک تقرری کے متعلق جو اُنکی مرکوز خاطر نہ تھی دلیری سے لارڈ ڈلہوزی کی شکایت کی تھی۔ اور اسواسطے اُنسے اِس بات کی امید نہ تھی کہ اسوقت لارڈ کیننگ کے مقابلہ مین خاموش ہو کر بیٹھ رہتے۔ جسوقت جان لارنس نے اینسن صاحب کے انتقال کی خبر سُنی تو اُسی وقت حضور گورنر جنرل کے پاس بذریعۂ تار اپنی یہ راے کہلا بھیجی کہ کمانڈر انچیف کے عہدے کے لیے پیٹرک گرینٹ صاحب جو سپاہیون کو بخوبی جانتے و پہچانتے اور اپنے فن مین نہایت سلیقہ اور واقفیت رکھتے ہین مدراس سے طلب ہون اور اب جان لارنس نے اُس سے بھی زیادہ تاکید کے ساتھ اِس مضمون کا تار دیا کہ جس عہدہ کے لیے اپنی سابق کی خدمتون اور موجودہ منصب کی جہت سے کاٹن صاحب موزون معلوم ہوتے ہین اُسپر صاحب موصوف کو نہ کہ جنرل جانسٹون کو مقرر ہونا چاہیے۔ جان لارنس نے اڈورڈس صاحب کو لکھا کہ "یہ ایسا نامشروع انتظام ہے جسکے قبول ہونے کی کوئی امید نہین معلوم ہوتی ہے"۔ لیکن لارڈ کیننگ نے خیال کیا کہ ہندوستان کی حفاظت نامشروع انتظام سے تو ہوسکتی ہے مگر تعصب سے نہوگی اور یہ خیال کر کے لارڈ ممدوح نے سر جان لارنس کی تجویز کو منظور کر لیا۔

ص ۲۹ سر جان لارنس جنرل رینڈ کو لکھتے ہین کہ "جنرل جانسٹون یہان نہ بھیجے جائینگے بریگیڈیر کاٹن سے بڑھکر کوئی افسر عمدہ انتظام نہ کر سکیگا اور اگر اُنپر کسی دوسرے شخص کو سبقت دی گئی تو مین نہین جانتا کہ کیا ہوگا۔ مین التجا کرتا ہون کہ جنرل جانسٹون جہان ہین وہین رہین یا بہر حال اِس قسمت کی کمان کرنے کے لیے راولپنڈی کو نہ بھیجے جائین"۔

پشاور مین اسوقت جیسا نازک وقت پڑا تھا اور سر جان لارنس نے اُسکی جو جو تدبیرین کی تعین یا جن تدبیرون کی تجویز مین تھے اُنکا حال ۱۹ مئی کی ایک چٹھی موسومۂ لارڈ کیننگ سے بخوبی کھل جائیگا۔ اور وہ چٹھی یہ ہے۔

مائی لارڈ۔ ہم لوگ سب پنجاب مین خیریت سے ہین ہمکو جو کچھ دقت ہے وہ پشاور مین ہے کیونکہ غیر قواعد دان سوارون کے رسالہ نے اُن لوگون کی غمخواری کی ہے جو اِس زمانہ کے غدر و فساد مین شریک تھے۔ کچھ دنون سے مین سُنتا آتا تھا کہ اِس فوج نے قواعد دان سپاہیون کے خلاف کارروائی نہ کرنے کا قصد ظاہر کیا تھا اور مردان کے معاملات مین ۲۱۔ تاریخ یہ امر صاف صاف ظاہر ہو گیا۔ فی الحال سوات کی طرف سے حملہ ہونے کا خطرہ ہے اور وہین باقی خفیف کے لوگ

جو گھاٹی مین ہین شریک ہونگے یوروپین سپاہیون کو جہان تک مدد دینا ممکن تھا وہان تک مین نے مددی پولیس کی پلٹن کے ہرایک آدمی کو جو ہمارے جمع کرنے سے جمع ہوسکتا تھا یہان تک کہ محافظ جیل کو بھی ہم نے بھیجدیا - ہم نے ہزارہ کو اُسکے بھروسے پر چھوڑ دیا ہے اور کوہاٹ کے کچھ سپاہیون کو وہان جانے کی ہدایت کردی ہے یہ لوگ تین دن مین درہ تک پہونچ جائینگے اور وایلڈ صاحب کی رجمنٹ کے آٹھ سو گولہ انداز بھی غالباً دس روز کے عرصہ مین پہونچ جائینگے -

ہم نے نگشتی کالم فوج سے نمبر ۲۴ کوئینس رجمنٹ کو واپس طلب کیا ہے اِس اثنا مین یوروپین پیادون اور توپون کے ذریعہ سے کھلے میدان جنگ کرکے تمام مخالفت فرو کردی جائیگی اگر کچھ خطرہ ہے تو موسم کی طرف سے ہے کہ کھلے میدان مین رہنے سے فوج کو بڑی تکلیف ہوگی - بااینہمہ اُنکے ساتھ چند ثابت قدم پنجابی کمپنیان ہین - دو کمپنیان میجر واگان کی ماتحتی مین ۲۶ تاریخ کی لڑائی مین موجود تھین اور ۲۷ - تاریخ جو سات آدمی سزاے موت کے مجرم قرار دیے گئے تھے اُنکے توپ پر اُڑانے مین یوروپین سپاہیون کی اُنھون نے مدد کی -

مجھکو امید ہے کہ یور لارڈشپ (حضور عالی) میری اِس تجویز کو قبول فرمائینگے کہ قواعد دان فوج کے جو سپاہی رہائی چاہتے ہون وہ رہا کردیے جائین - فی الحال اُنکے باعث سے خاص کر سرحد پر ہمکو بڑی دقت پڑتی ہے اور ہر وقت کھٹکا رہتا ہے ہمکو ملک اُن لوگون سے محفوظ کرکے اُسپر قبضہ رکھنا ہے - اگر وہ ہتھیارون سے مسلح ہونگے اور اُنکی جماعتین مرتب ہونگی تو اُنکی ذات سے خطرہ رہیگا لیکن اگر ہتھیار اُنکے پاس نرہے اور وہ اپنی راہ نکال دیے گئے تو پھر اُنکی طرف سے کسی طرح کا خطرہ نہین ہوسکتا ہے - ممکن ہے کہ معدودے چند باغیون سے جاکر ملجائین لیکن اِس سے کچھ شدنی نہین ہے اُنکا زیادہ تر حصہ اپنے اپنے گھر کی راہ لیگا فی الحال افسر لوگ نیک اور بد اور ناراضی اور رضامندی مین تغیر نہین کرسکتے اِس صورت مین اگر چلے جانے کی اجازت دیجائیگی تو یہ حفاظت کا ایک بڑا ذریعہ ہوگا - اِس تدبیر مین کفایت شعاری بھی متصور ہے اور اِسوقت کفایت شعاری کا لحاظ بھی بہت ضرور ہے - اِس بات کا کوئی کھٹکا نہین ہے کہ ہم ہندوستانیون کو بھرتی نہ کرسکینگے ہم تو صرف پنجاب مین آیندہ تین مہینے کے اندر ۸۰۰۰ فوج بھرتی کرسکتے ہین - پنجابی کہتے ہین کہ خدا نے یہ ہنگامہ ہماری قسمت سے برپا کیا کہ ہم لوگ بھی اچھی طرح سے کمپنی کی فوج مین بھرتی ہونے لگین - باینہمہ مین کسی طرح سے اِس بات کا مشیر نہین ہون کہ اِس قوم کے لوگ کثرت سے فوج مین بھرتی کیے جائین - صن

جان لارنس نے یہ چٹھی ایک اور لفافہ مین جو بارنس صاحب کے نام کا تھا اِس امر کا خیال کرکے ملفوف کیا کہ کمشنر آنروے ستلج کو ہندوستان کے گرد جہاز پر گھماکر بھیجنے کی نسبت جلد تر پہونچا دینے کا ذریعہ ہے - جان لارنس نے لکھا تھا کہ "اِس چٹھی کو محفوظ رستہ سے حضور گورنر جنرل کے پاس پہونچا دیجیے - مجکو امید ہے کہ آپ نہایت سرگرمی اور استقلال سے کل دشمنون کے ساتھ کارروائی کرینگے اب اِس بات کا وقت پہونچ گیا ہے کہ باغیون کے زیر کرنے کا کام آہنی ہاتھ سے (بزور تیغ) انجام کیا جائے -

یہ بات بخوبی ملاحظہ کی جاسکتی ہے کہ مین نے بکرات و مرات ایسی چٹھیون کو نقل کیا ہے جنمین جان لارنس نے باغیون کے ساتھ سخت کارروائی کرنے کی صلاح دی تھی۔ اور یہ مین نے عمداً کیا ہے تاکہ لوگون کو قرار واقعی معلوم ہوجائے کہ انتہاے مرتبے کی بے نظیر اور قابل تعریف صفتون کے اتصاف سے کیا مراد ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جان لارنس ہی ایسے نامی گرامی شخص تھے جنھون نے ایسے نازک وقت مین اپنا اختیار قائم رکھا یعنی یہ کہ وہ نہایت تاکید سے انصاف کا برتاؤ کرتے تھے اور اپنے ارادون مین بڑے ثابت قدم تھے۔ جہان سختی درکار ہوتی وہان اُسیقدر سختی کرتے جسقدر سختی کی ضرورت ہوتی تھی یا جس سے آخر مین رحمدلی کے نتائج کے پیدا ہونے کا گمان ہوتا تھا۔ اور جوش امارت یا محض بیہودگی کی کینہ کشی مین بندگان خدا کا خون روا نہیں رکھتے تھے برخلاف اپنے ماتحتون کے اور یہ کہنا بھی غیرواجبی نہیں ہے کہ برخلاف ہمارے بہت ہموطنون کے جو اِس نازک وقت پر یہان اور انگلستان مین راے دیتے تھے جان لارنس نے ہمیشہ سوچ سمجھکر کارروائی کی۔ جو فریاد لوگون نے بلند کی تھی کہ بلا تمیز نیک و بد باغیون سے سخت انتقام لیا جاے اسمین اُنھون نے شرکت نہین کی اِس فریاد کو وہ کہتے ہین کہ جسطرح وہ عیسائیت اور انصاف کے خلاف ہے اُسی طرح آئین جہانداری کے بھی خلاف ہے یہ فریاد ایسے ایسے مقامون مین بلند تھی جہان اُسکے بلند ہونے یا چارۂ کار چاہنے کی کوئی امید بھی نہ تھی جیسا کہ جان لارنس کے خطوط سے ثابت ہوتا ہے۔ وہ خوب جانتے تھے کہ سپاہیون کے قصور کے گھٹانے مین کہان تک بیان کرنا چاہیے اور حاکمون کے اندھے ہوجانے سے کہان تک اُن قصورون کو ترقی ہوئی اور کہان تک یہ قصور اُنکے نادانستہ خوف اور سادہ لوحی اور عشق مذہب کی جہت سے سرزد ہوا۔ وہ جانتے تھے کہ کتنے لوگ جو اپنے دل مین نہایت خیرخواہ تھے رَو مین بھاگے چلے گئے اور مثل دوسرے نیک خصلت اور راست باز اشخاص کے جو ہماری خوش نصیبی سے ملک کے ذمہ دار عہدون پر مامور تھے اِس امر کو خلاف آئین جہانداری اور خلاف انصاف تصور کیا کہ (جسوقت ضروری تنبیہ ہوگئی تھی) اب بھی قصورون مین امتیاز کرنے اور بعض صورتون مین انتقام لینے سے چشم پوشی نہ کی جاے اور وحشیانہ طور سے کینہ کشی کا جو ارادہ کیا جاتا تھا آئین سخت قیدین اور شرطین عائد نہ کی جائین۔ اِس بارے مین جان لارنس اُس عالی ہمت گورنر جنرل کے پہلو بہ پہلو بٹھانے کے قابل ہین جو پہلے انگلستان مین اپنی رحمدلی کی جہت سے انتہاے مرتبہ کو بدنام ہوگئے تھے لیکن دو کلیمنسی کیننگ ،، کی طرح اُنکی یہ بدنامی تمام تواریخون مین انگلش اشخاص کی تعریف اور شکرگزاری کے لیے اعلیٰ درجہ کا خطاب تصور کی جائیگی۔

جب سے جان لارنس اِس اعلیٰ عہدے پر ممتاز ہوکر کارروائی کرنے لگے اُسوقت سے اُنھون نے انصاف اور قانونی ثبوت سے روپوشی کرنے والے خیالات کی مخالفت کرنا شروع کی جو سول اور قانونی تعلیم کے

فقدان سے اُنکے بعض بعض فوجی ماتحتون مین پائے جاتے تھے۔ جَانْ لَارِنْسْ برابر لاہور کے سول حکام کے پاس بکقلم اُن فیصلون کو مسترد کرنے کے واسطے بھیجا کرتے تھے جنکو سرحدی اضلاع کے افسر براہ نیک نیتی مگر انتہاے مرتبہ کی تعجیل کے ساتھ سزاے موت کا حکم دیکر صادر کرتے تھے۔ ایک مرتبہ قتل عمد کی سزا مین بارہ فیصلے اسی حکم کے صادر ہوے تھے مگر اُنکو جَانْ لَارِنْسْ نے اعلیٰ حکام لاہور کے پاس ترمیم کے لیے بھیجدیا تھا۔ ہر ایک جرم صرف ایک ایک متنفس ہندوستانی کے بیان پر جسکی اور کسی ثبوت سے تائید بھی نہین ہوئی تھی قائم کیا گیا تھا اور اُس ہندوستانی متنفس کا بھی یہ بیان تھا کہ وہ خوش قسمتی سے عین ارتکاب جرم کے وقت موقع واردات پر آگیا تھا۔ جَانْ لَارِنْسْ نے کہا "مجکو کیا پڑی ہے جو ایسے ثبوت پر ایک چڑیا کو ہلاک کر ڈالون"۔ اُنھون نے کُل فیصلہ کو بکقلم باطل کر دیا غدر کے زمانے مین انصاف کرنے کا ایسا ہی قومی خیال برابر اُنکی کارروائیون مین غالب رہا اور جسوقت ایک چڑیا کی جان پر نہین بنی تھی بلکہ رِجمنٹ نمبرہ ۵ کے ۱۲۰ باغیون کے سر سولی پر چڑھے ہوے تھے اُسوقت بھی اسیطرح کا انصاف کیا۔ اسمین شک نہین کہ اِن باغیون مین سے ہر ایک شخص غدر کرنے اور فوج سے بھاگ جانے کا قصوروار تھا اور ہر شخص مسلح بہ سلاح حرب گرفتار ہوا تھا اور جنگی قانون کی رو سے سزاے موت کا مستوجب تھا اور رحمدلی اور انصاف کے لحاظ سے سخت تنبیہ کا مستلزم تھا۔

حکام پشاور بھی اپنی راے ظاہر کر چکے تھے۔ وہ راے یہ ہے۔

رِجمنٹ نمبرہ ۵ کے سپاہیون کی تحقیقات (یہ مضمون اِڈورڈس صاحب نے بتاریخ یکم جون جَانْ لَارِنْسْ کو لکھا تھا) منگل کو شروع ہوگی اور چونکہ سب مجرمون کی تحقیقات صرف ایک جرم بغاوت کی علت مین یکجا ہوگی اسواسطے یکبارگی سب کا فیصلہ ہو جائیگا۔ اور ہماری تجویز ہے کہ کُل گیریژن کے سامنے اِن سب لوگون کو توپ کے مُنھ پر کھڑا کرکے یکبارگی اُڑا دیا جاے تاکہ لوگون کو عبرت ہو جائے اور یہ آخری تنبیہ سب کو یاد رہے ایک ایک توپ کے سامنے پانچ پانچ آدمی کھڑے کیے جا سکتے ہین اور دو ٹرپ توپخانہ ساٹھ آدمیون کو ایک مرتبہ اُڑا دینگے۔ دوسری باڑھ مین کُل کام تمام ہو جائیگا۔ اور چونکہ اِس کیفیت کو دیکھکر لوگ انتہاے مرتبے کو خائف ہو جائینگے اِسواسطے مجکو کہنا پڑتا ہے کہ میری راے اِس تجویز کو پسند کرتی ہے ہندوستانی فوج کے لیے خوف دلانا بہت ضرور ہے کیونکہ اُس نے ہم لوگون کو خوف دلانے سے احتراز نہین کیا۔

واپسی ڈاک مین چیف کمشنر کی طرف سے جواب گیا حالانکہ چیف کمشنر موصوف کی راے طلب نہین کی گئی تھی اور نہ اُنکو اصل مین دست اندازی کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ جواب مذکور یہ ہے۔

رِجمنٹ نمبرہ ۵ کے سپاہی اُسوقت گرفتار کیے گئے تھے جب وہ ہم سے لڑ رہے تھے۔ اور یہانتک وہ ذرا بھی رحم کے مستحق نہین ہین۔ لیکن کامل طور سے غور و فکر کرنے کے بعد میری طبیعت گوارا نہین کرتی کہ سب کو

ہلاک کرنا اون ... ہمین سمجھتا کہ خدا کے نزدیک ایسا فعل جائز ہوسکے ۱۲۰- آدمیون کی تعداد انکی ہلاکت کے لحاظ سے بہت بھاری ہے - ہمارا مقصد صرف اسقدر ہے کہ اُن لوگون کو کچھ ایسی سزا دی جاے تاکہ اَورون کو عبرت ہو جائے - مین سمجھتا ہون کہ اگرچہ تھوڑی ... تعداد ہلاک کی جاے تو بھی یہ مطلب بہت اچھی طرح سے حاصل ہو جائیگا مین اُن سب لوگون کو منتخب کرونگا جنکے خلاف بدمعاشی نمک حرامی یا ۲۶- تاریخ کے چند روز قبل اپنے افسرون کے ساتھ کسی قسم کی بے ادبی کرنے کا جرم یا اسی طرح کی اور کوئی بات ثابت کی جا سکے - اگر اسطور پر پوری تعداد فراہم نہوگی تو مین اُسمین کچھ اور بوڑھے سپاہیون کو شامل کر دونگا - ان سب کے گولی ماردی جائے یا وہ توپ پر اُڑا دیے جائین جیسی مصلحت ہو کیا جائے - باقی ماندہ اشخاص کو مین چند گروہون مین تقسیم کرونگا کسی گروہ کے آدمیون کو دس برس کسی کو سات برس اور کسی کو پانچ برس اور کسی کو تین برس کے لیے قید کرونگا - مین سمجھتا ہون کہ اسطور سے بخوبی تمام تنبیہ ہو جائیگی اور اُن سب لوگون مین جو امتیاز کیا جائیگا اُس سے نقصان نہوگا بلکہ فائدہ ہوگا - سپاہیون کو معلوم ہو جائیگا کہ ہم لوگ عبرت دینے کے لیے سزا دیتے ہین کینہ کشی کے لیے سزا نہین دیتے اور عوام الناس بھی اِن سزایاب لوگون کی ہمدردی نہ کرینگے ورنہ لوگ آخری دم تک نہایت جم کر لڑینگے کیونکہ اُنکو خیال ہوگا کہ جان ہر صورت سے تلف ہوگی - یہ بہت صحیح ہے کہ اتنے بدمعاشون سے جیلخانہ بھرنے مین بڑی دقت بلکہ خطرہ ہے لیکن ہمین مجبوری ہے - ہمکو ضرور یہ دقت گوارا کرنا چاہیے ...... باغیون کے بارے مین جو کچھ مین نے لکھا ہے وہ صرف میری ذاتی راے ہے ورنہ کورٹ مارشل کے افسر جو کچھ اُنکے لیے تجویز کرین اُسی پر اُنکی زندگی کا دارمدار ہے -

دوسرے روز چیف کمشنر موصوف نے اِس سے بھی زیادہ پرزور الفاظ مین اِس مضمون کو ادا کیا -

مین سمجھتا ہون کہ رجمنٹ نمبر ۱۰ کے سپاہی جو بھاگ گئے تھے اُنمین فی صدی دس کی ہلاکت کا جو بندوبست کیا گیا ہے وہ نہایت معقول اور واجبی ہے - یہ نظیر قرار واقعی کارگر ہوگی اور اِسمین کوئی بات ایسی نہین ہے جس سے کینہ کشی کا الزام عائد ہو سکتا ہو - لیکن رجمنٹ نمبر ۵ کے کُل سپاہیون کے اُڑا دینے کا قصد میرے نزدیک بہت خوفناک معلوم ہوتا ہے - اور مین التجا کرتا ہون کہ آپ اپنے اختیار سے کام لیکر کاٹن صاحب کو ترغیب دیجیے گا کہ وہ اِس فیصلہ مین ترمیم کرین - اگر ایک ثلث یا چہارم تھائی لوگ اُڑا دیے جائینگے تو بھی ہر ایک کام نکل جائیگا اِس سے عبرت ہو جائیگی مگر لوگ ہول نکھائینگے

اُسی روز چیف کمشنر موصوف نے براہ راست اسیقدر تاکید کے ساتھ کاٹن صاحب کو چٹھی لکھی -

مین یقین کرتا ہون کہ رجمنٹ نمبر ۵ کے جو لوگ گرفتار ہوے ہین آپ اُن سب کو ہلاک نہ کیجیے گا - مین سمجھتا ہون کہ اگر سب کے سب یکبارگی ہلاک کر ڈالے جائینگے تو بڑا ظلم ہوگا اور اسکا نتیجہ بھی بہت خراب پیدا ہوگا اِسوقت اِن سب لوگون کو ہلاک کر ڈالنا بمنزلہ اِسکے ہے کہ مخالفون کو کبھی امان نہ دی جائیگی اور معہذا ایسی حالتون مین اُنکو اطاعت قبول کرنے کی کبھی ترغیب نہوگی بلکہ یہی خواہش ہوگی کہ مرتے دم تک لڑتے جائین - ہمکو یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ اِن سپاہیون نے

ص ۳۳

ظلم کیا اور نہ بھی کیا ہو - اِن لوگون نے رعایا کا مال و اسباب نہین لوٹا اور جسوقت اپنے افسرون کے تابع فرمان تھے تو انکی جانین بھی بچائی تھین - اِن حالات کے لحاظ سے وہ مستحق اِس امر کے ہین کہ اُنکا خیال کیا جاے اور مین سمجھتا ہون کہ یہ خیال آپ ضرور کیجیے گا - مجھکو یہ بات دیکھکر بہت رنج ہوا کہ دوسرے مقامون مین کس کس طرح باغی اور قاتل لوگ سزا سے بچ بچ کر چلے گئے - مین سزا دینے کا بڑا پکا مشیر ہون لیکن صرف اُسی حد تک جو جرائم کے مطابق ہو -

اِس بات کے بیان کرنے کی کچھ حاجت نہین معلوم ہوتی کہ اُن پُر زور اور مُدبرانہ اور عیسائیانہ فریادون کی قرار واقعی شنوائی ہوئی - پشاور کی فوج جہان جمع تھی اور جہان قرب و جوار کے تماشائی کثرت سے آئے تھے اُن سب لوگون کے سامنے ۲۰ سپاہیون کے بدلے صرف چالیس نفر اور وہ بھی ایسے جو سب سے زیادہ مجرم تھے توپ کے سامنے اُڑائے گئے اُسوقت بیشک نہایت ہیبت معلوم ہوتی تھی لیکن اُس سے زیادہ ہیبت جو نہین معلوم ہوئی اور لوگون نے زیادہ مخالفت اور ہراس نہین ظاہر کیا تو یہ ایک ایسے شخص کا باعث ہے جو غور و فکر کرنے مین کبھی قاصر نہین رہا اور جسنے کبھی محض طبعی جوش سے کارروائی نہین کی تھی - اور جو رحمدلی اور انصاف کی خوش قسمتی سے پنجاب کا اعلیٰ افسر تھا -

لاہور اور پشاور مین تو اِسقدر سرگرمی اور مستعدی کی گئی تھی لیکن جالندھر مین اِسکے بالکل خلاف وقوع ہوا - مقام فیروزپور مین کچھ دنگہ ہوا تھا لیکن یہ بات بلا مبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ جالندھر مین اعلیٰ فوجی حکام کی جانب بہت کچھ نالائقی اور غفلت ظاہر ہوئی - اتنا غنیمت ہے کہ غدر کی تمام تواریخ مین اِسکی اور کوئی نظیر واقع نہین ہوئی - اِس ضروری چھاؤنی مین دو پلٹنین اور ایک رسالہ یہ تین رجمنٹین تھین اور ان سب کی نسبت اچھی طرح سے معلوم ہوگیا ہے کہ وہ مشکوک تھین - اور اُدھر نمبر ۸ کوئینز رجمنٹ تھی جسکی حمایت کے لیے کافی توپخانہ موجود تھا اور راجہ کپور تھلہ ہر وقت سرگرمی سے مدد دینے کو مستعد تھے اور اِسکے علاوہ محفوظ سکھ سردار ہر وقت اِس بات پر تُلے بیٹھے تھے کہ حاجت کے وقت اپنا پورا پورا حق ادا کرین - جس زمانے مین میرٹھ مین غدر شروع ہوا تھا تو اتفاق سے لیک صاحب کمشنر قسمت اور جانسٹون صاحب جو کمانیر جالندھر تھے جالندھر مین موجود نہ تھے - لیکن انکی جگہ پر کرنل ہارٹلی متعلقہ نمبر ۸ کوئینز رجمنٹ اور کپتان فارنگٹن ڈپٹی کمشنر بڑی دانائی سے مقرر کیے گئے - پھادر کے قلعہ اور سلح خانہ کی حفاظت کو جو بیس میل کے فاصلے پر تھا ایک دستہ روانہ کیا گیا اور محکمۂ دیوانی کا خزانہ سر جان لارنس کے صریحی حکم سے ہندوستانیون کی حفاظت سے نکال کر گورون کی حفاظت مین سپرد کیا گیا - سر جان لارنس نے کہا کہ " اگر یہ خزانہ ہاتھ سے جاتا رہا تو دشمنون کو اور تقویت ہوجائیگی اور ہمارے لیے فی الحقیقت بڑی ذلت ہوگی " -

جسوقت بریگیڈیر جانسٹون شملہ سے آئے تو اُنھون نے شاید سب کے پہلے یہی کارروائی کی کہ خزانہ کو

بدستور ہندوستانیون کی حفاظت مین رہنے کا حکم دیا اور جس وقت سرجان لارنس اور جنرل ریڈ کی تاکیدی چٹھیان اِس مضمون کی پہونچین کہ جو کچھ کیا گیا ہے وہ نہ کیا جائے تو اُسوقت اِس بات کا موقع باقی نہین رہگیا تھا کیونکہ سولین لوگ بھی جو جنرل ریڈ کی کوتہ اندیشی سے نہایت ہی بدنام ہوگئے تھے اب ڈرنے لگے کہ اِس کارروائی کے منقلب کرنے مین کہین پھر غدر شروع نہ ہوجائے۔ مئی کے مہینے مین جان لارنس نے ایک مرتبہ اور ہتھیار رکھوانے کی تاکید کی اور ۵۔ جون کو لینگ صاحب کے نام اِس مضمون کا تار بھیجا کہ وہ برگیڈیر سے اِس حکم کی تعمیل کرانے مین بلاتامل اصرار کرین ہمکو اِس تار برقی کی عبارت دریافت نہوسکی لیکن جو خط اُسی روز لینگ صاحب کے نام بھیجا گیا تھا اُس سے تار برقی کا منشا ظاہر ہوجائیگا۔ خط کی عبارت یہ ہے۔

اگر دہلی مین کوئی سانحہ ہوا تو آپ یاد رکھیے کہ پہلے ہم لوگ یہی سُنین گے کہ دوآبہ جالندھر کے سپاہیون سے فساد کی ابتدا ہوئی۔ پس امر تجویز طلب یہ ہے کہ آیا ہم اُن لوگون کی کارروائیون کا انتظار کرین یا ابتدا ہی سے کوئی تدبیر کرین۔ ہم پر واجب ولازم ہے کہ اِس آخری طریقہ کو اختیار کرین اور میرے اور آپ کے لیے یہ لازم ہے کہ برگیڈیر جانسٹون سے اِس بارے مین اصرار کرین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اِس چٹھی کو مین نے شروع کیا تھا کہ آپ کی چٹھی مورخہ ۳۱۔ مئی وصول ہوئی اور جو کچھ مین نے لکھا ہے اُسکی تصدیق ہوئی۔ یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ نمبر ۳۶ پلٹن کے لوگ غدر مچانے پر مستعد ہی بیٹھے ہین۔ آپ کو آج میرا پیام تار پر پہونچیگا۔ مین برگیڈیر جانسٹون پر نہایت تاکید کرتا ہون کہ پوربیا پلٹن کے تمام لوگون سے سوائے اُن سپاہیون کے جو ہمارے خیرخواہ ہون ہتھیار لے لینا نہایت مناسب ہے۔ اِس کام کے انجام مین کوئی بڑی وقت نہین ہے۔ صرف کسیقدر انتظام درکار ہے سوائے اِسکے اور کسی بات کی حاجت نہین ہے۔ ۔ ۔ ۔ مہربانی فرماکر یہ چٹھی جنرل جانسٹون کو دکھلا دیجیے گا۔ دیسی پیادون سے ہتھیار رکھالینے کی ذمہ داری مین اپنے اوپر لیتا ہون۔

اگر یکبارگی سب سے ہتھیار رکھا لیے جاتے تو اِس کام مین کچھ دقت نہوتی کیونکہ (جیسا جان لارنس نے لکھا ہے) رُوتھنی صاحب کی ماتحتی مین سکھ سپاہی اتفاقاً جالندھر سے آتے اور دہلی کو جاتے تھے اور ایسی نیکی کے کام مین وہ نہایت خوشی کے ساتھ مشغول ہوجاتے۔ لیکن وہ اِسی طرح چلے گئے اور کوئی خبرگیران نہوا۔ ہتھیارون کا لینا ایک نہ ایک وجہ سے وقتاً فوقتاً ملتوی رہتا گیا۔ تا آنکہ آخر مین ۷۔ جون کی شب کو وہ فساد جسکا پیشتر احتمال کیا جاتا تھا اور جو پچھلے تین ہفتون مین ہر وقت فرو کیا جاسکتا تھا شروع ہوگیا۔ ہندوستانی سپاہیون نے اُسی مخالفت کے ساتھ جو اِس غدر کی کارروائیون مین باوقات مختلف ظاہر ہوچکی تھی اور جس سے ثابت ہوتا ہے کہ انتہاے مرتبہ کی عداوت سے اِن لوگون نے یہ کارروائیان کی تھین اپنے بعض افسرون کو قتل کرڈالا اور بعضون کو بڑی خبرگیری سے چھپا رکھا۔ اور آدھی رات کو تینون کامل رجمنٹون کا اصل گروہ نہایت تیز چال سے پھلور اور لودھیانہ اور دہلی کی طرف روانہ ہوا۔

لیکن اسوقت تک اگر کوئی کارروائی کی جاتی تو اُسکا موقع باقی تھا کیونکہ اُنکے عین کوچ کے راستے مین
دریاے ستلج کا دھارا بڑے پاٹ سے تیزبہ رہا تھا اور جسوقت وہ ایک اور باغی رجمنٹ یعنی رجمنٹ نمبر ۴ کے لوگون کو
جو عرصے سے خوف کی حالت مین تھے جمع کرنے مین مشغول تھے اور پھر دریا سے عبور کرنے کی کوشش کرنے لگے تھے
تو اُنکے عقب سے بخوبی تمام تعاقب ممکن تھا اور اگر یہ لوگ قتل ہونے سے بچ بھی جاتے تو بہرحال اِس امر کا بخوبی
انسداد ہوسکتا تھا کہ وہ ایک مرتب فوج کی حیثیت مین دہلی تک نہ جانے پاتے - میرے نزدیک تو ہر شخص کا خیال
یہی تھا لیکن جالندھر کے اولوالعزم گورون کی فوج کو ضرور تھا اور اب تو ہر ایک شخص کا خیال یہی ہے - لیکن
جنرل جانسٹون نے اگر تجویز کیا کہ اُنکا تعاقب کیا جاے تو پورے تین گھنٹہ کے بعد تجویز کیا روانگی کے لیے تیار
ہوتے ہوتے چار گھنٹے اور گذر گئے اور جسوقت فوج روانہ ہوئی تو اصل مین تعاقب نہین ہوا بے قصد اور بے ارادہ
چند کوچ اور اِس سے بھی بدتر طور کے چند مقام کیے گئے - اصل تو یہ ہے کہ یہ انوکھے تعاقب کرنے والے جالندھر ہی مین ص ۲۶
اِدھر اُدھر پھرتے رہے اور وہان باغی لوگ پھلور مین پہونچ گئے اور رجمنٹ نمبر ۳ کے لوگون کو اپنا شریک کر کے
پھر ستلج کی طرف چل نکلے اور جسوقت تعاقب کرنے والی سپاہ پھلور مین اُنکی تلاش اور بیشرمی سے اپنی حفاظت کے
لیے کچھ سامان ہی تھی اُسوقت باغی لوگ چند ٹوٹی پھوٹی کشتیون کے ذریعہ سے دریا پار اُتر رہے تھے اور اِس کام مین
تیس گھنٹے سے کم وقت کسی طرح صرف نہوا ہوگا -

لیکن ایسا نہین ہوا کہ وہ لوگ نکلے چلے گئے ہون اور اُنسے کسی طرح کی مزاحمت نہ کی گئی ہو کیونکہ جو صفتین
اِس صریحی طور پر جنرل جانسٹون مین نہین پائی جاتی تھین وہ جارج رِکٹس مین جو ایک کم عمر سِویلین اور لودھیانہ کے
ڈپٹی کمشنر تھے معمول سے دوچند پائی جاتی تھین ٹی ایچ تھارنٹن سے جو ایک اور کم عمر سِویلین تھے یہ سُن کر
کہ دن کو سویرے کیا واقع ہوا تھا پہلے تو اپنے شہر کی حفاظت کی تدبیرین جو امکان مین تھین کین اور اُسکے
بعد لفٹنٹ ولیمس کی ماتحتی مین سکھون کی تین کمپنیان جو ابھی پہونچی تھین اور دو توپین اور ایک کمپنی جنگی
فوج راجۂ نابھہ کو لیکر اِس امید پر وہ آگے بڑھے کہ اگر باغی سپاہی روکے سے نہ رُکینگے تو کم سے کم اُسوقت تک
وہ دریا سے اُترنے مین روک رکھے جائینگے جب جالندھر کی فوج عقب سے آکر اُنپر حملہ آور ہوگی - تھارنٹن صاحب کو
ذرا بھی اِس بات مین شبہہ نہ تھا اور بیشک کسیکو شبہہ نہین ہوسکتا تھا کہ یہ فوج اُنکے پیچھے بہت قریب فاصلہ سے
تعاقب کرتی نہ آتی ہوگی - لوگ بخوبی یقین کرتے تھے کہ جب دونون طرف سے باڑھین چلینگی اور درمیان مین
دریا حائل ہوگا جو کسی طرف جانے نہ دیگا تو یہ لوگ سب کے سب ہلاک ہو جائینگے راستہ دشوار گذار تھا اور بالو اِس
کثرت سے تھی کہ پاؤن اُسکے اندر دھنس دھنس جاتے تھے چنانچہ اِس سبب سے صاحب مذکور دس بجے
شب کو گھاٹ پر پہونچے اور وہان جا کر معلوم ہوا کہ غنیم کے لوگ سب دریا سے اُتر گئے تھے صرف چار سو آدمی

جنکے

باقی رہ گئے تھے دو توپون مین سے ایک توپ کے گھوڑے اُسکے کھولتے وقت بھڑک کر دشمن کی طرف سرپٹ بھاگ گئے اور نابھ کے سپاہی پہلی ہی باڑھ مین چل کھڑے ہوے۔ لیکن رِکٹس صاحب نے جو ایک بڑے بیباک افسر تھے باقی ایک توپ کو خود جا کر لگایا اور نابھ کی دو افسرون کی مدد سے اور تین کمپنیان سکھون کی جو ابھی تک جمی ہوئی تھین ساتھ لیکر اپنے بندوبست سے دو گھنٹہ تک تین رجمنٹون کا مقابلہ کیا اور آخر مین جب گولہ باروت صرف ہوگیا اور ولیمس صاحب گولی کھا کر اُنکے پہلو مین گر پڑے تو اپنی قلیل باقی ماندہ سپاہ کو ترتیب کے ساتھ ہمراہ لیے ہوے کمپ کی طرف چلے آئے

اِس معرکہ مین طرفین نے خوب ہی داد شجاعت دی جَانْ لَارِنْس ہمیشہ تو یہ کہا کرتے تھے کہ رِکٹس صاحب انگلستان کے سِوِلینون کی طرح قرار واقعی کام نہین کرسکتے ہین لیکن اب اُنکا یہ کہنا بجا تھا کہ "مجکو اُنپر ناز ہے"۔ جَانْ لَارِنْس نے کچھ دنون بعد خود رِکٹس صاحب کو لکھا تھا کہ مین آپ کی کوشش اور ثابت قدمی سے ازبس خوش ہون۔ آپ نے سرکار کی خدمت مین انتہا مرتبہ کی کوشش کی اور اپنی وردی کا نام رکھ لیا ۔ ۔ ۔ ۔ اگر مین اِس بات کو بیان کرون کہ جَانسٹُون صاحب نے کسطور سے تعاقب کا انجام کیا تھا تو مجکو اپنے اِس قول پر اعتماد نہین ہوتا۔ اور جَانْ لَارِنْس معقول وجہ کے ساتھ جیسا کہ جَنرَل جَانسٹُون کی ناکامی کا حال یوماً فیوماً اُنپر منکشف ہوتا گیا جَنرَل مذکور کی نالائقی کے بارے مین اپنے تمام مخاطبین پر جوش غضب ظاہر کرسکتے تھے۔ جَنرَل جَانسٹُون کے لیے اب تک تجویز کیا جاتا تھا کہ وہ قسمت پشاور کو روانہ کیے جاتے۔ جَانْ لَارِنْس کَاٹن صاحب کو لکھتے ہین کہ۔

جَنرَل جَانسٹُون نے جالندھر مین ایک عجیب طرح کی دقت پیدا کی ہے۔ چودہ دن کا عرصہ ہوا کہ مین نے اُن سے لجاجت کے ساتھ دیسی رجمنٹون سے ہتھیار رکھا لینے کی استدعا کی تھی اور یہ بھی التجا کی تھی کہ وہ دیسی رجمنٹون کو خزانہ کا محافظ نہ رہنے دین اور اگر وہ رجمنٹین بلوہ کرین تو بہرحال اُنکی سرکوبی کے لیے آمادہ رہین۔ لیکن اِس کہنے کا کوئی اثر نہوا۔ جو کچھ اُنکے دل مین آیا وہ اُنھون نے کیا اور آپ دیکھتے ہین کہ اُسکا کیا نتیجہ پیدا ہوا۔ اگر جَنرَل موصوف نے جلد باغیون کا تعاقب کیا ہوتا تو یا وہ مار ڈالے جاتے یا دریاے ستلج مین غرق ہو جاتے اب وہ جدھر جی چاہا اُس راستے سے لوٹتے مارتے ہوے دہلی کے باغیون سے ملنے کے لیے جاتے ہین۔ مجکو یقین ہے کہ وہ اپنی منزل مقصود پر نہ پہونچنے پائینگے اور راستے مین پس پا کر دیے جائینگے۔

سَر بَارٹل فِریَر صاحب کو قریب قریب اِسی انداز پر وہ لکھتے ہین کہ

ہمارے یہان کی امن و امان فی الحال غنیمت ہے۔ لوگون کے ساتھ نہایت عمدہ برتاو ہو رہا ہے۔ پشاور مین جہان پیشتر ہنگامہ و فساد برپا تھا اب خاموشی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن سب سے بڑھکر ہماری مصیبت یہ ہے کہ دو گروہ ہندستانی پیادون کے اور نصف گروہ قواعد دان سوارون کا جالندھر سے بھاگ گیا۔ اُنکے سامنے تو دریاے ستلج حائل تھا

اور پیچھے ایک غول پیادے گورون اور غیر قواعد وان سوارون کا تھا جسکے ساتھ چھ توپین بھی تھین - بیس میل کا فاصلہ تھا اور اسپر بھی برگیڈیر جانسٹون کی بوڑھی عقل سے باغی لوگ بھاگ کر دہلی کو چلے گئے تاکہ جو اشخاص دہلی کو لڑا رہے ہین انکی شرکت کرین - مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ ہمارے بعض کمانیر باغیون سے بھی بڑھکر ہمارے دشمن ہین بعض اوقات تو مجکو قریب قریب ہی یقین ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ ہماری بربادی کے واسطے مقرر کیے گئے ہین -

جان لارنس نے جو چٹھی لارڈ کیننگ کو لکھی تھی اسمین جنرل جانسٹون کے تبادلہ پشاور کا مسئلہ پھر ابھارا کیونکہ یہ بات تو انکے دل سے لگی تھی - وہ تذکرہ یہ ہے -

جنرل جانسٹون کچھ بھی نہ کرینگے - وہ ہندوستانی سپاہیون سے نہ تو ہتھیار رکھوائینگے اور نہ انکی سزادہی کا بندوبست کرینگے - جسوقت ان لوگون نے غدر مچایا تو گورون کی فوج حفاظت کے واسطے مقرر کی گئی اور جسوقت باغی لوگ یکبارگی باہر چلے تو آٹھ گھنٹے تک انکا تعاقب نہین کیا گیا اسوقت بھی یہ لوگ گرفتار ہو سکتے تھے کیونکہ ستلج سے اترتے اترتے انکو تین گھنٹے لگے تھے لیکن جنرل جانسٹون نے ۲۰ میل کے فاصلے پر وسط راہ مین جا کر مقام کر دیا اور اسپر بھی اِس افسر کی نسبت تجویز کیا جاتا ہے کہ برگیڈیر سیس کاٹن کی جگہ قسمت پشاور مین مقرر ہو -

اِس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین معلوم ہوتی کہ جنرل جانسٹون کی نسبت یہ عہدہ زیادہ زمانہ کے لیے تجویز نہین کیا گیا تھا - یہ چارون باغی رجمنٹین ستلج سے لودھیانے کو بڑھی ہوئی چلی گئین اور اپنے قلیل زمانہ کے بلوے مین کابلی جلاوطنون اور قیدیون کی مفسد آبادی اور کشمیر کے شال فروشون اور گوجڑ اکوون کو شامل کر کے ہر ایک شے جو راہ مین ملی اور جسپر انکا قابو چل سکا یا تو لوٹ لی یا اسکو آگ سے جلا دیا اور اُس وقت جب جنرل جانسٹون نے جو درحقیقت اتنے فاصلے پر تھے کہ رِکٹس صاحب کے گولون کی آواز وہان تک پہونچتی تھی - آخر مین آگے بڑھنے کی کچھ علامتین ظاہر کین تو وہ پھر خاموشی سے دہلی کی طرف بڑھ گئے -

لیکن پنجاب مین ایک شہر ایسا رہگیا تھا جسکی بابت سر جان لارنس کو سب سے زیادہ تردد تھا - لاہور سے دریا تک آنے کا جو رستہ ہے اور جس سے بڑھ کر صوبہ پنجاب سے اور ملکون کے ساتھ آمد و رفت رکھنے کا اور کوئی رستہ نہین ہے وہ اسی شہر سے محفوظ تھا - ملتان جو جالندھر سے صریحاً کہین زیادہ ضروری شہر ہے اور سوائے لاہور اور پشاور کے اور کسی شہر سے کم نہین ہے آیا وہان کے حکام کو کمان افسران لاہور کی مستوجب سزا نالائقی کی نظیر پر عمل کرنا چاہیے تھا یا سول اور فوجی حکام پشاور کی طرح سرگرمی اور مستعدی درکار تھی - یہ بڑا نازک سوال تھا اور اگر چیف کمشنر کی راے پر عمل کیا جاتا تو اسکا جواب صاف ظاہر تھا چیف کمشنر موصوف نے جالندھر کی حفاظت مین حتی الامکان کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا لیکن جانسٹون کی بے استقلالی اور ضد سے انکا کچھ بس نہ چل سکا - کیا یہ ممکن تھا کہ چیف کمشنر موصوف کو یہان زیادہ کامیابی حاصل ہوتی - کیا کرنل ہکس جو ملتان کے خاص فوجی افسر تھے

باغی سپاہیون پر شک کرنے یا اُنکے ہتھیار چھین لینے یا اُنکی سرکوبی کرنے پر راضی ہو جاتے اور اگر اُنکی خواہش بھی ہوتی تو کیا وہ ایسا کر سکتے تھے۔

سر جان لارنس کے نزدیک یہ بات ممکن نہین تھی اُنکے خیال مین شہر بھر مین صرف ایک افسر ایسا تھا جو ایسے دشوار اور خطرناک کام کو ایسے نادر موانع کے ہوتے ہوے انجام کر سکتا تھا جنرل گوون چیف کمشنر کو اس امر کے مشتہر کرنے کے واسطے لکھ چکے تھے کہ جنرل ریڈ نے پنجاب کی اعلیٰ فوجی کمان جو خالی کی تھی اُسکا کام جنرل مذکور کے سپرد ہوا ہے۔ جنرل ریڈ کی طرح ظاہرا جنرل گوون بھی کوئی عمدہ لیاقت یا صائب رائے نہین رکھتے تھے لیکن اسکے بعد جو عمدہ بات چاہیے وہ اُنمین پائی جاتی تھی یعنی یہ کہ اُن صفتون کو وہ دوسرے اشخاص مین دیکھکر اُنکی قدر کرنے پر مائل رہتے تھے اور سر جان لارنس نے ایک تار کے ذریعہ سے نہایت تاکیدی الفاظ مین اصرار کیا کہ ملتان کے سپاہیون سے فوراً ہتھیار رکھوا لیے جائین اور بطور رعایت خاص یہ التجا کی کہ کرنل چیمبرلین جو اول قواعددان رسالہ کے کمان افسر تھے وہ اس کام کے لیے منتخب کیے جاتے تو بہتر تھا۔ صفحہ

چیمبرلین کی رجمنٹ خاص کے سوا جسمین ہندوستانی لوگ تھے اور اُنپر صاحب موصوف نہایت یقین کے ساتھ اعتماد کرتے تھے دو پلٹنین اور تھین جنمین سے ایک یقیناً اور دوسری بگمان غالب سم سے بھری ہوئی تھی اور مددگارون مین پنجابی تھے لیکن ان پنجابیون مین بہت سے ہندوستانی بھی شامل تھے۔ گورون مین صرف معدودے چند توپخانہ کے لوگ تھے لیکن بمبئی کی رجمنٹ پر امید کیجاتی تھی کہ وہ چند ہی روز کے عرصہ مین سندھ سے پہونچ جائیگی اور اگر وہ آ جاتی تو آسانی سے باغیون کے ہتھیار رکھوا لیے جاتے۔ بہت سے لوگ اُسکے پہونچنے کا انتظار کرتے تھے۔ لیکن سر جان لارنس نے دیکھا کہ اسوقت دیر کا موقع نہین ہے اور جالندھر کے غدر کی خبر جو ابھی اُنکے پاس پہونچی تھی اقل درجہ دو دن کے عرصہ مین ملتان کو پہونچ جائیگی اور اُسوقت کچھ نہو سکیگا۔ معہذا جان لارنس نے فوری احکام جاری کیے۔ تجویز ہوئی کہ یکبارگی اس خطرناک کام مین ہاتھ لگایا جاوے اور ۷۔ جون کی صبح کو جب جالندھر کے فساد کی خبر شہر مین پہونچی اُسکی کچھ ہی دیر قبل ایک ایسے ہوشیار اور بہادر آدمی کے ذریعہ سے جسکو سر جان لارنس نے اس کام کے لیے منتخب کیا تھا اسطور سے ہتھیار رکھوا لیے کہ ایک قطرہ بھی خون کا گرنے نہین پایا۔ شہر ملتان کے نیک نیت باشندون کو پھر ایک مرتبہ آزادی سے چلنے پھرنے کا موقع ملا اور جسوقت کمک کی وہ فوج جسکو فریر صاحب اسوقت بھیج رہے تھے یہان پہونچی تو اُن اُن ضروری مقامات کی طرف جہان ملتان سے بھی زیادہ خطرے تھے لوگ آگے بڑھ سکے۔ جان لارنس نے کرنل چیمبرلین کو لکھا کہ

جس حیرت انگیز طریقہ سے آپ نے نمبر ۶۲- اور نمبر ۶۹ ہندوستانی پلٹن کے ہتھیار رکھوا لیے مین تہ دل سے اُسکی بابت آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ جسوقت میرے پاس یہ خوشخبری پہونچی صفحہ

که یه کام انجام هوگیا تو مجکو انتها مرتبه کی خوشی حاصل هوئی-یه بهت نازک معامله تها کیونکه بالکل هندوستانی هی سپاهیون سے اس کام کو انجام کرانا تها-مین گورنمنٹ سے اسکی خاص اطلاع کرنے مین کوتاهی نه کرونگا-اگر بمبئی سے هماری آمد و رفت بند هو جاتی تو یه ایک بڑی بهاری مصیبت تهی-مین التجا کرتا هون که آپ خود اپنے کو اور پنجاب کے سپاهیون کے دونون گروهون کو اُنکے دوستانه برتاؤ کی بابت مبارکباد دینگے-

اصل تو یه هے که گو بعض فوجی حکام بڑے بڑے توهمات کرتے رهے لیکن پنجاب مین هتهیارون کا لے لینا ایک قاعده کلیه مقرر هوگیا-سر جان لارنس نے اس بارے مین جنرل گوون کے نام کی پهلی چٹهی مین اپنے خیالات اسطور پر ظاهر کیے تهے-

اگر شهر دهلی یکبارگی خالی هوگیا تو سب بندوبست ٹهیک رهیگا لیکن اگر احیاناً اسمین زیاده تعویق هوئی یا اگر اس سے بهی خراب حالت مین کوئی اور بلا نازل هوئی تو هم لوگون کو غدر عام کے لیے تیار رهنا پڑیگا-مین خود یه نهین خیال کرتا هون که پوربیا رجمنٹون مین سے ایک رجمنٹ بهی خیرخواه ره جائیگی اور اس صورت مین مین سمجهتا هون که هم لوگون کو ایسے هر ایک شخص سے جب موقع ملجاے تو اُسکے هتهیار لے لینا چاهیے یعنی یه که جس مقام پر گورون کی رجمنٹین موجود هون-اگر ایسا کیا جاے تو هم لوگ اپنے کو برقرار اور ملک کا قبضه رکه سکینگے-اسوقت قواعددان پیادون کو اپنے همراه لیکر چلنا ایسا هے که کوئی کامل پیراک طوفان خیز سمندر مین هاته پاؤن مارکر اپنی جان بچاتا هو اور ایک آدمی دوسرا اُسکی گردن مین هاته ڈالے هوے اس امر کی کوشش کررها هو که اُسکو کهینچ کر نیچے ڈوبا دے-

هم اپنی کارروائیون مین یه انتظار نه کرینگے که جسوقت هم پر حمله کیا جاے تو کچهه کوشش کرینگے اور اگر ایسا کرینگے تو هم بالکل پابزنجیر هو جائینگے اور دشمنون کو اس بات کا موقع ملجائیگا که وقت پاکر هم پر حمله کر بیٹهین اس حکمت عملی کا انجام مهلک هے-

مین نے غدر کے اول چند هفتون کا یه احوال جو لکها هے اگر مین اسمین سر جان لارنس کی حکمت عملی کے عام خیالات کو جو میرے دل مین جاگیر هوتے رهے نه بیان کرتا تو میری اس تحریر کا کوئی فائده نه حاصل هوتا-سر جان لارنس کی حکمت عملی جرأت اور همت کی پیش قدمی اور بے تامل مقابله اور وسیع خیالات کے اعتبار سے قریب قریب هینبی بال اور نپولین کی حکمت عملی اور احتیاط اور اخلاقی بهادری مین قریب قریب فیبین حکمت عملی سے ملتی تهی-انباله کے سهل انکارون اور میرٹهه کے مفسدون کے بارے مین جان لارنس نے اس حکمت عملی پر اصرار کیا تها که "آگے بڑهتے چلے جاؤ" پشاور جالندهر اور ملتان مین جهان مغویانه خیالات سے جسوقت بغاوت کی حرکتون کے وقوع کا گمان هوا تو جان لارنس نے اس حکمت عملی کی صلاح دی که "هتهیار رکهوا لیے جائین"-جهان تنبیه کا موقع هوا وهان فوری اور سخت سزا دینے کی حکمت عملی اختیار کی گئی لیکن جان لارنس نے

اپنی عملداری بھر مین کسی مقام کے لیے یہ صلاح دینا موقوف نہین کیا کہ احتیاط اور احتیاط اور انسداد سے جو کام نکل سکتا ہے وہ کینہ کشی کی تدبیرون سے گو وہ کیسی زیادہ کی جائین کبھی نہوگا۔

دہلی سرسہ اور حصار کے باغیون نے جو گشت وخون کیا تھا جسوقت اسکی خبر جان لارنس کو پہونچی تو صاحب ص ۸۱
موصوف نے اُس سے یہ نتیجہ نکالا کہ "اگر دہلی کو میرٹھ سے ایک قلیل گروہ سپاہیون کا چلا جاتا تو میرے نزدیک اُسکی وجہ سے یہ افسوسناک حادثے واقع نہونے پاتے اور وہان کے باغی شہر ہی مین محصور ہوکر رہ جاتے میرٹھ کی فوج جو اتنے عرصہ تک خاموش بیٹھی رہی اسکی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی مگر اس بات پر بڑا افسوس آتا ہے" اور جب آخر مین میرٹھ کی فوج بڑھی اور جان لارنس نے سُنا کہ جنرل ولسن نے مقام ہندون مین فتح حاصل کی تو صاحب موصوف نے اُس سے پھر ایک نتیجہ اخذ کیا۔ صاحب موصوف لکھتے ہین کہ "گورون کی قلیل جماعت نے جو یہ فتح حاصل کی اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر ابتدا مین سرگرمی سے تدبیرین کی جاتین تو کیا کیا کام ہو سکتے تھے مجکو امید ہے کہ جنرل ولسن کی اس کامیابی سے زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھنے کی ہمت ہوگی"۔ جان لارنس اب تک یہی کہتے جاتے تھے کہ "آگے بڑھے جاؤ آگے بڑھے جاؤ"۔

مین ابھی بیان کر چکا ہون کہ پشاور اور ملتان مین جہان جنرل کاٹن اور جنرل گووَن نے دلسوزی سے مدد کی تھی اُنکی حکمت عملی مین کیسی کامیابی حاصل ہوئی۔ اگر اُنکے حکم اور صلاح پر عمل کیا جاتا تو ظاہر ہے کہ جالندھر مین بھی ایسی ہی کامیابی حاصل ہوتی یعنی یہ کہ جو اختیارات طلب کیے گئے تھے اگر وہ دیے جاتے اور جان لارنس نالائق افسرون کو موقوف کرکے لائق اور مستعد افسرون کو اُنکی جگہہ مقرر کرنے پاتے اور کسی طرح کا خطرہ نہ کرکے وہ اپنی کارروائی کر سکتے تو ضرور جالندھر مین بھی ملتان کی سی کامیابی حاصل ہوتی۔

جان لارنس کو اِس بات کا بھی کچھ کم تردد نہ تھا کہ جو لوگ خیر سگال تھے اُنپر کوئی گزند نہ پہونچنے پائے اور جو لوگ بذات خاص ذی اعتماد تھے مگر مجرمون کے ساتھ وہ بھی مصیبت مین مبتلا تھے اُنکے لیے آسانی پیدا کردی جاے چنانچہ اسی خیال مین جان لارنس نے کمانڈر انچیف انبالہ کو ایک چٹھی کے ذریعہ سے یہ صلاح دی

لہ سرکاری مراسلات سر جان لارنس کے یہ اور دوسرے ملخصات سر رابرٹ ایجرٹن سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب اور مسٹر آرتھر برنڈرتھ کی حسن عاطفت سے مجکو ملے ہین جنکا ذکر اِس سوانح عمری مین آگے چلکر کیا جائیگا۔ اور اُنھون نے عین اُس زمانے مین جب ہندوستان کے کاروبار سے دم بھر کی مہلت نہ تھی اپنے دست خاص سے اُن کاغذات کی نقلین لکھ لکھ کر مجکو دین نیم سرکاری چٹھیان جن پر خاص کرکے میری یہ داستان مبنی ہے اور جو میرے مقصد کے واسطے نہایت ہی ضرور ہین کیونکہ وہ عین وقتون پر لکھی گئی ہین سب میرے پاس موجود ہین۔

کہ غدر کے زمانہ مین غیر قواعددان سوارون کے جو لوگ رخصت پر گئے تھے وہ طلب کر لیے جائین کیونکہ یہ لوگ منتظر
اِس امر کے تھے کہ میرٹھ کو روانہ ہوتے اور وہان لائق افسرون کی تحت مین اُنکی بھرتی کی جاتی یہ ایک ایسی
ص ۲۴ تدبیر تھی کہ اگر فوراً اُسپر عملدرآمد کیا جاتا تو شاید بہت سے خیراندیشون کی اُنکی کمزوری سے نجات ہوجاتی اور
ہاڈسن صاحب کی افسوسناک کارروائیون کی نوبت نہ آتی۔

اور جیسا کہ مین اوپر بیان کرچکا ہون لارڈ کیننگ نے اُسی ولولہ مین اِس بات کا خیال کرکے کہ جو ہندوستانی
سپاہی آزادی چاہتے ہون اُنکو رہائی دینا نہایت عمدہ حکمت عملی ہے ایسی ہی رائے دی تھی۔ جان لارنس نے
خیال کیا تھا کہ اِس تدبیر سے بدخواہ لوگ اجازت پانے پر اپنے گھرون کو چلے جائینگے اور بے اختیار ہوجائینگے اور
خیراندیش لوگ رہ جائینگے اور اُس سے دونا کام نکلیگا۔ اور مین ایک مرتبہ جان لارنس کا ولولہ اور بیان کرتا ہون
جسکی تحریک سے اُنھون نے جنرل کاربٹ متعینہ لاہور اور جنرل کاٹن متعینہ پشاور کو صلاح دی تھی کہ وہ ایسے
سکھون یا پنجابی مسلمانون یا پہاڑی آدمیون کو جنھون نے خیرخواہی کی ہو پھر اُنکے ہتھیار واپس کردین تاکہ وہ
اپنے ہندوستانی سپاہیون سے علیحدہ ہوجائین اور ایک مرتبہ پھر اُنکو نوکری کرنے کی اجازت ملجائے۔۔۔
جان لارنس نے بیان کیا تھا کہ "مین نے اسوجہ سے ایسی رائے دی ہے کہ اول تو میرے نزدیک وہ اپنے پوربیا
ساتھیون کے غمخوار نہین ہین اور اپنا کام انجام کرنے پر اپنی رضامندی ظاہر کرچکے ہین پھر مجھکو رجمنٹ نمبر ۵۵ کے
افسرون سے یہ بھی معلوم ہوچکا ہے کہ اُس رجمنٹ کے قریب قریب سَو سپاہی جو ہم قوم تھے اپنے افسرون کی شرکت
کرنے اور باقی ماندہ لوگون سے لڑنے کو کہتے تھے"۔ جان لارنس کے صوبے بھر مین اِسی معقول تدبیر پر عمل کیا گیا
اور اِسطور سے سکھون کا ایک نیا اور کارآمد فوجی گروہ تیار ہوگیا جس روز جہلم مین لوگون کے ہتھیار رکھوا لیے گئے تھے
اُسکے ایک روز پیشتر سر جان کے حکم سے سو نفر سکھ سپاہی جو اپنی باقیماندہ کمپنیون سے علیحدہ ہوگئے تھے آزمائش کے
دن اپنے افسرون کے طرفدار ہوے اور خوب داد شجاعت دی یہ بات مشکل سے بیان ہوسکتی ہے کہ اِس حکمت عملی نے
جو بالکل سر جان لارنس کی تھی کتنے بے قصور آدمیون کو کشت و خون سے بچالیا۔

آخر مین سر جان لارنس نے اِس بات کو دیکھکر کہ کمانڈر انچیف نے اُس عام اشتہار کے جاری کرنے مین
غفلت کی جس سے خیال کیا گیا تھا کہ جو لوگ حالت تذبذب مین ہین وہ اطاعت قبول کرلینگے اور ہمارے
رعب و اقتدار سے اُنکو آگاہی ہوجائیگی بتاریخ یکم جون خود ایک اعلان تیار کرکے اپنے صوبہ کے تمام مقامات کو
روانہ اور مشتہر کیا۔

سپاہیو تم نے سنا ہوگا کہ فوج بنگالہ کے بہت سے پیادون اور سوارون نے میرٹھ دہلی اور فیروزپور مین نمک حرامی کی اور
ص ۴۳ فیروزپور مین بہتیرون کو سزا بھی مل چکی ہے اب ایک فوج جمع ہے اور دہلی کے قریب پہونچ گئی ہے جسکا ارادہ ہے کہ اُن نمک

اور مفسدون کو جو دہلی مین جمع ہوے ہین سزا دے -

سپاہیو - مین تمکو متنبہ اور تمھاری نصیحت کرتا ہون کہ تم نمک کا پاس کرنا اور اُس گورنمنٹ کی خیرخواہی کرنا جو تمھارے اجداد کو اور تمکو سَو برس کے عرصہ سے نوکری دیتی آئی ہے - تم اُس گورنمنٹ کی وفاداری کرنا جو چھاونیون اور میدان جنگ مین بھی تم لوگون کی بہبودی اور تمھارے حقوق کا خیال رکھتی گئی اور جسنے تمھارے لیے ایسے وسائل فراہم کیے ہین کہ بوڑھاپے مین جاکر عیش و آرام سے اپنے گھرون مین زندگی بسر کرو جن لوگون نے تواریخ پڑھی ہے وہ اِس بات سے بخوبی واقف ہونگے کہ جسطرح سے ہندوستان کی فوج کے ساتھ سلوک کیا گیا ایسا سلوک کسی فوج سے کبھی نہ کیا گیا ہوگا -

جو رجمنٹین ہماری خیرخواہی کرتی رہین اُنکو اپنی ثابت قدمی کا معقول صلہ ملیگا اور جن رجمنٹون نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا اُنکی نوکریان ہمیشہ کے لیے موقوف ہوئین مصرع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین - جب یہ موقع گذر جائیگا تو پھر افسوس کرنے سے کچھ حاصل نہوگا - ابھی اِس بات کا موقع باقی ہے کہ تم اپنی خیرخواہی اور وفاداری ثابت کرو - برٹش گورنمنٹ ہندوستانی سپاہیون کی کبھی محتاج نہوگی وہ ایک مہینہ کے اندر صرف پنجاب مین ۵۰۰۰۰ آدمی جمع کرسکتی ہے - اگر پوربیا سپاہیون نے آج کے دن غفلت کی تو پھر اُنکو یہ دن نہ ملیگا - پنجاب مین باغیون کی سرکوبی کے لیے بکثرت فوج جمع ہورہی ہے -

سردار لوگ اور رعایا مطیع و منقاد ہین اور رعایا یہی چاہتی ہے کہ تم لوگون کی جگہ وہ فوج مین بھرتی کی جاے تم لوگون کی سرکوبی کے واسطے ساری رعایا یکدل ہو جائیگی علاوہ برین انگلستان کو اِسقدر قوت حاصل ہے کہ سپاہیون کے خیال مین نہین آسکتی ہے - اِسی وقت ہر چہار طرف سے انگلش فوجین ہندوستان مین داخل ہورہی ہین -

تم لوگ اِس بات کو بخوبی جانتے ہو کہ برٹش گورنمنٹ تمھارے مذہب مین کبھی خلل انداز نہین ہوئی ہے جو لوگ تم سے ایسا کہتے ہین وہ خود اپنے مبتذل مقاصد سے کہتے ہین - انگلش گورنمنٹ نے ہندوون کے مندرون اور مسلمانون کی مسجدون دونون کا اعزاز کیا ہے - ابھی کل کی بات ہے کہ جامع مسجد لاہور جسکی تیاری مین ایک لاکھ روپیہ صرف ہوا ہوگا اور جسمین سکھون نے اپنا میگزین بنایا تھا مسلمانون کو واپس دی گئی ہے -

سپاہیو مین تمکو صلاح دیتا ہون کہ تم اپنے افسرون کی اطاعت قبول کرو - چند خراب آدمیون کی تحریک سے اپنے تئین ذلیل نہ کرو - اگر تمھاری خواہش ہو تو تم آسانی سے یہ کام کرسکتے ہو اور گورنمنٹ تمھاری وفاداری کی آزمایش سمجھکر تم لوگون پر لحاظ کریگی تم لوگ اِس بات کو ثابت کرو کہ ہندوستانی سپاہی مثل اپنے آبا و اجداد کے اب بھی نمک حلال ہین اور اُنسے مبتذل نہین ہوگئے ہین -

(دستخط) جان لارنس چیف کمشنر

ص ۴۸

تیسرا باب

پنجاب و دہلی کا بیان

ماہ جون لغایت ماہ جولائی ۱۸۵۷ء

سر جان لارنس نے آپنے صوبے کی سرحد کو محفوظ رکھنے اور وہان کے قلعون اور سلح خانون کو مستحکم کرنے اور باغی سپاہیون سے ہتھیار رکھوانے اور اُنکی حفاظت کرنے اور جدید سپاہ بھرتی کرنے او مختلف مقامات پر بھیجنے اور آپنے معمولی انتظامات کے عمل مین لانے کی جو تدبیرین کی تھین اب مین اُن باتون کا احوال اُس زمانہ کے متعلق بیان کرنا چاہتا ہون جو آخر باب اول تک پہونچا تھا اور جب تک یہ سب تدبیرین ایسے مقصد کے حاصل ہونے کے لیے نہین کی گئی تھین جو دہلی کی معرکہ آرائی سے سمجھا جا سکتا ہے لیکن یہ مقصد بھی کچھ اُس سے کم ضروری اور وقت طلب نہ تھا- اور اس دار السلطنت مغلیہ مین جن لوگون نے غدر کیا تھا اب وہ زیادہ عرصہ تک تنبیہ سے بچ نہین سکتے تھے- باغیون کی روک ٹوک صرف دہلی تک کارگر تھی دہلی کے باہر کوئی متعرض نہین ہو سکتا تھا- اور اگر باغیون کے جدید گروہ اب بھی بلا مزاحمت اُسکے ۵/۶ (پانچ سدس) حصہ اطراف سے داخل ہو سکتے تھے تو اسپر بھی وہ لوگ شہر پناہ قلعہ کی دیوارون کے اُس طرف نگاہ کر کے دیکھ سکتے تھے کہ اُسی کے متصل بلندی پر برٹش جھنڈا اُڑ رہا ہے اور اُنکو معلوم ہو سکتا تھا کہ پیچھے کی طرف جن چھاونیون سے چند ہفتہ پیشتر ہمارے افسر عین کُشت وخون کی حالت مین نکل بھاگے تھے اب وہان برٹش فوج کام کر رہی ہے اور وہ فوج یہ ٹھانے ہوے بیٹھی ہے کہ جب تک دہلی فتح نہو جاے اُسوقت تک تمام لوگون سے جو اُسکے مزاحم ہون مقابلہ کیا جائے

یہ بھی خیال کیا جا سکتا ہے کہ جس روز ملتان کے سپاہیون سے ہتھیار رکھوائے گئے تھے اُس روز گائڈس کے
ص ۵۰ لوگون کے پہونچنے پر دہلی کی جنگی فوج کو اِس بات کا چشم دید ثبوت ملا کہ جان لارنس نے اپنی مہم عظیم کی تکمیل کے لیے کیا کارروائیان کی ہین اور کیا اِسوقت کر رہے ہین اور آیندہ کے لیے کیا کرتے جاتے ہین- اسکے دوسرے دن پشاور مین باغیون کو سزا دینے کے لیے صف آرائی ہوئی تھی اور جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون یہ سزا اسطور سے نہین دی گئی کہ بے دیکھے بھالے اور بلا شرط اور قید لوگون کی گردن کاٹ ڈالی گئی ہو بلکہ واجبی طور سے اُنکی تنبیہ کی گئی- اِس بات کا بیان کرنا دشوار معلوم ہوتا ہے کہ ملتان مین باغیون سے ہتھیار رکھانا اور دہلی مین گائڈس کے لوگون کا پہونچنا اور باغیون کی سزا دہی کے لیے صف آرائی کا ہونا اِن تینون کارروائیون مین سے جو چوبیس چوبیس گھنٹہ کے بعد عمل مین آئی ہین کس سے اِس نامی گرامی شخص اور اُسکے کام کی کیفیت قرار واقعی منکشف ہوتی تھی- لیکن سب باتون پر بہیئت مجموعی نگاہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روح وجسم اور تحمل او تعجیل اور وسیع خیالات اور چھوٹی باتون کا لحاظ اور تحمل کے ساتھ انصاف پر نظر کرنا اور پھر

انتہاے درجہ کی سرگرمی کا ہونا یہ سب اضداد عجب طرح سے مجتمع ہوے تھے جو برابر ظاہر ہوتے گئے اور جن سے سر جان لارنس کا نام اُنکے نہایت لائق اور نہایت ہی مستعد ماتحتون سے بڑھا رہا اور جس سے وہ اپنے جہاز کو اِس طوفان مین بچا سکے اور ظاہرا نہ کوئی ایسا حکم دیا نہ اِسطرح کی چٹھی لکھی اور نہ کسی ایسی خاص کارروائی کے عمل مین لانے کی اجازت دی جسکے اظہر من الشمس کرنے مین کچھ باک ہو یا اسوقت بھی جب ہم اتنے عرصہ دراز کے بعد اُسکا خیال کرتے ہین توہمکو اُسمین کی کوئی بات ناگفتنی ناشنیدنی یا ناکردنی دکھائی دیتی ہو۔

گائڈس کے لوگ ۹ جون کو دہلی کے سامنے پہونچے۔ ان لوگون نے ۵۸۰ میل کا فاصلہ بائیس روز مین طے کیا تھا اور طرہ یہ کہ وہ موسم شدت کی گرمی کا تھا۔ اِس کُل کوچ مین صرف تین مقام اور وہ بھی خاص حکم کے روسے کیے گئے۔ ہندوستان مین اب تک اتنے فاصلۂ دراز کا کوچ کبھی نہین کیا گیا تھا اور تیز روی (یعنی اوسطاً ۲۷ میل فی یوم) کے اعتبار سے میرے عقیدے مین اب تک ایسا کوچ نہین ہوا ہے۔ بدقسمتی سے یہ لوگ ایسے وقت مین پہونچے کہ "بادلے کی سراے" والی جنگ مین شریک نہو سکے۔ سر تہیا فیلس مٹکاف کی ایک بے موقع درخواست جو اپنی جان بچا کر دہلی سے بھاگ گئے تھے اُن لوگون کو اپنا شریف کام جو اُنکو منظور نظر تھا چھوڑ کر ایک واہیات کام مین مشغول ہونا پڑا تھا یعنی یہ کہ راستہ مین جو گانون پڑے تھے اُنکو جلا دیا جائے۔ لیکن جس روز یہ جنگ ہوئی اُسکی صبح کو محاصرہ کی کسی کارروائی کے شروع ہونے سے پہلے یہ لوگ اِس حالت سے دہلی مین داخل ہوے کہ سفر کے سبب سے گرد وغبار مین آلودہ تھے لیکن تھکے ماندے نہ تھے دل بشاش تھا اور پانون تیز اُٹھاتے تھے جس کام کے لیے بھیجے گئے تھے اُسپر نازان تھے۔ اپنے سرگروہ اور اپنے کوچ اور اِس بات پر فخر کرتے تھے کہ ص ۸
سر جان لارنس نے کمک کے لیے دہلی مین جسقدر فوجون کے اُتارنے کا قصد کیا تھا اُن سب کا مقدمۃ الجیش ہم ہی لوگون کو بنایا ہے دہلی مین ایک قلیل فوج نے جسکی کمک کے لیے اِس شان وشوکت سے یہ لوگ آئے تھے اُنکو دیکھکر خوشی کے نعرے بلند کیے جو عرصہ تک گونجتے رہے۔ کیمپ مین ابھی چند گھنٹے بھی ٹھہرنے نہ پائے تھے کہ اُنکو باغی سوارون کا مقابلہ کرنا پڑا جنکو اُنھون نے بھگا کر شہرپناہ تک ہٹا دیا اُنکی بدقسمتی کی صرف ایک بات ہوئی کہ کوئنٹن بیٹیائی کمانیر دوم نے جو ایک ہونہار اور بڑے شجاع افسر تھے ایک مہلک زخم کھایا اور گولی سے ہلاک ہو کر زمین پر گر پڑے۔

اوائل کوچ مین گائڈس کے لوگون علی الخصوص عیالدار اشخاص کو ایک امر کا بڑا تردد ہوا تھا جسکا انتظام سر جان لارنس نے خود کر دیا تھا۔ ان لوگون کو مجبوری اپنے اہل وعیال کو مردان مین چھوڑ آنا پڑا تھا۔ اور یہ عیالدار لوگ اکثر خیال کرتے تھے کہ مبادا باغی سپاہی یا سرحد کے وحشی لوگ جو مردان کے متصل رہتے ہین اُنکو کسی طرح کا صدمہ پہونچائین یا بے عزت کرین۔ اِس فوج کو راولپنڈی مین اِس غرض سے

مقام کرنے کا حکم دیا گیا تھا کہ چیف کمشنر اسکو خود دیکھکر روانہ کردین اور ہنری ڈیلی جو اُسکے سرگروہ تھے اور نیول چیمبرلین اور ہربرٹ اڈورڈس سے جو ابھی وہان آئے تھے صلاح و مشورہ کرسکین - ڈیلی نے (جو ایک عجیب قسم کی مطابقت کے ساتھ اسوقت جب کہ مین یہ کتاب لکھ رہا ہون ہندوستانی کنٹنجنٹ کے لوگون کو بے کھٹکے لندن کی سیر کرا رہے ہین اور وہان کی بات چیت سنا رہے ہین اور یہ وہ کام ہے جو اُنکو یاد دلاتا ہوگا کہ جس زمانے مین وہ گائیڈس کے لوگون کے افسر تھے تو گویا اُنکو شہر بابل کی قومون اور زبانون اور مذہبون سے سابقہ پڑا تھا) اپنے آدمیون کی پریشان خاطری جان لارنس سے بیان کی اور جان لارنس نے اُسی وقت یہ وعدہ کر لیا کہ ہم اُنکے اہل و عیال کو راولپنڈی مین بلا بھیجینگے اور خود اُنکی نگرانی کرینگے - اور جان لارنس کی ایک چٹھی موسومہ ہنری ڈیلی سے جو انبالہ یا اُسی جگہ کے اور کسی مقام پر اِس رجمنٹ کو ملی ہوگی ثابت ہوتا ہے کہ اُنھون نے جو زبان سے کہا تھا اُسکو کر کے دکھا دیا - چٹھی مذکور کا مضمون یہ ہے - "مین امید کرتا ہون کہ تم لوگ خیریت سے ہوگے اور دہلی کی لڑائی مین شریک ہونے کے لیے ایسے وقت پہونچ جاؤگے کہ دیر ہونے پائیگی - مین تمھارے پاس تمھاری رجمنٹ کی اُن لیڈیون کی ایک فہرست بھیجتا ہون جو مردان سے یہان پہونچی ہین - وہ سب خیریت سے ہین اور میری حفاظت مین میرے احاطہ کے اندر رہتی ہین - جب تک تمھاری کوئی چٹھی نہ آئیگی اُسوقت تک مین ان لیڈیون کو اُسقدر روپیہ دیے جاؤنگا جو اُن کے شوہرون نے اُنکے دینے کے لیے کہدیا ہے - اگر ان لیڈیون کے شوہر اُن رقمون مین کوئی تبدیلی بحالی چاہتے ہون تو مجھکو مطلع کرنا چاہیے کہ ہر ایک لیڈی کو کس کس قدر روپیہ وہ دینا چاہتے ہین"-

سر جان لارنس کی سوانح عمری مین میرے نزدیک اِن سے بھی چند باتین زیادہ پسندیدہ اور نادر ہین یہ چیف کمشنر پنجاب قدیم زمانے کے مریدون کی طرح کل گرجاؤن کا خیال کرکے حد سے زیادہ مشقت کرتے تھے یہان تک کہ تندرستی مین فرق آجاتا تھا اور اسپر ایک عاجز ڈیکن کی طرح ابتدائی چرچ مین شریک ہوتے تھے اور خود دیکھتے تھے کہ صرف بیوہ ہی نہین بلکہ شوہردار عورتین اور لڑکے بھی اپنی یومیہ نماز سے غافل نہین ہونے پاتے ہین رجمنٹ کے سپاہیون کی عورتین شاید دس بارہ فرقون سے متعلق ہونگی اور پانچ چھ طرح کی مختلف زبانون کی بولنے والی ہونگی لیکن سب اُنکی نگرانی مین حفاظت سے اُنکے احاطہ مین رہتی تھین اور اُنکے دست خاص سے ماہ بماہ ٹھیک اُسقدر رقم پاتی تھین جنکو اُنکے کفایت شعار خواہ کشادہ دل شوہر دہلی سے اُنکے حوالہ کرنے کو خواہشمند تھے - اسمین ایک بڑی دانشمندی کی بات تھی جسکو جان لارنس خود بہت ہی پسند کرتے تھے لیکن اگر دانشمندی سے کوئی شخص اپنے اوپر تکلیف گوارا کرتا ہے تو وہ یہی موقع تھا - اور اگر سچے مذہب کا مقتضا یہ ہے کہ یتیمون اور بیوون کی مصیبت مین خبرگیری کی جائے تو جان لارنس مین اُس سے کچھ بڑھی ہوئی صفت پائی جاتی تھی -

اور اِس مقام پر یہ امر قابل لحاظ ہے کہ جس طریقہ سے سَر جَان لَارِنْس نے اِس وحشی اور عجیب رجمنٹ کا حال لکھا یا بیان کیا ہے اُس سے کسقدر شفقت پدرانہ کی بو پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ پہلے پہل جب اِس رجمنٹ کے لوگون کو کامیابی حاصل ہوئی تو سر جان لارنس نے ڈیلی صاحب کو لکھا تھا کہ "مہربانی کرکے گائیڈس کے لوگون سے کہیے گا کہ اُنکے عمدہ چال چلن سے مین نہایت ہی خوش ہوا"۔

دوسرے موقع پر جب اُن لوگون نے خوفناک غنیم کے مقابلہ مین جنگ کی تھی تو جَان لَارِنْس نے لکھا تھا کہ "بیچارے گائیڈس کے لوگون پر بڑی مصیبت پڑی اُدھر غنیم کا مقابلہ اور ادھر ہیضہ کا زور دیکھیے کیونکر اُنکی جان بچتی ہے"۔ کوشش کرو کہ وہ صاف ستھرے رہین اور جہان رطوبت اور تری ہو وہان نہ رہین۔ ہیضہ سے محفوظ رہنے کے لیے یہ بڑی بھاری تدبیرین ہین۔

جسوقت دہلی پر قبضہ ہوگیا اور گائیڈس کے لوگ اپنے حصہ کا کام بخوبی تمام انجام کر چکے تو کسی رجمنٹ یا رجمنٹ کے باقی ماندہ لوگون کو پھر پنجاب مین واپس طلب کرنے کے لیے سَر جَان لَارِنْس کو اسقدر تردد نہ تھا جسقدر گائیڈس کے لوگون کے لیے تھا۔ جَان لَارِنْس نے لکھا کہ "اگر گائیڈس کے لوگ اب آسکتے ہون تو اُنکو واپس بھیجدیا جاے۔ مین اُنکے مدت سے مرجھائے ہوے چہرون کو دیکھکر بہت ہی خوش ہونگا"۔ ص ۸۶

اِن خلاصون مین ایک عجیب طرح کا سلسلہ محبت بھرا ہوا ہے اور جسنے اُنکو تحریر کیا ہے اُسکے حال پر نگاہ کرکے بیشک وہ قابل یادداشت معلوم ہوتا ہے۔ اسکا باعث کچھ تو یہ تھا کہ جَان لَارِنْس ہنری لمسڈن سے جنھون نے ابتدا مین اِس پلٹن کو بھرتی کیا تھا اور ہنری ڈیلی سے جو اسوقت اُسکے افسر تھے بدرجۂ غایت مالوف تھے اور کسیقدر یہ وجہ بھی تھی کہ وہ خود اِن لوگون کے وحشی اور پرجوش اور نڈر چال چلن کو بہت پسند کرتے تھے اور یہ چال چلن ایسا تھا کہ ابتدا مین جَان لَارِنْس کو اُسکی غمخواری دل سے منظور تھی۔ لیکن مین سمجھتا ہون کہ گائیڈس کی رجمنٹ سے سَر جَان لَارِنْس کا زیادہ تر الفت رکھنا اسوجہ سے تھا کہ یہ رجمنٹ سَر ہنری لَارِنْس کی دانشمندی اور سرگرمی سے تیار ہوئی تھی جو اَب تک اپنے بھائی کی چٹھیون مین اِن لوگون کی بہبودی کے خیالات ظاہر کرتے تھے۔

جب مین گائیڈس کے لوگون کے ساتھ آیا (یہ ہنری ڈیلی نے جو دونون بھائیون کے دوست تھے مجھ سے ایک مرتبہ بسبیل تذکرہ بیان کیا تھا) تو ایک دن راولپنڈی مین رہگیا تا کہ سَر جَان لَارِنْس سے ملاقات کرلون چار یا پانچ بجے شام کو جب ہم لوگ کوچ کرنے پر تھے تو مین سَر جَان لَارِنْس سے رخصت ہونے گیا اُسوقت وہ بستر پر لیٹے ہوے تھے اور درد اعصاب مین مبتلا تھے جسوقت مین اُنکے کمرے سے واپس آنے لگا تو اُنھون نے مجھ سے کہا "افسوس۔ آپ میرے بھائی ہنری کو مجھ سے پیشتر دیکھیے گا۔ اُنکو لکھنؤ مین ایک ہیبت ناک طور کا مشکل کام انجام کرنا ہے"۔ اُس سہپہر کو وحشت ناک خبرون کی متواتر تار برقیان سَر جَان لَارِنْس کے پاس چلی آتی تھین جنمین بیان تھا کہ لکھنؤ کی ریزیڈنسی گھیر لی گئی ہے اور کل ملک باغی ہوگیا ہے

سر جان لارنس نے کہا کہ "آپ میرے بھائی سے یہ باتین کہیے گا"۔ اِسکے بعد چند بہت ہی شفقت آمیز پیغامون کی باری آئی۔ سر جان لارنس نے آخر مین اُلفت سے کہا (اور اِسوقت مجھکو اُنکا لحیم شحیم جسم جو بستر پر ڈھیر تھا یاد آتا ہے)۔ "افسوس ہنری کے اختیار مین مجھسے زیادہ آدمی تھے"۔

اور اِسطور پر ڈیلی صاحب ان شفقت آمیز پیغامون کو سر ہنری لارنس کے نام لیکر دہلی کی طرف روانہ ہوے لیکن مشیّت خدا نہین تھی کہ وہ سر ہنری تک پہونچنے پاتے۔ چند باتین جو اثناء تقریر مین اِن دونون بھائیون کی نسبت اور اُنکے متعلق دوسرے معاملات کے بارے مین بیان کر گئے تھے وہ اِس مقام پر دوبارہ بیان کیے جانے کے قابل ہین۔

سات برس کے بعد جب مین نے اپنے چیف کو بحیثیت ویسرائے شملہ مین دیکھا تو وہان بھی اُنکو ویسا ہی پایا جیسے وہ پنجاب کی چیف کمشنری کے زمانے مین تھے۔ مین نے اُنسے پوچھا کہ آپ کو کچھ یاد ہے کہ جسوقت مین گائڈس کی پلٹن کے ساتھ جاتا تھا تو آپ نے اپنے بھائی ہنری کے بارے مین بمقام راولپنڈی مجھسے کیا کہا تھا۔ سر جان لارنس نے جواب دیا "ہان مجھکو یاد ہے۔ ہنری کے اختیار مین مجھسے زیادہ آدمی تھے"۔ یہ دونون بھائی اور لوگون کی طرح پر نہ تھے اور نہ خود باہم گر ص ۸۹
مشابہ تھے۔ اُنکی قوتین ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھین۔ مجھسے ایک مرتبہ اڈورڈس صاحب نے بیان کیا کہ "اگر مجھکو کسی نئے ملک مین کارروائی کرنا ہو تو مین ہنری صاحب کو سب کے پہلے وہان لیجاؤن اور اُنسے پوچھون کہ کیا کرنا چاہیے اور اسکے بعد سر جان لارنس کو وہان لیجا کر چھوڑ دون کہ اُسکی تعمیل اور ترمیم کرین"۔ مین نے ماہ اپریل سابق مین سر ہنری لارنس کو لکھنؤ مین دیکھا تھا۔ اُنھون نے مجھکو ملاقات کے لیے طلب کیا اگرچہ جیسا کہ اُنھون نے خود مجھکو اطلاع دے دی تھی اُنکے پاس صرف ایک چھری اور کانٹا تھا۔ یہ زمانہ وہ تھا کہ غدر عنقریب ہوا چاہتا تھا اور سر ہنری لارنس مچھی بھون وغیرہ کے استحکام مین دل و جان سے مشغول تھے۔ پنجاب مین اُنکی جو کیفیت مجھکو یاد تھی اُسکی نسبت یہان کی حالت بہت بدل گئی تھی۔ سر ہنری کو جب معلوم ہوا کہ مین لاہور کو جاتا ہون تو اُنھون نے مجھکو کئی پیغام اپنے بھائی کے نام دیے اور وہ سب شفقت آمیز تھے۔ لیکن جو پیغام مجھسے کہے تھے اُن سب مین سر ہنری نے ایک امر پر بہت ہی زیادہ زور دیا اور وہ یہ تھا کہ ہندوستانی رئیسون کے ساتھ نہایت تحمل اور پاسداری سے برتاؤ کرنا چاہیے جسوقت مین نے جان لارنس کو ہنری لارنس کا یہ پیام پہونچایا تو اُنھون نے کہا کہ "ہان ہان ہنری لارنس کا ہمیشہ سے یہی طریقہ ہے"۔ نکلسن صاحب جو سر ہنری لارنس کے بڑے معتقد رہتے تھے سر جان لارنس سے ہمیشہ روگردان اور منافق رہا کرتے تھے۔ جسوقت وہ دہلی کو جاتے تھے اور سر جان لارنس نے علو ہمتی سے کچھ دوستانہ طور پر عتاب آمیز اور کچھ تعریف کے کلمات لکھے تھے اُنکی بھی نکلسن صاحب کچھ قدر نہ کر سکے۔ "مین یہ نہین چاہتا کہ آپ طومار کا طومار مجھکو لکھا کیجیے آپ دو ہی ایک سطرون سے یاد کیجیے تاکہ مجھکو معلوم ہو کہ آپ کیا کر رہے ہین"۔ اگر میرے اختیار مین ہوتا کہ مین آپ کو نائٹ کا خطاب دون تو مین

کھڑے کھڑے وہ خطاب آپ کو دے دیتا"۔ جہان تک ممکن تھا جان لارنس نے ہنری لارنس کے کسی دوست کو چھوڑ نہین دیا اور یہی وجہ ہے کہ نکلسن صاحب کا قصور معاف کر دیا جو ایک حیرت انگیز امر ہے۔ سر جان لارنس کو بخوبی معلوم تھا کہ نکلسن صاحب اُنسے خوش نہین ہین بلکہ ہمیشہ اُنکے خلاف بولتے تھے۔ لیکن اِس سے اُنکے یا کسی دوسرے شخص کے برتاؤ مین کوئی فرق نہین آیا۔ سر جان لارنس کی فطرت مین حقارت یا کمینہ پن کی کوئی بات نہ تھی اور وہ کینہ کشی اور بدی سے واقف نہ تھے مین نے "اتنا بڑا آدمی" کبھی نہین دیکھا ہے۔ مین اُنکو سرحد کا "بادشاہ جان" کہا کرتا تھا اور اِسی وجہ سے مین اب تک اُنسے محبت کرتا ہون۔

گشتی کالم فوج جیسا کہ مین پیشتر بیان کر چکا ہون بِنوِل چیمبرلین کے زیر کمان تھا اور اُس زمانہ مین وہ راولپنڈی سے ہو کر جہلم اور وزیر آباد سے گذر جا چکا تھا اور لاہور کے قریب پہونچ گیا تھا چیمبرلین کو جنرل انسن نے اُس کمان کے لیے بریگیڈیر جنرل کا عہدہ دیا تھا۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو تمام کارروائیان خراب ہو جاتین اور جس مقصد سے یہ کالم فوج تیار ہوا تھا وہ ہرگز حاصل نہ ہوتا۔ وہ کسی فوجی چھاؤنی مین بغیر وہان کے بریگیڈیر کی اجازت کے داخل ہی نہو سکتے اور اگر اُسکی اجازت لی جاتی تو اُسکے حکم سے کام کرنا پڑتا یہ کالم فوج ۴۔ جون کو لاہور مین پہونچا اور اُسکے آنے سے اُس کارروائی کی تکمیل ہو گئی جو باغی فوج سے ہتھیار لینے کے واسطے کی جاتی تھی اور ۱۳۔ مئی کو اُن لوگون کے ہتھیار رکھوا لیے گئے۔ نمبر ۸ لایٹ کیولری رجمنٹ (رسالہ) کے ہتھیار لے لیے گئے تھے لیکن اُنکے گھوڑے نہین لیے گئے تھے۔ اسواسطے اب تک اُنکی طرف سے خوف ہو سکتا تھا اور کچھ علامتین یہ بھی پائی جاتی تھین کہ اگر وہ مخالفت کرین تو کچھ بعید نہین ہے۔ لیکن ہوشیاری سے ایسی تدبیرین کی گئین کہ اُنکے گھوڑے لے لیے گئے اور کشت و خون نہین ہونے پایا مگر یہ البتہ نہین ہوا کہ فساد بھی نہونے پاتا۔ اِسکے چند روز کے بعد جالندھر مین بغاوت شروع ہوئی اور چیمبرلین صاحب اپنا کالم لیے ہوے تعجیل امرتسر کی طرف روانہ ہوے اور دو لمبے کوچ کے ذریعہ سے وہان پہونچ گئے اور عین وقت پر یعنی ایسے زمانہ مین پہونچے کہ وہان کے بھڑکے ہوے باشندے کوئی جوش و خروش نہین کرنے پائے تھے اور گوبند گڈھ کا استحکام کر دیا گیا کہ اگر کوئی حملہ ہو تو اُسکی حفاظت ہو سکے۔

ص ۹۰

لیکن اب سر جان لارنس کے پاس کرنل چسٹر اجیٹنٹ جنرل فوج دہلی کی سُنائی آئی۔ سر جان لارنس کو خوب معلوم تھا کہ چیمبرلین صاحب نے پنجاب مین کیسی کارگزاریان کی تھین اور اُنھون نے خیال کیا کہ دہلی مین وہ اُنسے بڑھکر کام کرینگے۔ اور اپنی معمولی منکسر المزاجی سے اُنھون نے جنرل ریڈ کو تار دیا کہ وہ اِس خالی عہدے پر چیمبرلین صاحب خواہ نکلسن صاحب کو مقرر کر دین لیکن اگر چیمبرلین صاحب مقرر کیے جائین تو نکلسن صاحب باوصف کل خیالات تقدیم اور بزرگی سن کے (کیونکہ وہ صرف ایک رجمنٹ کے کپتان تھے) کالم کی کمان پر مقرر کیے جائین اور اُنکو بریگیڈیر جنرل کا عہدہ دیا جائے۔ یہ فوجی ادب اور عظمت کے دیکھنے کا موقع نہین تھا۔ غدر اور فساد

اور ضرورت کے زمانے مین ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ جسکا قابو ہوتا ہے اُسی کے ہاتھ ہتھیار جاتا ہے اور یہی وجہ ہے (اگرچہ یہ امر بالکل صحیح نہین ہے جیسا کہ غدر کی بہت سی کتابون اور لارڈ لارنس کے فوتی اشتہارون مین بیان کیا گیا ہے) کہ جان لارنس نے خود اپنے حکم سے کپتان نکلسن کو بریگیڈیر جنرل کے عہدے پر مقرر کردیا "یہ تقرری ایسی تھی کہ جان لارنس کو اُسکے عمل مین لانے کا اختیار بمنزلہ اسکے تھا کہ وہ آرچ بشپ آف کنٹربری کے عہدے پر کسی شخص کو مقرر کرتے"۔ لیکن یہ امر نہایت صحیح ہے کہ اِس دلیری کا خیال پہلے پہل اُنھین کے دماغ مین گذرا تھا اور اُسکو جنرل رِیڈ نے جائز رکھا اور اِسطرح سے سر جان لارنس کی خواہشون اور خیالات کو تمام فوجی حکام نے مانا تھا۔ اور باستثناے چند اِس تقرری کو تمام افسرون نے جن پر سبقت دی گئی تھی دل سے پسند کیا۔ سر جان لارنس مین حکومت کرنے کے جو ذاتی اوصاف تھے اور جس طور سے سر جان لارنس پر لوگون کو اعتماد تھا اِس سے بڑھکر اُسکا کوئی ثبوت نہین مل سکتا ہے کہ جان لارنس نے صرف اِسقدر لکھا کہ "جان نکلسن قابل اِسکے ہے اور سر جان لارنس نے حکم دیا ہے" اور اِسی پر ساری کارروائی کا خاتمہ ہوگیا۔ اور سر جان لارنس کی ایک ٹوئیس مین جو نہایت قابلیت کے ساتھ فوتیون کے بارے مین تیار کی گئی تھی اور اُسی مین سے مذکورہ بالا فقرہ محول کیا گیا ہے کہ سر جان لارنس پر سپاہی بہت بھروسہ رکھتے تھے یہان تک کہ لوگ اکثر کہا کرتے تھے کہ ملک بھر مین وہی ایک ایسے سویلین ہین جو کل فوج کی اِسطور سے کمان کرسکتے ہین کہ اُنہین کا کوئی افسر مستثنیٰ نہو۔ ص۹۱

اِسی طور پر یہ واقع ہوا کہ جن دو شخصون کو چیف کمشنر نے اپنی غیر متلون زیرکی اور مستقل مزاجی سے آج تک اپنے صوبے مین بچا رکھا تھا اب اُنکی راے یا حکم سے اپنے اپنے عہدون (یعنی ایک نے سرحدی فوج کی کمان اور دوسرے نے رجمنٹ کی کپتانی) کو چھوڑکر نہایت ہی ذمہ داری اور وقعت کے عہدون کو اختیار کیا۔ پہلا شخص تمام لوگون مین سرآوردہ ہوچکا تھا لیکن محاصرۂ دہلی کی کارروائیون مین زخم کھاکر بیکار ہوگیا۔ دوسرے شخص نے اپنے کالم فوج سے پنجاب مین تیزی اور عقلمندی اور بہادری کے عجائبات دکھلاکر آخر کو اپنے صدر مقام دہلی کا قصد کیا اور شہر پناہ دہلی کے قریب جو قطعی کارروائیان کی گئی تھین اُن مین اور دہلی پر حملہ اور قبضہ کرنے مین بڑے بڑے کام کیے۔

بُریگیڈیر جنرل نکلسن صاحب ۱۴۔ جون کو دہلی مین پہونچے لوگ نہایت اشتیاق مین اُنکی راہ دیکھ رہے تھے اور کیمپ کے ہر ایک شخص نے سر ہنری برنارڈ سے لیکر عام سپاہی تک بڑے تپاک سے اُنکا استقبال کیا۔ لوگ کہتے تھے کہ جسوقت چیمبرلین صاحب آجائینگے تو پھر ہر ایک کام ٹھیک طور سے انجام ہونے لگیگا اور ٹھنڈی کھوپڑی کے لوگ (کوتہ اندیش) جو اِس بات کو نہین سمجھتے تھے کہ نیول چیمبرلین کے پہونچنے پر شہر پناہ دہلی مثل شہر پناہ جریکو فتح ہوجائیگی

لے اِسپکٹیٹر ۵۔ جولائی ۱۸۸۹ء

وہ یہی کہتے تھے کہ نیول چیمبرلین کا وہان پہونچ جانا ہزار آدمیون کے پہونچ جانے کے برابر ہے نیول چیمبرلین کچھ اکیلے نہین آئے تھے - اُنکے ساتھ الگزینڈر (اسکندر) ٹیلر بھی تھے جو پیشتر کئی برس تک رابرٹ نیپیر کی ماتحتی مین انگلش لوگون کا ایک بڑا بھاری کام ہندوستان مین کر چکے تھے یعنی گرینڈ ٹرنک سڑک کو ٹیلر صاحب ہی نے بڑھایا اور لاہور سے پشاور تک جو ۲۵۶ میل کا فاصلہ ہے تیار کرلے گئے تھے ٹیلر صاحب نے سکھون کی دونون لڑائیون مین کام کیا تھا - اور محاصرۂ ملتان کے زمانہ مین رابرٹ نیپیر کے ساتھ گئے تھے - اور گلبرٹ صاحب نے جو وحشیانہ طور پر گجرات سے درۂ خیبر کے داخلہ تک افغانون کا تعاقب کیا تھا تو رابرٹ نیپیر نے اُنکا بھی ساتھ دیا ہے - بعد الحاق پنجاب اُنھون نے سڑکین تعمیر کرانے کا کام اختیار کیا جو ایک یکسان طور کا تھا مگر وقعت مین کچھ کم نہ تھا اور اُسوقت سے اب تک یہ کام نہایت تاکید سے جو حکومت پنجاب کا خاص طریقہ رہا ہے انجام ہوتا تھا - یہ ایک ایسا کام تھا جسمین چارون طرف سے مشکلات واقع تھین - ملک مین نہ کوئی سڑک نہ اُسکا کوئی نقشہ تھا - چنانچہ صاحب موصوف لکھتے ہین کہ جب مجھ سے کہا گیا کہ تمکو ایک سڑک وزیرآباد یا جہلم تک بنانا ہوگی تو پہلے میرے دل مین یہ خیال گذرا کہ وہ مقامات کہان واقع ہین اور بہتر سے بہتر کون طریقہ ایسا ہے جس طریقہ سے مین وہان تک پہونچ سکتا ہون - اس کام کو تنہا انجام کرنا تھا - رابرٹ نیپیر آپ اپنے نقشہ کش اور محرر اور سروییر اور جریب کش تھے - صاحب موصوف کو نرمی اور گرمی سے قرب و جوار کے اضلاع سے مزدور بلوانا پڑے حساب کتاب وہ خود لکھتے تھے جسمین نہایت الجھاؤ تھا اور سلسلہ وار اپنے اعلیٰ افسرون کے پاس روانہ کرتے تھے یہ وہ دستور تھا جسکے لحاظ رکھنے مین اُسقدر عزت نہین کی جاتی تھی جسقدر ترک کرنے مین عزت کی جاتی تھی - اور یہی وجہ ہے جس سے لارڈ نیپیر اور اُنکے ساتھیون کے حصہ مین کفایت شعاری آئی اور اُس کفایت شعاری سے لوگون کی ناراضی کا باعث ہوا - اور مجھ سے اور رابرٹ نیپیر سے جو باتین صلاحاً ہوئی تھین اُنہین سے چند امورات مین اِس مقام پر خلاصہ کے طور پر بیان کرتا ہون اور اُس سے پنجاب اور سرداران پنجاب کی دلچسپ اور پُر اثر تصویر آنکھون کے سامنے پھر جائیگی -

اسمین شک نہین کہ جان لارنس بڑے محنتی آدمی تھے وہ خود محنت شاقہ کرتے تھے اور ہر شخص سے اسیطرح کام لینے کے متقاضی رہتے تھے - اور ایسا نہین ہوتا تھا کہ اُنکو اکثر ناکامی ہوتی وہ سال بھر مین ایک مرتبہ دیکھنے آتے تھے کہ گرینڈ ٹرنک روڈ کہان تک تیار ہوئی ہے اور اگر بدقسمتی سے کسی ایسے مقام پر پتھرون کا کوئی انبار لگا رہگیا جہان اُسکا ہونا مناسب نہ تھا اور جان لارنس کی نگہی آگئی تو غضب ہوجاتا تھا - جان لارنس کہا کرتے تھے کہ میرا کام یہ نہین ہے کہ جو کچھ تم کر چکے ہو اُسکی تعریف کرون بلکہ زیادہ تر میرا کام اِس امر کا دریافت کرنا ہے کہ تمکو کیا کام کرنا باقی ہے - بایںہمہ اگر وہ خوش ہوتے تھے تو بتا دیا کرتے تھے کہ ہم تم سے خوش ہین - وہ ایسے تھے کہ تمہارا ہر ایک عذر سُن لیتے اور اگر تم مستوجب سزا ہوتے تو تمکو اُسی وقت سزا دیتے اور تم سے بات بھی نہ کرتے - جان لارنس اور نیپیر صاحب دونون کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنے ماتحتون کو ذاتی تجویز اور آزادی کا

بہت کچھ مختار کر کے رکھتے تھے جس ولولہ سے وہ دونون اپنا کام اور خدمت انجام کرتے تھے وہ ہم لوگون پر ضرور ظاہر ہو جاتا تھا-
پہلے ہنری لارنس نے ایسی کارروائیان کین کہ ہم لوگ اُنسے الفت کرنے لگے اور اِسکے بعد جان لارنس نے اپنے انتظام اور
قاعدہ اور کام سے ہم لوگون کے دل مین جگہ پیدا کی - اِن دونون بھائیون نے اپنی خوش اسلوبی سے اچھے اچھے دوست
ص ۹۳ پیدا کیے تھے جو اُنکی رفاقت مین رہتے تھے - منٹگمری اِڈورڈس نکلسن چیمبرلین ریچرڈ ٹیمپل ٹیلر ہنری لمسڈن وغیرہ
یہ سب اچھے آدمی تھے اور بڑی خوشی سے اپنا کام انجام کرتے تھے - ہم لوگون مین مطلق کسی طرح کا رشک نہ تھا لیکن یہ ایک لازمی
امر تھا کہ جان لارنس اور رابرٹ نیپیر ایسے دو اولوالعزم اشخاص اور جان لارنس اور نکلسن صاحب جو کسیقدر غضبناک
اور جابر تھے یہ سب ایک ہی احاطہ مین کیونکر رہ سکتے تھے - ہنری لارنس اور جان لارنس کی کیفیت تو یہ ہے کہ وہ دونون مستعد
اور سرگرم اشخاص تھے اور ہر ایک کی دلی خواہش یہی تھی کہ جو کام ہو وہ بہتر طریقہ سے انجام کیا جاے اور دونون مین ایک بھی
ایسا نہ تھا جو دوسرے کا مطیع ہو سکتا یا ہوتا - اُسی زمانے مین تمام پنجاب بھر مین کارہاے ضروری اور فرائض منصبی اِس اُجلے پن سے
انجام پاتے تھے کہ اُسکے پیشتر اور اُسکے بعد پھر کبھی دیکھنے مین نہ آئے - مجھکو خوب یاد ہے کہ جب مین رخصت فرلو پر اِنگلستان کو گیا تھا
تو اُسوقت کسی قسم کی تاکید نہ تھی لوگ اپنے اپنے قدحے کی خیر منا رہے تھے بلند حوصلگی کا بالکل فقدان تھا جس سے ہماری
طبیعت بالکل سست اور پست ہو جاتی پھر جب ہم گئے تو اپنی طبیعت کو اور بھی پست اور بالکل مغموم پایا - اور عالم ہی نیا نظر پڑا -

"غضبناک اور جابر نکلسن کے بارے مین ایک قصہ جسکو خود ٹیلر صاحب مجھسے بیان کیا کرتے تھے اِس بات کے
دکھانے کے لیے یہان بیان کیا جاتا ہے کہ اُسوقت سے یہ دونون شخص کیونکر ایک مشترک مقصد کے لیے ایک ساتھ بھیجے گئے
اور زیادہ اِس لحاظ سے یہ قصہ بیان کیا جاتا ہے کہ جس قسم کے پوجاریون سے یہ قصہ متعلق ہے اُنکی بابت اکثر تحقیقات
ہوئی - سر اَلگزینڈر ٹیلر بیان کرتے ہین کہ ایک روز جب مین اپنے چھوٹے بنگلہ واقع عبد الحسن مین جو راولپنڈی اور اٹک کے
درمیان ہے بیٹھا ہوا تھا تو کیا دیکھتا ہون کہ کوئی بیس آدمی کے قریب لمبی ٹوپیان اور نفیس کپڑے پہنے ہوے ایک
دوسرے کے پیچھے قطار بند چلے آتے ہین قریب آکر اِن لوگون نے نہایت مودب ہو کر سلام کیا اور اِسکے بعد ایک قطار مین
سب کے سب زمین پر پالتھی مار کر بیٹھ گئے مگر منھ سے ایک حرف بھی نہین بولے - مین اِس عجیب الخصلت جماعت کو
دیکھکر نہایت ہی متحیر ہوا مین اُنکی طرف وہ میری طرف دیکھتے تھے تا آنکہ آخر اُنھون نے خود اپنے خیالات اور مقاصد
ظاہر کیے کہ "ہم لوگ نکلسینی (منسوب بہ نکلسن صاحب) فقیر ہین - اور چونکہ آپ گورے آدمی ہین اِس جہت سے
ہم لوگ آپ کی تعظیم کرنے آئے ہین کہ نکلسینی فرقہ سے آپ کو بھی تعلق ہے" ٹیلر کے فرشتون کو بھی اِس بات کی
خبر نہ تھی کہ نکلسینی کوئی فرقہ قائم ہو گیا ہے - تھوڑی دیر تک باتین کرنے کے بعد ٹیلر صاحب نے اُنکو رخصت کر دیا اور
وہ دکھن کی جانب ڈیرہ اسمعیل خان کے رخ چلے گئے اور وہان اپنے مسجود کو جاکر تلاش کیا - کہان تو یہ لوگ زحمت
اُٹھا کر نکلسن صاحب کے سلام کو آئے تھے اور کہان اُنھون نے اُسکے بدلے جیسا کہ اُنکا معمول تھا تازیانے لگائے -

جسقدر نکلسن صاحب اُن لوگون کی مخالفت اور تنبیہ کرتے تھے اُسیقدر افراط سے یہ لوگ اُنکی پرستش کرتے تھے۔ یہ وہی قصہ ہے جو مقام لسٹرا مین پال اور برناباس کا ہوا تھا۔

ص ۹۴ ایک عجیب قصہ اِس امر کا کہ اَلگزینڈر ٹیلر کیونکر دہلی کو بھیجے گئے (جو ٹیلر صاحب کی زبانی نہین ہے لیکن انھین کے برابر مستند شخص یعنی اڈورڈ تھارنٹن صاحب کی زبانی ہے) اِس موقع پر قابل فروگذاشت نہین ہے غدر کے پیشتر والے مہینہ مین اُنکو برابر اسطرح سے کام کرنا پڑا کہ گویا تلوارون اور سنگینون اور بھاری توپون کے بدلے کُدالی اور پھاوڑے اور تھیوڈولیٹ (بلندی اور دوری ناپنے کا ایک آلۂ ریاضی) انھین حربون کا دنیا مین رواج تھا۔ اُنکا کام تو گرینڈ ٹرنک روڈ مین تھا لیکن اُنکا دل اِس سے بہت دوری پر یعنی دہلی مین رکھا تھا اور وہ روز بروز اِس قسم کی خبرین جمع کیا کرتے تھے کہ وہان کیا کارروائی ہو رہی ہے اور چیف کمشنر نے جنکے پاس تمام مقامات سے خبرین آتی جاتی ہین کس کس خبر کا ظاہر کرنا قرین مصلحت سمجھا ہے۔ ایک روز اڈورڈ تھارنٹن نے جو کمشنر ضلع تھے ٹیلر صاحب کو اُنکے معمولی کام مین مشغول دیکھکر کہا کہ "کیون ٹیلر صاحب آپ اِس سڑک کا کیا کام کر رہے ہین آپ کو دہلی مین جا کر خندقون کا کام بنوانا چاہیے"۔ ٹیلر صاحب نے جواب دیا "مین بسر وچشم وہان جانا پسند کرتا ہون لیکن میرا کام یہان ہے اور مین وَالنٹیر ہونا مناسب نہین سمجھتا ہون۔ تھارنٹن صاحب چیف کمشنر کے پاس گئے اور جو کچھ گفتگو ہوئی تھی وہ اُن سے بیان کی۔ جان لارنس نے مختصراً یہ کہا کہ اُنکو بھیجدیجیے اور تھارنٹن اُس خبر کو لیکر واپس آئے۔ ٹیلر نے کسی شخص کی طرف جو اُنکے پاس کھڑا تھا دیکھکر بالکل صاف دلی سے کہا کہ "تمھارے پاس کوئی تلوار ہے" تلوار کا آنا تھا کہ ٹیلر صاحب اُسکو لیکر دہلی چلدیے۔

اب صرف اِس بات کا بیان کرنا باقی رہا کہ دہلی مین خندقون اور دمدمون کے بنانے کی ہر ایک کارروائی مین ہر بات کا دارومدار ٹیلر صاحب ہی پر تھا "وہ ہر وقت بشاش اور مستعد رہتے تھے کبھی کسی کام سے مُنھ نہین چھپاتے تھے اور ہر شخص کو تحریص اور ترغیب اور مدد دیتے تھے" "وہ نوجوان افسرون کی جان تھے اور جسطرح نکلسن صاحب نے اپنا چشم دید واقعہ مجھسے بیان کیا ہے سب سے بہادر اور بیدھڑک سپاہی ہمہ تن اِس امر مین ساعی نہین بلکہ جان دیدیتے تھے کہ ٹیلر صاحب پر کوئی آنچ نہ آنے پائے اور جسوقت آخری حملہ کی پیشتر والی شب کو بیرڈ اِسمتھ کی عمدہ ہدایت اور ٹیلر صاحب کی کوششون سے توپخانہ اپنا کام کر چکا تو اُنکے دوست نے (اور تحریری کلام مین یہ اُنکا پچھلا کلام ہے) پکار کر کہا کہ اگر مین کل تک زندہ رہا تو تمام عالم پر ظاہر کرونگا کہ دہلی کو اکیلے ٹیلر ہی نے فتح کیا۔

ص ۹۵ گشتی کالم فوج کی کمان لینے کو جسوقت نکلسن صاحب راولپنڈی سے ہو کر گذرے تو اپنے چیف سے ایک امر کے متعلق جسمین حاکم پنجاب اور اُسکے اکثر ماتحت افسرون مین اختلاف عظیم تھا دیر تک بات چیت کی نکلسن صاحب

[1] کتاب جنگ سپاہیان ہند جلد ۲ صفحہ ۵۷۵۔

۱۷-جون کو روانہ ہوے اور اُسکے دوسرے دن جہلم سے یہ لکھا-

مین اپنی روانگی کے قبل دو ایک باتون کا آپ سے بیان کرنا بھول گیا تھا- ایک امر تو یہ تھا کہ مین نے اپنی تقرری کی بابت آپ کی مشکوری نہین ظاہر کی تھی- مین جانتا ہون کہ آپ نے بنظر فائدۂ سرکار میری سفارش کی اور مین بھی اُسی طرح اپنے کو آپ کا ممنون اور مشکور سمجھتا ہون دوسرا امر جسکو مین فروگذاشت کر گیا یہ ہے کہ مین نے پُرانی شکایتون کو (خواہ وہ اصلی خواہ فرضی ہون) اپنے دل سے دور کر دیا اور اپنی طبیعت سے تو مین یہ سمجھتا ہون کہ "مضیٰ ما مضیٰ"- مجھکو امید ہے کہ اِس خط کے جواب مین آپ عجلت یا سختی سے میری جانچ نہ کیجیے گا-

جسوقت جان نکلسن ایک قلیل فوج کی افسری مین برگیڈیر جنرل بنکر روانہ ہوے تو بیشک ہر ایک شخص امید کرتا تھا کہ دلیری کے کامون اور حکومت اور اختیار کی توہین کے متعلق عجیب عجیب باتین ظہور پذیر ہونگی- اور یہ امید ایسی نہ تھی جسمین مایوسی واقع ہوتی- لیکن اِسکا ذکر مین اِسکے بعد بیان کرونگا-

اب اس اثنا مین جان لارنس رفتہ رفتہ اپنے نہایت بھروسہ کے سپاہیون اور افسرون سے جنکو وہ خوب جانتے تھے کہ اگر پنجاب مین کوئی فساد شروع ہوا اور یہ لوگ قریب ہوے تو قلعہ سے بڑھ کر حفاظت کا کام کرینگے اپنے صوبہ کو خالی کرتے جاتے تھے- روتھنی کوک چیمبرلین اور ٹیلر دہلی کو جا چکے تھے اور نکلسن صاحب اپنے کالم کو لیے ہوے پشاور اور اپنی پہلی رزمگاہ کے مابین کسی مقام کو انبالہ کی جانب شہاب ثاقب کی طرح تیزی اور تعجیل مین چلے جاتے تھے- اور اب یہ سوال پیدا ہوا کہ نکلسن صاحب پشاور مین جو چاک چھوڑ کر آئے تھے اُسکو کون رفو کریگا سرحد کے وحشی جرگون کے خوف سے بیشک کسی شخص کا دل ٹھکانے نہ تھا کہ دیکھیے اُسکا مآل کار کیا ہو- اور تمام پنجاب مین صرف ایک شخص ایسا تھا جسکو پشاور کے کام اور پشاور کے لوگون سے کسی طرح کی زیادہ واقفیت حاصل تھی- یہ ہیف جنیس صاحب تھے جو ٹمپل صاحب کی رخصت فرلو پر جانے کے وقت سے جان لارنس کے سکرٹری کی قائم مقامی کرتے تھے اور جب سے غدر شروع ہوا تھا اُس وقت سے برابر اُنکے پہلو مین رہتے تھے اور اُنکی تمام تدبیرون اور کل طریقون سے واقف ہو گئے تھے- وہ بیشک اس کام سے چھوڑ کر دوسرے کام کے لیے منتخب نہین کیے جا سکتے تھے- لیکن باوصف

ص ۹۶ صلاح ہربرٹ اڈورڈس جنکو اُنکی موجودگی سے بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہیف جنیس صاحب خاص کام کے لیے رکھے گئے جان لارنس نے کہا "آپ کو پشاور جانا ہوگا اور مین اَور کسی شخص سے اپنا کام چلاؤنگا"-

یہ شخص آخر کو معلوم ہوا کہ آرتھر برینڈرتھ تھے یہ بڑے مستعد اور لائق آدمی تھے اور اسکے بعد وہ کئی برس تک اُس عہدے پر رہے جس سے جان لارنس نے پہلے پہل عروج حاصل کیا تھا یعنی ریاستہاے آنروے ستلج یعنی جالندھر کے کمشنر تھے اور جو اُس روز سے سر جان لارنس کے نہایت گاڑھے دوستون مین سے ایک دوست ہو گئے- لیکن اسپر بھی فطرتاً اُنمین بعض ایسے اوصاف نہین پائے جاتے تھے جو ایسے کثرت کار اور تردد کے زمانے مین ایک

پرایویٹ سکرٹری کے لیے لازم تھے اُنکے چیف نے ہنسکر کہا تھا کہ "وہ ایک نہایت عمدہ سکرٹری ہین اور مین اُنکو اپنا داماد بناؤنگا لیکن نہ تو اُنکی کہی ہوئی کوئی بات سنونگا اور نہ اُنکی لکھی ہوئی کوئی سطر پڑھونگا"۔ اور آرتھر صاحب نے اپنے موقع پر کچھ اخبار ٹیمس کے نام کی ایک چٹھی مین جو لارڈ لارنس کی وفات کے بعد فوراً لکھی گئی تھی اور کچھ اُسوقت جب مجھ سے بات چیت ہوئی تھی اپنے چیف کے کام اور طریقہ کا نہایت پُراثر اور قابل قدر احوال بیان کیا۔

مین پہلے پہل مارچ ۱۸۵۸ء مین لارڈ لارنس کی حضوری مین لایا گیا مجکو لارڈ موصوف نے طلب کرایا تھا۔ مین نے دیکھا کہ لارڈ لارنس چار پانچ منشیون کے ساتھ ایک کمرے مین بیٹھے ہوے محنت شاقہ مین مشغول ہین اتنے عرصہ مین سرکاری کاغذات کا ایک بکس آیا۔ اُسکی کُنجی نہین ملتی تھی ابھی جابجا لوگ دیکھ ہی رہے تھے کہ جان لارنس یکبارگی بول اُٹھے "قفل توڑ ڈالو قفل توڑ ڈالو"۔ قفل توڑا گیا تو اُسکے کاغذات کو ایک نظر جان لارنس نے دیکھ لیا اور جب کاغذات دیکھ چکے تو مجھسے دوستانہ طور پر باتین کین اُسوقت تک کوئی بات نہین کی تھی جسوقت ماہ جون ۱۸۵۸ء مین جینس صاحب کی جگہ قائم مقام سکرٹری کے عہدے پر کام کرنے کے لیے آیا تو اُنھون نے مجھسے کہا کہ "کیون برینڈرتھ آپ میرے سکرٹری کا کام کرنے آئے ہین اسیواسطے آئے ہین یاد رکھیے کہ ہر سکرٹری کو راز کی بات پوشیدہ رکھنا لازم ہے لیکن جینس صاحب کی طرح بھی راز پوشیدہ نہین کیا جاتا ہے کیونکہ وہ راز کی باتون کو مجھسے بھی بتانے مین احتراز کرتے تھے"۔

اور اخبار ٹیمس کے نام کی ایک چٹھی مین جسکا مین اوپر ذکر کرچکا ہون آرتھر برینڈرتھ نے اپنے چیف کا حال ایسی عبارت مین بیان کیا ہے کہ جو واقعات اِس سوانح عمری مین درج کیے گئے ہین وہ بخوبی تمام پایہ تصدیق کو پہونچ جائینگے۔

ایسی عظمت اور قدرت کے چند ہی آدمی اسطور کے گذرے ہونگے جنکو اِس عظمت اور قدرت کے ساتھ اپنی ذات کا تعلق خیال ایسا نہوا ہو جو ایسے چپ چاپ آئے اور چلے گئے ہون مجکو خوب یاد ہے جب مین غدر کے بعد اُنکے ساتھ انگلستان کو آیا تھا اور (ہنسی مین) مین نے اُنکو یہ دھمکی دی تھی کہ مین ریاز آف ڈوور کو اُنکے آنے کی خبر کرونگا تو اُنکو یہ امر بہت ہی ناگوار گذرا تھا اور چونکہ وہ اپنی کسی تعریف بلکہ تذکرہ کو بھی پسند نہین کرتے تھے اور ہندوستانی اخبارات مین اپنے مراسلات کو شائع نہین ہونے دیا یہی سبب ہے کہ ہمکو بھی یہ بات نہ معلوم ہوئی کہ ہندوستان کے اِس بڑے غدر کے زمانہ مین اُنھون نے کیسے کیسے انتظام کیے اور کہان تک اُنکی تعمیل ہوئی چونکہ غدر کے زمانہ مین نصف سے زیادہ مدت تک مین اُنکے ساتھ ایک ہی میز پر کام کرتا رہا اسواسطے مجکو اُنکے کام کے قرار واقعی جانچنے کے خاص خاص موقع ملے اور مین چاہتا ہون کہ مین اُنکی غیر معمولی دوراندیشی کا کچھ حال لکھتا جو ایک مدت دراز کے بعد اپنا نتیجہ پیدا کرتی تھی۔ وہ اپنے کامون مین نہایت سرگرمی سے مشغول رہتے تھے۔ اپنے احکام نہایت صاف اور تاکیدی جاری کرتے تھے لوگون سے عجیب طور کی واقفیت رکھتے تھے اور ہوشیاری سے ہر شخص کو ہر خاص کام کے لیے منتخب کرتے تھے جسوقت اُنھون نے فساد میرٹھ کی خبر پہلے پہل سُنی تو لارڈ کیننگ

ص ۹۷

اور گورنمنٹ آف ڈائرکٹرس کو غدر کی وہ کیفیت جو بگمان غالب واقع ہونے والی تھی ایسی صاف صاف تحریر کی کہ اُسکے واسطے جان لارنس کی دوراندیشی اور دانائی عرصہ تک یادگار رہیگی۔

اِسکے بعد برینڈرتھ صاحب نے اپنی ذاتی واقفیت سے ایک ایسی حکمت عملی کو بیان کیا ہے جو نہ اُن چٹھیون سے جنکو جان لارنس نے اپنے دوستون کے نام تحریر کیا تھا اور نہ اُن تقریرون سے جو اُن دوستون نے مجھسے کین اس وضاحت سے حال معلوم ہوسکتا تھا۔ اِسی وجہ سے مین نے اُنکی عبارتون کے محول کرنے کے بیشتر اُسکے ذکر سے فروگذاشت کی ہے۔ وہو ہذا۔

پھر جان لارنس نے ایک ایسی تدبیر کی جسکو لوگ بہت کم سمجھے ہونگے لیکن درحصل اُس تدبیر نے شمالی ہند کو بچا لیا۔ صاحب موصوف نے بوڑھے نہال سنگھ کو جو سَر فریڈرک کری اور خود صاحب موصوف کے سِکھ اینڈیکانگ تھے طلب کیا اور اُسکے ذریعہ سے اُن تمام سِکھ سردارون کی فہرست تیار کرائی جنھون نے ۱۸۴۸ء کی بغاوت مین صدمہ اُٹھایا تھا اور قبل اِسکے کہ اُنکو یہ خبرین معلوم ہوتین اُنسے اصرار کیا کہ اپنے سابق چال چلن کو بھول جاؤ اور اپنے ہمراہیون کے ساتھ فوراً چلے آؤ اور اُن آدمیون کی تعداد بھی لکھدی۔ جسوقت یہ لوگ آئے تو سَر جان لارنس نے اُنکو مرتب کرکے دہلی بھیجدیا۔ مجکو یاد ہے کہ جان لارنس نے بذات خاص ہر سردار اور اُسکے ہمراہیون سے ملاقات کرنے اور اِس بات کے دیکھنے مین کہ اُس سے کہان تک کام نکل سکتا ہے بڑی کوششین کین اور قدیم سکھ رسالہ کے نمونہ پر سوارون کے مرتب کرنے مین اُنھون نے بڑا اشتیاق ظاہر کیا۔ پھر منٹگمری صاحب سے بڑی بحث کرکے اُنھون نے اُنکے لیے ایک افسر کی تلاش کرنے مین بڑی کوشش کی جو اُن پر اختیار رکھ سکتا اور افسر مقرر کرنے کے بعد اُنکو دہلی بھیجدیا۔ یہ خوش نصیبی کی بات تھی کہ اُنکی دوراندیشی سے ایک ایسا کام انجام ہوسکا۔ ہم لوگون کو جلد معلوم ہوگیا کہ ملک کے اکثر خطرناک حصون مین اِس موقع سے مستفید ہونے کے لیے سرغناؤن کی بہم رسانی کی جستجو تھی۔ لیکن کوئی پایا نہین گیا۔ کیونکہ وہ تو دہلی مین تھے اور بہت سی چٹھیون سے جو راہ مین گرفتار ہوئی تھین ظاہر ہوا کہ اُن مین سے اکثر سردار اپنی غلطی سے واقف ہوگئے تھے گو وہ لکھتے تھے (کیونکہ اِس زمانہ مین وہ دہلی مین تھے) کہ اب انگلش لوگون کی طرف سے لڑنے کے سِوا اور کوئی چارہ باقی نہین رہا۔

صفحہ ۹۰ نہال سنگھ چاچی ہر ایک امر کے اعتبار سے ایک مشہور آدمی تھا۔ سَر جان لارنس نے جن جن ہندوستانیون سے ملاقات کی تھی اُن سب مین نہال سنگھ چاچی کو اُنھون نے زیادہ باوقار سمجھا تھا اور اِس لحاظ سے وہ مستحق اِس امر کا ہے کہ محض سرسری ہی طور پر اُسکا بیان نہ کیا جاے بلکہ کسیقدر تفصیل سے اُسکے حالات لکھے جائین۔ وہ مثل شیر کے بہادر اور نہایت عقلمند شخص تھا اور ہندوستان کے لوگون مین جو صفت شاذونادر ہوتی ہے (اور اُسکا سبب یہ ہے کہ یہ لوگ عرصہ سے غیر ملکون کے ماتحت رہنے اور اُنکا ظلم وجبر سہنے کے عادی ہو رہے ہین) وہ بھی اُسمین پائی جاتی تھی یعنی وہ ازبس متدین تھا۔ علاوہ برین وہ انگلش حکومت سے بہت الفت رکھتا تھا اور یہ الفت سطحی تھی

(جاری)

عہ دربار معتمدان انیس سطر ... گئی درانی انگلستان ۱۸۹۰ء

(جسطرح سے ہمارے بہت سے ہندوستانی بھائی کرتے ہین اور ایسا ہی کرنے کی اُنکو ترغیب دی جاتی ہے) کہ جو کچھ اُنکی حکمران قوم کہے اُسکو اختیار کر لین اور ہر بات مین ہان مین ہان ملاتے جائین بلکہ آزادی کے ساتھ خیال کر کے وہ ایسا سمجھتا تھا خواہ اُسکی راے مطابق خواہ مخالف ہو ایسے آدمی کی نسبت یقینی طور سے معلوم ہے کہ وہ جان لارنس کا معتمد ہوگا اور غدر کے ایسے نازک وقت مین اُسکی راے بہت سی باتون مین لائق سے لائق انگلش افسرون کی نسبت زیادہ وقعت کے قابل تھی - کیونکہ ہندوستانی ہونے کے سبب سے وہ ایسے راز کی باتون سے آگاہ کر سکتا تھا جو ہمارے ہموطنون کی ایک کثیر تعداد کو اُنکے محکومون سے علٰحدہ کیے ہوے ہے - جلال آباد کے گیریژن والون مین وہ ایک نامی گرامی شخص تھا اور اُسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ وہ جلال آباد کے بچانے والون سے ہر شخص کی کیفیت سے اُسی طرح آگاہ تھا جسطرح جلال آباد والے خود اپنا حال جانتے ہونگے - وہ ایک عرصۂ دراز تک اڈورڈ تھارنٹن کا رفیق رہا جنکے ڈویژن مین وہ رہتا تھا اور جان لارنس کا بھی بڑا دوست تھا جو ہمیشہ اُس شخص کی بات کو جسکے پاس خبرون کے پہونچنے کا کوئی خاص ذریعہ ہوتا تھا بگوش دل سُنا کرتے تھے اور اپنی تیز اور عمدہ سمجھ سے نیک و بد مین امتیاز کرتے رہتے تھے اور اپنے اِس بے نظیر دوست کے ذریعہ سے پنجاب کے ہندوستانیون کے دلی خیالات دریافت کیا کرتے تھے -

ابتداے زمانۂ غدر مین جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون سر جان لارنس اپنی اُس ہوشیاری سے جو کسی وقت اُنکے خیال سے دُور نہین ہوتی تھی قدیم سکھ لوگون کو ہتھیار دیتے وقت اُس خطرناک اور محتمل الضدین تدبیر کو دوبار سوچ سمجھ لیا کرتے تھے کیونکہ چند برس پیشتر یہی لوگ ہم سے لڑ چکے تھے - نہال سنگھ نے کہا ”بہتر ہے کہ آپ اُنکو نوکر رکھ لیجیے ورنہ وہ آپ کے خلاف کارروائی کرینگے“ - یہ نصیحت بالکل یقینی بھی نہین تھی - اُس سے معلوم ہوتا تھا کہ شاید یہ امر بھی محتمل الضدین ہے - لیکن جان لارنس نے وہی امر پسند کیا جو خیال کرنے سے اُنکو کم مخطور معلوم ہوا اور قبل اِسکے کہ بڑے خطرے کا زمانہ آئے پُرانے سکھون کو ہمارا طرفدار بنا دیا - اُسی زیرک مبصر خصائل انسان نے ایک مرتبہ تھارنٹن صاحب سے کہا تھا کہ ”چیف کمشنر صاحب ہاڈسن صاحب کو کیون مقرر نہین کرتے - صاحب موصوف کو چاہیے کہ ہاڈسن صاحب کو مقرر کرین - کیونکہ وہ دہلی مین بڑا کام کرینگے“ - تھارنٹن نے جواب دیا کہ ”ہاڈسن صاحب بیشک اچھا کام کرینگے لیکن ہندوستان مین جو تین انگلشمین ایسے ہین کہ اُنپر کسی طرح کا اعتماد نہین کیا جا سکتا ہے اُنھین تینون اشخاص مین ہاڈسن صاحب بھی داخل ہین“ - یہ سُنکر نہال سنگھ کچھ دیر تک خاموش رہا اِس طور سے کہ گویا یہ اُسکو معلوم ہی نہ تھا اور اِسکے بعد کہا کہ ”مجھکو بھی فقط تین ہندوستانی ایسے معلوم ہین جنکے سوا اور کسی ہندوستانی پر اعتماد نہین کیا جا سکتا ہے“ -

جان لارنس ہاڈسن صاحب کے حالات کو نہال سنگھ سے بھی زیادہ جانتے تھے اور اِس شخص اور اُسکی کمزوری اور قوت سے مطلع ہو کر اور یہ سمجھکر کہ اگر وہ اپنی خلقت کے اعتبار سے سرگروہی کے لیے موزون ہے تو لوٹ کی عادت بھی

ص ۹۹

اُسکی سرشت مین داخل ہے صاحب موصوف نے کبھی ہاڈسن کو پنجاب مین مقرر نہین کیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین لیکن جب اُنھون نے سُنا کہ جنرل انسن نے اُسکو کام دیا ہے جسمین اُنکا ساتھی کوئی نہین ہے اور جنرل کی اِس کارروائی مین اُنکے چند ہم عہدہ اشخاص متفق ہوے ہین تو اُنھون نے منٹگمری صاحب کو اجازت دی کہ ہاڈسن کے لیے کچھ آدمی لاہور مین بھرتی کیے جائین اور وہ دہلی کو بھیج دیے جائین جہان یہ لوگ ہاڈسن صاحب کے مشہور رسالہ کے اصل سوار قرار پائے۔

اب اس زمانہ مین دہلی مین کیا ہو رہا تھا بعض لوگ (اور وہ حسب معمول کوئی بڑے دنیوی المزاج نہین تھے) یقین کرتے تھے کہ دہلی کو اب اُسوقت دیکھینگے جب اُسمین جاکر سیر کرینگے اور جسوقت ہم وہان پہونچ جائینگے تو باغی لوگ ہمارا صرف خفیف مقابلہ کرینگے اور وہان کی رعایا یکبارگی ہماری طرفدار ہو جائیگی یہ نتیجہ اُس صورت مین بگمان غالب ضرور پیدا ہوتا اگر جنرل ہیوٹ نے معمولی فراست یا قوت سے کام لیا ہوتا اور ۱۰ مئی کی شب کو مفرور سپاہیون کا دہلی تک قبل اِسکے تعاقب کر لیا ہوتا کہ شہر پناہ بے قصورون کے خون سے آلودہ نہ ہوتی اور خاندان مغلیہ کی کم زور اولاد مین یہ عقیدہ فاسد پیدا نہ ہو جاتا کہ اُسوقت بھی وہ سلطنت مغلیہ کو برقرار رکھ سکتے تھے۔ پھر ایک یہ احتمال تھا کہ جسطور پر لارڈ لارنس نے یقین دلانے کی کوشش کی تھی اگر اُس طرح دو ہفتہ پیشتر دہلی پر دھاوا کیا جاتا تو بھی یہی نتیجہ پیدا ہوتا۔ لیکن یہ ایک احتمالی امر تھا اور قرین قیاس کسی طرح سے نہ تھا جس طرح انگلستان مین بہت سے لوگ اِس امر کے شاکی تھے کہ جنگ آلما کے بعد فوراً سباسٹوپول پر دھاوا کیون نہ کیا گیا اُسی طرح سے اکثر ہندوستانی جنگ "بادلی کی سراے" کو
ص ۱۱ اسوجہ سے نصف شکست کے برابر خیال کرتے کہ اُسکے بعد فوراً دہلی پر قبضہ نہین کیا گیا۔ بیشک یہ عقیدہ کہ ہمارے سپاہیون کے پہونچتے ہی دہلی فتح ہو جاتی ایسا عام تھا کہ وسط جون کے قریب تمام دور و دراز مقامات مین یہی یقین ہو گیا تھا کہ شہر دہلی فتح ہو گیا۔ چوبیس گھنٹہ تک لارڈ ڈلہوزی اور لیڈی کیننگ بھی یہی یقین کرتے رہے لیکن جنرل برنارڈ نے پہاڑی پر آکر ایک مرتبہ نگاہ کی اور یہ قطعی راے قائم ہو گئی کہ سلسلہ وار طریقہ سے محاصرہ کی تدبیرین کرنا فضول ہین۔ آیا اُسوقت حملہ کرنا یا چھاپا مارنا ممکن تھا۔ نوجوان اور زیادہ اولوالعزم افسران کمپ نے راے دی کہ ہان یہ ممکن ہے۔ چنانچہ جنرل مذکور کی اجازت سے (لیکن اُنکی مرضی سے نہین) حملہ کرنے کے لیے یہ بندوبست کیا گیا کہ چار فہر ہاڈسن صاحب و نیز فورس گریتھیڈ صاحب چسنی صاحب اور مانسل صاحب منتخب کیے گئے پھاٹک اُڑانے کے لیے باروت کی تھیلی تک آچکی تھی حملہ کرنے کے لیے صفین آراستہ ہو گئی تھین اور وہ چلنے پر مستعد اور کان لگائے تھین کہ اِتنے مین بریگیڈیر گریوس نے جنرل برنارڈ سے آکر چند لفظین کہین (یہ وہ لفظین تھین کہ یونانی "اُنکو فیمی" اور رومی اپنی زبان مین "وا کس آپر چونی ایبیسا" یعنی صداے ہاتف غیبی سمجھ کر آسمانی بیچ بچاؤ تصور کرتے) اور کل کارروائی موجودہ وقت کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ چند روز کے بعد ایک جنگی کونسل مین پھر اِسکی بحث ہوئی ہربرٹ گریتھیڈ اور نوجوان انجینیرون نے فوراً حملہ کرنے کی تائید مین جو نہایت معقول دلیلین پیش کی تھین وہ مثل اُنھین دلیلون کے جنکو آرچ ڈیل ولسن

اور ریڈؔ اور برنارڈؔ نے حملہ کرنے کے خلاف بیان کیا تھا لاجواب ہین۔ اِس صورت مین سب سے زیادہ ہوشیاری
یا جیسا بعض لوگ خیال کرتے ہین سب سے زیادہ بزدلی کی صلاحون پر عمل کیا گیا۔ اور جو سانحے اِس کل محاصرہ مین
واقع ہوے اور سر نویل چیمبرلین یا سر ہنری نارمن ایسے اشخاص علانیہ جو رائین ظاہر کرتے رہے اُنپر لحاظ کرنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو کچھ کیا گیا بہت اچھا تھا۔

اِس اثنا مین انگلش کیمپ کے اولوالعزم اشخاص کے لیے لڑائیان بطور کافی موجود رہین۔ ایسا کوئی دن
نہ گذرا ہوگا جس روز ہمارے سامنے یا عقب مین کسی نہ کسی مقام پر بیشمار دشمنون کے گروہون سے سخت مقابلہ کرنا پڑا ہو
جنکے مذہبی اور ملکی تعصب کو بھنگ کے پیالون نے جو پیا پے پیے جاتے تھے اور بھی بھڑکا دیا تھا اور وہ ہماری قلیل
سپاہ پر رہ رہ کر حملہ کرتے تھے۔ اُن حملون کے روکنے مین ہماری طرف کے ایسے ایسے لوگون نے بالانفراد اور بالاشتراک
دادِ شجاعت دی مثلاً ریڈؔ صاحب نے گورکھاؤن کی پلٹن سے ڈیلیؔ صاحب نے اپنے گائڈس کے لوگون سے ٹومسؔ
برنڈؔ الفرڈسؔ رینیؔ اور فیلگنؔ نے توپخانہ سے ہوپ گرینٹؔ اور واٹسنؔ اور پروبنؔ نے سوارون سے اور شاورسؔ
اور ریئنٹنؔ اور کوکؔ نے پیادون سے اور ہاڈسنؔ صاحب نے ہر وقت اور ہر مقام پر ایسے نمودار کام کیے کہ بیساختہ
تفصیل وار ہر ایک بات کے بیان کرنے کو دل مائل ہوتا ہے لیکن اُسکے لیے اِسقدر تفصیل درکار ہے اور غدر کی اِسقدر
تواریخون مین اُنکا بیان ہو چکا کہ مین اِس محدود رسالہ مین اُنکا تذکرہ نہین کر سکتا ہون۔ بس اسیقدر کہدینا کافی ہے
کہ جب غنیم کے لوگون نے حملہ کیا تو بے انتہا نقصان اُٹھایا اور زک فاش حاصل ہوئی۔ ص ۱۱۱

لیکن یہ سوال بار بار پیدا ہوتا تھا اور سواے اِسکے اور کوئی سوال نہین پیدا ہو سکتا تھا کہ اُن روزمرہ کی
فتحمندیون سے آیا ہمکو کچھ حاصل ہوتا تھا یا باعتبار اِس امر کے کہ غنیم کی تعداد زیادہ اور ہماری تعداد کم تھی ہمارا نقصان
ہوتا جاتا تھا۔ اصل مین ہر ایک امر ہمارے خلاف تھا۔ اِس بات کو چاہے ہم جسقدر چھپائین مگر اصل یہ ہے کہ ہم محصور تھے
محاصر نہ تھے۔ غنیم کی توپین ہماری توپون سے بھاری اور کثیر التعداد تھین اور تعجب کی بات تو یہ ہے کہ ہم لوگون کی
نسبت غنیم کی توپین اچھی طرح چلائی جاتی تھین جنرل برنارڈؔ نے اپنی ایک چٹھی مین بیان کیا ہے کہ غنیم کی توپین
ہماری توپون سے چار چند تھین اور دوسری چٹھی مین بیان کیا ہے کہ مین نے جنگ کرائمیا مین بھی اِس سے بڑھکر
توپخانہ کے لوگ مشاق نہین دیکھے تھے۔ غنیم کے گولے ٹھیک ٹھیک ہم لوگون پر گرتے تھے اور ہمارے توپخانے سے
غنیم کے لوگون تک اصل نشانے پر نہین پہونچتے تھے۔ ہمارے گولے اکثر ایسے جاتے تھے کہ اُنسے غنیم کے لوگون کو کوئی
نقصان نہین پہونچتا تھا بلکہ اکثر تو یہ ہوتا تھا کہ شہر پناہ تک گولہ نہین جاتا تھا صرف اطراف شہر کے باغات تک
پہونچکر رہ جاتا تھا۔ غنیم کی باڑھین اُس مقام پر جہان ہمارے آدمی کثرت سے جمع ہوتے تھے یعنی ہر ایک کمین گاہ پر
اور جھنڈے کے برج کے گرد اور پرانے رصد خانہ کے چارون طرف اور ہندو راؤ کے مکان کے آس پاس جلد جلد

کثرت سے آتی تھین اور ہر مرتبہ ہمارے ۹-آدمی اُنسے مرتے اور چار زخمی ہوتے تھے ہمارے بڑے گولے اور گولیان
فوراً کم ہونے لگین اور ہمکو انتہا مرتبہ کی کفایت شعاری اختیار کرنا پڑی یہان تک کہ غنیم کی طرف کے جو گولے ہمارے
اِدھر گرتے تھے اُنکو لوگ خوشی سے اُٹھا لیتے تھے اور پھر شہر کی طرف اُنکو اُتارتے تھے- دہلی کے سلح خانون سے ہمارے
دشمنون کو گولیون اور گولون کا ایک بیشمار ذخیرہ ملا اور اُنکو یہ لوگ موقع پاکر بیدھڑک صرف کرتے جاتے تھے-
کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اسمین اُنکا کوئی نقصان نہین ہوتا ہے اور فائدہ کی ہر طرح امید ہے- لرزہ بخار اور ہیضہ شدت سے
ہماری فوج مین پھیلا ہوا تھا جس سے ہمارے آدمیون کی تعداد روزبروز گھٹتی جاتی تھی اور اسپتال بھرتے جاتے تھے-
لُون بھی اپنے اختیار بھر ہم لوگون کی ہلاکت مین دریغ نہین کرتی تھی اور ہمارے روبرو دشمنون نے لڑائی کے لیے
وقت بھی ایسا منتخب کیا تھا جب ماہ جُون کی گرمی بحران پر تھی اور دشمنون کو نہایت خوفناک حملے کرنے کا موقع حاصل تھا-
یوماً فیوماً کیمپ مین خبرین پہونچتی تھین کہ باغیون کے تازہ گروہ اپنے افسرون اور بعض صورتون مین اُنکے اہل و عیال کے ص ۲۱۱
خون مین ڈوبے ہوے شہر کی فوج کو تقویت دینے کے لیے پہونچ رہے ہین اور جسقدر لوگ ہمارے سپاہیون نے ہلاک کیے
اُنسے زیادہ نئے آدمی اُنکی طرف آگئے ایک روز ابتداے محاصرے کے زمانہ مین صبح کے وقت نمبر ۴ ہندوستانی پلٹن کے
لوگون کی نسبت جنسے جنرل انسن کو انبالہ مین ہتھیار لے لینا چاہیے تھا رہتک سے دہلی مین آکر جمع ہونے کی خبر آئی-
دوسرے روز ۸ اجون کو نصیر آباد کے برگیڈ کے پہونچنے کی خبر سُننے مین آئی جسمین دو رجمنٹ اور چھ توپین تھین- تیسرے روز
معلوم ہوا کہ جالندھر اور پھلور کی چار پوری رجمنٹین داخل ہوئی ہین یہ وہ رجمنٹین ہین کہ اگر جنرل گمان نے اِس فساد کے
شروع ہونے کے وقت اپنا فرض منصبی ادا کیا ہوتا تو اُنمین سے ایک شخص اُنکا حال بیان کرنے کو بھی باقی نہ رہتا- پھر
بریلی یا روہیلکنڈ کا برگیڈ تھا جسمین چار ہزار مسلح آدمی تھے اور اُسکی نسبت یقین کیا جاتا تھا کہ عنقریب پہونچا چاہتا ہے
اِس سے بڑھکر خوفناک گوالیار کی فوج کا حصہ تھا اور جسوقت یہ اصل گروہ آگرے کے محاصرے کے لیے جمع ہو رہا تھا
تو اندیشہ کیا جاتا تھا کہ اُسکا ایک حصہ دہلی کو بھی روانہ ہوگا- باغیون کے ہر ایک تازہ گروہ کے پہونچنے کی یہ علامت تھی
کہ ہم لوگون کی زوال پذیر جمعیت پر اور بھی سرگرمی سے حملہ کیا جاتا تھا- اور آج اگر ہماری طرف کے لوگ چند ہلاک
ہوتے تھے تو ہر شخص کے لیے نہایت سخت افسوس کیا جاتا تھا- ایک روز گورنمنٹ پٹنائی افسر کپتان گائڈس کا کام
تمام ہوا اور اِس حصۂ فوج بھر مین سواے ایک شخص کے اور کوئی ایسا باقی نہ رہا جو زخمی نہ ہوتا- دوسرے روز
بھالے بردارون کی نوین پلٹن مین کرنل یول جو ایک بڑے نامی گرامی فوجی افسر تھے مارے گئے اور آرمسٹرانگ کو اڑ مرا ماسٹر
جنرل فوج مذکور اور ڈیلی صاحب جو گائڈس کے شکستہ دل افسر رہ گئے تھے زخمی ہوے تیسرے روز چیمبرلین ایک
زخم کھاکر محاصرہ کے باقی ماندہ زمانہ مین سرگرمی کے ساتھ کام کرنے سے معذور ہو گئے- اب جنگ پلاسی کی بیالیسوین
(۲۳-جون) کا دن تھا جب اُن لوگون کی آزمائش کا وقت آیا جنکے آبا و اجداد اُسمین شریک ہوے تھے اور پھر

جنگ پلاسی کی تلو برسی کی تاریخ (۲۳-جون) تھی جس روز ہماری آخری تباہی ظاہر ہونے والی تھی جیسا کہ علامتون اور خوابون سے پیشین گوئی کی جاتی تھی۔

اِس بے ترتیب اور طوالت آمیز لڑائی کے قبیح اثر کے دفع کرنے مین جو جو تدبیرین کارگر ہو سکتی تھین بدقسمتی سے فوجی حکام اُنکو عمل مین نہین لائے۔ آرام و سکون کا بھی کوئی باقاعدہ انتظام نہین تھا۔ اور اس سبب سے جسوقت کسی خطرہ کی خبر دی جاتی تھی اور یہ رات بھر مین دو دو تین تین مرتبہ ہوتا تھا تو سپاہ کے ہر ایک شخص کو جو کسی کرنا پڑتی تھی اکثر یہ ہوتا تھا کہ خطرہ کی خبر غلط بھی دی جاتی تھی لیکن اِس غلط خبر کے ہونے سے لوگ کچھ یہ نہین خیال کرتے تھے کہ اُسکا نتیجہ کم مضر یا مہلک ہوگا وہان نہ کوئی قید تھی نہ مہلت تھی۔ کیمپ مین ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جو علی الاتصال چند گھنٹہ آرام کرسکتا ہو یہ امر تو اتفاقاً کہا جاسکتا ہے کہ جنرل برنارڈ اِس ملک مین نئے نئے آئے تھے اور یکبارگی اُن پر ایک ایسا کام پڑ گیا تھا جس سے کمپنی کے نہایت تجربہ کار اور سرگرم افسر عاجز ہو جاتے الحق کہ اسمین جنرل برنارڈ کی رائے یا کوشش کا کوئی قصور نہین ہے جو اِن پریشانیون اور مصیبتون کے کم کرنے کی تدبیرین عمل مین نہین لائی گئین۔ جنرل برنارڈ کی طرف سے کبھی کسی امر مین کوتاہی نہین ہوئی۔ وہ رات دن ہر وقت کیمپ کے تمام مقامات مین موجود رہتے تھے اور لوگون کو ہمت دلاتے تھے اور اُنکی غمخواری کرتے تھے اور شاباش دیتے تھے اُنکا اصل قصور یہ تھا کہ وہ ثابت قدم نہین رہتے تھے اور شاید ایسی عجیب حالتون مین یہ امر ناگزیر بھی تھا۔ اُنکی رائے صلاح کارون کے کہنے سے کبھی کچھ اور کبھی کچھ ہو جایا کرتی تھی۔ کبھی تو اُنکا قصد یہ ہوتا تھا کہ حملہ کیا جاے اور کبھی یہ قصد ہوتا تھا کہ محاصرہ ہو اور کبھی پھر حملہ کا عزم ہوتا تھا اور کبھی جان لارنس کے نام کی بعض چٹھیون مین اِس بات کا تذکرہ کیا جاتا تھا کہ فوج واپس کر لی جاے۔ اصل مین جنرل برنارڈ نے آخری بات کو قبول کیا تھا۔ شاید جنرل برنارڈ (جیسا کہ اُنھون نے یہ امر بھی جان لارنس کو لکھا تھا) ایک ہی معرکۂ جنگ مین جنرل رِیڈ صوبہ کے کمانڈر انچیف کے موجود ہونے سے اور بھی پریشان تھے۔ ص ۳۴

سر جان لارنس عرصہ سے اِس بات کی علامتین ظاہر کر چکے تھے کہ اُن پر اِس انتہا مرتبہ کی پریشانی پڑنے سے ناکامی حاصل ہوگی اور اب سرگوشیان ہوتی تھین کہ غفلت نے اُنکی ناکامی کا کام شروع کر دیا ہے[۱] یہ خاتمہ کا آغاز تھا۔ ہینی بال اسکندر اعظم قیصر روم جنرل ولنگٹن بادشاہ نپولین یہ سب شجاعان اعظم اِس بات کے لیے مشہور ہین کہ جب وہ چاہتے تھے تو اُسوقت غفلت ظاہر کرنے کا بڑا بھاری مادہ اُنمین موجود رہتا تھا یہ قدرت اگرچہ مسلماً حقیر تصور کی جا سکتی ہے[۲] لیکن اگر وہ نہ ہوتی تو یہ لوگ ایسے نامی گرامی شجاع بھی مشہور نہ ہوتے مین

[۱] دیکھو حالات معرکۂ فوج دہلی مصنفہ میجر ایچ نارمن صاحب صفحہ ۲۲۔

[۲] کتاب مصنفہ کے صاحب جلد دوم صفحہ ۵۵۵۔

صفحہ ابھی اس بات کو بیان کر چکا ہون کہ سر جان لارنس نے ابتداے زمانہ غدر مین جو طریقہ اختیار کیا تھا کہ وہ اپنے کام کا خاتمہ ظاہر کر کے غافل ہو سکتے تھے اور کسی ضروری تار برقی کے بھیجنے کو پھر بیدار کیے جا سکتے تھے اور اسکے بعد پھر خواب غفلت مین سرمست ہو کر خاموش ہو جاتے تھے غالباً اس طریقہ سے اُنکو بکلّم ناکامی نہین ہونے پائی - لیکن یہ دایۂ فطرت (یعنی خواب غفلت) جنرل برنارڈ کو لوریان دینے نہین آئی - اور بات یہ ہے کہ جنرل برنارڈ کو نیول چیمبرلین اور بیرڈ اسمتھ جدید چیف انجنیئر کے موجود ہونے سے جو بڑے لائق اور مستعد افسر تھے اور محاصرہ کا کام یکبارگی شروع کرنے کے لیے بڑے اشتیاق سے ۳- جولائی کو یہان آئے تھے بڑی تقویت تھی لیکن بیرڈ اسمتھ نے دیکھا کہ کوئی سامان مہیا نہین ہے - اوزارون اور مزدورون کا بالکل قحط تھا - بالو کے تھیلے مطلق نہ تھے اور بھاری بندوقین صرف معدودے چند تھین سب سے بڑھکر خرابی کی بات یہ تھی کہ توپ اور بم کے گولے ایک دن کی گولہ اندازی بھر کو بھی نہ تھے - اسواسطے وہ مجبور ہوے کہ چیمبرلین اور ہڈسن خود اپنی تجویز کی ہوئی تدبیر پر جسکو اُنھون نے قمار باز کا ہاتھ یعنی پانسہ کہا تھا عمل کرین یعنی غنیم پر حملہ آور ہون - لیکن کمانیر جنرل کے حکم سے نہ تو یہ پانسہ پھینکا گیا اور نہ ضابطہ سے محاصرہ کرنے کی کوئی کارروائی کی گئی - پنجۂ اجل برنارڈ پر پہونچ ہی چکا تھا اور اسطور پر رزمگاہ دہلی کے دو شجاع ایسے وقت نگاہون سے غائب ہو گئے جسوقت تک دہلی پر قبضہ کرنے کی ایک کارروائی بھی عمل مین نہین آنے پائی تھی -

جون کے مہینہ مین واقعات دہلی کی عام کیفیت اور محاصرہ کی عام صورت یہ تھی - تو کیا وجہ ہے کہ یہ مہم مایوسی کا خیال کر کے چھوڑ نہین دی گئی اور کیا ایسا سبب ہوا کہ متواتر ہمارے آدمیون کی تعداد کے گھٹنے اور ہمارے وسائل کے مسدود ہونے پر ہمارے کیمپ کے دلیر آدمیون نے بھی یہ صلاح نہ دی کہ ایسی فضول مہم سے دست کشی کی جائے -

اسکی ایک وجہ تھی اور سواے اسکے دوسری وجہ نہ تھی - سر جان لارنس دہلی پر چڑھائی کرنے کے اصل محرک تھے اور کیمپ کا ہر ایک شخص جانتا تھا کہ اُنکے اختیار مین جہان تک کوئی مدد ہے اسمین کوتاہی کر کے اس مہم کو ہاتھ سے نہ جانے دینگے لیکن حالات اور واقعات کے اثر نے کل شمالی مغربی ہند کے بارے مین اُنکو اس حیثیت مین کر دیا کہ وہ بالکل بنا لئے تھے - ایک وہ مدبر حصۂ ملک تک غدر کے پیدا ہو جانے سے لارڈ کیننگ اور مسٹر کالون

صفحہ کی خط کتابت جو دہلی سے منقطع ہوئی تھی تو اس سے کیا بات پیدا ہوئی اور ایک کمانڈر انچیف کے بعد جو مر گیا یا قریب بمرگ ہو کر پہاڑون کی طرف چلا گیا تو اسمین کیا ہرج ہوا تھا درانحالیکہ جان لارنس جو کمانڈر انچیف بلکہ گورنر جنرل سے بڑھکر تھے اُنکے سر پر سلامت تھے - جان لارنس راولپنڈی مین تھے اور وہان ہر بات سن رہے تھے اور ہر ایک شے کی جانچ اور ہر امر کی تجویز کرتے تھے اور ہر امر کے متعلق حکم دیتے تھے بلکہ جو حیرت انگیز

وسائل اُن تک خبر پہونچنے کے مہیا تھے اور اُنکے صوبہ کا محکمۂ مخبری جیسا بے نظیر تھا اُس سے کہا جاسکتا ہے کہ بات بات کو دیکھتے تھے۔ جان لارنس کی طبیعت ایسی واقع ہوئی تھی کہ وہ زمانۂ آیندہ کے حال کو مثل زمانۂ گذشتہ اور زمانۂ گذشتہ کے حال کو مثل زمانۂ آیندہ کے خیال کرسکتے تھے جان لارنس وہ شخص تھے جنکے ہاتھ مین دہلی سے پشاور اور پھر پشاور سے ملتان بلکہ (بارٹل فریر کی شرکت سے) کراچی تک کی ہر ایک فوجی اور ملکی کارروائی کے اُلجھے ہوے دھاگے کھینچے ہوے تھے۔ جان لارنس ہی کا نام ہر ایک شخص کی زبان پر جاری تھا اور ہر شخص کے خیال مین جان لارنس ہی کی تصویر متخیل ہوتی تھی۔ دہلی کے آگے ہمارے آدمیون کا جو کمپ قائم تھا اُسمین جان لارنس کا ایسا رعب چھایا ہوا تھا کہ اکثر ہندوستانی پلٹنون کے لوگ کہنے سے بھی یقین نہین کرتے تھے کہ وہان جان لارنس موجود نہین تھے خود شہر دہلی مین اُنکے نام سے لوگ ایسے لرزتے تھے اور یہ عقیدہ کہ سوا جان لارنس کے اور کوئی شخص اُنکی فتحیابی مین مخل نہین ہے ایسا مضبوط جم گیا تھا کہ جسوقت باغی لوگ ہمت ہارنے لگے تو سواے اِسکے اور کوئی تدبیر اُنکو کارگر نہ معلوم ہوئی کہ ایک نہایت قوی ہیکل اور گورے چٹے کشمیری کو جسے وہ کسی حملہ مین گرفتار کر لائے تھے دہلی کی سڑکون پر لاکر کھڑا کیا اور شکستہ دل عوام الناس کی تالیف قلب کی کہ اُنکا قیدی جان لارنس[1] یہی ہے اِس تدبیر سے بغاوت کے سرغناؤن نے نہایت دلسوزی سے جنگ کی حالتون کو دیکھنا شروع کیا ہم یہ سوال بہت اچھی طرح سے کرسکتے ہین کہ اگر جان لارنس پر کوئی اُفتاد پڑتی تو اُنکے ہاتھ سے عنان حکومت کون شخص لیتا۔ کون ایسا شخص تھا جو اِس نازک وقت مین انتظام ملک اور سپاہی کا کام بھی انجام کرتا اور کیونکر اور کسوقت بگمان غالب شہر دہلی فتح ہوتا۔

مین نے اوپر بیان کیا ہے کہ دہلی مین جو کچھ واقع ہوتا تھا سر جان لارنس کو اُسکی ذرہ ذرہ کیفیت معلوم تھی اور شاید اگر وہ خود چڑھائی کے مقام پر ہوتے تو اُس سے بہتر حال دریافت نہ کرسکتے جو اُنکو راولپنڈی مین بیٹھے بیٹھے معلوم ہوتا تھا۔ جیسا کہ مین نے خاص پنجاب کے حالات مین بیان کیا ہے اُنکو کُل حال اسطرح سے معلوم تھا جیسے آسمان پر چڑھ کر کوئی چڑیا نیچے کی تمام کیفیت مشاہدہ کر لیتی ہے۔ اگر جان لارنس یہ مقولہ جو ظاہر مین قطعی معلوم ہوتا ہے لیکن اکثر اُسمین عجیب غلط فہمی واقع ہوتی ہے کہ "مین خود وہان موجود تھا اور اسواسطے مین جانتا ہون کہ وہان کی یہ کیفیت ہے" استعمال نہین کرسکتے تھے تو وہ یہ بیشک کہہ سکتے تھے کہ "مین وہان تو نہین تھا لیکن اِس فاصلۂ زمان و مکان سے اُن تمام رپورٹون کا جو مجھکو وصول ہوئین مقابلہ کرکے محاصرے کے آثار کی تمام کارروائیون کے متعلق ایسی صحیح راے دے سکتا ہون کہ اکثر اُن لوگون مین سے جو موقع پر موجود تھے ویسی راے نہین دے سکتے تھے"۔ فی الحقیقت وہ اپنے ہر ایک نامہ نگار کی قوت اور کمزوری کو جانتے تھے

ص ۱۰

[1] کینوپر ٹومین صاحب کی کتاب "پنجاب و دہلی" جلد دوم صفحہ ۱۴۰-

اور ایک دوسرے کی تحریر کا مقابلہ کرکے ہر ایک کے بیان کو مناسب وقعت دیتے تھے - اگر وقت ہوتا تھا تو ہر ایک مجوزہ کارروائی کے متعلق جان لارنس کی پیشتر سے صلاح لی جاتی تھی اور یہ صلاح کچھ اِس وجہ سے نہین لی جاتی تھی کہ وہ خود یہ خواہش رکھتے ہون بلکہ اِس وجہ سے کہ جو لوگ دہلی کے سامنے کیمپ قائم کیے ہوے تھے وہ بھی یہی چاہتے تھے - ہر روز دن بھر کی کارروائیون کے حالات سے پہلے جان لارنس کو خبر دی جاتی تھی اور اُسکے بعد ہشیار چشم دید گواہ تحریراً اُسکی شہادت تفصیل پہونچاتے تھے ہر ایک جنرل مثل اینسن و برنارڈ و ریڈ و آرچ ڈیل وِلسن یکے بعد دیگرے اکثر اپنی راے سے کل حالات اسطور پر لکھتے تھے کہ گویا وہ سب کا اعلیٰ افسر تھا اور اگر باقیماندہ جنرلون کی راے مختلف ہوتی تھی تو اپنی مجبوری ظاہر کرکے اُنسے اختلاف کرتے تھے - یہ بھی خیال کرنے کی بات ہے کہ جسوقت محاصرے کا زمانہ رفتہ رفتہ طول کھینچنے لگا تو دہلی کے متعلق اُنکی خط و کتابت رکھنے والے اشخاص کی تعداد اور اُسکا ذوق بھی بڑھتا گیا - محاصرہ کی گذشتہ و موجودہ و آیندہ کارروائیون کے متعلق صرف کمانڈر انچیف ہی مفصل حالات اور پیشین گوئیون کا روزنامچہ نہین بھیجتے تھے بلکہ گریتھیڈ اور ڈیلی اور نارمن اور چیمبرلین اور نکلسن سب اپنی اپنی مصیبتون اور امیدون کے حالات جگرخراش خیالات اور دلسوز الفاظ مین اُن چٹھیون کے ذریعہ سے لکھ لکھ کر روانہ کرتے تھے جو اسوقت میرے سامنے رکھی ہوئی ہین اور اگر وہ پوری پوری نقل کی جائین تو مین سمجھتا ہون کہ کل حالات پر لحاظ کرکے اِس محاصرہ کی وہ کیفیت ظاہر ہو جو آج تک دنیا کے کسی محاصرہ مین ظاہر نہ ہوئی ہوگی -

چونکہ یہ چٹھیان نہایت دلچسپ ہین اسواسطے مین مناسب سمجھتا ہون کہ اپنے اِس مختصر رسالہ مین اُن باتون کو وضاحت کے ساتھ ظاہر کردون جو مین نے جان لارنس کے بارے مین بیان کی ہین اور اِس مقصد کے لیے مین اُن چٹھیون کے خلاصے محول نہ کرونگا جو جان لارنس کو لکھی تھین بلکہ اُن چٹھیون کے خلاصے محول کرونگا جو جان لارنس نے اور اشخاص کو تحریر کی تھین جس سے معلوم ہو جاے کہ اُس صوبہ مین جہان کے ہر ہر مقام پر آتش فساد مشتعل تھی اپنی حسن تدبیر سے جان لارنس نے اُن باتون کو بالکل نیست و نابود کردیا جنسے انواع و اقسام کے خطرے متصور تھے اور خطرون کے بدلے تقویت کے جدید آثار ظاہر ہونے لگے - اور کیونکر اپنے زور دماغ سے جو اکثر فرمانروایون مین بہت کم دیکھا گیا ہے اُس تمام کثافت فساد کو جو افراط سے جمع ہو سکتی تھی نکال کر باہر پھینکا دیا اور اسطرح سے محاصرین دہلی کی جب جب جو ضرورت ہوئی اُسکو رفع کردیا - اور کیونکر وہ دور دراز کے نتیجے پر اپنی نظر گڑا گڑا کر ایسی تدبیرین کرتے تھے جو نامناسب نہین ہوتی تھین اور جو شے اُنکے پانؤن کے نیچے آجاتی تھی اُسپر سرسری نگاہ نہین ڈالتے تھے لیکن اِن تمام امور کے متعلق یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ مین نے اُن تدبیرون اور کارروائیون کو صرف معدود سطر مین بیان کردیا ہے جنسے جان لارنس کو پہلے تو راولپنڈی مین نہایت تردد کے ساتھ اپنی سرداری

متعلق غور وتحقیق کرنا پڑتی تھی اور اسکے بعد اپنے ماتحتون کی بیسیون چٹھیان اور وہ بھین اور تدبیرین لحاظ کرنے کو ہوتی تھین اور جسوقت یہ تمام مراتب طے ہوجاتے تھے تب کوئی تدبیر بے کھٹکے عمل مین لائی جاسکتی تھی۔

مثلاً دہلی مین گولہ اندازون کا بڑا توڑا تھا۔ سر جان لارنس نے پہلے تو اس امر سے بخوبی یقین حاصل کرکے کہ انکی تدبیر مین کسی طرح کا کھٹکا نہین ہے دلیری سے توپخانہ کے اُن قدیم سکھ سپاہیون کو جنھون نے سکھون کی دو لڑائیون مین ہمارے آدمیون کو ہلاک کرنا چاہا تھا طلب کیا کہ وہ اپنے ہل چھوڑکر باغی شہر کے مقابلہ مین ہماری حفاظت کے لیے جان دینے پر آمادہ ہون اور پھر سرنگ لگانے والون مزدورون اور بیلدارون کی جماعت اڈورڈ صاحب کی رائے سے جنکی صلاح ہمیشہ نتیجہ خیز ہوتی تھی (اور بعض اوقات وہ عجلت بھی ظاہر کرتی تھی) سر جان لارنس نے اپنی ذمہ داری کو بخوبی تمام سمجھکر اور نہایت بلیغ کوشش سے تحقیقات کرکے خاکروبون کی قوم سے مذہبی سکھون کے ایک گروہ کو طلب کیا جو دوآبہ کی بڑی نہر مین کام کرچکے تھے اور اب بیکاری مین کچھ ایسا کام ڈھونڈھ رہے تھے جس سے انکو نقصان کرنا مقصود نہین تھا اور انکو دہلی کی طرف روانہ کردیا۔ وہان اُن لوگون نے بہت عمدہ کام کیا اور اُنکی ملازمت مین جو خلل پڑا ہوا تھا اُسکو رفع کردیا اور بعد ازان وہ نمبر ۳۲ بنگال پائنیرس کی پلٹن مین بھرتی کیے گئے اور انھین مذہبی سکھون کی ایک اور رجمنٹ جو بزمانہ مابعد اسی طریقہ سے قائم کی گئی اُسنے چین اور ابیسینیا مین بڑی تعریف کا کام کیا۔ جس وقت یوروپین لوگون کو دہلی کے کیمپ کی ملازمت سے خلاص کرنے کے لیے معتمد ہندوستانی سپاہیون کی نیز اُنھین ضرورت ہوئی تو سر جان لارنس نے اپنے قدیم آزمودہ کارون کو نہین بلکہ انھین پنجابیون مین سے جو فی الحال بھرتی ہوے تھے وہان کی کمی پوراکرنے کے واسطے روانہ کیا۔

جسوقت لائیٹ انفینٹری ہریانہ کے لوگون مین فساد ہوا اور غدر اور کشت وخون کے شعلے سرسا۔ ہانسی اور حصار کے اضلاع مین مشتعل ہوے تو جان لارنس نے بیرونی سرحد خیال کرکے اِن اضلاع کا بند وبست کرنے کے بدلے جیسا کہ اکثر چھوٹی طبیعت کے آدمیون کو خیال ہوتا وان کورٹ لینڈ کو جو سابق کے موقعون پر ایسے کامون کے واسطے مشہور ہوچکے تھے یہ حکم دیا کہ وہ ۵۰۰ سکھون کو جو حال مین صاحب مذکور کے ذریعہ سے بھرتی ہوے تھے لےکر دریاے ستلج سے عبور کرین اور ملک کو از سرنو فتح کرین اور اُسکے بعد قرب وجوار دہلی کے اُن اضلاع پر قبضہ کرلین جو فوج محاصر کے عقب مین واقع ہین اِن ضروری خدمتون کو راجہ جواہر سنگھ وغیرہ کے امدادی سپاہیون سے جو وقتاً فوقتاً کمک کے واسطے بھیجے گئے تھے وان کورٹ لینڈ نے نہایت نمایان کامیابی سے انجام کیا۔ نواب بہاولپور کو بھی جن پر بہت کم اعتماد کیا جاسکتا تھا (چنانچہ اِس بات کو سر جان لارنس بھی جانتے تھے) اپنی نہایت قوی خواہش سے اِس مہم کے ساتھ ایک مختصر حصۂ فوج کو روانہ کرنا اور ایک طور سے اپنے کو ہمارا طرفدار بنانا پڑا۔

ص۱۱

اس بات کو مین ابھی بیان کرچکا ہون کہ سر جان لارنس نے اپنے عمدہ سے عمدہ افسرون اور معتمد سے معتمد سپاہیون سے اپنے صوبہ کو کس طرح خالی کردیا تھا اور جب تک غدر کا احوال ختم نہو گا اُسوقت تک یہ بات برابر ظاہر ہوتی رہیگی۔ لیکن بغیر حربون اور روپیون اور باربرداری کے جانورون کے صرف آدمیون سے کیا کام نکل سکتا تھا۔ اسواسطے یہ سب چیزین بھی اور رہر ہر شئے پنجاب سے بہم پہونچائی گئی۔ دو محاصرے کے توپخانے پہلا ماہ مئی مین محاصرۂ دہلی کے شروع کرنے کو اور دوسرا ماہ اگست مین اُسکے خاتمہ کے لیے جو روانہ کیے گئے اُن مین ہر ایک شئے پنجاب ہی کے سلح خانۂ پھلور اور فیروزپور سے بہم کی گئی —— اور وہ فوج بدرقہ پنجاب اور سندھ ہی سے آئی تھی جسنے محاصرہ کے دونون توپخانون کو بحفاظت دہلی تک پہونچا دیا تھا وہ ملک پنجاب ہی تھا جہان سے بیشمار ہاتھی اور اونٹ اور بیل اور چھکڑے بارنس اور ریگس صاحب کے اہتمام سے جمع کیے گئے اور عجیب طرح کی ہوشیاری سے ایک باربرداری کے قافلہ مین اُنکی ترتیب دی گئی اور اسمین سے تیس چھکڑے ہر روز انبالہ اور لودھیانہ اور کرنال کے بڑے بڑے اسٹیشنون سے روانہ ہوتے تھے وہ پنجاب ہی کے خزانے تھے جو تمام ملک مین پھیلے ہوے تھے اور جان لارنس اور منٹگمری صاحب کے عین وقت پر تدبیر کرنے سے بچ گئے اور دہلی مین سپاہیون کی تنخواہ اور دوسرے اخراجات جو لاحق ہوے وہ انھین خزانون سے ادا کیے گئے۔ اگر انجنیرون کے لیے بالو کے بورون کی ضرورت ہوئی یا سوارون کے واسطے کاٹھیون کی حاجت ہوئی یا یوروپین فوج کے لیے خیمون کی احتیاج ہوئی تو یہ سب چیزین پنجاب ہی سے دستیاب ہوئین۔ لودھیانے کے جولاہے اگرچہ بدظن تھے لیکن جسوقت جارج رکٹس نے دباؤ ڈالا تو تین ہزار گز خیمہ بنانے کا کپڑا جو اُنھون نے اپنے لیے تیار کیا تھا اُنکو دینا پڑا۔

پس جان لارنس کی حکومت مین پنجاب نے اپنے حصہ مطابق بلکہ اس سے کہین زیادہ ہندوستان کی حمایت کی۔ جون اور جولائی کے مہینہ مین جان لارنس نے جو چٹھیان لکھی تھین اُنمین سے صدہا چٹھیان میرے پاس ہین اور اُنمین سے چند چٹھیون کو جو مین اس مقام پر درج کرتا ہون وہ خود اُس قصہ کو ظاہر کردینگی جنکو مین نے آخر مین چھوڑا ہے اور جان لارنس نے ہر ایک امر مین جو شرکت کی ہے اُسکا حال تفصیل کے ساتھ لوگون کو معلوم ہو جائیگا۔ ص ۱۰۹

جنرل ریڈ کو جو بحیثیت کمانڈر انچیف پنجاب راولپنڈی سے دہلی کو جاتے تھے جان لارنس نے شہر و ضلع دہلی کی قلیل واقفیت سے ایسی عمدہ عمدہ رائین دین۔

مقام راولپنڈی یکم جون ۱۸۵۷ع۔

میرے پیارے جنرل۔ جب سے آپ اس مقام کو چھوڑ کر دہلی کی طرف روانہ ہوے اُسوقت سے اب تک یہان بہر نوع خیریت ہے۔ پشاور مین اب تک خاموشی ہے اور اس اثنا مین ہمکو معتمد ہندوستانی سپاہی فوج مین بھرتی کرنے کو

ملتے جاتے ہین۔مجکو امید ہے کہ آپ کو اِس سفر مین زحمت نہوئی ہوگی۔ایسے موسم مین بیشک سفر کرنا قیامت کا سامنا ہے۔
......مین صلاح دیتا ہون کہ دہلی مین پہونچکر آپ معززین شہر کے نام اِس مضمون کے اشتہارات جاری کرینگے۔
کہ وہ لوگ باغیون کو چھوڑکر ہمارے سایہ مین چلے آئین۔مین اِس بات کا بھی وعدہ کرتا ہون کہ جو لوگ قتل عمد کے مرتکب
نہین ہوے ہین اور وہ ہماری اطاعت قبول کرینگے مین اُنکی جان بخشی کرونگا۔مثلاً نمبر ۹ ہندوستانی پلٹن کے سپاہیون کی
نسبت بیان کیا گیا ہے کہ آخری وقت تک اُنکا چال چلن اچھا رہا اور اُنھون نے اپنے افسرون کی حفاظت کی۔
اگر یہ امر صحیح ہے تو اُنکی جان بخشی بدرجۂ اولی ہوسکتی ہے۔اصل تو یہ ہے کہ اُنسے پھر عہدون پر مقرر کرنے کے سوا
اور ہر طرح کا وعدہ کیا جاسکتا ہے۔اگر آپ عدل کے ساتھ نرمی اور درشتی کا برتاؤ کیجیے گا تو اُسکا بہت عمدہ نتیجہ ظاہر ہوگا
آپ جسوقت اِن اشتہارون کو جاری کرینگے تو محض اُنکے جاری ہونے سے باغیون مین نفاق پڑجائیگا اور وہ ایک
دوسرے سے بے اعتماد ہونے لگینگے۔مین نہین خیال کرتا ہون کہ باغی لوگ دہلی پر قبضہ قائم رکھ سکینگے لیکن اگر وہ ایسا
کرسکین اور آپ یکبارگی اُنپر حملہ کرکے اُنکو نکال دیجیے تو میری راے ہے کہ آپ ایک قوی فوج محفوظ مرتب رکھینگے ورنہ جسوقت
شہر کے لوٹنے کے وقت ہنگامہ برپا ہوگا تو آپ کے آدمی کٹ جائینگے۔شہر کے باشندے اپنے امکان بھر جنگ نہ کرینگے
اور مین تو کہتا ہون کہ وہ مطلق نہ لڑینگے۔اگر شہر ہاتھ آجاے تو قلعہ (محلسرا) پر قبضہ کرلیجیے قلعہ سے ہر مقام کی حفاظت ہوسکتی ہے
اور اگر اُسمین ۵۰۰ یا ۱۰۰۰ آدمی ہونگے تو دس ہزار آدمیون کے بلوے کو روک سکینگے ہندؤن پر فتح حاصل کرنے سے
ہم لوگون کو بہت فائدہ پہونچیگا۔

اِسکے چند روز کے بعد جَانْ لَارِنْسْ نے اِڈْوَرْڈْسْ صاحب کے نام کی ایک چٹھی مین دہلی کی قلعہ بندیون کا
مختصر حال اِسطور پر لکھا ہے جو خالی از لطف نہین ہے۔

دہلی کے واسطے بیشک یہ بات بہت خراب ہوگی اگر شہر پناہ کے سامنے ضروری تدبیرین کرنے مین تاخیر ہوگی۔
اور پھر حملہ کرنے مین بھی بڑی ہوشیاری اور دلیری درکار ہے۔ہم تیس ۳۰ برس سے اُس مقام کو مستحکم یا بلکہ مسلمانون کی
قلعہ بندیون کو درست کرتے آتے تھے اور اُسمین کئی لاکھ روپیہ ہم نے صرف کیا شہر پناہ کی دیوارین ترشے ہوے پتھرون کے
چوکھٹون سے جوڑی ہوئی ہین اور بہت بلند ہین۔سات آٹھ فیٹ کا آثار ہے اور ہم نے دیوارون کی حفاظت کے لیے صـ ۱۱۱
بہت سی برجیان بھی بنوائی تھین۔لیکن اصل حفاظت کھائی سے ہے جو بہت ہی گہری اور نہایت چوڑی ہے اور ابتک
اپنی حیثیت اصلی پر قائم ہے میرا اپنا خیال یہ ہے کہ اگر حملہ ناگہانی کرنے کے لیے کوئی غیر محفوظ مقام نہ پایا جائے تو اُسکی
تدبیر یہ ہے کہ جو مسجد اجمیر والے پھاٹک کے باہر بنی ہوئی ہے اُسکی آڑ سے چڑھائی کی جائے اور اُسی مقام پر ہمارے
سپاہی متوقف بھی ہون اسکے بعد دیوار یا مورچہ کے بالائی حصہ کو جو تین ۳ فیٹ سے زیادہ چوڑا نہوگا گولون سے اُڑا دیجیے اور دشمن کو
اِس بات سے روک رکھیے کہ وہ پھاٹک سے اپنی حفاظت نہ کرنے پائین الخ۔لیکن مین نے کل رات کو ایک تجویز مسٹر ہڑی برنارڈ کے پاس

روانہ کی ہے جسکی نقل اِس چٹھی کے ساتھ منسلک کرتا ہون - مین سمجھتا ہون کہ اگر راستہ مین باغیون نے اپنی حفاظت نہ رکھی اور یہ امر نہایت قرین قیاس ہے کہ ایسا نہوگا تو دو سو چیدہ پیادے اندر گھس کر کشمیری پھاٹک پر ایسے وقت قبضہ کر لینگے کہ پوربیا سپاہیون کو خبر بھی نہونے پائیگی - ایسی مہم کے لیے گائیڈس کے لوگ بہت موزون ہین جو ضرورت کے وقت لڑکون کی طرح پیٹ چلے جائینگے اور کسی کو خبر بھی نہوگی - اِس طرف کی دیوار ایسی بنی ہے کہ جب تک کوئی اُسکے پشتہ پر چڑھکر نہ جھانکے اُس وقت تک نیچے کی کوئی شے دکھائی نہین دے سکتی ہے - برگیڈیر کاٹن کو اِس بات پر بھروسہ رکھنا چاہیے کہ میرے امکان مین جہان تک جس بات کی مدد ہے اُسمین کسی طرح کی کوتاہی نہ کرونگا - جن خاص خاص باتون کا آپ نے ذکر کیا ہے اُنکے بارے مین مجکو اپنی جان تک عزیز نہین ہے -

پنجاب کے اِس تمام نازک زمانہ مین سر جان لارنس کو سب سے زیادہ اپنے لفٹننٹون کی بیجا سرگرمی کی حفاظت کرنا پڑی - یہ قصور رائل بصواب تھا اُس سے جان لارنس کو ہر طرح کی ہمدردی تھی اور اُنھون نے خود اِسکی بڑی سعی کی تھی اور امن کے زمانہ مین اگر ایسا کیا جاتا تو کبھی بیجانہ خیال کیا جاتا - لیکن اُنھون نے خیال کیا کہ ایسے زمانے مین جب تک قوی ہاتھ سے انسداد نہوگا اور بخوبی تمام یہ نہ دیکھا جائیگا کہ کس مقام پر کیا کیا کارروائی ہو رہی ہے تو مشکل سے یہ ظاہر ہوگا کہ اُسمین کم خطرہ ہے بلکہ اُسکے بالعکس ثابت ہوگا - ابتدا سے آخر تک اُنکی کارروائی یہی رہی کہ امن و امان قائم رکھنے اور ہندوستان کی ضرورتون کے پورا کرنے کو جسقدر لوگ درکار ہین اُنسے بڑھکر لوگ بھرتی نہ کیے جائین - سر جان لارنس کا خیال اور بیان بھی یہ تھا کہ جہان تک ممکن ہے پنجابی لوگ اِس قابل ہونے سے ممتنع رکھے جائین کہ ملک مین اُنھین لوگون کو قوت حاصل ہے اور اپنے دل مین یہ نہ سمجھنے پائین کہ پنجابی لوگ برٹش سلطنت کے داہنے ہاتھ ہین - لیکن جسوقت سپاہیون کے بھرتی کرنے کی ایک مرتبہ اجازت دی گئی تو ہر ایک افسر طبعاً اِس بات کا خواہشمند ہوا کہ اپنی کوششون کی جگہ پیدا کرے اور جہان تک آدمیون کا بھرتی کرنا ممکن ہو اُنکو بھرتی کرکے (بعض اوقات بلا مشورت اپنے چیف کے) اپنی مستعدی ظاہر کرین - ہر ایک افسر ضلع بیشک اِس بات کو جانتا تھا کہ موافق زمانہ مین وہ خود کسقدر بہبودی کر سکتا تھا لیکن شاید وہ اِس بات کو نہ سمجھتا ہوگا کہ تھوڑی تھوڑی خرابی پیدا کرکے تمام صوبے مین بہیئت مجموعی کسقدر ابتری ڈال سکتا ہے - چیف کمشنر اِس بات کو خوب جانتے تھے اُنکی نظر ہر ایک حصۂ ملک پر گڑی ہوئی تھی اور بعض اوقات اُنکو آگے کی بھی خبر لینا پڑتی تھی - اِس مقام پر اُنکی دو ایک چٹھیان نمونہ کے طور پر لکھی جاتی ہین جو اِس امر سے متعلق ہین اور جنسے بوضاحت معلوم ہوتا ہے کہ وہ پنجاب کی ہر ایک قوم سے کسقدر واقفیت رکھتے تھے - صـ۱۱۱

مقام راولپنڈی ۱۰ - جون ۱۸۵۷ء -

مائی ڈیر برگیڈیر (سِڈنی کاٹن) مین سمجھتا ہون کہ یہ امر غور کرنے کے قابل ہے کہ آپ کسقدر پٹھان ایک رجمنٹ مین

بھرتی کرتے ہین-ایک افسر پٹھانون پر محو ہے دوسرا سکھون پر جان دیتا ہے تیسرا پوربیا لوگون پر مرتا ہے وقس علی ہذا-گو کسیقدر خبرداری کی گئی تھی مگر اسپر بھی کچھ زمانہ ہوا کہ ہماری پنجاب کی سپاہ قریب قریب بالکل پوربیا لوگون سے معمور تھی-ان لوگونکی طبیعت پوربیا لوگون کی سی واقع ہوئی تھی-لیکن اسکا انسداد اور علاج کیا گیا-ہوشیار افسر آپ کو بتا سکتے ہین کہ پٹھان لوگ کوہستان کی جانب اول درجہ کے رفیق ہین-لیکن وہ بودے اور نمک حرام اور متعصب ہین جو شخص آج آپ کو اپنا سر دیتا ہے وہ کل گلا کاٹنے کو مستعد ہوتا ہے-سکھ لوگ اگرچہ پٹھانون سے زیادہ بہادر نہین ہین شاید وہ زیادہ قائم بالذات ہمت رکھتے ہین-پھر پٹھان لوگ صرف اسواسطے نوکری کرتے ہین کہ وہ تھوڑا سا روپیہ جمع کرین اور اُسکے بعد الگ ہو جائین اور سکھ لوگ اپنی نوکری مین جان لڑاتے رہتے ہین-پس مین سمجھتا ہون کہ ہم لوگون کو خبردار رہنا چاہیے کہ زیادہ پٹھان بھرتی نہ کرین دس کمپنیون کی ایک رجمنٹ کے لیے میری تجویز یہ ہے کہ اسمین چار چار سکھ دو دو پہاڑی راجپوت دو دو پنجابی مسلمان اور دو دو پٹھان ہون-پشاور مین اگر آپ چاہین تو ایک ثلث پٹھان بھرتی کر سکتے ہین-پنجابی مسلمان ایک بہادر سپاہی ہوتا ہے شاید پٹھانون کی طرح وہ ڈوانٹ ڈپٹ کم رکھتا ہے لیکن اُن سے ثابت قدمی مین زیادہ او تعصب اور خونخواری مین کم ہوتا ہے-

اسی رنگ پر جان لارنس منٹگمری صاحب کو لکھتے ہین-

۲۱-جون ۱۸۵۰ء-

میرے پیارے منٹگمری-ہمکو بہت دوڑ کر چلنا لازم نہین ہے-ہمکو پنجاب مین حد سے زیادہ آدمی خواہ وہ مسلمان ہون خواہ سکھ بھرتی کرنا لازم نہین ہے-حد سے زیادہ پنجابی لوگون کے بھرتی کرنے سے ممکن ہے کہ آخر مین خراب نتیجہ پیدا ہو-مین نے اسوقت چالیس ہزار پنجابی سپاہیون کا بندوبست کر لیا ہے یعنی بیس ہزار پرانے اور بیس ہزار نئے حصہ فوج کے لیے-یہ تعداد بہت ہے-اس سے زیادہ مین خطرہ متصور ہے-علاوہ برین اس تعداد مین ہندوستانی ریاستون کے سپاہی اور نئے پولیس کے گھوڑچڑھے پیادے داخل نہین ہین جنکی تعداد پانچ چھ ہزار سے زیادہ ہوگی-یاد رکھیے کہ ان لوگون کو انتظام کے ساتھ قائم رکھنے کے لیے ہم لوگون کے پاس صرف ساڑھے سات پلٹنین گورون کی ہین-لوگ بہت دوڑ کر چلتے ہین مین دیکھتا ہون کہ بارنس صاحب ہندوستانی تنخواہدار سپاہی جمع کر رہے ہین اور اب گورون کو اُنکے افسر مقرر کرنا چاہتے ہین مجھکو اسکا کچھ حال معلوم نہین ہے انشاءاللہ تعالی آیندہ اکتوبر تک بشرطیکہ پنجابی ثابت قدم رہے ہم لوگ..... قواعددان سپاہی ہندوستان کو فتح کرنے کے لیے گورون کی مدد کو وہان بھیج سکینگے لیکن اس اثنا مین اگر پنجابی لوگ کثرت سے ہوے تو اُنکی ذات سے بڑا خطرہ رہیگا-مہربانی کر کے یہ خط اپنے اجٹنٹ جنرل مینگفرسن کو دکھلا دیجیے گا- صـ ۱۱۱

اس موقع پر اگر یہ امر بیان کیا جاے تو خالی از لطف نہوگا کہ باوصف کل موانع کے جان لارنس اُن اصولون کا کہان تک برتاؤ کر سکے جنکو اُنھون نے اس ہوشیاری سے قائم کیا تھا-غدر کے ختم ہونے کے

زمانہ مین فوج پنجاب (مع جنگی پولیس) کے ۵۰ ہزار آدمی جو پائے گئے تھے اُنمین چونتیس ہزار سے کم وہ لوگ نہونگے جنکو جان لارنس نے غدر کے زمانے مین جمع کیا تھا - اب یہ امر بادی النظر مین معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ جدید اور کثیر فوج خاص کرکے سکھون یا پنجاب کی دو ایک اور مشہور قوم کے لوگون سے جمع کی جاتی تو اُس سے کیسا سخت خطرہ متصور تھا لیکن ایسا نہین ہوا - چیف کمشنر صاحب ہمیشہ ہوشیاری اور خبرگیری سے کام کرتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ وہ جہان تک ممکن تھا مختلف قومون سے جو باہمدگر مذہب مولد عادات اور زبان مین ایک دوسرے سے اختلاف عظیم رکھتی تھین شامل تھے - اسمین دو ہزار کوہستانی اشخاص آٹھ ہزار ہندو اور ہندوستانی لوگ اور تیرہ ہزار سکھ اور چوبیس ہزار مسلمان تھے - یہ بات خیال کرنے کے قابل ہے کہ مسلمان لوگ نصف کے قریب تھے لیکن وہ مختلف فرقون کے تھے جنکے مابین سواے شرکت کلمہ کے اتفاق کی اور کوئی بات نہین تھی - اور اُن مین سے بہت لوگ سکھون سے بالکل اجنبی تھے اور خود ہندوستانیون کی یہی کیفیت تھی "تنظیم بالتقسیم" کے اصول پر جو کسیقدر چالاکی سے شامل ہے کسی فرمان روا نے اسطور سے بہت کم عمل کیا ہوگا کہ اُسنے خود غرضی کی کوئی کارروائی نہ کی ہو اور اُسکا ایسا مفید اور فیروزمند نتیجہ منتج ہوا ہو -

ڈیلی صاحب متعلقہ گائڈس کو جان لارنس اُسی عجیب جوانمردی سے لکھتے ہین -

مقام راولپنڈی ۱۵ - جون ۱۸۵۷ء -

میرے پیارے ڈیلی صاحب - آپ کی چٹھی مورخہ ۱۰ - ماہ جون پہونچی اور اِس خبر کے سُننے سے کہ گائڈس کے لوگون نے بہت نمک حلالی کی مجھکو انتہا مرتبے کی خوشی حاصل ہوئی - بیچارہ بیٹائی چل بسا - ہم سب لوگ اُسکے لیے بہت افسوس کرینگے - ہم آپ کے پاس راتھنی کی پلٹن سکھ اور کوک کی رجمنٹ اور رسالہ پنجاب کے لوگ اور ڈیڑھ رجمنٹ گورون کی اور دوسَو سپاہی توپخانہ کے یعنی ہر شخص کو جو ہمارے جمع کرنے سے جمع ہوا روانہ کرتے ہین - ہم ہُفس صاحب کا رسالہ بھی مرتب کر رہے ہین اور امید ہے کہ بہت جلد اُسکو روانہ کرین - مین ابتدا سے یہ دیکھ رہا ہون کہ دہلی مین ہندوستانی سپاہیون کی بڑی ضرورت ہوگی - اب تک تو راتھنی کی پلٹن سکھ اور نکلسن صاحب کا رسالہ آپ کے پاس پہونچگیا ہوگا
ص ۱۱۳ لیکن جنرل جانسٹون کی سادہ لوحی سے اُسمین خلل ہوگیا - مین نے لکھا ہے کہ چیمبرلین یا نکلسن صاحب دونون مین جسکو جنرل ریڈ پسند کرین مین اُسکو ہیڈکوارٹر کی طرف بھیجدون - اور یہ جو شخص مقرر ہوگا وہ گشتی کالم کا کمانیر ہوگا - دونون شخص اول درجے سپاہی ہین - وہ صلاح مشورہ مین اچھی راے دینگے اور جنگ مین بھی خوب کام کرینگے اگر ایسے چند سپاہی بھی اور ہوتے تو کیا ہی عمدہ بات تھی - مجھکو امید ہے کہ نکلسن صاحب جو واپس جاتے ہین کل یہان داخل ہوجائینگے کیونکہ مین چاہتا ہون کہ جسوقت اُنکا جواب آئے تو مین راستہ سے اُنکو جا کر لے آؤن - گائڈس کے لوگون سے کہیے گا کہ میرے اختیار مین جو کچھ اُنکے لیے ممکن ہے اُس سے مجھکو آگاہ کرین -

سر جان لارنس نے لارڈ کیننگ کو جو چٹھیان لکھی تھین (اور وہ سب چٹھیان بڑی دانشمندی سے خبر دیتی ہین) اُنمین سے تین چار اِس مقام پر منتخب کر کے درج کی جاتی ہین۔

مقام راولپنڈی ۱۳ جون ۱۸۵۷ء

مائی لارڈ - ہم سب لوگ جو اِس حصۂ ملک مین رہتے ہین خیریت سے ہین اور فوج دہلی کی کمک کے لیے دل و جان سے کوشش کر رہے ہین ایسا نہین ہے کہ صرف پنجاب ہی کے معاملات کو دیکھتے ہون سب سے زیادہ ہمکو پشاور کا تردد تھا لیکن قوی تدبیرون سے جو عمل مین لائی گئین اب وہان ہر طرح سے حفاظت ہے۔ یہ ایک بڑی بدقسمتی کی بات تھی کہ فوج پنجاب کے نصف آدمی رخصت فرلو پر اپنے اپنے گھرون مین بیٹھے ہوے تھے۔ یہ سب لوگ واپس آآ کر اب جمع ہوتے جاتے ہین اور نہایت عمدہ ولولہ ظاہر کر رہے ہین۔

اسمین شک نہین کہ سب سے زیادہ ہمکو اِس بات کی حاجت ہے کہ یوروپین سپاہی کثرت سے ہم پہونچائے جائین لیکن اِسوقت دہلی مین ہر ایک ہندوستانی سپاہی مثل گورون کے ہماری رفاقت کرتا ہے جو موسم آج کل ہے ایسے موسم مین اگر محض گورون کا کوئی گروہ ہو تو وہ بغیر ہندوستانی سپاہیون کے ضرور تتر بتر ہو جائیگا۔ میرٹھ کی بدانتظامی اور صدر مقامات کی تاخیر سے کہ جو امر محض ایک طرح کا دنگا تھا اسکی حالت بدلتے بدلتے اِس نوبت کو پہونچ گئی کہ سلطنت کے لیے جواب کرنے کا معرکہ پیش نظر ہو گیا۔ اِسوقت مین نہین خیال کرتا کہ احاطۂ بنگال کی دیسی پلٹنین خیرخواہ ہون اور قواعددان سوارون کے اکثر رسالون اور ہندوستان کے غیر قواعددان سوارون کی حالت بھی اُسی طرح کی ہے۔ قواعددان رسالہ مسلمانون نے جہان جہان غدر کیا وہان ہندوون سے زیادہ تیزی اور کینہ کشی اور تعصب ظاہر کیا۔ لیکن یہ حرکتین قومی خواص سے تعلق رکھتی ہین۔

چند سال کا عرصہ ہوا جب جنرل ہیوٹ پشاور مین مقرر کیے گئے تھے تو اُسوقت مین نے کہا تھا کہ جنرل مذکور اِس عہدے کی بالکل لیاقت نہین رکھتے ہین تین برس تک وہ اِس عہدے پر رکھے گئے اور اِسکے بعد میرٹھ کو تبدیل کیے گئے۔ حضور ملاحظہ فرما سکتے ہین کہ اِس زمانے مین اُنھون نے کیا کر رکھا ہے۔ لیکن اگر جنرل مذکور نے اپنی چھاؤنی کے گرد پانچ میل تک بھی ملک کی حفاظت کی ہوتی تو وہ امن و امان قائم رکھ سکتے تھے اور باربرداری حاصل کر سکتے تھے۔ جسوقت گورون کی پلٹنین پہاڑ سے اُتری تھین تو اُنکے پاس صرف دس دس باڑھون کی گولی اور باروت تھی اور ہندوستانی سپاہیون کے ساتھ ص ۱۱۷
چالیس باڑھون کی گولی باروت تھی۔ محاصرے کا توپخانہ جو حفاظت سے پھلور کو پہونچ گیا یہ گویا ایک طور کا معجزہ ہوا — اُسکی حفاظت کے لیے صرف راجہ نابھہ کا ایک حصۂ فوج ہمراہ تھا۔ اب تک ہم پر سب سے بڑھکر اِس بات کی مصیبت رہی کہ جالندھر کی دیسی سپاہ بغاوت پر آمادہ رہی۔ ......

جنرل ریڈ ابھی سے کمک کے لیے فوج طلب کر رہے ہین مین حضور ملکہ معظمہ کی پلٹن نمبر ۸ جالندھر سے پلٹن نمبر ۶۱ کا

ایک پرا فیروزپور سے کوک صاحب کی رفل رجمنٹ سکھون کی پلٹن نمبر ۴- اور کچھ پنجابی سوار اور توپخانہ کے گورے بھیج رہا ہون- بمبئی فیوزیلیرس کا ایک دستہ ۲۸- ماہ حال کو ملتان مین پہونچنے والا ہے اور مجھکو امید ہے کہ باقی گروہ بھی زیادہ عرصہ نہ لگائینگے- چونکہ ہمنے اپنی قواعددان دیسی رجمنٹون کو جدا کردیا معہذا ہم پشاور کو چھوڑ کر پنجاب کے اور تمام حصون سے گورے اور پنجابی سپاہی بھرتی کرسکتے ہین- پنجابی سوارون کا اول رسالہ ملتان سے فیروزپور کو جاتا ہے اور اِس وقت اثنائے راہ مین ہے ہم نے تنخواہ دار سپاہیون کا ایک بڑا گروہ اور چند اور حصص فوج سرسا پر قبضہ حاصل کرنے کی کوشش اور وہان سے دہلی کی طرف اور بڑھنے کے لیے روانہ کیا ہے-

مین نہین سمجھتا کہ صدر مقامون مین کوئی شخص زیادہ قابلیت کا ہو- اِسٹاف بھر مین سب سے عمدہ افسر کپتان نارمن ہین جنھون نے پشاور مین بڑی بڑی خدمتین انجام کی ہین لیکن وہ کم عمر آدمی ہین اور چندان عالی ہمت نہین ہین جنرل ریڈ خود ناتوان اور ضعیفہ ہین اور اپنے عہدے کے کام کے لیے بالکل ناقابل معلوم ہوتے ہین- مین نے اُنکو لکھا تھا کہ برگیڈیر چیمبرلین یا لفٹنٹ کرنل نکلسن اِن دو افسرون مین سے جسکو پسند کرین اُسکو لے لین جو دونون اول درجہ کے سپاہی تھے- وہ چیمبرلین کو لینا چاہتے ہین لیکن اُس صورت مین نکلسن کو برگیڈیر جنرل مقرر ہونا چاہیے اور گشتی کالم فوج پر تعینات کرنا چاہیے یہ عہدہ کسی معمولی آدمی کو دینا بمنزلہ اِسکے ہے کہ وہ اُسی طرح خالی چھوڑ دیا جائے- اگر کبھی ہم پُرانے قاعدے کو شکست کرکے مشکل مقامون مین لائق افسرون کو مقرر کرنے والے ہین تو وہ وقت اب ہے جب ہندوستان کی اصل حکومت خطرہ مین پڑی ہے لیکن مین امید کرتا ہون کہ حضور عالی اِس کام کو درجۂ اتمام پر پہونچا دینگے-

مہاراجہ گلاب سنگھ بڑی کشادہ دلی سے خدمت کرنے کو کہتے ہین اور مین نے اُنسے کہا ہے کہ شاید مجھکو آپ سے کچھ روپیہ قرض لینا پڑیگا- اِس حصۂ ملک مین بہت سے لوگ پیشین گوئی کرتے ہین کہ وہ ہمارے مخالفین کے طرفدار ہونگے لیکن مجھکو ابھی تو اُسکے کچھ آثار نہین معلوم ہوتے ہین- اِس عمر اور اپنی جسمانی صحت کی اِس کیفیت مین مہاراجہ موصوف نیا جھگڑا پیدا کرنا نہین چاہتے ہین- علاوہ برین خود مہاراجہ گلاب سنگھ کی فوج کے جن باغیون کو سزا دی گئی اُس سے اُنکے دل پر بڑا اثر پیدا ہوا ہوگا- لوگ کہتے ہین کہ مہاراجۂ مذکور کا فرزند ہم لوگون کو ناپسند کرتا ہے اور اُسکے مزاج مین کسیقدر حرص ہے لیکن مین سمجھتا ہون کہ مین اِس قسم کا فساد خود اُسکے ملک مین پیدا کرکے اُسکو خاموش کرسکتا ہون- بہرحال مجھکو ابھی وہان کوئی خطرہ کی بات نہین معلوم ہوتی ہے- آنروے ستلج کی ریاستون کے سکھ سردارون نے نہایت تعریف کے قابل ہمارے ساتھ برتاؤ کیا اصل تو یہ ہے کہ میرے مُنھ نہین ہے جو مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جھیند کی کوششون کی تعریف کرسکون- اگر اُنھون نے مدد نہ کی ہوتی تو میری فوج اور محاصرے کا توپخانہ کبھی دہلی کو نہ پہونچ سکتا- مین دیسی سردارون کا ص ۱۱
شائق نہین ہون- مین دیکھ چکا ہون کہ اُنکی ذات سے بڑی بڑی خرابیان واقع ہوئی ہین- لیکن یہ کہنا مجھپر واجب ولازم ہے کہ یہ دونون سردار اِس ہر ایک صلہ کے قریب قریب مستحق ہین جسکا دینا یور لارڈشپ کے اختیار مین ہے-

مین سمجھتا ہون کہ اگر اُنکے پاس فوراً ایک خط روانہ کیا جائیگا تو اُس سے بڑا فائدہ ہوگا - ہم نہین کہہ سکتے کہ ہمکو اُن سے کِس کِس بات کی حاجت ہوگی -

سَر جَانْ لَارِنْس برابر لارڈ کیننگ کے نام چٹھیان بھیجتے تھے لیکن عدیم الفرصتی اور ملک کے فساد سے لارڈ کیننگ نے سَر جَانْ کو بہت کم چٹھیان لکھین اور جسقدر تحریر کین اُن مین سے بہت کم سَر جَانْ لَارِنْس کو ملین - لوگون کو یاد ہوگا کہ پنجاب اور دار السلطنت کے تمام رسائل کراچی اور بمبئی کی طرف سے گھوم گھام کر اُن تک پہونچتے تھے -

راولپنڈی ۲۹- جون ۱۸۵۷ء -

مائی لارڈ - ۲۶ - ماہ گذشتہ سے مجکو حضور عالی کی کوئی خبر نہین ملی - الٰہ آباد اور کانپور کے اُدھر کی کوئی خبر مجھ تک نہین پہونچی ہے اور اصل تو یہ ہے کہ اِن مقامات کی خبرین بھی معدودے چند پہونچتی ہین - مین سُنتا ہون کہ لکھنؤ اب تک اپنے کو سنبھالے ہوے ہے اور گورون کی جن جن رجمنٹون کے آنے کی امید تھی وہ سب آگئی ہین - دہلی کے لیے جو شخص ہمارے بچ بچا سکا اُسکو ہم نے روانہ کیا اور اب جو بچتا ہے اُسکو بھیجتے ہین اور دہلی کے سامنے سات آٹھ ہزار آدمیون سے کم فوج موجود نہوگی - لیکن اب باغیون کی تعداد بہت بڑھ گئی ہوگی اور ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے مفتری ہین وہ برابر اِس کوشش مین رہتے ہین کہ ہمارے داہنے اور بائین جانب ابتری پیدا کر کے کرنال کی آمد و رفت بند کرادین پہاڑ کی ایک پست چوٹی کی طرف ہمارا مورچہ بہت مستحکم ہے خرابی صرف اِسیقدر ہے کہ اُسمین وسعت زیادہ ہے اور دہنی جانب شہر کے سامنے پست میدان واقع ہین اگر ہمارے پاس اِسقدر فوج ہوتی کہ کُل میدان مین جمنا کی نہر تک اپنا استحکام کر سکتی تو بیشک ہمکو بڑی تقویت ہوتی - مجکو اِس بات مین بڑا شبہہ ہے کہ موسم سرما کے قبل یا اُسوقت تک کہ اِنگلستان سے گورون کی فوج نہ آجاے دہلی کو فتح کر سکین - ہمارے سپاہی بڑے حیرت انگیز طریقہ سے لڑتے ہین لیکن مین نہین سمجھتا کہ ہمارے افسر بھی بخوبی لائق اور مستعد ہین - قدامت کا پُرانا دقیانوسی قاعدہ اب تک جاری ہے - جنرل چیمبرلین اپنی جگہ پر آگئے لیکن جب سے آئے ہین اُسوقت سے اب تک بیمار ہین اور شاید یہ علالت تعجیل سفر سے ہوئی ہے - اگر اُنکی تندرستی نے مستعدی سے کام کرنے کی اجازت دی تو وہ بذات خاص ایک لشکر کے برابر ہین - مین نے جنرل ریڈ کو بتاکید لکھا تھا کہ میرٹھ مین جنرل ہیوٹ پر ترجیح دیجیے لیکن اُنھون نے نہ مانا اور وہ اپنی خام خیالی سے یہ سمجھتے ہین کہ جنرل ہیوٹ سے کوئی نقصان نہ پہونچیگا - یور لارڈ شپ اِس امر کو یقین فرمائین کہ اِس قسم کے افسر سے چارون طرف سناٹا پڑ جائیگا - جب تک وہ کمان پر رہینگے اُسوقت تک میرٹھ کی فوج کچھ بھی نہ کریگی - تمام فوج مین صرف ایک راے ہے - اگر کوئی مستعد افسر ہوتا تو جو وسائل جنرل ہیوٹ کو حاصل ہین اُنکے نصف وسائل مین بڑے بڑے کام انجام کرتا مثلاً روہیلکھنڈ کے بریگیڈ کو گنگا پار اُترنے سے روک سکتے تھے - وہ دریاے جمنا کے داہنے کنارے پر کے ملک کو محفوظ رکھ سکتے تھے اور گوجرون کو انتظام سے رکھ سکتے تھے - ص ۱۱۶

ہم لوگ پنجاب مین عمدہ کارروائی کر رہے ہین۔ رعایا نے جیسی نیک چلنی اور پنجابی سپاہیون نے جسطرح کی سرگرمی اور ہمارے افسرون نے جسطرح کی مستعدی اختیار کی اُسکی تعریف نہین ہوسکتی۔ پشتر والے سکھ ہر چہار سمت سے نوکری کے لیے چلے آتے ہین۔ پنجابی سپاہ اور جنگی پلیس کی تعداد مہینہ ڈیڑھ مہینہ مین چالیس ہزار تک پہونچ جائیگی مین جسقدر فوج بھرتی کرنا چاہتا اُسقدر بھرتی کر سکتا تھا لیکن اب مین زیادہ آدمی جمع کرنا نہین چاہتا ہون۔ مین اِس حکمت عملی کو بہت صائب سمجھتا ہون کہ جب تک گورے کثرت سے میدان مین نہ آجائین اُسوقت تک زیادہ ہندوستانی آدمی بھرتی نہ کیے جائین۔ جس وقت براہ رست مجکو یہ خبر پہونچی کہ گورون کی رجمنٹین آنے لگی ہین اُسی وقت مین ہندوستانی سپاہ کو بڑھالونگا تاکہ آیندہ موسم سرما مین ایک جمعیت کثیر یہان سے بھیج سکون۔

گورون کے بعد پھر ہمکو روپیہ درکار ہے۔ شمالی مغربی صوبے (ممالک مغربی وشمالی) اِسوقت گویا ہاتھ سے نکل جاچکے ملک مین چارون طرف ڈاکہ زن لوگ لوٹ مار کرتے پھرتے ہین۔ تجارت بالکل مسدود ہے۔ اراضی کا تردد نہین کیا گیا اور پارسال کی فصل جو کھیتون مین استادہ تھی وہ بھی برباد گئی۔ مین سمجھتا ہون کہ انگلستان کو ایسے نازک وقت مین ضرور قدم آگے بڑھانا چاہیے اور جنگ کے لیے جو چیزین درکار ہین اُنکو بہم پہونچانا چاہیے۔ ہمکو بندوقین (رفل او مسکٹ) اور گولی باروت اِن تمام اقسام کے سامان جنگ کی بھی ضرورت ہوگی۔ اِنفیلڈ رفل بندوقین جو فی الحال مستعمل ہین کچھ دنون کے بعد اُنکے استعمال کے لیے بھی گولی باروت کی کمی پڑیگی فیروزپور کے میگزین مین اسوقت بیکار ہزار بندوقین اِس قسم کی رکھی ہوئی ہین لیکن اسی وجہ سے گورون کو تقسیم نہین کی جاتی ہین۔ مین نہین سمجھتا کہ دس لاکھ سے زیادہ عمدہ قسم کے کارتوس بکار آمد ہوسکینگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک خاص قسم کی باروت کے بنے ہوے ہین۔ مین نے لارڈ اِلفنسٹون کو لکھا ہے کہ اُس قسم کی باروت بہم پہونچانے کی کوشش کرین۔ مین نے جنرل ریڈ کو لکھا ہے کہ اگر آپ کہین تو مین گلاب سنگھ کی سپاہ کے دو ہزار آدمی کرنال سے آمدو رفت جاری رکھنے کے لیے بھیجدون اِس کارروائی مین بیشک کسیقدر خطرہ ہے لیکن جو خطرہ اِس کام کے لیے آدمیون کے نہونے سے ہوتا ہے اُسکی نسبت مذکورۂ بالا کارروائی مین بہت کم ہے۔ اگر ہمارے بدر قہ کے سپاہی ضائع ہوے تو نہایت خرابی واقع ہوگی۔ مین سمجھتا ہون کہ امیر دوست محمد کی امداد جاری رکھنا پولیٹکل خیالات کے اعتبار سے قرین مصلحت ہے۔ اِسوقت امدادی روپیہ کے بند کردینے سے کوئی کام نہوسکیگا۔

پھر بتاریخ ۵۔ جولائی جان لارنس لارڈ کیننگ کو لکھتے ہین کہ۔

سر ایچ برنارڈ نے دہلی سے مجکو ایک چٹھی لکھی ہے جسکی نقل مین اپنے خط کے ساتھ منسلک کرکے روانہ کرتا ہون۔ اِس چٹھی سے ظاہر ہوگا کہ یکم ماہ حال کو صاحب موصوف ہم لوگون کی آیندہ حالت کے بارے مین کیا خیال کرتے تھے اِس خط کے پہونچنے کے بعد ۳۔ ماہ حال کو ہماری فوج کے کچھ لوگ باغیون کے دھمکانے کو آگے بڑھے تھے لیکن سوا اِسکے اور کچھ سُننے مین نہین آیا کہ وہ لوگ پیچھے ہٹا دیے گئے۔ فوج سے جو چٹھیان آئی ہین اُنکے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے

کہ باغی لوگ بڑی مستعدی ظاہر کر رہے ہین لیکن بجز توپخانہ کے اور لوگ کچھ اچھی طرح نہین لڑتے ہین۔ یہ البتہ ایک تعجب کی بات ہے کہ اُنکے توپخانہ کا کام بہت اچھی طرح سے انجام ہوتا ہے اور اُسکا اہتمام بہت عمدہ ہوتا ہے لیکن مین اِس بات پر یقین نہین کرتا۔ ہماری طرف کے مقتولون اور مجروحون کی تعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نہین ہوسکتا ہے۔ لیکن تمام دیسی لوگ بڑی چالاکی سے میدان مین کھڑے ہوتے ہین اور ہمارے افسر بطور قاعدہ کلیہ سیدھے سیدھے بڑھے۔ سب سے بڑھکر ص ۱۱۱ خرابی کی بات یہ ہے کہ باغیون کے گروہ برابر کمک کے لیے آتے جاتے ہین اور اسطور پر اُنکی تعداد ہی نہین بڑھتی ہے بلکہ ہمت بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے افسرون کو باغیون کی تنبیہ کے بہت اچھے اچھے موقع ملے لیکن اُنھون نے کچھ پروا نہ کی۔ جسوقت مین نے جنرل ریڈ کو لکھا کہ جنرل ہیوٹ سے کمان فوراً لے لینا چاہیے تو ظاہراً وہ یہ سمجھے کہ جنرل ہیوٹ نے عمدہ کام کیے تھے کوئی خراب کارروائی نہین کی تھی۔ مجکو یقین معلوم ہے کہ فوج ایسی رائے نہین رکھتی ہے اور اگر ہم لوگ موجودہ طوفان کو رفع کرنا چاہتے ہین تو ہمکو جنرل ہیوٹ سے بالکل مختلف طور کے کمانیر مقرر کرنا چاہیے۔ لمسڈن نکلسن ڈیلی اور بہت سے اور لوگ جنکے نام مین بتا سکتا ہون اگر ایسے ایسے سپاہی ہوتے تو روہیلکھنڈ بریگیڈ کو دریا پار نہ اُترنے دیتے اور اگر وہ دیکھتے کہ روہیلکھنڈ بریگیڈ پار اُتر گیا تو دہلی تک پہونچتے پہونچتے اُسکو سخت نقصان پہونچاتے۔ افسر لوگ تسلیم کرتے ہین لیکن مین یقین نہین کرسکتا کہ باغی لوگ آٹھ سو چھکڑے اور ہاتھیون اور خزانے کو لیکر چلے گئے اگر عمدہ افسر ہو تو وہ دو تین سو آدمی سے ایسے موقع پر کامیابی حاصل کرسکتا ہے جہان کئی سو آدمیون کے ساتھ بھی ایک نالائق افسر ناکام رہے بلکہ ہاتھ یا نون بھی نہ ہلا سکے۔

پنجاب کے بارے مین ہم لوگ اپنے ہی وسائل سے بہت کچھ کرسکتے ہین لیکن مین اندیشہ کرتا ہون کہ ہم لوگ کمانڈر انچیف کو کوئی اور بھاری مدد نہ دے سکینگے یا بہرحال گورون کی سپاہ سے اعانت نہ کرسکینگے علی الخصوص اُس حالت مین جب ہم پشاور پر قبضہ رکھنے کے قصد پر قائم رہینگے۔ کمانڈر انچیف کے ہمراہ ہمارے یہان کی تین پنجابی پلٹنین اور گائیڈس کے لوگ اور نمبر اول پنجابی اور نمبر ۴ پلٹن سکھ موجود ہین اول دو حصے ہماری افواج مین سب سے اعلیٰ ہین پنجابی رسالہ ہرگز عمدہ نہین رہا اور اُسکی نصف جماعت ہندوستانیون سے شامل ہے۔ ہم نے سکھ اور پٹھان سوارون کا ایک بڑا گروہ بھرتی کیا ہے۔ اُنمین سے کچھ لوگ دہلی بھیجے گئے ہین۔ بعض لوگ تو ایلچیون کے محافظ بنکر گئے ہین اور زیادہ تر اشخاص سرحد کو سنبھالے ہین یا سنبھالنے مین مدد دے رہے ہین لیکن ہم اِس سے کہین زیادہ لوگ بھیج سکتے تھے۔ اور لکھا ہے کہ اگر ضرورت ہو تو بھیجدین۔

مجھکو یقین ہے کہ حضور عالی نے گورنمنٹ انگلستان کو تاکید کے ساتھ لکھا ہوگا کہ گورون کی فوج کثرت سے یہان روانہ کی جائے۔ ہندوستان کو اگر زیادہ فوجین روانہ کی جائینگی تو کچھ بیجا نہوگا۔ انگلستان جسقدر سپاہی اور روپیہ بھیج سکیگا اُسیقدر آخر مین اُسکو فائدہ پہونچیگا۔ اگر بمبئی کی فوج مین جو بہت سے ہندوستانیون سے شامل ہے

ناراضی پھیلی تو مجھکو خود کوئی تعجب نہ معلوم ہوگا۔ مین ملک پنجاب مین جسقدر آدمی چاہون تین مہینے کے اندر بھرتی کرسکتا ہون جو انتظام عمل مین آچکا ہے اُس سے ۹۰۴۴ پیادے جمع ہو سکتے ہین اور بشرط ضرورت سترہ سترہ حصون (یعنی بلاشمول گائڈس) کی سترہ نئی رجمنٹین قائم ہوسکتی ہین اور اِسطور پر ۷۰۰۵ آدمی اور بڑھ سکتے ہین۔ پس ہمارے پاس ہین رجمنٹین پنجابی پیادون کی اور ۴ بٹالین پولیس کے سپاہیون کی ہوجائینگی جو ۲۸۰۰ ۱۳ سپاہیون کے برابر ہوتی ہین۔

ص ۱۱ اگر حضور عالی اس تجویز کو پسند فرمائین اور مجکو باضابطہ اُسکی اطلاع بخشین تو مین اس تدبیر کی تعمیل شروع کرسکتا ہون تاکہ جسوقت اِنگلستان سے فوجین پہونچین یا اُسکے تھوڑے ہی زمانہ بعد تک یہ زائد رجمنٹین تیار ہوسکین۔

دہلی پر قبضہ ہوجانے یا اُسکے تھوڑے ہی زمانہ کے بعد مین اپنی یہ راے ظاہر کرونگا کہ جو ہندوستانی سپاہی اپنی نوکریان چھوڑنا چاہتے ہون اُنکو اِس بات کی اجازت دی جائے اِسوقت جس حیثیت سے وہ لوگ ہین محض خراب اور بیکار ہین کیونکہ اُنکی ذات سے ہر وقت کھٹکا رہتا ہے اور صرف بھی زیادہ پڑتا ہے۔ ہمکو صرف یہی نہین کرنا پڑتا ہے کہ اُنکی تنخواہ ادا کرتے ہین بلکہ ہمارے خیرخواہ سپاہیون پر اُنکی نگرانی کرنے مین سخت مصیبت پڑتی ہے۔

مین حضور سے بہت شد و مد کے ساتھ اِس امر کو مصلحتاً بیان کرتا ہون کہ گورون کے پہونچنے کے بعد جہان تک جلد ممکن ہوسکے ملک مین آگے بڑھنا اور حضور کی طرف کے تین چار سب سے بہتر افسرون کو جو ملک مین ہون مقرر کرنا چاہیے۔ لیکن جب تک یہ نہوگا اُسوقت تک مہینے کے مہینے گذر جائینگے اور کوئی اصلی فائدہ حاصل نہوگا اگر ہم دہلی کو لیے لیتے ہین تو میرے نزدیک ناراضی کبھی نہ پھیلنے پائیگی۔ یا بہرحال اُسکی قوت جاتی رہیگی۔ جسوقت توپین اور دوسرا سامان یعنی کوئی مضبوط قلعہ پناہ کے لیے باقی نہ رہیگا تو باغیون کی جمعیت خود ہی منتشر ہوجائیگی۔ لیکن اگر دہلی پر قبضہ نہوا تو اکتوبر اور نومبر کے مہینے تک جسکے قبل مین خیال کرتا ہون کہ کوئی بھاری فوج کمک کے لیے پہونچ نہ سکیگی ہمکو اپنی سطوت کا قائم رکھنا ایک امر دشوار ہوگا۔ باانیہمہ اگر لائق افسر منتخب کرکے کمان پر مقرر ہوے تو اُس صورت مین بھی ہم ملک کو سنبھال لینگے۔ جس جلدی کے ساتھ ملک ہمارے ہاتھ سے نکل گیا ہے اُسی طرح سے پھر فتح ہوجائیگا مین دیکھتا ہون کہ ۱۱ رجمنٹین کیپ مین اور ۲ رجمنٹین مالٹا مین ہین۔ کیا حضور عالی کیپ سے دو تین رجمنٹین طلب نہین فرماسکتے ہین۔

۴ بجے شب۔ دہلی سے ایک خبر آئی ہے جسکی نقل مین نے اپنی سرکاری چٹھی مین منسلک کردی ہے۔ اُسکا مضمون یہ ہے کہ میجر کوک نے علی پور کو فتح کرلیا اور باغیون کو نکال دیا اور اِس امر کا ذکر بھی اُسمین کیا گیا ہے کہ بادشاہ نے شہر ہمارے حوالہ کردینے کو کہا ہے۔

دوسرے روز پھر جان لارنس تحریر کرتے ہین۔

۱۸ جولائی۔

کل شب کو میرے پاس کمانڈر انچیف کی ایک خبر آئی تھی - اُسکی نقل اور اپنے جواب کی نقل مین اس چٹھی کے ساتھ منسلک کیے دیتا ہون - جیسا کہ مین جنرل رِیڈ سے بیان کر چکا ہون مجکو حضور کے خیالات سے آگاہی نہین ہے لیکن مجکو خود اپنے دل سے یہ یقین ہے کہ جو حکمت عملی مین نے ظاہر کی ہے وہ مقتضاے وقت کے مطابق ہے -

اگر ہمارا بس چل سکتا تو اسمین کوئی کلام نہین ہے کہ مصلحت اسمین تھی کہ دہلی کو اُڑا دیتے اور باغیون کو قتل کر ڈالتے یا نکال دیتے - لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ ہم باقاعدہ محاصرہ کر کے شہر پر قبضہ نہین کر سکتے ہین اور اِس بات کا ص ۱۱۹
بڑا اندیشہ ہے کہ حملہ کرنے مین ناکامی ہوگی - اِس آخری صورت مین ہمکو انگلستان سے کمک کی فوج آنے تک انتظار کرنا پڑیگا اور اُسوقت تک فوج مشلول بے دست و پا اور بیدل رہیگی - ابھی کون جانتا ہے اور کون یہ دیکھ آیا ہے کہ کہان تک ناامین ناراضی اور غدر پھیلیگا - بڑی بڑی ملکی باتون کی بابت اُسوقت البتہ پیشین گوئی ہو سکتی ہے جب شہر دہلی باغیون کے ہاتھ سے نکل آئے - بادشاہ کے معزول ہو جانے سے کل مسلمان جماعت بے دست و پا ہو جائیگی جسوقت ہماری توپین اور مستحکم قلعے نہونگے تو وہ خواہ مخواہ منتشر اور متفرق ہو جائینگے - مجکو اِس بات مین بہت شک ہے کہ بادشاہ دہلی کو ہمارے حوالہ کر سکین او علی ہذا القیاس وہ ہمکو اِس قابل بھی نہین کر سکتے ہین کہ بغیر نقصان اُٹھائے ہوے ہم دہلی کو لے سکین -

جنرل برنارڈ کی چٹھی مورخہ یکم ماہ حال سے مجھپر منکشف نہین ہوتا کہ وہ ہماری حالت سے مطمئن ہون - مین اُنکی تحریر سے یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ اگر یہ معاملہ اُنکی راے پر چھوڑ دیا جاے تو وہ اپنے کو خطرہ مین ڈال کر حملہ نہ کرینگے - لیکن اُنکو نہین معلوم ہوتا ہے کہ تاخیر کرنے سے کسقدر دقتین اور پیچیدگیان پیدا ہونگی - وہ کل ملکی علائق کو جو اُنکی حالت سے سروکار رکھتے ہین سنبھال نہین سکتے اسمین شک نہین کہ تاخیر سے بڑھکر اور کسی امر مین خرابی نہین ہے لیکن ناکامی ہونے کی حالت مین بے انتہا مصیبت پڑیگی -

مین یقین نہین کرتا کہ بنگال پریسیڈنسی کی لین مین رجمنٹ نمبر ۶۶ (گورکھا) کو چھوڑ کر ایک رجمنٹ بھی ایسی ہو جو ہم سے بدظن نہ ہو جاے - پنجاب مین ہندوستانیون کی ایک رجمنٹ بھی مجھکو ایسی معلوم نہین ہوتی ہے جسپر مین بھروسہ کر سکون - پنجابی سپاہیون کو چھوڑ کر کماؤن کی پلٹن اور قواعددان رسالہ نمبر اول ہی ایسا ہے جسکی نسبت ثابت قدم رہنے کا گمان پیدا ہو سکتا ہے - دہلی کے سامنے جو فوج پڑی ہے وہ بہت نازک حالت مین ہے - اگرچہ ایسے میدان مین جہان جم کر لڑائی ہو وہ بخوبی جنگ کرنے کے قابل ہے لیکن اُسکو اپنے مورچے سنبھالنے مین بڑی دقت ہے کیونکہ فوج کی تعداد قلیل ہے اور زمین عجیب طرح کی ہے اور ایسے سوار بہت کم ہین جنپر اعتماد کیا جا سکتا ہے جسوقت باغی لوگ عقب سے حملہ کرینگے تو داہنے اور بائین جانب کے مورچے برابر اُکھڑتے رہینگے اور گو ہمارے سپاہی باغیون کو ہٹا دین لیکن وہ پھر حملے کیا کرینگے -

اگر دشمنون کو یہ بات سوجھتی کہ وہ ایک بھاری دستہ فوج کا آگے بڑھا دیتے تو مین نہین دیکھتا کہ ہماری آمد و رفت اور رسد کا آنا کیونکر بند نہین ہوتا ہے -

دہلی سے انبالہ تک جنکے مابین ۱۱۰ میل کا فاصلہ ہے کل آئین پر حملہ ہو سکتا ہے - جنرل برنارڈ نے ۲۳ - ماہ گذشتہ کی جنگ کے بعد کا جو حال ہماری حالت کے بارے مین لکھا ہے اُس سے نہایت بیدلی ہوتی ہے - اور اگرچہ جنرل مذکور نے کئی ایک چھوٹی چھوٹی لڑائیون مین ہماری فتحیابی کی خبر بھیجی ہے لیکن اسپر بھی اب تک یہ نہوا کہ غنیم کے لوگ کھلے میدان مین آکر از سر نو لڑائی کرنے سے روکے جاتے جنوبی ملک سے ہمارے پاس کوئی معتبر خبر نہین پہونچتی ہے ایک روز یہ بیان ص ۲۱
کیا جاتا ہے کہ سر ایچ ہویلر کانپور مین محصور ہوگئے ہین اور بڑی مشکل مین اپنے کو سنبھال رہے ہین دوسرے روز یہ خبر آتی ہے کہ وہ آگرہ پر حملہ کر رہے ہین لیکن معتمد خبر جس مقام سے آتی ہے وہ سوائے فساد اور غدر کے اور کوئی بات نہین ظاہر کرتی ہے

یہان تک مین لکھ چکا تھا کہ دہلی سے میرے پاس یہ خبر آئی کہ کل سر ایچ برنارڈ ہیضہ سے مر گئے - اس بہادر سپاہی نے جسکا چارون طرف ڈنکا بج رہا تھا کرنال مین جا کر وہان کی فوج پر حملہ کیا اور وہان سے پھر دہلی مین آیا جہان گائڈس کی پلٹن کے کچھ لوگ ضائع ہوے لیکن بارش کا زمانہ آگیا تھا اور ایک مرتبہ کی بارش سے اُسکی جان جاتی رہی اس فصل مین اور شاید دو مہینے آیندہ تک اس سے بھی زیادہ بیماری رہیگی -

بریگیڈیر جنرل لیس کاٹن نے مجھکو ایک چٹھی لکھی تھی وہ کئی روز سے میرے پاس رکھی ہوئی ہے - اب اس خط مین اُسکا مضمون بھی مین ظاہر کیے دیتا ہون - اُس چٹھی مین ایک نہایت عمدہ راے ہندوستانی رجمنٹون کے افسرون کی تقرری کے لیے جسوقت وہ اس ملک مین پہونچین ظاہر کی گئی ہے - ہندوستان مین پہونچ کر بہت کم انگلش اشخاص اس بات کا یقین کرینگے کہ بنگالہ کی دھوپ سے کسقدر مہلک نتائج پیدا ہوتے ہین - لوگ دن بھر باہر رہتے اور بیمار ہو جاتے ہین اور مڈیکل افسر (صیغۂ ڈاکٹری کے افسر) اس بات کو نہین جانتے ہین کہ جلد تر اُنکے معالجہ کی طرف متوجہ ہونا کسقدر ضرور ہے - مین نے اکثر سنا ہے کہ ملازمت کے پہلے سال مین جسقدر سپاہی مرتے ہین دوسرے اور تیسرے سال مین اُسقدر ہلاک نہین ہوتے ہین - اب مین سمجھتا ہون کہ جنرل کاٹن نے جو تدبیرین بتائی ہین اُنسے بہت سی جانین بچ جائینگی - یہان پنجاب مین ہر طرح کی خاموشی ہے - نئے آدمی بڑی دھوم دھام سے بھرتی ہو رہے ہین -

التماس مکرر - اگر حضور بہتر سے بہتر افسر منتخب کرکے مقرر فرمانا چاہتے ہون تو میرے نزدیک بریگیڈیر جنرل چیمبرلین کو فوج دہلی کی کمان پر بھیجنا چاہیے -

جسوقت سر جان لارنس دہلی کی فوج کو سنبھالنے کے لیے وہ وہ تدبیرین کر رہے تھے جو ان چٹھیون سے ظاہر ہوتی ہین تو اُسوقت خاص اُنکے صوبہ مین سخت خطرے پیدا ہوتے جاتے تھے - سیالکوٹ جہلم اور راولپنڈی ان تینون چھاونیون مین فساد کا دھوان نکل رہا تھا اور ہر وقت اندیشہ تھا کہ کہین اُسکے شعلے بھڑک نہ اُٹھین - ہر چھاؤنی مین ہندوستانیون کی ایک یا زیادہ رجمنٹین تھین اور ان رجمنٹون کے اکثر لوگ اُسوقت بھی لغزش کر رہے تھے اور اسمین کوئی شک نہین کہ دہلی مین کسی اُلٹے نتیجہ کے پیدا ہونے یا عرصہ تک وہان تساہلی رہنے سے

یہ سب ہم سے باغی ہوجاتے۔ سیالکوٹ اور جہلم مین اسمین کا ایک گورا بھی نہ جاتا۔ راولپنڈی مین صرف ۰۰۵ گورے اور کچھ توپین اور کچھ توپخانے کے سپاہی تھے اور باغیون کے مقابلہ مین ان سب کی کیا بساط تھی۔

سیالکوٹ کو ابتدا مین سر چارلس نیپیر نے چھاؤنی قائم کرنے کی جگہ تجویز کیا تھا تاکہ وہان سے گلاب سنگھ کی کارروائیان روکی جاسکین۔ اِس خطرہ کی اب تک کوئی اصلیت ثابت نہ ہوئی لیکن اب ممکن تھا کہ وہ خطرہ اصل معلوم ہوسکے کیونکہ اسوقت کم زور اور حیلہ باز ڈوگرا راجپوتون کی تلوار بھی بشرطیکہ اُسکا انسداد نہ کیا جاتا ہمارے مقابلہ مین علم ہوتی۔ جہلم اور راولپنڈی یہ دونون مقام بڑی سڑک کے اُس حصہ پر واقع ہین جو لاہور اور پشاور کے مابین پڑتا ہے۔ اور یہ صاف ظاہر تھا کہ ان مقامون مین سے اگر کسی مقام پر کامیابی کے ساتھ فساد اُٹھتا تو پنجاب دو حصون مین منقسم ہوکر نصف اِدھر اور نصف اُدھر ہوجاتا۔ اور جسطرح جان لارنس بڑے شوق سے اِس رنگین عبارت مین بیان کرتے تھے ہزارہ اور پشاور دونون ہوا مین اُڑ جاتے (تحت الثریٰ کو پہونچ جاتے) آیا یہ امر ممکن تھا کہ اِس قباحت کے انسداد مین دہلی کے فتح ہونے تک تاخیر کی جاتی جس سے امید پڑتی تھی کہ وہ خطرہ خود بخود جاتا رہیگا یا یہ بہتر تھا کہ تینون مقامون مین سے ایک نہ ایک مقام پر باغیون کے ہتھیار لینے کا قصد کیا جاتا اور علی العموم ہر جگہ چاہے غدر ہوجاتا لیکن ہتھیار لینے کی ضرور کوشش کی جاتی۔

اسوقت حل طلب سوال یہی تھا۔ سر جان لارنس نے پہلے تو تاخیر کی آزمایش کرنے کا قصد کیا اور تینون چھاؤنیون کے فوجی افسرون کو ہدایت کی کہ جو لوگ بُرے چال چلن کے پائے جائین وہ نکال دیے جائین اور جو شخص عمدہ خدمت کرے اُسکو خطاب دینے کا وعدہ کیا جائے اور جو لوگ باغیون کے مقابلہ مین مفت فوجی خدمت کرین اُنکو حوصلہ دلایا جائے اِس آخری تدبیر کے متعلق بیشک ہمارے افسرون کو فریب سے بے فکر رہنے کی بہت کم ترغیب ہوگی لیکن ہان اُس سے یہ کام البتہ نکل سکتا تھا کہ لوگ مشغول اور محفوظ کیے جاتے اور جو لوگ متزلزل ہوتے اُنمین ثابت قدمی پیدا کی جاتی اور بدظن لوگون کے حوصلے پست ہوتے جان لارنس نے اِس بات کو دیکھکر کہ راولپنڈی کی رجمنٹ نے از خود یہ کام کرنے کو کہا ہے اُنھون نے اُنکے روبرو ایک اِسپیچ دی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن لوگون مین سچی سرگرمی پیدا ہوئی اور جسوقت وہ اِسپیچ دے چکے تو لوگ لیفٹننٹ کو پلٹتے وقت خوشی کے نعرے بلند کرتے رہے چنانچہ بڑی دور تک اُنکی آواز جان لارنس کے کانون مین پہونچتی رہی۔

لیکن دہلی پر قبضہ نہوا اور نہ کوئی علامت اِس بات کی پائی گئی کہ وہان کے باغیون کے ہاتھ سے شہر نکل جائیگا۔ ان غیر محفوظ چھاونیون کے سپاہیون مین بے چینی کی علامتین" (یہ الفاظ ہر شخص کی زبان پر جاری تھے) ظاہر ہونے لگین اور تھوڑے ہی زمانہ کے بعد وہ صل بدظنی پھیلنے لگی۔ جہلم مین سب مقامات سے زیادہ خطرہ تھا لہذا جان لارنس نے پہلے وہین کا انسداد کیا۔ انسداد کا صرف ایک طریقہ تھا کہ اپنے قریب خطرہ اور زیادہ کرکے

دوسری جگہ کی حفاظت کی جاتی - جان لارنس نے دو باغی کمپنیان جہلم سے راولپنڈی کو طلب کین اور اُنکی جگہ جنگی پولیس کا ایک قوی گروہ اُن سواروں اور تنخواہدار پیادون سے جن پر شبہہ نہ تھا لیکر تعینات کیا۔ جان لارنس نے خیال کیا کہ اسوقت موقع بھی ہے اسطور پر ہر جگہ کا خطرہ برابر کرکے دونون مقامون مین ایک ساتھ ہتھیار رکھوا لینے کا قصد کیا جاے - جان لارنس کے پاس جو چند توپین اور ایک قلیل تعداد گورون کی تھی اُسمین سے نصف توپین نصف گورے جہلم کو بھیجدیے اور باقی ماندہ گورون اور توپون سے جنکی تعداد محض قلیل تھی راولپنڈی مین باغی رجمنٹون سے ہتھیار لینے کی تیاری کی۔ ص ۱۲۲

یہ جولائی کی ساتوین تاریخ تھی جنگی حکام نے اِس تدبیر کی بڑی پختگی کر لی تھی لیکن جسوقت جان لارنس اپنے آدمیون کو اشارہ کرنا چاہتے تھے وہ خائف ہوکر بدظن ہو گئے اور اپنی لینئون مین جا کر اُنھون نے اپنے کو مسلح کر لیا۔ "لیکن عمدہ انتظام اور رجمنٹ نمبر ۵۸ کے افسرون کے رعب سے جنھون نے بڑی تعریف کا کام کیا قریب قریب کل آدمیون نے ہتھیار رکھدیے کوئی چالیس آدمی کے قریب بھاگے ہونگے لیکن اُنکا تعاقب کیا گیا اور وہ مقتول یا گرفتار ہوے"۔ سر جان لارنس نے لارڈ کیننگ کو صاف صاف اور بلا رنگ آمیزی جو کچھ لکھا اُسکا یہی حال ہے - جان لارنس کا کبھی یہ طریقہ نہین رہا کہ جس کام کو اُنھون نے خود انجام دیا ہو اُسکو افتخار کے ساتھ بیان کرتے - اور جان لارنس نے اِس زمانے کے واقعات کے متعلق اپنے دوستون کو جو چٹھیان لکھی ہین اُنمین سے کسی چٹھی مین کسی مقام پر ہین نے کوئی اس قسم کی بات نہین دیکھی جس سے معلوم ہوسکتا کہ اُنکی حالت تباہی کے قریب ہے یا اُنپر کوئی بڑا خطرہ واقع ہے یا اُنھون نے کوئی بڑی بھاری تدبیر نکالی ہے۔

خوش قسمتی سے جان لارنس کے قائم مقام سکرٹری آرتھر برینڈرتھ صاحب ایسے پنبہ دہن نہ تھے اور اب جسوقت لارڈ لارنس کی تعریف یا مذمت انسانی اختیار سے باہر ہوگئی تو سکرٹری مذکور نے اُنکی ذاتی ہمت اور رعب کے بارے مین (جو اِس نامی گرامی وقت مین ظاہر ہوئی تھی اور جسکو شاید اُنکے مُنھ سے کسی نے نہ سُنا ہوگا) مجھسے تذکرہ کیا ہے۔

(آرتھر برینڈرتھ صاحب کا بیان ہے کہ) مجکو لارڈ لارنس کا یہ تردد خوب یاد ہے کہ سپاہیون سے ہتھیار رکھوانے مین ایسا بندوبست کیا جاے کہ جہان تک ممکن ہو کسی طرح کی خونریزی نہونے پاے - وہ ایسے سپاہیون کو خوب جانتے اور اِس بات کو خوب پہچانتے تھے کہ اُنمین سے بعض بعض لوگ درحقیقت ہم لوگون سے کیسے بدظن تھے اور جہالت اور حماقت سے اُنمین اکثر اشخاص کو کیونکر ترغیب ہوتی تھی اور رئوساے اودہ کے چالاک جاسوسون نے کیونکر اُنکو اپنا شکار بنایا --- اِس ہتھیار رکھانے کی کارروائی سے لارڈ لارنس کا خاتمہ سی کردیا تھا - توپخانہ کو حکم ہوا تھا کہ باغی لوگ جسوقت فساد کرین فوراً اُنپر باڑھ ماری جاے اور وہ لینئون مین جا کر پناہ لینے نہ پائین جہان وہ اپنے کو بچا سکتے تھے - ایک

سوار کی قرابین اتفاقیہ طور پر چل گئی اور اس سے باغی لوگ خائف ہو کر لارڈ لارنس کے آگے سے نکل کر بھاگنے لگے جنکا معمول تھا کہ اپنی جان کبھی نہین چھپاتے تھے اور اُن لوگون کے سامنے کھڑے ہوئے تھے اور اُنکو فی الفور سمجھانے لگے۔ اگر بریگیڈیر کرنل کیمپبل نے جو توپخانہ کے ایک تجربہ کار افسر تھے بچا نہ لیا ہوتا تو لارڈ لارنس اور اُنکے غول کے لوگ یکبارگی توپون کے گولون سے اُڑ گئے ہوتے۔ معہذا باغی لوگ اپنی لینئون کی طرف بھاگ نکلے لیکن لارڈ لارنس نے معاً اُنکے پیچھے اپنا ص ۱۲۳
گھوڑا سرپٹ دوڑایا اور جس مستعدی سے وہ لوگ اپنی چارون طرف باڑھین مار رہے تھے اُسکا کچھ خیال نہ کر کے اُنکو للکارا کہ کھڑے رہو اور کیون اپنی جان ہلاک کراتے ہو۔ اُن لوگون کے بچانے کے اشتیاق مین جان لارنس کو اپنی حفاظت کی کچھ پروا نہ تھی اور کرنل بارنسٹو کی مدد سے اُنکو کامیابی ہوئی جسوقت ہم لوگ سوار ہو کر لینئون مین پہونچے تو ان سپاہیون کی عجیب حالت تھی کہ خوف کے مارے بالکل گھبرائے ہوئے تھے۔ اسوقت تک سب کے سب اپنی اپنی بندوقین تیار کر چکے تھے اور اگر ذرا بھی غلطی ہوتی یا جھوٹا قدم پڑتا تو پہلی آواز چھوٹ جاتی اور اُسوقت ہمارے روکنے سے وہ لوگ نہ رُکتے لیکن ایسے چیف کے سامنے دلائل اور براہین سے ہر شخص نے اِس امر کی کوشش کی کہ اُن لوگون کا بھروسہ ہم پر بدستور قائم رہے اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا اِس امر مین کامیابی بھی حاصل ہوئی۔ لارڈ لارنس کی جو اسقدر ترقی ہوئی وہ سب اِسی ذاتی کام کی بدولت ہوئی جسکو اُنھون نے نہایت اشتیاق سے انجام کیا تھا۔

بنی نوع انسان کی جانون کے بچنے سے سر جان لارنس کو جسقدر خوشی حاصل ہوئی تھی (اور وہ اُنکی کوششون کا نتیجہ ہے) وہ ایک چٹھی سے جسکو اُنھون نے چند ہی روز کے بعد جنرل سڈنی کاٹن کے نام لکھا تھا بخوبی دریافت ہو سکتی ہے شاید جنرل موصوف کو اسطرح کے اکثر موقعے ملے ہونگے۔

مجھکو یہ بات کہنا واجب و لازم ہے کہ رجمنٹ نمبر ۵۸ کے سپاہیون کو جو گولی نہین ماری گئی تو اِس سے مجھکو بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ ہماری بردباری کا ایک بہت عمدہ نتیجہ منتج ہوا۔ سوائے اِس برتاؤ کے اور کوئی بات ایسی نہ تھی جس سے سپاہیون کو یقین ہوتا کہ ہم لوگ دل سے اُنکے بچانے کے خواہشمند تھے مین نے اُس روز سپاہیون سے بات چیت کرنے کے وقت پوچھا کہ تم لوگ بھاگ کیون گئے تھے۔ اُنھون نے جواب دیا "اِسوجہ سے کہ آپ لوگ ہمکو توپون پر اُڑانا چاہتے تھے"۔ مین نے پوچھا "اگر ہم لوگون کا یہ قصد تھا تو پھر کیون اُس سے باز رہے جسوقت تم لوگ بھاگے اور ہم نے تم کو گولیان نہ مارین تو اب حقیقت حال تم پر کھل گئی ہوگی"۔ اُنھون نے پھر کہا کہ "تو آپ ہمارے ہتھیار کیون لیتے ہین۔ ہم نے کوئی قصور نہین کیا ہے"۔ مین نے جواب دیا "سچ ہے تم لوگون نے کوئی قصور نہین کیا لیکن تمہارے قرابتمندون دوستون اور ہموطنون نے کیا ہے۔ ہم یہ کارروائی صرف اپنی حفاظت کے لیے کر رہے ہین۔ ہتھیار تمہارے نہین ہمارے ہین گورنمنٹ کو اختیار ہے چاہے اُنکو لے چاہے چھوڑ دے"۔ افسرون نے نہایت عمدہ برتاؤ کیا اور یہ حصۂ فوج جہان تک کہ مین تمیز کر سکتا ہون بہت اچھا ہے لیکن ابھی ہم کسی پر اعتماد نہین کر سکتے ہین۔ بعض بعض صورتون مین خود ہمارے پنجابی سپاہی بگڑ گئے ہین۔

کیا عمدہ بات ہوتی اگر سر جان لارنس کی اِس چٹھی او راسی طرح کی دوسری چٹھیوں نے اُن تمام باتوں کو جو غدر کے زمانہ مین او راُس سے زیادہ اِس خطرہ کے دور ہونے کے بعد واقع ہوئی تھین سب جگہ پھیلا دیا ہوتا
ہمکو تعجب نہونا چاہیے کہ ایسا نہین ہوا لیکن اِس امر سے انکار کرنا غیر ممکن ہے کہ اگر ویسا کیا جاتا تو انگلش اشخاص
اُس بہادرانہ جنگ کے حالات کو ایسے سچے اطمینان سے خیال کر سکتے جو اب مشکل سے اُنکی طبیعت کو حاصل ہو سکتا ہے
اُس زمانے کی انگلش او رہندوستانی تحریرات مین ایسے اقوال اور افعال کے حالات درج کیے گئے ہین جنکو
جائز قرار دینا بلکہ اُنسے درگذر کرنا بھی غیر ممکن ہے۔ جن لوگون کو معلوم نہین ہے کہ علی الاتصال کئی مہینے تک غیر
آدمیون کی ایک جمعیت کثیر کے مابین سر بکف پھرنا کیسا ہوتا ہے اور جو لوگ ایک بعید فاصلۂ زمان و مکان کے بعد
اُن تمام باتون کو جو اُسوقت واقع ہوئی تھین آہستگی سے اِسوقت خیال کرتے ہین اُنکے لیے ایسے لوگون پر بیباکی سے
الزام لگانا بہت آسان بات ہے جنکے دل و دماغ کی قوت اِس جانکندنی کی حالت مین کسیقدر رجاتی رہی تھی لیکن اُن
چند آدمیون کی تعریف کرنا البتہ آسان نہین ہے جنھون نے اُن دونون قسم کے آدمیون کو اپنے اختیار مین رکھا
یعنی ایک وہ لوگ کہ جسوقت لڑنے کی ضرورت ہوئی تو اپنی جان پر کھیل کر لڑا کیے لیکن جسوقت تلوار کو میان مین
رکھنا ممکن ہوا تو میان مین رکھ لیا۔ اور دوسرے وہ لوگ جنھون نے سختی سے انصاف کرنے مین نرمی سے اُسکی
اصلاح کرنا فروگذاشت نہین کیا اور کل قوم پر جرائم یا جہالت یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگون کے نادانستہ
خوف کا الزام لگانے سے انکار کیا۔ اور اِن لوگون مین میرے نزدیک سر جان لارنس کی جگہ ہمیشہ
سب سے ممتاز رہی۔

جہلم کا کام چندان عمدگی سے انجام نہین ہوا لیکن صاحب چیف کمشنر اُسکی بابت الزام نہین دے سکتے تھے
ہتھیار لینے کا بندوبست اگر زیادہ نہین تو راولپنڈی کے برابر جہلم مین بھی کیا گیا تھا۔ راولپنڈی مین جسقدر فوج
رکھ لی گئی تھی اُس سے کہین زیادہ یعنی ۱۵۰۰ آدمی اِس خاص کام کے لیے علحدہ کر دیے گئے تھے اور جان لارنس نے
خود بڑی تاکید سے کمان افسر کو یہ صلاح دے دی تھی (اس سے زیادہ وہ کچھ نہین کر سکتے تھے) کہ جس صورت مین
سپاہی لینون مین جا کر پناہ لین تو ہم لوگون کو سامنے یعنی اُس سمت سے جدھر توپین لگی ہین حملہ کرنا نہ چاہیے بلکہ
عقب سے حملہ کرنا چاہیے جدھر کوئی حفاظت نہین ہے ویسی رجمنٹ نمبر ۱۴ متعینۂ جہلم عرصہ سے بدنام تھی اور
ساتوین تاریخ صبح کو جب اُس رجمنٹ کے آدمیون نے دیکھا کہ راولپنڈی کی فوج پہونچتی جاتی ہے تو اپنی بندوقین
تیار کر کے لینون کی طرف ریلا کر کے جانے لگے۔ ہم لوگون نے سامنے حملہ کیا اور باغیون نے سخت نقصان پہونچا کر
ہمارے آدمیون کو بھگا دیا۔ دن بھر خوب لڑائی ہوئی جسمین باغی کبھی تو ہٹ گئے اور کبھی پھر کھیت مین جم کر
لڑتے رہے۔ اور جب رات ہوئی تو بڑی مشکل سے باغی لوگ ایک قریب کے موضع کی طرف بھاگ گئے۔

اور ہماری ایک توپ اور ستنو سوار اور ڈیڑھ سو پیادے ضائع ہوئے ظاہر آثار معلوم ہوتے تھے کہ دوسرے دن پھر جنگ ہوگی۔ لیکن رات کو باغی سپاہیون کے دل چھوٹ گئے اور دو ہی ایک ہفتہ مین ایک نہ ایک طور سے سب کے سب ہمارے ہاتھ آگئے۔

سر جان لارنس جو راولپنڈی مین تھے اُنکے پاس گھنٹہ گھنٹہ کے بعد بالتفصیل خبر پہونچتی جاتی تھی کہ ص ۲۵
لڑائی کا رنگ کیا ہے۔ جیسا کہ ہم پیشتر بیان کرچکے ہین اُنکو خود دوسرے روز بہت کچھ کھٹکا تھا۔ لیکن اُنھون نے اپنی کوٹھی مین ایک کونسل جمع کی اور اپنی راے پر بھروسہ کرکے اور اِس امر کو سمجھکر کہ آیندہ وہان کے فساد کے کہان تک پھیل جانے کا اندیشہ ہے اپنی باقی ماندہ سپاہ کے نصف آدمی اور جہلم کو روانہ کردیے۔ یہ لوگ اس مضمون کا تاکیدی حکم پاکر فوراً روانہ ہوے کہ جسطرح بنے پہلے دن تیس۳۰ میل اور رات کو چالیس۴۰ میل کا سفر طے کرین۔ تاکہ ۲۴ گھنٹہ سے زیادہ کسی حالت مین اِس مفسدہ کے فرو کرنے مین تاخیر نہونے پائے۔ برینڈرتھ صاحب بیان کرتے ہین کہ مجکو خوب یاد ہے کہ اُسوقت بارود ضرورت بھر موجود نہ تھی اور سر جان لارنس نے دفعتاً یہ قطعی حکم دیا تھا کہ تمام لوگون کو کمک کے لیے بھیجدیا جائے اور ہم لوگ صرف کرنل کاٹن پر چھوڑدیے جائین کہ رات کو وہ کیا کارروائی کرسکتے ہین۔

باغیون کو جو کامیابی حاصل ہوئی اُسکے قیام کا زمانہ بہت ہی قلیل تھا لیکن بدقسمتی سے اتنی مدت بھی سیالکوٹ مین فساد پیدا ہونے کو کافی ہوگئی جسکا ایک عرصہ سے کھٹکا تھا اور بعض غیر معمولی وقتون کے سبب سے اب تک اُسمین تاخیر ہوئی تھی۔

سیالکوٹ مین بریگیڈیر برائنڈ کی ماتحتی مین ۷۰۰ مسلح ہندوستانی پیادے اور ۲۵۰ سوار تھے گورون کی جو سپاہ اِس بڑی چھاؤنی مین غدر کے شروع ہونے پر کامل بحث اور ذمہ داری کے پورے خیال کے بعد تعینات کی گئی تھی اُسکو سر جان لارنس نے گشتی کالم فوج مین شریک کرنے کے لیے طلب کرلیا تھا۔ چند اور مشکل مسئلے اُسوقت سر جان لارنس کے روبروپیش تھے۔ لوکل حکام نے جو ایک لازمی امر ہے اپنے اپنے مقام کی حفاظت کا خیال کیا اور جہان تھے وہین بیٹھے رہے۔ لیکن صاحب چیف کمشنر نے اِس بات کو دیکھکر کہ کل مقامات مین گورونکی کافی تعداد موجود نہین ہے اور گشتی کالم فوج کو بھی یہ بات بتاکر ضرورت کا لحاظ کرنا ضروری امر ہے اُس تدبیر پر عمل کیا جسمین کم خطرہ تھا اور گورون کو ایسے مقام سے واپس طلب کرلیا جسکو سر چارلس نیپیر کے سوا اور کسی شخص نے زیادہ ضروری تصور نہین کیا تھا اور جسکی نسبت خود اُنکو یقین تھا کہ اسوقت بھی مہاراجہ گلاب سنگھ کے کسی حملہ کا وہان کھٹکا نہین ہے اور ساتھ ہی اِسکے سر جان لارنس نے بریگیڈیر برائنڈ کو صلاح دی کہ اگر اُنکو اپنے ہندوستانی سپاہیون پر بدظنی ہونے کا گمان ہو تو جو گورے وہان باقی رہ گئے ہین اُنکے ذریعہ سے مشکوک سپاہیون کے ہتھیار

رکھوالین اِسکے بعد پھر ہتھیار لینے کا وقت باقی نہ رہیگا - اب تک اُن لوگون نے بدظنی کی کوئی علامت علانیہ نہین ص ۱۲۶
ظاہر کی تھی اور بِرِگیڈیر برَاینِڈ نے کشادہ دلی سے اپنی حفاظت اور اپنے افسرون کی حفاظت سپاہیون کو سونپکر تحمل
کرنا پسند کرکے اپنی جرأت اور ہمت سے اُن لوگون کو سیدھا کر لیا - وہ جانتے تھے کہ مین ایک باروت کی میگزین پر
بیٹھا ہون لیکن اس امر کو بخندہ پیشانی انجام کرنے کا اپنے کو پابند سمجھے -

آخر کار باغیون نے اُس طرفۃ العین کی کامیابی سے جو جہلم مین اُنکو حاصل ہوئی تھی شورش مچانا چاہی - پیادون نے اپنے افسرون کے بچانے مین کد کی لیکن سوارون نے جو زیادہ خونخوار تھے جس افسر کو پایا مار ڈالا خود بِرَاینِڈ اور ایک مشنری کو جو اُنکے عیال کے ساتھ تھا اور دو نہایت معزز ڈاکٹرون کو بھی ہلاک کیا - اسکے بعد لوٹ شروع ہوئی - جہلم کے تمام مکان ویران کر دیے کچہریان برباد کر ڈالین جیلخانہ توڑ ڈالا اور قیدیون کو نکال دیا اور سب سے خراب بات یہ ہوئی کہ پنجاب کی جنگی پولیس کے چند افسرون نے ہمارے ساتھ دغا کی لیکن غدر بھر مین سوائے اِسکے اور کوئی واردات اِسطرح کی واقع نہین ہوئی لونڈی غلام تک جنکی خیرخواہی علی العموم ضرب المثل تھی اپنے مالکون سے پھر گئے -

لیکن اسپر بھی باغیون کے افعال مین بہت سی باتین درگذر کرنے کے قابل تھین ظاہرا اُنھون نے اپنے افسرن علی الخصوص کرنل فارگوہرسن اور کپتان کال فیلڈ متعلقہ رجمنٹ نمبر ۳ کے ساتھ سچی ہمدردی کی — باغیون نے پہرا بٹھا کر دن بھر اُنکی حفاظت کی اور اُسکے بعد اُنکو اجازت دی کہ بھاگ کر نکل جائین - اُنسے رخصت ہونے کے وقت بہت سے سپاہی روتے اور اُنکے قدم چومتے تھے جو ہندوستانیون مین ایک بڑی تعظیم تصور کی جاتی ہے اور اُنکی مفارقت پر نہایت افسوس کرتے تھے - جسوقت باغیون سے کپتان نے اصرار کرکے کہا کہ تم لوگ غدر مین شرکت نہ کرو تو اُنھون نے کہا کہ اِس بات مین ہم مجبور ہین ہمکو فائدۂ سرکار کے لحاظ سے ضرور لڑنا چاہیے - اُنکو اپنی کامیابی پر اسقدر بھروسہ تھا کہ اُنھون نے کرنل فارگوہرسن سے التجا کی کہ اگر آپ ہمارا ساتھ دین اور اپنی کمان پر قائم رہنے سے رضامندی ظاہر کرین تو ہم دو ہزار روپیہ ماہواری آپ کو دینگے اور پہاڑ پر رہنے کے لیے مکان بنوا دینگے یہ ماجرا ایسا تھا جسکا اثر جان لارنس پر بہت ہوا (اور جسوقت اُنھون نے سُنا کہ یہ باغی سپاہی سب کے سب ہلاک کیے جائینگے تو اُنکو وہ قصہ پھر شوق سے یاد آیا) اور وہ مقتضی اِس امر کا تھا کہ جسقدر لوگ ہلاک کیے جاتے اُسیقدر کم تھے -

لوٹ کے ختم ہونے کے بعد باغیون نے جہلم کی ایک پُرانی توپ کو جو اُنکے ہاتھ لگی تھی لیکر عمدہ انتظام کے ساتھ
دہلی کی جانب کوچ کیا اور بگمان غالب وہ دہلی پہونچ ہی جاتے لیکن سر جان نکلسن اپنے کالم کے ساتھ اُن لوگون کے ص ۱۲۷
رستہ سے اِتنے فاصلے پر تھے کہ لوگون کو معلوم ہوا کہ صاحب موصوف کے لیے اُنکی راہ روکنا بالکل غیر ممکن ہے - اِس مشہور

ترچھے کوچ کے ذریعہ سے جسمین معجزے کے طور پر تعجیل اور ثابت قدمی کی گئی سر جان نکلسن نے یہ بندوبست کیا کہ اُنکے عین راستہ مین صاحب موصوف کی فوج آکر خلل انداز ہو۔ نکلسن صاحب نے اِس قلیل گوردن کی فوج کو عجیب طرح سے آفت مین ڈال دیا تھا جو اگر سیالکوٹ مین رکھی جاتی تو وہان باغیون کو حد سے زیادہ خوف دلا سکتی تھی۔ اِسکا ذکر کچھ آگے چلکر بیان کرینگے۔ اِس اثنا مین ہمکو جدید برگیڈیر جنرل کی ابتدائی کارروائیون اور اُن باتونکو بیان کرنا لازم ہے جو جنرل مذکور کے تذبذب اور خود رائی سے تعلق رکھتی ہین اور اِس سوانح عمری مین درج کرنے کے قابل ہین۔ مین نے بیان کیا ہے کہ جسوقت نکلسن صاحب کو پہلے پہل ایک فوج کی سرداری کی حیثیت مین رزمگاہ آنے کا موقع ملا تو لوگون کو ضرور عجیب عجیب باتون کے وقوع ہونے کی امید ہوگئی اور تھوڑے دن نہ گذرنے پائے کہ اُنھون نے باوصف عمدہ ارادون کے اِس بات کو ثابت کر دیا کہ وہ اپنی بیباکی اور نافرمانی حکام بالادست کے بارے مین اپنی عادت کے سچے پابند رہینگے۔ نکلسن صاحب نے سر جان لارنس کو ایک چٹھی مین جسکو مین نقل کر چکا ہون لکھا تھا کہ میرے بارے مین یہ تصور کرنا چاہیے کہ "ما مضیٰ لا تذکر"۔ اور جو کچھ اُنھون نے کہا وہ بہت اچھا ہوا کیونکہ شکایت اور غلط فہمی کی بہت سی وجہین اُس قسم کے جوش و خروش کی بڑھی ہوئی خواہشون کے پورا کرنے کو پیدا ہو جاتی ہین۔

جان لارنس لکھتے ہین "مجکو بڑی مسرت حاصل ہوئی کہ آپ کی چٹھی آئی اور اُسکو دیکھکر معلوم ہوا کہ آپ نے سابق کی باتون کو دل سے دور کر دیا ہے۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ تمام سرکاری معاملات مین مین اپنے فرائض منصبی کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتا ہون۔ جس مقام پر مین اپنے ساتھ کام کرنے والون کی کارروائیونکو اتفاق کے قابل پاتا ہون وہان اتفاق کرتا ہون اور جہان نہین پاتا وہان اِس بات کی کوشش کرتا ہون کہ جہانتک مجھسے ممکن ہو اُنکا دل کم دکھاؤن"۔

راولپنڈی سے روانہ ہوتے ہی نکلسن صاحب نے ایک ایسی تدبیر کی تھی جو اُنکی عہد شکنی پر منجر ہوتی تھی۔ صاحب موصوف نے زبانی گفتگو کے وقت جان لارنس سے اصرار کیا تھا کہ گورون کی ایک رجمنٹ جو راولپنڈی اور جہلم کے سپاہیون کو روکے تھی اور جس سے آخر مین اُنکے ہتھیار لینے کا کام انجام کرایا گیا اُنکے کالم کے ساتھ کر دین۔ سر جان لارنس نے جواب مین لکھا تھا کہ کالم کی تعداد اُس ضرورت سے زیادہ ہے جو پنجاب مین واقع ہے اور راولپنڈی سے اُسکو جدا کرنا ممکن نہ سکے ہے کہ لاہور اور پشاور کے مابین آمد و رفت بند کر دی جائے۔ اور قرب و جوار کے اضلاع مین بدانتظامی پھیلا دی جائے۔ اُنکو کسی طرح سے ایسی خطرناک کارروائی کرنا لازم نہ تھی الا اُسوقت کہ جب دہلی کی حالت اور بھی نازک ہو جاتی اور وہ اِس بات پر مجبور ہو جاتے کہ ایک ایک آدمی کو وہان بھیجدیتے اپنے پاس کسی کو بھی نہ رہنے دیتے۔ ص ۱۳۱

نکلسن صاحب نے راولپنڈی سے روانہ ہوتے ہی براہ راست جنرل گوون کو اس مضمون کی چٹھی لکھی کہ گورون کی فوج واپس طلب کرین خواہ سر جان لارنس اس بات پر رضامند ہون خواہ نہون۔ وہ عجیب طرح کی بیباکی سے اپنے افسر کو لکھتے تھے کہ ہم نے یہ کام کیا ہے اور اسکے بعد یہ حاشیہ لگاتے تھے کہ اتنا لکھنا بہت ضرور ہے کہ جو کچھ مین نے کیا ہے وہ اپنا فرض منصبی سمجھکر کیا ہے۔ سر جان لارنس بھی اسیطرح کی عجیب عظمت اور بردباری سے جواب دیتے ہین کہ "مجکو افسوس ہے کہ راولپنڈی کے بارے مین آپ کی جو رائے ہے اُس سے مین اتفاق نہین کرسکتا ہون۔ جب تک گشتی سپاہ کے ساتھ آپ گورون کی ایک رجمنٹ رکھتے ہین اُسوقت تک مین نہین سمجھتا کہ حضور ملکہ معظمہ کی پلٹن نمبر ۲۴ کے گورے یہان رہنے کے مقابلہ مین کوئی دوسرا کام کرسکین اور وہ قرین مصلحت ہو۔ لیکن جن وجوہات پر آپ نے جنرل گوون کو چٹھی لکھی تھی مین اُنکو خوب سمجھتا اور تسلیم کرتا ہون۔

نکلسن صاحب جالندھر کے کالم مین ۲۱۔ جون کو جاکر شریک ہوے اور اُنکی پہلی ہی کارروائی سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ ایک کامل سپاہی میدان مین آیا ہے۔ نکلسن صاحب گویا اسطور پر کہ جیسے وہ سیدھے دہلی کو جاتے تھے دو دن دیر کرکے روانہ ہوے اِس سے کالم کے لوگ نہایت متعجب اور مسرور تھے لیکن نکلسن صاحب کو اور ہی باتون کا خیال تھا۔ اور بہت سی تعریف کے قابل کارروائیان کرنے کے بعد جنمین سے ہرایک کارروائی ٹھیک اسطور سے جیسا مناسب تھا عمل مین لائی گئی نکلسن صاحب نے آٹھ سَو گورون کے ذریعہ سے نمبر ۳۳ و نمبر ۳۵ دونون رجمنٹون کے ہتھیار رکھوا لیے۔ انمین سے ہرایک رجمنٹ اُنکے کالم مین داخل ہوچکی تھی اور اگر دہلی تک پہونچتی تو وہ باغیون کے شریک ہوجاتی۔ دوسری رجمنٹ جسکو حکم ہوا تھا کہ ہوشیارپور سے جاکر راستہ مین نکلسن صاحب کی فوج کے شریک ہوجاے وہ بھی مشتبہ تھی۔ نہ تو ایک گولی چلی اور نہ کوئی قطرہ خون کا گرنے پایا۔ سر جان لارنس اس فعل ہی سے خوش ہوے اور جس طریقہ سے یہ کام انجام ہوا اُس سے اُنکو اور بھی زیادہ خوشی حاصل ہوئی۔ لیکن جب نکلسن صاحب نے مفصل حالات بالکل تحریر نہ کیے تو اُنھون نے ایک چٹھی کے ذریعہ سے جسکا مضمون مین اوپر محول کرچکا ہون استفسار کیا کہ "جو کچھ کیا جائے اُس کام سے اور جس وجہ پر وہ کام کیا جائے اُس وجہ سے مجکو آگاہی حاصل ہونا چاہیے۔ مجکو اس بات مین کوئی شبہہ نہین معلوم ہوتا کہ یہ کارروائی بالکل صائب ہے اور اُسمین کسی طرح کا کھٹکا نہین ہے لیکن مین چاہتا ہون کہ جو کام کیا جاے اُس سے اور جس وجہ سے کیا جاے اُس وجہ سے مجکو مطلع ہونا چاہیے اسکے لیے چند لفظین کافی ہین۔ مین پنجاب کا حاکم ہوکر اگر گورنمنٹ کو لکھون کہ ایسی اور ویسی بات ہوئی اور اُسکی کوئی وجہ نہ بیان کرون تو کتنا مہمل معلوم ہوگا۔

اسکی وجہ بر وقت لکھکر بھیجی گئی اور جان لارنس نے اُسی وقت بتاریخ ۲۔ جولائی یہ جواب لکھا "آپ کی چٹھی ص ۳۹
مورخہ ۵۔ ماہ حال سے مجکو کمال اطمینان ہوا آپ یہ خیال فرمایئے کہ مین آپ کو تنگ کررہا ہون مین یہ امید نہین کرسکتا اور نہ کرتا ہون کہ تمام دن آپ دھوپ مین پھر کر مجکو طول طویل خط لکھا کیجیے گا۔ ایسے موقع پر دو سطرون کا

ایک نیم سرکاری رقعہ کافی ہے اس سے بڑی دلجمعی ہو جائیگی تا آنکہ باضابطہ رپورٹ وصول ہو۔ مین صرف یہی جاننا چاہتا ہون کہ کیا کام کیا اور کس وجہ سے کیا گیا"۔

اب نکلسن صاحب پھلور سے امرتسر کو واپس آئے اور اس بات کو سنکر کہ جہلم مین جو فساد اُٹھا تھا اُس مین نصف کے قریب کامیابی حاصل ہوئی ہے جنرل موصوف نے وہان کی رجمنٹ سے ہتھیار رکھوا لیے دو دن کے بعد اس سے بھی بدتر خبر پہونچی کہ باغیون کو سیالکوٹ مین کامل کامیابی حاصل ہوئی اور وہان کے سوارون کے ایک پرے کی طبیعتون کا خیال کرکے نکلسن صاحب نے دوسرے پرے پر بھی اُسی طرح کا شبہہ کیا اور اُس سے بھی ہتھیار رکھوا لیے اور پھر اپنے آدمیون کو جمع کرکے باغیون پر نمایان طور سے حملہ کرنے کی تیاری کی جو اپنی کامیابی پر نازان تھے اور اُنکو ہرگز اس بات کا خیال نہ تھا کہ جنرل موصوف اتنے فاصلہ پر ہین جو اُنکی سرکوبی کر سکینگے اور وہ سیالکوٹ سے دہلی کی طرف رخ کرکے روانہ ہوے اُنکا راستہ گرداس پور ہوکر گیا تھا جو دریاے راوی کے قریب واقع ہے اور نکلسن صاحب بھی سمجھتے تھے کہ بگمان غالب وہ اسی راستہ سے جائینگے یہان سے اُن لوگون کا ارادہ تھا کہ نورپور اور ہوشیارپور کو جاوین اور ہر ہر مقام کے قواعددان یا غیر قواعددان باغی سوارون یا پیدلون کو جو ہمیشہ ہر وقت بڑھتے جاتے تھے اپنے ساتھ لیکر عقب سے ہماری اُس سپاہ پر حملہ کرین جو دہلی کے سامنے جمع تھی اور انتہا مرتبہ کی پریشانی مین مبتلا تھی آیا جنرل نکلسن صاحب ایسے وقت گرداس پور پہونچ سکتے تھے کہ اس کارروائی کو روک سکتے گرداس پور چالیس میل سے زیادہ فاصلے پر واقع تھا۔ باغی لوگ پورے دو دن کے کوچ پر جنرل نکلسن صاحب سے دور تھے اور جولائی کی دھوپ جو جنرل موصوف کے اکثر گورون کے حق مین مہلک تھی سپاہیون کی بہت کم یا بالکل خلل انداز نہین ہو سکتی تھی۔ جنرل نکلسن صاحب کا باغیون پر دھاوا کرنا گویا جنگلی بط کا تعاقب تھا۔ لیکن جو لوگ جنرل نکلسن سے واقف ہین وہ کئی تجربے اس بات کو دیکھ چکے تھے کہ جنرل مذکور ناممکن کو بھی ممکن کر لیتے تھے۔

۱۰- جولائی کا پورا دن اس بات مین صرف ہوا کہ جنرل نکلسن ہر ایک گاڑی اور چھکڑے اور گھوڑے اور ٹٹو کو جو لاہور اور امرتسر کے درمیان کی سڑک پر مل سکا اپنے کیمپ مین لا لا کر جمع کرتے رہے بہت سے سپاہی جنہون نے کبھی گھوڑے کی شکل بھی نہین دیکھی تھی اپنی جان کو جوکھم مین ڈالکر اُن سوارون کے گھوڑون پر جنکے ہتھیار لے لیے گئے تھے سوار ہوے اور جن یکون پر صرف دو دو آدمیون کی اجازت تھی اُن پر جبراً چار چار آدمیون کو صح جگہ دی گئی۔ اسپر بھی وہ لوگ کچھ کم نہین رہ گئے تھے جنکو پیدل جانا پڑا۔

چراغ جلے کوچ شروع ہوا۔ اور رات کو جب دن کے مقابلہ مین کہین زیادہ ٹھنڈک تھی توپون کی گاڑیان اور حد سے زیادہ لدے ہوے چھکڑے اور پیدل چلنے والے آدمی چھبیس میل کا سفر کرنے کے لیے تیار ہوے لیکن اٹھارہ میل کا سفر ابھی اُنکو اور طے کرنا باقی تھا اور اِس سفر کو عین جولائی کی تمازت آفتاب مین طے کرنا پڑا جو لوگ یہ

اور توپ کی اور گاڑیون پر سوار تھے وہ درختون کے شاخون کی چھاتے لگائے ہوئے تھے اور جسوقت تازہ دم لوگون نے کوچ کیا تو اُسوقت کی ہوئی ظرافت اور مختلف قسم کی سواریون کا ہجوم اور اُسکے بعد پیادون کے غول ڈربی کے دن کی اُس سڑک کو یاد دلاتے تھے جو مقام اَپسَم کو گئی ہے۔ لیکن یہ کیفیت عرصہ تک نہین رہی لوگ سڑک پر غش کھانے اور مرنے لگے اور اِس کوچ کی ایک کیفیت جسکو مین سمجھتا ہون کہ اب تک کسی نے نہ لکھا ہوگا جنرل نکلسن کی عادت سے اسقدر تعلق رکھتی ہے کہ وہ اِس مقام پر فروگذاشت کرنے کی قابل نہین ہے۔

جسوقت دھوپ انتہا مرتبہ کی تیز تھی تو جنرل کی فوج ایک باغ کے قریب پہونچی جسمین سایہ دار درخت لگے ہوئے تھے۔ بعض افسرون نے اپنے سپاہیون کی حالت متغیر دیکھکر یہ راے دی کہ اگر دو ایک گھنٹہ کا مقام ہو تو لوگ اِس باغ کے سایہ مین دم لے لینگے اور زمین پر پڑ رہینگے۔ جنرل نکلسن نے ترش ہوکر جواب دیا کہ "نہین ہم اسیطرح چلے چلینگے"۔ لیکن جب زیادہ منت سماجت کی گئی تو جنرل مذکور رضامند ہوے اور تھکے ماندے لوگ فوراً درختون کے نیچے لیٹ گئے اور سونے لگے۔ اتفاق سے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص بیدار ہوا تو اُسنے پوچھا کہ جنرل کہان ہین جب اُن لوگون مین جو زمین پر پڑے سو رہے تھے اُسنے جنرل کو نہ پایا تو اُسنے سڑک کی طرف جسکو چھوڑکر لوگ باغ مین آئے تھے نگاہ کی اور وہان عین سڑک پر چلچلاتی ہوئی دھوپ مین اُسنے جان نکلسن کو دیکھا کہ اپنے گھوڑے پر بالکل خاموش بیٹھے ہوے بیقراری سے انتظار کر رہے ہین کہ اُنکے سپاہی آرام کرکے کس وقت آتے ہین جسکا حال کسی کو معلوم نہین تھا خاموشی کی مخالفت نے اپنا کام کیا اور جب تھکے ماندے لوگون مین ایک عجیب طرح کی قوت آگئی جیسے مردہ مین جان سما جائے تو سہ پہر کے وقت کل فوج نے گرداس پور کی طرف کوچ کیا۔

دوسرے دن صبح یہ خبر پہونچی کہ باغی لوگ دریاے راوی سے ترمّو گھاٹ پر عبور کر رہے ہین جو نو میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اب تاخیر کا موقع نہین تھا اور اُسی شدت کی دھوپ مین دوسرے کوچ کے بعد جان نکلسن باغیون سے انتقام لینے کے لیے اُنکے سر پر پہونچ گئے۔ باغی سوار جنھون نے سیالکوٹ مین بڑی شورش مچائی تھی بھنگ کی ترنگ مین دلیری سے نکلسن صاحب کے سواران پولیس پر گولیان چلانے لگے اور اُنکو سیدھا بھگا دیا۔ ص ۱۳۱ یہ بھاگڑ گرداس پور تک اسیطرح قائم رہی۔ لیکن باغیون کی بلینک بش بندوقون کا انفیلڈ رفل سے کوئی مقابلہ نہین تھا اور نہ وہ پرانی ٹوٹی ہوئی اکیلی توپ جو باغی لوگ سیالکوٹ سے لے بھاگے تھے نکلسن صاحب کی توپون کا مقابلہ کرسکتی تھی۔ باغی فوراً دریا کی طرف ہٹا دیے گئے۔ دریا کا پانی چڑھ رہا تھا اور پہلے جس مقام پر یہ لوگ پایاب اُتر آئے تھے اب وہان اُسطور سے اُترنا ممکن نہین تھا۔ وہ لوگ ہٹتے ہٹتے ایک ٹاپو مین آکر گھر گئے جو بیچ دریا مین واقع تھا جنرل نکلسن تو دریا کے ایک کنارے سے اُنکو خوف دلا رہے تھے اور دوسرے کنارے سے جیسا کہ باغی لوگ یقین کرتے تھے جہلم کی فوج اُنکے تعاقب کو آتی تھی۔ اگر نکلسن صاحب کے سواران پولیس ثابت قدم رہتے

تو ممکن تھا کہ وہ باغیون پر گھوڑے ڈالکر اُسی وقت کاٹ کوٹ کر رکھدیتے جب یہ لوگ دریا کی طرف بھاگے جاتے تھے۔
لیکن جنرل مذکور کے پیادے جو اتنے دور دراز سفر سے بالکل ماندے ہو گئے تھے اب تعاقب کا کام نہین کر سکتے تھے۔
بہرکیف جنرل نکلسن اسوقت توقف کر سکتے تھے کیونکہ باغی لوگون کے پاس کشتیان نہین تھین اور بغیر
کشتیون کے وہ جزیرے سے بھاگ نہین سکتے تھے۔ فوج کو آرام دینے اور کشتیان جمع کرنے کے لیے تین دن کافی
ہوے اور ۱۶ تاریخ جب باغی لوگ نکلسن کی ۹ توپون کی طرف گھبراہٹ سے خیال کر رہے تھے تو جنرل مذکور نے
جزیرے کے ایک نشیبی سمت جاکر اور شل ایک چھوٹے افسر کے چند آدمیون کو ساتھ لیکر دشمن پر حملہ کیا۔ باغیون کے
پاس جو ایک توپ تھی وہ ادھر لگائی گئی اُسکو ایک بڑا بوڑھا حولدار جو ظاہرا جان پر کھیل کر اس کام کے لیے آیا تھا
چلاتا تھا۔ نکلسن صاحب جو ہمیشہ سے تیغ آزمائی مین مشہور تھے ہاتھ مین تلوار لیے ہوے اُسکے سر تک پہونچ گئے
اور کاندھے پر ایک ترچھی تلوار لگا کر اُسی ایک ضرب مین حولدار کو دو پارہ کر دیا نصف دھڑ تلوار کے اِدھر اور نصف
اُدھر دھڑ سے گر پڑا۔ رانڈال صاحب اُنکے ایڈیکانگ جو پہلو مین کھڑے تھے اُنکی طرف مخاطب ہوکر جنرل نکلسن نے
اطمینان کے ساتھ کہا کہ "دیکھو قاش کچھ خراب نہین اُتری" اور یہ کہکر گھوڑے سپاہیون پر حملہ کیا اور دریا تک اُنکا
تعاقب کر کے ایک ایک کو مار ڈالا اسطور پر غدر شروع ہونے سے ایک ہی ہفتہ کے اندر سیالکوٹ برگیڈ کا کام تمام ہوگیا۔

سر جان لارنس کو اپنے نئے برگیڈیر جنرل کی اِس کارروائی سے نہایت ہی خوشی حاصل ہوئی کیونکہ وہ ص ۱۳۲
خیال کرتے تھے اور بہت واجبی خیال کرتے تھے کہ اس سے علی العموم تمام ملک مین غدر پھیل جائیگا۔ اپنے
سکرٹری کے ذریعہ سے جان لارنس نے اس بارے مین اپنے خیالات اسطور پر ظاہر کیے۔

گورنمنٹ کو اس امر کا ثبوت دینے کے لیے کہ جو لائق افسر اپنے دشمن کو مغلوب کرنے کی خواہش کرے وہ کیا
کر سکتا ہے مجھکو تحریر کرنا چاہیے کہ نکلسن صاحب کی سپاہ نے ۱۱۔ جولائی کی شب کو چالیس میل کا سفر طے کر کے پھر
باغیون پر چڑھائی کی اور پہونچنے کے بعد ہی اُنکو شکست دی ۔۔۔۔۔۔ اسطور پر کل ۹۶ سپاہیون کے نقصان سے
جنمین سے فقط بارہ شخص ہلاک ہوے برگیڈیر جنرل نکلسن نے دیسی پیادون کی ایک رجمنٹ اور قواعددان سوارون کے
ایک رسالہ کا کام تمام کر دیا جس سے عملی طور پر معلوم ہوگیا کہ ایک حقیقی لائق افسر کیا کام انجام کر سکتا ہے۔۔۔۔۔
یہ بڑا بھاری معاملہ تھا اِسکا اثر تمام ملک پر بہت عمدہ پڑیگا۔ لیکن اسکا اصل نتیجہ یہ ہوا کہ ظاہری خواہ باطنی طور پر بندوبست
اور پنجاب مین علی العموم باغیون کے اتفاق مین خلل پڑگیا۔ سیالکوٹ کے باغیون کو جالندھر کی فتحیابی سے جسقدر
حوصلہ پیدا ہوا تو اُنھون نے ظاہرا کل ملک مین بغاوت پھیلانے کے قصد سے چاہا کہ نمبر دوم غیر قواعددان رسالہ
جسکے ساتھ وہ کچھ سمجھوتہ کر چکے تھے گرداس پور سے اور دیسی پلٹن نمبر ۴۶ کو نور پور اور کانگڑا سے اور بگمان غالب
رجمنٹ نمبر ۳۳ و نمبر ۳۵ و نمبر ۴۵ کو جالندھر اور امرتسر سے لیکر اپنے ساتھ کرلین اور شاید وہ لوگ تین چار ہزار

عمدہ دیسی سپاہی لیکر باغیان دہلی کو بے انتہا ہمت دلانے کے لیے شہر مین پہونچ جاتے - لیکن جو سانحہ وقوع ہوا اُسکی رو سے پورے ایک ہزار باغی ہلاک ہوے اور جن جن سپاہیون سے ہتھیار رکھوا لیے گئے ہین وہ اِس تنبیہ سے نہایت خائف ہو جائینگے -

سَر جَانْ لَارِنْس کا ہمیشہ یہ قاعدہ رہا کہ وہ ہر ایک واقعہ کو اُسکے قریب اور بعید دونون نتیجون کا خیال کرکے دیکھتے تھے - وہ جز کو کل کے طور پر تصور کرتے تھے اور اب اُنھون نے اس امر کی تصریح کرنا شروع کی کہ سیالکوٹ کی کارروائیون اور جالندھر روہیلکھنڈ اور میرٹھ کی کارروائیون مین کیا فرق ہے -

جالندھر اور روہیلکھنڈ کے مفسدون نے دہلی کے باغیون سے اتفاق کرکے بِرِٹش فوائد کے خلاف جو نقصان پہونچایا ہے وہ بہت بھاری ہے - صاحب چیِف کمشنر یقین کرتے ہین کہ اگر یہ لوگ نہ پہونچتے تو شہر اب تک کب کا ہمارے قبضہ مین آگیا ہوتا یہ امر جو زیادہ لحاظ کے قابل تصور کیا جاتا ہے تو اُسکی کچھ یہ وجہ نہین ہے کہ اُس سے باغیون کی تعداد زیادہ ہوگئی (اگرچہ اُس صورت مین بھی امر مذکور نہایت وقیع ہے) بلکہ زیادہ تر لحاظ کرنے کے قابل یہ بات ہے کہ سپاہیون کے اُن گروہون کو قریب قریب فتحمندی حاصل ہوتی اور آگے بڑھنے سے باغیون پر ظاہر ہوا کہ برِٹش گورنمنٹ کا اختیار ملک کے وسیع اور ضروری حصون پر قریب قریب بالکل باقی نہین رہا - اِس واردات کا اخلاقی اثر بہت بڑا پیدا ہوتا - اور یہ نتیجہ ہماری غلط فہمیون کا تھا جو اِس امر کے خیال کرنے سے آپ ہی آپ ظاہر ہو جائیگا کہ ہماری فوج پر زیادہ ثابت قدمی اور قوت کے ساتھ ہمیشہ ہر مرتبہ جدید کمک آنے کے دوسرے دن حملے کیے گئے - ص ۱۳۳

اب سَر جَانْ لَارِنْس نے اپنے دل مین ٹھان لیا کہ پنجاب کی کسی پوربیا رجمنٹ کو سوا اُس صورت کے جب انتہا درجے کی ضرورت ہو ہتھیار رکھنے کی اجازت نہ دی جائے - چوتھی ہندوستانی پلٹن متعینۂ کانگڑہ اور نورپور سے رِیْنِل ٹیلر نے ہتھیار رکھوا لیے تھے اور نمبر ۱ ایِٹ کیوَلرِی (رسالہ) فیروزپور کے ہتھیار اور گھوڑے برگیڈیر اِنِس کے حکم سے لے لیے گئے انمین سے کسی رجمنٹ پر ٹھیک ٹھیک شبہہ کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی لیکن سیالکوٹ مین غدر ہونے سے ضرور ہوا کہ اسوقت کے زمانہ مین جو ذریعہ فساد پھیلنے کا ہے وہ چھین لیا جائے حتی کہ جو لوگ ہتھیار باندھنے کے خواہشمند نہون اُنسے بھی ایسے وسائل چھین لیے جائین - اور اب جَانْ لَارِنْس نے جو آخر کار راولپنڈی کی مسکسان چھاؤنی کو جہان اُنھون نے ایسی ایسی تدبیرین کی تھین چھوڑ چکے تھے نکلسن صاحب کو لاہور مین طلب کیا اور بے انتہا خوشی کے ساتھ جنرل موصوف کو دہلی پر حملہ کرنے کا منصب عطا فرمایا جسکے انتظار مین وہ عرصہ سے بیٹھے ہوے تھے -

باب چہارم
واگذاشت پشاور
جون لغایت اگست ۱۸۵۷ء

اب تک مین سر جان لارنس کی جو چٹھیان محول کرتا یا اُنکی جو کارروائیان لکھتا رہا وہ سب کم وبیش اِس ص ۱۳۴
قیاس پر مبنی تھین کہ شہر دہلی عنقریب مسخر ہو جائیگا - اور سر جان لارنس نے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین وہ سب
کارروائیان جو ایک آدمی کے امکان مین ہین اسی جہت سے کین کہ شہر مذکور فوراً مسخر ہو جائے اور علی العموم اُسکے
سبب سے غدر کی کارروائیون مین خلل پڑ جاے -

لیکن اب مین اِس امر کا ذکر کرتا ہون کہ اگر شہر دہلی مسخر نہوتا تو اُسوقت کیا ہوتا - جان لارنس ویسے مدبر
نہوتے جیسے وہ ہو گئے ہین - وہ پنجاب پر ویسی حکومت نہ کرتے جسطرح وہ کر چکے ہین بشرطیکہ وہ اپنی آنکھ دوسری بات
جسکے سوا اور کچھ ممکن نہ تھا پھیر نہ لیتے یعنی یہ کہ ہم لوگون کی طرف سے اگر آخر مین حملہ کیا جاتا تو اُسمین ناکامی ہوتی اور ہماری
قلیل اور سخت مجبور فوج کو جو پہاڑی پر تھی (بشرطیکہ اُس سے ایسا ہو سکتا) پنجاب کی طرف واپس آنا پڑتا - سر جان لارنس
خوب جانتے تھے کہ اُس صورت مین دریاے جمنا اور ستلج کے درمیان کا ملک ہمارے خلاف بغاوت کریگا قواعد دان
سوار جو اب تک خاموش رہے تھے وہ علانیہ باغی ہو جائینگے غیر قواعد دان سوار بھی اُنھین کی پیروی کرینگے اور
بگمان غالب باشندگان پنجاب بھی علی العموم وہی راہ اختیار کرینگے - وہ خوب جانتے تھے کہ سکھون مین بھی ایک حد تک
خیر خواہی ہے جسکے بعد پھر کچھ بھی نہین ہے جان لارنس اِس خیال سے کوسون دور رہتے تھے کہ ہندوستانی
لوگون سے گو کسی طرح سے اُنپر حکومت کی جائے کبھی یہ امید ہو سکیگی کہ وہ چپ چاپ خوشی اور رضامندی سے ہماری
حکومت قبول کرینگے جو خود عادات اور خصائل اور زبان اور رنگ اور مذہب مین بالکل مختلف ہین اور سر جان لارنس نے
اِسی کے مطابق اپنی تدبیرین کین - بار عام مین وہ ہمیشہ بشاشت اور جوش دلانے والی تقریر کرتے تھے لیکن وہ اپنے
دل اور اپنے زیادہ معتمد ماتحتون سے کبھی اِس بات کو پوشیدہ نہین کرتے تھے کہ ناکامی کے احتمال کا بھی اُنکو خیال تھا - ص ۱۳۵
اگر وہ ہمیشہ سب سے عمدہ بات کی امید کرتے تھے تو وہ ہمیشہ سب سے خراب بات کے لیے بھی تیاری کرتے تھے -
اور اگر خرابی کے بعد خرابی پیدا ہونے کی حالت مین وہ کسی امر کے عمل مین لانے کی تیاری کرتے تھے تو اپنی ذمہداری کا
خیال کرکے کمال عاقبت اندیشی (وہ عاقبت اندیشی جو بہادر آدمی سے منسوب ہے) کے ساتھ اکثر ابتدائی ہی کوشش کے
زمانہ مین اپنے اُن رازدارون کو جنکو وہ سمجھتے تھے کہ اُسکے معلوم کرنے کے مستحق ہین امر مذکور سے آگاہ کر دیتے تھے -

اگر صورت معاملات اُس حد تک پہونچتی تو سر جان لارنس اِس خیال سے امیر دوست محمد کو پشاور پر قبضہ
کرنے کی ترغیب دینے پر آمادہ تھے کہ اگر وہ ہمارے خیر خواہ رہینگے تو بعد خاتمہ جنگ ملک مذکور اُنکے حوالہ کر دیا جاویگا -

اگر ہم نے اٹک کی طرف واپس آکر دریاے سندھ کی لَین کو اپنا حصار کر لیا ہوتا اور سطور پر تین ہزار گورے ایک ایسے مقام سے خلاصی پاجاتے جو سال کے تین مہینہ تک گورون کا اسپتال رہتا تھا اور جب تک ہم اُسپر قبضہ کیے ہوے ہین اُسوقت تک یہ خوف کیا جاتا ہے کہ وہ گورون کا قبرستان رہیگا تو اِس صورت مین ایک بڑا حصہ اُس فوج کا جو پشاور سے سطور پر علٰحدہ کیا جاتا براہ راست دہلی کو بھیج دیا جاتا اور محاصرہ کی کارروائی بالیقین پہلے ہی ختم ہوجاتی۔ اور پشاور کو جو حال ہی مین سلطنت افغانستان سے تعلق رکھتا تھا اور یہ سلطنت ہمیشہ اُسکے حاصل کرنے پر دل و جان سے کوشش مین رہی امیر دوست محمد کے حوالہ کردینے سے جیساکہ سَر جَان نے خیال کیا اِس امر کے متعلق کہین زیادہ فائدہ حاصل ہوتا کہ وہ ہمیشہ کے لیے ہمارے دوست ہوجائینگے اور اگر باہر سے کوئی حملہ ہوگا تو سرگرمی سے ہماری اعانت کرینگے۔

پس اگر سلطنت کی حفاظت یا محاصرۂ دہلی جو اُس موقع پر اُنکے نزدیک اُسی کے برابر تھا مقتضی نہوتا تو سَر جَان لارنس اِسی امر کے کرنے پر تیار تھے۔ سَر جَان لارنس خاموشی سے جو اُس فریاد کا مقابلہ کرنے پر تیار تھے جو اُسوقت اِس تجویز سے اُنکے لفٹننٹون (متعینۂ پشاور) اور اُسکے بعد ہندوستان اور انگلستان کے تمام کوتہ اندیشون اور غیر واقفکارون کے مابین بلند ہوتی اُنکی باطنی ہمت کا کوئی ادنی ثبوت نہین ہے سَر جَان لارنس نے جو خاص پنجاب اور اُسکے ساتھ تمام سلطنت کی حفاظت کے خیال سے اِس مسئلہ پر نگاہ کی تو اِس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ مسئلۂ مذکور کو ایک مدبر ملک اور سپاہی کی نظر سے بھی دیکھتے تھے۔

پس تجویز مذکور کے لیے بذات خاص کسی تائید یا توجیہ کی ضرورت نہین ہے اور اگر مین ظاہری ضرورت سے زیادہ اُسکی توضیح کرتا ہون تو اُسکی تین وجہین ہین۔ اولاً بحیثیت راقم سوانح عمری سَر جَان لارنس اُن چٹھیون مین جو اِسوقت میرے سامنے رکھی ہوئی ہین اِس بات کے دیکھنے مین کوتاہی نہین کرسکتا ہون کہ اُس انتشار کے زمانہ مین بھی سَر جَان لارنس نے اِس مسئلہ پر کسقدر غوض اور فکر کی تھی۔ ثانیاً جیساکہ مین نے بیان کیا ہے اِس مسئلہ پر جس طور سے اُنھون نے لحاظ کیا اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُنکا لحاظ بحیثیت مدبر ملک اُنکی باطنی ہمت سے کچھ کم نہ تھا۔ ثالثاً اور خاصةً اِس وجہ سے کہ ملکی گروہون کے جوش سے جو بدقسمتی سے اِس زمانہ مین ہندوستانی معاملات کے متعلق بھی مؤثر ہونے لگا تھا اعلیٰ درجہ کے ایسے لوگون کی کمی نہ تھی جنھون نے جہالت یا دوسری وجہون سے اپنے مقاصد کے لیے اُس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور معہذا لارڈ لارنس کی اُس منصفانہ اور عاقلانہ سرحدی حکمت عملی پر حرف رکھتے ہین جسکے لیے اُنکا نام ہمیشہ عزت کے ساتھ یادگار رہیگا۔ جنگ افغانستان کے متعلق جہان گورنمنٹ کی حکمت عملی فی الحال ہمکو کھینچ لے گئی تھی ۹ دسمبر ۱۸۷۸ع کو ہوس آف لارڈس مین جو مباحثہ ہوا تھا اُسمین لارڈ کرین بروک نے جو اُسوقت سکرٹری آف اسٹیٹ ہند تھے مندرجۂ ذیل الفاظ استعمال

کیے تھے۔ "آیا آپ کو امیر کابل سے ایک دوستانہ سفارت اِس غرض سے اُنکے پاس بھیجنے کی استدعا کرنا چاہیے تھی کہ اُنکے اور آپ لوگون کے مابین جن دوستانہ تعلقات کو قائم ہونا چاہیے اُنکی تصریح کی جائے یا جیسا کہ ایک نامی گرامی لارڈ نے سابق کے ایک موقع پر حجاب کے ساتھ علیٰحدگی اختیار کی تھی اُسکے مطابق انگلستان سے اس امر کا متقاضی ہونا چاہیے تھا کہ وہ دریاے سندھ کے اِس پار ہٹ آئے"۔ اُسی شب کی ایک پرزور اسپیچ مین (یہ وہ اسپیچ ہے جسکی لفظ لفظ کچھ اِسی بات کی خبر نہین دیتی تھی کہ کیا واقع ہوا ہے بلکہ ایک سنجیدہ اور الہامی پیشین گوئی اِس امر کی تھی کہ آیندہ کیا واقع ہوگا اور جس سے بشرطیکہ اُسکی سماعت کی جاتی انگلستان کی ہزارہا جانین اور لکھو کھا روپیہ اور ایسی ایسی چیزین جو انگلستان کو اُن دونون سے بھی زیادہ عزیز تھین بچ جاتین) لارڈ لارنس نے ایسی عظمت کے ساتھ جس سے اقل درجہ اُنکے سامعین مین ایک شخص تو ضرور کسیقدر حقیر معلوم ہوا ہوگا بیان کیا کہ مین ایک مناسب وقت اور مناسب مقام پر اُس حکمت عملی کی جوابدہی کرنے پر جو مین نے ۱۸۵۷ء مین تجویز کی تھی آمادہ ہون بشرطیکہ اُس حکمت عملی پر معارضہ کیا جائے۔

اصل مین ایسا معارضہ نہین کیا گیا اور لارڈ لارنس نے خیال کیا کہ لارڈ کرین برُوک نے صِرف ملکی گروہونکی طرفداری کے خیال سے جیسا کہ واقع مین تھا اُنکی تفضیح کی جو مقرر کی شان سے بالکل بعید تھا۔ بانیہمہ لارڈ لارنس نے اپنی یہ خواہش ظاہر کی کہ اِس جملہ کا جواب کوئی ایسا شخص تیار کرے جسکو اُنکے تمام کاغذات تک دسترس پہونچ سکے اور اس سے اُنکا مطلب زیادہ تر یہ تھا کہ اُنکے نام پر کوئی حرف نہ آنے پائے (کیونکہ نہ تو وہ خود اور نہ کوئی دوسرا شخص جسکی راے اِس بارے مین قابل وقعت متصور ہوسکتی یہ خیال کرتا تھا کہ ایسی اصلاح کی حاجت ہے) بلکہ اصل خواہش یہ تھی کہ دنیا کے لوگون پر اصل اصل وہ حالات معلوم ہوجائین جنکی وجہ سے بعض صورتون مین اُنھون نے پشاور کے چھوڑنے کی تجویز کی تھی۔ اِس خواہش کو اُنھون نے آیندہ جوُن کے مہینہ مین اپنے ایک عزیز قریب اور دوست سے ظاہر کیا تھا۔ لیکن قبل اِسکے کہ وہ کام شروع ہوتا دوسرے ہی ہفتہ مین تمام انگلستان اور کل ہندوستان نے جگرخراش ص۳۱
افسوس کے ساتھ جسکو آیندہ دو برس کے اتفاقات نے کچھ کم نہین کیا سُنا کہ لارڈ لارنس نے رحلت کی۔

اب مجکو صرف اِس بات کا تجویز کرنا باقی رہا کہ لارڈ کرین برُوک کے طعنے (یہ طعن بعد کو ملکی گروہون کی طرفداری کے لحاظ سے بہت سے چھوٹی آدمیون نے بھی کی) کا اگر کوئی جواب دیا جائے تو کیا دیا جائے۔ میرے نزدیک اُس خواہش سے جسکو کرنل رینڈال سے لارڈ لارنس نے اپنی وفات کے چند روز پیشتر ظاہر کیا تھا یہ مسئلہ حل ہوتا ہے اور یہ ایک مقدس خدمت قرار پاتی ہے کہ پشاور کی نسبت اُنھون نے جو کچھ تجویز کیا یا نہین کیا تھا وہ جہان تک ممکن ہو خاص اُنکے الفاظ مین بیان کیا جائے۔

مشکل یہ امر ہے کہ کیا لکھا جائے اور کیا چھوڑ دیا جائے۔ اگر اِس کتاب مین مجکو تمام خط کتابت کے درج کرنے کی

گنجایش ہوتی تو کہین توجیہ یا تائید کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ اُسمین کوئی پردہ کی بات نہین ہے۔ تشریح کرنے یا ربط دینے کی کوئی عبارت جو ضرور ہوگی اُسکو جہان تک اختصار کے ساتھ ممکن ہے مین لکھتا جاؤنگا اور باقی امورات خود سَر جَان لَارِنس کی عبارت مین محول کرونگا۔

ہم اِس بات کو بیان کر چکے ہین کہ غدر کے کسقدر پیشتر پشاور کے خطرون اور اُنکے پشاور مین جو دوست تھے اُنکی نصیحتون نے سَر جَان لَارِنس کو اِس بات پر مجبور کیا تھا کہ اُنھون نے مشہور گھاٹی کے بچانے کے لیے دہلی کی طرف جو دو رجمنٹین روانہ کی تھین وہ واپس طلب کر لی جائین۔ اُنھون نے وہی بات کی جسکے انجام کرنے کے وہ پابند تھے اور اِس امر کو اُنھون نے بلا شکایت انجام دیا۔ لیکن آیندہ حالت پر لحاظ کرکے اور اِس بات کو دیکھکر کہ دہلی کے باغیون کو روز بروز کسطرح کمک پہونچتی جاتی ہے ۹ جُون کو اُنھون نے اپنے پشاور کے رفیقون کو اطلاع دی کہ اگر اِس امر کے لیے کہ سرحد پر زیادہ سپاہ جمع ہو سکے محاصرۂ دہلی کی قوت کم کرنا درکار ہوا تو مین اُس سرحد کی طرف فوجون کے کھینچنے پر تیار ہو جاؤنگا۔

مقام راولپنڈی ۹۔ جون ۱۸۵۷ء۔

میرے پیارے اِڈورڈس۔ . . . . میرے امکان مین جہان تک تھا معرکۂ دہلی کے واسطے قوت اور عجلت کی تاکید کی اور اُسکو اُسوقت موتوف کیا جب مجکو معلوم ہوا کہ اب اِس سے فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوگا۔ تاخیر سے بڑھکر صرف شکست مین قباحت ہے۔ مجکو صدر مقامات کے لوگون پر بھروسہ نہین ہے اور سِوا اسکے کہ منجانب خدا ہمکو کوئی خاص مدد پہونچے جو مصیبت ہم پر واقع ہو وہ تھوڑی ہے۔ . . . . ص ۱۳

اگر شہر دہلی یکبارگی مسخر نہوا یا اگر وہان کوئی بلا نازل ہوئی تو تمام قواعد دان فوج اور غالباً کل قواعد دان رسالے باغی ہو جائینگے۔ کل شب کو (جالندھر مین) دیسی پیادون کی دو پلٹنین سوا ۱۲۰۔ آدمیون کے اور قریب قریب کل رسالہ نمبر ۶ باغی ہوگیا۔ پھلور مین نمبر ۳ ہندوستانی پلٹن نے اُنکا ساتھ دیا۔ آج کی ڈاک مین یہ افواہ اُڑی ہے کہ نصیر آباد مین پلٹن نمبر ۱۵۔ اور نمبر ۳۰ نے غدر مچایا ہے اور بریلی کا برگیڈ باغی ہوگیا ہے اور اسیطرح اور بغاوت پھیلتی جاتی ہے۔ روز بروز اور رجمنٹین باغی ہوتی جائنگی

مین سمجھتا ہون کہ ہم لوگون کو پیشتر سے خیال کرکے اِس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اگر دہلی مین کوئی بلا نازل ہوئی تو اُس صورت مین کیا کرنا ہوگا میری قطعی رائے یہ ہے کہ اُس صورت مین ہمکو ایک جگہ جمع ہونا چاہیے۔ ہماری ساری حفاظت اِسی بات پر منحصر ہے۔ اگر ہم کل ملک پر قبضہ قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہین تو ہماری سلطنت پارہ پارہ ہو جائیگی پنجاب کے ضروری مقامات پشاور ملتان اور لاہور ہین اور امرتسر کو بھی انمین شامل ہونا چاہیے۔ اگر ہم پیشتر پشاور سے ہٹنا چاہتے تو آسانی سے ممکن تھا لیکن اب اِس آخری وقت مین مشکل کیا بلکہ محال ہے۔ اِس بات پر تکیہ کیجیے کہ اگر یہ ناراضی قائم رہی تو تمام غیر قواعد دان سپاہیون مین حتی کہ پنجاب کی سپاہ مین بھی وہ پھیلتی چلی جائیگی۔ وہ لوگ ضرور اِس بات پر خیال کرینگے کہ گورون کی فوج قلیل ہے اور ملک بھر مین پھیلی ہوئی ہے۔ امیر بھی آگے بڑھینگے اور پشاور کے حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔

مین اسوقت مقتضاے وقت پر عمل کرونگا مین امیر کو ادھر بڑھنے کی دعوت کرتا ہون اُنسے پشاور کی خبرگیری کی استدعا کرتا ہون اور اُنسے وعدہ کرتا ہون کہ اگر وہ ہم لوگون کے خیرخواہ رہے تو گورنمنٹ پشاور کو اُنکے حوالہ کردیگی وہ اگر کسی بات سے ہمارے دوست ہوسکتے ہین تو وہ بات یہی ہے - بیشک وہ پشاور پر ہمارے دوست بن کر قبضہ کرینگے دشمن بن کر نہ کرینگے - پشاور سے اُنکی دلی خواہش پوری ہوگی اور افغان لوگ زیادہ اُس سے ہمارے دوست ہوجائینگے جسقدر وہ ہمارے اختیار کی اور کسی بات کے ہونے سے ہوسکتے ہین - اُسوقت ہم اٹک پر مضبوطی کے ساتھ قبضہ قائم رکھ سکینگے - اور دریاے سندھ کو اپنا حصار قرار دینگے - اگر اچھی طرح سے استعمال کیا جائے تو یہ بڑا ہولناک حصار ہے - یہان ہم اپنے گورون کی رجمنٹون کو کثرت سے لاسکتے ہین اور بخوبی تمام انکو مرتب کرسکتے ہین -

پشاور سے ہمارا فائدہ صرف اُسی صورت مین متصور ہے جب کوئی حملہ کیا جائے - باقی اور باتون مین پشاور کی وجہ سے کمزوری اور خرچ متصور ہے اُسکے دے دینے سے ہم اپنے کو بہت سی پیچیدگیون سے آزاد کیے لیتے ہین لوگ یہ کہینگے کہ اگر ہم پشاور کو چھوڑ دینگے تو کوہاٹ اور دیرہ جات بھی ہمکو چھوڑنا پڑینگے - مین فی الحقیقت کوہاٹ کو پشاور کے ساتھ چھوڑ دونگا - دیرہ جات کو مین بہرحال اِسوقت ضرور قبضہ مین رکھونگا لیکن مین مقر ہون کہ اگر ضرورت ہوئی تو مین اُنکو بھی یک قلم چھوڑ دینے پر آمادہ ہون) - میرے نزدیک ہمارے ممالک کے اطراف پر قبضہ رکھنے کی اُس صورت مین کوشش کرنا محض حماقت ہے جس صورت مین اُنھین کے بچانے کے لالے پڑے ہین - اگر صورت معاملات اُسی نہج پر رہی جیسی ص ۳۵ اسوقت ہے تو سلطنت تو کیا جان کے لالے پڑجائینگے چھ سات ہزار تندرست اور بہادر گورے اور سامان حرب اور توپین جو افراط سے موجود ہین اُنکے ذریعہ سے بگمان غالب ہم اپنے ملک پر قبضہ رکھ سکینگے اور اپنے میگزینون کو بچا لینگے - اور کچھ نہین آپ اِسی بات کا خیال کیجیے کہ آب و ہوا سے مضمحل اور ہم پر یکے بعد دیگرے جو مصیبتین پڑتی جاتی ہین اُنسے بیدل ہو کر اگست اور ستمبر کے مہینہ مین ہمارے اُن گورون کی جو پشاور مین تعینات ہین کیا حالت ہوگی - جو غیر قواعد دان سپاہ اسوقت ہم بھرتی کررہے ہین ممکن ہے کہ اُنھین کے ہاتھ سے یہ گورے شکار کیے جائین -

لیکن اگر آب و ہوا موافق ہوئی اور آبادی ہماری دوست رہی تو ہم راولپنڈی سے موسم سرما مین جدھر چاہینگے بڑھنے کے لیے تیار ہوجائینگے اور اُس زمانے تک بیس ہزار گورے اِنگلستان سے اور آجائینگے -

ایک حجت یہ البتہ قائم کی جاسکتی ہے کہ پیچھے ہٹنے سے ہماری سطوت مین فرق آجائیگا - لیکن میرے نزدیک یہ ایک ضعیف دلیل ہے - سطوت اگر ایک حد تک قائم رکھی جائیگی تو اُسمین ہرطرح کا فائدہ ہے لیکن جب اُس سے تجاوز کیا جائیگا تو وہ بمنزلہ ایک کمزور چھڑی کے ہوگی جسکے سہارے کوئی چلنا چاہتا ہو - گورون کی فوج اچھی طرح سے مرتب ہو کر اور اچھے آدمی کے اختیار مین عمدہ ذریعہ سے جب آگے بڑھتی ہے تو اُسوقت اُنکے رعب کے ساتھ سطوت اور بڑھتی ہے - لیکن اگر وہ اچھی طرح سے مرتب نہوئی اور اُنکی کارروائیون مین خلل واقع ہوا تو پھر اُنکا کوئی رعب نہین رہے - حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ

نمبر ۴۲ نے مقام جلیان والا مین ۱۵۰ آدمیون سے فتحمندی کی یقینی امید کے ساتھ حملہ کیا۔ جسوقت ہٹنے کے بعد ان لوگونکو شکست حاصل ہوئی تو چند سکھ سوارون نے تعاقب کرکے ایک ایک کو مار ڈالا۔

اگر ہم لوگ دریاے سندھ کے اِس پار کے ملک کو چھوڑ کر قلعۂ لاہور مین جاکر پناہ لینگے تو مین نہین سمجھتا کہ پشاور پر کسطرح قبضہ قائم رہ سکیگا۔ لیکن لو فرضاً اگر ہم ایسا کرین بھی تو ہمکو اُس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ ہمکو امید نہین ہوسکتی ہے کہ جب تک ہندوستان دوبارہ فتح نہو جائیگا اُسوقت تک ہم اپنا قبضہ وہان قائم رکھ سکینگے۔

مہربانی فرماکر جو کچھ کہ مین نے آپ سے کہا ہے اُسپر لحاظ کیجیے اور برگیڈیر کاٹن اور برگیڈیر نکلسن سے مشورہ کیجیے مگر اور کسی شخص سے نہ کیجیے۔ پیچھے ہٹنا مجھ سے بڑھکر کسی شخص کو ناگوار نہ گذریگا۔ لیکن اسکی ایک حد ہے اور اُس حد سے آگے بڑھکر کوشش کرنا ضد پر محمول ہوگا دانشمندی پر منجر نہوگا۔

دوسرے روز سر جان لارنس نے اِس چٹھی کی ایک نقل لارڈ کیننگ کی خدمت مین روانہ کی اور اسطور سے اُسکی صراحت کی۔

مائی لارڈ۔ ...... مجکو یقین ہے کہ حضور عالی نے تاکید کے ساتھ انگلستان کو کمک کی فوج بھیجنے کے لیے لکھا ہوگا۔

...... ۲۰ ہزار پیادے یہ تعداد ایسی ہے جسمین ایک آدمی بھی زیادہ نہین ہے بلکہ شاید یہ تعداد بھی ضرورت کے لیے کافی نہین ہے ہم اپنے امکان بھر اپنی حالت سنبھالنے مین کوئی کوشش دریغ نہین کر رہے ہین۔ قواعد دان فوج جسقدر باغی ہوتی اور نکلتی جاتی ہے اُسیقدر غیر قواعد دان فوج بھرتی کی جاتی ہے۔ مین آپ کی مدد کے بھروسہ پر کوئی امر جو میرے امکان مین ہے اُٹھا نہ رکھونگا۔

پنجاب مین پشاور لاہور (بشمول امرتسر) اور ملتان یہی تین بڑے مقامات ایسے ہین جن پر ہمکو قبضہ رکھنا چاہیے اگر ہم اِن مقامات کو استحکام کے ساتھ اپنے قبضہ مین رکھ سکے تو ہم پنجاب پر بھی قبضہ قائم رکھ سکینگے۔ لیکن اگر دہلی مین کوئی بلا نازل ہوئی یا اگر زیادہ تاخیر بھی ہوئی اور ہندوستانی سوار ہم سے باغی ہوگئے تو مین خود سمجھتا ہون کہ ہم لوگ ایسا نہ کرسکینگے۔ مجکو معلوم ہوتا ہے کہ عرصہ تک کل مقامات پر قبضہ رکھنے کی خواہش مین ہر ایک مقام ہمارے ہاتھ سے نکل جائیگا۔ جس طرح طوفان کے وقت جہازران لوگ جہاز کے ایک حصہ کو باقی ماندہ آدمیون اور چیزون کے بچانے کے لیے سمندر مین پھینک دیتے ہین اُسی طرح مین بھی کارروائی کرنا چاہتا ہون۔ مین اِس عریضہ کے ساتھ ایک چٹھی کو منسلک کرتا ہون جسکو مین نے کل کرنل اڈورڈس کے پاس پشاور کے بارے مین روانہ کیا تھا۔ مین سمجھتا ہون کہ وہ یہی راے دینگے کہ ہم لوگ اُس مقام پر اپنا قبضہ قائم رکھین۔ مین بہت خوش ہوتا اگر حضور عالی لارڈ الفنسٹون کے ذریعہ سے مجکو تار پر ایک خبر اپنی خواہشون کے اظہار کے متعلق ارسال فرماتے۔ اسکے لیے ایک سطر کافی ہے کہ "مرتے دم تک پشاور پر قبضہ کیے رہو" یا "اُسکے بارے مین جو امر تمکو قرین مصلحت معلوم ہو وہ کرو" بس اتنے مین حضور کے خیالات معلوم ہوجائینگے۔

ص ۱۴۱

جب تک مجکو کامیابی کی امید ہے اُسوقت تک مین پشاور کو نہ چھوڑونگا - لیکن مجھ سے بغیر اس امر کی پیشین گوئی کرنے کے رہا نہین جاتا کہ ماہ اگست اور ستمبر مین گورون کا ایک بڑا حصہ علالت مین مبتلا ہو جائیگا - اُسوقت یہ لوگ اسطرح ہلاک ہو جائینگے کہ دشمنون کو زیادہ دقت نہوگی - لیکن اگر ایسا نہوا تو بھی مہینون تک اُنسے کوئی کام نہ نکل سکیگا - وہان ۳۰۰۰ سے زیادہ گورے مع توپخانہ کے لوگون کے ہین - یہ جماعت ایسی ہے کہ اگر لوگ تندرست رہے اور اچھی طرح سے اختیار مین رکھے گئے تو بیس ہزار دیسی سپاہیون کو زیر کر سکینگے - لیکن یہی سپاہی اگر بیماری سے مضمحل اور باغیون کے بڑے بڑے گروہون کی لڑائیوں سے جو خاموش نہونگے بلکہ اُنکے گرد جمع ہوتے رہینگے بیدل ہو کر ممکن ہے کہ ایسے کمزور ہو جائین کہ اگر اُسکا زیادہ تر حصہ دریاے سندھ کے اُس پار اُتر جاتے تو بھی اِس قضیہ مین جو اسوقت پڑا ہوا ہے اُنسے بہت کم کام نکلیگا -

میرے نزدیک خود پشاور دریا کو ہاٹ سے سواے اِسکے اور کوئی فائدہ نہین ہے کہ مغرب جانب سے عام حملہ ہونے کی حالت مین جنگی کارروائیون کا یہ ایک بہت عمدہ معسکر اور ہمارے افسرون کی علمی تعلیم کا ایک بہت اچھا مدرسہ ہے - لیکن بہت سے سپاہی یہ کہتے ہین کہ دریاے سندھ اُس سے بہتر سرحد ثابت ہوگی - پشاور کے چھوڑ دینے کی ایک بہت عمدہ دلیل یہ ہے کہ اُس سے افغان لوگ ہمارے زیادہ دوست ہو جائینگے اور ہمارے مقاصد کو اپنے مقاصد سے متحد سمجھینگے اور یہ باتین سواے اِسکے اور کسی بات سے کم ممکن ہین - جب تک پشاور پر ہمارا قبضہ رہیگا اُسوقت تک افغانون سے اِس بات کی امید رکھنا لاحاصل ہے کہ جس صورت مین عام طور کا بڑا حملہ ہوگا تو وہ لوگ ہماری ہمدردی کرینگے - فہرلوگ بیشک مُصر ہونگے کہ پشاور سے ہٹنے مین بڑی تباہی متصور ہے - لیکن مین ایسا نہین خیال کرسکتا - کوئی فوج جسکو شکست نہ حاصل ہوئی ہو اگر وہ پیچھے چلی آئے تو اُسی طرح کامیاب متصور ہوگی جسطرح آگے بڑھنے کی حالت مین ہوگی زیادہ تر بھروسہ کمانیر پر ہوتا ہے اور خوش قسمتی سے وہان کے کمانیر بہت اچھے ہین -

یہ بات مشکل سے خیال مین آسکتی ہے کہ دہلی کے نکل جانے مین کیا کیا قباحتین متصور ہین - دیسی لوگ اسوقت بھی خیال کرتے ہین کہ دوآبہ گنگا کے بالائی حصہ مین بالکل بے انتظامی ہے قزاقون کے تمام گروہ بے کھٹکے گھومتے پھرتے ہین دہلی سے ٹھیک پچھم جانب بہاولپور اور بیکانیر کی سرحد تک ملک کی حالت اور بھی خراب ہے - اگر دہلی کے غدر کی خبر آنے کے ایک ہفتہ بعد بھی انگلستان سے فوجین روانہ ہون تو بھی امید نہین ہے کہ وہ کلکتہ بمبئی اور کراچی مین قبل اکتوبر اور شمالی ص ۱۴۱
ملک مین قبل دسمبر پہونچ جائینگی - معلوم نہین اُسوقت تک ہماری کیا کیفیت ہو - حضور عالی اِس بات پر بھروسہ فرمائین کہ مین اپنے اختیار بھر اِس طوفان کے فرو کرنے اور اپنی سطوت کے قائم رکھنے مین کوئی بات اُٹھا نہ رکھونگا مین سمجھتا ہون کہ اگر حضور عالی پنجاب کے اِس خلفشار کے زمانہ تک اپنی طرف سے کام کرنے کی اجازت عطا فرماتے تو نہایت مفید ہوتا -

حکام پشاور سے امید نہین تھی کہ وہ اپنے چیف کی راے کو جو پشاور اور دہلی کے بمقابلہ ایک دوسرے کے ضروری ہونے کے بارے مین تھی قبول کرتے اگر وہ ایسا کرتے تو ہرگز کوئی قباحت عظیم ظہور مین نہ آتی اُنھون نے

ایک کونسل منعقد کی جسمین اِڈورڈس صاحب اور نکلسن صاحب اور کاٹن صاحب موجود تھے اور اِڈورڈس صاحب نے جو گویا سب کی قوت ناطقہ تھے نہایت شد و مد سے اُس تجویز کی تردید کی جو ابھی بالکل قیاسی تھی۔

۱۱- جون-

میرے پیارے جان- ہم لوگون کی راے بالاتفاق یہ ہے کہ خدا کی مدد سے ہم پشاور پر قبضہ قائم رکھ سکتے ہین اور ضرور رکھینگے گو خرابیون پر خرابیان واقع ہوتی رہین- اور پشاور کو چھوڑنا اور دریاے سندھ کے اِس پار ہٹ آنا ایک نہایت مضر حکمت عملی ہے- پشاور لنگر پنجاب ہے اور اگر آپ اُسکو نکال لیجیے گا تو تمام جہاز سمندر کی طرف بہتا ہوا چلا جاویگا- پنجاب پر حکومت قائم رکھنے کے لیے دو مقام پر قبضہ رکھنا واجب اور لازم ہے یعنی درۂ پشاور اور مانجھا- باقی اور مقامات اسکے متعلقات سے ہین...... پس ہم سمجھتے ہین کہ گورون کی تمام فوج پشاور اور مانجھا مین جمع کی جائے...... اِن دو مقامات پر قبضہ کرتے ہوے آپ کل پنجاب پر قبضہ کر لینگے...... گورے پیچھے ہٹ نہین سکتے ہین بغیر رزم اور بنیف اور کامیابی کے وہ نا امید اور بے ترتیب ہو جائینگے- کابل پھر آگے بڑھیگا...... عام طور پر مین یہ یقین کرتا ہون کہ اگر ہم لوگون نے اِس علاقہ کو چھوڑا تو ہمکو بہت جلد وہ حیثیت جو ہمکو ہندوستان مین حاصل ہے چھوڑ کر سمندر کی طرف جانا پڑیگا- ہمکو دل سے یہ امید ہے کہ آپ یہی قصد کیجیے گا کہ یا تو ہم پشاور کو مسخر کرینگے یا پشاور ہمکو مسخر کریگا- کسی نہ کسی مقام پر یہ ضرور ہونا ہے پس بہتر ہے کہ اپنے سامنے ہی ہو جہان ہمکو کچھ چھوڑنا نہ پڑیگا-

اسمین شک نہین کہ یہ سب باتین لاجواب اور پُرزور اور نہایت بہادرانہ ہین لیکن مین دیکھتا ہون کہ سرجان لارنس نے اُس چٹھی مین جس سے خلاصہ کر کے مین نے بعض بعض مطالب محول کیے ہین یہ جامع الفاظ لکھے تھے کہ "جو تدبیر نکالی گئی ہے اُسکے عمل مین لانے کے لیے پنجاب مین کُل گورون کی فوج کو رکھ چھوڑنا پڑیگا"- اب کیا یہ بات اُسی طرح کی لاجواب اور ویسی ہی بہادرانہ اور پر زور نہین ہے اور جان لارنس نے یہ کتنی دور کی بات کہی تھی کہ ایک امر پشاور کے چھوڑ دینے سے بھی زیادہ مضر ہے اور وہ یہ ہے کہ محاصرۂ دہلی کا قصد فسخ کر دیا جائے- ہم جان لارنس کی حیثیت سے کہتے ہین کہ "اسوقت پشاور کے گرد جو ہندوستانی یا گورا جمع ہے اگر ہم ایک ایک کو اپنے ہی یہان رکھ چھوڑنے کا قصد کر لین تو ہم پنجاب کا تمام طوفان فرو کر سکتے ہین لیکن اس سے ہندوستان کو کیا علاقہ ہے- پشاور ہندوستان نہین ہے اگرچہ یہ لازمی امر ہے کہ تم اُسکو اسطور سے سمجھو کہ وہ ہندوستان مین داخل ہے پنجاب ہندوستان نہین ہے اگرچہ مجکو بحیثیت چیف کمشنر پنجاب اُس سے زیادہ یہ کہنا لازم ہے کہ پنجاب بھی ہندوستان ہے- ہندوستان دونون سے باہر اور دونون سے دوری پر واقع ہے اور ہر ایک گورہ اور ہر ایک تنخواہدار ہندوستانی سپاہی جو مجکو مل سکیگا سرحد کی طرف روانہ کرونگا ایک متنفس بھی باقی نہ رکھونگا اور بغیر سپاہیون کے جہان تک مجھسے ہو سکیگا دہلی کے بچانے کی کوشش کرونگا مگر مجھ سے یہ نہوگا کہ ہندوستان کی تواریخی دار السلطنت اور ناف ہند کو دشمنون کے

ہاتھ مین رہنے دون اور پریشانی مین اپنی فوج دہلی کی شہر پناہ کے سامنے سے ہٹا لاؤن"۔

سَر جَانْ لَارِنْسْ کی چٹھیون کا لُبّ لباب اِس امر کے متعلق یہ ہے اور جب تک یہ خطرہ جسکو وہ سمجھتے تھے کہ یقینی خواہ احتمالی ہوگا رہا اُسوقت تک وہ برابر اسی حکمت عملی کے مطابق عمل کرنے پر مستعد رہے۔ لیکن اس اثنا مین وہ ایک عجب طرح کے اخلاق اور خندہ پیشانی سے اِڈْوَرْڈْسْ صاحب کی بعض دلیلون کا جواب لکھتے رہے۔

کوہاٹ اور پشاور کے بارے مین آپ کی جو راے ہو ممکن ہے کہ وہ صحیح ہو اور مین نہین سمجھتا کہ مین عمدہ راے دے سکون۔ لیکن مین مقر ہون کہ مین آپ کی اِس راے سے اتفاق نہین کرسکتا کہ ہم لوگ ناراضی پھیلنے کی حالت مین بھی اِن مقامون کو اپنے قبضہ مین رکھ سکینگے۔ ملتان پر ہم لوگون کو قبضہ رکھنا لازم ہے۔ سمندر راہ بمبئی سے آمد و رفت رکھنے کا صرف یہی ایک ذریعہ ہے۔ اور کوئی شخص ایسا نہین ہے جو ہماری طرف سے وہان قبضہ رکھ سکے۔ بھاولپور کی وفاداری ابھی سے متزلزل ہو رہی ہے اور اگر ہم لوگ مجبور ہوے تو وہ ہمارا دوست نہ رہیگا۔ . . . . — اگر ہم نے یہ کیا کہ صرف پشاور اور مانجھا کو رہنے دیا اور کل ملک کو چھوڑ دیا تو ہم بھوکون مرجائینگے۔ نہ تو ملک سے مالگزاری آئیگی اور نہ بمبئی سے نقد روپیہ پہونچ سکیگا۔ فوج کے دو حصے علٰحدہ علٰحدہ ہو جائینگے ایک پشاور کی طرف اور دوسرا لاہور کی طرف رہیگا۔ اگر دریاے سندھ کے اُس پار کی فوج اِدھر چلی آئیگی تو ہم ملک پر قبضہ رکھ سکینگے مالگزاری وصول کرسکینگے باہر سے آمد و رفت جاری رکھ سکینگے اور گورون کو جو چیزین درکار ہونگی وہ ہم پہونچا سکینگے۔ مین نہین خیال کرتا کہ امیر کابل دریاے سندھ کے اُس پار ہماری مدد کرینگے۔ اگر اُنکا دل چاہیگا تو بھی یہ ہوگا کہ وہ ایسا نہ کرسکینگے۔ دریاے سندھ کے اُس پار کے مسلمانون اور اُنکے اِس پار کے ہم مذہبون کے مابین زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ ایک فرقہ قوم فاتح سے علاقہ رکھتا ہے اور دوسرا فرقہ وہ ہے جنکے عادات اور خصائل ہندوون سے مل جل گئے ہین۔ آپ اگر چاہین تو دریاے سندھ کے اس پار ہزار ہا مربع میل زمین پر قبضہ کرسکتے ہین لیکن اُس پار سو میل مربع زمین پر بھی قبضہ نہین کرسکتے۔ . . . . لیکن اسقدر کافی ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ اور ضرورت نہوگی۔

اِس اثنا مین جب بغاوت پھیلی اور شہر دہلی مسخر نہوا نہ اُسکی تسخیر کی کوئی علامت پائی گئی اور چیف کمشنر پنجاب اپنے صوبہ کو فوج اور سامان جنگ سے خالی کرتے گئے تو اِڈْوَرْڈْسْ اور اُنکے طرفدارون کی حجت زیادہ تر قوی اور خوفناک ہوگئی اور یقیناً وہ کوتہ اندیشی اور خودغرضی سے بھی متعلق تھی۔ ص ۳۴۲

(۲۶ - جون کو) اِڈْوَرْڈْسْ صاحب نے سَر جَانْ لَارِنْسْ کو لکھا کہ ہم سب لوگون کی راے یہی ہے کہ آپ کو جنرل بیلی گنگ کے لیے اپنی تمام فوجون اور سامان جنگ کو برابر بھیجتے رہنا نہ چاہیے دہلی ہندوستان نہین ہے اور اگر جنرل ریڈ آٹھ ہزار فوج سے اُسکو فتح نہین کرسکتے ہین تو وہ نو یا دس ہزار فوج سے بھی اُسکو فتح نہ کرسکینگے گو وہ کیسا ہی ضروری مقام کیون نہو مگر پھر بھی ایک مقام ہے اور اُسکے لیے ضرورت کے موافق بہت کچھ بندوبست کیا گیا۔ . . . . اب ٹھہریے اور ایک لنگر ڈالیے۔ ایسا ویسا نہین ایک سخت لنگر ڈالیے۔ جنرل ریڈ سے کہیے کہ اب یہان سے آپ کو اور زیادہ آدمی

نہین مل سکتے ہین- اور جسقدر آدمی آپ کے پاس ہین خواہ اُن سے دہلی فتح کیجیے خواہ جنوبی[1] ملک سے کمک منگوائیے یا دہلی کا محاصرہ چھوڑکر ستلج کی طرف پھریے- آپ حد سے زیادہ کوشش نہ فرمائیے- یہان ہم لوگون کی تعداد بہت کم ہے- جہان تک ہم لوگون سے ممکن ہے اُسیقدر کارروائی کیجیے- پنجاب پر (چاہے جو کچھ ہو) قبضہ کرنا چاہیے اور اِس کام کے لیے گورون کی جو فوج درکار ہے اُسمین سے ایک شخص کو بھی جدا نہ کرنا چاہیے-...... سرحد کی ایک انچھ زمین بھی نہ چھوڑیے اپنی فوجین ایکجگہ جمع کیجیے اور صرف پنجاب کے بچانے کا اپنے کو پابند رکھیے- یہ حکمت عملی جو عملاً ممکن ہے اُسی پر بھروسہ کیے رہیے یعنی جو آدمی آپنے دہلی کو روانہ کیے ہین اگر اُنسے جنرل ریڈ مقام مذکور فتح کرسکین تو خیر ورنہ دہلی کو جانے دیجیے- اس بارہ مین فوراً قطعی راے دیجیے اور پنجاب کو قبل بارش غدر و فساد سے صاف کر رکھیے- جس راہ جنرل ریڈ جاتے ہین اُس راہ سے انچھ انچھ زمین طے کر کے اپنے کو پنجۂ اجل کے حوالہ نہ کیجیے- اُنکو اپنی دقتین ہین اور ہم لوگون کو اپنی دقتین ہین- آپ نے جنرل ریڈ کے لیے انتہا مرتبہ کی کوشش کی اور اب اُسکے بعد اگر آپ اپنے صوبہ کے لیے کوشش کیجیے گا تو اُنکا خیال کر کے کوئی شخص آپ پر الزام نہین دے سکتا ہے- مین یہ نہین کہتا کہ آپ سلطنت کو قربان کر کے اپنے صوبہ کو بچائیے ہم کسی اور صوبہ کو بغیر پریشانی یا شک کے قربان کرسکتے ہین لیکن سلطنت کا از سر نو فتح ہونا پنجاب پر منحصر ہے-...... مجکو تو یقین ہے کہ جو فوج کمک کے لیے اسوقت بھیجی گئی ہے جسوقت وہ پہونچ جائیگی تو دہلی فتح ہو جائیگی- اور اگر ایسا نہین ہوا تو ہزار گورے اور بھیجنے سے پانسہ پلٹ نہین سکتا ہے لیکن اُنکے چلے جانے سے پنجاب البتہ مفلوج ہو جائیگا مہربانی فرماکر اپنے صوبہ کا لحاظ کیجیے- یہ خود غرضی نہین ہے اسمین سلطنت کی بہبودی متصور ہے آپ دہلی مین جاکر اپنے کو چارون طرف سے محصور نہ کر لیجیے-

اور اسکے چند روز بعد ۲۴- جون کو اڈورڈس صاحب نے پھر یہ لکھا-

اسمین شک نہین کہ آپ نے جنرل ریڈ کی حمایت کے لیے پنجاب کو ایسا خالی کر دیا کہ اب خوف معلوم ہوتا ہے اور مین بہت منت کے ساتھ آپ سے مستدعی ہوتا ہون کہ اب ایک آدمی بھی وہان نہ بھیجیے گا- اور اِس فوج یعنی پشاور کے گیرژن کو کچھ اور آگے روانہ کرنا چاہیے- یہ سچ ہے کہ فی الحال ہماری قوت زیادہ ہے اور یہان اُس فوج کو رکھنا خود غرضی معلوم ہوتی ہے- لیکن جس حالت مین ہر مقام کم تعداد ہے تو ایک مقام کو مضبوط رکھنا لازمی امر ہے- اور سرحد کو ہر حالت مین مضبوط رکھنا مناسب ہے- ص ۱۴۴

دہلی کو زیادہ فوج نہ بھیجنے کے بارے مین بار بار مبالغہ آمیز شکایتین جو کوتہ اندیشی سے کی جاتی تھین اگر جان لارنس نے اُنکو منظور کر لیا ہوتا تو اُسکا کیا نتیجہ ہوتا- سوائے اسکے اور کچھ نہوتا کہ ہماری تمام فوج اُسی جگہ کٹ کر رہ جاتی- وہان کے جنگی حکام نے قرار دیا تھا کہ جب تک پنجاب سے کمک کے لیے کثرت سے فوجین نہ آجائین اُسوقت تک حملہ کرنے مین کامیابی کی کوئی امید نہین ہے- یہ تو ظاہر تھا کہ قاعدے کے ساتھ محاصرہ کرنا غیر ممکن تھا- دشمنون کے پاس ہر روز بلکہ ہر ہفتہ کمک کی

[1] جنوبی ملک یعنی ممالک مغربی و شمالی سے کمک کے لیے کوئی فوج نہین آسکتی تھی - ممالک مغربی و شمالی کی فوج کو اپنے ہی صوبہ کے لیے بہت کچھ کرنا تھا-

فوجین پہونچتی جاتی تھین- اور اُنکے پاس بے حساب سامان جنگ موجود تھا- یہ شکایت جو اوپر بیان کی گئی ہے اور اِس قسم کی دوسری شکایتون کا جان لارنس نے جو جواب دیا اُسکا صریحی اور بکار آمد جواب ہنری گرینتھڈ صاحب کے نام کی ایک پیشتر کی چٹھی مورخہ ۱۷- جون کے خلاصہ سے شاید بہت عمدہ طور پر نکل سکتا ہے جنھون نے دہلی سے سر جان لارنس کو لکھا تھا کہ دشمنون کی سپاہ کی تعداد دفعتًا بڑہ گئی اور توپخانہ کا کام وہ لوگ خوب جانتے ہین اور اُسمین نہایت مشاق ہین- وہو ہذا-

ہم جو سپاہی بھیج سکتے تھے ایک ایک کو روانہ کرتے ہین- مین اندازہ کرتا ہون کہ یکم جولائی تک آپ کے پاس ہمارے یہان کے ۳۲۵۰- آدمی ہو جائینگے اور اُنکی تفصیل یہ ہے-

	آدمی
حضور ملکہ معظمہ کی رجمنٹ نمبر ۸ کی ۸ کمپنیان (پوری رجمنٹ)	۶۰۰
ایضًا نمبر ۶۱ کی ۵ "	۴۵۰
توپخانہ کے گورے	۲۰۰
پنجابی گولہ اندازون کی پلٹن (کوک صاحب) نمبر اول	۸۰۰
سکھ ایضًا (رتھنی) نمبر ۴	۸۰۰
پنجابی سوار	۴۰۰
	۳۲۵۰

اُسکے پندرہ روز کے بعد ہم اول رسالۂ پنجاب جو اسوقت ملتان سے روانہ ہو چکا ہے اور راستہ مین ہے یعنی پانسو سوار اور غالبًا اسکے بیس روز کے بعد پنجابی گولہ اندازون کی دوسری پلٹن جو فی الحال ملتان مین ہے روانہ کر سکینگے- یہ دوسری پلٹن اُس وقت تک اپنی جگہ سے ہل نہین سکتی ہے جب تک سکھر سے بلوچی پلٹن پہونچ نہ لیگی- کیونکہ یہ اُس دیسی سپاہ کی نگرانی رکھیگی جس سے ابھی ہتھیار رکھوائے گئے ہین- اسقدر فوج بھیجنے مین بھی ہمکو اپنے صوبہ کو بہت کچھ کمزور کرنا پڑا ہمکو اب بھی تین مسلح ہندوستانی پلٹنون سے اپنی نگرانی کرنا اور آٹھ سو میل کی ایک سرحد کو بچانا باقی ہے رفتہ رفتہ کمایون کی پلٹن سے بھی کام نکل سکیگا اور میرا ارادہ ہے کہ اُسکو بھی بھیجدون- اُسمین چارسو آدمیون سے زیادہ نہین ہین- ابتدا مین مجھکو اُس پر شبہہ کرنی کی وجہ پائی گئی ہے اور اِس سبب سے مین نے اُسکو ایک گوشہ مین ڈال دیا تھا جہان وہ ہمارا کچھ نقصان نہین کر سکتی تھی- لیکن اُسکے بعد مجھکو بوجوہات ثابت ہوا کہ وہ ہم سے باغی نہین ہے اور اسواسطے میرا ارادہ ہے کہ اُسکو بھی بھیجدون- اِس پلٹن کے لوگ اِس بات کی بڑی آرزو رکھتے ہین کہ گورکھاؤن کی جو پلٹن اِسوقت فوج کے ساتھ ہے اُنہی کی طرح یہ بھی اپنی نیک چلنی ثابت کرین- ص ۱۲۵

پس ایسی حالت مین اُس فوج نے جو دہلی کے محاذی پڑی تھی اگر یہ خیال کیا تو کچھ تعجب کی بات نہین ہے کہ جس حالت مین ہم ایک ایسا شخص رکھتے ہین جو اِسطور پر لکھتا اور اِسطرح پر ہمسے وعدہ اور پھر اِسطور سے اُسکا ایفا کرتا ہے اور جسکی ذات ہماری کارروائیون کا مرکز اور سلح خانہ اور کمسریٹ اور حصار متینت ہے تو چاہیے جو کچھ ہو مگر وہ ہمکو کسیطرح سے ناکام

نہونے دیگا اور سرجان لارنس نے انکو ناکام نہین ہونے دیا۔ اُدھر اتنی بڑی کمک کی فوج دہلی کو روانہ ہوچکی اور ادھر جنرل ریڈ نے خاص گشتی کالم فوج کو طلب کیا۔ اِس مطالبہ کو جان لارنس ابھی تک پورا نہین کرسکے تھے۔ جان لارنس اِس امر مین اڈورڈس صاحب سے بالکل متفق الرائے تھے کہ انکو دہلی کے فتح کرنے پر بھی ترجیح دے کر پنجاب پر اپنا قبضہ قائم رکھنا چاہیے۔ اُنکے فیمابین اصل اختلاف سرحد کے بارے مین تھا کہ آیا جنگ شروع ہونے کے وقت تین ہزار گورون اور ایک بڑے ہندوستانی فوج کے گروہ کو پشاور مین رکھنا زیادہ قرین مصلحت تھا یا یہ مناسب تھا کہ ملک پنجاب مین امن وامان قائم رکھی جائے اور دہلی پر محاصرہ کرنے کے لیے فوج بڑھائی جائے۔ سرجان لارنس خوب جانتے تھے کہ پنجاب مین گشتی کالم فوج کے رہنے مین کچھ پنجاب ہی کی حفاظت منحصر نہین ہے بلکہ اسمین یہ بھی مصلحت ہے کہ چھ سات پوربیا رجمنٹ جنسے ابھی تک ہتھیار نہین لیے گئے تھے اُنکی بغاوت کو بھی یہی فوج روکے رہیگی اور اگر ممکن ہوا تو اُنکے ہتھیار بھی رکھوالیگی۔ اور جسوقت اُنسے ہتھیار لے لیے جاتے تو گشتی کالم فوج کو مع اُسکے افسر جنرل نکلسن کے سرجان لارنس دہلی کی طرف روانہ کردیتے۔

جسوقت نکلسن صاحب اِس کالم کی کمان لینے کے لیے راولپنڈی مین ہوکر جاتے تھے تو سرجان لارنس نے صاحب موصوف سے پشاور کے بارے مین خود گفتگو کی تھی۔ لیکن نہ تو اُس مشہور پاسبان سرحد کی شکایتون اور نہ کمشنر پشاور کی رنگین نگاریون سے سرجان لارنس کی ثابت قدمی مین فرق آیا۔ ۱۸۔ جون کو وہ لکھتے ہین۔

مجھ سے اور نکلسن صاحب سے بڑی دیر تک باتین رہین اور پشاور پر قبضہ قائم رکھنے کی حکمت عملی کے متعلق جو کچھ جنرل نکلسن کو بیان کرنا تھا مین نے دو مرتبہ اُسکو سنا۔ آپ اور جنرل نکلسن نے جو کچھ اِس بارے مین کہا مین نے اُسکو ہر طرح اور ہر پہلو سے دیکھ بھال لیا لیکن مین اُس سے اتفاق نہین کرسکتا ہون۔ مجکو اِس امر کی جانب خیال ہوتا ہے کہ اگر کوئی بڑی بھاری مصیبت کا وقت آیا تو سب سے عمدہ ہماری حکمت عملی یہی ہوگی کہ پشاور اور کوہاٹ کو چھوڑدین مین اسی امر کو یقیناً قرین مصلحت سمجھتا ہون کہ ہماری کل فوج ایک جگہ جمع ہو۔ اگر پشاور ہمارے ہاتھ مین ہوگا اور باقی ملک مین غدر و فساد قائم رہا تو فوج پشاور جسطرح ہوا پر تھی اُسیطرح رہیگی وہان یہ فوج گویا معطل پڑی ہے۔ دریاے سندھ کے اُس پار اُسکے صرف ایک ثلث کی ضرورت ہوگی اور دو ثلث جنوبی ملک کی غرض کام کرنے کے لیے بھیجی جاسکیگی۔

مین یقین کرتا ہون کہ سواے پشاور اور لاہور کے سکھ لوگ اور مقامون پر بھی قابض تھے مثلاً وہ ملتان اور کوہستان کانگڑہ اور ہزارہ پر بھی استحکام کے ساتھ قبضہ کیے ہوے تھے لیکن مجکو اِس بات کے دریان نہ اُنھون نے کیا کیا اور کیا اُنکو کرنا چاہیے تھا اور اِس امر کے دریان کہ ہماری حکمت عملی کیسی ہونا چاہیے تھی کہین مطابقت نہ پائی گئی۔ ہم جانتے ہین کہ یہ دوآبہ دریاے سندھ کے داہنے کنارے پر کسیطرح منحصر نہین ہے۔ یہان کی قومین مختلف ہین اور اُنکی ملکی اور تمدنی حالتین عرصہ سے مختلف رہین سکھ لوگ دریاے سندھ کے اِس پار آنے سے پیشتر ساٹھ برس تک اِن علاقون پر قابض رہ چکے تھے۔ پشاور ہمیشہ اُنکی کمزوری اور خطرہ کا ایک مخرج رہا رنجیت سنگھ ضرور اُسکو چھوڑدیتے لیکن نخوت کی وجہ سے

اُنھون نے ایسا نہین کیا۔ برنس صاحب ۱۸۳۹ء مین اِس امر کے متعلق تحریر کر چکے ہین۔

پشاور اور کوہاٹ پر قبضہ رکھنے مین ہمارا پانچ لاکھ روپیہ ہر سال صرف ہوتا ہے۔ اگر ہم اِس طوفان کو صاف کرین تو اصل مشکل ہمکو یہ حل کرنا پڑیگی کہ جدید انتظام جو ضرور ہوگا اُسکے خرچ کا ہم کیونکر بندوبست کر سکینگے۔ اسوقت بھی ہم لوگون کا ایک سے دولاکھ روپیہ تک بیجا بار خزانہ پر پڑتا ہے۔ مین اِس بات سے اِنکار نہین کرتا کہ پشاور ایک ضروری مقام ہے لیکن مین سمجھتا ہون کہ اُسکے قبضہ سے چندان فائدہ نہین ہے مگر خرچ اور دغدغہ البتہ رہتا ہے۔ ہمارا اِنتظام ہمکو اِس بات کی اجازت نہ دے سکیگا کہ پشاور اور کوہاٹ اِس قسم کے مقامون پر حفاظت کے ساتھ قبضہ رکھ سکین یہان کی کمان کسی نہ کسی روز ایک احمق الحمقاے فوج بنگال کو ملیگی۔ بہرحال مین آپ کو زیادہ تکلیف نہ دونگا مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ ایسا ہونے پائے۔ چونکہ ہمارے دشمن اسقدر قوی ہین لہذا جسقدر خروج کرین اُتنا ہی اچھا ہے۔

لیکن اِڈورڈس صاحب بھی مثل اپنے چیف کے مصمّم بالقصد اور ثابت قدم رہے اور ۲۲۔ جون کو جان لارنس نے اِڈورڈس صاحب پر اپنے خیالات اسطور سے پھر ظاہر کیے۔

مین نہین سمجھتا کہ سرحد کے بارے مین جو دلیلین مین نے پیش کین اُنکو آپ قرار واقعی زور نہین دیتے ہین اور پورے طور سے اُن دقتون پر لحاظ نہین کرتے ہین جو آنروے سندھ کی سرزمین پر قبضہ کرنے کی حالت مین ہمارے لیے رکھی ہین۔ بائنہمہ اب اِس بارہ مین مین کچھ اور نہ لکھونگا۔ مین دریاے سندھ کے اُس پار کے اضلاع پر قبضہ رکھنے مین بہت سے فائدے دیکھتا ہون اور کسی زمانہ مین میرا خیال تھا کہ اُنپر قبضہ رکھنا بہت مناسب ہے۔ لارڈ ڈلہوزی نے جب قبل الحاق اِس بارے مین مجھ سے صلاح لی تھی تو وہ مین ہی تھا جس نے یہ مشورہ دیا تھا۔ لیکن امتداد ایام اور تجربے نے میرے خیالات بدل دیے۔ مین خیال کرتا ہون کہ اُسمین صرف بہت ہے۔ اُسمین ہر سال اسقدر روپیہ خرچ ہوتا ہے جو ہم لوگ مشکل سے بچا سکتے ہین۔ یہ خرچ ہر سال بڑھتا جاتا ہے۔ قبضہ رکھنے مین بڑی دقت اور خطرہ ہے۔ وہان اگر کوئی بلا نازل ہوگی تو اُسکا انسداد سخت دشوار ہو جائیگا۔ وہان کی آب وہوا تندرستی کے حق مین مضر ہے اور وہان کی جنگ ہمارے قویٰ اور عادات کے مطابق نہین ہے۔

مین ذمہ کرتا ہون کہ دریاے سندھ کی سرحد کو مَین فوج کے آدھے حصے مین جو دریاے ستلج کے اُس پار کی سرحد کے لیے درکار ہوگی بچا لونگا۔

اب ہماری موجودہ حالت پر لحاظ کرنا چاہیے۔ یہان ہم لوگون کے پاس تین رجمنٹ گورون کی اور ایک بڑا بھاری توپخانہ ہے اور کچھ ہماری دیسی فوج جو تمام دیسی فوج سے اچھی ہے دریاے سندھ کے اُس پار مقید پڑی ہے۔ یہ وہ فوج ہے کہ اگر دہلی مین ہوتی تو ایک ہفتہ مین وہان کا قضیہ طے کر دیتی۔ اب دیکھنا چاہیے کہ باقی تمام ملک پنجاب کے لیے ہمارے پاس کسقدر فوج ہے۔ اُسکے واسطے ہمارے پاس صرف دو ہزار گورے ہین (مجکو اِس تعداد مین بھی شبہ ہے) جو پھلور گوبند گڑھ فیروزپور اور ملتان کے قلعون پر قبضہ کیے ہوے ہین اب ہمارے پاس گورے رنگ کا ایک آدمی بھی نہین ہے جس سے اپنے ملک کو بچا سکین جسقدر فوج

ہم جمع کرچکے ہین اُس سے زیادہ اب جمع نہین کرسکتے سواے اِسکے کہ راولپنڈی اور اُسکے بعد پشاور کو چھوڑدین۔ اگر سکھون نے بلوہ کیا تو دریاے سندھ کے اِس پار ہماری حالت بہت ہی متغیر ہوگی۔ اگر پشاور کی فوج اسطرف آجائیگی تو ایسے مضبوط ہوجائینگے کہ کوئی ہمارا مقابلہ نہ کرسکیگا۔ ۱۸۱۴ء مین نپولین کو جو شکست حاصل ہوئی تھی تو سواے ضد کے اُسکی اور کوئی وجہ نہین تھی اور ضد نپولین نے یہ کی تھی کہ لپزگ کی تباہی کے بعد نپولین نے دریاے اِلب کو اپنی سرحد قرار دی یہ نہ کیا کہ درمیانی ملک کو چھوڑکر یکبارگی دریاے رائن کو سرحد قرار دیتا۔ اسطور پر نپولین نے اپنی تمام فوجین دریاے اِلب کے اُس پار اُتار دین اور جسوقت اُسکو معرکۂ جنگ مین شکست حاصل ہوئی تو اِن لوگون کو اطاعت قبول کرنا پڑی۔ لیکن اگر باوٹزن اور دوسری لڑائیون مین جو لپزگ کے بعد ہوئین یہ فوجین اُسکے ساتھ ہوتین تو ضرور اُنکے ذریعہ سے فتح حاصل ہوتی۔ بس اب اِس بارہ مین کہان تک بیان کیاجائے۔

پنجاب مین سب سے بڑھکر ابتری ماہ جون کے آخر اور جولائی کی ابتدا مین واقع ہوئی۔ دہلی سے کمک کے لیے روز بروز زیادہ شور وغل سے فریاد بلند ہوتی تھی۔ اُنکی خواہش کا پورا کرنا یوماً فیوماً زیادہ دشوار ہوتا جاتا تھا اور اِڈورڈس صاحب اور سرداران پنجاب کی راے اِس حکمت عملی کی مخالفت مین روز بروز تیز ہوتی جاتی تھی کہ پنجاب کو فوج سے خالی نہ کرنا چاہیے۔ حکام دہلی نے اِڈورڈس صاحب اور لارنس صاحب سے کچھ کم اِس بات کی امید نہین رکھی تھی کہ ابتداے جولائی مین جب ۳۲۰۰ سپاہیون کی نئی فوج پہاڑی پر پہونچ جائیگی تو جس حملہ کا مدت سے التوا ہے وہ شروع ہوجائیگا۔ لیکن یہ امید منقطع ہوچکی تھی۔ جان لارنس نے ۲۹ جون کو اِڈورڈس صاحب کی چٹھی مین لکھا تھا کہ "جسوقت ہماری کمک کی سب فوجین پہونچ جائینگی تو اُسوقت میرے اندازہ مین سات ہزار سے لیکر آٹھ ہزار آدمی تک دہلی کے مقابلہ مین جمع ہوجائینگے لیکن مجکو اِس بات کے بیان کرتے ہوے افسوس معلوم ہوتا ہے کہ باغیون کی تعداد کے مقابلہ مین اِس جماعت کی بھی کوئی حقیقت نہین ہے یہ لوگ تو اپنے عقب کی آمد و رفت کے متعلق بھی حفاظت نہین رکھ سکتے"۔

لارڈ کیننگ کے پاس سے اِس امر کے متعلق ابھی تک کوئی خبر نہین پہونچی کہ اگر صورت معاملات نازک حد تک پہونچی تو اُسوقت کیا کرنا ہوگا۔ اور اب تک ہر ایک بات سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ وہ وقت اب بہت قریب آرہا ہے جب یہ مسئلہ صرف احتمالی اور قیاسی ہی نہ رہیگا بلکہ عین وقت اور عملدرآمد کے ملکی معاملات کے متعلق تصور کیا جائیگا۔ اور اُسوقت اِن دو باتون مین سے ایک بات تجویز کرنا پڑیگی کہ آیا چیف کمشنر پشاور سے فوج واپس کرنے کا حکم دینگے یا یہ قرار دینگے کہ اب اُنکے پاس دہلی بھیجنے کے لیے ایک آدمی بھی ہے یا نہین ہے۔ جان لارنس نے خود اپنی طبیعت مین ایک راے قائم کرلی تھی کہ "دہلی ایک نازک مقام ہے اور مین سمجھتا ہون کہ جو جو آدمی مین وہان کے لیے جمع کرسکتا ہون اُسکا بچانا میرے واسطے واجب و لازم ہے"۔ حکام پشاور کے خیالات بھی اِسی طرح واضح ہوگئے تھے۔ کیونکہ اسی زمانہ مین اُنھون نے اتفاق کرکے وہ مشترک شکایتین لکھ بھیجی تھین جنکو مین کئی مرتبہ صراحت کے ساتھ مجمل کرچکا ہون۔ اب پیادے گورے پنجاب مین صرف ۴۰۰۰ تھے منجملہ اِنکے نصف کے قریب درۂ پشاور مین تعینات تھے اور جو باقی رہ گئے تھے وہ غیر قواعددان سپاہیون کے ساتھ

دار السلطنت کی حفاظت کرتے تھے اور قلعہ ملتان اور گوبند گڑھ اور سلح خانہ پھلور وفیروزپور اور چھاونی راولپنڈی اور جالندھر اور اٹک کے قریب دریاے سندھ کے راستہ کی حفاظت پر متعین تھے۔ اِن لوگون کو ۸۰۰۔ آدمی اپنی جماعت کے گشتی کالم فوج کو چھ سات اُن یورپیار جمنٹون کی حفاظت کے لیے جو اَب تک اپنے ہتھیار لیے ہوئے تھین تاکہ وہ فساد نہ کرنے پائین اور جن رجمنٹون کے ہتھیار رکھوا لیے گئے اُنکو اِس بات سے باز رکھنے کے لیے بھیجنا تھے کہ وہ دہلی کے باغیون کی شرکت نہ کرنے پائین پس ایسے وقت مین جس وقت بلوہ ہوجاتا کچھ بعید نہین تھا اور سَر جَان لَارِنس نے اُن تمام باتون کی تیاریان کین جنکے ذریعہ سے وہ اپنی قلیل فوج سے فائدہ اُٹھا سکتے تھے اور تمام ضروری مقامات کی حفاظت کرسکتے تھے اور یورپیار جمنٹون سے ہتھیار رکھوا سکتے تھے اور وقتاً فوقتاً گورون کی اور رجمنٹین دہلی کو روانہ کرسکتے تھے۔

لیکن اُنکے خطوط سے انتہا درجے کا تردد ظاہر ہوتا ہے ۲۶۔ جون کو جَان لَارِنس لکھتے ہین کہ

اگرچین سے ملک کی فوج جلد پہونچ گئی تو ہم اب بھی بہت عمدہ کارروائی کرسکتے ہین لیکن اگر ایسا نہوا تو مین خود ابھی یہ نہین کہ سکتا ہون کہ ہم اِس طوفان کو فرو کرسکینگے علی الخصوص اُس صورت مین جب آپ سب لوگ دریاے سندھ کے اُس پار رہینگے۔ پشاور کو چھوڑنے سے (یہ جَان لَارِنس جَارج بَارنس کو لکھتے ہین کیونکہ اُنھون نے جَارج بَارنس اور سَر ہَارکل فرِیز اور نیول چیمبرلین کو بھی اپنے خیالات اِس بارے مین لکھے تھے) ۳۰۰۰ گورے ۲۴ توپین اور چار عمدہ دستے پنجابی سوارون کے چھوٹ جائینگے۔ یہ ایک ایسی تدبیر ہے جسمین خطرہ متصور ہے لیکن جو کچھ ہو دہلی کے چھوڑ دینے سے بہتر ہے اگر ہم دہلی کو فتح نہین کرسکتے تین تو ہم اُسکو چھوڑ بھی نہین سکتے۔ ...... بیشک پشاور کا چھوڑ دینا ایک کمزوری کی علامت ہے۔ لیکن کیا ہم کمزور نہین ہین۔ اگر ہم کہین کہ ہم ایسے نہین ہین تو یہ محض ہٹ دھرمی ہے۔ دریاے سندھ کے اِس پار اگر ہم تمام کوہستانی جرگون اور افغانون وغیرہ کو زیر کرسکینگے اور اپنے اقتدار کو مضبوطی کے ساتھ قائم رکھ سکینگے اور فوج کو مرتب کرسکینگے۔ اور دریاے سندھ کے اُس پار کے مقبوضات کی طرف اگر برابر توجہ رہیگی تو ہم برباد ہوجائینگے اور پھر کسی طرح اصلاح نہوگی۔ ص ۱۴۱

اور پھر بتاریخ ۳۰۔ جون اِڈورڈس صاحب کو لکھتے ہین کہ

جو کچھ اِس بارے مین مین نے بیان کیا ہے وہ بہت غور و فکر کر کے لکھا ہے۔ مین نہ تو ہندوستانی ملکی معاملات کا شائق ہون اور نہ مین اُن اصولون کی پیچ کرتا ہون۔ ممکن ہے کہ میری رائے غلطی پر ہو لیکن مجکو خود وہ غلطی معلوم نہین ہوتی ہے۔ مین موجودہ سرحد کی بہتری سے اعتراف کرتا ہون لیکن مین کہتا ہون کہ اُسکے رکھنے سے ہم لوگون کا بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ اور اگر خرچ کے اعتبار سے ہم اُسکو سنبھال سکین حالانکہ مین نہین سمجھتا کہ ایسا ممکن ہو تو بھی اِسوقت تجویز طلب امر یہ ہے کہ آیا اِس نازک وقت مین ہم اُس سرحد کو قائم رکھ سکتے ہین یا نہین۔ مین اپنی طبیعت کی طرف دیکھتا ہون تو وہ یہی کہتی ہے کہ پشاور خوشی سے چھوڑ دیا جائے اور اُسکے بدلے گورون کی فوج اور پنجابی سپاہ جو اسوقت دریاے سندھ کے اُس پار ہے دہلی کو روانہ کی جائے جسوقت ایسا ہوگا تو معلوم ہوجائیگا

کہ صورت معاملات فوراً بدل گئی۔ صبح کو لوگ شہر پناہ کے اندر بھگا دیے جائینگے اور دوسرے ہفتہ مین لوگ دیکھ سکینگے کہ ہم دہلی کے مالک بنے بیٹھے ہین گو ایسا رہا تھ سے نکل گیا۔ دو ایک دن کے بعد سننے مین آئیگا کہ نربدا کا ملک بھی جاتا رہا اُسکے بعد ناگپور کی باری آئیگی اور جسوقت ہمارے گورون کی فوج باہر ہوگی تو در اصل ہمکو سارا ہندوستان از سر نو فتح کرنا پڑیگا۔ آپ صرف اسی بات کا لحاظ کیجیے کہ ہندوستان کے مختلف حصون مین ہمارے ہم وطن مردون اور عورتون پر اِس زمانہ مین کیا گذر رہی ہے۔ جنرل ہیوٹ کی نالائقی سے۔ امُئی کے سانحہ نے جو خرابیان پیدا کین اور معاذ دہلی پر چڑھائی کرنے مین تاخیر ہوئی اُسکا نقصان شاید آیندہ پچاس برس تک لوگون کو معلوم ہوتا رہیگا۔

مین اِس مقام پر ۲۵۔ جون کے ایک مراسلہ موسومہ لارڈ کیننگ کا ایک خلاصہ درج کرتا ہون جسمین سر جان لارنس نے اپنے اور اپنے مخالفین کے خیالات کا مقابلہ کرکے اِسطور پر اُنکا بیان کیا ہے۔

اگر ہم نے پشاور کو برقرار رکھا اور پنجابی فوج خیرخواہ رہی تو ہم اب تک جو چاہینگے وہی کر سکینگے۔ لیکن اگر وہ ہم سے باغی ہوگئی تو ہمکو جاکر اپنے قلعون مین اُسوقت تک پناہ لینا پڑیگی جب تک انگلستان کی فوج یہان آکر پنجاب کو فتح نہ کریگی۔ برخلاف اِسکے اگر ہم پشاور اور کوہاٹ کو چھوڑ کر چلے آئے تو بگمان غالب ہم دریاے سندھ کے اِس پار کے ملک پر قبضہ رکھ سکینگے۔ اور بہرحال ہمارے گورون کی تمام فوج ہر وقت کام کرنے کے لیے مستعد رہیگی۔ ہم ایک صلح آمیز آبادی مین رہینگے پشاور کی طرح مخالفون کے درمیان نہ رہینگے چیف کمشنر کے جو خیالات ہین اُنکے مطابق عمل کرنے سے ہم لوگ پشاور پر قبضہ رکھنے کی نسبت زیادہ قوی رہینگے۔ برگیڈیر کاٹن کرنل اڈورڈز اور نکلسن صاحب اِس تدبیر کے خلاف ہین اور اُنکی یہ راے ہے کہ پشاور پر آخری وقت تک قبضہ رکھنا چاہیے حتیٰ کہ پشاور اور لاہور کے مابین جو مقامات ہین اگر وہ سب چھوٹ جائین تو بھی کچھ مضائقہ نہین ہے۔ وہ جواب دیتے ہین کہ ہم پشاور سے اگر ہٹینگے تو ہمین حفاظت نہین ہے اور اگر ایسا کیا جائیگا تو گویا اِس بات کی علامت ظاہر کردی جائیگی کہ ہندوستان مین ایک غدر برپا کر دیا جائے یہ صورت شاید دریاے سندھ کے اُس پار ہو سکتی ہے لیکن ہماری فوجون کو چالیس میل سے زیادہ آگے نہ جانا پڑیگا اور اگرچہ اُنکو ایک دریا طے کرنا پڑیگا لیکن راہ ہماری توپون کے ذریعہ سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ دریاے سندھ کے اِس پار آخری وقت تک غدر نہوگا کیونکہ یہی نہین ہے کہ اِدھر کے لوگ ہمارے دوست ہون بلکہ اُنکے پاس ہتھیار بھی نہین ہین۔ اِسمین شک نہین کہ خطرہ دونون باتون مین ہے اور مین جب تک کچھ ایسا ہی وقت نہ پڑیگا دونون مین کیسکو اختیار نہ کرونگا۔ لیکن دونون مین سے ایک بات ضرور اختیار کرنا پڑیگی۔ اور اگر وہ غلط نکلی تو نتیجہ بیشک بہت برا ہوگا۔

اوائل جولائی مین ہربرٹ گریتھڈ صاحب کے پاس سے ایک چٹھی آئی جسمین صرف یہی خبر نہین دی گئی تھی کہ حملہ کرنے کا خیال ملتوی رکھا گیا بلکہ (باوصف اِس امر کے کہ پنجاب سے روز بروز کمک پہونچتی جاتی ہے) یہ بھی کچھ مغلق الفاظ مین نہین بیان کیا گیا تھا کہ لشکر کے بعض بعض بڑے دلیر اور اولوالعزم اشخاص جنہین یقیناً صاحب کو بھی دخل ہے یہ بدشگونی کا کلمہ منھ سے نکالنے لگے ہین کہ "ہٹنا چاہیے"۔

۴-جولائی ۱۸۵۷ء-

حملہ کرکے دہلی کے فتح کرنے کی جو تجویز ہوئی ہے دو مرتبہ اُسپر عمل ہوتے ہوتے رہ گیا اور اب مجکو کسی طرح سے یقین نہین ہے کہ وہ تدبیر پھر اس نوبت تک پہونچے- اور فرض کیجیے کہ میری راے صحیح ہے تو یہ سوال پیدا ہوگا کہ آیا ہمکو اپنی موجودہ حالت سنبھالنا چاہیے یا محاصرہ کرنا چاہیے اور اپنی فوج سے تاوقتیکہ دوسری لڑائی شروع ہو اِس طور پر کام لینا چاہیے جسمین عوام الناس کا فائدہ ہو- اسکے دو ہفتہ کے بعد اِس سے بھی زیادہ وحشت اثر چٹھی خود جنرل آرچ ڈیل وِلسن کے پاس سے آئی حالانکہ جسوقت جنرل مذکور بجاے جنرل رِیڈ مقرر ہوے تھے تو سر جان لارنس اور دوسرے اشخاص نے اُنپر بڑی بڑی امیدین کی تھین اور یہ کچھ بے وجہ نہین تھین-

۱۸-جولائی-

مین نے کرنل بیرڈ اِسمتھ چیف انجنیر فوج سے صلاح کی اور ہم دونون کی راے یہ قرار پائی کہ اب اگر دہلی پر حملہ کرنے کا کوئی قصد کیا جائیگا تو اُسکا انجام شکست اور تباہی ہے- اسوقت فوج مین ۲۲۰۰ گورے اور ۱۵۰۰ ہندوستانی یعنی کُل ۳۷۰۰ سنگینین ہین- ..... باینہمہ اگر مجکو اِس کام کے قابل ہونے کا موقع دیا جائے تو کثرت اور عجلت سے کمک پہونچنا چاہیے مین نے سُنا ہے کہ دکھن جانب جو فوجین جمع ہو رہی ہین اُنکو مدد دینے کا بہت کم موقع حاصل ہے کیونکہ وہ اودھ کی طرف توجہ کیے ہوے ہین اسواسطے مین منت کے ساتھ آپ سے متقاضی ہوتا ہون کہ جسقدر جلد آپ سے جہان تک کمک ممکن ہو وہ پنجاب کی فوج سے مجکو دیجیے- ..... مین دوستانہ طور پر آپ سے کہتا ہون کہ تاوقتیکہ عجلت کے ساتھ مجکو کمک نہ پہونچیگی یہ فوج لڑائی اور بیماری سے ہلاک ہوتے ہوتے بالکل کم ہوتی جائیگی اور سواے اِسکے اور کوئی چارہ باقی نہ رہیگا کہ ہم لوگ کرنال کو پلٹ آئین اِس بدنصیب کارروائی کا جو نتیجہ ہوگا اُسکی تباہیون کا مین اندازہ نہین کرسکتا ہون کہ کہان تک ہوگی- مین التجا کرتا ہون کہ آپ تار پر فوراً اسکا جواب دیجیے اور یہ بیان فرمائیے کہ آپ کمک کے لیے کسقدر فوج میرے پاس بھیج سکتے ہین اور کب تک مین اِس بات کی امید کرون کہ وہ فوج کمپ مین داخل ہوگی-

اب کیا کرنا چاہیے تھا- اِڈورڈس صاحب اور کاٹن صاحب اور نکلسن صاحب بار بار جان لارنس کو آگاہ کرتے تھے کہ وہ پنجاب کو فوج سے اسطرح خالی کرتے جاتے ہین جس سے خطرہ متصور ہے اور اُنکو اب کسی طرح سے ایک گورا بھی دہلی کی کمک کے لیے نہ بھیجنا چاہیے اُنھون نے جان لارنس کو یہ بھی لکھا تھا اور رواجی لکھا تھا کہ دہلی کی فوج کو کمک پہونچانے کے لیے دنیا بھر کی کوششون کے کرنے کے بعد اگر وہ اپنے صوبہ کی حفاظت کرینگے اور اُن خطرون کے دیکھنے سے انکار کرینگے جنکا نہ دیکھنا اُنکے لیے آسان تھا تو اُنپر کوئی شخص الزام نہ لگائیگا- بیشک کوئی شخص الزام نہ لگاتا لیکن جان لارنس کے دل مین جب وہ کوئی کام کرنے جاتے تھے تو کبھی یہ خیال نہین گذرتا تھا کہ وہ لوگون سے پوچھین کہ اُس کام کے واسطے اُنکی تعریف یا مذمت ہوگی- سر جان لارنس نے بارنس صاحب کو یہ مضمون ایسے الفاظ مین لکھا تھا جو تمام عمر اُنکا

اصول رہا اور آخری چند مہینے مین بھی اُسکا کچھ کم خیال نہین رہا۔" مین نہ تو نام کو دیکھتا ہون نہ بدنامی کو ڈرتا ہون مین صرف اِس بات کو دیکھتا ہون کہ میرا منصبی فرض کیا ہے اور اپنی سلطنت اور اُن لوگون کو جو سلطنت سے تعلق رکھتے مین محفوظ رکھنے کا لحاظ کرتا ہون"۔ یہ وہ عظیم الشان الفاظ ہین کہ جن لوگون نے حال کی ظالمانہ جنگ کے نازک وقت مین سَر جَان لَارِنس پر "دوجاب سے پیچھے ہٹنے" یعنی اُنکی خلقی جرأت پر طعن کی تھی اُنکے لیے بہتر تھا کہ الفاظ مذکور کے سمجھنے کی کوشش کرتے۔

اور اب دیکھنا چاہیے کہ اُنھون نے جنرل آرچ ڈیل وِلسن کی تاکیدی شکایت کا کیونکر جواب دیا۔ شل سرعت خیال (یا بہرحال اِسقدر عجلت کے ساتھ جسطرح برقی تار خبر پہونچا سکا) فوراً یہ جانفزا خبر جواب مین بھیجی گئی۔

مجھکو آپ کی چٹھی مورخہ ۱۸-ماہ جولائی وصول ہوئی۔ ہم ابھی آپ کے پاس ۲۷۰۰-آدمی حسب صراحت ذیل روانہ کرسکتے ہین۔

	آدمی
حضور ملکہ معظمہ کی رجمنٹ نمبر ۵۲	۷۰۰
جنگی پولس کے لوگ	۴۰۰
کماؤن کی پلٹن	۴۰۰
ملتانی سوار	۲۰۰
نو پونڈ والے توپخانہ کے لوگ	۱۰۰

اسکے بعد ۲۰۰۰-آدمی اور روانہ ہونگے۔ آپ میرٹھ کی فوج سے ایک حصہ کیون نہین طلب کرتے ہین۔

یہ وہ خبر ہے جس سے پہاڑی کی قلیل فوج کی جان مین جان آئی ہوگی جسپر غنیم کے متواتر حملون سے معلوم نہین کیا گذر رہی ہو اور جو دن بھر دھوپ مین جلتی تھی اور بالکل خستہ تھی اور بیماریون مین مبتلا تھی اور جسمین سب ملکر صرف ۲۰۰۰-آدمی ایسے ہونگے جو کام دے سکتے۔ لیکن جَان لَارِنس اِس سے بھی زیادہ فوج بھیجنے کا قصد رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ اگر ممکن ہو تو "دو سے ہٹنے" کا لفظ اُس معنی مین مستعمل نہو جس معنی مین دہلی کے کیمپ کے لوگ استعمال کرتے تھے۔ اور اُنھون نے نارمن صاحب اسسٹنٹ اجیٹن جنرل فوج اور ڈیلی صاحب افسر سیاہ گایڈس کو جنکو وہ سمجھتے تھے کہ جو کچھ اُنکو لکھا جائیگا وہ بیکار نہوگا مندرجۂ ذیل مضمون تحریر کیا۔

لاہور ۲۴-جولائی۔

میرے پیارے نارمن صاحب۔ آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ کمک بھیجنے کے بارے مین مجھ سے جو کچھ ہوسکتا تھا مین نے کوئی بات اُٹھا نہین رکھی۔ آیندہ دو ہفتہ کے اندر آپ کے پاس کماؤن کی پلٹن اور حضور ملکہ معظمہ کی رجمنٹ نمبر ۵۲ اور پلٹن نمبر ۱۶ کا پرا پہونچ جائیگا اور اُسکے علاوہ پنجابی پیادون کا ایک دستہ جو کانگڑہ اور امرتسر کی پولیس کی پلٹنون سے تیار کیا گیا ہے وہ بھی روانہ ہوگا اُنمین سے کسی پلٹن مین کوئی پوربیا نہین ہے۔ گرنٹ صاحب کی فوج کو بھی پوربیا لوگون کو

خارج کرکے دکھن جانب روانہ ہونا چاہیے الغرض مجکو امید ہے کہ جسوقت یہ کمک پہونچ جائیگی تو آپ کی حالت بہت مضبوط ہو جائیگی۔ مین نہین سمجھتا کہ اسکے بعد مین گوروں کی اور سپاہ روانہ کرسکونگا۔ پشاور کی فوج کو چھوڑکر ہمارے پاس ۴۰۰۰ پیادے ہین جس سے ہمکو ملک سنبھالنا اور رجمنٹوں کو جنکے ہتھیار لیے اور جنکے نہین لیے گئے ہین دباؤ مین رکھنا ہے۔ ۔۔۔۔۔ اب اگر آپ اس تازہ کمک سے بھی دہلی کو فتح نہ کرسکیے تو اپنا مورچہ سنبھالے رہیے اور اس بات کا موقع آنے دیجیے کہ پوربیا لوگ آپ کے مورچون سے اپنا سر ٹکرائین۔ اس حکمت عملی سے آپ اُسکو کمزور کردینگے۔ لیکن پیچھے ہٹنے کی سند نہین ہے۔ اگر ایسا ہوا تو آخر کو خرابی اور بربادی ہوگی۔ میری رائے یہ ہے کہ جنرل وِلسن کو چاہیے کہ جدید حصہ فوج یعنی پنجابی پیادون کی رجمنٹ نمبر ۔ اِنشافرڈ صاحب کی ماتحتی مین سہارنپور بھیجدیا جائے اور وہان سے گورکھاؤن کی فوج طلب کرلی جائے۔ مین گریٹن صاحب کی فوج کا ایک حصہ میرٹھ کو بھی بھیجونگا اور گولہ اندازون کی رجمنٹ نمبر ۶ کا ایک بڑا حصہ دہلی کو روانہ کرونگا پھر جسوقت بلوچی سپاہ دہلی مین پہونچیگی تو وہ میرٹھ کو جائیگی اور گریٹن صاحب کا پرا چلا آئیگا۔ اسطور پر دہلی مین آپ کے پاس سب سے عمدہ سپاہی ہو جائینگے۔ دوسرے درجہ کے سپاہی میرٹھ اور آخر درجہ کے سہارنپور مین رہینگے جو گوجرون اور دوسرے بدمعاشون کی سرکوبی کے لیے بخوبی کافی ہونگے ۔۔۔۔۔ پنجاب مین بھی ہر طرح سے خاموشی ہے اور جہان تک مین دیکھتا ہون لوگ خیرخواہ ہی معلوم ہوتے ہین خدا کرے یہی رہے۔ لیکن یاد رکھیے کہ اگر دہلی مسخر نہوئی تو ہمارا اختیار جاتا رہیگا۔ نہ تو پنجاب اور نہ کوئی دوسرا مقام رہ سکیگا۔ یہ چٹھی جنرل وِلسن کو بھی دکھلا دیجیے گا۔

جَان لَارِنس ڈیلی صاحب کو لکھتے ہین کہ

اگر دہلی مین ہم زیر کردیے گئے اور ہمکو پیچھے ہٹنا پڑا تو ہماری فوج برباد ہو جائیگی۔ اُسوقت نہ تو پشاور کچھ کام آئیگا اور نہ پنجاب ہی سے کوئی فائدہ نکل سکیگا۔ دونون ہاتھ سے جاتے رہینگے پھر پشاور اور کوہاٹ کی فوج کو ۹۰۰۰ آدمی اور ۳۰ توپین دے دینا پڑینگی۔ اب اس قسم کی فوج اگر بروقت میدان مین لاکر کھڑی کردی جائیگی تو وہ اس ہل چل کو فرو کردیگی یا بہرحال موسم سرما تک اُسکو روکے رہیگی لیکن جسوقت دہلی والی فوج برباد ہو جائیگی اور پنجاب مین بغاوت پھیل جائیگی تو اس فوج کو ایک عام حملہ بگولے کی طرح اڑالے جائیگا۔ مجکو یہی امید اور یہی آرزو ہے کہ فوج کی ہلاکت کا موقع نہ آنے پائیگا لیکن ابھی کوئی شخص یہ نہین کہہ سکتا کہ ہمارے واسطے کیا امر رکھا ہے۔

اور یہ امر نہایت ضرور ہے کہ ہم بحیثیت مدبر ملک اسپر لحاظ کرین اور اس امر کو تجویز کرین کہ کس پہلو کی حکمت عملی ہمکو اختیار کرنا چاہیے ورنہ جسوقت وہ مصیبت کا وقت پہونچ جائیگا تو کچھ ہمارے بنائے نہ بنیگی۔ اس چٹھی کا مضمون چیمبرلین صاحب کو پڑھکر سنا دیجیے گا اور مجکو لکھیے گا کہ اُنکی رائے اس بارے مین کیا ہے۔ مین لاہور اور ملتان کو آخری وقت تک سنبھالے رہونگا اور اگر دہلی مین کوئی ابتری واقع ہوئی تو عورتون اور بچون کو کراچی کی طرف روانہ ہونے دونگا۔

جَان لَارِنس نے اِڈورڈس صاحب کو بیشک اپنی حکمت عملی پر عمل کرنے کے بعد اُسکی بابت اطلاع دی اور ایک تبہ اپنی تغیر تبدل ارادے سے اِڈورڈس صاحب کو اور خبر دی۔

۲۴۔ جولائی۔

......اگر صورت معاملات بہتر نہ نکلی اور اگر زیادہ مدد درکار ہوئی اور گورنمنٹ نے یہ معاملہ مجھپر چھوڑ دیا تو مین کوہاٹ اور پشاور کی فوج کو واپس طلب کر لونگا اور جو شخص مجکو بہم پہونچ سکیگا اُسکو دہلی کی طرف روانہ کرونگا اور یہ لوگ جو بھیجے جائینگے زیادہ تر گورے اور پنجابی لوگ ہونگے۔ میرے نزدیک شکست یا فتح جو کچھ ہوگی وہ دہلی مین ہوگی۔ اگر ہماری فوج دہلی سے ہٹی تو گویا برباد گئی۔ سوائے بدنامی اور تباہی کے کچھ نہوگا اور اگر وہ مضبوط قائم رہی تو مین مدد نہونے کے سبب سے اُسکو برباد ہوتے ہوے نہ دیکھ سکونگا۔ یہ امر نہایت ناشکری اور سوء تدبیری کا ہوگا اگر اُنکی زیادہ تعداد زیر ہوگئی تو ہمارے بنائے ایک نہ بنیگی ہمارے پاس اُن لوگون کو ملاکر جو کراچی سے روانہ ہو چکے ہین اور اب راستہ مین ہین، ۴۲۰۰ گورون کے قریب ہونگے ہم ملتان اور لاہور کو زیادہ عرصہ تک رکھ سکتے ہین پیچھے ہٹنے یا مدد بھیجنے کا راستہ ملتان ہی ہے۔ ملتان پر جب تک ہم سے بندوبست ہوسکیگا قبضہ رکھینگے لاہور کے قلعہ مین فی الحال تمام عورتین اور بچے پناہ گزین ہین اور وہ بالکل بھرا ہوا ہے جسوقت بیرونجات کی اور عورتین اور بچے آئینگے تو ہم کیا کر سکینگے۔ پشاور پر قبضہ قائم رکھنے کا قصد صرف اپنا موقع اپنے ہاتھ سے کھونا ہے یہ وہ موقع ہے کہ اگر چھ ہزار آدمی فوج متعینہ دہلی یا اُسکی باقیماندہ جماعت کے ساتھ ہو جائینگے تو ضرور ہمکو کامیابی حاصل ہوگی۔ اگر معاملات میرے اختیار مین رہے تو مین یہی ارادہ رکھتا ہون جو کبھی بدلنے والا نہین ہے۔

لارڈ کیننگ کے روبرو جنکے پاس سے اب تک کسی طرح کی کوئی خبر نہین آئی یہی دونون پہلوون کی تجویز ایک مرتبہ اور پیش کرکے جان لارنس نے یہ لکھا کہ۔

اب یور لارڈشپ (حضور عالی) کو تجویز فرمانا چاہیے کہ ہم کون سی راہ اختیار کرین۔ دہلی مین مصیبت پڑنے کے وقت ہمکو کیا کرنا چاہیے۔ آیا ہمکو یہ لازم ہے کہ اُسکو اُسکے حال پر چھوڑکر اپنے صوبے کے بچانے کی کوشش کرین یا پیشتر سے دریاے سندھ کے اس پار آکر اپنے وسائل سے پنجاب کو مستحکم کرین اور شہر پناہ دہلی کے قریب جو جنگ چھڑی ہے اُسکو برقرار رکھین۔ مین التجا کرتا ہون کہ حضور اس امر کو قطعی طور پر تجویز فرماوینگے کہ دو باتون مین سے کون سی بات اختیار کی جائے۔ اگر یہ باتین ہمارے فیصلہ پر چھوڑ دی جائینگی تو بیکار کی بحث مین وقت برباد ہوگا اور جس وقت تک ہم لوگ اِس بات کو تجویز کر سکینگے کہ کون سی راہ اختیار کرنا مناسب ہے اُسوقت تک اُسپر عمل کرنے کا وقت باقی نہ رہجائیگا۔

مین نے حضور سے یہ امر اور دوسرے ضروری امور اپنی راے کے مطابق انجام کرنے کے لیے پورے اختیارات کی استدعا کی تھی۔ اختیارات سے قوت زیادہ ہو جائیگی اور متحد کارروائی ہوسکیگی۔ مین کمان کے لیے اعلیٰ سے اعلیٰ افسرون کو جو بہم پہونچ سکتے ہین منتخب کرکے گورنمنٹ کو خطرون سے بچانے کی کوشش کرونگا اور نالائق آدمیون کو فوراً خارج کردونگا لیکن مین حضور سے اِس امر یا کسی دوسرے امر کی بابت زیادہ اصرار نہین کر سکتا ہون۔ فائدہ سرکار کے متعلق جو کچھ میرے امکان مین ہے وہ کرونگا اور باقی امورات ایک اعلیٰ اختیار کے لیے چھوڑ دونگا۔ پنجاب مین بعض لوگ بہت اچھے ہین اور اب تک جس طرح کا اتحاد ہے وہ بخوبی مشہور ہے۔ مین نے نکلسن صاحب کو کمک کی فوج لیکر دہلی کی جانب روانہ ہونے کی اجازت دے دی ہے کیونکہ ہندوستان کے اسطرف سب سے لائق سپاہی وہی ہین۔

اِسکے چند روز بعد (۳۰- جولائی) کو اُنھون نے جنرل گانٹن کو لکھا کہ -

آپ کا کیا خیال ہے - ہم دیکھتے ہین کہ دہلی کے مقابلہ مین ۴۵۰۰ کام کرنے والے گورے دیسی سوار اور پیادے بھی نہین ہین ۱۱۰۰ - آدمیون کے قریب مجروح یا علیل پڑے ہین خدا کرے ہماری کمک بروقت پہونچ جائے - مین امید کرتا ہون کہ ۱۱۰۰ گورون اور ۱۴۰۰ پیادون کی مدد ۱۵ - ماہ آیندہ تک پہونچ جائیگی - میری حکمت عملی یہ ہے کہ جہان تک ممکن ہو فوج کو مدد دی جائے اگر اُسکو ناکامی ہوئی تو ہر امر مین ناکامی حاصل ہوگی - ہمارے انجام کا یہ بڑا نازک وقت ہے -

بیشک یہ بڑا نازک وقت تھا چیمبرلین اور نارمن صاحب ڈیلی اور وِلسن صاحب سب کے سب جان لارنس کو یہی لکھتے تھے کہ وہ کسی قسم کی بھرتی کے لوگ جو قواعد وغیرہ سے آگاہ نہون نہین چاہتے ہین بلکہ وہ قواعد دان گورون اور ہندوستانیون کو چاہتے ہین اور جان لارنس نے آخر مین دیکھا کہ ایسے لوگون مین سے اب ایک شخص بھی اُنکے جمع کرنے سے جمع نہین ہوسکتا ہے - "مجھ سے جسقدر آدمیون کا بھیجنا ممکن تھا اُن سب کو مین نے بھیجدیا شاید مین نے اتنے آدمی بھیجے جسقدر مجکو بھیجنا لازم نہ تھا" نیمچ کے باغی ابھی سے دہلی مین پہونچ گئے - کانپور مین عجیب ہولناک طریقہ کا کشت وخون واقع ہوا اور جس سخت طور پر دغابازی کی گئی اور عورتین اور بچے جانورون کی طرح ذبح کیے گئے اور زیر ہوے اور ان سب باتون سے جن پر اُسوقت یقین کیا گیا اور (یہ غلط یقین کیا گیا تھا) جیسی بیعزتی حاصل ہوئی جس سے موت کہین اچھی تھی اِسکے حالات سُنکر دہلی کے نہایت نفس کُش سپاہیون کی رگون مین بھی خون جوش کھانے لگا اور وحشیون کی طرح انتقام کی فریاد بلند ہونے لگی اور جب تک اُنکے سامنے اِس گناہگار شہر کے لوگ مجبور ہوکر بسمل نہین ہوے اُس وقت تک اُنکا غصہ فرو نہین ہوا - خاص لاہور کی یہ کیفیت ہے کہ جسوقت چیف کمشنر پنجاب وہان پہونچے تو اُنکے پہونچنے کے ساتھ ہی اُنکے روبرو چھبیسوین پلٹن کے سپاہی جنکے ہتھیار عرصہ سے رکھوا لیے گئے تھے بگڑ کر غدر اور کشت وخون پر آمادہ ہوگئے - اور بطور مرتب فوج کے وہان سے چلنے کا ارادہ کیا - مختلف مقامات سے متوحش مضمون کی چٹھیان آتی تھین کسی مین تو یہ خبر درج ہوتی تھی کہ گلاب سنگھ (گو رعایا کے ساتھ کیسے ہی ظلم کیے ہون لیکن جو اُن لوگون کے خیرخواہ تھے جنھون نے اُنکو مسند پر بٹھایا تھا قریب مرگ ہین اور فرمان روا کے بدلنے سے حکمت عملی بھی عجب نہین ہے کہ بدل جائے - کہین کوئی چٹھی قندھار سے لمسڈن صاحب کی لکھی ہوئی آتی تھی اُسمین سر جان لارنس کو خبر دی جاتی تھی کہ دہلی کے سنحر کرنے مین جو تعویق ہو رہی ہے اُسپر لوگون کا خیال بہت رجوع ہے اور افغان لوگ اِس گھات مین بیٹھے ہین کہ ہم پر چھاپا مارین -

لیکن یہان اور دوسرے مقامون پر بھی سب سے زیادہ تاریک گھنٹہ اُسوقت محسوس ہوا جب آفتاب نکلنے کا وقت قریب پہونچا - یکم اگست کو پہاڑی کی قلیل فوج نے باغیون پر ایک کاری فتح حاصل کی - اور خبرین آئین کہ جو فوج چین کو جاتی تھی اُسکا راستہ روکا گیا اور اسوجہ سے وہ کلکتہ مین اُتری ہے اور ہند کو روانہ کی جاتی ہے

اور انگلش گورنمنٹ نے غدر کا حال سنتے ہی حکم دیا کہ ہندوستان کی کمک کو فوجین روانہ کی جائین - ہَوِیلاک صاحب اپنے مشہور کوچ مین فتح پر فتح حاصل کرتے ہوے کانپور کو پہونچ گئے اگرچہ انھون نے اب تک وہان کے آدم کش قصابون سے شہر کو صاف نہین کیا تھا اور عنقریب لکھنؤ کے بچانے کے بعد آگرہ اور دہلی کی طرف آنے والے تھے - گلاب سنگھ اگرچہ مرگئے تھے لیکن اُنکے فرزند رنبیر سنگھ نے صلح آمیز طریقہ اختیار کیا اور ۲۲۵۰ - آدمیون کا ایک دستہ رچرڈ لارنس صاحب کی ماتحتی مین دہلی کو روانہ کرنے والے تھے - چھبیسوین رجمنٹ کے سپاہی مغلوب کرلیے گئے تھے اور چن چن کر ایک ایک مارڈالا گیا - اور افغانون نے ہوا کا رُخ دیکھکر کہ کدھر چل رہی ہے ہندوستان پر حملہ کرنے کے بدلے جیسا کہ اِڈوَرڈس صاحب لکھتے ہین ہندوستان کو ہمارے لیے ازسرنو فتح کرنے مین مدد دینے کا اشتیاق ظاہر کیا - اور اِس طرح سے قبل اسکے کہ لارڈ کیننگ نے سَر جان لارنس کو براہ مدراس و بمبئی جو یہ خبر بھیجی تھی کہ "آخری وقت تک پشاور پر قبضہ کیے رہین" اُنکے پاس ساتوین تاریخ پہونچی چارون طرف سے باغیون پر طوفان اُٹھ چکا تھا اور سَر جان لارنس اِڈوَرڈس صاحب کو یہ مضمون امر مذکور کے متعلق تحریر کرسکے - "حضور گورنر جنرل بہادر مجکو حکم دیتے ہین کہ پشاور پر آخری وقت تک قبضہ کیے رہو بااینہمہ مین نہین دیکھتا کہ کسی نازک وقت مین ہمکو پھنسنا پڑے - طوفان قطعی طور سے دہلی کے باغیون پر آرہا ہے اور مجکو امید ہے کہ زیادہ عرصہ گذرنے کے قبل یہ لوگ ہلاک ہوجاینگے - ظاہرا چھبیسوین پلٹن کا ایک سپاہی بھی بچ کر جانے نہین پایا - اور ہم نے باقی سپاہ کو چھاؤنیون مین توپون سے گھیر کر مقید کردیا ہے"-

اسطور پر پشاور کا قصہ تمام ہوا - لارڈ کیننگ صاحب کے فیصلہ کے پہونچنے کے قبل اِس مسئلہ کی گرما گرمی جاتی رہی تھی اور اُسکی وجہ صرف یہی تھی کہ جان لارنس نے اپنی بلیغ کوششون سے ایسا کردیا تھا کہ پشاور پر قبضہ رکھنا اب ناممکن نہین تھا - مین نے اِس بحث کو جن جن ہون سے بقدر طول دیکر لکھا ہے اُنکو مین اوپر بیان کرچکا ہون - مین نہین سمجھتا کہ کوئی شخص جو مخالفانہ طور پر میرے اِن خلاصون کو دیکھیگا (یعنی خواہ وہ اس امر کے خیال کرنے مین کہ ضروری مقام پشاور یا دہلی تھا اِڈوَرڈس صاحب سے متفق الراے ہو خواہ جان لارنس سے اتفاق کرے) وہ کبھی لارڈ کرینبروک کے جال مین پھنسنے کی جرأت کریگا یا اُنکے قول سے سواے اُسکے جو لارنس صاحب کا خیال تھا کچھ اور سمجھیگا - کیونکہ جو چٹھیان مین محول کرچکا ہون اُنسے بیشک وشبہہ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سَر جان لارنس نے چند خاص حالتون مین پشاور چھوڑنے کی تجویز کی تھی جو اگرچہ واقع نہین ہوئین لیکن ممکن تھا کہ کیفیت واقع ہوتین اور اگر جان لارنس نے ایسی ہمت اور بلیغ کوشش نہ کی ہوتی تو ہر وقت اُنسے خطرہ متصور تھا - اُن خلاصون سے یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ جان لارنس کو بخوبی یقین تھا کہ اگر شہر دہلی ایک مناسب وقت مین فتح ہوگیا تو اُسپر ہماری حکومت نہین بلکہ بالائی ہند کے ہر ایک انگلشمین (انگریز) کی زندگی منحصر ہوگی اور اگر وہ مقصد پنجاب کے قربان کرنے سے حاصل ہوتا تو یہ کوئی بڑی قربانی نہین تھی - پس (اور مین ایسے مقام پر بعض اوقات اپنے اُس دوست کے الفاظ محول کرتا ہون جسنے حسب تحریک لارڈ لارنس پشاور کے تمام

کا غذات کو بغور کامل پڑھا ہے اور جنکی راے سے" بہ خود ان تمام کاغذات کو شخص غیر کی طرح دیکھکر اپنے کو متفق الراے
پاتا ہون) دہلی کا محاصرہ جو کیا گیا تو وہ سلطنت کی حفاظت سے یکقلم تعلق رکھتا تھا۔ جسوقت ہر ایک سپاہی جو پنجاب سے
جاسکتا تھا دہلی کو بھیجا گیا تھا اگر اُسوقت بھی کمانیر جنرل نے یہ بیان کیا ہوتا کہ جو کام اُنکو انجام دینا ہے اُسکے واسطے فوج
کافی نہین ہے یا اگر وہ حملہ مین کامیاب ہوتے تو کونسا طریقہ اختیار کرنا قرین مصلحت ہوتا۔ آیا یہ طریقہ بہتر ہوتا کہ "پشاور پر
قبضہ رکھو اور دہلی کی فوج کو اِس بات پر چھوڑ دو کہ یا تو وہ اپنی حالت سنبھالے رہے یا کرنال کی طرف ہٹ جائے اور
فتحیاب سپاہیون کو تعاقب کرنے کا موقع دے اور سامنے اور دہنے اور بائین جانب سے مخالفون کے درمیان اپنے کو
محصور کرا دے"۔ یا یہ طریقہ مناسب تھا کہ "پشاور کو چھوڑ دو اور اٹک پر استحکام کے ساتھ قبضہ رکھو اور اسطور پر جو فوج
[illegible] کثرت سے بہم ہو اُسکو دہلی روانہ کر دو"۔ مین سمجھتا ہون کہ زیادہ دور اندیش لوگ یہی کہتے کہ عاقلانہ طریقہ وہی تھا جسکو
اُس شخص نے اختیار کیا تھا جو کل صوبہ کا ذمہ دار تھا اور جو برابر یہی کہتا رہا کہ مجکو اپنے صوبہ یا کسی خاص مقام کا لحاظ نہین ہے
بلکہ مجکو سلطنت کا خیال ہے وہ جانتا تھا اور پنجاب بھر مین سوا اُسکے اور کوئی شخص نہین جانتا تھا کہ اِس مقدمہ کے
کل واقعات کیا ہین۔ صوبہ کے ہر ایک حصہ سے ہر ایک مقام کی حاجتون اور وہان کے خطرون کی رپورٹین اُس شخص
یعنی سَر جَان لَارِنس کے پاس آتی تھین اِڈورڈس صاحب یا نکلسن صاحب یا کاٹن صاحب کے پاس نہین
آتی تھین۔ نہال سنگھ ایسے دیسی باشندون اور اغیار کے دشمنون کے ذریعہ سے جَان لَارِنس ہی کو ٹھیک ٹھیک
اِس بات کی خبر پہونچتی تھی کہ جوتا کِس مقام پر کاٹ رہا ہے اور پنجاب کے لوگ کہان تک خیر خواہ اور کہان تک
بدخواہ ہین۔ سَر جَان لَارِنس ٹھیک ٹھیک اور اِڈورڈس صاحب اور نکلسن صاحب اور کاٹن صاحب صرف
قیاساً اِس بات کو جانتے تھے کہ اُنکے لفٹنٹون کی درخواستون کی تعمیل کرنے مین سَر جَان لَارِنس نے اپنے
صوبہ کو بالکل خالی کر دیا تھا تاکہ سرحد قائم رہے۔ علی الخصوص سَر جَان لَارِنس نے بارنس صاحب اور
وان کورٹ لینڈ صاحب وغیرہ کو جو چٹھیان لکھین اُنسے آنر دے ستلج کی ریاستون کی حالت اور اِس بات سے بخوبی
آگاہی حاصل ہوسکتی ہے کہ جس باغی ملک مین ہماری فوج کو رہنا تھا اگر اُسکو شکست ہوتی تو یکقلم ہلاک ہوکر رہ جاتی۔
یہ خیال کرنے کی بات ہے کہ جَان لَارِنس نے یہی نہین تجویز کیا تھا کہ پشاور خالی کر دیا جائے اور اپنے حال پر
چھوڑ دیا جائے بلکہ اُنھون نے یہ بھی تجویز کی تھی کہ پشاور ضابطہ کے ساتھ افغانون کے حوالے کر دیا جائے لیکن
سَر جَان لَارِنس نے سرحد کے ہندوون اور پنجابیون اور پٹھانون کے حالات سے اسقدر واقف ہونے اور
اِس امر پر بخوبی خیال کرنے کے بعد کہ اِس سے رُوس کی طرف سے اُسوقت یا آیندہ کسی زمانہ مین ہندوستان کا خطرہ
متصور ہے جو یہ کارروائی کرنے کی تجویز کی تھی تو وہ ہماری مضرت کے لیے نہین کی گئی تھی۔ فی الحقیقت سوا ے
اشد اور شاہنشاہی ضرورت یعنی بجز اِس امر کے کہ "سلامتی رعایا بہترین آئین ہے" اُنکو اور کوئی خیال نہین تھا

[illegible]

جس سے سرحد پر فساد برپا ہونے کی حالت مین پشاور سے پیچھے ہٹنے کی تجویز کی گئی تھی - لیکن اِس بات کا بھی اُنکو کچھ کم خیال نہ تھا کہ جو تدبیر اُسوقت مضر معلوم ہوتی تھی بعد کو وہی ہماری کُل مشرقی سلطنت کی تقویت اور استحکام کا باعث ہوگی -

بیان کیا جاتا ہے کہ لارڈ کیننگ نے جب اُنکو یہ نہین معلوم تھا کہ پنجاب مین سوائے اُسکے جو جان لارنس کی بعض چٹھیون سے (جو اُنکے پاس پہونچین) دریافت ہوا تھا کیا ہو رہا ہے ہندوستان کے اور اطراف مین چٹھیان لکھتے وقت خیال کیا کہ یہ نتیجہ حد سے زیادہ اعصابی حرکت کی پیدا کی ہوئی علالت کا ہے جیسا کہ ایسے نازک وقت مین بڑے بڑے بہادرون کا حال ہو جاتا ہے - لیکن جو اقتباسات مین نے محول کیے ہین اُنسے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کیفیت نہین تھی - چنانچہ جان لارنس کے اِس قطعی بیان سے (اگرچہ وہ اتفاقیہ طور پر ۱۸ - جون کی ایک چٹھی موسومہ اِڈورڈس صاحب مین درج کیا گیا تھا) بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ "آپ کی دعا سے میری صحت بہمہ وجوہ اچھی ہے میرے سر اور دماغ کا درد ایک عجیب طور سے آپ کے جانے کے ساتھ ہی جاتا رہا" - اُسکے متعلق ایک بات یہ بھی خیال کرنے کے قابل ہے کہ جب غدر پنجاب فرو ہو گیا اور سلطنت کی اصلاح پر بحث ہونے لگی تو اُنھون نے سوچ سمجھکر ایک نہایت عاقلانہ یادداشت مین جسکا خلاصہ مَین آگے چل کر محول کرونگا درۂ پشاور سے ہٹ آنے کی تجویز مندرج کی اور جب تک وہ زندہ رہے کبھی اُس سے انحراف نہین کیا -

درۂ پشاور پر قبضہ رکھنے کی حریفانہ تدبیرین جو نیول چیمبرلین اور ہربرٹ اِڈورڈس نے پیش کی تھین اُنپر طوالت کے ساتھ بحث کرنے کے بعد سر جان لارنس اپنے خیالات اسطور پر ظاہر کرتے ہین -

.... لیکن چیف کمشنر پنجاب بہت مضبوطی سے اس رائے کی طرف مائل ہین کہ سب سے عمدہ حکمت عملی یہ ہے کہ کُل درۂ پشاور اور کوہاٹ افغانون کے حوالہ کر دیا جائے اور ہم لوگ دریائے سندھ کو اپنی اُسطرف کی سرحد بنا لین -

صاحب چیف کمشنر نے یہ نتیجہ خوض و فکر کے بعد اور نہایت مجبوری سے نکالا ہے اُنکے خیالات اِس سے بالکل مختلف تھے یہ رائے رفتہ رفتہ عرصہ تک غور و فکر کرنے کے بعد قائم ہوئی ہے -

دریائے سندھ کو پہاڑون کے مقابلہ مین اپنی سرحد قرار دینے سے مندرجۂ ذیل باتون کا فائدہ متصور ہے - یہ سرحد نہایت چھوٹی ہے اور معہذا اُسکی حفاظت کے لیے قلیل سپاہ درکار ہے -

اول تو دریا خود ہی ایک بڑا بھاری مورچہ ہے کیونکہ نہایت چوڑا اور گہرا ہے اور بہت تیز بہتا ہے - پھر اسمین کوئی مقام ایسا نہین ہے جہان پانی پایاب ہو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے البتہ اپنے سوارون کو لیکر ایک مرتبہ یوسف زئی فرقہ کے لوگون پر چڑھائی کرنے کے لیے جاڑیلا مقام مین عبور کیا تھا لیکن اُسمین مہاراجہ موصوف کے پانچ ستّو آدمی کام آئے - اگر کوئی لائق انجنیر ہو تو وہ تھوڑے سے خرچ مین دریائے سندھ کے بائین جانب والے کنارے کو ایسا بنا سکتا ہے کہ کوئی حملہ آور گذر نہ کر سکے کشتیان سب کی سب

ہماری طرف رہیگی - اور ہمارے توپخانہ سے محفوظ رہیگی - دریاے سندھ کے داہنے کنارے کی طرف برج وغیرہ بنانے کے لیے بشرطیکہ کوئی غنیم ایسا قصد بھی کرے لکڑی دستیاب نہین ہوسکتی ہے -

صفحہ ۱۵۹ صاحب چیف کمشنر اِس بات کو قبول نہین کرتے کہ دریاے سندھ سے کسی حالت مین فوجی گروہ کو عبور کرنا دشوار نہوگا لیکن جسوقت کوئی معمولی قوت کا غنیم موجود ہوگا تو بائین کنارے پر اُترنے والون کو نہایت ضرر پہونچیگا -

پھر دریاے سندھ کے اِس پار جب مستحکم حالت مین رہینگے تو اُس پار کی نسبت یہان کے لوگ زیادہ مہذب اور فرمانبردار ہونگے کالاباغ تک دریاے سندھ کا کنارہ بہت گہرا اور اونچا اور ناہموار ہے اور یہان تک سال بھر دخانی جہاز چل سکتے ہین جس سے ہماری قوت کو اور بھی مدد پہونچتی ہے - اور اگر دریاے سندھ کے بائین کنارے کو مستحکم کرکے وہ مقصد حاصل نہین ہوسکتا تھا تو پشاور پر کس غرض سے قبضہ کیا جاتا - اِن اضلاع مین عمدہ انتظام ہونے کی حالت مین بھی آمدنی کا چہارچند خرچ ہے - یہ روپیہ اگر اور کامون مین صرف کیا جاتا تو اُس سے ہمارے وسائل مین بہت کچھ ترقی ہوسکتی تھی - اصل تو یہ ہے کہ ہم نہ یہان کی رعایا اور نہ افغانی قوم کو خوش کرسکتے ہین - اگر افغانون سے دوستی پیدا کرنا ہو اور اگر اُنکی دوستی کسی کام کی ہو تو وہ غرض صرف اِن ضروری مقبوضات کے چھوڑ دینے سے حاصل ہوسکتی ہے جو افغانون کے واسطے نہایت بیش قیمت ہین لیکن ہمارے لیے اُنسے اور کوئی فائدہ نہین ہے کیونکہ اُنکے سبب سے ہمیشہ جان و مال کا خطرہ رہیگا اور خرچ بڑھیگا - اگر ہم دریاے سندھ سے بنّون تک اپنا حصار کرینگے تو تقریباً دس ہزار آدمیون کی ہندوستانی فوج سے ہمکو سرحد کے محفوظ رکھنے کی ضرورت نہوگی -

یہ حجت قائم کی جاسکتی ہے کہ اگر ہم پشاور اور کوہاٹ کو چھوڑ دینگے تو آخر مین ہمکو دیرہ جات اور شاید سندھ بھی چھوڑنا پڑیگا - صاحب چیف کمشنر نہین خیال کرتے ہین کہ یہ امر ضرور ہوگا - دیرہ جات سواے اِس کام کے کہ دریاے سندھ کے دونون کنارون پر قبضہ رکھا جائے بیشک اور کسی امر کے اعتبار سے قبضہ رکھنے کے قابل نہین ہین - دیرہ جات کی آمدنی کبھی خرچ کو کافی نہین ہوئی لیکن وہان کے لوگ کوہاٹ اور پشاور کے لوگون سے بالکل مختلف ہین - اِس قرب و جوار کے کوہستانی لوگون پر بہ نسبت اور آگے کی سرحد کے باشندون کے زیادہ آسانی سے حکومت ہوسکتی ہے - پھر دریاے سندھ مین کالاباغ تک جو اسٹیمر چل سکتے ہین اِس سے بھی بہت فائدہ متصور ہے - بایں ہمہ اگر پچھم طرف سے کوئی خوفناک حملہ ہوگا تو اُسوقت یہی مسئلہ پیش ہوگا کہ آیا ہمکو کچھ دنون کے لیے دیرہ جات چھوڑکر دریاے سندھ کے اِس پار رہنا چاہیے یا نہین -

دریاے سندھ کو چھوڑکر کوہ سلیمان کو اپنی سرحد قرار دینے سے پنجاب یا ہندوستان کی حفاظت ایک ذرہ برابر بھی زیادہ نہین ہوسکتی ہے - جب تک ہم اندرونی ملک مین زبردست رہینگے اُسوقت تک کھٹکے کی کوئی بات نہین ہے - یہ پیشین گوئی
صفحہ ۱۶۰ بلا تامل کی جاسکتی ہے کہ پچھم کی طرف سے صرف ایک حملہ ہوگا جو ہمیشہ خوفناک معلوم ہوگا - اور جب تک ہم اپنے دلون مین صاحب قوت رہینگے اُسوقت تک صرف ایک ہی حملہ ہمیشہ واقع ہوتا رہیگا - ہندوستان مین جو ہمارا خطرہ ہوا تھا وہ (جیسا کہ بعض لوگون نے پیشین گوئی کی تھی) ثابت ہوچکا کہ باہر سے نہوگا اگر ہوگا تو اندر ہی سے ہوگا -

گو دوسری جانب سے کچھ ہی کہا جائے (اور کہنے کو بیشک بہت کچھ ہے) لیکن اِس بات سے بہت کم لوگ انکار کرینگے کہ یہ بڑا ضروری سرکاری کاغذ ہے - اِس بات سے بھی جیسا کہ جان لارنس یقین کرتے تھے بہت کم لوگ انکار کرینگے کہ اگر افغانون کو پشاور جو اُنکی جان کا ٹکڑا اور سلطنت کا تاج ہے دے دیا جاتا تو وہ لوگ بڑی بڑی ذمہ داریون سے ہمارے بڑے مطیع رہتے کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے دل مین یہی سمجھے کہ ہماری دوستی مین اُنکا ہر طرح سے فائدہ اور مخالفت مین ہر ایک قسم کا نقصان ہے - جسوقت ہماری دوستی کے صلہ مین افغانون کو پشاور پر قبضہ حاصل ہو جاتا تو ہر حالت مین روسی اِس امر سے بے اختیار ہو جاتے کہ وہ افغانون سے دوستی پیدا کرتے - اِس سے جنرل کوفمان اور شیر علی کے مابین ہرگز دوستی قائم رہنے نہ پاتی - اور گورنمنٹ ہندوستان معمولی دور اندیشی اور نیکی سے اپنے معاملات کو دیکھتی بھالتی رہتی تو دوسری اور تیسری جنگ افغانستان کا احتمال دو چند کم ہو جاتا -

بہرحال سر جان لارنس نے اپنی یادداشت مین جو رائے ظاہر کی تھی حال کے دو بڑے شجاع اور بہادر سپاہیون نے جو تواریخ ہندوستان مین مشہور رہینگے یعنی سر جیمس آؤٹرم[1] اور سر نیول چیمبرلین نے اُسکی بڑی تائید کی - چنانچہ ۱۱ - جون ۱۸۵۸ع کو چیمبرلین نے لارنس صاحب کو ایک تحریر مین مندرجہ ذیل مطالب لکھے تھے -

اِس زمانہ مین سرحدی مقامات کے معائنہ کے لیے جہان جہان میرے جانے کا اتفاق پڑا وہان مین نے مسئلہ پشاور کے تعلقات کا برابر خیال رکھا - اور اصل مین تو مین یہان تک کہہ سکتا ہون کہ مین نے اپنی سرحد کے اندرونی اور بیرونی معاملات اور اپنی انتہائے لیاقت کے مطابق مسئلہ پشاور کے متعلق موجودہ سرکاری معاملات سے واقفیت پیدا کرنے کے لیے ہر قسم اور ہر درجہ کے لوگون سے ملاقات کی - آپ کو یاد ہوگا کہ جب جولائی گذشتہ (۱۸۵۷ع) مین اِس معاملہ پر ہم لوگ بحث کرتے تھے تو اُسوقت اگرچہ مجکو پیچھے ہٹنے کی صلاح بہت قرین مصلحت معلوم ہوتی تھی تاہم اِس امر کا خیال مجھپر غالب رہا کہ پیچھے ہٹنے مین کسر شان ہے اور مین نے بَین بَین ایک طریقہ بتایا تھا کہ اِن اضلاع پر قبضہ رکھا جائے لیکن ایسا بندوبست ہو کہ روپیہ اور گورون کی جانین کم تلف ہون - باینہمہ اب میری رائے یہ ہے کہ یہ ملک افغانون کے حوالہ کر دیا جائے اور بارک زئی فرقہ کے لوگون سے نجات حاصل کی جائے کیونکہ اگر روس یا کسی اور سلطنت یوروپ کے اثر سے سرحد کے بچانے کی کوئی تدبیر ہم لوگ کر سکتے ہین تو وہ طریقہ یہی ہے اور اِس طریقہ سے سرحد مین زیادہ تر امن و امان قائم ہو سکتی ہے اور بجز اسکے اور کسی امر سے یہ ممکن نہین ہے کہ حاکم افغانستان ہماری دوستی کا پابند رہے یا روسیون سے بالکل قطع تعلق اختیار کرے -　صل ۱۶۱

اگر ہمارے پاس سپاہ (گورون کی) اور روپیہ اِسقدر ہوتا کہ ہر وقت ہر ملک کے ہر ایک دشمن کا مقابلہ کر سکتے تو اِس سے بہتر اور کون بات تھی لیکن کون ایسا شخص ہے جو ہندوستان کے اصل معاملات سے واقف ہو کر ایسی بات بیان کرے -　ص ۱۶۲

---

[1] اِس بارے مین سر جیمس آؤٹرم کے جو خیالات تھے اُنسے آگاہی حاصل کرنے کے لیے صاحب موصوف کی سوانح عمری مصنفہ سر فریڈرک گولڈ اسمڈ کے دیباچہ صفحہ ۱۳ - اور جلد دوم تتمہ (ل) صفحہ ۴۰۳ کو دیکھنا چاہیے -

ہماری کم زوری اور مضرت کے لیے اُس شخص کو جو حقیقت حال سے آگاہ ہے ابھی بہت کچھ خطرہ معلوم ہوسکتا ہے اور اِس لحاظ سے ایک مین ہون جو اِس بات کو دیکھکر بہت خوش ہونگا اگر افغانون کو ایسا کوئی لالچ دے دیا جائے جس سے وہ ہمارے طرفدار رہین۔ اِس بات پر مجکو یہان تک وثوق ہے کہ اگر کل میری موت آئے اور آج مجکو یہ معلوم ہو کہ ہم لوگ یہ دونون حصے افغانون کے حوالہ کیے دیتے ہین تو میری روح نہایت اطمینان کے ساتھ رہیگی۔ اگر مین اس ملک مین روس کا جاسوس بن کر آتا تو یہ سمجھتا کہ اگر دس ہزار فوج میرے پاس ہو اور دریاے سندھ تک ملک مجکو دے دیا جائے تو ملک پر ایک ایسا طوفان برپا کر دیا جائے کہ اُسکو فرو کرنا انتہا سے زیادہ مشکل ہو جائے۔ اور جب تک مدتون ہم لوگون کے دماغ اُسکے حل عقدہ مین پریشان نہ رہین اُسوقت تک کچھ نہ ہوسکے

مجکو اِس مقام پر کچھ اِس باعث سے نہین کہ یہ معاملہ بذات خاص بہت وقیع ہے بلکہ اس لحاظ سے کہ حال کے معاملات کا دھیان کر کے اُسکا لکھنا خالی از لطف نہین ہے یہ بیان کرنا چاہیے کہ خاتمۂ غدر کے بعد جب سَر جَانْ لَارِنْسْ انگلستان مین آئے تو اُنکی وِنڈزر مین طلبی ہوئی اور ہندوستانی معاملات کے متعلق شاہزادہ آلبرٹ سے بڑی دیر تک باتین ہوتی رہین۔ جَانْ لَارِنْسْ کو اِس بات پر بڑا تعجب ہوا کہ شاہزادۂ ممدوح کو ذرا ذرا سی باتون سے واقفیت ہے اور ہندوستان کے دقیق مسائل سے اسقدر ذوق ہے کیونکہ اور جن انگلش مدبرون سے اسوقت جَانْ لَارِنْسْ نے ملاقات کی ہے اُن مین اور شاہزادۂ ممدوح مین زمین و آسمان کا فرق پایا گیا۔ جسوقت سَر جَانْ لَارِنْسْ رخصت ہونے لگے تو شاہزادۂ ممدوح نے اُنسے ارشاد فرمایا کہ "مین پشاور کے چھوڑنے کے متعلق آپ کی تحریر کو پڑھ چکا ہون اور مین بالکل آپ کی راے سے اتفاق کرتا ہون" اپنی وفات کے کچھ روز پیشتر جَانْ لَارِنْسْ نے اِس قصہ کو سَر جارج ینگ سے بیان کرتے وقت جن سے مجکو یہ حال معلوم ہوا ہے کہا کہ وہ مجکو اِس بات سے بڑی حیرت ہوئی کہ شاہزادہ آلبرٹ کو ایسے کاغذ کے دیکھنے کی کیونکر ترغیب ہوئی جسکی نسبت مجکو یہ بھی نہین معلوم تھا کہ وہ ہوم گورنمنٹ کے پاس غور کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے یا نہین اور زیادہ تر تعجب مجکو اِس بات کا معلوم ہوا کہ جس حصۂ ملک مین میرے خیالات پر لوگ ایک مخالفت عظیم کے ساتھ نگاہ کرتے ہین وہان شاہزادہ ممدوح نے اِس صفائی سے اُنکو پسند کیا ہو۔

پشاور کے متعلق سَر جَانْ لَارِنْسْ کے کاغذات سے اقتباسات مین نے درج کیے ہین میرے نزدیک (اور ص ۴۶۲
اِس مقام پر مین کرنل رینڈال کی کچھ عبارت استعمال کرتا ہون) اُنسے سَر جَانْ لَارِنْسْ کی خصلت کے متعلق بہت سی نمودار باتین نہایت وضاحت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہین۔

اولاً اُنسے نظر کی وہ وسعت اور تیزی ظاہر ہوتی ہے جس سے وہ فوراً اِس بات کو سمجھ سکے کہ تمام کارروائیان اِس امر پر موقوف ہین کہ جسقدر جلد ممکن ہو دہلی کی مہم سر کی جائے۔

ثانیاً اُنسے وہ مستعدی جسکو خود جَانْ لَارِنْسْ نے فوراً اپنے مشہور مقام مین دکھلا دیا تھا اور وہ کوششین جنسے اورون کے دل مین بھی اُنکی سی خواہشین پیدا ہو گئی ہین اور وہ استقلال اور ثابت قدمی جس سے وہ ایک

کامیابی کا نتیجہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے تھے اور کسی خفیف وقت اور پیچیدگی سے جو اور جگہ پیدا ہوتی تھی اُنمین کچھ خلل نہین واقع ہوتا تھا یہ سب باتین ظاہر ہوتی ہین۔

ثالثاً اُنسے ثابت ہوتا ہے کہ جان لارنس مین اس بات کے متعلق ایک عجیب طرح کی جرأت تھی کہ جب کوئی وقت آپڑتا تھا تو وہ حسب اقتضاے وقت جوابدہی کو قبول کرلیتے تھے۔اور جب کوئی بالادست اختیار اُن پر بار ڈالتا تھا تو فوراً اُسکے حکم کو ماننے لگتے تھے۔چنانچہ جب لارڈ ڈلہوسی نے افغانستان کے متعلق عہدنامہ کرنے کی خواہش ظاہر کی یا جب لارڈ کیننگ نے حکم دیا کہ پشاور پر آخری دم تک قبضہ رکھا جائے تو اُنھون نے ایسا ہی کیا۔

رابعاً یہ غور کرنے کے بات ہے کہ جو لوگ خاص خاص مقام پر کام کرتے تھے اُنکے ذریعہ سے ہر امر کی واقفیت حاصل کرنے کا جان لارنس کو کسقدر اشتیاق تھا۔ایسی تحقیقاتین دوراندیشی اور انصاف اور ضرورت کے نہایت صریحی خیالات سے کی جاتی ہین لیکن کامل تجربہ کے بعد معلوم ہوا کہ حکام ہند اِن باتون کو ہمیشہ بلا اختلاف جائز نہین رکھتے ہین عمل درآمد اور قانون دونون باتون کے متعلق یہ ایک اصول قائم ہوگیا ہے کہ "خاص خاص مقام کی نسبت مین کچھ تجربہ حاصل نہ کرونگا"۔اور اس سے ہر وقت جنگ افغانستان کے مثل کسی نہ کسی آفت کے پیش آنے کا احتمال ہے۔لیکن خاص اسی امر سے کہ مقامی تجربہ کو ہمیشہ وہ حکام بھی جو بالکل اپنے محکوم ملک مین تازہ وارد ہوتے ہین جائز نہین قرار دیتے ہین یہ بات زیادہ مشہور ہوگئی ہے کہ جس شخص کا مقامی تجربہ اور واقفیت ایسی بڑھی ہوئی تھی وہ کبھی اس امر کی سماعت کرنے سے ناراض ہوتا کہ ایک بڑا ہی ناتجربہ کار اور ماتحت در ماتحت افسر بھی اُس مقام کے بارے مین جہان وہ ملازم ہے کیا کہتا ہے۔جیسا کہ مین برابر اِس سوانح عمری مین دیکھتا آتا ہون جان لارنس کا ہمیشہ یہ معمول رہا کہ قبل اِسکے کہ وہ کسی ضروری کام مین ہاتھ لگائین اُن لوگون کی صلاح ضرور لیتے تھے جو خاص مقام کے حالات سے واقف اور متعلقہ مقامی امورات کے متعلق صحیح تجویز کرنے مین سب سے بڑھ کر لائق ہوتے تھے۔

خامساً اور شاید سب سے ضروری امر یہ ہے کہ کاغذات متعلقۂ پشاور سے سر جان لارنس کی ہمت انتہا مرتبہ کو ثابت ہوتی ہے۔کیونکہ جان لارنس یا ہربرٹ اڈورڈس چاہے جس شخص کی جانب ہم میلان کرین لیکن اس امر مین مشکل سے شبہہ پڑسکتا ہے کہ سر جان لارنس کی حکمت عملی ایسی تھی جسکے واسطے اعلیٰ درجہ کی بے نظیر ہمت درکار تھی۔جہان تک پنجاب سے سروکار ہے سر جان لارنس کی حکمت عملی جسمین اُنکی جان کا خطرہ تھا "آگے بڑھنے" کی تھی "پیچھے ہٹنے" کی نہ تھی۔اگر بعض حالتون مین وہ سرحد کی اِس طرف کچھ ہٹ آنے کی تجویز کرتے تھے تو دوسری جانب اُنکی حکمت عملی یہ تھی کہ جسقدر ہوسکے آگے بڑھتے چلے جائیے۔ہربرٹ اڈورڈس کے اِس حصۂ خط کتابت سے گو کچھ کیون نہ سمجھا جائے لیکن یہ مشکل سے

کہا جا سکتا ہے کہ اُسمین کوئی علو ہمتی پائی جاتی تھی کیونکہ اُنکے موئدین بار بار یہی کہتے تھے کہ "وزنی لنگر ڈالو" "جو آدمی تمھارے پاس ہو اُسکو اپنے پاس رکھ چھوڑو" "خاص اپنے صوبہ کو بچاؤ اور دہلی کو اُسی کے حال پر چھوڑ دو"۔ دہلی کے لیئے دنیا بھر کی کوشش ہو چکی اب پنجاب کا بھی خیال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ امر صاف ظاہر تھا کہ اگر فرمانروائے پنجاب نے ولایتی اور ہندوستانی ہر قسم کی فوج جو آخر جون تک اُنکے صوبہ مین موجود تھی اپنے ہی گرد جمع کر رکھی ہوتی تو بغیر کسی بڑی کوشش کے ممکن تھا کہ وہ ملک کی حفاظت کا پختہ وعدہ کر لیتے مگر باقی ہندوستان بالکل ہاتھ سے جاتا رہتا۔ لیکن سَر جان لارنس نے اِس امر سے انکار کیا کہ ہم خالی احتمال سے اپنی آسایش کا خیال کر کے اپنے صوبہ کو تمام ہندوستان سے علیحدہ کر کے اُسی کی بہبودی کے جویا ہین۔ سَر جان لارنس کی ہمت اُنکے اور ماتحتون کی ہمت سے نوع ہی مین مختلف نہ تھی بلکہ زیادہ تر جنس مین مختلف تھی۔

ہمت کی دو قسمین ہین۔ انسان مین ایک تو خلقی ہمت ہے جو دموی المزاجون کو منجانب احدیت موقع علو ہوتی ہے۔ اِس ہمت سے جو شخص متصف ہوتا ہے وہ کسی خطرہ کا لحاظ نہین کرتا اور وہ ہمیشہ خندہ پیشانی اور خوشدلی سے کانون اور باروت کے میگزینون مین کام کرتا ہے اور برابر اُن گولیون کی بوچھار مین جو غدر کے دو ابتدائی مہینون مین قریب قریب ہر روز لاہور سے پڑتی رہین یہ لکھا کرتا ہے کہ "پنجاب مین ہر طرح کی خیریت ہے کوئی تردد کا مقام نہین ہے"۔ اور اسمین کوئی شک نہین کہ جو کیفیت اُسنے لکھی تھی اُسکو ظہور مین لا کر دکھا دیا۔ اِس بات کا بیان کرنا فضول ہے کہ ایسی ہمت خود بڑھتی جاتی ہے اور صرف اُنھین سب لوگون کے بارے مین قابل وقعت نہین ہے جو اپنی حیثیت کے اعتبار سے آیندہ حالات پر بعید نظر نہین ڈال سکتے ہین۔ خوش قسمتی سے ضرورت کے زمانہ مین پنجاب کے بہت سے خاص افسرون کی یہی خواہش ہوتی تھی اور مین خیال کر سکتا ہون کہ بدرجہ اولی سَر رابرٹ منٹگمری کا یہی حال ہوا۔ ص ۱۶۴

لیکن ہمت کی ایک قسم اور ہے اور اگر مین غلطی پر نہین ہون تو وہ کہین اِس سے اعلیٰ درجے کی ہے۔ وہ ہمت فرمانروایان ملک کی ہے جو نیک و بد پر اطمینان کے ساتھ غور و فکر کرنے کے بعد پیدا ہوتی ہے اور ایسے شخص مین ہوتی ہے جو اپنی آنکھ کسی شے کی طرف سے بند نہین کرتا ہے خطرے کے تمام شعبون پر نظر گڑائے رکھتا ہے اور اپنے دل مین اِس بات کا خیال اور اِس امر کی خبر لیے رہتا ہے کہ جس مقام سے وہ خطرہ پیدا ہونے والا ہے وہان کی کیفیت کیا ہے اور اسکے بعد اپنے وسائل کو جمع کر کے اور ناکامی کے یقین یا گمان کو تسلیم کر کے اس امر پر مصمم بالقصد ہو کر بیٹھتا ہے کہ اپنے اختیار بھر جس طور سے ہو سکے احتمالی امر یقینی اور ناممکن ممکن بنایا جائے۔ یہ امر ایسے ہی شخص سے ہو سکتا ہے اور سوا اسکے دوسرے سے نہین ہو سکتا ہے کہ "وہ پیشتر سے ہر بات پر لحاظ کرے"۔ "جس امر کو دیکھے مدبرانہ نگاہ سے نظر کرے" "اور اِس بات کی پروا نہ کر کے کہ اور لوگ کیا کہینگے" "یعنی تعریف یا مذمت کرینگے" یہی اپنے دل مین ٹھان لے کہ جو امر حق ہے وہی انجام کیا جائے گو کچھ ہی واقع کیون نہو اور اپنے عہدے پر کیسی ہی آنچ کیون نہ آئے۔ میرے نزدیک

یہ ہمت سَر جانؔ لارِنسؔ کی تھی۔

شجاعانِ سلف کو جوش دیتی تھی یہی ہمت — یہی ہمت دلون مین اُنکے پیدا کرتی تھی عظمت
سلاحِ جنگ تن پر سج کے ہوتی تھی عجب صورت — نہ طیش و قہر ہوتا تھا نہ غصہ کی کبھی شدت
عجب جوش شجاعت تھا نہ بڑھتا تھا نہ گھٹتا تھا — قلم ہوتا تھا سر لیکن قدم پیچھے نہ ہٹتا تھا[1]

اِسکے چند سال بعد جب سَر جانؔ لارِنسؔ اُس سلطنت کے ویسراے ہوے جسکے بچانے مین اُنکو اسقدر کد تھی اور حسب اتفاق شملہ مین سَر چارلسؔ اور لیڈی ٹریویلینؔ سے غدر کی کوششون اور خطرون کا ذکر کرتے تھے تو بسبیل تذکرہ یہ بیان کیا کہ ایک مہینہ تک مین اپنے دل مین اِس بات پر شک کرتا رہا کہ آیا یہ طوفان ہم لوگون سے فرو ہوسکیگا اور پھر ایک عجیب طرح کے استحضار طبع کے ساتھ لیڈی ٹریویلینؔ کی طرف جو سب جانتے ہین کہ لارڈ مکالے کی بڑی پیاری بہن تھین متوجہ ہوکر جانؔ لارِنسؔ نے کہا کہ جب مین وقتاً فوقتاً اپنے دل مین مایوس ہوتا تھا تو آپ کے بھائی کے مندرجۂ ذیل اشعار کو پڑھ کر مجکو تسلی ہوجاتی تھی۔[2]

ہو مرد تو اس زیست سے بیزار رہے — خونخوار عدو سے گرم پیکار رہے
مٹی مین نہ ملنے دے بزرگون کا نام — اور معبد و مسجد سے بھی ہشیار رہے

اور ہمیشہ میری طبیعت تازہ ہوجاتی تھی اور اُنکا شکریہ ادا کرتا تھا۔

اور اگر (جیسا کہ ارسطو نے خاص خاص صفات کی تحقیقات مین کہا ہے) یہ سچ ہے کہ شرف ہمت اصل مین اُس شئے قربان کردینے پر منحصر ہے جو اُس سے تعلق رکھتی ہو بس اِسمین کوئی شک نہین رہا کہ سَر جانؔ لارِنسؔ مین نہایت اعلیٰ درجہ کی ہمت تھی وہ ایک بڑے شجاع اور معرکہ آرا تھے[3]۔

باب پنجم

محاصرۂ و تسخیر دہلی

جولائی لغایت ستمبر ۱۸۵۷ء

مسئلۂ واگذاشت پشاور پر اُس طریقہ سے جو اُسکے لیے مناسب تھا بحث کرنے کی غرض سے یعنی اِس وجہ سے کہ وہ ایک مسلسل قصہ کے طور پر بیان کیا جاے مین مجبور ہوگیا تھا کہ تیسرے باب تک جو باتین مین بیان کرگیا تھا اُسکے قبل اور بعد کے مطالب کا بھی تذکرہ کرون اور اب اُس مقام پر پھر مین پہونچا ہون۔ سَر جانؔ لارِنسؔ کا بیان مین نے اُس جگہ سے چھوڑا ہے جب وہ راولپنڈی مین تھے اور ۴ جولائی کو جو فساد (خاص کر اسوجہ سے کہ انھون نے اپنی ذاتی حفاظت کا مطلق خیال نہین رکھا تھا) شروع ہوا تھا اُسکی نسبت یہ خیال ہونے لگا کہ اُسمین انتہا درجہ کا

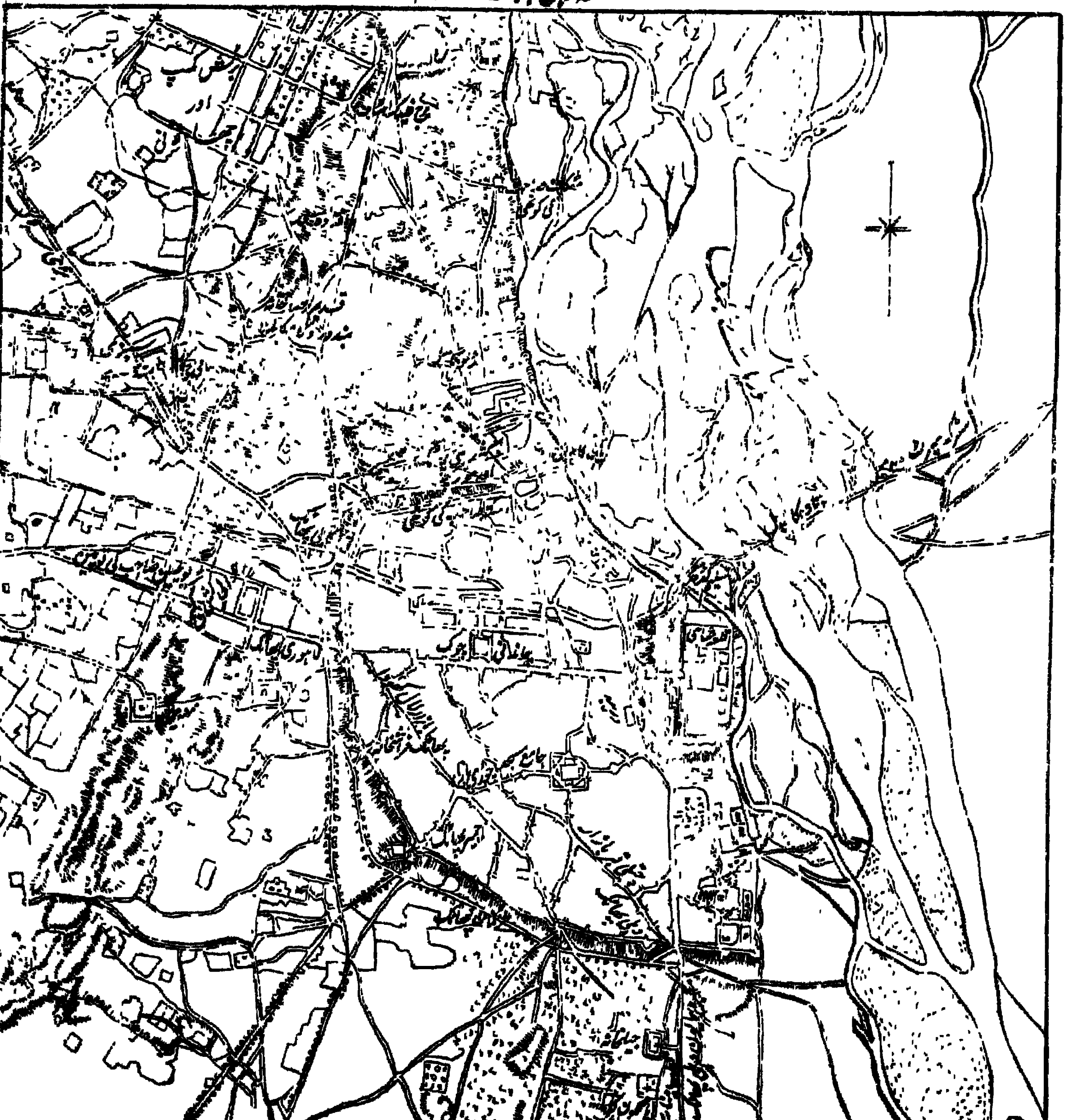
[1] یہ انگریزی اشعار کا منظوم ترجمہ ہے اور حتی الامکان لفظ بلفظ ترجمہ کیا گیا ہے ۱۲ مترجم

[2] یہ بھی انگریزی اشعار کا منظوم ترجمہ ہے ۱۲ مترجم ص ۱۶۵

[3] اس مقام پر کچھ اشعار اور بھی ہین لیکن ہم نے ترجمہ نہین کیا کیونکہ وہ اشعار مطلب سے علاقہ نہین رکھتے ۱۲ مترجم

متعلقہ صفحہ ۱۶۶ جلد دوم سوانح عمری

نقشۂ دہلی بابت ۱۸۵۷ء



نولکشور پریس لکھنؤ

اسٹنفورڈ صاحب کا
کارخانہ تحقیق علم الارض

کشت وخون واقع ہوگا-اب وہ وقت پہونچا تھا جب اُنکو اپنی گورنمنٹ کے صدر مقام مین بہ نسبت بالائی ملک کے کسی اور مقام کے ٹھہرنا زیادہ ضرور تھا-اور جسوقت فساد میرٹھ کی خبر پہلے پہل اُنکے پاس پہونچی تو وہ اتفاق سے وہین تھے۔ یہ دو مہینے دراصل یا بظاہر ایک عمر کے برابر معلوم ہوے ہونگے-کیونکہ یکے بعد دیگرے بے انتہا سانحے واقع ہوتے گئے اور شِل ہَیڈرا کے سر کے ایک خطرہ کے بعد دوسرے خطرہ کی بات پیدا ہوتی گئی اور ہر ایک اور تمام امور کا باری باری اُسی انتہاے ثابت قدمی اور منتہاے مستعدی سے انسداد کیا گیا-

مری کے آنے جانے مین ۲۳-جون کو سَر جَان لَارنس نے اِس کُل زمانے مین ایک موقع پر محنت آرام کا جیسا کہ مین پیشتر بیان کرچکا ہون حاصل کیا تھا-لیکن جو دو چند مستعدی اور تازگی روح اور تقویت قلب اپنی زوجہ کی صابرانہ ہمت دیکھنے سے اُنکو حاصل ہوئی اِس رواروی کی ملاقات سے اُسکا اندازہ نہین ہو سکتا تھا-اور اب ۱۵-جولائی کو باوصف اِس امر کے کہ جہلم اور سیالکوٹ مین غدر کی وہی شورش تھی اور راستہ مین جو بہت سے خشک نالے یا اولیا کے مزار پڑتے تھے ممکن تھا کہ اُسمین کوئی قاتل چھپ کر بیٹھ رہتا سَر جَان لَارنس معمولی ڈاک گھی پر صرف آرتھر برَینڈرِتھ صاحب کے ساتھ اور بجز اِسکے کہ پولیس کا ایک سوار بھی حفاظت کے لیے اُنکے ساتھ ہو تا لاہور کی جانب روانہ ہوے-اگر باغیون کو ذرا بھی خبر پہونچی ہوتی یا یہ موقع اُنکو مل گیا ہوتا یا کوئی حملی گولی یا پیش قبض کسی بہشت ڈھونڈھنے والے غازی کی جَان لَارنس کا کلیجہ دریافت کرلیتی تو دہلی کی پہاڑی پر جو لوگ محاصرے کے لیے جمع تھے اُنکی امیدون کی کیفیت کچھ اور ہی ہو جاتی-اِس سوال کے جواب سے کسیقدر معلوم ہو گا کہ اُسوقت اور اِس تمام غدر کے زمانے مین ہندوستان کے لیے سَر جَان لَارنس کی جان کیسی غنیمت تھی-

۱۹-تاریخ وہ مع الخیر والعافیت لاہور مین داخل ہوے اور اب ہر روز وِلسَن صاحب اور دوسرے اشخاص کے پاس سے علی الاتصال اور بسبیل تعجیل وہ تاکیدی چٹھیان پہونچنے لگین جنکا جواب باوصف اِس امر کے کہ پشاور سے بھی اُسیطرح کے شکایت آمیز خطوط آتے تھے جَان لَارنس نے اپنے صوبہ سے جسکی فوجی قوت بالکل زائل ہو چکی تھی چار ہزار آدمیون کا ایک گروہ نِکلسَن صاحب کے ساتھ اور روانہ کرکے تحریر کیا کہ "ہمکو اور ہر ایک خیال سے درگذر کرکے اُس فوج کی کمک کرنا لازم ہے جو دہلی کے مقابلہ مین مجتمع ہے"-

چونکہ اِس فوج کے افسر نِکلسَن صاحب تھے لہذا اِس امر سے اطمینان تھا کہ راستہ مین بلا ضرورت کسی قسم کی تاخیر ہونے پائیگی-نِکلسَن صاحب کا پہلا کام ایک عجیب طور کا تھا اور وہ ایسا تھا کہ بزمانہ مابعد جَان لَارنس اُسکو بہت ذوق سے بیان کیا کرتے تھے-پنجاب مین بالکل توپون کی کمی تھی لیکن چونکہ دہلی کے لیے شائد یہان سے بھی زیادہ ضرورت تھی اِسواسطے چیف کمشنر اور کمانڈر جنرل کے مابین یہ بات قرار پائی کہ بورشیئر کا توپخانہ کالم فوج کے ساتھ جاے اور اِس بات کی نسبت صریح حکم دے دیا گیا کہ ڈاویز صاحب کا توپخانہ (اسپر بھی نِکلسَن صاحب انت لگائے ہوے تھے)

اُسوقت تک یہان چھوڑ دیا جائے جب تک کہ جنرل وِلسن دہلی سے نہ لکھین کہ محاصرہ کے لیے اُسکی بھی کمال ضرورت ہے۔ نکلسن صاحب جیساکہ بعد کو معلوم ہوا ڈاویڈز صاحب کے بڑے خواہشمند تھے تاکہ نکلسن صاحب پر کسی قسم کی آنچ آنے کی حالت مین (نکلسن صاحب کو منظور تھا کہ مجھپر چاہے آنچ آجائے مگر توپخانہ کو کوئی ضرر نہ پہونچے) اُنکی جگہ کام کر سکین اور اسوجہ سے نکلسن صاحب نے دونون پر اپنا ہاتھ صاف کیا اور دونون کو لیے ہوے دہلی کی جانب چل دیے۔ اُنکے چیف نے جو عرصہ سے مصیبت مین مبتلا تھے ۲۸ جولائی کو لکھا کہ۔

آپ دونون توپخانہ لیکر چلدیے اور اتنا بھی نہ کیا کہ جنرل یا کسی اور شخص سے ایک بات بھی کہتے یا کسی متنفس کی بھی اجازت طلب کرتے۔ اِسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جنرل (گوون) ناراض ہوگئے اور وجوہات لکھنے مین اُنکا بڑا وقت ضائع ہو رہا ہے میرے نزدیک کوئی شخص یہ نہ چاہتا ہوگا کہ وہ چپکا طاق پر بٹھا دیا جائے اور مین سمجھتا ہون کہ آپ اِس بات کو اور بھی پسند نہ کرتے ہونگے۔ مین تو اپنی طرف سے اِس بات مین بہت خوش ہون کہ فوج یا اُسکی حرکتون سے کوئی واسطہ نہ رکھون اِلّا اُسوقت جب افسر لوگ قاعدہ اور انتظام کے ساتھ کارروائی کرین۔ ایک جان کل مین تیل دینے اور سب چیزون کے درست کرنے مین ہلاک ہوتی ہے۔۔۔۔۔ براہ مہربانی میری یادداشت کا جواب دیجیے اور جنرل مذکور کو چٹھی لکھکر جو وجوہات وہ پوچھتے ہین اُنسے مطمئن کیجیے۔ اگر آپکے ماتحتون سے کوئی افسر بغیر کچھ کہے ہوے کوئی فوج لیکر چلا جاتا تو آپ اُسوقت کیا کہتے۔ ص ۱۶۸

نکلسن صاحب نے جو کچھ اُنسے ہوسکا وجوہات لکھے لیکن ابھی معذرت نامہ کے حرفون کی سیاہی خشک بھی نہونے پائی ہوگی کہ اُنھون نے اپنی راے سے پھلور کے گولہ اندازون کا ایک گروہ اپنے ساتھ لے لیا۔ ۴۔ اگست کو جان لارنس نے کچھ تو بیشک غصہ مین اور کچھ ہنسی اور تعجب سے لکھا کہ "مجکو اندیشہ ہے کہ آپ کی کارروائیون کا کوئی تدارک نہین ہوسکتا۔ پس مجکو لازم ہے کہ آپ کو آپ کے مقدر پر چھوڑ دون۔ لیکن یاد رکھیے کہ اگر آپ آدمیون کو دھکے دینے کے بدلے اُنکی موافقت سے کام کیجیے گا تو بھی ویسا ہی اچھا اور اُسکی نسبت زیادہ آسانی سے اپنا کام انجام کر سکیے گا"۔ لیکن جان لارنس اب بھی خواہشمند تھے کہ اگر ممکن ہو تو اپنے نئے بریگیڈیر جنرل کی خواہشون کو پورا کرین اور ڈاویڈز صاحب کو اُنکے حوالہ کر دین۔ وہ لکھتے ہین کہ "جسوقت وائیلڈ صاحب پہونچین اور توپخانہ اِس کام کے لیے روانہ کیا جاسکتا ہو تو وہ (بشرطیکہ میرے انتظام مین خلل نہ آئے) بھیجدیا جائے۔ باانیہمہ ہم بہت کمزور ہین اور یہ توپین یقیناً ہمکو بڑی تقویت دیتی ہین"۔

نکلسن صاحب کی تقرری مین بس اِس قسم کی بعض بعض باتون کی خرابی واقع ہوئی لیکن جان لارنس کو کبھی اِس بات مین شبہہ نہین ہوا کہ جان نکلسن کی تقرری مین وہ برسر صواب نہین تھے۔ اِس ضرورت کے زمانہ مین تلوار کا ایسے شخص کے ہاتھ مین دینا جو سب سے بڑھکر اُسکو پکڑ سکتا تھا اِسقدر ضرور تھا کہ جو لوگ اُسکی لیاقت نہین رکھتے تھے اُن سب سے چھین کر ایسے ہی اشخاص کے ہاتھ مین دے دی جاتی۔ جان لارنس کی تاکیدی شکایتون نے گورنر جنرل اور جنرل ریڈ کو

آخرمین ہیوٹ صاحب اور جانسٹون صاحب کے ترجیح دینے پر اُسی طرح مائل کر دیا جسطرح اُنکی سفارشون سے باوجود تمام اُن امور کے جو فوجی شان کے خلاف تھے میجر نکلسن کو یکبارگی بریگیڈیر جنرل کا عہدہ دینے پر جنرل ریڈ کو آمادہ کر لیا تھا آیا جان لارنس اِن دونون باتون مین برسر صواب تھے یا نہ تھے۔

اتنے عرصہ دراز کے بعد جب جان لارنس لاہور کو واپس آئے تو ضرور تھا کہ اُنکی تمام یومیہ کیفیات زندگی (طرز معاشرت) مین ایک اختلاف عظیم محسوس ہوتا۔ راولپنڈی مین جان لارنس قریب قریب تنہا رہتے تھے اسمین شک نہین ص ۱۶۹ کہ قرب وجوار کے ہر ایک حصہ کے لوگ برابر اُنسے خط وکتابت رکھتے تھے لیکن جیسا کہ اکثر لوگ جب اُنکو اپنی تمام قوت پیش کرنا ہوتی ہے دل کا دل سے رگڑنا پسند کرتے ہین اُسطرح جان لارنس نے نہین کیا۔ اُنکی عجیب مستعدی اور لیاقت سے جو تمام چٹھیون سے ظاہر ہوتی ہے اور اُنکے احکام سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ وہ اِس امر کو غیر ضروری سمجھتے تھے مثل اور کم عمر سویلینون کے اُنھون نے بھی اُس زمانہ مین بمقام پانی پت و گوڑگاؤن اپنے کو گوشہ تنہائی کا (تنہائی جہان تک کہ گورے چہرے کے لوگون سے تعلق رکھتی تھی) عادی کر لیا تھا اور وہ ہر طور سے اِس امر کی صلاحیت رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ اگر ضرورت ہو تو اپنی زندگی کے اِس آخری زمانہ مین بھی وہی امر اختیار کرین۔ لیکن پھر ایک مرتبہ اُن "گرگ باران دیدہ" لوگون کی صحبت اُنکو اُس تنہائی سے کچھ کم تازگی بخشنے والی معلوم نہوئی ہوگی جو اُنکے لیے ایسی ایسی عمدہ خدمتین انجام کر رہے تھے اور اُنکے وسط صوبہ کے متعلق اُنکو تمام ترددات سے بری کر دیا تھا۔ جیسے کہ منٹگمری صاحب جنکے چہرے پر کبھی اُداسی نہین معلوم ہوتی تھی اور ہمیشہ تیزی اور جرأت کے ساتھ مستعد رہتے تھے۔ اور مکفرسن صاحب اُنکے ملیٹری سکرٹری جنکے سر تمام جھگڑے بکھیڑے کا انتظام تھا کیونکہ تمام ملک سے نئی سپاہ وہی بھرتی کرانے کا انتظام کرتے تھے اور آرتھر رابرٹس صاحب کمشنر جان لارنس کے قدیم رفیق دہلی جو عین اُسوقت لاہور مین آئے تھے جب اُنکی عمدہ خدمتون کی یہان اشد ضرورت تھی۔

اور یہ بھی نہین ہوا کہ افسران لاہور کی خدمتین صرف دار السلطنت یا اپنی ہی قسمتون پر محدود رہی ہون۔ رابرٹ صاحب نکلسن صاحب کے ساتھ تریموگھاٹ گئے تھے۔ اور رچرڈ لارنس سیالکوٹ مین غدر ہونے کے بعد ایک فوج وہان سے لائے اور جا بجا اپنی ہی جنگی پولیس کے بعض بعض آدمیون کو سزاے موت دے رہے تھے جنھون نے نمکحرامی کی تھی اور شاید غدر بھر مین سواے اِس واردات کے اِس قسم کا سانحہ اور کبھی نہین ہوا تھا۔ اور اب تین ہزار کی ایک فوج جمون سے لیکر دہلی پر چڑھائی کر رہے تھے جس فوج کے آدمیون کو جان لارنس بڑے ذوق سے "گلاب کی کلیان" کہا کرتے تھے۔

لیکن اِس اثنا مین حکام لاہور کو تاکیدی خبرین دی جاتی تھین کہ وہان چار رجمنٹون کے جو ہتھیار رکھوائے گئے اور گوروں کی رجمنٹ کا صرف ایک قلیل حصہ اُنکے روکنے کے لیے موجود ہے تو گویا ہم لوگ ایک سرنگ کے اوپر بیٹھے ہوے ہین جسکو

باغی لوگ ہر وقت اُڑا سکتے ہین۔ اڑھائی مہینے کے عرصہ مین اِن سپاہیون نے جنکے ہتھیار رکھوا لیے گئے تھے برابر امن واماں قائم رکھی اور وہ بیشک یہ سمجھکر اپنی مصیبتون کو برداشت کرتے تھے کہ اگر اُنمین سے ایک شخص نے بھی کسی وقت کوئی مخالفانہ کارروائی کی تو اُسکے ساتھ سب کی جانین تلف ہو جائینگی اور معہذا وہ ضرور اپنے دل مین یہ خیال کر رہے ہونگے کہ جسوقت کوئی موقع ملے فوراً وہان سے نکل کر بھاگ جائین۔ اِس بات کے بیان کرنے سے اجتناب کرنا غیر ضروری اور خلاف انصاف بھی ہے کہ ان بیچارون کی حالت کہان تک قابل رحم اور لائق عفو تھی اور جو اپنے سچے دل سے اِس بات کے یقین کرنے مین کہ اُنکے مذہب پر آنچ آنے والی ہے ہتھیارون سے محروم اور بیعزت کیے گئے اور اب جا بجا اُنپر یہی خوف طاری تھا کہ وہ کسی طرح اپنی جان لیکر بھاگ جائین اور اِس بات کی بھی اُنکو بہت کم امید تھی کہ اپنی جان لیکر بھاگ سکینگے۔ ان سپاہیون کی بابت کچھ کہنے یا لکھنے مین گو اُسوقت اکثر اِنگلش لوگون کی راے کچھ ہو لیکن جان لارنس بار بار اپنی چٹھیون مین یہی ظاہر کرتے تھے کہ میرے نزدیک ان لوگون کی معافی جرم کی بابت بہت سی باتین بیان کی جاسکتی ہین اور مین بخوبی تمام جانتا ہون کہ اِنمین سے بہت لوگ ایسے ہین جو طبیعت مین ہم سے موافق تھے لیکن صرف دھارے کے زور سے بہے چلے گئے۔ جان لارنس کی یہ راے کسی اور سبب سے نہ تھی بلکہ اُنکو معلوم تھا کہ ہر ایک ولایتی کی جان اُس حالت مین بچ سکتی تھی جب باغیون کے روکنے کی تدبیرین سختی سے فوراً عمل مین لائی جاتین اور اسکے واسطے اُنھون نے جائز رکھا کہ پنجاب مین جو فساد پیدا ہو نہایت سختی سے وہ فرو کیا جائے۔

آخر کار ۳۰ جولائی کو وہ موقع جسکی عرصہ سے راہ دیکھی جاتی تھی آگیا اور چھبیسوین پلٹن نے اُس موقع سے افادہ حاصل کرنا چاہا۔ ان لوگون نے شورش مچا کر اپنے افسر کمان میجر اِسپنسر کو قتل کرکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ یہ میجر صاحب سالہا سال سے اُن لوگون کے درمیان رہ چکے تھے اور اسمین شک نہین کہ اُنمین سے اکثر لوگ میجر مذکور سے اُلفت اور اُنکی عزت کرتے تھے۔ بہت سے آدمیون کو مقتول اور مجروح کرنے کے بعد وہ ایک غول باندھکر روانہ ہوے۔ کچھ تو ایک آندھی کی وجہ سے جس سے اُنکو وہ راہ جو اُنھون نے اختیار کی تھی بھول گئی تھی اور کچھ اِس سبب سے کہ تین اور رجمنٹین جنکے ہتیار لے لیے گئے تھے وہین موجود تھین اور اندیشہ کیا جاتا تھا کہ مبادا یہ بھی اُنھین کی پیروی اختیار کرین اُن سکھون اور گورون نے جو موقع پر موجود تھے یہ نہین کیا کہ اُنکا تعاقب کرکے اُس جگہ سب کو قتل کر ڈالتے۔ جان لارنس بیان کرتے ہین کہ۔

دو دن کا عرصہ ہوا کہ یہان ایک عجیب افسوسناک اور خراب واقعہ گذرا۔ معلوم ہوتا ہے کہ چھبیسوین پلٹن کے لوگ سامان سفر کے لیے دو دن سے اپنا اسباب بیچ رہے تھے۔ ۳۰ تاریخ ۱۱ بجے دن کو یہ سب لوگ تیار ہوے اور راستہ کی روٹی تک پکا چکے تھے۔ کسیقدر برانگیختگی سے لوگون کی توجہ اُس طرف مبذول ہوئی اور میجر اِسپنسر اپنے مکان سے جو لین کے قریب ہی واقع تھا نکلکر دھری دار پاجامہ پہنے ہوے چلے گئے۔ وہان کوارٹر ماسٹر سارجنٹ بھی میجر مذکور کے شریک ہوے۔ ظاہراً میجر مذکور ان لوگون کو

خاموش کر چکے تھے کہ اتنے مین دوسری کمپنی اُنکے گرد آکر جمع ہوگئی اور ایک شخص نے پیچھے سے آکر ایک تبر ایسا مارا کہ میجر اسپنسر اُسی جگہ سرد ہوکر رہ گئے کوارٹر ماسٹر سارجنٹ اور حوالدار میجر اور دو آدمی اور میجر اسپنسر کے ساتھ مارے گئے۔ پنڈت بھی قریب قریب مارڈالا گیا تھا۔ اسکے بعد یہ لوگ سیدھے چھاونیون مین ہوتے ہوے چلے گئے اور اگرچہ اُنکو بہت سے لوگون نے اپنی طرف آتے ہوے دیکھا اور سکھون کی رجمنٹ اُس جگہ موجود تھی لیکن کچھ بھی نہین کیا گیا۔ آخرکار توپون کے ساتھ گورون اور سکھون کا ایک غول روانہ کیا گیا جو تین میل تک دوڑتا ہوا گیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ اُسنے چند آدمیون کو ہلاک بھی کیا اور بعد اسکے واپس آیا۔ منٹگمری صاحب مین اور رابرٹ صاحب کمشنر اِن خبرون سے اڑھائی بجے دن کو مطلع ہوے اور تین بجے کے قریب وہان جاکر پہونچے۔ ہم لوگ اُنکے تعاقب مین گئے لیکن جب کسی طرف اُنکے جانے کا نشان نہ پایا تو تعاقب کرنے والون کو اندازی طور پر ہم نے امرتسر اور ہریکی اور حصار کی طرف روانہ کردیا۔ یہ سڑکین دریاے ستلج کے مختلف گھاٹون کو گئی ہین۔ اب ہم سُنتے ہین کہ یہ لوگ جنکی تعداد چھ سو کے قریب تھی تھوڑی دور تک ٹھیک پورب جاکر وہان سے اُترطرف گھومے اور دوآبے ٹھیک چالیس میل آگے نکل گئے اور کل صبح کو دریاے راوی کے ایک گھاٹ پر دیکھے گئے تھے اور ظاہراً اُس سے پار اُترکر ریاست جمون مین جانا چاہتے ہین۔

جس روز جان لارنس نے یہ احوال لکھا تھا اُسی دن کی رات کو وہ لارڈ کیننگ سے یہ رپورٹ کرسکے کہ امرتسر کی پولیس نے پانچ چھ سو باغیون کا کام تمام کردیا۔ بہت سے لوگ تو مارے گئے اور دریاے راوی سے پار اُترنے کے قصد مین ڈوب ڈوب گئے اور ۲۴۰۔ آدمیون سے زیادہ زیادہ جو گرفتار کیے گئے تھے دوسرے روز صبح کو اُنکے گولیان ماردی گئین ہین۔ اسطور پر جو سب سے بڑا کھٹکا تھا وہ جاتا رہا گورنمنٹ پنجاب (اگر ہم حالات متعلقہ کو واجبی طور سے جانچنا چاہتے ہین تو اِس امر کو ضرور ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ) پر اصل مین اسوقت بڑی بھاری مصیبت نازل ہوئی تھی۔ پنجاب کی مدد کو جو آخری شے اور سب سے زیادہ بھروسہ کی شے باقی رہگئی تھی وہ بھی جاچکی تھی اور نکلسن صاحب جنھون نے قریب قریب سیالکوٹ کی ایسی ہی حالت مین وہان کے باغیون کو نیچا دکھایا تھا اب جیسا کہ ہر ایک بدخواہ کو بخوبی معلوم تھا انبالہ مین پہنچے اور نہایت ثابت قدمی سے دہلی کا رُخ کیے ہوے تھے۔ ایسی حالتون مین باغیون کے ایسے بھاری غول کے نکل جانے سے ممکن تھا کہ پنجاب کے اُن تمام سپاہیون مین جنکے ہتھیار رکھوا لیے گئے تھے فساد پھیل جاتا اور میانمیر کی تین رجمنٹون کو ضرور اِس بات کی ترغیب ہوتی کہ وہ اپنے لوگون کی راہ اختیار کرتین۔ اگرچہ یہ انتقام بہت سخت اور انسان کی جانون کا اسطور سے تلف ہونا نہایت افسوسناک تھا لیکن مین نہین سمجھ سکتا کہ خاص اِس فعل پر کوئی الزام عائد کیا جاسکے اور یہ خیال خود سر جان لارنس کا تھا جو (مطابق اُسکے جیسا کہ مین بار بار ثابت کرچکا ہون) کبھی بلا ضرورت سختی نہین کرتے تھے۔ چنانچہ اِس افسوسناک واقعہ کے اصل انجام پہونچانے والے کے پاس سے پہلے پہل جسوقت تار آیا (اور یہ تار وہ ہے جسکو اُس شخص نے بعد کو ایک نہایت ہی مختلف مقصد کے لیے محول کیا) تو جان لارنس نے

عجالتاً یہ مضمون تحریر کیا - یہ خیال کرنے کی بات ہے کہ رقعہ مذکور کی تاریخ ۲- اگست ہی کی تھی جسوقت تک سوائے اُن چند باتون کے جنکی رپورٹ اُنھون نے لارڈ کیننگ سے کی تھی اور کوئی حال معلوم نہین ہوا تھا -

میرے پیارے کوپر صاحب - آپ نے چھبیسوین ہندوستانی پلٹن پر جو فتح حاصل کی تھی اُسکی بابت مین مبارکباد دیتا ہون آپ اور آپ کی پولیس نے بڑی کوشش اور ہمت سے کام کیا اور اُسکی بابت آپ سرکار سے معقول صلہ پانے کے مستحق ہین مجکو یقین ہے کہ اِن سپاہیون کا جو کچھ انجام ہوگا اُس سے دوسرون کو عبرت ہو جائیگی - جو لوگ اب تک اِدھر اُدھر پھیلے ہوے ہین اُنکی گرفتاری مین بھی ہر ایک طرح کی کوشش کرنا چاہیے -

لارڈ کیننگ اور سَر جان لارنس جو یہ خیال کرتے تھے کہ ایسی حالتون مین سزاے قتل دینا ضروری ہے اور اُنکی رایون پر اِسکے کئی مہینہ کے بعد لارڈ اِسٹینلی ایسے صلح پسند شخص نے اُسوقت جب یہ معاملہ پارلیمینٹ مین پیش ہوا اور وہان لوگون نے بڑی بڑی نکتہ چینیان کین اُسپر صاد کیا تو اِس سب کیفیت کو سُنکر شاید اکثر لوگون کے دلون کو افسوس معلوم ہوگا - لیکن جسوقت اِس کشت وخون کے مفصل حالات معلوم ہونگے جو رفتہ رفتہ معلوم ہونے لگے تھے اور قتل کرنے والون نے خود بافتخار تحریر کیا تھا تو اُسوقت اُن لوگون کی کیفیت دوسری ہو جائیگی - جو افسر کسی مصیبت ناک کام کو کسی خاص سرکاری فائدے کے لحاظ سے انجام کرنے کو اپنا دل فولاد کا بنا لیتا ہے اُس سے ہر ایک خداشناس آدمی محبت اور غمخواری کرتا ہے لیکن جسوقت وہ کام حسب دلخواہ انجام ہو جاتا ہے اور جسوقت اُسکے نہایت نامقبول حالات بعد کو امن وامان کے وقت چرب زبانی کے ساتھ تحریر کیے جاتے ہین تو ہماری غمخواری اور محبت کے خیالات مبدل بکراہت ونفرت ہو جاتے ہین - یہ ایک بے لطف امر ہے جسکے چہرۂ بیان پر مین خوشی سے نقاب خموشی ڈالے دیتا ہون لیکن انگلستان کی سلطنت تمام دنیا مین پھیلی ہے اور اُسکو بہت ہی ضعیف قومون سے بھی سابقہ رہتا ہے - اُسکے افسر اکثر اپنے خون اور رنگ اور سلطنت پر نخوت کرنے مین اِس بات کو بھول جاتے ہین کہ اُس فعل سے انسانی ہمدردی گھٹتی نہین بلکہ بڑھتی ہے - جو کارروائیان کوپر صاحب نے کی تھین اُسکے بہت دنون کے بعد جَنِیشیا مین بھی ویسا ہی سانحہ واقع ہوا - اور اُسکو بھی اُس واقعہ کے پیدا کرنے والون نے ہُوبہُو ویسی نخوت کے ساتھ اِسطرح لکھا ہے کہ اُس قصہ کو زیادہ تر اُسکے بانی کار کے بیان پر چھوڑ دینا چاہیے اور شائد اسطرح سے ممکن ہو سکے کہ ایسا فعل آیندہ کم واقع ہو -

جسوقت کوپر صاحب موقع پر پہونچے تو باغیون کا اصل گروہ چالیس میل تک بھاگ گئے اور دریا پر کے موضع والون سے گھنٹون جھگڑنے کے بعد درختون کی ٹہنیون پر چڑھ چڑھکر پیرتا یا بہہکر دریاے راوی کے ایک ٹاپو مین جو ساحل سے پاو میل کے فاصلہ پر واقع تھا بھاگنا شروع کیا تاکہ وہان یہ لوگ جنگلی چڑیون کی طرح بیٹھے ہوے تصور کیے جاسکین - کوپر صاحب ایک کتاب مین جو سال گذشتہ مین چھپی تھی اور جسکا نام "پنجاب کا نازک زمانہ" ہے

لکھتے ہین کہ ۔

اب صرف یہ کام باقی رہا کہ یہ غول گرفتار کیا جائے اور بعد گرفتاری یکبارگی اُنکو سزاے موت دیجائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہان صرف دو کشتیان اور وہ بھی بوسیدہ تھین اور ملاح بالکل اناڑی تھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اُنھون نے بڑے جوش سے تین تین سوار ایک ایک کشتی مین بٹھائے ۔ کشتیان پانی مین کسیقدر دھارے کے رُخ جانے لگین لیکن کسی نہ کسی طور سے ایسا بندوبست کیا گیا کہ بیس منٹ کے عرصہ مین جزیرہ تک پہونچ گئین ۔ یہ ایک عجیب مقام تھا جہان عرصہ سے کسی آدمی کا گذر نہین ہوا تھا اور لمبی لمبی گھاس لگی ہوئی تھی پانی بڑھتا آتا تھا اور ایسی حالت مین رات بھر حفاظت رکھنے کے لیے یہ مقام بالکل ہی ناموزون تھا علی الخصوص ایسی حالت مین جب لوگ پانی مین بھیگے ہوے اور پیدل اور بھوکے تھے اور نہ کھانے کے لیے غذا اور آگ تھی اور کپڑے بھی خشک نہ تھے ۔ آفتاب غروب ہو رہا تھا اور شفق پھول رہی تھی اور جسوقت یہ حرمان نصیب لوگ کشتی پہونچنے پر جسکے ایک طرف ساٹھ بندوقین اور طمنچے اور پیش قبض وغیرہ چمک رہی تھین ہاتھ جوڑے ہوے گرد آکر جمع ہوے تو پانی مین ان سب کا سایہ دیکھکر اُنپر اور بھی خوف طاری ہوا ۔ چالیس پچاس آدمی بالکل یاس کی حالت مین دریا کے اندر کود پڑے اور تھوڑی دور جاکر نظرون سے غائب ہوگئے اور پانی کے ریلے مین جو بڑھتا چلا آتا تھا بہہ چلے گئے ۔

ڈوبتے ہوے آدمیون پر گولیان چلانے کا جو حکم نہین دیا گیا تو اس سے ظاہر اسپاہیون کو بقول کوپر صاحب یہ مجنونانہ خیال ہوا کہ تھوڑی دیر کے آرام کے بعد کورٹ مارشل کے ذریعہ سے اُنکے مقدمہ کا تصفیہ ہوگا" اور اسی جہت سے اُنھون نے اپنے غول کے غول بندھوا دیے اور خاموشی سے کشتیون پر سوار ہوکر اپنے کو اُس پار جا دیا کنارے پہونچکر وہ کس کس کر باندھے گئے اور تمغے اور رسالے وغیرہ کاٹ ڈالے گئے اور اُسی خوفناک حالت مین اُنکو اُنکو ایک سڑک کے رستہ سے گھٹنون گھٹنون پانی مین چل کر اجنالا کے تھانہ کو جو وہان سے ۶ میل کے فاصلے پر واقع تھا جانا پڑا ۔ ایک ایک چالان (بقول کوپر صاحب) حفاظت کی ایسی ایسی تدبیرون سے اُتارا گیا جنسے اُنکو لومڑی اور راج ہنس اور جئی کی ٹھوٹھیون والا قصہ یاد آتا تھا اور وہ کہتے ہین کہ جسوقت مین نظیر دیگر اس قصہ کو بیان کرتا تھا تو رستہ مین سکھ سوار ہنسی کے مارے فرش ہوے جاتے تھے ۔

کوئی آدھی رات گئی ہوگی کہ یہ سب لوگ حفاظت سے تھانہ مین بند کردیے گئے اُسوقت کسیقدر ترشح ہو رہا تھا اِس سبب سے اُن لوگون کے ہلاک کرنے کا کام موقوف رکھا گیا اور کہدیا گیا کہ رات بھر لوگ آرام کرین ۔ ابھی صبح نہونے پائی تھی کہ ۶۶ آدمیون کا ایک غول اور پہونچا اور چونکہ تھانہ اُسوقت بالکل بھر گیا تھا اِس سبب سے باقی آدمیون کو ایک برج مین بھیجدیا

امرتسر سے تعاقب کرنے والے غول کے ہمراہ روانہ ہونے کے قبل ڈپٹی کمشنر (خود کوپر صاحب) یہ حکم دے چکے تھے کہ اگر گرفتار شدہ لوگون کی تعداد بہت زیادہ نہو اور اُنکا پھانسی دینا ممکن ہو تو بہت سی رسّی منگوا رکھی جائے کیونکہ درخت وہان کمیاب ہین اور اگر کل باغیون کو جو گرفتار ہوئے ہین ہلاک کرنے کی ضرورت ہوئی تو اِس کام کے واسطے بھرتی کے پچاس سوار بھی

بچار کے جائین تاکہ بشرط ضرورت وہ لوگ باغیون کو توپ پر اڑا سکین - یہ سکھ لوگ ایسے مشتاق تھے کہ سیدھے وہان سے روانہ ہوے اور کوپر صاحب جسوقت قیدیون کو ہمراہ لیے ہوے واپس آنے لگے تو نصف راستہ مین جہان سے اِدھر دریا اور ادھر تھانہ ۱۳ میل تھا ملے - ہلاکت کا کام شروع ہونے کے وقت ہر قسم کے قیدیون کی کُل تعداد ۲۸۲ تھی اِسکے علاوہ اور بہت سے کپو کے متعلقین تھے جو موضع والون کی حفاظت مین چھوڑ دیے گئے -

اب صرف ایک دقت یہ باقی رہگئی تھی کہ لاشین کیا کی جائینگی کیونکہ اُنکے کُھلے پڑے رہنے سے بیماری پھیلنے کا خوف تھا - چونکہ اُسوقت ہم لوگون کی قسمت ہر طرح سے تیز تھی اسوجہ سے پولیس سے سَو گز کے فاصلہ پر ایک خشک کنوان بھی نکل آیا اور اب وہ دقت بھی رفع ہو گئی کیونکہ تجویز کیا گیا کہ ان بیغیرت سپاہیون کی لاشین اسی کنوئین مین بھر دی جائین -

جسوقت یہ خیال کیا گیا کہ یکم اگست کو بقرعید ہے جو مسلمانون کی قربانی کا ایک بڑا تہوار ہے تو یہ موقع اور بھی موزون معلوم ہوا - پس ایک بڑا عمدہ حیلہ ہندوستانی مسلمان سوارون کو امرتسر مین عید کرنے کے لیے بھیجنے کے واسطے ملگیا - اور ایک اکیلا عیسائی جسکو انکی موجودگی سے کسی طرح کی پریشانی نہ تھی خیرخواہ سکھون کی مدد سے ایک اور ہی قسم کی قربانی (جسکا حال ابھی معلوم نہین ہوا تھا) دوسرے روز کرنے کے واسطے رہگیا تھا جسوقت وہ صبح آئی تو قصبہ کی سڑکون پر چارون طرف سے سنتری کھڑے کر دیے گئے کہ تماشائیون کے نکاس کو روکے رہین - سرکاری افسر طلب ہوے اور اُنسے بیان کیا گیا کہ اِس قسم کی کیفیت عنقریب اُنکو دیکھنا پڑیگی -

دس دس کرکے سپاہی بلوائے گئے ایک دوسرے کا نام یکے بعد دیگرے لیا گیا سب کے سب بازوون کی قینچی باندھکے بعد ایک مین جلکر اُس مقام پر لائے گئے جہان اُنکو ہلاک کرنا تھا اور توپ پر اُڑانے کے لیے ایک خاص گروہ مستعد کھڑا تھا - جسوقت دوسرے بارہ چھوٹتی تھی تو یہ زندگی سے مایوس لوگ یہ خیال کرکے کہ اب موت آگئی عجیب عجیب طرح کا قیافہ ظاہر کرتے تھے - حیرت غصہ وحشیانہ مایوسی محض جبر یہ خاموشی غرض کوئی کیفیت ایسی نہ تھی جو اپنے چہرون سے یہ لوگ اُسوقت ظاہر نہ کرتے ہون -

جب ۱۵۰ - آدمیون کے قریب ہلاک ہو گئے تو جلادون مین سے ایک شخص کو غش آگیا (یہ سب مین ضعیف تھا) اور اُسکو آرام کرنے کے لیے تھوڑی دیر کی مہلت دی گئی - اِسکے بعد پھر کام شروع ہوا اور ہوتے ہوتے ۱۳۷ - آدمی اور ہلاک ہوے - اتنے مین افسر ضلع کو اطلاع دی گئی کہ باقی لوگ بُرج سے نہین نکلتے ہین جہان وہ عارضی طور پر چند گھنٹہ پیشتر سے مقید کر دیے گئے تھے تیاریان کی گئی تھین کہ اگر وہ یکبارگی حملہ نہ کرینگے یا مقابلہ نہ کرینگے تو اُنکے بھاگنے کا انسداد کیا جائے - لیکن اصل مین جو خوفناک تماشا اُنکی واقع ہوئی تھی اُسکا حال کسیکو معلوم نہین تھا - وہ اِسکے چند گھنٹے پیشتر ہی ہلاک ہو چکے تھے - جسوقت دروازہ کھولا گیا تو سب کے سب مردہ پائے گئے - ہال ول صاحب کے بلیک ہول کا جو قصہ ہوا تھا وہی یہ بھی ہوا لیکن اسکا حال کسی کو معلوم نہ تھا رات کو سوارون اور پولیس اور تحصیل کے چوکیدارون اور راہ گیرون کے گھبرائے ہوے لوگون کے شور و غل سے اِن لوگون کی کوئی آواز سنائی نہ دیتی ۴۵ - آدمیون کی لاشین جو خوف اور ہراس اور ماندگی اور گرمی اور رُکنے تنفس سے مر گئے تھے کھینچ کر روشنی مین لائی گئین اور

دوسری لاشون مین شامل کرکے گانون کے خاکروبون نے ایک ہی غار مین سب کو بھر دیا۔۔۔۔۔

ایک کنوان کانپور مین ہے (اس قصہ کا راقم اپنی مکروہ داستان کے خاتمہ پر فخر سے لکھتا ہے) اور ایک اجنالا مین بھی ہے۔

مطلب یہ کہ کوپر صاحب ناز کرتے ہین کہ مین نے ایک زمان اور ایک مکان مین اپنی تدبیر سے اُن دونون خوفناک غم کے افسانون یعنی بلیک ہول کالکتہ اور چاہ کانپور کے واقعات کو جو ہمارے ہموطنون پر مشرق مین آکر پڑے تھے اکٹھا کردیا تھا۔ اس بات کا بیان کرنا کچھ ضرور نہین ہے کہ کوپر صاحب نے عورتون اور بچون کو ہلاک نہین کیا تھا اور اُنھون نے بے قصور متعلقین کیمپ کو (جیسا کہ وہ بڑے رحم سے بیان کرتے ہین) گانون والے سکھون کے سپرد کردیا تھا لیکن جسوقت مین سراج الدولہ اور فریڈرک کوپر کے مابین تعلیم اور تہذیب اور مذہب کے اختلاف عظیم پر نگاہ کرتا ہون تو مجکو اس امر کا یقین کلی نہین ہوتا کہ انگلستان اور عیسائی شخص نے اچھا کیا ہوگا اس سرسری اور مہلک سزا کے بارے مین گو کیسا ہی اختلاف آرا واقع ہو لیکن جس طریقہ سے اُسکے حالات تحریر کیے گئے اُسمین کسی طرح کا شبہہ نہین ہے۔ لارڈ کیننگ نے اپنی یادداشت متعلقہ خدمات سول فسران مین لکھتے ہین کہ "مسٹر کوپر کی تحقیقات اُنکے افعال سے ہوگی جو اشد ضرورت کے وقت اُنسے صادر ہوے تھے اور اسکا جو کچھ بیان اُنھون نے خود کیا ہے اُس طرز بیان کے اعتبار سے نہوگی"۔ کوپر صاحب نے جن آسان اور سیدھی کارروائیون کا حال اس اشتعال کے ساتھ تحریر کیا تھا اُسکا بیان لارڈ لارنس ہمیشہ "وہ مکروہ مراسلہ" ان الفاظ سے شروع کیا کرتے تھے اور اسمین شک نہین کہ اس سے بہتر اور کوئی نام نہین رکھا جاسکتا تھا۔ حق ۱

لاہور مین غدر برپا ہونے کے بعد ہی پنجاب کے دو اور ضروری مقامات مین بھی اسی طرح کی رجمنٹون نے جنکے ہتھیار لیے گئے تھے بغاوت شروع کی۔ اور اگر ثبوت کی ضرورت ہو تو اس کل کیفیت سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہ صوبہ جسکی فوجی قوت بالکل جاتی رہی تھی کیسی خطرناک حالت مین تھا اور پنجاب اور ہندوستان کے برقرار رکھنے کے لیے دہلی کا مسخر کرنا کیسا ضرور تھا۔ جہلم اور سیالکوٹ کے مفسدہ کے بعد فیروزپور مین بھی یہ ضرور سمجھا گیا کہ رسالہ نمبر ۱۰ سے گھوڑے اور ہتھیار چھین لیے جائین۔ یہ رسالہ اب تک اپنی وفاداری کے لیے مشہور تھا اور اب بھی اُسکی عاجزانہ حالت سے امید ہوتی تھی کہ ایک روز ایسا آئیگا جس روز اُسپر بخوبی اعتماد ہوسکیگا۔ ان لوگون مین سے اکثرون کے گھوڑے توپخانہ اور رجمنٹون کی اُس فوج کی ضرورتون کے لیے جو دہلی کو روانہ ہو رہی تھی ابھی سے لے لیے گئے تھے اور جس وقت تاریخ ۱۹ اگست یہ حکم دیا گیا تھا کہ جن لوگون کے پاس اُنکے گھوڑے باقی رہ گئے ہین وہ بھی واپس کرین تو کل رجمنٹ کے لوگ باغی ہوگئے اور جو جانور اُنکے ہاتھ لگا اُسکو لیکر سب کے سب دہلی کو چلدیے۔ اُنکے تعاقب کا کوئی ایسا بندوبست نہوا جو کارگر ہوتا اور اس رسالہ کا زیادہ تر حصہ ہانسی مین ہوکر اپنے منزل مقصود کو پہونچ گیا۔

چیف کمشنر صاحب جنکو خیال تھا کہ جو برگیڈیر کیلن پر تھا اُسی کی بدانتظامی سے یہ امر

واقع ہوا نہایت ہی

ناراض ہوے۔ اِڈورڈس صاحب کو جان لارنس لکھتے ہین کہ۔

آپ نے دسوین رسالہ کی بغاوت کا حال سُنا ہوگا۔ اُسنے جسوقت لوگ کھانا کھا رہے تھے لوگون سے توپون کے لینے کا قصد کیا۔ ایک گولہ انداز اور ڈاکٹر نِلسن وِٹینری سرجن مارے گئے اور بہت سے لوگ زخمی ہوے۔ برگیڈیر نے فوجی مصلحت سے چھاونی کو اُن لوگون سے خالی کردیا جسکے معنی صاف انگلش زبان مین یہ ہوے کہ برگیڈیر نے انکو اجازت دی کہ تم لوگ یہان سے بھاگے ہوے چلے جاؤ۔ مین نے سنا ہے کہ ایک کم عمر لیڈی جو قلعہ کے اندر جانے کی کوشش مین تھی اُسکی ٹانگ پر ایک تلوار پڑگئی۔ مجکو شبہہ ہے کہ یہ لوگ اپنی لینون مین تلوارین چھپائے ہوے رکھے تھے۔ مارسڈن صاحب اور پولیس کے لوگ اُنکے تعاقب مین گئے ہین۔ یہ چٹھی جنرل کاٹن کو بھی دکھلا دیجیے۔ حد سے زیادہ احتیاط ممکن نہین ہے۔ یہ لوگ ہر ہر بات ہر ہر کام پر نظر رکھتے ہین اور ہمہ وقت تیار رہتے ہین کہ اگر ذرا سی بھی غفلت ہو تو اُس سے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ اگر آخر مین یہ معلوم ہوا کہ توپون پر کوئی افسر موجود نہ تھا تو مجکو ذرا بھی حیرت نہوگی۔

پھر ۲۹۔ اگست کو اُنھون نے اِڈورڈس صاحب کو لکھا کہ۔

آپ کیا تصور کرتے ہین۔ برگیڈیر اِنز لیٹ کیولری (رسالہ نمبر ۱) کے باغیون کے گرفتار کرنے یا مارنے مین ناکام ہو کر سرکاری سوارون کے شمول مین دوڑے ہوے چلے گئے جو فیروزپور کی توپون کی حفاظت مین تھے اور ایکسو آدمیون کے قریب برگیڈیر مذکور نے ہلاک کیے۔ غالبًا اِس کام کے لیے اُنکو نایٹ کا خطاب عطا ہوگا۔

اِس بدنصیب برگیڈیر کو نایٹ کا خطاب تو نہین ملا مگر اُسکے بدلے دوسرون کو اُسپر ترجیح دی گئی۔ با اینہمہ اِس بات کا لکھنا ناگوار نہ گذریگا کہ خطرہ کے زمانہ مین عجالتًہ اُنکے حق مین جو فیصلہ صادر ہوا تھا وہ اُس زمانہ مین مسترد کر دیا گیا جب اُسکے بعد خاموشی ہوئی اور سوچ بچار کر تجویز صادر ہوئی اور ایک بہادر افسر بجاے اُنکے مقرر کیا گیا۔

دوسرا بلوہ پشاور مین ہوا۔ اور اُسکا نتیجہ بالکل مختلف ہوا۔ اگر کاٹن صاحب اِڈورڈس صاحب یا جیمس صاحب کچھ عرصہ تک اپنے عہدون پر غافل سوتے رہے تو اُنکا جونکانا بیشک ایک بے سلیقگی کی بات تھی۔ یہ لوگ مثل ایک شخص واحد کے اتفاق سے کام کرتے اور معاملات پر نظر رکھتے تھے اور سِوِلین لوگ ہر ایک جنگی کام کے لیے مثل فوجی حکام کے مستعد رہتے تھے۔ مثلًا جولائی کے مہینے مین قلعہ مَیکسن پر جو درۂ کوہاٹ کے دہانہ کے قریب واقع ہے اندر سے مفسد سپاہیون اور باہر سے افریدیون نے جب حملہ کیا تو اِڈورڈس صاحب نے اُسکو اپنی حسن تدبیر اور ہمت سے بچا لیا۔ اور اسطرح کی کوشش کر کے موضع نارنجی کو جو ہماری سرحد پر یوسف زئی لوگون کے ملک مین واقع ہے اور جہان غازی لوگ کثرت سے جہاد کے واسطے جمع ہو رہے تھے دشمنون سے صاف کر دیا۔ اگست کے مہینہ مین خرابیان بہتسی پیدا ہوئین اور اُسکی اصل وجہ یہ ہے کہ سرحد کے اکثر بدمعاشون کی ہماری فوج مین بھرتی کر لی گئی۔ لیکن یہ خطرہ سب سے بڑھکر تھا جسکو جان لارنس ابتدا ہی سے خیال کرتے تھے اور وہ خطرہ برساتی تپ کا تھا۔ اگر یوریپا سپاہیون کو

اُس سے بہت نقصان تھا تو گورون کو اُنسے بھی زیادہ تھا۔ اور یہ بیچارے ابھی سے اپنا مہلک کام کرنے کو تیار ہو گئے تھے اس اثنا مین معلوم ہوا کہ ہتھیار کثرت سے فروخت ہوتے ہین اور اُسوقت بھی اُن تین رجمنٹون کی لینون مین جنکے ہتھیار لے لیے گئے تھے چھپائے ہوے رکھے تھے۔ پس ممکن تھا کہ سب لوگ جو ہتھیارون سے مسلح تھے جسوقت چاہتے چلدیتے اور دو رسالے جنکے ہتھیار اب تک نہین رکھوائے گئے تھے وہ بھی اِن لوگون کے شریک ہوجاتے۔

اب یہ وقت ایسا نہین تھا کہ باوصف احتمالات غدر صلح آمیزی کا خیال کیا جاتا۔ ۲۵۔ اگست کی صبح کو حکم دیا گیا کہ رجمنٹ نمبر ۵۱ کی لینون مین تلاشی لی جائے اور جسوقت تو آموز سکھ اور افغان سپاہی مزے سے اپنے موروثی دشمنون کے جھونپڑے لوٹنے مین مشغول تھے کل رجمنٹ یک زبان ہو کر باغی ہوگئی اور جو ہتھیار اُسکے ہاتھ لگے اُنکے ذریعہ سے لڑنے کے بعد مغلوب اور مفرور کی گئی۔ پشاور سے جمرود تک کا تعاقب ایک بڑا دور دراز شکار تھا جسمین کسی جگہ نہ تو لوگون نے ٹھہرنے کی استدعا کی اور نہ اُسکی اجازت دی گئی۔ اور جب ۴۸ گھنٹہ کے بعد پریٹ کے میدان مین توپون سے ایسے شخصون نے جو بعد تعاقب اِس کام کے لیے منتخب کیے گئے تھے اپنا مہیب کام ختم کیا تو ۸۷۰ آدمیون کی کُل رجمنٹ جنکے نشانون پر پنیار پنجاب ملتان اور گجرات ایسے ایسے فخر کے نام منقش تھے نیست و نابود ہو گئی۔ ص ۱

اِڈورڈس صاحب نے اِس بارہ مین جان لارنس کو عجالتاً جو چٹھیان لکھی تھین اُنکو سنکر بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین اور مین خدا کا شکر بجا لا کر کہتا ہون کہ اب اس سے بڑھکر خوفناک واقعہ مجکو اور کوئی بیان نہ کرنا پڑیگا۔ گو پرصاحب کی چٹھیون کا حال جو مین اوپر لکھ چکا ہون اُنسے یہ جنس ہی مین نہین بلکہ نوع مین بھی مختلف ہین لیکن اُنسے بافسوس یہ امر ہویدا ہوتا ہے کہ کیونکر بعض نہایت رحمدل اِنگلش لوگ بھی جان بچانے کے اضطراب اور خوف مین قتل عام ہوتے ہوے دیکھکر آنکھین پھیر لیتے تھے اور کچھ توجہ نہین کرتے تھے حالانکہ اگر اسکے قبل یا بعد کوئی ایسا واقعہ گذرتا تو وہی لوگ انتہا سے مرتبہ کا ہول اور تنفر ظاہر کرتے۔

پشاور ۲۸۔ اگست ۱۸۵۷ء۔

میرے پیارے جان۔ مین ابھی نمبر ۵۱ دیسی پلٹن کے بارہ مین ایک تار آپ کو بھیج چکا ہون لیکن چاہتا ہون کہ اُسکے بارے مین کچھ اور بیان کرون۔ کچھ دنون سے ان لینون مین کھلبلی مچی ہوئی تھی اور مخفی ہتیارون اور سامان جنگ کی افواہین اُڑتی تھین اور جنرل دو ہزار آدمیون کی فوج اِس کام کے واسطے جمع کر رہے تھے۔ آج جنرل مذکور نے لینون کی تلاشی لی سامان جنگ بہت سا برآمد ہوا لیکن ہتھیار کوئی نہین نکلا جو غالباً چھپا لیے گئے ہونگے۔ پھر اُنھون نے پوربیون کو گورون کی قواعد پر جانے کا حکم دیا۔ نمبر ۵۱ دیسی پلٹن کے لوگون نے اپنی لینون کی علحدگی پسند نہ کر کے جدید سکھ فوج پر دھاوا کیا اور اُسوقت خالصہ کے لوگ کھانا کھاتے تھے۔ خالصہ کے لوگون نے کھانا چھوڑ کر فتحیابی حاصل کرنے کی کوشش کی اور جیسا کہ خیال کیا جاتا تھا اُنھون نے پنجاس آدمی

اُسی جگہ ٹھنڈے کیے - اسکے بعد پلٹن مذکور کے سپاہی بلوہ کرکے باہر دیہات کی طرف بھاگے اور فوراً اُسی جانب اُنکا تعاقب کیا گیا - چھاؤنی کے انتظامات بہت عمدہ تھے کسی طرح کی بے عنوانی نہین ہوئی - افسر وغیرہ اور جدید بھرتی کے سپاہی سب مستعد تھے اور سکی طبیعتین قابل اطمینان تھین - اور فوجین بھی فوراً آکر کھڑی ہوئین اور دو گھنٹہ مین سب چلے گئے - جیمس صاحب ملتانیون کا ایک رسالہ لیے ہوے اب تک تعاقب مین ہین -

میں سمجھتا ہون کہ مین نے ایک مختصر دورہ کا جو قصد کیا ہے وہ بھی بیکار نہوگا لیکن دوپہر کو دھوپ کی بڑی شدت ہوتی ہے - ص ۱۶۹
مین یقین کرتا ہون کہ ہماری طرف کا ایک آدمی مجروح ہوا تھا - بارنمٹ اور ایک افسر کو پوربیہ لوگ تالاب کے اندر تک لیے چلے گئے تھے اور چاہتے تھے کہ وہ کسی طرح ڈوب جائین لیکن ہمین اُنکو کامیابی نہین ہوئی - ڈرمنڈ کی کورٹ مارشل ابھی ہو رہی ہے - اس سے معاملات بہت سلجھ جائینگے - ایک حصہ فوج سے تو نجات ملگئی اور اب غالباً دوسرے کو بھی ہم مقید کر لینگے -

آپ کا دوست صادق

ہربرٹ بی - اڈورڈس

مکرر یہ کہ جیمس صاحب ابھی واپس آئے ہین بالکل تھکے ماندے ہین - اُنھون نے ۱۵ میل تک پوربیون کا تعاقب کیا ایک ایک آدمی کو مار ڈالا اُنکے غول نے کسی شخص کو گرفتار نہین کیا - کرنل کاپل نے ایک طرف اور تعاقب کرکے سو آدمی مارے اور ساٹھ آدمی قید کر لیے ہین - اِس سے بہت لوگ صاف ہو گئے -

اور پھر ۱۳ - تاریخ صاحب موصوف لکھتے ہین کہ -

پلٹن نمبر ۵۱ کے قریب قریب کُل سپاہی چن چن کر مار ڈالے گئے - سات سَو سے زیادہ اب تک مارے جا چکے ہین - چار پانچ سَو خدمتگار وغیرہ خیبر کو چلے گئے اور وہان ٹوکی خیل کے لوگ کہتے ہین کہ ہم مسلمانون کی حیثیت مین اُنکو کابل چلے جانے دینگے لیکن ہندوون کی حیثیت مین نہ جانے دینگے اور اسطور پر وہ لوگ اُسی جگہ مسلمان کر لیے گئے -

جسوقت صوبہ پنجاب کے بیرونی اضلاع مین یہ ہیبت ناک سانحے گذر رہے تھے تو اُسوقت بھی چیف کمشنر کا کام دار السلطنت مین کچھ کم نہ تھا اُنکی خط و کتابت نہایت شوق اور ضرورت مین بڑھتی جاتی تھی کیونکہ اب سامنے کی طرف پچھلی کمک جا چکی تھی اور وہ اُس اصلاح اور اطمینان کے کام کی طرف نگاہ کر رہے تھے جو شکست دہلی کے بعد عمل مین آنے والا تھا - ۵ - اگست کو اُنھون نے ولیم میور صاحب کو (جو اُنکے نزدیک بالکل اجنبی تھے لیکن بعد اُنکے بڑے یار غار ہوے کیونکہ گورنمنٹ ویسرائے کے زمانے مین ایک نہایت ذمہ داری کے عہدے پر مقرر ہوے) اُن بہت سی ضروری چٹھیون مین سے ایک چٹھی لکھی جنمین ہویلاک صاحب کی نقل و حرکت کے بعد ایسے مضامین لکھے گئے جن سے انتہا مرتبہ کا افسوس معلوم ہوتا ہے اور اُسمین لکھا گیا کہ "اگر آپ نے لکھنؤ کی کوئی معتبر خبر سنی ہو تو براہ مہربانی دو کلمے لکھ بھیجیے اِس چٹھی کی ایک نقل میرے بھائی کے پاس بھی بھیج دیجیے گا" "دو لکھنؤ کی معتمد خبر"

دوسرے روز صبح کو آئی اور اُس سے معلوم ہوا کہ جَان لارنس کے شریف النفس بھائی انتقال کر گئے۔ اُنکی موت سپاہیانہ طور پر ہوئی۔ یہ موت ایسی ہوئی کہ شاید سب سے زیادہ اُنھین کو اسکی طمع تھی کیونکہ رزیڈنسی لکھنؤ کو باغیون سے بچانے مین وہ ہلاک ہوے۔ صفحہ ۱۸۰

جنگ کے زمانہ مین اکثر یہ ہوتا ہے کہ لائق سے لائق اور بہتر سے بہتر شخص یعنی ایسا آدمی جسکا نام ہر شخص کی زبان پر جاری ہوتا ہے اور جو سب کے نزدیک ہر دل عزیز ہوتا ہے وہی اُٹھ جاتا ہے اور اُنکے دلون پر اپنی محبت کا اثر چھوڑ جاتا ہے۔ قبر پر چند کلمے نماز کے پڑھے گئے چند ٹوکری مٹی پڑ گئی اور معدودے چند خیر خواہون کے دو ایک آنسو نکلے اور اسکے بعد وہ نظرون سے غائب ہو گئے جسوقت زندہ لوگون کی سلامتی کے لیے خوف کی حالت مین کوششین کی جاتی ہین تو مردون کا نام بھول جاتا ہے۔ دلی کے کیمپ مین سَر ہنری بَرنارڈ سے بڑھکر کوئی شخص زیادہ ہر دل عزیز نہ تھا اور جسوقت وہ ہیضہ سے ہلاک ہوے تو تمام کیمپ مین وہ کہرام مچا کہ جسکا قرار واقعی بیان سَر جَان کِینے نے خوب لکھا ہے لیکن مین نیوِل چیمبرلین کی ایک چٹھی مین جو سَر جَان لارِنس کو برنارڈ صاحب کے مدفون ہونے کے دو ہی دن کے بعد لکھی گئی تھی یہ دلخراش الفاظ دیکھتا ہون کہ "بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ فوج کے سپاہی بیچارے بَرنارڈ کو ابھی سے قریب قریب بھول گئے اِس حباب شہرت کا بھلا کیا اعتبار ہے"۔

کچھ جنگ ہی کے زمانہ مین یہ نہین ہوتا ہے کہ ایک بڑا اور نیک آدمی مرجاتا ہو اور لوگ اُسکو فوراً بھول جاتے ہین وفات کے چند دن بعد تک اخبارات بیشک اُسکے حالات سے پُر ہوتے ہین اور اُسکا نام ہر شخص کی زبان پر جاری ہوتا ہے شاید اسقدر جاری ہوتا ہے کہ زندگی بھر مین کبھی ویسا نہین ہوتا ہے لیکن اِس آتشی تیزی یعنی جلدی اور کھل بلی اور ردّ و کد کی گھوڑ دوڑ اور اُس امر کے حاصل کرنے کی متواتر کوششون مین جو حاصل نہین ہے (یعنی اعلیٰ درجہ کی زندگی جو اِس زمانے کے خواص مین ہے) اُسکو لوگ اسطرح سے بھول جاتے ہین کہ گویا وہ کبھی دنیا مین موجود ہی نہین تھا۔ جو عہدہ اُنھون نے خالی کیا وہ کسی نہ کسی طرح چھوٹے آدمیون سے بھرا گیا اور جو معدودے چند ایماندار لوگ تھے وہ سمجھتے ہین کہ یہ شگاف ہرگز بند نہین کیا گیا اور نہ اِس نقصان کا تکملہ کیا گیا۔

لیکن اسطور سے (اگرچہ سلطنت اور جان کی عین لڑائی مین جس قسم کی لڑائی کے واسطے انگلش لوگون کو بہت کم اپنی کوششین جمع کرنا پڑی ہونگی) سَر ہنری لارنس کی رحلت نہین ہوئی اور نہ اُس قسم کا خیال لوگون کو ہوا جیسا خیال ہنری لارنس نے اُن لوگون کے دل مین پیدا کیا تھا جو اُنسے خوب واقف تھے۔ دلی اور لاہور اور راجپوتانہ اور ہزارہ اور پشاور اور ملتان مین وہ وہ لوگ پائے جاتے تھے جو صلاح اور مشورت اور میدانِ جنگ مین سب سے بڑھے ہوے تھے اور یہ وہ لوگ تھے جنپر سارا ہندوستان اُسوقت آسرا لگائے ہوے تھا اور جنکے دلون مین ہنری لارنس نے اپنے کا نمایان دکھلا کر ولولہ پیدا کیا تھا۔ اور محبت اور عزت کی گرہون سے اپنے کو ایسا استوار باندھ لیا تھا جنکو موت ہی اسقدر کس سکتی ہے صفحہ ۱۸۱

کہ پھر کُھل نہ سکین - یہ لوگ بیشک عام حفاظت کے لیے بے قیدادہ ربلا توقف ہنری لارنس کی خواہش کے مطابق اُسوقت بھی کام کرتے تھے جب پہلے پہل نہایت جگرخراش خبرین سننے مین آئین - لیکن اسکے بعد اُن لوگون نے سستی سے کام کیا کیونکہ وہ سمجھتے تھے (اور مین نے سُنا ہے کہ ان لوگون نے اکثر ان طبعی خیالات کو ظاہر بھی کیا ہے) کہ سر ہنری لارنس کے مرنے سے اب ہندوستان کی حفاظت آدھی ہوگئی - اِسکے چھ ہفتہ کے بعد اُسوقت جب متوفی کی جگہ پر ایک شخص اور مقرر ہوا تھا تو ہربرٹ اِڈورڈس نے جان لارنس کو لکھا تھا کہ "دہلی کے نکل جانے سے پنجاب پر بڑا نازک وقت پڑگیا" افسوس اُس سے ہمارا کسقدر نقصان ہوا مین سمجھتا ہون کہ لکھنؤ اور دہلی کے ساتھ میری پبلک (سرکاری) زندگی کا لطف جاتا رہیگا - پچھلے دس سال سے ہندوستان مین انگلستان جو لطف مجکو حاصل ہوا تھا ویسا پھر کبھی حاصل نہین ہوگا"-

جان لارنس جواب مین لکھتے ہین کہ "بیشک اس سے ہم سب لوگون پر بڑی بلا نازل ہوئی - ہندوستان مین ایسا کوئی شخص نہین ہے جسکا بچانا اسوقت ہنری لارنس سے بہتر متصور ہوسکتا یہ آفت ہمارے اوپر اسوقت بجلی کی طرح گری ہے - . . . . . مین یقین کرتا ہون کہ ہنری لارنس اب کوئی اپنے سے زیادہ لائق اور بہتر شخص اپنے پیچھے نہین چھوڑ گئے ہین - اسوقت مین اُنکا جانا ایک قسم کی قومی آفت ہے"-

پنجاب کے لیے ہنری لارنس (اُن تمام باتون کے متعلق جو کبھی مردہ ہوسکتی ہین) پانچ برس پیشتر سے مرچکے تھے - اُنکی قسمت مین خود اپنی موت اور اپنے جنازہ کا دیکھنا فروری ۱۸۵۳ء مین لکھا ہوا تھا جب دیسی اور ولایتی تمام معتقد ماتمیون کے ایک بڑے گروہ کے ساتھ ہنری لارنس اپنی مرضی سے پنجاب کو چھوڑ کر باہر کے شور انگیز ملک کو نکلے تھے - اُس دن کے ساتھ اُنکے لیے موت کی تلخی بھی گذر گئی - لیکن جو باتین اُنکے ساتھ زندہ رہ سکتی تھین وہ سب اُس گولہ کے ٹوٹنے کے بعد بھی جسنے لکھنؤ مین اُنکا کام تمام کیا تھا باقی رہین - اور آج کے دن تک ہندوستان مین اُن تمام لوگون کے دلون کے اندر جنکے دلون مین اُنھون نے ولولہ پیدا کیا تھا اور جو اُسوقت کام کرتے تھے اور اب بھی کام کرتے ہین وہ باتین موجود تھین اور اب بھی موجود ہین - کیونکہ ہنری لارنس اور جان لارنس نے ملکر جو عمدہ عمارت گورنمنٹ کی قائم کی تھی اور جسکو نہایت سرگرمی سے اُنھون نے برقرار رکھا تھا اور اُسکے بعد جان لارنس نے تن تنہا اُسکا تکملہ اور تعمیر اور استحکام کیا تھا وہ اصل مین دونون کی بڑی بھاری اور متضاد صفتون سے تعمیر ہوئی تھی - مین ابھی اِس بات کو بیان کرچکا ہون کہ جن باتون مین ہنری لارنس اور جان لارنس اختلاف عظیم رکھتے تھے اُنھین بھی جان لارنس نے رفتہ رفتہ ہنری لارنس کی حکمت عملی اُسوقت اختیار کی جب ایک مرتبہ اُن دونون کا باہمی اختلاف رفع ہوا - اور اُس صوبہ مین جو اُسوقت طوفان کو فرو کر رہا تھا اور کل ہندوستان کا لنگر تھا اُن تمام سردارون کی خیرخواہی جو ہماری امداد کے لیے رسالہ کے سوار بھرتی کر رہے تھے اور دہلی مین کام کرنے کے لیے مفت خدمت کرنے کو کہتے تھے یہ خیال کی جاسکتی ہے کہ ہنری لارنس کی یادگار کا خاص حصہ تھا جسطرح سے عوام الناس کی قناعت اور بہبودی جان لارنس کے باعث سے

خیال کی جاسکتی ہے۔

ہنری لارنس کی قبر پر جو ایک سنگ مزار اُس رزیڈنسی کے سامنے قائم ہے جسپر مرتے دم تک اُنھون نے قبضہ رکھا اُسپر خاص اُنکے بتائے ہوے یہ الفاظ منقش ہین "یہ قبر ہنری لارنس کی ہے جسنے اپنا فرض منصبی ادا کرنے کی کوشش کی تھی"۔ یہ ہنری لارنس کی سوانح عمری کا خلاصہ ہے۔ چند سال کے بعد جب ہنری لارنس کے چھوٹے بھائی بحیثیت گورنر جنرل ہند واپس آئے تو اُنھون نے اِس مقدس مقام کی زیارت کی اور لوگون نے مجھے بیان کیا ہے کہ جسوقت ہنری لارنس قبر مین اُتارے گئے تو اُنکا دھوپ کا جلا ہوا چہرہ جس امر کو ظاہر کرتا تھا اُسکو دیکھنے والے کبھی نہ بھولے ہونگے۔

ہزار باتون کا اُسوقت دل مین دھیان آیا ۔۔ مگر قلق سے نہ ایک حرف تا زبان آیا

لیکن جو غلط فہمیان اُسوقت تک رفع نہین ہوئی تھین اور جو دل کے پھپھولے بخوبی بجھے نہین تھے اُن کے افسوس کے ساتھ اُس کام مین جسکے انجام کرنے کا اُنھون نے بندوبست کیا تھا اور اُس زندگی مین جسکو اُنھون نے بسر کیا تھا اور اُس موت مین جو وہ مرے تھے ایک شریفانہ تمکنت برستی تھی۔

اب وہ بھی رحلت کر گئے۔ رحلت کر کے کس ملک کو سدھارے۔

وہ ملک جہان ہے شر نہ دہشت ۔۔ وہ ملک جہان ہے امن و رحمت

وہ ملک جہان کی کوئی بات اگر ہمکو بہ یقین معلوم ہوسکتی ہے تو وہ یہ ہے کہ ایسی متفرق روحین ایک اعلیٰ درجہ کی وحدت کا جز بنینگی۔ مرحوم کا جسم ایک وسیع ایبی مین مدفون ہے جو اپنے بھائی کے جسم سے چوتھائی دنیا کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور اُس شخص نے جسکو گولون اور گولیون کی بوچھار مین سر ہنری لارنس کی معجل تجہیز و تکفین اور لکھنؤ مین اُنکے سادے مزار کا خیال گذرا تھا اُسنے یہ تجویز کچھ نامناسب نہین کی تھی کہ لارڈ لارنس کی قبر پر وہی کتبہ ہونا چاہیے
جو اُنکے بھائی کی قبر پر تھا صرف اِسقدر فرق چاہیے تھا کہ وہ ہنری لارنس نے خود لکھا تھا اور اسکو لارڈ لارنس کی ص ۱۰۳
طرف سے اِس صورت پر لکھنا زیادہ مناسب ہوتا کہ "یہ قبر جان لارنس کی ہے جو مرتے دم تک اپنا فرض منصبی ادا کرتے رہے"۔

اِن دونون بھائیون کے اوضاع و اطوار ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھے۔ لیکن اس اختلاف مین بھی ایک مشابہت ہے۔ کیونکہ دونون مین ایک طور کے اعلیٰ اور شریف مقاصد اور ایک ہی قسم کی بے غرضی اور ہندوستان کے باشندون سے ایک ہی طرح کی الفت اور کام مین دل و جان سے مصروف ہونے کا ایک ہی طور کا ولولہ پایا جاتا تھا۔ اِس بات کا کہنا دشوار ہے کہ دونون مین سے کس نے سلطنت کا عمدہ تر کام انجام کیا لیکن اِس بات کا کہنا کچھ دشوار نہین ہے (اور یہ بھی اسطور پر کہ دونون مین سے کسی کے عیب پر کوئی پردہ نہ ڈالا جائے)

کہ دونون کو بحیثیت مجموعی دیکھکر ایک شخص کی بہادری اور فیاضی اور ہمدردی اور دوسرے کی قوت اور علو ہمتی اور اور "لارنس کا" نام اب اور ہمیشہ ہندوستان کے لوگون کے سامنے مجسم انگلش حکومت (یعنی بیغرضی اور غیر ظالمانہ اور نیک اور مستعدانہ اور حاقانہ اور انصافانہ حکومت) کو پیش کرتی رہیگی۔

سر جان لارنس ہر شخص کو پنجاب سے روانہ کر چکے تھے اب ایک آدمی بھی باہر بھیجنے کو باقی نہ تھا لیکن اب تک وہ قانع نہین ہوے تھے کہ چپکے بیٹھ رہتے۔ نکلسن صاحب کا کالم دہلی کے قریب پہونچا چاہتا تھا اور ڈاویز صاحب کا توپخانہ اُسکے پیچھے جاتا تھا۔ لیکن کشمیر سے اب تک گولہ ڈھالا یا جا سکتا تھا۔ رنبیر سنگھ گلاب سنگھ کے جانشین مقرر ہوے تھے اور اگر چیف کمشنر بندوبست کر سکتے تو وہ اپنے باپ کی تمام ذمہ داریون کو بجا لاتے۔ لفٹننٹ آرمسٹرن جو پشاور کے اسسٹنٹ کمشنر تھے غدر کے زمانہ مین ایک قسم کی رخصت علالت پر اتفاق سے کشمیر مین تھے جسطرح پہلے صف شکن نکلسن صاحب وہان گئے تھے۔ معہذا گلاب سنگھ اور گلاب سنگھ کے فرزند سے لفٹننٹ موصوف ہی کو ابتدائی گفت شنید کرنا پڑی اور اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ لفٹننٹ موصوف نے بڑے اصرار سے یہ صلاح دی کہ جو مدد مہاراجہ موصوف دینے کو کہتے ہین وہ مقتضاے وقت پر خیال کرکے قبول کی جائے۔ لفٹننٹ موصوف خیال کرتے تھے کہ گلاب سنگھ ایسے عیار نہین تھے جو ہمارے دوست نہ رہین۔ ابتداے غدر مین فرمانرواے کشمیر اور لفٹننٹ آرمسٹرن سے ایک کشتی پر جو عین وسط دریا مین لنگرزن تھی ملاقات ہوئی اور اُسوقت مہاراجہ موصوف نے ایک ابر کے ٹکڑہ کی طرف جو اُسوقت آسمان مین اُڑا ہوا چلا جاتا تھا اور آناً فاناً آفتاب کو چھپا کر ہٹ آیا اشارہ کرکے لفٹننٹ آرمسٹرن سے کہا کہ "غدر اِس بادل کی طرح آناً فاناً دور ہو جائیگا"۔ لیکن دہلی کو فوج روانہ کرنے کا انتظام اور اِس کام کی ساری ذمہ داری کا بار سر جان لارنس پر پڑنے والا تھا۔ سر جان لارنس کو پہلے اِس امر سے یقین حاصل کرنا تھا کہ وہان کے سپاہی بخوبی معتمد ہین اور وہ اس معزز کام کو بخوبی انجام کر سکینگے۔ اور اِسکے بعد اُنکے ذمے جنرل ولسن کو اِس امر کی ترغیب دینے کا دشوار تر کام تھا کہ جو خدمتین وہ انجام نہین کر سکتے ہین اُنپر مامور کرکے اُن سپاہیون کو برباد نہ کرین اور نہ اُنکی جانب سے شک وشبہہ ظاہر کرین جسمین انتہا سے زیادہ نقصان متصور ہے۔ اڈورڈس صاحب لکھتے ہین کہ۔ ص ۱

جنرل ولسن کی چٹھی سے بخوبی معلوم نہین ہوتا کہ وہ اپنے عہدہ کی صلاحیت یا قابلیت رکھتے ہین۔ پہلے بیان کیا گیا تھا کہ "ہم جمون کی فوج طلب کرینگے"۔ پھر یہ لکھا گیا کہ "ہم اُس فوج کو نہ منگوائینگے"۔ اسکے بعد تحریر کیا گیا کہ "جسطرح سے ممکن ہو اُس فوج کو بھیجئے بھیجئے اور جہان تک ممکن ہو اُسکے بھیجنے مین عجلت کیجیے"۔ اب وہ جمع ہوتی جاتی ہے ایسی مذبذب راے کا خیال کرکے میری طبیعت گھبراتی ہے۔

جان [illegible] ولسن صاحب کو لکھتے ہین۔

جہان [illegible] دیکھنے کے وسائل حاصل ہین وہان تک [illegible] ہون [illegible] اگر مین آپکی جگہ ہوتا تو جب تک کوئی خلاف وجہ نہین پائی جاتی اُسوقت تک مین خود اُسپر اعتماد کرتا مین سمجھتا ہون کہ تا وقتیکہ اس فوج کے افسر

اذیت ہو گئے یا اگر بیہودگی سے انکی وفاداری کے بارے مین خیال نہ کیا جائیگا تو قیاس ہے کہ نتیجہ یہ ہوگا کہ جب وہ سپاہ انبالہ مین پہونچیگی تو اسکی نسبت افسران مذکورہ اچھی اور قرین انصاف رائے ظاہر کر سکینگے۔ اگر ... کوئی وجہ اسکی بے اعتمادی کی نہ پائی گئی تو مین یہی کہونگا کہ جسطور سے ہو اسکو دہلی بھیجدیا جائے۔ اگر برخلاف اسکے کوئی بے اعتمادی کی وجہ پائی گئی تو مین مذکورہ بالا سپاہ کو میرٹھ بھیجدونگا تاکہ وہان کا ہنگامہ اور فساد رفع کرے۔ اپنے دل سے تو مجھکو یہی امید ہے کہ وہ سپاہ خیر خواہی کریگی۔ یہ سب کوہستانی آدمی ہین اور وہ پوربیا لوگون کی غمخواری نہ کرینگے۔

اور پھر اس بات کا خیال کرکے کہ مذکورۂ بالا سپاہ کو اپنی آنکھ سے دیکھکر اسکی قابلیت کا حال صحیح صحیح معلوم ہوجائیگا اور ذاتی ملاقات ہونے سے انکی خیر خواہی کو استحکام ہوگا جان لارنس اپنے عین ضروری اشغال مین اُس سے ملنے کو روانہ ہوے اور جالندھر مین اُس سے ملکر سپاہیون کو معائنہ کیا اور اُنسے وعدہ کیا کہ جو لوگ مجروح ہونگے اُنکو انعامات اور جو لڑائی مین کام آئینگے اُنکے ورثا کو پنشنین دی جائینگی اور پانچہزار روپیہ سپاہیون کو انعام دیے اور دیسی افسرون کو خلعت دیا۔ اور اسکے بعد وہ لوگ اپنے دلون مین نہایت ہی خوش ہوکر جو روانہ ہوے تو کچھ تعجب کی بات نہین ہے۔ جان لارنس نے اڈورڈس صاحب کو لکھا تھا کہ "یہ لوگ نہایت اچھے سپاہی ہین اور نوجوان اور مستعد اور سڈول اور بالکل کوہستانیون کے ایسے سپاہی ہین لیکن سکھ لوگون کی ایسی ہڈیان اور گوشت ظاہر نہین کرتے"۔ اس کل قصہ سے پھر ثابت ہوتا ہے کہ جان لارنس مین دردسری کرنے کی بے انتہا قابلیت تھی جسکا ذکر مین اوپر کرچکا ہون۔

ص ۱۸۱ اس اثنا مین دہلی کے معاملات کو جوش ہوتا جاتا تھا کانپور اور لکھنؤ کی وارداتون کی خبر کیمپ مین پہونچ چکی تھی اور یہ صاف ظاہر تھا کہ گو ہڈسن صاحب کی خواہشین کچھ ہی کیون نہون اور انکی فتحمندیون سے کیسی ہی رونق پھیلے لیکن وہ بہت دنون تک اُسطرف نہ بڑھ سکینگے انگلستان کی کمک کی نسبت بھی صاف ظاہر تھا کہ اُسوقت تک نہ پہونچیگی جب تک اس نازک حالت کا خاتمہ نہو جائیگا۔ کیونکہ انگلش گورنمنٹ صریحاً اپنی منتہاے ناواقفیت سے نزدیک تر راستہ سے فوج بھیجنے کے بدلے کیپ کی راہ سے رجمنٹون کے روانہ کرنے مین مفت دو مہینے برباد کر رہی تھی۔ پس باہر سے کمک پہونچنے کی امید جان لارنس کے سوا اور کسی شخص کی طرف سے باقی نہ تھی۔ جنرل ولسن کی عاقلانہ حکمت عملی یہ تھی کہ اپنی فوج جہان تک ممکن ہو کیمپ کی حفاظت مین رکھی جائے سامان جنگ محفوظ کیا جائے اور پنجاب سے جسقدر آدمی اور توپین آسکتی ہین جب تک آنہ لین اُسوقت تک انتظار کیا جائے اور اُدھر نکلسن صاحب جو راہ مین تھے آلین اور پھلور اور فیروزپور سے محاصرہ کے لیے جو توپین آنے والی ہین وہ بھی پہونچ جائین

خوش قسمتی سے شہر کے اندر کی جو جو خبرین محکمہ مخبری سے جسکے مہتمم ہڈسن صاحب ایسے لائق شخص مقرر تھے آتی تھین اُنسے ثابت ہوتا تھا کہ اپنی طرف سے زیادہ پیشقدمی کرنے کے بدلے غنیم کی حرکتون کا خاموشی سے روکنا

زیادہ تر قرین مصلحت ہے۔ ہاڈسن صاحب کے جاسوس خبر لائے کہ علی العموم شہر کے باشندون اور فوجی سرغناؤن اور دربار مین بھی نفاق اور عداوت انتہا سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے اور ایک دوسرے کو دیکھکر جلتا ہے۔ انھون نے بیان کیا کہ لاٹ زن لوگ سر دربار بادشاہ کی توہین کرتے ہین۔ فوج کے جنرل بادشاہ کے سامنے لڑتے جھگڑتے ہین۔ بادشاہ کے بیٹے ایک دوسرے کے خلاف اپنے باپ کو تخت سے اُتارنے کے لیے سازش کرتے ہین خزانہ بالکل خالی ہوگیا ہے اور بدقسمت مہاجنون سے تیسرے مرتبہ جبراً جو قرض لیا گیا اُسکی وجہ سے اُن لوگون کی حالت اب ایسی ہوگئی ہے کہ خیرخواہی یا روپیہ وغیرہ کے معاملہ مین اُنکی ذات سے کسی طرح کی امید باقی نہین رہی۔ خاندان مغلیہ کے اس شہنشاہ اعظم نے اُن فوجی آدمیون کو جنھون نے عین شاہی باغ کے اندر اپنے خیمے گاڑے تھے حکم دیا کہ یہان سے وہ لوگ چلے جائین مگر اُنھون نے صاف انکار کیا۔ بادشاہ نے طعن کی کہ اُنکی فوج کو متواتر شکستین حاصل ہو رہی ہین اور اُسنے غنیم سے جسکی تعداد اسقدر قلیل ہے ایک توپ بھی نہ چھین لی۔ مگر بادشاہ نے دیکھا کہ نہ طعنون سے کوئی اثر ہوتا ہے نہ دھمکیون کا کوئی رُعب مانتا ہے۔ بادشاہ ابھی سے انگلش لوگون کو پیام بھیجنے لگے کہ اگر وہ پنشن کا ذمہ کرین تو مین تخت اُنکے حوالہ کر دون اور شہر کے پھاٹک کھولدون۔ یہ بات بھی بیان کرنے کے قابل ہے کہ جان لارنس ص ۱۴۱ جنکو ظلم سہنے سے ظلم کرنے کی احتیاط زیادہ تھی اِس بات پر مائل ہوے کہ اگر انگلش لوگون کی جان تلف کرانے سے وہ بیقصور ثابت ہوسکین تو یہ درخواست منظور کر لی جائے۔ لیکن یہ گفت و شنید پوری نہین پڑی اور اب وہ بیچارہ ضعیف العقل بادشاہ تخت چھوڑنے اور حج کے لیے مکہ معظمہ جانے کا تذکرہ کرتا تھا۔ اِس مقام کو بادشاہ اپنے پیر نابالغ ہونے کے زمانہ مین قرن اوسط کے لڑکون کا جہاد سمجھکر ضلع دہلی کے کسی متصل ضلع مین سمجھتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ محلسرا سے دو چار دن کی راہ سے کچھ زیادہ دور نہوگا۔ اِس اثنا مین روز بروز باغی لوگ جسطرح باہر سے آتے جاتے تھے اُسی طرح بازار مین گرانی اور قحط پھیلتا جاتا تھا۔ بعض رجمنٹین جب شہر مین پہونچین تو اُنھون نے دیکھا کہ شہر والون نے اُنکے آتے ہی پھاٹک بند کر لیا کیونکہ جو لوگ اندر موجود تھے وہ چاہتے تھے کہ سارا مال ہمین لُوٹ لین۔ اور لوگ اِس بات پر ناراض تھے کہ جو مال غنیمت تقسیم ہو چکا تھا اُسکا حصہ نہین ملتا تھا۔ تمام شہر مطلق العنان سپاہیون کے اختیار مین تھا۔ مستورات کی عفت پر بھی دست اندازی ہوتی تھی اور عزت اور جان مثل مال کے غیر محفوظ تھی۔

پس تمام خبرین جو ہم تک پہونچتی تھین اُنسے ثابت ہوتا تھا کہ اگر ہم محصور شہر کے باشندون کو وقت دیتے تو بکمال اغلب وہ آپ اپنی گردنین کاٹ ڈالتے اور ہمکو اُسکی زحمت نہ دیتے۔ باغیون کے ایک بیباک غول نے البتہ ضعیف بادشاہ کے لعنت ملامت کرنے سے اشتعال پا کر ایک ہفتہ تک برابر ہم لوگون سے جنگ قائم رکھی بہت دنون تک ہم صرف جواب دیا کیے لیکن آخر مین ۱۲ اگست کو ہم نے بھی پیشقدمی کی اور اُنکو شہر کے اندر بھگا کر اُنکی توپین چھین لین اگرچہ یہ نقصان البتہ ہوا کہ بریگیڈیر شاورس اور میجر کوک محاصرہ کے باقی ایام تک کام دینے کے قابل

نہین رو گئے کیونکہ وہ سخت زخمی ہو گئے تھے - مندرجۂ ذیل حالات ہم ایک چشمدید گواہ کی زبانی جسنے محاصرۂ دہلی کے بارے مین ایک نہایت عمدہ کتاب[1] تصنیف کی ہے تحریر کرتے ہین -

اس زمانہ مین لوگون نے دیکھا کہ ایک عجیب وضع کے آدمی نے ہمارے قراولون کو معائنہ کرنا اور ہر ایک شے کو دیکھنا بھالنا اور اُنکی قوت اور تواریخ کی تلاش اور تجسس کرنا شروع کیا - اُسکے لباس سے اُسکے عہدہ کا کوئی پتہ نہین لگتا تھا - ظاہرا صاحب لباس کو اُسکی کوئی پروا نہین معلوم ہوتی تھی - علاوہ برین اُس غدر کے زمانے مین ہر شخص اپنی مرضی کے موافق وردی پہنتا تھا - شاید ایسے دو افسر بھی ہونگے جو ایک طرح کی پوشاک پہنتے ہون - ..... وہ ایک ایسا انسان تھا جسکا جسم شاید کسی دیوزاد کے قالب مین ڈھالا گیا تھا - ص ۱۸۰ بڑا چوڑا سینہ اور نہایت قوی اعضا تھے اور صورت سے وجاہت اور سرگرمی ظاہر ہوتی تھی اور مزاج مین نہایت روکھاپن تھا - قیافہ اچھا تھا مگر اُس سے تشدد برستا تھا داڑھی بڑی لمبی اور آواز گھن گرج تھی - اُسکے کل اوضاع واطوار اور اعلیٰ فرمانرواؤن کی اُس سطوت سے جو بادی النظر مین دیکھنے والون پر اپنا اثر پیدا کرتی ہے انتہا مرتبے کا زور اور شعور اور ثابت قدمی ظاہر ہوتی تھی - اُسکی شاہانہ روش جو کبھی اُس سے جدا نہین ہوتی تھی اور جو کم رُو آدمی کے لیے نخوت سمجھی جاتی بعض اوقات اُسکے زیادہ خود مختار ہموطنون کو دکھ دیتی تھی لیکن نرم دل ایشیائی لوگ تو اُسکے بندے تھے - ظاہرا سوائے عاملانہ حاکم اعلیٰ کے وہ ہر ایک شخص سے نفرت کرتا تھا اور معمولی صحبت مین بہت کم باتین کرتا تھا - اِس قسم کا آدمی پلٹنون کی افسری سے ترقی کر کے بہت جلد قیصران روم کے تخت تک پہونچ سکتا تھا - لیکن برٹش لوگون کی نوکری مین ایسے وقت جب وہ ترقی پاکر صرف کپتان ہو سکتا تھا بریگیڈیر جنرل ہی کے عہدہ پر اُسکا مقرر ہونا عجائبات سے تصور کیا جاتا تھا -

اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین معلوم ہوتی ہے کہ جس اجنبی شخص کا اس تفصیل سے حال بیان کیا گیا وہ نکلسن صاحب تھے - نکلسن صاحب اول تو اپنے کالم کو لیکر بعجلت طی الارض کر رہے تھے اور اِدھر جنرل ولسن نے نہایت تاکیدی عبارت سے ایک چٹھی جو لکھی تو ۲ - اگست کو پاکر نکلسن صاحب نے اور بھی عجلت کی چٹھی کا مضمون یہ ہے -

نجف گڈہ کے گھاٹ پر باغیون کے بنائے ہوئے پُل کو جو ہمنے گرا دیا تھا اُسکو پھر اُنھون نے بنالیا اور اب اِس ارادہ سے استحکام کے ساتھ غنیم کے لوگ وہان آکر جمع ہوے ہین کہ علی پور کی طرف بڑھین اور عقب سے ہماری آمد و رفت بند کر دین - اسواسطے مین بہت منت کے ساتھ آپ کو لکھتا ہون کہ جہان تک جلد ممکن ہو آپ بڑھے چلے آیئے اور ان لوگون کو ہمارے عقب سے ہٹا بھی دیجیے اور اپنا مورچہ قائم رکھنے مین ہمکو مدد دیجیے - مجکو اندیشہ ہے کہ باقی راہ مین آپ کو بھی پڑا ہوگا اور مار کنڈا نالے کی وجہ سے آپ کو ٹھہرنا پڑا ہوگا لیکن مہربانی کر کے بڑھے ہوے چلے آیئے -

اس حکم کا اتباع کر کے نکلسن صاحب نے بڑی عجلت کی اور جب دہلی سے پانچ چھ میل کے راستہ پر آگئے تو جنرل ولسن نے اس مضمون کی ایک دوسری چٹھی نکلسن صاحب کو لکھی کہ وہ اپنی فوج سے کچھ پیشتر آکر یہان ہم سب سے

[1] تاریخ محاصرۂ دہلی ایک ایسے افسر کی تصنیف جو اُس کام مین شریک تھا صفحہ ۲۲۳ -

ملاقات کر جائین چنانچہ نکلسن صاحب نے اسطور پر کہ سواے قدیم پنجابیون کے اور کسی شخص کو کچھ حال معلوم نہونے پایا اُس کمپ مین آکر دم لیا جسکے وہ بہت جلد ایک اولوالعزم افسر مقرر ہوے فے واسنے تھے۔ اُنکے بے مہر متانت آمیز اور خشک چہرے اور اُنکی تقرری کے متعلقہ حالات سے لوگ اُنکی طرف ترچھی نظرون سے نگاہ کرتے تھے۔ نکلسن صاحب نے جنکو اُنکے پنجابی دوست "ملک روس کا خود سر شہنشاہ" کہا کرتے تھے یا تو اپنی رعب دار شکل دکھاکر سبکو اپنا غلام بنالیا یا یہ ہوا کہ وہ عمل سے اُنکے دشمن ہوگئے۔ دوسرے روز اپنے فوجی عہدے اور فوجی افسرون کا بندوبست کرکے مع اپنی سپاہ کے وہان واپس آئے۔ اور ۱۴ تاریخ وہ اپنے کالم کے افسر کی حیثیت سے پھر انگلش کمپ کو سوار ہوکر آئے۔ افسر کی حیثیت ص ۳۱۱
مراد یہ ہے کہ چیف کمشنر پنجاب نے اِس مہم کے انجام کے لیے جواب تک ناتمام پڑی تھی بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ اب تک وہ شروع ہی نہین ہوئی تھی جو حساب فوجین روانہ کی تھین اُن سب کے افسر یہی مقرر ہوے۔

بہاڑھی کی قلیل فوج کو جسکی تعداد ہر قسم کے سپاہیون سے بڑھتے بڑھتے اب آٹھ ہزار کو پہونچ گئی تھی زیادہ آزادی کے ساتھ کارروائی کرنے کا موقع ملا اور تھوڑے ہی دنون کے بعد امید و بیم کا عہدہ اس نئے افسر کے سپرد کردیا گیا۔ محاصرہ کا توپخانہ اب تک راہ مین تھا جس سے باغی لوگ بخوبی واقف تھے اور نیمچ برگیڈ جسکی مدد کو بریلی کا برگیڈ بھی ساتھ تھا دہلی سے اُسکا راستہ روکنے کے لیے روانہ ہوا لیکن نکلسن صاحب نے قصد کیا کہ بالعوض اُسکے ہم اُسکا راستہ روکینگے۔

دوسرے روز علی الصباح نکلسن صاحب اپنے دو ہزار آدمی لیکر روانہ ہوے۔ ملک مین تمام پانی بھرا ہوا تھا اور بارش نہایت شدت سے ہورہی تھی اور گھوڑچڑھی توپین بالکل دلدل مین دھنسی جاتی تھین۔ بہت سے جنرل ایسے وقت مین اس مہم سے منہ پھیر لیتے لیکن نکلسن صاحب نے دوپہر کے وقت یہ بات سُنکر کہ غنیم کے لوگ ۲ میل آگے ہین اور نجف گڈھ تک پہونچے ہین محض جبریہ طور پر اپنے تھکے ماندے آدمیون کو آگے بڑھایا۔

غنیم کے لوگون نے نکلسن صاحب کے آدمیون کو غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ پیشتر دیکھا۔ اور اُسی وقت اُسی مقام پر نکلسن صاحب نے اُنپر حملہ کیا اور چند مرتبہ نہایت لیاقت کے ساتھ حملہ کرکے اُنکو بھگا دیا اور اُنکی ساری توپین جو ۱۳ عدد تھین چھین لین۔ بریلی برگیڈ جو اتنے فاصلہ پر تھا جہان توپ کی آواز پہونچتی تھی اِس بات کو سُنکر کہ نیمچ والی فوج پر کیا مصیبت نازل ہوئی تھی پچھلے پاؤن دہلی کی طرف واپس چلا گیا اور اُس سے اتنا بھی نہوا کہ ایک وار بھی کرتا۔

یہ بات بیان کرنے کی کوئی حاجت نہین معلوم ہوتی کہ اسکے بعد پھر کمپ مین سے کسی شخص نے نکلسن صاحب کو حقارت سے نہین دیکھا کیونکہ اب تک باغیون کو ایسی فاش زک کبھی نہین حاصل ہوئی تھی۔ سر جان لارنس اپنے نئے برگیڈیر جنرل کی اس کارروائی کو جو پہلے پہل دہلی کے سامنے عمل مین آئی تھی سُنکر نہایت ہی خوش ہوے

چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ۔

اگرچہ کثرت کار سے مجکو دم مارنے کی مہلت نہین ہے لیکن آپ کی اِس فتحیابی کی مبارکباد ایک سطر مین تحریر کرتا ہون۔ افسوس مجکو اختیار نہوا ورنہ اُسی مقام پر مین آپ کو نایٹ کا خطاب دیدیتا۔...... محاصرہ کے توپخانہ کے پاس جسقدر گولہ بارود ہے جب تک وہ باغیون پر صرف نہوجاے اُسوقت تک آپ حملہ نہ کیجیے گا۔ اور اسکے بعد پھر خدا کا نام لیکر آپ حملہ کر بیٹھیگا اور وہی آپ کی حمایت کریگا۔

نکلسن کو اِس بات کی تو کچھ پروا نہ تھی کہ وہ اُسی مقام پر نایٹ بنا دیے جاتے لیکن اُنکو اِس بات کا البتہ خیال تھا کہ اُنھون نے کیا کیا خدمتین انجام کی ہین اور اُنکے چیف نے اُنکی نسبت کیسی راے ظاہر کی ہے۔ چنانچہ صاحب موصوف نے جان لارنس کو اُس چٹھی کے جواب مین تحریر کیا کہ ص ۱۸۹

آپ کی چٹھی مورخہ ۲۷ ماہ رواں پہونچی جسکے واسطے مین اپنی کمال شکرگزاری ظاہر کرتا ہون۔ مجھکو کسی قسم کے اعزازی امتیاز کی چندان پروا نہین ہے میرے لیے بس اسیقدر کافی ہے کہ میرے احباب مجھسے خوش ہین۔ ...... مجکو اپنی کامیابی حاصل ہونے کی بابت آپ کی بڑی شکرگزاری ظاہر کرنا چاہیے کیونکہ اگر یہ دونون بریگیڈ ہمارے عقب مین پہونچ جاتے تو بیشک اُنکے باعث سے سخت نقصان پہونچتا۔

اڈورڈس صاحب نے جان لارنس کو جو چٹھی لکھی تھی اُسمین اپنے دوست کی فتحیابی کی بابت اُنھون نے بھی بڑی سرگرمی ظاہر کی ہے اڈورڈس صاحب نے جب سُنا تھا کہ نکلسن صاحب اُنسے علٰحدہ کرکے دہلی کو روانہ کیے جائینگے تو اُسوقت مخالفانہ کلمات تحریر کیے تھے لیکن اب اُنکے دل سے وہ بات جاتی رہی اور آخر کو اڈورڈس صاحب نے بھی لکھا کہ۔

نکلسن صاحب کے چلے جانے سے ہمارا بڑا نقصان ہوا لیکن دہلی کے اطراف مین اُنکی ذات سے بڑا فائدہ حاصل ہوگا خدا کرے اُنکی ذات سے زیادہ کام نکلے اور کامیابی حاصل ہو اور وہان سے خلعت پہنکر یہان واپس آئین۔...... چیمبرلین اور نکلسن صاحب دونون کی تقرری بہت عمدہ عمل مین آئی ہے۔...... مجھکو اِس بات پر بڑا ناز ہے کہ یہ دونون شخص ہمارے سامنے کے مورچہ اور ہماری سرحد سے طلب ہوکر دہلی بھیجے گئے۔ قواعددان فوج کی مسمار عمارت کے درمیان یہ دونون بے ڈول ستون جو باقی رہ گئے ہین ہر قسم کے حوادث کو خوب ہی برداشت کرینگے اور مجکو امید ہے کہ دہلی کے دو اونچی دوکان پھیکے پکوان والے افسر ضرور اُنکی ساخت سے سبق حاصل کرینگے۔

لیکن اب بھی کچھ عرصہ اِس بات کے لیے باقی تھا کہ محاصرہ کا توپخانہ اور جمون کا لشکر اور پنجاب کی آخری کُمکی فوج کیمپ مین پہونچ جاتی اور نکلسن صاحب اِس قابل ہوسکتے کہ شہر مین داخل ہوکر اُسکو حاصل کرتے۔ اور جس حالت مین دہلی کے سامنے ہماری فوج (جو اب تک محاصر تو نہین بلکہ محصور تھی اور اب پہلے پہل محاصر ہونیوالی تھی)

اپنی آخری کوشش کے لیے آرام کر رہی ہے تو ہمکو چاہیے کہ اُس بیشمار خط کتابت سے جو اسوقت ہمارے سامنے موجود ہے
چند ایسی چٹھیان نقل کرین جنکو سر جان لارنس نے اپنی عملداری کے باہر مثلاً لارڈ کیننگ لارڈ اِلفنسٹون
سر بارٹل فریر مسٹر کالون لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی اور مسٹر مینگلز چیرمین کورٹ آف ڈیرکٹرس انگلستان کے نام
روانہ کی تھی - مجکو چند ایسی چٹھیان بھی محول کرنا چاہیے جنکو اُنھون نے اپنی عملداری کے اندر اِڈورڈس صاحب کے
نام بمقام پشاور یا نکلسن چیمبرلین نارمن گریتھڈ اور وِلسن صاحب کو دہلی مین روانہ کیا تھا سِلسلۂ اول سے نہایت
ص ۱۹ عمدہ طور پر یہ بات ظاہر ہوگئی کہ تسخیر دہلی کے قبل اُنکے وسیع خیالات کی رسائی کہان تک تھی گو اُنکو اپنے صوبہ کے
معاملات سے دم بھر کی فرصت نہ تھی اور تمام معاملات کو دیکھنا تھا مگر اسپر بھی اُنھون نے دہلی کے لیے کسقدر کوشش کی
اور بیرونی معاملات کا کسقدر خیال رکھا - دوسرے سلسلہ کی چٹھیون سے ظاہر ہوگا کہ اُنکو تمام تفصیلات سے کس درجہ آگاہی
تھی اور اُنکا ارادہ کسقدر مصمم تھا - یہ چٹھیان زبان حال سے کہہ رہی ہین کہ "دہلی کے مسخر کرنے مین مجھسے جو کچھ ممکن تھا اُسکو
مین نے انتہا کو پہونچا دیا - اب اُن لوگون کی باری ہے جو دہلی کے سامنے صف آرا ہین - اور جس وقت کسی بات کا
موقع آجائیگا تو جہان تک میرا اختیار چل سکیگا اب کسی بات کو پلٹنے نہ دونگا اور نہ دورایون کا تذبذب واقع
ہونے دونگا"-

پہلی چٹھی جو مین نے قرار دی ہے وہ لارڈ کیننگ کے نام ہے اور منجملۂ دوسرے معاملات کے جو بڑے ذوق کے
ہین ایک اُنکے اس تار کا جواب ہے کہ "پشاور پر آخری وقت تک قبضہ کیے رہیے گا"-

مقام لاہور ۱۴ - اگست ۱۸۵۷ء

مائی لارڈ - مین بکمال ادب ملتمس ہون کہ ۱۵ - ماہ گذشتہ کا مفاخرت نامہ کل مجکو وصول ہوا - ہماری مغربی سرحد کا مسئلہ نہایت
دقیق اور پیچدار ہے اور اُسکے بارے مین پہاڑ اور دریا دونون حصارون کے متعلق بہت کچھ بیان کرنے کے قابل ہے مین پہاڑون کو
اپنی سرحد قرار دینے کے بارے مین بہت مستحکم راے رکھتا تھا لیکن زمانے کے گذرنے اور تجربہ کے حاصل ہونے کے بعد میرے وہ
خیالات اب بدل گئے - ہم حضور کی خواہش کے مطابق آخری وقت تک پشاور پر قبضہ رکھینگے اور اگر شہر دہلی ایک مناسب وقت کے
اندر مسخر ہوگیا تو ہر ایک بات اچھی ہوگی - لیکن جب تک یہ نہوگا اُسوقت تک ہماری حالت مثل اُس شخص کے رہیگی جو کسی دریا کے
گرتے ہوے کرارے کے کنارے کھڑا ہو -

جنرل ہیولاک کو بڑی بھاری فتح حاصل ہوئی - آج صبح کو ہم نے سُنا تھا کہ لکھنؤ کے راستہ مین جنرل موصوف کو ایک اور فتح نمایان
حاصل ہوئی - خدا کرے یہ صحیح ہو اور سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ وہ ایسے وقت لکھنؤ مین پہونچ جائین کہ وہان جو ہمارے ہموطن بستے ہین
اُنکو بچا لین - مجکو امید ہے کہ انتظام یہ کیا گیا ہوگا کہ اِس کام کے ختم ہونے کے بعد جنرل مذکور وہان کے آدمیون کو لیے ہوے کانپور
پہونچ جائینگے - مین سمجھتا ہون کہ اسوقت ہمارے واسطے اودھ کا چھوڑ دینا مناسب ہے ہم اُسکو آسانی سے پھر فتح کرسکتے ہین اگر ہم فی الحال

اس امر کے کرنے کی کوشش کرین تو ہمکو بخوبی کامیابی نہوگی اور دوسری جگہ ہمکو زیادہ دقت اُٹھانا پڑیگی۔

جسوقت پنجاب کی تمام لُکلی فوج پہونچ جائیگی تو وہان فی الحال پندرہ ہزار آدمی ہوجائینگے اور مین یقین کرتا ہون کہ اتنی فوج دہلی کے فتح کرلینے بھر کو بخوبی کافی ہے۔لیکن اگر اس فوج کو اپنے قصد مین ناکامی ہوئی یا اگر اُسنے حملہ کرکے دہلی پر قبضہ کرلینے کا قصد نہ کیا تو وہان کی فوج کو کمک بھیجنے کے لیے ہر طرح کی کوشش کی جائیگی۔اگر ہم اِس غدر کو رفع کرنا چاہتے ہین تو ہمکو دہلی کا لے لینا واجب و لازم ہے دہلی ایک زبردست مقام ہے اور ملکی معاملات کے اعتبار سے بہت وقیع جگہ ہے اور اسواسطے ہماری سلطنت کے قائم رہنے کے واسطے دہلی پر قبضہ کرلینا ہر طرح ضرور ہے۔جسوقت شہر دہلی باغیون کے ہاتھ سے نکلجائیگا تو وہ بالکل بے اختیار ہوکر منتشر ہوجائینگے۔اِس بات کی وہ بیشک کوشش کرسکتے ہین کہ گوالیار کی جانب چلے جائین لیکن گمان یہی پیدا ہوتا ہے کہ وہ منتشر ہوکر اپنے اپنے گھرون کو چلے جائینگے۔

جدید سپاہ کی نسبت مین بہت زور دیکر سفارش کرتا ہون کہ حضور عالی گورکھاؤن اور رُیند لیکمنڈیون اور مناتیون اور جاٹون اور راجپوتون اور بھیلون اور سنتالیون کی بھرتی کرنے کا حکم صادر فرمائینگے بھیل اور سنتال اگر اور لوگون مین شامل کرکے بھرتی ص ۱۹۱ نہ کیے جائین تو بہتر ہے باقی اور لوگون کو شامل کرکے بھرتی کرنا چاہیے۔یکم اکتوبر تک ہم پنجابی سپاہ کے بیس دستے کامل علاوہ سات پولیس کی پلٹنون کے بھرتی کرسکینگے اور جو لوگ بطور چند روزہ بھرتی ہوے ہین اُنہین سے پانچ چھ جماعتین اور تیار کرسکتے ہین مجکو اس بات کی بڑی احتیاط ہے کہ اسطور سے زیادہ لوگ بھرتی نہون تاکہ ایسا نہونے پائے کہ اُنکو اپنی جمعیت کا خیال پیدا ہونے لگے لیکن جسوقت سے گورون کی فوج اس ملک مین اُترنے لگیگی تو حضور کی خواہش ہونے کی حالت مین مین اور جماعتین بھرتی کرسکتا ہون ہماری رِجمنٹون کے لوگ خوب ہی مخلوط ہین دس کمپنیان اسّی اسّی آدمیون کی ہین یعنی چار مسلمان چار سِکھ اور دو کوہستانی آدمی۔

مین اِس بات کی صلاح نہین دیتا ہون کہ آفریدی لوگ کثرت سے بھرتی کیے جائین اور نہ درحقیقت سرحد پار کے بہت سے پٹھانون کی بھرتی کرنا چاہیے۔ہمکو جو دباؤ خاص اپنی رعایا پر حاصل ہے وہ دباؤ اُن لوگون پر نہین ہے یہ لوگ دریاے سندھ کے اِس پار کے مسلمانون کی نسبت جو ہماری سرزمین مین رہتے ہین تابع فرمان رکھنے کے لیے زیادہ کٹھن اور متعصب اور غیر مطمئن ہین۔آفریدی لوگ بہادر اور مضبوط ہین لیکن قواعد سے بہت ناخوش اور مضطرب رہتے ہین۔یہ لوگ اپنے گھرون کے قریب نوکری کرنا زیادہ پسند کرتے ہین۔میجر لمسڈن اور میجر کوک کے سے افسر بخوبی اُنکو قاعدے سے رکھ سکتے ہین لیکن اور بہت کم لوگون کو کامیابی حاصل ہوسکتی ہے۔پنجابی گولہ اندازون کی چوتھی پلٹن کے نو آدمی کپتان وائلڈ ایسے افسر کی ماتحتی مین بھی دریاے سندھ کے اِس پار آتے ہی اِسوجہ سے بھاگ کر چلے گئے کہ اُنھون نے سنا تھا کہ وہ دہلی جاتے ہین۔

اسمین شک نہین کہ ہمارے لیے دیسیون کی ایک فوج رکھنا لازم ہے اور جسقدر جلد یہ فوج تیار ہو اُتنا ہی بہتر ہے لیکن میرے نزدیک جس تعداد کی فوج یہان درکار ہے اُس سے آدمیون کو زیادہ نہونا چاہیے مجکو عرصہ سے اِس بات کا یقین تھا

کہ بمقابلہ گورون کے دیسی فوج زیادہ ہے اور اب جو کچھ واقع ہوا اُسکے بعد اچھی طرح سے معلوم ہوا کہ گورون کی تعداد کا بڑھانا ہمارے لیے بہت ضرور ہے یہ ہم اُسوقت تک نہین کرسکتے جب تک دیسی سپاہ کفایت شعاری کے ساتھ نہ رکھی جائیگی۔ مین صرف اسی بات کی صلاح نہین دیتا کہ مختلف قومون کے لوگ فوج مین بھرتی کیے جائین جو بالاتفاق سب کی راے ہے بلکہ میری راے یہ بھی ہے کہ ہندوستانی فوج تین مختلف درجون کی ہو یعنی اول لین کی فوج دوسری غیر قواعد دان سپاہ تیسری پولس کی سپاہ۔ اگر لوگون کے بھرتی کرنے مین احتیاط کی جائے تو اُن لوگون مین باہمدگر بہت کم ہمدردی پیدا ہو۔ کل خرچ پرانی فوج کی نسبت کم پڑے اور معہذا بہت سارو پیہ بچے جو گورون کی سپاہ کے زائد خرچ مین لگایا جائے۔

ہم لوگ یہان سب خیریت سے ہین کل ہمنے سُنا کہ ہماری سپاہ نے دہلی مین باغیون کی چار توپین چھین لین گو کسیقدر نقصان ہم لوگون کو بھی پہونچا۔ سپاہی بخوبی ہمت باندھے ہوے ہین اور مجکو بڑی امید ہے کہ شہر مذکور پر قبضہ کرنے کی کوشش عنقریب کی جائیگی۔ چیمبرلین کا زخمی ہونا ہمارے واسطے ایک بڑا بھاری نقصان ہوا۔ با اینہمہ نکلسن صاحب اُنکی جگہ مقرر ہونگے۔ حضور عالی کی یہ راے بہت ہی صائب ہے کہ الہ آباد پر استحکام کے ساتھ قبضہ رکھا جائے۔ اگر یہ مقام کہین ہمارے ہاتھ سے نکل گیا تو شمالی صوبون کی آمدورفت کا پھاٹک بند ہوجائیگا۔

لاہور ۱۴۔ اگست ۱۸۵۷ء۔ ص ۱۹۲

مائی ڈیر لارڈ الفنسٹون۔ ہم لوگ زر نقد کی بابت آپ کے بڑے مشکور ہوے۔ دہلی اور کوہستان کے لوگ منصور ہی کے ہمارے ہی بھروسہ پر فوجی کام کر رہے ہین۔ نالائق جنرلون کے موقوف کرنے کی دِقت کے بارے مین جو کچھ آپ نے لکھا ہے اُس سے انکار نہین ہوسکتا اگر وہ موقوف نہوے تو اب بھی اِس دقت کے زمانہ مین تباہی اور ذلت رکھی ہوئی ہے۔ ایک ایک شخص کو اپنی جان جوکھم مین ضرور ڈالنا پڑیگی۔ حقارت کی باتین سُننا اِس امر سے بہتر ہے کہ جو مقامات ہمکو بہت عزیز ہین اُنپر قبضہ کیے رہین اور معرکہ غنیم کے حوالہ کردین۔ افسوس مجکو اختیار نہوا کہ دو ایک آدمیون کو بالاے طاق کردیتا۔ . . . . . مین نہین خیال کرتا کہ ہماری فوج کو دہلی چھوڑ دینا چاہیے اور شاید وہ چھوڑ بھی نہین سکتی ہے۔ ہمارے پاس سوار بہت کم ہین و رجو ہین وہ ادنی درجہ کے ہین ہماری آمدورفت بند ہوجائیگی۔ سامان رسد مشکل سے پہونچ سکیگا کیونکہ سطوت ہی جاتی رہیگی۔ دہلی ہرگز چھوٹ نہین سکتی جسطرح ہو ہمکو دہلی فتح کرنا چاہیے یا اُسکے فتح کرنے کی کوشش مین اُس مقام پر مرجانا چاہیے۔

یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ سر جان لارنس نے ابتداے غدر مین مینگلز صاحب کو ایک بڑے جوش وخروش کی چٹھی لکھی تھی جسکو مین اِس مقام پر تمام وکمال درج کرتا ہون اُسکے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ انھون نے یہ چٹھی باین امید لکھی تھی کہ حکام انگلستان کو معلوم ہوجائے کہ فوج مین ترمیم وتبدیل کی اُسوقت اشد ضرورت ہوگی جب غدر فرو ہوجائیگا۔

مقام لاہور ۲۸۔ اگست ۱۸۵۷ء

میرے پیارے صاحب - مین آپ کی چٹھی مورخہ ۱۰ ماہ حال کو پاکر کمال مشکور ہوا آپ کو اسکے بہت پیشتر معلوم ہوگیا ہوگا اور آپ یقین کر چکے ہونگے کہ مین نے جو پیشین گوئیان کی تھین وہ پوری نہین نکلین اور اصل مین کچھ اور واقع ہوا قواعد دان اور غیر قواعد دان فوج بنگال کے زیادہ تر حصہ نے غدر کیا اور جو ظلم وستم ان لوگون نے کیے ویسے اِس ملک مین کبھی نہوے ہونگے -

ہم نے جو اِن لوگون کا مقابلہ کیا تو یہ صرف خدا کی مدد تھی جنگ ایران جسوقت فتح ہوئی اگر اُسوقت ختم نہوئی ہوتی اور چین کو جو فوجین روانہ ہوئی تھین اگر وہ راستہ سے اِدھر آکر ہماری شریک نہوجاتین اور سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ اگر پنجاب کی رعایا اور فوج ہماری خیرخواہ نہ رہتی تو اسکا حال خدا ہی کو معلوم ہوگا کہ ہمارے اوپر کیا گذر جاتی - اب تک بھی ہماری حالت نہایت خطرناک ہے - مجکو یقین ہے کہ امدادی رجمنٹین خشکی کے راستہ سے آتی ہونگی کیونکہ اُنکی مدد بغیر کسی طرح سے ممکن نہین ہے کہ ہم لوگ اِس فساد کو سنبھال سکین - پنجاب مین ہم لوگون کی حالت ہندوستان کے اور ہر ایک احاطہ سے اچھی ہے - لیکن یہان بھی مجکو امید نہین ہے کہ اگر تین چار مہینے تک انگلستان کی فوج نہ آئی تو ہم بغیر انتشار اور تردد کے یہان رہ سکینگے - گورون کی تین رجمنٹون اور توپخانہ کی ایک بڑی سپاہ مین سے اب پشاور مین صرف ایک ہزار آدمی کام کرنے کے قابل رہ گئے ہین اور پشاور کو چھوڑکر باقی تمام ملک پنجاب مین خیرخواہ سپاہیون کی تعداد ۲۰۰۰ سے کسی طرح زیادہ نہین ہے اندرونی ملک مین سواے پولیس اور (ص ۹۳) جدید پنجابی رجمنٹون کے کوئی نہین ہے - یہ ہمپر ایک بڑی بھاری بلا نازل ہوئی تھی کہ ہندوستانیون کی سپاہ جس حالت مین ۱۵۰ تھی اُس حالت مین گورون کی تعداد مین جنپر ہر طرح کا بھروسہ ہے اُسکی نسبت دو تین سو سپاہیون کی کمی تھی - اِسوقت دہلی مین جو لوگ لڑرہے ہین وہ چھ سات سو سے زیادہ نہین ہین - ہماری حالت توپخانہ کے متعلق بھی خراب ہے -

اِس حالت کو مخفی رکھنا اور بھی حماقت ہے ہم لوگ بیشک جہان تک ہوسکیگا آخری وقت تک کوشش کرینگے اور لڑتے جائینگے لیکن درحقیقت ہمکو نہایت ضرورت اور بڑی حاجت اِس بات کی ہے کہ انگلستان سے جہان تک ہماری مدد ممکن ہے اسمین کوتاہی نہو

آپ نے میرے بھائی سر ہنری لارنس کے حادثہ جانگزا اور اُس سے بڑھکر سر ہیو ہوئیلر اور ہمارے ہموطنون پر جو مصیبت پڑی اور کانپور مین ہمارے ہموطنون پر جو بلا نازل ہوئی اُسکا حال سُنا ہوگا - ہمکو ہندوستان مین جو رعب و اقتدار حاصل تھا اُسکو بڑا ضرر پہونچا اور دیسی فوج کی از سر نو ترتیب اور ممالک مغربی وشمالی کا انتظام کرنے کے بارے مین ہمارے لائق ترین افسرون کو اپنی اپنی لیاقت اور کارگزاری صرف کرنا پڑیگی - فی الواقع مجکو نہین معلوم ہوتا کہ ایسے لوگ کہان سے ہم پہونچائے جائینگے جو اِس کام کو انجام کرسکینگے - ہمارے تمام پُرانے سپاہی اِس قابل نہین ہین کہ ایسے نازک وقت کو سنبھال سکین اسمین شک نہین کہ ہماری فوج مین بعض بعض سپاہی نہایت ہی عمدہ ہین لیکن وہ نہایت ناخوشی سے سرحد کی طرف جمع کیے گئے ہین -

دہلی اب تک اپنے کو سنبھالے ہوے ہے - اور اگر کمانیر کا ایسا ایک آدمی بھی اور ہوتا تو دو ہی ہفتہ مین شہر مسخر ہوجاتا - جنرل ولسن اپنے سابقین سے کہین اچھے ہین لیکن اِس کام کے لیے بہت کم لوگ اُنکی موزونیت پر اتفاق کرتے ہین - مجکو صرف چیمبرلین اور جان نکلسن کی طرف سے اصل امید ہے - نکلسن صاحب ایک بڑے رعب داب افسر اور ثابت قدم ہین جب ہماری فوج

دہلی کے سامنے جاکر مقیم ہوئی ہے اب تک باغیون کو کسی نے ایسی زک نہین دی جیسی نکلسن صاحب نے وہان جاکر پہلے پہل باغیونکو دی ہے۔ نکلسن صاحب نے اُنکو خوب ہی زیر کیا اور اُنکی سب توپین چھین لین اور نجف گڈھ مین اُن لوگون نے جوکمپ قائم کیا تھا اُسکو برباد کرڈالا یہ وہ فوج تھی جو ظاہرا محاصرے کے اُس انگلش توپخانہ کو راہ مین روکنے گئی تھی جو فی الحال کرنال کے قریب آگیا ہے اور دہلی کو جاتا ہے۔ آپ کو اِس خبر کے سننے سے خوشی حاصل ہوئی ہوگی کہ ایران نے ہرات کو خالی کردیا اور افغان لوگ اپنے عہدنامہ کی پابندی کرینگے۔ لیکن جب تک دہلی مسخر نہو جائے اُسوقت تک ہم افغانون پر کوئی بھروسہ نہین کرسکتے ہین۔ مہربانی فرماکر گورنمنٹ سے اِس امر کے اصرار کرنے مین کوتاہی نفرمائیے گاکہ انگلستان سے ہندوستان کو توپخانہ کے بہت آدمیون کے بھیجنے کی ضرورت ہے۔ موسم سرما مین تین چار ہزار آدمیون سے کم کسیطرح نہ بھیجنا چاہیے۔ توپخانہ مین ایک ترپ یا کمپنی بھی پوری نہین ہے اور ہمکو بطور قاعدہ کلیہ دیسی آدمیون کو اِس کام مین مقرر کرنا لازم نہین ہے۔

ص ۱۹۷ مجکو اندیشہ ہے کہ کہین آپ یہ خیال نہ فرمائیے کہ مین بلاضرورت خوف ظاہر کررہا ہون۔ لیکن یہ بات نہین ہے مین ابتدا ہی سے اپنی یہ حالت دیکھکر کہ ہم لوگون نے کوئی تیاری نہین کی تھی یہ پیشین گوئی کرتا تھا کہ بڑی بڑی آفتین پیدا ہونگی اور ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ہمارے افسر اِس بات کے دیکھنے سے معذور رہے کہ ہمارے سامنے کون نہنگ مُنھ پھیلائے چلا آتا ہے اِس خطرہ کی طرف سے آنکھ بند کرلینا عین حماقت ہے باانیہمہ اپنی حالت سنبھالنے کے لیے ہم لوگون سے جہان تک سعی اور کوشش ممکن ہے اُسمین کوئی بات اُٹھا نہ رکھینگے اور مجکو ہر طرح سے امید ہے کہ خدا کی مدد سے ہم لوگون کو کامیابی حاصل ہوگی۔ لیکن یہ جھگڑا بڑا کٹھن ہے اور خیال کرنے سے خوف معلوم ہوتا ہے کہ اِسمین کتنی جانین تلف ہونگی۔ جس فوج سے ہمکو ہندوستان پر قبضہ رکھنا ہے اُسکے بارے مین ہمکو اپنی حکمت عملی بالکل بدل دینا پڑیگی۔ ایک دیسی فوج ہم لوگون کی ملک مین ضرور رہیگی لیکن جس تعداد تک اُسکی اشد ضرورت ہے اُس سے بڑھنے نہ پائیگی اور اُنکے مقابلہ مین گورون کی تعداد زیادہ کرنا ہوگی اور گورون کی فوج کو انتظام کے ساتھ رکھنا ہوگا۔ قواعددان فوج کے انتظام کو اُٹھا دینا چاہیے اور اُسکی جگہ غیر قواعددان فوج کے انتظام کو قائم کرنا چاہیے۔ سب سے بڑھکر یہ بات ضرور ہے کہ ضعیف اور نالائق لوگ اعلی کمانون پر جو مقرر ہین اُنکو موقوف کردینا چاہیے جنرل ہیوٹ کی نالائقی سندی تھی اور عرصہ سے وہ نالائقی کے لیے اپنی فوج مین بدنام تھی۔ جسوقت وہ پہلے پہل پشاور کو بھیجے گئے تھے تو مین نے اِس امر کو بیان کردیا تھا۔

اگر کمان پر لائق افسر مقرر ہوتا تو جنگ آگرہ کا نتیجہ کچھ اور ہی منتج ہوتا۔ وہان کی چھاؤنی جلانہ دی جاتی اور ہمارے سپاہی قلعہ مین گھر نہ جاتے۔ ہندوستان مین ہر شخص کا خیال یہی ہے کہ پُرانا طریقہ قائم رکھا جائے۔ لوگ ممکن الوقوع واقعات پر یہ بھروسہ کررہے ہین کہ اُنکے وقت مین تباہی نہ آئیگی اور اسواسطے وہ نہین چاہتے کہ پُرانے نالائق لوگون سے بے پروائی کی جائے بہرحال اب مین اپنی اور رائین ظاہر کرکے آپ کو تکلیف نہ دونگا۔

کاٹون صاحب کو جنھون نے امن وامان کے وقت ممالک مغربی وشمالی مین نہایت عمدہ خدمتین انجام کی تھین

لیکن جو غدر کے متعلق حد سے زیادہ کوشش اور محنت کرتے کرتے علیل ہو گئے تھے سَر جَانْ لَارِنْسْ نے ایک چٹھی لکھی جس سے پنجاب کے فوج سے خالی ہو جانے اور وہان کی عام کیفیت کی ایک نہایت واضح تصویر آنکھ کے سامنے پھر جائیگی۔

مقام لاہور ۲۹۔ اگست ۱۸۵۷ء۔

میرے پیارے کَاننِنْگ صاحب۔ آپ کی یادداشتین پہونچین۔۔۔۔۔۔ مین سمجھتا ہون کہ میرٹھ کے لوگون نے جو اور فوج کے لیے شور و فریاد مچائی تھی اور گولہ اندازون کی پلٹن کی شکایت تھی کہ وہ واپس طلب کر لی جائے یہ راے محض غلط ہے اسمین شک نہین کہ میرٹھ مین ایک بہت عمدہ فوج کا رکھنا نہایت ہی مفید ہے لیکن جو ضرورت اسوقت دہلی مین پیش ہے اُسکے سامنے میرٹھ کا خیال چندان ضروری نہین ہے۔ دہلی کو فتح کر لیجیے اِس سے سب بن جائیگا۔ جب تک شہر دہلی باغیون کے قبضہ مین ہے اُسوقت دوامی طور پر کوئی اصلاح نہین ہو سکتی۔

دہلی کے مسخر کرنے کے بعد دوآبہ گنگا کے صاف کرنے اور جنوبی ملک مین دور تک آمد و رفت قائم کرنے کی تدبیر نہایت ضروری ہے باینہمہ ہر ایک افسر خاص اپنے ذمہ کے کام کو انجام کرنے کے لیے بہت لائق ہے لیکن عام باتون کے خیال کرنے مین غفلت کرتا ہے۔ مین جسقدر فوج بچا سکتا ہون وہ جِنْرَلْ وِلْسَنْ کے پاس بھیجے دیتا ہون مین نے صرف اُنسے کام لینے کا طریقہ جو ص ۱۹۵ میرے نزدیک مناسب معلوم ہوا بتا دیا ہے اور باقی کے لیے جِنْرَلْ وِلْسَنْ کو اختیار دے دیا ہے۔ اِس تدبیر کا نہایت عمدہ طور سے عملدرآمد ہو رہا ہے۔ ہم نے سِکھون کی ایک فوج جسمین سات سَو پیادے اور کَرنَل ڈَاوِیْز کے ولایتی سوار اور پچاس سوار پٹھانون کے رسالہ نمبر ۵ کے جسکے افسر میجر اِسْٹوکْسْ صاحب ہین میرٹھ کو روانہ کر دی ہے اِسکے بعد سَو سوار اور بھیجے گئے ہین اور غالباً وہ بھی میرٹھ کو جائینگے۔ مین نے سَو کے قریب پُرانے سِکھ سوار بھی جمع کیے ہین اور پولیس کے کام کے لیے سَو سوار اور وِلِیمْسْ صاحب کے پاس بھیجنے کو جمع کرونگا وِلِیمْسْ صاحب گھوڑون اور وردی کا سامان کر دینگے اور ان لوگون کو دلّی پہونچنے تک سات روپیہ ماہوار ملینگے اور جو روپیہ وردی وغیرہ مین صرف ہوگا وہ رفتہ رفتہ تنخواہ مین وضع ہوا کریگا۔ پہلا حصہ کل روانہ ہو چکا ہے اور دوسرا حصہ آج روانہ ہوگا۔ دس روز کے عرصہ مین یہ لوگ آگے نکل جائینگے اور فوراً پارسلون کی ڈاک گاڑی مین سوار ہو جائینگے۔

شمال مغربی ملک کے انتظام کی تجدید اور اصلاح مین بیشک بڑی دقت ہو گی لیکن اگر مستعدی اور ثابت قدمی سے کام کیا جائے تو اُسکا انجام ممکن ہے۔ باغی فوج کو ایک مرتبہ نیست و نابود کر دیجیے اور رعایا کے ہتھیار رکھوا لیجیے پھر رفتہ رفتہ سب تسلط ہو جائیگا۔ لیکن بجز اسکے کہ ولایتی اور ہندوستانی علی الخصوص ولایتی سپاہی جب تک بتعداد کافی جمع نہونگے اُسوقت تک کچھ نہو سکیگا۔ ہم پولیس کے لیے پنجابیون سے آپ کی بہت کچھ مدد کر سکتے ہین۔ لیکن یہ لوگ باوصف مشقتی ثابت قدم ہونے کے زیادہ ہوشیار نہین ہین اور آپ کو اِس بات کا خیال رکھنا بہت ضرور ہوگا کہ مختلف فرقون اور قومون کے ہندوستانی اشخاص بھرتی کیے جائین۔ مین چند سال تک مسلمان مذہب کا کوئی ہندوستانی بھرتی نہ کرونگا اور برہمن اور چھتری بھی

بہت کم بھرتی کرونگا جاٹ میوانی بند ملکھنڈ کے لوگ جھیل ان قومون کے لوگ پولیس کے واسطے زیادہ تر مناسب ہین۔لیکن ان لوگونکو سابق کی نسبت زیادہ تنخواہ دینا پڑیگی۔ہمارے پولیس کے سپاہی پانچ روپیہ مہینہ پاتے ہین آپ جو آدمی بھرتی کرین اُنکو چھ روپیہ ملنا چاہیے۔قسمت آنروے دریاے ستلج کے سپاہیان پولیس کو جو مین نے پانچ روپیہ دیے تھے اُسی کے اعتبار سے یہان بھی پہلے پہل پانچ روپیہ کی شرح مقرر ہوئی۔

دہلی کے علاقہ مین آپ کی مدد مین بہت کچھ کرسکتا ہون اور جسوقت آپ خواہش کرینگے مین بیشک اِس کام کو انجام کرونگا لیکن پہلے آپ کو ہر ضلع سے چیدہ آدمی بھرتی کرنا چاہیے اِس قسم کے افسر جیسے ـــــ و ـــــ اور اِسی قسم کے اور افسر کسی کام کے نہین ہین۔مین اس بات کو باعتماد کہتا ہون۔

سب کے پہلے مجکو جنگی قانون کے بابت اشتہار دینا اور باغیون کی سخت تنبیہ کرنا چاہیے باغیون اور مفرورون کا قرار واقعی تعاقب کرکے اُنکی تنبیہ کرنا چاہیے جب تک یہ لوگ مطلق العنانی کے ساتھ اِدھر اُدھر پھرا کرینگے اُسوقت تک کوئی حفاظت نہوگی دو چھوٹے چھوٹے گشتی کالم فوج موسم سرما مین جمنا کے پچھم طرف کی تمام بغاوت کو فرو کردینگے۔جو پنجابی سپاہ وان کورٹ لینڈ صاحب کی ماتحتی مین فی الحال بمقام سرسہ و ہانسی تعینات ہے وہ ان اضلاع اور ضلع رہتک کی حفاظت کو کافی ہے۔نارنگ کے ملک اور رانگھڑ کی آبادی کو چھوڑکر پانی پت کے ضلع مین آسانی سے انتظام ہوسکتا ہے۔چند بار باغیون کی تادیب و تنبیہ کے بعد دہلی آپ ہی زیر ہوجائیگی۔گوڑگانون کے ص ۱۹۶ بارے مین بھی دقت پڑنے کی امید نہین پائی جاتی ہے۔

جو حالات میرے پاس پہونچتے ہین اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ رہیلکھنڈ مین کوئی مشکل کام نہ کرنا پڑیگا۔تمام ہندو رعایا یہی چاہتی ہے کہ پھر ہمارا تسلط ہوجائے۔

روپیہ کے بارے مین ہماری حالت خاصی ہے۔ہم نے فوج مین زر خطیر بھیجا ہے اور اسپر بھی تھوڑا بہت روپیہ ہمارے پاس موجود ہے سکھ سردارون اور مہاراجہ جمون نے ہماری مدد کی بمبئی سے پچیس لاکھ روپیہ آیا ہے یا اب آیا چاہتا ہے اور کچھ روپیہ ہمارے چھ فیصدی کے قرضے سے جمع ہوا ہے۔مین نے تین تین مہینے کی تنخواہ بھی ہر شخص کی روک رکھی ہے۔ربیع کی تمام مالگزاری ہم نے وصول کرلی اور نقد روپیہ جو ہمارے خزائن سے لُٹ گیا ایک لاکھ سے زیادہ نہ تھا اور یقین ہے کہ اُس سے زیادہ نہوگا راستہ براہ راست کھلا ہوا ہے۔مین چار پانچ لاکھ روپیہ بلکہ اِس سے بھی زیادہ بلا دقت بھیج سکتا ہون۔ہم نے ایک لاکھ روپیہ منصوری کو بھیجا ہے اور اِس مہینہ سے لیکر دسمبر تک اور لاکھ روپیہ کے بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔

اگر دہلی کا معرکہ فوراً سر ہوگیا اور امید ہے کہ آیندہ دو ہفتہ تک سر ہوجائے تو تمام باتین اچھی اچھی ہونگی لیکن اگر دسمبر تک جسکے قبل سپاہ کا گو اُسکی تعداد کیسی ہی قلیل کیون نہو جمع ہوکر کام پر جانا ناممکن معلوم ہوتا ہے شہر مسخر نہوا تو ہم نہین کہہ سکتے کہ ہم لوگون کی کیا حالت ہوگی ایرانیون نے ہرات خالی کردیا اور اِس سبب سے اُسطرف کے افغان کے لوگ محفوظ ہین اب وہ کچھ عجب نہین ہے کہ پشاور کا رخ کرین وہان ہماری تین ولایتی رجمنٹین ہین لیکن اُنمین سے ایک ہزار آدمی بھی معرکہ مین کام دینے کے قابل جمع نہین ہوسکتے ہین باقی

اور سب آدمی بیماری مین مبتلا پڑے ہوے ہین - چار پلٹنین سکھون کی ہین لیکن یہ چارون پلٹنین نئی ہین - اِنھین لوگون اور بارہ سَو پٹھان سوارون سے ہمکو سرحد کی حفاظت کرنا اور بغاوت کو فرو کرنا اور درۂ پشاور مین آٹھ ہزار ہندوستانی سپاہیون کی تنبیہ کرنا ہے - مین نے یہ خبر کل رات کو سُنی تھی کہ پلٹن نمبر ۱۵ کے لوگون نے سکھون کی رِجمنٹ کے ہتھیار چھیننے کا قصد کیا تھا - مجکو امید ہے کہ وہ سب تباہ کر دیے جائینگے - اندرونی ملک مین اب تک ہماری حالت ضعیف ہے -

مین سکھ پیادون کی گیارہ رِجمنٹین ابھی سے بھرتی کر چکا ہون اور مختلف قسم کے سوار بھی مین نے بھرتی کیے ہین - جب تک مین یہ نہ دیکھ لونگا کہ انگلستان سے گورون کی فوج یہان اُترنے لگی ہے اُسوقت تک اور سپاہ بھرتی کرتے ہوے مجکو خوف معلوم ہوتا ہے - فی الحال سکھون سے بڑھکر بہادری مین ہمارے پاس اور کوئی سپاہ نہ تھی لیکن کیا عجب ہے کہ ہمکو اُنسے بھی لڑنا پڑے - جو غلطی ہوئی (اور یہ غلطی بتائی گئی تھی مگر کسی نے سماعت نہین کی) وہ یہ تھی کہ ہندوستانی سپاہ کثرت سے بڑھائی گئی اور ولایتی سپاہ کی تعداد درحقیقت بہت گھٹ گئی - ہمارے افسر جو یہ مجنونانہ خیالات ظاہر کرتے رہے کہ ہندوستانی سپاہ پر اعتماد کرنا چاہیے اُس سے انگلستان کے لوگون کو بھی یہ عقیدہ ہوگیا کہ ہم ہندوستان کو اُس سپاہ کے ذریعہ سے قبضہ مین رکھ سکتے ہین - اور اِسی سمجھ سے اب آخر مین رونا پڑا - اب مین انتظام ممالک مغربی و شمالی کی بابت چند باتین بیان کرنے کی کوشش کرونگا جسکی تجویز مین نے آپ کے پاس روانہ کر دی ہے - ص ۱۹۷ لیکن میرے پاس کام بہت کثرت سے ہے - اور طبیعت بھی کسی طرح سے تندرست نہین ہے - ....

اب مین اُن خطوط کی طرف متوجہ ہوتا ہون جنکو سَر جان لارنس نے اپنے صوبہ کے افسرون کے پاس علی الخصوص اُن اشخاص کے نام روانہ کیے تھے جنپر دہلی کی قریب الوقوع جنگ کی بابت اُنکو بڑا بھروسہ تھا - اِس سے ظاہر ہوگا کہ ہر ایک بات جو وہان ہوتی تھی اُسپر اُنکا کیسا اثر پڑتا تھا اور درحقیقت مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرمانروائے ہندوستان وہی ہین -

لاہور ۱۱ - اگست ۱۸۵۷ء -

میرے پیارے چیمبرلین صاحب - کل محاصرہ کا توپخانہ بلوچی پلٹن کے پہرے اور جدید پنجابی سپاہ کی چار کمپنیون کی حفاظت مین روانہ ہوگیا - اگر آپ انتظام کر سکیے تو مین چاہتا ہون کہ یہ آخر الذکر سپاہ انبالہ کو واپس طلب کر لی جائے - اِس سپاہ کو ایک اور فوج کے ساتھ جسکو اُسنے کبھی نہین دیکھا تھا رہنا ہوگا - گولہ اندازون کی پلٹن نمبر ۶۶ سے چار سَو آدمی لیکر بجائے اُنکے نصیری پلٹنین یا پنجابی سپاہ کے چھ سات سَو آدمی مین روانہ کرونگا کیونکہ یہ ممکن ہے کہ میرٹھ کے حصۂ فوج کو کچھ نہ کچھ کام کرنا پڑے - اگر باغی لوگ دو رِجمنٹون کو ہانسی کی طرف بھیجدین تو کیا یہ مناسب نہو گا کہ ایک سپاہ اُنکے تعاقب مین روانہ کی جائے اور اُنکا قلع قمع کر ڈالے - بہتر تو یہ ہے کہ آپ اُنکے پیشتر دہلی مین پہونچ جایئے اور اگر یہ نہ ممکن ہو تو میرے نزدیک مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک فوج اُنکے تعاقب مین روانہ کی جائے - مہاراجہ رنبیر سنگھ کی سپاہ اگر موسم موافق رہا تو پندرھوین تاریخ تک جالندھر مین پہونچ جائیگی - مجکو اس بات کی بڑی امید ہے کہ وہ سپاہ بہت بکار آمد ہوگی - مجکو امید ہے کہ جب تک وہ اعتماد کرنے کے قابل ہے اُسوقت تک اُسپر اعتماد کیا جائیگا - اِس سے

بڑھکر کسی بات مین زیادہ نقصان نہین ہے کہ اُنکی نسبت مشتبہ ہونے کا توہم کیا جائے۔ اُنکو کسی دور دراز ملک مین بھیجدینا سب سے عمدہ بات ہے۔

مین دیکھتا ہون کہ ہمارے بعض احباب دہلی اب تک یہ امید کرتے ہین کہ میرے بھائی ہنری لارنس ہنوز زندہ ہین لیکن مجکو یقین معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندہ نہین ہین۔ ہڈسن صاحب اُنکو خوب جانتے تھے اور اگر یہ خبر مشکوک ہوتی تو صاحب موصوف ویسا مجکو ضرور لکھتے۔ اِسکے سوا مین دیکھتا ہون کہ لکھنؤ کی کمان پر ہینگ صاحب مقرر ہین ہا ے بیچارہ ہنری مجکو کبھی اُسکا یہ خیال نہین ہوا تھا کہ وہ مارا جائیگا۔ مجکو خیال تھا کہ اُسکے پاس بہت روز پیشتر مدد پہونچ گئی ہوگی۔

کانپور مین جانگزا حادثہ واقع ہوا اُسکے خیال کرنے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔ اگر وہ گدھا ——— الہ آباد مین نہوتا تو وہان کے معاملات مین ایسی پیچیدگی کبھی نہ پڑتی وہ اِسٹیمروں پر کانپور کے بچانے بھر کو بخوبی فوج جا سکتی تھی۔ لکھنؤ مین جو اِسقدر شورش ہوئی وہ بھی کانپور کے بلوہ کی وجہ سے ہوئی۔

ہم سب لوگ جنوبی حصۂ ملک کی خبرون کے منتظر رہتے ہین مگر اُدھر کی کوئی خبر یہان نہین پہونچتی ہے۔ بمبئی سے آخری جو چٹھی آئی تھی اُسمین بیان ہے کہ جہاز ہمالیہ ۲۰۔ جولائی کو ۱۵۰۰ گورون کو لیکر کلکتہ مین پہونچ گیا۔

لاہور۔ ۱۵۔ اگست ۱۸۵۷ء۔

ص ۱۹۵ میرے پیارے نکلسن صاحب۔ آپ کی چٹھی مورخہ ۱۱۔ اگست پہونچی نہایت مشکور ہوا اور اُسکو مین اڈورڈس صاحب کے پاس بھیجے دیتا ہون۔ دہلی کے معاملہ مین جو کچھ آپ نے لکھا ہے اُسکو سنکر مجھے بڑا ملال ہوا۔ لیکن ہمکو لازم ہے کہ جہان تک ممکن ہو عمدہ طور سے اُسکا بندوبست کرین۔ دو دن کا عرصہ ہوا کہ مین نے حضور گورنر جنرل کی چٹھی مورخہ ۱۵۔ ماہ گذشتہ کا خلاصہ چیمبرلین صاحب کے پاس روانہ کیا تھا۔ اُس سے مجکو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جنوبی حصۂ ملک سے بہت دنون تک کمک کی امید نہین کی جا سکتی ہے۔ مجکو کہنا چاہیے کہ جب تک اِنگلستان سے فوج نہ آئیگی اُسوقت تک یہ بات بھی ممکن نہوگی چیمبرلین صاحب اُس چٹھی کا خلاصہ آپ کو ضرور دکھلائینگے اور اُسوقت آپ خود اصل حال دریافت کرلینگے۔ میرے نزدیک ہیولاک صاحب صرف اِسی ایک طریقہ سے دہلی کو کوچ کر سکتے ہین کہ لکھنؤ کے باغیون کو شکست دیکر وہان سے ہمارے سپاہیون کو لے آئین کانپور مین حفاظت سے صرف ایک قلیل سپاہ چھوڑ آئین باقی لوگون کو لیے ہوے سیدھے دہلی کو چلے آئین۔

کل جنرل وِلسن کی ایک چٹھی بھی میرے پاس آئی تھی وہ کسیقدر پریشان معلوم ہوتے ہین اور لکھتے ہین کہ وہ گورون کی سپاہ چاہتے ہین۔ دیسیون کی سپاہ نہین چاہتے ہین۔ اگر ہم گورون کی سپاہ اُنکو زیادہ دے سکتے تو ضرور بھیجدیتے لیکن چونکہ وہ سپاہ ہمارے پاس وہان بھیجنے کے لیے نہین ہے اسواسطے جو فوج ہمارے پاس موجود ہے اُسی مین سے بھیجتے ہین۔ مجکو معلوم ہوتا ہے کہ اِسقدر تھوڑی والی سپاہ سے کوئی مناسب کام نہین نکلتا ہے ہم نے تجویز کیا تھا کہ وہ سپاہ سہارنپور جائے اور وہان کے گورکھائون کی سپاہ میرٹھ کو اور گولہ اندازون کی پلٹن نمبر ۶ میرٹھ سے دہلی کو روانہ کی جائے۔ چونکہ نصف سپاہ دہلی کو جا چکی اسواسطے

یہ انتظام ملتوی رہا- مین نے وِلسَن صاحب کو لکھا ہے کہ جو فوج یہان سے جائے اُسکی بابت اُنکو اختیار ہے کہ جہان چاہین روانہ کرین ہم اِس سے زیادہ اور کچھ نہین کہہ سکتے یہ اُنکا کام ہے کہ جسطور سے زیادہ فائدہ دیکھین اُسطور سے تقسیم کرین اور اِس امر کو جانچ لین کہ اُنکی تقسیم کے مطابق عملدرآمد ہوا ہے-

اُنکو جموّن کی سپاہ کی بابت بھی ظاہراً شبہہ معلوم ہوتا ہے اور اُنھون نے مجھ سے استفسار کیا ہے کہ آیا وہ سپاہ قرار واقعی اعتماد کے قابل ہے یا نہین اور اسیطرح کی اور باتین دریافت کی ہین- مین کیونکر کہون کہ وہ اعتماد کے قابل نہین ہے مین یقین کرتا ہون کہ وہ قابل اعتماد ہے اور اگر مین وِلسَن صاحب کی جگہ پر ہوتا تو ضرور اُس سپاہ پر اعتماد کرتا- اگر اُنکا دل پورا نہین ہوسکتا ہے تو پھر اُس سپاہ کو اپنے کام مین رکھنا ہی کیا ضرور ہے- یا ایسی حالت مین دہلی کے سوا اور کسی مقام کو وہ سپاہ کیون روانہ نہین کر دیتے-

اِسکے چند روز کے بعد سَر جَانْ لَارِنْسْ نے ایک چٹھی مین دہلی کے خاص خاص حالات جن سے اُنکو بڑی واقفیت حاصل تھی اِس امید سے تحریر کیے تھے کہ حملہ کی حالت مین وہ بہت بکار آمد ہونگے اور عجب نہین کہ اُنسے نِکلسَن صاحب ایسے بیباک بہادر اور بے نظیر افسر کی جان بچ جائے- وہ کہا کرتے تھے کہ "بوڑھا نِکٌ (نِکلسَن) ایک ایسا مسن چلا آدمی ہے اور ممکن نہین ہے کہ اُسکو کوئی نیچا دکھا سکے"-

لاہور-۱۹-اگست ۱۸۵۷ء-

میرے پیارے نِکلسَن صاحب- وَاِیلڈ صاحب آج صبح کو کل فوجین لیکر روانہ ہونگے اور ڈاوِیز صاحب والی سپاہ جالندھر سے لینگے اُنکو امید ہے کہ چوتھی تاریخ تک دہلی پہونچ جائینگے اور اُسوقت تک آپ کے لوگ حملہ کے لیے تیار ہو جائینگے- ص ۱۹۹
اگر آپ کا بریگیڈ کشمیری پھاٹک کی راہ سے نکلے تو یاد رکھیے گا کہ جسوقت اندر کے آٹھ گوشے والے کمرہ سے نکلیگے گا سامنے ایک کھلا ہوا میدان نظر پڑیگا جسمین گرجا گھر بنا ہے- اِس میدان کے بعد دو گلیان ہین جو شہر کی طرف چلی گئی ہین- اگر آپ حامد علی خان اور اِسکِنر صاحب اِن دونون شخصون کے مکانون کو قابو مین کر لیجیے گا تو دونون گلیان آپ کے اختیار مین رہینگی اور کسی ناگہانی حملہ کا مطلق ڈر نہ رہیگا- اور مین صلاح دیتا ہون کہ اِس کھلے ہوے میدان مین آپ اپنے آدمیون کو مرتب کر کے اپنی توپین آراستہ کرینگے اور اُسکے بعد مصلحت دیکھکر آگے بڑھینگے رِزِیڈنسی سے جو اب کالج ہو گیا ہے گذرنے کے بعد آپ پُرانے میگزین پر آئیے گا اور وہان سے نہر کے پُل پر ہو کر قلعہ کو پہونچ جائیگا کالج اور میگزین کے اگلے حصہ کی طرف جو میدان واقع ہے اور سلیم گڈھ سے بلندی پر ہے وہان سے اگر آپ قلعہ مین گولی اُتاریے گا تو بڑا فائدہ ہوگا اور جہان تک مجکو یاد ہے بہت اچھی طرح سے اُسکا خیال کر مین کہتا ہون کہ نہ سلیم گڈھ اور نہ قلعہ کا کوئی گولہ آپ کو چھو سکیگا-......

گرجا گھر کی پشت پر ایک پختہ مکان ہے جسمین ایک بڑا بھاری تہ خانہ ہے اور اُس تہ خانہ سے شہر کے باہر دریا کی طرف راستہ نکل گیا ہے- اگر کشمیری پھاٹک پر حملہ کرنے کے ساتھ ہی اُسکی جانچ کی جائیگی تو یہ بہت عمدہ بات ہوگی لیکن ایک رہنما درکار ہوگا

بہرحال اِس راستہ کا معلوم کرنا بہتر ہوگا مین نہین خیال کرتا کہ شہر مین زیادہ مقابلہ کرنا پڑے مین ابھی سے حکم لگائے دیتا ہون کہ باغیون سے کچھ لوگ قلعہ پر قبضہ رکھنے کی کوشش کرینگے اور باقی اشخاص فی الفور بھاگ کھڑے ہونگے۔ توپین قلعہ کی دیوارون پر نہین لگ سکتی ہین اور ایک دن کی گولہ اندازی سے قلعہ کی فوج اطاعت قبول کریگی۔ لیکن اگر شہر اپنے کو سنبھالے رہا اور باغی لوگ اپنے مکانون پر قبضہ کیے رہے تو ہم لوگون کو چاہیے کہ جامع مسجد اور چاندنی چوک کی دوسری مسجد پر قبضہ کرلین جو ہماری فوج کے لیے قلعہ کا کام دیگی۔

لاہوری پھاٹک کا راستہ چاندنی چوک ہوتا ہوا قلعہ کو گیا ہے وہ اسّی فیٹ کے قریب قریب چوڑا ہے۔ اس راستہ اور جامع مسجد کو اپنے قابو مین کرلیجیے پھر باغی لوگ کچھ بھی نہ کرسکینگے۔

ملک پائینی یعنی بنگال وغیرہ کی کوئی خبر چند دنون سے نہین آئی ہے ..... پانڈے لوگ نگمبود والے پھاٹک کی طرف سے نکلکر دوآبہ ہوتے ہوے روہیلکھنڈ کو چلے جائینگے۔ اسطرف ہمکو اپنے سوار رکھنا پڑینگے تاکہ باغیون کا قلع قمع کرڈالین رسالہ پشاور کے دوسو چالیس سوار آج رات کو میجر اِسٹوکس کی ماتحتی مین روانہ ہونگے۔ اِسوقت یہ بہت غنیمت ہین۔

لیکن اسوقت بھی جب معلوم ہوتا تھا کہ نتیجہ کے ظاہر ہونے مین زیادہ عرصہ نہ لگیگا دہلی مین صورت معاملات قابل اطمینان نہین تھی۔ بیماری بڑی شدت سے پھیلی ہوئی تھی۔ چھاؤنیون مین اول تو یون ہی کبھی تندرستی نہین رہتی تھی مگر اس سال معمول سے بھی زیادہ لوگ وہان ہلاک ہوے کیونکہ نہر کے کنارے شکست ہوگئے تھے اور ملک مین سیلاب آگیا تھا کثرت کار اور عدیم الفرصتی مین حفظان صحت کی قریب قریب سب تدبیرین فراموش ہوگئین۔ صح آدمیون اور جانورون کی لاشین ہر چہار طرف اسیطرح پڑی ہوئی تھین گاڑنا تو بنا کچھ بھی نہین تھا۔ اور جسوقت طغیانی موقوف ہوئی اور تیز دھوپ سڑی ہوئی چیزون پر پڑی تو لرزہ تپ ہیضہ (اور یہ تو موقوف ہی نہین ہوتا تھا) انواع و اقسام کی بیماریان پھیلنے لگین۔ اور کیمپ مین دوچند خوف طاری ہوا اور کام کرنے سے بہت لوگ معذور ہوگئے۔ ایک رجمنٹ جو حال مین آئی تھی اسمین چھ سو آدمی تھے لیکن اِس بیماری اور دوسری وجہون سے تین ہفتہ کے اندر صرف ۲۴۲ آدمی کام دینے کے قابل اسمین رہ گئے۔ نکلسن صاحب جو اس زمانہ مین روز سر جان لارنس سے نامہ و پیام کرتے تھے قریب قریب ہر بات کی جو ہوتی یا نہوتی تھی بڑے زور اور اصرار سے شکایتین کرتے تھے۔ اور چونکہ انکی شکایتین بہت سی ایسی ہین جنکا کچھ پتہ نیوِل چیمبرلین اور دوسرے اشخاص کی چٹھیون سے بھی جو اسوقت میرے پیش نظر ہین لگتا ہے اسوجہ سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہین کہ فی الجملہ وہ شکایتین معقول بنیاد پر مبنی تھین۔ اور وہ ایسی نہین ہین جنکو ان چٹھیون سے تائید نہ پہونچنے کی حالت مین ہم صاحب موصوف کی بیخبری اور مضطربانہ سرگرمی پر محمول کرین اگر ان چٹھیون سے تائید نہ پہونچتی تو البتہ ہم یہی کرتے۔ چیمبرلین صاحب نے بارہا اس بات کی شکایت کی کہ ملک کے جن مدبّرون کے پاس سے ایسی خبرون کو دریافت کرکے انپر عملدرآمد کرنے کا صاحب موصوف کو حق حاصل تھا جنکے ذریعہ سے وہ آگے بڑھکر کام کی

کارروائی کرسکتے تھے اُنکی راے اصل معاملہ کو نہین پہونچتی ہے اور وہ چاہتے تھے کہ سر جان لارنس اسطرح کے لوگون کو یکبارگی موقوف کردین مگر جان لارنس کو اسمین کچھ اختیار حاصل نہ تھا۔

مین اس بات کو مبالغہ نہین بیان کرتا ہون کہ اگر ضروری اطلاع پہونچانے کے لیے میرے پاس کوئی عمدہ پولیٹکل افسر ہوتا تو مین نجف گڈھ کے معرکے کے دوسرے ہی دن بریلی برگیڈ کا کام تمام کردیتا۔لیکن مجکو اس قسم کی کوئی اطلاع نہین پہونچی اور نہ کوئی ایسا شخص میسر ہوا جسکو مین راستہ مین اپنا رہنما بناتا اور اگر مین نے اپنی راے پر عمل کیا ہوتا اور بہادر گڈھ کو چلا جاتا تو اُس مہم مین کوئی فائدہ نہوتا۔ میرے نزدیک اس بات کا خیال کرنا ممکن ہے کہ گریتھڈ اور مٹکاف صاحب کے برابر کے عہدہ دارون مین ایسے دو شخص بہت کم نکلینگے جنکو خاص اپنی عملداری مین اُنسے کم اختیار اور واقفیت حاصل ہو اور ان دونون سے فرائض منصبی کے انجام کی جسقدر امید کی جاسکتی ہے اُسکے بارے مین افسران مذکور سے کم کسیکو خیال ہوگا۔

اگر مین اس آفت سے بچ گیا اور اُسکے بعد پھر مجکو کمین کالم فوج کے ساتھ جانا پڑا تو بشرطیکہ کوئی اچھا شخص نہ ملا مین آپ اپنا پولیٹکل ایجنٹ بنونگا۔مین اس بات کو قبول کرونگا کہ اس صورت مین میرے پاس صرف ۲۰۰۰-آدمی رہین لیکن ایک نالائق شخص کے ساتھ ۴۰۰۰-آدمیون کا لینا پسند نہ کرونگا۔اگر آپ میری راے سے اتفاق کیجیے تو مجکو اس بات کی اجازت دیجیے۔کیونکہ ولسن صاحب اپنے ذمہ جوابدہی نہ لینگے اور مجکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجھسے حسد کرتے ہین کہ مبادا کبھی مجکو اپنے حصہ سے زیادہ عظمت نہ حاصل ہوجائے۔وہ فی الحال مجکو حملہ کرنے کی تدبیر بھی نہ بتائینگے اگرچہ مجکو بخوبی اس بات کا یقین ہے کہ اُنکی اعصابی کمزوری وقت کے پہونچنے کے قبل اُنسے یہ کام کرا چھوڑیگی

صلح

جنرل ولسن کی یہ شکایتین جو کی گئی ہین وہ بالکل بے بنیاد بھی نہین ہین۔میرے پاس ایسی متفق اللفظ شہادت موجود ہے جس سے اس بارہ مین مجکو شک نہین ہوسکتا۔جنرل ولسن اور جنرل لون کی نسبت بہت اچھے تھے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ عرصہ تک کام کرنے سے اُنکی تندرستی مین فرق آگیا تھا اور اُنہین اعصابی قوت یا ہمت اسقدر باقی نہین رہی تھی کہ اسقدر خوفناک بلا کا جو نازل ہوئی تھی انسداد کرسکتے۔دم بھر مین اُنکو غصہ آجاتا تھا اور کسی کا کہنا نہین مانتے تھے اور تھوڑی دیر مین گھبراتے اور حریص ہوجاتے تھے۔ایک روز تو اُنکی یہ راے ہوتی تھی کہ فوراً کارروائی عمل مین لائی جائے دوسرے دن اور اُسکے بعد کئی دن تک تذبذب مین وقت گذارتے یا محاصرہ کو یکقلم چھوڑ دینے کی راے دیتے تھے۔

۲۲-اگست کو نکلسن صاحب نے لکھا کہ

ولسن صاحب کہتے ہین کہ بھاری توپون کے پہونچنے پر مین اپنی طرف سے حملہ کرنے کی کارروائی کرونگا۔لیکن وہ اس بات کو ایک غیر مستقل طریقہ سے کہتے ہین جس سے مجکو شک ہوتا ہے کہ وہ ایسا کرین یا نہ کرین اور ارادہ پر قائم رہین یا نہ رہین۔پس آپ اُنکو ارادے پر قائم رکھ سکتے ہین۔وہ بالکل اس نازک کام کی صلاحیت نہین رکھتے اور مین یقین کرتا ہون کہ وہ خود اپنے دل مین اس بات کو تصور کرتے ہین۔

اس قسم کی صلاح ایسے شخص کو دینا تحصیل حاصل تھا۔سر جان لارنس کو اس بات کے یاد دلانے کی

ضرورت نہ تھی کہ لوگون کو مستعد رکھین - میرٹھ مین غدر شروع ہونے کے زمانہ سے لیکر اب تک اَنْسَن بَرنارڈ رِیڈ اور وِلْسَن ہر ایک جنرل کو روز تاکید کرتے تھے کہ دلیری کی کارروائی کرنا ازبس ضرور ہے - یہ بات بخوبی تمام کہی جا سکتی ہے کہ دلیری کی جو کچھ کارروائی ہوئی سر جان لارنس ہی اُسکے بانی مبانی تھے اور جنرل وِلْسَن کے نام کی چٹھی جسکو مین ذیل مین نقل کرتا ہون اور جو اُسوقت لکھی گئی تھی جب جنگ دہلی کے دن کم رہگئے تھے اُن تمام ضروری باتون کے لحاظ سے جو کامل طور سے چٹھی مذکور مین درج کی گئی تھین مین سمجھتا ہون کہ اُنکے پُرزور قلم کی اُن سب چٹھیون کو یاد دلائیگی جو جنرل اَنْسَن کے نام اُسوقت بھیجی گئی تھین جب علانیہ یہ تکرار پیدا ہوئی تھی کہ باغی شہر پر چڑھائی کرنا چاہیے یا اِس قصد کو بالکل فسخ کر دینا چاہیے -

۲۹ - اگست لاہور ۱۸۵۷ء

مائی ڈیر جنرل - وَایلڈ صاحب کی رجمنٹ اس چٹھی کے وصول ہونے تک انبالہ مین پہونچ جائیگی - جمون کی سپاہ ایک دن بعد پہونچیگی - ۷ یا ۸ ستمبر تک اگر آپ اپنے ارادہ پر قائم رہیے تو یہ سب فوجین دہلی مین ہونگی - مین امید کرتا ہون کہ اُسوقت شہر پر حملہ کرنے کے لیے آپ کی حالت بخوبی مستحکم ہو جائیگی - مین چاہتا ہون کہ آپ سے کسی ایسی بات کرنے کا اصرار نہ کرون جو صائب حکمت عملی کی رو سے جائز نہو سکے - لیکن اِس بات کے کہنے مین بھی مین تامل نہین کر سکتا کہ اگر فوجی وسائل کافی طور سے موجود ہون

ص ۲۰۲ تو حملہ کرنا نہایت ہی ضرور ہے - مجکو خود اُمید ہے کہ اگر آپ ایک مرتبہ شہر کے اندر اپنی سطوت قائم کر لینگے تو پھر مقابلہ چندان سخت نہ کرنا پڑیگا - مجکو یقین ہے کہ باغی لوگ نفاق کرکے اِدھر اُدھر منتشر ہو جائینگے اور بہتیرے اپنے ہتھیار بھی پھینک دینگے جو لوگ نہایت بلغی ہین وہ مجتمع ہوکر گوالیار کو چلے جائینگے -

لیکن اُنھون نے شہر بچانے کا قصد کیا تو بھی اُنکو ناکامی ہوگی اور کوئی معقول کارروائی نہ کر سکینگے - رعایا کو اُنکی طرفداری سے بڑا نقصان پہونچا ہے - اور دہلی کو جیسا لوگ خیال کرتے ہین اُسطرح وہ مستحکم نہین ہے - کشمیری پھاٹک سے لیکر دہلی کے پھاٹک تک کُل مشرقی حصہ کشادہ اور کھلا ہوا ہے - اِس حصۂ شہر مین صرف قلعہ کی عمارت مستحکم بنی ہے اور اندر جانے کے بعد یہ پہلے ہی گھر جائیگا جسوقت دو تین گولے برابر برسائے جائینگے تو اُسکے اندر کے لوگ بالکل گرما جائینگے - دہلی کی تمام شاہراہین چوڑی اور سیدھی ہین اور وہ خاص خاص پھاٹکون کو گئی ہین مخالفت کی حالت مین ہماری فوج مستحکم مقامات پر قبضہ کر سکتی ہے جیسے جامع مسجد اور وہ زمین جو کشمیری پھاٹک اور میگزین اور کالج کے درمیان ہے - بیگم صاحب کے مقبرے کا باغ اور اُسکے قریب بادشاہ باغ اور چاندنی چوک کے درمیان والی مسجد اِن سب مقامات پر کامل حفاظت کے ساتھ قبضہ کر لینا چاہیے - اگر حملہ ہونے کے قبل کُل تدبیر کی درستی ہو گئی اور اُسکا حال افسرون کو سمجھا دیا گیا اور افسرون نے سپاہیون کو اپنے اختیار مین رکھا تو مین یقین کرتا ہون کہ جسوقت ہماری فوج اندر داخل ہو جائیگی کسی قسم کی سخت مخالفت نہو گی -

یہ وجہین مجکو اِس بات کے واسطے بہت قوی معلوم ہوتی ہین کہ جسقدر جلد حملہ کرنا ممکن ہو کیا جائے - ہر ایک دن کی

ف - یہ مضمون لیٹن زبان سے ایک کتاب سے جو جلد مین درج ہوا لیا گیا ہے - مترجم

آخیر مین خطرہ بڑھتا جاتا ہے - ہر روز ناراضی اور فساد پھیلتا جاتا ہے - ہر روز یہ کھٹکا زیادہ ہوتا ہے کہ ہندوستانی رؤسا ہمارے خلاف سازش کرتے جاتے ہین پنجاب مین ہم ہوگ کسی طرح سے مستحکم حالت مین نہین ہین پشاور ایک پولیٹکل کوہ آتش فشان ہے جسمین سے ہر روز آتش فشانی کا خطرہ رہتا ہے - منجملہ تین ولایتی پلٹنون اور ایک توپخانہ کی سپاہ کے ہمارے پاس صرف ایک ہزار آدمی کام کے لائق ہین - باقیماندہ اشخاص بخار مین مبتلا پڑے ہوئے ہین - ہمکو ... ہندوستانی سپاہیون کی حراست کرنا ہے ایک رجمنٹ یعنی پلٹن نمبر ۵۱ نے ابھی کل بغاوت کی عجب نہین کہ اس زمانہ مین کسی نہ کسی روز افغان لوگ ہماری گردن پر آکر سوار ہون - اگر کوئی بات امیر کی طرف سے ظہور مین آئی تو بیشک افغانون کو زیر کرنا پڑیگا بیماری کی فصل اب شروع ہونے لگی ہے تمام ملک مین ہمکو ہر وقت مقابلہ کے لیے تیار رہنا پڑتا ہے ہندوستانی سپاہیون کو معدودے چند ولایتی اور سکھ سپاہیون سے نگاہ رکھنا اور ڈرانا پڑتا ہے - ہر روز ہمارے پاس فوجون کے باغی ہونے کی خبرین پہونچتی ہین - وسط ہند مین ہماری حکومت محض برائے نام رہ گئی ہے - احاطہ بمبئی کی حالت نہایت ہی نازک ہے - اودھ مین جنرل ہیولاک صرف وہان کی جنگ کو سنبھال سکتے ہین اور کچھ نہین کرسکتے -

مجھکو امید نہین ہے کہ جنوبی حصہ ملک سے آپ کو کمک پہونچ سکے ابھی تو بہت دنون تک وہان کی کمک پہونچتی معلوم نہین ہوتی ہے دہلی مین موسم نہایت خراب ہے - موجودہ حالتون مین عرصہ تک وہان فوج کثیر کا یکجا رکھنا بھی خالی از خطرہ نہین ہے - گوالیار کی سپاہ بہت دن پیشتر چمبل پار اتر گئی ہوگی اور باغیون کو اس سے بڑی کمک پہونچی ہوگی ان سب وجہون سے ہم لوگون کو جہان تک جلد ممکن ہو کارروائی کرنا لازم ہے - ہر ایک امر کے لحاظ سے یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعجلت کارروائی کی جائے - ص ۲۰۲

مین اس بات کی بھی سفارش کرونگا کہ آپ پولیٹکل افسرون کی بابت یہ صلاح پوچھیے گا کہ دہلی کے مسخر ہوجانے کے بعد کیا کارروائی کرنا ہوگی - اسمین شک نہین کہ ایک فوج باغیون کی اصل جمعیت پر فوراً دھاوا کریگی - اور بلاشک ایک گشتی کالم فوج دوابۂ گنگا سے اس پار جاکر تمام ملک کی گشت کریگا - علاقۂ دہلی کے قریب چھوٹے چھوٹے گشتی فوجی حصون کی ضرورت ہوگی کہ باغیون کی تنبیہ کرکے انکے ہتھیار چھین چھین لین - میری راے ہے کہ جو فوج دہلی مین چھوڑی جائے وہ قلعہ پر قبضہ کرلے -

ہم نہ اپنی پنجابی رجمنٹون کے کسی حصہ کو اور نہ اس توپخانہ کے کسی حصہ کو جو پنجاب سے گیا ہے طلب کرینگے - لیکن اگر ممکن ہوگا تو مین چاہتا ہون کہ ایک ولایتی رجمنٹ واپس چلی آئے - اسکی مدد سے انگلستان کی کمک پہونچنے تک ہم بخوبی کارروائی کرسکینگے -

اس چٹھی کے پہونچنے کا اثر خود توپخانہ محاصرہ کے اثر سے کچھ کم نہ پڑا ہوگا جو قطعی تدبیرون کے عمل مین لانے کی غرض سے اس زمانہ مین دہلی مین آکر داخل ہوا لیکن سر جان لارنس نے اب بھی صرف اپنی تحریرات پر قناعت نہین کی - وہ چیمبرلین اور نکلسن ڈیلی اور نارمن اپنے پاس کے ان نہایت مستعد آدمیون کے ذریعہ سے بھی جنرل کو مستعد رہنے پر آمادہ کرنے کی کوشش مین تھے - چنانچہ وہ نارمن صاحب کو لکھتے ہین کہ -

مجھکو یقین ہے کہ توپخانہ محاصرہ کے پہونچتے ہی جنرل ولسن دلسوزی سے کام شروع کرینگے - اور جہان تک جلد ممکن ہوسکیگا

شہر پر حملہ کرینگے۔ ہر ایک امر کے خیال کرنے سے یہی راے صائب معلوم ہوتی ہے۔ مین نے یہ سب باتین جنرل وِلسن کو لکھکر بتلادی ہین۔ اب اس سے زیادہ مین نہین کچھ کرسکتا آپ ہی لوگ اُنپر اپنا اثر ڈالنے کے وسائل ہین۔ اگر ہم نے جنوبی ملک سے کمک پہونچنے کے انتظار مین تاخیر کی تو یہ خدا ہی کو معلوم ہے کہ کیا گذریگی۔ عجب نہین ہے کہ نصف فوج بیماری مین مبتلا ہو جائے۔ مجکو یقین ہے کہ چیمبرلین اور نکلسن صاحب فوراً جنگی کارروائی کرنے کی راے رکھتے ہونگے۔ بیشک مجکو اچھی طرح سے اِس بات کا یقین نہین ہے کہ ہندوستان کا کوئی واقف کار اور آزمودہ کار آدمی کوئی دوسری راے دیگا۔ ہر ایک روز کی تاخیر اور الجھاؤ پیدا کرتی ہے اور معاملات مین مشکلین ڈالتی ہے۔ ہر روز ایک نہ ایک رجمنٹ اور باغی ہوتی ہے اور تھوڑے ہی دنون مین کوئی ہندوستانی سپاہ ہماری طرفدار نہ رہجائیگی۔

اسی طرح وہ ہروی گریتھڈ صاحب کو لکھتے ہین کہ۔

مجکو امید ہے کہ آپ اِس راے سے اتفاق کرینگے کہ توپخانہ محاصرہ کے پہونچنے پر فوراً سختی اور نقصان رسانی کی کارروائی شروع کی جائے۔ میرے نزدیک حملہ کرنے کی نسبت تاخیر مین زیادہ خطرہ ہے۔ یہ بھی ایک عمدہ حکمت عملی ہے کہ ہماری طرف سے اُسوقت حملہ ہو جائے جب باغی لوگ دبے ہوے ہین۔ آیا مسٹر کالوِن یا سُپریم گورنمنٹ کے پاس سے آپ کے نام کوئی ایسا بھی حکم آیا ہے کہ دہلی کے سخر ہو جانے کے بعد کیا کارروائی کرنا ہوگی۔ یہ ایک بڑی بھاری بات ہے کہ دشمن کو کاری ضرب پہونچائی جائے تاکہ پناہ گزینان بریگیڈ ملکر معرکہ مین جم نہ سکے ۔۔۔۔ یہان ہم لوگ خیریت سے ہین لیکن پشاور مین بیماری بہت پھیلی ہوئی ہے۔ اگر افغانون نے ادھر رخ کیا تو ہمکو بہت مشکل پڑیگی۔ دہلی بہت جلد مسخر نہین ہوسکتی ہے۔ پشاور مین اب تک ۔۔۔ ہندوستانی سپاہی موجود ہین جسمین سے ۔۔۔ مسلح ہین۔

لیکن گو جان لارنس حملہ کرنے کے کیسے ہی خواہشمند کیون نہ رہے ہون وہ اپنے بعض صلاح کارون کی طرح اِس بات کے خواہشمند نہ تھے کہ حملہ کے قبل یا بعد جہان تک خونریزی ہوسکے کی جائے۔ وہ اُن سکھون کو جو دہلی مین تھے باغی سپاہیون کے ساتھ سزایابی سے بچانے کے بہت خواہشمند تھے اور یہ بھی چاہتے تھے کہ جن سپاہیون نے اپنے افسرون کو عمداً مارڈالا ہے اُنکے اور ایسے سپاہیون کے مابین جنھون نے اور قسم کے شدائد کیے ہین امتیاز کیا جائے۔ اُنکے اور وِلسن صاحب اور نکلسن صاحب کے درمیان اس بارے مین بڑی خط کتابت ہوئی۔ وِلسن صاحب چاہتے تھے کہ اِن نیم بے قصور سپاہیون کے عذرات کی سماعت کی جائے لیکن اس کام کی جوابدہی وہ اپنے ذمہ نہین لینا چاہتے تھے۔ اُنھون نے سر جان لارنس کی طرف متوجہ ہو کر اُنسے صلاح پوچھی اور اُنکی چٹھی کا اُنھون نے جو جواب دیا وہ یہ ہے۔

آپ کو خوب معلوم ہے کہ مجکو دہلی یا معاملات دہلی کے بارے مین کسی طرح کا کوئی اختیار نہین ہے لیکن مین خیال کرتا ہون کہ ہر ایک افسر کو اپنے امکان بھر سرکار کی مدد کرنا چاہیے اور جس مقام پر جوابدہی کی ذمہ داری کا موقع ہو وہان جوابدہی بھی اپنے ذمہ

لے لینا چاہیے ۔ . . . . سازش ایسی کثرت اور غدر اِس عام طور پر ہوا ہے کہ ہر شخص کے خلاف کینہ کشی کے ارادہ سے جنگ کرنا غیر ممکن ہے ہم اُن تمام باغیون کو جو ہم سے لڑے ہین قتل نہین کر سکتے جسکی خطا کم ہے اُسکے لیے عفو کا دروازہ جتنی جلدی ہم کھولدین اُسیقدر ہر شخص کے واسطے بہتر ہے ۔

نکلسن صاحب نے اِس بارہ مین جان لارنس سے تمام تر اتفاق راے کیا ۔ وہ ہمیشہ جنگ کے لیے خم ٹھوکے بیٹھے رہتے تھے اور جسطرح بندھا ہوا کتا مارے ہوے شکار کو دیکھ دیکھکر ہاتھ پاؤن مارتا ہے اُنکی بھی وہی کیفیت تھی ۔ لیکن سر جان لارنس کے نام اعلیٰ کمان افسرون کی نالائقی کے بارے مین نکلسن صاحب نے جو چٹھیان
لکھی تھین اُنمین ایک یہ بات بڑے لطف کی پائی جاتی ہے کہ اُنھون نے اُن لوگون کے فوائد کا بڑا لحاظ رکھا جنمین ص ۳۰۵
باوصف اِس بات کے کہ اُنسے صرف حال ہی مین اُنکو تعارف حاصل ہوا تھا اُنھون نے آیندہ کے لیے استعداد اور امید دریافت کرلی ۔ مین ابھی بیان کرچکا ہون کہ اگزینڈر ٹیلر کی اُنھون نے کسقدر خبر گیری کی یہان اُسکا ایک اور نمونہ دکھلایا جاتا ہے ۔

مین رینڈال صاحب افسر رجمنٹ نمبر ۵۹ کو اسٹافرڈ صاحب والی سپاہ کے اجٹنٹی کا عہدہ دیتا تھا لیکن وہ صرف اپنی ادنیٰ درجہ کی تنخواہ پر یہین کام کرنا پسند کرتے ہین ۔ شاید مجھپر کوئی واردات گذر جائے تو آپ اسکا خیال رکھیے گا کیونکہ یہ ہر شخص کا کام نہین ہے کہ وہ اسٹاف کی ملازمت سے انکار کرکے اپنی رجمنٹون کی تنخواہ پر بلاترقی عہدہ قناعت کرے اور خندقون مین کام کرنا منظور کرے ۔ اِسکے سوا رینڈال صاحب بڑے ثابت قدم ہوشیار اور ایماندار شخص ہین ۔

اِس بات کا بیان کرنا خالی از لطف نہین ہے کہ جس افسر کی بابت نکلسن صاحب نے ٹریمو گھاٹ اور دہلی کے خندقون کے قریب افسر مذکور کی جن کارروائیون کو دیکھکر قریب قریب اپنے دم واپسین کے وقت اپنے چیف سے اِس دلسوزی کے ساتھ سفارش کی تھی وہ جان لارنس کے گورنر جنرل ہونے پر اُنکا ایڈیکانگ مقرر ہوا اُنکی بڑی بیٹی سے اُسکی شادی ہوئی اور اُنکے مرنے کے چند ہی روز پیشتر دنیا کے لوگون کے سامنے لارڈ لارنس کے واگذاشت پشاور کی ٹھیک ٹھیک حکمت عملی کا حال پیش کرنے کا مقدس کام اُسکے سپرد ہوا جسکو صاحب موصوف نے اب میرے سپرد کیا ہے اور مین نے باب آخر مین اُس فرض کو ادا کیا ہے ۔

محاصرہ کا توپخانہ ۴ ستمبر کو پہونچا اور اُسکے بعد فوراً ہی جمون کی سپاہ اور وائلڈ صاحب کی رجمنٹ پہونچی اور اب جان لارنس اُس سب کارروائی کو کرچکے جو اُنکے امکان مین تھی اور اِس اہم معرکہ کی اخیر کارروائی کے لیے ہر شے مہیا تھی بلکہ مجھکو یہ کہنا چاہیے کہ کمان کے جنرل کو چھوڑکر ہر ایک شے تیار تھی ۔ جان لارنس بارٹل فریر صاحب کو خوشی مین لکھتے ہین کہ ۔

محاصرہ کا توپخانہ کل دہلی مین پہونچ گیا ۔ ہمکو چاہیے کہ دس دن کے اندر شہر پر قبضہ کرلین ۔ اگر نکلسن صاحب کمان پر ہوتے

تو یہی ہوتا ۔ ۔ ۔ ۔ مجکو امید ہے کہ کل تک یہ سننے مین آئیگا کہ اوّل درجہ تیس توپون کی باڑھ سے حملہ کیا گیا مجکو امید ہے کہ کامیابی ضرور حاصل ہوگی اور بہت جلد حاصل ہوگی - ہم تاخیر کو جائز نہین رکھ سکتے -

اور ۶ ستمبر کو ایک اور چٹھی مین اُنھون نے لارڈ کیننگ کو کچھ فخریہ طور پر نہین بلکہ واجبی طور پر اُس امر کا لحاظ کر کے جسکو اُنھون نے اپنے صوبہ سے کیا تھا اور جسکو ہر ایک جنرل یکے بعد دیگرے "قمار باز کا پانسہ" کہتا رہا لیکن اگر ویسا نہین تو مشتبہ مہم سے ضرور اُسکی تعبیر کی جاسکتی ہے مندرجۂ ذیل عبارت تحریر کی -

مجکو یقین ہے کہ گولہ اندازی آج رات یا کل صبح کو شروع ہو جائیگی اور خدا کی مدد سے ۱۱ - تاریخ دہلی مسخر ہو جائیگی - پچاس برس کا عرصہ ہوا کہ اس تاریخ ہم نے پہلے پہل دہلی کو فتح کیا تھا - ہر ایک بات جو ہمارے امکان مین تھی دہلی کی فوج کو کمک پہونچانے کی بابت عمل مین لائی گئی - ہمارے بچانے سے جو جو آدمی بچ سکتا تھا بلکہ شاید اُس سے زیادہ ہم نے بھیجدیا ہم نے اُسکے واسطے بیلدارون پیادون اور سوارون کی پلٹنین بھرتی کین کسی شے مین جو خیال کی جاسکتی تھی کاہلی نہین کی گئی - یہان تک کہ توپخانہ کے لیے بالو کے تھیلے بھی منگوا کر بھیجدیے گئے -
ص ۱۳

نِکلسن صاحب کی ایک چٹھی سے جو ۷ - ستمبر کو لکھی گئی تھی ایک طرفۃ العین کے لیے صورت معاملات پر پردہ پڑتا ہے -

انجنیرون نے حملہ کرنے کی تدبیر کی بابت ہم سے صلاح پوچھی مگر وِلسن صاحب نے نہین پوچھی - وہ مجھسے کہتے ہین کہ ہم لوگون نے نِکلسن صاحب کی راے لینے کی بابت وِلسن صاحب سے کہا تھا مگر وہ بالکل خاموش رہے کچھ جواب نہین دیا - مین قیاس کرتا ہون کہ شاید اُنکو اِس بات کا خوف ہے کہ کہین میرا رسوخ بڑھ نہ جائے باینہمہ مجکو اِس بات کی کچھ پروا نہین ہے کہ وہ براہ راست یا انجنیرون کے ذریعہ سے میری صلاح پوچھین برنارڈ صاحب کی طرح وہ بھی "قمار باز کا پانسہ" اِس مہم کو کہتے ہین - مین سمجھتا ہون کہ ہم لوگ اِس بات کی امید کرنے کے مستحق ہوسکتے ہین کہ ہمکو کامیابی ہوگی اور مجکو یقین ہے کہ قبل اِسکے کہ دوسرا ہفتہ ختم ہو قلعہ کے برجون پر ہمارا جھنڈا اُڑنے لگیگا - وِلسن صاحب نے مجھسے کہا ہے کہ وہ مجکو گورنر نامزد کرنے کا قصد رکھتے ہین اور اُسکے واسطے مین اُنکا مشکور ہون - اگرچہ مین زیادہ اُس صورت مین مشکور ہوتا اگر اُنھون نے تعاقب کرنے والے کالم فوج کی افسری مجکو دینے کا قصد ظاہر کیا ہوتا -

مقام محاذی دہلی مورخہ ۷ - اگست (ستمبر) ۱۸۵۷ء -

یہ صاف ظاہر ہے کہ نِکلسن صاحب نے انتشار مین اِس چٹھی اور دوسری چٹھیون کی تاریخ لکھنے مین جو آخری گولہ اندازی کے زمانہ مین تحریر کی گئی ہین مہینہ کے مقام پر ستمبر کی جگہ اگست لکھا ہے اگست کا مہینہ ایسے جانباز آدمی کے آگے بہت دیر مین ختم ہوتا لیکن اب وہ قریب الوقوع جنگ کے ولولہ مین اُسکو فراموش کر گئے -

مین دو سطرین اُس امر کی تصدیق کے لیے اِسوقت آپ کو لکھ رہا ہون جسکو وِلسن صاحب نے تحریر کیا ہوگا - آج رات کو ہم توپخانہ نمبر اول بھاری توپخانہ سے چھ سو پچاس گز کے فاصلہ پر سے گولے چلائینگے - توپخانہ نمبر ۲ و نمبر ۳ سے کل رات کو ۵۰۰ - ۲۰۰ گز کے فاصلہ پر سے گولے چلائے جائینگے - مین حملہ کرنے کی تدبیر اِس خوف سے نہ لکھونگا کہ مبادا چٹھی کسی اور کے ہاتھ لگ جائے - وِلسن صاحب اپنے دل مین کہتے ہین کہ میرا دماغ مختل ہوا جاتا ہے اور یہ صاف ظاہر ہے کہ جو کچھ وہ کہتے ہین وہ صحیح ہے - ۔ ۔ ۔ ۔ پوربیا سپاہیون کا جوش

اب بالکل خاموش ہے اور اُنکا یہ خیال صریح البیان ہے کہ اُنسے غلطی ہوئی۔

لیکن جس بیتابی مین وہ گذشتہ زمانہ کے ایک مہینہ کو بھول گئے تھے اُسی بیتابی سے آیندہ زمانہ کے قیاس کرنے مین بھی ایک مہینہ اُنکو فراموش ہوگیا چنانچہ اُسکے بعد کی چٹھیون سے صاف ہویدا ہے۔

مقام محاذی دہلی مورخہ ۹۔ اگست (ستمبر) ۱۸۵۷ء

آج صبح کو باٹریان تیار نہین ہوسکین لہذا ہم لوگ آج صرف موری کو خاموش کرینگے۔ کل ہم گولیان اور گولے چلائینگے اور گیارہوین تاریخ جو ایک عجیب قسم کی مطابقت سے پہلے مرتبے دہلی کے فتح ہونے کا دن پڑا ہے ہم لوگ حملہ آور ہونگے۔ کمشنری لیہ کی ہمکو بڑی شکرگزاری کرنا چاہیے۔ معلوم نہین کہ بیچارے ضعیف راس صاحب (کمشنر سابق) کس سبب سے قضا کر گئے۔ گریتھڈ صاحب کے نام آپ نے جو چٹھی بھیجی تھی اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اور مٹکاف صاحب دونون بشاش ہوگئے۔

لیکن اب نکلسن صاحب کی امیدین اور بڑھ گئین۔ کچھ تاخیر اور ہوئی اور ۱۱۔ ستمبر کو صاحب موصوف نے ایک اور چٹھی لکھی جو ایک غمناک لطف رکھتی ہے کیونکہ وہ کیا بلکہ ہر شخص کے نام کی یہ آخری چٹھی تھی۔

مقام محاذی دہلی ۱۱۔ ستمبر ۱۸۵۷ء

میرے پیارے لارنس صاحب۔ باٹریون کے سبب سے ایک دن کی اور تاخیر ہوئی لیکن مجکو معلوم نہین ہوتا کہ اب اور تاخیر کسطرح ہوسکیگی۔ بازی اسوقت بالکل ہمارے ہاتھ مین ہے۔ ہم صرف ایک بازیگر چاہتے ہین جو بتائی ہوئی چالین چلا کرے۔ خوش قسمتی سے تمام قسم کے عذرات اور رخنہ اندازیون اور ایک مرتبہ اور اِس بات کی دھمکی دینے کے بعد کہ توپین واپس کر لی جائینگی اور قصد محاصرہ فسخ کر دیا جائیگا وِلسن صاحب نے ہر ایک شے انجنیرون کے سپرد کر دی اور دہلی کے فتح کرنے کی تعریف کے وہی مستحق ہونگے سوائے اُنکے اور کوئی شخص نہین ہوسکتا ہے۔ اگر وِلسن صاحب نے توپون کو ہٹا لینے کی دھمکی پر عمل کیا ہوتا تو مین بالکل اِس بات پر آمادہ تھا کہ فوج سے لیکر اُنکو علیحدہ کر دون اور اُنکی جگہہ دوسرا شخص مقرر کرون۔ مین نے اپنے زمانہ مین بہت سے بیکار جنرل دیکھے ہین لیکن جیسے جاہل اور غوغائی اور رخنہ انداز یہ ملے ہین ویسا کوئی نہ تھا اور جسوقت یہ مقام فتح ہو جائیگا تو کِسی بات سے مجکو اس امر کی ترغیب نہوگی کہ مین ایک دن بھی اُنکی ماتحتی مین کام کرون۔ انجنیرون کے جواب مین پچھلے مرتبے جو خبر بھیجی گئی تھی اُسکی عبارت یہ ہے "مین انجنیرون سے بالکل مختلف الرائے ہون۔ جو تدبیر وہ سوچے ہین اگر بالکل ناممکن نہین ہے تو اُسمین مشکلات حد سے زیادہ لاحق ہین لیکن چونکہ میری رائے مین اور کوئی تدبیر نہین معلوم ہوتی ہے اِسواسطے مین چیف انجنیر کی شکایتون کو جو اصرار کے ساتھ کی گئی ہین منظور کرتا ہون"۔ مندرجۂ بالا الفاظ قریب قریب وہی ہین جنکو وِلسن صاحب نے استعمال کیا تھا۔ اور اسپر بھی صاحب موصوف نے ہرگز اُس زمین کی جانچ نہین کی جن پہ بریچنگ باٹریز قائم کرنے کی انجنیرون نے تجویز کی تھی۔ مین یقین کرتا ہون کہ میرٹھ مین جو سانحہ گذرا اُسمین جنرل ہیوٹ کی کوئی خطا نہین تھی صرف وِلسن صاحب کی خطا تھی۔ اور ہر طور سے یہی پایا جاتا ہے کہ ہنڈن کی لڑائی مین وہ زبردستی بھیجے گئے تھے اور کوئی بس اُنکا نہ چل سکا وہی اب بھی کہا جاسکتا ہے۔ وہ انجنیرون کو اجازت

دے رہے ہین کہ جنگی کارروائی کرین تو اُسکی صرف یہی وجہ ہے کہ وہ جانتے ہین کہ فوج اب ہرگز خاموش نہ رہیگی۔ ص ۲

آپ کا بڑا صادق دوست

جے۔ نِکلسن

اِس عجیب طور کی سخت تحریر کے بعد نِکلسن صاحب کے لکھنے پڑھنے کا کام جسکو وہ اِسقدر ناپسند کرتے تھے ختم ہوگیا۔ صرف اُنکی حکمی تلوار کا کام باقی رہا۔ یہ خبرین کہ سَرجَانْ لَارِنْسْ نے دہلی کے فتح ہونے کے بعد وہان کی کمان کے لیے نِکلسن صاحب کو نامزد کیا ہے اور اُنکی سفارش ایک اور عہدہ کے واسطے جسکو وہ شہر کی کمان سے بھی مرجح جانتے تھے یعنی تعاقب کرنے والے حصۂ فوج کی افسری کے لیے نامزد کیے گئے اور پھر امن وامان قائم ہوجانے کے بعد کمشنری لیہ کے واسطے منتخب ہوے ہین حملہ کے تھوڑے ہی زمانہ بعد یکے بعد دیگرے صاحب موصوف کو خبرین پہونچین اور اگر اُنکو کبھی شک تھا تو اب اس بات پر ضرور یقین ہوگیا ہوگا کہ اُنکے افسر اعلیٰ سَرجَانْ لَارِنْسْ اُنکی خدمتون کے نہایت ہی معترف تھے۔ آخری چٹھی (۹ ستمبر کو) جو جَانْ لَارِنْسْ نے نِکلسن صاحب کے نام بھیجی تھی اُسمین لکھا تھا کہ وہ مجکو یقین ہے کہ اِس چٹھی کے پہونچنے تک آپ دہلی مین داخل ہوجائینگے اور آپ حملہ کے خطرہ سے بچ جائینگے اور مزید اعزاز حاصل کرینگے،،۔ نِکلسن صاحب کو ،،مزید عزت،، بیشک حاصل ہوئی لیکن کمشنری لیہ پر مقرر ہونے یا جس شہر پر اِس جنگ کے بعد اُنھون نے قبضہ کیا تھا اُسپر حکومت کرنے یا تعاقب کرنے والے کالم فوج کے رہنما ہونے کے ذریعہ سے وہ اعزاز مزید نہین حاصل کرنے پائے۔

گولہ اندازی اور حملۂ تسخیر دہلی کے متعلق مشرح اور مفصل حالات لکھنے کی اِس کتاب مین گنجایش نہین ہے صرف محاصرہ کی بڑی بڑی کارروائیون کے مختصر حالات جو ابتدا سے انتہا تک مع اُنکے متعلق واقعات کے زمانۂ حال کی کسی لڑائی مین اپنی نظیر نہین رکھتے بیان کرنے کے لیے کافی ہین۔ حملہ کے لیے شہر پناہ کا جو حصہ منتخب کیا گیا تھا وہ حصہ وہ تھا جو پہاڑی کے محاذی واقع تھا اور دریاے جمنا سے لاہوری پھاٹک تک کل شہر پناہ کا ایک ثلث تھا۔ اسمین موری اور کشمیری برج اور اور دریا کے برج بھی داخل ہین جنمین سے ہر ایک پر چودہ چودہ توپین چڑھی ہوئی تھین۔ ہر ایک زیادہ تر ہمارے ہاتھون کا بنایا ہوا تھا اور ہر ایک برج سے پچھلے دو مہینہ کے عرصہ مین اُنکے اصل بنانے والون پر برابر ہر روز گولے اور گولیان برستی رہین اور درمیان مین ایک روز بھی توقف نہین ہوا۔ شہر پناہ کی دیوار اسطور کی نہین بنی ہوئی تھی کہ اُسپر ہماری توپین رہ سکتین لیکن یہ بھی چوبیس فیٹ بلند اور بارہ فیٹ چوڑی تھی۔ اگر دس ہزار آدمی جو حکم دینے کے ساتھ ہی ہر وقت مہیا ہوسکتے تھے اِس کام مین لگا دیے جاتے تو چند ہی روز کے عرصہ مین وہ ایک حصن حصین قائم کرسکتے تھے جسمین صرف چند ہی توپون کے چڑھا دینے سے جو وہان موجود تھین سارا مورچہ مستحکم ہوجاتا اور بہت مشکل سے شکست ہوسکتا۔ مگر محصورین نے یہ کام پہلے کیون نہین کیا۔ یا اب اسوقت بھی اُنھون نے اس کام کے اہتمام کا قصد کیون نہین کیا۔ اگر باغیون نے ص ۲۰

ایک بھی متنفس ہوشیار فوجی افسر دہلی مین اسطرح سے لاکر کھڑا کیا ہوتا جس طرح تھوڑے زمانے کے بعد جب بالکل اُسکا وقت باقی نہین رہ گیا تھا ہندوستان کے دوسرے حصون مین کیا گیا اور اگر کوئی ایسا جنرل درجۂ دوم کے اختیارات کا بھی ہوتا جو اپنے وسائل سے بطور کافی کام نکال سکتا اور اپنے اوپر کامل بھروسہ کرکے فوج کو ہمت ولائی ہوتی تو اسمین شک نہین کہ شہر دہلی کا مسخر ہونا ایک غیر معین مدت تک یا بہرحال اُس زمانہ تک توضرور ہی ملتوی رہتا جب قاعدہ کے ساتھ جنگ اور ضابطہ کے ساتھ محاصرہ کرنا ممکن ہوتا۔

دیوار کے باہر ایک خندق ۲۵ فیٹ کی چوڑی اور ۲۰ فیٹ کی گہری واقع تھی کہ اگر اُسکے اوپر کے مورچے اور برج اُسکے محافظون سے پہلے خالی کر دیے جاتے تو اُسکے عبور کرنے مین لوگ اُسی کے اندر مر کر رہ جاتے۔ نہایت معتمد محقق کہتے ہین کہ کسی مستحکم مقام کے محاصرہ کرنے والون کی تعداد کو محصورین کی تعداد سے سہ چند ہونا چاہیے۔ دہلی مین یہ مناسبت بالکل برعکس تھی بلکہ یہ کہیے کہ محصورین کی تعداد محاصرون کی تعداد کی نسبت سہ چند سے بھی زیادہ تھی۔ فوج محصور کی تعداد اقل درجہ ۴۰۰۰۰ تھی اور محاصرہ کرنے والون کی تعداد اُس وقت بھی جب پنجاب کے جانے والون مین ایک شخص بھی باقی نہین رہ گیا تھا ۱۱۰۰۰ تھی۔ اور منجملہ اِس تعداد کے گورون کی سپاہ ۳۳۰۰ سے زائد نہ تھی۔ جمون کی فوج جسمین ۲۰۰۰ آدمی تھے اُسیوقت کیمپ مین داخل ہوئی تھی اور بعض افسر اُسکو شبہہ اور تنفر کے ساتھ دیکھتے تھے۔ ہماری بھاری توپین صرف ۵۴ تھین اور دہلی کے باغیون کے پاس ۳۰۰ توپین تھین۔ توپخانہ کے آدمیون ہمارے پاس صرف ۵۸۰ آدمی تھے اور اسمین سے بھی بہت لوگ گھوڑچڑھی توپون سے علاقہ رکھتے تھے اور اُنکی مناسب خدمتون سے باٹری مین کام کرنے کے لیے اُنکی طلبی ہوا کرتی تھی۔ پھر اُنکی قلیل تعداد پوری کرنے کے لیے رسالے برداروں اور رقرابینچیون مین سے ایسے لوگ طلب کیے گئے جنھون نے پیشتر کبھی توپ کو ہاتھ سے چھوا بھی تھا اور ان لوگون کو ایسے وقت توپخانہ کا کام سیکھنا پڑا جب دشمنون کی جانب سے برابر گولے چلتے تھے اور یہ بغیر کسی آڑ کے اُنکے سامنے پڑتے تھے۔ یہ ایک سخت شاگردپیشگی تھی مگر اُنھون نے بڑے اشتیاق سے اُسکو قبول کیا اور نہایت عمدگی سے اِس کام کو انجام کیا۔

جسوقت پنجاب کے جانے والے آدمیون اور توپون سے پچھلے آدمی اور پچھلی توپ تک پہونچ گئے تھے تو اُسوقت محاصرہ کی عام حالت یہ تھی۔ مگر سخت تعجب ہے کہ جس جنرل کے ذمہ ساری جوابدہی تھی وہ آخری ساعت تک بھی اُن تدبیرون کے متعلق غلط فہمی مین پڑا رہا جو انجنیرون نے نہایت آرزو منت کرکے بتائی تھین کہ اُنپر عمل کیا جائے۔ اور نہایت حیرت ہے کہ جنرل موصوف کے لیے ایسے لوگون کی یاد دہانی کی حاجت پڑی جنپر اِس قسم کی کوئی بھاری جوابدہی نہ تھی کہ ہندوستان تمام قوانین جنگ کی خلاف ورزی کرکے فتح کیا گیا اور بارِ اِس قاعدۂ کلیہ سے دہلی کو مستثنیٰ کرنے کی حاجت نہین ہے۔ ص ۲۱

۷- ستمبر کو شام کے وقت میدان جنگ تیار کیا گیا۔ شب کو الگزینڈر ٹیلر (یہ وہ شخص ہے جسکی پیشین گوئیون کو شاید میرے ناظرین کتاب مین سے کسی شخص نے فراموش نہ کیا ہوگا) کی ذاتی ہدایتون کے بموجب اول باٹری موری برج سے سات سو گز کے فاصلہ پر قائم کی گئی صاحب موصوف کی موجودگی سے جوش اور ولولہ مین آکر سب سپاہیون نے اپنی جانون کو کھیل کھیل کر کام کرنا شروع کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اُنکے سبب سے کیا نتیجہ پیدا ہوگا۔ لیکن باوصف اُنکی تمام کوششون کے پہلے پہل جسوقت ہمارے توپخانہ مین آگ چمکی تو اُسوقت صرف ایک توپ لگی تھی جسپر اور جسکے ہر ہر آدمی پر جیسا جیسا وہ نشانہ پر آتے گئے غنیم کے مورچے سے بیحساب آگ برستی تھی۔ آخرکار باٹری کامل ہوئی اور اُسوقت قلعہ اور برجون وغیرہ کی گچ کے ٹکڑے اُڑنے لگے۔ یہ ایک عجیب و غریب امر دیکھنے مین آیا تھا۔ صبر کے ساتھ انتظار کرنے اور جو حملے باربار ہوتے تھے اُن کے روکنے اور ایک ایسے دشمن پر جو ظاہرا بہر فتح حاصل کرنے کی بے انتہا امید رکھتا تھا اور جس کے مورچے لڑنے کے لیے بے شمار تھے بدقت فتح حاصل کرنے کا وقت اب ایک قصۂ پارینہ ہوگیا تھا اور اُلٹی سیفی چلانے کا وقت پہونچ گیا تھا۔

اسکے بعد کے پانچ دن اور پانچ راتون مین اُنھین مشکلون بلکہ اُن سے بڑھی ہوئی مشکلون کی حالت مین تین باٹریان (دمدمے) اور قائم کی گئین۔ اُن مین سے ایک باٹری پانی کے برج سے صرف ۱۶۰ گز کے فاصلہ پر تھی اور بھاری توپون کو وہان تک گھسیٹ کر لے جانا پڑا جس حالت مین غنیم کی طرف سے گولیون کی بوچھار پڑ رہی تھی سر ہنری نارمن صاحب کہتے ہین کہ گولیون کا جیسا مینہ غنیم کی طرف سے برس رہا تھا لڑائیون مین ویسا بہت کم برسا ہے۔

چھ دن کی گولہ اندازی مین ہوشیاری بہادری استقلال اور مستعدی کے جو کارہائے نمایان ظہور مین آئے اُنکے لیے مندرجۂ ذیل اشخاص کے نام ہمیشہ عزت کے ساتھ زبان پر جاری ہونگے۔ یعنی بیرڈ اسمتھ صاحب چیف انجنیر جنھون نے تمام تدبیرین نکالی تھین۔ الگزینڈر ٹیلر جنھون نے اُن تدبیرون کی تعمیل کی تھی اور ہر ہر بات اور ہر مقام مین

جدھر دیکھتا ہون اُدھر تو ہی تو ہے

معلوم ہوتی تھی۔ برانیڈ صاحب ٹومسن صاحب کیمبل صاحب اور اسکاٹ صاحب جو اپنے اپنے دمدمون کے کمانیر تھے ظاہر معلوم ہوتا تھا کہ گرمی اور کھلے میدان اور اضطراب اور خطرۂ عظیم سے اُن لوگون کے دلون مین کام کرنے کا اور زیادہ جوش اور ولولہ پیدا ہوتا جاتا تھا۔ ۱۲- تاریخ چارون دمدمے پہلے پہل یکبارگی شہر کی دیوارون پر باڑھ مارنے کے لیے تیار ہوگئے اور پہلے ہی مرتبہ جب چارون دمدمون سے یکبارگی گولے چلے ہونگے تو بیباک سے بیباک باغی بھی اپنے دل مین یہ سمجھنے لگے ہونگے کہ بس اب بازی ہاتھ سے جاتی رہی۔ ۵۴ توپون کی ضرب اور گزون کی جھنکار نے بدنصیب شہر کو یکبارگی ہلا دیا ہوگا اور جسوقت ہر ضرب کا دھوان پھٹا اور بڑے بڑے بیچ زمین پر گرتے ہوے دکھائی دیے اور گولون کے ٹوٹنے سے مورچے شکست ہوے اور اُنکے محافظ جان لیکر آڑ مین یا بلکہ شہر کے اندر بھاگنے لگے تو ہماری

فوج مین خوشی کے نعرے ہر چہار سمت سے گونجنے لگے - اسکے بعد ۸ ۴ گھنٹے تک ایک طرفۃ العین کے لیے بھی گولیون کی سنسناہٹ اور توپخانہ کی گرج موقوف نہین ہوئی تھکے ہوے گولہ انداز (جسوقت اُنکی جگہ وَالنٹیر لوگ بلاکر مقرر کردیے جاتے تھے) بعض اوقات عجلت مین چند لمحہ آنکھ لگانے (بلکہ غافل نیند مین سو جاتے تھے) کے لیے توپون ہی کے نیچے لیٹ جاتے تھے اور پھر اُٹھکر دوچند جوش کے ساتھ اپنا کام کرنے لگتے تھے - پُرانے سِکھ جو توپخانہ مین تھے اور جنکو جانْ لارنسْ نے بذات خاص اِس کام کے لیے منتخب کیا تھا اور مذہبی سِکھ بھی جو جانْ لارنسْ کے بھیجے ہوے تھے اُنکی بردباری اور ہمت خود والنٹیون کے مانند ظاہر ہوئی - اور سب سے زیادہ تعجب کی بات توسقون اور دیسی خدمتگارون کا جبر یہ تحمل تھا جنکے ساتھ رنگ اور قوم کی اُس عداوت مین جو اِس خوفناک لڑائی سے پیدا ہوئی تھی اُنکے آقاؤن نے عمدہ سلوک نہین کیا اور وہ آقاؤن کی خدمت کرنے پر گولے اور گولیون کی ایسی بوچھار مین دست بستہ کھڑے تھے -

غنیم کے لوگ باوصف اِس امر کے کہ وہ مورچون سے ہٹادیے گئے تھے اور بہت سی توپین مورچون پر سے اُتار دی گئی تھین اب تک مایوسی مین ہمت باندھکر لڑتے جاتے تھے - اُنھون نے چھوٹی اور ہلکی توپین سامنے لگائین جنکے گولون سے ہمارے دمدمون مین جابجا سوراخ ہوگئے - اُنھون نے نہرون اور باغات وغیرہ کو جو شہر کے سامنے واقع ہین حکمی گولہ اندازون سے کھچا کھچ بھردیا تھا اور اُن لوگون نے ہمارے گولہ اندازون کو جو کام مین مشغول تھے چُن چُن کر گولیان مارین اور اُنکے بالاپوش گولیون سے سوراخ دار کردیے - ایک مرتبہ اُنھون نے عقب سے بھی ہم پر حملہ کرنے کا قصد کیا - اور آخر مین جب وقت باقی نہین رہا تھا تو اُنھون نے گرے ہوے دمدمون کے پیچھے ایک دیوار بھی اُٹھانا شروع کی جس سے وہ نہایت محفوظ ہوجاتا -

۱۳ ستمبر - تاریخ رات کو معلوم ہوا کہ گولہ اندازی نے بخوبی اپنا کام کیا اور چار نوجوان افسران محکمۂ انجنیری یعنی ص ۲۱۲
گرِیتھڈْ صاحب اور ہُوم صاحب اور مِیڈْلے صاحب اور لَینگ صاحب باغون مین چپکے چپکے غنیم کی چھیڑ چھاڑ کرنے والے آدمیون کے پیچھے جاکر خندقون مین اُتر گئے اور دیکھ بھال آئے کہ کہان کہان پر شہرپناہ کی دیوار ٹوٹ گئی ہے - اور یہ خبر لائے کہ وہان کے شگاف ایسے نہین ہین جو دیوار توڑدین لیکن اگر تدبیر کی جائے تو ممکن ہے کہ گر جائین - اِس امر کے معلوم ہونے سے کہ شگافون کی آڑ مین کیا ہورہا ہے کونسل جنگ کو اِس امر کے قطعاً تجویز کرنے کی ترغیب ہوئی کہ جس وقت یہ تدبیر ممکن العمل ہے اُسی وقت مہم کے سر کرنے کا بندوبست کرنا چاہیے -

چنانچہ ساتھ ہی اسکے وہ خوفناک حکم جسکا عرصہ سے اِس اشتیاق کے ساتھ انتظار کیا جاتا تھا اور جو بہت سے شائقین جنگ کے لیے پیام موت تھا کیمپ کے اندر ایک آدمی کے مُنھ سے جاری ہوا کہ "آج تین بجے رات کے حملہ ہوگا" - یہ بڑی فریفتگی کی ساعت تھی مگر ساتھ ہی اُسکے آدھی رات کا وقت تھا - تدبیرین سب پہلے ہی سے تجویز ہوچکی تھین اور تین گھنٹہ توقف اور تیاری کے لیے جو دیے گئے تھے وہ رفتہ رفتہ تمام ہوگئے -

ساعت معینہ کے پہونچنے سے بہت پیشتر ہمارے آدمی لڈلو کاسل مین پہونچ گئے - یہی مقام اُنکے جمع ہونے کے
لیے مقرر کیا گیا تھا اور عجیب بات ہے کہ اِسکے بہت برس پیشتر جان لارنس کے رہنے کا مقام یہی تھا - حملہ کرنے والی
فوج کے چار کالم تھے - بندوبست یہ کیا گیا تھا کہ پہلا کالم کشمیری برج کے اصل شگاف پر اور دوسرا کالم پانی کے برج پر حملہ کرے
اور تیسرا کالم اُسوقت جب کشمیری پھاٹک کو وہ قلیل جماعت جسمین کا ہر ایک شخص اپنی جان اور باروت کا تھیلا ہتھیلی پر
رکھے ہوے تھا سُرنگ لگا کر اُڑا دے تو شگاف کی جانب سے اندر داخل ہو اور چوتھے کالم کے لیے جو ٹھیک میسر کی جانب حکم دیا گیا تھا
کہ پہلے وہ اِس بات کا قصد کرے کہ جن باغیون نے بجماعت کثیر اطراف کشن گنج مین مستحکم مورچے قائم کیے تھے اُنکو وہان سے نکال دے
اور اُسکے بعد لاہوری پھاٹک کی راہ سے اندر رستہ پیدا کرے -

معزز عہدہ نکلسن صاحب کو دیا گیا اور یہ امر واجبی تھا - صاحب موصوف کو جان لارنس نے یہ حکم دیکر بھیجا تھا کہ
وہ "دہلی پر قبضہ کرلین" - اور دہلی پر قبضہ کرنے کے لیے فوج مین ہر شخص کی یہی رائے تھی کہ نکلسن صاحب جائین -
اسواسطے اُنکو بذات خاص اول کالم کا افسر بنکر چلنا پڑا اور اِسکے سوا حملہ کرنے کی عام ہدایتین بھی بتانا پڑین ایک چشمدید
گواہ بیان کرتا ہے کہ "جسوقت یہ چارون کالم اپنے اپنے مورچون پر جمے ہوے تھے تو دمدمون سے دوچند آگ برسائی جاتی
ص ۲۱۱ تھی کہ جہان تک ممکن ہو غنیم کے لوگ شگافون سے پیچھے ہٹا دیے جائین - اسوقت کرن پھوٹ رہی تھی توپخانہ سے گولون کی
گرج بجلی کی کڑک کی طرح آرہی تھی کہ یکبارگی چارون طرف سے خاموشی برسنے لگی - اور ہر شخص کے کان مین اپنے دل کے
دھڑکنے کی آواز آنے لگی -

گولہ انداز لوگ حملہ کرنے والے کالمون کو آڑ مین رکھنے کے واسطے آگے بڑھکر گولیان چلانے لگے اور جو لوگ اس
خیال سے زمین پر پڑ رہے تھے کہ جب تک اُنکی طلبی نہو اُسوقت تک اپنی جانون کو بچائے رہین وہ اُچک کر کھڑے ہوگئے
اور چارون طرف سے بآواز بلند افتخار کے ساتھ یہ نعرے بلند ہونے لگے کہ جسقدر جلد ممکن ہو شہرپناہ تک پہونچ جائین -
محاصرین کی طرف سے اولون کی طرح گولیان برس رہی تھین اور اُسی بوچھار مین یہ تینون کالم جوانمردی سے اپنا کام انجام
کر رہے تھے - اور بڑی کامیابی سے اُسکو انجام کیا - یہ تینون کالم فوراً پشتے کے اُس پار نکل گئے اور لاشون کے پشتے پیچھے
چھوڑ گئے - اسکے بعد وہ خندق مین پھاندے جہان مُردے اور قریب مرگ لوگ ایک دوسرے پر لدے ہوے پڑے تھے -
لیکن سیڑھیان خندق کی ڈھالو زمین کی آڑ مین لگائی گئین اور چند منٹ مین قلعہ پر نردبان لگا کر چڑھنے کا کام ختم ہوگیا -
نکلسن صاحب نے عہدہ کی طرح خطرہ مین بھی سب پر تقدیم کی اور اپنے کالم مین سب کے آگے ہوے - دوسرا کالم جو
پانی کے برج کی طرف گیا تھا اُسنے بھی اُسی وقت دھنس کر راستہ نکالا - اور تیسرا کالم قریب قریب بلا مزاحمت کشمیری پھاٹک
گذر گیا جسکو ایک قلیل جماعت نے مگر گل جماعت کو جو کھم مین ڈال کر اُڑا دیا تھا فوراً اُن تمام مورچون کی قطار جو پہاڑی کے
سامنے تھے اور جنھون نے کئی مہینہ سے ہمکو اسقدر تنگ کیا تھا ہمارے ہاتھ آگئی - برٹش جھنڈا پھر کابلی پھاٹک پر

لہرانے لگا اور مختلف رجمنٹون مین بگل کے بجنے سے اِس بات کی مہلت دی گئی کہ لوگ فتح حاصل ہونے سے ایک دوسرے کو مبارکباد دے سکین اور جو لوگ زندہ بچے ہون اُنکو شمار کرین اور مُردون کی تعداد کا اندازہ کرکے اُنپر افسوس کرین۔ ہولناک قسم کے قلعون اور حصارون اور اُنکے بہادر محافظون کو بیشک ایک مہیب صلہ ملا۔

چوتھا کالم میجر رِیڈ کی ماتحتی مین جسکا معین کشمیری حصہ فوج تھا اور جسکے افسر رچرڈ لارنس صاحب تھے اُسکو کم کامیابی حاصل ہوئی۔ رِیڈ صاحب اپنے وفادار گورکھاؤن کے ساتھ ہندو راؤ کے مکان پر قبضہ کیے ہوئے تھے (جو ایک عزت اور خطرہ کا عہدہ اور ہمارے کُل مورچے کی کُنجی تھی) اور جب تک محاصرہ رہا اُسوقت تک اِسی طرح برابر قبضہ کیے رہے اور چھبیس حملون کا مقابلہ کیا لیکن اب ایک اور مشکل بلکہ مین تو کہتا ہون کہ ایک دشوار کام اُنکے سپرد کیا گیا۔ وہ صبح کے وقت زخمی ہوے اور اُنکے کالم کے لوگ غنیم کو ہٹا کر لاہوری پھاٹک تک پہونچ سکے۔ اِس ضروری مقام پر ہمارے دشمن اب بھی فوج سے قبضہ کیے ہوئے تھے اور اُنکے توپخانہ کے گولے کابلی پھاٹک کی طرف چلائے جاتے تھے وہ ہمارے قدم نہین جمنے دیتے تھے۔ نِکلسن اور جونس صاحب سے جو اپنے اپنے کالمون کے افسر تھے اور جنکے چہرے مارے خوشی کے تمتما رہے تھے آپس مین یہان پر ملاقات ہوئی اور نِکلسن صاحب نے اِس بات کو دیکھکر کہ اُسوقت بھی بہت کچھ کام ہو سکتا تھا اُسکے انجام کرنے کا قصد کیا۔ صاحب موصوف نے والنٹیرون کو طلب کیا اور وہ لوگ سامنے آ کھڑے ہوے لیکن جس اکیلے راستہ سے لاہوری پھاٹک تک اُنکا آنا ممکن تھا وہ اور مشرقی شہرون کی گلیون کی طرح اسقدر تنگ تھا کہ چھ آدمی شانہ مین شانہ ملا کر ایک ساتھ بمشکل اُسپر چل سکتے تھے۔ خبردار اور ہوشیار دشمنون نے اُسمین روک لگا دی تھی۔ وہ روک دوسرے کنارے پر ایک توپ کے ذریعہ سے اُڑ گئی تھی اور کھڑکیون اور مکانون کی دونون طرف کی سطح چھتون سے گولیون کی باڑھ چل رہی تھی۔ اگر اس حالت مین جب ہر طرح پر موت کا سامنا تھا بہادر سے بہادر آدمی بھی سمٹ کر رہ جاتے تو کچھ تعجب کی بات نہین تھی۔ نِکلسن صاحب نے صورت معاملات پر نگاہ کی اور اِس بات کو سمجھکر کہ اگر اُنکی فوج نے کچھ تامل کیا تو سب کا کام تمام ہو جائیگا لشکر کے آگے بڑھکر کھڑے ہوے اور اپنی تلوار مثل ایک عام قسم کے کپتان کے اپنے سر پر ہلا کر بآواز بلند اپنی فوج سے کہا کہ سب لوگ میرے ساتھ چلے آئین اگر صاحب موصوف جنگاہ کی صفوف مین اسطور سے کام کرتے ہوتے کہ ہر شخص اُنکو دیکھ سکتا تو اُنکی رعبدار صورت غنیم کے حکمی گولہ اندازون کی چاندماری بن گئی ہوتی لیکن اِس حالت مین بھی جب وہ آگے بڑھکر دشمنون کی گولیون کے بیچ مین ہو رہے اور وہان سے احکام اور اشارات کرنے لگے تو بھاگنا ناممکن ہو گیا۔ ہر ایک کھڑکی اور مکانون کی ہر ایک بلندی سے موت کے پیام آ رہے تھے اور جس مہلک گولی نے اب اپنا کام کیا وہ منجملہ اُن بہت سی گولیون کے تھی جنکی چوٹ اُس صورت مین نِکلسن ہی کے دل پر پڑتی جب وہ دشمنون سے تیغ آزمائی نہ کر چکے ہوتے صاحب موصوف زخم مہلک کھا کر گر پڑے اور ساری حسرتین دل مین لیے چلے گئے کیونکہ وہ ایک کڑیل جوان تھے

ص ۲۱۴

اور ابھی اُنکی کچھ شہرت نہونے پائی تھی الا اُسوقت جب وہ عین خطرہ کی حالت مین سامنے آکر کھڑے ہوے اور رستم کا جگر اور دیو کے ہاتھ پیر دکھلا دیے شاید غدر کے تمام بہادرون مین سے (برادران لارنس کو مستثنیٰ کرکے) اِس موقع پر نکلسن صاحب کا مرنا ہندوستان کو سب سے زیادہ شاق گذرا ہوگا۔ صاحب موصوف نے التجا کی کہ جبتک دہلی ہماری نہو جائے اُسوقت تک مجکو اسجگہ پڑا رہنے دو۔ لیکن یہ ممکن نہین تھا اور اُنکے ہمراہی اُنکو پہاڑی پر جو اُنکی قیام گاہ تھی اُٹھا لے گئے۔

موسم برسات کا "یہ بڑا دن" ختم ہوا اور ہم لوگ دہلی مین پہونچ گئے لیکن دہلی ہرگز ہماری نہوئی۔ ۶۶- افسر اور ۱۱۰۰ سپاہی (یعنی کل فوج کا قریب ایک ثلث حصہ) کام آئے اور ابتک شہر کا چھٹا حصہ بھی ہمارے قبضہ مین نہین آیا۔ اُسوقت یہ سوال جو پوچھا جاتا تھا کہ باقی حصہ کے فتح کرنے کے بعد ہمارے پاس کتنے آدمی باقی رہ جائینگے تو یہ واجبی تھا۔ ہم لوگ مورچون کی اُس قطار پر جسپر ہم نے حملہ کیا تھا اور جو حصہ شہر بلا فصل اُس سے ملحق تھا اُسی پر قبضہ کیے تھے سواے اسکے دہلی کا اور کوئی حصہ ہمارے قبضہ مین نہ تھا۔ لاہوری پھاٹک میگزین جامع مسجد اور قلعہ مین ابتک ہاتھ نہین لگا تھا اور خرابی کی ایک بات یہ تھی کہ بہت سے سپاہی لالچ مین مبتلا تھے (اور یہ لالچ غنیم کے لوگون سے بھی زیادہ خوفناک تھا) اور ایک طور کی نخوت مین مست تھے۔ اِس اثنار مین دشمن کو شہر کے باہر ایک مورچہ قائم کرنے کا موقع مل گیا اور اگر اسوقت بھی غیب سے کوئی اچھا جنرل اُنکو مل جاتا تو ممکن تھا کہ وہ ہمارے کیمپ پر حملہ کرتے (کیونکہ اُسکے محافظ صرف بیمار اور لولے لنگڑے لوگ رہ گئے تھے) اور ہماری فوج کے ایسے ایسے چیدہ افسرون کو جیسے ڈیلی اور کوک اور ریڈ اور چیمبرلین اور شاورس اور سیٹن صاحب تھے اور جن پر دور سے لڑائی کا تماشا دیکھنے کا الزام لگایا گیا تھا شکست فاش دیکر ایک مرتبہ اور پہاڑی کو اپنا قرار دے سکتے۔ ص ۲۸۱

غدر کی تمام مدت مین شاید ایسی خطرناک جنگ کبھی نہین ہوئی جیسی جنگ ہماری اعلیٰ فتحمندی کے بعد رات کو واقع ہوئی۔ جنرل ولسن نے تو جیسا کہ اُنکے ایسے ضعیف الدماغ اور نحیف الجثہ شخص کی ذات سے امید کیجاسکتی تھی یہی تجویز کردیا تھا کہ توپون کو ہٹا کر پھر کیمپ مین چلے آئین اور کمک پہونچنے کا انتظار کرین۔ اِس بات کے بیان کی حاجت نہین ہے کہ اگر ہماری فوج کمک کے پہونچنے تک پہاڑی پر اپنے مورچے قائم رکھ سکتی تو بھی جان کو جوکھم مین ڈال کر جو کام کیا گیا تھا وہ سب برباد جاتا۔ لیکن چونکہ بیرڈ اسمتھ صاحب اور دوسرے اشخاص نے زبانی اور چیمبرلین صاحب نے چٹھی کے ذریعہ سے نہایت بلیغ اصرار کیا اور شاید اِس سبب سے بھی کہ اُس قریب مرگ بہادر کی آواز بھی جنرل کے کانون تک پہونچی ہوگی جو اپنے بستر مرگ پر پڑا ہوا اپنی ظالمانہ قسمت کو جھیک رہا تھا اور جسنے اِس تجویز کو سُن کر مارے طیش کے سرخ ہوکر یہ کہا تھا کہ "خدا کا شکر ہے کہ اُس شخص کے گولی مارنے بھر کو اب بھی مجھ مین سکت باقی ہے"

جنرل وِلسن ایک بار اور اپنے ارادے سے باز آئے۔

ص ۲۱۴ دوسرے روز ۱۵ تاریخ نشئی عرقیات کی ہزارہا بوتلین جن سے ہمارے آدمیون مین اِسقدر فتور پڑگیا تھا جنرل وِلسن کے حکم سے پھیلدی گئین اور اصل تو یہ ہے کہ گلیون مین بیئر وائین اور برانڈی شراب کے دریا بہ رہے تھے اِس اثنا مین فوج کے لوگ نشہ مین چکنا چور تھے اور ۱۶ تاریخ جنگ کے کام پھر جاری کیے گئے۔ اُس روز میگزین لے لیا گیا اور اُسکے گولے اور گولیون کے بڑے بڑے ذخائر اور دوسرا سامان جنگ اصل مالکون کے ہاتھ آگیا۔ رفتہ رفتہ کر کے اور تین دن کے عرصہ مین ہم نے مکانون مین ہو کر سرنگ نکالے تاکہ گلیون مین ہمکو لڑنا نہ پڑے جس سے ایکمرتبہ پھر انگلش لوگون کو اسقدر نقصان پہونچ چکا تھا۔ آہستہ آہستہ کر کے مگر بالیقین ہم نے دشمنون کو اُس شہر کی تنگ گلیون مین ہٹا دیا جنکی نکاسون پر اب تک وہ قبضہ کیے ہوے تھے۔ بہت سے لوگ ڈوبتے ہوے جہاز کے چوہون کی طرح ابھی سے ساتھ چھوڑنے لگے۔ اور اب غیر مسلح باشندگان شہر اِس امید سے جوق جوق پھاٹکون کے باہر نکلنے لگے کہ اگر کچھ اور نہ کرسکین تو اپنی اپنی جانین ہماری تیغ انتقام سے بچا کر بھاگ جائین ۱۹ تاریخ بادشاہان مغلیہ کا قلعہ جسکے سامنے ایک زوال پذیر خاندان کے آخر شخص نے حرکت مذبوحی کی تھی اور ظالمانہ طور سے انگلش مرد عورتین اور لڑکے مارے گئے تھے ہمارے ہاتھ آیا۔ اور اتوار کے دن ۲۰ تاریخ کل شہر (جسکے نصف سے زیادہ حصہ مین لاشین پڑی ہوئی تھین) ہمارے اختیار مین آگیا۔

اب دیکھنا چاہیے کہ خود بادشاہ اور محلسرا کے شاہزادون کی کیا کیفیت تھی۔ یہ سب لوگ ہمایون کے مقبرے کو بھاگ گئے تھے جو ایک بڑی بھاری عمارت ہے اور بذات خاص ایک شہر کے برابر ہے اور زمانۂ حال کے شہر دہلی سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور یہان کسی نہ کسی طور سے اب اپنی فوج کے زیادہ دلیر لوگون کی ترغیب سے جو بادشاہ سے مُصر ہو کر کہتے تھے کہ تم سپہ سالار لشکر بنو اور آخر دم تک (اولاد تیمور اور بابر ہو کر) لڑے جاؤ اور دوسرے اپنی نوجوان زوجہ کی آرزو منت سے جسکو اپنی اور اپنے بیٹے ولیعہد سلطنت کی جان بچانے کا بڑا اندیشہ تھا اور پھر ایک شاطر دغا باز کی تحریک سے جو ہاڈسن صاحب کی ملازمت مین تھا اور جو اپنے افسر خاندان کو صلح کی صلاح دے کر بادشاہ کو اُسوقت تک روک رکھنے کی فکر مین تھا جب اُسکو یہ موقع مل سکتا کہ بادشاہ کو اپنے مالک کے حوالہ کر دیتا اور مالک مذکور سے اُسکا معاوضہ حاصل کرسکتا بیچارہ بوڑھا بادشاہ تذبذب اور مایوسی مین چند گھنٹہ کی پادشاہی اونگھ اونگھ کر بیوقوفی سے کاٹ رہا تھا
ص ۲۱۵ جو اب بھی اُسکو بنا بھی سکتی تھی اور بگاڑ بھی سکتی تھی۔

اُس دغا باز کا مطلب حاصل ہوا اور ہاڈسن صاحب جو زور اور زر دونون مین کارروائی کرسکتے تھے اور دونون باتون مین یدطولی رکھتے تھے اپنے مکار دوست کے ذریعہ سے یہ دریافت کر کے کہ بادشاہ جان بخشی کے وعدے پر اطاعت قبول کر لینے کو راضی ہے وِلسن صاحب کے پاس گئے اور اُنسے اِس بات کی اجازت حاصل کی

کہ مذکورہ بالا شرط پر بادشاہ کو دہلی مین لے آئین - اپنی اور اپنی شاہزادی بیگم اور پیارے بیٹے کی جان بخشی کی بابت
دو گھنٹہ تک گفت وشنید کرنے کے بعد بوڑھا بادشاہ کانپتا ہوا باہر آیا اور اُسی طرح قید کرکے ایک بیلگاڑی پر سوار کرکے
بعد اپنے شہر اور قلعہ کو بھیجدیا گیا اور وہان سول حکام کے حوالہ کردیا گیا -

لیکن بادشاہ کے سوا اور لوگ بھی خاندان شاہی کے ہمایون کے مقبرہ مین تھے جنکا حال ہاڈسن صاحب کو
اپنے مخبرون کے ذریعہ سے معلوم ہوچکا تھا - چنانچہ ہاڈسن صاحب اپنے مشہور رسالہ سے ایک سَو سوار لیکر ہمایون کے
مقبرے کو گئے اور تین گھنٹہ تک گفت وشنید کرنے کے بعد تینون شاہزادون نے جنمین سے دو بادشاہ کے بیٹے اور
ایک پوتا تھا بلاشرط اپنے کو حوالہ کردیا - اُنکے ہتھیار اُنسے لے لیے گئے اور ہاڈسن صاحب کے چند سوارون کی حفاظت مین ص ۲۱۲
وہ بھی بیل گاڑیون پر دہلی کو بھیجدیے گئے - اپنے باقیماندہ سوارون کو لیکر ہاڈسن صاحب اُس کثیر اور خائف مجمع سے
ہتھیار رکھوانے کے لیے پیچھے رہ گئے جو اُنکی رعب دار صورت کو دیکھکر اسطرح سے دم بخود ہوگیا تھا جسطرح بے گلہ بان کی
بکریان ہوجاتی ہین - بکریان بھی یکبارگی جست کرکے کچھ وحشیانہ رعب پیدا کرسکتی ہین لیکن اُس مجمع سے اتنا بھی نہوسکا -

بعد اسکے وہ اپنے شکار پر دوڑے اور قبل اِسکے کہ تینون شاہزادے دہلی کی دیوارون تک پہونچنے پاتے یہ
اُنکے سر پر پہونچ گئے - اپنے سپاہیون مین سے کسی کی ایک قرابین لیکر اُسی جگہ اپنے ہاتھ سے یکے بعد دیگرے عمداً تینون کو
ہلاک کر ڈالا - اِن تینون آدمیون کا قتل کرنا بالکل پاگل پن اور سراسر ظلم تھا - یہ شاہزادے اُنکے قیدی تھے اور اُنھون نے
کسی طرح کی مخالفت نہین ظاہر کی تھی - اور اِس بات کا کوئی ثبوت نہ تھا اور نہ پیش ہوسکا کہ اُن شاہزادون نے ہمارے
ہموطنون کے قتل مین کسی طرح کی شرکت کی ہو - اِس بارے مین صرف ایک دغاباز بدمعاش مسمی مرزا الٰہی بخش کی
بے بنیاد شہادت تھی جو ایک اسطرح کا آدمی تھا کہ اگر اُسکو کچھ ملنے کی امید ہوتی تو اپنے گاڑھے پیارون کی قسم کھا لیتا -
اگر اِن شہزادون کے مقدمہ کی تحقیقات کی جاتی تو ضرور بالضرور اصل بنیاد غدر کے متعلق بہت بڑی بڑی باتون کا
حال کھل جاتا - اُنکو صرف اُنکے جرم کے مطابق سزا دی جاتی اور قانونی تحقیقات اگر مناسب طور سے عمل مین آتی
تو اُنکا قصور بہت کم ثابت ہوتا -

جسوقت دہلی کے معرکۂ اعظم کی آخری کارروائیان عمل مین آرہی تھین اور ہماری فوج آہستہ آہستہ قلعہ کی جانب ص ۲۲۲
بڑھتی جاتی تھی تو وہ نوجوان بہادر جسکے مستقل ارادہ اور زور آور بازو سے ہماری فتحمندی کی تدبیرین وہان کے
ہر شخص سے زیادہ عمل مین آئی تھین جو سب کے پہلے غنیم کے مورچہ پر جا کھڑا ہوا اور جہان سے جا کر قلعہ سے کہین زیادہ
بلندی پر چڑھکر اُس مقام کا مشاہدہ کیا جس پر عرصہ سے ہم لوگ اسقدر تردد اور پریشانی مین مبتلا تھے کیمپ کے اندر ایک
مکان مین پڑا ہوا آہستہ آہستہ دم توڑ رہا تھا - یہ نکلسن صاحب کا ذکر ہے - اُنکے بچنے کی ابتدا ہی سے کوئی قوی امید نہ تھی - ص ۲۱۲
گولی اُنکے داہنے پہلو مین لگی تھی اور پھیپھڑے سے گذر کر بائین بازو کی طرف نکل گئی تھی لیکن جب تک صاحب ممدوح مین

تھوڑی بہت جان (جو لوگون کو اِسقدر عزیز تھی) باقی رہی اُسوقت تک لوگ اُنکی جانب سے بالکل مایوس بھی نہین ہوے اور جبس برقی تار پر ہر روز بلکہ دن مین دو مرتبہ پنجاب کے دور و دراز حصون مین محاصرین کی کارروائی کی خبر جاتی تھی اُسکے ساتھ نِکلسن صاحب کی کیفیت کا حال بھی ظاہر کیا جاتا تھا۔ اِس بات کا بیان کرنا مشکل ہے کہ لاہور اور پشاور مین دونون قسم کی خبرون سے کِس خبر کی بابت لوگون کو زیادہ اضطراب اور انتشار تھا۔

ہُوپ گرینٹ صاحب جنھون نے نِکلسن صاحب کو بستر مرگ پر جا کر دیکھا تھا بیان کرتے ہین کہ "وہ اِسطور سے اپنے بستر مرگ پر پڑے ہوے تھے جسطرح بلوط کا کوئی درخت جسپر بجلی گری ہو جڑ سے علیحدہ ہو کر گرا ہو۔ اُن پر انتہاے مرتبہ کی صعوبت گذر رہی تھی۔ لیکن جسوقت ذرا بھی ہوش آتا تھا تو یہ پوچھنے لگتے تھے کہ محاصرہ کی کیا کیفیت ہے اور اُنھون نے ایک خبر بھی سَر جان لارنس کے پاس بھیجی اور اپنی اجازت سے اُن سے یہ استدعا کرائی کہ وِلسن صاحب موقوف کیے جائین اور اُنکی جگہ چیمبرلین صاحب مقرر کیے جائین۔ ایسے ستم دیدہ اور آفت رسیدہ قریب مرگ شخص کی جو تیمارداری اور تسلی اور تشفی ہونا چاہیے تھی چیمبرلین اور ڈیلی صاحب نے اُسی طرح کی غور و پرداخت کی۔ اور نِکلسن صاحب اِس خبر کے سُننے کے زمانے تک زندہ رہے کہ دہلی بالکل ہمارے اختیار مین آگئی اور بادشاہ قید ہو گیا۔ جو ہندوستانی آدمی نِکلسن صاحب کے پاس یہ خبر لیکر آیا تھا اُس سے صاحب موصوف نے کہا کہ "میری خواہش یہ تھی کہ دہلی میرے مرنے کے قبل ہم لوگون کے قبضہ مین آجائے اور وہ خواہش اسوقت پوری ہو گئی"۔ ۲۳ تاریخ تک وہ اور زندہ رہے اُسکے بعد ایک ایسی مَوت مر کر چلے گئے کہ شاید اُنکے دوست سَر ہنری لارنس کی مَوت سے بھی لوگون کو اُسکا زیادہ رشک ہوا ہو گا کیونکہ اُنھون نے انتہاے مرتبہ کے خطرہ کے وقت نہین انتقال کیا تھا بلکہ ایک ایسی فتح کے بعد مرے تھے جو زیادہ تر اُنھین کے سبب سے حاصل ہوئی تھی۔ دوسرے روز صاحب موصوف کشمیری پھاٹک کے سامنے اُس مقام کے قریب مدفون ہوے جہان وہ اپنی آخری مرتبہ کی کارروائیون کو دیکھکر چلے گئے تھے۔

غدر کے شروع ہونے کے تھوڑے ہی دن پیشتر ہَربرٹ اِڈورڈس نے لارڈ کیننگ سے کہا تھا کہ "اگر ہندوستان مین کبھی کوئی بیباکی کا کام کرنا ہو گا تو اُسکے انجام کرنے والے نِکلسن صاحب ہین۔ اور چھ ہی مہینے کے اندر ہوتی مردان تریموگھاٹ نجف گڈھ اور دہلی کے معرکون سے (وہان کی جن تنگ گلیون مین دشمن لوگ جمے ہوے کھڑے تھے اور گولیون کی باڑھ مار رہے تھے وہ غنیم کے مورچہ پر جانے سے بھی بڑھکر خطرہ کا کام تھا) صاحب موصوف نے ثابت کر دیا کہ ہَربرٹ اِڈورڈس نے جو کچھ پیشین گوئی کی تھی وہ غلط نہین کی تھی۔

نِکلسن صاحب نے جب وہ اپنے بستر مرگ پر پڑے ہوے غصہ مین کروٹین لے رہے تھے ایک مرتبہ اور اپنے دوست کے طلب کرنے کی خواہش ظاہر کی مگر کچھ فائدہ نہوا۔ یہ ممکن نہین تھا کیونکہ اِڈورڈس صاحب کو ص ۲۲۳

پشاور کی سرحد پر اوسخت کام کرنا تھا۔لیکن اُنکا دل دہلی کے کیمپ ہی مین جہان نکلسن صاحب زخمی پڑے ہوے تھے لگا تھا۔اور کہا جاسکتا ہے کہ تار برقی کے ذریعہ سے وہ نکلسن صاحب کے کمرے کے دروازے ہی پر بیٹھے ہوے اُنکی زندگی کو جسکا پیمانہ عنقریب چھلکنے پر تھا دیکھ رہے تھے۔آخر جسوقت یہ خبر جسکا عرصہ سے خوف لگا ہوا تھا اور روز وشب انتظار کیا جاتا تھا پہونچی کہ نکلسن صاحب کا کام تمام ہوگیا تو اڈورڈس صاحب نے آخری تحفہ کے طور پر ایک کتبہ لکھ بھیجا جو اس فاصلۂ زمان ومکان سے پڑھنے والون اور اُن اشخاص کے نزدیک جو نکلسن صاحب اور اُنکی کارگزاریون سے واقف نہین تھے بہت نمایشی معلوم ہوگا اور اگرچہ اُسمین کی بعض باتین بیشک قابل اعتراض ہین لیکن اُن بہت سے لوگون کے نزدیک جو نکلسن صاحب کو جانتے تھے اُسمین واجبی باتون سے کچھ زیادہ نہین بیان کیا گیا ہے۔کرنل رینڈال صاحب لکھتے ہین کہ "جان نکلسن کے بارے مین جو خیالات مین رکھتا ہون وہ پہلے اُنکی سطوت سے پیدا ہوے جو اُنکی کم سنی پر اپنا نقش منقوش کرتی جاتی تھی لیکن یہ نقش محو ہونے کے قابل نہین تھا اور نہ اُس جدائی سے جو اُنکی موت سے اور نہ اُس مفارقت سے جو بذریعۂ امتداد ایام پیدا ہوئی محو ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔میرے نزدیک تو نکلسن صاحب علو ہمتی اور اولوالعزمی اور سچائی کی مجسم تصویر تھے"۔مجکو یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ یہ کتبہ صرف کشمیری پھاٹک مین اُنکے مزار پر لگانے کے واسطے نہین لکھا گیا تھا (کیونکہ اُس مقام پر جہان اُنکے کارہاے نمایان بہت اچھی طرح سے آخری وقت ظاہر ہو چکے تھے کسی کتابت کی ضرورت نہ تھی) بلکہ لِسبَرن واقع ملک آئرلینڈ کے دور دراز گرجا گھر مین لگانے کے واسطے جہان نکلسن صاحب اور اُنکے بھائیون کی مان اب تک زندہ موجود تھین وہ تیار کیا گیا تھا۔نکلسن صاحب کے ان بھائیون مین سے آخری حامیٔ دہلی مین ایک کے اعضا اور دوسرے کی جان جاتی رہی تھی۔

اس سوانح عمری کے پڑھنے والون مین سے کسی کو اس بات کے یاد دلانے کی حاجت نہین ہے کہ جان لارنس اور جان نکلسن کے مابین جنمین سے ایک شخص کو ایسا حکومت کا اقتدار تھا دوسرے کو اپنی مرضی کے موافق کام کرنے کی عادت پڑی ہوئی تھی ایک کو اعلیٰ اختیار حاصل تھا اور دوسرا بالکل اپنے دل کا بادشاہ تھا اور کسی کے روکے نہین رُکتا تھا کسقدر اختلاف تھا۔لیکن اس مقام پر مجکو یہ کہنا بہت ضرور ہے کہ کسی شخص کے دل پر (حتیٰ کہ اُن فقیرون پر بھی جو اپنے گرو کی طرح نکلسن کی پرستش کرتے تھے اور جنھون نے صاحب موصوف کی خبر وفات سُن کر اسقدر غم کیا کہ اُن مین سے دو شخصون نے یہ ٹھان لی کہ جس دنیا سے نکلسن صاحب اُٹھ گئے اُسمین ہم بھی نہ رہینگے اور ایک شخص نے اپنے رجوع قلب سے یہ قصد کر لیا کہ اب سے سواے اُس خدا کے جسکی پرستش نکلسن صاحب کرتے تھے اور کسی کی پرستش نہ کرینگے) نکلسن صاحب کے مرنے کا اسقدر اثر نہ پڑا ہوگا جسقدر اُنکے صاحب حقیقت پر پڑا تھا جسنے اُنکی خلقی اولوالعزمی کو دریافت کرکے یہ قصد کر لیا تھا کہ جب تک پنجاب مین اُنکی لیاقت کا کام رہیگا اُسوقت تک صاحب موصوف کو (گو اُسمین کچھ ہی کیون نہو) اپنے ملک سے جانے نہ دینگے اور اُسکے بعد جب اُنکو معلوم ہوا کہ دہلی مین یہان سے بھی بڑھکر اولوالعزمی کا کام کرنا ہے تو یہ ارادہ کر لیا

کہ اب چاہیے جو کچھ ہو مگر نکلسن صاحب کو دہلی کی جانب روانہ کرینگے۔

جسوقت نکلسن صاحب کے مرنے کی خبر (یہ خبر تسخیر دہلی کے بعد جو جان لارنس کی زندگی مین سب سے بڑی کارروائی تھی) لاہور مین پہونچی تو جان لارنس پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور اگرچہ اُنکا کبھی یہ قاعدہ نہین تھا کہ وہ اپنے آنسوؤن سے آستینون کو تر کرتے یا جس وقت اُنکو اہم کام کرنا ہوتا اُسوقت وہ طول طویل عبارت کی چھپیان تحریر کرتے لیکن نکلسن صاحب کے مرنے کا اُنکو ایسا غم ہوا اور اِسقدر صاحب مرحوم کی وہ قدر کرتے تھے کہ اپنی نجی کی چٹھیون اور سرکاری کاغذات مین بھی نکلسن صاحب کے مرنے کا افسوس ظاہر کیا۔ نیول چیمبرلین صاحب کی ایک چٹھی مین جان لارنس تحریر کرتے ہین کہ "ہمارے بہت سے اچھے اور اولوالعزم سپاہی ضائع ہوے لیکن اُن مین جان نکلسن صاحب کے مقابلہ کا کوئی شخص نہ تھا۔ وہ ایک ذیشان سپاہی تھے اور اب بہت زمانے کے بعد ہمکو اُنکا ثانی مل سکیگا۔ اپنے عام حکمنامہ مین اُنھون نے مشتہر کیا کہ "جنرل نکلسن کے مرنے کا بہت افسوس کرنا چاہیے.....
مرحوم مین سپاہی کے بعض بعض اعلیٰ ترین اوصاف پائے جاتے تھے۔ ایسا بہادر عقیل اور مستعد شخص کاہے کو پیدا ہوگا۔ فوج بنگالہ مین نکلسن صاحب سے بڑھکر کوئی سپاہی اولوالعزم اور لائق نہوگا"۔ اور غدر کی رپورٹ مین جو اُسوقت نہین تحریر ہوئی تھی جب اُنکا غم تازہ تھا بلکہ اُس نازک زمانہ کے اختتام کے بعد لکھی گئی تھی جب وہ تماشائی کی نگاہ سے اطمینان کے ساتھ یا جو سانحہ گذرا تھا اُسکے مصنف کے طور پر قلم فرسائی کر رہے تھے سوچ سمجھکر اُنھون نے لکھا تھا "برگیڈیر جنرل نکلسن اب انسان کے اختیار مداحی وصلہ دہی سے تجاوز کر گئے لیکن جب تک برٹش حکومت ہندستان قائم ہے اُسوقت تک اُنکی شہرت زائل نہین ہوسکتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خاص اِسی معرکے کے لیے فوج مین بھرتی ہوے تھے۔ اگرچہ اُنکی عمر نے وفا نہ کی لیکن دہلی کے فتح ہونے کے قریب زخم کھا کر اُنھون نے اپنی زندگی کا نام کر دیا۔ چیف کمشنر اس بات کے تسلیم کرنے مین تامل نہین کرتے ہین کہ بغیر نکلسن صاحب کے شہر دہلی مسخر نہین ہوسکتا تھا"۔ اور جس بات سے مجکو ایک ذوق حاصل ہے اُسکو اِس مقام پر ضرور بیان کرنا چاہیے کہ اپنی زندگی کے مابعد زمانہ مین جسکا حال مجکو اپنے احباب سے معلوم ہوا اور اُسی طرح مرنے کے قبل چند سال تک جیسا کہ مجکو اپنی قوت یادداشت سے معلوم ہے پنجاب کے افسرون مین ایسا کوئی شخص نہ تھا جسکے تذکرے پر جان لارنس دل سے متوجہ ہوجاتے ہون یا جسکے کامون (نکلسن صاحب کے جن کامون سے غدر کے وقت جان لارنس کو بہت رنج پہونچا اُنکو بھی شمار کرنا چاہیے) کو بعض اوقات اُسقدر تفریح اور ہمیشہ ویسی ہمدردی اور حیرت سے بیان کرنے اور سُننے پر تُلے رہتے ہون جیسے نکلسن صاحب کے تذکرے اور اُنکے کامون کے بیان کی طرف متوجہ ہوجاتے تھے۔ ص ۲۲

دہلی کے فتح ہونے سے باغیون کی آس ٹوٹ گئی خطرے کی گانٹھ کٹ گئی کیونکہ غدر کی اصل جڑ کاٹ دی گئی تھی۔ جن قلعون کو ہم نے خود بنایا اور اُنکی مرمت کی تھی اور جن ہتھیارون اور سامان جنگ کو ہم نے خود جمع کیا تھا جن سپاہیون کو

ہم نے خود بھرتی کر کے قواعد سکھائی اور اُنکو مسلح کیا تھا اور دوار السلطنت شاہان مغلیہ نے جو تواریخی اوج اور موروثی قوت حاصل کی تھی وہ سب مِلکر بھی ہمارے حملہ کا جواب نہ دے سکے - اب اِس سے بڑھکر کسی شہر یا کسی فوج کو اور کیا کامیابی حاصل ہوسکتی ہے - اسمین شک نہین کہ ممالک مغربی اور شمالی اور وسط ہند مین یہ غدر پلٹ کر بہت دنون تک پھیلا رہا لیکن یہان کے باغیون کی طرف سے جو حرکتین ہوتی تھین اُنکا دغدغہ سلطنت کے واسطے نہین تھا بلکہ لوگون کی جانون کے واسطے تھا - بالعوض اِسکے کہ یہ باغی لوگ قدم جما کر کسی مقام پر حملہ کرتے (سوائے لکھنؤ کی فوج کے) جس مقام پر وہ ظاہر ہوے وہان سے فوراً بھاگ گئے - اور اب ہمارا خاص مشکل کام یہ باقی رہا کہ ایک ایک کو ڈھونڈھکر اُنکا شکار کیا جائے یہ نہین کہ جو مل جائے اُسی کی سرکوبی کی جائے -

آیا وہ کون شخص تھا جسکے سبب سے اور ہر شخص سے بڑھکر یہ نتیجہ پیدا ہوا - اور اُس زمانہ مین جب اُسکے کارہاے نمایان کی یادداشت تازہ تھی اور ہر شخص حقیقت حال سے اسقدر واقف تھا جسکے سامنے سوائے اصل بات کے اور کچھ بیان کرنا ناممکن تھا تمام انگلستان اور ہندوستان کس شخص سے منسوب کر کے یہ بات کہتا تھا کہ اُسکے باعث سے یہ فتح نمایان حاصل ہوئی - وہ شخص سوائے چیف کمشنر پنجاب کے اور کوئی نہین ہے جس نے اپنی تیز اور دور اندیش آنکھین پہلے ہی سے جب غدر کی بو معلوم ہوئی تھی اُس مقام پر گڑا رکھی تھین اور جسنے کہدیا تھا کہ جب تک وہ دہلی کے معرکے کا بخوبی بندوبست کر کے آخر مین اُسکو فتح ہوتے ہوے نہ دیکھ لیگا اُسوقت تک وہ اور کسی مقام کی طرف رخ نہ کریگا - جان لارنس وہ شخص تھے جنھون نے ہندوستان کے سب سے زیادہ جنگ جو اور سب سے زیادہ فسادی صوبہ پر حکومت کر کے اُسکو ہندوستان کا سلح خانہ اور لنگر اور فوج بھرتی کرنے کا میدان بنا دیا اور اُسکو اپنے ہاتھ مین رکھکر یا بلکہ یہ کہیے کہ پتے کی طرح چٹکی سے پکڑ کر تمام ابتدائی غدر و فساد جو اُسکے صدر مقام مین ہوا تھا رفع دفع کر دیا ہزارون مسلح اور غیر مسلح آدمی اپنے تابع رکھے ملک کا سِول انتظام جاری رکھا اور مالگزاری اسطور سے وصول کی جیسے ص ۲۲۵
بالکل امن و امان کا زمانہ تھا اور اُس بھاری فوج کے اصل افسرون سے ملک کو خالی کر کے جسکی نسبت یکے بعد دیگرے ہر ایک گورنر جنرل یہ خیال کرتا آیا تھا کہ پنجاب اور ہندوستان کی حفاظت کے لحاظ سے اِسکا وہان رہنا نہایت ضروری ہے رجمنٹ بعد رجمنٹ بسبیل تعجیل و تواتر دہلی مین بھیجدی اور پھر اپنی حکومت کے انصاف پر بھروسہ کر کے براہ دور اندیشی سکھ پنجابی آفریدی اور مہمند اور اِسی طرح اور دس بارہ فرقے کے نئے سپاہیون کو بھرتی کر کے اُنکی جگہ مقرر کر دیا یہان تک کہ اُنکو اِس بات پر افتخار کرنے (اور وہ افتخار بجا ہے) کا موقع ملا کہ تیس ہزار آدمیون سے زیادہ کی ایک اور فوج تیار ہوگئی -

اِسمین شک نہین کہ باشندگان پنجاب نے عموماً اور جان لارنس کے مکتب مین تعلیم پائے ہوے ہر درجہ کے سِول اور فوجی حکام نے خصوصاً اِس عام نتیجہ کے پیدا کرنے مین بڑی مدد دی لیکن ہم بہت اچھی طرح سے یہ سوال

کر سکتے ہین کہ جس طرح پنجاب مین سَر جَانْ لَارِنْس تھے ویسا قوی دست اور سچے ارادے کا اعلیٰ افسر کب اور کس صوبہ مین رہا ہے۔ یہ جو کچھ کام ہوا سب پنجاب کے بدولت انجام کو پہونچا سوا اُس قلیل حصہ کے جو میرٹھ سے آیا تھا یا جو مدد فریر صاحب نے سِندھ سے بھیجی تھی اُسکو مستثنیٰ کر کے معرکہ دہلی کی فوج کی امداد کو کُل ہندوستان کے کسی حصہ سے ایک متنفس آدمی یا ایک روپیہ یا ایک توپ یا باربرداری کا جانور نہین آیا۔ پس یہ کوئی تعجب کا مقام نہین ہے اگر گورنمنٹ ہند کے نامی افسرون یا گورنمنٹ انگلستان کے مشاہیر یا اعلیٰ افسران دہلی نے جو حقیقت حال سے بخوبی آگاہ تھے اور اُنکے ماتحتون مین سب سے زیادہ لائق تھے (باوصف اُس رشک حسد اور غلط فہمیون کے جو خواہ مخواہ ایسے موقع پر پیدا ہوتی ہین) بالاتفاق یہ کہا کہ ہندوستان کے بچانے مین سَر جَانْ لَارِنْس سے بڑھکر کسی شخص نے فکر نہین کی۔

غدر کے کئی برس کے بعد بعض اُن فوجی اشخاص نے جنھون نے شاید اپنے مطالب کے لیے سوفلیین کی طرح مکاری سے شکار کیا ہے اور چند ستم کیش مدبرون نے بھی جو اُنکے اِس ارادے سے جلے بیٹھے تھے کہ وسط ایشیا کے پولیٹیکل معاملات اور اور جنگ مین پھنسنا نہ چاہیے کنایۃً اور اشارتاً (گو صراحتاً نہین) بیان کیا ہے پنجاب کو سَر جَانْ لَارِنْس نے نہین بچایا تھا بلکہ اُنکے بدلے اُنکے ماتحتون نے بچایا تھا۔ یہ الزام آپ اپنی دلیلون سے باطل ہوتا ہے ۔۔ مین سمجھتا ہون کہ اِس سوانح عمری کے پڑھنے والون مین سے بہت کم لوگون کو اِس بات کے یاد دلانے کی حاجت ہوگی کہ یہ امر غلط ہی نہین ہے بلکہ سچ بات کے بالکل برعکس ہے۔ اِس مختصر انتخاب کے ذریعہ سے بھی جو مین نے اُنکے پلندون کاغذات سے تیار کیا ہے وہ لوگ خود دیکھ سکینگے کہ آیا جَانْ لَارِنْس حکومت پنجاب کی روح اور بیدلون کے دل مین جرأت پیدا کرنے والے اور بیباکون کو روکنے والے اور لولے لنگڑے اور نالائق آدمیون کو ساقط کرنے والے تھے یا نہ تھے۔ آیا جَانْ لَارِنْس اُس سچی حکمت عملی کے قائم کر دینے والے اور باوجود تمام مشکلات کے اُسکو انجام کر دینے والے تھے یا نہ تھے جو عمل کرنے کے قابل تھی۔ آیا جَانْ لَارِنْس وہ شخص تھے یا نہ تھے جو ہر ایک حرکت اور ہر ایک اجتماع حرکات کی ڈوری اپنے ہاتھون مین لیے ہوے تھے۔ آیا یہ اُنھین کی کارروائی تھی یا نہ تھی کہ اُنکے ماتحت افسرون کو جو سب سے زیادہ لائق تھے اُنکی طرف اس طور سے خیال کرتے تھے کہ گویا وہ اُن لوگون کے آقا تھے اور اُنپر اُنکی خدمت کرنا واجب و لازم تھا۔ حاصل کلام یہ کہ آیا جَانْ لَارِنْس ہی کا رعب ہر شخص پر چھایا ہوا تھا یا نہین تھا اور سوا اُنکے اور کسی کا کوئی حکم چلتا یا نہین چلتا تھا۔

مین پھر اِس بات کو بیان کرتا ہون کہ سَر جَانْ لَارِنْس کے ماتحت لوگ نہایت تعریف کے قابل تھے اور میرے نزدیک اُنکی لیاقتون مین سے یہ سب سے بھاری بات ہے کہ اُنھون نے اپنی قوی اور عجیب کارروائیون اور اپنے ماتحتون کے ذریعہ سے ایسا انتظام کر لیا کہ ہر شخص اُنکے گرد جمع رہا اور ہر شخص اپنی مناسب جگہ پر رکھا گیا اور ہر شخص نے بالانفراد و بالاشتراک اُنکو بطور اپنے بادشاہ کے خیال کیا۔

اُن لوگون مین سے بہت لوگ ایسے ہونگے جو اپنے کو حاکم بنا سکتے تھے اور سَر جانْ لارنسؔ سے مساوات بلکہ فضیلت کا دعوی کرسکتے تھے۔ ممکن ہے کہ منٹگمریؔ صاحب اُن سے زیادہ مستعد اور سفاکؔ نکلسنؔ صاحب اُن سے زیادہ نازک دماغ اور خودسر اڈورڈسؔ صاحب اُنسے زیادہ متزلزل الراے اور مغلوب الغضب اور چمبلینؔ صاحب اُن سے بڑھے ہوے منشی بے بدل اور جادو لسان ہون لیکن باوصف اِس امر کے کہ ہر شخص اپنے اپنے فن کا کامل تھا انمین سے کس شخص نے سبکو ایک جگہ لاکر جمع کیا اُن مین سے کون شخص ایسا تھا جو سبکو اپنے پنجہ مین لیے رہتا۔ کس شخص کا خیال ایسا وسیع تھا۔ اُن مین سے کس شخص نے اِس شعر پر عمل کیا تھا کہ

نہ ہر جاے مرکب توان تاختن کہ جاہا سپر باید انداختن

اُن مین سے کون شخص اِس بات مین امتیاز کرنے پر مستعد ہوگیا کہ جس وقت ہم باغیون کو ملزم ٹھہراتے ہین تو ہم خود بھی الزام سے بری نہین ہین۔ اُن مین سے کون شخص ایسا تھا جو دیوکی قوت ثابت کر کے بچون کی طرح بھی اُس قوت کے استعمال کرنے پر آمادہ ہوگیا ہو۔ اُنمین سے کس شخص نے دوراندیشی کے ساتھ دلیری سادگی کے ساتھ چالاکی عقل کے ساتھ فہم معمولی کے منضم کرنے کا بندوبست کیا تھا۔ اُنمین سے کون شخص بغیر اہتمام کرنے کے ایسا مستعد تھا کہ ہر ہر مقام کی خبر کو جمع کرتا اور طرفین سے جو کچھ کہا جاتا اُسکی سماعت کرتا۔ اُن مین سے کون شخص اپنے مضبوط اور سیدھے سادے عقیدے کے ذریعہ سے جو طریقۂ لارنسؔ صاحب کا خاصہ تھا تمام مذہبی تنگ چشمی یا تعصب کے رنگ سے اور معہذا اُن خطرات سے اپنے کو بخوبی مبری رکھنے کے قابل تھا جنمین اُس زمرہ کے بعض اشخاص علی الخصوص اڈورڈسؔ صاحب غدر کے بعد اپنے نو مریدانہ تعصب کے جوش سے ضرور پھنس جاتے۔ اُنمین سے جو سب کے سب محنتی اور مشقتی تھے کسکو اپنے کام کے حیرت انگیز طریقہ سے انجام کرنے کا زیادہ خیال تھا جسکو وہ کبھی گردن سے بار اُترنے کے طور پر ختم نہین کرڈالتے تھے بلکہ اپنے امکان بھر بخوبی تمام کوشش کر کے خوش اسلوبی سے اُسکو انجام کرتے تھے۔ اُنمین سے کس شخص کے مزاج مین ایسی خداداد ظرافت پائی جاتی تھی جو اتفاقاً خیال کرنے سے انسان کی نعمتون مین سے ایک بڑی نعمت ہے۔ اور سب کے بعد یہ بات ہے کہ سَر جانْ لارنسؔ کے ماتحتون مین سے کون شخص ایسا لائق اور محنتی اور خلائق دوست تھا جو اِس خطرہ کے زمانہ مین اُنکے تخت پر بٹھایا جاسکتا۔ یا اگر ایسا کیا جاتا تو وہ لوگ اُس شخص کی اُسی تحمل خیرخواہی اور سرگرمی سے اطاعت کرتے جسطرح اُنھون نے سَر جانْ لارنسؔ کی اطاعت کی تھی۔ پہلے کسی شخص سے جو حقیقت حال اور لوگون کی کیفیت سے بخوبی آگاہ ہو یہ سوال پوچھیے پھر دیکھیے کہ وہ کس طور پر یہ کہتا ہے کہ پنجاب کو سَر جانْ لارنسؔ نے نہین بلکہ اُنکے ماتحتون نے اُنکے بدلے بچایا ہے۔

پہلے تو اِس بات پر لحاظ کرنا چاہیے کہ اُن ماتحتون مین سے سب سے زیادہ لائق اور مستعد اشخاص نے خود کیا بیان کیا ہے (اور اُنھین کی تحریرات پر مین جانْ لارنسؔ کی زندگی کی اِس سب سے بڑی کارروائی کے احوال کو

ختم کرونگا)۔ فوج محاذی دہلی کے اعلی افسرون کا کیا قول ہے اور ملک کے سب سے ذی اختیار سول حکام نے کیا کہا ہے۔ پہلے امر کی نسبت سر رابرٹ منٹگمری اور سر ہربرٹ اِڈورڈس کے اقوال بطور نمونہ کے بیان کرتا ہون۔ دوسرے امر کے بارے مین سر ہنری نارمن اور سر آرچ ڈیل وِلسن کی تحریرین پیش کرتا ہون اور امر ثالث کے متعلق لارڈ کیننگ کی راے کو ظاہر کرتا ہون جو نہایت وافی و کافی اور نہایت ضروری اور سب سے زیادہ ذمہ دار شاہد ہین۔

سر رابرٹ منٹگمری نے اپنی رپورٹ غدر (اور معہذا یہ رپورٹ ایسے معاملات کی تھی جنکی نسبت صاحب موصوف بلا مبالغہ کہہ سکتے تھے کہ ہم نے ایک بڑے درجے تک انمین شرکت کی") مین جان لارنس کا اسطور پر تذکرہ کیا ہے۔

سب پر مقدم سر جان لارنس جی سی بی چیف کمشنر ہین۔ مین انکی کمال مشکوری ظاہر کرنا چاہتا ہون کیونکہ جو تجویز مجکو انکے پاس بھیجنا ضروری معلوم ہوئی اسکی انھون نے ہمیشہ بڑی تائید کی اور مین تہ دل سے انکی اُس عاقلانہ حکمت عملی کا معرف ہون جسکے بانی مبانی اور انتہا تک انجام دینے والے (یعنی کامل کامیابی تک) وہی تھے اس بات کے کہنے مین کہ ہم لوگون نے انکے ذریعے ملک کی خدمت کرنے مین ایک بڑا بھاری استحقاق تصور کیا مین صرف اپنی اور صوبہ پنجاب کے ہر ایک افسر کی راے ظاہر کرتا ہون۔

سر ہربرٹ اِڈورڈس نے خود جان لارنس کو فتح دہلی کی خبر سننے کے روز جو چٹھی لکھی تھی اُسمین اپنے پر زور قلم سے یون خامہ فرسائی کی تھی۔

آپ کی چار مہینہ کی کوششون کا جو یہ نتیجہ حاصل ہوا اُسکی بابت تہ دل سے مین آپکو مبارکباد دیتا ہون۔ دہلی مین کلکتہ یا انگلستان سے ایک روپیہ یا ایک سنگین نہین آنے پائی۔ دہلی پر صرف آپ اور آپ کی فوج کے وسیلہ اور خدا کی مدد سے فتح حاصل ہوئی۔ بس تواریخ مین صحیح طور سے یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ فوج بنگال کے ایک لاکھ سپاہیون کا بلوہ صرف بالائی ہند کے انگلش اشخاص کے ذریعے سے کامیابی کے ساتھ فرو کیا گیا۔

اور اِسکے چند سال کے بعد سر جان لارنس کے مرغوب طبع استعارہ کو مستعار لیکر اڈورڈس صاحب نے غور و فکر کے بعد اسطور پر اپنی راے ظاہر کی تھی۔

جان کوچبان نے بڑا نام اور گاڑی کے گھوڑون نے بڑا کام کیا۔ کوچ بکس پر سواے اُسکے اور کوئی نہ تھا اور سارا بار وہی اپنے کاندھے پر اُٹھائے ہوے تھا۔ پس سواے اِسکے اور کوئی تصویر جسمین اُسکی شکل مقدم جگہ سے ہٹا کر کسی دوسری جگہ بنائی جائیگی اُسکو بالکل غلط کردیگی۔

فوج دہلی کے اعلی حکام کپتان نارمن اسسٹنٹ اجیٹن جنرل فوج بنگال اور جنرل آرچ ڈیل وِلسن کمانڈر انچیف نے قصے کو دو بارا کیا بیان کیا تھا۔

معرکۂ فوج دہلی کے حالات (جنکا مین بہت ممنون ہون) کے خاتمہ پر سر ہنری نارمن صاحب بیان کرتے ہین۔ سر جان لارنس نے فوج کی بڑی مدد کی اور بڑی کمک پہونچائی تھی کہ جو صوبہ انکے تحت حکومت تھا اُسکو ایسی سپاہ سے بھی

جسکے ملک مین رہنے کی انتظام رتبے کو ضرورت تھی خالی کردیا - اور اِس مہم مین جسطور سے اُنھون نے مدد کی گورنمنٹِ ہند ابھی اُس سے اعتراف کرچکی ہے - سَر جَان لَارنس کا فوج محاذی دہلی اور برٹش قوم پر شکرگزاری کا بڑا دین ہے اور مذکورۂ بالا فوج کو تو بیشک کبھی اُنکی شکرگزاری فراموش نہوگی -

ص ۲۲۵ آخر کو جب دہلی پر ہمارا قبضہ ہوگیا تو اُسکی آخری رپورٹ مین جنرل وِلسن نے اِسطور پر اپنے خیالات ظاہر کیے اور ہم خوب اِس بات کا یقین کرسکتے ہین کہ اپنے تنزل پذیر اختیارات کا جیسا جیسا حال اُنپر ظاہر ہوتا جاتا ہوگا اُسیقدر اُنکو اِس بات کا بھروسہ ہوتا جاتا ہوگا کہ جَان لَارنس کا سا قوی بازو اور روشن ضمیر اور ثابت قدم شخص اُنکی پشتی پر ہے مجکو یقین ہے کہ اگر مین اِس علانیہ طور پر اُس نہایت ضروری اور بیش قیمت اعانت کو بیان کرونگا جسکی بابت مین چیف کمشنر پنجاب سر جان لارنس عہ کے - سی - بی - کا ممنون ہون اور جنکی نسبت یہ کہا جاسکتا ہے کہ پنجاب سے جسقدر فوج ہوسکتی تھی اُسکے بھیجنے مین چیف کمشنر موصوف نے کبھی دریغ نہین کیا اور مین بلا تامل کہہ سکتا ہون کہ ہماری کامیابی کا یہ عمدہ نتیجہ اُنھین کے سبب سے پیدا ہوا تو کوئی اعتراض نہین ہوسکتا ہے

غدر اور فساد کے زمانے مین سول افسرون کی خدمات کی بابت لَارڈ کیننگ نے جو عاقلانہ یادداشت لکھی تھی اُسمین سے مین صرف ایک فقرہ محول کرتا ہون -

اب پنجاب کے بھاری اور ضروری صوبہ کا حال باقی رہا جن افسرون کی بہادری اور قابلیت سے وہ ملک محفوظ رہا اُنکا احوال اُنکے اعلیٰ اور نامی افسر سَر جَان لَارنس نے اِس تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے جسمین کچھ اور بڑھانے کی حاجت نہین ہے سَر جَان لَارنس نے جو کچھ کیا اُس سے کوئی شخص ناواقف نہین ہے دہلی پر اُنھین کے ذریعہ سے قبضہ ہوا - اور ملک پنجاب جو پیشتر سے بھی کم زور نہین تھا بڑا طاقت ور ہوگیا - اگر سَر جَان لَارنس نہوتے تو شمالی ہند پر انگلستان کو قبضہ کرنے مین اسقدر جان اور مال تلف کرنا پڑتا جو خیال کرنے سے کہین زیادہ ہے - ایسے وقت مین سر جان لارنس نے جو لیاقت اور کوشش اور مستعدی ظاہر کی اُسکی جسقدر تعریف کی جائے بجا و سزا ہے -

عہ خطاب نائٹ کمانڈر آف دی باتھ - مترجم

ص ۲۲۶

بابِ ششم

جَان لَارنس کی فتاحی کا زمانہ

ستمبر ۱۸۵۷ء لغایت فروری ۱۸۵۹ء

دہلی کو جسوقت فتح ہونا چاہیے تھا اُس سے ایک روز پیشتر بھی وہ فتح نہین ہوئی - کیونکہ آغاز ستمبر مین پنجاب کے دو مقامون مین جو ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھے فساد اُٹھ کھڑا ہوا - جس سے اُن لوگون پر جو پردہ کی آڑ مین تھے یا جو حقیقت حال سے چشم پوشی کیے ہوے تھے ظاہر ہوگیا کہ (اور اُس بات کو جَان لَارنس نے اپنی کامل واقفیت اور

بھاری جوابدہی کے باعث سے کبھی اپنے لیے مخفی نہین رکھا) اِس بارے مین کوشش کرنے کی زنجیر یہان تک کھینچی گئی جس سے قریب ہے کہ اُسکی کڑیان ٹوٹ جائین اور باشندگان پنجاب جو اِس امر کے منتظر تھے کہ ہمکو فتح ہوتی ہے یا نہین آخر کو یہ خیال کر کے کہ ہمکو عنقریب شکست ہونے والی ہے جیتے ہوے فریق کی طرفداری کرنے پر تیار ہونے لگے - ان مین سے ایک فساد کوہ مری مین اور دوسرا جو اُس سے زیادہ ہولناک تھا لاہور اور ملتان کے خودرو جنگلون کے مابین پیدا ہوا - مری کا فساد اسکے مقابلہ مین چندان وقعت نہین رکھتا تھا لیکن اس سوانح عمری کے اعتبار سے ایک ذوق خاص رکھتا ہے کیونکہ مری مین جسکی حفاظت کے لیے صرف معدودے چند سپاہیان پولیس تعینات تھے سر جان لارنس کے عیال و اطفال اور بہت سی دوسری یورپین لیڈیان مقیم تھین -

آغاز ستمبر مین حاکم خان نے جو لیڈی لارنس کے ذاتی ملازمون سے ایک ملازم اور معہذا اپنے فرقہ کا بڑا صاحب حیثیت شخص تھا لیڈی ممدوحہ کو اطلاع دی کہ اگر چار دن کے عرصہ مین شہر دہلی مسخر نہوا تو ہزارہ مین علی العموم فساد اُٹھ کھڑا ہوگا - اُس نواح کے کھرال اور راولپنڈی کے قریب کے پہاڑی دھونڈ لوگ ابھی سے اُس کام کے لیے سازش کر چکے ہین اور مری پر جہان کے رہنے والے قریب قریب بالکل غیر محفوظ ہین سب کے پہلے حملہ ہوگا - اِس اطلاع سے بڑا کام نکلا - حفاظت کی جو تدبیرین ممکن تھین وہ کر لی گئین - فرقہ کھرال کے تین تین سو آدمیون کے ایک حصہ نے جو غارتگری کے خواہان تھے اور جنکا قصد کوئی مخالفت کرنے کا نہین تھا رات کو قبل از وقت حملہ کیا اور آسانی سے انکی سرکوبی کر دی گئی - دوسرے دن دھونڈ فرقہ کے لوگ جب آئے تو اِس بات کو دیکھکر کہ جن موضعون سے سازش کر گئے تھے وہ بالکل غضبناک بیٹھے ہین پچھلے پانون پلٹ گئے اور اِسکے بعد فوراً تھارنٹن صاحب نے راولپنڈی اور ایبٹ صاحب نے ہزارہ سے جو کمک بھیجی اُس سے مری اور اُن لوگون کی جو مری مین مقیم تھے بخوبی حفاظت کر لی -

جان لارنس لکھتے ہین کہ دھونڈ فرقہ کے لوگ مری کے قریب جمع ہو رہے ہین اور اُسکے لوٹ لینے کا اُنھون نے عزم کیا ہے — خوش قسمتی سے میری زوجہ کو اُسکی خبر ہو گئی اور اُنھون نے حکام کو حفاظت کے لیے بھیجدیا - وہان ایک آدمی مارا گیا اور دو آدمیون کے گولی لگی اور ہڈی ٹوٹ گئی . . . . . یہ امور قابل تسکین نہین ہین اور رعایا خیال کرتی ہے کہ ہم کمزور ہین اور اپنی حکومت قائم نہین رکھ سکتے - خدا نے چاہا تو انکا یہ وہم ہم نکال دینگے -

ایک اور دوست کی چٹھی مین وہ صاف صاف اپنی کمزوری کا اظہار کرتے ہین -

پنجاب مین ہماری حالت بہت ضعیف ہے یعنی جسقدر ضعف مین گوارا کر سکتا اُس سے کہین زیادہ ضعیف ہے - لیکن اسمین میرا کچھ اختیار نہین ہے یہ بات ہم پر واجب تھی کہ دکھن طرف جہان تک مدد ہمارے پہونچانے سے پہونچ سکے اُسقدر مدد بھیجدین - اگر ہم نے کمک بھیجی ہوتی تو دہلی کے محاذی کی فوج اب تک ضائع ہو گئی ہوتی - مین نے جنرل ولسن کو لکھا ہے کہ دہلی کے مسخر ہو جانے کے بعد گورون کی ایک سپاہ یہان واپس بھیجدین - اُدھر ڈنسن صاحب مجھسے مستدعی ہین کہ مین وہان سے اور فوج طلب کرون لیکن یہ امر بالکل غیر ممکن ہے -

اِس معاملہ مین جَانْ لَارِنْسْ کو اپنی زوجہ کی شرکت کرنے پر ذرا بھی ناز نہین تھا - چنانچہ ہنیچر صاحب کے نام کی ایک چٹھی مین لکھتے ہین کہ

مجکو دل سے یقین ہے کہ اِس فرقہ کے لوگون نے دھوندھون کی سازش چھوڑ دی لیکن میری زوجہ کی راے اِسکے خلاف ہے - میری زوجہ کے مدبرہ ملک ہوجانے پر آپ کو ہنسی آئیگی - لیکن آپ کو ضرور اِس امر سے مطلع ہونا چاہیے کہ دھوندھون کے غدر کرنے کے ارادہ کی خبر پہلے پہل اُنھین کو ملی تھی -

جَانْ لَارِنْسْ نے وہ چٹھی جسمین لیڈی لَارِنْسْ نے اِس معاملہ کی کیفیت لکھی تھی اِڈْوَرْڈْسْ صاحب کے پاس بھیجدی - اُنکا مندرجۂ ذیل جواب خالی از مذاق نہین ہے -

مین آپ کو آپ کی زوجہ کی چٹھی واپس کرتا ہون - وہ ایک خوش سلیقہ اور ہوشیار عورت ہین اور مجھکو یقین ہے کہ ضرورت کے وقت وہ مَرِی کو کامیابی کے ساتھ بچا سکتی ہین - جو کچھ اُنھون نے بیان کیا ہے وہ نہایت صحیح ہے - ہم سے کس جگہ کے لوگ ناخوش نہین ہین یہان تک کہ ہزارہ کے لوگ بھی ناخوش ہین اور مری کے لوگ تو ہزارہ کے لوگون سے بھی زیادہ ناراض ہین پہلے لوگون نے اسوجہ سے ہمارا خیر مقدم کیا کہ ہم نے سکھون کی بدنظمی سے اُنکو نجات بخشی اور جب تک ہم زخمون کا علاج کرتے رہے اُسوقت تک ہر دل عزیز رہے لیکن اب مریض اچھا ہوگیا اور وہ دیکھتا ہے کہ ڈاکٹر زخم کو بڑھا رہا ہے - اِس بات کا کوئی علاج نہین ہے کہ ہم مسلمان نہین ہین اور نہ لوگون کے ساتھ کھاتے پیتے اور نہ باہم دیگر شادی بیاہ کرتے ہین - ہم چاہتے ہین کہ صاحب لیاقت اور صاحب قوت رہین اور دنیا مین اس سے زیادہ اور کون زخم خوفناک ہوگا -

جس وقت مری کی بابت یہ خطرہ ہو رہا تھا اُسی حالت مین گوگیرہ کے جنگلون مین ایک اور فساد برانگیختہ ہوتا تھا - تسخیر دہلی کے قبل بلافصل سَرْ جَانْ لَارِنْسْ کی جو حالت تھی اُسکو ہم اِسوقت پھر ہو بہو بیان کرتے ہین تاکہ زیادہ عمدگی کے ساتھ اِس بات کا اندازہ ہوسکے کہ کسقدر خطرہ تھا اور اُسکے رفع کرنے کے کہان تک وسائل موجود تھے - پنجاب مین اِسوقت تک ۹۰۰۰ یورپین سپاہی موجود تھے اور منجملہ ان لوگون کے ۵۸۰۰ سپاہی اب تک مسلح تھے - اِس فوج کثیر کی تعدید اور کل ملک کی حفاظت کو ۳۶۲۰ گورے ۲۷۴۰۰ پنجابی سپاہی تھے اور پنجابیون مین ۲۰۰۰ آدمی ایسے تھے جنکی سرشت بالکل ہندوستانی سپاہیون کی سی تھی اور معہذا وہ لوگ مشتبہ تھے - ایسی حالتون مین سَرْ جَانْ لَارِنْسْ نے اپنے اوپر اس بات کو فرض سمجھا کہ جب تک مطلع صاف نہ ہو جائے اُسوقت تک زیادہ سپاہ بھرتی کرنے کی تمام تجویزون کی مخالفت کی جائے عام اس سے کہ وہ کسی شخص کی طرف سے پیش کی جائین اور اُنمین کیسی ہی شدید تاکید کیون نہ کی گئی ہو چنانچہ اِڈْوَرْڈْسْ صاحب کو وہ لکھتے ہین کہ -

جب تک مین یہ نہ دیکھ لونگا کہ ملک مین اور گورے آگئے اُسوقت تک میری طبیعت ہرگز اِس بات کو قبول نہ کریگی کہ پیادون کی ایک پلٹن یا سوارون کا ایک رسالہ بھی بھرتی کیا جائے - تعداد پر بڑا بھروسہ ہوتا ہے اور دل مین اپنی قوت کا خیال پیدا ہوتا ہے مین صاف صاف

دیکھ رہا ہون کہ پنجابی سپاہیون کو یہ خیال ہے کہ ہماری لڑائیون مین وہی لوگ فتحمندی حاصل کر رہے ہین جس وقت ان لوگون کی سپاہ پوری ہو جائے اور وہ دکھن جانب روانہ ہو جائین تو مین سمجھون کہ گویا اُنسے نجات حاصل ہو گئی۔

پھر ۱۶ ستمبر کو وہ تحریر کرتے ہین کہ۔

مین دیکھتا ہون کہ ہم لوگ ایک بڑی نازک حالت مین مبتلا ہین اور اگر کسی طرح کی کوئی مزاحمت ہوئی تو عجب نہین ہے کہ سکھ لوگ بھی ہمارے خلاف ہو جائین۔ پنجابیون کی طرف سے مین صرف اس بات کو دیکھنا نہین چاہتا کہ وہ اپنی قوت پر لحاظ اور یقین نہ کرین۔ دہلی مین سکھون کے مغلوب رکھنے کی بابت ہم نے اپنے امکان بھر کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا۔ لیکن اُنمین سے آدھے مغلوب ہوے اور آدھے نہین ہوے انجام کو وہ بڑی بیباکی سے ہمارے مقابلہ مین تیغ آزما ہوے ۔۔۔۔۔ بڑی شرم کی بات ہے کہ ہمکو گورنمنٹ نے پیشتر سے کمک نہین بھیجی۔ اگر ہماری ساری فوج برباد نہین ہوئی تو یہ خدا کی مہربانی ہے سوا اسکے اور کچھ بھی نہین ہے۔ اب تک بھی دہلی مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے اندر دست بدست جنگ ہو رہی ہے اور باغی لوگ کسی طرح سے نہ ہٹینگے۔ ہم عقلمندی اور ہوشیاری سے کام چلائے جاتے ہین لیکن اگر کوئی بلا نازل ہوئی تو موت کا سامنا ہو جائیگا۔

نیکلسن صاحب بھی اور سپاہی بھرتی کرنے کے بڑے خواہشمند تھے۔ اُنکو وہ لکھتے ہین کہ۔

میری رائے نہین ہے کہ ضرورت سے زیادہ ایک آدمی بھی بھرتی کیا جائے جس حالت مین یہ سمجھکر کہ بغیر پنجابی سپاہیون کے چارہ نہین ہے مین پنجابیون کو بھرتی کرتا ہون تو مجھکو لازم ہے کہ جسقدر کم سے کام نکل سکے اُسیقدر محدود تعداد کے لوگ بھرتی کرون جب تک انگریزون کی سپاہ مدد کو نہ آجائے اُسوقت تک میرے نزدیک یہی حکمت عملی مین مصلحت ہے۔ پوربیا لوگ تو حملہ کر ہی رہے ہین مگر پنجابیون کے حملہ سے تو حفاظت رہی۔ اگر پنجابیون نے کہین یہ سمجھ لیا کہ اُنکو ہم لوگون سے زیادہ قوت حاصل ہے تو مجھکو اُنکی وفاداری پر چندان وثوق نہ ہیگا

ایک اور چٹھی جو اس بارے مین بریگیڈیر کاٹن کو لکھی گئی تھی بڑی دلچسپ ہے کیونکہ اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غدر کے زمانہ مین جو کچھ اُنھون نے پنجاب مین کیا تھا وہ سب اپنی جوابدہی سے کیا تھا۔ پس کامیابی کا افتخار اور ناکامی کا الزام سب اُنھین کے ذمہ تھا۔

مین ضرورت سے زیادہ سوار یا پیادون کی سپاہ بھرتی کرنے کی رائے کے خلاف ہون۔ اول تو یہ بات ہے کہ اب تک جو کچھ مین نے کیا وہ اپنے ہی قوت بازو سے کیا۔ سپریم گورنمنٹ کی طرف سے کسی قسم کے خاص اختیارات مجکو سپرد نہین ہوے۔ اسواسطے صاف ظاہر ہے کہ اب حد سے زیادہ تجاوز کرنا مجھ پر فرض نہین ہے۔ معاملات کو اور پیچیدہ کرنا اور دیسی فوج کے بارے مین گورنمنٹ کو کسی خاص حکمت عملی کی جانب پھیر دینا مناسب نہین ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ آیندہ چند روز کے اندر دہلی مین ہم کو فتح خواہ شکست حاصل ہو گی۔ اگر کامیابی حاصل ہوئی تو تمام امور خاطرخواہ انجام پائینگے۔ رستہ کھل جائیگا اور گورنمنٹ اور کمانڈر انچیف اپنے اپنے احکام صادر کر سکینگے۔ اُنکو غور اور تجویز کرنا ہوگا کہ کل فوج کے لیے کیا کارروائی مناسب ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ ہندوستانی فوج کو برابر بھرتی کرتے رہنے مین خطا ہے ۔۔۔۔۔ برخلاف اسکے اگر دہلی فتح نہوئی تو پنجاب کے

گوروں کے کم رہجانے سے مجھکو بڑی مشکل ہوگی۔ اِسوقت ہمارے پاس چار ہزار آدمی نہین ہین۔ یہ ممکن نہین ہے کہ پنجابیوں کو اپنی قوت کا لحاظ نہو۔ مین جانتا ہون کہ اُنکو اِس بات کا خیال ہے۔ خدا کرے وہ اُسکے اظہار کا قصد نہ کرین۔ جب تک اِنگلستان سے جدید پلٹنین نہ آلینگی اُسوقت تک گویا ایک کوہ آتش فشان دھوان دے رہا ہے جو ممکن ہے کہ کسیوقت آتش فشانی کرنے لگے۔۔۔۔

میرے پیارے جنرل آپ یہ خیال نہ کیجیے گا کہ مین فوجی معاملات مین دلائل و براہین پیش کر رہا ہون۔ یہ بات نہین ہے۔ مین بالکل اِس بات پر رضامند ہون کہ اِس قسم کے معاملات اُنھین لوگون پر چھوڑ دیے جائین جن سے واجبی طور پر وہ تعلق رکھتے ہین لیکن کسی شخص نے اُتنے عرصے تک ہندوستان مین کام نہین کیا ہے جتنے عرصہ سے مین کر رہا ہون اور جو موقعے مجکو حاصل ہوے وہ کسی کو نہ حاصل ہوے ہونگے بغیر اسکے کہ اُسنے معاملات سے بخوبی تمام واقفیت پیدا کی ہوگی۔ ہندوستان کی فوج کو لازم ہے کہ اُسمین ہمیشہ ہندوستانی سپاہی زیادہ ہین لیکن یہ قصد کبھی نہ کرنا چاہیے کہ اُنکی تعداد اِسقدر بڑھائین جس سے وہ ہمارے باہر کے دشمنون کا ساتھ دے سکین۔ سب کے پہلے ہمکو یہ قصد کرنا چاہیے کہ اُسکے رکھنے مین کامل طور کی حفاظت کر لی جائے۔ مین نے ان سب باتون کو اِس لحاظ سے بیان کیا ہے تا کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ مین آپ کی تمام تدبیرون کی محض توہُّم یا حرص سے تائید نہین کرتا ہون۔ پہلے یہ بات تجویز کر لی جائے کہ دیسی فوج کی کیفیت اور ترکیب اور قوت کیا ہوگی اُسکے بعد پھر اُن لوگون کو جو اِس کام کے لائق ہین اپنی کارروائیون مین مشغول ہونا چاہیے۔

دہلی پر حملہ ہونے کے بعد ملتان اور لاہور کے درمیان کے جنگلی جرگے جو ہر روز حملے کرتے تھے اُس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ مذکورۂ بالا حکمت عملی کسقدر دور اندیشی کی تھی۔ اِس ملک مین جو دریاے ستلج کے داہنے کنارے سے لیکر دریاے راوی تک پھیلا ہوا تھا صرف اُن گنوارون اور خانہ بدوشون کی آبادی تھی جو زراعت قلیل کرتے تھے لیکن مویشی کثرت سے رکھتے تھے۔ اِس ملک مین تمام کٹی ہوئی جھاڑیان اور لمبی لمبی لہلہاتی ہوئی گھانس کے قطعات جنمین کسی مقام پر لیک نہین تھی دور دراز فاصلہ تک پھیلے ہوے تھے اور یہ گھانس اِسقدر لمبی تھی کہ اُسمین ہو کر جو شخص چلتا تھا وہ اُسی کے اندر چھپ جاتا تھا۔ یہ مویشی کے پالنے والون اور جانورون کے چورون کا خلقی مسکن تھا۔ سکھون کی دو فوجین اِسکے صاف کرنے اور اندر داخل ہونے مین برباد گئین اور انگریزی حکومت کے قائم ہونے سے اگرچہ جھاڑیون کے درمیان چند پگڈنڈیان بن گئی تھین اور جنگلی باشندون کی لوٹ مار روک دی گئی تھی لیکن اُنکی جڑ بالکل نہین اُکھڑنے پائی تھی۔ اِس زمانہ کے چند سال پیشتر سر جان لارنس کا جب اِس مقام پر گذر ہوا تھا تو اُنکو خود اِس بات کا بڑا تعجب ہوا تھا کہ اُنکے صوبے مین اب بھی مویشی کے چورون کی کتنی علامتین پائی جاتی ہین۔ اور اب دہلی کے فتح ہونے مین جو عرصہ لگا تو پھر ابتدائی کیفیت پیدا ہو گئی۔ جیلخانۂ آگرہ سے نکل کر جو قیدی بھاگ گئے تھے اُنھون نے اِس صحرائی ملک کو اپنے لیے نہایت موزون مامن تصور کیا اور سب وہین جا کر جمع ہو رہے اور وہان کے سست اعتقاد باشندون سے یہ کہکر پیشین گوئی کر کے کہ انگریزی راج جاتا رہا اُنکو اِس بات پر تیقن کرا دیا کہ بادشاہ دہلی خود چلے آتے ہین۔

۲۱ ستمبر کو ملتان سے لاہور یا لاہور سے ملتان کو ڈاک نہین پہونچی (اور اِس سے حکام اور بھی خائف ہوے)

پایہ کیپے کو دار السلطنت پنجاب سے باہر کی دنیا کی آمد و رفت کا دروازہ بند ہوگیا - اِس مزاحمت کی وجہ بلا تاخیر بیان کی گئی - کیونکہ شام کے وقت بڑے عرصہ کے بعد گوگیرہ سے لفٹنٹ اِلفنسٹون کا ایک قاصد بعجلت تمام آیا اور اُسی گھبراہٹ مین چیف کمشنر کو یہ خبر دی کہ فرقہ کہرال کے ۰۰۰ ۱ - آدمی مسلح ہوکر بادشاہ دہلی کے حکم سے گوگیرہ کے جلانے اور لوگون کے لوٹنے کو چلے آتے ہین - کھتیون نے ملتان کی ڈاک روک دی - گھوڑون کو چھین لے گئے اور سڑک کی پولیس سے ہتھیار لے لیے اب اسوقت لاہور مین ایک متنفس بھی ایسا نہین تھا جو وہان بھیجنے کے لیے کامون سے جدا کرکے منتخب کیا جاتا لیکن چیف کمشنر کی مستعدی اور ثابت قدمی کا آفتاب ایک مرتبہ اور چمک اُٹھا - انکے پاس یہ خبر آٹھ بجے رات کو پہونچی اور وہ اُسی وقت میانمیر کو سوار ہوگئے کہ دیکھیے وہان سے کچھ آدمی روانہ ہوسکتے ہین یا نہین - اُسی شب کو ۱۲ بجے رسالہ وُلیش کے دو سَو سوار معًا بھیجدیے گئے اور تین توپین اور ایک کمپنی پیدل گورون کی اور پچاس پولیس کے سوار اُسی کے دوسرے روز صبح کو روانہ ہوے اور یہ سب لوگ چیف کمشنر نے بتعجیل تمام اور اپنے نہایت معتمد اردلی سردار نہال سنگھ کی ماتحتی مین اپنی آنکھون کے سامنے بھیجدیے - سوارون نے اِس ۸۰ میل کے کل فاصلہ کو ایک لگاتار منزل مین طے کیا اور باقیماندہ سپاہ اُسی کے پیچھے پیچھے جہان تک جلد ممکن ہوسکا چل کر ایسے وقت گوگیرہ مین پہونچی جب ایک گھنٹہ حملہ کرنے کو باقی رہ گیا تھا یہ عین حفاظت کرنے کا وقت تھا - اِن لوگون نے حملہ آورون کو ہٹا دیا اور دوسرے روز خود حملہ کرکے احمد خان سردار فرقہ کہرال اور اُسکے بیٹے کو مارڈالا اور اصل موضع کو جلا دیا اور بہت سے لوگون کو قید کرلیا -

صں ۲۳۵

لیکن سَر جَان لَارنِس سختی کے ساتھ مفسدہ کے فرو کرنے مین اسقدر مستعدی سے تیار نہین ہوجاتے تھے جسقدر مستعدی سے وہ مجرمون کی سزا مین تخفیف کرنے اور کسی اصل یا جائز استغاثہ کی سماعت کرنے پر آمادہ ہوجاتے تھے - اِلفنسٹون صاحب کے نام کی ایک چٹھی مین جو گمنگ کی فوج کے ساتھ تھے جَان لَارِنس لکھتے ہین کہ

مین نے سُنا ہے کہ کہرال فرقہ کے لوگون کو پولیس والون نے تنگ کیا تھا - گھوڑے وغیرہ اُنکے دست اندازی سے بہ نسبت اُس قیمت کے جو اُنکے مالک لوگ مانگتے تھے کم قیمت پر خرید کیے گئے اور جن لوگون نے اِس بات کو پسند نہین کیا اُنکی جگہ اور اشخاص طلب کیے گئے - اب یہ سب باتین خراب اور اخلاقًا اور آئین جہانداری کے رو سے بھی ناجائز ہین - مجھکو امید ہے کہ آپ اِن سب باتون پر غور اور لحاظ کرینگے - اسمین شک نہین کہ غدر کی قسم کے ہر فساد کو قوی ہاتھ سے روکنا چاہیے لیکن شکایتون کے تمام اسباب کو بچانا اور جہان کہین وہ اسباب پیدا ہوے ہین اُنکو رفع کرنا چاہیے -

اور پھر دس روز کے بعد جب پہلے پہل کامیابی حاصل ہوئی تو اُنھون نے لکھا کہ

مجھکو آپ کی فتحیابی کا حال سُنکر بڑی خوشی ہوئی آپ چند بانیان فساد کی تحقیقات کرکے اُنکو سزاے موت دے سکتے ہین - مگر بہت سے لوگون کو پھانسی نہ دیجیے مین کہتا ہون کہ دس فیصدی سے زیادہ آدمی ہلاک نہ کیے جائین اور اگر اِس سے کم ہین اور لوگون کو

عبرت ہو جائے تو فیصدی دس سے کم کو سزاے موت دیجیے - گوروں اور توپوں کو فی الفور واپس نہ کیجیے - جب تک اصل مجرموں کی تنبیہ نہو جائے اُس وقت تک گوروں اور توپوں کو وہین رہنے دیجیے - اُنکے رہنے سے بڑا کام نکلیگا - اگر فتحجور گوگیرہ مین تندرستی نہو تو اُنکو کسی اور صحت کے مقام مین جو مناسب معلوم ہو مقیم کیجیے - اپنا کام زور آوری سے انجام کیجیے - ملک کو بدمعاشون سے صاف کر ڈالیے - سڑک کی پولیس کو پھر قائم کیجیے اور جس فرقہ کے لوگون نے چوکیون کو خراب کیا ہے اُن سے زاید آدمی جو حفاظت کے لیے درکار ہون طلب کیجیے - اِس سے اُنکو آیندہ سے عمدہ برتاؤ کرنے مین سبق ملجائیگا - کل ماہواری خرچہ کا بار اُنھین لوگون کے ذمہ عائد کرنا چاہیے . . . . خطاک فرقہ کے لوگون کو نکال دیجیے مگر اِسطور سے کہ وہ نہایت خوف کھا جائین -

اِس اثنا مین حکام ملتان بھی مثل حکام لاہور مستعد ہو گئے تھے - کرانورڈ چیمبرلین صاحب اپنے لبستر علالت سے اُٹھنے کے بعد اپنے معتمد سوارون کو ہمراہ لیکر خطرہ کے مقام کی طرف بڑھ چکے تھے - اگرچہ اُنھون نے جنگل کے تمام حصون مین ڈھول بجتے سُنے لیکن کسی مقام پر مزاحمت نہین ہوئی - ہر مقام پر سُنا جاتا تھا کہ یہان دشمن لوگ موجود ہین مگر کسی مقام پر کوئی دکھائی نہین دیتا تھا - وہ سراے چچا وتنی مین جا پہونچے وہان پہونچنا تھا کہ وحشی فرقہ کے پہاڑی لوگ چیونٹیون کی طرح نکل پڑے - ان مین سے ہر شخص برچھیون اور تیر و کمان سے مسلح اور جان لڑانے پر آمادہ تھا -

ایک حصار کے ذریعہ سے (جو رُولولینڈ کے حصار سے مشابہ تھا لیکن شاید ویسا کام بہت مشکل سے دے سکتا تھا) جو سوارون کے زینون اور خیمون اور بسترون وغیرہ کے ذریعہ سے بنایا گیا تھا کرانورڈ چیمبرلین صاحب نے پانچ دن تک کثیر التعداد دشمنون کو سنبھالے رکھا - باغی لوگ بیکار کو صاحب موصوف کی رجمنٹ کے ہندوستانی افسر مسمی برکت علی کے پاس جس نے اپنی مشہور وفاداری سے کئی مرتبہ ملتان مین اپنے آقا کی جان بچائی تھی یہ پیغام لیکر آئے کہ اگر وہ انکی فوج سے ملجائے اور پانچ فرنگیون کو جو فوج کے ہمراہ تھے اُنکے حوالہ کر دے تو وہ لوگ افسر مذکور کو اپنی فوج کا سپہ سالار مقرر کر دینگے - برکت علی نے جواب دیا کہ اگر تم فرنگیون کو چاہتے ہو تو پہلے مجکو قتل کر لو اُسکے بعد اُنکو لیجانا -

آخر کار اِدھر لاہور اور اُدھر ملتان سے فوج آگئی تو چیمبرلین صاحب نے باغیون کو جنگلون کی طرف بھگا دیا اور اب اُنکے مارنے کی مشکل اُسقدر باقی نہین رہی جسقدر اُنکے تلاش کرنے کی دشواری باقی رہی - یہ برسات کا زمانہ تھا اور عین بارش کے دن تھے - گھاس وغیرہ معمول سے کہین زیادہ بڑھ گئی تھی اور وبائی امراض اُس سے پیدا ہوتے تھے اور بارش کے سبب سے وہ اِسقدر خشک بھی نہ تھی کہ جلا دی جائے - اُسکے مخفی راستے دشمنون کو معلوم تھے اور ہم لوگون کو نہین معلوم تھے - ہمارے آدمی اگر اُس مین ایک مرتبہ پھنس جاتے تو پھر اُنکو تلاش کرنے سے رستہ نہ ملتا - ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ہمارے چند سوار لاعلمی سے اندر چلے گئے اور جب اُنکو راستہ نہ ملا تو سب صلاح کرنے کے واسطے ایک جگہ جمع ہوے کہ ہم لوگ کہان آگئے ہین - چند منٹ سے وہ ایک مختصر گروہ مین باہم گرباتین کر رہے تھے کہ یکایک اُنکے درمیان سے ایک کمسن بچہ کے رونے کی آواز آئی - متحیر ہو کر ان لوگون نے اپنے گھوڑے اُچکائے

اور لمبی گھانس کے نیچے جو اُنکے سر تک بلند تھی - اُنھون نے دیکھا کہ دیسی عورتون اور لڑکون کا ایک گروہ بیٹھا ہوا ہے اور مارے خوف کے اُنمین سے ہر ایک کا چہرہ فق ہے - خوش قسمتی سے اُس روز باغیون کا ہی ایک پتہ لگا تھا - اسمین شک نہین کہ ان عورتون اور بچّون کے وارثا اُنسے زیادہ دُور نہ گئے ہونگے - اور اِس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ عورتون اور بچون کا خوف چیمبرلین صاحب کے ناہموار سپاہیون کی مہربانی سے اُسی وقت رفع کر دیا گیا -

ظاہر ہے کہ ایسے سنگلاخ اور دشوار گزار ملک مین اگر مہینون لڑائی رہتی تو وہ بھی تھوڑی تھی - یہ مفسدہ بذات خاص چندان خوفناک نہین تھا (کیونکہ ان باغیون مین سے اکثر لوگ لاٹھیون اور پتھرون اور دوشاخی لکڑیون سے مسلح تھے) لیکن جب تک یہ چنگاریان سلگتی جاتی تھین اُس وقت تک خوف تھا کہ ایسا نہو کہ اُن مین ہوا لگ جائے اور دوآب سے دوآب تک یہ آتش زدگی پھیل کر کُل جنوبی پنجاب کو خاک سیاہ کر دے - اِس سے چیف کمشنر نے اپنی چٹھیون اور کارروائیون سے اِس بات کی بڑی خواہش ظاہر کی کہ جہان تک جلد ممکن ہوسکے یہ مناقشہ رفع کر دیا جائے - اُنھون نے لاہور ملتان لیہ اور حصار سے فوجین طلب کین جو فوراً ان اضلاع کو جن پر باغیون نے قبضہ کر لیا تھا چارون طرف سے گھیر لین - کوٹ کمالیہ اور ہڑپا ایسے بعض ضروری مقامات پر جو باغیون کے ہاتھ آگئے تھے آسانی سے قبضہ کر لیا گیا - لیکن یہ کام چندان آسان نہین تھا کہ مجرمون تک رسائی ہوتی اور اِس بات کا بندوبست ہو جاتا کہ چھ افسر ایک جنگل مین ایک دوسرے سے جدا ہوکر پھر ایک ساتھ اُنپر حملہ کر سکتے - مین اِس مقام پر سر جان لارنس کی بعض چٹھیون کو محول کرتا ہون جس سے اُنکی احتیاط اور زورآوری اور تاخیر مین تحمل کرنے کا حال ظاہر ہو جائیگا -

بڑے تعجب کی بات ہے کہ تین گشتی کالم فوج اُن اطراف سے جنکو مین نے بتا دیا تھا جائین اور آپ باغیون کی سرکوبی نہ کر سکین
ص ۲۳ ہر سرے مین باہر نکلنے کی راہ رکھکر مٹی اور پتھر کے چھوٹے چھوٹے دمدمے بنائیے - اُنکی اندر مین سپاہیون کو مقیم کر دیجیے اور ایک ہفتہ کی خوراک وہان جمع کر دیجیے اور اِس بات کی کوشش کیجیے کہ راستہ کھلا رہے اور ڈاک برابر آتی جاتی رہے - ارد گرد اگر برابر گردآوری ہوتی رہے تو یہ بہت اچھی بات ہے - اُن مقامات پر جہان خطرناک گھنے جنگل ہین درہ پشاور کی طرح مچان بنائے جائین - مین سمجھتا ہون کہ توپین ایک اور بار ہونگی - اُنسے ہمارا کوئی کام نہین نکلتا اور اُنکے سبب سے فوج بعجلت حرکت نہین کر سکتی ہے - اُنکو واپس کر دیجیے کیونکہ وہ صرف چھاونی کے کام کی ہین -

کرافورڈ چیمبرلین صاحب کو جنکی نسبت اُنکی خواہش تھی کہ اُنکو اِن کُل کارروائیون کے لیے کمانڈر مقرر کرین جان لارنس نے یہ چٹھی لکھی تھی کہ -

آپ کو اُس تمام فوج کی کمانڈری کرنا ہوگی جو اِسوقت پاٹن صاحب کے پاس ہے - ہم کو بہت سے موقعے باغیون کی سرکوبی کے ملے مگر ہاتھ سے جاتے رہے - کبھی تو یہ ہوا کہ توپون سے کچھ کام نہ نکلا - اُنکا انتظام خراب رہا اور قبل از وقت چلا دی گئین وقس علی ہذا - دوسرے وقت یہ ہوا کہ سوارون نے بندوقین نہین چلائین بلکہ توپون کی حفاظت کو چلے آئے - اور اِن سب باتون کے سبب سے

کچھ بھی نہوا - مجکو اِس بات مین کوئی شک نہین کہ آپ ان سب لوگون مین ہمت اور جرأت پیدا کردینگے اور ظاہر اُسکی بڑی ضرورت ہے - اب تک تو باغیون نے جیسا پایا ویسا کرلیا اور علانیہ طور پر ہمکو زک دی -

لیکن چیمبرلین صاحب نے اپنی رجمنٹ کے ساتھ جو اُن سے اِسقدر مانوس ہوگئی تھی رہنے کو ترجیح دی اور اِن کے بیچ سَر جَانْ لَارِنْس نے میجر ہیملٹن کمشنر ملتان کو کمانیری کے واسطے طلب کیا -

مین دم بھر کے لیے توقف نہین کرسکتا - اس مفسدہ کو مین ہرگز پھیلنے نہ دونگا اور اگر اُسکے فرو کرنے کی تدبیرین جلد نہ کی جائینگی تو وہ ضرور پھیلیگا . . . جسوقت مجکو خیال آتا ہے کہ کئی موقعے آئے اور نکل گئے تو مجکو بڑا رنج معلوم ہوتا ہے - ہم ان کمبخت لوگون کی تعداد بارہ یا چودہ ہزار آدمیون سے کم تصور نہین کرسکتے جن مین سے زیادہ تر لوگ لاٹھیون سے مسلح ہین -

لیکن گو اُنکو ان لوگون کی طرف سے کیسا ہی غصہ کیون نہوا انھون نے یک قلم باغیون کے مال کی بربادی یا قید کرنے کے وقت اُنکی ہلاکت کا کبھی حکم نہین دیا برخلاف اسکے انھون نے ایسے افعال پر زجر و توبیخ کی - سنگدلی کو وہ ہمیشہ برا کہتے رہے اور زورآوری سے کبھی کوتاہی نہین کی -

مجکو معلوم نہین ہے کہ مین نے گانوون کے جلانے کا کبھی حکم دیا ہو - مین یقین کرتا ہون کہ مین نے اِس مضمون کا کبھی کوئی حکم نہین دیا - اگر دیا ہو تو مہربانی کرکے اُسکا حوالہ دیجیے - مین صرف اُن موضعون کے جلانے کا البتہ حکم دیتا جنکے باشندون نے ہم لوگون کا مقابلہ کیا ہوتا - . . . . مین نے سنا ہے کہ مسٹر ــــ نے کوٹ کمالیہ سے چلے جانے کے وقت حکم دیا تھا کہ تمام قیدیون کے گولی ماردی جائے مین چاہتا ہون کہ وہ پھر کبھی کسی فوجی مہم مین کام کرنے کے واسطے نہ بھیجے جائین - بلوہ کے فرو کرنے کی یہ تدبیر نہین ہے - مین سمجھتا ہون کہ کچھ دنون کے بعد اُنکی کارروائی کی بابت کچھ نہ کچھ تحقیقات کرنا ہوگی -

کرنل فوٹز ڈی چیمبرلین صاحب کے نام جن پر انھون نے کامل بھروسہ کیا تھا اور یہ بہت واجبی تھا ۱۹ - اکتوبر کو اُنھون نے یہ چٹھی لکھی -

آپ جو کچھ کرسکتے ہون وہ کیجیے - مین عجلت نہ کرونگا - جتنی مہلت آپ چاہتے ہین اُتنی مہلت لیجیے لیکن کسی نہ کسی طرح باغیون کی سرکوبی کیجیے - غیر ضروری خطرون مین نہ پڑیے - مین سمجھتا ہون کہ جنگل کو جلانے اور کاٹنے اور جلانے سے اگر بہتہ نہین تو ایسا ہی خطر ہو جائیگا - جہان تک ممکن ہو اتفاق سے کام کیجیے اور ہر ایک رجمنٹ سے کہیے کہ اُسی طرح کام کرے دشمنون کو سیدھا کرنے اور اُن پر غالب آنے کا یہی ایک طریقہ ہے - اگر ہر شخص اپنی اپنی "خمری اپنا اپنا راگ" پر عمل کریگا تو اُس سے کوئی فائدہ حاصل نہین ہوسکتا ہے -

آخرکار باغی لوگون نے خطا کھا کر اپنی سپاہ جلی کے مشہور جنگلی قلعہ مین لاکر جمع کردی - اُن پر ایک طرف سے ہیملٹن صاحب نے اور دوسری جانب سے چیمبرلین صاحب نے حملہ کیا اور اس بات کو دیکھکر کہ اب بازی ہاتھ سے جاتی رہی اُنھون نے ستلج اور بھاول پور کی راہ لی - چیمبرلین صاحب اُنکے تعاقب سے قاصر رہے اور وہ ہوشیاری کرکے فساد کرنے کے پیشتر ہی اپنے چوپائے ایسے جنگلون مین ہانک آئے تھے جہان وہ خیال کرتے تھے کہ انگلش لوگ کبھی اُنکا

پتہ نہ پاسکینگے - لیکن یہ پتہ لگانے والے تلاش کرکے نوکر رکھے گئے اور ریچمبرلین صاحب کئی گھنٹے تک جاسوسون کے ساتھ پھر کر اُنکے پوشیدہ مقامات سے پندرہ سو چوپائے اور ہزار بھیڑیان اور بکریان بڑی خوشی مین تلاش کر لائے - اُنکی قیمت سے اِس بلوہ کی سرکوبی کا بہت کچھ خرچ وصول ہوگیا اور وسط نومبر تک یہ وقت طلب کام انجام کو پہونچ گیا -

ہمکو کسی طرح سے خیال نہ کرنا چاہیئے کہ یہی بلوہ جسکا حال وضاحت کے لیے مین نے تمام وکمال بیان کیا ہے اُس تردد و پریشانی کا اکیلا یا اصل سبب تھا جو تسخیر دہلی کے بعد چار مہینے تک قائم رہا تھا - ایک خاص امر کی بابت جسکا مفصل حال مین ابھی بیان کرونگا (یعنی جس شہر اور جس ضلع مین وہ خطرہ تھا) سرجان لارنس کو سب سے زیادہ تردد تھا لیکن اسکے علاوہ اُنکو پنجاب مین اپنی بعض رجمنٹون کو واپس بھی طلب کرنا تھا جنکی جگہ اُنھون نے سوارون اور پیادون اور پولیس کے آدمی تازہ بتازہ نوبنوکمک کے لیے اُن فوجی کارروائیون کے واسطے روانہ کیے تھے جو ممالک مغربی و شمالی مین ہورہی تھین ۲۴ اکتوبر کو اُنھون نے ڈیلی صاحب کے نام لکھا کہ

مین نہایت خواہشمند ہون کہ گایڈس کے لوگ پنجاب کو واپس چلے آئین - اور جس وقت وہ آجاینگے تو اُنکے زخم رسیدہ چہرون کو دیکھکر مجھے بڑی خوشی حاصل ہوگی - مجکو افسوس ہے کہ آپ کا بازو ایسا بیکار ہوگیا - مجکو اندیشہ ہے کہ شاید عرصہ کے بعد اُسکی حالت درست ہوگی - خدا کا شکر ہے کہ اب مطلع صاف ہوتا جاتا ہے - مجکو امید ہے کہ پانڈے لوگ بالکل غارت جاینگے - لیکن اودھ کا ازسرنو بندوبست کرنا ہنسی نہین ہے کون شخص اسکا انتظام کریگا - مین کئی دن سے بستر علالت پر پڑا ہون اور اب تک طبیعت ناساز ہے مین دیکھتا ہون کہ مینسفیلڈ صاحب نے سرکالن کی شرکت کی ہے - لیکن دیکھیے ایک افسر اسٹاف کے دونون ایجنٹن جنرلون پر مقرر ہونے کا یہ انتظام کیونکر چلتا ہے - ص ۲۴۳

آرتھر برینڈرتھ جو سرجان لارنس کی تمام عمر کے نہایت نازک زمانہ مین چار مہینہ تک اُنکے پرائیوٹ سکرٹری رہے تھے بندوبست کے کام کو طلب ہوگئے تھے اور آیندہ چار مہینے کے لیے اُنکی جگہ اڈورڈ پاسنگٹ صاحب یکے از برادران عموزاد لیک صاحب مقرر ہوے تھے اور اُنکی ایک خاص یادداشت سے مین چند نہایت دلچسپ فقرات منقول کرتا ہون جن سے بادی النظر ہی مین معلوم ہوجائیگا کہ اس زمانہ مین سرجان لارنس کیا کیا کارروائیان کر رہے تھے -

جسوقت مین نے عہدہ سکرٹری کا چارج لیا اُسوقت دہلی کو فتح ہوے دو ہفتے گذرے تھے اور لاہور مین پہونچکر مجکو معلوم ہوا کہ سرجان لارنس اُس فوج کی کمک دینے مین بڑی سرگرمی سے مشغول ہین جو محاصرہ کے کامون سے فرصت پاکر دہلی کے مضافات ممالک مغربی وشمالی کے منتشر باغیون کی سرکوبی اور وہان سے پھر اودھ مین جمع ہوجانے کے لیے گشتی فوجی حصون مین تقسیم کی گئی تھی - جس عجلت اور مستعدی کو فوج محاذی دہلی کی کمک کرنے مین اُنھون نے ظاہر کیا تھا ظاہرا وہی مستعدی دہلی پر قبضہ ہوجانے کے بعد گشتی فوجی حصون کو کمک پہونچانے مین ظاہر کی گئی - قدیم اور خیرخواہ سردارون سے اصرار کیا گیا کہ وہ اپنے اپنے آدمی بھیجدین - افسران ضلع نے پہاڑون سے سکھ مسلمان اور کوہستانی راجپوت فرقہ کے سپاہی اور جتھہ آفریدی وزیری اور دوسرے سرحدی جرگون

لوگ بھرتی کرکے روانہ کیے۔ ان تازہ سپاہیون کو اکثر سر جان خود ملاحظہ فرماتے تھے اور جسقدر جلد ممکن ہوتا تھا سرحد کی طرف روانہ کرتے تھے۔

جدید بھرتی کی فوج کے لیے ولایتی افسرون کے انتخاب کرنے کا ایک کام ایسا تھا جس مین اُنھون نے بڑی محنت کی۔ ہر ایک سائل ملازمت کو اجازت تھی کہ وہ اُنکے لائق فوجی سکرٹری (سر جیمس ہنگفرسن متوفی) سے ملاقات کرے۔ ایک ایک اور ہر شخص کے دعوے پر انصاف کے ساتھ لحاظ کیا گیا اور انتخاب بلا زور رعایت عمل مین آیا۔ ہمارے جنرلون کی تدبیرون اور مہمات کامون کی فوجی حرکتون پر ٹھیک ٹھیک سپاہی کی طرح وہ نگاہ رکھتے اور اُس پر بحث کرتے تھے۔ صرف فوجی ہی صیغہ مین اُنکو اسقدر کام کرنا پڑتا تھا جو ایک آدمی کے انجام کرنے کے لیے بخوبی کافی تھا اُنھون نے سول گورنمنٹ کے متعلق بھی اپنی خدمات کے واجبی طور سے انجام دینے مین کبھی دریغ نہین کیا اور اب چونکہ اُس کام سے جسمین محاصرہ کے چار مہینے سے برابر وہ پھنسے ہوے تھے چھٹکارا مل گیا تھا تو اِس کام کے انجام کی طرف تازہ مستعدی سے مشغول ہوے۔ صلح

فارن اور پولیٹیکل معاملات کے متعلق اُنکو بالتخصیص بڑا کام کرنا تھا۔ سرحد پنجاب اور بلوچستان کے جرگون کی حالت خاص پنجاب کے بعض سردارون کا برتاؤ باغیون کی تعزیر ضبطی جائداد کے متعلق بعض افسرون کی کاروائیان اور گورنمنٹ ایران و افغانستان کے مابین روزافزون نااتفاقی یہ سب باتین نہایت ہی ضروری تھین اور معاً اُنکا بندوبست درکار تھا۔ [illegible]

جسوقت دہلی کے سخر ہوجانے سے بغاوت کا طوفان پلٹ گیا اور گرد و پیش کے اضلاع پھر صلح آمیز حکمرانی کی اطاعت کرنے لگے تو سب سے زیادہ تردد کی محنت جان لارنس کو اُن لوگون کے ساتھ برتاؤ کرنے کی تدبیرین نکالنے مین کرنا پڑی جنھون نے غدر مین شرکت کی تھی۔ ظاہر مین جو وہ درشت اور سخت معلوم ہوتے تھے تو وہ اصل مین اُنکے صدق مقصد اور پابندی وضع کا ثبوت تھا۔ وہ ایک سیدھے سادے عیسائی اور فطرتاً رحیم اور نہایت منصف مزاج تھے اور مین جانتا ہون کہ جب وہ مناسب سمجھتے تھے کہ انصاف کے ساتھ رحم بھی کیا جائے اور اُسوقت کے بعض لوگ سختی کرنے کے زیادہ خواستگار ہوتے تھے تو اُنکو بہت رنج ہوتا تھا۔

ہر ایک ماتحت کی تمام ضروری رپورٹین اور مراسلات جنکو سر جان لارنس چاہتے تھے کہ گورنمنٹ کے نام روانہ کیے جائین وہ آزادی کے ساتھ بھیجدیے جاتے تھے پہلے وہ سب کو نہایت غور کے ساتھ پڑھتے تھے اور ہر ایک پر تازہ یادداشتین بناتے جاتے تھے اور پھر اپنا معمولی حکم صادر کرتے تھے۔ "وہ نقل گورنمنٹ کو روانہ ہو میری یادداشتین ایک ملفوف چٹھی مین درج کی جائین اور روانگی کے قبل نقل مجھکو دکھائی جائے"۔ وہ ایک بڑے تیزدست اور ساتھی اُسکے بڑے پختہ کار افسر تھے۔ علی الخصوص وہ اس بات مین تو یدطولیٰ رکھتے تھے کہ جو امر اُنکے سامنے پیش ہوتا تھا فوراً اُسکی تحقیق و تدقیق کرکے فضولیات کو خارج کرڈالتے تھے اور اصل امر مابہ النزاع کو فوراً منقح کرلیتے تھے اور اِس سبب سے جو رائے ظاہر کرتے تھے وہ ہمیشہ واضح مدلل اور فیصل ہوتی تھی۔ سوائے بعض خاص صورتون کے یا جب کاغذات پر "ضروری" کا لفظ لکھا ہوتا تھا وہ کبھی اِس قاعدہ سے انحراف نہین کرتے تھے کہ جس ترتیب کے ساتھ کام دفتر سکرٹری سے آیا ہوا تھی ترتیب سے اُسکو ملاحظہ فرمائین۔ اگر دفتر کے بکس کے کھولنے پر صیغۂ تعمیرات سرکاری کے کسی بے لطف کاغذ کے نیچے ملکی معاملات کا کوئی

دلچسپ کاغذ ہوتا تھا تو بھی جب تک اوپر والا پولندہ از ابتدا تا انتہا دیکھ نہین لیا جاتا تھا کبھی اُسپر نگاہ نہین کرتے تھے۔

اپنی معمولی خدمات مین علی الاتصال محنت کرنے کے علاوہ وہ اُن بیمارون اور مجروحون کی امداد کے لیے جو وقتاً فوقتاً دہلی کے معسکر سے آتے جاتے تھے اپنے امکان بھر ہر طرح کی کوشش کرتے تھے اور جو سپاہی کام آتے تھے اُنکی بیوون اور بچون کی آرام و آسایش کی بھی فکر کرتے تھے۔ انھون نے لاہور اور ملتان کے مابین قافلۂ باربرداری کے بندوبست اور جو بیوائین اور لڑکے انگلستان کے جانے کے لیے بندرگاہ کو جہاز پر سوار ہونے جاتے تھے اُنکی سواری کے اہتمام مین کمال شوق ظاہر کیا۔ مجکو خوب یاد ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیوہ کی چٹھی کے پہونچنے پر جسکا شوہر دہلی کے قریب مارا گیا تھا سَر جَانْ لَارِنْسْ نے ایک نہایت ضروری مراسلے کا لکھنا چھوڑ دیا اور اپنا نہایت بیش قیمت وقت چٹھیون کے لکھنے مین صرف کیا تاکہ اُسکی پنشن کے پیشگی دلوانے اور لاہور سے بمبئی تک پہونچانے کا بخوبی بندوبست کرسکتے۔ اِس عورت سے جَانْ لَارِنْسْ بالکل ناآشنا تھے لیکن صرف اتنی شناسائی کافی تھی کہ اُس کا شوہر غدر مین مارا گیا تھا۔ ص ۲۴۲

مین نے اپنی قلیل ملازمت کے زمانہ مین اُنکی اصلی نیکی اور فیاضی اور مصیبت زدہ لوگون کی غمخواری کرنے کی بہت سی صورتین مشاہدہ کین۔ یہ سب باتین بالکل خاموشی سے بلانمایش ظہور مین آتی تھین اور یہ باتین سوائے اُن لوگون کے جنکو اُنسے بلافصل قربت رہتی تھی اور کوئی بات اُن سے مخفی نہین رہ سکتی تھی اور کسی کو معلوم نہین ہوتی تھین۔ مجکو اُنکے سیدھے سادے طریقۂ زندگی کو دیکھکر بڑی حیرت معلوم ہوتی تھی۔ جب مین اُنکا مہمان تھا تو وہ بہت سویرے صبح کو اُٹھے اور صبح سے لیکر شام تک کام کیا۔ تڑکے تھوڑی دیر سیر مین گزاری اور کھانا کھانے مین اُس سے بھی کم وقت صرف کیا۔ سارا دن کام کرنے اور اُن لوگون سے ملنے مین صرف ہوا جو ضرورت کے لیے کثرت سے اُنکے پاس حاضر ہوتے تھے یا اصالتاً عرض و معروض کرنے آتے تھے۔ شام کے وقت وہ سوار ہوکر بعض اوقات قبرستان کو جایا کرتے تھے جہان وہ تنہا چپ چاپ عرصہ تک اپنے ایک پیارے بچے کی قبر پر جو لاہور مین جاتا رہا تھا بیٹھے رہتے تھے۔ کھانا دیر کو کھاکر تھوڑی دیر یومیہ اخبارات اور واقعات پر بحث کرتے تھے اور پھر سویرے جاکر سو رہتے تھے۔

لیکن جس زمانہ کا مین ذکر کررہا ہون اُس زمانہ مین تردد کا سب سے بھاری سبب اُس شہر اور ضلع کی حالت تھی جسکو سَر جَانْ لَارِنْسْ بہت جانتے اور پسند کرتے تھے جس پر اُنھون نے نہایت خوش اسلوبی اور باشندون کے فائدہ کے ساتھ سالہاسال تک حکومت کی تھی اور جو غدر کے عجیب اور عالمگیر انقلاب سے پھر اُنکی حکومت مین آنے والا تھا۔ اِس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ کَالْوِنْ صاحب لائق اور خبردار (شاید ایسے اوقات کے لیے بہت ہی خبردار) لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی جنکے زیر انتظام و جنبی طور سے شہر دہلی تھا عرصہ سے آگرہ مین بند پڑے ہوے تھے اور باہر سے خط کتابت نہین کرسکتے تھے اور ۹ ستمبر کو یعنی دارالسلطنت مغلیہ پر حملہ ہونے کے پیشتر مگر اُسی وقت جب حملہ ہونے کو تھا عارضۂ جسمانی اور انتشار دماغ سے قضا کر گئے۔ وہ دیکھ چکے تھے کہ ایک ایک ضلع کرکے بہت سے اضلاع اُنکی حکومت سے نکل گئے تھے وہ سُن چکے تھے کہ مرد عورتین اور بچے اُنکی قیام گاہ کے باہر والے مقامات مین قتل ہوگئے تھے اور اُن کا بس نہ چل سکا ص ۲۴۳

کہ اِس بات کو روکین یا دشمنون سے انتقام لین - اُنپر بڑا اگا رہا وقت تھا - اور اب بہت سی سنگین غلطیان کرنے کے بعد ایسے وقت اُٹھ گئے جب اُنکا ناپسند اور مشتبہ ہونا بہت سے ایسے لوگون پر مخفی نہین رہ گیا تھا جو عمدہ حالتون مین اُنکو بہت پسند اور اُنپر بڑا بھروسہ کرتے - اُنکی قسمت نے اُنپر بڑا ظلم کیا تھا اور ہروے گریتھیڈ صاحب اُنکے ایجنٹ اور قائم مقام معسکر دہلی جو باوصف نکلسن صاحب کی بیباکانہ نکتہ چینیون کے محاصرہ کی حالت مین بہت اچھے اچھے کام اور بڑی بیش قدر خدمت کر چکے تھے اُنکے مرنے کے چند ہی روز بعد ہماری عین آخری فتح حاصل ہونے کے وقت ملک عدم کو سدھارے -

اسطور پر دہلی مین کوئی سول ناظم باقی نہین رہ گیا - کرنل فریزر جو کالون صاحب کی جگہ چیف کمشنر ممالک مغربی وشمالی مقرر ہوئے وہ اب بھی دور تک بغاوت پھیلنے کے سبب سے دار السلطنت سے جدا پڑے ہوئے تھے - اِس سبب سے سپاہیون اور سولینون کے اتفاق رائے اور اُسیقدر جنرل ولسن صاحب کی زبانی درخواست اور کمال موزونیت معاملات سے سرسری طور پر غور کر کے یہ بندوبست کیا گیا کہ شہر مفتوحہ کا سول چارج مع اُسکے علائق وسیع اور لاحقہ دشواریون کے غدر کے خاموش ہوتے ہی ایک مرتبہ اور اُسی شخص کے سپرد کیا جائے جسکو ہر شخص اِس کام کے لیے سب سے زیادہ موزون تسلیم کرسکتا تھا - یہ کوئی ایسی خدمت نہین تھی جسپر لوگون کو رشک ہوتا - اگر سر جان لارنس یکبارگی اپنے کامل اختیارات کے ساتھ جنکی بابت اُنھون نے بارہا درخواست کی تھی دہلی کو چلے گئے ہوتے اور اگر وہ اپنا کُل وقت اور کُل محنت اِس کام مین صرف کرنے کے لیے آزاد ہوسکتے تو جو عالم انتشار اُسوقت برپا تھا اُسمین بیشک بہت سی ایسی چیزین جنکا ہونا ابھی مناسب نہین تھا وہ ہوجاتین اور بہت سی باتین اُنکے کوشش کرنے پر بھی ایسی رہ جاتین جنکا ہوجانا مناسب تھا - لیکن یہ امر آسانی سے معلوم ہوسکتا ہے کہ فوجی کارروائیون مین کسقدر جوش پیدا ہوجاتا کسقدر جائداد بچ جاتی اور کتنے بے قصورون کی جان باقی رہجاتی - بدقسمتی سے یہ نہوسکا اُنکو اپنے ہی صوبہ کا کام کثرت سے تھا - علاوہ برین چونکہ دہلی کی آبادی اُسوقت ڈاکہ زنون کے بیچ مین تھی اور باغیون کے بڑے بڑے غول ابتک اُسکے گرد و نواح مین موجود تھے اور فوجی حقوق جو شہر پر قبضہ کرنے سے پیدا ہوئے تھے اسقدر موثر تھے تو جنگی قانون کی شاید ضرورت بلکہ بڑی خوفناک ضرورت تھی مگر اسپر بھی صرف ضرورت ہی تھی - پس اگر بقول ڈیوک آف ولنگٹن کوئی شے ایسی ہے جو شکست سے بھی زیادہ خوفناک ہے (اور وہ فتح ہے) تو ہم بیشک اُسیقدر صداقت کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ جن حالتون دہلی پر ہمارا قبضہ ہوا تھا اُس حالت مین اُسکے فاتحون اور مفتوحون پر حکومت کرنا اُسکی شہرپناہ کے سامنے حملہ کے روکنے سے کم مشکل اور خوفناک تھا - خوش قسمتی سے جنرل ولسن نے جن فوجی گورنر کو ان دقتون کے رفع کرنے کے واسطے مقرر کیا تھا وہ کرنل ہنری پلہام برن صاحب تھے - اُنسے جان لارنس خوب واقف تھے اور اُنکو بہت مانتے تھے اور اُنکا اختیار جہان تک پھیلتا وہان تک اعتدال اور انسانیت سے کام ہوسکتا تھا - گریتھیڈ صاحب کا عہدہ چارلس سانڈرس صاحب کو جو ایک پرانے پنجابی مجسٹریٹ اور جان لارنس اور ہنری لارنس دونون کے دوست

اور جو فضول خونریزی کے انھین کی طرح دشمن تھے سپرد ہوا۔ بدانتظامی کا رفع کرنا مجرمون کو انصاف کے ساتھ سزا دینا بقصور یا قابل عفو عوام الناس کی حفاظت کرنا یہ باتین ملہام برن صاحب اور سانڈرس صاحب دونون کے مدنظر تھین۔ لیکن اپنے خیالات کا دوسرون پر اثر پیدا کرنا اور جب جوش کی حالت مین اُسوقت لوگون کی طبیعتین تھین اُس مین جان و مال کے ہر قسم کے حملون کا روکنا دشوار بلکہ محال تھا۔

فتحمند فوج چونکہ مختلف قومون اور مذہبون کے لوگون سے (بسبب اسکے کہ گورے اُنمین بہت کم تھے) شامل تھی اسواسطے اُسکی حالت جیساکہ امید کی جاسکتی تھی اُس سے زیادہ تردد کے قابل تھی عرصہ تک محاصرہ کے قائم رہنے سے قواعد کی پابندی سے بھی چھٹکارا مل گیا تھا۔ سپاہیون نے بہت کچھ دلیری کی تھی اور بڑی بڑی مصیبتین اُنھون نے برداشت کی تھین اور اب اِس سولی پر چڑھے ہوے شہر کو دیکھکر شراب پینے لوٹنے اور انتقام لینے کا ولولہ اُن کے دلون مین پیدا ہوا۔ جن سپاہیون نے نمکحرامی کی تھی اور جو فتحون کی دلیلون کی رو سے سب کے سب انگلش عورتون اور بچون کے خون کے یکسان طور پر پیاسے تصور کیے جاسکتے تھے اُنکو کوئی جگہ رہنے کی نہین دی گئی لیکن ان لوگون مین سے ایک بڑے حصہ نے قلعہ کی طرف ہمارے بڑھنے مین مزاحمت کرکے چوہون کی طرح سوراخ کے اندر مارے جانے کے بدلے اِس بات کو پسند کیا کہ تن پر سلاح جنگ سجے ہوے باہر نکل پڑین اور کسی دوسرے مقام پر جنگ قائم کرین۔ ہماری اور اپنی خوش قسمتی سے شہر کے باشندون کا بھی ایک بڑا حصہ ہمارے داخل ہوتے ہی باہر نکل گیا۔ پس جیسا دستور ہے کہ حملہ کرکے کسی شہر کے فتح ہوجانے کے بعد وہ شہر مع اپنے مجبور باشندون کے بے رحم سپاہیون کے بس مین آجاتا ہے اور اُسوقت انواع واقسام کے شدائد اور ظلم ہوتے ہین وہ بات نہین ہونے پائی۔ اُن چند دیسی باشندون کے حق مین البتہ خرابی ہوئی ص ۲۴۵
جنھون نے ہماری خیرخواہی کے بھروسہ پر یا اپنے ہموطنون کے ہاتھ سے اُن پر جو صعوبتین پہونچی تھین اُنکا خیال کرکے اپنی جانون کے بچانے کی نسبت زیادہ تر اپنے مکانون یا باقیماندہ جائداد کے محفوظ رکھنے کی فکر کی۔ لیکن جنرل وِلسن کے احکام اور انگلش افسرون کی بہادرانہ کوششون کا شکرگزار ہونا چاہیے کہ عورتون اور لڑکون پر رحم کیا گیا اور جہانتک ہوسکا وہ اسطور پر شہر کے باہر چلے گئے کہ اُنکو کوئی ضرر نہین پہونچنے پایا۔

حملہ کی تاریخ کے ایک دن کے بعد خاص ہماری فوج سے جو ہمکو کھٹکا تھا وہ جنرل وِلسن کے اِس حکم سے کہ وائن اور بیئر تمام اقسام کی شرابین فوراً پھینک دی جائین بہت کم ہوگیا لیکن فاتحون کی جانب سے اب زیادہ برافروختگی کے پیدا ہونے کا لوٹ کی وحشیانہ خواہش سے خیال ہوتا تھا۔ "لوٹ" ایک مشرقی زبان کی لفظ ہے اور گذشتہ دو سو برس سے (یعنی جب سے شاہنشاہ مغلیہ نے سکھون کے گرو کو مارڈالا تھا اُس وقت سے) سکھ فرقہ کے زیادہ محب قوم اشخاص دہلی کے لوٹنے پر کمر باندھے بیٹھے تھے۔ اُنکو خوب معلوم تھا کہ دہلی مین بے انتہا قیمتی اسباب اور جواہرات اور روپیہ بھرا ہوا ہے اور اگر حکام نے تین دن لوٹ کے اُنکے واسطے مقرر نہ کیے ہوتے تو وہ آپ مقرر کرلیتے۔ غارتگری کے اِس خیال کو کسیقدر محدود کرنے کی غرض سے

خود سپاہیوں کے منتخب کیے ہوے پرائز ایجنٹ مقرر کیے گئے جنکا کام یہ مقرر کیا گیا تھا کہ تین دن کے ختم ہونے کے بعد جو کچھ باقی رہ گیا ہو وہ جمع کیا جائے اور جتنی قیمت کو فروخت ہو اُسی قیمت پر فروخت کر کے زر ثمن لوگون کے مابین تقسیم کر دیا جائے۔ لیکن اِن ایجنٹون نے جو کارروائیان یا خبرگیری کی وہ محض برائے نام تھی سکھون اور پنجابیون کے لوٹنے مین کسی لطیف ہنر کی طرح کمال حاصل تھا اور اُن سے امید نہین تھی کہ اپنے آبائی علم کو محض اناڑی شخص کی طرح استعمال کرتے شکاری کتون کی طرح غلاف اوڑھ کر یہ لوگ ہر گلی اور کوچہ مین پھر آئے ہر در و دیوار پر (کامل کاریگرون کی طرح) تھپکی دی صحنون اور زمین پر پانی چھوڑا کہ دیکھین زیادہ کس مقام پر جذب ہوتا ہے اور پھر اسطور سے جیسے اُنکو عقاب کی آنکھین اور برِڈ انڈین کے کان اور شکاری کتے کی ناک ملی تھی سیدھے جا کر وہ دراز یا چور طاق یا زمین مین گڑے ہوے گھڑے کھودنے لگے جن مین پشتہا پشت کا بچا بچایا اسباب رکھا تھا۔ خوش قسمتی سے جس شہر کو یہ لوٹ رہے تھے وہ بالکل شہر خموشان تھا اُنکو کوئی جاندار مخلوق جس سے معلوم ہوتا کہ دولتمند باشندون کا یہان مال بھرا ہوا ہے سوا چند بلیون کے نہین ملا جو اپنی عجیب قسم کی مقامی خیر خواہی سے اُن مکانون کے کنارے گھومتی پھرتی تھین جنمین اُنکے مالک اُنکو چھوڑ گئے تھے یا ایک مکان سے دوسرے مکان کو اُنکی فضول تلاش مین گھومتی پھرتی تھین۔ نیم افتادہ عمارتین سڑکین یا نیم خوردہ لاشین وہ قیمتی اسباب جسکے اُٹھا کر لیجانے مین قیمت سے زیادہ صرف تھا اور جو خواہ ٹوٹ گیا تھا یا سڑکون پر اُٹھا کر پھینک دیا گیا تھا۔ اور بے بس اور اگر بالکل نہین تو نیم بیقصور باشندے جو گرد نواح کے گانون مین پڑے ہوے ہلاک ہو رہے تھے اِن سب کیفیتون کی مجموعی ہیئت سے ایک ایسا سامان بندھا ہوا تھا جسکو دیکھکر پتھر کا بھی دل پگھل جاتا۔

کبھی کچھ دیکھکر آنکھون سے آنسو تھم نہین سکتا کبھی کچھ سوچ کر دل زیر پہلو تھم نہین سکتا

پلہام برن جیمز لیپن سانڈرس صاحب اور دوسرے افسرون نے کوشش کی کہ غارت عام سے اُن بعض دولتمند باشندون کی گلیان بچ جائین جنکی نسبت معلوم ہو چکا تھا کہ وہ ہمارے خیر خواہ ہین اور جو خود اپنے ہم وطنون کے ہاتھ سے اِس قلیل مدت سلطنت مغلیہ مین لوٹ سے کافی نقصان اُٹھا چکے تھے۔ لیکن اُنکی کوششون مین کامیابی بہت کم حاصل ہوئی۔ ہاڈسن صاحب اور اُنکے لشکریون نے تمام باقی ماندہ اشخاص سے غارتگری مین بھی اُسی طرح تجاوز کیا جس طرح لڑائی اور بہادری مین اُن لوگون سے تجاوز کیا تھا اور یہ لوگ اعتدال یا انسانیت کے کسی خیال سے روکے نہین جاسکتے تھے۔ خود ہاڈسن صاحب ہر ہر مقام پر قیمتی چیزون کے بڑے بڑے ذخائر جمع کرتے ہوے دیکھے گئے اور اِس ذخیرہ کا حال پہلے پہل اُن لوگون کو دریافت ہوا جنکے ذمہ ہاڈسن صاحب کے لکھنؤ مین مرنے کے بعد اُنکے صندوق کھولنے کی دردناک خدمت سپرد کی گئی تھی۔

لیکن جس کیفیت پر تواریخی امور کے خیال کرنے والون کی زیادہ تر نظر پڑ سکتی تھی وہ قلعہ کی کیفیت تھی۔ قلعہ کے دیکھنے سے بعض نہایت نامی گرامی مشرقی بادشاہون کا زمانہ یاد آتا تھا جنکو ابھی حال مین حتی کہ انگلش لوگون کو اختیار حاصل

ہونے کی حالت مین بھی اجازت دی گئی تھی کہ اُنکا قلعہ اسقدر بدمعاشیون اور شرارتون کا سندی مقام ہے اور جو اِس سے بھی قریب زمانہ مین اسقدر انگلش عورتون اور لڑکون کی قتل گاہ ہو چکا تھا - یہ وہ کیفیت تھی جس سے اقل درجہ بعض اُن لوگون کو جنھون نے یہ کیفیت دیکھی شہر ٹرائے اور قلعہ ٹرائے اور آخر بادشاہ ٹرائے کی ہزیمت کا دردناک قصہ جو دوسری کتاب[1] اینیڈ مین مرقوم ہے یاد آگیا ہوگا - قلعہ کے صدر پھاٹک کو محاصرون نے گولون سے اُڑا کر توڑ ڈالا تھا - یہان ایک بڑے سلسلہ خاندان شاہی کے آخر بادشاہ کی عالیشان غلام گردشین اور شاہانہ خلوت سرا عوام الناس کی نگاہ کے روبرو کھلی ہوئی تھی اور سلح آدمی جو اُسکے اصل سرپرست نہین تھے آستان مقدس پر مجتمع تھے - ایک دوسرے سے ملے ہوے صدہا کمرے دور تک چلے گئے تھے جو اصل مین اِن اشعار کے مصداق تھے -

خلوتین وہ سجی سجائی ہوئی شب کو دولہہ دولھن کے رہنے کی
بیگمین رشک زہرہ و ناہید جن سے بہتیرے وارثون کی امید
سونے چاندی کا ہر طرف اسباب لوٹ کا مال بیشمار و حساب

یہان بیچارہ بوڑھا بادشاہ جو مجبوری سے باغیون کے ہاتھ کا کھلونا بن گیا تھا اپنے قلعہ سے نکالا ہوا ایک علٰحدہ کمرے مین بیٹھا ہوا تھا جسکے پھانسی دینے کے بارہ مین عنقریب تجویز ہونے والی تھی اور جو افسرون اور سپاہیون کی گالیان اور گھرکیان سُن رہا تھا اور اُسکے گرد شاہنشاہ بیگم اور شاہزادیان ہکّو با اور اُسکی بیٹیون کی طرح نامحرم کی نگاہ سے بچنے کے لیے جو مشرقی خواتین کے لیے بدتر از موت ہے ایک دوسرے کی آڑ مین چھپ چھپ کر پریشان ہو رہی تھین کہ مبادا کسی نامحرم یا ظالم کا سامنا ہو جائے - اِس بدنصیب جماعت مین سب سے زیادہ خوش یا یہ کہیے کہ سب سے کم ناخوش خود بادشاہ تھا جسکو ظاہرا اپنی مصیبت یا ہتک حرمت کا کچھ خیال نہین معلوم ہوتا تھا - بقول شاعر

جو فرط پیری سے ہوش گم تھے تو بچنے کا ساطور کچھ تھا نہ سامعہ تھا نہ باصرہ تھا نہ ذائقہ تھا نہ اور کچھ تھا

بعض انگلش اشخاص وہان ایسے تھے جنکو یہ حالت دیکھکر بہت رحم آیا اور جنھون نے اپنے امکان بھر حکم احکام اور افعال سے انکی مصیبتون کے کم کرنے مین بہت کوشش کی - دوسرے لوگ ایسے تھے جو اپنی ازواج اطفال یا احباب یا اسباب کے ضائع ہو جانے سے بدحواس اور چیتون کی طرح خون کا ذائقہ چکھکر اور خون کے پیاسے ہو رہے تھے اور اِس آگ

---

[1] کتاب موسومہ "میرے زمانہ کے آدمی اور واقعات ہندوستان" کے صفحہ ۱۰۵ مین سَر رچرڈ ٹمپل صاحب جنھون نے چار مہینے کے بعد خود اپنی آنکھ سے وہ حالات دیکھے تھے جنکو اُنھون نے اِس کتاب مین درج کیا ہے بیان کرتے ہین کہ "مین نے دیکھا کہ یہ بوڑھا بادشاہ قلعہ کے ایک تاریک کمرے مین بیٹھا ہوا تھا - ناک نقشہ سے درست محراب دار ابرو بلند بینی سانولا رنگ زردی مائل منحنی چہرہ پتلی اُنگلیان تسبیح ہاتھ مین شکایت آمیز آہستہ بولی اُکھڑی ہوئی تقریر دل ہی دل مین غصہ قیافہ سے علامت بخار ظاہر - اِن سب باتون کی ایک عجیب تصویر معلوم ہوتی تھی جسکو دیکھکر اُس شخص سے کبھی بے رحم کھائے ہوے نہ رہا جائیگا جو ایشیائی تواریخ سے واقفیت رکھتا ہے -

ص ۲۴۲ شاکی ہو کر کہ حکام لوگ پوری کارروائی کرنے نہین دیتے اُنھون نے شوق سے یا تو اُس کارروائی کو کرنا شروع کیا یا دُور دراز
فاصلہ سے چٹھیون کو (جنمین سے بعض اسوقت تک میرے آگے دھری ہوئی ہین) لکھ لکھ کر انمین بزور اِس بات پر اصرار
کیا کہ زیادہ قوت دکھلانا اور سب کو پامال کر کے انتقام لینا چاہیے بعض لوگون نے بالکل وحشیان روم کی طرح جوش مین آکر
یہ اصرار کیا کہ خاص شہر کو جو یادگار اور تاریخی دارالسلطنت اور ہندوستان کا روم ہے مسمار کر کے برابر کر دینا اور اُسپر ناگ
بو دینا چاہیے۔ اور لوگون نے اِس سے بھی خراب تر مذہبی تعصب کے جوش مین اِس بات پر اصرار کیا کہ جامع مسجد کو
جو دنیا بھر مین مسلمانون کی سب سے عمدہ عمارت ہے کھود کر پھینک دینا یا اگر یہ نہین تو اُسکے مینار پر صلیب کو لگا دینا اور
بہیئت مجموعی اُسکو عیسائی گرجا گھر کر دینا چاہیے۔ عیسائیون کی فتحمندی کی یہ ایک عجیب علامت عیسائیت کے خلاف
ہوتی۔ اِس بات پر بہت سے لوگون نے اصرار کیا کہ قلعہ کو منہدم کر دینا چاہیے تاکہ جو شخص آکر دیکھے وہ خیال کرے
کہ خاندان مغلیہ کی آخری شاخ تک نیست و نابود ہو گئی۔

جن لوگون نے یہان تک اِس سوانح عمری کو پڑھا ہو گا اُنکو اِس بات کے قیاس کرنے مین بڑی مشکل ہو گی
کہ اب تک سَر جان لارنس کا جو اختیار دہلی مین محسوس ہوا تھا اُس سے اس قسم کے مسائل کے بارے مین کیا تجویز
کیا گیا ہو گا۔ شہر او ضلع دہلی کے فتح کرنے پر جو سوالات پیدا ہوے تھے اُن مین سے بعض بیشک بہت نازک اور مشکل
تھے۔ لیکن اور مسائل ایسے تھے جنکے بارے مین اُنکے قوی اور پُرزور خیال انصاف سے امید نہ تھی کہ غیر صائب رائے دیجائیگی۔
اولاً شہزادے تھے۔ انمین سے بہت لوگ جو ۲۹ سے کم نہونگے قرب و جوار شہر مین اِدھر اُدھر امان لینے مین تلاش
کیے گئے اور وہان ایسے آدمیون کی کمی نہ تھی جو اُنکے سریع العمل اور ہاڈسنی طریقہ کا سلوک کرنے کے خواہشمند تھے۔
سَر جان لارنس نے لکھا (اور اُنکے اکثر خطوط کا یہی طرز بیان تھا) کہ دو نہین اُنکی تحقیقات واجبی طور سے کرو اور اگر وہ
اِس بات کے مجرم پائے جائین کہ اُنھون نے انگلش عورتون اور لڑکون کے قتل کرنے کی اجازت یا مددی تھی تو ہر طور سے
اُنکو سزاے موت دو۔ لیکن اِسطرح کسی کے ساتھ پیش نہ آؤ جس طرح ہاڈسن صاحب اپنے گشتون کے ساتھ پیش آئے ہین۔
ص ۲۴۳ پھر جھجھر اور بلبہ گڈھ ایسے اضلاع کے راجہ اور نواب تھے ان لوگون نے تاج انگلستان سے موافق رہنے کی قسم کھائی تھی
اور بعض لوگون نے اپنی جان اور مال کو انگلش لوگون کی سرپرستی مین دریغ نہین کیا تھا لیکن یا تو وہ خود نمائی سے
ضرورت کے وقت ہم سے علحدہ ہو گئے تھے یا درحقیقت ہمارے دشمن کے طرفدار ہو گئے تھے۔ یہان پھر سَر جان لارنس نے
بمقدار مساوی انصاف کیا نہ کمی کی اور نہ زیادتی کی۔ اُنھون نے کہا کہ "اُنکو اپنی جنگی سطوت اِس طور پر کہ جس مین بیجا
خونریزی نہونے پائے دکھا کر اپنی اطاعت مین لاؤ۔ اُن سے وعدہ کرو کہ واجبی طور سے اُنکا انصاف کیا جائیگا اور اگر
وہ قصور وار پائے جائین تو ہر شخص کو حالات مقدمہ کے مطابق سزا دو"۔ اسکے بعد بھوکون مرتے اور زیادہ تر
بے قصور شہر کے باشندے تھے جنکو ہم نے اُنکے مکانون سے نکال دیا تھا اور جنکی نسبت ہمارے اکثر حکام کی یہ رائے تھی

یعنی دہلی کو اور افتادہ زمین کے برابر بنا دینا چاہئے۔ منہ

اس مقام پر یہ ... مین اور ... ہو ... بالکل اس ... کے مطابق ... چاہئے ... یعنی ... منہ

کہ وہ جہان ہین وہین چھوڑ دیے جائین چاہین زندہ رہین چاہین مرجائین لیکن سَر جَان لَارِنس کی یہ رائے ہوئی کہ جہان تک جلد ممکن ہو مناسب حفاظت کے ساتھ شہر مین واپس طلب کیے جائین اور جب شہر مین آجائین تو وحشیانہ سنگدلی سے جو اس لڑائی کی وجہ سے ہمارے بعض افسرون کے دلون مین پیدا ہوئی تھی محفوظ رکھے جائین۔

لیکن اِس بارے مین اور اِس قسم کے اور امور کی نسبت جو نہایت ضروری ہین اُنکی خاص رایون کو اُنھین کی عبارت مین بیان کرونگا اور اِس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ مین اُس زمانہ کی لکھی ہوئی چٹھیون سے ان مضامین کو نقل کرتا ہون جب رحمدلی اور اعتدال کے ذکر کو بہت سے لوگ بزدلی اور قومی نمک حرامی کی علامت تصور کرتے تھے پس ان چٹھیون سے اُنکی سچی وضع ظاہر ہوتی ہے۔ آیا اُن سے ظاہر ہوتا ہے یا نہین کہ وہ فتحمندی کے بعد بھی ویسے رحم دل ہوسکتے تھے جس طرح لغزش کے زمانے مین مستعد اور سرگرم اور درشت ہوسکتے تھے۔ آیا اُس مشہور ریورٹ سے جسمین اُنھون نے لکھا تھا کہ مجکو سب کے پہلے ضرب لگانے کا اشتیاق تھا لیکن اب بھی وہ سب سے پہلے اُس امر سے اجتناب کرنے کے شائق ہوے یہ ثابت ہوتا ہے یا نہین کہ اُنھون نے اپنے اقوال کو اپنے افعال سے ثابت کردیا۔ پھر اُس سے ایک بات یہ بھی پیدا ہوتی ہے کہ ہماری عظمت قائم رکھنے کے لیے جن جنگی امور کی ضرورت تھی اُنپر اُنکی آنکھ کیسی گڑی ہوئی تھی اور کیونکر اُنکو اِس بات کی دل سے خواہش تھی کہ جو کچھ ہم فتح کرچکے ہین اُسکی کامل حفاظت رہے اور تعاقب کی فوج فوراً روانہ کی جائے۔

جنرل وِلسَن کے نام جنکو ایک مہینہ پیشتر سے اُنھون نے لکھا تھا کہ باغیون کے تعاقب کا بندوبست ہرطرح سے کرلینا چاہیے لیکن جنرل مذکور جیسا کہ اُنکا خیال ہے اُسمین قاصر رہے بتاریخ ۲۶ ستمبر یہ چٹھی لکھی تھی۔

اِس اَمر کے دریافت ہونے سے اطمینان ہوا کہ تعاقب کا کالم فوج روانہ ہوگیا۔۔۔۔ قلعہ بیشک ایسی عمارت نہین ہے جو قواعدوان سپاہ کے مقابلہ مین محفوظ رکھی جاسکے لیکن برخلاف اسکے ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ ایک عجیب طریقہ سے دریا کے تمام رستہ پر محیط ہے اور اُسکی عمارت بھی بھاری اور مضبوط ہے۔ دو دمدمے جنکو انجنیر لوگ ایک ہفتہ مین تیار کرسکتے ہین اگر اُسکے سامنے بنا دیے جائینگے تو گمان غالب وہان سے ہر قسم کی مزاحمت دُور ہوسکیگی اور شہر کی بھی تہدید ہوسکیگی۔

یہ بھی بہت صحیح ہے کہ آپ کی بکار آمد فوج نہایت قلیل ہے اور اُس سے بے انتہا کام لیا گیا لیکن مین دیکھتا ہون کہ اب اُسمین کوئی چارہ نہین ہے ہم کو بہرحال اسوقت آگے بڑھکر مفسدہ کو فرد کرنا لازم ہے ورنہ وہ پھر برپا ہوجائیگا اور ہم لوگون کو تباہ کریگا۔ سپاہیون نے بیشک بڑا کام کیا ہے لیکن فی الحال اُنکو محنت چھوڑکر آرام کرنے کا موقع نہین ہے۔

مین خیال نہین کرتا کہ آپ کو کچھ اِس بات کا خوف ہوسکے کہ دہلی پر کسی طرف سے حملہ ہونے کا موقع آئے اور اُسکے ہاتھ سے اگر واپس آئے تو مین اُن سب مصیبتون کو جو فی الحال اُن پر گذری ہین قطع نظر کرکے یہ کہہ سکتا ہون کہ ہماری حکومت مین پچاس برس کے عرصہ سے کبھی اُنھون نے کسی قسم کی شورہ پشتی نہین کی اور اگر ہماری اپنی فوج نے غدر نہ کیا ہوتا تو پچاس برس تک اور وہ خاموش رہتے۔ بارہمہ کشمیری بھاگنکے مرجون پر چند سرون کے اتکادینے سے پھر کسی طرح کا خطرہ نہ رہیگا

ہِلْمام ہَرِٹْن صاحب فوجی گورنر دہلی کو ۳۰- تاریخ اُنھون نے یہ چٹھی لکھی جسپر لحاظ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر پہ ہمارا قبضہ ہونے کے دس ہی دن بعد یہ چٹھی لکھی گئی تھی-

باشندگان شہر کی نسبت میری راے یہ ہے کہ قلعہ کی حفاظت کے لیے فوج کی طرف سے جسوقت سب بندوبست ہو جائے تو وہ رفتہ رفتہ احتیاط کے ساتھ واپس طلب کر لیے جائین — شہر کی تہدید کے لیے اگر ایک عمدہ توپخانہ اُس پھاٹک کے سامنے جو چاندنی چوک کے محاذی مین واقع ہے لگایا جائیگا تو ہر طرح سے اطمینان رہیگا- حال کے مفسدہ مین جو لوگ سرغنہ اور مفسد تھے میری راے ہے کہ اُن سب کو پھانسی دی جائے لیکن اور لوگون کے ساتھ بملاطفت پیش آنا چاہیے- فیصدی ۹۰ آدمیون کو اِس غدر سے کوئی علاقہ نہ تھا اور ہم خود اپنی بیوقوفی اور کمزوری کی بابت مورد الزام ہین-

چارلس سانڈرس صاحب ایجنٹ چیف کمشنر متعینہ ممالک مغربی وشمالی کے نام جو دہلی مین تھے اُنھون نے بتاریخ ۶- اکتوبر یہ چٹھی لکھی تھی-

.... مجکو اس امر کے استماع سے خوشی ہوئی کہ شاہزادون کے خلاف آپکے نزدیک کافی ثبوت پایا گیا- سزا اسی قسم کے لوگون کو دینا ہوگی- باقی عوام الناس کو تاوقتیکہ اُنکے خلاف درصل ہماری مخالفت کا جرم نہ ثابت ہو ہرگز سزا نہ دینا چاہیے- میری راے ہے کہ مناسب شرطون کے ساتھ عام باشندگان شہر واپس طلب کر لیے جائین اب سب سے زیادہ عاجز اور سب سے زیادہ بیقصور ہی اشخاص کو تکلیف ہے ....

دوسرے روز اُنھون نے سانڈرس صاحب کو یہ چٹھی لکھی-

اگر گشتی کالم فوج نے اپنی ریواڑی کی سفارت کا کام بخوبی انجام کیا تو مین دہلی کے کمانڈنگ جنرل کو صلاح دونگا کہ سپاہ مذکور نواب کے مقابلہ مین جھجر کو بھیجدی جائے- میری راے ہے کہ اُن سے اطاعت قبول کرنے کو کہون اور واجبی طور سے اُنکے مقدمہ کی تحقیقات کرنے کا وعدہ کرون- جنرل موصوف کو لازم ہے کہ سندخان اور دوسرے مفسدون کو بھی زیر کرین- اِس بات کو ذہن نشین کرنا چاہیے کہ وہ صرف ہمارا باجگذار اور برٹش گورنمنٹ کی رعیت ہی نہین ہے بلکہ درصل ہمارا بنایا ہوا سردار ہے- اگر اُسنے اطاعت قبول کرنے سے انکار کیا تو مین ایک گھنٹہ کا توقف نہ کرونگا اور فوراً اُسپر اور اُسکے مددگارون اور معینون پر حملہ کرونگا- اسکے بعد بلبھ گڈھ کے راجہ اور نواب فرخ نگر کے ساتھ بھی یہی سلوک کرنا ہوگا علی الخصوص نواب کے ساتھ ضرور کرنا ہوگا- مین نے سنا ہے کہ بلبھ گڈھ کے راجہ کا مزاج کچھ بہک گیا ہے اور اُسنے خاندان نابہ مین شادی بھی کی ہے پس عجب نہین اگر وہ کچھ دنون تک بے اختیار رہے- صفحہ

نیول چیمبرلین کو بتاریخ ۸- اکتوبر کو یہ چٹھی لکھی-

مین کسی طرح سے اِس بات کی صلاح نہین دیتا کہ شاہزادے یا اِس قسم کے اور حرامزادے بلا تحقیقات قتل کیے جائین- بلکہ برخلاف اسکے مین ضرور اُن سب لوگون کو تحقیقات کا موقع دونگا- بوڑھا بادشاہ اگر بھاگ گیا ہوتا تو مین ضرور اُس کو گولی مار دینے کی راے دیتا لیکن اگر وہ بھاگا نہین تھا تو مین یہ راے نہین دیتا- یہ تو مین فی الحقیقت ہمیشہ سمجھتا رہا کہ اُسنے مقتضاے وقت دیکھکر عمل کیا- قدیم

پنجابی سپاہی اگر اپنے ملک کو واپس آئینگے تو مین بہت خوش ہونگا لیکن ابھی اسوقت تو یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اُنمین سے بعض لوگ اور آگے بھیجے جائین - آپ کو معلوم ہے کہ اُنکے بغیر فی الحقیقت فوج کام نہین کر سکتی . . . . - مین نے قلعہ اور قلعہ کے قریب والے حصہ شہر پر قبضہ کرنے کی راے اِس سبب سے دی تھی کہ باشندگان شہر واپس آنے لگینگے - مین سمجھتا ہون کہ جسوقت قلعہ پر ہمارا قبضہ رہیگا اور اُسکی دیوارون پر چند توپین چڑھی ہونگی تو مجکو یقین ہے کہ دو ہزار سپاہی کُل باشندون کو خوف دلانے اور اُنکو اپنے اختیار مین رکھنے کے لائق ہو سکینگے - پنجاب کو واپس آنے کی کب تک آپ تجویز کرتے ہین - جس وقت آپ اور ریٹیگفرسن صاحب واپس آئینگے تو مجکو بڑی خوشی ہوگی - ایک نہ ایک طور سے کام کرتے کرتے ہم تھک گئے اور اب ہمارے انجام کرنے کی قوت سے کام زیادہ ہے -

اُسی روز الگزینڈر ٹیلر صاحب کو اُنھون نے یہ چٹھی لکھی -

مین مبارکباد دیتا ہون کہ آپ کو دہلی مین کامیابی حاصل ہوئی - مین خوب جانتا ہون کہ دہلی پر اصل مین قبضہ کرنے والے آپ اور بیچارے نکلسن صاحب تھے - علی الخصوص جنیبرلین صاحب کے زخمی ہونے کے بعد آپ ہی لوگون نے کام کیا - مین سمجھتا ہون کہ آپ کی کارگزاریون کی تعریف ایک زمانہ کریگا -

آپ نے جو یادداشت اِس بارے مین لکھی تھی کہ دہلی کے محفوظ رکھنے کا سب سے بہتر کون طریقہ ہے ابھی اُسکو مین پڑھ رہا تھا - اب مین اِس بارے مین چند باتین بیان کرنا چاہتا ہون - مجکو معلوم ہوتا ہے کہ اُدھر جنرل وِلسن اور آپ اور اِدھر مین ایسی دو باتین چاہتا ہون جو ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہین - اب امر تجویز طلب یہ ہے کہ اِن دونون مین سے در اصل کس کی زیادہ ضرورت ہے - اگر غرض یہ ہے کہ شہر دہلی محفوظ رکھا جائے تو دونون باتین بہت صحیح ہین اور مجکو پھر کچھ اور کہنا نہین ہے لیکن فرض کیجیے کہ اگر یہ ضرور ہوا کہ باشندون کو واپس آنے کی اجازت دی جائے (اور میرے نزدیک زیادہ تر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے) تو قلعہ کی دیوار پر چند توپون کے چڑھانے کا بندوبست کیا نہو سکیگا در حالیکہ یہ بات صرف دکھلانے کے لیے ہوگی - جو دیوارین چوٹی پر نو فیٹ چوڑی ہین اُنپر نو پونڈ والی توپین بیشک چڑھ سکینگی اور اگر چند توپین تھوڑی باہر نکلی رہینگی تو اِسکا نتیجہ اور بھی عمدہ ہوگا - اگر ہمکو باہر کی لین کا بچانا ہوا تو بیشک ہمکو کُل زمرہ عوام الناس سے حفاظت کرنا ہوگی - لیکن آخر کن لوگون کے مقابلہ مین یہ حفاظت کی جائیگی - میرے علم مین باغیون کی ایسی کوئی سپاہ نہین رہ گئی جو مخالفت کے لیے آسکتی ہو - ہماری فتحمندی کی شہرت اِس بات کے واسطے کافی ہے کہ اگر دشمن کوئی موجود بھی ہوتا تو حملہ نہو سکتا چہ جائیکہ اب دشمن معلوم ہی نہین ہوتا - میری راے یہ ہے کہ عوام الناس کو مناسب شرطون پر واپس آنے کی اجازت دے دینا چاہیے اور جسوقت یہ امر مسلم ہے تو کیا قلعہ کو چند توپون سے مسلح کرکے جسکے باعث سے لوگون کو خوف رہے ہماری حفاظت نہین ہو سکتی ہے - مہربانی کرکے فرصت کے وقت اِس چٹھی کا جواب لکھیے -

جس ہمدردانہ حکمت عملی کی بابت مسٹر جان لارنس کو حکام دہلی سے بے ضابطہ طور پر تاکید کرنے کی ایسی خواہش پیدا ہوئی تھی سرکاری طور پر سپریم گورنمنٹ سے اُسکی بابت اصرار کرنے مین بھی اُنھون نے دریغ نہین کیا - ۹ - اکتوبر کو اُنھون نے لارڈ کیننگ کے نام مندرجہ ذیل چٹھی روانہ کی -

صاحب چیف کمشنر خیال کرتے ہین کہ باشندگان دہلی کو واپس آنے کی اجازت دینا ایک صائب حکمت عملی ہے۔ شہر دہلی عرصہ ایک بڑی تجارتگاہ اور تمدنی اور ملکی لحاظ سے ایک بڑا ضروری مقام ہے۔ اُسپر قبضہ رکھنا ہر ایک امر کے لحاظ سے اُسکے برباد کرنے کی نسبت زیادہ مفید ہوگا۔ گو اُسکے بعض باشندے کیسے ہی قصور وار کیون نہون لیکن اِس امر سے صاحب چیف کمشنر کے یقین مین کوئی غیر طرفدار آدمی انکار نہین کرسکتا ہے کہ ان مین سے اکثر اشخاص شریک بغاوت نہ تھے اور اگر ہم لوگون کو اختیار حاصل ہوتا تو اُنہین سے اکثر اشخاص ہمارا ساتھ دیتے۔ لیکن جیسا کہ معلوم ہوچکا ہے وہ ایک بے رحم اور مطلق العنان سپاہ کے اختیار مین تھے اُنپر بڑی مصیبت پڑی اور اسواسطے یہ عمدہ حکمت عملی معلوم ہوگی کہ جو لوگ اپنے گھرون کو واپس آنے کے لیے زندہ رہ گئے ہین اُنکو اِس بات کی اجازت دیجائے۔

لیکن سر جان لارنس کی شکایتون کی طرف اب تک بخوبی توجہ نہین کی گئی اُنکو کارروائی کرنے کا کوئی اختیار تھا وہ صرف صلاح دے سکتے تھے۔ دہلی کی حالتین بالکل خلاف قاعدہ تھین اِس مین کوئی شک نہین ہے شہر جیسا کہ مین پیشتر ثابت کرچکا ہون جنگی گورنر کرنل ولیم برن کے اختیار مین تھا۔ ایک جنگی کمیشن اُن تمام مجرمون کی تحقیقات کے لیے جن پر بغاوت کا جرم قائم کیا گیا تھا مقرر ہوئی تھی اور اُسکے احکام سزا کی پروووسٹ مارشل تعمیل کرتا تھا۔[1] لیکن چونکہ گویا یہ امر بھی انصاف کے لیے کافی نہ تھا لہذا ایک خاص کمیشن مقرر کی گئی تھی جسکے ہر ممبر کو "چھوڑنے اور پھانسی دینے کے کامل اختیارات" سپرد ہوئے تھے اور اِس کمیشن کو سپریم گورنمنٹ نے مقرر کیا تھا۔

پس کچھ حیرت کی بات نہین ہے جو بعض لوگون نے اِس بیرحمی کے طریقہ کو دیکھکر کہ مرگ و زلیست کا اختیار ایسے لوگون کو دیا گیا تھا جن مین سے بعض اشخاص اقل درجہ مطلقاً انصاف کرنے والے نہین تھے اُنھین خوفناک حقوق کا خود دعوی کرکے آپ اُسکی تعمیل کی۔ اور اِس بات کا بھی کوئی تعجب نہین ہے کہ انتقام بڑی خونریزی سے ہو رہا تھا اور اور اُسوقت ایسی ایسی باتین ہوتی تھین کہ جو لوگ اُنکے دیکھنے کے لیے اُسوقت مجبور کیے گئے تھے اب تک وہ باتین یاد کر کرکے کف افسوس ملتے ہین۔

اوائل مین جب فاتحون کا خون بہت جوش مین تھا تو اُس وقت شہر اور باہر کے بہت سے انگلش اشخاص کو یکسان افسوس ہوا۔ چارلس سانڈرس صاحب جنھون نے کسی شخص کو سزاے موت نہین دی تھی اور جنھون نے ضعیف بادشاہ اور اُسکے بیٹے کے ساتھ ایسا سلوک کیا تھا جو جلیل القدر شخص کے ساتھ مصیبت پڑنے اور بڑھاپے کے وقت کرنا چاہیے اور جو اُن سخت دلون سے جو اُنکے قریب تھے آخر تک یہ الزام پاتے رہے کہ اُنکی رحمدلی مقتضاے وقت کے

[1] تواریخ محاصرۂ دہلی (صفحہ ۲۰۹) کا لائق اور منصف مزاج مصنف چشم دید واقعہ بیان کرتا ہے کہ "جو مجرم گرفتار ہوتے تھے وہ جنگی کمیشن کے سپرد کیے جاتے تھے کہ اُنکے مقدمات کی تحقیقات ہو۔ یہ کام بڑی شتابی سے ہو رہا تھا۔ سزاے موت کے سوا اور کوئی سزا نہ تھی اور ہر مقدمہ کی تحقیقات کا نتیجہ یہی ہوتا تھا کہ مجرم ماخوذ ہوتا تھا جو جنٹلمین منصف مقرر کیے گئے اُنکے مزاج مین رحم چھو نہین گیا تھا"۔

خلاف تھی ان لوگون کو روک نہ سکے - پھانسی دینے کے لیے ایک شارع عام پر جہان بکثرت سے لوگ اکثر تماشا دیکھا کرتے تھے چار بلّیان گاڑکر ایک ٹکٹھی بنائی گئی تھی - ایک جانے بوجھے دیسی دوکاندار نے یہ بندوبست کیا تھا کہ وہ اپنی دوکان کے سامنے چند کرسیان لاکر بچھاتا تھا اور ان کرسیون پر بیٹھکر انگلش افسر چرٹ پیتے تھے اور ایک قلیل رقم دےکر اُن لوگون کی حالت نزع دیکھنے لگتے تھے جو چارون ستونون سے غول کے غول یکبارگی لٹک پڑتے تھے اور فوراً صفائی سے ایک چھکڑے مین جو نیچے کھڑا ہوتا تھا تلے اوپر ڈال دیے جاتے تھے تاکہ اور کشتون کے لیے جگہ ہو رہے - ایک مرتبہ دس بارہ آدمیون کا ایک غول گیٹشن کے روبرو لایا گیا - اِن لوگون کے خلاف کوئی امر کافی ثبوت سے ثابت نہین ہوا تھا - لیکن بیان کیا گیا کہ وہ سپاہیون کے ایسے ظاہر مین معلوم ہوتے تھے یا ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا اُنھون نے کبھی ہتھیار باندھے تھے اور یہ بات کافی ہوگی - سب کے سب اُسی وقت دار پر چڑھا دیے گئے[1] - ص ۲۵۵

ہم پر ہین قبیح جرم قائم کیا رد لکھین اُنکی خود ہین نادم

یہ باتین لاہور مین پوری پوری نہین معلوم ہوئین بہت دنون کے بعد معلوم ہوئین اور اِس بات کے لکھنے مین مجکو خوشی معلوم ہوتی ہے کہ وہ لوگ جنکو جان لارنس نے ایک اپنی ابتدائی چٹھی مین کسیقدر ظرافت کے ساتھ "خونخواران دہلی" کہا تھا وہ لوگ جو وہان کی عمل مین لائی ہوئی مستعدی یعنی خونریزی کی ابتدائی خبرین سن کر خوش ہوے تھے اور وہ لوگ جو مسجد کے منہدم کرنے اور شہر کے کھود ڈالنے کی پکار پکار کر صلاح دیتے تھے حقیقت حال کے ظاہر ہونے پر اُن افعال انتقام پر الزام لگانے کے واسطے فوراً تیار ہو گئے جو برابر اُس چار مہینے کی حکومت جتاتے اور اُسکو بدنام کرتے رہے تھے جو شہر پر قبضہ ہو جانے اور تمام مخالفت کے موقوف ہونے کے بعد قائم رہی تھی -

اُن لوگون نے جو کم وبیش ان افعال سے تعلق رکھتے تھے اور جن پر سر جان لارنس کا بہت بھاری الزام آیا بیان کیا ہے کہ اُنھون نے اِس بارے مین مخالفت اُسوقت کی جب ایسا کرنا ممکن تھا - یعنی جس وقت عوام انگلستان اپنی رائے ظاہر کر چکے تھے کہ اب زیادہ خونریزی نہونے پائے اور اُنکو ہندوستان مین اپنا اختیار ظاہر کرنے کا موقع ملا - یعنی اصل مین وہ بلا امتیاز انتقام کی راے کے اُسی وقت طرفدار تھے جب خوب انتقام ہو رہا تھا اور رحمدلی اُسوقت ظاہر کی جب مظلومون نے زیادہ فریاد بلند کرنا شروع کی جن چٹھیون کو مین اوپر نقل کر چکا ہون اور جو (ایک مرتبہ اور اِس بات کو بیان کیے دیتا ہون) تسخیر دہلی کے چند ہی دنون بعد سے لکھی جانے لگی ہین اُن سے بخوبی یہ ثابت ہو گا کہ امر مذکورۂ بالا کہان تک خلاف اصل ہے اور اب مین اُسی قسم کی اور چٹھیون کو محول کرتا ہون جو سب ایک ایسے وقت کی لکھی ہوئی ہین جب تک بہت کم لوگون نے اعتدال یا ترحم کا نام لیا تھا - دہلی مین درحقیقت جو کچھ واقع ہو رہا تھا اُسکی خبرین اصل مین رفتہ رفتہ کرکے اُنکے پاس پہونچی تھین

[1] یہ باتین اور انکے سوا اور حالات جنکو مین نے بیان کیا ہے خاص کر جنرل بلہام برن اور سر نیول چیمبرلین کے ذریعہ سے جو برابر دہلی کے ذمہ دار افسر رہے دستیاب ہوے ہین - پس اُن سے بڑھکر اور کون معتمد سند مل سکتی ہے -

کیونکہ ہر شخص جو اِن ظالمانہ کارروائیون مین شریک تھا وہ سب کے بعد اُنکو اُنکی خبر کرتا۔ اُنھون نے سانڈرس صاحب کو ص ۲۵۵
بتاریخ ۲۳- اکتوبر تحریر کیا کہ جس طریقہ سے سپاہیون کو لُوٹ کی اجازت دی گئی وہ بہت ہی خراب ہے۔ اگر یہ لُوٹ
جاری رہی تو سپاہی خود ننگا کر دینگے۔ اِسکے چند روز بعد اُنھون نے ہیو فریزر چیف کمشنر مِمالک مغربی و شمالی کو تحریر کیا کہ

شہر اور قلعہ دہلی کے بارے مین مَین لکھتے لکھتے تھک گیا۔ میری خواہش تو یہ ہے کہ شہر پناہ سے سب توپین اُٹھالی جائین اور جسقدر قلعہ مین لگائی جاسکین وہان لگادی جائین تاکہ شہر پر خوف رہے اور عوام الناس واپس آنے لگین۔ مین اس بات مین خوش ہون کہ بشرط ضرورت دہلی مین ایک ہزار آدمیون کے ساتھ جو کچھ کرنا ہو وہ میری پیٹھ پر گذر جائے۔ آپ نے جو مہربانی کے کلمات لکھے اُسکا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہون۔ مین سمجھتا ہون کہ مین نے اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے اور بہت سے لوگون نے اپنا اپنا فرض بالکل میری طرح ادا کیا ہے۔

کارپردازان مال غنیمت کے بارے مین کرنل پلہام برن نے سنگدلی اور بیرحمی کا جو کچھ حال لکھا تھا اُس کے جواب مین اُنھون نے یہ لکھ بھیجا تھا۔

مین سمجھتا ہون کہ کارپردازان مال غنیمت دہلی کے بارے مین جو کچھ آپ نے مجھکو لکھا ہے وہ چیمبر لین صاحب سے جا کر کہیے۔ اگر آپ اس بارے مین تحریک کرنا نہین چاہتے ہین تو مجھکو اُسکی تحریک مین کوئی عذر نہین ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ جو کچھ آپ نے مجھکو لکھا ہے اس سے ہماری قوم کے چال چلن پر دھبہ لگتا ہے اور جہان تک جلد ممکن ہو اسکو روکنا چاہیے۔

جیسا کہ مین اوپر بیان کر چکا ہون جان لارنس کے بعض احباب نے اُنکو لکھا کہ اُنکو دل سے اِس بات کی امید ہے کہ دہلی پر ایک سِرے سے ہل چلا دیا جائے اور ون نے یہ لکھا کہ اگر شہر نہین تو جامع مسجد ضرور منہدم کردی جائے۔ اِس آخری درخواست کے جواب مین اُنھون نے پلہام برن صاحب کو جنھون نے اُن سے صلاح پوچھی تھی لکھا کہ وہ اس بارے مین کسی طرح سے رضامند نہونگا۔ مذہبی عمارتون کے انہدام سے ہمکو بہت احتراز کرنا چاہیے نہ دوستون کی خوشی اور نہ دشمنون کی رنج دہی کے واسطے ایسا کرنا لازم[1] ہے اور جب اُنکے صوبہ کے بعض ذی اختیار افسرون اور دلی دوستون نے کہا اور بعض لوگ اصالتاً تحریک کرنے کے واسطے حاضر ہوے اور بطور ایک یقینی دلیل کے بیان کیا کہ مسجد دہلی دنیا بھر مین
سب سے بڑی ہے اُسکے انہدام سے ہر مقام کے مسلمانون کے مذہب پر ایک ضرب پڑجائیگی تو اُنھون نے پہلے بڑی ص ۲۵۶
سہولیت سے حجت و دلیل کی لیکن جب دیکھا کہ کہنے کا کچھ اثر نہین ہوتا تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھکر کھڑے ہوے اور اُنمین سے ایک شخص کی پشت پر زور سے ایک گھونسہ مار کر کہا کہ دو دیکھو مین تمکو اِس کا حال بتاتا ہون۔ ایسی بہت سی چیزین ہین

[1] اِس بات کا بیان کرنا خالی از لطف نہین ہے کہ سَر جان لارنس اور اُنکے عالی ہمت بھائی سَر ہنری دونون ایک طبیعت کے آدمی تھے جسوقت سَر ہنری لارنس لکھنؤ مین غدر برپا ہونے کے اندیشہ سے قلعہ مچھی بھون کو مستحکم کر رہے تھے اور اُنسے اصرار کیا گیا کہ قرب و جوار کی کل بھاری عمارتون اور بعض بلند مساجد کو جو حفاظت مین خلل انداز ہوسکتی ہین گرا دیا جائے تو سَر ہنری لارنس نے جواب دیا کہ "مقدس مقامات کو چھوڑ دینا چاہیے"۔ تواریخ کے صاحب صہ ۴۴ باب دوم۔

جنگ کرنے کی ترغیب تم مجکو دے سکتے ہو لیکن تم گھونسہ مارنے کی ترغیب مجھے نہ دو گے۔اس سے بہتر ہے کہ تم اِس بات کے واسطے تکلیف نہ کرو''۔

ہاڈسن صاحب نے دہلی کے بعض بڑے بڑے مجرمون سے اُنکی جان بخشی کا وعدہ کیا تھا۔سانڈرس صاحب نے سر جان لارنس سے استفسار کیا کہ آیا اِن وعدون پر عمل کرنا چاہیے یا نہین۔جس طور پر ایسی صورتون مین ہمیشہ اُنھون نے کیا تھا اُسی طرح اب بھی جواب دیا کہ قول کی پابندی ہر حالت مین کرنا لازم ہے گو کیسا ہی نقصان کیون نہ اُٹھانا پڑے''۔ہاڈسن صاحب نے جو ذمہ واریان کی ہین میرے نزدیک اُن پر عمل کرنا چاہیے اِس سے کچھ مطلب نہین ہے کہ کس سبب سے وہ وعدے کیے گئے تھے۔کمانڈر انچیف اور اُنکے جانشینون نے ہاڈسن صاحب کو بڑے بڑے اختیارات دیے تھے اور اگر صاحب مذکور نے اُن اختیارات کا نام بدنام کیا تو یہ امر ہاڈسن صاحب اور اُنکے ایمان اور ہاڈسن صاحب اور گورنمنٹ کے درمیان ہے۔۔۔۔۔۔مین نے ایک خبر یہ سُنی ہے کہ راجہ بلبھ گڈھ کا مزاج کسیقدر بہکا ہوا ہے اگر یہ صحیح ہے تو کمیشن کو حسب ضابطہ اطلاع دینا چاہیے۔ہم ایسے لوگون کو پھانسی دینا نہین چاہتے جو آپ اپنی خبر لینے کے قابل نہین ہین۔۴۔ستمبر کو اُنھون نے لارڈ کیننگ کی خدمت مین اِس عبارت کی ایک چٹھی روانہ کی جس سے کمال حلم و رحم مترشح ہوتا تھا۔

مائی لارڈ۔آمد و رفت کی مشکلات کے سبب سے مین اِس امر مین اب تک قاصر رہا کہ یور لارڈشپ نے سرکاری طور پر میری خدمتون کا جو اعتراف فرمایا اُسکا شکریہ ادا کرون۔ہم سب لوگ جو لڑتے تھے تو اپنی جانون کے لیے نہین بلکہ جنکی حفاظت سب پر مقدم تھی اُنکی یعنی اپنے عیال و اطفال کی حفاظت کے لیے لڑتے تھے اور مین یقین کرتا ہون کہ ایسے لوگ شاذ ہی ہونگے جنھون نے اپنے مقدور بھر اِس بارے مین کوشش نہ کی ہوگی۔

مجکو خوش نصیبی سے اپنے ماتحت افسر بہت اچھے ملے تھے جنھون نے فائدۂ سرکار کے لیے نہایت جوانمردی اور لیاقت سے کام کیا۔اِس بارے مین جسقدر مین مسٹر منٹگمری کرنل اڈورڈس اور کرنل نیکلسن کا شکرگزار ہون اُتنا کسی کا شکرگزار نہین ہون لیکن میرے بہادر اور عالیشان دوست جان نکلسن جنکی خدمتین بیشک نہایت ہی بیش قیمت ہین وہ خاص شکرگزاری کے مستحق ہین۔مجکو امید ہے کہ کورٹ آف ڈائرکٹرس صاحب موصوف کی خدمتون کا صلہ اُنکی بیوہ مان کو ایک عمدہ پنشن دینے کے ذریعہ سے ظاہر کریگی۔

مجکو معلوم نہین ہے کہ یور لارڈشپ نے دہلی کے بارے مین کیا تجویز کیا ہے لیکن اگر اُسکو بحیثیت شہر قائم رکھنا منظور ہے تو مین سمجھتا ہون کہ کارپردازان مال غنیمت کی کارروائیون کو روکنا چاہیے۔مین اِس بات کا بھی ساعی ہون کہ شہر مذکور جنگی قانون کے اثر سے بری کیا جائے۔دہلی کے لیے صرف ایک مستعد اور بہادر اور عمدہ چال چلن کے سپاہی کی اس بات کے واسطے ضرورت ہے کہ سپاہ کو اپنے اختیار مین رکھے اور ایک قوی پولیس اور ایک عمدہ مجسٹریٹ امن و امان کو قائم رکھے۔جب تک دیسی باشندون کے جان و مال کی کوئی حفاظت نہ کی جائیگی اُسوقت تک امن و امان کا قائم ہونا دشوار ہے۔مین بہت قوی صلاح کار اِس بات کا ہون کہ جن لوگون پر ص م ۲

جرم ثابت ہو اُنکو فوراً سخت سزا دی جائے۔ لیکن جو غارتگری اسوقت برابر ہو رہی ہے اُس سے یہ بات ضرور ہونے والی ہے کہ رفتہ رفتہ دیسی لوگ برہم ہو جائینگے اور ہمارے اُنکے درمیان اسوقت جو رخنہ پڑا تھا وہ اور بھی بڑھ جائیگا اور ہمیشہ کے لیے قائم رہیگا۔

مجکو دریافت نہین ہو سکتا کہ ممالک مغربی و شمالی مین فوج یا پولیس کی سپاہ بھرتی کرنے مین کوئی کارروائی ہوئی ہے پنجابیون کی طلبی اب تک جاری ہے مین نے ایک نئی بٹالین کو جو فی الحال یہان بھرتی ہوئی تھی دہلی بھیجدیا ہے اور ایک اور بٹالین بنارس مین مسٹر جے پی۔ گرینٹ کی ضرورت کے لیے بھرتی کر رہا ہون۔ اسمین شک نہین کہ بشرط ضرورت مین اور سپاہ بھرتی کر سکتا ہون لیکن میری راے اسکے خلاف ہے۔ یہان کی قومین ہندوستان کے باشندون سے زیادہ جنگجو اور جفاکش ہین لیکن اُنکی انہین صفتون نے ہمارے لیے اور خطرہ پیدا کر دیا ہے۔

اسی زمانہ کے قریب اُنھون نے لارڈ اِلفنسٹون کو یہ لکھا تھا۔

مین یقین کرتا ہون کہ دہلی کی کارروائیون کی بابت جو کچھ آپ نے سُنا ہے وہ بعید از صداقت ہے۔ یہ خبرین فی نفسہ غلط ہونے کے سوا ہمارے حق مین انتہا مرتبہ کی مضر ہین اور اُن سے ہمارے اور ہندوستانیون کے مابین اور رخنہ پڑنے کا گمان ہے۔ مجھ سے جہان تک ہوسکا وہان تک مین نے اِن خرابیون کے رفع کرنے کی فکر کی لیکن مجکو اپنی راے کے نافذ کرانے کا اختیار نہین ہے اور جنرل کو الزام لگاتے ہین مگر خود کچھ نہین کرتے۔ مین نے کئی بار کلکتہ کو چٹھیان لکھین لیکن کوئی جواب نہ پایا۔ دہلی مین جنگی قانون کو موقوف ہونا اور کارپردازان مال غنیمت کو موقوف کر دینا چاہیے۔ اگر ان باتون کی اصلاح کر دی جائے اور کوئی مستعد اور صائب الراے افسر فوج کا کمانیر مقرر کیا جائے جو سپاہیون کو اپنے قابو مین رکھے تو بخوبی اصلاح ہو جائیگی۔

سر جان لارنس نے اِن امور کی بابت متواتر تاربرقیان اور چٹھیان کلکتہ کو روانہ کین لیکن کسی نہ کسی وجہ اور زیادہ تر اِس سبب سے کہ اُنکی اکثر تاربرقیان اور چٹھیان پہونچنے ہی نہ پائین اُنکا کوئی جواب نہ آیا۔ ذیل مین اُنکی بھیجی ہوئی ایک تاربرقی مورخہ ۳۰- نومبر درج کی جاتی ہے۔

چیف کمشنر بہت زور دے کر یہ صلاح دیتے ہین کہ کارپردازان مال غنیمت دہلی موقوف کر دیے جائین اور امید کرتے ہین کہ سپریم گورنمنٹ اسمین دست انداز ہو کر باشندون کو مزید غارتگری سے بچا لیگی۔ اُن مین سے ہزارہا اشخاص نے ہماری مخالفت مین شرکت نہین کی لیکن عام تباہی مین سب کے سب مبتلا ہین۔

آخر مین اور زیادہ زور دیکر اُنھون نے جنرل پنی کو جو کمانیر جنرل اور معہذا اور تمام اشخاص سے زیادہ ذمہ دار افسر تھے اِس مضمون کی چٹھی لکھی کہ دہلی مین جو کچھ گذر رہا ہے سخت کارروائی کے ذریعہ سے اُسمین جنرل موصوف کیون مزاحم نہین ہوتے۔

میرے پیارے جنرل۔ کیا مال غنیمت کے بارے مین گورنمنٹ کی جانب سے آپ کے پاس کوئی جواب آگیا ہے مین آپ کو اِس امر کی ترغیب دینے کی خواہش رکھتا ہون کہ آپ اِس معاملہ مین دست اندازی کرتے۔ مین یقین کرتا ہون کہ جس طور سے ہم نے

ہر درجہ کے لوگون کی لوٹ بلاتقید جائز رکھی ہے اُس سے ہمیشہ کے لیئے ہم پر جواز الزام رہیگا۔ لیکن ہر حالت مین دو مہینے کی لوٹ کافی ہے۔ مین نے اِس بارے مین بمبئی سے بھی شکایتین سنی ہین۔ مین نے آج رامچندر نامے ایک بابو کی چٹھی کی نقل روانہ کی ہے جس نے شکایت کی ہے کہ انگلش افسر عجیب طریقہ سے اُسکے ساتھ پیش آئے۔ مین نے یہ بھی سُنا ہے اگرچہ وہ ناممکن ہے کہ افسرون نے باہر نکل کر دیسی باشندون کو بے سبب قتل کرنا شروع کیا۔ آپ یقین رکھیے کہ مین ایسی باتون کو بغیر اسکے کہ اُسپر لحاظ کرون واقع نہونے دونگا۔ اگر ہم سے اعلیٰ دماغ کی کارروائیان نہین ہوسکتی ہین تو معمولی حکمت عملی کے اظہار سے بھی ہم لوگون پر لازم ہے کہ اپنے ہم وطنون کو ظلم و تعدی سے باز رکھین۔ مجھ سے بڑھکر باغیون اور قاتلون کو پھانسی دینے اور گولی مارنے پر کوئی شخص آمادہ نہوگا لیکن جب تک ہم دوست و دشمن مین تمیز نہ کرینگے اُس وقت تک یہی کھٹکا رہیگا کہ سب کے سب ہمارے مخالف بن جائینگے۔ ہر ہر مقام پر متفرق طور کی لڑائیان ہونے لگینگی ملک رفتہ رفتہ ویران ہوجائیگا اور آخر مین اِسقدر گرم ہوجائیگا کہ ہمارا رہنا یہان دشوار ہوجائیگا۔

معلوم ہوتا ہے کہ اِس چٹھی کا فوری اثر پیدا ہوا اگر اور باتون مین نہین تو کار پردازان مال غنیمت کی کارروائیان کے روکنے مین ضرور پیدا ہوا۔ کیونکہ ایک دوسری چٹھی مین جو جنرل پنی کے نام اُسکے ایک ہفتہ کے بعد لکھی گئی تھی اُنھون نے تحریر کیا کہ۔

مین آپ کا بہت ممنون ہون کہ آپ نے غارتگری کے روکنے مین نہایت تعجیل کے ساتھ کارروائی کی مجکو اس بات کے سننے سے بھی خوشی حاصل ہوئی کہ گشت وخون میرٹھ کے بارے مین جو خبرین مشہور ہوئی تھین وہ غلط ہین۔ بے شک اس بات کو سُن کر نہایت افسوس کرنے کی جگہ ہے کہ ہمارے ملک کے لوگ بے سبب اُن دیسی باشندون کو مارڈالتے جنکے جرم یا بیقصوری پر لحاظ کرنے کا اُنکو اختیار نہین تھا۔

لیکن اس بات کو دیکھکر کہ معاملات مین خواہش کے مطابق جلد اصلاح نہین ہوئی پنجاب مین تسلط ہوجانے کے بعد وہ فوراً اِس صریحی مقصد سے دہلی کو روانہ ہوے کہ جہان تک ممکن ہو خونریزی اور غارتگری کا انسداد کیا جائے وہ بتاریخ ۳۰۔ جنوری ۱۸۵۸ء فیروزپور سے سوار ہوے اور لودھیانہ اور انبالہ سے گذر کر اور اپنے لفٹنٹون اور اُن دیسی سردارون سے جنھون نے ایسی ایسی عمدہ خدمتین کی تھین ملاقاتین کرتے ہوے ۲۴۔ فروری کو دہلی مین داخل ہوگئے۔ پہلا کام وہان جاکر اُنھون نے یہ کیا کہ دہلی کے تمام خاص خاص افسرون کو طلب کیا۔ چارلس سانڈرس فلپ اجرٹن نیول چیمبرلین اور دوسرے اشخاص اس جلسہ مین آکر حاضر ہوے۔ اسپیشل کمشنرون کی کارروائیون ص ۲۵۹ کی بابت سر جان لارنس نے نرمی کے ساتھ تقریر کی۔ پہلے اِس امر کو تسلیم کیا کہ خاص صورتون مین انسداد کی خاص تدبیرین جائز ہوسکتی تھین۔ لیکن پھر بیان فرمایا کہ بہرحال اب اُس قسم کی تدبیرون کا زمانہ عرصہ ہوا کہ گذر گیا اور اب صرف اِس بات کی ضرورت ہے کہ لوگون مین امن وامان اور اعتماد قائم کیا جائے اسکے ساتھ اُنھون نے بذریعہ تار برقی لارڈ کیننگ سے استفسار کیا کہ جن لوگون کو پھانسی دینے اور رہا کرنے کا اختیار دیا گیا تھا اور اُنھون نے

اُس طور سے اُس اختیار کو اس بُرے طور پر استعمال کیا اُن سے فوراً اُس اختیار کے چھین لینے کی اجازت حاصل ہو۔۔۔۔ اور اُنکی جگہ سِوِل اور فوجی حکام کی ایک شاملاتی کمیشن مقرر کی جائے جو مفسدہ کے مقدمات کی تحقیقات کرے اور بلا منظوری گورنمنٹ کسی کو سزاے موت نہ دینے پائے۔ ایک چٹھی مین اُنھون نے لارڈ کیننگ کو لکھا "مین نے فساد اور بغاوت کے مجرمون کی تحقیقات کے لیے تین افسرون کی ایک کمیشن مقرر کرنے کا بندوبست کیا ہے کیونکہ ہر ایک جوڈیشل افسر کو بذات واحد سزاے موت دینے کا جو اختیار دیا گیا تھا اُس انتظام مین کوئی بہبودی نہین ہوئی"۔ ساتھ اسکے اُنھون نے کوشش کی کہ اصل بانیان فساد مین سے ایک خاص شخص ملک کے کسی اور حصہ کو بھیجدیا جائے جہان اُسکی حرص بڑھ نہ سکے اور اسطور پر فساد کی جڑ اُکھڑ جائے۔

دہلی مین زیادہ تر سَر جَانْ لَارِنْس کی طبیعت کے موافق اُنکے سِکْرِٹَرِی رِچَرْڈ ٹِمْپِل تھے جو اِس نازک زمانہ مین رخصت فرلو لیکر اَنگلستانْ جانے کے سبب غیر حاضر رہے تھے اور اِنگلستانْ سے واپس آکر جب کلکتہ مین اُترے تو عجب قسم کی مستعدی سے اِس بات کا بندوبست کر لیا کہ اُس ملک مین جو اب تک باغیون سے بھرا پڑا تھا گذر کر یکبارگی اپنے افسر اعلیٰ کے پاس پہونچ جائین۔ سَر جَانْ لَارِنْس کہتے ہین کہ "میر ٹِمْپِل تو اب کے مرتبہ بہت موٹا تازہ اور بڑی بڑی باتین سیکھ کر آیا ہے"۔ اور ۲۳ برس کے بعد جب مجھ سے بذات خاص سَر رِچَرْڈ ٹِمْپِل سے ملاقات ہوئی تو مین نے کُل خط کتابت سے جو نتیجہ نکالا تھا اُنھون نے حرف بحرف اُسکی تصدیق کی کہ دہلی کے فتح ہونے کے بعد پورے پانچ مہینے تک ہمارے اختیار مین دہلی کی کیا کیفیت رہی تھی۔ اُنھون نے بیان کیا کہ "شہر مین بالکل خاموشی اور امن تھا خوف کرنے کی کوئی وجہ نہین تھی۔ لیکن غارتگری اور خونریزی اب تک جاری تھی۔ لوگون کے چہرے فق تھے اور اب بھی کثرت سے گرفتار ہوتے جاتے تھے اور اُن مین اکثر لوگون کو پھانسی دی گئی یا قید کیے گئے"۔ سَر جَانْ لَارِنْس یہ امید کرکے کہ اب اِن تمام باتون کا خاتمہ ہو چکا دہلی سے ایک قرب وجوار کے ضلع کو گئے جہان بہت کچھ کام کرنا تھا۔ لیکن چند نوجوان افسرون کو جو باہر شکار کھیل رہے تھے اور اپنے طور پر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے تھے یہ کہتے ہوے سُن کر کہ اب بھی شہر مین جابرانہ حکومت بخوبی جاری ہے اور ایک گوجر جسکو جَانْ لَارِنْس کے آنے کے پیشتر پھانسی دینے کا حکم دیا گیا تھا بے اتفاقی سے خواہ کسی اور طور پر لیکن برخلاف حکم جَانْ لَارِنْس اُنکے پشت پھیرتے ہی پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ سَر جَانْ لَارِنْس نہایت غضبناک ہوکر پچھلے پیرون دہلی کو پلٹ پڑے اور وہان پہونچ کر ایسی تنبیہ کی کہ شاید اُنھون نے کبھی ایسی سخت تنبیہ نہ کی ہوگی۔ اُنھون نے اپنے سِکْرِٹَرِی سے کہا کہ "یہ جو کچھ ہوا ہے اُسکے بارے مین ایک نہایت سخت مراسلہ روانہ کرو اور اُسپر الزام عائد کرو"۔ ٹِمْپِل صاحب نے حکم کی حرف بحرف تعمیل کی اور جَانْ لَارِنْس نے کہا کہ جسقدر زور دیکر تم سے لکھا جاسکے اُسقدر زور دیکر اُس بات کو تحریر کرو۔ اور اسکا نتیجہ جو کچھ پیدا ہوا شاید اُس سے بخوبی تمام اُنکے دل کی کیفیت کا اظہار ہوگیا۔ جب جان لارنس اور اُنکے سِکْرِٹَرِی بگھی پر سوار ہوکر جانے لگے تو مجسٹریٹ شہر گھوڑے کو دوڑا کر پاس گیا اور بہت

ص ۲۱۲

۳۰

آرزومنت سے کہا کہ بعض قسم کے کلمات مین اعتدال کر دیا جائے مگر سَر جَانْ لَارِنْسْ نے کہا کہ "نہین اُسمین ایک لفظ بھی بدلنے کے قابل نہین ہے جس سخت عبارت کا لکھنا کافی ہوتا اُسکا نصف زور بھی اِس تحریر مین نہین پایا جاتا"۔

اب خوف کا زمانہ ختم ہوگیا اور سَر جَانْ لَارِنْسْ قلعہ اور ناؤ کے پُل کی حفاظت بعض بُرجون کے انہدام اور مسلمانون کے شہر مین واپس آنے اور سب سے ضروری امر یعنی واپس آنے کے بعد اُنکی حفاظت کے بندوبست کی بابت جَنرَل کَمَانیر سے کہکر ماہ مارچ کے تیسرے ہفتہ کو اُس شہر سے روانہ ہوگئے جسکی فتح اور اُسکے بعد حفاظت کے لیے اُنھون نے اسقدر کوشش کی تھی۔ دہلی کی مسجدین منہدم نہین کی گئین باشندگان شہر آوارہ وطن نہین ہوے کُل شہر مع اپنی رونق دار عمارتون اور تواریخی یادگارون کے مسمار نہین کیا گیا اور اُسپر ہل نہین چلایا گیا۔ خلاصہ یہ کہ قیاصرۂ روم شہر کَارتھیج اور کُورنتھ کے مسمار کرنے سے جو طوق لعنت پہن لیا تھا اور جسکا حال تواریخون مین چھپ گیا ہے اِس قسم کی باتین اِنگلِشْ لوگون کی ہندوستان پر حکومت کرنے کی تواریخ مین جو درج نہین کی گئین تو اقل درجہ زیادہ تر یہ سبب جَانْ لَارِنْسْ کے انصاف انسانیت مدبری اور رعب داب کے سبب سے ہوا ہے۔ جو آتش مزاج لوگ اُنکے گرد جمع تھے اور جن مین سے اکثر لوگ ایسے بھی تھے جو بیہودیون کے غضبناک پیغمبر کا ساتھ دیتے مظلوم یا معصوم خلائق کا ساتھ نہ دیتے ص ۱۲۳
اُن لوگون سے سَر جَانْ لَارِنْسْ اِن علوہمتی اور تقدس کے الفاظ سے تقریر کرتے تھے کہ کیا مین لوگون کی جانین ہلاک کر ڈالون۔ کیا مین اس شہر کو جو نینوا کے مقابلہ کا ہے نہ بچاؤن جس مین ایک لاکھ بیس ہزار باشندون کے قریب بستے ہین اور جنکو اپنے داہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ کے تمیز کرنے کا بھی شعور نہین ہے بلکہ مثل چوپایون کے ہین۔ اِنگلِشْ اور اِسی طرح کُل شاہنشاہی اقوام مین ایک فرقہ جنگلی چوپایون کا ہے۔ ایک میلان طبع ایسا ہے جسنے ایک مرتبہ اور اشتعال اور خوف کے زمانہ مین بلکہ جب وہ زمانہ جاتا رہا تھا تو سوچ سمجھکر محض کینہ کشی کی حالت مین جب کسی طرح سے انتقام جائز نہین ہوسکتا تھا اور کوئی عذر وحیلہ باقی نہین رہا تھا اُسی وحشیانہ حرکت کو دکھلا دیا۔ باوصف ہمارے اِن سب نقائص کے (اور جس شخص نے ہندوستان مین ہماری سلطنت کے عروج پانے کا حال پڑھا ہے وہ ان عیوب کے جاننے سے اندھا نہین رہ سکتا) شاہنشاہون کی ایسی کوئی قوم نہین ہوئی جسنے محکوم رعایا کی ذمہ داریون کا اِنگلِشْ قوم سے زیادہ خیال رکھا ہو۔ اگر شہر دہلی (جیسا کہ اکثر لوگ اُسوقت جوش غضب مین چاہتے تھے) مسمار کر دیا جاتا تو زیادہ عرصہ نہ لگتا اور عوام الناس کے غصہ کو جو لوگ اقوال وافعال سے ظاہر کرتے سب کے پہلے اُنھین پر آفت آتی۔ لیکن اِسکا موقع نہ رہتا اور ہماری ڈھال پر جو دھبہ آجاتا وہ چھوڑائے نہ چھوٹتا۔ یہ سچ ہے کہ ہم نے صرف اُسی بات کی پیروی کی ہوتی جو ترکون تاتاریون افغانون اور ایرانیون اِن فاتحون نے یکے بعد دیگرے ہمارے پیشتر کی تھی۔ ہم سے بس یہی وقوع مین آتا کہ زندہ شہر کے گرد مُردون کے جو شہر آباد ہین اور جو زبان حال سے متواتر غارتگرون کی کارگزاریان ظاہر کر رہے ہین اُن مین ایک شہر کو اور بڑھا دین۔ لیکن اگر ایسا کرتے تو ہم اُن اگلے

فاتحون کے زمرہ مین شمار کیے جاتے یہ نہوتا کہ جس طرح ہم اب امید کر رہے ہین اُسکے مطابق اُن لوگون سے بڑھکر کسی زمرہ مین ہمارا شمار کیا جاتا - ہم ہرگز اس بات پر فخر و مباہات کرنے کے قابل نہ رہتے کہ ہم نے زیادہ تر مختلف تدابیر سے ہندوستان کو فتح کیا ہے اور اپنے متقدمین سے مختلف مقاصد کے لیے اُسپر قبضہ رکھا ہے - ہم کو اس بات کی شیخی بگھارنے کا موقع نہ ملتا کہ ہماری کارروائی اور مقصد حفاظت اور ہمدردی کرنا اور عروج دینا تھا خونریزی اور غارتگری اور بربادی مقصود نہ تھی -

پس وہ لوگ ہرطرح کی عزت کے مستحق ہین جنھون نے غدر کے شرانگیز زمانہ مین اپنے دل و دماغ کو صحیح رکھا اور ہمکو متبذل خودبینی سے بچایا اور کینہ کشی کے سوداے خام مین مبتلا نہونے دیا - حالانکہ بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ تیغ انتقام عرصہ تک چلا کریگی اور اُس سے کچھ حاصل نہوگا - ص ۲۴۳

مین نے فتح دہلی کے بعد کی کارروائیون کو جو اِس شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا تو کچھ تو اُسکی وجہ یہ ہے کہ میرے نزدیک جَان لَارِنْس کی سوانح عمری کے متعلق وہ نہایت ہی ضروری امور تھے اور اُنکا حال مطلق کسی کو معلوم نہ تھا اور اُنسے اُنکی سچی طبیعت کا حال معلوم ہوتا ہے اور کچھ یہ وجہ بھی ہے کہ گو یہ واقعات لوگون کو کم معلوم ہین اور بعض حالات اُن مین سے نہایت ہی دردناک ہین مگر مین یقین کرتا ہون کہ یہ سوانح عمری زمانۂ حال و استقبال کے لیے نہایت ضروری سبقون سے مالامال ہے -

اِس بات کو لوگ فوراً یقین کرلینگے کہ سَر جَانْ لَارِنْس کے جن رحیمانہ خیالات کو مین نے بیان کرنے کی کوشش کی اُنسے ہندوستان اور اِنْگلِسْتَانْ کے اعلیٰ ترین اشخاص نے یعنی ہندوستان مین لَارْڈ اِلْفِنْسْٹُونْ اور لَارْڈ کَیْنِنْگ اور اِنْگلِسْتَانْ مین خود حضور ملکہ معظمہ نے ہمدردی کی - لیکن گذشتہ کے الزام اور آیندہ کے لیے بہبودی کے شگون کے طور پر چند کلمات ہر ایک کے اِس مقام پر محول کرنے کے شایان ہین -

لَارْڈ اِلْفِنْسْٹُونْ نے ۲۵ - نومبر کی چٹھی موسومہ سَر جَانْ لَارِنْس مین تحریر کیا کہ -

بعض نہایت افسوسناک حالات اِس امر کے متعلق معلوم ہوے ہین کہ دہلی کے فتح ہونے کے بعد ہمارے سپاہیون نے وہان کیا کارروائی کی - دوست دشمن کے ساتھ یکسان سلوک کیا گیا - اِس زمانہ مین نادرشاہ کے وقت سے بھی بڑھکر دہلی مین لوٹ ہوئی یہ بہت صحیح ہے کہ ہمارے مقتول ہموطنون کا انتقام لینا چاہیے لیکن میری سمجھ مین نہین آتا کہ بےقصور باشندے مجرمون کے بدلے کیون پرانداے جاتے ہین - اِسمین شک نہین کہ انصاف اور صائب حکمت عملی اِس امر کی مقتضی ہے کہ بہت جلد اِن باتون کا انسداد کیا جائے -

لَارْڈ کَیْنِنْگ نے ۲۵ - ستمبر ۱۸۵۸ء کو جو عرضداشت حضور ملکہ معظمہ کی خدمت مین ارسال کی تھی اُس مین لَارْڈ ممدوح نے بیان کیا تھا کہ -

یا ہر آج کل ایک دیوانگی اور بے امتیازی کی عداوت اُن لوگون کے مابین بھی جنکو ایک بہتر نظیر قائم کرنا چاہیے پھیلی ہوئی ہے جسکا خیال کرنا بغیر اسکے ممکن نہین ہے کہ کسی کی قوم پر داغ لگے۔

ظاہرا دس آدمیون مین ایک بھی اِس بات کا خیال نہین کرتا ہے کہ علاوہ اور باغیون کے چالیس سے پچاس ہزار آدمیون کو پھانسی دینا ممکن العمل اور جائز ہونے سے بعید ہے۔ اُن لوگون کو بھی جو اِس بارے مین تقریر و تحریر کرتے ہین یہ خیال نہین گذرتا کہ فرمان روائے اِنگلستان کی طرف سے ہندوستان پر قبضہ اور حکومت کرنا بغیر اسکے ناممکن ہے کہ سِوِل اور فوجی دونون صیغون مین ہندوستانی اشخاص ملازم رکھے جائین اور زیادہ تر اُن پر اعتماد کیا جائے۔ . . . جن لوگون کے دل اُنکے گاڑھے پیارون پر وحشیانہ مصیبتون کے گذرنے سے پھٹ پھٹ گئے ہین وہ جسقدر درشتی سے ہندوستانیون کے ساتھ پیش آئین اُنکو معاف ہے۔ کوئی شخص اِس بات کے واسطے اُنکا انصاف کرنے کی جرأت نہین کرسکتا ہے۔ لیکن زیادہ تر وہ لوگ شور و فریاد بلند کر رہے ہین جو ابتدا سے چپ چاپ اپنے مکانون مین بیٹھے رہے اور اپنے گرد و پیش کے انقلابات سے سوائے کسیقدر نقدی خسارہ کے اور کسی بات مین موسد بلا نہین ہوے اب اندیشہ اِس بات کا ہے کہ اگر لوگون مین برانگیختگی کا خیال پیدا ہو جائیگا تو امن و امان اور انتظام کے قائم ہونے مین خاص مجرمون کی تحقیقات بلیغ کے بعد تنبیہ کرنے پر بھی بڑی بڑی مشکلین معلوم ہوتی ہین۔ ص ۲۹۳

جس حالت مین ایسے الفاظ حضور ملکہ معظمہ کے ایسے لائق قائم مقام کے مُنھ سے نکلے تو بیقین معلوم ہوا کہ حضور ممدوحہ کی جانب سے ہمدردی کا جواب آئیگا چنانچہ حضور ممدوحہ تحریر فرماتی ہین کہ۔

لارڈ کیننگ بلاتکلف اِس بات کو یقین کرین کہ حضور ملکہ معظمہ اُنکے خیالات افسوس اور بدنامی مذہب عیسوی مین کسقدر اُنکی ہمدردی فرماتی ہین جن خیالات کو (مقام افسوس ہے کہ) یہان کے عوام الناس نے بھی بہت کچھ ہندوستان کے لیے عموماً اور سپاہیون کی نسبت بالتخصیص ظاہر کیا ہے۔ باینہمہ امید نہین ہے کہ اب یہ حالت زیادہ عرصہ تک قائم رہے . . . . علی العموم کُل قوم صلح پسند باشندان اور بہت سے اُن مہربان اور موافق طبع ہندوستانیون کے ساتھ جنھون نے ہماری مدد کی پناہ گزینون کو پناہ دی اور ہمارے خیر خواہ اور دوست رہے نہایت مہربانی ظاہر کرنا چاہیے۔ اُنکو ضرور اِس بات سے واقف کرنا چاہیے کہ کالے چمڑے سے ہمکو کسی طرح کی نفرت نہین ہے بلکہ حضور ملکہ معظمہ کی یہی خواہش رہی کہ حضور ممدوحہ اُنکو خوش اور مطمئن اور مرفہ الحال دیکھ سکین[۱]۔

لارڈ کیننگ کی سوانح عمری (گو اِسکا سبب کوئی ہو) اب تک نہین لکھی گئی اور غالباً اب کبھی نہ لکھی جائیگی اسواسطے مین زیادہ مشتاق ہون کہ اِس مقام پر ایک ایسا قصہ بیان کرون جو اگر یہان نہ لکھا جائیگا تو دنیا سے فراموش ہو جائیگا لیکن جو جو اشخاص لارڈ کیننگ کو جانتے ہین وہ ضرور ذکر کرینگے۔ اِس قصہ سے فوراً لارڈ موصوف کی رئیسانہ وضع ظاہر ہو جائیگی اور غدر کے دور کرنے کے متعلق وہ دردناک حالات بھی معلوم ہو جائینگے جنکو اِس سوانح عمری مین بشرطیکہ وہ کسی طرح سے جواز اَجان لارنس کے زمانہ اور اُنکی تصویر کہی جاسکتی ہو بقلم نظر انداز کرنا ناممکن ہے۔ مین اِس قصہ کی بابت

[illegible]

۱؎ سوانح عمری پرنس کنسرٹ جلد چہارم صفحہ ۱۴۶ تا صفحہ ۱۴۷۔

سرفریڈرک ہیلیڈی صاحب لفٹنٹ گورنر بنگال کا شکرگزار ہون جنکو بحیثیت لفٹنٹ گورنر لارڈ کیننگ سے نہایت قریبی تعلقات رکھنے کا موقع رہتا تھا وہ کہتے ہین کہ۔

آپ جانتے ہین کہ ۶ جون ۱۸۵۷ء کو واضعان قانون ہند نے ایک ایکٹ صادر کیا ہے جسمین ہماری فوج کی اطاعت مین دست اندازی کرنے اور اسی طرح کے اور جرائم کی سزا سزاے موت قرار دی گئی ہے۔ حکم سزا کی اعلیٰ حاکم مقام اُسیوقت تعمیل کریگا اور تحقیقات مقدمہ کورٹ مارشل یا ایک یا کئی کمشنران مقررہ لوکل گورنمنٹ کے ذریعہ سے عمل مین آئیگی۔

لارڈ کیننگ نے ان مین سے بعض عدالتون (مین یقین کرتا ہون کہ یہ عدالتین کورٹ مارشل کی نہونگی) کی کارروائیون مین اُنکے عمل مین آنے کے تھوڑے ہی دنون بعد دست اندازی کرنے کی ضرورت دیکھی اور نتیجہ یہ ہوا کہ چارون طرف سے گالیون کی بھرمار ہونے لگی۔ پہلے یہ صدا انگلستان سے آئی جہان اخبار ٹیمس نے لارڈ کیننگ کا نام "کلیمنسی کیننگ" رکھا۔

کوئی شخص اِس بات کو قیاس نہین کرسکتا کہ اِس بارے مین لارڈ ممدوح کی کارروائی سے اُنکے بارے مین انگریزون کے خیالات کیسے درشت اور وحشیانہ ہوگئے۔

مین نے ایک تعلیم یافتہ جنٹلمین کو بڑی سنجیدگی اور ظاہری صدق دلی سے کہتے ہوے سنا کہ "میری خوشی تو یہین ہے کہ لارڈ کیننگ سر پر ایک پستول ماردیتا اور اسکو اعلیٰ درجہ کی قومی ہمدردی اور لیاقت کا ایک فعل تصور کرتا۔"

مین نے ایک روز لارڈ کیننگ سے اِس بات کا ذکر کیا اور اُنھون نے اِس بات کو مجھسے مخفی نہین رکھا کہ مجکو خوب معلوم ہے کہ میری تدبیرون سے لوگ میرے دشمن ہوگئے ہین اور جس نفرت اور حقارت سے میری طرف خیال کرتے ہین اُس سے مجھپر بڑا صدمہ گذرتا ہے۔ لیکن "ان کاغذات کو دیکھیے" اور وہ کاغذات لارڈ ممدوح نے اپنی میز کے دراز سے نکالے تھے۔ لارڈ کیننگ نے بڑی خبرگیری سے تحقیقات کرائی تھی کہ جب سے مذکورۂ بالا عدالتین قائم ہوئی ہین اُسوقت سے بعض بعض عدالتون مین کیا کارروائی ہوئی ہے اور اِس سے معلوم ہوا کہ نہایت وحشیانہ اور خوفناک طریقہ کا ظلم اور سنگدلی اور ناانصافی عمل مین آئی ہے اور وہ سب کاغذات اسی تحقیقات کے متعلق تھے اصل تو یہ ہے کہ محض خوف سے اِن عدالتون نے وہ کارروائیان کرکے اپنے گلے مین طوقِ لعنت پہن لیا جنکو "اِن ڈِسکرِمِنیٹ جوڈیشل مرڈرس" کے تسمیہ سے بطور جائز موسوم کرسکتے ہین اور جو کاغذات صاحب ممدوح نے مجکو دیے اُنسے امر مذکور بخوبی ثابت تھا۔

سلہ سرفریڈرک ہیلیڈے کے بیانات کو "ہنٹر" صاحب کی تاریخ ہند کے مندرجۂ ذیل اقتباس سے مقابلہ کرو "ستمبر اور دہ باغیون کے ساتھ انتقامی انصاف بہت کچھ کیا گیا لیکن یہی صدا بلند تھی کہ اور انتقام لینا چاہیے اور خونریزی کرنا چاہیے لارڈ کیننگ پر انگلستان اور ہندوستان مین الزامون کی بوچھار پڑ رہی تھی ابتدا مین لارڈ کیننگ نے ہر ذی اختیار شخص کو زائد اختیارات سپرد کیے لیکن چونکہ لوگ بلاقید قتل کیے جاتے تھے لہذا بغاوت اور رفرحت کے کم ہونے پر لارڈ ممدوح نے دیکھا کہ اب اسکے روکنے کی ضرورت ہے اور ۳۱ جولائی کے حکم کے ذریعہ سے قطعاً ممانعت کردی۔ اصل مجرم کچھ کم سزایاب نہین ہوچکے تھے لیکن مشتبہ موضعون کا جلانا اور بلاتفتیش لوگون کا قتل کرنا عین وقت پر موقوف کردیا گیا۔"

جیسا کہ آپ قیاس کرسکتے ہین مین نے ان ظلمون کی بابت اپنا خوف بیان کیا مگر یہ بھی بیان کیا کہ جسوقت آپ کی تازہ کارروائیون کے جواز کا اِسقدر ثبوت آپ کے پاس موجود ہے تو آپ اپنے الزام لگانے والون کے خلاف ایک کامل جواب تیار کرکے اُسکو مشتہر کرینگے۔

لارڈ ممدوح نے کاغذات کو میرے ہاتھ سے لیکر دراز مین بند کردیا اور اُسمین قفل لگادیا اور بند کرتے اور قفل لگاتے وقت یہ جواب دیتے رہے کہ "مجکو اپنے اوپر الزام لینا گوارا ہے مگر مجھسے یہ نہوگا کہ اپنے ہموطنون کو دنیا بھر مین اس انتہا مرتبہ کی ذلت اور رسوائی سے بدنام کرون۔ بس اِسقدر کافی ہے کہ آیندہ کے لیے مین نے انسداد کردیا"۔ ص ۲۶۵

جیسا کہ فصل آیندہ سے معلوم ہوگا لارڈ کیننگ کو بدقسمتی سے یہ خیال نہایت ہی یقین کے ساتھ تھا کہ مین نے آیندہ کے لیے اس قسم کی تمام کارروائیون کو روک دیا۔ پس اُمی صرف کچل دیا گیا تھا مار نہین ڈالا گیا تھا۔ لیکن اُس شخص کی علوہمتی مین کوئی شک نہین جس نے اپنے ایسے مشکل زمانہ مین اسطرح کے اقوال اور افعال صادر کیے۔

جس زمانہ مین سَر جان لارنس کو اِس بارے مین اور اِسی طرح کے دوسرے امور کی بابت تردد تھا اُسی زمانہ مین اُنھون نے عیال واطفال کی ملاقات سے بھی ایک قلیل زمانہ کی خوشی حاصل کی تھی اور اِس امر کے بیان کو بھی یکقلم فروگذاشت نہ کرنا چاہیے کہ اُنکے قریبی دوست خوب جانتے تھے کہ زوجہ کی مفارقت سے ابتدائی زمانۂ غدر مین اُنکی پریشانی کسقدر بڑھ گئی تھی۔ اسمین شک نہین کہ ضرورت کے وقت وہ ہر موقع پر لیڈی ممدوحہ کو طلب کرسکتے تھے اور اِس خیال سے طرفین کو اطمینان تھا لیکن مَری کے پہاڑ پر اور بھی بہت سی لیڈیان یقیناً میدان کے ملک کی نسبت زیادہ اطمینان اور شاید زیادہ حفاظت کے ساتھ رہتی تھین اور چیف کمشنر نے اِس بات کا خیال کرکے کہ "بڑون کی پیروی ہر شخص کرتا ہے"۔ اپنے دل مین ارادہ کرلیا کہ کوئی ایسی بات نہ کیجائے جسکی اور لوگ بھی تقلید کرین اور اوائل غدر مین شملہ پر جو خوف پھیلا تھا اُسی طرح کا خوف یہان بھی پھیلا سکین۔

لیکن اب خطرہ کی گاڑھ کٹ گئی تھی اور جاڑے کی فصل پہونچ گئی تھی۔ اِس سبب سے ۴۔ نومبر کو وہ جہلم مین اپنی زوجہ سے ملاقات کرنے کے لیے آئے جہان وہ کوہ مَری سے اُتر کر میدان کے ملک کو جاتے ہوے آنے والی تھین اور ۹۔ نومبر کی ایک دوورقی چٹھی مین مجکو اُس مانوس ومربوط سواد خط کا پھر نشان ملتا ہے جو غدر کے شروع ہونے تک شاذونادر نظرون سے اوجھل ہوا تھا۔ لیکن اِس عیالداری کی مسرت کا زمانہ بہت قلیل تھا۔

سَر جان لارنس اپنے بھائی جارج لارنس کو جو بحیثیت رزیڈنٹ راجپوتانہ اپنی بےنظیر ہمت اور استقلال سے وہان کے طوفان کو فرو کررہے تھے لکھتے ہین کہ "ہیری اور بچے ۲۶۔ دسمبر کے اسٹیمر پر ملتان کو روانہ ہونے والے ہین۔ ملتان تک مین ہمراہ جاؤنگا۔ میرا قصد تھا کہ بیماری کا سرٹیفکٹ لیکر ایک سال کی رخصت پر اپریل کے مہینہ مین انگلستان کو روانہ ہون کیونکہ میری آنکھین دُکھا کرتی ہین اور اُنکے لیے آرام اور اصلاح کی حاجت ہے لیکن اب اسکا کوئی ذکر نہین ہوسکتا مین دیکھتا ہون کہ مجکو ایک سال تک اور ٹھہرنا واجب ولازم ہے

تاآنکہ ہر طرح سے امن وامان قائم ہوجائے۔

لیڈی لارنس لکھتی ہین کہ۔

میرے شوہر اس عرصۂ دراز کی پریشانی اور تردد کے بعد نہایت علیل اور خستہ معلوم ہوتے تھے لیکن انکو کام سے کبھی فرصت نہین ملی اور نہ انھون نے کبھی آرام کیا مین بھی تندرست نہین تھی اور اس بات کا خیال کر کے کہ معاملات ہند کی حالت ایسی مذبذب تھی انھون نے مجھ سے کہا کہ اگر مجکو یہ معلوم ہو کہ تم انگلستان مین حفاظت سے رہوگی تو مجکو بڑی پریشانی سے نجات مل جاتی یہ ہم دونون کیلیے سخت آزمایش تھی لیکن مین جانتی تھی کہ انکی راے صحیح ہے اور اگر مین رضامند ہوئی تو اس سے انکو اور پریشانی ہوگی پھر انھون نے مجھ سے بتلایا کہ مجکو ادھر اُدھر پھرنا پڑیگا اور چونکہ تم میرے ساتھ ساتھ پھر نہین سکتی ہو اسواسطے بہتر ہے کہ تم اپنے بچون کے پاس جاؤ۔ ہماری چھوٹی لڑکیون کو گئے ہوے قریب قریب آٹھ برس کا عرصہ گذرا تھا اور اب بیشک وقت آگیا تھا کہ اگر ممکن ہو تو انکے لیے اس بات کا موقع پیدا کیا جائے کہ وہ اپنے والدین کو پہچاننے لگین۔ چنانچہ ہم ۱۵۔ دسمبر کو ملتان کی طرف روانہ ہوے یہ ایک غمگین کام تھا اور جون جون دن گذرتے جاتے تھے مجکو امید ہوتی جاتی تھی کہ کوئی نہ کوئی بات ایسی نکل آئے جس سے یہ جدائی نہونے پائے۔ جب آخری صبح (۲۔ جنوری) پہونچی تو ہم نے حسب معمول انجیل پڑھنا شروع کی اور ستائیشین گیت کو جو ہم نے مفارقت کے وقت ملکر پڑھا تھا جب مین پڑھتی ہون تو وہ حسرت ناک وقت مجکو یاد آجاتا ہے مین اسوقت تک بھی ایسی حواس باختہ اور احمق بنی رہی کہ مین نے اُن سے اپنے ٹھہرنے کی استدعا نہ کی جس سے انکو مفارقت کا زمانہ اور بھی شاق ہوجاتا لیکن یہ ممکن نہین تھا اسواسطے افسردہ دل بلکہ شکستہ دل ہو کر مین اُس چھوٹے اسٹیمر پر سوار ہوئی جو مسافرونکو دریا کے راستہ سے لیکر کراچی کو پہونچانے والا تھا۔ اسٹیمر پر وہ بھی میرے ساتھ ساتھ آئے اور جہان تک ممکن تھا میری آسایش کا بندوبست کردیا اور خط کے لکھنے کے وقت اب انکی وہ تصویر میرے زیر نگاہ پھر رہی ہے جسکو مین نے چلتے وقت دیکھا تھا جب وہ پہلے اسٹیمر پر آئے اور پھر جب اسٹیمر چلا تو جہان تک سامنے دکھائی دیتا رہا اُسوقت تک اُسکو وہ دیکھا کیے۔

کراچی مین لیڈی لارنس بڑی تعظیم و تواضع سے سر بارٹل فریر چیف کمشنر سندھ کے مکان مین مہمان اُترین جو عام مقصد کی اِس دلسوزی سے اُن کے شوہر کے ساتھ کام کر رہے تھے۔ سر جان لارنس جو علیل تھے اور جنھون نے دو برس سے آرام نہین لیا تھا اُسی طرح لاہور کو واپس آئے اور اپنے دل مین ٹھان لیا کہ جب تک اپنے مقدور کی سب باتین یعنی صرف یہی نہوگا کہ ہر شے کا کامل طور سے انتظام ہوجائے بلکہ اُس بڑی جنگ کے لیے جو عنقریب ممالک مغربی و شمالی مین شروع ہونے والی تھی جدید کمانڈر انچیف کے پاس مدد نہ جائیگی اُس وقت تک اپنے صوبہ سے کہین نہ جائینگے۔

ص ۲۶۷

باب ہفتم

جان لارنس کا صلح آمیز زمانہ

ستمبر ۱۸۵۷ء لغایت جولائی ۱۸۵۹ء

اوائل جولائی مین جب جنرل انیسن کے مرنے اور کُل فوج بنگالہ مین بتعجیل غدر کے پھیل جانے کی خبر انگلستان مین پہونچی تو باغیون کو جو اب تک خطرہ کی وسعت اور حد کی نسبت شبہہ کرتے آئے تھے اقل درجہ اسکی اصلیت کا کچھ کچھ خیال ہونے لگا۔ جیساکہ آپ لوگون کو بہت اچھی طرح سے معلوم ہے حضور ملکہ معظمہ اور شاہزادہ البرٹ کو ابتدا ہی سے حقیقت حال کی طرف نگاہ تھی اور معظم الیہما حیرت انگیز اور عبرت خیز مراسلات کے ایک سلسلہ کے ذریعہ سے گورنمنٹ پر اس امر کی تاکید کرنے مین قاصر نہین رہے تھے کہ امر مذکور کی جانب توجہ کرنا ضرور[1] ہے جہان تک جلد ممکن تھا ملک کے لیے بڑی بڑی فوجین بتعجیل تمام طلب کی گئین۔ اور سر کالن کیمبل سے ہندوستانی فوج کی اعلیٰ کمان دینے کے واسطے کہا گیا۔ لارڈ پامرسٹن نے یہ ایجاب کرتے وقت پوچھا کہ "آپ روانگی کے لیے کب تک تیار ہو جائینگے"۔ اس معرکہ آرا سپاہی نے جواب دیا کہ "کل تک" اور صبح کو بتاریخ ۱۲- جولائی درحقیقت وہ یہ کہکر روانہ ہو گئے کہ میرا خرچ مجکو کلکتہ مین ملے۔

سر کالن کی تقرری سے باوصف تمام مشکلات لاحقہ کے سر جان لارنس کو صدر مقام سے خط کتابت کرنے کا بہت قریبی موقع مل گیا۔ یہ دونون شخص قدیم اور آزمودہ دوست تھے۔ اور سپاہ اور سلاح اور صلاح کو جس سے چیف کمشنر پنجاب نے اسطرح سے بلا تامل فوج معرکۂ دہلی کے ہر ایک کمانیر کو یکے بعد دیگرے مدد دی تھی اب سر کالن کیمبل نے اُس آزادی کے ساتھ طلب کیا جس آزادی سے اُنھون نے موجودہ اہم کامون کی تکمیل یعنی اِس مقصد کے واسطے دے دیا کہ لکھنؤ بچایا جائے اودھ روہیلکھنڈ اور دوآبہ گنگ ازسرنو فتح کیا جائے اور سب سے زیادہ ضروری ص ۲۶۸ کام یہ انجام پائے کہ فوج بنگالہ قطعی طور پر پھر مرتب کی جائے اور گورنمنٹ ہند کا کُل انتظام ازسرنو کیا جائے۔

سر جان لارنس کو بعض باتون کا خیال جو اُنکے دل مین آیندہ سولہ مہینے تک جسکے بعد وہ ولایت کو روانہ ہوئے ہر وقت گذرتا تھا صوبۂ پنجاب کی حفاظت سے بھی زیادہ تھا اور میرا قصد ہے کہ اس باب مین جہان تک ممکن ہو اُنھین کی عبارت مین اُنکا کام اور تدبیرین اور اُنکی امید وبیم کو بیان کرون۔ اِس امر کا خیال کرکے مین اُسقدر آزادی کے ساتھ جہان تک اِس کتاب مین ممکن ہے اور اُسقدر کم توضیح اور تشریح کے ساتھ جس مین مطلب واضح رہے اُن مشہور چٹھیون کے سلسلہ سے جو مندرجۂ ذیل اشخاص کے نام روانہ کی گئی تھین اُنکے اقتباسات محول کرونگا یعنی لارڈ کیننگ سر کالن کیمبل اور جنرل مینسفیلڈ کے نام ہندوستان مین۔ سر چارلس ٹریویلین کے نام جو اُنکے پرانے دوست تھے اور اب خزانۂ انگلستان کے سکرٹری تھے انگلستان مین اور بنام مسٹر منگلس چیرمین کورٹ آف ڈائرکٹرس وبنام

[1] سوانح عمری پرنس کنسورٹ جلد ۴ ص ۳۰، و ۴۷، و ۷۷، تا ۸۲ و ۸۸ - ۹۰ تا ۹۲ - ۱۲۴ تا ۱۲۸ وغیرہ - وغیرہ۔

لارڈ اسٹینلی پریسیڈنٹ بورڈ آف کنٹرول ـ سر جان لارنس کو صریحاً اِس بات مین بہت شک تھا کہ دیکھیے وہ پھر کبھی ہندوستان کو آئینگے یا نہین ـ اور ہم انکی بعض چٹھیون مین دیکھ سکتے ہین کہ انکو ایک رحلت کرتے ہوے پیمبر کی آرزو گرمجوشی اور باطنی رجحان المختصر ققنس کی طرح آخری نغمہ بلند کرنے کا شوق کسقدر بڑھا ہوا تھا ـ

اول چٹھی جو جدید کمانڈر انچیف کے پاس سے آئی اُس سے ظاہر ہوا کہ سر جان لارنس کی صلاح یا مدد کو جو دی جائیگی محبت سے قبول کرنے کے خواہان تھے ـ سر کالن کیمبل لکھتے ہین کہ ـ

قطع نظر ملاقات قدیمانہ کے جس سے مجکو لازم آتا ہے کہ اِس نازک وقت مین جو جو انتظامات میرے اختیار سے ہوسکین اُنسے آپ کو وقتاً فوقتاً مطلع کرتا رہون میرے پیارے لارنس صاحب مجکو یقین ہے کہ آپ کی بھی وہی راے ہوگی اور مجکو واقعی بہت خوشی ہوگی اگر مین آپ سے اور آپ مجھ سے وقتاً فوقتاً اپنے خیالات ظاہر کرتے رہیے ـ یہان پہونچنے پر مین نے افسرون کو اقل درجہ ڈویژنون کی کمانڈری یا قطع نظر تمام اختیارات کے چھوٹے کامون کی افسری پر مقرر ہونے کا خواہشمند پایا ـ ۔ ۔ ۔ ـ بڑی کوششون کے بعد مونٹگمری صاحب کے پاس مدد بھیجنے مین مجکو کامیابی ہوئی چنانچہ اُنکی فوج ۱۵ ـ ماہ حال تک تین ہزار سے اوپر ہوجائیگی ـ سر جیمس اوٹرم بحیثیت سول کمشنر اُنکے ساتھ جاتے ہین ـ دیکھیے لکھنؤ مین ہمارے دوستون کے بچانے مین وہ کیسی عظمت حاصل کرسکتے ہین ۔ ۔ ـ مین نے اس غدر کے شروع ہونے ہی کے زمانہ سے پنجاب پر بہت شوق سے نگاہ رکھی ہے اور مین تو اِس بات کا بڑا شکرگزار ہون کہ خوش قسمتی سے گورنمنٹ نے اُس حصہ ملک مین طوفان فرو کرنے کے لیے آپ کو مقرر رکھا تھا ـ

سر کالن کیمبل نے اس جدید عہدہ کے قبول کرتے وقت گورنمنٹ سے صرف ایک امر کی درخواست کی تھی اور وہ یہ ہے کہ جنرل مینسفیلڈ جنھون نے ہندوستان کی سابق لڑائیون مین صاحب موصوف کے زیر کمان بڑی عمدگی سے کام کیا تھا وارسا سے طلب کرلیے جائین جہان وہ اپنے ملک کی ایک مشہور مگر کچھ اور ہی قسم کی خدمت کرتے تھے اور اُنکے اسٹاف کے اعلیٰ افسر مقرر ہون ـ یہ درخواست منظور کی گئی اور چونکہ جنرل مینسفیلڈ اپنی باقی ماندہ عمر کے زیادہ تر حصہ مین اِس سوانح عمری کے صاحب سے بہت قریبی تعلق رکھنے والے ہین اسواسطے مین اُن کی راے کو جو سر جان لارنس کی فوجی اور سول خدمتون کے بارے مین (جو اِس زمانہ مین انجام کی گئی تھین) ظاہر کی گئی محول کرتا ہون ـ سر جان لارنس کے نام کی ایک چٹھی مین وہ لکھتے ہین ـ

خیمہ گاہ متصل فتح گڈھ یکم جنوری ۱۸۵۸ء ـ

مین دل سے چاہتا تھا کہ آپ کا باکمال ہاتھ ان ممالک کے کام مین مشغول ہوتا ـ یقین مانیے کہ جسقدر پنجاب مین الحاق کے وقت اُسکی ضرورت تھی اُس سے زیادہ یہان ضرورت ہے ـ مین آپ سے خفیتاً اور امانتاً یہ بات کہتا ہون کہ جو لوگ یہان کے کام پر مقرر کیے گئے ہین وہ مستعد نہین ہین ـ موقع سے جو کچھ وہ مراد لیتے ہین مین اُسکا مطلب سمجھ نہین سکتا اور مجکو اس بات مین بہت شبہہ ہے کہ کلکتہ کے لوگ اصل صورت معاملات کے سمجھنے کی اپنے مین صلاحیت پیدا کرسکین ـ ۔ ۔ ۔ جس سخت

آزمایش مین آپ کو رہنا پڑا تھا اُس مین آپ کے انجام کیے ہوے کامون پر مین آپ کو مبارک باد دیتا ہون آپ کی تواریخ کا صفحہ نورانی رہیگا۔

سَر جَانْ لَارِنْسْ نے پہلے پہل تاریخ ۱۵ - اکتوبر یعنی تسخیر دہلی کے تھوڑے ہی دنون بعد سَر کَالِنْ کو جو چٹھی لکھی تھی اُسکے بعض اقتباسات سے اُنکے عام خیالات صورت معاملات اور اُسکے مقتضیات کے متعلق ظاہر ہو جائینگے۔

ہم پر بیشک ایک خوف ناک طوفان آیا تھا اور مین تو یہی کہونگا کہ ہندوستان کے اس حصہ مین کبھی ولایتی آدمی کی جو صورت دکھائی پڑتی ہے تو یہ صرف خدا کا رحم ہے۔ ایک مرتبہ تو مجکو خیال ہونے لگا تھا کہ کوئی نہ بچیگا۔ جہان تک مین دیکھتا ہون ہم لوگ طوفان کی سختی جھیل چکے۔ لیکن جب تک اُنگلستان کی فوج نہ آئیگی اُسوقت تک ہماری حالت بہت خطرناک رہیگی۔

آپ کے نقشہ (سپاہ) سے بڑی کمزوری ثابت ہوتی ہے لیکن مین سمجھتا ہون کہ اسوقت تک ہم چین کی باقی ماندہ فوج بھی پہونچ گئی ہوگی۔ جس وقت دہلی اور لکھنؤ فتح ہو جائیگا تو معمولی خبرگیری سے سب کام بخوش اسلوبی انجام ہوتا رہیگا۔ باغی لوگ جنگی توپین اور سامان جنگ چھن گیا ہے اور اب گولی اور باروت اور روپیہ اُنکو میسّر نہین ہوسکتا رفتہ رفتہ تتر بتر ہو جائین گے۔ ص ۷۷
پُولِیٹِکَلْ افق ابھی سے صاف ہوتا جاتا ہے اور میرا اصل تردد سرحد کے لیے ہے جہان ہماری حالت اس وجہ سے بہت ضعیف ہے کہ ہماری بہت سی قدیم پنجابی رِجْمِنْٹیں باہر ہین اور گورون کی رِجْمِنْٹیں اِسقدر علیل ہین۔ . . . . سب سے بڑھکر ضروری کام اسوقت ہندوستانی سپاہ کے بارے مین تجویز کرنا ہے"۔ جس وقت اِنْگِلِسْتَانْ سے کمک آجائیگی تو اُسمین سے ایک حصہ کو ہتھیار سپرد کرنا چاہیے۔ لیکن میرے نزدیک زیادہ تر حصہ محض بیکار اور خطرناک ہے۔ گذشتہ تین مہینے سے محض فوجی سطوت دکھا دکھا کر وہ باغیان دہلی کے شریک ہونے سے باز رکھے گئے ہین۔ بدظن لوگون کو ہم نے میدانی ملک مین جہان اُنکی ساری کاروائیان دیکھی جاسکتی ہین چھوڑ دیا ہے اور دریاؤن پر پہرا بٹھا دیا ہے اور توپین چڑھا دی ہین عمدہ سے عمدہ ہندوستانی رِجْمِنْٹُوں مین بھی تراش خراش کی ضرورت ہے۔

ممالک مغربی وشمالی مین ہر ایک بات امید کے موافق عمدہ طور پر ترقی کر رہی ہے۔ اِس مقام کی غیر قواعد دان سپاہ نے سرسا ہانسی اور رہتک کو فتح کر لیا۔ دہلی کے قرب وجوار کے ملک کو گشتی لشکرون نے صاف کر دیا۔ دوآبہ گنگا کا بالائی حصہ یعنی سہارنپور میرٹھ مظفرنگر بلند شہر وہان سے علی گڑھ تک صاف اور محفوظ بھی معلوم ہوتا ہے۔ باغی اور متعصب لوگ باغی سپاہ کے ہٹنے سے تتر بتر ہوتے جاتے ہین۔ آج صبح کو ہم نے سُنا کہ کَرْنَلْ گْرِیْتھِیڈْ نے آگرہ کے سامنے فتح حاصل کی ہے اِس سے گوالیار خاموش رہیگا گوالیار کی طرف سے بڑا خطرہ کیا جاتا تھا۔ مین سمجھتا ہون کہ فرخ آباد بہت جلد باغیون سے صاف ہو جائیگا فرخ آباد مین تسلط ہو جانے کے بعد پھر بالائی صوبون مین صرف گوالیار روہیلکھنڈ اور اودھ کو زیر کرنا باقی رہ جائیگا۔ مین سمجھتا ہون کہ گوالیار کی حالت اگر کچھ دنون تک اپنی اصلی ہیئت پر رہے تو کچھ عجب نہین ہے۔ جب تک گشتی کالم فوج (گشتی سپاہ) دوآب سے چلا نہ جائیگا یعنی مین پورا ہی کے اُدھر پہونچ نہ جائیگا مجکو کہنا چاہیے کہ فوج گوالیار چمبل پار نہ اُتریگی۔ اگر وہ ایسا کرے تو یہ گشتی سپاہ گورون کی تیسری رِجْمِنْٹ

متعینہ آگرہ کے ذریعہ سے اُسکو زیر کر سکیگی - مین سمجھتا ہون کہ روہیلکھنڈ بھی کچھ دنون کے لیے اُسی طرح پڑا رہیگا اور اودہ کے بارے مین جسقدر مجکو بیان کرنا ہے اُس سے زیادہ حال آپ کو معلوم ہو جائیگا - مین یقین کرتا ہون کہ ہوڈسن نے بڑی اولوالعزمی کا کام کیا ہے اصل تو یہ ہے کہ صاحب موصوف اور اُنکی فوج نے امید سے بڑھکر کام کیا ہے - مجکو اس بات کے دیکھنے سے خوشی معلوم ہوئی کہ اوٹرم صاحب کو ہیولاک صاحب پر سبقت نہین حاصل ہوئی -

مین سمجھتا ہون کہ گورون کی دو نئی رجمنٹین پشاور مین اور اسیقدر کانپور مین گرتیھڈ صاحب کی فوج کی کمک کو بھیجدینے سے سب معاملات درست ہو جائینگے - . . . . .

مجکو بڑا اشتیاق ہے کہ تسلط ہو جانے کے بعد لائق افسرون کی ایک کمیشن جدید دیسی فوج بنگالہ کے لیے کسی عمدہ تدبیر کے نکالنیکو جمع ہو - جب تک یہ نہوگا اُسوقت تک اُسی پُرانے سڑیل طریقہ پر پانوٗن رگڑتے رہینگے جس سے شاید اس سے بھی زیادہ خطرے کا احتمال ہے - مجکو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے افسرون سے کہین یہ خطرہ نہ پیدا ہو کہ ہندوستانیون کی بغاوت کا خیال کرکے وہ پنجابیون کی بھرتی کرنے کی رائے دین - ہم کو پنجابیون پر ہندوستانیون سے کچھ بہت زیادہ بھروسہ نہ کرنا چاہیے - ہم بغیر ہندوستانی فوج کے کچھ نہین کر سکتے لیکن ہمارا قصد کسی حالت مین یہ نہونا چاہیے کہ جس تعداد کی انتہاے مرتبہ کو ضرورت ہے اُس سے زیادہ لوگ رکھے جائین اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ گورون کی سپاہ کو اسقدر زیادہ ہونا چاہیے اور اس عمدگی سے اُسکو اختیار مین رکھنا چاہیے کہ اُسکا مقابلہ نہو سکے - صلح

جس ساعت دہلی فتح ہوئی اُس ساعت سے غدر کا مرکز لکھنؤ بن گیا جسکی طرف کئی مہینہ تک تمام لوگون کی نظر اسقدر تردد اور افتخار کے ساتھ متوجہ رہی - اور اگر ہم کو وہ پالسی معلوم کرنا ہو جسکی سر جان لارنس نے صلاح دی تھی تو مختصر طور پر انقلابات محاصرہ اور متواتر امداد اور محاصرون کے حالات کو پڑھنا چاہیے - ہیولاک نے یکے بعد دیگرے جو بہت سی فتوحات حاصل کی تھین اُن سب کا آخری اور نمودار نتیجہ یہ تھا کہ ۲۵ ستمبر ۱۸۵۷ء کو رزیڈنسی خلاص ہوئی اور اسکے لیے سر جیمس اوٹرم کی نفس کشی بھی عرصہ تک یادگار رہیگی لیکن اصل مین وہ "خلاصی" مطلق نہین تھی - ۹۲۷ گورون اور ۷۶۵ ہندوستانیون کی قلیل سپاہ نے (جسکے ہر ہر متنفس سپاہی نے بالانفراد اور بالاشتراک گویا سر ہنری لارنس اپنے ہر دل عزیز حاکم کے آخری الفاظ کی پیروی کرکے) ۱۲ ہفتہ کے ایک محاصرے مین اپنے "فرض منصبی" کے ادا کرنے کی کوشش کی اور صدہا تکلیفین اور مصیبتین ایسی اُٹھائین جنکے زمرہ مین سخت لڑائی کا درجہ سب سے زیادہ گھٹا ہوا تھا - چنانچہ ٹینی سن شاعر نے اپنی پرجوش غزل مین اسطور پر اُسکا حال نظم کیا ہے -

انسان کو اپنی مصیبتین فراموش ہو جاتی ہین مگر کیے ہوے کام نہین بھولتے - ہم جنگ کر سکتے ہین لیکن دن بھر سپہ گری اور رات بھر چوکی داری نہین کر سکتے جس مین ہر وقت سرنگ ہر وقت حملہ کا خوف ہماری باڑھین اور اُن باتون کا خطرہ اندھیرے مین بگلون اور تنبورون کا بجنا بندوقون اور توپون کی گرج تلوارون کی جھنکار ہر وقت ایک کام جو پچاس آدمیون کا ہے پانچ آدمیون کو کرنا - ہر وقت اس بات کا خطرہ کہ ایک آدمی کا زندہ بچنا ممکن نہین - دن بھر اس بات کا کھٹکا کہ چارون طرف کی بوچھار سے معلوم نہین کس وقت

جان ہلاک ہو جائے۔ رات بھر بے دفن وکفن مُردے کی طرح زمین پر پڑا رہنا۔ گرمی وہ کہ جیسے دوزخ کا دہانہ کھل گیا بارش وہ کہ گویا طوفانِ نوح آگیا۔ پھر اُسنے سڑے ہوئے گھوڑون کی عفونت تکھیون کا جھرمٹ۔ مئی کی گرم ہوا جو انگلش رزمگاہ مین بہتی تھی۔ ہیضہ اور چیچک اور بخار یہ سب زخم ایسے تھے جن کا کوئی علاج نہ تھا۔ دردناک نالہ اِن چہ لوان سے اعضاے بدن کا کٹنا۔ بیکار شور و فریاد کا ص ۲۷
بلند ہونا کیونکہ اس سے کسی طرح جانبری ممکن نہ تھی۔ اُن نازک اندام عورتون کی بہادری جو اسپتال مین پڑی ہوئی تھین۔ کسی کا مرجانا کسی کا دم توڑنا اور اِس سے عورتون کا خوف دم توڑتے ہوئے بچون کا غم اور رونے کا موقع نہین۔ جفاکشی وہ جس کو ڑتے ڑتے لوگ تھک گئے تھے اور خلاصی کی کوئی امید نہین تھی۔ ہَوِیلاکؔ اُس بات کے واسطے جو ہمکو معلوم ہے لڑتے مرتے گری ہوئی دیوارون تک پہونچنے کے لیے رات دن برابر کوچ کرتے ہوئے چلے آتے تھے لاکھون بندوق کی گولیان اور توپون کے ہزارون گولے برستے تھے۔ لیکن اِنگلستانؔ کا جھنڈا ہمہ وقت مکان کی چوٹی پر لہراتا ہی رہا۔

لیکن اب آخر کو ہَوِیلاکؔ اور اَوْٹرمؔ صاحب پہونچ گئے اور فوج کو معلوم ہوا کہ اُسکو اور اُسکے ساتھ ہَوِیلاکؔ اور اَوْٹرمؔ کو بھی دشمنون کی کثیر التعداد سپاہ نے بہت قریب آکر گھیر لیا ہے۔ فوج متعینۂ لکھنؤ کے لیے یہ گویا کمک آئی تھی خلاصی کی سپاہ نہین آئی تھی۔ کھانے والے دوچند ہوگئے اور رسد کا کوئی سامان نہین کیا گیا تھا۔

انجام کار سَرکالِنؔ کیمبلؔ کلکتہ سے روانہ ہوسکے اور ۹۔ نومبر کو کانپور مین داخل ہوے۔ صاحب ممدوح نے اُس چار ہزار فوج کی سرکردگی سے جس مین مختلف مقامات کے سپاہی تھے اور جو انتہا درجہ کی کوششون سے اُنھون نے جمع کیے تھے لکھنؤ روانہ ہوے اور باغیون سے جنگ کی۔ اور ۱۷۔ تاریخ اِنگلِس ہَوِیلاکؔ اَوْٹرمؔ اور کالنؔ کیمبلؔ چارون جنرلون نے رزِیڈنسیؔ کو جو عرصۂ دراز سے محصور تھی فتح کرلیا۔ آخر کو محاصرہ ختم ہوا اور سوِیلینؔ یعنی عورتین اور بچے جو زندہ باقی رہے تھے حفاظت کے ساتھ کانپور اور وہان سے الہ آباد روانہ کیے گئے۔

اسطور پر غدر کا ایک دوسرا معرکہ ظاہر مین ہر طور پر ہمارے مفید مطلب ختم ہوا۔ لیکن اب تک وہ ظاہری مین ختم ہوا تھا۔ کیونکہ سَرکالنؔ کیمبلؔ (جیساکہ اُنھون نے یقین کیا) اپنی قلیل فوج سے جسکی تعداد اب اَوْر کم ہوگئی تھی اتنے بڑے شہر کا فتح کرنا یا اُسکو حفاظت مین رکھنا ناممکن دیکھ کر رزِیڈنسیؔ کو چھوڑ دیا اور اَوْٹرمؔ اور ہَوِیلاکؔ صاحب کو عالم باغ پر قبضہ رکھنے کے لیے چھوڑ کر خود کانپور کا راستہ لیا۔ لیکن ہَوِیلاکؔ صاحب اب اپنی آخری لڑائی فتح کر چکے تھے۔ وہ اپنے بستر مرگ پر تھے اور پیچش کے عارضہ مین قضا کر گئے تھے۔ اسطور پر لکھنؤ غدر کے دو نہایت نامی بہادرون کا مدفن ہوا۔ عالم باغ مین پیُوریٹنؔ سپاہی سَرہنرِیؔ ہَوِیلاکؔ کی قبر ہے ص ۲۳
اور رزِیڈنسیؔ اُسوقت تک جب تک ہندوستان مین اِنگلستانؔ کی حکومت رہیگی ایک مذہبی تعظیم کا مقام خیال کی جائیگی۔ کیونکہ اول تو محاصرہ کے واقعات یادگار ہین اور زیادہ تر اس سبب سے کہ اسمین سَرہنرِیؔ لارنسؔ کی قبر ہے۔

لکھنؤ سے سر کالن کیمبل صاحب کا چلا جانا ایک دلیل کمزوری کی تھی لیکن یہ اعتراف کمزوری ایک اچھے اور ہوشیار سپاہی نے کیا تھا اُنکی عدم موجودگی مین وِنڈھام صاحب پر بمقام کانپور جو بلا آئی تھی وہی یہان بھی نازل ہو جاتی۔ سر کالن نے فتح گڑھ اور فرخ آباد کو فتح کیا اور بغیر اسکے کہ اُنکی فوج کو کوئی سخت نقصان پہونچتا بہت سی لڑائیون مین سر کالن نے دشمنون کو شکست دی اور اُنکی فوج کو مشکل سے کوئی نقصان پہونچ سکا۔ جان لارنس بڑے جوش مین لکھتے ہین کہ (اور وہ جوش اُس زمانہ مین بطور معمول نہین پیدا ہوتا تھا) "دہلی کے فتح ہونے کی تاریخ سے لیکر آج تک کبھی ویسی خبر نہین آئی جیسی آج آئی ہے۔ اب ہم نے اُن باغیون کے اخیر گروہ کو بھی جنھون نے ہمارا مقابلہ نہین کیا تھا مار کر نکال دیا اور ۴۸ توپین یعنی ۳۷ توپین کانپور اور اُسکے گرد و نواح اور ۱۱ توپین فتح گڑھ کے قریب سے چھین کر لائی گئین۔ اور باوصف ان سب باتون کے ہم کو کچھ ضرر نہین پہونچا"۔

اُسی دسمبر مہینہ کی ۱۴ تاریخ سوارون کی طلبی کے متعلق یونانی حرفون (کیونکہ اُس زمانہ مین اصطلاحی مراسلات لکھنے کا یہ طریقہ سب سے زیادہ مروّج تھا) مین لکھی ہوئی ایک بہت تاکیدی چٹھی جنرل مینسفیلڈ صاحب کے پاس سے سر جان لارنس کے نام آئی اُنھون نے اُسکا یہ جواب لکھا۔

خیمہ گاہ واقع سڑک ملتان ۱۶ دسمبر ۱۸۵۷ء

میرے پیارے مینسفیلڈ دو دن کا عرصہ ہوا کہ جسوقت مین ملتان کو روانہ ہو رہا تھا تو سوارون کی طلبی کے بارے مین آپ کی چٹھی مجکو وصول ہوئی تھی۔ مین نے جنرل پنی سے طے کر لیا ہے کہ وہ صدر مقام مین سکھون کے اول رسالہ کو جس مین ۴۳۰ سوارون کے قریب ہین دہلی سے بھیجدین۔ مجھ سے جہان تک ہو سکیگا اُنکی جگہ اور لوگون کے بھرتی کرنے کی کوشش کرونگا اور مین نے حکم دے دیا ہے کہ جدید سپاہ کے دو ٹرپ اور لاہور مین بھرتی کیے جائین۔ مجکو یہ بھی امید ہے کہ مین اِس رسالہ کو ایک مہینہ یا اُس سے کم و بیش عرصہ مین پورا کرونگا۔ اول رسالۂ سکھ کا باقی ماندہ حصہ اُسوقت سے کرنال مین رہیگا اور باقی ماندہ سپاہ کے ساتھ جنوبی ملک کو جائیگا۔ اِس سے آپ کو ۳۰۰ سوار اور مل جائینگے۔ لاہور کے لیٹ گیوڑ ری (یورپین لوگون کا رسالہ) کو بھی جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ گائیڈس کے لوگ اب پشاور جاتے ہین اور انبالہ کے قریب پہونچے ہونگے مین نے افسر کمان کو لکھ بھیجا ہے کہ اِس رسالہ کو لمبے کوچ کے ذریعہ سے جلد بھیجدیا جائے۔ جسوقت یہ لوگ پشاور مین پہونچین گے تو مین سکھون اور پٹھانون کے دوسرے رسالۂ پنجاب کو جسمین اکثر پرانے سپاہی ہین آپ کی طرف بھیج سکونگا۔ مجکو امید ہے کہ ایک مہینے کے اندر لاہور سے ہزار سوار بھیجدونگا جس سے رسالہ کی کمک سولہ سو سوارون کے قریب ہو جائے۔ مجکو اطلاع دیجیے گا کہ یہ تعداد کافی ہے یا اور لوگون کی ضرورت ہوگی ہر قسم کے سپاہیون کے گروہ جس جس طرح روانہ ہوتے جائینگے کرنل میکفرسن اُسکی اطلاع دیتے جائینگے۔ باینہمہ امید ہے کہ مندرجۂ ذیل تاریخون تک وہ پہونچ جائین۔

سکھون کا اول رسالہ ۵۷۰ نفر سوار ۱۵ فروری

لاہور کے سوار	۱۳۰	یکم مارچ
پنجابی سوار متعلقہ غیر قواعددان رسالہ نمبر ۱	۸۰	۱۵ - مارچ
دو اِسکواڈرن دوسرے رسالہ پنجاب کے	۱۶۰	یکم اپریل
مختلف قسم کے پٹھان سوار	۲۶۰	یکم اپریل
میزان کل	۱۵۹۰	

آپ خاطر جمع رکھیے کہ اُن کو جلد بھیجنے کے متعلق جہان تک مجھسے کوشش ممکن ہے اُسمین کوئی عقدہ اُٹھانہ رکھونگا آپ احکام صادر کرسکتے ہین کہ آپ راستہ مین چلتے ہوئے آئین چلتے ہوے نہ آئین - سب سیدھے میرٹھ کو جائینگے - اگر آپ کو گورے پیادون کی اُن تین رجمنٹون سے جو کراچی کی راہ سے پنجاب کو آتی ہین کبھی ضرورت ہو تو مین چاہتا ہون کہ آپ مجکو مطلع فرمائیے - مین بہت غنیمت سمجھکر اُنکو اپنے یہان رکھونگا کیونکہ ہمکو اُنکی بڑی ضرورت ہے باینہمہ اگر ضرور ہو تو اُسمین سے ایک رجمنٹ بھی آپ کے لیے بچا سکتا ہون - مین یہ بھی چاہتا ہون کہ اگر آپ کو توپخانہ کی حاجت ہو تو مجھے اطلاع دیجیے گا - ہم آسانی سے آپ کو ایک باٹری یا ترپ اور کوشش کرکے دو بھی دے سکتے ہین گو جنرل گوون اس راے کے بالکل خلاف ہین باینہمہ وہ رضامند ہوگئے ہین - ہمکو امید ہے کہ گائیڈس کے لوگ جسوقت پشاور مین پہونچ جائینگے تو ہم ایک پُرانی اور ایک نئی دو پنجابی پلٹنین بھی اُس زمانہ یعنی ۲۰ - فروری تک بھیج سکتے ہین - اور جس وقت سندھ سے کوئی بلوچی یا بمبئی کی پلٹن آجائیگی تو ہم ایک تیسری رجمنٹ کو بھی آپ کے پاس بھیجنے کی کوشش کرینگے - مین سوار اور بھرتی کرسکتا ہون لیکن اسکے لیے وقت درکار ہے اور جو عجلت مین بھرتی کیے جائینگے وہ ایسے اچھے نہونگے -

ہمکو یقین ہے کہ کانپور مین آپ کی فتح ہونے کی خبر صحیح ہوگی - یہان پنجاب مین سب طرح کی خیریت ہے لیکن یہان جو تمام پانڈے لوگ جمع ہین اُنکے ساتھ کیا کیا جائیگا - وہ بہت عاجزی سے بر سر راہ آنے کو ہین مگر اُنکو لیکر کیا کیا جائے -

اس قسم کی چٹھی جسوقت سر کالن کو پہونچی ہوگی جنکے پاس ایک قلیل فوج تھی تو ضرور اُنکو معلوم ہوگیا ہوگا کہ ہماری مدد کے لیے سر جان لارنس کی ذات سے کیسی فوج محفوظ تیار ہے وہ فوج محفوظ ہی تھی جو ہر ضرورت پر کام آئی اُنکے اعلیٰ افسر اسٹاف جنرل مینسفیلڈ نے انتہاے مرتبہ کو رہین منت ہوکر کہا کہ "اسقدر سوارون کے بھیجنے کا وعدہ" بیشک بڑی شکرگزاری کے قابل ہے - ہمکو انتہاے مرتبہ کی اسوقت جو ضرورتین لاحق تھین اُن سب سے زیادہ یہی ضرورت تھی - بڑی لڑائیون مین تھوڑی دیر کے لیے پیادون پر فتح حاصل کرنا کسی کام کا نہین ہے تاوقتیکہ تعاقب کرنے کے لیے سوارون کا ایک پہاڑ موجود نہو -

اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین معلوم ہوتی کہ سر جان لارنس نے جو کچھ زبان سے وعدہ کیا تھا اُسکو کرکے دکھلا دیا - بلکہ کہنے سے بھی زیادہ کیا - اُنھون نے وسط فروری تک صرف ۱۶۰۰ - آدمیون کے بھیجنے کا

[illegible] ص ۲۷۵

وعدہ کیا تھا لیکن ... ۱۰۰ سے زیادہ سوار ہر ہر حصہ سے طلب کر کے اور تین رجمنٹین پنجابی پیادون کی اور ایک رجمنٹ انگلش پیادون کی اور ۱۲ توپین بھیجدین - اِس نازک وقت مین ضروری مدد دینے کو وہ بھی تنہا نہین راضی ہوئے تھے - کمانڈر انچیف بھی لکھنؤ پر آخری چڑھائی کرنے کو اسی وقت تیاریان کر رہے تھے جسکے بعد فوراً او دہ اور روہیلکھنڈ کو فتح کرنا تھا - آیندہ کئی مہینے تک سر جان لارنس زیادہ تردد کے ساتھ اپنے دل سے یہ سوال کرتے رہے کہ آیا اب صرف باغیون کی بیخ کنی کے لیے لڑائی کو جاری رکھنا چاہیے یا جس حالت مین کہ اب ہمارا پلہ بھاری ہوگیا سپاہیون اور عوام الناس مین سے جو اب تک ہم سے لڑ رہے تھے ایسے لوگون کے لیے باب توبہ کھول دینا چاہیے جنکا قصور کم ہے - اُنھون نے اور لوگون سے بھی جو اس معاملہ مین اختیار رکھتے تھے استصواب کیا اور جو لوگ اُنکی دلیلون کو دیکھتے اور اُس زمانہ دراز تک کی لڑائی اور دیسی اور ولایتی اشخاص کی ہلاکت کا خیال کرتے ہین جو سب ایک خلاف حکمت کا نتیجہ ہے تو اُنکے نزدیک جان لارنس اور اُنکے طرفدارون کی راے واجبی معلوم ہوگی - جان لارنس نے مینسفیلڈ صاحب کو یہ چٹھی لکھی تھی -

مجکو یہ نہین معلوم تھا کہ سر کالن کی فوج اِسقدر قلیل ہے جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے - چونکہ گرمی کے دن قریب آتے جاتے ہین ہمکو خیال کرنا لازم ہے کہ بیماری بہت پھیلیگی - یکم اپریل کے قبل جہان تک ہم سے کارروائی ہوسکیگی اُسیقدر بہتر ہوگا - اگر ممکن ہوا تو اُس زمانہ تک یورپین لوگ سایہ مین ہونگے ... - مجکو یقین ہے کہ روہیلکھنڈ سے دوآبہ پر کوئی حملہ نہوگا - یہ درصل ایک فوجی فساد تھا بعض بعض فرقون علی الخصوص مسلمانون کی بڑی جماعتین اُنکی شریک ہوگئین - لیکن جس وقت باغی سپاہی شکستہ دل ہلاک اور منتشر ہوجائینگے تو یہ بھی خاموش ہو کر بیٹھ رہینگے - سب سے زیادہ مشکل مسئلہ یہ ہے کہ باغیون کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے - اگر ہم چاہین کہ اُنکی بیخکنی جنگ کے ذریعہ سے کی جائے تو یہ صرف اُسی وقت ممکن ہے جب ہماری طرف سے جان و مال اور مشقت کا انتہا سے زیادہ نقصان اُٹھایا جائے - کھٹکا تو یہ ہے کہ جسوقت یہ لوگ متفرق ہوجائینگے تو چھوٹے چھوٹے غولون مین اِدھر اُدھر ہر مقام پر لڑتے پھرینگے اور اُسکے لیے ہماری فوج اور انتظام بالکل ناموزون ہے - میرے نزدیک یہ تجویز بہت صائب ہوگی کہ جو لوگ سب سے کم قصوروار ہین اُنسے انتقام لینے مین کسی نہ کسی طرح کی رعایت کی جائے - میرا یہ مطلب نہین ہے کہ وہ بالکل چھوڑ دیے جائین لیکن مین چاہتا ہون کہ اُنکی جانین ہلاک نہ کی جائین ......

میرے خیال مین آتا ہے کہ روہیلکھنڈ مین ایک سخت جنگ کے سوا اور لڑائی نہوگی علی الخصوص اُس حالت مین جب باغیون کی تنبیہ ہوجائیگی - بظاہر تمام ہندو ہمارے طرفدار ہین اور مسلمانون کے ہاتھ سے اُنپر جو کچھ مصیبتین پڑ چکی ہین اُس سے وہ خود اُن لوگون سے پھرے ہوئے بیٹھے ہین - مین سمجھتا ہون کہ جو رسالہ مین بھیج رہا ہون اُس پر حفاظت کے ساتھ بھروسہ کیا جاسکتا ہے ان سوارون مین پشاور کے پٹھان بہت نہین ہین - وہان کے پٹھان بھی بیشک اُس خاندان کے ہین جو روہیلون کا ہے لیکن کئی پشتون سے دونون کے مابین تفرقہ ہوگیا ہے - بااینہمہ یہ لوگ اب فاتح فریق کی طرف ہین اور اِس صورت مین اُن پر

اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ ویرہ جات کے پٹھان ہمارے پنجابی سپاہیون مین سب سے زیادہ معتبر ہین۔ باقی اور مسلمان مثل ہندوون کے ہین اور ضلع ہانسی مین اُنھون نے بلا تامل وہان کے مسلمانون سے جنگ کی۔ اصل امر یہ ہے کہ بعض صورتون مین اور بعض حدون تک آپ دیسی سپاہیون پر اعتماد کرسکتے ہین۔ پنجابیون نے اُسوقت دہلی مین ہمارا ساتھ دیا جب ہماری حالت نہایت خطرناک تھی اور اب جسوقت ہمکو فتح حاصل ہوئی ہے تو وہ ہمارا ساتھ نہ چھوڑینگے۔ اگر آیندہ کو نہین تو اقل درجہ اسوقت ضرور ساتھ دینگے۔ باانیہمہ مین اس بات کی صلاح نہ دونگا کہ صاحب کمانڈر انچیف روہیلکھنڈ سے بغیر گورون کی فوج کے روانہ ہون اور اُسیطرح آگے بڑھے چلے جائین۔ میری راے ہے کہ گورون کا توپخانہ اور ایک رجمنٹ ولایتی پیادون کی اُس صوبہ مین رکھ لی جائے۔ یہ اور دو حصے پنجابی پیادون کی پلٹن کے اور ایک رسالہ سوارون کا بشرطیکہ افسر معقول ہو سب بندوبست کریگا۔ باانیہمہ میری راے ہے کہ سکھ سوارون کا ایک بڑا حصہ روہیلکھنڈ مین چھوڑ دیا جائے جہان مسلمانون کی جانب سے حفاظت درکار ہے اور اودھ مین مسلمان سوار زیادہ لینا چاہیے جہان کے باغیون مین ہندو لوگ کثرت سے شریک ہین۔ باانیہمہ جیسا کہ مین سابق مین بیان کرچکا ہون صرف وِلیَن صاحب کے رسالہ کو چھوڑکر جسمین راہزن اور گلا کاٹ لوگ بھرے ہوئے ہین مین مسلمان رسالہ جو آپ کے پاس بھیجا جاتا ہے معزز اور معتمد سپاہیون کا گروہ سمجھتا ہون۔

انگلستان کی کمک اب آخرکار پہونچنے لگی۔ پانسو آدمیون کے قریب سپاہی لین ڈوری کے ساتھ آئے ہین فیوزیلیرس کی ساتوین پلٹن حیدرآباد مین ہے اور نوین پلٹن کا زیادہ تر حصہ کراچی مین پہونچ گیا ہے۔ مجکو خطرہ صرف اِس بات کا ہے کہ علی العموم پنجابی سپاہ کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ پنجابی سپاہی پلٹنون اور رسالون اور توپخانون اور بیلدارون اور پولیس کے سوارون اور پیادون مین نوکر ہین اندازاً سب پنجابی سپاہ پچاس ہزار سے کم نہوگی اب یہ بات ظاہراً عقلمندی اور دوراندیشی سے بعید معلوم ہوتی ہے۔ اگر ہم نے پنجابیون کو اِس بات کے سمجھنے کا موقع دیا کہ وہ قوت رکھتے ہین تو ایک روز ہمکو اُنکے ہاتھون سے بھی دقت اُٹھانا پڑیگی جو ہندوستانیون کے ہاتھ سے اُٹھانا پڑی ہے مجھسے جہان تک ہوسکا وہان تک مین نے کوشش کی لیکن جہانتک مین دیکھ سکتا ہون سواے یہان کے ہندوستانی فوج کے بھرتی کرنے مین بہت کم کارروائی ہورہی ہے۔ صح

خوش قسمتی سے ذبح کرنے کی فریاد اب تک بلند تھی اور سَر جان لارنس نے جنپر اپنی راے کی بہادری نظاہر کرنے کا الزام ہرگز لگایا نہین جاسکتا معافی جرم کے بارے مین اپنے خیالات کے موافق لارڈ کیننگ سے اصرار کرنے کے متعلق یہ چٹھی لکھی۔

یکم فروری ۱۸۵۸ء۔

مائی لارڈ۔ مجکو معلوم نہین ہے کہ اودھ اور دوسرے مقامات کے اُن باغیون اور مفسدون کے بارے مین جو سب سے کم قصوروار ہین عفو جرم کی قسم سے کوئی جگہ آپکے دل مین ہے یا نہین۔ لیکن میری طبیعت یہی کہتی ہے کہ اس قسم کی تدبیر مین جہانتک کہ بہت صواب ہوگی۔ لوگون کو اِس بات کی صلاح دینا تو بہت آسان ہے کہ تمام مجرم ہلاک کرڈالے جائین مگر یہ کوئی شخص نہین ثابت کرتا

کہ وہ کیونکر عمل مین آئیگا - اب جسوقت ہم دہلی پر قبضہ کر چکے معرکۂ جنگ مین باغیون کے ہر ایک گروہ کو شکست دی اور فوج لیکر پھر اودھ پر حملہ کرنے کو تیار ہین تو اِسوقت اِس مضمون کے اشتہار جاری کر دینے سے معاملات مین بڑی سہولت پیدا ہو جائیگی کہ جن مجرمون نے اپنے افسرون کو قتل نہین کیا ہے یا عورتون یا لڑکون کو ہلاک نہین کیا ہے اور اپنے ہتھیار رکھدیے ہین اُنکو اجازت ہے کہ اپنے اپنے گھرون کو جائین اور وہان اُنکو کوئی شخص نہ ستائیگا - اِسیطرح ہم عام مفسدون کے ساتھ برتاؤ کر سکتے ہین - جسوقت یہ ہو جائیگا تو مفسدون کے ساتھ اچھی طرح سے ہم سلوک کر سکینگے - فی الحال اپنی برانگیختگی کے سبب سے سب کے سب ایک لاٹھی سے ہانکے جاتے ہین - اگر یہی کیفیت جاری رہی تو معلوم نہین کب ملک مین امن وامان قائم ہو جس حالت مین دشمن لوگ بتعداد کثیر پردہ کی آڑ مین نہ رہ سکینگے تو وہ چھوٹے چھوٹے غولون مین منقسم ہو جائینگے ملک کو لوٹینگے اور جابجا لڑائیان قائم رکھینگے -

اسوقت بہتیرے انگلش اشخاص کی یہ صلاح ہے کہ باغی لوگون کی ایک سرے سے بیخکنی کی جائے اور وہ کبھی خیال نہین کرتے کہ اسطور کی کارروائی ہمارے حق مین کیسی مضر ثابت ہوگی - اسی طرح سے اُنھون نے ۱۸۴۹ء مین الحاق پنجاب کی صلاح دی تھی اور اِس بات سے بالکل غافل بلکہ محض جاہل تھے کہ ایسی تدبیر کرنے کا وقت نہین تھا - سکھون کی دونون لڑائیون مین جو فوراً صلح ہو گئی تھی اور امن وامان قائم رہی تو اِسکا سبب یہ ہے کہ ہمنے اپنے دشمنون سے عاقلانہ سلوک کیا تھا - جنگ اول کے بعد ہمنے سکھون کو کشادہ دلی سے ایک قوم کے لوگون کی طرح تصور کیا - دوسری جنگ مین ہمنے اسیطرح سے بحیثیت اشخاص منفرداً اُنکو تصور کیا - جسوقت ہمنے جرم کو قوی ہاتھ سے موقوف کیا تو گذشتہ باتون کی نسبت نرمی اور کشادہ دلی سے پیش آئے -

مین بخوبی اِس امر کو تسلیم کرتا ہون کہ اِسوقت ایک اور ہی قسم کے دشمن سے ہمکو سابقہ پڑا ہے تاہم ہمکو یہ بات کبھی فروگذاشت نہ کرنا چاہیے کہ بحیثیت فرمانروائے ملک ہماری جانب سے بھی قصور اور دور اندیشی مین کوتاہی ہوئی ہے اور یہی اصل سبب ہے - ہمنے باغیون کو طمع کرتے اور وقت فرصت کے پاجانے کا موقع دیا جسکا انسداد دشوار ہو گیا - صدہا بلکہ ہزارہا اشخاص بصرف وقت کو دیکھکر باغیون کے طرفدار ہو گئے - ایک طرف تو انکار کرنے مین آگ اور تلوار کا خوف تھا اور دوسری جانب غارتگری اور اتفاق کے فوائد اُنکو گدگداتے تھے - بہت سے لوگون نے دیرتک تامل کیا لیکن ہمارے اختیار مین کوئی قوت اور ہماری کامیابی کی کوئی امید نہ دیکھکر اُنھون نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اب بازی نکل گئی اور وہ آپ اپنی فکر کرنے لگے - یہ مشہور بات ہے کہ بیشتر مرہٹون کی فوج اُنھین صوبون سے بھرتی کی جاتی تھی جنکو یہ لوگ ویران کر رہے تھے - ظلم اور تعدی اور غارتگری کی اذیتین سہتے سہتے اب وہ خود ڈاکو اور لوٹیرے ہو گئے اور یہی کیفیت ہمارے دشمنون کی ہے - اگر وہ ہلاک کیے جائینگے تو ممکن نہین کہ اُنکے کُل متعلقین ومتوسلین کو دُکھ پہونچے - فوج بنگال کے ایک لاکھ باغیون کے متعلقین غالباً پانچ لاکھ سے کم نہونگے - پس کیا یہ امر مقترن بصواب نہین ہے کہ دشمنون کی تعداد اِس طریقہ سے بڑھائی نہ جائے - جب تک معاملات کا دور اندیشی اور انصاف سے بندوبست نہوگا اودھ مین ہماری مشکلین لکھنؤ پر قبضہ ہو جانے کے بعد بڑھنے لگینگی باغیون کے مکان اور رہالیان خاندان اودھ مین ہین وہ آگے بڑھکر جا نہین سکتے - وہ سب کے سب منتشر ہو جائینگے اور ہر ہر مقام پر ہمارے خلاف چھوٹی چھوٹی

لڑائیان لڑتے رہینگے۔

سبحان اللہ کیا خط ہے کہ آئین جہانداری اور انسانی ہمدردی کا اگر اسکو نمونہ کہیے تو بجا ہے۔ جو خیالات اس خط مین درج تھے سر جیمس اوٹرم نے محصور مقام عالم باغ اور جنرل ہینسفیلڈ نے جو انکی رہائی کی تیاریان کر رہے تھے اپنی تیاریون کے مرکز سے اسکی تائید کی۔ لیکن بعض وجوہ سے عرصہ تک اسپر عمل نہین کیا گیا تا آنکہ موقع ہاتھ سے جاتا رہا اور ایسے نتائج پیدا ہوے جنکی پیشین گوئی سر جان لارنس پہلے ہی کر چکے تھے۔

۲۹ فروری کو سر کالن کیمبل ایک کثیر التعداد انگلش فوج کی سرکردگی سے جو کبھی ہندوستان مین جمع نہوئی ہوگی (یعنی بیس ہزار سپاہ اور ۱۸۰ توپون سے) اوٹرم صاحب کے بچانے اور لکھنؤ کو دوبارہ فتح کرنے کے واسطے روانہ ہوے۔ اب اندھے سے اندھے باغی بھی دیکھ سکے کہ آیندہ سے فرنگیون کی حکومت صرف اخلاقی ہی اصول پر قائم نہین رہیگی اور انگلش فوج مین ایسا کوئی شخص نہ تھا جسکو اس بات کا یقین ہو کہ باغی لوگ گو انکی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ تھی میدان مین ہمارا مقابلہ کرینگے خواہ اپنے مستحکم قلعون کی آڑ مین دیر تک مخالفت کر سکینگے۔

لیکن اب یہ ضروری سوال پیدا ہوا کہ آیا دشمن کو بطور جنگی فوج کے برباد کرنا اور اسطور سے اور ملک مین جہان وہ مشکل سے پھر کلہ بجلہ ہمارا مقابلہ کر سکین منتشر ہو جانے سے روکنا ممکن ہوگا یا نہین۔ یہ ایک ایسا سوال تھا جسکے طرف سے عالم باغ کے بہادر بچانے والے اور اسی طرح کمانڈر انچیف نے نہایت دل لگا کر خیال کیا۔ کئی دن کی سخت لڑائی کے بعد شہر لکھنؤ جو نومہینے سے بلا طویل زمانہ سے ہمارا مقابلہ کرتا آیا تھا ہمارے اختیار مین آگیا۔ لیکن ایک بدقسمت حکم کے صادر ہونے سے (اور سر کالن کیمبل کی تمام تدبیرون مین صرف اسی بات کی ایک غلطی ہوئی) اوٹرم صاحب بھاگنے والی فوج کو کاری ضرب پہونچانے سے جو اگر عمل مین لائی جاتی تو باغی لوگ بھاگنے مین یا تو تباہ یا بالکل ہلاک ہو جاتے (جیسا کہ اوٹرم صاحب خیال[1] کرتے ہین) باز رہے۔ اور اسطور پر باغی فوج کئی مہینہ تک برابر لڑتی رہی۔ ص ۲۷۹

اگر ان لوگون سے جو کم قصوروار تھے انکے جرمون کی معافی کی بابت اب بھی کہا جاتا تو جہان غالباً غیر نہین ناراضی ضرور پھیل جاتی انکی تعداد گھٹ جاتی جو لوگ جانبری کے مستحق تھے انکی جانین بچ جاتین اور رعایا کو ہماری طرفداری ظاہر کرنے کی جرأت ہو جاتی۔ بدقسمتی سے ایک اشتہار کچھ دوسرے ہی طور کا مشتہر ہوا یہ اشتہار صرف بے امتیازی کے ساتھ عفو جرائم کی بابت نہین تھا بلکہ بے امتیازی کے ساتھ قریب قریب انکی جائداد ضبط کرنے کا تھا۔ اصل مین اس اشتہار کی رو سے بعض مجمل قیود کے ساتھ اودھ کی کل زمین ضبط کرنے کا اعلان دیا گیا تھا۔ جن لوگون کے پاس کچھ تھا ہی نہین انکو کس بات کا خوف ہوتا (نہ غم دزد نہ غم کالا) پس عجب نہین تھا

[1] دیکھو سوانح عمری اوٹرم صاحب مصنفہ سر فریڈرک گولڈ اسمتھ جلد دوم صفحہ ۳۳۲

اگر باغی لوگ اِس بات کو دیکھکر کہ اُنکو خواہ مخواہ سرفروشی کرنا پڑیگی چھوٹی چھوٹی لڑائیون مین بہت گران قیمت پر اپنے سر بیچتے جس مین ہمارا فائدہ تو کم مگر نقصان اور تردد زیادہ متصور تھا۔

یہ انوکھا اشتہار جن حالتون اور تدبیرون کے لحاظ سے تیار کیا گیا تھا کسیقدر لارڈ کیننگ نے آخر زمانہ مین اُسکی توضیح کی لیکن جہان کہین اُسکی کیفیت لوگون کو معلوم ہوئی اُس سے اور خوف پیدا ہوا۔ اُسپر ہندوستان اور انگلستان دونون ملکون مین الزام لگایا گیا تھا۔ سرجان لارنس نے بھی اُسکو اُسی طرح ناپسند کیا جس طرح سرجیمس اوٹرم نے ناپسند کیا تھا۔ زیادہ تر اُسکے سبب سے لوگون کو اِس معنی کرکے گھبراہٹ ہوئی کہ وہ نہایت رحمدل بہادر بلند حوصلہ شخص کی نوک قلم سے نکلا تھا جس نے خوف اور غضب اور انتقام کی وحشیانہ فریاد کو جو انگلستان اور کلکتہ سے اوائل غدر مین بلند ہوئی تھی خاموش کیا تھا۔ جو لوگ ایک قلم کی جھونک مین اُس شئے سے جو اُنکو جان کے برابر عزیز تھی محروم ہونے والے تھے کسی معنی کرکے برٹش رعایا نہین ہوسکتے تھے اور بے شک جس قلیل زمانہ تک ہم سے اُنسے تعلق رہا تھا اُسمین اُنکو بہت کم فائدہ پہونچا تھا۔ اِس بارے مین انگلستان کے لوگون کی طبیعتین ایسی برہم تھین کہ جن سخت ہجو آمیز الفاظ سے پریسیڈنٹ بورڈ آف کنٹرول نے جو خود گورنر جنرل کرچکے تھے حکم ضبطی کو منسوخ کیا تھا وہ اِس موقع کے لیے بہت کم پُرزور خیال کیے گئے یعنی اگر پریسیڈنٹ موصوف نے بطور خفیہ مراسلہ کے اپنی نکتہ چینی کے سبب کو معمولی الفاظ مین لکھکر بھیجدیا ہوتا تو اُسپر حد سے زیادہ الزام لگایا جاتا۔ لارڈ اِلنبرا نے اپنے مشہور پیغام مین کہلا بھیجا تھا کہ۔ صفحہ ۲

دوسرے فاتحون نے مخالفت فرو کرنے مین کامیاب ہونے کے بعد بھی چند آدمیون کو بیشک مستثنی کردیا ہے کہ وہ مستحق سزا تھے لیکن فیاضانہ حکمت عملی سے کافۂ خلائق پر رحم کیا۔

آپ نے ایک اور ہی طریقہ پر عمل کیا ہے۔ آپ نے مستحقین مین سے چند لوگون کو رعایت خاص کے لیے بچا رکھا اور کافۂ خلائق کو ایسی سزا دی جسکو وہ لوگ سخت ترین سزا تصور کرینگے۔

ہم بجز اِسکے کچھ اور نہین خیال کرسکتے ہین کہ جن نظائر سے آپ نے انحراف کیا ہے وہ آپ کی پیدا کی ہوئی نظیر سے زیادہ دانشمندی پر دال معلوم ہونگی۔

اِس قسم کے اعتراضات ایسے نہ تھے جن پر دنیا کے لوگ خیال نہ کرتے جن سے دو ایک مہینے بھی لاپروائی کی جاتی اور اِس سبب سے لارڈ موصوف (جو صندلی پھاٹک کے قابل تضحیک اشتہار کے بانی مبانی تھے) نے بغیر اِسکے کہ اپنے جلسۂ وزرا سے صلاح لیتے یا گورنر جنرل کو جنکے طرف خطاب تھا اُسکی توجیہ ترمیم یا واپسی کا موقع دیتے اپنے مراسلہ کو انگلستان مین چھپوا دیا اور لارڈ کیننگ کی بیکلی مین ایک ایسے وقت زور لگایا جب ہر ایک قسم کی تائید جو ممکن تھی کرنا چاہیے تھی۔ ایک اعلی افسر سرکاری پر اِس قسم کا حملہ تباہی جلسۂ وزرا کے لیے کافی تھا اور اگر لارڈ اِلنبرا اُسنے فوراً

استعفانہ دے دیا ہوتا تو بیشک یہی ہوتا۔

ص ۲۸ خوش قسمتی سے یہ ضبطی اصل مین برائے نام نکلی اشتہار مین جو کچھ مشتہر کیا گیا تھا وہ ہرگز مقصود نہ تھا۔ چنانچہ یہ بات لارڈ کیننگ کی سابق کارروائیون سے بخوبی ثابت ہے جس جوش سے لارڈ ممدوح نے اوٹرم صاحب اور دوسرے اشخاص کے کہنے سے اشتہار کے آخر مین ایک استثنائی ضمن قائم کر دیا اور جس طریقہ سے تعلقہ دارون کے اطاعت قبول کر لینے پر وہ اشتہار ایک محض تقویم پارینہ کر دیا گیا اُس سے بھی امر مذکورۂ بالا بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ سر جان لارنس بتاریخ ۶- مئی ہینگلس صاحب کو لکھتے ہین کہ۔

اول تو اشتہار اودھ سے سوائے نقصان کے کوئی فائدہ متصور نہین تھا۔ عوام الناس سے یہ کہنا کہ اُنکی تمام جائداد ضبط ہو جائیگی اور اُنکی خطا معاف نہوگی بمنزلہ اسکے تھا کہ اُنکو بالکل مایوس کر دیا جائے دوسرے اس سبب سے وہ اور بھی خلاف مصلحت ہو گیا کہ اُس پر عمل نہین کیا گیا پس یہ کیون نہین کیا گیا کہ جس حالت مین ایک طرف باغیون کو ڈھونڈھ ڈھونڈھکر سزا دی جاتی تھی دوسری طرف اُنکے لیے توبہ کا دروازہ کھول دیا جاتا۔ مین نے سُنا ہے کہ اشتہار مذکور مین آخر کو ترمیم کر دی گئی تھی اور مجکو یقین ہے کہ ایسا ہی ہوا ہوگا۔ مہربانی کر کے میرے بیان کو محول نہ کیجیے گا۔ مین اس قسم کی کسی بات کا کہنا گوارا نہ کرسکونگا جو لارڈ کیننگ کے خلاف گذرے کیونکہ لارڈ ممدوح کو ایک بڑا کٹھن کام کرنا ہے۔ مین نے اِس امر کو فقط اسی لحاظ سے بیان کر دیا ہے کہ انگلستان مین آپ کے رتبہ کے لوگ آپ کی ترغیب سے اس حکمت عملی کی طرف رجوع کرین کہ سوائے اُن لوگون کے جنکا چال چلن نہایت خراب ہے اور باشندگان ہند کے ساتھ آشتی کا برتاؤ کیا جائے۔

لیکن باغیون کے موقع دینے سے فوجی اور پولیٹیکل امور کا بار جو چیف کمشنر اودھ پر پڑنا لازم تھا اُس شخص پر نہین پڑا جس نے معرکۂ عالم باغ مین اپنی جان پر کھیل کر کام کیا تھا اور جو ضبطی کی حکمت عملی (جسکا اس زمانہ مین بڑا اُبھار ہونے لگا تھا) کے اسقدر خلاف تھا۔ اوٹرم صاحب کو گورنمنٹ نے اپنے اختیار کے اعتبار سے سب سے بھاری صلۂ خدمت دیا یعنی صاحب موصوف کو فوجی ممبر کونسل مقرر کیا اور رابرٹ منٹگمری پنجاب سے اُنکی جگہ پر مقرر کرنے کے لیے طلب کیے گئے۔ لیکن چند سطرین جن سے اُنکے اعلیٰ افسر کی قدردانی کا حال ظاہر ہوتا ہے اور جو ایسے وقت لکھی گئی تھین کہ جدائی کا خیال بھی نہین پیدا ہوا تھا اب لطف کے ساتھ پڑھی جائینگی کیونکہ اتنے عرصۂ دراز کی یکجائی کے بعد اب عنقریب دونون شخص اپنی اپنی راہ پر چلنے کے قریب تھے یعنی سر جان لارنس نے منٹگمری صاحب کی نسبت پیشتر مندرجۂ ذیل خیالات ظاہر کیے تھے۔

ص ۲۸ وہ ایک معقول شخص ہین جو بہادری مین شیر اور حلم مین بھیڑ ہین۔ مجکو ہندوستان مین ایسا کوئی شخص نہین معلوم ہوتا جو گورنمنٹ سے صلہ پانے کا اُنسے زیادہ مستحق ہو سکے۔ جس وقت بلوہ شروع ہوا تھا تو مین راولپنڈی مین تھا۔ لاہور مین جو امن و امان قائم رکھی گئی تو یہ بالکل سر رابرٹ منٹگمری ہی کی ہمت استقلال اور دوراندیشی کا باعث ہے۔ اگر وہ نہوتے تو ہندوستانی

سپاہ سے ہتھیار نہ لیے جاسکتے اور اُس صورت مین معلوم نہین کیا ہوجاتا۔

ایسے شخص کی جدائی بیشک شاق تھی علی الخصوص ایسی حالت مین جب اسقدر بانیان فساد اب تک پنجاب مین موجود تھے۔ لیکن سَر جَانْ لَارِنْسْ نے اپنے قدیم رفیق کی راہ نہین روکی۔ منٹگمری صاحب الحاق کے زمانہ سے پنجاب مین تعینات رہے تھے۔ وہ دونون لَارِنْسُوںْ کے دوست تھے اور اُن مین دونون بھائیون کے متضاد خیالات اگر بتطابق نہین پائے جاتے تھے تو دونون کا ساتھ ضرور تھا۔ پس وہ اِس کام کے لیے بڑے لائق شخص متصور ہوسکتے تھے کہ صوبہ اودھ کو جو از سر نو داخل سلطنت ہوا تھا اور جس مین اب بھی مخالفون کی کثرت تھی ضبط قانون مین لاکر سَر ہِنرِی لَارِنْسْ اور سَر جیمس آؤٹرم صاحب دونون کی جانشینی کرتے اور مخرب اشتہار اودھ کو ساقط الاثر کردیتے۔

جیساکہ اوپر بیان کیا گیا پنجاب کے بڑے بڑے لائق سپاہی کمال اشتیاق کے تھے معرکہ دہلی مین بھیجدیے گئے تھے جیسے نِکلسن اور چیمبرلین صاحب کوک ڈیلی اور الگزینڈر ٹیلر صاحب وغیرہ وغیرہ۔ اب پنجاب کو ایک ایک کرکے اپنے بہترین سِوِلِین بھی ہندوستان کے کٹھن اور ضروری صوبہ جات کو بفاصلۂ دور دراز بھیجنا پڑے۔ یہ وہ لوگ تھے جو جَانْ لَارِنْسْ کے مدرسہ مین تعلیم پاچکے تھے اور انھین کے اصول اور طبیعت اور کام کرنے کی انتہاے رغبت اور اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے مین کمال خواہش سے مصروف رہنے والے تھے۔ اِس انتظام مین پنجاب اعلیٰ افسرون سے خالی ہوگیا اور یہ طریقہ برابر جاری رہا۔ سَر رَابرٹ منٹگمری اُن بہت سے سِوِلِینُون مین سے جو یکے بعد دیگرے سَر ڈانلڈ میکلیوڈ سَر ہِنرِی ڈیونیز سَر جارج کیمبل سَر رچرڈ ٹمپل یا سَر چارلس ایچیسن (قطع نظر خود سَر جَانْ لَارِنْسْ) کی طرح سلطنت کے بعض اعلیٰ ترین عہدون پر ترقی دیکر بھیجے گئے اور قریب قریب یکسان کامیابی کے ساتھ اُنکے متعلقہ کامون کو انجام دیا۔

اسطور پر پنجاب ہندوستانی مدبرون اور ہندوستانی بہادرون کا گویا تربیت گاہ ہوگیا تھا اور جس وقت اور صوبون کے نامی گرامی سِوِلِینُون نے لَارڈ کیننگ کی مخالفت کی (جو بالکل غیر واجبی بھی نہ تھی) تو لَارڈ ممدوح نے صرف یہ جواب دیا کہ مجکو اسکا بڑا افسوس ہے مگر کیا کرون مجبور ہون ایسے وقت مین معرکے کے مقامات پر بلا لحاظ دستور قدامت یا ضابطہ صرف وہی شخص بھیجے جاسکتے تھے جو سب سے لائق مل سکتے تھے۔

اصل تو یہ ہے کہ ہندوستان کے فائدہ مین پنجاب کا نقصان ہوا۔ جن لوگون کے نام ملک پنجاب مین انگلستان کی حکومت قائم ہونے کی تاریخ کے ساتھ ہمیشہ یاد کیے جائینگے اُنکے عہدے بیماری موت یا دوسرے مقامات کام کی ضرورت سے اسی وقت خالی ہوجاچکے تھے۔ ہِنرِی لَارِنْسْ لکھنؤ مین سوتے تھے۔ منٹگمری چیف کمشنر اودھ مقرر ہوگئے تھے اور مینگفرسن صاحب کو سَر کالن کیمبل نے اودھ کی لڑائی مین اپنی مدد کے لیے طلب کرلیا تھا ڈیلی صاحب جارج لَارِنْسْ کی مدد کو راجپوتانہ گئے تھے اور رابرٹ نیپیر صاحب جو ابھی انگلستان سے واپس

آئے تھے وہ ممالک مغربی وشمالی اور وسط ہند کی فوجی لیاقتون کے میدان مین اپنی جگہ تلاش کر رہے تھے۔ لیکن ابھی پرانے افسرون مین سے بطور کافی اسقدر لوگ باقی رہ گئے تھے جو ہمت کو قائم رکھتے اور پنجاب کی بہترین سلسلہ کے ساتھ دوسرون کے لیے چھوڑ جاتے۔ اپنے اعلی افسر سمیت ڈانلڈ میکلیوڈ جو بعد کو صوبہ کے لفٹنٹ گورنر مقرر ہونے والے تھے رچرڈ صاحب تھارنٹن صاحب اڈورڈس اور جیمس صاحب ٹمپل اور بارنس صاحب لیک اور بائات صاحب رابرٹ اور رینس صاحب ڈگلس فورسایتھ اور رینیل ٹیلر صاحب یہ لوگ اب بھی موجود تھے۔ اور انکے سوا جو لوگ چلے گئے تھے اُنکی جگہون پر زیادہ تر ایسے ہی اشخاص مقرر ہوے جنکو غدر کی ضرورتون کے سبب سے باہر جانا پڑا تھا۔ مگر اب ایک ایک کرکے واپس آنے لگے تھے۔ چنانچہ رچرڈ لارنس فوج جمون اور ضلع جھجھر کے انتظام سے سبکدوش ہو کر بجاے میکفرسن صاحب اپنے بھائی کے فوجی سکریٹری مقرر ہوے۔ نیول چیمبرلین جنکی تقرری سے سر جان لارنس انتہاے مرتبہ کو خوش ہوے اجیٹن جنرلی فوج بنگالہ کو چھوڑ کر سرحدی فوج کی کمان پر گئے جسپر عرصہ سے اُنکا دانت لگا تھا۔ ہیری لمسڈن بھی جو اپنے بھائی پیٹر کے ساتھ قندھار مین قید تھے اور جنکو بعض اوقات اپنی جان کا بھی خطرہ ہوا اور جو ہمیشہ ہندوستان کے غدر کے زمانہ مین معرز کام پانے کے مشتاق رہے تھے آخر کو اپنی خطرناک قید محض سے خلاصی پاکر گائڈس کی پلٹن کے افسر کمان مقرر ہوے جسکی ابتداءً بھرتی کرنے مین اُنھون نے بڑی مدد دی تھی۔ ص ۲۰۱

لوگون کو یاد ہوگا کہ لمسڈن صاحب کابل کو اسی غرض سے سفیر مقرر کرکے روانہ کیے گئے تھے تاکہ اس بات کو دریافت کرین کہ انگلش گورنمنٹ کی طرف سے امیر کو امداد کے طور پر اُسوقت جو روپیہ دیا جاتا تھا وہ مناسب کامون مین استعمال ہوتا تھا یا نہین۔ لیکن لمسڈن صاحب کی سفارت کے لوگون نے وہان اس بات کی کوئی علامت نہین دیکھی۔ قندھار مین مقید بقید تنہائی کر دیے گئے اور وہان ان لوگون کو افغانستان کا حال اُسیقدر معلوم ہوا ہوگا جسقدر کسی اجنبی ملک کے آدمی کو جو کسی جرم مین قید ہوا ہو لندن سے یارک تک جانے مین ریل گاڑی کی کھڑکیون سے انگلستان کا حال معلوم ہوسکتا ہے۔ اس سبب سے جسوقت وہ واپس آئے تو اُنکے دل مین یہ بات بالکل گھبی ہوئی تھی کہ انگلستان کی طرف سے کسی انگلشمین کو ایسے خودسر مشکوک المزاج دغاباز اور خونخوار آدمیون مین جیسے کہ افغانستان کے لوگ ہین بھیجنا نہایت بیوقوفی اور خطرہ کی بات ہے۔

لمسڈن صاحب کی سفارت نے اُسوقت اور آیندہ بیس سال تک انگلستان کو افغانستان کی سفارت سے باز رکھنے مین بڑا کام کیا۔ اور بعد اُسکے پھر یہ خیال کرنے کی بات ہے کہ جو مصیبت برنس اور میکناٹن صاحب پر ۱۸۴۱ء مین پڑی تھی اور جو لمسڈن صاحب پر ۱۸۵۷ء مین اگر پڑتی تو کچھ تعجب نہین تھا وہی مصیبت پھر اُسی حماقت کے عود کرنے سے کیوگنری صاحب پر ۱۸۷۹ء مین پڑی۔ لمسڈن صاحب کی سفارت سے جو سبق حاصل ہوا تھا اُسکو تو لوگ قریب قریب

بھول گئے تھے مگر اس واقعہ نے پھر اُسکو تازہ کر دیا۔
دہلی کے فتح ہونے کے زمانہ سے تمام اطراف سلطنت انگلشیہ سے مبارکباد کی جو جو چٹھیان بتعداد کثیر سر جان لارنس پر پھولون کی طرح برسائی گئین دلچسپی کے اعتبار سے اُن سب مین اُنکے سابق حاکم لارڈ ڈلہوزی کی چٹھی ہے۔ اپنی اندرونی علالت سے جو برابر ترقی کرتی جاتی تھی اور اُن اعلیٰ درجہ کی کارگزاریون سے خستہ ہوکر جنپر عارضی طور سے بوجہ اِسکے دھبہ آگیا تھا کہ الحاق پنجاب سے لوگ غدر کے پیدا ہونے کا گمان کرینگے اور وہ لارڈ ممدوح کی تحریک سے عمل مین آیا تھا لارڈ ڈلہوزی نہایت متانت آمیز خاموشی مگر بڑی توجہ اور شوق سے اس بات کو دیکھ رہے تھے کہ اُنکے دلپسند صوبہ اور خاص لفٹنٹ پر کس شدت کا طوفان آیا ہے۔ اگر الحاق کی وجہ سے یہ طوفان ذرا بھی پیدا ہوا ہوتا تو لارڈ ممدوح اوّل درجہ یہ ضرور خیال کرتے کہ جس صوبہ کو مین نے شامل سلطنت اور جس لفٹنٹ کو وہان مقرر کیا تھا زیادہ تر اُسی کے سبب سے یہ طوفان آیا ہے پس کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ لارڈ ممدوح نے اپنے بارے مین کچھ مُنھ سے نہین نکالا بلکہ اپنی کارروائی کے نتیجے کو آیندہ نسل پر چھوڑ دیا اور اب جان لارنس سے اسطور پر اپنی ہمدردی ظاہر کی۔

مالٹا ۱۲ نومبر ۱۸۵۷ء

میرے پیارے جان۔ اِس آفت کے زمانہ مین مین نے آپ کو اپنی کسی چٹھی کے لکھنے سے جو تکلیف نہین دی تو اُسکی وجہ یہ ہے کہ مجکو اس امر کا کامل یقین تھا کہ آپ کو اِس امر مین ذرا بھی شبہہ نہوگا کہ مین آپ کی تدبیرون اور اُنکے نتیجون کو کس غور و فکر سے لحاظ کرتا رہا ہونگا۔ اور اُس حالت مین مین نے خیال کیا کہ میرے لیے مناسب ہے کہ آپ کے اوقات سے چند منٹ بھی اور کام مین صرف نہونے دون۔ لیکن چونکہ اب بادلون مین ذرا ذرا سی سپیدی نمودار ہونے لگی ہے اور گزٹ بھی بولنے لگا تو مین بھی اپنے روزہ خموشی کو توڑتا ہون اور آپ نے جو بڑا ڈربن (خطاب جی سی بی) اِس عظمت و شان سے حاصل کیا ہے اُسپر آپ کو مبارکباد دیتا ہون۔ جسطور سے یہ مرتبہ آپ کو ملا ہے کبھی کسیکو نہ ملا ہوگا اور ملک نے کبھی ایسے اتفاق راے سے عطا نہ کیا ہوگا۔
آپ بہت آسانی سے خیال کرسکینگے کہ اِن بڑے معرکون مین آپ نے جو کارروائی کی ہے اُسپر مجکو کسقدر افتخار حاصل ہوا ہے اور جسطرح سے ایسی مصیبت کے زمانہ مین تمام ہندوستان کو بچالیا اُس پر مجکو کسقدر ناز ہے آپ کو یقین کرنا چاہیے کہ آپ کے برتاؤ اور خدمتون کی آپ کے ہم وطنون نے کامل قدر کی اور جو بیش قیمت کام آپ نے انجام کیا اور جس مین منٹگمری صاحب اور نکلسن صاحب اور میری واقفیت کے مطابق آپ کے ماتحتون مین سے ہر شخص نے مدد کی اُس سے آپ کے ہموطن بخوبی واقف اور شکرگزار ہین۔
مین ایک مرتبہ تہ دل سے اور محبت کے ساتھ آپ کے خطاب اور اُس خطاب سے جو اوج آپ کو حاصل ہوا اُسپر مبارکباد دیتا ہون۔ انگلستان سے روانہ ہونے کے قبل مجکو معلوم ہوا تھا کہ جلسۂ وزرا آپ کے اعتماد اور قدردانی کی ایک سے زیادہ

علامت ظاہر کرنے کا قصد رکھتا ہے اور ان سب باتون سے مجکو نہایت خوشی حاصل ہوئی - خدا کرتا آپ کے بھائی ہنری بھی اُس عزت کے حاصل کرنے کو زندہ رہتے جو ضرور اُنکو دی جاتی اور آپ کے دوستون کے ساتھ وہ بھی اُس خوشی مین شریک ہوتے جو اُنکے فیاضانہ اور محبت آمیز دل مین اپنے پہلو بہ پہلو آپ کا عروج دیکھکر محسوس ہوتی - لیکن وہ اُس موت سے جسکی اُنکو خواہش تھی مر کر قبر مین آرام کر رہے ہین اور اُنکا نام ہمیشہ زندہ رہیگا -

براہ مہربانی منٹگمری ایڈورڈس اور رینل اور پرانے مجمع سے اور جن لوگون کو دیکھیے گا اُنکو میری یاد دلائیے گا مجکو آپکا ہمیشہ شکر گزاری کے ساتھ خیال رہیگا -

لیڈی ڈلہوسی بھی بغیر اسکے مطمئن نہوگی کہ اُنکی طرف سے آپ کے بارے مین اُنکا بہترین لحاظ ظاہر کیا جائے اور مبارکباد دی جائے - ہم اِس جزیرہ مین موسم سرما تک رہینگے مجکو امید ہے کہ یہان مجکو فائدہ ہوگا کیونکہ مین بالکل کم طاقت ہوگیا ہون -

مین ہون میرے پیارے جان
آپ کا نہایت صادق دوست
ڈلہوسی

جان لارنس نے مذکورہ بالا چٹھی کا یہ جواب لکھا - ص ۲۸۶

خیمہ گاہ مابین راہ ملتان و لاہور - ۱۴ جنوری ۱۸۵۸ء -

میرے پیارے لارڈ ڈلہوسی - مجکو آپ کی چٹھی مورخہ ۲۸ - نومبر کی بابت تہ دل سے شکریہ ادا کرنا ہے - مجکو اس امر کے دریافت ہونے سے ایک سرچشمۂ خوشی ملگیا کہ میرے احباب اور ہموطن میری کوششون کے مقر و معترف ہین - انسان کو اس بات کے خیال کرنے کے بعد کہ اُسنے اپنا فرض منصبی ادا کیا اور اپنے ہموطنون کو فائدہ پہونچایا ہر شخص کا بہترین صلہ یہی ہے - باایہمہ جو تازہ خطاب آپ نے مجکو دیا ہے اُس سے مجکو بڑی خوشی حاصل ہوئی -

اسمین شک نہین کہ ہم لوگون پر ایک بڑی گاڑھی مصیبت کا زمانہ پڑا تھا - جب تک دہلی فتح نہین ہوئی تھی اسوقت تک تمام ہندوستان زیر و زبر ہو رہا تھا - ہر درجہ کے پنجابیون نے بڑی تعریف کے قابل کام کیا اور پنجابی سپاہیون کی مستعدی اور ہمت میری امیدون سے کہین سبقت لے گئی - باایہمہ اگر دہلی فتح نہوتی تو ہم لوگ تباہ ہو جاتے اگر ہماری فوج پلٹ آتی تو سب برباد ہو جاتی - اگر حملہ مین ہمکو ناکامی ہوتی تو بھی ہر طرح سے ہماری بربادی متصور تھی - ہمکو جو یہ کامیابی حاصل ہوئی اصل مین نکلسن صاحب الگزینڈر ٹیلر (افسر انجینیران) اور نیول چیمبرلین کے سبب سے حاصل ہوئی چیمبرلین صاحب دہلی مین پہونچتے ہی سخت زخمی ہو گئے - اور جب تک اصل طوفان بڑے جوش پر رہا اُسوقت تک زیادہ تر صاحب موصوف بیکار ہی بیٹھے رہے لیکن جسوقت ہماری فوج اندر داخل ہوئی اور نکلسن صاحب کے مہلک زخم لگا تو چیمبرلین صاحب پھر میدان مین اُٹھ کھڑے ہوئے ہم لوگون مین غنیم کے مارنے کا جوش قائم رکھا اور سپاہیون کو خوب لڑاتے رہے - جان نکلسن جسوقت سے فوج مین آئے وہی فوج کی جان تھے - اپنے جانے کے قبل پنجاب کے باغیون کو وہی ایک کاری ضرب لگا گئے تھے -

حملہ کی ترغیب نِکلسَن صاحب ہی نے دی تھی اور سب کے پہلے غنیم کے مورچہ پر وہی پہونچے تھے - اَلگزینڈر ٹیلر اگرچہ دہلی مین درجۂ دوم کے اِنجنیئر تھے لیکن جن حکیمانہ تدبیرون سے حملہ مین کامیابی حاصل ہوئی اُن سب کے بانی مبانی اور بندوبست کرنے والے وہی تھے اور اصل حملہ مین بھی شامل اور نمودار لوگون کے اُنھون نے شرکت کی -

جس وقت سے دہلی فتح ہوئی تمام باتین خوش اسلوبی سے ہوتی جاتی ہین - شبہہ اور تامل اور تاخیر بہت کچھ ہوئی مگر کارروائی برابر چلی گئی - باغیون نے ایک آدمی بھی ایسا سامنے نہین کھڑا کیا جو لائق یا اولوالعزم ہوتا - وہ لوگ بڑے بدقسمت تھے - جب تک ہم تیاری نہ کرتے اُسوقت تک وہ کبھی نہین بڑھتے - جودھپور کی سپاہ ہمارے قابو مین آگئی گو ایلارکے باغیون نے جنکے دہلی مین آجانے سے باغیون کو ضرور فتح حاصل ہوتی حرکت ہی نہین کی - اگر اُنھون نے تعاقب کرنے والے کالم سے جو کرنل گریتھڈ کی ماتحتی مین تھا مزاحمت کی ہوتی تو بڑی مصیبت نازل ہو جاتی - لیکن ایسا نہین ہوا وہ متوقف رہے اور کانپور پر ایسے وقت حملہ کیا جب آٹھ سو گورے اُنکے مقابلہ کو موجود تھے - مین سمجھتا ہون کہ غدر کی گردن اب کٹ گئی - کوئی فوجی گروہ ایسا نہ رہگیا ہوگا جسکو شکست نہ دی گئی ہو - اور دوسری مرتبہ قوت کے ساتھ کھلے میدان مین آکر کوئی گروہ نہ لڑیگا - ہم نے اُنکی توپون کا زیادہ تر حصہ لے لیا اور جسقدر توپین اُنکے پاس باقی رہ گئی ہین موقع پاکر وہ بھی لے لی جائینگی - بااینہمہ ڈر اِس بات کا ہے کہ مبادا متفرق طور کی چھوٹی چھوٹی لڑائیان پھر ہونے لگین - پھر ابھی سب سِوِل انتظام درست کرنا باقی ہے اور فوجی انتظام از سر نو کرنا ہے - مجکو بہت مشکل معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب انتظام کس طرح سے کیا جائیگا -

میری اپنی کیفیت یہ ہے کہ میرا دل وطن مین لگا ہے مجکو یہ امید نہین ہوتی کہ کوئی وقت ایسا آئیگا جب مجکو اپنے کام سے کنارہ کشی کرنے کا زیادہ عمدہ موقع حاصل ہو - مجکو اِس بات کی ترغیب کسی امر سے نہین ہو سکتی کہ اپنی باقی ماندہ عمر جلا وطنی مین بسر کرون - جب تک مجھ سے کام ہو سکتا ہے مین چیف کمشنر پنجاب رہونگا لیکن اِس سے مین کبھی اِس قابل نہو سکونگا کہ ضعیفی کی حالت مین مین اپنا ایک بیٹا بھی وطن مین رکھون - مین اِس تمام قضیہ کو شکایتاً نہین لکھتا بلکہ صرف اپنے ارادون کے اسباب بتاتا ہون - مین نے بندوبست کیا تھا کہ اِسی مہینے مین اپنی زوجہ کے ساتھ ولایت چلا جاؤن لیکن اپنے نام اور کام کا خیال کرکے پھر مجکو اپنے عہدے پر پڑا رہنا پڑا - مجکو امید ہے کہ آیندہ سال تک اِس بات کے لیے بخوبی مطلع صاف ہو جائیگا کہ مین حسب ضابطہ رخصت لیکر یہان سے جاسکون - میری بی بی چندروز ہوے نہایت بدمزگی کی حالت مین ملتان سے ولایت کو گئی ہین - باایہمہ مجکو اس امر کی بڑی خوشی ہے کہ میرے عیال واطفال وطن پہونچ گئے - ہندوستان بہت برسون تک اَنگلش عورتون کے رہنے کا مقام نہ ہوگا -

میرے بھائی ہِنری بیچارے اپنے عہدے کے کام مین بڑی ناموری کے ساتھ مارے گئے - اُنکی عقل اور دوراندیشی کے لیے فوج متعینۂ لکھنؤ کے ہر شخص کو شکرگزار رہنا چاہیے - ہم لوگون نے جو باغیون کو اِسقدر نیچا دکھایا وہ سب اِنھین دوراندیشانہ تدبیرون کی بدولت ہوا ہے - ہمارے کل افسران پنجاب نے عمدہ خدمتین انجام کین جن مین جنرل سڈنی کاٹن ہربرٹ اِڈورڈس رابرٹ منٹگمری

میرے بھائی رچرڈ اور لفٹنٹ کرنل ہیکفرسن بالتخصیص قابل ذکر ہین۔

مجکو اِس بات کے سننے سے بہت افسوس معلوم ہوا کہ نصیب دشمنان آپ کی طبیعت اب تک اسقدر جہ ناساز ہے۔ اگر میرے جانے کے وقت آپ مالٹا مین ہوے تو مین وہان اُتر کر ضرور شرف ملازمت حاصل کرونگا۔ میری جانب سے لیڈی سٹوسن صاحبہ کو بہت بہت پوچھ دیجیے۔

ایک اور مبارکباد کی چٹھی کو جو قریب قریب لارڈ ڈلہوسی کی چٹھی کے وصول ہونے کے زمانہ مین آئی تھی اُنھون نے اُسی طرح کی خوشی سے قبول کیا ہوگا۔ سر چارلس ٹریویلین بھی قریب قریب سر جان لارنس کی طبیعت کے آدمی تھے اور اُنکی طرح سے وہ بھی مستعد اور دور اندیش اصلاح کے جانی دوست بے ایمانی کے پکے دشمن اور مظلومون اور عامہ خلائق کے دوست تھے۔ مِکالے صاحب نے جو تھوڑے دنون کے بعد اُن کے نسبتی بھائی ہونے والے تھے اپنی ایک نہایت پرزور چٹھی مین سر چارلس ٹریویلین کا اسطور پر ذکر کیا ہے۔

وہ ایک بڑے دھوم دھامی مصلح ہین۔ لارڈ ولیم بنٹنک نے قبل اسکے کہ کمیٹی کے بارے مین اُنکے خیالات کو سُنے مشاہدہ کیا ہو مجھ سے کہا تھا کہ یہ شخص ہر امر مین اکثر بر سر صواب رہتا ہے اور یہ بہت اچھی بات ہے کیونکہ جسوقت اتفاق سے وہ بر سر خطا ہوتا ہے تو اُسکو انتہا مرتبہ کی پریشانی ہوتی ہے جس سے وہ گھبرا جاتا ہے۔۔۔۔ اِس ملک کے لوگون مین تعلیم کا رواج دینے کے لیے وہ ہر قسم کی تدبیرین اختراع کرنے کی جان تھے۔ وہ شخص کچھ کم گو نہین ہے اُسکا دماغ اخلاقی اور عقلی تدبیرون سے بھرا ہوا ہے اور تقریر مین اُسکی گرمجوشی اُسکو انتہا سے زیادہ مشتعل کر دیتی ہے۔ عام صحبتون مین بھی اُسکی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے دریا بہتا ہے۔ ملک کے لوگون کی تعلیم عمدہ خدمتون کی مساوات مشرقی زبانون مین بجاے عربی حروف کے رومن حرفون کا قائم کرنا یہ سب اُسی کی وجہ سے ہوا ہے۔[۱]

ٹریویلین صاحب ۱۸۳۶ء مین بمقام دہلی جیسے نوجوان تھے ویسے ہی عمر بھر رہے اور اب اس ۱۸۸۵ء مین جب مین اِس کتاب کو لکھ رہا ہون وہ ویسے ہی ہین۔ ۱۸۵۸ء مین وہ "انڈین رفلکس" کے نام سے اخبار ٹیمس مین ایک نہایت عمدہ چٹھیون کا سلسلہ چھپواتے رہے۔ اسواسطے صاحب موصوف بخوبی مستحق اِس امر کے تھے کہ جن ضروری سوالون کے حل ہونے کی بابت ہندوستان مین غوغا مچا ہوا تھا اُن سے شرح و بسط کے ساتھ مطلع کیے جاتے۔ جان لارنس نے جو بہت سی چٹھیان صاحب موصوف کو لکھی تھین میرے نزدیک وہ اُنکی نہایت عمدہ چٹھیون سے ہین۔ لیکن مین صرف چند ضروری فقرات کو اُسمین سے بیان کر سکتا ہون۔

خیمہ گاہ واقع سڑک ملتان ۱۷۔ دسمبر ۱۸۵۸ء

میرے پیارے ٹریویلین۔ آپ کی چٹھی مورخہ ۲۰۔ اکتوبر اور مشفقانہ مبارکباد کی بابت آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہون۔

[۱] سوانح عمری و خطوط لارڈ مکالے مولفہ جارج ٹریویلین ممبر پارلیمنٹ جلد اول صفحہ ۳۸۷۔

ص ۲۸۵

ہ ۔ ۶ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ [illegible]

[illegible]

فی الحال ہم ایک سخت بلا مین مبتلا تھے۔ ہندوستان کے اِس حصہ مین جو انگلستان کا کوئی شخص اِسوقت زندہ دکھائی دیتا ہے تو یہ صرف خدا کی مہربانی ہے۔ مین نے آپ کے قدیم دستخط کو (اخبار ٹیمس مین) فوراً پہچان لیا۔ مین نہین سمجھتا کہ مین نے آپ کی کل چٹھیون کو دیکھا ہوگا لیکن اُن مین سے اکثر چٹھیون کو دیکھا اور جو کچھ دیکھا سب کو پسند کیا اگرچہ مین یہ نہین سمجھتا کہ دہلی ہماری دارالسلطنت کا کام دیگی کیونکہ صحت کے اعتبار سے اُسکی حالت عمدہ نہین ہے۔ مین اِس بات سے بہت خوش ہوا کہ آپ دہلی کے ویران کردینے کی صلاح دینے والے نہین ہین۔ یہ بہت ضروری مقام ہے اور اُسپر ہمکو قبضہ رکھنا لازم ہے۔ جو سانحہ گذرا ہے اُسکی بابت جسقدر مورد الزام رعایا ہے اُسیقدر ہم بھی ہین۔

اب تک تو یہ امر نہ مین نے کبھی دیکھا اور نہ سُنا کہ فوج کے سوا اور لوگون مین کوئی سازش رہی ہو اور فوج کے متعلق بھی ہم مشکل سے کہہ سکتے ہین کہ سازش تھی۔ میرے نزدیک غدر کا اصل سبب کارتوس کا جھگڑا تھا۔ لیکن فوج کی حالت عرصہ سے قابل اطمینان نہین تھی۔ فوج نے عرصہ سے اپنی قوت کا خیال کیا تھا۔ ہم سال بسال اُسکی تعداد بڑھاتے گئے اور گورون کی فوج نہین بڑھائی۔ ہماری دیسی ریاستون کے فوجی حصے جو عمدہ انتظام ہونے کی حالت مین مثل پنجاب کے سپاہیون کے کام کرتے ہمارے خلاف ہوگئے۔ یہ سب لوگ پوربیا تھے فوج بنگالہ مین بڑی اخوت تھی اور اُن مین سب لوگون نے بالاتفاق ملکر کام کیا۔

ہمارے خزانون پر سلحخانون پر قلعون پر سب انھین لوگون کا پہرا تھا۔ ایک خط راہ مین پکڑا گیا تھا اُسکا مضمون یہ تھا کہ دہلی سے کلکتہ تک میدان صاف ہے۔ اور ایک ہندوستانی سپاہی نے میرے ایک سکھ دوست سے کہا تھا کہ ہندوستانی سپاہیون کے مقابلہ مین گورون کی فوج مثل اُسقدر نمک کے ہے جو چپاتی کے ساتھ کھایا جاتا ہے مسلمانون نے موقع پاکر اِس فساد کو مذہبی اور ملکی معاملہ قرار دیدیا۔ اصل تو یہ ہے کہ مشنریون اور مذہب کو اِس معاملہ سے کوئی واسطہ نہین تھا۔ یہ معاملہ قومیت اور ذاتی آسودگی کا تھا۔ ہندو مسلمان دونون نے یقین کرلیا تھا کہ ہم لوگون نے چالاکی سے سب کو عیسائی کرنا چاہا تھا۔ آپ کو معلوم ہے کہ ان لوگون مین مذہب ظاہرداری کا ہے۔ اگر مشنریون نے تلخی کے ساتھ اُنسے گفتگو نہ کی ہوتی تو مجکو یقین ہے کہ وہ عمر بھر مذہب کا ذکر ہی نہ کرتے۔ باایہمہ یہ امر عام اشخاص سے جسمین سپاہی بھی داخل ہین متعلق ہے۔ اِسمین شک نہین کہ اُن مین متعصب لوگ بھی بہت ہین۔ کسیقدر قوت کے خیال نے اور پھر ناقص قواعد اور کافی نوکری نہ ملنے کے لحاظ نے فوج بنگالہ کو تباہ کردیا۔ اصلاح ناممکن الحل تھی کیونکہ افسر لوگون کا خیال تھا کہ کسی اصلاح کی ضرورت ہی نہین ہے اور فوج کا بھی کوئی شخص اُسکے متعلق کسی امر سے واقف نہین تھا۔

مین سمجھتا ہون کہ اب ہم لوگون نے طوفان کو فرو کردیا جو گاڑھ تھی وہ ظاہرا کٹ گئی۔ لیکن بڑے بڑے ضروری تبدلات وتغیرات درکار ہین اور اُنکا کرنے والا کوئی شخص نہین ہے۔ اِن معاملات کا چلانے والا ایک بڑے دل ودماغ اور تجربہ کار آدمی چاہیے اگر اِسمین ذرا بھی کوتاہی ہوئی تو جو امر ضرور ہے وہ انجام نہ ہوسکیگا۔ سزاے موت بیشک تمام قاتلان اور سرغنایان غدر کو دینا چاہیے۔ لیکن مین دیکھتا ہون کہ اگر بجاے انصاف وحشیانہ طور پر کینہ کشی کی جائیگی تو اس مین ہر طرح کا خطرہ متصور ہے۔

ابھی سے ہم سُن رہے ہین کہ دہلی اور دوسرے مقامات مین عام اشخاص عجب عجب طرح کے کامون کی تیاریان کر رہے ہین
اس بات کا ذرا خوف نہین ہے کہ باغی لوگ جس سزا کے مستحق ہین وہ اُنکو ملنے نہ پائیگی - مگر اِس بات کا البتہ بہت اندیشہ ہے
کہ بیقصور لوگ مصیبت مین مبتلا ہونگے - یہ بڑی بدنصیبی کی بات ہوئی کہ ولایتی فوج تھوڑی بھی خشکی کے راستہ سے
نہین روانہ کی گئی - ہندوستانی سپاہیون مین سے ہزارہا اشخاص جو پہلے بالکل علیحدہ علیحدہ رہتے تھے اِس بات کو دیکھکر
کہ ہمارے زوال کا زمانہ آگیا ہم سے باغی ہوگئے - اگر وہ ہماری کامیابی کی امید پاتے تو ہماری ہی طرفداری کرتے لیکن علی العموم
چارون طرف ہماری خرابی دیکھکر اور اِس بات کو دریافت کر کے کہ ہمارے پاس کہین سے مدد پہونچنے والی نہین ہے اگر
وہ بھی باغیون کے شریک ہوگئے تو کچھ تعجب کی بات نہین ہے -

ہندوستان مین کم سے کم پیشتر کی تعداد کی نسبت گورون کی فوج کو دوچند رہنا چاہیے اور ہوشیاری کے ساتھ
ہمیشہ اُسکی قوت پوری رکھنا چاہیے - ہندوستانی فوج کو اُس سے زیادہ نہونا چاہیے جسکی انتہاے مرتبہ کو ضرورت ہے -
اُنپر نہایت لائق افسر منتخب کر کے مقرر کرنا چاہیے اور وہ صرف اُسوقت موقوف کیے جائین جب اُنسے اپنے عہدہ کا کام ضن ۲۹
نہوسکے - قانون غدر کو دیسی سپاہیون کے بارے مین منسوخ کردینا چاہیے یا بہرحال اُنمین ایسے احکام کو قائم رکھنا چاہیے
جو معمولی فہم کے موافق ہون - کسی شخص کو تاویلی وجوہ پر سزا سے بری نہین کرنا چاہیے - افسرون کو امتحان کے بعد
سِوِلِینون کی طرح اِنگلستان مین منتخب کرنا چاہیے - اُنکو گورون کی سپاہ مین رہکر اپنا کام اور قواعد وغیرہ سیکھنا چاہیے
اور اسکے بعد اُنھین مین سے ہندوستانی سپاہ کے لیے افسر منتخب کرنا چاہیے جو افسر اسطور پر مقرر کیے جائین اُنکو زائد تنخواہ
ملنا چاہیے اور زائد تنخواہ ملنے پر وہ دل لگا کر خاطرخواہ کوشش کرینگے ہندوستانی فوج کے لیے کثرت سے افسرون کے
دستیاب ہونے کی جو پکار مچی ہے اُسکے معنی یہ ہین کہ افسرون کو جلد ترقی دی جائے - پولیس کو از سر نو مرتب اور دو گروہون مین
منقسم ہونا چاہیے - ایک وہ پولیس جو فوجی اصول پر تعلیم پاکر جیلخانے خزانے وغیرہ کے پہرے کے واسطے مرتب کی جائے اور
دوسری سُراغی پولیس جس سے اور کام لیے جائین - اسکو صف بندی سے کوئی فائدہ نہوگا کیونکہ اُس سے قواعد اور اخلاقی تعلیم
حاصل نہین ہوسکتی اور اِسی کی سب سے زیادہ ضرورت ہے - ایسے لوگون کو ہوشیاری سے منتخب کرو اُنکی تنخواہ مناسب طور سے
ادا کرو اُنکی بخوبی دیکھ بھال رکھو اُنکے انعام اور سزا دینے مین عجلت کرو اور جسوقت ایسا کروگے تو عمدہ پولیس جمع ہو جائیگی - مجکو
اُنکے قصورون پر توبہ ہونے کے بدلے جو کچھ اُنھون نے کیا اُس سے تعجب معلوم ہوتا ہے - فوج مین اگر ایسے سپاہی ہوتے
تو چوتھائی کام بھی اُنھون نے نہ کیا ہوتا -

لارنس اَسائلَم کی حالت گذشتہ چند مہینہ سے نہایت تردد کے قابل تھی - اُنکے بھائی کے مرنے کے وقت سے
جو اُسکے بانی اور اصل مددگار تھے چندون کی تعداد اسقدر گھٹ گئی تھی کہ اندیشہ کیا جاتا تھا کہ اُسکے فائدے سے مین
ایک ایسے وقت کمی آجائیگی جب ہندوستان مین گورون کی تعداد کے بڑھنے سے اُسکی نہایت ضرورت اور قدر

ہونے والی تھی - ریورنڈ ڈبلیو پارکر کے حسن انتظام سے اُس مین ۴۰۰ لڑکے اور لڑکیان (سب گورون کے یتیم بچے) ایک گھر اور تعلیم اور بہت سی صورتون مین ایک وجہ معیشت پاگئے اور یہ سب باتین ایک ایسے مقام مین حاصل ہوگئین جو گورون کے واسطے انتہا مرتبہ کو موزون تھا - اگر اِس قسم کا اَسائلم شکست ہوجاتا تو بیشک بڑے افسوس کی بات ہوتی اور جان لارنس بھائی کے خیال اور اپنی کشادہ دلی سے بھی دل سے اِس کام مین مشغول ہوگئے - اُنھون نے براہ راست گورنمنٹ کو ایک چٹھی لکھکر ایک وظیفہ حاصل کرلیا تھا - اور اب ٹریویلین صاحب سے خط کتابت کر کے اُنکو اِس بات کا موقع ملا کہ لندن مین جو کمیٹی غدر کے مصیبت زدون کے چندہ کی تقسیم کے واسطے قایم ہوئی تھی اُسپر ایک دوامی وقف کا دعویٰ کرین - اُنکی تحریک اور کوششون کا جو نتیجہ ہوا وہ لارنس اَسائلم ہی کے قائم رہنے سے ظاہر نہین ہوا بلکہ کسولی آبو اور راوَلپنڈی مین لارنس اَسائلم کے قائم ہونے اور اُنکے فوائد سے ظہور مین آیا -

سنہ ۵۷ع

[illegible]

اُنکی ایک اور چٹھی موسومہ ٹریویلین صاحب عوام الناس کے لیے بذریعہ امتحان مقابلہ عمدہ سِوِل سَروِس دینے کے بارے مین ہے - اور اُسمین بہت سی خاص رائین اور کیفیتین مندرج ہین جن مین سے بعض بعض اگر اسوقت صحیح معلوم ہون تو یاد رکھنا چاہیے کہ اُس وقت وہ بعید قیاس یا ظاہر مین ایسی ہی معلوم ہوتی تھین -

خیمہ گاہ قریب دہانہ نہر باری دوآبہ ۲۳ - اپریل ۱۸۶۵ع -

میرے پیارے ٹریلویلین - ڈاک عنقریب روانہ ہوا چاہتی ہے اور مجکو آپ کی چٹھی مورخہ ۱۱ - مارچ کے جواب لکھنے کا بہت کم وقت ہے - باانیہمہ آپ نے اپنی یادداشت مین جن امور پر بحث کی ہے اُنمین سے اکثر امور پر مین نے بارہا خیال کیا ہے - اور اُنکے بارے مین جہانتک میرے امکان مین ہے عمدہ سے عمدہ راے ظاہر کرونگا -

مین اِس بات کا بہت قوی صلاح کار ہون کہ امتحان مقابلہ کا قاعدہ فوج کے تمام صیغون مین جاری کیا جائے - مجکو یقین ہے کہ اِس سے کام بہت اچھی طرح چلیگا - اب تک سِوِل سَروِس مین واجبی طور پر آزمایش کرنے کا موقع نہین دیا گیا لیکن سِوِل سَروِس کے جو لوگ پنجاب مین تیار ہوے وہ بہت عمدہ نمونے نکلے - ان مین سے تین سوِلین ہکو ملے تینون مین سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جو سال بھر سے زیادہ کام کرچکا ہو - اور سب کے سب اچھے تصور کیے جاتے ہین اور اوسط سے سب بڑھے ہوے ہین - خاص کر ایک شخص (اینچیسَن) بڑا ہونہار افسر معلوم ہوتا ہے - منٹگمری صاحب اودھ کو گئے جسکا مجکو نہایت افسوس ہے - مین سمجھتا ہون کہ (ڈاکٹر وَاٹ کے متعلق) یہ خیال کرنا ایک غلطی کی بات ہے کہ ایک چالاک لڑکا جس نے اِسکول مین اعلیٰ درجہ کا کمال حاصل کیا ہو وہ بہادری کے سبقون مین طاق نہین ہوسکتا ہے - میرا یہ بھی خیال ہے کہ محض کتاب کے کیڑے اِنگلِش سِوِل سَروِس کی امیدواری نہ کرسکینگے - اگر کوئی لڑکا سامنے آکر ایک ایسے عمدہ کا امتحان مقابلہ دینے کو کھڑا ہو جسکی مروجہ خواندگی کی چیزین مشکل ہون تو اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکے مزاج مین

کسیقدر ثابت قدمی پائی جاتی ہے علاوہ برین اگر اس بات کو تسلیم کرلیا جائے کہ جینٹلمین کیڑون - سول سروس مین کوئی جگہ حاصل کرلے تو وہ بعض خاص پیشون مین جو انکے لیے موزون ہین اور بہتیں رہ [illegible] ہر سرکاری ہر ایک بات مین گڑیون سے اچھے ہین - سول سروس کا کام بڑا مشکل کام ہے - . . . .

اس سے بڑھکر کوئی بات ضروری نہین ہے کہ فوج کے لیے ایک گروہ ایسے افسرون کا جو حقیقت مین لائق ہون تیار کیا جائے اور یہ گروہ ایسے آدمیون سے شامل ہو جنھون نے عمدہ تعلیم پائی ہو اور بچپن سے اپنی دماغی قوتون کے کام مین لانے کے عادی ہورہے ہون - جس فوج کے ایسے افسر مقرر ہون اُنکے اوپر نالائق کمانیر مقرر کرنا گورنمنٹ کے لیے ناممکن ہے - عام راے ایسی خرابیون کو جائز نہ رکھیگی فی الحال اعتدالی قاعدہ مروجہ عام ہے قابلیت کی صرف امید رہتی ہے - عام ہمدردی فوج مین بھی ادنی لیاقتون کے حاکم کی موئد ہے ایسے شخص کو جدا کرنا ظلم سمجھا جاتا ہے - مناسب شخص کے منتخب کرنے مین کوئی امر ساعی نہین ہوسکتا ص ۲۹۲
سوا اسکے کہ جسوقت کوئی بلا نازل ہو تو حقیقت حال کا یقین ہوجائے - جو مستعدی سرگرمی لیاقت اور اصل تجربہ خرابیون کو رفع کرسکتا ہے وہ اعلی حکام مین بہت کم پایا جاتا ہے - . . . .

میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ سویلینون کے لیے امتحان دینے کی جو عمر مقرر ہے اُسکے گھٹا دینے مین فائدہ متصور ہے ہم کو اچھے تعلیم یافتہ شرفا کی ضرورت ہے اول درجہ کے طالب علمون کی ضرورت نہین ہے - جو لوگ زیادہ عمر کے پادریون اور مقننون کے طور پر ہندوستان مین آتے ہین وہ کمتر ملک کو پسند کرتے ہین اور وہ دیسی باشندون سے جیسا کہ اُنکے لیے لازم ہے ہمدردی نہین کرتے - میری راے تو بیشک یہ ہے کہ امتحانات کا اختیار ایک ایسے محکمہ کو دیا جائے جس کے افسر نہایت ہوشیاری سے منتخب کیے گئے ہون - اور صورتون مین ممکن ہے کہ کاغذات امتحان ایک مساوات کا درجہ قائم نہ رکھ سکین اور ایک ہی چیز کے امتحان مین بزمانہ مختلف ایسے نتیجے پیدا ہون جو مناسبت مین ایک دوسرے کے خلاف ہون - پادریون کے عہدے اعلی درجہ کے امیدوارون کو دینا چاہیے - ہندوستان مین بعض بعض پادری نہایت اعلی درجہ کے ہین لیکن بہیئت مجموعی وہ ایسے نہین ہین جیسا اُنکو ہونا چاہیے - ہم کو اُن مین وہ ایمانداری اور مستعدی نہین دریافت ہوتی ہے جسکی اسقدر ضرورت ہے

پھر ایک اس امر کا مین ساعی ہون کہ افسرون کو پہلے رسالہ مین اور اُسکے بعد پلٹن مین نہ مقرر کرنا چاہیے - مین تو اس امر کو مناسب سمجھتا ہون کہ سب لوگ پلٹنون مین نوکر رکھے جائین - افسر کے لیے اِس امر کا تجویز کرنا بہت دشوار ہوجاتا ہے کہ دونون صیغون مین سے وہ کس صیغہ کی ملازمت کے لیے موزون ہے الا اُس وقت جب وہ کچھ دنون کے لیے کام کرچکا ہو - عمدہ افسر رسالہ کے لیے خاص قسم کی صلاحیتین درکار ہین - اگر وہ افسر رسالہ موقع کے موافق کام نہ کرسکے تو ساری رجمنٹ بیکار ہوجاتی ہے - بعض افسرون کی عمر جسقدر بڑھتی جاتی ہے اُسیقدر اُس کام کے کرنے کی لیاقت اُن مین کم ہوتی جاتی ہے وہ بہت موٹے ہوجاتے ہین اور بدن قابو مین نہین رہ سکتے - اُنکی اعضائی قوت جاتی رہتی ہے اور رسالہ کی افسری عمدہ طور سے نہین کرسکتے - ہندوستان مین بالتخصیص یہ بات پائی جاتی ہے - لیکن ایسے افسر پلٹن کے ہر ایک درجہ کی خدمت

کام کر سکتے ہین- دیسی قواعد دان سوارون نے جو بہت کم نام پیدا کیا زیادہ تر اُسکا باعث یہی ہے- ہندوستان مین سب سے عمدہ رسالہ کے افسر وہی ہین جو قواعد دان رسالہ سے تعلق نہین رکھتے-

اسکے بعد ایک یہ قاعدہ جو فی الحال ہندوستان مین رائج ہے اُسکا مین بہت قوی صلاح کار ہون یعنی یہ کہ نہ تو مین اِس بات کا مانع ہون کہ کُل افسر فوجی کامون پر مقرر رہین اور نہ اس بات کا مانع ہون کہ یہ فوجی افسر سِوِل ملازمت حاصل کرین- امر اول کی نسبت گورنمنٹ کے یہ بڑے فائدے کی بات ہے کہ وہ اِس طریقہ سے لائق سپاہی نوکر رکھ سکتی ہے مین اِس امر پر نظر کرتا ہون کہ پنجاب کے انتظام مین سِوِلیئنون اور فوجی آدمیون کے شامل ہوکر کام کرنے سے میرا فائدہ ہوا- اِس سے ایک نہایت عمدہ خواہش مقابلہ کی پیدا ہوگئی- اگر ہم لوگ انتظام پنجاب کے بابت درحقیقت کسی تعریف کے مستحق ہین تو اُسکی وجہ صرف یہی ہے کہ ہم برابر انتظام ملک مین اصلاح کی کوشش کرتے گئے- ہم نے مستعد اور لائق اشخاص کو حوصلہ دلایا اور نالائق افسرون کے نکالنے مین جہان تک ہم سے ہوسکا کوشش کی- اور یہی وجہ ہے کہ باوصف نقائص کے بھی ہم کو ایسی کامیابی حاصل ہوئی جو غنیمت ہے- ممالک مغربی وشمالی کے سِوِلیئن اِس نوکری کو ایک حق مفوضہ سمجھتے ہین- یہان یہ بات نہین رہی- پھر اسمین بھی کوئی شک نہین کہ لائق سپاہی سِوِل ملازمت دے کر تنزل نہین کیے گئے- بلکہ میرے نزدیک تو بالکل اسکے خلاف ہوا اور سِوِل ملازمت سے اُنکو جو موقع حاصل ہوتا اُسکی نسبت اِس انتظام سے وہ بڑے لائق سپاہی ہوگئے- فوج مین سب سے بڑھکر اس بات کی حاجت ہے کہ افسرون کو انتظام ملک کا تجربہ ہو- سِوِل سَروِس کے عمدہ کے لوگون سے یہ نقص رفع ہوگیا- جنرل جان جیکب جان نکلسن ہربرٹ اڈورڈس میرے بھائی ہنری یہ سب اچھے سپاہی تھے (یا ہین) اور اُنکی سِوِل سَروِس کی لیاقت سے اُنکی طبعی صلاحیتون کو اور ترقی ہوگئی- جس طریقہ سے انگلش اشخاص کام کرتے ہین وہ بالکل خلاف عقل ہے- جو افسر بیس برس تک حضور ملکہ معظمہ کی فوج مین کام کرے اسکے بعد اُسکو سب سے اعلیٰ فوجی عہدہ دیا جاتا ہے اور اُس پر کسی طرح کا اعتراض نہین ہوتا- لیکن جب کوئی افسر ہندوستانی فوج کا تجربہ حاصل کرکے اور اپنی طبعی صلاحیتون مین ترقی کرنے کے بعد سِوِل ملازمت کا تجربہ بڑھانا چاہتا ہے تو ہر طرف سے شور وغل ہوتا ہے اور اُسکی ملازمت مین فتور پڑتا ہے- ص ۴۹۳

مین سمجھتا ہون کہ کونسل کا مسئلہ بہت مشکل ہے- آپ کی تجویز لارڈ پامرسٹون کی تجویز سے بنظر فائدہ سرکار بہتر معلوم ہوتی ہے لیکن اگر ممبران کونسل قطعی فیصلہ ہونے دینگے تو اُنکو کافی طور سے اِس بارے مین کارروائی کرنے کا موقع نہین مل سکتا ہے کسی امر کو اُسکے ہر پہلو پر خیال اور اُسکے تمام فروع پر لحاظ کرنے کے بعد اگر کوئی اعلیٰ افسر جو اُسکو سمجھ نہ سکتا ہو کسی کی راے کو بالکل منسوخ کردے تو بیشک یہ امر غصہ اور درشتی پر محمول ہوگا- مجھکو امید ہے کہ دہلی مین اب اچھی طرح کارروائی ہونے لگیگی- مین نے مختلف سِوِل افسرون کو جو اپنی خوشی اور خودرائی سے کام کرتے تھے معطل کردیا اور ایک کمیشن مقرر کردی ہے- اُسوقت سے معاملات مین اصلاح معلوم ہوتی ہے اور ہندوستانیون مین پھر اعتماد قائم ہوتا جاتا ہے- دہلی مین ایک نہایت بدنصیب ——— شخص کو اختیار تھا- اُسکی ذات سے بہت کچھ نقصان ہوا لیکن اب وہ رفع دفع ہوگیا- بلبھ گڑھ راج کے لیے مجھکو خود افسوس تھا لیکن

مجکو یقین ہے کہ اُسکو اپنی کرنی کی سزا مل گئی - گو اُسکے اصل خیالات اور خواہشین کچھ ہون مگر اسمین شک نہین کہ اُس نے متحقق طور پر ہماری مخالفت کی تھی -

ممالک مغربی وشمالی مین آہستہ آہستہ معاملات کی اصلاح ہوتی جاتی ہے - باغی دم بھر بھی ہمارے مقابلہ مین کھڑے نہین ہو سکتے - مفسدون کی ہر مقام پر تنبیہ کی جاتی ہے لیکن ہم نہ اُنکو مارتے ہین اور نہ اُنکی خطا معاف کرتے ہین - وہ بھاگ بھاگ کر اِدھر اُدھر لوٹ مار کرتے پھرتے ہین - ہم کو آج کے بہت پیشتر اُن لوگون کا جرم جو قصوروار نہین تھے معاف کر دینا چاہیے تھا یعنی جن لوگون نے ہمارے ہموطن مردون اور عورتون کو بے گناہ قتل کیا ہے اُنکو چھوڑکر باقی لوگون کی خطا معاف کر دینا چاہیے جسوقت اِدھر اُدھر پھرنے اور بیماری مین مبتلا ہونے سے ہمارے چند ہزار آدمی اور ضائع ہو جائینگے تو اُسوقت یہ ضرور ہوگا - ص ۲۹۷

سِوِل گورنمنٹ کا از سر نو انتظام کرنا کوئی آسان کام نہین ہے - گورنر جنرل نے جنکو اُنکے انجام کر سکنے سے پیشتر ہی زیادہ کام کرنا پڑا تھا ممالک مغربی وشمالی کا کام بھی اب اپنے ذمہ لیا ہے - منٹگمری صاحب شاید اودھ کے لیے سب سے زیادہ لائق شخص ہین - اُنھون نے یہان بڑی تعریف کے قابل کام کیا اور مین اُنکا بڑا شکر گزار ہون - مجکو امید ہے کہ اُنکی خدمتون کا اعتراف کیا اور صلہ دیا جائیگا - جنرل لیس کاٹن اور ہربرٹ اِڈورڈس نے بھی جیسا چاہیے ویسا کام کیا -

لیکن گورنمنٹ اب تک اِسی راے پر قائم رہی کہ عفو جرم کی کوئی امید نہین ہے - اسپشل کمشنر اب تک مرگ وزیست کے اُن اختیارات کو جو لارڈ کیننگ نے نہایت ہولناک ضرورتون کی حالت مین سپرد کیے تھے عمل مین لا رہے ہین اور اکثر تو یہی ہو رہا ہے کہ ناجائز طور پر اُنکی تعمیل ہوتی ہے - لارڈ ممدوح جانتے ہین کہ یہ اختیارات ناجائز طور پر عمل مین آ رہے ہین اور اُنکو اِسکا کمال افسوس ہے اور بہت سی صورتون مین جب حقیقت حال ممدوح پر ظاہر کی گئی تو اُنھون نے اپنے مقدور بھر ظالمون کی سخت تنبیہ کی - لیکن ممدوح نے اب تک یہ نہین کیا کہ عام طور پر وہ اختیار چھین لیتے - پس لارڈ موصوف نے صرف علامات مرض کا معالجہ کیا اسباب مرض کا علاج نہین کیا اور نتیجہ اُسکا یہ ہوا کہ بعض ضلعون مین کسی ہندوستانی سپاہی بلکہ مین کہہ سکتا ہون کہ کسی ہندوستانی باشندے کو اِس بات کی امید نہین رہی کہ اُسکی جان بچ جائیگی - جو کیفیتین مین نے دہلی کی بیان کی ہین کانپور بنارس الہ آباد اور دوسرے مقامات پر اُس سے بھی زیادہ سخت گذری ہین - ایک شخص جو غدر کے زمانہ مین سلطنت ہند کے اعلیٰ ترین عہدون سے ایک عہدہ پر ممتاز تھا مجکو لکھتا ہے کہ "اُس زمانہ مین ایسی ایسی باتین ہوتی تھین اور اُنپر فخر کیا جاتا تھا کہ بادشاہ آشانتی کے نام مین بھی اُس سے دھبہ لگتا " - جو لوگ اُسوقت انصاف اور ہمدردی کا دم بھرتے تھے اُنکی زبان پر "سفید پانڈے" کا کلمہ جاری تھا جس سے اشارہ یہ تھا کہ اب وہ وقت آگیا ہے جب بجز اصل باغیون اور قاتلون کے اور کسی کو سزا نہ ملنا چاہیے - پھانسی دینے اور گولی مارنے کی خواہش کو بھڑکانا تو آسان ہے اُسکا رفع کرنا مشکل ہے - بعض سویلین اور فوجی افسر ایسے تھے جو ہندوستان بھر میں

اپنی خونریزی کے لیے مشہور تھے۔ایک شکاری فوجی افسر اور نامہ نگار جس نے بیخبری سے اپنی رسوائی اور اپنی وردی کی بدنامی کا حال از خود ظاہر کر دیا تھا لکھتا ہے کہ "شکاری چڑیان تیتر اور پانڈے ساتھ ہی اوڑ اُٹھتے تھے لیکن پانڈون کا شکار سب سے بہتر تھا"۔انمین سے ایک شخص کا نام "اوِنجز" اور دوسرے کا "اِٹیلا" پڑ گیا تھا۔ جن لوگون کا خیال یا کارروائی اسکے خلاف تھی اُن پر چشمک زنی ہوتی تھی یا کچہری یا دعوت مین توہین ہوتی تھی جج ایچ بیٹن جج کانپور نے جو جنوری کے مہینے مین آکر اُسی وقت سے اِن باتون کے انسداد مین مشغول ہوے تھے سر جیمس اوٹرم سے جو اُسوقت کے سب سے عمدہ اور بہادر افسرون (کالن کیمبل مینسفیلڈ ہوپ گرینٹ اور اِنگلس صاحب) کی طرح معرکۂ جنگ مین یا قانونی تحقیقات کے بعد مجرم کے سوا خونریزی کرنے سے ہمیشہ پہلوتہی کرتے تھے کہا کہ "مین کیا کرون"۔سر جیمس نے جواب دیا کہ "آپ خدا سے ڈرتے ہین یا انسان سے۔اگر خدا سے ڈرتے ہین تو جو کر رہے تھے وہی کیے جائیے اور جو طعن و تشنیع ہوتی ہے اُسکو گوارا کیجیے اور اگر آپ انسان اور دعوتون کا خوف کرتے ہین تو جتنے آدمی آپ کو مل سکین اُنکو پھانسی دیتے جائیے"۔

اسطور پر عام صورت معاملات روز بروز ابتر ہوتی جاتی تھی اور سر جان لارنس نے ۱۹ مئی کو ٹریولین صاحب کے نام یہ چٹھی لکھی۔

ہمارے یہان کچھ اچھی کارروائی نہین ہو رہی ہے۔ہم لوگ ترقی کر رہے ہین مگر اُسکی رفتار بہت دھیمی ہے۔ایک نہ ایک سبب سے جاڑے کے موسم مین نہایت بیش قیمت وقت ضائع ہو گیا اور آخر کو جس وقت لکھنو پر حملہ ہوا تو بہت سے باغیون کو اِس بات کا موقع دیا گیا کہ وہ ہمارے قابو سے نکل جائین۔اور حق بات یہ ہے کہ اور مقامات مین بھی یہ کیفیت واقع ہوئی۔اِس بات کو دیکھ کر کہ وہ کُھلے میدان مین یا اصل تو یہ ہے کہ حصار کی آڑ مین بھی ہمارا مقابلہ نہین کر سکتے اور اُنکی اکثر توپین ضائع ہو گئین اور عفو تقصیر کی کوئی امید نہین ہے وہ اپنے چھوٹے چھوٹے غول جابجا قائم کر رہے ہین اِس طریقہ پر وہ ہماری فوج کو بہت تنگ اور عاجز کرتے ہین اور مجکو اُسکی انتہا کچھ نہین معلوم ہوتی ہے۔بد انتظامی کی وجہ سے ملک کے لوگ کسیقدر ہمارے خلاف ہو گئے تھے لیکن ہمارا اصل دشمن آب و ہوا ہے جتنے عرصہ مین ہم ایک میل طے کرتے ہین اُتنے عرصہ مین باغی لوگ تین میل کا فاصلہ طے کر ڈالتے ہین اُن لوگون کا تعاقب تو کسیقدر ایسا ہے جس طرح لُٹیرون کے پیچھے بُل ڈاگ چھوڑے جائین۔اِس کام کو نہ تو ولایتی پیادے اور نہ ولایتی سوار انجام کر سکتے ہین۔جو کچھ تھوڑی بہت کارروائی ہوتی ہے وہ پنجابی رسالہ کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔لیکن لوگون کی خواہش یہ ہے کہ بڑے بڑے بھاری برگیڈ چھکڑون اور خیمون کے ساتھ ایسے کمان افسرون کی ماتحتی مین روانہ ہون جو چاہتے ہین کہ خطرہ کسی قسم کا نہو اور بالکل جنگی قاعدہ کی رو سے چڑھائی کی جائے۔

اب اِس موقع پر جس طور کے انتظام کی حاجت ہے وہ کچھ اور ہی طور کا ہے۔ہمکو صدر مقامون پر قبضہ کر لینا چاہیے اور گشتی برگیڈ نوجوان مگر تجربہ کار سپاہیون کے ذریعہ سے بھیجنا چاہیے جو فی الحقیقت اِس بات کو سمجھ سکتے ہین کہ جابجا کی چھوٹی لڑائیون مین کس قسم کی

کارروائی درکار ہے۔اِس قسم کی سپاہ اگر ایسے اسباب کے ساتھ جو ٹٹوؤن اور خچرون پر روانہ ہوسکے ضرورت کے وقت تیس چالیس میل تک کا سفر کرکے باغیون کو کاری ضرب دے تو اُس سے بہت جلد عمدہ نتیجے پیدا ہوسکینگے۔فی الحال ممالک مغربی وشمالی مین بالکل خاموشی ہے صرف دریاے گنگا کی طرف سے ڈاکوون کے گروہ کے حملہ کرنے کا خوف ہے اور دریاے جمنا کی داہنی جانب سے ح ۲۹
کالپی کی طرف سے بھی ان لوگون کے حملہ آور ہونے کا اندیشہ ہے۔ملک اودھ مین ایک وجب زمین پر بھی کہین ہمارا قبضہ نہین ہے صرف شہر لکھنؤ کے گرد دس میل تک یا کانپور سے لکھنؤ کو جو سڑک گئی ہے اُسکے کنارے کنارے ہمارا قبضہ ہے۔ملک ذرا بھی تسلط کی حالت مین نہین پایا جاتا ہے۔

ہم نے بریلی پر قبضہ کرلیا اور کُل شمالی روہیلکھنڈ کو از سرنو فتح کرلیا۔مین سمجھتا ہون کہ اُس صوبہ مین تسلط ہوجائیگا۔ہندو لوگ ہر طور سے ہمارے طرفدار ہین کیونکہ وہان کے مسلمان خراب اور بے وفا نکلے۔بُندیلکھنڈ مفسدون کے اختیار مین ہے۔وسط ہند مین بھی بہت کچھ خلفشار ہے۔ناگپور مین فساد کی علامتین ظاہر ہورہی ہین۔لیکن گورون کی فوج بجز مدد کے ملک پر قبضہ رکھنے سے بالکل مجبور ہے۔ہم ہر قسم کی پنجابی سپاہ ساٹھ ہزار کے قریب رکھتے ہین اُسمین بیس ہزار سے زیادہ زیادہ ہندوستانی لوگ ہین لیکن اگر ہم باغیون کو یکقلم نیست و نابود کردینے کے ارادہ سے تلوار علم کرینگے تو اِسقدر لوگ ملک کے زیر کرنے مین معذور رہینگے۔

لیکن ظاہراً سخت تدبیرون کا برتاؤ ایک قاعدہ کلیہ ہوگیا ہے ہر شخص کی یہی پکار ہے کہ چُھری سے باغیون کے گلے ریت ڈالو مگر اِس بات کو کوئی نہین دیکھتا ہے کہ اِس قسم کی حکمت عملی کے برتاؤ کرنے کا ہمکو موقع نہین حاصل ہے۔اگر کوئی تبادلہ عمل مین نہ آیا تو جو کیفیت اسوقت پائی جاتی ہے ایک سال یا اس سے زیادہ زمانہ تک قائم رہیگی۔کوئی باغی کبھی اطاعت قبول نہین کرتا ہے کیونکہ جو گرفتار ہوتا ہے اُسکو اُسی وقت گولی ماردی جاتی ہے یا پھانسی دے دی جاتی ہے بس لوگون کو جو یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ لڑکر مرنا چاہیے لازمی ہے مین سمجھتا ہون کہ اگر ہم باغیون مین سے اُن لوگون کو جو سب سے کم قصوروار ہین جان بخشی کی امید دلائین تو وہ لوگ خود آگے بڑھکر اپنے ہتھیار رکھدین اور اپنے اپنے گھرون کو چلے جائین۔جس وقت ایسا ہو تو بعد اسکے ہم ان لوگون کو پولیس کی حراست مین رکھ سکتے ہین۔اس اثنا مین ہم کو مہلت مل جائیگی کہ اپنی عورتون اور لڑکون کے قاتلون کو شکار کرین۔لیکن جب تک سب کے سب ایک ہی لاٹھی ہانکے جائینگے تو سب متفق رہینگے اور جب تک جان رہیگی اُسوقت تک ہمارا مقابلہ کرتے جائینگے۔مجکو اِس بارے مین بڑا تردد ہے کیونکہ ہماری حالت تمام ملک مین ضعیف ہے اور پنجاب مین بھی کچھ ضعیف کم نہین ہے دریاے جمنا کے کنارون سے دہلی سمیت پچھم تک صرف دس ہزار گورے ہمارے پاس ہین اور منجملہ ان لوگون کے پشاور مین زیادہ تعداد رہتی ہے۔ہمکو پورے اٹھارہ ہزار ہندوستانی سپاہیون سے اپنی محافظت کرنا ہے پس اصل مین ہمارے ہاتھ پاؤن گویا بندھے ہوے ہین۔اگر کوئی فساد اُٹھا تو پندرہ سو آدمیون کا جمع کرنا بھی دشوار ہو جائیگا۔ایک خطرہ اِس بات کا بھی ہے کہ مبادا پنجابی لوگ ہمارے ضعف کا خیال کرین اور موقع پاکر جو کچھ اُنکے اختیار مین ہو کر گذرین اُس وقت معلوم نہین ہماری کیا کیفیت ہو۔

ملک کے لوگ علی العموم غیر محفوظ حالت مین ہین اور اِدھر اُدھر لڑائیان ہوتی جاتی ہین۔ اگر یہ معاملات خود بخود سلجھ نہ گئے (کیونکہ ظاہر ہے کہ ہم لوگ خود کوئی تدبیر نہ کرینگے) تو ہندوستان مین اسّی ہزار آدمی رکھنے کے لیے انگلستان کو ہر سال بیس ہزار گورے روانہ کرنا پڑینگے۔ لوَن بخار پیچش اور ماندگی اور بھی ہماری فوج کی تعداد کو کم کردیگی۔

ص ۲۹۷ آخرکار دشمن لوگ روہیلکھنڈ سے نکال دیے گئے لیکن بطور جنگی گروہ کے وہ ہلاک نہین کیے گئے۔ اُنھون نے دو مرتبہ سَر کالن کیمبل کو بہلا وادیا اور اُسکے بعد پھر ایک جدید لڑائی شروع کرنے کے لیے اودھ کی طرف آئے (یہ لڑائی بغیر سرد موسم آنے کے شروع نہین ہوسکتی تھی) اِس اثنار مین وہ سرحد روہیلکھنڈ پر حملہ کرکے اپنے دل بہلاتے تھے اور جن گانوون مین امن و امان قائم تھی اُن مین گشت و خون اور آتشزنی کرتے تھے اور قبل اسکے کہ ہماری فوج مدد کے لیے وہان جاسکے پھر پلٹ آتے تھے۔ خاص اودھ مین جہان تک توپ کا گولہ پہونچ سکتا تھا اُسکے باہر کبھی ہمارا قبضہ نہین تھا۔ اور اس سے بڑھکر خرابی کی بات یہ ہے کہ ابتداے جون مین شہر گوالیار (اگرچہ خوش قسمتی سے اُسکا مشہور قلعہ نہین) باغیون کے ہاتھ آگیا اور مہاراجہ کو اپنی جان لیکر بھاگنا پڑا۔ سَر جان لارنس جانتے تھے کہ اِسکا کیا اخشاء ہے اور اُنھون نے سَر کالن کیمبل سے اِس امر پر اصرار کرنے مین کوتاہی نہین کی کہ گوالیار کو جہان تک جلد ممکن ہو فتح کرلینا نہایت ضروری بات ہے گو اُسمین کچھ ہی کیون نہ کرنا اور انگلستان سے کیسی ہی کمک منگانا اور ہمارے زیادہ بے قصور دشمنون کو ایک مرتبہ اور بازگشت کا موقع دینے کے لیے گورنمنٹ سے استدعا کرنا پڑے۔

اگر سَر ہیو روز باغیون پر حملہ کرنے اور اُنکے ہٹا دینے کے قابل نہوسکے تو ہم پیشین گوئی کرسکتے ہین کہ اُس ملک مین عام فساد برپا ہوجائیگا جو بگمان غالب وسط ہند تک پھیل جائیگا۔ چونکہ گورنمنٹ باغیون کی خطا معاف ہونے کے بابت کسی امر کی ساعت نہ کریگی تو مین سمجھتا ہون کہ ہم لوگون کو موسم سرما مین ایک بڑی بھاری لڑائی کے لیے تیاری کرنا پڑیگی۔ ہمارے واسطے یہ بات نہایت ضرور ہے کہ یا تو اُن باغیون کی جو سب سے کم خطاوار ہین خطا معاف کردین یا اُنکو ہلاک کرڈالین اگر بغیر ہلاکت کے اُنکو شکست دی جائیگی تو اِس سے امن و امان اور حفاظت قائم نہوگی۔ اُنکے واسطے کوئی جگہ ایسی نہین ہے جہان بھاگ کر جائینگے۔ اُن کے ساتھ ضرور شرائط کرکے اُنکو چھوڑ دینا چاہیے۔ ورنہ وہ اسی طرح لڑتے رہینگے۔ مین نے اکثر خیال کیا ہے کہ جس وقت لکھنؤ پر چڑھائی کی جائیگی یا بہرحال جب باغی لوگ شہر سے نکال دیے جائینگے تو اِس بات کا وقت آجائیگا کہ سواے اُن لوگون کے جنھون نے بے گناہ آدمیون کو ہلاک کیا ہے اور لوگون سے بشرائط صلح ہوجائیگی۔ اس وقت اُنکو راہ پر لانا بہت دشوار ہوجائیگا کیونکہ آب و ہوا کی سختی کے باعث سے ہم لوگ کافی طور سے اُن کے پسپا کرنے کی کوشش نہ کرسکینگے۔

میری صلاح تو یہی ہے کہ سواے اُن لوگون کے جو خراب ترین مجرم ہین اور سب لوگون کی خطائین معاف کردینا چاہیے۔ عام اِس سے کہ یہ بات قبول کی جائے یا نہ قبول کی جائے اِس سے فائدہ ہوگا کیونکہ اگر اس امر سے

انکار کیا گیا تو رفتہ رفتہ باغیون مین نا اتفاقی پھیل جائیگی اور وہ اپنی حفاظت نہ کر سکینگے - باینہمہ میری راے ہے کہ تھوڑے سے انتظام مین ہزار ہا آدمی اپنے ہتھیار رکھدینگے اور اپنے مکانون کو واپس آئینگے - ابتدا مین ممکن ہے کہ چند ہی آدمی اطاعت قبول کرین لیکن جسوقت اور لوگ دیکھینگے کہ اُنکے ساتھ عمدہ برتاؤ کیا گیا تو وہ بھی چلے آئینگے - باینہمہ باغیون کے بارے مین گو کوئی حکمت عملی ص ۲۹۰
اختیار کی جائے لیکن مین سمجھتا ہون کہ انگلستان کو نہایت تاکید کے ساتھ اِس بات کا لکھنا بہت مناسب ہوگا کہ رسالون کو جہان تک ممکن ہو ترقی دی جائے - مین دیکھتا ہون کہ اِس جنگ مین جو مہینہ گذرتا جاتا ہے اُس سے ہماری سطوت جو ہمکو ہندوستان مین حاصل ہے اور یورپ کی سطوت مین بھی فرق آتا جاتا ہے - اِس بات کو بیشک کوئی شخص ابھی سے نہین دیکھ سکتا کہ کیا گذریگی - موسم سرما تک اِس سرحد مین جنگ ہوگی - مہاراجہ کشمیر کی حالت کسی طرح قابل اطمینان نہین ہے اور ممکن ہے کہ وہان کوئی فساد برپا ہو جائے مہاراجہ مذکور مین اپنے باپ کی قابلیت اور سطوت ہرگز نہین ہے - بہت سے باغیون نے اُنکے سرحدی موضعون مین جا کر پناہ لی ہے اور وہ باغیون کو ہمارے حوالہ کرنے سے ناراض یا خائف ہین - . . . . . - میری خواہش تھی کہ آپ سے ملاقات کرتا - اب تک میرے لیے ملکی حالت کے اعتبار سے چند دنون کے واسطے بھی پنجاب کا چھوڑنا مناسب نہین تھا - اِدھر کچھ عرصہ سے میری طبیعت بھی اچھی نہین رہی کام کی کثرت رہی اور خیمہ کی دھوپ مین رہنا پڑا - اگر تندرست رہا تو جولائی کے مہینہ مین چھیٹا پڑنے پر مین جنوب طرف حرکت کرونگا اور عجب نہین اگر آپ سے بھی ملاقات کرون لیکن اِسوقت اور اصل تو یہ ہے کہ جب تک یہ غلغشار قائم ہے اُسوقت تک میرا یہان ٹھہرنا نہایت ضرور ہے -

جو کچھ سر جان لارنس نے اِس شد و مد کے ساتھ کمانڈر انچیف کو لکھا تھا وہی خود گورنر جنرل کو بھی لکھا اور وہ ایسے شخص نہین تھے جو گورنر جنرل کو اسطرح کی تاکیدی چٹھی لکھنے مین کچھ پیش و پس کرتے -

اگر ہم نے گوالیار کو جلد فتح نہ کر لیا تو اُسکے نکل جانے سے بیشک باغیون کے ضرر پہونچانے مین ہمکو ناکامی ہوگی یہ ملک نہایت زور آور ہے اور قلعۂ گوالیار ہندوستان کے نہایت مستحکم قلعون مین سے ایک قلعہ ہے - اُسکے نکل جانے سے وسط ہند مین علی العموم تمام بغاوت پھیل جائیگی - بہرحال میرے نزدیک قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ آیندہ موسم سرما مین زیادہ اہتمام کے ساتھ جنگ کی تیاری کی جائے . . . . - آخر مین مین اِس امر کی سعی کرنے کی جسارت کرتا ہون کہ اُن پلٹنون کے باغی سپاہیون کے ساتھ کسیقدر رحم کیا جائے جنھون نے ہمارے ہموطن مردون اور عورتون کو بیگناہ نہین قتل کیا ہے - میرے نزدیک اگر یہ بات کی جائیگی اور جو لوگ پہلے اطاعت قبول کرلینگے وہ حفاظت سے اپنے مکانون مین رہنے پائینگے تو عمدہ نتیجے پیدا ہونگے -

مین جانتا ہون کہ اس حکمت عملی کو عوام الناس بہت ناپسند کرینگے لیکن مین یہ بھی جانتا ہون کہ اگر ہم لوگ اِس غلغشار کو رفع کرنا اور ملک مین امن و امان پھیلانا چاہتے ہین تو یہ امر کس درجہ ضروری ہے - اگر اس بات کے وعدہ سے کہ اُنکی جانین بچا دی جائینگی اور صحیح و سلامت اپنے اپنے مکانون کو واپس کر دیے جائینگے باغیون کا کوئی گروہ نہ آئے تو ہماری حالت بہرحال اس حالت سے کچھ خراب نہوگی - بیشک مین تو اسی بات پر اصرار کرونگا کہ اُس صورت مین ہماری حالت اسوقت سے اچھی ہوگی -

ہمکو دنیا پر اِس بات کو ثابت کر دینا لازم ہے کہ ہمکو کسیقدر رحم کا بھی خیال ہے - ہم کو باغیون پر یہ بات ثابت کر دینا لازم ہے کہ اُنکی حالت یکقلم خوف کرنے کے قابل نہین ہے - ہماری حکمت عملی سے ہمارے دشمنون مین نااتفاقی اور بد دیانتی پھیل جائیگی اور اب جو وہ اپنے دل مین ٹھانے بیٹھے ہین کہ مرتے دم تک مقابلہ کیے جائین اور اُسکے وسائل اُنکو حاصل ہین یہ باتین جاتی رہینگی -

سَر جان لَارنس نے قریب قریب اِسی رنگ پر مِرِیڈِتھ ٹَونْ شِنڈ صاحب لائق اِڈیٹر اخبار فرینڈ آف اِنڈیا (یہ وہ اخبار ہے جو اُنکے زمانہ مین اور اُنکے پیشتر کے چِیف کِمشنر جان مَارشمین اور اُنکے جانشین ڈاکٹر جارج اِسمتھ کے وقت مین بھی واقفیت لیاقت اور آزادی مین تمام اَنگلش اخبارات ہند پر سبقت رکھتا تھا اور اِس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ جسقدر ہمدردی اور اعانت اُسکو درکار ہوئی وہ دی گئی) کو بھی چٹھی لکھی لیکن اُنکا یہ بھی ارادہ رہا کہ جہان تک ممکن ہو گورنمنٹ اِنگلستان پر بھی اپنا اثر اُسی طرح سے ظاہر کرین - اور اِسی لحاظ سے اُنھون نے بتاریخ ۱۶ - جون لَارڈ ڈَلہوزِی کو جو اِسی زمانہ مین مَالٹا سے اِنگلستان کو واپس آئے تھے اور لَارڈ وِاِیْنلی کو جو حال ہی مین بُورڈ آف کنٹرول کے پریسیڈنٹ مقرر ہوے تھے چٹھیان لکھین - لَارڈ ڈَلہوزی کے نام کی جو چٹھی اُنکی لکھی ہوئی آخری چٹھی ہے جو لَارڈ ممدوح کے نام گئی تھی اور اُسکی ہر ہر سطر غور کرنے کے قابل ہے - لَارڈ وِاِیْنلی کے نام کی چٹھی منجملہ بہت سی مشہور چٹھیون کے جو لَارڈ ممدوح کے نام بھیجی گئی ہین اور جنکو مین افسوس کے ساتھ اِس مقام پر محول نہین کرسکتا اول چٹھی ہے - ص ۲۹۹

مقام مری ۱۶ - جون ۱۸۵۷ء

مَائی ڈِیَر لَارڈ ڈَلہوزِی - جب سے غدر شروع ہوا اُس وقت سے مین نے آپ کو زیادہ خطوط نہین لکھے اور اُسکی وجہ یہ ہے کہ مجھکو کام کی بڑی کثرت تھی اور مین یہ بھی جانتا تھا کہ آپ علالت مین مبتلا ہین - لیکن مین سمجھتا ہون کہ اب مین نازک حالت کی ایک ایسی نوبت مین ہون جب مجھکو صرف یہی ضرور نہین ہے کہ آپ کو چٹھی لکھون بلکہ آپ کی زبان سے جسکو اب تک قوت حاصل ہے مدد مانگنا بھی مجھکو نہایت ضرور ہے -

مین سمجھتا ہون کہ ہم لوگ یہان ہندوستان مین بڑی مشکلون مین پھنسے ہوے ہین اور مین یہ نہین خیال کرتا کہ ہماری حالت سے کسی طرح اِنگلستان کے لوگ واقف ہون یا اُسکی قدر کرتے ہون - اِنگلستان نے ہمارے واسطے بہت کچھ کیا ہے لیکن اگر ہمکو اپنا گیا ہوا رعب اور گھٹی ہوئی قوت پھر حاصل کرنا ہے تو ہمکو بہت کچھ کرنا پڑیگا - کمک کے بھیجنے مین جو اُس نے تاخیر کی اُسکو سب جانتے ہین کہ پہلی بات ناکامی کی یہی ہوئی - اِس سے ہمکو بڑا نقصان پہونچا - اِس سے ہزارہا اشخاص جو کمک آنے پر ہمارے طرفدار ہوتے باغیون کے شریک ہوگئے - ہم نے اِس غلطی کو کبھی نہین سمجھا اور جو حکمت عملی اب تک اختیار کی گئی اُس سے ہماری مشکلین بہت بڑھ گئین - ہماری تمام فطرتی خراب حرکتون کو جوش ہوا — یہ لڑائی باغیون کے

نیست و نابود کردینے کی تھی اور بہت سی صورتون مین مفسدون کے بھی خلاف تھی - یہ لڑائی کسیقدر قومون کی لڑائی ہوگئی تھی - نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ ہمکو ایک سخت کام کرنا پڑا مجکو کہنا چاہیے کہ ایک ایسا کام کرنا پڑا جو ہمارے وسائل اور اختیار سے باہر تھا - ہم نے دشمنون سے کینہ کشی کرنے کا قصد تو تمام ملک مین مشتہر کردیا لیکن ہر موقع پر ہم نے اُنکو اپنے قابو سے نکل بھاگنے دیا . . . . - دہلی مین ہم کو اُنکے سزا دینے کا ذریعہ نہین تھا - دوسرے مقامات پر ہم نے اُنکو نکل جانے دیا اب اکثر جگہ متفرق طور کی چھوٹی لڑائیان اِس کثرت سے ہونے لگی ہین جو ایک بڑی بھاری جنگ کی صورت کو پہونچ گئی ہین - جبتک پورب طرف توپون کے ٹپہ سے زیادہ فاصلہ پر کسی جگہ حفاظت نہین تھی ہم رفتہ رفتہ اپنے بھاری کالمون کو باغیون کے تعاقب مین روانہ کرتے ہین - جس وقت ہم قریب آجاتے ہین تو وہ منتشر ہوکر دوسرے مقام پر جمع ہوتے ہین - ہر مہم مین آب وہوا کی خرابی کے باعث سے ہمارے بہت سے بہادر آدمی ہلاک ہوتے ہین - لومڑیون کے پیچھے بل ڈاگ کو دوڑانا اور ہندوستانیون کے تعاقب مین گورون کو بھیجنا دونون برابر ہین - ہم کو اس کام کے واسطے دیسی سپاہ کی ضرورت ہے اور سوا پنجابی سپاہیون کے اور کسی قسم کے ہندوستانی سپاہی قابل ذکر نہین ہین - پرانے اور نئے سپاہی ملاکر اسوقت مندرجہ فہرست ۵۹ ہزار آدمی ہین اور اگر ہر درجہ کے لوگ شمار کیے جائین تو ۸۰۰۰۰ سے زیادہ ہین - اور سپاہیون کے بھرتی کرنے کی خواہش کی جاتی ہے لیکن زیادہ سپاہیون کا بھرتی کرنا خطرناک ہے -

ہمکو انگلستان سے گورون کی اور سپاہ اور لیٹ کیولری کے عمدہ سوارون کی ضرورت ہے ہمارے لیے حکمت عملی کا یکقلم بدل جانا بہت ضرور ہے - ہمکو اِس بات کی حاجت ہے کہ جن لوگون کی خطا معاف کردینے کے قابل ہو معاف کردی جائے یعنی سوائے اُن لوگون کے جنھون نے بے گناہ آدمیون کو قتل کیا ہے اور لوگون کو اِس شرط پر کہ وہ قانون کے پابند رہین اُنکو اپنے اپنے گھرون کے جانے اور امن وامان کے ساتھ رہنے کی اجازت دے دی جائے - ہمکو ایک ایسے شخص کی بھی ضرورت ہے جو اصلی قوت اور مستعدی سے تمام معاملات کی نگرانی کرسکے یعنی ایک ایسا شخص مجکو درکار ہے جو ایک چشم زدن مین تمام معاملات پر نظر کرکے جو کارروائی مناسب ہو اُسکو فوراً عمل مین لائے - اگر آیندہ اکتوبر تک کوئی معقول فوج روانہ ہوئی اور انتظام جنگ کا مناسب طریقہ جاری ہوا اور اسکے ساتھ زور اور دور اندیشی کی حکمت عملی بھی اختیار کی گئی تو اسوقت ہم عمدہ کارروائی کرسکتے ہین - ورنہ معلوم نہین ہم پر کیا گذرے اور مجکو بالکل یقین ہے کہ یہ بغاوت بہت برسون تک ختم نہوگی - رعایا کو معلوم نہین ہے کہ درصل ہمکو کیا مرتبہ حاصل ہے اب صرف خرچ کا لحاظ کرکے سالہا سال گذر جانے کی نسبت یہ امر زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِسوقت روپیہ صرف کیا جائے اور باغیون کے پسپا کرنے کی کوشش کی جائے -

مین لگاتار کام مین مشغول رہنے اور محنت شاقہ کرنے سے فی الحال بہت معذور ہوگیا ہون - مین نے گذشتہ فروری مین مکان جانے کا قصد کیا تھا لیکن غدر کی وجہ سے یہ نہو سکا - باینہمہ مین یہان سے نکلنے کا بہت خواہشمند ہون اور بجز اس خیال کے کہ میرے نام پر کوئی حرف نہ آئے اور کسی باعث سے مین یہان نہین رہ سکتا - جس وقت مجکو

ذرا بھی موقع ملا مین وطن کو چلا آؤنگا۔ انگلستان کے ذی اختیار اشخاص کو میرا یہ لکھنا بیکار ہے وہان میرا کوئی رسوخ نہین ہے۔ میرے لارڈ آپ کی حالت کچھ اور ہی طرح کی واقع ہوئی ہے آپ نے ہندوستان کے لیے بڑے بڑے کام کیے۔ اگر آپ سامنے کھڑے ہو جائینگے اور جلسۂ وزرا کو قطعی کارروائی کرنے کی ترغیب دینگے تو آپ انگلستان کے لیے اِس سلطنت اعظم کے بچانے کا واسطہ ہو سکینگے۔ خلاصہ یہ کہ ہمکو ہندوستان مین زیادہ گورون کی حاجت ہے اور ایک اُسکا منتظم درکار ہے۔

لارڈ اِلنبرا (جنکو شاہزادۂ اَلبرٹ نے ڈربی کے انتظام مین لارڈ اِلنبرا کے اعتراضات متعلقۂ اشتہار اودھ کے چھپنے کے بعد نہایت موزون طور پر "ایک جدید نامستحسن عنصر" کہا تھا) کے مستعفی ہونے سے وہ جلسۂ وزرا جس کے لارڈ مذکور ممبر تھے بچ گیا اور ایک ایسے شخص بجاے اُنکے مقرر ہوے جو اپنی صائب راے اور اوضاع واطوار اور قوم کی مدبرانہ واقفیت اور ہندوستان کی الفت (جسکو ۱۸۵۲ء کے سفرون سے جنبش ہوئی تھی مگر برانگیختگی نہین ہوئی تھی) سے ایسے وقت مین اُسکی خراب حالتون کی نگرانی کرنے کو سب سے زیادہ موزون تھے جب وہ کمپنی کے براے نام اختیار سے ارکین سلطنتِ انگلستان کے اختیار مین منتقل ہوتا تھا۔ اور غدر کی وجہ سے جو فوجی ملکی اور مذہبی جھگڑے اُٹھے تھے اُنکے بندوبست مین مدد کرنے کے لیے زیادہ صلاحیت رکھتے تھے ہم نے ابتدا کے ایک باب مین بیان کیا ہے کہ لاہور کی سیر اور سرحد دیرہ جات کے سفر سے لارڈ اِسٹینلی جان لارنس اور ہنری لارنس کی وضع سے کسقدر واقف ہوگئے تھے اور کہان تک اُسکو پسند کیا تھا۔ اور یہ انگلستان اور ہندوستان کی بڑی خوش قسمتی کی بات تھی کہ ایسے نازک وقت مین سر جان لارنس نے اپنی بے انتہا واقفیت ہندوستان سے لارڈ اِسٹینلی کو مدد دینے پر مستعدی ظاہر کی اور لارڈ ممدوح نے جیسا کہ تمام سچے مدبر اِس قسم کی واقفیت کے شائق ہوتے ہین کِس خوشی سے اُسکو قبول کیا۔

مَری ۱۶ جون ۱۸۵۸ء۔

میرے پیارے لارڈ اِسٹینلی۔ مین نہین سمجھتا کہ لاہور مین حضور سے نیاز حاصل ہونے کے بعد پھر کبھی حضور کی خدمت مین مین نے دو سطرون کا بھی کوئی عریضہ بھیجا ہو۔ ہم دونون بھائیون کی راہین ایسی جدا جدا رہین اور دونون ایسی عدیم الفرصتی مین مبتلا رہے کہ خط کتابت کا کبھی ذرا بھی موقع نہین ملا۔ بااینہمہ اب ہم ہندوستان کی ایک بڑی گاڑھی دقت کو کاٹ چلے ہین اور اُسکے معقول انتظام سے اِس بڑے علاقۂ انگلستان کی آیندہ بہبودی ہی متصور نہین ہے بلکہ انگلستان کے جو لڑکے اور لڑکیان یہان رہی ہین اُنکی حفاظت متصور ہے۔ جس طرح انگلستان کے لوگ خیال کرتے ہین اُسی طرح خاطر خواہ طور پر ہرگز ہماری حالت ترقی پر نہین ہے۔

جب تک دہلی فتح نہین ہوئی تھی اُس وقت تک جان بچانے کی مشکل تھی۔ اسکے بعد معاملات مین بڑی اصلاح ہوئی۔ اِس سے فی الحقیقت غدر پر ایک بڑی کاری ضرب پڑی۔ دہلی فتح ہونے کے بعد کچھ زور دکھلایا گیا ایک ڈویژن فوج نے

دشمن کا تعاقب کیا اور اُنکو بہت کم دم لینے دیا- برگیڈون نے ملک مین گشت کی اور بہت سی حالتون مین لوگون کو مطیع کیا- انگلستان سے زیادہ سپاہیون کی جب کمک آئی تو باغیون اور مفسدون پر ثابت ہوا کہ اب ولایت سے کمک آنے لگی ہے باینہمہ لکھنؤ پر حملہ آور ہونیکی تاخیر اور وہان کے بہت سے آدمیون کے بھاگ جانے اور مین کہ سکتا ہون کہ علی العموم ہر موقع پر باغیون کے نکل جانے اور اُس حکمت عملی سے جو قائم کی گئی ہے بڑا ضرر ہوا- مین یقین کرتا ہون کہ دہلی کے فتح ہونے کے بعد سے اب تک کبھی ویسی خراب حالت نہین رہی جیسی اسوقت ہے- اب باغیون کو معلوم ہو گیا کہ ہم سے کس طور پر لڑنے مین فائدہ ہے- اُنھون نے سارے ملک مین اپنے کو منتشر کر دیا ہے اور اِدھر اُدھر لوگون کو ڈراتے اور خوف دلاتے پھرتے ہین- وہ ص ۳۰۲
ہمارے دوستون کو لوٹتے اور مارتے ہین اور مالگزاری وصول کرتے ہین- جس وقت ہم ایک طرف بڑھتے ہین تو وہ دوسری جانب چل دیتے ہین- پھر آب و ہوا اور بھی ہماری دشمن ہے اِس سے صدہا بلکہ ہزارہا آدمی مرتے ہین- جسوقت موسم سرما آئیگا تو جنگی کارروائیان شروع ہونگی اُسوقت ہمارے لیے میدان مین سپاہیون کی کافی تعداد کو ہونا چاہیے- ہمکو اودھ از سر نو فتح کرنا ہے صوبۂ مذکور مین توپ کے ٹپّہ بھر کے سوا اور ایک وجب زمین پر ہمارا قبضہ نہین ہے- گوالیار باغیون کے ہاتھ آگیا اور مجکو اندیشہ ہے کہ بُندیلکھنڈ بھی باغیون کے ہاتھ آگیا ہوگا- جب تک وہ دوبارہ فتح نہو جائیگا (اور یہ امر ابھی مشکوک معلوم ہوتا ہے) اُسوقت تک یہی پیشین گوئی کی جاسکتی ہے کہ تمام مرہٹا ریاستون مین علی العموم خلفشار رہیگا- وسط ہند ایک زور آور ملک ہے اور جنگی کارروائیون کے لیے سنگلاخ ہے اور کثرت سے روپیہ خرچ کرنے پر وہان بیشمار سپاہی جمع ہو سکتے ہین- ہم نے روہیلکھنڈ پر قبضہ کر لیا لیکن اُس صوبہ اور دوآبۂ گنگا اور بنارس اور بہار مین جابجا بڑے بڑے گروہ لوٹ مار کرتے پھرتے ہین- رعایا کثرت سے لوٹ مار کی عادی ہوتی جاتی ہے اور اصل تو یہ ہے کہ ہندوستان مین ہماری حکومت قائم ہونے کے پیشتر جو کیفیت تھی وہ پھر عود کرتی آتی ہے- انگلستان کے لوگون کے نزدیک یہان اسّی ہزار یا ایک لاکھ کی سپاہ ضرورت سے زیادہ معلوم ہوتی ہے لیکن جس وقت تمام حصہ جات ملک مین اُسکے منقسم رہنے کا خیال کیا جاتا ہے تو اتنی تعداد درحقیقت اُسکے لیے بہت کم معلوم ہوتی ہے- پھر منجملہ اِس تعداد کے اموات کی بابت بڑی منہائی درکار ہے- پس قبل اسکے کہ ۱۸۵۸ء مین ایک رجمنٹ بھی ولایت سے آئی ہو ہماری فوج کی تعداد آٹھ ہزار سے لیکر دس ہزار تک گھٹی ہوئی ہوگی اُسکے بعد ہزارہا آدمی مر گئے اور اُنسے زیادہ بیکار ہو گئے- مجکو شبہہ ہے کہ اسوقت کام دینے والون مین پچاس ہزار سے زیادہ آدمی موجود ہون-

پنجاب مین دریاے جمنا کے کنارون تک ابھی خاموشی ہے لیکن روز بروز ہندوستان کی کیفیت اپنا اثر دکھاتی جاتی ہے- صائب حکمت عملی کے خلاف مگر ضرورت لاحقہ کو دیکھکر ہم نے بہت سے پنجابی سپاہی بھرتی کیے اور اب بھی بھرتی کرتے جاتے ہین- ان مین سے ۷۵۰۰۰ آدمی میرے رجسٹرون مین درج ہین- ہمکو صرف پنجابیون سے ملک پر قبضہ رکھنا اور ہندوستان کو از سر نو فتح کرنا ہے اب تک پنجابی سپاہیون نے نہایت عمدہ برتاؤ کیا لیکن یہ فطرت انسانی کے خلاف ہے کہ وہ اس امر کا خیال نہ کرتے کہ ہمکو اُنکی کسقدر ضرورت ہے اور موجودہ مہم مین کامیابی حاصل کرنا کسقدر اُنپر منحصر ہے- مقتضاے دانشمندی و آئین جہانداری

یہ نہیں ہے کہ اُنکا یہ خیال قائم رہنے دیا جائے۔

اب تک جو حکمت عملی قائم رہی اُسکے بارہ مین مین بھی چند باتین بیان کرونگا۔ مجکو برابر معلوم ہوتا رہا کہ اخبارات اور یُونُورسِٹی کی سُوسَائیٹیون اور گورنمنٹ نے بڑی دوڑ دھوپ کی لی ہے۔ اِنگلش لوگ بتعداد کثیر یہی غل مچارہے ہین کہ ایک ایک باغی کو چُن چُن کر ہلاک کرڈالنا چاہیے مگر اِس بات کو بالکل فراموش کرجاتے ہین کہ اِس حکمت عملی کے موافق ہمارے لیے کتنی قوت درکار ہے۔ اب مین دیکھتا ہون کہ رحمدلی اور انسانیت کے تمام خیالات سے قطع نظر کرکے ہمکو اِس قسم کی حکمت عملی کے موافق کارروائی کرنے کے وسائل نہین حاصل ہین۔ اگر ہر ایک مفسد یا ہر ایک باغی کو پھانسی دینے یا حبس دوام بعبور دریاے شور کرنے کا ارادہ ہے تو دو لاکھ گورے درکار ہونگے اور اُس صورت مین بھی ہم چھ برس کے عرصہ مین تمام مخالفت فرو نہین کرسکتے ہین۔ آیا اِنگلستان اسقدر فوج بھیجنے پر تیار ہے۔ آیا اِنگلستان اِس بات کے واسطے تیار ہے کہ بیس ہزار سے تیس ہزار تک سپاہی ہر سال جو ناگہانی اتفاقات سے گھٹ جاتے ہین اُنکی کمی پوری کردے۔ اگر وہ اِس بات کے واسطے تیار نہین ہے تو آپ سب لوگون کو مناسب ہے کہ عمدہ طور سے مشکلون پر غور کیجیے اور قطعی طور سے اِس بات کو تجویز کیجیے کہ کیا کارروائی کی جائیگی۔ ہمارا رعب جاتا رہا اور ہمارا اقتدار رفتہ رفتہ زائل ہوتا جاتا ہے۔ جس حکمت عملی کا عمل مین آنا ممکن نہین ہے اُسکے نفاذ کے قصد مین ہماری خاص مشرقی سلطنت کا خطرہ متصور ہے۔ مین اِس امر کا صلاح کار نہین ہون کہ جن سفاکون نے ہماری عورتون اور لڑکون کو مارڈالا ہے اُنکی خطائین معاف کردی جائین۔ میری راے ہے کہ ایسے سب لوگ قتل کرڈالے جائین لیکن اِس کام کو قرار واقعی انجام کرنے کے لیے باغیون کے مابین امتیاز کرنا چاہیے فی الحال جو شخص پکڑا جاتا ہے اُسکو پھانسی دے دی جاتی ہے۔ ایسی حالتون مین کون اطاعت قبول کریگا اسطور سے تمام باغی اور مفسد لوگ آپس مین اتفاق کرکے اپنی غارتگری کی قوت پیدا کرنے پر آمادہ ہوجاتے ہین جس وقت ہم نے اپنی بڑی بڑی اور لائق فوجین اور خوفناک توپخانہ لیکر چڑھائی کی تھی تو ہمکو کہنا چاہیے تھا کہ سواے اُن لوگون کے جنھون نے بیگناہ عورتون اور بچّون کو قتل کیا ہے اور سب لوگ چھوڑ دیے جائینگے۔ جو لوگ مستحکم قلعون مین محفوظ تھے اُن مین سے بہت کم ہماری اطاعت قبول کرتے۔ لیکن ہمارے کہنے کا حال سب کو معلوم ہوجاتا اور اُس سے آپسمین تنازع اور نااتفاقی پیدا ہوتی اور اُنکی حالت غیر محفوظ ہوجاتی۔ جس وقت مفسد لوگ ایک مرتبہ لکھنؤ سے نکال دیے گئے تھے تو ہمارے اشتہارات سے بڑا فائدہ ہوتا اور جو لوگ پہلے آتے اگر اُنکے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا جاتا تو اور لوگ بھی اُنکی پیروی کرتے۔ اِس وقت تک ہزارہا آدمی جو آب شمشیر بکف پھر رہے ہین بگمان غالب امن و امان سے اپنے اپنے گانوون مین بیٹھے ہوتے۔ ہم نے ایک بہت عمدہ موقع ہاتھ سے نکل جانے دیا اور اُس سے اپنی مشکلون کو اور بڑھا دیا۔

لیکن اب بھی کچھ نہین گیا ہے۔ ہمکو چاہیے کہ پہلے تو جن لوگون کی خطا کم ہے اُنکے اور سفاکون کے مابین امتیاز کرین اور پھر جو لوگ شمشیر بکف پھرتے ہین اُنکی بھی خوب سرکوبی کرین۔ ہمارے جو افسر زندہ رہ گئے ہین اور جنکو اپنی جان کا

حفاظت ہے وہ سچی طاقت پانے پر بہت عمدہ عمدہ کام کرسکینگے - ہمکو ایک ہاتھ مین نشان صلح اور دوسرے مین تلوار لیے رہنا چاہیے - اس کام کے انجام ہونے کو ضرور ہے کہ انگلستان سے جسقدر آدمی بھیجے جاسکین اُنکو وہ روانہ کرے ایک متنفس کے بھیجنے مین بھی دریغ نہ کرے - یہان ابتداے اکتوبر تک سب فوج کو پہونچ جانا چاہیے ہمکو یٹ کیولری کی بہت ضرورت ہے - دو تین ہزار کسان ہل جُتتے جسوقت خاص کام کے لیے منتخب کیے جائینگے اور دو تین برس کام کرینگے تو وہ بخوبی کام دے سکینگے ہمارے بھاری انگلش رسالے سواے اُسکے جب جم کر کسی مقام پر لڑائی ہو اور صورتون مین قریب قریب بیکار ہین جسوقت گورون کی کثیر اور بکار آمد فوج جمع ہو جائیگی تو جسقدر ہندوستانی سپاہی درکار ہونگے اُنکو ہم بھرتی کرسکینگے - جب تک مدد کے لیے یہ سپاہ کثرت سے نہ رہیگی اُسوقت تک نہ تو ہم ملک کو دوبارہ فتح کرسکتے ہین اور نہ فتح کرنے کی حالت مین اُسپر اپنا قبضہ قائم رکھ سکتے ہین جسوقت گورون کی فوج کافی طور سے موجود ہوگی تو عمدہ طور سے قواعد سکھانے اور اچھے کمانیرون کی ماتحتی مین رکھنے سے ہندوستانی فوج بھی بے نظیر ہوگی - سب سے بڑھ کر اس کام کے لیے ہمکو اُس شخص کی ضرورت ہے جو انگلستان بھر مین سب سے اچھا ہو - اور اس شخص کو بیحد اختیارات دینا چاہیے - معاملات کو کامیابی کے ساتھ انجام کرنے کے لیے لائق اور رعب دار اور تجربہ کار شخص کی حاجت ہے - صہ ۲۱

مہربانی کرکے یہ نہ خیال کیجیے گا کہ جو کچھ مین نے بیان کیا اُسکے متعلق مین کوئی اپنا ذاتی فائدہ چاہتا ہون - اب تک مین اپنے عہدے کے سنبھالنے اور اپنے مقدور بھر نہایت عمدہ طریقہ سے اپنا کام انجام کرنے مین ساعی رہا - اب مجکو ہندوستان مین کام کرتے ہوے ۲۹ برس گذرے ہین میرے حصہ کا جو کام تھا اُسکو مین انجام کرچکا - اب میری صحت بہت متزلزل حالت مین ہے اور میری ساری خواہش یہی ہے کہ کسی طرح اپنے وطن کو واپس جاؤن اور اپنے عیال واطفال مین اپنی باقی ماندہ عمر کو بسر کرون - مجکو ہندوستان کی ملازمت کا حوصلہ نہین ہے لیکن مین چاہتا ہون کہ جس وقت یہان سے کنارہ کشی اختیار کرون تو نیکنامی کے ساتھ جاؤن بعد اسکے مین یہ کام ایسے وقت کرنا چاہتا ہون جب ہندوستان کا اصل خطرہ جاتا رہے - مین نے فروری گذشتہ مین وطن جانے کا قصد کیا تھا لیکن ممکن نہو سکا - اب میری خواہش آیندہ فروری مین وطن جانے کی ہے -

مین اس طول وطویل خط کی معذرت نہین کرتا ہون - آپ کے منصب کا شخص بہت کچھ کام کرسکتا ہے مجھ سے سوا اسکے کچھ اور ممکن نہین ہے کہ یہان کے اصل حالات ظاہر کردون - مین آپ سے یہ نہین کہتا کہ جو کچھ مین نے لکھا ہے اُس کو آپ اصول موضوعہ کے طور پر تسلیم کر لیجیے - اُسکو اپنی اطلاع کے وسائل سے جانچیے جو کچھ مین نے بیان کیا ہے اسکو اُس سے مقابلہ فرمائیے جو اور اشخاص بیان کرتے ہون اور اُسکا حال آپ پر اخبارات سے ظاہر ہوسکتا ہے - لو فرضا مین نے مشکلات کو مبالغہ کے ساتھ بھی بیان کیا ہو تو اس صورت مین بھی کوئی ذی عقل شخص اس بات سے انکار نہین کرسکتا ہے کہ ہماری حالت بہت ہی نازک اور خطرناک ہے کفایت شعاری کے لحاظ سے بھی برسون اس معاملہ کو پڑے رہنے دینے سے اسوقت اُسکا رفع دفع کردینا زیادہ تر مناسب ہے جتنے دن لڑائی بڑھتی جاتی ہے مشکلین اُسیقدر زیادہ ہوتی جاتی ہین

اور انکا پیشتر سے دریافت ہونا بات ناممکن ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یوروپ مین ہم کو کوئی جنگ کرنا پڑے — یہ بھی ممکن ہے کہ وسطِ ایشیا مین کچھ فساد اُٹھے۔ امیر دوست محمد خان کے مرنے سے کابل اور خراسان مین بڑے بڑے انقلاب پیدا ہونگے۔ اُن سے ممکن ہے کہ ہماری مغربی سرحد مین کوئی جھگڑا اُٹھ کھڑا ہو۔ جس لگاتار جنگ مین ہم مشغول ہین ممکن ہے کہ اُسکی وجہ سے ملک کے مختلف رجواڑون مین اتفاق پیدا ہو جائے۔ وہ دیکھ چکے ہین کہ مہاراجہ گوالیار خود اپنی سلطنت سے ذلت کے ساتھ خارج کر دیے گئے اُنکو اس بات کی کوئی حفاظت نہین ہے کہ یہ فساد اُنکی فوج مین بھی پھیل جائیگا۔ اگر وہ یہ خیال کرین تو کچھ عجب نہین ہے کہ چڑھاؤ کی طرف جا کر فوج سے لڑنے کی نسبت بہاؤ مین بہتے چلے جانا بہتر ہے۔ مجکو معلوم ہے کہ جدید مہاراجہ کشمیر کی حالت کسی طرح سے قابل اطمینان نہین ہے اور اُنکی سپاہ کسیقدر بھڑکی ہوئی ہے ہر ایک پوربیا سپاہی جو سرحد جمون کی طرف جاتا ہے وہ گویا ہمارا حریف بن جاتا ہے۔ ان مین سے بارہ ہزار سپاہی غیر مسلح ہین اور بہت سے ہماری توپون کے ٹپہ پر پڑاؤ ڈالے پڑے ہین۔ حبس دوام کے خوف آخری نتیجہ کی لاعلمی اور بڑے ارادون کے اشتغال نے ان سب کو بالکل بیباک کر دیا ہے۔ اُنکو سوا اسکے اور کسی امر کا یقین نہین ہے کہ ہم سب لوگ اُنکو ہلاک کر ڈالینگے۔ اس وجہ سے ہمارے ضرر پہونچانے مین اُنھون نے کوئی عقدہ اُٹھا نہین رکھا۔ ذرا خیال فرمائیے کہ جس وقت ایسے لوگ ہماری فوج مین ہونگے تو ہماری حالت کیا ہوگی اور خلفشار یا حملہ کی حالت مین ہم لوگ کیسے پا بزنجیر ہو جائینگے۔

مین اب کچھ اور نہ بیان کرونگا۔ مین آپ کی طبیعت سے فریاد کرتا ہون کہ آپ بحیثیت ایک انگلشمین اور محب قوم کے آگے بڑھکر ہماری مشکلون مین ہماری مدد کیجیے۔ ممکن ہے کہ انگلستان کو اُسوقت تک خبر نہو جب موقع ہاتھ سے جاتا رہے۔

اب اس بات کا قیاس کرنا کچھ دشوار نہین ہے کہ لارڈ اسٹینلی ایسے مدبر ملک پر ایسی چٹھی کا کیا اثر پڑا ہوگا۔ اسمین جو کیفیت اصل مین گذری تھی وہ من حیث ہو ہو بیان کی گئی تھی جیسی ہونا چاہیے تھی یا جیسی ہونے کی خواہش گورنمنٹ کو تھی اُس طور پر بیان نہین کی گئی تھی۔ یہ تصویر نہایت سیاہ رنگون سے کھینچی گئی تھی لیکن صرف اس امید سے ایسا کیا گیا تھا کہ جسوقت اُن سے نتیجہ مقصود حاصل ہوگا اور سب لوگ جو سروکار رکھتے ہین متفق ہو جائینگے تو اُسکو دوسرے رنگون اور شفاف جلا سے درست کر دیا جائیگا۔

لیکن اس بات کو کہ یہ رنگ زیادہ سیاہ نہین تھا مین اُن بہت سی چٹھیون کے حوالہ کرنے سے ثابت کر سکتا ہون جو سر جان لارنس کی کارروائیون کے مرکز سے تحریر کی گئی تھین اور ایک ایسے شخص کی لکھی ہوئی تھین جس سے امید نہ تھی کہ اگر حقیقت حال زیادہ اُداسی ظاہر کرنے کی مقتضی نہوتی تو وہ ایسا کرتے۔ جنرل نیفیلڈ فتح گڈھ سے ۳۰ مئی کو لکھتے ہین کہ —

مجکو اس بات کے بیان کرتے ہوے افسوس معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے سپاہیون کے ساتھ کشادہ دلی کے برتاؤ کرنے کی کوئی علامت نہین ظاہر کی ہے۔ مجکو اسکا کچھ سبب نہین معلوم ہوتا۔ ہم نے لکھنؤ کے فتح ہونے کے بعد

فوراً اس بات مین تحریک کی تھی - گورنر جنرل کے فوجی سکرٹری نے استصواب کیا اسکے بعد سر کالن الہ آباد کو گئے لیکن اب تک
گورنر جنرل اس بارے مین کوئی کاروائی نہین کرتے ہین - کمشنر گورکھپور کے پاس بعضے آدمیون کی خطائین معاف کرنے کے
بارے مین جو ہدایتین کی گئی تھین مین نے اُنکی ایک نقل کو دیکھا ہے - لیکن وہ اسقدر مختصر اور چھوٹی چھوٹی شرطون سے مشروط
ہین کہ شائد کوئی انسان فانی انکو قبول کرکے اپنا گلا کٹانے نہ جائیگا - یہ بیشک بڑے افسوس کی بات ہے اور اس سے
روز بروز اور مشکلات بڑھتی جاتی ہین - مین دیکھتا ہون کہ ایسی شرطون پر جنگ کا خاتمہ ہرگز ممکن نہین ہے بلکہ برخلاف اسکے
اُسکا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر ہر مقام پر غدر اور فساد برپا ہوتا رہیگا اور لڑائیان ہوتی رہینگی - مین دیکھتا ہون کہ اگر لکھنؤ کے
فتح ہونے کے بعد فوراً بیقصورون کا جرم معاف کیا جاتا تو ہماری مشکلین آدھی رہجاتین - لیکن اب اس صورت مین اُسکا فائدہ
آدھا رہ گیا اور ہر ہر مقام مین چھوٹی چھوٹی متفرق لڑائیان ہونے لگین اور برسون تک اس سے خراب تر حالت ص ۳۰۶
قائم رہیگی ..... سر ہیو روز کی فوج کا زیادہ تر حصہ جھانسی اور کالپی کی حفاظت کو تھوڑی سپاہ چھوڑکر فوراً
گوالیار کو روانہ ہوگا - اودھ کی حالت ایسی خراب ہے کہ تو بہ ہی بھلی اگر دیسی کام فوج یکبارگی حملہ آور ہو تو شاید وہ اُنکا فساد
فرو ہو - مجکو یقین ہے کہ کوئی شخص نہ کہہ سکیگا کہ اتنی فوج کہان سے آئیگی مین اُمید کرتا ہون کہ کچھ دنون کے بعد
مدد آئیگی - اس اثنا مین ہر چہار طرف سے مدد اور سپاہ کی پکار مچی ہے اور آرہ وغیرہ کے قریب کے اضلاع کی حالت
بالکل ایک معمولی جنگ کی حالت کے مشابہ ہے لیوگارڈ صاحب جو وہان ہین بڑی منت اور آرزو سے مدد مانگ رہے ہین
لیکن ہمارے پہونچانے سے مدد نہین پہونچ سکتی ہے - مدد وقت پر پہونچیگی مگر ہمکو وقت بھی تو ملنا چاہیے - بہر حال ہمکو سپاہ کا
انتظار کرنا پڑیگا - چند دنون سے اموات کی تعداد بہت بڑھتی جاتی ہے اور بعض مخفی حصون مین تو نہایت ہی بڑھی ہوئی ہے
لیکن جو موسم اب ہے اسمین یہی ہونا لازم تھا - ہم فوراً الہ آباد کو جاتے ہین -

خوش قسمتی سے جب معاملات کی صورت انتہا تک خراب تھی اُسی وقت سے اصلاح ہونے لگی -
گوالیار پر جو باغیون کے ایک دلیرانہ حملہ سے نکل گیا تھا پھر ہمارا قبضہ ہوگیا اور یہ حملہ سر ہیو روز نے اس سے بھی
زیادہ دلیری کے ساتھ کرکے مہینہ کے ختم ہونے کے قبل اُسپر قبضہ کر لیا تھا - اور گوالیار پر قبضہ ہو جانے اور
رابرٹ نیپیر کے فوراً تعاقب کرنے سے مرہٹون کی ریاست مین فی الحال خطرہ پیدا ہونے کا خیال بالکل دور ہوگیا
اس سے بڑھکر عمدگی کی یہ بات ہوئی کہ آخر کار گورنمنٹ نے سپاہیون کے مسئلہ مین زیادہ کشادہ دلی سے پیش
آنے کی علامت ظاہر کی اور یہ علامت اس طور پر ظاہر کی گئی جسکی بابت سر جان لارنس نے پیشتر ہی صلاح دیدی تھی
پنجاب مین غیر مسلح سپاہی پندرہ ہزار کے قریب قریب تھے - یہ لوگ مشکوک اور شکی تھے اور جس جس
مقام پر پائے جاتے تھے وہان وہان اُنکی ذات سے خطرہ تھا اور جو لوگ خود اندیشہ مین تھے اُنکی باعث سے اُنکا اندیشہ
اور بڑھ جاتا تھا - بعض لوگ اس امر کے ساعی بھی پائے جاتے تھے کہ جسوقت غدر ختم ہو جائے تو سپاہیون کو

باستثناے چند پھر اُنکے عہدے دیدینا چاہیئے - یہ تدبیر ایسی تھی کہ جسوقت اور جس طریقہ سے عمل مین لائی جاتی اُس سے خطرہ متصور تھا اور اس اثنا مین بے انتہا پریشانی اور غلط فہمی پڑنے کا اُس سے اندیشہ تھا - دوسرے لوگون کی راے یہ تھی کہ بلا تمیز سب کو نکال دیا جائے لیکن جس منصفانہ رحمانہ اور ساتھ ہی اُسکے دور اندیشانہ طریقہ کی سر جان لارنس نے صلاح دی تھی اُسی کو سبقت حاصل ہوئی - اس بات سے یقین حاصل کرکے کہ بہت سے سپاہی بیقصور تھے اور وقت کی دیوانگی مین مبتلا ہو کر ریلے مین چلے گئے اُنھون نے جہان تک اُنسے ہو سکا ہتھیار رکھلوانے کے بعد اپنے امکان بھر اُنکے ساتھ کم سختی کی - علی الخصوص کاٹن صاحب کی اس تجویز کو کہ یہ سپاہی جبریہ طور پر پشاور کی عام سڑکون پر تعینات رکھے جائین اس کام کے متعلق مخالفت اور خونریزی کا خیال کرکے اُنھون نے دست اندازی کی اور اس سے بڑھکر حکام لاہور کی اس تجویز مین اُنھون نے مخالفت کی کہ چھاؤنی میانمیر کے سپاہی اس طور سے قید کیے جائین جیسے سنٹرل جیل کے تمام مجرم قیدی تھے گو اُن سپاہیون کے ارادے کچھ ہون لیکن ایک سپاہی ہتھیار رکھنے کے وقت سے لیکر اب تک ان طول وطویل مہینون مین اسطرح رہا ہوگا جس سے سومرتبہ مرنا بہتر تھا - ہم بیان کر چکے ہین کہ عذر کے کسقدر ابتدائی زمانہ مین سر جان لارنس نے لارڈ کیننگ سے استدعا کی تھی کہ سپاہیون مین جو لوگ ہمارے مخالف نہین تھے وہ اپنے اپنے مکانون کو بھیج دیے جائین اور آخرکار اب اُنکو اجازت دی گئی کہ جسطور پر مناسب سمجھین اس کام کو انجام کرین اسکے متعلق تمام باتون کا اُنکو اختیار دیا گیا اور اُنھون نے جو تدبیر کی وہ محض سیدھی سادھی اور سیلے جو لکھم تھی - تینون مقامون مین سے بیس بیس غیر مسلح آدمیون کے دو دو غول ہر روز روانہ ہوتے تھے اور ایک مسلح بدرقہ کے ساتھ ہر غول تین مختلف راستون سے فی یوم دس میل کے حساب سے سرحد کے اُس مقام کو جاتا تھا جہان سے ہر ایک کا وطن سب سے زیادہ قریب ہوتا تھا اور وہان سے اُنکو اجازت دی جاتی تھی کہ آپ اپنے مکانون کو چلے جائین اس انتظام سے باغیون کے متفق ہونیکا ہر ایک خیال غیر ممکن ہوگیا - دسوین پلٹن متعینہ ڈیرہ غازی خان جو اب تک خیر خواہ رہی تھی اُسکے خفیف فساد اور پلٹن نمبر ۶۲ و نمبر ۶۹ متعینہ ملتان کے اُس سے زیادہ سنگین فساد (اور یہ دونون فسادات بلا دقت فرو کر دیے گئے تھے -) پیدا کرنے سے سر جان لارنس کو یقین ہوگیا کہ ان لوگون کا گھرون کا چلا جانا اب بہ نسبت سابق کے کم نہین بلکہ زیادہ ضرور ہے - پنجاب بدون اسکے کہ کوئی واردات واقع ہوتی چند ہفتون مین دشمنون سے صاف ہوگیا جنمین سے ہر شخص اور لوگون کے ساتھ کہین زیادہ خوفناک دشمن ثابت ہوتا لیکن اب باستثناے چند وہ صلح اور آشتی سے زمین جوتنے لگا یا پولیس کی حیثیت سے پھر ہمارا نوکر ہوا - معدودے چند رجمنٹین جنسے کوئی وجہ شکایت نہین پیدا ہوئی تھی اور جنکے ہتھیار صرف احتیاطاً رکھ لیے گئے تھے عام سزا سے مستثنیٰ کردی گئین اور عبرت کے ساتھ

[1] کیو براؤن صاحب کی کتاب پنجاب و دہلی جلد دوم صفحہ ۲۵۵ -

اُنکو اُنکے ہتھیار واپس ملے - دیسی پیادون کی پلٹن نمبر ۵۹ کے بارے مین نکلسن صاحب نے امرتسر مین ہتھیار رکھواتے وقت
خود اپنے حاکم سے کہا تھا کہ غدر کے ختم ہونے کے بعد اُن لوگون کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کیا جائے - پلٹن نمبر ۵۸
متعینہ راولپنڈی کی حالت بھی ایسی ہی تھی جسکو سر جان لارنس نے باوصف اُسکے عارضی خوف کے ہتھیار رکھنے ص ۳۰۸
کی ترغیب دی تھی اور جسکی نسبت اُنکو ایک طور سے گویا اس بات کا خیال ہوا کہ مین اُسکا محافظ ہون - اور
مختلف باغی رجمنٹون کے متفرق دستون کے بھی یہی حالت ہوئی - یہ وہ لوگ تھے جنھون نے اپنے ساتھیون کے
باغی ہو جانے پر اُنکی شرکت نہین کی جو خزائن اُنکے سپرد تھے اُنکی حفاظت کی اور اپنے افسرون یا افسرون کی ازواج
و اطفال کی جانین اپنی جانون کو جوکھم مین ڈال کر بچالین - سر جان لارنس کی سفارش سے ان دستون کی
ایک نئی غیر قواعددان رجمنٹ تیار کی گئی اور اُسکا نام "وفادار پلٹن" رکھا گیا -

اور انعامات (اور وہ کچھ تنگ دلی کے ساتھ نہین) راجگان پٹیالہ و جھیند و نابھہ اور کپورتھلہ کو دیئے گئے جو
بیو فائی مین وفادار نکلے تھے اور جنھون نے ایسے وقت ہماری مدد کی تھی جب ہماری کامیابی کی کچھ کچھ امید ہو گئی تھی -
اس موقع پر جان لارنس خیال کر سکتے ہین کہ اُنھین کی حکمت عملی سے یہ دیسی رئیس ہمارے طرفدار ہو گئے تھے -
کیونکہ اُنھون نے جنرل انسن سے ایسے وقت فوراً حملہ کرنے پر اصرار کیا تھا جب صدر مقام کا ہر ایک سر برآوردہ
افسر تاخیر یا مآل اندیشی کی راے دیتا تھا اور اگر اُنکے بیانات کو کامیابی نہ حاصل ہوئی ہوتی تو جمنا اور ستلج کے
درمیان کے کل مین بغاوت پھیل جاتی اور جن سردارون نے ہمارا اسطور سے کامیاب کیا تھا وہ باغیون کی طرف دار
ہو گئے ہوتے - دہلی کے فتح ہونے کے زمانہ سے اُنھون نے گورنمنٹ عالیہ سے اس امر پر اصرار کرنے مین کوتاہی نہین کی
سردارون کو فوراً صلہ دینا چاہیئے اور صلہ ایسے طریقہ سے دینا چاہیئے جسکو ہندوستانی فرمانروا جان کے برابر عزیز جانتے ہین یعنی
انعامی اراضیات دینا چاہیئے - آخر کار اُنکی سفارشون کی تعمیل کی گئی اور خیر خواہ راجاؤن کو ایسی شرطون کے ساتھ
صلہ دیا گیا جس سے ہمارے اُنکے مابین رشتہ اتحاد اور زیادہ مستحکم ہو گیا اور اُنھون نے قرب وجوار کے ڈاکو گروہون
کی سرکوبی مین ہماری مدد کی ابتداے غدر مین چھ فیصدی سود کا جو قرضہ مختلف اضلاع پنجاب سے
حکم کے بموجب وصول کیا گیا تھا وہ کسیقدر دقت سے (کیونکہ ٹکس تحصیل کرنے والون کا آنا کبھی گوارا نہین معلوم ہوتا اور
زر پرست سکھ لوگون سے امید نہین تھی کہ وہ ایک مشکوک الاقتدار سلطنت کی مدد مین فوراً اپنا روپیہ دیدیتے)
مگر بہر حال جس طرح ہو سکا لیا گیا - اور یہ بڑی بھاری حکمت عملی ثابت ہوئی - کیونکہ اُس سے
ہمکو ایسے وقت سرمایہ مل گیا جب اُسکی سخت حاجت تھی اور اُس سے مالکان اراضی اور تجار ایسے رشتون سے ص ۳۰۹
ہماری گورنمنٹ کے شریک ہونے کے پابند ہو گئے جنکی قوت کے تسلیم کرنے مین وہ قاصر نہین رہ سکتے تھے
اور اب ایک سال کے اندر بڑی دیانتداری سے وہ روپیہ مع سود ادا کر دیا جس سے دائن لوگ متحیر رہ گئے

ایک اور اصول پر جسکو ملک مشرق کے لوگ بخوبی جانتے ہین کہ ایک جماعت اُن منفرد اشخاص کے افعال کی جوابدہ ہے جن سے وہ شامل ہے سر جان لارنس نے یہ حکم جاری کیا کہ ایک ضلع مین خاص خاص اشخاص کا جسقدر نقصان ہوا ہے وہ تمام ضلع پر جرمانہ کرکے اُسکی کل تعداد سے ادا کیا جائے۔ اور اس طور پر ایک سال کے اندر پنجاب کے ہر ایک خیر خواہ باشندۂ شہر کو اُس نقصان کا معاوضہ مل گیا جو اُسنے اُٹھایا تھا۔

اِس بات کو مین ابھی بیان کر چکا ہون کہ فتح دہلی کے بعد خونریزی کی جو فریاد بلند تھی اور اب تک بھی اُن اضلاع مین جن پر ہماری حکومت نہین رہگئی تھی جاری تھی اُسکے بارے مین جان لارنس نے کیا برتاؤ کیا۔

لیکن ایک فریاد اور تھی جو انگلستان اور ہندوستان مین بھی بلند ہونے لگی تھی اور جسکے لیے فکر دوراندیشی اور استقلال اور ایک عیسائی مدبر ملک کے تحمل کی کچھ کم ضرورت نہین تھی۔ یہ فریاد اب اِس بات کی بلند تھی کہ وہ تمام اصول جو عیسائیت کے خلاف تھے گورنمنٹ ہند سے اُٹھا دیے جاوین جس طور سے اس کام کا انجام ہوا اُسکے لیے تشریح کی ضرورت ہے انگلشن گورنمنٹ اب تک ہمیشہ اس بات کے لحاظ کو قبول کرتی آئی کہ اپنی محکوم اقوام کے متضاد عقائد کے درمیان مطلقاً بے سروکاری رکھے۔ ابتداے زمانہ مین البتہ وہ اُس سے بہت تجاوز کر گئی تھی۔ کیونکہ جس حالت مین کسی قدر دوراندیشی کے خیال سے اور کچھ مذہبی لاپروائی سے اُسنے بعض نہایت مبتذل دستورات یا ظالمانہ اور خلاف اخلاق مذہبی رسوم رعایا کو اعتدال اور جواز بلکہ حوصلہ بھی دیا تھا اُسی حالت مین اُسنے ہندوستان مین عیسائی مذہب کے پھیلانے کے قصد کے قاعدے سے ساتھ ممانعت کی تھی۔

وہ دن اب گزر چکا تھا۔ عیسائی مشنریون کو اب بالکل اِس بات کا اندیشہ نہین رہا تھا کہ حکام لوگ اُنکی چشم نمائی کرینگے۔ لیکن انجیل پڑھانا اُن لوگون کے واسطے بھی جو اُسکے پڑھنے کے خواہشمند تھے تمام سرکاری مدارس مین منع کر دیا گیا تھا اور جن لوگون نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا تھا اور صرف اپنی بولی کی وجہ سے اپنے ہمجنس ہم وطنون کی تحریک سے ہر قسم کی نوکری پانے سے ممتنع ہو گئے تھے اُنھون نے دیکھا کہ اصل مین اُنکے فاتحون نے اُنکو ملازمت سے بھی ممتنع کر دیا ہے۔

لیکن اب غدر ہو گیا تھا کہ جو باعث اِس امر کا ہوا کہ لوگ کارروائیان کرنے کی طرف کچھ غور و فکر بھی کرین اور حکومت اور کارروائی کے متعلق بہت سے مسائل جو اب تک اصول مسلمہ متصور ہوتے چلے آئے تھے معرض بحث مین لائے گئے اور اُس انقلاب اعظم یعنی غدر کے سبب سے لوگ اُنکو جدید اور خوفناک اور شائد غلط رنگ آمیزی سے بھی تحقیق کرنے لگے ملازمان ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمرہ مین ایک غول ایسے آدمیون کا ہمیشہ رہا جنکے مذہبی عقائد بہت قوی تھے اور جو اپنا مذہب جھاڑی کے پیچھے چھپانا نہین چاہتے تھے اور جو بیچینی کی حالت مین اُنکو مشتعل ص ۳۱

ابتدائی زمانہ کے نیم عیسائی لوگون کے اپنے دل مین خیال کرتے تھے کہ آیا کمپنی اور حضرت عیسیٰ دونون کی اطاعت کیا ممکن ہے یا اُن دونون مین سے کسی ایک کو منتخب کرلینا لازم ہے۔ یہ لوگ اصل مین اُس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے جو اِیونجلیکل کہلاتا ہے۔ وہ ایک طور کا ایسا فرقہ ہے جو مثل فرقہ پیورٹین کے جسکی وہ فرع ہے تنگ چشم اور دشوار اور نامخیر ہوگیا ہے۔ لیکن انگلستان کی نہایت چرب زبانی اور بیدلی کے زمانہ مین جو مذہب کی کوئی صورت قائم رہ گئی ہے تو فقط اُسی گرمجوشی کے اعتقاد اور خالق و مخلوق کی دلی محبت کے سبب سے رہ گئی جو اُسکے خاص مروجین مذہب کا شیوہ ہے۔ اور یہ بھی اُنھین کا باعث ہے کہ چند نہایت مسلم اصلاحین طرز معاشرت کے متعلق اور بڑی بڑی کامیاب مذہبی سوسائٹیان اور حد سے بڑھی ہوئی اور بھاری اِنسٹی ٹیوشنین جنپر انگلستان فخر و مباہات کرتا ہے قائم ہوئین اور اب اُنکو ترقی ہوتی جاتی ہے۔

جو لوگ اس قسم کے پکے مذہبی عقائد رکھتے تھے چند سال سے اُنکی تعداد ہندوستان مین بہت بڑھ گئی تھی اور پنجاب کی طرح کسی مقام مین اسقدر وہ ایک جگہ مجتمع نہین تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو سمجھتے تھے کہ خدا ہر مقام پر موجود ہے اور سب سے بڑھکر اُنھون نے اِس غدر کے زمانے مین خدا کو حاضر و ناظر جانا اور اِس بات کا خیال کرکے کہ غدر ہندوستان خدا کی طرف سے اُنکی قوم کا ایک امتحان ہے قدیم عبرانیون کے طور پر اُنھون نے نامستحسن باتون کو دریافت کرکے خارج کرنا شروع کیا۔ اِن لوگون کا جان لارنس نے اپنے کو طرفدار پایا جو سب اُنکے رفیق تھے لیکن اُنکی ہمدردی ہر بات مین ہرگز نہین کی۔ سر جان لارنس کا مذہب نہایت سچا تھا بالکل بچون کا سا اعتقاد تھا۔ اُن سے بڑھکر شاید ہی کوئی شخص زیادہ سچا عیسائی کسی زمانہ مین رہا ہو۔ وہ جدھر جاتے تھے اُدھر خدا کو حاضر و ناظر خیال کرتے تھے۔ عمر بھر وہ ہمیشہ صبح کی نماز کے ساتھ انجیل پڑھا کرتے تھے اور اُسی کو اپنی نجات کا کافی وسیلہ خیال کرتے تھے لیکن وہ مذہبی امور پر بہت کم بحث کرتے تھے اور زیادہ متعصب مذہبی اشخاص کے گروہ مین جو فقرات مروج ہین اُنکو اور بھی کم استعمال کرتے تھے جو مذہبی فقرات وہ اپنی چٹھیون مین بیان کرتے تھے نہایت سیدھے اور طفلانہ طریقہ کے ہین غدر کے زمانہ مین وہ کثرت سے استعمال کیے جاتے تھے لیکن اُنکی عام حیثیت مین کوئی تغیر نہین کرتے تھے اور اِس بارے مین اپنی آخر عمر تک اُنھون نے کبھی کوئی تغیر نہین کیا۔ اُنکے اکثر گاڑھے دوست جنھون نے اپنے مذہبی اصول مقرر کیے تھے اور جیسا اُنکے ہمجنسون کا دستور ہے کہ اِس بارے مین گفتگو کرنے سے کبھی پہلوتہی نہین کرتے تھے اِس امر خاص کے بارے مین اُنھون نے اکثر جان لارنس کے عیوب پر افسوس کیا ہے۔ اُنھون نے کم و بیش اپنی راہ پر لانے کا بہت کچھ قصد کیا اور ایک مرتبہ کچھ تو اُنکو ہنسی آئی اور کچھ حیرت دامنگیر ہوئی جب بعض لوگون نے جن سے اُنکو پوری ہمدردی نہین تھی اِس بات کی ترغیب دے کر کہ وہ پلیٹ فارم پر جاکر مذہبی اختلافات کے بحث پر ایک تقریر کرین اُنکو اُس زمانہ مین جب وہ غدر کے فرو کرنے کے بعد بہادرون کی طرح اپنے وطن کو واپس آتے تھے خفیف کرنا چاہا تھا۔

اور انکی واقفیت دیکھکر دم بخود رہ گئے تھے۔

اب ہندوستان کے مذہبی اشخاص نے اِس بات پر غور کیا کہ اگر سپاہیون کو درحقیقت عیسائی مذہب سے کچھ واقفیت حاصل ہوتی تو وہ کبھی اس بات کی کوشش نہ کرتے کہ وہ واقفیت نہ پیدا کرین اُنکو کبھی یہ خیال نہو سکتا کہ اِنگلش گورنمنٹ نے عرصہ تک لگاتار خارجی تدبیرین کرنے کے بعد اُنکو عیسائی بنانا چاہا تھا یہ بات بہت صحیح ہے اگر زمانہ امن وامان کا ہوتا تو اُسکے خلاف کوئی بات قابل بیان نہ تھی۔لیکن زمانہ امن وامان کا نہین تھا اور خوف علی الخصوص مذہبی خوف کے زمانہ مین جتنی زیادہ ساقط الاعتبار لغو اور ناممکن بات ہوتی ہے اُتنی ہی جلد جنگل کی آگ کی طرح دُور دُور تک پھیل جاتی ہے۔بہرحال جب رفتہ رفتہ غدر فرو ہوا تو ہندوستان مین مذہبی حکمت علی کے یکقلم بدل دینے کی پکار مچگئی۔پھر انگلستان کے مذہبی پلیٹ فارمون پر مبالغہ کے ساتھ اُسکا تذکرہ ہونے لگا اور آخر کو ہندوستان مین ہربرٹ اڈورڈس انگلستان کی صداؤن کی قوت ناطقہ بن گئے۔۔ہربرٹ اڈورڈس سر جان لارنس کے ایک نہایت مشہور لفٹننٹ اور بڑے رنگین نگار اور جیسا کہ اِس سوانح عمری مین برابر بیان ہوتا گیا نہایت ہی رعب دار شخص تھے۔

ہربرٹ اڈورڈس نے اپنے اُن دوستون سے جو پشاور مین اُنھین کی طبیعت کے پائے جاتے تھے صلاح کرکے اپنی مشہور یادداشت کو جو اِس بارے مین تھی کہ ”نظم ونسق ممالک ہند سے وہ تمام اصول جو عیسائی مذہب کے خلاف ہین خارج کردیے جائین،، مشتہر کیا۔ہماری حکمت علی کے متعلق جن باتون کو وہ خلاف عیسائیت بتاتے تھے اور جنکے اوپر اُنکا حملہ کیا گیا تھا وہ یہ تھین کہ انجیل اور عیسائی مذہب کی تعلیم سرکاری مدرسون سے خارج کردی گئی — دیسی مذہبون کے لیے خزانۂ عامرہ سے وظائف مقرر ہین۔ذات کی تخصیص تسلیم کی گئی ہے۔سرکاری دفترون مین ہندوستانی تہوارون کی تعطیل ہوتی ہے۔اِنگلش اشخاص ہندوؤن اور مسلمانون کے قانون سے اُنکے مقدمات فیصل کرتے ہین ہندوؤن اور مسلمانون کے مذہبی گشت شارع عام مین نکلتے ہین۔گورون کو ہندوستان مین شادی کرنے کی ممانعت ہے اور گورنمنٹ تجارت افیون سے تعلق رکھتی ہے۔

یہ بڑا بھاری پروگرام ہے مگر دیکھنا چاہیے کہ سر جان لارنس نے کیونکر اُسکا فیصلہ کیا جو کچھ مین بیان کرچکا ہون اُس سے صاف ظاہر ہے کہ اِس یادداشت مین بعض باتین ایسی تھین جن سے اُنکو دل سے اتفاق تھا۔لیکن اُس مین بہت سی باتین ایسی بھی تھین جنکے بارے مین اُنکی راے موافق نہین بلکہ مخالف تھی اور ہر سچے مدبر کی راے یہی ہوتی یہان تک کہ خود اڈورڈس صاحب کے فرقہ کے لوگ اگر ٹھنڈی طبیعت سے خیال کرتے تو یہی راے ظاہر کرتے۔ اُنھون نے اِس یادداشت کا جو جواب لکھا ہے وہ بہت بسیط اور عاقلانہ ہے اور ایسا جواب اُنکے قلم سے شاذ ہی نکلا ہوگا۔لیکن قبل اسکے کہ مین اُسکے زیادہ ضروری فقرات کو محول کرون مین اُنکی دو ایک پرائیوٹ چٹھیون کے ذریعہ سے

ثابت کرونگا کہ مدرسون مین انجیل کا جاری ہونا اور عیسائی مشنون کی دل سے تائید کرنا اِن دو ایک باتون مین وہ اڈورڈس صاحب کی راہ کے کیسے کیسے برابر چلتے تھے لیکن خاص کر اُنکو اس امر کے خیال کرنے مین اختلاف تھا (او بہت کم لوگ اِس بات سے انکار کرینگے کہ اُنکی راے بر سر صواب نہین تھی) کہ گورنمنٹ اسکولون مین انجیل ہرگز اُسوقت تک نہ پڑھائی جائے جب تک طلبا یا ورثاے طلبا اِس بارے مین اپنی صریحی خواہش ظاہر نہ کرین۔

سر جان لارنس ٹریویلین صاحب کے نام کی چٹھی مین ۲- جولائی ۱۸۵۸ء کو لکھتے ہین کہ۔

آج کل اِس بات کا بڑا جھگڑا پڑا ہے کہ ہمارے اسکولون مین انجیل جاری کی جائے یا نہ کی جائے۔ مین سمجھتا ہون کہ وہ جاری کی جائے اور اگر ہوشیاری اور احتیاط سے وہ پڑھائی جائیگی تو عوام الناس کبھی عذر نہ کرینگے۔ ہمکو صرف اس بات کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ انجیل کا پڑھنا لڑکون کے لیے اختیاری کر دیا جائے۔

اور وہ اپنے دوست ولیم آرنالڈ خلف ڈاکٹر آرنالڈ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب کو جنھون نے بڑے شد و مد سے اختلاف کیا تھا اور یہ حجت کرتے تھے کہ خود بانی مذہب عیسائی نے اِس تدبیر کو ناپسند کیا ہے وہ لکھتے ہین کہ۔ ص ۱۱۲

مین یقین کرتا ہون کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خواہش یہ تھی کہ اگر جبر یا فریب نہ کیا جائے تو انجیل کا جاری ہونا یقیناً آنحضرت کے پسند خاطر ہے۔ ہم کو یقین ہے کہ انجیل سچی ہے اور ہماری نجات کا وہی ایک وسیلہ ہے۔ ہمکو بیشک لازم ہے کہ رعایا کو اُس سے واقف کرنے کی کوشش کرین۔ اگر ترک اپنے عقائد پر عمل کریگا تو وہ صرف قرآن پڑھنے کی صلاح دینے مین اپنے مذہب کا پابند ہوسکتا ہے لیکن اب اُسنے یہ فعل غلط یا صحیح کیا یہ کسی بہت بڑے منصف کے تجویز کرنے کی بات ہے۔ میرے نزدیک انجیل کی ترویج جسقدر حکمت عملی کے لحاظ سے مناسب ہے اُسیقدر اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے بھی قرین مصلحت ہے۔ اگر عاقلانہ اور منصفانہ طور سے انجیل پڑھائی جائے تو رفتہ رفتہ اُس کتاب کو لوگ پڑھنے لگینگے۔ میرے دل مین یہ خیال اِس وجہ سے پیدا ہوا ہے کہ مشنریون کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ پھر ہندوستان مین ہماری حکومت کی پختگی عیسائیت کے پھیلنے کی نسبت اور کسی بات سے زیادہ متصور نہین ہے۔ ظاہرا آپ یہ خیال کرتے ہین کہ ہم لوگون کو عیسائی بنانے کا جو قصد کرتے ہین تو اُسمین اعتدال مذہبی کے اصول کی تحریک ہوتی ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ آپ کسی سرکاری عہدے پر ایک معزز شخص کی جگہ ایک قابل الزام اور عقلمند کی جگہ احمق اور محنتی کی جگہ کاہل شخص کو ترجیح دینے سے بھی کہہ سکتے ہین کہ اُن اصولون کی تحریک ہوئی۔ میرے نزدیک یہ کل جھگڑا صرف ایک لفظ "اعتدال" مین آجاتا ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ اُسکے معنے درگذر کرنے کے ہین یعنی یہ کہ ہمکو مختلف عقائد کے لیے بنی نوع انسان پر سختی نہ کرنا چاہیے بلکہ تحمل کرنا چاہیے۔ لیکن اِس سے یہ مراد نہین ہوسکتی کہ ہم نرمی کے ساتھ اُن لوگون کو جو ٹیڑھے راستے جاتے ہین راہ راست پر لانے کی کوشش نہ کرین۔

اب مین اُسکے جوابات یا یادداشت سر ہربرٹ اڈورڈس صاحب کو صرف اُن چند فقرات کے چھوڑنے کے بعد جو چندان ضروری نہین معلوم ہوتے بیان کرتا ہون۔

مذکورۂ بالا عنوانات (یعنی ہربرٹ اِڈورڈس صاحب نے حکومت ہند کے متعلق وش باتین خلاف عیسائیت جو اپنی یادداشت مین بیان کی ہین) وہ بیشک بہت جامع ہین اور اُن مین وہ ہر ایک بات داخل ہے جسکے بارے مین مذہب عیسائی کے متعلق برِٹش گورنمنٹ کی کارروائی مشکوک یا قابل اعتراض ہے۔ آیا حقیقت مین وہ کہان تک وجود رکھتے ہین یعنی یہ کہ اُنمین سے بعض بعض امور کہان تک خلاف عیسائیت ہین اِس امر کے لیے غور مزید درکار ہے لیکن اسکے بارے مین صاحب چیف کمشنر کی رائے اُن توضیحات سے ظاہر ہو جائیگی جو ہر عنوان کے ساتھ کی گئی ہے۔

۳۔ پس اولاً گورنمنٹ اِسکولون اور کالجون مین انجیل پڑھانے کے بارے مین مجکو یہ بیان کرنا چاہیے کہ چیف کمشنر کے نزدیک اُن سب لوگون سے اِس تعلیم کا ایجاب کرانا چاہیے جو اُسکے حاصل کرنے پر رضامند ہون۔ اِنجیل کو صرف کالج کے کتب خانون اور اسکول کی الماریون ہی مین بند کر کے صرف اُن لوگون کے پڑھنے کے لیے نہ رکھ چھوڑنا چاہیے جنکو اُسکا پڑھنا پسند خاطر ہو۔ بلکہ اُسکو اُن تمام مقامات مین تعلیم کرنا چاہیے جہان معلم لوگ پڑھانے کے قابل اور طلبا پڑھنے پر رضامند پائے جاتے ہون۔ اجمالی بیان کے مطابق تو یہ اصول ایسا ہی ہے اور یہ ہر ایک عیسائی افسر کی عالی ہمتی پر منحصر ہے کہ ہندوستان کے ہر ایک گانون اور ہر ایک شہر مین اُسی اصول کا برتاؤ کیا جائے لیکن اندرونی ملک مین جو ہزارہا اسکول ہین اُنمین اِس کام کے انجام کرنے کے وسائل کہان کہان پائے جاتے ہین۔ فرض کیجیے کہ اگر طلبا انجیل سننے کے لیے آیا بھی کرین تو اُنکو سنانے والا کون شخص ہے۔ کیا یہ کام منکر مدرسون کے سپرد ہوگا جو اکثر عیسائی مذہب کے دشمن ہونگے اور ہو سکتے ہین اور جو اِس کام کی سرپرستی ہی کرنے سے اِنکار نہین کرینگے بلکہ اُنکی وجہ سے اصلاح کی کوئی امید نہین ہو سکتی۔ یہ بیشک کہا جا سکتا ہے کہ اِنجیل کے پڑھانے کے لیے ترجمانون کی ضرورت نہین ہے بلکہ جس شخص کے سامنے وہ پڑھی جائیگی وہ اُسکو سمجھ لیگا لیکن اسپر بھی اُن مدرسون کے لیے جو عیسائی مذہب کے خلاف ہین ممکن رہیگا کہ مطالب مقدس کو ایک نامعزز اور ناجائز طریقہ سے پڑھین اور اُسوقت انجیل پڑھانے کے بڑے سے بڑے صلاح کار بھی اِس بات کو تسلیم کرینگے کہ اِس نامستحسن معیوب اور جعلی طریقہ کے پڑھانے سے بے پڑھانا بھلا تھا۔ پھر اگر اِنجیل مناسب اشخاص سے پڑھوائی جائے تو ہر شخص تسلیم کریگا کہ اسکے وسائل بدقسمتی سے بہت کم ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ اِس دِقت پر کرنل اڈورڈس نے بہت کم لحاظ کیا ہے۔ اُسپر صرف مسٹر میکلیوڈ نے لحاظ کیا ہے جنکی تجویز ہے کہ اِنجیل کے کلاس صرف اُنھین مدرسون مین قائم کیے جائین جہان کوئی چپلین یا اور عیسائی عقیدت مند یورپین خواہ دیسی اِس تعلیم کے اہتمام کے قابل پایا جا سکتا ہو۔ یہ بات تو یقینی طور پر معلوم ہو سکتی ہے کہ اِس قسم کے کسی اصول پر عملدرآمد کیا جائے لیکن یہ امر بادی النظر مین بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ ایسے معلم معدودے چند مل سکتے ہین۔ لیکن اِس بات کی بیشک امید کی جا سکتی ہے کہ اُنکی تعداد بڑھ جائے اور بہت قرین قیاس ہے کہ ایسے خوش وضع اور دور اندیش ہندوستانی بھی پائے جائین جو (اگرچہ دراصل اُنکا اصطباغ نہوا ہو) عیسائی مذہب سے کوئی عناد رکھتے ہون اور اُنکو اِنجیل کے پڑھانے کا کام اچھے طور سے سپرد کیا جا سکے لیکن زیادہ سے زیادہ انجیل کے کلاس معدودے قلیل گورنمنٹ اسکولون مین قائم کرنا چاہیے۔ صاحب چیف کمشنر خیال کرتے ہین کہ ان معدودے چند اسکولون مین اُن سب لوگون کے

پڑھانے کے لیے جو پڑھنے پر رضامند ہون مندرجۂ بالا قسم کے ایک لائق شخص کو خاص انجیل پڑھانے کے لیے مقرر کرنا چاہیے۔ اِس بات کی بڑی امید پائی جاتی ہے کہ حاضری کم نہوگی لیکن گو حاضری کیسی ہی کم کیون نہو مگر کلاس قائم رہین تاکہ عیسائیت کے متعلق عوام الناس کے فائدے کا جو کام ہم پر فرض ہے اُسکا انجام ہوتا رہے اور امید ہے کہ اِس نظیر کا نتیجہ اچھا پیدا ہو۔ انجیل پڑھانے کے جو کِلاس بعنوان شائستہ جسقدر اسکولون مین ممکن ہوسکین اُن مین قائم کیے جائین اور وہ سررشتۂ تعلیم کی شاخ کے طور پر تصور کیے جائین۔ اِنسپکٹرون کو یہ کِلاس اُسی طرح سے قائم رکھنے کی کوشش کرنا چاہیے جس طرح سے وہ اورکلاسون کی ابتدائی اصلاحین کرتے ہین اور کتابون کی تمام موقت رپورٹون مین تصریح ہونا چاہیے۔ لیکن صاحب چیف کمشنر اِس بات کو تسلیم نہ کرینگے کہ جو اسکول بغیر عیسائی تعلیمات کے قائم کیے جائین اُن مین یہ دلیل کی جائے کہ بغیر انجیل کے درجہ کے اِسکول کا قائم ہونا ممکن نہین ہے۔ اگر گورنمنٹ کسی موضع مین بغیر اِسکے کہ وہان انجیل پڑھانے والا کوئی شخص مل سکے اسکول نہ قائم کرے اور وہان لڑکے انجیل پڑھنے پر رضامند ہون تو اِس مین شک نہین کہ اکثر صورتون مین پہلے یہ شرط پوری نہو سکیگی اور نتیجہ یہ ہوگا کہ روشنی اور علم سے کافہ عوام محروم رہینگے۔ صاحب چیف کمشنر یقین کرتے ہین کہ اوّل درجہ ہندوستان مین خالص دنیاوی طریقہ کی تعلیم کا رواج مذہبی اثر وا سکے خلاف نہین ہے اور نہ یہ بات ہے کہ جب تک اُس تعلیم کے ساتھ دینوی تعلیم نہو اُسوقت تک دنیاوی تعلیم بیکار رہے۔ برخلاف اسکے ہندوستانیون مین انگریزی تعلیم کی اشاعت عیسائیت کی ترقی کی رہنما ہوگی۔ اوّل درجہ بالائی برہما کے مشنریون کی راے اعتماد کے ساتھ اِس بارے مین محول کی جاسکتی ہے۔ پس جس وقت مقدور بھر تمام انجیل کے کِلاس قائم ہو جائینگے اُنکی تعداد کی ترقی مین انتہا مرتبہ کی کوشش کی جائیگی اور قواعد تعلیم سے دنیا کے تمام لوگون پر ظاہر کر دیا جائیگا کہ ہم انجیل کا پڑھانا اور سکھانا مقصود رکھتے ہین تو ہم بقول مسٹر میکلیوڈ یہ امید کر سکتے ہین کہ ہماری دنیاوی تعلیم کے فوائد سے عوام الناس محروم نہ رہنے پائینگے۔ لیکن جہان تک دیسی مذاہب سے واسطہ ہے صاحب چیف کمشنر خیال کرتے ہین کہ تعلیم کو خاصتہً اور کلیتہً دنیاوی ہونا چاہیے ان مذاہب کو سرکاری اسکولون مین نہ پڑھانا چاہیے یہ تعلیمات بیشک زائد از ضرورت ہونگی۔ دیسی اشخاص خود اِسکے کافی وسائل رکھتے ہین اور اسمین اُنکو مدد کی حاجت نہین ہے۔ لیکن اگر اُنکو حاجت ہوئی تو ہمارا فرض ہے کہ اُنکو مدد دین لیکن عیسائیت کی کیفیت اور ہے۔ اُس مذہب سے دیسیون کو بغیر ہمارے واسطہ کے واقفیت نہین حاصل ہوسکتی اور جہان تک ممکن ہو ہمکو چاہیے کہ یہ مذہب علحدہ سکھائین کیونکہ ہم پر واجب و لازم ہے کہ جس مذہب کو ہم اپنے علم و یقین مین سچا سمجھتے ہین اُسکو اسپر ترجیح دین۔ لیکن جب ہم کہتے ہین کہ ہمارے اسکولون مین صرف عیسائی مذہب کی تعلیم ہونا چاہیے تو (صاحب چیف کمشنر خیال کرتے ہین) ہمکو انجیل کے کِلاسون پر حاضری کی قید اور پابندی نہ لگا دینا چاہیے۔ یعنی اگر کرنل اڈورڈس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک طالب علم جو اِسکول مین حاضر ہو اُسکو انجیل کے درجہ مین بھی حاضر رہنا چاہیے (بشرطیکہ ایسا کوئی درجہ ہو) تو صاحب چیف کمشنر اِس راے سے بالکل غیر متفق ہین جب تک حاضری اختیاری رہیگی

ص ۲۱۲ اُسوقت تک لڑکے حاضر ہونگے اور جب جبریہ ہوگی تو شک پیدا ہوگا اور کسیقدر اِس بات کا بھی خیال ہے کہ بنچین خالی ہوجائینگی
اِسکے سوا صاحب چیف کمشنر بطور قاعدہ کلیہ یہ یقین کرتے ہین کہ اگر ہمارے انتظام اشاعت مذہب عیسائی مین جبر کی قسم سے
کوئی بات شامل کی گئی تو اُس مذہب کے قواعد کی بیشک خلاف ورزی ہوجائیگی اور ہمکو بھی اِس بات کی اجازت نہین ہوسکتی ہے
کہ اپنی نافرمانی سے فائدہ حاصل کرین - اچھی بات کے لیے بُرے وسائل کے عمل مین لانے سے خرابی متصور ہے اور جس
موقع پر ہم لوگون کو ایک امر کی ترغیب دے سکتے ہین اُسی موقع پر اُنکے دل امر مذکور کی طرف سے پتھر ہوجائینگے -

۴- ثانیاً کرنل اڈورڈس اِس بات کے ساعی ہین کہ سرکاری خزانہ سے جو عطایا یا معافیات دیسی مذاہب کے لیے
جائز رکھی گئی ہین وہ یکقلم ضبط کرلی جائین - صاحب چیف کمشنر خیال کرتے ہین کہ اِس سے بڑھکر ناممکن العمل کوئی بات
نہین ہوسکتی ہے یہ سب عطایا سابق کے ہین بلکہ بہت سے قدیم زمانہ کے ہین ہمارے سابقین نے اُنکو روا رکھا مختلف مذاہب کی
سلطنتون نے یکے بعد دیگرے اُنکو معزز خیال کیا رفتہ رفتہ وہ ایک قسم کی املاک ہوگئے اور بادشاہ وقت کی طرف سے اِس
قسم کی ایک ذمہ داری اُن کی نسبت حاصل ہوگئی کہ عمدہ چال چلن کی حالت مین اِس معافی مالگزاری سے تعرض نہ کیا جائے
جس وقت سلطنت ہمارے ہاتھ مین آئی تو ہم نے اُن عطایا کو مثل بعض مذہبی اِنسٹی ٹیوشنون کی املاک کے ٹھیک اسیطرح سے
تصور کیا جس طرح رومن کیتھولک ممالکون مین کنونشن کی اراضیات اموال موقوفہ تصور کی جاسکتی ہین ہم نے اُنکی نسبت
سوا اِسکے کچھ اور نہین خیال کیا کہ وہ ایک جایداد ہے جو بعض شرائط پر قبضہ مین ہے - اُنکو ہم نے یہ کبھی نہین خیال کیا
کہ خواہ خود ہم نے یا موہوب الیہم یا عوام الناس نے مذہبی طور سے وقف کردیا ہے - ہمین شک نہین ہے کہ ہم نے اس قسم کے جدید عطایا
نہین پیدا کیے اور جو پیشتر کے دیے ہوے تھے اُنکے کم کرنے مین بھی جہان تک ہم سے ہوسکا ہم نے کوشش کی - پنجاب مین
بہت سی جاگیرین جو حد سے زیادہ بڑھگئی تھین گھٹا دی گئین - اگرچہ اِس بات کی احتیاط رکھی گئی کہ تخفیف اسطور پر عمل مین آئے
جس سے خلاف انصاف جبر کیا جائے - بعض صورتون مین جائداد موقوفہ ہر ایک افسر اِنسٹی ٹیوشن کی وفات کے بعد
یکے بعد دیگرے گھٹا کر یہان تک کردی گئی کہ کفایت کے ساتھ خرچ ادا ہوسکے - خیرخواہی اور نیک چلنی کی شرط لگا کر ہم نے
اُنکی پولیٹکل وقعت اور اثر گھٹا دیا - الغرض ہم نے کسی طرح سے اُنکو ترقی کرنے کا حوصلہ نہین دلایا - لیکن اب یکقلم اُنکو بازیافت کرلینا
ایک عہد شکنی ہے (کیونکہ کم و بیش قانونی اجازت سے ہم نے خود اُنکی ذمہ داری کی) اور وہ ضبطی جائداد کے مشابہ ہے اور
اِس بنیاد پر اُنکو ضبط کرلینا کہ وہ اِنسٹی ٹیوشنین منکرون کی ہین گویا منکرون کو ایذا پہونچانا ہے - یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ
عیسائی مذہب مین اس قسم کی ایذا رسانی کی متماثل کوئی بات داخل یا جائز ہوگی - اِس بات کا خوف البتہ ہے کہ ہماری جانب سے
اِس قسم کا اگر کوئی قصد کیا جائیگا تو اُسکو خود ناکامی حاصل ہوگی خداوند کریم کا انصاف ایسے ملکی نفاق کی شکل مین ظاہر ہوگا
جو ملک بھر مین پھیل جائیگا اور ایسی نفرت کی کیفیت مین ظہور پذیر ہوگا جس مین ہر ایک ذی اختیار پادریون کا فرقہ حکومت کو
مبتلا ہوتے ہوے فوراً دیکھ سکیگا - اِس قسم کی تدبیر سے عیسائیت کو شیوع تو نہین بلکہ برخلاف اسکے اور تنزل پذیر ہونے کا

رومن کیتھولک کی جماعت - مترجم

گمان سے ہے اور ہمکو لوگ ہمیشہ ایک ناجائز غارتگری کے بانی مبانی تصور کرتے رہینگے لوگ جو ہم پر اعتماد کرتے ہین تو اُسکی اول وجہ ص ۳۱۲
ہمیشہ یہی خیال کی گئی ہے کہ ہم نے تمام فرقہ کے لوگون سے جو ہمارے متضاد ہین اپنے برابر بلا رو رعایت تصور کیا ہے۔ یہ
ہمیشہ ہماری قوت کے ستونون کا ایک ستون رہا اور اسی کے ذریعہ سے ہم نے لکھوکھا آدمیون کو اپنے اختیار مین رکھا ہے۔
یہ تحمل اور منصفانہ ناطرف کشی بالکل ہمارے عقیدۂ مذہب کے موافق ہے اور صاحب چیف کمشنر یقین کرتے ہین کہ کل
عیسائی مذہب کے اشخاص اسی کارروائی کے عمل مین رہنے کی صلاح دینگے۔ آیا اس کارروائی پر عمل کرنے کی حالت مین
ہم اپنے خاص عقائد مین کافی طور سے مستعد اور سرگرم رہے یا نہین رہے یہ ایک غور کرنے کی بات ہے۔ چیف کمشنر کو
شبہہ ہے کہ ہم لوگ اس بارے مین جیسا کہ کرنل اڈورڈس اور دوسرے اشخاص یقین کرتے ہین غافل رہے لیکن وہ اس بات کو
تسلیم کرتے ہین کہ آیندہ کے لیے اُس سبق سے جو حال کے واقعات نے ہمکو سکھایا ہے ہمکو اپنے اطوار کی تحقیقات کر کے انمین
اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔ اس امر کے متعلق مجکو یہ بات بھی بیان کرنا چاہیے کہ جب سے پنجاب ہمارے قبضہ مین آیا
اُسوقت سے ہمارے افسر منکرین کے مندرون یا انسٹی ٹیوشنون کے انتظام سے متعلق یا اور کسی طرح سے سروکار رکھنے والے
نہین رہے۔ اگر اس قسم کی کوئی بات کبھی چیف کمشنر کو معلوم ہوئی تو اُنھون نے فوراً اُسکا خاتمہ کر دیا۔

۵۔ ثالثاً اعتراف قومیت کے بارے مین معلوم ہوتا ہے کہ عوام الناس کے ایک گروہ کے خیال مین گورنمنٹ نے
قومیت کو ایک ایسے طریقہ سے مسلمۂ عام تصور کیا ہے کہ جس سے اُسکے ضرررسان اثرون کو اشتعال اور وسعت حاصل ہوگئی ہے
اور قومیت کا وجود کسیقدر اس اعتراف پر منحصر ہے۔ لیکن اصل تو یہ ہے کہ سواے فوج بنگالہ کے گورنمنٹ نے کسی خاص طریقہ سے
قومیت کو جائز نہین رکھا ہے اور اُسکا اقرار یا انکار اس غیر معمولی انسٹی ٹیوشن سے کوئی واسطہ نہین رکھتا ہے۔ یہ بیشک
ہوا ہے کہ برہمنون اور راجپوتون کی اکثر بلا شرکت غیرے بھرتی ہوئی ہے کیونکہ ایک زمانہ مین فی الحقیقت وہ تمام لوگون سے
جو بھرتی ہوسکتے تھے قوی اور توانا اور عمدہ تھے اور ظاہرا اخلاقی اوصاف مین بھی وہ بڑھے ہوے تھے اور ایک وجہ یہ بھی ہے
کہ وہ ایسے سپاہیون کی اولاد مین تھے جو ابتدا مین پہلے پہل ہماری فوج مین نوکر رہے تھے۔ چونکہ اس قسم کے بکار آمد اور
نوکری کے خواہان لوگ اودھ مین کثرت سے پائے جاتے تھے تو اکثر وہین کے لوگون کی بھرتی ہوتی تھی۔ رفتہ رفتہ یہ دستور
کہ برہمن اور راجپوت ہی قریب قریب بلا شرکت غیرے بھرتی کیے جائین ایسا جاری ہوگیا اور ہمارے افسرون کے دلون پر
یہ بات ایسی جم گئی کہ بطور قاعدۂ کلیہ وہ اور اقوام کے آدمیون کو نہین بھرتی کرتے تھے اور اسی طور پر قریب قریب ایک ہی قوم
ایک ہی زبان انھین اضلاع انھین صحبتون اور علی العموم اُسی قبیلہ اور اکثر ایک ہی تعلق اور رشتہ کے اور ایک ہی آئین کی ص ۳۱۳
رجمنٹین اسطور سے باہم گڑبڑ گئین کہ جیسے حقیقی یا عموزاد بھائیون مین ربط ہوتا ہے اور ایک عام خیال سب کا ہوگیا۔ اور
مزید بران بنگال کی قواعد دان فوج کے درمیان بڑی یکجہتی اور آپس مین بڑی گاڑھی محبت تھی۔ یہ یقینی بات ہے کہ
قومیت کا تعصب اسوجہ سے زیادہ ہوا کہ افسرون نے قومیت کا بڑا خیال کیا۔ لیکن آیندہ کے لیے اس غلطی سے بچنے کے واسطے

ضرور نہین ہے کہ بعض بعض قومون کا لحاظ کیا جائے اور دوسرون کو غصہ دلایا جائے۔ ہمکو نہ مذہب عیسائی اور نہ صائب حکمت عملی کی روسے اِس بات کی اجازت مل سکتی ہے کہ دونون مین سے کسی ایک بات کو عمل مین لائین۔ بااینہمہ ویسی فوج کے بھرتی کرنے مین ہمکو قومیت سے انکار نہ کرنا چاہیے۔ اگر صورت معاملات اُسطرح سے چھوڑ دی جاتی تو نتیجہ یہ ہوتا کہ بعض قومین جو درحقیقت زیادہ فوجی صلاحیت رکھتی تھین جیسے راجپوت و برہمن اُنکو غلبہ ہوجاتا اور سابق کی غلطی پھر تازہ ہوجاتی۔ ہم کو قومون کے بھرتی کرنے مین اِس بات کی یادداشت اور انتظام رکھنا چاہیے کہ ہر ایک رجمنٹ مختلف اقوام کی مختلف تعداد اشخاص سے بھرتی کی جائے کسی خاص قوم کے لوگون کو سبقت نہ دی جائے علی الخصوص ادنیٰ درجہ کی قومون کو بیجا رسوخ نہ دیا جائے اسمین شک نہین ہے کہ ضروری امر یہی ہے کہ خاکروب اور برہمن ایک ساتھ [illegible] نہ بٹھائین لیکن خاکروبون کی نسبت صاحب چیف کمشنر تحریر فرماتے ہین کہ آیا فوج بنگالہ مین دونون قومون کے لوگون کا ایک رجمنٹ مین بھرتی کرنا ممکن ہے یا نہین۔ اِس بات کا اگر قصد کیا جائے تو ہماری فوج سے بہت سے ایسے لوگ نکل جائینگے جنکے رکھنے کی ہمکو بڑی ضرورت ہے لیکن خاکروبون کی رجمنٹ کا بھرتی کرنا بخوبی ممکن ہے۔ رنجیت سنگھ کی سکھون کی فوج مین ایسا ہی کیا گیا تھا اور غدر کے بعد پنجاب مین پھر اسکی آزمایش ہوئی۔ ہمکو کسی امر کا خیال کر کے اِس سے باز نہ آنا چاہیے۔ لیکن گو قوم اعلیٰ یا ادنیٰ درجے کی ہو ہر حالت مین یہ ایک قاعدہ کُلیہ مقرر کر دینا چاہیے کہ کسی شخص کے مذہب مین اگر دست اندازی نہ کی جائیگی تو ساتھ اُسکے یہ بھی ہوگا کہ قومیت خواہ کوئی اور سبب کسی جنگی خدمت یا کسی اور مناسب کام (جو ضرور ہو) کے انجام کرنے مین مانع نہوگا۔ ہندوستانی اشخاص جو عیسائی مذہب قبول کر چکے ہون اُنکی رجمنٹون کے بھرتی ہونے کا جب زمانہ آئیگا تو یہ بڑی خوشی کی بات ہوگی لیکن عموماً احاطۂ بنگال کے لیے یہ وقت ابھی بہت دُور ہے۔ اِس اثنا مین عیسائی مذہب والے لوگ اگر اپنے کو فوج مین بھرتی کرانا چاہتے ہون تو اُسکو منظور کر لینا چاہیے۔ لیکن صاحب چیف کمشنر یقین کرتے ہین کہ سلطنت کے بعض حصے ایسے ہین جہان عیسائی رجمنٹین بھرتی ہوسکتی ہین جیسے جنوبی اضلاع جزیرہ نماے ہند ملک کارن چھوٹا ناگپور کشن گڑھ وغیرہ جو شاید بنگال کی سرحد پر ہین۔ اگر ایسا ہو تو صاحب چیف کمشنر بہت تاکید سے ان لوگون کے بھرتی کرنے کی راے دینگے۔

ص ۱۹۱۳ اس تدبیر کی ضرورت جس عبارت سے بیان کی جائے مبالغہ آمیز نہین خیال کی جاسکتی ہے۔ جسوقت اِس قسم کی فوج زیر کمان ہوگی تو اُسوقت یہ بات کہی جاسکیگی کہ برٹش حکومت کی نئی جڑ ہندوستان مین قائم ہوئی ہے۔ ہندوستانی سپاہیون کے عیسائی ہونے کی بابت بہت صحیح بیان کیا گیا ہے کہ رعایا کے دوسرے گروہون کے مقابلہ مین فوج بنگالہ پر مشنریون کا بہت کم اثر پڑا ہے۔ سپاہیون کے لیے اِس امر کی آسانی پیدا کرنا چاہیے کہ اگر وہ چاہین تو مشنریون سے صلاح و مشورہ کر سکتے ہین جو سپاہی وعظ سننے اور کتابین پڑھنے کے شائق ہون مشنری لوگ اُنکو مدد دے سکتے ہین لیکن کل رجمنٹ مین وعظ کا کہنا قابل اعتراض ہے۔ اسوقت جو مزاج ہندوستانیون کا ہو رہا ہے اُسکے لحاظ سے کوئی رجمنٹ ایسی بھرتی نہین ہوسکتی ہے جسکے سپاہی خوشی سے اِن تدبیرون کو منظور کرین۔ بگمان غالب اس قسم کی کوئی تدبیر عمل مین نہین آسکتی ہے

اگر کسی طرح سے اُسکی تعمیل ہو سکے تو وہ صرف گورنمنٹ کے ذریعہ اور گورنمنٹ کے اثر سے ممکن ہے - اس صورت مین گورنمنٹ کو اپنا اختیار عیسائی بنانے کے انجمن کے طور پر عمل مین لانا پڑیگا اور اِس قسم کی حکمت عملی اصلاً اِس تدبیر سے ممتاز ہو گی کہ دنیاوی صلون یا داب یا ایذا رسانی سے عیسائی مذہب پھیلایا جائے - یہ بیانات ہندوون اور مسلمانون کی اُن رجمنٹون سے البتہ متعلق ہین جو خاص اپنے فرقہ کی پابند ہین مگر ہماری فوج مین نیم وحشیون کی رجمنٹین بھی ہو سکتی ہین جو کسی قطعی مذہب کی پابند نہین ہین یہ اگر عیسائی وعظ سننے سے ناخوش نہون تو کچھ عجب نہین ہے اور اِس صورت مین بہت ضرور ہو گا کہ اُنکے گروہون کے سامنے وعظ کہی جائے اور اس بات کا ہر ایک موقع ملحوظ رکھنا چاہیے کہ وہ ایک جگہ جمع ہون اور آپس مین ایک دوسرے سے اُسکی صداقت بیان کرین - اگر جائز طریقون سے ایک ایک کر کے سپاہی عیسائی کیے جائین گے تو یہ شکر کا مقام ہے - لیکن صاحب چیف کمشنر خیال کرتے ہین کہ جو سپاہی اسطور سے عیسائی ہو جائین اُنکو علی العموم ایک معزز طریقہ پر اُنکی رجمنٹون سے علیحدہ کر کے اور کوئی کام دینا چاہیے یا ایسے مقام کی سپاہ مین تبدیل کر کے بھیجدینا چاہیے جہان وہ عیسائی ساتھی پاسکین - اگر وہ اپنے منکر ساتھیون کے ہمراہ رہ جائینگے تو اُن پر خراب اثر پڑیگا اور اُنکی زندگی تلخ ہو جائیگی - اگر وہ فوج مین رکھے جائینگے تو اِس سے سپاہیون کا دل عیسائی مذہب کی طرف بہت کم رجوع ہو گا بلکہ اُنکے دل مین ایک اشتعال پیدا ہو گا اور وہ گورنمنٹ پر اعتماد نہ کرینگے - صاحب چیف کمشنر کی راے ہے کہ جو شخص عیسائی ہو گیا ہو اور اپنی فوجی جگہ پر رہ سکتا ہو وہ وہان سے تبدیل نہ کیا جائے - لیکن اُسوقت جب کسی شخص کے رہنے سے اُسکے تمام ساتھیون کے فیما بین ایک ظلم ہوتا ہو - ایسے شخص کو اُس جگہ رکھنا بالکل عیسائیت کے خلاف ہے - سول محکمہ کی جانب متوجہ ہو کر صاحب چیف کمشنر بیان کرتے ہین کہ اِس محکمہ مین قومیت کا ایسا لحاظ نہین کیا گیا ہے قواعددان پولیس اور اِسی طرح کی اور ادنی درجہ کی نوکریون مین قومیت کا لحاظ بہت کم کیا جاتا ہے اور اعلیٰ درجہ کی قوم کے لوگ اُن مین بہت کم ہین اگرچہ بطور قاعدۂ کلیہ وہی ادنی درجہ کی ص ۳۲
قومین سپاہ یا غیر قواعددان پولیس مین پائی جاتی ہین اور اِس آخری صیغہ مین بہت ہین - کچھ یہی بات نہین ہے کہ صرف سول افسرون نے تقسیم اقوام کی طرف توجہ رکھی ہو بلکہ یہ امر اپنے فطرتی طریقہ پر چھوڑ دیا گیا اور اِسی وجہ سے بعض برہمن بعض راجپوت بعض اوسط درجہ کی قوم کے لوگ اور بعض مسلمان پائے جاتے ہین - دیسی افسران عمال علی العموم کایستھ اور بنیے یعنی تجارت کرنے والی اور لکھنے پڑھنے والی قوم سے پائے جاتے ہین اور ان لوگون کے سوا معدودے چند برہمن اور مسلمان بھی ہین - جب تک تعلیم اور لکھنے پڑھنے کا علم صرف کایستھ اور بنیون پر اسطرح سے محدود رہیگا اُسوقت تک خواہ مخواہ فضیلت دینا لازم ہو گی - دیسی جوڈیشل افسرون اور دوسرے اعلیٰ درجون پر مسلمان کثرت سے ہین - اگر دیسی عیسائی لوگ چاہینگے تو اِس صیغہ مین بھی اُنکو نوکری مل سکتی ہے لیکن صاحب چیف کمشنر اِس راے مین مسٹر بیکلیوڈ سے اتفاق کرتے ہین کہ ہمکو دیسی عیسائیون کو نوکری دینے مین علی الخصوص اُس حالت مین جب خود نمائی کے ساتھ اُنکو دی جائے تو اِس بات سے خبردار رہنا چاہیے کہ صرف دنیا کی طمع سے یہ لوگ عیسائی نہونے پائین - کرنل اِڈورڈس ظاہر الیقین کرتے ہین کہ خاکروب

اور ادنیٰ درجہ کی اور اقوام کے لوگ عدالتون مین آنے سے محروم ہین اور کرنل موصوف کو ایسا کوئی موقع یاد نہین ہے جب اِس گروہ کا کوئی شخص بحیثیت گواہ عدالت مین گیا ہو۔ لیکن صاحب چیف کمشنر اپنے تجربہ کے مطابق بہت سی ایسی صورتون کو یاد کرسکتے ہین جب یہ لوگ مقدمات مین مدعی مدعا علیہ اور گواہ کی حیثیت سے بھی حاضر ہوے۔ اُنکو یقین ہے کہ ایسا اکثر ہوا کرتا ہے۔ ان لوگون کو عدالت مین حاضر ہونے سے باز رکھنے کے لیے کوئی شے محرک نہین ہوسکتی ہے لیکن اسپر بھی دیسی افسران عمال اُنکے ساتھ بحقارت پیش آتے ہین اور ہمارے افسرون کو لازم ہے کہ جہان کہین ایسا خیال پایا جائے اُسکو روکین اور یہ بات ہرگز روا نہ رہنے دین۔ اِس عنوان کے متعلق مجکو یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ ہمارے مالی انتظام کی رو سے ادنیٰ درجہ کے لوگ اعلیٰ درجہ کے لوگون کی نسبت زیادہ تر مرفہ الحال ہین۔ ادنی درجہ کے لوگ محنت اور زراعت مین مشغول رہتے ہین اور اکثر یہ ہوا ہے کہ اُنکو ایسے امور مین کامیابی حاصل ہوئی ہے جنمین اُن سے بہتر درجہ کے لوگون کو بالکل ناکامی ہوئی۔ یہ کیفیت خاص کر پنجاب کی ہے جہان کے برہمن اور راجپوت کاشتکاری مین کمتر کامیاب ہوتے ہین۔ یہان اگر کسیطرح کی ترجیح دی جاسکتی ہے تو ادنیٰ درجہ کے کامون کو دینا چاہیے۔ آخر مین کرنل اڈورڈس نے یہ راے دی ہے کہ جیلخانہ کے قیدیون کی ذات کو کھانے پینے کے انتظام سے نہ بگاڑنا چاہیے۔ مین دیکھتا ہون کہ ملک پنجاب مین اِس انتظام سے قیدیون کی ذات مین کوئی خلل نہین پڑتا ہے کیونکہ تمام کھانا برہمن پکاتا ہے۔ لیکن اگر ایسا نہو تو بھی کسیقدر دقت اور خرچ برداشت کرنے کے بعد جیلخانہ سے نکل کر پھر اپنی ذات درست کرسکتا ہے۔ پس یہ خیال بہت مناسب طور سے کیا جاسکتا ہے کہ عارضی طور پر نقصان ذات کا واقع ہونا بھی گویا ایک جزو سزا ہے۔

۴۔ رابعاً کرنل اڈورڈس صاحب کی یہ تجویز ہے کہ سرکاری دفترون مین دیسی تہوارون کی جو تعطیلین ہوتی ہین اُن سب کو موقوف کردینا چاہیے۔ صاحب چیف کمشنر اِس تجویز کو صائب نہین تصور کرسکتے اور مسٹر میکلیوڈ بھی اُسکے خلاف ہین ان تہوارون کے ایام کی تعداد کو محدود کردینا چاہیے کہ جس روز ہندوون خواہ مسلمانون کی خاص تقریب ہو صرف اُس روز تعطیل رہے۔ لیکن اِس امر سے تو ہم ہرگز انکار نہین کرسکتے کہ وہ اپنی تقریبون مین شریک ہون۔ اِس سے انکار کرنا اصل مین بمنزلہ اسکے ہے کہ ہندوستانی آدمی اُس وقت تک ہماری نوکری نہین کرسکتا ہے جب تک اپنا مذہب ترک نہ کردے۔ عیسائی مذہب کے کسی اصول سے اسطور پر منکرین سے مخالفت کرنا جائز نہین ہوسکتا ہے۔ عیسائی لوگ مسلمانون کی سلطنت مین بھی دنیا کے مختلف حصون مین بکثرت نوکر ہین۔ اگر اُنکی ملازمت اِس شرط پر مشروط کی جائے کہ کرسمس ڈے اور گڈ فرائی ڈے کو بھی اُنکو کام کرنا پڑیگا تو وہ اپنے دل مین کیا کہینگے پس دیسی اشخاص کی ملازمت کے بارے مین بھی انجیل کے اِس اصول کی پابندی لازم ہے کہ "آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران مپسند"۔ اِس عنوان کے متعلق اِس امر کے بیان کرنے سے بھی مجکو غفلت نہ کرنا چاہیے کہ بتشریف گورنمنٹ کے حکم نافذہ کے بموجب اِن علاقون مین اتوار کے دن تمام سرکاری دفاتر بند رہتے ہین اور کل سرکاری کام معطل رہتا ہے۔

۷- خلاصہ گرنل اڈورڈس کی یہ راے ہے کہ ہم اپنے فوجی اور سول انتظامات مین بڑی تاکید کے ساتھ اب تک شاستر او شرع کی پابندی کرتے ہین- لیکن اس راے سے صاحب چیف کمشنر اتفاق نہین کرتے- اسکے خلاف مسٹر مینکلیوڈ نے جو راے ظاہر کی ہے صاحب چیف کمشنر اُس سے بہت متفق ہین- قانون فوجداری کے متعلق خود گرنل اڈورڈس نے بڑی تحقیقات اور لیاقت سے ثابت کیا ہے کہ ۵۰ برس کے عرصہ مین ہمارے واضعان قانون نے مخالفت اور موافقت کر کے فقہ اسلامیہ سے ہر ایک قابل ترمیم کیونکر خارج کر دیا ہے- ممکن ہے کہ ہمارے قوانین فوجداری ہند مین بہت سے عیوب ہون اور اُنکی جگہ جدید مجموعہ تعزیرات ہند کا قائم کرنا زیادہ تر مناسب ہو- لیکن اسپر بھی جن اصولون پر عملدرآمد ہوتا ہے وہ اخلاق اور تہذیب کے موافق ہین- سول قانون کے بارے مین لفٹنٹ گرنل اڈورڈس نے لکھا ہے کہ ہمارے سوا اور جو فاتح ہوتا وہ پیشتر سے اپنا قانون جاری کر دیتا- اب صاحب چیف کمشنر جہان تک فاتح اقوام کی تواریخ اور حکمت عملی کو سمجھتے ہین اُسکی رو سے یقین کرتے ہین کہ یہ راے غلط ہے- اسمین شک نہین کہ فاتحون نے جن معاملات کو ضروری تصور کیا اُسمین اُنھون نے ہمیشہ اپنے ہی قواعد جاری کیے لیکن خاص سول معاملات مین جو شاہی حکمت عملی سے سروکار نہین رکھتے ہین اور صرف رعایا کے فیما بین علاقہ رکھتے ہین صاحب چیف کمشنر کے نزدیک ہر زمانہ اور ہر ملک کے فاتحون نے اقوام مفتوح کو اپنے خاص مقامی قوانین کی عملدرآمد کی اجازت دی ہے- ہم نے ہندوستان مین (اور اسی طرح دوسرے ممالک متبوعہ اور نوآبادیون مین بھی) یہی کیا ہے اور ہمکو لازم ہے کہ برابر یہی کارروائی جاری رکھین- بہت سے ضروری مسائل وراثت وغیرہ مین دیسی قوانین مثل اور اقوام کے قوانین کے عمدہ ہین اُنکو فسوخ کرنا اور بجاے اُنکے اپنا قانون جاری کرنا غیر ممکن العمل ہے اور اگر کسی طرح سے اُنپر عملدرآمد ہو سکے تو بھی ایک طور کا ظلم اُس سے متصور ہے جو مذہب عیسائی کے بالکل خلاف ہے- صاحب چیف کمشنر اس بات کو یقین نہین کر سکتے کہ گرنل اڈورڈس بھی اس حد تک تجاوز کر کے اپنی تجویز کا نفاذ چاہینگے- بعض شاخین قانون کی البتہ ایسی ہین جن کے بارے مین دیسی قوانین غیر ممکن ہین اور ان صیغون مین انگلش قانون کے جاری کرنے کی تجویز بہت مناسب ہے- بااینہمہ دیسی قوانین مین دو باتین اس قابل ہین کہ جب اُنکا عملدرآمد ہو سکے تو اصلاح کی جائے- یعنی ایک کثیر الازواجی اور دوسری عقد نکاح نابالغان بذریعۂ والدین متعاقدین- یہ نہین کہا جا سکتا کہ یہ دستورات بالکل ہی خلاف تہذیب ہین کیونکہ وہ کم و بیش یہودیون اور اُن کے سرداران قبیلہ مین بھی جاری تھے اور یہ امر کہ عیسائی مذہب مین وہ جاری نہین رکھے گئے فی نفسہ اس امر کا مانع نہین ہو سکتا کہ منکرین مذہب عیسائی اُسکو اختیار کرین- اگر ہم بزور قانون معاملات مین اس بنیاد پر دست اندازی کرینگے کہ وہ عیسائیت کے خلاف ہین تو ہم مرتکب اس امر کے ہونگے کہ لوگون کو دنیوی امور کے لیے عیسائی ہونے پر مجبور کرین- لیکن کثیر الازواجی اور بچپنے کی شادی تمدنی اصول کے لحاظ سے قابل اعتراض ہے اور عوام الناس کی بہبودی مین بہت خلل ڈالتی ہے پس صاحب چیف کمشنر اُس وقت بہت خوش ہونگے جب بشرط امکان یہ ترمیمات جاری ہو جائینگی- لیکن فی الحال یہ ممکن نہین ہے کیونکہ لوگ اُن دستورات کو جان سے لگائے ہوے ہین اور بعض مقامات کے لوگ اُن سے

محروم ہوتے وقت جان دینے پر مستعد ہو جائینگے - لیکن عوام الناس کا مزاج اگر کبھی دھیما پڑا یا اگر ہمکو اُن لوگون مین ایک ایسی جماعت کے پیدا کردینے مین کامیابی حاصل ہوئی جو اِن دیسی قوانین کے خلاف ہو تو قانون جاری کرنے کا اُس وقت موقع پیدا ہو جائیگا - اِس عنوان کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ واضعان قانون ہند نے ہندو بیوون کے قانون نکاح کے جاری کرنے اور نو عیسائیون کی سِوِل معذوریون اور قانونی مجبوریون کے رفع کرنے سے دو بہت بڑے بھاری کام کیے ہین -

۸ - سادساً کرنل اِڈورڈس اِس بات کے ساعی ہین کہ منکرون اور مسلمانون کے مذہبی گشت بحراست پولیس شاہراہ عام مین صف بستہ نہونے پائین - اس بات سے صاحب چیف کمشنر بالکل متفق الراے ہین اور مین یہ بیان کرنا چاہتا ہون کہ اُنکی راے ہے کہ اِس امر مین اور بھی تجاوز کیا جائے اور مذہبی گشت بکلم شاہراہ عام مین نکلنے سے ممنوع کردیے جائین - یہ امر کچھ مذہبی امور کے لحاظ سے نہین ہے بلکہ صرف ایک کارروائی پولیس کی ہے - دیسی لوگ خود اِس بات سے بخوبی آگاہ ہین ص ۳۲۳ کہ اِن مذہبی گشتون سے مختلف المذہب فرقون کے مابین اور عداوت بڑھتی ہے عمدہ انتظام ہونے کی حالت مین بھی سخت جھگڑے پیدا ہوتے ہین - اور ایسے موقعون پر جو خونریزی نہین ہوتی تو یہ صرف انگلش سلطنت کا رعب ہے - اِن گشتون کی ممانعت مین مذہبی رسوم کے متعلق کسی طرح کی دست اندازی متصور نہین ہے اور ممکن ہے کہ مسلمانون کا مُحرّم بھی بغیر گشت نکلنے کے انجام ہوسکے اِس انسداد کے عملدرآمد کے متعلق صاحب چیف کمشنر کو یقین ہے کہ وہ ایک مناسب استقلال اور صائب راے سے دہلی مین بھی جہان بڑی دھوم دھام اور اعتقاد سے محرم کے دنون مین تابوت نکلتے ہین اسکی ممانعت کرسکتے ہین - اِس عنوان کے متعلق کرنل اِڈورڈس نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایکٹ ۱۸۶۰ع کی روسے جسمین فحش تصویرات کے نکلنے کی ممانعت ہے بتون کی تصویرین ممنوع کردی گئی ہین - صاحب چیف کمشنر اِس امر سے اتفاق کرتے ہین کہ اِس قسم کی ہر ایک استثنا ساقط الاثر کردی جائے اگر کوئی مورت اِس طرح کی نکالی جائے جو عام تہذیب مین علانیہ مخل ہو تو ایسے موقع پر قانون کا موثر ہونا لازم ہے -

۱۳ - بحث کے لیے جو مختلف امور درج کیے گئے تھے اُنپر نظر ثانی ہوچکی - قبل اِس چٹھی کے ختم کرنے کے مجکو بیان کرنا چاہیے کہ ۱۸۵۷ع کے ہولناک سانحہ کے بعد سر جان لارنس کو بھی مثل اور اشخاص کے اِس بات پر نہایت غور کے ساتھ لحاظ کرنے کی ترغیب ہوئی کہ برٹش لوگ قوم عیسائی سے ہوکر ہندوستان مین عیب و قصور کی کن باتون کے مرتکب ہوے - جو امور کرنل مذکور کے مراسلہ مین بیان کیے گئے ہین اُن پر غور کرنے مین صاحب چیف کمشنر تہ دل سے اِس بات کے دریافت کرنے کی کوشش کرینگے کہ بحیثیت عیسائیت ہم پر کیا کرنا واجب و لازم ہے ان امور کو ہماری ناقص راے اور سمجھ کے ذریعہ سے خیال کرکے چیف کمشنر موصوف کسی اور بات کے خوف کرلے بغیر انتہا تک اُنکی پیروی کرنے کی کوشش کرینگے اگر ہم اِس کام مین ہاتھ لگائینگے تو خدا کے فضل سے اُسکا انجام چندان دشوار نہوگا - اِس بات کی تجویزات بیشک مرتب کی گئین کہ عیسائی سلطنت کو اُنکا عمل کرنا نہایت ضرور ہے لیکن اُنکی تعمیل فی الواقع نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہے لیکن زیادہ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ تجویزات عیسائیت سے تعلق نہین رکھتی ہین بلکہ بالکل اُسکے خلاف ہین - سر جان لارنس دل سے یقین کرتے ہین

کہ وہ تمام تدبیرین جو دراصل سچی عیسائیت سے متعلق ہین ہندوستان مین عمل مین لائی جاسکتی ہین اور اُنسے برٹش سلطنت کو
کچھ خطرہ نہین ہے بلکہ برخلاف اِسکے اُسکی پائداری کے حق مین مفید ہین۔ صاحب چیف کمشنر کو یقین ہے کہ عیسائیت کی باتین
عیسائی طریقہ سے جب عمل مین لائی جائینگی تو اُن سے مُنکر لوگ مخالف نہونگے۔ اِس قسم کی باتون مین ایسے اوصاف ہین
جو بے اعتمادی نہین پیدا کرسکتے ہین اور نہ اُن سے مخالفت زیادہ ہوسکتی ہے۔ نقصان اور خطرہ اُس وقت پیدا ہوتا ہے
جب امور خلاف عیسائیت عیسائیت کے نام سے عمل مین لائے جاتے ہین۔ ملکی جھگڑون تناقض تمدنی خیالات اور
خودغرضی کی اُمید وبیم کے درمیان جس سے انسانی انصاف مین غلطی واقع ہوتی ہے صفائی کے ساتھ اِس امر کا دریافت کرنا ص ۳۲۲
مشکل ہوجاتا ہے کہ عیسائی مذہب کی رو سے ہم پر کیا لازم اور کیا نہین لازم ہے۔ جسوقت یہ معلوم ہوجائے تو پھر اُسکا تعمیل کرنا
باقی رہ جاتا ہے۔ سَر جَانْ لَارِنْسْ کو اِس بات سے بخوبی اطمینان ہے کہ جو علاقے اُنکے زیر حکومت ہین اُن مین وہ اُن تمام
تدبیرات کو جو درحقیقت عیسائیت کے اعتبار سے فرض ہین گورنمنٹ کی جانب سے عمل مین لاسکتے ہین۔ اور اُنکو یہ بھی یقین ہے
کہ اِن تدبیرون سے کوئی خطرہ نہوگا مخالفت کے بدلے موافقت پیدا ہوگی اور آخر مین لوگون کے مابین راستی پھیل جائیگی۔

۱۴۔ آخر مین صاحب چیف کمشنر ساعی ہین کہ اِن تدبیرون اور اِس حکمت عملی پر جب گورنمنٹ عالیہ بخوبی غور کرکے
کوئی بات تجویز کرے تو اُس سے علانیہ اقرار کیا جائے اور تمام سلطنتِ ہند مین اُن پر عملدرآمد ہو۔ تاکہ عملدرآمد مین اختلافات اور
جابجا استحاناً مخالفت کی کوششین نہون جن سے فی الحقیقت یقینی طور پر بے اعتمادی بڑھتی ہے۔ اور لوگ دیکھ سکین کہ ہماری
کارروائیان ناگہانی یا خلاف اعتماد نہین ہوتین۔ اور لوگ اِس بات کو دیکھ سکین کہ ہم لوگون مین ایسا اتفاق اور ربط پیدا ہوگیا ہے
جو اُس عیسائی قوم کے شایان ہے جسکی کوشش یہ ہو کہ اپنا فرض منصبی ادا کرے۔

۱۵۔ اِس مراسلہ کے بھیجنے مین مجکو یہ بیان کرنے کی ہدایت کی گئی ہے کہ کرنل اِڈورڈس کی اصل یادداشت کو
صاحب چیف کمشنر نے بشرط ضرورت ایک موقع پر استعمال کرنے کے لیے اِنگلستان کے ایک مقام اعلیٰ کو روانہ کردیا ہے اور
اسواسطے صاحب چیف کمشنر کی راے ہے کہ جہان تک جلد ممکن ہو اِس رپورٹ کی ایک نقل اِنگلستان بھیجدینا نہایت قرین مصلحت ہے۔

آر ٹمپل

سکرٹری چیف کمشنر پنجاب

اِس عظیم الشان مراسلہ مین بعض فقرات ایسے ہین جو اسوقت کی سمجھ کے مطابق مذہبی اعتدال کے موافق نہین ہین۔
اگر ایسا نہوتا تو ایک تعجب کی بات تھی کیونکہ اعتدال کے خیال کو ضرور ترقی ہونا چاہیے تھی اور پچیس برس کے عرصہ مین
جب سَر جَانْ لَارِنْسْ نے اُسکو لکھا تھا اُسکے متعلق بہت کوششین کی گئین لیکن اصول اب تک وہی ہین۔ اور
سَر جَانْ لَارِنْسْ کی مطمئن مدبری اور سیدھے سادے اور سچے عیسائی خیالات نے جو خاص کرکے مندرجۂ بالا
بیش بہا فقرات سے جن پر لکیر کی گئی ہے ظاہر ہوتے ہین اُنکو اُن غلطیون اور خطرون سے بچالیا جنین اِڈورڈس صاحب

اور اُنکے بعض رفقا اپنے جوش و خروش کی وجہ سے ضرور مبتلا ہو جاتے۔ اڈورڈس صاحب کی تجویزات سے جیساکہ
جان لارنس بڑے مذاق سے کہا کرتے تھے ''گاڑی اُلٹ پلٹ جاتی''۔ اُسپر عمل کرنا خواہ مخواہ خلاف انصاف ص۳۳
اور خلاف انصاف ہونے کی وجہ سے ضرور خلاف عیسائیت ہوتا۔ اور صرف اِس خیال سے چند برس بعد جب
بحیثیت گورنر جنرل جان لارنس کو لفٹننٹ گورنری پنجاب کے لیے ایک امیدوار کی تلاش ہوئی تھی تو اُنھون نے
اڈورڈس صاحب کے دعوون پر جو اُسی طرح سے بدرجہٗ اولیٰ افضل تھے ڈونلڈ میکلیوڈ صاحب کے دعوون کو ترجیح
دی تھی کیونکہ ڈونلڈ میکلیوڈ صاحب کے مزاج مین نرمی اور عاقبت اندیشی اڈورڈس صاحب سے زیادہ تھی۔ ہم
ابھی یہ بیان کر چکے ہین کہ جان لارنس نے مسجدون اور مندرون کو کس طرح سے بچا دیا تھا جنکے منہدم کرڈالنے کی بابت
غدر کے جوش و خروش مین اُن کے بہت سے دوستون نے اصرار کیا تھا۔ اور ایسے معززمذہبی اعتدال کا خیال
اُس وقت بھی جان لارنس کو ہوا تھا جب گورنرجنرلی کے زمانہ مین اُنکو معلوم ہوا کہ غدر کے زمانہ سے آگرہ کی مسجد
صرف اِس حیلہ سے اب تک بند رہی کہ وہ قلعہ کے قریب تھی اور اسواسطے عوام الناس فساد کرنے کی حالت مین اُسکے اندر
اپنی حفاظت کر سکتے تھے۔ اُنھون نے حکم دیا کہ وہ فوراً کھول دی جائے اور اُسکے ذیحق مالکون کو واپس ملے اور آج تک
جان بیٹن (جنھون نے بحیثیت کمشنر آگرہ اسکی اطلاع دی تھی) اور جان لارنس (جنھون نے یہ ناانصافی دور کی تھی)
کا نام مسجد کے نمازی ہر روز نماز کے وقت لیا کرتے ہین اور اُس سے ایک بات اور بھی ثابت ہوئی ہے کہ ملک پر جو
ہمارا قبضہ قائم ہے تو مذہبی اعتدال کے باعث سے قائم ہے اُسکے خلاف کسی کارروائی سے نہین قائم ہے اور اِس سے
بڑے بڑے متعصب لوگون کے دل مین بھی ہماری جگہ ہوگئی ہے۔

مندرجۂ بالا کاغذ کی تاریخ ۱۲۔ اپریل ۱۸۵۸ء ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہین کہ اِس زمانہ کے قریب حضور ملکہ معظمہ کی
صائب رائے اور سچے خیال نے اُسی طرح سے حضور ممدوحہ کو بھی بعض اُن فقرات کی مخالفت کرنے پر آمادہ کیا
جنکی نسبت تجویز کیا گیا تھا کہ حضور ممدوحہ عنان سلطنت ہند اپنے دست مبارک مین لیتے وقت اُن فقرات کو
استعمال کرین۔ لارڈ ڈربی نے اُس اشتہار کے مسودہ مین جو اُنھون نے حضور ممدوحہ کی خدمت مین پیش کیا تھا
ہندوستانی مذہبون کی بیخکنی کے متعلق حضور ممدوحہ کے اختیار کا تذکرہ کیا تھا اس فقرے پر حضور ممدوحہ نے فوراً
بڑی سختی سے اعتراض فرمایا اور اُسکے بدلے ایک نہایت تعریف کے قابل فقرہ اِس مضمون کا تجویز فرمایا کہ
حضور ممدوحہ کو خاص اپنے مذہب کی جو الفت ہے وہ ہندوستانیون کے مذہب اور دستورات مین دست اندازی
کرنے کے قصد کی مانع ہوگی جو حضور ممدوحہ کو اپنے مذہب کے برابر پیارے ہین۔ اور جس وقت آخر کو یہ فقرہ
منظور ہوا اور بتاریخ ۱۷۔ اکتوبر ۱۸۵۸ء ہندوستان مین مشتہر ہوا تو اُس سے لوگون کو بڑی خوشی حاصل ہوئی اور
اشتہار بھر مین سب سے نمودار رہا۔ چنانچہ فرمان شاہی کی عبارت یہ ہے۔

ص ۳۳۶ عیسائی مذہب کے حق ہونے پر مستحکم وثوق کرنے اور اس بات سے کہ مذہب سے انسان کو تسلی حاصل ہوتی ہے بشکر گزاری اعتراف کرنے کے بعد ہم اپنی رعایا مین سے کسی شخص پر اپنے عقائد کی پابندی لازم گردانے کے حق اور خواہش دونون سے یکسان طور پر دست بردار ہوتے ہین۔ ہم ظاہر کرتے ہین کہ ہماری شاہی مرضی اور خوشی یہی ہے کہ مذہبی اعتقاد یا اعمال کی وجہ سے ہماری رعایا سے کسی شخص کے ساتھ کسی طرح نہ رعایت کی جائے نہ رنج دیا جائے اور نہ خلل اندازی کی جائے بلکہ ہر شخص ایک طرح پر بلا رو رعایت قانونی آزادی سے مستفید ہو۔ اور ہم اُن تمام اشخاص کو جو ہمارے تحت حکومت ہین نہایت تاکید سے فہمایش اور ہدایت کیے دیتے ہین کہ وہ ہماری رعایا مین سے کسی کے مذہبی عقیدے یا عبادت مین ہارج نہون ورنہ ہمکو انتہاے درجہ کا روحی صدمہ ہوگا۔

اِن عالیشان جلون سے لارڈ کیننگ اور سر جان لارنس کو یکسان اطمینان ہوا۔ اور اُنسے ایک طرف تو عیسائی مشنریون کو کامل آزادی حاصل ہوگئی اور اِدھر ہر مذہب اور ہر قوم کو ہندوستان کی مذہبی آزادی کا میگنا چارٹا مل گیا۔

ص ۳۳۷

باب ہشتم

اعتراف خدمات

جنوری ۱۸۵۸ء لغایت فروری ۱۸۵۹ء

ہندوستان مین سر جان لارنس کے کام کا زمانہ اب قریب اختتام پہونچتا جاتا تھا۔ امن وامان کا سکہ تمام صوبۂ پنجاب مین بیٹھتا جاتا تھا۔ اور دیر کے ساتھ مگر درستی کے ساتھ باقی جزیرہ نما مین بھی امن وامان قائم ہوتی جاتی تھی۔ ملک پنجاب کی خاص خاص مشکلات طے ہوگئی تھین یا اب طے ہوتی جاتی تھین۔ ہندوستان کی حکومت جو اتنے عرصہ سے کمپنی کے اختیار مین تھی اور اِس آخری زمانہ مین اِس خوش اسلوبی کے ساتھ کی گئی تھی اب اُسکے اختیار سے نکل کر ارا کین سلطنت کے ہاتھ مین آگئی تھی اور اُنکے ذمہ سب جوابدہی تھی اور اُنھین کا سارا اختیار تھا۔ اور سر جان لارنس آخر کار دور سے اُس آرام کی راہ تکنے لگے جس کی اُنکو اتنے عرصۂ دراز سے حاجت تھی اور جو اتنے زمانہ سے ملتوی رہی تھی۔ فتح دہلی کے بعد جو مبارکبادین کثرت سے جان لارنس کے پاس آتی تھین اُنکو وہ ایسے طریقے سے قبول کرتے تھے جو اُنھین سے خصوصیت کامل رکھتا تھا۔ مثلاً ۱۸۔ نومبر ۱۸۵۷ء کو جان پینچ نے جو مبارکبادی تھی اُسکے جواب مین وہ لکھتے ہین کہ۔

میرے لیے بہترین صلہ جو مَین پاسکتا ہون وہ کامیابی ہے جس نے ملک پنجاب مین صرف میری ہی کوششون کو نہین بلکہ ہم سب لوگون کی کوششون کو سربلند کردیا۔ مجکو اور کسی بات کی تمنا نہین ہے اور اسواسطے مین نا امید نہین ہوسکتا ہون۔

انسان کے لیے یہ کیا کم ہے اگر لوگ خیال کرین کہ اُسکی زندگی بیکار نہین گئی اور اپنے ہمجنسون مین اُسکی ذات سے فائدہ ہوا۔

سَر بارٹل فریرؔ کو بتاریخ ۱۵- دسمبر وہ لکھتے ہین کہ۔

میری ذاتی اغراض کے متعلق آپ نے جو امور بیان کیے ہین اُنکا شکریہ ادا کرتا ہون۔ باینہمہ مَین خود یہ پیشین گوئی نہین کرسکتا کہ ملک سِندھ میرے زمانہ مین پنجاب سے ملحق کر دیا جائیگا۔ جس کام مین نفع خلائق متصور ہو اُسکے متعلق مَین اپنے امکان کی ہر ایک بات کرنے پر مستعد ہون۔ اور جب تک پنجاب کی باگ میرے ہاتھ مین ہے خدا کی مدد سے اُسوقت تک تمام معاملات درست رہینگے۔ لیکن مین ضعیف اور ناتوان ہوتا جاتا ہون اور اکثر خیال کرتا ہون کہ اب وہ وقت قریب آتا جاتا ہے جب مجکو اپنا بوریا بستر سنبھال کر یہان سے راہی ہونا پڑیگا۔ گو ہر شخص علی قدر مراتب محنت کرتا ہو لیکن اصلی ترقی نام کو بھی نہین ہوتی ہے۔ گورنمنٹ بڑی بڑی تحریرین بڑی بڑی توجیہین بڑی بڑی تفصیلین مانگتی ہے اور جسوقت یہ سب کر دیا جاتا ہے تو اُسوقت بھی کانون پر جون نہین رینگتی۔

مبارکبادون کے ساتھ خطابات بھی آئے گو ویسے بھاری نہین تھے جن کے پانے کا وہ تمام اشخاص جو سَر جان لارِنس کی کارگزاری سے واقف ہوئے اُنکو مستحق سمجھتے تھے۔ ماہ دسمبر ۱۸۵۸ء مین لارڈ پامِیئورؔ کے ذریعہ سے اُنکو خبر ہوئی کہ ”نایٹ گرینڈ کراس آف دِی باتھ“ کا خطاب ملنے والا ہے۔ لارڈ پامِیئورؔ نے لکھا تھا کہ ”گورنمنٹ حضور ملکہ معظمہ اِس خطاب کے دینے مین بہت خوش ہے اور جسوقت یہ خبر مشتہر ہوگی تو علی العموم عوام النّاس بھی خوش ہونگے“۔ اور لارڈ کینِنگ نے حسب ضابطہ اعلان دینے مین یہ لکھا۔

دو برس پیشتر جب مین آپ کو خطاب ”آرڈر آف دِی باتھ“ کے ملنے کا واسطہ ہوا تھا اُسکی نسبت اِس موقع پر حضور ملکہ معظمہ اور آپ کے مابین عطاے خطاب کے واسطہ بننے کا مرجح حق رکھتا ہون کیونکہ یقیناً مجھ سے بڑھکر کوئی شخص اِس بات کو بہتر نہ جانتا ہوگا کہ اِس عزت افزائی کے آپ کِسقدر مستحق ہین اور کوئی شخص اُن خدمتون کی بابت مجھ سے بڑھکر شکرگزار ہونے کی وجہ نہ رکھتا ہوگا جنکے سبب سے یہ خطاب ملا ہے اور نہ کسی شخص کو مجھ سے زیادہ اِس بات کی خوشی ہوگی کہ اعلیٰ ترین دربار سے اُن خدمتون کا اعتراف کیا گیا۔

ماہ مارچ ۱۸۵۸ء مین سَر جانؔ لارِنسؔ کو اطلاع ملی کہ شہر لندن کی آزادی اُنکو مرحمت کی گئی۔ اور اُس تحریر کے جواب مین اُنھون نے مندرجۂ ذیل الفاظ استعمال کیے۔

مجکو یقین ہے کہ ایک روز مَین گِلڈ ہال مین استادہ ہونے کو اپنی خوش قسمتی تصور کرسکون گا اور آپ سب صاحبون کا اِس قدردانی کی بابت شکرگزار ہونگا۔ اِس بات کے سمجھنے کے لیے کہ مین نے نہایت گاڑھے وقت مین اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے اور اپنے ملک کی عزت اور مقاصد قائم رکھنے مین کوشش کی ہے سب سے بڑھکر جس صلہ کے پانے کی مین خواہش کرسکتا تھا وہ اِس بات کا معلوم ہونا تھا کہ میرے ہموطن مجھ سے ہمدردی کرتے ہین اور میری محنتون کا اعتراف کرتے ہین۔

اسکے بعد کی فصل برسات مین انکو خطاب بیرونیٹ دیا گیا اور اسکے تھوڑے ہی دنون کے بعد انکو پریوی کونسل کی ممبری ملی - اس اعتراف خدمات کے بارے مین لارڈ اسٹینلی نے لکھا کہ -

اِس ڈاک مین مجکو صرف اتنی ہی مہلت ہے کہ آپ کی چٹھی کی بابت آپ کا شکریہ ادا کرون اور اس بات کی خوشی ظاہر کرون کہ مجھ سے اور آپ سے سرکاری طور پر تعلق پیدا ہوا - آپ کو معلوم ہوگا کہ گورنمنٹ نے ایک (اگرچہ مین جانتا ہون کہ صرف ایک ناکمل) ذریعہ سے کوشش کی ہے کہ آپ نے ہندوستان اور سلطنت انگلستان کے متعلق جو بیش قیمت خدمتین کی ہین انکا اعتراف کرے - مجکو یقین ہے کہ ابھی اُن خدمتون کا خاتمہ نہین ہوا اور اب جو کچھ آپ کے پیشکش کیا جاتا ہے وہ صرف اُس مطالبہ کی ایک قسط ہے جو آپ کی ذات کو واجب الوصول ہے -

سَرجَانْ لَارِنْسْ کی چٹھیون کے طرز بیان سے اِس بات کو دریافت کرکے کہ سَرجَانْ لَارِنْسْ جس وقت اعزاز کے ساتھ موقع مل سکتا ہو اِنْگلِسْتَانْ کو واپس آنے کا قصد رکھتے ہین لَارْڈْ اِسْٹینْلی نے دوسری ڈاک مین جدید اِنْڈِیَنْ کونسل مین ایک جگہ دینے کی بابت اُن سے ایجاب کیا -

پچھلی ڈاک کے ذریعہ سے آپ کی جو چٹھی مجکو ملی اُس سے اِس بات مین کوئی شبہہ نہین رہتا ہے کہ آپ کی دلی خواہش یہی ہے کہ جس وقت ہندوستان کے معاملات اجازت دے سکین تو آپ وطن کو واپس آئیے - اِس بات کو سوا اِسکے مین کچھ اور نہین تصور کر سکتا کہ سرکار کے لیے یہ ایک بڑی بدقسمتی کی بات ہے - اور مین اِس خیال سے صرف اُسی حالت مین اتفاق کر سکتا ہون جب مجکو اِس بات کی امید واثق ہے کہ آپ کی یہ کنارہ کشی عارضی ہوگی اور اِس سے آپ مین اُس کام کے کرنے کی قوت پیدا ہو جائیگی جسکے انجام ہونے کی آپ کے ہاتھ سے اِنْگلِسْتَانْ امید رکھتا ہے مین سمجھتا ہون کہ اگر آپ کی خواہش یہی ہو کہ کنارہ کشی کیجیے تو آپ کو اِنْگلِسْتَانْ مین رہ کر ہندوستانی معاملات کے انتظام مین اپنی مدد (اور ایسی بیش قیمت مدد کوئی بھی نہین دے سکتا ہے) سے دریغ نہ کرنا چاہیے - اور اسواسطے جب پنجاب کے معاملات درست ہو جائین لارڈ کیننگ آپ کو جدا کر سکین اور آپ کو وطن آنے کی خواہش اُسی طرح باقی رہے تو مین نے آپ کا نام بیان کی مجوزہ کونسلِ ہند کے ممبرون مین بشرط منظوری حضور ملکہ معظمہ (اور آپ کے معاملہ مین یہ منظوری صرف نام کے لیے ہے) درج کر لیا ہے .....

با اینہمہ قطع نظر آپ کے طرز تحریر اور قطع نظر اپنی اس خواہش کے کہ آپ میرے رفیق ہون مین اب بھی امید کرتا ہون کہ آپ کی صحت آپ کے موجودہ کام کے انجام کرنے کی اجازت دے سکے اور اُس صورت مین بھی مجکو معلوم نہین ہے کہ کوئی شخص آپ کی جگہ قائم ہو سکتا ہے - چھ برس پیشتر ہم مین سے کسی شخص کو اِس بات کا خیال بھی نہین ہوا تھا کہ کون وقت آتا ہے اور نہ یہی گمان تھا کہ سکھ لوگ جنکی طرف سے اب تک ہمکو ہندوستان مین خطرہ ہے اُسکے محافظ ہونگے - مجکو خوب معلوم ہے کہ اِن لوگون کی تعداد بڑھنے اور حوصلہ پیدا ہونے مین کسقدر خطرہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یکبارگی ہندوستانی سپاہیون کی جگہ اُچک کر اُنھین کی ایسی کارروائی اور اپنی قوت کا خیال کرنے لگینگے لیکن جب تک اُن کے لیے شغل موجود ہے اُس وقت تک اُنکی طرف سے

ہمکو کوئی اندیشہ نہین ہے۔ مصیبت اُسوقت شروع ہوگی جب ان لوگون کو ادھر اُدھر دیکھنے اور اپنے انجام پر غور کرنے کی فرصت ملیگی۔ ہوم گورنمنٹ ہند مین جو کچھ تبادلہ ہونے والا ہے وہ صرف ظاہر مین بڑا معلوم ہوتا ہے اصل مین کچھ نہین ہے۔ جدید کونسل ڈائرکٹرز کی قائم مقام ہوگی صرف اتنا فرق ہوگا کہ اب سے وزیر ہند اُن کے ساتھ نشست کریگا علٰحدہ نہ بیٹھیگا۔۔۔۔

اس سال اور پارسال آپ نے بذات خاص جو کارگزاری کی ہے اُسکے متعلق جو کچھ میرے دل مین ہے اُسکا بیان مین نہ کرونگا لیکن آپ میری اِس بات کو یقین جانیے کہ ہندوستان اور دوسرے مقامات کی سیاحی کی جو جو باتین مجکو یاد ہین اُن سب مین کسی سے مجکو اِسقدر لطف نہین ملتا ہے جسقدر اُس ہفتہ کے حالات سے ملتا ہے جس ہفتہ مین مین لاہور مین آپ کا شریک صحبت رہا اور جسکے بعد پھر ہزارہ کے کیپ مین آپ کے بھائی سے ملاقات کی۔

آپ مجکو سمجھیے اپنا
دوست صادق
اِسٹینلی۔

ص ۳۳ — [illegible] لارڈ کا خطاب [illegible]

جو ایجاب اسطور پر کیا گیا تھا اُسکو سَر جَانْ لَارِنْس نے آیندہ موسم بہار یا ایسے وقت تک کے لیے جب وہ ہندوستان سے روانہ ہوسکتے تھے قبول کیا لیکن اِس اثناء مین اِس سے بھی معزز تر خطاب پِیَرِج جسکی نسبت ابظاہر ہر طرح سے لَارڈ اِسٹینلی نے اشارہ کیا تھا نہین آیا۔ سَر فِرِیڈْرِک کَرِی چیئرمین کورٹ آف ڈائرکٹرس اپنی سرکاری اور غیر سرکاری حیثیت مین گورنمنٹ سے اِس امر پر اصرار کرنے مین خاموش نہین ہوے کہ سَر جَانْ لَارِنْس نے جو خدمتین کی ہین اُنکا معقول صلہ یہی ہے کہ جَانْ لَارِنْس کو پِیَر کا خطاب عطا کیا جائے۔ لیکن اس بات کو دیکھکر کہ اُس وقت وزرا اِس خطاب کے دینے پر مائل نہین تھے صاحب ممدوح نے قصد مصمم کرلیا ہے کہ کورٹ آف ڈائرکٹرس کو بہرحال اپنے امکان بھر کوشش کرنا چاہیے۔ اور قریب قریب اپنی جان پر کھیل کر اُنھون نے بالاتفاق ایک رِزُولیُوشَن صادر کیا جسکو کورٹ آف پِرُوپِرَائِٹَرْس نے اپنے ایک آخری اور نہایت نامی گرامی ملازم کی طرف سے بالاتفاق رائے بحال کیا۔

رِزُولیُوشَن کی عبارت یہ ہے۔

سَر جَانْ لِیرڈ مِیرْ لَارِنْس۔ جی۔ سی۔ بی۔ جنکی معجّل پرزور اور عاقلانہ تدبیرون سے پنجاب کا ایک غدر عظیم فرو ہوگیا۔ اور ایک عالمگیر انقلاب کے زمانہ مین امن و امان کے ساتھ صوبہ قائم رہ گیا اور جو اپنی غیر معمولی کوششون سے سپاہیون کی وردی بہم پہونچانے اور دور دور مضمون کے لیے سامان جنگ جمع کرسکنے اور اسطور پر دہلی کے دوبارہ فتح کرنے مین خاص مدد دی اور پھر ہماری فوج کو فتحیاب رکھا اُنکی اعلیٰ درجہ کی قابلیتون کے صلہ مین اور بطور ثبوت اِس امر کے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے اُن کے اس طول طویل اور مشہور زمانہ ملازمت مین اُنکی کارروائیون کو انتہا سے مرتبہ کا بیش بہا تصور کیا۔۔۔ ۲ ہزار پونڈ سالانہ کا ایک وظیفہ اُنکو دیا جائے اور یہ وظیفہ اُس تاریخ سے شروع ہو جب وہ اپنی ملازمت سے کنارہ کش ہون۔

اِس رزولیوشن کو سر فریڈرک کری چیرمین کورٹ نے جو سر جان لارنس کے دوست تھے اور لوگون کو یاد ہوگا کہ قبل الحاق پنجاب وہ لاہور کے رزیڈنٹ تھے تجویز کیا تھا اور اُس سبب سے بسبب مقامی او ذاتی واقفیت کے جان لارنس اور اُنکی کارگزاریون کو بہت عمدہ طور سے بیان کرسکتے تھے کپتان ایسٹوک ڈپٹی چیرمین نے اُسکی تائید کی۔ یہ صاحب جان لارنس سے اب تک بذات خاص شناسائی نہین رکھتے تھے لیکن اُن کے واپس آنے کے زمانہ سے وقت وفات تک اب اُنکے بڑے دوست اور انتہاے مرتبہ کے رفیق ہونے والے تھے۔ ابتداے عمر مین صاحب موصوف نے سر چارلس نیپیر کی جابرانہ پُرجوش کارروائیون مین جو بمقام سندھ کی گئی تھین مخالفت کی تھی۔ اور صاحب موصوف ہندوستانی اشخاص اور اِس حصۂ ملک سے بڑی واقفیت رکھتے تھے اور ہندوستانیون کے بڑے غمخوار تھے۔ اِس وظیفہ کے عطا ہونے کے وقت صاحب موصوف نے اُسکی تائید کرنے مین جو اسپیچ دی تھی اُسکے چند کلمات مین ذیل مین محول کرتا ہون۔

سر جان لارنس کے دعوون اور کارگزاریون پر کوئی اعتراض نہین ہوسکتا ہے۔ اُنکی قرنا ئے شہرت کی صدا نامعتبر نہین ہے حال کے خوفناک انقلابات ہندوستان کے جن بہت سے نامی گرامی اشخاص کے حالات سے عوام الناس کو خبر پہونچی ہے اُن مین سر جان لارنس کا مرتبہ قدیم زمانہ کے ساؤل کی طرح سب سے بڑھا ہوا ہے۔ عوام ہندوستان اور عوام انگلستان نے اُنکے حق مین جو کلمات استعمال کیے ہین وہ غلط نہین ہین۔ اور اگر مین غلطی پر نہین ہون تو ہر شخص کو تحیر اور مایوسی کیون ہے کہ ایسے شخص کی کارگزاریون کے صلہ مین ملک نے پیشتر سے قدردانی کی علامت کیون نہ ظاہر کی جس کا نمبر اُن سب سے بڑھا ہوا تھا جنھون نے اپنی دانائی ثابت قدمی اور بہادری اور خدا کی مدد سے برٹش حکومت ہندوستان مین قائم رکھ لی۔۔۔۔۔ ہم اُن جان لڑانے والے محنتی اشخاص کی محنتون کو دیکھ چکے ہین جو ون کی دھوپ سہکر تمام کامون کو انجام کرتے ہین اور ہم یقین کرتے ہین کہ جو شخص انتہاے مرتبہ کی کوششون سے وہان لڑا ہے جسنے عرصہ تک ناموری کے ساتھ لوگون کو فائدہ پہونچایا ہے جس شخص نے ایسے صوبون مین امن وامان قائم کردی ہے جہان بالکل کشت وخون ہوتا تھا جس نے جنگجو اور مخالف اقوام کو برٹش سلطنت کا تابع فرمان بنایا ہے اور نہایت ضرورت کی حالت مین ایک وسیع سلطنت کے وسائل برٹش گورنمنٹ کے ہاتھ مین دے دیے ہین وہ اپنے ملک پر شکرگزاری کا واجبی طور سے دعویٰ کرسکتا ہے اور اُسی طرح سے منجانب سلطنت اعلیٰ ترین اعزاز کا مدعی ہوسکتا ہے کہ موروثی دولت کا ایک سب سے زیادہ فاخر یا پارلیمنٹ کے سرغنہ کا سب سے زیادہ پیارا شریک ہوسکے۔

میرے نزدیک انتظام پنجاب مین سر جان لارنس اور اُنکے رفقا کی تعریف کی اِس سے بڑھکر کوئی بات نہوگی کہ جو لوگ اُنکے اہتمام سے تعلیم ہوے تھے اور سرکاری خدمتین انجام کی تھین اُنکا چال چلن بڑی تعریف کے قابل تھا۔۔۔۔۔ سر جان لارنس اپنے ماتحتون ہی کے بھروسہ پر اِس کام کے لائق ہونے کہ اُنھون نے پنجاب مین امن وامان ہی قائم نہین کی

بلکہ گورون اور سکھون سے جو شخص مل سکا اُسکو دہلی کے مقابلہ مین روانہ کر دیا۔

اِس نازک وقت مین سَر جان لارنس نے ملازمت کا دروازہ بہت کھول دیا تھا اور جو لوگ بھرتی ہونے کے خواہشمند پائے گئے اُن سب کو بھرتی کر لیا۔ جس صورت مین ہندوستان کے تمام باشندون کی طرف سے بے اعتمادی تھی تو ایسی دلیری کی تدبیر کرنے مین ایک زیادہ کمزور آدمی اور بھی تامل کرتا۔ عجب نہین تھا کہ طوفان پھر پلٹ پڑتا اور سلطنت کا جہاز تباہ ہو جاتا لیکن ہم سب لوگون کو جان لارنس کی کوششون کا نتیجہ معلوم ہے اور اب ہمکو صرف اِس امر کی خبر گیری کرنا لازم ہے کہ سکھون کی فوج پھر پلٹنے نہ پائے۔۔۔۔۔۔

غدر کا پودھا جو زمین سے اونچا ہونے لگا تھا اُسکو جڑ سے کاٹ ڈالنے کی غرض سے بعض بعض مقامات پر انتہا مرتبہ کی سخت تدبیرون کی ضرورت ہوئی۔ ہم سب لوگون کو معلوم ہے کہ انقلاب عظیم گلاب چھڑکنے سے فرو نہین ہوتے ہین لیکن اب اِتنے دنون کے بعد بنی نوع انسان کے قتل عام کی جو شخص خبر سنیگا ممکن نہین ہے کہ اُسکو رنج اور تاسف نہو۔ مین وہ واقعون کو بیان کرتا ہون جنسے ثابت ہوگا کہ خود سَر جان لارنس نے اِن سخت تدبیرون کو اشد ضرورت کے وقت جائز کیا تھا۔ جان لارنس کو خواہ مخواہ خونریزی مقصود نہین تھی بلکہ اُنھون نے انتقام لینے مین نہایت ہی سنجیدگی اور پابندی کے اصول انصاف پر عمل کیا۔ دہلی اور میرٹھ کے فتح ہونے کے بعد اُنھون نے پہلا کام یہ کیا کہ سویلینون کو اپنی خوشی اور مرضی کے مطابق مجرمون کے پھانسی دینے کا جو اختیار تھا اُسکو روک دیا اور تمام مجرمون کی تحقیقات کے لیے ایک جوڈیشل کمیٹی مقرر کی۔ اِس سے بڑھکر کسی کارروائی سے ہندوستانیون مین اعتماد اور قرب وجوار کے اضلاع مین امن وامان نہین پیدا ہوئی۔ ہم یہ بھی جانتے ہین کہ سَر جان لارنس ابتدا ہی سے نابینائی اور بے امتیازی سے انتقام لینے کے مخالف اور سوا ے اُن لوگون کے جنھون نے ہمارے ہموطن مردون اور عورتون کو قتل کیا تھا اور تمام اشخاص کی خطاؤن کے معاف کرنے کے مشیر تھے۔ اِن تدبیرون سے ثابت ہوتا کہ وہ انصاف کے ساتھ رحم ثابت قدمی کے ساتھ ملنساری کرنا خوب جانتے تھے اور بقول ہندوستانیون کے وہ نرم گرم دونون طرح رہ سکتے تھے۔ اور ہندوستان کے باشندون پر حکومت کرنے کی یہی تدبیر ہے۔

یہ مسٹر کیننگ ہی نے بیان کیا تھا کہ یوروپ کی کسی سلطنت سے ایک مدت معینہ مین سول اور فوجی صیغہ کے ایسے ایسے لائق اشخاص اِتنے دنون مین کبھی تیار نہوے ہونگے جتنے اشخاص اُتنی ہی مدت کے اندر ہندوستان سے تیار ہوے ـــ مین یقین کرتا ہون کہ مسٹر کیننگ نے یہ بہت سچ کہا تھا کہ ہندوستان سے جو نامی گرامی مدبران ملک تیار ہوے مین یقین کرتا ہون کہ اُنمین سَر جان لارنس سے بڑھکر کسی کا نام سربرآوردہ نہوگا۔

جس عزت کی نسبت اسقدر شخص خیال کرتے تھے کہ سَر جان لارنس اُسکے مستحق ہین وہ مئی ۱۸۵۸ء مین کمانڈر انچیف کو دی گئی جنھون نے فی الحال اپنے عرصۂ دراز کے نامی گرامی نام کو لکھنؤ پر پھر قبضہ حاصل کرنے کے ذریعہ سے بہت بلند کیا تھا۔ یہ اعزاز ایسا تھا جسکے کمانڈر انچیف بخوبی تمام مستحق تھے لیکن اِسکے دو ایک برس بعد

لارڈ کلایڈ نے جنکو امید تھی کہ انگلستان جاتے وقت انکے دوست کا ساتھ ہوگا لندن مین اتھینیم کے دروازہ پر ملاقات ہونے کے وقت کہا کہ "بھلا جان تمکو کبھی پیر کا خطاب دیا جاتا تھا۔ لوگون کو لازم تھا کہ میرے بہت پہلے آپکو پیرئی کا عہدہ دیتے"۔ وہی انکساری اور بے تکلفی ایک اور چٹھی سے جسکو لارڈ کلایڈ نے پہلے پہل سر جان لارنس کو اُس اعزاز کے ملنے کی خبر سُن کر لکھا تھا اِس خوش اسلوبی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے کہ مین اُسکا ایک اقتباس ذیل مین درج کرتا ہون۔

۱۲- جولائی ۱۸۵۸ء۔

میرے پیارے لارنس- مجکو امید ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے اور لیڈی لارنس کے ذریعہ سے آپ کو خوشخبری پہونچی ہوگی- دیکھیے ایسا موقع کب آتا ہے جب ہم لوگون کو وطن جانے کی مہلت ملے- مجکو خبر ملی ہے کہ حضور ملکہ معظمہ براہ خاوندی مجکو پیرئی کا خطاب عطا فرمانے کا قصد رکھتی ہین- یہ بہت بھاری اعزاز ہے مجھ ایسے کسی بیچارے خوش قسمت سپاہی کے لیے اِس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا تھا- میرا سن اب اُس حد کو پہونچا جاتا ہے جو انسان کے لیے سٹھ سٹ قرار دیا گیا ہے میرے نہ بی بی ہے اور نہ لڑکے ہین میرے پاس بہت روپیہ ہے اور اب اِس سن مین میری ضرورتین بھی مطلق نہین ہین- جنگ کرایمیا کے ختم ہونے کے بعد بس میری ایک ہی امید اور یہی حوصلہ باقی رہ گیا تھا کہ کمپ (معسکر) اور قبر کے مابین مجکو تھوڑا سا وقت فرصت مل جاتا اور اُس وقت کو مین اپنے بعض پُرانے دوستون کے ساتھ بسر کرتا جو سیدھے سادے نیک آدمی ہوتے اور جو شہرون کے شور و غل سے کنارہ کشی کر کے گوشۂ عافیت مین رہتے- اگر میرا فوجی مرتبہ رہنے دیا جاتا اور دوسرا مرتبہ مجکو نہ دیا جاتا تو مین نہایت شکرگزار ہوتا- مگر میرے پیارے دوست آپ کی حالت اور ہے آپ کے عیال و اطفال موجود ہین جو آپ کے عروج کو دیکھکر فخر اور مسرت کرینگے اور اِس سے آپ کو سچی خوشی حاصل ہوگی کیونکہ اُنکے لیے آپ سے بڑھکر کسی نے محنت شاقہ نہ کی ہوگی- مین ہر طرح سے آپ کی بہبودی کا طالب ہون-

آپ کا بڑا صادق دوست
کالن کیمبل-

جواب بھی ایسا ہی عدیم المثال ہے-

۱۳- جولائی ۱۸۵۸ء-

میرے پیارے سر کالن- مجکو آپ کی تحریر سے اِس امر کے معلوم ہونے پر بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ حضور ملکہ معظمہ نے آپ کو خطاب پیرئیج کا براہ فیاضی ارادہ کیا ہے- اور مین دل سے چاہتا ہون کہ آپ اِس اعزاز سے مسرور ہونے کے لیے ہمیشہ زندہ رہیے جس کو ایسی عمدگی سے آپ نے حاصل کیا ہے- بیشک آپ کو ایسی باتون کی چندان پروا نہین ہے باایں ہمہ چونکہ وہ ایک آپ کی

قدردانی کی علامت ہے اسواسطے قابل قبول ہے - مین نے خود کسی معتبر ذریعہ سے یہ بھی سُنا ہے کہ میرے لیے بھی اِن عنایتون کا قصد کیا گیا ہے - اگر ایسا ہوا تو مین بہت خوشی سے قبول کرونگا ورنہ مین بھی اسکو دوسری سمجھنے بھر کو بکا فلا سُفر ہون ـــ اتنی عمر مین مین نے بخوبی تمام دیکھ بھال لیا کہ انسان کے لیے بہترین صلہ یہی ہے کہ وہ اپنے دل مین اِس بات کا خیال کرسکے کہ اُسنے اپنے مقدور بھر بہت اچھی طرح سے اپنا منصبی فرض ادا کیا ہے -

ص ۳۳ سَر فرِڈرِک کری نے جو اس بات سے آگاہ نہین تھے کہ سَر جَان لَارِنس بہت جلد اِنگلستان واپس آنے کا خیال کر رہے ہین اُنکو کئی بار لکھا کہ بگمان غالب پِیَرِیْ کا خطاب اُنکو دیا جائیگا اور گورنمنٹ نے اُنکی خدمتون کے اعتراف مین بحیثیت چیف کمِشنر اُنکی تنخواہ بڑھادی ہے - سَر جَان لَارِنس نے ایسی عبارت مین جواب لکھا جس سے اُنکی اور دوسرے اشخاص کی کارگزاریان بھی ایک طور سے ثابت ہوتی ہین اور بہت سی باتین سوانح عمری کے مذاق کی بھی اُسمین پائی جاتی ہین -

کوہ مری - ۱۸ - اگست ۱۸۵۸ء -

میرے پیارے کری - عنایت نامہ مودت ختامہ مورخہ ۲۰ جولائی وصول ہوکر کمال شکرگزاری کا باعث ہوا - آپ کی تحریک سے گورنمنٹ نے جو مہربانی اور رعایت میرے ساتھ کی ہے اُسکی بابت مین آپ کا حد سے زیادہ ممنون ہون اور گورنمنٹ کا بھی اِس امر کی بابت بڑا شکرگزار ہون لیکن وہ رعایت میرے ساتھ اتنی دیر کے بعد کی گئی کہ اُس سے زیادہ فائدہ پہونچنے کا وقت جاتا رہا - مین عرصہ سے علیل تھا اور مجھپر بڑی تکلیف رہی - غدر کے شروع ہونے ہی کے زمانہ مین درد اعصاب کی شدت سے مین بستر علالت پر مبتلا پڑا تھا - اب مجھکو اکثر دوران سر ہوا کرتا ہے - یہ ہندوستان مین عرصہ تک رہنے اور محنت شاقہ کرنے کا نتیجہ ہے - سوا اُس ایک مہینہ کے جب آغاز ۱۸۵۸ء مین مین لارڈ ڈلہوسی کو خیرباد کہنے گیا تھا سولہ برس کے عرصہ سے مجھکو ایک دن بھی آرام نہین ملا - اتنے عرصہ دراز تک علی الاتصال کوئی شخص میرے عہدے پر قائم رہکر اور جتنی مدد مین لیتا ہون اُس سے زیادہ مدد نہ لے کر اپنا فرض منصبی نہین ادا کرسکتا ہے بغیر اِسکے کہ درمیان مین کچھ دنون آرام کرے - کام سال بسال کم ہونے کے بدلے بڑھتا گیا - کلکتہ مین گورنر جنرل کے پاس کام زیادہ کھنچ آیا ہے - لوکل حکام کا کام بہت کم رہ گیا ہے اور اسواسطے رپورٹین زیادہ کرنا پڑتی ہین - پہلے صیغہ تعمیرات پنجاب کا کُل محکمہ میرے سپرد ہوا اور ایک سکرٹری بھی نہین ملا - اِس سبب سے مجھکو ایسے افسرون کے اختیار مین رکھنے کی کوشش اور جستجو کرنا پڑتی تھی جو (گو وہ کیسے ہی مستعد اور لائق ہون مگر) عرصہ سے جو اُنکے دل مین آتا تھا وہی کرتے آتے تھے - اب نصف سے زیادہ فوج بنگال مین اُنھے جمع اور مرتب اور درست کی ہے - پھر دہلی کا علاقہ میرے سپرد ہوا - یہ سب کام میرے بڑے اعزاز کا ہے اور مین اُس سے کنارہ کشی کرنے کا خیال بہت دُور رکھتا ہون اور اگر کافی عملہ کے ساتھ مین ملک کا لفٹننٹ گورنر مقرر کردیا جاتا تو ذرا بھی مجھکو گران نہ گذرتا - کاغذی کام بہت کم ہوجاتا اور مجھکو اپنے عہدے کے اصل کام مین مشغول ہونے کی زیادہ مہلت ملتی

لیکن چونکہ میری خاص رعایا کی آبادی کم سے کم ایک کرور ساٹھ لاکھ ہے اور اسکے علاوہ ستر لاکھ کے قریب باجگزار ریاستون کی آبادی کا دیکھنا بھالنا ہے اور آٹھ سو میل کی ایک سرحد ہے جس سے کابل کا وقت طلب کام اکثر متعلق رہتا ہے اِس سبب سے اصل مین بہ نسبت اُسکے مجکو بہت کم مدد ملتی ہے جو کسی ڈویژن کے ایک افسر کو ملتی ہے حالانکہ اُسکو اپنے کام مین صرف ایک گھنٹہ صرف کرنا پڑتا ہے۔ مین نے ایک مرتبہ استدعا کی تھی کہ مجکو ایک ایسے مِڈیکل افسر کے مقرر کرنے کی اجازت دی جائے جو سرجن اور پرائیوٹ سکرٹری دونون حیثیتون مین کام کر سکے۔ لیکن یہ امر نامنظور کیا گیا۔ میری زوجہ بہت زمانے سے میرے اِس آخری منصب کا انجام کیا کرتی تھین۔ اب جب سے وہ چلی گئین اُسوقت سے جس طرح ہوسکتا ہے مین خود انجام کرتا ہون۔ مین یہ سب باتین اِس وجہ سے نہین بیان کرتا ہون کہ مین بیدل ہوگیا ہون۔ یہ بات نہین ہے۔ بلکہ مین آپ سے اسواسطے کہتا ہون تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ کس واسطے مجکو وطن جانا ضرور معلوم ہوتا ہے اور ایک امید یہ بھی ہے کہ خواہ مین وطن جاؤن خواہ نہ جاؤن مگر کچھ تبادلہ کیا جائے۔ اِس چیف کمشنری کو عمدہ بنیاد پر لفٹنٹی کر دینے مین کچھ زیادہ خرچ نہین ہے بلکہ مجکو تو یقین ہے کہ اِس انتظام سے اور کفایت ہوگی ہر ایک محکمہ مین زیادہ عجلت سے کام ہوگا اور تاخیر مطلق نہونے پائیگی۔ جو لوگ ترقی کے لیے گورنمنٹ حکومت کی طرف نگاہ کرتے ہین وہ اُسکے احکام کی خوب پابندی کرینگے۔

عہدۂ پیرِئی کے بارے مین اسوقت جو کچھ مین لکھ رہا ہون بہت مجبوری سے لکھتا ہون۔ اگر حضور ملکہ معظمہ اِس طریقہ میری خدمتون کا اعتراف فرمانا چاہینگی تو بیشک مین بہت خوش ہونگا۔ لیکن مجکو امید ہے کہ اگر کوئی پنشن مجکو عطا ہو تو اُس صورت مین دوسری پشت تک کے لیے مقرر ہو۔ مین اب بہت ضعیف ہوگیا ہون اور نہایت ناتوان ہون اور اِس سبب سے اپنے بڑے بیٹے کے لیے تھوڑی بضاعت بھی جمع نہین کر سکتا ہون۔ میرے سات لڑکے ہین اور مجھسے سوائے اسکے اور کچھ نہین ہوسکتا ہے کہ صرف اُنکے کھانے پینے کا بندوبست کردون۔ مجکو اپنے زمانہ مین تنخواہ سے زیادہ کام کرنا پڑا۔ میری حیثیت کے واجبی اخراجات بہت ہین۔ علاوہ برین جو شخص دن بھر سرکاری کامون مین مشغول رہتا ہو وہ اپنے نجی معاملات کو زیادہ دیکھ بھال نہین سکتا۔ اگر لارڈ گف اور لارڈ کینن کا یہ استحقاق تصور کیا گیا کہ اُنکا وظیفہ اُنکے بیٹون کو بھی ملے تو مین بغیر خود مطلبی کے اپنے نزدیک یہ کہ سکتا ہون کہ اسی طرح کی رعایت میرے ساتھ بھی کی جائے۔ خدا کے فضل سے باشندگان پنجاب کی خیر خواہی اور قناعت نے ہندوستان کو بچا لیا۔ اگر پنجاب نکل جاتا تو ہم لوگ تباہ ہو جاتے شمالی صوبجات مین مدد پہونچنے کے بہت پیشتر انگلش اشخاص کی ہڈیان تک سڑ گئی ہوتین۔ انگلستان کبھی اُس مصیبت کو پلٹا نہ سکتا اور مشرق مین پھر اپنا رعب جمانہ سکتا۔ اگر ملک مین عمدہ انتظام نہوتا تو کیا دگرگون نتیجہ پیدا ہوتا۔ مگر لوگون نے صرف ہماری طرفداری ہی نہین کی بلکہ لڑائیون مین ہماری طرف سے لڑانے کے لیے ہزارہا سپاہی بھیجے۔ اسوقت ہماری فوج مین سب ہر قسم کی پنجابی سپاہ ۰۰۰۰۸ آدمیون کے قریب ہوگی۔ کبھی ایک رجمنٹ نے بھی نمکحرامی نہین کی۔ برخلاف اِسکے وہ بہادری مین برٹش سپاہیون سے بھی گوے سبقت لے گئے۔ یہ ایسی خدمتین ہین جنکی بابت مین سمجھتا ہون کہ مجکو

ص ۳۳۵

فخر کرنے کا کسیقدر حق حاصل ہے۔ ہندوستان مین بہت کم لوگون کی اسطور سے آزمائیش ہوئی ہوگی اور اگر مین کسی صلہ کے پانے کی امید کرون تو اسمین بیشک کوئی ڈھٹائی کی بات نہین ہے۔ میرے نزدیک اُس صلہ سے بڑھکر شکرگذاری کے قابل کوئی صلہ نہین ہے جس سے میرے اہل وعیال کو فائدہ پہونچے۔ میرے لیے جو کچھ درکار تھا وہ بخوبی مل گیا۔ صفحہ ۳۳۱

پچھلی خشکی کی ڈاک کے ذریعہ سے مجکو یہ خبر سُن کر بڑی خوشی ہوئی کہ ہنری لارنس اپنی کارگزاریون کے صلہ مین جس اعزاز کے مستحق تھے وہ اعزاز اُنکے بیٹے کو ملا ہنری کا مرنا اُنکے اہل وعیال سے بھی زیادہ اُنکے ملک کے لیے باعث مصیبت ہوا موجودہ نازک حالت مین معلوم نہین کہ اُنکی خدمتین کسقدر بیش قیمت ہوتین۔ ایسے آدمیون کی ہمکو سخت ضرورت ہے۔ ہم نے ابھی تک ہندوستان کو فتح نہین کیا ہے۔ اور جس وقت ہندوستان فتح ہو جائے تو اس سے بھی بڑھکر مشکل کام انجام کرنا پڑیگا اور وہ یہ ہے کہ رعایا کو خاموش کرنا اور پُرانے زخمون کا علاج کرنا پڑیگا۔ یہ ایک ایسا کام ہے کہ بہادر سے بہادر اور لائق سے لائق آدمی بھی اُسکی طرف سے اپنا دامن سمیٹین گے۔ وہ ایسا کام ہے کہ جسمین بڑے بھاری آدمی کو اپنا دل توڑنا اور اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھنا پڑیگا اور اگر وہ خدا کے فضل سے انجام بھی ہو جائے تو کبھی اُسکی قدردانی نہوسکیگی۔

ایسے بہت لوگ تھے جنھون نے پیشین گوئی کی کہ سر جان لارنس کو پیرئی سے بھی بڑھکر اعزاز حاصل ہوگا اور اُسکو زیادہ عرصہ نہین لگیگا۔ ایک افواہ یہ اُڑی تھی کہ لارڈ کیننگ کچھ تبادلۂ وزارت اور کچھ عرصۂ زمانۂ غدر کی محنت اور جانفشانی سے (یہ ایسی محنت اور جانفشانی تھی جسمین سب سے بڑھکر لارڈ موصوف ہی کا آنا متصور تھا کیونکہ باوصف اپنے تمام شریفانہ اوصاف کے ایک بڑے ضروری امر مین وہ قاصر تھے جو اس وقت گورنر جنرل کے لیے نہایت ہی شدت سے درکار تھا یعنی یہ کہ خواند و نوشت کا کام بہ تعجیل تمام انجام پاتا) اس وقت کے لیے مناسب نہین سمجھے جاتے تھے اور بہت سے سپاہیون اور مدبرون کی آنکھ اور توجہ اُس شخص کی طرف پھر گئی تھی جسنے باوجود علالت کے بھی سپاہی اور مدبر ملک دونون کا کام کیا تھا اور اِس حال کے نازک زمانہ مین در اصل ہندوستان کے ایک حصہ پر حکومت کی تھی۔

لیکن جیسا مین بیان کرچکا ہون سر جان لارنس کی آنکھین اور رجحان بالکل دوسری ہی طرف تھا۔ اُنکو اپنا وطن یاد آتا تھا۔ اپنے عیال و اطفال کے دیکھنے کا اشتیاق تھا جن سے اتنے عرصہ سے وہ جدا رہ چکے تھے اُنکو دم لینے کی خواہش تھی (اِس دم لینے کے اُنکو معنے بھی نہ معلوم ہونگے کہ کیا ہین کیونکہ سولہ برس سے اُنھون نے ایک دن بھی کبھی دم نہین لیا تھا) پھر اُنکو دماغ مین خون کے جم جانے کا بھی کھٹکا تھا بعض اوقات اُن کے حواس تک بجا نہین رہتے تھے اور یہ سب باتین زبان حال سے کہ رہی تھین کہ اگر وہ کبھی محنت شاقہ کرنے کی امید رکھتے ہین تو اُنکو فوراً آرام لینا چاہیے۔ اپنے ایک دوست کی چٹھی مین وہ لکھتے ہین کہ۔

مین بہت بدمزہ ہون اور کام کرتے کرتے تھک گیا اور اب وطن جانا چاہتا ہون جب تک میرے ہاتھ پانون چلتے ہین ۹۰

اپنے عہدہ پر بیٹھا رہونگا - اور جو کچھ مجھسے ہوسکیگا وہ کرونگا - لیکن یہان کا کام لڑکون کا کھیل نہین ہے — ان باغیون کی سرکوبی کرنا اور مناسب طور سے اپنا رعب جمانا بڑی لیاقت سطوت اور کامل قوت کا کام ہے جنکو ایک شخص مین بہیئت مجموعی ہونا چاہیے - مین زیادہ زور دے کر نہین کہتا ہون صرف اسقدر بیان کرتا ہون کہ جس طرح سے بڑے بڑے لائق اور تجربہ کار عاقل لوگ یہان آکر بیدل ہو جاتے ہین وہ آپ کے خیال مین نہین آسکتا - جنگ کے بعد انیس مہینے گذر گئے اور اب تک ہمارے سر پانی کے اوپر نہ بلند ہوے - ص ۳۰۳

سر جان لارنس بات چیت مین اکثر کہا کرتے تھے کہ "مین وطن کو جاؤنگا اور وہان کسی گوشہ عافیت مین بیٹھکر گھانس چھیلون یا ہل جوتونگا" - بااینہمہ بڑے بڑے اہم کامون کے انجام کرنے اور بڑی بڑی ذمہ داریون کے لینے کا خیال اُن پر وقتاً فوقتاً اِس طرح سے اپنا اثر کرتا ہی گیا جس طرح کوئی دواے مقوی اُس تھکے ہوے پہاڑ پر چڑھنے والے آدمی پر اپنا اثر کرتی ہے جو کسی چوٹی کی طرف دیکھکر یہ خیال کرتا ہے کہ وہان تک جاکر مین اپنی منزل مقصود کو پہونچ جاؤنگا اور پھر وہان تک جاکر اُسکو معلوم ہوتا ہے کہ اب اُسکو نئے سر سے پھر اُسی طرح او بلندی پر جانا پڑیگا - وہ منٹگمری صاحب کو لکھتے ہین کہ -

مجکو لارڈ کیننگ کا بڑا افسوس ہے اور مین امید کرتا ہون کہ وہ اِس طوفان کو سنبھال لیتے - مجکو گورنر جنرل ہونے کی کوئی خواہش نہین ہے گو اگر وہ عہدہ مجکو دیا جائیگا تو مین اُس سے انکار نہین کرونگا - میرے لیے وطن اور ایک خفیف مقدار کی پنشن بس کافی ہے - مین بوڑھا اور کم زور ہوتا جاتا ہون اور مین دیکھتا ہون کہ پیشتر کی نسبت اب آدھا بھی نہین رہ گیا آپ تو "دن نت نئے جوان" معلوم ہوتے ہین -

مجکو لکھنا چاہیے کہ ایک بات جو ۲۳ برس قبل بھی جب سر رابرٹ منٹگمری اودھ کی چیف کمشنری اور جان لارنس پنجاب کی چیف کمشنری ہی پر تھے انکو وہی لطف دیتی تھی جو اسوقت لطف دیتی ہے اِس موقع پر قابل بیان ہے - سر کالن کیمبل کو جنھون نے مثل اور اشخاص کے یہ امید ظاہر کی تھی کہ سر جان لارنس گورنر جنرل ہند مقرر ہونگے اُنھون نے جواب مین لکھا کہ -

آپ کے پچھلے عنایت نامہ کا بہت شکر گزار ہون - لیکن مین یہ نہین سمجھتا کہ تبدیلی وزارت سے مجکو لارڈ کیننگ کی جگہ پر مقرر ہونے کا زیادہ موقع ملیگا - کہان گورنر جنرلی اور کہان مین بیچارہ - بگمان غالب وہ انگلستان کے کسی نامی گرامی شخص کو ملیگی - بااینہمہ اِس سے بھی میرے ارادہ مین کچھ تغیر نہوگا - اِسوقت تو میری خواہش یہی ہے کہ ہر طرف امن و امان ہو اور عافیت ہو تاکہ مین آیندہ فروری تک وطن کو جاسکون - اُسوقت مجکو کام کرتے ہوے ۲۹ برس ہو جائینگے اور اُسوقت تک مین اپنے حصہ کے مطابق بہت کچھ گاڑھی محنت کر سکونگا -

لیکن اگر جان لارنس عارضی خواہ دوامی طور پر وطن کو جانے والے تھے تو اُنکی جگہ کون شخص

مقرر ہونے کے قابل تھا۔ اِس امر کے بارے مین اُنکو خود بھی بہت تردد تھا اور اُنکی ایک چِٹھی سے جو لارڈ کیننگ کے ص ۲۳۸
اُسوقت کے سِکرٹری لیوِن بَورِنگ صاحب کے نام تھی ظاہر ہوجائیگا کہ اُنکا خیال کدھر جاتا تھا۔

میرے دوست منٹگمری صاحب اب تک اودھ کے لیے مجھ سے سِول افسر طلب کر رہے ہین۔ فی الحال تین افسرون کے لیے اُنھون نے پھر لکھا تھا مین نے نوجوان کرِاِسٹلَن صاحب سی ایس ایک افسر کے دینے کا وعدہ کیا ہے جو آج کل گجرات مین ہین۔ مجکو امید ہے کہ میرے یہان سے اور آدمیون کی بابت طلبی نہ آئیگی۔ مین اپنے یہان کے بہت افسر دے چکا ہون اور اب خود مشکل مین گرفتار ہون۔ اِس موسم سرما مین بہت سے افسر اور اچھے اچھے آدمی وطن جانے والے ہین اگر ضلع کی حکومت کے لیے کوئی خراب یا غافل بھی افسر ملا تو سب معاملات بگڑ جائینگے۔ چھ مہینے مین جو نقصان ہوتا ہے وہ چھ برس مین پورا نہین ہوتا۔ مجکو اندیشہ ہے کہ مین خود ایک برس کے واسطے وطن جاؤنگا۔ پچھلے تین سال سے مین آہستہ آہستہ مگر بالیقین ٹوٹتا آتا ہون۔ میری بصارت بہت کم ہوگئی ہے اور اکثر دماغی عارضہ مین مبتلا رہتا ہون۔ کام انجام کرنے کو بہت ہے اور مددگار میرے اختیار مین کافی طور سے موجود نہین ہین۔ برابر چکّی پیستے رہنا آدمی کا کام نہین ہے۔ اگر مین تندرست ہوگیا تو ۱۸۶۰ء کے موسم سرما تک پھر آجاؤنگا۔ لیکن مین سمجھتا ہون کہ اب کچھ دنون کے لیے آرام ضروری امر ہے ورنہ بالکل ٹوٹ جاؤنگا۔

مین چاہتا ہون کہ آپ کوشش کرکے دریافت کرتے کہ میری جگہ کون شخص مقرر ہوگا۔ میرے نزدیک منٹگمری صاحب اگر قبول کرین تو بہت اچھے ہین۔ اگر میرا قائم مقام اچھا محنتی اور رعب دار نہوگا تو سب معاملہ بگڑ جائیگا۔ مین وطن جاتے ہوے بہت پس وپیش کر رہا ہون کہ مبادا کوئی ابتری نہ پڑجائے۔ لیکن ڈاکٹر لوگ کہتے ہین کہ میرے لیے اب یہ امر بہت ضروری ہے۔ مکرر یہ کہ آیندہ جنوری تک اودھ کے بندوبست کو ختم ہوجانا چاہیے۔ اور اِسی زمانہ مین مین جانا چاہتا ہون اگر ضرور ہوا تو مین ایک مہینے اور ٹھہر رہونگا۔ اسمین کوئی اعتراض نہین ہوسکتا کہ پنجاب کو اودھ سے ضروری سمجھنا چاہیے۔ یہان کا کام ہمیشہ اودھ سے دوچند ہوگا۔ اور صرف سرحد کے سبب عام مقاصد سلطنت کے لیے یہ عہدہ بہت ضروری ہوگیا ہے۔ اگر یہان کوئی فساد یا کسی خطرہ کا اندیشہ ہوا تو مین ٹھہر جاؤنگا گو اسمین کیسا ہی کچھ کیون نہو۔

اِس اثنا مین لارڈ کیننگ نے یہ سُن کر کہ سَر جان لارنس کی روانگی کا زمانہ قریب آیا ہے نہایت محبت آمیز الفاظ سے ایک چِٹھی مین اِس بات کا افسوس ظاہر کیا کہ وہ عارضی طور پر اپنی بیش قیمت مدد اور اعانت دینے سے جدا ہوتے ہین اور منٹگمری ایڈورڈس فریر وغیرہ کے بارے مین جو اُنکی قائم مقامی کے واسطے نامزد کیے جاتے تھے آزادانہ راے طلب کی۔ لارڈ کیننگ لکھتے ہین کہ۔

ان صوبون یا بنگال مین ایک شخص بھی ایسا نہین ہے جو اِس کام کے لیے موزون ہو۔ اِس وقت جب اودھ ممالک مغربی وشمالی اور پنجاب ان تمام مقامات مین اعلیٰ افسرون کے مقرر کرنے کی ضرورت ہے تو گورنمنٹ کے ہر ایک صیغہ مین ص ۲۳۹

اعلیٰ عہدون کے لیے لائق افسرون کا بہ تعداد کافی بہم نہ پہونچنا ایک افسوس کا مقام ہے۔اس بارے مین جو کچھ آپ کی راے ہو مین چاہتا ہون کہ کامل طور سے اور بلا قید آپ اُسکا اظہار کیجیے۔

اِس سے سرجان لارنس کو ایک کُھلا میدان مل گیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ اُنھون نے جس طرح سے پیشتر لارڈ ڈلہوسی کو چٹھیان لکھی تھین اُسی طرح سے ایک نہایت پُرزور مگر بلا رو رعایت چٹھی تحریر کی اور اُس مین نہایت بے نظیر باتین درج کین۔

کوہ مری۔ ۱۸ ستمبر ۱۸۵۸ء۔

مائی لارڈ۔مین نے چھٹی تاریخ حضور کی چٹھی پائی تھی لیکن اُسوقت اُس کا جواب نہین لکھا۔کیونکہ جس امر کے بارے مین وہ چٹھی تھی مین نے چاہا کہ اُسپر کامل غور کرنے کے بعد جواب لکھون۔اپنے بارے مین مجکو یہ لکھنا ہے کہ اگر میری صحت کی کیفیت اِس شدت سے مقتضی نہوتی تو مین وطن جانے کی ہرگز خواہش نہ کرتا۔چند سال سے مین برابر دَوران سَر مین مبتلا رہا اور کئی مرتبہ مرتے مرتے بچ گیا۔پارسال اپریل کے مہینہ مین بھی یہی دوران سر شروع ہوا تھا اور آغاز غدر مین میری طبیعت واقعی بہت ناساز تھی۔مین عرض کرتا ہون کہ جس وقت رہ رہ کر دَورہ ہوتا تھا تو مجھ سے سر تک نہین اُٹھایا جاتا تھا۔جسوقت غدر کو اور ترقی ہوئی تو مین اچھا ہو گیا تھا اب چند مہینہ سے پھر کچھ علامتین پائی جاتی ہین۔اور اُس سے کام کرنا نہایت ناگوار گذرتا ہے بلکہ ایک مصیبت معلوم ہوتی ہے۔اور میرے طبّی مشیر مجکو صلاح دیتے ہین کہ جب تک مین کچھ دنون آرام نہین کرونگا اُس وقت تک اِس بات کا اندیشہ رہیگا کہ مبادا مجھپر فالج نہ گرے لیکن ایک سال تک آرام کرنے کے بعد مین کام کے قابل ہو جاؤنگا۔انگلستان چھوڑے ہوے مجکو قریب قریب سولہ برس کا زمانہ ہوا اور اِس زمانہ مین صرف ایک مہینہ مَین اپنے کام سے اُسوقت غیر حاضر رہا ہون جب ۱۸۵۶ء مین بمقام کلکتہ لارڈ ڈلہوسی کو خیرباد کہنے کو گیا تھا۔مین نے اِن باتون کو صرف اِس لحاظ سے بیان کیا ہے تاکہ حضور کو معلوم ہو کہ مجکو تبدیل (آب و ہوا) کی درحقیقت ضرورت ہے۔باایہمہ میرے جانے کے وقت اگر کسی طرح کا خطرہ ہوا تو مین کچھ ہی کیون نہو اپنے عہدہ پر رہ جانے کو تیار ہو جاؤنگا۔مین اِس بات کو آپ ہی کی تجویز پر چھوڑ دونگا کہ مجکو جانا مناسب ہے یا نہین۔

اپنے قائم مقام کے بارے مین میری قوی سفارش یہ ہے کہ مسٹر منٹگمری مقرر ہون وہ ملک اور رعایا کے حالات سے خوب واقف ہین اُنکو ہندوستانی اشخاص اور یورپین افسر دونون پسند کرتے ہین اور دونون معزز سمجھتے ہین اور مجکو یقین ہے کہ مسٹر موصوف اِس کام کے لیے سب سے زیادہ موزون ہین۔اِس بات مین کوئی شک نہین ہے کہ پنجاب اور اودھ دونون مین ضروری کون مقام ہے۔پھر انتظامات میرے نزدیک بہت آسانی سے ہو جائینگے اور اُس صورت مین منٹگمری صاحب فراغت پاسکتے ہین۔پنجاب مین اسوقت جو کام ہے وہ کہین اس سے زیادہ ہے کہ منٹگمری صاحب اُسکو انجام کرسکین۔اگر مناسب طور سے یہ کام انجام کیا جائے تو بھی ایک آدمی کی قوت سے زیادہ ہے۔لیکن یہان بھی تبدیل انتظام مین کچھ دشواری نہین ہے۔

مجکو ہمیشہ اِس بات کی امید رہی کہ حضور نے پنجاب مین لفٹنٹ گورنری قائم کرنے کی جو تجویز کی تھی وہ منظور ہو جائیگی۔ مجکو تو یہ امید تھی کہ اگر حکام انگلستان اِسمین کچھ پس وپیش کرین تو بھی ایک ذراسی توضیح مین وہ وقت رفع ہو جائیگی۔ ایسا نہین کیا گیا اور مین نے اِس بارے مین تحریک کرنا مناسب نہ سمجھا۔ لیکن اب جس وقت ایک لفٹنٹ گورنر کا مشاہرہ میرے لیے مقرر ہوا اور مین عنقریب وطن جانے والا ہون (شاید بہبودی کے لیے) تو مین یہ نہین سمجھتا کہ میری کارروائیون مین غلط فہمی ہوگی۔ مین اصرار کرتا ہون کہ یہ تدبیر عمل مین لائی جائے۔ زائد صرف محض برائے نام ہوگا لیکن بمقابلہ اُسکے اعلیٰ افسر کو زیادہ مدد پہونچیگی۔ اِس سے کاغذی کام اور بہت سے استصوابات نہ کرنا پڑینگے اور ضروری کامون کے لیے بہت فرصت ملیگی۔ لفٹنٹ گورنرون کے متعلق جو زائد اِسٹاف رہتا ہے اُس سے وہ بہت سی خط کتابت سے بچ جاتے ہین جو چھوٹی چھوٹی باتون کے متعلق ہوتی ہے لیکن اُسکی جانب توجہ کرنا بہت ضرور ہوتا ہے ۔۔۔۔

جسوقت یہ تبادلے عمل مین آجائینگے اور جدید پنجابی حصص فوج کمانڈر انچیف کے حوالہ کر دیے جائینگے تو مسٹر منٹگمری اپنے عہدہ کو معزز سمجھنے کے علاوہ مرغوب بھی تصور کرینگے۔ اگر یہ تبادلے عمل مین نہ آئینگے تو مجکو ایسا کوئی افسر نہین معلوم ہوتا ہے جو سب ضرورتون کو دیکھ بھال سکے۔ میری اور بات تھی۔ مجکو پنجاب مین رہتے رہتے اب بارہ برس کا عرصہ ہو گیا اور انتظام ملک کے متعلق جو بات ہوئی سب میرے ہاتھون ہوئی۔ مجکو جو اِن کامون مین انتہا مرتبے کی تکلیف پڑی تو اُسکی وجہ بطور واجب یہی تصور کی جاسکتی ہے کہ انتظام مین ترمیم کی ضرورت ہے۔ منٹگمری صاحب کونسل کی نسبت نئے ملکون مین انتظام کرنے کے لیے زیادہ ترموزون ہین۔ وہ غور وفکر کی طرف سے ویسے آدمی نہین ہین جیسے کام کاج کی طرف سے ہین۔ کلکتہ مین اُنکو ناکامی ہوگی۔ اگر پنجاب مین اصلاح کر دی جائیگی اور اُنکو اِس بات کا یقین ہو جائیگا کہ مین واپس نہ آؤنگا تو مجکو یقین ہے کہ وہ اِس عہدہ کو کلکتہ یا اودھ کے عہدہ سے پسند کرینگے۔

اگر منٹگمری صاحب پنجاب مین آئے تو اودھ کے لیے ایک افسر درکار ہوگا۔ مین سمجھتا ہون کہ حضور کو اس کام کے لیے مسٹر جارج بارنس موجودہ کمشنر این روئے قسمت ستلج سے بڑھکر اور کوئی آدمی نہ ملیگا۔ بارنس صاحب ایک بڑی لیاقت کے افسر ہین اور اُنکو سول سروس کے مختلف کامون کا خوب ہی تجربہ حاصل ہے۔ ملک اودھ کے معاملات کی درستی مین مین سمجھتا ہون کہ اراضیات کا انتظام سب سے مقدم ہے اور اِس کام کے لیے وہ بالتخصیص موزون ہین۔ وہ مزاج کے بہت اچھے اور صاحب شعور آدمی ہین اور ہندوستانیون کی بڑی ہمدردی کرتے ہین اور ہمت مین بھی قاصر نہین ہین۔

مینکلیوڈ اور تھارنٹن صاحب دونون لائق آدمی ہین لیکن ایک نئے ملک کی اعلیٰ سول حکومت کے لیے دونون مین سے کوئی زیادہ موزون نہین ہے۔ منٹگمری صاحب کی ماتحتی مین بھی دونون مطمئن اور خوش رہینگے اور بارنس ایڈورڈس یا فریر صاحب کی ماتحتی مین اُنمین سے کوئی خوش نہ رہیگا۔

اب مین کرنل ایڈورڈس اور مسٹر فریر کا ذکر کرتا ہون۔ کرنل ایڈورڈس صاحب بڑی قابلیت کے آدمی ہین

جو کچھ وہ کرتے ہین بہت اچھا ہوتا ہے لیکن اُنکو قاعدہ کے ساتھ بطور سِوِل افسر کے کبھی تعلیم نہین ہوئی اور سرکاری کامون کے بعجلت انجام کرنے کی اُن مین صلاحیت نہین ہے۔ الغرض اِڈوَرڈس صاحب بہ نسبت سِوِل افسر ہونے کے پولیٹکل افسر کا کام زیادہ عمدگی سے کرسکتے ہین۔ اگر کم سنی کی حالت مین قرار واقعی اُنکی تعلیم ہوتی تو ہندوستان کے ہر ایک عہدہ کا کام وہ تعریف کے ساتھ انجام کرسکتے۔

مَنٹگُمرِی کے بعد مین سمجھتا ہون کہ مِسٹر فریَرِ غالباً پنجاب کی سِوِل گورنری سب سے اچھی طرح کرسکینگے۔ مین بذات خاص اُن سے واقف نہین ہون لیکن اُنکی کارروائیون سے معلوم ہوتا ہے کہ انتظامی لیاقت اُنمین اعلیٰ درجہ کی پائی جاتی ہے۔ اُنکے بارے مین میرے نزدیک بظاہر صرف یہ اعتراض پائے جاتے ہین کہ وہ ایک بمبئی کے سوِلیَن ہین اور اسواسطے بنگالی افسرون کے نزدیک وہ مشکل سے قابل قبول ہوسکینگے۔ اُنکو نہ تو سکھون سے واقفیت ہے اور نہ وہ پنجاب کے طرز انتظام سے واقف ہین اور مین یقین کرتا ہون کہ سرحدی جرگون اور سرحد پار کے سردارون کے متعلق اُنکی حکمت عملی اُس حکمت عملی سے مختلف ہوگی جس پر مین اب تک عمل کرتا رہا۔ اِن تمام امور مین میرے نزدیک وہ مَنٹگُمرِی صاحب کے برابر کام نہ دے سکینگے۔ مین سمجھتا ہون کہ اگر مَنٹگُمرِی صاحب پنجاب مین اِڈمَنسٹن ممالک مغربی وشمالی مین اور بارنس صاحب اودھ مین مقرر ہونگے تو حضور بہت اچھی طرح سے کام چلا سکینگے۔ مین نے حضور کو ایسی آزادی اور اِس بے تکلفی کے ساتھ لکھا ہے کہ اُس سے بڑھکر ممکن نہ تھا۔ میرے دل مین اِس معاملہ کے متعلق جو ضروری باتین تھین اُنمین سے کسیکو مین نے فروگذاشت نہین کیا ہے۔

اِس بات کو دریافت کرکے کہ جَان لَارِنس کو ایسی سخت مشقت کرنا پڑتی ہے لَارڈ کیننگ نے اپنے امکان بھر اِس بات مین بڑی کوشش کی کہ چند مہینے جو باقی رہ گئے تھے اُن مین اُنکی حالت زیادہ درست رکھین۔ لارڈ ممدوح نے لکھا کہ فوراً ایک پرائیوٹ سکریٹری مقرر کرلیا جائے اور اپنے اِسٹاف مین اور کوئی افسر جسکے سبب سے کام مین آسانی متصور ہو بڑھالیا جائے۔ یہ عطیہ ایسا تھا کہ گذشتہ آٹھ برس کے عرصہ مین جس وقت دیا جاتا اُسی وقت اُس سے فائدہ متصور تھا اور اسمین کوئی شک نہین کہ اپنے کثرت کار کے زمانہ مین جب اُنھون نے اصرار کے ساتھ مدد چاہی ہوتی تو یہ بات قبول کرلی جاتی۔ انتظام پنجاب کے جس تبادلہ کا عرصہ سے تذکرہ تھا اور جسکی بابت لَارڈ ڈلہوزی نے اپنی روانگی کے قبل صلاح دی تھی آخر کو وہ عمل مین لایا گیا۔ اور اول چیف کمشنر پنجاب بہ حیثیت شخص مستحق وہان کا اول لفٹننٹ گورنر مقرر ہوا۔ یہ تبادلہ ایسی دیری مین عمل مین آیا کہ خود سَر جَان لَارِنس کو اُس سے کوئی فائدہ نہوا لیکن یہ ایک بڑی عزت اور ناموری کی بات ہے اور اب وہ عزت اِس امر سے اور بھی دوبالا ہوگئی کہ ضلع دہلی کی نسبت حسب ضابطہ اِس بات کی منظوری آگئی کہ وہ جدید لفٹننٹ گورنری مین شامل کردیا جائے یہ وہ ضلع تھا جسکو سَر جَان لَارِنس نے سلطنت کے لیے بچالیا تھا جب ایسی ایسی دقتین واقع تھین اور ابتدائی زمانہ مین

حل ۳۴ [illegible]

اِس نمایان کامیابی کے ساتھ اُسپر حکومت کی تھی۔

سَر جَانْ لَارِنْسْ نے اِس تبادلہ حیثیت کو صرف اس وجہ سے عمدہ خیال کیا کہ اس سے اُن کے قائم مقام یا جانشین کے لیے آسانی ہوگی محنت کم ہوگی اور بہبودی خلائق مین کوشش کرنے کے لیے زیادہ موقع ملیگا۔ اور اگرچہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ تندرست ہوجانے کی حالت مین اِس سے اُنکے آنے کی خواہش زیادہ ہوگئی ہے مگر اُنھون نے کہا کہ اگر مِنْٹگُمَرِی صاحب نے جو میرے منتخب کیے ہوے شخص ہین اپنے بھاری اور ذمہ داری کے عہدہ پر جانے مین سوائے اُس صورت کے جب مستقل طور پر اُنکو یہ عہدہ دیا جائے انکار کیا تو مین ایسا کرنے کا حتمی وعدہ نہین کرتا ہون ایک رقعہ مین جسپر لکھا ہوا تھا کہ "وِرِی پَرَیوِٹْ"؎ وہ مِنْٹگُمَرِی صاحب کو لکھتے ہین کہ۔ ص ۳۴۳

مجکو امید ہے کہ حضور گَوَرْنَرْ جَنْرَلْ آپ کو میرا جانشین مقرر کرکے یہان بھیجین گے۔ مجکو یقین ہے کہ آپ اِس کام کو سب سے بہتر انجام کرینگے۔ آپ فوج کو درست رکھینگے سردارون اور ادنیٰ درجہ کے لوگون مین ہردل عزیز رہینگے اور اب تک جو قاعدہ جاری تھا اُسکو قائم رکھینگے۔ مین نے حضور گَوَرْنَرْ جَنْرَلْ کو لکھا ہے کہ یہان آپ کے آنے مین سہولت پیدا کرنے کے لیے بشرط ضرورت مین یہ اقرار بھی کردونگا کہ پھر یہان واپس نہ آؤنگا۔ یہ بات مین اور صورت مین نہ کرتا۔ کیونکہ یہ امر بہت قرین قیاس ہے کہ بعض اتفاقات ایسے پڑین جن سے میرا یہان واپس آنا ضرور ہو علی الخصوص اُس صورت مین جب گَوَرْنْمِنْٹِ اِنْگِلِسْتَانْ کو اِس بات کی خواہش ہو۔ اسپر بھی مین آپ کی خاطر سے یہ جوکھم اُٹھاتا ہون۔ لیکن براہ مہربانی یہ بات اپنے ہی تک رکھیے گا۔ مین مناسب جانتا ہون کہ آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کردون کیونکہ حضور گَوَرْنَرْ جَنْرَلْ اِس بارہ مین استفسار کرینگے۔

دوسرون کی بہبودی کے لیے جَانْ لَارِنْسْ جس طور پر مستعد رہتے تھے اُسی ولولہ مین اُنھون نے اپنے ماتحتین کی خدمتون کے صلہ کے واسطے تحریک کی۔ سرکاری نیم سرکاری اور نج کے طور پر ہر ایک قسم کے مراسلات مین اُن لوگون کے دعوون کے ظاہر کرنے سے اُنھون نے کبھی قلم نہین روکا اور اب جس وقت وہ جی۔ سی۔ بی۔ اور بَیرُونِٹْ اور ممبر پریوی کونسل اور لفٹنٹ گورنر ہوگئے اور عنقریب ملک سے جانے والے تھے لَارْڈْ اِسْٹینْلی کی خدمت مین ایسی عبارت کی ایک چٹھی روانہ کی جس سے اُنکو یہ یقین معلوم ہوتا تھا کہ ایک شافی جواب آئیگا۔

مری۔ ۲۳۔ ستمبر ۱۸۵۸ء۔

میرے پیارے لَارْڈْ اِسْٹینْلی۔ آج صبح کو آپ کی چٹھی مورخہ ۹۔ اگست لَارْڈْ اِلْفِنْسْٹُونْ کے ذریعہ سے مجکو ملی۔ مین وزراے حضور ملکہ معظمہ کی شکرگزاری کرتا ہون کہ جنھون نے میری خدمتون کا اعتراف فرمایا میری خواہش سواے اسکے اور کچھ نہین ہے کہ مین اسقدر تندرست اور توانا ہوجاؤن کہ ہندوستان مین اپنا سکہ بٹھانے اور سپر قبضہ قائم رکھنے کے متعلق

؎ یعنی بالکل نجی طور (مترجم)

مین مدد دینے کے لائق ہو جاتا۔کیونکہ اسمین کوئی شک نہین ہے کہ اب بھی ایک بڑے تردد کا کام ہمارے سامنے موجود ہے۔

مجکو امید ہے کہ جس وقت موقع ہو گا تو آپ اُن افسرون کو فراموش نہ کرینگے جنھون نے پنجاب کی امن و امان قائم رکھنے مین اسطرح کی مدد دی ہے۔یہ وہ لوگ ہین جن کا مین اپنے انتظام مین کامیابی حاصل ہونے کی بابت بڑا شکرگزار ہون۔اور جو نہایت گاڑھے وقت مین میرے گرد مجتمع رہے۔

پنجاب کے حادثون کی رپورٹ مین مین نے اُنکی کارگزاریون کو واجبی طور سے بیان کرنے کا اقدام کیا ہے۔ اگر رابرٹ منٹگمری ہربرٹ اڈورڈس نیول چیمبرلین مسٹر فریئر کمشنر سندھ جارج بارنس آرتھر رابرٹس جان کریکرفٹ وغیرہ اِس قسم کے لوگ نہوتے تو یہ طوفان کبھی ہمارے فرو کرنے سے فرو نہوتا۔اگر برٹش گورنمنٹ اُنکو مناسب صلہ عطا فرمائیگی تو حکومت ہندوستان کو تقویت دینے مین وہ بڑی بھاری کارروائی کریگی اور میرے اوپر احسان فرمائیگی۔ ص ۳۴۳

سر جان لارنس ابتداے اکتوبر مین مری سے روانہ ہوے۔وہ گرمی کے موسم مین یہین مقیم رہے تھے کیونکہ رچرڈ ٹمپل نے جو لاہور مین کام کرتے تھے امتناعی چٹھیان لکھ لکھ کر ایسے وقت اُنکو وہان آنے سے باز رکھا جب بگمان غالب گرمی کی شدت اُنکے حق مین مہلک ہوتی۔رچرڈ ٹمپل لکھتے ہین کہ "مین نے سنا آپ لاہور آنے والے ہین۔مین آپ کے ایک گاڑھے دوست کی حیثیت سے لکتا ہون کہ آپ ایسا قصد نہ کیجیے گا۔ ۱۸۵۸ء مین آپ کی طبیعت جو علیل ہو گئی تھی اُسکو یاد کیجیے۔مجکو اندیشہ ہے کہ آپ کی طبیعت ابھی بالکل صحیح نہین ہے۔آپ کا یہان آنا چندان ضرور نہین ہے۔یہان آنے سے پھر آپ علیل ہو جائینگے اور کوئی فائدہ نہوگا۔جو کچھ ممکن ہے وہ سب کیا جائیگا اگرچہ ہمارے فینانشل کمشنر (ظاہر انگلیئر کا لقب جو اُنکے نام مین شامل کیا گیا تھا اب تک اپنی خاصیت ثابت کرتا جاتا تھا) کے ہاتھ مین معاملات کم و بیش اُس غلط طریقہ پر چلتے رہینگے لیکن یور ہائی نس کے موجود ہونے سے بھی کچھ اسکی اصلاح نہوگی"۔

سر جان لارنس کے دو بھتیجے ایک سر الگزینڈر لارنس سر ہنری کے بڑے صاحبزادے اور دوسرے چارلس برنارڈ جنکو بزمانہ مابعد ایک بڑا عروج ہوا یہ دونون صاحبزادے ابھی ہندوستان مین آئے تھے اور اُنکے ساتھ مری مین رہتے تھے۔جس وقت وہ بمبئی مین پہونچے تو اُنکے چچا نے فوراً اُنکو بلوا بھیجا کہ "اُنکو معلوم ہوسکے کہ وہ کیا کیا کام کر سکتے ہین"۔اور اُنکی دو چھٹیون سے جو اُنکی ہمشیرہ "لیٹیشیا" کے نام ہین اور جو خوش قسمتی سے اب تک باقی رہ گئین مین چند جلے اقتباس کر کے ذیل مین درج کرتا ہون اور وہ خانگی اور ذاتی امور کے لحاظ سے خالی از لطف نہین ہین۔

راولپنڈی ۱۲- مئی ۱۸۵۸ء

میری پیارہ جان لیٹی۔مجکو ہیری کی پچھلی چٹھی سے اِس امر کے معلوم ہونے پر نہایت ہی ملال ہوا کہ تم

بہت بیمار ہوگئی تھین - خدا کرے اِس چھٹی کے پہونچتے پہونچتے تمکو صحت ہو جائے - مجکو امید ہے کہ تم ہیری کے ساتھ سیر کر آؤگی - تبدیل آب وہوا و رسیر ضرور تمہارے حق مین مفید ہوگی - اَلِکْز اور چارلی میرے ہمراہ ہین - وہ دونون بڑے پیارے لڑکے اور اِسوقت مین میرے اچھے مصاحب ہین - حرکات وسکنات مین دونون باہمدگر بہت ہی مختلف ہین لیکن دونون خجستہ اطوار اور سعادتمند او رنیک سیرت ہین - اِنگلستان کے ایسے لڑکے بہت دنون سے میری نگاہ مین کم گذرے ہونگے مین اُنکے یہان آجانے سے بہت خوش ہون - اُن کی وجہ سے بڑی دلگی رہتی ہے - تم کو اِس بات کے سُننے سے بڑا ملال ہوگا کہ رِچرڈ (اُنکے بھائی) عارضۂ جگر مین سخت مبتلا ہوے تھے - یہ بڑا سخت عارضہ تھا اور یہان کوئی ڈاکٹر بھی نہین تھا - صرف ایک وہ ڈاکٹر صاحب تھے جنکو یہان "دیسی طبیب" کہتے ہین - یہ ایک لحیم شحیم بوڑھے آدمی تھے جنکو سال بھر مین ساٹھ پونڈ ملتے ہین - لیکن ہم نے کونسل جنگ منعقد کی تھی اُسمین بیچارہ ڈِک کو دو مرتبہ بلایا اُسکے بعد پچاس کیڑیان لگادین - اِس سے اُنکی قوت بہت گھٹ گئی لیکن مرض کی قوت بھی گھٹ گئی - جس وقت ایک ڈاکٹر آئے تو وہ اچھے ہو چکے تھے اسکے بعد مین اُنکو لیے ہوے مَری کو چلا گیا او روہان نِلِی کی خبرگیری مین کردیا اسکے بعد مین چپ چاپ یہان چلا آیا - یہ مقام گرم ہے مگر تندرستی کے حق مین مفید ہے - او رمین تاربرقی کے قریب ہون جو اِس زمانہ مین بہت ضروری ہے - مجکو اپنی طبیعت کے صحیح ہونے کا بڑا تعجب ہے - ظاہرا پریشانی مجکو اچھا کیے ہوے ہے --- سوا اسکے کہ میری بصارت مین کسیقدر فرق آگیا او رسب طرح سے مین بدستور سابق کام کرنے کے قابل ہون - بااینہمہ جس وقت وطن جانے کا وقت آئیگا تو مجکو سرد آہین نہ بھرنا پڑینگی - اگر خدا نے میری جان بچادی تو مین پھر تم سب کو آکر دیکھونگا - اِس اثنا مین جسقدر مشغول ہو کر مین کام کرتا ہون اُسیقدر عجلت کے ساتھ وقت کٹتا ہے - ہَیری نے مجکو لڑکون اور اُنکے استقبال کے بڑے دلکش حالات لکھے ہین - میری زوجہ کو کیا ہی خوشی ہوگی کہ اُنکے سات بیٹے اُنکے ہمراہ ہین - پچھلی چٹھی جو میرے نام آئی تھی وہ لِوَرپُول سے آئی تھی اُس وقت وہ آئرلینڈ کو جاتی تھین امید ہے کہ دو دن بعد اِڈوَرڈس صاحب تھوڑی دیر کے لیے یہان آجائین اُنکا قصد نومبر کے مہینہ مین وطن جانے کا ہے او روطن اسواسطے جاتے ہین کہ میرے قوت بازو ہنری لارنس کی سوانح عمری لکھین - اُنکے لیے ایک سچی محبت کی محنت کا کام ہوگا - مین نہین جانتا کہ اِڈوَرڈس صاحب سے بڑھکر اور کوئی شخص مرحوم کی داد دیگا - میرا قصد ہے کہ آئندہ فروری مین ہندوستان سے روانہ ہون اور باقیماندہ عمر وطن مین تم لوگون کے درمیان بسر کرون -

تمہارا ہمیشہ کا چاہنے والا بھائی

جان لارنس -

جان لارنس کو جہان اور ترددات تھے وہان ایک یہ بات واقع ہوئی کہ موسم گرما مین بمقام مری سخت ہیضہ نے خروج کیا - اسمین صرف ولایتی سپاہی مبتلا ہوتے تھے سپاہیون کی سلامتی ہمیشہ جان لارنس کو

ص ۳۴۳

جان کے برابر عزیز رہی اور ایک شخص نے جسکو حقیقت حال سے آگاہ ہونے کی معقول وجہ تھی مجھ سے بیان کیا ہے
کہ جان لارنس اپنے بھائی کے ساتھ روز اسپتال مین آتے تھے" اور بیمارون اور قریب المرگ لوگون کی جان تک
ممکن تھا مدد کرتے تھے اپنے خطرہ کا خیال نہین کرتے تھے اور ڈاکٹرون کے کہنے کی کچھ پروا نہین کرتے تھے جنکو
تردد تھا کہ مبادا اُن کے دشمن کہین اِس عارضہ مین مبتلا نہ ہو جائین"۔ پشاور مین بھی کثرت سے لوگ مر رہے تھے۔
اور سِڈنی کاٹن اور جان لارنس کے مابین جو دونون دل سے اِس امر کا خیال کرتے تھے بڑی گرمجوشی سے
خط و کتابت ہوتی تھی۔ اُنہین سے ایک چٹھی مین ذیل مین درج کرتا ہون جس سے جان لارنس کے خیالات
ظاہر ہونگے اور وہ ہمیشہ کے لیے مفید ہے۔ ص ۳۴۵

کوہ مری۔ ۴ ستمبر ۱۸۵۸ء۔

میرے پیارے جنرل۔ مین آپ کے کاغذات کو آپ کی چٹھی مورخہ ۴ ستمبر سمیت واپس کرتا ہون۔ جو خبر اُن سے
معلوم ہوئی ہے بڑی افسوسناک ہے اور اُسکے دیکھنے سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگون کے اختیار مین ہے وہ اس امر کو
توجہ کرین اور اِس بات کے دریافت کرنے کی کوشش کرین کہ ولایتی سپاہی جو اسقدر مرتے جاتے ہین اُسکا اصل باعث
کیا ہے ان بیچارون سے مجھ سے بڑھ کر کوئی شخص ہمدردی یا اعانت کرنے کی خواہش نہ رکھتا ہوگا لیکن مجکو یقین کامل ہے
کہ آب و ہوا کی نسبت یہ امر زیادہ تر طرز معاشرت سے ہوا ہے۔ اِس بات کو تو مین تسلیم کرتا ہون کہ کسیقدر لوگ آب و ہوا کے
بھی باعث سے مرتے ہین لیکن ساتھ ہی اُسکے مجکو یہ یقین ہوتا ہے کہ کامل طور سے غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ جو سپاہی ہر سال
مرتے ہین زیادہ تر اپنے طریقہ بود و باش سے ہلاک ہوتے ہین بمقابلہ اُسکے آب و ہوا کے اثر سے بہت کم مرتے ہین۔ اگر
ہندوستان مین ولایتی سپاہیون وغیرہ کے کثرت سے مرنے کا اصل باعث بھی آب و ہوا ہے تو کیا وجہ ہے کہ افسر اور
سِویلین لوگ اِس حساب سے نہین مرتے ہین۔ کیا باعث ہے کہ چھوٹے چھوٹے تاجر معزز اور اِس درجہ کے اور اشخاص
ان غریب سپاہیون کی برابر نہین ہلاک ہوتے ہین۔ میرے یقین مین تو اِسکا سبب یہ ہے کہ ہمارے سپاہی بڑی آزادی سے
رہتے ہین یعنی جس طرح سے بے نوکری کے اپنے گھرون مین رہتے ہین اُس سے بھی زیادہ آزادی کے ساتھ رہتے ہین۔
اور اِس وجہ سے سب کے پہلے وہی بیمار پڑتے ہین۔ پھر جسوقت وبا آتی ہے تو زیادہ تر یہی لوگ ہلاک ہوتے ہین۔
ہندوستان مین یورپ کے لوگون کو اگر تندرست رہنا ہو تو یہ بہت اچھی طرح سے معلوم ہوگیا ہے کہ اُنکو انگلستان کی نسبت
یہان زیادہ اعتدال سے رہنا چاہیے۔ انگلستان مین جو شے حفاظت کے ساتھ مستعمل ہو سکتی ہے وہ یہان بیماری کی باعث
ہو جاتی ہے مثلاً قطب شمالی کے قریب لوگ سیرون چربی بلکہ تیل تک حفاظت کے لیے کھا لیے جاتے ہین اور اسکو اگر
معتدل ملک مین استعمال کرین تو طبیعت اور بگڑ جائے۔ حال مین ہمکو حفظان صحت فوج کے نقشہجات انگلستان مین چھپے ہین اُنکو
دیکھیے۔ وہان بھی عام آبادی کے مقابلہ مین فوج کے کسقدر آدمی زیادہ ہلاک ہوتے ہین۔ مین دیکھتا ہون کہ کمیٹی نے اِسکی وجہ

بارکون کی کثافت بیان کی ہے۔ مجکو اس بات مین شبہہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس سبب کے دُور کرنے پر انگلستان کے سپاہی اُسی شدت سے ہلاک نہ ہوتے رہینگے۔ بااینہمہ انگلستان مین یہ امر آب و ہوا پر مبنی نہین کیا جاتا ہے اور اسواسطے نقص مکان کی جانب اُسکو محمول کرتے ہین۔ یہ وہی فالسٹاف کا قصہ ہوا جو ایک پیسہ کی روٹی کھاتا تھا اور دس روپیہ کی شراب پی جاتا تھا۔

مجکو بخوبی اِس بات کا یقین ہے کہ ولایتی سپاہی بطور قاعدۂ کلیہ حد سے زیادہ گوشت کھاتا ہے کثرت سے بانی ملی ہوئی شراب پیتا ہے اور انتہا سے زیادہ سوتا ہے۔ سوا اُس صورت کے جب کہین کام پڑتا ہے اُسکو بہت کم کچھ کرنا ہوتا ہے۔ سال بھر مین کئی مہینہ تک قواعد بمشکل ہو سکتی ہے۔ فوج مین آنے کے قبل ان سپاہیون کو دن بھر کام کرنا پڑتا ہے۔ اور شاید سواے نباتی غذا کے اور کچھ کھانے کو نہین ملتا ہے۔ آیرلینڈ یا اِسکاٹلینڈ کا محنت پیشہ آدمی غذاے لحمی خواب مین بھی دیکھنے کو نہین پاتا ہے۔ وہی آدمی ہندوستان مین اگر دن بھر مین دو مرتبہ بلکہ شاید اس سے زیادہ مرتبہ بھیڑی کا گوشت کھاتا ہے۔ پھر شراب کے متعلق خیال کیجیے کہ خام شراب ین کسقدر یہ لوگ پی ڈالتے ہین حالانکہ بچپن سے کوئی اِسکا عادی نہین ہوتا۔ سپاہی خمار نہین خیال کیا جاتا ہے۔ اور ڈاکٹر لوگ بھی اُسکو ایسا بیان نہین کرتے ہین الا اُسوقت جب اکثار شراب کے واسطے اُسکا نام نکل گیا ہو۔ اور اسطور پر ممکن ہے کہ کوئی شخص انتہا سے مرتبہ کا شرابی ہو اور شراب پیتے پیتے اپنے جسم کی تمام قوت اندر اندر معدوم اور زائل کر دے اور اسپر بھی ایک سنجیدہ اور مستعد سپاہی تصور کیا جائے۔ اِس قسم کا آدمی اگر انگلستان یا اِرلینڈ کی ایسی عمدہ آب و ہوا مین رکھا جائے تو مقابلہ زیادہ تر عرصہ تک زندہ رہے لیکن درہ پشاور ایسے مقام مین وہ فوراً بیماری مین مبتلا ہو کر مر جائے۔ لیکن خواہ اِس مقام مین خواہ وہان بطور قاعدۂ کلیہ وہ اپنی پوری تعداد عمر تک زندہ نہ رہ سکیگا۔ وہ اتنے دنون تک بھی زندہ نہ رہیگا جتنے دنون کوئی غریب مزدور پیشہ آدمی جسکو پیٹ بھر کھانا نہین ملتا ہے زندہ رہیگا۔ مین خود اپنی حالت دیکھتا ہون کہ سواے اُس صورت کے جب سفر یا شکار کو جاؤن دن بھر مین دو مرتبہ بھیڑی کا گوشت اسطرح سے نہین کھا سکتا ہون کہ کوئی ضرر نہ پہونچے۔ یہان پہاڑون پر بھی ایسا نہین کر سکتا گو دن بھر مین روز تین میل تک ٹہل آتا ہون اور شراب کی یہ کیفیت ہے کہ اگر مین روز ایک ڈرام پیا کرون تو مہینہ بھر مین مر جاؤن۔

ہندوستان کی ملازمت کے زمانہ مین مجکو بہت سی رجمنٹون اور افسرون کا حال معلوم ہوا ہے جو بے احتیاطی سے کھانے کے عادی تھے۔ الحمد للہ کہ اب وہ دستور سال بسال زوال پزیر ہوتا جاتا ہے۔ لیکن جسوقت مین پہلے پہل ہندوستان کو آیا تھا تو اُس وقت علی العموم تمام مروج تھا۔ مین نے اکثر دیکھا کہ ایسی صورتون مین افسر لوگ تھوڑے دنون تک زندہ رہے اور قبل از عمر طبعی مر گئے۔ مگر ان باتون سے کسی طرح سپاہیون کو مثال نہین دی جا سکتی۔ مین اِس بات کو تسلیم کرتا ہون کہ علاج سے بچنے کی نسبت خرابی کا دریافت کرنا بہت آسان ہے۔ لیکن جب تک خرابی مسلم نہین ہوتی ہے اُسوقت تک

انگلستان کا فتح علی حسنطا پنجاب کے عمر دین سے طرز حیات و ہوا کا انگلستان سے حالات مین درکار ہے۔ ورزم

ممکن نہین ہے کہ اُسکا تذکرہ ہو۔ میرے نزدیک صرف یہ بات ضرور ہے کہ سپاہیون پر اخلاقی اثر پیدا کیا جائے۔ محض احکام اور قواعد کبھی اِس نقص کو رفع نہ کر سکینگے جب تک ہم لوگون کے دل مین یہ خیال اور یقین نہ پیدا کر دینگے کہ جو کچھ ہم کہتے ہین وہ درحقیقت بھلائی کے واسطے کہتے ہین اُسوقت تک صرف وعظ و نصیحت سے کچھ نہوگا۔ مین سمجھتا ہون کہ بفحواے "گربہ کشتن روز اول" زیادہ تر اسکا انسداد اُسوقت ہو سکتا ہے جب وہ پہلے پہل ہندوستان مین آنے لگین تو جہازون پر انکو شراب نہ دی جائے۔ اُن سے باصرار کہا جائے کہ پانی ملا کر شراب پینے سے بدن لاغر ہو جاتا ہے اور بیر شراب کی خریداری مین اُنکے واسطے سہولت پیدا کی جائے۔ جو لوگ مطلق شراب نہین پیتے ہین اُنکو زائد مشاہرہ دیا جائے افسر لوگ اُنکی صحبت مین جایا کرین اور اپنا اثر اُن پر پیدا کرنے کی کوشش کرین۔ مجکو بارکون کے سبب سے پشاور مین زیادہ فوج رکھنے کی خواہش نہین ہے برخلاف اسکے مین اُس تعداد سے زیادہ نہ رہنے دونگا جسکی انتہا مرتبہ کو ضرورت ہے۔ لیکن تاوقتیکہ کچھ لوگ نہ رہینگے حفاظت نہین ہو سکتی ہے۔

مری سے سر جان لارنس پشاور کو گئے۔ کاٹن اور اِڈورڈس سے حفظانِ صحت اور دوسرے امور کے متعلق بہت گفت و شنید کی۔ سرحد کے بہت سے قلعون کا ملاحظہ کیا۔ اپنی آخری یادداشت واگزاشت پشاور جسکو مین تمام و کمال محول کر چکا ہون تحریر کی اور پشاور کے اُن سپاہیون کو جو اِس مقصد سے وہان صف آرا ہوے تھے یہ اشتہار پڑھکر سنایا کہ حضور ملکۂ معظمہ نے براہ راست ہندوستان کی حکومت اپنے اختیار مین لی ہے۔ اِس آخری مرتبہ جب وہ قلعہ کو دیکھنے گئے تھے تو رچرڈ ٹمپل اُن کے سکرٹری بھی ہمراہ تھے اور اُنھون نے اِس موقع کی کیفیت کو یون بیان کیا ہے۔

جس وقت ۱۸۵۸ء ختم ہونے کے قریب آیا تو جان لارنس نے آخری مرتبہ پشاور کے ملاحظہ کی غرض سے دریاے سندھ کو عبور کیا۔ اور مین اُنکی معیت مین تھا۔ جسوقت ہم نے بمقام اٹک جہان تیز دھارے کے کنارے وہان کا قدیم بھاری قلعہ دکھائی دیتا ہے دریاے سندھ سے عبور کیا تو اُنھون نے جیسا کہ اکثر اِس مقام کی تعریف کی تھی ارشاد کیا کہ یہ بڑا خوبی اور نفیس مقام ہے اور ملکی اعتبار سے بڑی وقعت رکھتا ہے حال مین اِس دریاے عظیم کے کنارے کوہ ہمالیہ کے مابین کسی بلندی کے مقام پر ایک پارہ زمین پھٹ کر دریا مین آ رہا اور کئی ہفتے تک پانی کو روکے رہا اس سے چند ہی گھنٹہ مین اُس مقام سے جہان شدت کے سیلاب تک پانی بڑھکر آتا تھا بیس فٹ اوپر چڑھ گیا تھا۔ دریاے کابل اٹک سے تھوڑی دور کے فاصلہ پر دریاے سندھ سے مل جاتا ہے۔ اس سیلاب سے دریاے کابل مین دو کنارون کی طرف پانی بہت بڑھ گیا اور مقام اتصال سے بیس میل اوپر نوشہرہ کی چھاونیون مین پانی چڑھ آیا تھا جسوقت ہم ایک بلند سطح سے درۂ پشاور کی طرف اُترنے لگے اور وہان سے مقام مذکور کامل طور سے دکھائی دینے لگا تو جان لارنس نے اِس موقع کی دشواریون کی طرف توجہ دلائی۔ اُنھون نے کہا یہان زرخیز اور آباد میدانون کو دیکھو جنکے چارون طرف ناہموار پہاڑیان واقع ہین جہان سے

سنگ دل دشمن ہر وقت نیچے اُتر کر لوٹ مار کر سکتے ہین - ہم اُس جگہ کے ایک متصل پہاڑ پر چڑھے جہان پشاور کے اُن ولایتی اشخاص کے رہنے کے لیے جو بخار مین مبتلا ہون ایک قیام گاہ قائم کرنے کی تجویز ہوئی تھی لیکن جان لارنس نے اِس تجویز کی مخالفت کی اور کہا کہ کبھی نہ کبھی خونخوار کوہستانی لوگ ضرور یہان کے ناتوانون پر آکر حملہ کرینگے اور اُنکو قتل کر ڈالینگے پشاور مین پہونچ کر جب ہم نے دیکھا کہ وہان کے بازار خوب بھرے ہوے ہین طرح طرح کی تجارتی چیزین جمع ہین ہندوستان اور وسط ایشیا کی پوشاکین ایک دوسرے سے خلط ملط دکھائی دیتی ہین نہرین اور نالے صاف شفاف بہ رہے ہین باغات لہلہا رہے ہین اور کھیتون مین آبپاشی ہو رہی ہے تو یہ سب باتین دیکھکر ہمکو بڑا تعجب معلوم ہوا - درۂ خیبر کی طرف جہان تک جانا ممکن تھا ہم لوگ وہان کے خوفناک راستون کو دیکھنے گئے بعد ازان ایک فوجی بدرقہ کے ساتھ درۂ کوہاٹ مین گئے کہ مبادا آفریدی سفاک ہم پر حملہ نہ کر بیٹھین - یوسف زئی لوگون کے علاقہ کے قریب بہت سے حفاظت کے تھانون کا ملاحظہ کیا اور ہنیری لمسڈن کے ساتھ جنکے ہمراہ گائیڈس کے کچھ لوگ تھے چڑیون کا شکار دیکھنے گئے[1]۔

پشاور سے سر جان لارنس سیالکوٹ کو گئے اور یہ موقع پاکر بمقام جمون رنبیر سنگھ جدید مہاراجہ کشمیر سے پہلی اور پچھلی ملاقات کرنے گئے - دونون رئیسون مین بہت سی عام ملاقاتین ہوئین اور ایک ملاقات رات کو بڑی رازداری سے ہوئی - تحریری شہادت کے طور پر تائید پہونچنے کے ساتھ یہ افواہ اُڑی تھی کہ ہمارے خلاف جنگ بہادر لائق اور زور آور وزیر نیپال مہاراجہ کشمیر اور امیر کابل کے مابین خط و کتابت ہوتی تھی - خیال کیا جاتا تھا کہ دوست محمد خان امدادی وظیفہ کے موقوف ہو جانے سے ناراض ہو کر جلال آباد مین آئے تھے اور اُنکے ارادے دوستانہ نہین تھے - رنبیر سنگھ ناتجربہ کار شخص تھے اور اپنے باپ کے برابر ملکی عقلمندی اور زور نہین رکھتے تھے - اور اُدھر جنگ بہادر کے ہاتھ مین جیسا کہ ہمکو خوب معلوم ہے ایک دھوکے کا تاش یعنی معزول مہارانی لاہور تھین جو کھٹمانڈو مین زیر تولیت جنگ بہادر تھین اور جنگ بہادر اُس تاش کو غدر مین ضرور کھیلتے اگر اُنکو اس سے کچھ اپنا فائدہ دکھائی دیتا - سر جان لارنس اِس زمانہ مین ساری فوج دہلی کو بھیج چکے تھے پس اس وقت مین اگر یہ کارروائی ہوتی تو ہماری حالت مین بہت ہی خرابی پڑتی - جنگ بہادر نے لکھنؤ کے معرکے مین ہمکو معقول مدد دی تھی لیکن اِس امر کے باور کرنے کی وجہ پائی گئی کہ وہین سے جنگ بہادر کی طبیعت کچھ پھر گئی تھی - اسواسطے اب بھی کچھ تعجب نہین تھا اگر یہ سازش عمل مین آتی - لیکن سر جان لارنس رات کو رنبیر سنگھ کی ملاقات کے بعد بالکل اِس امر سے متیقن ہو کر واپس آئے کہ اُس حصۂ ملک کی طرف سے کسی طرح کا خطرہ نہ کرنا چاہیے - اور یہان شاید مین بہت اچھی طرح سے ایک قصہ کو بیان کر سکتا ہون جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سر جان لارنس ویسی اشخاص کی طبیعتون کو اُسی طرح قابو مین رکھے ہوے تھے جس طرح غدر کے زمانے مین پنجاب اور بلکہ برٹش گورنمنٹ مین

[1] کتاب مین اینڈ ایونٹس آف مائی ٹائم ان انڈیا مصنفہ [illegible]

اُنکی کیفیت یہی۔ جے۔ ایچ۔ بٹن نے مجھ سے بیان کیا کہ۔

سنہ ۱۸۵۸ء مین مین کانپور کا جج تھا اور جب سر کالن کیمبل کی آخری فتح لکھنؤ کے بعد ہان فوج واپس آئی تو نیپالی سردار جنگ بہادر جو الہ آباد مین حضور وائسراے کی قدمبوسی کو جاتے تھے کانپور مین آئے۔ مین جنگ بہادر کا ایک پرانا دوست تھا اور کماؤن مین جب کمشنر تھا تو انکو اکثر مرتبہ دیکھا تھا اور جسوقت وہ یوروپ سے واپس آنے کے بعد لندن اور پیرس کے گناہ ہمالیہ کی برف اور مقدس مندرون مین دھونے آئے تھے اور میرے علاقہ سے گذرے تو مین نے اُنکا استقبال کیا تھا۔ اب ہم سے اُنسے بے تکلفانہ طور پر ملکی معاملات کے متعلق بڑی بڑی باتین ہوئین اور اُنھون نے جسوقت یہ دون کی لی کہ لکھنؤ میرے ہی سبب سے اصل مین فتح ہوا ہے تو مجکو بڑی ہنسی معلوم ہوئی۔ لیکن اُنھون نے جو کچھ اسکے متعلق بیان کیا کہ غدر کے زمانہ مین بڑے بڑے دیسی رجواڑون کی کیا کیفیت تھی تو اُسکو مین نے بڑے شوق سے سُنا۔ منجملہ اور باتون کے ایک بات اُنھون نے مجھسے یہ بیان کی تھی کہ "آپ دیکھتے ہین کہ مین سیدھا رہا اور یہ امر اس مصیبت کے زمانہ مین آپ کی گورنمنٹ کے حق مین بہت مفید ہوا"۔ مین نے کہا "فرض کیجیے آپ سیدھے نہ رہتے تو کیا کرتے"۔ جنگ بہادر نے جواب دیا "وہ کیا کرتا۔ مین مہارانی لاہور کو جان لارنس کے تنگ کرنے کے لیے چھوڑ دیتا اور اُسوقت انگلستان کیا کرتا"۔ مین نے سنہ ۱۸۶۴ء مین اس قصہ کو سر جان لارنس سے شملہ پر بیان کیا اور اُنھون نے کہا کہ جنگ بہادر نے اپنے اختیار کے بیان کرنے مین مبالغہ کیا ہے لیکن اسمین شک نہین کہ "اگر مہارانی کی طرف سے خروج ہو جاتا تو پنجاب مین سخت کھل بلی پڑ جاتی"۔

اور جس طرح سے سر جان لارنس کو نیپال کے دور دراز گوشہ مین لوگ انگلستان کی قوت زور اور تحمل خیال کرتے تھے ہمکو یقین کرنا چاہیے کہ اُس سے زیادہ صوبۂ پنجاب مین وہ خیال کیے جاتے تھے۔ پنجاب مین تو جان لارنس کا سکہ ہی جما ہوا تھا۔ دیسی لوگ اصل بادشاہ اُنھین کو سمجھتے تھے۔ مثلاً جب دہلی مین ہماری فوج کی نسبت کارروائیون کو دیکھکر ایک روز اُنھون نے راجہ تیج سنگھ سے جو پنجاب کے بڑے صاحب اختیار راجہ تھے کہا کہ "مین سمجھتا ہون مجکو خود جانا چاہیے"، تو تیج سنگھ نے پہلے تو چند لمحہ تک نظر گڑا کر اُنکی طرف دیکھا اور اُسکے بعد بڑا زور دیکر اس بات کو بیان کیا کہ "صاحب جو اچھے آدمی ہون آپ سب بھیجد یجیے اور جتنے آدمی آپ کے دل مین آئین اُسقدر روانہ کر دیجیے مگر خود نہ جائیے۔ جب تک آپ یہان موجود ہین سب اچھا اچھا ہوتا جائیگا۔ لیکن اِدھر آپ نے پیٹھ پھیری اور اُدھر جو کچھ ہو جائے بعید نہین ہے"۔ اور ایک مرتبہ اور جب آرتھر برینڈرتھ صاحب ایک ڈاک گاڑی مین جسکا کوچبان ملتان کا ایک دیسی باشندہ تھا اُس روز سوار جاتے تھے جن کے دوسرے دن سر جان لارنس انگلستان کو روانہ ہونے والے تھے اور گفتگو ہوتے ہوتے اس امر کا تذکرہ آیا تو اُس ہندوستانی نے بلا تصنع گھبرا کر کہا کہ "کیا اب پنجاب مین کوئی دغدغہ نہین رہ گیا جو وہ جاتے ہین"۔

سلہ ہیلم ای اسمتھ کی لائف آف لارڈ لارنس جلد ۲ ص ۲۴۶

سلہ سیلیکشنز ریکارڈ ہی ایشن آف این اشین آفیشل صفحہ ۱۲۵—

جان لارنس جیساکہ اُسکا اور ہر ایک باشندۂ پنجاب کا خیال تھا تمام معاملات کے لنگر تھے اور وہی ایک ایسے بحری واقفکار تھے جو اِس جہاز کو سیدھا چلا سکتے تھے۔

جب اِس "دسہ گانہ سازش" کا خطرہ جاتا رہا تو سر جان لارنس نے یکم جنوری ۱۸۵۹ء سے پندرہ مہینے تک کی رخصت کے لیے اپنی آخری درخواست روانہ کی۔ اب وہ نہایت خوشی اور اطمینان سے ایسا کر سکتے تھے۔ لارڈ کیننگ کو اُنھون نے لکھا کہ "اِس پار سے اُس پار تک سارے ملک مین امن وامان قائم ہے۔ واقعی مجکو یاد نہین پڑتا کہ ایسے خیرخواہ اور قانع یہان کے لوگ مین نے کبھی دیکھے ہون۔ پچھلے مرتبہ جب مین یہان سے گیا تھا اُسوقت اور اِسوقت کے مابین پشاور مین نہایت صریحی طور پر فرق عظیم معلوم ہوتا ہے۔ اندرونی ملک مین بھی مجکو کوئی خطرہ نہین ہے"۔

اب صرف ایک امر کا خطرہ باقی رہگیا تھا اور اُسکے بارے مین بھی یعنی اِس امر کے متعلق کہ پنجابی فوج کی تعداد زیادہ تھی اُنھون نے لارڈ کیننگ اور اپنے جانشین منٹگمری اور ولایت مین لارڈ اسٹینلی سے اصرار کرنے مین کوتاہی نہین کی۔ لارڈ کیننگ کو وہ لکھتے ہین کہ:-

پنجابی سپاہ کا چال چلن بہت غنیمت ہے لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ اُسکی تعداد یہان بہت ہے۔ تمام ہوشیار دیسی باشندے اِس امر کا خیال کرتے ہین جسوقت جنگ ختم ہو جائیگی اور پنجابیون کو اپنی جمعیت پر لحاظ کرنے کا موقع ملیگا تو ہمین بڑا خطرہ متصور ہے۔ اُنکے توپخانہ کی تعداد قلیل ہے اور اُسکو بھی کم کر دینا چاہیے۔ زیادہ خطرہ قواعددان پیادون سے ہے اور مین جس اصرار کے ساتھ حضور کو لکھون کبھی اِس بات مین مبالغہ نہین ہو سکتا کہ حضور عالی اُنکی تعداد کو گھٹا دین۔ آیندہ تین مہینے کے عرصہ مین ہم اطمینان تمام اُن کئی ہزار آدمیون سے نجات حاصل کر سکینگے۔ مجکو یقین نہین ہے کہ فی الحال ان لوگون کے دلون مین کوئی بدی ہوگی۔ لیکن ہندوستانی سپاہی بڑے بیوقوف ہوتے ہین اُنکو ایک جنونانہ خیال یہ ہے کہ اُنکی جمعیت بڑی وقعت رکھتی ہے اور جس حالت مین ہمارے انتظام کے ذریعہ سے اُنسے بہت کچھ کام نکل سکتا ہے اُسی حالت مین اُنکی ذات سے پریشانی بھی بہت ہوتی ہے۔ ایک کمزور بیوقوف یا ظالم افسر چھ مہینے مین اُس سے زیادہ نقصان کریگا جسقدر فائدہ ویسے چھ اچھے افسر سال بھر مین کر سکینگے۔ اِس بات سے البتہ کسیقدر اطمینان ہے کہ فوج پنجاب مختلف قوم لوگون سے شامل ہے۔ پٹھان لوگ اپنی پرانی عظمت کے خیال سے سکھون کی ہر ایک کاروائی مین شریک نہونگے اور اِدھر سکھ لوگ پٹھانون سے بالکل نفرت کرتے ہین بااینہمہ گو یہ امر کیسا ہی خلاف قاعدہ ہو لیکن بعض حالتون مین وہ متفق ہو سکتے ہین جب تک ہم صاحب قوت ہین اور اپنا اقتدار قائم رکھ سکتے ہین اُسوقت تک کثرت سے لوگ ہمارے مددگار رہونگے ہمارے دوست صرف اُسوقت ہم سے پھر جاتے ہین جب ہماری حالت کمزور ہوتی ہے۔

خوش قسمتی سے بہت دن گزرنے نہین پائے تھے کہ سر جان لارنس اپنے انتہا سے مرتبہ کے اطمینان کے ساتھ (کیونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ سلطنت کی حفاظت اسی پر منحصر ہے) اپنی چٹھیون مین اپنے دوستون کو لکھنے کے قابل ہوگئے

کہ لارڈ کیننگ آخرکار اِس بات پر رضامند ہوگئے کہ بتدریج مگر زیادتی کے ساتھ پنجابی سپاہ گھٹادی جاوے۔ اور ۲۶ ویں کو وہ لاہور مین ہندوستان سے روانہ ہونے کے لیے آخری انتظامات کی غرض سے داخل ہوے۔ لیکن منٹگمری صاحب کو اودھ کے معاملات سے فروری تک فرصت نہین مل سکتی تھی لہذا صاحب چیف کمشنر باوصف اپنے ڈاکٹرون کے اصرار کے پھر اپنے عہدے پر بہادری کے ساتھ جمے رہے تاآنکہ منٹگمری صاحب نے اُنکو سبکدوش کیا۔ یہ تھوڑی سی تاخیر کا زمانہ اِس امر مین بڑے کام آیا کہ اُنکے صوبہ کی آیندہ بہبودی کے لیے جو ایک واقعہ ہونے والا تھا اُسمین بڑے نمودار طریقہ سے وہ شریک ہوسکے۔

۸۔ فروری کو دو ہزار ہندوستانی رئیسون اور سردارون کے سامنے جو پنجاب کے مختلف حصون سے اُنکو خیرباد کہنے اور جلسہ دیکھنے کو آئے تھے اور تمام فرقون اور قومون کے ہندوستانی باشندون کے سامنے بھی جو کثرت سے جمع ہوے تھے اول پنجاب ریلوے کا اول چپا وہان کے اول لفٹننٹ گورنر نے اپنے ہاتھ سے کھودا۔ یہ امر بھی نہایت موزون تھا کہ ایک ایسی کارروائی جس سے تاریخ پنجاب کی ایک ایسی ضروری بات پیدا ہوئی جس سے پنجاب کی محنت اور مشقت کو ایسی تحریک ہوئی جس سے پنجاب کے وسائل کی اسقدر ترقی متصور تھی اور جس سے پنجاب کی حفاظت دوچند ہوگئی اُسکے مدارالمہام وہ شخص مع اپنے نامی گرامی بھائی کے ہوتے جو برٹش عروج کے ابتداے ایام سے تعلق رکھتے آتے تھے جنھون نے بدانتظامی کی جگہ تسلط قائم کیا اور کشت و خون اور افلاس کے بدلے بمقابلہ حالت سابق امن و امان اور ترقی دولت کے باعث ہوے۔ یہ ریلوے امرتسر اور لاہور کو ملتان سے ملادینے کی غرض سے تعمیر کی گئی تھی۔ یہ دو سو چالیس میل کا فاصلہ تھا اور امید کی گئی کہ جسوقت یہ قاعدہ کے ساتھ چلنے لگیگی اور دریاے سندھ مین عمدگی کے ساتھ جہاز آنے جانے لگیگا اور ایک اور ریلوے کوٹری سے کرانچی تک تعمیر ہوجائیگی تو پنجاب مین انگلستان کا آدمی سابق کی نسبت دو ہفتے پیشتر پہونچ سکیگا اور وہ بلافصل سمندر سے مِل جائیگا جو ہماری سرحد کی عمدہ ترین حفاظت ہے۔ اِس موقع پر جو نقرئی پھاوڑا جان لارنس کے آگے لایا گیا تھا اُسپر یہ فقرہ لکھا ہوا تھا "ٹام بیلو گوام پیس" جو اِس ریلوے اور اُس شخص کے بہت ہی مناسب حال تھا جس نے اُسکا پہلا چپا کھودا تھا۔ اور جب اپنی اصلی قوت سے سر جان لارنس نے کھدی ہوئی مٹی ننھی گاڑی مین بھرلی تو دیکھنے والون نے دیکھا کہ اُنکی ایک قوی ضرب سے پھاوڑے کا پھل بڑی دور تک مڑ گیا تھا۔ اپنی زندگی کے ہر ایک زمانہ مین وہ صیغۂ تعمیرات کے متعلق مزدور کا کام بھی اُسیطرح سے کرسکتے تھے جس طرح صوبہ کی حکمرانی کا کام کرتے تھے۔ اسکے دو ایک برس بعد ہندوستانی معاملات کی کسی کمیٹی پارلیمنٹ کے چیرمین نے بسبیل اتفاق اُنسے پوچھا کہ کیا آپ یہ نہین خیال کرتے ہین کہ تھوڑے زمانہ مین کسی ریلوے کو زیادہ نقصان پہونچنا مشکل بات ہے۔ اُنھون نے جواب دیا کہ اگر میرے پاس ایک اچھا

گرا ؤ باز ہوا اور دو ایک گھنٹہ کی مہلت ملے تو "مین سمجھتا ہون کہ اُسکو کسیقدر نقصان پہونچا سکتا ہون"۔ دیکھنے والے کہتے ہین کہ جانؔ لارنس نے اسطرح سے یہ جواب دیا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اِس آزمایش کرنے کے خواہشمند تھے۔ آرتھر برینڈرتھ صاحب لکھتے ہین کہ "مجکو اِس بات مین ذرا بھی شبہہ نہین ہے کہ وہ ریل کے چلنے مین سخت مزاحمت پیدا کر سکتے تھے"۔

ص ۳۵۳ جسوقت جانؔ لارنس کی روانگی کا زمانہ قریب آیا تو ہمدردی تعریف اور افسوس کی علامتین ہر حصۂ ملک کے دیسی اور ولایتی اشخاص کے پاس سے آنے لگین علی الخصوص جسوقت جانؔ لارنس لاہور سے روانہ ہونے ہی کو تھے تو ایک رخصتی کا ایڈریس اُنکے روبرو پیش کیا گیا جو کیت و کیفیت مضامین مندرجۂ فیہ اور سلاست بیان اور اُس ذاتی اور قریبی واقفیت جانؔ لارنس اور کارگزاری جانؔ لارنس کے اعتبار سے جو اُسکے اکثر دستخط کرنے والون کو حاصل تھی اُس قسم کے اور ایڈریسون سے بطور کافی ممتاز تھا اور اِس باعث سے جانؔ لارنس کے اِس پرجوش زمانہ کے حالات کے خاتمہ پر بیان کرنے کے لیے نہایت موزون ہے۔ وہ ایڈریس یہ ہے۔

ہم راقمان فی الذیل افسران محکمۂ سِول و ملیٹری وغیرہ ملازمین یا سکنائے علاقجات پنجاب اِس موقع پر جب آپ یہان سے رخصت ہونے پر کمر باندھے کھڑے ہین متمنی اِس امر کے ہین کہ بحیثیت افسر سرکاری اِس ملک کو آپ کی ذات سے جو فائدہ پہونچا ہے اُسکا اعتراف کرین۔

ہم مین سے بہت لوگون کو کئی سال یہان رہتے ہوے گزرے ہین اور بعض لوگ آغاز عملداری سلطنت برطانیہ سے برابر یہان مقیم رہتے آئے۔ پس یہ سب اشخاص عرصۂ دراز سے آپ کے کارہاے نمایان کو بذات خاص معلوم کرتے آئے ہین۔ ہم مین سے بعض لوگون کو بمقابلہ اورون کے تھوڑا ہی زمانہ یہان رہتے ہوے گزرا ہے لیکن اتنے دنون مین بھی اُنھون نے عام انتظام معاملات کے متعلق آپ کی استعداد کے اثر کو بخوبی دیکھ لیا۔

ہم مین سے وہ لوگ جنھون نے مدبرون اور سفیرون کی حیثیت سے کام کیا ہے خوب جانتے ہین کہ آپ نے نازک اور مشتبہ ماتحتین ہندوستان کے فرمانروایون کے ساتھ جو اِس صوبہ کو چارون طرف سے گھیرے ہوے ہین کیسا دوستانہ تعلق قائم رکھا۔ اور کیونکر ساری وسیع ناہموار اور دشوار گزار سرحد مین جنگلی اور جنگی جرگون کے ساتھ نباہ اور اپنا کام کیا۔ نہ تو نامناسب طور سے اُنکے ساتھ دست اندازی کی اور نہ اپنی کوئی ضروری شے دب کر اُنکو دے دی۔

جو لوگ صریحاً سِول انتظام سے تعلق رکھتے ہین وہ جانتے ہین کہ اندرونی ملک مین دیسی جاگیردارون اور رئیسون کو درشتی اور نرمی کے ساتھ آپ نے اپنا دوست رکھا اور ہندوستان کے ادنےٰ درجہ کے لوگون یعنی کاشتکارون کاریگرون اور محنت پیشہ لوگون کے کیسے دوست رہے۔ وہ خوب جانتے ہین کہ آپ نے بڑی کامیابی سے اِس امر کی کوشش کی کہ ٹکس کم ہو جائے۔

جوڈیشل صیغہ مین اصلاح ہوجائے جان و مال کی قرار واقعی حفاظت ہوجائے خزانے کے معاملات ہوشیاری اور کفایت شعاری سے
انجام پائین۔ پید اوار مین ترقی ہو اور جہان تک گورنمنٹ اپنے مالی اور عاملانہ وسائل سے مدد دے سکے اُس کے موافق
محکمۂ تعمیرات کے کام جاری ہون۔ دنیاوی تعلیم کا ایک عام پسند انتظام ہوجائے رعایا کے آگے سچے مذہب عیسائی کی کیفیت
اسطور سے ظاہر ہوجائے کہ مذہبی اعتدال کے اُن اصولون مین رخنہ نہ پڑنے پائے جو دیسی رعایا کے ساتھ برتاؤ کرنے مین
برٹش گورنمنٹ کے ہمیشہ ہادی رہے ہین۔ وہ خوب جانتے ہین کہ آپ نے بہبودی سلطنت کے لیے ہمیشہ کس دلسوزی ص ۳۵۳
اور بیغرضی سے ملک کا انتظام کیا۔ سول افسر ہمیشہ آپ کے ذریعہ سے عمدہ سبق پاتے گئے اور آپ سے عمدہ ترین ہدایات
اُنکو حاصل ہوئین اور ایسے بہت سے لوگ ہین جنکو آپ کے کتب سے متعلق ہونے کا افتخار ہے۔

ہم مین سے جو لوگ پنجابی سپاہ مین کام کرچکے ہین وہ خوب جانتے ہین کہ جب پُرانی فوج سرحد مین تھی تو اُس زمانہ مین
کیونکر آپ نے برسون فوجی انتظام قواعد اور خدمت کے اُس بلند جھنڈے کے قائم رکھنے کی کوشش کی جسکے نتائج اُسوقت ظاہر ہوے
جب فوج بنگال مین بلوہ ہونے پر مختلف رجمنٹین دہلی اودھ اور ہندوستان مین گورون کی سپاہ کے مددگار کے طور پر طلب کین
اور تمام موقعون پر اُنھون نے انگلش لوگون کے رفیق بننے کی لیاقت ثابت کی۔ وہ خوب جانتے ہین کہ کیونکر ابتدا ہی سے آپنے
اُس جنگی پولیس کے قائم رکھنے مین مدد کی جس نے ۱۸۵۷ء کے نازک زمانہ مین سول اختیار کا قوت بازو اپنے کو ثابت کیا تھا۔
وہ خوب جانتے ہین کہ کیونکر آپ نے اُس جدید پنجابی سپاہ کے بھرتی کرنے اور قائم رکھنے مین مدد کی جس نے حال کی مشکلات مین
پنجاب کی امن وامان قائم رکھنے مین بہت کچھ شرکت کی اور احاطۂ بنگال کے اکثر حصون مین ایسی ایسی بہادری کے کام کیے۔

ہم مین سے وہ تمام لوگ جو فوجی افسر ہین خوب جانتے ہین کہ جس وقت ہندوستان کے خلفشار سے پنجاب مین کھلبلی
مچگئی تھی تو جنگی حکام سے اتفاق کرکے آپ نے اندرونی ملک مین امن وامان قائم رکھی اور سرحد کے باہر اور اندر اپنے دوستون
اور رعایا کو اپنے قابو مین رکھا اور جس وقت شمالی ہند مین ہماری حکومت کے قائم رکھنے کا دار ومدار صرف دہلی کے قبضہ پر
منحصر تھا تو آپ اِس بات کا خیال کرکے کہ امر مذکور انتہا سے زیادہ ضرور ہے اور اِس بات کا اندازہ کرکے کہ کم سے کم کسقدر سپاہ سے
پنجاب پر قبضہ قائم رہ سکتا ہے ہمہ تن اس امر مین مصروف ہوے کہ علی الاتصال فوج سامان جنگ اور خزانہ ہمارے بہادر ہموطنون کی
اعانت کے لیے جو محاصرۂ دہلی مین مشغول تھے پہونچایا جائے۔ اور اصل تو یہ ہے کہ اُس مہم اعظم کے انجام مین زیادہ تر وسائل آپنے
کیونکر جمع کیے اور پنجاب سے وہان کے وسائل لے کر اسقدر سا آپ نے دہلی کے معرکے مین صرف کیے کہ پنجاب کی حفاظت بالکل خطرہ
ہوگئی تھی۔ وہ خوب جانتے ہین کہ امن وامان کے قائم ہونے کے بعد آپ نے گورنمنٹ کی ولایتی اور دیسی سپاہ کے اسطور سے
بندوبست کرنے کی کوشش کی جس سے یہ ضروری صوبہ مضبوطی اور استحکام کے ساتھ قبضہ مین رہ سکے۔

بالآخر ہم لوگون مین سے ہر درجہ اور ہر پیشہ کے ہر شخص کو اس بات سے آگاہی حاصل ہے کہ آپ نے سرکاری کامون کے
انجام مین انتہا سے مرتبے کی کوشش کی اور کبھی اُس سے افسردہ نہین ہوے ہمیشہ اپنے ارادہ پر قائم رہے اور جس بات کا ارادہ کیا

حص ۳۴۳ سچے دل سے کیا۔ ذاتی واقفیت یا شہرۂ عام سے ہم سب لوگون کو یقین ہے کہ ایسے سخت زمانہ مین آپ کی خوش انتظامی اور استقلال سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدا نے شمالی ہندمین برٹش حکومت قائم رکھنے کا آپ ہی کو ذریعہ قرار دیا تھا۔ بے شک ایسے بہت سے اشخاص ہین جن کو آپ کا شکریہ اِس بات کے واسطے ادا کرنا چاہیے کہ اُس خوفناک زمانہ مین آپ نے اُنکو اور اُنکے عیال و اطفال کی جانون کو بچا لیا۔

ہم لوگون کو اسپر فخر و مباہات کرنا چاہیے کہ آپ کی خدمتون کا ہماری فیاض ملکہ اور علی العموم تمام ملک نے اعتراف کیا۔ اور ہم بڑے اطمینان سے اِس بات کو دیکھتے ہین کہ آپ اِنگلستان مین ایسی حیثیت پر رہینگے جس سے اُن اصولون کو بنا سکین گے جن اصولون سے آپ نے ہمیشہ ہندوستان مین کارروائی کی ہے اور آپ کو اِس بات سے یقین رکھنا چاہیے کہ اِنگلستان اور اِنگلستان کے باہر آپ کے ہموطنون مین ایسا کوئی شخص نہوگا جو آپ کی خوشی بسلامتی اور کامیابی کے لیے آپ کے حق مین دل سے دعا نہ کرتا ہوگا جو لوگ پنجاب اور اُسکے مضافات مین آپ سے متعلق رہے اُنکا ذکر نہین۔

اِس ایڈرس پر ۲۸۲ سِوِلین ۷۴ بری اور بحری افسران فوج ۱۵ آبادریون اور ۸۳ ایسے جنٹلمینون کے دستخط تھے جو گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہین رکھتے تھے۔ اور ایک مرتبہ مین اِس بات کو اور بیان کرتا ہون کہ اِن لوگون مین سے ہر شخص اُن باتون کا چشمدیدہ گواہ تھا جو ایڈرس مین لکھی گئی تھین۔ یہ لوگ آغاز عملداری پنجاب سے جان لارنس کے ساتھ ملک کے اندر اور باہر رہے تھے اور اب تک یہی کیفیت تھی یہ لوگ اُس پردے کے پیچھے رہے تھے جس کی نسبت نکتہ چین لوگ کہتے ہین کہ اُس رستم وقت اور اُسکے پرستارون کے درمیان (اگروہ آیندہ کو پرستار رہین تو) پڑا رہنا مناسب ہے۔ ان مین سے بعض لوگ اُنکے بڑے بھائی کے پیرو تھے اور اُنکے جانے کی وجہ سے اب بیدل ہوگئے تھے اور جس طرح سے مرحوم کو لارڈ ڈلہوزی نے پنجاب سے باہر کردیا تھا اُس سے ناراض بیٹھے تھے اور اُنکی یہ ناراضی حق بجانب تھی۔ اور یہ لوگ ابتدا مین اُنکے جانشین کی ماتحتی مین کام کرنے کو چندان رضامند نہین تھے۔ اس جانشین کی وجہ سے اُن مین سے اکثرون کو رنج پہونچا تھا کیونکہ اُسنے اکثرون کو بکرات و مرات کسی نہ کسی عہدہ جسپر اُن کے دانت لگے تھے اور جسکے لیے وہ اپنے کو متصف سمجھتے تھے نظرانداز کردیا۔ کیونکہ وہ سرکاری کامون کے متعلق اپنی انتہاے مرتبہ کی دلسوزی کے سبب سے دوست دشمن کسی کو ایسا عہدہ نہین دیتے تھے جسکو یہ نہین سمجھتے تھے کہ وہ ایسے عہدہ کے لیے زیادہ موزون ہے۔ اِسپر بھی اِس ایڈرس مین جو کچھ اُنھون نے لکھا تھا بہت سمجھکر اور اتفاق راے سے اُنکی نسبت لکھا تھا۔ آیا کبھی کسی فرمانروا کو اِس سے عمدہ تر یا اس سے زیادہ قطعی ثبوت اپنی سرکاری خدمتون اور ذاتی نیکیون کا ملا ہے۔

ایڈرس کا جواب یہ ہے۔

جنٹلمینون۔ مین تہ دل سے آپ لوگون کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ میری تاچیز خدمات پنجاب کا آپ نے

ایسے چیدہ اور سنجیدہ الفاظ مین اعتراف کیا گیا ہے۔ مجکو اُن فوائد سے بخوبی آگاہی حاصل ہے جو مجھ ایسے افسر کے لیے اپنے ہمجنس ص ۳۵۵
ملازمون کے اتفاق سے حاصل کرنا لازم ہین لیکن مین نے اپنے انتظام کے زمانہ مین ہمیشہ اِس سے بھی بڑھے ہوے خیالات پر
عمل کیا ہے آج اسقدر صاحبون نے جو ذاتی واقفیت اور روزمرہ کے تجربہ سے میری نسبت عمدہ راے قائم کرسکتے ہین
جس طور پر میری تعظیم کی ہے اُس سے مین انتہاے مرتبہ کا شکرگزار رہوا۔

مجکو عرصہ سے اِس بات کا خیال رہا کہ ہندوستان مین دوسرے تمام ملکون سے اِس بات کا خیال رکھنا گورنمنٹ پر
زیادہ لازم ہے کہ وہ لائق مستعد اور بلند حوصلہ افسرون کو اپنی ملازمت مین رکھے۔ ایسے افسرون سے جس بات کا انتظام
کیا جائیگا عمدہ ہوگا۔ اگر ایسے افسر ہون تو عمدہ سے عمدہ قوانین اور ضوابط محض ردی ہو جاتے ہین۔ چونکہ میرے خیالات
یہ ہین اس سبب سے اپنے امکان بھر مین نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی کہ ایسے ہی آدمی جمع کرون اور اپنے منصب
اور ذاتی اثر سے جہان تک میرا کہنا چل سکا مین نے یہی کیا۔ منجملہ اُن بہت سے افسرون کے جنھون نے پنجاب مین کام کیا ہے
اور جو اپنی موجودہ حیثیت براہ راست یا بتوسط میری مدد سے رکھتے ہین مین ایمانداری سے تسلیم کرسکتا ہون کہ اُن مین سے
ایسا کوئی شخص نہین ہے جسکی نسبت مجکو یہ نہ معلوم ہو کہ اُس عہدہ کے لیے وہ شخص سب سے زیادہ موزون ہے جسکو
کبھی کسی شخص کی تقرری مین ذاتی لحاظات یا سرپرستی کے دعوون کا خیال نہوا ہوگا۔ پس اگر میرا انتظام پنجاب قابل تعریف ہے
تو وہ خاص کر اسی سبب سے ہے اور بیشک اِس کارروائی پر عمل کرنے مین مجکو بہت معقول صلہ ملا۔

جس وقت ہندوستان مین دیسی فوج کے ایک مجمع کثیر نے پہلے پہل آثار بغاوت ظاہر کیے اور شہر بشہر نا راضی
پھیلتی گئی تا آنکہ ہندوستانی سپاہ مقیم پنجاب بھی بدظن ہوگئی اور صرف اِس بات کی منتظر تھی کہ بلوہ کرنے کا موقع کب آتا ہے
تو مجکو اُس وقت پنجاب مین برٹش عظمت قائم رکھنے کے وسائل کو بڑی فکر سے بہم پہونچانا تھا۔ جو سول اور فوجی افسر
میرے اختیار مین تھے اُنکے اوصاف پنجاب کی جو فوج بھرتی کی گئی تھی اور سول گورنمنٹ کے ذریعہ سے جسکی تعلیم و تربیت
ہوتی تھی اُسکی عمدگی اور رجواڑون اور رعایا کی خیرخواہی اور اُسی طرح برٹش سپاہیون کی بہادری سے آیا مجکو عوام الناس مین
امن و امان قائم رکھنے اور ہندوستان کو مدد پہونچانے کے وسائل بہم پہونچے یا نہین۔

پنجاب جو اکثر کمزوری اور خطرہ کا سرچشمہ خیال کیا گیا ہے اُس زمانہ مین سلطنت کی حفاظت کا قلعہ ہوگیا تھا۔ پشاور سے
دریاے جمنا تک صوبہ کے ہر ایک حصہ مین سول افسرون کا ایک ایسا گروہ تھا جنھون نے ہر مشکل کے کام کو جس پر وہ
مقرر کیے گئے انجام کیا۔ ایک افسر نے بھی اپنا عہدہ نہین چھوڑا دور دراز اضلاع مین افسر لوگ صرف معدودے چند ص ۳۵۶
اہالیان پولیس کے ذریعہ سے ایک عام بدظن اور بدخواہ رعایا کے درمیان ملک کو سنبھالے رہے انتظام ملک کی خدمتین اُسطور سے
انجام ہوئین جسطرح امن و امان کے زمانہ مین ہوتی تھین۔

قدیم پنجابی فوج کی قاعدہ دانی استقلال اور بہادری کی بابت برٹش گورنمنٹ کو ہمیشہ کے لیے شکرگزار رہنا چاہیے

چونکہ اس فوج پر نہایت عمدہ عمدہ افسر اور کمانیر مقرر تھے اور ایشیا کے برٹش مقبوضات کی جنگلی سرحدمین دُور دُور تک علی الاتصال آٹھ برس تک خدمت کرکے تعلیم پائی تھی اور زور آور جنگجو پہاڑی جرگون سے برابر لڑائی کرتے رہے اسواسطے اُسکے سپاہیون نے بہت عمدہ کارگزاریان کین۔ ایک حصہ اُس فوج کا اُدھر سرحد پر چھوڑدیا گیا اور باقیماندہ سپاہ غدر کے شروع ہوتے ہی کچھ تو پنجاب کے بدظن ہندوستانی سپاہیون کے خوف دلانے اور کچھ ہمارے بہادر ہموطنون کے ساتھ جنگ ہندوستان کے خطرے او رناموری مین شریک ہونے کے لیے روانہ کی گئی۔

ضرورت وقت کے سبب سے جس نئی سپاہ کو مجھے کثرت سے بھرتی کرنا پڑا تھا اُسکا چال چلن بلا استثنا اچھا رہا اور بہت سی سپاہ نے پُرانی رجمنٹون کی طرح بہادری اور جانفشانی دکھلائی۔

پھر جو برٹش رجمنٹین پنجاب مین کام کرتی تھین اُنکے افسرون اور سپاہیون کا مین شکرگزار ہون جنھون نے اِس خوفناک مہم مین اپنی بہادری اور استقلال کو ثابت کیا۔ اُنھون نے جو جو کام کیے ہین وہ ہمیشہ مشہور رہینگے میرے بیان کی کچھ حاجت نہین ہے۔ جسوقت سے وہ انگلش رجمنٹین جو شملہ کے پہاڑون کی چھاؤنیون مین رہتی تھین مئی ۱۸۵۷ء کی جلتی ہوئی دھوپ مین دہلی کو روانہ ہونے لگین اُس وقت سے روزمرہ اُنپر یہی مصیبت رہی کہ یا تو دھوپ اور پانی مین آب ہوا کی صعوبت اُٹھانا پڑی یا معرکۂ جنگ مین بیماری اور موت کی سختیان جھیلنا پڑین۔ اُدھر تو جن دشمنون سے مقابلہ کرنا تھا اُن کی تعداد لاانتہا تھی اور ادھر دھوپ باغیون سے بھی بڑھکر مہلک دشمن تھی۔ صرف چند ہفتہ کے عرصہ مین سیکڑون بہادر سپاہی بخار پیچش اور ہیضہ مین مبتلا ہو کر مر گئے لیکن اُنکے ساتھی جو زندہ بچے تھے وہ بیدل نہین ہوے۔ مرتے دم تک اُنھون نے بیماری اور موت کا نہایت مایوسی کی حالت مین مقابلہ کیا۔ پنجاب مین جو سپاہ ملک پر قبضہ رکھنے کے لیے باقی رہ گئی اُسنے بھی اِسی طرح کی ہمت اور ثابت قدمی ظاہر کی۔ جمعیت قلیل اجنبی ملک اور سامنا ایسے دشمنون کا جو صرف موقع ہی دیکھا کرتے تھے کہ کب پھوٹ پڑین ایسی حالتون مین اپنے ضوابط استقلال اور تحمل کا قائم رکھنا انھین لوگون کا کام تھا۔

آخر مین اِس بات کا مین بڑی خوشی سے اعتراف کرتا ہون کہ اِس صوبہ کے فوجی حکام کا مین اِس بات کے لیے بہت شاکر ہون کہ اُنھون نے میرے ساتھ بڑی محبت اور پاسداری کی۔ شاید اور کبھی اِس سے زیادہ میرے ساتھ نہ سلوک ہوا ہوگا۔ تمام انتظامات مین جو مجکو عوام الناس کی حفاظت کے متعلق کرنا پڑے تھے اور جن مین ہم سب متفق ہو گئے تھے اُنھون نے ہمیشہ مستعدی اور سرگرمی سے ہماری شرکت کی۔ جنٹلمینون آپ لوگون نے مجکو جو بھاری اعزاز بخشا اُسکا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرکے آپ لوگون کو تندرستی مرفہ حالی اور اپنے وطن کو بسبیل تعجیل واپس جانے کی دعا دیتا ہون۔

۲۵ فروری کو منٹگمری صاحب آگئے۔ سر جان لارنس نے بغیر اِسکے کہ اُنکے دل کو کچھ ناگوار گذرتا حکومت منٹگمری صاحب کے سپرد کی اور دوسرے روز صبح کو یہ قصد کرکے لاہور سے روانہ ہوے کہ اب پھر اُسوقت تک واپس نہ آئینگے جب تک گورنر جنرل ہند کی حیثیت مین تزک و احتشام سے آنا نہو گا۔ ملتھن کوٹ سے وہ اسٹیمر پر سوار ہوکر

دریاے سندھ مین چلے اور اپنے انتہاے مرتبہ کی ناراضی کے اظہار کے لیے بڑی تیزی سے اسٹیمر کو سیٹی دلوادی اور نواب بہاولپور جنکی نسبت اُنکو یقین کامل تھا کہ غدر مین ہماری مخالفت کرنے پر آمادہ تھے لیکن اب اپنے اور ہمجنسون کی طرح سازوسامان لیکر دریا کے کنارے جان لارنس کو سلام کرنے آئے ہین داہنی طرف کھڑے رہگئے حیدرآباد مین جان لارنس بارٹل فریر کمشنر سندھ کے یہان جنھون نے عین وقت پر سچے دل سے اس خلفشار کے وقت مین مدد دی تھی مقیم رہے اپنی معمولی مہمان نوازی کی وجہ سے فریر صاحب سوچے تھے کہ اپنے نامی گرامی مہمان کی ایک عام دعوت کراچی مین کرینگے بنابران اُسکی تیاری بھی کر رکھی تھی۔ لیکن وقت تنگ تھا سر جان لارنس کو اُسوقت وطن کا ولولہ تھا۔ اِدھر اِس اشتیاق اور اُدھر (جیساکہ مین خیال کرتا ہون) اِس بات کے خیال سے کہ اُنکو شیر بنانا اور اِسپیچ دینا پڑیگی اپنی روانگی مین عجلت کی اور آخر کو جہاز پر سوار ہوکر بمبئی اور وہان سے انگلستان جانے کے ارادہ سے روانہ ہوے لارڈ اسٹینلی نے اپنی ایک پچھلی چٹھی مین جان لارنس کو لکھا تھا کہ "آپ کا نام اور آپ کے کام ہر شخص کی زبان پر جاری ہین۔ آپ اِس بات کے واسطے تیار ہو کر آئیے گا کہ انگلستان مین آپ کا استقبال اسطور پر ہوگا کہ بیس برس کے عرصہ سے کسی کا ویسا استقبال نہوا ہوگا"۔

ص ۲۵۰

باب نہم

جان لارنس کے انگلستان مین رہنے کا زمانہ

فروری ۱۸۵۹ء لغایت دسمبر ۱۸۶۳ء

سر جان لارنس سے شہر پیرس مین اُنکی زوجہ اور دو بڑی بیٹیون سے ملاقات ہوئی۔ یہان چند روز اُنھون نے قیام کیا اور اُنکے دوست آنریبل رینلڈ رتھم صاحب نے جو اُنکے ساتھ تھے لکھا ہے کہ دلّی مین اِس بات کی دھکی دینے سے کہ بین ڈوور کے میئر کو آپ کے آنے کی خبر دونگا میرے بے تکلف اور سیدھے سادے ساتھی کو کیسا غصہ آگیا۔ چنانچہ اُنھون نے بندوبست کیا کہ وہ اسٹیشن سے اِسطرح نکل جائین کہ کوئی شخص اُنکو دیکھنے نہ پائے۔ اسطرح ڈوور کے گھاٹ پر جو خلایق جمع تھی وہ منتظر ہی رہ گئی اور لارڈ واردن جماعت کا ایڈرس لیے ہوے کھڑے ہی رہ گئے اور وہ بلا توقف و مزاحمت سیدھے اپنی راہ چلے گئے اور لندن کے مکان نمبر ۱۶ اِنسٹیگ اسکوائر مین جا کر دم لیا جسمین کچھ دنون سے اُنکی زوجہ اور اُنکی بہن لیٹیشیا رہتی تھین۔ پندرہ برس کی مفارقت کے بعد اُس وقت اہالیان خاندان کی ملاقات نے عجب لطف دیا۔ لیکن اِس زمانہ مین بہت سی باتین بدل گئی تھین اُنکی ضعیف والدہ انتقال کر گئی تھین۔ کلفٹن کا قدیم مکان مع اپنے متعلقات کے گر گرا گیا تھا اُنکی بہن بیوہ ہوگئی تھین۔ ظاہر ہے کہ لندن مین اُن کے آنے کی خبر پوشیدہ نہین رہ سکتی تھی۔ اُنھون نے اپنا فرض منصبی سمجھکر بلا تاخیر انڈیا آفس مین

اپنے آنے کی رپورٹ کی اور وہان کے حکام نے اور اُسی طرح اُنکے نئے اعلیٰ افسر لارڈ اِسٹینلی نے بڑے تپاک سے اُنکا استقبال کیا۔ مبارکباد کے اَیڈرِسون کی چارون طرف سے بوچھار پڑنے لگی۔ مختلف عام گروہون کی جانب سے سِوِل اور مذہبی ڈِپیوٹیشن بذات خاص اُنکی ملازمت حاصل کرنے کے مشتاق تھے۔ ہر ایک عام جلسہ مین جہان اُن کے آنے کی امید ہوتی تھی ضرور کثرت سے خلائق کچھ اُنکی طرفداری کے لیے نہین بلکہ (جسطرح قدیم زمانہ کے آدمیون نے اِسکیپیو کے اِسپین سے واپس آنے کے وقت کیا تھا) اُس ناہموار چہرے کو ایک نظر دیکھنے کے لیے جمع ہوتی تھی جس نے ہماری مشرقی سلطنت کے بچانے مین اسقدر کوشش کی تھی۔ جسوقت اِس زمانہ کے سترہ برس پیشتر وہ اِنگلستان سے جانے لگے تھے تو سوا اُنکے چند اعزا اور احباب کے کوئی اُنکے نام سے بھی نہین واقف تھا اور اب جیسا کہ لارڈ اِسٹینلی نے لکھا تھا اُنکا اور اُنکے کام کا ذکر ہر زبان پر جاری تھا۔

عوام الناس کا خیر مقدم اور اَیڈرِس ایک ایسے زمانہ مین جب چھوٹی چھوٹی فضول لڑائیان کثرت سے ہوتی تھین اور جنمین ہمیشہ فتحمندی نہین حاصل ہوتی تھی ایسے روزمرہ کے معاملات ہوگئے تھے کہ مین بہت سی اُن تقریبات کا ذکر قلم انداز کیے دیتا ہون جو اُسوقت بڑی وقعت رکھتی تھین لیکن اس زمانہ مین بالکل بیحقیقت سمجھی جاتی ہین اور جن کم و بیش مشہور آدمیون کے ساتھ اُنکو کرنا ہوتا ہے وہ کسیقدر پریشان اور پشیمان ہوجاتا ہے لیکن دو ایک دلکش تقریبات کو جو جان لارنس کے ساتھ کی گئی تھین سرسری طور پر بیان کیے دیتا ہون۔

۳۔ جون کو آزادی شہر لندن جو ایک سال پیشتر اُنکے لیے تجویز کی گئی تھی ایک مجمع کثیر کے روبرو اُنکو عطا کی گئی اور وہ (جس طرح اُنھون نے امید ظاہر کی تھی کہ وہ اپنے ہندوستان کی عین پریشانیون کی حالت مین ایسا کرسکینگے) اِس قابل ہوسکے کہ گلڈ ہال مین کھڑے ہوکر بذات خاص اُس اعزاز کا شکریہ ادا کیا جو اُنکو دیا گیا تھا۔ کارپوریشن مذکور کے اِسٹینڈنگ کونسل نے کہا۔

اگر قدیم زمانہ کے شہر رُوم کو اپنے اقتدار کے عروج پر کارنیلیا کے دو مشہور بیٹون پر واجبی طور سے فخر و مباہات تھا تو بیشک برِٹین کو ہنری اور جان لارنس پر اُسی طرح کا ناز ہوسکتا ہے او یہ نظیر اُسی طرح سے پیدا ہوئی ہے جس طرح تواریخ مین اکثر پیدا ہوا کرتی ہے۔ چند مختصر جملون مین اس بات کے بیان کرنے کا قصد کرنا فضول ہے کہ کس حکمی دور اندیشی حیرت انگیز مستعدی مستحکم ثابت قدمی اور لگاتار محنت کو آپ نے اپنے صوبہ کی آتش فساد کے بجھانے اور اُن بیشمار لشکرون کے جمع کرسکنے مین (جو دہلی پر قبضہ کرنے کی غرض سے روانہ کیے گئے تھے) اور اِن سب باتون کے ذریعہ سے برٹش انڈیا مین ہماری عظمت قائم رکھنے مین ظاہر کیا ہے۔ خوش قسمتی سے میرا کام جس طرح فضول ہے اُسی طرح غیر ممکن التعمیل بھی ہے کیونکہ تواریخ ابھی سے یہ نمود ارباب واقعات ہند کا درج ہوگیا اور آپ کو "منتظم فتوحات" اور "محافظ ہند برطانیہ" کا خطاب دیدیا گیا۔

مسٹر جان لارنس کا جواب نصف سے زیادہ بڑے گراکس یعنی اپنے بھائی سر ہنری کی خدمتون کے

منصفانہ اور محبانہ حالات کے بارے مین تھا- اپنے بارے مین اُنھون نے بہت کم ذکر کیا اور وہ تھوڑا سا بیان جو اپنے بارے مین کیا تھا زیادہ تر اُن لفٹنٹون کے بارے مین اور اِس امر کے متعلق تھا کہ اُنکو اب تک جو کچھ صلہ نہین ملا تھا اُسکی پھر تحریک ہو جائے- وہ جواب یہ ہے-

اپنے بارے مین مجکو بہت کم بیان کرنا ہے- اگر مین نہایت خطرے اور مشکل کی حالت مین تھا تو یہ بات بھی تھی کہ میرے چپ و راست بڑے لائق سِوِل اور فوجی افسر موجود تھے- امن و امان کے زمانے مین ہم نے ایسا کر رکھا تھا کہ انتشار اور خطرے کے وقت کے لیے تیار ہو رہین- ہم نئے ملک مین حکم قانون اور قاعدہ جاری کرنے مین محنت کر چکے تھے- ہماری غرض یہی رہی تھی کہ رعایا کی حالت درست ہو اور وہ ہماری دوست اور خیر خواہ رہے- اور یہی وجہ ہے کہ خدا کی مدد سے ہم اِس طوفان کا مقابلہ کر سکے ورنہ وہ ہمکو بالکل تباہ کر ڈالتا- مجکو اپنی ملکۂ وقت کی طرف سے اعزاز اور امتیاز حاصل ہوا ہے- جب سے مین وطن مین آیا ہون میرے ہر درجہ کے ہموطنون نے پاسداری بلکہ مین کہ سکتا ہون کہ محبت سے میرا خیر مقدم کیا- لیکن مجکو امید ہے کہ کچھ نہ کچھ صلہ اب بھی اُن لوگون کو ملنا چاہیے جنھون نے اِس خطرہ کی مہم مین میری اس طور پر شرکت کی ہے اور جنکی مدد سے میری اُن کوششون مین اعلیٰ درجہ کی کامیابی حاصل ہوئی جو مین نے اپنے ملک کی عظمت قائم رکھنے مین کی تھی-

۲۴- جون کو وِلِس رُومس مین ایک اور گرمجوش جماعت کے روبرو سَر جَان لَارِنس کو ایڈرس دیا گیا اگرچہ یہ ایڈرِس خاص کر کے اُنکی مذہبی حکمت عملی کی تائید مین دیا گیا تھا جیسا کہ اُس مراسلہ مین جسکو مین محول کر چکا ہون ذکر آ چکا ہے لیکن اُنکی کل خدمتون کا سرسری طور پر بیان کیا گیا تھا اور اگر ہم اُس ایڈرِس کے دستخط کرنے والون کی تعداد اور حیثیت پر لحاظ کرین تو معلوم ہو کہ در اصل اُس سے سچی قومیت مترشح ہوتی تھی- اُسپر ۸۰۰۰ سے زیادہ آدمیون کے دستخط تھے- دستخط کرنے والون مین تین آرچ بشپ ۲۸ ممبران ہوس آف لارڈس ۱۷ ممبران ہوس آف کامنس ۱۰۰ لارڈ میار اور میار لارڈ پروووسٹ اور پروووسٹ شامل تھے ممبران گورنمنٹ اپنی سرکاری حیثیت کے سبب سے دستخط کرنے سے ممتنع تھے لیکن مسٹر گلیڈ اِسٹون کی ایک چٹھی سے جو اُسوقت چینسلر آف اکسچیکر تھے شاید کل جلسۂ وزرا کے خیالات کا اظہار ہو گیا تھا- اور اُس اعلیٰ قدردانی اور توصیف کی جس سے لارڈ لارنس ہمیشہ مسٹر گلیڈ اِسٹون کو خیال کرتے تھے لحاظ کر کے اُنکے دستخط کی اسقدر وقعت کی جسقدر اور کسی دستخط یا کل دستخطون کو بحیثیت مجموعی وقیع سمجھتے- مسٹر گلیڈ اِسٹون نے سَر کلنگ اَرڈلی سے کہا "مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اگر مین اِسوقت اپنی منفردہ حیثیت سے ایسا کر سکتا تو مین بہت خوشی سے ایسے کاغذ پر دستخط کرتا جس مین سَر جَان لَارِنس کی نہایت عزت و توقیر کی گئی ہو تی لیکن مین دیکھتا ہون کہ مین اپنی سرکاری حیثیت سے کسی ایسے ایڈرِس پر اپنے دستخط کرنا خلاف مصلحت سمجھتا ہون جو عام معاملات کے متعلق ہو اور دوسری حیثیت سے مجکو اُسپر غور کرنا پڑے"-

مثل اور گروہون کے یونیورسٹیان بھی اُنکی خدمتون کی اعتراف کی شائق تھین۔ جان لارنس نے آکسفورڈ اور کیمبرج دونون کالجون سے موسم بہار کے سالانہ جلسۂ اعظم مین ڈی۔ سی۔ ایل کی آنریری ڈگری پائی۔ دونون کالجون مین اُنکا بڑی گرمجوشی سے استقبال ہوا۔ اور مجکو شاید آکسفورڈ کے موقع کے متعلق چند باتین بیان کرنا مناسب ہین کیونکہ جنکی سوانح عمری مین لکھ رہا ہون پہلے پہل اُن بزرگوار کو مین نے وہین دیکھا تھا۔ باوصف اُس تمام محنت و مشقت کے جو وہ کر چکے تھے جان لارنس کامل طور سے صاحب قوت اور نوجوان معلوم ہوتے تھے اور مجکو خوب یاد ہے کہ جسوقت تھیٹر کے بڑے پھاٹک کھلے اور ان آنریری ڈگریون کا پانے والا ڈاکٹر جیون وایس چینسلر کے روبرو حاضر ہونے کو درمیان کے کسی کمرے کی طرف بڑھا تو ہر شخص اِس بات کی کوشش مین کہ پہلے وہی ایک نظر اُنکو دیکھ لے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگا۔

انڈر گراجویٹ[ع۱] لوگ اُنکے ناہموار چہرے کو دیکھکر چند لمحہ کے لیے اپنی حماقت کو بھول گئے تھے ورنہ اگر یہ ہنستے تو کچھ عجب نہ تھا۔ نیوڈیگیٹ پرایز پوئم جو اِنتھنی انگلیز متعلقہ یونیورسٹی کالج کو ملا تھا اور بالکل عدیم المثال[ع۲] اتفاق سے وہ لکھنؤ کے معرکے کے متعلق نہایت ہی موزون طور پر نظم ہوا تھا۔ اور مجکو خوب یاد ہے کہ جب سر ہنری لارنس کی خدمتون اور موت کے بارے مین چند اشعار پڑھے گئے تو چارون طرف سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہونے لگی۔

اُسکی وہ ہمت مردانہ وہ رعب وصولت   آزمائی ہوئی برسون کی وہ عقل اور حکمت[ع۳]
دل مین ثابت قدمی طبع مین وہ تقویت   بیدلون مین بھی جسے دیکھ کے آئے ہمت
ارے او ظلم کے گولے یہ کیا کیا تو نے   وائے اے موت نہ لارنس کو چھوڑا تو نے

لندن کے اُس موسم بہار مین سر جان لارنس کی چارون طرف دھوم مچی ہوئی تھی۔ ایک دوست جو ایک نا تراشیدہ نوجوان سویلین تھا اور پہلے پہل رخصت فرلو لیکر آیا تھا اُسنے سر جان لارنس کے اُس زمانہ کی کچھ کیفیت بطور یادداشت کے لکھی ہے جسکو مین ذیل مین حرف بحرف درج کرتا ہون۔

مجکو خیال ہوا کہ مین نے جان لارنس کے اوضاع و اطوار سے جب وہ غدر کے بعد آئے تھے بڑھکر کبھی ریاست نہ دیکھی ہوگی۔ اُسپر اُس بھاری حیثیت کا نقش منقوش تھا جسکی وجہ سے اُنھون نے محافظ ہند کا نام حاصل کیا تھا۔ اُس زمانہ مین وہ رستم وقت سمجھے۔ اُنکی دعوتین کرنے کا ایک دستور بندھ گیا تھا۔ حضور ملکہ معظمہ اور تمام رؤسا چاہتے تھے کہ وہ ہم لوگون مین ملین مگر اُنھون نے اپنی وہی سادگی اوضاع و اطوار اور لندن مین قائم رکھی۔ ابتدائے ایام مین جیسے اُجڈ سے تھے اُس سے اب کچھ ہی اُنکی حالت بدلی تھی۔

سر جان لارنس نے سلطنت اور تاج کی جو خدمتین کی تھین اُنکا شاہی خاندان کے ارباب نے بھی

ع۱ ڈگری نایافتہ یعنی وہ طلبا جنکو ابھی ڈگری نہ ملی ہو۔ مترجم
ع۲ یعنی نیوڈیگیٹ والے انعام کی مثنوی۔ مترجم
ع۳ انگریزی اشعار کا قریب قریب لفظی ترجمہ ہے۔ مترجم

کافی طور سے اعتراف کیا۔ منصفانہ اور عاقلانہ سرحدی حکمت عملی جسنے افغانون کو سکھادیا تھا کہ اِنگلستان سے کسی طرح کا اندیشہ نہ رکھنا چاہیے اور جس نے اِس غدر کے زمانہ مین ہمکو اِس استقلال کے ساتھ قائم رکھا تھا اُسکا طرفدار اُس وقت کا دربار بھی ویسا ہی تھا جس طرح یکے بعد دیگرے ہر ایک پریسیڈنٹ بورڈ آف کنٹرول اور ہر ایک گورنر جنرل اور ہر ایک وزیر اعظم رہا۔ افغانون نے اِنگلستان کے نازک زمانہ مین جو اپنے موقع کا خیال نہین کیا تو یہ اُسی حکمت عملی کا سبب تھا۔

اِنگلستان مین پہونچنے کے بعد ہی سَر جان لارنس کی وِنڈزر مین طلبی ہوئی اور شاہی میزبان بھی بڑے اعزاز کے ساتھ اُن سے پیش آئے۔ چونکہ وہ سیدھے سادے آدمی تھے پوشاک لباس کی بھی کچھ پروا نہین رکھتے تھے۔ ہر ایک شخص سے میل موافقت رکھتے تھے۔ اِسپیچ کہنے مین تامل کرتے تھے یا بلکہ پنبہ دہن تھے۔ اسواسطے دربار شاہی ایسا مقام نہین تھا جہان دیر تک ٹھہرنا اُنکے ناپسند نہ پڑتا۔ وہ معمولی اِنگلش سوسائٹیون کی جماعت اور شور و غل سے بھی گھبراتے تھے اور ہندوستان کے غیر آئینی صوبون کی آزاد ہوا مین بھی جب وہ دم لینے نہین نکلتے تھے تو اکثر اسپر لوگون کو ہنسی اور تعجب ہوتا تھا۔ اسواسطے اِنگلش دربار مین جب وہ پہلے پہل گئے تو اُنکے دوست اُن لوگون مین سے تھے جو مطلب کی نسبت زیادہ تر تردد کی وجہ سے اُنکو دیکھتے تھے۔ یاد رہے کہ جس شخص نے پیشتر کے ایک موقع پر کوہ نور سے ہیرے کو پاکر اِدھر اُدھر رکھدیا ہوا اور وہ گم ہوگیا ہو اور جس کو تمام درباری پوشاک پہننے والون کی ہدایتین اِس بات پر آمادہ نہین کرسکتی تھین کہ وہ اپنے احکام کو ٹھیک کرکے مناسب مقام پر رکھدیتا اُس سے امید نہ تھی کہ وہ ایسے موقع پر کوئی مناسب رسم ادا کرنے بغیر چلا آتا۔ نہین۔ بلکہ ہر ایک بات عمدگی سے انجام ہوئی۔ حضور ملکہ معظمہ نے اپنے میزبان کی خدمات کے بارے مین جو کچھ خیال کیا خوش قسمتی سے مین اُسکا حال سَر چارلس فپس کی ایک چٹھی سے جسکو مین نے اُنکے کاغذات مین تلاش کرکے پایا ہے اور جسکے چھاپنے کی اجازت حضور ملکہ معظمہ براہ فیاضی مجکو عطا فرماچکی ہین ظاہر کرسکونگا۔

بکنگھم پیلس۔ ۴۔ جولائی ۱۸۵۹ء۔

حضور ملکہ معظمہ نے مجکو حکم دیا ہے کہ جو دلچسپ اور نادر کتاب[1] آپ نے لیڈی گام کے ذریعہ سے حضور ممدوحہ کی خدمت مین

---

[1] یہ کتاب جو فی الحال شاہی کتب خانہ وِنڈزر کاسل مین موجود ہے اُس مین ایک عجیب قصہ بیان کیا گیا ہے۔ کتاب مذکور عربی مین لکھی ہوئی ہے وہ تختگاہ لکھنؤ مین بادشاہ اودھ کے حکم سے لکھی گئی تھی اور اُسمین ہندوستان کے اعلیٰ مسلمان خاندانون کی عادات طرز معاشرت اور لباس کا سچا سچا بیان ہے۔ سکھون نے جب تختگاہ پر غدر کے آخری زمانہ مین گولے برسائے تھے تو منجملہ اور مال غنیمت کے یہ کتاب بھی ملی تھی۔ اُنھون نے افسر کمان کے حوالہ کردی افسر کمان نے اُسکو سَر جان لارنس کے پاس بھیجدیا۔ یہ سپاہ اُسمین کی تھی جسکو جان لارنس نے اپنے حکم سے بھرتی کیا تھا۔ جان لارنس نے اُسکو حضور ملکہ معظمہ کی خدمت مین پیش کردیا۔

پیش کی ہے اُسکی بابت حضور ممدوحہ کی جانب سے آپ کا شکریہ ادا کرون - چونکہ یہ کتاب ہر حالت مین حضور ملکہ معظمہ کے کتب خانہ مین ایک بیش قیمت اضافہ پیدا کرسکتی ہے اسواسطے حضور ممدوحہ نے مجکو اس امر کے ظاہر کرنے کی ہدایت فرمائی ہے کہ حضور ممدوحہ نے مزید مسرت سے اُسکو یہ سمجھکر قبول فرمایا کہ اُسکو ایک ایسے شخص نے نذر دیا ہے جس کی خدمات کو حضور ممدوحہ ہندوستان کے لیے انتہا سے زیادہ وقیع تصور فرماتی ہین -

سَر جَانْ لَارِنْس سے اکثر مرتبہ شاہزادۂ اَلبرٹ سے دیر تک ملاقاتین رہین اور شاہزادۂ موصوف کی مفصل واقفیت معاملات ہند سے اُنکے دل پر بڑا اثر ہوا - وہ کہا کرتے تھے کہ بہت سے اِنگلش مُدبر جنکی نسبت مجکو بڑی بڑی باتون کی امید تھی محض فضول بک بک کرنا جانتے ہین اور ایسے معاملات سے اُنکو ذرا بھی حظ نہین تھا - لیکن شاہزادۂ اَلبرٹ کا علم وسیع بھی ہے اور مفصل حالات سے واقفیت حاصل ہے - مین ابھی اوپر بیان کر آیا ہون کہ سَر جَانْ لَارِنْس کو اُسوقت کسقدر حیرت ہوئی تھی جب شاہزادۂ ممدوح نے اُنسے کہا تھا کہ مین نے آپ کی اُس تحریر کو پڑھا ہے جو دریاے سندھ کو اِنگلش مقبوضات کی سرحد قرار دینے کے صوابدید کے بارے مین لکھی گئی تھی اور مین اُسکو دل سے پسند کرتا ہون - اور یہان مین اِس بات کو بھی بیان کرسکتا ہون کہ اسکے کوئی دو برس بعد اور اُس جوانہ مرگ کے چھ مہینے قبل جس سے بہت لوگون کو پہلے پہل پرِنْس کَنسَرٹ کی اعلیٰ لیاقتون اور کوشش مہمات اور جفاکشی کا حال قرار واقعی معلوم ہوا سَر جَانْ لَارِنْس نے اپنے دوست کپتان اِیسٹوِک سے کہا تھا کہ وہ مین کوئی درباری شخص نہین ہون لیکن شاہزادۂ اَلبرٹ نے ہمیشہ میرے دل پر یہ اثر پیدا کیا کہ اُن سے بڑھا ذی فہم و فراست شخص مین نے کبھی نہین دیکھا"۔

ہندوستان کی طرح اِنگلستان مین بھی لوگون کو اِس بات سے انتہاء مرتبہ کی حیرت تھی کہ سَر جَانْ لَارِنْس ایسا شخص جنکی قابلیتون کا ایک عالم نے اعتراف کیا تھا دفعتاً پیرِ نہ بنا - اِنگلستان کے ناراض اشخاص کا چارہ کار اور فریادیون کا بڑا فریادرس اخبار ٹیمس ہے اور اِس اخبار ٹیمس کے ذریعہ سے آخر کو عوام الناس کی ناراضی کا اظہار ہونے لگا یعنی چٹھیان چھپنے لگین - علی الخصوص ایک چٹھی "از تھر گنیسرڈ" کے مشہور نام سے چھپی تھی اور اُسمین بیان کیا گیا تھا کہ سَر جَانْ لَارِنْس جو فی الحال بیرَونٹ کیے گئے تھے یہ لارڈ ڈلہوسی کے وقت مین آچکے بہت روز قبل ہی اُنکے واسطے تجویز ہو چکا تھا - یعنی غدر کے ایک برس پیشتر - اور اسواسطے خدمات سابقہ کے صلہ مین بیرَونٹ خطاب دینے کو کہا تھا اور اِس بحث کے ایک مشہور و معروف آرٹیکل مین مین دیکھتا ہون کہ گورنمنٹ نے تین اوسط درجہ کے لوگون کو جو پیرِی کا عہدہ دے دیا تھا نامہ نگار کو ایک ایسی تن ملگی جسکی شرح اُسنے خوب ہی لکھی نامہ نگار مذکور لکھتا ہے -

ہمکو شکر گذار ہونا چاہیے کہ اِنگلستان کی خدمت اسوقت تک بڑی شرف النفسی سے کی جاتی ہے گو اُسکو معلوم نہین ہے

کہ اس طور سے جو لوگ اُسکی خدمت کرین اُنکو صلہ دینا کیسا ہوتا ہے۔ اور ہمکو یہ خیال کرکے اپنا دل سمجھا لینا چاہیے کہ اِس سے سَر جَانْ لَارِنْسْ کا کچھ نقصان نہین ہوا۔ کیونکہ اُنکے نام سے عہدۂ پیرئی کو رونق ہو جاتی عہدۂ پیرئی کا منصب اُن کے نام کو کچھ رونق نہین دے سکتا تھا۔

ایک اعزاز سَر جَانْ لَارِنْسْ کے لیے اور رکھا تھا جسکو اگر مین اِس موقع پر بیان کرون تو بیجا نہو گا۔ طول طویل بحث کے بعد جسمین حضور ملکہ معظمہ اور شاہزادہ اَلْبرٹ نے بڑے اشتیاق سے شرکت کی تھی جدید درجۂ نَایِٹْ کے قائم کرنے کے تمام مراتب طے ہو گئے اور یہ قرار پایا کہ اُس درجہ کو "آرڈر آف دی اِسٹار آف اِنڈیا" کہا جائے۔ تجویز کیا گیا کہ اُسمین ولایتی اور ہندوستانی ملا کر ۲۵ نَایِٹْ ہون اور بادشاہ وقت گرینڈ ماسٹر قرار پائے۔ پہلے پہل یہ رسم خطاب دہی بتاریخ یکم نومبر ۱۸۶۱ء بمقام وِنڈزر کاسل عمل مین آئی اور اُس روز سَر جَانْ لَارِنْسْ کو مع اُن کے قدیم دوست لَارڈ کلاِیڈ مہاراجہ دلیپ سنگھ جنرل پالک اور لَارڈ ہیرِسن کے جدید آرڈر کا خوبصورت تمغہ دیا گیا۔ تمغہ سونے اور ہیرے کے دو ستارون سے شامل ہے جو آسمانی رنگ کے مینا کارفیتہ مین لٹکا ہوا ہے اور اُسمین یہ مناسب کلمہ (کیونکہ دنیا کے تمام مذاہب کے موافق ہے) منقوش ہے "وہ آسمانی روشنی ہماری ہادی ہے" کارکنول سے جس مین کھجور کی شاخین بندھی ہوئی ہین شامل ہے اور اِس آرڈر کی چپراس "وہ حضور ملکہ معظمہ کا چہرہ ایک سنگ سلیمانی پر" ہے۔

اِس امر کو خاص کر کے جس شخص سے تعلق تھا اُسکی خوش قسمتی سے اَیڈرِسْوْنْ کا پیش ہونا اور اسپیچون کا سننا ہمیشہ کے لیے جاری نہین رہ سکا۔ لندن سُوسَایِٹی کے مقدمۃ الجیش یعنی سَر جَانْ لَارِنْسْ کسی شخص کے نزدیک ڈھول کے اندر پول نہین تصور کیے گئے بلکہ مزخرفات رسوم اور تکلفات جنکو انسانی عیش سے تعبیر کرتے ہین جَانْ لَارِنْسْ کی نسبت کسی کو جلد تر بے لطف نہ معلوم ہوے ہونگے اور قبل اِسکے کہ اِنڈیا آفِس کے متعلق اُنکی خدمات کا جو مختصر حال مجکو بیان کرنا ہے بیان کرون پہلے مین کسیقدر اُس عیش کا ذکر کرتا ہون جو اُنھون نے چار برس کی عیال داری اور اپنے لڑکون اور جانورون اور جدید لذائذ سے جن مین اُنھون نے ترقی پیدا کی تھی اور پُرانے لذائذ سے جنکو اُنھون نے پھر اختیار کیا تھا نئے دوستون سے جو اَب پیدا کیے تھے یا پُرانے دوستون سے جو اُنکے گرد جمع ہوتے تھے اور پڑھنے لکھنے اور سیر و شکار کرنے سے حاصل کیا تھا اِسمین شک نہین کہ یہ باتین بے حقیقت ہین اور فی نفسہ سوانح عمری کی مروجہ عظمت کے آگے پست تر معلوم ہوتی ہین لیکن مجکو جو امر مقصود ہے کہ سَر جَانْ لَارِنْسْ کی کیفیت سرکاری اور خانگی ہر ایک حیثیت اور ہر پہلو سے ظاہر کرون اُسکے لحاظ سے مذکورۂ بالا باتین اجنبی نہین ہین مین خوب جانتا ہون (کیونکہ مین ہر ایک امر کو تلاش کامل کے بعد لکھنے کا پابند رہا ہون) کہ وہ عیوب اور ناہمواری سے مبرا نہین تھے یعنی وہ فرشتہ نہین بلکہ آدمی تھے لیکن اسپر بھی وہ ایک سچے بہادر تھے

اور جس طرح ٹنی سن شاعر نے ڈیوک آف ولنگٹن کے بارے مین کہا تھا اُسی طرح مین اُنکے بارے مین کہہ سکتا ہون کہ

کرے اُنکی پردہ دری لاکھ خامہ ۔ پہ اُنکو پشیمان نہ ہونا پڑیگا

انڈیا آفس کے متعلق جان لارنس کو جو خدمتین کرنا تھین اُن سے ضرور ہوا کہ وہ لندن یا لندن کے قریب کسی مقام پر رہین لیکن چونکہ وہ اپنی تمام خواہشون مین سیدھے سادے اور بے تکلف آدمی تھے اور خودنمائی سے نہایت اکراہ کرتے تھے اِس سبب سے اُنھون نے ٹھان لیا کہ جہان تک ممکن ہو لندن سے دور رہنا چاہیے لندن کی سوسائٹی مین جو جو باتین عمدہ تھین اُن سب کے وہ بے شک شریک تھے۔ جو باتین دنیاداری یا لغویات یا اِس سے بھی زیادہ برائی کی تھین اُن سے وہ الگ رہتے تھے۔ سر ہنری لارنس کی چھوٹی بیٹی جسنے اُسوقت بھی اپنے باپ کی مستعدی اور ہمت کا کُچھ کُچھ نمونہ دکھا دیا تھا اپنی بہن مسٹرس ہیز کے ساتھ کچھ دنون سے رہتی تھین۔ اور تجویز کیا گیا کہ جہان تک جلد ممکن ہوسکے ایک ایسا مکان تلاش کیا جائے جس مین دونون گھرون کے لوگ ایک قبیلہ کے طور پر رہ سکین۔

سر جان لارنس نے انڈیا آفس کے متعلق ابتدا مین نیا کام کرنے کے بعد اگست کے مہینہ مین پہلے پہل تعطیل پائی جو شاید اِس واجبی طور پر کسی شخص نے اُسوقت نہ پائی ہو گی۔ اور اپنی زوجہ اور بڑے چار ون بیٹون کے ساتھ بطریق سیر آئرلینڈ کو روانہ ہوے۔ اِن لوگون نے کلرنی[1] کی سیر کی۔ کنیمارا[2] کے جنگلون کو طے کیا لیڈی لارنس کے دونون بھائیون نے یہان شمالی حصۂ ملک مین قیام کیا اور آخری مرتبہ لیڈی مذکور کے بچپنے کے مکان کو ایک نظر دیکھا جو اب اجنبیون کے قبضہ مین تھا اور اُسکے بعد بڑے دن کے ہوتے ہوتے ایک وسیع مکان جسمین کُل جماعت کے لوگون کی گنجایش ممکن تھی شمالی ہایڈ پارک گارڈنس مین مل گیا۔ ص ۳۶۶

آرایش مکان اور انتظام خانہ داری اُن لوگون کے لیے جو عرصۂ دراز تک اور ہی حالت سے ہندوستان مین رہے تھے ایک دشوار کام تھا لیکن آخر کو اِسکے بھی سب مراتب طے ہوگئے اور سر جان لارنس کو بخوبی وہ عیش حاصل ہوا جسکے لیے عرصۂ دراز تک وہ ہندوستان مین سرد آہین بھرتے رہے تھے یعنی یہ کہ اُن کا ایک ذاتی مکان ہوتا اور اُسمین اُنکی پیاری بہن اور سب لڑکے بالے آکر جمع ہوتے۔ بہن کے سبب سے گویا اُنکے بچپنے کا زمانہ پھر عود کر آیا پیشتر کی طرح وہ اپنی بہن سے ہر بات مین صلاح لیتے تھے اور ہر روز شام کو اُن کے بستر کے قریب جو آتشدان تھا وہان بیٹھ کر دیر تک باتین کیا کرتے تھے۔ وہ بہت جلد تندرست ہونے لگے اور معلوم ہوتا تھا کہ ہندوستان کی آب و ہوا کا اثر اُنپر کچھ زیادہ نہین پہونچا۔ انڈیا آفس کا کام اُنکی اِس بات کے سمجھنے بھر کو کافی تھا کہ وہ کاہل نہین بیٹھے تھے مگر اِس بات کے سمجھنے کے لیے کفایت نہین کرسکتا تھا کہ وہ تعطیل مین نہین ہین۔ فی الجملہ وہ اور اُنکے سب متعلقین انتہا سے زیادہ خوش تھے۔ لیڈی لارنس لکھتی ہین کہ۔

[1] آئرلینڈ کا ایک قصبہ جو انگلستان مین واقع ہے - مترجم

[2] اسکاٹلینڈ کا ایک جنگلی قطعہ - مترجم

اُن دنون مین ہم لوگ بڑے سویرے اُٹھتے تھے - ۱/۲ ۸ بجے گھر کے سب لوگ نماز مین شریک ہوتے تھے اور اُسکے بعد لڑکون کا غول ہمارے ساتھ ناشتہ کرتا تھا - وہ کل جماعت کی جان ہوتے تھے اور جو لطیفے وہ بیان کیا کرتے تھے اور لڑکون کے ساتھ اُچکتے پھاندتے پھرتے تھے وہ باتین مجکو آج تک فراموش نہین ہوئی ہین - دس بجے کے قریب وہ انڈیا آفس کو جاتے تھے اور علی العموم اُسوقت پلٹ کر آتے تھے جب شام ہو جاتی تھی - لیکن مکان سے روانہ ہونے کے قبل وہ ہمیشہ ذرا ذرا سے خانگی معاملات مین بھی مدد دینے کو مستعد رہتے تھے - اِس زمانہ مین کپتان ایسٹ وِک سے اور ہم سے بڑی گاڑھی دوستی ہوگئی تھی اور اِس زمانہ کے بعد وہ ہمیشہ ہم لوگون کے بڑے نادر اور گران قدر دوست رہے - وہ اور میرے شوہر اکثر ساتھ ساتھ ٹہلتے ہوئے گھر پر چلے آتے تھے - ہمارے یہان بہت سے اگلے دوست بھی آیا کرتے تھے اور میرے شوہر کے عزیز و اقربا برابر آتے جاتے رہتے تھے - اُس زمانہ مین شام کے وقت اکثر ہم لوگ کم نکلا کرتے تھے - کبھی کبھی وہ باہر کھانا کھاتے تھے لیکن ہمیشہ اُنکو اِسکی پروا نہین رہتی تھی -

وہ کلب مین بھی کبھی زیادہ وقت نہین صرف کرتے تھے - گھر پر آکر وہ اکثر اخبارات کے سننے مین مشغول ہو جاتے تھے - شام کا وقت علی العموم باواز بلند اخبارات وغیرہ پڑھنے مین صرف ہوتا تھا - بعض اوقات وہ دل ہی دل مین پڑھتے تھے لیکن اُنکو اہالیان خاندان کی صحبت سے کچھ ایسی رغبت تھی اور آتشدان کے قریب تمام لوگون کا جمع ہونا اُنکو کچھ ایسا بھلا معلوم ہوتا تھا کہ وہ علحدہ کتب خانہ مین نہین پڑھتے تھے بلکہ باآواز بلند ہر شخص کو پڑھ پڑھ کر سناتے تھے - پولیٹکل معاملات سے اُنکو بڑا ذوق تھا لیکن فعلاً اُنمین شرکت نہین کرتے تھے - کبھی کبھی وہ دفتر کا کام گھر پر بھی لایا کرتے تھے اور مجکو خوب یاد ہے کہ مین رات رات بھر اُنکے پاس بیٹھی رہتی تھی اور جو کاغذ جتنی جلد وہ لکھتے تھے اُتنی ہی جلد مین اُسکی نقل کرتی جاتی تھی - اِس سے مجکو انتہا درجہ کی خوشی حاصل ہوتی تھی کیونکہ ہندوستان کے قدیم ایام پھر یاد آتے تھے - اِس قسم کے کام کی اب مجکو کوئی ضرورت نہین تھی - صرف اپنی طبیعت بہلانے کے لیے مین اُسمین شریک ہوا کرتی تھی -

ص ۳۶ اُسی سال مئی کے مہینہ مین جان لارنس چرچ مشن کے جلسہ مین جو بمقام اکسٹر ہال منعقد ہوا تھا شریک ہوئے - اِس موقع پر سر ہربرٹ اڈورڈس نے اپنی مشہور اسپیچ دی تھی - یہ وہ اسپیچ تھی جسکو ہر شخص یہی کہتا تھا کہ ایسی فصاحت کی تقریر کبھی سننے مین نہین آئی - جسوقت سر ہربرٹ اسپیچ کہکر بیٹھے تو بڑے شور و زور اور گرمجوشی سے لوگ سر جان لارنس کو پکارنے لگے جو پلیٹ فارم پر موجود تھے لیکن حجاب جو اُنکا خاصہ فطری تھا مانع حال ہوا - اُنکو اپنے دوست کی کامیابی سے بڑی خوشی حاصل ہوئی زیادہ تر اسوجہ سے کہ ہربرٹ اڈورڈس کی یہ اسپیچ اُن اعتراضات کی گنجایش نہین رکھتی تھی جو اُنکی ایک سال بیشتر کی تحریر پر کیے گئے تھے - معلوم ہوتا تھا کہ سر جان لارنس کی نکتہ چینیون نے تعصب کو بکلی اسطور پر ہربرٹ اڈورڈس کے دل سے دور کر دیا تھا جس سرگرمی اور عیسائیت کے ولولہ مین کسی بات مین کوتاہی نہونے پائی -

موسم بہار کے باقی ماندہ مہینے مقام وَرڈِنگ مین صرف ہوے - اور اپنے لڑکون کی تعطیل کے زمانہ مین سَر جَانْ لَارِنْس اپنے کو بالکل اُنھین لوگون مین مصروف کر دیتے تھے - وہ لڑکون کے تمام کھیلون مین شریک ہوتے تھے علی الخصوص کرکٹ مین جواب متروک الرواج ہو گیا ہے مگر جس مین جَانْ لَارِنْس بہت مشاق تھے وہ ہمیشہ شریک ہوا کرتے تھے - سہ پہر کو وہ اپنے دونون بڑے بیٹون اور لڑکیون کو ساتھ لیکر اَرنڈل یا کسی اور مقام کو تیز گھوڑے دوڑاتے ہوے جاتے تھے - جَانْ لَارِنْس آگے چلتے تھے اور یہ لوگ پیچھے پیچھے اِس بات کی کوشش مین چلے جاتے تھے کہ کسی طرح اُنکے قریب رہین - جب تعطیل ختم ہو گئی تو وہ اپنے مولد کی سَیر کو گئے جس کی تجویز وہ عرصہ سے کر چکے تھے اُنکا یہ مولد رِچمنڈ واقع یارک شایر مین ہے - وہ اپنے دل مین سمجھتے یا تصور کرتے تھے (اور شاید یہی ممکن بھی تھا) کہ اُنکا دَورہ اب ختم ہو گیا اور بظاہر اُنکو اِس بات کا بڑا اشتیاق معلوم ہوتا تھا کہ اُن پہاڑون کو ایک نظر اور دیکھ آئین جہان وہ پیدا ہوے تھے -

رِچمنڈ سے وہ اِنوَریری کاسل کو گئے اور وہان ڈیوک و ڈچز آرجِل کے مہمان ہوے اور اِس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ جو دوستی اُنکے مابین اسوقت پیدا ہوئی وہ مرنے کے بعد ختم ہوئی - اُنھون نے ڈیوک کو ایک ایسا شخص پایا جو معاملات ہند کے متعلق اُن کی تمام رایون سے اتفاق کرتے تھے - سَر جَانْ لَارِنْس قوت بیان مین اپنے کو ہمیشہ کمزور پاتے اور اُسپر افسوس کرتے تھے لیکن ڈیوک آف آرجِل بڑے طلیق اللسان تھے اور ہر موقع پر ایسی تقریر کرتے تھے جو بلا خوض و فکر اور بصفائی تمام فصاحت مین مثل دریاے روان بہتی تھی - ڈیوک آف آرجِل نے اُسوقت اور اُسکے بعد بھی اپنے نامور مہمان کے بارے مین جو کچھ خیال کیا بخوبی مشہور ہے لیکن ڈیوک نے واگذاشت قندھار کے متعلق آخر ترین زمانہ مین نہایت شد و مد سے جو اسپیچ دی تھی مین اُسکے ص ۳۶
ایک فقرے کو جو شاید تمام اسپیچ کا لُبّ لباب ہے محول کرنے سے اجتناب نہین کر سکتا - ڈیوک آف رِچمنڈ کا فقرہ یہ ہے کہ "ہندوستانی معاملات کے تمام مستند واقفکارون مین جن سے مجھ سے سابقہ پڑا ہے اُنمین ایسا کوئی شخص میری نظر کے نہین آتا جسکا پختگی راے وسعت خیال اور پابندی اور سادگی وضع مین لارڈ لارِنْس سے مقابلہ ہو سکے "-

سَر جَانْ لَارِنْس کی ڈچز آف آرجِل سے جو ملاقات ہو گئی وہ دونون کی خوشی کا باعث ہوئی - ڈچز کی خوبیون اور مختلف قوتون نے جَانْ لَارِنْس پر بڑا اثر پیدا کیا - وہ اکثر گھنٹون تک بیٹھے ہوے آپس مین باتین کرتے رہتے تھے اور ڈچز کی صلاح بزمانہ مابعد وایک نہایت نازک موقعون پر اپنا اثر پیدا کرنے مین قاصر نہین رہی -

اِنوَریری سے وہ گلاسگو کو گئے تاکہ شہر کی آزادی حاصل کرین اور وہان جانے کے وقت ایسے ملک سے ہو کر گذرے جو سَر والٹر اسکاٹ کے ایسے شائق کو بہت ہی مانوس و مربوط معلوم ہوا ہو گا جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون ص ۳۷

جان لارنس مین اسکاٹلینڈ کے باشندون کی بڑی خاصیت تھی اور وہ اسکاٹلینڈ کی اس تجارتی دارالسلطنت کو محض خاطر و مدارات کے شہر ہونے کے سوا کچھ اور سمجھتے تھے - گلاسگو کے قیام کی حالت مین وہ ڈاکٹر میکینڈف کے مہمان ہوے اور ایک یادداشت سے جو اُنھون نے مجکو عنایت کی ہے مین دو ایک فقرات اقتباس کرکے ذیل مین درج کرتا ہون -

بُرگِس ٹکٹ اہالیان شہر کے ایک مجمع کثیر کے روبرو سٹی ہال مین اُنکو دیا گیا اور اُسکے قبول کرتے وقت اُنھون نے جو اسپیچ دی وہ نہایت توجہ سے سُنی گئی - وہان نہ تو فصاحت یا شان و شوکت کا کوئی اظہار ہوا اور نہ اُن لوگون کی تعریف جنھون نے اُنکی عزت کی تھی خوشامد کے الفاظ استعمال کیے گئے - وہ اکثر ضروری معاملات وقت پر تقریر کرتے تھے چنانچہ اُنھون نے ایسا ہی کیا - یہ زمانہ اُنکی نوجوانی کا تھا لیکن ایک بڑے مشکل کام کے ترددات سے اُنکا چہرہ متغیر ہوگیا تھا - ایسے شخص کے شیرانہ نعرے کا سامعین پر بڑا اثر پیدا ہوا یہ چند روز اُنکے بڑے عیش کے دن تھے کیونکہ حُسن اتفاق سے اُس زمانہ مین سوشیل سائنس اسوسیی ایشن کے جلسے گلاسگو مین منعقد ہو رہے تھے جسکے پریسیڈنٹ لارڈ بروہام تھے بلینٹائر کے جو نامی گرامی لوگ موجود تھے سر جان لارنس بھی اُنھین لوگون مین تھے اور معبوڑھے فصیح البیان شخص" نے جلسہ کے افتتاح کے متعلق جو ایڈریس دیا تھا اُسکو بڑے لطف سے سُنا - ایک روز مین اُنکو رابرٹ نیپیر ستونی کے خوبصورت مکان پر لیگیا جنھون نے جہاز پر کارروائی کرکے تمام عالم مین شہرت حاصل کی تھی - رابرٹ نیپیر اور اُنکے متعلقین کو دیکھکر سر جان لارنس بہت خوش ہوے - گیرلاخ جھیل کی دلکش کیفیت اور شاہی محلات کے نادر مکانون کی کاریگری دیکھکر وہ بہت متحیر ہوے - میزبان نے تصویرین اور سنگی شبیہین اور چینی کے ظروف دستور کے موافق اپنے مہمان کو دکھلائے - اُنکے مہمان فطرتی خوبصورتی کے بڑے شائق تھے لیکن اس بات سے اعتراف کرنا لازم ہے کہ وہ کاریگری کی چیزون سے دوسری اشیا کو ترجیح دیتے تھے - میرے یقین مین اصل تو یہ ہے کہ اُنھون نے رمبرینٹ یا ٹیشین کی نسبت رابہائے کے نامدان کو زیادہ پسند کیا جسمین بہت خانے بنے ہوے تھے - کیونکہ اُسکے حوالہ کرنے مین اُنھون نے اُس ہیلٹو کو یاد دلایا جسکو سر والٹر اسکاٹ شاعر نے اپنے شاعرانہ ذریعہ سے دو ٹائیٹ آف دی ہلینگ میل" کے گلے مین پہنایا تھا - یہ اشارہ جو کلٹک قوم کی طرف ہے اُس سے صریحی طور پر مجکو ظاہر ہوتا کہ اسکاٹلینڈ کے اس سفر مین اُن کے دل پر کلٹک قوم کا بڑا اثر پیدا ہوا - انورنیری سے جاتے وقت وہ آرجل شائر اور پرتھ شائر کے پہاڑون کے مختلف حصون سے ہوکر نکلے تھے - رہ رہ کر اُنکو انتہا سے مرتبہ اس بات کا افسوس (اگرچہ مین نہین سمجھتا ہون کہ اس بارے مین اُنکا خیال کسیقدر مبالغہ آمیز تھا) ہوتا تھا کہ گھاٹیون اور میدانون کی آبادی جو راہ مین اُنکو ملتی جاتی تھین بالکل تباہ ہوگئی ہین اور قدیم کلانز اور گالک لوگون کے صرف ویرانون کا نشان رہ گیا ہے - کسانون اور کاشتکارون کی جماعت تباہ ہوگئی اور اُنکی جگہ مستاجر قائم ہوگئے - اور مستاجرون وغیرہ کی آبادی بھی اُنکے بڑے علاقہ معنی ہرن کے جنگلون کے لیے تباہ کی گئی - سر والٹر اسکاٹ نے اپنی پرانی نظم متعلقہ سینٹ گرسلو نام مین جو لکھا ہے

ظاہراً اس نے سَر جَانْ لارِنْس کے دل پر بھی یہ اثر پیدا کیا تھا کہ

''ہم[ع] بالکل زمین سے محروم ہو گئے''۔

وطن مین رہنے کا جو زمانہ اب شروع ہونے لگا تھا اُسکا لطف اِس سبب سے اور دو بالا ہو گیا کہ اسی سال جون کے مہینہ مین سَر جَانْ لارِنْس کے ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ لیکن یہ لطف محض چند روزہ تھا لوگون کو یاد ہوگا کہ نو برس پیشتر لاہور مین ایک بچے کے مرجانے سے سَر جَانْ لارِنْس کو کسقدر صدمہ ہوا تھا۔ اُن کی اصل نرم دلی کا حال لڑکون علی الخصوص چھوٹے بچون کے ساتھ سلوک کرنے مین ظاہر ہوتا تھا۔ پس وہ بالکل روکھے نہین تھے۔ لوگون نے کہا ہے کہ ''روسی آدمی کو کُھرچ ڈالیے تو اندر سے تاتاری آدمی نکلیگا''۔ لیکن سَر جَانْ لارِنْس کی کیفیت بالکل اِسکے برعکس تھی۔ اُنکی رُکھائی اصل مین بالائے کھال ہی تک تھی اور یہ بھی ہمیشہ نہین پائی جاتی تھی۔ آیندہ فروری مین یہ لڑکی بیمار ہو کر مرگئی اور اُسکے والدین کو اُسکا نہایت قلق ہوا۔ اور سَر جَانْ لارِنْس نے یہ سوچ کر کہ اُنکے اور لڑکون کو دیہات کی آب و ہوا زیادہ موافقت کریگی قصد کیا کہ لندن کو چھوڑ کر اور کسی جگہ رہنا اختیار کرین۔ سَر ہربرٹ اِڈْوَرْدُسْ اور اُنکی زوجہ کے کہنے سے اُنکو ترغیب ہوئی کہ سَوتھ گیٹ مین رہین۔ اور یہان تین برس تک جَانْ لارِنْس ایسے اطمینان اور خانگی آسایش سے رہے جو لندن والون کو اکثر نصیب نہین ہو سکتی ہے۔ سَوتھ گیٹ کا مکان ایک قدیم دیہاتی وضع کا مکان تھا اور اسقدر وسعت بخوبی اُس مین تھی کہ اُنکی بہن اور بھتیجی اور خود اُنکے خاندان کے لوگ بفراغت اُسمین رہ سکتے تھے۔ اور اُس مین ایک بہت اچھا باغ سات ایکڑ زمین کے رقبہ مین تھا۔ گذشتہ سال کے تردداتِ مین لوگون نے جَانْ لارِنْس کو اکثر یہ کہتے ہوے سنا تھا کہ ''مین اب وطن جاونگا اور وہان مستاجری کرونگا'' اور اب کچھ کچھ وہ اِس امر کو انجام کرنے کے لائق بھی ہوگئے۔ لندن کی عیش جیش سے اُنھون نے بالکل قطع تعلق کیا اور بالکل دیہاتیون کے طور پر رہنا اختیار کیا۔ مین نے اکثر اس امر کا ذکر کیا ہے کہ وہ گھوڑون کے بڑے شائق تھے اور اب وہ اپنی انتہاے مرتبہ کی مسرت کے ساتھ گائین بھیڑیان بکریان اور چڑیان پالنے لگے۔ اُنھون نے ہر ایک جانور کو خوب ہلالیا تھا اور اُنکی ظرافت اِس بات سے بہت ظاہر ہوتی تھی کہ اُنھون نے ہر ایک جانور کا نام اُسکی خاص حرکات کے اعتبار سے رکھا تھا۔ ایک ایک بھیڑ یا بکری ہر ایک لڑکے کو اُنھون نے دے دی تھی جسوقت وہ باپ کے اخراجات مگر لڑکون کی خبرگیری سے موٹی تازی ہو جاتی تھی تو قاعدے کے ساتھ اُنکے اصل مالک اُنکو خرید کر لیتے تھے۔ اور اِس سبب سے جانورون کی پرورش مین لڑکون کو بھی اُنھین کے برابر خیال رہتا تھا۔ موسم بہار مین شام کے وقت وہ کرکٹ مین شریک ہوتے تھے۔ سنیچر کو سہ پہر کے وقت گھر کے لوگ قرب و جوار مین سواری پر سیر کرنے جاتے تھے۔ اتوار کو شام کے وقت ''پلگرِمس پراگرِس'' اور معرفت کے گیت پڑھنے جاتے تھے اور سب کے بعد اپنی

ابتدائی مہمات ہند کے زمانہ کا کوئی قصہ شکار ڈاکہ زنی یا قتل عمد کے بارے مین بیان کرتے تھے جسکو سوائے اُنکے اور کوئی شخص کم بیان کرسکتا تھا اور ان قصّون کو سُن کر حاضرین جلسہ نہایت متحیر ہوتے تھے۔ بس اسی طرح کی بے تکلفانہ باتون مین وہ عیش اُٹھاتے تھے۔

جو جانور سَر جَان لَارِنس کے بہت پسند تھے اُنکی وہ بڑی خبرگیری رکھتے تھے اور اُنکے متعلق جو کام ہوتا تھا وہ دوسرون پر بہت کم چھوڑتے تھے۔ چنانچہ ایک مشہور پادری رِیوَرنڈ جَان اِسْمِتھ (جو فی الحال لائم ریجِس کے وکار ہین) کے بیان سے جو نہایت طاقت ور شفقتی اور نرم دل آدمی تھے ظاہر ہوگا۔ یہ روئی کے قحط کا زمانہ تھا اور جِے اِسمِتھ کو جو اُس وقت شمالی اِنگلستان کے ایک پَیرِش کے مہتمم تھے اور سَر جَان لَارِنس سے بالکل ناواقف تھے اُنھون نے کہلا بھیجا تھا کہ جب اِس گرد و نواح کے مصیبت زدہ شہر کارخانہ کی فریادین سُننے مین آئین تو اپنا صدر مقام سَوتھ گیٹ ہی مین قائم کرین۔ اِن لوگون کو جو تکلیف تھی اور جسکو وہ بہادری سے برداشت کر رہے تھے سَر جَان لَارِنس کو اُسکا بڑا قلق تھا اور وہ ہر طرح سے اُنکی ہمدردی کے اظہار کے خواہشمند رہتے تھے۔ ایک روز صبح کو اتفاق سے میزبان اور مہمان دونون شخص ساتھ ساتھ لندن کو روانہ ہوئے ایک کو اِنڈیا آفس جانا تھا اور دوسرے کو ایک جلسہ کی جو مصیبت زدہ شہریکون کی امداد کے بارے مین ہونے والا تھا صدارت کرنا تھی۔ اِسٹیشن کو پیدل جاتے وقت یہ دیکھکر کہ سَر جَان لَارِنس بغل مین ایک گٹھری جو بھدّی اور بظاہر وزنی معلوم ہوتی تھی دبائے ہوئے ہین۔ اُنکے ساتھی نے کہا کہ لائیے اسکو مین لے لون سَر جَان لَارِنس نے جواب دیا کہ "یہ آپ کی عنایت ہے لیکن مین اسکو کسی شخص کے سپرد نہین کرسکتا کیونکہ وہ بڑی مالیت کی شے ہے"۔ جب وہ لندن مین پہونچے اور بھیڑ سے نکل کر ایک گاڑی کی طرف جانے لگے تو اُنکے ساتھی نے پھر وہی بات کہی سَر جَان لَارِنس نے جواب دیا کہ "مین یہ گٹھری کسی کو نہ دونگا" بعد اسکے جب دونون آدمی گاڑی پر بیٹھ چکے تو سَر جَان نے کہا کہ "مین آپ سے بتا دون کہ اس گٹھری مین کیا ہے اِس مین ایک بلّی کا بچہ ہے" اور بیشک یہ ایک زندہ بچہ تھا جو ایک مشہور نسل کا تھا اور اُسکو سَر جَان لَارِنس اپنے ہاتھ سے ایک اپنے ہندوستان کے دوست کو دینے جاتے تھے۔

سَوتھ گیٹ کے قیام کے زمانہ مین سَر جَان لَارِنس نے بہت سے نئے آدمیون سے گاڑھی دوستی پیدا کرلی تھی۔ یہی اُنھون نے ہندوستان کی ملازمت کے ہر زمانہ مین کیا تھا حتیٰ کہ جب وہ لاہور مین بڑے اہم کام کو انجام کرتے تھے تو اُسوقت بھی اُنھون نے ایسا ہی کیا تھا۔

ان مین سے تین آدمیون کا ذکر مین اُنکا نام بتا کر کرتا ہون سب کے پہلے اور سب سے بڑھکر مسٹر چارلس بریڈلی ہے اُنھون نے دوستی کی جنھون نے بعد کو اپنی زوجہ مسٹرس بریڈلی کے ساتھ نہایت رفاقت کا حق اسطور پر ادا کیا کہ جب سَر جَان لَارِنس وَیسرائے ہند تھے اور مسٹر و مسٹرس بریڈلی جنکی حفاظت مین وہ اپنے لڑکون کو سپرد کر گئے تھے

دفعتاً مرگئین تو اپنی بیش قیمت تعطیل کی کل مدت تک اُن لوگون نے لڑکون کی خبرگیری کی - لارڈ لارنس بعد کے زمانہ مین اکثر کہا کرتے تھے کہ مین ایسا کوئی شخص نہین رکھتا جس کی دوستی پر چارلس برنیڈنی سے بڑھکر مجکو بھروسہ ہوسکے -

دوسرا نمبر مسٹر اور مسٹرس کیئر سا کنین وِنسٹ لاج واقع بارنٹ کا ہے جنسے اُسوقت سے لیکر مرتے دم تک برابر بسبیل تواتر آمد و رفت اور خط و کتابت جاری رہی - جس وقت وہ وائسرائی کی خدمتون کے انجام کرنے مین مصروف تھے اور سر اُٹھانے کی اُنکو مہلت نہین ملتی تھی تو مسٹر کیئر ہی نے اُنکی جائداد اور خانگی امور کا انگلستان مین بندوبست رکھا تھا - تیسرے مسٹر ٹی سی - سانڈرس ہین جنکی نسبت مشہور ہے کہ وہ سٹینڈرڈ ریویو کے اوایل ایڈیٹر اس زمانہ تک بڑے معین رہے تھے اور ہمیشہ رات کو عرصہ تک کنارہ کش سوینیٹون سے دلیل وحجت کیا کرتے تھے جس سے دونون کو بڑا حظ ملتا تھا اور لڑکون کی تفریح کے کامون مین بھی بہت شرکت کرتے تھے اور کرسمس کے کامون مین بھی اُنکو کچھ کم مدد نہین دیتے تھے - اس زمانہ مین سر جان لارنس کے بہت لوگ گاڑھے دوست ہوگئے تھے لیکن اِن تین شخصون کا مرتبہ کسی نے نہین حاصل کیا تھا -

پولیٹکل امور سے اُنکو بڑا ذوق تھا لیکن وہ کسی معنی کرکے اپنی عمر کی کسی نوبت مین کسی فریق کے طرفدار نہین ہوے - وہ ہمیشہ آزادی ترقی اور جمہور خلائق کے طرفدار رہے وہ ہر امر کو اُسکے حالات متعلقہ کے اعتبار سے تجویز کرتے تھے کسی خاص فریق کی طرفداری سے اُنھون نے کبھی کوئی بات نہین کہی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ محض پلہ کشی ہوگی - مثلاً روم و روس کے پیچیدہ مسئلہ مین (ایسے وقت جب مین اُنکے حالات سے خوب واقف تھا) اُنکی واقفیت اور دوراندیشی ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ وہ انگلستان کے کسی جادۂ اعتدال سے بڑھے ہوے ملکی فریق کی تائید مین اپنے خیالات نہین ظاہر کرتے تھے - وہ دونون گورنمنٹون (چاہو گورنمنٹ کہو چاہو نہ کہو) کے طریقہ کے عیوب سے اسقدر واقف تھے کہ کسی کے جانبدار نہین ہوسکتے تھے - اُنھون نے ترکون کو بحیثیت قوم کبھی بُرا نہین کہا کیونکہ جو کچھ تھا وہ زیادہ تر اُنکے فرمانرواؤن کے قصور سے تھا اور اس سے بھی کمتر اُنھون نے روسیون کو جیسا کہ بعض فرقون کے درمیان رواج ہوگیا تھا مظلومون کا بیغرض اور زوشندل دادرس تصور کیا - اُنھون نے اِس تنگ حبشمی کے خیال سے کہ ہمارا فائدہ ہوگا کبھی ترکی بدنظمی یا سلطنت عثمانیہ کے مسلم رہنے کی طرفداری نہین کی - لیکن یہ بات اُنکو اور بھی بُری معلوم ہوتی تھی کہ روسی ایسے لوگ جن کے ملک مین خود انتہا مرتبہ کی بدانتظامی ہے اور جو خود مہذب ملکون سے اِسقدر پیچھے پڑے ہین ترکون کی حکومت مین اصلاح کرنے کی غرض سے نصف براعظم مین جنگ و جدل پھیلانے کے مجاز ہوسکین - الغرض وہ مسئلہ کو دونون پہلوؤن سے دیکھتے تھے اور ایک آزادانہ اور منصفانہ رائے اُنھون نے قائم کی تھی -

امریکہ کی خانہ جنگی کے زمانہ مین وہ سوتھ کینٹ مین تھے اور یہان وہ برابر شمالی ملک کے طرفدار رہے۔ اُسوقت بعض مشہور لبرل لوگون کے خیالات کچھ اور تھے لیکن سر جان لارنس کو ابتدا ہی سے یقین تھا کہ گو اتر والون کی تدبیرین برسرحق نہون لیکن اس جھگڑے کا نتیجہ خواہ مخواہ یہ پیدا ہوگا کہ اُنکی کامیابی کی حالت مین حبشیون کی آزادی ہو جائیگی۔ اور اگر ناکامی ہوئی تو وہ لوگ مدت تک غلام بنے رہینگے۔ ممالک متحدہ کی تواریخ اور ترقی مین ص ۳۰۳
اُنھون نے ہمیشہ بڑا شوق ظاہر کیا اور وہ اکثر اس بات کا افسوس ظاہر کیا کرتے تھے کہ مشرق مین لگاتار محنت کرنے سے زمانہ کا ہے کو فرصت دیگا جو مین ملک مغرب کی سلطنت جمہوریۂ اعظم کی ایک مرتبہ سیر کر سکونگا۔

اُنکی ذاتی حاجتین نہایت ہی محدود تھین۔ یہ حوائج بھی مثل اُنکی وضع کے سادے طور کی تھین وہ اپنی ذات پر روپیہ کا صرف ہونا گوارا نہین کر سکتے تھے اور اُنکی زوجہ اور بیٹیون نے جب کبھی کوئی قیمتی لباس یا زیور لے دیا تو وہ پیار سے بہت تنبیہ کرتے تھے کہ اسکی کیا ضرورت تھی کیونکہ جو کام اُس سے نکل سکتا ہے وہی ارزان قسم کے لباس سے بھی نکل سکتا ہے۔ اِس وجہ سے اُنکے لڑکون کو بڑی حیرانی رہتی تھی کہ اُنکی سالگرہ کے دن کون سا ایسا تحفہ تلاش کرین جو اُنکے لیے موزون ہو۔ نہ تو اُنکو حاجت تھی اور نہ وہ فضول چیزون کو پسند کرتے تھے۔ اور اُدھر لڑکون کی یہ کیفیت تھی کہ اگر سالگرہ کا دن بغیر کسی موزون تحفہ کے دیے ہوے خالی خولی گزر جاتا تو اطمینان نہوتا۔ ایسی حالت مین جان لارنس نے اپنی وفات کے چند روز پیشتر اپنی مستعد لیڈی سکرٹری (سکرٹریہ) مس گاسٹر سے جو کچھ کہا تھا وہ کوئی ہنسی دلگی کی بات نہین تھی بلکہ حقیقت مین ایک امر واقع کو بیان کیا تھا اُنکی علالت اُسوقت بھی اُن پر بہت بھاری تھی لیکن اِس بات کا کسی کو کھٹکا نہین تھا کہ وہ مرض الموت مین گرفتار ہوے تھے۔ اور ایک روز اپنے اِسی ساتھی کو لیکر معمول کے مطابق تھوڑی دور ٹہلنے کے لیے جب گئے تو اُنکو بمجبوری ایک جگہ اپنے ساتھی کے بازو کا سہارا لینا پڑا۔ گردن جھکنے مین اُنکی نگاہ ایک کھڑکی پر پڑی جسمین ایک ٹوکرا تازہ اِسٹرابری کا بھرا ہوا رکھا تھا۔ جان لارنس نے اُسکو دیکھکر کہا کہ "اسمین سے کچھ پھل مجکو مِل جاتے تو کیا خوب بات تھی" اُنکے ساتھی نے جواب دیا کہ "چلیے اندر چل کر لے آئین"۔ دونون آدمی اندر گئے اور اُسکی قیمت دریافت کی۔ دوکاندار نے بتلایا کہ نصف گنی یہ سُنکر اُنھون نے کہا کہ مین نے اپنی عمر بھر اپنی ذات پر کبھی اسقدر صرف نہین کیا اور یہ کہکر فوراً وہان سے چل کھڑے ہوئے۔ اور اسیطرح اُنکے مرنے کے بعد ایک انگوٹھی البتہ یا کسی قسم کا کوئی زیور اُنکی ذاتی جائداد مین ایسا نہ نکلا جو اُنکے قریب ترین دوستون کو یادداشت کے طور پر دیا جاتا اور اسپر بھی تمام نشان دار "ملک مشرق" پر اُنکا قبضہ تھا۔ ایسے سیدھے سادے اور نفس کُش آدمی کی ذات جسکے پاس یادداشت کی کوئی شے نہین نکلی شاید تمام یادداشتون سے بہتر تھی۔

لیکن جس شے کو اپنی ذات پر صرف کرنے مین وہ اغماض کرتے تھے اُسکو وہ دوسرون پر خوشی سے صرف کرتے تھے۔

یہ بات نہین تھی کہ وہ بیکار یا اسراف کرکے کوئی شے دے ڈالتے ہون بلکہ وہ بڑی تحقیقات اور امتیاز کے ساتھ کوئی شے دیتے تھے۔ وہ ہمیشہ یہ خیال کرتے رہتے تھے کہ بے احتیاطی سے کسی کو کسی شے کے دے دینے مین سخت جوابدہی اپنے ذمہ عائد ہوتی ہے۔ پس بہت کم آدمی ایسے ہونگے جنھون نے ہزارہا مہربانی کے کام کرنے مین اُنسے زیادہ نیکی اور اُنسے کم نقصان کیا ہوگا۔ اپنے داہنے ہاتھ سے جوکچھ وہ کرتے تھے بائین ہاتھ کو اُسکی مطلق خبر نہوتی تھی۔ ص ۳۴۲
اُنکی زوجہ اُنکے مختلف سکریٹری جو یکے بعد دیگرے اُنکی ماتحتی مین رہے اور مین کہہ سکتا ہون کہ کسیقدر اُنکی سوانح عمری کا مصنف بھی اندازی طور پر معلوم کرسکتا ہے (اور یہ لوگ بھی جو معلوم کرسکتے تو اُسمین سَر جَانْ لَارِنْس کا کچھ قصور نہین ہے) کہ اُنکے بیشمار اور متحقق خفیہ افعال خیر کی تعداد اور جسقدر روقت اور تکلیف اُنکی ساری عمر کے اِن افعال مین بلاشکایت صرف ہوئی ہے اُسکی مقدار کیا ہے۔ جن پادری صاحب کی یادداشت کا مین نے ابھی حوالہ دیا ہے یعنی ریورنڈ جے اِسمتھ آف لایَم رِجبِس نے بیان کیا کہ "مین نے جَانْ لَارِنْس ایسا سیدھا سادا اناڑی مشفقی اور رحمدل آدمی بہت کم دیکھا ہے۔ وہ منجملہ اُن معدودے چند اشخاص کے ہے جنکی بابت اپنے مرنے کے وقت مین شکرگزار ہوکر خدا سے یہ کہونگا کہ مین اُنکو جانتا ہون"۔

اُس عورت نے جو جَانْ لَارِنْس کو سب سے بڑھکر جانتی تھی کہا ہے کہ "اُنکا ایسا عمدہ اور صاف عقیدہ مین نے کبھی نہین دیکھا۔ خدا کا خوف کروا اور اُسکے احکام مانو یہ اُنکی زندگی کا یومیہ قاعدہ تھا ہم لوگ روز آپس مین انجیل پڑھا کرتے تھے۔ اور میرے پاس جلی خط کی بہت سی جلدین جنکو وہ اُس زمانہ مین پڑھا کرتے تھے رکھی ہوئی ہین۔ اِن جلدون مین مختلف فقرات پر جو اُنکے بہت پسند خاطر تھے نشان بنا ہوا ہے"۔

کپتان اِیسٹوِک صاحب جنکو اپنے لکھے ہوے مضامین کے متعلق تحقیق کا خاص موقع حاصل تھا لکھتے ہین کہ "لَارْڈ لَارِنْس سے بہتر اسکو کوئی نہ سمجھا ہوگا کہ خدا کا ہوکر رہنے کا اول زینہ یہ ہے کہ انسان دوسرون کا ہوکر دنیا مین رہے اس عیسائی نیکی کے احاطہ مین وہ جس حد تک محنت کرتے تھے اُسکا حال صرف اُنکے دنیاوی تیرتھ کے ساتھی اُنکے عیش و غم کے شریک اور اُنکے ہرایک باطنی راز کے محرم کو معلوم ہے۔ اپنی زندگی کے اور ہرایک کام کی طرح امور خیر مین بھی لَارْڈ لَارِنْس پر تملق اور چاپلوسی کا اثر بہت کم ہوتا تھا بلکہ وہ قاعدہ پر عمل کرتے تھے اور اِس بات کا خیال کرکے کہ خدا اور خلق خدا کا حق اُنکے ذمہ کیا ہے سب کام کرتے تھے۔ جب سے میری اُنکی ملاقات ہوئی اُسوقت سے مین نے اُنکو ایک پختہ عیسائی پایا۔ وہ صاف دل اور خدا ترس آدمی تھے جہانتک اپنے یومیہ کامون مین جہان تک اُنکا قابو چل سکتا تھا احکام انجیل کی پیروی کرتے تھے اور اِس کتاب مقدس کو وہ ہر روز بڑے غور و کوشش سے جس کا مجکو یقینی علم حاصل ہے ورد رکھتے تھے۔ مین نے اُنکو اکثر دیکھا ہے کہ جب سے اُنکی بصارت مین فرق آگیا اور دوسری کتابون کے پڑھنے کے لائق نہین رہے اُس وقت سے جلی خط کی ایک نیو ٹسٹمنٹ کے صفحون پر اُنگلی رکھتے تھے اور آہستہ آہستہ ہجے کرکے چند فقرے پڑھتے تھے۔ اُن کے رعب دار چہرے سے

ایک اُداسی برستی تھی لیکن اسپربھی یہ معلوم ہوتا تھاکہ وہ راضی برضاے الٰہی ہین۔ اورجب وقت مین خیال کرتا تھا کہ ایسے تنومند اور فطرتی آزاد مزاج نے اپنی طبیعت کو یون مجبور کر رکھا ہے تو میرا دل بھرآتا تھا اور بیساختہ میرآنکھو نمین آنسو ڈبڈبا آتے تھے۔

لارڈ لارنس کی کیفیت دیکھکر معلوم ہوتا تھاکہ وہ ہر وقت اپنے کو ایک قادرمطلق رحیم کل رحیم اور عادل حقیقی کے روبرو تصور کرتے تھے جسپر اُنکو دل سے یقین تھاکہ مرنے کے بعد اپنے کل افعال کی اُس سے جوابدہی کرنا پڑیگی۔ وہ اپنی پابندی مذہب کا اظہار کبھی نہین کرتے تھے اور خود مذہبی ذکر کم نکالتے تھے گو روزمرہ کے مسائل الٰہیات کے متعلق جب مین کوئی ذکر چھیڑ دیتا تھا تو وہ معترض نہین ہوتے تھے۔ بعض نیک اندیش لوگ مذہبی معاملات کے تذکرہ مین جس طور کے خاص فقرات استعمال کیا کرتے ہین جان لارنس اُسکے خلاف تھے لیکن جسوقت ایسی باتون کا ذکر کرتے تھے تو اُنکی عبارت واضح اور غیرمصنوعی اور انتہا سے زیادہ مذہبی پابندی پر منجر ہوتے تھے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ اُن فقرات سے جان لارنس کی طبیعت اور اُنکے خیالات بخوبی مانوس ومربوط تھے وہ ایسی کتابون کو جو مذہبی کتابین کہلاتی ہین بہت کم پڑھتے تھے کیونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ اُن سے مجکو اسقدر مدد نہین ملتی ہے جسقدر انجیل سے ملتی ہے۔

وہ اپنے باطن اور گاڑھے عقیدے کا جو اُنکے کل امور مین ہادی تھا اقوال سے نہین بلکہ افعال سے اظہار کرتے تھے۔ اُنکے خاص ضروری خیالات جو عیسائیت کے اعتقاد کے متعلق تھے صاف اور متین تھے جیساکہ مین نے اُنکے مُنہ سے سُنا ہے۔ اُنکو تاویلات یا نزاع لفظی سے شوق نہین تھا۔ اُنھون نے آزادانہ طور پر اِس بات کو تسلیم کرکے انجیل کی بنیاد پر اپنا عقیدہ قائم کیا تھاکہ بہت سی ایسی باتین ہین جنکو نہ مین سمجھ سکتا ہون اور نہ سمجھا سکتا ہون بلکہ صرف اِس بات پر قناعت کیے ہوے ہون کہ وہ بطور کلام الٰہی قابل قبول ہین جو خود (یعنی خدا) اپنے عمدہ زمانہ مین اُن لوگون کو سمجھا دیگا جو اُسپر ایمان لائے ہین۔ مجکو خوب یاد ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے دعاے طلب باران پر اعتراض کیا تھاکہ مشیّت الٰہی نظام قدرت کو تبدیل نہین کرتی ہے تو لارڈ لارنس نے بعد کو مجھ سے کہا تھاکہ "ہم کو دعا کے لیے خدا نے حکم دیا ہے اور ہماری دعائین مستجاب ہونگی اور میرے لیے فقط یہ عقیدہ کافی ہے"۔

لیکن جس حالت مین سر جان لارنس اپنے نج کے مشغلہ اور عیش مین اسطرح مشغول تھے جیساکہ مین بیان کرآیا ہون تو اُسی زمانہ مین وہ اِنڈین کونسل مین بھی روزانہ کام کرنے جاتے تھے۔

ہندوستان مین گذشتہ تیس سال سے جس طرح کا کام وہ انجام کرتے آتے تھے اُس سے یہ کام نوع اور جنس دونون مین کسیقدر مختلف تھا۔ مخالف نکتہ چینیون نے تو اِنڈین کونسل کے کام کا نام بیشک "مشغلۂ بیکاری" رکھا تھا لیکن اصل یہ ہے کہ اُس زمانہ مین اور اب بھی وہان کا کام بہت ضروری تھا اور ہے اور اُس زمانہ مین ضروری امور کے تغیر وتبدل کے متعلق اسقدر بحث اور الجھاو رہتا تھا جو اب ممکن نہین ہے کیونکہ اصل مین سلطنت ہند کی

گری ہوئی عمارت کو اُسوقت نئے سر سے تعمیر کرتا تھا پس دیکھنا چاہیے کہ سر جان لارنس اپنے کام کو اور اُن کے ہمجنس ملازم اُنکے کام اور سر جان لارنس کو کیسا سمجھتے تھے۔

اِس مین شک نہین کہ اُس عہدہ کی بہت سی باتین ایسی تھین جو جان لارنس کے ایسے تجربہ کار واقفکار اور آزاد منش شخص کے بالکل پسند نہین پڑسکتی تھین۔ اُنھون نے اپنی زندگی مین ایک مرتبہ اور بھی بورڈ کی خدمت کی تھی اور اُس بورڈ کے مالک رہ چکے تھے اور اوّل درجہ اِس امر کے اطمینان سے برابر خوش رہ چکے تھے کہ اُس بورڈ کی تجویزات بڑی جانفشانیون اور عرقریزی کی بحثون کے بعد ہمیشہ یہ نتیجہ پیدا کرتی تھین کہ اُن کے موافق تعمیل کی جاتی تھی۔ لیکن اِس پر بھی اُنھون نے مذکورۂ بالا بورڈ کو پسند نہین کیا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ مین تین لگامون کا گھوڑا بن کر نہین چل سکتا ہون۔ پس یہ امر کیونکر اُنکے پسند ہوسکتا تھا کہ پندرہ گھوڑون کی گاڑی مین وہ بھی ایک گھوڑا بن کر چلین یعنی ایک ایسے بورڈ کی ممبری کرین جسمین صرف مشورہ لیا جاتا تھا اور جسکی تجویزات برابر سکریٹری آف اِسٹیٹ نامنظور کردیا کرتے تھے اور جو ہمیشہ گورنمنٹ کے ساتھ بدلتے رہتے تھے اور جنکی رایون سے جان لارنس ہمیشہ اپنے کو متفق نہین تصور کرسکتے تھے۔ اِس باعث سے گو اُنھون نے لارڈ اِسٹینلی کے ایجاب کو بڑی محنت سے قبول کرلیا تھا اور اِس بات پر نازان تھے کہ جس ملک مین اُنھون نے اپنی زندگی صرف کی تھی اُسکی حکومت مین اگر شرکت نہین کرسکتے تھے تو راے بہرحال دے سکتے تھے لیکن اِنڈیا آفس سے متعلق جو کام اُنکو کرنا تھا اُسپر وہ کُلّی اطمینان کے ساتھ نظر نہین کرسکتے تھے۔

اِس نومرتب کونسل کا پہلا اجلاس ۱۸۵۸ء کے موسم برسات مین منعقد ہوا اس مین کنسر ویٹو اور ریفارمر ممبرون کے قدیم اور جدید نام بخوبی تمام شامل تھے اِن لوگون مین ایسے ایسے اشخاص شامل تھے جو ہندوستان مین نہایت مشہور ہین جیسے ہاگ ملس مینگلس پرنسپ اِسٹیوک وِلوبائی کاٹلی میکناٹن اور رالنسن۔ لارڈ اِسٹینلی پریسیڈنٹ تھے اور سر فریڈرک کری کو لارڈ اِسٹینلی نے وایس پریسیڈنٹ منتخب کیا تھا۔ سر جان لارنس دوسرے سال ۱۱-اپریل کو یعنی ہندوستان سے واپس آنے کے تھوڑے ہی دنون بعد کونسل بورڈ کے ممبر مقرر ہوے اور ایک بنج کے روزنامچہ مین جسکو اُنکے ایک رفیق نے اصل مین اور کسی کے دیکھنے کے لیے نہین بلکہ صرف اپنے سمجھنے کے لیے لکھا تھا اور اب اُسکو میرے حوالہ کردیا ہے مین دیکھتا ہون کہ چند باتین میرے مفید مطلب لکھی ہین جو ایک اعلیٰ درجہ کے لائق مبصر کی سرسری دریافت کی ہوئی ہین اور اِس مقام پر درج کرنے کے قابل ہین۔

۱۱-اپریل ۱۸۵۹ء۔ سر جان لارنس سے ملاقات کی۔ ایک سادہ دل اور خشک مزاج اور راستباز آدمی پائے گئے آدمی کام کے ہین۔ ہندوستان کے انتظام کو بدلنا چاہتے ہین۔ کہنے لگے ہمکو پرانے وقیانوسی آدمیون کو نکال دینا چاہیے

قانون سے بڑھکر آدمیون پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

۲۱-اپریل- دیر تک سر جان لارنس سے ملاقات رہی انکی رائے ہے کہ ہندوستان کی حکومت چلانے و انتظام مین بہت کچھ تبدیلی درکار ہوگی- ہمکو اچھے اچھے آدمی جمع کرنا چاہیے اور خاص خاص اشخاص کو زیادہ اختیار دینا چاہیے۔

حال کے معرکون کے متعلق بہت سے دلچسپ حالات بیان کیے ظاہرا بڑے کام کے آدمی معلوم ہوتے ہین مستعدی اور ثابت قدمی کوٹ کوٹ کے بھری ہے اور جواب دہی کا کوئی ڈر نہین ہے۔ ص ۳۷

۳-مئی- سر جان لارنس کو بظاہر آرام کرنے کی حاجت معلوم ہوتی ہے- دوران سر اور صداع کے شاکی ہین کہ جب کام پڑتا ہے تو یہ عارضے لاحق ہوجاتے ہین- ہندوستان کے ڈاکٹرون نے ان سے کہا کہ اگر انکی محنت اسیطرح جاری رہی تو دماغ مین خون جم جائیگا- وہ اِس بات کے نہایت ہی قوی صلاح کار ہین کہ ہندوستان مین دیسی فوج کا رہنا ضرور ہے۔ ہارس گارڈ کی پلٹن کا انکو کچھ خوف نہین ہے- انکے خیالات اِس بارے مین ایسے قوی ہین کہ انھون نے کہا اگر اِسکے خلاف کوئی قاعدہ مقرر ہوا تو مین کونسل کے اِس عہدے سے مستعفی ہوجاؤنگا کیونکہ مجھکو بخوبی یقین ہے کہ اِس سے بڑی مصیبت نازل ہوگی- اِس بات مین انکو کوئی عذر نہین ہے کہ ہندوستان کے سرکاری اِسکولون مین بیبل کے درجے قائم کیے جائین جنھین پڑھنے نہ پڑھنے کا طلبا کو اختیار ہے۔

۰۳-مئی- ہندوستان کی موجودہ حالتون سے وہ بہت غیر مطمئن معلوم ہوتے ہین- آیندہ کی نسبت تردد سے خیال کرتے ہین- وہ کہتے ہین کہ ہمکو ہندوستان مین ایک لاکھ آدمی ایسے رکھنا چاہیے جو ہر مقام ضرورت پر فوراً جمع ہوسکین۔

۷-اکتوبر- اپنی تندرستی کے بارے مین انھون نے مایوسی کے کلمات کہے- یہ بھی بیان کیا کہ مین کونسل کو ناپسند کرتا ہون اور میرا قصد استعفا دینے کا ہے- وہ سمجھتے ہین کہ ممبرون کو دراصل کوئی اختیار نہین ہے- انھون نے کہا یہ میری بدنصیبی ہے کہ معاملات ہند کے متعلق مین مختلف رائین رکھتا ہون اور انکے اظہار مین کوئی شے میری مانع نہین ہوسکتی خواہ اُس سے شاہزادون یا وزیرون کو برا معلوم ہو خواہ اور کسی کو ناگوار گذرے- مین نے آج تک کچھ کبھی نہین کھائی ہے اور جب تک میرا بس چل سکیگا اُسوقت تک کبھی نہ کھاؤنگا- مین نے ہمیشہ دیکھ لیا ہے کہ جو لوگ کچھ کھاتے ہین انکو پھر وہی اگلنا پڑتی ہے- انکے نزدیک انڈیا ہوس کا انتظام بہت ناقص ہے دھوم دھام سے نفرت ہے لیکن اتنی استطاعت چاہتے ہین کہ مہمانون کی خاطر مدارات کرسکین- انکی خواہش ہے کہ ایک سال کی رخصت لیکر تندرستی حاصل کرین- تمام باتون کے متعلق آزادانہ تقریر کرتے اور دو ٹوک بات کہتے تھے- مین انکو بہت پسند کرتا ہون- مین خیال کرتا ہون کہ وہ ایک راستباز متدین اور کرامول ایسے آدمیون کی طرح مستعد ثابت قدم اور ہوشیار ہین۔

۱۷-نومبر- سر جان لارنس کے ساتھ مکان پر گیا- انھون نے کہا "مین تو چاہتا ہون کہ گلیڈسٹون کی طرح تقریر کرنے کا قصد کرون لیکن مجکو سیدھی سادی بات بھی کرنا نہین آتی- بوڑھے طوطے نہین پڑھتے"۔

۱۴- دسمبر- سَرجَانْ لَارِنْسْ نے کہا "میرے بھائی ہِنرِیْ نے مجھ سے کہا تھا کہ شبراؤن کے محاذی مین جو کونسل جنگ منعقد ہوئی تھی مین اُسمین شریک ہوا تھا اور لارڈ گف نے جو کچھ کہا تھا اُسمین سے مجکو یہ یاد ہے " مین نہ کبھی ہارا گیا اور نہ کبھی ہاری جاؤنگا "۔

۱۳- دسمبر- دو روز پیشتر جب مَین سَرجَانْ لَارِنْسْ کے ساتھ مکان پر آتا تھا تو اُنھون نے کہا کہ جس وقت مَین پنجاب سے روانہ ہوا تھا اُسوقت مالگزاری کہین نہین باقی تھی- مین نے باقی کبھی نہین رہنے دی- مین ہمیشہ تمام کاغذات کو خود پڑھتا اور فوراً اُنکے جواب روانہ کردیتا تھا مجکو کام کے اُسی وقت انجام کردینے مین بشرطیکہ اُسکا موقع اور وقت ہوتا تھا کوئی دقت نہین معلوم ہوتی تھی- لیکن اس صورت مین مجکو ذرا ذرا وقت صرف کرنا پڑتا تھا- بستر خواب سے بیدار ہونے کے وقت سے پھر بستر خواب پر جانے کے وقت تک دم بھر کی مہلت نہین ملتی تھی- اور مَین ہمیشہ اپنے ماتحتون پر نگاہ رکھتا تھا- ٹمپل اول درجہ کے کام کرنے والے آدمی تھے- وہ بڑے حاضر طبع انشاپرداز اور ذی شعور تھے- مَیکلوڈ بڑے مستعد اور قاعدے کے پابند تھے- ہَربَرٹْ اِڈْوَرْڈْسْ بڑے لائق تھے اور وہ اول درجہ ممبر کونسل ہوسکینگے مَیکلیوڈ کو ہندوستان کے معاملات سے خوب آگاہی تھی- مین چاہتا ہون کہ وہی لوگ مجھکو گورنر جنرل بنائین- ہمکو اِنگلستان بھر مین سب سے اچھے آدمی اور ایسے شخص کی ضرورت ہے جو تنہا چل سکتا ہو-

۱۱- فروری ۱۸۶۶ء- سَرجَانْ لَارِنْسْ سے گورنری بمبئی کے واسطے کہا گیا تھا اُنھون نے اُسکو نامنظور کیا۔

۱۵- اپریل- سَرجَانْ لَارِنْسْ کے ساتھ لوئی بلینک صاحب کا لکچر سننے گئے جو میڈم ڈیوڈفینڈ وغیرہ کے زمانہ کے غبارون کی بابت دیا گیا تھا جو پیرس مین اُڑے تھے-

۷- جولائی- لارڈ اِسٹینلی کی ملاقات کو گئے اُنھون نے کہا مین سمجھتا ہون کہ یہ ایک غلطی ہے کہ کونسل پارلیمنٹ سے علحدہ کردی گئی- اِس سے کچھ شدنی نہین ہے کہ دقیانوسی لوگ رکھے جائین جو ہر امر کی تائید ہی کرتے جاتے ہین- لیکن سَرجَانْ لَارِنْسْ زیادہ سن رسیدہ مدبران ملک ہند کے قائم مقامون کے طور پر بیش قیمت نہ ثابت ہونگے-

۷- فروری ۱۸۶۷ء- سَرجَانْ لَارِنْسْ نے فوجی مسئلہ پر جو آج زیر بحث تھا مخالفانہ طور پر بڑے شد و مد سے بحث کی تفریق رائے پر سات ممبر اِدھر سات ممبر اُدھر تھے- سَرچَارلْس وُڈْ کی رائے پر دار و مدار رہا- سَرجَانْ لَارِنْسْ نہین سمجھتے کہ ہندوستان کے اخراجات آمدنی کے برابر رہ سکینگے وہ جسطور سے آفس مین کام ہوتا ہے اُس سے مطمئن نہین ہین-

۲۵- مارچ ۱۸۶۲ء- سَرجَانْ لَارِنْسْ نے کہا کہ اگر مین اپنی ذات کا اکیلا ہوتا تو کسی اور دیار کو چل دیتا- مین اِنگلستان مین رہ کر ہر وقت کے جھگڑون مین مبتلا رہنا پسند نہین کرتا لیکن لڑکون کو کیا کرون-

۲۴- جون- سَرجَانْ لَارِنْسْ کے ساتھ فرتھ مصور کی بنائی ہوئی تصویرات "دوڑ پر جواڑی" اور "ریلوے ٹرین" کو دیکھنے گئے-

۴- جولائی- سَرجَانْ لَارِنْسْ کو شطرنج مین ہرا دیا-

انگریزی کتاب مین اس موقع پر ... [illegible] ... ص ۳۴۳

۲۵-فروری ۱۸۶۳ء-سوسائٹی آف آرٹس کے ایک جلسہ مین شریک ہوئے- مسٹر چیشم نے رہائی کے متعلق ایک تحریر پڑھی- مسٹر ہیلی صدر انجمن تھے سر جان لارنس نے تقریر کی-

۱۶-مارچ-سر جان لارنس کے ساتھ ڈین آف وسٹ منسٹر کے پاس اس بات کی اجازت طلب کرنے گیا کہ اوٹرم کی لاش وسٹ منسٹر ایبی مین دفن کی جائے یا نہین-

یہان بیان کرنا چاہیے کہ سر جان لارنس کی لاش سر جیمس اوٹرم کی لاش کے برابر مدفون ہے — ڈین آف وسٹ منسٹر سے باضابطہ درخواست کرنے کی اس بارے مین کوئی حاجت نہ تھی اور نہ ایسی درخواست کی گئی اسوقت تمام ملک اور اسی طرح تمام کیتھولک ڈین اور عیسائی ڈین کے سرخیل یعنی ڈین اسٹینلی اس امر کے متقاضی ہوئے کہ سر جان لارنس کی قبر وہان بنے اور سر جان لارنس کی عالیشان سنگی تصویر جسکو مسٹر اولٹر نے بنایا تھا اس مقدس قبرستان کے کل حصہ پر محیط ہے یا ظاہر مین محیط معلوم ہوتی ہے- ص ۳۳

۲۰-مارچ-ڈین آف وسٹ منسٹر کے پاس سر جان لارنس کے ساتھ اسواسطے گئے کہ سر جیمس اوٹرم کی لاش کو قبر مین رکھنے کی ساعت مقرر کی جائے- اور جگہ تجویز کی جائے- دن بھر مین مختلف طریقون سے جنازہ کے انتظام وغیرہ مین مشغول رہے-

۲۵-مارچ-سر جان لارنس اور ولیم بائی کے ساتھ اوٹرم کے جنازہ مین شریک ہونے گئے رجمنٹ نمبر ۷۸ کے سارجنٹ لوگ شارن کلایف سے طلب کیے گئے کہ اپنے قدیم کمانیر کی لاش کو قبر تک پہونچائین- اس کیفیت کے دیکھنے سے بڑا رنج معلوم ہوتا تھا-

۲۸-نومبر-لارڈ الجن کی خبر آئی کہ وہ سخت علیل ہین- انکا جانشین کون ہوگا- آیا جلسۂ وزرا انکی جگہ لارنس کو مقرر کرنے کے واسطے کہیگا- یہ تقرری بہت واجب اور مین سمجھتا ہون کہ عام پسند ہوگی- جان لارنس کی خدمتون کے اعتبار سے یہ صلہ بہت موزون ہوگا- صرف خیال اس بات کا ہے کہ وہ اپنی تندرستی کے اعتبار سے ایسے عہدہ کی ذمہ داری کا بار اٹھا سکینگے یا نہین-

یکم دسمبر-آج یہ خبر سننے مین آئی کہ لارڈ الجن کی جگہ سر جان لارنس مقرر ہوے- انکو اور لیڈی لارنس کو اسکا حال لکھا- گو لیڈی لارنس اپنے شوہر کے کارہاے نمایان کے اس اعتراف اور انکی رئیسانہ وضع کے اس صلہ سے بہت خوش ہوئین لیکن عرصۂ دراز کی مفارقت کی امید سے انکا دل بہت متردد ہوگیا-

۷-دسمبر-مین سر جان لارنس سے رخصت ہوا-

ان اقتباسات سے فی نفسہ اصل حال معلوم ہوتا ہے اور وہین وہ لطف پایا جاتا ہے جو خود سر جان لارنس کے لکھے ہوے روزنامچہ سے ملتا ہے- پھر اس مین روز بروز کے وہ حالات درج ہین جنکا اثر ایک نہایت معبر اور قدردان ساتھی پر ہوا تھا- ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ انکا کام کسقدر بڑا تھا اب تک وہ کسقدر مستعد اور ثابت قدم تھے

تاخیر اور تعویق سے کسقدر پریشان ہوتے تھے اپنی طبیعت کے حال بتانے مین کیسے نڈر تھے ہندوستان کی آیندہ حالت کے لیے کیسے متردد تھے لیکن اِس بارے مین اُنکے خیالات کسقدر واضح تھے کہ ہندوستان کے لیے کن باتون کی حاجت تھی۔ مین نے جو کسیقدر طول کے ساتھ اُن اقتباسات کو درج کیا ہے تو کچھ اُسکی وجہ یہ ہے کہ اُنکے مختلف سرکاری کام ایک ایسے وقت کے انجام کیے ہوے ظاہر ہوتے ہین جسوقت کی تحریری یادداشتین ایسے امور کے متعلق کم باقی رہی ہونگی اور کچھ اسوجہ سے کہ اُنکی زندگی کا یہی ایک زمانہ ایسا تھا جس کے متعلق اُسوقت کے روزنامچہ سے چند باتین معلوم ہوئی ہین جو راقم سوانح عمری کے لیے اسقدر درکار ہوتی ہین اور ضروریات حالت کے سبب سے لوگ اکثر اُنکو اپنے پاس سے نکال دیتے ہین۔

آمدم برسر مطلب۔ اِس زمانہ مین جیساکہ معدودے چند چٹھیون سے جو میرے پاس ہین ظاہر ہوتا ہے سَر جان لارنس نے اکثر افسوس کے ساتھ پنجاب اور اپنے احباب پنجاب کا خیال کیا اور جیون جیون عرصہ زیادہ گذرتا گیا اُسی طرح اِس خیال کو اور ترقی ہوتی گئی۔

چنانچہ اُنھون نے تین چٹھیان سال سال بھر کے بعد جو ڈاکٹر ہینتھ اَوِٹ کو لکھی تھین اُن کے اقتباسات ذیل مین درج کیے جاتے ہین۔ عمر ۴۸

۱۲۔ دسمبر ۱۸۵۹ء۔

مین انگلستان کو بخوبی تمام پسند کرتا ہون اور ہندوستان چھوڑنے کا مجکو افسوس نہین ہے گو مین اِس امر کا مقر ہون کہ میرے پُرانے احباب پنجاب میرے ہاتھ سے جاتے رہے۔ مین انڈیا ہوئس کے کام کو پسند نہین کرتا اور وہان کا کام بھی زیادہ تر میرے لیے موزون نہین ہے۔ اگر مجکو کچھ نہ کرنا پڑتا بلکہ اِدھر اُدھر گھومنا جابجا کی کیفیت دیکھنا اور کھلے میدان مین ہوا کھانا ملتا تو اِس سے کہین بہتر ہوتا۔

دوسرے سال پھر وہ لکھتے ہین۔

۱۸۔ مارچ ۱۸۶۱ء۔

آپ نے لکھنؤ[1] اور اُنکے تغیرات کا جو کچھ حال بیان کیا اُس سے مجکو بڑا لطف حاصل ہوا اس قدیم مقام نے ہمارے زمانہ مین ہنری کا اور میرا بھی بڑا کام کیا۔ اور جب تک مین ہندوستان مین رہتا مجکو وہین رہنے پر قناعت ہوسکتی تھی۔ مین انگلستان کو فی الجملہ بخوبی پسند کرتا ہون البتہ انگلستان مین میری دلبستگی کے لیے بھی بہت کچھ ہے۔ عمدہ آب وہوا مین اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہنا اِس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے۔ باایں ہمہ قدیم احباب اکثر ہندوستان کو یاد دلادیا کرتے ہین۔

---

[1] لاہور والے مکان مین یہ نام ہنری لارنس نے گھر مین پکارنے کے لیے رکھا تھا جو اُنکے ہنری اور ہنڈو گُڈیا اُن کے تینون لڑکون کا مخفف نام ہے۔

اور اسکے پورے ایک سال کے بعد ۸- مارچ ۱۸۶۱ء کو اپنی معصومہ مرحومہ یعنی بیٹی کا اشارہ کرکے
اُنھون نے یہ چٹھی لکھی-

پنجاب اور پنجاب مین جو کچھ ہو رہا ہے اُسکا مجکو برابر خیال رہتا ہے اور بعض اوقات میرا دل یہ چاہنے لگتا ہے کہ پھر
وہان چلا آؤن- اسمین شک نہین کہ ہندوستان کے چلے آنے کے بعد لوگون کو ہندوستان مین رہنے کا مزہ معلوم ہوتا ہے-
یہان ہر ہر بات نرالی اور بیجا ہوتی رہتی ہے-

اِنگلستان کے پولیٹکل حالات نے بہت جلد سَر جان لارِنس کو اُس لطف و اطمینان سے محروم کیا
جو لارڈ اِسٹینلی کی ماتحتی مین کام کرنے سے اُنکو حاصل تھا- کیونکہ بتاریخ ۱۱- جون ۱۸۵۹ عیسوی روز ہفتہ یعنی
سَر جان لارِنس کے ممبر کونسل مقرر ہونے کے تین مہینے بعد کنسروِیٹو جلسۂ وزرا کو جو تھوڑے دنون سے
صاحب اختیار ہوا تھا تیرہ ممبرون کی کثرت راے سے ہَوس آف کامنس مین شکست حاصل ہوئی- لارڈ ڈربی نے
فوراً استعفا دے دیا- بتاریخ ۱۴- جون اُنکے بیٹے لارڈ اِسٹینلی نے اِنڈیا کونسل کو ترک کیا اور اُسی قلم نے جسکی تحریر
تھوڑی ہی دُور اوپر محول کر آیا ہون اُس کیفیت کو جو لارڈ اِسٹینلی نے علی العموم کونسل کے لوگون پر پیدا کی تھی
اسطور سے بیان کیا ہے- مجکو اِس بات کے باور کرنے کی عمدہ وجہ پائی جاتی ہے کہ سَر جان لارِنس بھی
اِس کیفیت مین شریک تھے-

ہمکو زیادہ خلیق جفاکش روشنضمیر سکرٹری آف اِسٹیٹ ہند جلد ڈھونڈھے نہین ملیگا- اُنکے دل مین ہر وقت
بہبودی خلائق کا دھیان رہتا ہے- وہ سچے محب قوم کسیقدر خشک مزاج اور متین ہین لیکن اُن تک رسائی بہت اچھی طرح ص ۱۰۳
ہو سکتی ہے اور ہر جگہ سے اطلاع حاصل کرنے کے بڑے خواہشمند رہتے ہین-

اور اُدھر لارڈ اِسٹینلی اُس شخص کی نسبت جسکو اُنھون نے اِس محنت سے اپنی کونسل مین مقرر کیا تھا
جو کچھ خیال رکھتے تھے اُسکو اُنھون نے طوالت کے ساتھ اپنی عالیشان تقریر مین جو اُنھون نے مینشن ہَوس مین
کی تھی اور جسکا مین کئی مرتبہ اوپر بیان کر چکا ہون ظاہر کر دیا- کل اسپیچ کا لُب لُباب وہ جملون مین شامل ہے
جو اِس مقام پر بیان کرنے کے شایان ہین- لارڈ اِسٹینلی نے ایک جملہ یہ بیان کیا تھا کہ "خود بدخواہی کبھی اِس قابل
نہو سکی کہ جان لارِنس کے زمانہ پر کسی نامستحسن واقعہ یا کسی ناشائستہ فعل کی بابت الزام عائد کر سکے"- اِس جملہ
پورے مفہوم کے معلوم کرنے کے لیے ہمکو صرف یہ یاد کرنا چاہیے کہ وہ کل زمانہ روز روشن کی طرح سب کی
آنکھون کے سامنے گذرا اور ہندوستان مین بھی مثل اِنگلستان کے ہرزہ گویون اور بدزبانون کے لب کبھی
بند نہین رہتے ہین اور سَر جان لارِنس کی کل ناموری ایسی ہوئی جو ضعیف طبیعت کے آدمیون کے نزدیک
نفرت یا غلط فہمیون کی مستوجب ہی- دوسرا جملہ بھی کچھ اِس سے کم دلکش نہین ہے- وہ یہ ہے "جان لارِنس کی طرف سے

میرے دل پر یہ اثر پیدا ہوا کہ وہ ایک بہادر محض ہین۔ اگر اُنکا موقع نہ آتا تو بھی آپ کو معلوم ہوجاتا کہ آپ کو ایک ایسا آدمی ملا تھا جو بشرط ضرورت بڑے بڑے کامون کو انجام کرسکتا تھا اور اس قابل بھی تھا کہ اگر کوئی شخص اُنکی بابت تعریف حاصل کرنا چاہتا تو وہ اُسکو اسکے بھی حاصل کرنے کا موقع دے سکتے تھے۔

لارڈ اسٹینلی کی جگہ سر چارلس وُڈ مقرر ہوے جنھون نے بحیثیت بورڈ آف کنٹرول ۱۸۵۴ء کے مشہور مراسلۂ تعلیمات کو لکھا تھا۔ وہ پھر معرکے پر کامل اختیار اور کمتر منقسم جوابدہی کے ساتھ ایک ایسے زمانہ مین طلب کیے گئے جب عجیب عجیب قسم کی مشکلات واقع تھین۔ لارڈ اسٹینلی باوصف اپنی تمام کوشش اور دور اندیشی کے اتنے قلیل عرصۂ ملازمت مین بہت تدبیرون کو جو سب سے زیادہ ضرور تھین انجام نہ کرسکے۔ ہندوستان مین ہر ایک طرح کی بد انتظامی تھی اور قریب قریب ہر بات کو از سر نو درست کرنے کی حاجت تھی۔ گورنر جنرل اور چھوٹی پریسیڈنسیون کی کونسل کا انتظام جدید عدالتہاے انصاف کا تقرر ٹکسون کا از سر نو بندوبست صیغۂ مال کا مکرر انتظام کاغذی سکہ کا اجرا اجتماع قوانین اور سب سے بڑھکر حضور ملکہ معظمہ کی فوج کا قدیم لوکل

صفحہ ۳۴۳ ولایتی فوج ہند سے شامل کرنا اور ہر ایک قسم کے متناقض حقوق کا تصفیہ یہ چند باتین منجملہ اُن امور کے تھین جو جدید سکرٹری ہند کو نو مرتب کونسل کے ذریعہ سے انجام کرنا تھین۔ ہندوستان کے لیے یہ ایک خوش قسمتی کی بات تھی کہ سر چارلس وُڈ ایک ایسے شخص تھے جنکو ہر دل عزیز ہونے کی کچھ پروا نہ تھی اور انتظام ہند کے متعلق ذرا ذرا حالات سے واقفیت رکھتے تھے۔ وہ ہر ایک امر کے دونون پہلوؤن کی باتین سُننے پر آمادہ رہتے تھے اور سلطنت کے از سر نو قائم کرنے اور فرمانروائی کرنے کے جوش انگیز کام مین دل و جان سے مصروف ہونے پر مستعد تھے۔ اُنکی تدابیر اعظم کا ذکر اس مقام پر کرنا غیر ممکن ہے بعض بعض باتون کا ذکر مین آگے چل کر کرونگا۔ بہت سی یا اکثر باتون مین سر جان لارنس نے بڑی دلسوزی سے اُنکی تائید کی اور اختلاف عظیم بظاہر صرف قدیم لوکل ولایتی فوج کے قائم رکھنے یا موقوف کرنے مین ہوا کمپنی کے سپاہیون نے جو کارگزاری کی تھی اُسپر واجب طور سے افتخار کرنے کے بعد کونسل کے اُن لوگون نے جو پیشتر ہندوستان مین ملازمت کرچکے تھے اپنی تمام کوشش اِسی بات پر زور دینے مین صرف کی کہ وہ لوگ بحال رکھے جائین لیکن اُس غدر سے جسکا حال لوگون کو کم معلوم ہوا اور جو (اگرچہ بلُو اَیِٹ میوٹنی کے تسمیہ سے موسوم ہوا تھا لیکن بڑا خطرناک تھا) فوج مذکور مین اُسوقت ہوا تھا جب وہ کسیقدر درشتی کے ساتھ کمپنی کی ملازمت سے تاج کی ملازمت کو منتقل کردی گئی تھی گورنمنٹ نے قصد کیا کہ اُس سپاہ کو موقوف کردے۔ یہ امر حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ پر منحصر تھا نہ انڈین کونسل پر نہین منحصر تھا۔ لیکن اپنی کونسل کی خواہشون کو پورا کرنے کے لیے جو اپنی راے ضبط تحریر مین لانے کی خواہشمند تھی سر چارلس وُڈ نے اُسکے روبرو ایک چٹھی پیش کی جس سے خواہ مخواہ موقوفی سپاہ مذکور کے معنے نکلتے تھے۔

سَر جَانْ لَارِنْسْ نے بہت زور وسے کر یہ راے دی کہ وہ سپاہ بحال رکھی جائے اور اس چٹھی کے بھیجنے کی بابت جب رایون کی تقسیم کی گئی تو طرفین کی تعداد برابر نکلی سَر چَارْلس وُڈْ نے جو راے دی وہی قائم رہی۔

اَنْڈَر سِکْرِٹَرِی آفْ اِسْٹَیْٹ ہند لَارْڈ ڈِی گِرِےْ تھے جو اَب مَارْکوِیس آفْ رِپَنْ ہین۔ اور سَر جَانْ لَارِنْس نے لَارْڈْ موصوف کی بابت اُسوقت جو راے قائم کی تھی خوش قسمتی سے مَین اُسکو بیان کر سکتا ہون جس چٹھی کو مَین ذیل مین محول کر رہا ہون علاوہ اپنے مضامین کے وہ ایک خاص لطف رکھتی ہے کیونکہ وہ ایک ایسے شخص کی لکھی ہوئی ہے جو اِس لیاقت کے ساتھ سَر جَانْ لَارِنْس کے عہدہ پر مامور اور اپنا کام چلا رہا ہے۔

بنارس ۲۹ - نومبر ۱۸۶۸ء۔

میرے پیارے مِسْٹَر بَازْوَرْتھ اِسْمِتھ ․․․․ ۔ مجکو اِس بات سے انتہا مرتبہ کی خوشی ہوگی اگر آپ میری اُن چٹھیون کو جنمین میری جانب سے اُنکی اعلیٰ لیاقتون اور رئیسانہ وضع کی بابت کمال عزت و توقیر ظاہر کی گئی ہو دنیا کے روبرو پیش کرینگے۔ ص ۸۱۲ آپ کا یہ خیال بہت صحیح ہے کہ جس جگہ پر مَین اب ہون اُس پر جہان تک مجھ سے ممکن ہوسکے میری خواہش یہی ہے کہ اُنکے قدم بقدم چلون۔

آپ نے مجکو لکھا ہے کہ لَارْڈ لَارِنْس کے متعلق جو خاص قسم کی باتین آپ کو معلوم ہون اُن سے مطلع کیجیے۔ اِس وقت تو مجکو اُنکی ایک بات رہ رہ کر یاد آتی ہے جسکو شاید آپ دوسرے اشخاص سے جو عرصہ تک اُنکے ساتھ رہے تھے اور میری نسبت زیادہ خصوصیت رکھتے تھے غالباً زیادہ عمدگی اور صحت کے ساتھ نہ سُنین گے جسوقت مین سَر چَارْلس وُڈْ کی ماتحتی مین اَنْڈَر سِکْرِٹَرِی آفْ اِسْٹَیْٹ تھا اور سَر جَانْ لَارِنْس اِنْڈِیَنْ کَوْنْسِل کے ایک ممبر تھے اُسوقت اُنھون نے جو عنایت میرے حال پر کی تھی اُسکو مین کبھی نہ بھولونگا اُسوقت جب بلوہ کی اعظم مہمات کو سر کر کے وہ فوراً ہندوستان سے آئے تھے اور ایک عالم مین اُنکا ڈنکا بج رہا تھا تو وہ اُسوقت مین ہمیشہ مستعد رہتے تھے کہ ہر ایک قسم کی مدد یا اطلاع جو اُنکے اختیار مین تھی مجکو دین گو مَین صرف ایک اَنْڈَر سِکْرِٹَرِی تھا۔ وہ دفتر مین آکر میرے کمرے مین بیٹھتے تھے اور بعض اوقات ایک ایک دو دو گھنٹہ بلکہ اِس سے زیادہ عرصہ تک بیٹھے رہا کرتے تھے اور اپنی ہندوستانی واقفیت اور تجربہ کا ذخیرۂ اعظم ایک ایسی شفقت اور سادہ دلی اور انکساری سے میرے حوالہ کر دیتے تھے جسکا حال مجکو اُسیطرح سے اب تک تازہ یاد ہے مین اُنکو اپنے دل مین سمجھتا تھا کہ وہ ایک سلطنت کے بچانے والے اور قوی اور سخت فرمانروا ہے رعایا ہین مگر اسپر بھی وہ ہر روز وِسْٹ مِنْسْٹَر پَیلِس ہُوٹَل کے ایک چھوٹے کمرے مین جہان اُس وقت اِنْڈِیَا آفِس تھا آتے تھے اور جو مسئلہ اپنی ضرورت کا مَین اُنسے پوچھتا تھا اُسکو وہ مجھ سے اسطور پر بتا دیتے تھے کہ گویا اُنکو سواے اِسکے اور کوئی کام نہ تھا کہ وہ میرے کام مین اسواسطے مدد دیتے تاکہ مین اُسکو زیادہ عمدگی سے انجام کر سکتا۔ اسمین شک نہین کہ مین نے اپنے ہوش مین سَر جَانْ لَارِنْس کی طرح جیسا میرے دل مین اُنکی طرف سے اُسی زمانہ مین خیال بندھا تھا

کسی شخص مین یہ بات نہین دیکھی تھی کہ اِس جلال کے ساتھ ایسی سادہ دلی اور اِس توانائی کے ساتھ اسقدر انکسار شمین پایا گیا ہو مین سمجھتا ہون کہ آخر زمانہ مین جب اُنکی گورنر جنرلی کا عہد تھا اور مین سکریٹری آف اسٹیٹ تھا اور اُسوقت کی ملاقات اور اُن کے آخر زمین سرکاری ملازمت کے زمانہ مین مجکو اُنکی حق پسندی کا حال زیادہ وضاحت کے ساتھ معلوم ہوا۔ لیکن پہلے پہل کی ملاقات مین اُنکی رئیسانہ سادی وضع کا جو نقش میرے دل پر بندھا تھا اُسکو مین کبھی فراموش نہ کرونگا۔

۱۸۶۲ء مین جب لارڈ کیننگ ہندوستان سے ولایت مین آئے تو اپنے سابق منصب دار اعظم لارڈ ڈلہوزی کی طرح وہ بھی پیام اجل کے جانے سنے آئے۔ ہندوستان روانہ ہونے کے بہت روز پیشتر اُنکی رئیسانہ وضع کے سب لوگ یہان تک کہ وہ بھی قدر کرنے لگے تھے جنھون نے غدر کے زمانہ مین قریب قریب ہم سے بدظنی کی تھی اور جو ہماری طرف سے غلط فہمی مین پڑے تھے اور اب کوئی ایسی عزت باقی نہین رہ گئی تھی جسکو انگلستان کے لوگون نے اُنکے استحقاق سے زیادہ تصور کیا ہو یہان تک کہ جو لوگ خوف کے غلبہ مین نہایت وحشیانہ طور سے یہ فریاد مچارہے تھے کہ وہ واپس طلب کر لیے جائین وہ بھی ایسا ہی تصور کرتے تھے۔ لیکن تردد کثرت کار علالت اور شاید سب سے بڑھ کر اپنی ہی ایسی نیک محضر (یہی ایک عزت اُنھون نے قبول کی تھی اور اِسی کے قبول کرنے کے وہ خواہشمند تھے) بی بی کے مرنے سے ٹوٹ کر عین جوانی مین مر گئے اور ویسٹ منسٹر ایبی مین دفن کر دیے گئے۔ اور اپنے پہونچنے کے چند ہی ہفتون کے بعد اُنکا ایک نامی گرامی بیٹا بھی اپنے باپ کے پہلو مین سُلا دیا گیا۔ ص ۴۴۳

علی العموم لوگون کو امید تھی کہ جو شخص باتفاق راے عام اپنے تجربہ اور اپنی گذشتہ خدمات کے سبب سے لارڈ کیننگ کی جگہ مقرر ہونے کا اسقدر مستحق تھا اور جو شخص باوصف اِس بات کے کہ صلاحیتون اور مزاج مین مختلف تھا لیکن اُنکی اعلیٰ ترین صفتون یعنی ہمّت اور غصہ کے تھامنے مین ہو بہو مشابہ تھا اُنکی قائم مقامی کے لیے منتخب کیا جائیگا لیکن یہ نہوا۔ جلسۂ وزرا نے لارڈ ایلجن کو جو ایک مسلم قابلیت کے آدمی تھے منتخب کیا۔ اگر وہ چند برس پیشتر اِس کام کے لیے منتخب کیے گئے ہوتے تو بیشک اُس سلسلۂ گورنر جنرلان اعظم مین مل جاتے جو لارڈ ولزلی کے وقت سے لارڈ نارتھ بروک تک برابر چلا آتا تھا اور درمیان مین کبھی شکست نہین ہوا تھا۔ جس شخص کو یاد تھا کہ اُنھون نے جمیکا کناڈا اور چین مین کیا کیا خدمتین کی تھین اُسکو اِس امر مین ذرا بھی شبہہ نہین تھا کہ تقرری کے وقت اُنکی ذات سے بڑی بڑی امیدین کی جاسکتی تھین۔ لیکن اُنکا مقدر اُنکے خلاف تھا اُنکے کام کے ایام ختم ہو چکے تھے اور قبل اِسکے کہ اُنکی وایسرائی کا دوسرا سال ختم ہوتا کوہ ہمالیہ کے ایک مقام کو جو سطح سمندر سے ۱۰۰۰۰ فیٹ کی بلندی پر تھا راہ طے کرتے وقت وہ ایک مرض مہلک مین گرفتار ہو گئے۔

اور اب سوال یہ پیدا ہوا کہ اُنکی جگہ کون شخص مقرر کیا جائیگا۔ ایک شدآمد کا قاعدہ جو قریب قریب

قانونی تاثیر کی حد تک پہونچ گیا تھا اُس زمانہ سے جب پریسیڈنٹ بورڈ آف کنٹرول مسٹر کیننگ تھے چلا آتا تھا اور وہ یہ تھا کہ کسی طور کے مقتضاے وقت سے ایسٹ انڈیا کمپنی مجاز اِس امر کی نہوگی کہ اپنے ذیل کے ملازمین مین سے کسی شخص کو اِس اعلیٰ ترین درجۂ گورنر جنرلی پر مامور کرے - وارن ہیسٹنگز کے زمانہ سے اب تک سواے ایک سر جان شور کے اِس عہدۂ جلیلہ پر کمپنی کا کوئی خاص ملازم کبھی مقرر نہین ہوا تھا - کیونکہ سر جارج بارلو اور سر چارلس منٹکاف جو عارضی طور پر مقرر کیے گئے تھے اُنکو دوامی طور پر قائم رہنے کی اجازت نہین ملی - اُسی عام خیال کا یہ ایک جز تھا کہ گورنر جنرل کو سلطنت کا ایک پیر ہونا اور انگلستان خواہ نوآبادیون مین پولیٹیکل امتیاز کے طور پر ایک قسم کی وقعت حاصل کرنا چاہیے - اِس غیر تحریری قانون کی رو سے لارڈ پامرسٹن کی ص ۳۸۵ وزارت نے سر جان لارنس کے مرجح دعوون کو اُس حالت مین بھی نظر انداز کر دیا جب بلوۂ ہند کی کارگزاریون کی کلیان تک کھلنے نہ پائی تھین اور لارڈ ایلجن اُن کے مقابلہ مین منتخب کر لیے گئے - پس ایسی حالت مین وہ خیال کیونکر بدل جاتا -

شاید اب بھی دو ایک اُن امیدوارون کا نام جو باضابطہ اوصاف سے متصف تھے سر چارلس وُڈ کے دل مین گذرتا ہوگا - لیکن سابق کے تین گورنر جنرلون کے نتیجے نے جو اِس حیرت انگیز عجلت کے ساتھ یکے بعد دیگرے مرمر گئے انگلش مدبرون کو اِس بات سے متنبہ کر دیا کہ اوّل درجہ ہندوستان مین عظمت حاصل کرنے کا راستہ قبر کو گیا ہے - شاید وزرا خود اِس امر سے پہلو تہی کرتے تھے کہ جسکو ہندوستان کی آب وہوا کا سابقہ نہ پڑ چکا ہو اُس سے ایسے مہلک وقت مین ہندوستان جانے کے واسطے کہین - زیادہ تر قرین قیاس تو یہ امر ہے کہ کہ جلسۂ وزرا اور اُسی طرح خود سر چارلس وُڈ جو سر جان لارنس سے بخوبی تمام واقف تھے اب اِس خیال اتفاق کرنے لگے کہ سر جان لارنس کے دعوے مرجح تھے اور جس شخص نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت مین بھی اِس طرح کی ناموری حاصل کی تھی اُسکی تواریخ کو اِس سے بڑھکر رونق دینے کا اور کوئی ذریعہ نہین ہے کہ سابق کا رواج شکست کر دیا جائے اور کمپنی کا ایک سب سے زیادہ نامی گرامی شخص عہدۂ ویسرائی پر مقرر کیا جائے - بہر حال خیال یہ کیا جاتا ہے کہ درحقیقت اور بلاشک وشبہہ سر جان لارنس کی تقرری کا سبب یہ ہے کہ شمال مغربی سرحد کے قریب اور افغانی جرگون کے متصل سیتانہ کے جنگلون سے ایک سرحدی جنگ شروع ہوئی تھی اور وہ خوفناک طور سے ترقی کرتی جاتی تھی - سر نیول چیمبرلین کی مزاحمت ہوئی تھی اور گمان یہ تھا کہ بغاوت ایک فرقہ سے لیکر تمام فرقون تک یکے بعد دیگرے پھیل جائیگی - اِس خطرۂ خاص کے رفع کرنے کے لائق اُس شخص سے بڑھکر کون خیال کیا جاسکتا تھا اور امن وامان قائم رہنے کی یقینی امید سواے اُس شخص کے کس کی ذات سے ہوسکتی تھی جس نے پنجاب کی جنگجو قومون کی پرورش کرکے اُنکو مانوس ومربوط کیا تھا -

کسکا نام ہر گھر مین کبھی محبت کبھی خوف لیکن ہمیشہ ہیبت اور تعظیم سے چھ سو میل کی خطرناک سرحد کے ہر جنگلی فرقہ کے سردار کی زبان پر جاری تھا۔

بہر حال، ۳۰ نومبر ۱۸۶۳ء کو دس بجے سر چارلس وڈ انڈیا آفس کے اُس کمرے مین جہان سر جان لارنس بیٹھے تھے آئے اور اُن سے کہا کہ "آپ کو گورنر جنرل مقرر ہو کر ہندوستان جانا پڑیگا۔ آپ یہان ٹھہرے رہیے مین ونڈزر سے حضور ملکہ معظمہ کی منظوری لاتا ہون"۔ دفتر کا وقت گذرنے کے بڑی دیر بعد سر چارلس وڈ وہ گرمجوشی کی منظوری لیکر واپس آئے جسکے لیے اسقدر اُنھون نے کد کی تھی اور آخر کو حاصل کی۔ اور اب وہ شاہی تقرری جو باستثناے سلطنت انگلستان سب سے بھاری تقرری ہے سر جان لارنس کے بارے مین عمل مین آئی لیڈی لارنس لکھتی ہین کہ۔

جس وقت لارڈ ایلجن کے مرنے کی خبر پہونچی تو مجکو یاد ہے کہ میرے شوہر میرے کمرے مین آئے اور جو کچھ سانحہ گذرا تھا اُسکو اُنھون نے مجھ سے بیان کیا۔ میری طبیعت اُسوقت کسیقدر ناساز تھی۔ میرا دل فوراً دھڑکنے لگا جسکا سبب مجکو کچھ معلوم نہوا لیکن مین نے اُن سے فوراً کہا کہ "شاید اُنکی جگہ پر مقرر ہونے کے لیے تم سے پوچھا جائیگا"۔ ہم مین سے کسی شخص کو اس بات کی امید نہ تھی باینہمہ میرے دل مین البتہ یہ خیال گذرا۔ وہ معمول کے مطابق آفس کو گئے۔ اُس روز دن بھر ملاقاتی لوگ آتے جاتے رہے لیکن مجکو اور کسی جانب ذرا بھی خیال نہین ہوا۔ وہ معمولی ریل کے وقت پر نہین آئے اور اب مجکو اور بھی تردد ہوا اور میری طبیعت ایسی مضطرب ہوئی کہ کسی طرح مجکو ایک دم بھی چین نہوا۔ آخر کار جب وہ بڑی رات گئے آئے تو یہ خبر لائے کہ مجکو وائسراے ہو کر ہندوستان جانا پڑیگا۔ مین قیاس کرتی ہون کہ اِس بات کا یقین بہت کم لوگون کو ہوگا کہ یہ خبر سُنکر مجپر اُداسی چھائی۔ مجکو اور کسی بات کا خیال نہین تھا صرف یہ سوچتی تھی کہ میرا گھر پھر درہم برہم ہو جائیگا لڑکون سے پھر مفارقت ہو جائیگی اور اُنکو آب و ہوا اور مشقت کی تمام سختیان پھر جھیلنا پڑینگی۔ لیکن اُنکا خیال اور تھا اور جو جگہ اُنکو دینے کے واسطے کی گئی اُسپر وہ بہت نازان تھے۔ مین نے بڑی آرزو منت کی تو اُنھون نے اِس بات کو مانا کہ ڈاکٹرون سے صلاح لیکر قطعی طور پر اس امر کی تجویز کی جائیگی۔ لیکن ڈاکٹرون نے اچھی راے دی۔ پس اِس صورت مین سواے اسکے اور کچھ باقی نہین رہا کہ اِس امتحان کا بھی سامنا کیا جائے اور جہان تک ممکن ہو جلد تر ضروری باتون کی تیاریان کر لی جائین کیونکہ اُنکو بلا تاخیر جانا تھا۔ میرے لیے برسات مین جانے کی تجویز ہوئی۔ مجکو یہ پچھلے دن ہر ایک طرح کی عجلت اور تفکرات اُنکے جانے کے لیے متواتر تقاضے خانگی انتظامات کا تکملہ جو وہ اپنے سامنے کر کے جانا چاہتے تھے اور شفیق دوستون کی امداد جو فوراً مدد کرنے کو تیار اور مستعد تھے (انمین مسٹر اور مسٹرس کیئرڈ نے سب سے زیادہ حق دوستی ادا کیا) یہ سب باتین کبھی نہ بھولینگی۔ اُنکی روانگی کے دو یا ایک گھنٹہ پیشتر ایک بڑے گاڑھے اور گرانقدر دوست مسٹر جے اُنکے دیکھنے کو آئے جو پہلے لاہور مین چیپلین تھے۔ اُنھون نے ہم سب لوگون کے ساتھ اپنے جانے کی پیشتر دعا مانگی اور اسوقت کی کیفیت

نہایت پُردرد تھی - آخرکار کوچ کی ساعت آگئی اور اُنکی روانگی سے قبل ہم سب لوگ آخری مرتبہ ڈرائنگ رُوم کے آتشدان کے گرد پھر جمع ہوئے - انھوں نے اپنے ہر لڑکے سے اپنے حق مین دعا کرنے کے واسطے کہا - بَرٹی جو دو برس کا تھا اُسکو وہ اپنی گود مین لیے ہوے تھے - وہ سات بجے شام کو چیرنگ کراس کی رات والی ڈاک گاڑی پر جانے کے واسطے روانہ ہوے اور اسطرح پر ۹ - دسمبر ۱۸۶۳ء کو ہماری عیش کی زندگی کا ایک بہت عمدہ حصہ ختم ہوگیا -

اِس بیان کے متعلق ایک دردانگیز حال یہ ہے کہ "بَرٹی" جسکا نام اوپر لیا گیا یہ سَر جَان لَارِنس کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا اور سَوتھ گیٹ مین پیدا ہوا تھا - لڑکی کے مرجانے سے جو غم و الم ہوا تھا اُسمین اِس لڑکے کے پیدا ہونے سے کسیقدر تسکین ہوگئی تھی - جسوقت سَر جَان لَارِنس اِنڈیا آفِس سے کام کرکے واپس آتے تھے اور گرمی کے دن ہوتے تھے تو اکثر جَان لَارِنس اِس لڑکے کو گود مین لیے لیے میدان مین پھرا کرتے تھے اور جب وہ اپنے پیرون چلنے لگا تو وہ اپنے باپ کے پیچھے پیچھے ہاتھ پشت کی طرف کیے ہوے چلتا پھرتا تھا اور چاہتا تھا کہ مین بھی اپنے باپ کی طرح چلنے لگون - جاڑے کے دنون مین وہ دروازہ پر جاکر شام کو اپنے باپ کے انتظار مین کھڑا ہوتا تھا اور جب وہ آتے تھے تو اُنکے ساتھ ساتھ اُس کمرے مین آتا تھا جہان دونون آپس مین کھیلتے تھے - جسوقت سَر جَان لَارِنس ہندوستان چلے گئے تو اُسوقت بھی یہ لڑکا وقت معہودہ پر دروازے پر جاکر اپنے باپ کے انتظار مین کھڑا ہوا کرتا تھا اور بہت مدت کے بعد لوگون کے کہنے سے پھر اُسکو اِس بات کا یقین ہوا کہ وہ دروازے پر کھڑے ہونے سے اب شام کے وقت نہ آیا کرینگے - نئے گَورنر جنرل کو وطن سے روانہ ہونے مین جن جن مشکلات کا سامنا ہوا میرے نزدیک اُنمین سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ ہمیشہ کے لیے اپنے لڑکے کی مفارقت اُنکو بڑی شاق گذری - سَر جَان لَارِنس نے چلتے وقت کہا کہ "اب بَرٹی کو مین پھر کبھی کاہے کو دیکھونگا" اور یہ کہکر اُس قوی دل شخص کی آنکھ مین آنسو ڈبڈبا آئے - یہ بات نہ تھی کہ وہ ہندوستان مین اپنے مرجانے کا خیال کرکے اِسقدر رنجیدہ ہوے ہون بلکہ اُنکو اِس بات کا خیال ہوا کہ جس لڑکے کے حالات پر وہ نظر کررہے تھے - وہ اِسی عمر مین پھر اُنکو دیکھنے کے لیے نہین مل سکتا تھا - اُنکو خیال گذرا کہ دوبارا دیکھنے کے وقت تک اُس بچے کا سن بڑھ جائیگا - اُسکے لمبے لمبے بال تتلا تتلا کر اُسکا باتین کرنا اُسکا بھولاپن اور اسی طرح کی اَور صدہا باتین جو چھوٹے بچّون مین پائی جاتی ہین وہ ایک نہ رہ جائینگی - اِس خیال کے متعلق بعض باتین ایسی ہین جو موت کے خیال سے بھی زیادہ شاق ہین - قطع نظر اِسکے مجھکو ایک شخص کا حال معلوم ہے جو اپنے خاندان کے ہر ایک شخص سے جنمین بہت سے لوگ تھے نہایت الفت رکھتا تھا اور علیٰ ہذا وہ بھی اُسکے ساتھ محبت کرتے تھے - جسوقت یہ شخص قریب مرگ پہونچا تو اپنے بھائی اور بہن کی مفارقت ایک عجیب طور کے صبر سے (کیونکہ ایک معنی کے اِن لوگون سے عالم باقی مین پھر ملاقات ہونے کی امید ہے) گوارا کرلی لیکن جس وقت ایک چھوٹا بچہ جو اُسکی

ص ۳۱۲

اپنی اولاد سے نہین تھا لیکن کسی نہ کسی طور سے اُسکو جان کے برابر پیارا ہوگیا تھا اُسکے قریب لایا گیا تو وہ اِس خیال سے زار زار رونے لگا کہ موجودہ حیثیت سے اُس لڑکے کو وہ پھر کبھی نہ دیکھ سکیگا - اور ہم لوگون مین بہت کم ایسے ہونگے جو اپنے پیارون کی قبر پر سینٹ پال کے عالیشان گیت کو جو موت پر فتح حاصل کرنے کے بارے مین ہے سُن چکے ہون ص ۳۹۴ اور اُنکے دلون مین ایسے آسمانی گیت کے سُنتے وقت جسمین ہمکو آگاہ یا موعود کیا جاتا ہے کہ عالم بالا مین اور صرف وہین ہم ایک دور کی نگاہ سے دیکھ سکینگے یہ خیال نہ گزرا ہو کہ ہم سب لوگون کی کیفیت متغیر ہو جائیگی - کیونکہ ہمکو صرف گذشتہ ہی باتون کا حال معلوم ہے اور اُسی کو عزیز رکھتے ہین نہ کہ آیندہ باتون کو جو ہمکو معلوم نہین ہین اور صرف امید رکھتے ہین کہ ایک روز ایسا کر سکینگے اور یہی وجہ ہے کہ جانکندنی کے وقت مین جذبہ اور شوق زیادہ ہو جاتا ہے -

"مین اب برٹی کو پھر نہ دیکھنے پاؤنگا" - یہ محبت آمیز فریاد بلند کرکے جان لارنس نے پھر وہ زرہ نکالی جسکو اُنھون نے یہ سمجھکر رکھدیا تھا کہ پھر کبھی اُسکے پہننے کا وقت نہ آئیگا اور اِس ہیئت سے روانہ ہوے کہ جسم کی قوت آدھی رہ گئی تھی لیکن دل اِس کام کے لیے بخوبی مضبوط تھا کہ جو نئی مشکلین اور پہلے سے زیادہ ذمہ داریان سپرد ہوئی تھین اُنکے متعلق سب کام انجام کرین -

باب دہم ص ۳۹۵

سر جان لارنس بحیثیت وائسرائے ہند

۱۸۶۴ء

اب مین اپنے کام کی ایک ایسی نوبت پر پہونچا ہون جسکو مین ابتدا سے یہ سمجھتا آیا ہون کہ وہ بہت دقت طلب اور دشوار ہے اور ایک معنی کرکے اور ابواب کی نسبت دلچسپ اور مفید بھی کم ہے - پس ایسے کام کو کیونکر انجام کرنا چاہیے - ظاہرا اسکے دو طریقے ممکن العمل معلوم ہوتے ہین - ایک طریقہ تو یہ ہے کہ سر جان لارنس کی وائسرائی کے زمانہ مین جو کچھ ہندوستان مین واقع ہوا ہے اُسکا مختصر حال پارلیمنٹ کی کتابون سرکاری رپورٹون چھپے ہوے مخصوص مطالب کے رسالون اور اُن بیشمار غیر مطبوعہ خطوط کے ذخیرے سے جو میرے سامنے رکھا ہوا ہے بیان کرون - اور دوسری صورت یہ ہے کہ ایک عام کیفیت کے بیان کرنے کا قصد کرون جسمین دلچسپ تاریخی حالات کا مختصر طور پر تذکرہ ہو اور اصل مقصد یہ ہو کہ جس بارے مین خاص کرکے یہ کتاب لکھی جاتی ہے اُسکا کامل طور سے بیان کیا جائے - صورت اول مین مجکو جان لارنس کی وائسرائی کے زمانہ کی تاریخ بیان کرنے کا قصد کرنا چاہیے اور دوسری صورت مین سر جان لارنس کا بحیثیت وائسرائے ہند ایک مختصر حال لکھنا چاہیے - بہت سی وجہون سے مین نے قصد کرلیا ہے کہ زیادہ تر اِس آخری امر پر اپنے کو محدود رکھون لیکن اِس کتاب کے پڑھنے والون

اور خاص کر اُن لوگون کے لحاظ سے جنھون نے جَانْ لَارِنْسْ کی وَائیسَرائی کے زمانے مین اُنکے ماتحت کام کیا ہے اور جو اُس زمانے کو سب سے زیادہ ضروری تصور کرینگے مجکو لازم ہے کہ اپنی وجوہات کو بیان کرون۔

اولاً سرجَانْ لَارِنْسْ کی وَائیسَرائی کے زمانہ کی تاریخ اگر شروع کی جائے تو فقط اسی بات کے لیے ایک جلد تیار کرنا پڑیگی اور اِس کتاب کا حجم جو یون ہی بہت بڑہ گیا ہے اُس صورت مین سوانح عمری کی حد سے کہین متجاوز ہو جائیگا۔

دوسری اور بڑی ضروری وجہ یہ ہے کہ خوش قسمتی سے جَانْ لَارِنْسْ کی وَائیسَرائی کا زمانہ ایسا نہین تھا جسمین "بڑے بڑے سانحے" واقع ہوے ہون۔

یہ زمانہ لڑائیون اور شمول ممالک کا نہین تھا بلکہ امن و امان ترقی تہذیب اور رفاہ خلائق کا زمانہ تھا ن ۳۹
جسمین صرف اُن آسمانی حوادث عظیم سے رخنہ پڑا جو ہر ایک زمانہ مین ہندوستان پر پڑتے آئے اور جنکی حفاظت کی کامل تدبیر باوصف اِس امر کے کہ اُسکے نہایت سرگرم خلائق دوست اور دور اندیش فرمانروا کوشش کرتے آئے اب تک کچھ نہ ہوئی۔ اگر بالعموم یہ بات صحیح ہو سکتی ہے کہ "عمدہ لوگ وہی ہین جو حوادث سے مصئون رہے ہون" تو ہندوستان کے لوگون پر وہ بدرجۂ اولی صادق آسکتی ہے۔ لیکن جو زمانہ ایسا ہو کہ اِس عمدہ مفہوم کے اعتبار سے خالی از حوادث رہا ہو وہ علی العموم ہر شخص کو جو اِس کتاب کا مطالعہ کرے دلچسپ نہین معلوم ہو سکتا ہے۔

تیسری اور دوسری سے زیادہ ضروری وجہ یہ ہے کہ اگر بفرض محال ہندوستان کے حالات کا بیان اسطرح سے ممکن ہو سکے کہ اِس زمانہ مین جن ضروری مسائل پر بحث ہوتی تھی اور جنکی تجویز کی گئی اُنکی تمام و کمال صحیح صحیح کیفیت بیان کی جائے تو بھی ایک امر یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا اُس سے کچھ فائدہ ہوگا یا ساری محنت مفت بیکار جائیگی۔ مثلاً بندوبست اراضیات اودھ و پنجاب کا تمام و کمال حال بیان کیا جائے تو جو لوگ ان باتون کو سمجھ سکتے ہین اُنکے نزدیک بھی یہ بیان بیکار رہے۔ جو لوگ ان باتون سے ناواقف ہین وہ لوگ نہ سمجھانے سے سمجھ سکینگے اور نہ اُنکو کوئی لطف حاصل ہوگا۔

آخری اور سب سے زیادہ ضروری وجہ یہ ہے کہ جَانْ لَارِنْسْ کی وَائیسَرائی کے زمانہ کی تاریخ کو کیسی ہی صحیح کیون نہ لکھی جائے لیکن جس شخص کا بحیثیت چیف کمشنر پنجاب مین ذکر کر چکا ہون اُسکا نام اُس کے کامون کے بیان مین فراموش ہو جائیگا اور اکثر یہ ہوگا کہ جو کام چندان دلچسپی کے نہین ہین اُنکی تفصیل اور توضیح مین سوانح عمری کا مطلب بالکل فوت ہو جائیگا۔ راقم سوانح عمری کو خواہ مخواہ مورخ نہ بن جانا چاہیے۔ تاریخی حالات کے بیان سے اُسکی کتاب کو لوگ البتہ مذاق سے پڑھینگے لیکن ایسے حالات کا مشتہر عوام کرنا اُسپر کچھ فرض نہین۔ بہت سی باتین بیان بھی ہو چکی ہین۔ بہت سی باتین اُن کاغذات کے حوالے سے معلوم ہو سکتی ہین

جو ابھی حال مین مشتہر ہو چکے ہین۔ جب وقت کوئی شخص وَائیسرائے ہند کے محسود مرتبہ کو پہونچا ہو تو اُسکا بیان ملک کی عام تواریخ کے بیان مین فوت ہو جاتا ہے۔ اور جیسا کہ سَر جان کے نے لکھا ہے اُسکے مطابق یہ نتیجہ نہین پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ بہت سی سوانح عمریون مین اُن چند برسون کا حال زیادہ شرح و بسط سے بیان کیا گیا ہے
ص ۳۹ جسمین کسی شخص کی عظمت مسلمہ عام رہی ہو اور اُن برسون کا حال ویسا نہ لکھا جائے جسمین اُس عظمت کے حاصل کرنے کی وہ کوشش کرتا آیا ہو لہذا وہی طریقہ سب سے بہتر ہے۔

بہرحال خواہ میری رائے غلط خواہ صحیح ہو مین نے دیدہ و دانستہ اِسکے خلاف راہ اختیار کی ہے۔ سَر جان لارنس نے جو اِس گرداب کو جھیل کر طوفان کا مقابلہ کیا تو اُسکی ساری وجہ یہ ہے کہ وہ ضلع دہلی کے متعلق ایک گوشہ مین بیٹھکر نہایت سخت کام انجام کر چکے تھے۔ وہ آنزوے ستلج کی ریاستون پر جو حال مین شامل کی گئی تھین اپنی مستعدی اور سرگرمی سے کام کر چکے تھے۔ صوبۂ پنجاب جو حال مین شامل ہوا تھا اُسکے بورڈ کی ممبری کر چکے تھے۔ تمام حسد اور عداوت کو رفع کر چکے تھے اور امن و امان ہو جانے کے وقت بحیثیت چیف کمشنر پنجاب وہ انتہا مرتبہ کی کوشش اور جانفشانی کر چکے تھے۔ جس وقت سَر جان لارنس بحیثیت چیف کمشنر پنجاب تمام فوج دہلی مین بھیجکر اُسکے نتیجہ کا انتظار کر رہے تھے اور ہندوستان کے صرف ایک حصہ کے فرمانروا تھے اُس زمانہ کی نسبت وَائیسرائی کے زمانے مین بیشک سَر جان لارنس کی شہرت زیادہ ہوئی۔ لیکن اب اس سے وہ اور تجاوز نہین کر سکتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ تواریخ کے اعتبار سے جو امر نہایت دلچسپ ہے وہ سوانح عمری کے اعتبار سے نہایت ضروری بھی ہے۔ پس ہر ایک امر کے لحاظ سے یہی ضرور معلوم ہوتا ہے کہ وَائیسرائی کے زمانے کا حال سرسری طور پر کچھ بیان کر دیا جائے یعنی کامل تواریخ نہ لکھی جائے صرف عام حالات قلمبند کر دیے جائین۔ اور یہ نتیجہ جو مین نے نکالا ہے اُس سے اِس کتاب کے لکھنے کے پیشتر اُن لوگون نے اپنی صلاح کے ذریعہ سے اتفاق کیا ہے جو اُس زمانے اور اُس زمانے کے آدمیون کی واقفیت سے رائے دینے کا سب سے مرجح حق رکھتے تھے۔

لیکن اِسکا یہ نتیجہ ہرگز نہین نکل سکتا ہے کہ چونکہ مین وَائیسرائی کے زمانے کو کسیقدر اختصار سے بیان کرنے کا قصد رکھتا ہون لہذا مجکو اُن لوگون سے بھی اتفاق ہے جنھون نے بیان کیا ہے کہ اگر جان لارنس اپنے اُس کمال شہرت کے زمانے مین جب غدر کے بعد پلٹ کر انگلستان آئے تھے مر جاتے اور اتنے دنون تک نہ زندہ رہتے کہ اُنکو ایسا بھاری کام اُسوقت اختیار کرنا پڑتا جب اُسکے اختیار کرنے کی قوت اُنمین باقی نہین رہی تھی تو یہ بہت بہتر ہوتا۔ اگر وہ غدر کے زمانے مین اپنی بہادری دکھلا کر ایسے وقت مر گئے ہوتے جب اُنکی ثنا و صفت ہر شخص کی زبان پر جاری تھی تو بیشک ان خوامخواہ کی عداوتون اور بیشمار پریشانیون اور دلخراش نکتہ چینیون

یا اس سے بھی بدتر باتون سے جو نہایت ہی لائق اور عام پسند وائسرائیون کے بھی ساتھ ساتھ رہتی ہین بچ جاتے اور محض صناعی کے اعتبار سے مین کہہ سکتا ہون کہ گروہ غدر کے زمانے مین ایک غازی کی موت ایسے وقت مرجاتے جب اُنکے نام اور کام کا ذکر ہر زبان پر جاری ہوتا تو یہ سوانح عمری نہایت موزون بیان پر ختم ہوتی۔ لیکن قالب انسانی صنعت کی سخت ضرورتون کا لحاظ کر کے ہمیشہ اُسکی تعمیل حکم نہین کرتا اور یہی بہت عمدہ بات ہے کیا عمدہ بات ہے کہ کوئی بڑا آدمی جو کمال شہرت حاصل کر چکا ہو وہ کچھ دنون تک اُس سے مستفیض ہونے کیواسطے زندہ رہے اور اُسکے دوسرے پہلو کو دیکھے اُس بات پر خیال کرے کہ اُسمین کیا بات تھی اور کیا نہین تھی اور اِس بات کو دکھلا سکے کہ اُس شہرت مین اُسکا کوئی ذاتی لگاؤ نہین تھا۔ اور لوگ جو خواہش کرتے ہین کہ آدمی کے لیے بہتر ہے کہ جب کمال شہرت حاصل کرے تو اُس زمانے مین مرجائے یہ اُن لوگون کے لیے ہے جن کے اوصاف اعلیٰ درجہ تک نہ پہونچے ہون۔ مثلاً مارلبرن جو ایک بڑا بھاری جنرل تھا اگر وہ جنگ اگوئی سِنکنٹنی کے بعد فوراً مرجاتا تو اُسکے لیے بہتر ہوتا کیونکہ ہر شخص یہی خیال کرتا کہ وحشیون سے اپنے ملک کو اُسی نے بچا لیا تھا۔ اِس زمانہ کے سب سے بڑھے ہوے فوجی نامور کے حق مین بہت عمدہ ہوتا اگر آسٹرلِٹز مین جہان کے آفتاب کی کیفیت مشہور خلائق ہے قبل غروب آفتاب اُسکی زندگی کا آفتاب غروب ہو گیا ہوتا۔

لیکن جب اوصاف اعلیٰ درجہ تک پہونچ گئے ہون یعنی جب ذکر ایسے لوگون کا ہو جنمین ذاتی غرض کا کوئی لوث نہو تو اُنکی کیفیت دوسری ہے۔ لیکن خیال کرنے سے ہمارے نزدیک یہ بات بہتر نہین معلوم ہوتی ہے کہ نامی گرامی اشخاص ایسے وقت مرجائین جب ادنیٰ درجہ کے لوگ بہت غنیمت سمجھکر اپنی عیب پوشی کے لیے مرجانا مناسب سمجھتے ہون۔ ہنیبل جو برابر فتح حاصل کرتا گیا تھا اگر وہ جنگ کینئی کے بعد فوراً مر گیا ہوتا تو بیشک وہ بہت اچھی موت مرتا لیکن ہم مشکل سے اُسکو ایسا نامی شخص تصور کرتے جیسا اس بات سے اب تصور کرتے ہین کہ وہ سخت کوششون کے بعد شکست کھا کر بیدل نہین ہوکر اور پسپا ہوکر مگر بدنہین ہوکر اپنی قسم کی پابندی کر کے جلاوطن ہو گیا اور روم سے مرتے دم تک نفرت کرتا رہا۔ اگر اِشکینیو مقام زاما مین اور ڈیوک آف وِلنگٹن واٹرلو مین مارے جاتے تو آیا ہر شخص اپنے کمال شہرت کے زمانے مین مرتا یا کسی اور طور پر اور سطور سے اُس غلطی کا مرتکب ہوتا یا نہوتا جسکو فوج کے آدمی ضرور اُسوقت کر گزرتے ہین جب وہ مدبری مین ہاتھ لگانے کا قصد کرتے ہین۔ لیکن یہ خواہش بہت کم لوگون کو ہوتی ہے کہ وہ اپنی اصلی وضعداری کی پناہ کے لیے مرجاتے تو بہتر ہوتا اور یہی حال جان لارنس کا ہے۔ اگر اُس بیماری سے جس مین غدر کے پیشتر وہ مبتلا ہوے تھے اُنکا کام تمام ہو گیا ہوتا تو کوئی شخص یہ نہ کہتا کہ اُنکی موت فی الواقعی خوشی اور عظمت کی موت نہ تھی۔ لیکن کتنا کام

اُسیطرح رہ جاتا۔ اُنکی کسقدر صفتین ظاہر نہونے پاتین جس نامی گرامی عہدہ کے لیے اُنکی خدمات نے اسقدر اُنکو مشہور کیا تھا اِس عہدہ پر وہ نہ پہونچنے پاتے جس سلطنت کو اُنھون نے اسطور سے بچایا تھا اُسپر وہ حکومت نہ کرنے پاتے۔ اُنکو اپنی یہ انکساری دکھانے کا کبھی موقع نہ ملتا کہ وائسرائی کے ذیشان عہدہ سے واپس آکر اِنگلش بورڈ کے بے لطف عہدہ کا کام کرنے لگتے۔ اور سب کے بعد یہ امر ہے کہ اپنی شہرت اور عظمت کا نقصان نہ کرکے بلکہ اپنی مدت کو پورا کرکے اور اپنے تجربے اور اختیار کے زور سے اُس حکمت عملی کی مخالفت نہ کرسکتے جسکو وہ خلاف عقل وضرورت و انصاف تصور کرتے تھے اور اُس طریقہ اور اُن نتیجون کی بابت متنبہ نہ کرسکتے جس سے افغانستان کی جنگ دوم کے ہونے کا احتمال تھا اور جسکا تجربہ ہر ایک شخص کو حاصل ہوچکا تھا۔ مین اِس امر کو ایک مرتبہ اور بیان کرتا ہون کہ اُنکی سوانح عمری مین صناعی کا یہ نقص نہ پیدا ہونے پاتا کہ بیشتر کی نسبت آخر مین لطف کم ہوتا جاتا لیکن ایسے شخص کی نسبت وہ بات بھی کامل طور سے عمدہ نہوتی جسکے بارے مین بیان کیا گیا ہے کہ[1]

سلطنت کے رُعب یا اُسکی حفاظت کے سوا وہ سمجھتے تھے نہ یہ دل مین کبھی مین ہون بڑا

سر جان لارنس کی اِس تقرری پر سلطنت کا ہر ایک گروہ اور ہر راے کے اخبارات اِنگلستان بالاتفاق اپنی رضامندی ظاہر کرنے لگے۔ اخبار ٹیمس جسکو ہم کہہ سکتے ہین کہ تمام عالم کے خیالات کا معیار ہے لکھتا ہے۔

خوش قسمتی سے تجویز یہ کیا گیا کہ جس قاعدہ کی روسے اب تک گورنر جنرلی کے عہدے پر صرف پیر لوگ مقرر ہوتے تھے وہ شکست کیا جائے اور سلطنت پر جو رابرٹ کلایو اور وارن ہیسٹنگز کی کوشش سے قائم ہوئی تھی وہان ایک ایسا شخص مقرر کرکے بھیجا جائے جو صرف عوام ہی سے نہین ہے بلکہ ایک ایسا شخص ہے جسکو انگلش امرا سے کبھی تعلق ہی نہین رہا۔ باینہمہ جس شخص کو گورنمنٹ نے منتخب کیا ہے اُسپر خلقی ریاست برس رہی ہے اور اگرچہ ایسے گھر نہین پیدا ہوا جہان میراث مین امارت کے خطاب پاتا لیکن خطاب پیدا کرنے کے لیے وہ خاص صلاحیت رکھتا ہے۔ اس بیان سے ہر ایک شخص سمجھ جائیگا کہ جدید گورنر جنرل ہند سر جان لارنس مقرر ہوے ہین۔

سر جان لارنس کے پاس ہر پارٹی کے لوگون کی چٹھیان آنے لگین اور بالاتفاق سب کی راے یہی ظاہر کی گئی تھی کہ اُنکو جو کامیابی حاصل ہوئی وہ کسی خاص پارٹی کے دوسری پارٹی پر غالب آنے سے نہین حاصل ہوئی بلکہ کل پارٹیون پر سبقت لیجانے سے حاصل ہوئی (کیونکہ سر جان لارنس کسی پارٹی کے طرفدار نہ تھے) لارڈ شیفٹسبری نے جنکی نسبت خوب معلوم ہے کہ وہ ملکی جماعتون کی طرفداری سے بالکل علٰحدہ رہتے تھے

[1] مسٹر بوسورتھ سمتھ کپتان ٹی بی ٹرنر نے اپنی دلچسپ کتاب معاملات لارڈ لارنس متعلقہ امور سرکاری مین لکھا ہے۔

اور ایسا کرنے سے اُنکو اعلیٰ اور اشرف درجہ کا کام ملا جدید گورنر جنرل کو لکھا کہ "آخر کار گورنمنٹ نے آپ کی قابلیتون کو تسلیم کیا اور فضل خدا سے آپ عنقریب اُس بڑے کام کے انجام کو روانہ ہونگے جسکی آپ نے بِسُرعت کے ساتھ قابلیت حاصل کی تھی"۔ سابق بشپ وِلبَرفورس نے بھی جنکو لارڈ شیفٹسبری یا سَر جان لارنس کسی کے مذہبی خیالات سے ہمدردی خاص نہین تھی اُسی طرح کی خوشی ظاہر کی چنانچہ بشپ مذکور نے لکھا تھا کہ "مین بلا تصنع اُس بڑی حکمت عملی اور انصاف کی کارروائی پر مبارکباد دیتا ہون جسکی وجہ سے ہندوستان آپ کے اختیار مین دیا گیا۔ خدا کرے جس طرح پیشتر آپ نے وہان خدمت کی تھی اُسی طرح اب بھی اُسکو انجام کر سکین"۔

ڈیوک آف آرجل نے لکھا "مجکو یہ خبر سُنکر بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ آپ نے عہدۂ گورنر جنرلی قبول کر لیا۔ مجکو اندیشہ تھا کہ شاید عیال و اطفال کا خیال آپ کو مانع ہو۔ لیکن آپ ہندوستان کے لیے ایسے موزون ہین کہ آپ کا انکار کرنا عوام کے حق مین ایک بڑی بدقسمتی کی بات ہوتی۔ مجکو یقین ہے کہ حضور ملکہ معظمہ آپ کے اِس عہدے کے قبول کر لینے سے بہت خوش ہونگی اور خیال فرمائینگی کہ ممدوحہ کو بڑی مدد پہونچی۔ اتنے دنون تک یہان کام کرنے کے بعد اب ہندوستان کو دوبارہ جانے مین ایک طور کا خطرہ ہے۔ لیکن آپ کو خیال کرنا چاہیے کہ وہ ایک ایسا مقام ہے جہان آپ بہت کچھ بہبودی پیدا کر سکتے ہین۔ آپ اِسطور سے کام مین مصروف نہ رہیے گا کہ پہاڑون پر جانا اور تعطیل کے زمانے مین آرام کرنا یہ سب چھوڑ دیجیے۔ معمولی اوقات مین (علی الخصوص جب ریل اور تار برقی جاری ہو) کچھ ضرور نہین ہے کہ کلکتہ ہی مین مقیم رہیے۔ مجکو امید ہے کہ چلتے وقت آپ میری ملاقات کرتے جائینگے حالانکہ آپ کو عجلت ہے۔ خدا آپ کا حافظ و ناصر رہے"۔

سَر جان لارنس کی بڑی پیاری اور معتمد دوست ڈچز آف آرجل نے لکھا "مین ہندوستان کو اور آپ کو بھی مبارکباد دیتی ہون کیونکہ آپ ایک ایسی جگہ جائینگے جہان آپ اور لوگون کے حق مین اور حسبۃً للہ بہت کچھ کر سکین گے۔ ہم اُس جان کو جو ہم سب لوگون کے نزدیک بڑی عزیز ہے حوالہ خدا کرتے ہین"۔

فلارنس نائٹینگیل نے لکھا کہ "منجملہ اُن بیشمار کامون اور مبارکبادون کے جو آپ کو دی جاتی ہین اُس سے بڑھکر خوشی اور دعاء خیر کے ساتھ کسی نے آپ کو نہ یاد کیا ہوگا جس طور سے آپ کی ایک عاجز ترین ملازمہ آپ کو یاد کرتی ہے کیونکہ فائدہ پہونچانے کا کوئی کام اُس سلطنت پر حکمرانی کرنے سے زیادہ نہوگا جسکو آپ نے ہمارے واسطے بچا رکھا ہے۔ اور ایک مدبر ملک نے جسکے ساتھ اگر دن بھر نہین تو پانچ برس تک چند گھنٹہ ہر روز مین نے کام کیا ہے (یعنی سِڈنی ہربرٹ نے) آپ کی آخری تقرری کی خبر سُنکر کہا کہ اُس عہدۂ جلیلہ کا سزاوار سوائے جان لارنس کے

ص ۳۹۵ اور کوئی نہین ہے — گو آپ کو انتہا مرتبے کی عدیم الفرصتی ہے لیکن ہماری حفظان صحت کی حالتون کو
جنپر لکھو کھا آدمیون کی زندگی منحصر ہے مہربانی کرکے ملحوظ رکھیے گا"۔

ہندوستانی اور انگریزی اخبارات — الخ

دیسی اخبارات ہند بھی اس تقرری سے انگلش اخبارات کی طرح خوش تھے لیکن اینگلو انڈین اخبار اصل مین مختلف الراے تھے ۔ بعض لوگ اس بات کے شاکی تھے کہ جدید وائسرائے ایک عام آدمی ہین — بعض کہتے تھے وہ ایک سویلین ہین ۔ بعض اُنکو پنجابی بتاتے تھے بعض نومریدا و ریپوزنٹن کہتے تھے ۔ اور بعضون کا یہ بیان تھا کہ وہ بالکل لارڈ ڈلہوسی کی وضع کے ہین جو غالباً لارڈ کیننگ کی حکمت عملی کو بدل دینگے اور "شمول ممالک" کا زمانہ پھر اُسی طرح عود کر آئیگا ۔ لیکن آخر مین ہر شخص نے بہ کشادہ پیشانی اس بات کو تسلیم کیا کہ وہ اس عہدہ کی بہت اچھی طرح لیاقت رکھتے ہین ۔ اُنکی دیانت مستعدی اور ہمت سے اعتراف کیا اور اِس امر کو تسلیم کیا کہ ہندوستانی معاملات کے متعلق اُنھون نے عرصۂ دراز تک تجربہ حاصل کیا ہے پنجاب کے انتظام مین اُن کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی بلوے کے زمانے مین اُنھون نے ایسا کام کیا جو کسی سے نہوتا اور وہ ملک رعایا اور زبانون اور ہندوستان کی عام حاجات اور اُس حکمت عملی سے بخوبی واقف ہین جس پر عمل کرنا ایسی حالت مین ضرور تھا ۔

سر جان لارنس ڈاکٹر ہیتھ اوے کو اپنا پرائیوٹ سکرٹری مقرر کرکے لے گئے ۔ یہ بڑے مستعد اور محنتی آدمی تھے اور حکومت پنجاب کے زمانے مین جیلخانون اور لارنس اسائلم کی بابت اُنھون نے بڑی بڑی کارگزاریان کی تھین اور لوگ یقین کرتے تھے کہ اپنی طبّی لیاقت سے اُنھون نے سر جان لارنس کی جان دو مرتبہ ایسی حالت مین بچالی جب اُسکا بڑا خطرہ تھا ۔ جو لوگ اعتراض کرتے تھے کہ ایسی خدمتون سے گو وہ ہماری خدمتین تھین ڈاکٹر ہیتھ اوے پرائیوٹ سکرٹری کے نازک عہدے پر مقرر ہونے کے مستحق نہین ہو سکتے تھے اُن سے جان لارنس حسب معمول اپنے بھائی ہنری کا حوالہ دے کر جواب مین کہتے تھے کہ اُنھون نے کہا تھا کہ "اگر مین کبھی وائسرائے ہوا تو ہیتھ اوے کو اپنا پرائیوٹ سکرٹری مقرر کرونگا"۔

سر جان لارنس کے سفر ہندوستان کا صرف ایک واقعہ مین بیان کرتا ہون — جہاز پر کچھ تو سمندر کی آب و ہوا کچھ دوست احباب کی مفارقت کچھ اُن بھاری ذمہ داریون کے سبب سے جو اِس کمزور تندرستی کی حالت مین اُنپر پڑی تھین جان لارنس کی طبیعت بدمزہ ہو گئی ۔ ایک لیڈی اپنے ایک شیرخوار بچہ کو لیے ہوے ہندوستان جاتی تھی جسکی وہ مطلق خبرگیری نہین کرتی تھی اور اُسکا انتقام بچہ عام مسافرون سے لیتا تھا یعنی رات دن
ص ۳۹۶ برابر چلایا کرتا تھا ۔ مسافر لوگ حکام جہاز سے سخت شاکی تھے ۔ جو لوگ طوفان سے پریشان تھے یا جو لوگ

سونے جاتے تھے وہ ہر چہار طرف سے چلا چلا کر یہی کہتے تھے کہ "خانساماں اِس لونڈے کو جہاز سے نیچے کیون نہین پھینکدیتا"۔ مگر اُسکا چینخنا موقوف نہین ہوتا تھا۔ جدید وَائیسرائے کو "بڑنی" یاد آگیا اور وہ اِس بچہ کے ساتھ کمال توجہ کرنے لگے۔ گھنٹون تک برابر اُسکو اپنی گود مین لیے رہتے تھے اور اپنی گھڑی یا اور کوئی چیز جس سے وہ خوش ہوتا تھا اُسکو دکھاتے تھے۔ لڑکے سے وہ اور لڑکا اُنسے مانوس ہوگیا اور جسوقت وہ لڑکے کو لے لیتے تھے تو وہ خاموش ہو جاتا تھا اور مسافرون کو آرام ملتا تھا۔ مسافرون مین سے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ نے اِس لڑکے کے ساتھ اسقدر توجہ کس سبب سے کی تو وَائیسرائے نے جواب دیا کہ "اِس کل جہاز مین وہی ایک ایسا شخص ہے جو کچھ مجھ سے مانگ نہین سکتا اور اِس باعث سے مجکو اُسکی صحبت مین بڑا لطف ملتا ہے"

سَر جَان لَارنس ۱۲۔ جنوری ۱۸۶۴ع کو کلکتہ مین داخل ہوے۔ دیسی اور ولایتی اشخاص کے ایک مجمع کثیر نے بڑے تپاک سے اُنکا استقبال کیا۔ دریاے ہُگلی مین جہاز کے چلنے کے وقت جہازیون نے اور خشکی پر اُسوقت جب ایک عام حکم کے ذریعہ سے جانْ لَارنس کی آمد کی خبر دی گئی تو سپاہیون نے جس خوشی کے نعرے بلند کیے اُس سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے جدید وایسرائے کے آنے سے کسقدر خوش ہوے — ایشائی لوگ دلائل و براہین کی زیادہ پابندی نہین کرتے لیکن جب پہلے پہل اُنھون نے اُس شخص کو دیکھا جسکے حالات اسطور سے وہ سُن چکے تھے اور یقین کرتے تھے کہ اگر جانْ لَارنس نہوتے تو غدر فرو نہوتا اُنہین بھی بنگالیون کی طبیعتون کے مانند ایک طور کا جوش آگیا اور اُنکے چہرون سے بھی کچھ آثار اُس جوش کے نمودار ہوے۔ جدید وَائیسرائے کا حسب معمول گورنمنٹ ہوٗس مین سَر ولیم ڈِنیسن گورنر مدراس نے استقبال کیا جو اِس زمانہ مین کلکتہ کو بلا لیے گئے تھے اور جنھون نے باوصف اِس امر کے کہ ایک دور دراز علاقہ سرکار سے ابھی حال مین وہ ہندوستان کو طلب کیے گئے تھے اپنی استقلال کے سبب سے جنگ انبیلہ کے تردوات کے زمانہ مین بڑی ناموری حاصل کی۔

جو وَائیسرائے سِوِل سَروِس کے درجہ سے ترقی کرکے وَائیسرائے کے عہدے کو پہونچا ہو ظاہر ہے کہ اُسپر بہت کچھ نکتہ چینیان ہوسکتی ہین اور مجکو اکثر ان نکتہ چینیون کا تذکرہ کرنا پڑیگا۔ اگر وفاداری سے اُنکی تائید کی جاتی (جیسا کہ سَر جَان لَارنس کی نسبت ہر شخص نے اِس بات کا اعتراف کیا کہ سِویلینون کا زیادہ تر حصہ ہمیشہ اُنکی تائید کرتا تھا) تو یہی قرین قیاس ہے کہ چند پُرانے اور سربرآوردہ اشخاص سِوِل سَروِس جنسے بمجبوری جَانْ لَارنس نے اپنے کو علحدہ کیا تھا اُنپر رشک و حسد کرتے۔ وہ لوگ ایسے طریقون سے مخالفت کرسکتے تھے جنکا جاننا کچھ دشوار نہین ہے لیکن جَانْ لَارنس کے لیے اُنکی خبرگیری یا روک یا تنبیہ ممکن نہین تھی۔ جو بھاری کام اُنکے سپرد ہوا تھا اُسکے انجام کرنے کے لیے سَر جَانْ لَارنس بہی طبیعت رکھتے تھے ص ۹۳

جو بہت سے آیندہ پیش آنے والے ضروری امور کی جانب زیادہ تر مائل تھی۔ اُنکے دماغ مین ایک خاص صوبے اور خاص عہدے کے خیالات فوائد اور مخصوص باتین بھری ہوئی تھین (یا یہ کہیے کہ اور لوگ ایسا خیال کرتے تھے اور یہ بھی وہی بات ہے) جنکے ذریعہ سے اُنکو اسقدر تجربہ اور شہرت حاصل ہوئی تھی۔ اور پنجابی سویلین کی بات اِس خیال مین اور بھی زیادہ جوش پیدا ہونے کا گمان تھا چہ جائیکہ جب سر جان لارنس ایسے پنجابی سویلین کا معاملہ تھا۔ کیونکہ پنجاب باوجود اپنی تمام بیضابطگیون کے اب ہندوستان کے صوبون کا ایک نمونہ خیال کیا جاتا تھا اور سر جان لارنس ایک ایسے شخص تھے جنھون نے اپنے قوی ارادہ اور جاہل آدمیون کی سی راستبازی اور اپنے ہر دل عزیز ہونے کی لاپروائی اور اِس پختہ تجویز سے کہ خود شب و روز ہر وقت کام کرین اور دوسرے اشخاص سے بھی اُسی طرح کام لین اُس محسود اور حاسدانہ شہرت کے حاصل کرنے کی غرض سے اُس سے زیادہ کام کیا تھا جو کسی دوسرے شخص یا زمرۂ اشخاص سے ہو سکتا۔ پس حسد اور غلط فہمی کے یہ خیالات عنقریب ظاہر ہونے والے تھے۔ لیکن رعایاے ملک اور کُل معاملات کی آگاہی سے اُنکی جو دھاک بندھی ہوئی تھی اُسکے سبب سے فی الحال وہ سب زبانین خاموش رہین۔ وہ اپنے کام سے اُس کام پر آنے کے پیشتر ہی واقف تھے اور اِس سبب سے اور گورنر جنرلون کی جگہ جنھین یہ باتین نہین تھین اُنکو ایک سال یا نصف مدت گورنر جنرلی تک سبق نہین سیکھنا پڑا۔ اُنکو رکاب پر پاؤن رکھتے ہی اپنے دل مین معلوم ہو گیا کہ گھوڑے پر سبری پر بخوبی جمگئی ہے۔ اُنکو خاص اپنے سکرٹری یا اپنے سابقین کے سکرٹریون یا مشیرون پر بھروسہ نہین کرنا پڑا۔ کام شروع کرنے کے اہتمام مین اُنکا ایک دن بھی صرف نہین ہوا اور کلکتہ مین پہونچنے کے دو ہی مہینے بعد (واجبی طور سے کہا جا سکتا ہے کہ) اُنکی وسیع گورنمنٹ کی کُل کا ایک پُرزا بھی ایسا نہین رہ گیا جسکو اُنھون نے ہر پہلو سے خود جانچ نہ لیا ہو۔ کچھ جنگ انبیلہ کے سبب سے اور کچھ لارڈ الجن کے طرز حکومت اُنکی ناگہانی وفات اور عرصہ تک عہدے کے خالی پڑے رہنے سے پس ماندہ کام بہت پڑا ہوا تھا لیکن اُنھون نے اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھون کے سامنے اِسطور سے سب کو طے کر کے رکھ دیا جیسے کوئی جادو کے زور سے کام کرتا ہے۔ ص ۳۹۰

سر چارلس ٹریولین وزیر خزانہ ۷۔ فروری کو یعنی جان لارنس کے پہونچنے کے تین ہفتے سے کچھ زیادہ دنون کے بعد لکھتے ہین کہ۔

یہ بہت عمدہ بات ہے کہ یہان ہمارا گھر مرتب ہو جائے۔ آپ نے ہمارے مشورون پر بڑی ثابت قدمی اور سنجیدگی سے خیال کیا ہے۔ اور اگرچہ آپ نے اِس بات کی شکایت کی ہے کہ قطعی طور پر کوئی امر تجویز نہین ہوتا لیکن میرے نزدیک تبادلہ اسقدر بھاری ہے کہ مین بھروسہ اور امید کے ساتھ اُسکی راہ دیکھتا ہون مجکو بڑی خوشی ہے کہ آپکے عہدے کے متعلق جن کامون کی ضرورت ہے آپ اُنکے انجام کرنے کی قوت اور خواہش رکھتے ہین۔

بندوبست کیا گیا تھا کہ وائیسرائے فوراً لاہور کو چلے جائین جہان صرف اُنکے ایک مرتبہ جانے سے
سرحد مین خاموشی ہو جائیگی - لیکن چونکہ انبیلہ کی لڑائی ختم ہو گئی اِس سبب سے اُنکو آزادی کے ساتھ کلکتہ مین
رہنے اور پس ماندہ کام کے طے کرنے کا موقع مل گیا - سر جان لارنس کا ہندوستان مین ہونا ہی مفسدون کی
اِسی بات کا آگاہی کے لیے کافی تھا کہ ابھی اُنکی لوٹ مار کا وقت نہین ہے - ہندوستان کے مختلف حصون کے مسلمانون مین
بلاشک شبہہ اُسوقت جو فتور پیدا ہونے والا تھا اُسکا ظہور نہین ہوا بلکہ وہ اور کم بلکہ بالکل معدوم ہو گیا - اور
پٹنہ وغیرہ کے وہابی مولویون نے اپنا جوش وخروش اور دور اندیشانہ سازشین ملتوی رکھین کہ جب کوئی
دوسرا موقع عمدہ ملیگا تو دیکھا جائیگا -

سر جان لارنس مین پیشتر کی ایسی قوت اب باقی نہین رہ گئی تھی - لیکن اس شخص کی مستعدی اُسکا
یہ ارادہ کہ جو کام اور لوگ نائبون کے ذریعہ سے کراتے یا مطلقاً چھوڑ دیتے ہین وہ بذات خاص انجام کیا جائے
جو کچھ سُننا یا دیکھنا ہو وہ اپنے ہی کانون اور آنکھون سے سُنا اور دیکھا جائے یہ سب باتین ایسی صورتون سے
ظاہر ہوتی تھین کہ کلکتہ اور گورنمنٹ ہوس کے حکام کو ہنسی اور تعجب معلوم ہوتا تھا - اُس زمانے مین کثرت سے
آتشزدگی ہوتی تھی اور اگر حکام اُن آتشزدگیون کو اُسی طرح چھوڑ نہین دیتے تھے بلکہ آگ بجھانے کی کوشش کرتے تھے
تو بھی اُنکی کوششون سے شاید اُسوقت تک آگ نہین بجھتی تھی جب تک سَو یا سَو سے زیادہ جھونپڑے خاک سیاہ
اور اُنکے باشندے ہلاک نہین ہو جاتے تھے - ایک دن اسیطرح دیسیون کے محلہ مین آگ لگی - سر جان لارنس نے
آدھی رات کو اُٹھکر پوچھا کہ کیا دیسیون کے محلہ مین آگ لگ گئی ہے اور یہ کہکر وہ پاپیادے دوڑتے ہوئے
اُس مقام پر جہان شعلے بھڑک رہے تھے چلے گئے تاکہ دریافت کرین کہ اُس سے کہانتک نقصان ہوتا ہے ص ۳۹۹
اور اُسکے بجھانے کی تدبیر سوچین جو آیندہ موقع پر کام آئے - کلکتہ مین بہت کم یورپین اشخاص پیدل نکلتے ہین
لیکن جس روز لارڈ ایلجن کے گھوڑے وغیرہ خرید کیے گئے تھے اُسکے دو ہفتے پیشتر ایسے وقت اور ایسے مقامات پر لوگون نے
جدید وائیسرائے کو پاپیادہ جاتے ہوئے دیکھا جسکی ہرگز کسی کو امید نہین ہو سکتی تھی - اُنکے پرئیوٹ سکرٹری کا
بیان ہے کہ سر جان لارنس جنوری کی سنسان راتون کو نکل کر پاپیادہ ایڈن گارڈن مین جاتے تھے اور
جس طرح قصۂ الف لیلہ مین سلطان روم کا بیان ہے اُسی طرح مجمع عوام مین داخل ہو کر ہنسی یا مذاق سے
اِس بات کو سُنتے تھے کہ لوگ اُنکے بارے مین کیا باتین کر رہے ہین - اتوار کو صبح کے وقت وہ اسکاچ چرچ
یا سینٹ جان چرچ کو پاپیادہ جاتے تھے - اپنی پیاری سفید چھتری گرجا گھر کے دروازے پر چھوڑ جاتے تھے اور
خود اکڑتے ہوئے اندر چلے جاتے تھے - افسر لوگ انتظار مین رہتے تھے کہ وائیسرائے تجمل شاہانہ کے ساتھ آتے ہونگے
لیکن جب اسطرح سے وہ اچانک آ پڑتے تھے تو سب کے سب تھرا اُٹھتے تھے - پانچ بجے صبح کو وہ میدان مین

ٹہلا کرتے تھے اور ایک مرتبہ جب ایک زراعتی نمایشگاہ کلکتہ مین منعقد ہونے والی تھی اور ایک بھینسا اُسمین سے نکل کر سامنے آگیا تو اُنھون نے بڑی دل لگی کی - اپنے رفیقون سے کہا کہ "دَوڑنا نہین" اور خود ایک کر علیحدہ ہوگئے اور جسوقت یہ بھینسا اُنکی طرف آگیا تو اُنکو بھاگنا دشوار ہوگیا - جب آگ لگنے کی خبر پہونچتی تھی تو وہ پاپیادہ بازار کو چلے جاتے تھے اور کلکتہ مین آنے کے اول دو ہفتے تک اُنھون نے سیلرس ہوم کی جگہ تجویز کرنے مین بہت وقت صرف کیا - پہلا پبلک کام اُنھون نے یہی کیا اور اُسمین بڑی محنت اور جانفشانی کی - بنیاد کی اینٹ اپنے ہاتھ سے رکھی اور چندہ کی فہرست مین اپنے نام کے آگے ایک معقول تعداد درج کی - ایک روز اسی طرح کی سَیر کرنے میں رات گئے وہ چلے آتے تھے جب سپاہی نے اُنکو روکا تھا جس کا حال دوسرے روز صبح حسب ضابطہ اخبارون مین درج ہوا اور کلکتہ کے باشندون مین بڑی ہنسی ہوئی - وَائیسرائے کی منزل مین جنوبی پھاٹک گورنر جنرلون کے حق مین بہت متبرک خیال کیا جاتا ہے اور چراغ جلے کے بعد اُس راہ سے وہی لوگ نکلنے پاتے ہین جنکو گورنر جنرل کی طرف سے خاص اجازت ہوتی ہے - جیسے ہی اِس پھاٹک سے سَر جَان نکلنے لگے سَنتری نے پکار کر کہا "ہو کمڈر" سَر جَان لَارنس نے کچھ اعتنا نہ کی اور بڑھے ہوے چلے گئے - آگے بڑھنا تھا کہ سپاہی نے بندوق تان کر داغنے کا قصد کیا - اِسٹاف کے لوگون نے جنکے پیٹ مین مارے ہنسی کے بل پڑ پڑ گئے تھے سَنتری سے کہا کہ گورنر جنرل یہی ہین مگر اُسکو یقین نہین ہوتا تھا - اُسنے کہا دیکھنا کیا سننے مین نے سُنا بھی نہین ہے کہ اتنا بڑا بادشاہ یعنی لاٹ صاحب بہادر پیادہ پا چلتے ہون - جسوقت اُس سے لوگون نے کہا کہ یہ پنجاب کے "جَان لَارِنس" ہین مارے خوف کے تھرّا اُٹھا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ بڑی خیریت ہوئی جو گولی نہین چلائی تھی -

اِس زمانہ کا ایک اور قصہ اِس سے زیادہ لطف خاص رکھتا ہے - اتوار کو صبح کے وقت جسوقت جَان لَارِنس گورنمنٹ ہوس کے سنگ مرمر کے زینون سے اُترنے لگے تو اُسوقت دھوپ بڑی شدت کی تھی اور سَر جَان لَارِنس نے اُنکے باڈِی گارڈ کے آٹھ سوار گاڑی کے پیچھے اُنکے ساتھ گرجا گھر جانے کو کھڑے ہین - سَر جَان لَارنس نے اپنے تزک و احتشام کی کچھ پروا نہ کی - اُنکو خیال ہوا کہ اِن لوگون کو بیکار دھوپ مین جلانے سے کیا فائدہ ہے اور یہ سوچ کر اُنھون نے حکم دیا کہ صرف دو سوار ساتھ جائین - افسر اِسٹاف نے جو اُنکو لایا تھا اُسمین کچھ معذرت کی - اسپر جَان لَارنس نے آنکھ دکھلا کر کہا کہ اگر مین دو سوارون کی حفاظت مین گرجا گھر تک نہین جاسکتا ہون تو مَین ہندوستان کی گورنر جنرلی کے قابل نہین ہون -

جس شخص نے سَر جَان لَارِنس کی طرح سے زندگی بسر کی تھی اور جو صرف اُن لوگون کی دوستی کرنے کی خواہش رکھتا تھا جو دل سے سرکاری کام کے انجام کرنے کے خواہان رہتے تھے اُسکے نزدیک دربار وائیسرائے کے متعلق تزک اور احتشام کی بہت سی باتین ضرور ناگوار گذرتی ہونگی - جو شخص قریب قریب ہر ایک کام اپنے ہاتھ سے کرنے کا

عادی رہا تھا اُسکو ہرگز سکرٹریوں اَیڈیکانگون اور باڈی گارڈون کا خواہ مخواہ ساتھ رہنا بھلا نہ معلوم ہوتا ہوگا اور حیوانات کی جان مارنے اور شامتی ناچ رنگ اور دعوتون کے جلسون مین بھی جو ارکان خاندان شاہی اور اُنکے قائم مقامونکی روح اور جان ہین زیادہ حظ نہ ملتا ہوگا۔ اِسپر بھی ایسی بعض چیزین اُنکے فرائض منصبی سے متعلق تھین اور وہ اُنسے خلاص نہین تھے جو اِن باتون سے دست کشی کرتے۔ لاہور آگرہ اور لکھنؤ مین جو بھاری دربار اُنکے حکم سے منعقد ہوے تھے شان وشوکت مین شاید او ر درباروں کے برابر اور تاریخی مقصد کے اعتبار سے اُن دربارون سے بہت بڑھے ہوے تھے جو آج تک کبھی ہندوستان مین نہین ہوے ہین۔

ص ۱۴۸ لیکن اِس زمانے مین گورنمنٹ ہوس کے ملازمون کے متعلق جسکا قائم رکھنا وایسرائے کا کوئی کام نہین ہے شکایت ہوئی۔ گو جان لارنس بڑے سخی آدمی تھے چنانچہ اپنے افلاس کے زمانے مین لارنس اسائیلم اور لارنس فنڈ کے متعلق جسقدر روپیہ دیا تھا اُس سے بخوبی اُنکی سخاوت ظاہر ہوتی ہے لیکن اسپر بھی خودنمائی اسراف اور فضولخرچی سے اُنکو نفرت تھی۔ اپنے ابتدائی زمانہ مین اُنکو اُن باورچیون حجامون گویّون اور رنڈیون کی پنشنین مقرر کرنے مین جو رنجیت سنگھ کے بتذل جانشینون کے دربار کو گندہ کیے ہوے تھین بہت کچھ کرنا پڑا تھا۔ اِس بیہودہ صرف کو یاد کر کے انکا کلیجہ پھٹا جاتا تھا۔ اُنکو بہت دنون تک اِس بات سے غصہ رہا کہ سرکاری روپیہ کے اسقدر نکل جانے سے پنجاب کی اصلی ترقیون مین خلل پڑگیا اور اُنھون نے بیان کیا تھا کہ حضور ملکہ معظمہ کے قائم مقام کو جس طرح کی حیثیت رکھنا چاہیے اُسکے سوا اپنے اختیار بھر اور کسی قسم کی فضولخرچی نہونے دین گے گورنمنٹ ہوس کے ملازمون مین کچھ لوگ ایسے تھے جنکی ملازمت کا زمانہ گذر چکا تھا۔ کچھ لوگ مفت کی تنخواہ پاتے تھے کوئی کام اُنکے کرنے کو نہ تھا۔ بعض لوگ اپنی خانگی ضرورتون کے سبب سے اپنے گھرون کو چلے گئے تھے اور اپنے قائم مقام مقرر کر گئے تھے۔ بعض لوگ ایسے تھے جو سابق وایسرائے کے اسٹاف کے ملازم تھے اور جب اُنکے مالک انگلستان کو چلے گئے یا اُنکو نوکر رکھنے کی ضرورت باقی نہ رہی تو اُنھون نے گورنمنٹ ہوس کی فہرست مین انکا نام لکھدیا کہ اُنکے نوکر رکھنے کا یہ ایک آسان طریقہ تھا۔ ایک ڈپٹی خزانچی اور نائب خزانچی یہ دونون بیشقرار تنخواہین پاتے تھے اور دونون کو بہیئت مجموعی ایک آدمی بھر کا کام بھی نہین کرنا پڑتا تھا۔ ایک باورچی شہر پیرس کا تھا جو سالانہ دو سو پونڈ کی تنخواہ پاتا تھا۔ اور ایسی حالتون مین جیسا ہوا کرتا ہے یہ لوگ غبن بھی خوب کرتے تھے اور خوب لوٹتے تھے۔ ایسے موقع پر ضرور تھا کہ ایک سرے سے ان سب لوگون کی صفائی کر دی جاتی لیکن یہ ایک بڑی جرأت کا کام تھا۔

سر جان لارنس اِس بات سے خوب واقف تھے کہ اگر اُنھون نے کسی شکایت پر جو اُس زمانے مین کثرت سے ہو رہی تھی کوئی حملہ کیا تو وہ سب لوگ جنکو کوئی مفوضہ حق بالفعل یا آیندہ کے لیے حاصل تھا

غل مچانے لگین گے - اِس شور و غل کو کلکتہ کے تجار اور اخبارات کا ایک حصہ خوب اُچھالیگا - ان اخبارون سے مفصل کے اخبارات نقل کرینگے جنکے مؤلف وہ لوگ ہین جن سے کسی زمانے مین سر جان لارنس کو ایک
ص۱۰ع ناگوار طریقہ سے پیش آنا پڑا تھا - اور اِس صورت مین تھوڑے ہی دنون کے بعد اُنکے ایام ملازمت کا خاتمہ ہو جائیگا - جب ڈین اِسٹینلی سے ملک چھوڑنے کے تھوڑے ہی دنون بعد ایک اخبار کے اڈیٹر سے امریکہ مین ملاقات کرائی گئی اور اُن سے کسیقدر افتخار کے ساتھ یہ پوچھا گیا کہ امریکہ کے اِنسٹی ٹیوشنون کے بارے مین آپ کا کیا خیال ہے تو اُنھون نے اپنے مستفسر سے سوال کیا (یہ اُنھون نے خود مجھ سے بیان کیا تھا) کہ "سچ سچ کہون یا کسی اور طرح پر" اڈیٹر نے کہا "نہین سچ سچ کہیے" - اسپر ڈین نے جواب دیا کہ "اچھا اگر یہ بات ہے تو میرے نزدیک آپ کی بہترین اِنسٹی ٹیوشنین (جنکی نظیر اِنگلستان مین کہین نہین ہے) آپ کے کتب خانے ہین اور آپ کی بدترین اِنسٹی ٹیوشنین آپ کے اخبارات ہین" - ڈین موصوف شاید جان لارنس کے وقت کے اخبارات کو بھی اِس سوال پر یہی جواب دیتے - بعض اخبارات اِس سے مستثنیٰ بھی تھے - مثلاً فرینڈ آف انڈیا پاینیر اِنگلشمین لاہور کرانکل بمبئی گزٹ اور ٹیمس اور شاید دس بارہ اخبار اور بھی - لیکن باقی اخبارات محض جاہلانہ لفسانیت اور بیہودگی سے بھرے ہوتے اور تعلیم تہذیب اور تاریخ کسی بات کے متعلق اُنسے فائدہ نہین تھا - سر جان لارنس خوب جانتے تھے کہ یہ سب اخبارات اُنکی مخالفت کرینگے - اُنکے خانگی طرز معاشرت کی ہر ہر بات کو وہ غلط سمجھتے اور عوام الناس سے اُنکی ہجو کراتے ہر ایک قسم کی معاندانہ توہین اور زہر آلود ہجو اُنکے دشمن اخبارون مین چھپواتے اور ہر روز صبح کو ناشتہ کھانے کے وقت میز پر لاکر رکھے جاتے اور جان لارنس اور اُنکے اِسٹاف کے افسرون کو وہ اخبار پڑھ پڑھ کر اپنے دل ہی دل مین مسوس مسوس کر رہ جانا پڑتا - مجکو یہ بھی ایک کام کرنا پڑا کہ اِس مجنونانہ توہین کے دفاتر کو اول سے آخر تک ایک مرتبہ پڑھ جاؤن اور ایک مقدس طور کی معاشرت کے متعلق لغو اور مہمل شکایتون کو معائنہ کرون - خوش قسمتی سے اِنگلستان مین اِس قسم کے اخبارات اُسوقت بہت کم تھے - لیکن اب زمانہ بدل گیا اور اب بہت سے ایسے اخبار جو چندان قابل وقعت نہین ہین لیکن نقصان پہونچانے بھر کو بہت ہین اسوقت اور اخبارات کے ذیل مین پائے جاتے ہین - ان اخبارات سے اِنگلستان کے حق مین سوا اسے خرابی کے کوئی بہبودی متصور نہین ہے -

ایسے بھڑون کے چھتون مین جو جان لارنس کے کان کے قریب تھے ہاتھ لگانے سے اُنھون نے بھی اجتناب کیا اور یہ بہت عمدہ بات ہوئی کیونکہ گو اُنکو اِس بات کی کچھ پروا نہ تھی کہ لوگ اُنکو پسند کرین یا نہ کرین لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ اِسپر بھی وہ اپنی زندگی کی تمام نوبتون مین اخبارات کی نکتہ چینیون سے بہت کھٹکتے رہے
ص۱۱ع وہ جانتے تھے کہ مبتذل سے مبتذل اخبار کو بھی بہت کچھ اختیار ہے اور اگر دیانت داری کے ساتھ وہ اُنکی نکتہ چینی کرتا

تو وہ متاسف نہین ہوتے - لیکن یہ امر ہو نہین سکتا تھا - اور حکم یہ دیا گیا کہ گورنمنٹ ہوس مین جو باتین سب سے زیادہ خرابی کی ہون اُنکی اصلاح کی جائے - اِس معاملہ مین اُنکے ایجنٹ اُنکے پرایوٹ سکرٹری ڈاکٹر ہیتھ اوے تھے جنکو علاوہ اُنکے عہدے کی خدمتون کے دربار کا اختیار اور پرایوٹ تحویل بھی حوالہ کی گئی - دربار کی رقم تین ہزار ماہواری سے زائد ملتی ہے اور اُس سے ملازمون کی تنخواہ اور دوسرے اخراجات ادا کیے جاتے ہین جو خالص ذاتی طور کے نہین ہین - جس وقت یہ تحویل پرایوٹ سکرٹری کے حوالہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ اُنکے قبل لارڈ اِلجن کے زمانہ مین اِس مد کا روپیہ زائد بہت خرچ ہو گیا تھا - پس اِس خاص رقم کے پورا کرنے کا بندوبست نہایت ہی ضرور تھا اور اُس بندوبست کے عمل مین آنے ہی کے زمانے سے بعض بعض اخبارات نے معاندانہ طور پر حملے کرنا شروع کیے - اِسمین شک نہین کہ یہ بڑی آسان بات ہے کہ چند جملون کو اُلٹ پلٹ کر کفایت شعاری کو بُخل اور ہر ایک بات کو جس سے فضول طور کا اسراف ظاہر ہوتا ہو طمع ثابت کر دین - اور قریب قریب ہر موقع پر اسی طور سے حملہ کیا گیا تھا سر جان لارنس کا حکم تھا کہ جو شے مہمانون کے لیے اُنکی میز پر چُنی جائے وہ اعلیٰ قسم کی ہو مگر بہت لوگ ایسے تھے جو اُسی برتن مین کھاتے اور اُسی مین چھید کرتے تھے - مثلاً اُنھون نے یہ شکایت شروع کی "شراب ایسی خراب ہے کہ ہم لوگون سے پی نہین جاتی ہے - لارڈ اِلجن کے زمانے اور اِس زمانے سے زمین و آسمان کا فرق ہے" - اُنکو معلوم نہ تھا کہ سر جان لارنس وہی شراب منگاتے تھے جو لارڈ اِلجن منگواتے تھے اور وہ لوگ اُسی شراب کو پیتے تھے جسکی وہ اسقدر مدح سرائی کرتے تھے اور جس شراب کی مذمت کرتے تھے وہ بھی یہی تھی[1] - سر جان لارنس نے کلکتہ کی گھوڑدوڑ مین سلوَر کپ کے دینے سے جو انکار کیا آیا یہ امر اعلیٰ اصول پر مبنی تھا یا نہین (خواہ اِس اصول سے ہمکو اتفاق ہو خواہ اختلاف لیکن ہر حالت مین لازم ہے کہ ہم اُسکو گرانقدر اور قابل تعریف سمجھین) - اس انکار کا سبب یہ نہین تھا کہ جس طرح جان لارنس ہمیشہ دل سے اِس بات کی کوشش کرتے رہے کہ جن لوگون کو بحیثیت افسران ہند محتاط رہنا زیادہ ضروری تھا اُنکو اسراف کی ترغیب نہو (علی الخصوص اُس قسم کا اسراف جسمین بدمعاشی بھی شامل ہوتی ہے اور گھوڑدوڑ کے اکثر مقامات پر اُسکا مناسب مقام ہے) بلکہ اصل سبب یہ تھا کہ وہ چاہتے تھے کہ چند پونڈ کی کفایت ہو - گورنمنٹ ہوس کی دعوتون سے ہندوستانیون کو مستثنیٰ کر دینا (ایشیا اور یوروپ کے لوگون کے خیالات رقص وغیرہ کے بارے مین بالکل متناقض ہین اور جو لوگ اِس امر سے واقف ہین

---

[1] جسوقت لارڈ میئو ہندوستان مین آئے تو انھین لوگون نے اُنکے زمانے کی مذمت اور جان لارنس کے زمانے کی تعریف کی وہ اُنکے وقت مین جو شراب ملتی تھی وہ کسی کام کی نہوتی تھی سر جان لارنس کے وقت کی شراب بہت عمدہ تھی" لیکن بدقسمتی سے پھر وہی بات پیدا ہو گئی کیونکہ جب لارڈ میئو کی باری آئی تو وہ بھی سر جان لارنس کے وقت کی بچی ہوئی شراب خرید کر پلانے لگے -

وہ ہندوستان کی دعوتون مین شریک نہ کرنے کی وجہ بخوبی معلوم کرسکتے ہین) بھی اس بات پر محول کیا گیا کہ اِس سے اُن لوگون کی توہین کی مراد تھی جنکی بہبودی کے لیے جَانْ لَارِنْسْ نے اپنی تمام عمر صرف کردی تھی۔ چونکہ دنیا مین ہر شخص کی طبیعت یکسان نہین ہے اسواسطے مین نہین کہ سکتا ہون کہ تخفیف خرچ کے بارے مین جو تدبیرین کی گئی تھین سب ملکی امور کے لحاظ سے قرین مصلحت تھین لیکن جو لوگ جَانْ لَارِنْسْ کے حالات سے واقف نہین ہین اور حقیقت حالات کو نہین جانتے ہین صرف اُنکے فائدے کے لیے مین اِس بات کا بتا دینا بہتر سمجھتا ہون کہ تھیئیٹرون یا ناچ رنگ کے جلسون کی سرپرستی کرنے سے اجتناب کرکے یا کھانے پینے کے اسراف سے پرہیز کرکے جو قدرے قلیل روپیہ اُنھون نے بچایا ہوگا اُسکا سہ چند سیلرس ہوم یعنی ملاحون کا گھر ٹیسیریون رفاہ خانون ہر قسم کی خیرات وغیرہ مین صرف ہوگیا ہوگا اور اسکے علاوہ خاص مذہبی کامون کے متعلق جو کچھ صرف ہوا اُسکا حساب نہین ہے۔ بعض وقت تو ایک عجیب طرح کی ناموافقت سے وہی لوگ اُنکی کفایت شعاری پر بھی حملہ کرتے تھے۔ اور وہی اُنکی خیرات کی مقدار پر حملہ کرتے تھے۔ اور اس امر کے بیان کرنے سے لوگون کو بہت لطف حاصل ہوگا کہ جو یادداشت اِسوقت میرے سامنے دھری ہے اور جسکی صحت پر کسی طرح کا اعتراض نہین ہوسکتا ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُنھون نے اپنی جیب خاص سے صرف مذہبی امور کے متعلق ۱۸۶۴ع مین ۹۰۰ پونڈ اور ۱۸۶۵ع مین ۵۰۳۰ پونڈ صرف کیے تھے۔ اُنکے سابقین نے جو کچھ کیا یا نہین کیا تھا اُسکی نسبت باعزاز خیال کرکے اُنھون نے گورنمنٹ ہوس مین فیملی پریئر جاری کی اور مین سمجھتا ہون کہ یہ بات اُنھون نے پہلے پہل جاری کی قبل اِسکے کبھی ایسا نہین ہوا تھا۔ اور اُنھون نے یہ بھی حکم دیا کہ گورنمنٹ ہوس کے ملازمین و متعلقین ہر اتوار کو محنت کرنے سے بری رکھے جائین۔ ان وجہون اور اسکے سوا اور وجوہات سے بھی اُن اخبارون نے جو میرے روبرو رکھے ہوے ہین اُنپر طعن کی کہ وہ پیوریٹن فرقہ کے معتقد ہین لیکن پیوریٹن کا نام مثل قدیم زمانہ کے گنکیٹرون کے صرف اُسی معنی کرکے جن معنی مین اُنکے متعلق مستعمل ہوسکتا ہے اُن کے واسطے ہمیشہ ایک اعلیٰ ترین اعزاز کا خطاب متصور ہوتا رہیگا۔

اس مقام پر مجکو ایک قصہ اور بیان کرنا چاہیے جس سے واضح ہوگا کہ جَانْ لَارِنْسْ کے اکثر نہایت قابل تعریف افعال کو مہمل نویس اخبار کیسے کیسے خلاف مقاصد پر منجر کرتے تھے اور مین اُس داستان کو ایک ایسے مبر اسٹاف کی عبارت مین بیان کرتا ہون جس پر بوجہ اِسکے کہ اُسنے اپنے حاکم اعلیٰ کے حکم کی تعمیل کی تھی قریب قریب کل جوابدہی پڑگئی تھی۔ کیونکہ اگرچہ جَانْ لَارِنْسْ کو اُن حملون سے جو اُنپر اور اُنکی عام معاشرت پر کیے جاتے تھے بہت رنج ہوا تھا لیکن اُنھون نے اپنے دل مین قصد کرلیا تھا کہ اِن سب باتون کو خاموشی سے برداشت کرینگے اور اُنھون نے جو حکم دیا تھا کہ سرکاری طور سے اُنہین سے کسی بات کا جواب نہ دیا جائے اُس حکم کی

بڑی احتیاط سے پابندی کی گئی - یہ ماجرا جان لارنس کے آنے کے چند ہی مہینے بعد گذرا تھا -

چند سال پیشتر سے موریویا کے مشنریون کی ایک قلیل جماعت لاہل مین جو تبت کی سرحد پر اور شملہ سے ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے جہان اُسوقت گورنر جنرل رہتے تھے مقیم تھی - اُنکی گوشہ نشینی محتاجی اور نیم وحشیون کے مابین نفس کشی کے ساتھ محنت کرنے کے حال سے صرف چند ہی لوگ واقف تھے اور جب سر جان لارنس کے اِسٹاف مین سے ایک شخص نے آکر کہا کہ وہ لوگ معمولی کسانون کی طرح کھیتون مین مزدوری محنت کیا کرتے ہین اپنے استعمال کے لیے آپ ہی کاغذ بناتے ہین اور آپ ہی اپنا کپڑا تیار کرتے ہین اور اُسنے یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ اُس گروہ مین سے ایک شخص چند روز کے لیے پیٹر ہاف مین مدعو کیا جائے تو جان لارنس نے بڑی خوشی سے اِس بات کو قبول کیا اور خاص قاصد کے ذریعہ سے دعوت کا پیام بھیجا گیا - جماعت نے جس مشنری کو اِس کام کے لیے منتخب کیا وہ ساری راہ پاپیادہ چل کر آیا - اُسکا لباس اونٹ کے بالون کا تھا اور کپڑا نہایت موٹی قسم کا تھا جو گانون مین بُنا گیا تھا اور سب مشنریون نے آپس مین قطع کر کے اُسکو سیا تھا - اُسکے پانون مین جوتے نہین تھے - پٹوہ اور سن وغیرہ کے گھیتلے ایسے بنے تھے - اور اسباب سفر کے متعلق صرف ایک چاے کی پیالی ایک جیب مین اور انجیل دوسری جیب مین تھی - ڈاکٹر فارگوہر وائسراے کے سرجن نے جو ایک نہایت ہی رحمدل آدمی تھے اُسکے پہونچتے ہی ایک اچھا جوڑا دعوت مین شریک ہونے کے قابل منگوا دیا اور جس جس شے کی ضرورت تھی سب کا بندوبست کر دیا - اثناے گفتگو مین جان لارنس نے کہا کہ مشنریون کو جاڑے کی شدت کے علاوہ بڑی دقت دواؤن کی [illegible] ہوگی - اور انجیل کے ترجمہ مین اس فصل کے چھ مہینے تک معذوری رہتی ہوگی کیونکہ اُنکے پاس لیمپ یا بتی کوئی شے نہو گی - ایک ذخیرہ کونین اور دوسری دواؤن کا فوراً گورنمنٹ ڈسپنسری سے دلوا دیا گیا اور مومی بتیون کے ٹکڑون کا ایک بڑا بھاری ڈھیر جسمین کئی ہزار ٹکڑے ہونگے اور جو گورنمنٹ ہوس کے کمرون مین جمع تھا اُسکی نسبت سر جان لارنس کی اجازت سے اُن کے پرایوٹ سکرٹری نے حکم دیا کہ وہ سب ٹکڑے بازار مین اونٹا ڈالے جائین اور اُنکی چربی سے مناسب قد کی بتیان تیار کی جائین - بہت ٹکڑے ایک بیشقرار شاہرہ دار ہندوستانی ملازم گورنمنٹ ہوس نے اپنے تصرف کے لیے جمع کیے تھے اور چونکہ مشنریون کی طرف اُسکو کسی طرح کی رغبت نہین تھی لہذا بتی کے ٹکڑون کا یہ استعمال اُسکو بہت ناگوار گذرا - اور تمام شہر مین فوراً یہ خبر مشہور ہو گئی اور لوگ آپس مین سرگوشیان کرنے لگے کہ وائسراے اور اُنکے اِسٹاف کے ایک افسر نے گھر گرستی کے متعلق ایک نئی تدبیر نکالی ہے -

لیکن پادری روانگی کے وقت جب اُسکا قیمتی اسباب ایک خچر پر بار کیا گیا تھا جو شکرگزاری کے کلمات اُسکے اور آخر مین یہ ذو معنی الفاظ فرط طرب سے جو استعمال کیے کہ "آپ نے مجکو روشنی اور تندرستی عطا فرمائی"

وہ اُن لوگون کو کبھی نہ بھولے ہونگے جو چلتے وقت اُسکو رخصت کرنے آئے تھے - یہ قصہ آج تک کبھی نہین بیان کیا گیا تھا لیکن مشنریون کے اخبارات کے ذریعہ سے وہ کسی نہ کسی روز باخدا آدمیون کی اُس قلیل جماعت تک ضرور پہونچ جائیگا جو کوسون کے فاصلہ پر ایک سنسان مقام مین دل وجان سے اپنے کام کرنے مین مشغول ہین - اور جس وقت وہ سینٹ جان کی انجیل کے ترجمہ کو جو انھین کے ہاتھ کے بنائے ہوے موٹے کاغذ پر چھپا ہے اپنے ہاتھ مین اُٹھا کر پڑھینگے تو اُنکو ایک ایسے شخص کی سوانح عمری کا ایک قصہ ضرور یاد آئیگا جسکو شملہ کے وضعدار لوگ ہندوستان کا بیورینٹ گورنر جنرل توضرور کہین گے لیکن اُسکا نام ہمیشہ محبت اور شکرگزاری کے ساتھ یاد کرینگے

اب مین اس قصہ کے متعلق دو ایک مذاق کی باتین اور بیان کرتا ہون جنکو مین نے ملازمان اِسٹاف وائسرائے کی زبانی سنا تھا - ڈاکٹر فارگوہر نے کہا "آپ نے اِن عجیب الخلقت مشنری صاحب کو دیکھا ہی ہوگا کہ پہلے کس قطع سے تشریف لائے تھے - ہم نے جہان تک ممکن تھا کپڑے وغیرہ سے اُنکی حیثیت درست کردی تھی کہ دعوت مین شریک ہوسکین - چنانچہ بلیئن صاحب نے اپنا پاجامہ مین نے اپنا قمیص اور وائسرائے نے اپنا جوتا مرحمت کیا" - سرجان لارنس نے مشنری کی خاص سرپرستی کی اور اُسکو اپنی داہنی جانب ایک معزز جگہ بٹھایا - لیکن اسطور پر بھی اِسٹاف کے ادنی ملازمون مین چند ہی لوگ ایسے تھے جو اپنی متانت کو سنبھال سکے ہون - وائسرائے نے بڑی دیر تک باتین کین اور اُس سے پوچھا کہ کس طرح آپ کا کام ہوتا ہے اور کیونکر رہتے ہین دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اِس جماعت مین صرف تین شخص تھے - یہ لوگ اپنے دور دراز وطن سے کنوارے آئے تھے اور جسوقت وہ اپنا کام بخوبی انجام کر چکے اور اپنی تبدیلی حالت کے خواستگار ہوے تو اُنھون نے حسب معمول اپنے وطن کے پرشبیٹیری کو لکھا کہ ہمارے واسطے عورتین تلاش کرکے نکاح کے لیے بھیجدی جائین - دلھنین ضابطہ کے ساتھ منتخب کرکے روانہ کی گئین اور مشنریون مین سے ایک شخص اُنکے لینے اور اُنکے نامزد شوہرون کے سپرد کردینے کے واسطے کلکتہ مین آیا - لیکن اُس حیلہ باز شخص نے اپنے بھائیون کے ساتھ دغا کی اور جو عورت سب سے خوبصورت تھی اُسکے ساتھ کلکتہ سے روانہ ہونے کے قبل اپنا نکاح کرلیا - اور وائسرائے نے اِس قصہ کو سُن کر اُسکی طرف اشارہ کرکے نہایت متانت کے ساتھ جب پوچھا کہ "آپ لوگ اب عیالدار ہوے یا نہین" تو اُسنے اپنی ٹوٹی پھوٹی انگلش زبان مین جواب دیا کہ "یاک کے پاس یاک یاک کے پاس دوئی اور یاک کے پاس یاک بھی ناہین ہے" - یہ فقرہ وہ تھا کہ وائسرائے کو بھی ہنسی کا ضبط کرنا مشکل ہوگیا اور ادنی افسران اِسٹاف علی الخصوص آرکینیڈی جو بزمانہ مابعد سرفریڈرک رابرٹسن کی مشہور چڑھائی مین اُسکے اڈیکانگ تھے یہ لوگ بیساختہ ہنس پڑے -

ایک اور قصہ کو بھی جس سے سر جان لارنس کی رحمدلی علی الخصوص محبت بخوبی ظاہر ہوتی ہے اِس کتاب مین لکھکر محفوظ رکھنا چاہیے - آغاز سنہ ۱۸۶۵ء مین ایک شتر مرغ نے جو وائیسرائے کے رمنہ واقع بارک پور مین آگر رہا تھا اتفاق سے اُس گرمی کے زمانہ مین گھانس پر ایسی جگہ پہلے پہل ایک انڈا دیا جہان سے گیدڑ اور لومڑی ہر وقت اُسکو اُٹھالے جا سکتی تھی - سابق مین رمنہ کا جو نگہبان تھا وہ مرچکا تھا - اُسکی ایک لڑکی آٹھ یا نو برس کی رمنہ مین رہتی تھی اُسنے اُس انڈے کو دیکھکر اُٹھالیا اور بنگلے مین بڑی خوشی سے لے گئی - چونکہ یہ اپنے وطن کے صحرائی شتر مرغون کی عادات کو دیکھ چکی تھی اِس سبب سے وہ تھوڑی سفید خشک بالو لے آئی اور اُسکو بے ڈھکنے کے صندوقچہ مین بھرا اور اُسمین انڈے کو آدھا گاڑکر اور آدھا باہر نکال کر رکھدیا - دن کو جب شدت کی دھوپ ہوتی تھی تو وہ لڑکی اِس صندوقچہ کو اُٹھاکر ایسے مقام پر رکھ آتی تھی جہان ہر جگہ سے زیادہ دھوپ ہوتی تھی اور جب شام ہو جاتی تھی تو وہ لڑکی صندوقچہ کو مع انڈے اور بالو کے ایک مرغی کے نیچے بٹھا آتی تھی اور اُسکے انڈے روز ہٹا لیتی تھی - عجیب بات ہے کہ مرغی نے بڑی التفات سے اُس کام کو انجام کیا اور چند ہی روز مین شتر مرغ کے انڈے سے بچہ نکل آیا - مرغی اِس دیوزاد بچے کو دیکھکر فوراً بھاگ گئی لیکن لڑکی نے اُسکے بدلے خبرگیری کرنا شروع کی اور وہ بچہ لڑکی کے پیچھے پیچھے پھرا کرتا تھا - اُسکے بنگلہ مین رہتا تھا اور اُسی کے کھانے مین وہ بھی کھاتا تھا - لیکن جب دوسرا نگہبان مقرر ہوکر آیا تو گویا اُسکے واسطے موت کا سامنا ہوا اور اُسنے آتے کے ساتھ شاید سب کے پہلے یہی کام کیا کہ شتر مرغ کے بچہ پر جائداد گورنمنٹ کا دعویٰ کیا -

چنانچہ وہ بچہ گورنمنٹ کے مرغ خانہ کو اُٹھ گیا - وہ کمسن لڑکی اپنے پیارے بچہ کے ہاتھ سے نکل جانے کے غم مین اپنے بستر پر جاکر لیٹ رہی اور آخر کو سخت بیمار ہو گئی لیکن ایک رحمدل فوجی سرجن نے جو اتفاق سے لڑکی کی بیوہ مان پاس اُسکی خبرگیری کے لیے آیا تھا اِس افسوسناک قصہ کو سُنا اُسکے ذریعہ سے اسکی خبر شملہ مین سر جان لارنس کو پہونچی اور اُنھون نے بہ واپسی ڈاک حکم دیا کہ وہ چڑیا فوراً مالکۂ ذیحق کو واپس کی جائے - جسوقت بچہ ملا تو لڑکی بہت خوش ہوئی اور بچہ بھی اُسکو دیکھکر بشاش ہو گیا - لڑکی کو صحت ہو گئی اور چند ہفتہ کے بعد جب وہ اپنی مان کے ساتھ ولایت جانے لگی تو اپنے پیارے بچے کو بھی جو ایسے عجیب عجیب انقلابات کے ساتھ پیدا ہوا تھا اور پرورش پائی تھی وہ لڑکی اپنے ہمراہ لیتی گئی -

اِس اعلیٰ عہدے کے اول سال مین خانگی عیش و آرام کے متعلق سر جان لارنس کو کوئی بات کم حاصل رہی بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ مطلق حاصل نہین ہوئی - اِس زمانہ مین سر جان لارنس کے اہل و عیال سے کوئی شخص ہندوستان مین موجود نہین تھا اور اسواسطے ایسا کوئی آدمی نہین تھا جس سے وہ اپنے عہدہ کی

خفیف مصیبتون اور بیشمار خبرگیریون کا حال اِس خیال سے بیان کرتے کہ وہ اُنکی غمخواری کرتا - اپنی پرئیوٹ زندگی مین جان لارنس نے جہان تک ہوسکا اپنی سادی وضع کا برتاؤ کیا - جس طرح بیشتر پنجاب مین نہایت مختصر کپڑے پہن کر اور کوٹ اور وا اسکٹ اور کالر اُتار کر اور آستین چڑھاکر اور اسلیپر پہن کر کام کیا کرتے تھے اور اُسی طرح اس زمانے مین بھی وہ کام کرتے تھے - ایک مرتبہ اپنے آنے کے تھوڑے ہی دنون کے بعد وہ اور سب طرح سے مناسب پوشاک پہنے تھے لیکن کثرت کار اور پریشانی مین اِسلیپرون کا بدلنا بھول گئے اور اسی طرح کلکتہ کے ذی رتبہ اشخاص کے ایک ڈپوٹیشن سے ملاقات کی - یہ ایک اِس قسم کی فروگذاشت تھی کہ جو اُن لوگون کو بھی بھلی معلوم ہوئی ہوگی جنکو اُنکی فراموشی کے سبب سے اُنکی اصل کیفیت کا حال ظاہر ہوگیا تھا لیکن انہین بعض لوگ ایسے تھے جنکو یہ بات کبھی نہین بھولی اور نہ اُنھون نے درگذر کیا - جب جان لارنس نے سُنا کہ ڈپوٹیشن کے بعض لوگون کو اُنکے اِس برتاؤ سے رنج ہوا تو وہ متحیر ہوکر اپنے پرئیوٹ سکرٹری کی طرف مخاطب ہوے اور ایک ایسے بھولے پن سے کہ اگر ڈپوٹیشن کے لوگون مین سے کوئی شخص سُنتا تو خود پشیمان ہوتا کہا کہ "کیون ہنیثھ اوے وہ اِسلیپر تو ابھی بالکل نئے اور بہت عمدہ ہین" ڈاکٹر ہنیثھ اوے بیان کرتے ہین کہ

لوگون کو یاد ہوگا کہ چونکہ دو مہینے تک وایسرائے کا عہدہ خالی پڑا تھا اِس سبب سے پس ماندہ کام بہت جمع تھا لال چمڑے کے بکس جسمین ہر روز ہر وقت سول فوجی اور مال اور دوسرے محکمون کے مراسلات آیا کرتے تھے بعض اوقات تلے اوپر جمع ہوتے ہوتے فرش سے کئی فیٹ اونچے ہو ہو جاتے تھے - لیکن دو پہر رات گئے کے قبل سب کام طے ہو جاتا تھا اور جو کچھ کیا جاتا تھا وہ کامل طور سے انجام پاتا تھا - جس شخص نے سر جان لارنس کو حقوق کاشتکاران اودھ کے بیشمار کاغذات پر محنت کرتے ہوے یا صیغہ تعمیرات سرکاری یا بارک یا حفظان صحت کے بے لطف اور پریشان کرنے والے نقشہ جات جانچتے ہوے دیکھا ہے وہ اُنکو نیم آستین پہن کر لکھتے ہوے دیکھکر متحیر اور اپنے دل مین اِس بات پر مکدر ہوا ہوگا کہ شملہ اِسپیل ڈپوٹیشن کے آنے پر اُنھون نے اپنا بوٹ نہین بدلا یا اپنی اُنگلیون سے سیاہی کا ہر ایک دھبہ نہین چھڑایا - وایسرائے کی اِن خلاف دستور باتون سے اُنکے اِسٹاف کے بعض افسرون کو بُرا لگتا تھا - لیکن اُس آہن دل شخص نے نہ مانا - وہ اپنے برتاو پر اُسی طرح قائم رہا گو کلکتہ کے بعض وہ اخبارات برابر غُل مچاتے رہے جو صرف گورنمنٹ ہوس کے باہر کے حالات سے تنگ چشمی کے ساتھ اُنکی نسبت رائے قائم کرتے تھے اور جو ایسے بیان کو بڑی خوشی سے قبول کرلیتے تھے - جن سے حضور ملکہ معظمہ کے قائم مقام کی کسر شان ہوتی تھی -

اِس زمانہ مین سر جان لارنس سے ایک اور ہی وضع کے آدمی سے ملاقات ہوگئی تھی اور اگر مین اُس شخص اور سر جان لارنس کی ملاقات کا حال کچھ طول دے کر بیان کرون تو لوگ مجھے معاف کرینگے کیونکہ مین مارٹیرا کالج مین اُنکا شاگرد رہ چکا ہون اور مرتے دم تک اُنھون نے جو میری ہدایت اور محبت کی ہے

اُسکا شکر گزار ہون ـ یہ ذکر بِشپ کاٹن کا ہے اُنمین اور سَر جان لارنس مین گو بڑا اختلاف تھا کیونکہ بشپ کاٹن شرمگین بہ نسبہ دہن متین نہایت حلیم المزاج اور اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ شخص تھے لیکن اسپر بھی بہت سی باتین دونون شخصون مین مشترک پائی جاتی تھین ـ کیونکہ تیز فہمی اعلیٰ درجے کی ہمت کام کرنے کی بڑھی ہوئی قوت بشناخت خلق اللہ کے فائدے اور خدا کے مستحکم اور طفلانہ عقیدے مین دونون کی کیفیت ایک تھی ـ پس ضرور تھا کہ اس قسم کے آدمیون کو ایک دوسرے کی بڑی قدر ہو چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ مین دونون کے مابین بڑا ربط و ارتباط ہو گیا ـ بشپ کاٹن کی سوانح عمری کا مصنف لکھتا ہے کہ

مارچ ۱۸۶۴ء مین جب بِشپ کاٹن داخل کلکتہ ہوے تو سَر جان لارنس کی ملاقات سے اُنکو بڑا اطمینان ہوا ـ سَر جان لارنس جو اِس زمانے مین ایسے اعلیٰ عہدے پر ممتاز ہوے تھے اُسکو ہندوستانی اور یورپین اشخاص دونون نے بہت پسند کیا کہ اِس سے ہندوستان کی بڑی بہبودی متصور ہے ـ جدید وائسرائے اسوقت بڑی مستعدی سے اپنے کام مین مشغول تھے اور ہر ایک صیغہ کے کاغذات کو اُس مشتاق آنکھ سے جانچ رہے تھے جسکو سلطنت کے ہر درجے کے کام سے بخوبی واقفیت حاصل تھی ـ پہلے مرتبہ کی ملاقات مین بِشپ نے دیکھا کہ سَر جان لارنس بڑی مستعدی سے اپنے کام مین مشغول ہین ـ گلوبند علیحدہ پڑا ہے اور پوشاک تکلف کی نہین بلکہ کام کرنے کی ہے ـ سَر جان لارنس نے ٹھیک ٹھیک اُس شخص کے طور پر جو پنجاب کا باشندہ ہوتا اور بنگال کی گرم آب و ہوا مین اُسکو رہنا پڑا ہوتا اپنی بے لطفی ظاہر کر کے کہا کہ "میری کپڑون کی گستاخی معاف کیجیے گا اسوقت گرمی بڑی شدت کی ہے" ـ اور بعد اسکے جنوبی ہند کے عیسائیون کے متعلق فوراً ضروری امور کا استفسار کرنے لگے ـ

بِشپ کاٹن کو اِینگلو پینٹ ہوے اُسوقت چھٹا سال گذرا تھا ـ وہ نہایت اعلیٰ درجہ تک پہونچ گئے تھے اور اپنی بڑی قوتون کو ترقی پر پہونچا چکے تھے اور جو لوگ رگبی اور مالبرو مین اُنکو دیکھکر انتہا مرتبہ کی ثنا و صفت کرتے تھے اُنکی امیدون سے بِشپ موصوف اب کہین بڑھ گئے تھے ـ اگر اُنکی زندگی عمر طبعی تک وفا کرتی تو اُس کارگزاری کا خیال کر کے جو اَب تک عمل مین آ چکی تھی ہر شخص یہی تصور کر سکتا تھا کہ اُنکے رہنے سے معلوم نہین ہندوستان مین عیسائیت کو کہان تک فروغ ہوتا ـ لیکن اِس بات کا ظہور نہ ہونے پایا ـ وہ ایک جوش زن دریا مین عین دھارے پر ایک کشتی کے تختے کے اُکھڑ جانے سے دریا مین جا رہے اور اُنکی ذات سے جو کچھ فائدہ ہونے والا تھا اور جن جن باتون کی قدرت اُنکو حاصل تھی اُنکے بحران مین وہ غرق بحر فنا ہو گئے اور اُنکے وقت وفات سے آج تک ہندوستان مین پھر اُنکا سا بشپ کبھی نہ آیا ـ اُنکی سوانح عمری کا مصنف لکھتا ہے کہ "اینک خدا کے ساتھ چلے تھے اور دم بھر مین غائب ہو گئے کیونکہ خدا نے اُنکو اُٹھا لیا" ـ اور سَر جان لارنس نے کونسل کے ایک حکم کے ذریعہ سے اُنکی جو شہادت دی گو وہ خلاف قاعدہ تھی تو اُس کا باعث یہی ہے

کہ ایسے نادر الوجود شخص کی شکرگزاری اور محبت کا اظہار اِسی طرح ہوسکتا تھا۔

شملہ ۱۰- اکتوبر ۱۸۶۶ء

"عالیجناب گورنر جنرل کو اِس امر کے سننے سے کمال افسوس ہوا کہ رایٹ ریورنڈ جارج اڈورڈ لنچ کاٹن لارڈ بشپ کلکتہ ایک ناگہانی موت سے جان بحق تسلیم ہوے۔ ہندوستان کی کل عیسائی جماعت مین ایسا ایک شخص بھی مشکل سے نکلیگا جسنے اِس نوجوان شخص کے مرجانے کا مثل اپنے عزیز کے غم نہ کیا ہو کسی ملک مین عیسائیون کے گروہ نے ایسے ذی علم اور ہر فن مین کامل شخص کو زہد و اتقا کے ساتھ اسقدر مستعد اور سرگرم نہ پایا ہوگا۔ ہز اکسلنسی باجلاس کونسل بلاتامل اس عقیدے کو ظاہر فرماتے ہین کہ ہندوستانی رعایاے حضور ملکہ معظمہ کے اُن اشخاص مین بھی جو بشپ کلکتہ کے مذہب کے پابند نہین تھے لیکن اُنکے علم وفضل کے قدردان تھے بہت سے لوگ اُنکے سوگ مین شریک ہونگے"۔

لیکن اب یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سر جان لارنس کی اُن کارروائیون کا بیان کیا جائے جو اُنھون نے بحیثیت وایسرائی سرکاری معاملات کے متعلق انجام کی تھین۔ اور پہلے بہتر ہوگا کہ گورنمنٹ ہند کے عہدون اور اُن وقیع عہدہ دارون کا ذکر کیا جائے جو سر جان لارنس کے ہندوستان مین آنے کے وقت اُن کے گرد وپیش پائے گئے تھے۔ جیسا کہ ڈبلیو۔ ایس۔ سیٹن کار نے لکھا ہے اُنکی حیثیت وایسرائی باجلاس کونسل اُس حیثیت سے بالکل مختلف تھی جو پنجاب کی چیف کمشنری کے زمانے مین اُنکو حاصل تھی۔ اور نہ اُنکو وہ اختیار ہی تھا جو اُنکے ماسبق گورنر جنرلون کو اپنی قوت اور ذاتی بھروسے کے متعلق حاصل تھا۔ لارڈ ولسلی لارڈ ڈالہوزی اور دوسرے گورنر جنرلون نے انگلستان اور ہندوستان کے مابین فاصلۂ عظیم ہونے اور "دوہری حکومت" کی عجیب حالتون کے سبب سے جب جو کچھ چاہا کرڈالا جو راہ چاہی اختیار کرلی کوئی جنگ شروع کردی کوئی صوبہ سلطنت مین شامل کرلیا یا کسی قدیم خاندان کے بادشاہ کو جسکا سلسلہ عرصہ سے برابر چلا آتا تھا مالکانِ انگلستان کی خواہشون کے بالکل خلاف تخت سے اُتار دیا اور بڑی خوشی سے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ اِس قسم کا جو کام ایک مرتبہ انجام ہوجائیگا وہ دوبارہ پلٹ نہ سکیگا۔

لیکن اب یہ سب باتین بدل گئی تھین تاربرقی کی وجہ سے کلکتہ اور وسٹ منسٹر کے مابین صرف چند گھنٹہ کا فاصلہ باقی رہگیا اور سکریٹری آف اسٹیٹ یعنی مہاراجہ وڈ (کیونکہ ہندوستان مین وہ اِسی لقب سے ملقب تھے) کی عاقلانہ اور پُر زور حکمت عملی سے (جو کسیقدر خود سری کو بھی ظاہر کرتی تھی) جو صرف پارلیمنٹ کے جوابدہ تھے وایسرائے کے افعال کی خودمختاری بہت کچھ مختصر ہوگئی تھی۔ اور اگر اپنی راے کے مستقل اور ثابت قدم نہوتے تو ظاہرا یہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ گورنمنٹ انگلستان کے کٹھ پتلے بن جاتے۔ پھر سُپریم کونسل جو از سر نو مرتب ہوئی اُس سے گورنر جنرل کا ایک طور کا کیبنٹ یہان ہندوستان مین مقرر ہوگیا۔

ص۱۱۴

"ایک شور کا" مین نے اِس سبب سے کہا ہے کہ جو لوگ کیبینیٹ انگلستان سے اسکو مماثل خیال کرتے انکے نزدیک عجیب طور کا یہ اختلاف پایا جاتا تھا کہ گورنر جنرل کو بغیر اسکے کہ پہلے انگلستان سے اجازت منگوا لینے اپنی کونسل کے ایک ممبر کے مقرر کرنے کا بھی اختیار نہین تھا اور بیشک وہ اختیار انکو بھی نہین حاصل ہوا۔ بطور قاعدہ کلیہ کونسل کے ہر ایک ممبر کو استحقاق حاصل تھا کہ قبل اسکے کہ کوئی ضروری تجویز صادر ہو پہلے ممبران کونسل کے روبرو وہ پیش کیجائے اور کُل ممبرون کا وزن بہیئت مجموعی ایسا تھا کہ سوائے شاذونادر اتفاقات کے مخالف ممبرون کی رائے کا پلٹنا ناممکن ہو جاتا تھا۔ اسطور پر گو گورنر جنرل کا مرتبہ بہت بڑھ گیا تھا یعنی اسقدر بڑھا ہوا تھا کہ سابق کے کسی گورنر جنرل کو ویسا اختیار نہو گا لیکن انکا اختیار ہرگز اُس مرتبہ کے برابر نہین تھا جیسا کہ سر جان لارنس کو اکثر دریافت ہوا اور اُنھون نے اکثر شکایت کی۔

ص ۲۱۴ اگزیکیوٹو کونسل مین سات ممبران اسٹیٹ تھے۔ وائسرائے اُنکے پریسیڈنٹ تھے کمانڈر انچیف اپنے عہدے کے اعتبار سے ایک ممبر تھے اور باقی پانچ سرکاری عہدون پر ہوم لجسلیٹو جنگی مال اور تعمیرات سرکاری اِن پانچ بڑے بڑے محکمون کے پانچ افسر مقرر تھے ہر ایک ممبر اپنے ہی محکمہ کے مقررہ کامون کا جوابدہ تھا لیکن تمام ضروری معاملات کے متعلق وہ وائسرائے کی مرضی لے لیتا تھا اور ہفتہ مین ایک مرتبہ جلسہ عام کُل معاملات سلطنت پر بحث کرنے کے واسطے جمع ہوتا تھا۔ ایک کونسل اور بھی یعنی لجسلیٹو کونسل تھی جو اگزیکیوٹو ممبرون سے شامل تھی جنکی نسبت خیال تھا کہ وہ ہندوستان کے مختلف حصون سے ایک خاص واقفیت رکھتے تھے اور اُن باتون کو بحث مین بیان کرتے تھے۔ اِس کونسل کے بھی وائسرائے پریسیڈنٹ تھے اور جب تک اجلاس کی مدت رہتی تھی۔ اُسوقت تک یہ کونسل بھی ہفتہ مین ایک مرتبہ جمع ہوتی تھی۔

سلطنت کے ان تمام محکمون کی عام نگرانی رکھنے کے علاوہ جو وائسرائے کے عہدے سے خواہ مخواہ مفہوم ہوتا ہے وہ علی العموم معاملات خارجہ کے متعلق آپ اپنے وزیر ہین اور سر جان لارنس کی کیفیت اپنی مدت حکمرانی تک یہی رہی۔ یعنی اولاً وہ اُن تمام ریاستون سے ہمارے تعلقات کے جوابدہ تھے جو بظاہر اُنکی زیر نگرانی رہنے کی حد کے اندر واقع ہین جیسے آوا زنجبار مسقط اور دوسری نیم خودمختار ریاستون سے (اُنکی تعداد ۱۵۰ کے قریب ہوگی) جو ہمالیہ اور راس کماری کے مابین واقع ہین اور ۶۰۰۰۰۰ میل مربع زمین اور ۵۰۰۰۰۰۰۰ رعایا کی حکومت اُنکے ذمہ تھی۔ اِس وسیع رقبہ کے اندر ایک طرف بڑے بڑے ذی اختیار باجگزار رئیس ہین جیسے نظام یا سیندھیا یا ہلکر اور اُن لوگون کی حکومت اسطور کی ہے جو ملک یورپ مین خاص طور کی بادشاہت خیال کی جاتی اور جنکے نام سے ابھی حال ہی کے زمانے مین لوگون کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے۔ دوسرے راجپوت سردار جنمین سے اکثر نہایت ہی خونخوار ہین اور جنکو اپنے خاندان کی قدامت پر

اسقدر ناز اور افتخار ہے کہ یورُوپ کی بہت کم بادشاہتین اُتنے قدیم زمانے کی ہونگی۔

جو ذمہ داریان مین نے اوپر بیان کین اگر اُنکے ذیل مین مین یہ بھی بیان کرون کہ اُنکو کونسل کے ہر ایک ممبر اور ہر ایک محکمہ کے سکرٹری سے اکثر ملاقات کرنا ہوتی تھی سکرٹری آف اسٹیٹ انگلستان اور گورنران ولفٹنٹ گورنران وچیف کمشنران مختلف حصہ جات ہند سے بڑی بڑی خط وکتابت کرنا پڑتی تھی۔ تقریبون کے متعلق بیشمار درخواستون کو پڑھنا اور جہان تک ممکن تھا نہایت انصاف سے اُنکا عمل مین لانا پھر اور قسم کے کام جنمین اگرچہ زیادہ تحقیق کی ضرورت نہین پڑتی تھی لیکن اُنکے ضروری اور وقت طلب ہونے مین کسی بات کی کمی نہین تھی جیسے بنیادی اینٹ کا رکھنا کسی عام جلسہ کی پریسیڈنسی کرنا جدید ریلوے یا نہر کو دیکھنا مدرسے کو معائنہ کرنا جیلخانہ یا حوالات کے مکان کو دیکھنا دربار کے عظیم اور اہم کام کا انصرام کرنا ایسی وسیع سلطنت مین تہذیب کا پھیلانا بیشمار دعوتون اور تقریبون مین برابر شریک ہونا تار برقیان جو رات دن ہر وقت آیا کرتی تھین اُنکا پڑھنا اور جواب لکھنا ان سب باتون کو ملا کر اتنا کام کرنا پڑتا تھا کہ قوی سے قوی آدمی بھی اپنے قوی ترین حصہ عمر مین گھبرا جاتا۔

اسمین شک نہین کہ عنفوان شباب کی حالت مین جان لارنس نے جسقدر محنت کی ویسی محنت کسی سے نہو سکتی اور اب شباب کے گذر جانے کے وقت اپنے کام کو جس طرح سے اسوقت انھون نے انجام دیا بہت کم کو اُس طرح سے انجام کر سکتے تھے۔ دن بھر ہر محکمہ سے ضروری کاغذات گورنمنٹ ہوس مین برابر آتے رہتے تھے اور وہ سب لالا کر وائسرائے کے خلوتخانہ مین جہان وہ ان کاغذات کو پڑھتے تھے رکھے جاتے تھے۔ وہ کاغذات مستطیل شکل کے خانون مین جو مہگنی کی لکڑی کے بنے ہوتے تھے رکھے جاتے تھے اور اگر وہ وقت پر اُن کاغذات کو طے نہ کرتے اور دوسرے وقت کے واسطے رکھ چھوڑتے تو اُنکی مقدار اور تعداد معلوم نہین کسقدر زیادہ ہو جاتی۔ لارڈ کیننگ مین جہان حکومت کے اور اوصاف تھے وہان اُنمین یہ بات نہ تھی کہ کاغذات کو جلد طے کر ڈالتے اور مین نے چشم دید گواہون کی زبانی سنا ہے کہ غدر کے زمانے مین جب وہ سوچ سمجھکر اور بڑے لحاظ سے ایک وقت کام کرنے بیٹھتے تھے تو ان بکسون کی دوہری تہری قطارین چارون طرف جمع ہوتی تھین جو کمر تک اونچی ہوتی تھین۔ سر جان لارنس جنکی کامیابی کا اصل سبب یہی ہے کہ وہ کاغذات کی روانگی مین بڑے پھرتیلے تھے اور جو ہمیشہ اپنی عمر بھر ان دو اصولون کے پابند رہے کہ کام باقی نہ رہے اور جو کچھ کیا جائے

[1] اِس زمانے مین گورنمنٹ ہند کے وسائل کے متعلق اگر زیادہ تفصیلوار حالات مطلوب ہون تو ویلر صاحب کی تحریرات بیرونی حکمت عملی ہند صفحہ ۱ تا صفحہ ۴۴ سوانح عمری لارڈ میو مصنفہ ہنٹر صاحب جلد اول صہ ۱۸۹ تا صہ ۱۹۹ — اور سیٹن کار کا ایک مضمون لارڈ لارنس کی وائسرائی کے متعلق جو ایڈنبرا ریویو مورخہ ماہ اپریل سنہ ۱۸۷۰ مین چھپا تھا اُن سب تحریرات کو دیکھنا چاہیے۔

کامل طور سے کیا جائے اُسوقت تک سونے نہین جاتے تھے جب تک پچھلا کُل بھی طے نہین ہو جاتا تھا اور اِس بات کا موقع نہین رہ جاتا تھا کہ دوسرے روز جو کام آئے وہ از سر نو شروع کیا جائے۔ ص ۱۴۲

خوش قسمتی سے جدید وائسرائے کو کونسل مین بہت سے آدمی اچھے اچھے ملے تھے اور اکثر گورنر اور لفٹنٹ گورنر بھی جو جان لارنس کی وسیع ذمہ داری کے مختلف حصون مین شریک تھے اچھے ملے۔ کونسل کے مالی ممبر اُنکے قدیم ہندوستانی رفیق سَر چارلس ٹریولین تھے جنکو سر چارلس وُڈ نے ایک فعل نافرمانی بالعمد کی وجہ سے عہدۂ گورنری مدراس سے واپس طلب کر لیا تھا مگر اب باطمینان تمام اُنکو معلوم ہو گیا تھا کہ بغیر اُنکے ہندوستان کا کام چل نہین سکتا ہے اور اب انھین سَر چارلس وُڈ کے کہنے سے (گویا کل ہندوستان کے) وزیر خزانہ کے طور پر طلب کیے گئے تھے اور یہ کام بھی کچھ ایسا ویسا نہین تھا۔ وہ ہمیشہ مستعد رہتے تھے کہ بدنامی کسی طرح کی نہ آنے پائے اور اُنکے دماغ مین کفایت شعاری تعلیم اور رفاہ خلائق کی تمام تدبیرین بھری ہوئی تھین۔ اُنکے قدم کے نیچے کبھی گھانس جمنے نہین پائی۔

فوجی ممبر کونسل کے سب سے زیادہ عزیز دوست ہنری لارنس رہے تھے اور اگرچہ بیشتر جب وہ پنجاب مین چیف انجنیر تھے تو سرکاری طور پر دونون کے مابین بہت ردوبدل رہی تھی لیکن اُنھون نے سَر جان کی عدول حکمی کا کوئی کام نہین کیا۔ اِس زمانے مین جو اُنھون نے بہت سی چٹھیان لکھی تھین اُنھین سے ایک چٹھی مین وہ لکھتے ہین کہ ”رابرٹ نیپیر سے مجھ سے بہت سی باتون مین ردوبدل رہی لیکن وہ شریف النفس آدمی ہین“۔

لیگل ممبر سَر ہنری مین تھے جو ہندوستان مین آنے کے قبل کتاب موسومہ ”قدیم قوانین“ کو چھپوا کر عقل آرائی اور انشا پردازی کی ایک دوامی علامت ظاہر کر چکے تھے اور اسمین شک نہین کہ بہت سے عاقلانہ قوانین کے ذریعہ سے جنکو اپنے اعلیٰ حاکم کے ساتھ اُنھون نے پختہ کر کے دونون کونسلون سے منظور کرا لیے تھے ہندوستان کی کتب قوانین مین وہ ہمیشہ اپنا نام باقی چھوڑ گئے۔

معمولی ممبر ڈبلیو گرے۔ اور ایچ۔ بی۔ ہیرنگٹن تھے جنکی جگہ تھوڑے ہی دنون بعد ٹوبل ٹیلر مقرر ہوئے۔ کمانڈر انچیف سَر ہیو روز تھے۔ یہ بڑی لیاقت کے آدمی تھے اور آخر زمانۂ غدر مین وسط ہند کی لڑائیون مین اُنھون نے جو کار نمایان کیے اُنکی بابت تواریخ مین ابھی تک اُنکے ساتھ انصاف نہین کیا گیا ہے۔ وہ سپاہی کے سچے دوست تھے اور ہمیشہ اُنکی بہبودی کے لیے عمدہ تدبیرات کی تجویز کرنے پر آمادہ رہتے تھے۔ لیکن اُنکے اچھے سے اچھے دوست اِس بات کو تسلیم کرتے تھے کہ کونسل مین اُنکی موجودگی سے سرکاری کامون کا اجرا کسی طرح سے نہین ہوتا تھا۔ اُنکی رائے ہمیشہ خلاف اور ناممکن العمل ہوا کرتی تھی اُنکی ہمیشہ کی یہ عادت تھی کہ جس سوال پر ایک مرتبہ بحث ہونے کے بعد اُسکی تجویز ہو چکتی تھی یہ پھر اُسکو تازہ کرتے تھے ۔ ص ۱۴۳

دوسرے سال کے آخر مین جب وہ انگلستان کو واپس آئے تو علی العموم ہر شخص نے اقبال کیا کہ اِس سے فوج کو نقصان پہونچیگا لیکن کونسل کے اُن تمام ممبرون نے جو جانتے تھے کہ کام بہت کچھ کرنا باقی ہے اور اُسکے انجام کرنے کا وقت بہت کم ہے خیال کیا کہ بڑی مشکل سے نجات حاصل ہوگی۔

پریسیڈنسیون اور صوبہ کی گورنمنٹون کی یہ کیفیت تھی کہ بنگال سَر سیسل بیڈن کے زیر حکومت تھا۔ مدراس سَر ولیم ڈینسن کے ماتحت تھا اور بمبئی مین سَر بارٹل فریر گورنر تھے۔ ڈرمنڈ صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی تھے۔ اودھ کی چیف کمشنری پر سَر چارلس وِنگٹ فیلڈ جو تعلقہ دارون کے بڑے طرفدار تھے مقرر تھے اور سَر جان لارنس کے زمانہ تک اِس ملک مین اسامی اور زمیندار کا برابر جھگڑا رہا۔ فیر صاحب چیف کمشنر رہے تھے۔ میڈ صاحب دربار سیندھیا کے رزیڈنٹ تھے ملک متوسط سَر رچرڈ ٹمپل کی جسمانی اور دماغی کوششون کا میدان بنا رہا جہان کی زمین اُسی طرح افتادہ پڑی ہوئی تھی۔ سَر رابرٹ منٹگمری اور سَر ڈونلڈ میکلیوڈ جو پیشتر سَر جان لارنس کے بڑے قوت بازو تھے یکے بعد دیگرے اُس صوبہ کے حکمران رہے جسکے ساتھ سَر جان لارنس کا نام ہمیشہ باعزاز یاد کیا جائیگا۔

مختلف محکمون مین جو چیف سکرٹری مقرر تھے وہ بھی کچھ غیر مشہور اشخاص نہ تھے۔ سَر ہنری ڈیورینڈ سَر ولیم میور سَر رچرڈ ٹمپل سَر سیٹن کار یکے بعد دیگرے سکرٹری محکمہ معاملات خارجہ رہے۔ سَر اڈورڈ کلایو بیلی ہوم ڈپارٹمنٹ کے سکرٹری تھے۔ ای۔ ایچ۔ لشنگٹن محکمہ مال کے مُولی اِسٹوکس محکمہ لیجسلیٹیو کے جنرل رچرڈ اسٹریچی اور اُسکے بعد کرنل ڈکنس محکمہ تعمیرات کے سکرٹری رہے۔ اور سَر چارلس ہنری نارمن جنکا نام اِس کتاب کے اکثر صفحات مین آیا ہے سَر جان لارنس کی تمام مدت ویسرائی مین چیف ملٹری سکرٹری رہے۔ سَر ولیم مینسفیلڈ کا نام بحیثیت کمانڈر انچیف اور سَر جان اِسٹریچی سَر جارج یول اور سَر جارج کیمبل وغیرہ کا نام سَر جان لارنس کے آخری عہد سلطنت مین زیادہ نموداری کے ساتھ آیا کریگا۔ جن پانچ برسون کا حال مجکو لکھنا ہے اُس مین بعض خاص خاص اشخاص جو مددگار رہے وہ ایسے لوگ تھے۔ ان لوگون کے نام ابتدا ہی مین ایک جگہ بیان کردینا بہت مناسب تھا۔ کیونکہ اِس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جس مقام پر بنظر اختصار مین نے بیان کیا کہ سَر جان لارنس نے یہ یا وہ کام کیا اُنمین سے سب یا بعض اشخاص جان لارنس کی محنتون مین شریک رہے وہان یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ اُن کامون کی بابت یہ لوگ بھی مستحق تعریف ہین اور سب سے بڑھکر جان لارنس کی خواہش رہی کہ اِسی طرح سے اُن لوگون کی تعریف کی جائے۔ ص ۱۴۱

سَر جان لارنس نے اپنے احباب انگلستان کو جو چٹھیان لکھی تھین اُنمین سے بعض بعض چٹھیون کے خلاصون سے ظاہر ہوگا کہ کلکتہ مین جاکر ابتدائی تین مہینے تک جو بھاری کام اُنکے ذمہ پڑا تھا اُس کام کے انجام کرتے وقت

جاری

جان لارنس کی طبیعت کا حال کیسا رہا اور کیونکر وہ ان کامون مین مشغول رہتے۔

۱۸- فروری ۱۸۶۴ء-

میرے پیارے ایسٹوک - میری خاموشی سے آپ یہ نہ سمجھیے کہ مین اپنے پرانے جناب گورنمنٹ کو فراموش کر گیا- بلکہ اصل امر یہ ہے کہ جب سے مین آیا ہون اُسوقت سے نہایت سخت کام مین مشغول ہون جو معمولی طورکے کام سے بعین مختلف ہے- بیچارے لارڈ الجن کی بیماری اور وفات کے سبب سے کچھ دنون سے کام اسیطرح پس ماندہ پڑا ہوا تھا اور بڑے بڑے اہم معاملات زیر تجویز تھے- اصل تو یہ ہے کہ مجکو دس گھنٹہ روز کام کرتے گذرا اور سواے اپنی زوجہ کے اور کسی شخص کے نام چٹھی لکھنے کی ترغیب مجکو بہت کم ہوئی باینہمہ اب کسیقدر مطلع صاف ہونے لگا ہے-

یہان کے لوگون نے بڑے تپاک اور جس عمدگی سے ممکن تھا میرا استقبال کیا میرے تمام پرانے دوستون نے عام اس سے کہ وہ ولایتی یا دیسی تھے میرا خیر مقدم کیا اور اپنے نئے شرکاے کار کو مین بہت اچھی طرح پسند کرتا ہون - یہ لوگ پکے جنٹلمین ہین اور ہر ایک کام بڑی عمدگی سے انجام ہوتا جاتا ہے صرف دقت اِس امر کی ہے کہ کام کیونکر انجام کیا جائے- لیکن اس مین شک نہین کہ ہم نے کسیقدر ترقی کی ہے- مین صاحب نہایت ہر دل عزیز اور ہر طور سے مرغوب طبع آدمی ہین- ٹریولین صاحب بڑی مشقت کرتے ہین اور کونسل مین خوب بحث کرتے ہین- وہ ہر ایک کام کو دیکھتے ہین مجھسے وہ بڑی کشادہ پیشانی اور تپاک سے پیش آئے-

اگر مین تندرست رہا تو تمام کامون کو بہت اچھی طرح سے انجام کرونگا لیکن کلکتہ ایک خوفناک مقام ہے- بالائی ملک کے باشندے اس شہر سے نفرت کرتے ہین- نواب رامپور کو یہان آئے ہوے دو ہفتے کا عرصہ گذرا اور آج وہ یہان سے روانہ ہوگئے اُنکا ایک ہمراہی ہیضہ مین مبتلا ہوکر تین دن کے عرصہ مین مرگیا اور اِس شخص کے مرجانے اور کلکتہ کی آب وہوا کے خیال کرتے وہ چلدیے- اُنھون نے کہا تھا کہ حضور کلکتہ کی ہوا بگڑا ہے ہماری کونسل مین دو دیسی ممبر اب بھی ہین ایک مہاراجہ وزیانگرام اور دوسرے راجہ صاحب دیال یہ سکھ ہین اور بڑے معقول شخص ہین- گاہے ماہے اپنے حالات سے مطلع کرتے رہیے اور جو خبر آپ کو اسطرح کی ملے جس سے میری زوجہ کے دل کو تسلی ہو اُسکو اُنکے پاس بھیجدیا کیجیے وہ بہت بیدل ہورہی ہین- اگر مجکو معلوم ہوتا کہ اُنپر ایسا صدمہ ہوگا تو مین وطن سے ہرگز باہر نہ نکلتا-

سر ارسکن پیری کے نام وہ لکھتے ہین کہ-

اب چونکہ بمقابلہ سابق کے کسیقدر اطمینان کی صورت نظر آنے لگی ہے تو مجکو لازم ہے کہ اپنے احباب سے خط کتابت شروع کرون- اب تک مجکو دم لینے کی فرصت نہ تھی کیونکہ پس ماندہ کام کثرت سے پڑا ہوا تھا- ہمارا کام بہت اچھی طرح ہوتا جاتا ہے لیکن اب کمی خزانے کی قباحت پیدا ہونے والی ہے- محصول افیون بہت گھٹ گیا اور ہمارے اخراجات رفتہ رفتہ مگر یقینی کے ساتھ بڑھتے جاتے ہین...... اصل مین ہر شخص کی نگاہ کفایت پر ہے لیکن جب کفایت کی تجویز کی جاتی ہے تو اُسمین فوراً عذرات پیش کیے جاتے ہین- یہی کیفیت جیسا کہ آپ کو معلوم ہے انگلستان مین ہے اور یہی کیفیت یہان کی ہے-

ص ۱۷۴

انگلش فوج اب اخراجات کی بڑی باعث ہے۔روز بروز فوج کے ہر حصہ مین ایک نہ ایک طور سے خرچ زیادہ بڑھتا جاتا ہے —
مسئلۂ لگان کی اب تک کوئی تجویز نہین ہوئی۔۔۔—

مین بیڈن صاحب سے اصرار کر رہا ہون کہ اپنے عمدہ ترین افسرون کے ذریعہ سے کامل طور پر اسکی تحقیقات کرائین اور اِس امر کو دریافت کرین کہ ملک بنگال مین اسامیون کی حالت حق مقابضت کے متعلق کیا ہے[1] بڑے صاحب اختیار مین کیونکہ زمینداروں کی کل جماعت انھین کے پلہ پر ہے -اکثر مقننون کی کیفیت بھی یہی ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ سویلین لوگ مسئلۂ لگان مین دست اندازی کرتے ہوے ڈرتے ہین گو بعض لوگ تقریرون مین بیان کرتے ہین- چیف جسٹس چونکہ کاشتکارون کے طرفدار ہین اسواسطے اسامیون کو اُنکے سبب سے سخت نقصان ہے اور اُنکی وجہ سے یہ لوگ نہایت بیدل ہین- مین یقین کرتا ہون کہ پینگاک صاحب جو دس مہینے کے لیے انگلستان جائینگے کثرت کار کے سبب سے اُنکے سر مین اکثر درد رہا کرتا ہے بہرحال وہ کام بہت کرتے ہین-

ہندوستان مین ہم لوگ امن وامان سے رہتے ہین وہ بہت غنیمت ہے لیکن مین یہ نہین سمجھتا کہ فی الجملہ لوگون کے خیالات دوستانہ ہون -کل مین دنکر راؤ دیوان گوالیار سے باتین کرتا تھا جو پارسال لجسلیٹو کونسل کے ممبر تھے- انھون نے کہا کہ ممالک مغربی وشمالی مین صیغۂ مال کا جو انتظام ہوا اُسکے سوا لوگ ہمارے انتظام کو پسند نہین کرتے ہین جدید پولیس کی انھون نے حد سے زیادہ مذمت کی اور کہا کہ اب ہمارے لیے بہت کچھ قانون ہوگیا اور بڑی بڑی رپورٹین لکھنا ہوتی ہین اور تمام پرانے صاحب لوگ جو رعایا کے حالات سے واقف ہین ملک کو چھوڑتے جاتے ہین-

سر فریڈرک کری کے نام ۲۰- مارچ کو یہ چٹھی لکھی-

مین سمجھتا ہون کہ فی الجملہ صورت معاملات بہت اچھی معلوم ہوتی ہے -محصول افیون مین گو کمی آئی ہے لیکن اِس سے بھی مالگزاری مین کمی نہ پڑیگی- مین نہین سمجھتا کہ دیسی فوج خوش ہے-اور جہان تک مجھکو معلوم ہو سکتا ہے فعلاً ناراضی کا اظہار کہین نہین ہوا-لیکن فوج کے لوگ فراغت سے نہین رہتے ہین سفلہ گران ہے مشقت زیادہ پڑتی ہے- رخصت فرلو کم ملتی ہے اور اِسی طرح کی اور باتین ہین وہ یہان بنگال کی ملازمت کو پسند نہین کرتے-اور بلاد شرقی کی ملازمت تو اور بھی اُنکے ناپسند ہے مگر یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے ——— صدر خواب خرگوش مین ہے-وہان پارسال پانچ جج تھے اور اب وہ سات ججون کی خواہش کرتی ہے اور جب تک یہ استدعا منظور نہوگی اور تنخواہ نہ دلائی جائیگی اُسوقت تک برابر وہ استدعا ہوتی رہیگی اور کام کچھ بھی نہوگا- مین نے ——— سے کہا تھا کہ اگر ان ججون سے کام نہین ہوتا تو سب کو پنشن دے دی جائے -مین نے سول سروس کے صیغہ کی یہ حالت کبھی نہین دیکھی تھی کہ اعلیٰ درجے والے ذی لیاقت اور عالی ہمت لوگ اُسمین اسقدر کم پائے جائین -یہان صرف قانون بنانے کا ایک خیال ہے-

[1] علی الخصوص جارج کیمبل اور جان اسٹریچی اور ڈبلیو- پیش- سیٹن کار-

[illegible] ۱۸۶۴ع [illegible]

حق

بالائی ملک کو جانے کے قبل جو تین مہینے سر جان لارنس نے کلکتہ مین صرف کیے تھے اُن تین مہینون مین
اُنھون نے تمام پس ماندہ کام ہی نہین ختم کر ڈالا بلکہ ایک ایسی صورت پیدا کر دی جس سے آیندہ کے لیے
عمدہ نتیجہ پیدا ہونے کی امید بڑی۔ اُنکے ہاتھ لگانے سے مختلف صیغون مین نیا جوش اور ولولہ پیدا ہوگیا۔
ایک کمیشن حفظان صحت بصدارت جان اِسٹریچی ملک کے شہرون اور چھاؤنیون کی تندرستی کی حالت کے
دریافت کرنے اور اُسکی اصلاح کی تدبیرین نکالنے کے واسطے مقرر کی گئی۔ اس اصلاح کی مدت سے ضرورت تھی
اور اب بڑی سرگرمی سے اسکا کام شروع ہوا۔ ہندوون کو اپنے یہان کے مُردون کے دریاے ہُگلی مین پھینکنے سے
ممانعت کی گئی۔ یہ حکم ایسا تھا جسکی نسبت وائسراے کے دشمنون نے دیسی اخبارات مین اور اِنگلستان کے
منافق طبع اشخاص نے (جیسا کہ سر جان لارنس نے انکو خطاب دیا ہے) ظاہر کیا کہ یُورپین گورنر جنرل نے
براہ عداوت ہندوون کے مذہب مین اس فعل سے دست اندازی کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ سپاہیون کے بین
شدت سے بیماری پھیلنے مین کمی پیدا کرنے کے متعلق جو تدبیر کی گئی تھی وہ بڑی خوش آیندگی سے منظور ہوئی۔
"سیلرس ہوم" کی بنیادی اینٹ بعد تحقیقات بلیغ ایک مناسب موقع پر وائسراے نے اپنے ہاتھ سے رکھی۔
یہ قصد باشندگان کلکتہ کے نہایت ہی مجبور باشندون کو اُنکے سخت ترین دشمنون اور خود اُنکے اپنی ذات سے
بچانے کے واسطے کیا گیا تھا۔ جنگ سیتانہ ختم ہوگئی تھی اور اس بات کی تدبیرین کی گئی تھین کہ ہماری
فوج کے جن لوگون کی طبیعتین نہایت ظالمانہ واقع ہوئی تھین اُنکی کارروائیون سے آیندہ برسون مین
پھر وہ از سر نو تازہ نہونے پائین۔ راجہ صاحب دیال سنگھ پنجاب سے طلب کیے گئے اور اُنکو لجسلیٹیو کونسل مین
ایک جگہ دی گئی اور اس کام کے لیے شاید ہندوستان بھر مین اُنسے بہتر شخص میسر نہین ہوسکتا تھا۔
سر رچرڈ ٹمپل وسط ہند مین بجاے ایک کمزور شخص کے مقرر کیے گئے جو اُس ملک کی وسیع الاقتدار
خدمتون کے لیے موزون نہین تھا۔ آغاز اپریل مین سر چارلس ٹریویلین نے اپنا بجٹ پیش کیا اور
باوصف تخفیف محصولات و اضافہ تنخواہ ملازمان فوج صاحب موصوف اس بات کو دکھلاسکے کہ خرچ سے
آمدنی فاضل بچیگی۔

ٹمپل صاحب آغاز موسم بہار مین کلکتہ جاکر اپنے سابق چیف کی ایک ایسی خدمت انجام کرسکے
جسطرح کی خدمتین اُنھون نے بیشتر کی تھین۔ سر بارٹل فریرو نے ایک سال قبل اس زمانے کی سرحدی
حکمت عملی پنجاب کی ایک بڑی فصیح تحریر کے ذریعہ سے تردید کی تھی۔ یہ تردید اصل مین لارڈ اِلجن کی
نگاہ مین پڑنے کے لیے لکھی گئی تھی لیکن اب اُنھون نے بلا تقیید گورنر جنرل کی طرف خطاب کرکے بھیجدی۔ ص ۱۹
خوش قسمتی سے جدید گورنر جنرل وہی ہوے جنپر فریر صاحب نے (اقل درجہ قیاساً) اس بات کا الزام لگایا تھا

کہ سرحدی حکمت عملی کے متعلق جو کچھ اُنھون نے کیا اُسکو کرنا مناسب نہین تھا اور جو کچھ کرنا مناسب تھا اُس مین اُنکو ناکامی ہوئی - یہ خوفناک دستاویز گیلی مین پہونچکر سرجان لارنس کے ہاتھ لگی اور اسکے بعد ٹمپل صاحب اپنے قدیم افسر اعلیٰ کو سلام کرنے کے لیے گورنمنٹ ہوس مین گئے تو اپنے پُر زور قلم سے ایک مرتبہ پھر کُل کی طرح کام لینا شروع کیا اور اُس حملے کا ایسا جواب تحریر کیا کہ پھر کچھ چون وچرا کی جگہ اُسمین باقی نہین رہی سرجان لارنس سر چارلس وُڈ کو لکھتے ہین کہ -

جس وقت مین کلکتہ مین پہونچا تو میرا خیر مقدم ایک یادداشت کے ذریعہ سے جسکی نقل فریر صاحب نے آپکی خدمت مین روانہ کی ہے اور جسمین گورنمنٹ پنجاب پر اُسکے عام سرحدی انتظامات کی بابت الزام لگایا گیا تھا کیا گیا - اِس یادداشت کا جواب تیار کیا گیا ہے جسکی چند نقلین مین نے آپ کی خدمت مین ارسال کردی ہین - مجکو امید ہے کہ آپ فریر صاحب کی تحریر کو اِس جواب کے ساتھ ملاحظہ فرمائینگے - دونون کاغذات پڑھنے کے قابل ہین - مجکو علم نہین ہے کہ کوئی ایسی بات فراموش کی گئی ہے جس سے ہم سرحد پر تھوڑے سے خرچ مین استحکام کے ساتھ قبضہ رکھ سکتے ہین - مجکو معلوم نہین ہے کہ فریر صاحب نے کس سے حالات دریافت کیے ہین - مین جانتا ہون کہ فریر صاحب کو بذات خاص ملک سے واقفیت نہین ہے فریر صاحب کا ذاتی علم صرف سرحد سندھ تک محدود ہے جو بہت سی ضروری باتون مین سرحد پنجاب سے بالکل مختلف ہے - اطراف سندھ سے اُتر طرف جسقدر آگے بڑھیے کوہستان اور میدانی ملک دونون مقامون کے باشندون کی حالت ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے - دیرہ جات کے باشندون کی کیفیت کوہاٹیون سے مختلف ہے اور پھر کوہاٹیون کی لت باشندگان پشاور سے مختلف ہے -

سر چارلس وُڈ نے ضابطہ کے ساتھ تردید اور جواب تردید دونون کو ملاحظہ کیا اور دونون کو پڑھکر اُنھون نے جو فیصلہ کیا اُسمین کوئی شبہہ کی جگہ باقی نہین رہ گئی - سر چارلس وُڈ لکھتے ہین کہ "فریر صاحب نے سرحدی حکمت عملی پنجاب پر جس طور سے حملہ کیا ہے اُس سے بڑھکر بے بنیاد اور بیباکانہ بات بہت کم ہوگی" ۰۰۰۰ -

اِن امور اور اِس قسم کے اور امور کے طے کرنے کے بعد بتاریخ ۱۵ - اپریل سرجان لارنس شملہ کو روانہ ہوئے جسقدر کام تھا سب صاف کر گئے اور جو کچھ کیا بہت سمجھ بوجھ کر انجام کیا - شملہ کا جانا ایک ایسی تدبیر تھی کہ اُسی کی شرط پر ڈاکٹرون نے اِس بات کو منظور کیا تھا کہ وہ وائسرائے کے عہدے پر جاسکتے ہین اور سر چارلس وُڈ نے گرمجوشی سے اُسکو پسند کیا تھا اور بکرات ومرات اپنی چٹھیون مین اصرار کیا کہ اگر کلکتہ مین کام باقی رہگیا ہو تو بھی وہ شملہ کو چلے جائین اور اپنی کونسل اپنے ہمراہ لیتے گئے - اِس کارروائی مین اگرچہ نقل وحرکت کے سبب سے صرف زیادہ پڑا اور پرانی ضخ کے ہندوستانی مدبرون نے اُسکو ناپسند کیا لیکن سرجان لارنس کی رائے ہمیشہ یہی رہی کہ اسمین اگر روپیہ کا فائدہ نہین ہے تو آدمیون اور راحت سے کار کا فائدہ ضرور ہے جو اوّل درجہ اُس سے زیادہ ضروری ہے

اپنی ایک چٹھی مین وہ بیان کرتے ہین کہ "مین یقین کرتا ہون کہ ہم (یعنی اجلاس کونسل) یہان (شملہ مین) ایک دن مین اُس سے زیادہ کام کرینگے جو کلکتہ مین پانچ دن کے عرصہ مین کرتے"۔

شملہ کو جاتے ہوے الہ آباد سے سر چارلس وُڈ کو اُنھون نے یہ چٹھی لکھی تھی۔

مَین ۱۵۔ کی شب کو کلکتہ سے روانہ ہوا۔ ایک روز بھاگلپور مین دم لیا اور آفتاب نکلتے نکلتے آج یہان پہونچا۔ تیئیس برس کا زمانہ ہوا کہ مَین نے دن رات بیس گھنٹہ ایک ہفتہ چل کر اسی فاصلے کو پالکی کی سواری پر طے کیا تھا اور جس کام آیا تھا وہ بڑا بیش قیمت اور سخت تھا۔ ریلوے کی حالت اچھی ہے لیکن تمام راستہ مین مَین نے دیکھا کہ کاروبار کے اجرا مین بڑی سُستی ہے۔ نہ تو مال تجارت کہین دیکھنے مین آیا اور نہ دیسی باشندے آتے جاتے ملے۔ مین نے سُنا ہے کہ ہندوستانیون کو اسٹیشنون پر ٹھہرنے کی جگہ نہونے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ مین اسکا خیال کرونگا۔ دریاے جمنا کا پُل ایک بڑا بھاری کام ہے لیکن اُسکے تیار ہونے مین دو برس کا عرصہ ہے۔ مَین کل صبح کو پانچ بجے کے قبل اِس شہر کے اِردگرد جاکر دیکھونگا کہ کیا کام ہوا اور کیا باقی ہے لشکر کو فن جنگ سکھانے کے لیے یہ مقام نہایت موزون ہے۔ لیکن انگلش سپاہیون کی تندرستی کے حق مین موافق نہین ہے۔ اگر عمدہ بارکین تیار کی جائین تو شاید کچھ حالت بدل سکے۔

مَین ریلون کے کثرت سے بنوانے کی بیباکانہ راے نہ دونگا ایسی حکمت عملی سے خزانہ کے متعلق جو دقتین پیدا ہوسکتی ہین مَین اُنکو خوب جانتا ہون۔ جیساکہ آپ کو معلوم ہے مَین ہمیشہ کفایت شعاری اور خبرداری کا صلاح کار رہا ہون۔ اور زائد ٹکس لگانے کے بارے مین میری راے ہمیشہ خلاف رہا کی ہے۔ آپ نے مہربانی سے میرے متعلق جو حالات استفسار کرائے ہین اُنکا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہون۔ اب میری حالت بہت غنیمت ہے۔ کلکتہ مین میری طبیعت ایک مرتبہ ناساز ہوگئی تھی مَین سمجھتا ہون کہ شاید زیادہ کام کرنے سے ایسا ہوا تھا۔ لیکن مَین ایسے وقت اپنی جان بچانا مناسب نہین سمجھتا ہون جب اِسقدر موجودہ کام رکھا ہوا ہے۔ اور اسقدر پیشتر کا پسماندہ کام باقی پڑا ہوا ہے۔ انتظام ملک کی حالت مین رسل و رسائل کے طے کردینے سے روپیہ اور وقت کی بھی کفایت ہوتی ہے۔

الہ آباد سے روانہ ہونے کے بعد سر جان لارنس نے نہر گنگ کو بڑے غور سے ملاحظہ کیا اور جس وقت وہ میرٹھ مین پہونچے تو وہان ایسے لوگ اور ایسی کیفیتین اُنکو نظر آئی دین جو خاص اُنکی ذات سے تعلق رکھتی تھین۔ کیونکہ گذشتہ تیئیس برس کے عرصہ سے وہ اِن باتون سے مانوس و مربوط ہورہے تھے۔ اِس سے بڑھ کر یہ بات نصیب ہوئی کہ اُن لوگون کی صورتین دکھائی پڑین جنکو اُنھون نے آزمایش کے وقت دیکھا تھا۔ یعنی اُنکے بھائی رچرڈ اور سر ہربرٹ اڈورڈس خصوصاً اور دوسرے اشخاص عموماً باری باری آکر اُنسے ملے اور اب کلکتہ کی تنہائی اور غم بہت کچھ غلط ہوگیا۔ اُنھون نے جہان تک ممکن تھا حشم و خدم مین بہت قصر کرکے اِس راستہ کو طے کیا۔ یہ امر فوراً مشہور عام ہوگیا اور اخبارات نے کامل طور سے اُسپر نکتہ چینی کی۔ لیکن اُنکے دیکھنے اور خیر مقدم کرنے کا اشتیاق

اُس صورت سے کچھ کم نہین بلکہ زیادہ ہوگیا- اگر اُنھون نے اپنی وضع بدل ڈالی ہوتی اور شملہ اور گورنر جنرلون کے چند ہزار ہمراہیون کو لیکر دھوم دھام سے شہر مین داخل ہوے ہوتے-

خود اُنہین تھی ہر طرح کی شوکت ۔ تھی اُنکو نہ کچھ تزک کی حاجت

وقت یہ وہ کس لیے اُٹھاتے ۔ جس طرح کہ عام شاہزادے

چلتے ہین برات ساتھ لے کر ۔ گھوڑے ہاتھی خیام لشکر

خدام رفیق پیدل اسوار ۔ پہنے ہر اک لباس زرتار

۲۹- اپریل کو فجر کے وقت کسولی کے کوہستانی اسٹیشن پر مشہور ہوگیا کہ گورنر جنرل پہونچا چاہتے ہین- ایک چشمدیدہ گواہ جسکے بیان مین مین بہت کم تراش و خراش کرتا ہون اسطور پر لکھتا ہے-

پریڈ کے میدان مین سر جان لارنس اپنی پرانی وضع سے ایک جانور پر سوار چلے جاتے تھے ہر شخص کے دل سے لگی ہوئی تھی کہ کیونکر ایک نظر اُنکو دیکھ لیجیے- اور وہ گو کسیقدر سن زیادہ ہوگیا تھا مگر اُسی طرح کے جان لارنس اب بھی تھے- اعلیٰ مرتبہ پانے سے اُنکی وضع مطلق نہین بدلی تھی- وہ ایک چھوٹے سے ٹانگھن پر سوار تھے جسکی صورت سے بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ وہ خوب جانتا تھا کہ مجکو کس سوار کے لیجانے کا شرف حاصل ہوا ہے- اور وہ طرارے بھرتا ہوا چلا جاتا تھا سر جان لارنس جو ایک بھورے رنگ کی صاف ستھری پوشاک پہنے تھے اور پاجامہ عجیب خوبصورتی سے ٹخنون تک چڑھا تھا تیز چلے جاتے تھے اور جو لوگ اتفاق سے راستے مین ملتے تھے اُنکے محبت آمیز سلامون کا جواب دیتے جاتے تھے اور خود سر ہربرٹ اڈورڈس کی قیامگاہ کی جانب چلے جاتے تھے- ڈِک لارنس اُنکے پہلو مین گھوڑے پر سوار تھے اور ایسا کون شخص تھا جسکو اُن کے ایماندار چہرے کی تمکنت دیکھکر رشک نہ آتا- اُنکے بھائی گورنر جنرل ہند اُنکے پہلو مین تھے- اُنکے بعد سر ہربرٹ اور دوسرے اشخاص تھے ایک شخص یعنی سر ہنری لارنس البتہ نہین تھے جو اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے کی کوشش مین مارے گئے تھے- لیکن اِس کیفیت کو دیکھکر روح تازہ ہوتی تھی اور ایسے لوگ اُس مقام پر شاذ ہی ہونگے جو اپنے دل مین یہ نہ سمجھے ہونگے کہ قطع نظر اِس امر کے کہ کچھ نادر شاہی دربار نہ تھا ایسا کوئی شخص اُس موقع پر نہوگا جو اپنی مناسب جگہ پر نہ رہا ہو-

سہ پہر کے وقت سر جان لارنس جو اب تک وہی بھوری پوشاک پہنے ہوے تھے اور کوئی ستارا یا تمغہ غریب سپاہیون کے ڈرانے کے واسطے نہین لگائے تھے پریڈ کے میدان مین نمودار ہوے تاکہ اِس منتخب مقام مین اُن بہادر سپاہیون کو جو اُنکی حفاظت مین سپرد کیے گئے تھے دیکھ سکین کہ اُنکے مکانات وغیرہ کیسے بنے ہین- ایک معتمد دوست کی مدد سے جو شل عصا کے اُنکے برابر تھا جان لارنس نے پلٹن نمبر ۹۴ کی چھاؤنی کی بارکون اور ڈپوکی سیر کی- اِس آخری مقام کی سیر کرتے وقت چھاؤنی کے افسران اسٹاف کا بھی ایک معقول مجمع ہمراہ ہوگیا تھا-

علٰہ انگریزی اشعار کا نظم مین لفظی ترجمہ کیا گیا ہے- مترجم

اُنھون نے خود کچھ نہین کہا لیکن دو تازی کُتون کے رہنے کے مکانون کی بابت [illegible] رہتے ہین گئی
یادداشت لکھ لی۔ اسپتال بھی فراموش نہین ہوا اور اسکے بعد وہ اُس جگہ گئے جہان جان لارنس [illegible] عزت کے ساتھ
لیا جایا کریگا یعنی اُس اَسایِلَم کو گئے جو اُنکے شریف النفس بھائی بطور ہبہ کے اپنے ہموطنون کے لیے چھوڑ گئے تھے۔ رات گئے
پہاڑی کے اُس طرف جدھر اَسایِلَم واقع ہے آتشبازی چھوٹی۔ ہِنری لارنس مرحوم نے اِنگلِش لڑکون کو سست اور کاہل ہونے سے
بچا لیا اُس شب جان لارنس تکیہ پر سر رکھنے کے قبل اگر اپنے دل مین یہ سوچتے ہونگے کہ "لارنس بھائیون نے اپنی نسل کے
لوگون کے ساتھ کسیقدر بھلائی کی" تو اُنکا یہ سوچنا بہت مناسب تھا۔

شملہ کی سرد ہوا پاکر سرجان لارنس کو گویا تندرستی اور قوت کا نیا پٹہ مستاجری ملگیا اور سرجان لارنس کے
دل پر اِس امر کا خیال کہ گرمی کے دنون مین وہان گورنمنٹ کی قیامگاہ مقرر رہنے سے سرکاری کامون کے متعلق
بڑا فائدہ ہوگا ایسا جم گیا کہ اُنھون نے سرچارلس ووڈ کو نہ صرف اپنے فائدہ کی غرض سے (کیونکہ اُنکو تو ہندوستان آنیکی
اجازت ہی اِس شرط پر ملی تھی کہ وہ شملہ مین رہا کرین) بلکہ تمام اشخاص متعلقین کے فائدے کی غرض سے یہ تجویز
لکھ بھیجی کہ گورنمنٹ کو ہمیشہ ہرسال چھ مہینے شملہ مین بسر کرنا چاہیے۔ یہ خیال پیشتر بھی بہت برسون سے ترقی کر رہا تھا
کہ بہت سی باتون کے لحاظ سے کلکتہ اِس قابل نہین ہے کہ ہندوستان کی دارالسلطنت مقرر ہو چونکہ وہ ہندوستان کے
انتہاے شرقی سرحد کے کنارے بنگال کے جلتے ہوے میدان مین کثیف دریاؤن کے ایک جال کے اندر
جہان ہمیشہ آندھیان اور طوفان اور وبا آیا کرتی تھی واقع ہے کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ وہان چھ مہینہ تک کام کرنا
مثل اِسکے خیال کیا جائے کہ یوروپین لوگون کا وہ حمام ہے اور اُن مین سے جو لوگ کام کرنے کے خواہشمند ہون
اُن سے بھی نصف قوت کا کام ہو سکے۔ یہ بات عرصہ سے کہی جاتی ہے کہ بنگال مین جو سپاہ تعینات ہے اُنمین سے
۶۵ فی ہزار سپاہی گویا موت کے مُنھ مین رکھے ہوے ہین۔

ہندوستان مین ایک گروہ ہمیشہ ایسا رہا جو بمبئی کو اُسکی قدرتی دارالسلطنت خیال کرتا تھا۔ لارڈ کیننگ نے
ارادہ کیا تھا کہ اپنا صدر مقام وسط ہند کے کسی مقام مین لاکر قائم کرین اور "کیپٹیشن والا" کے نام سے جو چٹھیان
چھپی تھین اُنکے مشہور راقم نے بڑے شدومد سے جبلپور کو دارالسلطنت قرار دینے پر بحث کی تھی۔ لیکن مفوضہ
حقوق کے محفوظ رہنے کا گمان ایسا قوی تھا کہ یہ مسئلہ اِس مرتبہ پھر ملتوی رہ گیا اور بظاہر سرجان لارنس نے
خیال کیا کہ کلکتہ کے مقابلہ مین دوسرے شہرون کو دارالسلطنت قرار دینے پر جو اعتراضات کیے جاتے تھے اُس قسم کے
بعض اعتراضات اُنکی تجویز کے خلاف بہت قوی پیش کیے جائینگے۔

۳۰ ـ مئی شملہ سنہ ۱۸۶۴ء۔

مین آپ سے اِس امر کے متعلق استفسار کرنا مناسب سمجھتا ہون کہ اگر گرمی کے دنون مین گورنر جنرل اور اُنکا گورنسل

ہر سال شملہ مین آیا کرے تو اس تدبیر کے متعلق آپ کیا خیال کرتے ہین - اگر دارجیلنگ تک ریل ہو جائے تو گورنر جنرل اور کونسل
اس زمانے مین اسی مقام تک جا سکتی ہے لیکن بمقابلہ اُن وسائل کے جو ویسی کوہستانی مقامون پر مہیا ہو سکتے ہین مکانات کی ص ۴۲
زیادہ ضرورت ہوگی اور کلکتہ سے نقل کرنے کی حالت مین اگر ہم سب لوگون کو جانا ہوگا تو بہتر ہے کہ ایک مقام قرار پائے تاکہ
جس جس عمارت کی ضرورت ہو اُسی جگہ تیار ہو جائے - اگر آپ کی راے اس تجویز کے خلاف نہو تو میرے نزدیک شملہ
سب سے عمدہ جگہ ہے - اب بھی کلکتہ سے چھ روز مین ہم شملے پہونچ سکتے ہین اور جسوقت انبالہ تک ریل ہو جائیگی تو چار ہی روز کا
سفر باقی رہ جائیگا - شملے مین جہان یہ بات ہے کہ وہان کی آب و ہوا نہایت عمدہ ہے اور اُس گرد و نواح کے باشندے پابند قانون
اور سیدھے ہین وہان یہ بھی ہے کہ ممالک مغربی و شمالی پنجاب اور مغربی سرحد کی نگرانی کے لیے وہ مقام نہایت ہی موزون ہے
گورنر جنرل مع اجلاس کونسل چھ مہینے تک یہان اور چھ مہینے تک کلکتہ مین رہ سکتے ہین - اور مین سمجھتا ہون کہ تبدیلی دارالسلطنت کے
مسئلہ کا یہ بہترین حل ہے - کلکتہ کے باہر میرے نزدیک شملے کے سوا اور کوئی ایسا مقام تمام ہندوستان مین نہین ہے جو
ہندوستان کی دارالسلطنت ہونے کے لیے اس سے زیادہ موزون ہو - الہ آباد آگرہ دہلی وسط ہند مین سے کوئی ایسا مقام
نہین ہے جو شملے کے برابر متصور ہو سکے - لیکن جسوقت ایسا کیا جائیگا کہ چھ مہینے شملہ مین گورنمنٹ منتقل ہوا کرے اور کلکتہ
اُسی طرح دارالسلطنت رہے تو اسمین بہت سے فائدے متصور ہین -

اس انتظام کے بعد شاید بہترین طریقہ یہ ہے کہ گورنمنٹ ہند پونا کو منتقل کر دی جائے یہ ایک صحت بخش مقام ہے اور اصل مین گویا
سمندر کے کنارے ہی واقع ہے - یعنی وہ سمندر سے صرف ۷۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے اور بمبئی سے بذریعہ ریلوے ملا ہوا ہے لیکن مین
اس انتظام کو پسند نہین کرتا اگرچہ پونا ایسے مقام پر واقع ہے جہان انگلستان سے آمد و رفت بہت عمدہ طور سے قائم رہ سکتی ہے لیکن ہندوستان کو
دیکھتے ہوے وہ بالکل ایک گوشے مین واقع ہے - پونا اور اصل برٹش مقبوضات ہند کے مابین راجپوتانہ کی ریاستین اور ملک گوالیار
ایک بڑی بھاری سد ہے - جوش و خروش کے زمانے مین بلندی ہند سے آمد و رفت بالکل منقطع ہو جائیگی - پونا مین جو گورنر جنرل ہوگا
در اصل ہندوستان مین وہ لامعلوم رہیگا - لیکن جو گورنر جنرل چھ مہینے کلکتہ مین اور باقی چھ مہینے شملے مین رہیگا وہ اصل مقبوضات مین
بخوبی ظاہر اور معلوم رہیگا - کلکتہ سے شملے تک خاص خاص فوجی چھاونیون کی ایک قطار واقع ہے جو دونو مقامون کو ایک مین
ملائے ہوئے ہے اور تمام درمیانی ملک کو سنبھالے ہوئے ہے -

مین نے اس خط کو بہت سی ایسی باتون کے تحریر کرنے کی نظر سے شروع کیا تھا جو زیادہ تر خاص میری ذات سے
تعلق رکھتی ہین لیکن اب تک اسی امر کے متعلق لکھتا رہا کہ گورنمنٹ قائم کرنے کے لیے بہترین مقام کون سا ہے - فی الجملہ میری راے
یہ ہے کہ گورنر جنرل عرصے تک کونسل سے جدا نہ رہے جسمین سرکاری کامون کے انجام ہونے کے متعلق بڑا فائدہ متصور ہے
جہان تک مجکو اپنی ذات خاص کا لحاظ ہے وہان تک تو مجکو یہی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ مین بلا کونسل بیرونی ملک کو جاؤن
لیکن مین نہین خیال کرتا کہ سوائے بعض حالات خاص کے اس انتظام سے سرکار کا کیا فائدہ متصور ہے - پریسیڈنٹ کونسل

سلطنت کے تمام کاروبار کو قرار واقعی چلانے کے لیے کافی اثر کمتر پہونچا سکیگا اور ایسے گورنر جنرل چند ہی پائے جائینگے جو ہر ایک
ضروری امر کو تنہا تجویز کر سکین - گورنر جنرل کو بطور قاعدہ کلیہ اِس بات کا میلان ہوگا کہ ایسے معاملات کو وہ اُس وقت تک ص ۴۳۲
ملتوی رکھے جب تک کوئی راستہ دکھائی دے اور وہ کونسل منعقد کرے اور پھر اگر وہ ایسے معاملات کو تجویز کے لیے
کونسل مین بھیجدے تو وہان متناقض رائین ظاہر ہونگی پس فی الجملہ میرے نزدیک سب سے عمدہ طریقہ یہی ہے کہ گورنر جنرل
اور کونسل ایک جگہ رہے -

اور اب مین اپنا ذاتی حال لکھتا ہون - میری کیفیت یہ ہے کہ مین اُس بات کو بھولا نہین ہون جو انڈیا آفس مین
آپ نے میرے رخصت ہوتے وقت مجھ سے کہی تھی - مین اُسوقت سمجھا تھا کہ آپ کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہان کی آب وہوا
مجھسے برداشت نہو سکے تو آپ منتظر رہینگے کہ اُسکی بابت مین آپ کو اطلاع دونگا - اب مین اِس امر کے بیان کرنے کا پابند ہون
کہ مین چھ مہینے سے زیادہ عرصے تک ہر سال کلکتہ مین قیام کر کے کام نہین کر سکتا ہون - کلکتہ کی آب وہوا بہت خراب ہے -
میرے نزدیک وہان کی آب وہوا قریب قریب وبائی ہے یا بہر حال میرے لیے تو ویسی ہی ہے - مین وہان زیادہ علیل نہین رہا
لیکن کامل طور سے تندرست بھی نہین رہا - اور جیسی جیسی گرمی بڑھنے لگی اُسی طرح مین زیادہ مبتلا ہونے لگا جس طریقہ سے
مین سمجھتا ہون کہ کام کو انجام کرنا چاہیے اُسی طریقہ سے کام ہوسکتا ہے اور مناسب طور پر کام انجام کرنے کا وہی ایک طریقہ ہے
مین چھ بجے صبح سے کام شروع کرتا ہون اور درمیان مین آدھ گھنٹہ ناشتے کے لیے توقف کر کے ساڑھے پانچ بجے شام تک
مین اپنی ڈسک پر بیٹھا رہتا ہون اور برابر سخت محنت جہان تک کہ مجھ سے ہوسکتی ہے کرتا رہتا ہون - بروقت ضرورت
بگھی یا گھوڑے کی سواری سے اُترنے کے بعد پھر کام شروع کر دیتا ہون لیکن یہ بات بعض خاص صورتون مین ہوتی ہے -
اب (جیسا کہ مین نے بیان کیا ہے) کلکتہ کی عمدہ ترین آب وہوا مین چھ مہینے تک ایسا کرنا غیر ممکن ہے پس اگر آپ
سرکاری کامون کے فائدے کے اِس قسم کے کسی انتظام سے جیسا کہ مین نے تجویز کیا ہے اتفاق رائے کرنا بہتر سمجھتے ہون
تو مین خوشی سے ہندوستان مین ٹھہرا رہونگا - اگر ایسا نہین ہوا تو مین اپنے عہدے کو چھوڑ کر آیندہ مارچ یا اپریل کے مہینے مین
ولایت چلا آؤنگا - مجکو امید ہے کہ آپ اِس معاملہ کی تجویز بالکل پبلک وجوہات پر کیجیے گا اور اِس بات کا یقین فرمائیے گا کہ
اسمین مین بہت خوش رہونگا - مین نے ڈاکٹر ہیتھ اور اپنے پرائیوٹ سکرٹری اور ڈاکٹر فار کو ہر طبی مشیر دونون سے
یہ کہدیا ہے - یہ دونون لائق شخص ہین اور میری جسمانی حالتون کو بخوبی سمجھ سکتے ہین - مین سمجھتا ہون کہ پنجاب اور دہلی
علی الخصوص پنجاب کے لوگ اِس بات کو پسند نہ کرینگے کہ مین جنوبی ملک کو بغیر اُن لوگون کی ملاقات کیے ہوئے چلا جاؤن -
اگر آپ کو کوئی عذر نہو تو میری تجویز یہ ہے کہ کونسل اکتوبر کے مہینے ہی سے کلکتہ چلی جائے - مین لاہور چلا جاؤن اور وہان
ملک کے تمام سرداروں کا جنمین سے ہر شخص کو مین بذات خاص جانتا ہون ایک دربار کرون بعد اِسکے دہلی اور وہان سے
کلکتہ جاؤن اور کلکتہ مین یکم نومبر تک پہونچ جاؤن - میری زوجہ کی خواہش ہے کہ اگر مین ہندوستان مین رہا تو موسم سرما تک

وہ یہان چلی آئین - پس اگر آپ مہربانی کر کے اُس امر کے متعلق جو آپ مسئلۂ کلکتہ کے بارے مین تجویز کرین دو سطرون سے انکو براہ راست مطلع کرتے تو مَین بہت مشکور ہوتا - چند لفظین کافی ہونگی کیونکہ مَین انکو آپ سے خبر پانے کے لیے تیار کر رکھونگا مَین جہان تک ممکن ہوا اس امر کی یادداشت آپ کے پاس بھیجدونگا کہ کونسل گورنر جنرل کے یہان آنے مین کسقدر خرچ ہوتا ہے - اگر یہ انتظام مقرر ہوتا تو آیندہ برسون کے لیے خرچ بہت کم ہو جاتا کیونکہ ہم جنوبی ملک کے جاتے وقت بہتیرا عملہ وہین چھوڑ دیتے - ص ۲۵۴

اِس چٹھی کے عام مقصد یعنی اِس امر سے سَر چارلس وُڈ نے بالکل اتفاق کیا کہ گورنمنٹ کا گرمی کے دنون مین کوہستان کو منتقل ہو جانا بہت ضرور ہے - بطور معمول کونسل کو گورنر جنرل کے ساتھ رہنا چاہیے اور گورنر جنرل کو وقتاً فوقتاً ملک کے مختلف حصون مین اپنے کو ظاہر بھی کرنا چاہیے علی الخصوص لاہور اور دہلی مین مجوزہ دربارون کو منعقد کرنا چاہیے - لیکن اِسکی جوابدہی اپنے ذمہ لینے مین تامل کیا کہ ہر سال چھ مہینے تک ہمیشہ مقررہ طور پر شملہ دار السلطنت رہا کرے اور یہ امر حق بجانب تھا - سَر چارلس وُڈ لکھتے ہین کہ -

خیال کیجیے کہ اُس صورت مین معاملات کی کیا کیفیت ہوتی اگر غدر شروع ہونے کے زمانے مین لارڈ کیننگ شملہ مین ہوتے - وہ بالکل علیحدہ ہو گئے ہوتے - یہ ممکن تھا کہ آپ اور وہ دونون ملکر پنجاب اور بالائی ہند کا انتظام کر لیتے لیکن مَین نہین سمجھتا کہ کلکتہ کے لوگ اِس غدر مین امن و امان سے رہ سکتے - اسواسطے مَین یہ کہنے پر آمادہ نہین ہون کہ آیندہ ہمیشہ کے لیے اِس قسم کا انتظام حرف بحرف قائم رکھا جائیگا - اگر یہ ضرور ہو کہ گورنر جنرل مع اجلاس کونسل ہر سال کلکتہ کے باہر جایا کرین تو ایک بات یہ بھی پیدا ہوتی ہے کہ آیا وہ دارجلینگ یا اِسی طرح کے اور کسی مقام کو کیون نہ جایا کرین جہان سے ایک روز مین پھر کلکتہ آسکتے ہون اور دار السلطنت سے بالکل علیحدہ نہو سکتے ہون - خاص آپ کے بارے مین مجکو اِس امر کے کہنے کی کوئی وقت نہین معلوم ہوتی کہ آپ مع کونسل یا تنہا چھ مہینے کے لیے بڑی خوشی سے جا سکتے ہین اور اسواسطے شملہ مین جاکر آپ بفراغت رہ سکتے ہین - اگر آیندہ موسم گرما مین آپ مدراس اور کوہ نیلگری مین یا دارجلینگ یا ہمارے جدید مقبوضات بھوٹان کو دیکھنا اور وہان سے پھر شملہ کو واپس آنا چاہتے ہون تو مجکو اسمین کسی طرح کا عذر نہین ہے - مَین لیڈی لارنس کے دیکھنے کی کوشش کرونگا - لیکن مَین نہین سمجھتا کہ مَین نے جو کچھ لکھا ہے اُس سے آپ کے ولایت آنے کی ضرورت ہوگی بشرطیکہ آپ اُسی طرح کے تندرست ہین جیسا کہ اب تک مَین آپ کو سمجھتا آتا ہون - اور مَین اِس بات کو بہت پسند کرتا ہون کہ آپ مخانی کل کی طرح نصف قوت سے کام کرتے رہین بجاے اِسکے کہ آپ کے بدلے اور کوئی شخص مقرر کیا جائے -

سَر جان لارنس نے اپنے جواب مین شملہ کے مقامی فوائد کا نہایت دلچسپ حال بسط سے بیان کیا اولاً تو مجکو آپ کے نہایت ہی محبت آمیز خط کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جسکا مَین نہایت مرتہے کا شکر گزار ہون -

۴۹

اسمین شک نہین کہ جس قسم کے تبادلہ کی مین نے تجویز کی ہے وہ ایک بڑا بھاری امر ہے اور اُسکے واسطے بہت غور و فکر کی ضرورت ہے۔ لیکن مین یہ بھی نہین خیال کرتا کہ اس سے بہتر انتظام ممکن ہے۔ بیس برس پیشتر گورنر جنرل کو جو کام کرنا پڑتا تھا اب اُس سے سہ چند بلکہ چہارچند مشکل ہے اور زیادہ تر وہ مشکل طور کا ہے۔ کلکتہ مین رہکر آپ کے گورنر جنرل اور گونسل گرمی کے دنون مین ہرگز اُسکو انجام نہین کرسکتی۔ جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے زیادہ سے زیادہ محنت کرنے کی حالت مین نصف کام ہوسکتا ہے ۔۔۔۔ سُپریم گورنمنٹ کے لیے یہ جگہ تمام کوہستانی مقامات سے مجکو بہتر معلوم ہوتی ہے۔ مین کہہ سکتا ہون کہ یہان رہنا بمنزلہ اسکے ہے کہ کوئی شخص ایک پاؤن پنجاب مین اور دوسرا ممالک مغربی و شمالی مین رکھکر کھڑا ہو یہان آپ ایک تربیت پذیر آبادی کے قریب رہینگے اور اودہ پر بھی اپنا اثر پہونچا سکین گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تمام جنگجو قومین جنپر ہمارے خاص ہموطن سپاہیون کو مستثنیٰ کرکے ہندوستان کی حکومت منحصر ہے ہمارے چارون طرف رہینگی۔ اسمین شک نہین کہ یہان رہکر دارالسلطنت سے علحدہ ہوجانے کا کھٹکا ہے۔ لیکن اسپر بھی ریلوے اُس خطرہ کو کم کیے دیتی ہے۔ اِس زمانے مین آپ کو زیادہ ہندوستانی فوج کا کھٹکا نہین ہے۔ ہندوستان کے اِس حصہ مین آپ کو جو کچھ خطرہ ہے وہ اصل مین آپ کے گرد رہیگا۔ پس آپ کا گورنر جنرل اگر اُسکو کچھ تمیز ہوگی تو ایسے مقام پر رہیگا جہان خطرہ پیدا ہونے کی پہلی ہی علامت معلوم کریگا اور جسوقت یہ معلوم ہوجائیگا تو اُسکا علاج بخوبی کرسکیگا۔

دوسرا امر جو سر جان لارنس کی چٹھیون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُسپر وہ اُس زمانہ مین بہت توجہ کرتے تھے "مالگزاری اراضی کی سبکدوشی" اور اُسکی جگہ استمراری بندوبست کے اجرا کا مسئلہ تھا۔ یہ معاملات بدرجۂ غایت ضروری تھے لیکن بدقسمتی سے معمولی انگلشمین اُن سے انکار کرتے تھے سبکدوشی ٹکس اراضی کے بارے مین بعض سببون سے جنکے بیان کرنے کی اِس مقام پر مجھے حاجت نہین ہے اُنکی راے خلاف تھی۔ بندوبست استمراری (یعنی اِس بات کا بندوبست کہ اراضی کے خراج کی بابت گورنمنٹ کے مطالبہ کی تعداد محدود ہوجائے) کی توسیع کے بارے مین اُنھون نے بڑے وصف اور بڑی دوراندیشی کی تائید کی۔ اُنسے بڑھکر اِس بات کا معترف کوئی نہ تھا کہ پہلے پہل بنگال مین جب بندوبست استمراری جاری ہوا تو اچھی طرح سے تحقیقات اور دوراندیشی کرکے نہین جاری ہوا۔ جن لوگون نے اُسکو جاری کیا اُنھون نے اُسی طریقہ سے جاری کیا جس سے اُس زمانہ کے مدبر لوگ واقف اور ماہر تھے یعنی جس طریقہ سے انگلستان مین یہ رواج ہے اس وجہ سے اُن کسانون کے حق مین بڑی ناانصافی ہوئی جنکو حق ملکیت یعنی حق مقابضت حاصل تھا اور اُس زمانے مین جو فریاد و زاری بلند ہوئی تھی وہ ایک ہی سلطنت کے مختلف حصون مین نامساوی طور پر ٹکس لگنے سے برابر جاری رہی۔

ص ۲۱۲ مثلاً سنہ ۱۸۶۱ء مین اندازہ کیا گیا تھا کہ بنگال سے جسکی زرخیز زمین کا رقبہ ۲۰۰۰۰ مربع میل اور آبادی ...... ۱۴ ہے صرف ...... ۴ پونڈ سالانہ مالگزاری سرکار کو وصول ہوتی تھی اور ..... اس سے

جسکی زرخیز زمین کی تعداد اسکی نصف اور آبادی نصف سے کچھ زیادہ تھی ۶۰۰۰۰۰ پونڈ سے کم نہین لی جاتی تھی
یا اِس امر کو یون کہیے کہ جو جمع اُس وقت بخوبی سنگین تصور کی جاتی تھی جب زمین کی حالت بالکل ناقص تھی
وہ اب جس وقت مناسب طور سے زمین کا تردد ہونے لگا تھا بمقابلۂ سابق کے بہت ہی کم پائی جاتی تھی اور
اِس سبب سے سرکار کا نقصان ہوتا تھا - اِن باتون کے خیال سے سَر جَانْ لَارِنْس ابتدا مین بنگال کے
قاعدہ کے بالکل ہی خلاف تھے اور ممالک مغربی وشمالی کے قاعدہ کے اُسی طرح طرفدار تھے - اِس آخری
انتظام کے بموجب لگان کی تشخیص بیس بیس اور تیس تیس سال کی طویل مدتون تک کے لیے کمتر شرح سے ہوئی تھی
لیکن بعد انقضاے مدت مذکور تشخیص مذکور مستوجب ترمیم اور اضافۂ لگان کے قرار دی گئی تھی اور وہی طریقہ تھا
جس سے پنجاب کے انتظام مین اُنکو ایسی نمایان کامیابی حاصل ہوئی تھی - لیکن اور سرکاری افسرون کی طرح وہ اس
ابلہانہ طریقہ کے پابند نہین تھے کہ جو بات ایک جگہ ہوئی وہ سب جگہ رہے اُنکو اِس بات مین ذرا بھی خوف نہین تھا
کہ جب کسی امر کے تبدیل کرنے کی وجہ پائی جاتی ہو تو اُسکو بدل دین - اُنھون نے دریافت کیا کہ بنگال مین
جو غلطیان سرزد ہوئی تھین اور جس ناانصافی کا ہم لوگون سے ارتکاب ہوا تھا اُسمین استمراری بندوبست کا کوئی
لگاؤ نہین تھا بلکہ جن لوگون نے اُسکو جاری کیا تھا اُنھین کی جہالت اور لاپروائی تھی - وہ جانتے تھے کہ ترمیم جمع مین
سرکار کا صرف اور رعایا کی پریشانی بڑھتی ہے - عوام الناس جسوقت مرفہ حال اور خوش ہون تو ملک کے
سنبھالنے کے لیے جنگی فوج کی ضرورت کم ہوتی ہے اور سب کے بعد یہ کہ کاشتکارون کو جس وقت معلوم ہوگا
کہ اصلاح اراضی کے متعلق جو محنت وہ کرینگے اُسکا فائدہ اُنکو پہونچیگا تو اُسکو اِس محنت کرنے کا موقع دینے مین
بے انتہا فائدہ متصور ہے - ان وجھون اور اسی طرح کی اور وجھون سے سَر جَانْ لَارِنْس خواہشمند تھے
کہ بنگال مین جو غلطیان ہوئین اُن سے دوسرے مقامات مین احتراز کیا جائے اور جہان تک ممکن ہو خاص
بنگال مین بھی اُنکی ترمیم کی جائے اور بندوبست استمراری کے فوائد ممالک مغربی وشمالی اور پنجاب کی
اُن تمام ریاستون مین پہونچائے جائین جنکی دو ثلث زمین مزروعہ ہوگئی ہے - اُنکے خیالات پر عمل نہین کیا گیا
لیکن جن تحریرون مین اُنھون نے اِن باتون پر زور دیا ہے وہ بہت وقیع سمجھی گئی ہین - اور ذی عقل
اشخاص ہند کی آرا کا جب اندازہ کیا گیا تو کثرت راے اُنھین کے موافق پائی گئی - قرین قیاس معلوم ہوتا ہے
کہ زیادہ عرصہ گذرنے کے قبل ہی بنگال مین اُن خرابیون کے خلاف جو خود ہم نے پیدا کی ہین بہادرانہ تدبیرین ص ۴۴
جاری کی جائین - اِس طور پر وہ امر جو تمام چیزون سے بڑھکر سَر جَانْ لَارِنْس کے مرغوب طبع تھا حاصل ہو جائیگا -
کیونکہ رعایا کی ایک ایسی حیثیت ہو جائیگی جو حقاً اُنکو حاصل ہے اور جو زمانہ سلطنت سے مختلف دیسی فرمانروایون کے
وقت مین اُنکو حاصل رہتا آیا ہے -

اور امور جنکو سَر جَان لارِنس کی چٹھیان ظاہر کرتی ہین کہ گرمی کے دنون مین بمقام شملہ انمین وہ مصروف تھے اور جنکی تجویز وسیع خیال سے اُنھون نے کی کاٹھیاوار کی حالت مع اُسکے بیشمار خود مختار سرداردن اور مدتون کی بدانتظامیون کے اور ہندوستان مین انگلش فوج کی تخفیف جہان تک باحتیاط حفاظت ملک ممکن تھی دیسی سپاہیون کی تنخواہ کا اضافہ بنگال کی مالگزاری کا اہم جھگڑا اور میسور کی جانشینی کا مسئلہ جسکا زیادہ حال آگے بیان کیا جائیگا بھاولپور کی بدانتظامی اور اَنگم ٹکس کا عیب وہنر جو اُسوقت اور اُس زمانے کی ایک مدت بعدتک بڑا بھاری قضیہ رہا یہ اور اسی طرح کی دوسری باتین تھین۔ لیکن ایسے معاملات اور اسی قسم کے دوسرے امور کے متعلق جو کچھ انکا خیال تھا بخوف طوالت مین انکو ظاہر کرنے سے معذور ہون۔

حضور ملکہ معظمہ کو اپنی سلطنت کے سب سے بڑے ملک متبوعہ کا ہمیشہ جو خیال رہا اور اب تک ہے اُسکو حضور ممدوحہ نے اُس ملاقات مین جو اُنکے نائب اور وائسرائے کی روانگی ہندوستان کے قبل ہوئی تھی سَر جَان لارِنس پر بڑے تحکم سے ظاہر کردیا۔ لاہور کے دربار اعظم مین جسکا ذکر آیندہ باب مین آئیگا اُنھون نے سرداران موجودۂ دربار سے بیان کیا کہ "اس موقع پر حضور ملکہ معظمہ نے بڑی گرمجوشی سے کہدیا تھا کہ تم پر فرض ہے کہ ہماری کُل مشرقی رعایا کا خیال رکھنا"۔ اور اِس لحاظ بلکہ مادری خبرگیری کو اُسی مالکانہ طریقہ سے منجملہ اُن چٹھیون کے جو وقتاً فوقتاً انکی وائسرائی کے زمانے مین اُنکے پاس آیا کین ایک چٹھی مین حضور ممدوحہ نے پھر جَان لارِنس پر ظاہر کردیا۔ حضور ممدوحہ کی پہلی چٹھی سے ایک اس قسم کی دلی محبت مترشح ہوتی ہے جو آپ اپنی نظیر ہے اور اُس سے شاہزادۂ اَلبرٹ کی واقفیت معاملات ہند کا حال جسکو مین اوپر بیان کرآیا ہون اور جو رائے سَر جَان لارِنس نے شاہزادۂ مرحوم کے بارے مین قائم کی تھی عیان ہوجائیگی۔

آزبرن ۲۶- جولائی ۱۸۶۴ء۔

حضور ملکہ معظمہ کی خواہش اور منشا تھا کہ اِس زمانہ کے بہت قبل سَر جَان لارِنس کی چٹھی مورخہ ۱۲ جنوری کی رسید کا اظہار اِس امر کے اعتراف کے ساتھ کیا جاتا کہ حضور ممدوحہ کی سلطنت وسیعۂ ہند کی کیفیت کے حالات بہت اطمینان کے قابل ہین۔ حضور ممدوحہ کو افسوس ہے کہ سَر جَان لارِنس نے پھر کچھ نہین لکھا لیکن حضور ممدوحہ کو امید ہے کہ سَر جَان لارِنس کی زبانی اُن مختلف مقامات کا احوال سُنین جہان کی اُنھون نے سیر کی ہے اور رعایا اور ملک کی حالت معلوم کی ہے۔ حضور ممدوحہ کو یقین ہے کہ سَر جَان ہر مقام پر اس بات کو ظاہر کرینگے کہ حضور ممدوحہ ہر مقام پر اپنی رعایائے ہند کے ساتھ دلی محبت کا اظہار فرماتی ہین اور اِس سے دو چند خیال اس وجہ سے فرماتی ہین کہ اُنکے پیارے اور نامدار شوہر ہندوستان سے کسقدر الفت رکھتے تھے اور جس امر سے اُس وسیع سلطنت کی ترقی متصور ہوتی تھی اُسمین برابر مشغول رہتے تھے اور ہندوستانیون کی بہبودی اور اُنکے ساتھ مہربانی اور انصاف سے

سلوک کرنے کا کس درجہ شاہزادۂ ممدوح کو خیال تھا حضور ملکہ معظمہ اِس امر کو ایک مقدس وصیت تصور فرماتی ہین اور چاہتی ہین
کہ اُنکے پیارے شوہر نامدار پر حضور ممدوحہ کی رعایاے ہند الفت سے نظر کرے - آخر مین حضور ممدوحہ سَر جان لارنس کی
تندرستی اور بہبودی کے متعلق ہر ایک خواہش ظاہر فرماتی ہین -

سَر جان لارنس نے اپنی کونسل کے نصف سے زیادہ ممبرون اور اپنے تمام لفٹنٹ گورنرون اور چیف کمشنرون
کے ساتھ مین نہایت عمدگی سے اپنے کام کو انجام کرنے کے لائق اپنے کو پایا - اِس عام اتفاق کے مستثنیات خاص
کمانڈر انچیف سَر ہیو روز اور گورنر بمبئی اور سَر بارٹل فریر تھے - اِن دونون نامی گرامی آدمیون کی وہ بہت قدر
کرتے تھے اور سَر بارٹل فریر کے وہ اپنے دل مین اس بات کے لیے مشکور بھی بہت تھے کہ غدر کے زمانے مین
اُنھون نے سچے دل سے مدد دی تھی - لیکن ان تینون آدمیون کی نرالی خاصیتین ایسی نمایان تھین کہ سرکاری
امور کے متعلق باہم برابر اختلاف ہی رہا - تا آنکہ سَر ہیو روز کا اختلاف اُسوقت فرو ہوا جب ۱۸۶۵ء مین اُنکی جگہ
سَر ولیم مینسفیلڈ مقرر ہوے اور سَر بارٹل فریر کا اختلاف اُسوقت رفع ہوا جب مارچ ۱۸۶۷ء مین وہ تین برس کی
محنت شاقہ کے بعد ہمیشہ کے لیے ہندوستان سے رخصت ہوے گو اُنکو کیسی ہی ناکامی کیون نہ حاصل ہوئی ہو
(اور یہ ناکامیان ایسی تھین جو دوسرے بر عظمون مین اِس سے بھی زیادہ نمودار طریقون پر ظاہر ہوئین) لیکن
اُنھون نے ایسا انتظام کیا تھا کہ ہر درجہ کے لوگ اُنسے محبت کرنے لگے تھے اور دکن اور ستارا اور سندھ اور
کلکتہ اور بمبئی مین نہایت نمودار او بیغرضانہ طور پر اُنھون نے سلطنت کی خدمتین انجام دی تھین -

عمدہ سی عمدہ حالتون مین بھی (باعتبار اِس امر کے کہ فطرت انسانی کا اثر سب جگہ برابر ہے) ہندوستان ایسے
ملک مین یہ امر بہت دشوار ہے کہ گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف اتفاق سے کام کرسکین - جب تک طرفین مین
بیحد بردباری استقلال اور سمجھ نہو اُسوقت تک یہ بات غیر ممکن ہے - فوج کا تیار کرنا کمانڈر انچیف کی خاص
خدمت ہے اور تقسیم فوج تنخواہ فوج اور اِسی طرح کے اور صدہا امور مین جنکا کمانڈر انچیف کو دل سے لحاظ رکھنا چاہیے ص ۳۴
سِول گورنر کو نہ کہ کمانڈر انچیف کو اعلیٰ افسر رہنا چاہیے - لیکن یہ اکثر واقع ہوا ہے کہ کمانڈر انچیف اپنے قیام کی
اِس ضروری شرط کے اعتراف کو سہو کر گئے ہین - سِول حاکم کو جو اختیار حاصل ہے اور جسپر کمانڈر انچیف کا قیام
منحصر ہے اُسکو اِس عہدہ دار نے مداخلت بیجا تصور کیا ہے - اگر یہ اختیار نہوتا تو ہندوستان فوجی سلطنت
خود مختاری کا پابند ہو جاتا اور یہ دستور اِس قسم کا ہے جو بہت سی خود مختار سلطنتون حتی کہ روس مین بھی
جائز نہین رکھا گیا ہے - اِسی وجہ سے جو ضرر رسان تعلقات گورنر جنرلون اور صاحبان کمانڈر انچیف ہند کے
باہم رہے ہین اور جو دونون کے قومی المزاج ہونے سے لارڈ ڈلہوسی اور سَر چارلس نپیر کے باہم بڑے
نمایان طور پر رہے تھے اِس زمانہ مین بھی ظاہر ہوے - سَر جان لارنس کی وائسرائی کی کوئی تواریخ

اُسوقت تک کامل نہین ہوسکتی ہے جب تک کہ اُس اختلافات کا ذکر نہ کیا جائیگا جو سرجان لارنس اور سر ہیو رُوز کے مابین رہا تھا اور جسکا کہ مین نے مشکلات پنجاب کا تذکرہ کیا تھا اُسی طرح مین نے تجویز کیا ہے کہ یہ امر بھی سرجان لارنس ہی کی تحریرات پر موقوف رکھون۔ اِس کل خط کتابت کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ شاہی خزانے کی حالت نہایت ہی غیر قابل اطمینان تھی اور ظاہرا خزانے مین اُس کمی کے پیدا ہونے کے آثار معلوم ہوتے تھے جو باوصف سرجان لارنس کی تمام کوششون کے منجملہ پانچ برس کے اُنکے ایام ملازمت کے دو سال سے منسوب ہوسکتے تھے۔ پس جو شخص ہاتھ مین پتوار لیے تھا وہ سوا اسکے کچھ نہین کرسکتا تھا کہ کفایت شعاری کو مجبوراً تسلیم کرے اور جسکو صاف صاف معلوم ہوتا تھا کہ اگر ٹکس کچھ بھی بڑھایا گیا تو ملک اُسکا متحمل نہوسکیگا:

سر چارلس کو جولائی ۱۸۶۶ء مین سرجان لارنس نے لکھا کہ

مین دیکھتا ہون کہ سر ہیو رُوز کے ساتھ معاملات کا چلانا میرے لیے ایک بڑی قیامت ہے۔ وہ ہرگز ایک اچھے کاروباری آدمی نہین ہین اور وقتاً فوقتاً وہ ایسے معاملات پیش کرتے رہتے ہین جو پیشتر کے طے شدہ ہوتے ہین اور بحث مباحثے اور تاخیر بے انتہا ہوتی ہے وہ چاہتے ہین کہ دہلی اور لاہور مین فوجی چھاؤنیان نہ رہین اور یہ دونون باتین خارج از بحث ہین مین موجودہ انتظام تقسیم افواج مین کوئی تبدیلی کرنا نہین چاہتا ہون جو حفظان صحت کے اعتبار سے بدرجۂ غایت ضروری نہین ہے اور جن مقامات کو یہ چھاؤنیان منتقل کرنے کو کہی جاتی ہین ملکی اعتبار سے بھی وہان اسکی ضرورت نہین ہے۔ جو مقامات تندرستی کے اعتبار سے چھاؤنی کے لائق نہین ہین اور وہان چھاؤنیان ہین اُنکی تعداد جہان تک ممکن ہے مین کم کردونگا۔ اور اس اصول کام کرنے مین بھی خرچ بہت پڑیگا۔ سر ہیو رُوز یہ بھی چاہتے ہین کہ پیادون کی کل رجمنٹین کوہستانی مقامون مین تعینات کی جاین ۔۔۔۔ کمانڈر انچیف کی پہلی تحریر سے آپ کو اِس بات کی ایک مثال معلوم ہوجائیگی کہ ہز اکسلنسی کے کام کرنے کا کیا طریقہ ہے وہ قریب قریب انتظام ملک کے ہر صیغہ کو دوڑتے ہین اور بلا واقفیت کامل اپنی مرضی مطابق چلے کرتے ہین۔ یہی طریقہ کونسل مین بھی اُنکے کام کرنے کا ہے۔ ہمارے یہان کی بحثین انتہا سے زیادہ وقت طلب اور طول طویل ہوجاتی ہین۔ ہمکو ایک ہی قسم کی تفصیلات اور انتظامات پر بار بار نگاہ کرنا پڑتی ہے۔۔۔۔

دوسرے موقع پر وہ حسب صراحت ذیل تحریر کرتے ہین۔

ہماری تمام فوجی چھاؤنیون کی کارروائیان ناقص پیچیدہ ہوئی ہین جسکی وجہ کچھ تو یقینی طور سے اِس بات کا دریافت نہونا ہے کہ آیا آئین اکثر قائم رہین یا نہ رہینگی اور کچھ وجہ یہ ہے کہ اِس بات مین اختلاف پڑا ہے کہ انگلش سپاہیون کے لیے بارکون کی طرز عمارت سب سے بہتر کون ہے ۔۔۔۔ اب تک باوصف اِس امر کے کہ غدر کو ساٹھ برس کا عرصہ ہوا ہے ہم تون ادھر لڑکون کی پناہ اور خزانہ اور سامان جنگ کی حفاظت کے لیے کوئی مستحکم مقام تیار نہوا۔ اور اگر اسمین جلدی نہ ہوئی

ص ۱۳۰

تو اسی طرح سالہا سال گذرتے جائینگے اور جب تک کوئی دوسرا انقلاب نہ آئیگا اُس وقت تک کچھ نہوگا۔ سَر ہیُو رُوز تمام ملک مین دَوڑ آئے اور بہت سے مقامات کا اپنے بہترین ارادون سے ملاحظہ کیا لیکن بغیر اسکے کہ ہر ہر مقام کے تمام پہلوون پر قرار واقعی نظر نہ کرلین ہرگز تبادلہ واقع نہین ہوسکتا۔ مثلاً اُنکی راے تھی کہ گوالیار چھوڑ دیا جائے اور فوج سیپری مین تعینات کی جائے جو ستّر یا اسّی میل جنوب طرف واقع ہے اسکے بعد ایک اور مقام تجویز کیا جو اِس سے بھی زیادہ فاصلہ پر دکھن جانب واقع ہے اب گوالیار ایک گرم مقام ہے لیکن ہندوستان کی کُل چھاؤنیان جو کوہستان پر نہین واقع ہین ایسی ہی ہین۔۔۔ فی الحال سَر ہیُو رُوز دہلی کے دشمن ہو رہے ہین۔ لیکن سب سے زیادہ خرابی کی بات یہ ہے کہ جسوقت وہ اختلاف کرتے ہین تو معاملات کے تجویز کرنے مین سخت دقّت لاحق ہوجاتی ہے۔ وہ ایسا نہین کرتے کہ کسی تکراری امر کی تائید کرین اور آخر تک اُسپر بحث کرکے ایک بات تجویز ہونے دین بلکہ وہ باربار دوسرے پہلو پر آجاتے ہین اور اسواسطے بحث کا خاتمہ نہین ہوتا اور کام نہین چلتا۔ لیکن اگر ہم نے تاخیر کی تو بارکین تیار نہونگی اور اسواسطے مزید اختلافات کی گنجایش باقی رہ جاتی ہے اسطور پر ایک بڑا مشکل کام ہوجاتا ہے کہ صلح بھی قائم رہے اور ایسی حالت مین آدمی اپنی مفوضہ خدمت انجام کرسکے۔

مندرجۂ ذیل چھٹّی سے ایک علاج ظاہر ہوتا ہے جو سَر چارلس وُڈ نے گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف کے اختلاف کے بارے مین سوچا تھا اور ایک اور علاج بھی ہویدا ہوتا ہے جسکو سَر جان لارنس خود پسند کرتے تھے وہ چھٹّی سوانح عمری کے اعتبار سے بھی دلچسپ ہے کیونکہ اسمین اُن دقّتون کا بیان ہے جو گورنر جنرل کو واقع ہوا کرتی ہین۔

مَین بیشک اِس بات کو دیکھتا ہون اور اُسکو سمجھتا ہون کہ سَر ہیُو رُوز کے ساتھ مین اچھی طرح سے کام نہین کرسکتا ہون ص ۳۴۴ مَین اِس قسم کی باتون کو جن مین بڑی بڑی خرابی اور دشواری کے پیدا ہونے کا غالب احتمال ہی دیکھتا ہون لیکن مجکو اِس بات کے بیان کرتے ہوے افسوس معلوم ہوتا ہے کہ میرے نزدیک جو تبادلے آپ نے تجویز کیے ہین اُنسے اصلاح معاملات نہین ممکن ہے بلکہ برخلاف اُسکے اُن سے ظاہرا اور خرابی پیدا ہوگی۔ آپ کی تدبیر کے بموجب حضور ملکہ معظمہ کا افسر جو یہان بھیجا جائیگا وہ وزیر جنگ اور کمانڈر انچیف ہوگا۔ اِس صورت مین اُسکو موجودہ کمانڈر انچیف کے عہدے کا تمام اختیار رعب اور اثر حاصل ہوگا اور اسکے علاوہ وہ اختیار نہین حاصل ہوگا جو وزیر صیغۂ جنگ کو بحیثیت ممبر کونسل ملنا چاہیے۔ وہ بطور کمانڈر انچیف کے کام کریگا اور ہر ایک فوجی مسئلہ کی ذرا ذراسی باتون کے متعلق اپنے اثر کو عمل مین لائیگا اور پھر بحیثیت ممبر کونسل محکمۂ جنگ کا کام کرکے اُسکی عملدرآمد کریگا یا انگلستان کو اُسکی رپورٹ کریگا۔ وہ سَر ہیُو رُوز اور اُسکے ساتھ سَر رابرٹ نیپیر بھی ہوگا۔ مَین نہین دیکھتا کہ ہم لوگ کیونکر ایک مراسلہ کو جو اُسکی راے کے موافق نہوگا انگلستان روانہ کرسکین گے۔ خلاصہ یہ کہ دونون اختیارات کے شمول سے فوجی عنصر کا اختیار بالا رہیگا اور سِول قوت کو تہ و بالا اور بیکار کردیگا۔ بحیثیت کمانڈر انچیف وزیر صیغۂ جنگ کے پاس اُن تمام صورتون مین جب اُسکے خیالات سے اتفاق نہوگا گورنر جنرل سے جھگڑنے کے لیے وہی عملہ رہیگا۔

موجودہ صورت معاملات کے لیے میرا چارہ کار یہ ہے کہ کمانڈر انچیف کو کونسل مین جگہ نہ ملے۔ اسکو ایک اعلیٰ درجہ کا افسر عامل لیکن بصراحت تمام گورنر جنرل باجلاس کونسل کا ماتحت ہونا چاہیے۔ اسکی رائین اور مباحثے حالت کے مطابق ضبط تحریر مین لائے جائین اور جس اقتدار اور رسوخ کے وہ مستحق ہین اُسی طرح سے اُنکی وقعت ہونا چاہیے لیکن سوا اسکے اور کچھ نہ چاہیے۔ اِس اثنا مین اُسکے لیے ضرور ہوگا کہ جو حکم اُسکو ملے اُسکی پابندی کرے۔ مین اور کسی تبادلہ کو ایسا نہین پاتا ہون جسمین فائدہ متصور ہو۔ مین گمان کرتا ہون کہ ہمکو ہندوستان مین لازمی طور پر ایک کمانڈر انچیف رکھنا پڑیگا۔ صرف ایک ممبر صیغہ جنگ تنہا کافی متصور نہ ہوگا۔ اگر وہ کافی ہوسکتا تو مین اِس تجویز کی آزمایش کرنے پر رضامند ہو جاتا۔ لیکن اُس صورت مین مثل اور ممبران کونسل کے اُسکا کوئی اور اِسٹاف یا سکریٹری کا دفتر نہوگا صرف گورنمنٹ کا دفتر رہیگا۔ خواہ موجودہ انتظام خواہ وہ انتظام ترمیم شدہ جسکا مین نے ذکر کیا ہے جاری کیا جائے لیکن جو افسر بھیجا جائیگا اُسپر بہت کچھ موقوف رہیگا۔ اُسکو بدرجہ غایت ملنسار آدمی یعنی ایسا شخص ہونا چاہیے جو اِس بات کو دیکھ اور مان سکتا ہو کہ سول اور پولیٹکل امور کے لحاظ سے فوجی انتظامات ترمیم کے پابند رہینگے۔ مثلاً مین ایسے شخص کو ہندوستان مین طلب کرنا چاہتا ہون جیسے ہنری ہارڈنگ ہین۔

مجکو یاد ہے کہ آپ نے اِس امر کو بہت وقیع گردانا تھا کہ گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف دونون ملکر بالمقابل ایک ہی کونسل مین بیٹھکر ایک ہی امر پر بحث کرین اور اپنی چٹھی مین آپ نے اُن خرابیون کا اشارہ کیا ہے جو اُسکے خلاف صورت معاملات سے پیدا ہونگی۔ لیکن مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ مندرجہ بالا حالتون سے کوئی اصلی فائدہ ظاہر ہونے والا نہین ہے۔ جسوقت دو حکام مختلف الرائے ہون تو مین یقین کر سکتا ہون کہ ایک جگہ ہونے کے بدلے فاصلہ سے کام کرنے کی حالت مین زیادہ بہبودی متصور ہے کیونکہ اِس صورت مین اختلاف پیدا ہونے کا گمان کم ہے۔ سر ہیو روز اور مین پانچ مہینہ تک شملہ مین ساتھ ساتھ کام کرتا رہا لیکن مجکو نہین معلوم ہوا کہ اِس سے کوئی فائدہ پہونچا ہو۔ اُس کل زمانہ مین جب وہ اور لارڈ ڈ لجن وہان ساتھ رہتے تھے تو مین سمجھتا ہون کہ سرکاری معاملات پر بحث کرنے کے لیے وہ صرف ایک مرتبہ اجلاس مین یکجا بیٹھے اور اُسوقت کرنل نارمن موجود تھے سر ہیو روز اور مین ایسے معاملات کے طے کرنے کو کونسل مین بار بار یکجا ہوا کہ تحقیقات کرکے اختلافات آرا کو دور کرون۔ شملہ کی کونسل مین فوجی امور کی بحث کے وقت بے انتہا محنت اور ست برباد ہوا۔ ہم لوگ ہمیشہ ۱۱ بجے سے اجلاس شروع کرتے تھے اور پانچ کے قبل اگر کبھی برخاست کیا تو بہت کم ایسا ہوا۔ بعض اوقات تو ۶ بجے شام تک اجلاس رہتا تھا۔ اگر ہر ایک ممبر کونسل سر ہیو روز کا ایسا ضدی ہوتا تو ساعت کا کام ہی مسدود ہو جاتا۔ اگر کوئی خطرہ پیدا ہوا تو اِس صورت معاملات سے نہایت ہی خرابی پیدا ہوگی۔

اس امر کو بطور ایک قاعدہ کے مقرر ہونا چاہیے کہ کمانڈر انچیف اِس بات کے تسلیم کرنے کا پابند رہیگا کہ جو مسئلہ ایک مرتبہ فیصل ہو چکا اُسکو گورنر جنرل کی رضامندی بغیر پھر پیش نہ کیا جائے اور جسوقت ایک امر پر بحث ہوچکی ہو تو اُسکے بارے مین پھر ردوبدل کو موقوف ہونا چاہیے۔ میری سر ہیو روز کی بذات خاص بڑی توقیر کی ہے۔ جو کچھ اُنکو کرنا ہوا مین نے سب باتون کی

سماعت کی، اور حسب معمول گونسل کی بڑی کثرت رائے میری جانب ہوئی۔ اور اصل تو یہ ہے کہ ایسا کبھی نہین ہوا کہ میری طرف
قلت رائے ہوئی ہوا اور مین نے اُس سے درگذر نہ کیا ہو گو سوائے دو صورتون کے مین ہمیشہ قائم رہا ہون۔ ایک مرتبہ اُسوقت
جب مین نے دہلی کی دیوارین گرانے کے خلاف رائے دی تھی اور دوسرے مرتبہ جب مسجد کے منہدم کرنے سے مین نے
اختلاف کیا تھا۔ اور اِس آخری صورت مین موقع کا معائنہ کرکے اِس بات پر بھی راضی ہوگیا تھا کہ دوسرے مقام کو منتقل کر دی جائے۔
مین خود اِس بات کو نہین دیکھ سکتا کہ مین قوی مزاج کے ایک ایسے کمانڈر انچیف پر اپنا رعب ڈال سکتا ہون جسکو
بخوبی اِس بات کا یقین ہو کہ وہ برسرِ حق ہے۔ مین نہ کمانڈر انچیف کو منتخب کرسکتا ہون اور نہ اُنکے منتخب کرنے مین
مجکو زبان ہلانے کا کوئی منصب حاصل ہے۔ اُنکو مجھ سے خوف یا امید کرنے کی کوئی بات نہین ہے۔ وہ ایک بالکل ہی مختلف
اسکول کے تعلیم یافتہ ہین۔ اُنکو میری سمجھ اور میرے خیالات سے بہت کم ہمدردی ہے۔ بطور قاعدۂ کلیہ وہ اُن دقتون اور خطرون کی
طرف خیال نہین کرتے ہین جو مجکو معلوم ہوتے ہین۔ پس مین کس طریقہ سے کام کرون۔ آج کل کے گورنر جنرل کے لیے پھولون کی
سیج نہین بچھی رہتی ہے۔ اسکا مین آپ کو یقین دلا سکتا ہون۔ وہ ہر چہار طرف سے مشکلون مین گھرا رہتا ہے۔ ملازمان غیر سرکاری
اُسکے مطلق غمخوار نہین ہین۔ بہت سے سِویلین لوگ اُس سے خوش نہین ہین۔ اُسکی سرپرستی قریب قریب بالکل جاتی رہی ہے۔
کمانڈر انچیف کی سرپرستی بہت بھاری ہے۔ وہ ایک صاحب اقتدار فرقہ سے تعلق رکھتا ہے جو ہر طور سے اُسکا مددگار رہے۔ ص۳۴
ایک ادنیٰ اسی بابت یہ ہے کہ گورنر جنرل جس شخص کو کوئی خطاب دینے کا قرار واقعی مستحق سمجھتا ہو بلا اتفاق رائے کمانڈر انچیف
اُسکی سعی نہین کرسکتا۔ پس اُسکی تائید کا کیا ذریعہ ہے۔ صرف ارباب گونسل کی پاسداری اور فرض منصبی اور عام رائے معین ہے
جو اِس ملک مین بمقابلۂ انگلستان شاید بالکل مشتبہ ہے۔

مندرجۂ بالا چٹھی مین دہلی کی دیوارون کے گرانے کا جو اشارہ کیا گیا ہے خوش قسمتی سے مین اُسکا مفصل حال
سر جان اِسٹریچی کے بیان کیے ہوے ایک قصہ کے ذریعہ سے بہت اچھی طرح تحریر کرسکتا ہون۔ اِس بات کے
بیان کرنے کے بعد کہ سر جان لارنس نے سلطنت مغلیہ اور فنون اسلامیہ کی عظیم الشان یادگارون یعنی جمعہ مسجد
اور قلعہ (قطع نظر شہر دہلی کے) کو اُن لوگون کے مجنونانہ غصہ سے جو اُنپر قبضہ کرنے کے بعد اُنکو مسمار کر دینا چاہتے
کیونکر بچا لیا تھا۔ وہ اسطور سے بیان کرتے ہین۔

جب سر جان لارنس وائسرائے تھے اور مین اُنکے ساتھ شملہ مین تھا تو مجکو اُس زمانے کا ایک اور موقع یاد ہے
جب اُنھون نے ایک اور وحشیانہ حرکت کو جو حفظان علوم و فنون کے خلاف تھی ممتنع رکھا۔ قلعہ اور شاہی مکانات دہلی کے گرد
ایک بڑا بھاری حصار پھاٹک در پھاٹک بنا ہوا ہے جسکو بشپ ہِبَر بیان کرتے ہین کہ وہ اِسقدر بڑا ہے کہ جیسے بھاری گرجے ہوا کرتے
ہوتے ہین اور سب ملا کر ایک نہایت عظیم الشان عمارت ہے یہان جو فوج تعینات تھی اُسکی تندرستی اچھی نہین تھی اور چند عقلمند ڈاکٹرون نے

[illegible] ہو لکہ صاحبان گورنر جنرل بنگال کے گورنر بھی رہے اور جنوبی صوبجات بنگال کی سرپرستی کو حاصل رہی۔

فوجی حکام کی تائید سے تجویز کرکے بڑے زور سے اصرار کیا کہ اِتنے فیٹ یہ بڑی دیوار اوپر سے گرادی جائے جسکی ٹھیک تعداد مین بھولتا ہون اور اسطور پر جو ہوا جسکی بکمال ضرورت ہے وہان آنے لگیگی اور اِسمین کوئی شک نہین ہے کہ انکی تندرستی مین بہبی اصلاح ہو جائیگی"۔ اُسکا نتیجہ یہ ہوتا کہ ہندوستان کی ایک عمدہ ترین عمارت اور یادگار قدیم معدوم ہو جاتی۔ لارڈ لارنس اُن طبی قیاسات کو تجویز کرنا خوب جانتے تھے۔ اُنھون نے اِس مسئلہ کو اور اعلیٰ درجہ کے ڈاکٹرون کو حل کرنے کے واسطے دیا اور اُسکا نتیجہ وہی پیدا ہوا جسکی پہلے سے امید ہو چلی تھی۔ اُنھون نے رپورٹ کی کہ اونچی دیوار نقصان پہونچانے کے بدلے باہر کی وبائی ہوا کے روکنے اور اُس سے فوج کے محفوظ رکھنے کے لیے نہایت ہی مفید ہے اور وہی ایک علاج ہے۔ اور تمام مجرب تدبیرون سے جو عمل مین لائی جائین اُس دیوار کا گرانا بدترین تدبیر ہے۔ مجکو خوب یاد ہے کہ لارڈ لارنس کو اِس بات پر بڑی ہنسی آیا کرتی تھی۔ لیکن اگر ڈاکٹرون کا یہ دوسرا گروہ اِسکے خلاف رائے دیتا تو وہ کبھی اُسپر رضامند نہوتے۔

میرا انشا یہ نہین ہے کہ اِس قصہ سے ظاہر ہو کہ وہ فنون کے بڑے شائق تھے کیونکہ مین یہ نہین سمجھتا کہ اِس بات کا خیال کرکے اُنھون نے ایسی کارروائی کی ہو بلکہ اِس سے اُنکی ذہانت اور دانشمندی ظاہر ہوتی تھی۔ اور یہ امر بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ دہلی سے بڑی الفت رکھتے تھے جس کا ہمیشہ اُنکو بڑا خیال رہا اور جس کے حالات سے ابتداے ایام مین اُن کو اسقدر واقفیت حاصل ہوئی تھی۔

سربارٹل فریر کے بارے مین سرکاری امور کے متعلق سر ہیو روز سے بھی زیادہ اختلاف تھا۔ یہ بہت دنون تک قائم رہا اور چونکہ وہ بمبئی کے گورنر تھے اس سبب سے اُنکو اپنے خیالات کے موافق عملدرآمد کرنے اور سپریم گورنمنٹ کو عاجز رکھنے مین ایسی آسانی رہی جو کمانڈر انچیف کو نہین حاصل تھی۔ جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون کہ سر جان لارنس اور سربارٹل فریر ایک دوسرے سے وضع اور کاروبار کی عادتون اور عام خیالات مین بالکل مختلف تھے اور دونون بڑے لائق اور بڑے خلائق دوست اپنے اوپر اعتبار کرنے والے اور بات کے ایسے دھنی تھے کہ اُنکے مثل شاید ہی کبھی کسی زمانے مین ہوے ہونگے۔ سر جان لارنس کے مزاج مین یہ بات تھی کہ وہ سرکاری روپیہ کو بڑی احتیاط خرچ کرتے تھے سربارٹل فریر تمام باتون مین فیاضانہ خرچ پر کمر باندھے رہتے تھے جسوقت کوئی بھاری سرکاری کام جیسے تجویز بندوبست اراضی یا بمبئی کا ازسرنو تعمیر کرانا اِس قسم کی کوئی بات زیر تجویز ہوتی تھی تو سربارٹل فریر کے دل مین پہلے یہ خیال گذرتا تھا کہ آیا یہ کام عمدہ اور بذات خاص قابل قدر ہے یا نہین۔ سر جان لارنس کے دل مین پہلے یہ سوال گذرتا تھا کہ آیا ہندوستان اُسکا متحمل ہو سکتا ہے اور اگر ہو سکتا ہے تو آیا فریڈمکس لگانا چاہیے یا نہین۔ سر جان لارنس فیاضی ظاہر کرنے کے قبل اِس بات کو دیکھتے تھے کہ امر مذکور قرین انصاف ہے یا نہین اور اُچھلنے کے قبل دیکھ بھال لیا کرتے تھے۔ سربارٹل فریر اکثر دیکھنے کے قبل اُچک جاتے تھے اور بعض اوقات اُن کی یہ کارروائی مفید بھی پڑ جاتی تھی۔ لیکن اُنکو یہ بات بھی معلوم ہونے لگتی تھی کہ اُنکو کام بہت بڑے بڑے کرنا ہین

اور خزانہ بالکل خالی ہے اور اِس سبب سے بہت سی ایسی باتون کے منظور کرانے کے لیے گورنمنٹ ہند سے التجا کرنا پڑتی تھی جنکی بابت وہ واجبی طور سے مطالبہ کرسکتے تھے سَر جَان لَارِنْس ہمیشہ تحقیقات کامل اور مفصل حالات کے دریافت کرنے پر آمادہ رہتے تھے کیونکہ اُنکا خیال تھا کہ انھین احتیاطون سے فی الجملہ کفایت شعاری یقینی طور پر متصور ہے۔ سَر بَارْٹَل فِرِیْر کا خیال تھا کہ ایسی احتیاطون مین بدرجۂ غایت دقت پڑتی ہے اور اکثر دونون کی وجہین ایک ہوا کرتی تھین۔ سَر جَان لَارِنْس کو بگمان غالب اپنے عام پسند ہونے کی پروا بہت کم رہتی تھی۔ سَر بَارْٹَل فِرِیْر کو بگمان غالب اِسکا بہت ہی خیال تھا۔ سَر جَان لَارِنْس اگر کچھ غلطی کرتے تھے تو بھی اپنے قصور کا اعتراف کرلیتے تھے۔ سَر بَارْٹَل فِرِیْر ایک غلطی کرکے پھر دوسری جانب اور غلطی کرتے تھے جس شخص نے سَر جَان لَارِنْس کے روبرو ایک ایسے عہدہ کے لیے جسکی وہ لیاقت نہین رکھتا تھا درخواست دی اور صاف جواب پایا اُسنے عجب نہین ہے کہ گورنمنٹ ہوس کے زینون سے اُترکر گورنر جنرل کو ریچھ بنایا ہو لیکن تھوڑی دیر کے خیال کرنے کے بعد اُسکو اِس بات کا افسوس نہ رہا ہوگا کہ اُس سے بدترین امر یکبارگی کہدیا گیا اور اُس نے اپنے افسر کی راستبازی کو تسلیم کرلیا ہوگا۔ لیکن اسی طرح جس شخص نے سَر بَارْٹَل فِرِیْر کو درخواست دی تھی وہ گورنمنٹ بمبئی کی وعدہ گاہ سے اُترکر اُنکے اخلاق اور خاطرداری پر فریفتہ ہوگیا ہوگا اور اپنے دل مین یہ سمجھتا ہوگا کہ اُسکی درخواست منظور ہوگئی لیکن جب چند دنون کے بعد اُسکو معلوم ہوا ہوگا کہ وہ جگہ دوسرے امیدوار کو دے دی گئی تو اُسنے تنگ آکر اپنے افسر کو دغاباز بنایا ہوگا۔ ایک صورت مین امید حد سے زیادہ بڑھ گئی ہوگی دوسری صورت مین وہ بالکل ہی منقطع ہوگئی ہوگی۔ لیکن ہر صورت مین دونون شخص سرکار کی خیرخواہی کے دم بھرنے والے تصور کیے گئے ہونگے اور تھوڑے عرصہ کے بعد سائلون نے اپنے دل مین تسلیم کرلیا ہوگا کہ یہ انکار ایک ہی امر کے سبب یعنی سرکار کے فائدے کے لحاظ سے جو سب پر مقدم ہے کیا گیا۔ سَر بَارْٹَل فِرِیْر کی راے تھی کہ ہر ایک طریقہ سے ہمارا رعب اُن جرگون پر پھیلایا جائے جو شمالی اور شمال مغربی سرحد کے کنارے کنارے رہتے ہین۔ سَر جَان لَارِنْس کا خیال تھا کہ جہان تک ممکن ہے اُن سرحدات کے اسی طرف ہماری نگرانی محدود رہے۔ سَر بَارْٹَل فِرِیْر کا قول تھا کہ "ایک مرتبہ اپنا رعب قطع قلات قندھار کابل مین جا دو تاکہ تم روس کو وہان شہ مات کرسکو اور اُس کے بعد ہندوستان کی امن و امان شادابی اور خوشحالی خودبخود ہو جائیگی"۔ سَر جَان لَارِنْس کا جواب تھا کہ "ہندوستان کو صلح آمیز شاداب اور خوشحال کرلو جو تمھارے اختیار مین ہے بے ترتیب و جا بجا کے جرگون کو یقین دلاؤ کہ تمکو اُنکے علاقون کی طمع نہین ہے اُن کی خود مختاری مین دست اندازی نہ کرو اور اُسوقت جب ہم کو مخالفانہ طور پر اُبھارا جائیگا تو (بشرطیکہ کبھی ایسا ہو) وہ لوگ تمھاری امداد کو موجود ہونگے اور تم اُنکے علاقون مین نہ بطور [illegible] کے بلکہ بطور اُنکے مستقل دوستون کے داخل ہو سکوگے"۔ اگر ان دونون صاحب شخص کے ساتھ ایک ایک گروہ مختلف

اور جہان نشان تابعین کا نہوتا تو اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ اِس امر مین عمدگی کی بہت سی باتین تھین اور الزام کی کوئی بات نہ تھی۔ دونون مین سے ہر ایک ایک خاص مدرسہ کا تعلیم یافتہ خیال کیے جانے کے قابل تھا اور جیسا کہ مین نے اپنا نقصان گوارا کر کے دریافت کیا ہے سَر بارٹل فریر کے معرف چند ہین جنکو سَر جان لارنس کی تھوڑی بہت خوبیون سے اعتراف ہے اور سَر جان لارنس کے معرف بہت ہین جو سَر بارٹل کی تعریف کی کوئی بات نہین پاتے۔ ہندوستان کے لیے یہ عمدہ بات تھی کہ سَر جان لارنس کا مرتبہ اعلیٰ اور سَر بارٹل فریر کی حیثیت ادنیٰ تھی اور اِس امر پر وہ لوگ اعتراض نہ کرینگے جو باوصف اِس آخری وقت کی دست برداریون کے یقین کرتے ہین کہ ایک بر اعظم مین افغانون کی شامتی لڑائیان اور دوسرے بر اعظم مین اُسی طرح کی کمبخت جنگ زولو اصل اور صحیح نتیجہ گورنر بمبئی کے اصولون اور خواہشون کا ہے۔ لیکن اِن آگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے فرقون کے سرغناؤن کی شرائط نقائص اور معائب گو کچھ ہی کیون نہون لیکن اس امر سے انکار نہین کیا جا سکتا ہے کہ اپنے اپنے طریقہ پر دونون نے ہندوستان مین ایک علو ہمتی کا کام کیا ہے۔ ہر ایک نے اعلیٰ درجہ کی تدبیرون کی پابندی کی اور یہ کہنا کچھ مبالغہ نہین ہے کہ اگر ایک فرقہ کے لوگون بغیر ہندوستان پر قبضہ نہین ہو سکتا تھا تو وہ بغیر دوسرے فرقہ کے لوگون کے مشکل سے فتح ہو سکتا تھا۔

یہ امر صحیح البیان ہے کہ اِس قسم کے دو آدمیون کے درمیان سرکاری معاملات کے متعلق دوستانہ راہ و رسم نہین رہ سکتی تھی۔ سَر بارٹل فریر بحیثیت گورنر بمبئی اپنے کو ضرور ہر ایک گورنر جنرل کے خلاف پاتے جو اپنے نام کے مطابق کام کرتا۔ خزانہ کے متعلق دونون گورنمنٹون کے درمیان اسوقت جو جھگڑا تھا وہ لارڈ الجن کے وقت سے ہر ایک گورنر جنرل کے زمانہ مین یکے بعد دیگرے اُسی طرح سے چلا آتا تھا۔ سکرٹری آف اسٹیٹ نے بجٹ کے تاکیدی قواعد مقرر کر دیے تھے جو اُن گورنر جنرل پر بھی قابل پابندی تھے اور جو اُنکے بعد آئے تھے اُنپر بھی اُنکی پابندی لازم تھی۔ اُنکا لحاظ رکھنا ایک ضروری امر تھا بشرطیکہ سپریم گورنمنٹ کا اختیار خزانہ پر برائے نام ہونے سے کچھ زیادہ تھا۔ لیکن سَر بارٹل فریر نے اُنسے عارفانہ تجاہل کیا۔ وہ پہلے روپیہ خرچ کر ڈالنا اور اُسکے بعد وجہ بیان کرنا اور ضمانت کی استدعا کرنا اچھا سمجھتے تھے جیسا کہ اُنھون نے بزمانہ مابعد مشہور موقعون پر کیا ہے وہ لگام کو اپنے دانتون سے دبا لیتے تھے اور نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ بعض اوقات محکمۂ تعمیرات سرکاری سے جو جنرل رچرڈ اسٹریچی کی ماتحتی مین تھا اور بعض اوقات خود گورنر جنرل سے کاغذی لڑائی ہوتی تھی حالانکہ اُس سے باسانی احتراز ممکن تھا اور جو اشخاص اُس سے سروکار رکھتے تھے اُن سب کو سخت دقت ہوتی تھی۔

سَر بارٹل فریر اور محکمۂ تعمیرات سرکاری کے مابین جو خط کتابت ہوتی تھی اُسمین طرفین سے گرمجوشی کا اظہار ہوتا تھا لیکن گورنر جنرل سے جو خط کتابت ہوتی تھی وہ اپنے لہجہ اور دوسری قسم کے مزاج سے ہوتی تھی جسمین طرفین

ص ۴۳ (left margin, beside line 3)

ص ۴۴ (left margin, beside last line)

قابل تعریف متصور ہو سکتے تھے اور بعد کو کوئی خصوصیت باقی نہین رہ جاتی تھی - یہ صاف ظاہر ہے کہ گو فی الحقیقت دونون آدمیون کے باہمی تعلقات امور سرکاری مین اختلاف بڑھتا جاتا تھا لیکن دل مین باہمی پاسداری اور اعزاز کا خیال رہتا تھا - اب مجکو صرف یہ بات باقی رہی کہ جو کچھ مین نے بیان کیا ہے اُسکی تمثیلین چند چٹھیون کے انتخابات سے درج کر دون جو سَر جَان نے اپنے دوستون اور خود سَر بَارٹل فرِیرَ کو لکھی تھین اور اِسکے بعد مَین ایک اور دلچسپ بحث پر خامہ فرسائی کرونگا - سَر جَان لَارنس نے ۲۹ - مئی کو سکریٹری آف اسٹیٹ کے نام ایک چٹھی مین لکھا تھا کہ -

مین خوش ہون کہ آپ نے فرِیرَ کو چٹھی لکھی - مین اِس امر سے اعتراف کرتا ہون کہ مین اپنی ہی راہ پسند کرتا ہون لیکن مین نے اُنکا ایسا کوئی آدمی نہین دیکھا ہے جو اسطور پر اپنی راہ اختیار کرنا چاہتا ہو - لیکن بااینہمہ وہ بڑے لائق افسر ہین اور مَین کوشش کرونگا کہ تا حد امکان اونکی مدد کرون - اُنکو اسقدر تحمل نہین ہے کہ بحث کے قواعد کی پابندی کرین -

۱۴ - جولائی -

بمبئی کے متعلق یہ ہے کہ فرِیرَ اپنے دل مین یہی ٹھانے ہوے ہین کہ جو کچھ اُنکے دل مین آئیگا وہی کرینگے اور اصل مین وہی کرتے ہین - دو طریقون مین سے ایک کو اختیار کرنا چاہیے یا تو اُن پر لازم گردانا جائے کہ احکام کی پابندی کرین یا وہ بالکل خود مختار قرار دے دیے جائین - اِس مذبذب انتظام سے کچھ شدنی نہین ہے -

۱۲ - اگست -

ہمارے اور گورنمنٹ بمبئی کے مابین مالی یا عاملانہ کامون کی بابت جن سے ہم احتراز کرنا چاہتے ہین اکثر چھوٹے چھوٹے جھگڑے نکلتے ہی جاتے ہین - لیکن وہ کام بغیر اِس بات کے منظور نہین ہو سکتے ہین کہ قاعدے سے جو اختیار ہمکو حاصل ہے وہ چھوڑ دیا جائے - بااینہمہ مین اِس بات پر بخوبی رضامند ہون کہ جہان آپ کہین وہان مَین اُنکا کہنا مان لون تاکہ جواب دہی ہم لوگون پر نہ رہے . . . مین یہ سب باتین اسوجہ سے نہین بیان کرتا ہون کہ آپ فرِیرَ صاحب کے خلاف ہو جائین کیونکہ باوصف اُنکے قصورات کے مین دل سے اُنکی عزت کرتا ہون -

وِلیَم بَابِئی کے نام جو انڈیا کونسل واقع اِنگلِستان مین سَر جَان لَارنس کے ایک بڑے دوست تھے اور جن سے وہ خود جب کونسل مین تھے اپنا دُکھ سُکھ ہمیشہ بیان کیا کرتے تھے وہ لکھتے ہین -

میری تو بڑی خواہش ہے کہ فرِیرَ سے نباہتا جاؤن لیکن اسمین مجکو انتہا مرتبہ کی دشواری معلوم ہوتی ہے - وہ خود مختاری پر بغیر اسکے کہ جا بجا ہی اپنے ذمہ لین کمر باندھے بیٹھے ہین - وہ صرف اپنے ہی خزانون کے صرف کرنے پر قناعت نہین رہتے ہین بلکہ ہمارے خزانے بھی صرف کرنے پر اصرار کرتے ہین -

خود سَر بارٹل کے نام ۱۳ - اپریل کی چٹھی مین جَان لَارنس معاملات کو اِس طرح سے منضبط کرتے ہین

اور طرز عبارت کا تحکم اُن چٹھیون کو پھر یاد دلاتا ہے جو انھون نے ابتدا اپنے ایام مین اسطرح کی حالتون مین نیپیر یا گلنسن کو لکھی تھین۔ ص ۴۳۹

جس طریقہ سے گورنمنٹ کے روپیہ کے صرف کرنے کا حال آپ نے بیان کیا ہے علی الخصوص اس صورت مین جب پہلے اجازت نہین طلب کی گئی تریولیین سخت معترض ہین اور اسیطرح کونسل ... ہین اُنکا اعتراض یہ ہے کہ اگر آپ ایک صورت مین ایک بات کرتے ہین تو دوسری صورت مین بھی آپ دے سکتے ہین۔ اگر آپ ایک لاکھ بطور پیشگی دے سکتے ہین تو آپ بیس لاکھ بھی دے سکین گے۔ خلاصہ یہ کہ اِس انتظام مین خزانہ کے متعلق آپ پر کوئی اختیار نہ رہیگا۔

اب مین سمجھتا ہون کہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے اُس سے بڑی بڑی باتین پیدا ہوتی ہین۔ مین سمجھتا ہون کہ اکثر صورتون مین اسقدر مہلت مل سکتی ہے کہ پیشتر سے استصواب کر لیا جائے اور جب موقع ہو تو اِس طریقہ سے کام مین بڑی آسانی ہوسکتی ہے اور اگر جلدی ہو تو بیشک آپ تار پر خبر دے سکتے ہین۔ مجکو بذات خاص لوکل گورنمنٹون کی کارروائیون سے کوئی عداوت نہین ہے بلکہ مین کہہ سکتا ہون کہ اِس بات کا لحاظ کرکے کہ پیشتر جوتا کس کس جگہ کاٹتا تھا مین اُنسے ہمدردی کرتا ہون لیکن مین ہمیشہ اِس امر کا فائدہ مسلم سمجھتا رہا ہون کہ سوائے اُن صورتون کے جب کوئی کام دراصل نہایت ہی ضروری ہو مین قواعد کی پابندی کرون ایک امر آپکے یہان کا کل ہمارے یہان پیش ہوا جسمین آپ نے ایک نئے شخص کو ستارہ کا ایک پولٹیکل جج مقرر کردیا اور یہ اپنی راے سے کیا اور سال بھر تک اُسکی رپورٹ تک نہین کی۔ ہمکو جدید تقریون بلکہ قدیم تقریون کی تنخواہ کے اضافہ کا بھی اختیار نہین ہے۔ اسمین شک نہین کہ اگر پیشتر سے اِسکی اطلاع کردی گئی ہوتی تو بہت بہتر ہوتا۔ آپ جانتے ہین کہ ہم صرف آمدنی کی بجٹ کے مطابق خرچ کرسکتے ہین۔ جدید تقاضے روز بروز ہوتے ہین اور اگر ہم اُنپر لحاظ کرسکتے ہین تو نہایت ہی کفایت شعاری کے ساتھ کرسکتے ہین۔ اور اگر ہم نے خزانے کا اختیار اپنے ہاتھ سے نکال دیا تو یہ کسیطرح ممکن نہین ہے۔ آپ مطمئن رہیے کہ جہان تک اپنے فرائض منصبی کی مطابقت کے ساتھ مین آپ کو مدد دے سکتا ہون اُس مین میری طرف سے کوتاہی نہوگی۔

۲۔ جون۔

معمولی اوقات مین اور اُسوقت جب تار پر برابر خبر آسکتی ہو جسکے ذریعہ سے آپ ہر استصواب کے متعلق چند گھنٹہ مین جواب طلب کرسکتے ہین ہم نہین سمجھتے کہ کوئی اصلی ضرورت ایسی پیدا ہوسکتی ہو جب خزانہ کے متعلق آپ کی کارروائی درکار ہوسکے۔ ہم سب لوگ سمجھتے ہین کہ اختیار خزانہ کے متعلق بجٹ کے تمام قوانین کی پابندی واجب و لازم ہے۔ اور ان قواعد کی پابندی کرکے ایک حد تک کارروائی کرنے کی واجبی طور سے آزادی حاصل ہے۔ لیکن جن خاص صورتون کو آپنے بیان کیا ہے اُن صورتون مین میرے نزدیک آپ کو اِس امر مین کوئی دقت نہین ہوسکتی تھی کہ آپ اپنے اجلاس مین بیٹھکر

اور خاص خاص باتین تجویز کرکے اُنکی بابت گورنمنٹ ہند سے استصواب راے کرتے جو گمان غالب اُس صورت مین آپ کی خواہش کی رضامند ہو جاتی۔ لیکن اُس صورت مین ضرور ہوتا کہ حالات متعلقہ کی بالتفصیل تحقیقات کی جاتی کیونکہ بغیر اُسکے استصواب کرنے سے اصل مین کوئی فائدہ متصور نہین ہے۔ مَین نہین دیکھتا کہ ضابطہ کی عملدرآمد سے کسی قسم کی بے اعتمادی ثابت ہوتی ہے۔ اُس سے صرف یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کاروبار کا سب سے زیادہ آسان طریقہ یہی ہے۔ مجکو اس بات مین کوئی شک نہین ہے کہ ایک صورت مین جب اپنے اختیار سے آپ نے روپیہ صرف کیا یا اُسکے خرچ کرنے کی تجویز کی تھی تو آپ اُسکے عمل مین لانے کی بابت معقول وجہ نہین رکھتے تھے۔ لیکن اِس طریقہ کی کارروائی سے محکمۂ خزانہ کو بڑی پریشانی ہوگی۔ اور میرے نزدیک اِس طریقہ پر ایک بڑا اعتراض عائد ہو سکتا ہے کہ ایک شخص پہلے ایک کام کرلے تو اُسکے بعد اُسکی خبر دے اِس طریقہ مین تو رپورٹ کرنے اور کیفیت لکھنے کے اصل اسباب ہی مفقود ہو جاتے ہین۔

اور جیسا کہ آپ سمجھتے ہین اُسکے مطابق مجکو یہی نہین معلوم ہوتا کہ اِس طریقہ سے اختیارات مین جو قیود عائد کیے گئے ہین اُنکی وجہ سے اِس بات کی ترغیب کیون موقوف ہو جاتی ہے کہ اصل ضرورت کے وقت ذمہ داری عائد کرلی جائے۔ اِس بارے مین سنہ ۱۸۵۷ع تک جس طرح مین پنجاب مین مقیدر کھا گیا اُس طرح کوئی نہ رہا ہوگا لیکن جس وقت اِس بات کا موقع آیا کہ اپنی حیثیت کے موافق فیصلہ کرکے اُسکی جوابدہی اپنے ذمہ لے لون تو مجکو ایسا کرنے مین کوئی دقت نہین معلوم ہوئی اور اِسی طرح مجکو یقین ہے کہ ہر ایک افسر جو درحقیقت اپنے منصب کی ضرورتون کو دیکھ سکیگا ایسا ہی کریگا۔

اگزیکیٹو ورکس ڈپارٹمنٹ (عاملانہ کامون کے محکمے) کے بارے مین جو صیغۂ خزانہ سے بالکل ہی مختلف ہے میری خواہش اُس سے زیادہ صلاح دینے کی نہین ہے جو عام طور کی نگرانی یا نکتہ چینی کے اعتبار سے ضرور ہے مین اِس بات کے تسلیم کرنے سے بہت دور ہون کہ گورنمنٹ ہند کو جہانتک کارروائی کرنا چاہیے بعض صورتون مین اُسنے اُس حد سے تجاوز نہین کیا ہے لیکن مین سمجھتا ہون کہ جن خاص صورتون کا آپ نے حوالہ دیا ہے اُن صورتون مین اکثر موقعون پر گورنمنٹ ہند کا یہی قصد تھا کہ محکمۂ مذکور کے عام قواعد کی اتباع کے ساتھ آپ کی گورنمنٹ سے اتفاق رکھے۔۔۔ اب مجکو یہ چٹھی ختم کرنا لازم ہے اور آخر مین صرف اسقدر اور بیان کرونگا کہ مجکو امید ہے کہ آیندہ ہم لوگ معاملات کا فیصلہ باتفاق باہمی کیا کرینگے۔ اگر مَین چاہون تو بھی بجٹ کے قواعد مین تبدیلی بحالی کرنے کا مجکو اختیار نہین ہے لیکن مین کوشش کرونگا کہ حتی الامکان اُس سے آپ کو کم رنج پہونچے۔ دوسرے معاملات کے متعلق میری خواہش ہے کہ آپ کے ساتھ اُس طرح سلوک کرون جس طرح ہم دونون کی حیثیت باہم بدل جانے کی حالت مین میری خواہش ہوتی کہ آپ مجھ سے سلوک کرین۔ مَین آپ کی قدر جانتا ہون اور آپ کے بھاری اوصاف کی قدر کرتا ہون اور میری دلی خواہش ہے کہ اپنا کام اسطرح سے چلاؤن جس سے حتی الامکان آپ کی خوشی ہو۔

۳- نومبر

۔۔۔ مین اب آپ کی چٹھی کے دوسرے امور کو بیان کرتا ہون اور اگر اُن پر بحث کرنے مین میرے مُنھ سے

کوئی ایسی بات نکلے جو آپ کو ناگوار معلوم ہو تو معاف کیجیے گا۔ لیکن مین اُن باتون کا مطلق ذکر ہی نہین کرونگا کیونکہ مجھکو امید نہین ہے کہ آپ کو اِس بات کا یقین ہو سکے کہ ہندوستان کے اِس حصہ کے ہم لوگ برسرِ حق ہین اور ساتھی اُسکے یہ ثابت کیا جا سکے کہ میرے نزدیک ہم لوگ برسرِ غلط نہین ہین۔

ص ۴۴ آپ نے ایک سے زیادہ مرتبہ کرنل اِسٹریچی کے طرز تحریر اور اگزیکیٹو ورکس ڈیپارٹمنٹ کے اُس انتظام سے جو بمبئی کے ساتھ کیا جاتا ہے شکایت کی جب سے یہ شکایت آنے لگی اُسوقت سے مین خبر گیری کرکے اُن تمام ضروری چٹھیون کے مسودات کو دیکھنے لگا جو بزمانہ مابعد بھیجی گئی تھین اور مین نے ٹیلر سے استفسار کیا کہ کس شخص خاص کو اِس کام کا اہتمام سپرد تھا۔ ہمارے پاس چند چٹھیان جنکی آپ نے شکایت کی تھی کونسل مین بھی موجود تھین اور کچھ چٹھیان ایسی تھین جو بھیجے کو رکھی تھین۔ اب اِسٹریچی کی تحریر مین اصل عیب یا ہنر جو کچھ ہو لیکن جسوقت کا مین نے بالتخصیص ذکر کیا ہے اُسوقت سے گورنر جنرل اور ممبران کونسل کی کامل منظوری بالانفراد و بالاشتراک اُسکی بابت لی جاتی ہے ہم خیال کرتے ہین کہ ہر ایک صورت مین زیادہ اُس سے بیان نہین کیا گیا ہے جسکی ضرورت تھی اور چٹھیون کا طرز عبارت اور لہجہ بیجا طور پر سخت نہین تھا۔ برخلاف اِسکے ہم سمجھتے ہین کہ ہم کو آپ کی گورنمنٹ کی شکایت کرنے کی وجہ پائی جاتی ہے جو اصرار کے ساتھ بجٹ کے قواعد کو فسوخ اور منسوخی کے اعتبار سے اُنپر عمل کرنا چاہتی ہے کیونکہ ہمارا خیال یہ ہے کہ خرچ پر اصلی دباؤ رکھنے کا یقینی طریقہ صرف یہی قواعد ہین۔

آپ شاکی ہین کہ تقدمے طلب کرنے کا طریقہ مضر اور قابل اعتراض ہے لیکن اسمین شک نہین کہ میرا یہ خیال غلط نہین ہے کہ جن قواعد کے بموجب اگزیکیٹو ورکس ڈیپارٹمنٹ مین فی الحال کارروائی ہوتی ہے وہ اُسوقت مرتب ہوے تھے جب آپ خود کونسل ہند کے ایک ممبر تھے لیکن اِس سے کچھ بحث نہین ہے میرے نزدیک وہ قواعد گو کیسے ہی دقت طلب معلوم ہون لیکن قرین مصلحت اور ضروری ہین جب آپ کے افسر ہدایتون پر عمل نہ کرینگے تو اُنکے عملدرآمد پر صرف اصرار کرنے سے کیا ہوگا۔ فی الحال وہ تمام خط کتابت جسکی بابت گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ بمبئی کے مابین اختلاف ہوتا ہے وہ جہان تک جلد ممکن ہوتا ہے ولایت کو بھیجدی جاتی ہے اور ہمکو جلد معلوم ہو جائیگا کہ ہر ایک معاملہ کی نسبت وہان کیا خیال کیا گیا ہے مجھکو یقین ہے کہ میری (اور اصل تو یہ ہے کہ تمام کونسل کی) خواہش یہی ہے کہ آپ اور آپ کی گورنمنٹ کے ساتھ ہر طرح کا لحاظ کرکے برتاؤ کیا جائے لیکن جو اختیار نگرانی ہمکو سپرد کیا گیا ہے اُسکو نہ ہم چھوڑ سکتے ہین اور نہ ہمکو چھوڑنا چاہیے

سر جان لارنس اور سر بارٹل فریر کے باہمی تعلقات کے اِس بیان کو مین صرف ایک فقرۂ واحد پر ختم کرتا ہون جس سے (گو بمبئی مین بامید منفعت اشیا کے خرید کر رکھنے اور بنکون کے دیوالہ نکلنے کے متعلق تازہ دقتین پیدا ہونے والی تھین) ظاہر ہوتا ہے کہ اِس زمانہ مین گورنر جنرل کے ذاتی خیالات اُنکی نسبت کیسے رہے (جیسا کہ وجہ کے ساتھ یہ بات میرے نزدیک پائی جاتی ہے) اور اسکی ایک بڑی لطیف یادداشت باقی رہجائیگی سر جان لارنس نے ۱۲ فروری سنہ ۱۸۶۶ء کو سر بارٹل فریر سے بیان کیا کہ مین پھر آپ کو مبارکباد دیتا ہون کہ آپ جماعت ستارۂ ہند کے ایک رکن مقرر ہوے ہم لوگ آپ سے زیادہ لائق شخص اِس جماعت مین داخل کرنے کے واسطے مشکل سے پا سکتے تھے ۔۔

ص ۳۴۳

بابِ یازدہم
دہلی کا بھاری دربار
اکتوبر ۱۸۶۴ء

سر جان لارنس کی وائسرائی مین ایک ہفتہ ایسا ہے جو میرے نزدیک اپنے لطف اور شہرت کے اعتبار سے سابق اور بعد کے کل ایام پر فائق ہے۔ لاہور کے بھاری دربار کا زمانہ مع اُسکے متعلقہ حالات کے اُن کی زندگی کا ایک ایسا وقت تھا جس سے اُنکو نہایت ہی افتخار اور مسرت حاصل ہوئی ہوگی۔ اپنے اصلی عہدے کی اشد ضرورتون کو اس مدت کے لیے انھون نے علیحدہ کر دیا اور ایک مرتبہ بلا قید اور بلا تاسف اُسکے عیشون اور شان و شوکت اور فوائد مین مشغول کر دیا۔ سر جان لارنس نے اپنے قدیم صوبہ کی دار السلطنت کو ایک مرتبہ پھر اپنے بعض پرانے جانی دوستون کے حلقہ مین دیکھا جو اُنکی جگہ اُنکے ساتھ یا اُنکی ماتحتی مین کام کر چکے تھے۔ اُنپر تماشائی کی نگاہ گڑی تھی اور تمام ہندوستانی سردار اور رجواڑے زرق برق پوشاکین پہنے اُنکے گرد جمع تھے جو تبت کے سرحدی تھانون ہمالیہ کے برفستانون ڈیرہ جات کے ویرانون ملتان کے جلتے ہوے میدانون اور دہلی کے خون آلود شاہی مکانون سے آکر یہان جمع ہوے تھے۔ قریب قریب ان سب لوگون سے بذات خاص اُنکو آگاہی حاصل تھی جنکو اُنھون نے حوصلہ دلایا تھا یا تنبیہ کی تھی یا زیر کیا تھا یا اُن سے صلح کی تھی یا اپنے اختیار مین رکھا تھا اور اُن مین سے ہر شخص بلا استثنائے احدے کبھی محبت اور کبھی خوف لیکن ہمیشہ عزت اور دہشت کے خیالات سے جو عجیب طور باہم گڑ شامل تھے (شاید تمام ایشیائی سینون کا یہی حال ہے) متوحش تھے اور اُنکو یقینی طور پر متنبہ کرتے تھے اگر اُنمین سے کسی شخص کے دل مین برٹش سلطنت سے عداوت ہو تو اُسکے اظہار کا یہ وقت نہین ہے۔

ص ۳۴۴

لوگ کہتے ہین کہ "ایک بھاری دربار جس طرح ہوتا ہے ویسا ہی دوسرا بھی ہوتا ہے اور جسنے ایک کو دیکھا ہے سب کو دیکھ لیا ہے"۔ اور یہ بھی بہت صحیح ہے کہ قریب قریب ایک ہی رسم سب مین ادا ہوتی ہے۔ وہی وحشیانہ رونق وہی زرق برق پوشاکین وہی بیش قیمت جواہرات وہی کیفیتین اور صدائین وہی اختلاف السنہ وہی گھوڑون کی ٹاپون کی آواز وہی ہاتھیون کا سونڈ اُٹھانا وہی دفون کی کڑک اور وہی توپخانہ کی گرج سب دربارون مین ہوتی ہے لیکن اگر ہم اِس دربار لاہور کے محض خارجی امور یعنی موجودہ رئیسون کی تعداد اُنکے علاقہ کی وسعت اُنکے رعب کی کیفیت اُنکے خاندانون اور فرقون کی کثرت کسیقدر غور کے ساتھ لحاظ کرین تو ہمکو معلوم ہو جائے کہ صرف تماشہ ہی کے اعتبار سے اُسکی کیفیت ایسی نہ تھی جو اُسوقت تک ہندوستان مین کبھی نہین دیکھی گئی تھی اور اگر ہم اِس سے زیادہ غور کرین اور ہر شخص کی اُس ذاتی دہشت اور تعظیم کے خیالات کا لحاظ کرین جو بیشک میر مجلس کی نسبت کیے جاتے تھے تو ہمکو دریافت ہو جائے کہ جو کیفیت و عظمت اِس دربار کی تھی وہ نہ اُسکے قبل یا بعد کسی دربار مین اب تک نہین پائی گئی۔

سوا ے سر جان لارنس کے کوئی شخص ایسی جمیعت لاہور مین فراہم نہین کرسکتا تھا۔ رنجیت سنگھ کے امکان مین بھی یہ بات نہین تھی۔ جس دل سے سرداران حاضر دربار سر جان لارنس کا خیال کرتے تھے اُس طور پر کسی شخص کا خیال نہ کیا جاتا۔ پس اُنکی سوانح عمری مین اگر ایک مختصر باب اُس کیفیت کے بیان کرنے کو علیحدہ نہ کردیا جاتا جسمین اُنکی ممنون فتحمندیون امید و بیم اور اُنکی پر ماجرا زندگی کی یادگارون کا لب لباب یکجا ہوا تھا تو کچھ بھی نہ ہوگا۔

دار السلطنت پنجاب مین سر جان لارنس کے پہونچنے کے بہت روز قبل سے کل صوبون مین ایک کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ دہلی کے چاندنی چوک کے نامی جوہریون نے اپنے یہان کے پُر آب و تاب جواہرات کے ذخائر وایسرائے کے دکھلانے کو لاکر جمع کردیے تھے تمام سڑکین (اور گرینٹ ٹرنک روڈ کی کیفیت بھی کچھ اس سے کم نہ تھی) ہندوستانی رجواڑون کے بڑے بڑے جلوسون سے کھپا کھپ بھری تھین راستہ بند تھا۔ یہ راجہ مہاراجہ لوگ ایک دوسرے پر عظمت و اقتدار مین سبقت حاصل کرنے کی غرض سے کاہلی کے ساتھ عجلت کرتے ہوے اپنے منزل مقصود پر چلے جاتے تھے۔ پھر لقرئی ہودے حد سے زیادہ سجے ہوے پالکیان ہاتھی اونٹ گھوڑے خچر بیل پیدل سپاہی ڈھالین اور اپنے قد سے طول مین ڈیوڑھی بندوقین لیے ہوے اور سوار زرہ اور خود پہنے ہوے اِن سب چیزون سے ایک ایسی کیفیت معلوم ہوتی تھی جو بالکل بوقلمونی اور خوبصورتی سے خلط ملط تھی۔

۱۳- اکتوبر کو خود مختار یا باج گزار رئیسون مین سے آخری اور سب سے بڑے رئیس یعنی رنبیر سنگھ مہاراجہ جمون کشمیر پانچ ہزار ہمراہیون کے ساتھ اُس میدان مین آکر پہونچے جسکو بحیثیت والی ملک شہر کے باہر اُنھون نے اپنے لیے منتخب کرالیا تھا۔ اُنکے ہمراہی رونق دار پوشاکین پہنے ہوے تھے لیکن اُنکی خاص پوشاک سفید ململ کی تھی جو سادہ وضع کی خودنمائی تھی پگڑی البتہ سادہ وضع کی نہین تھی وہ تکلف ظاہر کرتی تھی۔ وہ کاہی رنگ اور سفید ریشم کی تھی جسمین سنہرا حاشیہ تھا اور اُسمین طُرّہ کا صرف ایک پر لگا تھا جو ایک چمکدار جواہر مین بندھا ہوا تھا۔ مہاراجہ پٹیالہ اُنکے آنے کے کچھ پیشتر داخل ہوے تھے اور اب سب تیاری ہوگئی تھی صرف وایسرائے کے آنے کا انتظار تھا۔

سر جان لارنس چند روز پیشتر ہی شملہ سے روانہ ہوچکے تھے اور ہر ہر منزل کے بعد زیادہ زیادہ مالوف صورتین اور کیفیتین اُنکو نظر آتی تھین۔ امرتسر مین آرتھر رابرٹس نے جو غدر کے نازک زمانہ مین لاہور کے کمشنر تھے اور اب ترقی پاکر پنجاب کے جوڈیشل کمشنر ہوگئے تھے ڈونلڈ میکلیوڈ نے جو اب تک پنجاب کے فینانشل کمشنر تھے اور سر رابرٹ منٹگمری نے جو وہان کے لفٹنٹ گورنر تھے اُنکا استقبال کیا۔ پُرانے دوستون کی یہ ملاقات عجیب لطف کی تھی اور اگر اُس تاریخی دن کو کوئی شخص گورنر جنرل کے برابر خوش اور نازان ہونے کا مستحق تھا تو وہ شخص وہی تھا جو بکمال قابلیت پنجاب کی لفٹنٹ گورنری پر مامور تھا اور اب اِس بات سے انتہا سے زیادہ مرتبے کو خوش تھا

کہ وائسرائے کا استقبال اپنے مہمان کے طور پر کریگا اور وہ شخص ہمیشہ کے تندرست اور نوجوان سر رابرٹ منٹگمری تھے۔
گورنر جنرل کے دوستون نے ایک ہی نظر مین دیکھ لیا (اور سوا اسکے وہ کچھ اور خیال نہین کر سکتے تھے) کہ تبدیلی حیثیت سے اُنکی وضع کچھ نہین بدلی تھی۔ ایک شخص جو اُس موقع پر موجود تھا بیان کرتا ہے کہ "وہ وہی سادی پوشاک پہنے تھے۔ اُنکے ہاتھ پانون اور سر اُسی زور کے ساتھ حرکت کرتا تھا اور طرز تقریر اُسی طرح کا پُرزور تھا اور اُسی طرح اشارہ کرکرکے ہر بات کو کہتے تھے"۔ لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر پہونچ کر جسکا پہلا پھاؤڑا چھ برس پیشتر
ص ۱۴۴ اُنھون نے اپنے ہاتھ سے کھودا تھا اُنھون نے دیکھا کہ تمام درباری اور تمام باشندگان شہر چہ ادنیٰ چہ اعلیٰ اُن کے استقبال کو حاضر ہین۔ کم عمر مہاراجہ پٹیالہ جو چمکدار ہیرے لگائے ہوے تھے اور خُردسال مہاراجہ جھند دونون موجود تھے سر جان لارنس دونون کے ساتھ بہت تپاک سے ملے کیونکہ اُنکے بزرگون نے غدر کے زمانے مین نازک وقت پر انگلستان کی مدد کی تھی۔ مہاراجہ کپورتھلہ بھی موجود تھے جنکو سر جان لارنس کے ہاتھ سے ایک یا دو دن بعد اپنی مشہور خدمتون اور ذاتی قابلیتون کے صلہ مین ستارۂ ہند کا خطاب ملنے والا تھا۔ اسٹیشن کے باہر ہر مقام جہان مناسب جگہ تھی اور ہر ایک درخت کے سایہ مین جوق جوق ہندوستانی جمع تھے اور سب اِس امید مین تھے کہ اُنکی مانوس آواز کو ایک دفعہ سُن لین یا اُنکے مالوف چہرے کو ایک نظر دیکھ لین۔ اُنہین سے زیادہ لوگ بالکل محروم نہین گئے اور جو لوگ جاننے اور پہچاننے والے تھے اُنہین سے بہتیرون سے دو ایک الفاظ مہربانی کے کہے گئے اُنکی پُشت پر دست شفقت پھیرا گیا۔

لیکن یہ ہفتہ کام کرنے اور بازی کرنے اور دھوم دھام کا بھی تھا۔ اُس شب کو سر جان لارنس گورنمنٹ ہوس کے ایک اسٹیٹ ڈنر مین مدعو کیے گئے۔ دوسرے روز صبح کے وقت یعنی پندرھوین تاریخ شنبہ کے دن دس بجے ایک لیوی دربار ہوا اور اُسکے بعد بڑے بڑے سردارون کا ایک خاص دربار ہوا جنہین سے ہر سردار نے پندرہ پندرہ منٹ وائسرائے سے باتین کین۔ اِس ملاقات مین صرف مشرقی طریقہ کی صاحب سلامت نہین ہوئی۔ سر جان لارنس کو اسمین ملکہ نہین تھا۔ بلکہ سنجیدگی سے عمدگی کے ساتھ ملک کی حالت اور ہر ایک راجہ کے علاقہ کی بابت بات چیت ہوئی اور اُسکے بعد جو صلہ دلانے اور نصیحت کے طور پر چند الفاظ بیان کیے گئے۔ سہ پہر کو سر رابرٹ منٹگمری نے شالامار باغ مین جو بہت مشہور ہے اور مشرق کے اُستاد فن صنعت شاہ جہان کا بنوایا ہوا ہے ایک دعوت کی۔ فی الحقیقت شمال مغربی ہند مین چند ہی ایسے شہر ہونگے جہان شاہجہان نے کوئی دلکش عمارت نہ بنوائی ہو اور اگر ایسا ہو تو کوئی شہر نہین تھا جسمین اُنکا ہاتھ لگا ہوا اور وہ ہمیشہ کے لیے آراستہ نہو گیا ہو۔

سولھوین تاریخ اتوار کا روز سیر و تفریح مین بسر ہوا جیسا کہ سر جان لارنس اور اُنکے تابعین پنجاب نے

ہمیشہ کوشش کی تھی کہ اُسکا بندوبست رہے کہ چاہے جیسا کوئی کام یا کوئی تقریب درپیش کیون نہو لیکن اُس روز ضرور تعطیل رہے۔ وہ شنبہ کو ستر ھوین تاریخ سر جان لارنس ایک بڑے کام مین مشغول ہوے اور وہ کام ایسا تھا کہ گو وہ اُسکے بڑے شائق تھے لیکن اُنکی بھی طبیعت اُس روز سیر ہوگئی یعنی چھ بجے صبح کے اُنھون نے سردارون کی بازدید شروع کی۔ ناشتہ کے بعد چار گھنٹہ تک وہ اعلیٰ افسرون سے انجنیری کے چند اہم کامون کے متعلق جو ملتان مین شروع ہونے والے تھے بحث کرتے رہے۔ ٹفن کے بعد اُنھون نے گورنمنٹ اسکولون کے مدرسون اور طلبہ سے جو امتحان کے قریب ہونگے اور اُنسے ملاقات کرنے کی غرض سے جمع ہوے تھے باتین کین اور اُن سب مین اُنھوننے خاص خبرگیری کے لیے مولراج کے کم سن بیٹے کو منتخب کیا جو ملتان کا دیوان تھا اور اگر اُسنے بیباکانہ کاروائی نہکی ہوتی تو پنجاب برٹش گورنمنٹ کے قبضہ مین بہت دیر کو آتا یا کچھ عجب نہین تھا اگر ہرگز اُسکے قبضہ مین نہ آتا۔ سہ پہر کو ایک بڑی جماعت کے روبرو اُنھون نے راجہ کپور تھلہ کو ستارۂ ہند کا تمغہ دیا۔ اُنکی اسپیچ ہندوستانی زبان مین تھی چنانچہ جو لوگ جمع تھے ایک ایک حرف اُسکا سمجھ سکے۔ اُنھون نے راجہ مذکور کی دوستی اور اُنکی نامی گرامی خدمتون کا تذکرہ کیا۔ شام کو لارنس ہال (یہ ایک عمارت ہے جسکو اُنکے دوستون نے اُنکی خدمات پنجاب کی یادگار مین تعمیر کرایا تھا اور جس پر جلی خط سے صرف سادہ سادہ نام "جان لارنس" لکھا تھا) حسب ضابطہ کھولا گیا۔ اس کل تقریب کی اصل کیفیت جو دیکھنے مین آئی تھی منٹگمری کی سادی اور محبت آمیز اسپیچ تھی جسمین اُنھون نے اپنے افسر کی تعریف کی تھی اور سر جان لارنس نے بھی اُسی طرح کی سادی اور اُس سے بھی زیادہ دلفریب تقریر مین اپنے ہمعصرون اور نامی گرامی مردون کا ذکر کیا۔ اس موقع پر بہت سے لوگ رونے لگے تھے اور بہتیرے آبدیدہ ہوگئے تھے۔ اسپیچ کے ایک مقام پر جو آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے خود گورنر جنرل اپنے جوش غم کو ضبط نہ کر سکے۔

سر منٹگمری نے بیان کیا کہ۔

جنٹلمینو اور لیڈیو مین اسکو ایک بڑا فخر سمجھتا ہون کہ مجکو وائسرائے اور گورنر جنرل سر جان لارنس کے جام صحت کے تجویز کرنے کا موقع دیا گیا ہے ۴۵ برس سے زیادہ عرصہ ہوا جب سے مین اُنسے واقف ہون۔ ہم لوگ آئرلینڈ مین ہم مکتب تھے اور اسی طرح اُنکے نامی گرامی بھائی ہنری اور جارج لارنس بھی ہم مکتب تھے (نعرۂ خوشی) ہم لوگ بہت عرصہ تک جدا رہے اور پھر آپس مین اُسوقت ملاقات ہوئی جب الحاق پنجاب عمل مین آیا۔ اُسوقت مین نے دیکھا کہ سر جان لارنس جو پیشتر ایک لڑکے اور اپنی طبیعت کے آدمی تھے اب ایک تجربہ کار اور مستقل مزاج شخص ہوگئے ہین۔ وہ ظاہر و باطن مین یکسان صاف باطن قوی و توانا جفاکش منصف اور بے لوث شخص تھے ہر شخص اُنسے ڈرتا اور اُنکی تعظیم کرتا تھا اور انتظام اور صوبون کے لیے ایک نمونہ ہوگیا (نعرۂ خوشی) ملک پنجاب مین اُنکی کارروائی دوآبہ جالندھر سے شروع ہوئی۔ وہان کے لیے لارڈ ہارڈنگ نے اُنکو منتخب کیا تھا اور بعد کو لاہور مین طلب کیے اور آخر کار چیف کمشنر مقرر ہوے۔ اسکے بعد ۱۸۵۷ع آیا اُسکے واقعات ابھی تک لوگون کی یادداشت مین تازہ ہونگے۔ اُنکی علمداری کے

زمانہ مین پنجاب پر استحکام کے ساتھ قبضہ رہا۔ دہلی اگر فتح نہوتی تو ہندوستان ہاتھ سے نکل جاتا۔ پنجاب مین کسی طرف سے مدد نہین پہونچ سکتی تھی پنجاب کے کوہستانون اور میدانون سے ابتدا ہی مین ہندوستانی بہادر بھیجے جانے لگے۔ شہر پر قبضہ کر لیا گیا اور ہم لوگون کی کیا معنی تمام ہندوستان کی جان بچ گئی۔ (نعرۂ خوشی) انگلستان نے اُنکی اعلیٰ درجہ کی خدمات کا اعتراف کیا اور اُنکا نام دنیا بھر مین گھر گھر مشہور ہوگیا (زور سے نعرۂ خوشی) اور ہم لوگ جنھون نے اُنکے ساتھ ساتھ اور اُنکی ماتحتی مین کام کیا ہے اِس بات کو دیکھکر ناز کرتے ہین کہ وہ سلطنت کی جانب سے ہماری عہدہ پر مامور ہین اور اُسکو زینت دے رہے ہین۔ آج ہم لوگ یہان ایک ایسے ہال مین اُنکا خیر مقدم کرنے کو جمع ہوئے ہین جسکو اُنکے احباب پنجاب نے اُنکی یادگار مین تعمیر کرایا ہے۔ ہم بطور اپنے سابق چیف کمشنر اور سابق لفٹنٹ گورنر اور وائسراے کے اُنکا خیر مقدم کرتے ہین (نعرۂ خوشی) مین آپ سب لوگون سے بالانفراد اور بالاشتراک متقاضی ہوتا ہون کہ آپ سب لوگ سر جان لارنس کے جام صحت کے نوش کرنے مین میری شرکت کیجیے (زور سے دیر تک نعرۂ خوشی)۔

سر جان لارنس نے اِس شکرگزاری کے جواب مین بیان کیا کہ۔

سر رابرٹ منٹگمری لیڈیز اور جنٹلمینو۔ سر رابرٹ مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ کس تپاک سے آپ نے میرا جام صحت تجویز کیا اور لیڈیز اور جنٹلمینو آپ لوگون کا بھی ممنون ہون کہ آپ نے اِس عمدہ اور محبت آمیز طریقہ سے ٹوسٹ کا جواب دیا۔ مین نہین خیال کرتا کہ جو کچھ سر رابرٹ نے بیان کیا ہے مین اُن سب باتون کا مستحق ہون لیکن مجکو ضرور کہنا چاہیے کہ مین اُسکو پسند کرتا ہون۔ (قہقہہ اور نعرۂ خوشی) یہ صرف انسانی طبیعت ہے (نعرۂ خوشی) میری طبیعت سخت کہی گئی ہے۔ لیکن میری بات کا یقین کیجیے کہ آپ لوگون کی مہربانی سے وہ نرم ہوئی جاتی ہے۔ سر رابرٹ نے آپ لوگون کے سامنے بیان کیا ہے کہ چالیس برس پیشتر ہم لوگ ہم مکتب تھے۔ کیا خوب ہوتا اگر وہ چالیس برس نہ گذرے ہوتے چونکہ میری شادی ہوچکی اور لڑکے موجود ہین اِس سبب سے کچھ مضائقہ نہ تھا۔ خیر اب یہ بہت صحیح ہے کہ چالیس برس کا عرصہ ہوا جب ہم لوگ ہم مکتب تھے اور اُس مقام مین پڑھتے تھے جو تواریخ مین بہت مشہور ہے یعنی لنڈن ڈیری (نعرۂ خوشی اور قہقہہ) یہ مقام اِس بات کے واسطے بہت مشہور ہے کہ اُسنے بڑے انقلاب سے اپنے کو بچایا تھا۔ شاید ہم لوگون کی رگون مین شمالی آئرلینڈ کا قدیم خون بھرا تھا کیونکہ ہم لوگ اُسی حصہ سے آئے تھے اور جب وہ وقت ہندوستان مین آیا تو ہمکو اُس سے زیادہ بھاری انقلابات کا سامنا کرنا پڑا ڈیری کے قدیم محافظون کا خون ہم لوگون مین جوش کھانے لگا اور قدیم زمانہ کے جنگی گھوڑون کی طرح ہم لوگ اپنے کام مین مشغول ہوگئے (نعرۂ خوشی) لیکن جنٹلمینو مین سمجھتا ہون کہ جو کچھ مین نے کیا ہو میرے لفٹنٹ سر رابرٹ منٹگمری نے قریب قریب اُس سے زیادہ کیا (نعرۂ خوشی) جنٹلمینو اور لیڈیز جسوقت مین اُس خوفناک زمانہ کو یاد کرتا ہون تو مجھ سے کچھ بن نہین پڑتی ہے کہ اُس زمانہ پر فخر کرون یا اُس زمانہ کو یاد کر کے تاسف کرون جس وقت مین اپنی فوج کے اُن نامی گرامی کامون کو جو اُسنے دہلی مین انجام دیے تھے یاد کرتا ہون تو مجکو اپنی فوج اور اپنے ہموطنون پر خواہ وہ آئرش خواہ انگلش خواہ اسکاچ ہون فخر اور مباہات ہوتا ہے لیکن جسوقت مین اُن حافظون یا بہادرون کو یاد کرتا ہون جو دہلی مین مدفون ہین تو مجکو

معلوم ہوتا ہے کہ اصل مین کامیابی ہمکو جان لڑاکر حاصل ہوئی تھی۔ اُن لوگون مین جان نکلسن تھے۔ مین اُنکو ایسا شخص سمجھتا ہون جنکے بغیر انگلش لوگ بھی ہرگز دہلی کو فتح نہ کرسکتے۔ اب مین اور نہین کہہ سکتا ہون (نعرۂ خوشی) لیکن اتنا کہونگا کہ جب تک انگلش لوگ ہندوستان مین باقی ہین جان نکلسن کا نام کبھی فراموش نہوگا۔ اُس زمانہ مین بھی افسرون کی ایک جماعت میرے پاس تھی جوانپی مستعدی سرگرمی اور لیاقت مین ایسے تھے کہ ہندوستان مین اُسطرح کے لوگ اگر کبھی تھے یا تیار ہونگے تو اُنسے بڑھ کر نہونگے۔ اگر کسی طرح ہم لوگ اِس قابل ہوسکتے ہین کہ باقی حصۂ ہندوستان کے لیے نظیر ہون تو ہمکو اپنا صلہ بھی ملگیا۔ لیڈیو اور جنٹلمینو چھہ برس پیشتر اِس ملک سے بہت برسون تک کام کرنے کے بعد مین ضعیف الجسم ہوکر یہان سے گیا تھا لیکن سررابرٹ منٹگمری کو اپنے عہدہ پر چھوڑ گیا تھا۔ میرا لبادہ اُنسے بہتر کسی اور شخص کو پہنایا نہین جا سکتا تھا اور جسوقت مین اپنے چارون طرف نگاہ کرتا ہون اور خوشحال اور خوشدل لوگون کے چہرون اور ترقیون کو جو اُنکے ایام حکومت مین ہوئی ہین دیکھتا ہون تو بعض اوقات میرے دل مین یہ خیال گزرتا ہے کہ یہ لبادہ جسقدر جلد اُنکو پہنایا جاتا اُسیقدر بہتر ہوتا۔ (نعرۂ خوشی) مجکو پنجاب مین آنے کی بہت ہی خوشی ہوئی۔ جو کچھ مین نے دیکھا اُس سے مجکو کمال لطف حاصل ہوا اور میری خواہش تھی کہ تمام ملک پنجاب کی سیر کرتا۔ آج اِس شب کو آپ سب لوگون سے ملاقات ہونے کی مجکو بڑی خوشی ہے جس تپاک سے آپ نے میرا خیر مقدم کیا ہے اُسکا شکریہ مین ایک مرتبہ پھر ادا کرتا ہون اور آپ سب لوگون کی تندرستی اور خوشی کی دعا کرتا ہون۔ (زور سے دیر تک نعرۂ خوشی)۔

دوسرا روز یعنی اٹھارھوین تاریخ کا دن وہ تھا جسکے لیے وہ تمام تیاریان ہوئی تھین جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اُس روز وائسرائے کو عالیشان دربار مین ایسے رؤسا اور سردارون سے ملاقات کرنا تھی جو کسی سلطنت کے اور کسی صوبہ مین جمع نہین ہوسکتے تھے۔ شہر بمبئی جسکی آبادی قریب قریب ۰۰۰۰۰ ہے اپنے مختلف الاقوام باشندون پر بہت ناز کرسکتا ہے لیکن لاہور کی شہر پناہ کے باہر خیمون کا جو بھاری شہر بسا تھا اُسمین ۰۰۰۰ مسلح آدمی چھہ سو سردارون کی ہمراہیون مین تھے جنمین سے ہر ایک سردار کی شکل وشباہت پوشاک رنگ اور زبان ایک دوسرے سے مختلف تھی۔ قلعہ بابل مین یا یوم پنٹیکوسٹ کو مشکل سے اسطرح کا اختلاف السنہ مشاہدہ مین آیا ہوگا۔ اگر مشہور ڈینیس (گو وہ پچیس۲۵ مختلف زبانون پر قدرت رکھتا تھا) صرف اپنے "پانٹس" اور قرب جوار کے جبال السنہ ہی کا نہین بلکہ پنجاب اور اُسکے کوہستانون کا حاکم ہوتا تو وہ بھی مشکل سے اِس بات پر فخر کرسکتا کہ وہ اُنھین کی زبانون مین اپنی سلطنت کے ہر ایک فرقہ سے کہہ سن اور لکھ پڑھ سکتا تھا۔ اِس دربار مین پشاور کے ایسے زبردست جنگجو پہاڑی لوگ موجود تھے جو اگر رنجیت سنگھ کا زمانہ ہوتا تو کبھی وہان نہ آتے اور ہنسی مین ٹال دیتے اِس دربار مین کوہ سلیمان کے جنگلی اور مطلق العنان لوگ آئے تھے جنکی صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ صرف ایک موہومی جھگڑے یا ذرا سے مال غنیمت پر اپنے عزیز ترین احباب کی گردن کاٹ ڈالین گے۔ اِس دربار مین ص ۹۴

کابل کا ایجنٹ سفیر بھی مع اپنے بیشمار ہمراہیون کے موجود تھا- قدیم زمانہ کے راجپوت لوگ کانگڑہ کے پہاڑون سے آئے تھے- پستہ قد گورکھا لوگ تبت کی سرحد سے آئے تھے- مالوہ اور مانجھا کے ریشائیل سکھ بھی موجود تھے جنمین بعض لوگ وہی تھے جنھون نے مقام فیروزشاہ اور چلیان والا مین ہماری سلطنت کو ہلا دیا تھا اور بعد ازان دہلی کے سامنے اُسکے بچانے مین کوئی بات اُٹھا نہین رکھی تھی- بالآخر قوقند (یہ وہ شہر ہے جسکا نام سکھون اور افغانون کو نہ معلوم ہوگا اور جو دریاے جیحون کے اُس پار کے نیم معدوم ملکون مین واقع ہے) کے ایلچی تھے جو صرف پہلے ہی پہل "عالیشان گورے زار" کے مقابلہ مین انگلش لوگون کی مدد مانگنے آئے تھے اور جو اسوقت بھی وسط ایشیا کے جنگلون مین برابر کشت وخون کرنے سے باز نہین آتے تھے اور بہت دنون کے بعد دھکیون سے خائف ہوے-

دربار کے لیے جو مقام منتخب کیا گیا تھا وہ بہت خوبصورت اور دلفریب تھا- یہ ایک ہرا بھرا اور پُرفضا میدان تھا نصف میدان دریاے راوی سے گھرا ہوا تھا- یہ وہی مقام تھا جہان پچاس برس قبل احمد شاہ دُرّانی نے کمپ قائم کیا تھا اور پچیس برس بھی نہین گذرے تھے کہ رنجیت سنگھ نے اپنی عین فتوحات کے زمانہ مین اپنی عالیشان اور اُسوقت تک بے نظیر سپاہ کا متواتر اجتماع کیا تھا- وہان مسجد تھی جسکے گنبد اور مینار سنگ مرمر کے تھے اور جو اسواسطے یادرہیگی کہ سکھون اور مسلمانون مین اُسی کے بابت نفاق پڑا تھا- وہان رنجیت سنگھ کا قلعہ تھا- رنجیت سنگھ کی تخت گاہ اور اُنکی قبر تھی- اکثر تواریخی چیزین اِس مقام مین اسی شہر پنجاب کی تھین- اِسکے سوا اور جو کچھ نگاہ تلے پڑتا تھا وہ اُن قوت کا مظہر تھا جو اُس سے اور اُسکی راہ سے جاتی رہی تھی اور جو خراب خواہ اچھے طور پر اُسکی جگہ قائم ہوئی تھی- اُسکا بیٹا اور وارث فی الحال ایک پرَیوِٹ اِنگلِش جَنٹِلمَین تھا اور اپنی خوشی سے ایک عیسائی ملک مین عیسائی مذہب کا معتقد ہو کر رہتا تھا اُسکی زوجہ یعنی اُسکی ازواج سے پچھلی عورت ابھی اطراف لندن مین انتقال کر چکی تھی اور کوہ نور یعنی وہ بینظیر ہیرا جو ایرانی افغانی اور سکھ بادشاہون کے تاج مین رہ چکا تھا سَر جَانْ لَارِنْس کے دست اور جیب مین پہونچ چکا تھا اور چھ ہزار میل کے فاصلہ پر ملکۂ اِنگلِسْتَان کے تاج مین چمک رہا تھا-

آیا یہ انقلاب عظیم اور جو کچھ واقع ہوا یا ہونے والا تھا اُس سے خرابی یا بہبودی متصور تھی- جو جگمگاتی ہوئی صورتین یہان دکھائی دیتی تھین اگر اُن سے قطع نظر کرکے کوئی شخص خیال کرتا تو یہان خیال کرنے کا بہت صالح تھا

صبح کو نو بجے تک ہر شخص بھاری شامیانہ مین پہونچکر اپنی اپنی مناسب جگہ پر بیٹھ جاتا تھا- لیکن اِس خیال سے کہ انتظام مین کوئی کسر نہ باقی رہ جائے وَائِسرَاے نے اپنی عمر بھر مین اِس موقع پر دیدہ و دانستہ آدہ گھنٹہ کی تاخیر کی اور اِس آدہ گھنٹہ کی تاخیر مین اُدھر تو لوگون کا اشتیاق زیادہ بڑھگیا اور اِدھر اِس بات کا بھی وقت ملا کہ زرق برق پوشاکون کو دیکھ لیا جائے اور چھ سو آدمیون کی عجیب وغریب تواریخ پر جسمین سے ایک ایک کرکے ہر ایک شخص

کُل مجمع کی رونق تھا خیال کرلیا جائے - مثلاً وہان راجہ جمند سفید ململ کا لباس پہنے ہوے تھے جسپر زمرد اور ہیرا جڑا ہوا تھا اور زرد رنگ کی پگڑی باندھے ہوے تھے - مہاراجہ پٹیالہ کُل سکھون کے سردار ایک قیمتی معطر پوشاک پہنے ہوے تھے جو زمرد اور موتیون سے بالکل مرصّع تھی - راجہ کپورتھلہ ستارہ ہند کا تمغہ لگائے تھے - راجہ فریدکوٹ سر سے پیر تک اصل خالصہ زرد رنگ کے کپڑے پہنے تھے -

اور جو لوگ کچھ واقعات سے آگاہی رکھتے تھے اُنکی نظرون مین سرداران مجتمعہ دربار کی اوضاع اور اطوار اُسی طرح کے مختلف معلوم ہوتے تھے جیسی اُنکی پوشاکین تھین - وہان کانگڑہ کے کٹوچ خاندان کا سردار تھا گویہ سردار معزول تھا لیکن راجپوتون کے ایک نہایت ہی قدیم خاندان کا شخص تھا چنانچہ یقین کیا جاتا تھا کہ ڈہائی ہزار برس گذشتہ تک اُسکے خاندان کا پتہ لگتا تھا جس مین چارسو اسّی پشتین گذری تھین اور انمین سے ہر ایک شخص راج کرچکا تھا - دو پنڈت سکھ فرقہ کے تھے دونون بلافصل گرونانک بانی مذہب سکھ کی اولاد سے تھے - وہان
ص ۱۴۵
وہ سکھ سردار موجود تھا جو سوارون کے زمرہ مین سب سے بہتر شہسوار ہو کر چلیان والا کے توپخانہ کو چلائے گیا تھا - وہان ایرانی قزل باش تھا جسنے انگلش قیدیون (جنمین بہت سی انگلش لیڈیان اور بچّے تھے) کو افغانون کی مہلک لڑائی مین مرتے مرتے بچالیا تھا - وہان نہال سنگھ چاچی جو سرجان لارنس کا الحاق کے زمانہ سے لیکر آیندہ تک معتمد مشیر رہا تھا موجود تھا - وہان راجہ صاحب دیال بھی تھے جو اُس زمانہ مین لیجس لیٹیف گونسل کے ممبر تھے - اور جیسا کہ امید کی جاسکتی ہے نہایت ہی کم سن اور نہایت مسن اور لحیم شحیم تنومند اور خوبصورت سب طرح کے لوگ موجود تھے - کم عمر نواب لوہار و سات برس کے ایک لڑکے تھے جنکا سب رتبہ مثل مسن رئیس کے کیا گیا - اور پھر نواب دوجانہ ایسے لحیم شحیم تھے کہ لوگ تین اسٹون کی برابر اُنکا وزن بتاتے تھے - دربار کے خیمہ کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جانے مین اُنکی سانس پھول گئی - اور جو کرسی بیٹھنے کے لیے اُنکو دی گئی تھی اُسمین اُنکا جسم اُسوقت تک نہ سماسکا جب تک کرسی کے دونون بازو کاٹ نہ ڈالے گئے -

بالآخر راجہ فریدکوٹ تھے جو فالج کے عارضہ سے ایسے مشلول ہوگئے تھے کہ جب وائسرائے سے اُنکی ملاقات کی باری آئی تو لوگ پلیٹ فارم تک ہاتھون سے سنبھال کر اُنکو لے گئے اور اُسوقت سرجان لارنس اُنکو آگے بڑھنے کی زحمت سے بچانے کی غرض سے خود اپنے تخت سے اُٹھ کھڑے ہوے اور زردوزی کپڑے کے فرش تک خرامان خرامان چلے آئے تاکہ اُن سے ملاقات کرلین - راجہ ممدوح اپنی علالت کی بنیاد پر وائسرائے کی طلبی کے موقع حاضر ہونے مین بخوبی عذر کرسکتے تھے لیکن مثل اور لوگون کے اُنھون نے قصد مصمم کیا تھا (یہ ایک چشمدید گواہ نے مجھ سے بیان کیا تھا جسکا مین اس کام کے لیے مشکور ہون) کہ چاہے جو کچھ ہو مگر مین اُس وائسرائے کو ضرور دیکھونگا

سلہ مسٹر لیپل گریفن کا آرٹکل مندرجہ اخبار لاہور کرانکل مطبوعہ ۲۰ - اکتوبر ۱۸۶۴ء

جسکے نام سے شمالی ہند کا ہر شخص ڈرتا اور اُس سے محبت کرتا تھا"۔ چنانچہ تمام خطرون کی جوکھم اُٹھا کر وہ آئے اور اُسکا صلہ بھی پایا۔

آخرکار تعطل کا وہ نصف گھنٹہ ختم ہوا اور جسوقت وائیسرائے کی چو اَسپہ گاڑی خیمہ کے قریب پہونچی تو سپاہیون نے جو سڑک پر دورویہ قطار باندھے کھڑے تھے سلامی دی بینڈ باجا بجنے لگا شاہی سلامی کی پہلے
ص ۳۵۴ توپ سر ہوئی اور اُسکے بعد جب سرجان لارنس اپنے تمام تمغے لگائے ہوے لیکن حاضرین دربار بھر مین سب سے زیادہ سادہی وضع کے کپڑے پہنے ہوے پلیٹ فارم پر جو زر دوزی کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا چڑھے اور تخت پر جاکر بیٹھے تو ہر شخص سروپا تعظیم کے واسطے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُنکے داہنی جانب مہاراجہ کشمیر اور اُنکے بعد دوسرے رؤسا و سردار بترتیب مدارج بیٹھے۔ بائین جانب سررابرٹ منٹگمری سرہنری مین سرڈونلڈ میکلیوڈ اور پنجاب کی مختلف قسمتون کے کمشنر بیٹھے اور تخت کے پیچھے ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر اور صوبہ کے دوسرے افسر جو سب تین سو کے قریب تھے قطار در قطار بٹھائے گئے۔ اگر سات برس پیشتر امتحان کے زمانہ مین سرجان لارنس نے پہلوتہی کی ہوتی یا متزلزل ہو کر رہ گئے ہوتے اور جو بات اُنمین تھی اگر دم بھر کے لیے بھی اُنھون نے اُسکا برتاو نہ کیا ہوتا تو معلوم نہین کہ اُس رونق دار مجمع کے کتنے لوگ اُس روز شریک ہونے کو زندہ نہ رہ گئے ہوتے (اس بات کا اُس جماعت کے چند ہی آدمیون نے نہین خیال کیا تھا) جسوقت پچھلی توپ کی گرج موقوف ہوئی تو وائیسرائے اُٹھکر کھڑے ہوے اور گرمجوشی اور فصاحت سے ہندوستانی زبان مین جس مشترک زبان کو ہندوستان کا ہر شخص سمجھتا ہے یا ہر شخص کو اُسے سمجھنا چاہیے سرداران مجتمعۂ دربار سے خطاب کیا۔ اُنکے الفاظ سادے اور پرزور تھے۔ گویا وہ ترجمان دل تھے اور سامعین کے دلون پر فوراً اُنکا اثر پیدا ہوا۔ اور جسوقت اُنھون نے جان لارنس کے رعب دار چہرہ کو دیکھا اور اُنکی برجستہ اور بہادرانہ تقریر کو سنا ہوگا تو ضرور اُنکو معلوم ہوا ہوگا کہ اُنمین جسمانی اخلاقی اور دماغی سب طرح کی قوت بخوبی تمام پائی جاتی تھی۔

مہاراجو راجو اور سردارو میری تقریر کی طرف متوجہ ہو۔ مین آپ لوگون کے درمیان تقریباً چھ برس کے بعد پھر آیا ہون اور جس مہربانی سے آپ لوگون نے میرا استقبال کیا ہے اُسکا شکریہ ادا کرتا ہون۔ مجکو بڑی خوشی ہے کہ اِتنے قدیم دوستون کی مجکو ملاقات حاصل ہوئی اور جو لوگ گذر گئے اُنکے چلے جانے کا افسوس کرتا ہون۔

رئیسو اور سردارو۔ میری طبیعت بہت خوش ہوئی کہ اِس دربار مین چھ سو کے قریب آپ لوگون کو مجتمع پاتا ہون۔ مین اپنے سامنے بہت سے دوستون کے چہرے دیکھ رہا ہون۔ مین اپنے پُرانے رفیقون کے بیٹون مہاراجہ کشمیر و پٹیالہ سکھ سرداران مالوہ و مانجھا راجپوت سرداران کوہستان مسلمان ملکان پشاور و کوہاٹ سرداران دیرہ جات و ہزارہ و دہلی کو پہچانتا ہون۔ یہ سب لوگ اپنے پُرانے فرمانروا کی عزت افزائی کرنے کو مجتمع ہوے ہین۔

میرے دوستو مجکو بیان کرنا چاہیے کہ نامی گرامی ملک انگلستان آن تمام معاملات کا جو ہندوستانیون کی بہبودی ص ۴۵۳
آسایش اور فلاح سے متعلق ہین دل سے خیال رکھتا ہے مجکو آگاہ کرنا چاہیے کہ جب مین اپنے وطن مالوفہ کو واپس گیا اور حضور ملکہ معظمہ کی خدمت مین حاضر ہونے کا مجکو شرف حاصل ہوا تو کس مہربانی سے حضور ممدوحہ نے اپنی مشرقی رعایا کی خیر و عافیت پوچھی مجکو کہنا چاہیے کہ جسوقت ملکہ معظمہ نے مجکو وائسراے ہند مقرر کیا تو کس محبت سے یہ کام میرے سپرد کیا کہ مین آپ لوگون کی خبرگیری رکھون شاہزادۂ البرٹ شوہر مرحوم حضور ملکہ معظمہ جنکی عظمت اور خوبیون کا شہرہ تمام عالم مین مشہور ہے اس ملک کے متعلقہ حالات سے بخوبی تمام واقف تھے اور ہمیشہ جناب مرحوم کی یہ دلی خواہش رہی کہ ہندوستانی رعایا کو خوش اور مرفہ حال دیکھین۔

میرے دوستو پہلے پہل جب مین نے لاہور کو دیکھا تھا اُسوقت سے اب تک اٹھارہ برس کا عرصہ ہوا۔ تیرہ برس تک مین پنجاب مین رہا بہت برسون تک میرے بھائی سر ہنری لارنس اور مین نے اس وسیع ملک پر حکومت کی۔ آپ سب لوگ اُن سے خوب واقف ہین اور اُنکی یادداشت ہمیشہ آپ لوگون کے دلون مین تازہ رہیگی کہ وہ ایک ایسے حاکم تھے جو اپنی رعایا کے سچے دوست تھے مین صحیح صحیح بیان کرسکتا ہون کہ جس زمانہ سے مجکو اس سرزمین کی حکومت حاصل ہوئی اُسوقت سے اُس کام کے انجام کرنیز جسکی ہم لوگون نے ذمہ داری کی تھی اپنے وقت اور اپنی محنت اور اپنی تندرستی کو ہم نے عزیز نہین کیا۔ ہم نے ہر درجہ اور ہر فرقہ کی رسم و رواج اور خیالات اور حاجتون سے واقفیت پیدا کرنے کی کوشش کی اس صوبہ کے چند ہی حصے ایسے ہونگے جنکو مین نے دیکھا نہوگا اور مین امید کرتا ہون کہ اُنکو مین نے جو نہین دیکھا تو کسیقدر اچھا نہین ہوا جب سے برٹش حکومت جاری ہوئی اُسوقت سے ہر قسم کا ٹکس کم ہو گیا نہرین اور سڑکین تعمیر ہوئین اور تعلیم کے اسکول قائم ہوے۔ اعلی سے ادنی درجہ تک سب لوگ خوش ہین اور خیرخواہی ثابت کرتے رہے جب ۱۸۵۷ء مین بڑا فوجی بلوہ ہوا تھا تو اُسکے فروکرنے مین اُنھون نے بڑی عمدہ مدد دی۔ سردارون نے اپنے یہان کی فوج کے حصے لاکر جمع کردیے جنھون نے وفاداری سے کام کیا اور ہزارہا پنجابی سپاہی ہمارے جھنڈون کے نیچے جمع تھے اُن لوگون نے برٹش سپاہیون کے ساتھ اُس نام اور سختیون مین حصہ پایا جو اُس مناقشۂ عظیم مین واقع ہوئی تھین۔

سردارو اور جنٹلمینو۔ اگر فرمان روایان ملک کے لیے یہ بات قرین عقل ہے کہ وہ رعایا کی زبان کو سمجھین اور اُن کے خیالات کی قدر کرین تو ویسا ہی یہ امر بھی ضرور ہے کہ رعایا اُسی طرح اپنے فرمانروایون سے واقفیت حاصل کرے۔ یہی ایک طریقہ ایسا ہے جس سے دونون درجون کے لوگ خوشی سے آپس مین بسر کرسکتے ہین اس بات کے واسطے مین آپ لوگون سے اصرار کرتا ہون کہ آپ اپنے لڑکون اور لڑکیون کو بھی تعلیم کیجیے گا۔

انگلش حکومت سے جو اصلی فوائد آپ لوگون کو حاصل ہوے ہین اُنمین سے صرف ایک بات کو مین اور بیان کرونگا اُس سے ملک مین بہت سے اعلی درجہ کے منتظم تیار ہوگئے۔ ہمارے ہموطنون سے بعض نہایت ہی لائق اور نہایت ہی مہربان افسر

پنجاب مین ملازم رہے ہین - اعلی سے ادنی تک ہر شخص عمدہ فرمان روا کی قدر کرتا ہے - آپ کے یہان ایسے ایسے لوگ موجود ہین
جیسے سَر رابرٹ منٹگمری مِسٹر ڈونلڈ میکلیوڈ مسٹر راجرٹس سَر ہربرٹ ایڈورڈس کرنیل لیک اور کرنیل جان بیچر یہ سب وہ ص ۵۵۴
افسر ہین جو ہمیشہ آپ کی خدمتون مین مشغول رہے -

اب مین صرف اسقدر اور بیان کرونگا کہ مین خالق اکبر سے جو تمام فرقون اور اِس دنیا کے تمام باشندون کا خدا ہے اس بات کی دعا کرتا ہون
کہ وہ آپ لوگون کی حراست و حفاظت کرے اور آپ کو انصاف سے محبت رکھنا اور ظلم سے نفرت کرنا سکھائے اور آپ
سب لوگون مین سے ہر شخص کو اِس قابل کرے کہ جہان تک آپ لوگون سے ممکن ہے مختلف طریقون سے نیکی کرین - جو کچھ
آپ کی اصلی خواہش ہو خدا اُسکو پورا کرے - جب تک مین زندہ رہونگا اُسوقت تک اُن ہمسایون کو جو مین نے پنجاب مین گزارنے مین
اور اُن دوستون کو جن سے مجھ سے ملاقات ہوگئی تھی فروگذاشت نہ کرونگا -

وارن ہیسٹنگز کے زمانہ سے اب تک سواے سَر جان شور کے ایسا کوئی گورنر جنرل نہین تھا جو خواہش کرنے کی
حالت مین بھی اِس قابل ہوسکتا کہ دیسی سردارون کے روبرو خاص اُنکی زبان مین تقریر کرتا اور یہ امر مشتبہ ہے
کہ آیا اِس قابل ہوسکنے کی حالت مین وہ اِس بات کی خواہش کرتا - بہرحال یہ ایک خاطرداری اور راستبازی اور
اعلی درجہ کی حکمت عملی کا فعل تھا جو سَر جان لارنس سے ظہور مین آیا جس سے حاضر و غائب ہر شخص خوش ہوا
اور خیال کیا گیا کہ یورپین اور ایشیائیون یعنی حاکم و محکوم کے مابین جو دیوار حائل ہے وہ اِس سے منہدم ہو جائیگی
علی العموم بڑے دربارون مین فارن سکرٹری جسکو خواہمخواہ مشرقی زبانون سے آگاہی حاصل ہوتی ہے گورنر جنرل کے
پیچھے کھڑا ہوتا ہے اور لارڈ کے منہ سے جو الفاظ نکلتے ہین جہان تک عمدگی کے ساتھ ممکن ہوتا ہے اُنکا ترجمہ کرتا جاتا ہے
لیکن یہ بات آسانی سے سمجھ مین آسکتی ہے کہ شان و شوکت اور کل کیفیت کی اصلیت کا لطف اِس کارروائی سے
کسقدر جاتا رہتا ہے جس شخص نے دربار لاہور اور اُس کیفیت کو جو سَر جان لارنس کی تقریر سے منکشف ہوئی تھی
دیکھا ہے اُسکو اِس بات مین کوئی شبہہ نہ رہ گیا ہوگا کہ جو علمی و عملی عذرات سِویلین وائسرائے کی تقریر پر
کیے جاتے تھے وہ اُسوقت بالکل رفع دفع ہوگئے تھے جب وہ وقت آیا تھا جو آپ اپنی نظیر تھا اور جب وہ
سِویلین جو قریب قریب اِس بے نظیر عزت کے لیے منتخب کیا گیا تھا ایک نامور اور ذی حیثیت اور صاحب لیاقت
اور مستقل مزاج شخص مثل سَر جان لارنس کے تھا -

اسپیچ کے ختم ہونے کے بعد وائسرائے اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور اُسکے بعد مہاراجہ راجہ اور سردار لوگ
اپنے خاص ہمراہیون کے ساتھ علی السبیل ترتیب سَر جان لارنس کے حضور مین پیش کیے گئے - ہر سردار
نذر کی اشرفیان لاتا تھا جنکو گورنر جنرل ہاتھ سے چھو دیتے تھے اور پھر وہ قدمون پر ڈال دی جاتی تھین -
سَر جان لارنس نے قدیم شناسائیون مین سے بہتیرون سے محبت کے ساتھ گفتگو کی اور بڑے تپاک سے

معانقہ کیا اور صاف معلوم ہوتا تھا کہ جب کوئی سردار اس قسم کا اُنکے سامنے آکر تخت کے زینون پر چڑھنے لگتا تھا جسنے ۱۸۵۷ء مین کار نمایان کیا تھا تو اُنکی پیشانی چمکنے لگتی تھی۔ اِسکے بعد وائسرائے کی جانب سے سردارون کو ص ۴۵۵
خلعت اور انعامات ملے۔ نقرئی کشتیان طلائی کلاک گھڑیان مرصع بند وقین ریشمی پوشاکین موتیون اور دوسرے جواہرات کے مالے مرصت ہوئے جو زمین پر پلیٹ فارم سے خیمہ کے دروازے تک داہنی جانب رکھے ہوئے تھے اور یکے بعد دیگرے اُٹھا اُٹھا کر آتے جاتے تھے۔ وہ ایک بڑی رونق دار کیفیت اپنی اصل حقیقت اور مطلب کے اعتبار سے تھی۔

انتظامات ایسے قابلِ تعریف تھے کہ جس تقریب کی نسبت امید کی گئی تھی کہ سہ پہر کو تین بجے تک ختم ہوگی وہ اُسوقت کے دو گھنٹے پیشتر ختم ہوگئی۔ وائسرائے جس طرح سے آئے تھے اُسی طرح توپون کی گرج دُفون کی کڑک اور ہتھیارون کی سلامی مین خیمہ سے روانہ ہوئے اور اُسوقت اِس بھاری تقریب کا خاتمہ ہوگیا۔
سر جان کے دو سچے دوست جو اِس دربار مین حاضر نہین ہوئے تھے تو اُنکے افسر کو باوصف اِس امر کے کہ وہ اِن تقریبات مین مشغول تھے دل سے افسوس ہوا ہوگا۔ سر ہربرٹ اڈورڈس بیماری کے سبب سے نہ آسکے اور یہ بیماری وہ تھی جسکے سبب سے تھوڑے ہی دنون کے بعد اُنکی نامی گرامی کارگزاری ہندوستان کا خاتمہ ہوگیا اور میجر جیمس جو آغاز غدر مین بمقام راولپنڈی سر جان لارنس کے سکرٹری کے طور پر کام کر چکے تھے اور اُسکے بعد سے بطور کمشنر پشاور سرحد کی بہت سی لڑائیون اور کوہستانی جرگون سے صلح کی گفت و شنید کے متعلق عمدہ خدمتین کر چکے تھے گذشتہ چند روز کے عرصہ سے شکار دامِ اجل ہو چکے تھے۔ اتفاق سے سر جان لارنس اُسکے قبل کی ڈاک مین سر چارلس وڈ کو لکھ چکے تھے کہ جیمس کی خدمتون کا معقول طور پر اعتراف کرنا چاہیے۔ لیکن ابھی وہ خط ہندوستان کے باہر ہی نہ جانے پایا ہوگا کہ وہ انسان کی تعریف کرنے اور انعام دینے کی حد سے تجاوز کر گئے۔

دوسرے روز اُنیسوین تاریخ ساڑھے چھ بجے گورنر جنرل ملتان کی جدید ریلوے کو کھولنے چلے گئے۔ چھتیس ۳۶ میل کی مسافت طے کرنے کے بعد وہ ایک اسٹیشن پر جو خود رو جنگل کے درمیان واقع تھا پہونچے اور یہان اُنھون نے ناشتہ تناول کیا اور ایک اسپیچ کہی جسمین اُنھون نے اپنی یادداشت کے تمام حالات بیان کیے۔ ۱۱ بجے پھر وہ لاہور کو واپس آئے اور اُسی سہ پہر کو وہ ایک مرتبہ اور امرتسر اور دہلی کو روانہ ہوئے ص ۴۵۶
اور اِس یادگار ہفتہ کے لطفون اور صحبتون کا خاتمہ ہوگیا۔ جو کچھ بیان اُنھون نے کیا اور دیکھا تھا اُسکی بابت سر چارلس وڈ کو ایک عجیب طرح کی صحیح صحیح اور کاروباری طور کی چٹھی لکھی۔

لاہور ۱۹۔ اکتوبر ۱۸۶۴ء۔

مین یہان ۱۸۔ تاریخ کو پہونچا اور جو کام کرنے آیا تھا اُسکو انجام کرکے آج شام کو روانہ ہوتا ہون - مین نے راجہ کپور تھلہ کو ستارۂ ہند کا تمغہ دیا چھ سو سردارون اور مشاہیر کا جو جمنا سے خیبر تک کے رہنے والے تھے ایک دربار منعقد کیا اور اُن سے اپنی ملاقات تازہ کی اور خوش خوش اُنکو رخصت کیا - فی الجملہ اِس چھوٹے سے سفر مین بخوبی کامیابی ہوئی - تین صاحب میرے ہمراہی تھے اور جو کچھ اُنھون نے دیکھا اور سُنا اُس سے اُنکو نہایت حیرت ہوئی -

دربار کے مفصل حالات جنکو راقم خط نے اپنی خاکساری یا مختصر نویسی کے سبب سے قلم انداز کیا تھا اور اطراف سے تمام وکمال سَرچارلس وُڈ کے پاس پہونچے اور اُن لوگون مین جنھون نے اِس بیان کو جو اُسوقت کے اخبارون اور پرائیوٹ چٹھیون اور چشمدید گواہون کی زبانی بیانات سے منتخب کرکے لکھا گیا ہے پڑھا ہے ایسے بہت کم اشخاص ہونگے جو سَرچارلس وُڈ کی مندرجۂ ذیل مبارکبادون سے ہمدردی نہ کرینگے -

۲۵ - نومبر ۱۸۶۴ء -

آپکے دربار لاہور کی عظیم الشان کامیابی پر مجکو مبارکباد دینا چاہیے - اُس سے بظاہر جس طرح کی خوشی اور اطمینان آپ کو ہوا اُسی طرح سرکاری معاملات کے اعتبار سے وہ اِس بات کا عمدہ ثبوت ہے کہ آپ جس عہدہ پر ہین اُسکے لیے موزون تھے اور آپ کی حکومت کو ہر شخص علی العموم پسند کرتا ہے -

سَرجان لارنس اِس بات سے اور بھی خوش ہوے ہونگے کہ خود حضور ملکہ معظمہ نے اُن الفاظ پر اپنی کمال خوشی کا اظہار کیا جنکو بحیثیت قائم مقام وَائیسرائے حضور ممدوحہ اُنھون نے عظیم الشان دربار کے سردارون کے سامنے جو وہان جمع ہوے تھے بیان کیا تھا -

آزبرن ۳ - جنوری ۱۸۶۵ء -

ملکہ معظمہ سَرجان لارنس کا شکریہ ادا کرتی ہین کہ اُنھون نے دو چٹھیان ایک مورخۂ ۱۶ ستمبر اور دوسری مورخۂ ۱۲ - اکتوبر ملفوفات اور خوبصورت فوٹوگراف کی بھیجین جس سے بہت عمدہ طور پر اُس رونق دار تقریب کی کیفیت خیال مین آتی ہے جو لاہور مین واقع ہوئی تھی - ملکہ معظمہ بہت مشکور ہونگی اگر سَرجان لارنس اُن فوٹوگرافون کی اور دو تین پرتین بھیجدینگے -

ملکہ معظمہ سَرجان لارنس کے ایڈرِسون کو بہت پسند کرتی ہین اور اِس بات کے دیکھنے سے اُنکو دلی مسرت ہے کہ سردارون کے خیالات عمدہ اور دوستانہ ہین اور ممکن نہین کہ اِس سے آخر مین عمدہ نتیجہ نہ پیدا ہو -

ص ۴۵۴

باب دوازدہم
سر جان لارنس کی وایسرائی کا زمانہ
سنہ ۱۸۶۵ء لغایت سنہ ۱۸۶۶ء

ہندوون کی اُن کتابون مین جنمین دیوتاؤن کا بیان ہے ایک دیو کا قصہ مذکور ہے جسکے ہاتھ پانون ایسے بھاری تھے کہ جب اُسکے پانون کاٹ ڈالے گئے تو بہت عرصہ کے بعد اُسکے کانون تک یہ خبر پہونچی۔ ہندوستان خود یہ دیو ہے یا شاید پہلے تھا۔ وہ ایک ملک بے انتہا اختلافات کا ہے درحالیکہ اُسکے وسیع رقبہ کے ایک حصہ مین شادابی معلوم ہوتی ہے دوسرا حصہ خوفناک آندھی یا طوفان یا قحط سے برباد ہوتا ہے۔ جب شمالی ہندوستان کے بہادرون سے جو سر جان لارنس کے سلام کو دربار مین آکر جمع ہوے تھے ریاے راوی کے سواحل جگمگا رہے تھے تو اُسوقت دریاے ہُگلی کے کنارے میلون تک ٹوٹی یا پانی مین ڈوبی ہوئی کشتیون اور جڑ سے گرے ہوے مکانون اور جو آہنی چھتین کاغذ کے تختہ کی طرح دوہری ہو ہو گئی تھین اُن خمدار چھتون اور جو درخت جڑ سے اُکھڑ اُکھڑ کر گر پڑے تھے اور خس کی طرح گردابون مین چکر کھا رہے تھے اُن درختون سے مفروش پڑے تھے۔ کلکتہ اور سمندر کے مابین جو نشیبی زمین واقع ہے وہان کے بدنصیب باشندون کی جانی دشمن صرف ہوا ہی نہین تھی بلکہ بارہ فیٹ کی اونچی ایک پانی کی دیوار جو اِس کنارے سے اُس کنارے تک کی زمین کو چھپا کر اِدھر اُدھر کئی میل تک پھیل گئی تھی سمندر سے سنسناتی ہوئی دریا مین آئی اور درمیان کی ہر ایک شے فصل ایستادہ اور اشجار گھاٹون اور مکانون مسلم گانوءن اور باشندون کو اپنی رَو مین بہا لے گئی۔

اِس پریشانی کے کم کرنے مین جو کچھ ہو سکتا تھا وہ سر جان لارنس کے حکم سے کیا گیا لیکن جو کچھ ہوا اُسکی کچھ حقیقت نہین تھی۔ اور جب وہ کلکتہ مین پہونچے یا اُسکے بعد وہان سے بارکپور گئے اور وہان سے چٹھیان لکھین تو اُن چٹھیون سے ایک عجیب طرح کے ہولناک حالات جو اُنھون نے جا کر دیکھے تھے دریافت ہوتے ہین۔ اگرچہ وہ نہین جانتے تھے اور جب تک زیادہ عرصہ نہین گذرا اُسوقت تک کسی کو نہین معلوم ہوا کہ پورا پورا نقصان کہان تک ہوا ہے وہ بیان کرتے ہین کہ "چالیس جہازون کے قریب جنمین سے بعض نہایت ہی عمدہ تھے ڈوب گئے تھے یا ساحل سے ٹکرا ٹکرا کر ٹوٹ گئے تھے۔ انگلش ملاحون کی جانین بہت کم تلف ہوئین لیکن ص ۴۵۵ بہت سے ملاح منھ کے بھل پانی مین گر پڑے ہندوستانی بیحد ضائع ہوے۔ ساگر کے ٹاپو مین جو دریا کے دہانے کے قریب واقع ہے ۰۰۰ ۳ آدمی آباد تھے منجملہ اُنکے دس فیصدی سے زیادہ زندہ نہین بچے بردوان سے کلکتہ تک ہمکو ہر جگہ درخت اُکھڑے ہوے اور تار برقی کی تیلیان ٹوٹی ہوئی ملین"۔ اُسکے چند روز بعد وہ بارکپور سے لکھتے ہین کہ۔

مین آج صبح کو یہان پہونچا اور یہان کا حال اچھا نہین ہے راستہ بھر ملک کی صورت سے حال کے طوفان کی خوفناک علامتین صاف صاف ظاہر ہوئین - لارڈ وِلزلی کے وقت مین کلکتہ اور بارکپور کے مابین سڑک کے دونون طرف جو درخت نصب کیے گئے تھے انمین سے بہتیرے گر گر پڑے رستہ بھی افتادہ درختون سے مفروش ہے - اصل بتلیان مصیبت وہ لوگ ہین جو دریا کے کنارے کنارے ہُگلی سے سمندر تک آباد ہین اِن اضلاع مین جان و مال کا نقصان بے حساب ہوا - ہم سے جو مدد ہوسکتی ہے وہ کر رہے ہین -

اور پھر اُسکے چند دنون کے بعد لکھتے ہین کہ -

۱۷- دسمبر -

مدراس کی تباہی کی نسبت جو خبر پہلے آئی تھی ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ وہان اُس سے زیادہ مصیبت واقع ہوئی - سَر ڈبلیو ڈینیسن اندازہ کرتے ہین کہ . . . . ۳ جانین تلف ہوئین - اسی طرح اب بیان کیا جاتا ہے کہ کلکتہ مین جو آندھی آئی تھی اُسمین بھی اِسیقدر لوگ ہلاک ہوئے تھے - یہ بڑی خوفناک بات ہے -

لاہور سے روانہ ہونے کے بعد سَر جان لارنس سرسری طور پر دہلی کی سیر بھی کر آئے - یہ وہ شہر تھا جو دارالسلطنت پنجاب کے بعد (بشرطیکہ دراصل اُسکا شمار وہ نہ کرتے ہون) ہمیشہ اُنھون نے اپنی جان کے برابر عزیز رکھا اور اُنکا ابتدائی کام اور ناموری زیادہ تر اِس شہر سے منسوب ہے - وہ دو بجے رات کو جب سارا شہر سوتا تھا یہان پہونچے اور لُڈلو کاسل یعنی قدیم رزیڈنسی یا اُس مقام مین آکر قیام کیا جو ایک ایک شخص کی زندگی یا دداشت سے اُنکو بہت ہی عزیز تھا جب پہونچنے کے بعد چار گھنٹے گذر گئے تو شاہی سلامی کی توپین چھوٹنے لگین تب باشندون کو یہ معلوم ہوا کہ اُنکا پرانا کلکٹر اور مجسٹریٹ اُن لوگون مین آیا ہے وہ صرف دو روز ٹھہرے کاروباری طور پر آئے تھے شاہانہ طور پر نہین آئے تھے چنانچہ باشندگان شہر محروم رہ گئے جسکا اُنکو کمال قلق ہوا - لیکن اُنھون نے وقت نکال کر مغلون کی عظیم الشان تختگاہ جسکو اُنھون نے بربادی سے بچایا تھا اور جو اب بہ تبدیل حیثیت انگلش قلعہ بنائی گئی تھی دیکھی اِس بات کا بندوبست کیا کہ جو فوج وہان تعینات تھی اُسکی تعداد گھٹنے نہ پائے اِس بات کا حکم دیا کہ جو لوگ محاصرے مین مارے گئے تھے اُنکی یادگارین جلد تیار ہو جائین اور اُن سب لوگون سے زیادہ خود مختار اور بہادر یعنی جان نکلسن کی قبر دیکھی - ۷ ستمبر کو یعنی کلکتہ مین موسم سرما کے قیام کے لیے آکر مقیم ہونے کے تھوڑے ہی دنون بعد وہ اپنی زوجہ کے پہونچنے سے خوش ہوگئے - اُن سے بمقام سَوتھمٹن رخصت ہونے کے ٹھیک ایک سال بعد ملاقات ہوئی - اِس اثنا مین مارچ کے مہینے مین ایک لڑکی اُنکے پیدا ہوئی تھی اور اب بہت دنون تک اِس بات کے سوچنے اور اُسپر غور کرنے کے بعد کہ انگلستان مین رہکر شوہر اور ہندوستان مین رہکر بچون کی مفارقت ہوتی ہے شوہر کا خیال غالب رہا چنانچہ اور لڑکون کو اپنی بہن لیٹیشیا ہیز کی نگرانی مین

بمقام سَوتھ گیٹ چھوڑ کر لیڈی لارنس اپنے دو بڑے اور ایک سب سے چھوٹے بیٹے کو ساتھ لیکر ہندوستان کی جانب روانہ ہوئین اُسکے تھوڑے دنون بعد سَر جان نے اپنے ایک دوست انگلستان کی چِٹھی مین لکھا تھا کہ "آپ نہین خیال کرسکتے کہ میری زوجہ کے پہونچ جانے سے میری حالت کسقدر بدل گئی"۔ لیکن جو لوگ اُن سے واقف تھے اُنکے لیے اِس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ گورنمنٹ ہَوس کی عشرتین اب اُنکو کسقدر کم خوفناک معلوم ہونے لگین۔ اور کیونکہ اُنکے عہدہ کی ناگزیر پریشانیان فرصت کے وقت مین اُن سے باطمینان باتین کرنے سے اکثر گھٹ گھٹ بلکہ کٹ کٹ گئین۔

عہدۂ وائیسرائی پر متقرر ہونے کے پہلے سال کچھ یہ نہ تھا کہ اُنکو اپنے اہالیان خاندان کے کسی شخص کی صحبت حاصل نہ رہی ہو۔ کپتان اِمپی اِس اُنکے فوجی سکرٹری نے اُنکے بڑے بھائی جارج کی بیٹی سے شادی کی تھی اور الگزینڈر لارنس سَر ہنری کے ایک بیٹے نے ڈاکٹر گینیڈی کی بیٹی سے شادی کی تھی جو سَر جان لارنس کے ایک قدیم دوستون سے تھے اور آئرلینڈ کے قرابت مندون کے رشتہ سے ایک ... تھے اور یہ جان شخص اُنکے ساتھ گورنمنٹ ہَوس مین رہتے تھے۔ وہ ہمیشہ یہی خیال کرتے تھے کہ ہنری کے بیٹون کے ساتھ جسقدر سلوک کرینگے زیادہ نہوگا لیکن ایک خوفناک حادثہ کے باعث سے سَر الگزینڈر کا کام تمام ہوگیا اور ایک ششماہہ بچہ اپنے نامی گرامی دادا کے نام و خطاب کا وارث یعنی سَر ہنری کو چھوڑ گئے۔ سَر الگزینڈر اپنے چچا رچرڈ لارنس کے ساتھ جو اُس زمانہ مین ضلع شملہ کے ڈپٹی کمشنر اور کوہستانی ریاستون کے سپرنٹنڈنٹ تھے ایک مہم پر تبت کو گئے تھے۔ راستہ سیدھا ایک دشوار گزار بلندی اور خوفناک پستی مین ہوکر نکلا تھا۔ بعض مقامات پر پہاڑ کاٹ کر وہ نہین نکلا تھا بلکہ چوکھٹون سے پاٹ دیا گیا تھا اور نیچے آڑ کے لیے ستون لگے ہوے تھے جو چٹانون مین اُتار دیے گئے تھے۔ اُنہین سے ایک تختہ پر یہ جماعت گھوڑون پر سوار جا رہی تھی سَر الگزینڈر آگے آگے تھے اتنے مین پلیٹ فارم کا ایک حصہ کھسک گیا اور سوار اور گھوڑے کو لیے ہوے دو سو فیٹ تک نیچے بیٹھ گیا۔ کم عمر بیوہ پر جو شفقت اور خبرگیری اُنکے باپ کرسکتے وہ اِس تباہی کے زمانہ مین سَر جان لارنس نے کی اب چھوٹے سَر ہنری کے سرپرست وہی رہ گئے تھے اور یہ ایک ایسی تولیت تھی جسکا کام اُنھون نے آخری وقت تک ایک بڑی وفاداری سے انجام کیا۔ صفحہ ۴۶

حضور ملکہ معظمہ نے خاندان لارنس سے ایسی ہمدردی اور اُسکا اظہار کیا جیسی ہمدردی حضور ممدوحہ نے طوفان کے مصیبت زدون کے ساتھ ظاہر کی تھی۔

آزبرن ۱۰ جنوری ۱۸۶۵ء۔

حضور ملکہ معظمہ کو سَر جان لارنس کے بھتیجے اور اُنکے نامی گرامی مرحوم بھائی سَر ہنری لارنس کے بیٹے کی

خوفناک اور غمناک موت کی خبر سُن کر کمال رنج ہوا اور وہ صدق دل سے اُنکے خاندان کو پُرسا دیتی ہین۔

ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ کا طوفان نہایت ہی سخت تھا اور حضور ملکہ معظمہ بہت خوش ہونگی اگر آپ کے مشرح اور معتبر احوال سے اطلاع دی جائیگی۔ حضور ممدوحہ کو اندیشہ ہے کہ بارکپور پر بڑی مصیبت پڑی ہوگی لیکن حضور ممدوحہ امید کرتی ہین کہ پیاری لیڈی کیننگ کی قبر کو صدمہ نہ پہونچا ہوگا۔

حضور ملکہ معظمہ اس چٹھی کو بغیر اس سنجیدہ امید کے اظہار کے ختم نہین کرسکتی ہین کہ لیڈی لارنس بخیر و عافیت پہونچ گئی ہونگی اور اس بات کا نہایت افسوس کرتی ہین کہ ناشدنی ہونے سے حضور ملکہ معظمہ نے اُنکی روانگی کے قبل اُنکو بلا کر دیکھ نہین لیا جسکی اُنکو بڑی تمنا تھی۔

لیکن اب مجکو ایسے معاملات کا بیان کرنا چاہیے جو انسے بڑھکر سرکاری طور کے ہین۔ موسم سرما مین بمقام کلکتہ سر جان نے جو چٹھیان تحریر کی تھین وہ بہت سے علی ضروری معاملات سے متعلق ہین جنکا سر جان کو دل سے اُس زمانہ مین خیال تھا۔ جیسے موقوفی دستور "ہاف بٹہ"۔ گورنمنٹ کے ذریعہ سے آبپاشی کے کامون کا بڑھانا۔ ہندوستان بھر مین عمدہ طور کی بارکین اور حفاظت کے مقامات کا تعمیر کرنا۔ بری جوریون کا موقوف کرنا۔ دیسی سپاہ کا از سر نو مرتب کرنا۔ انگلش فوج کی تعداد کا گھٹانا۔ لیکن سب سے بڑھکر اور روز افزون تردد کا سبب جسکا ہر وقت اُنکو خیال تھا اور اسی کو وہ تمام معاملات مین ظاہر کیا کرتے تھے وہ خزانہ کی حالت تھی۔ ۱۸۶۴-۶۵ء مین عام قحط کی غمناک پیشین گوئی کی گئی بڑے بڑے فوجی کام جو زیر بحث تھے اُنمین دس کرور پونڈ کی بے شمار رقم کا صرف تھا۔ چارون طرف سے علی العموم ترقی تنخواہ کی پکار مچی تھی اور ملازمت کی ہر ایک شاخ مین خرچ کی ہر ہر رقم برابر بڑھتی جاتی تھی۔ اس حالت مین سب سے پہلا کام ایک مدبر ملک کا خزانہ کے متعلق تھا۔ لیکن اس کام مین اُنھون نے ہر طرف سے اپنے کو "مقید معذور اور محدود" پایا۔ قریب قریب وہ تنہا تھے اُنھون نے اکثر شکایت کی کہ عام طور پر ہر شخص کفایت شعاری پر تُلا ہوا ہے لیکن خاص باتون کے متعلق اور جو بات کفایت شعاری سے اصلاح کرنے کی ہوتی ہے اُس قسم کی ہر علی تدبیر کی یکقلم مخالفت کرتا ہے۔

اُنھون نے سر چارلس وڈ کو بتاریخ ۲۹ مئی ۱۸۶۳ء لکھا تھا کہ۔

مین خود بڑے زور کے ساتھ تخفیف پر آمادہ ہون کیونکہ مزید ٹکس لگانے سے میری رائے بالکل خلاف ہے۔ ایسا مشکل سے ہم کرسکتے ہین کہ تخفیف بھی نہو اور ٹکس بھی نہ لگے۔ ہمارے اخراجات سال بسال بڑھتے جاتے ہین اور اسی طرح بڑھتے جائینگے۔ ترقی ملک کے لیے ہماری آمدنی کفایت نہین کرسکتی اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہماری آمدنی کا ایک بڑا بھاری حصہ موہومی ہے۔ اگست ۱۸۶۵ء مین انکم ٹکس موقوف ہوجائیگا جہانتک جلد ممکن ہو ہمکو یہ نقصان پورا کرنا چاہیے مین زائد ٹکس لگانے کی تجویز کو بالکل نامستحسن سمجھتا ہون کیونکہ مجکو وہ پیچیدگیان معلوم ہین جو اسمین لاحق ہونگی یعنی باشندون کے دل

ثابت قدم نہین ہین ٹکس بڑھانے سے خرچ مین تخفیف کرنا کہین بہتر ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مین نے ہمیشہ اسی حکمت عملی کا مشورہ دیا ہے۔ نیپیر کا یہ خیال اور بیان ہے کہ جب کبھی ہمکو تخفیف کی ضرورت ہو تو فوج کی جانب توجہ کرنا چاہیے۔ لیکن فوج مین جو اصلاحین ہوئی ہین انکا پیشتر سے شمار نہین کیا گیا اور ان سب اصلاحون مین روپیہ صرف ہوا۔ مجکو اس بات کا بیان کرنا لازم ہے کہ نارمن صاحب اِس بات مین مجھ سے متفق الراے ہین کہ جو تخفیفین مین نے تجویز کی ہین وہ حفاظت سے عمل مین آسکتی ہین۔

لیکن اُس سال موسم برسات مین اور سببون سے اسی طرح کے نتیجے پیدا ہوے اور اپنے تمام وائسرائی کے زمانہ مین سر جان لارنس نے یہی پایا کہ کفایت شعاری کی صلاح دینے مین ہر طرح سے ملک کا فائدہ ہے سواے اسکے کہ لاکھون آدمی اُنکے برخلاف ہو جائینگے۔ اور ہندوستان مین اور ملکون کی نسبت یہ بات کہین زیادہ ہے کہ بہت اشخاص نہین بلکہ چند لوگ یعنی امرا نہ کہ غربا نہایت آسانی سے اپنی حاجتون کو ظاہر اور اپنی صداؤن کو سُنا سکتے ہین۔ ۴۔ فروری کو انھون نے لکھا کہ۔

ہمارے خزانہ کے آثار فی الحقیقت بہت بُرے پائے جاتے ہین اخراجات کا جوش بڑھتا جاتا ہے۔ جدید بارکون کے تعمیر کرنے اور پُرانی بارکون کی مرمت کرنے مین ایک رقم کثیر صرف کرنا پڑیگی۔ لیکن لوگون کی خواہش یہ ہے کہ اسمین حد سے زیادہ روپیہ صرف کیا جائے۔ اگر مجکو امید کی اعانت ہوتی تو مین اِس خرچ کو بہت محدود کر دیتا لیکن مجکو معلوم نہین تھا کہ ایسا ہو سکے سر ہیو رُوز اور نیپیر کو خزانہ کا کچھ خیال نہین ہے اور فریر سب سے بدتر ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ انھون نے بیس ایکڑ زمین پر بمبئی کے قریب ایک اسائلم تعمیر کرانے کے واسطے چار لاکھ روپیہ خرچ کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی انھون نے محکمۂ تار برقی کے لیے از خود عمارتین بننے دین جسمین عمارتون کے ختم ہوتے ہوتے پچاس سے پچھتر ہزار روپیہ تک صرف ہو جائیگا۔ مجکو صحیح یقین ہے کہ ہندوستان مین ہمکو اور آمدنی بڑھانا ممکن نہین ہے۔ آپ جانتے ہین کہ مین نے اکثر اس بات کو بیان کیا اور ایسے وقت بیان کیا ہے جب اِس عہدہ پر میرے آنے کی کوئی امید نہین تھی۔ دوسرے ذریعون سے ٹکس بڑھا کر آمدنی پیدا کرنا نہایت ہی دشوار ہے اور براہ راست ٹکس جاری کرنے مین تحقیقات کی ضرورت ہے جس مین ہر ظلم اور ناراضی کا خطرہ ہے۔ حلع

نظر بہ حالات مندرجۂ بالا گونسل نے آخر کو کرایہ تجویز کیا کہ انکم ٹکس کا اجرا ایک سال اور بحال رکھا جائے اور سر چارلس ٹریویلین نے بھی جنھون نے اپنے تمام آیندہ فوائد ہندوستان کو خطرہ مین ڈالکر اُسپر اعتراضات کیے تھے ظاہرا وہی راے دے دی۔ لیکن شیوع بحث کے ایک روز قبل گونسل کے ایک جلسہ مین معلوم ہوا کہ انھون نے مثل سابق پھر اپنی نفرت کی جانب عود کیا۔ اور گونسل کے تمام موجودہ ممبرون نے باستثناء گورنر جنرل انھین کی ہم آہنگی کی۔

اسمین شک نہین کہ گورنر جنرل اُنکی تجویز کو مسترد کر سکتے تھے لیکن چونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر ٹریویلین کو (جیساکہ اُنھون نے بیان کیا تھا کہ انکم ٹکس جو ایک مضبوط مگر ناقص مالی کل ہے جو ہر ایک کیل کانٹے سے درست ہے اور نئی ضرورت کی حالت مین ہمہ وقت جاری کرنے کے لیے تیار ہے وہ بالاے طاق رکھی جائیگی") اقل درجہ یہ ہیبت ناک اطمینان بھی حاصل نہو سکیگا تو وہ سمجھنے لگین گے کہ خزانہ کے تمام معاملات کے متعلق مجھکو ناکامی حاصل ہوئی ہے اسواسطے گورنر جنرل نے ایسی سخت تدبیر کے عمل مین لانے سے انکار کیا اور یہ دو باتین جو تجویز کی گئی تھین کہ یا تو انکم ٹکس موقوف ہو جائے اور رہی امر پر قناعت کی جائے یا اُسکے بدلے مین تعمیرات سرکاری کے لیے ایک لوٹن لیا جائے اور باہر کو جو تجارتی اسباب روانہ ہوتا ہے اُسکا محصول بڑھا دیا جائے اُنمین سے اِس آخری تجویز کو اُنھون نے منظور کر لیا۔ سر جان لارنس لکھتے ہین کہ۔

ہمارے یہان کا بجٹ پہلی تاریخ کو منظور ہو گیا۔ تفصیلات کے محول کرنے کی مجکو کچھ حاجت نہین ہے۔ کل کونسل جمع ہوئی تھی جسمین ٹریویلین و سِنہر نگٹن و گرے صاحب اور خود مین یہ چار شخص شامل تھے۔ ٹیلر صاحب ہیضہ مین مبتلا تھے میری راے یہ ہوئی کہ انکم ٹکس ایک سال کے لیے اور جاری رکھا جائے لیکن اِس راے مین مین تنہا تھا۔ عرصۂ دراز تک کی بحث کے بعد کونسل برخاست ہوئی اور مین نے شام کے وقت ایک یادداشت لکھکر لکھا دی جسکی نقل مین آپ کے پاس بھیجے دیتا ہون۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ٹریویلین آئے اور تجویز کیا کہ بجاے انکم ٹکس اُن تجارتی اشیا پر جو باہر کے ملکون کو جاتی ہین محصول لگایا جائے اور نمک کے محصول پر ۲ ر اور بڑھا دیے جائین۔ اِس آخری تجویز پر مین رضامند نہونگا لیکن مین نے اور محصولون کو منظور کیا بجٹ کی صرف ابھی تکمیل ہوئی ہے اور ٹریویلین بہت چاہتے تھے کہ وہ نامنظور ہو جائے۔ وہ خستہ اور شکستہ دل معلوم ہوتے تھے اور مین نے اس بات کو پسند نہین کیا کہ اُسکو ملتوی رکھون۔ جو چیزین اِس ملک سے باہر جاتی ہین اُنپر محصول لگانا ایک مصیبت عظیم ہے اور ایسی بہت سی باتین ہین جو سن اُون اور شاید چانول کو چھوڑکر اور اشیا کے محصول لگانے کے خلاف بیان کی جاسکتی ہین ۔۔۔۔ اگر میرا کہنا کسی طرح چل سکتا تو مین انکم ٹکس کو قائم رکھتا۔ لیکن اگر مین نے اگزیکیوٹیو کونسل کو منسوخ کر دیا ہوتا تو بھی کثرت راے کے حاصل کرنے مین مجکو دقت تھی کیونکہ لجسلیٹیو کونسل کے بہت سے ممبر میرے خلاف ہو جاتے۔ میرے نزدیک یہ ایک بڑی خرابی کی بات ہے کہ دیدہ و دانستہ کسی وقت علی الخصوص اُس حالت مین قرضہ لیا جائے جب ایک طرف فی الجملہ ہماری حالت ایسی سرسبز اور دوسری طرف ہم پر اسقدر مطالبات کیے جاتے ہین۔

آخر کار بجٹ کو سر چارلس وڈ نے نامنظور کیا اور مندرجہ بالا چٹھی سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گورنر جنرل بذات خاص اُنسے اتفاق کرنے پر رضامند تھے۔ اِس اثنا مین وہ شملہ کو گئے۔ اور ہندوستانی اکھاڑے مین جن جن لوگون نے اپنے بڑے بڑے کرتب دکھائے تھے اُنکا کثرت سے کھسکنا شروع ہوا۔ بہت سے پرانے دستون

اور لفٹنٹون نے ملک سے رخصت لینا شروع کی۔ سر رابرٹ منٹگمری پنجاب مین بکامیابی انتظام کرنے کی ناموری حاصل کرنے کے بعد مدتون کی شہرت اور کام چھوڑ کر یہان سے روانہ ہوے۔ سر چارلس ٹریولیین نے بھی وہی کیا جس سے اُنکے چیف کو نہایت رنج ہوا کیونکہ وہ سر چارلس ٹریولیین سے ہمیشہ قریب قریب پوری ہمدردی کرتے آئے تھے۔ سر ہربرٹ اڈورڈس جنکو سر جان لارنس نے قرار دیا تھا کہ ڈونلڈ میکلیوڈ کے بعد لفٹنٹ گورنری پنجاب کے لیے اُنسے بڑھکر کوئی مستحق و لائق امیدوار نہین ہے علیل ہوکر ولایت چلے گئے۔ اُنکی طرح ایسی نوعمری مین بہت کم لوگون نے ہندوستان مین اسقدر ناموری حاصل کی ہوگی۔ اُنکے افسر اعلیٰ نے اسقدر قبل از وقت اُنکے تعلق کے قطع ہوجانے پر کہا تھا کہ "وہ فرمانروائی کے لیے خلق ہوے ہین" سر ہربرٹ اڈورڈس ہندوستان مین کام کر چکے تھے لیکن خاندان لارنس کے ساتھ ابھی تک اُنھون نے کچھ نہین کیا تھا۔ اب اُنکا ارادہ یہ ہوا کہ اُنکی زندگی کے چند روز جو باقی رہ گئے تھے اُسمین کا کچھ حصہ اپنے بچپن کے دوست اور مربی سر ہنری لارنس کی سوانح عمری لکھنے مین صرف کرین اور دوسرا حصہ بلاشکایت سر جان لارنس کے عیال کی خبرگیری مین گذارین بے شک یہ اُس شخص کی بہادرانہ خدمت تھی جسکا نمبر محبت مین سر ہنری کے بعد تھا اور سوا اُنکے اور کسی کے بعد نہ تھا سب پر مقدم تھا۔ ۱۸۶۵ء مین مسٹر ٹرسن ہیز کے مرجانے سے جو نقصان خاندان مین واقع ہوا تھا اگر اُسکے پورا کرنے پر وہ رضامند نہوگئے ہوتے تو لیڈی لارنس کو فوراً ولایت جانا پڑتا اور سر جان لارنس اپنی وایسرائی کے باقی زمانہ مین اُس مدد اور آسایش سے محروم رہ جاتے جو سوائے اُنکی زوجہ اور کوئی شخص اُنکو پہونچا نہین سکتا تھا۔ ص ۴۶۴

اسی طرح کونسل مین بھی بڑی بڑی تبدیلیان واقع ہوئی تھین تین صاحب چند روز کے لیے ولایت کو روانہ ہوگئے تھے۔ ہیرنگٹن دوامی طور پر چلے گئے تھے اور اُنکی جگہ پر نوبل ٹیلر مقرر ہوے تھے۔ روز کی جگہ منیفیلڈ نیپیر کی جگہ ڈیورینڈ اور ٹریولیین کی جگہ میسی مقرر ہوے تھے اسطور پر سال سابق کی کونسل کے ممبرون سے صرف دو شخص یعنی گورنر جنرل اور گرے صاحب باقی رہ گئے تھے۔ لیکن خوش قسمتی سے سر جان لارنس کے اطمینان قلب کے لیے اُن قدیم دوستون مین سے چند لوگ موجود تھے جو ہندوستان مین رہ گئے تھے اور بڑے بڑے ذمہ وار عہدون پر مقرر ہوے تھے۔ پنجاب پر میکلیوڈ صاحب کو اختیار حاصل ہوا ملک متوسط پر ٹمپل کو اور نیپیر اپنے پرانے افسر کے تاکیدی بیانات سے فوج بمبئی کے کمانڈر مقرر ہوے ہارس گارڈ کے لوگون نے یہ پرانا عذر پیش کیا کہ اتنی بڑی اعلیٰ کمان ایک انجنیر افسر کو نہ ملنا چاہیے یعنی ایسے شخص کو جو اُس ملازمت کی شاخون مین سے سب سے زیادہ علمی شاخ سے تعلق رکھتا تھا اور جسکی بے نظیر قابلیتون کا امتحان چین اور اسی طرح پنجاب اور ملک متوسط مین ہوچکا تھا۔ لیکن سر جان لارنس کے اصرار مین کامیابی ہوئی اور سر رابرٹ کو

ایک ایسا عہدہ ملا جس سے ایک طبعی موافقت واقعات کی بنیاد پر وہ تحسین خلائق لارڈ نیپیر آف میکڈالا
کمانڈر انچیف افواج ہند گورنر جبرالٹر اور سب کے بعد ایک روز جسکی بابت اِس کتاب کے حصہ مین اتفاق سے
مین نے حالات لکھے ہین فیلڈ مارشل مقرر ہوے۔

سر جان لارنس کے قدیم لفٹننٹون سے اسقدر اشخاص جو اعلیٰ عہدون پر مقرر ہوے تو اس سے بالیقین
معلوم ہوتا تھا کہ جو فریاد اُنکے ہندوستان مین قدم رکھنے کے پیشتر ہی بلند ہوئی تھی یعنی یہ کہ اُنکی حکومت کے
زمانہ مین تمام ہندوستان کا انتظام پنجاب کے طور پر رہیگا اُسکو اب اور ترقی ہوئی۔ ایسے الزام کے جواب دینے کی
جس حد تک وہ پروا کرتے تھے اُسکا جواب سر چارلس وُڈ کے نام کی ایک چٹھی سے جو ایک دوسرے ہی امر کے
بارے مین تھی مین نے مندرج پایا ہے وہ لکھتے ہین کہ۔

اِس مضمون پر بحث کرتے وقت میرے نزدیک جیسا کہ لوگ کہتے ہین اِس بات کا بھی ذکر کر دینا چاہیے کہ مین اُن سول
اور فوجی افسرون کی نسبت جنھون نے میرے ماتحت پنجاب مین کام کیا ہے رُجحان رکھتا ہون۔ اسمین شک نہین کہ ایسے
آدمیون کو مین خوب جانتا ہون اور جس موقع پر کسی افسر کی لیاقت جانچنے کا مجکو ذاتی تجربہ حاصل ہے اُس موقع پر مین
اِس بات کو نہین پسند کرتا ہون کہ اُنکی نسبت اپنی تجویز کو ترجیح دون۔ لیکن قطع نظر اِسکے اور قطع نظر اِس امر کے کہ بہت سے
افسرون نے جو پنجاب مین تیار ہوے نہایت ہی سخت کامون مین اپنی قابلیت کو ثابت کر دیا صوبۂ مذکور مین ایک ایک وقت پر
اِسقدر افسر مقرر ہوے ہین کہ اُنہین سے کوئی مشہور آدمی اسطرح سے بآسانی منتخب نہین کیا جا سکتا ہے جو اِس الزام سے
بری رکھا جا سکتا ہو۔ لیکن اگر مجکو اپنی ذات سے کچھ بھی آگاہی حاصل ہے تو مین یقین کرتا ہون کہ جس امر کا مجکو لحاظ رہا
وہ صرف فائدۂ سرکار تھا اور تمام عہدون کے لیے جنکی کوئی وقعت تھی جس جس افسر کو مین نے منتخب کیا صرف اُسکی
مسلم قابلیت کی بنیاد پر منتخب کیا۔ مجکو ایسی ایک صورت بھی یاد نہین پڑتی جب مین نے کسی افسر کو کسی عہدہ کے لیے
منتخب کیا ہو اور وہ اُس عہدہ کا کام جیسا چاہیے ویسا انجام نہ کر سکا ہو اسمین مین اپنی کسی تعریف کا دعویٰ نہین کرتا ہون
کیونکہ میرے دشوار منصب کا اگر اسکے سوا کچھ اور برتاو ہوتا تو وہ میرے حق مین سم قاتل تھا۔ لیکن بہرحال مین اُس لعنت ملامت
کا مستحق نہین ہون جسکی مجپر بھرمار ہو رہی ہے۔ باایں ہمہ یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ کوئی شخص گو وہ کیسا ہی اعلیٰ عہدہ رکھتا ہو
جسنے اُن لوگون کی مدد نہ کی ہو جنھون نے سرکار کی خدمت کرنے کے ذریعہ سے اُسکا کام کیا ہو وہ قابل حکومت نہین ہے۔

جان لارنس کے حالات سے جس شخص کو ذرا بھی آگاہی تھی اُسکو اِس بات مین ہرگز شبہہ نہو سکیگا کہ
یہ وہ اصول ہے جسمین خطا کرنے پر بھی عوام الناس نے ہمیشہ اُنسے ہمدردی کی ہے۔ اُنکے تو اہالیان خاندان
اور جانی دوست اکثر اِس بات کے شاکی رہے کہ اُنکی قرابت یا دوستی اُنکی ترقی کی مانع رہی اور اگر وہ نہوتی
تو وہ ضرور ترقی کے مستحق ہو جاتے۔ ایک مرتبہ ایک بڑے قریبی دوست نے اُنسے کہا کہ دو آپ مجھکو

یہ عہدہ کیون نہین دیتے مین اُسکے پانے کے قابل ویساہی ہون جیسے اور لوگ ہین"۔گورنر جنرل نے جواب دیا کہ "آپ اورون کے برابر اُسکے پانے کے قابل بیشک ہین لیکن چونکہ آپ ایک قریبی عزیز ہین اسواسطے آپ کو اورکسی شخص کی نسبت زیادہ قابل ہونا چاہیے اُسوقت میرے لیے آپ کو وہ عہدہ دینا جائز ہوسکیگا"۔اِس قسم کے معاملات مین وہ بالکل اپنے فرض منصبی کے پابند رہتے تھے لیکن اگر کوئی خاص تمثیل اِس بات کے اظہار کے لیے ضرور ہے کہ جسوقت وہ سمجھتے تھے کہ مقامات پنجاب سے بہتر افسر مِل سکتے ہین تو وہ پنجابیون کی طرفداری نہین کرتے تھے توشاید منجملہ اور اشخاص کے سَر جان اِسٹریچی جنرل اِسٹریچی سَر وِلیم گرے سَر وِلیم میور ڈبلیو ایس سیٹن کار اور آر پی ہیرنگٹن کا نام لینا کافی ہے جہان تک مجکو حالات سے آگاہی ہے اُسکے موافق مین کہہ سکتا ہون کہ منجملہ اُن اشخاص کے بتوسط یا بلا توسط ایک شخص کو بھی انتظام پنجاب سے کوئی تعلق نہین رہا۔

طرح

اسمین شک نہین ہے کہ یہ ایک خواص اور شاید فرمانروائی کے اعتبار سے ایک نقص سَر جان لارنس کا تھا کہ وہ کسی ماتحت کی تعریف بہت کم کرتے تھے اور جو محبت کا خیال اُسکی طرف سے اُنکے دل مین ہوتا تھا اُسکا اظہار اُسکے سامنے شاذ ونادر کرتے تھے۔اُنکی تدبیرات کا سمجھنا آسان ہے۔اور اسی طرح اِس بات کا دیکھنا بھی آسان ہے کہ اگر اِس طریقہ سے چند لوگ اُنکی زیادہ تعریف کرتے تو ایسے لوگ بہت ہوتے جو رنجیدہ اور پریشان ہوتے۔ جسوقت تعریف بالکل سچی ہوتی ہے اور نیک وبد کی تمیز کرنے کے بعد کی جاتی ہے تو وہ کمتر بیکار جاتی ہے اور جسکی تعریف کی جاتی ہے اُسکو اِس سے بھی کم ضرر پہونچتا ہے۔مین یہان اُسکی بابت ایک قصہ بیان کرتا ہون جو لوگ اس زمانہ مین ہندوستان چھوڑنے پر مجبور تھے منجملہ اُنکے ایسا کوئی شخص نہ تھا جسکے جانے کا افسوس فائدہ سرکار کے لحاظ سے کرنیل رچرڈ اِسٹریچی کی نسبت اُنکو زیادہ ہوتا۔لیکن جب اِسٹریچی نے اپنے خیالی استعفا دینے کا حال پہلے پہل اُنسے بیان کیا تو اُنھون نے اِس بات کو اُسی طرح سے سُنا جس طرح اور کسی عام بات کو سُنتے اور کوئی مروجہ کلمۂ افسوس بھی زبان پر نہین لائے۔اِس حالت مین اگر اِسٹریچی اُسوقت یہ سمجھکر چلے گئے ہون کہ اُنکے افسر ذرا بھی اُنکے ہمدرد اور مشکور نہین تھے تو کوئی تعجب نہین ہے۔چند دنون کے بعد حُسن اتفاق اُن سے سَر ہیری نارمن سے ملاقات ہوئی اور اِس بارہ مین جو خیالات اُنکے دل مین تھے بلا تقیید اُنکو اِسٹریچی نے صاحب موصوف سے بیان کردیا لیکن اتفاق سے اِس زمانہ مین نارمن صاحب اور گورنر جنرل سے خود ملاقات ہوئی تھی اور وہان بالفاظ نامحدود اُنھون نے جنرل اِسٹریچی کی خدمات کی تعریف کی تھی اور اُنکی مقصودہ روانگی پر اپنا نہایت اندیشہ ظاہر کیا تھا۔چنانچہ اس معاملہ مین جو زخم پہونچا تھا وہ پہونچنے کے ساتھ ہی مندمل ہوگیا اور اِسٹریچی غالباً اپنے سردار کی عادت سے زیادہ واقفیت پیدا کرکے گئے ہونگے کچھ کم واقفیت پیدا کرکے نہ گئے ہونگے۔

سَر جَانْ لَارِنْس کی اُن چٹھیون مین جو سکرٹری آف اِسٹیٹ کے نام روانہ ہوئی تھین اُس شخص کے بارے مین اُنھون نے اپنے سچے خیالات ظاہر کیے تھے جسنے محکمۂ تعمیرات سرکاری کے متعلق اپنی ایسی عمدہ کارگزاریان دکھلائی تھین اور جنکی نسبت اجنبی شخص جو دونون کے حالات سے واقف نہوتا یہی خیال کرتا کہ سَر جَانْ لَارِنْس نے بخوبی اُنکی قدر نہین کی۔ مین منجملہ اُن چٹھیون کے ایک چٹھی سے چند الفاظ محول کرتا ہون۔ ”کرنل اِسٹریچی آیندہ ڈاک کے جہاز پر ولایت جانے والے ہین اُنکا جانا گورنمنٹ کے حق مین بہت مُضر ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ اِس بات کو مَین واجبی طور سے بیان کرسکتا ہون کہ اگر اُنکے بدلے اور کوئی شخص جاتا تو شاید اس سے بہتر ہوتا۔ وہ لائق تیز دست مستقل مزاج اور صائب الرائے شخص ہین۔ مجھ سے اُن سے اور کبھی کی ملاقات نہ تھی۔ اب کی بار جب پچھلے مرتبہ مَین آیا تو اُنسے سابقہ ہوا۔ لیکن اگر آپ کو کبھی کسی شخص کی ضرورت ہو تو مَین کہے دیتا ہون کہ اِس شخص کو یاد رکھیے گا“۔ سَر جَانْ لَارِنْس کے ایام حکومت مین ہندوستان کی اندرونی امن وامان ایسی رہی جیسی اُسکو بہت کم نصیب ہوئی تھی لیکن اِن پہلے دو برسون کے اندر ہندوستان کے ایک دور دراز گوشہ مین ایک غیر مسلسل اور کم حقیقت لیکن بڑے جوش وخروش کا سرحدی جھگڑا قائم رہا اور یہ جھگڑا ایسا تھا جسمین نقصان بہت کچھ ہوا اور حاصل کچھ بھی نہین ہوا حتیٰ کہ فوجی رونق بھی حاصل نہین ہوئی۔ جس ملک کی سرحد ہندوستان کی سی ہے وہان سرحدی جھگڑون سے بہ مشکل احتراز ہوسکتا ہے لیکن سب سے بہتر اور سب سے کامیاب فرمانروا وہ ہے جسکے زمانہ مین اُن جھگڑون کی تعداد قلیل رہے جہان تک ممکن ہو اُنکا زور گھٹا رہے اور جو اُنکے انسداد مین بلکہ علاج مین مستعد رہے اور پہاڑ کی طرح اُن مول لیے ہوے جھگڑون اور ظالمانہ لڑائیون کے آگے جو پیدا ہون اپنا سینہ سپر کیے ہوے رہے۔ پنجاب کی حکومت کے ایام مین سَر جَانْ لَارِنْس کی کارروائی یہی رہی تھی اور یہ ایک سخت بدقسمتی کی بات تھی کہ سَر جَانْ لَارِنْس نے بحیثیت گورنر جنرل ہندوستان مین جس وقت قدم رکھا اُسکے کچھ ہی پیشتر سابق گورنر جنرل کی اجازت یا حکم سے ایک ایسی کارروائی شروع کی گئی جس سے بمقتضائے حالات موجودہ اِس بات کا کامل یقین تھا کہ ایک طول طویل اور بیرونق مخالفت پیدا ہو جائیگی۔ یہ مخالفتین جنکی بحث کی جاتی ہے علی العموم جنگ بھوٹان کے نام سے مشہور ہین۔ بھوٹان ایک پہاڑی چٹ ملک کی ہے جو دکھن طرف کے نشیبی خطۂ ہمالیہ مین واقع ہے۔ نیپال اُسکے پچھم طرف آسام بجانب جنوب اور تبت پورب اور اُتر طرف واقع ہے۔ اِسکے اور نیپال کے مابین میخ کی طرح سِکم کی چھوٹی سرحدی ریاست اور دارجلنگ کا خطۂ ”فردوس بر زمین“ واقع ہے۔ یہ ایک کم حقیقت پہاڑی ملک ہے جو اَب تک پورا پورا معلوم نہین ہے۔ یورپین اشخاص کے حق مین وہان کی آب وہوا ہندوستان کے

ص ۴۶

اور اکثر حصون سے مضر ہے اور جابجا ملک مین اُن وحشیون کی آبادی ہے جو اپنی مفلسی خواہ لوٹ مار کے اِس
خیال سے بار بار یہان آکر آباد ہوتے گئے کہ "دوار" یعنی اُن زرخیز میدانون پر حملہ کیا کرین جو جنرءًا خواہ کلاً
برٹش حکومت مین آگئے تھے۔ اسواسطے یہ ملک مثل افغانستان کے تھا جس سے علیحدہ رہنا جسقدر ممکن تھا
ہم لوگون کے لیے اُسیقدر بہتر تھا عمدہ سرحدی فوج اور ظلمون کی نہایت ترقی کرنے کی حالت مین ظالمون کی
تنبیہ کرنے کے لیے اتفاقیہ سرحدی مہم کے روانہ کرنے کی بابت بہت کچھ کہا جاسکتا تھا لیکن جس تدبیر کی
گورنمنٹ بنگال نے لارڈ ایلگن کو پیروی کرنے کی ترغیب دی تھی اُسکی بابت کچھ بھی نہین کہا جاسکتا ہے یعنی
یہ کہ اُنھون نے ایک یوروپین سفیر جو بھوٹیا زبان مین ایک بات بھی نہین کرسکتا تھا تمام لوازمات سفارت اور
جنگی مہم کے اعلان کے ساتھ ایک ایسے ملک کو روانہ کیا جہان حال ہی مین ہر طرح کا انقلاب ہوچکا تھا۔ جہان
کوئی مقررہ ذمہ دار یا ہوشیار گورنمنٹ نہ تھی جہان کوئی خاص دار السلطنت بھی نہین تھی اور جو صاف صاف
ہماری طرف سے اُن وظائف کے قبول کرنے پر رضامند نہین تھے جو علی العموم امن وامان کے مانع اور جنگ
والحاق کے محرک ہوتے ہین۔

لیکن جو کچھ ہونا تھا وہی ہوا اور جو لازمی نتیجہ تھا وہی ظاہر ہوا۔ ایشلی ایڈن کو جو سفیر مقرر ہوے تھے
گورنمنٹ بھوٹان سے کوئی جواب اِس اعلان کا نہین ملا کہ وہ ایک سفارت کے افسر کے طور پر آتے ہین اور
اِس بات مین آسانی چاہتے ہین کہ اُنکے آنے مین کوئی مزاحمت نہو اور غالباً اُسکی وجہ یہی تھی کہ اُس زمانہ مین
کوئی گورنمنٹ ہی نہ تھی جو جواب دیتی۔ اِسواسطے وہ مجبور ہوے کہ "جنگ پن" لوگون یعنی ادنیٰ سردارون سے
خط کتابت کرین جنھون نے خاص اپنے مقاصد کے لحاظ سے اُنکے ساتھ کارستانیان کین اور جہان تک
ممکن تھا ہر ایک بات مین اُنکی رخنہ اندازی کی۔ مسٹر ایشلی ایڈن نے کچھ خوف نہین کیا اور دارجلنگ سے
روانہ ہوے اور اُسوقت سے لیکر وہان کے داخل ہونے تک وہ ہر قسم کی مشکلون بیدلیون اور خطرون مین
مبتلا رہے۔ اسپر بھی وہ ایک ایسی بہادری اور استقلال سے اپنے عزائم پر اصرار کرتے ہی گئے جو ایک عمدہ معاملہ
اور اُنکے نامی گرامی زمانہ کے شایان تھا جب وہ بہ زمانۂ مابعد چیف کمشنر برما اور لفٹنٹ گورنر بنگال رہے تھے۔
بھوٹان بطور معمول کے مثنیٰ گورنمنٹ کا پابند رہا کسیقدر مثل اُس طور کے جیسا کہ کچھ دنون سے جاپان کا حال ہے
وہان ایک دھرم راجہ اور ایک دیب راجہ جو کم وبیش ٹیکون کی طرح کا ہے لیکن جسوقت مسٹر ایشلی ایڈن کو
بھوٹان کی خیالی دار السلطنت یعنی مقام پنا کا تک پہونچنے مین کامیابی حاصل ہوئی تھی تو بدقسمتی سے اِن دونون
راجاؤن مین سے کوئی بھی نہین تھا۔ اُسوقت ایک کامیاب غاصب ٹانگو پنلو نامے کے اختیار مین یہ ملک
آگیا تھا۔ اُسکی ہدایت یا مسامحت سے سفیر کی انتہا مرتبہ کی توہین اور سخت طور کا ذاتی اشتعال ہوا۔ اور اُس سے

زبردستی ایک عہدنامہ لکھوایا گیا جسکی رو سے اُسنے اِنگلش گورنمنٹ کو اِس بات کا پابند کیا کہ وہ دواروں کو واپس کردے اور ایک طنز آمیز شرط یہ بھی درج کی گئی کہ بھوٹیون کی رعایا سے جو لوگ ہمارے یہان پکڑ آئے تھے وہ رہا کر دیے جائین اُسکے بعد اُنکے ہمراہیون کو اجازت ملی کہ اپنی جان لیکر وہان سے چلے جائین۔

یہ توہین کے افعال ایسے نہین تھے جنپر سرسری نگاہ ڈالی جاتی۔ سَر جان لارنس نے معاً عہدنامہ کو باطل کیا ص ۴۶۹ اور اِس ناشدنی کام مین جو کچھ اُنھون نے کیا تھا یا نہین کیا تھا اُسکی بابت سَر جان لارنس وُڈ کو اسطور پر تحریر کیا۔

جب مین کلکتہ مین پہلے پہل پہونچا تو مجکو ضروری کام اسقدر کرنا تھا کہ مین نے سفارت بھوٹان کی طرف کچھ خیال نہین کیا۔ جب مسٹر ایڈن کی چٹھیون سے مجکو معلوم ہوا کہ وہ بڑی بڑی دقتون اور موانعات مین مبتلا ہوے تو مجکو کسیقدر تردد ہوا لیکن مین نے یہ ناپسند کیا کہ اُنکو واپس طلب کرون مجکو ایسی کافی خبر نہین پہونچی تھی جس سے میرا فعل جائز ہو سکتا اور علاوہ برین بیڈن نے خیال کیا کہ اب وقت گذر جا چکا اور ایڈن اثنار استے طے کر گئے ہین کہ وہان سے اُنکا واپس طلب کرنا مناسب نہین ہے۔ اسواسطے مین نے اِس بات کا یقین کر کے کچھ نہین کہا کہ وہ اپنی ہوشیاری اور عقلمندی سے معاملات کا عمدہ تصفیہ کر کے واپس آئینگے . . . . ۔ میرے نزدیک اس ملک مین سفارت کو بھیجنا ہی نہین تھا اور اُسکا بھیجنا ایک غلطی تھی کیونکہ وہان کوئی حکومت ایسی نہین تھی جس سے گفت وشنود کرنا مناسب ہوتا۔ لیکن اِس سے بڑھکر غلطی یہ تھی جو ایڈن بڑھتے چلے گئے حالانکہ اُنکو معلوم ہو گیا تھا کہ راجہ لوگ اُنکے آنے سے خوش نہین تھے لیکن بہرحال وقوع واقعہ کے بعد اُسکی تدبیر ہو گئی اور مین نہین چاہتا کہ ایڈن پر جو ہر طرح سے ایک بڑے معقول شخص ہین کوئی الزام رکھون۔

سَر جان لارنس نے معاً چٹھی کے ذریعہ سے گورنمنٹ بھوٹان کو مطلع کیا کہ مشرقی دوارون یعنی آشام کے زرخیز میدانون کی بابت بارہ ہزار روپیہ سالانہ کا جو وظیفہ اُنکو دیا جاتا تھا وہ اب بند ہو جائیگا۔ انھون نے تقاضا کیا کہ پچھلے پانچ برسون کے اندر رعایاے ہند کے جو لوگ وہان پکڑ گئے ہون وہ رہا کر دیے جائین اور اعلان دیا کہ یکم ستمبر تک اِن باتون کی تعمیل نہو جائیگی تو بزور تیغ اُنکی تعمیل کرائی جائیگی۔ اِس چٹھی کا کوئی جواب نہین آیا اور عجب نہین اگر اسی سبب سے نہ آیا ہو کہ تمام گورنمنٹ بھوٹان معطل تھی۔ آیندہ نومبر مین سَر جان نے مشتہر کیا کہ مغربی دوار یعنی بنگال کے متعلق جو دوار تھے وہ بھی ضبط کر لیے جائین اور جو فوج سرحد پر جمع ہوئی تھی اُسکو بڑھنے کا حکم دیا۔ پانچ قلعے جو بنگال کے دوارون کے مستحکم مقامات تھے اُنپر چند ہفتہ مین ہمارے پانچ کالمون نے چڑھائی کر کے قبضہ کر لیا اور اُسمین جانون کا نقصان بھی بہت کم ہوا۔ بھوٹیے جیسے خیال کیے جاتے تھے اُس سے بھی حقیر دشمن نکلے اُسکے بعد جیسا کہ بزمانہ ماقبل ومابعد اسی طرح کے موقعون پر اکثر ہوا ہے فوجی حکام اپنے دلون مین سمجھنے لگے کہ بس سب طرح کی حفاظت ہو گئی اور اُسکا نتیجہ

ضف وہی ظاہر ہوا جسکی امید کی جاسکتی تھی اُس حصۂ ملک کے اصل فرمانروا ٹونگسو نپلو نے جیساکہ وحشیون کے بہادرانہ دستور کے مطابق اکثر پایا گیا ہے انگلش جنرلون کے نام جنوری ۱۸۶۵ء کو اِس مضمون کی ایک تحریری نوٹس بھیجی کہ اگر سات دن کے عرصہ مین وہ اُسکے قلعون کو خالی نہ کردینگے تو اُس زمانہ کے ختم ہونے کے بعد وہ اُنسے مقابلہ کریگا بدقسمتی سے لشکر مین ایک شخص بھی ایسا نہین تھا جو اُسکی چٹھی کو پڑھ سکتا - اِسواسطے جب وہ آیا تو اُسنے ہم لوگون کو تیار نہین پایا - اُسنے کوشش کرکے یہ تدبیر کی کہ دیوان گری مین ہماری جو سپاہ تعینات تھی اُسکو پانی نہ پہونچنے پائے - وہان کے افسر کمان نے رات کو مقام خالی کردیا - ایک تہلکہ مچگیا - واپسی گویا بربادی ہوگئی اور ہماری دو توپین بحیثیت بھوٹیون کے ہاتھ چلی گئین -

اِس حقارت سے ہندوستان مین جو لعنت ملامت ہوئی اُسکی کوئی انتہا نہین ہے اور اُسمین گورنر جنرل نے بھی پوری شرکت کی - بہت سے افسرون کو سبقت دی گئی اور تاکیدی حکم جاری کردیا گیا کہ درون سے کوئی شخص گزرنے نہ پائے - جنرل ٹومس جو دہلی مین نام پیدا کرچکے تھے افسر کمان مقرر کیے گئے اور آیندہ مارچ مین ہم لوگون نے دیوان گری پر اِس آسانی سے قبضہ کرلیا جس آسانی سے ہم بیشتر سمجھتے تھے کہ قبضہ ہوجائیگا - سر جان لارنس کی راے یہ ہوئی کہ آیندہ موسم سرما تک بشرطیکہ اِس اثنا مین بھوٹیے ہماری شرائط قبول کرلین مقام پناکا پر جو دار السلطنت تھی قبضہ کرلیا جائے - اور اُنھون نے حکام ولایت کو اپنے خیالات سے آگاہ اور اُنھین کے مطابق تمام کارروائیان کرنے مین کوتاہی نہین کی - لیکن بھوٹیون نے موقع پر دانائی کی - ہمارے سفیر کے جو کاغذات اُنھون نے لے لیے تھے واپس کردیے اُنکی جو توہین کی تھی اُسکی بابت معذرت کی اور ٹانگسو پنلو کو اِس امر کی طرف راغب کرنے کا وعدہ کیا کہ دو توپین جو اُسنے چھین لی تھین اُنکو واپس کردے اور اُسکے معاوضہ مین ہم نے اُنسے یہ وعدہ کیا کہ جن دوارون کو ہمنے ضبط کرلیا تھا اُنکی نصف مالگزاری اُسوقت تک ہم بھوٹیون کے حکام کو بھیجتے رہینگے جب تک اُنکا چال چلن ہمارے اطمینان کے قابل رہیگا - یہ ایک ایسا عطیہ تھا جسکی اُنکو کوئی امید نہ تھی لیکن یہ امر اعلی درجہ کی حکمت عملی اور انسانیت کے مطابق تھا - اِسمین اعلیٰ درجہ کی حکمت عملی اِس معنی کرکے تھی کہ اُس سے ہمکو بھوٹیون پر قابو مل گیا اور امن و امان اور حکومت قائم رکھنے کی غرض سے وحشیون پر قابو پانے کا یہی ایک طریقہ ہے کہ اُنکو کچھ امید دلائی جائے اور انسانیت اِس معنی کرکے تھی کہ اُنکے ملک کے سب سے زیادہ زرخیز حصہ پر بالکل قبضہ کرلینے مین یہ ہوتا کہ وہ افلاس مین مبتلا ہو ہوکر بمجبوری پھر ملک پر حملے کرنے لگتے -

صلح ایسی اعتدال آمیز اور برابر کی شرطون پر صلح کے ہوجانے سے انگلش اخبارات اور انگلش تجار ہند نے واویلا مچادی - بعضون نے تو اِس بنیاد پر غل مچانا شروع کیا کہ اُنکے زعم باطل مین ہمارا رعب کم ہوگیا -

دوسرون نے فریاد بلند کی کہ اُنکا مُلک سلطنت مین شامل کر دیا جائے اور لوگون نے یہ شور بلند کیا کہ اور کُشت و خون ہوا اور انتقام لیا جائے سَر جَان لَارِنْس جیسا کہ مین نے ابھی بیان کیا ہے اخبارات کی نکتہ چینیون کو بڑے غور سے دیکھتے تھے لیکن اِن نکتہ چینیون کی جانب سے بالکل اپنے کان بہرے کر لیتے تھے۔ اُنھون نے آغاز تکرار مین غور کامل کے بعد اِس امر کو تجویز کر لیا تھا کہ وہ کن کن باتون کو چاہتے ہین اور اب جو اُسکا خاتمہ ہوگیا اور جو جو باتین وہ چاہتے تھے وہ حاصل ہوگئین تو اُنکی طبیعت اِس امر کی جانب راغب نہین ہوئی کہ محض فتحمندی حاصل کرنے کی خوشی مین وہ اُنکو اور بڑھا دیتے اور اِس رائے مین جدید کمانڈر انچیف سَر وِلیَم مینْسْفیلڈْ نے بڑی گرمجوشی سے اُنکی تائید کی مینْسْفیلڈْ ایک مدبر ملک اور سپاہی بھی تھے اور اُنھون نے ایک نہایت عمدہ یادداشت مین اِس امر کا اشارہ کر دیا تھا کہ وہ اِن بے نصیب آدمیون کے دبانے اور اپنے گھرون کے بچانے مین اُنکو سزا دینے سے ہم لوگ اُن شخصون کے نزدیک بھی مورد مطاعن ظلم و جور ہونگے جو ہمارے اعتدال کو نہایت اضطراب سے دیکھتے تھے" جو انتظامات اُسوقت ہوے تھے خفیف ترمیم کے ساتھ اُسوقت سے اب تک جاری ہین اور اُنسے ہر شخص جو سروکار رکھتا تھا خوش بھی ہے۔ اسطور پر جنگ بھوٹان اُسی ایک خاطر خواہ طریقہ پر ختم ہوگئی جسکے سوا اور دوسرا طریقہ ممکن نہین ہے یعنی یہ کہ اُسکا خاتمہ بہت جلد ہوگیا اور وہ اچھی طور پر ہوگیا اور وہ اِس بات کے واسطے یادگار رہیگا کہ حکمت اور انصاف کی رو سے جس امر کی ضرورت تھی وہ اعلی سِوِل اور فوجی حکّام کے کُلّی اتفاق کے بموجب حاصل ہوئی۔

مینْسْفیلڈْ کے کمانڈر انچیف مقرر ہونے سے سَر جَان لَارِنْس کے دل کی جو کیفیت ہوئی تھی اُسکا اظہار خودبخود اُنکی چٹھیون سے بکرات و مرات ہوگیا ہے وہ مینْسْفیلڈْ اور مین باتفاق یکدگر بہت اچھی طرح سے کام کرتا ہون۔ میرے نزدیک وہ ایک بہت اچھے کارباری تیز دست ہوشیار دوراندیش آدمی ہین۔ مین اِس تبادلہ کے لیے ہر روز خدا کا شکر ادا کرتا ہون،، شملہ کی آب و ہوا اور وہان کی کیفیت سے بھی وہ بہت تندرست اور بشاش رہے۔ اور اپنے مکان مین وہ جسطور سے رہتے تھے اُسکی کیفیت لیڈی لارِنس کی چٹھی چند الفاظ سے بخوبی معلوم ہوجائیگی۔

شملہ مین جس طور سے ہم لوگ اپنے گھر مین رہتے تھے اُسکی بابت کچھ زیادہ کہنے کو نہین ہے۔ مجکو تو معلوم ہوا کہ وہان کار ہنا ڈِنر کی جماعتون بالؔ اور ہر قسم کی دعوتون کا ایک طول طویل سلسلہ تھا۔ میرے شوہر بیشتر جسطرح سے بڑی دَور دَور تک گھوڑے پر سوار ہوکر سیر کرنے کو جاتے تھے اور جب وہ کلکتہ مین تھے اُسوقت بھی ایسا ہی کرتے تھے اُسطرح یہان وہ کبھی نہین جاتے تھے۔ بلکہ وہ بہت سویرے اُٹھتے تھے اور طعام چاشت کے قبل بہت سا کام کر ڈالتے تھے اور شام کو جب مین جھپان پر سوار ہوکر نکلتی تھی تو وہ میرے پہلو مین گھوڑے پر سوار ہوکر یا خرامان خرامان سیر کرنے جاتے تھے۔

وہ اپنے گھر والون کے لیے دعا کرنا کبھی فروگذاشت نہین کرتے تھے اور مین اور وہ ہمیشہ ساتھ مل کر انجیل پڑھا کرتے تھے یہان تک کہ جب وہ کامون مین نہایت ہی مشغول ہوتے تھے اُسوقت بھی اِسمین کوتاہی نہین ہوتی تھی اُنکے علیحدہ بیٹھنے کا کمرہ میرے کمرے کے قریب تھا اِس سبب سے مین ایک طور پر دیر تک اُنکے ساتھ رہ سکتی تھی - ایک بڑا برآمدہ مکان کے چارون طرف بنا ہوا تھا - اُسکو وہ گو ارٹر ڈِک کہتے تھے اور اُس سے اُنکو بڑا آرام ملتا تھا - کیونکہ جب وہ کام کرکے خستہ ہو جاتے تھے تو اُس برآمدہ مین ٹہلتے تھے اور چارون طرف دلکش کیفیت دیکھتے جاتے تھے اُس سے اُنکی طبیعت تازہ اور درست ہو جاتی تھی اور اپنے کام کرنے کے کمرے مین پھر واپس آکر کام کرنے لگتے تھے - شملہ مین ہمکو یکجائی دیکھکر ایک حیرت معلوم ہوتی تھی کیونکہ مجکو اپنا ابتدائی زمانہ یاد آتا تھا جب فی الواقع ہم لوگ بہت ہی ادنی درجہ کے آدمی تھے لیکن ارکان صحبت مین بہت کچھ تغیر ہو گیا تھا اُس زمانہ کے احباب بہت کم باقی رہ گئے تھے اور اب ایک نئی قسم کی دوست پیدا ہو گئے تھے - وہ بہت محنت سے کام کرتے تھے اور مین نے اُنکے چہرے سے زوال تندرستی کی کبھی کوئی علامت نہین پائی مجکو کہنا چاہیے کہ وہ مشاغل مین کبھی جیسے مستعد تھے قریب قریب اُسی طرح کے اب بھی تھے -

اب بھی بہت سی پریشانیون کی حالت مین اُنکی ہنسی اور دل لگی اُنکو بہت مدد دیتی تھی - کچھ دنون سے ایک معاملہ مین جو کچھ ایسا دقیق نہین تھا دو انجنیر افسرون کے مابین بڑا جھگڑا پڑا ہوا تھا - اور آخر کو وہ معاملہ فیصلہ کے لیے اُنکے روبرو آیا - اُس معاملہ کے متعلق کاغذات کے بیشمار بکس تھے اور سر جان لارنس اُسطور سے جس طرح ڈاکٹر جانسن کہا کرتے تھے کہ مین نے گتے کی طرح اپنی ڈکشنری کی تصنیف مین کام کیا ہے مذکورۂ بالا کاغذات کو دیکھنے لگے - آخر جب دیکھتے دیکھتے طبیعت گھبرا گئی تو اُنھون نے کہا کہ "قبل اِسکے کہ باقیماندہ بکسون کے کاغذات کو معائنہ کرون مجکو لازم ہے کہ تھوڑا سا آرام کر لون - سوا مے متنازعین کے اور کسی کو ذرا بھی خیال نہین ہے کہ دونون مین سے کون برسر صواب ہے ہان اُنکو کچھ ایسا خیال ہو تو ہو - لیکن مین ہر ایک کاغذ کو بغور دیکھنے کا پابند ہون" - چنانچہ وہ باغ مین گئے وہان دو پتلیان کھڑی کین ایک کا نام کرنل - اور دوسری کا نام کپتان - رکھا اور پستول ہاتھ مین لیکر چھ فیر ایک کو اور چھ دوسری کو لگائین - اور بعد اِسکے یہ کہکر دونون کو گرا دیا کہ جسطرح سے مین نے انکا کام تمام کیا ہے اُسی طرح میری خواہش ہے کہ اُنکے معاملہ کو بھی ختم کر ڈالون بعد اِسکے وہ پھر بکسون کے پاس آئے اور اُنکے دیکھنے کا کام ختم کر ڈالا -

جب کوئی بحث تھوڑی بہت سنگین طور کی بڑھ جاتی تھی تو وہ اکثر ایک ہنسی کی بات کہکر اُسکو ختم کر دیتے تھے اور جانبین کے دل مین ایک لطف باقی رہ جاتا تھا - ہز اکسیلنسی کے مقرر ہو کر آنے کے تھوڑے ہی دنون بعد ایک روز وہ سر ہنری مین سے باتین کرتے تھے جو اُسوقت اصلاح انتظام عدالت گستری اور ملک کے مختلف حصون مین نئی عدالتین قائم کرنے مین مشغول تھے - رفتہ رفتہ جنگ انبیلہ کا ذکر آیا جو اُسی زمانہ مین ختم ہوئی تھی -

سر جان لارنس نے اُسکی مذمت کی کہ یہ لڑائی بے سود تھی۔ اُنھون نے کہا کہ "اگر مین اُسوقت وائسرائے ہوتا تو معاً اُسکو موقوف کر دیتا۔ پیل صاحب نے بڑا اشتیاق ظاہر کر کے کہا کہ "بجا ہے مگر آپ اسکا کیا انتظام کرتے"، گورنر جنرل نے جواب دیا کہ "مین وہان ایک عدالت خفیفہ قائم کر کے اُسکو ختم کر دیتا" اسپر بڑے زور سے قہقہہ پڑا اور گفتگو تمام ہوئی۔

اور ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ جنرل رچرڈ اسٹریچی نے ہندوستان کی ریلون کی بابت ایک نہایت عمدہ کاغذ لکھا تھا (یہ مضمون تھا جسکی بابت ہر شخص اُنکو اُستاد کامل تسلیم کرتا تھا) اور حسب ضابطہ اُس کاغذ کو اِس غرض سے سر جان لارنس کے پاس لائے تھے کہ اُسپر اُنکا دستخط ہو جائے اور اُنکا منٹ قرار پاکر سکرٹری آف اسٹیٹ کے نام انگلستان کو روانہ ہو۔ سر جان نے اُسکو ملاحظہ کیا دو ایک لفظ بدل دیے لفظ "ابتدا" کی جگہ "آغاز" بنایا اور اسی طرح کی اور ترمیمین کر دین اور اسکے بعد جب اُس کے نیچے "جے۔ یل" لکھا جس سے وہ کاغذ اُنکا ہو گیا تو مسکرا کر اُسکی طرف دیکھا اور کہا کہ "انگلستان والے سمجھینگے کہ یہ کیا ہی ہوشیار آدمی ہے"۔

اُنکی تقریر ہمیشہ صاف اور بیباکانہ ہوتی تھی۔ اور جو لوگ کسی عہدہ کی درخواست کرتے تھے اور اُسکے لائق نہوتے تھے اُنسے یا۔ جو جان لارنس سے کسی کام کے لیے اصرار کرتے تھے جو اُنکے ناپسند ہوتا تھا اُن لوگون سے بھی وہ اِسی طرح کی تقریر کرتے تھے۔ لیکن جواب وہ اِس مزے سے ظرافت کے پہلو مین دیتے تھے جس سے اُسکی تلخی جاتی رہتی تھی۔ کسولی مین ایک نیا گرجا گھر بن رہا تھا اور اسمین بہت سا روپیہ صرف کیا گیا تھا اور سر جان لارنس کے نزدیک یہ روپیہ اُسکے مینار کی تعمیر مین جو ہنوز ختم نہین ہوا تھا بیکار صرف کیا گیا تھا۔ سر جان جو اتفاق سے وہان موجود تھے اُنسے کسی شخص نے درخواست کی کہ باقی روپیہ اگر وہ دے دیتے تو مینار کا کام ختم ہو جاتا۔ وہ پہلے گرجا گھر کو دیکھ آئے اور یہ معلوم کر کے کہ بیٹھنے کی چیزون کا یا اندرونی سامان کا مطلق کوئی بندوبست نہین ہوا ہے اور ایک رقم کثیر صرف مینار کی تعمیر مین صرف کر دی گئی ہے اُنھون نے کہا کہ "آپ اسیطرح مجھسے ایک ایسے آدمی کی ٹوپی کا چندہ مانگینگے جسکی ٹانگون مین پاجامہ نہوگا"۔

اسیطرح ابتدائے ایام مین جب وہ بمقام مری نہایت شاقہ محنت مین مصروف تھے تو ایک شخص اُنسے ایک عہدہ کی درخواست کرنے آیا اور جب وہ اُس کمرے مین لایا گیا جہان چیف کمشنر صبح سے شام اور شام سے صبح تک برابر بیٹھکر کام کرتے رہتے تھے تو اُسنے مودبانہ طریقہ سے یہ پوچھکر کلام شروع کیا کہ لیڈی لارنس کیسی ہین سر جان نے ایک طرفۃ العین کے لیے اپنے کام کی طرف سے آنکھ پھیر کر کہا کہ "اب آپ کو معلوم ہے کہ آپ راولپنڈی سے سفر کر کے یہان تک جو آئے تو اِس بات کے پوچھنے کو نہین آئے ہین کہ لیڈی لارنس کیسی ہین۔

آپ کا جو مطلب ہو اُسکو بیان کیجیے،،۔ اُس شخص نے اپنا مطلب بیان کیا اور اُسکا جواب جہان تک مختصر الفاظ مین ممکن تھا جان لارنس نے دے کر کہا اب آپ جائیے اور لیڈی لارنس سے پوچھیے کہ وہ کیسی ہین اور لنچن کے وقت تک ٹھہرئیے،،۔

اور اِسی طرح ایک مرتبہ اور اسپنے آخری زمانہ مین جب ایک روز اتوار کو سہ پہر کے وقت ایک دوست جو پولیٹکل معاملات مین بالکل یکطرفہ رائے رکھتے تھے اُنکی ملاقات کو آئے اور کنسرویٹیو گورنمنٹ پر اُسکے ہر فعل اور ترک افعال پر جو جنگ روم و روس مین اُسنے کیا تھا سخت الفاظ سے حملہ کرنا شروع کیا تو سر جان لارنس نے جو شل اور معاملات کے اس معاملہ کو بھی طرفین کی رعایت سے دیکھتے تھے کہا کہ یہ ایک بڑا پیچیدہ معاملہ ہے اور اسمین ایک فریق کوئی بر سرِ صواب نہین ہے۔ لیکن وہ اپنے دوست کے خیالات مین ہرگز ترمیم نکر سکے جو شل اور مدبرانِ وقت کے خیالات کی واقفیت کی نسبت گرمجوشی کے واسطے زیادہ مشہور رہے ہین آخر کو عین اُسوقت جب اُنکے ملاقاتی صاحب کمرہ سے جانے لگے تو لارڈ لارنس نے کہا "خیر بہرحال کنسرویٹیو فرقہ کے لوگون نے جنگ افغانستان کے شروع ہونے کے بعد سے ایک اچھی بات ضرور کی ہے جس آپ بھی اعتراف کرینگے۔ ملاقاتی نے معترضانہ طور پر کہا کہ "وہ کیا بات ہے لارڈ لارنس نے جواب دیا کہ کیون نہین اُسنے مس گاسٹر (اُنکی لائق لیڈی سکریٹری جو ٹوریون کے مضبوط خیالات رکھتی تھین اور اب بھی رکھتی ہین) کو لبرل بنا دیا،،۔ یہ سنکر ملاقاتی قہقہہ مار کر ہنسنے لگا اور اس بات سے اقرار کرتا گیا کہ اسقدر بھلائی ہر حالت مین گورنمنٹ مذکور نے کی ہے۔

۱۸۶۵ء کے آخر موسم برسات مین جب وہ کلکتہ کو واپس آئے تو اُسوقت اُنھون نے سنا کہ اُنکی پیاری ہمشیرہ مسٹرس ہیز کا انتقال ہوا۔ ایسا صدمہ کبھی اُنپر نہ پڑا تھا اور نہ بعد اُسکے پڑنے والا تھا۔ وہ عمر بھر اُنکی ہمشیرہ اور دوست رہی تھین۔ اور جو اعتبار اور تعریف اور محبت وہ اپنی بہن سے کرتے تھے اُسی طرح وہ بھی اپنے بھائی سے کرتی تھین۔ پہلے پہل جب خبر وفات اُنکو پہونچی تو جوشِ غم مین اُنھون نے کہا کہ "اگر مین جانتا کہ اب مجھسے اور اُنسے ملاقات نہوگی تو مین ویسرائے ہو کر کبھی ہندوستان کو نہ آتا،،۔ اُسکے چند مہینہ کے بعد اپنی بہن چارلوٹی کی ایک چٹھی مین اُنھون نے لکھا کہ "جس وقت مین اپنی پیاری بہن کی وفات کا حال یاد کرتا ہون تو میری حالت دگرگون ہو جاتی ہے،، وہ اپنی خوشی سے مجکو گریٹ لی واقع میدان سالسبری کی مختصر جائداد چھوڑ گئی تھین جو اُنکو اپنے شوہر سے ملی تھی اور بہت جلد اُسکی شہرت ہونے والی تھی کیونکہ وہ (قلیل کثیر سے ملکر) اول "لارڈ لارنس پنجاب و گریٹ لی،، کی پورا کرنے والی ہوئی وہ مقام لنڈن واقع ڈیوان شائر مین دفن کی گئین جہان بروقت وفات وہ اتفاق سے مقیم تھین اور ایک رنگین کھڑکی جو سر جان لارنس نے

سوتھ گیٹ کے گرجا گھر مین اُنکی یادگار کے لیے بنوادی تھی اُسپر ایک کتبہ تحریر ہے " وہ ایک مجتبیٰ اور شریف النفس عورت تھین جو اپنے سن تمیز سے یوم وفات تک اُن تمام لوگون مین جو اُنسے تعلق رکھتے تھے ایک عجیب طرح کا اثر رکھتی رہین - یہ تختی اُنکے بھائی سر جان لارنس نے جنکی وہ عمر بھر کی عزیز تھین اُنکی یادگار مین بنوائی ہے " -

مسٹرس ہیئر کے مرنے سے ظاہرا لیڈی لارنس کو فوراً ولایت جانا لازم آیا لیکن پہلے تو مسٹر اور مسٹرس چارلس ریڈ اڈلی نے مہربانی کرکے لارڈ لارنس کے لڑکون کو بڑے دن کی تعطیل مین اپنے گھر بلا لیا اور اُسکے بعد مسٹر ہربرٹ اڈورڈس اور لیڈی اڈورڈس جو اس بات کی ذمہ داری کر لی کہ ہم سال بھر تک سوتھ گیٹ والے مکان مین رہینگے اور وہان لڑکون کو دیکھتے رہینگے تو اس سے لیڈی لارنس زیادہ صاف امتیاز کے ساتھ اپنے شوہر اور لڑکون کے دعادی کے مابین ایک امر تجویز کر سکین اور ہندوستان مین اپنے شوہر کے ساتھ رہ سکین وہ لکھتی ہین کہ -

یہ سال ہم لوگون کا بڑے رنج مین ختم ہوا لیکن خواہ رنج مین گذرا ہو خواہ کسی اور طور پر کام بہرحال کرنا پڑا اور دعوتون اور ضیافتون وغیرہ مین جانا پڑا یہ بڑا دن ہم نے خاموشی کے ساتھ بارکپور مین گزارا - لیکن ہم زیادہ عرصہ تک وہان ٹھہر نہین سکے کیونکہ میرے شوہر نے دیکھا کہ بارکپور اور کلکتہ کے درمیان سکرٹریون کو جانے آنے مین دقت ہوتی ہے - ہم لوگ ہمیشہ بارکپور کی سیر کرنے جایا کرتے تھے - گورنمنٹ ہوس خود ہی بہت نفیس تھا - اور پھر برآمدہ باغ رمنہ اور اُس روش کے دونون طرف جو دریا کو گئی ہے پونبسٹا جھالی کی ٹٹی سے وہان کی کیفیت اور بھی دلکش ہو گئی تھی - ہم دریا تک ٹہلتے جاتے تھے دیسی اسکولون کو دیکھتے تھے اور بہت سی ہندوستانی لیڈیون اور جنٹلمینون سے ملاقاتین کرتے تھے اور ہر ایک مقام پر ہمکو اپنے لطف اور خوشی کی بہت سی باتین ملتی تھین - علی العموم کلکتہ کو واپس آنا مجکو بڑا شاق گزرتا تھا کیونکہ وہان ہر شئے مین تکلف اور امارت کا زیادہ لحاظ ہوتا تھا - وہان مین اپنے شوہر کے ساتھ یہان کی طرح دیر تک نہین بیٹھ سکتی تھی درحالیکہ وہ کام ہوتے تھے کیونکہ سکرٹری لوگ ہمیشہ حاضر رہتے تھے اور دوسرے جنٹلمین نجی ملاقات کو آیا کرتے تھے - کلکتہ مین کے اس ص ۲۱۲
عارضی سفر کے زمانہ مین ایک بڑا لطف حاصل ہوتا تھا کہ ہمارے قدیم احباب پنجاب مسٹر اور مسٹرس اڈورڈ برینڈرتھ کا لطف ملاقات حاصل ہوتا تھا - وہ گورنمنٹ ہوس مین ہماری ملاقات کو آیا کرتے تھے اور اُسکے بعد جب مسٹر برینڈرتھ لجسلیٹو کونسل مین مقرر ہوے تو انھون نے کلکتہ مین رہنا شروع کیا میرے شوہر مسٹرس برینڈرتھ کی دوستی کی بڑی قدر کرتے تھے اور ہمیشہ بڑے اشتیاق سے باطمینان تمام اُنکی ملاقات کرتے تھے - یہ خواہ وہ آخری وقت تک کرتے رہے کیونکہ جب وہ انگلستان مین واپس آئے تو انھون نے لندن مین ہمارے مکان کے قریب اپنا مکان لیا اور ہمارے عزیز الوجود اور گرانقدر دوستون مین تھے - میرے شوہر کلکتہ مین دل بہلانے کے لیے باغ مین کروکٹ کھیلا کرتے تھے یہ اُنکا خاص کھیل تھا وہ اس کھیل مین عجب طرح کی خوشی سے شریک ہوا کرتے تھے - دن بھر کی سخت محنت کے بعد اس کھیل سے اُنمین نئے طرح کی تازگی پیدا ہو جاتی تھی - اکثر تماشائیون کا

بڑا مجمع ہوجاتا تھا اور بعض اوقات بڑی سرگرمی سے لپ جلا کر شام ہونے کے بعد بڑی دیر تک کھیلا جاتا تھا لیکن باایہمہ اس قسم کی چیزون سے ہمکو چندان شوق نہ تھا - یہان اور شملہ مین ہر وقت جو عیش و عشرت رہتا تھا اگرچہ ہم اسکو تصنیفات شیکسپیر اور تصاویر کے دیکھنے سے متبدل کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے لیکن تاہم دونون کے لیئے وہ بہت ہی سخت تھا -

جنوری کے مہینہ مین وایسرائے کے خانگی ملازمون مین بڑے بڑے تبادلے ہوے - ڈاکٹر ہیتھ اپنے سر جان لارنس کے پرایوٹ سکرٹری بننے بیس برس کے عرصہ سے وہ گارڈن ملاقات رکھتے آئے تھے جنھون نے پنجاب مین چھاونیون اور اصلاح حفظان صحت کے متعلق بڑے بڑے کام کیے تھے اور اب اسی عادی خدمتون کو بڑی سرگرمی اور کوشش اور محنت سے انجام کر رہے تھے انگلستان واپس گئے اور انکی جگہ پر ڈی گارڈن متعلقہ سول سروس جواب سر جیمس گارڈن اور ریزیڈنٹ میسور ہین مقرر ہوے -

کپتان اپنے فوجی سکرٹری نے دوسرا عہدہ قبول کرلیا اور انکی جگہ میجر لمسڈن مقرر ہوے کرنل رینڈال کی طرح سے یہ بھی دہلی مین جان نکلسن کے ایڈیکانگ رہ چکے تھے

دوسرے مہینہ مین گورنر جنرل کے سرکاری تعلقات کے متعلق بھی ایک بڑا تبادلہ واقع ہوا - کیونکہ سر چارلس ووڈ نے بوجہ انڈیا آفس کے کام سے استعفا دیا - اور وہ ہوس آف لارڈس مین لارڈ ہیلی فاکس کے خطاب سے طلب ہوگئے - سر چارلس ووڈ بعض گروہون مین علی الخصوص ان گروہون مین جنپر انکی ترمیمات کا اثر پڑا تھا عزیز نہین ہوے لیکن ہندوستان کے حق مین اُنسے بہتر سکرٹری کبھی نہین مقرر ہوا انکی کارروائیون کی قدر سول سروس کے لوگ بہت کرتے تھے اور نیل کے جھگڑون مین یوروپین لوگون کے زور پکڑنے کے خلاف جس بہادری سے وہ کھڑے ہوگئے تھے ہندوستان مین ہمیشہ اُسکی بابت انکا اعزاز کرینگے وہ بڑی لیاقت کے آدمی تھے کام سے وہ کبھی گریز نہین کرتے تھے اور اُنھون نے بہت سی تدبیرین اعلی درجہ کی ضرورت کی انجام کی تھین - اور فائدہ عوام الناس کی جانب ایک آنکھ سے دیکھتے تھے - وہ ہر قسم کے بڑے اور چھوٹے عہدے کے لیے ہمیشہ اس بات کی کوشش کرتے تھے کہ اچھے سے اچھا آدمی ملے اور اس بات کے لیے بھی وہ کچھ کم تعریف کے مستحق نہین تھے کہ شد آمد قدیم کے تمام خیالات کے خلاف وہ کارروائی کرتے تھے اور جس حالت مین اُنھون نے گورنر جنرلی کے لیے سب سے بہتر ایک شخص پایا تو اُسی کو منتخب کیا - اس جدید تعلق مین سر جان لارنس اور اُنکے درمیان مین بہت خفیف اختلاف ہوا کیونکہ دونون قطعی رائین رکھتے تھے دونون مین سے ہر شخص ایک خود مختارانہ مزاج رکھتا تھا اور دونون مین سے ہر ایک شخص معاملات ہند سے کچھ تو اس باعث سے واقفیت رکھتا تھا کہ انڈیا آفس مین عرصہ تک ہر ایک کام کرچکا تھا اور کچھ اس وجہ سے کہ سرزمین ہند مین ایک وسیع تجربہ حاصل ہوچکا تھا - سر چارلس ووڈ نے ۱۹ - فروری سنہ ۱۸۶۶ع کو

ص ۱۴۷

اپنے استعفا کے خبر دینے مین اسطور پر مسٹر جان لارنس کو لکھا۔

آپ سب صاحب اچھی طرح سے اس بات کا یقین کر سکتے ہین کہ مجکو جلسہ وزرا اور کونسل کے اپنے تمام احباب سے جدا ہونا اور اپنے تمام سرکاری مشاغل کو چھوڑنا اور ہندوستان کے انتظام سے جسکا مجکو کمال شوق ہی شریک رہنے سے دست بردار ہونا کمال شاق گزر رہا ہے۔ لیکن اس عجلت مین پڑنا مجکو قرین مصلحت نہین معلوم ہوتا ہے اور مین تعین کرتا ہون کہ مین نے عقلمندی کی کارروائی کی ہے۔ بات اب عمل مین آنے والی ہے اور لارڈ گرے میری جگہ مقرر ہونگے آپکو معلوم ہے کہ وہ ہمارے کام سے واقف ہین میرے ایک بڑے دوست مسٹر اسٹنسفیلڈ انڈر سکریٹری مقرر ہونگے پس مین اس سے بڑھکر اطمینان اور خوشی کے ساتھ اپنا آفس نہین چھوڑ سکتا تھا۔ یہ تو انگلستان کے معاملات کا تذکرہ تھا۔ اب ہندوستان کے متعلق مین نہین کہہ سکتا ہون کہ میرا افسوس کم ہے۔ مجکو افسوس بلکہ بڑا ہی افسوس اس بات کا ہے کہ مین ہندوستان کی حکومت کے متعلق جوابدہی اور خبرگیری مین آپ کا شریک نہو سکونگا۔ ہم لوگون کے مابین بہت کم اختلاف ہوا اور آپ ایسے ایماندار اور راستباز شخص کے ساتھ کام کرنے مین مجکو بڑا ہی اطمینان رہا۔ باانیہمہ مین مجبور ہون اور مین آپ کو یقین دلا سکتا ہون کہ آپ کی حکومت اور معاملات ہند کے متعلق میرا دھیان کچھ کم نہین رہیگا۔ مین ہوس آف لارڈس کو جاتا ہون اور اگر کبھی آپ یا آپ کی گورنمنٹ کا کوئی کام ہوگا تو آپ مطمئن رہیے کہ مین اسکو بڑی خوشی سے انجام دونگا۔

لارڈ ڈی گرے نے حال مین جو منصب حاصل کیا ہے یعنی اسوقت بڑی لیاقت سے عہدہ گورنر جنرلی پر وہ ممتاز ہین اسکے اعتبار سے انکی چٹھی جو لارڈ لارنس کو انھون نے لکھی تھی ایک لطف خاص رکھتی ہے اسواسطے مین اسکے چند الفاظ درج ذیل کرتا ہون۔

جب سر چارلس ووڈ نے استعفا دینے کا ارادہ کیا تو لارڈ رسل نے مجھ سے انکی جگہ مقرر ہونے کی بابت استفسار کیا اور اگرچہ مجکو ان ذمہ داریون کا جو اس محکمہ کے متعلق ہین اور جو دقتین سر چارلس ایسے سکریٹری آف اسٹیٹ کو پڑین انکا بڑا تردد تھا اسپر بھی مین فرض سمجھتا ہون کہ جو انتظام افسر گورنمنٹ نے اپنے نزدیک سب سے عمدہ تصور کیا ہو اسپر اپنی رضامندی ظاہر کرون۔ اسواسطے مین بحیثیت سکریٹری آف اسٹیٹ ہند آپ کو یہ چٹھی لکھتا ہون اور سب کے پہلے آپ سے اس امر کی استدعا مجکو کرنا ہے کہ تمام معاملات کے متعلق اسی شرح وبسط اور آزادی سے خط کتابت کیجیے جس طرح اب تک سر چارلس سے کرتے آئے تھے انکی نسبت مجکو آپ کے مشورہ کی زیادہ ضرورت ہوگی اور آپ ہمیشہ مجکو اس امر کا آرزومند پائینگے کہ جہان تک ممکن ہے اس بھاری عہدہ کے متعلق جسپر آپ اس قابلیت کے ساتھ مامور ہین وقت طلب کامون مین مدد دون مجکو امید ہے کہ جب ہم لوگ انڈیا آفس مین تھے تو اسوقت آپ کو میرے حالات سے بخوبی اسقدر آگاہی ہوگی کہ مین ہندوستان کے معاملات اور انکی رعایا کی بہبودی کا کمال ذوق رکھتا ہون جسکی عمدہ فرمانروائی اور مرفہ حالی کے ہم لوگ ذمہ دار ہین۔ اور مین آپ کو یقین دلا سکتا ہون کہ مجکو اس امر کے جاننے سے بڑا اطمینان ہے کہ جن اصولون پر مین

ص ۴۴

ہندوستان کے معاملات کی عملدرآمد چاہونگا وہ وہی ہین جنکی بحیثیت گورنر جنرل آپ ہمیشہ پیروی کرتے ہین-

مین نے ایک سابق کی چٹھی مین لارڈ رِپن کی اُس لطیف یادداشت کو محول کیا ہے جو اُنھون نے سَر جان لارنس کی طرف سے ابتداے ایام مین اپنے دلی خیالات پیدا ہونے کی بابت تحریر کی تھی اور جو چھپیان اِس جدید تعلق کے پیدا ہونے کے بعد دونون کے مابین آگئین وہ بعینہ اُسی امر کو اظہار کرتی ہین جسکی اُس یادداشت سے امید کی جاسکتی تھی- لیکن یہ تعلق صرف چند روز تک رہا- کیونکہ اُسی کے بعد ماہ جون مین لبرل گورنمنٹ کو ایک مسودۂ اصلاح کے پاس کرنے کی کوشش مین شکست حاصل ہوئی- کنسرویٹو فرقہ کے گو منصب پر فائز ہوے اور لارڈ ڈِی گرے نے لارڈ کرینبارن کے لیے اپنی جگہ خالی کی- جدید سکرٹری آف اسٹیٹ نے جیساکہ سَر جان لارنس نے ہمیشہ خیال اور بیان کیا بڑی مستعدی اور کامیابی سے اپنا کام شروع کیا- لیکن جب اُنکی باری آئی تو ایک سال سے کچھ کم ہی عرصہ مین اُنھون نے اپنی جگہ سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ کے لیے خالی کردی- گورنر جنرل اور اُن تمام صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ کے مابین جو یکے بعد دیگرے مقرر ہوے نہایت ہی ربط اور ارتباط رہا- جس فارن پالیسی کو سَر جان لارنس نے اختیار کیا تھا اور اُنکے بعد آیندہ جسپر عمل درآمد ہونے والا تھا وہ وہی تھی جسکو اِس زمانہ مین لارڈ کرینبارن اور سَر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ اور اسی طرح سَر چارلس وُڈ اور لارڈ ڈی گرے نے دل سے پسند کیا تھا- لیکن صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ کے اس کثرت سے (سال بھر سے کچھ ہی زیادہ عرصہ مین چار سکرٹری بدلے) بدلنے مین گورنر جنرل کے اِس زیادہ مستقل عہدہ کا کام اور کیفیت نویسی زیادہ ہوگئی- اور اُس سے سواے اِسکے اور کچھ نہوا کہ ہندوستان کی ترقی ملتوی رہی-

صفحہ ۴۴

یہ پورا سال (سنہ ۱۸۶۶ع) مصیبت ناک رہا- تجارت کے متعلق بڑے بڑے سانحے گذرے کاربار بالکل بند ہوگیا ایک صوبہ مین ایک نہایت خوفناک قحط پڑا اور دوسرے مقامات مین بھی خشکسالی رہی- مجکو اُنمین سے ہر ایک امر کی بابت چند باتین بیان کرنا چاہئیین-

کچھ دنون پیشتر سے بمبئی کے ہر درجہ کے لوگون مین روپیہ سے نفع حاصل کرنے کا ایک عجیب وحشیانہ اور بیباکانہ خیال پیدا ہوا تھا- اور اب اُسکا ناگزیر نتیجہ ظہور مین آنے لگا- قماربازی سے جو آناً فاناً دولت جمع ہوجاتی ہے اُسی طرح ایک طرفۃ العین مین وہ ضائع بھی ہوجاتی ہے لیکن بدقسمتی سے خود قماربازون پر اُنکی حماقت یا اُنکے قصور کے مطابق جیسی چاہیے ویسی آفت نہین آتی- کلکتہ بھی اِس وبا سے کچھ بری نہین تھا- وہان بھی غیر مزروعہ زمین کے مزروعہ کرنے اور آبپاشی کی تدبیرون کے متعلق بڑے بڑے کام جاری ہوے تھے جسمین اُن لوگون نے جو بارجیت سے فائدہ حاصل کرنے مین بالکل نڈر تھے گورنمنٹ کے پھنسانے کی

عملہ کی متعدد تبدیلیان

بڑی بڑی کوششین کین لیکن سر جان لارنس اپنا ہاتھ روکے رہے اور جیسا کہ اُن کا غذات سے جو بیرے آگے دھرے ہین ظاہر ہوتا ہے اس کارروائی مین بہتیرے اشخاص اُنکو ناپسند کرنے لگے۔ لیکن بمبئی مین اِس خبط کو انتہا مرتبہ کی ترقی حاصل ہوئی۔ جنگ امریکا کی وجہ سے پچھلے دو سال کے اندر انگلستان مین امریکا کے وسیع اور کشادہ بندرون سے بکثرت روئی آئی تھی اور حکام بمبئی خود مقر ہین کہ اِس بہاؤ مین وہ بھی بالکل بہ گئی۔ سیکڑون بے ثبات کمپنیان قائم ہوئین جنکے حصے انتہا سے زیادہ تعداد کے مقرر ہوے لیکن حبابون کی طرح وہ یکے بعد دیگر معدوم ہوگئین اور جن لوگون کو اُنسے سروکار تھا وہ تباہ ہی نہین ہوگئے بلکہ انتہا مرتبے کی پشیمانی اور ذلت اُنکو حاصل ہوئی۔ مشہور پارسی بیرونٹ سر جمشید جی جی جی بھائی بمبئی کے راٹھش پچاپلڈ کے وارث کا دیوالہ پانچ لاکھ روپیہ کے لیے نکل گیا۔ پریم چند رائے چند جو ایک کروڑپتی آدمی تھا اور جمشید جی سے کچھ کم جسکی شہرت نہ تھی بیس لاکھ سے کچھ زیادہ زیادہ روپیہ کی ہنڈی مین اُسکا دیوالہ نکل گیا۔ اور بدقسمتی سے بنک بمبئی نے جو اِس خرابی کو رفع کر سکتا تھا اور جسکے ڈائرکٹرون مین بہت سے لوگ گورنمنٹ بمبئی کے مقرر کیے ہوے تھے باوصف اس امر کے کہ کلکتہ سے بڑی تاکید کے ساتھ بکرات و مرات تنبیہ کی گئی بیباکانہ قماربازی سے اُسکی زیادہ ترقی اور تائید کی۔ اور اب ہندوستان اور انگلستان مین مصیبت پر مصیبت پڑتی ہی رہی۔ تجارتی بنک بمبئی ہوس آف اوورنڈ اینڈ گرنی، کی مشہور بنک اور ہندوستان کے لیے سب سے زیادہ بدقسمتی کی وجہ سے آگرہ بنک کا (یہ وہ بنک تھا جس مین ہندوستان کے رہنے والے انگریزون کی صدہا برسون اور یتیمون کا روپیہ جمع تھا) یکے بعد دیگرے کمال رنج و تشویش مین دیوالہ نکل گیا۔ لیکن سب سے بڑھ کر جس سے نقصان پہونچا تھا وہ بنک بمبئی (باوصف اس امر کے کہ اُسکا نصف سرمایہ تباہ ہوگیا) تماجواتک اپنے کو اور اپنے ساتھ دوسرون کو پھنسانے مین کوشش کرتا رہا حالانکہ گورنر جنرل برابر نصیحت کرتے رہے اور تاربرقیون اور چٹھیون کے ذریعہ سے تاکید ہوتی رہی۔ یہانتک کہ وہ برباد بھی ہوگیا اور قصوروار بھی ٹھہرا۔ اُسکی تباہی اور قصور کی پوری حد ایک کمیشن تحقیقات کے ذریعہ سے جسکی مظلومون نے استدعا کی تھی اور اُسکے حاصل کرنے مین کامیابی حاصل کی تھی معلوم ہوئی۔

قحط اُڑیسہ کا قصہ بھی ایسا مصیبت ناک ہے۔ زیادہ تر اسوجہ سے کہ خوفناک طور سے آدمیون کی جانین جو تلف ہوئین اُسمین اگر بالکل انسداد نہین تو تخفیف ضرور ممکن تھی اگر لوکل حکام (یعنی بورڈ آف ریوینو واقع کلکتہ اور گورنمنٹ بنگال) نے عین خطرے کے وقت آنکھین کھولی ہوتین۔ پہلے مین قحط کے واقعات عام طور پر بیان کرونگا اور اُسکے بعد اِس بات کے دکھلانے کی کوشش کرونگا کہ سر جان لارنس نے اُسمین کسقدر شرکت کی اور اُسکی جوابدہی اُنپر کتنی تھی۔

[illegible]

ص ۲۴۹

کلکتہ کے جنوب مغرب مین ایک لمبا مگر پتلا نشیبی قطعہ ملک سمندر کے کنارے واقع ہے جو احاطۂ مدراس کے سب سے اُتر والے کنارے تک پھیلتا چلا گیا ہے - یہ ایک ایسا ملک ہے جو قدرتی طور پر انتہا کے مرتبہ کو بیرونی دنیا کی آمد و رفت سے علیحدہ واقع ہے - اُسکے پیچھے اور اُسکو شمالی اور وسط ہند سے جدا کرتا ہوا ایک چوڑا ٹکڑا دشوار گزار پہاڑیون اور جنگلون کا واقع ہے - اُسکے محاذی اُس لامعلوم ساحل کے برابر برابر جو ہمیشہ سمندر کے سیلاب سے غرقاب رہتا ہے درحقیقت ایک جداگانہ سمندر کا ٹکڑا جوش زن ہونے لگتا ہے جہان سال کے اکثر مہینون تک گزر دشوار رہتا ہے اور جس فصل مین چندان جوش و تلاطم نہونا چاہیے اُس زمانہ مین بھی اُسکی ایک اکیلی لامعلوم بندرگاہ تک چند ہی جہاز جانے پاتے ہین - دریاے زخار مہاندی جو ملک کو دو حصون مین منقطع کرتا ہے اور کئی دہانون سے اپنا پانی خلیج بنگالہ مین گراتا ہے مثل اور ہندوستان کے بڑے دریاؤن کے جہازرانی کے قابل نہین ہے اور اُسمین آناً فاناً بڑی جسامت اور زور شور کے ساتھ سیلاب آجاتے ہین - اور دریاؤن مین جب سیلاب آتا ہے تو مہاندی کے دہانون سے ملکر اُس سے ایک بڑا بھاری ڈیلٹا بنجاتا ہے - لیکن سال کے باقی ایام مین عربی بولنے والے ملکون کے وادیون کی طرح وہ بالکل خشک ہوجاتے ہین یا خشک دریاؤن کی طرح اُنمین خفیف پانی رہ جاتا ہے جس سے خشکی کے طور پر آمد و رفت نہین رہ سکتی ہے کیونکہ جو سڑک ملک مین طولاً گئی ہے اور اسطور پر کلکتہ سے جاملی ہے وہ انھین دریاؤن مین ہوکر جہان تک ممکن تھا اچھے اچھے مقامون پر نکالی گئی ہے - وہ سڑک تو کیا ہے ایک پگڈنڈی ہے جسپر عمدہ ترین ایام مین بمشکل گاڑیون کا پہیہ چکر کھا سکتا ہے اور موسم خراب ہونے کی حالت مین خچرون کا نکلنا بھی دشوار ہے اور انھین جانورون پر ہر شے کی آمد و رفت موقوف ہے - دھان ہی وہان کی صرف ایک ایسی پیداوار ہے جسپر باشندون کی زندگی کا دارومدار ہے - اور اگر پانی مناسب فصل مین نہین برستا ہے تو دھان کی فصل ضرور تباہ ہوجاتی ہے اور اُسکے ساتھ ہر شے جاتی ہے - لوگ وانہ زد جاہل کاہل اور مجبور ہین اسواسطے جب تک بڑی بڑی کوششین قحط کے زمانے مین اُنکے فرمانروا لوگ کشادہ دلی سے نہین کرتے ہین اُسوقت تک یہی ہوتا ہے کہ ہزارہا اشخاص مرمر جاتے ہین - چنانچہ کمیشن قحط نے اپنی رپورٹ مین کیا خوب لکھا ہے کہ وہ بے لیک جنگلون اور دشوار گزار سمندر کے درمیان بند ہوکر اُنکی حالت مثل اُن مسافران جہاز کے ہوجاتی ہے جنکو آب و دانہ میسّر نہو"۔

۱۸۶۶ء کی فصل برسات مین بنگال اُڑیسہ اور بعض حصہ جات احاطۂ مدراس مین قبل از وقت بارش موقوف ہوگئی اسواسطے خشک سالی اگر درحقیقت نہین پڑی تو اُسکے پڑنے کا گمان قوی تھا - اب دیکھنا چاہیے کہ جو لوکل حکام ذاتی تحقیقات کے ذریعہ سے اِس امر کے پابند تھے کہ حقیقت حال دریافت کرتے اُنکے اختیار مین جو چارۂ کار تھا اُسکا بندوبست کرتے اور اُسکے بعد جو چارہ جوئیان اُنکے اختیار سے باہر تھین اُنکی بابت شاہی گورنمنٹ

بلا تاخیر درخواست کرتے۔ کمیشن قحط نے بصدارت سَر جارج کیمبل جو شہادت جمع کی تھی اور جس طول طویل اور

واجبی رپورٹ مین خلاصہ حالات درج کیے تھے اور جو خلاصے سُپریم گورنمنٹ اور سَر جان لارنس نے اسکی بابت

تحریر کیے تھے اُن سب سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نہ تو اشخاص متعلق مین سے کسی کی انسانیت مین شبہہ کرنے کی

کوئی وجہ تھی اور نہ اڑیسہ مین سوا ے ایک شخص واحد کے اور کوئی بھی ایسا شخص تھا جسکو کسی طرح کا اختیار ہوتا

اور اِس شخص کو بھی ادنی درجہ کا اختیار تھا جو اپنی آنکھین کھولے رہا تھا اور جسنے تباہی سے حفاظت رکھنے کی تدبیر کے متعلق

ایسے وقت اپنا فرض منصبی ادا کیا تھا جب اُسکا موقع گزرنے نہین پایا تھا۔ بدقسمتی سے وہ بھی اپنے اعلی افسرون کی

چشم نمائی سے کچھ دنون تک خاموش رکھا گیا یہ وہ لوگ تھے جنھون نے واقعات سے چشم پوشی کی تھی (جیلخانے

اُن دیسی باشندون سے بھرے ہوے تھے جنکا قصور صرف یہ تھا کہ اُنھون نے بھوک کی تکلیفون کو اُس طریقہ سے

جو اُنکے نزدیک زیادہ آسان تھا رفع کرنا شروع کیا تھا) ایک کامل علاج اُسکا جو ممکن تھا اُسکے اختیار کرنے سے ص ۴۳

انکار کیا تھا اور وہ کفایت شعاری کا ذکر کرتے رہ گئے اور یہان ایک سخت قسم کا قحط اُنکی غفلت سے بڑھتے بڑھتے

اِس نوبت کو پہونچ گیا کہ تمام خلق بھوکون مرنے لگی۔

نامساعدت ایام سے افسران اڑیسہ مین ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جسکو معاملات قحط کے انتظام مین

کوئی خاص تجربہ حاصل ہوتا۔ اور سَر سیسل بیڈن لفٹنٹ گورنر بنگال جنکی سرکاری ملازمت کا سارا زمانہ

سکرٹری ہی کے عہدے مین گذرا تھا اُنکو دیسی باشندون کی دشوار زندگی کے حالات سے واقف ہونے کا

سابقہ نہین پڑا تھا۔ اور بھی ایک عذر حقیقت حال کے دریافت نہونے کی بابت پیش کیا جاسکتا ہے بارلو صاحب

کلکٹر پوری نے (یہی ایک شخص ایسے تھے جو خطرہ سے آگاہ تھے) جو کچھ سُنا اور دیکھا تھا ایمانداری سے اپنے افسر

ریونشا کمشنر کو اُسکی رپورٹ کی۔ لیکن ریونشا کی راے اور بھی ظالمانہ تھی اور وہ بارلو صاحب کی خوفناک

رپورٹ کو اپنا سرسری مطلب لگا کر کبھی تو براہ راست لفٹنٹ گورنر کے پاس مگر اکثر بورڈ آف ریوینیو واقع کلکتہ کے پاس

بھیجدیا کرتے تھے یہ ایک درمیانی گروہ ہے جو ظاہرا ہر ایک بات اُسی طرح کی کرتا ہے جسکو نہ کرنا چاہیے اور ایسی بات

مشکل سے کرتا ہے جسکا کرنا ضرور ہے۔ بارلو نے جو درخواست کی تھی کہ بمبتلاے قحط اضلاع مین کچھ ٹکس معاف کردیا جاے

ممبران بورڈ نے اُسپر بڑی طعن وتشنیع کی۔ اِس بارے مین تحقیقات کرنے کی بالکل ممانعت کردی گئی اور

اِس تجویز کی نسبت کہ گورنمنٹ وہان چاولون کا چالان روانہ کرے خیال کیا گیا کہ ”یہ امر قوانین کفایت شعاری

کے خلاف ہے“۔ اِس بات کی اُنھون نے صلاح البتہ دی کہ رفع قحط کے مختصر کام جاری کیے جائین لیکن

سفارش کی کہ باقی اور امور صرف پرائیوٹ خیرات پر چھوڑ دیے جائین۔ اُنھون نے اِس امر کو فروگذاشت کیا

کہ لوگ بھوک مین کام کیونکر کرینگے اور جب غلہ ہی نہین ہے جسکو وہ خرید کرینگے تو روپیہ بھوکون کو مرنے کی تکلیف سے

کیونکر بچا سکیگا - رَیونشا نے جنکو آخر کار بَارلُو صاحب کی تحریک سے اِس خوفناک واقعہ کا یقین ہوا متواتر تار برقیون اور چٹھیون کے ذریعہ سے واقعات پر سنجیدگی اصرار کیا - لیکن جو لوگ واقعات سے آگاہ تھے اُنھون نے پھر کفایت شعاری کے قوانین پر عمل درآمد کیا اور قحط اُسی طرح اپنے حال پر چھوڑ دیا گیا - لیکن ایک موقع اب بھی باقی رہ گیا تھا - لوگ بھوکھون فی الواقع ابھی نہین مرنے لگے تھے اور ماہ فروری سنہ ع مین گورنر جنرل کی استدعاے خاص سے بِیڈن اُڑیسہ کو گئے کہ صوبہ کی جو اصل حالت تھی اُسکو اپنی آنکھون سے دیکھین اور اپنے کانون سُن آئین - وہ آئے - دیکھا بھالا اور واپس گئے - اُنکے ساتھ بورڈ آف ریوینیو کا ایک ممبر تھا اور اگرچہ یہ بات بخوبی معلوم تھی کہ ایسٹ انڈیا اریگیشن کمپنی ایک مہینہ سے اپنے مزدورون کی پرورش کے لیے چاول بھجوانے کو مجبور ہو گئی تھی لیکن اُن دونون محققون نے وہی دیکھا اور سُنا جو کچھ وہ دیکھنا اور سُننا چاہتے تھے یعنی جو راے اُنھون نے پیشتر قائم کی تھی وہی اب بھی رہی - ہمکو اس بات کا بڑا تعجب ہو سکتا ہے کہ یہ بات کیونکر ہوئی - لیکن اُسکی وجہ صاف ظاہر ہے - جیسا کہ مسٹر اِسٹافرڈ نارتھکوٹ نے بڑی عمدگی سے بیان کیا ہے "بَارلُو صاحب کے پُرزور بیانات پہلے ایک شکی کمشنر اور اُسکے بعد ایک اور زیادہ شکی بورڈ کے یہان چھنتے تھے اور کلکتہ مین لفٹنٹ گورنر کے پاس پہونچتے پہونچتے اُنکا سارا زور رنجر جاتا تھا" - بورڈ اور کمشنر اپنے شکوک مین ایک دوسرے کی تائید کرتے تھے اور لفٹنٹ گورنر بھی بیشک اُسکے موید ہوتے تھے کیونکہ وہ خود بیمار تھے اور اِس باعث سے جن لوگون کا بیان یہ تھا کہ معاملہ مذکور مین کسی خاص کوشش کی ضرورت نہین ہے اُنکے یقین کرنے پر بہت جلد مستعد ہو جاتے تھے - پس کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ جب بِیڈن اُڑیسہ مین آئے تو اُسوقت بیچارے کلکٹر اور اُسکے اور ہمجنس افسرون نے اپنے اعلیٰ افسرون کے ایک زمرۂ کثیر کو اپنے خلاف صف بستہ پایا اور یہ بات اختیار کی کہ اپنی زبانین بند رکھین یا اگر کچھ کہا تو صِرف سرگوشی کے ذریعہ سے کہا - لفٹنٹ گورنر نے گویا اُس خوفناک تباہی کی ترقی مین جسکا سامان ہو رہا تھا ایک اور اضافہ کر کے بہت سے دربار اور لیوی منعقد کیے قحط کے بارے مین دو چار آدمیون سے کچھ یون ہی استفسار کیا اور چند روز کے قیام کے بعد کلکتہ کو واپس آئے اور سر جان لارنس کا نہایت قطعی طور پر اطمینان کیا کہ اُنکے ترددات بے بنیاد ہین اور ملک مین اسقدر غلہ موجود ہے جو آیندہ فصل تک کفایت کر سکیگا -

اسطور پر مطمئن ہو کر گورنر جنرل کلکتہ سے روانہ ہوے لفٹنٹ گورنر بھی اُنھین کی طرح دارجلنگ چلے گئے اور اگرچہ یہ امر ساقط الاعتبار معلوم ہو گا لیکن فروری کے مہینہ سے جون تک جب لوگ کثرت سے بھوکون مرتے تھے اُڑیسہ کی حالت کے متعلق ایک رپورٹ بھی گورنمنٹ بنگال نے سپریم گورنمنٹ کو نہین کی الا اُس وقت جب اُسکے بارے مین اصرار کیا گیا اور اُسوقت بھی جو رپورٹ کی گئی وہ اطمینان دلانے والے طور کی تھی

آخر کار وہ اڑیسہ کا ایک محتاج قوت لایموت" اس نام کی ایک چٹھی جو کلکتہ سے بتاریخ ۲۵-اپریل لکھکر
اخبار انگلشمین مین چھپی تھی اتفاق سے ۱۰ مئی کو اُسپر گورنر جنرل کی نگاہ پڑی - اُسکے مضمون کی مسٹر مانکریف کی
ایک پرئیوٹ چٹھی سے تصدیق ہوئی مسٹر موصوف کلکتہ کے ایک تجارتی کارخانہ کے شریک تھے اور چٹھی
ڈاکٹر فارگوہر وائسراے کے پرئیوٹ طبیب کے نام تھی - سر جان لارنس کو اس سے بڑا خوف پیدا ہوا اور ص ۴۸۴
اُنھون نے بیڈن کو تار دیا کہ قطعی تحقیقات کی جائے ممالک مغربی وشمالی کے سرمایۂ قحط سے جو روپیہ فاضل
بچا تھا اُسکو بیڈن کے اختیار مین دیا اور اُنکو لکھا کہ بشرط ضرورت گورنمنٹ سے جہان تک ہوسکیگا اپنے وسائل کو
کام مین لائیگی اور اُنسے استدعا کی کہ وہ خود کلکتہ جائین اور جس طرح ممکن ہوسکے قحط زدہ صوبہ مین رسد پہونچائین
بیڈن کلکتہ مین بہت مختصر زمانہ تک ٹھہرنے کے بعد دارجلنگ کو واپس آئے لیکن اُسکے بعد لوکل حکام کی جانب سے
کوشش مین دریغ نہین ہوا - ستمبر کے مہینہ مین جب قحط زورون پر تھا ۲۷۰۰۰ مرد عورتین اور لڑکے
خیرات خانون مین کھانا پاتے تھے - اور آیندہ مئی مہینہ تک بہت سی باتین جو اِس خوفناک قحط کے
رفع کرنے کی بابت عمل مین لائی جاسکتی تھین وہ کی گئین - لیکن رفع قحط کی ہر ایک تدبیر مین یہ لکھا ہوا
معلوم ہوتا تھا کہ اُسکا وقت باقی نہین رہگیا تھا اور تخمینہ کیا گیا تھا کہ ابتدا سے انتہا تک صوبہ کی کُل آبادی کے
چوتھائی حصہ یعنی دس لاکھ آدمیون سے کم اِس ہولناک موت سے نہ مرے ہونگے -

اور اب وہ مسئلہ آتا ہے جو بالتخصیص اِس سوانح عمری سے تعلق رکھتا ہے - یعنی اِس غمناک کام مین
سر جان لارنس نے کیا شرکت کی تھی اور جو کچھ واجبی طور پر اُنکے کرنے سے ہوسکتا تھا اُسمین کہان تک
اُنھون نے کوتاہی کی - پہلے اِس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ سوا سے تعلقات ممالک خارجہ کے گورنمنٹ ہند
صرف عام نگرانی اور حکومت کے لیے ہے - ماتحت گورنرون کے خاص خاص کامون مین وہ بہت کم
دست اندازی کرتی ہے اور اُسکی صرف یہ وجہ ہے کہ کامل طور پر اُسکو واقفیت نہین حاصل ہوسکتی ہے -
وہ اپنے ذمہ دار نائبون کو یعنی گورنرون لفٹنٹ گورنرون اور چیف کمشنرون پر بھروسہ رکھتی ہے کہ وہ
سلطنت کے ضروری امور سے اُسکو مطلع کرتے رہینگے اور اِسی اطلاع کے مطابق وہ فیصلہ کرتی ہے -
خاص خاص کامون مین دور کی پریسیڈنسیون مین گورنر جنرل کی دست اندازی کرنے سے بڑا حسد
پیدا ہوتا ہے لیکن احاطۂ بنگال مین کچھ تو اِسوجہ سے کہ دار السلطنت کے قریب ہے اور کچھ اُسکی عام تواریخ
اور اُسکے اُن فرمانروایون کے سبب سے جو یکے بعد دیگرے مقرر رہے اِس خیال کو وہان اور بھی ترقی ہے
دونون گورنمنٹون کا اختلاف اُس حالت مین جب طرفین اپنے اپنے پہیون مین بہت بہت سا تیل ص ۴۸۵
لگاتے رہے اسقدر بڑھا ہوا رہا کہ دونون بدنام رہین - اب اور گورنر جنرل اپنے تصور اور توہم کی بنیاد پر

جہان تک کارروائی کرنے کے مجاز ہوسکتے تھے سر جان لارنس نے اُس سے بہت تجاوز کیا چنانچہ یہ امر مندرجہ بالا بیان سے بخوبی تمام ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اُنھون نے اِس کام مین جو شرکت کی مین اُسکا مفصل حال ڈاکٹر فارگوہر کی زبانی بیان کرونگا جو اُنکے اِسٹاف کے ایک ممبر تھے اور ہمیشہ رفاہ خلائق مین ساعی رہتے تھے اور اِس معاملہ کے حالات سے بخوبی تمام واقف و ماہر تھے۔ اِس احوال سے اور اُسکے بعد سر جان لارنس کے خاص خطوط موسومہ لارڈ کرین بارن اور سر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ سے پڑھنے والے خود دریافت کرسکینگے کہ اگر کسی نوع سے وہ اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے مین قاصر ہوے تو کس حد تک قاصر ہوے۔ ڈاکٹر فارگوہر لکھتے ہین کہ۔

یکم نومبر ۱۸۶۵ع کو رات گئے میرے دوست مسٹر اسکاٹ مانکریف گزبرن کمپنی تجار کلکتہ کے ایک شریک گورنمنٹ ہوس کے اُس کمرہ مین جہان مین بیٹھا تھا آئے اور اپنے خاص سنجیدہ طریقہ سے نہایت انتشار کے ساتھ اُنھون نے بیان کیا کہ اُڑیسہ مین جہان اُنکے بعض مشنری دوست رہتے ہین قحط پڑنے کا سخت اندیشہ ہے۔ اُنھون نے کہا کہ گورنمنٹ کے لیے یہ امر نہایت ضرور ہے کہ وہ چاول خرید کر اُس ضلع کو روانہ کرے کیونکہ اُنھون نے کہا کہ مجکو یقین ہے کہ خشکسالی کی وجہ سے چند ہی مہینہ مین وہان قحط پڑجائیگا۔ اُنھون نے ایک چھوٹے پرچہ پر ایک یادداشت تیار کی تھی جسمین اُڑیسہ کے بازار کا نرخ لکھا تھا کہ چاول کی قیمت نہایت ہی گران ہے اور روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور برھما مین چاول ارزان ہے۔ اسمین یہ بات بھی دکھلائی گئی تھی کہ اُس زمانہ مین بہت کم خرچ مین قحط زدہ اضلاع تک غلہ پہونچایا جاسکتا تھا۔ اور اُنھون نے کہا تھا کہ مین اپنے کارخانہ کے نام مفت گورنمنٹ کے لیے غلہ خرید کرکے اُڑیسہ کو لیجانے کا بندوبست کردونگا۔

مانکریف کے وسائل اطلاع پر یقین کرکے مین نے بلا تامل وہ یادداشت سر جان لارنس کے پاس بھیجدی کیونکہ مین جانتا تھا کہ وہ رفع قحط کی تجویز کو جہان تک ممکن ہوسکیگا خوشی سے منظور کرینگے۔ اُنھون نے ڈنر مین آٹھ بجے شریک ہونے کے پیشتر اُس یادداشت کو پڑھا اور کہا کہ اپنے کمرہ مین جاکر مانکریف سے جنکو وہ جانتے اور قدر کرتے تھے کہو کہ اِس معاملہ مین جہان تک مجھسے ممکن ہوگا عمدہ طریقہ پر غور کرونگا۔

مین نے دیکھا کہ کھانا کھانے کے وقت وہ بہت خاموش اور متفکر رہے۔ لیکن اُس شب کو اُنھون نے اُسکا کچھ ذکر نہین کیا۔ معمول کے مطابق صبح کو گھوڑا تیار رکھنے کے بدلے اُنھون نے حکم دیا کہ گاڑی تیار رہے اور ساڑھے پانچ بجے صبح کو وہ لفٹنٹ گورنر بنگال سے سرکاری طور پر ملاقات کرنے گئے جو تین میل کے فاصلہ پر علی پور مین رہتے تھے۔

ص ۴۴ ناشتہ کے بعد اُنھون نے مجکو علحدہ بُلایا اور کہا کہ مین نے مانکریف کی یادداشت کے بارے مین لفٹنٹ گورنر سے تذکرہ کیا اور اُنھون نے مجکو یقین دلایا کہ اُڑیسہ سے سرکاری طور پر کوئی ایسی تاکیدی رپورٹ نہین آئی ہے جس سے مانکریف کی تجویز کی ہوئی تدبیر کا عمل مین لانا جائز ہوسکے۔ لیکن مین نے کل افسرون سے فوراً خط کتابت کرونگا اور اُنسے تازہ ترین حالات دریافت کرونگا۔

وہ خبرین آئین اور لارڈ لارنس کا انتشار اس امر کے قطعی اطمینان کرنے سے جاتا رہا کہ اُس ملک مین کثرت سے غلہ موجود ہے اور دیسی بیوپاری معمولی وسائل تجارت سے بخوبی ملک مین غلہ پہونچا سکتے ہین۔ جس ذریعہ سے یہ خبر پہونچی تھی وہ نہایت ہی اعتماد کے قابل تھا۔ اور اِس سبب سے اُسپر اعتماد کرکے وائیسرائے شملہ کو چلے گئے اور ۱۰ مئی تک کوئی افواہ اُنکے پاس نہین پہونچی۔ ۱۰ مئی کو مانگریف کی ایک پرئیوٹ چٹھی میرے پاس آئی جسمین ایک سرکاری چٹھی اُن کے کارخانۂ گرنڈن کمپنی کے نام سے لفٹنٹ گورنر بنگال کے نام منسلک تھی۔

اپنی پرئیوٹ چٹھی مین اُنھون نے باصرار تمام لکھا تھا کہ سرکاری چٹھی براہ راست سَر جان لارنس کے پاس بھجوا دی جائے کیونکہ زیادہ دیر کرنے کا موقع نہین ہے اور مجکو یقین نہین ہے کہ گورنمنٹ بنگال سَر جان لارنس کے برابر اِس معاملہ مین عجلت کی کارروائی کریگی۔

مین سیدھا ہیڈ آفس کو چلا گیا اور وہان سَر جان لارنس کو تنہا پایا۔ اُنھون نے چٹھی پڑھی اور مضمون کو دیکھکر اُنکو نہایت ہی اضطراب ہوا۔ اُنھون نے فوراً حکم دیا کہ ایک قاصد گرے صاحب کے پاس جو ہوم ڈپارٹمنٹ کے ممبر کونسل تھے رقعہ لے جائے اور اُنکو فوراً ہیڈ آفس مین بلا لائے۔ اُسوقت گرے صاحب کی پختہ رائے یہ تھی کہ اِس معاملہ مین جو اُسوقت تک صرف شک ہی کا معاملہ خیال کیا جاتا تھا صرف تجار پر بھروسہ کرنا درکار تھا۔ لیکن سَر جان لارنس نے غور کرکے دیکھا کہ اب ایک ساعت گذرنے کا موقع نہین تھا اور کفایت شعاری کے متعلق مزید بحث ومباحثہ کرنا قیمتی وقت کا محض برباد کرنا تھا۔

اِسواسطے اُنھون نے گرے صاحب کو ہدایت کی کہ وہ فوراً لفٹنٹ گورنر بنگال کو تار دین اور کچھ سرمایہ مصیبت زدہ اضلاع مین صرف کرنے کو بتا دیا تھا۔ اِس تار کو پاکر لفٹنٹ گورنر بنگال نے حکم جاری کیا کہ برھما مین غلہ خرید کیا جائے۔ مانگریف نے اُنکے کہنے سے فوراً ایک جہاز کرایہ کیا لیکن مالک جہاز کی جانب سے چندروز کے توقف ہونے سے ساری عجلت بیکار ہوگئی۔ کیونکہ جس وقت وہ جہاز اُڑیسہ کے ساحل مین پہونچا تو ایک ایسا طوفان آیا کہ اُس زور کا طوفان کبھی نہین آیا تھا۔ ہزارہا قحط زدون نے روتے ہوئے لدے ہوے جہاز کو موجون سے ٹکراتے ہوے دیکھا اور چار مہینہ تک کوئی جاندار شخص جہاز اور ساحل کے مابین آمد و رفت نہ پیدا کر سکا۔ آپ جانتے ہین کہ کسقدر مصیبت تھی اور لارڈ لارنس سے جنکو دل وجان سے باشندگان ہند کی امداد واعانت کے متعلق کوشش کرنے کا خیال رہا بڑھکر ان قحط زدہ لوگون کی تکلیف کا صدمہ کسیکو نہوا ہوگا۔

اولاً یہ سوال کیا گیا ہے اور وہ حق بجانب ہے کہ سَر جان لارنس نے معاملات کو اپنے ہاتھ مین کیون نہین لیا عام اس سے کہ کونسل رضامند ہوتی یا نہوتی اور جب پہلے پہل اِس خطرہ کی اُنکو اطلاع ہوئی تھی تو اُنھون نے سب جوکھم اُٹھاکر یہ حکم کیون نہ دے دیا کہ اُڑیسہ کو غلہ روانہ کیا جائے۔ اور دوسرے جب اُنھون نے دیکھا تھا کہ بیڈن نے صریحی طور پر حقیقت حال دریافت کرنے کے فرض منصبی مین کوتاہی کی تھی تو اُنپر سبقت کرکے اُن واقعات سے جو خود جان لارنس کو معلوم تھے سپریم گورنمنٹ کو کیون اطلاع نہین دی۔ اگر غلہ بھیجنے کے معاملہ مین ص۳۴

سر جان لارنس نے خود اپنے صاحب خیالات کے مطابق عمل کیا ہوتا اور اپنی کونسل اور لفٹنٹ گورنر اور بورڈ آف ریونیو اور تمام حکام کو جو اُنکے خلاف صف آراستھے نظرانداز کیا ہوتا تو واقعی بہت عمدہ بات ہوتی - لیکن یہ بات ہم عجیب دیکھکر اور بعض اُن واقعات کی روسے کہتے ہین جو قحط کے کئی مہینے بعد جانفشانی کی تحقیقات کرنے سے معلوم ہوئے تھے - ہر ایک مدبر ملک کی نسبت اُسکے وقت کے حالات کو دیکھکر اسے دینا چاہیے اور اُن واقعات کی روسے جنکو وہ جان سکتا ہو نہ کہ اُن واقعات کی روسے جو اُسکو معلوم نہو سکتے ہون اور بعض چٹھیون سے جو اُنھون نے مختلف صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ کے نام لکھی تھین معلوم ہو جائیگا کہ وہ کن کن دقتون مین مبتلا تھے -

اس چٹھی مین جو تباریخ ۱۷ - اکتوبر ۱۸۶۶ء یعنی قبل اُس زمانہ کے لکھی گئی تھی جب قحط کے واقعات اور اُسکی جواب دہی کی حد بخوبی معلوم ہو سکتی تھی بیڈن کے بارے مین بعض باتین درج ہین -

مین سمجھتا ہون کہ مسٹر سیسل بیڈن کے خلاف جیسا آپ نے ۲۱ ستمبر کی چٹھی مین لکھا ہے ولایت مین جو جوش و خروش پیدا ہوا ہے وہ کسیقدر خلاف عقل ہے - نتائج قحط کے انسداد مین بہت سی کارروائیان کی گئین - لیکن اسمین شک نہین کہ لفٹنٹ گورنر بورڈ آف ریونیو اور لوکل افسرون نے نہ تو اس قحط و خشکسالی کا پہلے سے خیال کیا جو وہان پڑنے والی تھی اور نہ اُسی وقت اُنکو تسلیم کیا جب اُنکا احوال بتایا گیا - اسقدر پیشتر یعنی آخر مارچ کو جب تحریک بعض تجار کلکتہ مین نے مسٹر سیسل بیڈن کو بڑی تاکید اس بارے مین کی تھی اور باصرار تمام اُنسے ہدایت کی تھی کہ ساحل برہما سے کٹک اور اُڑیسہ کو غلہ بھیجوا دین تو لوکل حکام نے اس بات کو تسلیم نہین کیا کہ اُس صوبہ مین کثرت سے غلہ موجود نہین ہے - اور جب اس معاملہ مین شک کی کوئی جگہ باقی نہین رہی تو تاخیر اور مشکلات حد سے زیادہ بڑھ گئی تھین - ساحل پر کسی طرح کی کشتیان نہین تھین جنپر خراب موسم مین غلہ لادکر کنارے تک جاتا اور اسی طرح کی اور بہت سی باتین تھین - اسی طرح میرے کہنے سے لفٹنٹ گورنر کو اِس بات کی ترغیب نہین ہوئی ص ۴۸۶
کہ وہ ایک جلسہ جمع کرکے پرائیوٹ چندہ طلب کرتے یا غیر سرکاری شخص کو کمیٹی کلکتہ مین آنے کی اجازت دیتے امر اول مین شاید اُنھون نے اسوجہ سے اعتراض کیا کہ تجارتی معاملات کی حالت سے علی العموم پریشانی ہوگی اور اُنھون نے حجت کی کہ اسوجہ سے عوام الناس سے کچھ ملنے کی امید بہت کم تھی یا بالکل نہ تھی - مجکو چاہیے تھا کہ اُنپر زیادہ کارروائی کرنے کی بابت اصرار کرتا لیکن مین نے کوشش کی کہ لوکل حکام میرے ساتھ چلین نتیجہ ان غلطیون کا یہ ہوا کہ ایک بڑی بھاری فریاد بے وجہ بلند ہوئی - مسٹر سیسل بیڈن کی تندرستی مین فرق ہے اور سال گذشتہ کے آغاز ہی سے وہ کلکتہ مین ٹھہرنے کے قابل نہین رہے جسوقت یہ مصیبت بہت مشہور ہوگئی اور اُنکا کلکتہ مین آنا ضروری ہوا تو وہ میرے کہنے سے فوراً کلکتہ کو گئے اور اُس وقت تک وہان ٹھہرے رہے جب تک ڈاکٹرون کی اجازت رہی . . . . مین ابتدا سے انتہا تک لفٹنٹ گورنر کو تاکید کرتا رہا کہ جو کچھ ضرور ہو وہ سب انجام کرین اور اگرچہ اُنھون نے اس بات کے دیکھنے مین کہ کس کس امر کی ضرورت تھی تساہلی کی لیکن اسپر بھی جسقدر اُنکی تعریف کی جاتی ہے اُس سے زیادہ اُنھون نے کام کیا ہے -

ایک اور چٹھی مین جسکو تاریخ ۷ - دسمبر یعنی کمیشن کی رپورٹ کے آنے کے قبل انھون نے لارڈ کرین باران کو لکھا تھا چند ذاتی حالات درج ہین اور پچھلی چٹھی کی طرح بیشک بنیڈن کے معاملہ مین اسمین بھی زیادہ کشادہ دلی ظاہر کی گئی ہے -

ہمکو پچھلے سال کی فصل ضائع ہونے کا حال نومبر اور دسمبر کے مہینے مین معلوم ہوا - ہم نے سنا تھا کہ ایک بڑے قحط کا اندیشہ کیا جاتا ہے - مین نے لفٹنٹ گورنر سے تاکید کی کہ غلہ پہونچانے کے بارے مین فوری تدبیرین عمل مین لائی جائین - لیکن انھون نے لوکل خبرون پر وثوق کرکے اس کارروائی پر اعتراض کیا اور کونسل کی راے علی العموم انکے موافق تھی - مین شاید اسکو مسترد کرکے فوری کارروائی عمل مین لانے کی بابت [illegible] کرتا اور مین خود اپنے کو ملزم ٹھہراتا ہون کہ مین نے ایسا کیون نہ کیا - لیکن تمام لوکل مراتب مسلمہ اور لوکل خبرین اور لوکل حکام میرے خلاف تھے اور مین نے اس بات کا خیال کرکے کہ اگر معاملات مین کچھ اور خرابی واقع ہوئی تو ہمکو ضروری امور کے انجام کرنے کا اور بھی موقع ملیگا مین نے اس معاملہ کو لفٹنٹ گورنر پر چھوڑ دیا - اس مصیبت کی سختی کا حال یکایک معلوم ہوا اور اسی وجہ سے رسد کے پہونچانے مین دقت ظاہر ہوئی - فصل کے ضائع ہونے کے بعد سیلاب آنے لگے اور بدنصیب باشندون کی مصیبتین اور بھی بڑھ گئین - جب لفٹنٹ گورنر نے دیکھا کہ زیادہ مدد درکار ہے تو جو کچھ انکے اختیار مین تھا اسکو انھون نے کیا لیکن کارروائی کرنے کا وقت بہت کچھ گذر چکا تھا -

مسٹر اسٹافرڈ نارتھکوٹ جو لارڈ کرین باران کی جگہ مقرر ہوے تھے انکے نام کی ایک چٹھی کا خلاصہ یہ درج کیا جاتا ہے -

۲۲ - اپریل ۱۸۶۶ء - ص ۴۸۹

رپورٹ کمشنران قحط اڑیسہ مع تمام کاغذات متعلقہ کے اس ڈاک پر جواب جانے والی ہے روانہ ہوتی ہے - گورنمنٹ ہند کے مراسلے کے علاوہ مین نے ایک اپنی تحریر بھی روانہ کی ہے - یہ ایک افسوسناک بات ہوئی - اسمین شک نہین کہ گورنمنٹ ہند کی کمزوری کا یہی ایک امر ہے کہ ہم نے پیشتر اس معاملہ مین دست اندازی نہین کی اور لفٹنٹ گورنر سے اس بات پر اصرار نہین کیا کہ وہ وہان غلہ روانہ کرین مین اس امر کی جو خواہش کرتا تھا تو محض بنظر حفظ ماتقدم کرتا تھا - لیکن میری کونسل میرے خلاف تھی اور میرے لیے اسطور کے مراتب مسلمہ نہین موجود تھے جن سے انکے معاملہ کے مسترد کرنا میرے لیے جائز ہو سکتا - اسمین شک نہین کہ مجکو یہ امر تمام امور سے قطع نظر کرکے انجام کرنا تھا لیکن قطعی کارروائی اس صورت مین کرنا مشکل ہے جب بیقین یہ نہین معلوم ہوتا کہ اس قسم کے امر مین حکام بالادست کی کیا راے ہوگی -

اور یہان ایک مرتبہ اور ہم عام انتظام بنگالہ کا حال بیان کرتے ہین جو علاوہ تعلقات جان لارنس و امور قحط کے کسیقدر دوامی طور کا ایک لطف رکھتا ہے -

۱۷ - جون -

بنگال بہار اور اڑیسہ (یعنی لفٹننٹ گورنری) نے بہ نسبت پنجاب کے زیادہ تر سپریم گورنمنٹ کے سایہ مین ترقی کی ہے لہذا آئین زیادہ تر قانون ہے اور کچھ بھی نہین ہے سوا ایک صاحب یا مسٹر ... منتظمان ملک کی بہ نسبت اُس عدالت سے اپنی زیادہ حفاظت کا منتظر رہا اور منتظمان ملک سے ہر شخص نے قومی انتظام کی بہ نسبت قانون سے ... بالامکان بخوبی تمام انجام کرنے کے لیے زیادہ حفاظت چاہی - چنانچہ نتیجہ ظہور مین آیا کہ معمولی طریقہ یہی رہا کہ رعایا اپنے حال پر چھوڑ دی جاے اور معاملات خود جس طور پر چاہین انجام پائین اصلی سوشیل حالت مین جو خرابیان نہین واقع ہوئین تو اسکی وجہ یہ ہے کہ مالگذاری کا دوامی بندوبست کر دیا گیا جس سے مالکان اراضی نے بہت سی دولت جمع کر لی اور لوگون کی آمدنی بڑھ گئی اور اُسکے ساتھ یہ بات بھی ہوئی کہ اس صدی مین کوئی خشکسالی نہین واقع ہوئی - بطور قاعدہ کلیہ زراعت رعایا کا اصل پیشہ ہے - اس صوبہ مین صنعت و حرفت کا کوئی بڑا کارخانہ نہین ہے کیمبریہ کی کان کا بھی کوئی بڑا کام جاری نہین ہے تجارت بہت نہین ہوتی ہے اور نوکری ملک مین بہت ہی کم ملتی ہے - اس وجہ سے جمہور عوام انتہا سے مرتبہ کو مفلس ہے - اور چونکہ گذشتہ چند سال سے غلہ کی قیمت گران اور شرح اجرت کم رہی اسواسطے مجکو یہ خیال کرنے کی ترغیب ہوتی ہے کہ رعایا کی حالت فی الجملہ سالہاے ماسبق کی ایسی نہین ہے اب مجکو معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۶۶ء مین جب بنگال کے ایک بڑے حصہ مین خشکسالی ظاہر ہوئی تھی اور بڑھتے بڑھتے اڑیسہ مین قحط پڑ گیا تھا تو اُسوقت بھی یہی کیفیت تھی جیسا کہ کیمبل صاحب نے کمیشن کی رپورٹ مین بیان کیا ہے - ہماری حالت قریب اسکے تھی کہ نصف سے زیادہ حصہ بنگال مین بھی قحط پڑ جائے - اسمین کوئی شک نہین کہ قحط کی وجہ سے بہت سے حصون مین مصیبت پڑی تھی اور لوگ ہلاک ہوتے تھے مین نے حال مین رزیڈنٹ نیپال کی کچھ خط کتابت دیکھی تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے سرحدی اضلاع بنگال اور بہار سے بیشمار لڑکے نیپال کو بھیجدیئے گئے تھے اور وہان غلامون کے طور پر فروخت ہوے - سر سیسل بیڈن ایک مسلم قابلیت اور رحمدلی کے آدمی ہین لیکن اُنکی زندگی کے بہترین ایام دفتر سیکرٹری مین گذر گئے اور اس سبب سے اُنھون نے اطلاع حاصل کرنے کے لیے دوسرون پر بھروسہ کرنا سیکھا ہے اور خود واقفیت پیدا کرنا نہین سیکھا ہے - یہ وجہین اور پچھلے چند برسون سے اُنکا علیل رہنا میرے نزدیک اُس غلطی کا باعث ہوا جسکے وہ مرتکب ہوے - باقی اور کسی نوع سے میری سمجھ مین نہین آتا ہے کہ وہ اڑیسہ کو جاتے اور رعایا کی افسوسناک حالت اور اس بلا کو جو اُسپر نازل ہونے والی تھی دریافت نہ کرتے - ص ۹۰

جو چٹھیان مین نے محل کی ہین اُنکے مضامین کسیقدر مکرر ہو گئے ہین لیکن اُنسے اُس شخص کی کیفیت معلوم ہوتی ہے جو بیڈن صاحب کے بارے مین حتی الامکان نہایت فیاضانہ راے ظاہر کرنے کی جانب راغب تھا اور اُسی حالت مین اُس بات کے لیے جسکی بابت اور اشخاص سر جان لارنس کو الزام نہین دے سکتے تھے وہ اپنے اوپر الزام لینے مین قاصر نہین رہے - واقفکاران حالات اس کل زمانہ مین اُنکی کارروائی کے بارے مین جو کچھ خیال کرتے تھے اُسکا خیال تین حاکمون کی راے کے ذریعہ سے کیا جاسکتا ہے جنکو مین ذیل مین درج کرسکتا ہون

اول سر جارج کیمبل جو بحیثیت پریسیڈنٹ کمیشن قحط اڑلیسہ اُن حالات سے جو واقع ہوے تھے بہ نسبت اور اشخاص کے زیادہ واقف تھے جنھون نے بخوف یا بلاخوف ایک بڑی عمدہ اور طول طویل رپورٹ مین شہادت کو جمع کیا ہے اور اُسکے بعد لفٹننٹ گورنر بنگال رہے ہین دوسرے لارڈ نارتھ برُوک جو سر جان لارنس کے بعد اسقدر جلد وایسرا مقرر ہوے اور جنھون نے اُس کامیابی سے جو انکو نہایت ہی خطرناک قحط مین بھی حاصل ہوتی تھی (بیان کیا جاتا ہے کہ وہ قحط کا انسداد اسطور پر کردیتے تھے کہ ایک جان بھی ضایع نہین ہونے پاتی تھی) اپنے پیشتر کے وایسرا ے کی نسبت جسکو کامیابی حاصل ہوئی تھی زیادہ سختی سے راے دے سکتے تھے تیسرے سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ حلیم المزاج اور انصاف پسند سکریٹری آف اسٹیٹ جنکو رپورٹ قحط کی تشریح کا غمناک کام کرنا پڑا تھا اور جو لوگ تعریف یا مذمت کے مستحق تھے اُنکی تعریف یا مذمت کرنا پڑی تھی ۔

مین نے سر جارج کیمبل سے استفسار کیا کہ آیا اتنے عرصہ دراز کے بعد معاملات پر نظر کرکے وہ خیال کرسکتے ہین کہ قحط اڑلیسہ کی بابت کسی نوع سے سر جان لارنس موردالزام ہوسکتے تھے اور یہ اُنکا جواب ہے ۔ ص۱۴

مین نہین سمجھتا کہ وہ موردالزام ہوسکتے تھے ۔ انکو اس قحط کا بڑا تردد تھا لیکن اُنکو سر سیسل بیڈن نہایت ہی قطعی طور پر اطمینان دیتے رہے کہ خوف کرنے کا کوئی موقع نہین ہے اور یہ بنگال کے ذمہ دار لفٹننٹ گورنر تھے ۔ اِنکی غلطی صرف اسقدر تھی کہ اُنھون نے بیڈن کے کہنے پر یقین کرلیا شاید وہ اپنے ابتدائی ایام مین ایسا نہ کرتے لیکن گورنر جنرل کے اختیارات سے یہ بات بالکل بعید تھی کہ بلاضرورت فوری لوکل گورنمنٹ پر کسی کو ترجیح دیتے ۔

مین نے لارڈ نارتھ برُوک سے بھی یہی سوال کیا اور اُنکا جواب بھی اسطور کا ہے کہ اُنکے نزدیک سر جان لارنس کسی طرح سے اس معاملہ مین موردالزام نہین ہین اُنھون نے جواب دیا کہ ۔

اگر مین لارنس کی حیثیت مین ہوتا تو مین ٹھیک وہی کرتا جو اُنھون نے کیا ہے اور مین اُنسے اچھا کرسکتا تھا اور اسکی وجہ یہ ہے کہ مجکو اُنکا تجربہ حاصل تھا جس سے مین فائدہ حاصل کرتا ۔

بالآخر سر جان لارنس کے نام کی ایک پرائیویٹ چٹھی مین جو سرکاری مراسلہ کے بعد روانہ ہوئی ۔ سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ حسب صراحت ذیل لکھتے ہین اور مین نہین خیال کرتا کہ ایسے بہت لوگ ہونگے جو اُنسے اتفاق نہ کرینگے ۔

رپورٹ اُڑلیسہ کے بارے مین مین نے اپنا مراسلہ پچھلے ہفتہ کی ڈاک کے ذریعہ سے بھیجدیا ہے اور اسمین شک نہین کہ اس ہفتہ کی ڈاک کے ذریعہ سے اس بحث کی رپورٹ بھی آپ کے پاس پہونچ جائیگی جو کل شب کو ہوُس آف کامنس مین ہوئی تھی ۔ یہ ایک دلچسپ بحث تھی جسکا رُخ بڑے زور مین سر سیسل بیڈن کے خلاف تھا آپ کی ذات خاص سے علی العموم اس مباحثے مین بڑی ہمدردی ہوئی اور مین امید کرتا ہون کہ آپ اس بات کے بیان کرنے کی مجکو اجازت دینگے کہ جو کام خدمات

میرے سامنے موجود تھے غور سے اُن سب کو پڑھنے کے بعد میرے دل مین یہ خیال مرکوز ہوتا ہے کہ ہندوستان اور انگلستان بھر مین ایسا کوئی شخص نہین ہے جو اس غمناک بلا مین یُوُر اِکسلِنسِی سے بڑھکر ہماری کل ہمدردی کا مستحق ہو سکے - بیشک یہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ ایسی بلا اُس سرزمین پر واقع ہو جو آپ ایسے مشہور خلائق دوست کی تحت حکومت رہی ہو - لیکن اس بات کا خیال کر کے مین اپنا کچھ اطمینان کر لینے بغیر نہین رہ سکتا کہ اب مفید کامون کے متعلق جو کوششین کی جائینگی اُنمین ہم لوگون کو آپ کے مشورہ اور مدد سے فائدہ اُٹھانا بہت ضرور ہے -

مین نے اِس امر کے اہتمام مین کہ اُڑیسہ کا کُل غمناک قصہ سلسلہ وار بیان کیا جائے کسیقدر تواریخی سیاق تحریر واقعات سے انحراف کیا ہے اور اب مین پھر اُس مطلب پر آتا ہون جسکو مین نے درمیان مین چھوڑ دیا تھا یعنی یہ کہ سَر چارلس وُڈ نے اِنڈیا آفِس سے فروری ۱۸۶۶ء مین کنارہ کشی کی تھی یہان تک مین نے بیان کیا تھا - اب اُنکے بعد لارڈ ڈِی گرے ایسے قلیل زمانہ تک رہے کہ حالات دریافت کرنے اور ضروری امور موجودہ وقت کی نسبت اپنے خیالات پختہ کرنے کے سوا اور کسی بات کا اُنکو وقت نہین ملا - معاملات خارجہ کے متعلق سَر جان لارنس کی حکمت عملی سے اُنکو بالکل ہمدردی تھی جیسا کہ گورنر جنرل کے نام کی ایک چٹھی مین امر مذکور کو اُنھون نے بیان بھی کر دیا تھا اور شملہ کو ہر سال جانے کے بارے مین سَر جان لارنس نے جو صاف صاف اُنکو لکھا تھا کہ اگر سرکاری امور کے لحاظ سے یہ دستور ضروری نہ خیال کیا جائیگا تو وہ اپنے عہدہ سے کنارہ کش ہو جائینگے اُسکے متعلق اُنکی وہی راے ہوئی جو اُنکے پیشتر سَر چارلس وُڈ اور اُنکے بعد لارڈ کرینبارن اور سَر اِسٹافرڈ نارتھکوٹ کی راے ہوئی تھی یعنی یہ کہ اسمین ہر ایک شخص ذی تعلق کا فائدہ متصور ہے کہ شملہ کا جانا جاری رکھا جائے اُنھون نے لکھا کہ "اگر آپ کنارہ کش ہونگے تو مین ہندوستان کے لیے اسکو ایک بڑی مصیبت سمجھتا ہون اور اُس سے زیادہ مصیبت اپنے لیے سمجھتا ہون کیونکہ مین اِس عہدہ پر ابھی نیا نیا مقرر ہوا ہون اور آپ کے تجربہ اور تجویز سے مدد لینے کی مجکو بہت ضرورت ہے" -

لارڈ ڈِی گرے کی جگہ جولائی کے مہینہ مین لارڈ کرینبارن مقرر ہوے اُس وقت ہندوستان اُنکے نزدیک قریب قریب ایک لامعلوم ملک تھا اور نہ بذات خاص وہان کے خاص خاص فرمانروایون سے اُنکو واقفیت تھی - لیکن پہلی چٹھی مین اُنھون نے سَر جان لارنس سے اِس کشادہ دلی اور آزادی سے خط کتابت کرنے کی استدعا کی جیسے دونون کے درمیان سابق کی بڑی گاڑھی ملاقات تھی - اِس بات کا بیان کرنا کچھ ضرور نہین ہے کہ لارنس نے یہی کیا اور جو نوشت و خواند دونون کے درمیان ہوئی وہ ایسی لطیف پُر زور اور برجستہ تھی کہ میرے پاس اور جو چٹھیان رکھی ہین اُنمین بعض بعض اگر ہونگی تو ایسی ہی ہونگی - حکمت عملی خارجہ کے متعلق جیسا کہ مین آگے چلکر ثابت کرونگا کُلی اتفاق تھا اور سَر جان لارنس کو اِس امر کے معلوم ہونے سے بھی اطمینان تھا

کہ دو امر جو سب سے زیادہ ضروری تھے اور جنکی بابت وہ اِس عہدہ پر مقرر ہونے کے زمانہ سے برابر نوشت وخواند اور اصرار کرتے آئے تھے وہ جدید سکریٹری آف اسٹیٹ کی کوشش اور مستعدی سے بہت جلد فیصل ہوجائینگے۔ اِن دونون سوالون مین سے اول مسئلہ یہ تھا کہ پرانی لوکل یوروپین فوج کے افسرون کے استغاثے باندھے جو چھ برس سے اسی طرح دل ہی دل مین اونٹ رہے تھے اور اب اسقدر بڑھ گئے تھے جن سے اندیشہ تھا کہ عوام کو کوئی خطرہ نہ پہونچے۔ دوسرے ہندوستان مین آبپاشی کے کامون کو وسعت دینے کا مسئلہ تھا۔

اِس مقام پر اِس بات کے بیان کرنے کی کچھ حاجت نہین ہے کہ ہر ہر افسر کو کن کن باتون کی شکایت تھی اور انکا علاج کیا کیا گیا۔ صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو ناانصافی اور انتشار (شاید ناگزیر طور پر) دونون فوجون کے ص ۹۰۴ شمول سے پیدا ہوا تھا اور جسکی وجہ سے وہ شاہی کمیشن مقرر ہوے تھے انکا بہت کچھ علاج اُس بہادرانہ اور فیاضانہ تدبیر کر دیا گیا جو لارڈ ڈی گرین بارن کے مقرر ہونے سے ایک مہینہ کے اندر درجہ تکمیل کو پہونچائی گئی تھی اور اُس سے متوا چند اختلافات کے اور سب اختلافات فرو ہوگئے۔

ترقی آبپاشی کا مسئلہ اِس سے بھی زیادہ ضروری تھا۔ سر جان لارنس جیساکہ اُنھون نے اپنی یادداشت منسلکہ رپورٹ قحط اُڑیسہ مین بیان کیا ہے گزشتہ بیس برس سے خود بڑی گرمجوشی کے ساتھ آبپاشی کی ترقی مین کوشش کرتے آتے تھے۔ سر آرتھر کاٹن نے جنھون نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ اِس کام کی ترقی مین صرف کیا تھا اسکے بہت دنون پیشتر بیان کیا تھا کہ ہندوستان کے لیے پانی سونے کے برابر بلکہ اُس سے زیادہ قیمتی ہے کیونکہ زندگی اُسپر منحصر ہے۔ لیکن ایک وقت کے بعد دوسری دقت پیدا ہوتی چلی گئی اور حکام ہند کی اس امر مین ملتوی رہی کہ وہ ایک قطعی تجویز ہوم گورنمنٹ کے تکمون کے مطابق تیار کرتے۔ ایک اختلاف اِس امر مین تھا کہ آیا آبپاشی کا کام صرف تنہا گورنمنٹ جاری کرے یا محض عوام الناس کے ذریعہ یا دونون کے شمول سے جاری ہو دوسرا اختلاف یہ تھا کہ زراعت ایسے پیدا وار کے کام مین قرضہ لینا جائز ہے یا نہین اور اگر جائز ہے تو اُسکو انگلستان مین لینا چاہیے یا ہندوستان مین۔ تیسری حجت یہ تھی کہ آیا ریلوے کو ترقی دینا ضرور ہے یا نہرون کا ترقی دینا ضرور ہے۔ اور اب جیلون اور کوون یعنی بنگال اور مدراس کے انجنیرون مین ایک گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی کہ دونون مین سے کس کا طریقہ عمدہ ہے۔ سر جان لارنس کے خیالات انہین سے اکثر مسائل کے متعلق کبھی مشکوک نہین رہے۔ بلکہ اُنکے تمام خطوط مین جو حکام ولایت کے نام روانہ ہوے اسی بات کا زور دیا گیا کہ جو طریقہ آپ کو سب سے بہتر معلوم ہو وہی تجویز کیجیے ہمکو صرف آبپاشی درکار ہے اور وہ بہت جلد درکار ہے"۔ ۵۔ اکتوبر ۱۸۶۴ء کو اُنھون نے سر چارلس وڈ کے نام یہ چٹھی لکھی تھی۔

مین نے ہندوستان مین آبپاشی کے کامون کے اجرا کی بابت کئی مرتبہ آپ کو چٹھیان لکھین جیسے آجکل لوگون کا خیال بہت زور شور سے رجوع ہے۔ مجکو دل سے امید ہے کہ آپ اِس معاملہ مین کوئی قطعی رائے قائم کرینگے اور ہمکو اُسکے مطابق عمل کرنے کی

اجازت دینگے جب تک یہ طریقہ اختیار نہ کیا جائیگا اُسوقت تک عوام الناس ہم پر اعتماد نہ کرینگے علاوہ برین آبپاشی جو ایک ذریعہ اِس امر کا ہے کہ ہماری آمدنی بڑھے اور ملک کے لوگون پر کچھ بار نہو اور جو فصل بعض اوقات خشک سالی سے برباد جاتی ہے اُسکی مالگزاری خودبخود وصول ہوجایا کرے اُسکی نسبت بھی لاپروائی متصور ہے۔

ہر ایک وجہ سے میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ بہترین طریقہ سلطنت کے لیے یہ ہے کہ اُسکے وسائل سے یہ کام جاری ہو۔ اِسمین رعایا اور سرکار دونون کا فائدہ ہے۔ مین جانتا ہون کہ ہمارے انجنیر لوگ بہت کچھ روپیہ صرف کرتے ہین لیکن باینہمہ مین یقین کرتا ہون کہ پبلک کمپنیون سے وہ زیادہ کفایت شعاری کے ساتھ کام انجام کرتے ہین۔ اگر ہم تمام فوجی عمارات سڑکون اور دوسرے ضروری (اگرچہ پیداوار کے) کامون کے لیے اپنی آمدنی سے خرچ دیتے ہین تو ہم زراعت کے کامون کے لیے بھی روپیہ دے سکتے ہین ... ۔ اگر آپ اِس راے سے اتفاق نہ کرسکین تو پرئیوٹ کمپنیون کو مختلف کامون کی اجازت دیجیے اور ہر ایک صورت مین اُنکے کامون کی ایک حد مقرر کردیجیے اور کسی بیجا حساب سے اختیار نہ دیجیے اور ہمارے امکان مین جسقدر کفایت کے ساتھ معاملہ کا عمل مین لانا ممکن ہو اُسی طرح کیجیے۔ ایسی کمپنیون کے ذریعہ سے ہمکو بڑی تکلیف اور دقت پہونچیگی اور ایسی بہت سی چیزین ہمارے ہاتھ سے جاتی رہینگی جو ہمکو اپنے قابو مین رکھنا لازم ہین۔ لیکن یہ امر اُس سے بہتر ہے کہ نہ تو ہم خود کچھ کرین اور نہ دوسرے کو کچھ کرنے دین۔

سر چارلس وُڈ آبپاشی کی ضرورت کو بخوبی تمام سمجھتے تھے لیکن اُنھون نے دیکھا کہ اِس کارروائی مین دقتین بڑی بڑی واقع ہونگی اور اسمین شک نہین کہ جس حیثیت مین وہ تھے اُسکے مطابق ایسے بھاری کام کے جاری کرنے کے قبل جانچ پرتال کی بڑی ضرورت تھی چنانچہ اُنھون نے پہلے اسی کا تقاضا کیا۔ بتاریخ ۱۶- دسمبر اُنھون نے لکھا کہ۔

اب سوا اِسکے اور کچھ ہمکو سُنائی نہین دیتا ہے کہ ہمکو لاکھون روپیہ دیجیے اور ہم جس طرح چاہینگے اُس کو صرف کرڈالینگے۔ مجکو جہان تک اُسکے اخراجات کے طریقہ سے اب تک آگاہی ہوئی ہے اُس سے کہین زیادہ آگاہ ہونا لازم ہے اور جب تک وہ آگاہی حاصل نہولیگی مین اِسقدر رقم کے قرض لینے کی بابت تجویز نہ کرونگا۔ یاد رکھیے کہ آپ اپنے قرضہ کا سود نہین گھٹا سکتے ہین۔ آپ اپنے فوجی اخراجات کو کم کرسکتے ہین یا منجملہ آمدنی ملک اخراجات تعمیرات سرکاری مین تخفیف کرکے اِس کام کے لیے روپیہ نکال سکتے ہین لیکن اگر آپ .... ۵ پونڈ پانچ فیصدی سود کے حساب سے قرض لینگے تو خزانہ ہند پر ۲۵......... پونڈ کا دوامی بار پڑجائیگا مجکو ایسے نقشے اور تخمینے دکھلائیے جنپر اعتماد کیا جاسکتا ہو اور مین قرض لینے پر اُسوقت موجود ہوجاؤنگا لیکن مجکو اِس بات سے بھی اطمینان ہونا چاہیے کہ اِس قرضہ کی بنیاد کیا ہے اِسٹریچی نے تجویز کیا ہے کہ قرضکی بنیاد پر یہ کارروائی عمل مین لائی جائے اور یہ خیال کے پانون کھڑے کرتا ہین۔

مین اِس بات سے اتفاق کرتا ہون کہ گورنمنٹ کے لیے آبپاشی کا کام کمپنیون پر چھوڑ دینے کے بدلے خود اپنے ہاتھ مین لینا

بہتر ہے لیکن جب ہمارے سِوِل اخراجات برابر ایک ناگزیر طور پر بڑھتے جاتے ہین تو تخفیف کی کہین معقول وجہ سے امید نہین ہے اور اُدھر کم سے کم پانچ برس کے اندر بارکون کے اخراجات کی تدبیر کرنا ہے تو مجکو معلوم نہین ہوتا کہ زراعت کے لیے فاضل ملگزاری بچ سکیگی۔ سوائے قرض کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے۔ اگر جانچ پڑتال کی ابتدائی کارروائیان ہوگئین تو مجکو اسمین کچھ عذر نہین ہے نہر گنگ کے اخراجات کہان تک ادا ہونگے۔

اِنگلِستان کے تجارت پیشہ اشخاص نے بڑے اصرار کے ساتھ لارڈ کرینبارن کے آگے ایک یہ تجویز پیش کی تھی کہ ایک بڑی سڑک رنگون سے براہ برہما مغربی چین تک تیار کی جائے اسپر سَر جان لارنس کو ص ۵۹۴ ایسے خیالات کے اظہار کا موقع ملگیا جن سے امید نہین تھی کہ وہ غافل رہتے۔ ملکی مصلحتون زمین کی قدرتی کیفیتون اور کفایت شعاری کے قاعدون ہر ایک بنیاد سے وہ ایسی سڑک نکالنے کے خلاف ہوے۔ وہ لکھتے ہین کہ۔

اسمین شک نہین کہ ہماری حکمت عملی یہ ہے کہ اپنے ذرائع اور وسائل اصل برٹش ہندہی مین جمع رکھین اور فی الحال بیرونی صوبجات کو اُسی طرح پڑا رہنے دین اور وہ البتہ بہت برسون تک یوہین پڑے رہینگے۔ جو باتین انتہا رتبے کو ضرورین یعنی ملک کی آمد و رفت جاری اور ہر ایک امر کو ایک یقینی اور مستحکم بنیاد پر قائم کرنا اُنکی تکمیل کے لیے ابھی ایک پشت یا اُس سے زیادہ عرصہ باقی ہے۔ اِس قسم کی کسی تجویز مین جیسی فی الحال پیش ہے ہمارا روپیہ اور سامان بے حساب برباد ہوتا ہے اور جو وسائل اسمین برباد ہونگے اُنسے اور امور کے متعلق بہتر کام نکالے جاسکتے ہین۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ہماری اصل غرض یہ ہونا چاہیے کہ ہندوستان مین ریل کی سڑکون کی تکمیل ہو جو ملک کی رگہاے جان ہین اور جہان تک ممکن ہو ہر ایک سمت اُنمین شاخین نکال نکال کر اُنسے فائدہ حاصل کیا جائے۔ جس وقت تک یہ کام نہین ہوتا اُسوقت تک اور لینون کے نکالنے کی اشد ضرورت ہونے مین مجکو شبہہ ہے۔ بعض بہت ضروری لینین اب بھی شروع ہونے کو باقی ہین لیکن مجکو اکثرون مین فائدہ ہونے کی امید مشکوک ہے اور اِسوقت خزانہ کی جو جو دقتین ہمکو پیش ہین اُنکی موجودگی مین میرے نزدیک اُن کا موقوف رکھنا ہی مناسب ہے۔ کچھ دنون تک بہتری اسی مین ہے کہ جو لینین بن رہی ہین اُنکی تکمیل ہو۔

جدید لینون کے بننے سے مجکو زیادہ ضروریہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے اکثر حصہ مین عموماً اور اُن اضلاع مین جہان خشکسالی پڑا کرتی ہے خصوصاً آبپاشی کے کام جاری کیے جائین ہندوستان مین معمولی وقت پر بارش نہ ہونے سے جو پریشانی نقصان جان اور مفلسی واقع ہوتی ہے اُن لوگون کے خیال مین نہین آسکتی ہے جو قحط کے ایام مین ہندوستان مین نہین رہے ہین۔ پھر عمدہ طور سے خیال کرنے کے بعد آبپاشی کے کام اگر عمدہ طور پر عمل مین لائے جائینگے تو یقین ہے کہ جو زر کہ اِس مین لگایا جائے اُسمین فائدہ ہو۔ اسواسطے جہان تک روپیہ ملے وہان تک اِس صیغہ کے کامون کے جاری کرنے مین ہماری طرف سے کوئی قصور نہین ہوسکتا ہے اور جہان تک ممکن ہے کفایت سے اُسکے انتظام اور انصافانہ طور پر اُسکی نگرانی مین ہماری جانب سے تساہلی نہوگی۔ ۔ ۔ بطور قاعدہ کلیہ نہرون سے آمدنی نہ بڑھیگی مگر سلطنت کی پیداوار مین ترقی ہوگی۔ اور رعایا

خوشحال ہو جائیگی۔ ما بعد ہمہ مین جب سے گورنر جنرل مقرر ہو کر آیا ہون اُسوقت سے یہ معاملات معرض تعویق مین پڑے ہین۔ مین نے اپنے پہونچنے کے ساتھ ہی اُنکی جانب توجہ کی اور جہان تک مجھ سے ہو سکا اُنکے قطعی فیصلہ ہو جانے پر اصرار کیا لیکن تین برس پیشتر جو کیفیت تھی اُسمین کچھ زیادہ ترقی نہین ہوئی۔

تاخیر خاص کر اِسوجہ سے ہوئی کہ قطعی طور پر اِس بات کا فیصلہ نہین ہوا کہ اِس کام کے لیے کب اور کس مقام پر
ص ۹۶ ضروری سرمایہ قرض لینا چاہیے۔ ہم لوگون نے جو ہندوستان مین ہین تجویز کیا تھا کہ یہ روپیہ اِنگلستان مین قرض لیا جائے کیونکہ ہم نے دیکھا تھا کہ ہندوستان کی نسبت وہان کم سود پر روپیہ ملیگا لارڈ ہیلی فاکس اِس تجویز کے بالکل خلاف تھے اور اِسوقت بھی ہین۔ لیکن اگر یہ نہونے والا ہو تو سرکاری طور پر یہ معاملہ کیون فیصل نہین ہوتا کہ ہمکو ایسے کامون کے لیے ہندوستان مین قرض لینا چاہیے۔ ہم ایسا کر سکتے ہین صرف اِسقدر اختلاف باقی ہے کہ اِنگلستان کی نسبت یہان ہم کو کچھ زیادہ دینا پڑیگا۔

نہرون کے کام مین اب تک جو جھگڑا رہا وہ صرف اِس بات کا تھا کہ آیا اُنکو سرکاری یا عوام الناس کے روپیہ سے تعمیر کرایا جائے۔ میری قوی رائے یہ ہے کہ سرکاری روپیہ سے تعمیر ہو۔ لیکن مین امر آخر کو اِس امر کی نسبت کہ اب اور نہرین مطلقاً نہ بنائی جائین زیادہ خوشی سے قبول کرونگا۔

ہندوستان مین پرائیوٹ کمپنیون کی ترقی ہونے کی بابت جو بڑے بڑے سرمایہ سے قائم ہوتی ہین اور جن مین اِنگلستان کے ذی اختیار اشخاص شریک ہوتے ہین یہ ہے کہ گورنمنٹ ہند کو اس سے نقصان پہونچتا ہے۔ اِن کمپنیون کے ایجنٹ اور افسر بڑی قوی خواہش اِس بات کی رکھتے ہین کہ لوکل گورنمنٹ کو چھوڑکر اپنے بورڈ اِنگلستان مین قائم کرین۔ اور اسطور پر ذی اختیار کارپوریشن قائم ہو جاتی ہین جنپر حکومت رکھنا اُس گورنمنٹ کے لیے دشوار ہے۔ جب تک گورنمنٹ ہندوستان کے ایجنٹون سے سروکار رکھتی ہے اُسوقت تک تمام معاملہ عمدگی سے انجام ہوتا جاتا ہے لیکن جسوقت ہمکو اُنپر قابو حاصل کرنے یا روکنے کی خواہش ہوتی ہے تو اُسوقت کی صورت اور سے اور ہو جاتی ہے یہ بات اُس وقت بڑی صفائی سے ظاہر ہوتی ہے جب ہم خرچ مین تخفیف کرنا صحیح حساب اور کار آمد حساب کا محفوظ رکھنا اور اِس بات کی ذمہ داری کرانا کہ ریل کے سفر مین ہندوستانی اشخاص کے ساتھ عمدہ برتاو کیا جائے یا اسیطرح کی اور باتین چاہتے ہین۔

تعجب معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت ایسے ایسے خیالات کی بابت گورنمنٹ اِنگلستان سے اصرار کیا گیا ہو اُسوقت بھی بعض اشخاص سر جان لارنس کی نسبت یہ خیال کرین کہ وہ زراعت کی ضرورتون سے بخوبی معروف نہین تھے۔ ۵۔ نومبر کو رپورٹ مذکور پر اُنھون نے مندرجہ ذیل حالات لکھے اور ایک اور قول جو اُنکے بارے مین مشہور ہوا تھا اور اِس زمانہ کے بعد کئی مرتبہ سنا گیا کہ وہ اِنگلش کارخانون کے ہندوستان مین جاری ہونے کے علی العموم خلاف تھے ضمناً اُسکا صدق و کذب بھی اُن حالات سے روشن ہو جائیگا۔

۱۳ ماہ گذشتہ کی ڈاک پر یورپ کے جو اخبارات آئے اُن سے مجکو معلوم ہوا کہ آبپاشی کے کامون کے متعلق میرے خلاف
کچھ کاغذات تیار ہورہے ہین مین کسی طرح سے اپنے کو اس بارے مین موردِ الزام نہین سمجھتا ہون۔ جس روز سے مین نے
بحیثیت گورنر جنرل ہندوستان مین قدم رکھا سرکاری او رنیم سرکاری طور پر ایسے کامون کے متعلق جو کچھ مجھسے ہوسکتا تھا وہ مین نے
کیا۔ میری حکمت عملی مختصراً یہ رہی کہ سرکار کو ایسے کام اپنے ہاتھ مین لینا چاہیے کیونکہ یہ امر انتظامی اور مالی دونون امور کی وجہ سے
ضرور ہے۔ لیکن جس حالت مین ایسا نہوسکتا ہو یا ایسا کرنے کو جی نہ چاہتا ہو تو مین ان کامون کو مطلقاً چھوڑ دینے کی نسبت
پرائیویٹ کمپنیون کے ذریعہ سے اُسکے اجرا کو بہتر سمجھتا ہون۔ مین اِس راے سے اتفاق نہین کرتا ہون کہ پرائیویٹ کمپنیان خاص کر ص۹۴
آبپاشی کے کامون مین مقرر ہون مین ایسا کرنے کی کوئی معقول یا جائز وجہ نہین دیکھتا سلطنت ہندوستان کمپنیون کی نسبت
اِس کام کو عمدہ اور ارزان تر طریقہ سے انجام کرسکتی ہے اور اُسکا نفع اپنے پاس رکھ سکتی ہے۔۔۔

مجکو ہندوستان مین انگلش اشخاص کے کاروبار جاری ہونے پر ذرا بھی حسد نہین ہے برخلاف اِسکے مَین اُس سے ہمدردی کرتا ہون اور اُس سے مجکو ذوق ہے اور جس مقام پر ایمانداری سے مین مدد کرسکا وہان مین نے مدد دی اور جب ایسا موقع دیکھونگا تو مدد کرونگا۔ لیکن جسوقت مَین دیکھتا ہون کہ اُنکی کارروائی سے رعایا پر ظلم ہوتا ہے یا سرکار کا نقصان ہوتا ہے تو مین اُسکی مخالفت کرتا ہون خزانہ کے متعلق جسقدر ہماری عقل کام دے سکتی ہے ہم ہوشیار رہتے ہین اور رہینگے۔ ٹکس مین جب کسی طرح کی ترقی ہوگی تو زیادہ ناراضی پھیلیگی۔ پس کیا یہ ایک قسم کی پولیٹکل خودکشی نہین ہے کہ ہم اپنے پانون کے نیچے سے ایک بہت بھاری وسیلہ یعنی آبپاشی کے کامون کو نکل جانے دین۔ لوگ کہتے ہین کہ اوسطاً اس مین بیس تیس پچاس بلکہ سو فیصدی تک نفع ہوگا۔ اسکو مین یقین نہین کرتا لیکن جو کچھ حاصل ہو سرکار کو حاصل ہونا چاہیے اور جب سرکار کو اُس سے نفع حاصل ہوگا تو مزید ٹکس نہ لگیگا یا جو ٹکس اِسوقت موجود ہے اُسمین تخفیف ہوگی میرے نزدیک ٹکس کا کم ہونا ہندوستان مین غیر سلطنت کے قائم ہونے کا کامل علاج ہے۔

لارڈ کرین بارن کو سر جان لارنس نے فوراً دریافت کرلیا کہ وہ ایک ایسے افسر ہین جو آبپاشی کے ضروری ہونے کے خیالات سے قرار واقعی اُنکی غمخواری کرینگے۔ اپنی ایک ابتدائی چھٹی مین جو تجویز آبپاشی سون کے بارے مین تھی لارڈ کرین بارن نے قریب قریب وہی الفاظ استعمال کیے تھے جنکو سر جان لارنس نے سر چارلس وڈ کی چٹھیون مین بکرات دمرات استعمال کیا تھا۔

کرنل ہنکنس اور کرنل رنڈال کے مابین انجنیری کے متعلق جو جھگڑے پیدا ہوے ہین ہم اُنکی نسبت کوئی راے ظاہر کرنے کا قصد نہین کرتے۔ بلکہ ہم صرف اِس بات پر آپ سے اصرار کرتے ہین کہ جس طریقہ سے آپ انسب جانتے ہون آبپاشی کے کام جاری کردیجیے صرف اِس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ مزید تاخیر نہونے پائے۔ ناقص یا ادنیٰ درجہ کی تدبیر اِس سے بہتر ہے کہ اور پانچ یا دس سال اِس اختلاف کے طے کرنے مین گذار دیے جائین کہ سب سے بہتر کون سی تدبیر ہے۔

پھر ۱۶- اکتوبر کو لکھتے ہین۔

آبپاشی کے بارے مین جو کچھ آپ نے اپنی پچھلی چٹھی مین بیان کیا مین اُسکو پڑھکر بہت خوش ہوا۔ زور کے ساتھ اُسپر اصرار کرنا علی الخصوص مشرقی ساحل ہند کی آبپاشی کے متعلق میرے نزدیک ایک بڑا اہم مسئلہ ہے ۔۔۔۔ جہانتک میری ذات سے سروکار ہے مین ہر ایک طریقہ سے جو آپ کے نزدیک اس معاملہ کی عجالت اور کافی طور سے انجام ہونے مین مفید ہو آپ سے اتفاق کرونگا۔ یہ ایسا معاملہ ہے جس مین زیادہ تاخیر مناسب نہین ہے۔ کیونکہ اِن خوفناک قحطون سے عوام الناس کا محفوظ رکھنا اور بات ہے اور ملک کی سرسبزی جو محکمۂ تعمیرات کے اکثر کامون کا مقصود ہے وہ دوسری بات ہے ۔۔۔۔ پرائیوٹ کمپنی کے مسئلہ مین مین کسی عام قاعدہ کی پابندی رکھنے کے خلاف ہون۔ لیکن اگر پرائیوٹ کمپنیان قائم ہون تو ہر حالت مین دو شرطین ضروری اور لابدی ہین اول یہ کہ جو قواعد آپ کے نزدیک ہندوستانیون کے استحفاظ کے لیے ضروری ہونگے آپ اُنکو قائم رکھین گے دوسرے اُنکو ثابت کرنا ہوگا کہ اُنکے پاس اسقدر روپیہ موجود ہے جس سے وہ کامون کو بخوبی تمام جاری کرسکین گے۔ اُس پرائیوٹ کارخانہ سے بڑھکر خراب کوئی بھی نہین ہے جو تھوڑا روپیہ دینے سے اُسکو شروع کرتا اور بعد اُسکے بتفاریق اُسکے بھروسہ پر اور سرمایہ جمع کرتا ہے۔

جب اسطور سے سَرجان لارنس کو تحریری اجازت ملگئی تو وہ اُن اصولون کے قائم کرنے کے قابل ہوگئے جنکے لیے اتنے عرصۂ دراز سے اِس سرگرمی کے ساتھ وہ کوشش کرتے آتے تھے۔ اور وہ اصول یہ ہین کہ آبپاشی کے کامون کو گورنمنٹ ایک عام اور اچھی طرح سے غور کی ہوئی تدبیر کے ذریعہ سے ہندوستان کے ہر ایک حصہ مین جہان قحط پڑنے کا گمان رہتا ہے جاری کریگی اور جو روپیہ اِس کام کے لیے درکار ہوگا اُن اُن مقامون مین جہان کی مالگزاری کی بچت کفایت نہ کریگی دیون کے ذریعہ سے حاصل کیا جائیگا۔ کرنل رچرڈ اسٹریچی جو اَب ہندوستان کو واپس آئے تھے اور جنکے واپس آنے سے سَرجان لارنس بہت ہی خوش تھے وہ اپنی ہی تحریک سے آبپاشی کے سُپرنٹنڈنٹ مقرر ہوے اور اُنکو ہدایت ہوئی کہ آپ مدراس اور بنگال مین آبپاشی کے جو بڑے بڑے کام جاری ہوے تھے اُنکا معائنہ کرکے رپورٹ کرین۔ ہر ایک پریسیڈنسی مین آبپاشی کے اہتمام کے لیے محکمۂ تعمیرات سرکاری مین اُسکی ایک ایک خاص شاخ قائم کی گئی۔ اِنگلستان سے تیس سِول انجنیران جدید کامون کے اہتمام کے لیے روانہ کیے گئے اور جب ۱۸۶۹ء مین سَرجان لارنس نے اپنے بھاری عہدہ کا کام چھوڑا۔ تو وہ یہ بیان کرنے کے قابل ہوسکے کہ دو برس سے کچھ ہی زیادہ عرصہ مین جو اِن تجویزون کی منظوری کے بعد اُنکے ایام ملازمت سے گذرے تھے کل ہندوستان مین ایک صوبہ بھی ایسا باقی نہین رہ گیا تھا جہان کثرت سے نہرون کی پیمایش نہوگئی ہو جدید نہرون کی تجویز یا اُنکی منظوری نہوگئی ہو اور بہت سی صورتون مین اُنکا کام جاری نہوگیا ہو پرانی نہرون کی مرمت نہوگئی ہو

ص ۹۹

سیلاب سے حفاظت رکھنے کے لیے باندھ وغیرہ تیار نہو گئے ہون اور نہرون کے انتظام کے قاعدہ مین علی العموم اصلاح نہو گئی ہو- اصل تو یہ ہے کہ ہندوستان کے جو دو بڑے دشمن ایک خشکسالی اور دوسرا قحط ہے اُنپر قطعی فتح حاصل کرنے کی تدبیر مین یقینی طور پر بڑی ترقی ہو گئی تھی-

سر جان لارنس ریلوے کی سڑکون کی فوری اور کُلی ترقی کے اُسقدر خواہشمند نہین تھے جسقدر وہ اِس بات کے خواہشمند تھے کہ آبپاشی کے کام کثرت سے جاری ہون بارکون کی عمارتین عمدہ طریقہ سے بنائی جائن ص ۴۹۹
اور علی العموم حفظان صحت کی تدبیرین عمل مین لائی جائین- اُنھون نے خیال کیا کہ بہت سی مجوزہ ریلین اور زیادہ عرصہ تک ملتوی رہ سکتی ہین تاآنکہ ان دوسری باتون کے متعلق زیادہ کارروائی ہو سکے اور خزانہ کی حالت زیادہ اطمینان کے قابل ہو جائے- ریلوے کے معاملہ مین اِس اصول کی پیروی کرنے کا اُنکو میلان تھا کہ "فِستینالِنٹی- بیایِل مِٹ وِیایل"- لیکن باوصف یا بلکہ بباعث اُس مقولہ کے اُنکی حکومت کے زمانہ مین ریلوے کی تعمیر کے متعلق بھی وسیع کوشش کی گئی جسکو مین اسکے بعد دکھلا سکونگا-

جدید سکرٹری سے اُنکے ایام ملازمت کی اِس اول ششماہی مین بحث کرنے کے لیے ضروری معاملات کا فقدان نہین تھا- بھاولپور مین چونکہ عرصۂ دراز سے بدانتظامی چلی آتی تھی اسواسطے گورنر جنرل جو تمام اشخاص سے بڑھکر ہماری باجگزار ریاستون کے اندرونی انتظام مین دست اندازی کرنے سے نہایت ہی ناراض رہتے تھے مزاحمت کرنے کو مجبور ہوے- خزانہ کی موجودہ وقت دوسرے سال کے لیے اِنکم ٹکس یا لیسنس ٹکس کا تجویز کرنا میسور کی گدی نشینی اعظم جاہ کا قرضہ کا نمیا وارکا انتظام فوج مدراس کی ناراضی فرانسیسیون کی مہم برہما فسادات خلیج فارس اور جیسا کہ سر جان لارنس کا خیال تھا وہان سر لیوئس پلی کی کسیقدر ظالمانہ کارروائیان یہ چند باتین علاوہ مسئلۂ وسط ایشیا و قحط اڑیسہ اور بمبئی کی خرابیون کے تھین جنپر اِن چند مہینون کے عرصہ مین دونون شخص بکشادہ دلی بحث مباحثہ کرتے رہے-

میری اس کتاب مین صرف اتنی گنجایش ہے کہ مندرجۂ بالا امور سے صرف ایک امر کے متعلق ایک چٹھی کو محول کرون اور مین ترجیح دیکر لارڈ کرین بارن کی ایک چٹھی کو جو برٹش سپاہیون کے کثرت اخراجات ہند کے بارے مین ہے محول کرتا ہون جس سے کلام کی وہ شوخی معلوم ہوتی ہے جسکی نسبت جان لارنس اپنی خط کتابت مین بیان کیا کرتے تھے کہ اُسنے میرے لیے رکاب کا کام کیا-

۲۶- دسمبر-

پیارے سر جان لارنس- پشاور کے بارے مین جو اختلاف پیدا ہوا ہے اُس سے از خود فوجی وہ بحث نکلتی ہے جو فوجی کاغذات کے مطالعہ کرنے سے ہمیشہ میری زیر نگاہ رہا کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ برٹش سپاہی کی وجہ سے بڑا خرچ پڑتا ہے-

اس مقولہ میں دو زبان الفاظ کی استعمال کی گئی ہین- اول لاطینی زبان کی اور دوسری جرمن زبان کی- دونون کا مضمون ایک ہے اور دونون کو ایسے مقام پر استعمال کرتے ہین جہان ... [illegible]

ایک روز فضول خرچی کے حساب سے جدید بارکون کا تخمینہ پیش ہوتا ہے کہ وہ بوجہ اِس امر کے بنوائی جائینگی - پرانی بارکین معمولی آب وہوا کے مقام مین بنی ہین - دوسرے دن اُنکی مشق کے لیے جمناسٹک کے سعلمون کا تخمینہ پیش ہوتا ہے - پھر ایک رقم کثیر گیاس کی روشنی کے لیے تجویز کی جاتی ہے کہ معمولی تیل سے اُنکی آنکھون کو تکلیف پہونچتی ہے - پھر اُن کے کھانے مین اصلاح کرنے کی غرض سے چاول تیار کرنے کی کل نکالی جاتی ہے - اور پھر کثرت سے گورون کی بیبیون کے لیے علیحدہ بنگلون کے بنانے کی تجویز ہوتی ہے کیونکہ وہ مرغ اور مرغیان پالنا پسند کرتی ہین - اب سب باتون کا علیحدہ علیحدہ کہان تک ذکر کیا جائے ہم صرف ایک بات کو بیان کرتے ہین کہ بعض اوقات نامنظور شدہ بیئر شراب کے لیے ایک کثیر التعداد فرد حساب پیش ہوتی ہے کہ مسٹر مینٹ بروڈ اُنکے لیے عمدہ شراب نہین تیار کرتی ہین - ہوتے ہوتے اسمین بڑا خرچ پڑ جاتا ہے اور اِس خرچ کی کسی طرح کم ہونے کی علامت نہین پائی جاتی چونکہ اِنگلستان مین فوج کے بھرتی کرنے کی بڑی دقت ہوتی ہے اِسوجہ سے دل مین یہی خیال پیدا ہوتا ہے کہ اِس فوج کے صیغہ مین دلچسپی کی باتین زیادہ پیدا کی جائین بشرطیکہ ہم موجودہ حساب سے بھی اپنی تعداد قائم رکھنا چاہتے ہون - اسمین شک نہین کہ تھوڑے ہی عرصہ مین ہمارے یہان کی ضرورتین اسقدر بڑھ جائینگی کہ ہم ۷۰۰۰۰ برٹش سپاہی کسی حالت مین آپ کے پاس نہ رکھ سکین گے - پس خودبخود دل مین یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ آیا کسی حدتک اُنکی جگہ اور لوگون کا مقرر کرنا ممکن ہے یا نہین -

مَین نے اس بحث کو بلا تامل جو یہان لکھا ہے تو اُسکی وجہ یہ ہے کہ مین نے بخوبی تمام اسقدر حالات دیکھے ہین جنسے قرار واقعی مجکو معلوم ہوگیا ہے کہ تمام بڑے بڑے حکام ہندوستان مین برٹش فوج کا کثرت سے رہنا کسقدر ضروری سمجھتے ہین - اُسکو وہان ضرور اسلیے رہنا لازم ہے کہ دیسی فوج جو کثرت سے موجود ہے وہ بلوہ نہ کرنے پائے - اور اگرچہ مسٹر مینگلس کی طرح بعض اشخاص کی رائے ہے کہ بہ ضرورت دیسی فوج کی تعداد گھٹا کر بہت کم کی جاسکتی ہے لیکن میری یہ رائے نہین ہے اور آپ نے جو تھوڑی بہت عبارت اِس بارے مین لکھی ہے اُس سے مجکو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی رائے بھی یہ نہین ہے - اگرچہ اِس قسم کی رائے صرف فوجی اشخاص کے ذریعہ سے آئی ہو تو مین قطعی طور پر اُسکو وقیع نہین سمجھونگا کیونکہ اُنکا شریف پیشہ بھی اِس مسئلہ کی طرف رجحان کرنے سے بری نہین ہے کہ گورے چمڑے سے بڑھکر کچھ بھی نہین ہے - لیکن آپ اکثر اشخاص سے زیادہ موقع نیک و بد کے تمیز کرنے کا رکھتے ہین اور آپ کے بارے مین پیشہ کے اعتبار سے کسی جنبہ داری کا گمان نہین ہوسکتا ہے اسواسطے مین مان لیتا ہون کہ آپ ہندوستانی سپاہیون کی تعداد کم نہین کرسکتے ہین اور نہ اسوجہ سے برٹش نگہبانون کو گھٹا سکتے ہین - لیکن آیا یہ ممکن نہین ہے کہ دیسی سپاہ ایسے لوگون سے بھرتی کی جائے جنمین آتشگیر مادہ کم پایا جاتا ہو -

جہان تک مَین دیکھ بھال سکتا ہون ہم لوگ ہندوستان مین خودمختار سلطنتون کے اِس معمولی موروثی اصول کی پابندی نہین پلتے ہین کہ سپاہی جسقدر دور دراز ملک کے ہین اُنھین کو بھرتی کرنا چاہیے - مشکلات ذات اور مصارف باربرداری اِسکی عملدرآمد مین مانع ہونگے - کیا آپ کے نزدیک اُسقدر بڑتاؤ اِس بات کا ہوتا ہے جہان تک ممکن ہے -

آیا مسلمان افغان جنوبی ہند (یا سیلان) مین اُسیطرح کے خطرناک ہونگے جیسے شمالی مغربی سرحد مین ہین آیا سکھ لوگ کلکتہ مین بھی مثل اپنے خاص ملک کے اپنے مالکون کے حق مین خوفناک ہونگے میرے نزدیک تو یہ بات بیشک نہین پائی جاتی ہے۔
مین نہین سمجھتا کہ ذات اخراجات اور آب وہوا کہان تک اِس اصول کے عملدرآمد مین مانع ہوسکیگی۔لیکن اِس بات پر تو بیشک مجکو تعجب ہوتا ہے ص ۶
کہ خود اپنی فوج کے خوف سے آپ اپنے ہی اُن وسائل سے فائدہ نہ اُٹھائین جنکو ہر زمانہ کے فاتحان رومی روسی و فرانسیسی بہتر سمجھتے رہے اور فی الجملہ اسمین اُنکی بہبودی نتیج ہوئی۔لیکن آپ کے معاملہ مین ایک خاص حصہ عارضی ہے جسکا علاج صاف ظاہر ہے یعنی اسقدر صریح البیان ہے کہ آپ نے جو اُسپر عمل نہین کیا تو اُسکی ایک وجہ موجہ ہونا چاہیے آپ کو وقت اِس بات کی ہے کہ آپ کے سپاہی اسطور کے ہین جو آپ سے جدا ہوکر آپ کے خلاف ملکی تدابیر کے لیے نہین بلکہ آپ کے مذہب کے خوف سے سازش کرین۔مدراس کے ایک مشہور دیسی باشندہ کے ذریعہ سے یہ افواہ مشہور ہوئی ہے کہ وہابیون کی ذات سے وہان فتور پیدا ہونے کا گمان ہے شمال مغربی سرحد کی جانب سے ترکون کی شورش کی خبر سننے مین آئی ہے جس سے آپ کے مسلمان سپاہیون کی وفاداری کی نسبت بڑا اندیشہ ہے اور ہمکو افسوسناک تجربہ سے معلوم ہوچکا ہے کہ ہندوون کے مذہبی خیالات کیا کیا بلائین نازل کرسکتے ہین لیکن آپ کی فوج صرف ہندوون اور مسلمانون سے شامل ہے۔
آیا یہ امر ضروری ہے۔کیا آپ کو ایسی قومین نہین مل سکتی ہین جنکو مذہب یا قرآن مجید سے کوئی واسطہ نہو اور نہ معزول فرمانروا انکا انتقام اُنکو لینا ہو کیا برما بورنیو سیلان یا اُسکے اور آگے بڑھکر دوسرے مقامات سے سپاہی بہم نہین پہونچ سکتے ہین۔
آپ کہینگے کہ اِس طریقہ کے جاری کرنے مین خرچ بہت پڑیگا۔اگر اِس امر پر غور کیا جائے تو شاید مجکو اِس بارے مین کچھ نہ کہنا پڑے اگر یہ بات معلوم ہوجائے کہ ۰۰۰، ۷ برٹش سپاہیون کو انگلستان سے جلاوطن کرکے لانے کی نسبت ۳۰۰۰۰ برٹش سپاہی اور فرض کیجیے کہ ۰۰۰، ۷ اجنبی تنخواہدار سپاہیون کے رکھنے مین جو مشرقی نسل کے ہون مگر اُنکو مسلمانون یا ہندوون سے کچھ واسطہ نہو کم خرچ ہے تو بیشک یہ عمدہ حکمت عملی ہے کہ ہم برٹش سپاہیون کو نوکر رہنے دین اور اُسکے مصارف سے کچھ روپیہ بچا بچا کر غیر قومون کے سپاہیون کو بھرتی کرتے جائین تاآنکہ وہ سب یہان سے چلے جائین۔
مجکو صرف اندیشہ یہ ہے کہ اِس جواب کا اندازہ قیاس کے ذریعہ سے نہین بلکہ نقشہ کے ذریعہ سے کیا جاسکتا ہے جو بعض ملکون مین زیادہ زور رکھتا ہے۔اگر نقشہ کی پابندی ہمیشہ کے لیے ہوسکے تو اِس سے کیا بہتر ہے۔لیکن مین اپنے اِس خیال سے چشم پوشی نہین کرسکتا ہون کہ جو فوج اسوقت ہندوستان مین موجود ہے اُسمین سے آیندہ بارہ برس کے اندر بیشتر تیس ہزار سپاہیون کا واپس بلا لینا چندان بعید از قیاس نہین معلوم ہوتا ہے۔آپ خوب جانتے ہونگے کہ گوالیار اور حیدرآباد مین ایسے لوگ ہین یا نہین جو خوشی کے ساتھ ایسے موقع سے بشرطیکہ وہ موقع آئے فائدہ اُٹھائینگے۔مین چاہتا ہون کہ اس بارہ مین آپ کے خیالات کیا ہین۔آیا آپ کی بالکل یہ راے ہے کہ جو برٹش فوج اسوقت ہندوستان مین موجود ہے وہی قائم رکھی جائیگی یا آنکہ اگر ایسا نہین ہوا تو آپ نے اُسکے بدلے مین کوئی اور تدبیر سوچی ہے۔

ہم بیشک یہ قصد نہین رکھتے کہ اعظم جاہ کو اُنکے دیون کی بابت پچاس لاکھ سے کچھ زیادہ دینگے۔ لیکن ہم اُنکے قرضخواہون سے کسی طرح کی غمخواری نہ کرینگے۔ اُنھون نے صرف اِس وجہ سے روپیہ دیا کہ برٹش گورنمنٹ کے باہر وہ کچھ پاسکین اور اگر یہ خطرہ واقعی واقع ہوا جسکو اُنھون نے بیشک بیحساب شرح سُود سے پیدا کیا ہے تو اُن کو اپنی کرنی آپ بھگتنا ہوگی۔

صفحہ میرے نزدیک اُن تمام پنشندار شاہزادون کے ساتھ اُس طرح کا برتاو کرنا چاہیے جس طرح کا برتاو ہم لوگ یہان کے اطفال نادان کے ساتھ کرتے ہین اور اُنکو ہم نے بالکل قرض لینے کے قابل نہین رکھا ہے۔ مین نہین سمجھتا کہ جو شخص ۱۰۲ بیبیان رکھتا ہو وہ سوا سے نادان ہونے کے اور کیا تصور کیا جائیگا۔

آج کی ڈاک کے ذریعہ سے ہم وہ مراسلہ آسام کے قُلیون کی تازیانہ زنی کے بارے مین آپکے پاس روانہ کرتے ہین جس طریقہ سے اِنگلش اِیجنٹ جنکی نگرانی نہین ہوتی ہندوستانیون کے ساتھ بدسلوکی کرنے کے قابل ہو جاتے ہین وہ پرِیوٹ کارخانون کو حوصلہ دلانے مین ایک ضروری بحث ہے۔

مجکو تصور کیجیے اپنا دوست صادق

کرِینَ بارِن۔

آغاز نومبر مین سَر جَان لَارِنس شملہ سے آگرہ کو روانہ ہوے جہان وہ ایک دوسرا عظیم الشان دربار منعقد کرنے کو تھے۔ یہ دربار گو تاریخی امور کے لحاظ سے دربار لاہور سے بہت ہی ادنیٰ درجہ کا تھا لیکن بعض اچھے مبصرون نے بعض بعض کیفیتون کے اعتبار سے اُسکو زیادہ دلکش تصور کیا ہے۔ سَر جَان لَارِنس سے بہتر اِس بات کو کوئی نہین سمجھتا تھا کہ ملک مشرق مین دھوم دھام ہی اختیار تصور کیا جاتا ہے اور اسواسطے بروقت ضرورت کوئی شخص اِس بات پر اُن سے بڑھکر مستعد نہین ہوا کہ اپنی معمولی وضع کو بالاے طاق رکھکے گوشہ نشینی سادگی اور معمولی ایام زندگی کی تحریری محنت کو مشرقی بادشاہون کی شان وشوکت اور سطوت سے مبدل کرے اُنکے دربارون کی رونق بیشک اُن باتون سے اور بھی بڑھجاتی تھی جو اُنکی معمولی یومیہ عادتون کے خلاف پیدا ہوتی تھین۔ دربار آگرہ اوّلاً اِس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ راجپوتانہ اور رُہیلکھنڈ کے دماغدار اور کسی زمانہ کے صاحب اختیار رجواڑے جنھین سے ۴۸ آدمی حسب الطلب حاضر ہوئے تھے جمع ہون لیکن سَر جَان لَارِنس نے یہ موقع پاکر ستارۂ ہند کے خطاب دینے کی ایک تقریب بھی اِسی دربار مین ادا کی۔ وہ بخوبی تندرست نہین تھے اور بہت سے لوگ اندیشہ کرتے تھے کہ دو ہفتہ تک جو روزانہ افزون بارہ توپون کی چھوٹتی رہی اور فوجی قواعد کے معائنہ اور بال اور پارٹیون مین شریک ہونے اور عام اور خاص ملاقاتین کرنے کا کام ایسا ہے جسکو اُن کی قوت برداشت نہ کرسکیگی لیکن وہ بندوبست کرکے اِس آزمایش مین پورے اُترے۔

جگہہ بہت معقول تجویز کی گئی تھی۔ ہندوستان کے شمالی مغربی حصہ مین آگرہ تواریخی لحاظ سے صرف دہلی کے بعد شمار کیا جاتا ہے۔ عمارات اور متعلقات کے لحاظ سے وہ دہلی پر بھی ترجیح رکھتا ہے۔ موتی مسجد سکندرہ کا مقبرہ اور تاج محل یہ عمارتین اسی طرح سے دہلی کی مغرز عمارتون پر فضیلت رکھتی ہین جس طرح اکبر (جو ہندوستان کے بلکہ ہر وقت اور ہر زمانہ کے تمام پادشاہون سے افضل تھا) وحشی فاتحون یا اُن ذیشان فرمانروایون پر فضیلت رکھتا ہے جنکے نام دار السلطنت شاہان مغلیہ سے تعلق قریب رکھتے ہین۔

مین دربار کے حالات کو بہت مختصر کرکے بیان کرونگا خطاب دینے کے دربار مین مہاراجہ جودھپورا ور قرولی کو جی۔ سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب دیا گیا۔ اور اس سے ادنیٰ درجہ کا خطاب ہندوستانی اور انگلشی بہت سے اُن اشخاص کو مرحمت ہوا جنھون نے یا تو غدر مین بےنظیر خدمتین کی تھین یا سر جان لارنس کے ساتھ ابتدا مین قریبی تعلق رکھ چکے تھے۔ اور اب اُنھون نے اس اعزاز کو دوچند وقیع تصور کیا کیونکہ وہ ایسے شخص کے ہاتھ سے ملا تھا جو خوب جانتا تھا کہ اُنکی کارگزاریان اُس اعزاز کی مستحق تھین۔ ان لوگون مین ڈونلڈ میکلیوڈ سردار صاحب دیال اور سردار نہال سنگھ چاچی تھے جنکو کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب مرحمت ہوا اور سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب اُن لوگون کو ملا جنکے نام بکرات ومرات اِس سوانح عمری مین آئے ہین جیسے اڈورڈ لیک رینل ٹیلر رچرڈ ٹمپل آرتھر رابرٹس اور کرافورڈ چیمبرلین۔ ایسی حالت مین اِس بات کا بیان کرنا مشکل ہے کہ زیادہ خوشی کس کو ہوئی ہوگی آیا وائسرائے کو خطابون کے دینے مین یا خطاب پانے والون کو اُنکے ہاتھ سے خطابون کے لینے مین۔

منجملہ اور مشہور انگلش یا ہندوستانی اشخاص کے جنکو خطاب ملا سر سیسل بیڈن کرنل رچرڈ میڈلائق رزیڈنٹ دربار سندھیا جیمس گارڈن وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری مہاراجہ وزیانگرم اور سر دنکر راؤ مہاراجہ قرولی جو ہماری طرف سے غدر مین لڑے تھے مہاراجہ بلرام پور جنھون نے سر جارلس وِنگفیلڈ اور دیگر اشخاص کی جان بچائی تھی اور راجہ مُرار مو جنھون نے کانپور کے پناہ گزینون سے وہی سلوک کیا تھا ان لوگون کو بھی سر جان لارنس نے علی سبیل الترتیب ایک اسپیچ کے ساتھ جس مین دلسوزی سے اُنکی خدمات کا بیان ہوا تھا خطابات مرحمت کیے۔

مہاراجہ جودھپور نمایان طور پر مستثنیٰ رہے اور اس مقام پر اُنکے حالات قابل بیان ہین۔ سر جان نے بیچ کے طور پر سکریٹری آف اسٹیٹ کو اِس مضمون کی ایک چٹھی لکھی تھی اور اُسمین بڑی سنجیدگی سے استدعا کی تھی کہ اگر اُنکے نام کا خطاب مندرج گزٹ نہو گیا ہوتا تو اُنکو خطاب نہ دیا جاتا۔ اُنھون نے لکھا تھا کہ۔

اسمین شک نہین کہ وہ ہندوستان کے رجواڑون مین سب سے بڑے راجہ ہین وہ تمام راجپوتانہ کے راجاؤن کے پیشوا ہین۔ لیکن مجکو معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ خطاب کسی فائدہ کے لحاظ سے دیا جاتا ہے تو جسکو دیا جائے اُس سردار کو

کچھ نہ کچھ ذاتی مادہ ضرور ہونا چاہیے اگر یہ مادہ نہو تو صرف ایک خالی مرتبہ کا اضافہ ہو جائیگا دراصل اُسکی کوئی وقعت نہو گی۔ رب جیسا کہ آپ کو ایک ملفوفہ چٹھی مرسلۂ کرنل ایڈن گورنر جنرل کے ایجنٹ متعینۂ راجپوتانہ کے خلاصہ سے ہویدا ہوگا مہاراجہ جودھپور نہ تو اپنے مرتبہ کو خود قائم رکھتے ہین اور نہ اُنکے ملک کے سردار اُن کی تعظیم کرتے ہین۔ ایسے شخص کو ستارۂ ہند کے اعلیٰ درجہ کا خطاب دینا میرے نزدیک ایک غلطی معلوم ہوتی ہے۔

بدقسمتی سے مہاراجہ کا نام مندرج گزٹ ہو چکا تھا اور یہ مناسب خیال کیا گیا کہ جو کچھ ہو چکا تھا وہ پلٹا نہ جائے۔ اسواسطے مین نے سر جان لارنس کی اُس اسپیچ کو جو اُنھون نے مہاراجہ کے متعلق دربار مین کہی تھی تلاش کر کے یہان جو لکھا ہے وہ کسیقدر دلچسپی سے خالی نہو گی۔ دس آدمیون مین نو ایسے نکلین گے جو ایسی حالتون مین اپنی طبیعت پر جبر کر کے خطاب دینے کا ذریعہ بنتے وقت ظاہری خوشی کا اظہار کرتے۔ لیکن سر جان لارنس نے اس قسم کی کوئی بات نہین کی۔ اُنکے ایڈرس مین ایک شاہانہ اور پدرانہ نصیحت اِس بات کی کی گئی تھی کہ مہاراجہ اپنے اطوار کو درست کرین۔

مجھکو یقین ہے کہ یور ہائینس اِس اعزاز کی بڑی قدر کرینگے اور مین اعتماد کرتا ہون کہ وہ محرک اس امر کا ہوگا کہ آپ مارواڑ کے عمدہ انتظام مین کوشش کرینگے جو آپ کو تواریخ راجستان کے نامی گرامی مورثون سے ورثہ مین ملا ہے۔ اِس مشہور ملک کے فرمانروایون مین جس سردار کا مرتبہ اتنا اعلیٰ ہو اُسکو لوگون کے درمیان انصاف نیکوکاری اور اُس خوبی مین بھی جس سے معاملات کا انتظام ہوتا ہے اسیطرح کا رتبہ حاصل کرنا چاہیے۔ میری دلی خواہش ہے کہ یور ہائینس کو بھی یہی ولولہ پیدا ہوگا۔

یہان اِس بات کو بھی بیان کر دینا چاہیے کہ جو نصیحت اِس موقع پر کی گئی تھی اُسپر عمل نہین کیا گیا۔ اور بہت عرصہ نہین گزرنے پایا کہ وائسرائے نے اِس بات کو ثابت کر دیا کہ وہ جو کچھ مُنھ سے کہتے ہین وہ ہاتھ سے کر کے دکھا بھی سکتے ہین مہاراجہ بے انتہا بد انتظامی کے سبب سے برطرف کر دیے گئے جس سے سوا اِسکے اور کچھ نہین ہوا تھا کہ اُنکے اور دوسرے رئیسون کے مابین خانہ جنگیان ہونے لگی تھین اور حکومت ایک کونسل ریجنسی کے سپرد کر دی گئی۔

اعلیٰ سردارون سے گھر پر اور اُنکے گھرون پر جا کر ملاقاتین کرنے اور اُنسے باتین کرنے مین کئی روز گزر گئے ۱۹-کو بڑے دربار کی باری آئی جو رجواڑے جمع ہوے تھے اُن سب مین مرہٹون کے دو سب سے بڑے خاندانون مین سے ایک خاندان کے سردار مہاراجہ سندھیا افضل تھے۔ اُنکے بعد مہاراجہ جودھپور و جیپور تھے ص ۵۰
جو راجپوتون کے خاندان مین سب سے قدیم خاندان رکھتے تھے اُنکے بعد مشہور بیگم بھوپال تھین یہ ایک چھوٹی سی مسلمانون کی ریاست ہے جو مرہٹون اور راجپوتون کے درمیان واقع ہے اور کسیقدر عمدہ حکومت کے لحاظ سے اور ہندوستانی ریاستون کے لیے ایک نمونہ رہتی آئی اور اب بھی ہے۔ معمولی نذرین گزرین اور خلعت دیے گئے اور اُسی طرح کا معمولی حسد اور اختلاف ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کے لیے اُن سردارون کے مابین

دیکھنے مین آیا جنھون نے متنازعہ یا نازک جگہ پر قبضہ کیا تھا۔لیکن ان پر ہوشیاری کے ساتھ غلبہ حاصل کیا گیا اور وائیسرائے نے اپنی اسپیچ مین خوب ہی انکو آڑے ہاتھون لیا۔یہ اسپیچ عدیم المثال تھی عبارت سلیس سنجیدہ اور بزرگانہ تھی نہ اسمین رنگین نگاری صرف کی گئی تھی اور نہ کھینچ کھانچ کے فقرے تھے اور نہ مشرقی طور کی تعظیم و تکریم الفاظ تھے۔یہ اسپیچ اُس زبان مین دی گئی جس زبان سے لاہور مین ایسا تیز اثر پیدا ہوا تھا اور آہستگی سے ٹھہر ٹھہر کر اُسکا پڑھنا اور اُس آواز کا نکلنا جس سے سر جان کی انگلش اسپیچون کو ضرر پہونچتا تھا اُسنے اردو کی اسپیچ کا لطف دوبالا کر دیا جیسا کہ سُننے والون نے بیان کیا ہے۔ایک شخص جسنے اُسوقت کی کیفیت خود دیکھی تھی ناقل ہے کہ جو رجواڑے جمع تھے وہ ہمہ تن گوش اور پاس ادب سے خاموش ہو کر اپنے بادشاہ وقت کے نائب کی تقریر سُنتے تھے جو اگلے زمانہ کے منیون ویاس یا واشستو کی طرح آئین جہانداری کے سچے اصول بیان کرتا تھا۔لوگون کو تصور کرنے سے وہ زمانہ یاد آتا تھا جب ہندو بادشاہ اپنے گرد لوگون سے قانون طرز معاشرت اور آئین جہانداری کے اصول پوچھتے اور اُنکو قبول کرتے تھے یہ وہ لوگ ہین جو ہنی نوع انسان کے حالات دریافت کرنے کے بعد پہاڑون پر جا کر ریاضت کرتے تھے یا جنگلون مین جا کر اُسکا دھیان کرتے تھے جو نیک اور پاک رحیم اور ذیشان ہے"۔سر جان لارنس نے اُن راجاؤن سے جو حاضر دربار تھے بکشادہ پیشانی بیان کیا کہ حکومت اعلیٰ آیندہ سے جس پیمانہ کے ذریعہ سے ہر ایک کا اندازہ کریگی وہ قدامت خاندان یا دولت و اختیار کا پیمانہ نہوگا بلکہ خوش انتظامی کے قصد کا پیمانہ ہوگا۔جو سردار اپنی رعایا کو سب سے زیادہ خوش رکھیگا برٹش گورنمنٹ کا سب سے عزیز دوست وہی ہوگا۔لوٹ مار اور مذہبی قربانیون کا زمانہ اب ہمیشہ کے لیے جاتا رہا برٹش سلطنت کا منشا ہے کہ امن و امان اور جہان تک ممکن ہو افراط دولت ہو۔بہت سا ملک جو پہلے ویران تھا اور جسمین صرف جنگلی چوپائے یا قزاق رہتے تھے اب وہان زراعت ہوتی ہے اور گانون کے گانون آباد ہین۔مرہٹا سوارون اور پنڈاری لٹیرون کا زمانہ ختم ہوگیا اور جو کچھ برٹش گورنمنٹ نے ملک کی تمام رعایا کے لیے کیا ہے وہی ہر سردار کو اپنی رعایا کے ساتھ کرنا چاہیے۔لیکن اب اُس اسپیچ کا خلاصہ زیادہ نہین لکھونگا جو اپنی سچی سادگی اپنی بیباکی مگر بزرگانہ نصیحتون اور سنجیدہ خلائق دوستی کے لیے میرے نزدیک شاہنشاہانہ فصاحت کی خود نمونہ ہے۔

اے راجو مہاراجو سردارو۔مجکو بڑی خوشی ہے کہ مین آج آپ سب صاحبون کو اس مجمع مین مجتمع پاتا ہون۔مین آپ سب لوگون کا اس مشہور شہر مین خیر مقدم کرتا ہون جو اپنے مشہور روضہ تاج محل کے لیے مشہور ہے اور سب سے زیادہ اس بات کے لیے مشہور ہے کہ قدیم زمانہ مین اُس شاہنشاہ اعظم کی دار السلطنت تھا جسکی وجہ سے اسکا نام اکبر آباد پڑا ہے۔

اسطور پر ایک جگہ مجمع ہونا ہم لوگون کے حق مین بہت بہتر ہے۔مین بحیثیت وائیسرائے نامی گرامی ملکۂ انگلستان و ہند اس بات مین اپنا بڑا فائدہ سمجھتا ہون کہ اسقدر ذی مرتبت اور مشہور سرداران ہند کو دیکھون اور اُنسے شناسائی حاصل کرون

اور آپ سب لوگون کے لیے یہ بہت مناسب ہے کہ آپ بالمقابلہ مجھ سے گفتگو کر سکیئے اور اپنے اپنے ملکون کے عمدہ انتظام کے متعلق میرے خیالات اور خواہشات سنیئے۔

عقلمندی سے ملک پر حکومت کرنے کا فن ایک مشکل امر ہے جو صرف بڑے خوض و فکر اور محنت سے حاصل ہو سکتا ہے۔ ضروری اوصاف ہندوستان کے گدی نشینون اور سردارون مین شاذ و نادر ہی پائے گئے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ انھون نے اپنے بچپن مین پڑھنا اور آپ اپنا کام کرنا نہین سیکھا انھون نے اِس بات کی پروا بھی نہین کی کہ اپنے بیٹون کو جو اُنکے بعد اُنکے جانشین ہونے والے تھے تعلیم و تربیت کی ہوتی اِس وجہ سے اکثر یہ ہوا کہ جب ایک سردار مرگیا تو وہ بطور اچھے اور عقلمند فرمانروا کے مشہور نہین ہوا بڑے آدمی زندگی کی حالت مین اکثر اپنے رفیقون اور مصاحبون کی تعریفین ایسے اوصاف کے بارہ مین سُن لیتے ہین جو اُن مین موجود نہین ہوتے اور اصل بات اُنکی نسبت اُسوقت بیان کی جاتی ہے جب وہ اِس عالم سے گزر جاتے ہین۔ اِس قسم کے لوگ جو ناموری حاصل کر سکتے ہین اُنہین حاصل کرنے کے قابل وہی ناموری ہے جو ایک عادل اور فرمانروا سے منسوب کی جاتی ہے۔ فاتحون اور بہادرون کے نام فروگذاشت ہو جاتے ہین لیکن نیک اور عقلمند سردارون کے نام ہمیشہ قائم رہتے ہین۔

اب امید کرنا چاہیے کہ لوٹ مار کے دن ہندوستان سے گزر گئے اب وہ کبھی پھرنے کے نہین ہین۔ لیکن جو سردار اسوقت موجود ہین شاید اُنہین چند ہی لوگ ہندوستان کے اُس زمانہ کو یاد کرتے ہونگے اور سبھون نے اُس زمانہ کے حالات سُنے ہونگے جب نہ تو فرمانروا کی تختگاہ اور نہ کسان کا جھونپڑا اور نہ ہندو یا مسلمانون کی مقدس عمارتین ڈاکوؤن اور غارتگرون کے ہاتھ سے محفوظ تھین۔ اُن دنون مین تمام صوبون مین بربادی اور مصیبت پھیلی تھی اور ملک کے بڑے بڑے اقطاع کے اندر مشکل سے کسی گانون مین چراغ کی روشنی دیکھی جا سکتی تھی ہندوستان مین انگلش حکومت کے قائم ہونے سے وہ سب باتین جاتی رہین اب ملک کہین ویرانہ اور جنگل اور درندون کا مسکن نہین ہے۔ اب اُنہین زیادہ تر گانون آباد ہین اور زراعت اچھی طرح ہوتی ہے اور برٹش حکومت مین بمقابلہ زمانہ سابق کے لوگ زیادہ آسایش سے رہتے ہین۔

لیکن جس حالت مین ہندوستان کے زیادہ تر حصہ کی یہ کیفیت ہے اُسی حالت مین یہ بات بھی پائی جاتی ہے کہ جس وقت ہم ملک کے مختلف حصون کی غور کے ساتھ تحقیقات کرتے ہین تو ہمکو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہان اب بھی بڑا ظلم ہوتا ہے۔ اب بھی لوگون پر بڑی بڑی مصیبتین پڑتی ہین اور اب بھی بہت سے مجرم اسطور پر نکل جاتے ہین کہ اُنکی سزا نہین ہونے پاتی۔ بیرونی سختیون سے جو امن و امان اور حفاظت گورنمنٹ برطانیہ آپ کے علاقون مین رکھتی ہے اُسکو آپ لوگون مین سے ہر شخص کو اپنی رعایا کے ساتھ کرنا چاہیے سوائے اُنکے ملک کے خاص فرمانروایون کے اور کوئی اِس کام کو انجام نہین کر سکتا ہے اور وہ بھی ہمیشہ خبر گیری اور نگرانی رکھنے کے ذریعہ سے کر سکتے ہین۔ جو باتین ضرور ہین اُنکے انجام کرنے کے لیے اُنکو کثرت سے وقت ملتا ہے بشرطیکہ وہ ایسا کرنے کی خواہش رکھتے ہون۔ اِس مین شک نہین ہے

کہ بعضون کو اسقدر بیکاری رہتی ہے کہ اُنکو شغل نہین ملتا اور وہ اکثر اسوجہ سے تنگ رہا کرتے ہین کہ اُنکے مذاق کا کوئی کام اُنکو نہیں ملتا ہے۔ پھر اور لوگ اپنے ہمسایون سے جھگڑنے مین اپنا وقت ضائع کرتے ہین۔ یا اپنے ماتحت رئیسون کے ساتھ لڑتے یا اس سے بھی نامستحسن کامون مین اُس وقت کو برباد کرتے ہین۔

اگر کوئی سردار اپنا خاص فرض منصبی یعنی اپنی ریاست کی خبرگیری نہ کرسکے تو اُسکو کیونکر اس بات کی امید ہو سکتی ہے کہ اُسکا نائب مناسب طور پر اُسکے لیے وہ کام انجام کردیگا۔ عمدہ حکومت کے پختہ بندوبست کے لیے عمدہ قوانین اور چیدہ چیدہ افسر جنپر ہوشیار حکام نگرانی کے لیے مقرر ہون درکار ہین اسی طرح ایک کافی تعداد پولیس کی اور عمدہ بندوبست کیا ہوا خزانہ درکار ہے تاکہ لوگ حفاظت سے رہ سکین اور اپنی محنت کا ثمرہ حاصل کرسکین۔ لڑکون کی تعلیم کے لیے مدرسے اور بیمارون کے علاج کے لیے شفاخانے قائم کرنا چاہیے۔ بعض سردار شائد مدیون ہین اور جو طریقہ مین نے بتایا ہے شائد اُس طریقے سے کارروائی نہ کرسکین گے۔ لیکن دوسرے سردارون کے پاس بیحساب خزانہ جمع ہے اور مین صرف اسیقدر کہتا ہون کہ ہر فرمانروا اپنے وسائل کے مطابق کارروائی کرے آپ لوگون مین سے بعض لوگ ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش مین رہتے ہین اور جو مرتبہ اُنکو حاصل ہے اُس سے سخت مکدر ہوتے ہین اگر سب لوگ اِس بات کی کوشش کرتے کہ ایک دوسرے سے عمدہ انتظام کرکے سبقت لے جائے تو کتنی عمدہ بات ہوتی اِس صورت مین ہر شخص کے لیے کوشش کرنے کی جگہ ہے۔ برٹش گورنمنٹ اُس سردار کا سب سے زیادہ اعزاز کریگی جو اپنی رعایا پر عمدہ طور سے حکومت کریگا جرمون کے انسداد مین کوشش بلیغ اور ملک کی حالت مین اصلاح کریگا۔ اِس دربار مین ایسے سردار بھی موجود ہین جنھون نے اِس طریقہ سے ناموری حاصل کی ہے مین اُنکے زمرہ مین مہاراجہ سیندھیا اور بیگم بھوپال کا نام لے سکتا ہون فی الحال گوہرخان نواب جاوڑا کے انتقال کا مجکو بڑا ملال ہوا کیونکہ مین نے سُنا ہے کہ وہ ایک عاقل اور فیاض فرمانروا تھے۔ راجہ سیتامؤ واقع مالوہ اِسوقت نوّے برس کے بوڑھے ہین اور اسپر بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ملک کا انتظام خوب ہی کرتے ہین۔ راجہ کٹرہ واقع جیپور کی بار عام مین اسوجہ سے عزت ہوئی کہ اُنھون نے اپنی اراضیات کا بہت عمدہ انتظام کیا ہے۔ مین جسوقت کسی سردار کو سنتا ہون کہ اُسنے اپنے ملک کا خوب انتظام کیا ہے تو مجکو بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے اور مین اِس بات کے ظاہر کردینے کی کوشش کرتا ہون اور ظاہر کیے دیتا ہون تاکہ اور لوگون کے دل مین حوصلہ پیدا ہو۔

اگلے زمانہ مین بادشاہون اور سردارون کو اپنے ملک مین آمد و رفت جاری کرنے کی طرف کوئی رجحان نہین تھا وہ اکثر مشکل اور قریب قریب دشوار گزار مقامون مین رہتے تھے اور اپنی تختگاہون کو ہر ایک قسم کے حصار سے گھیرتے تھے جسکے باہر وہ مشکل سے نکلنے کا قصد کرتے تھے اور اگر نکلتے تھے تو جسقدر سپاہی اور ہمراہی اُنکے جمع کرنے سے ہو سکتے تھے اُنکے جمع ہو جانے پر باہر نکلنے کی جسارت کرتے تھے۔ اور ملکون کے عجائبات دیکھنے کی غرض سے باہر کے سفر کرنے کا خیال کبھی اُنکے دلون مین نہین پیدا ہوا یا اگر پیدا ہوا تو ناممکن العمل سمجھ کر دور کیا گیا۔ لیکن اب ہندوستان کے سردارون کو

اپنے علاقون سے بہت فاصلہ پر ایک مقام سے دوسرے مقام کو نقل و حرکت کرنے مین تامل نہین ہوتا ہے۔ بعض سردار ایسے تربیت یافتہ اور دوراندیش نکلے کہ وہ اپنے ملک مین اِس پار سے اُس پار تک سڑکون کے نکلنے پر راضی ہوگئے اور بہت سے سردارون نے اِس کام کے لیے بڑی بڑی سالانہ رقمین دینا منظور کر لین۔ مجکو امید ہے کہ دوسرے سردار انکی پیروی کرینگے اور سڑکون نہرون اور کوؤن کو اپنے ملکون مین تعمیر کرانے کے متعلق جو کچھ اُنسے ہوسکیگا کرینگے اور اسطور پر آپ اپنے کو اور اپنی رعایا کو خوشحال بنا دینگے۔

اب خاتمہ پر آپ لوگون کے آگرہ مین آنے کا پھر خیر مقدم کرتا ہون اور یقین کرتا ہون کہ جو کچھ آپ نے سُنا اور دیکھا ہے اور علی العموم جس طور پر آپ لوگون کا استقبال کیا گیا ہے اُس سے آپ لوگ اِس دربار کو بہت دنون تک یاد رکھین گے۔ میرا صرف ایک مقصد ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنی رعایا پر عمدہ طریقہ سے حکومت کرنے کی کوشش کرکے اُسی طریقہ سے حکومت کیجیے۔ اور اسطور پر اپنا نام اور اُنکا کام کیجیے۔

اِس اسپیچ کے بعد آگرہ کے عظیم الشان دربار کے لطف کا خاتمہ ہوا۔ اُسمین نمودار طور پر کامیابی حاصل ہوئی ایک شخص جسنے اپنا کام سمجھکر اِس مجمع مین شرکت کی تھی اور جو کچھ دیکھنے کے قابل تھا اُسکو دیکھا تھا اُسنے اسطور پر لکھا ہے کہ۔

باوصف چند غلطیون کے اِس بات مین شک نہین ہے کہ سَر جَان لَارِنْس ہر شخص کے نزدیک یقیناً عزیز ہین۔ ہندوستانی اُنکی تعریف کرتے ہین اور اُن سے ڈرتے ہین اور یورپین اشخاص بھاری اور بے ڈول چہرے کو دیکھکر سچ سچ یقین کرتے ہین کہ جب تک اُنکی حکومت قائم ہے اُسوقت تک نہ سردار اور نہ رعایا نہ متعصب اور نہ انقلاب پیدا کرنے والے کو اپنی تدبیر کے عمل مین لانے کا موقع ملیگا اور کبھی اُس سے اس بات کا قصد نہوسکیگا کہ سلطنت کی امن و امان مین خلل اندازی کرے۔

جو کچھ اِس دربار مین واقع ہوا تھا اُس سے سَر جَان لَارِنْس بذات خاص بھی اُسی طرح مطمئن تھے۔ لارڈ کریَن بارْن کو وہ لکھتے ہین کہ۔

صح عطاے خطابات ستارۂ ہند کی تقریبین اور وہ دربار جس مین راجپوتانہ اور ممالک مغربی و شمالی کے سردار اور بعض مشاہیر پنجاب اودھ و بنگال جمع ہوے تھے بڑی خوبی سے انجام کو پہونچا اور اُس سے علی العموم ہر شخص مطمئن ہوا۔ دوسرے دربار مین کوئی ۲۰۰ سردار اور ہندوستانی رؤسا موجود تھے اور اگرچہ آگرہ اور گرد و پیش آگرہ مین پورے ایک لاکھ اجنبی اشخاص کے قریب جمع ہوے ہونگے مگر اسپر بھی ہر ایک بات امنیت اور انتظام کے ساتھ انجام کو پہونچی۔

آگرہ سے سَر جَان لَارِنْس چند روز کے لیے سندھیا کے دیکھنے کو گئے اور گوالیار کے مشہور قلعہ کا معائنہ کیا

جسکو افسر مرہٹا نے خود اپنے اور گورنر جنرل ہند کے مابین انتظام کے صلہ مین ہمیشہ کے لیے ہمارے قبضہ کے واسطے دے دیا تھا۔ دو ایک برس پیشتر سندھیا کے دل مین رنج پہونچا تھا انھون نے دھمکی دی تھی کہ شکایت کے لیے کلکتہ کو جائینگے اور ریاست سے معزول ہونے کا ذکر بھی ہوا تھا اب یہ سب باتین بدل گئی تھین اور وہ اپنے دل مین اور دوسرے ہر ایک شخص سے بھی خوش تھے سر جان لارنس نے اُنکی ملاقات کا جو حال لکھا ہے وہ قابل اِسکے ہے کہ یہان درج کیا جائے۔

مین نے گوالیار کے مختصر سفر سے بڑا حظ اُٹھایا جو چمبل پار آگرہ سے دکھن جانب ۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ غدر کے بعد ہم نے اس راستہ مین ایک عمدہ سڑک بنوا دی تھی جو بمبئی کی شاہراہ کا ایک جزو ہے۔ مین نے اِس سفر کو ۷ گھنٹہ مین طے کیا۔ ہندوستان کی یہ بڑی کڑی منزل ہوئی۔ قلعہ گوالیار ایک بڑی عظیم الشان اور موقع کی عمارت ہے اور ہمارے حق مین اُسپر قبضہ رکھنا قولاً و فعلاً دونون طرح سے برٹش سپاہیون کی ایک رجمنٹ کی قوت کے برابر ہے اصل تو یہ ہے کہ بغیر اُسکے ہم دارالسلطنت سندھیا مین بحفاظت اپنی فوج نہین رکھ سکتے ہین۔ ہمارے قبضہ مین صرف خرابی اِس بات کی ہے کہ ہماری چھاؤنی کوئی پانچ میل کے فاصلہ پر ہے اور درمیان مین حفظان صحت کے خیال سے ایک بڑا وسیع میدان چھوڑ دیا گیا ہے۔ سندھیا کے پاس ایک بڑی بھاری اچھے طور پر تربیت یافتہ اور ظاہرا عمدہ طور پر مرتب فوج ہے وردی قواعد اور ساز و سامان مین اسطرح کی فوج مین نے ہندوستان کے کسی دربار مین نہین دیکھی ہے۔ سندھیا کی توپون سوارون اور پیادون کی تعداد ہماری متصلہ چھاؤنی کی قوت سے کہین زیادہ ہے اور جس طریقہ سے سندھیا نے اُنکو قواعد سکھائی ہے وہ مشہور ہے۔ مین نہین سمجھتا کہ سندھیا کے سوار اور پیادے شکل و شباہت اور رعب مین ہمارے ہندوستانی سپاہیون کے برابر ہونگے لیکن اسپر بھی وہ غیر معمولی طور کے اچھے معلوم ہوتے ہین سندھیا کو اپنی فوج ہی سے حظ و سرور حاصل ہوتا ہے اُن کو مناسب مشاہرے دیلے جاتے ہین اور اچھی طرح سے اُنکی خبر گیری کی جاتی ہے اور ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ قواعد بھی مناسب طریقے سکھائی جاتی ہے۔ لیکن ایک روز ایسا بھی ہو سکتا ہے اور غالباً آئیگا جب وہ اُنکے اختیار سے باہر ہو جائینگے یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ اتنے آدمیون کو ایک مقام پر رکھتے ہین اور یہ بات اُنسے مین نے کہدی ہے۔ میرے دل پر اُنکے سول اور فوجی دونون صیغون کے انتظام کو دیکھکر بہت عمدہ اثر ہوا اور ظاہرا جسقدر انتظامی لیاقت اُنکی مشہور ہے اُس سے زیادہ قابلیت وہ رکھتے ہین۔ مین یہ بھی سمجھتا ہون کہ جسقدر علی العموم لوگ خیال کرتے ہین وہ اُس سے زیادہ ہماری جانب راغب ہین۔ میرے جانے سے اُنکو بڑی خوشی ہوئی اور جیسا کہ اُنھون نے بیان کیا میرے جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُنکی ناموری زیادہ ہوگئی جس چیز کے دیکھنے کو مین نے کہا اُنھون نے بلا قید و استثنا مجھکو وہ شی دکھا دی۔ ص ۱۴

باب سیزدہم ۱۳

بقیہ سر جان لارنس کی وائسرائی کا زمانہ

سنہ ۱۸۶۷ء لغایت سنہ ۱۸۶۹ء

کلکتہ مین پہونچکر سر جان لارنس دل سے اُسی مصیبت کے رفع کرنے کے کام مین مشغول ہوے جو اب تک بہت کچھ اڑیسہ مین پائی جاتی تھی وہان اب تک مصیبت کے رفع کرنے مین کوشش کی گنجایش باقی تھی کیونکہ اگست کے مہینہ مین مہاندی کا ایک بڑا بھاری سیلاب آیا جس سے پندرہ سو مربع میل کا ایک قطعہ ملک برباد گیا اور باشندے بھی اپ کئی مہینہ تک مدد دینے کے قابل ہوگئے سینٹ ہوس مین جو فریاد مدد کے لیے کی گئی تھی اُس مین فقدان تائید کی وجہ سے یکبارگی ناکامی ہوئی۔ گھرے بیماریون اور اسٹرایک کے سبب سے انگلستان مین اسقدر پریشانی مچی ہوئی تھی کہ وہان کے خلائق دوستون کے سارے خیالات وہین کے معاملات مین صرف تھے۔ اسواسطے کلکتہ کے لیے ہر طرح سے کوشش کرنا لازم تھا۔ ۱۲ فروری کو سر جان لارنس کی تحریک سے ایک جلسہ جمع ہوا اور (شاید برٹش انڈیا کی تواریخ مین اسکی نظیر کہین نہ نکلیگی) وائسرائے نے اس جلسہ کی صدارت خود کی لوگون نے بڑی سرگرمی سے اُنکا استقبال کیا۔ اپنی تقریر مین اُنھون نے سامعین سے بیان کیا کہ جو کچھ خشکسالی نے بچایا تھا اُسکو سیلاب عظیم بہا لیگیا اور ایک خمس یا بلکہ بگمان غالب ایک ربع باشندگان صوبہ مذکور خشکسالی سیلاب اور اُنکے نتیجون سے ہلاک ہوگئے۔ کیونکہ بطور قاعدہ کلیہ مرگ گرسنگی کے بعد وبا نے بہجا کیا۔ جو لوگ زندہ باقی رہ گئے ہین اُنکی پرورش کے لیے ۲۷ ٹن چاول بلا تاخیر صوبہ مذکور کو روانہ کرنا چاہیے۔ اِس تقریر سے لوگون کو قوم حاکم کی وہ غمخواری قوم محکوم یاد آگئی جو شادابی کے زمانہ مین اکثر ملتوی رہتی ہے مگر جب کوئی بڑی بلا نازل ہوتی ہے تو نہایت شد و مد سے اُسکا ظہور ہوتا ہے وائسرائے نے فہرست کے اوپر اپنے نام دس ہزار روپیہ یعنی ایک ہزار پونڈ کا چندہ دستخط کیا۔ اُنکی دیکھا دیکھی اور لوگون نے بھی علی قدر مراتب چندہ دیا اور اِس تدبیر اور اسی طرح کی دوسری تدبیرون سے اوڑیسہ کی تباہی کا زمانہ کٹ جانے کے قابل ہوگیا۔

سنہ ۱۸۶۷ء مین گورنمنٹ ہند کے متعلق زیادہ تغیر و تبدل نہین ہوا لیکن جو تبدیلیان ہوئین وہ بڑی بڑی ہوئین۔ سر بارٹل فریر لارڈ کرین بارن کی کونسل مین جگہ لینے کو ولایت روانہ ہوے اور اُنکی جگہ پر سیمور فٹز جرالڈ مقرر ہوے۔

دونون گورنمنٹون کے مابین خلیج فارس صیغہ تعمیرات سرکاری اور بنک بمبئی کے متعلق اختلافات انتہا کو پہونچ گئے تھے لیکن دونون فرمانروایون کے مابین کوئی عداوت دل مین نہین پیدا ہوئی تھی جو کل خط و کتابت سے صاف ظاہر ہے سر بارٹل فریر سر جان لارنس کے نام کی آخری چٹھی کے آخری فقرے مین لکھتے ہین

کہ ”میرا قصد ہے کہ مسٹر فریئر الڈے کے پہونچنے کے بعد پی اینڈ او کمپنی کے پہلے جہاز پر روانہ ہو جاؤن مجکو دل سے امید ہے کہ یور اکسیلنسی بخوبی صحیح و سالم پہنچینگے تاکہ اس وسیع سلطنت کا جو بار عظیم خدا نے آپ پر ڈالا ہے اسکے آپ متحمل ہو سکیں۔ میری خواہش تھی کہ ابھی اور کچھ دنون تک سپر یم کونسل کا ممبر رہتا اس بار کا بارا ممبرے ... سوم مین رہتا“۔

سر ولیم ڈینیسن اسکے چند مہینے پیشتر ہی مدراس سے کنارہ کش ہو چکے تھے اور انکی جگہ لارڈ نیپیر اینڈ اٹرک مقرر ہوے تھے جنھون نے احاطۂ مدراس کے شدائد قحط کی تمام تدبیرین جو انکے امکان مین تھین قحط زدہ اضلاع مین بذات خاص جا جا کر کی تھین اور آپ اپنی آنکھون سے دیکھ بھال آئے تھے کہ کیا کرنا چاہیے۔ سر سیسل بیڈن مارچ کے مہینہ مین روانہ ولایت ہوے اس طور پر ایک ہی سال کے عرصہ مین تینون احاطون مین نئے گورنر مقرر ہو گئے۔ بیڈن کی جگہ گرے صاحب مقرر ہوے۔ یہ کونسل کے ایک سویلین ممبر تھے اور گورنر جنرل نے سکریٹری آف اسٹیٹ سے انکی سعی کرنے مین انکو کہا تھا کہ ”یہ بڑے لائق اور مستعد افسر ہین۔ اس عہدہ کے لیے اور کوئی شخص ایسا نہین مل سکتا ہے جو انسے بڑھکر اس عہدہ کا استحقاق اور قابلیت رکھتا ہو۔ وہ بڑے بڑے اخلاقی اوصاف رکھتے ہین اور بڑے ایماندار ہین اور یہان کے لوگون پر حکومت کرنے کے لیے یہ دو بڑے بھاری اوصاف ہین جنکی ضرورت ہوتی ہے“۔

سر جان لارنس اس بات کے بہت خواہشمند تھے کہ گرے کی جگہ پر کونسل مین سر ولیم میور آنکے فارن سکریٹری مقرر ہون۔ وہ لکھتے ہین کہ ”تمام معاملات متعلقہ حقوق و دستورات اراضی ممالک مغربی و شمالی مین (جہان تک کہ مجکو علم ہے) میور صاحب سے بڑھکر کوئی شخص واقفکار نہین ہے وہ اول درجہ کے مشرقی عالم ہین اور غدر مین انھون نے بہت اچھی کارگزاریان کی ہین۔ جب سے وہ فارن سکریٹری مقرر ہوے اس عہدہ کے متعلق بھی انھون نے بہت عمدہ کارگزاریان کی ہین گورنر جنرلی کے عہدہ پر مقرر ہونے کے پیشتر مجھ سے انسے کبھی کی شناسائی نہین تھی۔ مسٹر گرے کی جگہ اگر وہ ممبر کونسل مقرر ہونگے تو اسمین بڑا فائدہ متصور ہے۔ سول ممبرون کے اعتبار سے فی الحال کونسل کی حالت ضعیف ہے اور جب تک مسٹر گرے کی جگہ کوئی اچھا شخص نہ مقرر ہوگا ہماری حالت بیشک بہت ہی ضعیف رہیگی“۔

لارڈ ڈ گرین بارن کو بھی سر جان لارنس کی طرح یہ خواہش تھی کہ میور اس جگہ پر مقرر ہون لیکن اس معاملہ مین انھون نے اپنے کو اپنی کونسل کی پرزور خواہشون کی ہدایت پر چھوڑ دیا جو خود سر جارج یول کو امیدوار کیے ہوے تھی یہ بھائی بڑے نامی گرامی گزرے تھے جنمین سے کرنل ہنری یول اس بات کے واسطے مشہور ہین کہ وہ انکے بڑے دوست اور نہایت مرغوب الطبع حاضر جواب اور ظریف رفیق تھے اور دنیا کے علما مین اس بات کے لیے مشہور تھے کہ علم جغرافیہ کا ماہر انسے بڑھکر کوئی نہ تھا اور اخبار مارکو پولو کے بڑے ہی لائق اڈیٹر تھے سر جارج یول کی تقرری کے خلاف

سوا اسکے اور کوئی بات کہنے کی نہ تھی کہ وہ حیدرآباد میں رزیڈنٹ تھے اور سر سالار جنگ اور نظام الملک کے باہمی اہم جھگڑون کے طے کرنے مین مشغول تھے وہ خود اِس تبادلہ کو نہین چاہتے تھے اور گورنر جنرل کا خیال تھا کہ خالی عہدہ کے لیے اُنسے بہتر امیدوار موجود تھے۔ سَر جَان نے بیان کیا تھا کہ "انکا دعوی بہت قوی ہے اور بہت عمدہ شخص ہین لیکن وہ کونسل کے قابل ہونے کی نسبت کارباری آدمی بدرجۂ اولی ہین"۔

یہ معاملہ صرف اُس رنج کی وجہ سے اِس مقام پر بیان کرنے کے قابل ہے جو سَر جَان لَارِنس کو اِس باعث سے پہونچا تھا کہ اُنکے منتخب کیے ہوے شخص کی تقرری سے اِنکار کیا گیا۔ اُنھون نے اِس امر کو ایک اور علامت اِس بات کی تصور کی کہ گورنر جنرل سے اُسکی آزادی افعال تو نکل ہی جا چکی تھی مگر اب اور باتون سے بھی اُسکو محروم ہونا پڑیگا۔ لَارڈ کرینؔ بَارنؔ کو وہ لکھتے ہین کہ "میرے لیے بذات خاص یہ ایک بڑی قیامت اور گورنمنٹ کے لیے ضعف کی بات ہے کہ مین اُس شخص کو مقرر نہین کرسکتا جس کی نسبت مجکو یقین ہے کہ وہ سب سے اچھا شخص منتخب کیا گیا ہے۔ گورنر جنرل کل حکومت ہندوستان کے چلانے کا ذمہ دار ہے اور اُسپر بھی اُسپر اِس بات کا اعتماد نہین کیا جاتا کہ وہ خاص اپنی کونسل کے لیے ایک ممبر منتخب کرنے پائے۔ پس کیونکر یہ ممکن ہے کہ وہ اپنا منصب قوی تصور کرسکتا ہو۔ خلاصہ یہ کہ کیونکر اُس سے اِس بات کی امید کی جاسکتی ہے کہ کسی دشواری کے کام مین وہ استقلال سے کام کریگا"۔

بااینہمہ میوؔر کو اپنے اعلی افسرون کی خوشنودی کی کامل سند ملی کیونکہ اُنکو یکے بعد دیگرے بہت جلد اول تو
ص ۵۱۴ سی ایس آئی اور اُسکے بعد کے سی ایس آئی کا خطاب ملا۔ اور پھر آخر سال مین وُرمَنڈ صاحب کے کنارہ کش ہونے پر اُنکو ایک ایسا عہدہ ملا جسکے لیے وہ کونسل کی جگہ سے بھی زیادہ موزون تھے اور اُس عہدہ پر وہ اپنی پوری مدت ملازمت تک اُسیطور پر رہے کہ خود بھی نام پیدا کیا اور اپنے محکومون کو بھی بہت کچھ فائدہ پہونچایا یعنی لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی مقرر ہوے۔

ایک دقت طلب امر جسمین عرصہ سے کئی صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ اور صاحبان گورنر جنرل یکے بعد دیگرے مشغول رہے تھے آخر کو اب عارضی طور پر طے ہو گیا۔ ایک بحث یہ پیدا ہوئی تھی کہ آیا موجودہ مہاراجہ میسور کی وفات کے بعد ملک کو شامل سلطنت کرلینا چاہیے یا دیسی حکومت کے اختیار مین اُسکو چھوڑ دینا چاہیے۔ سَر جَان لَارِنس کی راے اُسکو شامل سلطنت کرنے کی نہین تھی کیونکہ وہ دیسی ریاستون کے قائم رکھنے کی دلیل کو اِس بنیاد پر قوی سمجھتے تھے کہ اُس سے مستعد ہندوستانیون کی لیاقت بڑھنے کا موقع ملتا ہے حالانکہ بدقسمتی سے ہندوستانی ریاستین جو برٹش سلطنت کے ماتحت ہین اب تک اُس لیاقت کا موقع نہین دیتی ہین۔ پھر میسور مین ثلث صدی سے ہمارا اور ہمارے طریقہ کا انتظام رہ چکا تھا اور اب اُسکو بالکل ایک ہندوستانی رئیس کے اختیار مین

حکومت کے لیے چھوڑ دینا بمنزلہ اسکے متصور تھا کہ جو کچھ کیا گیا تھا وہ سب مٹا دیا جاتا جیسا کہ سر جان لارنس
یقین کرتے تھے اور یہ بھی ممکن تھا کہ اسکی حالت مثل راجپوتانہ کی ریاستون کے پیشتر سے بھی بدتر ہو جاتی۔
لارڈ کرینبارن نے بڑی بحث کے بعد تجویز کیا تھا کہ عہدنامہ کی رو سے جو حقوق مہاراجہ کو دیے گئے تھے وہ اُنکے
مرنے کے بعد جاتے رہینگے لیکن اگر لیپر متبنیٰ اچھا نکلے تو اُسکو ایسی شرطون کے ساتھ ملک کی حکومت دے دی جائے
جو اُسوقت مناسب معلوم ہوتی تھین۔ اسمین شک نہین کہ یہ معاملہ کا کوئی تصفیہ تو نہین بلکہ اُسکا اور التوا تھا۔
لیکن اِس سے معاملہ کی یکسوئی ہو گئی تھی کثرت سے لکھا پڑھی جو اِس معاملہ مین ہوتی تھی وہ موقوف ہو گئی اور
آیندہ حکمت عملی پر یہ معاملہ اُن لوگون کے فیصل ہونے کے لیے چھوڑ دیا گیا تھا جو ایسا کرنے کا عمدہ موقع رکھ سکتے تھے[۱]۔
یہ انتظام اور ریلوے کے لیے گورنمنٹ کی ذمہ داریون کی تجدید بحیثیت سکرٹری آف اسٹیٹ ہند لارڈ کرینبارن
کی آخری کارروائیان تھین اور ابتداے مارچ مین وہ انڈیا آفس اور گورنمنٹ سے کنارہ کش ہوئے جس کا
گورنر جنرل کو بہت افسوس ہوا۔

ص ۱۵۹

کلکتہ ۹- مارچ ۱۸۶۶ع۔

پیارے لارڈ کرینبارن- مین نہایت ہی سچے دل سے اُس تعلق اور تاسف کے ظاہر کرنے کو یہ چٹھی لکھتا ہون
جو آپ کے عہدۂ سکرٹری آف اسٹیٹ ہند سے کنارہ کش ہونے مین ہم لوگون کو حاصل ہو گا- مین اب یہ خیال کرنے لگا تھا
کہ ہم عنقریب ایک قطعی حکمت عملی اختیار کر سکین گے میرے نزدیک یہ بڑی قباحت کی بات ہے کہ صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ
اِسقدر جلد تبدیل ہوا کرین جس طرح اِن چند مہینون کے اندر اُنکی تبدیلیان ہوئی ہین- آپ نے اپنی تقرری کے زمانہ مین
دو بہت بھاری کام کیے ایک تو یہ کیا کہ قدیم لوکل فوج کی شکایتون کا تصفیہ کر دیا دوسرے ہندوستان کی آبپاشی کے مسئلہ کو
ایک معقول اور خاطر خواہ بنیاد پر قائم کر دیا۔۔۔ مین صرف اِسقدر اور کہونگا کہ مجھکو آپ کی ماتحتی مین کام کرنے کی بڑی خوشی ہوئی
اور اگر آپ انڈیا آفس مین پھر مقرر ہون تو مین اِس سے بہت خوش ہو جاؤن۔

اِس بات کو مین ابھی دکھلائے دیتا ہون کہ اِس زمانہ مین لارڈ کرینبارن نے سر جان لارنس کی
حکمت عملی سے کہان تک اتفاق کیا اور کہان تک نہین کیا- لیکن جس قدر دانی کا اظہار مندرجۂ بالا چٹھی سے
ہوتا ہے اُسکا اِسیطرح سے جواب ملا چنانچہ ذیل کی چٹھی سے وہ بات صاف ہویدا ہوتی ہے۔

۴- مارچ-

پیارے سر جان لارنس- تار برقی کے ذریعہ سے آپ سن چکے ہونگے کہ مین نے اپنے عہدہ سے استعفا دیا
اور سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ میری جگہ مقرر ہوے چنانچہ ہمارے آپ کے مابین تھوڑے زمانہ سے جو سرکاری تعلق رہا تھا اُسکا خاتمہ ہو گیا

[۱] حال مین میسور کا ملک مہاراجہ کے حوالہ کر دیا گیا۔

آپ سے رخصت ہوتے وقت مجکو شکر گزار ہونا چاہیے کہ آپ نے نہایت سچے دل سے بمہربانی وخیر خواہی میری اعانت کی اور آپ
عہدہ پر مقرر ہونے کے وقت اپنی متعلقہ خدمات کے معاملات سے جیسا مین ناواقف تھا ویسے شخص کو سرکاری طور پر
کام مین آسانی پیدا کرنے کے لیے آپ نے بڑی زحمت اُٹھائی - مین آپ کی آیندہ کامیابی اور آپ کی عاقلانہ اور فیاضانہ
حکومت کے لیے دل وجان سے دعا کرتا ہون -

مجکو تصور فرمائیے اپنا بڑا صادق دوست

کرینی بارن

لارڈ کرینی بارن کی جگہ سر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ مقرر ہوے جو ہندوستانی معاملات کے فوائد کا اعتبار کر کے
خوش قسمتی سے اُس سے زیادہ زمانہ تک اِس عہدہ پر قائم رہے جتنی مدت تک سابق کے دونون صاحبان
سِکرِٹری آف اِسٹیٹ بہیئت مجموعی رہے تھے - یعنی بجاے چند ماہ کے دو سال کے قریب اِس عہدہ پر مامور رہے
پہلا اور نہایت دقت طلب معاملہ بجٹ کا تھا جسکو میسی صاحب مالی ممبر کونسل نے پیش کیا تھا - خرچ کے تخمینہ سے
آمدنی کا تخمینہ کم تھا - اخراجات کی تخفیف ناممکن معلوم ہوئی اور اسواسطے زائد ٹکس کا ہونا لازم معلوم ہوا - لیکن
جو تجویز کی گئی تھی وہ کئی باتون کے لحاظ سے نامستحسن تھی - کیونکہ گو اصول مین کوئی امر خلاف انصاف نہین تھا ص ۱۵۱
(یعنی تاجرون اور پیشہ ورون کا ٹکس جو اُس بڑے گروہ کے آدمیون کے لیے تجویز کیا گیا تھا جو باوصف اپنی
بیشمار دولت کے اب تک قواعد عوام کے اخراجات مین شریک ہونے سے پہلو تہی کرتے رہے تھے) لیکن
فروعات مین اُسپر بڑے بڑے اعتراض ہوسکتے تھے - ایک طیش ناک جلسہ جمع ہوا جسکے نعرے ایسے زور سے
بلند ہوے تھے کہ لوگ کہتے ہین کہ گورنمنٹ ہوس تک آواز جاتی تھی اور ایک درخواست اِس مضمون کی تیار ہو کر
سِکرِٹری آف اِسٹیٹ کے پاس روانہ کی گئی کہ بجٹ نامنظور کیا جائے اس جوش وخروش سے فی نفسہ کچھ نہین ہوا
کیونکہ جس طرح یکے بعد دیگرے بہت سے صاحبان گورنر جنرل اور سِکرِٹری آف اِسٹیٹ اپنے الزام کا کچھ خوف کر
تجویز کر گئے اور جیسا کہ سر جان لارنس نے اکثر نہایت تلخی کے ساتھ شکایت کی ہے ہندوستان کی انگلش جماعت کا
ایک بڑا حصہ یہ بات تو بڑے شوق سے چاہتا ہے کہ دیسی باشندون پر مزید ٹکس لگایا جائے اور ہر بات مین
مزید اخراجات کے لیے شور کرنا پڑتا ہے لیکن اُسکی بابت اپنے حصہ کی مدد دینے سے سمٹتا ہے اس معاملہ مین
اُن لوگون کو شکایت کی ایک معقول وجہ تھی جس سے لازمی طور پر جوش وخروش پیدا کرنے والے اشخاص
فائدہ اُٹھا سکتے تھے - سر جان لارنس کی خود یہ راے تھی کہ لیسنس ٹکس کے بدلے انکم ٹکس جاری ہو اور
چند مہینے پیشتر وہ لارڈ کرینی بارن کو بھی لکھ چکے تھے اُنھون نے مالی ممبر سے بھی اصرار کیا تھا کہ وقت مناسب پر
اِس معاملہ کو پیش کرین لیکن اُسکا کچھ نتیجہ نہ نکلا - سر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ جو ایک بڑے ماہر تجربہ کار خزانہ تھے

وہ اب تک اِن معاملات کے اضافات پر خیال کرتے تھے - لیکن وہ اِس عہدہ پر ابھی نئے نئے آئے تھے اور اُنکو یہ گوارا نہین تھا کہ گورنمنٹ ہند کے ہاتھ ایک ایسے معاملہ کے بارے مین کوتاہ کر دیتے جسکی کیفیت اُس کو سکرٹری آف اسٹیٹ سے زیادہ معلوم ہونا چاہیے تھی - باایں ہمہ بہتر ہوگا کہ اِس معاملہ کے متعلق سر جان لارنس کی خاص تحریرات محول کی جائین -

کلکتہ ۲۸ - مارچ ۱۸۶۷ع -

پیارے سر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ . . . - کل ٹوَن ہال کلکتہ مین ایک جلسہ لیسنس ٹکس پر الزام لگانے کی بابت منعقد ہوا - اسپیچین اب تک طبع نہین ہوئی ہین لیکن وہ اِسی راے کی تائید مین تھین اور اُسکے ساتھ معمولی سفلہ پن بھی پایا جاتا تھا - مین نے سُنا وہ اس بیان کی ہین کہ ایسے لیسنس ٹکس سے انکم ٹکس زیادہ تر موزون ہے آیندہ کونسل مین ہم اِس کُل مسئلہ پر غور کر کے تجویز کرینگے کہ آیا اِس ٹکس کی کوئی ترمیم قرین مصلحت متصور ہے یا نہین . . . - لیکن اسوقت اس تحریر سے مجکو یہ عرض کرنا مقصود ہے کہ اِس معاملہ مین جو کچھ ہم لوگ تجویز کرین آپ گورنمنٹ ہند کی اعانت کرینگے - اگر ہم لوگون کی تجویز مسترد ہوئی یعنی اگر لیسنس ٹکس ملتوی رہا تو مین اپنے اِس خیال کو آپ سے چھپا نہین سکتا کہ جو ٹکس کسی طور سے بھی غیر ملازم سرکار انگلش جماعت پر مؤثر ہوگا اُسکی عملدرآمد دشوار ہو جائیگی - جہان تک اُنکا کہنا سُنا جائیگا وہ کسی قسم کے ٹکس کو منظور نہ کرینگے - اُنکی خواہش ہے کہ ہر قسم کا ٹکس ہندوستانیون پر لگایا جاے اور خاص کر کے اُن ہندوستانیون پر جو زیادہ تر مفلس ہین - چنانچہ وہ صلاح دیتے ہین کہ نمک کا محصول بڑھا دیا جائے حالانکہ میرے نزدیک اُسکی شرح اِسوقت بھی بڑھی ہوئی ہے - اِنگلش جماعت نے انکم ٹکس کے لگانے مین غذر کیا ہے ۶۶-۱۸۶۵ع مین جو اِنکم ٹکس جاری نہین ہوا تو اُنھین کی وجہ سے جاری نہین ہوا اُس سال اُنھون نے چاے قہوہ سن وغیرہ کے خفیف محصول پر بھی جو باہر جانے والی چیزون پر لگایا جاتا اعتراض کیا اور اُسکے نامنظور کرانے مین اُنکو کامیابی حاصل ہوئی - اِس سال اِنکم ٹکس پر ترجیح دیکر لیسنس جو جاری کیا گیا وہ خاص کر کے صرف اُنھین لوگون کے خیالات کی تعمیل تھی - وہ کہتے ہین کہ زاید ٹکس کی کوئی حاجت نہین ہے اور سال بھر مین پانچ لاکھ پونڈ کی کوئی کمی نہین ہے - لیکن وہ فراموش کرتے ہین کہ اصل کمی سال بھر کی دو لاکھ پونڈ کے برابر کی گئی ہے -

اور ۶۶-۱۸۶۵ع اور ۶۷-۱۸۶۶ع مین دراصل ہم لوگون کو ایک لاکھ پونڈ فی سال کے حساب سے قرض لینا پڑا - اِنگلش جماعت نے قریب قریب قاعدہ کلیہ کے طور پر مختلف اقسام کے زائد مصارف کے ہونے مین اپنا اختیار صرف کیا - لیکن جسوقت زائد مصارف کے لیے ٹکس کی بحث آتی ہے تو اُسوقت وہ اپنے حصہ کے بار اُٹھانے مین مخالفت کرتے ہین -

۹ - اپریل -

. . . - جن وجوہات پر عوام الناس شکایت کرتے ہین اُنھین سے ایک وجہ یہ ہے کہ قانون لیسنس ٹکس کے پاس کرنے کے قبل

بہت قلیل مدت کی اطلاع دی گئی تھی میرے نزدیک یہ ایک منصفانہ شکایت معلوم ہوتی ہے اور مجھ سے جہان تک ہوسکتا تھا مین نے اِس بات کی کوشش کی کہ بجٹ کے پیش ہونے کے قبل وہ چھپ جائے لیکن میری کوششون سے کچھ فائدہ نہین ہوا۔ ہمکو اپنے مالی ممبر کا ترغیب دینا کچھ آسان نہین ہے۔ چند مہینے پیشتر ہمکو بخوبی تمام یہ بات معلوم ہوگئی تھی کہ کسیقدر زائد ٹکس کی ضرورت ہوگی اور مین نے لارڈ گرین بارن کو بھی بتوضیح وتشریح اِس بارے مین لکھا تھا اور اُنسے اِنکم ٹکس اور لیسنس ٹکس کے موافق اور مخالف شافی جواب حاصل کیا۔ موجودہ انتظام کے مطابق جس طور سے فی الحال کونسل کا کام منقسم ہے اور ایک یا دوسری حالت کے اعتبار سے گورنر جنرل کو جو محدود اختیار حاصل ہے اُس سے اُنکو اِس بات مین بڑی دقت ہے کہ وہ کسی بات کو ایسی حالت مین منظور کرلین جب اُس صیغہ کا کونسلر اُسکو نامنظور کرنا چاہتا ہو۔

۱۴- مئی شملہ-

.... جدید ٹکس کی رو سے آمدنی بڑھانے مین ہمکو بڑی دِقت ہے۔ تمام جدید ٹکس بالتخصیص باشندگان ہند کو ناگوار ہے۔ جو ٹکس ایک صوبہ کے لوگ برداشت کرسکتے ہین دوسرے صوبہ کے لوگ اُسکو خاص کرکے ناپسند کرتے ہین جس ٹکس سے ہندوستانی لوگ رضامند ہونگے وہ اِنگلش لوگون کے پسند نہین ہے جنھون نے دراصل یہ اپنا ایک استحقاق تصور کرلیا ہے کہ جب تک ہندوستان مین رہینگے اُسوقت تک کوئی ٹکس نہ دینگے لیسنس ٹکس کے بارے مین مَین بالکل اِس امر سے آپ سے اتفاق کرتا ہون کہ اُسکو ایک زیادہ تعداد سے لگانا چاہیے۔ لیکن اسمین یہ عذر پیش کیا گیا تھا کہ دراصل یہ اِنکم ٹکس ہو جائیگا جسکو کوئی شخص نہین چاہتا ہے۔ مِسٹر ولیسن نے ابتدا مین جو تجویز کی تھی وہ صرف یہ تھی کہ تاجرون پر لیسنس ٹکس لگایا جائے۔ اُسمین نوکرون اور پیشہ ورون کے شامل کرنے سے اور اضافہ کیا گیا کیونکہ اِن لوگون کے مستثنیٰ کرنے سے مسٹر ہیرنگٹن کو ۱۸۶۲ء مین مسودۂ لیسنس ٹکس پیش کرتے وقت ناکامی ہوئی تھی گو اِنکم ٹکس بُرا ثابت ہو لیکن فی الجملہ میرے نزدیک وہ لیسنس ٹکس سے بہتر ہے۔ کیونکہ اسمین دولتمندون کے خزانے خالی ہونگے غربا کا کچھ نہ جائیگا اور اگر شرح کم مقرر کی گئی یعنی فرض کیجیے کہ دو فیصدی تو اِس سے دونون مین سے کسی کا بھی نقصان نہوگا لیکن اُس صورت مین ہمکو صحیح نقشون کے مطابق اسطور سے کام کرنا چاہیے جہان تک ممکن ہوسکے۔

لارڈ کرین بارن نے معاملات میسور پر ہوس آف کامنس مین بحث کرتے وقت بعض باتین ہندوستان کی اِنگلش اور دیسی حکومت کے عیب وہنر کے بارے مین جو بمقابلہ ایک دوسرے کے بیان کی تھین ظاہرا سَر جان لارنس نے اُسکی کامل تحقیقات کی۔ اور اُنکی ہدایت سے بہت سی رپورٹین مسلمہ واقعات اور ملکی نقشہ جات اور ذاتی تجربہ سے بھی ہندوستان کے سب سے زیادہ مجاز حکام کے ذریعہ سے تیار کرائی گئین۔ اس کُل کارروائی کا ماحصل یہ ہوا کہ اس امر مین کوئی شبہہ نہین باقی رہ گیا کہ اگر ہماری حکومت ہندوستانیون کے

ناپسند ہے تو اُسکا سبب یہ ہرگز نہین ہے کہ ہندوستان کے ہر ایک حصہ مین امن وامان اور حفاظت اور شادابی اور ترقی نہین ہوئی۔ ہر مقام پر آبادی کا بڑھنا سڑکون اور نہرون کا تعمیر ہونا اسپتالون اور شفاخانون کا قائم ہونا تعلیم کی اشاعت سخت گیرون اور جاسوسون ٹھگون اور ڈکیتون کی معدومی سیلاب اور طوفان وبا اور قحط کے سبب سے جو بلائین نازل ہوتی تھین اُنکے کم کرنے کی کوشش یہ سب باتین ایک ایسی گورنمنٹ کی خبر دیتی ہین جسنے گو اِس بارے مین بہت سی غلطیان کی ہون کہ اُنکے زمانہ مین ہندوستانی لائق اشخاص کو بہت کم فائدہ پہونچا زیادہ تر اُسکا رجحان قوانین ہی کے نفاذ پر رہا ہندوستان کے دلی حالات سے اُسنے بہت کم واقفیت پیدا کی اور مشرقی باتون کے قائم اور بحال رکھنے کے بدلے وہ مغربی تہذیب کے پھیلانے کی بڑی ولدادہ رہی لیکن اُسکے معائب بھی اوصاف کی جانب منجر رہے اور اُسنے اپنی ساری کوششین وسیع اور عظیم الشان خدمات کے انجام مین صرف کین۔

سَر جان لارنس کی مندرجۂ ذیل چٹھی موسومہ سَر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ مین اِس امر پر عام طور سے بحث کی گئی ہے اور وہ ایک ایسے تجربہ کا نتیجہ ہے جو شاید آپ اپنی نظیر ہے۔

ص ۱۰۳ شملہ ۲۵ جون ۱۸۶۷ع۔

... مین کامل صحت کے ساتھ اِس امر کو بیان کر سکتا ہون کہ سوا ے معاملات پنجاب کے مَین کبھی کسی بھاری بیر الحاق ملک مین شریک نہین ہوا۔ اور اُس صورت مین بھی میرا تعلق صرف اُس تدبیر کی تعمیل سے رہا خاص الحاق کی حکمت عملی سے مجکو کوئی سروکار نہین تھا۔ مین سمجھتا ہون کہ بڑی بڑی دیسی ریاستون کے شامل سلطنت کرنے کے بارے مین بہت کچھ بیان کیا جاسکتا ہے علی الخصوص اُس امر کے لحاظ سے جسپر بحث میسور کے وقت توجہ دلائی گئی تھی یعنی یہ کہ ذی مرتبہ اور ذی عزت دیسیون کی ملازمت کو نقصان پہونچیگا۔ لیکن میرے نزدیک معاملہ میسور کے متعلق ظاہر ہوتا ہے کہ تبادلہ سے عوام کو خالص فائدہ حاصل ہوا۔ مین یہ نہین کہتا کہ ہمارے انتظام کی کوئی بات ایسی نہین ہے جو دل پر کھٹکتی ہو۔ مین بخوبی اِس امر سے اقرار کرتا ہون کہ قضیہ اُسکے بالعکس ہے۔ لیکن جس بات کو مین مسلم کہتا ہون اور جسکو مَین یقین کرتا ہون کہ تحقیقات سے ثابت ہو جائیگی وہ یہ ہے کہ ہمارے طریقۂ انتظام کے فوائد بہت بڑے اور لطیف ہین۔ اور اِسکے علاوہ ہر قسم کے محنتی اشخاص اُنکی قدر کرتے ہین۔

فارن آفس کے کاغذات سے یہ امر بخوبی تمام ثابت کیا جاسکتا ہے کہ جن جن صورتون مین لارڈ کیننگ نے ملک کے بڑے بڑے اقطاع غدر کے زمانہ مین بطور جاگیر کے دیے قریب قریب اُن سب صورتون مین لوگون نے بارہا شکایت کی اور بڑی آرزومنت سے استدعا کی کہ ہم لوگ دست اندازی کرین۔ نواب رامپور مہاراجہ بیکانیر سرداران پٹیالہ وجھند نواب بیگم بھوپال وغیرہ کا یہی حال ہوا اگر ہماری گورنمنٹ ہندوستانیون کی حکومت سے بہتر نہوتی

تو بیشک یہ نا ممکن تھا کہ ہم اُسقدر برٹش فوج سے جو ہمارے حصہ مین دی گئی ہے ملک پر قبضہ رکھ سکتے۔ اگر ہم کل ہندستان کو چھوڑ دین تو میرے نزدیک پھر اُسی طرح کا کشت و خون اور لوٹ مار جاری ہو جائے اور چند ہی سال کے عرصہ مین وہی کیفیت پھر عود کر آئی جس کیفیت سے ہم نے ہندوستان کو نجات دی تھی۔

مجکو وہ قصہ سُن کر سخت تعجب ہوا جسکو لارڈ کرین بارن نے سرجی کلارک کا حوالہ دیکر بیان کیا تھا۔ اِس بات کو تو مَین تسلیم کرتا ہون کہ بعض صورتون مین ہمارے علاقہ کے لوگ اجنبی ریاستون کو چلے گئے لیکن مَین یقین کرتا ہون کہ یہ بات آسانی سے ثابت کی جاسکتی ہے کہ نصف سے کہین زیادہ صورتون مین قضیہ اِسکے بالکل برعکس رہا ہے ہزار ہا آدمی جو اودھ سے چلے گئے تھے اُس صوبہ کے شامل سلطنت ہونے کے بعد پھر وہان چلے آئے میری جوانی کے دنون مین علاقۂ دہلی قرب و جوار کی ریاستون کے آدمیون سے بھرا ہوا تھا سکھون کی حکومت کے زمانہ مین مالکان اراضی کے باعث سے پنجاب کے تمام مسلمان وہان سے چلے گئے تھے لیکن ہماری حکومت کے قائم ہونے کے زمانہ مین وہ سب پھر چلے آئے۔ ۱۸۳۳ء کے قحط عظیم مین بھرتپور اور بندیلکھنڈ اور دوسری خود مختار ریاستون کے باشندے کثرت سے ممالک مغربی و شمالی مین آ گئے تھے۔ جن جن صورتون مین الحاق ملک واقع ہوا یا اُسکی صلاح دی گئی اُن سب صورتون مین مذکورۂ بالا تدبیر کی وجہ اُس صورت سے بڑھکر مجکو قوی نہ معلوم ہوئی جو میسور کے بارے مین معلوم ہوئی۔ لیکن اب جس حالت مین ہماری تجویز یہ ہوئی کہ وہ خاندان قائم رکھا جائے تو اب ہمارے لیے صرف یہ بات باقی رہی کہ اُس حکمت عملی کو ایک سچے اور ایماندار طریقہ سے عمل مین لائین اور اِسی غرض سے مین نے اُن امور کو بیان کیا جن پر آپ کی چٹھی مین بحث کی گئی ہے۔۔۔۔۔ ص ۵۳

کانسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ کی قسم سے کسی حکومت کے قائم کرنے مین ایک بڑی بھاری دشواری ثابت ہوگی۔ دیسی حکومت کا اصول یہ ہے کہ جو سردار کی مرضی اور خوشی مین آئے وہی کیا جائے۔ ہم بھی اکثر ایسا ہی خیال کرتے ہین دو برس کا عرصہ ہوا جب دھار کے سردار کو لفٹنٹ کرنل میڈ پولیٹیکل افسر کی راے سے اپنے ملک پر حکومت کرنے کی اجازت دیجاتی تھی تو مین نے یہ شرط کر دی تھی کہ کسیقدر اختیار دیوان کا بھی قائم رہے۔ کوئی دیوان جو درحقیقت اچھا ہو بغیر ہماری حفاظت کے مشکل سے اپنی راے پر اصرار کر سکتا ہے اگر ہم مدد نہ دیتے تو سالار جنگ کا اختیار تین مہینہ تک قائم نہ رہ سکتا۔ اسمین شک نہین کہ ایسی حالتون مین دیوان ہی ملک پر حکومت کرتے ہین۔ لیکن اگر کوئی گورنمنٹ کسی طرح کی موجود ہو تو راجہ کے کمزور اور بدمعاش ہونے کی حالت مین ایک ناگزیر طور پر اُنکا اختیار ہو جاتا ہے۔ بطور قاعدۂ کلیہ چند اراکین دربار خوشامدیون کا ایک گروہ بن جاتا ہے جو سردار کو بُرے افعال مین مشغول رہنے کی ترغیب دیتا ہے اور خود ریاست کی آمدنی برباد کر کرکے اپنی جیبین بھرتا ہے۔ معزز لوگ ذلیل ہوتے ہین اور نکال دیے جاتے ہین۔

ہمیرے سامنے اسوقت پنجاب کی دو ریاستین پٹیالہ اور نابہ تمثیل کے لیے موجود ہین۔ ریاست اول کا حال یہ ہے

کہ مہاراجہ پندرہ برس کے ایک کم سن اور معقول شخص ہین اور امید پڑتی ہے کہ وہ بڑے گران ڈیل اور شہ زور ہونگے۔ اگر انتظام معقول رہا اور عمدہ ہدایت ہوئی تو وہ ایک اچھے دیسی فرمانروا ہونگے۔ لیکن ایجنسی والے (یعنی وہی اشخاص جو اُنکے باپ کے منتخب کیے ہوے ہین) اُن سے ڈرتے ہین اور اُسمین کا ہر شخص ڈر رہا ہے کہ مبادا ایک روز ایسا نہ آئے جب اُنکو اختیار حاصل ہو اور شاید ہم لوگون سے اگر کوئی بدعنوانی ہوئی ہو تو وہ اُسکا انتقام لین۔

دوسرا سردار یعنی راجۂ نابھہ کا سن اب چوبیس برس کا ہے اور وہ چند روز کا عرصہ ہوا کہ اپنے بھائی کی گدّی پر بیٹھے ہین۔ اِن دونون بھائیون کو اچھے چیدہ معلمون کی تعلیم دی ہوئی تھی جنھون نے اُنکی صغرسنی کے زمانہ مین ریاست کا انتظام کیا تھا۔ بڑا بھائی بڑا ہوشیار تھا اوضاع و اطوار اور لیاقت دونون باتون مین اُس سے بڑی امید تھی لیکن وہ جوان مرگیا موجودہ رئیس ایک بدقسمت حیوان ناطق ہے جو بندرون اور کفن کھسوٹون کے پالے پڑا ہے اور معلوم نہین کہ اُسکا کیا انجام ہو۔

اُس بارے مین ایک چٹھی کا خلاصہ ذیل مین اور مندرج کیا جاتا ہے۔

شملہ ۲۹- جون ۱۸۶۶ع-

.... - ایک عجیب حیرت کی بات ہے کہ انگلش اور ہندوستانی حکومت کے عیب و ہنر کی بحث مین جو چٹھی مین لکھتا تھا اُسکے ختم ہونے کے بعد ہی مجکو جنرل اڈویئل گورنر پشاور کے ذریعہ سے سکھون کی لکھی ہوئی ایک سند کا حال معلوم ہوا جسکی رو سے ۲۵ برس کا عرصہ ہوا کہ اُنھون نے دوگانون اِس شرط پر لکھدیے تھے کہ ہر سال پچاس آفریدیون یا کوہستانی آدمیون کے سر وہ بھجوا دیا کرین۔ اِس سے آپ کو کچھ خیال اِس بات کا دل مین پیدا ہو جائیگا کہ اُنکا سرحدی انتظام کیسا تھا۔ جسوقت درۂ پشاور مین سکھون کی حکومت تھی تو اُنکا کوئی اہلکار بغیر دو سو مسلح آدمیون کو اپنے ساتھ لیے ہوے اُنکے ملک مین داخل ہونے کی جسارت نہین کرسکتا تھا اور یوسف زئیون کے ملک مین کم سے کم ایک برگیڈ لیے ہوے بغیر نہین جاسکتا تھا۔ اب پولیس کے دو سوار کافی ہین۔ مین سابق کے ایام مین چھ آدمی لیکر تمام سرحد مین گھوم آیا ہون۔ صہ ۵۲۱

ٹونک ایک مسلمانون کی ریاست ہے جو نواف راجپوتانہ مین واقع ہے وہان کے نواب نے جو ایک ظالمانہ فعل دغابازی اور قتل عمد کا ارتکاب کیا تو اُس سے ظاہر ہوا کہ وائسرائے باوصف اس امر کے کہ وہ نیم خودمختار ریاستون مین دست اندازی کرنا پسند نہین کرتے تھے جیسا کہ بھاولپور اور جودھپور کے بارے مین اُنھون نے کیا تھا ایسی خراب باتون کو جائز نہ رکھینگے نواب نے اپنے ماتحت باجگزارون مین سے ایک باجگزار کے چودہ نوکرون کے قتل کرنے کا اگر خود حکم نہین دیا تھا تو یہ ضرور کیا تھا کہ اُن کے قتل کرنے مین مدد دی تھی اور اب سر جان لارنس نے اُسکو ریاست سے معزول کرکے نکال دیا یہ ایک مردانگی کا کام تھا جسمین ایک قطرہ خون کا بھی نہین گرنے پایا اور تمام ہندوستان کے لوگون نے اُسکو پسند کیا اور دیسی ریاستون کے فرمانروایون کی

کافی طور سے تنبیہ ہو گئی کہ اُنکو لازم ہے کہ یا تو اُنکے فرمانروا اپنے اطوار مین اصلاح کرین (جیسا کہ فرمانروایان بھوپال وگوالیار نے عرصہ ہوا کیا تھا اور اب بھی کرتے آتے ہین) یا اپنے کیے کی سزا بھگتین۔

خاص ہندوستان کی حدود کے باہر بھی اِس سال اور اُسکے دوسرے سال گورنر جنرل کے خیالات بہت رجوع رہے۔ افغانستان مین جو بدانتظامی پھیلی تھی اور جسکا چند روز کے لیے اب خاتمہ ہونے والا تھا ہم کچھ اُسکا ذکر نہین کرتے ہین مگر ایک بڑی گفت و شنید کے بعد اب شاہ برہما سے بشرائط مناسب ایک عہدنامہ طے ہوا اسکے بعد ایک تجارتی مہم یونان کو روانہ ہوئی یہ صوبہ چین کے جنوب مغرب مین واقع ہے جسپر اُسوقت مسلمانون کا قبضہ تھا یہ لوگ جو گُشت و خون کرتے تھے صدہا برس سے اُسمین خفیف مزاحمت ہوتی آئی تھی اور اب کچھ دنون سے اُنھون نے اپنی خودسری قائم کرلی تھی اور سفارت کے جانے پر ہم لوگون سے صلح کرنے پر آمادہ معلوم ہوے۔ یعقوب بیگ کی جانب سے بھی جو منجملہ اُن نصف فوجی اور نصف مذہبی کارروائی کرنیوالے اشخاص کے تھا جنکو اسلام اپنی زوال کی حالت مین بھی ظاہر اپیدا کرنے پر قادر رہتا ہے دوستانہ پیام آئے۔ اسنے چینیون کی رعایت سے انحراف کیا تھا اور کاشغر یارقند اور ختن مین جو دنیا بھر کے تمام ملکون مین سب سے زیادہ مطلق العنان ہین انتظام قائم کرنے کے بعد ظاہرا اسطرف مائل معلوم ہوتا تھا کہ اپنے قدرتی دشمنون سے جو ایک ہی وقت مین دو مخالف اطراف سے اُسکو دھمکی دیتے تھے یعنی چینیون اور روسیون سے محفوظ رہنے کے لیے ہمکو اپنا قدرتی محافظ سمجھکر ہماری جانب متوجہ ہو۔ خان بخارا کو اُنکے ملک کی طرف روسیون کے بڑھنے سے خوف تھا اسوجہ سے اُنھون نے اپنے ایک سفیر کو کلکتہ روانہ کیا اور وہان بڑے خُلق و مدارات سے اُس کا استقبال کیا گیا لیکن قطعی طور پر اُنکو اطلاع دی گئی کہ ہم اُنکی مدد نہین کرسکتے ہین۔ جزائر نیکوبار کے بعض دیسی مقامون مین ڈاکہ زنی ہوا کرتی تھی اُسکے انسداد کو بھی ایک چھوٹی سی مہم روانہ ہوئی اور آخر مین ایک جنگ جسکے آثار عرصہ سے نمایان تھے جسکے متعلق شاید بیشتر سے کارروائی کرنا مناسب تھی ابیسینیا سے شروع ہوئی۔

چار برس کا عرصہ گزرا تھا جب سے تھیوڈور بادشاہ ابیسینیا ہمارے سفیر مسٹر ... اور چند باشندگان جرمن کو جو ایک اِنگلش مِشنری سوسایٹی کے ایجنٹ تھے براہ شرارت مقید کیے ہوے تھا اُن لوگون نے اس معاملہ مین اپنی قوت ممیزہ سے بہت کم کام لیا تھا اور اِس امر کے علم سے اِنگلش گورنمنٹ بے قابو ہو گئی تھی۔ آخرکار راسم نامے ایک باشندہ آرمینیا اُنکی رہائی کے تقاضے کو بھیجا گیا لیکن بادشاہ ابیسینیا نے اُسکو بھی قیدخانے بھیجدیا اور وجہ یہ تھی کہ اُسکے وحشیانہ غرور کو سکریٹری آف اِسٹیٹ کی ایک فروگذاشت سے صدمہ پہونچا تھا یعنی یہ کہ اُسنے حضور ملکہ معظمہ کو کوئی خط بھیجا تھا اور بدقسمتی سے اُسکا جواب نہین گیا۔ اب جنگ کا اشتہار دیا گیا۔ لیکن قطعی طور پر یہ امر ۱۸۶۷ء مین جا کر قرار پایا سر جان لارنس بڑی سرگرمی سے اِس امر کے طرفدار ہوے

ص ۵۲۱

کہ لڑائی شروع کی جائے۔ اور اِس بارے مین اُنھون نے جو چٹھیان سکرٹری آف اِسٹیٹ کے نام روانہ کی تھین اُنھین سے ایک چٹھی مین اُنھون نے باصرار تمام لکھا کہ سر رابرٹ نیپیر اعلیٰ کمان پانے کے مستحق ہین " نیپیر ایک ۴۴ برس کے افسر شاہی انجینیر وَن مین ہین۔ سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین اُنھون نے بڑا نام پیدا کیا تھا۔ مہم چین مین وہ دوسرے افسر کمان اور ہر طور سے جنگ کی روح و روان تھے "۔

اِس مہم کی تیاری ہندوستان سے کرنا تھی اور چونکہ نیپیر فوج بمبئی کے کمانڈر انچیف تھے اسواسطے علاوہ اپنی سابق کی خدمتون کے اِس عہدہ کی وجہ سے مہم مذکور کی کمان کرنے کو شخص ذیحق تصور کیے گئے۔ سر جان لارنس کی کامل منظوری سے (کیونکہ وہ جانتے تھے کہ نیپیر صاحب اُسکا کام بخوبی انجام کرسکینگے) ص ۲۲۳ کمسریٹ فوجی پولیٹکل کل صیغون کے تمام انتظامات کی جوابدہی اُنھین کے سپرد ہوئی جس دوراندیشی سے اِس کل مہم کی ہر ہر بات کا بندوبست ہوا اور صرف چند مہینہ کی ایک لڑائی سے یہ کامیاب نتیجہ پیدا ہوا کہ میگڈالا پر قبضہ ہوگیا تھیوڈورس نے خودکشی کی اور جن لوگون کو اُسنے قید کیا تھا وہ زندہ درگور رہنے کی صعوبت سے بچ گئے یہ سب باتین ایسی مشہور ہین کہ جنکے بیان کی ضرورت نہین ہے۔

اِس نتیجہ سے اُسقدر خوشی کسیکو نہین حاصل ہوئی جسقدر نیپیر صاحب کے قدیم دوست سر جان لارنس کو حاصل ہوئی۔ سر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ کو وہ لکھتے ہین کہ۔

میگڈالا کی خبر واقعی بڑی فیروزمندی کی خبر ہے جہان تک تاربرقیون کے ذریعہ سے مین دریافت کرسکتا ہون ہر ایک بات کا نتیجہ نہایت خوشی کے قابل نتیج ہوا ہمکو وہ سب باتین حاصل ہوئین جنکی خواہش ہوسکتی تھی اور عرصۂ دراز تک لڑائی کے قائم رہنے کا خطرہ ہم نے رفع کردیا۔ میرے نزدیک انگلش گورنمنٹ کو لازم ہے کہ نیپیر کا ایک وظیفہ مقرر کردے اُنھون نے کچھ پس انداز نہین کیا ہے اور مین اندیشہ کرتا ہون کہ اُنکی تندرستی مین بہت کچھ فرق آگیا ہے۔

اِس نام آور سپاہی کو جسنے کل امور کی تدبیر کرکے اُنکا انصرام کیا تھا وظیفہ اور اُسکے ساتھ پیری کا خطاب بھی دیا گیا۔ اور جس اطمینان کلی سے اور طرح پر جنگ تصور کی جاتی آسمین صرف دو باتون کی کسر رہ گئی۔ ایک یہ کہ اُسمین خرچ بحساب ہوا۔ دوسرے یہ کہ ہندوستان پر جسکے خزانہ کی حالت ایک تو اسیطرح خراب تھی اِس جنگ کے اخراجات کے ایک بڑے حصہ کا بار ڈالا گیا حالانکہ وہ جنگ ہندوستان کے مقاصد کے لیے نہین بلکہ شاہنشاہی مقاصد کے لیے ہوئی تھی یعنی درحقیقت ایسی اغراض سے ہوئی تھی جنکو حیلتاً یا صریحاً کسی طرح سے ہندوستان سے تعلق نہین تھا۔ سر رابرٹ نیپیر نے اپنے ابتدائی زمانہ سے (جیساکہ اُنکی سوانح عمری کے پڑھنے والون سے کسی کو یاد دلانے کی حاجت نہین ہے) کبھی کسی کام کو کفایت شعاری سے انجام کرنے کی پروا نہین کی تھی۔ خواہ پل خواہ سڑک خواہ نہر خواہ (جیساکہ اِس موقع پر تھا) جنگ کا معاملہ ہوا اُنکا ہمیشہ یہی خیال رہا

کہ جو طریقہ بہتر سے بہتر ہے اُس طریقہ سے بالحاظ اخراجات اور بلحاظ موقع آیندہ اُسکا انجام کیا جائے یہ ایک اُولو العزمی کا قصور تھا۔ گو کیسی ہی عمدہ حالتین ہون لیکن لڑائی مین ہمیشہ زیادہ خرچ پڑتا ہے اور جس حالت مین ایسے ملک سے لڑائی ہو جسکو اُس لڑائی مین مصروف ہونے کے ایسے بیشمار موقعے حاصل ہون اور اسطرح سے لڑائی کی ترغیب دلا رہے ہون تو اُس حالت مین زیادہ افسوس کرنے کی جگہ نہین ہے۔ اور مین اِس مقام پر بتلا سکتا ہون کہ لارڈ نیپیر نے اپنے ملک کی جو جو خدمتین کین گو وہ کیسی ہی نادانستہ طور پر عمل مین آئی ہون لیکن اِسی خاصہ طبیعت کی وجہ سے اُنکا وقوع ہوا۔ کیونکہ جس حالت مین اُنھون نے اپنی مشہور تحریر مورخہ ۱۸۶۷ء مین ظاہرا اِس بات کی صلاح دی تھی کہ قندھار پر قبضہ قائم رکھا جائے تو اُس حالت مین اپنے ص ۲۲۵
سابق کے دلی ارادنے کی پابندی کرکے اُنھون نے اِس بات کو بھی ظاہر کر دیا تھا کہ قندھار پر اس طور سے قبضہ رکھنا کہ وہ باعث تقویت ہو سکے نہ کہ اُس سے اور تردد بڑھے صرف اُس صورت مین ممکن ہے جب بصرف کثیر یہ مہم سر کی جائے اور سوائے اِس طریقہ کے اُنکے نزدیک دوسری تدبیر مناسب نہین تھی — جو لوگ ایک برس پیشتر اِس بات کی کوشش کر رہے تھے کہ کُل ملک افغانستان یا اُسکے ایک بڑے حصہ پر قبضہ کر لیا جائے اور اب چاہتے تھے کہ اُنکی حکمت عملی کے مطابق قندھار باستحکام ہمارے اختیار مین رہے اُنکے بارے مین یہ پایا گیا کہ نیپیر نے نہایت سچے دل سے اُن سب کو بُرا کہا۔ اور اسواسطے قندھار پر قبضہ کرنا اور دوسری تدبیرین جو اُسکے ساتھ یا بعد ہوئین مع ساحی سرحد کے تحت الثری کو پہونچ گئین جو اُن کا مناسب مستقر تھا۔

دوسرا امر یعنی یہ سوال کہ آیا جنگ ابیسینیا کا خرچہ کلاً یا جزواً ہندوستان کے ذمہ عائد ہونا چاہیے ایسا تھا جسکی بابت سر جان لارنس اور سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ کے مابین اختلاف عظیم واقع تھا۔ گو سر جان لارنس بہت چاہتے تھے کہ دونون پہلوون کا خیال رکھین اور اُسکو وہ کر نہین سکتے تھے مگر اسپر بھی اِس بات کا دریافت کرلینا کچھ مشکل نہین ہے کہ بگمان غالب اُنکی رائے کس طرف راجع ہونے والی تھی۔ اور بلحاظ اِس امر کے کہ اب بزمانہ مابعد جنگ افغانستان کے متعلق یہ مسئلہ جسقدر ضرور رہا اور بھی ہر ایک زمانہ مین پھر وقعت حاصل کر سکتا ہے مین یہان اُنکی چٹھیون سے بعض بعض فقرات کا محول کرنا مناسب سمجھتا ہون۔

انبالہ ۴۔ نومبر ۱۸۶۷ء۔

مجکو اِس فیصلہ کی خبر سُن کر بڑا افسوس معلوم ہوا کہ ملک ابیسینیا مین اِس ملک کی جو فوج کام کرنے گئی ہے اُسکے اخراجات ہندوستان ہی دیا کریگا میرے نزدیک یہ واجبی انتظام نہین معلوم ہوتا ہے اور مین بخوبی تمام پیشین گوئی کر سکتا ہون کہ اِس سے بہت کچھ جوش و خروش اور کسیقدر طعن و تشنیع بھی ہوگی۔ علی الخصوص اِس وجہ سے کہ ہمارے خزانہ کی حالت

بہت زوال پزیر ہوتی جاتی ہے اسمین شک نہین کہ یہ مسئلہ نہ تو فوج کے کرایہ پر لینے اور نہ مستعار لینے کا ہے بلکہ صرف اِس بات کا مسئلہ ہے کہ جس ملک نے سپاہیون کو نوکر رکھا ہے وہ انکی تنخواہ ادا کرے مین یقین کرتا ہون کہ میرا یہ قول صحیح ہے کہ غدر کے زمانہ مین اِنگلستان کی جو فوج یہان نوکر رکھی گئی تھی اُسکا خرچ ہندوستان کے خزانہ سے دیا گیا۔ مجکو خوب یاد ہے کہ ۱۸۵۹ء اور سنہ ۱۸۶۰ء مین ہندوستان کے ذمہ اُن بہت سے لوگون کا خرچ بھی عائد کیا گیا جو بیجا طور پر اِنگلستان کے ڈیپوئین صرف اِس نام سے کہ وہ ہندوستان مین کام کرینگے جمع کیے گئے تھے۔ پھر پچھلی جنگ چین مین اُس فوج کی کُل تنخواہ اور کُل اخراجات جو ہندوستان سے چین کو گئی تھی اِنگلستان کے ذمہ عائد کیے گئے۔ ۱۸۵۶-۵۷ء کی جنگ ایران مین مصارف جنگ اِس وجہ سے اِنگلستان اور ہندوستان کے مابین منقسم ہوے کہ فوائد جنگ مین دونون ملک مشترک ہین۔ موجودہ صورت مین ہندوستان کو مہم ابیسینیا سے کوئی سروکار نہین ہے اور اسواسطے میرے نزدیک ہندوستان کو مطلق کوئی خرچہ اِس جنگ کا ادا نہ کرنا چاہیے۔

اور پھر ۲۔ جنوری ۱۸۶۸ء کو وہ لکھتے ہین کہ۔

مجکو امید ہے کہ اگر مین آپ سے کہونگا کہ مہم ابیسینیا کی بحث کے متعلق جہان تک آپ گئے ہین وہان تک مین آپ کی پیروی نہین کرسکتا تو آپ مجکو معاف کرینگے۔ مجکو یقین ہے کہ ہندوستان مین عموماً اور ولیسی باشندون کے دل مین خصوصاً یہی خیال ہوگا کہ معمولی اخراجات فوج کا بار ہندوستان پر ڈالنا بیجا ہے مجکو معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ کرین بارن نے اِس تدبیر کے موید تمام دلائل کا قطعی تصفیہ کر دیا ہے۔ مین نہین جانتا کہ جنگ چین کے اخراجات کے کسی حصہ کا بار ہندوستان کے ذمہ عائد کیا گیا ہو۔ مجکو یقین ہے کہ ایسا نہوا ہوگا۔ اگر ایسا ایک صورت مین ہوسکتا ہے تو دوسری صورت مین اور بڑے بڑے معاملات کے متعلق بھی ہوسکیگا اصل تو یہ ہے کہ اسطور سے اِنگلستان پر جو مطالبے ہوا کرینگے انکی کوئی حد نہین ہے۔ مین اِس بات کو تسلیم نہین کرسکتا کہ اِنگلستان اور بادشاہ تھیوڈور کے مابین جو نزاع تھی اُسمین ہندوستان کو ذرا بھی تعلق ہے۔ اگر بادشاہ تھیوڈور کو اُسکی بدعملیون کی بابت کامل سزا دی جاتی ہے تو اُس سے ہماری حالت نہ تو یہان زیادہ قوی اور نہ زیادہ ضعیف ہوجائیگی۔ ابیسینیا ہندوستان سے اِسقدر دور اور دونون ملکون کا باہمی تعلق اسقدر خفیف ہے جس سے ہندوستانیون کو خیال بھی نہوگا کہ اُس حصہ دنیا مین کیا ہو رہا ہے۔

اصل وجہ جسکی بنیاد پر اِنگلستان نے ابیسینیا سے جنگ کی یہ تھی کہ اُسنے اِنگلستان کے اعزاز کا خیال نہین کیا اور ہم اپنے قیدیون کے چھڑانے مین جو کچھ کد کرتے وہ بر سر صواب تھی۔ اگر اِنگلستان اخراجات جنگ گوارا نہ کرسکتا اور ہندوستان کی حالت سرسبز ہوتی تو گورنمنٹ ہند سے اِس حیثیت مین کہ وہ رعایا کے فوائد کی کارکن ہے اُسکے حصہ کی مدد کا طلب کرنا مناسب ہوسکتا تھا۔ لیکن موجودہ حالت بالکل دوسری ہے۔ ہندوستان اصل مین ایک مفلس ملک ہے جمہور عوام کی حالت فی الواقع ردی ہے اور مین کہہ سکتا ہون کہ وہ نہایت ہی افسوسناک حالت مین مبتلا ہین۔

ہم لوگ یعنی اُسکے فرمانروا ہر طرح سے اس کوشش مین رہتے ہین کہ اُسکا ٹکس اسطور سے بڑھائین اور سرکاری خزانہ کے نئے وسائل اسطرح سے پیدا کرین جس سے فائدہ ہو مگر بالکل عوام الناس کے خلاف نہ گزرے اور ایسے وقت مین پارلیمنٹ اِنگلستان نے تجویز کیا ہے کہ ہندوستان پر اُس جنگ کے حصہ کا بار عائد کیا جائے جس مین دراصل اور فی الواقع اُسکا کوئی تعلق نہین ہے۔ ہندوستان بڑی تاکید سے ہر ہر برٹش سپاہی کے اخراجات کے ادا کرنے پر مجبور کیا گیا ہے جو ہندوستان مین ص ۵۲
درکار رہتا ہے اور جو رقم اُسکے یہان رکھنے مین صرف ہوتی ہے وہ بھی اُس سے لی جاتی ہے اور اسپر بھی جب اِس فوج کا کوئی حصہ ملک سے باہر جاتا ہے تو اُسوقت بھی اُسکا خرچ ہندوستان کے ذمہ عائد کیا جاتا ہے۔ میرے نزدیک یہ ایک ایسا انتظام معلوم ہوتا ہے جو کسی طرح سے جائز نہین ہو سکتا ہے پھر اس بات کو ذہن نشین کرنا چاہیے کہ ہندوستان مین اِس فوج کے نہ رہنے سے ہندوستان کے سرکاری فوائد کو کسیقدر خطرہ رہتا ہے اور بڑی دقت پیدا ہوتی ہے برٹش حصۂ فوج کے چلے جانے سے پولیٹیکل امور کے لحاظ سے بھی ہم لوگون کو نقصان پہونچتا ہے اور بہ نسبت اُن ہندوستانی سپاہیون کے جو اِس مہم مین روانہ ہوے تھے یہ خیال کرنے کی بات ہے کہ جن لوگون کو اب ہم بھرتی کر رہے ہین وہ بمقابلۂ اُن اشخاص کے جو چلے گئے ایک کم حقیقت قائم مقام ہونگے۔

پھر ۲۰- جنوری کو وہ لکھتے ہین کہ۔

یہ بخوبی ظاہر ہے کہ اِنگلش گورنمنٹ موجودہ وقت کا نسل کیمبرن کو اِس بات کی اجازت دینے پر الزام عائد کرتی تھی کہ وہ اپنے مناسب مقام مسوا کو چھوڑ کر ابیسینیا مین جاتے اور سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ جسطور سے اُنھون نے کارروائی کی اُسی کارروائی کی اُنکو اجازت دی جاتی۔ پس ہندوستان کو اُس جنگ کا خرچہ کیون ادا کرنا چاہیے جو اسطور سے مول لی گئی اگر اِنگلستان ایسے مقامات پر جنگ کرنے جائے جو درحقیقت ہندوستان سے تعلق رکھتے ہون جیسے ۱۸۵۶ء کی جنگ ایران تو یہ امر بیشک بہت واجبی ہے کہ اُسکی بابت ہندوستان اپنے حصہ کا خرچہ ادا کرے۔ لیکن یہ امر یقینی طور پر معلوم ہے کہ یہ جنگ ابیسینیا کسی طرح سے اُس ذیل کی لڑائیون مین داخل نہین ہو سکتی ہے۔ اِنگلستان مین یہ قاعدہ مقرر ہو گیا ہے کہ جو فوجین ہندوستان کے کامون کے لیے روانہ ہونگی اُن سب کے اخراجات ہندوستان ہی کے خزانے سے ادا کیے جائینگے۔ پس جو فوجین ہندوستان سے اِنگلستان کے کامون کے لیے جائین اُنکے اخراجات اِنگلستان کے خزانہ سے ادا ہونا چاہیے۔ میرے نزدیک عملدرآمد کا یہ واجبی طریقہ ہے۔ یہ وہ طریقہ ہے جسکی بابت اِنگلش مدبرون نے ہندوستان کے بارے مین اصرار کیا ہے۔ مجکو خود اِس بات مین بہت شک ہے کہ اِنگلستان اور ہندوستان کو ایک میزان عدل مین تولنے کے بعد یہ نتیجہ نکل سکے کہ ہندوستان اِن اخراجات کے ادا کرنے کا پابند ہے۔ لیکن فوائد ہندوستان کی بدقسمتی سے اِس میزان کے اُٹھانے والے یعنی اِس امر کے تجویز کرنے والے وہ اِنگلش اشخاص ہین جو ہندوستان کی نسبت اِنگلستان کے فائدہ کا زیادہ تر لحاظ کرکے دونون باتون کا موازنہ کرینگے۔ ہندوستان کے ساتھ

نوآبادیون کی نسبت نہایت ہی مختلف طور پر برتاؤ کیا جاتا ہے اِس بات کا کسی شخص کو خیال نہوگا کہ ابیسینیا کے اخراجات کے کسی حصہ کا بار نوآبادیون پر عائد کرے کوئی مدبر کناڈا یا آسٹریلیا پر اُس جنگی جہاز کے اخراجات کا بار نہ ڈالیگا جو وہان کی تجارت کی حفاظت کرتا ہے۔ اِن باتون کا خیال کرکے کہ ہندوستان کے قبضہ سے اِنگلستان کو کیسے کیسے فوائد حاصل ہین اُس سے تجارت قائم رکھنے مین اِنگلستان کو کسقدر منفعت ہوتی ہے اِنگلستان کے لوگ یہان کسقدر ملازمت پاتے ہین اور یہان سے کس کس قدر روپیہ پیدا کرکے لوگ اِنگلستان کو پرکیے دیتے ہین بیشک جنگی جہاز متعینہ بحیرۂ ہند کے اخراجات کے ایک حصہ کی بابت طمع کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا ہے ۔۔۔۔۔ اگر ہماری ہندوستان مین خزانہ کی حالت عمدہ ہوتی تو ہم اِس بارے مین ایک لفظ نہ کہتا لیکن قضیہ اِسکے بالعکس ہے۔ اُدھر تو چارون طرف سے روپیہ خرچ کرنے کے لیے ہم پر اصرار ہوتا ہے (اور ہمکو واقعی بہت کچھ خرچ کرنا چاہیے) اور اِدھر ہمارے خزانہ مین روپیہ کی کمی ہے جس کے پورا کرنے مین ہمکو انتہا مرتبہ کی وقت ہے اور جب ہم اِس بات کو کرتے ہین تو بڑی ناراضی پھیلتی ہے یہ ناراضی ایک اور پولیٹکل قباحت ہے۔ ص ۲۷۵

انکے سوا اور بھی ضروری امور تھے جیسے وہ تبادلے جو بنگالہ کے انتظام مین درکار تھے کلکتہ مین دارالسلطنت قائم رہنے کے فوائد لوکل گورنمنٹون کے خزانون کی آزادی بمبئی بنک جو از سر نو قائم ہوئی تھی اُسکے اَحسن انتظام کی تدبیرین اِن سب باتون کے متعلق سر جان لارنس اور سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ کے مابین اختلاف عظیم تھا۔ لیکن جن امور مین دونون حکام متفق الرّاے تھے وہ اِس سے بھی زیادہ کثیر التعداد اور ضروری تھے۔ اِن امور مین آبپاشی کے کام نہرون اور ریلون کا ایک دوسرے کے مقابلہ مین زیادہ ضروری ہونا یورپین اشخاص علی الخصوص غیر ملازم سرکار یورپینون کا برتاؤ ہندوستانیون کے ساتھ گورنر جنرل اور اُنکی کونسل کا ہر سال شملہ کو جانا کفایت شعاری کی ضرورت اَنتہا سے بدانتظامی کی حالت مین دیسی فرمانروایون کی معزولی اور حکمت عملی خارجہ کا پورا مسئلہ جو سب پر فائق تھا اور جسکی بابت دوسرے باب مین مجکو بہت کچھ بیان کرنا پڑیگا ان امور اور دوسری باتون کے بارے مین دونون حکام کے پاس بڑے بڑے ضروری خط آتے جاتے تھے لیکن اُنکے درج کرنے کی اس کتاب مین گنجایش نہین ہے۔ سر جان لارنس کو ان تمام باتون کے متعلق معلوم ہوگیا کہ سکرٹری آف اسٹیٹ کی نسبت خود اُنکی کونسل سے نباہنا زیادہ وقت طلب ہے وہ خیال کرتے تھے کہ اُنکی کونسل کے بعض ممبر اُنکو عام طور کی وہ مدد نہین دیتے تھے جسکی اُن لوگون سے اُنکو امید ہوسکتی تھی اور اُنمین سے بعض لوگون علی الخصوص سر ہنری ڈیورنیڈ نے دیدہ و دانستہ اُنکی مخالفت شروع کی اپنے جانی دوست کپتان اِیسٹوِک کو نجی کے طور پر اُنھون نے دو چٹھیان روانہ کی تھین اُنسے اُنکی پریشانیون کا کچھ حال ظاہر ہوتا ہے۔

شملہ ۳- اگست ۱۸۶۶ء-

۰ ۰ ۰ ۰ -یہان کی حکومت کے کامون مین مین دیکھتا ہون کہ مشکلات روز بروز بڑھتی جاتی ہین- ضروری امور کے عمل مین لانے کے لیے جسقدر خط وکتابت بحث ومباحثہ تکلیف و پریشانی کا سابقہ رہتا ہے اُسکی کچھ حد نہین ہے اور ممبران کونسل کا رُعب جیسا آج کل زائل ہو گیا ہے ویسا کبھی نہین ہوا تھا- ٹیول صاحب ایک عمدہ شخص ہین اور بذات خاص ص ۵۲۰ مین انکو گرِے صاحب سے زیادہ پسند کرتا ہون لیکن وہ اچھی طرح سے تندرست نہین ہین اور غالباً وہ ولایت جانے کیلیے مجبور ہونگے- مِین صاحب تین چار مہینے کے لیے ستمبر مین روانۂ انگلستان ہونگے- مَیسی صاحب آیندہ مارچ مین جائینگے- چنانچہ صرف ڈیوِرینڈ اور ٹیلر صاحب باقی رہ جائینگے- اسطور پر بڑی صفائی ہو جائیگی- مین چاہتا ہون کہ ان لوگون کی جگہ ایک اچھا مجمع قائم کر سکتا- مَیسی صاحب ایک دلپسند اور شریف النفس آدمی ہین اور لیاقت اور علم مین بھی کسیطرح سے کم نہین ہین لیکن وہ ایسے سِن رسیدہ ہین کہ اِس عمر مین پہلے پہل ہندوستان مین آنے کے قابل نہین تھے اور اُنکا دل ہوس آف کامنس مین ہے یہان نہین ہے- جو کچھ ہوتا جاتا ہے اُسکی اُنکو بہت کم پروا رہتی ہے اور کام کرنے کی قوت اُن مین بہت کم ہے-

مین اِس بات کا منتظر ہون کہ دیکھون پارلیمنٹ معاملۂ اڑیسہ کی غلطیون اور ہندوستان کے بجٹ کے بارے مین کیا تجویز کرتی ہے مین سمجھتا ہون کہ گورنر جنرل کسی طور سے قرار واقعی استحکام کی حالت مین نہین ہین- اصل مین تو وہ ہر ایک بات کے جوابدہ ہین جو عمل مین آتی ہے لیکن ان ذمہ داریون کے مطابق انکو اختیار نہین ہے- اُنکو تو کونسل کا ایک ممبر عاجز اور پریشان کر سکتا ہے مگر وہ نہ تو کسی ممبر کو منتخب کر سکتے ہین اور نہ کسیطور سے ممبرون کے حقوق مین دست اندازی کر سکتے ہین- سال بسال غیر ملازم سرکاری اشخاص کے حقوق مستحکم ہوتے جاتے ہین- مین ابھی یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ اِن سب باتون کا انجام کیا ہوگا لیکن آثار بہت بُرے معلوم ہوتے ہین بعض بعض صورتون مین تو ہندوستانی اشخاص اور باقی صورتون مین شکستہ دل انگلش لوگ اخبارات پر قبضہ کیے ہوے ہین اور موسومہ "عام راے" پر انکا اختیار ہوگیا ہے-

۱۸- اگست ۱۸۶۶ء-

مین بخوبی تندرست نہین ہون- اور اِدھر کچھ دنون سے اپنی سابق کی دماغی علالت مین مبتلا ہون- کام بہت ہے اور ایک نہ ایک طور بڑھتا ہی چلا جاتا ہے- مجکو یقین کُلّی نہین ہے کہ مین چھوڑ نہ بھاگونگا یا بہر حال ایسا ہوگا کہ مجکو بار ذمعلوم ہو- اصل تو یہ ہے کہ سب طرح سے میری طبیعت برخاستہ ہو چکی صرف یہ بات نہین ہوئی کہ اِس اثنے سَر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ کو لکھتا اور اُنسے اِستدعا کرتا کہ آیندہ فروری کی پہلی تاریخ جب میری ملازمت کے چار سال پورے ہو جائینگے تو مجکو استعفا دینے کی اجازت ملے- میری زوجہ بہت خواہشمند تھین کہ مین ایسا کرون

اور وہ بھی تندرستی کی ضعیف حالت مین ہین اور اُنکو ولایت جانا پڑیگا۔ لیکن غور کامل اور اپنے دل پر سخت جبر کرنے کے بعد مین نے آخر کو تجویز کیا کہ ٹھہر کر قسمت آزمائی کرون اگر مین نے دیکھا کہ اب مجھ سے کام نہوگا تو بیشک مین چلا جاؤنگا۔ فی الحال ہر چیز کی حالت درست ہے ملک مین امن و امان ہے اور بظاہر لوگ آسودہ حال ہین اور اپنے اپنے کامون مین مشغول ہین۔

یہ چٹھیان کپتان اِینسٹوک نے سر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ کو دکھلا دین اور سکرٹری آف اسٹیٹ مذکور گورنر جنرل کے بارے مین جو راے رکھتے تھے (میرے نام ایک چٹھی مین اُنھون نے سر جان لارنس کی نسبت لکھا تھا کہ وہ ہمارے لوگون مین ایک اشرف شخص ہین اور جو خیال اُنکا اِس بارے مین تھا کہ عہدۂ وائیسرائی پر اُنکے زیادہ عرصہ تک رہنے سے ہندوستان کو کِن کِن فوائد کے پہونچنے کا غالب گمان ہے ص ۵۲۹
اُسکا حال اُنکے جواب سے دریافت ہوسکتا ہے۔

بالمورل یکم اکتوبر ۱۸۶۸ء۔

کپتان اِینسٹوک نے مجکو ایک چٹھی دکھلائی جو آپ کے پاس سے اُنکے نام آئی تھی۔ اِس چٹھی کے دیکھنے کے بعد مین اِس بات کو غیر ممکن سمجھتا ہون کہ آپ کو کچھ نہ لکھون اگرچہ مجکو اُسکی برابر یہ بھی غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ آپکو کیا لکھون۔ اِس امر کے متعلق کہ آپ اپنے عہدہ پر رہ سکین گے ایسی قوی امید ہے یا بلکہ مجکو یہ کہنا چاہیے کہ میری یہ خواہش ایسی بڑھی ہوئی ہے کہ مین اُس بات پر آپ سے اصرار کرون جسکا بیان کرنا شاید میرے لیے مناسب نہین ہے کیونکہ مجکو یقین ہے کہ آپ بلا کسی وجہ موجہ کے یہان واپس آنے کا خیال نہ کیجیے گا اور اگر مین اس امر پر آپ سے اصرار کرون کہ آپ کسی خطرۂ عظیم مین اپنے کو ڈالیے تو مین سمجھتا ہون کہ مین اپنے کو قصور وار تصور کرونگا۔ بااینہمہ مین آپ سے اِس امر کے اظہار کا نہایت ہی متمنی ہون کہ عام توجہ ہندوستانی معاملات پر آیندہ سال بہت رجوع ہوگی اور غالباً بعضے بڑے بڑے ضروری تبدلات کی قطعی تجویز یا اگر یہ نہوا تو اُنپر بحث ہوگی۔ بہرحال گمان غالب ہے کہ ہندوستان کے لیے وہ بڑا ضروری سال ہوگا اور اگر ان مسائل کے تجویز ہونے کی حالت مین ہم لوگون کو آپ سے جدا ہونا پڑا تو یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہوگی مین صرف یہ بیان کرسکتا ہون کہ اگر کوئی بات ایسی ہو جس سے آپ کو ہندوستان کا رہنا زیادہ گوارا ہوسکے تو مجکو یقین ہے کہ آپ اُسکو بیان کرینگے مجکو اندیشہ ہے کہ دو ایک باتون مین مین نے آپ کو تکلیف دی ہوگی۔ لیکن جس وقت کوئی شخص اِنگلستان کے کسی جلسۂ سامعین سے خطاب کرتا ہے تو اُسوقت اِس بات کا یاد رکھنا بہت مشکل ہے کہ ایک جلسۂ سامعین ہندوستان بھی ہے جسکا خیال رکھنا چاہیے۔ لیکن مجکو امید ہے کہ اگر اسطور پر میری ذات سے کبھی آپ کو کچھ رنج پہونچا ہو تو آپ اُسکے بتانے مین مجھ سے دریغ نہ کیجیے گا۔

۱۶۹۲ سر جان لارنس نے اسطور پر اُس چٹھی کا جواب لکھا۔

انبالہ ۴ - نومبر ۱۸۶۳ء -

آپ نے جو مہربانی کے کلمات میرے بارے مین لکھے ہین مین تہ دل سے اُنکا شکریہ ادا کرتا ہون - اب آپ نے سُنا ہوگا کہ مین نے ہندوستان مین ایک سال اور رہنے کا قصد مصمم کرلیا اُسوقت بحیثیت گورنر جنرل میری ملازمت کی کُل میعاد منقضی ہو جائیگی - الاّ اُسوقت کہ مین علیل ہوگیا یا کوئی اور ناشدنی امر وقوع ہوا - باایہمہ مین اس بات کے بیان کرنے بغیر چارہ نہین دیکھتا کہ جسوقت وہ زمانہ گزر جائیگا تو مین بہت خوش ہو جاؤنگا کیونکہ مین اپنے کو زیادہ خوش اور مطمئن نہین پاتا - مجکو آپ سے کوئی شکایت نہین ہے - آپ نے ہمیشہ اخلاق اور مہربانی سے میرے ساتھ برتاؤ کیا - لیکن میرے دل مین فقط اِس بات کا خیال ہے کہ اِس زمانہ مین گورنر جنرل کو وہ اختیار اور رسوخ نہین حاصل ہے جو اُسکے عہدے کی دشواریان اور ذمہ داریان چاہتی ہین - اُس سے لوگ امید یہ رکھتے ہین کہ وہ بڑے بڑے کام کرے اختیار حکومت اور غلبہ رکھے اور صورت معاملات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گو اُسکے ارادے کچھ ہی کیون نہون لیکن اُسکے لیے یہ کرنا غیر ممکن ہے - اصل مین اعلیٰ منصبون کے ماتحت فرمانروایون کی خواہش یہ ہے کہ اُسکے اختیار کی مخالفت کی جائے اور پھر انگلستان سے بھی اسکی تائید کا کوئی یقینی ذریعہ نہین ہے ... جن تبادلون کو آپ نے لکھا ہے کہ بگمان غالب ص ۵۰۵ عمل مین آنے والے ہین اُن سے اِس بات کی امید نہین پائی جاتی ہے کہ گورنر جنرل کے اختیار کو کوئی تقویت ہوگی - برخلاف اسکے اس بات کا بخوبی یقین ہے کہ اسکے برعکس نتیجہ ظاہر ہوگا ... گو مین امید کرتا ہون کہ ایسی باتون سے میرے فرائض منصبی ممتنع نہین رہتے ہین اور گو اصل مین مجکو اُنکا دغدغہ نہین ہے تاہم اُنسے مجکو اپنے دل مین خیال آتا ہے کہ وہ بڑا روز سعید ہوگا جس دن مین یہ کہ سکونگا کہ میری اِس سرکاری ملازمت کا زمانہ ختم ہوگیا اور مین بخوبی نیکنامی اور شہرت حاصل کرنے کے بعد اپنے وطن کو واپس جا سکتا ہون مجکو یقین ہے کہ جو کچھ مین نے بیان کیا ہے آپ اُسکو غلط طور پر نہ سمجھینگے - مین ایسا نہ کرتا اگر آپ کی چٹھی مین مجکو اپنی موجودہ حالت کے متعلق اپنے دل کے حالات ظاہر کرنے کی گنجایش نہ دی جاتی -

ایک اور مختصر اور شفقت آمیز چٹھی جو حضور ملکہ معظمہ کی جانب سے سر جان لارنس کے نام تھی شاید اِس مقام پہ درج کرنے کے لیے نہایت موزون ہے -

بالمورل ۴ - اکتوبر ۱۸۶۳ء -

حضور ملکہ معظمہ اِس بات کا خیال کرکے کہ سر جان لارنس کے پاس سے خیر و عافیت کی جو پچھلی چٹھی آئی تھی اُسکو اتنا عرصہ دراز گزر گیا اور اُسکا جواب نہین لکھا گیا حضور ممدوحہ کو بڑا قلق ہے - لیکن حضور ممدوحہ بہت عدیم الفرصت رہتی ہین اور اِس سبب سے ڈاک کا دن فراموش ہو جاتا ہے حضور ملکہ معظمہ سر جان کی چٹھی اور اور اپنی پیاری دوست لیڈی کیننگ کی قبر کی دلکش عکسی تصویرون کی بابت اُنکی بڑی شکرگزار ہوئی ہین -

حضور ممدوحہ نے کل لیڈی نیپیر سے ملاقات کی اور ہندوستان کے بارے مین نہایت دلچسپ باتین اُنکی زبانی سُنین۔
حضور ملکہ معظمہ کو یقین ہے کہ خوفناک قحط سے جو مصیبت پڑی تھی وہ گزر گئی ہوگی اور اُنکی رعایاے ہند مرفہ حال ہے۔
حضور ممدوحہ کو ملک کی عام امن و امان کا حال سُن کر بڑی خوشی ہوئی۔
حضور ممدوحہ اپنی رعایاے ہند کی آسودہ حالی اور سر جان اور لیڈی لارنس کی تندرستی کے بارے مین
اپنی دلی خواہش کے اظہار پر اپنی چٹھی کو ختم فرماتی ہین۔

اس سال شملہ کی آب و ہوا بڑی خراب رہی ہیضہ چارون طرف پھیلا ہوا تھا اور کسی تدبیر سے وہ دور نہین ہوتا تھا اور نہ اُسکا زور گھٹتا تھا یکم نومبر کو سر جان لارنس اور لیڈی لارنس پچھلے مرتبہ ساتھ ساتھ اُس مقام سے روانہ ہوے جہان وہ اتنے عرصہ تک کامون مین مشغول رہے تھے اور چند روز دہلی مین اِس غرض سے قیام کرنے کے بعد کہ پیشتر کے مانوس و مربوط مقامون کی سیر کرلین وہ لکھنؤ کو روانہ ہوے جہان بندوبست کیا گیا تھا کہ سر جان لارنس اپنا پچھلا عظیم الشان دربار منعقد کرینگے۔ یہ موقع ہر ایک امر کے لحاظ نہایت ہی دلچسپ تھا۔ تعلقداران اودھ سے بڑے زمانہ کا جو جھگڑا چلا آتا تھا اور جسکو مین آیندہ باب مین بیان کرونگا اُسکا خاطر خواہ طور پر خاتمہ ہوگیا تھا اور اب ہر طرح سے امن و امان اور دوستانہ خیال قائم ہوگیا تھا سر جان اسٹریچی جنھون نے میان سنگھ ایک نامی تعلقدار کی مدد سے بڑی کوششون اور اُن سے بھی زیادہ فرزانگی کے ذریعہ سے رفعہ اودھ کی شرطین طے کرائی تھین اُسوقت چیف کمشنر اودھ تھے اور وائسراے اُنکے مہمان ہونے والے تھے۔ سب سے زیادہ خاندانی اور قومی لطف خاص اِس بات کا تھا کہ وائسراے بجلوس شاہانہ اُس شکستہ عمارت کو دیکھنے جاتے تھے جو غدر کے ایام مین ایسے ایسے فشار کے انقلابات مین مبتلا ہو چکی تھی اور جسکے خاص احاطہ کے اندر اُس عمارت کے بچانے والون مین سب سے زیادہ بہادر شخص یعنی خود وائسراے کے بھائی لیٹے تھے جنھون نے اپنے منصبی فرض کے انجام کرنے کی کوشش کی تھی اور مرتے دم تک اُسکا انجام کیا تھا دربار کی خارجی کیفیت سب سے بڑھکر اُن سات سو ہاتھیون کا جلوس تھا جو وائسراے کے شہر مین داخل ہونے کے بعد اُنکی معیت مین آئے تھے۔ حاشیہ

لیڈی لارنس ناقل ہین۔

میرے پیارے شوہر کے دل پر لکھنؤ کے دیکھنے کا بڑا گہرا اثر ہوا۔ اور جسوقت ہاتھیون کا جلوس ریزیڈنسی کے سامنے ٹھہرا تو اُسوقت کی کیفیت نہایت دلکش تھی کیونکہ گزشتہ اور موجودہ زمانہ کا اختلاف عجیب متاثر طور پر دکھائی دیتا تھا۔ اِسوقت تو فیروزمندی کے ساتھ ایک فاتح فرمانروا کی آمد تھی اور گذشتہ زمانہ کا خیال کر کے غدر اور محاصرہ کا ہیبتناک قصہ پھر یاد آتا تھا یہان میرے شوہر کو وہ سب باتین بھی جو اُنکے بھائی پر گزری تھین اور ہمارے ہموطن مردون اور عورتون پر

جو تکلیف و مصیبت گزری تھی یاد آئی - اُن کم حقیقت مورچہ بندیون کو جو یہان پائی جاتی تھین دیکھکر ہم لوگ انگشت بدندان رہ گئے کہ یہان کی متعینہ فوج کسطور سے رزیڈنسی کو سنبھالے رہی - فی الجملہ یہ آمد بڑی یادگار ہے اور بہت طریقون سے بہت کچھ اُنکی آزمایش ہوئی - مین اُس ضروری دربار کا حال نہین بیان کرونگی جو تعلقدارون کے عرصۂ دراز کی شکایتون کے رفع کرنے کے واسطے منعقد ہوا تھا . . . ہمارے اِس سفر کے ذاتی معاملات اور بھی زیادہ لطیف تھے - ہمنے اُنکے بھائی کی قبر دیکھی اور دوسرے لوگون کی قبر بھی معائنہ کی جو محاصرہ کے زمانہ مین مارے گئے تھے اِسوقت تحریر کرنے پر میرا دل ایک اور کیفیت کی جانب متوجہ ہے اور مجکو ایک طرف تو پیارے ہنری کے مرنے کا وقت مع شورش جنگ اور اُنکی حالت نزع کے یاد آتا ہے اور اِدھر اُسکے مقابلہ مین میرے پیارے شوہر کا اِس امن وامان سے ایسے لوگون کے گردوپیش مین گزرنا جو اُنکے ساتھ ایسی دلی محبت کرتے تھے یاد آتا ہے - یہ لوگ اِس بات کے تو مشکور تھے کہ اُن کے زندہ رہنے سے اِسطرح کی امن وامان قائم ہوئی لیکن اِس بات کے خیال سے اُن لوگون کی زندگی بار رہ گئی کہ اُنکے درمیان سے وہ محبتی دل اور ہدایت کرنے والا ہاتھ اُٹھ گیا جسنے کبھی اُنکی اعانت مین کوئی کوتاہی نہین کی -

سر جان لارنس کی پُر ماجرا زندگی مین لوگون نے جو جو کیفیتین دیکھی تھین اُن مین ایک کیفیت بھی (جو اُنکے بعض بعض نہایت وفادار دوستون نے جو اُنکے ساتھ تھے اِس بات سے مجکو یقین دلایا ہے) ایسی ص ۳۳۲
نہین تھی جو اُنکے دلون پر اِسطور سے نقش کالحجر ہوگئی ہو جس طرح رزیڈنسی لکھنؤ کے سامنے کی کیفیت ہوگئی تھی - وہان رزیڈنسی کے ایک گوشہ کے نزدیک سر جان لارنس سادہ سیاہ کوٹ اور شکاری ٹوپی پہنے ہوے کھڑے تھے دونون ہاتھ سینہ کے قریب تلے اوپر دھرے ہوے تھے - اُنکے مصاحبین اُنسے کچھ فاصلہ پر تھے مگر اتنی دُور نہین تھے کہ اُنکے ناہموار چہرہ کی جو کیفیتین غامض خیالات سے ساعت بساعت بدلتی تھین اُنکو محسوس نہ کرسکتے - تعلقدار بڑی دور تک زرتار اور رنگ برنگ ہرطرح کی زرق برق پوشاکین زیب بدن کیے ہوے ہاتھیون پر طلائی اور نقرئی ہودون مین صف بستہ بیٹھے ہوے تھے اور جب وہ ادھر سے گزرتے تھے تو جُھک جُھک کر وائسرائے کو سلام کرتے تھے اور اطمینان کے ساتھ خواہ اِسکے خلاف اپنی اپنی کارستانیون کو دیکھتے جاتے تھے جو لکھوکھا گولیون اور ہزارون گولون کے سوراخون اور شگافون سے جن سے تمام عمارت مشبک تھی ظاہر ہوتی تھین - سامنے وہ کم حقیقت مورچہ بندیان تھین جو اُن کے بھائی کی آنکھون کے سامنے قائم ہوئی تھین اور جنھون نے کل فوج اور سارے شہر کا اتنے مہینون تک مقابلہ کیا تھا اور اب کسیقدر اِس خیال سے برابر کردی گئی تھین کہ وائسرائے کا جلوس قریب پہونچ سکے اُنکے قریب پشت کی جانب وہ کمرہ تھا جہان ظالم گولے نے شق ہوکر اُنکے شریف النفس بھائی کا کام تمام کیا تھا اور رزیڈنسی کی دوسری جانب کوئی پچاس گز کے فاصلہ پر اُنکی سادی قبر بنی ہوئی تھی - جس وقت

فرمانروائی کی اس بڑے تماشے کی کیفیتین اور صدائین موقوف ہوئین تو جنگ آزمادہ وائسرائے خراماں خراماں اُس مقام پر گئے اور کئی منٹ تک کھڑے رہے اور ایک مرتبہ پھر خیالات مین محو ہو گئے۔ مصاحب لوگ بھی ساتھ گئے اور تھوڑے فاصلہ پر کھڑے رہے۔ اُس روز البتہ اُنکو معلوم ہوا ہوگا کہ وہ آخری روز گشت و خون کی فتحیابی کا تھا۔ یہ فتحیابی وہ تھی جسکو اُنھون نے بھی مثل اپنے بھائی کے حاصل کیا تھا اور اس خیال سے کچھ تو اُنکو اطمینان اور کچھ جوش اور کچھ حوصلہ پیدا ہوا۔

لیڈی لارنس کا مزاج کچھ گذشتہ چند مہینون سے صحیح نہین تھا اور کچھ تو اسوجہ سے اور کچھ عام خاندانی خیالات سے یہ قرار پایا کہ اُنکو ابتدائے ۱۸۶۶ء مین ولایت جانا ہوگا۔ اُنکے اطفال گذشتہ سال مین مسٹر اور مسٹرس کننگھم اُنکے بڑے دوستون کے زیر نگرانی رہے تھے جنھون نے مع اپنے اہالیان خاندان کے نقل کرکے سوتھ گیٹ مین رہنا شروع کیا تھا اور جو باتین ان لڑکون کی خوشی اور بہتری کے متعلق اُنکے والدین خود کرتے وہ ان دونون شخصون نے کین۔ دنیا مین رہکر جس طرح کے انقلابات اکثر ہوا کرتے ہین اُسی طرح کے دو خاندانی واقعات یکے بعد دیگرے لیڈی لارنس کے قیام ہندوستان کے دو آخری مہینون مین گزرے۔ پہلے تو اُنکی اکلوتی بہن مسٹرس گیگیڈی کی سنا فی آئی جو آیرلینڈ مین ایک بڑے بھاری اور محتی خاندان کی سرغنہ تھین۔ یہ خاندان کئی شادیون اور کئی نسلون کے ذریعہ سے لارنس کے خاندان سے تعلق رکھتا چلا آتا تھا۔ اسکے تھوڑے دنون کے بعد اُنکی چھوٹی بیٹی کیٹ کی شادی کرنل رینڈال کے ساتھ ہوئی۔ لوگون کو یاد ہوگا کہ وہ تریموگھاٹ اور نجف گڑھ مین جان نکلسن کے ایڈیکانگ رہے تھے اور نکلسن صاحب نے مرنے کے وقت جو اُنکی سفارش کی تھی اُسکے لحاظ سے بعد کو سر جان لارنس کے ایڈیکانگ مقرر ہوے اور اب اُنکے داماد ہونے والے تھے۔ لارنس کے خاندان مین یہ خلاف دستور بات پہلے پہل ہوئی لیکن اس صورت مین شادی کے بعد لڑکی کو اپنے باپ کے ساتھ رہنے اور تا حد امکان اپنی مان کے بدلے وائسرائے کی مہمان نوازیون کا کام کرنے کا موقع مل گیا۔ ص ۳۳۵

یہ شادی ۲۸۔جنوری ۱۸۶۶ء کو ہوئی اور ۲۵۔فروری کو لیڈی لارنس اپنی دوسری اور سب سے چھوٹی بیٹی کے ساتھ کلکتہ سے انگلستان کو روانہ ہوئین۔ اپنے بحری سفر کے اول حصہ مین نارمن میکلیوڈ اُنکے ایک نہایت ہی رفیق کا ساتھ ہوگیا۔ وہ عیسائی مشنون کے متعلق چرچ اسکاٹ لینڈ کے ڈیلگیٹ کے طور قریب قریب شاہی شان و شوکت کے ساتھ ہندوستان کا دورہ ختم کرکے کلکتہ مین آئے تھے یہان اُنکی دعوت ایک بارعام مین کی گئی تھی جسکی صدارت سر جان لارنس نے خود کی تھی۔ فیروز وہ دو دکش ہے جسپر تمام وائسرائے آئے اور اسی دودکش پر سر جان لارنس نے جو جگہ اُنکو دی تھی اُسکو اُنھون نے

بہت خوشی سے قبول کیا اُنکی سوانح عمری مین اُنکی زوجہ کے نام کی چٹھی کا مضمون مندرجۂ ذیل خلاصہ مجکو تلاش کرنے سے ملا۔

گورنر جنرل اپنے بجرہ پر سوار ہوکر فیروز دو دکش پر آئے اور دو گھنٹہ تک بڑی خوشی کے ساتھ مجھ سے باتین کرتے رہے پنجاب کا غدر ہندوستان اور دہلی وغیرہ کے سوانح اور حکومت کے متعلق اُنھون نے مجھسے بڑے بڑے دلچسپ واقعات کثرت سے بیان کیے۔ مین اُنکی نیکی کو دیکھکر بہت ہی متحیر ہوا اور جب مین نے اُنکی زوجہ اور بیٹیون سے ایک سال کی مفارقت ہونے کے وقت اُنکو روتے ہوے دیکھا تو مجکو اُنکی اور بھی محبت ہوگئی۔

سرجان لارنس کی وائسرائی کے اس آخری سال مین اُنکے اعلیٰ افسران گورنمنٹ کے مابین جو تبادلے ہوے اُنمین سے اکثر اجراے کار کے اعتبار سے نہایت مفید مطلب تھے۔ منیسی صاحب انگلستان کو واپس آئے اور اُنکی جگہ رچرڈ ٹمپل ممبر مال مقرر ہوے سرجان اسٹریچی اودھ سے طلب ہوکر کونسل کے ممبر مقرر ہوے۔ سرجان لارنس نے کہا تھا کہ مین پیش گوئی کرتا ہون کہ ان آدمیون کے آنے سے ہر طور پر کونسل مین قوت آجائیگی۔ ڈبلیو کیس سینٹن کارٹمپل کی جگہ نارن میکلیڈی مقرر ہوے اِس عہدہ پر وہ سرجان لارنس کے بعد گورنر جنرل کے زمانہ مین بڑی کامیابی حاصل کرنے والے تھے۔ میور صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی ہوے اور ڈیورنڈ صاحب کی جگہ پر جو رخصت فرلو لیکر ولایت گئے تھے نارمن صاحب آئے۔ سرہنری ڈیورنڈ ایک بڑے لائق اور اعلیٰ درجہ کے وقیع شخص تھے لیکن اُنکا مزاج ایسا تھا کہ سرکاری معاملات مین اُس مزاج کا برتاؤ مشکل سے ہوسکتا تھا اور بحیثیت فوجی ممبر کونسل اُنھون نے اسطور کی کارروائی کی کہ گویا وہ پریٹوریا کے مشہور کوتوال ٹمبیئس کی طرح سے اُس ہر ایک تدبیر کے مخالف تھے جو اُنکی پیدا کی ہوئی نہ تھی یا بہر حال جو گورنر جنرل کے پسند خاطر تھی۔ اسطور پر اُنکے جانے سے جیسا کہ اُن چٹھیون سے جو میرے آگے رکھی ہین ظاہر ہوتا ہے سرجان لارنس کو ایک بڑی بھاری مصیبت سے نجات مل گئی۔

فی الجملہ یہ سال بڑے زور و قوت سے معاملات کے جلد انجام کرنے کا تھا اور یہ صرف سالہاے سابق کی طول طویل اور مضطربانہ کوششون سے ظہور مین آیا آبپاشی کے کام جنکی تعمیر کے بارے مین سرجان لارنس نے متواتر درخواستین بھیج بھیج کر ولایت سے منظوری منگوائی تھی اور جسکی بابت پچھلے دو سال سے جانچ پرتال اور تقدمے ہو رہے تھے اب ہر ہر مقام پر سرگرمی سے جاری ہوگئے۔ ریل کی سڑکین بڑی عجلت سے بڑھنے لگین۔ کمشنران حفظان صحت جو خاص سرجان لارنس کی تحریک سے مقرر ہوے تھے اب سلطنت کے ہر ہر مقام پر شاقہ محنت کر رہے تھے۔ جدید بارکین اور قلعے تعمیر ہو رہے تھے اور اُنکی دوراندیشی کی بدولت ان تعمیرات کا خرچہ قرض کے سرمایہ سے نہین بلکہ خزانہ سے دیا جاتا تھا۔ اُنکے وائسرائی کی ایک سے زیادہ برسون مین کچھ تو اس سبب

کہ وزراے خزانہ پر جو انگلستان سے بھیجے جاتے تھے اُنکا کامل اختیار نہین تھا اور گو قحط اڑیسہ اخراجات بمبئی اور محصول افیون کے باعث جو مدات محاصل ہند مین ایک غیر یقینی رقم ہے خزانہ کی کمی آئی لیکن باوصف اسکے اور دو مقامون کے قحطون کے اور کل حکومت کا جو از سر نو انتظام ہوا باوصف اسکے اخراجات کے بھی ملک کی حالت ایسے بے نظیر طور پر شاداب رہی کہ ۱۸۵۸ء مین محاصل کی تعداد جو ۲۷۰۰۰۰۰ پونڈ تھی اب ۱۸۶۶ء مین بڑھکر ۴۹۰۰۰۰۰ پونڈ ہو لی۔ یا اِسی بات کو یون بھی کہ سکتے ہین کہ گیارہ برس کے عرصہ مین قریب قریب دوچند آمدنی ہوگئی۔ اِجِس لیجِسلیٹِف صیغہ مین بھی علی العموم مستعدی رہی اور مسودات قانون مزارعین اودہ وپنجاب جنکے بارے مین آیندہ باب مین مجکو شرح وبسط کے ساتھ کل حالات بیان کرنا ہونگے نفاذ پذیر ہوکر قوانین بنگئے۔ رخصت فرلو کے ترمیم شدہ قواعد جن سے ہندوستان کے متعہد ملازمون کے بڑے بڑے فائدے متصور تھے انگلستان کو منظوری کے لیے روانہ ہوے ایک مختصر سی لڑائی بھُوٹان کی مُونٹین کیمپین کے نام سے شروع کی گئی اور تمام کارروائیان کرنے کے بعد دو مہینہ کے اندر فتح کردی گئی تھی یعنی جسوقت اُسکا منشا پورا ہوگیا تو بغیر ایک قطرہ خون فوجی عظمت یا فوجی رونق کے لیے بہائے ہوے تمام کردی گئی۔ فی الجملہ گورنمنٹ کے پہیے ایسی تیزی اور آسانی سے چلتے رہے کہ سَر جَان لارنس کی وَائسرائی کے زمانہ مین اب تک کسی سال اُس طرح نہین چلے تھے اور جب لارڈ میؤ آغاز ۱۸۶۹ء مین داخل ہندوستان ہوے تو اُنکو ایسے نظم ونسق کی حالت مین ملک ملا کہ خاص قسم کا ایک تردد اور پسماندہ کام نہین رہ گیا تھا اور اُسکے تمام اجزا وافراد موزون ومناسب طور پر قائم تھے۔

مین اِس بات کو اُن تین چار چٹھیون کے خلاصون پر ختم کرتا ہون جنکو سَر جَان لارنس نے اپنی ملازمت کے اِس آخری سال لکھا تھا اور ایک اور ضروری تحریر بھی درج کرونگا جو اپنا بیان ختم کرنے کے بعد مجکو سر جان اِسٹریچی کے پاس سے وصول ہوئی اور جسمین اُنھون نے سَر جَان لارنس کی وَائسرائی کے حالات اپنی منقوشات ذہنی کے مطابق جمع کیے ہین۔

۱۲- مارچ ۱۸۶۸ء۔

۰۰۰۔ مین نہایت سنجیدگی سے آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اضافۂ اخراجات ہند کا مسئلہ جو انکم ٹکس لگانے سے متعلق ہے ہماری حکومت کے لیے ایک بڑا ضروری مسئلہ ہے۔ غربا پر جو بار پڑتا ہے گو وہ بظاہر کیسا ہی خفیف کیون نہ معلوم ہو لیکن پھر بھی اُنکے لیے کافی بلکہ حیثیت سے زیادہ ہو جاتا ہے اور دولتمند درجہ کے لوگون کے نزدیک جنمین ہمارے ہموطن بھی شامل ہین ایک فائٹرِنگ ہوئی جسکو وہ بخوبی بس انداز کر سکتے ہین۔ لیسنس ٹکس یا انکم ٹکس کی بابت جو نفرت ظاہر ہوئی ہے وہ درحقیقت ایک قوی ثبوت اِس بات کا ہے کہ جو ٹکس اُن لوگون پر لگایا جائیگا وہ اُنکے نہایت ہی خلاف گزریگا اُن لوگون مین

حصہ ۵۳

لفظی معنی ٹینوس ٹینجنٹ کو وہ اسود ماسہ (ترجم)

انگلستان کا بلکہ کسی سلطنت جسکی بابت ہمارے بیان کیے لال لوثن مات قریب قریب ترجم

کوئی حب الوطنی یا ہمدردی ایسی نہین ہے جو اِس نفرت کو دُور کرسکے - اصل مین تو وہ اِس بات کا دعوی کرتے ہین کہ ہم ملک مین رہینگے کامیابی حاصل کرینگے مگر سرکاری اخراجات کے متعلق ایک جبہ بھی نہ دینگے - اور اسوجہ سے مین ضرورت اِس بات کی دیکھتا ہون کہ جس تدبیر مین کوئی بڑا خرچ متصور ہو اُس سے احتراز کیا جائے -

مندرجۂ ذیل چٹھی مین اُن مشکلات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو سَر جانْ لَارِنْس کو ڈیُوْرَنْڈ صاحب کے ساتھ نباہنے مین واقع ہوئی تھین - اور جو کچھ اُنھون نے اِس چٹھی مین لکھا ہے دوسرے ممبرانِ کونسل یا اور اعلیٰ منصبداروں سے جو جملہ حالات سے بخوبی واقف تھے گفتگو کرنے کے ذریعہ سے مجکو بخوبی اُسکی تصدیق ہوگئی -

۱۳ - مارچ سنہ ۱۸۶۸ع - •

.... - مین بہت صحت سے کہہ سکتا ہون کہ سَر ہنری ڈیُوْرَنْڈ کی کونسل مین جگہ دلانے کا باعث مین ہوا تھا ... - اِسپر بھی جب سے وہ کونسل مین آئے اُنکے ہمراہ تصفیۂ معاملات مین مجکو دقتین پڑتی ہی آئین - وہ ایسے اکھڑ مزاج اور سنگلاخ طبیعت کے آدمی ہین کہ اُنکے ساتھ نباہنا ٹیڑھی کھیر ہے - اُنھون نے مسئلۂ نوعیت اراضیات اودھ مین ایسی راہ اختیار کی کہ میری ہر بات اُنکو ناپسند ہی معلوم ہوئی اور شملہ کی بحث مین قریب قریب اُنھون نے مجھپر بھی یہ الزام لگا دیا تھا کہ مین ناجائز طور پر کارروائی کرتا تھا اِسکے بعد پھر مجکو ممبرانِ کونسل کے ذاتی اخراجات کی بابت ایک مسئلہ پر غور کرنا تھا اُسمین اخبارات نے بھی کسیقدر مخالفانہ تحریرین چھاپنا شروع کین اور مبالغہ آمیز بیانات اُنمین مشتہر کیے گئے - مین نے اُس امر کو زیادہ تر ممبرانِ کونسل کے فائدے کی غرض سے اختیار کیا تھا - ایسی کوئی ایک بات بھی نہین بیان کی گئی تھی جو خاص ڈیُوْرَنْڈ صاحب کے معاملہ مین متاثر ہوتی - لیکن جو کچھ مین نے لکھا تھا اُسکے ساتھ اُنھون نے ایسا برتاؤ کیا کہ اگر بعد کو اُنھون نے اپنی تحریر واپس نہ لے لی ہوتی تو یا مجکو یا اُنکو کونسل سے ضرور علحدہ ہونا پڑتا - اُسوقت سے مخالفت ایسی بڑھ گئی ہے کہ ویسی کبھی نہ رہی ہوگی - مین کئی برس سے سَر ہنری ڈیُوْرَنْڈ کو جانتا آیا اور دل سے اُنکی لیاقت اور چال چلن کا اعزاز کرتا ہون لیکن جب تک وہ اپنی سمجھ اور تحریر مین کوئی لگام نہ دینگے اُسوقت تک سرکاری مقاصد کو خواہ مخواہ نقصان پہونچا کریگا - مجکو بیشک بڑا افسوس معلوم ہوتا ہے کہ فی الواقع اُنکو کوئی نقصان پہونچاؤن - مین صرف اِس بات کا مستدعی ہون کہ جیسا اِسوقت سرکاری افسرون کے تذکرہ کا موقع ہے ایسے موقع پر اِس بات کا اشارہ کردینگے کہ وہ اپنے فرائض منصبی کا خیال کرین - اگر یہ بات اِنگلستانْ مین ضرور ہے بلکہ مین کہہ سکتا ہون کہ مہذب دنیا کے تمام ملکون کے لیے ضرور ہے کہ ممبرانِ گورنمنٹ گورنمنٹ کے ساتھ ملکر کام کرین تو ہمارے ہندوستان کی حالت کسقدر زیادہ اُس امر کی مقتضی تھی -

ذیل مین ایک ضروری راے ظاہر کی جاتی ہے اور وہ ایسی ہے کہ اگر اُسکی پیروی کی جاتی تو بہت ہی مناسب ہوتا -

۴-اپریل-

. . . . مجکو اِس امر کا کُلّی تقین ہے کہ ہندوستان مین ہماری حکومت کے ہر دل عزیز ہونے کی اِس سے بڑھکر اور کسی بات کی ترغیب نہوگی کہ ہم ملک کے قدیم علاقون کو قائم رکھین اور سواے شاذ حالت کے بعلت بقایاے مالگزاری انکو نیلام نہونے دین- غدر مین سب سے بڑھکر اسی بات کی شکایت پیش کی گئی تھی کہ ممالک مغربی و شمالی مین بعلت بقایاے مالگزاری سرکار اور اِس سے بھی بڑھکر اکثر بعلت اجراے ڈگریات عدالت دیوانی ایسے نیلام عمل مین آتے تھے- پنجاب مین ہم نے اِس قسم کے نیلامون کو بہت کم جائز رکھا اور وہی قاعدہ زیادہ تر ملک متوسط اور اودھ مین جائز رکھا گیا-

سر جان لارنس جیساکہ اُنکی تمام سوانح عمری سے ظاہر ہے ہمارے ہموطنون کی اولوالعزمی اور کوشش سے بڑی ہمدردی رکھتے تھے لیکن مندرجہ ذیل چٹھی سے ظاہر ہے کہ وہ بحیثیت فرمانروا اُن تدابیر اجراے سڑک وغیرہ کے متعلق ہمیشہ کس راہ کو اختیار کرتے رہے جنمین خود مسافر کے حق مین خوف اور ملک کے حق مین خطرا اور ربلے انتہا اخراجات اور غیر منصفانہ جنگ کی پیچیدگیان لاحق ہوتی ہین- ہیوارڈ صاحب کا جو افسوسناک نتیجہ ہوا (گو اُس سے کسی طرح اُس قسم کی تدبیرون پر الزام نہین عائد ہوتا ہے) اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ سر جان لارنس نے سرکاری طور پر جو اُس مین حوصلہ نہین دلایا تھا تو اپنی ذمہ داری منصب کے اعتبار سے وہ برسر صواب تھے-

۷-جولائی-

مین یہ بہت قوی راے رکھتا ہون کہ مسٹر ہیوارڈ یا اور کسی یوروپین کو ہماری سرحدات کی طرف سے وسط ایشیا مین جانے کی اجازت دینا ایک بڑی بھاری غلطی ہے مین یقین کرتا ہون کہ درۂ سوات اور درۂ چترال کی جانب سے جو راستہ گیا ہے وہ سب راستون سے زیادہ خطرناک ہے مین نہین سمجھتا کہ یوروپین یا بلکہ اینگلوانڈین ایسے بھیس مین اُدھر سے گذر سکتا ہو کہ کسی شخص کو کچھ معلوم نہونے پائے- وہ پشاور تک نہ پہونچنے پائیگا کہ یقینی طور پر اُسکے عزائم کی خبر پہونچ جائیگی- اگر اچانک اُسپر کوئی سانحہ گذرا تو ہمکو آخر مین مشکل پڑیگی گو سر ہنری راولنسن اِسکے خلاف کچھ ہی کیون نکہین- اگر ہم مسٹر ہیوارڈ کو قسمت آزمائی کرنے کی اجازت دیتے ہین تو خاص ہمارے افسرون سے کسی شخص کے ایسی ہی اولوالعزمی ظاہر کرنے پر کس اصول سے ہم اُسکو روک سکین گے- اور یہی وجہ ہے جس سے ہم کہتے ہین کہ اِس بارے مین مشکلات لاحق ہین- موجودہ شرطون اور قیدون مین ہم ہرگز کسی امر سے سہولت پیدا کرنے کی طرف راغب نہونگے سواے اِسکے کہ آپ کی جانب سے کوئی قطعی حکم پائین- مجکو شبہہ ہے کہ سر ہنری راولنسن کو ہماری مغربی سرحدی اقوام کا مطلق ذاتی تجربہ نہین ہے- اور وہ نہین جانتے ہین کہ یہ جرگے کس درجہ یوروپینون سے عناد رکھتے ہین . . . - مسئلہ مسقط اور زنجبار کے متعلق بالتفصیل ہم آپ کو تحریر کر چکے ہین- ہم سب لوگون کی راے ہے کہ زنجبار کو فارن آفس (یعنی انگلش فارن آفس) کے حوالہ کر دینا ایک بڑی بھاری غلطی ہے- مسقط کا موجودہ مرزبان ایک کمبخت شخص ہے

لیکن ایک حد تک ہمکو اُسکی اعانت کرنے مین فائدہ متصور ہے۔ وہ فائدہ یہی ہے کہ اُس مقام کے بحیرون مین امن و امان قائم رہے اور پھر بحری ڈاکہ زنی شروع نہو جائے اور پچھلے پچاس برس کے اندر جو کام ہوا ہے وہ نہ کرنے کے برابر نہو جائے۔ ص ۵۰۳ ہماری ناموری اور ہمارا فرض منصبی اسی امر کا مقتضی ہے۔ اگر ہم کوشش نہ کرتے تو اُن ممالک سے ہندوستان کی جو تجارت جاری تھی وہ اب تک کب کی برباد ہو گئی ہوتی۔ محکمہ بحری ہند کا شکست کرنا ایک بڑی بھاری غلطی تھی۔ مناسب طریقہ یہ تھا[1] کہ جن باتون کی اُسمین افراط و تفریط ہو گئی تھی اُنمین تخفیف کر دی جاتی۔ اب یہی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ایک اوسط درجہ حساب سے وہ پھر جاری کیا جائے . . . . ۔ آیرلینڈ کے کلیسا کا مجکو بڑا افسوس ہے جسکی تباہی میرے قیاس مین یقینی معلوم ہوتی ہے۔ مین اُسکی بے اعتدالیون اور عیبون کا مقر ہون اور جب دیکھونگا کہ اُسکی اصلاح ہو گئی ہے تو مجکو بہت خوشی ہو گی۔ لیکن مجکو ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکی بربادی مین ایک بڑی مصیبت کے واقع ہونے کا احتمال ہے۔ گو مین نے اپنی زندگی کے اسقدر ایّام ہندوستان مین صرف کیے لیکن آیرلینڈ کے حالات بھی مجکو بہت کچھ معلوم ہین۔ اور مجکو ہمیشہ اِس بات پر حیرت ہوتی ہے کہ ناراضی اصل مین مساوی تقسیم اراضیات کے باعث سے واقع ہوئی۔ وہ رعایا کبھی خوش اور خیرخواہ نہین رہ سکتی ہے جسکے لیے وجہ معیشت کا عمدہ ذریعہ باقی نہ رکھا گیا ہو۔ گو آیرلینڈ ایک چھوٹا ملک ہے مگر اُسکی حالت بھی وہی ہے جو ہندوستان کی ہے۔ زراعت وہان کے لوگون کا خاص پیشہ ہے اور اسیوجہ سے عام رعایا مفلس ہو گئی ہے۔

مندرجۂ ذیل چٹھی کے بحث سے ظاہر ہوتا ہے کہ خاتمہ کی ابتدا شروع ہو گئی تھی۔

۲۷۔ جولائی۔

مین بیشک اِس تجویز کو دل سے پسند کرتا ہون کہ جب تک ضرورت ہو اُسوقت تک لارڈ میو ہندوستان کے جدید گورنر جنرل مقرر رکھے جائین۔ مین اُنکے راستہ کے صاف کرنے مین جہان تک مجھسے ممکن ہے کوشش کرونگا۔ اور جسوقت میرے اُنکے ملاقات ہو گی تو مین فوراً ہندوستان کے نامبرآوردہ اشخاص کی نسبت جنکو اُنسے سابقہ پڑیگا اپنی راے ظاہر کر دونگا۔ خاص خاص امور کے بارے مین جنکی جانب اُنکو فوراً توجہ کرنا پڑیگی مین بتائے دیتا ہون کہ جو خط کتابت انگلستان مین مندرجۂ ذیل امور کے متعلق اُنکو بہم پہونچ سکے اُسکا مطالعہ کرین۔

(۱) گورنمنٹ ہند کا تعلق مختلف لوکل گورنمنٹون سے۔

(۲) ریلون کی توسیع اور اُنکا عام انتظام۔

(۳) مسئلہ وسط ایشیا۔

(۴) کاشتکاران نیل اور مزارعین بنگال و بہار کے باہمی تعلقات۔

---

[1] اسکو لارڈ کیننگ نے غدر کے بعد انجام کیا۔ عبارت ہذا کیننگ صاحب کی بڑھائی ہوئی ہے۔

(۵) کاشتکاران چائے اور آسام اور کچھار کے قلیون کے باہمی تعلقات مع جمیع امور متعلقہ۔

(۶) موجودہ انتظام دیسی افواج ہند کے متعلق امور علی الخصوص یہ امر کہ ہر ایک رجمنٹ مین کتنے انگلش افسرون کو رہنا چاہیے۔

(۷) خلیج فارس اور بحیرۂ ہند کے لیے خاص خاص مقامی بحری محکمہ جات۔

(۸) برٹش گورنمنٹ اور ایران مسقط اور زنجبار وغیرہ کے باہمی تعلقات اُن امور کے متعلق جو ہندوستان کے مقاصد سے سروکار رکھتے ہین۔

(۹) مجوزہ تدبیر اجتماع خزائن ہند۔

یہ مختلف امور نہایت ضروری ہین جنکی بابت مجکو اضطراب ہے کہ لارڈ میئو کو فوراً لحاظ کرنا ہوگا اور بیشک یہ نہایت سودمند ہوگا اگر ان سب باتون کے متعلق وہ آپ سے گفتگو کرتے آئین۔

لارڈ میئو کی نامزدگی اور اُنکے ہندوستان مین پہونچنے کے مابین جو تھوڑا سا زمانہ گزرا تھا اسکو رسے اُس زمانہ مین کام کرنے کی ایک بہت عمدہ فہرست تیار ہوگئی۔ اسکے بعد کی چٹھی سے ظاہر ہوتا ہے کہ افغانستان مین عرصہ سے جو خانہ جنگیان ہورہی تھین آخر کو اب اُنکے خاتمہ کا زمانہ آنے لگا تھا۔ اور اس قضیہ سے علحدہ رہنے مین جو خوش نتیجے سرجان لارنس اب تک دکھلاتے آئے تھے وہ بلا خطرہ اور بلا اختلاف اور طریقون سے ثابت کی جا سکتی ہے۔

شملہ ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۶۸ع

پیارے سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ۔ مین نے دیسی ایجنٹ مقیم کابل کی اطلاع کے لیے لکھا کہ یعنی بنام ہدایت کی ہے کہ اگر امیر شیر علی مجھسے راولپنڈی یا پشاور مین بھی ملاقات کرنا چاہین تو مین وہان خوشی سے جاکر اُنکی ملاقات کرونگا۔ چونکہ ہم نے اُنکو کسیقدر روپیہ اور ہتھیارون سے مدد دینے کی قطعی تجویز کی ہے تو اس سے وہ خوش ہوجائینگے۔ اگرچہ اسمین شک نہین کہ وہ ہم سے اپنی جنگون اور محافظت کی تدبیرون مین شرکت کے خواستگار ہونگے۔ میری راے ہے کہ جو کچھ ہم اُنکو دین وہ ایک سالانہ وظیفہ کے طور پر ہو اور وہ وظیفہ بتاکید تمام اس بات پر منحصر رکھا جائے کہ ہمکو اُنکی طرف سے اطمینان رہے کہ امیر کا چال چلن ہمارے ساتھ اچھا رہیگا اور جو عہد و پیمان ہمارے اُنکے مابین ہو اُسپر قائم رہینگے۔ مین نے تاکید کی قید اس سبب سے لگائی ہے کہ کل افغانون کا خاصہ یہی ہے کہ جو کچھ وہ پائین ہم لوگون سے لین اور اُسکے بدلے مین جہان تک اُن سے ممکن ہو ہمارے ساتھ کوئی سلوک نہ کرین۔ اس مین شک نہین ہے کہ میرے نزدیک اُن سے کسی ایسے امر کی استدعا کرنا نہ چاہیے جو غیر واجبی ہو۔ بےشک اُن سے ہمکو سواے اس بات کے اور کسی امر کے لیے متقاضی ہونا ضرور نہین ہے کہ جس جس مقام پر اُنکا علاقہ ہماری سرحد کے متصل یا قریب ہو وہان وہ اپنی رعایا کو امن و امان سے رکھین اور ہم سے دوستانہ تعلقات صدق دل سے قائم رکھین۔ ایک تو اس ضروری امر اور دوسرے

میری تو اِس خواہش سے کہ جبتک یہ موجودہ سرحدی دقتین ہزارہ مین واقع ہین اُسوقت تک کمانڈر اِنچیف کے قریب رہین اور پنجاب سے بہت دور نہونے پاوُین مانع اِس امر کی ہوگی کہ مین کلکتہ کو اُسقدر جلد جاوُن جسقدر عجلت کے ساتھ اِن ضرورتون کے نہونے کی حالت مین مین وہان جاتا۔

جنگ کوہ اسود جو ناشدنی جنگ بھوٹان کی طرح اُسکے مطالب کے حاصل ہونے مین سَر جان لارنس کے حکم سے ختم کردی گئی تھی معمولی شکایتون کی باعث ہوئی کہ اُس سبب فوجی سطوت مین نقصان واقع ہوا۔

شملہ ۲۴-اکتوبر سنہ ۱۸۶۸ء۔

اخبارات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے افسرون کو جیساکہ وہ سمجھتے ہین جنگ کوہ اسود کے ذلیل نتیجون سے بڑا قلق ہوا- جو فوج اِس مہم مین روانہ ہوئی تھی شاید وہ ضرورت سے زیادہ تھی اور اُسنے جرگون کو مقابلہ سے باز رکھا- جنرل بھی خبردار تھے لیکن مین اِس بات کو قرین مصلحت یا جائز نہین سمجھا کہ جس امر کی اُنھون نے استدعا کی تھی اور جسکو کمانڈر اِنچیف منظور کرنا چاہتے تھے اُس سے انکار کرتا اور نہ یہی امر قرین مصلحت تھا کہ ہم ایک دوسری جنگ انبیلا کے خطرہ مین اپنے کو پھنساتے- افسر لوگ کسیقدر ناعاقبت اندیش ہین وہ لڑنے کی خواہش ظاہر کرتے ہین اور اِس بات کا خیال نہین کرتے کہ ایسے موقعون علی الخصوص کوہستان کی لڑائیون مین کسقدر صرف پڑتا ہے- باینہمہ مجکو اِس بات مین صفحہ ۳۰ شبہہ نہین ہے کہ اِس مہم سے بہت کچھ فائدہ حاصل ہوگا اور غالباً اُس سے کوہ اسود اور اُسکے قرب و جوار کے جرگے کچھ برسون تک امن و امان سے رہینگے۔

ماہ دسمبر مین کنسرویٹو جلسۂ وزرا نے استعفا دیا اور سَر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ کی جگہ ڈیوک آف آرجل مقرر ہوئے سَر جان لارنس کسی فرقہ کے طرفدار نہ تھے- وہ ہمیشہ ترقی تہذیب کے طرفدار رہے لیکن یکے بعد دیگرے لبرل یا کنسرویٹو جو سکرٹری آف اِسٹیٹ مقرر ہوا ہر ایک نے علی التساوی اُنپر بھروسہ کیا- اور اُس زمانہ مین خوش قسمتی سے ہندوستان اِنگلش ملکی فرقون کے جھگڑون سے قریب قریب پاک رہا- سَر جان لارنس سَر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ کو لکھتے ہین کہ۔

کلکتہ ۱۵-دسمبر۔

اسوقت مین اِس امر کے شکریہ کی یہ چٹھی لکھتا ہون کہ آپ نے ہمیشہ میرے ساتھ اخلاق و محبت کا برتاوُ کیا اور مجکو امید ہے کہ جسوقت مین اِنگلستان کو واپس آوُنگا تو ہم لوگون مین ذاتی ملاقات ہو جائیگی۔

نئے سکرٹری آف اِسٹیٹ کو وہ لکھتے ہین۔

کلکتہ ۲۵-دسمبر سنہ ۱۸۶۸ء۔

میرے پیارے ڈیوک آف آرجل- مجکو آپ کی دوستانہ تاربرقی کی بابت آپ کا شکریہ ادا کرنا لازم ہے- مجکو اِس بات کا

بڑا افسوس رہیگا کہ آپکے اختیار حاصل کرنے کے بعد اسقدر جلد مین ہندوستان چھوڑتا ہون لیکن میری حالت تندرستی سے بہت دُور ہے اور اسوقت بالکل مجبور ہو کر مین نے کام چھوڑا ہے۔ مین دماغی عارضے مین سخت مبتلا ہون۔

مین اس بات کو سرجان اسٹریچی کی ایک وقیع اور حیرت انگیز چھٹی کے خلاصہ پر ختم کرتا ہون۔ جو لوگ اسوقت زندہ ہین اُنمین سے معدودے چند ہی اشخاص ایسے ہونگے جو سرجان لارنس کی وائسرائی کے بابت مستند حالات بیان کرنے کے زیادہ مجاز ہونگے۔

وِلا اسپنولا واقع فلارنس ۱۹ جنوری ۱۸۸۳ء۔

آپ کی خواہش کے مطابق لارڈ لارنس اور اُنکی کارروائیون کے متعلق مین چند باتین اپنی یاد سے لکھکر آپکو بھیجتا ہون۔ بدقسمتی سے یہان میرے پاس کسی قسم کی کتابین یا تحریرات نہین ہین اور مجکو بالکل اپنی قوت حافظہ ہی پر بھروسہ کرنا پڑیگا اور مجکو اندیشہ ہے کہ اسوجہ سے میری چھٹی مین زیادہ تر ایسے واقعات ہونگے جو آپ کے بکارآمد نہونگے۔

مین نے لارڈ لارنس کو وائسرائے ہونے کے پیشتر کبھی نہین دیکھا تھا میری ملازمت کا ابتدائی حصہ ممالک مغربی وشمالی مین صرف ہوا تھا جہان سے وہ پنجاب کو چلے گئے تھے۔ لہذا مین اپنے ذاتی علم کے ذریعہ سے اُنکی سوانح عمری کے سب سے زیادہ ضروری حصہ کے حالات آپ کو نہین بتاسکتا ہون جس سے خواہ مخواہ آپ کی کتاب کو زیادہ تر سروکار ہوگا۔

جب وہ وائسرائے تھے تو اُسوقت مجکو اُنسے بہت تقرب تھا لیکن اُنکی وائسرائی کا زمانہ نہ تو جوش انگیز ملکی سانحون سے ممتاز ہوا اور نہ ایسی بات کا کوئی بڑا موقع آیا کہ جو خاص خاص اوصاف اُن مین موجود تھے اُنکا کچھ ظہور ہوتا۔ بہت سے مسائل نہایت ہی اہم پیدا ہوے لیکن زیادہ تر وہ اندرونی انتظام سے تعلق رکھتے تھے مفصل تواریخ انگلش شائقین زیادہ لطف سے نہ پڑھینگے۔

باینہمہ اگر یہ خیال کیا جائے کہ لارڈ لارنس کی وائسرائی کے زمانہ مین چونکہ کوئی بڑا سانحہ واقع نہین ہوا اسواسطے وہ چندان وقیع نہین ہے تو یہ بڑی بھاری غلطی ہوگی۔ اُنھون نے ہندوستان کی حکومت ایک ایسے وقت اختیار کی تھی جب ایک نہایت ہی ضروری اور مشکل وقت تھا۔ ۱۸۵۷ء کے بلوون نے انتظام ملک کی کل بنیادون کو جڑ سے ہلا دیا تھا اور جو ضرب اس سہمناک انقلاب سے پڑی تھی وہ بخوبی رفع نہین ہوئی تھی۔ لارڈ لارنس کے انتظام کی خاص خاص باتون کے متعلق اُسوقت تک کوئی صحیح رائے ہرگز نہین قائم ہوسکتی ہے جب تک بوضاحت یہ نہ دریافت کرلیا جائے کہ جسوقت وہ وائسرائے مقرر ہوے تھے اُسوقت صورت معاملات کیا تھی۔ میرے بھائی جنرل اسٹریچی نے فی الحال جو کتاب چھپوائی ہے اُسمین مین نے اس امر کے اجمالی حالات ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ بیس برس پیشتر ہندوستان کیا تھا اور حال مین کون سے بڑے بڑے تبادلے عمل مین آئے اور شاید آپ مجکو اُسمین سے مندرجۂ ذیل مطالب محول کرنے کی اجازت دینگے کیونکہ لارڈ لارنس کی حکومت کے اصل حال کو صحیح صحیح سمجھنے کے لیے

جو واقعات مجکو ضروری معلوم ہوتے ہین اُنکو مین اِس عبارت سے بہتر اور کسی عبارت مین نہین بیان کرسکتا ہون -

۱۸۵۷ء کے بلوہ کے قبل بھی تبادلون مین بڑی بڑی ترقیان ہوئی تھین اُس انقلاب کے بعد جس سے کچھ دنون تک ہندوستان کے ایک بڑے حصہ مین ہماری حکومت قریب قریب بالکل جاتی رہی تھی تبادلے نہایت ہی عجلت سے عمل مین آتے تھے - ہزارہا انگلش شخص (صرف سپاہی نہین بلکہ ہر ایک درجہ کے اِنگلش لوگ) ہندوستان مین آکر بھٹ پڑے تھے - دس ہزارہا تین ایسی چاہی جاتی تھین جو ہندوستان مین نہین تھین لیکن یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اُنکا ہوجانا ضروری ہے - تمام ملک مین ریلون ٹیلگرافون سڑکون اور پُلون کی تعمیر لازمی تھی رعایا کو بھوکون مرنے سے بچانے کے لیے نہرون کا جاری کرنا ضروریات سے تھا - بارکون کا ایک بڑی بھاری یُوروپین فوج کے لیے بننا ضروری ہی تھا اور حفظان صحت کی ہر ایک تدبیر جس سے فوج کو فائدہ ہوسکتا اُسکی تعمیل بھی لازمی تھی کیونکہ ہم اِس بات کو پسند نہین کرسکتے تھے کہ پُرانے دستور کے موافق ہم اپنی فوج کے لوگون کو بھیڑون کے گلّے کی طرح مرجانے دیتے المختصر اِس زمانہ کے بڑے مہذب ملکون مین انتظام کے متعلق جن جن باتون کی ضرورت ہوتی ہے اُن سب کا سامان کرنا ضرور تھا - یہ قول کچھ امور سلطنت ہی کے بارے مین صادق نہین آتا ہے - سِنٹرل گورنمنٹ پر اصلاح کی جن جن باتون کا تقاضا تھا اُسی طرح سے ملک کے ہر شہر اور ضلع مین بھی اصلاح کی حاجت تھی - مثلاً مقابلہ کیا جائے کہ بیس برس پیشتر کلکتہ کی کیا حالت تھی اور اب کیا حالت ہے یہ شہر جو برٹش ہند کی دار السلطنت ہے ایک نہایت عمدہ مقیاس اِس بات کا ہے کہ ہندوستان کے دوسرے مقامات کی حالت کیا ہے - اس شہر کا خس وخاشاک نہایت ہی خوفناک گڑھیون مین عین شہر کے اندر سڑا کرتا تھا یا دریاے ہُگلی مین پھینکدیا جاتا تھا اور جوار بھاٹا کے ساتھ بہ بہ کر آیا جایا کرتا تھا - فیصدی ۹۰ باشندگان شہر کو صاف پانی نصیب نہین ہوتا تھا - وہ یا تو دریا کا کثیف پانی پیتے تھے جسمین ہر قسم کی گندگی جو تصور مین آسکتی ہے شامل رہتی تھی یا اور بھی کثیف پانی اوتھلے تالابون کا استعمال کرتے تھے - دریا جو ہزارہا اشخاص کی سیرابی کا سرچشمہ تھا اُسمین صرف معمولی کثافت ہی کی چیزین نہین پڑتی تھین بلکہ وہ شہر کا قبرستان بھی تھا - مجکو یاد نہین ہے کہ ہر سال کتنی ہزار لاشین دریا مین چھوڑی جاتی تھین اور کتنی سو لاشین گورنمنٹ اسپتالون اور جیلخانون کی ڈالی جاتی تھین - کیونکہ یہ دستور صرف غربا اور جہلا ہی مین نہین مروّج تھے افسران گورنمنٹ اور مینونسپلٹی بھی ایک امر واجبی کے طور پر اُسکی اجازت دیتے اور پیروی کرتے تھے - مجکو وہ کیفیتین یاد ہین جو اُن دنون مین بمقام کلکتہ اسپتالون جیلخانون بازارون مذابح اور شاہراہون پر دیکھی جاتی تھین - شہر کی نسبت جو یہ عبارت استعمال کی جاتی تھی کہ مہذب باشندون کی بود و باش کے قابل وہ ہرگز نہین ہے اُسمین ذرا بھی شبہہ نہین ہے - یوروپ مین ایسے شہر شاذ و نادر ہی ہونگے جنسے کلکتہ کے عمدہ ترین محلون کو مقابلہ کرنے مین کوئی باک ہو اور دنیا مین مشکل سے ایسا کوئی شہر نکل سکتا ہے جسنے کلکتہ سے بڑھکر حیرت انگیز طریقہ سے ترقی کی ہو . . . . - اِسی زمانہ مین شاہی کمیشن نے جو افواج ہند کی تندرستی کی کیفیت دریافت کرنے پر مقرر ہوئی تھی یہ تجویز کیا

کہ خراب اور ناکافی مکانات بارک کی وجہ اور حفظان صحت کی ہر ایک تدبیر کی لاپروائی سے ہمارے ہزارہا سپاہیون کی جانین تلف ہوگئین اور ہوتی جاتی ہین پھر اسی طرح گورنمنٹ سے کہا گیا اور ہندوستان کے بہت سے حصون مین فی الواقع یہ صحیح بات تھی کہ جیلخانون مین ناکافی مکانات کی وجہ سے قیدی لوگ ایک خوفناک تعداد سے مرتے جاتے تھے اور عدالتہاے انصاف کی ضروری کارروائیون کا نتیجہ وہ ہوتا تھا جو سراسر انسانی ہمدردی کے خلاف تھا۔ اسطور پر مہذب زندگی اور اُس موجودہ انتظام کی ضرورت واقع ہوئی جو اب عمل مین لانے کے قابل تھا اور پہلے پہل زیادہ تر وہ چند ہی سال کے عرصہ مین اتمام کو پہونچا۔ یہ بیانات سڑکون اور ریلون نہرون اور بارکون اور شہرون کی صفائی ہی وغیرہ پر صادق نہین آتے کیونکہ ترمیم انتظام کا تقاضا اسقدر سخت تھا کہ اگر یہ کہا جائے کہ ملازمت کی تمام شاخون مین ازسرنو انتظام ہوا تھا تو یہ کہنا کچھ مبالغہ نہین ہے۔ مثلاً محکمہ پولیس جو تمام ہندوستان مین خراب تھا وہ بالکل جدید بنیاد پر قائم کیا گیا۔ جوڈیشل عہدون اور آئین جن قوانین کی عملدرآمد ہوتی تھی اُن قوانین مین اسی طرح کی کثرت سے تبدیلی بحالی ہوئی۔ لارڈ لارنس نے جب وہ وائسراے تھے تو بیان کیا تھا
ص ۳۴۵ کہ دیسی ججون کو جو ناکافی مشاہرے دیے جاتے ہین اور اعلیٰ افسران عدالت کی جو کم تنخواہین مقرر ہین یہ سرکار کے حق مین ایک بڑی ذلت کی بات ہے۔ کیونکہ انمین سے اکثر اشخاص اُس سے بھی کم تنخواہ پاتے تھے جو ہندوستان کے اکثر حصون مین اعلیٰ درجہ کے معمار اور نجار مہینہ مین پیدا کرتے ہین ایسی حالت مین ممکن نہین تھا کہ ایمانداری اور عمدگی سے انصاف ہوسکتا۔

عوام الناس کے فائدہ کے متعلق اخلاقی اور ملکی جن جن امور کی اصلاح کی ضرورت ہوئی تھی اُسکی مخالفت نہین کی جاسکتی تھی۔ ہر حالت مین نہایت کامل طریقہ سے اور تاحدامکان نہایت ہی قلیل زمانہ مین اِن سب باتون کا بندوبست کرنا ضرور تھا۔ اسمین شک نہین کہ ایسے لوگ بھی تھے جنکا خیال اور بیان یہ تھا کہ اِن ضروریات مین لکھوکھا روپیہ کا خرچ تھا اور اُنکے رفع کرنے مین دشواری اور بربادی متصور تھی خوش قسمتی سے گورنمنٹ ہند نے کچھ اور ہی تجویز کیا شاید بہت بہتر ہوتا اگر بعض اصلاحون کے متعلق جو عمل مین آئی تھین بتدریج کام جاری ہوتا۔ لیکن یہ خطا منجر بصواب تھی۔ جو کام اختیار کیا گیا تھا اُس سے بڑھکر یا اُس سے زیادہ قابل تعریف کام کسی ملک مین کبھی خیال نہ کیا گیا ہوگا اور ہندوستان کے انگلش اشخاص نے بہت کچھ پچیس برس کے اندر اُسکو ختم کیا اور وہ اب تک جاری ہے۔ . . . جسقدر کام ہوا وہ بھی بےحساب ہوا۔ انگلستان کی حالت جو اِس زمانہ مین ہے ملکہ اَین کے زمانہ سے بہ نسبت اُسکے ہرگز زیادہ نہ بدلی ہوگی جس طرح لارڈ ڈلہوزی کے زمانہ مین ہندوستان کی حالت لارڈ الِنبرا کے زمانہ سے بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ تمام ملک مین سڑکون کا جال بندھگیا تمام دشوار گزار دریاؤن پر پل بن گئے . . . ۹۰۰۰ میل ریلوے اور ۲۰۰۰۰ میل ٹیلیگراف تیار ہوگیا۔ ۸۰ لاکھ ایکڑ زمین کی آبپاشی ہوتی ہے اور اِن سب کامون مین بیس برس سے کچھ ہی زیادہ مدت کے اندر ڈیڑھ ارب روپیہ صرف کیا۔ ہمارے سپاہیون کی بارکین جیسی اسوقت ہین شاید وہ تمام دنیا کی بارکون سے بہتر ہونگی بیس برس پیشتر ہیضہ کے گھر کہلاتے تھے اب وہی برٹش سلطنت کے سب سے عمدہ شہرون مین جو صحت کے اعتبار سے مشہور ہین

شمار کیے جاتے ہین اور پہلے فوج مین جس حساب سے لوگ مرتے تھے اب اُسکے نصف بھی نہین مرتے ہین۔ جیلخانون اور قیدیون کے حفظان صحت کے متعلق جو تدبیرین ہوئی ہین وہ بھی ایسی نہین ہین جو نمودار نہون۔ شہر اور قصبات کی حالت بیشتر کی نسبت اب کہین بدل گئی ہے۔ اِن سب چیزون اور اسی طرح کی اور ملکی اصلاحون کے ساتھ جیسے ترقی تجارت اجراے جدید کارہاے صحت اور حرفت ترقی دولت سرکاری انتظام کی ہر ایک شاخ مین بھی تغیر و تبدل ہوا۔ قوانین کے مجموعے بھی مرتب اور ترمیم اور آسان کیے گئے یہان تک کہ دنیا اُنپر حیرت کرنے لگی۔ عدالتہاے انصاف اور پولیس مین انقلاب آگیا تھا اور گو درجۂ تکمیل کو پہونچنے سے اُنکی حالت اب بھی کیسی ہی بعید کیون نہو لیکن ہندوستان مین جان و مال کی حفاظت اور ایمانداری سے عمل گستری کا ایسا محفوظ بندوبست ہوگیا کہ کبھی سُننے اور دیکھنے مین نہ آیا ہوگا۔ تمام ہندوستان مین مدرسے شفاخانے اور دواخانے قائم کرتے آئے ہین باشندگان ہند کی نسبت اُن کے خاص ملک کی حکومت مین ایک بڑے حصہ تک اُنکی شرکت تسلیم کی گئی ہے۔ میونسپل کمیٹیان جو پولیٹکل تعلیم کی اول عملی تدبیر ہے برٹش ہند کے تمام بڑے بڑے شہرون مین قائم ہوگئین۔ اور ایک کرور بیس لاکھ سے زیادہ آدمی اِن میونسپلٹیون کی حدود مین رہتے ہین۔ جو تبادلے اسطور سے عمل مین آئے ہین اُنکی فہرست کو اور زیادہ طول دینے کی کچھ حاجت نہین ہے۔ لیکن اس بیان کا یہ بھی ایک بڑا ضروری جزو ہے کہ اِس تمام کام کا انجام اور اِس کُل روپیہ کا خرچ جس سے ایک بیحساب درجہ تک باشندگان ہند کی دولت اور آسایش کو ترقی ہوئی ہے اسطور پر ہوا کہ جو ٹکس کا بار اصل مین تھا اُسمین کچھ اضافہ نہین ہوا''۔

ص ۳۴۴

جس کتاب سے یہ مطالب اخذ کرکے یہان درج کیے گئے ہین اُسمین بعض خاص وجوہات سے اس بات کا قصد نہین کیا گیا کہ جن لوگون کے سبب سے یہ بڑے بڑے نتیجے حاصل ہوے تھے اُنمین سے ہر شخص کی تعریف اُن کامون کی بابت فرداً فرداً بیان کی جائے۔ لیکن اِن تعریف کے حصون مین لارڈ لارنس کا حصہ سب سے بڑا ہے۔ بلوون کے فرو ہونے کے بعد لارڈ کیننگ اصلاح کے متعلق زیادہ کارروائی نہ کرسکے اور لارڈ اِلجن کی مختصر وائسرائی کے زمانہ مین بھی کچھ زیادہ کام نہین ہوا یہ امر بالکل خالی از مبالغہ ہے کہ جسوقت لارڈ لارنس وائسراے مقرر ہوے تو نصف سے زیادہ ہندوستان مین تمام سرکاری عہدون کے متعلق کم و بیش از سرنو انتظام کرنا پڑا یا اُسکی اصلاح کی ضرورت ہوئی۔ اُنھون نے انتظام ملک کو کسیقدر ازپا افتادہ حالت مین پایا۔ بہت سے ضروری مسائل کی تجویز کے لیے بڑے بڑے وسائل جمع کیے گئے لیکن ایسا کوئی مسئلہ نہین تھا جو ایک مضبوط شخص کے واسطے ملتوی یا موقوف نہ رکھا ہوا تھا جو اُسکی تکمیل کرتا۔ ہندوستان کے لیے یہ بڑی خوش قسمتی کی بات تھی کہ ایسے وقت مین اُسکا وائسراے ایک ایسا شخص مقرر ہوا جو صرف زور آور ہی نہین تھا بلکہ ملک اور اُسکی ضروریات کے حالات سے بذات خاص کامل واقفیت رکھتا تھا۔ انتظام کے ہر ہر جزو و نکات سے واقف رہا تھا اور جن جن نقائص کی اصلاح کی ضرورت تھی اُنکو اُسنے بخوبی تمام دریافت کرلیا۔ لارڈ لارنس نے ہر مقام پر

اُس بات کی بابت جسکی ہر مقام پر ضرورت تھی زور دیا (اور مین جانتا ہون کہ اُنکی وائیسرائی کے زمانہ کی یہ نہایت نمودار بات ہے اُنھون نے ہر ہر محکمہ مین ہل چل مچادی اور اِس بات پر اصرار کیا کہ اسکا انتظام درست رکھا جائے اُنھون نے ہر مقام کی کل کو حرکت دے دی وہ متقاضی ہوے کہ جو غفلت اور لاپروائی اب تک ہوتی آئی ہے وہ متروک کی جائے اور اُنھون نے اِس بات پر زور دیا کہ جن جن بڑی بڑی اصلاحون کی بابت اب تک توہمات کیے جاتے تھے اُنکی درحقیقت تعمیل کی جائے۔

یہ جو کچھ انتظام ہوا وہ بجنسہ مثل اُس صوبہ کے تھا جسپر بحیثیت چیف کمشنر و لفٹنٹ گورنر اُنھون نے خود عرصہ تک حکومت کی تھی۔ اور اِس امر سے اُنکے خاص انتظام سابق کی عمدگی کا یہ ثبوت قطعی بہم پہونچتا تھا کہ ایسی اصلاحون کے متعلق شکایت

ص ۴۴۵ اور فریاد بہت کم سنی گئی۔ پنجاب برابر اور بطور رواجی ہمیشہ ایک نمونہ اِس بات کا متصور ہوتا رہا کہ قدیم صوبے اُسکی تقلید کرتے اور اگرچہ (لارڈ لارنس سب کے پہلے خود اِس امر کو بیان کرنے والے تھے) بہت سی باتین جو اُسکے انتظام کے لیے بہت ہی عمدہ تھین اُس ملک کے اکثر حصون کے لیے ناموزون تھین جسکی تمدنی اور ملکی حالتین مختلف تھین لیکن اِس بات سے انکار کرنا ناممکن تھا کہ ہندوستان کے کُل صوبون مین ایسا کوئی صوبہ نہین تھا جس مین فی الجملہ سرکاری انتظام اِس عمدگی سے ہوا ہو اور جس مین ازسرنو تبادلون کی ایسی کم ضرورت ہوئی ہو۔

جن اصلاحون کے متعلق اوپر حالات بیان کیے گئے اُنمین کوئی ایسا امر مشکل سے نکلیگا جسکو لارڈ لارنس نے بحیثیت وائیسرائے مضبوطی کے ساتھ انجام نہ کیا ہو اور اگر اُنکی طرف سے کوشش نہوتی تو بعض بہت ضروری باتین موقوف یا ملتوی رہ جاتین اور یہ امر خاص کرکے اُس ملکی اصلاح کی بڑی بڑی تعمیرات پر اور بھی صادق آتا ہے جنسے اسطرح کے حیرت انگیز نتیجے پیدا ہوچکے تھے اور جنکے فوائد گذشتہ زمانہ کی نسبت آیندہ زمانہ مین اور بھی عمدہ ثابت ہونگے۔ خاص سلطنت کے ذریعہ سے بتعداد کثیر ریلون اور نہرون کے تعمیر کرنے اور اِس کام کے لیے جسقدر رقمین درکار ہون اور جو معمولی آمدنی سے دستیاب نہوسکتی ہون اُنکو بذریعۂ لون بہم پہونچانے کی حکمت عملی کے اول محرک لارڈ لارنس تھے۔ اگرچہ وہ اِس تدبیر کے موجد نہین تھے لیکن اُسکے منظور کرنے والون مین پہلے وائیسرائے وہی تھے۔ پہلے پہل اُنھین کی حکومت مین اِسکا عمل درآمد شروع ہوا اور اُنھین کی تحریک اور صلاح سے اِس بات کو سکرٹری آف اسٹیٹ نے اختیار کیا اور اُنکے بعد کے گورنر جنرلون نے اُسکی تعمیل کی۔

اِس حکمت عملی اور اُسکی عظیم الشان کامیابی کے مفصل بیان کے لیے مجکو اُس کتاب کا حوالہ دینا لازم تھا جسکے مطالب مین اُوپر محول کرچکا ہون۔ حقیقت حال عرصہ سے بوجہ اِس امر کے معدوم تھی کہ انگلستان مین ہندوستانی معاملات پر بطور معمول ہمیشہ پردہ پڑا رہتا ہے۔ لیکن اب واقعات ایسے واضح ہوتے جاتے ہین کہ شک یا انکار کی کوئی جگہ نہین ہے اِس حکمت عملی سے ہندوستانیون کی دولت اور قومی فلاح اور قحط کی بلاؤن سے محفوظ رہنے کی یقینی سبیلون مین ایسی ترقی ہوئی ہے کہ جسکا اندازہ کرنا یا مبالغہ سے بیان کرنا ہرگز ممکن نہین ہے اور اُس سے سرکاری ٹکسون مین بھی بڑی تخفیف ہوئی اور اگر عقلمند اصلاحکارون کی رائے کو سبقت رہی تو آیندہ کے لیے خزانہ یقینی طور پر بڑی کامیابی کی حالت مین رہیگا۔ اگرچہ اُسوقت جب لارڈ لارنس وائیسرائے تھے

ع

وہ اِس حکمت عملی کی بنیاد قائم کرنے کے سوا اور کچھ نہین کرسکے لیکن اُس ضروری تدبیر کی بنیاد قائم کرنے کی بابت وہ بہت شکرگزاری کے مستحق ہین۔

اِس چٹھی مین بے ترتیب حالات بیان ہوے ہین اور مین اِس بات کا قصد نہین کرسکتا ہون کہ لارڈ لارنس کے عہد حکومت مین جو خاص خاص تدبیرین عمل مین آئی تھین اُنکو مناسب طور سے سلسلہ وار بیان کرون مین اُنمین سے بعض باتون کو جسطرح سے میرے دل مین اُنکا خیال آتا جاتا ہے بیان کرتا ہون۔ ص ۵۴۶

ہندوستان مین فوج جیلخانہ اور شہرون مین حفظان صحت کی تدبیر کرنے والون مین اول وائسرائے یہی تھے۔ اوپر جو عبارت مین نے محول کی ہے اُسمین بیان کیا گیا ہے کہ جسوقت وہ ہندوستان مین گورنر جنرل ہوکر آئے تھے تو اُسوقت کلکتہ اور دوسرے مقامات کی کیفیت حفظان صحت کے اعتبار سے کیسی تھی اِن امور مین جو دلچسپی اُنھون نے ظاہر کی اُسکی یادداشت اسوجہ سے ابھی میرے دل مین زیادہ تازہ ہے کہ پہلے پہل ابتدائے ۱۸۶۴ع مین مجھسے اُس موقع پر اُنکی ملاقات حاصل ہوئی تھی جب اُنھون نے اُس کمیشن حفظان صحت کی پریسیڈنسی پر مجکو مقرر کیا تھا جو اُس زمانہ مین نئی نئی قائم ہوئی تھی۔ مجکو خوب یاد ہے کہ جب پہلے پہل مجھسے اُن سے ملاقات ہوئی تو اُنھون نے مجھسے بیان کیا تھا کہ وہ کلکتہ کی تندرستی کی حالت کے بارے مین جو کچھ مین نے سُنا اور دیکھا اُس سے میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے" (اور بیشک وہ یہ بات بہت اچھی طرح سے کہہ سکتے تھے)۔ اور یہ بھی یاد ہے کہ اُنھون نے مجھ سے باصرار تمام یہ کہدیا تھا کہ جسوقت واقعات سے بخوبی آگاہ ہوجاؤ تو بلا تامل اور بلا تقیید سرکاری طور پر اُنکا اظہار کردینا اُسوقت میرے دل پر اُنکی قوی اور بکار آمد کارروائی کی عمدگی کا ایک بڑا اثر پیدا ہوا اور اُسوقت سے برابر میرے دل پر اُنکی ایک ایسی عظمت ہوگئی جو ہمیشہ بڑھتی گئی اور اُسی سے میرے اور اُنکے مابین یکسان طور پر ایک دوستی پیدا ہوگئی۔

برٹش فوج کی حفاظت اور تندرستی کے بارے مین وہ برابر اصلاح کی کوششین کرتے رہے اور اُسمین اُنکو نہایت درجہ کامیابی حاصل ہوئی۔ یہ صِرف اُنھین کا باعث ہے کہ عمدہ بارکون اور ہسپتالون کی تعمیر کے ایسے ایسے کام جاری ہوے جنمین ایک کروڑ پونڈ سے زیادہ صرف ہوے۔ اب ہندوستان کی فوج کے لیے ایسے مکانات بن گئے کہ دنیا مین فوج کے لیے کسی ملک مین ایسے مکانات نہونگے اور سپاہیون کی تندرستی مین ایسی اصلاح اور شرح اموات مین ایسی تخفیف عظیم واقع ہوئی کہ اُسکے دیکھنے سے ایک تعجب معلوم ہوتا ہے۔ یہی حال ہندوستان کے جیلخانون کا ہے اصل مین یہ سب کام لارڈ لارنس کا شروع کیا ہوا ہے۔

ایک اور ضروری تدبیر جسکے لیے وہ بحیثیت وائسرائی خاص اعزاز کے مستحق ہین یہ تھی کہ اُنھون نے باوصف مزاحمت ومخالفت عظیم کے نگرانی واستحفاظ جنگلات کا ایک محکمہ قائم کیا جو ہندوستان کے اکثر حصون مین بڑی تیزی کے ساتھ برباد ہوتے جاتے تھے۔

مَین اوپر بیان کر آیا ہون کہ دیسی ججون اور عمال عدالت کی تنخواہین جو ایک مختصر تعداد کی تھین اُنکے متعلق اُنھون نے کیا کیا تدبیرین کین۔ اُنکو معلوم ہوگیا تھا کہ جب تک یہ تدبیرین عمل مین نہ لائی جائینگی اُسوقت تک ایمانداری سے عدل گستری نہوسکیگی۔ چنانچہ اُنکی پیشین گوئیان نتیجون سے ثابت ہوگئین۔ ہندوستانی عدالتون کے برتاؤ اور ناموری مین بڑی ترقی ہوئی اور یہ نتیجہ زیادہ تر لارڈ لارنس کی تدبیرون کی وجہ سے حاصل ہوا۔

باب چہاردہم

حق کاشتکار اور حکمت عملی خارجہ

۱۸۶۴ء لغایت ۱۸۶۹ء

اِس باب مین جسکو سَر جَانْ لَارِنْس کی وَائِسرائی کے متعلق مین نے آخری باب تجویز کیا ہے بیان کرنے کیلیے صہ ۵۴۲
دو مسئلے (ایک داخلہ اور دوسرا خارجہ حکمت عملی کا) مین نے رکھ چھوڑے ہین جو اُنکے مجموعی انتظام مین سب سے سربرآوردہ ہین اور جنکی نسبت بلاخوف وخطر یہ بات بیان کی جاسکتی ہے کہ جس روز اُنھون نے اپنے اِس اعلیٰ منصب کا کام اپنے ہاتھ مین لیا اُس روز سے اُس کام کے چھوڑنے کی تاریخ تک یہ دونون مسئلے ہر وقت اُنکے مرکوز ذہن رہے۔ داخلہ حکمت عملی کا مسئلہ وہ ہے جس سے اُنکو نہایت ہی ہمدردی تھی جسکی بابت اُنپر بڑے بڑے سخت حملے ہوے اور بہت سے لوگ اُنسے ناراض ہوگئے اور جو آخر مین ایسی شرطون پر طے ہوا جنسے اشخاص متعلقین کے حق مین بڑے بڑے فوائد مترتب رہ گئے۔ بنظر اختصار مین اِس مسئلہ کو ''مسئلہ حق کاشتکار'' سے تعبیر کرتا ہون۔ جو امر تجویز کیا گیا اُس سے بیشک اسامیون کے سوا اور درجہ کے لوگون کی بھی حفاظت ہوگی اُن انگلش سابقین مین سے اور نامون کی نسبت اِس نام پر زیادہ خیال ہوگا جو اگر ہندوستان کے حقوق اراضی کے پیچیدہ مسئلے سے واقف نہین ہین تو جبراً اُنکو واقفیت پیدا کرنا پڑی کہ بہ نسبت اور کسی ملک کے جو ولایت سے زیادہ قریب ہے اِس ملک مین اُن حقوق کے متعلق کیسی دشواریان لاحق ہین۔

جس طرح سَر جَانْ لَارِنْس یہ لڑائی لڑے اُس طرح کوئی وَائسرائے نہ لڑا ہوگا کیونکہ دوسرا وَائسرائے اُن خرابیون سے جنکا تدارک ضرور تھا اور اُن مقاصد سے جنکا انجام کرنا مطلوب تھا ہرگز اُسقدر واقف نہین ہوسکتا تھا جسقدر واقفیت اُنھون نے اپنے تجربہ سے پیدا کی تھی۔ وہ ایسی باتون کے دیکھنے اور سُننے کے کان اور آنکھین رکھتے تھے جو کسی ایسے مدبر کو ہرگز سُنائی اور دکھائی نہین دے سکتی تھین جسکا تجربہ صِرف اِنْگلِسْتَانْ ہی پر محدود ہوتا۔ خلاصہ یہ کہ وہ کسی ایسے شخص کو نہین دریافت ہوسکتی تھین جسنے ہندوستان کے صہ ۵۴۳
مختلف حصون کے مروجہ حقوق اراضی سے جو گورکھ دھندے کی طرح پیچ در پیچ ہین واقفیت پیدا کرنے کا رستہ نہین سیکھا تھا اور جو تعلقدارون اور رعایا ہی کے عیوب ونقائص سے ناواقف نہین تھے بلکہ بیشمار درمیانی طبقہ کے ماتحت مالکان وقابضان اراضی سے بھی نابلد تھے سَر جَانْ لَارِنْس نے قریب قریب یکہ وتنہا بمقابلہ ہندوستانی زمیندارون وکاشتکارون واخبارون اور اپنی کونسل کے بڑے بڑے ممبرون اور علی العموم تمام یوروپین اشخاص مقیم ہندوستان کے متحد غلبہ کے کمزورون اور مظلومون کی طرفداری کی۔ اور اگر ایسی قوی

بنفسہ

مخالفت کی موجودگی مین اُن لوگون کی موجودگی مین اُن لوگون کے لیے سَرجان لارنس وہ سب باتین حاصل نہین کرسکے جنکو وہ چاہتے تھے تواقل مرتبہ اُن لکھوکھا صابر آدمیون کے لیے جواکثر انگلش عملداری مین بھی مبتلاے مصیبت رہ کر کوئی فریاد اور بھوکھون مرکر اُسکے لیے کوئی علامت ظاہر نہین کرتے ہین اُن سب باتون کا مستحکم بندوبست کردیا جو ممکن التعمیل تھین۔ بیشک یہ بڑی بہتری کی بات ہوئی کہ باشندگان ہند کو ایک مرتبہ ایک ایسا وائسرائے ملگیا تھا جو معاملات پر دراصل اُنھین کے خیالات مطابق نظر کرکے یہ بات دیکھ سکا کہ جو لوگ عدل گستری کرانے کا اختیار سب سے کم رکھتے تھے اُنکے حق مین انصاف کیا گیا۔

اس مختصر رسالہ مین اتنی گنجائش نہین ہے کہ مین مختلف پیچیدگیون کا پورا پورا پتہ لگاکر اُن تمام انقلابات کو بیان کرون جو اس اختلاف کی وجہ سے بنگال خاص اودھ اور پنجاب مین واقع ہوے۔ لیکن سَرجان لارنس کی وائسرائی کا کوئی بیان کامل بلکہ صحیح نہین ہوسکتا ہے جس مین اِس بات پر بڑی شدّومد سے بحث نہ کی جائے گو اِس بحث کے مفصل حالات عام شائقین کی سمجھ مین نہ آتے ہون یا بےلطف معلوم ہون لیکن سَرجان لارنس کا خیال اُنکی جانب دل سے لگا تھا اور وہ اسکی تعمیل کرتے تھے اور ہمیشہ بے ریا اطمینان سے اُنکو اِس مین کامیابی حاصل ہوسکی۔

پہلے یہ مسئلہ بنگال مین پیش ہوا اور بعض ضروری امور کے متعلق وہان بہت جلد اُسکا تصفیہ ہوگیا اسواسطے مین نے تجویز کیا ہے کہ پہلے اُسی کو بیان کرون۔ احاطۂ بنگال مین رعایا اور زمیندار کے مابین عرصہ سے جھگڑے چلے آتے تھے یعنی مابین اُن کاشتکارون کے جو نیل بوتے تھے اور جو کارخانہ دار نیل تھے یہ کارخانہ دار علی العموم یورپین تھے جو کاشتکارون سے جبریہ طور پر نیل کی کاشت کراتے تھے اور پھر خود اُسکو تیار کرکے آپ بیچتے تھے۔ جس سے امید کی جاسکتی تھی کہ کمزور فریق کی طرف سے بڑی سُستی اور دفع الوقتی اور حیلہ بازی ہوئی اور طاقتور لوگون کی جانب سے بہت کچھ تنگ چشمی بدسلوکی اور ظلم ہوا۔ آخرکو ۱۸۵۹ء مین ایک مسودہ موسومۂ قانون لگان نافذ کیا گیا جس سے دراصل یا بظاہر مزارعین کے وہ حقوق محفوظ ہوے جنکو نصف صدی سے زیادہ پیشتر لارڈ کارنوالس نے اُن لوگون کی نظرون کے آگے پیش کرکے اور اُسکے بعد دراصل مگر محض ص ۲۴۹ غیرارادی طور پر استمراری بندوبست کے زمانہ مین اُنسے نکال لیے تھے۔ ان حقوق کے استحفاظ سے خارج کرنے کے معنی اپنی خوشی سے بیدخل کرنا اور اُسی طرح لگان مین اضافہ کرنا ہین۔ کمیشن نیل نے بھی جو جون ۱۸۶۰ء مین بصدارت ڈبلیو ایس سیٹن کار مقرر ہوئی تھی اچھی کارروائی کی اور اُسکو کارخانہ داران نیل اور رعایا کے باہمی اختلافات فرو کرنے مین کامیابی ہوئی۔

لیکن جھگڑے ابتک زورون پر تھے۔ مزارعین اُس پودھے کے بونے سے انکار کرتے تھے جس سے اُنکو

مشغول ہونے گورنر جنرل کا واسطے کارخانہ داران نیل کے رعایت اور

کوئی منفعت متصور نہ تھی اور پلینٹر لوگ اِسکی کسر اُن لوگون سے یون نکالتے تھے کہ کبھی تو موجودہ شرح سے لگان وصول کرنے مین سختی کرتے تھے اور لگان نہ وصول ہونے کی حالت مین اُنکو کھیتون سے بیدخل کرتے تھے جس سے وہ بالکل تباہ ہوجاتے تھے اور کبھی بحساب شرح سے لگان طلب کرتے تھے اِس قسم کا ایک مقدمہ آزمائش کیلیے سر بارنس پیکاک چیف جسٹس کے اجلاس مین دائر کیا گیا اور اُنھون نے اسطور پر جس سے کارخانہ داران نیل بہت خوش ہوے اور رعایا اور اُسکے ساتھی بہت ہی ڈر گئے یہ تجویز کیا کہ وہ موسومہ "واجبی شرح لگان" جس پر کاشتکار لوگ اپنے اپنے کھیتون کے محفوظ رکھنے کے مستحق تھے سب سے بڑی شرح لگان ہے جس سے بڑھ کر کارخانہ دارون کو مروجہ شرح کے حساب سے کچھ نہین مل سکتا تھا - اِس فیصلہ سے اسامیون کے سارے حق کی جڑ کٹ گئی اور جس وقت سر جان لارنس وائسراے مقرر ہوے تو سب کے پہلے اُنکا خیال اسی طرف رجوع ہوا - اُنھون نے بیشک اِس معاملہ کے خاطر خواہ تصفیہ مین بڑی بڑی دقتین دیکھین - بتاریخ ۳ - اپریل وہ سر چارلس ووڈ کو لکھتے ہین کہ -

مین نہین جانتا کہ اسامی کس بات مین خوش ہونگی اور ساتھ ہی اُسکے زمیندار اور قائم مقام کس بات مین راضی ہونگے - مین سمجھتا ہون کہ اسامی ایک مقررہ لگان اور مزاحمت سے استحفاظ کی خواستگار ہین - اِن باتون کے حاصل ہوجانے پر وہ لگان کے بہت کچھ اضافہ پر رضامند ہوجائینگی - کارخانہ داران نیل اسواسطے اضافہ لگان کا اختیار چاہتے ہین کہ لوگ نیل کی کاشت کرین - قانون وضع کرنے کا اُسوقت تک کوئی فائدہ نہین ہے جب تک ہم معاملات کا بندوبست اسطور پر نہ کر سکین جس سے تھوڑے بہت دونون فریق مطمئن ہوجائین . . . . - ہماری مشکلین اور خطرات انگلستان اور ہندوستان مین بڑھتے جاتے ہین یعنی اسوقت نہین بلکہ آیندہ کے لیے اسمین بڑی قباحت دھری ہے کہ انگلش اور ہندوستانی ان دونون قومون کے مابین عداوت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور اُنکے حقوق کا تصفیہ بتراضی طرفین دشوار ہوتا جاتا ہے اِن باتون کا خیال شب و روز کسی وقت میرے دل سے دور نہین ہوتا - لیکن ایسے تصفیہ مین جو قرین عقل اور قرین مصلحت اور دونون کے حق مین بہتر ہو اختلاف عظیم واقع ہے -

ص ۵۵۶ سر جان لارنس نے اپنے احباب انگلستان یعنی ڈیوک آف آرجل سر فریڈرک کری سر ارسکن پیری سر جان ولوبائی مسٹر منگلس اور کپتان ایسٹوک کو جو چٹھیان لکھی تھین وہ اِس ضروری امر کے تذکرہ سے بھری ہوئی ہین اور ہر ایک چٹھی مین اُسی سنجیدگی سے تاسف اور تردد ظاہر کیا گیا ہے - کپتان ایسٹوک کو وہ لکھتے ہین -

یہان سب سے بھاری دقتین وہ ہین جو انگلش اور ہندوستانی اشخاص کے مابین واقع ہین - یہی دقتین آخر کو ہماری حکومت کی اگر مخرب نہونگی تو اُنکے حق مین مضر ہونگی -

سر ارسکن پیری کو وہ لکھتے ہین کہ -

انگلش اور دیسی اشخاص کے مابین اِس مسئلہ کی وجہ سے روز بروز مخالفت بڑھتی جاتی ہے۔ آسام اور کچھار کو دیسی اشخاص دم دلاسا دیکر طلب کیے جاتے ہین اور وہان پہونچنے پر وہان کا ملک اور اُسکی آب و ہوا اُنکو نہایت ناگوار گذرتی ہے۔ بہت سے لوگ مرجاتے ہین اور بہتیرے بھاگ جاتے ہین اور اسوجہ سے شور و فریاد کی جاتی ہے کہ اُنکی سزا دہی کا کوئی قانون وضع کیا جائے بعض کارخانداران برخاستہ خاطر قلیون کے ساتھ بہ سختی پیش آتے ہین بلکہ ظلم بھی کرتے ہین اور اسوجہ سے خرابیان اور بھی بڑھتی جاتی ہین۔

ایک اور چٹھی مین اُنھین دوست کو لکھتے ہین کہ۔

گورنمنٹ ہند کو اِن معاملات مین واجبی کارروائی کرنا نہایت ہی دقت طلب ہے۔ اگر کوئی بات دیسیون کی امداد کی کی جاتی ہے یا اُسکے کرنے کا ارادہ ہوتا ہے تو چارون طرف سے شور و غل بلند ہوتا ہے جسکی آواز بازگشت ولایت تک پہونچتی ہے اور وہان سے ہمدردی اور اعانت ہوتی ہے۔ بعض اوقات تو مین بالکل متحیر رہ جاتا ہون کہ اِس معاملہ مین کیا کرون۔ یون تو ہر شخص انصاف اعتدال اور اِسی طرح کے اور عمدہ عمدہ اوصاف کا ساعی ہے لیکن جسوقت کوئی شخص ان اصولون کے برتاؤ پر اسطرح سے آمادہ ہوتا ہے کہ کسی شخص کے حقوق مین خلل واقع ہو تو وہ سب باتین بدل جاتی ہین۔۔۔۔ اسمین شک نہین کہ کسی کارخانہ کے اجرا مین روپیہ لگانے والے یا اُس سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے تگ و دو کرنے والے اپنے اپنے طریقہ اچھی بات کرتے ہین اور جس حالت مین وہ منصف مزاج ہوتے ہین تو اُن فائدون مین جو اُنکی محنت سے خلائق کو پہونچتے ہین کوئی خرابی لاحق نہین ہوتی ہے۔ لیکن ایسے بہت لوگ ہین جنکو سواے اپنے ذاتی فائدون کے اور کسی بات کی مطلق پروا نہین ہے۔ گونسل بنگالہ مین اسوقت ایک مسودہ پیش ہے جسکا مقصد یہ ہے کہ کچھار اور آسام کے کارخانداران اور قلیون کے مابین فیصلہ ہونے کی بابت کوئی ضابطہ مقرر ہو جائے اور اب حل طلب یہ سوال ہے کہ دونون کے حق مین انصافانہ کارروائی کیونکر عمل مین آئی۔

سر جان لارنس نے بہت کچھ غور و فکر کرنے کے بعد اپنے دل مین ارادہ کر لیا کہ جس قانون کی رو سے سر بارنس پیکاک نے اپنے فیصلہ مین اسامیون کے حق مین ایسی مخالفانہ راے ظاہر کی تھی اُسکی ترمیم کرینگے۔ اُنھون نے کہا تھا کہ وہ آیندہ موسم سرما مین ہمکو ضرور ہوگا کہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے مسئلہ پر غور کرین اور مین پیشین گوئی کرتا ہون کہ اسمین ایک بڑی سخت جنگ ہوگی۔ لیکن اگر مین صاحب اِس مسئلہ کو سنجیدگی سے دیکھینگے تو ہمکو کامیابی حاصل ہوگی۔ باایںہمہ مجکو اندیشہ ہے کہ اسامیون کے حق مین انصاف نہونے پائیگا۔ اُنکے خلاف کثرت سے اور بڑے بڑے قوی حقوق پیش ہونگے۔ ہمارے سرون پر لعن و طعن کی خوب خوب بھرمار ہوگی لیکن اِس سب کو ہم گوارا کرینگے،،۔ خوش قسمتی سے وضع قوانین کی کارروائی کا موقع نہین آنے پایا۔ کیونکہ اسامیون کے رفیقون کی بڑی بڑی کوششون سے (اور اِس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ اُن رفیقون مین وائسراے ص ۵۵

سب سے زیادہ تھے) چیف جسٹس کا فیصلہ اُسی کے مماثل ایک اور مقدمہ مین کُل ججان ہائیکورٹ کے روبرو پیش ہوا اور اُسوقت یہ پایا گیا کہ منجملہ ۱۵ ججون کے ۱۴ ججون کی راے یہ ہوئی کہ وہ فیصلہ مسترد کیا جائے اور ایک جج جو خود بارنس پیکاک تھے اُسکے خلاف ہوے۔ اُنھون نے اصل مین یہ تجویز کیا کہ ملک بنگال مین تشخیص لگان بذریعہ معاہدہ نہین ہوتی ہے بلکہ دستور کے اعتبار سے ہوتی ہے اور جمع مین اضافہ صرف پیداوار کے اعتبار سے ہوسکتا ہے۔ اسطور پر اِس لڑائی مین ایک طور سے فتح حاصل ہوئی اور جو نتیجہ اُس سے پیدا ہوا وہ امرا و غربا کارخانداران نیل و کاشتکار دونون کے حق مین مفید ہوا۔

دوسرے مسئلہ مین جس سے سر جان لارنس کے نزدیک رعایاے بنگال کے حق مین اُس سے بھی زیادہ سختی متصور تھی اُنھون نے اُسی طرح کی قطعی مزاحمت کی بیان کیا گیا تھا کہ جب تک نیل کے جھگڑے زورون پر ہین اُسوقت تک انگلش اشخاص اپنا سرمایہ ملک کے کامون مین بغیر اِسکے کبھی نہ لگا سکین گے کہ جو معاہدات وہ دیسیون کے ساتھ کرتے ہین اُنکا نفاذ مثل اور مہذب ملکون کے عدالت دیوانی مین نالش ہرجہ دائر کرنے کے ذریعہ سے نہ کیا جائے بلکہ صیغۂ فوجداری مین نالش کرنے کے بعد عہدشکنون کو قید کرانے کے ذریعہ سے کرایا جائے۔ اِس تجویز کے مطابق جو مسودۂ قانون تیار کیا گیا تھا دیسیون نے اُسکا خوب ہی موزون نام یعنی مسودۂ غلامی رکھا تھا کیونکہ اگر غلامی نہین تو اِس بے سروپائی سے اسامی بآسانی کارپردازان اراضی کی چالاکی اور لاپروائی سے شکار ہوسکتے تھے۔ جن معاہدون پر اُنسے زبردستی دستخط کرائے جاتے تھے چونکہ وہ اُنکو نہ پڑھ سکتے اور نہ اُنمین سے اکثر لوگ سمجھ بھی سکتے تھے اسواسطے بگمان غالب اُسکی بعض ایسی شرطون کی خلاف ورزی کی بابت جنکا اُنکو علم بھی نہوتا وہ یکبارگی اپنے کو جیلخانہ مین مقید پاتے۔ سنہ ۱۸۶۰ء مین یہ مسودہ درحقیقت چھ مہینے کے لیے نافذ بھی ہوگیا اور اِس اثنا مین بہتیرے دیسی لوگ اُسکی تاثیر سے جیلخانون مین داخل ہوگئے لیکن جب سنہ ۱۸۶۱ء مین یہ تکرار پیش ہوئی کہ آیا مسودۂ مذکور کی تجدید کی جائے یا نہین تو اُسوقت بڑا اختلاف ہوا۔ لارڈ کیننگ اور اُنکی کونسل "ہان" اور گورنمنٹ بنگال اور کمیشن نیل "نہین" کہتے تھے۔ اور سر چارلس وُڈ نے قطعی طور پر اِس آخری راے کی تائید کرکے معاملۂ مذکور کا تصفیہ کیا۔ لیکن اب اُس تجویز کی تجدید جو "قواعد اِسپیشیفک پرفارمنس" کی شکل مین ہوئی وہ بقول سر جان لارنس کچھ اُس سے کم مضر نہین تھی حالانکہ اُنکے سوا اور طور پر بڑی عمدگی سے اِسکا بندوبست ہوسکتا تھا۔ سر جان لارنس سر چارلس وُڈ کو لکھتے ہین کہ۔

مسئلہ معاہدۂ بنگال کی بابت مین بہت کچھ غور و فکر کرتا آتا ہون اور اِس بارے مین جسقدر مَین زیادہ پڑھتا اور سُنتا ہون اُسیقدر مجکو ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ مین نہین سمجھتا کہ مسودۂ مین صاحب کے "قواعد تعمیل مختص" سے کچھ شدنی ہے مجکو یقین ہے کہ اِن قواعد سے رعایا کے حق مین بڑا ظلم ہوگا اور اُنکے سبب سے اختلاف عظیم اور خونریزی ہوگی اور مجکو امید ہے

کہ آپ اُنکے اجرا کی صلاح نہ دینگے - مسئلہ لگان کی حالت اسامیون کے حق مین بالکل مضر ہے - وہ ایک کل اِس بات کی ہے کہ اسامیون سے جبراً اُن معاہدون پر دستخط کرائے جائین جنسے وہ بھاگتے پھرتے ہین اور بعد اُسکے خلاف ورزی کرتے ہین اسواسطے ہمارا قانون بالعوض اُنکی حفاظت کے اُنکے نقصان اور تباہی کے واسطے استعمال کیا جائیگا - یہ میری آزادانہ رائین ہین - پس مہربانی کرکے آپ مجھسے قانون معاہدہ بلکہ اُنکے قواعد کے نافذ کرنے کی استدعا نہ کرین جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے - اُنسے فائدہ کوئی متصور نہین ہے - لیکن نقصان یقینی طور پر رکھا ہے -

پھر ایک اور موقع پر وہ لکھتے ہین کہ -

تعمیل مختص کے اِن قواعد مین اصل عذر مجکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حفاظت اسامیون کی درکار ہے - کارخانداروں کی حفاظت نہین درکار ہے - اسامی ایک آزاد آدمی نہین ہے - اُس سے جبراً ایسے معاہدون پر دستخط کرائے جاتے ہین جو اُسکے حق مین مضر اور تکلیف دہ ہین اور پھر جب وہ اُنکی خلاف ورزی کرنے کی طرف راغب ہوتا ہے تو اُسکو سخت سزا دی جاتی ہے - جو شرطین اُن قواعد سے متعلق کی جاتی ہین اُنسے اُسکے حق مین کوئی فائدہ متصور نہین ہے - اُسمین اتنی صلاحیت اور ہمت نہین ہے کہ اپنے دعوے کی بابت قرار واقعی لڑسکے اگر اُسمین ایسی صفتین موجود ہوتین تو وہ معاہدہ پر دستخط ہی نہ کرتا - اِن قواعد کا اجرا بمنزلہ اِسکے ہے کہ اسامیون کو آگاہ کردیا جائے کہ گو کوئی معاہدہ نفس الامر مین اخلاقاً کیسا ہی خراب کیون نہو لیکن وہ ضرور نافذ کیا جائیگا - اور اسواسطے وہ مجبور کیا جائیگا کہ اُسکی شرطون کی تعمیل کرے . . . . - مین بڑی سنجیدگی سے امید کرتا ہون کہ آپ ان قواعد سے اتفاق رائے نہ کرینگے ورنہ وہ ظلم و تعدی کی ایک کل ہو جائینگے - اسامی کے حق مین سوا اسکے کہ وہ بالکل بیدخل کردیے جائین اور کسی طرح کی حفاظت نہین ہے -

کاشتکارون کے حقوق کے متعلق بھی ایک مسئلہ تھا جس مین سَر جان لارنس نے ہنری مین ایسے مستند شخص سے جو اِن تمام تکرارون مین اُنکے معین رہے اختلاف کیا لیکن وہ اپنے خیالات عجیب سنجیدگی سے سَر چارلس وڈ لارڈ ڈی گرے کرین بارن اور سَر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ اِنمین سے ہر ایک سکرٹری پر باصرار تمام ص ۵۵۳
ظاہر کرتے رہے - اور مین دیکھتا ہون کہ اُنکی وائسرائی کے آخری زمانہ کی ایک چٹھی مین جو سَر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ کے نام ہے اُنھون نے اُس سرگرمی مین کچھ کمی نہین کی تھی بلکہ زیادتی ہی کرتے جاتے تھے جو ایک نیک کام کی طرفداری مین اُنکو مدنظر تھی - وہ لکھتے ہین کہ -

میرے نزدیک کاشتکاران بنگال بہار و اُڑیسہ کے لیے یہ ایک نہایت ہی ضروری مسئلہ ہے کہ آیا اِس قسم کے قانون کو جاری ہونا چاہیے یا ہرگز نہونا چاہیے اسامی ایک آزاد کارندہ نہین ہے - وہ اِس قسم کے معاہدات اپنی خوشی اور رضامندی سے نہین کرتے ہین - بہرحال اب تک اُن معاہدون کی سختیون کو اُنھون نے بڑے تحمل سے برداشت کیا - وہ وقتاً فوقتاً اِن معاہدون سے علٰحدہ رہنے کی کوشش کرتے رہے اور اگر اُنکو معلوم ہوتا کہ کیا کارروائی کرنا چاہیے تو وہ

ہر حالت مین ایساہی کرتے - اگرچہ اپنے طور پر وہ بہت کچھ حیلہ باز ہین لیکن کمزور بزدل اور جاہل ہین اور اسواسطے وہ اپنی لڑائی جو واجبی ہے کامیابی کے ساتھ نہین لڑسکتے ہین - قواعد تعمیل مختص سے پھروہی مخالفت پیدا ہو جائیگی جسکے دور کرنے مین مین خوشی سے مدد کرونگا - مین نہین سمجھتا کہ ممبران کونسل درحقیقت موجودہ انتظام زراعت نیل کو پسند کرتے ہین لیکن مجھکو اس بات کا گمان ضرور ہے کہ اُنکے یقین مین کاشتکار کے مفید مطلب کسی قسم کی تحریک کو زیادہ رسوخ والے درجون کے لوگ برا سمجھین گے اور وہ خوشی سے یہی چاہینگے کہ اس کارروائی مین جو مخالفت متصور ہے وہ پیدا ہونے پائے - بنگال کے اکثر سویلینون کی یہی کیفیت ہے - اُنکو امید ہے کہ اگر یہ معاملات اپنے حال پر چھوڑ دیے جائینگے تو آپ ہی آپ وہ طے ہوجائینگے اسمین شک نہین کہ اب تک کسیقدر ایساہی ہوا تھا - جنوبی بنگال مین زراعت نیل رفتہ رفتہ کم ہوگئی لیکن ہندوستان کے اس حصہ کے ہر ہر مقام مین مالکان زراعت اور اسامیون کے مابین اب تک ایک ایسی بنیاد پر جھگڑا قائم ہے جو قابل اطمینان نہین ہے حال مین زیادہ تر یہ بات بہار اور بالائی حصہ بنگال کی بابت سُنی گئی - پارسال خاص کرکے اِس جھگڑے کی خبر ترہت سے آئی تھی اِس سال وہی جھگڑا چمپارن مین ہوا - باینہمہ پلینٹر رفتہ رفتہ قیمت بڑھانے پر رضامند ہوتے گئے اور اسطور پر کچھ دنون کے لیے یہ خرابی دور ہوگئی - مجکو معلوم ہوتا ہے کہ "تعمیل مختص" کی قسم سے پلینٹر اسامیون پر اگر کوئی قاعدہ نافذ کرسکتے تو اُنکو موجودہ انتظام کے قائم رکھنے مین اور بیدلی ہوتی اور اسامیون کے مبتلائے مصیبت ہونے کے بعد یقینی طور پر اسکا نتیجہ یہ ہوتا کہ ہنگامہ وفساد برپا ہوتا اور پلینٹر خود تباہ ہوجاتے - اور اگر پلینٹر کو سوائے اُس چارہ جوئی کے جو عدالت دیوانی سے ممکن ہے اور کوئی مدد نہ دی جائے اور موجودہ انتظام شکست کردیا جائے تو وہ مجبور ہونگے کہ اسامیون کے ساتھ واجبی طور سے پیش آئین یا خود نیل کی جو زراعت کرتے ہین اُسی پر اکتفا کرین - اِن وجوہات سے میری رائے "تعمیل مختص" کے قواعد کے خلاف ہے -

ص ۳۵۵ اودھ کے حق اسامی کی بابت اور بھی پیچ در پیچ اختلافات واقع تھے - بنگال کی مخالفت سے بڑھکر اُسمین عداوت پیدا ہوئی اور اُس سے زیادہ عرصہ تک قائم رہی - ۱۸۵۸ء کے مشہور اشتہار اودھ کے ذریعہ سے جسکا بیان مین پیشتر کرچکا ہون لارڈ کیننگ نے سوائے اُن بعض لوگون کی جائداد کے جو سب سے بڑھ کر خیرخواہان تاج اِنگلستان کہلاتے تھے اور ملک بھر کی ایک ایک وجب زمین ضبط کرلی تھی جیسا کہ اُنکی کارروائیہائے مابعد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُنکی خواہش یہ تھی کہ صوبہ بھر مین پیشتر کے کل دعادی اور حقوق باطل اور کالعدم ہوجائین اور اُسکے بعد نئے سر سے اور حقوق پیدا کیے جائین - لوگون کو یاد ہوگا کہ کل ہندوستان مین اودھ ہی ایسا صوبہ تھا جسکے باشندے عام طور پر (اور زمیندار بھی کچھ اُس سے کم نہین) باغیون کے شریک ہوے اسواسطے لارڈ کیننگ اُنکی خطاؤن کے درست کرنے مین ایک اور بڑی ظاہری غلطی کے ارتکاب پر آمادہ ہوے اور اسطور پر ہر شخص کے دل مین یکسان یہ خیال پیدا ہوگیا کہ گو کسی طرح کے حقوق اُنھون نے پالئے یا قائم رکھے ہون

وہ سب بخوشی خاطر برٹش تاج کے بخشے ہوے عطایا تھے - اسمین شک نہین کہ صرف تین برس پیشتر الحاق ملک کے زمانہ مین ہم نے حقوق مالکان اراضی کے بارے مین اس سے بھی زیادہ شہزوری دکھلائی تھی اور اب اِس گرمی سے لنگر کو ایک اور جانب زیادہ تیزی کے ساتھ حرکت دی گئی - کیونکہ لارڈ کیننگ کا دلی متقصد یہ تھا کہ اِنگلستان کی طرح امرا کی سلطنت کا ایک بڑا بھاری علاقہ قائم رکھا جائے یا بلکہ ازسرنو پیدا کیا جائے اور اُنکے حقوق جدید بندوبست کے پابند کیے جائین اور اُنکے مجموعی اثر سے یہ تصور کیا جائے کہ عامہ خلائق انگلش حکومت کے خلاف کوئی ناراضی نہ پھیلانے پائیگی -

اسمین شک نہین کہ لارڈ کیننگ کا ہرگز یہ منشا نہین تھا کہ طبعزاد خودغرضی کی حکومت اُمرا کے بدلے ملک کے اور سب حقوق و مرافق معدوم کر دیے جائین - برخلاف اِسکے ہر ایک سند مین جو جائداد کے ساتھ اُسکے قدیم یا جدید مالک کو دی گئی تھی اُسمین ایک شرط اِس مضمون کی درج کی تھی کہ "اس سند کی ایک شرط یہ ہے کہ جہان تک تمھارے امکان مین ہے تم اپنے علاقہ کی شادابی زراعت مین کوشش کروگے اور جو لوگ تمھارے ماتحت قبضہ دار ہون اُنکے وہ تمام ادنی حقوق جنسے پیشتر وہ مستفید ہوتے تھے محفوظ رہینگے" - اب ہندوستان مین مابین تعلقدار یعنی اعلی مالک اراضی اور رعیت کے جو بعض مقامون مین صرف غیر موروثی ہے (جیساکہ مین نے بیان کیا ہے) درمیانی درجہ کے بہت سے موروثی کاشتکار علی العموم پائے جاتے ہین یعنی وہ لوگ جو زیادہ تر قانون کے ذریعہ سے نہین بلکہ بذریعہ رواج جو مشرقی ملکون مین اکثر بمنزلہ قانون کے ہے ص ۵۵۵
ایک مشروط شرح لگان کے ادا کرنے پر اپنے جوت کے قبضہ کے مستحق ہین اور یہ لگان ہمیشہ خفیف شرح اور مروجہ شرح سے بہت ہی کم ہوتا ہے - اب دیکھنا چاہیے کہ ملک کے اور سب حصون مین اِن تمام درجہ کے لوگون پر جو ہماری دریافت مین بھی بہت وقیع تھے کیا گزرنے والی تھی - مالگزاری کا بندوبست جاری تھا اور اُنکے حقوق کے درج کرنے کا اگر کوئی وقت تھا تو وہ وقت یہی تھا - لیکن سر چارلس وِنگفیلڈ چیف کمشنر اودھ سے جب سر جان لارنس نے استفسار کیا کہ ان ماتحت حقوق اراضی کے استحفاظ مین وہ کیا کارروائی کر رہے ہین تو اُنھون نے جواب دیا کہ ایسے حقوق کی قسم سے ایک حق بھی یہان نہین پایا جاتا - یعنی یہ کہ اب سے اودھ مین صرف دو درجہ کے لوگ اراضی سے سروکار رکھنے والے ہونگے تیسرا نہوگا اول تعلقدار اور دوسری غیر موروثی رعیت -

سر جان لارنس اِس قسم کی صورت معاملات سے نہ مطمئن تھے اور نہ ہوسکتے تھے - اُنھون نے بیشک اِس بات کا خیال کیا کہ ممکن بلکہ غالب ہے کہ نوابون کی بدنام حکومت بھی جو ہمارے پیشتر رہی تھی اُنکے عہد تک بہت سے قدیم اور مقدس حقوق اُنکی رعایا کے سوخت کر دیے گئے ہون لیکن وہ یہ بھی جانتے تھے کہ وہ حقوق علی الخصوص گانون کی جماعتون کے حقوق نہایت مضبوط تھے اور وہ کسی طرح سے معدوم نہین ہوسکتے تھے -

ہندوستان مین بظاہر کئی مرتبہ تاتاریون افغانون اور مرہٹون کی فاتحی کی موجون مین وہ دریا برد ہوگئے لیکن
سیلاب کے فرو ہونے کے بعد (بعض اوقات بہت برسون تک) پھر وہ نمودار ہوئے دوسرے صوبون مین
جو ہوئے ان حقوق کی تحقیقات کوئی تو اس سے ہمکو فائدہ اور ناموری حاصل ہوئی اور انکا استحکام ہمکو لازم ہے یہ
سر جان لارنس کے دل پر یہ خیال منقوش ہوگیا تھا کہ جس حالت مین برٹش فتح سے ممالک جنوبی و شمالی
اور پنجاب مین یہ تمام حقوق قائم یا از سر نو جاری کیے گئے اور انکا نتیجہ بہتر ہوا تو کیونکر یہ امید کی جاسکتی ہے کہ
اودھ مین یہ حقوق سوخت کردیے جائینگے اور کوئی بلوہ نہوگا - اس سبب سے انھون نے اس معاملہ کی تحقیقات کا
حکم صادر کیا اور ہنری ڈیوینڈ کو جو پنجاب کے افسران بندوبست مین سے ایک نہایت ہی لائق شخص تھے خاص کمشنر
مقرر کیا اور انکو یہ کام سپرد کیا گیا کہ اس قسم کے جسقدر دعوے انکے روبرو پیش ہون واجبی طور سے وہ ان سب کی
سماعت کرین - انھون نے اس کارروائی کے عمل مین لانے کا جو حکم دیا تھا وہ محض اس غرض سے دیا تھا کہ انصاف ہو ص ۵۵
لیکن اس سے انکے خلاف ایسی فریاد بلند ہوئی جسکے مقابلہ مین پیشتر کی تمام فریادین بمنزلہ گونگے کے اشارون کے تھین
تعلقدار لوگ اپنی جائداد کے لیے ڈرنے لگے - اخبارات نے یہ غل مچانا شروع کیا کہ ہماری طرف سے عہدشکنی
کی گئی - بیان کیا گیا تھا کہ گورنر جنرل نے اپنی سابق کی تجویزون کے مطابق قصد کیا ہے کہ تعلقدارون کے
تعلقے شکست کردینا چاہیے اور جدید حقوق ایسے ایسے پیدا کرنا چاہیے جن سے انکے حقوق جاتے رہین - ایک جعلی چٹھی
بنائی گئی جسمین ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ گورنمنٹ ہند کی طرف سے خاص کمشنر اودھ کے نام ہے - اور اسمین حکم دیا گیا تھا
کہ مالکان اراضی کا کام تمام کردیا جائے - اس چٹھی کو ان لوگون نے جو غالباً اس سازش مین زیادہ شریک تھے
ہندوستان کے اخبارون مین چھپوایا اور ہندوستان کے اخبارون سے وہ انگلستان کے اخبارات فرقہ ٹوری مین
منقول ہوئی جسمین معاً یہ فریاد بلند کی گئی کہ "وہ گروہ امرا معرض خطر مین مبتلا ہے" - لارڈ اسٹینلی جو ابھی اسی
زمانہ مین سکرٹری آف اسٹیٹ تھے انکا ایسا بردبار شخص بھی ڈر گیا اور سر چارلس وُڈ نے بھی جو سر جان لارنس کے
مقاصد سے بالکل ہمدردی کرتے تھے خبر دی کہ لارڈ کیننگ کی حکمت عملی جو انگلستان مین منظور ہوچکی تھی اسکے پلٹنے
یا تعلقدارون کے ساتھ کسی قسم کی عہدشکنی کرنے مین بڑا نقصان متصور ہے اب دیکھنا چاہیے کہ سر جان لارنس نے
کیونکر اس طوفان کا مقابلہ کیا - معاملہ مذکور مین کسی قسم کی کارروائی کرنے کے قبل انھون نے ایک یادداشت
تیار کی جو سر چارلس وُڈ کے پاس روانہ کی گئی اور دونون کونسلون کے ممبرون کے مابین مشتہر کرائی گئی -
اس تحریر کو انھون نے بڑی وسیع عبارت مین لکھا تھا قواعد اور کارروائیان دونون ایک ہی طرح کی گرانقدر
بیان کی گئی تھین اور بہت سے ان اعتراضات کا جواب پیشتر سے اسمین دے دیا جو اب انکی کارروائی پر
کیے گئے تھے - بنابرآن اب وہ اپنی توپون کے پاس کھڑے ہوے جو کچھ انھون نے کیا تھا اسکی حفاظت کی

[illegible] سواے تحقیقات کے حکم دینے کے اور کچھ نہین کیا تھا - یہ تحقیقات ایسی تھی کہ اگر اُس قسم کے حقوق موجود ہوتے تو اُس سے کاشتکاران کے حقوق بیشک بہت مضبوط ہو جاتے اور نہ موجود ہونے کی حالت مین مالکان اراضی کے حقوق پیشتر سے زیادہ مستقل اور غیر قابل اعتراض ہو جاتے اور اسواسطے اُنھون نے اپنے دانتون مین لگام دہالی اور کمشنر خاص کو جو ہدایتین اُنھون نے دی تھین اُنہین ترمیم کرنے سے اِنکار کیا -

لیکن اِن امور کے بارے مین سَر جَانْ لَارِنْسْ ہی کے بیانات سے حقیقت حال کا اظہار کیا جائیگا - اور جو ذخیرہ کاغذات میرے سامنے موجود ہے اُنہین سے جہان مین اُنکی بعض چٹھیان سَر چارلس وُڈ کے نام کی درج کرتا ہون وہان بعض اور چٹھیون کو جو اُنکے ذاتی احباب اِنگلستان کے نام روانہ ہوئی تھین ترجیح دیکر درج کرونگا ص ۵۵
کیونکہ اُنسے سَر جَانْ لَارِنْسْ کے خیالات اَور بھی وضاحت کے ساتھ دریافت ہوتے ہین - مین پہلے سَر چارلس وُڈ نام کی اُس چٹھی کو محول کرتا ہون جو یادداشت مذکورہ بالا کے ساتھ روانہ ہوئی تھی -

۲۸ - جون ۱۸۶۶ء -

مین مناسب سمجھتا ہون کہ آپ کی خدمت مین بھی اُس یادداشت کی ایک نقل روانہ کرون جو مین نے اودھ کے بندوبست کے بارے مین تیار کی ہے - مین نے اپنے امکان بھر اِس بات مین بڑی کوشش کی کہ وِنگفیلڈ صاحب سے اِس معاملہ مین تصفیہ ہو جائے لیکن مجکو ناکامی حاصل ہوئی - اِسوقت امر تجویز طلب یہ ہے کہ آیا یہ بندوبست کی کارروائیان بالکل تعلقدارون کے فائدہ کے موافق عمل مین آئینگی یا کسیقدر اُن لوگون کی بہبودی کا بھی خیال کیا جائیگا جو زمین سے تعلق رکھتے ہین آپ جانتے ہین کہ مین نے لارڈ کیننگ کے اُس فرمان کی کبھی تعریف نہین کی جسکے ذریعہ سے تعلقدارون کے لیے باشندگان موضع کی گردنون پر چھری پھرائی گئی تھی - لیکن اسپر بھی مین نے احتیاطاً اُس انتظام کو قائم رکھا کیونکہ وہ اِنگلستان سے منظور ہو چکا تھا جسوقت وہ چٹھی جسکی رو سے فرمان مذکور بحال کیا گیا تھا آپ کے روبرو پیش تھی تو گرے صاحب اور مین نے یہ شرط کر دی تھی کہ اُن حقوق اراضی کا لحاظ رکھا جائیگا اور آپ نے اِس امر پر اپنی رضامندی ظاہر کی تھی - اِس مضمون کے احکام جاری ہوتے لیکن وہ اصل مین ساقط الاثر رہے - اب میری یادداشت اِسوقت کونسل مین مشتہر ہو رہی ہے مین عجلت سے کوئی کام نہ کرونگا لیکن ہمکو یہ بات ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ اِس بندوبست کی تکمیل مین بڑی بڑی رقمین صرف ہو رہی ہین اور اگر ترمیم کی ضرورت ہوئی تو اِس کام کے بعض حصون کو مکرر سہ کرر انجام کرنا پڑیگا - اِس صورت مین یہ کام جسقدر جلد طے ہو جائے اُسیقدر بہتر ہے - میری بڑی خواہش تھی کہ وِنگفیلڈ صاحب اودھ مین رہ جاتے لیکن اِدھر وہ روانہ ہوے اُدھر تعلقدار لوگ صرف اپنے بھروسہ پر رہ جائینگے -

اِسی زمانہ کے قریب اپنے دوست سَر فریڈرک کری کو اُنھون نے یہ چٹھی لکھی تھی -

مین نے اِس معاملہ مین جو تحریک کی تو مجکو بہت گران گزرا لیکن سواے اِسکے اور کوئی چارہ ہی نہین تھا - آپکو معلوم ہے

کہ جب مین ولایت مین کونسل ہند کا کام کرتا تھا (اور غالباً آپ کے اتفاق رائے سے) مین نے تعلقداری حکمت عملی کی قباحتون کے رفع کرنے مین کسقدر کوشش کی تھی اور اُس حکمت عملی کو اور ایک انجام ... اہ امر کے قبول کیا تھا۔ ونگفیلڈ صاحب کے اتفاق سے معاملات کے طے کرنے مین جہان تک مجھ سے ممکن تھا مین نے کوشش کی۔ اسواسطے مین آپ کی ذات سے امید رکھتا ہون کہ آپ اسمین میری مدد کیجیے گا گو مین بالکل اپنے ہی اوپر بھروسہ کرنے کو تیار بیٹھا ہون۔

اسکے بعد نو مہینے تک ... ہی زور و راسی تلخی کے ساتھ یہ اختلاف جاری رہا اور ۱۶۔ مارچ ۱۸۶۵ء کو اُنھون نے کپتان اینسٹوک کے نام مندرجہ ذیل چٹھی لکھی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کس قسم کے آدمی تھے۔

ص ۵۵۵ معاملۂ اودھ کے بارے مین مین نے شرح و بسط کے ساتھ سر چارلس وڈ کو لکھا ہے اور میری کارروائیون کے خلاف جو اعتراضات پیدا کیے گئے تھے اُن سب کا مین نے جواب دیا ہے مین کہ سکتا ہون کہ وہ آپ کو میری چٹھی دکھلائینگے۔ بہرحال میری خواہش یہ نہین ہے کہ مین اپنی تمام دلیلین آپ کو لکھ بھیجون اور اصل تو یہ ہے کہ اگر مین چاہون تو بھی مجھسے یہ نہین ہوسکتا ہے۔ گو مین لارڈ کیننگ کی حکمت عملی اودھ کی تعریف نہین کرتا اور نہ مین اُسکو پسند کرتا ہون کیونکہ اُنھون نے مالکان موضع کے حقوق و مرافق کا تصفیہ بغیر اُنکی واجبی شکایات کے سُنے ہوے کیا ہے بلکہ مین کہ سکتا ہون کہ مطلق کوئی شکایت اُنکی نہین سُنی اسپر بھی حق تعلقداری پر فی نفسہ مجھکو کوئی اعتراض نہین ہے۔ اگر قبل از فیصلہ تحقیقات کامل کرلی گئی ہوتی اور جو کچھ اُنکو اسوقت حاصل ہے اگر وہی پیشتر بھی ملا ہوتا تو مین ایک حرف اِس بارے مین نہ لکھتا۔ لیکن گو اُس حکمت عملی مین کیسی ہی خوبیان کیون نہون مین نے بہ شرائط مجوزہ سکریٹری آف اسٹیٹ اُنکو قبول کرلیا ہے۔ مجھکو اِس امر مین کسی طرح کا شبہہ نہین ہے کہ لارڈ کیننگ کے دل مین سواے اسکے اور کوئی بات نہین تھی کہ تعلقداران اور مالکان موضع کے مابین جو اختلاف عظیم واقع تھا اُسکا تصفیہ ہوجائے اور باقی امور حالات کے موافق تجویز کیے جائین۔ لیکن عام اِس سے کہ اُنکا مطلب یہ ہو یا نہو اُنکی عبارت سے اُن تمام حقوق کی استثنا ثابت ہوتی ہے جو موجود ہون۔ اِس امر سے نہ ونگفیلڈ صاحب کو اور نہ گرے صاحب کو انکار ہے کہ اگر اسامیون کا کوئی حق مقابضت پایا جاتا ہو تو اُسکا لحاظ کرنا چاہیے۔ پس میری مخالفت کی جو بڑی دھوم دھام سے تیاریان کی جاتی ہین وہ کس بات پر کی جاتی ہین۔ میری حکمت عملی کے مخالف کہتے ہین کہ چونکہ تم لوگون کی طبیعتون کو بھڑکانے اور اُنکے دلون مین اُن شکایتون کے پیش کرنے کو جوش و خروش پیدا کرتے ہو جو آپ ہی آپ کبھی نہ پیدا ہوتین اِسوجہ سے یہ سب تیاریان ہوتی ہین۔ اب یہ امر میرے نزدیک محض خلاف عقل معلوم ہوتا ہے۔ اِن بندوبست کی کارروائیون سے دو مطلب تھے ایک مطلب تو یہ تھا کہ لگان کی تعین ہوجائے اور دوسری غرض یہ تھی کہ آراضی کے متعلق تمام دعوون اور زمین کے متعلق کُل حقوق کا تصفیہ ہوجائے اِس غرض سے ہم معمولی عدالت دیوانی کو تا دوران تحقیقات بند کیے دیتے ہین اور مالی عدالتون کو حسب ضابطہ جوڈیشل اختیارات دیے دیتے ہین (اور یہ قاعدہ مقرر کیے دیتے ہین کہ اگر ایک میعاد معینہ کے اندر دعاوی

پیش نہ کیے جائینگے تو آیندہ اُنکی سماعت نہوگی) اور اسپر بھی چیف کمشنر یعنی اُس افسر نے جو سب سے آخری نوبت مین نالشات کو سنتا ہے ان تمام انتظامات کی تعمیل مین ایک امتناعی حکم گشتی کے ذریعہ سے مشتہر کر دیا ہے کہ ایک خاص قسم کے دعوون کی سماعت نہوگی پس یہ کیونکر کہا جاسکتا تھا کہ مین کسی طور سے اِن دعوون مین طرفداری کر سکتا ہون - کیونکہ مین نالشات کو مطلق تجویز نہین کرتا ہون اور میری کارروائی اِس بارے مین محدود ہے کہ جو امر اُنکے مناسب عدالت مین منتقل ہوجانے کا مانع ہے اُسکو دور کرون اگر لوگون کو ایسے حقوق حاصل نہین ہین یا اُن حقوق کو ضائع کیے ہوئے اُنکو زیادہ عرصہ گذر گیا ہے تو صورت اول مین وہ ایسے دعاوی پیش نہ کرینگے اور صورت دوم مین اگر وہ پیش کرینگے تو بھی نامسموع ہونگے اور اسطور پر نتیجہ یہی نکلیگا کہ تعلقدارون کا قبضہ پیشتر کی نسبت زیادہ محفوظ اور مضبوط ہوجائیگا۔

اس معاملہ مین جو جوش پیدا ہوا ہے اُسکا اصل سبب ایک یہ ہے کہ بہت سے انگلش اشخاص نے اودھ مین علاقے پیدا کیے ہین۔ بنگال مین جو جھگڑا فی الحال پڑا ہے اُسکی بھی یہی کیفیت ہے اور اس سبب سے قریب قریب تمام اخبارات ایک جانب تو دیسی مالکان آراضی کے طرفدار اور دوسری جانب انگلش پلینٹر کے جانب دار میرے خلاف صف آرا ہین۔ ص ۵۵۹ لیکن یہ کوئی وجہ اِس بات کی نہین ہے کہ مین اپنے مورچہ پر نہ کھڑا رہون اور جس امر کو مین واجب اور جائز یقین کرتا ہون وہ نہ کرون۔ انگلستان کے لوگ سچائی اور انصاف کا بہت ذکر کیا کرتے ہین لیکن جسوقت کوئی شخص اِن اصولون پر عملدرآمد کرنے کی خواہش کرتا ہے تو وہ متحیر ہوجاتے ہین اور شکایتین کرنے لگتے ہین۔ بیشک اِس امر کو کہ وِنگفیلڈ صاحب لارڈ کیننگ کی حکمت عملی کے مشتہر کرنے والے تھے اور برابر اِس بات کی کوشش کرتے رہے کہ سوائے تعلقدارون کے اور کُل حقوق کو مٹا کر اُس حکمت عملی مین رفتہ رفتہ تخفیف کرتے جائین ایسی دلیلون پر مبنی سمجھنا چاہیے کہ بہرحال اُن دلیلون کے لحاظ سے لارڈ ممدوح کا بیان باحتیاط قبول کیا جائے۔ میرے دوست لوگ سمجھتے ہین کہ مین نے اپنی یادداشتون مین لارڈ کیننگ کی نسبت منصفانہ باتین نہین بیان کی ہین۔ اِسکا مین افسوس کرتا ہون لیکن مجکو یقین ہے کہ جو کچھ مین نے بیان کیا ہے وہ خود اُنکی چٹھیون اور کارروائیون سے پیدا ہوتا ہے۔ بااینہمہ جس عہدہ پر مین ہون اُس طرح کے منصبدار اور سخت کام اُسکو کرنا پڑتا ہے اسطرح کے کام کرنے والے کے لیے یہ آسان نہین ہے کہ جو جو لفظ وہ استعمال کرے اُسکو بہت غور و فکر سے سوچ سمجھ لے اور مین اِس بات کو قبول کرتا ہون کہ اگر مین اپنے دو ایک جملون کو اور دھیمی عبارت مین لکھتا تو بہت بہتر تھا۔

ڈیونیٹر کی تقرری کے بارے مین یہ ہے کہ میرے نزدیک اُنسے بہتر شخص ضروری اوصاف سے متصف مجکو نہین سکتا مین نے میور صاحب اعلیٰ ممبر صدر بورڈ کے ساتھ ممالک مغربی و شمالی کے تمام افسرون کی فہرست دیکھی مگر ہم لوگون نے ایک نام بھی اُسمین ایسا نہین پایا جس پر انگلی رکھ سکتے۔ منٹگمری صاحب نے جو تعلقداران اودھ کے اول مربی تھے میرے انتخاب ڈیونیٹر صاحب کو بہت ہی پسند کیا معاملات اودھ کے بارے مین اب مین آپ کو دق و تنگ نہین کرونگا صرف اتنا کہتا ہون کہ اگر اِس امر پر واجبی طور سے بخوبی تمام لحاظ ہوگا تو مجکو اُسکے نتیجون سے کسی طرح کا خوف نہین ہے

اورگو کچھ ہی نتیجہ پیدا ہو مگر مین سمجھتا ہوان کہ مین نے صرف اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے۔

جیساکہ مین اوپر ثابت کرچکا ہون سَر چارلس وُڈ نے سَر جان لارنس کے مقاصد سے ہمدردی کی اور جو طریقہ اُنھون نے اختیار کیا تھا اُس سے اُنکو صرف اِسی بات کا خوف تھا کہ ناشدنی خوف نہ پیدا ہو جائے اور لوگ اُنکے بیانات مین غلط فہمی نہ کرسکین۔ جان لارنس جواب مین لکھتے ہین کہ۔

رعایاے اودھ کے مفید مطلب جو طریقہ مین نے اختیار کیا ہے وہ صرف اسی وجہ سے اختیار کیا کہ مجکو اپنے فرض زندگی کا ایک بڑا خیال تھا مین اِس مسئلہ کو بہت اچھی طرح سے سمجھتا ہون اور بندوبست کے کام سے جس شخص کو کوئی سروکار رہا ہو اُسکو بھی اسی طرح سمجھنا چاہیے۔ میری ہرگز یہ خواہش نہین ہے کہ مین تعلقدارون کو نقصان پہونچاؤن برخلاف اِسکے مین یہ چاہتا ہون کہ ایک واجبی طور سے اُنکے حقوق قائم رکھے جائین۔۔۔۔ میرے لیے سم قاتل ہے کہ جو ہدایتین مین نے ڈیویز صاحب کو دی ہین اُنمین ترمیم کرون گورنمنٹ انگلستان ایسا کرسکتی ہے۔ پارلیمنٹ بھی جس امر کو مناسب سمجھے کرسکتی ہے لیکن مین خود اپنی خوشی سے تحریک نہ کرونگا کیونکہ مین جانتا ہون کہ جو طریقہ مین نے اختیار کیا ہے
اُسمین میری راے برسرصواب ہے آیا گورنمنٹ ہند کی نسبت کبھی کسی نے یہ سُنا ہے کہ بندوبست کے زمانہ مین اُسنے ایک درجہ کے ص ۵۹
لوگون کے ساتھ واجبی طور کا برتاؤ نہین کیا اور پھر مقتضاے وقت کے اعتبار سے احکام کے امتناع یا اجرا مین قاصر رہی۔

ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہین گذرا تھا کہ سَر چارلس وُڈ نے خود اِس بات کو قبول کرلیا کہ جو کچھ گورنر جنرل نے کیا تھا وہ سب واجبی تھا لیکن جس بات کا نصف خطرہ پیشتر ہی سے اُنکو تھا رعایا کی بدقسمتی سے کاروائی تحقیقات کے ختم ہونے پر ویسا ہی ظاہر ہوا کہ جو درمیانی حقوق ہمارے تلاش کرنے سے ہندوستان کے اورحصو نمین پائے گئے تھے وہ نوابون کی سلطنت کے زمانہ مین جیسا کہ اُسوقت کا دستور تھا ظلم و تعدی سے معدوم کردیے گئے تھے۔ جو محنت اور مشقت اُنھون نے اُٹھائی تھی وہ اپنے نزدیک بہت اچھا سمجھکر اُٹھائی تھی لیکن اِس بات کو سمجھکر کہ اُنھون نے اپنا منصبی فرض ادا کیا تھا وہ اِس سب سے بدتر نتیجہ کے لیے بھی تیار رہتے تھے۔ اور بتاریخ ۳- اپریل گرے صاحب کو اُنھون نے لکھا کہ۔

مجکو اِس امر کا کُلّی یقین ہے کہ جو کچھ مین نے کیا ہے اُسمین میری راے برسرصواب ہے اور بیشک مین اُس مین تخفیف نہین کرسکتا تھا۔۔۔۔ مین نے سَر چارلس وُڈ کو ڈیویز صاحب کی ایک چٹھی روانہ کی ہے جسمین اُنکی تحقیقات کا نتیجہ قیاساً بیان کیا ہے۔ وِنگفیلڈ صاحب تعلقدارون کی پشتی پر ہین اور تعلقدارون پر بھروسہ کیے ہوے ہین۔ کاشتکار لوگ جاہل بزدل اور غریب ہین۔ اِدھر تو اُنکی تالیف القلوبی ہوتی ہے اور اُدھر اُنکو دھمکی دیجاتی ہے۔ غرض یہ کہ تحقیقات کی جو میعاد مقرر کی گئی ہے وہ ختم ہو جائے اور اُنکا موقع ہاتھ سے نکل جائے۔ میرا منشا یہ ہے کہ اُنکو ایک معقول اور کامل موقع اِس بات کا دیا جائے کہ غیر طرفدار لوگ اُنکے معاملہ کی سماعت کرین اور جس وقت یہ بات ہو جائیگی تو مین سمجھونگا

کہ مین اپنے فرض سے ادا ہو گیا۔

سَر فِرڈرِک کَرِی اور کَپتان اِیسٹوِک نے جنسے خاص کرکے اِنڈیا آفِس واقع اِنگلِستان مین سَر جَان لَارِنس خط کتابت رکھتے تھے بڑی دلسوزی سے اُنکی بہت سے کامون مین اعانت کی۔ اور اُنکی جو راے اِس مسئلہ مین تھی اُسکی طرفداری کرکے بہت قیمتی یادداشتین لکھین جس سے اُنکو کمال خوشی حاصل ہوئی۔ یکم مئی کو و ہ اِیسٹوِک کے نام لکھتے ہین کہ۔

آپ کی یادداشت نہایت عمدہ ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ اُسکا ایک اثر پیدا ہوگا۔ مین کسی طرح سے تعلقدارون اور کسی قسم کے مالکان اراضی کا مخالف نہین ہون۔ لیکن مین کوئی وجہ اِس بات کی نہین دیکھتا کہ اُنکو چھوٹے حقدارون کے نگل جانے مین مدد دی جائے۔ اودھ کے یہ جو بڑے بڑے مالکان آراضی ہین اُنین سے اکثرون نے الحاق اودھ کے چند ہی برس یعنی کوئی تیس چالیس برس کے عرصہ مین انواع واقسام کی لوٹ مار اور ظلم و تعدی سے اِن علاقون پر قبضہ حاصل کیا ہے اور میرے نزدیک یہ ایک اور وجہ اِس بات کی ہے کہ شکمی حقدارون کے حقوق کا لحاظ کیا جائے اور اسامیون کا حق ایک نہ ایک طور پر بہت ہی قدیم زمانہ سے قائم ہے۔ اور ہندوستان کے اِس حصہ مین ہمارے آئین و قوانین گو باختلاف حل ۵۶
مگر برابر وارن ہیسٹنگز کے زمانہ سے اُنمین مؤثر رہے ہے۔ "اصول ٹامسنی" جو مشہور ہے سواے اِن قوانین اور اُس آئین کے جسکو عام ملک نے تسلیم کیا ہے اور کچھ بھی نہین ہے۔

جسوقت سَر چَارلس وُڈ نے سِکرِٹری آف اِسٹیٹ ہند کے عہدے سے استعفا دیا اُسوقت اُنھون نے سَر ہِنرِی مِین کے نام ایک رخصتی چٹھی لکھی تھی اِس چٹھی سے ظاہر ہوگا کہ وہ سَر جَان لَارِنس کے مقصد خاص کس درجہ ہمدردی کرتے تھے۔

مین صرف اِس بات کو آپ سے بیان کرتا ہون کہ مجکو یقین ہے کہ دوسرے شخص کی حکومت مین دیسی باشندون کو کوئی مدد نہ پہونچیگی اور ہیسٹنگز ون کی خود غرضانہ حکمت عملی کو پھر فروغ ہوگا۔ مین اِس بات کو کسی قیاسی وجہ کی بنیاد پر نہین بیان کرتا ہون بلکہ مجکو نہایت وثوق کے ساتھ اِس بات کا یقین ہے کہ اگر زراعت پیشہ باشندگان ہند کو معلوم ہوا کہ اُنکے مروجہ حقوق مین دست اندازی ہوگی تو ملک پر سے ہمارا قبضہ ہمیشہ کے لیے اُٹھ جائیگا اور اِس سے بڑا خوف پیدا ہوگا۔ غیر مہذب ملکون مین رواج ضعیفون کا محافظ ہوتا ہے جس طرح زیادہ مہذب ملکون مین قانون محافظ ہے۔ ہمارا قانون اُنکے عادات اور خیالات کے اعتبار سے موزون نہین ہے ہمارے قوی دست انتظام نے بے شمار مظلومون کو اُنکے قدیم طریقہ "مخالفت بالاسلحہ" سے محروم کر دیا۔ اور ہمکو لازم ہے کہ بجاے اُسکے کوئی ایسی بات قائم کردین جو اُس خطرناک مگر کارگر وسیلہ کی قائم مقام ہو سکے۔

پولِیٹِکل اکونمی ممکن ہے کہ اُنکے خلاف ہو جسطرح اُس سے ہائیلینڈ واقع ملک اسکاٹلینڈ کی گھاٹیان خالی ہونے پائین

لیکن جو امر اسکاٹلینڈ کے صدہا اشخاص کے حق مین محفوظ ثابت ہوا ممکن ہے کہ وہ ہندوستان کے لکھوکھا اشخاص کے حق مین مخطور ثابت ہو۔

گورے اور کالے چمڑے والے آدمیون کے مابین جھگڑے کا ایک ناگزیر سبب زمین ہے ممالک متحدہ امریکہ جنوبی افریقہ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کے حالات قابل لحاظ ہین۔ ہر مقام پر بلا اختلاف کیا نتیجہ پیدا ہوا مختصراً یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ کالے چمڑے کے لوگ معدوم ہوگئے جو گورے چمڑے کے نومتوطن اشخاص کے سامنے غائب ہوجاتے ہین۔

یہ غیر ممکن ہے کہ ایسا ہی نتیجہ ہندوستان مین بھی ظہور پزیر ہو۔ لیکن نااتفاقی کا وہی سرچشمہ موجود ہے۔ اسواسطے میرا کامل عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص اسامیون کے حقوق ایسی بنیاد پر قائم کرنے مین کامیابی حاصل کرسکیگا جس سے سرمایہ لگانے والے اور نوآباد لوگ اُنکے حقوق مین دست اندازی نہ کرسکین (باوصف پولیٹکل اکانومی کے) اُس شخص کی ذات سے نہ صرف ہندوستانی رعیت پر بلکہ انگریزی فوج کو بھی انتہا درجہ کا فائدہ پہونچیگا۔ ایک متنفس نوآباد شخص کبھی ملک مین دوامی حق نہین حاصل کرسکتا ہے کیونکہ وہ وہان صرف چند محدود برسون تک رہ سکتا ہے۔

گورنمنٹ پر اِس امر کا ملحوظ رکھنا اور اُسکو اپنا فرض منصبی بھی سمجھنا لازم ہے کہ یکے بعد دیگرے چند عارضی مالکون کے پیدا ہونے سے لکھوکھا مستقل باشندون کے حقوق مین مداخلت نہو سکیگی۔

لارڈ کیننگ نے مجھ سے کہا تھا کہ بنگال کے دریاؤن کے اوپر وارِیٔ گرینٹ کے قانون کے موافق اسامیون کے حقوق بصلح و آشتی جو قائم ہوئے اُنسے مجکو اُسی طرح کا خوف پیدا ہوا جیسا خوف بلوہ کے نہایت ہی زور و شور کے زمانہ مین پیدا ہوا تھا۔ اور لارڈ لارنس نے کہا تھا کہ ایسی صلح و آشتی سے بالائی ہند مین اسامیون کے حقوق کا نہ قائم ہونا ہی اچھا ہوا"۔ ص ۲۶۵

مین جانتا ہون کہ آپ اِسکی قدر کرسکتے ہین اور مین بطور وصیت کے یہ بات آپ سے کہے رکھتا ہون۔

لیکن مجکو لازم ہے کہ یہ طول طویل قصہ مختصر کرون سر چارلس ونگفیلڈ ۱۸۶۶ء کے موسم بہار مین کنارہ کش ہوئے اور اُنکے عہدہ چیف کمشنری اودھ پر سر جان اسٹریچی مقرر ہوئے۔ وہ سال بھر سے زیادہ عرصہ تک لگاتار کوشش کرتے رہے اور آخر مین تعلقدارون کو ایک واجبی فیصلہ پر رضامند کرلیا۔ گو اِس فیصلہ سے کاشتکارون کو وہ سب حقوق نہین ملے جو سر جان لارنس چاہتے تھے لیکن وہ تمام باتین اُنکے واسطے حاصل کرلین جو ممکن تھین۔ اور صوبۂ اودھ مین بخوبی امن و امان اور آسایش و اطمینان پیدا کردیا جو اُسوقت کے بعد سے ظاہر ہونے لگا۔ ضروری اصول جنکی بنیاد پر تصفیہ ہوا وہ یہ تھے کہ ایک طرف تو گورنمنٹ جدید حقوق نہ پیدا کرے اور جن مراعات سے اصل مین تشخیص قبضہ پیدا ہوتا ہو وہ بحق اُن تمام کاشتکارون کے جو ابتدا مین مالک رہ چکے ہون بذریعۂ قانون قائم اور بحال رکھی جائین۔ اِس سے زیادہ ضروری یہ امر طے پایا کہ کاشتکار لوگ اُس صورت مین جب اُنکا لگان بڑھ جائے تو اُس حق کی بابت جو انگلستان مین غیر منزیل ترقی زمین کہلاتی ہے

وہ مستحق قرار دیے جائین اور جو اسامی مالک رہی ہون اُنکا لگان بجز اُس صورت کے جب کسی عدالت مین نالش درخواست کی جائے بڑھایا نہ جائے۔

اسامیان پنجاب کے حقوق کا مسئلہ مین اور اختصار کے ساتھ بیان کرونگا۔ اِنگلش فتحیابی کے بعد ۱۸۵۲ء مین جب پہلے پہل بندوبست ہوا تو موجودہ حقوق بطور معمول درج رجسٹر کر لیے گئے تھے۔ لیکن اُس کے بہت عرصہ کے بعد ظاہر ہوا کہ بہت سے اشخاص نے جو مالکان اکبر ہونے کے دعویدار تھے اُس حیثیت سے اپنے نام درج رجسٹر کرانے مین کوتاہی کی تھی۔ شاید اُسوقت اِس امر کو وہ چندان ضروری نہین سمجھتے تھے کیونکہ وہ امید نہین کرتے تھے کہ برٹش رواج جو بزور تیغ قائم ہوا تھا ممکن تھا کہ اُسی طرح سے تھوڑے ہی زمانہ مین درہم برہم بھی ہو جاتا۔ شاید اُنکو یہ خیال گزرا ہو کہ اپنے کو مالک قرار دینے کی نسبت بحیثیت کاشتکار اپنے نامون کا مندرج رجسٹر کرانا اُنکے حق مین بہتر تھا۔ لیکن اب جس حالت مین جدید بندوبست ہونے والا ہے اور زمین کی قیمت بہت بڑھ گئی اور یہ معلوم ہو گیا کہ برٹش حکومت زیر و زبر نہوگی تو اُن لوگون نے کوشش کی کہ مالکان ادنی کے حقوق منسوخ کرکے اُنکے موہومی حقوق پھر قائم کیے جائین۔ اور افسران بندوبست پنجاب جنکے سرغنہ اڈورڈ پرنسپ تھے اُنکے دعوون کے بحال رکھنے کے خواہشمند تھے۔ گورنمنٹ کے لیے امر تجویز طلب یہ تھا کہ آیا بہت سے لوگون کے وہ حقوق جو قدیم الایام سے پائے جاتے تھے اور جنکو ہم پندرہ برس سے جائز رکھتے آئے تھے وہ چند لوگون کے دعاوی کے مقابلہ مین سوخت کر دیے جائین۔ اِس بات کو یاد رکھنا لازم ہے کہ سکھون کی حکومت مین حقوق ملک کی تصریح بہت بُرے طور سے کی گئی تھی اور ہماری زیر حفاظت بلا مزاحمت احدے پندرہ برس تک جو اُنکا قبضہ رہا اُس سے بخوبی تمام یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ کوئی پنجابی جس طرح سے اپنے حق کا دعوی کرتا وہ بحال رکھنے کے قابل تھا۔ خیال کیا گیا کہ اگر جدید افسران بندوبست کی تجویزات پر عمل کیا جاتا تو ضلع امرتسر مین منجملہ ۶۰۰۰۰ افسران خاندان کے جو سود مند شرح سے اپنے کھیتون پر قبضہ رکھنے کے مستحق تھے ۲۰۰۰۰ خاندان صرف ایک کشش قلم سے برباد ہو جاتے اور اُنکی حیثیت مثل غیر دخیل کاشتکار کے ہو جاتی جو جابرانہ شرح لگان اور بیدخلی کے سزاوار ہوتے۔ یہ تقسیم اراضی کے متعلق ایک ایسا انقلاب ہوتا جسکا بدلہ بھی ظہور مین آتا اور سر جان لارنس غریب غربا سے جسقدر ہمدردی کرتے تھے اُس سے امید نہین تھی کہ وہ امر مذکور کو بغیر اسکے کہ اُسکے نتیجون کا اثر کم کرتے اور حقدار رعایا کے زوال پذیر ہوتے وقت اُنکی دستگیری کرتے واقع ہونے دینگے۔

بنابران صوبہ مین عرصہ تک تحقیقات ہونے کے بعد ایک مسودہ بابت تصحیح و ترمیم قانون متعلقہ حقوق اراضی پنجاب اڈورڈ پرینڈر گتھ صاحب نے ۲ جنوری ۱۸۶۸ء کو پیش کیا۔ لیکن فرقہ مخالف مزید تحقیقات کا متقاضی ہوا جسمین اِس موقع کو سر ولیم مینسفیلڈ کمانڈر انچیف سر ہنری ڈیورنڈ فوجی ممبر کونسل اور مسٹر گرے لفٹنٹ گورنر بنگال

شامل تھے۔ اِن لوگون کو کامیابی حاصل ہوئی جس تحقیقات کی استدعا کی گئی تھی وہ عمل مین آئی۔ مسودہ کی کارروائی سَر رچرڈ ٹمپل جدید وزیرِ مال کے اختیار مین گئی اور بتاریخ ۱۹۔ اکتوبر اِس امر پر شملہ مین ایک بڑی بھاری بحث ہوئی۔ سَر ہنری مینؔ جو ابھی انگلستان سے واپس آئے تھے ایک طول طویل اسپیچ کے ذریعہ سے سَر جان اِسٹریچی ص ۵۶۴
جو اودھ مین تجربہ حاصل کرکے اِس امر مین بخوبی واقف و ماہر ہوگئے تھے اور مسٹر نوبل ٹیلر نے سَر رچرڈ ٹمپل کی تائید کی۔ سَر ہنری ڈیورینڈ رخصت فرلو پر گئے تھے اور سَر ہنری مارسن جو اُنکے قائم مقام کی حیثیت مین کام کرتے تھے وہ بھی مسودہ کے موئد تھے اِسکے سوا سَر جان لارنس نے مسودہ کے تائیدی حالات ایک اسپیچ مین جمع کیے تھے جن سے ظاہر ہوا کہ وہ اِس مسئلہ سے نہایت ہی واقفیت اور اُسکے تمام رموز و نکات پر کمال عبور رکھتے تھے۔ اُنھون نے بیان کیا تھا کہ۔

اپنی تجویز کو مفصل حالات کے بیان کے لیے موقوف رکھ کے مجکو نہایت شد و مد کے ساتھ اپنے اِس اشتیاق کا اظہار لازم ہے کہ یہ مسودہ بغیر اسکے کہ اُسکی کسی ضروری بات مین کوئی تبدیلی بحالی ہو بحیثیت قانون نافذ کردیا جائے جس مسئلہ کے حل کرنے کا اُسمین قصد کیا گیا ہے وہ برسون سے غور طلب رہ چکا ہے اور اِس گورنمنٹ کے روبرو تین برس سے پیش ہے۔

ایسی تائید کے سامنے مخالفت بالکل زائل ہوگئی اور مسودہ اُسی روز بحیثیت قانون نافذ ہوگیا۔

ایک شخص یعنی ڈبلیو۔ ٹیں سیٹن کار نے جو پردے کی آڑ مین تھے اسطور پر اُسکے نتائج جمع کیے ہین۔

اِس قانون کی روسے باعتبار حقوق متقابضت اسامیون کی حیثیت منضبط اور مشخص ہوگئی۔ اِس قانون کی روسے اُنکی حفاظت ہوگئی کہ سواے خاص حالتون کے اُنپر اضافہ لگان نہوگا۔ اِس قانون کی روسے اُنکا یہ حق مسلم ہوگیا کہ اپنے مقبوضات کو منتقل کرسکین۔ اِس سے رعایت حق شفع محدود ہوگئی اور زمیندار کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کا اختیار حاصل ہوگیا آئرلینڈ مین جن جن باتون پر تکرار ہونے کا احتمال تھا قریب قریب یہین گویون کی طرح اُنکا احتمال کرکے ترقی حالت زمین کی تصریح کردی گئی جو اسامیون کے ذریعہ سے عمل مین آئی اور اُس معاوضہ کی بھی صراحت کردی گئی جسکے وصول کرنے کی اُنکو امید ہوسکتی ہے۔

(راقم مذکور اور آگے چلکر بیان کرتا ہے کہ) لارڈ لارنس نے جو اِس بات سے انکار کیا کہ رعایا پر ظلم کرکے تعلقہ دارون کو عروج دیا جائے اِس سے آیندہ نسل مین شکر گزاری کے ساتھ اُنکا نام بطور ایک خطاب کے قائم رہیگا۔ اِس بات کے لیے اُنھون نے ہر طرح کی طعن و تشنیع جو تخریب مدبری ملک اور بخیالات نا تحسین کی جاتی تھی گوارا کرلیا۔ اِسکے لیے اُنھون نے بیخوف و خطر ایا ندار آزاد مزاج اور تجربہ کار شخص کا دہمعصر کی مخالفت اخبارات کی لعن طعن اور پارلیمنٹ کے دونون ایوانون

ص سَر ہنری مینؔ ۱۵۔ فروری سنہ ۱۸۶۸ء کے اخبار ٹیمس مین جو قابل تعریف چٹھی چھپوائی تھی اُسمین کل مسئلہ پر پوری پوری بحث کی گئی ہے بخوف طوالت وہ محول نہین کی جاتی۔

غلط بیانی کا مقابلہ قبول کرلیا لیکن جسوقت طرفین کا فتنہ و فساد فرو ہوگا تو ہم اُس دور اندیشی کی تعریف کرینگے جس سے چند ہزار گانوون کے باشندون کے معاندانہ خیالات متنع رکھے گئے تھے - اور لارڈ لارنس اپنی کنارہ کشی کے وقت باطمینان تمام یہ خیال کرسکتے ہین کہ اُنھون نے ایک ایسے گروہ مزارعین کی طرف سے لڑنے کا ذمہ اُٹھایا اُنکی طرف سے لڑے اور اُنکے دعوے کو سرسبز کردیا جنکا کوئی حمایت کرنے والا نہین تھا - اور اُنھون نے خوش قسمتی سے اُس قسم کے ایک اختلاف کو فرو کیا جسپر شاید اسوقت ایک جلسۂ وزرا کی نیکنامی اور ایک قوم کی قسمت منحصر تھی[1]-

مسئلۂ حقوق اسامی کے متعلق مندرجۂ بالا احوال کے لکھنے کے بعد مجکو سر جان اسٹریچی کی گرانقدر چٹھی سر جان لارنس کی وائسرائی کی بابت وصول ہوئی جسکے طول وطویل مطالب اقتباس کرکے مین اوپر محول کرچکا ہون - اور اِس امر خاص کے متعلق جو وسیع علم اُنکو حاصل تھا اور اُس زمانہ کے بعد اپنے بھائی کے ساتھ ہندوستان کی حکومت مین اُنھون نے جو ضروری شرکت کی تھی اُس سب کا خیال کرکے میرے نزدیک مناسب معلوم ہوتا ہے کہ گو بعض مطالب جو دوسری عبارت مین بیان کیے گئے ہین کسیقدر مکرر ہوجائینگے لیکن اُس چٹھی کا باقیماندہ حصہ بھی محول کیا جائے - مسئلہ حق اسامی کے متعلق ایک مستند رائے ظاہر کرنے کے علاوہ اُنھون نے صاف صاف ظاہر کردیا ہے کہ انکم ٹکس ہند کے بارے مین سر جان لارنس کی کیا رائے تھی (یہ مسئلہ نہایت ہی ضروری اور بدرجۂ غایت متنازعہ فیہ تھا) اور ایک ایسے لطف کا امر اُسمین مذکور ہے جسکا اور کاغذات مین جو میرے ہاتھ آئے ہین کہین اشارہ نہین کیا گیا ہے - یعنی اُسمین یہ بھی بیان ہے کہ حق اسامی کے متعلق انگلستان مین جو جھگڑا پیدا ہوا تھا اُسمین جان اسٹوارٹ مِل نے اپنی طرف سے کیا کارروائی کی -

اسامیون اور کاشتکارون کے حقوق کو جائز رکھنے اور اُنکی حالتون کو درست کرنے کے متعلق لارڈ لارنس نے جو بلیغ کوشش کی تھی اُسکے متعلق ایک دلچسپ اور ضروری تواریخ بیان کی جاسکتی ہے اور اِسوقت وہ خاص کرکے قابل لحاظ ہے کیونکہ اسی طرح کے مسئلے آیرلینڈ کے متعلق تجویز طلب ہین - زندگی بھر مین اِس سے بڑھکر کسی امر سے اُنکا کام نہوا ہوگا اور اگرچہ اُسوقت اُنکی کامیابی ناکمل رہی لیکن ایسی مخالفت کے ہوتے ہوے جو شاید کسی گورنر جنرل کے وقت نہ رہی ہوگی معقول اصول جو اُنھون نے بنایا اور قائم رکھا تو اِس سے ہندوستان کے حق مین نہایت ہی فائدہ ہوا مین اسوقت یہ بیان لکھنے کا قصد نہین کرسکتا ہون کیونکہ جن کاغذات کا حوالہ دینا ضروری ہوگا اُنکے محول کرنے کا میرے پاس کوئی وسیلہ نہین ہے - لیکن ساتھ ہی اُسکے مین ایک نہایت ہی ضروری معاملہ کے متعلق جس سے وہ بحیثیت وائسرائے تعلق رکھتے تھے بالکل خاموش نہین رہ سکتا - وہ ایک ایسا امر ہے جسکے بارے مین کسیقدر سند کے ساتھ مین لارڈ لارنس کی رایون اور کارروائیون کو بیان کرسکتا ہون کیونکہ بحیثیت چیف کمشنر اودھ اور اُسکے بعد بحیثیت ممبر کونسل اِس امر کی بحث مین اور جو لیجسلیٹو اور اگزکیٹو کارروائیان کی گئین

[1] اڈنبرا ریویو بابت ۱۸ اپریل ۱۸۷۰ء -

اُن مین فعلاً شریک ہونا پڑا۔

لارڈ لارنس کی تدبیرات حفاظت اسامیان اودہ و پنجاب کے ذیل مین جو حالات بیان کیے جاتے ہین اُنمین سے اکثر باتین کسیقدر ترمیم کے ساتھ مین اُس خط کتابت سے اخذ کرونگا جو میرے بھائی جنرل رچرڈ اسٹرچی اور مسٹر جان اِنسٹوارٹ کے مابین ہوئی تھی اور جس مین مین بھی کسیقدر شریک تھا۔ وہ قائم مقام اُن خیالات کی ہے جو خود لارڈ لارنس کے تھے گو یہ امر علی العموم مشہور نہین ہوا لیکن مجکو بیان کر دینا چاہیے کہ لارڈ لارنس کی اُن کوششون مین جو اسامیان پنجاب کے واسطے کی گئی تھین بالکل ناکامی کا واقع نہونا اِس سبب پر کچھ کم منحصر نہین ہے کہ مسٹر مِل نے اِس بارے مین جسکا اُنکو دل سے خیال تھا ذاتی کوشش کی تھی اور اِنڈیا آفس مین زبانی اُنھون نے بہت سی باتین بڑے شد و مد سے بیان کی تھین۔

قدیم ایسٹ اِنڈیا کمپنی کے تصورات گو کچھ ہی کیون نہون لیکن مالکون اور کاشتکارون کے متعلق گذشتہ تیس برس سے اسکے خیالات نہایت ہی مہذبانہ رہے تھے۔ گو ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کمپنی کے معزول ہوجانے کے بعد صادر ہوا لیکن اُس مین ایسے اصول تھے جنپر وہ عرصہ سے عمل کرتے آئے تھے وہ اصول یہ تھے کہ اراضیات ہند کی ترقی بالکل اصل کاشتکار زمین پر منحصر رہے اور حقوق اراضی کے متعلق گورنمنٹ قدیم دستور ملک کے قائم رکھنے کی پابند رہے کیونکہ اولاً تو اُس سے کافہ خلائق کا فائدہ مقصود ہے اور دوسرے بذریعہ رشتہ آمد قدیمہ اِس بنیاد پر کل جایداد کا بندوبست ہوا جاتا تھا مالکان مزارع کا وجود بھی بخوبی تسلیم کیا گیا اور جس جس مقام پر اسامی زمین کی زراعت کرتے تھے وہان اُنکا لگان بذریعہ رواج کے محدود کیا گیا صرف مقابلہ کے ذریعہ سے اُسکا انضباط نہین ہوا۔ حقوق مقابضت بھی ہر حالت مین بپابندی رواج متحقہ محفوظ رکھے گئے۔

غدر ہوتے ہی ایک تبادلہ عظیم واقع ہوا۔ قومی عداوت کو اشتعال ہوا اور بالائی ہند کے ایک بڑے حصہ سے ہماری سلطنت کے اُسوقت اُٹھ جانے پر جب اُسکی خلقی فوج جسپر اُسکے قیام کا دار مدار تھا جاتی رہی کسی کو اِس بات کا ذرا بھی یقین نہین رہا کہ ملک پر ہمارا قبضہ باقی رہ سکے۔ ان سب باتون سے اُس زمانہ کے مدبرون کا ایک قومی فرقہ یہ خیال کرنے لگا کہ سلطنت کو قوت اُسوقت حاصل ہوگی جب اِنگلستان کی طرح سے مالکان اراضی کی ایک حکومت ہندوستان مین قائم ہوگی بیان کیا گیا تھا کہ جسوقت ملک کے صاحب اختیار لوگون کے حقوق ہمیشہ کے لیے مقرر کردیے جائینگے تو اُس سے ہماری سلطنت کے قیام کو بڑی مدد پہونچیگی۔ غدر کے بعد کچھ تو اُسکے صریحی نتیجے اور کچھ اِس سبب سے کہ جن کامون مین اِنگلش سرمایہ اور اِنگلش انتظام کی حاجت تھی اُنکو بہت ترقی دی گئی ہندوستان مین اُن اِنگلش اشخاص کی تعداد جنھون نے بڑے طور پر تعلیم پائی تھی جو زیادہ ہوگئی تو اِس سے اِنگلستان کی طرح یہان بھی زمیندارون کے لیے مجنونانہ جوش بہت بڑھ گئی۔ اختادہ اراضیات کی بابت جو جوش و خروش بلند ہوا اور جو دقتین اور ناامیدیان ابتدا مین اِس امر کے دریافت ہونے سے پیدا ہوئین کہ قریب قریب ہر مقام پر اراضی کے متعلق شکمی حقوق موجود تھے وہ سب اسی خیال کی محرک ہوئین

جس جوش و خروش کو اسطور سے ترقی ہوئی اُسکے سبب سے تسلیم کیا گیا کہ حقوق مقابضت ہم لوگون نے ایجاد کیے تھے اور دراصل اُنکا کوئی وجود نہین تھا۔

ضرور ہے کہ ہر مقام پر ایک بڑا زمیندار رہا ہو اور جہان نہو تو ضرور ہے کہ وہ غیر واجبی طور سے بگاڑ دیا گیا ہو نہایت ہی زائد از ضرورت ذخیرہ ثبوت کے مقابلہ مین جو صرف ہندوستان ہی سے نہین بلکہ دنیا کے ہر ایک ملک سے باستثنائے اِنگلستان اور اُسکی نوآبادیون کے جمع کیا گیا تھا یہ قرار دیا گیا کہ سوائے اُس قاعدہ کے جو اصل مین انگلستان سے خصوصیت رکھتا ہے اور کسی قاعدہ سے بہبودی متصور نہین ہے۔ یہ قاعدہ ہندوستان مین ہماری حکومت قائم ہونے کے پہلے ہی جاری تھا اور جب او جس مقام پر ممکن ہو اب بھی اُسکا جاری کرنا ضرور ہے۔ صفحہ ۵۶

صرف کاشتکارون اور زمیندارون ہی کے متعلق ترمیم انتظام کا تقاضا نہین ہوا بلکہ اِس بات کی فریاد بلند ہوئی کہ ہر ہر علاقہ مین امرا کی سلطنت قائم ہو علاقون کی تقسیم در تقسیم کی ممانعت ہوئی۔ خلف اکبر کی جانشینی کا رواج قائم ہوا۔ بعد کو یہی باتین نہایت ہی زور شور کے ساتھ سر چارلس وِنگفیلڈ چیف کمشنر نے اودہ مین پیش کین۔ کچھ دنون لارڈ کیننگ نے بھی اُنکو قائم رکھا اور اُسکا نتیجہ وہی اعجوبہ ترین کارروائی یعنی گورنر جنرل کا اشتہار بابت ضبطی کُل حقوق متعلقہ اراضیات اودہ کے ہے۔

معاملات اودہ کے متعلق چھپے کاغذات اور اُن اسپیچون سے جو خود مین نے لیجسلیٹو کونسل مین قانون لگان اودہ کے بارے مین کہی تھین لارڈ کیننگ کے اشتہار اور اُن تدبیرات کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے جو اُسکے بعد عمل مین آئین۔ مجکو لارڈ لارنس نے ۱۸۶۶ء مین اودہ کا کمشنر مقرر کیا اور میرے ذمہ اُنکے اِس مقصد کو تعمیل کرنے کا کام عائد ہوا کہ پرانے حقوق مین سے اُن حقوق کو قائم رکھون جو بالکل اسطور سے مٹ نہین گئے تھے جنکی کوئی امید باقی نہ رہ گئی ہو۔ یہ ایک مشکل کام تھا کیونکہ لارڈ لارنس نے ہمیشہ اِس بات کو تسلیم کیا کہ وہ ایسے انتظامات کی عزت کرنے کے پابند تھے جنکو لارڈ کیننگ نے قطعی قرار دے دیا تھا اور جنسے برٹش گورنمنٹ کا ایمان تعلقدارون کے ہاتھ بیع ہوگیا تھا اور علاوہ برین وہ انتظامات ایسے احکام اور اسناد کی رو سے بحال رکھے گئے تھے جو ملک اودہ مین قانون کے برابر تاثیر رکھتے تھے۔

پس اِس سے بڑھ کر اور کوئی بات بمشکل ممکن تھی کہ جو لوگ حق مقابضت رکھتے تھے اُنکا حق قائم رکھا جاتا اور جو مالک بیدخل ہوگئے تھے اُنکو اچھی سے اچھی شرائط پر جنکو تعلقہ دار قبول کرنے پر آمادہ کیے جاسکتے تھے یا جنکی گورنمنٹ متقاضی ہوسکتی تھی اسطور سے حق دیا جاتا کہ لارڈ کیننگ کے احکام کی رو سے جو بندوبست ہوا تھا اُسکی شرطون مین کچھ فرق نہ آنے پائے۔ یہ بھی ضرور بیان کرنا چاہیے کہ اِس امر کے طے کرنے مین لارڈ لارنس کی مشکلات اِس سبب سے اور بڑھ گئین کہ قریب قریب اُنکی کُل کونسل نے اُنکے خیالات سے سخت مخالفت کی البتہ سر ہنری مین اور سر رچرڈ ٹمپل نے مہذبانہ طور پر ہمدردی اور اعانت کی۔

گورنمنٹ انگلستان اور انڈیا آفس نے اُنکی اس فرضی خواہش کو کہ سابق گورنر جنرل کا تمام کام درہم برہم کردیا جائے نظر رعایت سے نہین دیکھا اور جیسا کہ مین اوپر بیان کر آیا ہون اُسوقت کی تمام مخالفت کا اور اضافہ ہوا۔

ص ۵۶۶ ایسی حالتون مین ممکن نہین تھا کہ کوئی اصل اور کامل کامیابی حاصل ہوتی اگرچہ تھوڑا بہت بھی بچ گیا تو یہ ایک مبارکباد کی جگہ ہے اسپر بھی لارڈ لارنس کی کوششین بیکار نہین گئین۔ اودھ کے حقوق اراضی کی جو حالت اُنھون نے پائی تھی اُس سے بہتر حالت مین لارڈ لارنس نے اُنکو کردیا اور بہت سی صورتون مین جہان ظلم اور شرارت کے ساتھ ناانصافی کا اظہار ہوا تھا اُنھون نے فریادرسی کردی۔ اسامیون ماتحت مالکون اور دوسرے اشخاص کی حفاظت کے لیے دراصل جو تدبیرین اختیار کی گئی تھین مین بالتفصیل اُنکے بیان کرنے کا قصد نہ کرونگا جو امر درجۂ تکمیل کو پہونچا وہ بالکل لارڈ لارنس کے مستقل ارادہ سے انجام ہوا۔ اودھ کی حالت اب تک نہایت ہی غیر قابل اطمینان ہے۔ موجودہ انتظام ایسی ایسی باتون سے شامل ہے جو خواہ مخواہ اُسکو برباد کردینگی۔ ہم یقین کرسکتے ہین کہ قطعی طور پر صوبہ کی حالت اُسوقت درست ہوگی جب بتدریج اور باستقلال وہ اصول موثر کیے جائینگے جنکو لارڈ لارنس نے قائم رکھا تھا اور جہان تک ممکن تھا اُنپر عمل کیا تھا اِس پختہ قصد کا کہ اودھ مین تعلقداری کی بڑی بڑی حکومتین قائم رہین ناگزیر نتیجہ بھی پیدا ہوگا کہ اُسمین ناکامی حاصل ہوگی۔

اُسی طرح کی ایک کارروائی جسکے متعلق اودھ مین ایسی کامیابی حاصل ہوئی کسیقدر مابعد زمانہ مین پنجاب مین بھی شروع ہوئی تھی۔ اصل بندوبست مالگزاری کے ترمیم ہونے پر جو اُسوقت عمل مین آیا تھا جب پنجاب پہلے پہل برٹش سلطنت کا صوبہ قرار پایا تھا اس بات کا موقع حاصل کیا گیا کہ ملک کے قبضہ دار اسامیون کے خلاف اُنکی بیخکنی کے لیے ایک جنگ قائم کی جائے۔ اِن کارروائیون کی تواریخ لیجسلیٹو کونسل کے اُن مباحثون سے بہم پہونچ سکتی ہے جو قانون اسامیان پنجاب کے متعلق اور خاص کرکے ہنری مین کی بےنظیر اسپیچون مین کیے گئے تھے۔

اودھ کی طرح اِس پنجاب کے معاملہ مین بھی لارڈ لارنس نے قصد صمم کرلیا تھا کہ جہان تک ممکن ہو اُس ناانصافی کی دادرسی جائے جو اُسوقت تک عمل مین آچکی تھی اور ملک کو نقصان عظیم نہ پہونچنے پائے کیونکہ اُنکو بہت اچھی طرح سے یقین تھا کہ اگر اسامیون کے قدیم حقوق جاتے رہینگے تو اُسکا نتیجہ وہی پیدا ہوگا اِس معاملہ مین بھی بوجہ اُس مخالفت کے جو خود اُنکی کونسل اور انگلستان مین ظاہر کی گئی اُنکو بڑی بڑی دقتین لاحق ہوئین اور اِس بات کے سوا اور کچھ ممکن نہ تھا کہ جس قسم کا رفعداد اچھی طرح سے ہوسکتا ہو وہ عمل مین لایا جائے۔

بایںہمہ پنجاب کے معاملات کی وہ حالت نہین ہوئی جو معاملات اودھ کی ہوئی۔ اور اسامیون کے لیے ایک عمدہ تر حصہ حقوق کا بچ رہا۔ علاوہ برین پنجاب ایک ایسا ملک ہے جسمین خاص کرکے چھوٹے مالک آباد ہین جو آپ اپنی اراضیات کا تردد کرتے ہین اور اِس وجہ سے درحقیقت یہان کا مسئلہ اودھ کے مقابلہ مین چندان ضروری نہین تھا اسپر بھی معقول اصول سے

سخت انحراف کرنا پڑا اور جو خرابی واقع ہوئی تھی اُسکی اصلاح صرف جزئی طور پر ہوئی - اگر جان اسٹوارٹ مل نے اس معاملکی
خبر نہ لی ہوتی اور عقلمندی اور اعتدال کے ساتھ انڈیا آفس کے اختلاف پر اپنا اثر نہ ڈالا ہوتا تو جیسا کہ مین اوپر بیان کر چکا ہون ص ۵۶۹
یہ امر مشکوک ہے کہ آیا اپنے پُرانے صوبہ کو نقصان سے محفوظ رکھنے مین اُنکو بالکل کامیابی حاصل ہوتی - خوش قسمتی سے
وہ وقت گذر گیا تھا جب اِن امور کے متعلق لارڈ لارنس کے خیالات کی تائید کرنا ضرور تھی - ہندوستان کے لیے
بڑی خوش قسمتی کی بات ہوئی کہ اُس نازک زمانہ مین اُسکو ایک ایسا وائسرائے ملا جو اُس جوش و خروش کا جس سے
ہندوستان کے سب سے زیادہ ضروری مقاصد یعنی پیشۂ زراعت کو نقصان عظیم پہونچنے کا کھٹکا تھا مقابلہ کر سکا - افسوس ہے
کہ اب تک بہت کچھ کرنے کو باقی ہے مثلاً اُس حالت سے بڑھکر اور کس بات کا افسوس ہو سکتا ہے جب پر گذشتہ صدی کے
بندوبست استمراری کی رو سے غلط اصولون کے مؤثر کرنے سے بعض حصہ جات بنگال کے مزارعین کم ہو گئے - جب
لارڈ لارنس وائسرائے تھے اُس زمانہ مین اُس بڑے اور نہایت ہی نازک مسئلہ کے طے کرنے کا قصد خالی از امید تھا جو تھوڑے ہی
عرصہ مین ضرور بالضرور بہت بڑی وقعت پیدا کریگا - لیکن اُنھون نے مسئلہ مذکور کے بارے مین کبھی اپنی رائے کو پوشیدہ
نہین رکھا - اور اُسکی وجہ زیادہ تر یہ تھی کہ اِس سخت قسم کی مخالفت کو باصرار تمام دولتمند زمینداران بنگالہ کے وکیلون نے کلکتہ مین
اُنکے خلاف ظاہر کیا تھا -

غریب غربا مین جن لوگون کے فائدہ کا خیال اُنکے مرکوز خاطر تھا اُن لوگون مین صرف اسامی اور کاشتکار ہی لوگ
نہ تھے چنانچہ اُنھون نے اس بات کو اپنی اِس دائمی خواہش سے ثابت کر دیا تھا کہ ٹکس زیادہ واجبی طور سے لگایا جائے -
وہ سمجھتے تھے کہ غربا پر غیر واجبی بار ڈالا گیا اور دولتمند درجہ کے لوگون پر اُنکے واجبی حصہ کا بار نہین ہے اور اسی باعث سے
باوصف مخالفت روز افزون جو بعض اوقات ایسی قوی ظاہر ہوئی کہ بکامیابی اُسکا مقابلہ نہین ہو سکا اُنکو ترغیب
اِس بات کی ہوئی کہ انکم ٹکس کو انتظام خزانہ ہند کا ایک دوامی جُز سمجھکر اُسکی ضرورت اور جواز کو قائم رکھین -

ہندوستان کے قیام کی حالت مین اور وہان سے روانہ ہونے کے بعد بھی (یہ مین اُس کتاب سے
نقل کر رہا ہون جسکا پیشتر حوالہ دے چکا ہون[1]) اِس امر کے متعلق وہ کبھی متزلزل الرائے نہین ہوئے اُنسے بڑھکر
ہندوستان کا جاننے والا کوئی شخص نہ تھا اور جن تدبیرون مین وہ سمجھتے تھے کہ رعایا پر ظلم اور ناانصافی ہوگی اُن کو
بڑے شد و مد اور بڑی نکتہ چینی کے ساتھ اُنھون نے نامنظور کیا اُنکو یقین تھا کہ رعایا مین سے بعض درجے ایسے ہین جن پر
اُنکے مناسب حصۂ فوائد عام کا کوئی بار نہین ڈالا گیا حالانکہ اُنسے بڑھکر اور کسی درجہ کے لوگ اُس بار کے اُٹھانے کے
قابل نہین تھے - اُنپر بار اُسیوقت پڑ سکتا تھا جب براہ راست ٹکس جاری ہوتا اور اُس انتظام کی رو سے جو عقل کی رو سے
اچھا کہا جا سکتا اور جسکی ذمہ داری بیشک ہمارے اختیار مین ہے اِس بات کی مطلق کوئی ضرورت نہین تھی

[1] دیکھو صفحہ ۳۹۳ تا ۳۹۵ کتاب ہذا -

کہ اِس قسم کی تشخیص اور ایصال لگان مین کوئی بھاری اعتراض کیا جاتا علی الخصوص اُس صورت مین جب بہت ہی کم شرح سے انکم ٹکس لگایا جاتا۔ سب سے پچھلے مرتبہ مجھسے اور لارڈ لارنس سے جب ملاقات ہوئی تھی تو اُنھون نے اس مضمون کی تقریر کی تھی۔

ہندوستان مین گورنمنٹون کے لیے اِس قسم کی ترغیبون کی کمی نہین ہے کہ زیادہ دولتمند اور زیادہ صاحب غنا درجہ کے لوگون پر ٹکس لگانے سے انکار کر کے ایک سہل اور ظاہری نیکنامی حاصل کرین اور جسوقت یہ لوگ جن کے سوا اور کسی قسم کے نکتہ چین ایسے نہین ہین جنکی ساعت کی جائے پسند کرنے والے ہون توکسی ایسی کارروائی کے لیے جو آئین جانداری اور انصاف کے بالکل خلاف ہو قابل قبول وسائل کا تلاش کرنا ہرگز مشکل نہین ہے۔ مدبران ملک کو یہ بات کبھی فروگذاشت نہ کرنا چاہیے کہ ہندوستان مین ہماری سطوت کے قیام کی اصل بنیاد دین اِس بات پر منحصر نہین ہین کہ معدودے چند شور غل کرنے والے اشخاص اپنے فائدہ کی غرض سے کسی تدبیر کو پسند کرلین تو وہ عمل مین لائی جائے بلکہ وہ اس امر پر منحصر ہین کہ لکھو کھا اشخاص جو ہمیشہ خاموش اور ساکت نہین رہ سکتے ہین راضی رہین اور اپنے دل مین یہ خیال کرین کہ گو وہ لوگ جو اُنکے سرپرست اور وکیل ہونے کا اظہار کرتے ہون خودغرضی سے شور وغل مچاتے رہین لیکن ہمکو گورنمنٹ کے عدل اور انصاف پر دل سے یقین کرنا چاہیے اور یہکہ گورنمنٹ کا فہ انام کے مقاصد کی برابر نگران رہیگی۔ دولتمند درجہ کے لوگون کو ٹکس سے مستثنیٰ کردینا ایک پولیٹیکل غلطی ہے اور وہ غلطی ایسی ہے کہ جیسا جیسا زمانہ گزرتا جائیگا اور علم وعقل بڑھتی جائیگی اُسی طرح وہ زیادہ ضرررسان ہوتی جائیگی۔

یہ لارڈ لارنس کی رائین تھین اور یہ بات اب تک ضروری ہے کہ اُنکی صداقت کا باصرار تمام اظہار کیا جائے۔ کیونکہ ہندوستان کے زیادہ صاحب اختیار درجہ کے لوگون کی یہ خواہش کہ اصل مین اُنکو ہر ایک طور کے ٹکس سے نجات ملجائے اب بھی اُسی طرح ہیجان پر ہے جیسی اور کسی زمانہ مین تھی جو کچھ مین نے ابھی اوپر بیان کیا اُس سے بعض اُن وجوہات کی توضیح ہوتی ہے جنسے لارڈ لارنس ہندوستان مین وہ بات حاصل نہ کرسکے جو علی العموم مگر نہایت ہی غلط طور پر نیکنامی کے نام سے ملقب کی جاتی ہے۔

اُنکو اِس سے کچھ بہتر بات حاصل ہوئی۔ کبھی کسی انگلش شخص کا خاص کر کے شمالی ہند کے رؤسا مین اسقدر اعزاز اور اقتدار نہوا ہوگا۔ مشرقی لوگ اُسی کی قدر ومنزلت کرتے ہین جسکو وہ اپنا زبردست اور اصل مالک سمجھتے ہین اور خود لارڈ لارنس کی یہ کیفیت ہے کہ باشندگان ہند عموماً اور اپنے قدیم صوبہ کے آزاد اور بہادر آدمیون پر خصوصاً جس طرح کی نظر محبت رکھتے تھے ویسی دیکھنے مین نہین آئی۔ جسوقت وہ وائسرائے مقرر ہوے تھے اُسوقت تک انگلش اشخاص کے دلون مین سنہ ۱۸۵۷ع کے فسادات کا بخار اُسی طرح جوش زن تھا اور ہندوستان کے لیے یہ بڑی خوش نصیبی کی بات ہوئی کہ اُسوقت اُسکی فرمانروائی کے لیے ایک ایسا شخص ملگیا جسپر اِس قسم کی تاثیرین مطلق اثر نہین کرسکتی تھین

اور جو اپنی رعایا سے نہایت ہی مہربانی کے ساتھ ہمدردی کرنے کے خیالات سے مالامال تھا۔

اب بیرونی حکمت عملی کا سب سے ضروری مسئلہ باقی رہا جو عوام الناس کے توہم کے مطابق قریب قریب بلاشرکت غیرے سر جان لارنس کے نام سے تمیز کیا جاتا ہے حالانکہ یہ نہایت ہی یقینی امر ہے کہ کم و بیش دور اندیشی اور کامیابی کے ساتھ نافرجام گورنر جنرل لارڈ آکلینڈ کے خاتمہ سے لیکر لارڈ لٹن کی ویسی ہی نافرجام ص ۵۱۱
وائسرائی کے آغاز تک برابر ہر ایک اعلیٰ فرمانروائے ہندوستان نے اُسی کی پیروی کی ہے۔ اصل مین سر جان لارنس کی حکمت عملی اُنکے ماسبق اور مابعد وائسرایون سے صرف یا خاص کرکے اس بات مین مختلف تھی کہ وہ وسیع ذاتی واقفیت رکھتے تھے اور اسپر اُنکی حکمت عملی منحصر تھی۔ اُنکو ممالک متعلقہ کی اشکال و اوضاع خود سرحدی لین اور اُسکے دونون طرف جو قومین آباد تھین اُنکی جداگانہ خاصیتون سے ایسی واقفیت حاصل تھی کہ اور کسی وائسرائے کو کبھی نہین ہوئی۔ اصل تو یہ ہے کہ قدرتی فوجی تاریخی ملکی اخلاقی ہر ایک پہلو سے اس مسئلہ کی حالتون کو وہ بخوبی تمام جانتے تھے۔ اسواسطے وہ اس بارے مین زیادہ مستند طور پر تقریر کرسکتے تھے اور ہر مقام پر اُس وباء کی مخالفت کرنے کو زیادہ مسلح رہتے تھے جسکو ایسے بیباک سپاہی اور حریص مدبر اُنپر ڈال سکتے تھے جو سب کے سب اُنکی حکمت عملی کے چھوڑ دینے کے شائق تھے اور یہ حکمت عملی ایسی تھی جو ملک گیری اور فتاحی سے پاک اور اس بات پر قائم ہوکر کہ ہماری ذمہ داریان اُسوقت بھی بہت بڑھ چکی تھین خاص ہندوستان کی حکومت اور محافظت کو ایک ہندوستانی مدبر کا مقدم اور کافی مقصد قرار دینے والی تھی۔

سر جان لارنس کی حکمت عملی کو تو اُسکے ایک خاص موکد[1] صلاحکار نے ان الفاظ سے (یعنی ایک دور اندیشانہ سلوک کی حکمت عملی) تعبیر کیا ہے۔ یہ تعریف اعتراض سے خالی نہین ہے۔ کیونکہ اُس سے وہ علم اور وہ نگرانی ظاہر نہین ہوتی جو حکمت عملی مذکور کا جزو اعظم تھی۔ اسواسطے اُسپر اُن مخالفین نے بڑے اشتیاق سے گرفت کی ہے جنھون نے یہ تصور کیا ہے کہ خود اُسکے نام سے ایک ایسی حجت پیدا ہوتی ہے جو اُسکے ما بہ المقصود کے خلاف ہے۔ لیکن میرے نزدیک اُسمین اِسقدر غلط فہمی نہوگی جسقدر عموماً اس قسم کی مختصر تعریفات سے ہوتی ہے۔ سر جان لارنس کی بیرونی حکمت عملی اپنے اوپر اعتماد کرنے اور اپنے کو روکے رہنے اپنے کو بچانے نہ کہ دوسرے کو ہٹانے اور اسی غرض سے منتظر اور نگران رہنے کی حکمت عملی تھی کہ اگر کسی وقت جابرانہ کارروائی کا موقع آئے تو وہ زیادہ سختی کی کارروائی کرسکین اور وہ کارروائی برسر صواب ہو۔ المختصر وہ حکمت عملی یہ تھی کہ اندرونی ملک مین امن و امان قائم رکھین اور قرب و جوار کے ملکون علی الخصوص اُن جنگلی جرگون کے اندرونی معاملات مین دخل نہ دیا جائے جو ۱۰۰۰ میل کی شمالی مغربی سرحد پر حشرات الارض کی طرح بھرے ہوئے ہین

---

[1] ہیچ ڈبلیو ٹیلر متوفی۔

اور جو خوش قسمتی سے ایک ایسے ملک مین جو چٹانون پہاڑون اور طوفان کی وجہ سے خود ہیبت مین کچھ اُنسے کم نہین ہے آباد ہونے کی وجہ سے ابتک ہمکو دیو صورت رُوس سے علیحدہ کیے ہوے ہین۔

ص ۱۸۳ تئیس برس اُدھر صد ہا میل زرخیز قطعات اور ریگستانی ملک روسی اور افغانی چوکیون کے مابین اسیطرح پڑا ہوا تھا۔ روسی چوکیان بحیرۂ اخضر اور افغانی چوکیان دریاے جیحون پر تھین۔ آج جنوبی حصہ جیحون روسی دریا شمار کیا جاتا ہے اور روسی اِسٹیمرون کے ذریعہ سے اُس سے عبور کیا جاتا ہے۔ خان خیوا خان بخارا اور خان قوقند کی تینون ریاستون کو روس کی سرحدی مورت سے عمدہ خواہ بُرے طور پر آگے بڑھتے بڑھتے اسطرح چاٹ کھایا جیسے بیل کسی کھیت کی گھاس بالکل چر جاتا ہے۔ ایران روسیون کی ایک کٹھ پتلی ہے جو اُسکے اشارون پر چلیگی۔ ریگستان کے درمیان جابجا جو شاداب اقطاع واقع ہین وہان کے وہ وحشی ترکمان جو پیشتر دنیا کے کسی شخص سے زیر نہین ہوے تھے اُنھون نے بھی اب اطاعت قبول کر لی ہے۔ مرو کے شاداب حصۂ زمین پر دھمکی دی جاتی ہے اور ہم نے اکثر سنا ہے کہ مرو اور ہرات کے مابین جو زمین واقع ہے وہ دریا سے سیراب رہتی ہے اور ہرات سے بھی زیادہ شاداب ہے۔ مسئلۂ وسط ایشیا کے متعلق ابتدا سے جو ایک تازہ اور روز افزون خیال رہتا ہے وہ افغانون کی پیشقدمی کی وجہ سے نہین بلکہ روسیون کی پیشقدمی کی وجہ سے ہے۔ ہم نے بحیثیت قومی اول جنگ افغانستان سے بڑھکر شاید کبھی جرم اور حماقت نہ کی ہوگی اور چالیس برس سے زیادہ عرصہ ہوا کہ اُسکا ارتکاب پیشتر جو ہم سے ہوا تو صرف روسیون ہی کے لگاؤ کے خیال سے ہوا وہ روسیون ہی کا لگاؤ ہے جو اب فخر کر سکتا ہے کہ اُسنے ہماری کھلی ہوئی آنکھون کے سامنے اُسی حماقت اور جرم کا ارتکاب جنگ دوم افغانستان مین ہم سے پھر کرایا۔

اِس امر عظیم یا خطرۂ عظیم کا علاج کہ روسی ہماری سرحد ہندوستان کی جانب رفتہ رفتہ بڑھتے آتے ہین کیا ہے۔ جس شخص نے سنجیدگی کے ساتھ اِس امر پر غور کیا ہے وہ ہرگز انکار نہ کریگا کہ وہ بڑا بھاری خطرہ ہے یا اگر بالفعل نہین ہے تو آیندہ ہو سکتا ہے اِس سوال کے دو جواب دیے گئے ہین جو ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہین ایک جواب تو اُس فریق کا ہے جسکو سرحدی حکمت عملی سندھ سے منسوب کرتے ہین۔ اور دوسرا جواب اُس فریق کا ہے جسکو سرحدی حکمت عملی پنجاب سے منسوب کرتے ہین۔

سندھی فرقہ جنرل جیکب کو جو ایک بڑے زبردست اور اپنے ذاتی اوصاف کے بڑے خود پسند تھے اپنا بانی مبانی قرار دیتا ہے اور اُس فرقہ کے صلاح کارون مین گویا اپنے علم قابلیت یا بہادرانہ کاروائیون کے لیے اِس قسم کے لوگ مشہور ہین جیسے سر ہنری راولنسن سر بارٹل فریر سر ہنری گرین مسٹر ٹومسن پیلی سر جارج برڈوڈ اور سر ولیم میرویدر یہ مستند اشخاص کئی برس پیشتر سے کم و بیش مطابقت کے ساتھ

ڈونسن کا ترجمہ

یہ صلاح دیتے آئے ہین کہ ہندوستان کے حملہ کی پیش بندی کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلے قطع واقع ملک بلوچستان پر فوجی قبضہ کرلیا جائے اور اُسکے بعد بمقتضاے مصلحت قندھار او رہرات پر قبضہ کیا جائے اُن سب اور اگر سب نہین تو اقل درجہ اُنمین سے بعض اشخاص نے یہ بھی خواہش ظاہر کی ہے کہ انگلش اثر افغانستان کے اور حصون مین بھی اِس ذریعہ سے پیدا کیا جائے کہ انگلش سفیر یا ریزیڈنٹ اُسکے خاص خاص شہرون مین تعینات کیے جائین اُسکی فوجون کو قواعد سکھانے کے لیے انگلش افسر روانہ کیے جائین اور سلطنت افغانستان کی جون آلو دعزت کے لیے اب تب جو غاصب مدعی ہوا کرتا ہے ہم لوگون کی طرف سے بلطائف الحیل خواہ بزور تیغ اُسکی مدد کی جائے۔ ص ۵

پنجابی فرقہ جسکے سرغنہ سر جان لارنس تھے اور جسکی نام صاحبان سکریٹری آف اِسٹیٹ اور صاحبان گورنر جنرل نے یکے بعد دیگرے اور اسی طرح بعض بعض نہایت ہی نامی گرامی فوجی مدبر جو ہندوستان مین کبھی پیدا ہوے تائید کی اُسکے خیالات بالکل فرقہ اول سے مختلف ہین۔ اُنکی راے یہ قرار پائی ہے کہ ارباب فرقہ سندھ نے جن تدبیرون کی صلاح دی ہے اُنمین سے کسی تدبیر کا عمل مین لانا بمنزلہ اسکے ہے کہ خطرون کے نصف راستہ تک اپنے کو پھنسا دیا جائے۔ دوسرے وہ بمنزلہ اسکے ہے کہ ایسے لوگون کا شبہہ و غذغہ اور نفرت اور بڑھا دی جائے جو وہمی اور بے وفا جنگلی اور متعصب مگر ساتھ ہی اسکے بہادر اور وطن دوست ہین یہ وہ لوگ ہین جنکو ہم اِس وقت تک بھی بہت کچھ ضرر پہونچا چکے ہین۔ یہ وہ لوگ ہین کہ گو اُن مین کیسے ہی عیوب کیون نہ پائے جاتے ہون لیکن نہایت ہی جوش کے ساتھ اپنی آزادی اور اپنے مسکن سے مالوف ہین اور (جیساکہ اُنکو بخوبی تمام اسکی وجہ پائی جاتی ہے) ہر ایک اجنبی سے نفرت کرتے ہین اور نہایت افسوس کی بات ہے کہ منجملہ اُن اجنبیون کے انگریز سے کچھ نفرت نہین کرتے ہین۔ تیسرے وہ تدبیر بمنزلہ اسکے ہے کہ اینگلو سیکسن فرقہ کے اُن ظالمانہ نفوس حیوانی کو تقویت دی جائے جو ابھی سے بطور کافی اسقدر قوی ہین کہ ذمہ دار افسرون کو اُنکے اختیار مین رکھنے کے لیے ہر طرح کی تدبیر شعور مستقل مزاجی اور عقل سلیم درکار ہے۔ چوتھے وہ تدبیر بمنزلہ اسکے ہے کہ ہم اپنی ایک قدرتی سرحد کو چھوڑ دین جو اول تو ایک قریب قریب دشوار گزار دریا سے شامل ہے اور پھر اُسین پہاڑون کی ایک دیوار کے بعد دوسری دیوار واقع ہے یہ وہ سرحد ہے جہان ہمارے وسائل بالکل ہمارے قریب رہتے ہین اور اقل درجہ بمقابلہ دوسری سرحد کے یہان کی آبادی بھی ہم سے بزضر راہ ہے اور اُسکو چھوڑنے کے بعد ایک سرحد قائم کرین جو ہر جگہ اور پھر کہین نہوگی۔ یہ سرحد مثل ایک سراب کے ہوگی جو ہمکو اپنے مقام سے دور دراز فاصلہ پر ترغیب دیکر کھینچ لے جائیگی اور وہان ہمکو دشمنون کے قریب تراڑنے کے لیے چھوڑ دیگی اور ہمارے جیب و رہبت او پشت پر

ملاکڑ زوان سے الفنسٹن کا بندوبست کرنا ہے۔

ایک ایسی آبادی ہوگی جو فتح حاصل کرنے کی حالت مین بھی اُسکا فائدہ آدھا کردیگی اور شکست پانے کی حالت مین ہمکو بالکل تباہ کرڈالیگی - پانچوین وہ تدبیر بمنزلۂ اسکے ہے کہ جو خطرہ ہمارے پانون کے نیچے موجود ہے اُس سے فروگذاشت کرکے ایک آئندہ اور محتمل خطرہ سے حفاظت کی جائے - چھٹے وہ تدبیر بمنزلۂ اسکے ہے کہ انگلش اور ہندوستانی مدبر ایسے معاملات پر اپنی تمام توجہ جمع کرین جنپر وہ ایسا کوئی اثر پیدا نہین کرسکتے ہین جو قابل قدر ہو - ساتوین وہ تدبیر بمنزلۂ اسکے ہے کہ شاہنشاہی حکمت عملی ہند کسی بہشت ڈھونڈھنے والے غازی کی بادہوائی گولی یا پیش قبض پر منحصر کی جائے - نوین وہ تدبیر بمنزلۂ اسکے ہے کہ ہماری ہندوستانی فوج ایک ایسی خدمت پر مامور کی جائے جس سے وہ نفرت کرتی ہے اور اسطور پر فوج بھرتی کرنے والے افسر کی مشکلات جو اسی وقت خوفناک طور کی ہین اور بڑھادی جائین - اور بالآخر وہ تدبیر بمنزلۂ اسکے ہے کہ کرورہا روپیہ بنجر اور پہاڑی ٹیلون اور سرحد کے ایسے نشانون پر جو روز ہاتھ سے نکل نکل جائین گے صرف کرڈالا جائے اور یہان ایک ایک روپیہ کی گورنمنٹ محتاج ہو اور آبادی کا ایک بڑا حصہ جو قریب قریب بھوکون مرتا ہو ایک طرف ٹکس وصول کرنے والون اور دوسری طرف درحقیقت بھوکون مرنے سے بچنے کے لیے صداے فریاد والغیاث بلند کیے ہو - ان مین سے ہر ایک تجویز اکثر اشخاص کے نزدیک ایسی پائی گئی ہے کہ اُسکی بعض بعض باتین مسلم الثبوت ہین ہر ایک تجویز باقی تجویزات کی مؤید اور اسپر بھی اُن سے بے تعلق ہے اور بہیئت مجموعی اِن سب کا اثر یکے بعد دیگرے ہر ایک عصر کے مہذب اور دانشمند مدبران ہند پر پڑا ہے -

اب دیکھنا چاہیے کہ اِس حکمت عملی سے افغانون کے ساتھ کارروائی کرنے کے متعلق کیا کیا عملی نتیجے مستنبط ہوے ہین اور وہ کون سے نتیجے ہین جنکی سر جان لارنس نے بحیثیت چیف کمشنر و نیز بحیثیت گورنر جنرل برابر پیروی کی - اُنھون نے صدہا صورتون پر اُن چٹھیون مین جو اِس وقت میرے سامنے رکھی ہوئی ہین اور جو پچیس برس سے زیادہ مدت کے اندر کی لکھی ہوئی ہین یہ باتین بیان کی ہین کہ افغانون کو یقین دلاؤ کہ اُنکی چند زرخیز گھاٹیون یا اُنکے ہزارہا بنجر پہاڑیون سے ایک فٹ زمین کی بھی ہمکو طمع نہین ہے اور نہ ہم اُسکو لین گے ہم کبھی کوئی انگلش سفیر یا رزیڈنٹ جبرًا اُن لوگون پر متسلط کرنے کا قصد نہ کرینگے کیونکہ ہم اِس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ اُنکی موجودہ تہذیب کی حالت مین جو عقل حیوانی اُنکو ہمارے سفیر یا رزیڈنٹ کی موجودگی سے کنارہ کش کرتی ہے وہ بہت صائب ہے اُنکی یہ عقل اپنی ذاتی حفاظت پر نگاہ کرتی ہے - ہماری خواہش بلکہ ہماری مرضی بھی یہ نہین ہے کہ سواے صلاح یا تمثیل کے ہم کسی طرح اُنکے مذہب اُنکے خونریز جھگڑون اُنکی خانہ جنگیون اور اُنکے موروثی دستورات مین دست انداز ہون جسین فرمان روا کو وہ منتخب کرینگے

ہم اُسکو ملک کا مالک ذیحق سمجھکر اُسکے ساتھ اُسی طرح کا برتاؤ کرینگے جسوقت ایک مرتبہ اسکی حکومت ملک مین مستقل طور سے قائم ہو جائیگی تو ہم راضی رہین گے کہ زرِ نقد بندوق توپ یا سامان جنگ خلاصہ یہ کہ اس قسم کے تحائف سے جو ایک دوست دوسرے کو دے سکتا ہے وقتاً فوقتاً اُسکی مدد کرین۔ لیکن ہم یہ کبھی نہ کرینگے کہ اُسکو تخت دلوانے یا (اگر وہ خود اپنی کمزوری یا اپنی بدعملی سے تخت کھو بیٹھے تو) ازسرِنو اُسکے بہم پہونچانے کے لیے ہم فوج سے اُسکی مدد کرین۔ ہم اُن لوگون کے ساتھ جو دوستی کرینگے وہ اُنکے پھنسانے کی دوستی نہین ہے جو بہتر سے بہتر حالت مین بھی یکطرفہ ہوگی۔ کیونکہ ہم اپنے حصہ کے مطابق ایفاے عہد اپنے اوپر واجب اور لازم سمجھین گے۔ ہمکو معلوم ہے کہ وہ اِس قسم کی کوئی بات اپنے اوپر واجب و لازم نہ سمجھین گے۔ گو ہمارے اصل مقاصد بعض اوقات بحسب ظاہر خلاف بھی ہوا ہین لیکن ہماری خواہش یہی ہے کہ وہ ملک زبردست متحد مرفہ حال اور دوست رہے چونکہ ہمارا قصد مصمم یہ ہے کہ اُنسے مزاحمت نہ کرین اِس سبب سے ہم امید رکھتے ہین کہ وہ بھی ہماری مزاحمت نہ کرینگے اور چونکہ ہندوستان کے بے انتہا مقاصد ہمارے سپرد ہین نظر بران ہم جیسا کہ ہمکو اختیار حاصل ہے اِس بات کے مدعی ہین کہ کسی اجنبی سلطنت علی الخصوص ایسی ناعاقبت اندیش سلطنت کو جیسی روس کی سلطنت ہے اِس بات سے ممتنع رکھین کہ وہ حیلتاً خواہ صریحاً ایلچیون سے خواہ سازشون سے عہدنامون کے ذریعہ سے خواہ بزور تیغ کوئی ایسی حالت پیدا کرنے پائے جو ہماری حکمرانی کے خلاف ہو۔ اگر روس نے اسطور پر افغانون سے مزاحمت کی تو وہ بخوبی تمام ہماری مدد طلب کرنے پر آمادہ ہو جائین گے اور اُسوقت ہم اُنکے ملک مین نہ بحیثیت دشمن بلکہ بطور اُن کے دوستون کے داخل ہونگے اور اِدھر ہمارا کام ختم ہوا کہ ہم پھر اپنی سرحد کو پلٹ آئین گے اور اُنکی کسی شے پر نہ اپنا تصرف کرین گے اور نہ تصرف کرنا چاہین گے۔ ص ۵۷۵

اب یہ وہ حکمت عملی ہے جو قطع نظر اور باتون کے بہادری راستبازی اور ظلم و تعدی کی مخالفت سے خبر دیتی ہے۔ اِس حکمت عملی کا دارمدار اِس مبحث کے ایک بے نظیر علم پر ہے اور وہ حکمت عملی ایسی ہے کہ گو جا یا بیجا ہو روسی پیشقدمی کے خاص لحاظ سے قائم کی گئی ہے جو بعجلت خواہ بدیر بلکہ اغلباً بعجلت دریاے جیحون اور کوہ ہندوکش تک پہونچ جائیگی۔ پس اگر یہ حکمت عملی ۱۸۵۶ء مین جب قطع پر قبضہ کر لینے کی تجویز جنرل جان جیکب نے پہلے پہل بتائی تھی صائب تھی تو کسیقدر تبدیلی بحالی کے ساتھ ۱۸۶۶ء مین بھی جب سر ہنری گرین اور سر بارٹل فریر نے اُسکو نئے طور سے جلا دیا تھا وہ صائب تھی۔ وہ حکمت عملی ۱۸۷۴ء مین بھی صائب تھی جب سر بارٹل فریر نے جو اُسوقت ولایت کے انڈین اسکول کے ممبر تھے اپنی مشہور چٹھی سر جان کے نام لکھی تھی جو نصف خرابی کی بانی ہوئی تھی۔ اور بالآخر وہ حکمت عملی ۱۸۷۸ء مین بھی

صائب تھی جب سَرجَانْ لَارِنْسْ نے پہلے پہل ایک ایسی جنگ کے خلاف (اور بدقسمتی سے وہ اُسوقت بھی ایک ایسا نتیجہ پیدا کرچکی تھی جو پیشتر ظاہر ہوچکا تھا) اپنی آواز بلند کی تھی جسکو وہ غیرضروری اور خلاف انصاف سمجھتے تھے اور جسکو وہ جانتے تھے کہ اُسکے مقصود و مطلب کے خلاف ہوگی اور ہماری سلطنت ہند کے حق مین انتہا سے مرتبہ کو مضر ہوگی۔

اب اِس باب کے خاتمہ کے حصہ مین مجکو بسبیل اختصار صرف اُن تدبیرون کا بیان کرنا باقی رہا حق ۵ جنکو سَرجَانْ لَارِنْسْ بحیثیت وَائِسرَائے اپنی اختیار کی ہوئی حکمت عملی کے انجام کرنے کی غرض سے عمل مین لائے تھے اور ابتدا سے ۱۸۶۴ء مین جب وہ اپنے عہدہ پر آئے تو اُسکے نتیجون کے اعتبار سے دونون سلطنتون کے مابین کیا تعلق تھا۔

دوست محمد نے جو ایک لائق فرمانروا تھا اور جو افغانون کے خیال کے موافق ایسا عادل بادشاہ تھا کہ وسط ایشیا مین آج تک اُسکا ثانی پیدا نہین ہوا ماہ جون ۱۸۶۳ء مین بمقام ہرات انتقال کیا۔ یعنی جب سَرجَانْ لَارِنْسْ وَائِسرَائے ہند مقرر ہوکر آئے تھے اُسکے چند ہی مہینہ پیشتر اُسنے قضا کی تھی اُسکی زندگی از گہوارہ تا بگور بڑے بڑے حادثون اور بڑی بڑی خلاف قیاس داستانون سے معمور ہے اُسکا باپ مشہور بارک زئی فرقہ کا ایک افغان تھا جو اپنی لیاقت کی وجہ سے ترقی کرتے کرتے اُس وقت کے مسلم فرمانروا ے فرقہ سعدوزئی کا وزیر ہوگیا تھا اُسکی مان قزلباش تھی جس سے لوگ نفرت کرتے تھے۔ اُسنے نہایت ہی کم سنی کی حالت مین یعنی چودہ برس کے سن مین ہرات پر جو وسط ایشیا کی نا اتفاقیون کی جڑ ہے قبضہ کرلیا۔ اور بڑے تعجب کی بات تو یہ ہے کہ جب ۷۰ برس کے سِن کو پہونچکر سب سے پچھلی مہم اُسنے سر کی تھی تو وہ یہی مہم تھی کہ اُسنے کابل سے کوچ کرکے پھر اُسپر قبضہ کرنے کا قصد کیا تھا۔

ع۔ زتو آغاز شد انجام برتو ؛

افغانون مین بیباکانہ دلاوری اور سازشی گردنکشی جو معمول ہے اُنکے ذریعہ سے بند و بست کرکے اِس شخص نے سعدوزئی فرقہ کے لوگون کو اُنکے آبا و اجداد کے تخت سے نکال دیا تھا اور اپنی ذات سے بجا اُسکے اُسنے بارک زئی فرقہ کی حکومت قائم کی تھی اُسنے امیرالمومنین کے خطاب کو جو اب مشہور ہوگیا ہے گڑھ کر اُسپر اپنا تصرف کیا تھا سَدّوزائی سلطنت کے منتشر اور خودسر ٹکڑون کو جمع کرکے اُنکی ایک متحد سلطنت قرار دی تھی پشاور پر بھی اُسنے ایک دَوڑ ماری تھی مگر کامیاب نہین ہوا یہ صوبہ وہ ہے جسکو مع کشمیر کے رنجیت سنگھ نے افغانون کی سلطنت سے نکال لیا تھا اور وہ قریب قریب چالیس برس تک افغانستان پر دوراندیشی اور عدل و انصاف سے سلطنت کرچکا تھا۔ اِس چالیس برس کے اندر اُسکی سلطنت مین برابر یہ ضرب المثل

۲۰۹

جاری رہی تھی کہ "کیا دوست محمد مرگیا جو انصاف نہین ہوتا" کسی حاکم افغانستان کی قبر پر اِس سے بہتر کتبہ تحریر نہین ہوسکتا تھا۔

یہ وہ شخص تھا جسکو ایک عارضی جنون کی حالت مین دو کرور روپیہ اور ہیبت ناک قتل عام اور اپنی فوجون کی گڑگڑاہٹ کی خرابی گوارا کرکے ہم نے تخت سے اُتار دیا تھا اور بعد اُسکے جب کوئی دوسرا شخص (حتی کہ شاہ شجاع جو ہمارا منتخب کیا ہوا ایک کمبخت کاٹھ کا پتلا تھا) ایسا نہ مل سکا جو اُس خطرناک عزت کو حاصل کر کے صحؔ
اُسپر قبضہ رکھ سکتا تو ہم رجوع ہوے کہ پھر اُسکو اُس تخت پر بٹھائین۔ دوست محمد نے صرف ایک مرتبہ سکھون کی لڑائی کے زمانہ مین ہم سے انتقام لینے کی کوشش کی تھی مگر سوائے اُس مرتبہ کے اور کبھی ایسا قصد نہین کیا سَر جَان لَارِنس نے جو صحیح اور قوی سرحدی حکمت عملی اختیار کی تھی اُسکی بدولت دوست محمد نے پھر کبھی ہمارے حق مین کسی طرح کی بُرائی نہین ظاہر کی۔ ۱۸۵۵ء اور ۱۸۵۶ء مین اُس سے جو عہدنامے ہوے تھے اُن دونون مین اُسنے اپنے کو پابند اِس بات کا کر دیا کہ "وہ ہمارے دوستون کا دوست اور دشمنون کا دشمن رہیگا"۔ ہرات کو از سر نو فتح کرنے کے لیے اُسنے ہم سے امدادی روپیہ لیا اور بعد اسکے غدر کے کل نازک زمانہ میں جب اور ہر ایک افغان بندھے ہوے شکاری کُتّے کی طرح ہاتھ پاؤن چھڑا رہا تھا کہ ظاہرا ہماری غیر مستحکم شکارگاہ مین آکر صید کرے وہ برابر ثابت قدم رہا۔ اگر دوست محمد نے اتنی ازواج سے نکاح نہ کیا ہوتا اور اپنے بعد اسقدر لڑکے نہ چھوڑ گیا ہوتا تو اتنی مدت دراز کی زندگی کے اعتبار سے وہ ہرگز ایشیائی لوگون مین شمار کرنے کے قابل نہ تھا۔ وہ افغانون مین بھی شمار کرنے کے قابل نہ تھا بشرطیکہ اُسکے بیٹے جو اپنے باپ کی زندگی کے زمانہ مین اُس پاسداری کی وجہ سے جو اُنمین سے ہر ایک اپنے باپ کی نسبت ملحوظ رکھتا تھا ایک دوسرے کی گردن کاٹنے سے محفوظ رکھے گئے تھے اب یہ دیکھکر کہ وہ مرگیا تھا آخری وقت کے لیے جنگ وجدل کرنے پر تیار نہ ہوگئے ہوتے۔ دوست محمد ہمیشہ پیشتر ہی سے یہ خیال کرتا رہا تھا کہ اُسکی وفات کے بعد سلطنت کے لیے بطور امر ناگزیر ایک سخت جھگڑا ہوگا اور اُسنے سَر جَان لَارِنس کو صلاح دی تھی کہ اسمین وہ مطلق دخل نہ دینگے۔ ایک مرتبہ جمرود مین جب ملاقات ہوئی تھی تو اُسنے سَر جَان لَارِنس سے کہا تھا کہ "وہ ہمکو اور ہمارے ملک کو اسیطرح رہنے دیجیے ہم ہر ایک بات مین عاجز ہین الا پتھرون اور آدمیون مین"۔ دوسری صلاح اُسنے یہ دی تھی کہ "کابل کو رزیڈنٹ بھیجنے کا کبھی ذکر تک نہ کیجیے گا کیونکہ جسوقت مین خود اُسکی حفاظت کی ذمہ داری نہین کر سکتا تو میرے بعد والے اور بھی کچھ نہ کرسکین گے"۔ گوش ہوش اور سمع رضا کے نزدیک یہ لفظین آب زر سے لکھنے کے قابل شمار کی گئین۔

دوست محمد نے اپنے دو بیٹون کے دعوون کو جو حقیقی بھائی تھے نامسموع کر کے تیسرے بیٹے کو

ہوا اور زوجہ سے تھا اپنا جانشین مقرر کیا۔ اُسکی یہ کارروائی جائز تھی لیکن اِس قسم کا انتخاب (گو دوست محمد نے کیا تھا) باقی اہالیان خاندان شاہی کی سمجھ مین قابل پابندی نہ تھا اور عام افغانون کے نزدیک تو اور بھی قابل پابندی نہ تھا۔ اُسنے سولہ بیٹے بقید حیات اپنے بعد چھوڑے تھے اور اُنمین سے تین بیٹے براہ راست تاج کے حاصل کرنے پر آمادہ تھے۔ اور باقی بیٹے اپنے اپنے صوبون پر فرمانروائی کرنے کے خواہشمند تھے پس اِس موقع پر (جیسا کہ ہندوستان کے بعض اشخاص نے خیال کیا تھا) سَرجان لارنس کے لیے ایک بڑا موقع اِس بات کا تھا کہ وہ اپنی شمشیر خاص علم کرتے اور عام دست بدست جنگ مین ایک اور جنگجو شریک پیدا کر کے اُسمین سے کچھ اِنگلستان کے واسطے بھی حاصل کرتے اور خود سَرجان لارنس کا جو خیال تھا (یہ بہت واجبی خیال تھا) اُسکے مطابق یہ بڑا بھاری موقع اِس بات کا تھا کہ بالکل علٰحدگی اختیار کی جاتی یہ بات ظاہر کی جاتی کہ ہمارے مقاصد خود غرضی اور ظلم سے تعلق نہین رکھتے تھے اور افغانون کو فرصت دی جاتی کہ وہ اپنے جھگڑے اپنے طور پر طے کر لیتے۔ اگر اُنمین کم استقلال رہتا تو اُنکی وَائیسرائی کے کُل زمانہ مین یا تو افغانی خونریزیون کے جھگڑے مین ہم بھی پھنسے رہتے یا یہ ہوتا کہ اپنے امیدوار کو یکبارگی تخت پر بٹھا دینے مین ہمکو کامیابی ہوتی اور اُسکے بعد ہماری مدد سے یا بغیر ہماری مدد کے طبعی انتخاب کے ظالمانہ طریقہ پر بار بار عملدرآمد ہوتی رہتی۔ حق ۵

جو جو انقلابات اِن بھائیون کے جھگڑے مین واقع ہوے اور جسکا یہ انجام ہوا کہ (اور جیسا کہ لوگ امید کر سکتے ہین اُسکے مطابق افغانستان مین بھی علی العموم یہی نتیجہ ہوتا ہے) جو سب مین قابل تھے وہی زندہ باقی رہے قریب قریب پانچ برس یعنی سَرجان لارنس کی وَائیسرائی کے کُل زمانے تک یہ جھگڑا اُسی طرح زورون پر رہا۔ جیسا کہ معمول ہے عجب عجب طرح کی کیفیت دکھائی دی اور بڑے بڑے کھلاڑیون نے خوب خوب کرتب دکھائے جلاوطنی اور نبرد آزمائی تخت اور دربار قید خانہ اور گویہی طرح یکے بعد دیگرے طے ہوتے رہے۔ حسب معمول بارہا قرآن کا حلف دیا گیا اور ہر مرتبہ اُسکی خلاف ورزی ہوئی۔ بارہا مصالحہ ہوا لیکن آخر کو پھر قلبی عداوت ہوگئی بہتیرے فریب سے قتل ہوے اور بارہا قتل عام واقع ہوا۔ ایک مہینہ مین تو افضل خان قلات غلزئی کے قید خانہ مین گلا کیا۔ دوسرے مہینے مین وہ تخت کابل پر متمکن ہوا اور سَرجان لارنس سے مصر ہوا کہ وہ امیر تسلیم کیا جائے۔ ایک مہینے مین اعظم خان جلاوطن اور سَرجان لارنس کی فیاضی سے راولپنڈی مین پنشنر مقرر ہوا۔ دوسرے مہینے مین وہ ایک جنگلی فوج کا افسر ہوا۔ ایک دفعہ تو وہ کابل مین اپنے بھائی افضل خان کے نام سے حکومت کرتا رہا اور پھر افضل خان کے مرنے کے بعد اکتوبر ۱۸۶۷ء سے اگست ۱۸۶۸ء تک کُل ملک کا اعلیٰ فرمانروا رہا۔ ۹

اب شیر علی کا بیان کرنا چاہیے جو قانوناً امیر تھا بشرطیکہ یہ خطاب کسی طور سے ایک ایسے شخص کی نسبت استعمال کیا جا سکتا ہو جسنے اب تک یہ ثابت نہین کیا تھا کہ جس حق کو افغان لوگ ہمیشہ جائز سمجھتے آئے ہین اُسکو یعنی سب سے زیادہ زبردست ہونے کا حق رکھتا تھا اُسکا مقدر اب تک نئی نئی گردشین دکھلاتا تھا سر ولیم ڈینیسن نے اُسکو اُسکے باپ کا ذیحق جانشین سر جان لارنس کے داخل ہندوستان ہونے کے قبل مان لیا تھا۔ لیکن ابھی تخت پر بیٹھنے بھی نہ پایا ہوگا کہ اُسکو معلوم ہوگیا کہ اُسکو تخت کے واسطے لڑنا پڑیگا۔ چار مخالف دعویدار پیدا ہوے اور اُسکے عہد سلطنت کے ابتدائی دو سال کے ختم ہونے کے بعد ہی (۱۸۶۵ء مین) جب بظاہر اُنکے زیر کرنے مین کسیقدر کامیابی کے آثار معلوم ہوے تھے تو اُنھون نے اور بھی زور شور سے ایک بار پھر سر اُٹھایا اور اِس مرتبہ اُسکے تباہ ہونے کی باری تھی۔ پہلے تو وہ بلخ سے پھر کابل سے بعدہ قندھار سے نکال دیا گیا اور آخر کو اُسنے ہرات مین (افغانستان مین صرف یہی ایک ایسا مقام تھا جہان وہ خطرناک حالت مین بھی قدم رکھ سکتا تھا) جا کر پناہ لی اور جس زمانہ مین اُسکے دونون بھائی یکے بعد دیگرے تخت نشین رہے وہ بمجبوری چپ چاپ اُنکی طرف دیکھتا رہا۔

لیکن اسپر بھی اُسنے دم نہین لیا۔ فی الواقع وہ یعنی دوست محمد خان کا یہ بیٹا ایک مشہور شخص تھا اور اُسکی قسمت مین لکھا تھا کہ آیندہ پندرہ برس کے اندر وسط ایشیا کے مقدرات سے ایک عمدہ حصہ حاصل کرے۔ اگر میرا یہ کہنا جائز ہو سکتا ہو تو وہ تاریخ افغانستان کا ساؤل ہے۔ وہ اپنے تحکم اپنی فیاضانہ خواہشات اپنی دلی محبتون اپنے مول لیے ہوے رنج اپنے مجنونانہ حسد اور اپنے عزیز ترین اشخاص پر انتہا سے مرتبہ کا غیض و غضب ظاہر کرنے اور بالآخر اُس مرتبہ مین جسکی تعریف کسی زبان سے ممکن نہین ہے ساؤل کے مشابہ تھا یہ مرتبہ وہ ہے کہ باوصف بیشمار بلاؤن کے جنمین سے صرف نصف کا وہ سزاوار ہوتا ہے ایک ایسے شخص پر نزول کرنے مین وہ کبھی قاصر نہین رہتا جسکے اطوار یا گذشتہ حالات مین کوئی عمدگی کی بات ہوتی ہے۔ الغرض اُسکے مزاج مین آدھی شرافت اور آدھی شرارت تھی اُسنے اپنے برادر علاتی افضل خان کو امن و امان سے رہنے کی اجازت دی تھی قرآن ہاتھ مین لیکر اُسکی وفاداری کا حلف دیا تھا اور افضل خان کے بیٹے عبد الرحمن (یہ وہی شخص ہے جسکو عجیب طرح کے انقلاب زمانہ سے ہم نے خطرناک تخت افغانستان پر بٹھایا۔ روسیون کا پنشن خوار روسیون کی اولوالعزمی کے روکنے کو مقرر کیا گیا ہے) کے ایک قصور پر سر دربار اُسکو مقید کرنے کا حکم دیا۔ اور پھر جو لڑائی اِسکے بعد ہوئی اُسمین اُسکی قسمت مین یہ لکھا تھا کہ اپنے حقیقی بھائی کو اپنی جان سے زیادہ پیارے بیٹے کے ہاتھ سے اور پھر اُسی جان سے زیادہ پیارے بیٹے کو اپنے بھائی کے ہاتھ سے ہلاک ہوتے ہوے دیکھے۔ اور جیسا کہ اُسنے اپنے مراسلہ مین نہایت دردمندی کے ساتھ

بیان کیا تھا "فتحیابی کی تمام خوشی اُسکے ہلاک ہونے سے جاتی رہی تھی"۔ اُسکے بعد کئی مہینہ تک اُسنے
قندھار مین اپنے کو ایک کوٹھری کے اندر بند رکھا اور سَاؤل کے پُرانے بھاری رقیب کی طرح ہر ایک
آسایش سے پرہیز کیا۔ سوا ے چند خاص ملازمون کے اور کسی سے ملاقات نہین کرتا تھا۔ کبھی تو وہ
دوست اور دشمن پر غیض و غضب ظاہر کرتا تھا کبھی حج مکہ کو جانے کے لیے کہتا تھا اور کبھی جب اپنے غم سے ص ۵۵۹
وحشت مین آجاتا تھا تو آدھی رات کو تالاب مین غوطہ لگا کر سنگریزون کو اِس امید سے نکالتا تھا کہ شاید
وہان اپنے گم شدہ پیارے بیٹے کی لاش کا کچھ پتہ پاتا۔ "اَے میرے بیٹے اَیْبسالم میرے بیٹے میرے بیٹے
اَیْبسالم کاشکے تیرے بدلے مین مرگیا ہوتا۔ اے اَیْبسالم میرے بیٹے میرے بیٹے"۔

(حاشیہ: اِس عبارت کو بطور مقولہ امیر شیر علی سے منسوب سمجھنا چاہیے - مترجم)

اُسکی وحشیانہ مصیبت کے قصے شاید بہت مشہور ہین مگر چندان یاد رکھنے کے قابل نہین ہین وہ آخر
زمانہ مین برسون تک اپنی ضعیفی کے عصا یعنی اپنے پیارے بیٹے عبد اللہ جان کو رویا کیا اُسنے وحشیانہ طور
لارڈ میو کی تعریف کی۔ اُسنے بڑی سرگرمی سے اِس بات کو ظاہر کیا کہ لارڈ میو نے اُسکو جو تلوار دی تھی اُس سے
وہ ہر مقام پر انگلستان کے دشمنون کو نیچا دکھائیگا اُسنے لارڈ میو کے مارے جانے پر ایک بڑی دردانگیز
چٹھی لکھی تھی اُسنے چند برس بعد اُن لوگون سے جو نہ گوشِ شنوا اور نہ قلب موثر رکھتے تھے بڑی آرزومندی سے
یہ فریاد کی کہ اُسکے ملک مین کوئی انگلش سفیر جبراً نہ بھیجا جائے کیونکہ وہ اُسکی حفاظت کی ذمہ داری نہین کرسکتا ہے
اور اُسکا آنا بمنزلہ اسکے ہوگا کہ اُسکے اور اُسکے ملک کو پیام موت بھیجا جائے۔ اور حقیقت مین اُسکا یہ قول
بہت صحیح تھا۔ اِسمین شک نہین کہ جنگ دوم افغانستان کی بُرائی مین اِس بات سے اور بھی زیادتی ہوگئی
کہ جس شخص سے ہمنے دیدہ و دانستہ جھگڑا مول لیا تھا اور جسکو اُس جھگڑے کے دوران مین ہم نے اُسکی
سلطنت سے نکال کر غربت مین مرنے کے لیے جلاوطن کردیا تھا اُسمین وہ خاصیتین جو ابھی بیان ہوچکین
بہت ہی استحکام کے ساتھ پائی جاتی تھین یہ فطرتی اور حریص تو بیشک تھا لیکن بہت برسون تک اُسنے
ظاہر کیا کہ وہ ہماری دوستی کا دل سے خواہان تھا اُسنے اپنی لیاقت کے مطابق افغانستان پر عمدہ طور سے
حکومت کی تھی لارڈ لارنس کو بہت معزز جانتا تھا لارڈ میو کا شیدا تھا اور لارڈ نارتھ بروک سے باوصف
اِس امر کے کہ اُنکے زمانہ مین اُسکی بہت سی امیدین منقطع ہوگئین کوئی عداوت نہین رکھتا تھا اور اصل تو
یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے جو گورنر جنرل مقرر ہوئے اُنہین سے ہر ایک کی بات کو وہ اُسکی اور انگلستان کی
دستاویز سمجھا رہا تاآنکہ ہمکو ایک اچھی خاصی جو نیکنامی حاصل ہوئی تھی اُسکے ایک نافرجام وقت یعنی
ایک عارضی جنون کی حالت مین ہم نے پہلے کا کیا کرایا سب مٹا دیا اور یکے بعد دیگرے ہر وائسرائے نے
جو عہود و مواثیق کیے تھے اُن سب کو شکست کرڈالا اور ایک دوسری جنگ افغانستان کے شرمناک انقلابات

اور جان فروشی کی بےسود فتحمندیون مین اپنے کو مبتلا کر دیا۔

لیکن اگر زیادہ نہین تو کچھ زمانہ کے لیے جوگنی کا مُنہ شیر علی کی جانب تھا ۱۸۶۶ع کے موسم خزان مین اُسنے پھر اپنے کو ایک مرتبہ کابل مین پایا کیونکہ اعظم خان جو اُسکے ہیبت ناک دشمنون مین سے پچھلا دشمن رہ گیا تھا بحالت یاس و مجبوری بلخ کو بھاگ گیا تھا۔ اِس سبب سے شیر علی پھر ایک بار امیر حقیقی اور امیر قانونی ہو گیا تھا اور سَر جَان لارِنسْ نے آغاز مناقشہ ہذا سے جو حکمت علی اختیار کی تھی یعنی یہ کہ کوئی دعویدار سلطنت ص ۵۸۱ جسکو افغان لوگ سوچ سمجھکر امیر مقرر کرین وہی امیر تسلیم کیا جائے اُس حکمت علی کے مطابق سَر جَان لارِنسْ کو آزادی کے ساتھ یہ موقع ملگیا کہ اُس حکمت علی پر عمل کرین (اور یکطرفہ دوستی سے اپنے کو بچا کر جس سے بدنظمی کی ترغیب بلکہ شاید سند ہو جاتی) وقتاً فوقتاً اُسکی اسطور سے مدد کرین جسطرح کوئی دوست اپنے دوست کے ساتھ کرتا ہے بشرطیکہ وہ اپنے کو اسکا مستحق ثابت کرتا رہے۔ امداد یا استقرار امارت کے متعلق ہر ایک درخواست کے جواب مین عام اِس سے کہ وہ شیر علی یا اُسکے کسی رقیب کی جانب سے تھی تا دوران مناقشہ انسانیت کے خیال اور حکمت علی کے لحاظ سے بھی وہ بالکل ساکت رہے۔ کوئی امیدوار تو بطور رشوت کے یہ ایجاب کرتا تھا کہ افغانستان اور انگلستان کے مابین دوستی ہو جائے اور دونون ملکر اُسکی مخالفت کرین اور کوئی اُسکے بالکل برعکس یہ دھمکی دیتا تھا کہ ہم افغانستان اور روس کے مابین دوستی قائم کرکے انگلستان کی مخالفت کرینگے۔ لیکن یہ سب بےسود تھا۔ "بوڑھے کوہستانی" یعنی اخوند سوات کا بےمعنی اور موہومی خوف اُنکی آنکھون کے سامنے بیفائدہ ظاہر کیا گیا۔ اُنھون نے کسی بات کی کچھ سماعت نہین کی کسی طرح کی مدد یا کسی طور پر امارت کا تسلیم کر لینا یا خاموشی کی جو حکمت علی اختیار کی گئی تھی اُس سے کسی طرح کا انحراف کرنا بمنزلہ اِسکے ہوتا کہ تخت افغانستان پر ایک ایسے شخص کے بٹھانے مین مدد دی جاتی جسکو شاید اکثر افغان اُسی وقت مکروہ سمجھتے تھے اور جسکو شاید اُسوقت وہ اور بھی مکروہ سمجھتے جسوقت ہم اُسکی تخت نشینی کے واسطے اپنی اُنگلی اُٹھاتے۔

اِس قسم کی ایک درخواست جو افضل خان کے پاس سے آئی تھی اُس کے جواب مین سَر جَان لارِنسْ لکھتے ہین کہ۔

میرے دوست۔ اِس گورنمنٹ کے تعلقات افغانستان کے اُن فرمانروایون سے ہین جو بالفعل فرمانروائی کرتے ہون اگر یوز ہائینس اپنا اختیار کابل مین قائم کر سکتے ہین اور دل سے اِس بات کے خواہشمند ہین کہ برٹش گورنمنٹ سے دوستی رکھین تو مین تیار ہونگا کہ یوز ہائینس کو اُسی طرح سے خیال کرون لیکن مین موجودہ عہود و مواثیق سے جو امیر شیر علی کے ساتھ ہو سے ہین انحراف نہین کر سکتا ہون اور مجکو ضرور ہے کہ افغانستان کے جس حصہ پر اُنکی حکومت قائم ہے

اُسکے فرمانروا کے طور پر اُنکے ساتھ برتاؤ کرون - مین نے صرف صدق دلی اور راستبازی سے اسطور پر صاف صاف
اور علانیہ جواب آپ کو لکھا ہے -

لیکن اب حالت بدل گئی - کنسرویٹو گورنمنٹ انگلستان جسنے سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ کے ذریعہ سے
اُس امر کی نسبت جسکی سر جان لارنس صلاح دیتے یا جو وہ کرتے اپنا اطمینان کلی ظاہر کیا تھا اُسکی
کامل منظوری سے ساٹھ ہزار پونڈ امیر کو اِس بات کی مدد کے لیے دیے گئے کہ وہ اپنی نو مکسوب حکومت کا
استحکام کرین اور عرصہ دراز کی خانہ جنگی سے جو بربادی واقع ہوئی تھی اُسکی اصلاح کرین - پھر اُسکو ص ۵۸۳
اِس بات کی جو امیدین دلائی گئین کہ اگر وہ اِس بات کو ثابت کریگا کہ اُسکی حکومت "قوی منصفانہ اور رحیمانہ" ہے
تو آیندہ اُسکے ساتھ مراعات ہونگی ان امیدون سے وہ مسلم طور پر ہمارا دوست ہو گیا - اُسنے ایک بات کی
یہ تجویز کی تھی کہ وہ بذات خاص پنجاب مین آئے اور وہان خود سر جان لارنس اپنے باپ کے دوست سے
ملاقات کرے وہ خوشی سے منظور کی گئی - اور سر جان لارنس نومبر کے مہینہ مین معمول سے زیادہ مدت تک
اِس خیال سے شملہ مین متوقف رہے کہ اُسکی خواہش کو پورا کرین لیکن وہ بات نہونے پائی نارضی کا جو مادہ
لکڑیون کی طرح سلاگ سلاگ کر دھوان دیتا تھا اور قریب اِسکے تھا کہ جل اُٹھے اُس سے شیر علی کو اِس بات کی
تنبیہ ہو گئی کہ جب تک وہ بجھ نہ جائے یا جب تک خاموش نہ کر دیا جائے اُسوقت تک کابل سے جانا
مصلحت نہین ہے اور سر جان لارنس نے بہتر سے بہتر خود شیر علی یا اپنے بعد کے وائسرایون اور
دونون ملکون کے آیندہ تعلقات کے بارے مین جو کچھ کر سکتے تھے اُس کے اعتبار سے یہ قصد کیا کہ
اپنے بعد اُن تدبیرون کو جو ہمارے تعلقات افغانستان مین رہنما رہی تھین یا اُنکہ اُن اصولون کو جن سے
اُنکے نزدیک ہمارے تعلقات افغانستان کے متعلق رہنمائی ممکن تھی لکھکر چھوڑ جائین - اِس سے بڑھکر
قیمتی وصیت اور وہ کیا چھوڑ سکتے تھے اور اُسکا بلافصل اور صحیح نتیجہ بلا کم و کاست مشہور دربار انبالہ تھا جسکو
آیندہ مارچ مین اُنکے جانشین نے منعقد کیا تھا - اِس دربار مین (گو اُسکی بہت سی درخواستون کو ضرورتاً
لارڈ میئو نے نامنظور کیا) جس طریقہ سے اُسکے ساتھ برتاؤ کیا گیا اُسپر کمال مفتون ہو کر اور جیسا کہ مین ابھی
بیان کر چکا ہون اِس بات کی قسم کھا کر واپس گیا کہ مجکو جو تلوار عنایت ہوئی ہے اُسکو مین انگلستان کی
حفاظت مین علم کرونگا - اور اُسنے یقین دلایا کہ انگلستان کی بیغرض دوستی سے اُسکو کسی بات کی بیم نہین
اور امید ہر ایک بات کی ہے -

جس حکمت عملی کے مختصراً بیان کرنے کا مین نے اسطور سے قصد کیا یعنی افغانستان سے مزاحمت نکرنی
اور اُسکے ساتھ یہ چاہنے کی حکمت عملی کہ وہ زبردست آزاد اور ہمارا دوست رہے (مین ایک مرتبہ

اور اِس بات کو بیان کرتا ہون) صرف جان لارنس ہی کی حکمت عملی نہین ہے۔ غالباً اُنکی طرح اور کوئی وائیسرائے اِس پورے طریقہ سے اُسکی عملدرامد نہین کرسکتا تھا۔ کسی وائیسرائے نے اِس دلی شوق اور نگرانی سے جو اُنکی چٹھیون سے ثابت ہوتی ہے اِس پیچدار جھگڑے کے سر انقلاب کی تاک نہ رکھی ہوگی اور تمام جال جو افغانستان مین مخالفون نے اور انگلستان مین سر ہنری رالنسن اور سر بارٹل فریر کی مختلف فیہ تجویزات نے پھیلائے تھے اُنکو جان لارنس کی طرح کسی وائیسرائے نے دور نہ رکھا ہوگا۔ بلکہ خود وہ حکمت عملی بہت سے وائیسرایون اور اُنسے بھی زیادہ صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ کی حکمت عملی رہی جو یکے بعد دیگرے مقرر ہوے علی الخصوص سر جان لارنس کی وائیسرائی کے زمانہ مین جو پانچ صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ مقرر ہوے اُنمین سے ہر ایک کی حکمت عملی یہی تھی یہ سب صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ یعنی سر چارلس وڈ لارڈ ڈی گرے لارڈ کرین بارن سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ اور ڈیوک آف آرجل یا تو اپنی حاکمانہ لیاقت یا مرتبۂ پارلیمنٹ یا ہندوستانی انتظام سے اپنی واقفیت کی بابت مشہور ہین اِس بارے مین اُنھون نے اپنے بیشمار اقوال جو ظاہر کیے ہین اُنمین سے بعض بعض باتون کو جو اُنکے خواص خاص کو ظاہر کرتی ہین منتخب کرکے مین یہان درج کرتا ہون۔ سر چارلس وڈ لکھتے ہین کہ۔

مین کابل مین وہ بات قائم کرنے کے بالکل خلاف ہون جو "دوامی سلوت" کے تسمیہ سے موسوم کی گئی ہے۔

اور پھر لکھتے ہین کہ۔

مین آپ کے اُس برتاؤ کو جو آپ نے امیر کابل کے ساتھ کیا ہے کلیۃً پسند کرتا ہون۔ بالکل غیر طرفداری اور عدم مزاحمت انھین قاعدون پر مین بھی آپ کی طرح عمل کرنا چاہتا ہون۔ مجھسے آپ سے اس بارے مین اکثر گفتگو ہوئی اور ہم دونون کی رائین باہدگر متفق ہین پس مجکو کوئی شبہہ نہین ہے کہ آپ بالکل اُس طریقے سے کارروائی کررہے ہین جو میرے قابل پسند ہے۔۔۔

رالنسن صاحب کی تجویز کا منشائیہ ہے کہ بطور حفظ ماتقدم ہرات اور قندھار پر قبضہ کرلیا جائے مین اُنکی تجویزات مین کوئی عمدگی نہین دیکھتا اور میرے نزدیک اُنپر عمل کرنا نہایت ہی خلاف مصلحت معلوم ہوتا ہے اسطور سے کہ اپنے مقام سے ہم لوگ اور آگے بڑھ جائین اور اُنھین لوگون (افغانون) کی عداوت کو زیادہ کرین جنپر ہمکو اِس بات کا بھروسہ کرنا پڑیگا کہ وہ حملہ آورون کی مخالفت کرینگے ہم اپنی اُسی پرانی حکمت عملی پر قائم ہین کہ اگر ہم اِس درمیان مین افغانون سے برسر صلح رہینگے تو بروقت ضرورت ہم ہمیشہ دوستی قائم کرلینگے۔

اور اب دیکھنا چاہیے کہ لارڈ ڈربی نے جو فی الحال ہندوستان کے گورنر جنرل ہین کیا بیان کیا تھا۔

مین اِس بات مین آپ سے بالکل اتفاق راے کرتا ہون کہ افغانستان کے بارے مین ہماری حکمت عملی یہ ہونا چاہیئے کہ اپنی سرحد کے اُدھر کے لوگون کو اُسوقت تک جب تک وہ ہم سے مزاحم نہون اُنھین پر چھوڑ دین کہ جس طرح چاہین اپنے معاملات کا انتظام کرین ․․․․ کسی جابرانہ یا دست اندازی کرنے کی حکمت عملی مین آپ مجکو میرے پیشتر کے انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ ہند سے زیادہ آمادہ نہ پائینگے - اسمین شک نہین کہ بعض مواقع ایسے بھی آسکتے ہین جب ہمکو دست اندازی کرنا ضرور ہو لیکن جسقدر آپ دست اندازی کرنے سے کنارہ کش رہ سکین میرے نزدیک اُسیقدر اچھا ہے

لارڈ کرین بارن نے اپنی عادت کے موافق اِس بارے مین اور بھی نوک جھوک اور بذلہ سنجی ظاہر کی تھی اور جس طرح اُنکے قبل و بعد کے صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ کے متعلق مجکو آزادی بیان حاصل تھی اگر اُسیطرح لارڈ کرین بارن کے متعلق حاصل ہوتی تو مین (اس مقام پر گویا مین اُن دلچسپ اور بیشمار چٹھیون کا نفس مطلب محول کر رہا ہون جو میرے آگے دھری ہوئی ہین اور جنکو دیکھ مجکو لالچ معلوم ہوتا ہے) ثابت کر سکتا تھا کہ بعد کو مارکوئس آف سالسبری نے جو حکمت عملی اختیار کی تھی اور جن تدبیرون پر اُنھون نے عمل کیا تھا اُنکی خوب ہی چھاڑ لارڈ کرین بارن کے حیرت انگیز مراسلات مین پائی جاتی ہے - اِس قسم کی چٹھیان اگر تواریخی کاغذات کے سنہ ۱۸۶۵ع
طور پر درج نہین ہوسکتی ہین تو اُنسے تواریخ کا مادہ تو ضرور پیدا ہو سکتا ہے اور اُنکے پڑھنے کے بعد میرے دل مین جو خیال پیدا ہوا اُسکے مطابق اسقدر بیان کرنے کی بہرحال مجکو اپنے لیے آزادی حاصل ہے کہ لارڈ کرین بارن اُن لوگون پر مضحکہ کرتے تھے جو ایسے اشخاص کے جنکا خیال تھا کہ روسیون کے بڑھنے مین ہندوستان کے لیے کوئی بڑا خطرہ متصور ہے مذمت کرنے کی حاجت سمجھتے تھے - اُنکا خیال یہ تھا کہ دریاے سندھ پر کوئی لڑائی اس صورت مین بھی جب روس کا کوئی بکار آمد معسکر بحیرۂ اخضر کے نزدیک قریب ترین مقام پر قائم ہو روس کے اختیار سے بالکل باہر ہے اور قطع پر قبضہ کر لینے کی نسبت (یہ وہ خاص تدبیر ہے جو پیشقدمی کرنے والے فرقہ کے نزدیک اُسوقت اور اُسکے بعد بھی دل سے پسند تھی اور پسند رہی اور اُسکی اصل وجہ یہ تھی کہ وہ خوب جانتے تھے کہ اگر اس بات کا کسی طور سے بند و بست ہوگیا تو حُسن تدبیر سے باقی باتون کا بند و بست ہو جائیگا یعنی یہ کہ قندھار اور ہرات پر چڑھائی ہوگی ایک سفارت کابل کو روانہ ہوگی اور آخر کو کُل ملک پر اختیار یا اُسکا الحاق ہو جائیگا) لارڈ کرین بارن ویسے ہی مسلک ہے جسطرح سر جان لارنس خود اور دوسرے اعلی درجہ کے اینگلو انڈین افسر ہین جو اس بات کو دیکھ چکے تھے کہ اسمین کیا کیا الجھاوے رہے تھے جیسے سر رابرٹ نیپیر سر ولیم مینسفیلڈ سر ہنری نارمن سر ڈونلڈ میکلیوڈ سر ہنری ڈیورنڈ سر ہنری لمسڈن - سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ جو لارڈ کرین بارن کی جگہ انڈیا آفس مین مقرر ہوے تھے اُنکی راے بھی یہی تھی چنانچہ وہ سر جان لارنس کو لکھتے ہین کہ -

آپ نے جو کچھ افغانستان کے بارے مین لکھا ہے اُسکو مین نے بڑی دلچسپی سے پڑھا اور آپ کی چٹھی مین نے لارڈ اِسٹینلی کو دکھائی - ہم اِس بات سے رضامند نہین ہین کہ کسی طور سے اِن پیچیدہ خانہ جنگیون مین دست اندازی کرین اور مجکو امید ہے کہ آپ اپنی حکمت عملی پر کہ کسی فریق کی مطلق طرفداری نہ کی جائیگی قائم رہینگے . . . . - مین اُس روسی خولیا کے فرو کرنے مین جو خلاف عزت اور خلاف دانشمندی بھی ہے آپ کی راے سے تمامتر اتفاق کرتا ہون خوش قسمتی سے وہ روسی خولیا اِس ملک مین بہت سُست ہے اور آپ کو بھی اُسمین کارروائی نہ کرنا پڑیگی -

بدقسمتی سے خود سَر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ کی نہین (کیونکہ اُنکی نسبت تو ہمیشہ یہی ظاہر ہوگا کہ وہ اِس سے بری تھے) بلکہ اُسکے بعد کے جلسۂ وزرا کا روسی خولیا جسکے وہ ممبر ہونے والے تھے ایسا ہوا کہ اُسنے کُل جماعت کو جسکے اختیار مین ایک بڑی بھاری کثرت راے تھی اور جسکو اُسوقت اِنگلِستان کے کُل سیاہ و سفید پر پوری قدرت حاصل تھی سیدھا ادھر گھسیٹا -

ڈِیوک آف آرجِل کی چٹھیون یا اِسپیچون سے ایک لفظ کا محول کرنا بھی ضرور نہین ہے کیونکہ اُسکے خیالات اِس بارے مین نہایت ہی مشہور ہین اور اُنسے جلسۂ وزرا کی ممبری کی حالت مین اور نہ ممبر ہونے کی حالت مین بھی کبھی علٰحدگی اختیار نہین کی -

ص ۵۵۰ جسوقت تجربہ اور سند کی اتنی باتین خلاف پیش کی گئی تھین تو سَر ہنری رالنسن ہرگز یہ امید نہین کر سکتے تھے کہ اُنکی مشہور یادداشت کے متعلق جسمین مختلف تدبیرین وسط ایشیا مین روسیون کی پیشقدمی روکنے اور افغانستان اور ایران مین اِنگلِستان کے دبدبہ اور اقتدار کے قوت دینے کو درج کی گئی تھین ہندوستان سے زیادہ مدد ملتی - اُسکو سَر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ نے ضابطہ کے ساتھ اِس غرض سے ہندوستان کو بھیجدیا تھا کہ اُسکی تجویزات کی جانچ کی جاے اور جو لوگ اُسکی بابت رپورٹ کرنے کی زیادہ قابلیت رکھتے ہون وہ رپورٹ کرین اِس سبب اور خاتمۂ جنگ افغانستان کی وجہ سے بھی سَر جان لارنس نے قصد کیا کہ اپنے جانشین اور عام قوم کے واسطے وہ سرکاری کاغذ جسکا مین نے ذکر کیا وصیت نامہ کے طور پر چھوڑ جاین اُسکے ساتھ اُن بہت سے آدمیون کے لکھے ہوے رسائل بھی تھے جو امر مذکور کے متعلق راے دینے کا بہترین حق رکھتے تھے اور جو مختلف مقامات سے سفر کرکے اور مختلف رستون مین چل چل کر آخر کو عام نتیجون کی ایک ہی منزل مقصود کو پہونچے تھے - یہ نتیجے حسب صراحت ذیل محکمۂ خارجہ کے ایک ملفوفہ مراسلہ مین یکجا جمع کیے گئے تھے -

ہمکو اِس بات مین عذر ہے کہ معاملات افغانستان مین خواہ کوئی اعلیٰ برٹش افسر (مع کنٹنجنٹ فوج یا بلا کنٹنجنٹ فوج) بھیجکر یا ہماری سرحد کے اُس پار کسی خاص مقام یا کسی قطعۂ ملک پر جبراً خواہ دوستانہ طور پر قبضہ کرکے دست اندازی کی جاے کیونکہ ہم سمجھتے ہین کہ موجودہ حالتون مین اِس قسم کی تدبیر سے افغانون کے دل مین اشتعال مخالفت اور نفرت

پیدا ہوگی اور حملہ خواہ اپنی حفاظت کے متعلق ہماری سطوت مین کسی قسم کی تقویت نہوگی۔ہم اس بات کو خلاف آئین جہانداری اور خلاف دانشمندی سمجھتے ہین کہ اُن مشکلات کو جو اُس کو اُس حالت مین پڑسکتی ہین جب وہ درحقیقت ہندوستان پر حملہ کرنے کا خیال رکھتا ہو کم کردین کیونکہ اگر ہم نے اپنی سرحد چھوڑ کر ایک دشوارگزار ملک یا شاید ایک مخالف یا برانگیختہ آبادی کے درمیان اُسکا سامنا کیا تو درحقیقت یہی ہوگا ایسی کارروائی مین جسقدر مصارف درکار ہونگے ہم ابھی سے اُسکی کوئی حد نہین بتاسکتے اور ہماری راے ہندوستان کے لوگون پر کوئی زاید ٹکس لگانے کی ضرورت ہونے کے بالکل خلاف ہے کیونکہ وہ ایسی تدبیرات کے ہوتے ہوے جنکو وہ سمجھ بھی سکتے ہین اور قدر بھی کرسکتے ہین اِس قسم کے دباؤ کے متحمل نہین ہوسکتے ہین اور ہم سمجھتے ہین کہ ہندوستان کے فوائد سے جن لوگون کو تعلق ہے اُنکے اتفاق سے ہمارے جو کچھ مقاصد ہین وہ اس طور پر حاصل ہوسکتے ہین کہ اپنی سرحدی حکمت عملی کے بارے مین ہم مستعد اور ثابت قدم رہین اور اپنی کُل خبرگیری اور تمام وسائل اُن عملی اور معقول نتیجون کے حاصل کرنے مین صرف کرین جنپر سودمند طریقہ سے بلا توسط ہم قابو پیدا کرسکتے ہین۔ اگر ایسا ناگ کسی دولت اجنبیہ کو جیسی کہ روس کی سلطنت ہے کبھی ہندوستان پر حملہ کرنے یا جیسا کہ زیادہ قرین قیاس ہے، ص ۵۹ ہندوستان مین ناراضی اور فساد پھیلانے کا کبھی درحقیقت خیال ہوا تو ہم خیال کرتے ہین کہ اُسوقت ہماری سچی حکمت عملی اور قوی ترین محافظت ان باتون سے متصور ہے کہ کابل قندھار یا اِسی طرح کی اور کسی بیرونی تھانہ پر اپنے کو پھنسانے سے محترز رہین۔اِس بات پر کامل بھروسہ رکھین کہ ایک منضبط سامان سے اچھی طرح درست اور قاعدہ دان فوج ہمارے خاص علاقون یا خاص سرحد کے اندر مقیم کی جائے۔عام رعایا اگر خوش نہو تو مانوس و مربوط ضرور ہو۔حقیت اور قبضہ کی محافظت رہے کیونکہ اُسکے بارے مین جو کچھ ہماری حکمت عملی ہے رفتہ رفتہ اُسی کی نسبت اصل سردارون اور دیسی رئیسون کے خیالات رجوع ہوتے جاتے ہین برٹش ہند کے اندر ضروری تعمیرات کے کام جاری ہون جنسے رعایا کو آسایش ملے اور مُلکی اور جنگی تقویت ہو۔ہمارے خزانون کا کفایت شعاری کے ساتھ بندوبست رہے اور پیداوار مستقل اور روزافزون حالت مین قائم ہو جن جن باتون کا اندیشہ ہے اُنکے لیے خاموشی کے ساتھ تیاری کی جائے اور اُنسے ہندوستان کے کسی مدبر کو غافل نہونا چاہیے۔اور اس بات پر بھروسہ کرلینا چاہیے کہ ہمارے مقاصد صاف دلی اور سچائی پر مبنی رہین اور اُس قسم کی ہر ایک وجہ شکایت سے احتراز کرنا چاہیے جنسے خواہ کسی اجنبی سلطنت کے ظلم و تعدی یا اپنے ملک کی صلح پسند طبائع مین مخاصمانہ جنگی پیدا ہوسکتی ہو۔

اس امر کے متعلق کہ کیا کرنا اور کیا نہ کرنا چاہیے اسطور پر اپنے خیالات ظاہر کرکے سر جان لارنس نے ایک امر کو جو وہ پہلے خیال کرچکے تھے اور جسکی نسبت مجکو یاد کرنے کی عمدہ وجہ پائی جاتی ہے کہ وہ عمل مین بھی لاتے یعنی یہ بات تجویز کی کہ روس سے اُسکی پیشقدمی وسط ایشیا کی بابت صاف صاف ایک سمجھوتہ کرلینا چاہیے۔چونکہ وہ خوب جانتے تھے کہ جس طرح برٹش ہند مین ہمیشہ رہے ہین اُسیطرح روس مین بھی

ایسے لوگ ہین جو جابرانہ حکمت عملی کی جانب مائل ہین اور موقع پاکر اپنی گورنمنٹ کو خوشی سے اُس طرف راغب کرینگے اسواسطے اُنھون نے یہ تجویز کیا کہ روس سے "مضبوطی کے ساتھ مگر میٹھی زبان مین" صاف صاف یہ کہدیا جائے کہ وہ افغانستان یا کسی اور ریاست مین جو ہماری سرحد سے متصل ہو دست اندازی نہ کرنے پائے۔ سَر جان لارنس ایسے شخص نہین تھے جو اپنے قول پر قائم رہنے مین کوتاہی کرتے۔ اگر روس کسی وقت اِس سمجھوتے کی خلاف ورزی شروع کرنے کی کوئی علامت ظاہر کرتے تو وہ بالیقین کمزور نہین بلکہ زور آور فریق کی تنبیہ کرتے اور اگر تنبیہ مین ناکامی ہوتی تو سلطنت کی کُل فوج کے بھروسہ پر ناراض مظلومون کو نہین بلکہ اصل ظالمون پر آخری درجہ کی کارروائی کا اشتہار دیتے۔ اُسوقت روس ایک جابر سلطنت اور گریٹ برٹین بھی ایک جابر سلطنت کی حالت مین پایا جاتا اور افغان لوگ اُسوقت سے ہمکو بطور اپنے ظالمون کے نہین بلکہ مثل اپنے محافظون اور دوستون کے دیکھنے لگتے۔ ص ۵۵۵

اُس سرکاری کاغذ مین جسکے آخری فقرات مین محول کرچکا ہون ہندوستان کے بہت سے ذمہ دار مدبرون اور سپاہیون کی وہ رائین جو کسی قسم کی حکمت عملی کے متعلق ہندوستان بھر مین جمع ہوسکتی تھین درج تھین اُسکی پشت پر سَر ولیم مینسفیلڈ کمانڈر انچیف نے سَر ہنری مین مشہور مقنن نے سَر جیمز ڈمبل نے جو خود سَر جان لارنس کی ہدایت کے بموجب پنجاب مین ترقی کے زینہ پر چڑھنا شروع کردیا تھا اور سَر جان اسٹریچی نے جو لارڈ میو لارڈ نارتھ بروک اور لارڈ لٹن اِن تینون گورنر جنرلون کے زمانہ مین یکے بعد دیگرے بعض نہایت ہی ضروری عہدون پر مقرر ہونے والے تھے ان سب نے دستخط کیے منجملہ اُن اشخاص کے جو اپنی سرحدی واقفیت کے لیے مشہور ہین اور کسی نہ کسی زمانہ مین اُسکی حفاظت کے ذمہ دار تھے اور جنکی نسبت معلوم تھا کہ مقررہ اصول سے اُنکی راے موافق ہے سَر رابرٹ منٹگمری سَر ڈونلڈ میکلیوڈ اور سَر ہنری ڈیورنڈ کے دستخط تھے جو یکے بعد دیگرے لفٹنٹ گورنر پنجاب مقرر ہوے منجملہ اُن اشخاص کے ایسے بہت سے سپاہی تھے جو سرحدی واقفیت کے لیے شہرۂ آفاق ہین جیسے سَر ہنری نارمن سَر ہنری ڈیورنڈ سَر ہنری لمسڈن اور سَر نیول چیمبرلین۔ پھر ان دونون شاخون کے درمیان اُن لوگون نے جو چشم بینا رکھتے ہین بعض اُن مُردہ اشخاص کے نام بھی پڑھے ہونگے جو سرحد افغانستان کا حال خود اپنے گھرون کے حال کی طرح جانتے تھے جیسے جنرل جان نکلسن سَر ہربرٹ اڈورڈس اور سَر ہنری لارنس۔

یہ کاغذ ۴ جنوری کو تیار ہوا تھا اور وہ سَر جان لارنس کے اہم کامون مین سب سے پچھلا کام تھا چنانچہ وہ اِسی کے شایان بھی تھا۔ ہندوستان مین اُنکے ہاتھ سے جو کام ہونے والا تھا اسکے بعد اُسکا خاتمہ ہوگیا۔

اُنھون نے پورے پانچ برس تک وائیسرائی کا بار اُٹھایا یہ وہ بار تھا جو انسان کے عالم شباب اور قوت کی حالت مین بھی بہت بھاری معلوم ہوتا - اُنھون نے ہندوستان کو ایک ایسی چیز دی جسکی اُسکو سب سے زیادہ ضرورت تھی یعنی ہندوستان کو اس بات کی ضرورت تھی کہ وہان کچھ دنون امن وامان رہے - اور اُنکی حکومت کے زمانہ مین برابر امن وامان رہی وہ عرصۂ دراز تک ہر ایک قسم کی مزاحمت کے مقابلہ مین اُن لوگون کی طرف سے جو اپنی حفاظت کے متعلق کچھ بھی نہین کر سکتے تھے اور جنکو ہرگز یہ بات معلوم نہین تھی کہ وہ اُن کو بچار ہے ہین ایک دشوار لڑائی لڑتے رہے اُنھون نے طول طویل کوششون کے بعد آخر مین سکریٹری آف اسٹیٹ کو آبپاشی نہرون تالابون اور پلون کی تعمیرات کے متعلق ایک بڑی بھاری تجویز کے منظور کرنے پر آمادہ کیا جس سے ہندوستان کے باشندون کی ضروریات زندگی کا سامان فراہم ہو جائے اور جو خوفناک حوادث واقع ہوا کرتے ہین اُنسے حفاظت ہو جائے اور یہ بڑے بڑے کام اُنکی حکومت کے آخری سال مین قریب قریب سلطنت کے ہر ایک صوبہ مین جاری ہو گئے تھے - گو اُنکو یقین تھا کہ آبپاشی ملک کی موجودہ حالتون کے اعتبار سے ریلوے کی نسبت کہین زیادہ ضرور تھی اُنھون نے اب تک اس ریل کے متعلق بھی یہان تک ترقی کی تھی کہ اُنکی حکومت کے زمانہ مین پندرہ سو میل سے کم سڑک تیار نہین ہوئی جسمین تین لاکھ روپیہ صرف ہوا ہوگا - چونکہ اس بارے مین بھی وہ سب باتون سے بڑھکر اس بات کے خواہشمند تھے کہ غیر محفوظ ہندوستانیون کا فائدہ ہو اسواسطے اُنھون نے اپنے ذاتی رعب کے ذریعہ سے بندوبست کر دیا تھا کہ تیسرے درجہ کے مسافرون کو ہوا اور پانی کے نہونے سے تکلیف نہو اور سفلہ مزاج افسرون کے ہاتھ سے ایک جن ہندوستانیون کی توہین ہوتی آئی تھی وہ نہونے پائے - اُنھون نے کل محکمۂ تار برقی کو بحال رکھا اور ۵۰۰۰ میل نیا تار جاری کیا اور اس بات کا انتظام کیا کہ سلطنت کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ایک روپیہ مین خبر پہونچ جائے - چونکہ وہ ایک سپاہی کے بیٹے (جیسا کہ وہ خود بڑے اشتیاق سے کہا کرتے تھے) اور بہت سے سپاہیون کے بھائی تھے اس سبب سے برٹش سپاہی کے فوائد کا اُنکو ہمیشہ دل سے خیال رہا اور سات مختلف چھاونیون مین اُنھون نے دو منزلہ بارکون کی ایسی عمارت اُنکے واسطے تیار کرا دی جسکو آج تک کوئی شخص اُنکے واسطے نہ بنوا سکا تھا اور نہ کسی کو اُسکے بنوانے کا خیال گذرا تھا - یہ عمارتین ایسی بنی ہوئی تھین جنمین روشنی اور ہوا خوب پہونچتی تھی اور جن مین پڑھنے کے کمرے پیشہ ورون کی دوکانین باغات اور نماز پڑھنے کے کمرے بنے ہوے تھے ہندوستان کے موزون مقامات پر اُنھون نے چھوٹے چھوٹے مستحکم قلعے بنوا دیے تھے جو بروقت حاجت بطور مامن کے کام دے سکین اُنھون نے حفظان صحت کی اصلاح کے متعلق نہایت درجہ کی توجہ کی جس سے باوصف اس امر کے کہ وہ ایک نہایت ہی ضروری بات تھی

ص ۵۵۹

ہمیشہ لاپروائی اختیار کی گئی تھی بیشک فلارنس نایٹنگیل نے جنسے وہ برابر معتمدانہ طریقہ سے خط کتابت کرتے رہے جو کہا تھا کہ وہ ہندوستان مین حفظان صحت کی تدبیرون کے بانی مبانی تھے بہت صحیح کہا تھا۔ خزانہ کے متعلق اُنکی بہت سی تدبیرین عام پسند نہین ہوئین لیکن وہ تدبیرین ہرگز بُری نہین تھین بلکہ برخلاف اسکے عام پسند نہونے کی وجہ سے وہ بہت ہی اچھی تھین۔ کیونکہ گو وہ سرکاری روپیہ کو ہمیشہ بڑی کفایت شعاری سے خرچ کرنے کی راے دیتے تھے لیکن اُنھون نے اِس بات کے مقرر ہو جانے کی کوشش کی تھی کہ جہان تک ممکن ہو پبلک اخراجات کا بار اُن لوگون کے ذمہ جائے جو بخوبی تمام اُسکو برداشت کرسکتے تھے اور جنکو وہ مطلق معلوم نہین ہو سکتا تھا گو شکایتون مین اُنکی صدائین سب سے زیادہ بلند ہوتی تھین اِسی خیال سے اُنھون نے کوشش کی تھی کہ نمک کا محصول کم کردیا جائے جو ضروریات زندگی کی ایک شے ہے۔ اُنھون نے تماکو پر ٹکس لگانے مین مخالفت کی کیونکہ محنت پیشہ اشخاص کے تکلفات کی بس یہی ایک شے ہے۔ اور انکم ٹکس کے قائم رکھنے کی جو اُنھون نے راے دی تھی وہ اسوجہ سے دی تھی کہ دولتمند اشخاص پر پبلک بار کے مناسب حصہ کے ڈالنے کا صرف ایک ہی ذریعہ تھا۔ تعلیم کے بارے مین وہ نہایت ہی سرگرم رہے اور جو لوگ سب سے زیادہ اسکے محتاج تھے یعنی بے بس اور جاہل رعایاے بنگال کے بارے مین اُنکی توجہ کچھ کم نہین رہی اور جسوقت وہ ہندوستان سے روانہ ہوے تو اِس بات سے مطمئن ہو کر گئے کہ ۱۹۰۰۰ سرکاری امدادی اسکولون مین ۰۰۰۰۰ ۷ شاگرد پڑھتے تھے جنمین ۴۰۰۰ ۵ لڑکیان بھی تھین۔ کلکتہ مین سیلرس ہوم تصدیق اِس امر کی کر رہا تھا کہ وہ جہازیون کی فکر رکھتے تھے۔ جدید جیلخانے اِس بات کو ظاہر کرتے تھے کہ جیلخانون کی درستی مین اُنکو سرگرمی تھی۔ اور یہ سب باتین اُنھون نے ایسی ایسی مشکلون مین کی تھین کہ اُنکی طبیعت بخوبی تندرست نہین رہتی تھی اُنکے اور بعضے نہایت ذی اختیار ممبران کونسل کے مابین اختلاف راے رہتا تھا بعض قسم کے اینگلو انڈین اخبارات برابر اُنپر معاندانہ حملے کرتے رہے کبھی تو وہ سویلین اور کبھی پنجابی کہے جاتے تھے اور پھر کبھی اُنکی نسبت یہ کہا جاتا تھا کہ وہ ایک سچے اور معتقد عیسائی ہین۔ ایک مرتبہ جب وہ اپنی جدید اور وسیع ذمہ داریون کو اختیار کرنے والے تھے تو اُنھون نے ایک مایوسی کی حالت مین سر جارج کیمبل سے کہا تھا کہ "مین صرف ایک بال پڑا ہوا برتن ہون" شاید وہ اپنے دل مین ایسا ہی سمجھتے ہون لیکن ہم بہت اچھی طرح سے یہ سوال کرسکتے ہین کہ کونسا آدمی اپنے شباب کی تندرستی اور قوت کی حالت مین اُنکی نسبت اِس بات مین بڑھ سکتا تھا کہ بلا اظہار نمایش بلا افسردگی اور بلا غرض ذاتی ایک فیاضانہ اور یادگار کام کرسکتا ایڈیٹر اخبار "فرنڈ آف انڈیا" نے جو اُنکی کارروائیون کو ہوشیاری سے دیکھتا آتا تھا اور جسنے اُنکی بعض تدبیرون پر بیجا نکتہ چینی کی تھی بیان کیا ہے کہ وہ ایک جلیل القدر شخص اُس کام کے اعتبار سے ہے جسکو اُسنے بحیثیت گورنر جنرل انجام دیا ہے

وہ ایک جلیل القدر شخص اُس اخلاقی جوش کے اعتبار سے ہے جس سے اُسنے ہر ایک کام کیا ہے اُس اعلیٰ اصول کے اعتبار سے ہے جو اُسکا حاوی رہا اور اُس فیاضانہ خانگی حیثیت کے اعتبار سے ہے جو اُسکے سابقین مین سے ہر ایک سے سربلند ہے"۔

اور یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ کسی سرکاری آدمی کے عام رعب داب کے اندازہ کرنے مین اِنگلستان کی نسبت ہندوستان مین یہ بات زیادہ ہے کہ اُسکی پرِیوٹ (خانگی) حیثیت اِس بات کے لیے جزو اعظم سمجھی جاتی ہے۔ بیشک میرے نزدیک یہ امر مشتبہ ہے کہ اِس بارے مین سَر جان لارِنس اور (مین کہہ سکتا ہون کہ) فرقۂ لارِنس کے تمام لوگون نے ہمارے عام ہموطنون کے لیے جو نظیر پیدا کر دی ہے وہ سَر جان لارِنس اور اُنکے فرقہ کے لوگون کی تمام خدمتون سے جو ہندوستان کے فائدے کے لیے کی گئی ہین سربرآوردہ نہین ہین۔ اپنی ابتدائی عمر مین بلکہ دہلی اور پنجاب کی ابتدائی ملازمت کے زمانہ تک بھی جان لارِنس اُن دستورات کے بالکل خلاف رہے جنکا سمجھنا بیان کرنے سے زیادہ آسان ہے اور جو اُسوقت تک ہمارے ہندوستان مین رہنے والے ہموطنون مین عام طور پر جاری تھے۔ کوئی شخص جس کا چال چلن ان امور کے متعلق مشتبہ نہ تھا ابتدائے ایام مین اُنکے ساتھ اچھی طرح سے رہنے کی امید نہین کر سکتا تھا اور اب اُنکے وائیسرائی دربار مین تو وہ بھی اُسکا گذر نہین ہو سکتا تھا اور اُنکے سامنے کسی قسم کی بدمعاشی فروغ نہین حاصل کر سکتی تھی۔ مرد و زن تک اِس بات کو خوب جانتے تھے کہ اُنکی ریاست یا سیاست ہے قمار باز فاسق فاجر چاپلوس خود مطلب اِس قسم کا ہر ایک شخص خوب جانتا تھا کہ اُنکے دربار مین میرا گذر ممکن نہین ہے اُنکے سامنے کبھی کسی نے کوئی گندہ لفظ نہ اپنے مُنہ سے نکالا اور نہ کسی اور شخص کے ایسے قول کا ذکر کیا کبھی کسی نے خواہ اُنکے خاص مذہب یا ہندوستانیون کے مذہب کی توہین نہین کی اور کبھی کسی شخص نے ہندوستانیون کی نسبت ایسے حقارت آمیز یا سخت کلمات استعمال نہین کیے اور جب کبھی ایسا ہوا تو اُنھون نے سخت ملامت کی اور بعض اوقات بڑی درشتی سے پیش آئے ایک مرتبہ ایک لیڈی نے جو وائیسرائے کی میز کے قریب بیٹھی تھی بَیبِل[1] پر کچھ مضحکہ کیا۔ سَر جان لارِنس نے آنکھ اُٹھا کر اُسکی طرف دیکھا اور اپنے پورے جلال کے ساتھ لیکن غصہ کی بہ نسبت افسوس کا زیادہ اظہار کرکے یہ کہا کہ "آپ اِن نوجوان آدمیون کے سامنے خدا یا کتاب خدا کے مطابق کیونکر گفتگو کر سکتین"۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس سے اور باتین کرنے لگے گویا اُسکا کچھ خیال ہی نہ تھا لیکن اُس تنبیہ نے لیڈی مذکورہ اور کل حاضرین جلسہ پر اپنا پورا اثر پیدا کیا۔ ایک دوسرے موقع پر ایک نوجوان افسر فوج نے جسکی عادت پڑ گئی تھی کہ ہندوستانیون کا ذکر حقارت کے ساتھ کیا کرتا تھا اتفاق سے اُنکے بارے مین ان الفاظ سے (کہ "یہ کالے لوگ") ابتدا کر کے

صفحہ ۵۹

[1] انجیل مقدس۔ زبیح

اسطور پر کچھ کہنا چاہا کہ سر جان لارنس نے بھی اُسکو سُن لیا۔ سر جان نے کہا گستاخی معاف یہ کن لوگون کا ذکر ہے اور اِس موقعے پر بھی اُنکی چشم نمائی اپنا کام کر گئی اِس طور پر دربار وائسرائی اُنکے زمانہ مین ویسا ہی رہا جیسا خوش قسمتی سے ہمارے اکثر وائسرائیون کے زمانہ مین رہا ہے اور جیسا انگلش دربار حضور ملکہ وکٹوریہ کے عہد مین برابر رہا ہے یعنی جہان تک اُسکے خاص ارکان اُسکو ایسا بنا سکتے تھے وہ ایسی ہر ایک شے کا مرکز رہا جو بالکل خالص اور عزیز اور ہر طرح سے عمدہ تھی اور اِس سے تازہ چشمہ کی طرح خلوص صفائی عظمت جوانمردی جانفشانی اور اُن خانگی امور خیر کے سبق نکلتے رہے جو کم و بیش ہر درجہ کی انگلش سوسئیٹی ہندوستان مین پائے گئے ہین۔ کاشکے اُسکے پیشتر اور بعد بھی ایسا ہی ہوتا۔ خدا کرے اب سے ہمیشہ ایسا ہی رہے خدا کرے ذکی الطبع اور محقق ہندوستانی اشخاص اِن فرمانروایون مین جو عیسائی کہلاتے ہین اُنکے اقوال افعال حکمت عملی اور حالات متعلقہ کے اعتبار سے کبھی اِس بات کی ضرورت نہ پائین کہ عیسائیت کے خلاف اپنے نہایت ہی پُر زور دلائل پیش کرین۔ لیکن اب اِن سب باتون کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ لارڈ میو اُسوقت ہندوستان کی سرزمین مین پہونچ گئے تھے وہ بمبئی کے عجائبات دیکھ چکے تھے اور وہان کے ص ۹۱ خاص خاص ہندوستانی منتظمون سے ملاقات کر چکے تھے۔ اب وہ بھی کارروائی مدراس مین کر رہے تھے اور امید کی جاتی تھی کہ چند ہی روز کے عرصہ مین وہ دریائے ہگلی کے دہانہ پر پہونچ جائینگے۔ سر جان لارنس نے کسیقدر تاسف سے کہا کہ "لارڈ میو ایک سرکاری شخص کی حیثیت مین اب اُس جگہ اپنی زندگی شروع کر رہے ہین جہان سے مین اب اپنی زندگی ختم کیا چاہتا ہون" وہ ہرگز یہ پیشین گوئی نہین کر سکتے تھے اور اُنپر کیا موقوف ہے کوئی شخص نہین کہہ سکتا تھا کہ کئی برس کے بعد لارڈ میو کے عاقلانہ اور فیاضانہ کارروائیون کا وعدہ دغاباز قاتل کے حربے سے فسخ ہو جائیگا اور لارڈ لارنس ہوس آف لارڈس اور اسکول بورڈ مین رہنے اور لندن ٹیمس مین چٹھیان چھپوانے کے ذریعہ سے اپنے ملک کی سچی بہادرانہ خدمت کرتے رہینگے۔

۱۱۔ جنوری کو یعنی جس روز لارڈ میو داخل ہونے والے تھے اُسکے ایک روز پیشتر ٹون ہال کلکتہ مین سابق وائسرائے کو ایک رخصتی دعوت دی گئی۔ مہمان تعداد مین ۲۵۰ تھے اور ہر درجہ کی انگلش جماعتون کے وکلا بھی شامل تھے۔ البتہ تاجران کلکتہ کا ایک قلیل حصہ اِس سے مستثنیٰ ہے جسکے نہ آنے کی وجہین اُسکے حق مین تو قابل تعریف نہین ہین مگر سر جان لارنس کے حق مین البتہ قابل تعریف ہین۔ سُپریم کورٹ (عدالت العالیہ) کے جج اگزیکیوٹو اور لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بنگال ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب کے صاحبان لفٹننٹ گورنر اصل مہمان کے بالکل قریب بیٹھے تھے۔ سر ولیم مینسفیلڈ کمانڈر انچیف صدر انجمن تھے اور ایک اسپیچ مین جو مناسب حال تھی اُسوقت سے لیکر سر جان لارنس کے تمام حالات پر نظر ثانی کی گئی

جب اول جنگ پنجاب کے شروع ہونے پر مقرر اپنی رجمنٹ کو لیے ہوے معرکۂ جنگاہ کو جاتا تھا اور ہر طرف سے
یہ سنتا تھا کہ "سامان جنگ جان لارنس کے پاس سے آئیگا"۔ یا اِس بات کو یون بھی کہہ سکتے ہین کہ یہی
سیدھا سادا نامشہور سویلین "کل کارروائیون کا مرکز" تھا اور اسی طرح دوم جنگ افغانستان پنجاب بورڈ
چیف کمشنری پنجاب اور غدر کے زمانہ سے لیکر جسمین اُنھون نے ایک تنفس شخص کی حیثیت سے بہت کچھ
نامُوری حاصل کی تھی وایسرائی کے زمانہ تک جسمین (چنانچہ مقرر نے بہت صحیح بیان کیا ہے) سر جان لارنس نے
اپنا نام اور بھی روشن کر دیا وہ کُل کارروائیون کے مرکز رہے آخر کار سر جان لارنس جواب دینے اُٹھے
اُنھون نے ایک دھیمی اور مرتعش آواز سے تقریر کی جو دو ایک مرتبہ جوش مین رُک رُک گئی اور صاف صاف ص ۲۹۰
صرف اُنھین لوگون نے سنی ہوگی جو اُنکے قریب تھے اُنھون نے بھی اپنے سوانح پر خود نظر ثانی کی اور سچی
کسر مزاجی سے اپنے سامعین کو یاد دلایا کہ اُنکی کامیابی کا ایک بڑا حصہ "اُن افسرون کی وجہ سے جو اُنکے
شریک کار تھے اور اُنکے اُن ہموطنون کی وجہ سے جو ہندوستان مین تھے حاصل ہوا تھا"۔ اُنھون نے
یہ بات بھی فروگذاشت نہین کی کہ دیسی باشندگان بالائی ہند کی پسندیدہ صفات کا ہمدردی کے ساتھ
بیان کرین جنکے درمیان وہ چالیس برس تک محنت کر چکے تھے جن سے وہ اسقدر ہمدردی کرتے تھے اور
جنکے حالات کو وہ اسقدر سمجھتے تھے۔ پھر اپنی بیرونی حکمت عملی کا ذکر کر کے جسکے واسطے اُنپر اسطرح کا حملہ کیا گیا تھا
اُنھون نے بیان کیا کہ "اُنھون نے ایسے وقت لڑائی سے کبھی پہلوتہی نہین کی جب عزت اور انصاف اُسکا
مقتضی ہو لیکن بھوٹان اور ہزارہ مین جنگ کا بعد اُس زمانہ کے قائم رکھنا جب اُسکا مقصد حاصل ہو گیا تھا
نہ عاقلانہ اور نہ رحیمانہ ہوتا"۔ اِس الزام کی کہ وسط ایشیا کے بارے مین اُنھون نے ایک مجہول اور غیر متحرک
حکمت عملی اختیار کی تھی تردید مین یہ دلاویز جواب دیا کہ "اُن دور دراز ملکون مین جو کچھ واقع ہوا ہے
مین بڑی ہوشیاری سے اُسکا نگران رہا ہون"۔ یہ سچ ہے کہ اُنھون نے اُن تمام تدبیرات کی مخالفت کرنیکا
قصد کر لیا تھا جن سے بظاہر وسط ایشیا کے معاملات مین درحقیقت پھنسنے کا احتمال تھا۔ کیونکہ اس قسم کی
مزاحمت "قریب قریب یقینی طور پر اُس لڑائی کا باعث ہوتی جسکی انتہا کے بارے مین کوئی شخص پیشین گوئی
نہین کرسکتا تھا اور جو ہندوستان کو ایک بھاری دین مین مبتلا کر دیتی یا کسی جدید ٹکس کی ضرورت پیدا کر دیتی
جس سے ملک مفلس ہو جاتا اور علی العموم ہماری حکومت مکروہ ہو جاتی"۔ اُنھون نے بیان کیا کہ "ہماری
سچی حکمت عملی یہ ہے کہ ایسی پیچیدگیون سے احتراز کیا جائے ہماری قوت ہندوستان مین اور مضبوط
ہندوستان کی رعایا کے لیے جہانتک ممکن ہو عمدہ سے عمدہ گورنمنٹ رہے ہر ایک صیغہ مین ہمارا انتظام
ایک ایسے قاعدہ سے رہے کہ کفایت شعاری بھی ہو اور کام بھی اچھی طرح سے نکلے اور اِس طور سے

ہماری حکومت ہمارے خاص علاقون مین زیادہ قوی اور معزز ہو جائے"۔ اگر ہم ایسا کرینگے اور خاص اپنی سرحد پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہینگے تو ہم نہایت ہی عمدہ طور سے کسی حملہ کے روکنے کے لیے بشرطیکہ وہ کبھی واقع ہوا تیار رہ سکینگے اور جسوقت اُنھون نے اپنی رخصتی صلاح اور آخر ترین الفاظ کی حیثیت سے اپنے ہموطنون سے "ہندوستانیون کے ساتھ منصف اور مہربان" رہنے کی تاکید کی تو ان لفظون کے اُنکے مُنھ سے نکلنے کے ساتھ ہی حاضرین جلسہ نے اِس دلسوزی سے خوشی کے نعرے بلند کیے اور اتنے عرصہ تک بلند کرتے رہے کہ وہ لوگ جو کلکتہ کے بہت سے عام جلسون مین شریک ہو چکے تھے کہتے تھے کہ اُنھون نے لارڈ ڈلہوزی کے زمانہ سے اُسوقت تک کبھی ویسی کیفیت نہ دیکھی اور نہ اُسکے پیشتر کبھی سنی تھی[1]۔ بیشک کوئی شخص جو اُس جلسہ مین موجود تھا اِس بات مین شک نہ کر سکا ہوگا کہ اگر مسافر وائیسرائے معمولی اور مبالغہ آمیز معنون کے اعتبار سے بھی "وہ ہر دل عزیز" نہین تھے تو اُنکو ایسی بات حاصل تھی جو اُس سے بھی زیادہ حاصل ہونے کے قابل تھی یعنی اُنکے ہموطن اُنپر اعتماد کرتے تھے اور وُہ اُنکے معترف تھے اور وہ اُن کی نہایت ہی عمدہ خدمت کر سکے کہ اُنکے اشرف نفوس کو متحرک کر دیا۔

اُس شب کو وہ گورنمنٹ ہوس مین گورنر جنرل کی حیثیت سے آخری مرتبہ سوئے۔ دوسرے روز لارڈ میو کی آمد آمد تھی اور جب سر جان لارنس اُنکی آمد کا انتظار کر رہے تھے تو گورنمنٹ ہوس کی ایک کھڑکی کے نزدیک ایک ایسی گفتگو واقع ہوئی جو میرے نزدیک اگر درج تواریخ ہو جائے تو کچھ عجب نہین ہے اور جس سے میرے نزدیک مرصع ساز یا شاعر نقاش یا فسانہ نویس کو من مانی بات مل سکتی ہے کرنل رینڈال لکھتے ہین کہ۔

جس روز لارڈ میو کلکتہ مین داخل ہونے والے تھے اور سر جان لارنس اور مین گورنمنٹ ہوس کے ایک کمرے کی ایک کھڑکی سے جسمین مین رہتا تھا سپاہ کا آراستہ ہونا دیکھ رہا تھا جسوقت مین اس سیر مین مشغول تھا تو مین نے اُنسے یہ بات کہی کہ "اِسوقت جب عنقریب آپ اِس ملک کی حکومت حوالہ کرنے والے ہین اگر آپ یہ بتلاتے کہ آپ کے دل کی کیفیت کیا ہے تو میری بڑی تسلی ہو جاتی" سر جان لارنس نے کہا "وہ عجب بات ہے کہ آپ بھی اِس موقع پر یہی سوال کرتے ہین۔ کیونکہ ٹھیک تیس برس کا عرصہ ہوا کہ جب مین لارڈ کیننگ کی آمد کے انتظار مین اِسی کمرے مین اور مجکو یقین ہے کہ اِسی کھڑکی مین کھڑا ہوا لارڈ ڈلہوزی سے باتین کرتا تھا تو مین نے یہی سوال کیا تھا جو آپ نے ابھی مجھ سے کیا ہے۔ پہلے مین وہ جواب بیان کرونگا جو لارڈ ڈلہوزی نے مجکو دیا تھا اور اُسکے بعد اُنکا جواب بیان کرونگا" "اُنھون نے کہا"

[1] ڈاکٹر جارج اسمتھ اڈیٹر اخبار فرینڈ آف انڈیا۔

آپ کو معلوم ہے کہ جب لارڈ ڈلہوزی ہندوستان سے جانے والے تھے تو وہ بہت علیل اور پژمردہ تھے۔ خیر وہ افسردہ صورت کھڑے ہوئے تھے لیکن میرے سوال کرتے ہی وہ میرے پاس چلے آئے اور بڑے جوش مین مجھ سے کہا کہ "کاشکے مین اسوقت کیننگ ہوجاتا اور جب کیننگ ہوجاتا تو اُس وقت ہندوستان کی حکومت نہ کرتا"۔ پھر دفعتاً وہ جوش جاتا رہا اور اُنکا چہرہ اُداس ہوگیا اور اُنھون نے کہا کہ "نہین لارڈ کیننگ تو میرے دوست ہین مین اپنے بدتر سے بدتر دشمن کو بھی نہ چاہونگا کہ وہ میرا سا عاجز غمگین شکستہ دل اور قریب المرگ شخص ہوجائے"۔

"اور اب مین اپنا جواب دیتا ہون۔ وہ یہ ہے کہ مین نے یہ نہین چاہا کہ میرے عہدہ کی معمولی مدت کم ہوجائے اور اب مین اُسکو بڑھانا نہین چاہتا ادھر کچھ دنون سے مجھپر کام کی سختی زیادہ گذری اور اگر میری ملازمت کی مدت بڑھ جاتی تو شاید مجھ مین اُس بات کے کرنے کی طاقت نہ رہتی جو مین اسوقت کررہا ہون یعنی یہ کہ حکومت ہند اپنے جانشین کو ایسی حالت مین سپرد کررہا ہون جب اُسکے کُل محکمجات عمدہ حالت مین ہین کسی صیغہ کا کام باقی نہین پڑا ہے اور تمام غیر مجوزہ معاملات خوبصورتی کے ساتھ طے ہوجانے کی طرف راجع ہین۔ مجکو صرف اِس بات کا تردد ہے اور وہ بڑا بھاری تردد ہے کہ مبادا بعض تدبیرین جو نکالی گئی ہین اُن قاعدون سے ترقی نہ پائین جنکو مین غور کامل کے بعد یقین کرتا ہون کہ وہ صحیح ہین اگر مجکو اپنے عہد ملازمت کے بڑھانے کی خواہش ہوتی تو صرف اِس خیال سے ہوتی کہ وہ تدبیرین درجۂ تکمیل کو پہونچ جائین۔ مجکو اِس بات کا مطلق افسوس نہین ہے کہ مین اُس کُل شان وشوکت اختیار یا سرپرستی سے جو اِس عہدہ سے تعلق رکھتی ہے استعفا دون ان باتون کی مجکو کبھی پروا نہین رہی۔ وہ وقت میرے بڑے افتخار کا تھا جب مین اِس ہوس کے زینون پر چڑھا تھا اور اپنے دل مین خیال کیا تھا کہ بغیر پولیٹکل حق یا رسوخ کے مین سلطنت انگلستان کے سب سے بڑے عہدہ یعنی حضور ملکہ معظمہ کی قائم مقامی (وائسرائی) کے لیے منتخب کیا گیا۔ لیکن وہ وقت میری اور بھی خوشی کا ہوگا جب مین اِن زینون سے یہ سمجھکر اُترونگا کہ مین نے اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے مین کوشش کی"۔

اسکے بعد سرکاری طور کی جو کیفیت واقع ہوئی اُسکو ڈاکٹر ہنٹر نے جو اُس موقع پر موجود تھے خوب بیان کیا ہے۔

گورنمنٹ ہوس کے چوڑے زینون کے قریب جدید وائسرائے کے استقبال کا ہونا اور ہندوستان کی سلطنت کا اُنکے حوالہ کیا جانا جو فوراً عمل مین آتا ہے عجیب ودلچسپ کیفیت دکھلاتا تھا اِس موقع کی کیفیت بس دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ سب سے اوپر کے زینہ پر خستہ حال جنگ آزمودہ وائسرائے پچھلے مرتبہ کے لیے اپنی رونق دار پوشاک پہنے ہوئے

کھڑے تھے اُنکے چہرے پر جُھرّیان پڑی ہوئی تھین اور اُنکا دراز قد چالیس برس کی ہندوستانی ملازمت مین خمیدہ ہوگیا تھا۔ لیکن اُنکا سر سیدھا تھا اور اُنکی آنکھ مین اب تک وہ سُرخی تھی جو ہندوستان کے نہایت ہی گاڑھے وقت مین اسقدر تیز ہوگئی تھی۔ اُنکے گرد وہ آزمودہ صلاح کار کھڑے ہوے تھے جن سے عمر بھر اُنکو سابقہ رہا تھا کچھ لوگ نصف دائرے کی شکل سے نیلی اور سُنہری پوشاک پہنے ہوے چپ چاپ کھڑے تھے اور اُنکے درمیان چند قرمزی وردیان بھی چمکتی تھین۔ زینون کے نیچے جدید گورنر جنرل فوجون کی سلامی اور ہتھیارون کی چمک مین پھرتی کے ساتھ گاڑی پر باہر آگئے۔ اُنکا بلند بالا تنومند جسم ہلکی پھلکی گرمی کی پوشاک سے ملبوس تھا۔ ایک لطیف ہلکے رنگ کا گلوبند اُنکے گلے مین تھا اور چہرہ سے تندرستی اور سُرخی عیان تھی۔ جسوقت وہ پھرتی کے ساتھ زینون پر چڑھ آئے لارڈ لارنس ظاہری ناتوانی کے ساتھ تین قدم آگے بڑھکر اُنکے استقبال کے لیے اُترنے کی جگہ کے کنارے آئے مین اُن افسرون کے غول مین تھا جو کونسل چیمبر مین اُنکو لے گئے اور جسوقت ہم لوگ جاتے تھے تو ایک دوست نے اُسوقت کی کیفیت کا ایک اُس سے بھی زیادہ یادگار کیفیت سے جو اُنھین زینون پر واقع ہوئی تھی مقابلہ کیا اُسوقت وہ محنت کا مارا مدبر جسنے ۱۸۵۷ع مین ہندوستان کے بچانے کے بارے مین ایسا کام کیا تھا جو اور کسی متنفس انگلشمین سے نہوا ہوگا اب زمام سلطنت ایک تازہ دم جانشین کے حوالہ کر رہا تھا اور تیرہ برس پیشتر لارڈ ڈلہوزی وہ پختہ مغز فرمانروا جنکے برابر اور کسی انگلشمین نے اُس سلطنت کی بنیاد قائم کرنے مین مدد نکی ہوگی اِس جگہ اِس صورت سے نیچے اُترنے کی رسم ادا کرنے آئے تھے کہ اُنکا چہرہ بیماری اور تردد سے اور بھی زیادہ اُترا ہوا تھا اُنکی طبیعت اور جسم اور بھی زیادہ پژمردہ تھا اور اُنپر وہ موت سوار تھی جو اُن بڑی خدمتون کے صلہ مین اُنپر گذر کرنے والی تھی جنکو اُنھون نے اپنے ملک کی طرف سے انجام کیا تھا چیمبر مین سر جان لارنس اور اُنکی کونسل کے لوگ اپنی معمولی کرسیون پر میز کے قریب بیٹھے صاحبان چیف سکرٹری اُنکے گرد کھڑے ہوے۔ افسرون کا کمرے مین ہجوم تھا اور وہ انگلش لوگ جنھون نے گذشتہ زمانہ مین ہندوستان کو فتح کرکے محفوظ رکھا تھا دیوارون سے دیکھتے تھے۔ کلارک نے باواز فصیح حلف پڑھا اور لارڈ میو نے اُس سے رضامندی ظاہر کی اُسوقت وائسرائے کے بینڈ نے پائین باغ مین "گاڈ سیو دی کوئین" کی گت بجانا شروع کی باہر کے لوگون کا ایک نعرۂ خوشی بلند ہوا اور اُنیس کرور برٹش ہند کی رعایا نئے فرمانروا کے سپرد ہوگئی۔ کمرہ درج ص ۵۹۵

شب کو جانے والے گورنر جنرل نے آنے والے گورنر جنرل کی شاہی دعوت کی اور چند روز تک سر جان لارنس جیسا کہ پیشتر بندوبست ہوا تھا کچھ تو لارڈ میو کے میزبان اور کچھ مہمان کے طور پر گورنمنٹ ہوس مین مقیم رہے۔ اُنکو بہت کہنا اور تعلیم کرنا اور لارڈ میو کو بہت کچھ سیکھنا تھا اور سب سے زیادہ سرحدی حکمت عملی کا مسئلہ تھا جو قریب الوقوع دربار انبالہ مین پھر پیش آنے والا تھا۔ ۱۸ جنوری کو باشندگان کلکتہ اور پادریون اور مشنریون کے ایک کانفرنس کا ایڈریس اُنھون نے قبول کیا اور دوسرے روز صبح کو

دو رویہ سپاہ کی قطار کے درمیان جو اُنکے اعزاز کے لیے آراستہ کی گئی تھی وہ پرنسپ گھاٹ کو گئے - لارڈ میو جہاز تک اُنکے ساتھ گئے اور سر جان لارنس کی یادگار مین اُنھون نے بذات خاص ایک خوشی کا نعرہ بلند کیا جسکے ساتھ ہی بڑی سرگرمی سے ہجوم خلائق نے نعرہ مارا - اور اسطور پر ہر طرح کے اعزاز اور تاسف کے اظہار کے ساتھ ہندوستان سے اُسکا سرپرست وائیسرائے روانہ ہوا - وہ سفر کا مارا تھا مگر سفر کا کوئی داغ اُسپر نہین تھا اور سفر مین اُسکی جان گئی تھی وہ خمیدہ تھا مگر شکستہ نہ تھا - گریٹ ایسٹ انڈیا کمپنی کا قریب قریب سب سے پچھلا اور نہایت ہی نامی گرامی ملازمان کمپنی کا سربرآوردہ شخص تھا اگر اُن سب لوگون مین سے کسی شخص کی نسبت صحیح طور سے یہ بات کہی جاسکتی تھی تو اُسکی نسبت کہی جاسکتی تھی کہ اپنی چالیس برس کی ملازمت ہند مین اُسکا مقصد یہی رہا کہ "وہ انصاف سے کام کرے رحم سے عشق رکھے اور انکسار کے ساتھ ہمیشہ خدا کے حکم پر چلے" -

---

ص ۴۹۶

باب پانزدہم
لارڈ لارنس کے آخری ایام
۱۸۶۹ء لغایت ۱۸۷۹ء

باقی احوال بہت جلد بیان کر دیا جائیگا - سر جان لارنس کی زندگی اب دس برس اور باقی تھی - لیکن بمقابلہ سالہاے ماسبق یہ باقیماندہ برسین آرام اور خانگی عیش کی تعین مین نے پیشتر کے ایک باب مین اُنکے خانگی طرز معاشرت کا حال تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور اُسمین اُنکی عادات کے متعلق بعض بعض لطائف و ظرائف کی باتین اور بعض ایسے واقعات بھی جو باعتبار سیاق تواریخ اُنکی اس آخری زندگی سے متعلق ہین پیشتر بیان کر دیے اسواسطے مین سمجھتا ہون کہ اب اُسکے اعادہ مین اس خیال مزید کو قوت نہین بلکہ ضعف ہوگا جو مین نے ایک ایسے شخص کے خانگی طرز معاشرت کے بارے مین کوشش کرکے پیدا کیا تھا جسکی بیکاری کبھی شغل سے خالی نہ رہی ہوگی جو ضرور یقینی طور پر اپنا کام تلاش کر لیتا اور اُسکو اپنی پوری قوت صرف کرکے انجام کرتا تھا اور جسکی رحمدلی اُسکی راستبازی ثابت قدمی اور جانفشانی کے برابر تھی جو اُسکی زندگی مین تحمل اور انصاف سے ممتاز ہین -

انگلستان جاتے ہوے وہ ایک ہفتہ سیلون مین اسواسطے متوقف ہوے کہ ملک کی سیر کرین اور کافی کی زراعت کا ملاحظہ کرین جس سے اُنکو خاص شوق تھا اور جسکے انتظام کے متعلق اُنکو خیال تھا کہ اُنکے ایک بیٹے کے لیے معقول شغل پیدا ہو جائیگا لیکن وہان کی کیفیت دیکھکر اُنکے خیالات بدلنے لگے وہ انگلستان مین

۱۵- مارچ ۱۸۶۹ء کو داخل ہوے اور جیسا کہ دیکھنے والون مین سے بعض لوگون نے خیال کیا تھا وہ بہت شکستہ دل معلوم ہوتے تھے اُنکا شکستہ دل ہونا حق بجانب تھا - اپنی وَائیسرائی کے زمانہ مین جیسا کہ وہ خود اور اُنکے طبی مشیر خوب جانتے تھے (گو اُنھون نے اور کسی شخص کو اسکے جاننے کا ہرگز موقع نہین دیا) اگر ایک واقعی مہلک بیماری مین نہین تو ایک جانکاہ بیماری مین ضرور مبتلا رہے اور اگر اُسنے وہ چند زور نہ کیا ہوتا اور اس بات کی ضرورت نہ پیدا کی ہوتی کہ قواعد غذا مین انتہا مرتبہ کی پابندی کی جائے ص ۵۹ تو وہ دم بھر کے لیے اپنی تیز دستی موقوف نہ کرکے اُنکی تمام مدت ملازمت سرکاری مین یہ اُنکا قاعدہ کُلیہ رہا کہ وہ کام باقی نہ رہنے پائے" - وہ ایسی حالت مین وَائیسرائے مقرر ہوے تھے کہ تمام باقی کام ڈھیر لگا ہوا تھا اور اُنھون نے ٹھان لیا تھا کہ چاہے جو کچھ ہو مگر اُنکے بعد جو وَائیسرائے مقرر ہو اُسکے لیے یہ قباحت باقی نہ رہنے پائے۔ جن ڈاکٹرون سے اُنھون نے اِنگلستان مین مشورہ لیا اُنکے نزدیک احتیاط کے ساتھ اب بھی کچھ نہ کچھ کام کرسکتے تھے اُنھون نے اپنے معمولی اشغال مین کوئی بات نہین بدلی وہ ہر ایک موسم مین باہر نکلتے رہتے تھے اور اپنی تندرستی کے لیے کبھی پریشان نہین ہوتے تھے اور اِسی سبب سے وہ پھر تندرست ہو جایا کرتے تھے۔ جو صحبت اب اُنکے اختیار مین تھی اُسمین اُنھون نے داخل ہو کر فائدہ اُٹھایا اور پرانے اور نئے دوست ایک مرتبہ پھر اُنکے گرد جمع ہونے لگے - دنیاوی عزتون کی اُنکو بہت کم پروا تھی بلکہ بالکل نہین تھی جسوقت وہ از خود اُنکو مل جاتی تھین تو قبول کر لیتے تھے اور وہ بھی کچھ اپنے خیال سے نہین بلکہ اُن لوگون کے خیال سے جو اُنکو جان کے برابر عزیز تھے اُنھون نے ایسی باتون کی کبھی خواہش نہین کی اور کسی مقداری عزتون نے اُنکا کبھی سر نہ پھرایا اور نہ کبھی اُنکو اِس بات کی ترغیب ہوئی کہ وہ اپنے دلپسند اصولون یا عادتون سے انحراف کرتے اور نہ اپنے پرانے رفیقون کے دل مین خیال پیدا کرایا کہ وہ سیدھے سادے جَان لَارِنس ہونے کے سوا کچھ اور تھے۔

سِکریٹری آف اِسٹیٹ ہند مقرر ہونے کے بعد ڈیوک آف آرجل کے پہلے کامون سے ایک یہ کام تھا کہ جس اعزاز کے سر جَان لَارِنس اتنے عرصہ سے مستحق تھے اور جسمین اسقدر تاخیر ہوئی تھی اُسکے واسطے سفارش کرین - اُنکے اِنگلستان مین داخل ہونے کے تھوڑے دنون بعد مسٹر گلیڈ اِسٹون نے اُنکے نام کی ایک چٹھی مین لکھا کہ "چند ہفتہ کا عرصہ ہوا کہ حسب تحریک ڈیوک آف آرجل مین نے سفارش کی اور حضور ملکہ معظمہ نے براہ خاوندی یہ اجازت دی کہ آپ کے اعلیٰ اوصاف اور نامی گرامی خدمتون کے اعتراف مین آپ کو پیرَی کا منصب عطا کیا جائے - اور آج یہ سنکر مجکو سچی خوشی حاصل ہوئی کہ حضور ممدوحہ نے جس منصب کی بابت مجکو یہ اجازت دی تھی کہ اُسکے دینے کے لیے آپ سے کہون اُس منصب کو آپ نے قبول کیا - اِس نتیجہ پر جسقدر مین آپ کو

مبارکباد دیتا ہون اُس سے کچھ کم ہُوس آف لارڈس کو نہین دیتا ہون"۔

سَر جَان لَارِنس کو جسقدر اِس بات کا خیال تھا کہ جو لوگ اُنکے حالات کے نگران تھے وہ اُنکی نسبت عمدہ رائے دین اُتنا خیال اِس سند کا نہین تھا جو اسطور سے اُنکو دی گئی تھی اُنکے سالانہ ۲۰۰۰ پونڈ کے وظیفہ کے بدلے جو اُنکی مدت العمر اور اُنکے دوسرے جانشین پیرَ کے لیے ایک پنشن مقرر ہوئی (یہ تبادلہ وہ تھا جو اِنڈین کونسل نے کیا تھا) اس سے ظاہر ہوگیا کہ اعلی حکام معاملات ہند اُنکی خدمتون کو کیسا سمجھتے تھے۔ اور پھر اِنڈین کونسل کی ممبری کو ص ۵۹۶ دس سال تک محدود رکھنے کے مسودہ کی تائید مین بتاریخ ۱۹ اپریل اپنی بے لوث اِسپیچ کہنے کے واسطے جب وہ استادہ ہوے اور ہُوس کی دونون جانب سے خوشی کے نعرے بلند ہونے لگے تو اُس سے ظاہر ہوا کہ اُس منصب کے ممبر جس سے وہ پیدا نہین ہوے تھے منصب مذکور پر اُنکے مقرر ہونے کو کیسا سمجھتے تھے۔

انھون نے اپنے واسطے "لَارڈ لَارِنس آف دِی پنجاب اَینڈ آف گریٹ لِی" یہ خطاب پسند کیا اور فی الواقع اور خطاب اِس سے زیادہ موزون نہوتا۔ "علاقہ گریٹلی" اُنکو اُنکی بہن کی محبت یاد دلاتا تھا جو میدان سَالسبرِی مین یہ چھوٹی سی املاک اُنکے واسطے چھوڑ گئی تھین۔ اِسکے باعث سے اُسکی جدید پیرِی اور مختصر طور کی زمینداری قائم ہوئی۔ اور پنجاب کا نام وہ خدمتین یاد دلاتا تھا جنکو صرف لَارڈ لَارِنس ہی نے نہین بلکہ اپنے اپنے موقعون اور لیاقتون کے مطابق کُل خاندان لَارِنس نے تاج اِنگلستان کے ایک سب سے پچھلے اور شاید سب سے زیادہ ضروری حصہ مُلک مفتوحہ ہندوستان مین انجام دیا تھا۔ لیڈی لَارِنس اپنے شوہر کے آنے کے چند مہینہ پیشتر سَوتھ گیٹ سے اُٹھ گئی تھین اور کوئینس گیٹ پر ۱۲ نمبر کا مکان ایک سال کے لیے کرایہ پر لیا تھا اور ۱۵ مارچ کو اِسی گھر مین سب خاندان کے لوگون کا مجمع ہوا تھا۔ پورے پانچ برس کے عرصہ مین اہالیان کُل خاندان کے متعلق بہت کچھ تبدیلی بحالی واقع ہوئی تھی۔ سَر جَان لَارِنس کے بعض لڑکے پورے جوان ہوگئے تھے۔ بڑے بیٹے جان نے کیمبرج کالج مین ڈگری حاصل کی تھی اور اب وکالت مین امتحان دینے کی کتابین پڑھتا تھا دوسرا بیٹا ہنری وِلنگٹن کالج کا امتحان پاس کر کے روزگار کرنے لگا تھا تیسرا بیٹا چَارلس مَارل بَرا اسکول مین پڑھتا تھا اور چوتھا بیٹا ہَربٹ جو خاندان بھر مین سب سے زیادہ محبوب تھا اسکول مین پڑھنے کے لیے پہلے پہل مکان کو چھوڑتا تھا جسکی جدائی مان باپ دونون کو کمال شاق تھی۔

سَر جَان لَارِنس کی بیٹیان بھی گھر بار والی ہوگئی تھین یا جو نہین ہوگئی تھین اُنکی اب ناخن بندی ہوا چاہتی تھی۔ سب سے بڑی لڑکی کرنل رَینڈال کے ساتھ ہندوستان مین بیاہی گئی تھی جسکا ذکر مین اوپر کر چکا ہون۔ تیسری بیٹی ماہ جولائی ۱۸۷۰ع مین چَارلس وَ النفورڈ کے ساتھ بیاہی گئی جو علاقہ سِنگلٹ کے ایک پیرش کے ریکٹر تھے۔ اور چوتھی بیٹی میرِی کی شادی فرانسس کَننگٹن کے ساتھ ہوئی جو اب اَینڈوور کی طرف سے

پارلیمنٹ کے ممبر ہین- یہ شادی ماہ فروری ۱۸۷۳ء مین ہوئی تھی اور اُسکی وجہ سے ایک خاندان جو کئی نسلون مین انگلستان اور افریقہ کے لوگون کے ساتھ حقیقی ہمدردی کرنے کی بابت ممتاز رہا اُس خاندان مین بقرابت قریبہ وصل ہوگیا جسنے غالباً ہندوستان کی طرف سے اُسکے ایک نازک وقت مین اور کسی متنفس خاندان سے کم کام نہ کیا ہوگا اسطور پر گھر والون کا گروہ بہت جلد گھٹا جاتا تھا- اِس پچھلی شادی کے ہونے کے بعد اُنمین (اگر وہ بیٹے شامل نہ کیے جاءین جو کم وبیش باہر ہی رہتے تھے) صرف دو بیٹیان ایمیلی اور ماؤڈ باقی رہ گئین لیکن ایک تیسری لیڈی مِس گاسٹر کو کسی طرح سے فروگذاشت کرنا لازم نہین ہے ابتدا مین اُسنے سوتھ گیٹ والے مکان مین اطفال لارنس کی نگرانی مین بڑی مددی تھی جب اُنکے والدین ہندوستان مین تھے لیکن اب وہ ایک گرانقدر رکن خاندان ہوگئی تھی اور چند سال کے بعد جب لارڈ لارنس بوجہ نابینائی اپنے بہت سے محنتی کامون مین معذور ہوگئے تو اُسنے بلاشکایت پرئیوٹ سکرٹری کا بیش قیمت کام انجام دیا- آگے چل کر مین اُسکی چند یادداشتون کو بیان کرونگا جس سے کافی طور پر ظاہر ہوجائیگا کہ وہ لارڈ لارنس کی عادات کو کس گرمجوشی اور عشق سے پسند کرتی تھی- ص ۹۹

لارڈ لارنس کے اکثر پرانے ماتحت اور احباب کنسنگٹن مین رہنے لگے تھے اور چونکہ اُنکے بھائی جارج اور رچرڈ اور اُنکے سوا منٹگمری ٹریولین ایڈورڈ ینگ سیٹن کار جان تھارنٹن ایڈورڈ تھارنٹن اور بہت سے دوسرے اشخاص جو ہندوستان مین اعلیٰ عہدون پر رہ چکے تھے آیا جایا کرتے تھے اس سببسے اُنکا مکان بمنزلہ ایک مرکز کے تھا جسمین کم سے کم انڈیا آفس کا لطف تھا اور ہندوستان مین جو کچھ گذر رہا تھا انڈیا آفس کے برابر اُنکے مکان سے واقفیت کامل حاصل ہوسکتی تھی-

اور پرانے رفقا جنکے نام اِس سوانح عمری مین پیشتر مذکور ہوچکے مثلاً کنسنگٹن سانڈرس کیسٹر چارلس برینڈلی اور اُنکے متعلق وغیرہ کے باعث سے جلسہ کا رنگ بدلتا رہتا تھا اور تازگی پیدا ہوتی جاتی تھی جو بات تارک الملازمت اینگلو انڈین اشخاص کے گھرون مین بہت کم پائی جاتی ہے خاص کرکے ہر اتوار کو سہ پہر کے وقت بیشمار نامی گرامی اشخاص لارڈ لارنس کے مکان پر اُنکی ملاقات کو آتے تھے اور اُنمین سے بعضون کو اِس بات کا اشتیاق ہوتا تھا کہ موجودہ معاملات ہند کے بارے مین اپنے میزبان کے خیالات سُن آئین اور لوگ اِس سے بھی زیادہ اشتیاق کے ساتھ اُس خرمن واقفیت کی خوشہ چینی کرنے آتے تھے جو اُنکو حاصل تھی اور اُسکے سوا اُنکے ذاتی سوانح کیا کم تھے اور سب حالات سے وہ کامل فن گورنر جنرل اپنے پورے تجربہ اور علم کے ساتھ ہر ایک شخص سے جو اُنکو سُننے آتا تھا لڑکون کی طرح سیدھے سادے طور پر بیان کردیتے تھے-

اسی طرح چھ مہینے تک برابر انگلستان مین اُنکی حالت گذری پھر اپنی بہن کی قبر دیکھنے کے واسطے وہ سرسری طور پر لنڈن کو گئے اور وہان سے پلٹتے وقت اُنھون نے ایک مرتبہ کالنڈن اور بانٹھ کو دیکھ لیا جہان اُنکا بچپن اور جوانی گذری تھی اور جزیرۂ وائٹ مین اپنے خاندان کے ساتھ اس سے بھی زیادہ عرصہ تک سیر کرتے رہے۔

جب بعد بڑی محنتون کے مکان ملا اور اُسکا اسباب وغیرہ فراہم کیا گیا تو ۱۸۶۹ع کے موسم خزان مین وہ کوئینس گیٹ پر ۲۶ نمبر کے مکان مین سکونت پذیر ہونے کے قابل ہوے۔ قرب وجوار کے پارٹی کا لجس اور باغات مین جہان وہ اپنی پرانی مستعدی کے ساتھ داخل ہوے تھے کبھی کبھی کروکٹ کھیل کا کھیلنا اور کبھی دن کو گوگنس پارک مین جسکو اُنھون نے ۱۸۷۰ع کے موسم خزان کے واسطے لیا تھا شکار کھیلنے جانا اُنکی خاص تفریحات تھین اُسکے بعد کے موسم سرما مین مسٹر فارسٹر کے بڑے قانون تعلیمات کے مطابق لندن اسکول بورڈ کا پہلا انتخاب شروع ہوا۔ ملک کے بعض بڑے سربرآوردہ محرک تعلیمات اُسمین ممبری پانے کے خواہشمند تھے اور جب لارڈ لارنس سے حلقۂ کنسنگٹن کی طرف سے ممبری کے واسطے کہا گیا تو اُنکو ذرا بھی تعجب نہین معلوم ہوا اُنکے بعض دوستون نے اُنکی تندرستی کے خیال سے اُنکو اِس عہدہ کے قبول کرنے کے خلاف راے دی یہ کام بھی کچھ ایسا نہین تھا جسمین اُنکو کوئی خاص مہارت حاصل ہوتی لیکن ہندوستان کی تعلیم کے بارے مین وہ کچھ کرچکے تھے۔ اُنھون نے دیکھا کہ اسی طرح سے انگلستان مین بھی بہت کچھ کام ہوسکتا ہے اور جسوقت اُن لوگون نے جنپر اُنکو اعتماد تھا اِس بات کا یقین دلایا کہ وہ اپنے نام اور اپنے مشورہ سے بھی اسمین اعانت کرسکینگے تو اُنھون نے پہلوتہی نہین کی اور ایک جماعت کثیر نے اُنکو منتخب کیا۔

اِس جدید بورڈ کا پہلا کام یہ تھا کہ ایک چیرمین منتخب کرے مختلف امیدوارون کی لیاقتون پر بحث کرنے کے لیے جنکے نامزد ہونے کا احتمال تھا بہت سے خانگی جلسے منعقد ہوے اور اُنمین یہ بات پائی گئی کہ لارڈ لارنس کا رقیب سواے مسٹر چارلس کے کوئی نہوسکیگا جنکے کنفارمسٹ لوگ بڑے معین تھے۔ لیکن گلڈھال مین پہلے جو جلسہ منعقد ہوا اُسمین دونون کے ذریعہ سے سب دعوون کا تصفیہ ہوگیا اور لارڈ لارنس باتفاق راے چیرمین اور مسٹر ریڈ اُنکے ڈپٹی چیرمین مقرر کیے گئے مسٹر لیفون جنھون نے لارڈ لارنس کے ساتھ بورڈ مین کام کیا تھا لکھتے ہین کہ۔

ہم اِس بات کو بہت ہی غنیمت سمجھے کہ ہمنے اپنا کام ایک ایسے نامی گرامی یوروپین شخص کو افسر مقرر کرکے شروع کیا اور ابتدا ہی سے ہمکو اپنے انتخاب کی دانشمندی ظاہر ہونے لگی۔ بورڈ مین جو بعض بعض لوگ منافق طبع تھے اُنمین انصاف اعتدال اور استقلال پیدا ہونے لگا مجکو خوب یاد ہے کہ لارڈ لارنس ہمارے مباحثون کے وقت

کس استقلال سے صدارت کرتے تھے اور ہماری بحثون سے ذرا بھی نہین گھبراتے تھے۔ علی الخصوص اُس یادگار موقع پر جب لوگون نے چاہا تھا کہ اسکولون سے ہر قسم کی مذہبی تعلیم اُٹھ جائے جسوقت وہ بحث کو موقوف کرکے اپنے خیالات ظاہر کرنے لگتے تھے تو لوگون کو کچھ شک وشبہہ باقی نہین رہ جاتا تھا اور ہم سب لوگون کو اچھی طرح سے معلوم ہوجاتا تھا کہ امر مابہ النزاع کا اُنکو بڑا خیال رہتا تھا۔ پھر کمیٹی کے کام مین جو بورڈ کا روزانہ شغل ہے وہ کبھی غیر حاضر نہین ہوتے تھے جس امر کی بحث ہوتی تھی جب تک اُسکے تمام وکمال حالات سے واقفیت نہین ہوجاتی تھی اُسوقت تک بظاہر وہ مطمئن نہین ہوتے تھے چنانچہ عام بورڈ کے ہفتہ وار جلسہ مین امور زیر بحث کے متعلق وہ تمام باتون سے بخوبی تمام ذرہ ذرہ واقف ہوتے تھے۔ جب تک اُنکی تندرستی قائم رہی اُسوقت تک اُنھون نے کبھی بیدلی نہین ظاہر کی اور جسوقت پہلے مرتبہ کی سہ سالہ مدت کے ختم ہونے کے بعد اُنکے کمزور قوا نے اُنکو اِس جانفشانی کے کام سے علٰحدہ ہونے پر مجبور کیا تو اُنکے پیشتر کے ساتھیون نے تجویز کی کہ اُنکی علٰحدگی پر انتہا سے مرتبہ کا افسوس ظاہر کیا جائے اور جس عبارت سے اُنکی محنتون کا بیان کیا گیا تھا اُسکے لفظ لفظ سے اُنکی قدر ومنزلت کا اظہار ہوتا تھا۔ ص ۲۱

جیسا کہ مین پیشتر بیان کرچکا ہون سَر جَان لَارِنس کی کارروائیون مین اُنکے چیرمین اسکول بورڈ ہوجانے سے بڑھکر بہت کم دلچسپ کارروائیان ہونگی وہ تمام بورڈون کو ایک ہی طور پر مگر وہ سمجھتے تھے پنجاب بورڈ اِنڈین کونسل اِنگلستان لیجسلیٹو کونسل حتیٰ کہ اگزیکیوٹو کونسل ہند تک کو وہ بخوبی پسند نہین کرتے تھے۔ وہ ایک کارکن آدمی تھے۔ بک بک اُنکو پسند نہین تھی اور تمام بورڈون مین حتیٰ کہ جنکا ضابطہ سب سے اچھا ہے کام کی نسبت بک بک زیادہ ہوتی ہے جو لوگ بہترین مقرر ہین وہ خواہ مخواہ زیادہ وقت لیتے ہین اور اکثر اُنکا رسوخ بھی زیادہ ہوتا ہے صوابدید راے بے لوثی تحمل توجیہ کافی واقفیت کامل یہ سب باتین زبانی جمع خرچ کے آگے پست ہوجاتی ہین لَارڈ لَارِنس حاضر طبیعت مقرر ہرگز نہین تھے۔ وہ فطرتاً صابر نہین تھے اُنمین مقتضاے وقت کے اعتبار سے تقریر کرنے اور پیرایہ تقریر کے بدل دینے کے وہ وہ خاص خاص اوصاف نہین تھے جو بعض اوقات ایک ایسے آدمی کو جسمین اور کسی نوع کی خوبیان نہین ہوتی ہین اول درجہ کا چیرمین (صدر انجمن) بنا دیتے ہین۔ باایںہمہ وہ انتہا ے جبر کے ساتھ (جیسا کہ ممبران بورڈ نے عموماً اور سَر چارلس رِیڈ اور مسٹر اِڈورڈ نارتھ بکسٹن اُنکے جانشینون نے خصوصاً تصدیق کی ہے) ہفتہ بہفتہ اُن اسپیچون کو سُنا کرتے تھے جو ممبران بورڈ بورڈ کے فائدہ کے لیے بلکہ اپنے فرقہ کی تائید مین کہا کرتے تھے اور اکثر یہ ہوا کہ اُنھون نے آخر مین چند الفاظ لکھکر اور اپنی حیثیت کا دباو ڈالکر زیادہ سخت مزاج آدمیون کو اپنے خیالات کا مغلوب کیا۔ ہر شخص اِس بات کو جانتا ہے کہ مذہبی امور کے بارے مین اُنکے اصول مقرر تھے۔ لیکن جسطرح ہندوستان مین نیک اندیشی اور انصاف پسندی نے اُن لوگون کے دلائل سے مغلوب ہونے مین اُنکو باز رکھا جنکی خواہش تھی

کہ بقول اُنکے گورنمنٹ ہند سے وہ تمام اصول خارج کر دیے جائین جو عیسائیت کے خلاف ہین"، کیونکہ اس سے بہت سی وہی باتین جو عیسائیت کا جزو اعظم ہین اُٹھ جاتین یعنی اس قاعدہ مین "ہرچہ برخود نہ پسندی بدیگران مپسند"، کے اصول سے انحراف ہوتا عیسائی مذہب کا تحمل خیرات اور جامعیت یہ سب باتین بالاے طاق ہو جاتین اسی طرح سے اب اُنکی طبیعت نے جو غدر کے مشکل زمانہ مین اُنکے قابو مین رہی تھی اُنکو ان دو قطعی فرقون کے مابین انصاف کرنے کے لائق رکھا جنمین سے ایک کی خواہش یہ تھی کہ اگر اُسکو اختیار ملتا تو سرکاری امداد کے مدرسون کو بالکل مذہبی تعصب کا انجمن بنا دیتا اور دوسرے کی خواہش تھی کہ وہ ہر ایک طرح کی مذہبی تعلیم بلکہ مذہبی رسوخ بھی اسکول کی خواندگی سے خارج کر دیتا۔

مسٹر ایڈورڈ بکسٹن جو اب بڑی لیاقت کے ساتھ لارڈ لارنس کی جگہ اسکول بورڈ کی پریسیڈنٹی یعنی صدانجمنی کرتے ہین اور جنھون نے ابتدا سے اُنکے ساتھ کام کیا تھا اُنھون نے مجکو ایک چٹھی لکھی ہے جسمین بڑے زور شور سے اور ظاہرا بہت صحیح طور سے بورڈ کے متعلق لارڈ لارنس کی کارگزاری اور اُنکی توجہ کا حال بیان کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ۔

اِس بات کا خیال کرنا ایک بڑی بھاری غلطی ہوگی کہ لارڈ لارنس اپنی ان نئی خدمتون کو نہایت ہی شوق اور رغبت کے ساتھ انجام کرتے تھے۔ کسیقدر گرمجوشی اُنمین ضرور پائی جاتی تھی اور جس نیک کام مین وہ مشغول ہوے اُسکا اُنکو کمال یقین تھا اور جب کوئی کام کرنے کو ہوتا تھا تو وہ اپنے امکان بھر کوئی کوشش اُٹھا نہین رکھتے تھے لیکن تقریر سے وہ بہت تنگ ہوتے تھے۔ انعقاد بورڈ کے پہلے سال ہماری کارروائی کے اصل اصل طریقون کے متعلق طول طویل بحثون کا ہونا امر ناگزیر تھا لیکن مجکو یقین ہے کہ وہ اکثر اس بات کے خواہشمند رہتے تھے کہ اپنے اور سب ساتھیون سے چھٹکارا پا جاتے اور ایک مہینہ تک سیاہ وسپید کا کل اختیار اُنکو ملجاتا چونکہ وہ ایک محض کام کرنے والے آدمی تھے اسواسطے وہ چاہتے تھے کہ اسکول ماسٹر معمار کی طرح کام کرے اور اُن اسپیچون سے وہ بہت تنگ ہوتے تھے جن سے خاص خاص لوگون کو حظ ملتا تھا مگر وقت بہت صرف ہوتا تھا میرا یہ مطلب نہین ہے کہ اُنھون نے بظاہر اپنے اضطراب کی کوئی علامت ظاہر کی ہو لیکن خانگی طور کی گفتگو مین اُنھون نے اپنے اس خیال کو ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ اُنکا قول تھا کہ مین اُسطرح گذارہ کرسکتا ہون جس طرح محاصرہ کی حالت مین مین کھڑا رہتا لیکن ہر وقت کام کرنے کے دن کا منتظر رہتا ہون۔ مجکو یاد ہے کہ قریب قریب حریصانہ طور پر اُنھون نے لارڈ سینڈن کی اس تجویز کو فوراً قبول کر لیا تھا کہ ہم لوگ لندن کے اُن حصون مین جہان تعلیم سے نہایت ہی لاپروائی رہی تھی بیس اسکول بلا انتظار اُن صحیح نقشہ جات کے جو تیار ہو رہے تھے جاری کر دین۔

وہ خود بہت کم بولتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اگر چیرمین ایسے معاملات کی بحث مین کسی طرف شریک ہوگا

جنکے بارے مین قطعی طور پر اختلاف راے موجود ہوگی تو اُسکی کارروائی پر جنبہ داری کا احتمال ہو سکیگا لیکن کبھی کبھی ایسے معاملات مین جنکو وہ نہایت اہم سمجھتے تھے خاص کر کے مذہبی تعلیمات کے مسئلہ مین جسپر بڑی گرمجوشی سے بحث ہوتی تھی وہ یہ کارروائی بھی کیا کرتے تھے۔ اِس امر کے بارے مین اُنھون نے ہمیشہ یہ خیال ملحوظ رکھا کہ جن مسائل پر ہر فرقہ کے عیسائی متفق ہون وہ بہ نسبت مختلف فیہ مسائل کے کہین زیادہ وقیع ہین اور ہمکو اختلاف کو نہین بلکہ اتفاق کو یاد رکھنا چاہیے۔ ص ۶۰۳

اسکول بورڈ کے چھوٹے کامون مین اُنکے پرائیوٹ سکرٹری مسٹر راجگوم اور اُنکی بڑی نا کتخدا بیٹی ایمیلی نے جو اکثر صبح کا پورا وقت اُنکے کام مین صرف کیا کرتے تھے بلا چون و چرا اُنکی مدد کی لیکن تردد خرابی ہوا گاس کی روشنی اور ہبک بک کو اُنکی طاقت مغلوب نہ کر سکی۔ لیڈی لارنس لکھتی ہین کہ۔

چہار شنبہ کو سہ پہر کے وقت بورڈ کا جلسہ منعقد ہونے والا تھا اور چونکہ میرے شوہر نارتھ برٹش انشورنس کمپنی کے ڈیرکٹر بھی تھے اور اُسکے جلسے بھی اُس روز سہ پہر کو منعقد ہونے والے تھے اسواسطے وہ دن بھر اُس روز کام ہی مین مشغول رہے۔ مجکو اکثر اُنکی اس حالت سے بہت رنج ہوتا جب وہ ایسے موقعون سے بظاہر نہایت تھکے اور ماندے واپس آئے لیکن اُنھون نے کبھی اِس بات کو تسلیم نہین کیا کہ اُنکو بہت کام کرنا پڑا تھوڑی دیر تک قیلولہ کرنے اور ایک پیالی چاے پینے کے بعد وہ بہت تازہ ہو جاتے تھے اور گھر پر خواہ باہر طعام ڈنر کھانے کے قابل ہو جاتے تھے لیکن ہوس آف لارڈس کی نشست کی حالت مین اپنے مقدور بھر وہ شام کو جب موسم اچھا ہوتا تھا تو بھی باہر نہین جاتے تھے۔ ۱۸۷۵ء کے موسم بہار مین ہمنے گرمیون بھر رہنے کے لیے برکٹ ہال واقع ہرٹفورڈ شائر مین ایک مکان لیا۔ یہ ایک وسیع اور خوبصورت جگہ تھی اور لارڈ کوپر کی املاک تھی انگلش لوگ اِس جگہ سے بخوبی واقف ہین کیونکہ آخری زمانہ مین لارڈ ملبرن اور لارڈ پامرسٹن یہین رہتے تھے اور اِسی مقام پر اُنھون نے قضا کی تھی۔ یہان کئی برس تک ہمنے خوب عیش اُٹھایا اور بالیان خاندان کا یہان خوب ہی مجمع رہا گو وہ اگلے زمانہ کی طرح اب بہت دور تک ٹہل نہین سکتے تھے لیکن بظاہر اُنکو دیہات کبھی سنسان نہین معلوم ہوا ہمارے پاس ایک چھوٹی سی گاڑی تھی جسپر سوار ہو کر ہم بڑی دور دور تک لطیف سیرین کرآتے تھے۔ وہ ہمیشہ چیوٹ والے گھوڑون پر سوار ہو کر سیر کرنا بہت پسند کرتے تھے اور مجکو یاد ہے کہ اُنکے پاس ایک سبزہ رنگ گھوڑی تھی جو "لیڈی کینٹ" کے نام سے پکاری جاتی تھی اور جسکو وہ بہت عزیز رکھتے تھے اِس گھوڑی کو وہ اُسکے حال پر چھوڑ دیتے تھے کہ جس طرح چاہے دوڑے اور جسوقت اُنکی بصارت مین فرق آنے لگا تو کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ ہم لوگ بچ بچ گئے۔ لیکن کثرت کار کا اثر کم وبیش اُنپر پڑتا ہی جاتا تھا اور مجکو روز بروز تردد ہوتا جاتا تھا۔ آخر کار اپنے ڈاکٹر کی صلاح سے بڑی اکراہ کے ساتھ وہ اِس بات پر راضی ہوے کہ جاڑے کے موسم مین کچھ دنون کے لیے باہر ہو آئین۔

لیکن اِس اثنا مین ایک خانگی تقریب واقع ہوئی جس سے ہم لوگون کو بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ ہماری چوتھی بیٹی میری

سنہ ۱۸۷۱ء کے بڑے دن کو فرانسس ہگنسن کے ساتھ بیاہی گئی جنکو ہم کچھ دنون سے جاننے اور پسند کرنے لگے تھے اور جو ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے تھے جسکی ہم سچی قدر و منزلت کرتے تھے زندگی کے انقلابات ہمارے گھر مین خوب خوب واقع ہو رہے تھے اور ہمارے اطفال اپنے بچپنے کے مکان سے نکلتے جاتے تھے یہ شادی ۸ ۔ فروری کو واقع ہوئی اور اسکے ایک مہینہ کے بعد ہم گرم تر ملک کو جانے کے قابل ہو سکے میرے شوہر نے اِس بات کو ناپسند کر کے کہ اسکول بورڈ کا کام ادھورا چھوڑ دیا جائے استعفا دینے کی خواہش ظاہر کی لیکن انسے باصرار کہا گیا کہ ایسا نہ کرین ۔ اسواسطے وہ رضامند ہوے کہ اپنی نوکری برقرار رکھین اور تین مہینے کی غیر حاضری کی رخصت لین ۔

لارڈ لارنس پہلے پیرس کو گئے جو انکو لطف مین اسوجہ سے اور بھی زیادہ معلوم ہوئی کہ فی الحال وہان جنگ اور قحط واقع ہو چکا تھا ۔ انھون نے ٹولریز اور سینٹ کلوڈ کے ویرانون اور دوسرے بیرونی قلعجات جنکو چند برس ادھر یورپ مین ہر ہر گھر کے لوگ جانتے تھے مگر اب بالکل فراموش ہو گئے تھے معائنہ کیے ۔ اتفاق سے انکا رہنما اُن انگلش اشخاص کے ساتھ ہو گیا جو محاصرہ کے ختم ہونے کے بعد بھوک سے مرنے والے باشندون کی مدد کرنے آئے تھے اور جو انکی دیکھی سنی باتون کے متعلق بہت کچھ کہنے سننے کو تھے ۔ مارسیلیز کینس اور اور ریویرا کی عام لطیف ہوا نے انکی تندرستی مین ایک قابل احساس اصلاح کی اور وہ اس قابل ہو سکے کہ ناہموار سرا مین رہنے اور اُس سخت موسم کے برداشت کرنے سے جو انکو ہسٹری اور اسپینزیا کے مابین اپنین پہاڑ پر پڑا تھا وہان کی کیفیت سے حظ اٹھا سکتے چنانچہ لیڈی لارنس جنکی تحریرات مین بہت کم مختصر کرتا ہون لکھتی ہین کہ ۔

شہر روم مین ہم نے بڑے لطف کے ساتھ تین ہفتے بسر کیے ہم نے اُن پرانے سیر کے مقامات کا معاینہ کیا جنکو تیس برس پیشتر ہم بیاہ کے بعد جب سیر کرنے نکلے تھے تو دیکھا تھا اور وہان بہت سی ایسی باتین ہمارے دیکھنے مین آئین جنسے اِس درمیان کے زمانہ کی غمناک اور فرحت آگین باتین ہمکو یاد آئین وہ اپنے آپ مین نہین تھے اور مین تو کہتی ہون کہ ہم سب کے سب اس طرح کی سیر و تفریح مین مشغول تھے کہ ہم نے کافی طور سے اُنکے روکنے مین کوشش نہین کی ۔ وہ اُس ذوق مین شریک نہین ہوے جسکو ہم مین سے اکثرون نے گرجا گھرون مین حاصل کیا اور جس وقت ہم لوگ اِدھر اُدھر گھومنے جاتے تھے تو وہ اضطراب کے ساتھ بیٹھے رہتے تھے ۔ اِسی موقع پر انھون نے خاص کر کے اپنا کسل ظاہر کیا ۔ انکو پرانے شہر مین گھومنا بہت پسند تھا لیکن اگر ہم اپنی سیر مین زیادہ عرصہ لگا دیتے تھے تو وہ بیقرار ہو جاتے تھے اور برابر ہم سے جلدی کرنے کی تاکید کرتے جاتے تھے وہ گھوڑے پر سوار ہو کر اور پیدل سیر کرنے جانا پسند کرتے تھے ۔ تصویرون اور سنگتراش کے تصویرخانون کو بھی وہ پسند کرتے تھے ۔ یہ بات نہین ہے کہ انھون نے اپنے کو کبھی تصویرون کا عمدہ معترف خیال کیا ہو یا اس بات کا دعوی کیا ہو کہ وہ تصویرون کے حالات سے زیادہ واقف تھے لیکن ہم نے

کسی تصویر خانہ مین اُنکو اسطرح سے نہین دیکھا کہ اُنھون نے سب سے عمدہ تصویرات کو دفعتاً نہ پسند کرلیا ہو شاہزادہ ویلز کے آنے کے سبب سے کلوشیم مین جو روشنی ہوئی تھی اُس سے وہ بہت متحیر ہوے۔ شام کے وقت اِس موقع پر اُنھون نے باہر نکلنے کی جرأت کی تھی یہ سب باتین ایسی ہین جنسے سواے میرے اور کسی کو بہت کم لطف ملیگا لیکن مجکو اُس آخری سفر کے حالات طوالت کے ساتھ بیان کرنے مین بہت حظ ملتا ہے جو مین نے اُنکے ساتھ کیا تھا۔ مین نہین کہہ سکتی کہ اب اُس وقت مین اُنکی تندرستی کے بارے مین زیادہ متردد تھی کیونکہ انگلستان چھوڑنے کے بعد میری تندرستی مین قطعی طور پر ترقی تھی۔ مین نے اُنکی بیقراری کا زیادہ لحاظ نہین رکھا بلکہ مین یہ سمجھی کہ اُنکی خواہش تھی کہ اِس چند مہینہ کی تعطیل مین جو اُنھون نے حاصل کی ہے وہ خوب سیر کرلین۔

ہم نیپلس مین آخر ماہ اپریل مین داخل ہوئے اور اُس شہر کو بہت ہی مرغوب طبع پایا۔ پھولون کی کثرت اور جس طریقہ سے وہ چلتے وقت گاڑی مین لٹکائے جاتے تھے اور جیسی کم قیمت اُنکے واسطے دینا پڑتی تھی ان سب باتون سے اُنکو بڑا حظ ملتا تھا ہماری جماعت کے جو لوگ سن مین کم تھے اُنھون نے کوہ وِسُووِیَس کے جانے کا قصد کیا لیکن مین نے اور اُنھون نے خیال کیا کہ ہم لوگون کے سن اِس قابل نہین تھے کہ جو وہان جاتے۔ سارنٹو کو جاتے وقت ہم نے چند گھنٹے شہر پامپئی مین صرف کیے اِس سیر سے اُنھون نے خوب ہی حظ اُٹھایا اور یہ کہا کہ وہان کی کیفیت مین ہندوستان اور وہان کے اوضاع و اطوار اور آدمیون کو کسقدر یاد دلاتی ہین۔ مقام سارنٹو مین ہم نے آنرِچ ڈیگین اور مسٹر سِن بلنٹ سے شناسائی پیدا کی اور اِس شناسائی کے بعد بہت جلد ہماری اُنکی بڑی گاڑھی دوستی ہوگئی۔ ہم وہان دس روز ٹھہرے رہے اور قرب و جوار کے مقامات کو خچرون پر سوار ہوکر کئی مرتبہ دیکھنے گئے لیکن ہمنے بندوبست کرکے اُنکے واسطے ایک چھوٹا سا تیز قدم ٹانگھن اُنکی خاص سواری کے لیے منگوا لیا تھا۔

اُس زمانہ کی سب سے بڑھکر کھلبلی کوہ وِسُووِیَس کا اخراج تھا جو جاری ہوچکا تھا۔ ہم نے بڑے خوف کے ساتھ اُسکی کیفیت دیکھی رہ رہ کر ہولناک صدا پیدا ہوتی تھی اور دن کے وقت دھوئین کے بادلون کا اُٹھنا اور شب کو بڑے بڑے شعلون کا نکلنا ایک حیرت انگیز اور عبرت خیز کیفیت تھی۔ میرے شوہر کو گانوٗن کے اُن باشندون کو دیکھ دیکھکر بڑا ترس معلوم ہوتا تھا جو گھبراہٹ مین اپنے گانوٗن سے نکلے جاتے تھے اور نیپلس سے روزمرہ جو تاربرقیان اور چٹھیان آتی تھین اُنپر دل پسا جاتا تھا۔ دس روز کے قیام کے بعد اُنھون نے وطن جانے کی خواہش ظاہر کی اور اپریل کی آخری تاریخ کو ہم روانہ نیپلس ہوے اب آتش فشانی کا بدترین زمانہ ختم ہوگیا تھا اور جسوقت ہم سڑک سے گذرنے لگے تو ہمنے غول کے غول دیہاتیون کو راہ مین دیکھا کہ وہ اپنے گھرون کو پلٹے جاتے تھے یہان پھر اُنھون نے ہم لوگون سے کہا کہ وہان کی کیفیت دیکھکر مجکو ہندوستان کا انتشار یاد آگیا۔ ہر ہر گھر کے سب لوگ اپنے اپنے گھرون کا اسباب لیے آتے تھے ماں باپ اپنے اپنے بچون اور بچیون کو لیے چلے جاتے تھے اور شاید جابجا خچرون اور ٹٹوون سے بھی مدد لیتے تھے

نیپلس مین پہونچکر آتش فشانی کے نتیجون کی کیفیت پورے طور پر معلوم ہوئی جس جگہ کو چند ہی روز پیشتر ہم خوش سواد چھوڑ گئے تھے وہ اب کالی بھوری اور ویران معلوم ہوتی تھی ایک خوفناک ہوا سن سن چل رہی تھی زمین گندھک کی سیاہ راکھ سے ڈھکی ہوئی تھی اور ہوا اُسی راکھ کے غبار سے سیاہ تھی اور آنکھون کو اندھا کیے دیتی تھی اصل مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا سارا ملک ماتم مین مبتلا ہے اور آواز عجیب طرح کی ہولناک پیدا ہوتی تھی باوصف اِس تاریکی کے جسوقت ہم لوگ طعام لنچ کھا چکے تو وہ اور مین دونون آدمی اپنے ہوٹل سے ایک پرٹسبٹیرین کے اسکول کے معائنہ کو روانہ ہوے اِس کام کے لیے یہ موقع مناسب نہین تھا لیکن اُنکو اِس اسکول کا ایک خاص خیال تھا اور اُنھون نے اپنا مقصد پورا کیا۔ ص ۶۰۲

روم مین اُنکو اپنے خاندان کے متعلق ایک بڑی خوشی کی خبر ملی یعنی یہ کہ اُنکے بڑے بیٹے جان کی شادی مَیری سے ہوئی جو مسٹر رچرڈ گیمبل ساکن گلن گارا ڈیل واقع آرجل شایر کی اکلوتی بیٹی تھین۔ فلارنس اور میلن کی راہ سے وطن جاتے ہوے اُنھون نے اٹلی کی جھیلون کی سیر کی وہان سے وہ وَرَدنا اور وِنیس کو گئے اور ہر مشہور شہر کی کیفیتون مین اُنھون نے گورنمنٹ اسکولون کے معائنہ کو کہین فراموش نہین کیا جھیل گارڈا پر ریشم کے کیڑون کا ایک بڑا کارخانہ دیکھکر اُنکو بہت لطف حاصل ہوا اور اِسی طرح ٹیرل مین کسانون کی مذہبی گرمجوشی دیکھکر وہ بہت خوش ہوے جو اِدھر اُدھر کے دیہات سے کسی بڑی بھاری تقریب مین آکر اِنزبُرن مین جمع ہوے تھے اور چونکہ اندرونی حصہ گرجا گھر کا آدمیون سے بالکل بھرا ہوا تھا اِس سبب سے سڑک پر معلوم ہوتا تھا کہ اُنکی جماعت کی جماعت یکبارگی رکوع و سجود مین مصروف ہوتی تھی۔ برینر پر سوار ہوکر وہ اِنسبرک اور اِسی طرح مقامات میونچ ہیڈن فرینکفورٹ گلون اور برسلز مین آئے۔ اِسطور پر وہ سفر جو لارڈ اور لیڈی لارنس نے باہم کیا تھا تمام ہوگیا اور اُسکے حالات جو مین نے لیڈی لارنس کی تحریرات سے تفصیل وار لکھے ہین اگر اُنسے سواے راقمہ کے اور کسی کو لطف نہ حاصل ہوا تو مجھ سے بڑی بھاری غلطی ہوئی۔

اِنگلستان مین آکر پھر ایک مرتبہ اپنے کو کام کرتے ہوے دیکھنے سے جب خوش ہوے تو اُنھون نے کہا کہ اب کوئی ڈاکٹر کبھی مجکو اِس بات کی ترغیب نہ دے سکیگا کہ مین یہان سے پھر کہین جانے کا قصد کرون وہ برابر اسکول بورڈ کے جلسون اور نارتھ برٹش انشورنس کمپنی کی کمیٹیون مین اور مختلف خیراتی امور کے جلسون مین جنکا خیال اُنکو جان کے برابر رہا کرتا تھا شریک ہوتے تھے وہ گائیز اسپتال کی گونسل کے بھی ایک ممبر مقرر ہوے اور جہاز میگنیرا کے غرق ہونے کے متعلق جو کمیشن تحقیقات قائم ہوئی تھی اُسکے پریسیڈنٹ بھی مقرر ہوے اِس کام مین اُنھون نے اُسی مستعدی اور جانفشانی سے محنت کی جس طرح اُنھون نے پنجاب کے نہایت اہم زمانہ مین کی تھی۔ اُنکے بڑے بیٹے کی شادی ۲۲- اگست کو ہوئی اور اُس سے لارڈ اور لیڈی لارنس کو ایک لڑکی حاصل ہوئی

جو خاندان بھر مین نہایت ہی ہر دل عزیز رکن ہوگئی اور ہر وقت اُسکی حرکات و سکنات کو دیکھکر خاندان کے اور لوگ اُسکو پیار کرنے لگتے تھے۔ دوسرے مہینہ مین لارڈ لارنس پہلے پہل اور مین سمجھتا ہون کہ شاید آخری مرتبہ اپنی قلیل املاک واقع گرینلی کو دیکھنے گئے وہان کے چھوٹے اسکولون اور گرجا گھر کو دیکھا اور جہان تک اُنکے امکان مین تھا ہر ایک کی حاجتون کو پورا کیا۔ باہر کی سیر کرنے سے اُنمین بہت قوت آگئی اور دو ایک سال تک ص ۶۰ اُنکی حالت ایسی رہی جس سے اُنکے خاندان کو اُنکی تندرستی کی طرف سے کسی بات کے تردد کرنے کی چندان ضرورت نہین ہوئی۔

جب پارلیمنٹ کی نشستین نہین ہوتی تھین تو وہ برابر اپنے مرغوب مقام بِراکیٹ ہال کو جایا کرتے تھے اور جیسی خوشی اُنکو اس بات سے حاصل ہوتی تھی کہ وہان اُنکے خاندان کے لوگ لڑکے لڑکیان پوتے نواسیان یہ سب جمع ہوتے تھے ویسی خوشی اور کسی بات سے اُنکو نہین ہوتی تھی۔ اُنکے پوتون اور نواسون وغیرہ کی تعداد کثرت سے بڑھتی جاتی تھی۔ یہ سب اپنے بچپن ہی سے اُنسے مالوف ہونے لگے تھے اور وہ بھی اُنکی صحبت مین بالکل لڑکون کی طرح سے شریک ہوتے تھے تعطیل کے زمانہ مین کبھی کبھی وہ مقام پولس مین ہنری اور اُنکے خاندان اور مقام نارفک مین گرنی ہوریس اور ہَگنسٹن اور اُنکے اہالیان خاندان کو دیکھنے جاتے تھے۔ بِراکِٹ کے اسکولون کو وہ حسب معمول دیکھنے جایا کرتے تھے جنکو اُس قرب وجوار مین اُنکے سکونت پذیر ہونے سے وہ فائدہ پہونچا جو آٹھ برس پیشتر سوتھ گیٹ مین رہنے سے اُس نواح کے مدارس کو اُنکی ذات سے پہونچا تھا۔

ماہ نومبر ۱۸۷۳ء مین لارڈ لارنس نے پورے تین سال کام کرنے کے بعد اسکول بورڈ کی ملازمت سے کنارہ کشی کی۔ اُنکے خاندان کے لوگون نے پھر اُنکی ملازمت نہ چاہی کیونکہ اب اُنکی تندرستی اِس قابل نہ تھی جو کام کو برداشت کر سکتی۔ چیرمین کی حیثیت مین اُنھون نے جو کام کیا تھا وہ نمایشی نہین تھا (نمایش ہونے سے اُنکو خود ہی نفرت ہوتی) بلکہ وہ اصلی تھا۔ اور اُسکے نتائج عرصہ تک قائم رہے بڑے بڑے اصول جنپر بورڈ کی کارگزاریان منحصر تھین وہ مسٹر فارسٹر کے مسودہ کے ذریعہ سے پہلے ہی منقح ہو چکے تھے۔ لیکن یہ مسئلہ دیدہ و دانستہ چھوڑ دیا گیا کہ آیا اِسکول بورڈون مین مذہبی تعلیم جاری ہونا چاہیے تھی یا نہ چاہیے تھی اس بارہ مین لارڈ لارنس کی بڑی شرکت اور طول طویل مباحثہ کے بعد ۱۸۷۱ء مین ضروری رزولیوشن (تجویز) یہ صادر ہوا کہ بَیبل پڑھائی جائے اور اُسمین سے ایسے بیانات اور ہدایات اخلاقی اور مذہبی اصولون مین منضبط کر کے بتائے جائین جو اطفال کی استعداد کے لیے موزون ہون اور اِسی قاعدہ پر اِنگلستان اور ویلز کے اکثر اسکولون مین بزمانہ مابعد برتاؤ کیا گیا۔ اور اِمور کے متعلق جو کام تھا وہ تفصیل طلب ہے بورڈ کی

آیندہ کارروائیون کے قواعد مقرر کیے گئے اور عملہ مقرر کرکے کام پھر جاری کیا گیا مسٹر گروڈ جو بحیثیت کلرک اسکول بورڈ برابر لارڈ لارنس کے پاس بیٹھتے رہے اور جو اس وجہ سے مسئلہ ہذا کے متعلق تحریر کرنے کا بہترین منصب رکھتے ہین بیان کرتے ہین کہ۔

ابتدائی دو سال تک جلسے اور کمیٹیان قریب قریب متواتر منعقد ہوتی رہین اور اُن مین اکثر جلسے اور کمیٹیان ایک ہی وقت مین منعقد ہوئین لارڈ لارنس ہر ایک کمیٹی مین جہان تک ممکن ہوتا تھا شریک ہوتے تھے اور جسوقت ص ۶۶ جلسے ایک وقت مین ہوتے تھے تو جہان وہ شریک نہین ہوسکتے تھے وہان اُنکا پرایوٹ سکرٹری جاتا تھا اور اُنکی اطلاع کے لیے رپورٹ تیار کرلاتا تھا۔ اُنھین کی ہدایت یا اُنھین کی شرکت کار سے بورڈ کی اصل کمیٹیان مقرر اور اُنکی حدین تشخیص کی گئین۔ اُنمین یہ یہ کمیٹیان تھین۔ یعنی خزانہ کی کمیٹی۔ تیاری نقشہ جات کی کمیٹی جسنے لندن کی مردم شماری کرکے نئے اسکولون کے بنانے کی سفارش کی۔ تعمیرات کی کمیٹی جسنے عمارات کی جگہین تجویز کرکے مکانون کے نقشے کھنچوائے۔ قواعد و دستورات کی کمیٹی جسنے لندن کے دس حصون مین جبر کی اصلاح کے متعلق عملہ مقرر کیا تھا۔ حرفتی اسکولون کی کمیٹی جو موجودہ وقت وا انڈسٹری اسکولون کے ساتھ اس بات کے عہد و پیمان تجویز کرکے اُنپر عملدرآمد کرتی تھی کہ بورڈ کی تحریک سے بذریعہ مجسٹریٹ جو لڑکے وہان روانہ کیے جائین داخل کرلیے جائین۔ اور کمیٹی انتظام مدارس جسکے ذمہ تمام بورڈ اسکولون کی نگرانی اور انتظام مقرر تھا۔ اور چھوٹے چھوٹے معاملات جنپر ان ابتدائی ایام مین غور کرنا پڑا وہ ایسے متعدد اور پیچدار تھے اور اُنپر توجہ کرنیکی اسقدر حاجت پڑی کہ کام حد سے زیادہ بڑھ گیا اور لارڈ لارنس کو رات رات بھر جاگنا پڑا اور وہ مجبور ہوے کہ ۱۸۷۲ء کے موسم بہار مین تین مہینے کی رخصت لیکر باہر جائین۔ وہ ماہ جون مین واپس آئے تو اُنکی تندرستی مین کسیقدر ترقی ہوئی تھی اور اُسی کے دوسرے مہینہ بورڈ نے جو پہلا اسکول اولڈ کیسل اسٹریٹ مین (یعنی مدرسۂ ہوایٹ چیپل) قائم کیا اُسکے جلسۂ افتتاح مین وہ صدر انجمن بنے اول بورڈ کا آخری جلسہ جو ۲۶- نومبر ۱۸۷۳ء کو منعقد ہوا اُسمین علاوہ اس امر کے کہ کنارہ کشی کرنے والے چیرمین کی نسبت دلی شکرگزاری کا ووٹ دیا گیا اس بات کی بھی اطلاع دی گئی کہ ممبرون نے اس مقصد سے ایک چندہ جاری کیا ہے کہ "لارنس اسکالرشپ" کے نام سے دو وظیفے ایک لڑکون کے واسطے اور دوسرا لڑکیون کے واسطے مقرر کرکے لارڈ لارنس کی صدر انجمنی کی یادگار قائم کرین۔ اور مستقل افسران بورڈ نے ایک نقدی چندہ دستخط کرکے اُنکی ایک تصویر مسٹر اڈگر لیمس کی بنائی ہوئی پیش کی جو اب بورڈ والے کمرہ مین لٹکتی ہے۔

اب اِس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ اپنے مرتے دم تک وہ سررشتۂ تعلیم کے اُس کام کا برابر دل سے خیال رکھتے رہے جسکے ترک کرنے کو وہ مجبور ہوگئے تھے۔ اور مسٹر برایٹ نے ایک اسپیچ مین جو انھون نے فی الحال مقام لنڈڈنو مین دی تھی اِس بات کا اشارہ کرکے کہ ایک مرتبہ وہ بورڈ کے ان اسکولون مین لارڈ لارنس کے ساتھ آئے تھے خاص اپنی پُرزور انگلش زبان مین وہ خیالات ظاہر کیے جو اِس انجام شدہ

کام کے بارے مین وہ رکھتے تھے اور جب اُنکے یہ خیالات تھے تو لارڈ لارنس کے ضرور یہی خیالات ہونگے ص ۹۰
چنانچہ اُنکی خاص عبارت یہ ہے۔

چند سال کا عرصہ ہوا کہ مین لارڈ لارنس مرحوم اور سر چارلس ریڈ مرحوم کے ساتھ جو اپنی زندگی مین لندن کے اسکول بورڈون کے افسر رہے تھے مشرقی کنارہ لندن یعنی بیتھنل گرین کے تین بھاری اسکولون کو دیکھنے گیا تھا اور مین نہین کہہ سکتا کہ یہ بڑے بڑے اسکول اور وہ لڑکے جو دور دراز اضلاع سے آکر جمع ہوے تھے دیکھکر میرے دل مین کسقدر جوش اور ولولہ پیدا ہوا۔مین یہ نہین کہونگا کہ تہذیب سے بلکہ منتہاے مغرب کی تہذیب سے ایسا ہوا تھا۔ اُن مدرسون سے واپس آکر مجکو سخت حیرت تھی کہ کیا کرتا یعنی آیا جو کچھ مین نے دیکھا تھا اُسپر خوشی کے نعرے مارتا یا اس بات کا خیال کرکے آہ وزاری کرتا کہ اس ملک کے لوگون کے فائدہ کے لیے اُس زمانہ کے دو برس پیشتر کچھ نہین کیا گیا۔

لندن مین لارڈ لارنس نے ہر قسم کے خیراتی کام مستعدی سے انجام کیے۔جب کبھی اُنکی صلاح لی گئی یا اُنھون نے دیکھا کہ اُنکی صلاح کا نتیجہ اچھا نکلیگا تو اُنھون نے چرچ مشنری سوسایٹی کے جلسون مین شرکت کی اور اُنکی کارروائیون مین دل سے لحاظ کیا۔ہندوستان مین مشنریون کی کارگزاری کی بابت جو اعلیٰ راے اُنھون نے قائم کی تھی وہ اُنکی اسپیچ کے ایک خلاصہ سے ظاہر ہوتی ہے جو ڈبلین مشنری سوسائیٹی واقع ہائی بری کے ایک جلسہ مین اُنھون نے کی تھی۔

باوصف اس امر کے کہ انگلش لوگون نے اس ملک کے فائدہ کے متعلق بہت کچھ کیا لیکن مشنریون نے اُسقدر کام کیا ہے جو اور تمام وسائل سے بہیئت مجموعی ہوا ہوگا۔اُنکو ایک سخت اور مشکل کام تھا جسمین اُنکو کسیطرح کی تقویت نہین ملی بلکہ بعض اوقات خود اُنکے ہموطنون نے بہت کچھ اُنکی بیدلی کی۔اور اُنکو ایسے ایسے لوگون کی طعن وتشنیع سننا پڑی جو اُنکے مواعظ کو حقیر اور نامستحسن سمجھتے تھے لیکن اُنکی دلی سرگرمی پکے عقیدے اور راسی نظیر سے جو شاید اُنھون نے میرے نزدیک تمام عالم کے لیے پیدا کردی ہے ایسا نتیجہ پیدا ہوا کہ مجکو اس امر مین کسی طرح کا شبہہ نہین رہا کہ بہیئت مجموعی وہ ملک بھر مین ہر دل عزیز ہین گو بڑے بڑے گروہ بالکل اُنکے عقیدے کے خلاف ہین۔۔۔۔۔میرے نزدیک سال بسال اور وقتاً فوقتاً اُن مشنریون کا رسوخ بڑھتا جائیگا اور اگر خدا کی مہربانی ہوئی تو وہ وقت ضرور آئیگا جب لوگون کے بڑے بڑے گروہ خاص اپنے عقائد کو زائل کرنے اور یہ سمجھنے کے بعد کہ ایک خالص اور سچے اور پاک مذہب کا ہونا ضروریات سے ہے وہ کرسچین ہو ہوکر عیسائی مذہب قبول کرینگے اور جب وہ مذہب قبول کرینگے تو اُسی کے مسائل کے مطابق عمل کرینگے۔۔۔۔۔خاص میرے دل مین اُنکی (مشنریون کی) اور اُس مقصد اعظم کی جسمین وہ مشغول ہین بڑی عظمت اور جگہ ہے اور مین اسمین بڑی خوشی اور فخر سمجھتا ہون کہ اپنی زندگی کے اِن آخری ایام مین اُس کار اہم کی مدد کرون جسکو وہ اسقدر کرچکے ہین۔ ص ۹۱

اُنھون نے اس بات کی بڑی کوشش کی کہ کنسنگٹن مین لولے لنگڑے لڑکون کا جو خیرات خانہ تھا وہ اُس قرضہ سے بری کیا جاتا جسمین وہ مبتلا ہوا تھا اور آخر کو سکے خاطر خواہ بنیاد پر قائم کرنے مین اُنکو کامیابی حاصل ہوئی اُنھون نے لیڈی کینیرڈ کے اُس کام مین جو شہر لندن مین ہوتا تھا بڑی توجہ کی اور سزدور پیشہ عورتون کی امداد کے لیئے جو کمیٹی قائم ہوئی تھی اُسکے وہ صدر انجمن ہوے۔ مدد کے لیے اُنکے پاس بہت سی درخواستین آئین اور کوئی مجبور عورت کبھی بغیر اس بات کے رخصت نہین کی گئی کہ اُسکے بارے مین کامل طور تحقیقات ہوئی اور بشرط ضرورت اُنھون نے اُسکو فی الواقع مدد بھی دی۔

جنوری ۱۸۷۰ء مین اُنھون نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے مسمی برٹی کو مقام ہارو کی جانب روانہ کیا۔ وہ لڑکا ڈاکٹر ٹیلر ہیڈ ماسٹر کے مکان مین مقیم کیا گیا لیکن بندوبست کر دیا گیا کہ بجے کے طور پر اُسکو ہنری ہارٹ پڑھایا کرین جو ایک نائب مدرس تھے اور جنکو بہت سی باتون کے اعتبار سے لارنسون اور ہندوستان کے ساتھ تعلق رہا تھا۔ اُسکا باپ مقام فوائل مین جان لارنس کا ہم مکتب رہا تھا اور سسرال کے رشتہ سے اُنکو آرچ ڈیکن ہیملٹن لیڈی لارنس کے بڑے بھائی سے قرابت تھی اور اُنکی زندگی کا بہترین حصہ ہندوستان مین بمبئی کے ایک سویلین کے طور پر ختم ہو چکا تھا۔ اُنکی مان سر بارٹل فریر کی بہن تھین اور حال مین خود اُنھین کی شادی ہونوریا کے ساتھ ہوئی تھی جو سر ہنری لارنس کی اکلوتی بیٹی تھین۔ اِس لڑکی مین اپنے باپ کی سی مستعدی زندہ دلی اور خوبصورتی پائی جاتی تھی اور اپنی یتیمی کے زمانہ سے لارڈ لارنس کی سرپرستی مین پرورش پاتی رہی تھی اور اسوجہ سے یہ بات پیدا ہوئی کہ بمقام ہارو ایک ہی گھر مین سرحدی حکمت عملی ہندوستان کے آگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے دونون فرقون کے وکلا (وہ لوگ جنکی خاصیت اور حکمت عملی کے اختلافات کے بارے مین اِس کتاب کا ایک بڑا حصہ صرف کیا گیا ہے) یعنی سر بارٹل فریئر اور لارڈ لارنس کبھی کبھی ہفتہ کے دن ایک جگہ دکھائی پڑ جاتے تھے۔ اُس شخص سے پہلے پہل اِسی ہارو کی ملاقاتون مین مجھ سے شناسائی ہوئی جسکی سوانح عمری مین اِسوقت لکھ رہا ہون اور جسکی وہ مہربانی مجکو سب باتون سے بڑھکر یاد رہیگی جو چند عرصہ تک میرے حال پر مبذول رہی اور بعد اُسکے وہ قضا کر گیا۔

ص ۶۱۱ ۱۸۷۸ء کے موسم خزان مین لارڈ لارنس مجبور ہوے کہ بروکٹ ہال کو جہان وہ بڑی خوشی سے آرام اور عزلت نشینی کی بہت سی فصلین گزار چکے تھے ترک کرین اور اِسی زمانہ یعنی آغاز ۱۸۷۶ء مین اُنکی بصارت جو کئی سال سے ضعیف رہتی آتی تھی بالکل اُنکو جواب دینے کی علامتین ظاہر کرنے لگی برسون تک اُنھون نے کچہری مین اور اپنی میز پر ایک صوبہ کے انتظام اور ایک سلطنت کے استحفاظ مین جو حد سے زیادہ جانفشانیان کی تھین اُنکا اِسوقت نیچر انتقام لے رہا تھا۔ گو اِس بصارت سے محروم ہو جانا آفت عظیم تھی

اور اِس بات کا خیال کرکے اُنکو روحی صدمہ ہو رہا تھا لیکن مین سمجھتا ہون کہ جن محنتون کے سبب سے اُنکی کیفیت ہو رہی تھی اُنپر ہرگز اُنکو افسوس نہین ہوا اور اگر وہ زمانہ پھر عود کر آتا تو وہ سواے اُسطرح کی محنت کرنے کے اور کچھ نہ کرتے لیڈی لارنس بیان کرتی ہین کہ۔

"اب بڑی گاڑھی مصیبت کا زمانہ قریب آتا جاتا تھا پہلے تو اُسوقت کو دیکھکر میری آنکھین کھل گئین جو اُنکو صبح کی دعاؤن کے پڑھنے مین واقع ہونے لگین کیونکہ وہ اکثر معذور ہو کر کتاب کو میرے حوالہ کر دیتے تھے اُس سال موسم بہار مین اُنھون نے مشہور کحال مسمی ایبنر نیش سے جسنے بڑی متوحش خبر سنائی تھی مشورہ کیا اُسنے کہا تھا کہ آپ کے بارے مین میری صلاح یہی ہے کہ آپ اپنے کام سے استعفا دین ــ اس سے میرے شوہر کو بڑا صدمہ پہونچا۔ اور ڈاکٹر گڈ کی راے سے اُنھون نے ایک اور کحال سے مشورت کی جسنے بڑی امید دلانے والی راے ظاہر کی اور کہا کہ مین بصارت کو صحیح کر دونگا لیکن اُسکی تدبیر سے صرف تھوڑے زمانہ تک فائدہ رہا۔ جولائی کے مہینہ مین پیشتر سے بھی خراب حالت ہوگئی اور اُسی کحال نے اب جراحی عمل کی صلاح دی۔ مین نے اسمین مخالفت کی اور اسی طرح ڈاکٹر گڈ نے بھی پہلے اپنی ناراضی ظاہر کی کحال کا کہنا مرجح رہا اور بندوبست کیا گیا کہ یہ عمل ۱۳ جولائی کے ۹ بجے دن کو کیا جائے اب سواے اسکے اور کوئی بات باقی نہین رہی تھی کہ اِس مصیبت کا بھی سامنا کرکے بہبودی کی امید کی جائے۔ اُس افسوسناک دن کو وقت معینہ پر ہم سب لوگ تیار ہوے۔ مین اور وہ کتب خانہ مین بیٹھے ڈاکٹرون کی راہ دیکھنے لگے یہ بڑا سخت اور افسوسناک کام تھا۔ لیکن وہ بڑے بہادر اور شہزور تھے اور مین سمجھتی ہون کہ ہم مین سے دونون شخص اِس بات کی بڑی کوشش کر رہے تھے کہ ایک دوسرے پر یہ بات ظاہر نہونے دے کہ طرفین پر کیا گذر رہی ہے۔ جسطرح وہ یکہ و تنہا سینہ تانے ہوے اپنی زندگی مین آخری مرتبہ بغیر کسی ہاتھ یا لکڑی کی مدد کے کوٹھے پر چڑھ گئے تھے گویا اُسکی تصویر اِسوقت میری نظرون کے تلے پھر رہی ہے۔ داروے بیہوشی سنگھا کر وہ عمل کیا گیا اور بہت جلد ختم ہوگیا اور ہمکو امید اور یقین ہوا کہ کوئی ضرر نہ پہونچا ہوگا ص ۶۱۲ اور عجب نہین اگر شفا ہو جائے۔ وہ اُسی طرح بشاش تھے اور جو دوست اُنکی ملاقات کو آئے تھے اُن سب سے بلا تکلف اُنھون نے باتین کین۔

"مین اُس رات ڈرائنگ رُوم مین ایک کوچ پر اُنکے قریب سوئی۔ اور صبح ہوتے ہی کو تھی کہ اُنھون نے ایک بار مجھ سے پکار کر کہا کہ مجھپر سخت صدمہ گذر رہا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے بہت زور سے کسکر میری آنکھون پر پٹی باندھ دی ہے۔ ہم لوگ بہت خائف ہوے اور جسوقت ڈاکٹر اور کحال آئے تو وہ بھی یہ کیفیت دیکھکر خاموش ہوگئے لیکن اُنکو اب بھی امید تھی کہ یہ درد رفع ہو جائیگا افسوس کہ اِسکے بعد روز افزون ایذا کے ساتھ ایک بڑی نابینائی اور جانکندنی کا زمانہ گذرتا رہا جسکو اُنھون نے نہایت ہی حیرت انگیز بھولے پن

اور صبر کے ساتھ برداشت کیا کئی ہفتون کے گذرنے کے بعد افاقہ کی کچھ صورت معلوم ہوئی اور شب و روز اُنکی تیمار کی ضرورت ہوئی۔

"۱۶- اگست کو ہم لوگون نے بندوبست کیا کہ اُنکو لیکر فوکسٹون مین کچھ دنون رہین اِس زمانہ درازمین جو جو مصیبتین اُنپر گذرتی رہین اُنکے بیان مین اب مین بہت طول نہ دونگی صرف اسیقدر کہونگی کہ وہ بہادرانہ صبر مین کبھی قاصر نہین ہوے اور خدا کی مدد سے وہ اُسکی مرضی پر شاکر رہ سکے فوکسٹون کے قیام سے اُنکو کسیقدر فائدہ ہوا اور باوقات مختلف ہم اُنکو ایک بڑے بھاری پبلک باغ مین لیجا سکے جہان وہ گھنٹون تک ٹھہر سکتے تھے۔ جس شخص نے دہلی کے فتح کرنے اور ایک بگڑی ہوئی سلطنت کے سنبھالنے مین مدد دی تھی اُسکو اب بیشبک اسطور پر پڑا ہوا دیکھکر ایک عجیب صدمہ گذرتا تھا لیکن ہم لوگون کو جو ہر روز اُسکے نگران حال رہنے مین شرفیاب تھے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنی مصیبت سے بھی زیادہ تکلیف برداشت کرنے کی ہمت رکھتے تھے اور ہمکو اِس مقولہ کی تصدیق ہوگئی کہ "جو شخص اپنے نفس پر قادر ہو وہ ایک شہر کو فتح کرنے والے شخص سے عظمت مین بڑھا ہوا ہے"۔ اُنکے برابر کسی شخص نے اپنے دل پر قابو نہ رکھا ہوگا اور خدا کی مدد سے اُنمین تکلیف برداشت کرنے کی قوت بڑھتی ہی گئی۔

"جسوقت درد کی شدت مین خفت ہونے لگی تو اُنکی قوت عود کرنے لگی اور وہ تھوڑی دور تک سواری پر یا پیدل سیر کے لیے نکلنے لگے۔ وہ بینائی سے بالکل معذور نہین تھے لیکن ایک آنکھ کی بصارت بالکل جاتی رہی تھی اور دوسری آنکھ کی بصارت ایسی ضعیف تھی کہ ذراسی تیز روشنی بھی اُنکو بڑی تکلیف دیتی تھی۔ ہم اِس امر کے دریافت کرلینے مین قاصر نہین رہے کہ یہ عمل جو کیا گیا تھا اُسمین بالکل ناکامی ہوئی تھی۔ ہم سب لوگون پر اسکا بڑا رنج گذرا لیکن اُنھون نے کوئی سخت کلمہ اپنی زبان سے نہین نکالا۔ اُنکی نیک سیرتی بھولے پن اور صبر نے ہم لوگون کے نزدیک اُنکو پیشتر سے بھی زیادہ عزیز کردیا اِس بات کی بڑی خوشی تھی کہ کِس روز وہ ڈائننگ روم مین آکر ہم لوگون کے ساتھ کھانا کھا سکینگے ہم اول ہفتۂ اکتوبر کو لندن مین واپس آئے اور جب ہمارے بیٹے شام کے وقت گھر آئے تو اُنکو یہ دیکھکر بڑی خوشی اور تعجب ہوا کہ وہ پھر ایک مرتبہ کھانا کھانے کی میز کے پاس اپنے باپ کو بیٹھا ہوا دیکھ سکینگے صرف اتنا فرق تھا کہ اُنکے لیے لقمے بنانا پڑتے تھے۔ ص ۶۱۳

"دوسرے روز ہم پھر اُس کحال کے پاس گئے کہ دیکھیے اب کیا صلاح دیتا ہے اُسنے کہا کہ جب تک دوسرے مرتبہ عمل نہوگا اُسوقت تک دوسری آنکھ مین روشنی نہ آئیگی کیونکہ اُسپر جالا آگیا ہے۔ لیکن اُس نے پہلے مرتبہ کی طرح یہ بھی کہا کہ اب کے مرتبہ جو جراحی عمل ہوگا وہ محض خفیف ہوگا۔ چونکہ ہم اسکے پیشتر ایک مرتبہ تجربہ اُٹھا چکے تھے اسواسطے ہمکو اُسکے کہنے کا کامل طور پر یقین نہو سکا۔ اور ہم نے مسٹر بومین اور مسٹر کوپران دو کحالون کی

مسٹر

مشورہ کیا اور اُنھون نے ہمکو صلاح دی کہ موسم بہار تک اور انتظار کرنا چاہیے کیونکہ اُسوقت پوری طرح سے جالا پڑ جائیگا - اب میرے شوہر مین بہت تازگی آگئی - اُنکی آنکھ کا درد بھی جاتا رہا وہ پھر روزمرہ چہل قدمی کو نکلنے اور گرجا گھر کو جانے اور نارتھ برٹش انشورنس کمپنی کے جلسون مین بھی شریک ہونے لگے لیکن افسوس آزادانہ طور کارروائی کرنے کی سب باتین جاتی رہی تھین اور اب وہ تنہا ہرگز نہین جا سکتے تھے - اسمین کوئی شک نہین کہ اُنکو ایسے مددگارون کی کبھی کمی نہین ہوئی جو خوشی اور مستعدی سے اُنکے ساتھ جاتے - خاص کر کے ہمارا بیٹا جان جسکو کوئی خاص کام نہین تھا ہمیشہ اپنے باپ کی خدمت کو موجود رہتا تھا - اُسکی بہن مسٹرس برنارڈ ۳۰ - جنوری کو یکایک قضا کر گئی اور اُسکا اُسکو بڑا صدمہ ہوا - اِن صابرانہ انتظاری کے مہینون مین ہم لوگون نے بڑی خاموشی کے ساتھ زندگی بسر کی - لیکن وہ ہمیشہ بڑی خوشی کے ساتھ اپنے دوستون سے ملاقات کیا کرتے تھے اور وہ بھی بڑی نیک سیرتی اور مہربانی سے برابر آیا کرتے تھے کتابین پڑھنے کی خواہش اب اُنکو ایسی ہوگئی تھی کہ کسی زمانہ مین ایسی خواہش نہ ہوئی ہوگی اور ہماری لڑکی ایمائی اور مس گاسٹر نے باواز بلند کتابین پڑھ پڑھ کے سُنانے مین اپنے کو بہت ہی بیش قیمت ثابت کیا مجکو اُس تعداد کے بیان کرنے مین خوف معلوم ہوتا ہے کہ اسطور سے کتنی کتابین وہ سُن گئے -

" وسط فروری مین ہم پھر مسٹر بومین کے پاس گئے اور اُنھون نے تجویز کیا کہ جالے کے رفع کرنے کا یہ وقت بہت مناسب ہے - لیکن اُنھون نے ہم سب لوگون کی تسلی کے لیے صلاح دی کہ پہلے اور کحالون علی الخصوص مسٹر جوزف فریر سے مشورہ لے لیا جائے جو حال مین اُنکے یہان آتے جاتے تھے اور جو لکھنؤ مین سر ہنری کے ساتھ اُنکے آخری وقت مین تھے - اُنکی تجویز کا بڑے تردد کے ساتھ انتظار کیا گیا لیکن جب کمرہ مین ہم لوگ منتظر تھے وہان اُنھون نے بہت جلد واپس آکر کہا کہ وہ متفق الراے ہین کہ جسقدر جلد ممکن ہو عمل کیا جائے اور بخوبی امید ہے کہ اُسکا نتیجہ مفید مطلب پیدا ہوگا - مسٹر بومین نے کہا کہ کب تک آپ تیار ہو سکین گے میرے شوہر نے بلا تامل یہ جواب دیا کہ کل تک - لیکن جب مسٹر بومین چاہتے تھے اُسکی نسبت یہ زمانہ قبل از وقت تھا کیونکہ اُنھون نے کہا تھا کہ ہم لوگ کلیفرڈ اسٹریٹ کے کسی ہوٹل مین جو اُنکے مکان کے قریب تھا اُٹھ جائینگے تاکہ وہ متواتر وہان آ جا سکین -

" عمل جراحی کے لیے ۳ - مارچ ہفتہ کا دن مقرر کیا گیا صبح اُٹھکر ہم ضروریات مین حسب معمول مشغول ہوے اور میرے شوہر صبح کی نماز پڑھنے آئے - طعام چاشت کے بعد ہم لوگ آرجل لاج کو گئے اور وہان ڈیوک آف اور دکچز کی ملاقات کی اور کچھ دیر تک اُنکے وہان ٹھہرے رہے - اُنھون نے بڑی مہربانی اور غمخواری کی اور وہان جانے سے ہم لوگون کو بڑی فرحت اور خوشی حاصل ہوئی وہان سے واپس آنے کے بعد

اور ہوٹل جانے کے قبل مسٹر میگیلیگان (جو اُسوقت کِنِنگٹن کے وِکار تھے اور اب لچفیلڈ کے بشپ ہین) ہم لوگون کی ملاقات کو آئے اور اُنھون نے ہمارے ساتھ دعائین پڑھین - ایک روز قبل اسکے مِس مارش بھی ہمکو ملی تھین اور اُنھون نے اِس روز دعاؤن مین شریک ہونے کے لیے آنے کا وعدہ کیا تھا لوگون نے جو محبت اور غمخواری کی اُس سے ہمکو بڑی مدد ملی اور میرے شوہر مین اتنی جرأت اور امید پیدا ہوگئی جو ممکن تھی - مسٹر جیفری فریڈ اور مسٹر بومین کے پہونچنے کے قبل تھوڑی دیر اُنھون نے آرام بھی کر لیا - ۲ بجے دن کے قریب یہ لوگ آئے اور وہ یکبارگی اُٹھ کھڑے ہوے اور سونے کے کمرے تک پاؤن پاؤن چلے گئے مین اُنکے ساتھ گئی اور جو مصنوعی آنکھ اُن بیچارے نابینا کی آنکھ کا نقص رفع کرنے کے لیے بنائی گئی تھی اُسکو لے لیا - اسکے بعد ڈاکٹرون نے شفقت کر کے مجکو وہان سے چلے جانے پر مجبور کیا کیونکہ اُنھون نے نہ مانا کہ مین وہان موجود رہتی اسکے بعد وہ چند خوفناک سکنڈ آئے جو مجکو بمنزلہ گھنٹون کے معلوم ہوے آخر کو مسٹر بومین نے مجھ سے آکر کہا کہ وہ کام ختم ہوگیا اور مجکو امید ویقین ہے کہ اِس عمل مین کامیابی ہوگی اِس مرتبہ کوئی داروے بیہوشی نہین سنگھائی گئی تھی اور جب مین اُنکو دیکھنے گئی تو وہ مطمئن اور خوش معلوم ہوے اور مسٹر بومین نے مجھ سے کہا کہ دیکھو کس عمدگی سے انھون نے سب تکلیف برداشت کر لی - مین شام کو برابر کتابین پڑھ پڑھ کر اُنکو سناتی رہی اُنکو درد مطلق نہ تھا اور ہوش وحواس سب طرح سے بجا تھے دوسرے روز اتوار کو اُنکی ۶۶ برس کی عمر پہونچنے کی سالگرہ تھی وہ اُسیطرح کے اچھے تھے جیسی امید کی جا سکتی تھی - دوپہر کو وہ اُٹھے اور درجہ بدرجہ لڑکون سے جب وہ ہوٹل مین آئے تو ملاقات کی - وہ روز بروز خوب ترقی کرتے جاتے تھے اور رفتہ رفتہ زیادہ روشنی کے کمرے مین بیٹھنے اور غذا بھی کرنے لگے -

۱۲ - مارچ کو ہم لوگ اپنے مکان واقع کوئینس گیٹ کو واپس آئے جو بدقسمتی سے اِس سب مصیبت کے زمانہ مین فروخت کر ڈالا گیا تھا اور ہم لوگ مجبور ہو کر ۲۴ تاریخ پھر کوئینس گیٹ گارڈن نمبر ۲۳ کے مکان مین جسکو ہم نے ایک سال کے واسطے لیا تھا اُٹھ آئے اب ہم اِس قابل ہوے کہ دوسرے روز یعنی اتوار کو پیدل اُن باغات کی سیر کرنے گئے جو ہمارے مکان کے سامنے واقع ہین - وہ بہت جلد تھک گئے لیکن اپنے دوستون کی ملاقات کرنے کے لیے بلا تکلف ایک مرتبہ جانے کی اُنکو بڑی خوشی تھی اُنکے پرانے اور پیارے دوست سر ارنسٹ منٹگمری بھی برابر اُنکی ملاقات کو آیا کرتے تھے اور اُنکے علاوہ اور بیشمار لوگ آتے تھے جنکے نام بیان نہین ہو سکتے رفتہ رفتہ اُنکی پُرانی عادتین پھر عود کرنے لگین - اور وسط مئی مین ہم سب لوگون کی خواہش ہوئی کہ اب کہین سیر کو چلنا چاہیے اور یہ تجویز ہوئی کہ نیو فارسٹ (نئے جنگل) کو جانا چاہیے - گو وہ اکیلے بندوبست نہین کر سکتے تھے لیکن اُس کیفیت سے عیش اُٹھانے بھر کو اُنھون نے بہت کچھ دیکھا ہم لوگون نے لنڈہرسٹ منگ ووڈ کریسنٹ ہرج چ

وِنچسٹر اور سالسبری کی سیر کی اور ہر ہر مقام مین چندروز قیام کیا وہان سے واپس آکر وہ پھر ایک مرتبہ ہَوس آف لارڈس کو جانے لگے ہمارا بیٹا جان ہمیشہ اُنکے ساتھ جایا کرتا تھا اسمین شک نہین کہ وہ اب تک پڑھنے اور لکھنے کے قابل نہین ہوسے تھے اور یہ اُنکے لیے ایک بڑی مجبوری تھی لیکن بالکل نابینا ہوجانے کے خوف سے نجات پانے کا خیال ایسا قوی تھا کہ ہم سوا اسکے اور کسی بات کو نہین دیکھتے تھے کہ دل مین شکر کرین اور مسٹر بومین نے جو یہ امید دلائی تھی کہ جس وقت تندرستی پورے طور پر قائم ہو جائیگی تو بصارت مین ترقی ہوگی اُسپر بھروسہ کرلین ۔ جون کو مسٹر بومین نے اُس ترکیب سے جسکو سوئی کا عمل کہتے ہین اُس خفیف جالے کو بھی صاف کرڈالا جو آنکھ پر ہنوز چھایا ہوا تھا اور مانع بصارت تھا اصل مین یہ ایک خفیف معاملہ تھا لیکن اس سے اُنکی صحت مین کچھ کچھ مدد حاصل ہوئی“۔

اسطرح کی ایک مصیبت جو اِس بہادرانہ طور پر برداشت کی گئی تھی اُسکے ایک ایسے پر درد و دلکش اور سلیس بیان کو مین مناسب سمجھا کہ جہان تک ہو لیڈی لارنس ہی کی عبارت مین لکھون اور شرح کے لیے مین ایک لفظ بھی لکھکر اُسکے اثر کو ضعیف نہ کرونگا آگے بڑھکر وہ لکھتی ہین کہ۔

”آغاز جولائی مین ہماری بیٹی ایما ئی کا ہنری کننگھم ہارو کے مشہور وکار کے بیٹے کے ساتھ جو اسوقت کلکتہ ہائی کورٹ کے پیونی جج (چیف جسٹس کے ماتحت جج) ہین بیاہ ہوا۔ اِسکول بورڈ کے ابتدائی ملازمت کے زمانہ مین وہ اپنے باپ کا داہنا ہاتھ رہی تھی اور بیماری کی حالت مین بھی اُسکے استقلال اور ہمت سے اُنکو برابر مدد ملتی رہی۔ ۲۸۔ جولائی کو اُسکی شادی ہوئی اور اُسکے باپ نے اُسکو بخش دیا۔ مجکو وہ وقت یاد کرکے بڑا صدمہ پہونچتا ہے کہ جب وہ اُسکو لیکر آلٹر کو گئے تھے تو وہ کیسے ناتوان معلوم ہوتے تھے حالانکہ اُسوقت اُنکو صحت ہونے لگی تھی“۔ ص ۱۱۶

اُسی فصل برسات مین لارڈ لارنس نے اِسکاٹلینڈ مین اَنورنس کے قریب ایک جگہ لی اور یہان اُنکے پُرانے اور پیارے دوست مسٹر اور مسٹرس کیئر مسٹر اور مسٹرس بکسٹن اور مسٹر اور مسٹرس کننگھم جنکی فی الحال شادی ہوئی تھی ملاقات کے لیے آنے لگے۔ اب وہ جلی حرفون کی انجیل پڑھ سکتے تھے اور اس سے اُنکو بڑی خوشی ہوتی تھی۔ عرصۂ دراز تک سوا اِس کتاب مقدس کے اور کسی کتاب کو اُنھون نے کھولکر نہین دیکھا لیڈی لارنس لکھتی ہین کہ ”وہ کیفیت بڑی دردناک تھی جب فقدان بصارت کے بعد پہلے پہل پھر عبارت پڑھنے کی اُنھون نے کوشش کی اور اس بات کو دیکھکر کہ وہ کچھ پڑھ سکینگے نہایت خوش ہوے۔ اب وہ بغیر دقت کے ایک چٹھی بھی لکھ سکتے تھے۔ لیکن اگر دیر تک اِس کوشش مین رہتے تھے تو اُنکا سر چکر کھانے لگتا تھا“۔

ڈیوک اور ڈچز آف آرجل برابر اُنکے جویان حال اور مستفسر خیریت رہتے تھے اِس زمانہ مین اُنھون نے لکھا کہ اسکاٹلینڈ سے روانہ ہونے کے قبل انوریری مین آئینگے مگر لارڈ لارنس اِس دعوت کے قبول کرنے کی قوت نہ پاکر

اکتوبر کے مہینہ مین لندن کو واپس آئے اور ایک مرتبہ پھر نارتھ برٹش انشورنس کمپنی کا کام اُنھون نے شروع کیا۔ مسٹر اور مسٹرس کننگھم بڑے دن کے پیشتر روانہ ہندوستان ہوے اور اُسوقت مس گاسٹر نے پرائیوٹ سکرٹری کا کام کرنا شروع کیا اور لیڈی لارنس نے لکھا ہے کہ وہ ہمہ تن اُنکی خدمت مین مصروف رہتی تھین اور کبھی اُنھون نے گھبراہٹ نہین ظاہر کی۔ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۸ء مین ڈچز آف آرجل کے یکبارگی مرجانے سے اُن کو نہایت ہی صدمہ ہوا وہ ڈچز کی بڑی قدر کرتے تھے اور اُنسے بہت محبت رکھتے تھے اُنکی بھاوج یعنی زوجہ سر جارج لارنس کے مرجانے سے اُنکو ایک دوسرا صدمہ پہونچا کیونکہ ابتدائی ملاقات سے اب تک وہ نہایت ہی الفت کرتی آتی تھی۔

اور اب اس موقع پر مین قابل اِسکے ہوا کہ مس گاسٹر کا لکھا ہوا کچھ احوال بیان کرون جسکو لارڈ لارنس کے حالات پر ان آخری دس برسون کی مدت مین بہت قربت کے ساتھ غور کرنے کا موقع ملا تھا چنانچہ جو کچھ اوپر بیان کیا گیا اُس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے اور جو یادداشتین مین ذیل مین درج کرتا ہون اُنسے ثابت ہوگا کہ مس گاسٹر نے لارڈ لارنس کی کیسی بیش بہا خدمت کی چنانچہ وہ لکھتی ہین کہ۔

سنہ ۱۸۶۹ء کے موسم بہار مین لارڈ لارنس کا ہندوستان سے واپس آنا نمبر ۱۲ کوئنس گیٹ کے رہنے والون اور اُسی طرح میرے بھی بڑے لطف اور حیرت کا باعث ہوا۔ غدر کے زمانہ سے جب مین بالکل بچہ تھی مین ہمیشہ لارڈ لارنس کو رستم وقت سمجھتی آئی تھی اور جب سر ہربرٹ اڈورڈس نے اکسٹر ہال مین اپنی مشہور اسپیچ کہی اُسوقت سے میرے اِس خیال کو انتہا سے مرتبہ کی ترقی ہوئی اِس موقع پر اُس بہادر کو مین نے بھی ایک نظر دیکھا تھا جو پلیٹ فارم پر موجود تھا لیکن اپنے کسر نفس سے جو اُسکا خاصہ طبعی تھا خاموش رہا حالانکہ ہجوم خلائق نہایت ہی مشتاق تھا اور اُسنے کئی مرتبہ اُنسے اسپیچ کہنے کی استدعا کی۔ پس کوئی تعجب کی بات نہین ہے اگر آخری ایام مین جب حسن اتفاق سے مین اُنکے اہالیان خاندان کے ذیل مین داخل ہوگئی اُنکے دیکھنے کی امید مین مجھپر ایک طور کی خوشی اور خوف کی حالت طاری ہوئی اسمین شک نہین کہ یہ ایک بڑے ذاتی تعلق کی بات تھی کہ ایسا جلیل القدر شخص ایک ایسے آدمی کے ساتھ جو ہر طور سے بے وقعت ہے کس طرح سے پیش آئیگا میرے کان مین پہلے پہل اُنکی یہ آواز پڑی تھی کہ "وہ سب کہان ہین" اور جب اُسکے دو ایک گھنٹہ کے بعد مین سر جان لارنس کے حضور مین پیش کی گئی تو مین نہین کہہ سکتی کہ آیا میرے ہوش و حواس بجا تھے یا نہین۔

اب تک بھی جسوقت مین اُس خوف اور تعجب کی مجموعی مجنونانہ حالت کو یاد کرتی ہون تو بیساختہ مجکو ہنسی آجاتی ہے۔ سر جان لارنس نے میرے بے حقیقت سلام کے جواب مین بے اعتنائی سے سر ہلا دیا با اینہمہ جب وہ رات کو سونے کیلیے جانے لگے اور باقی اشخاص سے رخصت ہوکر اُنھون نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا تو اُسوقت میرا سب خوف جاتا رہا

اور اُسوقت سے ماہ جون ۱۸۶۹ء کی غمناک رات تک سب سے زیادہ قدر و منزلت اور سب سے بڑھکر اُلفت میرے دل مین اُنھین کی طرف سے رہی۔ آخری زمانہ مین جب مین ایک مختصر طور پر اُنکے کچھ کام کی ہوئی تو ظاہر ہے کہ اُنکی گذشتہ اور موجودہ مہربانی کا خیال کرکے اُنکی جو خدمت مین کرتی سو تھوڑی تھی۔ یہ مین نے کچھ خودستائی کی راہ سے نہین بیان کیا ہے بلکہ اس قدیم مقولہ کے بطلان کے لحاظ سے کہا ہے کہ "بے تکلفی مین نفرت پیدا ہوتی ہے"۔ مین اُنکی پرایوٹ زندگی کو دس برس تک اپنی آنکھ سے دیکھنے کے بعد ابلقاب صادق یہ بات کہتی ہون کہ اُنسے بڑھکر سچا اور شریف النفس آدمی کبھی نہ پیدا ہوگا۔ عیوب بیشک اُنمین بھی تھے لیکن جو لوگ اُنکے حالات سے واقف ہین اُنکے نزدیک یہ عیوب بمقابلۂ اُنکی نیکی کے ایسے تھے جیسے آفتاب مین داغ ہین۔ اور اُنکی نیکی اپنے گرد و پیش کے لوگون پر محبت اور رحمدلی ظاہر کرنے مین بمنزلہ آفتاب کے تھی۔

سَر جَان لارِنس کی صورت سے بڑا اضمحلال معلوم ہوتا تھا اور اُسوقت کی کیفیت دیکھنے سے مجکو معلوم ہوا کہ وہ کام کرتے کرتے تھک گئے تھے اور اُنکے قوا ضعیف ہوگئے تھے۔ لیکن جسوقت اُنکی جودت طبع اور وہ عام ہلچل جو اُنکی موجودگی سے مچی رہتی تھی دیکھی تو میرا وہ خیال رفتہ رفتہ دور ہوگیا۔ اُنکے واپس آنے کے اول دو ایک سال کے حالات کی بابت میری یاد داشت خطا کرتی ہے۔ اسکول بورڈ کے انتخاب سے بڑا جوش و خروش پیدا ہوا اور میگرا کیشن مین جو کام اُنھون نے کیا وہ گویا اِس بات کا سبق تھا کہ کام کسطرح سے انجام کرنا چاہیے۔ لیکن اُس جگہ کی گرمی اور اسکول بورڈ کے جلسون کی تکلیف اور اذیت نے اُنکی تندرستی پر ایک بڑا خراب اثر پیدا کیا۔

لارڈ لارِنس کے حالات سے زیادہ مین اُسوقت واقف ہونے لگی جب مین بروکٹ ہال مین تھی۔ وہ کرکٹ کھیل کے بڑے شائق اور اُسمین بڑے مشاق تھے اور بڑی زجر و توبیخ کے بعد اُنھون نے مجکو بھی اُس فن مین کامل کر دیا وہ ہر روز کئی گھنٹے یہ کھیل کھیلا کرتے تھے چنانچہ اکثر بارش کی حالت مین بھی وہ یہ کھیل کھیلا کیے۔ بروکٹ ہال کے قریب ایک بڑا خوشنما پادری رہتا تھا وہ اِس کھیل مین شریک کرنے کے واسطے بُلایا جاتا تھا اور جب میری حماقت سے کبھی بازی ہر جاتی تھی تو مجکو سخت افسوس ہوتا تھا۔ ص ۶۱

لارڈ لارِنس کو اپنی دو چھوٹی بیٹیون کی تعلیم کا بڑا خیال رہتا تھا۔ زیادہ ہین کے اشخاص خاندان کی نسبت اُنکو اِن لڑکون کی ترقی کے خیال رکھنے کا زیادہ موقع تھا۔ ہربٹ کے تعطیل کے زمانہ مین اِس بات کی بڑی کد ہوئی کہ وہ کافی عجلت کے ساتھ محنت کرتا۔ اُسکی اور کتابون مین سے تاریخ کا پڑھانا لارڈ لارِنس نے اپنے ذمہ کر لیا تھا۔ ایک تعطیل کے زمانہ مین ہربٹ کو ہارو کے مدرسہ مین بورشیر کے انعام کے لیے محنت کرنا تھی۔ پڑھنے کی کتاب "ہنڈرڈ ایرس وار" تھی اور لارڈ لارِنس اِس کتاب کو دو گھنٹے روز خود پڑھاتے تھے اور اُسکے متعلق بحث اور سوال کرتے تھے۔ اُنھون نے خود اِس امر مین ایسی کعکی تھی کہ اگر وہ ہارو مین جا کر امتحان دیتے تو اُنکے مقابلہ مین اور کسی کو بہت کم فروغ ہوتا۔

لارڈ لارِنس لڑکون کے مقابلہ مین لڑکیون کے بڑے معرف تھے اُنکا خیال تھا کہ لڑکیان لڑکون سے

بالطبع زیادہ محنتی اور زیادہ شائستہ ہوتی ہین۔ لیکن مین خیال کرسکتی ہون کہ اُنھون نے کُچھ شباب ہی کے زمانہ مین عورتون کو ترجیح نہین دی۔ سوائے اُس صورت کے جب کوئی خلاف بات اُنکے نزدیک ثابت ہوئی اُنھون نے ہمیشہ عورت کو ہرطرح کی ہمت دلائی کہ جہان تک اُس سے ممکن ہو ترقی کرسکتی ہے۔ مردون کے بارے مین بغیر اُنکی نیک چلنی کے ثبوت کے اُنھون نے کبھی اعتماد نہین کیا مَردون مین وہ سب سے زیادہ ہمت بہادری اور راستبازی اور عورتون مین حلم غربت اور خوبصورتی کی صفتون کو پسند کرتے تھے۔

اُنکے دل کی مہربانی صرف اُنکے دوستون ہی پر نہین ظاہر ہوتی تھی بلکہ جو شخص اُنکے سامنے آجاتا تھا اُسپر ظاہر ہوجاتی تھی۔ براکِٹ سے اسٹیشن کو بڑی دور تک سڑک چلی گئی ہے جب اُس سڑک کی راہ سے سواری پر جاتے ہوتے تھے اور کوئی عورت میلی کچیلی جسطرح کی مل جاتی تھی اور وہ اپنے بھاری بوجھ سے تھکی چلی جاتی ہوتی تھی تو وہ ہمیشہ ایسی عورت کا ٹوکرا تھام کر زمین پر رکھوا لیتے تھے اُس سے نہایت ہی شفقت کی باتین کرتے تھے اور ہکو اپنی اون عنایتون کا ممنون چھوڑ جاتے تھے جو اُنھون نے ہمیشہ غربا کے ساتھ کی ہین۔

رمشہ کے پھاٹکون پر جو کوٹھریان بنی تھین اُنمین چار بوڑھی عورتین رہتی تھین جنمین سے ہرایک اپنے اپنے طریقہ پر تھی اور لارڈ لارنس اور ان عورتون کی جو گفتگو مین نے سنی اُنمین بعض بعض باتین بڑی دلگی کی ہین۔ تین عورتین مذہب کے بارے مین بڑا پختہ خیال رکھتی تھین لیکن مین ڈرتے ڈرتے کہتی ہون کہ لارڈ لارنس چوتھی عورت کو مرجح سمجھتے تھے جو بڑی چرب زبان تھی اور بطناً مذہبی احکام سے منحرف تھی اور جسپر شبہہ تھا کہ اُسکو ایک اور قسم کے حظ نفسانی کی طرف

ص ۲۱۹ میلان تھا۔ بہرحال لارڈ لارنس کے قیام براکِٹ کے زمانہ مین وہ سب ایک جگہ رہا کین۔ ایک روز اتوار کو ہم لوگ باہر ٹہلنے نکلے اسکے ایک روز پیشتر بڑی تیز ہوا چلی تھی اور زمین پر چھوٹی چھوٹی شاخین تمام گری پڑی ہوئی تھین۔ لارڈ لارنس کے دل مین خیال گذرا کہ اِس مکان کی محافظون کے یہ بڑے کام آئینگی۔ چنانچہ باوصف اِس امر کے کہ وہ اپنی اتوار کی پوشاک پہنے تھے ہم سب لوگ بڑے بڑے گٹھے باندھنے اور (جو شاخین بہت بڑی گری تھین) اُنکے کُندے گھسیٹ گھسیٹ کر جمع کرنے مین مشغول ہوے۔ اسطرح ہم جھوپڑون تک بڑھ گئے اور مجکو ایک نوجوان آدمی کی صورت کبھی نہ بھولیگی جو ایک رنگین مزاج آدمی تھا اور چند روز پیشتر ہال مین دعوت ڈِنر کھاتے ہوے دیکھا گیا تھا اور وہ اِس عجیب قسم کے گروہ مین جسکے سرغنہ لارڈ لارنس تھے اور جو سب سے بھاری لکڑی کھینچ رہے تھے شریک ہوگیا جیسا کہ امید کی جاتی تھی اِس سے اُنکو فائدہ ہوا لیکن لارڈ لارنس کی خاطر دروازہ کھولنے کے لیے جو عورتون کو اُس سردی مین اُٹھنا پڑا اسکا اُنکو بڑا صدمہ ہوا اور جب تک اُنھون نے سنگین اونی ٹوپیان جس سے بارش اور سردی دونون کی حفاظت ہوسکتی تھی اُنکو لاکر نہین دے دین (اور یہ کُچھ آسان بات نہ تھی) اُسوقت تک اُنکو چین نہین ہوا۔ اسکول کے لڑکون کے ساتھ سلوک کرنا مزدورون اور مزدورنون کو عمدہ چاے کی پیالیان دینا محلہ کے پادری کی ہر ایک طرح سے مدد کرنا یہ باتین

اکثر اُنکے یہان واقع ہوا کرتی تھین - اِس قسم کی مہربانیون کا حال جہان تک مجکو یاد پڑتا مین اُسکو بیان کرتی لیکن ورڈسورتھ کے مندرجۂ ذیل خیالات ظاہر کردینے سے میری تشفی ہوئی جاتی ہے کہ۔

"کسی شخص کی عمر کا بہترین حصہ وہ ہے جب وہ اپنی مہربانی اور شفقت کے چھوٹے چھوٹے کام کرتا ہوا ور نہ اُنکا نام لیتا ہو نہ یاد رکھتا ہو"۔

لارڈ لارنس کو کبھی کسی شخص نے نہ سُنا ہوگا کہ کسی نے اُنسے مدد طلب کی ہو اور وہ متوجہ نہوے ہون ۔ مجکو پہلے سے کچھ نہین معلوم تھا لیکن جب مین اُنکی سکرٹریہ (معتمدہ) کے طور پر کام کرنے لگی تو مجکو معلوم ہوا کہ خیرات مین وہ کسقدر صرف کرتے تھے اور کسی کشادہ دلی اور غیر نمایشی طریقہ سے وہ داد دہش کرتے تھے اصل حاجتمندون کو جس شوق سے وہ دیتے تھے اُسکا حال بیان نہین ہوسکتا اور اگر حوصلہ دلانے کے لیے میرے ایسے کسی شخص کو وہ کچھ انعام اکرام دیتے تھے تو اُسکے ساتھ ہی ہنسی مین کچھ کہ دیا کرتے تھے کہ یہ فلان کام کے لیے دیا جاتا ہے جس سے کچھ گومگو کرنے کا موقع نہین رہ جاتا تھا - جب مجکو اُنکی خدمت مین نیاز حاصل ہوا تو اُسکے تھوڑے ہی دنون بعد اُنکو معلوم ہوگیا کہ میرے مزاج مین کفایت شعاری نہین تھی لیکن اب میری خراجی کا زمانہ گویا بالکل گذر گیا - وہ میری تنخواہ کا ایک حصہ خواہ مخواہ اپنے پاس رکھ لیا کرتے تھے اور اُسپر پانچ فیصدی سود دیتے تھے اِس سے میرا روپیہ محفوظ ہونے لگا ہندوستان مین حساب کتاب کے متعلق اُنکو کوئی محاسب بھلا کیا دھوکا دے سکتا آمدنی کے مطابق خرچ کرنے کا سیدھا سادہ اصول یہ تھا کہ وہ ہمیشہ اِس بات کا خیال رکھتے تھے کہ کچھ بچ رہے اور کمی نہ پڑنے پائے براکٹ سے اُٹھ جانے کے بعد اُس سال کچھ دنون تک ہم لوگون نے ٹارکوئے مین قیام کیا اور اسی جگہ سے اُنکی
ص ۶۲ طاقت اور بصارت مین قطعی طور پر فرق آنے لگا - ۱۸۷۶ء مین جو مصیبت اُنپر رہی بیشک کبھی عمر بھر نہ پڑی ہوگی - ابتدا اے حصۂ سال مذکور مین یہ پریشانی رہی کہ روز بروز اُنکی بصارت کم ہوتی گئی اور دوسرا حصہ اِسمین صرف ہوا کہ اُنکی آنکھون پر جراحی عمل ہوتے رہے جس سے چار مہینہ تک وہ انتہاے مرتبہ کی اذیت مین مبتلا رہے اور قریب قریب بینائی سے معذور ہوگئے - جن لوگون نے اِس زمانہ مین اُنکی تیمار کی تھی وہ خوب جانتے ہین کہ کس صبر و استقلال سے اُنھون نے یہ مصیبت کے بڑے بڑے دن اور پہاڑ ایسی راتین کاٹی تھین - سب سے بڑھکر اُنپر اِس بات کی آفت تھی جب وہ خیال کرتے تھے کہ بصارت بالکل جاتی رہیگی اور دوسرون کی محتاجی ہو جائیگی جو ایسی صورت مین ضروری امر ہے -

سال آیندہ کے موسم بہار مین کچھ امید پیدا ہوئی - کحالون سے مشورہ کرنے کے بعد دوسری بار جراحی عمل کرنے کی تجویز ہوئی جس سے ایک آنکھ کی روشنی کسیقدر بڑھ گئی اور اُس سے وہ اپنے دوستون کو دیکھنے اور تھوڑا بہت پڑھنے لکھنے کے قابل ہوگئے -

۱۸۷۷ء کا موسم برسات اِنگلستان مین صرف ہوا - اُس زمانہ مین کچھ دنون تک مین اُنکے لیے لکھتی پڑھتی رہی -

جس مکان مین ہم لوگ گئے تھے وہان ہمنے ایک بڑا بھاری کتب خانہ پایا اور اُس فصل کی سخت بارش مین ان کتابون سے نہایت ہی طبیعت بہلتی رہی - ملک کی سیر کرنے کے لیے دُور دُور تک سوار ہو کر جانے مین بڑی خوشی حاصل ہوتی تھی اور ایک مرتبہ کی سیر مین جو ایک عجیب ماجرا گذرا تھا مین اُسکو بیان کرتی ہون لارڈ لارنس پابندی اوقات کے بڑے شائق تھے اسلیے جب کبھی سیر کے لیے دور جانا ہوتا تھا تو میرے ساتھ چند کتابین ضرور ہوتی تھین جنسے ذہنی ترقی ہوتی - ایک روز اتفاق سے مین اُنکو "سیٹرڈے ریویو" سنا رہی تھی اور اسکا پڑھنا مجھپر بڑا جبر گذر رہا تھا کیونکہ ہم لوگ ڈرینیا نامے ایک گھاٹی سے گذر رہے تھے جسمین بڑی دلچسپ کیفیتین تھین - گاڑی کے ایک جانب اونچے اونچے پہاڑ سر بلند کیے ہوے تھے اور دوسری جانب سو فیٹ کے قریب پست ہو گئے تھے اِس اثنا مین مجکو معلوم ہوا کہ گاڑی کچھ رُک رُک کر چلتی ہے اور مین نے مُنھ پھیر کر نظر کی تو معلوم ہوا کہ راستہ تنگ تھا اور اُس مقام پر ایک کل کھڑی ہوئی تھی جسکے اُس پار گذرنے مین گھوڑے متامل تھے - ایسے موقع پر میرا ٹھہر جانا لازمی تھا - لیکن جب مین رُک گئی تو لارڈ لارنس نے کہا کہ "کیون تم رُک کیون گئین"؟ - مین نے جواب دیا کہ "ابھی مین خیال کر رہی تھی کہ دیکھیے ہم لوگون کو کب تک رہنا پڑے (یا کب تک ہم لوگ زندہ رہتے ہین) اُنھون نے کہا "تم پڑھے جاؤ جب ہم لوگ سمندر کے کنارے چلنے (یا گر کھانے) لگینگے تو مین تم سے کہدونگا" اب اِس بات کے بیان کرنے کی کچھ حاجت نہین ہے کہ مین نے پھر اُسی طرح سے پڑھنا شروع کیا -

اُو تر طرف اتنی دور تک بہت کم لوگ سیر کرنے آتے ہین - کچھ دنون تک مسٹر اور مسٹرس کینٹ لارڈ اور لیڈی لارنس کے پرانے دوست اِس تنہائی مین آیا کیے اِسکا ٹلینڈ کی گوشہ نشینی مین اِن لوگون کا آنا مغتنمات سے تھا کیونکہ مسٹرس کینٹ ایک بڑی خوش مزاج بوڑھی لیڈی تھین جنھون نے خوب خوب سفر کیے تھے اور ظاہرا اُنھون نے کوئی لطف کی بات جو اُنھون نے دیکھی یا سُنی اُسکو کبھی فراموش نہین کیا - اور اِسکی وجہ سے اور کچھ اپنی سادہ مزاجی سے وہ بڑی سلاست اور تیز زبانی سے قصون کو بیان کرتی تھین لارڈ لارنس کے سینہ مین بھی واقعات کا ایک بیحد خزانہ بیان کرنے کے لیے بھرا ہوا تھا اور جب ایک شخص ایک قصہ کہتا تھا تو اُس سے دوسرے کو اَور قصہ یاد آجاتا تھا - وہ پیاری بوڑھی لیڈی ابھی حال مین مری ہے اور لارڈ لارنس کا نام مرتے مرتے اُسکی زبان پر جاری رہا - چونکہ دونون شخص انتہا درجہ کے بے تکلف تھے اسواسطے آپس مین برسون کی آزمائی ہوئی اور سچی دوستی ہو گئی تھی - ص۲۲۱

یکم اگست کو لارڈ لارنس مع متعلقین جزیرۂ تھینیٹ کے ایک مکان مین براڈ اسٹیرس کے قریب اُٹھ آئے - وہان وہ آرام کرنے اور گوشۂ عافیت مین رہنے کے لیے گئے تھے - لیکن دونون مین سے کوئی بات ذرا بھی اُنکو حاصل نہ ہوئی - کیونکہ اِسی نامشہور مکان مین اُنھین قریب قریب بے نور آنکھون اور اُسی ناتوان جسم سے اخبار ٹیمس مین اُنکی بہادرانہ چٹھیون کی اشاعت کے ذریعہ سے وہ تحریک شروع ہوئی تھی جسنے (اور اگرچہ یہ تحریک اِن باتون کو جو ایک عجیب طرح کے حیلہ سے چپکے چپکے تجویز کی اور عمل مین لائی گئی تھین مسترد

ایک مشہور وقت (اشعیوی) رسالہ کا نام ہے - مترجم

اور ہُوس آف کامنس کی کثرت راے کو مبدل بہ قلت راے نہ کرسکی تاہم اُسنے علی العموم انگلش لوگون کے دلون کو چونکا دیا کہ کس گناہ اور ذلت اور غلطی اور جرم مین وہ عنقریب پھنسنے والے ہین اور جب ہر ایک پیشین گوئی جسکو اُنھون نے اپنی چٹھیون مین ظاہر کیا تھا ہمارے سخت ترین نقصان کے بعد پوری ہوگئی اور خود اُنکے لب گور کے اندر خاموش ہوگئے تو اُسکی وجہ سے ایک کامل اور جیسی امید تھی اُسکے مطابق قطعی طور پر وہ ظلم و جور کی حکمت عملی ترک کی گئی۔

غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ مین نے اِس خاتمہ کے باب مین یہ نہین بیان کیا کہ لارڈ لارنس نے اِس زمانہ مین سرکاری معاملات یا اُنکے کسی جز سے کہان تک دلچسپی ظاہر کی لیکن اُسکی وجہ کچھ یہ نہین ہے کہ وہ دلچسپی کم ہوگئی ہو یا جب موقع آیا ہو تو اُنھون نے اپنا اقتدار ظاہر نہ کیا ہو پہلے پہل ہُوس آف لارڈس مین داخل ہونے کے وقت سے وہ برابر ترچھی بنچون پر بیٹھتے رہے اور اُس اجلاس کے آخر زمانہ تک اسی طرح بیٹھا کیے۔ مگر البتہ اُسوقت سے جب بوجہ اِس امر کے کہ ایرش چرچ کی موقوفی کی بابت وزرا کی راے سے اُنکو اتفاق ہوا اور لبرل فرقہ کے سرغناؤن سے وہ زیادہ پولیٹکل ہمدردی کرنے لگے۔ وہ تقریر شاذ و نادر کرتے تھے کیونکہ وہ اسمین بینظیر ہونے سے بعید تھے اِس بات کے وہ خود بھی معترف تھے۔ لیکن جب کوئی ہندوستان کا معاملہ پیش ہوتا تھا تو وہ بڑی گرمجوشی اور دبدبہ سے تقریر کرتے تھے اور ہُوس کے دونون فرقون کے لوگ بلکہ یہ بھی کہنا چاہیے کہ علی العموم ایک کے تمام لوگ اُس ادب کے ساتھ اُسکی سماعت کرتے تھے جو اُنکے بے نظیر تجربہ اُنکی وسیع واقفیت اور اُنکے اقتدار کے شایان تھا۔ وہ نہایت ہی دلچسپی کے ساتھ برّاعظم یوروپ اور تمام دنیا کی ہر ایک فوجی حرکت کا برابر لحاظ کرتے رہتے تھے ہر ایک انڈین بلوبک کے حالات سے وہ کامل واقفیت پیدا کرلیتے تھے اور جب وہ اپنے کو پڑھنے کے قابل نہین پاتے تھے تو اور لوگ موجود تھے جو بڑے شوق سے اُنکو پڑھکر سُنا دیتے تھے ایک روز جب وہ اصل مین آنکھ کے درد کے سبب سے جانکندنی کی حالت مین تھے تو اُنھون نے اصرار کیا کہ ایک بلوبک سے قحط ہندوستان کے متعلق سرکاری تحقیقات کے کاغذات پڑھے جائین اور اگرچہ اُنکے پڑھنے کے وقت اُنھون نے کوئی توضیح نہین کی تھی لیکن جب درد کی شدت کم ہوئی تو اُنھون نے اُسکے متعلق باتین ایسی بیان کین جن سے ثابت ہوگیا کہ اُنھوننے کل بحث سے واقفیت تام پیدا کرلی تھی۔

ص ۶۲۲

اِس زمانہ کے پانچ برس پیشتر سے لارڈ لارنس کو یہ معلوم کرکے نہایت ہی اطمینان حاصل ہوتا تھا کہ لارڈ گرانولی اور ڈیوک آف آرجیل انگلستان مین اور لارڈ میو اور لارڈ نارتھ برُوک ہندوستان مین اِس بات کی کوشش بلیغ کرتے رہے کہ اُس حکمت عملی پر عملدرآمد کی جاے جسکی بابت افغانستان وسط ایشیا

اور روس کے بارے مین بالاتفاق صلاح دی گئی تھی - علی الخصوص یہ کہ شمال کی سلطنت اعلیٰ سے دوستانہ طور
یہ سمجھوتہ کرلیا گیا تھا کہ وہ افغانستان کو تنہا چھوڑ دے اور اِدھر ہم لوگ اِس بات کی کوشش کرین کہ صلح آمیز وسائل سے
امیر کو اِس بات کی ترغیب دین کہ وہ دریاے آکسس کے اُس پار وسط ایشیا کی ریاستون سے سازش نہ کرے
خود اُنکے زمانۂ خاص مین جس امن و امان سے معاملات کی ترقی ہوئی تھی اُسیطرح سے لارڈ مِیُو کی مختصر وَائیسرائی
مین اُسکا خاص خیال کیا گیا اور گمان غالب تھا کہ لارڈ نارتھ بروک کے آخر زمانہ مین بھی اُسپر توجہ ہوگی -
سر جان لارنس نے ۱۸۶۸ء اور ۱۸۶۵ء مین دوست محمد اور پھر اپنی وَائیسرائی کے آخری کام کے طور پر
۱۸۶۹ء مین امیر شیر علی سے جو دوستانہ برتاؤ قائم رکھنے اور اُنکے معاملات مین دست اندازی نہ کرنے کا
عہد و پیمان کیا تھا لارڈ مِیُو نے انبالہ مین اُسکی تصدیق کی اور اِس سے بھی زیادہ صدق دلی کے ساتھ
لارڈ نارتھ بروک نے بمقام شملہ ۱۸۷۳ء مین اُسکی تجدید کی - اور شیر علی جو اِسوقت بھی غیر مطمئن تھا تو اُسکی وجہ
یہ نہ تھی کہ کسی ایسی شے کے حاصل ہونے مین اُسکو ناکامی ہوئی ہو جسکی استدعا کرنے کا اُسکو حق حاصل تھا
بلکہ اُسکی وجہ یہ تھی کہ اُسنے ایسی ذمہ داریون کی استدعا کی تھی جنسے فی الواقع ہمکو اندرونی معاملات
افغانستان مین دخل دینا پڑتا اور آخر مین ہمکو روس سے جنگ کرنا پڑتی اور یہ لڑائی ایسی تھی جو نہ ہماری
اور نہ روس کی تھی بلکہ خاص افغانستان کی خواہشون سے متعلق تھی - بہرحال امیر کا وکیل بخوبی تمام
اِس بات سے متیقن ہوگیا کہ ہم لوگ کبھی اُسکے مالک کے مُلک مین جبراً اپنا سفیر مقرر کرنے کا قصد نہ کرینگے
ہمکو اُسکے علاقہ کی ایک وجب زمین پر بھی طمع نہین تھی اور اگر بیرونی معاملات کے متعلق اُسنے ہماری صلاح پر ص ۱۲۳
عمل کیا تو پہلے ہم اپنے مُلکی اقتدار سے اُسکی تائید کرینگے اور آخر مین بزور تیغ اُسکی کمک کرینگے مگر کسی بیرونی
سلطنت کی طرف سے اُسپر کسیطرح کا ظلم و تعدی نہونے دینگے اِس سے زیادہ واجبی طور پر ہم اُسکے حق مین
کوئی بات نہین کرسکتے تھے اور اِس سے کم پر اُسکا راضی ہوجانا بھی لازمی نہین تھا - اسپر بھی شیر علی اہاب کی طرح
متکدر اور ناخوش *تھا تو اُسکا سبب یہ تھا کہ جس طرح وہ ہم سے بیزار تھا اُسی طرح خود اپنی ذات سے بھی وہ
بیزار تھا - ساؤل کی طرح اُسپر بھی غم اور بیدلی طاری ہوئی اور ساؤل کی طرح اُسکو بھی یقین ہوگیا کہ اُسنے
آپ اپنے پاؤن مین کلھاڑی ماری - باایں ہمہ اُسنے ہماری نصیحت پر عمل کیا اُسنے سیستان کی پنچایت کی
کسیقدر تلخ گولی اپنی حلق سے اُتار لی اُسنے جنرل کاف مَین کی مودبانہ چھٹیان ہمارے ولیسی ایجنٹ کے
پاس بالکل علانیہ طور پر بھیجدین اور ۱۸۷۶ء مین ہمارے اُسکے درمیان کوئی جھگڑا نہین رہ گیا تھا
اور نہ کسی جھگڑے کی امید تھی -
لیکن ۱۸۷۴ء مین انگلستان کی وزارت مین تبدیلی واقع ہوئی اور اُسکے ساتھ افغانی سرحدی

* ساؤل قوم بنی اسرائیل کا ایک بادشاہ تھا مترجم

حکمت عملی کے متعلق بھی ابتدائی تبدیلی کے آثار معلوم ہوے لارڈ سالسبری اب پھر ایک مرتبہ سکرٹری آف اسٹیٹ ہند مقرر ہوے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس عہدہ پر مقرر ہوتے ہی اُنھون نے اس سرحدی حکمت عملی کے سب دساتیر اور اصول جنکو لارڈ کرین بارن اسقدر عزیز سمجھتے رہے تھے بالاے طاق کردیے اسمین شک نہین کہ ۱۸۶۹ع سے اسوقت تک بہت سی باتین گذری تھین لیکن روسیون کی پیشقدمی کے متعلق ایسی کوئی بات نہین ہوئی تھی جو پہلے ہی سے دیکھ نہ لی گئی ہو اور جو حکمت عملی اُسوقت اُنھون نے پسند کی تھی اُسکے متعلق ایسی کوئی بات نہین ہوئی تھی جسکا خیال نہ کیا گیا ہو- وسط ایشیا کی سب ضروری حالتین وہی تھین- افغانون کی خاصیت وہی تھی افغانی سرحد وہی تھی ابتداے آفرینش سے جو پہاڑ تھے وہ اب بھی اُسی طرح کے تھے ریگستان سندھ اور وسط ایشیا کے بنجر میدان وہی تھے ہندوستان کے لوگون کی مفلسی وہی تھی- انصاف اور ایمانداری کے تازہ اصول بھی اب تک وہی تھے پھر اس تبادلہ کی وجہ کیا ہے-

لارڈ سالسبری اُن لوگون کو جو روسیون کے ہندوستان پر حملہ کرنے کا خوف کرتے تھے عنقریب یہ معقول نصیحت کرنے والے تھے کہ اگر وہ اچھی طرح سے نقشون کو دیکھ لینگے تو بہتر ہوگا- پس فی نفسہ روسیون کی پیشقدمی اس امر کے باعث نہین ہوسکتی تھی کہ یکقلم اور کامل طور سے وہ حکمت عملی پلٹ دی جاتی جسکی مختلف وائسرایون اور صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ نے اب تک پیروی کی تھی جنکے زمرہ مین وہ خود بھی تھے اور اُن سب سے لائق ترین اشخاص مین سے ایک شخص تھے پس کیونکر یہ تبدیلی واقع ہوئی مین اس مسئلہ کے حل کرنے اور اس کایا پلٹ کے واقع ہونے کے جواب کی کوشش کرونگا-

ماہ جون ۱۸۷۴ع مین سربارٹل فریر جو اُسوقت لارڈ کرین بارن کی کونسل کے ایک ممبر تھے پھر ایک مرتبہ "آگے بڑھنے والی حکمت عملی" کے صلاح کار بن کر جو تیس برس پیشتر آزمایش کرنے کے بعد قابل الزام قرار دیے گئے تھے آگے کھڑے ہوے ایک بڑی پُر زور چٹھی مین جو براے نام سرجان کِے کی طرف مخاطب کی گئی تھی اُنھون نے یہ صلاح دی کہ قطع ہر فوراً قبضہ کرلیا جائے- اگر صلح آمیز طریقہ سے ممکن ہو تو ریگستان کی راہ سے درہ بولان تک ایک ریل کی سڑک تعمیر کی جائے لیکن بزور تیغ نہ نکالی جائے- انگلش ایجنٹ ہرات قندھار (اور خاص کرکے) کابل مین مقرر کیے جائین افغانستان مین ایک "کامل محکمہ مخبر" قائم ہو اور اگر ممکن ہو تو ملک مین بھی ہمارا رعب جمایا جائے یہ تجویزین (جو ۱۸۸۱ع مین اُسکے دریافت کرنے کے لیے باقی رہ گئی تھین) کسیطرح سے جابرانہ نہین ہین بلکہ محض خلائق دوستی اور افغانون اور ہم لوگون کی بہبودی کے لیے بحیثیت مساوی کی گئی ہین-

یہ چٹھی انڈیا کونسل کے ممبرون مین شائع کی گئی اور بعد کو لارڈ سالسبری کے ذریعہ سے مقام بروکٹ ہال مین لارڈ لارنس کے پاس استصواب راے کے لیے بھیجی گئی تھی۔

۴۔ نومبر کو لارڈ لارنس نے اُسکا ایک دندان شکن جواب لکھا جسمین پہلے اپنی ذاتی واقفیت عادات افاغنہ وسرحد افاغنہ کے ذکر کے بعد اُنھون نے بیان کیا کہ اولاً جس حکمت عملی کی صلاح سر بارٹل فریر دیتے ہین وہ روسیون کی پیشقدمی کے متعلق بگمان غالب اَور سہولت اور آسانی پیدا کریگی۔ دوسرے اُسمین ایسی دقتین اور پیچیدگیان واقع ہونگی جیسی ۱۸۳۸ء مین پڑی تھین اور اِس صورت مین ہندوستان کے خزانہ کے متعلق بڑا ضرر عائد ہوگا۔ تیسرے قطع پر قبضہ کرنا قندھار اور ہرات پر پیشقدمی کرنے کا ایک مقدمہ ہے چوتھے اسمین صرف کثیر متصور ہے۔ پانچوین اسمین حفاظت نہین ہے۔ چھٹے اِس سے امیر کو شبہہ ہوگا کہ اُنکے ملک پر حملہ کرنے کی یہ ابتدائی کارروائی ہے۔ ساتوین برٹش افسر اگر افغانستان مین رہینگے تو اسمین آخر کو افاغنہ ہمارے مخالف ہو جائینگے۔ آٹھوین افاغنہ اپنی ترکیبون سے اُنکو نکال دینگے۔ اگر وہ قتل ہوے تو لڑائی ہوگی اور لڑائی کے بعد قبضہ رہیگا یا ملک شامل سلطنت کیا جائیگا۔ اس امر کے متعلق کہ روسی بہ نیت مخالفانہ بڑھنے والے ہین اُدھر تو اُنھون نے اِس بات کو ناپسند ٹھہرایا کہ بیکار اُنکو کوئی رنج پہونچایا جائے یا کوئی خلاف مصلحت تدبیر کی جائے اور ادھر یہ راے دی کہ وقتاً فوقتاً جو مقتضاے وقت معلوم ہو ویسی تدبیرین کی جائین۔ لیکن اُنھون نے لکھا کہ "اس معاملہ مین سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ روس کو سمجھا دیا جائے کہ انگلستان ہندوستان کی ضرور ص ۶۲۵ حفاظت کریگا چاہے اسمین جو کچھ ہو اگر احیاناً روس بڑھتے بڑھتے سرحد ہندوستان کے قریب آیا تو اس کارروائی گھٹ کر اور کوئی حکمت عملی کافی نہوگی لیکن مین یقین کرتا ہون کہ انگلستان کا بالعزم بالجزم اتنا خیال رکھنا ہی کامل طور سے کارگر ہوگا"

لارڈ لارنس کے بعد لارڈ میو اور لارڈ نارتھ بروک یہ جو دو وایسراے مقرر ہوے مین سمجھتا ہون کہ اُنکی دو چٹھیون کا اِس مقام پر درج کرنا خالی از منفعت نہوگا کیونکہ اُنسے مسئلہ افغانستان کے متعلق اُنکے سچے خیالات ظاہر ہوتے ہین اور بلاشک وشبہہ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ برابر اُس حکمت علی افغانستان کو قائم رکھتے آئے تھے جو اتنی جلدی اور اِس بے امتیازی سے شکست ہونے والی تھی۔

انبالہ ۴۔ اپریل ۱۸۶۹ء۔

میرے پیارے لارڈ لارنس۔ پہلے تو مجکو صدق دل سے اُس اعزاز کی بابت جسکے آپ بخوبی مستحق تھے اور جو حضور ملکہ معظمہ نے آپ کو بخشا ہے مبارکباد دینا چاہیے جسکی خبر کل کے تار پر مجکو ملی ہے۔ مین تہ دل سے امید کرتا ہون کہ آپ مع الخیر والعافیت عرصہ دراز تک اِس رتبہ سے فائدہ اُٹھائینگے جو باستحقاق تمام آپ کو ملا ہے۔ اور جس امر کو

مین جانتا ہون کہ سب سے زیادہ آپ پسند کرتے ہین یعنی یہ کہ آپ کے ہموطن آپ کی قدر و منزلت کرین اُس سے بھی عیش اُٹھائینگے۔

مجکو یقین ہے کہ آپ کو یہ سُنکر خوشی حاصل ہوگی کہ گذشتہ ہفتہ کو یہان کے واقعات کے متعلق جو کچھ واقع ہوا بخیر و خوبی اتمام کو پہونچا۔ امیر اور اُنکے وکلا بہت سی ایسی باتون کے طلبگار تھے جو وہ پا نہین سکتے ہین لیکن مین نے بڑے اصرار کے ساتھ وہی مقررہ حکمت علی قائم رکھی یعنی یہ کہ ایسا کوئی عہد و پیمان نہین کیا جو آیندہ ہم لوگون کو دقتون مین مبتلا کرے بلکہ صرف یہ راے قائم رکھی کہ دوستانہ برتاؤ رہیگا اور حسب مصلحت وقت کچھ زائد مدد بھی دی جائیگی ہمنے کچھ اور ہتھیار اور چھ توپین دی ہین جب وہ کابل پہونچ جائینگی تو آپ کا باقیماندہ بارہ لاکھ روپیہ بھی اُنکو دیا جائیگا لیکن ہم سب بالکل اسی راے پر قائم ہین کہ اگر ہمکو درحقیقت امیر کے حق مین بہبودی کرنا ہے تو بہت جلد ہمکو کچھ اور روپیہ اُنکے پاس پہونچانا ہوگا۔ ترکستان مین صریحی طور پر اُنکو ایک سخت مشکل کا سامنا ہے اور چونکہ اعظم خان نے ایک سال کا خراج پیشگی وصول کر لیا ہے اسواسطے موسم خزان تک ملک کے محاصل سے اُسکو کچھ امید کرنے کی جگہ نہین ہے مجکو یقین ہے کہ جو راہ ہم نے اختیار کی ہے اُسمین لوگ ہمارے معین ہونگے مین یقین کرتا ہون کہ جب آپ نے گذشتہ ستمبر مین شیر علی کو روپیہ اور ہتھیار بھیجے تھے تو ایک ایسی حکمت علی کی بنیاد قائم کی تھی جس سے بعد کو ہمارے حق مین بڑا فائدہ پہونچیگا۔ مین چاہتا ہون کہ اُسکو جاری رکھون اسواسطے مجکو امید ہے کہ اگر آپ کو موقع ملے تو آپ میری اختیار کی ہوئی راہ کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کرینگے مجکو یقین ہے کہ وہ حفاظت ہوشیاری اور صوابدید کی راہ ہے مین یہ سُن کر بہت خوش ہوا کہ یوروپ مین پہونچنے کے زمانہ سے آپ کی حالت بہتر ہوگئی ہے اور مین امید کرتا ہون کہ اس خط کے پہونچتے پہونچتے آپ کی تندرستی کامل طور سے قائم ہو جائیگی۔

آپ کا دوست صادق

میؤ

اسکے پانچ برس بعد لارڈ نارتھ بروک نے مندرجۂ ذیل چٹھی لکھی تھی جس مین زیادہ تر اُسی امر کا بیان ہے لیکن اس امر کی جانب بالتخصیص اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر مسٹر بارٹل فریر کے ”ناقص اور خطرناک خیالات“ پر انگلستان کے اعلی ترحکام نے مخالفت کی تو اُسوقت کیا صورت پیدا ہوگی۔ ص ۶۲۶

گورنمنٹ ہوس کلکتہ ۱۸۔ دسمبر ۱۸۷۳ء

میرے پیارے لارڈ لارنس۔ مجکو ایک آدھ سطر اس بارے مین ضرور لکھنا چاہیے کہ آپ کی یادداشت متعلقہ مسئلۂ وسط ایشیا کو جسکی نقل کل لارڈ سالسبری کے ذریعہ سے میرے پاس پہونچی ہے مین نے کس خوشی سے پڑھا مسٹر بارٹل فریر کی چٹھی جسکی ایک نقل اُنھون نے بھیجی ہے مجکو ناقص اور خطرناک خیالات سے بھری ہوئی معلوم ہوئی

اور مین یہ دیکھکر بہت خوش ہوا کہ آپ نے اُسکا جھگڑا ہی تمام کر دیا۔

آپ اپنے تجربہ کی وجہ سے مجھ سے زیادہ سند کے ساتھ یہ کام کرسکتے ہین۔

مین نہین دیکھتا کہ آپ کی یادداشت مین کوئی ایک بات بھی ایسی ہو جس سے مجکو اختلاف ہو۔

سر بارٹل فریر کا یہ خیال غلط ہے کہ لارڈ میو نے افغانستان کی حکمت عملی کو بدل دیا۔ جیسا کہ آپ نے تصور کیا ہے اُنھون نے اِس بات کی بھی صلاح نہین دی تھی کہ امیر کو کوئی مقررہ وظیفہ دیا جائے بلکہ اِسکے برعکس اُنھون نے تو بالکل ہی اِسکے خلاف راے ظاہر کی تھی اور آپ کی طرح اُنھون نے بھی اِس بات کو پسند کیا تھا کہ مصلحت وقت دیکھکر عمل کرنے کے لیے ہمکو آزادی ہے۔

تازہ ترین نامہ و پیام مین مین نے بڑی احتیاط سے صاف صاف یہ بیان کر دیا کہ جب کبھی کوئی رقم نقد یا ہتھیار جنکا دینا مناسب ہو بطور مدد کے دیے جائین تو اُسکے نیک و بد کی ذمہ داری ہم لوگون پر ہونا چاہیے۔

آپ کا یہ خیال بہت صحیح ہے کہ افغانستان مین اِنگلش افسرون کا بھیجنا اب بھی قوی اعتراضات پیدا کرتا ہے۔ اِسمین شک نہین کہ جو تدبیر سر بارٹل فریر بتاتے ہین اُسپر بغیر اِسکے عمل کرنا ممکن نہین ہے کہ بعد کو افغانستان غیرون کے اختیار مین دے دیا جائے اور یہ بہت قرین قیاس ہے کہ اِس صورت مین یا تو جنگ کرنا پڑے یا سب عہد و پیمان بیسود ہو جائین

آپ کا بڑا صادق دوست

نارتھ برُوک

سر بارٹل فریر نے لارڈ لارنس کی یادداشت کا جواب ایک طولانی تحریر مورخہ ۱۱۔ جنوری ۱۸۷۵ء کے ذریعہ سے دیا اور لارڈ لارنس پھر ایک مرتبہ اُنکو بزور دلائل پست کرنے والے تھے لیکن لارڈ سالسبری نے بیچ بچاو کر کے اُنسے التجا کی کہ آپ اپنا ہاتھ روک لیجیے۔ وہ سر بارٹل فریر کے خیالات پر عبور حاصل کر چکے تھے اور ایسی حالت مین یہ نہایت ضرور تھا کہ جس طرح سر بارٹل فریر نے اوّل درجہ ایک مشہور موقع پر بزمانہ مابعد کیا تھا اُسی طرح اُنسے بھی آخری بات کہی جاتی اسی زمانہ مین ۲۲۔ جنوری کو بغیر اِسکے کہ پیشتر گورنمنٹ سے مشورہ لے لیا جاتا لارڈ سالسبری نے اُن آفت انگیز مراسلات مین سے پہلا مراسلہ لارڈ نارتھ برُوک کے نام روانہ کیا جنکی وجہ سے لارڈ سالسبری کو ترغیب ہوئی تھی کہ تیس برس کا کیا کرایا سب کام غارت کر ڈالا جائے اور جو صلاح سر بارٹل فریر نے دی تھی اُسکے مطابق عمل کیا جائے۔ ص ۴۳

لارڈ نارتھ برُوک نے جنکی تائید پر اُنکی کونسل کے ایسے ایسے مشہور لوگ تھے جیسے لارڈ نیپیر آف میگڈالا سر ہنری نارمن سر ولیم میور سر ایشلی ایڈن اور سر آرتھر ہابہوس و نیز لفٹنٹ گورنر پنجاب اور وہ کل لوکل حکام جنسے اُنھون نے مشورہ لیا تھا لارڈ سالسبری کی تجویزات کے سخت مخالف تھے اور سال بھر تک

دلائل اور عذرات کے ذریعہ سے تامل کرنے کے لیے لڑتے رہے۔ اور قبل اسکے کہ ابتدائی ہدایتین اُنکے پاس پہونچتین اُنھون نے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا چنانچہ اُنکی قسمت مین یہ نہین تھا کہ وہ ایسی تدبیرون کو عمل مین لاتے جنکو اُنھون نے اور اُنکے ساتھ اُن کل اشخاص نے جو حقیقت حال سے واقف تھے ناپسند کیا تھا۔ لارڈ سالسبری کے ہاتھ مین ایک اور مطیع آلہ آگیا اور لارڈ لٹن اس بات کی ذمہ داری کرکے ہندوستان کو روانہ ہوے کہ وہ جدید اور مہلک حکمت عملی کو عمل مین لائینگے۔ قبل اسکے کہ وہ روانہ ہوے لارڈ لارنس نے اُنکی ملاقات کی اُنکی عادت تھی کہ جو شخص مستفسر حالات ہوتا تھا اُس سے بکشادہ پیشانی ہندوستان کے معاملات بیان کرتے تھے چنانچہ اس موقع پر بھی اُس کامل فن گورنر جنرل نے اُسی طرح ہندوستان کے متعلق اپنی کل واقفیت کا خزانہ لارڈ لٹن پر صرف کردیا اسوجہ سے کہ اُنکو گمیر گمار کر اُس بات پر لائین جسکے بارے مین اُنکو نہایت شبہہ تھا اور جسکے متعلق وہ سمجھتے تھے کہ اُنکی نصیحت بہت کارگر ہوگی اور بگمان غالب آخر مین ضرور اُنسے صلاح لی جائیگی یا اُسی پر عمل کیا جائیگا۔ اُنھون نے صاف صاف یہ پوچھا کہ "توپھر اب سرحدی حکمت عملی کے بارے مین آپ کی کیا رائے ہے"۔ لارڈ لٹن نے جواب دیا "و بس آپ مہربانی فرمائین اس بارے مین جو کچھ آپ کے خیالات ہین اُنسے مین واقف ہون"۔ اور اسطرح سے اُنھون نے وہ بحث ہی اُڑادی جسمین اُنکو دقت معلوم ہوئی اسکے ایک یا دو برس بعد جب قدرتی سرحد ہندوستان کے اُس پار گذر ہوا اور حکیمانہ سرحد گڑھی گئی تو لارڈ لٹن نے سر جارج کالی کو انڈیا آفس انگلستان کی طرف روانہ کرکے اُنکے ذریعہ سے یہ خبر بھیجی جو انڈین کونسل مین مشہور کی گئی کہ "مین اپنے فوجی سکرٹری کو روانہ انگلستان کرتا ہون جسکی رائے سرحد کے بارے مین بعینہٖ لارڈ لارنس کی رائے کے برابر ہے"۔ لارڈ لٹن اپنے پرایوٹ سکرٹری کی واقفیت پر بہت نازان تھے اور یہ وہ شخص ہے جسنے قبل اسکے کہ وہ اس جابرانہ حکمت عملی کی تکمیل کو ایک برس پیشتر روانہ کیا گیا تھا وہ کبھی سرحد کے نزدیک ہی نہین گیا تھا اور درحقیقت مشرقی باشندون مشرقی زبان اور وہان کی قومون کی عادات اور خیالات سے بالکل واقف نہین تھا لیکن لارڈ لٹن کی تصدیق کرنے والا کون شخص ہے۔ وہ شخص جسکی رائے سرحد کے بارے مین بعینہٖ لارڈ لارنس کے برابر تھی" ایک دلیر اور بیباک

ص ۲۳

۱۵ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہندوستان یا انگلستان کے کسی شخص نے سوائے کپتان ہینگلو کے اس بات کو بیان نہین کیا کہ لارڈ لٹن کا اپنے پرایوٹ سکرٹری کو ایسے نازک کام پر روانہ قطع کرنا ایک بڑی بھاری غلطی تھی کپتان موصوف نے اپنے حیرت انگیز رسالہ موسومہ "دو لارڈ لٹن اور جنگ افغانستان" صفحہ ۵۰ و ۵۸ مین لکھا ہے کہ پرایوٹ سکرٹری وائسرائے کا خانگی ملازم ہوتا ہے وہ نہ تو کوئی سرکاری ملازم ہے اور نہ جنکی اُسکی وقعت ہے اُسکو صرف وائسرائے مقرر کرتا ہے اجلاس کونسل مین بھی شریک نہین ہوتا جسطرح سے خانگی ڈاکٹر مقرر کیا جاتا ہے اگر لارڈ لارنس نے ڈاکٹر ہیتھ آوٹ یا مسٹر جیمس گارڈن کو روانہ قطع یا کابل یا طہران کیا ہوتا تو اُنکی نسبت بھلا کیا خیال کیا جاتا۔

مگر بالکل بیخبر افسر تھا جسکی سادہ لوحی سے اِنگلستان کو بڑی آفت مین پھنسنا پڑا اور وہ افغانستان ہی مین نہین (کیونکہ اُسنے جنوبی افریقہ کی کئی لڑائیون مین اِنگلش فوج کو خطرہ مین ڈال دیا تھا اور خود اپنی جان بھی مخطور کردی تھی) بلکہ مجوبا کے پہاڑون پر بھی ایک خراب جنرل ثابت ہوا۔ اِنگلستان مین پہونچ کر سَر جارج کالی نے لارڈ لارنس کی ملاقات چاہی اور باریاب ہوے اور اپنے بیمغز خیالات کامل فن مدبر پر ظاہر کیے۔ لارڈ لارنس نے بذات خاص اُنکو بہت پسند کیا مگر جب وہ کئی گھنٹہ کی گفتگو کے بعد کمرے سے جانے لگے تو لارڈ لارنس نے کہا کہ "بھائی اپنے نزدیک تو مجکو اُنکے کہنے سے کوئی ایک تازہ واقعہ یا نئی دلیل نہین معلوم ہوئی"۔

یہ تو فورمیو اور ہنیبال کا قصہ ہوا۔ کارتھیجینیا کے بہادر کے قیام کی حالت مین جو اُسوقت بمقام اِفیسس ایک بے خانمان شخص کی طرح اَنٹیوکس کے دربار مین ٹھہرا ہوا تھا اُسکو اُسکے تہی مغز میزبان شاہ شاہان نے فوجی معاملات کے متعلق فورمیو حکیم کی ایک تقریر سننے کے لیے مدعو کیا۔ چنانچہ فورمیو کئی گھنٹہ فوجی معاملات کے متعلق عموماً اور سپہ سالار کے کام کے متعلق خصوصاً تقریر کرتا رہا۔ اُسکے سامعین نہایت ہی جوش مین تھے اور ہنیبال کی طرف جو بیچارہ چپ چاپ سُنا کیا تھا اُنھون نے متوجہ ہو کر فخریہ طور پر استفسار کیا کہ کیون ہمارے حکیم کے بارے مین آپ کی کیا راے ہے۔ ہنیبال نے جواب دیا "بیشک مین نے اِس عمر مین بہت سے احمق دیکھ ڈالے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسکا نمبر سب سے بڑھا ہوا پایا"۔ سَر جارج کالی بھی اِس احمق ہونے کے سوا اور کچھ نہ تھے وہ بہادر اور دلیر سپاہی تھے۔ لیکن لارڈ لارنس کو مسئلہ افغانستان کے متعلق اُس سے کچھ زیادہ تازہ حال معلوم ہونے کا گمان نہین تھا جیسا کہ ہنیبال کو فورمیو کی تقریر سے فن جنگ کا حال معلوم ہوا تھا۔

لارڈ لٹن ماہ اپریل ۱۸۷۶ع مین اِن صریحی ہدایتون کے ساتھ داخل ہندوستان ہوے کہ اگر ممکن ہو تو کوئی حیلہ پیدا ہوا اور اگر یہ نہ ممکن ہو تو اپنی طرف سے کوئی بہانہ گڑھ کر عارضی طور پر ایک سفارت کابل کو روانہ کرین جو بعد کو سرحد افغانستان کے اندر مستقل سفارت قائم کرنے کا ذریعہ قرار دی جائے یہ کام کسی مدبر ملک کا نہ تھا بلکہ ایک سفیر کا تھا اور وہ بھی اول درجہ کے سفیر کا۔ لیکن اسمین ایسی ایسی شکلین تھین جنکو نہ تو اُنکی یہ بھاری دھمکی جو روس کے اتفاق کے ساتھ دی جاتی تھی کہ "افغانستان کو بالکل نقشہ سے مٹا دینا چاہیے"۔ اور نہ یہ تشبیہ جو رضا جوئی سے دی جاتی تھی کہ "افغانستان دونون سلطنتون کے دودھ کی مٹی ہے"۔ رفع کر سکتی تھی معہذا اُنکی پہلی عملی تدبیر وہی ہوئی جسکی سَر بارٹل فریئر اور اُنکے ساتھیون نے سفارش کی تھی یعنی یہ کہ قطعی پر بطور ایک پیشقدمی کی چوکی کے قبضہ کر لیا جائے جو قریب ترین مدد کے مقامون سے ص ۲۲۹ ۵۰

۲۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اُس تک پہونچنے کے لیے پہلے تو اُس گرم ریگستان کو طے کرنا پڑتا ہے جہان سال کے ایک حصہ تک موت کی ہوا کا جھونکا چلا کرتا ہے اور پھر جیسا کہ ہنری لمسڈن نے بیان کیا ہے ایک ایسے درہ سے گذرنا ہوتا ہے جو بڑی دور تک چلا گیا ہے اور دشوار گذار ہے اور جسکے اکثر مقامات مین پانی کا قحط ہے اور راستہ مین دونون طرف جنگلی اور جنگجو قومین آباد ہین"۔ پیشقدمی کی حکمت عملی کی یہ پہلی تدبیر تھی جو ماہ جنوری و فروری ۱۸۸۰ء مین عمل مین لائی گئی۔

اِسکے بعد پشاور کانفرنس کا معاملہ آیا جو نور محمد امیر کے وکیل اور سر لیوس پیلی۔ لارڈ لٹن کی قوت ناطقہ کے مابین ہونے والا تھا۔

ص ۶۲ سازش عجلت کے ساتھ ترقی کرتی جاتی تھی اور اگر ہم ٹلبوٹ کے اُن مکالمون کو جو اہل ایشیا اور اہل یورپ مسلمانون اور عیسائیون اور نیم وحشیون اور اعلی درجہ کے مہذب لوگون کے وکیلون کے مابین ہوے تھے دیکھنے کے بعد اپنے دل سے یہ سوال کرین کہ زیادہ تحمل زیادہ عظمت اور عہود و مواثیق کی پابندی اور انسانون کے عام حقوق کا زیادہ لحاظ کس جانب تھا تو افسوس ہمکو یہی جواب دینا پڑتا ہے کہ وہ عیسائیون کی جانب نہین تھا۔

پشاور کانفرنس کی کل داستان پر انڈین اور انگلش گورنمنٹ نے جسقدر سنگین نقاب ممکن تھی وہ ڈال دی اور جسوقت پارلیمنٹ کے دربارون مین سوالات کیے گئے تو سکرٹری آف اسٹیٹ نے اسکی وجہ بہت کم بیان کی اور جو تھوڑی بہت وجہ بیان کی وہ نہایت ہی نادرست اور مغالطہ انداز تھی ہر چند کہ یہ امر ممکن نہین تھا لیکن اُس کامل فن گورنر جنرل کو جسکا برتاؤ اور جسکی حکمت عملی افغانون کے بارے مین ایسی مختلف تھی ایک نہ ایک طور پر اُس سے زیادہ اطلاع پہونچتی رہتی تھی جسکو گورنمنٹ چاہتی تھی کہ اُنکے پاس پہونچے اور اِس موقع پر مین پھر چند دلکش سطرین اُس لیڈی کی لکھی ہوئی محول کرسکتا ہون جس نے اُنکے پرائیوٹ سکرٹری کے طور پر شاید اِس زمانہ حال کو اور لوگون کی نسبت زیادہ دیکھا ہوگا اور جو اِس مصیبت تک کام مین بمنزلہ اُنکے ہاتھون اور آنکھون کے رہی ہوگی۔ وہ لکھتی ہین کہ۔

ص ۶۳ وہ زمانہ ۱۸۷۸ء کے آغاز کا تھا جب گورنمنٹ گیسٹ گارڈنس کے کتب خانہ مین افغانستان کی مصیبتون کا حال پہلے پہل معلوم ہوا۔ جو سوانح آیندہ واقع ہونے والے تھے مگر اُنکا سایہ پیشتر ہی سے پڑ رہا تھا اُنپر بحث کرنے کے لیے پرانے ہندوستانی افسرون کے بہت سے جلسے منعقد ہوے اور پارلیمنٹ کی اُن کتابون کا انبار جنکو صرف پڑھنا ہی نہین تھا بلکہ اُن پر نشان بنانا حرف حرف پڑھنا اور خلاصہ بھی کرنا تھا اُنکو دیکھکر خوف معلوم ہوتا تھا پیشتر مجکو کبھی یہ نہین معلوم ہوا تھا کہ عمدہ رائے کیونکر ڈھالی جاتی ہے۔ یہ سبق عمر بھر کے لیے تھا کوئی تجویز اُسوقت تک صادر نہین ہوتی تھی جب تک یہ بات

نہین ہوجاتی تھی کہ پہلے امر متنازعہ کے متعلق جو باتین معلوم ہو سکتی ہون وہ بخوبی تلاش نہ کر لی جائین اور تلاش کرنے کے بعد سمجھ بوجھ کر ذہن نشین نہ ہو جائین اور جب تک اُن لوگون کے دماغ جنکی نسبت کچھ واقفیت ہونے کا گمان ہو ٹٹول نہ لیے جائین اور آخر مین جو نتیجہ نکلے وہ سادہ اور بلا مبالغہ الفاظ مین منضبط بہ تحریر نہ ہو جائے ہم لوگ اُسوقت اسٹون ہوس مین تھے جب چیمبرلین کی سفارت اور اُسکے ناشدنی خاتمہ کی خبر انگلستان مین پہونچی تھی - اس سے لارڈ لارنس کو ایک تازہ جوش پیدا ہو گیا - وہ موسم برسات مین اچھے نہین رہے تھے سرکاری معاملات کے متعلق کوئی قطعی راہ اختیار کرنے کے لیے اُنکو تھوڑا زمانہ درکار تھا لیکن جب ایک مرتبہ اُنھون نے اسکو شروع کر دیا تو پھر اُنکی مستعدی کے سامنے کسی بات کی حقیقت نہ تھی - جسقدر امور باواز بلند اُنکو پڑھکر سُنائے جاتے وہ ہرگز اُنسے گھبراتے نہ تھے لیکن جو کچھ اُنکو لکھانا ہوتا تھا اُس کے لفظ لفظ کا بتانا البتہ مشکل معلوم ہوتا تھا - اخبارون اور گمنام چٹھیون کے ذریعہ سے جو سخت سُست باتین اُنکی شان مین استعمال کی گئی تھین اُنسے اُنکی طبیعت پر چندان مَیل نہین آیا اُنکی ایک خواہش بس یہی تھی کہ نامنصفانہ جنگ روک دی جائے یا نہین تو اُسوقت تک تاخیر ہی کی جائے جب تک ملک کے لوگ اچھی طرح اِس بات کو نہ سمجھ لین کہ کس بھیڑیا دھسان مین وہ کھینچے جاتے ہین وہ اِس بات سے بہت متحیر تھے کہ ملکی جماعتین اپنے اپنے فوائد کے سامنے نیک و بد کی تمیز نہین کرتی ہین افغانستان کے ملکی معاملات کے متعلق جو کچھ اُنکی راے تھی اُسمین نہ وہ "لبرل" اور نہ وہ "کنسرویٹیو" تھے بلکہ ایک ایماندار مدبر تھے اُنکو ہرگز اِس بات کا یقین نہین تھا کہ "ہمارے سفیر کی توہین ہوئی" اُنکو روسیون کی دھمکی کا یقین نہین تھا اور اُنکو اِس بات کا بھی یقین نہین تھا کہ وائسراے ہند کی تدبیرین اور اُسکے موئدین انگلستان کی تدبیرین ایک شے ہین - بلکہ وہ اِس بات کو یقین کرتے تھے کہ جو لڑائی عنقریب ہونے والی تھی اُس سے افغانون کے حق مین ایک ظالمانہ ناانصافی ہوگی خزانہ کے متعلق ہندوستان مین بڑی مشکلات لاحق ہو جائینگی اور قوم کے لوگ جلد بازی کر رہے ہین اور مصنوعی گالیون اور دھمکیون سے برانگیختہ ہو رہے ہین - اور اُنکا یہی عقیدہ مرنے کے وقت تک برابر قائم رہا - اب یہ سب کو معلوم ہے کہ جو کچھ اُنھون نے کہا تھا آخر مین حرفاً حرفاً اُسکی کیسی تصدیق ہوئی -

ملک مین صرف ایک شخص ایسا تھا اور سواے اُسکے اور کوئی نہ تھا جو اپنی وقعت اپنی حق شناسی اپنی کامل واقفیت حالات اور اپنی مشہور خدمات ہند کے سبب سے اب بھی یہ امید کر سکتا تھا کہ اُسکی سماعت ہوگی اور اب بھی اِس نقصان کے روکنے کا اُسکو موقع ملیگا (گو اِس بات کی کیسی ہی موہوم امید کیون نہ تھی مگر پھر بھی امید تھی) - جیسا کہ مین پیشتر بیان کر چکا ہون لارڈ لارنس موسم برسات کی تعطیل گذارنے کے لیے براڈسٹیرس واقع جزیرہ تھینٹ کے قریب ایک مکان مین رہنے کو گئے تھے اور انسان پر جو تدبیرین اثر کر سکتی ہین اونمین سے کوئی تدبیر اِس بات کے واسطے اُٹھا نہین رکھی گئی تھی کہ وہ اپنی زبان بند رکھین - اُنکے سابق وائسراے ہونے کی عجیب حالت بیشک اُنسے اِس بات کی متقاضی ہوئی

ص ۶۳۳ واضح ہو کہ صفحہ ۳۲ و ۳۳ کا ترجمہ عمداً نہین کیا گیا کیونکہ مترجم کو ایسی ہدایت تھی - مترجم

کہ قبل اِسکے کہ وہ ایسا کام کرین جس سے موجودہ وائسرائے کو دقت واقع ہو (حالانکہ یہ دقت خود موجودہ وائسرائے کی پیدا کی ہوئی تھی) اُس کام کو ایک یا دو یا تین مرتبہ غور کرلے سمجھ لین اُنکی پیرانہ سالی اُنکا ضعف جسمانی اُنکی نابینائی اور پڑھنے لکھنے سے اُنکی معذوری ایسی ایسی قوی وجہین موجود تھین جن سے وہ قریب قریب ایک مایوسانہ جہاد برخلاف ایک قومی عام راے برخلاف ایک فریاد حب الوطنی اور برخلاف ایک گورنمنٹ کے جو کثرت راے ممبران پارلیمنٹ کا زور رکھتی تھی نہ کرسکے گو اُس سے دربار اور تاج کا فائدہ مقصود تھا۔ یہ یقینی امر تھا کہ اگر وہ ایسا کرتے تو چارون طرف سے اُنپر طعن و تشنیع کی جاتی۔ جو تدبیرین وہ بیان کرتے اُنکے معنی غلط لگائے جاتے اُنپر ان باتون کا الزام لگایا جاتا کہ وہ پارٹی کے طرفدار ہین وہ پلہ کشی کرتے ہین اُنمین جوش اور ملکی ہمدردی نہین ہے المختصر وہ تمام عیوب اُنسے منسوب کیے جاتے جو ہرگز اُنمین پائے نہین جاتے تھے۔ اُنکی خدمات سابقہ کو لوگ بھول جاتے یا بے وقعت کردیتے اُنکی کل حکمت عملی پر ایک زمانہ تک بے اعتمادی رہتی اور جس شخص کو سلطنت کا اصل بچانے والا کہا گیا تھا جب وہ حس ۱۳ مرتا (اور اپنی قضا سے وہ عنقریب مرنے والا ہی تھا) تو جن لوگون کے لیے اُسنے سلطنت کو بچایا تھا وہی اُنکو ناپسند کرتے اور اُسپر اپنا شبہہ ظاہر کرتے۔ اُنکے بہت سے قرابت مندون اور پرئیوٹ اور پولٹیکل دوستون نے اُنکو صلاح دی کہ ان سب باتون کا خیال کرین اور جو امر ناگزیر ہے اُسپر رضامند ہوجائین۔ لیکن جان لارنس نے جو "مرتے دم تک اپنا فرض ادا کرتے گئے تھے" ایسا نہین خیال کیا۔ اُنھون نے اِن سب باتون کو دیکھا اور جان بوجھ کر سب کو برطرف کردیا اُنھون نے اپنے دل سے خیال کیا کہ اُنکو صحیح راے قائم کرنے کے عجیب عجیب موقعے ملتے رہے اور گورنمنٹ اور قوم اندھون کی طرح دلدل مین گُھسی چلی جاتی ہے۔ اور میرے نزدیک اُنکی کل بہادرانہ زندگی مین ایک تدبیر بھی ایسی نہوگی جس نے اس سے بڑھکر عزت سچی ہمدردی بے ریا اخلاقی ہمت یا اصل بات تو یہ ہے کہ جسنے اِس سے بڑھکر اُنکے خاصۂ طبیعت کو ظاہر کیا ہو۔ ذیل مین اُنکی یہ پہلی چٹھی درج کی جاتی ہے جو اخبار ٹیمس کے نام اُنھون نے لکھی تھی۔ اسمین نہ تو عمدہ بندشون کے جملے ہین اور نہ رنگین نگاری کی کوششین ظاہر کی گئی ہین بلکہ اُسمین اصل بحث پارٹیون کے خیالات سے نکل کر یکبارگی روشن دماغی اور خلوص نیتی کی طرف بلند ہوتا ہے اور وہ مثل اُن چٹھیون کے جنکو اُنھون نے اوائل غدر مین لکھا تھا اُنکی انصاف پسندی دانشمندی جانفشانی اور حب الوطنی کی یادگار کے طور پر ہمیشہ سربرآوردہ رہیگی۔

افغانستان

بنام اڈیٹر اخبار ٹیمس

صاحب من ۔ ۲۴ ۔ ماہ حال کے پرچہ ٹیمس مین پشاور کی جو خبرین اِس مضمون کی شائع ہوئی ہین کہ مجوزہ سفارت

جو امیر کابل کی دارالسلطنت کو روانہ ہوچکی تھی اُسکے قبول کرنے سے اُنھون نے انکار کیا اور میجر کیوگنری کو علی مسجد سے پلٹا دیا بیشک گورنمنٹ ہند کے لیے اُنسے ایک بڑی توہین کی بات پیدا ہوتی ہے علی الخصوص اِس خیال سے کہ سفارت دراصل روانہ ہوچکی تھی۔ میرے نزدیک یہ ایک بڑی بھاری غلطی ہوئی کہ سفارت تیار کرکے کابل کو بھیجدی گئی اور پہلے یہ امر تحقیق نہ کرلیا گیا کہ آیا امیر شیر علی ہمارے نامہ وپیام کے قبول کرلینے پر تیار تھے یا نہین اور اُس سے بڑھکر یہ غلطی ہوئی کہ اُن سے اپنی اِس کارروائی کی منظوری بھی نہ لی گئی اور سفارت روانہ کردی گئی۔ اگر پیشتر سے اِن باتون کا لحاظ کرلیا جاتا تو جیسی بدنامی اسوقت ہوئی ہے اُس صورت مین ایسی بدنامی نہوتی۔ لیکن گو امیر کی کارروائی سے اِس بارے مین کیسا ہی رنج کیون نہ پہونچا ہو لیکن اُس سے ہمکو اِس بات پر نہ آمادہ ہونا چاہیے کہ جبریہ امیر کے پاس سفارت روانہ کرین۔ اور اُنکے خلاف اشتہار جنگ دینے پر تو اَور بھی آمادگی نہ کرنا چاہیے۔ میرے نزدیک یہ بات صائب حکمت عملی کے خلاف معلوم ہوتی ہے کہ بزور تیغ کوشش کرکے اپنی مایوسی کا اظہار کرائین۔ کیونکہ ایسا کرنا بمنزلہ اسکے ہے کہ ہم اپنے کو خود دشمن کا شکار کردین اور افغانون کو اِس بات پر مجبور کردین کہ وہ روسیون سے سازش کرلین۔

ہمکو بیشک اِس بات پر تعجب نہ کرنا چاہیے کہ امیر نے اسطور کی کارروائی کی ہے۔ ۱۸۵۵ء کے عہدنامہ کے زمانہ سے دوست محمد خان یہی کہتا رہا کہ وہ ہمکو کابل مین سفارت بھیجنے کی اجازت نہین دے سکتا اور یقین دلاتا رہا کہ اگر عارضی طور پر یہ بات منظور بھی کرلی جائے تو اِس کارروائی سے بڑی خرابی پیدا ہوگی اور افغانستان سے امن وامان کے ساتھ تعلقات قائم نہ رہ سکینگے۔ ہم نے اُسکے عذرات کو قبول کرلیا تھا۔ ۱۸۶۹ء مین امیر حال نے بھی اُسی حکمت عملی کو بحال رکھا۔ گو اُسکے عیوب اور قصور کچھ ہی کیون نہون لیکن اُسنے اِس بارے مین اپنے خیالات ہم سے کبھی پوشیدہ نہین رکھے تھے۔ آخر ۱۸۷۷ء مین امیر کے ایجنٹ اور لوئس پیلی کے درمیان پشاور کی ملاقات مین جو کچھ واقع ہوا تھا اُسکا اصل حال نہین کھلا لیکن مین یقین کرتا ہون کہ کابل کو سفارت روانہ کرنے کے بارے مین جو کچھ ہمارے خیالات ہین اُسوقت اُنکا پھر اعادہ ہوا تھا لیکن وہ اعادہ بیسود ہوا۔

پرانی حکمت عملی یہ تھی کہ ایک معقول طور پر جہان تک ہوسکے افغانون کا ساتھ نبا ہا جائے اور ملاطفت اور مصالحت سے اِس بات کی کوشش کی جائے کہ ہمارے اُنکے مابین دوستانہ تعلقات قائم رہین اور رفتہ رفتہ اُنکو معلوم ہوجائے کہ ہمارے اور اُنکے مقاصد مغائر نہین ہین۔ لیکن اِدھر کچھ دنون سے ظاہرا ہمارا خیال یہ ہوگیا ہے کہ افغانون کے مقاصد کو ہم اُس سے زیادہ سمجھتے ہین جو وہ خود سمجھتے ہین۔ خلاصہ یہ کہ ظاہرا ہمارا خیال یہ ہوگیا ہے کہ ہم اپنی حکمت عملی کا پختہ نفاذ چاہین اور وہ اسمین کچھ چون وچرا نہ کرین۔

امیر سے جنگ کرکے ہمکو کیا ملجائیگا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم اُسکو تخت سے اُتار دین اور اُسکے ملک کی عام رعایا ہمارے خلاف نہو کیا ہم ۱۸۳۸ء کی حکمت عملی اسطور پر اختیار کرسکتے ہین کہ اُس زمانہ کے ایسے نتائج بظن غالب پیدا نہون۔ اگر ہمکو

شیر علی کے کابل سے نکال دینے مین کامیابی ہوئی تو ہم کس شخص کو اُسکی جگہ قائم کرسکتے ہین- اور کیونکر ہمکو اِس بات کا یقین ہوسکتا ہے کہ جس پُتلے کو ہم بٹھائینگے وہ قائم رہ سکیگا ہان اگر ملک پر قبضہ کرلین تو اِسکی اور بات ہے- اور اگر اسطرح قبضہ بھی کرلیا جائے تو آخر وہ قبضہ کب تک رہیگا-

مجکو اِس بات مین کوئی شک نہین ہے کہ ہم لوگ افغانستان کے ویرانون اور گھاٹیون کو اُنکے محافظون سے بالکل پاک کرسکتے ہین اور جسوقت ہماری فوج مناسب طور سے اُنکے مقابلہ مین کھڑی کی جائیگی تو افغانون کی کوئی فوج ہمارے سامنے نہ ٹھہر سکیگی- لیکن ملک بالکل پہاڑی ہے اور وہ پہاڑ زیادہ تر ہموار ہے اور جو سطح میدان جابجا اُسمین واقع ہین وہ بالکل دشوار گزار ہین- یہان جو بہادر آدمی اپنے بچانے کو کھڑے ہونگے اُنکو اپنی حفاظت کا بڑا موقع ہے- اور جسوقت ہم ایسے ایسے مقامون پر ریل پیل کر پہونچ جائینگے تو ہم انپر اپنا قبضہ قائم نہ رکھ سکینگے-

ایسے ملک پر حملہ کرنے کے مصارف بہت کثیر ہین اور اِس کارروائی کے انجام کرنے کے وسائل دوسرے مقام سے جمع ہونا ضرور ہین- جس ملک پر امیر کا قبضہ ہے وہ نہ روپیہ اور نہ باربرداری کا سامان مہیا کرسکتا ہے حتیٰ کہ فوج حملہ آور کے لیے رسد بھی بمقدار کافی بہم نہین پہونچ سکتی ہے اِس بات کا حکم لگانا کہ یہ لڑائی کب تک رہیگی محال ہے اور اِس اثنا مین اُسکا انصرام کرتے کرتے ہندوستان کے خزانے بالکل تباہ ہوجائینگے- ص ۱۳

امیر شیر علی کے خلاف موجودہ حکمت عملی کے برتاؤ کرنے مین مین نے جو مخالفانہ صدا بلند کی ہے تو مندرجۂ بالا ملکی اور فوجی خیالات کے سبب سے بلند کی ہے- کیا اخلاقی امور کے اعتبار سے بھی اِس قسم کی جنگ نامناسب نہین ہے کیا افغانون کو اِس بات کا منصب نہین حاصل ہے کہ ہمارے جبراً سفارت بھیجنے مین وہ مزاحم ہون اور اپنے دل مین یہ خیال کرتے ہون کہ بسا اوقات اِس قسم کی سفارتون کا کیا نتیجہ ہوا ہے اور سنہ ۱۸۳۸ء مین برنس صاحب کی سفارت کا درحقیقت کیا نتیجہ ہوا تھا-

مین نے لوگون کو یہ حجت قائم کرتے سُنا ہے کہ کس قوم کو اسطور سے اپنے علٰحدہ رکھنے کا اختیار نہین حاصل ہے اور نہ اِس بات کا کہ وہ اپنے ہمسایون سے آمد و رفت رکھنے سے انکار کرے- مہذب اقوام مین اگر یہ عذر معقول سمجھا جائے تو کوئی تعجب نہین ہے لیکن میری عقل ناقص مین اُسوقت ایسے عذر کی شنوائی نہین ہوسکتی جب ایک فریق تو مہذب گورنمنٹون کا ہو اور دوسرا فریق وحشی لوگون کا ہو-

اسمین شک نہین کہ امیر شیر علی نے جس طریقہ سے ہماری سفارت مین مزاحمت کی اُس سے ہمکو بہت رنج پہونچا علی الخصوص اِس امر سے کہ اُسکے میر آخور نے علی مسجد مین میجر کیوگنری کو دھمکی دی کہ اگر تم واپس نہ چلے جاؤگے تو تمکو گولی ماردی جائیگی- لیکن اِس امر کے لحاظ سے ہمکو امیر کی جانب سے بہت ترش نہونا چاہیے- مجکو اِس بات مین کوئی شبہہ نہین ہے کہ اگر ہم اُس سے اِس بات کا وعدہ کرین کہ سفارت ہماری دارالسلطنت مین جبراً نہ مقرر کی جائیگی تو ہم معقول طور جس طرح کی معافی کے طلبگار ہون اُسطرح کی معافی وہ مانگیگا- مین یہ حجت قائم کرتا ہون کہ بہت سی صورتون مین جو بتائی جاتی ہین

امیر کے بارے مین ہماری حکمت عملی کا ابتدا مین جو برتاو ہوا اُسمین ہم لوگ بر سر غلط تھے اور اسواسطے ایسکے معذرت قبول کرنے مین ہمکو حد سے زیادہ اغماض نہ کرنا چاہیے۔ مین باصرار اس بات کو بیان کرتا ہون کہ اگر ہم اس سے صلح کرلین تو اسمین ہماری کوئی ہتک عزت متصور نہین ہے۔ اور اگر ہم نے جبراً اپنی حکمت عملی کا اُسکے خلاف نفاذ چاہا تو اسمین بڑی بڑی دقتین اور اُس سے بھی زیادہ خرابیان دھری ہوئی ہین۔

پچھلی تار برقیان جو ہندوستان سے آئی ہین اُنکا یہ مضمون ہے کہ اُس امر کے لحاظ سے جسکو حفظ ما تقدم کہا گیا ہے تین فوجی گروہ ایک قطع مین ایک تھل مین دریاے خرم پر اور تیسرا بطور فوج محفوظ کے ملتان مین تعینات کیا جائیگا۔ مین تو کہونگا کہ حفظ ما تقدم نہین بلکہ اپنے پاؤن مین آپ کلھاڑی مارنا ہے۔ جن باتون کی خوشی سے ہم نے اپنے کو ان پیچیدگیون اور دقتون مین پھنسایا ہے وہی قریب قریب یقینی طور پر اُنسے بھی زیادہ قطعی حرکتون سے ہمکو مبتلا کرینگی خیریت اسی مین ہے کہ انگلستان کے لوگون نے جلدی مزاحمت کی۔

مقام اِسٹُون ہوس واقع سینٹ پیٹرس آئل آف تھینٹ

مورخہ ۲۷ ستمبر

آپ کا دوست صادق

لارنس

یہ چٹھی کیا تھی کہ گویا تمام ملک کے لوگون کے لیے اِس بات کی منادی تھی کہ اپنی اپنی راے اِس بارے مین ظاہر کرین۔ جس صبح کو یہ چٹھی شائع ہوئی اُس روز کپتان اِیسٹوک نے اپنے دوست سے کہا کہ وہ تمنے تو بھڑون کا چھتہ چھو دیا"۔ اِسکا نتیجہ بہت ہی جلد ظاہر ہوا وہ اظہار ایک تو اسطور سے ہوا کہ پلیٹ فارم کے مقررون کی اِسپیچون گمنام اور تہدیدی چٹھیون اور اخبارات وزرا کے قریب قریب وحشیانہ مضامین کے ذریعہ سے لعنت ملامت کی بوچھار ہوئی اور پھر اُن ہمدردی کی چٹھیون سے بھی وہ نتیجہ کچھ کم نہین ظاہر ہوا جو ہر ایک طبقہ کے اہل الراے نے بکثرت لکھنا شروع کین اور اُن مضامین کے ذریعے جو مذکورۂ بالا چٹھیون کی تائید مین بے لوث اور آزادہ مزاج اخبارات مین شائع ہوے اور پھر بیشمار چٹھیان اخبار ٹیمس مین اُن لوگون نے چھپوائین جو ہمیشہ انصاف کو یلہ کشی اور اخلاق کو مصلحت پر مقدم جانتے ہے جیسے لارڈ شیفٹسبری لارڈ گرے اور سر چارلس ٹریویلین۔ بدقسمتی سے اُس زمانہ مین نامی اخبارات کا زور جابرانہ حکمت عملی کی جانب تھا لیکن جیسا کہ عموماً آغاز معاملات مین ہوا کرتا ہے اُنھون نے اپنے صفحات آزادی اور انصاف کے ساتھ اُن متخاصمین کی حجت کے لیے خالی کردیے جو فریقین مین سربرآوردہ تھے اور لارڈ لارنس لارڈ گرے سر جان اَیڈارڈی سر چارلس ٹریویلین نے ایک طرف اور سر جیمس اِسٹفن سر ہنری رولنسن

اور جنرل ہیملی نے دوسری جانب جو چٹھیان چھپوائین وہ بعد کو علٰحدہ علٰحدہ جلدون مین مشتہر ہوئین -

لارڈ لارنس نے کُل پانچ چٹھیان لکھی تھین اُنکی دوسری چٹھی بظاہر سر جیمس اِسٹفن کی ایک چٹھی کے جواب مین تھی - شاید یہ چٹھی بہ نسبت اُسکے زیادہ طویل ہوگئی ہے جسکو خود راقم اپنے ہاتھون اور آنکھون کے استعمال کرنے کی حالت مین لکھتا - لیکن افغانون کے جھگڑے کے حالات اِس کمال کے ساتھ چھانٹ ڈالے گئے ہین اور وہ چٹھی ایسی جامع و مانع اور ایسے طرز عبارت سے ہے کہ مین اُسکو تمام و کمال محول کرتا ہون کیونکہ مین مجبور ہون کہ بہت سی چٹھیون مین سے جو سب کی سب یادداشت کے قابل ہین صرف معدودے چند منتخب کرون - وہ چٹھی یہ ہے -

صاحب من - سولھوین کے اخبار ٹیمس مین سر جیمس اِسٹفن کی ایک عالمانہ چٹھی شائع ہوئی ہے جسکے جواب کی ظاہرا بہت جلد ضرورت ہے اِلّا اِس صورت مین اگر ہماری خواہش یہ ہو کہ فی الحال جو کارروائی امیر افغانستان کے خلاف کی جاتی ہے یا چاہیے اسی بات کو یون کہیے کہ جو لڑائی اُس ملک مین قائم ہونے کو ہے وہ جائز رکھی جائے اور اُن لوگون کی طرف سے جو ایسی جنگ کے خلاف ہین کوئی قصد اُسکے روکنے کا نہ کیا جائے -

اُس چٹھی مین سات سوال کیے گئے ہین جنمین سے اول چار سوال بڑے مشکل ہین لیکن ظاہرا راقم کی خواہش یہ معلوم ہوتی ہے کہ اُنکا جواب نہ دیا جائے - پہلا سوال جسکی نسبت سر جیمس اِسٹفن کا بیان ہے کہ اِسکی بحث کا پورا سامان عوام الناس کو بہم نہین ہے یہ ہے کہ "چند سال سے امیر کے ساتھ جو برتاو ہوتا ہے آیا وہ واجبی ہے یا نہین"

اب اگر یہ سوال مذکورۂ بالا عذر کے سبب سے ایک غیر معین زمانہ تک ملتوی رکھا جائیگا تو میری عقل ناقص مین امیر شیر علی کے ساتھ بڑی بے انصافی ہوگی - ہم واجبی طور سے یہ تجویز نہین کرسکتے کہ آیا سفارت کے قبول نہ کرنے مین اُسنے جا یا بیجا کیا ہے جب تک ہم اُن وجوہات کو قرار واقعی وقعت نہ دینگے جو ایسا نہ کرنے کے عذر مین پیش کیجاتی ہین گو ہم لوگون کو اطلاع کامل حاصل نہو لیکن مین باصرار یہ کہتا ہون کہ اِس بات کی تجویز کا کثرت سے ثبوت موجود ہے کہ آیا اُسکی یہ کارروائی بادی النظر مین جائز تھی - اگر ہم یہ تجویز کرتے ہین کہ جو کارروائی اُسنے اختیار کی اُسکی وہ معقول وجہ رکھتا تھا تو میرے نزدیک انصاف اسی کا مقتضی ہے کہ جب تک ہمارے پاس وہ سامان مہیا نہوئے جس سے ملک اُسکی کارروائی پر قطعی فیصلہ صادر کرسکتا ہو اُسوقت تک اُسکے خلاف جنگ کرنے کی تجویز کو ملتوی رکھنا چاہیے -

پھر دوسرا سوال ہم سے یہ کیا جاتا ہے کہ "آیا امیر نے برٹش ایجنٹ کی کامل توہین کی یا نہین" - اور بیان کیا گیا ہے کہ اِس امر پر بحث کرنے کی حاجت نہین ہے لیکن اسمین شک نہین کہ جو اصول سوال اول مین موثر ہے وہی اِس دوسرے سوال مین بھی علی التساوی موثر ہے - جسوقت سر جیمس اِسٹفن نے اپنی چٹھی لکھی تو تمام انگلستان مین یہ عقیدہ پھیل گیا کہ امیر نے سفارت کے ایک افسر کی کامل توہین کی اور قریب قریب ایک عالم

ص ۲۳۹

اُسکو باور کر لیا امیر کے خلاف جس جرم پر اشتہار جنگ دیا گیا تھا چونکہ اِسکی اصل وجہ یہی تھی تو بیشک انصاف اِسی بات کا مقتضی ہے کہ اسکے بارے مین جو بیان کیا گیا ہے وہ صریح طور سے ثابت کیا جائے۔ مین اِس بات کو تسلیم کرتا ہون کہ مسئلۂ مذکور کی وقعت جاتی رہی اور "اب اُسپر بحث کرنی کی حاجت نہین ہے"، کیونکہ اب علی العموم یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اِس قسم کی کوئی توہین نہین ہوئی تھی بلکہ برخلاف اِسکے علی مسجد مین امیر شیر علی کے افسر نے سفارت کا عمدہ طور سے برتاو کیا امیر شیر علی اس بات کی اجازت نہین دے سکتے تھے کہ سفارت کابل کو روانہ کی جائے اور جہان تک ممکن تھا شیر علی نے نہایت اخلاق کے ساتھ برتاو کرکے اُس اجازت کے دینے سے انکار کیا۔ البتہ یہ امر کہ آیا کابل مین سفارت کے قبول کرنے سے انکار کرنا امیر کے خلاف لڑائی کی ایک وجہ پیدا کرتا ہے یا نہین اب بھی باقی رہا۔ اسکے بارے مین اب تک مین یقین نہین کر سکتا لیکن میرے ہموطن (جو اپنے اعزاز اور انصاف کے بارے مین نازان ہین) وہ یہی کہینگے کہ اُن حالتون مین جنکا وجود ثابت کیا جا سکتا ہے امیر کو اُسکی اِس کارروائی کی بابت معذور خیال کرنا چاہیے۔

تیسرا سوال بھی اسی طرح الفاظ کر دیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ "آیا کسی ایشیائی فرمانروا کے معاملہ مین جیسا کہ امیر شیر علی ہے یوروپ کی مختلف سلطنتون کے قانون کے مشترک واقعات کسیطور سے موثر ہو سکتے ہین یا نہین"۔ اگر انٹرنیشنل قانون اِس معاملہ مین موثر نہین ہے تو وہ کون سا قانون یا اصول ہے جسکی رو سے ہمارے اور شیر علی کے مابین فیصلہ کرنا ہوگا۔ کیا ہم آپ اپنے مقدمہ کے منصف قرار دیے جائینگے۔ کیا ہم اپنے ہی مقاصد کے مطابق فیصلہ کرینگے۔ کیا انگلش لوگ ایسے سنگین معاملہ مین بھی جواب دینگے۔

چوتھا سوال بڑا بھاری ہے۔ وہ اسطور پر بیان کیا گیا ہے "آیا کسی حالت مین ایک افغانی جنگ سے کچھ فائدہ ہو سکتا ہے"۔ اور اسکے بعد بیان کیا گیا ہے کہ اِسمین تین شقین پیدا ہوتی ہین یعنی یہ کہ "آیا یہ صحیح ہے کہ ہماری موجودہ سرحد بدرجۂ غایت کمزور ہے۔ آیا یہ صحیح ہے کہ اُسکا اسقدر مضبوط کر لینا جسقدر وہ کمزور ہے پہاڑون پر جنگی مورچے اور پہاڑی ص ۱۴۴
جرگون سے دوستانہ تعلقات قائم کرکے ممکن ہے اور آیا یہ صحیح ہے کہ گو سابق مین کیسی ہی حالت کیون نہ رہی ہو لیکن روسیون کی پیشقدمی اور روسیون اور افغانون کے متفق ہو جانے کا احتمال ہمکو اپنی سرحد کی مضبوطی (بشرطیکہ اُسکی مضبوطی درکار یا ممکن ہے) لازم آتی ہے جواب مین میری حقیر رائے یہ ہے کہ افغانون کی لڑائی مین کچھ حاصل نہین ہو سکتا ہے علی الخصوص اُس صورت مین جب لڑائی کسی ایسی بنیاد پر کی جائے جیسی فی الحال قائم کی گئی ہے۔

پھر مین اس بات کو تسلیم نہین کرتا کہ ہماری موجودہ سرحد بدرجۂ غایت کمزور ہے برخلاف اسکے مین اسکو ایک ایسی سرحد سمجھتا ہون جو خلقی طور سے نہایت ہی مستحکم ہے اور وہ ایسی ہے کہ بشرط ضرورت تھوڑے سے خرچ مین اسکا اور بھی استحکام ہو سکتا ہے بمقابلہ اسکے آگے بڑھکر کسی مقام پر اگر جدید سرحد قائم ہوگی تو بیشک اسکے لیے زیادہ صرفہ درکار ہوگا فوجی آدمیون نے جو بڑے مشاہیر سے ہین میرے خلاف بھی رائین ظاہر کی ہین لیکن اور بھی فوجی آدمی کم سے کم انھین کے برابر

مشہور ایسے ہین جنگی رائے اُنسے خلاف ہے میرے نزدیک مشکل معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آنکھ والا آدمی سرحد اور اُسکے
آس پاس کے ملکون کو صرف نقشہ مین دیکھکر (سرحد کے دیکھنے کو جانے دیجیے) یہ نہ کہدے کہ وہ مستحکم جگہ ہے۔ اِس سرحد کے
اندر تمام ملک ایک قدرتی قلعہ کے اندر ہے جہان مشکل سے حملہ کرنے والے کا گذر ہو سکتا ہے۔ پھر بنسبت اِس سوال کے
کہ "آیا یہ صحیح ہے کہ پہاڑون پر جنگی مورچے اور پہاڑی جرگون سے دوستانہ تعلقات قائم کرکے اُسکا اُسیقدر مضبوط کرلینا
جسقدر وہ کمزور ہے ممکن ہے" میرا جواب یہ ہے کہ اسوقت جو قصد کیا گیا ہے کہ موجودہ سرحد سے آگے بڑھکر دور تک کے
ویرانون اور درون پر قبضہ کرلیا جائے اِس سے سرحد کی مضبوطی نہوگی بلکہ بڑی کمزوری ہوجائیگی۔ اِن مقامون پر
اِس امید سے کہ ہماری سرحد زیادہ مستحکم ہوجائے قبضہ کرنے کے لیے وسیع انتظامات کی ضرورت ہوگی اور اسکے ساتھ
اُن تدبیرون کو بھی شامل کرنا پڑیگا جو پیشتر درون کے اِس پاس کے جرگون سے راہ و رسم پیدا اور اُنکے مطیع کرنے کی بابت
تجویز کی گئی تھین۔ ایسی چوکیان جنمین کافی طور سے اتنی فوج تعینات رہ سکے کہ ان ویرانون کے سر آوردہ مقامات پر
قبضہ اور رسد و رسیان کی رہینون کی حفاظت رہے بہت بڑی بڑی قائم کرنا پڑینگی۔ ہمکو ایک بات یہ بھی ذہن نشین کرنا چاہیے
کہ گو ہندوستان کے درمیانی پہاڑون کی راہ کی گھاٹیان تعداد مین تین یا شاید چار ہی تک محدود کی جاسکتی ہین لیکن
اور گھاٹیان ایسی ہین جنکی راہ مین یا جنکے اوپر ہلکے سامان کی فوجین بلا دقت مزید اسطور سے حرکت کرسکتی ہین کہ دشمن
اُنکو دیکھکر ہٹ جائے۔ بہت سی صورتون مین پانی نہ ملنے اور ایسے مورچون کے قائم کرنے کی مشکلات بہت بھاری ہین
جہان سے درہ ہمارے اختیار مین رہ سکے اور ہم خود قرب و جوار کے مورچون سے غنیم کی زد پر نہ رہین۔ مثلاً مین
درۂ کوہاٹ کا ذکر کرتا ہون جو صرف دس میل یا اسکے قریب قریب لمبا ہے۔ اِس درہ کے آفریدیون کے مقابلہ مین
سر چارلس نیپیر نے جو سنہ ۱۸۵۰ء مین چڑھائی کی تھی اسکے بعد یہ امر زیر تجویز رہا کہ اُسکو مستحکم کرین اور اپنی فوج سے اُسپر
قبضہ رکھین لیکن جو مشکلات مین نے بیان کی ہین اُنکی وجہ سے یہ خیال فسخ کردیا گیا۔ علاوہ برین مجکو اِس بات کی بھی
کوئی وجہ نہین پائی جاتی ہے کہ اپنی موجودہ سرحد کو اپنی کارروائیون کا مرکز قرار دیکر اُسوقت جب حملہ ہونے کا اندیشہ ہو
عارضی طور پر سرحد کے باہر چند چوکیون پر اسطور سے قبضہ نہ کرسکین کہ وہان کے ویران مقامات کم و بیش ہمارے اختیار مین
رہین جیسا کہ اسی طرح کی صورتون مین اور ملکون مین اکثر یہی کارروائی کی گئی ہے۔ میرے نزدیک اسی قسم کا انتظام
قرب و جوار کے فرقون پر چندان گران نہ گذریگا اور اسطور پر امید کی جاسکتی ہے کہ اگر اُنکو کچھ دیا جائیگا اور ہوشیاری سے
بندوبست کیا جائیگا تو وہ فوراً ہم سے اتفاق کرلینگے۔ مجکو یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ اِن مقامات پر انگلش فوج سے
قبضہ کرلینا قرین مصلحت نہوگا اور اسواسطے دیسی سپاہیون سے اُنپر فوج تعینات کرنا پڑیگی۔ اور جس حالت مین زیادہ
تعداد درکار ہوگی تو ظاہر ہے کہ یہ امر پھر قابل اعتراض ہوجائیگا۔ اِس سے میرا خیال پھر سوال کے آخری جزو یعنی
اِس بات کی طرف رجوع ہوتا ہے کہ "پہاڑی جرگون سے خاطر خواہ طور پر تعلقات قائم کیے جائین"۔ اگر کسی طور سے

ایسا ممکن ہو تو اُسکے لیے زمانہ درکار ہے اور وہ بھی ایک امر مشتبہ ہے یعنی یہ کہ گو کیسی ہی ہوشیاری اور عقلمندی سے یہ کارروائی کی جائے لیکن پھر بھی ممکن ہے کہ مشکل کے وقت وہ بات جاتی رہے پس یہ کارروائی ایسی ہے جسپر کوئی ہوشیار شخص بھروسہ نہین کر سکتا ہے حضرت اسمعیل کی اُمت کی طرح پہاڑی جرگون کی فطرت مین داخل ہے کہ ہر شخص اپنے ہمسایون کے خلاف اُنسے کارروائی کرا سکتا ہے۔ حاصل یہ کہ وہ لوگ مفلس ڈاکو اور دغاباز فرقہ کے ہین جو اُسوقت تک لوٹ مار سے دم نہ لینگے جب تک اُنکو کوئی فائدہ اسمین حاصل ہوتا معلوم ہوگا۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ بہیئت مجموعی یہ جنگجو لوگ تعداد مین ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰) ہین لیکن اگر فرض کیا جائے کہ وہ ایک مقام پر اپنی چوتھائی تعداد سے زیادہ جمع ہو سکینگے تو بھی یہ ایک نہایت مشکل بات ہوگی کہ ایک مورچہ پر دور تک ہم اسطور پر قبضہ کر سکین کہ ہمارے عقب مین جو ویران مقامات واقع ہون اُنکی جانب سے یہ لوگ ہمارا محاصرہ نہ کرلین۔

اب اسکے بعد ہم اِس سوال پر آتے ہین کہ "آیا یہ صحیح ہے کہ اگلے زمانہ مین گو حالت کچھ ہی کیون نہ ہی ہو لیکن روس کی پیشقدمی اور روس افغانستان کے مابین دوستی ہو جانے کے احتمال سے یہ بات نہایت ضروری معلوم ہوگی کہ ہم اپنی سرحد کو مستحکم کرین"۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس بات کو موجودہ سرحد اور آگے بڑھا کر نہین بلکہ اُس سرحد کو جو اسوقت ہم رکھتے ہین مستحکم کرکے انجام کرنا چاہیے۔ مین خوشی سے خیال کرتا ہون کہ اِس بارے مین سر جیمس اِسٹیفن اور مین بعض باتون مین متفق الرائے ہون۔ کیونکہ ظاہرا وہ آگے بڑھنے کی صلاح "صرف اِس شرط پر دیتے ہین کہ سرحدی جرگون سے خاطرخواہ تعلقات قائم کرنے کی کوئی نہ کوئی تدبیر کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ اگر وہ مخالف رہے تو ہر ایک چوکی جسپر ہم کسی درہ کے داخلہ پر یا اسکے اُس پار قبضہ کرلینگے تو اسکی حالت نازک رہیگی"۔ پس میری صلاح یہ ہے کہ بہرحال جب تک یہ تعلقات ایک بالکل محفوظ طریقہ سے قائم نہو جائین اُسوقت تک منتظر رہنا چاہیے۔ ص ۱۴۶

اب اِسکے بعد سر جیمس اِسٹیفن نے جو اِن دو باتون مین مقابلہ کیا ہے کہ اسوقت وسط ایشیا مین روسیون کی جو حالت ہے وہی حالت آغاز صدی ہذا مین اِنگلش لوگون کی ہندوستان مین تھی مین اُسکی توضیح کا قصد نہ کرونگا۔

گو اِن دونون حالتون مین کیسا ہی تماثل کیون نہ پایا جاتا ہو اسپر بھی دونون کے مابین اختلاف عظیم ہے۔ یعنی اُس زمانہ مین اِنگلستان نے جب ہندوستان مین فتحمندیان حاصل کی تھین تو رعایا علی العموم جنگجو نہین تھی اور ملک کا راستہ صاف تھا اور دشوار گزار نہین تھا اور افغانستان کا ملک ایسا ہے جسمین پہاڑون کے سلسلے تنگ گھاٹیان اور چھوٹے چھوٹے درے واقع ہین جنمین جنگجو فرقے آباد ہین جو باشندگان چند عرصہ سے اپنی خودسری قائم رکھتے آئے ہین جس زمانہ کا سر جیمس اِسٹیفن نے ذکر کیا ہے اُس زمانہ مین ہندوستان کے اکثر مقامات پر ایسے ایسے لوگ تاخت و تاراج کر چکے تھے جو بزمانۂ مابعد آپس مین جھگڑنے لگے تھے اور ایک دوسرے کی خرابی مین مشغول تھا ملک کے لوگ اپنے حملہ آورون کے خلاف اکثر بکامیابی برانگیختہ ہوئے تھے اور اُسکے بعد اُنھون نے ایک دوسرے پر تلوار اُٹھانا شروع کی تھی

ایسی حالتون مین ہندوستان کا فتح کرنا کوئی دشوار امر نہ تھا - اگر روس ہندوستان پر اب حملہ کرنے کا قصد کریگا تو اسوقت اسکی حالت اُسوقت کی نسبت کہین مختلف پائی جائیگی - اُسکو ایک ایسی انگلش فوج کا مقابلہ کرنا پڑیگا جو دنیا کے ہر ایک حصہ مین اپنے استقلال اور ثابت قدمی کے واسطے مشہور ہے اور اُسکی پشتی پر وہ ہندوستانی فوج ہوگی جو ہر ایک قسم کی تعلیم یافتہ فوج سے جو اُسکے مقابلہ مین لاکر کھڑی کی جائیگی اگر افضل نہوگی تو اسکے برابر ضرور ہوگی - مین اُس مشکل کا کوئی بیان نہین کرتا ہون جو اِس قسم کی ضرورت کے لیے روپیہ کی طرف سے روسیون کو پڑیگی - مین اپنے دل کا حال تو یہ بیان کرتا ہون کہ مجکو اُس نتیجہ مین کوئی شبہہ نہین معلوم ہوتا جو ایسی حالتون مین اِس قسم کی لڑائی سے پیدا ہوگا -

لیکن اگر ہم افغانستان پر بڑھتے ہین تو سب کے پہلے ہمکو وہ حکومت شکست کرنا ہوگی جو بالفعل وہان موجود ہے اور جسکی جگہ اور حکومت کا قائم کرنا ہمارے لیے غیر ممکن ہوگا - جو گورنمنٹ اِسوقت قائم ہے گو اُسمین کیسے ہی عیوب کیون نہ پائے جاتے ہون مگر وہ وہان کی رعایا کے لیے ناموزون نہین ہے اور وہ اِس حکومت سے راضی بھی ہے - اسکے بعد ہمکو ایک ایسے ملک پر قبضہ رکھنا پڑیگا جسکے باشندے خونخوار اور بدظن ہونگے اور سردار لوگ اِس بات کے خواہشمند ہونگے کہ وہ ہماری اطاعت چھوڑکر کسی ایسے حملہ آور کے شریک ہوجائین جو اُنکی کامیابی کی امیدون کو قائم رکھ سکتا ہو -

مین وسط ایشیا کے معاملات کو دم بھر کے لیے بھی لاپروائی کی نگاہ سے نہین دیکھ سکتا اور افغانستان کے معاملات کو تو اور بھی اسطور سے نہین دیکھ سکتا - برخلاف اسکے مین اِن معاملات کو بڑے تردد سے دیکھتا ہون اور یہ مین ہمیشہ کرتا آیا ہون - لیکن مجکو اچھی طرح سے یقین ہے کہ افغانون سے جنگ کرکے ہم اپنی حالت کو درست نہ کرسکینگے مجکو یقین ہے کہ شاید جسوقت کچھ اختیار نہ باقی رہیگا اُسوقت ہمکو معلوم ہوجائیگا کہ افغانستان کی طرف بڑھنے سے ہماری حالت اور بھی کمزور ہوگئی علی الخصوص اُس امر سے جسکا مین پیشتر خیال کرچکا ہون یعنی یہ کہ اُس سے ہم وہان مقیم ہونے کے جھگڑے مین پھنس جائینگے - ایک وقائع نگار تو چپ چاپ یہ خیال کرتا ہے کہ کابل غزنی قندھار اور ہرات پر قبضہ کرلیا جائے - دوسرا نامہ نگار جو اسپر راضی نہین ہے وہ یہ صلاح دیتا ہے کہ اور بھی آگے بڑھکر اُس کل ملک پر جسکے شمال مین پامیر اور جنوب مین ہلمند ہے قبضہ کرلیا جائے - اور جب عین وقت آئیگا تو ایک تیسرا وقائع نگار اِس بات پر اصرار کریگا کہ دریائے جیحون سے اُترکر روسیون کو وسط ایشیا سے نکال دیا جائے اور ان کارروائیون کیلیے خود اسکے نزدیک موجبہ وجہین پائی جاتی ہین - ظاہرا مسٹر جیمیس اِسٹیفن اس بات پر قانع ہین کہ ہندوستان سے کابل کو جو تنگ راستے گئے ہین اُنپر قبضہ کرلیا جائے - لیکن جن لوگون کی صلاح آگے بڑھنے کی ہے اُنمین سے اِس حد اپنی خواہشات کو بہت کم لوگ محدود رکھینگے اور میرے نزدیک اصل بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان درون پر حملہ کرنے کیلیے

غالباً اور آگے کی گھاٹیون تک بھی بڑھنے کی ضرورت ہوگی۔

مجکو اسقدر فرصت نہین ہے جو اِس مسئلہ کی بحث لکھون کہ وسط ایشیا مین روس کی کیا حالت ہے بذات خاص میری یہ راے نہین ہے کہ جس حالت مین اسوقت وہ ہین وہ اُنکے اور آگے بڑھنے کی مقتضی ہوگی روس کے لیے بگمان غالب دریاے جیحون کی سیدھ سے ایک ایسی حد بنتی ہے جو اسکی من مانی ہے۔ مین نہین خیال کرتا کہ جس ملک پر فی الحال اُسکا قبضہ ہے اُسکی مضبوطی وہ اور آگے بڑھنے کے ذریعہ سے چاہیگا۔ اگر اُسنے اپنا قبضہ افغانستان تک بڑھایا تو بگمان غالب افغان لوگ اُسی طرح اُسکے مخالف ہوجائینگے جس طرح ہمارے قبضہ کرلینے سے وہ ہمارے مخالف ہوجائینگے۔

مین یقین نہین کرتا کہ فی الحال روس نے امیر شیر علی سے جو تعلقات پیدا کیے ہین وہ محض تجارتی ہین۔ اسمین شک نہین کہ ہمنے جو سلطان روم سے دوستی پیدا کی ہمنے جزیرۂ سائپرس پر جو قبضہ کیا اور ہمنے تمام عالم سے جو یہ کہا کہ سرحد آرمینیا پر ہم روس کا راستہ روکینگے تو اس سے ہمنے روسیون کو رنج پہونچانے کے متعلق بہت سی باتین کین۔ (جزیرہ قبرس سنہ ۱۸۷۸ع)

اب وہ افغانستان کی طرف ہمکو اشتعال دلا دلا کر اسکی کسر نکال رہے ہین۔ اور بیشک یہ باتین ہمنے بعض بعض یوروپ کے اخبارون مین دیکھی ہین۔ لیکن اصل بحث تو اس بات کی ہے کہ آیا ہم خاص اپنی سرحد پر قبضہ قائم رکھکے یا افغانستان کی طرف بڑھکے اور گورنمنٹ افغان کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے اپنی حالت درست کرسکینگے یا اُنکے برخلاف اسکے اُسکو اور بدتر کردینگے۔ مین اِس آخری راے کا قائل ہون۔

بیان کیا گیا ہے کہ جن صورتون مین اِنگلستان کی عزت اور اُسکے اہم مقاصد سے سروکار ہے اُن صورتون سے نہ تو ہمارے ہموطنون کی خونریزی اور نہ مصارف کثیر کا لحاظ کرنا لازم ہے اور مصارف کا لحاظ تو اور بھی نہ کرنا چاہیے۔ مین تسلیم کرتا ہون کہ بعض صورتون مین یہ بات صحیح ہوسکتی ہے لیکن وہ صورت یہ نہین ہے اسواسطے مین یہ راے قائم کرتا ہون کہ یہ اِنگلِستان کی عزت کی بات نہین ہے کہ ہم افغانون سے اسواسطے لڑنے جائین کہ وہ ہماری سفارت کو قبول نہین کرتے۔ اور یہ کہ اِس قسم کی لڑائی آئین جانداری اور انصاف کے خلاف ہے۔

"مین نے اِسی قسم کی لڑائی کے اخراجات کے بارے مین کچھ نہین بیان کیا ہے ہم سے کہا گیا ہے کہ اِنگلستان اُسکا ایک بڑا حصہ عطا کریگا لیکن اِس بارے مین ہمکو ظاہر الیقین نہین ہے۔ گذشتہ حالات کو خیال کرکے یہ بات قرین قیاس ہونے سے بھی کچھ بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ اِنگلِستان اِن مصارف کا حصہ نہ ادا کریگا کیونکہ حکمت عملی ہندیسی کارروائی کی مقتضی ہے۔ علاوہ برین گو وہ اس لڑائی کے زائد اخراجات کے دینے پر راضی ہوجائے لیکن غالباً قبضہ افغانستان کے اخراجات کا کامل حصہ ادا کرنے مین پہلوتہی کریگا اور یہ پیشین گوئی کوئی شخص نہین کرسکتا کہ کب تک یہ قبضہ رہیگا۔ لیکن دونون ملکون کے درمیان تقسیم اخراجات کے متعلق گو کچھ ہی فیصلہ کیون نہ ہو مگر موجودہ حالت مین اِس قسم کی لڑائی کے واسطے کوئی رقم کثیر صرف کرنا میرے نزدیک بڑے افسوس کی بات ہے۔ ہندوستان ایسے خرچہ کا (صحیح)

بار اُٹھانے کے قابل نہین ہے اور انگلستان کسی طرح سے ایسی حالت مین نہین ہے جو اِس خرچہ کو ادا کرے۔

آخر مین مجکو ایک اور بات جو پہلے بیان کرنے کو قریب قریب باقی رہ گئی تھی یہ بیان کرنا چاہیے کہ جن وجوہ سے امیر شیر علی کو ہم سے بدظن ہونے کی ترغیب ہوئی ہے وہ بہت سے ایسے لوگون کے نزدیک جو گورنمنٹ ہند کی کارروائیون کو دو برس سے دیکھتے آئے ہین واجبی ہین ۔ ۱۹ ماہ حال کے اخبار ڈیلی نیوز مین ایک چٹھی "انگلشمین" کے دستخط سے چھپی ہے ۔ اِس چٹھی مین مختصر طور پر وہ اسباب بیان کیے گئے ہین جنکی وجہ سے راقم مضمون کے نزدیک امیر نے ہماری جانب اپنے وہ خیالات پیدا کیے ہین جو ظاہر کیے گئے ۔ وہ وجوہات یہ ہین ۔ قطع پر قبضہ کرنا ۔ امیر پر اِس بات کا دباو ڈالنا کہ وہ افغانستان کے مختلف مقامات مین انگلش افسرون کو قبول کرین ۔ مہاراجہ کشمیر کو بیشمار جنگی ہتھیار اِن ہدایتون کے ساتھ دینا کہ وہ اُن وردون پر جو چترال کو گئے ہین قبضہ کرنے کی غرض سے سپاہ کو آگے بڑھائین ۔ ہندوستان سے کابل کو جنگی سامان وغیرہ لے جانے کی ممانعت اور تحریرات مطابع ہند مین امیر کی نسبت سخت سُست الفاظ کا مستعمل ہونا ۔ اِس امر کے متعلق مین نے پارسال جون کے مہینہ مین بڑے شد و مد کے ساتھ ہوس آف لارڈس کو مطلع کیا تھا لیکن اُسکا کچھ نتیجہ نہ پیدا ہوا ۔ اُسکے ساتھ مین نے گورنمنٹ کو یہ بھی باصرار لکھا تھا کہ سر لیوس پیلی نے امیر کے ایجنٹ سے بمقام پشاور جو ملاقات کی تھی اُسکے متعلقہ کاغذات کی نقل ملک کے لوگون کو دینا جائز ہے ۔ مین نے سُنا ہے کہ بعد کو بعض ممبران ہوس آف کامنس کے تقاضاے شدید سے اُنکے دینے کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن جہان تک مین دریافت کر سکتا ہون اب تک وہ وعدہ پورا نہین کیا گیا ۔ اگر ہمکو اُن تمام واقعات کے لیے جو اُن معاملات کے متعلق ہین اُسوقت تک انتظار کرنا پڑیگا جب تک گورنمنٹ اپنی خوشی سے وہ کاغذات شایع کرے تو شاید اُسوقت تک ہم کابل پر حملہ کرکے امیر کی گورنمنٹ ہی تباہ کر دینگے اور اُسوقت ہم سے کہا جائیگا کہ اب حالات مقدمہ کے جانچنے کا وقت باقی نہین رہا ۔ چنانچہ اخبار ٹیمس کے ایک ممتاز مضمون مین کچھ دن ہوے کہ ہم سے یہ بیان کیا گیا تھا کہ موجودہ حالت کابل کے متعلق ۱۲ ستمبر کے قبل کسی تفصیل اور تشریح کے طلب کرنے کی حاجت نہین ہے اور یہ وہ دن تھا جس روز ص ۶۴ ہماری سفارت علی مسجد سے پلٹا دی گئی تھی ۔ اور اِن سب باتون کے بعد مین سوچ سمجھکر اِس امر سے اعتراف کرتا ہون کہ پیشتر گورنمنٹ ہند کو افغانون کے بارے مین جس دوستانہ حکمت علی کے برتنے کا لحاظ رہا اُس سے نہایت ہی عمدہ نتیجہ پیدا ہوا چنانچہ میجر جنرل سر جان ایڈی کی جو چٹھی ۱۱ ماہ حال کے اخبار ٹیمس مین چھپی ہے اُس سے یہ بات خوب ہی ظاہر ہوتی ہے ۔ اُس زمانہ مین ہم دیکھتے ہین کہ امیر اور روس کے مابین کبھی سازشین نہین ہوئین امیر کی طرف سے ہمارے بارے مین پُرطیش کلمات کے اظہار کی کبھی افواہین نہین اُڑین اور کبھی ایسی خبرین سُننے مین نہین آئین کہ بمقابلہ کفار عزم جہاد کیا گیا ۔

مقام اِسٹوٹن ہوس واقع سینٹ جیمس آیل آف تھنیٹ

مورخہ ۱۹-اکتوبر

آپ کا دوست صادق

لارنس

اُنکے مابعد کی چٹھیون مین بھی چند فقرات نگاہداشت کے قابل ہین-

۲۴-اکتوبر-

جہان تک تعلقات خارجہ کو دخل ہے وہان تک ہم اپنے امکان بھر اِس بات مین کوئی کوشش اُٹھا نہ رکھینگے کہ فغانون کو ہماری طرف رہنے کی ترغیب دی جائے لیکن صرف وہین تک جس حدتک تعلقات خارجہ کو دخل ہے - میرے نزدیک یہ امر مناسب نہین ہے کہ ہم لوگ افغانون سے اُنکی حفاظت کرنے اور اُنکی طرف سے لڑنے کا اقرار کرلین- یہ برسون سے اُنکی خواہش چلی آتی ہے لیکن اُسکے خلاف یہ دلیل موجود ہے کہ اگر ہم نے اسطرح کا عہدنامہ کیا تو ہم پابند ہوجائینگے کہ اُنکو اُنکے ہمسایون پر حملہ کرنے سے باز رکھین اور جب اُنپر اسطرح سے اُنکے ہمسایہ والے حملے کرین تو اُس سے ہم ناراض ہون اور اِس قسم کی شکایتون کا حقیقت حال دریافت کرنا ہمکو سخت مشکل ہوجائیگا - اس صورت مین ہمیشہ اپنے کو ایک ایسی حالت مین پائینگے جو کسی فریق کو خوش نہ کرسکیگی اور ایسے ایسے امور کے لیے بھی ہم اُنکی تائید کرنے پر پابند ہوجائینگے جنمین انھین کا قصور ہوگا-

۳۰-اکتوبر-

سب سے زیادہ ضروری مسئلہ یہ ہے کہ امیر نے ہماری سفارت کے قبول کرنے سے جو انکار کیا تو انکا یہ انکار جائز یا بہرحال ایسا ہوسکتا ہے کہ اُنکا عذر قبول کرلیا جائے - اگر ایسا ہے (اور مین یقین کرتا ہون کہ ہے) تو میرے نزدیک امیر اور اُنکے ملک کے خلاف جنگی کارروائیون کو اُسوقت تک ملتوی رہنا ہے جب تک یہ صاف صاف ظاہر نہو جائے کہ جس جواز کا عذر پیش کیا جاتا ہے وہ کوئی مضبوط بنیاد نہین رکھتا ہے - اگر ہم امیر کے خلاف اشتہار جنگ دیتے ہین تو ہر طرح سے قرین قیاس ہے کہ ہم اُسوقت کے پیشتر اسکو برباد کرکے یا ملک سے نکال کر اُسکی حکومت تہ و بالا کردینگے جب ہمکو معلوم بھی نہونے پائیگا کہ وہ ہمارے ہاتھون سے اس بات کا مستحق ہے - اور اگر کبھی آخر مین یہ ظاہر ہوا کہ جو طریقہ ہم نے اختیار کیا تھا اُسکی بابت قابل الزام ہمین تھے تو اُسوقت ہم کو معلوم ہوگا کہ ہم نے ایک بڑی بھاری غلطی کی ہے جسکی اصلاح اب ممکن نہین ہے - اور اب اسکے بعد جو اُنکی پچھلی چٹھی یا بلکہ یہ کہیے کہ اُنکے سب سے پچھلے الفاظ جو بیان کیے جاتے ہین اُن مین کل معاملات کا مجملاً ایک بار اور ذکر کیا گیا ہے-

مین نے کوشش کی ہے کہ موجودہ شمالی مغربی سرحد کے متعلق جہان تک ممکن ہو فوجی خیالات ملکی خیالات سے جدا رکھون - لیکن اِس مسئلہ کی متعلقہ دلیلین باہم گر ایسی اُلجھی ہوئی ہین کہ پورے طور سے اس کام کا انجام دشوار ہے - مجکو معلوم ہے کہ مین نے اپنی خواہش سے زیادہ دونون کو ملا دیا ہے - ایک سب سے بھاری اعتراض یعنی شاید جس سے بڑھکر ص ۴۶

اور اعتراض

اور اعتراض نہو سکتا ہو "درستی سرحد" (جسکے معنی مین یہ سمجھتا ہون کہ ملک افغانستان کے ایک اور حصہ پر قبضہ کر لیا جائے اور وہ ہمارے مقبوضات مین شامل کر لیا جائے) کے بارے مین وہ ہے جو ملکی اور اخلاقی وجوہات پر ہے - زمانہ حال کے کپتان اعظم نے اِس بات کو تسلیم کیا ہے کہ جنگ کے بارے مین بھی اخلاقی رائین بمقابلہ جنگی رایون کے سہ چند تھین - اب قطع نظر اس بات کے کہ ایسا تسلیم کیا جائے فقط ملکی اور اخلاقی خیالات نہایت ہی وقیع ہین - جون جون زمانہ گذرتا جاتا ہے جنگ کے زمانہ کی خرابیان پیشتر ہی سے نیست ونابود ہو جاتی ہین لیکن ظالمانہ کارروائیون پر طبیعتون مین جو غصہ پیدا ہوتا ہے وہ موقوف نہین ہوتا بلکہ نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا جاتا ہے - افغان ایک دلاور جفاکش اور خودسر قوم ہے جس ملک مین وہ آباد ہے وہ بہت ہی مستحکم اور دشوار گزار ہے اور جا بجا چھوٹی لڑائیون کے حق مین بہت موزون ہے - جب تک کامیابی کی امید ہے اُسوقت تک یہ لوگ مخالفت سے کبھی باز نہ آئینگے اور اگر زیر بھی ہو جائینگے تو اُنمین وہ مگرے پن کی عادت کوٹ کوٹ کے بھری ہے کہ جسوقت موقع پائینگے اپنے وہی ہتکنڈے پھر شروع کر دینگے - اگر ہم افغانستان مین (خواہ سردارون کے مظہرہ قصورات پر رعایا کی تنبیہ خواہ درستی سرحد کے لیے) داخل ہوے تو بہ یقین جہان تک اُنسے ممکن ہوگا ہماری مخالفت کرینگے - ہم اُنکو دوستون کی حیثیت مین چاہتے ہین دشمنون کی حیثیت مین نہین چاہتے ہین - اِس آخری حیثیت سے وہ بدرجۂ غایت ہمارے لیے مضر ہین - گو ہمارے کبروشان کے کیسا ہی خلاف کیون نہ گذرے مگر ہمکو دفعتہً پیچھے ہٹنے کا خیال کرکے اِس بات کی کوشش کرنا چاہیے کہ زیادہ عقلمندی کی حکمت عملی اختیار کرین - ہم نے اُنسے ایک عہدنامہ کیا ہم نے عہد کیا کہ اُنکے ملک کا پاس کرینگے اور اگرچہ ہمکو اُنکے بچانے اور اُنکی طرف سے لڑنے کا عہدنامہ نہین کرنا تھا لیکن ہم نے اُنکی دلجمعی کردی تھی کہ ہم اُنکی آزادی کا بڑا خیال رکھین گے اور اُنپر ضرر پہونچانے کا اگر کوئی قصد کیا جائیگا تو اِس قصد پر بڑی سختی کی نگاہ سے دیکھینگے - میرے نزدیک دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کی بنیاد سب سے بہتر یہی ہے - یا بہرحال اِس قسم کی کارروائی سے ہمکو نیش زنی کا تو کھٹکا نہ رہیگا -

اب مین مالی حالت کے متعلق اِس مسئلہ کو دیکھتا ہون - اسکو مسٹر فاسٹ نے خوب بیان کیا ہے - حملہ کرنے اور اِس سے بھی تجاوز کرکے افغانستان پر قبضہ رکھنے مین بڑے مصارف ہین - کینہ کشی اور جنگ کے صلاح کارون نے چالاکی سے ان سب باتون کو چھوڑ دیا - ۱۸۳۸ء-۱۸۴۲ء کی جنگ افغانستان مین بڑا روپیہ خرچ ہوا تھا اور جو لڑائی اب آنے والی ہے اسمین اور بھی زیادہ صرف ہوگا - ہم نے اب تک اِس بارے مین کچھ نہین سُنا کہ یہ خرچہ کس کے ذمہ عائد ہوگا میری متیقن رائے تو یہ ہے کہ اِنگلستان اُسکو نہ برداشت کریگا اور ہندوستانیون کی یہ کیفیت ہے کہ اُنپر میرے نزدیک اسیوقت سرکاری ٹکسون کا اِسقدر بار ہے جو اُنکے اُٹھائے نہین اُٹھتا ہے - یہ لوگ زیادہ تر سیدھی سادی وضع سے رہتے ہین اور ایک مختصر خرچ مین زندگی بسر کرتے ہین لیکن ایک حد ایسی ہے جس سے تجاوز کرکے وہ بھی اپنی پرورش نہین کر سکتے ہین - ملک پر جو ٹکس کا بار ہے اُسکو بہتیرے دولتمند نہین اُٹھاتے ہین اور اسوجہ سے لوگون کی حالت اور بھی خراب ہوتی جاتی ہے

چند سال سے خشکسالی اور قحط سے بعض بعض حصون مین انتہاے مرتبہ کی مصیبت پڑی ہے اور مزدور پیشہ لوگ اتنا بھی نہین پیدا کرسکتے ہین جس سے شام تک کسی طرح سے اُنکا پیٹ بھر جائے۔ ایسی حالت مین ٹکس بڑھانا بمنزلہ اسکے ہے کہ جمہور خلائق قریب قریب برانگیختہ کردی جائے۔ آیا یہ وقت ایسا ہے کہ لکھوکھا روپیہ ایک ایسی لڑائی مین ختم کردیا جائے جسکا کوئی معقول بہانہ تک نہین مل سکتا ہے۔ اور جسکی شہادت پیش کرنے مین ہم لوگون کو شرم معلوم ہوتی ہے۔

مقام اسٹون ہوس واقع سینٹ پیٹرس آیل آف تھنیٹ

مورخہ ۱۸۔ نومبر

آپ کا دوست صادق

لارنس

لارڈ لارنس نے اس بات پر اکتفا نہین کی کہ صرف چٹھیان لکھتے اور اپنے دوستون سے اس بارے مین خانگی اور ملکی طور پر مشورے کرتے۔ وہ اس بات کو دریافت کرکے کہ جن کاغذات کی نسبت بعض سریع الاعتقاد لوگ تصور کرتے تھے کہ اُنسے ہماری کارروائی کسیقدر جائز ہوگی اُنکو اب تک گورنمنٹ نے شائع نہین کیا فوجی تیاریان ہورہی ہین اور لارڈ لٹن اس بات پر آمادہ ہین کہ اُن تیاریون کے ہونے کے پیشتر ہی لڑائی شروع کردین وہ ایک کمیٹی کے چیر مین ہوے جسمین ہر طرح کے اہل الراے شامل تھے علی الخصوص وہ لوگ جو ہندوستانی تجربہ اور ناموری مین سب سے سربرآوردہ تھے اسکا خاص مقصد یہ تھا کہ گورنمنٹ پر دباؤ ڈالکر جنگی کارروائیان اُسوقت تک ملتوی رکھی جائین جب تک اُس بارے مین انگلستان سے صریح حکم پہونچ نہ جائے اور وہ کاغذات پیش نہ ہوجائین اور امیر کو عذرخواہی اور جوابدہی کا ایک مرتبہ اور موقع نہ ملجائے۔ لارڈ لارنس خیال کرتے تھے کہ اگر سواے انصاف کے اور کچھ بات نہ کی جاتی تو جوابدہی اور عذرخواہی بالکل نامسموع نہوتی۔

۹۔ نومبر کو لارڈ بیکنسفیلڈ نے اپنے مخالفین اور اسیطرح اپنے شرکا و موئدین کو "مینشن ہوس" مین یہ بات مشہور کرکے متحیر کردیا کہ وہ قریب الوقوع جنگ اس بات کے واسطے نہین اختیار کی گئی ہے کہ امیر نے جورسیون کی سفارت قبول اور انگلش سفارت نامنظور کی اُسکی بابت سزا دی جائے بلکہ وہ درستی حد یعنی بقول انکے اُس بات کے لیے اختیار کی گئی تھی کہ ایک مخدوش سرحد کے بدلے ایک حکیمانہ سرحد مقرر کی جائے۔ نام تو انھین کا تھا لیکن مین یقین کرتا ہون کہ یہ منصوبہ جنرل کولی کا تھا۔ اس بہادر سپاہی نے جسکی راے افغانی سرحد کے بارے مین لارڈ لٹن کے نزدیک بیشن لارنسون کے برابر بھی کسی نہ کسی طور سے ایک اُس سے بھی زیادہ اختیار والے حاکم کے ضمیر روشن پیا اُس ضمیر پر بھی جو تھوڑی دیر کے لیے مکدر ہوگیا تھا اپنا اثر پیدا کردیا تھا اور اس اعلی حاکم کے زور پر اب صاف صاف جابرانہ مقاصد کے لیے اشتہار جنگ دے دیا گیا۔

صؔ ۴۴۸

عیٰ کا مضمون برخلاف قدیمی سرحد۔ مستاقی سرحد۔ [illegible]

اُسی مہینہ مین سولھوین تاریخ لارڈ لارنس نے بحیثیت چیرمین (صدر انجمن) افغان کمیٹی لارڈ بیکنسفیلڈ سے تحریراً یہ استدعا کی کہ جہان تک جلد ممکن ہوسکے ایک ڈیپوٹیشن (چند آدمیون کا گروہ جو کسی خاص مقصد کے لیے اعلیٰ حاکم کے پاس اصالتاً استدعا کرنے جائے) قبول کرین لارڈ بیکنسفیلڈ نے ملاقات سے صاف انکار کر کے جواب دیا کہ "لارڈ لارنس اور اُنکے احباب نے اپنے خیالات شرح و بسط کے ساتھ فی الحال ظاہر کر کے ملک پر جو مہربانی کی ہے اُس سے اب ڈیپوٹیشن کا قبول کرنا کچھ ضرور نہین رہا اور کاغذات جو طلب کیے گئے ہین جبوقت وہ پیش ہونگے تو لارڈ لٹن کی وائسرائی کے کچھ بیشتر زمانہ کے بھی پائے جائینگے"۔ لارڈ لارنس کے لیے جواب مین اِس بات کے کہنے کی کچھ حاجت نہین تھی کہ "گورنمنٹ افغانستان اور میرے درمیان ایسا کوئی معاملہ بیشتر نہین ہوا ہے جسکی نسبت میری یہ خواہش نہو کہ وہ اس حد سے اُس حد تک تمام عالم مین مشتہر کیا جائے"۔

آغاز دسمبر سے پارلیمنٹ نے اِس مسئلہ پر غور کرنے کے واسطے اجلاس کیا لیکن اب وقت گذر چکا تھا۔ جو نتیجہ تھا وہ بیشتر ہی ظاہر ہو گیا تھا۔ ہم افغانستان پر حملہ کر چکے تھے اور بقول لارڈ لارنس تمام مزاحمت فرو کر کے اُس امیر کو جسنے لارڈ میو کے مرنے پر دلاویز چٹھی لکھی تھی اُسکے ملک سے نکال چکے تھے کہ وہ مصیبت اور جلاوطنی مین مر جائے۔ لارڈ لارنس کی بیحد واقفیت اور اختیار لارڈ نارتھ بروک کا تجربہ جو ابھی حال ہی مین اصل موقع واردات پر حاصل کیا گیا تھا لارڈ ہیلی فاکس کی سرکاری وقعت اور مرتبہ لارڈ گرے کی آزادہ مزاجی اور لارڈ ڈربی اور لارڈ کارنارون کی حکیمانہ تجویز اور اعلیٰ درجہ کا اخلاق یہ مفت رائگان ہوا۔ اگر وہ لوگ امید بھی کر سکتے کہ جو بیشمار لوگ ہر حالت مین سکھلانے کے مطابق رائے دینے پر تُلے ہوے تھے اُنپر بزور دلائل کوئی تحریک کارگر ہوسکیگی تو بھی جو کچھ ہو چکا تھا اب وہ مٹ نہین سکتا تھا۔ عملیات کے اعتبار سے زیادہ سے زیادہ وہ اسیقدر کر سکتے تھے کہ گورنمنٹ سے اس بات کے واسطے اصرار کرتے کہ جہان تک جلد اور جسقدر واجبی طور سے ص ۲۴۹ ممکن ہو تا لڑائی کو ختم کر دیا جاتا۔

وہ خاتمہ یا بلکہ ایک طور کا اور خاتمہ بہت جلد وقوع مین آیا۔ ہم نے شیر علی کی گورنمنٹ (اور افغانستان مین اُس سے بڑھکر مضبوط گورنمنٹ قائم نہین ہوسکتی) کو شکست کر کے اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ ہم نے اُسکے بدنصیب ملک کے لیے خانہ جنگیون کا ایک نیا سلسلہ تیار کر دیا تھا۔ اور ہمارے پلٹ آسکنے کے پیشتر یہ ضرور تھا کہ خواہ عمدگی خواہ حفاظت کے لحاظ سے ہماری نئی حکیمانہ سرحد کے پیچھے اُسکی قائم مقامی کے لیے کسی ایسے شخص کو تلاش کرین یعنی کسی ایسے شخص کو جو ہماری شرطون کو قبول کر لیتا اور جسکے لیے محض ایسے قبول شرائط سے ہمارے چلے آتے ہی ملک پر قوت کے ساتھ حکومت کرنا غیر ممکن تھا بشرطیکہ وہ اپنی جان تک بچانے کا بھی بندوبست کر سکتا۔ یعقوب خان "منحوس الطالع" امیر شیر علی کا ستم رسیدہ بیٹا ہمارے پہلو ہی مین ملگیا۔

عہدنامۂ گنڈمک پر بیشک اُسنے فوراً بلکہ لالچ کے ساتھ دستخط کردیے اور جنگ کے دونون مقاصد یعنی کابل مین دوامی طور پر رزیڈنٹ کا موجود رہنا اور حکیمانہ سرحد پر دوامی قبضہ رہنا حاصل ہوگئے۔ لیکن ظاہر ہے کہ شاید ایک یا دو مہینہ تک یہ مقاصد حاصل رہے۔

جو لوگ اِس لڑائی کے بانی مبانی تھے اُنھون نے اس سہل الوصول فتحیابی پر خوب ہی خوشیان منائین۔ اور جو کچھ نتیجہ حاصل ہوا اُسکے ذریعہ سے لارڈ لارنس کی نسبت ثابت کیا گیا کہ اُنکے خیالات اور نتائج محض غلط اور غلط محض تھے۔ کیا وہ برسر غلط تھے اور اِس عہدنامہ کے بارے مین اُنھون نے کیا خیال کیا۔ اُنھون نے کہا تھا کہ "مجکو اندیشہ ہے کہ اسکا انجام سواے اسکے کچھ نہو گا کہ ہمارے حق مین خرابی ہوگی"۔ اور جسوقت اُنھون نے سُنا کہ عہدنامہ کے شرائط مین سے ایک شرط یہ کی گئی ہے کہ میجر کیونگری اپنے بدرقہ کے ساتھ کابل مین رہینگے تو اُنھون نے یہ فریاد بلند کی تھی کہ وہ سب کے سب مارے جائینگے ایک بھی نہ بچیگا۔ اور وہ سب کے سب ہی مارے گئے ایک بھی نہ بچا اور آخر کو کابل مین سفارت کے رہنے اور حکیمانہ سرحد کے قائم ہونے کی راے ہی سے خود وہ لوگ جو اسکے بانی مبانی تھے ہمیشہ کے لیے دست بردار ہوے۔ لیکن ایک اور جنگ ضروری سمجھی گئی ایک اشتہار اس مضمون کا ضروری سمجھا گیا کہ ہم اُن لوگون کو دار پر کھینچ دینگے جنھون نے اپنے چولھے چکی اور اپنے گھرون کے بچانے کے واسطے ہم سے جنگ کی تھی۔ کابل مین ایک جاڑے کی فصل کا گذارنا ضروری سمجھا گیا جسکے لیے ایک زیادہ عرصہ تک ہماری فوج مستحکم کیمپ مین قید کی گئی۔ میوانڈ مین ایک آخری لڑائی ضروری سمجھی گئی جسمین شاید پہلے ہی مرتبہ برٹش تاریخ کے اعتبار سے ایک بڑی بھاری انگلش فوج کو کھلے میدان مین ان محض افغانون نے شکست دی ہوگی اور شکست دینے کے بعد اُنکو بھگا دیا ہوگا۔ اور جسوقت جنرل رابرٹ کی مشہور چڑھائی اور فتحیابی کے بعد ہم یہ شیخی بگھارنے کے قابل ہوے کہ ہم نے اپنی بدنامی یکقلم مٹا ڈالی تو ہم لوگون کے نزدیک ایک اور شخص کو تلاش کرکے اُسکا بادشاہ بنانا ضروری سمجھا گیا اور ہم نے سمندر مین جال ڈال ایک روسی پنشنخوار کو شکار کیا اور اُسکو براہ راست روسیون کی پیشقدمی روکنے کے لیے تخت پر بٹھایا۔ اور اسکے بعد جس گورنمنٹ نے اپنے مورثون کے متروکہ خطا کو (کچھ اُنکے قصور سے نہین) ورثہ مین پایا اُسنے ہمارے گناہ اور ذلت سے چشم پوشی کرکے جو کچھ کیا اُسوقت کے حالات کے اعتبار سے بہت اچھا کیا۔ اور اب ہم اطمینان کے ساتھ یہ خیال کرتے ہین کہ ہم سے دو کرور روپیہ اور ہزارہا جانین اور یکے بعد دیگرے ہر ایک وائسراے کے سنجیدہ اقوال اور عہدنامون کے صلح اقرارات ایک "حکیمانہ سرحد" کی تلاش مین جو اب بالکل معدوم ہوگئی اور کوئی شخص بغیر لعنت ملامت کیے ہوے اُسکا نام نہین لیتا یہ سب باتین رائگان کردی گئین۔ اور ہم نے ہندوستان کی جانب روسیون کی چڑھائی ایک دن کے لیے بھی موقوف نہ کی۔ ص ۵۶۵

جسوقت امیر شیر علی کے نام لارڈ لٹن کا نادرشاہی فرمان پہونچا تو اُسنے یہ سنجیدہ فریاد کی تھی کہ "تمہارا

ہو جی چاہے کر لو مگر اسکا انصاف خدا کے ہاتھ ہے"۔ اور یہ وہ لفظین ہین جنکو یاد کر کے لارڈ لٹن کو بھی اپنی مقصودہ کارروائی کرتے وقت خدا یاد آ گیا ہوگا۔ سر جان کے مصنف تاریخ افغانستان اپنی مجموعہ راے ظاہر کرنے مین لکھتا ہے کہ "اول جنگ افغانستان اصولاً اور فعلاً ایک ناجائز غضب تھا اور اُسپر پیشتر ہی سے خدا کا قہر نازل تھا۔ ابتدا مین ہمکو جو کامیابیان حاصل ہوئی تھین وہ ایک جزو اُسی قہر کی تھین۔ اُنسے ہمارے دلون مین یہ فاسد عقیدہ سما گیا کہ ہمارا مطلب حاصل ہو گیا اور ہمکو انھون نے ایک تباہی کے دریا مین ڈال دیا جنگ افغانستان کو خیال کر کے اس بڑے بھاری سبق کو حاصل کرنا چاہیے کہ منتقم حقیقی ضرور انتقام لیتا ہے۔ کیا ہم لوگ اقل درجہ وہ اشخاص جو اب تک ایک قادر مطلق اور ایک خدا کے قائل ہین وہی بات حرف بحرف دوم جنگ افغانستان کی نسبت نہین کہہ سکتے ہین۔ راستبازی قوم کو عروج دیتی ہے مگر گناہ ہر متنفس پر وبال ڈالتا ہے"۔

لیکن لارڈ لارنس کی قسمت مین نہین لکھا تھا کہ قبیح ترین انجام کے بارے مین انھون نے جو پیشین گوئیان کی تھین انکو دیکھکر انتہاے مرتبہ کا صدمہ برداشت کرتے یا اس ناجائز حکمت عملی کو اُلٹتے ہوے دیکھکر اطمینان کلی حاصل کرتے۔ اور وہ جلسۂ وزرا جو اسیطرح کی ناجائز تحریکون سے ویسی ہی ناجائز لڑائیان ایشیا اور افریقہ مین شروع کرنے کو تیار ہوا تھا اُس تمام ملامت کے طوفان مین بالکل بہ گیا جو اِن تمام باتون کی طرف ملک کے ایک مرتبہ خیال کرنے سے اُٹھا تھا۔ سال ہبق کے موسم گرما تک تو وہ لوگ لارڈ لارنس کے ساتھ رہے جنھون نے انکے بارے مین مجمل طور سے اندیشہ کرنا شروع کیا تھا۔ انھون نے اپنے دوست کپتان ایسٹوک سے اکثر بیان کیا کہ انکے نزدیک انکی زندگی کے دن محدود رہ گئے تھے اور اُن لوگون مین سے جنھون نے انکی حالت بہت کچھ دیکھی تھی بعض لوگون کا خیال ہے کہ اگر اُنکے تواکو اس خیال سے ایک مرتبہ اور تحریک نہو گئی ہوتی کہ ہنوز وقت بھی وہ دنیا کا ایک کام کر سکتے تھے تو وہ بالکل خاموشی کے ساتھ آرام کی زندگی بسر کرنے لگتے۔ شاید ایک مرتبہ اور (جیسا کہ مین نے جسارت کر کے قیاس کیا ہے کہ انکی ابتدائی عمر سے ایک مرتبہ جب وہ قریب مرگ تھے گذرا تھا اُسی طرح) یہ خیال گذرا ہو کہ مرنے کے پیشتر کوئی اور بھی بھاری کام کر لینا چاہیے"۔

بہر حال جسوقت سے انھون نے یہ سنا تھا کہ سیمبرلین گنگری کی سفارت واپس کردی گئی ہے اسوقت سے ظاہرا اُن مین ایک تازہ جوش پیدا ہو گیا تھا اور انھون نے جوانمردی کے ساتھ قصد کیا تھا کہ اگر احیاناً جنگ افغانستان رک گئی تو وہ اس خرابی کے دور کرنے مین کوشش کرینگے۔

موسم برسات اور آغاز موسم سرما مین لارڈ لارنس برابر اپنی پرانی بینظیر قوت کو ایسے کامون مین صرف کرتے جنکو انھون نے خود اپنے لیے اختیار کیا تھا۔ بارہا وہ باہر کھانا کھاتے تھے اپنے اکثر احباب سے ملاقاتین کرتے تھے اور میرے لیے یہ بڑی خوش نصیبی کی بات تھی کہ اِن ایام مین بڑی بڑی دیر تک اُنسے باتین کرتا رہا۔ ایک مرتبہ

سرسری طور پر وہ اڈنبرا کی سیر کر آئے اور ایک دوسرے مرتبہ کسی کام سے منچسٹر کو گئے۔ دونون مرتبہ اُنکی ہر وقت کی وفادار رفیقہ ہمراہ رہی جسنے اپنی آنکھون سے اُنکو شاذ و نادر اوجھل ہونے دیا اور کبھی علی الاتصال ایک دو گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک تنہا نہین چھوڑا سواے ایک مرتبہ کے جب تمغۂ کراؤن آف اِنڈیا خاص حضور ملکہ معظمہ کے دست مبارک سے پانے کے لیے وِنڈزر مین اُسکی طلبی ہوئی تھی۔ ماہ مئی مین لارڈ لارنس ایک ایسے موقع پر موجود تھے جس سے اُنکو اور اُنکے کُل خاندان کو دلی خوشی حاصل ہوئی اور یہ بیوجہ نہ تھی کیونکہ یہ موقع وہ تھا جب اُنکے فرزند ثانی ہنری آرنالڈ کی شادی کانسٹینس ڈیویز کے ساتھ ہوئی تھی۔ برات کے کھانے کے وقت اُنھون نے ایک اسپیچ کہی تھی اور کسی شخص کو اُسوقت یہ نہین معلوم ہوا تھا کہ اُنکی ساعت قریب آ پہونچی۔

ص ۶۵۲ آغاز جون مین ایک مرتبہ شدت کی بارش مین اُنھون نے باہر نکلنے کا قصد کیا اور اسمین اُنکو سردی ہو گئی جس سے اُنکے جسم کے ضعیف اعضا پر بڑا اثر ہوا کسیقدر افاقہ ہونے پر اُنھون نے ۱۹۔ تاریخ کے اجلاس لارڈس مین جانے پر اصرار کیا تاکہ ہندوستان کے بجٹ کی بحث مین شریک ہوتے۔ اُنکا بڑا بیٹا جو حسب معمول ایسے موقعون پر اُنکے ساتھ رہتا تھا اتفاق سے کسی اور کام مین تھا اور اُنکے ساتھ جانے کے لیے دوسرے آدمی کے بہم پہونچنے مین دقت ہوئی۔ اُنھون نے کہا ”کپتان اِینسٹوک کا بلانا کچھ ضرور نہین ہے کیونکہ چاہے جو کچھ ہو وہ ضرور آئینگے“۔ جب کپتان اِینسٹوک کو خبر ہوئی تو اُنھون نے کہا کہ ”اُنکی اسپیچ ایسی ہے جسکو مین ہزار پونڈ سے زیادہ قیمتی سمجھتا ہون“۔ لارڈ لارنس ہوس کو گئے لیکن کام بالکل نہ کر سکے۔ اُنھون نے اپنی اسپیچ معمول سے بھی کہین زیادہ محنت کر کے تیار کی تھی۔ اور اصل تو یہ ہے کہ اُنکو انتہاے مرتبہ کی محنت پڑی ہوگی۔ لیکن اُنکی آواز قریب قریب سُنائی نہین پڑی اور بہت سی باتین جنکو وہ بیان کرنا چاہتے تھے بیان نہ کر سکے جنکا اُنکو نہایت قلق ہوا۔ بااینہمہ وہ روئی کے محصول کے موقوف ہونے کی مخالفت کر سکے جسکو وہ خیال کرتے تھے کہ اِس زمانہ مین اُسکے معاف کرنے کی کوئی ضرورت نہین تھی اور اُسمین سواے اِنگلش کاریگرون کے ہندوستانی کاریگرون کا کوئی فائدہ نہین تھا۔ اُنھون نے لیسنس ٹکس کی بھی مخالفت کی کہ وہ غریب غربا کے لیے ایک بلاے بے درمان ہوگا۔ جب بڑی دیر کو وہ مکان واپس آئے تو بہت ہی تھکے ماندے تھے اُنکو کُل مباحثہ کے سُننے کا اِسقدر اشتیاق تھا کہ اُنھون نے طعام ڈنر کھانے کے واسطے ہوس آف لارڈس کو نہین چھوڑا اور جب ڈنر کا وقت گذر گیا تو ایک ہیمسن کیب پر سوار ہو کر رات کی ہوا مین بالکل سردی کھاتے ہوے واپس آئے اور دن کو کئی گھنٹہ تک عین تمازت آفتاب مین رہ چکے تھے۔ اِس مرتبہ ہوس آف لارڈس کو اُنکا جانا آخری تھا۔

مِس گاسنر لکھتی ہین کہ ”دوسرے روز چہل قدمی کرتے وقت اُنھون نے مجھ سے کہا کہ مین ایسا خستہ ہون کہ مجھسے قدم نہین اُٹھایا جاتا۔ اور فی الواقع اُنکی یہی کیفیت تھی۔ مین نے اُنکی خستگی اور پیاس کا خیال کر کے (مین بیچاری

پیشتر ہی بیان کرچکا ہون اب اصل موقع پر پورے طور سے پھر اُسکے بیان کرنے مین عذر خواہی کی ضرورت نہین ہے) اور حُسنِ اتفاق ایک دوکان عمدہ عمدہ میوون سے آراستہ پاکر مین نے تجویز کیا کہ ہم لوگ اندر جائین اور وہان سے کچھ اِسٹرابرِی (ایک ولایتی پھل) خرید لائین - ہمکو ایک ٹوکرا نہایت نفیس اسٹرابری کا دکھلایا گیا لیکن افسوس کہ اُسکی قیمت حد سے زیادہ تھی کیونکہ اسکی فصل قریب الاختتام تھی - اُنھون نے کہا کہ ایسے کام کے لیے مین اپنے اوپر دس شلنگ صرف کرون - یہ تو مین نے کبھی عمر بھر نہین کیا ہے آخر کو ہم لوگ چلے گئے اور اُسکو خرید نہین کیا،، اُسی روز سہ پہر کو اُنھون نے کپتان اِیسٹوِک کے ساتھ سپاہیون کی یتیم لڑکیون کے خیراتخانہ واقع ہیمپ اِسٹڈ کو جانے کا قصد کیا یہ وہ مکان ہے جسکا اُنکو ہمیشہ خیال رہا - یہ سالانہ جلسہ کی تقریب تھی - ڈیوک آف کیمبرج اُسکی صدارت کرنے والے تھے اور ڈچز انعام تقسیم کرنے کو تھین - اِس تقریب کے ختم ہونے کے بعد اُنھون نے ڈچز کے واسطے شکریہ کا ووٹ تجویز کیا اور ڈچز اور ڈیوک سے دوستانہ طور پر باتین ہوئین - مجکو بیان کرنا چاہیے کہ اُنھون نے ایک لڑکی کے حال پر جسکی مان فی الحال مری تھی بڑی توجہ کی - مرتے وقت جب اُس سے پوچھا گیا کہ وہ اپنے بچون کو کسکی خبر گیری مین سپرد کریگی تو اُسنے جواب دیا کہ میرے کوئی نہین ہے لیکن اگر لارڈ لارنس کو یہ معلوم ہوتا کہ میری ”لارنس اسائلم“ مین پرورش ہوتی ہے تو مجکو یقین ہے کہ وہ میرے بچون کو بھوکون نہ مرنے دیتے یہ بات اُسکے بھائی نے جو ایک درزی تھا لارڈ لارنس کو لکھ بھیجی اور اُس عورت کا جو کچھ اعتقاد تھا اُس سے زیادہ اُسکے ساتھ سلوک ہوا کیونکہ موجودہ زمانہ کے لیے اُسکی پرورش کا خرچ دینے کے سوا اُسوقت تک اُنھون نے دم نہین لیا جب تک اُسکے بچے گھر بار والے نہین ہوگئے - بیچارے درزی کے شکریہ کی چٹھی جسمین لارڈ لارنس کے بقاے عمر کی دعا کی گئی تھی عین اُسوقت پہونچی جب اُسکے محسن کی روح قفس تن سے پرواز کرچکی تھی -

دوسرے دن اتوار کو قریب ناشتہ کے بعد ہی وہ سو رہے (جو اُنکا کبھی کا معمول نہ تھا) اور گرجا گھر نہ جاسکے - اُنکی زوجہ اُنکے ساتھ مکان پر ٹھہری رہین اور اگرچہ اُنکو اُسوقت اِس بات کا مطلق خیال نہین تھا کہ کسقدر جلد موت کی لڑائی لڑی اور فتح کی جائیگی مگر اتفاق سے اُنھون نے ”موت پر فتح حاصل کرنے“ کے بارے مین رابرٹسن کا ایک گیت پڑھا جس سے بظاہر اُنکو کمال حیرت ہوئی - سہ پہر کے وقت اُنکی طبیعت بشاش ہوگئی اُنکے مکان مین اہالیان خاندان جو کثرت سے جمع تھے اُنسے باتین کین اور حسب معمول اپنے دوستون کی ملاقات کی -

دوشنبہ کو اُنکی طبیعت اور بھی بحال رہی اور اپنے کاروبار کو دیکھ سکے لیکن منگل کی صبح کو ایک عجیب طرح کی غنودگی اُنپر طاری ہوئی جو پھر اچھی طرح سے ہرگز رفع نہوئی - طعام چاشت کے بعد وہ سو گئے لیکن سہ پہر کو ایک کاروباری جلسہ مین شریک ہونے کے لیے شہر کو جانے کے لیے اصرار کیا - اُنکی غیبت مین لیڈی لارنس نے فرصت پاکر اُنسے چھپکر ڈاکٹر گڈ سے ملاقات کی اور اُنسے حالات بیان کیے - ڈاکٹر گڈ نے حالات کو سُنکر اندیشہ

سنہ ۱۸۷۹ع ظاہر کیا اور کہا کہ ہم اُنکو دیکھینگے۔ لیکن جب اُنکے واپس آنے پر کپتان رینٹوک نے ڈاکٹر کی طلبی کے لیے اُنسے اصرار کیا تو اُنھون نے مسکرا کر صرف یہ کہا کہ ”مین دیکھتا ہون کہ میری بی بی آپ کو اس بات پر آمادہ کر رہی ہین مگر اسکی کچھ حاجت نہین ہے“۔ سہ پہر کو وہ اس قابل تھے کہ اپنے بعض احباب سے (جنمین ڈاکٹر کینیڈی اُنکے نسبتی بھائی بھی داخل ہین) ملاقات کی۔ اور ان احباب نے دوسرے روز یعنی منگل کو ہوس آف لارڈس جانے کا بھی بندوبست کیا۔ اُس رات شام سے صبح تک اُنکی زوجہ اُنکے نزدیک بیٹھی ہوئی اُنکے حالات کی نگران رہین کئی مرتبہ اُنکی طبیعت بدمزہ ہوئی اور غنودگی طاری ہوئی۔

چہارشنبہ کو صبح کے وقت اُنکی حالت ایسی ضعیف ہو گئی کہ وہ بستر سے اُٹھکر کہین جا نہین سکتے تھے۔ لیکن ظاہرا اخبارات پڑھوا کر سننے مین اُنکا دل بہلتا تھا۔ وہ بات بہت کم کرتے تھے اور اگر کچھ کہتے تھے تو پانی مانگتے تھے غذا کی قسم سے کوئی شے قبول نہین کرتے تھے اور ڈاکٹر کڈ نے اصلاح حالت کے لیے جو قوی سے قوی چیزین استعمال کرائین اُنکا بھی کچھ اثر نہوا۔

پنجشنبہ کو صبح کے وقت اُنھون نے یہ پوچھا تھا کہ آج کے اخبارات کی کیا خبر ہے اور سرکاری معاملات کے متعلق یہ پچھلا سوال تھا جو اُنھون نے کسی سے کیا تھا۔ اُسوقت سے لیکر جمعہ کے دن ساڑھے دس بجے رات تک وہ اپنے آخری دشمن سے مقابلہ کرنے مین مصروف رہے جس سے اُنکو کچھ مول نہین ہوا۔

موت لارڈ لارنس جمعہ کو صبح کے وقت وہ لوگ بھی جو اب تک اُنکے بچنے کی امید کرتے تھے دیکھنے لگے کہ اب خاتمہ کا وقت شروع ہونے لگا ہے۔ جو معدودے چند ارباب خاندان موجود نہین تھے اُنکے سامنے بلوائے گئے۔ وہ شخص جو کسی زمانہ مین دیو تھا اب بستر پر بے بس پڑا ہوا تھا۔ آنکھ کھلتی ہی نہ تھی اور ظاہرا کلام کرنے یا کسی شخص کے پہچاننے کی بھی قدرت نہین تھی۔ اُنکی لیڈی نے چپکے سے کان مین کہا کہ ”مجھے جانتے ہو“۔ اسکے جواب مین اسطور سے کہ لوگون نے اچھی طرح سے سماعت کی اُنھون نے کہا کہ ”جان من جب تک نفس واپسین باقی ہے“۔ اور جسوقت وہ اپنا آخری بوسہ دینے کے لیے جھکین تو اُنکو معلوم ہوا کہ بس اب اُنکے لب و دست کا یہ آخری تماشا ہے چنانچہ جو لوگ مریض کے بستر مرگ کے گرد و پیش کھڑے تھے اُنھون نے اُس کام کرنے والے دیو کو جس نے کبھی تھکاوٹ کا اظہار کیا ہی نہ تھا اپنے دل سے یہ شکایت کے کلمات آہستہ آہستہ کہتے ہوے سنے کہ ”مین ایسا تھکا ہوا ہون“۔ اور بعد اسکے اُنکی روح اس مقام کو جہان تھکے ماندون کو آرام ملتا ہے پرواز کر گئی۔

بس جان لارنس کی زندگی اور موت کا یہ حال ہے۔

ختم شد جلد دوم سوانح عمری لارڈ لارنس مرحوم